بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

انیس شبہای فراق عاشقان جلیس بیت الحزن دلفگاران داستان امیر حمزہ صاحبقران کی جان

موسوم بہ
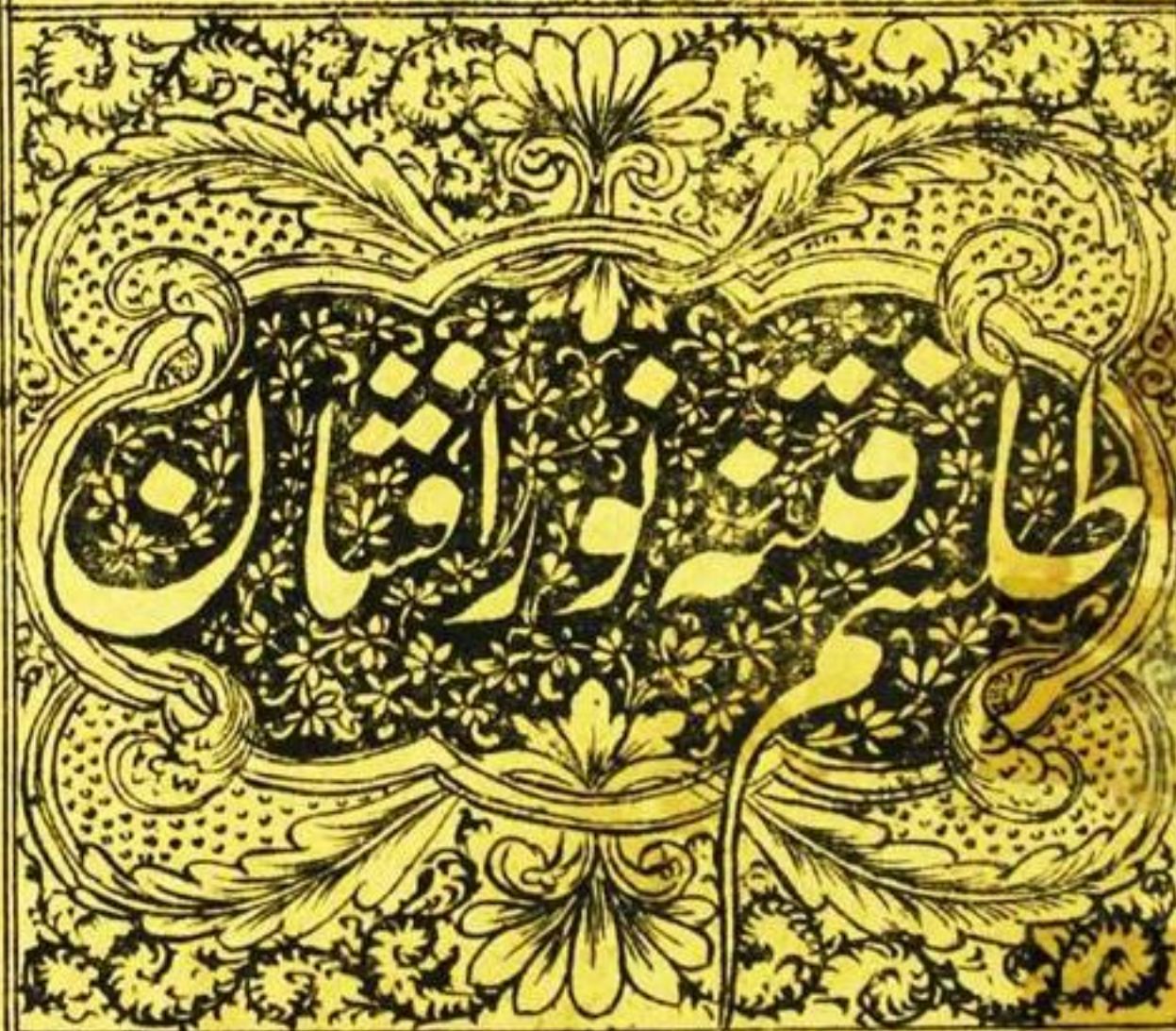
طلسم فتنۂ نور افشان

جلد دوم

جسکو بصرف زر کثیر [illegible] سرآمد داستانگویان اُستاد سخنوران منشی احمد حسین صاحب قمر نے بعبارت فصیح تصنیف فرمایا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں حسن و خوبی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خالق زمین و زمان ربّ دو جہان اکثر اس فقرے کو جا بجا دیکھا کتب ہاے معتبر مین لکھا ہی ربّ دو جہان مگر خالق نے
ہمارا پروردگار اپنے کلام فیض انجام مین ارشاد فرماتا ہی الحمد للہ رب العالمین ترجمہ لفظی یہ ہی جمیع حمد نابست ہو واسطے اللہ
کے کہ رب ہی تمام عالمونکا اس لفظ جمع سے یہ ثابت ہوا کہ بہت سے عالم ہین عالمین کا لفظ استعمال ہوا تفسیر مین بھی
مفسرین تحریر فرماتے ہین کہ رب اکبر نے ایک لاکھ چوبیس ہزار عالم پیدا کیے سبحان اللہ کیا وسعت قدرت ہی تحریر مفسرین
سے کھل گیا کہ جسطرح ایک مکان وسیع مین قندیلین لٹکائی جائین اسی طرح اُس کارساز نے مثل قندیلون کے درجے
قرار دیے ایک ایک عالم ایک ایک قندیل مین بسا ہی جس عالم کو ہم جانتے ہین یعنے انسان حیوان مور و مار جنات
پری زاد دیو زاد شیران صحرا و نہنگان دریا و طائران ہوا یہ سب بحیثیت ربّ دو جہان بانی بناے انس و جان ایک ہی عالم
قرار دیا گیا اسی طرح ایک قندیل مین آپ بھی ساکن ہین جب اُس رب اکبر خالق بحر و بر نے پیدایش کو اسقدر وسعت
دی کہ ایک ایک قندیل مین ایک ایک عالم قرار پایا ایک کو ایک نہین جانتا اور یہ بھی تحریر مفسرین و محدثین سے
ظاہر ہوا کہ جس عالم مین آپ بسے ہین یہ عالم سب عالمون سے چھوٹا ہی اس چھوٹے کی وسعت کو جہان خیال کیا
تو طائر وہم و خیال بھی نہین پہونچ سکتا ہی ادنے سی ایک مثال یہ ہی کہ جنات و پریزاد کا نام سنتے ہین نہین معلوم وہ
کہان ہین اور ظہور انکے طریقون سے پائے گئے یعنے اکثر نے لکھا کہ جو مکانات کہنہ مدت ہاے مدید سے خالی پڑے
ہین اسمین جنات رہتے ہین یہ تو کتابون مین لکھا دیکھا اور ظہور یہ پایا کہ اکثر بعض کے سر پر جنات آتے ہین اپنا رنگ
جماتے ہین عجائب و غرائب خبرین سناتے ہین مگر کیا قدرت ہی کہ وہ تو ہمکو دیکھتے ہین اور ہم اُنکو دیکھنے کی لیاقت
نہین رکھتے حکماؤن نے لکھا ہی کہ وہ قوم آتشی ہین ہم خاکی اُنکو پروردگار نے سب طرح کا اختیار دیا ہی وہ جو
صورت چاہین بنجائین خواہ انسان یا حیوان مگر ہم نہین پہچان سکتے اُنکو یہ اختیار ہی ہم اُنکے دیکھنے مین ایسے
مجبور و لاچار ہین مگر قربان جناب اشرف انبیا کیا پیغمبر برحق صاحب اختیار جاننے والا ہر نیک و بد کا خلق فرمایا
کتاب معجزات مین بھی دیکھا کہ اکثر جنیان نے بھی ہمارے پیغمبر سے مسئلے پوچھے کُل زبانون کے سمجھنے کا اُس خالق نے

اختیار دیدیا ہی پردہ ہاے مخفی نگاہ جہان بین سے اٹھ گئے یہ بھی دیکھا کہ جن و انس و مور و مار طائر براے حل مشکل خود خدمت فیض درجت مین حاضر ہوے آپنے اُن مشکلون کو حل کیا جواب شافی دیے کہ گریان و نالان آئے اور خوش و خرم واپس گئے پس ایسے پروردگار کی صفت مین زبان کھولنا سراسر جہل و نادانی ہی اسکی صنعت کو کون شخص پہونچ سکتا ہی کیا اسکی صفت مین لکھون کوئی ایسا لفظ نہین ملتا کہ اسکی صفت مین لکھون بس اتنا کافی ہی نظم

بود آن آنرا ہمیشہ بود از تو | بود و تا بود را وجود از تو
ورنیابی بہ فہم عالمیان | ورنہ گنجے بہ وہم آدمیان
سخن آنجا کہ از خداوند است | لاف دانش دلیل نادانست
آنکہ در کار خویش گم باشد | دم عشق از وے استلم باشد
ہرچہ اندر جہان بدار و بس | ہمہ دانند کان تو دانی و بس
ہمہ ہستی ز ملک تا ملکوت | یک رقم زان جریدۂ جبروت
کی کسے چون تو پادشاہ بود | بندہ کی آفریدگار بود
کردنی ہرچہ در جہان باید | آن چنان بس چنین کہ می باید

آفرینش رقم کشیدۂ تست | ہرچہ چیزیست آفریدۂ تست
آدمی کیست خاک بے سر و پا | کو نداند خداے را چو خداے
آنکہ خود را شناخت نتواند | آفرینندہ را کجا داند
عقل کو صد ہزار رنگ آمیخت | از خجالت بہ پاے پس بگریخت
ساختی از قضا جریدۂ راز | ہستی از کاف و نون پردہ ساز
تو بدی و نبود این ہمہ چیز | ہم تو مانی و کس نماند نیز
ہرچہ نتوان ز پادشاہی کرد | کردی و میکنی و خواہی کرد

اصل یہ ہی کہ انسان ضعیف البنیان صفت اس پیدا کرنے والے کی کیا لکھ سکتا ہی جب تصور کیا تو اگ سنتہ ہی کہ اپنے معبود کو کیونکر پہچانے بہتر ہی کہ اسکو خالق جانے

نعت جناب حبیب خدا اشرف انبیا صلعم

درود کامل اپنے حبیب پر رب اکبر نے نازل کیا اپنے پروردگار کو پیغمبر مختار نے پہچانا کیا مرتبے پروردگار نے دیے کل مذہب والونکو معجزے دکھائے کیا کیا راز و نیاز سمجھائے کیا سیاہ قلب تھے کہ راہ پر نہ آئے جنکو ہدایت باعث ہوئی فوراً زنگ کفر آئینۂ دل سے اُسکے دور ہوا قلب کو سرور ہوا کلمہ پڑھا اعتقاد نبوت دل مین آیا لکھا ہی کہ ایک دن ایک عرب صحرائی قوم کا صیاد ایک موش صحرائی کو آستین مین چھپا کر براے مناظرہ و مکالمہ حاضر خدمت ہوا حضرت سے تکرار کرنے لگا ہر مرتبہ اُسکا یہی قول تھا کہ آپکو پیغمبر کسنے بنایا آپ جواب مین فرماتے تھے جس خدا نے تجھکو ایک قطرۂ نجس سے یہ صورت زیبا عطا فرمائی اُسنے مجھکو بھیجا ہی کہ تم سب کو ہدایت کرون راہ ضلالت سے نکالون تا بہ چشمۂ ہدایت پہونچاؤن جب وہ معقول ہوا تو اُسنے غصے مین کہا آپکی نبوت پر کون گواہ ہی حضرت نے فرمایا اول تو وہ شاہد ہی کہ جس موش صحرائی کو تونے گرفتار کیا دوسرا گواہ جس نخل کے سائے مین تو کھڑا ہے یہی شاہد ہی کہ خدا واحد ہی یہ فرماکے ارشاد ہوا کہ ای موش صحرائی میری نبوت پر گواہی دے وہ موش بے زبان آستین سے اُس جوان کی زمین پر گرا بفصاحت آواز دی ای صیاد یہ حبیب رب اکبر فرستادۂ حاکم بحر و بر ہی اگر تو اعتقاد نبوت نہ کریگا تو مین تجھکو ہلاک کرونگا شکر ہی پروردگار کا کہ مین معتقد نبوت ہون خدا کو وحدہٗ لاشریک جانتا ہون اپنے پیدا کرنے والے کو خوب پہچانتا ہون اب حضرت نے اُس نخل کو آواز دی ای نخل بحکم باغبان قضا و قدر میری نبوت پر گواہی دے نخل اپنے مقام سے دوڑا یہ آواز اُس سے آتی تھی کہ ای مرد صیاد یہ پیغمبر برحق ہین فرستادۂ رب مطلق ہین اگر تو اعتقاد نبوت نہ کریگا تو مین تجھکو ہلاک کرونگا اور ایک شاخ اُسی نخل کی بلند ہوکر سر پر صیاد کے پہونچی شاخ سے بھی یہی آواز آتی تھی ای صیاد اپنے نفس پر بیداد نہ کر یہ حبیب رب اکبر ہین برحق پیغمبر ہین صیاد خوف سے بیہوش ہوگیا حضرت نے بخلق و محبت سر صیاد کا اپنے زانوے اقدس پر رکھ لیا

سوال قوت کیا ہی مزاج رو دیکھیے | حسینی ہمارے کا حسد تمہاری دیکھیے

جناب شاہ مردان شیر یزدان قدرت پروردگار حیران تھے کہ اگر کبوتر کو باز کے حوالے کیا یا اگر باز اپنی خوراک سے باز رہا مشکل ہی ارشاد فرمایا کہ ای قنبر کارد لاؤ جب چھری حضرت کے ہاتھ مین آئی فرمایا ای باز بیت خدا نے خدمت عقدہ کشائی دی مجھکو ✽ جہان کا گوشت ہو منظور کاٹ دون تجھکو ✽ باز بھی باز نہ آیا عرض کی مجھکو لحم سینہ عطا فرمائیے حضرت نے فرمایا ای باز بیت خدا گواہ کہ بھوکا نہ ٹالدون تجھکو ✽ اگر کہے تو کلیجہ نکالدون تجھکو ✽ جب باز نے اس شاہباز اوج ولایت کو سینے کے گوشت کے تراشنے پر آمادہ پایا کبوتر تڑپ کے آستین سے نکلا باز و کبوتر گر دیکھے تھے اور عرض کرتے تھے بیت مطیع حکم امام امم فرشتے ہین ✽ یہ باز ہی نہ کبوتر ہی ہم فرشتے ہین ✽ شہرۂ عدل و فیض سنکر آئے تھے جو سنا تھا اُس سے زیادہ پایا بیت مصنف قمر مدح حیدر لکھون کیا مجال ✽ زبان ملایک ہی اعجاز لال ✽ کیونکہ رب اکبر نے اپنا ہاتھ قرار دیا عین اللہ بھی لقب ہی نظم دمگر

بازو دوش گلشن توحید بوئے شو نما
شہریارے کہ ز نسیان کفش پیر فلک
تحکامی بشکر خندہ فروشد حلوا
شمع پروانہ گل و بلبل توحید علیست
کہ من ہم غلام در حیدر م

شاہ مردان کہ ز تعظیم بخشش مادرِ دہر
کردہ پر گوہر انجم صدف پشت دوتا
صبح پوشید ز خدام ور ت خلعت نور
دو جہان راشد و خود قبلہ و خود قبلہ نما
ز خاک در نقش چشم من را فروغ

مدح ایمان عرب جان عجم شاہ نجف
اگر از مرد بود حاملہ زاید خنثا
یاد خلقش اگر از خاطر خنظل گذرد
تا قیامت زر خورشید دہد بند قبا
قمر فخر برا وج خود می کنم
ز اعجاز وصفش سخن را فروغ

تم خاک راہ مجرور بتراب | براں در شود جبہہ سا آفتاب

سبب تصنیف طلسم ہذا

حقیر ایک روز اپنے غریب خانے پر حاضر تھا کہ پیغام خواہش انجام پہونچا کہ امیر جلیل کاملون کے کفیل گوہر دریائے سخا سرو خرامان بوستان لطف و عطا انجم تابان فلک لیاقت رنگ و بوے گل حدیقۂ مروت جناب فیض مآب منشی پراگ نرائن صاحب نے بقدر دانی طلب فرمایا دماغ مصنف عرش پر پہونچا یا ارشاد ہوا کہ مینے جلد ہفتم ہوشربا مین اشتہار دیا تھا کہ بعد ختم ہوشربا طلسم فتنۂ نور افشان شروع کرونگا فوراً تصنیف فرمائیے حقیر نے فوراً ارشاد فیض بنیاد کو قبول کیا ایک جلد لکھکر حاضر خدمت ناظرین کی اب یہ دوسری جلد شروع کی آرزو یہی ہی کہ بہت جلد تمام کرون امید ناظرین والا قدر سے یہ ہی کہ جلد اول کو مطبع فیض منبع سے ہاتھون ہاتھ خرید فرمالین کہ پھر تیسری جلد بھی حاضر خدمت کرون جسطرح ہوشربا بقدر دانی خرید فرمایا ہی اسی طرح اس طلسم کو بھی ہاتھون ہاتھ خرید فرماوین کہ حوصلہ مصنف کا بڑھے اور جناب منشی صاحب موصوف اور بھی کتابین حقیر سے لکھوائین اور ہزار شکل بھی اب مطبع ہذا مین بہ تکلف طبع ہوگا زیادہ نیاز

دو کلمۂ داستان شوکت بیان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان امیر حمزۂ صاحبقران بعد قتل المیس پہونچنا سرحد سالوس شعبدہ باز پر اور مقابلہ سالوس شعبدہ باز سے باقی حالات متعلقۂ داستان ہذا

خمسہ عوض ساقی نامہ

بس گئے تھے جین سب مشتاق دخاہان بہار	سب سے بڑھکر جگل ہی شوکت و شان بہار	جمع ہین سب سازو سامان تجھ جوشیاں بہار

خزان حسن سے ہی جاتی بہار راہ مین ہی
شباب تک نہین پہونچا ہی عالم طفلی
نہ کوئی شہر نہ کوئی دیار راہ مین ہے
طریق عشق کا سالک ہی وا اغلو نکی رسن
شہید ناز کا تیرے مزار راہ مین ہی

گدا نواز کوئی شہسوار راہ مین ہی
ہنوز حسن جوانی یار راہ مین ہے
طریق عشق مین ای دل عصا ہے آہ شرر
نگاہ چشم کے کہنے کا کیا اعتبار راہ مین ہی
نہ ٹھہرین جو پاؤن تو چل سر کے بل [illegible]

بلند آج نہایت غبار راہ مین ہی
عدم کے کوچ کی لازم ہی فکر ہستی مین
کہین چڑھاؤ کسی جا اتار راہ مین ہی
جگہ ہی رحم کی یار ایک ٹھوکر اسکو بھی
لگی ہر ادے سے منزل مین خار راہ مین ہی

سانوس کا اسوقت دماغ تر ہی گلشن نسیم سے اختلاط کر رہا ہی کہ آسمان پہ برق چمکی ابر سیاہ مشق ہوا دیکھا تخت پر ایک عورت تخت پر بلند بالا چھوٹی چھوٹی آنکھین کالے کالے گال اُنپر اکثر جا بجا خال جس سے یہ ظاہر ہی کہ بچپن کی چیچک ہی یا یہ گمان ہمارا ہے کہ گوبر پولے مارے ہین دہانہ چوڑا جس سے کسی اور شی کی فراخی معلوم ہوتی ہی قد کو سرو چمن کیونکر کہون تشبیہ مین بہت حیران ہون اصل یہ ہی کہ قد دلجو سانوس کا سا ہی مگر بھی بہت گندہ ہی اور چہرہ کا تو ذکر مناسب نہین ہی سر تن کا ذکر کرتا ہون تشبیہ ٹھہری ہی کاندو کے نالے کی مہری ہی ران وہ کہ جسکو دیکھ حیران

شکل بھونڈی ہی کم ہی کام ٹاہی بھد یل نقشا
تنگ پیشانی ہی اور بھیڑ کا جیسے دیدا
ہاں سر ادم دار ہی پھند کے سر تن سودا
ناک چپٹی ہی اُسکے کا گڑھے مین جا بنوا

رنگ روپھیکا ہی چہرے پہ ذرا نور نہین
داغ چیچک کے ہین یہ خانۂ زنبور نہین

ہی دہانہ جو دریدہ تو زبان سخت دراز
چھوٹی گردن ہی گلا ہوگا بہت بد آواز
کچھ بناوٹ ہی نہ انداز نہ عشوہ ہی نہ ناز
طبع اقدس ہو نہ کیون گندہ بغل سے ناساز

ہاتھ تراشیدہ چوکندا ہی تو دو ہاتھ ہین چوب
پنجہ انگشت نما جیسے پریشان جاروب

سینہ بد قطع سپاٹ اور بہت نازیبا
ناختہ آلو کی قسم کہتے کہان ہی پستر یا
گول محرم نہین اور بند ہی ڈھیلا اسکا
گرتی پڑتی ہے ہی تنگی ہوئی ڈھلم ڈھلا

پیٹ ہی پیٹھ کے مانند سپاٹ اور کرخت
ناف ابھری ہوئی گھونگی سے زیادہ ہی سخت

کولے شہتیر سے سپاٹ اور بہت ناہموار
ذکر کرنے سے ہی اک چیز کے اب نفرت و عار
اور ریتی کا سر بہون کی گردن کیا اظہار
بن ہین اژدر کے ہو جس شکل سے بانبی کا غار

زن مریدون کے لیے راہ زن ایجا ہی نہان
جان جے لاتے ہین اور بال کا مفقود نشان

ران پر گوشت نہین اور نہ اسپہ پھسلی
پنجہ جھینگی کی طرح کج ہی کڑی ہی ایڑی
ساق پر بال ہین اور سخت ہی جیسے لکڑی
انگلیان پاؤن کی بد وضع ہین ٹیڑھی میڑھی

پاؤن چکر ہی تو مانند فلک کج رفتار
نام پیارے پر جائی کے پیڑا ہے ہزار

خاک صو... دادا کا بھی نہین نام کو نام
ہی سراپا وہ نحوست کی طرح بد اندام

رنڈی ہین سے ہی نہ خود کام کو کچھ لوچ نہ کام | نام ہرجائی کا آوارہ ہی اب طشت از بام

ایک پر بند نہین لاکھو سے انکار نہین
ایسی بدکار جہان مین کوئی مردار نہین

اسطرح کی عورت بدخو بدصورت تخت اڑکر سامنے سالوس کے آئی سالوس کو دیکھکر ہنس پڑی وہ بوے بدآئی
کہ سالوس ایسے مردارخوار نے منہ پھیر لیا اُسنے قریب آکے کہا کیون بھائی صاحب آپنے مجھکو نہین پہچانا سالوس
اپنی جان سے تنگ ہی چاہتا ہی یہ مجھسے بات نہ کرے ایسی عورت کا ٹھہرنا بہتر نہین ہی جب سالوس نے یہ کہا
کہ تم جاؤ جب تو یہ عورت رونے لگی کہا ارے گدھے تونے مجھکو نہین پہچانا ایسی بے اعتدالی کی باتین کرتا ہی تیرا
جو بھائی تھا ابلیس خودپرست وہ جہنم واصل ہوا مجھے بیٹھے شامت آئی مسلمانون سے لڑائی پڑی قلعہ سوادنگار
ٹوٹا تخلیۂ ابلیس پرستان پر برسون جھگڑا رہا مگر صاحبقران صاحب عظم وشان عیار انکا بلاے روزگار
کیا طرار و فراز جھگڑا زود رفتن نے کوئی بات اٹھا نہین رکھی مگر ہوا کیا کرسکتا ہی پلک جھپکنے مین صورت بدلی
کیسا ہی انتظام کرو اسکے آنیکو کوئی روک نہین سکتا جتنا زیادہ انتظام کرو اتنا ہی جلد آوے سالوس نے کہا
بھائی صاحب آپنے کیا بیان کیا کلیجے پر سے چھری چل گئی مین نے اُس بھیا کو اپنا نائب بناکے بھیجا تھا وہ جاکے
خداوند بن بیٹھا یاد تو مجھکو آیا نام تمھارا بھول گیا ہون اپنا نام فرمائیے اُسنے کہا بھڑوے لگا ہون مین مجھکو کھائے
جاتا ہی خبردار مجھے ہاتھ نہ لگانا بھڑوے نام بھول گیا وہ بھی یہی کہتا تھا کہ مین نے نائب بناکے بھیجا وہ مالک
بن بیٹھا نام میرا خجیشہ بدکار میرے حسن کا شہرہ ابلیس پرستان مین شہرہ ہی مجھے لوگ دور دور سے دیکھنے آتے ہین
بھائی صاحب تمھارے جان دیتے تھے رات بھر پائنتی بیٹھے رہتے تھے سالوس نے سب حال پوچھا خجیشہ نے رو رو کر
سب حال بیان کیا اور یہ بھی کہدیا کہ لاشہ اسکا لیکر ملازم بھاگے ہین اسی طرف آجائین تو عجب نہین مین تو اسوقت
بھاگی کہ جب مین نے خبر پائی کہ خداوند نے چولہ بدلا شہر مین آکے تھا مرنا اُس نامرد کا ایسا تھا کہ کسی کو آرام نہ تھا
شہر والے نام لےکے روتے تھے کہ ایسا خداوند عادل منصف مارا گیا سالوس نے کہا اے خجیشہ میرے مشیر قدرت
کی ہمیشہ سے ممانعت ہی کہ مسلمانون سے کسی حال مین بگڑی نہ انکا نام قدرت سمجھ گئے یہی تقدیر ہے تو یے ہر
برس پیشتر کہی تھی کہ ابلیس ہاتھ سے مسلمانون کے مارا جائیگا یہ بھی ہمنے کتاب مین لکھا دیکھا ہی کہ آخر مین مسلمان
قلعہ گلشن حصار پر آکے قصد کرینگے کہ قدرت سے لوین قدرت ان سب کو جانور بنا دیگی قدرت کے ہاتھ سے
کوئی زندہ نہ بچیگا اگر اُدھر ہی اُدھر وہ لوگ چلے گئے قدرت دخل نہ دیگی اور اگر ادھر آئے اور ذرا بھی سرکشی کی
دنگہ لینے جو کچھ قدرت انکا حال کریگی جنکو خود دیکھا کیا انکا مارنا ستانا کیا مشکل ہی خجیشہ نے کہا او سالوس
تیرے بھائی کو بھی خدائی پر بڑا گھمنڈ تھا آخر مین یہ تھا کہ جان چھپانی دشوار ہو گئی تھی مگر مسلمانون نے پیچھا
اُسکا نہ چھوڑا آخر کو قتل کیا اے سالوس میرا کہین ٹھکانہ نہ تھا اسوجہ سے مین چلی آئی مین نہین چاہتی کہ تیرا
بھی گھر برباد ہو یہ تو خوب جانتی ہون کہ صورت دیکھکر تو مر گیا ہوگا مجھے تیرا خیال بھی نہین تو لاکھ منت خوشامد
کریگا اور مین بات بھی نہین سنونگی اصل جو ضرورت ہی لڑکے بالے کھیلنے آتے ہین اُنسے مطلب نکل جائیگا تمھارے
بھائی صاحب نے بھی پیار مین میرا نام لونڈون گھیری رکھا تھا وہ بھی تین تین دن جب منتین کرتے تھے جب
اصلی مطلب حاصل ہوتا تھا اور لڑکے دو پیسے کی ریوڑیون مین جمع ہو جاتے تھے جب وہ کھیلنے تھے مین دو پیسے
کی ریوڑیان کھلاکے مطلب ڈھنگ کا لیتی تھی دس پانچ سے جب نوبت پہونچی اور انکو پیسے کی ریوڑیان منگوا دین

خوش ہوگئے بلکہ پوچھا کرتے ہین آج وہ بات نہوگی آج ریوڑیان کم منگائی ہین تو مجھکو گھر مین رکھکر بہت پچھتائیگا خالہ تیری
گلشن سحر [illegible] سے خوب مزا ملتا ہوگا ارے مزا یہ ہو کہ ہر بات مین لطف ہو سر بھی تیرا آمین داخل ہو جاے
مجھکو معلوم ہو کہ کسی مہری مین مین گیا ہون اور یہ جو رو تیری ہے راے کرکے تجھکو راضی کرتی ہوگی جسدن مجھسے سنا
پڑ جائیگا تو جانیگا کہ دنیا مین ایسی بھی عورتین ہوتی ہین مین تجھکو اپنا فرزند سمجھونگی مگر دیکھو خبردار مسلمانون سے پگڑی
نہ الجھانا کوئی ایسی تقدیر کردے کہ مسلمان خبر نہ پاوین راستہ روک دے سالوس نے کہا او فاحشہ کیا بیہودہ بکتی ہی
مین نے تیرے واسطے پلٹین اور رسالے بڑے بڑے جوان تیار کر رکھے ہین تیرے ٹکڑے اڑا دینگے رات رات بھر وہ تجھکو
سونے نہ دینگے میری کیا شامت ہی سراسر حماقت ہی کہ تجھ ایسی مردار سے ارادہ کرون تجھ اردلی اتر وا دونگا مین ابھی
جاکر مسلمانونکی تدبیر کرتا ہون وہ جھوٹا دعوی خدائی کر بیٹھا میر اگندہ بندہ تھا مجھسے بچکے مسلمان کہان جاینگے براد
زود رفت مہتر تیز رفتار کمند انداز شاطر قدرت کی کیا بات ہو اسکی عیاری نہین کرامات ہی قدرت نے بڑے بڑے تحفہ اسکو
دیے ہین سو پریزادان در در گوش مرصع پوش ہر وقت قصر مین مصروف عیش و نشاط رہتی ہین اپنے کھیل ہی مین
خبر آیندہ و گذشتہ ہنس ہنس کے سب بیان کرنا انھین کا کام ہی اسی مکان کا قصر پریزادان نام ہی مین نے سنا ہی کہ
اس جھوٹے نے ایک مکان موسوم قصر پریزادان بنوایا ہی کنیزان سامری کو انھین جگہ دی اسی مکان کی وہ
نقل ہی وہ کنیزین نہایت مغرور عقل و فراست سے دور اتنی سیدھی خبرین بیان کیا کرتی ہین یہ تو خاص
پہلو نشینان سامری ہین عقل و فراست و حسن و جمال سے بھری ہین ہر کلام اُنکا لطف دنیا سے خالی نہین ہی ہر وقت
ترقی عیش و نشاط ہی دمبدم ترقی انبساط ہی اول تو شاطر قدرت سب کو گرفتار کر لائیگا ایک کو زندہ نہ چھوڑیگا چنید
گردہ جھوٹا مغرور دغاباز تھا لیکن برادر شعبدہ باز تھا اُسکا خون بالا بالا نہ جائیگا ایسا رنگ لائیگا کہ مسلمانونکو
جان بچانا دشوار ہو جائیگی یہ کہکے زوجہ کو آواز دی صاحب اس چھنال کے واسطے ایک مکان رہنے کا مقرر کرو
یہ بیوہ ہوکے آئی ہی خبیثہ نے کہا تیری جورو بیوہ ہوگی میرے کئی شوہر ہین لڑکے جیتے رہین کہ مجھکو سرفراز کرتے
ہین مین بھی انکی خاطر کرتی ہون بیوہ وہ ہو کہ جسکو مرد تمکن نہ ہو سالوس نے کچھ جواب نہ دیا گلشن سحر بند
نے الگ اک خانہ باغ تھا کہا بی بی تمھارے واسطے یہ مکان تجویز ہوا ہی خبیثہ نے کہا مین الگ ہی مکان چاہتی
ہون میرے مکان مین ہر وقت چہل پہل رہیگی لڑکے کھیلا کرتے ہین اُنسے بڑے مطلب نکلتے ہین اس زبان دراز
کو کون جواب دے گلشن نے کہا ہان بی بی سچ کہتی ہو اس مکان مین تمھارے کوئی نہ آئیگا کنیزین بھی لوگی یا اکیلی
رہوگی خبیثہ نے کہا ہے دشمن اکیلے رہین میرے گھر مین ہر وقت شور رہتا ہی ایک کی ایک آواز نہین سن سکتا یہ
مکان مین کنیزون کا کیا کام ہی لڑکے سب طرح کا کام کر لیتے ہین جس محلے مین رہتی تھی وہان سناٹا پڑ گیا ہوگا لڑکے
بیچارے مارے مارے پھرتے ہونگے یہان بھی چار دن مین ویسا ہی رنگ جما لونگی تیلی تنبولی کے لڑکے آکے
جمع ہو جائینگے جب لطف اٹھائینگے خود دوڑ کے آئینگے ارے وہ مجھکو سونے نہین دیتے دو پہر کو بھی دروازے پ
غل مچاتے ہین کوئی نانی کوئی خالا اماں کہتا ہی آٹھ پہر یہی ہلڑ رہتا ہی یہ کہکے اٹھی اسی باغ مین جاکے بیٹھی پشت کا
دروازہ کھولدیا گٹھیان بانٹنے کے حیلے سے لڑکونکو جمع کر لیا سالوس محل سے نکلا ٹہلتا ہوا دربار مین آیا تخت پ
آکے بیٹھا تیز رفتار کمند انداز چار ہزار شاگردون سے در دولت پر حاضر ہی تمام وزرا امرا منتظر تھے کہ آج تشریف
کیون نہین لائے سالوس جیسے ہی تخت پر آکے بیٹھا تیز رفتار نے آکے سجدہ کیا دست بستہ عرض کی آج کیا باعث
تھا کہ قدرت دن چڑھے تشریف لائے سالوس قہقہہ مار کے ہنسا کہا ای تیز رفتار تمتو قدرت کے رازدان ہو

بھائی صاحب ہمارے قلعہ ابلیس پرستان پر مارے گئے جہنم مین پہونچے زود رفت بھی جہنم واصل ہوا قدرت کی نافرمانی کرکے یہ ثمرہ اسکو حاصل ہوا مسلمانون نے گھیر کر مار ڈالا ابھی اسے کچھ نہ بن پڑا ابھی بھابی صاحب بی ہمیشہ بدکار تشریف لائی ہین انھین کے آنے کی وجہ سے قدرت کو دیر ہوئی عجب طرح کی فاحشہ عورت ہی کسی نے اسکا نام بھی خوب بدکار رکھا ہی تھوڑی دیر تک (وہ میرے پہلو مین بیٹھی وہ بو ہے بد اسکے جسم نجس سے آتی ہی کہ قدرت کی طبیعت گھبراتی ہی اسنے سب حال مقابلہ مسلمانان بیان کیا کوئی عمرو عیار ہی بڑا مکار غدار ہی اسنے تمہارے بھائی صاحب کو مار ڈالا بڑے بڑے معرکے پڑے مگر ابلیس مکار دعوی خدائی سے باز نہ آیا اگر وہ خداوند ہوتا تو مارا کاہیکو جاتا جھوٹا مکار دغاباز شعبدہ ساز کچھ سحر سیکھ لیا اسپر نازیہ ہوا کہ خداوند بن بیٹھا اگر خداوند نہ بنتا دعوی نیابت رکھتا اچھا ہوتا قدرت نے بھی فرمایا تھا کہ شہر ابلیس پرستان مین جاکے خدائی ہماری ظاہر کرو اسکو یہ غرور ہوا کہ دو چار شعبدون کے بھروسے پر خداوند بن بیٹھا ای شاطر قدرت تو جانتا ہی کہ مسلمان کون ہین حمزۂ نامدار سپہ سالار قدرت مابدولت ہی جو بڑے بڑے سرکشونکو اسکے ہاتھ سے قتل کرایا ہمکو ڈھونڈھتا پھرتا ہی جسدن قدرت کو پہچان جائیگا فوراً سجدہ کریگا عیار یہ سنکے بہت ہی غصے مین آیا کہا یا خداوند ابلیس نے دعوی خدائی کیا اس وجہ سے جہنم مین گیا میرے بھائی نے کیا خطا کی کہ آپنے اُسے قتل کرا دیا سالوس خوب قہقہہ مار کے ہنسا کہا اُنکی یہ خطا تھی کہ انکو کیون خدا جانا اسکو کیون سجدہ کیا قدرت کو یہ بھی اختیار ہی کہ پھر انکو زندہ کر سکتے ہین ذرا دریافت تو کرو کہ مسلمان کہان ہین فوراً حمزہ کو گرفتار کرکے لاؤ حمزہ ہمارے سامنے آوے اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے فوراً سجدہ کرے قدرت اسکو نہال کردین بڑے بڑے سرکشونکو اسنے مارا قدرت نے اسکو پردۂ قاف مین بھی بھیجا تھا دیوزاد بھی اس سے نہ جیتے تمام سرکشان قاف اسی کے ہاتھ سے مارے گئے قدرت نے دیو عفریت کو اسکے ہاتھ سے قتل کرایا آخر کو سمندرون ہزاردست بھی مارا گیا ملکہ آسمان پری کے ساتھ اسکی شادی کرائی اٹھارہ برس پردۂ قاف مین آوارہ رکھا جب قدرت کے دل مین آیا پردۂ دنیا مین بلا لیا نوشیروان کی سلطنت اسکے ہاتھ سے متوالی گنجاب ایسا شخص اسی کی تیغ بیدریغ سے مارا گیا ایک بیچارا جھوٹا کاذب دعوی خدائی کرکے ملک باختر مین خداوند بن بیٹھا ہاتھ سے حمزہ کے بھاگا بھاگا پھرتا ہی اب قدرت اپنا جاہ و جلال دکھائینگے اپنے بندے کو راہ پر لگائینگے وہ بھی جبتک اسی جستجو مین ہی ہمیشہ اسی آرزو مین ہی کہ اپنے پیدا کرنے والے کو دیکھون جا بجا اسنے جھوٹے خداوند دیکھے انکو مٹاتا ہوا چلا آتا ہی قدرت سے کیا انکار کریگا دیکھتے ہی سجدہ کریگا پہچان جائیگا کہ میرا پیدا کرنے والا یہی ہی تیز رفتار نے کہا آپ بہت سچ فرماتے ہین تیز رفتار نے کہا مین ابھی جاتا ہون جسدن قدرت تقدیر معقول کرین سالوس نے کہا تو ہے ہزار برس پیشتر تقدیر کر چکے ہین کہ میرے ہاتھ سے سبکا خاتمہ ہوگا اگر حمزہ نے سجدہ کیا جانو کہ بڑی آفت سے بچا اگر کہین انکار کیا تو آتش قہر مین سبکو جلا دونگا مثل نقش قدم چشم زدن مین مٹا دونگا مگر تیز رفتار طرف شاگردون کے پلٹا کہا جلد خبر لاؤ کہ مسلمانونکا لشکر کس مقام پر ہی دس پانچ شاگرد گئے اور بہت جلد پلٹکر آئے عرض کی یا خداوند یہان سے بارہ کوس پر صحرائے بوقلمون مین لشکر مسلمانان اترا ہی مگر بڑی جلدی ہی کہ طلسم نور افشان تک جائین سالوس نے کہا ای ہنر تم آج ہی جاؤ جسطرح ہو سکے حمزہ کو ابھی لاؤ تیز رفتار نہایت چست و چالاک عیار بیباک بنتے ہی بانہارے عیاری سے آراستہ ہوا فوراً طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوا یہان وہ وقت ہی کہ صاحبقران نے کئی منزلون کے بعد جو یہ صحرائے پر فضا پایا کہ گل خودرو سے جنگل نمونۂ گلشن ہی بہار رشک گلدستہ کہ بڑے بڑے اسپر درخت ہوائے عیسی دم مسیح نفس

چل رہی ہر جا ترو کی زمزمہ سرائی قریب شام درختون پر بسیر الیناچشمے موج مارہے ہین سوجون کا پیچ وتاب ہر حباب چشم
معشوق کا خواب کنارہ اسکا کنار عدم ہی بلبل پہلوے گل مین پھول کر بیٹھی ہی زمزمہ سرائی کر رہی ہی صاحبقران نے
فرحت تازہ سرور بے اندازہ جو اس صحراے پر فضا مین پایا ارشاد ہوا کہ خواجہ ایک ہفتے کا مقام مشہور کردو کئی
دن سے جا بجا منزلون پھرے اجاڑ جنگل ملے انشاء اللہ اب یہان سے بڑھکے سرحد نور افشان پر ٹھہرینگے ہمارا
دوست کہتا ہوگا کہ برے وقت مین سچ ہی کوئی کسی کا شریک نہین ہوتا ہی ہر چند کہ ان بیچارون کو کوکب کے
قید کرنے سے آرام نہین ملا ایک نہ ایک جھگڑا رہا ایرج و نورالدہر و قاسم معرفت تاجرون کے خبر پائی کہ انھون
نے ہنگامے برپا کردیے مگر چونکہ فتاح طلسم نہ تھے آخر کو پھنسے مگر ملک تو نمک حرامون کے برباد ہوے اب یہ لوگ قید مین
کیسے گھبراتے ہونگے عمرو نے کہا ای شہریار مین نے خبرین پائی ہین کہ ان شیرون نے جاکے زمین ہلا دی مگر مقدمہ
سحر و ساحری سے مجبور تھے آخر مین خرابی ہوئی یہ بھی سنا ہی مین نے کہ یہ چارون لڑکے جو ہوشربا سے آئے
انھون نے بھی خوب جنگ کی لشکر ساحران بھی انکے ہمراہ تھا تین لڑکے پکڑے گئے مگر ایرج کے فرزند کا نشان
نہین ملتا اسی تہلکے مین انکے گھوارے چھوٹ گئے کسی اور اقلیم مین پہونچے ایک لڑکا موسوم بہ سکندر زرین
زرین علم کوئی بادشاہ ہی کہ اسکا سلطان زرین پوش زرین علم لقب ہی شجر پرستی اسکا مذہب اسکے ساتھ وہ
جوان آیا جادوگر بھی انکے ساتھ بڑے بڑے تھے انکو ساتھ لیکر قرا اسی کو تصور کرتے ہین کہ شاید وہی ایرج
کا فرزند ہی یہ بھی سنا کہ شاپور نے بڑی بڑی عیاریان کین مگر سحر العجائب و مصر الغرائب کے سحر سے لاچار ہوا
اسنے جاکے نام کر دیا لاشہ ہاے ساحران سے میدان بھر دیا اب خدا حضور کو بخیر و خوبی وہان تک پہونچاے
تو لطف ہوگا دربار مین سب سردار حاضر ہین سب کا یہی قول ہی کہ جب حضور کے قدوم میمنت لزوم پہونچینگے تو وہ
نمک حرام گھبرا جائینگے افسوس ہی کہ ایسا بادشاہ عالیجاہ مبتلاے قید ہو نمک حرامون کا صید ہو اب انشاء اللہ حضور کا
پہونچنا باعث سب کی تقویت کا ہوگا مگر تیز رفتار ایک بڑھیا بنا ہوا بھیک مانگتا پھرتا ہی ڈر کے مارے کسی سے
کچھ نہ پوچھا صاحبقران زمان نے پہررات گئے دربار برخاست کیا صاحبقران تو داخل محل ہوے مگر بہرام
گرد بن خاقان چین جو بارگاہ صاحبقران سے نکلا سب سردار ونکو گھیرے ہوے ایک ایک سے کہتا
ہی کہ یارو انشاء اللہ اب سرحد طلسم نور افشان مین پہونچینگے بڑے بڑے معرکے پڑینگے سحر العجائب و مصر الغرائب
عمرو کو خوب جانتے ہین نام سنکر کانپینگے تیز رفتار سمجھا یہی صاحبقران ہین جب اپنی بارگاہ مین بہرام داخل
ہوا تیز رفتار نے بارگاہ بھی عمدہ دیکھی گرد بارگاہ کے پھرنے لگا ایک مقام پر دیکھا کوڑہ بہت سا پڑا ہی اسکے خیال
مین یہی آیا کہ یہی بارگاہ صاحبقران ہی وہین سے بیٹھکر نقب کھودنا شروع کی پہررات رہے بارگاہ بہرام مین
دہانہ نقب کا توڑا تڑپ کے نکلا شمع گل کی قریب آکے بہرام کو بیہوش کیا پشتارہ باندھکے اسی نقب کی راہ سے
لے نکلا خوشی خوشی صبح ہوتے ہوتے بارگاہ سالوس مین پہونچا پشتارہ سامنے سالوس کے ڈالدیا کہا لیجیے
آپکے سپہ سالار قدرت کو پکڑ لایا حکم ہوا آہنگرون کو بلاؤ مسلسل کرکے بہرام کو ہوشیار کیا بہرام نے جو ہاتھ
اٹھایا خانۂ زنجیر مین غل ہوا بہرام بل کرکے اٹھا اس دربار کفر مدار کو دیکھا ایک شخص کریہ منظر پچاس گز کا قد
تاج کلان سر پر شکل دیو خونخوار تخت پر وہ مکار بیٹھا ہی گرد امیر وزیر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہین ایک عیار کو اپنے
قریب پایا بہرام نے پکارکے آواز دی سلام میرا اسیر ہو جیو کہ جو پروردگار کو وحدہٗ لا شریک جانتا ہو اپنے
پیدا کرنے والے کو پہچانتا ہو سالوس قہقہہ مارکے ہنسا کہا او حمزہ منم سالوس مردار خوار تجھکو ہمنے حمزہ صاحبقران

بنایا خیال تو کر کہان کہان پہونچایا پردۂ قاف تیرے ہاتھ سے فتح کرایا مشمش و دمامہ تیرے ہاتھ سے مارے گئے سامری بیچ ہی عصر نہو سکے اب قدرت کو سجدہ کرو ورنہ ابھی سنگ سیاہ کردونگا بہرام نے کہا او بیحیا مکار شعبدہ باز حیلہ ساز حمزہ تو کسکو سمجھا ہی مین اک ادنی اُسکا غلام ہون مجھ ایسے ہزار ہا شاہ و شہریار اُس عالی وقار کی خدمت مین حاضر ہین میرا نام بہرام ہی یہ حقیر اپنے آقا کا ادنی غلام ہی سالوس بہت ہنسا کہا او حمزہ کیون دغا ہی کیون اپنا نام چھپایا ہی قدرت تجھکو قتل نہ کرینگے خطا معاف کردینگے ہر چند کہ تجھسے بڑی خطا ہوئی برادر قدرت کو مارا وہ دغا باز جھوٹا تھا بیجا دعوی خدائی کیا قدرت نے خود چھپکے چھپکے تقدیر کرکے اسکو مٹایا نام تیرا ہوا بہرام نے کہا وہ اگر مکار تھا تو تو حیلساز ہی وہ ساحر تھا تو شعبدہ باز ہی سالوس نے کہا کیون یارو تم مین کوئی پہچانتا کہ یہ حمزہ نہین ہی حقیقت مین اسکا بہرام لقب ہی اکثر پہچاننے والے دربار مین موجود تھے انھون نے بھی یہی کہا کہ حقیقت مین یہ حمزۂ عرب نہین ہی جب متفق ہوکے سب نے یہی کہا تو سالوس نے کہا کیون ای تیز رفتار ایسا دھوکا کھایا کہ افسر اعلٰے کو نہ پہچانا خیر اسکو قید کرو تیز رفتار نے کہا خیر مین پھر جاتا ہون بنتا ہی تو آج حمزہ کو لاتا ہون بہرام کو تو قید کیا مصاحبون مین سالوس کے اک جادوگر ہی کہ نام اُسکا مسطور بن سفاک ہی اُسکے نام حکم ہوا مسطور بہرام کو لیکر بیرون بارگاہ آیا اک مکان مین قید کیا سو ساحرون سے بعہدۂ نگہبانی بیٹھا تیز رفتار سمت لشکر صاحبقران گیا مگر صاحبقران صبح کو بارگاہ مین آکے بیٹھے کہ ملازمان بہرام روتے ہوے آئے عرض کی ای شہریار ہمارے آقا کو کوئی پھیرا لیگیا امیر نے بہ نگاہ قہر طرف خواجہ کے دیکھکر فرمایا کیون خواجہ یہ کیا غفلت ہی جانتے ہو کہ تمام عالم کے ساحر ہمارے نام کے دشمن ہین اسقدر غفلت کرنا مناسب نہین جاکر دریافت کرو بہرام کا پتہ لگاؤ رہا کرکے اُسے لاؤ مجھے بہت ملال ہی بہرام کا بڑا خیال ہی آتشخو شعلہ مزاج مردان عالم کے سرکا تاج اب بہرام ملازم نہین ہی مین اپنے عزیزون مین شمار کرتا ہون پچاس برس گذرے کہ براسے خیرخواہی سلطنت اپنی چھوڑکے ہمارا ساتھ دیا کیا خدانخواستہ وہ محتاج ہی یہ محبت ہمارے ساتھ رہتا ہی یہ جفائین وہ سہتا ہی عمرو چپکا ہی اُٹھا دل سے کہتا ہی کہ آجکل تو کسی سے مقابلہ بھی نہین یہان کسنے ایسا کام کیا بارگاہ بہرام مین آکر نقب کو دیکھا نقب سے نکل کے اس مقام پر آئے جہان اُسنے نقب دی یہ سب حال دیکھکر عمرو چہار طرف جنگل مین دوڑا دوڑا پھرتا ہی یہی خیال ہی کہ ای عمرو افسوس پتہ بھی نہ ملا اس سوچ مین اک نخل کے سامنے مین آکر بیٹھے مگر صورت اپنی اک راہگیر کی بنالی ہی حیران حیران چہار جانب دیکھ رہے ہین کہ ایک طرف سے گرد اُڑی عمرو نے دیکھا اک عیار قطورۂ زربفتی پہنیا وہ سقرلاق لگائے ہوے ادھر آتا ہی جب قریب پہونچا عمرو نے آوازدی بابا لات و منات تمھارا بھلا کرین یہ مسافر غریب زادراہ پاس نہین رہا کچھ دو ایسے کہ آج سرا مین جاکے بسر کرون تیز رفتا پلٹ پڑا جیب مین ہاتھ ڈالکے دو روپے نکالے کہا یہ تو سر دست حاضر ہی اگر مین اُدھر سے بامراد پلٹا تو خوش کردونگا عمرو نے کہا بابا مراد کا نام بتاؤ کہ مین لات و منات سے دعا کرون غیب کی دعا جلد قبول ہوتی ہی تیز رفتار نے کہا او مسافر مین عیار ہون خداوند سالوس کا بھائی میرا استرزو درفت تھا وہ اک عیار کے ہاتھ سے مارا گیا خداوند ابلیس نے چولا بدلا مین اپنے بھائی کے خون کا بدلا لینے گیا تھا دھوکھا کھایا حمزہ کے نوکر کو چرا لایا وہ چین کا شاہزادہ تھا اب حمزہ کو لینے جاتا ہون اگر اسکو لیکر آیا وہ بڑا بادشاہ عالیجاہ ہی جو اُسکے جسم پر جواہرات ہوگا وہ سب تجھکو دیدونگا عمرو نے کہا داتا تیرا کام ہو جاے لات و منات تیرے دل کی آرزو پوری کرے یہ سنکے تیز رفتار تو اُدھر گیا عمرو اسی کے شکل بنکے طرف قلعے کے چلا پتہ سب تیز رفتار سے

پوچھ لیا تھا اندر قلعے کے تشریف لائے دیکھا شہر آباد رونق پاکیزہ بازارین آراستہ مگر اشیا شہر مین سب جادوگری سے تھین
ہر گھر مین گوگل جل رہا ہی کہین مرچین جل رہی ہین کہین بچہ ہاے خوک ذبح ہو رہے ہین عمرو قیدخانے کی
تاک مین دربار بھی نہ گیا جو راہ مین ملا اُسنے سلام کیا عمرو سلام سبکا لیتا ہوا قریب زندانخانہ پہونچا مسطور
ہن سفاک نے اُٹھکر سلام کیا اور پوچھا کیون اُستاد کیا گذری خواجہ نے کہا صاحب جو بڑی مشکل ہی مین نے
دھوکھا کھایا عوض مین حمزہ کے بہرام کو لایا اب وہان سب ہوشیار ہوگئے ہین سو شاگردان عمرو نامدار برائے
حفاظت صاحبقران مقرر ہوے ہین اور ہزار شاگردون کو ہمراہ لیکر عمرو قلعے مین آیا ہی مجھکو خوف ہی کہ تم
یہان بیٹھے رہجاؤ وہ عیار کسی گوشے سے نقب لگاکر بہرام کو لیجاے میری مشقت ضائع ہو پانچ روپے مجھسے لو
اک بتلا شراب کا لاؤ ہم بھی پئین تم بھی سب مل کے پیو مین بہرام کا پشتارہ کہین اور لیجاکر چھپادون مسطور
خوش ہوگیا روپیہ لیکر بھاگا کہتا ہوا آج اُستاد نے بڑی پرورش کی بھٹی پر سے بتلا لایا کہا دیکھیے اُستاد مین
بہت سستی شراب لایا ہون عمرو نے بتعجیل بتلے کا مُنھ کھولکر بیہوشی ملائی سب سے کہا لو یارو پیو سب نگہبان خوش
پینے لگے مسطور کو دو جام پلائے چپکا بیٹھا ہی کبھی اُچک پڑتا ہی ساتھ والون نے پوچھا کیون افسر صاحب مزاج
کیسا ہی مسطور نے کہا مجھکو کوئی آسمان پر لیے جاتا ہی اک کالا سا آدمی بھی سامنے کھڑا ہی عمرو نے کہا اُسکو مارو
مسطور جھلاکر اُٹھا کہا او کالے یہان کہان آیا ہی کیون کھڑا ہی کیا شراب پیے گا یا جوتیان کھائیگا ہمارے اُستاد
نے آج ہمکو شراب پلائی مست ہو رہے ہین ساری مستی تجھپر اُتارینگے تجھکو جوتیان مارینگے میان مسطور کو نشے
مین معلوم ہوا کہ کالا آدمی خود جوتا لیے کھڑا ہی پاؤن سے جوتا اُتار کے چلے کہتے ہوے کیون بے برابری کرتا ہی
لڑنے پر مرتا ہی اُٹھتے اُٹھتے دھم سے گرا سب نگہبان لپکر دوڑے ارے ہمارے افسر کو کیا ہوا کیا شراب بت
پی گئے اب منھ کے بھل گرے ہم بھی دیکھ رہے ہین کہ لات و منات سامنے کھڑے ہین شراب گرگرا کے مانگتے
ہین ہم آنکھین ایک قطرہ نہین دینگے یہ کہتا ہوا جو اُٹھا منھ کے بھل گرا تھوڑی دیر مین سب بیہوش ہوے
عمرو نے میان مسطور کو اُلٹا لٹکایا اُن سو کو بھی آراستہ کیا ایک کے ہاتھ مین جوتی باندھدی ایک کو
بشکل بندر بنایا ایک کو بندر والا اقرار دیا کہ وہ سونٹا ہاتھ مین لیے بیٹھا ہی بندر سرنگون کلیجہ خون کسی کو
بندری بنایا پہلو مین تماش بین کو سلایا سبکو بناکر خواجہ قیدخانے کے اندر گئے بہرام کو دیکھا سر زنجیر پر سر کو
خم کیے ہوے رو رہا ہی عمرو نے کہا ای بہرام کیون ملول ہو مین آپہونچا تمھاری مشکل آسان کیے دیتا ہون
ابھی تمکو قتل کرتا ہون بہرام گھبرا گیا عمرو نے تلوار گلے پر رکھدی بہرام گھبرا گیا عمرو نے کہا کچھ خون بہا دلواؤگے
بہرام نے کہا یہان میرے پاس کیا ہی عمرو نے کہا جب لشکر مین پہونچنا تب دینا مجھسے تو کچھ کہو بہرام
خوش ہوگیا کہا خواجہ اب کیون ڈراتے ہو جو کہوگے وہ دونگا عمرو نے دو ہزار کا تمسک لکھوایا پشتارہ بہرام
کا باندھکے نکلا راہ مین جو ملا اُسنے پوچھا اُستاد کیا لیے جاتے ہو عمرو نے کہا عیاران اسلام آگئے ہین کہ
درہ کوہ مین جاکر بہرام کو چھپا دون ایسا نہو وہ لوگ لیجائین کئی شاگرد بھی ہین یہ عیاری دن دہاڑے
کی سامنے سے کوتوال چبوترے کے گذرے یاران جادو کو توال شہر ہی اُسنے پکارکے پوچھا معتمر تیز رفتار
پشتارہ کہان لیچلے عمرو نے کہا میان کوتوال صاحب بڑی مصیبت مین ہون پیسے کا بہت نقصان ہی اب اسوقت
کچھ روپے کی ضرورت ہی تمھارے پاس اگر ہو تو دیدو قدرت سے دونا دونگا جسقدر دوگے اُسکا دونا
دلواؤنگا کوتوال نے کہا آمدنی کے دو ہزار روپے رکھے ہین عمرو نے کہا جلد لاؤ وہ دو ہزار لیکر نذر زنبیل کیے

کوتوال نے کہا میاں تیز رفتار صاحب یہ روپے کہاں غائب ہو گئے عمرو نے کہا قدرت نے فرشتے میرے ساتھ کر دیے ہیں
وہ ہر چیز چھپا دیتے ہیں تشکل فرد وروں کے میرے ساتھ کر دیے ہیں بڑی جفا کشتے ہیں سب نے کہا ہے تیز رفتار تمہارا
بہرام تیری راہ میں خواجہ مہاجنوں سے بھی تحصیل کرتے ہوئے کسی سے موتی لیے کسی سے نگینہ جواہر کے کسی سے نقد
روپیہ اگر کسی سے کچھ نہ ہو سکا لباس اتر لیا انگوٹھیاں اتروا لیں اسطرح پر لیتے دیتے خواجہ قلعے سے نکلے تیز رفتار
لشکر میں صاحبقران کے پھر اب اسنے صاحبقران کو اچھی طرح پہچانا بہت فکر کی مگر دن کو کوئی ایسا پہلو
نہ ملا کہ صاحبقران پر اچھی طرح سے دست انداز ہوتا سوچا کہ دن کو کیا ہو سکیگا اب پہچان چکا رات کو آ کر لیجاؤنگا
مایوس بیٹھا ہوا آہ ہائے خیال میں گذرا وہ غریب مسافر ہمارا انتظار راہ میں کر رہا ہوگا اُس مقام پر آیا مسافر کو نہ پایا
چہار جانب دیکھنے لگا کہ طرف سے قلعے کے زنگ کی آواز آئی دیکھا میری شکل کا ایک آدمی پشتارہ بدوش چلا آتا ہے
آواز دی تو کون عمرو نے کہا تم مہتر تیز رفتار تیز رفتار نے کہا آخر میں کون ہوں عمرو نے کہا تو تو ہی ہے میں میں ہی
ہوں اب کیوں تو تو میں میں کرتا ہے ہم مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری عمرو بن امیہ ضمری ہیں دیکھ بہرام
کو لیے جاتا ہوں اب جو لشکر میں آؤگے خوب جوتیاں کھاؤگے تیز رفتار نے لپک کر تیغ مارا عمرو نے خم ہو کر خالی دیا ایک
دھول ماری تیز رفتار منہ کے بل گرا عمرو نے کلاہ لے لی جست و خیز کرتا ہوا نکل گیا تیز رفتار نے پیچھا کیا مگر گرد
کو بھی نہ پہونچا لاچار بیٹھا عمرو تو بہرام کو لیکر لشکر میں آیا صاحبقران نے خلعت دیا عمرو نے تمام کیفیت ظاہر کی
اگر میاں تیز رفتار جو شہر میں آئے جدھر سے نکلتے ہیں کوئی کہتا ہے دو ہزار لیگئے تھے دلوائیے کوئی کہتا ہے میرے
نگینے یاقوت کے دلوائیے کوئی کہتا ہے اشرفیاں دکھانے کے نام سے لے گئے تھے وہ تو لائیے تیز رفتار حیران ہے
کہ میں ان لوگوں کے پاس نہیں آیا یہ کیا کہتے ہیں گھبرا کے جواب دیا صاحبو تم کچھ دیوانے ہوئے ہو کیسی اشرفیاں
کیسے نگینے میں تمہارے پاس کب آیا سب دوکاندار دوکانوں سے کود پڑے کہا مہتر صاحب یہ آپکو کیا ہو گیا ہے
ابھی تھوڑا ہی زمانہ گذرا ہے آپ فرماتے ہیں میں کچھ نہیں جانتا ہوں سب دوکانداروں نے تیز رفتار کو گھیر لیا ہر ایک
یہ کہتا ہے میں نہیں جانتا دوکاندار اور زیادہ بگڑتے ہیں کہ شور سنکے کوتوال صاحب آئے کوتوال نے بڑھکے کہا مہتر صاحب
دوکاندار تو جھوٹے ہیں مجھسے جناب دو ہزار روپیے لے گئے ہیں اسکی تو رسید لائیے اب تو تیز رفتار بہت حیران
ہوا کہتا ہے کوتوال صاحب آپکو کیا ہو گیا ہے کوتوال نے کہا مجھسے تو ایسی باتیں نہ کیجیے ورنہ قانون خیانت
مجرمانہ میں آپکی مشکیں باندھکے روانہ کر دونگا یہ رقم سرکاری ہے حبہ حبہ آپکو دینا پڑیگا مکان پر اشتہار لگیگا
اور سزا ہے جسکی بھی ہو تو عجب نہیں تیز رفتار نے کہا آپکو اختیار ہے مگر میں ان باتوں کو نہیں جانتا شاید کہ
ساربان زادہ میری شکل بنکر یہ حرکتیں کر گیا میں سب صاحبوں کو دونگا مگر قید خانے پر تو چلو وہاں مسطور
بن سفاک پر کیا گذری اسنے کیا دھوکا کھایا سب دوکاندار کوتوال تیز رفتار کو گھیرے ہوئے قید خانے
پر آئے دیکھا سب ننگے اڑے ہیں جوتی پیزار چل رہی ہے مسطور بن سفاک اوندھا لٹکا ہوا توبہ کر رہا ہے تیز رفتار
نے کہا ارے کمبختو کیوں لڑ رہے ہو سب تیز رفتار کو مارنے دوڑے کہتے ہوئے او بیغیرت تو نے شراب
پلا کے ہم سب کو بے عزت کیا ننگا ڈال کے چلا گیا اب خبر لینے آیا ہے ہم قدرت کے سامنے تجھکو ذلیل کرینگے اب
مسطور نے آواز دی یارو ذرا مجھکو تو کھول دو میں مہتر صاحب سے سمجھ لونگا سب نے مسطور کو اتارا مسطور
چھوٹتے ہی تیز رفتار پر جا پڑا گریبان میں ہاتھ ڈالدیا دوکانداروں نے کہا مہتر صاحب ابھی لایق ہیں
اسنے کہا مجھکو خدمت خداوندی میں لیچلو کوتوال نے کہا وہاں تو ضرور چلنا ہوگا دو ہزار روپے کون مجھے دیگا

سرکاری رقم نہین رک سکتی مسطور کا گریبان مین تیز رفتار کے ہاتھ سب دوکاندار دہائی دیتے ہوے کوتوال بھی بڑا ظلم
ہورہا ہی کہتا ہی مین قدرت کے سامنے انکی خدمت کرونگا ایسی ضرورت بیان کی کہ مین نے آمدنی سرکار کی دیدی فریاد و
الغیاث کا غل ہوا سالوس مردار خوار تخت پر بیٹھا تھا ہرکارے دوڑے ہوے آئے عرض کی یا خداوند عجب
سحر کہ ہی قید خانہ شکست ہوا نیا بندوبست ہوا مگر تیز رفتار کو سب دوکاندار و کوتوال و مسطور بن سفاک
یہی کہ رہے ہین کوئی اُس سے روپیہ مانگتا ہی کوئی کہتا ہی کہ حضرت آپ مجھسے اشرفیان لے گئے تھے تیز رفتار سب سے
انکار کر رہا ہی مسطور بن سفاک آمادہ ہی کہ متر صاحب کو ذلیل کرون سب لیے ہوے تیز رفتار کو چلے آتے ہین
سالوس گھبرا کے باہر نکل آیا دیکھا کہ تیز رفتار پر عجب آفت ہی صدہا دوکاندار گھیرے ہوے اپنے مال کے دعوے
کر رہے ہین تیز رفتار ایک ایک کا منھ دیکھتا ہی کہتا ہی یارو مین تو تمھارے پاس نہین آیا سالوس کو دیکھ
فریاد کرنے لگا یا خداوند مجھے اس آفت سے بچایئے مین تو لشکر حمزہ مین گیا تھا کہ موقع پاؤن تو حمزہ کو لاؤن ۔
مین عمرو سے مقابلہ پڑا وہ ڈپٹ کے نکل گیا مین فورًا بخ مین ہون یہ سب روپے مانگتے ہین مین انکے پاس نہین گیا
آپ تو قدرت ہین انصاف فرمایئے دوکانداروں نے فریاد کی یا خداوند اسنے ہمین لوٹ لیا سرکار کا کارندہ
تھا کیونکر نہ دیتے ہمارا روپیہ دلوایئے ورنہ ہم لوگ اپنی جان دینگے یہ نقصان نہ سہینگے سالوس پریشان تھا
کہ مین کیا کرون آخر کہا تم سب صاحب ٹھہر جاؤ مابدولت قصر پریزادان مین جاتے ہین ابھی تقدیر پر غور کرکے
آتے ہین یہ کہکے بھاگا تیز رفتار حیران سب کے بیچ مین سر جھکائے کھڑا ہی سالوس قصر پریزادان کے اندر
آیا تین سو پریزادان ور وزر گوش مرصع پوش ناچ رہی ہین ہنگامہ عیش و نشاط گرم ہی ایک ایک پریزادے ترنم
ہی ایسمین وصول دھیا چل رہا ہی جیسے ہی سالوس کو دیکھا ایک نے کہا لو خداوند آئے دوسری نے کہا کیسا
سحر کا گزرا تیسری نے کہا بوا مجھسے پوچھو چوتھی نے کہا ساربان زادہ جوتا لگا گیا بہرام کو چھڑا لیگیا یہان تیز رفتار کو
ناحق کی آفت مین پھنسا گیا تیز رفتار سراسر بچا قدرت کو سرکار روپیہ دینا لازم ہی دوکاندار بھی سب سچے ہین
بیشک انکا نقصان ہوا عمرو تیز رفتار کی شکل بنکے سب سے تحصیل کرکے لے گیا یہ جواب تین پریزادوں نے دیا
سالوس الٹا پلٹا آکے تیز رفتار کو رہا کرایا کہا قدرت نے یہی تقدیر کی تھی کہ آج شاطر قدرت پر یہ جفا ہو مین
ہوشیار رہے آیندہ ایسی غفلت نہ کرے دوکانداروں کو خزانے سے روپیہ منگواکے دیا کئی لاکھ روپے کا
نقصان ہوا جب سب دوکاندار چلے گئے سالوس نے کہا کیون ای شاطر قدرت کوئی ایسی غفلت کرتا ہی عیاری کے
نام پر مرتا ہی عیار ساربان زادہ ہی تھوڑی دیر مین کیا قیامت برپا کر گیا تمکو پھنسا بھی گیا اپنا کام بھی کر گیا
اب مجھے کام کرنا قدرت نے بڑے اسکو اختیار دیے ہین سرداروں نے کہا یا خداوند ساربان زادے کی
کیا مجال ہی کہ اگر عیاری کرے آپ طبل جنگی بجوایئے ہم سر میدان بھبھوکے لیکے آگ برسا دینگے ایک ایک قطرہ آب
کو ترسا دینگے مبہوت آسمان سیر چلاکے اٹھا کہا یا خداوند مسلمانوں کی یہ حقیقت ہوئی کہ امیر عیار رہا سے
بیفائدے کے جھگڑے بڑھائے آپ میرے نام پر طبل جنگی بجوا دیجیے مین کل سبکو پکڑ لاؤنگا جو افسر اعلی ہی
انھین کی خدمت کرونگا میدان مین ہمنا بھنا دشوار کردونگا سالوس نے کہا ای مبہوت مین نے سنا ہی
کہ بھائی صاحب خوب خوب ڈرے بڑے بڑے معرکے پڑے آخر ایسے عاجز ہوے کہ بھاگ کے طلسم نقرادا مین
گئے حمزہ نے وہان بھی پیچھا نہ چھوڑا طلسم نقراطا کو بھی جا کے شکست کیا اس جھونے کا بندوبست کیا ایسا نہو
کہ سحر کرنے مین کوئی خرابی ہو مبہوت نے کہا آپ ملاحظہ فرماینگے جو کچھ سامان ہوگا سالوس نے حکم دیا

لشکر تیار ہو فوراً لشکر تیار ہوا آپ تخت پر سوار ہوا تین لاکھ ساحر ساتھ لیکر مقابلۂ لشکر صاحبقران مین آیا صاحبقران نے نکل کے بارگاہ سے دیکھا کہ سالوس مردار خوار بڑے زور شور سے میدان مین آیا بارگاہ زرنگار استادہ ہوئی سامان جابجا ہو رہا ہی ساحران غدار اپنے اپنے خیمے مین داخل ہوئے سحر تیار کر رہے ہین مگر سب سے زیادہ تیز رفتار بیقرار ہی کشتا ہی یار و کیا کہون ساربان زادے نے بڑا قلق دیا ایسے طور سے بہرام کو لے گیا کہ مجھکو تو بہت ہی صدمہ ہی مگر آج رات کو ساربان زادے کی فکر کرونگا جب اسکو مار لونگا حمزہ کو پکڑ لاؤنگا ساربان زادے کی زندگی مین دشوار ہی کہ حمزہ پکڑا جائے دن تو اسی باتون مین گذرا وہ وقت آیا کہ شہنشاہ انجم سپاہ کی عملداری ہوئی فوج انجم نے جابجا اپنے پہرے بٹھائے کوتوال ماہ تابان واسطے طلائے کے اٹھا فوج آفتاب تابان کو بالکل شکست ہوئی فوج شعاع و ضیا۔ لیکر بھاگا قلعۂ مغرب مین جاکے چھپا سالوس تخت پر بیٹھا ہوا شب بیداری کر رہا ہی مبہوت آسمان سیر سحر تیار کرکے آیا ہی دم بدم عرض کر رہا ہی کہ یا خداوند طبل جنگی بجوائیے صبح کو سیر تماشا دیکھیے قیامت برپا کرونگا لاشہ ہائے مسلمانان سے کوہ و دشت بھر دونگا سالوس نے کہا نقارۂ جنگی پر چوب پڑی ہرکارے جو بامر جاسوسی لگے ہوئے تھے خبر مین لیکے بھاگے یہان صاحبقران بارگاہ مین جلوہ فرما ہین بہرام کے آنے سے بہت خوشی حاصل ہوئی تسکین دل ہوئی خواجہ عمرو کو بہت بھاری خلعت ہوا ہی مرغ زرین بنے ہوئے بیٹھے ہین کہ ہرکارے سامنے آکے پہونچے ہاتھ اٹھاکر دعا و ثنائے بادشاہی بجالائے شعر

مدامت بخت و دولت ہمنشین باد ٭ دعائے صبح خیرات قرین باد ٭ شہریار عالم کی عمر دراز رہے سالوس نے طبل جنگی بجوایا مبہوت آسمان سیر شیران سلطنت مین سے سالوس کے ہی آسنے اپنے نام پر طبل جنگی بجوایا ہی خوب سحر تیار کرکے بیٹھا ہی اسکو اپنے سحر کا بڑا دعوی ہی امیر نے کہا خواجہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے عمرو فوراً آیا نقارخانہ سکندری مین قلابہ چینی و کبابہ چینی داروغہ نقارخانہ عمرو کو دیکھتے اٹھے دو دو اشرفی ہاتھ پر رکھکے نذر دین خواجہ ہنسے فرمایا مین جانتا ہون کہ آپکی آمد کم ہی اور خرچ زیادہ ہی لیکن اگر نہ لونگا تم رنجور و ملول ہوگے یہی خیال ہوگا کہ ہماری نذر قبول نہوئی یہ کہکے چارون اشرفیان اٹھا لین طبل سکندری پر ڈال دیا شعر نقارہ آواز آمد عجیب ٭ کہ نصر من اللہ فتح قریب ٭ تمام لشکر مین خبر ہوئی کہ طبل جنگی بجگیا کل لشکر ساحران سے مقابلہ ہی دیکھین کل گردون دون انقلاب ہمیشہ بوقلمون تاج دولت کسکے سر پر رکھے او رخاک مذلت کسکے سر پر ڈالے دیکھین کل تخت سلطنت کسکے واسطے ہی اور تختۂ تابوت کسکے واسطے ہی ہر طرف یہی ہنگامہ ہی بھائی سے بھائی دوست سے دوست مل رہا ہی ہر ایک کو یہی قلق ہی کہ کل کی لڑائی مین زندہ بچ جائین تو بڑی بات ہی ساحرون سے لڑائی عجائب و غرائب دکھائینگے تلوار کی زد پر نہ آئینگے لشکر کفار مین ساحران غدار مکاران بیدار خوش بیٹھے ہین یہی چرچے ہو رہے ہین کہ مبہوت بلا کا ساحر ہی میدان مین جاکے زمین ہلا دیگا مسلمانون کو مثل نقش قدم مٹا دیگا مال مسلمانان خوب لوٹینگے حمزہ بڑا صاحب دولت ہی ابھی قلعۂ طلسم ہیبت ستان لوٹکر آئے ہین بڑے بڑے قلعے فتح کیے وہ سب مال مسلمانون کے قبضے مین ہی ہماری تقدیر کا ہی مبہوت کا سحر نہ رکیگا ہم سب جا پڑینگے مال سارا لوٹ لینگے مسلمانون کو امان نہ دینگے چار پہر رات گذر کر وہ وقت آیا قطعہ

علم آفتاب نکلا جب ٭ ہوا میدان چرخ سے اکبار
فوج انجم ہوئی گریزان سب ٭ شہ انجم سپاہ رو بفرار
شہ خاور سپہر گرد ہوا ٭ رونق تخت لاجورد ہوا

سالوس سوار ہوا مبہوت آسمان سیر گینڈے پر سوار اسباب سحر سے آراستہ تین لاکھ ساحرون سے آگے بڑھا ہوا ادھر سے لشکر صاحبقران بصد عظم و شان

میدان کارزار مین آکر پہونچا امیر چالیس قدم آگے بڑھے ہوے پشت اشقر پر سوار خواجہ رکاب پہ ہاتھ ڈالے ہوے
امیر چالیس قدم آگے بڑھکے بمرتبہ صاحبقرانی ٹھہرے صفین جمنے لگین میمنہ میسرہ قلب وجناح ساقہ وکمینگاہ
قرینے سے آراستہ ہوئین نقیبون نے نکلکر آواز دی کہان ہو رستم کہان ہو سام کہان ہو برزو کہان ہو بیژن کون
دلاور نامدار ہو کہ نکلے اپنے باپ دادا کا نام روشن کرے اور نام رستم و اسفندیار کا مانند حرف غلط کے مٹادے اور
بہت سے اشعار عبرت آثار پڑھے کہ بہادر جھومنے لگے ہر ایک کا یہی قصد تھا کہ چاہیے لڑین بھڑین نام دشمنون کا
مٹادین کہ مبہوت آسمان سیر نے گینڈہ صف سے نکالا سامنے قدرت کے آیا دست بستہ عرض کی یا خداوندا اجازت
میدان سالوس نے اجازت دی گینڈے کو بڑھاکے مبہوت میدان مین آیا عجائب وغرائب سحر کے دکھانے پکارکے
آواز دی ای فرقہ خدا پرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے مگر سوائے صاحبقران کے اور کسی کو نہین چاہتا جو لشکر
کا افسر ہو وہ بہتر ہے بہتر ہو وہ میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا خواجہ میدان قرق کروا ور
کوئی نہ نکلے میرا خود ہی قصد تھا اب وہ خود مجھکو پکارتا ہی عمرو نے کلاہ نمدی کو اچھالا ہر ایک اس سے آگاہ ہوا
کہ خود صاحبقران نکلینگے سب سردار پیدل ہوکر آئے صاحبقران سب سے رخصت ہوکر سوار ہوے گھوڑا
طرارے بھرتا ہوا جیسے ہی سامنے مبہوت کے پہونچا اُسنے جیند دانے ماش کے نکالکر مارے شعلہ ہاے آتش امیر پر
گرے مگر امیر گرم و سرد عالم کو دیکھے ہوے اس آگ کو کب مانتے ہین اسم اعظم پڑھا آگ سرد ہوئی گرد برد ہوئی اب تو یہ گھبرایا
بنا مبہوت ہوگیا حیران تھا کہ شعلہ ہاے آتش نے حمزہ کو نہ جلایا گھوڑا بھی جلکر خاک نہوا سحر کرتا ہوا بڑھا جو سحر
اسنے کیا امیر نے اسم اعظم پڑھا وہ سحر باطل ہوا سحر کو دفع کرتے ہوے قریب اس بیحیا کے پہونچے اُسنے نیزہ مارا
امیر نے نیزہ خالی دیا اپنا نیزہ اٹھایا داہنی بغل سے بائین بغل سے پیچ وتاب دیتے ہوے مثل آہ عاشقان وکاکل
معشوقان سینہ پر کینہ اُس بیحیا کا تاکا اس کرّن سے نیزہ مارا کہ سینے پر اس بیحیا کے پڑا مہرہ پشت کو توڑکر پار گذرا
مبہوت گینڈے سے زمین پر گرا تڑپ تڑپ کے کام تمام ہوا سنگباری برف باری ہوئی بعد عرصہ دراز آواز آئی
کشتی مرا نام من مبہوت آسمان سیر بود معدان جادو بھائی اسکا میدان مین آیا صاحبقران پر سحر پڑا مگر اسم اعظم
کے سبب سے تاثیر نہوئی جب تو یہ جھلاکے قریب پہونچا تیغہ سحر کا ہاتھ مارا عمرو کے منھ سے نکلا کہ ای امیر
ہوشیار ہوجایئے امیر نے تلوار کو تلوار پر روکا جیسے ہی وہ تلوار مارکے پلٹا امیر نے خبردار کرکے ہاتھ تلوار کا
مارا کہ اُس بیحیا کے دو ٹکڑے ہوے مگر عمرو نے جو اپنے آقا کو ہوشیار کرکے آواز دی تھی تیز رفتار کو بہت ناگوار ہوا
پکارکر آواز دی او ساربان زادے تین روپے کے پیادے لڑائی مین دخل دیتا ہی میرے سامنے تو آ دیکھون تو
کیسا عیار ہی عمرو بھی جا پڑا اُدھر سے تیز رفتار آیا آپسمین تلوار چلنے لگی عمرو نے کمر کو تاکے سر پر ہاتھ مارا تیز رفتار
کا سر زخمی ہوا چاہا سر کاٹ لون شاگردان تیز رفتار جا پڑے یہ سمجھے کہ اکیلا ہی گھیر کے مار لینگے عمرو نیچہ پکڑکے
غول پر جا پڑا تیز رفتار کو تو وہ لوگ بچالے گئے مگر تین ہزار عیار نے عمرو کو گھیرا چہار طرف سے نیچہ پڑتا تھا مگر عمرو
اسی تیورے لڑتا تھا کسی کا وار خالی دیا کسی کا سپر پر لگا تھا کسی کے سامنے ختم ہوے کہین چھکے مگر انتشار ہی کہ اب
کہان تک بچونگا شاگردان عمرو نے جو دیکھا مثل ابو الفتح کہ اس سے ماسوا کا یہ حال نہ دیکھا گیا بیقرار ہوکر آپڑے ا
گلباد وگلبادو و برزک خطائی اسطرح چالیس شاگرد جو ساتھ موجود تھے سب آپڑے مگر کھ گئے شاگردان
تیز رفتار بہت ہین دس دس نے ایک ایک کو گھیر لیا عمرو جست کرکے ایک ٹیکرے پر آیا دس پانچ کو پالون سے
مارا کچھ تیر مارے ان سب نے آواز دی یارو وہان چلکے اسے مار لو سب ٹیکرے پر چڑھنے لگے دو چار کو تو عمرو نے گرایا

آخر وہ سب چڑھ آئے اب خواجہ کو بہت مشکل ہوئی سو عیاروں نے آنکے ٹکڑے ٹکڑے کر گیر اہی ہنگامہ ہی کہ سارہ بان زادہ کو مارلو عمرو نے بیقرار ہوکر دعا کی صحراسے گرد اڑی شیر کے دھڑ دھڑکے کی آواز آئی دیکھا عمرو نے کہ صاحب بندہ کو نذر کردہ بزرگان مہتر قران بیقرار چلا آتا ہی استاد کو جو اس بلا مین مبتلا دیکھا دور ہی سے نعرہ کیا باشید ای کفاران بیحیا و نابکاران پر دغا نعرہ قران

بمیدان اژدر آتش فشانم
منم مہتر قران شیر ژیانم

سر طبع السیر چون باد بہاری
جہان سر ہنگ در خنجر گذاری

اگر جو مہتر قران گرا ایک تہلکہ ڈالدیا جس مقام پر عیاروں کو ٹھہرے دیکھا اسی مقام پر جا پڑا مارکے سب کو بھگادیا عمرو نے دیکھا کہ مہتر قران اکیلا ہزاروں سے لڑ رہا ہی جسنے بیچہ مارا بغدا آگے کردیا بیچہ ٹوٹا اور سے بغدا مار دیا اگر بغدا سید ھا پڑا دو ٹکڑے ہوئے اگر اُلٹا پڑا کاسۂ سر پاش پاش دوسرے پہلو سے بھی گرد اُڑی خواجہ عمرو دیکھنے لگے دیکھا برق فرنگی تڑپتا ہوا چلا آتا ہی استاد کو جو گھرے ہوے دیکھا پتلون جاکٹ کو سنبھالتا ہوا اودھا کمر سے نکالا منھ سے لگا کر پی گیا نشے مین کر جو کھینچی نعرہ کیا نعرہ برق

غلام عمرو و مہتر دیدہ شم
بھر جا گذشتم بود الامان

منم برق رفتار و صحرا گذار
زکرم بگمون گشت چرخ از ستم

منم یکہ لیکن گران بر ہزار
ز عیاری من شود در جہان

غول پر عیاروں کے آپڑا اب تو خواجہ کی کر مضبوط ہوئی بلندی سے بیچہ کھینچکر کو دا پچاس عیار مہتر قران نے مارے پچاس برق نے قتل کیے عمرو کے ہاتھ سے ڈیڑھ سو بیک بچہ مارا گیا ابو الفتح و گلباد و کلباد نے صفوں مین تہلکہ ڈالدیا چار پانچ سو جو بیک بچے مارے گئے شاگردان تیز رفتار بھاگے قران و برق و عمرو نے پیچھا کیا حقہ ہاے آتشبازی مارے کئی سو کے منھ جلے کچھ گڑھوں مین گرے کچھ خارستان مین پامال ہوے درختوں سے سر ٹکر لکے ایسے نہال ہوے شاگردوں نے اُٹھا کے تیز رفتار کو ہوادار پر ڈال لیا تھا اُسنے جو دیکھا کہ پانچ سو بیک بچہ مارا گیا اب انکے قدم نہین تھمتے ہرچند پکارتا ہی یارو تم بہت ہو وہ اب بھی کم ہین سب نے کہا استاد تم تو بڑے رہو یہ کالیا جو بغدا لیے کھڑا ہی شیر صحرائی ہی عجب کیفیت دکھائی ہی اب قدم نہین تھمتے آپ کی محبت مین آپہے آپ تو زخمی ہوگئے اگر نہ اُٹھا لیتے تو ساربان زادہ قتل کر ڈالتا یہ کہکے سب بھاگے عمرو نہ رکتا تھا قران نے ہاتھ پکڑ لیا کہا استاد بس آپ کے آقا کا یہ طریقہ نہین کہ بھاگے کا پیچھا نہین کرتے عمرو زخمی بھی ہوا تھا کہا ای قران تمھارا کیونکر آنا ہوا جواب دیا کہ استاد مین سو رہا تھا عالم خواب مین آپکو اسطرح گھرے ہوے دیکھا اک بزرگ نے فرمایا ای قران اپنے کو جلد گلشن حصار پر پہونچاؤ ورنہ عمرو کو زندہ نہ پاؤگے عمرو نے قران کو گلے سے لگا لیا برق سے پوچھا تم کیونکر آئے برق نے کہا استاد آپ تو صاحبقران کے ساتھ چلے آئے اک سوداگر نے آکر خبر دی کہ ملکہ حیرت جادو و عقاب ابر سوار بادشاہ پردہ ظلمات کے ساتھ خروج کرکے نکلین اک مقام پر قید ہوگئین ملکہ صرصر رونے لگین غلام جو انکے ساتھ گیا خلیفہ چالاک بھی پہونچے جاکر انکو رہا کردیا کئی مقام پر ایسے ہی معرکے گذرے صرصر کو گھر بھیجدیا چالاک انکے تعقب مین گئے ہین عہد کرکے کہ جب تک حیرت کو قبضے مین نہ کرونگا پیچھا نہ چھوڑونگا غلام بیتاب راہ مین شب کو خواب دیکھا کہ استاد سے بڑے عیار سے مقابلہ ہی استاد اکیلے ہین جن بزرگ نے نشان دیا پتہ اُنسے پوچھکر شکر ہی کہ غلام وقت پر پہونچا شریک جنگ ہوا عمرو سبکو ساتھ لیکر بارگاہ مین آئے صاحبقران نے عیاروں کو خلعت دیا قران و برق کے آنے سے بہت خوش ہوے مگر تیز رفتار کو عالم غشی مین لیے ہوے شاگرد اسکے بارگاہ سالوس مین آئے سالوس نے دیکھا تیز رفتار کے سر پر زخم کاری ہی جراحون کو بلایا

تیز رفتار کے ٹانکے لگائے جارہے ہین یہ تڑپ رہا ہی کبھی کہتا ہی یا خداوند مین اس زخم سے جانبر نہونگا جراح عرض کررہا ہی اُستاد استقدر نہ گھبرائیے یکایک دربارگاہ پہ ہلڑ ہوا سب نے دیکھا آگے آگے اک نازنین چہاردہ سالہ نہایت چست و چالاک بیباک فنطورۂ زربفتی پہنتا بہ سقرلاتی سے آراستہ بھول بھول صورت گاتی بندھی ہوئی سینے پر ابھار دونیچے برائے قتل عاشقان شمشیر ابروے خمدار سے زیادہ تیز چال مین چالاکی آبیز پشت پر دوسو عیار بچیان با نہائے عیاری سے درست نہایت چالاک و چست جلت و خیز کرتی ہوئی اُس معشوقِ خوبرو نے آکے ساتوس کو سجدہ کیا گرچہ پھرین تیز رفتار تو پیچ رہا تھا مگر اس نازنین کے آنے سے خاموش ہوا حیران حیران دیکھ رہا ہی اُس مہ جبین نے بلنگر سلام کیا قدمونپر تیز رفتار کے بوسہ دیا کہا بابا جان یہ کیا معرکہ گذرا تیز رفتار نے کہا ای نور نظر ای پارۂ جگر عمرو سے مقابلہ ہوا چچا صاحب تمھارے قلعہ ابلیس پچ ستان پر مارے گئے اب یہان آنکر ساربان زادے نے قیامت برپا کردی میدان مین صاحبقران نے بہت سے ساحر مارے ساربان زادہ صاحبقران کو ہوشیار کرتا جاتا تھا مجھکو ناگوار ہوا مین جا پڑا اس ساربان زادے سے مقابلہ ہوا نتیجہ کھا بدا شاگرد میرے خوب لڑے مگر اُسکا شاگرد مہتر قران وقت پر آیا حقیقت مین شیر شست نبرد ہی اُسکے سامنے مجمع عیاران گرد برد ہی دوسرا شاگرد اسکا برق فرنگی بھی آگیا نسیم سحر نگاہ اسکا نام ہی بچی تیز رفتار کی کہا بابا جان مین بھی حال سنکر حاضر ہوئی مجھکو خبر ملی قلعہ شگوفہ پر بیٹھی تھی کہ ایک تاجر نے خبر پہونچائی کہ قلعہ گلشن حصار پر مجمع عالم ہی عمرو عیار نے آکر مہتر تیز رفتار کو گھیرا ہی مجھکو تاب نہ آئی آخر دوسو کنیزون کو لیکر حاضر ہوئی ہون آپ تو اپنا علاج کرین کنیز سمجھ لیگی کا آیا بھوررا تا تمتیا ان تینون کی تکہ ہوجائیگی سب کی مشکین باندھ باندھ کے حاضر کرونگی کنیز جاتی ہی جاکے صاحبقران کو بھی اطلاع کردونگی آج ہی رات کو سرداران صاحبقران کو پکڑ لاؤنگی مگر قدرت کو بھی آمادہ کروایک ہفتے مین سبکو لے آؤنگی ایک دن مین سب کو قتل کرین ایک بھی زندہ بچکر نہ جانے پائے تیز رفتار نے کہا ای نور نظر عیاری کرنیکی نسبت تمکو اختیار ہی مگر حمزہ سے کہنے کی کیا احتیاج ہی مین بھی دو چار روز مین صحت پاکر شرکت کرونگا یہ سنکے نسیم سحر نگاہ نے عرض کی اب آپ تکلیف نہ فرمائین آرام کرین میرا آنا لطف سے خالی نہوگا پہلے تو یون عیاریان کرون کہ سر میدان عمرو سے مقابلہ ہو دیکھیے گا سر میدان کیا قیامت برپا کرتی ہون اگر سر میدان اس ساربان زادے کو نہ مارا تو نام اپنا نسیم سحر نگاہ نہ پایا سب دام محبت مین پھنسے یہ کہکر الگ ہوئی جھک کر بارگاہ سے نکلی کچھ کنیزون سے بھی اشارہ کیا با نہائے عیاری سے آراستہ ہوکر اپنے کام مین مصروف ہوئی مگر خواجہ عمرو جو لشکر مین آئے چونکہ عیارون مین گھر گئے تھے زخم بھی اور چھپے او چھپے کھائے ہین زخم دوزی ہوئی خواجہ عمرو شفاخانے مین گئے قران و برق کو بارگاہ مین ملین ان دونون نے بستر لگائے شب کو صاحبقران نے ابوالفتح وغیرہ سے کہا میرا یار وفادار زخمی ہی حلائے پر خیال رکھنا سبنے عرض کی غلام موجود ہین مگر تیز رفتار انتہا کا زخمی ہوگیا ہی اب دو چار روز مین آئیگا امیر حمزہ خاموش ہوگئے پہر رات گئے دربار برخاست کیا عیار تو اس دھوکے مین رہے کہ تیز رفتار زخمی ہی نسیم سحر نگاہ کی خبر نہین پائی شام سے جا کر اپنے اپنے مقام پر سوئے جب عیار فلک چہارم یعنے نیر اعظم عیاران انجم سے شکست کھا کر بھاگا داخل قلعہ مغرب ہوا مہتر برق رفتار ماہ تابان عالیوقار عیاران کواکب کو ساتھ لیکر فلک اول پر مصروف گشت ہوا **شعر** شب آمد ساز کار عشق بازان ٭ شب آمد راز دار عشق بازان ٭ نسیم

دس عیار بچیان لیکر مثل ستارہ سحری چمکی بصورت مبتلی حبیب کنارے پر لشکر اسلام کے پہونچی دسون عیار بچیون کو
اپنے ساتھ سے رخصت کیا کہا سرداران حمزہ کو چرا کر لاؤ مین فکر مین حمزہ کی جاتی ہون اگر بخت یاری بخش ہوا تو لاتی
ہون پھرتی پھراتی قریب بارگاہ حشامی پہونچی طلائے دارون سے پوچھ لیا تھا معلوم ہوا کہ اسی بارگاہ مین
امیر آرام فرماتے ہین پشت پر سے آکے سراچہ چاک کیا دیکھا کہ امیر سو رہے ہین چھپر کھٹ کے قریب آئی کاندھے سے
دوشالہ ہٹایا ایک شیر کو دیکھا کہ پڑا سو رہا ہے نقشے مین دارو بیہوشی رکھی مگر صاحبقران کے دیدۂ ظاہری
بند ہین دیدۂ باطنی وا ہین خواب مین دیکھا کہ معشوق طرحدار یعنے ملکہ مہر نگار کچھ کپڑے میلے پہنے ہوئے چہرہ
اُداس عالم یاس صاحبقران نے جو بعد عرصۂ دراز اپنے معشوق کو دیکھا جسکی محبت مین تباہ و برباد رہے
زانو پر دم نکلا جوش محبت مین فقیر بنکے بیٹھے نو مہینے عقابین پر قفس آہنی مین قید رہے اس معشوق طرحدار
کو دیکھکر بیقرار ہو گئے ملکہ مہر نگار نے آہ کی عرض کی ای شہریار آپکا داغ ابتک دل پر ہے کیا گزارش کرون آرام
نہین آتا دل بیقرار رہتا ہے زوبین ملعون نے ایسا ظلم کیا کہ کنیز کو کچھ نہین پڑا خیال رخصت آیا جام زہر پی لیا
صاحبقران بے اختیار رونے لگے فرمایا کہ ای ملکۂ عالم سمجھنے چاہا تمھارے بعد دنیا کو ترک کرین مگر ای ملکۂ عالم
کسیطرح دنیا نے ہمارا دامن نچھوڑا بعد نو مہینے کے قید سے چھوٹے وہی نوشیروان سے جھگڑا ملک ترکستان
مین وہ پہونچا ہمین بھی جانا پڑا علم شاہ کی جدائی کا داغ اُٹھایا اور ہمکو تو عمرو بن حمزہ کی جدائی نے ضعیف کر دیا
قلب مین طاقت نہ رہی روح کو راحت نہ رہی آنکھو کی بصارت کم ہو گئی آج تمکو دیکھا کیا کہین چل چاہتا ہے کہ دم بھر
ہمارے پاس بیٹھو کچھ حکایت و شکایت ہو گذرے ہوئے فسانون کا ذکر کرین مہر نگار نے ٹھنڈی سانس
بھری کہا ای شہریار خدا آپکو سلامت رکھے آپ فراش راہ دین اسلام ہین آپکے ہفت اقلیم مین نام ہین میری
کیفیت سنکر کیا کیجیے گا کیا بیان کرون آجتک آپکا فراق دل کو جلاتا ہے کلیجہ منھ کو آتا ہے یہ کیفیت میری ہے شعر

ہجر مین بھی زیست کیونکر چاہ ہو	جان دادۂ شوخ بیوفا ہون	ہین عیر مرے نقشے سے خوش	گویا کہ مین اُسکا مدعا ہون
آگ کر گئی باد گرم جوشی	مین آتش مردہ سے جلا ہون	کیا شکوہ جفائے آسمان کا	مین آپکو دور کھینچتا ہون
دشمن سے ہے چشم مہربانی	محروم نگاہ آشنا ہون	اس نام کے صدقے جسکی دولت	ممنون رہون اور تونکو چاہ

صاحبقران نے فرمایا ای ملکۂ عالم تمھارے فراق نے دل کو توڑ دیا لطف زندگی جاتا رہا مہر نگار نے کہا بہت بجا
ارشاد فرمایا آپکو معشوقان پریچہرہ سے صحبت ہے مگر ہوشیار ہو جیے عیار بچی آپکو بیہوش کیا چاہتی ہے امیر نے
آنکھ کھولی دیکھا اک سیاہ پوش خنجر ہاتھ مین لیے ہوئے برابر دماغ کے لگا چکا ہے منھ سے پھونکا چاہتا ہے امیر نے
اُٹھا ہاتھ مارا خنجر اُسکے ہاتھ سے نکل گیا ایک کرنچہ اُسنے جست کی صاحبقران للکارے کے اُٹھے مگر وہ سراچہ پھاڑ
کر نکل گئی امیر نے جو نعرہ کیا خادم دوڑے طلائے پر عبد الجبار پھر رہا تھا اُسنے پر سنا گھوڑے کو دوڑا کر چلا
نسیم سحر نگار نے جب دیکھا کہ حمزہ کو گرفتار کر نہ سکی بیکی لگا ہون سے اپنے کو بچا کر اک نخل کے سایے مین چھپی
دیکھا ایک چہرے سے سردار کے ثابت ہے افسر اعلی ہے تاج شہریاری سر پر چہار قبۂ شہنشاہی در بر گھوڑا عربی
زیر ران تیغہ کھینچا ہوا ہاتھ مین گھوڑے کو اُڑائے ہوئے جاتا ہے نسیم نے دیکھا ایک مرتبہ تو ہوا کی چپکی رنگ و
روغن عیاری کا لگا کے برق کی صورت بنی دوڑی ہوئی سامنے آئی عبد الجبار نے کہا خیر تو ہے آقا نے بھی نعرہ
کیا ہین واسطے خبر کے جاتا ہون نسیم نے کہا تم تو ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو ذرا گھوڑے سے اُترو عبد الجبار
گھوڑے سے اُترے نسیم نے کہا جو سیاہ پوش صاحبقران کو چرانے گیا تھا وہ سامنے بیٹھا صورت بدل رہا ہے

چلو ہم تم چل کے پکڑ لین عبد الجبار آگے بڑھے نسیم نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے عبد الجبار پلٹنے لٹنے حلقے کمند کے
ڈالنے کے بعد حباب مارکے بیہوش کیا پشتارہ باندھکے لے بھاگی ملازمان عبد الجبار جو آئے تو اُنھون نے دیکھا
کہ گھوڑا ہمارے آقا کا کوتل کھڑا ہی گھبرا گئے پشتارہ باندھنے کا نشان پایا روتے پیٹتے خدمت صاحبقران مین
آئے صاحبقران اُٹھے تھے کہ خواجہ عمرو بھی شفاخانے سے آئے برق و قران بھی دوڑے امیر خواجہ سے
فرماتے ہین عدم مین بھی جاکر ملکہ نے ہمکو فراموش نہین کیا خوب ہین اگر ہوشیار کرین گرای خواجہ یہ تیز رفتار تو
نہ تھا ذرا جو گوشۂ نقاب ہٹا بجلی چمک گئی یقین ہی کوئی عورت تھی عمرو نے کہا غلام نے ابھی تک کسی عورت کی خبر
نہین سنی یہ ذکر تھا کہ ملازمان عبد الجبار روتے ہوے آئے عرض کی ای شہریار ہمارے آقاے نامدار کو کوئی چرا لے
لیگیا ابھی ہمسے جدا ہوے مرکب اُنکا کوتل کھڑا ہی پشتارہ باندھنے کا نشان ملا ہی عبد الجبار کے بھائی روتے
ہوے آئے کہا حضور عبد القہار کے یہان نقب لگی ہوئی ہی کوئی چرا لیگیا کہ ملازمان بہرام آئے عرض کی کہ سراچہ جاہ
ہی بہرام کو بھی کوئی لیگیا سات سردارون کی خبر آئی امیر نے فرمایا ای خواجہ یہ کیا غضب ہوا تمنے حفاظت نہ کی عمرو
نے کہا بڑا دعوی کیا ہوا مین اب جاتا ہون برق و قران نے کہا استاد آپکے زخم بے لطف ہین غلامان جانباز جاکے
دریافت کر لائینگے عمرو نے کسی کو حکم نہ دیا خود دیکھنے تنہا لشکر روانہ ہوا مگر نسیم صبح کو دربار مین سالوس کے آئی سات
کنیزین سات سردارون کو لیکر حاضر ہوئین عبد الجبار کو لیکر نسیم آئی تیز رفتار بھی خبر سنکر دربار مین آیا نسیم نے
عرض کی یا خداوند قدرت نے تقدیر برجستہ نہ کی مین نے آج ہی لشکر حمزہ بے چراغ کر دیا تھا مین حمزہ کو گرفتار
کرنے گئی تھی مگر اُسکی آنکھ کھل گئی لاچار وہان سے بھاگی راہ مین عبد الجبار کو لیا حکم ہوا ساتون سردارون کو
قید کرو نسیم نے کہا مین پھر جاتی ہون اگر بنتا ہی تو سارہ بان زادے کے چونا لگاتی ہون یا اُسکو لاتی ہون یا امیر کی نذر
کرتی ہون یہ کہکے چلی اک صحرا مین آکر ٹھہری شاخ نخل پر ہاتھ رکھے ہوے کھڑی ہی سوچ رہی ہی کہ کس صورت سے
لشکر امیر مین جاؤن ادھر سے خواجہ عمرو آتے تھے آپ جو نگاہ عمرو کی پڑی اک نازنین سمن بر سیمتن غنچہ دہن رشک
چمن سرو قد خورشید خد لیکن سرو قد کیونکر کہون اک نخل بے سرو پا اس سے قد معشوق کی مثال قبول رہا النسا

وائے بر شاعران نادیدہ ۔ غلطی را بخود پسندیدہ
سرو را قد یار خوانند ۔ سرو چوبیست ناتراشیدہ

حقیقت مین عجب جملہ تھا قلب نے اس اعتراض کو قبول کیا لیکن حقیر عرض کرتا ہی کہ قد معشوق کو نخل سرو سے
کیا مثال ہی اصل مین یہ حال ہی جسطرح معشوق سے کسی کو پھل نہین ملتا اُسی طرح سرو بھی جو بے ثمر ہی یہی
مثال کا اثر ہی نکتہ باریک ہی اب کسکو تشکیک ہی حقیقت مین ماہ رخسار کبک رفتار شیرین گفتار خنجر ابرو خال
ہندو چشم جادو خوشرو خوشخو نظم

کہون قد دلجو کو سرو سہی ۔ سراپا کا اُسکے کرون کیا بیان ۔ کرون نظم ہی قاتل عاشقان
سخن سنج شیرین ادا لاجواب ۔ مگر کلک قدرت سے تشبیہ دی
دہن غنچۂ گلشن دلبری ۔ حسینون مین وہ ماہ رو بیحجاب
نگاہون مین ظالم کے شوخی بھری

بقول مصنف انکھڑیان رہزن نگاہ یار بھی شمشیر ہی ٭ ہر اشارے مین ہمارے قتل کی تدبیر ہی ٭ عمرو نے
کلیجہ پکڑ لیا ہاتھ پاؤن مین رعشہ آیا لب پر آہ سرد دل مین درد چہرہ بھی زرد قلب گردبرد ہوش و حواس باختہ
دل کا عجب نقشہ ہی قلب کو بیقراری آنکھون سے آنسو جاری بے اختیار پکار اُٹھا بیقرار ہو کے کہنے لگا نظم

آنکھ سے ہوتا ہی ظاہر جو ہمارے دل مین ہی ۔ پردہ محمل یہ کہتا ہی کوئی محمل مین ہی ۔ کچھ تو کلی ہی تڑپنے کی ہوس کچھ دل مین ہی
دم نہین لینے کا جب تک دم ترے بسمل مین ہی ۔ سیکڑون کی خاک تک لے ڈالیے یہ دل مین ہی ۔ کس خرابی کی ملی ہی اپنے آب و گل مین ہی

نزع مین کسکی رکاوٹ کا تصور ہی جلالا | سانس بھی چل چل کے رکجاتی ہی کس مشکل مین ہی | عمرو نے جو یہ اشعار پکار کر پڑھے اُس

غارت گر دین نے پلٹ کے دیکھا کہا او ساربان زادے دیکھ اپنی جان کی خیر منا کیون سامنے آتا ہی یہ بھی تیر
عیاری ہی اگر خود گرفتار ہوا کہیگا کہ مین عاشق تھا اسیر طرۂ گیسو ہوا مارا گیا تو ذبیح خنجر ابرو ہوا اگر زیر کیا تو
کریگا تجھ ایسے مین نے سیکڑون عیار مار ڈالے میرا نام نسیم سحر لگا تو قطعۂ انگار میرا مسکن ہی اشتہار عام دیچکی ہون
جو مجھپر عاشق ہو سر میدان مقابلہ کرے اگر وہ زیر کرے مین اُسکی کنیز ہون اور اگر مین غالب آئی فورًا قتل
کر ڈالونگی اگر دم عشق کا بھرتے ہو سر میدان مقابلے مین آو اگر زیر کیا تو بیشک کنیز ہون عمرو نے کہا کہ ای
جان جہان و ای آرام دل مشتاقان ای سرو باغ رعنائی ای غنچۂ نو دمیدۂ حدیقۂ زیبائی میری کیا مجال ہی
کہ تمھارے سامنے نام عیاری کا لون رومال سے ہاتھ باندھے قدمونپر گر دن یہ سر حاضر ہی اپنے ہاتھ سے
کاٹ لو بار اُتر جائے بقول ناسخ ادب تا چند ای دست ہوس قاتل کے دامن کا ٭ سنبھل سکتا نہین اب بوجھ
ہمسے اپنی گردن کا ٭ نسیم نے کہا کیون بیہودہ بکتا ہی خبردار میرے قریب نہ آنا عمرو آہ کرتا ہوا بڑھا جیسے ہی
قریب پہونچا اُسنے کہا دیکھ کون آتا ہی ذرا عمرو کی پلک جھپکی اُسنے حلقہ ہائے کمند مارے عمرو نے چاہا کہ
جست کرون اُسنے جھٹکا مارا عمرو گرا اُسنے حباب مار کے بیہوش کیا پشتارہ باندھ کے لے بھاگی دل مین بہت
خوش ہی کہ آج مین نے خاتمہ لشکر اسلام کا کر دیا عمرو ایسے عیار کو پکڑا کالیے بھوریے کی کیا حقیقت ہی
نہایت پھولی ہوئی کبھی دل سے کہتی ہی اسنے ہزارون عیار شاگرد کیے لاکھون جادوگر مارے آج پشتارہ
اسکا میرے دوش پر ہی دربار خداوند مین لیچلون فورًا اسے قتل کرون عیاری کا تو خاتمہ ہوا اب امیر کا
گرفتار کرنا رہا کہا تک ہوشیاری کرینگے دوسرے تیسرے دن پھنسینگے اس جوش و خروش مین چلی آتی ہی
کبھی دل سے کہتی ہی بابا جان بہت خوش ہونگے اسی ظالم کے ہاتھ سے وہ زخمی ہوے ابھی تک زخم اُنکا
خشک نہین ہوا وہ بھی یہی چاہینگے کہ فورًا قتل کیا جائے مہلت نہ پاے کوئی کوس بھر راستہ طی کیا تھا
کہ طرف سے قلعۂ سالوس کے گرد اڑی نسیم نے دیکھا کہ گلشن نامے کنیز بہرام کو چرا کر جولانی تھی دوپٹے کو
سنبھالتی چلی آتی ہی آواز دیتی ہوئی ای ملکۂ عالم غضب ہو گیا شاید آپنے ساربان زادے کو گرفتار کر لیا
اُسنے جواب دیا پشتارہ میرے دوش پر ہی تجھکو کیونکر معلوم ہوا کنیز نے کہا واری ساربان زادے کا شاگرد
کالیا لشکر مین گھس پڑا کئی سو کنیزون کو مار اب لڑتا ہوا طرف دربار خداوندی کے چلا ہی خداوند بھاگ
کے قصر یزدان مین گئے ہین آپکے بابا جان اُٹھے تھے سر کے تانگے ٹوٹے لڑکھڑا کے گرے شاگردونکو بچا
بچاکے سنبھال رہے ہین کالیا کہتا ہی تیز رفتار کو قتل کرونگا آپ پشتارہ مجھے دیجیے مین کسی درہ کوہ مین
چھپا دون آپ چلکر کالیے کی گردن لیجیے سواے آپکے کسی سے نہ مریگا گلشن نے نسیم کو ایسا گھبرا دیا کہ
اُسنے پشتارہ دیدیا کنیز نے کہا ملکۂ عالم طرف شہر کے چلیے نسیم طرف شہر کے چلی کنیز کو دیکھا صحرا کا راستہ چھوڑ
کے طرف لشکر امیر کے جاتی ہی نسیم نے پکار کے آواز دی اری اُدھر کہان جاتی ہی اُسنے جواب دیا کیا بیہودہ
بکتی ہی کسی کو چاہتی بھی ہی ہم اُدھر جائینگے یہ کہکے نعرہ کیا نعرہ برق منم برق رفتار و خنجر گذار ٭ منم یکہ
لیکن گران بر ہزار ٭ نسیم دوڑتی ہوئی کہ او ظالم غضب کیا اُسنے جواب دیا اُستانی اب نہ آنا ورنہ تم
بہت پچھتاؤگی اپنے چھوٹون سے لڑائی ہم ایک ادنی آپکے شاگرد ہین نسیم جھلا کر رہگئی سمجھی کہ ہوا بگڑی برق
تھوڑی دور جب نکل آیا پشتارہ کھولکر اُستاد کو ہوشیار کیا عمرو خفا ہوتے ہوے اُٹھے کہا کیون بے توننے

کاہیکو مجھکو چھپنا دل نازک وملکہ کے صدمہ پہونچا یا معشوقہ بھی نہیں معلوم کس خیال سے لیے جاتی تھی مجھکو کیا
پڑی تھی کہ دوڑا گیا یہ کہکر اودھر ہی چلے برق نے ہاتھ پکڑ لیا کہا اُستاد بس لشکر میں چلیے وہ قتالۂ عالم پھر آکو
پکڑ لیجائیگی زبردستی خواجہ کو اودھر پھیرا خواجہ لشکر میں آئے مہتر قران نے خبر سنی تھی یہ بھی بغداد لیکر چلے
تھے دیکھا برق اُستاد کے ساتھ ساتھ مگر اُستاد پھولے ہوے برق کو بُرا بھلا کہتے ہوے اسنے بڑھکے پوچھا
اُستاد کیا ہوا جواب دیا کہ بیٹا کیا کہوں مجھے اس بھورے کا آنا بہت ناگوار ہوا میرا معشوق میرا پشتارہ
لیے جاتا تھا اسکو کیا پڑی تھی اور کسنے کہا تھا جو پشتارہ اُس سے چھین لیا کیسا اُسکے دل پر صدمہ پہونچا
ہوگا قران دیکھتا ہی کہ اُستاد مبہوت ہو رہے ہیں برق کو سامنے اُستاد کے گردن پکڑکے دوڑا دیا قران
خوشامد کرتے ہوے ساتھ ہو لیے بارگاہ صاحبقران میں آئے قران نے تمام کیفیت بیان کی امیر نے
فرمایا خواجہ حقیقت میں برق نے بُرا کام کیا عمرو رونے لگا کہا آقا آپ کیا جانیے یہ بڑا نالایق ہی عیاری
کرنے پر مرتا ہی یہ نہ سمجھا کہ معشوق کے دل نازک پر صدمہ پہونچیگا علاوہ ازیں میرے مقدمے میں دخل
نہ دیں میری جان اُسیر جاتی ہی آقاے نامدار میری تو یہ کیفیت ہی نظم

ما نیم و دیدہ کہ نظرہا دروگم است ۔ در دیدہ دجلہ کہ گہرہا دروگم است
صبح امید من نکشاید نقاب خویش ۔ شادم بمقام غم کہ سحرہا دروگم است

صاحبقران نے دیکھا عمرو مبہوت ہو رہا ہی ٹھنڈی سانسین بھر رہا ہی اچھی کہو تو بُری سمجھتا ہی یہ محبت
فرمایا کہ خواجہ اپنے کو سنبھالو اگر یہی حال ہی تو غضب ہوگا عمرو نے کہا ای آقاے نامدار و مولاے قدرشناس
شعر حضرت ناصح جو آئیں دیدہ و دل فرش راہ * پر کوئی مجھکو سمجھا دے کہ سمجھائینگے کیا * امیر نے
فرمایا کہ خواجہ تمھارے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ بلاے روزگار نہایت مکارہ و غدارہ ہی اُس سے بچنا
چاہیے اگر گرفتار کرکے لیجائیگی فوراً قتل کر ڈالیگی اسوقت اگر برق نہ پہونچتا تو وہ لے گئی تھی عمرو نے کہا
یہ تو عین آرزو ہی دل کو یہی جستجو ہی کہ اُسکے ہاتھ سے قتل ہو جائیں اگر تڑپ تڑپ کے مرے قبر سے پشت نہ لگے گی
یہی حسرت رہیگی زخم خنجر ابروے خمدار کھائے ہین اسکی کسکو خبر ہی دلبر ہمارے اٹھ ہی امیر نے مہتر قران سے فرمایا
کہ یہ ہماری حفاظت اب کیا کرینگے اپنے ہی کو بچالین تو بڑی بات ہی اگلے تو تیور بدلے ہوے ہین ہوش و حواس
گم ہین مزاج برہم ہی مگر تم خیال رکھنا یہ فرماکر قران و برق کو خلعت دیا ارشاد کیا خلعت حفاظت جان عمرو
ہی ہر وقت خیال رکھنا قران نے سر جھکا لیا عرض کی حضور نے بڑا بار عظیم ہمارے سر پر رکھا جہانتک ہمسے
ہو سکیگا انکو بچائینگے اپنی جان دینگے خواجہ عمرو بیقرار ہو کر اُٹھے ہر چند امیر نے روکا عمرو نے کہا میں جستجوے
محبوب میں جاتا ہوں اگر پا جاؤں قدمونپر گر پڑوں عرض کروں کہ یہ سر حاضر ہی آپ زیادہ کوشش نہ کرین
مین آپکی تکلیف نہیں چاہتا یہ کہتا ہوا عمرو روتا پیٹتا ہوا چلا قران و برق الگ الگ فکر میں چلے عمرو
پلٹ پلٹ کے ان دونونکو گالیان دیتا ہی اور کہتا ہی میرے ساتھ کہان آتے ہو اگر میرے ساتھ آؤگے بہت
پچھتاؤگے مین اپنے کو ہلاک کرونگا قران و برق الگ ہوے عمرو اکیلا جنگل میں چلا شعر عاشقانہ پڑھتا
چلا جاتا ہی کہ اک طرف سے آواز رونے کی آئی یہ آواز آتی تھی کہ او ظالم خنجر مار دے یہ کیا ستم کرتا ہی عمرو اُس
آواز کی جانب متوجہ ہوے دیکھا اک مقام پر اک نخل ہی اُس نخل میں ایک نازنین رسیون سے
بندھی ہوئی ایک زنگی سیاہ رو تیرہ درون خال چہرۂ شب یا نظیر ظلمات یا مثل شب ہجر عاشقان یا سپر
مثال دوون ایسے سیاہ رو کو کیا کہوں بقول سعدی تو گوئی تا قیامت زشت روئی * بر و ختم است بر یوسف

نکو تیرے ہاتھ مین اُس زنگی کے کوڑا ہی یہی کہ کیسے کوڑے مار رہا ہی کیون او ظالم مکان پر تیرے نگہبان
عزیز و اقارب بیچارے تھے ہمکو نہ آنے دیتے تھے اب آج تیرے مددگار کہان ہین میرا وصل قبول کر ورنہ مار
مار کے کھال گرا دونگا اُس نازنین کا بلکنا چیخین مار مار کے رونا ہر کوڑے پر یہی آواز ہی کہ او ظالم خنجر مار کے
سر کاٹ لے مگر مین عصمت کو ہاتھ سے نہ دونگی تیرا کہنا نہ مانونگی زنگی ظلم کر رہا ہی اور آنکھین اُس نازنین
کی آنکھون سے نسیم سحر نگاہ کی بہت موافقت رکھتی ہین وضع طرح بھی بہت مشابہ ہی عمرو کا کلیجہ منھ کو
آگیا قلب تھر آگیا آواز دی او نامرد بے درد یہ کیا ستم کرتا ہی اُسنے جو پلٹ کے عمرو کو دیکھا آواز دی او
نالایق تجھے کیا مطلب ہی ہماری معشوقہ ہی جسے یہ انکار اسکی یہی سزا ہی عمرو نے سر سے گوپھن کھولا اور
سوا پانچ سیر کا سنگ تراشیدہ و خراشیدہ کلہ گوپھن مین رکھ کر مارا یقین تھا کہ زنگی کا سر اُڑ جاے زنگی تو
بھاگا مگر یہ کہتا ہوا کہ او نا تجھے سمجھونگا کہین تو ملو کے زنگی تو چلا گیا عمرو قریب اُس نازنین کے آیا
دیکھا تمام جسم سے سراٹے خون کے جاری ہین سر پٹکتے پٹکتے بیہوش ہوگئی ہی عمرو نے قریب آکے رسیان کاٹین
اُس نازنین کو ہوش آیا کہا ای شخص تو کون ہی کہ جو اس غربت مین تونے ساتھ دیا عمرو نے کہا ای نازنین
تو کون ہی یہ کیا معرکہ تھا اُسنے کہا سامنے جو یہ قریہ ہی یہان کا جو زمیندار ہی مین اُسکی دختر بلند اختر ہون
یہ غلام گھر کا پرورش کردہ میرے باپ کا بردہ مدت سے عاشق تھا اکثر اپنے پیغام دیتے مین نے کئی مرتبہ
ٹال دیا اور کہا کہ خبردار اب جو کبھی ایسا ذکر کریگا مین باپ سے کہدونگی آج سب گھر والے کہین صحبت مین گئے تھے
یہ بھاگو کوٹھے پر چڑھ گیا سوتے مین مجھکو اٹھا لایا اسی طرح مگر لات و منات نے تجھکو مہربان کیا اب احسان
یہ ہی کہ مجھکو گھر پہونچا دے ماں باپ میرے بہت کچھ تجھکو دینگے عمرو نے ہاتھ پکڑا وہ نازنین چند قدم چلکر گر پڑی
بسبب نازکی جسم چلا نہین جاتا جب کئی مقام پر یہ نازنین گر پڑی تو رونے لگی کہا ای شخص تونے جان بچادی تھی
لات و منات کو میری زندگی منظور نہین ہی اگر تجھسے ہوسکے کوئی سواری بلا لا دے اتنی عرض مین کرتی ہون
نہیں تو بھیڑیا آئیگا مجھکو کھا جائیگا مجھکو اپنے کاندھے پر سوار کرے جو تو کہیگا وہ ماں باپ میرے دینگے مین تو
اب اس حال مین ہون کہ میرا قدم نہین اٹھتا عمرو لاچار ہوا بیٹھ گیا وہ نازنین کاندھے پر سوار ہوئی عمرو
تھوڑی دور لیکر چلا تھا کہ معلوم ہوا گلے مین کسی نے پھانسی ڈالدی عمرو نے گھبرا کر کہا ارے یہ کیا اُس نازنین
نے گلے مین حلقہ ہاے کمند ڈالے آواز دی او نا عیار اسی منھ پر دعوی عیاری کرتا ہی نہین معلوم تجھ احمق کو
وماہ و منمش کو کیونکر مارا صد ہا عیار اسی منھ پر زیر کیے مین ملکہ نسیم سحر نگاہ عمرو نے چاہا کچھ کہون اُسنے کود کے
جھٹکا مارا کمند مین گلے مین پڑ چکی تھین عمرو گرا اُسنے حباب مارکے بیہوش کیا پشتارہ باندھ کے لے بھاگی صحرائے
ہول خیز و وحشت انگیز اڑی ہوئی جاتی ہی آتے آتے صحرا مین ایک مقام دیکھا معلوم ہوتا ہی کہ اہالیان قدرت
نے نالے پر پل گلی بنایا ہی اُسکے قریب پہونچکے نسیم کا دل دھڑکا پکار کر آواز دی او کالے مین نے دیکھ لیا
نکل آ کیون چھپا ہوا بیٹھا ہی پتھر مار دونگی سر اڑ جائیگا حقیقت مین مہتر قران جھاڑی مین بیٹھے ہین خیال
مین گذرا کہ قران شاید اسنے مجھکو دیکھ لیا نکل کے مقابلہ کرو پھر خیال مین آیا کہ شاید دھوکھا دیتی ہو کے
نسیم نے اپنی ہوا باندھی تین آوازین دین بعد اُسکے پتھر مارا قران کے پانون کے پاس وہ پتھر آکے گرا اب
قران کو یقین کامل ہوا کہ اسنے دیکھ لیا دوسرا پتھر جو نسیم نے مارا وہ دور جا کر گرا فقط دل دھڑکنے کا علاج
کرتی ہی اسیطرح باد ہوائی پانچ چار پتھر مارے جب تو مہتر قران خاموش ہوے نسیم سوچی دل دھڑکنے کا یہی

باعث ہوا کہ برق سے دھوکھا کھایا تھا یہان اب کون ہی جست کرکے بیچ کمندون کے آئی قران نے شیر کی آواز
دی نسیم رکی قران نے جھٹکا مارا نسیم گری قران نے جھپٹ کے حباب مارا اب دل لگی سوجھی خواجہ عمرو کو آگرون بٹھایا
نسیم کے دونون پانون عمرو کی گود مین رکھدیے اور دونون ہاتھ خواجہ کے سینے پر نسیم کے رکھدیے دونون
ہاتھون مین دو ڈھیلے لیے ایک ناک مین خواجہ کی اور ایک ناک مین نسیم کی خواجہ کو چھینک آئی عمرو کی ناک سے جو
قطرات گندیدہ گرے منہ پر نسیم کے پڑے نسیم کو چھینک آئی خواجہ ہائے جان جہان کہکر لپٹ گئے قران نے
نسیم کو سلام کیا کہا استانی صاحب یہ کیا حرکت ہی استاد کو خدا نے خیمہ بارگاہ سب کچھ مرحمت فرمایا ہی وہان چلکر
آرام کیجیے نسیم نے جھلا کر دونون پیر کھینچے دولتی سینے پر عمرو کے ماری اور تڑپ کے نکلی قران کو برے بھلے
کلمات کہتی ہوئی کہ بھلا او کالیے تو نے مجھکو ذلیل کیا تجھسے سمجھونگی یہ کہکر نکل گئی عمرو نے کہا کیون او کالیے میری
معشوقہ مجھکو اس مقام پر لائی تھی تو کیون سامنے چلا آیا اسکو ملال گذرا قران نے کہا استاد آپکو لیے جاتی تھی عمرو
نے کہا ایکی بلا سے آپنے کیون دخل دیا یہ کہکر ادھر ہی چلے قران نے ہاتھ پکڑ لیا کہا اب خیمے مین اپنے چلیے اسطرف
نہ جائیے پکڑ کے لیجائیگی دشمنون کو قتل کر ڈالیگی ہاتھ پکڑ کے استاد کو کھینچا اسطرح لشکر مین لائے یہ خبر امیر تک
پہونچی انھون نے اپنے سامنے بلا کے فرمایا کہا خواجہ یہ کیا حماقت ہی برائے خدا اس قتالۂ عالم سے کچھ عیاری
کرو گرفتار کر لاؤ تمھاری شادی اسکے ساتھ کر دین عمرو پھر چین کر و جواب دیا مین ہرگز اس سے عیاری نہ کرونگا
معشوق کا رنج دینا مجھکو گوارا نہین ہر وقت یہی آرزو ہی کہ وہ سر میرا کاٹ لے اسمین بھی یہ خیال ہی کہ دست
نازنین کو اسکے صدمہ نہ پہونچے جون جون امیر سمجھاتے ہین وہ وہ ولولہ انکا زیادہ پاتے ہین عمرو یہ کہکے اٹھا
کہ آقاے نامدار غلام اسی جستجو مین جاتا ہی کہ جہان کہین ملے سر قدمون پر رکھدون عرض کرون یہ گنہگار حاضر ہی
ہر چند انکو روکا مگر یہ نہ رکے قران و برق کنارے کنارے انکی دور رہتے ہین کہ خواجہ عمرو نہ دیکھ سکین
مگر خواجہ نسیم کی تلاش مین جھپٹے ہوے جا رہے ہین اک مقام پر صحرا مین آگے پہونچے نہایت صحراے خوشگوار
قطعہ ارگل خود روے نمونۂ بہار طایران خوش الحان بزبان بے زبانی تعریف ایزد منان مین رطب اللسان
نہرین موج مار رہی ہین موج ہاے آب شمشیر لاجواب کبھی مچھلیان ابھرتی ہین نہنگان خون آشام سر نکالکر
قدرت ناخداے عالم کو ملاحظہ کرتی ہین دم الفت کا بھرتی ہین کسی جانب آہوان وحشی
کالی کالی آنکھین گردش کرتے ہوے کرچھالین بھرتے ہوے کسی بیشے سے دھڑوکے ببر شیر کے آواز
آرہی ہی زمین تھرا رہی ہی جانور بھاگے چلے جاتے ہین طایران صحرا بھی اڑ رہے ہین نسیم عنبر شمیم کس لطف سے
چل رہی ہی اسکی اداسے کیفیت نکل رہی ہی جوانان چمن سبز پوش خضر گم گشتگان جادۂ فرحت کو راستہ
بتانے مین اکڑ رہے ہین نرگس کی آنکھون مین ڈورے پڑ رہے ہین سوسن صد زبان اپنی زبان مین تعریف
باغبان قضا و قدر کر رہی عمرو کھڑا ہوا کیفیت قدرت باغبان قضا و قدر کو دیکھ رہا ہی ہر مرتبہ یاد محبوب مین
دل بھر آتا ہی دو پہر رات گذری ہی بعنبر زلف لیلاے شب کمر سے گذر چلی ہی رات بھی اٹکھیلیان کر رہی ہی
صحرا اوج پر ایک طرف سے عمرو نے دیکھا ایک نازنین جست و خیز کرتی ہوئی آتی ہی عمرو کی نگاہ پڑی تو
اسی مہ جبین کو پایا جست و خیز کرتی ہوئی آئی عمرو سے دیکھتے ہی آواز دی ای باعث تسکین مشتاقان ای روح
روان عاشق زار ادھر بھی دیکھو ہم تو نوبت بجان و کارد باستخوان ہین تم خبر بھی نہین لیتین آج جو تمنے تھاما
کیا ہی کہین مردون مین نہ جانا ورنہ اپنی جان دیدونگا نسیم جھپٹ کے جا پڑی تمچہ کھینچکر مارا عمرو نے سر جھکا دیا

کہا ای نسیم مین تیرا وار نہ روکونگا خوف کرتا ہون کہین کلائی پر ورم نہ آجائے اپنی جان دیتا ہون اس الفت کا یہ انجام نہ سمجھے تھے خیال تو کر مینے تجھکو معشوق مشہور کیا اپنے زلف مسلسل مین پھنسایا ذرا خیال تو کر نظم

این ہمہ مشتری دگر بی بازار نداشت
یوسفے بود و لے ہیچ خریدار نداشت

نرگس غمزہ زنش این ہمہ بیمار نداشت
سنبل پر شکنش ہیچ گرفتار نداشت

اول آنکس کہ خریدار شدش من بودم
باعث گرمی بازار شدش من بودم

عشق من شد سبب خوبی و رعنائی او
داد رسوائی من شہرۂ زیبائی او

بسکہ کردم ہمہ جا شرح دل آرائی او
شہر پر گشت ز غوغائے تماشائی او

این زمان عاشق سرگشتہ فراوان دارد
کی سر و برگ من بے سر و سامان دارد

ای جان جہان کہانتک جفائے محبت اٹھاؤن کیا اپنا حال دل سناؤن ہر وقت بیقراری پاس پہونچنے کی انتظاری ہے قطعہ

ای گل تازہ کہ بوے ز وفا نیست ترا
خبر از سرزنش خار جفا نیست ترا

التفاتے باسیران بلا نیست ترا
ما اسیر تو و اصلا غم ما نیست ترا

رحم بر بلبل بے برگ و نوا نیست ترا
بر اسیر غم خود رحم چرا نیست ترا

فارغ از عاشق غمناک نمی باید بود
جان من این ہمہ بیباک نمی باید بود

ہمچو گل چند بروے ہمہ خندان باشی
ہمرہ غیر بگلگشت گلستان باشی

آن زمان یاد گران دست و گریبان باشی
جمع تا جمع نباشند پریشان باشی

زان میندیش کہ از کردہ پشیمان باشی
یاد حیرانی ما آری و حیران باشی

ما نباشیم کہ باشد کہ جفائے تو کشد
بجفا ساز و صد جور برائے تو کشد

شب بکاشانۂ اغیار نمی باید بود
ہمہ جا با ہمہ کس یار نمی باید بود

ہمرہ غیر بگلزار نمی باید بود
غیر را شمع شب تار نمی باید بود

تشنۂ خون من زار نمی باید بود
تا باین مرتبہ خونخوار نمی باید بود

من اگر عاشق شوم باعث بد نامی تست
موجب شہرت بیباکی و خودکامی تست

نسیم نے آواز دی او ساربان زادے کیون زبان کو حرکت دیتا ہے کبھی یہ دن نصیب نہو گا عمرو نے کہا ای جان جہان حقیقت مین کہو مگر دلکو سمجھاؤن لاکھ طرح سے چاہتا ہون تھمے دون مگر دل نہین مانتا میان آتش صاحب کیا خوب فرماتے ہین نظم

سزا ہی ایسی جو دے یار ہجر کا جھٹکا
بچھڑا سے نہین چھٹتا زبان کا چسکا

طریق عشق مین مارا پڑا جو دل بھٹکا
شب وصال کی گستاخیو لگا ہی کھٹکا

کسی کے سر مین ہوا درد منہ مرا جھٹکا
یہی وہ راہ ہے جسمین ہے جان کا کھٹکا

علاج ہی نہین کچھ تیرے نام کے رٹکا
کسی کے پاؤن مین پیچ آئی مین نے سر پٹکا

کیا ہی بادِ بہاری نے بلبلون کو مست
ہمیشہ خواب ہی دیکھا کیے چھپر کھٹ کا
کہون جو عرش برین بھی تو کم نہین سکتا
زیادہ طرۂ گیسو سے شملہ کو لٹکا
پری سے چہرے کو اپنے وہ نازنین دکھلا
نہ مین نے پیروی غول کی نہین بھٹکا
چمن کی سیر مین سنبل سے پہلوانی کی
اٹھائیگا مجھے کیچڑ مین نشۂ تہمت کا
بس اپنی مستی کو گردش ہی چشم ساقی کی
یہی جو شرم یہ ادبت ہی طرہ گھونگٹ کا
کلاہ کج کا ہی طرہ قبائے چسپان بر
اسی گرہ مین تو جی چھوٹتا ہی چھوٹ کا
نہ پھول جھکے بالاے سرو ای قمری
یہ منھ چڑھاتے ہین گیسو اے گھونگٹ کا
عجیب بھول بھلیان ہی غفلت ہستی
خراب کرتا ہی آتش زبان کا چسکا

ہوا ہی پھول کے ہر گل شراب کا مٹکا
شب فراق مین اُس غیرت مسیح بغیر
بہت بلند ہی پایا ترے چھپر کھٹ کا
شب وصال مین کھولے قبائے یار کے بند
حجاب دور ہو ٹوٹے طلسم گھونگٹ کا
شراب پینے کا کیا ذکر یار نے تیرے
چڑھا کے پیچ یہ اُن گیسوون نے دی پٹکا
کبھی تو ہوگا ہمارے بھی یار پہلو مین
ہمارا پیٹ نہین ہی شراب کا مٹکا
سرے یار مین پہونچینگے ہم لگا کے کمند
جوان آج نہین ہی تری سجاوٹ کا
اُڑائی ہی تری رنگین اداؤن نے نیند
چڑھے جو بانس کے اوپر یہ کام ہی نٹ کا
یہ جانتے تو تمھین ہم نہ باندھنے دیتے
جسے کہ راہ ہوئی اُس سے خوب ہی جھٹکا

نہ بوریا بھی میسر ہوا بچھانے کو
اٹھا اٹھا کے مجھے درد دل نے دے پٹکا
خدا نے دی ہی تجھے ای صنم فضیلت حسن
کمر سے کھینچ لے بجگے کو ہنسے دے پٹکا
مطیع نفس نہ اللہ نے کیا مجھکو
پیا جو پانی بھی مین نے تو حلق مین اٹکا
شراب صاف نہ باقی رہے تو ای ساقی
کبھی تو قصد کریگا زمانہ کروٹ کا
خدا کو حشر کے دن منھ دکھائیگا تو کیا
بلند بام سے رتبہ ہی اسکے چوکھٹ کا
نہ تیغ عشق کے منھ چڑھو دلا خدا سے ڈر
عسس کے دل کو ہی مہندی کے چور کا کھٹکا
پری سے چہرے کے اوپر نہین ہین لہراتے
لگے کے ساتھ لپٹے کا ناف کیسے جھٹکا
عجب نہین ہی جو سودا ہو شعر گوئی سے

نسیم نے کہا او دیوانے وحشی تو نے دیوان کے دیوان یاد کر لیے ہین ہین اسکی نہین سنتی یہ کیسے کیسے مارا عمرو ڈیڑھ پیتر سے پر تالیان دے رہا ہی اور ہر مرتبہ یہی کہتا ہی ای شہنشاہ خوبی ای رنگ و بوے گل حدیقۂ محبوبی مین چاہتا ہون آپ تلوار کھینچین مین سر جھکا دون آپ ہاتھ لگائیے سر کٹکر زمین پر گرے روح کو راحت قلب کو قوت آنکھون مین بصارت حاصل ہو ای جان جہان تسکین دل ہو میری تو جان جاتی ہی ملکہ کھینچے مار رہی ہین عمرو اپنی ہی کہے جاتا ہی اُسنے جھلا کر جواب دیا او بھڑوے جو منھ سے کہتا ہی بجا نہین لاتا ہی خاصی طرح روک رہا ہی جان بچانے کو ہوش آگیا وار روکتا ہی تو نے یہ بھی ایک فقرہ بنایا ہی اپنے کو عاشق قرار دیتا ہی ایک مقام پر ملکہ نے کھینچ روک کر خود حلقے کمند کے مارے گردن و کمر مین ساربان زادے کے پڑے یہ ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ وقت شب ہی لیلی شب پردۂ محمل فلک سے یہ تماشہ دیکھ رہی ہی مجنون ہاے نخل صحرا اس تماشے پر وجد کر رہے ہین کہ عاشق و معشوق مین کس لطف سے مناظرہ و مجادلہ ہو رہا ہی عمرو نے چاہا حلقہ ہاے کمند سے نکلون جست کی چونکہ سائے مین نخل کے تھا شاخین بھی طرفداری کرتی تھین حسن کے سب شیدا ہین نخل سے آثار محبت پیدا ہین پتے براے عمرو کف افسوس ملتے ہین شاخین ہاتھ بڑھاتی ہین کہ ساربان زادے کو پکڑ لین آخر وہی ہوا کہ شاخ سے ایک شاخ یہ نکلی کہ شاخ کی ٹھوکر لگی عمرو گرا نسیم نے باطمینان پشتارہ باندھا برق دور سے دیکھ رہا تھا تڑپ گیا اک کنیز کی شکل بنکر تیار ہوا پکار کر آواز دی کی ای ملکۂ عالم یہ کنیز حاضر ہی کیا خوب کار نمایان کیا اب جلدی نکل چلیے برق جلدی مین حسن کنیز کی شکل بنا ہی اسکا نام بھی نہین جانتا ہی ملکہ نے ہنسکر کہا ارے کیا مطلب ہی شگوفہ تیرا نام ہی کنیز نے جواب دیا حضور ہان ملکہ نے کہا خبردار میرے پاس نہ آنا یہ کہکے پتھر مارا اور آواز دی او نالایق مین نے پہچانا برق لاچار ہوکے بھاگا

مگر برق تڑپ رہا ہی کہ افسوس اُستاد گرفتار ہوگئے تین مرتبہ راہ مین کنیز بنکر گیا ایک مرتبہ یہ بھی سوال کیا کہ نشتر مجھے دیدیجیے ایسا نہو کوئی عیار آجائے تو خرابی ہو مگر اُسنے للکارا اور بھورینے اُستاد کے گرفتار ہونے سے بہت بیقرار ہی اب اُنکی رہائی غیر ممکن ہی ابھی جاکے تیر باران کرتی ہون سر تمکو ملیگا لاشہ سیار رکھا جائیگا اب یہ ملت نہ پائینگے کئی مرتبہ یہ گیا مگر اُس قتالہ نے پہچان لیا یہانتک ساتھ آیا کہ کنارے اک جھیل کے سو کنیزین ملکہ کی جمع ہین شکار ماہی مین مصروف ہین کماہی حال سے واقف نہین ہین ماہیت سے کیونکر آگاہ ہون آننا مین لیا کہ ساربان زادہ پکڑا گیا ذکنین چھوڑ چھوڑ کے سب کنیزین دوڑین تعریفین کرتی ہوئی ای بادشاہ اقلیم عیاری ای گوہر بے بہائے بحر طراری کیا کہنا آپنے کمال کیا برق نے دیکھا کہ گلشن نامے کنیز نہین رہی جھٹ پٹ گلشن کی شکل بنکر سامنے آیا پکار کر کہا ملکہ عالم دیکھیے لشکر مین تلوار چلنے لگی معلوم ہوتا ہی شاگرد ساربان زادے کے آگئے لڑائی ہو رہی ہی آپکے والد بھی زخمی ہوگئے ہین نشتارہ مجھے دیجیے نسیم تیر بھی تھی کہ نشتارہ دیدون دفعتًا سامنے سے گلشن پیدا ہوئی وہین سے اُسنے آواز دی نسیم نے نیچہ مارا کہا او نگوڑے دس مرتبہ میرے سامنے آیا اور مین نے پہچانا اپنی بیغیرتی دکھلا رہا ہی دمبدم میرے سامنے آتا ہی نیچہ اسکے سر ایسا پڑا کہ سر زخمی ہوا بھاگا سر سے خون بہتا ہوا گلشن نے بھی تیر مارا آواز دی او نگوڑے میری شکل بنکر آیا ہین خوب وقت پر آئی وہ پتھر بھی برق کے پانون پر پڑا صدمہ عظیم پہونچا اب برق بھاگا اور دور سے دیکھا کہ خواجہ کو درخت سے باندھ دیا نسیم نے آواز دی تیر و کمان جلد لاؤ عمرو کو ہوشیار بھی کردیا عمرو ہائے وائے کر رہا ہی نسیم سحر نگاہ کہتی ہی او ساربان زادے یہ کیا بیہودہ بکتا ہی عمرو کہتا ہی ای جان جہان میری جان تمپر نثار ہی اپنے ہاتھ سے اک تیر مار دو یا صف مژگان کو جنبش دو کہ دل شگفتہ ہو روح تر و تازہ ہو تشنگی قلب کو قوت ہوگی مین نے جان اپنی تمپر نثار کی یہی چاہتا ہون میری لاش کو دفن کردینا بھی نہ دینا ٹھوکر نہ لگانا دوبارہ نہ جلانا شعر خالق اُس رشک مسیحا کو سلامت رکھے ٭ مین اگر جان بھی دونگا تو ضرر کیا ہوگا ٭ یہی آرزو تھی کہ تمھارے ہاتھ سے قتل ہون وہ آرزو آج دل کی پوری ہوتی ہی تیر و کمان اوٹھاؤ سینے پر بٹھاکے لگاؤ یہی دل کی خوشی ہی ہمیشہ سے یہی آرزو ہی مدت سے یہی جستجو تھی مگر نسیم سحر نگاہ آمادہ ہی کہ تیر اندازون کو بلاؤ تیر و کمان لاؤ اس ساربان زادے کے سینے پر نشانے لگاؤ ایک ہنگامہ برپا ہی واضح رہے کہ بیچ مین نہر آب ہی اس پار باغ کنیزان اُس پار صحرائے ویران اکثر جانوران درندکی آواز آتی ہی شیر بھیڑیے پھرتے ہوئے معلوم ہوتے ہین اکثر کنیزین ڈرجاتی ہین مگر برق جو بھاگا پانون مین بھی چوٹ لگی ہی سر بھی زخمی ہی روتا ہوا جاتا ہی اُدھر سے مہتر قران جستجو مین عمرو کی نکلے تھے کہ اُستاد پر کیا گذری کہ دیکھا برق تڑپتا ہوا چلا آتا ہی سر سے خون جاری ہی پانون سے لنگڑا تا ہی زبان پر یہ کلمہ جاری ہی ہائے اُستاد یہ کیا ستم ہوا تجھ ایسا اُستاد کہان پائینگے قران نے پوچھا برق خیر تو ہی برق نے جو قران کو دیکھا دوڑ کر لپٹ گیا چیخین مار کے رونے لگا کہا خلیفہ کیا کہون عجب معرکہ گذرا زبان سے بیان نہین کرسکتی اہل تو یہ ہی

بوسم لب و دیوار و در گزیدن بتوانم
کز نکہت گل جامۂ احرام ندارد
قاصد خبر آورد دہان خشک دمانم

تو میدہی ما گردش ایام ندارد
کز مستی دلم حوصلۂ کام ندارد
ہر ذرۂ خاکم ز تو رقصان بہوا نیست
ظرف قدحش رشحۂ پیغام ندارد

روزے کہ سیہ شد سحر و شام ندارد
مفرست بطوف حرم دوست نسیمے
دیوانگی شوق سرانجام ندارد
بے نقش وجود تو سراپاے من از صفحہ

چون بستر خوابست که اندام ندارد
بلبل بچمن بگرو پروانه بمحفل
زان رشک که سوز جگر خام ندارد

گردید نشانها هدف تیر بلاها
شوقست که در وصل هم آرام ندارد
غالب که بود است از غزل مصرع استاد

آسائش عنقا که بجز نام ندارد
بگسست رگ ذوق کجا بی که بسبوی
بادام صفای گل بادام ندارد

استاد کو نسیم پکڑے لئے گئی میں نے بیقراری میں عیار بیان کئے مگر ایسی بھونڈی ہوئیں کہ وہ پہچان گئی اُس کنیز کی شکل بنکر گیا کہ جسکا نام نہ جانتا تھا ملکہ شگوفہ کہکر آواز دی میں بول اُٹھا یہی پہچانے جانیکا باعث ہوا پانچ مرتبہ میں کنیز بن بن کے گیا آخر میں بصورت گلشن کنیز کے گیا وہ بھی کمبخت اُسیوقت آگئی وہ گلشن ایک باغ میں دو حرج کی ہی ایک اباغ میں ملکہ نے پیچھے سے زخمی کیا اُس حرامزادی نے پتھر مارا پاؤن میں چوٹ لگی بمشکل یہانتک آیا ہون یہ سنکر مہتر قران ہنس دیا پھر آنکھون سے آنسو جاری ہوئے کہا کہ بڑا غضب ہوا استاد اس عشق میں اپنی جان بر کھیلے ہم ابتک اسکو عیاری سمجھے تھے اب معلوم ہوا کہ وہ عاشق صادق ہین اس عشق میں اپنی جان دی اب میں جاتا ہون اگر عیاری بن پڑی تو بہتر ورنہ بغدہ پکڑکے اپنے گلو کو لگا وہ بھی دو ہی عیار بیجان ہین فنون سپاہ گری سے ماہر ہین جان بچانا دشوار ہو گی مگر ہو لطف زندگی جاتا رہا بعد ایسے اُستاد کے زندہ رہنا بیکار ہے بزرگان دین نے جب مجھکو نظر کردہ کیا یہ بھی ارشاد فرمایا کہ خدمت میں عمرو کی حاضر رہنا تمکو یاد ہو کہ جب شہر زرائل پر طہماس کی بدعتین ہوئین اور میں نقارہ دار بنکر آیا اور شگوفہ اٹھالیا صاحبقران لشکر میں نہ تھے جب تشریف لائے اور یہ حال سُنا اپنے پہلو میں ونگل دیتے تھے گر میں نے عرض کی کہ بحکم بزرگان دین خدمت میں اُستاد کی حاضر رہونگا میں نے عہدہ جلیل نہ قبول کیا آج فلک نے یہ گردش دکھائی میں کیونکر گوارہ کرون کہ اُستاد مارے جائیں میں سنکر خاموش رہون انشاءاللہ اگر اُستاد کو اُسنے مارا تو آج لشکر سانوس میں قیامت نہ برپا کر دی تو نام اپنا مہتر قران نہ پایا یہ کہکے قران روتے ہوئے چلے خیال میں آیا کہ اے قران کیا کرون برق سوچا کہ چلکر دیکھون تو اُستاد پر کیا گذری صورت جمل کے ایک نخل کے سائے میں آکر ٹھہرا دیکھو رہا ہے کہ نسیم کرسی پر بیٹھی ہے تیر و کمان ہاتھ میں قتل زود رفت کا معاملہ درپیش ہے کہتی ہے کیون او ظالم تونے چچا جان کو مارا دیکھ اسکا کیا بدلا ہوتا ہے عمرو اُسوقت بھی کہتا ہے نظم

داغ تو توے ہم جان و دل کباب را
تا کہ گرفت دست من دامن آفتاب را
جان زدم گرفتہ دل زکفم ربودہ
صرف دو دیدہ کرد و رفت قطرہ خون ناب را

رونق تازہ میدہم مملکت خراب را
مرہم زخم سینہ روشنی دو دیدہ
پھر خدا سے بر فکن از رخ خود نقاب را

خون جگر فشاندہ ام در رہ جستجوے تو
گرم غضب چہ میکنی نرگس نیمخواب را
محتشمی ورد مسند تو دل نعمت سیر کاہ آ

نسیم ہنس دی کہا او سار بان زادے اب موت تیری قریب آپہونچی یہ کیا بکتا ہے اور رنجیدہ ہوا ہنوز زبان کا مزا تو نکال لے نگوڑے کو دیوان کے دیوان یاد ہیں ارے شگوفہ فروش یہ تو پوچھ کہ تیرے دو گار کہان ہین ایک شاگرد تیرا مقبول ہے اسکو خدمت میں شرف حصول ہے برق فرنگی جو مرتبہ آیا ہین ہر تبہ پہچان گئی اب تجھے کون دھوکھا دے سکتا ہے بڑا عیار طرار تیرا شاگرد بلکہ تیرا استاد بن گیا ہے وہ آج نہ آیا آتا تو احوال معلوم ہوتا مگر آنکی آج قضا نہیں ہے تجھکو قضا گھیرے ہوئے تھی پکڑ آیا چچا کا خون رنگ لایا تمکو گرفتار کرایا برق یہ سب دیکھ رہا ہے نخل کی آڑ پکڑے کھڑا ہے اس فکر مین ہے کہ حیلہ کیا عیاری کرین اپنی جان بچائینگے یا اپنی جرات دکھائینگے بغدہ کھینچکر آپڑینگے اب تیر بھی چلا ہی چاہتے ہین دو چار کنیزین شکار ہی میں مصروف ہین جھیل کے کنارے گئی ہین اور سب کنیزین پیچھا ہے سے برہنہ لیے کھڑی ہین جھوٹ تو کچھ

ہاتھ مین تیر و کمان اشارے کی منتظر کھڑی ہین کہ حکم دین خطانہ کرین تیر مارین مگر عمرو کو کچھ تردد نہیں جوش عشق مین یہی فرما رہے ہین

اشعار

ہجر ہی نہ یاد داشت عشق بیخبر چا بود	گوئی کہ ہان وفا کہ وفا بودہ است شرط	اری ہین زجانب ما بودہ است شرط
گفتی بعشق آہ رسا بودہ است شرط	گفتی زیاد رفت چہا بودہ است شرط	بس نیست اینکہ میگذرد درخیال ما
غالب بعالمے کہ توئی خون دل بنوش	لب بر لب نہادن و جان دادن از آرزو	در عرض شوق حسن ادا بودہ است شرط
	از ہر بادہ برگ و نوا بودہ است شرط	برق بن رہا ہی سر دمن آہ ہو دل

مین کہتا ہی کہ استاد ہوش مین نہین ہین حقیقت مین دلسے عاشق ہین کیا جوش و خروش ہی اس حال مین بھی کہ درخت سے بندھے کھڑے ہین دشمن تیر و کمان لیے موجود ہین مگر انکو کچھ انتشار موت کا نہین اب بھی شعر عاشقانہ پڑھے جاتے ہین نسیم نے آواز دی پچاس کنیزین الگ ہوجائین تیر و کمان لیکر میرے پہلو مین آئین جب میرا تیر چلے پچاس تیر برابر چلین کہ تمام جسم اسکا مشبک ہوجاے پھر تیر لگانے کی ضرورت نہ رہے یکایک صحرا سے گرد اڑی دھڑوکے کی شیر کے آواز آئی اب سب نے دیکھا کہ ایک شیر ببر اٹھارہ ہاتھ کا دم کو علم کیے ہوے منہ کو مثل قعر بلا کھولے ہوے جھیل کی جانب آتا ہی اک کنیز ڈوگن لیے بیٹھی تھی شیر نے دھڑوکا مارا کنیز گر گئی شیر نے قریب پہونچکے کنیز کو چیر ڈالا اس پار والیان گھبرا گئین مگر شیر اس کنیز کو مار کر جست جو کرتا ہی چار کنیز ونکو اسپار آکے مارا جسکو پکڑا چیر ڈالا کسی کو تھپڑ مارا سر اڑ گیا اب مجمع کی جانب چلا نسیم اٹھکر بھاگی کنیزون کی جان پر بنی کوئی گھبراکر درخت پر چڑھ گئی کوئی جست کرکے غار مین گری کوئی بھاگی اچھلی جاتی ہی کوئی پانیون مین الجھکر گری ہاتھ منھ ٹوٹا کوئی جاکر کھوہ مین گری نسیم بحر نگاہ بحال تباہ دور جاکر ٹھہری اک نخل کی آڑ پکڑے دیکھنے لگی جب کنیزون کو شیر بھگا چکا جھومتا ہوا قریب عمرو کے آیا پنجہ مار رسیان کمند مین توڑین عمرو خوف جان سے بیہوش ہوگیا شیر نے گردن پکڑکے اپنی پشت پر لاد لیا دھڑوکے مارتا ہوا طرف صحرا کے نکل گیا نسیم نے کہا لو صاحبو عمرو کی قضا شیر کے ہاتھ سے تھی دیکھو پانچ چھ کنیزون کے لاشے پڑے ہین جو شیر اسکا ایک ہاتھ پڑ گیا خاتمہ ہوگیا سانس بھی نہ لی کیسی چیر کر پھینکدیں یہ نیا شیر جنگل مین آیا ہی آجتک ہمنے نہین دیکھا تھا آج نگاہ پڑی جب تو ہرن اس جنگل مین نہین آتے اور کوئی شیر اس جنگل مین نہین ہی اتنا بڑا شیر ہماری نظر سے نہین گذرا دیکھو صاحبو خدا و ند اطہیس تباہ ہوے مارے گئے چچا جان کو بھی اس ظالم نے مارا مگر قدرت نے بروقت چولا تبدیل کرنے کے یہ تقدیر کی ہوگی کہ ساربان زادہ بذلت شیر کے ہاتھ سے مارا جاوے یہ شیر جنگل مین جاکر چیر پھاڑکے کھا جائیگا سب کنیزین کہتی ہین واری حقیقت مین عجب حسرت مین عمرو کی موت آئی شیر چیر پھاڑکے ٹکڑے اڑاد لیگا نسیم کو بھی افسوس ہوا اتنا منھ سے نکلا کہ بیراجانے والا تھا اسنے دلبرانہ جان دی مرتے مرتے اسکی پلک نہ جھپکی نسیم تو طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئی برق ہاے استاد کہتا ہوا روتا چلا جاتا ہی جی مین کہتا ہی کہ اگر وہ ظالم تیر اندازی کرتین یہ بڑھکے جا پڑتے دس پانچ کو قتل کرتے اپنی بھی جان دیتے ای برق یہ کیا غضب ہوا شیر استاد کو اٹھا لیگیا قران بڑے بہادر تھے ہم یہ سمجھے تھے کہ استاد کو بچالائینگے کچھ جرات دکھائینگے مگر کچھ بھی نہو سکا افسوس شیر کے ہاتھ سے استاد کی قضا لکھی ہوئی تھی اب ہم لشکر مین جاکر کیا منھ دکھائینگے صاحبقران پوچھینگے میرے یار وفادار پر کیا گذری تو ہم کیا جواب دینگے اس بیقراری مین کبھی درگاہ خدا مین عرض کرتا ہی ای خالق بے نیاز بعد ایسے استاد مہربان کے زندہ رہنا بیکار ہی افسوس استاد نے کیا کیا کارنمایان کیے کیسے کیسے کافر مارے انکا جسم لطیف طلسم پلنگ کثیف ہوا ای معبود اگر اب بھی تو استاد کو بچانے تو کیا تری

عنایت سے بعید ہی ابھی دعا برق کی ختم نہوئی تھی کہ دیکھا سامنے سے مہتر قران و عمر چلے آتے ہین برق تو گھبرا گیا نگاہ غور دیکھتا ہی کہ ای برق یہ میرا قصور ہی یا خیال ہی یا اصل مین استاد آگئے ہین قران نے آواز دی ای برق کیون شکل آئینہ حیران ہو تمھارا بھی کمال ظاہر ہوا تمنے گئے کی کھال بنائی مین نے شیر کی کھال بنائی مگر البتہ زور و قوت کا کام تھا برق نے دوڑ کے قران کے ہاتھ چوم لیے کہا سبحان اللہ کیا بات ہی عیاری نہین کرامات ہی حقیقت مین سوا اس عیاری کے کوئی اور رجگہ نہ تھی قران نے کہا ای برق جسوقت تو نے مجھے بیان کیا مین بھی مایوس ہوا کہ یہان پر جا کر کیا کرون کیونکہ استاد نذر کردہ ہمصفت ہے غیران ہین اسی کا باعث تھا کہ میرے ذہن مین یہ عیاری آئی کھال نکال کر جسم پر آراستہ کی شکر ہی کہ سب بات بن پڑی جو ارادہ کیا وہی ہو گیا مگر خواجہ قران کو برا بھلا کہتے ہوئے چلے آتے ہین یہی کہتے ہین او کاہیے تجھکو خدا غارت کرے دلی ہی آرزو تھی کہ معشوق کے ہاتھ سے قتل ہو جاؤن تو کون بچانے والا تھا تو نے کیون بچایا ہائے غضب یہ کیا ہوا اسکی کتنی دن کو اسکے سامنے مارا کیا قلب پر اس نازنین کے صدمہ گذرا ہو گا مین اسکے قلب کا صدمہ نہین چاہتا اب مین تنہائی پا کے چلا جاؤنگا تمکو خبر نہ معلوم ہوگی قران کہتا ہی برق سنتے ہو استاد کیا ارشاد فرماتے ہین عمرو کہتا ہی یار و تم کیا جانو جو ہمارے دلپر گذر رہی ہی ہمارا ہی دل جانتا ہی اصل تو یہ ہو نظم

نکل گئی غم کے مارے جان افسوس | ہمارے مرنے سے بھی وہ خوش نہ ہوا | جی گیا تو مین بدگمان افسوس | تھا گیا جی غم نہان افسوس
ہمسے کہتا ہی وہ کہ ہان افسوس | مرنے دیا غیر چھوٹتے نہ کیا | تو نے الفت کا امتحان افسوس | شکوہ آزار غیر کا جو کرون
آئی باغ مین خزان افسوس | تھا عجب کوئی آدمی مومن | مر گیا کیا ہی نوجوان افسوس | کل داغ جنون کھلے بھی نہ تھے

قران نے دیکھا کہ استاد بہوت ہو رہے ہین یہ مشکل لشکر مین لائے قران و برق عمرو کو لیکر بارگاہ مین آئے قران و برق نے سب کیفیت بیان کی کہ وہ تو فتنہ عالم آمادہ تھی کہ انکے دشمنو نکو قتل کر ڈالون اور یہ بہوت ہو رہے تھے حضور انکو نصیحت امیر عمرو کو جون جون سمجھاتے ہین وہ وہ یہ روتے ہین کہتے ہین آقاے نامدار خدا آپکو سلامت رکھے مین کیا کرون میرا دل کہین مانتا ہی مین نے ہرچند اپنے دل کو سمجھایا مگر دل نہین مانتا وہی صورت زیبا طلعت جہان آرا میری آنکھون کے نیچے پھر رہی ہی صاحبقران عمرو کو سمجھا رہے ہین کل عیار جمع ہین ابو الفتح وغیرہ عرض کر رہے ہین کہ ارشاد ہو تو اسکی مشکین باندھکر لائین سر میدان پڑی ہین آپکے ساتھ نکاح کر دین عمرو کا بیان دیتا ہی کہ یار و تمکو میرے مقدمے مین کیا دخل ہی مین معشوق کو ملول کرون ملکہ کا حال سنیے کہ نسیم سحر نگاہ جو خوشی خوشی بارگاہ سالوس مین آئی تیز رفتار موجود ہی یہی ذکر ہو رہا ہی کہ نسیم سحر نگاہ کو بڑی کدھی تیز رفتار کہ رہا ہی حضور اسنے صدہا عیارون کے سر کاٹ کے پھینکدیے اسکے قلعے پر صدہا سر رکھا ہی بڑے بڑے عیار عاشق ہو کر آئے اسکے ہاتھ سے مارے گئے اب عمرو کا بچنا دشوار ہی کہ نسیم نے آکر سالوس کو نذر دی کہا یا خداوند عمرو کا خاتمہ ہوا شیر کیا سالوس پوچھ رہا ہی نسیم بیان کر رہی ہی مگر یہ بھی کہتی ہی کہ عیار بے نظیر تھا جوش عشق مین مارا گیا مین آمادہ قتل بھی وہ ہنس رہا تھا باتین عشق و عاشقی کی کرتا تھا یہ ضرور عرض کرونگی کہ وہ اپنے ہوش مین نہ تھا اسی جوش و خروش مین شیر صحرائی نے آکر اسکو اٹھا لیا اٹھا کر لیگیا کہ سامنے سے ہر کارے آئے کافرون کو مژدہ دیا

او سرت سبز تا خزان بچمند | شکست طبل تا سگان بدرند | گرز آتش ہزار رنگا رنگ | بر سر تو موی گلان بزنند

خداوندی عمر تو تاہ ہو یہ خدائی تباہ ہو عمرو اپنے آقا کے سامنے بیٹھا رو رہا ہی مہتر قران نے شیر بنکر عیاری کی اپنے استاد کو جبر اکر لیگیا ملکہ عالم کو داغ دے گیا قران کو بڑا بھاری خلعت ملا سب سمجھاتے ہین عمرو نہین مانتا کہتا ہی مین جا کر

ملکہ کے قدمون پر گرونگا خواہ وہ سر کاٹین خواہ وہ بخشین بقول آتش شعر اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا
سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے ۞ یہ خبر سنکر ملکہ نسیم کو سناٹا آگیا کہا سما جمو غضب کر گیا وہ ظالم نے عیاری
کی کہ جو ذہن مین نہ آئی تھی مگر یا خداوندا اب آپ طبل جنگی لونڈی کے نام پر بجوائیے سر میدان ساربان زادے
کو قتل کرونگی دیکھیے کیا گذرتی ہے تیز رفتار نے بھی کہا سالوس بھی منع کرتا ہے مگر نسیم نہین مانتی تیز رفتار
کہتا ہے ای نور نظر سر میدان مقابلہ نہ کرو اسنے جواب دیا آپ دخل نہ دین اگر مین نے سر میدان سر اسکا نہ کاٹا
تو نام اپنا نسیم سحر نگاہ نہ پایا اگر قدرت ہے میرے نام پر طبل جنگی نہ بجوائیے مین اپنا لشکر الگ کر کے طبل جنگی بجواونگی
مجھے بڑی کد ہے سر میدان ساربان زادے کو قتل کرون سالوس مجبور ہوا نام پر نسیم کے طبل جنگی بجا ہرکارے
لشکر اسلام کے جو امر جاسوسی مامور تھے خبرین لیکر بھاگے دربار صاحبقران مین آکر پہونچے سب عیار
بھی جمع ہین خواجہ کبیدہ بیٹھے ہین کہ ہرکارون نے آکے دعا دی شعر مین نقش پائے تو توانون شفا باد ہو وار
مقدم تو خواجت ہر چند روا باد شہریار عالم کی عمر دراز رہے ملکہ نسیم سحر نگاہ نے اپنے نام پر طبل جنگی بجوایا
کل اسکا ارادہ ہے کہ نکلکر استاد سے مقابلہ کرے عمرو نے کہا آقا میری مشکل آسان ہو گئی کل میدان مین
قدمون پر سر نثار کرون امیر نے فرمایا ای خواجہ ہوش مین آؤ عمرو نے کہا ای آقائے نامدار مین جس دن سے
پیدا ہوا خدمت اقدس مین رہا جو کچھ امورات سرزد ہوے سب صاحب اُس سے بخوبی آگاہ ہین مگر کل میدان
مین آبرو کا جویا ہون امیر نے فرمایا مین تمکو تخت پر سوار کر کے بھیجونگا تمھارے پایہ تخت پر ہاتھ رکھونگا کل
فوج عیاران و سرداران تمھارے ساتھ ہوگی طبل سکندری بجتا ہوا ماہی و مراتب کو جلوہ دیگا اور جو کو عمرو
نے کہا تصدق ہو جاؤن ای آبرو کا مشتاق تھا امیر نے حکم دیا ہمارے لشکر مین بھی طبل ابن دی طبل جنگی بجے
مگر آج ہمارے یار وفادار کے نام پر طبل جنگی بجے اسوقت مجھی شاگردون نے عرض کی کہ استاد ہم ایکی صورت
بنکے رہین انشاء اللہ مشتاق کو گرفتار کر کے لائین آپکے ساتھ شادی ہو خانہ آبادی ہو عمرو نے کہا
مجھے منظور رہین ہین آپ میدان مین جاونگا ہر چند سردارون نے عیارون نے کہا مگر عمرو نے کسی کا کہنا نہ مانا
صاحبقران نے فرمایا صبح کو سب سامان ماہی و مراتب و ردولت پر حاضر رہے تخت یاقوت نگار آراستہ
ہو اسپر عمرو کو سوار کرینگے اور مقبل کو حکم دیا ایک خیمے مین دو لاکھ روپیے نقد اور ایک درج جواہر
رکھدیا جائے ہر چند لوگون نے پرسش کی ہر ایک نے کوشش کی مگر امیر نے اسکا سبب نہ بتایا مال جمع ہو گیا
جسوقت کہ عیار طرار نیر اعظم تمام عالم کی گشت کر کے داخل قلعہ مغرب ہوا اور شہنشاہ انجم سپاہ بصد
شوکت و جاہ لشکر کواکب کو ساتھ لیکر بصد کر و فر تخت چرخ زبرجدی پر جلوہ فگن ہوا تمام عالم روے
ماہتاب سے روشن ہوا لشکرون مین تیاریان ہونے لگین ہر چند کہ شاگردان عمرو سب بیقرار ہین مگر
میدان مین کہین گڑھا کہین کنوان کھدوایا کہین غار بنایا ادھر کنیزان نسیم نے بھی میدان کو اپنے طور سے
آراستہ کیا چار پہر رات گذری ستارہ سحری آسمان پر چمکا فوج سلطان انجم سپاہ نے شکست کھائی لشکر
کواکب کو شکست جو ہوئی نیر اعظم بصد شوکت و حشم میدان چرخ نیلی پر جلوہ فرما ہوا یعنی شہنشاہ زرین
آفتاب نے سپر زرین آفتاب کو پشت پر لگا نیزہ خطوط شعاعی کو ہاتھ مین لیکر تیغہ مہر کو حمائل کر کے توسن
فلک پر سوار ہو کر برائے تماشائے جنگ عیاران میدان گاہ جہان مین جلوہ فرما ہوا ادھر سے سالوس
خود سوار ہوا بڑا اشتیاق ہے جنگ نسیم کا مشتاق ہے تیز رفتار خوشی خوشی دو ہزار پیک بچہ کو ساتھ لیے ہوے ہے

جانب آکر ٹھہرا یکایک بوے خوش آئی سترہ سو نقارے پر چوب پڑی علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے سب
دیکھنے لگے دیکھا ملکہ نسیم سحر نگاہ تخت پر سوار دو سو کنیزین قنطورہاے زربفتی و پٹیاوہ ہاے سقرلاتی
سے آراستہ جوڑے بھاری بھاری پہنے ہوے اسباب ہاے عیاری ذات پر آراستہ کمسن درست چالاک و چست
نسیم سحر نگاہ چونکہ عمرو کو اپنا عاشق جان چکی ہی دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہوے سرخ لباس زیب جسم
پھولون کے گہنے مین لدی ہوئی طرہ کان مین چھپکا موتیے کا زیب سر دلہن بنی ہوئی سپر و شمشیر آگے
رکھا ہوا توبرا پتھرون کا بائین ہاتھ مین روشن چوکی بجتی ہوئی شہنا نواز بھیروین کے سرون مین گھٹے کلے
آکر سالوس کو سلام کیا سجدہ بھی ہوا سالوس نے کہا اے گوہر بے بہاے دریاے حسن و جمال اے اختر تابان
فلک شوکت و جلال قدرت نے تقدیر مضبوط کی تم آج عمرو پر غالب آوگی آج قدرت نے وہ تقدیر کی ہی کہ جس سے
مقابلہ کرو فتحیاب ہو قدرت کو بڑا خیال ہی تیز رفتار ہاتھ باندھے کھڑا ہی یہی کہ رہا ہی کہ یا خداوند قدرت خوب
جانتے ہین کہ یہی بقیۂ عمر حقیر ہی مین نے اپنی جان مٹا کے سب فن اسکو بتائے ہین قدرت بھی خیال رکھین اگر
آج اسنے ساربان زادے کو مارا چراغ لشکر اسلام گل کر دیا کوئی ایسا عیار نہین ہی ساربان زادہ بڑا مکار و طرار
ہی یہ ذکر تھا کہ طرف سے لشکر اسلام کے گرد اڑی نوبت نقارے کی آواز آئی سب دیکھنے لگے دیکھا آگے آگے
تخت خواجہ عمرو و تخت یاقوت نگار پر سوار گرد عیاران نامدار صاحبقران پشت اشقر پر پایۂ تخت پر
ہاتھ ڈالے ہوے جب صاحبقران قریب تخت موجود ہین کسکی مجال ہی کہ سرنگون نہو یہ بھی جانتے ہین کہ
جو کوئی خلاف حکم صاحبقران کریگا سزا پائیگا جملہ سردار سوار پیدل پشت تخت پر خواجہ عمرو بھی دولہا بنے
ہوے بھاری سہرہ سر پر صاحبقران اسکو سنبھالے ہوے طبل سکندری پر چوب پڑتی ہوئی خواجہ نے انگلی
رسم کو رونق دی ہی پہنے گلنار پائجامہ پہنے ہوے رومال ہاتھ مین سر پر بڑا سا پگڑ پھولون کی بدھیان زیب
جسم ہمقران پہلو مین برق تڑپتا ہوا مگر خواجہ مثل دولہا کے اگر کوئی کلام کرتا ہی تو جواب نہین دیتے سر
ہلا دیتے ہین عیار بھی سب دریاے آہن مین غوطہ مارے ہوے حلقہ ہاے کمند بازوؤن پر توڑے
تیر بائین ہاتھ پر قرولیان چلتی ہوئین حقہ ہاے آتشبازی کا دناتا سناتا تمام میدان دھوان دھار ہو رہا
ہی مگر خواجہ عمرو بھلا کے فرماتے ہین یا صاحبقران برات مین یہ جھگڑا کیسا عیارونکو ہٹا دیجیے امیر فرماتے
ہین یہ سب تمھارے شاگرد ہین آمادۂ جانبازی حیلہ سازی انکا کام ہی عیار انکا نام ہی سطرح تیار ہو کر
آئے ہین اگر خدانخواستہ تمھارے دشمنون پہ کوئی افتاد پڑے انسے نہ دیکھا جائیگا ایک ایک انمین جانبازی
کریگا لشکر دشمن کو مٹا دیگا عمرو کہتا ہی آقا براے خدا میرا سر تو ضرور کٹے گا قدموہنی محبوب جانی یار جادو دانی
کے گریگا کوئی صاحب دخل نہ دین وہ اپنے ہاتھ سے سر کاٹے اگر مسیحائی فرماے عین عنایت نہ خیال رکھے
تقاضاے مہر و محبت اسمین کوئی صاحب دخل نہ دین میرے خلاف ہوگا یہ کہکے عمرو نے عیارون کو اپنے
پاس سے ہٹوا دیا دور جا کر سب کھڑے ہوے لشکر آراستہ ہونے لگے صفین جمین نسیم سحر نگاہ نے جو اس رنگ مین
عمرو کو دیکھا ساتھ والیون سے کہا کیا مسخرہ ہی بتوا دولہا بنکے آیا ہی عروس مرگ سے اسکو ہمکنار کرونگی کیا زندہ
چھوڑونگی کہ نقیب نقابت کو نکلے اشعار عبرت آثار پڑھنے لگے چونکہ نقیبونکو بھی ظاہر ہی کہ خواجہ عمرو نسیم پر
عاشق ہین ویسے ہی اشعار شروع کیے اور جوش و خروش مین کہتے تھے عشق گل و بلبل کے شہرے ہین قطعہ

رحم کن رحمی که در هجر تو نتوان زیستن	جان تو ئی تا چند می بایست بیجان زیستن		نظر مہر باو حیات دوست نتوانند شدن

جملہ بار دوش بودن جملہ احسان رستین
آہ ازین عیاری کس چون نیفتد در غلط
آہ ازین عیشے کہ ہست از جان جہان رستین

من ز کوری قدر وصل اندر عدم نشناختم
دل چو کافر داشتن بارخ مسلمان زیستن
گشت صہبائی ہم از تکلیف چشمش مے پرست

بایدم اکنون چار وناچار ام بہجران زیستن
تا تو باشی در بر ما زندہ ے باشیم ما
چیست تقوی چون بود دائم بستان زیستن

جب یعقوبون نے یہ اشعار پڑھے خواجہ کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے امیر ملاحظہ فرمارہے ہین کہ عمرو کی ہچکی لگی ہوئی ہی زار زار مثل ابر گریان مثل برق تپان سب حال عمرو دیکھکر افسوس کررہے کہ وہ ظالم آمادہ قتل ہی اور انکا یہ حال ہی دیکھیے میدان مین کیا گذرے یکایک نسیم سحر نگاہ بصد شوکت وجاہ عروس شب اول بنی ہوئی تخت سے کودی صاف معلوم ہوا کہ بجلی چمکی آنکھون مین سب کے چکاچوند آگئی سالوس بھی حیران حیران جمال بیمثال نسیم کو دیکھ رہا ہی ملکہ جست وخیز کرتی ہوئی گاتی بندھی ہوئی سینے پر ابھار نیچہ ہلالی ہاتھ مین سیماب وشی بات بات مین سامنے سالوس کے آئی پایہ تخت کو بوسہ دیا دست بستہ عرض کی یا خداوند اجازت میدان گر تقدیر مضبوط کرکے اجازت دیجیے یہ کنیز ساربان زادے کا سر لائے دیکھیے کیا سوانگ بن کے آیا ہی بھڑوا وہ طعنا ہی امیر نے اپنے عیاری کی بڑی شوکت بڑھائی ہی دیکھو تاج پہنایا ہی کیسا زمین پھولون مین لدا ہوا ہے رومال منھ پر رکھے کسی سے بات نہین کرتا اگر کوئی کچھ بات کرتا ہی تو سر ہلادیتا ہی زبان سے جواب نہین دیتا تھا سب اسکا غرور نکال دونگی سر سنگوڑے کا کاٹ لونگی آج چراغ عیاری لشکر اسلام گل کردونگی آپکی عنایت سے اچھی عیاری کا عمل کرونگی کنیز کسی فن مین عاجز نہین باباجان نے جو کچھ تعلیم کیا اپنی طبیعت سے بہت کچھ ایجاد کیا بڑے بڑے عیار دور دور سے آنے دعوے کرکے لیکن ہاتھ سے کنیز کے مارے گئے اب تو مدت سے کسی نے دعوی عشق نہین کیا یہ نیا عاشق بنا ہی قضا آئی ہی موت اسکو کھینچکر لائی ہی سالوس چہرہ زیبا ے نسیم دیکھکر اُف اُف کررہا ہی ٹھنڈی سانسین بھر رہا ہی کبھی وزرا سے کہتا ہی قدرت کا جی چاہتا ہی کہ اسکے پیٹ مین نور قدرت اتارین تیز رفتار نے سر جھکالیا عرض کی یہ تو ظاہر ہی کہ کوئی اسپر غالب نہ آئیگا عیاری مین کامل واکمل ہی قدرت نے تقدیر کی اب کسکی مجال ہی جو اسپر غالب آئے آخر قدرت کے ساتھ شادی مین کرونگا اس جنگ کو تو فتح کرے سالوس خوش ہوگیا مثل گل شگفتہ ہوا کہا ای شہنشاہ خوبی تمکو یہ قدرت کے سپرد کیا میدان مین جاؤ قدرت نے تقدیر مضبوط کردی نسیم جست وخیز کرتی ہوئی میدان مین آئی خوب سج شوری دکھائی کھڑے ہوکر لشکر اسلام کو دیکھا معلوم ہوا کہ خواجہ عمرو تخت پر بیٹھے ہین مگر خاموش امیر اشقر سے اُتر پڑے ہین چپکے چپکے خواجہ سے فرمارہے ہین کہ فلان خیمے مین دو لاکھ روپے نقد اور ایک درج جواہر رکھا ہ یہ تم لوگے یا تو یہ بولتے نہ تھے یا گھبرا کے جواب دیا کہ کیا مین آپکے کہنے سے گردن تابی کرونگا جیسا ارشاد ہوا امیر نے فرمایا ایک شی تمسے خریدتے ہین عمرو نے کہا آقا میرے پاس کیا ہی جان میری موجود ہی قدمون پر آقا کے نثار کرتا ہون امیر نے چپکے سے کہا دو گھڑی کے واسطے تمہارا عشق خریدتے ہین عمرو نے جھلا کر کہا حمزہ کیا بکتا ہی عشق ایسی چیز ہی کہ بیچا جائے کیا شی تجھے دون امیر نے کہا دو گھڑی کے واسطے ہوش مین آجاؤ عیاری کرکے اسکو گرفتار کرو سب جگہ دھوم ہوجائیگی کہ عمرو نے کیا عیاری کی ہمارا نام ہی تمہارا کام ہو عمرو نے کہا آقا مین تو غلام ہون آپنے خزانے سے روپیہ میرے نام پر لکھوایا اب تو یہ تصدق ہوچکا امیر نے فرمایا یہ واہیات باتین نہ بنائیے ہمین منظور ہی کہ ہم صدقہ خزانے مین داخل کرین اور جو تم اقرار کرو تو تمکو صدقے تصدق سے کیا کام ہی ہمارا روپیہ ہی ہم لٹادینگے یا کسی اور کو دیدینگے عمرو نے کہا آپکی لیاقت سے بعید ہی کہ میرے نام کا روپیہ نکالا قرضدار

سن پائینگے مجھے بہت تکلیف دیجئے امیر نے کہا مین یہ مہملات نہین سنتا بیت المال کا خزانہ جمع رکھا ہی اسمین سے
قرضدارونکو دیجیے مین بخدا ایک پیسہ نہ دونگا جب تک اقرار مضبوط نہ کروگے عمرو لاچار ہوا چپکے سے کہا آقا
آپ ایسی شی فرماتے ہین کہ جو مجھکو زبان سے کہتے شرم آتی ہی امیر نے کہا شرم کو بالائے طاق رکھیے اقرار کرنا
ہو کیجیے ورنہ مین روپیہ بھیجدون عمرو نے کہا آپکی ریاست سے بعید ہی کہ مجھکو نہ دین امیر نے کہا بخدا ایک
حبہ نہ دونگا آپ دو گھڑی کے واسطے عشق کیون نہین بیچتے ہوش مین آجاؤ ایسی عیاری کرو کہ تمام عالم
مین شہرہ ہو ناظم نظم کرین نثار کتابون مین لکھین عمرو نے کہا آقا یہ تو بہت دشوار ہی امیر نے کہا تو روپیہ
بھی ملنا مشکل ہی تمھارے سامنے سب روپیہ لٹا دونگا بازار کے شہدے لوٹ لیجائینگے تمکو پیسہ نہ ملیگا
بعد تکرار بسیار جب امیر چلے یہ کہکے کہ مین روپیہ لٹانے جاتا ہون عمرو نے دامن پکڑ لیا کہا آقا ذرا ٹھہر جائیے
جلدی کیا ہی امیر نے کہا تمھارا کیا اجارہ ہی ہم اپنا روپیہ لٹانے جاتے ہین تمھین کیا دخل ہی اب اگر تم اقرار نکروگے
مین ابھی روپیہ لٹا دونگا ایک پیسہ اسمین سے داخل خزانہ نہوگا سب بازاری لوٹ لینگے جب تو یہ لاچار ہو
اور دیکھا کہ امیر نہین مانتے تب چپکے سے کان مین کہا کہ مین نے دو گھڑی کے واسطے عشق بیچا مگر اے خدا
کسی سے اسکا ذکر نہ کیجیے گا ورنہ بدنام ہو جاؤنگا امیر نے کہا نہین مگر معاملہ پختہ ہو عمرو نے کہا آپکے قدمونکی
قسم مین ہوش مین آکر عیاری کرونگا مگر روپیہ تو مین اپنے پاس رکھلون امیر نے کہا اسکو چھونے نہین پائیگا
جسوقت نسیم کو لیکر آؤ خیمہ سمیت روپیہ لے لو کوئی عذر نہ کریگا اور بے کام کیے اگر اس روپے کی طرف نگاہ
اٹھا کر دیکھیے گا آنکھ پھوڑ دونگا آخر عمرو نے اقرار کامل کیا عمرو نے ہاتھ پر ہاتھ مارا امیر نے خوب چنگلی کرکے عمرو
کو پھر تخت پر بٹھایا یہان نسیم نے میدان مین خوب جست و خیز کی جب خوب پسینے پسینے ہوئی دونون لشکر
تعریفین کر رہے ہین تب اسنے ٹھہر کر آواز دی او ساربان زادے تین روپے کے پیادے آج تو خوب دولہا
بنکے آیا ہی خوب سامان بنایا ہی یہ تو ہمکو خوب معلوم ہوا کہ آج تیری قضا لیکر آئی ہی اگر دعوی عیاری ہی تو
آ کر مقابلہ کر تیرے ہاتھ سے کلیجے مین آبلے پڑ گئے خواجہ عمرو نے اشارہ کیا تخت زمین پر رکھا گیا خدمتگار نے
گھیتلا جوتا زردوزی زمین پر رکھا خواجہ نے بہ آہستگی اسکو پہنا رومال منھ پر رکھے ہوئے پھولونکا
زیور جسم پر آراستہ ہی آہستہ آہستہ رومال منھ پر رکھے ہوئے طرف میدان کارزار کے چلے نسیم نے جو اسطرح
عمرو کو آتے ہوئے دیکھا جھلا گئی اک پتھر کلہ کو بھین مین دیکر مارا خواجہ بیٹھ گئے پتھر سر پر سے نکل گیا نسیم کو اور
زیادہ غصہ آیا کہ ساربان زادہ بڑا مکار ہی یہ بھی ظاہر کرتا ہی کہ عشق مین بیقرار ہون کسطرح سے پتھر کو بچایا
ایسے کو مین کیونکر کہون کہ یہ مبہوت ہی یہ سب اسنے فریب بنایا ہی یہ سوچکر دوسرا پتھر مارا عمرو خم ہو گیا پتھر
پھر خالی گیا اس سنگ دل نے تیسرا پتھر کلہ کو بھین مین دیا عمرو نے آواز دی ای ملکۂ عالم دیکھ لو میرے پاس
کوئی حربہ نہین ہی کسندین پھینکدین سینہ سپر کرکے آیا ہون مجھے قریب آنے دو ہاتھ گلے مین حمائل کرون تم نیمچہ مارو
سرکٹ کے گرے گردن تابی نکرونگا بعد مرنے کے بھی عشق کا دم بھرونگا مگر نسیم نے نہ مانا تیسرا پتھر مارا عمرو نے
یہ بھی خالی دیا گیارہ بارہ پتھر اس صنم زیبا نے لگائے عمرو نے خالی دیے جب تو نیمچہ پکڑ کے نسیم دوڑی عمرو نے
پکار کر آواز دی مین قریب آتا ہون سر قدم اقدس پر جھکاتا ہون جان جائے مگر حوصلہ تو نکلے کہ بوس لیکر پردۂ
دنیا سے نہ جاؤن میرا حوصلہ تو نکل جائے نسیم نے للکارا او ساربان زادے دیکھ تیرا حوصلہ نکالے دیتی ہون
امیر بھی دیکھ رہے ہین کہ عمرو کے ہاتھ مین نہ نیمچہ ہی نہ سپر ہی کسندین تک پاس نہین رکھین سینہ سپر کیے ہوئے جاتا ہی

دیکھیے کیونکر بچتا ہی سرداروں نے عرض کی آقا آپنے کچھ عمرو کو سمجھا دیا ہی امیر فرماتے ہین کیا کہون مین نے تو بہت کچھ سمجھا دیا ہی جو اُسکے خیال مین رہے سب صاحب دیکھ رہے ہین وہی حرکات لغو ہو رہے ہین دیکھیے کیا ہو تمام سردار عیار نگران ہین مثل آئینہ حیران ہین ہر شخص کو یہی تردد ہی کہ عمرو کے پاس کوئی حربہ نہین دیکھیے کیونکر بچتا ہی سب سے زیادہ مہتر قران و برق تڑپ رہے ہین برق کہتا ہی ہاے اُستاد نے میرا کہنا نہ مانا نہین تو مین انکی شکل بنکر مقابلہ کرتا جھکائیان دیدے کے اُستانی کو عاجز کر دیتا مگر ہاے اُستاد غضب کر رہے ہین عمرو جھکا ہوا ہاتھ باندھے ہوے سامنے چلا آتا ہی یہی قول ہی کہ ای ملکۂ عالم مجھے قریب آنے دو محروم نہ رکھو ہاتھ میرے حائل ہون آپکا نیمچہ پڑے عاشق کا سر کٹے معشوق کو تکلیف نہ پہونچے سر جھکائے ہوے جیسے ہی قریب پہونچا اُس قتالۂ عالم نے نیمچہ مارا عمرو نے سر آگے کر دیا اُسکا نیمچہ پڑا سر کٹ کے گرا کوئی اِس سر سے آگاہ نہوا کہ کیا یہ معرکہ گذرا لاشہ زمین پر تڑپنے لگا اُدھر لشکر مین صاحبقران کے غل بلند ہوا ہر طرف سے ہاے عمرو کی صدا آتی تھی زمین تھراتی تھی قران و برق سر پیٹ رہے ہین اُسوقت نسیم کو اک جوش ہوا دل مین کہتی ہی ہاے مین نے کیا غضب کیا عاشق صادق کو مارا بیشک یہ میرے اوپر دل سے عاشق تھا مین نے ایسے عاشق کو مٹا دیا یہ کہکر جھجکی بے اختیار آواز دی ای عاشق صادق افسوس ہی کہ تو حسرت لیکر پردۂ دنیا سے گیا تیرا حوصلہ نہ نکلا افسوس ہی عدم کے جانے والے پلٹ نہین سکتے مین تیری روح کو شاد کرتی ہون جو دل مین حوصلہ ہو نکال لے حقیقت مین اب مجھکو معلوم ہوا کہ تو عاشق صادق تھا مین نے نیمچہ مارا جو محبت مین تو نے میری تکلیف گوارہ نہ کی مین سمجھی تھی کہ تو ختم ہو کر بچ جائیگا طمع خاطر ناظرین و الانتقام رہے کہ نیمچہ جو اسنے مارا تو سر کٹ کے زمین پر گرا لاشہ تڑپ رہا ہی سر بریدہ سے فوارہ خون کا نکل رہا ہی جیسے ہی نسیم جھکی وہ قطرات خون منہ پر پڑے ارے کہکے لڑکھڑائی دھم سے گر کر بیہوش ہوئی مردہ اُٹھا اور نعرہ ہوا نعرۂ عمرو

زان اُستاد عیاران عالم
سراپا دانش و عقل مجسم

بہر کشور بلاے جان کفار
عمرو آن شاہ عیاران عیار

بہ باغ دین زگلریش آب جاری
جہان سر سنگ و دستبر زلزاری

سب نے دیکھا وہ سر جو کٹ گیا تھا موم کا بنا ہوا تھا سر اصلی چھپا تھا اب سر اصلی ظاہر ہوا دوڑا بنے ہوے دھن کا پشتارہ لیکر بھاگے عیار بچیان جو دو سو کنیزین تھین نیچے کھینچکر دوڑ پڑین گلشن تیز رو جو سب کی افسر ہی اُسنے نعرہ کیا یارو یہ ساربان زادہ جانے نہ پائے غضب کا مکر کیا ملکہ کو دھوکا دیا جیسے ہی گلشن دوڑی چاہا عمرو پر جا پڑے عمرو تو بھاگ گیا قران بیچ مین آگیا گلشن نے حلقے کمند کے مارے قران نے ہاتھ گلے پر اپنے رکھ لیا حلقوں ہاے کمند گردن و کمر مین لیے اور کہا ای ملکۂ عالم مین تو تمھارا مشتاق تھا آرزوے دل کی کلی آرزو کی کھلی مگر ہاے افسوس کی بات ہی کہ اُستاد معشوق پر بچھڑا پائین شاگرد محروم رہین یہ کہکے گلشن کو گود مین اُٹھا لیا یاسمن بجھتی برق تڑپکر جا پڑا اجان جہان کیکر گود مین اُٹھا لیا لے بھاگا کسی نے گلعذار کو لیا کوئی شگوفہ پر آپڑا کسی نے غنچہ دہن کا بوسہ لیا کوئی شمشاد سے لپٹا کوئی صنوبر قد کا شیفتہ ہوا کوئی ماہ رخسار کا فریفتہ ہوا کنیزون پر لوٹ پڑ گئی تیز رفتار کھڑا دیکھ رہا ہی بیٹی کے فراق مین آنکھون سے آنسو جاری کنیزان ملکہ سب لٹ رہی ہین شاگردان عمرو ایک ایک پر دست انداز ہین اپنی اپنی عیاری پر سبکو ناز ہین پھر کے عرصے مین سب عیار بچیون کو گرفتار کر لیا صاحبقران تو نہال ہوگئے عیاری پر عمرو کی تعریفین کرتے ہوے فرماتے ہین یار دوستنے دیکھا ہمارے یار وفادار نے کیا کام کیا لشکر کو ساتھ لیکر خوشی خوشی پلٹے

عمرو نے بارگاہ حشمتائی مین آکر سامنے صاحبقران کے پشتارہ ڈالدیا کہا آثار و پھیلائیے مال بیرا دلو لیجئے امیر نے فرمایا کہ ذرا
نسیم کو ہشیار کرو نسیم کو ہشیار کیا عمرو نے فرمایا ای عنبری پری پیکر انصاف کر کہ تجھکو ہمارے یار وفادار نے کیونکر
گرفتار کیا ساٹھ برس گذرے ہین کہ خواجہ صدہا عیار طرار مکار جنکو اپنی عیاری کے دعوے تھے ان سبکو زیر کر چکے تھے
مگر آج کی عیاری کا ڈھنگ جملہ عیاریون سے نرالا تھا تجھکو بھی کچھ اعتبار ہوا مجھے ذہن مین آیا کہ انھون نے کیسی عیاری
کی نسیم قدمون پر صاحبقران کے گر پڑی کہا ای شہریار اصل یہ ہی کہ کبھی یہ عیاری نہ دیکھی تھی یہ تو سنی تھی حقیقت مین
کیا بات ہی عیاری نہین کرامات ہی کیا کمال کیا کہ سر کٹوایا کوئی اس سر سے آگاہ نہوا کیا کسی کی مجال ہی کہ خواجہ عمرو
کو کوئی گرفتار کر سکے ای شہریار کئی سو عیار شاہان جہان کہ مجھپر عاشق ہو کر آیا مگر میرے ہاتھ سے گرفتار ہوا مین نے
انکے سر کاٹے اور پھینکدیئے کسی کی یہ مجال نہ تھی کہ میری عیاری کا جواب دے مگر خواجہ نے مجھکو بہ عیاری گرفتار کیا مین
انکی عیاری کی معتقد ہون چاہین قتل کرین یا جان بخشی فرمائین مگر شکر کرتی ہون پیدا کرنے والے کا کہ ایسے کے ہاتھ سے
گرفتار ہوئی کہ جسکا شہنشاہ عیاران لقب ہی اب اطاعت نہ کرنا بڑا غضب ہی مین دل و جان سے اطاعت مذہب
کو سلام قبول کرتی ہون خواجہ کنیزون مین منسوب فرمائین اگر ارشاد فرمائین تو لشکر سالوس کو ایک ہفتے
کے اندر شادون ایک زندہ نہ رہے سالوس مردار خوار کو تخت سلطنت سے تختۂ تابوت پر پہونچاؤن عمرو نے
کہا ای شہنشاہ خوبی ای غنچۂ باغ محبوبی ہمارے مذہب مین عورت پر جہاد ساقط ہی پردہ پوشی ہمارا طریقہ ہی
تمکو لازم ہی کہ اب کلمہ پڑھو سالوس پر لعنت کرو انشاء اللہ اسکا بھی مثل ابلیس فیصلہ ہوجائیگا اسی شیطان
کے پاس یہ بھی جائیگا مہتر صاحب کی بھی خدمت کرونگا مگر ہمارے سردار جو تمنے قید کیے ہین کنیزین تمھارے ساتھ
کی چرا کے لے گئی ہین انکی کوئی تدبیر لازم ہی نسیم نے کہا وہی جو کنیزین یہان سے لے گئی ہین وہی سبکی سب
انکو لے بھی آئینگی یہ کہکے نسیم نے بخوشی کلمہ پڑھا صاحبقران کو بڑی خوشی ہوئی مہتر قران کا عقد گلشن کے
ساتھ ہوا برق نے یاسمن کو پسند کیا ان سب کے عقد امیر نے بساعت سعید و وقت حمید کے پڑھے مگر نسیم نے
شب کے وقت گلشن سے کہا وہ بصورت مبدل سات کنیزون کو ساتھ لیکر گئی اول ہی رات کو قیدخانے سے
سبکو لے آئی بوقت سحر خدمت صاحبقران نامور مین حاضر کیا امیر نے بڑا بھاری خلعت نسیم کو دیا خواجہ نے
شب کو ملکہ نسیم سے گوہر مراد حاصل کیا نسیم بخوشی لشکر صاحبقران مین رہنے لگی جن جن عیار بچیون کے شادی
ساتھ عیاران نامور کے ہوئی وہ عیش کرتے ہین مگر سالوس صبح کو دربار مین آکر بیٹھا تیز رفتار روتا ہوا آیا اسوقت
دربار ساحران غدار سے بھرا ہوا ہی ایک ایک ساحری عمدہ ہی تیز رفتار نے کہا یا خداوند مین تو لٹ گیا بیٹی سے
چھٹ گیا سنا ہی وہ گیسو بریدہ خوشی خوشی خدمت مین ساربان زادے کی حاضر ہی بلکہ اسنے دعوی کیا تھا کہ اگر حکم ہو
تو مین کنیزونکو لیکر عیاری کرون جن جن سردارون کو چرا کر لائی تھی رات کو کنیزین اسکی آن سبکو قید خانون سے
لیگئین غلام کو بڑا قلق ہی اگر انصاف غور ملے تو میرا حق ہی کہ جان اپنی شادون ساربان زادے کو گھس کر مارون
اس گیسو بریدہ کا سر کاٹ کر لاؤن سب عیار بچیون کو شادون مگر امیر نے عیاری کرنا اسکا قبول نہین فرمایا یہ سب
خبرین عیارون نے مجھکو پہونچائین کہ امیر نے فرمایا ہمارے مذہب حق مین جہاد عورتون پر ساقط ہی عورتون پردہ
لازم ہی حکم ناطق ملے کہ ساربان زادے کو گرفتار کرون سالوس نے کہا ای ساحران نامی و ای سرداران گرامی
اب تم سبکی کیا صلاح ہی میرے نزدیک اسی مین فلاح ہی کہ مسلمانون کے مٹانے کی تدبیر کیجائے بھیجون اب بار
وزیر نامدار کہ سب ساحرون مین زبردست ہی اپنے سحر پر اسکو بڑا دعوی ہی اپنے مقام سے اٹھا عرض کی یا خداوند

آپکے لشکر سے اور لشکر مسلمانان سے پانچ کوس کا فاصلہ ہے میرے نزدیک یہ بہتر ہے کہ راستہ مسلمانون پر بند کیا جائے تا بہ
قلعہ نہ آسکین ورنہ آخر مین اپنے اوپر قبول کرتا ہون کہ ایسا شعبدہ بناؤن اگر ہزار برس تک مسلمان قصد کرین
عمر بھر کوشش کرین تو ان مقامون سے نہ گذر سکین سالوس نے کہا اگر تمھاری یہ رائے ہے تو بہت مناسب ہے
وہ تدبیر کرو کہ اُنپر غالب ہون زندہ بچکر جانے نہ پاوین اُنکو شکست ہو ہم صورت فتح دیکھین جیجون نے عرض
کی غلام نے وہ تدبیر کی کہ مسلمانونکا راستہ بند ہو اتنے عرصے مین ہم آپ سب ملکر سحر تیار کرین ایک دن مین سب کو
مٹادین جب چار لاکھ جادوگر ایک مقام سے سحر کریگا تو زمین کے طبقے ہل جاینگے پھر مسلمان کیونکر امان پاینگے
حمزہ کی تدبیر بھی مین کرونگا یہ بھی خبر زبانی تیز رفتار کی معلوم ہوئی کہ حمزہ پر سحر تاثیر نہین کرتا خداے نادیدہ کے
نام کچھ ایسے اُسکو معلوم ہین کہ اُنکو ہر وقت ورد مین رکھتا ہے اسی وجہ سے سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا اُسکی بھی تدبیر
غلام کریگا اور اتنے عرصے مین سب صلاحین درست ہو جاینگی اُنکا زور گھٹاینگے اور اپنا سحر بڑھاینگے اسی حیلے
مین اُنپر غالب آئینگے اسی راے کو سب نے قبول کیا جیجون اُٹھا افلاک جادو کو حکم دیا دربند اول تیار کرو
میباف سے کہا تم دربند ثانی پر جاکے نشانی کرو مسواک سے کہا تم دریدہ دہن ہو تیسرا دربند تمکو ملا حکاک
کو چوتھا دربند سپرد کیا تمک پاشن سے کہا تم مزا سحر کا دکھاتا خفاش جادو چھٹے دربند پر مقرر ہوا ساتوان
دربند کہ جو مقام آخر ہے اُسکو جیجون نے قبول کیا جو جو جسنے شعبدہ بنایا ہے ان سبکا ذکر فرداً فرداً عرض کرونگا
یہ ساحران غدار اپنے اپنے مقام پر گئے اپنے اپنے سحر بنائے ایسے ایسے دربند قائم کیے کہ جنکا فتح ہونا کسی طرح
ممکن نہو مگر امیر اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما ہین نسیم کے مسلمان ہونیکی بڑی خوشی ہے کئی دن جشن رہا ایک کو کچھ
کی خبر نہ رہی چوتھے دن امیر جشن سے فارغ ہوکر بیرون بارگاہ تشریف لائے دیکھا ابر تیرہ و تار آسمان پر گھرا ہے ابر
کی تاریکی سے راستہ نہین معلوم ہوتا امیر نے عمرو کو بلایا کہا خواجہ دیکھو ساحرون نے راستہ بند کیا اب قلعہ نہین
معلوم ہوتا یہ ابر بڑے زور و شور سے حائل ہے جب راستہ نہ سوجھے گا عیار اور ہرکارہ کیونکر جائیگا عمرو یہ معاملہ
دیکھکر گھبرایا عرض کی اے شہریار جس طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ سالوس جنگ سے عاجز آیا اب اُسنے ساحرون کو
بھیجکر راستہ بند کرایا ہے مگر انشاء اللہ تدبیر ہوگی ہم آپکو ساتھ لیکر اس عجائب و غرائب پر چلینگے جب آپ اسم اعظم
پڑھینگے روشنی ہو جائیگی سحر دفع ہوگا انشاء اللہ کل سوار ہوجیے صاحبقران یہ باتین کر رہے ہین کہ اُس
اندھیرے سے نوبت نقارے کی آواز آئی سب دیکھنے لگے کہ ایک ساحر عجیب بشکل مہیب اک آہوے
وحشی پر سوار پچاس ہزار ساحر پشت پر اسباب سحر سے آراستہ رواروی کرتے ہوے اُسی تاریکی سے نکلے
سامنے لگے اُترنے مگر وہ ساحر جو سبکا افسر تھا اُسنے اپنے رہوار کو بڑھایا اک قرنا اُسکے ہاتھ مین تھی اپنی
صف سے آگے بڑھا سامنے لشکر اسلام کے کھڑا ہوا قرنا اُسکے ہاتھ مین ہے سامنے کھڑے ہوکر آواز دی یا امیر
ذرا سامنے آئیے تو احوال معلوم ہوا امیر نے اشقر بڑھایا لشکر سے چند قدم نکلے تھے کہ اُس ساحر نے قرنا کو پھونکا
اک صداے مہیب پیدا ہوئی کہ اہالیان لشکر اسلام کے دل ہلنے لگے عمرو لشکر سے الگ گلیم اوڑھے یہ معاملہ کھڑا
دیکھ رہا ہے کہ اُس قرنا سے اک طائر پیدا ہوا اُڑتا ہوا قریب سر صاحبقران کے آیا گرد سر کے پھرنے لگا سات
چرخ مارے پھر وہ طائر بھاگا اُس ساحر نے اک شیشہ جھولی سے نکالا مگر شیشہ نہایت صاف و شفاف تھا
اُس شیشے کا منھ کھولکر آواز دی طائر زفیل مار کر شیشے مین اُتر آیا بہرام نے امیر سے پوچھا کیون شہریار مزاج کیسا ہے
امیر نے فرمایا دلکو انتشار ہے خود بخود دل گھبراتا ہے یہی دل چاہتا ہے کہ طرف صحرا کے نکل جاؤن بہرام نے عرض کی

اسم اعظم تو یاد کیجیے امیر نے سوچا زبان مین لکنت تھی مزاج کی عجب کیفیت تھی ہر چند سوچا مگر اسم اعظم یاد نہ آیا تب امیر نے فرمایا اسم اعظم بند ہوگیا اس ساحر نے لشکر اُسی مقام پر چھوڑا شیشے کو لیکر آہو کو مہمیز کیا طرف صحرا کے نکل گیا نظر مردم سے غائب ہوا یہ لشکر ساحران اُسی مقام پر اُتر پڑا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ ہمارے مقابلے مین آئے ہین تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ صحرا سے پھر گرد اڑی ایک پہلوان زنجیر سے کمر بندھی ہوئی پشت گینڈے پر سوار ساتھ ہزار ملازم پشت پر بڑے کروفر سے آگے پہونچا لشکر ساحرون کو پشت پر کیا آپ آگے بڑھکر اترا ایک بارگاہ استادہ ہوئی اُسمین داخل ہوا معرکہ یہ ہی کہ افلاک اسکا بھائی مہتاب کہ اس مہتاب کو مہتاب سحر بند کہتے ہین اسنے افلاک کے سامنے دعوی کیا ہی کہ مین اسم اعظم حمزہ بند کرون اور عفریت صحرائی پہلوان زبردست کہ جسکا آج زور و طاقت مین عدیل و نظیر نہین ہی یہ جاکر حمزہ سے لڑیگا مشکین باندھکر لائیگا لشکر کی تدبیر اور بھی رنگ سے ہوجائیگی یہ صلاح پوری ہوئی مہتاب سحر بند اسم اعظم بند کرکے گیا عفریت مقابلے مین آیا بارگاہ مین اپنی داخل ہوا امیر رنجیدہ کبیدہ اسم اعظم بند دل دردمند سردارون سے فرمارہے ہین ای برادرو ہر وقت سب ہوشیار رہنا میرا اسم اعظم بند ہوا کیا تعجب ہی کہ اور کچھ فکر کرے معلوم ہوا فلک بر سر گردش ہی ہمارے مٹانے کی کوشش ہی سردار بھی سب رنجیدہ کبیدہ بیٹھے ہین عمرو بھی سرنگون حیران ہی کہ اسم اعظم کیونکر بند ہوا اب کیونکر رہائی ہوگی وہ ساحر طرف صحرا کے چلا گیا نہین معلوم کہان جاکر مخفی ہوا کہان جاکر تلاش کرون اس تک کیونکر جاؤن یہ ذکر تھا کہ صداے طبل جنگ بیدرنگ گوش اقدس صاحبقران مین پہونچی صاحبقران نے سر اٹھاکر فرمایا خواجہ دریافت تو کرو یہ طبل جنگی کیسا بجا ہی عمرو نے عرض کی ہرکارے گئے ہین خبر لیکر آیا چاہتے ہین یہ ذکر تھا کہ ہرکارے آکر پہونچے ہاتھ اٹھاکر دعائے ثناے بادشاہی بجالائے شعر

که تا سبزه روئیده باشد بباغ
گل سرخ تابد چو روشن چراغ
نگین سعادت بنام تو باد
همه کام عالم بکام تو باد

شہریار عالم کی عمر دراز ہو دشمن کو سوز گداز ہو عفریت پہلوان جو مقابلے مین آیا ہی اسنے طبل جنگی بجوادیا کل سرکار سے مقابلہ کریگا صاحبقران نے فرمایا خواجہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے خواجہ اٹھے نقارخانۂ سکندری مین آئے طبل سکندریہ چوب پڑی اشعار

چو بر طبل اسکندر آمد دوال
زناہید تاریخ کرد این سوال
جہان را مگر روز آخر رسید
سرافیل صور قیامت دمید
بگفتا که این طبل اسکندر است
که زاو از او گوش گردون کر است

سبکو معلوم ہوا کہ کل عفریت سے مقابلہ ہی آلات حرب و ضرب درست ہونے لگے سوار و پیدل چاک و چست ہونے لگے دونون لشکرون مین تیاریان رہین جب کہ کوتوال شب یعنے ماہتاب گشت عالم کرکے داخل قلعہ مغرب ہوا اور شہنشاہ اقلیم فلک چہارم یعنے آفتاب عالمتاب فوج شعاع و ضیا کو لیکے تخت چرخ زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا غل ہوا کہ سحر ہوگئی تو سحر ہوگئی عفریت صحرا نشین سب لشکر کو ہمراہ لیکر بڑے دھوم سے میدان مین آیا یہ عہدۂ سپہ سالاری بحکم آمد آمد لشکر صاحبقران کی ہوئی تمام سرداران نامی و پہلوانان گرامی ہمراہ رکاب سعادت انتساب عمرو رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے پشت پر سرخیل وفاداران مقبل وفادار ایک جانب بہرام نامدار ایک جانب عبد الجبار حلبی و عبد القہار حلبی و کرتیس سپہر گردان و نعمان بن منظر و منظر شامی و عامر شاہ رودباری و سیف ذوالیدین و طوق حران گرد و ابو المعجن کرد دونون بھائی علمداران لشکر اسلام ایک بھائی لشکر کے علم اژدہا پیکر کو کاندھے پر لیے ہوئے چھتیس سنقے کھلے ہوئے خواجہ بزرجمہر پہنچے

اس علم کو اس ترکیب سے بنایا ہی کہ جب شگفتے کھلتے ہین شگونون مین ہوا بھرتی ہی صدا ے یا صاحبقران آتی ہی
اس جاہ و حشم سے صاحبقران اعظم وارد میدان کارزار ہوے کا فرآمد صاحبقران دیکھکر حیران ہوگئے
امیر چالیس قدم آگے بڑھکے برتبۂ صاحبقرانی ٹھہرے صفین درست ہونے لگین نقیب نکلے کو یون کے
رنگے گوری گوری صورتین گنگنا گنگنا کے یہ اشعار پڑھنے لگے نظم

نشنید از غرور چہ گویم نصیب را	گل گل شگفتہ شد دلم از ذوق لالہ اش	گفتم نسیمے ز درد دل امشب حبیب را
بلبل گرفتہ خو بقفس از نسیم باغ	آن سو مرو بشور میاور غریب را	ازمن ہزار عشق رسد عندلیب را
پوشیدہ دار روے ملائک فریب را	واقف خیال قابض ارواح نیکنند	تاب نظارۂ تو کجا آرد آدمی
		خو کردگان درد محبت طبیب را

تمام بہادر جھومنے لگے غو بلند ہوا عفریت مغرور عقل و فراست سے دور گینڈے کو بڑھا کر میدان مین آیا
سلح شوری دکھانے لگا جب خوب عرق عرق ہوا دونون کیسرون سے یون پسینہ ٹپکا جیسے دو کالی گھٹائین
برستی ہین گینڈے کو رو کا لشکر اسلام کو بنگاہ حیرت دیکھنے لگا دیکھا ایک ایک بہادر از تیغ میل تا تیغ موزہ
غرق دریاے آہن شعر چنان مرد خود را آہن گرفت ٭ کہ مژگان او شکل سوزن گرفت ٭ پکار کر آواز دی ای
فرقۂ خدا پرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو مجھسے نکلکر مقابلہ کرے شعر گران ہر کہ را بار سر بر تن است ٭ چہ سیم
علاجش بدست من ست ٭ مگر صاحبقران کے سوا اور کسی کو نہین چاہتا امیر نے خواجہ سے کہکر میدان کو
قرق کرایا سبکو معلوم ہوگیا کہ صاحبقران میدان مین جاینگے سب سردار پیدل ہوکر قریب رکاب آئے
ہر ایک کا یہ قول تھا کہ ہم میدان مین جائین امیر نے سبکو روکا ایک ایک سے بغلگیر ہوکے دوبارہ پشت
مرکب پر سوار ہوے شعر چو شیرے کہ گیرد برآہو کمین ٭ بہ جست از زمین و برآمد بزین ٭ پشت مرکب پر
بیٹری جمائے ہوے نیزہ ہاتھ مین جرأت بات بات مین مرکب کو اڑایا گھوڑا گدھریان کرتا ہوا سامنے
عفریت کے پہونچا عفریت نے جو جمال جہان آراے صاحبقران کو دیکھا دنگ ہوگیا جھک جھک کے
سلام کرنے لگا پوچھا آپکا نام نامی و اسم گرامی کیا ہی کیا آپ میرے مقابلے کو آئے ہین مین یہ سمجھا ہون کہ
آپ اصلاح کے واسطے آئے ہین امیر نے فرمایا تو نے جسکو بلایا وہی تیرے مقابلے مین آیا عفریت نے کہا ای
حمزہ مین حیران ہون کہ آپ میرے مقابلے مین گئے اگر تلوار رکھدون تو آپ کی کلائیان ٹوٹ جائین بڑے
بڑے بڑے پہلوان مارے میرے نام کے جھنڈے گڑے ہین اگر میرا قدم درمیان مین نہو تا شیران صحرا و
نہنگان دریا دن دہاڑے آکر کھا جاتے بندگان خدا امان نہ پاتے امیر نے فرمایا کیون غرور کی باتین کرتا ہی
نہو تجھکو زیبندہ نہین غرور خاص واسطے پروردگار کے زیبندہ و سزاوار ہی انسان کی کیا حقیقت ایک
قطرۂ نجس سے پیدائش اُسکا غرور کرنا سراسر حماقت ہی اگر وہ رحیم و کریم حکیم و علیم غرور رکھے تو زیبندہ ہی
تو اُسکا ایک گندہ بندہ ہی بیت مراورا رسد کبر یا و منی ٭ کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی ٭ کسکی مجال ہی کہ ذات
اقدس الٰہی کو پہچانے اُسکا دامن قدرت دراز ہی ہر قدرت مین اُسکے راز ہی بہ فصاحت و بلاغت جواہر نے
تقریر کی عفریت دنگ ہوگیا جمال جہان آرا کو بہ حیرت دیکھ رہا ہی کبھی کہتا ہی یا امیر آپ مجھسے مقابلہ کیجیے
امیر نے فرمایا اب یہ باتین واہیات موقوف کر زبان نیزہ و شمشیر سے کام لے اُسنے نیزہ اُٹھایا امیر پر مارا
امیر کے نیزے کو نیزے کی سنان پر روکا عفریت سے نیزہ چلنے لگا دو گھڑی کامل نیزہ چلا ایک مقام پر پھر
نے نیزے کو گانٹھکر جھپٹر امارا نیزہ ہاتھ سے اُس مغرور کے نکل گیا نیزہ بھرا آب خجالت مین غرق ہوا اب غرور

فرق ہوا غصے میں قبضے پر ہاتھ ڈالا آواز دی او حمزہ تو نے غضب کیا دو دریا ے لشکر دیکھ رہے ہیں نیزے کو میرے
ہوا ئی گیا اب زندہ نچھوڑونگا یہ تلوار اگر پہاڑ پر ماروں تا بہ بیخ کاٹوں پہاڑ کو جڑ سے اکھیڑوں رستم سامنے آئے
تو زال بناؤں سہراب کو قتل کروں یہ کہکر ہاتھ تلوار کا مارا تیغہ لنگردار جوان جاقت دار امیر نے بازو بچا کر کلائی
پر ہاتھ ڈالدیا اُسنے گریبان میں ہاتھ ڈالا امیر عفریت لپٹے ہوئے زمین پر آئے کشتی بصد درشتی ہونے لگی عفریت
اپنی جان لڑا رہا ہی اب صاحبقران نے وہ وہ پیچ باندھے کہ عفریت دنگ ہو رہا ہی اپنی جان سے تنگ ہو کر
دل سے کہتا ہی کیونکر جان بچیگی کوئی تدبیر نہ چلی لڑتے لڑتے چار پہر دن تمام ہوا آفتاب بارنگ زرد لرزان
و ترسان آشیانہ مغرب میں جا کر چھپا و شاہ زنگبار با فوج ثوابت و سیارگان سپہر نیل گون فلک پر جلوہ فرما
ہوا عفریت امیر کو ٹوک کر کھڑا ہوا ہر چند کہ بہت خستہ ہو رہا ہی مگر ضبط کر کے کہا یا صاحبقران آپ مجھسے کو
لڑے دن واسطے لڑائی کے شب واسطے آرام کے اب جا کر آرام فرمائیے کل پھر مقابلہ کیجئے امیر نے فرمایا ای عفریت
میرا یہ دستور نہیں یا تو مجھکو زیر کریگا یا میں تیری مشکیں باندھکر بچھاڑونگا ہر چند عفریت نے کہا امیر نے نہ مانا پھر کشتی
ہونے لگی دونوں لشکروں سے روشنی آئی تمام میدان نورانی و منور ہوا دونوں جوان اسیطرح لڑ رہے ہیں چار پہر رات
کشتی ہوئی اُدھر فوج ثوابت و سیارگان نے لشکر شعاع و ضیا سے شکست کھائی شاہ انجم سپاہ بحال تباہ زنداں خانہ
مغرب میں داخل ہوا اور شاہ زریں آفتاب بصد رعب و داب چرخ نیلی پر آیا احوال روشن ہو گیا کہ عفریت
اُلجھ اُلجھ کے لڑ رہا ہی صاحبقران نے جی چھوڑ دیے ہیں دل سے کہتا ہی جان بچے تو پھر اسکے مقابلے میں کبھی نہ آؤنگا
کیونکر اپنی جان بچاؤں پہر دن رہے کشاکش کے زور ہونے لگے صاحبقران عفریت کو ریلکر لے دوڑے
چالیس قدم بہا کر لیگئے دیا دونوں گھٹنے اُس کافر کے آشنا ے زمیں ہوے چاہا کہ لنگر قائم کرے امیر نے کمر زنجیر میں ہاتھ ڈالکر

نعرہ شیرانہ کیا نعرۂ امیر

یکے نعرہ زد آن کہ خلقش بدر	کہ سیمرغ لرزید در کوہ قاف	بیکے نعرہ زد بہر منزل مصاف
		کہ آہن دل را دریدہ جگر

زمین کانپی امیر نے عفریت کو اٹھا لیا سر سے بلند کیا زمین پر دے مارا چاروں شانے
چت گرا امیر نے چھاتی پر چڑھ کے مشکیں باندھیں خواجہ کے حوالے کیا عمرو نے حباب مار کر بیہوش کیا نشتارہ بادرعد
لا کے بہرام کے سپرد کیا بہرام نے مسلسل کر کے قید خانے میں رکھا امیر نے دوسرے دن دربار میں بلا کر سمجھا اس مغرور
نے کہا میں مسلمان نہونگا خواہ قتل کیجیے خواہ چھوڑ دیجیے میں خداوند سالوس کو برحق جانتا ہوں جاگتی جوت کا خداوند
ہی بندوں پر بڑا مہربان رہتا ہی امیر کو افسوس ہوا بہرام سے کہا اسکو قید کرو پھر سمجھایا جائیگا انشاءاللہ راہ پر آ
جائیگا عفریت کو قید خانے میں قید کیا دوسرے دن امیر نے دیکھا وہی ساحر جو اسم اعظم بند کر لیگیا تھا آسمان
سے اُترتا ہوا آیا کنارے پر لشکر کے کھڑے ہو کر وہی قرنا جو اُسکے ہاتھ میں تھی اُسکو بجانے لگا جوں جوں اسکی
صدا بلند ہوتی تھی اہل اسلام نابینا ہونے لگے پھر تھوڑے عرصے میں اسقدر قرنا کو پھونکا کہ تمام لشکر نابینا ہو گیا
عمرو تو گلیم اوڑھکر بھاگا اک گوشے میں کھڑے ہو کر یہ سب معرکہ دیکھا صاحبقران بسبب حرز ہیکل کے
محفوظ رہے اور سب نابینا ہو گئے اُس ساحر نے اپنے لشکر کو آواز دی پچاس ہزار ساحر کمر میں باندھکر لشکر
اسلام پر آ گرے اُن اندھوں کو قتل کرنے لگے امیر نے جو ہنگامہ دیکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام لشکر نابینا ہو گیا
عمرو جو بھاگا تھا اک نخل کے سایے میں آکر ٹھہرا اُس بیقراری میں واسطے صاحبقران کے رونے لگا مگر امیر
نے جو یہ معرکہ دیکھا ساحروں پر جا پڑے بسبب حرز ہیکل کے لڑنے لگے جس ساحر پر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے
ہوئے امیر تو ساحروں سے لڑ رہے ہیں مگر ماہتاب ہر مرتبہ قرنا کو پھونکتا ہی کہ صاحبقران بھی نابینا ہو جائیں

صاحبقران ساحرون سے لڑ رہے ہین کئی سو ساحرون کو مارا اگرچہ وہ ساحرونکا نہین رکتا ماہتاب پیسحر کے
زور مین کھڑا ہوا سحر کر رہا ہے عفریت نے جو دیکھا کہ میرے نگہبان اندھے ہو گئے ٹٹول رہے ہین اس بیحیا نے
قید توڑ ڈالی ایک جمعدار کی تلوار اٹھا لی اندھون کو یہ بیحیا قتل کرنے لگا وہ نابینا ٹٹولتے ہین یہ پشت پر سے
ہاتھ تلوار کا مار دیتا ہے ان نابیناؤن کے سر کٹ کے گرتے ہین ایک طرف سے ناموس کے رونے کی آواز آئی یہ لپٹ کے
اس بیحیا نے دیکھا دروازے پر کہاریان چوبداریان نابینا سر پیٹ رہی ہین کبھی ناموس شاہنشاہی کے
رونے کی آواز آتی ہے جو اس بیحیا نے آواز مستورات کی سنی یہ بیحیا اسی جانب تلوار کھینچے چلا سپاہی جو راہ مین
موجود تھے مگر نابینا ہو گئے ہین وہ لوگ جانتے ہین کہ ہم طرف ناموس کے اسکو نہ جانے دین مگر وہی ٹٹول کے
روکتے ہین یہ نامرد کترا کے نکل جاتا ہے یہانتک کہ قریب در دولت کے پہونچا کیترون کو جو آواز مرد کی معلوم ہوئی
وہ بھی رونے لگین یہ طور رہے کہ خواجہ اک تخت کے نیچے کھڑے ہین مگر اس بیقراری ہین اک فغان نکالے جا رہے
ہین حال حسرت پر اپنے لشکر کے بیتاب و بیقرار ہو رہے ہین کبھی روتے ہین کبھی دور سے حال لشکر دیکھتے ہین
کہ مہتاب جادو قرنا بجا رہا ہے سحر بھی کرتا ہے مگر حیران ہے کہ کیا سبب ہے صاحبقران پر سحر تاثیر نہین کرتا ہے
ہر چند سحر کرتا ہے مگر صاحبقران کی شمشیر زنی موقوف نہین ہوتی شیرانہ و نہنگانہ لڑ رہے ہین جسکو ہاتھ مارا اسکے دو
ٹکڑے کیے حرز ہیکل کو جنبش ہے صدا نعرۂ عفریت کی بھی آئی طریق سے معلوم ہوا کہ اس عہد شکن نے قید توڑ ڈالی
مصروف جنگ و جدل ہے آواز کے طریقے سے معلوم ہوا کہ طرف خیمۂ ناموس کے جاتا ہے بڑی کد و کاوش کر رہے
ہین کہ یہ کیا غضب ہوا اپنے کو اس بیحیا تک پہونچاؤن ناموس کو اسکے ظلم سے بچاؤن کہ ایسا نہو خدانخواستہ
خیمۂ ناموس مین گھس جائے بڑا ستم یہ ہے کہ آواز قرنا کان مین عورتون کے بھی پہونچی ہے وہ بھی نابینا ہو گئی ہین
کف افسوس مل رہی ہین کیا ستم ہوگا اگر وہ نامرد قریب ان دست و پا شکستون کے پہونچا وہان کون ہے
قلعہ فو الامان حصار مین جو ناموس ہین وہان زبیدۂ شیرگیر دختر با توقیر و ملکہ گردیہ بانو والدۂ ماجدۂ شاہزادہ
بدیع الزمان موجود ہین وہ شیرنیان ایسی ہین کہ اسکو چیر کر پھینکدین یہ جتنے ناموس دست و پا شکستہ مبتلائے
زندان بلا ہین انہین سے کون ایسا ہے کہ اس بیحیا سے مقابلہ کرے ای معبود حقیقی مین وہان تک پہونچ جاؤن
ان بیبیون کو اس آفت سے بچاؤن کیونکر وہان تک جاؤن اسطرح صاحبقران رسان لڑ رہے ہین کہ زبان
شمشیر سے الامان کی آواز آتی ہے زمین تھراتی ہے عفریت در بارگاہ ناموس پہ بیخوف لڑ رہا ہے یہی خیال ہے کہ ان
عورات کو قبضے مین کرون قضائے کار عفریت لڑتا ہوا بخیطر پچھلی ڈیوڑھی پر سامنے لال پری کے پہونچ گیا
ہر مرتبہ ارادہ کرتا ہے کہ اندر گھس جاؤن کنیزین کہاریان چوبداریان ہر چند کہ نابینا ہین مگر خیر خواہ دولت
ہین صف باندھکر کھڑی ہو گئی ہین ایک نے ایک کا ہاتھ تھام لیا شانے سے شانہ ملا ہوا سینے سپر کر دیے ہین
بیحیا کلمات سخت بھی کہتا ہے اسی فکر مین ہے کہ انکو مار کر نکلجاؤن اسوقت نقابدار زرین پوش جسکے سر پر
باز سفید سایہ فگن رہتا ہے صحرا مین شکار کھیل رہا تھا کہ ایک آہو پر گھوڑا اٹھایا وہ ہرن کنارے پر لشکر کے
پہونچا غلغلہ آدمیونکا سنکر چوکڑی بھولا نقاب دار نے تیر مارا آہو گرا نقابدار نے گھوڑے سے کود کر آہو کو
بھر بانی پہونچایا کہ کان مین صدائے گریہ و زاری بار بار با استغیثا کی پہونچی عیار نقابدار کہ مثل بہزاد کے ساتھ
پہونچا ہے پلٹ کر اس سے فرمایا دیکھو تو یہ کیا سحر کیا ہے عورتون کے بھی رونے کی آواز آتی ہے عیار جھپٹ کے گیا مثل
یک نظر واپس آیا عرض کی ای شہریار غضب ہوا اسم اعظم صاحبقران کا بند ہو گیا ماہتاب جادو نے سحر کیے

سبکو نابینا کیا ہی لشکر ساحران لیکر لشکر صاحبقران پر آپڑا ہی سوار و پیدل نابینا ہین سبکو بہ راحت قتل کر رہا ہی
دوسری یہ آفت ہی کہ عفریت صحرا نشین نامی پہلوان صاحبقران نے کل اُسکو زیر کیا مگر وہ مسلمان نہین ہوا
اُسنے جو سبکو نابینا دیکھا قید توڑ ڈالی نگہبانون کو مارکے تا بہ بارگاہ ناموس پہونچا ہی چاہتا ہی پردہ دری کرین
خیمہ مین ناموس کے گھس جاؤن یہ سُنکر نقاب دار کانپنے لگا مرکب سے جستی اُسی مقام پر چھوڑا پیدل چلا چھپا ہوا
اُس مقام پر آیا جہان عفریت صحرا نشین لڑ رہا ہی دور سے آواز دی او نامرد مردان عالم کے پاپوش کی گرد
خبردار آگے نہ بڑھنا جیسا صاحبقران نے تیرے ساتھ کیا اُسکا بدلہ پایا جب مسلمان نہوا انکا قتل کر ڈالتے
مگر وہ محترم و محتشم خلق مجسم ہین یہی باعث تھا خیال مین آیا ہوگا کہ ایسے بہادر کو قتل نہ کرون اُسیکا عوض ملا
اب آگے نہ بڑھنا عفریت نے پلٹکر اُس نقابدار کو دیکھا ہر چند کہ نقاب چہرہ بینظیر پر ہی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ
ماہتابان لکا ابر مین پنہان ہی خود زرین سر پر زرہ سونے چاندی کی کڑیون کی پہنے ہوئے آستین چڑھا ہوا
نابیناؤنکو بچاتا ہوا سامنے اس ملعون کے پہونچا نقابدار بہادر نے نہ سپر پہ نظر کی نہ تیغ ہلالی پر توجہ کی
سامنے جیسے ہی پہونچے اُسنے تلوار کا وار کیا بیخوف و خطر اُس شیر نر نے بازو کو بچاکر بایان ہاتھ کلائی پر ڈالدیا
ایک جھٹکا مارا کہ تلوار اُسکے قبضے سے نکل گئی نقابدار نے ایک طمانچہ مارا اسم اعظم بھی پکار کر پڑھا جسکے کان مین
صدا پہونچی وہ بینا ہوا عورات نے پردے سے دیکھا کہ ایک طمانچے مین عفریت زمین پر گرا نقابدار نے بیخوف و خطر
چھاتی پر چڑھکر مشکین باندھین در دولت ناموس شہنشاہی سے اس نامرد کو کھینچتا ہوا قریب خیمہ رندا نخانہ لایا
کھڑے ہوکر اسم اعظم پڑھا سب نگہبان بینا ہوگئے کہا او صاحبو یہ ملعون بڑا مکار ہی تمہارا گنہگار ہی اسکو اپنے
قبضے مین کرو قید آہن پہناؤ مین جاکر صاحبقران کے شریک ہون آقا تمہارے یکہ و تنہا لڑ رہے ہین پچاس ہزار
ساحرون سے معرکے پڑ رہے ہین ہر چند کہ مین گیا اور میری شراکت کیا مگر کسیقدر تو انکین تسکین ہو جائیگی عیار
جا کر مرکب نقابدار کا لایا عفریت کو قید کراکے پشت مرکب پر سوار ہوئے شعر جو غیر یکہ گیرد بر آہوئین ❊
جست از زمین و بر آمد بہ زمین ❊ باز سفید سرا قدس پر سایہ فگن جس مقام پر امیر لڑ رہے ہین وہان پر نقابدار
پہونچا نعرہ کیا منم نقابدار زرین پوش حاکم بحر و بر صاحبقران نامور امیر نے پلٹ کر دیکھا کہ نقابدار بہادر
آستین رومال کیے ہوئے صف ساحران کو درہم و برہم کرتا ہوا آتا ہی سمت دست راست صاحبقران کے آکے
شمشیر زنی کرنے لگا صاحبقران نے فرمایا ای نقابدار بہادر آج بڑے وقت پر آگے تمنے شراکت کی ہم بہت ممنون
و مشکور ہوئے نقابدار نے عرض کی میری کیا مجال ہی کہ آپکی شراکت کر سکون اسوقت قضا و قدر نے مجھکو
یہان پہونچایا لشکر الگ جنگل مین ہی ایک آہو کے تعاقب مین آیا وہ قریب لشکر آکر شکار ہوا مین نے یہ ہنگامہ
سنکر عیار کو روانہ کیا عیار نے عجب خبر وحشت اثر سنائی کہ عفریت نامے پہلوان قید توڑ کر قریب خیمہ ناموس
پہونچا چاہتا ہی ناموس شاہنشاہی مین گھس جاؤن نیاز مند آپکا وہان پہونچا اُسکو قید کرکے زیر کرایا اب
خدمت عالی مین آیا صاحبقران بہت خوش ہوئے فرمایا ای نقابدار بہادر آج تمنے ایسا احسان کیا ناموس
کو بچانا وہان تک لڑتے ہوئے جانا کیا کہون اگر تم وہ شی مانگتے ہو جسکا دینا ناممکن ہی بخدا اگر اس احسان کے
بدلے مین سر مانگتے تو حاضر کرتا نقابدار نے کہا اسکا خیال نہ فرمایئے اگر خدا نے مجھکو صاحبقران بنایا ہی تو
تو بانے بھی پہونچ جائینگے اُسکا نام مسبب الاسباب ہی یہ کہکے اسم اعظم بہ آواز بلند پڑھنے لگا جون جون یہ
اسم اعظم پڑھتے ہین سرداران نابینا بینا ہوتے جاتے ہین صاحبقران نے الفاظ کو سنا بخوبی ظاہر ہوا کہ

محترم و محتشم صاحب اسم اعظم ہی جو سردار بینا ہوا تلوار پکڑ کے لڑنے لگا ہر چند کہ صدائے قرنا بلند ہی ماہتاب جادو
چمک چمک کے سحر کر رہا ہی دم سنگباری کا بھر رہا ہی جسطرف سحر کیا پرے کے پرے بیکار کر دیے مگر دو باز سفید
جو سر پر نقابدار کے سایہ فگن ہی جو سوار پیدل کہین گرا اُسکو اپنے عکس مین لیا سایہ ڈال دیا منقار ماردی جسپر
منقار لگائی وہ ساحر جلکر خاک ہوا ساحر کا قصہ پاک ہوا عیار نقابدار زیر تشتم مرکب چھپا ہوا پشتی بانی کر رہا ہی
جو ساحر پشت پر آیا اُسے خنجر مار دیا کسی کے حلقے ہائے کمند مارے کسیکو حباب مار دیا ہزارہا بندگان خدا
بینا ہو کر لڑنے لگے عیار نقابدار نے دیکھا سحر ساحر کا مہلت نہین دیتا اگر آواز اسم اعظم سے دس بینا ہوئے
پھر آواز قرنا سے نابینا ہو گئے یہ بھی صاحبقران سے پوچھا حضور اسنے اسم اعظم بند کر دیا ہی صاحبقران
نے سر ہلا دیا عیار طرار زیر تشتم مرکب سے جدا ہوا صورت بدلکے طرف ماہتاب جادو کے چلا ماہتاب جادو
ایک نخل کے نیچے کھڑا ہوا قرنا بجا رہا ہی اُسکی آواز نے سوار و پیدل کو پریشان کر دیا ہی لاشہ ہائے
مسلمانان سے میدان کو بھر دیا ہی عیار بصورت مبدل یعنے ایک ساحر کی صورت بنکر قریب ماہتاب
کے آیا ماہتاب کبھی قرنا بجاتا ہی کبھی جھولی سے ماش کے دانے نکال کے طرف سوار و پیدل کے پھینکتا ہی
اُن ماش کے دانون کی یہ تاثیر ہوتی ہی کسی پہ برف گرتی ہی کسی پہ پانی برستا ہی کسی کے اوپر شعلۂ آتش
گرا جلکر خاک ہوا کئی ہزار بندگان خدا کو مار چکا ہی جوش مین سحر کر رہا ہی کہ ایک خدمتگار پہونچا اُسنے کہا ای
شہنشاہ ساحران آپنے خوب سحر کیا مگر یہ نقابدار کون ہی کسی بڑے گرو کا مونڈا ہوا ہی آپ کے سحر کو یہ
باطل کرتا ہی یہ طائر جو آسمان پر اڑتا ہی اسنے بہت سے ساحر جلا دیے کبھی منقار مار دیتا ہی کبھی پرونکا سایہ کرتا ہی
اسکی تیزی نے بڑی خرابی کی ہی اس طائر کو ماریے اس طائر کو دیکھکر ہوش اُڑتے ہین جسطرف اُڑا ہوا جاتا ہی
قیامت برپا کرتا ہی خدمتگار نے جو اسطرح مہتاب جادو سے کہا مہتاب نے پلٹ کر دیکھا خیال مین آیا خدمتگار
خیر خواہ ہی طائر کے مارنے کے لیے کہتا ہی اک کارد جھولی سے نکالی اسپر اسنے اسم سحر پڑھا خدمتگار برابر کھڑا ہی
جیسے ہی اُسنے کارد پھینکی عیار نے حلقے کمند کے گلے مین مہتاب جادو کے ڈالدیے ارے کھینچے بیٹھا عیار نے خنجر مارا
ماہتاب کا شکم چاک قصہ پاک جھولی مین شیشۂ اسم اعظم تھا پتھر مار کر اسکو بھی توڑ ڈالا مہتاب کا مرنا اندھیرا ہو گیا
سنگباری برفباری ہونے لگی آواز آئی کشتی مرا نام مین مہتاب جادو وہ دوب جو روشنی ہوئی سب بینا ہوئے
اہالیان لشکر اسلام نے ساحرون کو گھیر لیا تلوار چلنے لگی ساحر اپنے افسر کے مرنیکی آواز سنکر بدحواس ہو گئے
کل ساحران غدار طائران وحشی بنکر بھاگنے لگے مگر سحر کرتے ہوئے جاتے ہین باز سفید انپر جا پڑتا ہی جسکو پکڑ لیا
گردن دبادی پنجون سے ٹانگین پکڑ کے چیر ڈالتا ہی طائرون کو بھاگنے نہین دیتا آخر الامر الامان کر کے
سب ساحر بھاگ گئے کچھ مارے گئے کچھ گرفتار ہوئے کچھ اسی جوش مین جھیل مین جا کر گرے چاہتے تھے جان بچائین
کنوین مین گرین مگر باز سفید کا سامنا ہو عیار نے بھی تیر اندازی کی کوئی تیر خطا نہ کرتا تھا جسکے لگتا تو وہ سینہ پر پڑا
مہرۂ پشت کو توڑکر پار گذر جاتا تھوڑے ہی عرصے مین لڑائی فتح ہوئی صاحبقران زمان فتح و فیروزی بیٹھے دیکھا
سامنے سے نقابدار زرین پوش بصد جوش و خروش خون کی چھینٹین جسم پر کچھ سے خون ٹپکتا ہوا جیسے کوئی
ہولی کھیل کر نکلتا ہی صاحبقران کو جھککر مبارکباد دی عرض کی یہ فتح حضور کو مبارک ہو صاحبقران نے
فرمایا آجکی لڑائی تمھاری کوشش سے فتح ہوئی ماشاء اللہ کیا کار نمایان کیا ہی نقابدار نے عرض کی اب مین رخصت
ہوتا ہون صاحبقران نے فرمایا دو چار زخم جو تمھارے جسم پر پہونچے ہین مجھکو بہت شاق ہوا نقابدار نے

عرض کی یہ خدمتگزاری عین سعادت ہی حضور کی شوکت وجلالت ہی باتین کرتے ہوئے صاحبقران نقابدار کو خیمہ مین لائے مقام صدر بہ جگہ دی باتین ہونے لگین زخم دوزی کرائی پٹیان مرہم کی جسم پر چڑھائین نقابدار شکریہ ادا کرتا ہی اب نگہبانان زندانخانہ نے بھی آکر شکریہ ادا کیا نقابدار کہتا جاتا ہی یہ بھی کوئی بات ہی ہم نے یہ اپنی آنکھ سے دیکھین کہ ناموس شاہنشاہی پہ یہ جفا ہی اور خدمتگزاری نہ کرین ہرمرتبہ نقابدار زیر لب یہی عرض کرتا ہی کہ اسکا ذکر نہ کیجیے میری کیا مجال ہی کہ آپپر احسان کرون وقت پر آگیا شریک جنگ ہوگیا مگر امیدوار ہون کہ اپنے نیازمند کو محروم نہ فرمائیے بانے عنایت کیجیے امیر نے فرمایا ای نقابدار بہادر بانہاے صاحبقرانی سر کے ساتھ ہین جو میری پشت زمین سے لگائیگا وہ بانے صاحبقرانی کے پائیگا ای نقابدار مین پردۂ قاف گیا کچھ قبرین وہان پائین قبر سہراب یل پر پہونچا فاتحہ پڑھا غنودگی ہوئی وہ شیر بیشۂ جرأت یکتاز میدان جلالت خواب مین آیا گلے پر اُسکے خنجر رستم کا نشان تھا نہایت حیران و پریشان تھا عرض کی ای شہریار آپ پردۂ قاف جاتے ہین دیوزادونسے مقابلہ پڑیگا نیچہ میرا موجود ہی لیتے جائیے دیوکشی مین کام آئیگا گرشاسپ نے سپرد کی مگر رستم جو خواب مین آئے فرمانے لگے یا صاحبقران مین مردہ ہون مین کیا حاضر کرون مگر آپکے حقمین دعا کرتا ہون کمان جو میری قبر پر رکھی ہی سوامن کا تیر اسمین جوڑتا تھا یہ تیر دل سنگ کو توڑتا تھا یہ کمان آپسے اٹھ نہ سکیگی آپکے کس کام کی ہی پڑی رہنے دیجیے ای نقابدار بہادر مجھپر کہنا رستم کا بہت شاق ہوا بیدار ہو کر وہ کمان گران اٹھائی چونکہ اُسوقت نہایت غصہ تھا کمان اٹھالی بعنایت پروردگار کمان توڑ کر قبر رستم پر چڑھادی اور یہ کلمہ کہا کہ ای رستم اسی کھنچی ہوئی کمان پر یہ غرور تھا تمھاری لیاقت سے بہت دور تھا یہ کہکے مین نے فاتحہ پڑھا پھر غنودگی ہوئی پھر رستم خواب مین آئے مگر عذر کرتے ہوئے یا صاحبقران زمان معاف فرمائیے میرے منھ سے کلمۂ ناجائز نکلا آپ مؤید من اللہ ہین بسم اللہ آپ پردۂ قاف تشریف لیجائیے خدا آپکو مظفر ومنصور فرمائے مگر مین نے دیو سفید کو مارا تھا چالیس من سونیکی خلخال اُسکے پانون مین تھی سکو مین نے قریب درۂ کوہ کے دفن کر دیا ہی وہ آپکی خدمتمین حاضر کرتا ہون غازیون کو تقسیم فرمائیے گا مین نے جواب دیا اب تو مین پردۂ قاف جاتا ہون بقول بعض ظریفان کہ غازی تھان پہ پہنا رہے ہین دیکھیے تُسنے کب مجھسے ملاقات ہوای نقابدار رستم بہت بہت عذر کرتے رہے مین وہان سے رخصت ہوا ان مصیبتون سے یہ بانے پائے ہین کچھ اشیا کوہ سراندیپ پر ملے کب ہوسکتا ہی کہ بے زیر کیے کوئی مجھسے یہ بانے لے مگر مین موجود ہون میرے آپکے امتحان ہوجائے نقابدار نے کہا مین ہمیشہ سے عرض کرتا ہون کہ مجھسے اور حضور سے مقابلہ نہو اور کسی طور سے امتحان ہوجاے امیر نے فرمایا مجھے کسی پر بھروسہ نہین ہی ای نقابدار مین اسوقت بھی موجود ہون جسطرح آپ کے مزاج مین آئے اُسطرح امتحان کر لیجیے اگر مین غالب آؤن آپکو رونق بارگاہ بناؤن اگر آپ غالب آئین بانہاے صاحبقرانی لیجیے مین کسی گوشۂ عافیت مین جاکر بقیہ عمر بسر کرون اوّل تو مین نے یہ سنا ہی جناب اشرف انبیا مبعوث ہوئے قریش نہایت دشمن ہین چاہتے ہین نور خدا کو مٹائین بتون کی آبرو بڑھائین مین جاکر خدمت مین مصروف ہون شرف آخرت حاصل کرون دنیا کے امورات دیکھ چکے اب تو یہ کیفیت ہی رباعی

خم آگیا قد مین ابرو کی صورت | سب لگ گئے عضو گیسو کی صورت | غم کھایا جوانی کا یہانتک و رت

سب گر گئے دانت [illegible] کی ہوئی | مصنف صاحب نے بھی کیا خوب رباعی فرمائی ہی رباعی موافق مضمون مقام ہذا

[illegible] تو مجھے عیش اٹھانے کے لیے | آیا تھا شباب رنگ لانے کے لیے | دونون ہوے ای قمر یہ رخصت ہمسے

پری آئی ہی ساتھ جانے کے لیے	

نقابدار رونے لگا کہا ای شہریار برلے خدا ایسے کلمات زبان معجز بیان
سے نہ ارشاد فرمایئے میرا کلیجہ ٹکڑے ہوتا ہی خدا آپکو سلامت رکھے آپ فراش راہ دین اسلام ہین مین تو اب
رخصت ہوتا ہون یہ کہکر نقابدار اٹھا صاحبقران کے ہاتھ چومے گرد پھرا پشت مرکب پر سوار ہوا عیار کو
اپنے ساتھ لیکر طرف صحرا کے روانہ ہوا ناظرین کو یاد ہوگا کہ حقیر نے تحریر کیا ہی کہ خواجہ عمرو حال بربادی
لشکر اسلام دیکھکر فی بجا بجا کے دعائین مانگ رہے ہین بعد عرصۂ دراز ایک بلندی پر چڑھکر دیکھا کہ لشکر اسلام
فتحیاب ہوا جب صورت عیش دیکھی سجدۂ شکر پروردگار کیا مگر خواجہ عمرو حیران کہ یہ جو راہ مین ابر چھایا
ہوا ہی شکر ہی کہ مہتاب تو مارا گیا مگر تاریکی کا کچھ ضرر نہوا کیونکر راستہ کھلیگا اس سوچ مین تھا کہ کان مین
آواز آئی خواجہ سلامت اسطرف تشریف لایئے اب یہ اور حیران گلیم اوڑھلی بردہ کرکے آواز دی یہ پیر غلام
حاضر ہی آپ کون صاحب ہین نام نامی ارشاد فرمایئے تو اپنے کو ظاہر کرون ورنہ کسی غار مین جا کر چھپون
مین تو سالوس کا معتقد ہون خداوند لقا کا یار ہون بچپن مین ایک خطا ہوگئی قدرت نے مجھکو جلاد ساحران
بنا دیا خود ساحرون کو مارتے ہین مجھے ناحق بدنام کیا اگر وہ ملک الموت کو حکم نہ دین مین کیونکر قتل کرسکتا
ہون آواز آئی باتین نہ بنایئے ایسا نہو کوئی درانداز چلا آئے تو جان بچنا مشکل ہوگی شکر ہی کہ اسوقت
سناٹا ہی مین خاص آپکی گرفتاری کو آئی تھی مگر آپ بڑے صاحب نصیب ہین آپکی ذ نے مجھکو بیقرار کردیا
خانۂ دل غم والم سے بھر دیا خواجہ حیران سامنے درۂ کوہ کے آئے دیکھا ایک نازنین مہ جبین نہایت حسین

سرو قد خورشید خد بقول شاعر نظم	جہان راستی چاہیے راستی	کجی جس جگہ چاہیے وان کجی
تبسم حیا ناز شوخی غرور	ہر اک اپنے موقع سے وقت خو	زلفین عنبرین عارض انور پر پڑی

لہرا رہی ہین صاف ظاہر ہی کہ چشمۂ خورشید مین مار سیاہ کا گذر ہوا خال ہندو چشم جادو غنچہ دہن سیم تن
رشک چمن گلبدن خال سیاہ چہرۂ انور پر خال خال ہین اگرچہ ہین تو باعث ترقی حسن وجمال ہین صراحی
سا گلو سینے پر ابھار معلوم ہوتا ہی دو سنانین قلب عاشق کو توڑ کر پار گذر جائینگی یا حباب دریائے حسن
کہون ابروے خمدار کھنچی ہوئی تلوار اشارے تیر دلدوز جگر پرسوز عاشق کو نشانہ بنائین اس کمان کا تیر کبھی
خطا نہین کرتا چلا چلا کے عاشق مرتا ہی کبک رفتار شیرین گفتار زنار پستان موے میان بلکہ کمر چست ارادہ
درست عمرو حیران جمال محو دیدار ہوا مگر پیشانی پر ایک ٹیکہ سیندور کا مانگ مین بھی سیندور کی یہ سیدھی
لکیر ہی یا پردۂ ظلمات مین شفق کا دھوکا ہوتا ہی بقول شاعر شعر نہین ہی مانگ مین سیندور کی یہ سیدھی لکیر
سیپر پہ رکھی ہی قاتل نے خون بھری شمشیر ✤ دیگر جو ٹیکا صندل کا ہی جبین پر تو پاس ابرو کے خال بھی ہے ✤
سپہر خوبی یہ بدر بھی ہی سہیل بھی ہی ہلال بھی ہی ✤ خواجہ جمال عدیم المثال کو اس نازنین کے دیکھکر حیران
ہوگئے گلیم سر سے اتاری سامنے اس مہ جبین کے آئے اسنے کہا خواجہ اصل کیفیت یہ ہی کہ خداوند سالوس کا
وزیر اعظم جیحون جادو اسنے سالوس کو یہ صلاح دی کہ نسیم سحر نگاہ مسلمان ہوگئی اسدن بڑا تردد ہوا
سارے شہر مین ہنگامہ تھا جیحون نے سحر کرکے ہفت دربند سحر کے تیار کرائے ہین کہ آپکو اور صاحبقران
کو راستہ نملے نکلنے تک نہ آسکین میرا نام ملکہ یاسمن گلگون پوش ہی جب باپ نے محل مین آکر یہ سب
سانحہ بیان کیا کہ ساحت جادوگرون نے سات دربند بنائے ہین دربند آخر پر جہان آپ تاریکی دیکھتے ہین
لکۂ ابر چھایا ہوا ہی اسکا مالک اخلاط جادو اسی کے سحر نے یہ اندھیرا ڈال رکھا ہی یہ ہنگامے اسی کی

رائے بھی جو ماہتاب جادو نے اگر اسم اعظم بند کیا عفریت صحرائی مقابلے مین آیا شکر ہی آپ کے خدا کا مین
آپکی تلاش مین نکلی تھی نسیم سحر نگاہ کے ساتھ مین نے پرورش پائی ہی ساتھ کھیل کے بڑی ہوئی ہون جب
مین نے یہ خبر سُنی کہ اُسکو آپ گرفتار کرکے لے گئے اور ماہتاب نے اسم اعظم بند کرلیا عفریت صحرانشین مقابلے
مین گیا ہی باپ سے کہکے آئی کہ مین ساربان زادے کو پکڑے لاتی ہون مگر آپکا گانا سنکر عاشق ہوئی ہون
دلمین محبت اسلام بیٹھ گئی اب آپسے عرض کرتی ہون کہ صدہا ساحر آپکی تلاش مین نکلا ہی ہر ایک کو ناگوار ہی
کہ نسیم کو آپ پکڑکے لے گئے بڑے بڑے شاہ اُسکے خواہان وصل تھے مگر آجتک اُسنے کسی کو قبول نہین کیا
ہین برائے گرفتاری آئی تھی دام مین علم موسیقی کے پھنسی اب آپکی خیر خواہ ہون شکر ہی کہ اسم اعظم امیر حمزہ کا
نکل گیا عفریت پھر قید ہوا باہین پر صحرا کے ایک باغ ویران ہی افلاک جادو نے اُسی مقام پر قیام کیا ہی
وہ باغی وہین رہتا ہی ہر وقت سحر کی تیاری مین مصروف ہی دفع ہونا تاریکی کا اُسکے قتل پر موقوف ہی اگر
آپ نے اُسکو مارا در بند اوّل فتح ہوا مین بھی وقتاً فوقتاً مدد کو آؤنگی راز دنیاز بتاؤنگی مگر اب زیادہ ٹھہرنا
میرا مناسب نہین یاسمن گلگون پوش سمجھا کر خواجہ کو مثل ستارہ سحری چمکی نظرون سے غائب ہوئی مگر
خواجہ ہائے وائے کرتے رہگئے ولولہ جنون کلیجہ خون آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے لشکر مین آئے
صاحبقران بارگاہ مین جلوہ فرما ہین عمرو سامنے آیا جھک کر سلام کیا امیر نے دیکھا خواجہ اُداس عالم
یاس رنگ رو متغیر سرد متحیر ہونٹ خشک آنکھون مین تری حواس مین ابتری امیر نے فرمایا ای خواجہ خیر تو ہی
آج مین تمکو بہت پریشان پاتا ہون عمرو نے کہا خدا آپکو سلامت رکھے پروردگار عالم نے اپنا فضل کیا
کہ ماہتاب جادو مارا گیا اسم اعظم کھلا مگر ای شہریار سات در بند سحر کے درست ہوئے ہین اب آپکو
افلاک جادو کی فکر کرنا واجب و لازم ہی امیر نے فرمایا تمہارے ہوش و حواس مین خلل معلوم ہوتا ہی
رنگ رو متغیر ہی عمرو نے کہا اِسکی کیا کیفیت عرض کرون

نظم

عاشق بیچارہ گہ غافل گہے فرزانہ است
آرزو در دل گرہ گردد پئے دنیا و دین
قطرۂ این بادہ گہ مینا گہے پیمانہ است
عشق ہستی سوز آخر پا بہ معشوقی کشد
تا گرفتاری تو شد گہ گنج و گہ ویرانہ است

بی بصانع می رسم از ہر چہ آید در نظر
در رہِ سالک گہے دا ست گاہی [illegible]
گاہ باشد سادہ لوح و گاہ گردد [illegible]
عاشقِ ثابت قدم گہ شمع و گہ پروانہ است

در خیالش دل گہی جان و گہی جانانہ است
خانۂ چشم گہے مسجد گہے بتخانہ است
مستی و مخموریم بست و کشادِ خاطر است
خاطر عارف گہے آئینہ گاہے شانہ است
حالِ دل ہر دم دگرگون است از امید و بیم

اسطرح جب عمرو نے یہ اشعار پڑھے کہ صاحبقران نے فرمایا کیا پھر کہین
عاشق ہوئے تمہاری باتون سے یہی معلوم ہوتا ہی عمرو نے کہا آپ کے حل مشکل کے واسطے کسی پر عاشق بھی
ہوتا ہون کسی کا معشوق بھی بنتا ہون اب سردست یہ فکر ہی کہ یہ تاریکی جو چھائی ہی راستہ نہین سوجھتا ہی
سات در بند تیار ہوگئے ہر در بند پر ساحر زبردست بادۂ سحر و ساحری سے مست یہ تاریکی سحر افلاک جادو
سے ہی آپ سے عرض کرنے آیا تھا اُسی کی فکر مین جاتا ہون یہ بھی واضح رہے کہ ایک معین و مددگار ملگیا ہی
اُسی نے رہبری کی یہ نشان بتلایا اگر خدا نے بخیر وہان تک پہونچایا سر لیکر آتا ہون یا جان دینے جاتا ہون
ای آقائے نامدار عجب طرح کی مشکل ہی کہ اُدھر والے ہمارے لشکر مین آتے ہین ہم اُنکے قلعے تک نہین جا
سکتے اس ضمن مین یہ سب تدبیر ہوگئی عیار بھی اُسکا تیز رفتار کمند انداز میری فکر مین ہی امیر نے فرمایا خواجہ
حقیقت مین تمہارے ہاتھ سے کار نمایان ہوئے عیاری کو تمہارے لطف سے زیر کیا سب ساحرون کو تمسے دعویٰ ہی

بڑے بڑے شاہان نامی اُسپر عاشق تھے تمھارے ساتھ شادی ہوگئی تمھارے شاگردون نے مجھسے کہا تھا کہ
صدہا ساحر اُستاد کی تلاش مین نکلے ہین تم اب دوچار روز مین نہ جاؤ بارگاہ مین میرے پاس بیٹھو جو کچھ خدا کو
منظور ہوگا وہ ہوگا عمرو نے عرض کی خدا آپ کو سلامت رکھے میرا جانا ضرور ہی برق فرنگی نے جو یہ حال سنا
تو پھر اپنے مقام سے اُٹھا کہ کیون اُستاد افلاک جادو کہان رہتا ہی عمرو کے مُنھ سے نکل گیا اسی صحرا مین
ایک باغ ویران ہی اُسی مین بیٹھا ہی سحر بنایا کرتا ہی برق نے کہا مین سمجھ گیا یہ کہکے پیچھے ہٹا عمرو نے کہا ارے
بھورے کہان جاتا ہی اگر مین جانتا کہ تو بیٹھا ہی تو کبھی ذکر نہ کرتا عیاری تو تو کیا کریگا تجھے عمر بھر عیاری نہ آئیگی
مگر اُسے ہوشیار کردیگا برق نے کہا اُستاد مین وہان نہین جاؤنگا تڑپتا ہوا باہر نکلا خواجہ عمرو پکارا کیے
برق نے جواب بھی نہ دیا یہ تو سُن ہی چکا تھا طرف صحرا کے چلا چاہتا ہی جاتے ہی سرکات لون جستہ وخیز کرتا ہوا
صحرا سے سبزہ زار سے گذر کر قریب درۂ کوہ کے پہونچا دیکھا باغ کا دروازہ کھلا ہی کچھ خدمتگار باہر آتے ہین
برق اک جھاڑی مین چھپکر بیٹھا ایک خدمتگار کسی کام کو جاتا تھا برق نے اُسکا پیچھا کیا اک مقام پر جاکر آواز دی
بھائی خدمتگار صاحب کہان جاتے ہو غریبون کی بھی اک بات سُن لو خدمتگار نے پلٹ کر دیکھا اک مرد سپاہی صورت
بے خلاکت ظاہری میلی سی پشت پر ایک سپر کہ جسکی سیاہی تک اُڑ گئی ہی بجاے گل بنا کے بان بندھا ہی تین پھول
گر گئے ایک پھول وہ بھی مرجھایا ہوا تلوار نیام مین جسکی نوک گر گئی میلا نکلا ہوا ایک پھٹا دوپٹہ کمر مین بندھا ہوا
ٹھوکر کرتے چلے آتے ہین خدمتگار نے پوچھا میان سپاہی صاحب کیا کہتے ہو بھائی صاحب کسکے نوکر ہو خدمتگار
نے کہا بھائی کیا کہین میان افلاک جادو مصاحب خداوند پیلے دربند پر حاکم ہین آسمان سحر کا بنایا ہی مسلمانون نے
راستہ بند کیا ہی ہم لوگ بھی اسی باغ ویران مین رہتے ہین گھر جانا نہین ملتا جورو کے دیکھنے کو ترستے ہین بچے
وہان بلک رہے ہین برق نے باتون مین لگا کر خدمتگار کو بیہوش کیا اسکو تو کنارے ڈالدیا کپڑے اُسکے
اُتار کے آپ پہنے اُسکی شکل بنکر طرف باغ کے چلا مگر دل مین یہ خیال ای برق بہت جلدی کی جسکی شکل بنے اُسکا
نام نہین معلوم ہی یہی سوچتا ہوا در باغ پر آیا ایک نے پکارا بھائی خدابخش کہان گئے تھے جب برق نہ بولا
اُسنے آکر کاندھے پر ہاتھ رکھکر کہا آج کیا ماجرا ہی بات نہین کرتے ہو جواب بھی نہین دیتے ہو اب برق کو یقین
ہوا کہ ہمارا نام خدابخش ہی یہ سوچتا ہوا اندر آیا دیکھا اک باغ ویران روش بڑی شکست شاخین دست
تمنا پتون کا پتہ نہین اکثر درخت گر پڑے ہین جا بجا ویرانہ معلوم ہوتا ہی مگر سامنے بارہ دری مین روشنی ہی برق
نے ایک سے پوچھا شہنشاہ ہمارے بارہ دری مین تشریف رکھتے ہین اُسنے کہا بھائی آج تو معرکۂ عظیم پڑا تھا آفتاب
غروب ہوے ایک نقابدار نے آکر مارا ماہتاب کا ستارہ گردش مین آیا ورنہ اُسنے لشکر اسلام کا خاتمہ کردیا تھا
خبر جو ہمارے آقا افلاک جادو کو پہونچی سحر تیار کر رہے ہین سب رفیق بھی حاضر ہین اُنکا ارادہ ہی کہ کل
مین ایسا سحر کرون کہ مسلمان اپنی جان سے بیزار ہون سر ٹکرا ٹکرا کے مرین برق فرنگی ہان ہان کرتا ہوا
بارہ دری مین آیا دیکھا افلاک جادو مسند پر بیٹھا ہی آگے اسباب سحر رکھا ہی اسماے سحر پڑھ رہا ہی دو پتلیان
سنہری دست راست و دست چپ کو بیٹھی ہین کچھ باتین بھی کر رہی ہین برق سامنے آکر کھڑا ہوا فکر مین ہی
کہ پانی وغیرہ مانگین تو مین افلاک جادو کو مارون افلاک جادو نے سر اُٹھا کر کہا ارے پانی لاؤ آبدار چلا
برق نے اُسکا پیچھا کیا دیکھا خدمتگار صراحی و گلاس لیے آتا ہی برق نے آواز دی بھائی جلد لاؤ شہنشاہ خفا
ہوتے ہین سحر تیار کرنے مین حرج ہوتا ہی آج صبح تک ایسا سحر تیار ہوگا کہ مسلمان آپ ہی مین لڑین بھائی کو بھائی قتل کرے

باپ کو بیٹا مارے یہ کہکے گلاس و صراحی اُس سے لے لی حاضر حاضر کہتا ہوا دوڑا آبدار تو باہر گیا برق گلاس و صراحی
لیے ہوے اندر پہونچا بہ تعجیل تمام گلاس کو پانی سے مملو کیا خداوند حاضر ہی کہکے جھکا افلاک جادو نے ہاتھ بڑھایا
کہ پانی لیکر پیون دست راست والی پتلی ہنسی افلاک جادو نے کہا کیون ملکۂ عالم بیوقت ہنسی کی کیا وجہ ہے
پتلی نے کہا مجھے ہنسی اسپر آئی کہ کیا نگوڑے کا دیدہ دلیر ہی اپنی آبرو کا بھی خیال نہ کیا مثل مشہور ہی کہ قطرے
کا چوکا اگر گھڑے ڈھلکا دے تو کیا ہوتا ہی برق فرنگی آگیا پانی نہ پیجیے گا ورنہ پناہ پانی مشکل ہوگی یہ نگوڑا بڑا
گستاخ ہی سینہ سپر کیے کھڑا ہی افلاک جادو یہ سنتے ہی حرف برق فرنگی کے پلٹا کہا ارے تو کون ہی برق نے
دیکھا پہچانا گیا نیمچہ کھینچکے جا پڑا نعرہ کیا نعرۂ برق شعر نغم برق رفتار و خنجر گذار ہم تیغ لیکن گران بہ ہزار ہا افلاک کے
نیمچہ مارا افلاک خم ہوا پہلو مین عہلیل جادو بیٹھا تھا اسکو خنجر مار دیا شکم اسکا چاک ہوا اُسکے مرتے ہی اندھیرا ہوا
برق کود کے نکل گیا افلاک نے غل مچا کر کہا ارے یارو تم سب دیکھتے ہو عہلیل کو قتل کرکے نکل گیا ابھی یہین ہوگا
کچھ خادم خدمتگار دوڑے لینا لینا کہتے ہوے چلے برق فرنگی جا کر اک غار مین چھپ رہا نہ کھو رہا ہی کہ کئی خادم
صحرا مین دوڑے دوڑے پھر رہے ہین ایک سے ایک یہی کہتا ہی کہ حقیقت مین برق فرنگی اسم با مسمے ہی جب
اُسنے دیکھا کہ افلاک جادو کو پانی نہ پلا سکا عہلیل جادو کو مار کر نکل گیا یارو یہ وہ عیار ہین جو ساحران ہوشربا
سے لڑے افراسیاب جادو ایسے ساحر زبردست سے لڑے آخر کو طلسم فتح کیا اب وہ کاہیکو ملیگا قضاے کار
خواجہ عمرو ایک گنوار کی شکل بنے ہوے بڑا سا لٹھ کاندھے پر دھرے ہوے اُسپر لوہا جڑا ہوا دھوتی بھی
باندھے ہوے دیکھا چند ساحر دوڑے دوڑے پھر رہے ہین عمرو نے پکار کر ایک سے پوچھا گسیان تم کسے
ڈھونڈھ رہے ہو خدمتگار نے کہا ٹھاکر صاحب برق عیار آیا تھا ایک جادوگر کو مار کے نکل گیا ہم اُسی کو
ڈھونڈھ رہے ہین دل مین کہتا ہی عمرو اس بھورے نے وہی کیا جو مجھے خوف تھا مزاج مین کمبخت کے
جلدی ہی مگر شکر ہی کہ پکڑا نہین گیا خدمتگارون سے کہا یہان کہان ڈھونڈھتے ہو ہمارے گانون مین جاکر
چھپا ہی مین نے بھی دیکھا ایک لنگر بہت تیز بھاگا ہوا دھنوا پاسی کے گھر مین جا کر چھپا ہی مین نے کھیت کے
دیکھنے کو اُسکو بھیجا تھا اگر مین جانتا کہ میان افلاک جادو کا چور ہی تو مین اُسے پکڑ لیتا تم لوگ گانون مین
جاؤ جہان ببول کے پیڑ ہین برائی گذھیا کا ہار نہین وہ دھنوا پاسی کا گھر ہی سیدھے چلے جانا جاتے ہی پکڑ لینا
خدمتگار تو اُسطرف گئے خواجہ عمرو اُسی گنوار کی شکل بنے ہوے ٹہلتے ہوے در باغ پر آگئے چند صاحب بھی
نگہبانی بیٹھے ہین برق فرنگی کا یہ بھی ذکر کر رہے ہین عمرو سنتا ہوا اندر باغ کے آیا نگہبانون نے کہا ٹھاکر صاحب
کہان چلے عمرو نے کہا صاحب ہمنے سنا ہی کہ ہمارے میان افلاک صاحب اس باغ مین آکر بسے ہین ہمارے
خداوند ہین ہم بھی اُنکے خیرخواہ ہین برق فرنگی ہمارے گانون مین جاکر چھپا ہی ہرچند کہ خدمتگار گئے ہین مگر
اُسکو دم دیکر نکلجائیگا خود مالک چلین تو ہم گرفتار کرا دین نگہبان خاموش ہوے خواجہ اندر آئے باغ ویران
کی قطع دیکھتے ہوے بارہ دری مین پہونچے افلاک کو جھک کر سلام کیا افلاک نے پوچھا کیون ٹھاکر صاحب
اسوقت آنیکا کیا باعث ہوا کہا گسیان ذرا اُٹھیے کچھ حال عرض کرینگے آپکا دشمن ہمارے گانون مین چھپا ہی
آپ ذرا چلکر کھڑے ہو جائیے ہم گرفتار کر دین خدمتگار وہ ڈھونڈھا کرینگے برق فرنگی کو نہ پائینگے افلاک سب اسباب
وہین چھوڑ کر اُٹھ کھڑا ہوا کہا ٹھاکر صاحب تمکو دولت دنیا سے مالامال کر دونگا اسوقت اُس عیار نے ایسی تیزی
کی کہ مین نے تو کون کہا اُسنے نیمچہ مارا مین تو بچا چاہتا تھا کہ سحر کرون اُسنے عہلیل کو خنجر مار دیا عہلیل بیچارہ مارا گیا اگر ہوت

اسکو گرفتار کیا سنتا ہون عمرو کا شاگرد رشید ہی عمرو کا بازو ٹوٹ جائیگا مین نے وہ تدبیر کی ہی کہ صبح کو مسلمانون
مین تلوار چلیگی اور چند صورتین ہین وہ تدبیرین کر رہا ہون مراد تو خاص یہ ہی کہ یہ قوم سب غارت ہو گیا
غضب کیا خداوند البنیین کو مارا متر زو درفنت ایسا عیار یون حقیر ہو کر مارا گیا یہان بھی ہنگامہ برپا ہی عمرو
ہان ہان کرتا ہوا افلاک کو اپنے ہمراہ لیچلا اور ساحرون نے قصد کیا افلاک نے کہا کیا ضرورت ہی مین اکیلا انکو لونگا
دوسری پتلی بول اٹھی ای افلاک کہان جاتے ہو بیکار دوڑے دوڑے پھرنا تم افسر اعلیٰ ہو ہم تمھارے نگہبان
ہین ہمارا دل دھڑکتا ہی عمرو تو صحن باغ مین دمبدم آتا ہی میان افلاک صاحب جلد آئیے وہان پتلی نے جو کہا
افلاک کھٹکا بارہ دری سے کود کر یہ کہکے چلا کہ ہم سمجھ لینگے پتلی نے کئی بار منع کیا افلاک کھٹک تو ضرور گیا مگر
گنوار کے ساتھ چلا اب جو خواجہ باہر لیکر اسکو نکلے دیکھا تیور پر بل چڑھے ہوئے ہین ہر مرتبہ بنگاہ غور عمرو کو
دیکھتا ہی یہ بھی کہا کہ ٹھاکر صاحب تمنے بڑی مہربانی کی کہ رات کو یہانتک آئے عمرو نے کہا جلد چلیے ایسا نہو وہ
نکلجائے افلاک آگے بڑھا عمرو چلا جاتا ہی مین نکلجاؤن تیور اسکے دیکھکر پریشانی ہوئی دل مین خیال ہی کہ اسکے
دل مین شک پڑگیا خدا خیر کرے افلاک نے دیکھا گنوار آگے بڑھا جاتا ہی پکار کر کہا ٹھاکر صاحب ٹھہر جاؤ ہم بھی تو
تمھارے ہی ساتھ چلتے ہین عمرو نے کہا گسیان مین آگے بڑھون بن پڑے تو اسکو پکڑ لون افلاک نے دیکھا یہ
نکلجائیگا ایک ماش کا دانہ پھینکا عمرو جھپٹ کے چلا تھا کہ منھ کے بل گرا پکار کر آواز دی گسیان یہ کیا آپنے
مجھپر سحر کیون کیا افلاک نے کہا ہمکو کنیز سامری نے منع کیا تھا دل مین میرے شک آگیا ہی مین تیرا امتحان
کرلون آزردہ نہونا یہ کہکے ایک دستک دی برق چمک کر گنوار پر گری رنگ و روغن اڑ گیا صورت اصلی ظاہر
ہوئی افلاک نیمچہ کھینچکر دوڑا کہ او ساربان زادے مین نے پہچانا میرے سحر نے مجھکو خبر دی تھی تم ہی لوگون کے
خوف سے یہان اس باغ ویران مین آکر بیٹھا یہان بھی پیچھا نہ چھوڑا یہ کہتا ہوا تلوار کھینچی ہوئی عمرو نے دیکھا کہ
موت قریب آگئی گھبرا کے طرف آسمان کے دیکھا عرض کی کہ ای معبود حقیقی میرے تیرے وعدہ ہو چکا ہی کہ جبتک
تین مرتبہ اس بری چیز کا خیال نہ کرون نہ گرے مین نے تو ابھی تک ذہن مین خیال بھی نہین کیا پھر کیون ملک الموت
دکھلائی دیتا ہی ای معبود مہلت دے اس ظالم کے ہاتھ سے بچائے عمرو بلک بلک کے دعا کر رہا ہی افلاک خنجر
پکڑے ہوئے آتا ہی کہ قریب پہونچکر سر کاٹ لون اسکو مارا گویا حمزہ کو قتل کیا کہ پشت سے آواز آئی ای شہنشاہ
کیا کہنا مین بھی اسی جستجو مین نکلا تھا خداوند سالوس کی قدرت کے نثار ہون وہ کیا بیٹھے بیٹھے تقدیر گڑھتے ہین کہ
اپنی حد سے بڑھتے ہین بیٹھے بیٹھے فرمایا اثر بخیری ساون آیا مجذوب کی بڑ کا مزہ کلام حماقت انجام قدرت سے
نکلتا ہی مین سمجھ گیا دشمن گرفتار ہوا میرے بھائی کو اسنے مارا ہی مین اسکو قتل کرون دل ٹھنڈا ہو متر زو درفت
ایسے تھے کہ اس ظالم نے انکو عاجز کر دیا آخر سنا ہی کہ تشہیر کرایا افلاک نے پلٹ کر دیکھا تیز رفتار کمند انداز آتا ہی
عیار خداوند چست و چالاک ہاتون مین بیباک خنجر کھینچے ہوئے افلاک خوش ہو گیا کہا ای شاطر قدرت حقیقت مین
خداوند کو ہر وقت خیال ہی کیا شوکت و جلال ہی دس کوس سے بیٹھے بیٹھے تبلا دیا انھین کے واسطے یہ بات ہی بھلا
مقدمات قدرت مین کون دخل دے سکتا ہی نہین معلوم فقیر کیا ڈالتا ہی کیا نکالتا ہی ای تیز رفتار کیا قصد ہے
تیز رفتار نے کہا ای شہریار آپ کے سحر کی دھوم ہی کیا بہ بنا یا اسطرف عیاران اسلام نہین جا سکتے اور تو سب
محل مین مگر تم کامل و اکمل ہو افلاک پھول گیا تیز رفتار نے کہا ایک ہاتھ اس ساربان زادے کا تو لگاؤ
تڑپا کے راہی ملک عدم کرونگا نمک مرچ اسکے زخمون پر چھڑکونگا یہ کہتا ہوا قریب آیا ہاتھون کو چوما اور گرد پھر کہا

ای شہنشاہ ساحران قدرت بھی تمہاری تعریفین کرتے ہین آج صبح کو فرمایا کہ ساربان زادہ ہاتھ سے افلاک کے بڑا جائیگا
اور مسلمان تباہ ہو جائینگے وہی آگے آنکھوں سے دیکھا آپ ہی کے ہاتھ سے ساربان زادے کی قضا ہی یہ کہکے الگ ہوا کہا
دیکھیے وہ ابر تیرۂ و تار اٹھا خود خداوند تشریف لاتے ہین افلاک پلٹا جیسے ہی بیٹا تیز رفتار نقلی نے حلقے کمند کے گردن
مین ڈالدیے ارے کہکے افلاک پلٹا برق نے حباب مارا اور نعرہ کیا نعرۂ برق منم برق رفتار و خنجر گذار پہ منم کیہ لیکن گردن
بہ ہزار ہا پلیٹ کر خنجر مارا افلاک کا شکم چاک تھا پک اندھیرا ہو گیا عمرو نے رہائی پائی ساحران افلاک دوڑے یہ جو آواز دی
کشتی مرا نام سن افلاک جادو بود عمرو نے کہا ای برق بھاگ برق افلاک کی انگوٹھیان اتارنے لگا عمرو نے پائجامہ کھینچ لیا مگر
سمنکال جادو کہ افلاک کا مصاحب قدیم ہی بلکہ ندیم ہی آ پہنچا بڑھکر سحر کیا عمرو و برق دونون گرفتار ہو گئے زمین نے دونون
کے پانون تھام لیے سمنکال تلوار پکڑ کر اٹھا کہا ارے خالمو تم نے غضب کیا کل ماہتاب غروب ہوا آج افلاک پر آفت آئی
فلک نے گردش دکھائی اب تم دونون کو قتل کرونگا چاہتا ہی کہ عمرو و برق پر جا پڑے کہ پہلو سے آواز آئی او ساحر
کیا کرتا ہی خبردار قتل نہ کرنا دھمکی قدرت کیا تحریر فرماتے ہین کیا تو قدرت کو دو سمجھا ہی تمام عالم کے حال سے آگاہ ہین
پلٹ کر جو دیکھا ایک ساحر شیر سوار نہایت سیہ فام ایک کاغذ ہاتھ مین شیر دوڑاتا ہوا اسی جانب آتا ہی جسطرف
منھ پھیر نیکا ارادہ کرتا ہی گھونسا پڑا کہ شیر تھرا گیا رانون مین مسلا کہ پسلیان شیر کی ٹوٹنے لگتی ہین اسی جانب آتا ہی
اور طرف منھ نہین پھیر سکتا ہی قریب سمنکال کے پہونچا کاغذ ہاتھ مین دیا شیر سے کود ا شیر کی جان بچی جدھر منھ کیے
بھاگا سمنکال نے سر پر کاغذ کے مہر خداوندی پائی خط سنسکرت مین سن کئے ہوے خوش ہو گیا کہ قدرت نے مجھکو
نامہ لکھا پلٹ کے پوچھا میان ساحر صاحب ہمنے تمکو کبھی دربار خداوندی مین نہین دیکھا ساحر نے کہا او گدھے تو
ہمکو کیا پہچانیگا ہم صحرائے ہوسناک مین رہتے ہین مجھ ایسے ہزارون بندے جا بجا پرورش پاتے ہین ہم مددگار
خداوند کہلاتے ہین جب کوئی رنج و ملال ہوتا ہی ہم برائے مدد آتے ہین قدرت کو آفتون سے بچاتے ہین اسوقت
انھون نے یہ نامہ لکھکر پھینکدیا فرشتون نے ہمارے صحرا مین پہونچا دیا صحرا یہان سے چالیس ہزار کوس پر ہی ایک
چشم زدن مین یہان پہونچے دیکھو پڑھو تو اسمین لکھا کیا ہی کچھ باتین راز خداوندی کی ہین تجھکو اب طرۂ بےنظیری ملیگا
غنچۂ آرزو کھلیگا سمنکال پھولا نہین سماتا بجا بجا کر رہا ہی چاہا کاغذ کو کھولون دیکھا جلدی مین بند نہین کیا ایکطرف سے
تہ لگا دی ہی جیسے ہی سمنکال نے تہ کو کھینچا کاغذ سے بیہوشی اڑی پہلے سے نعرۂ قران ہوا

سریع السیر چون باد بہاری
جہان سر سنگ در خنجر گذاری
کہ میدان اژدر آتش فشانم
منم مہر قران شیر زمانم

بعدہ مارا سمنکال کا سر
پھٹ گیا سمنکال مرا برق و عمرو رہا ہوے ایک طرف کو بھاگے قران ایکطرف نکل گئے ملازمان افلاک و سمنکال
آوازمرنے سمنکال کی سنکر باغ سے دوڑے آئے دیکھا افسرون کے لاشے پڑے ہین یہان صاحبقران کنارے
پر لشکر کے کھڑے ہوے اُس ابر تیرۂ و تار کو دیکھ رہے ہین اپنے سردارون سے فرماتے ہین اس راہ تاریک سے
کیونکر گذر ہوگا نہین معلوم ہمارے یار وفادار پر کیا گذری سرداران نامی عرض کر رہے ہین ای شہریار حقیقت مین
خواجہ کو بڑے انتشارات ہین آٹھ پہر اسی فکر مین پھرتے ہین کہ ان دربندون کو مٹاؤن راستہ کھولون ساتوین
سے سامنا پڑے یہ باتین تھین کہ خواجہ آگر پہونچے امیر کو سلام کیا سب کیفیت بیان کی امیر نے سجدۂ شکر پروردگار
کیا اور یہ بھی آنکھون سے دیکھا کہ ابر سیاہ غائب ہوا روشنی ظاہر ہوئی دیکھا کچھ روئی کے گالے زمین پر اڑتے پھرتے ہین
عمرو تو پھر تدبیر مین روانہ ہوا مگر ملازمان افلاک لاشہ افلاک کا ایک چارپائی کے اوپر ڈالکے روتے ہوے طرف شہر کے
چلے راہ مین ایک پہاڑ پر میناگ نے ایک بنگلہ بنوایا ہی یہ حاکم دربند ثانی ہی کہ کان مین رونے کی آواز آئی سر اٹھا کر دیکھا

کچھ ساحر ایک لاشہ لیے چلے آتے ہین مبارک نے اپنے ملازمون سے کہا کہ جا کر دریافت کرو یہ کسکا لاشہ ہی ملازم گئے اور پلٹ کے آئے عرض کی آپکے بھائی صاحب افلاک جادو مارے گئے انکے ملازم لاشہ لیے ہوے خدمت خداوند مین جاتے ہین مبارک پہاڑ پر سے اُتر پڑا بھائی کے لاشے کو رکھوایا ارتھی بنوائی برہمن آئے لکڑیون کا انبار لگایا ناری کو جلا کر خاک کر ڈالا کہتے ہین کہا یارو معلوم ہوتا ہی کہ ہم مین سے کوئی خبر کیے مسلمانان ہوا آخر یہ راز کیونکر کھلا کسنے خبر دی ہمارے باغ مین کیونکر پہونچا مگر خیر سمجھا جائیگا یہ کہکر اپنے بنگلے پر آیا تیاری مین سحر کی مصروف ہوا اسنے قلعۂ سنگین پہاڑ مین بنوایا ہی کہ کوئی گذر نہ کر سکے کسکی مجال ہی کہ اُس قلعے سے گذر کر سکے سب دیوار و در قلعے کے سحر سے مملو مگر خواجہ صاحبقران سے رخصت ہو کر ایک صحراے سبزہ زار مین آئے ایک نخل کے سائے مین بیٹھ گئے فی الحال یاد مین ملکہ یاسمین گلگون پوش کی یہ اشعار بہاریہ گانا شروع کیے

اشعار

کیے ہین ہوش بھی گم عشق مین گم کردہ راہی سے
یہان تجلول کی انکھی ہی بگڑی بجلی کا ہی سے
شہادت حسرت دیدار کی دی میری آنکھون نے
کیا جو کام اپنے بن پڑا اقبال شاہی سے
لگاتے ہو جب آنکھون مین تم اپنے پھیل جاتا ہی
لڑی بازو کی مچھلی کی نگہ ایک ماہی سے
جدھر بہکا کے دل لایا وہین تھی منزل مقصد
بہت سے شکوے کرنا تھا کسی کی کم نگاہی سے
چلے آتے ہین دل مین عرش پر یہ بھی پہونچتے ہین
بدل جائے کہین عالم کشتی عالم پناہی سے
نگاہ شوق بھی اپنی تڑپ دل کو دکھا دیتی
چھپکتی ہی ابھی آنکھ ابر رحمت کی سیاہی سے

وہ ڈنکوا اپنے ثابت ہی خواب صبحگاہی سے
کہ بربادی سے منزل پوچھتا ہون گم تباہی سے
دکھا دی خود نمائی اس مخمور نے لیکر
کیا قتل اپنی نگہ نے دو گواہون کی گواہی سے
ملائے یار نے چشم کرم کیونکر نگہ ہمسے
بنا ہی کیا یہ کاجل بخت عاشق کی سیاہی سے
کسی کو قتل کرکے انکا بھولا پن یہ کہتا ہی
بہت سی راہین پیدا ہو گئین گم کردہ راہی سے
پھر آیا یا نالۂ شب بند ہی باب اثر شاید
بتون نے پوچھ لی ہی راہ محبوب الٰہی سے
ہمین منظور ہی اظہار کرنا دل کے چھالون کا
تماشا تھا جو باہم صید رہتے مرغ و ماہی سے
اجابت پاؤن پھیلاتی ہی استقبال مین جسکے

مگر شک پڑ گیا ہی قتل مین تیغ کی گواہی سے
گدائی ہمسری کرتی ہی اپنی بادشاہی سے
دہن کا راز پنہان کھل گیا ہی جماہی سے
فغان واہ کہے یہ حضرت عشق آپ تجھے یاد
یہان آنکھ اپنی خونچی ہی جرم بیگناہی سے
نہا کر تم نے دریا مین گلے کٹوا دیے لاکھون
جو مجرم ہو نہ تجھسے کام آسے کیا عذر خواہی سے
شب وصل ہی فلک پل مارنے مین ہو گئی آخر
نہ سر کرانے جاگتے تھے آہ صبحگاہی سے
خدا وہ بادشاہ حسن بن بیٹھے تو بہتر ہی
لکھینگے یار کو خط پھوٹنے والی سیاہی سے
چمک پیدا کرین اپنے میکشو داغ سیہ کاری
جلال اچھا تو ہی تم ہاتھ اٹھاؤ اس دعا ہی

خواجہ یہ اشعار گارہے تھے ملکہ یاسمین گلگون پوش کی باتون مین رشتہ محبت جتارہے تھے علم موسیقی مین خواجہ عمرو ڈوبا ہوا ہی کہ ملکہ بھی آکر موجود ہوئین عمرو نے کہا اے ملکۂ عالم مین نے اسوجہ سے آپکی خواہش کی آپکو تکلیف دی کہ بعنایت پروردگار گردش افلاک کو توڑا باغ ویران مین جاکر اُسکو بڑی بڑی آفتین پڑین مگر انجام بخیر ہوا برق بھی پہونچا قران کا بھی بغدہ چلا ہر نوع وہ مارا گیا اب فرمائیے آگے کیا کیفیت ہی دربند ثانی پر جان فشانی کرو انکی ہی گردن لون ملکہ نے کہا اب خبر مشہور ہوئی ہی کہ افلاک کے مرنے کی خبر تا بہ سالوس پہونچی اُسپر سردربار حکم دیا کہ عمرو کو تلاش کرو صدہا جادوگر آپکی تلاش مین نکلا ہی تیز رفتار عیار بھی فکر مین نکلا ہی سب سے زیادہ مفہوم تیز رفتار خلیفہ تیز رفتار کا بست جستجو مین ہی آج مین نے خبر پائی کہ مفہوم تیز رفتار ہفت دربند سے گذرا ہی انھین جنگلون مین میری ملاقات اُسنے کی یہ کیفیت ہی کہ مجھے آٹھو پہر آپکا خیال ہی قلب پر ہجوم غم و ملال ہی مین آپکو یہ تعویذ دیتی ہون جسوقت تمھیں ملاقات منظور ہو جس مقام پر اسکو آگ دکھائیے گا فوراً مجھکو خبر ہو جائیگی مین اُسیوقت موجود ہونگی یہ صحرا جو سامنے معلوم ہوتا ہی اسکے پائین پر کوہ رنگار رنگ ہی اُسپر مبارک نے بنگلہ ڈالا ہی جیحون جادو جو سب کا حاکم ہی اُسکو بھی نامہ لکھ بھیجا ہی کہ افلاک مارا گیا ہماری تمھاری خبر کسی دغا باز نے عمرو سے کہدی سب ساحر

ہوشیار رہین سب سے زیادہ بیباک گھبرا رہا ہی بہت طریقے سے اپنے کو بچا ئیگا مجھکو اسکے سامنے جانیکا آیندہ و ربندہ بہت سخت
دین یہ کنیز بھی ضرور شراکت کریگی اس بیباک نے راستہ روکنے کو قلعہ سنگ بنایا ہی یہان سے کئی فرسنگ ہی کیا
مجال کہ بے مرضی اسکے طائر بھی گذر سکے بخوبی عمرو کو سمجھا کر ملکہ یا سمن تو رخصت ہوئین خواجہ عمرو فکر مین بیباک
کی چلے جب صحرا کو طے کیا سامنے کوہ کے پہونچے دیکھا بالاے کوہ ایک ساحر مہیب بشکل عجیب تنہا بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی
جیسے ہی عمرو سایۂ نخلستان مین پہونچے طائر جو درختون پر بیٹھے تھے عمرو کو بنگاہ غور دیکھکر اپنے اپنے مقام سے اڑنے
مثل انسان کے آواز دی ای بیباک جادو دوڑو ساربان زادہ آگیا بیباک اپنے مقام سے اٹھا خواجہ کلیم اوڑ ہکے
بھاگے طائر غل مچاتے پھرتے ہین ہر طرف یہی ہنگامہ ہی ساربان زادہ آیا طائر چیختے پھرتے ہین جب عمرو اس صحرا سے
بھاگ کر ایک غار مین جا کر چھپا تب طائر چپ ہوے بیباک جو پہاڑ سے اترا صحرا مین چہار جانب گولے مارتا پھرتا
ہی اگر کسی مسافر کو آتے جاتے دیکھا گولہ مار دیا یا برق چمکا دی مسافر بیچارہ مر کے گرا صدہا بیگناہونکو قتل کیا پھرتے
پھرتے سرحد سے نکلا طائر تو انھین درختون پر ہین جو درخت دامنہ کوہ مین واقع ہین اب جو بیباک سرحد سے
نکل آیا کان مین رونے کی آواز آئی کوئی صدا دے رہا ہی یا سامری جمشید ملک الموت کو حکم دو اب مجھسے ایسی
کشاکش نہین اٹھو سکیگی کیا سخت جان ہون کوئی شیر بھیڑیا بھی نہین آیا اسطرح کی آواز دردناک تھی کہ بیباک
بیتاب ہوگیا اسی آواز پر چلا ایک نخلستان مین دیکھا کوئی عورت یا مرد پلنگ پوش اوڑھے ہوے بیخ نخل سے
لپٹا ہوا صداے دردناک سے رو رہا ہی مگر صداے دلپر نشتر پڑتا ہی ہر کلمہ تیر دلدوز آواز مین سوز بیباک نے قریب
جاکے پلنگ پوش ہٹایا کہا ای گرفتار دام مصیبت ای آوارہ دشت کربت و غربت کس مصیبت مین تو گرفتار ہی
جیسے ہی پلنگ پوش منھ سے ہٹا پلٹ کر اسنے دیکھا ایک ماہرو خوشخو سمن بو خال ہندو چشم جادو سراپا خوب معشوق
مرغوب نازستان کا ابھار حسن پر بہار بیباک دیکھکر بیقرار ہوگیا کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا یہ بھی دیکھا کہ کان بھی نچے ہوے
خون بہ رہا ہی ناک سے بھی قطرات خون بہ رہے ہین صاف ظاہر ہی کہ کسی نے پتے نوچ لیے چہرہ اداس عالم یاس
دوپٹہ آب روان کا ٹکڑے ٹکڑے پائجامہ اطلس کا مگر خار خار خون سے کپڑے گلنار اس نازنین نے منھ پھیر لیا
اور کہا کہ ای شخص اگر تجھسے ہو سکے تو ایک ہاتھ تلوار کا مار دے ہمین اس کشاکش سے چھڑا دے آج تیسرا دن ہی
کہ اس صحرا مین ماری ماری پھرتی ہون کوئی شیر بھیڑیا بھی نہ آیا کہ مجھکو کھا جاتا ای شخص تو کون نرم دل ہی کہ جو مجھسے
حال پوچھتا ہی مین اپنا کیا حال کہون شعر مین کیا بتاؤن تجھے کون خستہ تن ہون مین ؛ غریب و بیکس و بے یار و بے وطن
ہون مین ؛ وہ جگر خستہ بلبل چمن نہ گل نو رسیدہ ہون ؛ اس موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون شعر چہ گویم از سر و سامان
خود عمر یست چون کاکل ؛ سیہ بختم پریشان روزگارم خانہ بردوشم ؛ مین خورشید بازرگان کی بیٹی ہون میرا
شوہر نامرد مجھکو بیاہ کر لیے چلا تھا یہان آکر قزاقون نے گھیرا شوہر نامرد پہلے ہی بھاگ گیا مجھے آکر قزاق نے
گھیرا زیور سارا چھین لیا یہ کہکر ہاتھ دکھلاے کلائیان بلوری نیلی ہو رہی ہین صاف ثابت ہوتا ہی کہ کسی سنگدل
نے ہاتھ مروڑ کے کڑے اتارے ہین ناک سے نتھ نوچی ہی کان سے بجلیان بالیان ایسے ظالم پر بجلی گرے یہ حال پر ملال
دیکھکر بیباک کی آنکھون مین آنسو بھر آئے کہا ای شہنشاہ ملک خوبی وای آفتاب عالمتاب فلک محبوبی میرے ساتھ
پہاڑ پر چلو تجھے تکلیف نہ گذرے گی آنکھون سے خدمت کرونگا زخمون مین پٹیان چڑھاؤنگا نازنین نے کہا ای شخص تو مجھ
ایسی بستر قدمی کو اپنے مقام خاص پر نہ لیجا شوہر کے ساتھ شادی ہوئی گھر تک نہ لیجا سکا جدائی ہوئی اب
نہین معلوم آپ کے واسطے کیا ہو بڑا احسان یہ ہی کہ ایک ہاتھ لگا دیجیے مین کشاکش سے چھوٹ جاؤن یہ بڑا احسان

ہوگا اب کشاکش نہین اُٹھائی جاتی تین دن اسی صحراے ہول خیز وحشت انگیز مین گذرے نہ مونس نہ غمخوار مجبور ولاچار موت بھی اپنے قابو مین نہین ہی اب تو یہ کیفیت ہی

نظم

گرچہ گردیدست پا بر آبلہ — میکنم ز ہجران از دست دل
دل مرا چون دشمنان از ما گلن — الغیاث ای دوستان از دست دل
گشتہ ام در دیدۂ مردم سبک — زیست برمن شد گران از دست دل
اشک درہم رخنہا انگندہ است — در زمین و آسمان از دست دل
دل بگیر از دست من کافتادہ ام — در عذاب جاودان از دست دل
دل بفریاد و فغان از دست تو — من بفریاد و فغان از دست دل
میکند ہر لحظہ شکایت قفس — میگذارم آشیان از دست دل
میرسانم گوشۂ [illegible] منے بہم — گر مرا بودی امان از دست دل
زنگ عشق ست آنکہ گردیدست داغ — دل ز دست جان و جان از دست دل
دل پئے ابرو کمان و رفت جان — تیر غم را شد نشان از دست دل

سیرم از سود وان از دست دل — موکنان پویان کنان از دست دل
ہیچ انگم نیست دست اختیار — گشتہ ام مطلق عنان از دست دل
میخورد دل خون من زان میکشم — نالہاے خون چکان از دست دل
تا بہ زانو پاے در گل ماندہ ایم — سر بسر کوے بتان از دست دل
دل گرفتہ رفتہ بودم از درت — آمدم اکنون بجان از دست دل
گفت از دست کہ مینالی چنین — ای شفیق و مہربان از دست دل
عرض دارم دوستان از شنویید — داستان در داستان از دست دل
در سر سوداے زلفش نقد جان — میگذارم آشیان از دست دل
نازِ ابرویش کشیدم ناتوان — پشت طاقت من کمان از دست دل
میروم منزل بمنزل در رہش — چون جرس زاری کنان از دست دل
حاقق از حالم چو شد گفت او خدا — ای سلیمان فغان از دست دل

اسطرح سے یہ اشعار پڑھتے کہ میباک ہلاک گیا کہا بس اپنی باتون سے میرا دل ٹکڑے ہوتا ہی گذری ہوئی باتون کا ذکر کرنا اپنے چاہنے والے کا دل دکھانا کیا ضرور ہی اب تو قلب ناصبور ہی میباک جادو تو یہ چاہتا ہی کہ اپنے مقام پر لیجاؤن وہ مقام بستہ سحر ہی نازنین نے پیر پھیلا دیے کہا صاحب مجھسے اُٹھا نہین جاتا کیونکر اپنا ذکر نہ کرون جدائی مین عزیز و اقارب کے خنجر دل پر چل رہے ہین ہر استخوان بدن سے شعلہ ہاے آتش نکل رہے ہین اگر مہربانی فرماتے ہو تو ذرا بیٹھ جاؤ درد دل زار تو سن لو ہم تو نوبت بجان و کارد بہ استخوان ہین ہوش و حواس درست نہین ہین بات کا کرنا ناگوار ہی مگر اسوقت تمھاری مہر و وفا نے لطف دکھایا ہی یہی دل چاہتا ہی کہتے باتین کرین یہ کہکے دونون ہاتھ گورے گورے اُٹھاکے کنگنا کے کہا کہ کیون او موے مونڈی کاٹے تو نے جادو کی بھری ہوئی لگا ہون سے سحر کر دیا جی چاہتا ہی کہ تیرے گلے مین اپنے دونون ہاتھ ڈالدون تجھکو ذبح کرون تیری بوٹیان کاٹون مین نے آجتک ایسا سحر بیان مرد وانہ دیکھا تھا باتون مین رام کرلیا اور کسی بات کی مجھسے امید نہ رکھنا وہ بصورت غنچۂ گل ہی مجھسے تیرا بار نہ اُٹھیگا اسطرح جو محبت آمیز باتین اُس نازنین نے کین اب تک تو میباک جادو ٹھٹک رہا تھا مگر اب بیٹھ گیا کھُل کھُل کے باتین کرنے لگا یہ بھی اسکے دل کو یقین ہوا کہ مجھپر مائل ہوگئی ہی تیغ ابرو کی گھائل ہوگئی ہی بیٹھتے ہی چاہا تھا گلے مین ہاتھ ڈالدون لپٹ جاؤن اُس نازنین مہ جبین نے ہاتھ جھٹک دیا کہا کہ یہ گنوارپن مجھکو اچھا نہین معلوم ہوتا یہ کہکر اپنا پلنگ پوش اوڑھ لیا میباک جادو بنگاہ غور دیکھنے لگا صاف معلوم ہوا کہ کوئی شی منھ سے لگاکے پی گئی منھ کو پونچھ کے چہرے کو کھولدیا میباک جادو نے کہا ای جان جہان و ای آرام دل مشتاقان یہ تمھاری بغلین کیا چیز ہی اُسنے مسکراکے جواب دیا کہ شیشۂ می ہی اسی نے تین دن سے میری جان بچائی ہی اُن لنگوڑے جلادون نے کان نوچے پتے کھینچ کے اُتار لیے زخمون مین درد ہوتا تھا مین نے خیمے سے بھاگتے وقت درج جواہر پر نظر نہ کی مگر ایک گلابی شراب کی اُٹھالی اسی نے میری جان بچائی جسوقت درد زیادہ ہوتا ہی ایک چلو پی لیتی ہون درد مین ذرا راحت ہو جاتی ہی تین دن سے اسطرح

بسر کر رہی ہون شراب پی پی کر دن رات کاٹے تمھارے تیور مجھکو بد معلوم ہوتے ہین مین اور بات نمانونگی اگر
مجھکو اپنے مقام پر بھی لیچلو لیکن خالہ بہن بنا کر رکھو مین بہ محبت تمھاری پرورش کرونگی سر سہلاونگی پنکھا جھلاونگی
بیباک ہنستا جاتا ہی کہتا ہی ای جان جہان و آرام دل مشتاقان جو کہوگی مین قبول کرونگا نازنین نے مسکرا کے
کہا مین دکھادونگی مزہ اسکا چکھادونگی بیباک نے کہا مین سب طرح حاضر ہون مگر مین تو دیکھون اب گلابی
مین کتنی شراب ہی مین قرابہ حاضر کرونگا نازنین نے مسکرا کے کہا مین دکھادونگی پینے کا نام نہ لینا یہ کہکے
بغل سے گلابی نکالی بیباک جادو نے دیکھا بہت ہی قلیل شراب ہی بیباک جادو نے کہا صاحب
ہم اسکا مزہ چکھین دیکھین شراب تمھاری کیسی ہی نازنین نے کہا مین نے پہلے ہی کہدیا تھا تمنے شراب کے
دیکھتے ہی پاؤن پھیلائے بیباک جادو نے کہا مین تو قرابہ حاضر کرنیکو کہتا ہون بلکہ بہاڑ پر پہلو
بارہ دری مین چلکر بیٹھو شراب کے مٹکے کے مٹکے رکھے ہوئے ہین اسباب عیش و نشاط حاضر ہی مین
اکیلا ایسے مقام پر رہتا ہون کہ کوئی کنیز وغیرہ بھی نہین ہی مکان بالکل خالی ہین ہم تم بیٹھکر خوب مزے
کرین یہ کہکے اُٹھنے لگا نازنین نے دیکھا شکار ہاتھ سے جاتا ہی دامن پکڑ لیا کہا لے تیری خوشی مجھکو دل و
جان سے منظور ہی تیری باتون کے کرنے سے دل کو سرور ہی لے شراب پی لے مگر مجھکو نہ ستانا چند
قطرے پیکر نہ بلبلانا اُسنے منھ کھولدیا نازنین نے وہ گلابی اُنڈیل دی اور شیشہ ہاتھ سے پٹک کے
رونے لگی کہا تمنے تو پھاڑ سا منھ کھولدیا ساری شراب پی گئے بیباک جادو کو شراب پیتے ہی یہ معلوم ہوا
کہ سلاخ آہن کلیجے مین اُتر گئی گھبرا کے کہا صاحب اس شراب مین کیا تھا کوئی مجھکو آسمان لیے جاتا ہی کلیجہ
میرا منھ کو آتا ہی نازنین نے کہا صاحب نئی شراب پیکر اب یہ باتین بناتے ہو اُٹھکر ٹہلو نشہ اُتر جائے قلب
تسکین پائے بیباک جادو اُٹھا گھبرا کے ٹہلنے لگا بیہوشی اپنا کام کرچکی تھی لڑکھڑا کے گرا اُس نازنین نے
نعرہ کیا منم مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری شاہ عیاران عیار عمرو بن امیہ ضمری نامدار نعرۂ عمرو

عمرم کہ کلہ از سر قیصر ببرم
رنگ از رخ جمشید بد اختر ببرم
در محفل خسروان چو گردم ساقی
تیغ و سپر و سبو و ساغر بہ برم

عمرو نے خنجر مارا سر بیباک جادو کا جدا ہوا اسکا مرنا قیامت برپا
ہوئی پہاڑ سے بنگلہ گرا طائر فریاد کرکے درختون سے اُڑے درخت جل جل کے گرنے لگے قلعۂ سنگین
کی عمارتین منہدم ہوئین آسمان سے آگ برسی قضائے کار بیباک کا تیسرا بھائی سفاک جادو
پہلوے قلعۂ سنگین مین ایک نخل سایہ دار ہی وہان اسنے یہ شعبدہ بنایا ہی کہ دو صحراے خون دو نون نرگس
اور لالہ زار کے سحر سے آراستہ کردیے ہین کہ جو اسطرف آئیگا نرگس نگاہ ڈالیگی لالہ زار سے خون برسیگا
آخر مین گرفتار ہوگا سفاک جادو اپنے مقام پر بیٹھا ہی کہ اسنے یہ آفت دیکھی کہ قلعۂ سنگین اپنے مقام
سے گرا صد ہا طائر آوازین دے رہے ہین ہائے بیباک جادو ہائے بیباک جادو ارے غضب
کیا ہمارے افسر کو مار ڈالا سفاک جادو گھبرا کے اپنے مقام سے اُٹھا بازو و پر سحر کیا پر و بال پیدا
ہوئے اُڑتا ہوا بلند ہوا دور سے دیکھا بنگلہ بیباک جادو کا گرگیا پہاڑ ہل رہا ہی پتھر سر ٹکرا رہے ہین
طائران صحرا غل مچا رہے ہین بدحواس ہوگیا سمجھا کہ بیباک کو کسی نے مارا یہ سب چیزین اُسکے سحر کی
مٹ رہی ہین یہی اُسکے مرنے کی علامت ہی دیکھتا ہوا چلا آتا ہی سایہ نخلستان مین دیکھا لاشہ بیباک
کا پڑا تڑپ رہا ہی ایک شخص دُبلا پتلا ننگا بیباک کے کپڑے اُتار رہا ہی سفاک جادو تصویر تو عمرو

کی دیکھ چکا ہی سمجھا کہ ساربان زادے نے میرے بھائی کو مارا وہین سے نعرہ کیا باش اوساربان زادے اب میرے ہاتھ سے کہان جائیگا خواجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا ایک ساحر مہیب بشکل عجیب سر وسینہ پیٹتا ہوا چلا آتا ہی چاہا گلیم اوڑھکر نکل جاؤن مگر سفاک نے سحر کیا کہ خواجہ عمرو فوراً لڑکھڑا کے منھ کے بھل گر پڑا مثل مرغ بسمل کے پھڑکنے لگا سفاک جادو تیغ کھینچے ہوئے آپڑا لاشہ جو اپنے بھائی کا خاک و خون مین غلطان دیکھا بیقرار ہوگیا پکارتا تھا کہ ای بھائی سفاک آنکھو مین نے تمھارے قاتل کو پکڑا اپنے ہاتھ سے قتل کرو ہاے تم ایسا بھائی کہان سے پاؤنگا میری تمھاری محبت کے جا بجا چرچے ہوتے تھے دیکھنے والے کہتے تھے یہ دونون بھائی سفاک و بیباک جادو لیلی مجنون ہین آج تمھارا ساتھ چھوٹا فلک نے مجھکو یون لوٹا عمرو حیران حیران دیکھ رہا ہی کبھی دل سے کہتا ہی کہ یہ اب رونے پیٹنے سے فراغت پائیگا میرے قتل کی فکر کریگا طرف آسمان کے دیکھ رہا ہی کبھی عرض کرتا ہی ای معبود حقیقی اس ظالم کے ہاتھ سے بچانا سفاک جادو طرف خواجہ عمرو کے پلٹا کہا او ساربان زادے تو نے ایسے جوان رعنا کو مارا قلعے کا چراغ گل ہوگیا اب مین تجھکو کس عذاب سے قتل کرون یہ کہکے تلوار کو سنگ چٹانے لگا اُسوقت عمرو کی بیقراری گریہ وزاری پکار رہا ہی ای معبود بچالے لطف سے

خداست مالک افلاک و واقف اسرار
میان میکدہ و دیر و مسجد و محراب
کسیکہ سائل درگاہ ایزدی باشد
کہ ہست ہستی ازاں ایشان چو نقش بر آب
ز جسم نازک انسان بمرد جان حزین
نشاند ہر کہ نجاست ز دل بچشم پر آب
برفت عمر جوانی ز دست ما ہند می

زکار بستہ کشاید خدا ز ہر سو باب
خداست کاشف اسرار و فاتح ابواب
خدا ز خاک بر آورد جوہر انسان
جناب حضرت حق آورد رخ از ہر باب
نرفت آنکہ بدنیا گذاشت نام نکو
کشند ازین گل رعنا دم اخیر گلاب
رود بساحل امید مشکل است اخیر
ستادہ ایم برائے دو روز پا بہ رکاب

کہ ہست خالق اکبر مسبب الاسباب
کنند پیش خدا سجدہ بندگان خدا
خدا ز آب برون کرد گوہر نایاب
چرا بنقش و نگار جہان شود مغرور
نمرد آنکہ ازو باقی است نیک خطاب
رود بخاک ز آلایش زمانہ پاک
فتد چو کشتی عمر عزیز در گرداب
صفت پروردگار خلاق لیل و نہار

کر رہا ہی کبھی بلکتا ہی کبھی تڑپتا ہی قضائے کار ملکہ یاسمن گلگون پوش اپنے باغ مین ٹہل رہی ہی مگر بد حواس دل اُداس کنیزین ہر مرتبہ عرض کرتی ہین واری آپ کو بہت پریشان پاتے ہین خیر خواہان دولت حضور کا یہ حال پر ملال دیکھکر گھبراتے ہین ملکہ یاسمن گلگون پوش کچھ جواب نہین دیتی ہین کہ ایک کنیز دوڑی ہوئی آئی عرض کی واری مین باہر گئی تھی مین نے عجب قیامت برپا دیکھی وہ قلعہ جو پتھر کا بنا تھا وہ خودبخود گر پڑا اُدھر جنگل مین آگ جل رہی ہی کچھ طائران ہوائی غل مچاتے تھے یہ بھی آواز میرے کان مین آئی کشتی مرا نام من بیباک جادو بود پھر مین نے ایک ساحر کو دیکھا سر پیٹتا ہوا دوڑا جاتا ہی اُسکی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا کہ ہاے میرے بھائی کو کسنے مارا تجھے غصہ مین تھا کیون حضور یہ کیا معرکہ گذرا یہ سنکر ملکہ گھبرا گئین کہا مین دریافت کرنے جاتی ہون یہ کہکے ملکہ یاسمن گلگون پوش مثل ستارہ سحری کے آسمان پر چمکی دیکھا حقیقت مین پہاڑ پر سے جنگل گر پڑا پہاڑ ٹکرا رہا ہی قلعہ سنگین بھی گر گیا تمام صحرا مین ایک سناٹا سا پڑا ہی دیکھتی بھالتی اُس مقام پر پہونچی اب یہ معرکہ دیکھا کہ عمرو تو پڑا زمین پر لوٹ رہا ہی سفاک جادو تلوار کو سنگ چٹا کر ہاتھ رکھکر بازو دیکھتا ہوا کلمات سخت و سست زبان پر جاری او ساربان زادے تیری بوٹیان کاٹ کر کھا جاؤن ایسے شیر جوان کے مر جانے کے بعد کیونکر اپنے دل کو

تسکین دون عمرو کا ہاتھ جوڑنا کبھی یہ کہنا ای سفاک تم ایسا ساحر میری نگاہ سے نہین گذرا مین نے تمھارے بھائی
بیباک جادو کو نہین مارا میرا شاگرد برق فرنگی آکے اسکو مار گیا مین نے لاشہ پڑا دیکھا چونکہ محتاج ہون
کپڑے اتار لیے اس خطا پر جو آپ کے مزاج مین آئے وہ مجھکو سزا دیجیے وہ لباس حاضر ہی مجھسے لے لیجیے بلکہ مجھکو
ملازم رکھ لیجیے مین سب ساحرون کو عیاری کرکے مارون آپ کو خداوند سفاک بناؤن آپ کیا خوب خدائی
کیجیے گا مجھ ایسا مشیر آپ ایسا خداوند صاحب تقدیر سفاک جادو کہتا ہی ارے او ظالم ساربان زادے
تین روپے کے پیادے تیری باتین مجھکو زہر معلوم ہوتی ہین تو یہ کرنیکی جگہ ہی کہ خداوند سالوس تو چولہ
بدلین اور ہین انکے مقام پر خدائی کرون عمرو نے عرض کی ای شہنشاہ ساحران اور ملک مین تشریف
لے چلیے جہان آپکو منظور ہو وہان آپکی خدائی چمکادون مین شمشیر قدرت بنون کیا لطف سے انتظام ہو میرا
کام ہو آپکا نام ہو سفاک جادو کہتا ہی او ساربان زادے کیون باتون مین دھوکھا دیتا ہی یاسمن نے
دیکھا کہ سفاک جادو عمرو کو قتل کیا چاہتا ہی عمرو کی بیتابی بیقراری سے ملکہ یاسمن گلگون پوش کا دل ہل گیا
جھولی پر ہاتھ ڈالا کارد سحر نکالی اپنے خون سے اسکو رنگین کیا اسم سحر پڑھ کے کارد کھینچ ماری نعرہ بھی کیا اسم ملکہ
یاسمن گلگون پوش سینے پر جو اس ساحر کے کارد آکے پڑی پشت سے گذر کر پار گذری سفاک جادو واویلا کرکر
گرا سنگباری برف باری ہونے لگی جو مقام اپنے بنائے تھے وہ سب مقام منہدم ہونے لگے عجائب وغرائب
جلکر خاک ہوئے عمرو اٹھا ملکہ نے آکے کہا خواجہ عمرو یہ کیا غضب ہوا خدا نے بڑا فضل کیا کہ مین نے کنیز کی زبانی
سنا کہ بعد مرنے بیباک جادو کے سفاک جادو بقہر و غضب تمام گیا ہی شکر ہی کہ مین وقت پر پہونچی عمرو نے
کہا ای ملکہ عالم حقیقت مین عجب وقت پر تمنے آکے مدد کی اگر دس منٹ تم اور نہ آتین تو ہمکو زندہ نہ پاتین مگر
جوش محبت مین عمرو ہاتھ ملکہ کے چومنے لگا ملکہ نے سر جھکا لیا کہا خواجہ بہت سمجھکے جانا چوتھا دربند عجب مقام ہی
وہان کے حاکم کا مسواک جادو نام ہی بڑا منہ زور ہی سحر و ساحری مین شہرۂ آفاق ہی خواجہ وہان بہت سمجھکے
جانا مجھے ہر وقت تمھارا خیال رہتا ہی یہ بھی آپکو یاد رہے کہ مسواک جادو مدت سے میرے نام پر مرتا ہی ایک دن
سامنے خداوند کے باپ سے میرے اسنے کہا تھا کہ یاسمن گلگون پوش کو میرے ساتھ منسوب کیجیے باپ نے
میرے جواب سخت دیا خداوند نے بھی منع کیا کہ ای مسواک تو آگاہ ہی کہ بڑے بڑے شاہون نے پیغام
دیے مگر جیحون جادو نے قبول نہین کیا تو کیا سمجھکے ایسی بات منہ سے نکالتا ہی اسدن سے وہ مایوس ہوا
مگر مخفی پیروی کیا کرتا ہی کنیزون کو میری ہزار ہا روپے دیے یہ کسی کنیز کی مجال نہ تھی کہ مجھسے کہ سکے وقت پر
مین بھی آؤنگی یہ کہکر ملکہ رخصت ہوئین مگر اب احوال دربار خداوند سالوس کا عرض کیا جاتا ہی کہ یہ بیچیا
مطمئن ہو کر بیٹھا کہ جیحون جادو نے کیا دریادلی دکھائی کہ سات دربند بنائے اب تو مسلمانون کے انکا
راستہ موقوف ہوا ساربان زادہ بھی نہ آسکیگا تیز رفتار عیار بھی دربار مین خوش بیٹھا ہوا ہی یہی کہ رہا ہی کہ
یا خداوند اب تو اطمینان سے برس چھ مہینے آرام فرمائیے جسدن حکم ہو گا اسی دن ساربان زادے کو مین
جاکے پکڑ لاؤنگا یہ ذکر تھا کہ اول افلاک جادو کے مرنیکی خبر آئی کہ افلاک جادو مارا گیا سالوس
نے کہا ای تیز رفتار افلاک جادو کے مرنیکی خبر کسنے سنائی افلاک جادو تک ساربان زادہ کیونکر پہونچا
سب نے متفق ہو کے یہی کہا کہ کوئی ہم مین کا شریک ہو گیا ہی اسنے ساربان زادے سے سب حال
بیان کیا ہو گا جب تو افلاک جادو مارا گیا دوسرے دن خبر پہونچی کہ بیباک جادو و سفاک جادو

دونون قتل ہوے مسواک جادو نے عرض کی یا خداوند تین بھائی ہمارے مارے گئے اب مین تدبیر کرتا ہون
مین نے دیوار آہنی تیار کر کے راستہ بند کیا ہی ایک ابر سیاہ بھی آسمان پر آراستہ کر دیا ہی اگر ساحر حج بشید
قصد کرین وہ بھی ادھر نہ آسکین مگر یہ بھی غلام کو معلوم ہوتا ہی کہ ساحر زبردست ضرور کوئی ساربان زادے
کے ہمراہ ہی بعد مرنے بیباک جادو کے سفاک جادو خبر سنکر پہونچا کسی ساحر یا ساحرہ نے اُسکو مارا
ورنہ اُسنے ساربان زادے کو پکڑ لیا تھا مگر آسمان سے آگ برسی کار و سحر نے اُسے ہلاک کیا اِسکی جستجو کیجیے
کہ کون صاحب درپے آزار ہین سالوس کے ہوش اُڑ گئے کہا کیون تیز رفتار ہین تقدیرین تیز کرتا ہون
کون تدبیر کر کے مٹا دیتا ہی جو تقدیر کرتا ہون وہ مٹجاتی ہی تیز رفتار نے عرض کی یا خداوند مفہوم جادو اپنے
خلیفہ کو مین نے روانہ کیا ہی وہ اسی جستجو مین ہی ایک ساحرہ کو اُسکے ساتھ بھیجے قتیل جادو کہ قرابت دار
سالوس ہی یہ کیکے اُٹھی کہ مفہوم جس مقام پر کمیگا یا قصد بھی کریگا وہین پہونچونگی اب مین اسی فکر مین رہونگی
کہ مسواک جادو کو بچاؤن حقیقت مین بڑا سامان کیا ہی میرے نوکر نے مجھکو خبر دی کہ اُسنے دیوار آہن
بنا کر سد باب کیا قتیل جادو عرض کرتی ہی کہ اب مین مسواک جادو ہی کی فکر کرونگی تین بھائیون کو مار چکا
اب مسواک جادو کا بھی رشتہ حیات باقی نہ رہیگا مسواک جادو پر بھی عمرو کا دانت ہی مفہوم جادو
و قتیل جادو دونون اس فکر مین نکلتے ہین کہ انکا ذکر وقت پر کیا جائیگا مگر خواجہ عمرو خدمت امیر عالیشان
حمزہ صاحبقران زمان مین جو گئے دیکھا لشکر مین ہنگامہ ہی سرداران نامی جابجا تڑپ رہے ہین عمرو نے
پوچھا خیر تو ہی یار و یہ کیا معرکہ ہی ابوالفتح سے ملاقات ہوئی ابوالفتح نے عرض کی ماموں جان آپ کہان تھے
یہان تو قیامت برپا ہو گئی آپکی صورت بنکر آسیب جادو آیا اور صاحبقران زمان کو کہ وہ تو آپ کے
مشتاق تھے گھل مل کے باتین کرنے لگے وہ صاحبقران زمان کو باتین کرتا ہوا باہر لایا فقرہ دیا کہ اسم اعظم
پڑھیے امیر نے اسم اعظم پڑھا جھولی مین اُسکی اک طائر تھا اُسنے طائر کو چھوڑا طائر نے گرد صاحبقران زمان
کے چرخ مارا اسطرح ہوا بنکر نکل گیا مقبل بھی تیر و کمان لیکر دوڑا اگر وہ قندیل فلک ہو چکا تھا تیر نے بھی خطا
کی مین دور تک اُسکے تعاقب مین پہونچا مگر نہین معلوم وہ کہان گیا صاحبقران زمان خاموش بارگاہ
مین جلوہ فرما ہین عمرو نے کہا ای ابوالفتح یہ بڑا غضب ہوا مین نے جاکے افلاک جادو حاکم در بند اول کو اور
بیباک جادو حاکم در بند دوم کو اور سفاک جادو حاکم در بند سوم کو مارا اب قصد ہوا تھا کہ صاحبقران
زمان کو ساتھ لیکر فکر مین مسواک جادو حاکم در بند چہارم کی جاؤن یہ اسم اعظم پڑھکر آگے بڑھینگے جو تھے در بند
کو یون مٹا ئینگے اب دو فکرین واجب و لازم ہوئین مسواک جادو کی بھی فکر کرون اور آسیب جادو
کو بھی ڈھونڈھون ابوالفتح نے کہا ماموں جان مین بھی فکر مین آسیب جادو کی جاتا ہون عمرو اندر بارگاہ
کے آیا صاحبقران زمان کو سلام کیا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تمنے سنا اسم اعظم پھر بند ہو گیا اُسنے
میرے بھی گرفتار کرنیکا ارادہ کیا تھا مگر مین نے نعرہ کیا وہ نکل گیا اب تم بتلاؤ کہ تمنے کیا کیا عمرو نے تمام کیفیت
بیان کی کہا حضور اب یہ دوسری فکر لاحق ہوئی کہ آسیب جادو کو ڈھونڈھون براے قتل مسواک جادو
جاتا ہون صاحبقران نے فرمایا خواجہ عمرو تمنے یہ بھی خبر سنی ہی کہ جب سے یہ ساحر ارگئے ہین تب سے تو
سالوس نے کئی سو ساحر تمھاری فکر مین بھیجے ہین جابجا ساحر ڈھونڈھتے پھرتے ہین اور چیون جادو
بے آبرو کہ نہایت ساحر زبردست ہی اسی کی صلاح سے دربند بنے ہین اُسکا یہ ارادہ ہی کہ پہلے تلاش کر کے

عمرو کو مارون زبانی تمھارے شاگردون کے معلوم ہوا کہ جیحون جادو کئی مرتبہ لشکر مین بھی آچکا ہی ایک ایک سے
پوچھتا تھا ساربان زادہ کہان ہی کسی نے کچھ نہین بتلایا اب تم دو چار روز میرے پاس رہو بعد اس تہلکے کے پھر تمکو
اختیار ہی عمرو نے کہا ای آقاے نامدار اب تساہل بیکار ہی یا تو ان چارون دربند و نیز میری جان جائیگی یا انشاءاللہ
ان سب کو مارونگا یہ کہکر کان مین امیر عالیشان حمزہ صاحبقران زمان کے منہ لگا دیا عرض کی ای شہریار دختر
جیحون جادو کہ وزیر سالوس بداختر ہی ملکہ یاسمن گلگون پوش جان و دل سے پیروی کر رہی ہی یہ مقدمہ ملحوظ
ناظرین والا مقام رہے کہ خواجہ عمرو نے حال ملکہ یاسمن گلگون پوش کا کہا کہ شاید وقتاً فوقتاً مین کہین گرفتار
ہو جاؤن اور وہ صاحبقران کو خبر پہونچائے صاحبقران زمان نہ سمجھین کہ یہ خبر دینے والا کون ہی دوسرے
یہ کہ بارگاہ سلیمانی صاحبقران لشکر ظفر اثر مین چھوڑ آئے مین یہان بارگاہ حشامی استادہ ہی بارگاہ سلیمانی
کے واسطے یہ فخر ہی کہ ساحر نہین آسکتا طائر بنکر قبے پر نہین بیٹھ سکتا عیار سراچہ نہین چاک کر سکتا بارگاہ حشامی
مین یہ باتین نہین ہین صاحبقران زمان بارگاہ حشامی مین جلوہ فرما ہین عمرو سرگوشی کر رہا ہی کہ ابوالفتح نے
عرض کی کہ ایک طائر ہفت رنگ قبۂ بارگاہ حشامی پر بیٹھا ہی مین جو ادھر سے نکلا منقار مین طائر کی یہ پرچہ
کاغذ کا تھا یہ کہکر اسنے پرچہ کاغذ کا پھینکا کہ ای شخص اگر تو عمرو کا دوست ہی تو یہ پرچہ عمرو کو پڑھوا دینا یہ کہکر
وہ طائر اڑ کے چلا گیا پرچہ مین اٹھا لایا عمرو نے کہا وہ نازنین مہ جبین ملکہ یاسمن گلگون پوش ہوگی پرچے
کو جو کھولکر دیکھا حقیقت مین طرف سے ملکہ یاسمن گلگون پوش کے تحریر تھا ای شہنشاہ اقلیم عیاری ای ہزبر
دشت طراری دربار مین خداوند سالوس کے ہر ایک کی زبان پر یہی کلمہ جاری ہی کہ کوئی ہم مین سے شریک مسلمانان
ہوا بہت سے ساحر تمھاری اور میری تلاش مین نکلے ہین خبردار خبردار فکر مین مسواک جادو کی نہ جانا
اور آسیب جادو نے اسم اعظم جو بند کیا ہی فلان جانب جو صحراے خارستان ہی وہان اسنے ایک تالاب
بنایا ہی اسی کے اندر چھپ کے بیٹھا ہی ابھی وہان بھی جانیکا ارادہ نہ کرنا مجھسے ملاقات کے بعد آپکو اختیار ہی
مگر مسواک جادو کے مرحلے پر بہت بڑا سامان مہیا ہی عمرو نے وہ پرچہ پڑھکر صاحبقران زمان کو سنایا
صاحبقران نے فرمایا مین بھی یہی فہمائش کرتا ہون کہ اب دو چار روز چپ ہو کر بیٹھو عمرو نے کہا مین آج ہی
مقام پر مسواک جادو کے جاؤنگا آپکا اقبال یاور ہی اور طالع مددگار ہی تو اسکا سر لاتا ہون یہ کہکر عمرو اٹھا
خود صاحبقران زمان نے روکا عمرو نے نہ مانا باہر نکل آیا کہ سامنے سے برق فرنگی تڑپتا ہوا آیا کہا استاد
مسواک جادو نے آج جلسہ آراستہ کیا ہی رقص کرنیوالے گانے والے شعرا کاملین چلے آتے ہین مین نے اسکی
زبان سے سنا تھا کہ وہ کہتا تھا مین بھائی میرے مارے گئے اس جشن کے بعد مین تلاش مین خواجہ عمرو کی
نکلونگا ایک دن مین ڈھونڈھ کے لے آؤنگا بھائیون کے خون کا بدلہ لونگا مین جا کر عیاری کرتا ہون آپ
بارگاہ حشامی سے نہ نکلنے کا خدمت مین صاحبقران کی تشریف رکھیے عمرو نے کہا خبردار تو جانیکا ارادہ
نہ کرنا کبھی کوئی عیاری تو نے کی بھی ہی جو آج عیاری کریگا یا عیاری کے نام ہی پر جان دیتا ہی برق فرنگی سر جھکا
کے خاموش ہوا مگر دل مین یہ ہی کہ آج اس جلسے مین چلکے ضرور عیاری کیجیے خواجہ عمرو نے ذرا منہ پھیرا تھا کہ
برق غائب ہوا عمرو نے دیکھا برق غائب ہوا پھر سامنے سے منتر قران آئے عمرو نے کہا ای قران یہ
چھوکرا اپنی تیزی پر مرتا ہی کمبخت کو عیاری مین ذرا دخل نہین ہی اب دربند مسواک جادو پر گیا ہی عیاری
تو نہ کریگا اسکو ہوشیار کر دیگا مجھکو مشکل پڑیگی منتر قران نے کہا استاد برق فرنگی کمال کرتا ہی عمرو نے کہا تم دونون

حماقت زدہ ہوجاؤ ہٹو میرے سامنے سے خبردار میری مدد کو کسی مقام پر نہ آنا قران نے سر جھکا لیا خواجہ عمرو صورت بدل کے چلے مگر برق فرنگی کا حال سنیئے کہ تڑپتا ہوا جاتا ہی یہی جلدی ہی کہ جاکر عیّاری کرون مسواک کی گردن لون اس خیال مین جاتا تھا دیکھا ایک بہلی آتی ہی جوڑی بیلون کی بہت معقول گاڑی بان سرخ پگڑی باندھے ہوے چار نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین اُس گاڑی مین سوار ہین بیچ مین ایک نازنین گلنار پوش طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ گلنار پوش ناچنے والی ہی یہ تینون ساز بجانیوالی ہین برق فرنگی اک نخل کی آڑ پکڑ کر ٹھہرا ہی گاڑی بھی اُسی مقام پر کھڑی ہوئی اُس نازنین چہاردہ سالہ نے آواز دی ارے گاڑی روک لے جب گاڑی رکی تو اُسنے کہا امی جان لٹیا مین پانی دیجیے مین پیشاب سے مہلت کرلون وہان دربار شاہنشاہی مین شاید مہلت نملے دوسری عورت جسکا تیس چالیس برس کا سن تھا اُسنے کہا اری گلشن مثل مشہور ہی کہ وقت شکار کے کُتیا ہگاسی ویسا ہی تونے بھی کیا چوہدار تو یہ کہ گیا کہ جلد آؤ تو دیر لگا رہی ہی اُسنے کہا امی جان پیشاب پیر انکلا جاتا ہی عرصے سے دبائے بیٹھی ہون کہانتک ضبط کرون یہ کہکے بہلی سے اُتری ٹہلتی ہوئی لیٹہ ہاتھ مین لیے ہوے پائچون کو سنبھالتی ہوئی اپنے سائے کو دیکھتی ہوئی زلفین عارض انور پر بل کرتی ہوئین عارض انور گلاب کے پھول لب اطہر مین مسیحائی ہر ادا مین رعنائی زیبائی جب ہنس دیتی ہی سپیدی براقی دانتون کی برق گراتی ہی کہ خرمن ہوش و حواس عاشقان کو جلاتی ہی اک نخل کے سائے مین آکے واسطے پیشاب کے ٹھہری پیشاب سے فراغت کرکے اُٹھی برق فرنگی نے حلقہ ہاے کمند ماردیے اُسکو بیہوش کیا گوشے مین لاکے لباس اُتار لیا اُسکی شکل بنکر قریب بہلی کے آیا ماں نے کہا اری گلشن تو بہت دیر لگاتی ہی برق فرنگی بہلی پر سوار ہوا کہتا ہوا امی جان تمنے تو حیران کردیا کبھے ہی جاتی ہو تمھاری بک بک نے مجھے بہت پریشان کیا ہی جب وقت ناچنے کا آئیگا سمجھا جائیگا تم کیون بک بک کرتی ہو اس گانیوالی کا نام گلشن اور اسکی ماں کا نام گلعذار ہی بہلی والے پر تاکید ہی جلدی جلدی چل میان مسواک جادو نے کہلا بھیجا ہی کہ ذرا سویرے سے آنا ہمین دیر ہوگئی برق فرنگی کہتا ہی کہ آپ امی جان کیون گھبراتی ہین چلکر مین محفل مین رنگ باندھ دونگی مگر اور باتون سے مجھے بچانا ایسا نہو میان مسواک جادو دانت لگا ئین اور بات مین نہ مانونگی گلعذار ہنس دیتی ہی ساتھ والیون سے کہتی ہی بہن صنوبر و شمشاد گلشن بہت بھولی ہی باتین بھی اس نگوڑی کی ذرا انتی ہوا رے وہان بہت طائفے ہین تیرے لینے کو تو سب آجائینگے تجھے بھی بس ایک غزل گانا پڑیگی اسطرح باتین ہو رہی ہین اب جو اُس مجمع عام مین بہلی پہونچی کوئی کھنکار کے آواز دیتا ہی کیا معشوق پر جفا چسنت و چالاک ہی کوئی پکارتا ہی ارے میان جانیوالے ذرا ادھر بھی دیکھنا کیا انکھڑیان ہین ایک کہتا ہی عارض انور کو تو دیکھو پھول سے دونون گال ہین ابرو رشک ہلال ہین آنکھین بعینہ چشم غزال ہین برق بھی سب کو جواب دیتا ہوا جاتا ہی کسی کو انگوٹھا دکھا دیا کسی کو اشارہ کیا کسی کو جھڑک دیا کسی کو جواب دیا تو اپنی صورت تو دیکھو تجھسے تیا اُٹھے ملائین ایسو نکو منھ لگائین ذرا الگ سے باتین کرو قریب نہ آو دارو غہ ارباب نشاط نے آکے الگ ایک خیمے مین اُتروایا برق بیٹھا ہی تماشبین چلے آتے ہین بی گلعذار کو سلام کرتے ہین کہتے ہین بی گلعذار مزاج تو اچھا ہی آپکی صاحبزادی کا مزاج کیسا ہی آج بہت دنون کے بعد تمکو دیکھا برق فرنگی تڑپ کے جواب دیتا ہی مزاج تو بہت اچھا ہی خانصاحب آپ فرمائیے کہ آپ کیسے رہے

آنکھون مین کھائے جاتے ہو کنارے آکر بیٹھو مجرے کا وقت آئے تو سنناؤ دو چار غزلین مین نے نئی نئی بھی یاد کی ہین وہ آج سانے میان مسواک جادو کے گاؤنگی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ چوبدار آکے پہونچا کہا بی گلشن صاحب چلیے مسواک جادو نے یاد فرمایا ہی جلسہ خوب جما ہوا ہی بی لذت بخش خوب گا ئین بڑے بڑے رنگ جمائے خوب خوب مزے دکھائے بی مشتری کے بہت خریدار تھے کیا کیا تانین لگائی ہین بی جیمدرکہ پرور دگار عالم نے کیا آواز دی ہی دھو من بھی تتارانے مین طاق ہین شہرۂ آفاق ہین مگر ان سب کے پیچھے تمھارے مجرے کے لیے حکم دیا ہی برق فرنگی تڑپ کے اُٹھا زیور کا صندوقچہ آیا سب زیور جسم پر آراستہ کیا پھولو نکی بدھیان موتیے کا چھپکا بی گلشن پھولون مین لدی ہوئین ساز بجانے والیان بھی ساتھ ہوئین اس کر و فر سے صحبت مین مسواک جادو کی آئین سب ساحران نامی و سرداران گرامی دربار مین موجود ہین مسواک جادو کہ رہا ہی بھائیو آج سب صاحبون سے آخری ملاقات ہی تین بھائی ہمارے مارے گئے عیار ہماری بھی فکر مین ہونگے یار و اسی واسطے مین نے یہ جلسہ قرار دیا کہ آپ سب صاحبون سے ملاقات ہو جائے نہین معلوم گردش فلک کیا دکھائے سب ساحر جواب دے رہے ہین کہ اے مسواک تم ساحر زبردست ہو تم تک عیار کسی طرح نہین آسکتے ہم سب تمھاری مدد کے واسطے موجود ہین کہ گلشن نے آکے سلام کیا مسواک نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا برق نے سینہ اُبھار کے بجسرت نگاہ کی مسواک جادو تڑپ گیا ساتھ والون سے کہا یار و انکھین ظالم کی قاتل ہین کلیجے پر چھریان چل گئین کیا قد و قامت ہی نہایت خوبصورت ہی برق نے کھڑے ہو کے گت ناچنا شروع کی دونون سارنگیان کس لطف سے بج رہی ہین طبلے کے ٹکڑے بندھ رہے ہین گھیرون کی جھنکار خوب لطف سے گت ناچا نظم

تا چی گت استرح زد ماہ لقا
ماہ تابان پہ چھا گیا بادل

وجد کرنے لگا تدر وا دا
جسکی جانب بتا کے سسکی لی

سر پہ رکھا الٹ کے جب آنچل
جہان اُسنے سسک سسک کر دی

گت ناچنے کے بعد یہ غزل آبرو لکھنوی کی شروع کی غزل

مائل زلف ہو گیا ہی دل

لبی شامت مین مبتلا ہی دل
نظر آتا ہی اسمین روے صنم
انکی زلفون مین پھنس گیا ہی دل
سیر دونون جہان کی ہی اسمین
پھر آئی زلف مین پھنسا ہی دل
جب ہی بیمار عشق سے پرہیز
دہن اپنا پڑا ہوا ہے دل
کوئی ارمان اب آ نہین سکتا
انکا پیکان دوسرا ہی دل
اب چھپتا تو چھٹا میگا کبھی
ایک مہندی ہی دوسرا ہی دل
ٹھنڈی سانسین ہماری کیا ہین

غم کے خاطر فقط بنا ہی دل
صاف آئینہ بنگیا ہی دل
تم جو بگڑے تو اور دیکھو لطف
جام جمشید سے سوا ہی دل
چاک کرکے جو تونے پھینکدیا
پھر وہ کس درد کی دوا ہی دل
سچ ہی ایسا کسی حسین کا نہین
حسرتون سے یہ بھر گیا ہی دل
جگر اچھا سہی اُسیکو لو
پیرا لذت کا آشنا ہی دل
کیون رہے داغ ہجر سینہ مین
صفت غنچہ کھل گیا ہی دل

آس پری پر جو آگیا ہی دل
پیچ پر پیچ اب اُٹھائیگا
اپنے سینے سے بھی خفا ہی دل
ہائے چھوٹا ہی جس سے مرم کے
بیقراری کی یہ سزا ہی دل
ہی زمین پر وہ نقش پا سجا
جیسے بیٹھے حضور کا ہی دل
کیون نہ سینے سے ہم لگائے رہین
ہنسے مانا اگر برا ہے دل
دونون پستے ہین دوریان کے
کیا اسی واسطے بنا ہی دل
اب جگر بھی اُسی طرف کو چلا

عشق مین جسطرف گیا ہی دل
تم کہو کیون کہ لے لیا سینے
کس ستمگر پر آگیا ہی دل

خوفناک ایسی ہی مری شب ہجر
ہمتو کہتے ہین دیدیا ہے دل

کہ جگر سے لپٹ گیا ہی دل
آبرو کیون تڑپتے پھرتے ہو

لفظ دل جو ردیف مین ہی اسکو بتاتا شروع کیا مسواک جادو سے
آنکھین ملائے جب سینے پر ہاتھ رکھا چہرہ اُداس ہوا جب مسواک جادو سے آنکھ ملادی ٹھنڈی سانس
بھری جون جون برق تبلاتا ہی مسواک جادو گھبراجاتا ہی جب آنکھ ملاتا ہی برق اشارہ کرتا ہی اشارون مین وعدے
ہونے لگے کبھی انگوٹھا دکھاو یا کبھی اقرار کر لیا تمام اہالیان محفل دنگ گلشن کے گانے پر محفل کا عجب رنگ ہی
کہنے والے اُنکی اتی جان سے کہ رہے ہین بی گلعذار خوب تعلیم دلوائی گلعذار جواب دیتی ہی آپ سب صاحبونکی
عنایت و مہربانی ہی گلشن برق جہندہ صحبت مین ناچ رہی ہی دورہ باندھ رہی ہی کبھی داہنے کبھی بائین گاتے
گاتے پھر رات گئے مسواک جادو سے اشارون مین تخلیے کا وعدہ ہوا گلشن نے بھی قبول کیا اب زمانہ قریب
ہی مسواک جادو سے گلعذار سے پیغام سلام کرلیا ہزار روپے کا توڑہ بھجوا دیا اشارون مین کلام ہورہا ہی مگر
قریب ہی کہ مسواک جادو اپنے مقام سے اُٹھے اور گلشن کو اپنے ساتھ لیجائے کہ دربارگاہ پر ہنگامہ ہوا ایک
چوبدار نے بڑھکر مسواک جادو سے کہا مفہوم صبا رفتار و قتیل جادو حاضر ہین مفہوم کو خداوند نے اس
امر کے واسطے بھیجا ہی کہ شاید کوئی عیار تمھاری محفل مین آئے تو یہ تیز رفتار کے خلیفہ ہین یہ پہچان لینگے عیار کو آپکی
صحبت مین دخل ہوگا مسواک جادو نے حکم دیا کہ بلالو برق فرنگی پریشان ہوا مگر پیشواز پہنے کھڑا ہی سب
اہالیان محفل اشارے کر رہے ہین بی گلشن ایک غزل اور ہماری خاطر سے گاؤ حقیقت مین تمھاری کیا آواز
ہی گانے مین تمھارے سوز وگداز ہی سب کو بیقرار کر دیا خانۂ دل غم والم سے بھر دیا برق فرنگی مفہوم کا حال سنکر
سنّاٹے مین ہی کسی کو جواب نہین دیتا جی مین کہتا ہی دیکھیے اب کیا ہو پہلو تہی کر رہا ہی کہ موقع پاؤن تو اب یہان سے
نکلجاؤن مگر چوبدار نے جو جاکر کہا آگے آگے مفہوم صبا رفتار پشت پر قتیل جادو واسنے بھی باہر سنا کہ آج جلسے کی
مفہوم جادو سے کہا ہم بھی جلسے مین شراکت کرین جیسے ہی مفہوم جادو اندر آیا مسواک جادو کو جھک کر
سلام کیا مسواک نے کہا اے مفہوم جادو بیٹھ جاؤ دیکھو گلشن کیا قیامت برپا کر رہی ہی کیا خوب بتاتی ہی وہ
غزل گائی دل ردیف تھا دل پر تیر مارے کلیجہ مشبک ہورہا ہی مفہوم جادو نے پلٹ کے دیکھا نگاہ ملتے ہی برق
کو پہچانا مگر برق فرنگی بھی آمادہ ہی جب آنکھ ملی جھک کر سلام کیا کہا خلیفہ صاحب اچھے رہے کہو اُستاد کا مزاج
کیسا ہی مفہوم جادو اس دلیری پر حیران ہی کہ برق فرنگی کیا بلا کا عیار ہی بڑا طرار و فرار ہی زبان نہین رکتی ہے
مقراض چل رہی ہی کبھی کہا میان مفہوم جادو بیٹھ جاؤ گانا سنو تم تو ایسے حیران حیران مجھکو دیکھ رہے ہو کہ گویا
آنکھون مین کھاجاؤگے دیوانہ بنا دوگے سب اہالیان محفل نے کہا کہ خلیفہ جی بیٹھو اسوقت گلشن کے گانے کا
عجب رنگ ہی کانون مین آواز بھری ہوئی ہی یہی جی چاہتا ہی کہ یہ خاموش نہون مفہوم نے کہا ارے صاحبو
آپ لوگ کیا جانین مین کس فکر مین ہون میرے اُستاد رنج و ملال مین آٹھ پہر اسی خیال مین تین دربند تو
فتح ہوگئے کیسے کیسے ساحر مارے گئے عیدونکی فکر ہی آٹھ پہر دربار خداوندی مین یہی ذکر ہی آپ لوگ جلدی
نہ کرین جو کچھ ہورہا ہی وہ آپ سب صاحبون پر ظاہر ہو جائیگا برق فرنگی سمجھ گیا کہ اب مفہوم جادو میری
فکر مین ہی جھپٹ کے قریب آگے ہاتھ پکڑ لیا آنکھ ملا کر کہا حضرت صاحب کیون غصہ کرتے ہو دیکھو شاہنشاہ کیا
کہتے ہین جیسے ہی مفہوم جادو نے پلٹ کے دیکھا برق فرنگی نے ایک دھول سر پر لگائی نعرہ کیا او بیچیا مین

سلے ہی سمجھ گیا کہ تونے مجھکو پہچانا پشت پر اک لات ماری مفہوم جادو منھ کے بھل گرا قتیل جادو پہلو مین کھڑی ہی
اُسکو خنجر مارا وہ تھرا کر گری برق فرنگی نعرہ کرکے بھاگا نعرہ برق ستم برق رفتار و خنجر گذار پر ستم یہ لیکن گران
ہمہ ہزار بارگاہ مین ہلڑ ہوا برق فرنگی اندھیرے مین بھاگا گلعذار حیران ہوگئی کہ یہ کیا معرکہ گذرا سر پٹکنے لگی
پکارتی ہی ارے صاحبو یہ کیا ہوا میری بچی کہان گئی مسواک جادو جھلا کے اپنے مقام سے اُٹھا واہ مہتر صاحب
تمنے آکر خوب جلسہ درہم و برہم کر دیا مفہوم نے کہا مین ابھی لاتا ہون یہ کہکے جھپٹا برق فرنگی نے باہر بھی آکے
ایک جادوگر کو مارا یہان بھی ہنگامہ ہوا ہا ہی ارے برق فرنگی نکل گیا جل دے گیا پکڑنا جانے نہ پائے برق
نے جنگل مین جاکر اپنے کو ایک غار مین گرا دیا اُسی غار مین چھپ رہا مگر مفہوم جادو جو غصے مین نکلا دیکھا بھاگتا
دوڑتا ہوا جاتا ہی جو کوئی راہ مین ملا اُس سے پوچھا ادھر بھاگا ہوا کوئی انگریز گیا ہی زنانے کپڑے پہنے ہوے
ہی جنگل مین ڈھونڈھتا ہوا جاتا ہی اُدھر سے خواجہ عمرو ایک گنوار کی صورت بنے ہوے دیکھتے بھالتے چلے
آتے ہین سامنے سے دیکھا ایک عیار دوڑتا ہوا آتا ہی کچھ کنا بد حواس کبھی کھیت والون کو دیکھتا ہی ابھی
کھیت پر کسان زراعت کی حراست کر رہے ہین کوئی پانی بھر رہا ہی کوئی اپنے کھریان پر کھڑا ہی ایک ایک
سے بڑھ بڑھ کے مفہوم جادو پوچھتا ہی کہ یارو اس طرف سے کوئی انگریز بھاگا ہوا گیا ہی کسیکا منھ دھلایا ہے
کسی پر حلقہ ہاے کمند مار دیے ہین خواجہ عمرو نے جو اس عیار کو اس بد پیشانی مین دیکھا بس سمجھگئے کہ ہمارے
بھورینے کوئی عیاری کی یہ اُسی کی فکر مین نکلا ہی پکار کر آواز دی مہتر صاحب جو پوچھیے ہم بتا دین ہم بھی
خدا و ند سالوس کے بندے ہین مفہوم جادو دوڑ کے قریب آیا کہا بھائی برق فرنگی عیار شاگرد خواجہ عمرو
ہین آئینہ بحری نامدار گلشن کی شکل بنکے دربار مین مسواک جادو کے پہونچا گا بجا کے خوب سا اپنا رنگ جمایا
مین نے اُسے پہچانا مجھے دھول مار کے بھاگ گیا ہی قتیل جادو کو قتل کر گیا اُسی کی جستجو مین نکلا ہون خواجہ عمرو
نے کہا مہتر صاحب مین نے ابھی دیکھا زنانے کپڑے اُتارتا ہوا پشواز کو اُسنے پھاڑ کر ابھی اس گڑھیا مین پھینکدی
ہی مین نے ایک لٹھ مارا بایان پانون اُسکا ٹوٹ گیا لنگڑاتا ہوا بھاگا وہ سامنے جو زرغنہ نخلستان کا ہی اُسمین جا کے
گرا ہی پانون کو باندھ رہا ہی مین اس فکر مین کھڑا تھا کہ ایک آدمی اور آجائے تو مین جا کے پکڑون مگر اب
آپ تشریف لے آئے ہین بہت ہی بہتر اور مناسب ہوا ہم اور آپ دونون ملکے اُسکو پکڑے لاتے ہین یہ
جو مفہوم جادو نے سُنا کہا چلو بھائی تمنے بڑا احسان کیا مگر تمنے اُسکے پانون مین لٹھ کسواسطے مارا گنوار نے
کہا مین اُس سے کہتا تھا یہ پیشواز مجھکو دیدے اُسنے وہ پیشواز مجھکو نہ دی گڑھیا مین پھینکدی مجھکو غصہ آیا
مین نے لٹھ مار دیا پانون اُسکا ٹوٹا مگر ایسا تیز ہی کہ بھاگ کر نکل گیا ہم تم دونون مل کے گھیر لینگے لیکن اُسکے
قریب نہ جانا خنجر کھینچا ہوا اُسکے ہاتھ مین ہی بلا کا عیار ہی بڑا طرار و فراہی مفہوم جادو نے کہا میرے سامنے
زبان نہ ہلا سکیگا اب راہ مین گنوار نے پوچھا محفل مین کیا رنگ گذرا مفہوم جادو نے بیان کیا گلشن باغچہ ملی
کی شکل بنکر یہ گیا خوب رنگ جمایا اب اُسنے مسواک جادو کو اشارون مین راضی کر لیا تھا تنہائی مین جانیکو تھا
کہ مین پہونچا میرے منھ سے دو چار باتین ایسی نکل گئین کہ وہ سمجھ گیا ظالم کی گستاخی تو دیکھو میرا ہاتھ پکڑکر کہا
مہتر صاحب بیٹھو مزاج تو تمھارا اچھا ہی پھر کہا دیکھو بادشاہ کیا کہتے ہین مین اُدھر پلٹا اُس ظالم نے میرے ایک
دھول ماردی قتیل کو خنجر مارا جب وہ مرگئی اُسکے مرنے سے اندھیرا ہوا اُسی اندھیرے مین وہ اپنی جان بچا کے
بھاگا اُسی کی جستجو مین جاتا ہون گنوار ہان ہان کرتا ہوا قریب زرغنے کے لایا کہا دیکھو وہ سامنے بیٹھا ہی

مفہوم جادو نے کہا مجھکو نہین معلوم ہوتا گنوار نے کہا تمکو کیا معلوم ہو آنکھون کے آگے ناک ہی کیا خاک سوجھے ایک پتھر مارو کہ سر اُسکا پھٹے مفہوم جادو نے سر سے گوپھن کھولا پتھر نکال کر کلہ گوپھن مین دیا جیسے ہی اسنے چاہا کہ مارو ن خواجہ عمرو نے حلقے کمند کے گردن مین مفہوم جادو کی ڈالدیے جھٹکا مارا مفہوم جادو منھ کے بل گرا حباب مار دیا مفہوم جادو بیہوش ہوا عمرو نے مفہوم جادو کو برق فرنگی کی صورت بنایا آپ بصورت مفہوم بشکر کھڑا ہوا اوشارہ لیکر چلے گرتنے ہوئے جیسے ہی قریب جلسے کے پاہونچے لوگون نے دریافت کرنا شروع کیا مہتر صاحب کیا گذری عمرو نے کہا پکڑ لایا بھلا مین بھوڑ دیتے کا پیچھا چھوڑتا خوب تلوار چلی مگر مین نے پکڑ لیا سب لوگ پوچھتے ہوے پیچھے پیچھے چلے آتے ہین مسواک جادو دربار مین بیٹھا تھا جلسہ درہم و برہم ہوا اب ناچ گانا کیسا قبیل جادو کا لاشہ اُٹھانیکی تدبیر ہو رہی کہ مفہوم نقلی سامنے سے آکر پہونچا جھک کر سلام کیا مسواک نے کہا ای مفہوم جادو تمنے بڑا کمال کیا کہ اس ظالم کو گرفتار کرکے لائے سامنے ستون مین اس ظالم کو باندھ دو عمرو نے مفہوم جادو کو ستون سے باندھ دیا مسواک جادو نے کہا ارے ہوشیار کرو عمرو نے کہا حضور مین ڈرتا ہون یہ بڑے مکار کا شاگرد ہی یہی کہیگا کہ مین مفہوم صبار فتار ہون اب مجھے اچھی طرح پہچان لیجیے دیکھیے چہرے پر میرے خال ہی پیشانی پر داغ ہی مسواک جادو نے کہا کیون اتنا بیہودہ بکتا ہی ہمارے ساتھ قبیل کر پرورش پائی ہم پہچان نہین سکتے وہ کہے گا تو اُسکے کہنے سے کیا ہوتا ہی تو ہوشیار کر خواجہ عمرو نے اُسے ہوشیار کیا آنکھ کھلتے ہی مفہوم صبار فتار نے دیکھا فہم مین آیا یہ کیا ہوا مسواک تخت پر بیٹھا ہی سب ساحر جمع ہین ایک ارتھی تیار ہوئی ہی قبیل جادو کے لاشہ اُٹھانیکی تدبیر ہو رہی ہی سکے مفہوم صبار فتار چاہتا ہی کہ بولون مگر گلے مین گیند عیاری کا پھنسا ہی غین غین کرنے لگا عمرو نے دوڑ کے ایک طمانچہ مارا او نالایق تو نے مجھکو دھول ماری قبیل جادو کو قتل کیا اب گونگا بہرا بنا ہی اور خدمتگار بھی قریب آگئے کسی نے لات ماری کسی نے گھونسا مارا کسی نے جوتی ماری مفہوم صبار فتار کا منھ سوج گیا سر جھکاکے خاموش ہوا مسواک جادو نے کہا ای مہتر مفہوم صبار فتار اسکو تو بحسرت قتل کرینگے مگر اس ظالم نے اپنا رنگ جمایا ایسا لگا یا وہ صورت زیبا بنا کر آیا تھا کہ اسوقت تک وہ صورت زیبا آنکھونکے سامنے پھر رہی ہی عمرو نے کہا حضور آپ نے گانا نہین سُنا جو باتین سار بان زادے کی مشہور ہین وہ سب آج آپ کو دکھاؤنگا گانا سنیے دیکھیے گانا اسکا نام ہی یہ کہکے سازندون سے اشارہ کیا ساز درست کرو ساز درست ہوے بالحان تمام یہ غزل گانا شروع کی

غزل

دھوکا دو اُسکو جو تمہین پہچانتا نہو
وہ رنج گیا کہ جس سے نہ راحت ہو عشق مین
تھوری نہ بدلے روٹھ نہ جائے خفا نہو
ونیلے کھوئے دیتی ہی ای جستجوے یار
لیکن مرون تو جی کے اُمید وفا نہو
کچھ تو خدا لئے مجھے دیکھا ہی جان لب
اب ہم جدا کرین بھی جو دل کو جدا نہو

حسرت کی آنکھ سے مری آنکھو خدا بچائے
وہ درد کیا جو دل کے تڑپنے کی دوا نہو
میری زبان بھی کاٹ کے لیجا پیام بر
اچھا سلوک کرنے ہی تیرا بھلا نہو
کیا رشک ہی کہ ہجر مین خود جلتے ہین ہم
ای یار بد دعا ہی سہی گو دعا نہو
چھیڑ نگے یون کہ آتی نہین شوخیان بنا

کہتے ہو بت ہون مین نہین میرے خدا نہو
بہتر ہی مرتے دم بھی اگر سامنا نہو
معشوق ہی نہین ہی جو عاشق سے نہ بنے
تجھسے وہاں پیام جو میرا ادا نہو
پیغام مرگ وعدہ خلافی تری سہی
نالہ بھی گوش یار تک اپنا رسا نہو
خلوت مین آج اُسنے کیا ہی طلب مجھے
کچھ تو جلال اُنکو ستم کا بہانہ نہو

یہ غزل اس جلوے سے خواجہ عمرو نے گائی کہ مسواک نے موتیون کا مالا اپنے گلے سے اُتار کے خواجہ عمرو کو

پہنا دیا کہا ای مفہوم صبار فتار سبحان اللہ تمھارا کیا کہنا خداوند سالوس کی قسم ہی کہ برق فرنگی کے گانے مین
یہ کیفیت نہ تھی خواجہ عمرو نے کہا اب دوسرا کمال دیکھیے ساربان زادے کو اپنے اس کمال پر بہت بڑا ناز ہی
سر سے شراب پلانا ہاتھون سے بتانا پانوُن سے ناچنا منھ سے گانا امیدوار ہون کہ آج کلید میخانہ مجھکو
عطا ہو سب کو شراب پلاؤن ساقی گری کرون مسواک جادو نے بخوشی کلید میخانہ حوالے کر دی کہا
ای مفہوم صبار فتار تمھارے آنے سے جلسے کی رونق ہوگئی تم ایسا گاتے کہ ہم برق فرنگی کا گانا بھول گئے
اب اُس صورت کی یاد ہی عمرو نے کہا وہی صورت بنکر آؤن مسواک نے کہا ای مفہوم ساقی گری تو کرلو
مجھے یقین نہین آتا عمرو نے کہا ابھی دیکھیے یہ کہکے میخانے مین گھُسا آواز دی یارو ہم ساقی ہوے اب کوئی
باقی نہ رہے سب شراب کو خراب کیا خوب بیہوشی ملائی پتلے قرابے سب لوگ اُٹھا لے چلے سو گلابیان
والماس نگار اُسمین مرارغوانی کٹھرے اُنکے تمامی سے باندھے جس رنگ کی گلابی اُس رنگ کی شراب
کشتی مین لگاکے لائے باہر نوکرون مین تو شراب چلنے لگی اب یہان جلسے مین کئی سو ساحر جمع ہی عمرو جو شراب
لیکر آیا مسواک نے کہا دیکھو صاحبو آج تو مفہوم صبار فتار وہ کمال کر رہا ہی کہ یہ باتین اُنکے اُستاد مین
بھی نہ تھین دیکھو کس سلیقے سے شراب لایا ہی اگر دیکھیے تو زاہد کی بھی رال ٹپک پڑے عمرو نے بصورت
مفہوم پیشواز پہنی بھاری دوپٹہ اوڑھا سامنے کھڑے ہوکے گت ناچنا شروع کی جھک کر جام بلورین
بھرا جام کو سر پر رکھا ٹھوکرین لیتے ہوے توڑے لگاتے ہوے سامنے مسواک کے آئے جھکے
عرض کی ایسے شاہون کو سر سے شراب پلانا چاہیے مسواک نہال ہوگیا اور انعام دیا جام بے اندیشہ
انجام پی گیا اب تو عمرو نے دورہ باندھا ہر شخص اپنی حقیقت کے موافق انعام و اکرام دے رہا ہی مفہوم
بشکل برق بندھا ہی دورہ شراب دیکھو دیکھو کے غین غین کرتا ہی کبھی سر ہلاتا ہی کہ یارو شراب نہ پیو مگر عمرو نے
چار خدمتگار پاس برق نقلی کے کھڑے کردیے ہین اسنے سر اُٹھایا اور اُن چارون خدمتگارون نے جوتے
مارے جی مین کہتا ہی کہ اپنی جان بچاؤ یہ تو ظاہر ہی کہ ساربان زادہ سب کو بیہوشی پلا رہا ہی بیرون بارگاہ
ہنگامہ گرم ہی خادم خدمتگار رہیلے قرادل بیر شکار شراب لے لے کے خوب خوب گا بجا رہے ہین تانین بڑی
بڑی اُڑا رہے ہین کوئی گاتا ہی کوئی اُٹھکر دوڑا بیہوش ہوکر گرا کوئی صاحب جوش مین نشے کے اُٹھے مگر
سر جھکا لیا دوسرے نے پوچھا کیون سر جھکایا کہا بھائی آسمان کی ٹکر نہ لگجائے اسقدر جھکے کہ منہ کے بل
گر پڑے رنڈیون نے پاجامے اُتار کے پھینکدیے ننگ خاندان ننگی اُٹھ کر دوڑین گر گر کے بیہوش ہوگئین
یہان دربار مین عمرو نے سب کو شراب پلائی قریب مفہوم کے آئے کہا لو تم بھی ایک جام پی لو مفہوم نے
انکار کیا عمرو نے ایک طمانچہ مارا طمانچہ مارنے سے مراد یہ تھی کہ کھائی مین حباب بیہوشی تھا مفہوم صبار فتار
بیہوش ہوا اب تو دربار مین دست درازیان ہونے لگین کیدان نے کہا میان رسالہ دار صاحب آپ کس
فکر مین ہین آپکی جورو مین بہنین دروازے پر کھڑی ہین آپکو بلا رہی ہین رسالہ دار جھلا کر اُٹھے بیہودہ بکتے
ہوے اور کہتے ہوے کہ حرامزادون نے مجھے ذلیل کیا اب زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکے اُٹھے اور دھم سے گرے
بیہوش ہوے کیدان بھائی بھائی کرکے اُٹھے یہ بھی گرے ایک نے کہا مین جاتا ہون میرے گھر سے خبر آئی ہی
آپکا لڑکا ماندہ ہوگیا ہی ہای فرزند کہکر اُٹھے گر کر بیہوش ہوے ایک نے بیٹھے بیٹھے کہا تمھاری ناک کو ا
اُڑائے جاتا ہی وہ اُٹھکر دوڑے گر کر بیہوش ہوے ساری محفل مین ہنگامہ ہی رنڈیون کی بیقراری سازندے

سارنگی بجانے والے سارنگی توڑ گئی گر ہاتھ پر ہاتھ پھیرے ہین طبلہ بجانے والا جو ترہکار ہا ہی مجیرے بجانے والا کف افسوس مل رہا ہی ناچنے والیان پائنجامے اتارکے اپنی ناک سے دوڑ کر لپٹ گئین ہاے امی جان کہکر بیہوش ہوگئین مسواک جادو نے جو ہنگامہ دیکھا کھٹے مین تیغہ لیکر کھڑا ہوا کہا یارو تمنے میری محفل کو بازار بنا ہا ہی کیا ہلڑ کر رہے ہو جیسے ہی اٹھکر چلا ارے کہکر گرا اب تو عمرو نے نعرہ کیا نعرہ عمرو

مرے کرتے کانپتا ہی جہان
ترا شناہ ریش کفار ہون
زمانے کا مکار غدار ہون
عمرو ہون مین عیار صاحبقران

صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
اڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
نہ پائے مری گرد پاپوش کو
مرا تیز رفتار ہو گر قدم

جہانگیر عالم کا عیار ہون
دو ندہ جہانگرد طرار ہون

عمرو نے نیچے کھینچکر سر مسواک جادو کا کاٹا ہنگامہ عظیم برپا ہوا آواز آئی کشتی مرا نام من مسواک جادو بود جب روشنی ہوئی عمرو اسباب لوٹنے لگا قتل بھی کرتا جاتا ہی اور اب محفل بھی لوٹ رہا ہی یہان تو یہ رنگ ہی مگر دو کلمے داستان سالوس مردار خوار کے عرض کیے جاتے ہین کہ تخت نحوست پر بیٹھا ہی تیز رفتار عیار اہی کرسی پر ہی سب ساحر زبردست ونگلو پہرین اتفاق سے جیحون بھی آیا ہوا ہی سامنے دیوار پر تصویر قتیل جادو کی لگی تھی خود بخود تصویر ہل گئی سالوس مردار خوار نے کہا ارے غضب ہوا قتیل جادو جسکا نام تھا کسی نے اُسکو قتل کر ڈالا یہ کہکے اٹھا کہا ای تیز رفتار مین قصر پریزادان مین جاتا ہون پریزادون سے دریافت کرون کہ قتیل جادو کو کس ظالم نے قتل کیا دوڑا ہوا قصر پریزادان مین آیا دیکھا تین سو پریزادان دُر در گوش مرصع پوش مصروف چنگ و رباب ہین تانین پڑ رہی ہین ایک پریزاد یہ غزل گا رہی ہی غزل

خوش بساطے بر سر بازار دل وا کردہ
گردش چشم تو میساز و شکار آئینہ را
چون نگیر واشتم از نگہ رگ حیرانی گلاب
کردہ ام از دل نظر گاہ بہار آئینہ را

دادہ ذوق شراب بے خمار آئینہ را
کردہ فرمندہ نقش و نگار آئینہ را
دل نباشد یاد او در دیدہ بیدار است
زان گداز دل بود زان چہرہ کار آئینہ را

کردہ خوش جام سرشار نگار آئینہ را
شوخی مژگان بہر کارت مگر دام پرست
شمع خلوت میکنم شبہائے تار آئینہ را
نو خطان گاہے چراغے مدر شوخی لازم است

سالوس مردار خوار جھوم کے کہنے لگا عیش اور جشن انھین کے واسطے ہے مجھ پر خوشی دنیا سرور رہتی ہین جیسے ہی سالوس مردار خوار کو پریزادون نے آتے دیکھا ایک نے کہا خداوند تشریف لاتے ہین دوسری نے کہا کسی ضرورت سے آئے ہونگے تیسری نے کہا ہوا مجھکو بات کا بڑھانا نہین آتا صاف صاف کہدون قدرت کی خدائی تو خوب روشن ہی جو کچھ فرماتے ہین وہی تقدیر خدائی ہی قتیل جادو کو براے گرفتاری ساربان زادہ روانہ کیا تھا برق فرنگی کے ہاتھ سے وہ قتل ہوئی اسکے دریافت کرنے کے واسطے قدرت تشریف لائے ہین ساربان زادے نے مسواک جادو کو بھی مارا اب ساربان زادہ دربار لوٹ رہا ہی سیکڑون ساحران نامی و سرداران گرامی کے سر کاٹ ڈالے دربار قربلہ قصابان بنا ہی میان مفہوم صبار فتار کی مشکین بندھی ہین ستون سے بندھے ہوے ہین اگر بن پڑے کوئی تدبیر کیجیے سالوس یہ خبر سنکر طرف بارگاہ کے روانہ ہوا دربار مین آیا پکار کر آواز دی کہ قدریت نے تقدیر کی فرشتگان آسمانی سے خبر پہونچائی کہ قتیل جادو و مسواک جادو دونون ہاتھ سے عمرو کے قتل ہوے کوئی ایسا ہو کہ ابھی عمرو کو پکڑ لے مشکین باندھ کے میرے سامنے لائے گلنار جادو مین مسواک جادو کی صبا بھی مین بیٹھی ہی یہ خبر سنکر اٹھی عرض کی یا خداوند لونڈی کا قلب الٹ گیا چار بھائی مارے گئے ہین جاکے ساربان زادے کو لاؤنگی سالوس مردار خوار نے حکم دیا گلنار جادو پر پروانہ

پیدا کرکے چلی اُسوقت پہونچی کہ عمرو نے ہزارون ساحرون کو قتل کیا مال اسباب پر جال الیاسی مارتے ہین ہر مرتبہ یہی آواز خواجہ دیتے ہین ای جال جنجال ہوکر گریو کوئی شی بچنے نہ پائے خزانے پر جاکے گرے تین ہزار توڑے روپیون کے چنے ہوے ہین اُسپر جال پڑ رہا ہی خزانے مین گڑھا پڑ گیا چار چار انگل مٹی بھی اُٹھالی خواجہ عمرو فرماتے جاتے ہین کہ یہ مٹی بھی کام کی ہی جس مقام پر روپیہ رکھا جاتا ہی مٹی مین ضرور تاثیر آجاتی ہی یہ بھی نیاریون کے ہاتھ جاکر بیچ لینگے کہ آسمان پر آکر گلنار جادو چیخی آواز دی خبردار او ساربان زادے ارے او تین روپے کے پیادے تو نے میرے بھائیون کو مارا اُنکا بدلا لونگی عمرو نے چاہا جست کرکے نکلون مگر گلنار جادو نے وہین سے آواز گیر دی پاٗون زمین نے تھام لیے گلنار جادو زمین پر آئی خواجہ عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا کہا او ساربان زادے اب بتلا کس عذاب سخت سے تجھکو قتل کرون عمرو نے کہا یہ مجھکو یقین نہین آپ مجھکو کیا قتل کریگی مجھسے خطا تو ہوئی کہ مین نے آپ کے بھائیون کو مارا مگر وہ اسی لایق تھے بدکار بدصورت ای ملکۂ عالم ذرا انصاف فرمائیے یہ سب کام آپ کے قدرت کرتے ہین مجھکو ناحق کو بدنام کیا اگر وہ ملک الموت کو حکم نہ دین تو میری مجال ہی کہ مین کسی کو قتل کرسکون فرشتون کی معرفت مجھے کہلا بھیجا کہ ان جادوگرون کو قتل کرڈالو خداوندی بات کا کچھ اعتبار نہین تمکو تو یہ کہکر روانہ کیا کہ عمرو کو گرفتار کرو مجھسے ابھی فرشتہ رحمت نے آکے کہا کہ گلنار آتی ہی اسکو بھی قتل کرڈالنا مگر مجھے تمھارے حسن پر رحم آتا ہی کہ ایسی نازنین حسین مہر تمکین کو قتل کرون مروت سے بعید ہی ورنہ ملک الموت اپنے مقام سے چل چکے مین نے ٹھہرو کہکر پھیرا اور نہ وہ اب تک تمھاری روح قبض کرلیتے بہتر یہ ہی کہ مجھکو چھوڑدو نہین تو پھر ملک الموت سے کہدونگا قدرت مجھکو دل وجان سے پیار کرتے ہین انکا مطلب یہ ہی کہ ان سب کو قتل کرون نئی دنیا کو آباد کرون مجھکو ناحق بدنام کیا یہ سنکر گلنار جادو نے کہا خواجہ سچ کہتے ہو تمھارے پاس فرشتۂ رحمت آیا تھا خواجہ عمرو نے کہا ابھی تو گیا ہی میرے پاٗون کھولدو مین ابھی دکھلادون سامنے کھڑا کہہ رہا ہی خواجہ عمرو حکم قدرت ہی گلنار جادو کو قتل کرو گلنار جادو کو بڑا غصہ آیا کہا عجب طرح کی بات ہی مجھے رہ رہکے غصہ آتا ہی قدرت کو دنیا کا اُجاڑنا منظور ہی اسطرح حیلہ نکالا ہی اسنے فوراً عمرو کے پاٗون کھولدیے عمرو نے کہا ای ملکۂ عالم دیکھو سامنے فرشتہ رحمت کھڑا کہہ رہا ہی ادھر دیکھیے فرشتہ رحمت سے اور ملک الموت سے لڑائی ہو رہی ہی ملک الموت کہتا ہی روح قبض کرون فرشتہ رحمت کا منع کرتا ہے ملک الموت نے ہاتھ بڑھایا ہی خبردار فرشتۂ رحمت کی روح نہ قبض کرنا یہ حال عجائب وغرائب سنکر گلنار جادو پلٹی کہ خواجہ یہ جھگڑا کس مقام پر ہو رہا ہی عمرو نے کہا وہ دیکھو کوٹھے پر لوٹ پوٹ ہو گئی ملک الموت نے مارا فرشتۂ رحمت رو رہا ہی ہاتھ جوڑتا ہی میری روح نہ قبض کرنا لو قدرت بھی تشریف لائے ملک الموت کے دھول ماردی ملک الموت بھی رونے لگا کہتا ہی آج سے اب کسی کی روح قبض نہ کرونگا لو قدرت کو دونون لپٹ گئے قدرت کی داڑھی نوچ ڈالی قدرت نے منھ پھیر لیا کہتے ہین دنیا کو شلادونگا حشر برپا کرونگا گلنار تکنے لگی کہ بڑا تماشا ہو رہا ہی جیسے ہی پلٹی عمرو نے حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈالدیے اور لگے ہی عمرو خنجر بکف کھڑا تھا خنجر مارا گلنار جادو کا شکم چاک قصہ پاک مرتے ہی گلنار جادو کے ایک ابر سیاہ اُٹھا نیرنگ جادو دوسری بہن گلنار جادو کی صحرا مین شکار کھیل رہی تھی چند طایر شکار کیے ایک پہاڑ پر آکے بیٹھی آتش سحر سے بھون بھون کے کھا رہی ہی کہ یکایک کان مین آواز آئی کشتی مرا نامم من گلنار جادوم

ہوئی ہوا کہکے اُٹھی میری بھولی بہن کو کسنے مارا تڑپ کے اُسی آواز کی جانب چلی خواجہ عمرو گلنار جادو کو مارکے کپڑے
اُسکے اُتار رہے ہین کہ نیرنگ جادو و آسمان پر چلی سر جھکا کے دیکھا دربار مسواک جادو کا مزبلہ قصابان بنا ہی
ور خزانہ پر لاشہ گلنار کا پڑا تڑپ رہا ہی ایک شخص عجیب الخلقت کپڑے گلنار جادو کے اُتار رہا ہی پکار کے
آواز دی او ظالم کیا کرتا ہی وہین سے ایک گولہ مارا خواجہ عمرو گھبرا کے گرے نیرنگ جادو نے آکے
عمرو کی مشکین باندھ لین خواجہ ہان ہان کرنے لگے کہا ای ملکہ عالم کیا کرتی ہو مین عمرو عیار ہون خداوند کے
حکم سے یہان آیا ہون دیکھو کہین قتل نہو جاؤ نیرنگ نے کہا او ظالم مجھکو سب حال تیرا معلوم ہی کیون باتین
بناتا ہی قدرت کو کیا غرض ہی تیرے واسطے تدبیر ہو رہی ہی چار در بند تو نے مٹا دیے مجھکو قدرت کے سامنے
لیے چلتی ہون خواجہ اب تو نیرنگ جادو کی منتین کرنے لگے ہاتھون کو جوڑنے لگے ملکہ چھوڑ دو نیرنگ جادو نے
ایک نہ مانی مشکین باندھ لین کشان کشان چلی دربار مین آئی مسواک جادو کا لاشہ پڑا ہی مگر جب خواجہ
نے عیاری کی تو مسواک جادو تو مارا گیا جیسے جادو جو طلسم مین آیا تھا یہ حال مفہوم دیکھکر چلا گیا اپنے
در بند پر اسنے جو تدبیرین کی ہین انکا ذکر کیا جائیگا لاشہ مسواک کو دیکھکر نیرنگ بہت روئی ایک تخت سحر بنایا اوپر
لاشہ مسواک جادو اور گلنار جادو کا ڈال لیا ایک تخت پر آپ سوار ہوئی جاہتی ہی کہ مین تخت اُڑا کے لے چلون
لیکن ملکہ یاسمن گلگون پوش باغ مین اپنے ٹہل رہی ہین مگر گھبرائی ہوئی کہ نہین معلوم خواجہ نے کیا کیا
پھر سوچین کہ خود چلون چلکے دیکھون کہ دربار مین مسواک جادو کے کیا کیفیت ہی یہ سوچکر مثل ستارہ سحری
چمکین راہ کو طی کرتی ہوئی چلی آتی ہین اسوقت پہونچین کہ نیرنگ جادو خواجہ کو تخت پر سوار کر چکی ہی مگر
لاشے بھی دونون اسنے اُٹھا لیے قصد کر رہی ہی کہ سحر کرکے لیچلون خدمت مین خداوندی اس دشمن کو
پہونچا دون دو بھائی جو اور باقی ہین اُنکو اطلاع کر دون کہ ساربان زادے نے چار در بند برباد
کیے اب تم دونون بھائی خبردار رہنا کہ یاسمن گلگون پوش آکر پہونچی یہ بھی معاملہ دیکھا کہ عمرو کی
مشکین بندھی ہوئی ہین نیرنگ جادو ساحرۂ زبردست ہی چہار جانب دیکھ رہی ہی کہ یاسمن نے جو
یہ کیفیت دیکھی کہ خواجہ عمرو کو گرفتار کیا ہی کلام سخت کر رہی ہی دل بیقرار ہو گیا سمجھی کہ غضب ہوا اسم سحر کا
پڑھکے گولا جو مارا آواز آئی کہ او نیرنگ ہوشیار ہو جا نیرنگ جادو نے جو سر اُٹھا کر دیکھا تو گولا آتے ہوے
معلوم ہوا قصد یہ ہوا کہ اسکو روکون سب طرح روکتی ہی مگر گولہ زر سینہ پر کینہ پر آکے پڑا پشت کو توڑ کر
پار گذر ا یاسمن گلگون پوش نے آکے خواجہ سے ملاقات کی نذر فتح دربند مسواک جادو دی اور کہا کہ
خواجہ مبارک ہو اب جلدی نکلجاؤ مین بھی جاتی ہون ساحرونکا تار بندھگیا نہین معلوم سالوس کیا کرتا ہو
اتنے عرصے مین دو جادوگرنیان آئین گلنار کو تو مین نے تنہا دیکھکر مارا جادوگرنی کو تمنے قتل کیا اب مین
دربند تمکیاش کی خبر لونگی عمرو نے کہا انشاء اللہ ای ملکہ اسکو بھی قتل کرونگا مگر یہان ٹھہرنا کسیطرح مناسب
نہین ہی یاسمن گلگون پوش پر پرواز پیدا کرکے نکل گئی خواجہ بھی لوٹ مار کے نکلے سالوس مرد آزار
خوش بیٹھا ہی یہی کہہ رہا ہی کہ مین نے زبانی فرشتگان مقرب کے دریافت کر لیا ہی یہین سے بیٹھے بیٹھے
قدرت تقدیر کرتے ہین مگر بھائیو مسواک جادو مارا گیا ساربان زادہ بڑے غضب کا عیار ہی بڑا
مکار ہی یہ کہکر حکم دیا کوئی ساحر تیز رو جا کر دیکھے گلنار جادو پر کیا گذری اقلیم جادو دس ہزار ساحر
لے کے چلا آکے دیکھا دربار مین مسواک جادو کے ہزارہا لاشے پھڑک رہے ہین مگر سب کے سب

برہنہ رنڈیون کے کپڑے زیور ندارد ایکطرف لاشۂ گلنار پڑا ہی ایک جانب لاشۂ نیرنگ جادو منھ جھلسا ہوا اقلیم جادو نے سب کے لاشے اٹھائے سامنے سالوس مردار خوار کے لیکے آیا مفہوم کو عالم بیہوشی مین لایا اسکو ہوشیار کیا مفہوم پایۂ تخت سے لپٹ کے خوب رویا کہا یا خداوند آپ نے کیا خوب تقدیر کی ہی عمرو نے مجھکو مکاری سے پکڑا میری صورت بن کے سارے دربار کو مار اگلرنگ و نیرنگ کا حال مجھکو نہین معلوم ہوا خزانے پر جاکے قتل ہوئین بروقت قتل عمرو نے مجھکو بیہوش کر دیا تھا اب میری آنکھ کھلی مین نے قدرت کو دیکھا کہ اب قدرت تقدیر ہائے معقول کرین ساربان زادہ شہر مین رہجائیگا عرض کرتا ہون کہ زمین ہلا دیگا ساربان زادہ بیشک عیار ہی بڑا طرار ہی فرار ہی تھوڑی دیر مین برق فرنگی عیاری کرکے گیا عمرو آ پہونچا مجھکو گنوار نجلے پکڑ لیا یہ سب معرکے گذرے سالوس مردار خوار نے حکم دیا کہ ان سب لاشون کو لیجا کر جلاد و جہنم مین پہونچا دو مالک ور بند ششم کو بلاؤ قدرت اسکو آگاہ کرین کہ آٹھ پہر حفاظت کرے اپنا بیگانا کوئی نہ آنے پائے ساحر دوڑے ہوئے گئے تھوڑی ہی دیر کے عرصے مین تمک پاش کو بلا کے لائے اسی وقت تمک پاش جادو خدمت خداوند سالوس مردار خوار مین آیا سالوس نے کہا ای تمک پاش تمنے کچھ سنا احوال تمکو معلوم ہوا چار در بند برباد ہوئے تمام ساحران نامی و سرداران گرامی مارے گئے کس کس حسرت سے انکے دم نکلے سب کے سب قدرت کے قوت بازو تھے زینت پہلو تھے ساحران زبردست بادۂ کبر و نخوت سے مست ان سب نے سامان حفاظت کیے مگر نہ بچے تم اب جو سامان کہو وہ سب سامان مہیا کرین مگر قدرت کے سر کی قسم یہ دریافت کرو کہ ہم مین سے کون ایسا شریک مسلمانان ہوگیا ہی کہ جو اس راز و نیاز مخفی سے ساربان زادے کو آگاہ کر دیتا ہے اس ساحر سے بلا کے کہا جو تمک پاش کو بلاکے لایا ہی کہ انتظام جادو تمھارا نام ہی تم انکے در بند پر موجود رہو آمد و رفت کا ساحرونکی انتظام کرو کسی غیر آدمی کو نہ آنے دینا ہر وقت موجود رہنا تمک پاش جادو نے کہا ارے انتظام کیا مین کسی بات مین پایہ کمی کا رکھتا ہون ساربان زادے کا آنا کیسا مین خود جاکے اسکو لاتا ہون انتظام جادو نے کہا میرا آپ کے ہمراہ چلنا ضرور ہی دونون ساحر دربار سالوس سے رخصت ہو کر فکر مین خواجہ عمرو کی چلے ملکہ یاسمن گلگون پوش نے جب خواجہ عمرو سے جدائی کی اپنے باغ مین آئین اپنی حسرت پر مثل ابر نوبہار رونے لگین کنیزین ہان ہان کرکے دوڑین پوچھا کیون ملکۂ عالم اسوقت مزاج کیسا ہی ملکہ نے آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا کیا بیان کرون عجب حال ہی قلب پر ہجوم غم و ملال ہی فلک در پے آزار ہی بندہ مجبور و لاچار ہی اب تو یہ کیفیت ہی نظم

کوئی خوش چشم یاد آتا ہی جب آنسو نکلتے ہین / جو صحرا مین ہمارے سامنے آہو نکلتے ہین
جو دل امڈا ہی ایسے ضبط گریہ ہو نہین سکتا / کہ پیہم اب ہماری آنکھ سے آنسو نکلتے ہین
میان بزم گریان شمع رہتی ہی فقط شب بھر / مری آنکھون سے تو آٹھون پہر آنسو نکلتے ہین
جو آہین باد صرصر کی طرح کرتا ہون فرقت مین / تو مثل آب باران آنکھ سے آنسو نکلتے ہین
جدا تمنے کیا جسطرح اپنے تیر کا پیکان / کہ چشم زخم سے اب خون کے آنسو نکلتے ہین
گمان بدلی کا ہوتا ہی اگر اٹھتا ہی دود دل / یقین بارش کا ہوتا ہی اگر آنسو نکلتے ہین
مین وہ دیوانۂ گریان ہون جسدم فصد کھلتی ہی / تو رگ سے قطرۂ خون کے عوض آنسو نکلتے ہین

پسینا کب تپ فرقت مین مجھ گریبان کو آتا ہی نہین ای آبرو دل سے نکلتا کوئی بھی ارمان	اگر یہ ہر بُن مو سے مرے آنسو نکلتے ہین مگر ہان اُسکے بدلے آنکھو سے آنسو نکلتے ہین

کنیزین قدمون پر گر پڑین عرض کی ہم نمکخوار خیرخواہ دولت ہین جو ارشاد ہو بجا لائین کہا صاحبو مین نے
بیٹھے بٹھائے ایک سودا مول لیا اُسنے مجھکو اس بلا مین ڈالا جس روز صاحبقران کا لشکر آیا مجھے حکم خداوند
سالوس عمرداد خوار ہوا کہ جا کر تلاش کرو دیکھو ساربان زادہ کہان ہی اگر ملے تو پکڑ لاؤ مین جو گئی تو لشکر
اسلام مین تلاطم تھا عتاب جادو نے جا کے قرنا بجا کے سب کو نابینا کیا خواجہ عمرو اُسی بیقراری مین ایک نخل
کے سائے مین ٹھہرے ہوئے نئے طور سے بجا رہے تھے اُس گانے نے دلکو کھینچ لیا جو ہو سکا وہ
خدمتگزاری بھی کی اب نہین احوال معلوم کہ کیا گذری حاکم دربند پنجم سے سامنا ہی چار دربند تو انھون نے
فتح کیے اب پانچوین دربند پر دیکھیے کیا گذرے تکمپاش جادو بلائے روزگار ہی کوئی اتنی خبر لا دے
کہ دربار مین کیا گذری دو کنیزین واسطے خبر کے گئین تھوڑی دیر مین پلٹ کے آئین اور عرض کی تکمپاش
اور انتظام جادو برائے گرفتاری خواجہ گئے ہین حکم خداوندی ہی جہان ملین گرفتار کر لاؤ فوراً قتل کرین
مفہوم صبار فتار عیار بھی گیا ہی ان سب کا یہی قصد ہی کہ جہان ساربان زادہ ملے اُسے پکڑ لائین یہ سنتے
ملکہ یاسمن گلگون پوش گھبرا گئین کنیزون نے کہا واری آپ کو تو بیکار انتشار ہی کہا صاحبو مین نہین
چاہتی ہون کہ عمرو گرفتار ہوئے مین جا کے عمرو کو آگاہ کرون یہ کہکر بہ ہوا نے پیدا کر کے چلی خواجہ عمرو
اُس معرکے سے نکلے چلے تھے اول برق فرنگی سے ملاقات ہوئی برق نے کہا اُستاد کیا گذری عمرو
نے کہا بچا تم بڑے حرامزادے ہو عیاری کو بگاڑ دیتے ہو نہین معلوم کس مصیبت سے عیاری کی او جا کے
مسواک جادو کو مارا برق نے کہا اُستاد مین سب کچھ دیکھ رہا تھا اگر مین عیاری کر کے نہ بھاگتا تو آپ
عیاری کیونکر کرتے مفہوم صبار فتار کو کیونکر پاتے جب مفہوم صبار فتار کو آپ نے گرفتار کیا ہی تب
عیاری ہوئی عمرو نے کہا ابے واہی ہی مین اور تدبیر سے گیا تو نے نہین دیکھا مگر یہ تو بتلا تیرے منھ مین
کیا ہی جب تو وہان سے بھاگا تھا تو ایک رنڈی غل مچاتی تھی کہ بھوریا میرے پاؤن کے چھلّے لے گیا بتا
وہ چھلّے کیا ہوئے برق نے کہا اُستاد اس ملک کی عورتین پاؤن مین چھلّے نہین پہنتین عمرو نے ایک طمانچہ ملا
برق کے منھ مین چھلّا تھا گر پڑا عمرو نے کہا کیون بجی یہ کہان سے آیا برق نے کہا اُستاد یہ اُسکا نہین ہے
چلیے سنار سے پچھوا دون یہ چھلّے مین نے خود بنوائے ہین عمرو نے اُٹھا لیے برق چچا پٹیا خواجہ کب مانتے
ہین لڑتے بھڑتے سامنے امیر عالیشان حمزۂ صاحبقران زمان کے آئے صاحبقران زمان نے فرمایا
خواجہ کیا ہی کہا حضور یہ بھوریا بڑا چور ہو گیا ہی اس سے فرمایئے کہ لشکر مین جائے یہان رہیگا تو مین
اسکو مار ڈالونگا صاحبقران زمان نے فرمایا خواجہ تمھارا قوت بازو ہی عمرو نے کہا اسکو عیاری بالکل
نہین آتی جا کے معاملہ خراب کر دیتا ہی آپ کے اقبال سے چار دربند فتح ہوئے مگر ایک بڑی مشکل یہ ہی کہ
عجیب جادو جو آپکا اسم اعظم بند کر کے لے گیا ہی اُسکا کہین پتہ نہین ملتا ہی یہ ذکر تھا کہ مقبل نے
جھک کے عرض کی ابھی اک طائر قبہ بارگاہ پر آ کے بیٹھا تھا یہ آواز دیکر چلا گیا کہ خواجہ مین نے عیش و آرام
کو بالکل ترک کر دیا خواجہ سے ملاقات کرین عمرو بیقرار ہو کر نکلا ایک گوشے مین آ کے تعویذ کو آگ
دکھائی ملکہ یاسمن گلگون پوش آ کر موجود ہوئین اور کہا کہ ای خواجہ عمرو مین آٹھ پہر اسی فکر مین ہون

کہ اسم اعظم کا پتہ لگاؤن مگر اب ورہ بندون پر بڑے ہنگامے ہین انتظام جادو اور مفہوم صبا رفتار آپ کی
تلاش کو نکلے ہین کئی سو ساحرون کو حکم ہوا ہی کہ ساربان زادے کو تلاش کرو اس بات کی مجھے بڑی
فکر ہی مگر آسیب جادو کے مقدمے مین عرض کرتی ہون کہ سامنے جو صحرا ہی اسکے پہلو مین صحرائے
خارستان ہی آسیب جادو نے وہان جا کر مسکن کیا ہی جسطرح ہو اپنے کو وہان پر پہونچائیے کسی تدبیر سے
اسکو قتل کیجیے تو اسم اعظم امیر کشورگیر ثانی سلیمان حمزۂ صاحبقران زمان رہائی پائے اُسنے بہت بڑا
سحر کیا ہی گرد اُسکے صحرائے خارستان ہی ہر زبان خار سے یہی آواز آتی ہی فلان آیا اور فلان آیا آپ
کیونکر وہان جاینگے عمرو نے کہا ملکہ مشکل تو بڑی ہی مگر جسطرح بنتا ہی مین جاتا ہون یہ کہکر خواجہ عمرو نے
ملکہ یاسمن گلگون پوش کو رخصت کیا آپ خیمۂ صاحبقران مین آئے عرض کی حضور اب یہان سے
کوچ کرین چار و ربند ویران ہوئے قریب دریا چلکر اُترین وہان سے سرحد تمکیاش جادو قریب ہی
راستہ نملیگا صاحبقران زمان نے کہنے سے اپنے یار وفادار خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار کے لشکر کو
تیار کرایا بارگاہین لدین صاحبقران زمان چلے خواجہ عمرو ایکطرف کھڑے ہوے دیکھ رہے ہین
اس خیال مین کہ لشکر صاحبقران زمان جالے تو مین تلاش مین آسیب جادو کی جاؤن برق
بھی ایک گوشے مین کھڑا دیکھ رہا ہی کہ اُستاد جائین تو مین بھی انکے تعاقب مین چلون کہ آسمان سے ایک
پنجہ گرا کمر مین خواجہ کی پڑا عمرو چیخا کہ آقا دوڑیے مجھکو کوئی لیے جاتا ہی ارے لیجانے والے مجھکو تو کیون
لیے جاتا ہی حمزہ صاحبقران کو لیجا تجھے مراد حاصل ہو اگر مردم خوار ہی تو خبردار میرا گوشت نہ کھانا مین
اول مین نامرد تھا جب جوان ہوا لاکھ چھپا بیٹا باپ نے شادی کردی جب بیوی کے پاس گیا تو اُسنے
ایک لات ماری کہا او نامرد تو نے کسواسطے شادی کی اُسی غیرت مین مین نے سوا سیر سنکھیا کھالی وہ
سب ہضم ہوگئی رات کو جاکے ٹکڑے اُڑا دیے بی بی صاحب چیختی ہین ارے ننگوڑے عمرو چھوڑ دے
کیا میری جان لیگا مین نے ایک نہ سُنی تو بھائی میرے رگ و ریشے مین سنکھیا بھری ہوئی ہی تجھے مین ایسا
آدمی بتلا دون کہ سب گوشت ہی گوشت ہی ہڈی کا جسم مین کہین مطلق نام نہین وہ پہلوان عادی ہی
مجھ غریب کے لیجانے سے کیا فائدہ امیر حمزہ صاحبقران آواز عمرو کی سُنکر دوڑے مقبل تیر و کمان
لیکر چلا مگر وہ پنجہ لیکر عمرو کو غائب ہوگیا امیر حمزہ صاحبقران زمان نے بڑا افسوس کیا برق
سُن چکا تھا کہ صحرائے خارستان مین آسیب جادو ہی تڑپ کے دو دو صحرا کو طے کر کے قریب صحرائے
خارستان پہونچا دیکھا ایک جنگل ویران کف دست میدان جا بجا درخت جلے ہوئے شاخین
ندارد پتون کا پتہ نہین ٹھنڈو کے جا بجا کھڑے ہوئے ہین بونڈلے گرد کے اُٹھ رہے ہین دھوپ
تھرّاتی ہوئی معلوم ہوتی ہی برق فرنگی بڑھا یہ بھی دیکھا کانٹے جا بجا پڑے ہین لیکن یہ جانتا نہ تھا کہ یہ
کانٹے زبان ہین انکے میرا نام لینگے برق فرنگی تڑپ کے چلا جیسے ہی اس صحرائے خارستان مین آیا کانٹون
نے آواز دی برق فرنگی عیار آیا ہی ای نگہبانان دشت ویران گوشون مین چھپے ہوے زاغ و
زغن بنے ہوے کیا بیٹھے ہو دوڑو اس صدا کے سنتے ہی سب دوڑے برق فرنگی بھاگا جب
سرحد سے نکل گیا تب وہ آواز آنا موقوف ہوئی برق فرنگی گھبرایا کہ اب کیا کرون یہ تو اس فکر مین ہی
کہ ذرا اسکا وقت پر کیا جائیگا مگر خواجہ عمرو کا حال سُنیے کہ آسیب جادو اپنے مقام پر بیٹھا ہی اس صحرا سے

ویران کا وہی تنظم ہی آگے دیوار آہنی بنائی ہی اپنے واسطے ایک مکان وسیع تجویز کر کے اسمین فروکش ہی سحر اپنا
کر رہا ہی مگر کیوں تنہا خادم تک اپنے پاس نہین رکھتا کہ آسمان پر اسنے دیکھا چند تخت جلتے ہین اُنپر چند ساحر
بیٹھے ہین اسنے پکار کر آواز دی ارے بھائی جانے والو کہان سے آتے ہو اور کسطرف جانے کا ارادہ
رکھتے ہو ہمسے بھی آکے ملاقات کرتے جاؤ نام ہمارا آسیب جادو ہی وہ ساحر تخت پر سے اُترے
نمکپاش جادو و انتظام جادو و مفہوم صبار فتار آسیب جادو نے جوان سب کو دیکھا بری
خاطر سے پیش آیا پوچھا ای نمکپاش جادو کہان گئے تھے نمکپاش جادو نے کہا کیا مزے کی بات ہے
قدرت نے ہمکو بلایا تھا انتظام جادو اور مفہوم صبار فتار کو میرے ساتھ کیا ہی کہ جا کے در بند تخجیم
پر انتظام کرو انتظام جادو نے کہا ای آسیب جادو تمنے کیا کیا آسیب جادو نے کہا مین ساربان زادے
کی صورت بنکے لشکر مین حمزۂ صاحبقران کے گیا اسم اعظم صاحبقران زمان کا بند کر لایا یہ دیکھو میرے جیب
شیشہ رکھا ہی انتظام جادو نے کہا ای نمکپاش جادو تم تو اپنے مقام پر چلو مین ساربان زادے کو گرفتار
کیے لاتا ہون مفہوم جادو نے کہا مین بھی جاتا ہون اگر ساربان زادہ مل گیا تو پکڑے لاتا ہون نمکپاش
تو اپنے مقام پر گیا کہ اسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا انتظام جادو بے پروا نہ پیدا کر کے مفہوم صبار فتار
باتہائے عیاری سے آراستہ ہو کے چلا انتظام جادو اُسوقت پہونچا کہ خواجہ کنارے کھڑے تھے انتظام
نے جو عمرو کو کھڑے دیکھا تڑپ کے گرا اُٹھا کے لے گیا سامنے آسیب جادو کے لا کے کہا لیجیے یہ ساربان زادہ
حاضر ہی آسیب جادو و انتظام جادو سے اُٹھکے لپٹ گیا کہا بھائی آسیب جادو تمنے کیا کار نمایان کیا ہی
خواجہ بیہوش تھے آسیب جادو نے سحر مین اپنے پھنسا کے عمرو کو ہوشیار کیا اب جو خواجہ عمرو کی آنکھ کھلی
دیکھا دو ساحران زبردست ایک مقام پر بیٹھے ہوے سحر کر رہے ہین عمرو نے جھک کے سلام کیا کہا اعلیٰ
مراتب رہین قربان سالوس کے جیسا مجھسے ارشاد فرمایا دی سامان مین نے آنکھون سے دیکھا حیران ہوکے
انتظام جادو کو دیکھا اور کہا ای شاہنشاہ ساحران آپ نے وہ کمال کیا کہ کسی سے نہو سکتا آپ ایسا
جری اور بہادر میری نگاہ سے نہین گذرا مین نے بخطلی آباد مین ستر ہ لاکھ ساحر وہان تھے ابلیس و جان بن
مالک بن زردہشت یہ بڑے ساحران نامی تھے مگر ان سب کو کتے کی موت مارا اب مجھپر کھلا کہ آپ
فخر ذات خداوند سالوس مردار خوار کے تھے ورنہ میری کیا مجال تھی جو مین ایسے ساحرون کو مار سکتا
یہ جو ساحر یہان مارے گئے اُسکی شکایت مجھسے بیجا ہی ای شاہنشاہ ساحران انصاف فرمائیے قدرت
نے زمین و آسمان بنایا تمام عالم مین یہ مصرع مشہور ہی مصرع بے رضائے تو مگی برگ نہ جنبد ز درخت جب
ایک پتہ خلاف اُنکے حکم کے نہین ہل سکتا تو میری مجال ہی کہ مین بدون حکم خداوندی کسی کو قتل کرون جب
قدرت ملک الموت کو حکم دیتے ہین تب مین اُنکو مارتا ہون میرا نا حق کو حیلہ ہو جاتا ہی اصل مین قدرت
قتل کرتے ہین ای شاہنشاہ ساحران قدرت نے تمر رفرمایا کہ اب اس دنیا کو ویران کرونگا حشر برپا کر کے
نئی دنیا پھر سے پیدا کرونگا میرے نام کا حیلہ لگا دیا دلائل ساربان زادے کے سنکے انتظام جادو نے
کہا کیون ای آسیب جادو باتین ساربان زادے کی سنتے ہو حقیقت مین سچ کہتا ہی آسیب جادو
نے کہا کیون خواجہ تمھارا اعتقاد کیا ہی عمرو نے کہا کیا پوچھتے ہو جسنے تمکو پیدا کیا اُسی نے ہمکو بھی پیدا کیا
جو تمھین رزق دیتا ہی وہی رازق ہمارا بھی رزاق ہی یہ ہمارا اعتقاد ہی نام پیدا کرنے والے کا بخوبی ہمکو یاد ہی

بہتر یہ ہی کہ مجھکو رہا کردو قدرت فرما چکے ہین سر حمزہ کا کاٹ کر لاؤن یہ کہکر عمرو نے چند اشعار گائے انتظام جادو
و آسیب جادو جھومنے لگے کہتے تھے خواجہ حقیقت مین بڑے کامل واکمل ہو عمرو نے کہا میری تعریف نکرو
یہ سب پیدا کرنے والے کی حقیقت ہی آج کیا ل سیرا دیکھنا کہ مین حمزہ صاحبقران زمان کو گرفتار کرکے لاؤنگا
خالی اسم اعظم بند کرنے سے کیا فائدہ ہو اُس شخص کو قتل کیجیے جسکی ذات سے سارے فساد ہین ہماری حمزہ
نے یہ قدر کی کہ تین روپے کا مہینہ ہمکو دیتے ہین اور اُسمین سے بھی غیر حاضری کاٹ لیتے ہین فی مرکب یک مشت
جو مقرر ہی وہ سائیس بھلا کب دینے والے ہین اگر وقت کے اوپر پہونچگئے تو چھٹانک آدھ پاؤ دانے مل گئے
ورنہ وہ کب دیتے ہین بیبیان بیچاری گھر گھر کی پتیلیان مانجتی ہین کہین سے دو روٹیان ملگئین بعضے دن
یہ بھی نہین ملتا اُن بیچاریون کے اوپر نگاہ بد ڈالتے ہین وہ صاحبان عفت و عصمت و حرمت و طہارت ہاتھ
باندھ کے منت خوشامد سے اپنے کو بچاتی ہین میان انتظام جادو صاحب ہماری اس طریقے پر اوقات
بسر ہوتی ہی کس سے اپنا حال کہین اس ملک مین آئے تھے کہ یہان قدرت رہتے ہین نوکری کرینگے اور
یہان سے چار پیسے پیدا کرینگے یہان آتے ہی آفت برپا ہوئی لڑائی ہونے لگی مین نے بھی دس پانچ کو
مار ڈالا آج ایک قدردان ملا ہی اب سب مشکلین آسان ہو جائینگی اگر میری قدر کیجیے تو ایک دن مین لشکر
حمزہ تباہ کر دون قدرت کی بھی گردن لون اور تم دونون بادشاہ بن بیٹھو شاہ ہفت کشور بنا دون
ایک بھائی دعوی خدائی کرے ایک بھائی بادشاہ بنکر بیٹھے جو بادشاہ سرکشی کریگا مین رات کو جاکر
اُسکا سر کاٹ کے لے آؤنگا نہین تو مجھکو خدمت مین خدا وند کی لیچلو اُنسے بھی عرض کر دونگا کہ جو خطائین
مجھسے ہوئی ہین وہ معاف فرمایئے اپنا اعتبار بنائینگے مزے اُٹھائینگے ورنہ میری پاپوش سے جوتیان
کھائینگے ای شہنشاہ آسیب جادو و انتظام جادو مین تمھارا تو تابعدار ہون تم مجھکو گرفتار کر لائے
بڑا آپ نے دل کیا مین نے اپنے قدردان کو تو پایا اب میرا حوصلہ تو نکلیگا فاقون سے تو چھوٹونگا
انتظام جادو نے کہا خواجہ جو تم کہتے ہو مین اقرار کرتا ہون کہ قدرت سے تمھاری خطا معاف کرا دونگا
اپنے پاس تمکو وزیر اعظم بنا کر رکھونگا دس ہزار روپیہ مہینہ دونگا دس ہزار کا نام سنکر خواجہ بہت ہنسے
اور کبھی چیخین مار کے روئے اور کبھی کہتے ہین کیون ای انتظام جادو انتیسوین دن تنخواہ مجھے ملا کریگی پھر تو
ان روپیون کے خرچ کرنیکا مجھے اختیار ہی انتظام جادو نے اشارے سے کہا ای آسیب جادو
کبھی اس کمبخت نے روپیہ کا ہیکو دیکھا ہی ایک غریب آدمی ہی مشہور تھا کہ عمرو بڑا روپیے والا ہی یہ تو بیچارا
محتاج مفلوک ہین اسکو عمرو بنا دینگا رتبہ اسکا بڑھا دونگا بیشک اگر اسنے اطاعت کی کل ممالک مین ہماری
عملداری ہو جائیگی عمرو نے ہنس کے کہا آپ میرے ساتھ مسخرا پن نہ کیجیے قید سے رہا کر دیجیے آئین بائین
شائین نہ بتلایئے کچھ گانا بھی سناؤن خوب سارا جی کرون آج ہی رات کو حمزہ کو پکڑ کے لاؤن انتظام جادو
نے پاؤن عمرو کے کھولدیے خواجہ اُٹھ کر کھڑے ہوئے اُچھلنے کودنے لگے گنگنا گنگنا کے یہ اشعار پڑھنے
آسیب جادو و انتظام جادو کے دُھن مین ڈوبے ہوئے بھیرون کے سرون مین تائین مارنا شروع کین اشعار

برق طور و جلوۂ دلدار دونون ایک ہین
محرم کے انکار اور اقرار دونون ایک ہین
مہر و مہ دو ہین دم دیدار دونون ایک ہین

چشم حق بین سے جو ہو دیدار دونون ایک ہین
تیرے ہونٹھ اور پردۂ اسرار دونون ایک ہین
رنگ کچھ ہی ہو پہ صورت دار دونون ایک ہین

ہوگیا قابو تو ہم تم یار دونون ایک ہین — اب کرو انکار یا اقرار دونون ایک ہین
کفر و دین کے ہر گھڑی جھگڑے تمھارے واسطے — مل گئے جب تم تو بے تکرار دونون ایک ہین
مدعا سنکر ذرا دل مین تامل کیجیے — میر استطلب آپکا انکار دونون ایک ہین
وان قیاسون کا ہی مجمع یان خیالونکا ہجوم — فلسفی اور ہم طبیعت دار دونون ایک ہین
کب تلون سے تمھارے ہی مجھے امید وصل — تم کرو انکار یا اقرار دونون ایک ہین
عاشقی مین جب انا لیلےٰ کی نوبت آگئی — آئنہ ہو یا کہ روے یار دونون ایک ہین
او قدر انداز شادی مرگ اسی کو کہتے ہین — خندۂ زخم اور لب سوفار دونون ایک ہین
تیرا پھرنا قاتل عالم ہی او طفل حسین — بازدہ فندقی اور چھری کی دھار دونون ایک ہین
پھر گئے ملنے کے پیے نادان زمانہ چاہیے — گردش بخت و نگاہ یار دونون ایک ہین
کیا بھروسہ ہمکو تیرا غیر کو کیا آسرا — تیری خدمت سے جب ہوے ناچار دونون ایک ہین
ترک مطلب کی جو سوجھی رنج و راحت غلط — طالع خوابیدہ اور بیدار دونون ایک ہین
قتل کرکے مجھکو اپنے منہ کی رونق دیکھیے — آئنہ اور آپکی تلوار دونون ایک ہین
ذرۂ خاک در جانان ہو یا ہم ناتوان — دیکھیے زیر سایۂ دیوار دونون ایک ہین
خم کی جانب دیکھتا ہی کیا تو مجھکو دیکھکر — ظرف مین اے ساقی سرشار دونون ایک ہین
تیرے کوچے مین پری رو جب گھس کر گر پڑے — ہم ضعیف اور سایۂ دیوار دونون ایک ہین
غیر مین ہم مین دوئی ہرگز نہین تو دیکھ اگر — چاہنے والے ترے اے یار دونون ایک ہین
اپنے مطلب سے کوئی غافل نہین ہرگز صفیر — عاشقون مین سادہ و پرکار دونون ایک ہین

اس رنگ سے خواجہ عمرو نے یہ غزل گائی کہ انتظام جادو و آسیب جادو تڑپنے لگے انتظام جادو نے کہا خواجہ تمنے تو ذبح کر ڈالا عمرو نے کہا آپ نے ابھی کیا دیکھا ہی آپ کو خوب راضی کرونگا بعد مدت کے آج ایک قدردان ملا غنچۂ آرزو کھلا کیونکر خوشی نہ کرون انتظام جادو نے موتیون کا مالا اُتار کے خواجہ کے گلے مین ڈالدیا خواجہ عمرو نے کہا ایسی چیزین مجھکو نہ دیجیے میرے دروازے پر بھی شیشہ موتی والا آتا ہی لڑکیان وہ دوڑ کے پکارتی ہین گڑیون کے واسطے دھیلے دھیلے پیسے پیسے لیتی ہین مین یہ نہین لونگا مجھے نقد دو آنے دلوایئے انتظام نے ہنسکر کہا خواجہ عمرو صاحب یہ مالا ہزار روپے کا ہی عمرو حیران ہو کے دیکھنے لگا کہا کیا یہ اب مجھکو دیڈالا مین اب اسکو نہ دونگا یہ اپنی جورو کو پہناؤنگا یہ کہونگا دوپٹہ اوڑھنا چھوڑ دے کیون صاحب اگر دوپٹہ اوڑھیگی تو موتیون کا مالا کون دیکھیگا یا بیچ ڈالونگا جسدن ہزار روپیہ گھر مین لیکر جاؤنگا لڑکے بالے سب دوڑ پڑینگے مین سب کو بانٹونگا بڑی جورو کو سب روپیہ دونگا انتظام جادو نے کہا خواجہ بڑی جورو کون ہی عمرو نے بگڑ کے کہا آپ میری جورو کا نام نہ پوچھیے ورنہ مین آپکی مان کا نام پوچھونگا مجھکو ڈھیلا ڈھالا نہ جانیے گا آپ کے پڑوس مین ہنگامہ ڈالدونگا محلے مین ایک نہ بچیگی انتظام جادو نے کہا خواجہ آزردہ نہو مین نے آمد سخن مین پوچھا عمرو نے کہا صاحب یہ باتین مجھکو نہین آتین آپ شراب پیجیے یہ کہکے گلابیان شراب کی کشتیان کباب کی اپنے ہاتھ سے اُٹھائین اُلٹ پلٹ کے بیہوشی ملادی جام لبریز کرکے سر پر رکھا انتظام جادو کے سامنے سر جھکایا کہا ایسے بادشاہون کو سرسے

شراب پلانا چاہیے انتظام جادو جھٹ پٹ شراب پی گیا دوسرا جام آسیب جادو کو دیا اسنے بھی وہ جام بے
اندیشۂ انجام پی لیا عمرو نے ایک دو تانین اور لگائین کہ دونون ٹھکرا کے گرے عمرو مغل کا اسباب لوٹنے لگا
اب ارادہ یہ ہی کہ اسباب لوٹ لون تو سر دونون کے کاٹون شیشہ اسم اعظم کا شکست کرون مفہوم صبار فتار
لشکر اسلام مین گیا لشکر اسلام یہان سے کوچ کر گیا تھا اسنے لوگون سے دریافت کیا لوگون نے کہا لشکر
اسلام یہان سے کوچ کر گیا عمرو کو کوئی پکڑ کے لے گیا۔ دریافت کر کے وہان سے پلٹا یہی دل مین خیال ہی
کہ شاید انتظام جادو پکڑ کے لے گیا چلو چلکے دیکھین اگر ایسا ہوا تو خوب بات ہوئی دل سے باتین کرتا ہوا
قریب مکان کے پہونچا پشت مکان پر آکے کمند ماری دیوار پر چڑھ گئے جو دیکھا تو وہ معرکہ دیکھا مفہوم
نے نعرہ کیا او ساربان زادے خبردار کیا کرتا ہی چلاتا ہوا دھم سے کودا عمرو کو بڑا افسوس ہوا کہ ان
دونون کو نہ قتل کر سکے جیسے ہی مفہوم صبار فتار برابر آیا عمرو نے کہا مہتر صاحب بڑے بچیا ہو مفہوم
نیچہ کھینچکر جا پڑا عمرو و مفہوم صبار فتار سے نیچہ چلنے لگا مگر مفہوم صبار فتار اپنی جان سے تنگ ہو رہا ہی
عمرو سے لڑ نہین سکتا ہر مرتبہ یہی یقین ہوتا ہی کہ ابھی ہاتھ مین سر میرا اُڑ جائیگا دب دب کے لڑ رہا ہی عمرو
برس پڑا زبان سے بھی کلمات نادرست کہتا جاتا ہی ہر مرتبہ یہی گمان ہوتا ہی کہ بتعجیل اسکو قتل کرون مگر
مفہوم صبار فتار نے اپنے دل مین سوچا کہ ساربان زادے کے ہاتھ سے تو مارا جائیگا ساربان زادے پر
غالب نہ آئیگا انتظام جادو کو یا آسیب جادو کو جگا دون یہ ساحر زبردست ہین گرفتار کر لینگے یہ سوچکے
لڑتا ہوا پیچھے ہٹا جیسے ہی عمرو نے نیچہ ارا مفہوم صبار فتار نے خالی دیکر آسیب جادو پر حباب دافع بیہوشی
مار دیا آسیب جادو کی آنکھ کھلی دیکھا انتظام جادو بیہوشی کے حال مین پڑا ہی مفہوم صبار فتار سے
اور عمرو سے نیچہ چل رہا ہی جیسے ہی آسیب جادو نے آنکھ کھولی ویسے ہی مفہوم صبار فتار نے کہا
اس ساربان زادے پر جلدی سے سحر کر دیجیے عمرو نے چاہا جست کر کے نکلجاؤن آسیب جادو نے
سحر کر دیا کہ عمرو لڑکھڑا کے گرا مفہوم صبار فتار تو جلا ہوا ہی جلدی سے اسنے انتظام جادو کو جگا دیا اب
تو انتظام و آسیب جادو دونون عمرو کی صورت دیکھکر جھلا رہے ہین کہ رہے ہین ای مفہوم صبار فتار
تنے بڑا کام کیا ورنہ ساربان زادے نے ہم دونون کو مار لیا ہوتا مفہوم صبار فتار نے فوراً خنجر کمر سے
نکالا سنگ چٹانے لگا آسیب جادو و انتظام جادو کہ رہے ہین ای مفہوم صبار فتار اس ظالم کو
جلدی قتل کرو کیا ظالم نے ہاتین بنا ئین ہماری نوکری کرتا تھا تمام عالم مین ہماری عملداری کرائے دیتا تھا
عمرو نے کہا یون تو آپکو اختیار ہی صاف تو یہ ہی کہ میان مفہوم سے مجھسے دشمنی ہی مین نے انکے استاد کو بھی
خوب ذلیل کیا میان زود رفت میرے ہاتھ سے مارے گئے تھے شراب مین یہی بیہوشی ملا کے رکھ گئے تھے
میری تلاشی لے لیجیے اگر بیہوشی میرے پاس نکل آئے تو مین گنہگار ہون مفہوم کہتا ہی صاحبو تم اسکے کہنے
پر نہ آنا اس سے بات نہ کرو یہ سب کو قتل کر ڈالیگا بڑا زبان آور عیار ہی اسکو قتل کیا گویا سب لڑائی
فتح ہوئی ہم اور استاد ملکر ایک دن مین حمزہ صاحبقران کو پکڑ لائینگے لشکر کا تباہ کرنا کچھ بات نہین ہی
آپ لوگ ایک سحر مین عبر ساحرون کو تباہ کر سکتے ہین اسی کے انتظام سے لشکر اسلام بچا ہوا ہی ماہ تاب
نے کیا کار نمایان کیا تھا کہ اسم اعظم بند کر لیا قرنا بجاتا ہوا لشکر پر جا پڑا ہمقا نا بینا کو قتل کر رہا تھا عفریت
نے قید توڑی صد ہا نا بینا کو قتل کیا مگر حضور ان مسلمانون کی مدد آسمان سے پیدا ہوتی ہی نقابدار زرین پوش پ

آیا اُسپر سحر تاثیر نہ کرتا تھا ماہتاب جادو بیچارہ یون مارا گیا ورنہ اُسدن کل لشکر کا خاتمہ تھا یہان تو یہ باتین ہین
قتل عمرو کی گھاتے ہین مگر اپنے باغ مین بیٹھے بیٹھے ملکہ یاسمن گلگون پوش گھبرائی بارہ دری سے روتی ہوئی
نکلی زبان پر یہ اشعار عبرت آثار نظم

جوے خون آرم برون از دل بسوے چشم خویش
بیمروت این دل من زاہن و فولاد نیست
نالہ کمتر کن زغم مجنون درین دیر کہن

ای دل اندر عشق داد و نالہ و فریاد نیست
در محبت محنت من کتر از فرہاد نیست
چند ترک عشق را تعلیم خونریزی کنم
شادمانی و غم ایام را بنیاد نیست

بادشاہ عشق را آئین و رسم داد نیست
تا بکی در آتش ہجران شکیبائی کنم
تخت عشق ست او را حاجت استاد نیست

کنیزین گھبرا گئین عرض کی واری ہم
آپکو اس پریشانی مین پاتے ہین خیر خواہان دولت ہین یہ حال پر ملال دیکھکر گھبراتے ہین ملکہ نے کہا ارے
صاحبو مین اپنی کیفیت کیا بیان کرون گرفتار دام حسرت و یاس ہون اسی سبب سے زیادہ بدحواس ہون
خدا اُس شخص کو دشمنون سے بچائے حال دل کا کہہ نہین سکتی خاموش بھی رہ نہین سکتی خموشی ہی مین کچھ مزہ
ملتا ہی غنچہ بخاطر نہین کھلتا نظم

پرواز ما بہال و پرے بے تعلق ست
آئینہ ہما نشود استخوان ما
جائے کہ خاک سعر کہ برباد میرود
داغ تو بو و اختر ہفت آسمان ما
فیض ہوائے شوق جہانگیر بجست
در رہگذار جلوۂ سرو روان ما

از بسکہ خوردہ نیش خموشی بیان ما
گیرد اگر ہوائے قفس آشیان ما
ریزش چو آتش از دل فولاد میجہد
گردی کہ بر نخاستہ از جا نشان ما
الفت بہر دیار کہ باشد غریب نیست
پرواز میکند چو ہما استخوان ما

خون شد برنگ غنچہ زبان در دہان ما
کس در حیات ما نشد آگہ براز ما
تا زور ضعف قبضہ گرفت از کمان ما
شد استخوان سینہ سطرلاب امتحان
وحشت بجان رسیدہ ز دست زبان
رفتار کبک یافتہ ہر نقش پا اسیر

اسطور سے ان اشعار کو ملکہ نے پڑھا کہ کنیزین رونے لگین ملکہ نے فرمایا مین نے
ابھی ابھی سنا ہی کہ خواجہ عمرو تلاش مین آسیب جادو کی گئے وہ مقام بہت خوفناک ہی اور آسیب جادو بڑا
ساحر زبردست ہی مصاحبان قدرت مین کوئی ایسا شعبدہ باز نہین ہی ایسا نہو کہ کسی بلا مین وہ جاکے
پھنس جائین ایک جان کے ہزار دشمن ہاین مین نے کہا تھا کہ ابھی آسیب جادو کی فکر نہ کرنا انھون نے میرا
کہنا نہ سنا معلوم ہوتا ہی وہ گئے دل تردد منزل خبر دیتا ہی کہ کسی بلا مین پھنسے ہین اگر تم مین سے کوئی اتنا کرے
کہ صحراے خارستان مین قصر آسیب جادو ہی وہان جائے دیکھے کہ آسیب جادو کیا کر رہا ہی ایک کنیز
گل اندام نامے کہ رفیق قدیم ہی اسنے عرض کی واری مین ابھی جاکے خبر لاتی ہون آپ نے جو دو چار افسون بتائے
ہین وہی یاد ہین ابھی سحر کرکے بلند ہوتی ہون یہ کہکے گل اندام نے سحر کیا مثل ستارۂ سحری بلند ہوئی اُس
مقام پر جاکے چلی کہ سر صحرائے خارستان تھا اب جو نگاہ اُٹھا کے دیکھا کہ عمرو کو قتل کیا چاہتے ہین مگر جب
مفہوم صبا رفتار نے قتل مین عمرو کے دیر کی تو انتظام جادو نے کہا اے مفہوم تم کیا قتل کرنے سے ڈرتے ہو
مین ابھی جلاد کو بلاتا ہون یہ کہکے ایک دستک دی آواز دی اے دود جادو جلد موجود ہو گوشۂ قصر سے
ایک ساحر سیہ فام تیغ برہنہ ہاتھ مین غصہ بات بات مین آکے انتظام جادو کو سلام کیا پوچھا کیون حضور
اسوقت کیون غلام کو یاد کیا ہی انتظام نے کہا اس ساربان زادے کا سر کاٹ لے یہ دشمن ساحران ہے
سربرندہ جادو گران ہی اور باج ستانندہ ریش کا فران اپنا نام رکھا ہی سر اسکا کاٹ کے پھینکدو گوشت
تمھین حلال ہی تم کھالو چاہو کباب لگاؤ چاہو خام کھاؤ سبطر حیر تمھارا حصہ ہی ناحق کا قصہ ہی دود جادو
خوش ہوگیا جھک جھک کے سلام کرنے لگا کبھی عمرو کے ہاتھ پانون ٹٹولتا ہی کہتا ہی اے شہنشاہ گوشت توبہت

کم ہی نری ہذیان ہین مین کیا کھاؤن منھ مین چھچھ جائیگی انتظام جادو نے کہا ای دود جادو تو مردود بارگاہ
خداوندی ہی تونے ہزارہا ساحر مارے وہ بیر بنے ہوے اسکے ساتھ ہین اُن سب کے گوشت کا مزہ لیگا
تو قتل تو کر دو دکھتا ہی حضور ہذیان دیکھکر میرا دل پکگیا مگر آپکا دشمن ہی کھاجاؤنگا یہ تو مجھے بتا دیجیے کہ دما
وشمشش کو کسنے مارا انتظام جادو نے کہا ای دود جادو مین نے اسی واسطے تمکو بلایا ہی کہ تمھارے اُستاد
شمشش کا یہی قاتل ہی تمکو بڑا ثواب ہوگا روح اُستاد کو کیا راحت پہونچیگی ہر چند کہ جہنم مین پڑے ہین
وہان جل رہے ہونگے ہر اعضا سے شعلے نکل رہے ہونگے فرشتگان عذاب اُنسے خبر دینگے کہ تمھارے
شاگرد نے تمھارے قاتل کو مارا جب یہ خبر سنینگے تو کیسے خوش ہونگے کہ آج میرے شاگرد نے میرے قاتل کو
مارا سب ساحرون کی روحین خوش ہونگی ہڑ بڑ پڑ جائیگا ابھی مقدمے مین سامری و جمشید لکھ گئے ہین کہ
عمرو کی موت کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہی آج ہمنے احکام جمشیدی کو سنادیا کہ ساربان زادے کو قتل
کرتے ہین بڑے بڑے نجومیون نے حکم لگائے ہین وہ سب جھوٹے ہین عمرو نے جو یہ حال دیکھا کہ میری
عجب ظالم کے ہاتھ سے موت آئی کہ جو آدم خوار ہی ای کریم کارساز اس ظالم کے ہاتھ سے بچائے **نظم**

خدا ہستی باتعظیم خداوندی خداوندا
چہ در شہر و چہ در قریہ چہ در کوہ و چہ در صحرا
تو رزاقے تو خلاقے خدائے جملہ آفاقے
توئی در ابتدا ملجا توئی در انتہا منشا
تو سلطانے تو رحمانے تو منانے تو سبحانے
تو موجودی بہر خانہ تو مقصودی بہر یکجا
توئی حاضر بہر محفل توئی ناظر بہر منظر
عطا پاشی خطا پوشی کرم گستر کرم فرما
توئی اول توئی آخر توئی ظاہر توئی باطن

توئی شاہنشہ ملک شہنشاہی شہنشاہا
توئی اشرف توئی اعلی توئی والی توئی مولا
تو ہستی والی عقبے تو ہستی مالک دنیا
تو در عظمے تو در لحمے تو در عصبے تو شحمے
حبے گوہر عیانی چہ در سرما چہ در گرما
چو بو در گل تو پنہانی نہان در جسم چون جانی
توئی ساکن بہر مسکن توئی قائم بہر ماوا
توئی حاکم شریعت را توئی رہبر طریقت را
نباشد صورتے خالی ز نورت جہان اصلا

جہان محکوم فرمانت چہ در پست و چہ در بالا
توئی واحد توئی یکتا توئی دانا توئی بینا
تو مطلوبے تو مرغوبے تو محبوب خوش اسلوبے
تو در روحے تو در جانے تو در حسبے تو در اعضا
بہر مسجد تو مسجودی بہر بتخانہ معبودی
چو زر مخفی بہر کانے چو گوہر در تہ دریا
تو غفاری تو ستاری تو دلداری تو غمخواری
بہ صحرائے حقیقت ہادی برحق توئی حقا

گل اندام کنیز نے آسمان سے یہ
معرکہ دیکھا اُلٹی پلٹی مگر آنکھون سے آنسو جاری تھر تھر کانپتی ہوئی یاسمن گلگلون پوش صحن باغ مین ٹہلری
ٹہل رہی ہی اُف اُف کر رہی ہی کنیزون سے کہتی ہی کیا کہون اسوقت اُس کال وائل یہ بڑی مصیبت ہی
دلیر رنج و الم کی شدت ہی جی چاہتا ہی گریبان چاک کرون طرف صحراے نجد کے نکل جاؤن کنیزین کہتی ہین
واری خدا نہ کرے دشمنون کو حضور کے رنج و ملال پہونچے وہ بھی خیر و عافیت سے ہونگے گل اندام بھی
آتی ہوگی یہ ذکر تھا کہ گل اندام روتی ہوئی ہچکی لگی ہوئی بات تک منھ سے نہین نکلتی ہی پہونچی ملکہ نے کہا ای
گل اندام براے خدا جلد بیان کر ورنہ میرا دم پھڑک کے نکل جائیگا تیری بیقراری نے دم اُلٹا دیا گل اندام
نے ضبط کرکے کہا واری کیا عرض کرون اس حال مین ہین نے خواجہ عمرو کو دیکھا ہی کاش کہ مین اندھی ہوتی
یہ حال مصیبت مآل نہ دیکھتی اسیب جادو و انتظام جادو تو بہت خوشی کر رہے ہین مفہوم صبا رفتار
بیچارا بھی موجود ہی لیک جادو گر نگوڑا کالا کولا کہ اگر رات کو سامنے آجاے تو آدمی کا ڈر کے مارے دم
نکلجاے کسی چہرے سے مثال نہین دے سکتی طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ آدم خوار ہی ہاتھ پانون خواجہ کے
ٹٹول رہا ہی کہتا تھا نری ہڈیان ہین خدا اُس نگوڑے کو موت دے بھڑ دے آدم خوار پر بجلی گرے یہ سنکر

ملکہ یاسمن گلگون پوش نے منہ پیٹ لیا کہا گل اندام بڑا غضب ہوا خواجہ عمرو گرفتار ہوگئے ابھی جاتی ہون مگر
آسیب جادو دہلاے روزگار ہی میری آرزوے دل تو پوری ہوگئی اُنکے ساتھ جان تو دونگی زندگی مردنگی
گل اندام نے کہا مین بھی چلون ملکہ نے ٹھنڈی سانس بھر کے کہا صاحبو کسی کا کام نہین ہی مین خود ہی جاتی
ہون یہ کہکے پر پرواز پیدا کیے اڑتی ہوئی چلین اُسوقت پہونچین کہ دو جادو بے کولے کا خط گردن پر کھینچا ہی
تیغہ برہنہ ہاتھون مین لیے ہوئے شکنجین لگا رہا ہی کبھی کہتا ہی اے آقاے نامدار اے انتظام عالی وقار آپ نے
قدرت سے پوچھ لیا ہی ایسا نہو قدرت کہین کہ ہمارے سامنے زندہ کیون نہ لائے خواجہ گھبرا کے کہتے ہین
یارو مجھے سامنے قدرت کے لیچلو مین دیکھتے ہی اُنکو سجدہ کرونگا وہ خطا معاف کر دینگے تم لوگ ناحق مجھکو
قتل کرتے ہو مین قدرت کا لنگوٹیا یار ہون بچپنے مین مجھسے ایک خطا ہوگئی تھی وہ قدرت کو یاد بھی نہوگی وہ ایسی
بات ہی کہ مین زبان سے کہہ نہین سکتا قدرت ضرور معاف کر دینگے ان باتون پر عمرو کے مفہوم صبا رفتار و انتظام
و آسیب ہنس رہے ہین آوازے کس رہے ہین یہ حال جو ملکہ نے دیکھا ہاتھ جھٹکا دیے دو دو مردود کے دو ٹکڑے
ہوے مرنے سے اُنکے اندھیرا ہوا اُسی اندھیرے مین یاسمن تڑپ کے گری عمرو کی کمر مین پنجہ ڈالکے اڑی یہ بھی
منظور ہی کہ مجھے کوئی دیکھ نہ لے اگر باپ سن پائیگا فوراً مجھکو ڈھونڈھکے قتل کریگا پھر مجھے اپنی جان کا بچانا دشوار
ہوجائیگا اتنا کہکے بلند ہوئی ہی آسیب نے جو دیکھا کہ آسمان سے برق گری جلاد کے دو ٹکڑے ہوے اُف
اُف کرتا ہوا اُٹھا منہ سے رنگے شعلے نکلے چمکے اُس روشنی مین اسنے دیکھا کہ ملکہ یاسمن گلگون پوش دختر
جیحون بصد جوش و خروش عمرو کو لیے جاتی ہی للکارا او مکارہ او گیسو بریدہ تجھے ساربان زادے سے
کیا مطلب ہی یہ کہکے زمین پر دو ہتڑ مارا ملکہ یاسمن بالا تو بلند ہوئی تھی یا لڑکھڑا کے زمین پر گر پڑی عمرو پنجہ سے
چھوٹا اب تو انتظام و آسیب نے مل کے سحر کیے قصد کیا ملکہ کو گرفتار کرین اسوقت یاسمن مثل برق چوندھ
رہی ہی لکہ ہاے ابر کڑک رہے ہین آسیب جادو و انتظام جادو اپنے کو بچاتے ہین ملکہ پر جب سحر
کرتے ہین کانپ کانپ جاتی ہی عمرو الگ پڑا ہوا تڑپ رہا ہی ہر مرتبہ یاسمن یہی چاہتی ہی کہ عمرو کو لیکر اُڑ جاؤن
اب اپنے باغ مین بھی نہ جاسکونگی گھر بار بالکل چھوٹا راز کھل گیا مگر بلا سے صحرا نورد رہینگے یہ بھی مصیبت سہینگے
مگر ممکن نہین ہی جب طرف عمرو کے جاتی ہی آسیب دو ہتڑ مار دیتا ہی کبھی گولا سحر کا پھینکا کبھی ماش کے
دانے پھینک مارے جھونکا ہوا کا چلا ملکہ الگ ہو جاتی ہی عمرو کے پاس نہین پہونچتی ہی مفہوم صبا رفتار
عیار اک نخل کی آڑ پکڑ کے چھپ گیا ہی یہ سب معرکہ دیکھ رہا ہی کہ آسیب و انتظام کو ملکہ نے عاجز کر دیا ہی
کئی زخم کھائے ہین ان دونون کو بھی زخمی کیا مگر کشتی نہین بجلی ہی کہ چمک رہی ہی مفہوم پشت پر ملکہ کی
آیا حلقے کمند کے مار دیے چودہ حلقے یاسمن کی گردن و کمر مین پڑے چاہا کہ پلٹون برق بنکر نکلون اسنے
جلدی سے حباب بیہوشی مار دیا ملکہ یاسمن بھی گری مفہوم نے بہ تعجیل زبان مین سوزن دیا اب آسیب
تعریفین کرنے لگا اے مفہوم بڑا کام کیا یہ ظالم ہمسے گرفتار نہوتی تڑپ تڑپ کے نکل جاتی شاگرد کیسے
تم تو تیز رفتار کے استاد ہو گیا اسوقت کار نمایان کیا ہی عمرو نے جو دیکھا کہ یاسمن کی زبان مین سوزن
دیا گیا عمرو بیقرار ہو گیا اشارے سے کہا اے شہنشاہ اقلیم خوبی اے اختر آسمان محبوبی تجھکو میری کیونکر خبر ہوئی
عاشق و معشوق مین باتین ہونے لگین آنکھون سے آنسو دونون کے جاری ہین یاسمن گلگون پوش
نے بیقراری مین یہ اشعار پڑھے اور اشارون مین جواب دیا کہ اے خواجہ نہ پوچھو جو ہمپر گذری یہ عالم تھا نظم

نوید التفاتِ شوق داد از بلا جان را — کمندِ جذبہ طوفان شمردم موجِ طوفان را
پرستارم جگر در باخت یارب در دل اندازش — ز بیتابی بزخمم سرنگون کردن نمکدان را
چنان گرم است بزم از جلوۂ ساقی کہ پنداری — گداز جوہر نظارہ در جام است مستان را
ندارم شکوہ از غم با ہجوم شوق خرسندم — ز جا برداشت جوشِ دل بہامان داغ ہجران را
قضا از نامہ آہنگ دریدن ریخت در گوشم — ز بیتابی ناخن نشتر دہ نقش روے عنوان را
بہ تن پیچید بازم از نم خون نابہ پیراہن — خراشِ سینہ سطر بخیہ شد چاکِ گریبان را
بجرم تابِ ضبطِ نالہ با من داورے دارد — ز شوخی می‌شمارد زیر لب دزدیدن افغان را
ہنوز آئینہ ما مے پذیرد عکس صورتہا — چو نا صبح خندہ زد واندر دل افسردیم دندان را
تکلف برطرف لب تشنۂ بوس و کنارستم — ز راہم باز چین دام نوازشہاے پنہان را
بہستی گر چہ جنت بگذری زنہار بغضرہ بی — سرابے در نہستی تشنۂ دیدار جانان را
چمن سامان بتے دارم کہ دارد وقت گلچیدن — خرامے کز ادائے خویش پرگل کردہ دامان را
باندازِ صبوحی چون بگلشن ترکتاز آری — بہر دیدن نماے رنگ گل شفق گردد گلستان را
کباب نوبہار اندر تنور لالہ میسوزد — چہ فیض از میزبان لاابالی پیشہ مہمان را
چہ دود دل چہ موج رنگ در ہر پردہ از ہستی — خیالم شانہ باشد طرۂ خواب پریشان را
بہ بستہا پاس ناموس ز خویشم بدگمان دارد — ز شور نالہ پیر بزم نمک در دیدہ دربان را
ز مستی محو پا کوبی بود ہر گرد باد اینجا — رواج خانقاہست از کفِ خاکم بیابان را
رسید نہاے منقار ہما بر استخوان غالب — پس از عمرے بیادم داد رسم و راہ پیکان را

دونون کو حسرت و یاس اشارون مین باتین ہوئی ہین آسیب و انتظام و مفہوم پھولے ہوئے بیٹھے ہین انتظام کہتا ہی یارو آسمان پھٹ پڑے زمین شق ہوئی خواہان ہی کہ باپ قتل ہو یہ پیروی کر رہی ہی کیون ملکہ تمکو کیا غرض تھی جو سار بان زادے کو چھڑانے آئین جلاد کو بھی قتل کیا یہ ہنگامہ بڑا الدیا گرواہ منہ صاحب تمنے کیا کارنمایان کیا کہ اس ظالم کو گرفتار کیا ورنہ بڑی مشکل پڑتی کیون ملکہ یاسمن گلگون پوش بڑے میان بیٹے چھچون جادو نے تمکو اسی واسطے تعلیم کیا تھا کہ طرزان خداوند پر سحر کرو ملکہ یاسمن پسینے پسینے محجوب شرمسار زبان مین سوزن مجبور و لاچار کچھ جواب نہین دیتی آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے دل آزاد اس ہی عالم یاس ہی کبھی خواجہ سے اشارہ ہی کہ عمرو یہ طعن و تشنیع سنی آسیب جھلا کر اُٹھا کہ مین ابھی اس گیسو بریدہ کو قتل کرتا ہون عمرو کو رہا کرکے ہی لیے جاتی تھی انتظام نے ہاتھ پکڑ لیا کہا بھائی اسکا قتل کرنا بہتر نہین ہی عمرو کو تو اسی کے سامنے قتل کرو جسکو یہ رہا کرنے آئی تھی اسکا مددگار اسی کے سامنے قتل ہونا بہتر ہی جسکو یہ رہا کرنے آئی تھی اور انکو مسلسل مطوق کرکے انکے باپ کے پاس روانہ کیا جائے مگر کوئی ساحر معقول تجویز ہو کہ وہ جاکے اُنسے کہے آپکی صاحبزادی درپے آزار ساحران ہین چاہتی ہین کہ ملک آباد رہے ساحر مارے جائین خداوندی خدائی مٹے مسلمانون کا قبضہ ہو دیر و بتکدے ڈھین مسجدین بنین ہر مقام پر ذکر خداے نادیدہ کا ہو میان چھچون بہت خوش ہوگئے کہ صاحبزادی بلند اقبال نے کیا خوب سوچا ہی اعتقاد مین بھی فرق آگیا خداوند سالوس بالکل جھوٹے ہین مسلمانون کا خداے نادیدہ بہت اچھا اور بہت سچا ہی آسیب جادو نے کہا

کیون ملکۂ عالم اب اسوقت آپ کے خداے نادیدہ کہان ہین ہماری آپکی نگاہون سے کیون پنہان ہین اگر کچھ منظور ہو کہ اپنے خداوند سے کچھ باتین کرین ابھی دربار مین چلے جائین جو کہنا ہو کہہ لین اگر ضد کرین ابھی تقدیر کرائین ساربان زادہ کہتا تھا کہ قدرت نے یہ سوچا تھا کہ اس دنیاے آباد کو برباد کرین حشر برپا ہو اسکے بعد بیس ہزار برس دنیا ویران پڑی رہے تب کہین دنیا پھر آباد ہو ہم لوگون نے ابھی تقدیر بدل دی یہی ساحر ہون یہی وزیر امیر مسلمانونکا خاتمہ ہوجاے روح روان مسلمانان عذار و مکار گرفتار ہوا ابھی قتل ہوتا ہی شاید آپکا خداے نادیدہ آکر بچالے کوئی اور بھی مددگار کہین نہ کہین چھپا ہوا ہوگا انتظام نے کہا بھائی آسیب ان باتون سے کیا فائدہ ملکہ کی قید پاس جیجون کے روانہ کرو عمرو کے قتل کرنیکی تدبیر ہو آسیب نے کہا ہمارا مسخر کامل بیابان جادو ہی منتظم صحراے خارستان مین اُسے بلواتا ہون وہ عجب طرح کا ساحر ہی جلا فی کی حرکت ہی بیٹے ساربان زادے کو قتل کرے اور ان ملکہ صاحب کو لیکر پاس جیجون کے جائے وہ واقف کار کامل ہی سیمان جیجون کا دوست بھی ہی خوب سمجھا کر کہیگا یہ بھی صلاح دیگا کہ ایسی بیٹی کو قتل کرو بی یاسمن کا زندہ رہنا اچھا نہین ہی مفہوم و انتظام نے اس بات کو قبول کیا جھولی سے قلم سحر نکالا ایک پرچہ کاغذ کا لکھا کہا بھائی انتظام دیکھو مین نے یہ انتظام کیا ہی ساحر نہین مقرر کیے اب یہ نامہ بیابان جادو کے پاس پہونچ جائیگا جو مین تحریر کرونگا اُسپر کاربند ہوگا دیکھو ابھی آتا ہی یہ کہکے کاغذ پر لکھا اے بیابان جادو ملکہ یاسمن گلگون پوش و عمرو عیار کو ہم نے گرفتار کیا جلد آؤ بی یاسمن کو انکے باپ کے پاس پہونچاؤ یہ تمہارا ہی کام ہی بھائی انتظام و مفہوم صبا رفتار عیار بھی موجود ہین جلد آؤ یہ کاغذ لیکر ہاتھ پر رکھا آواز دی اے طائر طلسمی یہ نامہ پاس بیابان جادو کے پہونچا دو ایک طائر آسمان سے پیدا ہوا نامہ منقار مین لے لیا نامہ لیکر چلا اس نامہ دار کا ذکر کیا جائیگا مگر ملکہ نے طرف خواجہ کے دیکھا اشارہ تھا کہ لو خواجہ ہمارے تمہارے قتل کی تدبیر ہوگئی ہم یہ نہ سمجھے تھے کہ ہمارا تمہارا وقت موت قریب آگیا اب چند ساعتین زندگی مین باقی ہین عمرو کی بھی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے یقین ہی کہ اب دم بھر مین قتل ہونگے عمرو نے ٹھنڈی سانس بھری اُس بیقراری مین یہ اشعار عبرت آثار ذکر مین عشق کے نکل گئے

اشعار

که منزه ز کفر و دین دیدم
راه پیران خود ازین دیدم
نور حق بحر آتشین دیدم
ماه و خور را بزیر زمین دیدم
مشهد ذات نازنین دیدم
باهمه ذات همنشین دیدم

عشق شد رہبر همه دینها
درگذشتم ز وصف در موصوف
هر صفاتے بذات محو شده است
گوهر بے فناست گوهر عشق
چشم عالم ز زیر تا بالا
احمد از پرتو جمال حبیب

عشق با کفر و دین قرین دیدم
چشم معنی چه ذات بین دیدم
وصف آن ذات خود ازین دیدم
که درین چشم چون نگین دیدم
پیش او جبهه بر زمین دیدم
نور محبوب راستین دیدم

عشق را رہنما یقین دیدم
گر تو فانی شوی بخویش روی
عشق از کل کائنات گذشت
چون گذشتم من از خیال جہان
من طفیل فنا به صفحه عشق
حسن آن است که عکس اوست در کون

عمرو نے ترنکر جو یہ اشعار پڑھے ملکہ تو رونے لگی انتظام و آسیب نے کان بند کر لیے کہا یارو یہ گانا نہ سنو یہ ظالم کا سحر ہی جو گانا سنیگا مبہوت ہو جائیگا مفہوم نے کہا بکنے دو ہم ایسے مہملات کو کب سماعت کرتے ہین بکتا ہی بکے اب اسی واسطے گاتے ہین کہ ہم لوگ سنکر محو ہو جائین انکا گانا سنین یہ ہم سبکو قتل کرین او ساربان زادے تیرے لیے جلاد اب آتا ہی بیابان جادو اب آکے قتل کریگا لیکن اب حال برق فرنگی کا بھی بیان کرنا واجب و لازم ہوا کہ برق جب کئی مرتبہ اُس صحراے خارستان مین گیا اور کانٹون نے آواز دی کہ برق فرنگی عیار آگیا ہی اے

نگہبانان صحرا آگاہ ہو جاؤ زاغ و زغن دوڑے برق بھاگ کر ایک غار مین چھپا جب ارادہ کرتا ہی دل کانپتا ہی دل سے
کہتا ہی ای برق یہان سے کیونکر گذرون بموجب نشان کے جب اس صحرائے خارستان سے گذرون تب مکان
پر آسیب کے پہونچون یہان کانٹے دامن سے اُلجھتے ہین اس مکر مین بڑے ذلیل و خوار ہوے ان کانٹون سے
گذرنا دشوار ہی نئی تدبیر ہی ہر ایک خار صحرا دامنگیر ہی غار مین بیٹھا دل سے باتین کر رہا ہی کہ آسمان پر اک برق
چمکی دیکھا اک طائر اُڑا ہوا آسمان پر سے آیا وہی نخل جو جلے ہوے کھڑے ہین اُنہین سے ایک نخل کی شاخ پر بیٹھا
مثل انسان کے آواز دی ای بیابان جادو آسیب کا نامہ لیکر آیا ہون اسی طرح سے تین آوازین دین نامہ منقار
سے گرا دیا اب تو برق کے کان کھڑے ہوے بغور دیکھنے لگا ریگ صحرا مین ایک جوش پیدا ہوا ذرے
اُبلنے لگے ریگ صحرا سے کانٹے نکلنے لگے جب کانٹونکا بہت انبار ہوا تب کانٹونکے اندر سے ایک ساحر نے
سر نکالا بالونکا جوڑا بندھا ہوا کلاہ سیاہ سر پر جھولی بائین ہاتھ پر کانٹون سے نکلکر وہ کاغذ اُٹھا لیا کاغذ کو
پڑھا گرفتاری عمرو کا حال دیکھکر بہت خوش ہوے اُنھین کانٹون سے لباس فاخرہ نکالا بہت معقول اور
بھاری قبا تاج مرصع کار سر پر ایک بادلے کی جھولی بائین ہاتھ پر ڈال لی اُسمین تمام اسباب سحر بھر لیا کھڑے
ہوکر چہار جانب دیکھنے لگا برق نے کنارے آکر زنگ روغن عیاری کا نکالا ایک ساحر کی شکل بنکر تیار ہوا ایک
کاغذ لکھکر ہاتھ مین لیا دوڑا ہوا سامنے بیابان کے چلا کر پکارتا ہوا میان بیابان جادو ذرا ہمسے ملاقات
کرلو قدرت کا ہم نامہ لیکر آئے ہین یہی ارشاد ہوا تھا کہ بے تکلف صحرائے خارستان مین نہ جانا ورنہ زبان
خار ذلیل و خوار کریگی بیابان نے جو سنا کہ ساحر میرا نام لیکر پکارتا ہی آواز دی بھائی میرے پاس آؤ مین یہان
موجود ہون برق نے کہا آپ میرے پاس آئیے مین وہان نہین آؤنگا قدرت نے آپ کے کمال ارشاد فرمائے
ہین کہ ہماری اقلیم مین ایک ساحر نامی و گرامی ہی ہر چند کہ اس اقلیم مین لاکھون جادوگر رہتے ہین مگر اس وحید
عصر کو بیابان جادو کہتے ہین ایسے ایسے کلمات تمھاری تعریف مین فرمائے کہ ہم حیران ہو گئے ہم نجانتے تھے
کہ اس ملک مین ایسے ایسے مقبول بارگاہ سامری و جمشید ہین تمھاری لیاقت مین بڑے بڑے بھید ہین اب
بیابان جادو پھول گیا کہا بھائی ساحر صاحب تمھارا نام نامی و اسم گرامی کیا ہی تمھارے چہرے سے جلالت
و شرافت و سخاوت پائی جاتی ہی اگر تم مقبول بارگاہ خداوندی نہوتے تو میرے پاس کاہیکو بھیجے جاتے قدرت کا
یہی طریقہ ہی کہ مقبول کو مقبول کے اور مردود کو مردود کے پاس روانہ فرماتے ہین برق بھی خوب تعریفین کرتا ہی
ای بیابان قدرت طرہ پیغمبری تمکو عطا کرینگے اپنا مقرب کرینگے ای بیابان تو اس نامے کو پڑھو دیکھو اس نامے
مین کیا لکھا ہی بھائی مین تو صحرائے نیلی رواق مین بیٹھا تھا ایک آہوے وحشی نے آکے خبر دی کہ قدرت
یاد فرماتے ہین کوئی بڑی ضرورت ہی میان بیابان کے پاس نامہ یہ بھیجنا ہو گا کئی ہزار کوس پر وہ صحرا ہی چشم زدن مین
سامنے قدرت کے پہونچ گیا طنابین زمین کی کھنچ گئین قدرت کو سلام کیا قدرت نے یہ نامہ دیا کہ ہمارا رفیق شفیق
ساحر زبردست کہ ہمنے سب علم اُسکے دل مین بھر دیے ہین ای بھائی یہ نامہ اُسکو پہونچا دینا مین نے دست قدرت کو
بوسہ دیا یہ نامہ لیکر یہان آیا بارہ ہزار کوس ایک دم بھر مین طے کیے بیابان جادو نے نامہ ہاتھ مین لیا خوب
چوما چاٹا سر پر رکھا آنکھون سے لگایا چاہا نامے کو کھولون برق پہلو سے نکلکر کھڑا ہوا ہی جیسے ہی اُسنے لفافہ کو
کھولا نامے کو کھینچا اُسمین سے دھوان نکلا اسے کہکر بیابان جادو بیہوش ہو کے گرا برق نے لپٹ کے خنجر مارا
سر کاٹ کے پھینکدیا صحرا مین اندھیرا ہوا سنگباری برف باری ہونے لگی تمام صحرا کے کانٹے جلے موجہ ریگ بھی

موقوف ہوا اب برق نے اُس نامے کو پڑھا جو طائر دے گیا تھا آمین جو یہ نام لکھا دیکھا کہ خواجہ عمرو اور ملکہ قید
ہوگئے آکے عمرو کو قتل کرو ملکہ کی قید لیکر جیجون کے پاس جاؤ برق کے ہوش اُڑ گئے کہ استاد قید ہوئے رنگ و
روغن عیاری کا نکالا بیابان کی صورت بنا اسی طرح جھولی کاندھے پر ڈالی اسی کا سا لباس پہنا برق فرنگی
جست و خیز کرتا ہوا چلا یہان آسیب و انتظام و مفہوم خوشیان کر رہے ہین ملکہ پر طعن و تشنیع عمرو بد دم بدم
بدعت عمرو اپنی جان سے بیزار مرنے پر تیار عاشق و معشوق کے اشارے دلون مین تاثیر کر رہے ہین عمرو کو
بڑی بیقراری ہے ناگہاں باغ سامنے ہی مفہوم کے منھ سے نکلا اے سار بان زادے دیکھ باغ مین کیا جوش بہار ہے
عمرو نے آہ سرد دل پر درد سے کھینچی بے اختیار منھ سے نکل گیا

نظم

سیر گلزار سے مجھکو خفقان ہوتا ہے
ظاہری بازی ایام ہے باطن سے خلاف
جلوہ گر رات کو خورشید کمان ہوتا ہے
ابرو بار سے قوت ہے حزہ کو ساری
تن نازک مین رگ گل کا نشان ہوتا ہے
صورت کعبہ دکھاتے ہین جو طاق ابرو
حسن رہتا نہین گلزار خزان ہوتا ہے
چشم تر عالم نیرنگ دکھاتی ہے مجھے
سایہ سر پر سے دبے پانون روان ہوتا ہے

روئے گل کو رخ رنگین سے ترے کیا نسبت
دانہ ہوتا ہے عیان دام نہان ہوتا ہے
باتین کرتا ہون لگا ہون مین پرند و کے
تیر کے واسطے سب زور کمان ہوتا ہے
حسن کو داغ لگا دیگی یہ سیر گلزار
چاہ زمزم وہ زنخدان کا گمان ہوتا ہے
جذبۂ دل سے اٹھتا ہے نقاب رخ یار
برج آبی مرے رہنے کا مکان ہوتا ہے
جائے نام و نہین بزم مین اپنے آتش

آتش نالۂ بلبل سے دھوان ہوتا ہے
قد صنوبر کا یہ بوٹا سا کمان ہوتا ہے
وعدۂ شب نہ کرا اے مہر لقا جھوٹ نہ بول
دیدۂ شوق سے یان کار زبان ہوتا ہے
فرش گل پر وہ نزاکت سے نہین سو سکتے
آپ پر حور بہشتی کا گمان ہوتا ہے
حسرت انجام جہان گذران ہے غافل
پردۂ غیب کا احوال عیان ہوتا ہے
زیر دیوار جو ٹھہرون تو حسد سے تیر
مصرعۂ تیغ کے مطلب کا بیان ہوتا ہے

دونون گرفتار دام مصیبت موت قریب راحت دور قلب ناصبور دشمن مسرور دوست رنجور سب سے
زیادہ مفہوم صبار فتار خوش ہے جب انتظام کہتا ہے اے مفہوم تمنے کیا کار نمایان کیا ہے مفہوم ہنس ہنس کر جواب
کہتا ہے آپکی عنایت اور رسنا سیان آسیب قدرت نے میرے واسطے تقدیر کر دی ہے سو برس تک کوئی بھی مجھکو
مار نہین سکتا ملک الموت روح نہین قبض کر سکتے ہین قدرت نے تقدیر مضبوط کر دی ہے اب وہ تقدیر شکست
نہین ہو سکتی یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے سے بیابان جادو ہنستا ہوا رقص کرتا ہوا جست و خیز مین بے نظیر
خوشی کی تدبیر آتے ہی آسیب کو جھک کے سلام کیا انتظام کے قدمون کو بوسہ دیا مفہوم سے لپٹ کے
خوب ہنسے اور کہا اے آسیب جادو مین اپنے مقام پر بیٹھا تھا قدرت تشریف لائے گھبرائے ہوئے مین نے
پوچھا قدرت کا مزاج کیسا ہے قدرت نے کہا اے بیابان جادو مبارک ہو دشمن گرفتار ہوئے عمرو عیار و ملکہ
یاسمن گلگون پوش دختر جیجون نے دشمنی پر کمر باندھی ہے مین نے اُسے قید کرا دیا جا کر قتل کرو عورت کو
گرفتار کرکے پاس جیجون کے لیجاؤ اُس سے کہنا کیون او نمک حرام قدرت نے تیرے ساتھ کیا کیا جو تیری بیٹی نے
سار بان زادے کے ساتھ دوستی کی مسلمان ہو کر بیٹھی قدرت کو بُرا کہتی ہے قدرت حکم دیکے ملک الموت اپنے
مقام سے چل چکا مگر یہ بھی ارشاد فرمایا کہ انتظام و آسیب و مفہوم کی پانچ سو برس کی عمر بڑھائی ایک ایک
جام شراب کا میرے ہاتھ سے پیو خوب خوب خوشیان کرو اپنا نام اصلی قدرت بتلا گئے کہ اس نام کو پڑھا نا چاہیے
نے کہا وہ نام کیا ہے کہا آج تو قدرت نے اپنی ولدیت بتلا دی خداوند سالوس بن دیوس بن مکھی چوس بن فانوس
بن اصل السوس ساکن قلعہ افسوس نانا کا اُنکے نام اشکبوس دولت دنیا سے مایوس بندہ سندوس بن

اسطوخودوس بنت کا نوس جسوقت یہ سب القاب پڑھونگا اور جام شراب پر دم کرونگا شراب حلق سے اُترتے ہی پردہ ہاے حجاب آنکھون سے اُٹھجائینگے شگفتگان مقرب کو دیکھینگے مجھکو تو طرہ پہنیری طاہین تواب قدرت کے ساتھ آسمان پر جاؤنگا اُنکی جورو خدائی کو دیکھونگا میرے آنکھے نگاہ اُنکی لینگا اُلٹ دونگا کل کا نظارہ دیکھونگا یہ کہتاہی اور بیابان نقلی ہنستا ہی کہتاہی اے آسیب و انتظام میرے مرتبے سے تم ابھی آگاہ نہین ہوے اپنے مرتبے کا مرتبہ شناس آپ ہون خداوند سالوس کا باپ ہون یہ نظم میرے لیے سزاوار ہی نظم

منم در جملہ موجودات پیدا منم در کسوت آدم ہویدا
مرا عارف محقق می‌شناسد کہ گوہر آشنا شد مرد بینا
منم دریا و ہر موجیکہ بینی نمودار یست آن از عین دریا
بنزد من چہ کفرست و چہ ایمان چہ دین مومن و چہ راہ ترسا
گہی بر صورت مجنون و لیلی گہے ظاہر شدم بر شکل حوا
نمودارم بہر شکلے کہ بینی چہ در اسما و چہ در جملہ اشیا
چو احمد در ہمہ موجود بینی یکے بین شد بفضل حق تعالی

منم خرمن و گر کس نیست موجود کہ ظاہر گشتہ ام در جملہ اشیا
ہر آن ذرہ کہ در کون و مکانست ز تاب من شدہ خورشید سیما
منم خورشید تا بام کہ ہر صبح کنم ہر ذرہ را خورشید آسا
گہی بر صورت آدم پدیدم گہے بر صورت وامق و عذرا
گہے دریا شدم آبی نمودم گہے چون کوہ گشتم گاہ صحرا
ز ہیچ بینی دو بیند مرد احول نہ بیند راست بینا مرد یکتا

برق کی یہ باتین سنکر آسیب و انتظام و مفہوم بہت خوش ہوے کہا بھائی عجب مژدہ جان بخش لائے ہو دل خوش ہوگیا ہم جانتے تھے ہمین نے تمھین اطلاع کی سبحان اللہ کیا مرتبہ ہی کہ قدرت نے تمکو آگاہ کیا اب کسی کی کیا حقیقت رہی آسمانون کی سیر کیا کروگے برق نے کہا سب سے پہلے شراب منگائیے مین قدرت کے نام پڑھون قدرت کے نام مین کیا تکلف ہی کیا کیا لفظین ملائی ہین واہ رے مصنف تیری ظرافت کو اہل نظر سمجھینگے گر جلدی کرنا واجب و لازم ہی قدرت کے نام کی تاثیر ہی حباب لب دریا ہی کبھی ابھرتے کبھی ٹوٹ گئے وہی قدرت کے مزاج کی صورت ہی کن کن ساحرون کو قتل کرایا کر اُنکے مرنیکا ابتک افسوس ہی یہ دربند والے ساحر قدرت سے پوچھ کے آئے تھے کتنے کی موت مارے گئے اب میان نمکپاش سے مقابلہ پڑیگا عمرو تو مارا جائیگا نمکپاش کے مقام پہ کون جائیگا اب عیاری کون کریگا مسلمانون کا تو خاتمہ ہوا عمرو مارا جاتا ہی اور سب کا مار لینا مشکل نہین ہی یہ عیار تھا مکار و غدار تھا اسکے مرتے ہی حمزہ بھاگ جائیگا آسیب نے ذکر قرابہ اُٹھا کر لایا برق نے جھپٹ کر قرابہ لیا اُلٹ پلٹ کرنے لگا خوب بیہوشی ملائی مفہوم کا تقاضا ہی کہ میان بیابان پہلے جام ہمین دینا آسیب کہتاہی مین بیابان کا افسر ہون انتظام کا قصد ہی کہ پہلے جام ہم پائین تینون مبتلائے ہوے ہین خواجہ عمرو نے جو بیابان کو تڑپتے دیکھا خوش ہوگئے ملکہ سے کہا اے ملکہ عالم یہ بیابان جادو نہین ہی بہرا بھوریا شاگرد ہی آپوچکا مجھے یہ گمان نہ تھا مگر وہ حافظ حقیقی مالک تحقیقی سر پر موجود ہی ہم اُسکے بندے ہین وہ ہمارا معبود ہی مگر برق نے جام شراب لبریز کیا کہا میان آسیب تم جانتے ہو کہ مجھکو گانے کے نام سے نفرت تھی مگر قدرت نے گگے پر میرے ہاتھ پھیر دیا خوش آواز ہوگیا علم موسیقی مین اُستاد ہوگیا جام لبریز کیا گنگنا کے یہ غزل گائی کہا بھائی ذرا دل لگاکے سنو خوب سی تعریف کرو نظم

لب تو آنقدر افزود رنگ و بوے شراب کہ غنچہ در نظر آید مرا سبوے شراب
توان شناختن از آہ گرم عاشق را چو مے پرست کہ رسوا شود ز بوے شراب
چہ دلکش است بر ویش اشارۂ ابرو چنانکہ جنبش موجے بود بروے شراب
صراحی مے و طنبور تو ام اند بہم بغیر زمزمہ حیف ست گفتگوے شراب

اگر تلاش کنی نشۂ بدست آید — کہ تاک ریشہ دواند بہ جستجوے شراب
سخن چو صاف شود خوش دماغ میسازد — چنانکہ شعر تو عالی گرفتہ خوے شراب

اس رنگ سے برق نے اس غزل کو گایا کہ مفہوم تڑپ گیا کہتا ہی کہ ای بیابان جادو تم نظر کردہ سالوس ہو اب حقیقت مین مکھی چوس ہوے۔ برق سلام کرتا ہی کہتا ہی کہ آپکی عنایت آپکی شفقت مگر جام تو پیجیے مفہوم نے جام پیا جام پیتے ہی پھڑکنے لگا آنکھون مین لال ڈورے نشۂ وحشت کے طبیعت مین جودت ہوئی ہے دوسرا جام اپنے بھر کے میان انتظام کو دیا کہا حضور آپ بڑے جادوگر ہین۔ بہتر ہے۔ بہتر ہین ایک سانس مین جام پیجیے گا ایسا نہو سانس ٹوٹے رشتۂ حیات ٹوٹ جائیگا انتظام نے غٹ غٹ کے جام شراب کا پیا تیسرا جام میان آسیب کو دیا کہا آپکی عمر ہزار برس بڑھیگی آخر مین قدرت نے فرمایا تھا تم سب کے آخر ہوگے راز و نیاز سے بخوبی ماہر ہوگے ہر بات کا خیال رکھنا ایسا نہو خیال کے واسطے کوئی خرابی ہو ایسا نہو کہ خیال کو ذلت ہو خیال کے شریک ظاہر ہوا آسیب نے دونون ہاتھون سے جام لیا تھا آسیب تو آہی چکا ہی جام پی گیا رد و قدح بھی نہ کی برق نے ان سب کے بھلسانے کو آگ لگانیکو آتش کی غزل گانا شروع کی غزل

ساقی ہون تیس روز سے مشتاق دید کا
افسانہ ہی سنا کیے ہم روز عید کا
شیدا ہے حسن یار کس اقلیم مین نہین
شیرین کلام اپنا ہی تو شہد مزید کا
حجت وہان یار مین کیونکر نہ کیجیے
یہ حال عاشقون کا ہی جو زر خرید کا
بندے قبائے یار کے عقدے ہون لاکھ قفل
قیمت وہ ہی جو مول ہو مال مزید کا
سودائیون کو حاکم ظالم سے ڈر نہین
ہر آیہ ہی فصیح کلام مجید کا
شادی بخیل سے بھی ہوتا ہی داغ غم
کوچے مین تیرے ڈھیر ہو تیرے شہید کا
صورت کو تیری دیکھنے آتے ہین قرعہ مین
حیران کار رکھتی ہی قطع و برید کا
دیوانہ زلف یار کی زنجیر کا ہی دل
آتش فراق یار بدر ہی یزید کا
دکھلا دے جام مے مین مجھے چاند عید کا
افسانہ سنیے یار کا ذکر اسکا کیجیے
محبوب ہی وہ یار قریب و بعید کا
مریخ کا ہی ظلم و ستم کس شمار مین
منظور ہی ثبوت ہمین نا پدید کا
آرائش اُنکی قتل کرے ہمکو بےگناہ
گستاخ ہاتھ کام کرینگے کلید کا
اپنی طرف اُن ابروؤن کے رخ کو پھیر لے
داغ جنون ہر ایک نگین ہی حدید کا
کنج قفس مین ہونچی صبا لیکے بوے گل
اندوہ طفل جمعہ کو ہوتا ہی عید کا
موسی کیطرح ہمکو بھی دیدار کا ہی شوق
رُخ پر اُنھین یقین ہی شکل سعید کا
بیجرم تیغ عشق سے دل ہو گیا ہی قتل
رہتا ہی صدمہ روح کو قید شدید کا
موقع ہوا نہ اس رخ روشن کی دید کا
مقصود ہی مری گفت و شنید کا
حاضر ہی مانگے جو کوئی دولت فقیر کی
پیر فلک کو رتبہ ہی تیرے مرید کا
لیتا ہی بوسہ دیکھے وہ سیمین عذار دل
در کار ہندی گندنے کو ہو خون شہید کا
دل چھینتے ہین عاشق بیتاب لیجیے
اللہ زور دے جو کمان کی کشید کا
اُس رخ پہ ابروؤن نے مسون کو سمجھ نہ کم
خط آگیا بہار چمن کی رسید کا
قائل ہوا کہ یہ گی شب جمعہ روشنی
آنکھون کو حوصلہ ہی تجلی کے دید کا
چسپان بدن سے یار کے ہو کر قبا ہے تن
سینہ مرا مقام ہی فرد شہید کا
خونریز جسقدر کہ ہو اُس سے عجب نہین

اس لطف سے برق نے اس غزل کو گایا کہ آسیب تعریفین کرتے اپنے مقام سے اٹھا کہا ای بیابان حقیقت مین میری آنکھون سے پردے اٹھ گئے قدرت آئے ہین ای مفہوم لینا انکی ٹانگ لینا سب سے پہلے مفہوم اٹھا پکارا یا خداوند سالوس ولد مکھی چوس بنت دیوس آئیے مفہوم کے بعد آسیب بھی اٹھا انتظام بھی ناچتے ہوے چلے تینون کے تینون بمار بہ چلے لڑکھڑاتے الوطن اسکے گرے اب تو برق نے نعرہ کیا خنجر پکڑکے چلا نعرہ برق ششم برق رفتار و خنجر گذار * سنم کیہ لیکن گران برا ہزار

اگر وڑنے کا ارادہ کرون	اسی فن مین مین خاص خود کام ہون	کہ مین رونق فوج اسلام ہون
دوندہ جہان گرد بیباک ہون	حقیقت مین مین برق چالاک ہون	صبا سے بھی دو گام آگے بڑھون

نعرۂ شیرانہ کرکے مثل برق فرنگی نے جھپٹ کر ایک خنجر مفہوم پر مارا کہ سر اڑ گیا خواجہ کہتے ہین پہلے مجھے
چھڑا دے انتقام کو قتل کر برق نے کسوت عیاری سے مفہوم کی اشرفیان نکال لین کمر مین رکھین
خواجہ نے کہا اے مین نے دیکھا میرا ابھی اسمین حصہ ہی برق نے دو اشرفیان دکھلا دین عمرو نے کہا ابے
گدھے مین لے یہین سے بیٹھے بیٹھے گن لین پندرہ اشرفیان ہین جو وہ مجھے دو خیر تم بھی ایک لے لو برق
کب مانتا ہی کہتا ہی استاد تین اشرفیان تھین دو مین نے تمکو دیدین ایک مین نے لی یہ کہکے آسیب کو خنجر
یاسمن کی زبان سے سوزن نکالا انتقام کے پیٹ مین خنجر ماردیا تینون کو مارکے بھاگا ہرچند خواجہ کہتے ہین
ابے ٹھہر جا برق نے مفہوم کی اشرفیان آسیب کی کلاہ انتقام کے ہاتھ سے انگوٹھیان لین یہ چیزین لیکر بھاگا
خواجہ عمرو پکارتے رہتے یہان آندھی سیاہ چلی دو ساحر زبردست مارے گئے بیر آوازین دے رہے ہین
کشتی مرا نام بن آسیب جادو و انتقام جادو عمرو نے ملکہ سے کہا تم تو نکل جاؤ تمھارا ٹھہرنا اب بہتر نہین ہی کہ جلد
قلعہ گلشن حصار کے ایک آندھی سیاہ اٹھی یاسمن نے کہا خواجہ بھاگو باپ میرا آتا ہی شاید انکو خبر ہوگئی عمرو
ایک طرف ملکہ ایک طرف برق تو پہلے ہی نکل گیا اودھر کہ یہ گذرا کہ حیجون براے ملاقات خداوندی آیا
دربار مین آکے دریافت کیا وزراء نے کہا قدرت قصر یزدان مین گئے ہین یہان سالوس جو دربار یزدان
مین آیا پریزادین ہنس رہی ہین ایک نے کہا قدرت پھر تشریف لاتے ہین دوسری نے کہا قدرت تجھسے
قابو پرست ہین تیسری نے کہا اسوقت کیون تشریف لائے چوتھی نے کہا بوا غضب ہوگیا آسیب جادو
و انتقام جادو نام بر آسیب کے مارے گئے پانچوین نے کہا بوا مجھسے سنو عمرو کی عیاری بیکار ہوئی
بیچ کا حال کھوگی برق نے آکر سبکو مارا بیابان جادو کو بھی قتل کیا مار پیٹ کر سب نکل گئے سالوس سر پیٹتا ہوا
بارگاہ مین آیا حیجون کو بیٹھے ہوے پایا کہا ای حیجون جلد خبر لو مقام پر آسیب جادو کے جاؤ اگر کھڑے ہون
تو عمرو برق دونون کو پکڑ لاؤ حیجون بقہر و غضب تمام چلا عمرو و برق جا چکے تھے آکے دیکھا مقام پر آسیب
کے آگ برس رہی ہی بیر غل مچا رہے ہین ہنگامہ گیرودار بلند ہی حیجون نے آکے تاریکی سحر کی دفع کی دیکھا تو
لاشہ آسیب و انتقام تڑپ رہا ہی ایکطرف مفہوم کا سر کٹا پڑا ہی تینون کے لاشے برہنہ عمرو سب کے کپڑے
اتار کے لے گیا ننگ خاندانون کو برہنہ چھوڑ گیا حیجون زمین پر آیا ایک تخت سحر بنایا شیشۂ اسم اعظم بھی دیکھا
کہ ٹوٹا پڑا ہی حیجون نے لاشہ آسیب و انتقام و مفہوم کا اٹھایا بڑی دیر تک اس مقام پہ کھڑے ہوکر رویا
کہتا تھا بڑے جادوگر مارے گئے آخر تخت لیکر اڑا یہان سالوس گھبرایا ہوا پھر رہا ہی کبھی اندر بارگاہ کے
جاتا ہی کبھی باہر آتا ہی وزراء امراء حیران کہ آج قدرت کو کیا ہوا ہی پیٹ پکڑے پھر رہے ہین کبھی گھبراکر فرماتے ہین
بڑا غضب ہوا بڑے جادوگر مارے گئے انتقام و آسیب جیسے ساحران زبردست تھے وہ یون کتے کی
موت مارے گئے قدرت کے دل کو کیونکر آرام آئے اس حیجون بیحیا نے ایسی صلاح بتلائی کہ ہفت دربند
تیار کرو اسوجہ سے کیسے کیسے ساحر مارے گئے یہ آسیب بھی زینت بارگاہ قدرت تھا ایسے کا قتل ہونا شاق ہی
یہ باتین تھین کہ حیجون جادو چلا چلاکے روتا ہوا دریا آنسو ونکا آنکھون سے جاری لاشے لیے ہوے آکر سامنے
پہونچا سالوس نے پکار کر پوچھا ای قوت بازو دشمن نکل گئے کہا یا خداوند وہان کسی کا نشان بھی نہین ہی بڑی گستاخی

یہی کہ لاشونکو برہنہ چھوڑ گئے تھے تیز رفتار نے جو لاشہ مفہوم کا دیکھا بہت رویا کہا یا خداوندا اسکے مرنکی تدبیر کیونکر ہوئی آپ
فرما چکے تھے کہ ہمنے عمر جاوید عطا کی اب مفہوم کو کوئی قتل نکر سکیگا سالوس شرمایا جھلا کر جواب دیا او بیچارا راز قدرت کی
باتین قدرت سے پوچھتا ہی قدرت نے جو مناسب سمجھا وہ کیا تیرے باوا کا کیا اجارہ ہی ابھی قدرت تقدیر کر دیگی
تو بھی مارا جائیگا تیز رفتار شیون کرنے لگا یا خداوندا زمانہ انقلاب کا ہی آجکل ایسی بات نفرمائیے آسیب و انتظام
کے عزیز روتے پیٹتے حاضر ہوے کہتے تھے یا خداوندا ان بندون کو اپنے جلا دیجیے سالوس نے کہا قدرت تقدیر کر چکی
جب مسلمان تباہ ہو جائینگے اُسدن قدرت سبکو زندہ کریگی اس زمانے مین خود قدرت دست باچہ ہو رہی ہین
پتلے کا بنانا اور روح کا پھونکنا نہایت کار دشوار ہی سب خاموش ہو گئے حکم ہوا لاشونکو لیجا کر پھونکدو کتاب مین
وجہ قتل انکی لکھدو تاریخ بھی درج ہو جب قدرت زندہ کرنیکی فکر کریگی تو ضرورت ہوگی یہ خبر جو سب جگہ مشتہر ہوئی
کہ آسیب و انتظام قتل ہوے مفہوم مع تیز رفتار مارا گیا ہر چند عزیزون نے اُنکے کوشش کی کہ انکو زندہ کردو
قدرت نے قبول نہین فرمایا نمکپاش اپنے مقام پر آکر بیٹھا انتظام و مفہوم کا منتظر ہی کہ چند ساحر دوڑے ہوے
آئے عرض کی اے شہنشاہ مقام پر آسیب کے جا کر انتظام و مفہوم قتل ہوے نمکپاش نے گھبرا کر پوچھا تمکو یہ خبر
کیونکر معلوم ہوئی اُنھون نے عرض کی ہم ایک ضرورت سے اپنے گھر گئے تھے دیکھا کہ قتل کا ہنگامہ گرم ہی دریافت کیا
اور خود جا کر دیکھا لاش آسیب و انتظام و مفہوم کی پھونکی جاتی ہی سارے قلعے والے روتے تھے کہ وہ ساحر
آج مارے گئے کہ جنکا قتل ممکن نتھا اپنی آنکھون سے ہمنے لاشونکو دیکھا نمکپاش پوچھتا ہی ارے کیسے مارا اور
کیونکر قتل ہوے اُنھون نے کہا کہ یہ کاری مجال نتھی جو ہم دریافت کرسکتے مگر یہ سنا کہ قتل ہوے خداوند نے
لاشہ جلانیکا حکم دیا ہی کسی کے چہرے پر بحالی نتھی برہمن خوش تھے بجلے کہتے ہوے جاتے تھے کہ ایسے دوچار اور
مرین تو ہم آباد ہو جائین نمکپاش گھبرا کے اُٹھا دربار مین سالوس کے آیا دیکھا سالوس سرنگون تمام اہل دربار
خاموش بیٹھے ہین نمکپاش نے آکر سجدہ کیا عرض کی یا خداوندا یہ کیسی تقدیر کردی سالوس تو شرمندہ بیٹھا تھا
جھلا کر بول اُٹھا کہ قدرت تقدیر کر چکی کہ اب تم بھی قتل ہو گے نمکپاش کانپنے لگا دست بستہ عرض کی یا خداوند
ایسا تو نفرمائیے عمرو سب جگہ چھپ کے جاتا ہی ہمنے سنا ہی کہ وہ یہ کہتا پھرتا ہی کہ قدرت کو اب نئی دنیا آباد کرنی
منظور ہی ان سبکو قتل کرا دیگی اصل مین قدرت کو یہی منظور ہوا ہم سب پرانے جادوگر اس ملک سے نکل جائین
اور کہین جا کر بسین جان تو بچے ان پرانے ساحرون نے حضور کی کیا خطا کی ہی سالوس نے کہا کہ اسوقت قدرت
تو غصے مین بیٹھے ہین تو قدرت کو شرمندہ کرتا ہی اے باران برف بار تم نمکپاش کے ساتھ تین لاکھ فوج لیکے جاؤ
حمزہ کو اسی دربند پر روکو آگے نہ بڑھنے دو قدرت تم سبھون کے واسطے یہان سے تقدیر ہاے معقول کریگی
کیا عجب ہی کہ اسی دربند پر سب مسلمان مارے جائین باران برف بار تین لاکھ فوج تیار کر کے نمکپاش کے
ساتھ ہوا نمکپاش نے راہ مین باران برف بار سے کہا بھائی تم قدرت کی اُلٹی پلٹی باتین سنتے ہو کبھی ہان فرماتے ہین
کبھی نہین کہتے ہین باران برف بار نے کہا اصل تو یہ ہی کہ مسلمانون نے قدرت کو دست باچہ کر دیا ہی آجتک یہ
پتہ نلا نام کو قدرت ہین اپنی پشت کی بھی خبر نہین رکھتے اتنا نہین بتا سکتے کہ وہ کون شخص ہی جو ساربان زادے
کو نام بتلا دیتا ہی کہ فلان ساحر نے یہ کام کیا اپنی جان بچاتے ہین ہم سبکو پیش کرتے ہین حمزہ کا اسم اعظم نکل گیا
کیونکر اُسکو روکا جائیگا سبکو قتل کرتا ہوا سامنے قلعے کے پہونچا تو پھر کچھ کسی سے ہرگز نہو سکیگا اپنی اپنی جانین
خود بچاؤ قدرت کے کلام پر مغرور نرہو یہ صلاحین کرتے ہوے قلعے پر نمکپاش کے پہونچے نمکپاش نے ایک

بڑا سا قطعہ بنایا ہی کہتا ہی قلعہ کلان بے پیرے مرے نہ ہٹے گا کوئی نہ گذر سکیگا اگر فروکش ہوے یہان تدبیرین اب
ہونے لگین باران برف بار ایک خیمے مین داخل ہی اسم اعظم بند کرنیکی تدبیر کر رہا ہی نمکپاش سے کہہ رہا ہی کہ
ای نمکپاش اگر میرا قابو چلیگا تو مین اسم اعظم حمزہ بند کر دونگا اور پاس اپنے بھائی اژدر ان اژدر سوار بادشاہ
طلسم ہینوسواد کے چلا جاؤنگا وہ طلسم قدیم ہی بھائی میرا مدت سے وہان کا مالک ہی سلطنت طلسم ہینوسواد کرتا ہی
نمکپاش نے کہا بھائی جو مناسب ہو وہ کرو مین تو قتل آسیب سنکر گھبرا گیا ہون میرے ہوش نہین درست
ہین یہان تو یہ چرچے ہو رہے ہین باران برف بار تدبیرین کر رہا ہی ایک نامہ بھی اسنے اپنے بھائی اژدران
اژدر سوار کو لکھہ بھیجا ہی کہ اگر ہوسکے مین اسم اعظم بند کرتا ہون تم کسی حیلے سے حرز ہیکل حمزہ کی لیجاؤ تو پھر لشکر کا
ہم خاتمہ کر لینگے یہان صاحبقران ایک صحراے سبزہ زار مین فروکش ہین دربار مین سب سردار جمع ہین کہ حمزہ کو
اسم اعظم یاد آیا خوش ہو کر سردارون سے کہا مین سجدۂ شکر پروردگار کرتا ہون شاید خواجہ نے جا کر آسیب جادو
کو مارا یہ ذکر تھا کہ خواجہ عمرو بھی آکر پہونچے مگر بڑبڑاتے ہوے امیر نے فرمایا خواجہ عمرو خیر تو ہی عمرو نے کہا اب
یہ فرمایئے برق فرنگی کہان ہی آج مار ڈالونگا اشرفیان کلاہ آسیب کی لباس انتظام کا اٹھو نہیان بچلے مفہوم
کے لیکے بھاگا ہی صاحبقران نے فرمایا بیٹھو تو تم تو ایسے گھبراے ہوے ہو آخر برق وہان کیونکر پہونچا کچھ حال
بیان کرو عمرو نے کہا اتفاق سے اُنکے ہاتھ سے ایک کام بن پڑا ورنہ وہ کیا جانین کہ عیاری کیسے کہتے ہین مجھکو
انتظام جادو یہان سے لیگیا آسیب کے مقام پر پہونچایا مین نے باتون مین ان سبکو راضی کیا شراب پلا کے
بیہوش کر لیا قصد ہوا کہ قتل کرون مفہوم عیار آگیا اُسنے آ کر اُنکو بیدار کیا مین پھر گرفتار ہوا اب تدبیر ہونیلگی
کہ عمرو کو قتل کرو ہمارا معین و مددگار وقت پر پہونچا جلاد کو مارا قصد ہوا مجھے لے نکلے مفہوم عیار نے کمندین
مار کے اسکو گرفتار کیا اب دونون کے قتل کی تیاری ہوئی اس بھورئیے نے نہین معلوم بیابان جادو کو کیونکر
پایا مار لیا اسکی شکل بنکر آیا بس اتنا کیا کہ بشکل بیابان آسیب و انتظام و مفہوم صبا رفتار کو مارا بڑا کام ہوا
کون جادوگر مار سکتا ہی اس بات پر مفہوم کی اشرفیان نکال لین آسیب کی کلاہ لی انتظام کی قبا اتار لی وہ ننگے
پاجی بھاگا ہی جہان پاؤنگا سزاے معقول دونگا آپ اپنے یہان سے اُسکا نام کاٹ دیجیے نہین اور جا کے
نوکری کرین جیسی عیاری اُنھون نے کی میرے شاگردون کے شاگرد ایسی عیاری کرتے ہین بچیا احمق اپنے
نزدیک اُنھون نے بڑا کام کیا اب پھولے نہ سماتے ہونگے امیر نے فرمایا خواجہ تمھارا قوت بازو ہی بہت جلد وہ
عیاری کرتا ہی اگر وہ بیابان کو مارکے نہ پہونچتا تو تمھارا خاتمہ ہوا تھا عمرو نے کہا مجھے کون مار سکتا ہی وہ بیچارہ
کیا مجھے بچاتا آپ بھی اُسکی طرفداری کرتے ہین یہ ذکر تھا کہ برق فرنگی بھی آکے پہونچا دیکھا صاحبقران سے
اُستاد باتین کر رہے ہین چاہا پلٹ جاؤن عمرو نے دیکھ لیا پکار کر آواز دی میان بھورئیے ادھر آئیے حمزہ
بلاتے ہین آپکا نام کاٹ دیا وہ اشرفیان وہ کلاہ وہ قبا سب دیجیے جو دن کی آپکی تنخواہ نکلتی ہو وہ لیجیے اور جائیے
برق نے بنگاہ یاس طرف صاحبقران کے دیکھا صاحبقران نے اشارہ کیا اور فرمایا کیون گھبراتا ہی تیرا نام کون
کاٹیگا برق نے جھک کر اُستاد کو سلام کیا عمرو نے منہ پھیر لیا کہا بس اب زیادہ خوشامد نہ کیجیے وہ مال جو آپنے چرایا ہی
وہ حاضر کر دیجیے ورنہ مین مارے کوڑون کے آپکی کھال اُڑا دونگا برق نے کہا اُستاد وہ اشرفیان تو پیتل کی تھین
مین نے پھینکدین جو آپکو دی وہ سونے کی تھی اُسکو بھنا کر کچھ مجھے دیدیجیے عمرو نے اُٹھکر ایک طمانچہ مارا امیر نے ہان ہان
کرکے روک لیا فرمایا کہ خواجہ بس اب جانے دو وہ اسباب اس سے کسی نے چھین لیا عمرو نے کہا آپ اُسکے طرفدار ہین

خزانہ شاہی سے منگا دیجیے صاحبقران نے بمشکل خواجہ کو سمجھایا برق قد ہو نہیں گر اعمرو نے کہا بھلا اچھا سمجھو نگا یہ ذکر تھا
کہ ہرکارے لشکر اسلام کے آکے پہونچے بعد دعا و ثنا کے عرض کی یہانسے بارہ کوس پر قلعہ نمکپاش جادو ہی تین لاکھ
فوج لیکر باران برف بار اسم اعظم بند کرنیکی تدبیر کر رہا ہی یہ بھی ہم غلامون نے خبر پائی ہی کہ طلسم مینو سواد کا بادشاہ
اژدران اژدر سر اس باران برف بار کا بھائی ہی یقین ہی وہ بھی اسکی مدد کو آئے یا وہانسے بھی کچھ مدد آئے
تو تعجب نہین ہی عمرو نے عرض کی اب حضور یہان سے کوچ کرین انشاء اللہ لڑتے بھڑتے تا بہ قلعہ گلشن حصار بھی
پہونچ جائینگے صاحبقران نے حکم دیا لشکر تیار رہو اسیوقت لشکر تیار ہوا نقارہ سکندری پر چوب پڑی کوچ
کر کے صاحبقران مع لشکر ظفر اثر تیسرے دن سامنے قلعہ نمکپاش کے پہونچے نمکپاش و باران برف بار
بیٹھے ہین یہی صلاح ہو رہی ہی کہ کس ترکیب سے مقابلہ کرنا ہوگا کہ طبل سکندری پر چوب پڑی ہرکارون نے آکے
عرض کی کہ لشکر صاحبقران آپہونچا نمکپاش و باران برف بار باہر نکل آئے دیکھا لشکر مسلمانان بڑے کر و فر سے
آکر پہونچا بارگاہ حشمای استادہ ہوئی لشکر صاحبقران فروکش ہوا عمرو کو جو نمکپاش نے ساتھ دیکھا صورت
خواجہ کی دیکھکر کانپنے لگا باران برف بار سے کہا اسی ظالم نے گھر کے گھر ویران کر دیے باران برف بار نے کہا ای
نمکپاش نہ گھبراؤ مین سب سے پہلے اسی کی تدبیر کرونگا نمکپاش نے کہا مین طبل جنگی بجواتا ہون باران برف بار
نے کہا طلسم سے بھی مدد ہوگی یقین ہی میرا بھائی آئے اور مین بھی شام کو تدبیر کرونگا دن کو یہ کہکے طبل جنگی بجوادیا ہرکارے
جو لشکر اسلام کے بام جاسوسی حاضر تھے خبرین لیکر خدمت صاحبقران مین آئے بعد دعا و ثنا کے عرض کی ای
شہریار نمکپاش نے طبل جنگی بجوادیا کل اسکا ارادہ ہی کو سر میدان آکر مقابلہ کرے امیر نے فرمایا کہ خواجہ ہمارے
لشکر مین بھی کہدو مقبل یزدی طبل جنگی بجے یہان بھی طبل سکندری پر چوب پڑی عمرو و برق یہ کہکر نکلے کہ ہم ذرا
خبر تو لالین کہ باران برف بار کیا کر رہا ہی دونون عیار نکلکر روانہ ہوے صاحبقران زمان برائے ملاحظہ لشکر
نکلے لشکر کو دیکھتے پھرتے ہین قریب اشقر دیو زاد کھڑے ہوے ہین دار و غہ سے تاکید فرما رہے ہین کہ چلبل
کیا باعث ہی جو ہمارا اشقر دیو زاد دبلا ہو رہا ہے جو جو اشیا درکار ہون وہ سرکار سے لو ہم اشقر کو مثل اپنے
فرزند کے جانتے ہین کہ دیکھا سامنے سے گرد اڑی دیکھا خواجہ عمرو گھبرائے ہوے چلے آتے ہین پکار کر آواز
دی آقا ذرا میرے پاس کنارے آئیے مجھے کچھ عرض کرنا ہی صاحبقران قریب عمرو کے گئے عمرو باتین کرتا ہوا
صاحبقران کو قریب ایک نخل کے لایا عرض کی ای شہریار مین نے ابھی سنا ہی کہ باران برف بار نے اسم اعظم
حضور کا بند کر لیا ہی ذرا پڑھیے تو آپکو یاد ہی یا نہین صاحبقران اسم اعظم پڑھنے لگے عمرو نقلی نے ایک طائر
ہاتھ سے چھوڑا اس طائر نے گرد سر صاحبقران کے چرخ مارا امیر نے پلٹ کے دیکھا عمرو نے جست کی پرواز
پیدا کر کے بھاگا آواز دی میں باران برف بار دیکھو حمزہ یون اسم اعظم بند کرتے ہین صاحبقران منہ دیکھکر رہ گئے
باران برف بار نکل گیا مقبل نے بڑھکر عرض کی شہریار کیا ہوا امیر نے فرمایا باران برف بار بشکل عمرو آیا
اسم اعظم بند کر کے لے گیا مقبل خاموش صاحبقران سر جھکائے ہوے بارگاہ مین آئے عمرو پلٹ کر آیا
لشکر مین سنا کہ باران برف بار میری شکل پر آیا تھا اسم اعظم صاحبقران کا بند کر کے لیگیا عمرو خدمت مین
صاحبقران کی آیا عرض کی ای شہریار یہ کیا ہوا امیر نے فرمایا اسم اعظم بند ہوا باران برف بار تمہاری شکل
بنکر آیا اسم اعظم بند کر کے لے گیا عمرو پریشان ہوا عرض کی ای شہریار مین تا بہ لشکر نمکپاش نہ پہونچنے پایا تھا
مین نے راہ مین یہ حال سنا کہ اسم اعظم بند ہو گیا پریشان ہو کر پلٹ آیا اب مین فکر مین جاؤن یہان باران کی تدبیر

کرون امیر نے فرمایا خواجہ زبانی ہرکارون کی معلوم ہوا کہ وہان بڑے انتظام ہو رہے ہین فی الحال نہ جاؤ پروردگار مالک ہے
جو اسکے نزدیک مناسب ہوگا وہی ہوگا عمرو تو انتظام لشکر کرنے لگا شام کا وقت ہے صاحبقران بارگاہ مین بیٹھے ہین
سب سرداران نامی و پہلوانان گرامی حاضر ہین کہ پہلوان عادی نے اگر لال کا غذ ہاتھ مین دیا مراد اسکا غذ سے یہ ہے
کہ بعد سال بھر کے ایک دن صاحبقران کا طلائے گل گشت کا پڑتا ہے صاحبقران نے دیکھتے ہی کاغذ پر صاد
بنادیا اور مقبل سے اشارہ فرمایا مقبل تیاری کرو ہم شبکو انتظام طلایہ کرینگے بہرام وغیرہ نے عرض کی آج حضور ہرگز
تکلیف نہ فرماوین غلامان جانباز انتظام کرینگے صاحبقران نے فرمایا یہ غیر ممکن ہے بعد سال بھر کے یہ خدمت اہالیان
لشکر کی میرے سپرد ہے مین اسمین تامل نہ کرونگا مین اس خدمت کو فخر عظیم جانتا ہون ہرچند سردارون نے
سمجھایا صاحبقران نے نہ مانا سرشام نماز سے مہلت کی خاصہ تناول فرما کے اشقر پر سوار ہوے عمرو نے کہا مین
ساتھ رہونگا امیر نے عمرو و مقبل کو ساتھ لیا بازار بزازان و بازار صرافان و مقام تاجران کا انتظام کرتے ہوے کنارے
پر لشکر کے ٹھہرے مقبل سے فرمایا ذرا بڑھکر خبر لو مقام تاجران کا انتظام واجب و لازم ہے مقبل نے فراموش کیا کوئی
گلابی نہین لگائی امیر نے فرمایا خواجہ میخانے مین جاؤ دو ہانسے ایک گلابی لاؤ عمرو اُسطرف گیا صاحبقران تنہا رہے
پشت اشقر سے اُترے زین پوش بچھا کر بیٹھ گئے لشکر دشمن کو دیکھ رہے ہین یہی خیال ہے کہ شاید لشکر دشمن سامان
شبخون نکرے اس عقدے کو دیکھ رہے ہین کہ صحرا سے گرد اُڑی ایک فقیر کو دیکھتے ہین شجرفی کپڑے پہنے ہوے جھولی
بائین ہاتھ پر مگر ایک کلاہ زرین پہنے ہوے کچھ موگمون کے مالے گلے مین جس وضع سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ شخص کوئی
جلیل لباس مین فقیرون کے آیا ہے پکار کر اُسنے آواز دی اے آفتاب آسمان عربستان اے زلزلۂ قاف ثانی سلیمان آپ کے
فیض و سخا کا شہرہ عالم مین پہونچا ہے یہ حقیر بادشاہ قلعۂ بہار فقیر ہوکر آپ ہی کی تلاش مین نکلا ہے راہ خدا یہ سوال
کرتا ہون میرا ایک فرزند نوجوان صحرا مین شکار کو گیا سائے مین کسی بھوت پلید کے پھنسا دیوانہ ہو گیا ہے قید آہن
پہنا کر ایک مقام مین بند کر کے آیا ہون کاہنون نے مجھکو خبر دی کہ آپ کے پاس ایک تحفہ نایاب ہے یہی سب نے کہا کہ تھوڑی
دیر کے واسطے حرز ہیکل صاحبقران آئے اور دھو کر پانی اُسکو پلایا جائے تو یہ جوان صحت پائے آج ایک مہینہ بھر
مجھکو گذرا کہ شہرون شہرون آپکو تلاش کرتا ہوا اسوقت یہان خبر پائی اُمیدوار ہون کہ چند ساعت کے واسطے
حرز ہیکل غلام کو مرحمت ہو کہ مین پانی پلا کر فوراً پلٹ کر آؤن خدمت مین حاضر کرون یہ راہ خدا کا سودا ہے ورنہ
جوان بیٹے کے غم مین تڑپ تڑپ کے مرجاؤنگا صاحبقران نے جو ذکر نام خدا کا سنا بتقاضاے مروت تھرا گئے
فوراً حرز ہیکل اُتار کے دیدی اُس شخص نے ہیکل ہاتھ مین لیکر کہا باش او حمزہ نیم اژدران اژدر سر بادشاہ مینوسواد
بھائی صاحب نے جو مجھکو لکھا تھا وہ مین نے کیا بس اتنا کہتے امیر پہ سحر کیا امیر زنگر اسکے گرے چاہا اُسنے کہ کمر مین امیر کی
خنجر دیکر ہے اُڑون کہ سامنے سے کچھ سوار و پیدل نمودار ہوے حاضر باش ناظر باش کہتے ہوے چلے آتے تھے امیر
کا مرکب جو کوتل دیکھا وہین سے آواز دی آقا آپ کیا کر رہے ہین اژدران اژدر سر ہیکل لیکر گھبرایا ہوا تھا امیر کو
چھوڑ کر بھاگا صحرا مین جاکر غائب ہوا امیر زین پوش پر گرے سوارون نے جب آواز سنی گھوڑے اڑا کر قریب آئے
امیر کو ایڑیان رگڑتے ہوے دیکھا آہ آہ کر رہے ہین سوار رونے لگے کہتے تھے آقا یہ کیا ہوا کہ عمرو و مقبل آئے
یہ معاملہ دیکھکر گھبرا گئے عمرو نے سب سے پہلے حرز ہیکل پر نگاہ کی گلے مین امیر کے حرز ہیکل نہ پائی عمرو نے کہا اے مقبل
غضب ہوا کوئی دشمن آیا حرز ہیکل لے گیا صاحبقران کو اُٹھا کر ہوادار پہ ڈالا بہرام وغیرہ نے جو یہ معرکہ سنا اپنے
اپنے خیمون سے نکلکر دوڑے راہ مین آکر دیکھا صاحبقران ہوادار پہ آہ آہ کر رہے ہین کبھی گھبرا کر فرماتے ہین خواجہ میرا

سرکاٹ لو مجھسے صبر نہین ہوتا کلیجے مین آگ جل رہی ہی قریب ہی کہ روح قالب سے نکل جاے عمرو دمبدم دعائین پڑھکر دم کرتا ہی
مگر آمد و شد نفس کی کم معلوم ہوتی ہی خاک اُڑا رہا ہی کہتا ہی یارو غضب ہوا حرز ہیکل کوئی لے گیا سحر بھی کرگیا اسم اعظم بند
پہلے ہی سے درد مند تھے حرز ہیکل بھی گئی روتے پیٹتے بارگاہ حشتامی مین آکے پہونچے عمرو حیران و پریشان کہتا ہی
یارو اب مین کیا کرون اسم اعظم بند ہو گیا حرز ہیکل پر یون اُفتاد پڑی اب یہ تو دریافت کرون کہ آخر حرز ہیکل کون لے گیا
برق بھی حیران چپ کھڑا ہی کبھی گھبرا کے کہتا ہی استاد مین جاؤن جاکے دریافت کرون خواجہ جھڑک دیتے ہین کہ ابے
تو کیا فکر کریگا کس سے دریافت کریگا تو اس مقدمے مین دخل نہ دینا ورنہ کام بگڑ جائیگا اپنے اپنے طور پر سب سردار بھی
کہ رہے ہین عمرو خاموش حیرت کا جوش کچھ کہ نہین سکتا بہرام کہتے ہین خواجہ کچھ تدبیر بتاؤ کیا فکر کرین عمرو کہتا ہی کیا
بتاؤن مین تو بہت حیران ہون کہ کیا تدبیر کرون مقدمۂ اسم اعظم تو مشہور ہی کہ باران برف بار کمر کرکے اسم اعظم لے گیا مگر
حرز ہیکل پر کیا گذری یہ ذکر بارگاہ مین ہو رہا ہی ہر خرد و کلان بیقراری پر صاحبقران کی رو رہا ہی جب آنکھ کھولتے ہین
رو کے فرماتے ہین خواجہ میرا کلیجہ پھنک رہا ہی تم میرا سر کاٹ لو کہ مین کشاکش سے نجات پاؤن عمرو بیقراری پر امیر کی
زانو چھٹتا ہی بارگاہ مین یہ کیفیت تھی کہ سامنے سے منتر قران روتے پیٹتے آئے عرض کی استاد بڑا غضب ہوا کرب غازی
واسطے شکار کے کہین صحرا مین آئے تھے ایک ہرن کا تعاقب کیا یہانسے بارہ کوس پر اک صحرا ہی وہان ٹھہرے اپنے عیارون
کے انتظار مین کھڑے تھے کہ مینوش تبردار معتقد مذہب سالوس مردار خوار بھی واسطے شکار کے نکلا تھا اُسکو جو
معلوم ہوا کہ یہ جوان کرب غازی عزیز دار صاحبقران زمان ہی بارہ ہزار فوج سے ٹوٹ پڑا سنتے ہین خوب تلوار چلی
آخر سنا کہ زخمی ہو کر گرے مینوش نے ازروے بہوے کے گرفتار کرا لیا آٹھون اپنے قلعے مین رکھا علاج کیا اور بار
سمجھا کہا سالوس کو سجدہ کر وہ نذر کردہ بزرگان کلمات سخت کہنے لگا سالوس پر لعنت کی اُسنے چاہا قتل کرون مگر
وزیرون نے صلاح دی یہان قتل کرنا مناسب نہین خدمت مین خداوند سالوس کی لے چلیے مینوش تبردار بارہ ہزار
سوارون سے قید کرب غازی لیے ہوے آتا ہی دو کوس پر مین نے قید کو دیکھا تھا اب قریب آگئے ہونگے گروہ
شیر بیشہ جرأت بڑی تکلیف مین ہی یہ سنکر عمرو نے کلیجہ پکڑ لیا سر زمین پر دے مارا کہا یارو انقلاب فلک دیکھتے ہو کہ
دمبدم صدمات عظیم پہونچ رہے ہین یہ کیا اتفاق تھا کہ وہ شیر بیشۂ جرأت گرفتار پنجۂ تقدیر ہوا عمرو کے رونے پر سردار
بلک گئے مگر بہرام تلوار ٹیک کر اُٹھا کہا خواجہ آپ کیون گھبراتے ہین مین ابھی چھڑا کے لاتا ہون تبردار کی کیا لیاقت ہی
مگر بہرام نے باہر نکل کر قرنا کرائی دو ہزار سوار تیار ہو کر سامنے بہرام کے آئے پشت مرکب پر سوار ہو کے چلا یہان مینوش
قید کو لیے ہوے چلا آتا ہی کہ بہرام پہونچا آواز دی او ملعون مردان عالم کے ساتھ مکر کیا یہ کہکر نعرہ کیا فوج پر
جا پڑا نعرہ کیا نعرۂ بہرام ؎ منم گرد بہرام خاقان چین × کہ از ہیبت من بلرزد زمین × نہنگانہ بیگانہ بہرام آتا ہوا
چلا اُسکے ساتھ بارہ ہزار سوار ہین ہر چند کہ صاحبقران کا عجیب حال ہی مگر عمرو بھی آکر شریک جنگ ہوا کرب کو دیکھا
سلسل و طوق آنکھون مین حلقے پڑے ہوے چہرے پر زردی نہایت تکلیف مین وہ شاہزادہ سر جھکائے ہوے
بیٹھا ہی عمرو بیقرار ہو گیا نیچہ کھینچکے خود بھی لڑنے لگا بہرام کے دو ہزار سوار بارہ ہزار مین گھر گئے جہان اُنکے دو ہی تھے
اُنپر دو ہزار آپڑے سو کو پانچ سو نے گھیر لیا بہرام ساتھ والون کو چھڑا سکے کہ مینوش پر جاے یا کرب غازی کی فکر
کرے حیران حیران لڑ رہا ہی مینوش نے یہ معرکہ دیکھا کہ بہرام بڑے زور و شور سے لڑتا ہوا آتا ہی دو پہلوانون کو اشارہ
کیا اس جوان کو ٹوک کر مارو وہ پہلوان گینڈے سے بڑھا کے چلے ایک نے بہرام کو ٹوکا بہرام نے چاہا اُسپر جا پڑے دوسرے
نے پشت پر سے تیغ ماردیا سر بہرام کا زخمی ہوا ان دونون نامردون نے چاہا کہ سر اس شیر کا کاٹ لین کشیدان

رسالہ دار جا پڑے سینے اپنے سپر کر دیے گلے دم شمشیر پر رکھے مگر اپنے افسر کو بچایا ہر اب زیادہ باعث خرابی ہوا قریب ہے کہ
لشکر بہرام شکست کھائے یا بھاگے بہرام نے بیقرار ہو کر دعا کی کہ صحراے گرداوری نقابدار زرین پوش بصد جوش و
خروش آکر پہونچا باعث یہ ہوا کہ یہ شیر صحرا ابن شکار کھیل رہا تھا عیار نے خبر سنائی کہ بہرام قتل ہوا چاہتا ہے نقابدار
کو تاب نہ آئی صرف پانچ سو سوار مسلح کر کے اپنے ہمراہ لیے اسوقت آکر پہونچا کہ یہان لشکر بر شکست بھاگنے کا بندوبست
نقابدار نے وہین سے نعرہ کیا باشید ای کفاران بجیا واے نابکاران پر دغا خبر دار تلوار کھینچ کے گرا باز سفید سا یہ کہن
جوان تیغزن کتے ہی کمان کیانی دوش سے اتاری پانچ سو جوانون نے تیر بجر کمان مین پیوست کیے تیر مارے پانچ سو
جوان سہم کر گرے کمانین پھینک کر بھاگے نیزے ہاتھ مین لیے ایکی وار نیزون کے کیے پانچ سو سوار نیزون سے مارے
اب تلوار کھینچ کر جا پڑے جب تلوار اٹھائی پانچ سو تلوارین بلند ہوئین نقابدار نے ہاتھ مارا پانچ سو پر تین جھلین پانچ سو
جوان اور واصل جہنم ہوئے پندرہ سو جوان جو مارے گئے پندرہ سو گھوڑے کوتل ہنہنا کر بھاگے نقابدار شیرانہ
اڑتا ہوا آتا ہے مینوش نے دیکھا کہ نقابدار نے تہلکہ ڈالدیا انھین دونون سرداروں کو اشارہ کیا کہ اسے بھی قتل کرو
ایک جوان نے آگے ٹوکا نقابدار نے اسکو لیا دوسرے نے چاہا پشت پر سے تلوار مارے عیار نقابدار نے پیچھے
پلٹ کا ہاتھ مارا گھوڑے کا پانون کٹا سوار منھ کے بل گرا عیار نے خنجر سے اسکا سر کاٹا جسنے روبرو سے حملہ کیا تھا
نقابدار نے اسکی تلوار چھین کر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالا اٹھا کر طرف آسمان پھینکا چور رنگ ہوائی اسکو کیا مینوش نے
دور سے یہ سحر دیکھا گھبرا گیا خود گینڈا بڑھا کر چلا نقابدار نے ڈانٹا او مینوش مدہوش کہان جاتا ہے مردان عالم سے
مقابلہ کر تو نے غضب کیا کہ تذکرۂ بزرگان دین کو مکر سے بگاڑا یہ بہادرون کا شیوہ نہین ہے بیشک تو نامرد ہے مردان عالم
کے سامنے آ اسنے بڑھکر ہاتھ تلوار کا مارا نقابدار نے تلوار کو تلوار پر لگا کے الجھاوے مین سے ہاتھ نکال کر نعرۂ تکبیر
مارا کہ مینوش کے سر سے راکب و مرکب دو ٹکڑے ہوئے عمرو نے پکار کر آواز دی نقابدار بہادر سبحان اللہ نقش

برش تیغ کی تعریف نہیں ہو سکتی	پڑ گئی بجلی دشمن پہ اگر یہ اکبار	واہ رے کاٹ کہ چورنگ عنان گیر ہوا	ایک کی جرگے بار برسے تو سمجھے یار

نقابدار نے جھک کے سلام کیا عمرو قریب نقابدار کے آیا رکاب پر ہاتھ رکھکے کہا ای شیر بیشۂ جرات مرحبا صد مرحبا عین
وقت پر تمنے آکر مدد کی صاحبقران زمان کا عجیب حال ہے اسم اعظم بند ہوا کوئی حرز ہیکل الگ کر کے گیا بارگاہ مین
بیہوش پڑے ہین جب آنکھ کھولتے ہین آہ آہ کرتے ہین ٹھنڈی سانسین بھرتے ہین اس پریشانی مین تھا کہ یہ خبر آئی
لشکر بعید و حصر موجود ہے مگر بہرام جلدی مین دو ہزار سوار لیکر چلے آئے ان بچیاوون نے اس شیر کو بھی مکر سے زخمی کیا
نقابدار کہتا ہے کہ مین کیا مدد کر و نگا میری کیا حقیقت ہے یہ سب سامان تصدق سے صاحبقران کے ممکن ہوا عمرو
گھل ملکر نقابدار سے باتین کر رہا ہے کہ عیار نے آکر ایک دھکا دیا کہا او سارہان زادے ہمارے آقا کے پاس سے
ہٹ عمرو زمین پر گرا کوسنے لگا کہا میان عیار صاحب جوان ہی مر گئے عیار نے کہا آپکی بلا سے آپ تو بڈھے ہو گئے
نقابدار نکل لشکر کو اپنے لیکر نکل گیا عمرو نے آکر کرب کو رہا کیا گھوڑے پر سوار کر کے کرب کو لشکر مین لائے
سب سردارون نے کرب کے ہاتھ چومے کسی نے قدمونکو بوسہ دیا کرب بارگاہ مین آئے دیکھا سب سردار پریشان
رو رہے ہین پوچھا والد نامدار کیا سحر کہ ہے عمرو نے رو رو کر یہ تمام کیفیت بیان کی کرب نے قبضے پر ہاتھ ڈالدیا
کہا آپ سمین تدبیر کرین مین براے رہائی اسم اعظم و حرز ہیکل جہان حکم ہو وہان جاؤن عمرو نے کہا مین جاتا ہون دیکھو
انشاءاللہ دریافت کر کے آتا ہون یہ کہکے عمرو چلا باہر نکلکر صورت بدل بصورت مبتذل بارگاہ سالوس مین آیا
باران برف بار بیٹھا ہے سالوس تخت پر بیٹھا ہے یہی ذکر ہو رہا ہے کہ رات کو کوئی آکر حرز ہیکل صاحبقران بھی لے گیا

پہلو مین سالوس کے دیوس وزیر اعظم مقرب بارگاہ پایہ اول ہی کہا ای باران برف بار اب اس ذکر سے کیا فائدہ اور
اشارے سے بھی کہا کہ ذکر نہ کرو یا خداوند لشکر مین حکم دیجیے کل سویرے لشکر اسلام پر چڑھائی ہو جو خوف تھا وہ
نکل گیا اب چلکر سب لشکر کو مار لینا دیوس کے اشارے سے معلوم ہوا کہ یہ ملعون رازدان ہی عمرو چپکا کھڑا ہی اس
فکر مین ہی کہ اسی سے راز پوچھون دیوس بیٹھے بیٹھے گھبرایا کہتا ہی یا خداوند اب مہلت نہ دیجیے گا غلام ذرا اپنے خیمے مین
جاتا ہی سحر تیار کرون حضور میری راے کے پابند رہین جو مین کہون اسی طرح پر کام ہو کل لشکر اسلام کا خاتمہ ہی
ایک زندہ نہ بچیگا حمزہ کو پکڑ کر قتل کروا دین اب وہ بھی قتل ادرون کے ہین اسم اعظم بند ہوا حرزہیکل چھین لی جیسے ہی دیوس
کھڑا چلا عمرو نے پیچھا کیا جب وہ اپنے خیمے مین گیا عمرو نے کنارے آکے رنگ روغن عیاری کا لگایا ایک چوبدار کی شکل بنکر
دروازے پر آکے آواز دی ای وزیر اعظم مجھے کچھ عرض کرنا ہی دیوس نے بلا لیا خواجہ عمرو سامنے پہونچے دیوس
نے پوچھا کیون مردے صاحب اسوقت آنیکا کیا باعث ہوا عمرو نے کہا ای وزیر اعظم قدرت تو کچھ ڈھیلے سے
ہین ہر وقت ناچ راگ رنگ کے طالب ہین اتنا بھی نہین دیکھتے کہ اب مسلمانون پر وقت ہی جھٹ پٹ انکو ستا دین
دشمن کا کام تمام کرین ساربان زادہ ایسا عیار وہان موجود ہی وہ ضرور فکر کریگا اسم اعظم رہا کر لیجائیگا دیوس
نے کہا مردے صاحب تم مطمئن رہو مینے وہ تدبیر کی ہی کہ اگر ساربان زادہ ہزار سال ٹکر ماریگا اسم اعظم و حرزہیکل کا پتہ نہ
ملیگا سر پٹک پٹک کر مر جائیگا مردے نے کہا حضور اسکی کیا وجہ کہ پتہ نہ ملیگا باران برف بار موجود ہین انکے مرنے سے
اسم اعظم کھل جائیگا دیوس نے کہا باران برف بار نے خوب انتظام کیا ہی طلسم مینوسواد اسکا بھائی وہان کا بادشاہ ہی
اژدران اژدر سروہی فقیر بنکر آیا حرزہیکل صاحبقران کی لے گیا باران برف بار نے یہ کمال کیا اسی کو جاکر شیشہ
اسم اعظم کا دیدیا اب وہ شیشہ اسم اعظم کا اور حرزہیکل لیکر طلسم مین پہونچا اب کون ایسا ہی کہ طلسم جاکر توڑے اسم اعظم چھین لائے
حرزہیکل کو لائے عمرو نے کہا کیون وزیر اعظم طلسم کے جانیکا راستہ کیا ہی دیوس نے کہا مردے صاحب بائین پر جو
صحرائے نیرنگ ہی انکی پشت پر کوہ فلک شکوہ ہی جب اس کوہ کی سختی طے کرے تب صحرائے خارستان ملے بارہ کوس کا
صحرائے خارستان ہی شجر سے شجر شاخ سے شاخ ہم آغوش انسان کیا اک طائر بھی اسمین نہین جا سکتا ہی جب اس
جنگل کو کوئی کاٹے بارہ کوس کا صحرا تمام کرے تب بارہ کوس اور آگے دربند اول ہی کہ اسکو دربند نرگستان
کہتے ہین جتنے نرگس سامنے بنے ہوئے ہین کوئی ساحر یا غیر ساحر سامنے نرگستان کے پہونچے جب ان
پھولون پر نگاہ ڈالیگا جلکر خاک ہو جائیگا اسکے آگے دربند لالہ زار ہی اسکے لیے بھی یہی صفت ہی کہ جسکی نگاہ ان
پھولون پر پڑیگی لالہ زار سے شعلہ ہاے آتش نکلینگے اُس شخص کو جلا کر خاک کر دینگے ساربان زادے کو دونون دربندون
سے گذرنا لوح کو طے کرنا مشکل ہی جب لوح طلسم پائے تب طلسم تک پہونچے پس میان مردے کسی کی کیا مجال ہی کہ ان
سختیون کو طے کرے اور اسم اعظم اور حرزہیکل لائے ہم زیادہ تامل نہ کرینگے قدرت کی راے پر کاربند نہ رہینگے
لشکر ساحران تیار کرکے کل ہی جا پڑینگے مسلمانون کو قتل کرینگے صاحبقران کو پکڑ لائینگے قدرت سے پوچھنے کی
بھی ضرورت نہین ہی فوراً قتل کروا دینگے تبے بڑے بڑے صدمے اُٹھا چکے ہین بڑے بڑے ساحر مارے گئے
جنکا مثل اب ناممکن ہی دربند نیز کون کون ساحر قتل ہوئے کل کا ذکر ہی کہ آسیب و انتظام قتل ہوئے
اب انکا مثل کہان ممکن ہوگا مردہا درست کہتا ہی باتین کرتے کرتے خاصدان کھینچا کہا ای وزیر اعظم
گلوری تو نوش فرمائیے یہ کہکے گلوری کھلادی دیوس گھبرا گیا کہا مردے صاحب میرا دل گھبراتا ہی عمرو نے کہا
کھڑے ٹہلیے دیوس اٹھا اٹھتے ہی گر کر بیہوش ہوا عمرو نے دماغ پر دوا کے پٹی بیہوشی کی چڑھائی اٹھا کر زنبیل کیا

دیوس کی شکل بنکر تیار ہوئے خدمتگار نے انکو آواز دی سب اندر آئے سب نے پوچھا حضور ابھی مردہ آیا تھا عمرو نے جھلا کے
جواب دیا تم لوگ تماشا دیکھتے ہو ابھی تو چوہا رہ گیا ہے راز خداوندی کی باتین نہ پوچھو سب چپ ہوئے عمرو نے کہا ہمارے جواہرات
کے صندوقچے لاؤ اسی وقت صندوقچے آئے عمرو نے وہ بھی نذر زنبیل کیے عمرو نے کہا خبر تو لاؤ تیز رفتار کہان ہے خدمتگار گئے تھوڑی دیر
مین دوڑے ہوئے آئے عرض کی حضور مغموم خلیفہ جو انکا مارا گیا انکو بڑا قلق ہے تین سو پیک بھی ساتھ لیکر منگیاش کے مقام پر
گئے ہین کہ وہان عمرو ضرور آئیگا کل سے وہ تشریف نہین لائے اب تو خواجہ اٹھکے دربار مین سالوس کے آئے ساحران غدار سے
دربار بھرا ہوا ہے سب ساحر یہی کہ رہے ہین کہ یا خداوند طبل جنگی بجوائیے لشکر مسلمانان پر چلیئن حمزہ جہان سے اٹھتا ہوا چلا ہے
قلعہ جات لوٹے مال خوب خوب لوٹے ہین بیحد خزانہ ساتھ ہے سب چھینکے لوٹ لین غازیان فوج کو چیل کے کوک لین کہ دیوس نقلی گرج کر
پہونچا پکار کر کہا بھائیو مجھسے زیادہ کسکو فکر ہوگی ابھی مین نے جاکر کتاب سامری کو کھولکر دیکھا علم کہانت کا بھی میرے سب
صاحبون کو حال معلوم ہے سولہ شکلین خیال مین کر کے نقشہ تیار کیا صاف معلوم ہوا کہ چالیس دن تک اندر جو کام کرینگے بڑا نقصان
ہوگا اکتالیسوین دن مسلمانو نکا خاتمہ کرینگے اگر دن ہوگا دن کو جا پڑینگے رات ہوگی تو آگ برسا دیجیے اب مسلمانون کا مارنا کتنی
بڑی بات ہے ہم بماہ خیر خواہی عرض کرتے ہین چالیس روز تک جو ساحر بربادی مسلمانان کا خیال بھی کریگا تو کسی ایسی بلا مین
مبتلا ہوگا کہ جان بچانا دشوار ہوگی چالیس روز بالکل اسکا ذکر بھی نہ ہو اور مین بھی ایک مقام پر جاتا ہون سحر تیار کرونگا
عین وقت پر جاؤنگا آتے ہی آگ برساونگا پانی کا دریا بہا دونگا جسوقت تم سب لوگ دیکھنا کہ گرد لشکر اسلام دریا
حائل ہوا ہو کہ چلے آنا مجھکو بارگاہ حمزہ مین پاؤگے سر حمزہ کا کاٹ کر پھینکدونگا یہ کیا حماقت ہے کہ قید کرین ایسے دشمن کو
بارگاہ خداوندی مین لانا اچھا نہین ہے ایک ہی سحر مین سب کے سر اڑ جائینگے اور حمزہ کو تو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا سب نے
کہا کہ وزیر اعظم آپکی بات کا جواب نہین دے سکتے چالیس روز بہت ہوتے ہین ایسا نہو کہ عمرو کوئی تدبیر کرلے کہا چپ رہو
عمرو کا نام نہ لو یہ بھی سنا ہے کہ جہان اسکا نام لیا اسکو خبر ہو جاتی ہے جہان دوبارہ نام لیا اس محفل کی طرف وہ منھ پھیر کے
بیٹھتا ہے جہان سہ بارہ نام لیا لاکھ روکنے والے ہون گروہ اس دربار مین آتا ہے اسکا آنا قہر خداوندی ہے کوئی مارا جائیگا
کوئی الٹا لٹکیگا اسباب کیسا بوریا تک نہ بچیگا محفل کے فرش تک لیجاتا ہے سب نے کہا آپکو اختیار ہے کہا بس جو ہمنے کہا ہے جو
اسکے خلاف کریگا گنہگار سرکار خداوندی ہوگا اور سالوس سے کہا یا خداوند یہ سردار کیسے ان رسالہ دار مصاحب ہین
آپ خدا بنے بیٹھے ہین انکو تو پھر نوکری ملجائیگی مگر آپکو خدائی کیونکر ملیگی خیر خواہ اب ایسے مقام پر جاتا ہے کہ چالیس
دن سلام کو بھی نہ آئیگا تصویر آپکی میرے پاس موجود ہے اسے سجدہ کر لیا کرونگا ہرج نہو گا یہ کہکے عمرو اٹھا سب نے
کہا وزیر اعظم مقام تو بتلا دو کہان جاکے بیٹھوگے عمرو نے پلٹ کے جھڑک دیا کہ صاحبو چپ رہو ہمکو چلا کے بتلا دون کہ عمرو مین
آکے پہونچے مجھکو قتل کرے خبردار اگر کوئی یہ ذکر بھی کریگا کہ وزیر اعظم کہین سحر تیار کرنے گئے ہین تو آگے اسکو قتل کرونگا
یہی مشہور کرو کہ وزیر اعظم گھر مین تشریف رکھتے ہین برآمد نہین ہوتے اسکے سوا اگر کسی نے کچھ کہا تو زبان کٹوا ڈالونگا
سالوس بھی چپکا دیکھا کیا کچھ نہ بولا خواجہ نکلکر سامنے سب کے طرف صحرا کے گئے کسکی مجال ہے کہ پوچھے کہ آپ کہان جاتے ہین
وہ رنگ جما دیا کہ سب خاموش ظاہر مین عمرو صحرا مین آیا وہانسے کترا کر شام ہوتے ہوتے لشکر مین آیا مگر ہوش اڑے ہوئے
ہین کہ صحرا کیونکر طے ہوگا ہر وقت شام عمرو لشکر مین آیا دیکھا بارگاہ مین وہی قیامت برپا ہے عمرو نے خواجہ زادونکو بلایا اور
انکے حال ملاحظہ فرمایئے کہ طلسم منو سواد کا کون فتاح ہے اس منازل عجائب وغرائب کا کون سیاح ہے خواجہ زادون نے تختۂ رمل
پر قرعہ تعلق کو پھینکا ثابت کرنے لگے بعد عرصۂ دراز سر اٹھایا عرض کی اس طلسم کو وہ فتح کریگا کہ جو منذر کردہ بزرگان ہے
صاحب جاہ و وقار ہو ہم سردار و ہم عیار ہو بڑی بڑی مشکلین اس طلسم مین پڑینگی تارنا یکہ عیاری ہنوس ہائی طلسم تک

دشوار ہر وہ عجیب ہے ہو گی یہ کلمہ سنکر کرب نامدار اپنے مقام سے اُٹھے عرض کی یہ سب نشان خواجہ زادون نے غلام کے بتلائے خواجہ عمرو نے مجھکو عیاری بتلائی عہدۂ سپہ سالاری پروردگار نے دیا جہان جیسا موقع ہوگا ویسا کرونگا عمرو نے پہر رات گئے کرب کو ساتھ لیا دو پہر بجتے بجتے قریب اُس پہاڑ کے پہونچے درۂ کوہ مین گذر کر عمرو نے ایک صحراے خارستان دیکھا شاخ سے شاخ بیخ سے بیخ ملحق کانٹے بڑے بڑے زبانین دراز مقام سوز و گداز عمرو نے اشیاے عیاری بیہوشی و حباب بیہوشی کچھ شیرینی کا پشتارہ تیار کر کے کرب کو دیا کہا ای فرزند اگر خدا فضل کرے اور اس صحراے خارستان سے گذر جاؤ اور در بند نرگس پر رسائی ہو خبردار نگاہ نہ اولنا پشت پھیر کر کھڑے ہونا اور کچھ باتین کان مین کین کہ انکا ذکر وقت پر ہوگا خواجہ عمرو تو کرب سے رخصت ہوے یہ کہکر کہ بیٹا تمکو خدا کے سپرد کیا پروردگار تمکو مظفر و منصور کرے مگر ای فرزند سعد یہ طلسم ہی سطرح کے عجائب و غرائب پیش آئینگے مصیبت صاحبقران کا خیال رکھنا کرب نے عرض کی پروردگار مالک ہی خواجہ کرب سے رخصت ہوے کرب نے ایک تبر اپنے پاس سے نکالا اپنے آقا کا نام لیکر نخل پر تبر مارا نخل کٹ کے گرا ایک قدم کرب نے بڑھایا جب ایک نخل کاٹا تب ایک قدم بڑھایا پھر بھر تن بڑی جرأت کی ہاتھ سے قطرے خون کے ٹپکنے لگے ایسے کسلمند ہوے خوف ہوا کہ اب اگر نخل کاٹونگا بیہوش ہو کر گر پڑونگا پلٹ کے پشت پر دیکھا دس نخل کٹے دس قدم راستہ کٹا خیال مین گذرا کہ اس نخلستان کے کٹنے مین عمر نوح چاہیے پھر بھر مین اپنی جان دیدی دس قدم راستہ طی ہوا طلسم مین پہونچنے سے یاس ہوئی نہر سے تجدید وضو کر کے اُسی مقام پر سجود گئے دست دعا در گاہ مجیب الدعوات بلند کیئے بلک بلک کر روئے اپنے آقا کا واسطہ دیا آواز دی ای کریم و رحیم یہ صحراے خارستان کیونکر طی ہو تو مسبب الاسباب ہی تیرے نزدیک ذرا سی بات ہی کسیطرح اس صحراے خارستان سے گذر جاؤن نظم

ما ز ادب غم الغیاث آہ خواندہ ام
زمینان تسلی دل بیمار میکنم

درد دل بہ پیش تو اظہار میکنم
در گوشۂ شبی نشینم و تکرار میکنم
واقف بہ کنج میکدہ شب ہا ز روز ها شنیدم

کارم بجان رسیدہ بناچار میکنم
میگویمش کہ میرسد از آسمان مسیح
اظہار غم بصورت دیوار میکنم

روتے روتے کرب غازی بیہوش ہو گئے دیدۂ ظاہری بند تھے دیدۂ باطنی وا ہوے عالم خواب مین ایک بزرگ کو دیکھا فرماتے ہین ای قدر کردۂ بزرگان تمھارے آقا نے مجھکو بھیجا ہی مین اس صحراے تمکو نکالدونگا سامنے در بند نرگس کے پہونچ جاؤگے اور ایک یہ کاغذ بھی تمکو دیتا ہون بطور مکتوب تا نہ ملنے لوح کے اس مکتوب سے کام نکلجائیگا مگر در بند نرگس و لالہ زار سے گذرنا تمھاری راے پر موقوف ہی خواہ بہ عیاری خواہ بہ سرداری یہ فرماکر ایک کاغذ دیا ہاتھ تھام کے صحراے نکالدیا کہا ای شیر بیشۂ صاحبقرانی خدا حافظ فقط جتنا ہمکو حکم ہوا تھا بجا لائے آئندہ تمھین اختیار ہی کرب کی آنکھ کھلی دیکھا ستارۂ سحری آسمان پر چمک چکا ہی وقت اول نماز ہی خاص وقت راز و نیاز ہی کرب نے نماز پڑھی کاغذ کو کمر مین رکھا کہ ابھی کاغذ کا وقت نہین ہی بعد ان در بندون کے کاغذ کام آئیگا جو کچھ وہ بزرگ تعلیم فرما گئے ہین وہ سب یاد ہی دور سے دیکھا برق چمکتی ہوئی معلوم ہوتی ہی سمجھے کہ در بند نرگستان ہی سفید پھول چمک رہے ہین اُدھر سے منہ پھیر کر رخ طرف صحراے کیا ایک ڈھیلا اُٹھا کر چمن مین پھینکا نخل کی آڑ پکڑ کر دیکھنے لگے وہ ڈھیلا جو چمن مین گرا اک شور برپا ہوا طائر غل مچانے لگے پھولون سے شعلہ ہاے آتش نکلے پہلو میں چمن کے اک بنگلہ بنا ہوا تھا اسمین نرگس جادو بیٹھا ہی اسنے جو یہ غل سنا کھوتی دار کھڑاون پہنکر بنگلے سے باہر نکلا دیکھا چمن مین آفت برپا ہی پھولون سے آگ نکل رہی ہی ٹہلتا ہوا چمن مین آیا دیکھا اک ڈھیلا پڑا ہی اچھلتا ہی اور گرتا ہی حیران ہوا کہ یہان ڈھیلا کسنے پھینکا ڈھیلے کو اُٹھا کر الگ پھینکدیا آپ ٹہلتا ہوا چلا کہ دیکھون یہ ڈھیلا کسنے پھینکا ہی تعجب کوئی کیونکر پہونچا ہیرون سے کہتا ہی کسکی مجال ہی کہ صحراے خارستان سے گذر سکے اور کسی جانب سے کوئی آ نہین سکتا اگر کوئی آفت دم

ہوتا معلوم ہو جاتا کسی نے یہ ڈھیلا پھینکا نہین پہلے ہی سے پڑا تھا یہ دل سے سوچتا ہوا صحرا مین ٹہلتا ہوا چلا ہر طرف دیکھتا ہی
کہ کان مین آواز آئی یا خداوند سامری و جمشید کیا قدرت ہی اب تو رحم کیجیے فاقون سے مرتا ہون کا شکے دم نکل جائے
فاقے سے آپکا بندہ نجات پائے یہ آواز سنکر کان کھڑے ہوئے اُس آواز کی جانب متوجہ ہوا اُسی کوہ مین آگے دیکھا
ایک گٹھری اوڑھے ہوئے کوئی مریض پڑا ہی مکھیان بھنک رہی ہین نرگس قریب پہونچا اک ٹھوکر ماری کہا ارے تو کون
ہی یہان کیونکر آیا ہی اُس مریض نے گٹھری اپنے اوپر سے اُٹھائی ٹھنڈی سانس بھر کے کہا ای بندہ سامری اس ٹھوکر
لگانے سے کیا فائدہ ہوا یہ کہکر گٹھری ہوا اپنے منھ پر سے اُٹھائی اک بوے بد آئی کہ دماغ نرگس کا اُلٹ گیا اسنے دیکھا کہ تمام
جسم آبلہ دار زخم بڑے بڑے اُنگلیان گل کر گرگئی ہین ہتیلیان سوجی ہوئین پانوپر ورم اُنگلیان پانو کی گرگئی ہین جہان
اسنے ٹھوکر ماری اسقدر خون و پیپ گرا ہی کہ اک تھالا بنا ہوا ہی زخم پھٹ گیا نرگس اس بیمار کو دیکھکر تھرا گیا کہا ای
بیمار معاف کر قہر سامری سے خوف واجب و لازم ہی مجھے بد دعا نہ دینا مجھسے بڑی خطا ہوئی کہ مین نے ٹھوکر ماری
مین نے دیکھا کہ زخم تیرا پھٹ گیا یہ کہکر جیب سے دو اشرفیان نکالین کہا او مریض واسطے علاج کے تجھکو دیتا ہون جس کو
تو دیگا وہ تیرا علاج کریگا روپیہ بڑی چیز ہی مریض نے دونون ہاتھ دکھائے کہ بابا کیونکر لون ہاتھو نکا تو یہ حال ہی
کیونکر لون اگر آپ دیتے ہین بغل مین جھولی ہی اسمین ڈالدیجیے سانسے کا نون ہی گرتا پڑتا وہان چلا جاؤنگا کوئی بندہ خدا
ترس کھاکر کام بھی کردیگا نرگس جھکا بغل جو مریض نے اُٹھائی وہ بڑے بڑے زخم پڑے ہین خون ٹپکتا ہوا ہی تمام
جسم مین منھ پھیر لیا اشرفیان جھولی مین ڈالنے لگا گٹھری ہاتھو مین لیتی معلوم ہوا اسمین لاسہ لگا ہی ارے کہکے ہاتھ کھینچا فقیر
دونون پانون کھینچ کے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے ہاتھ مین تو گٹھری لیتی ہوئی ہی چاہتا ہی اسکو چھڑا دون ممکن نہین
گلے مین پھانسی پڑگئی بیمار نے ایک جھٹکا مارا نرگس منھ کے بل گرا نعرہ ہوا انتم فتنہ دین سترہی اسلام گرب نوجوان عزیز
بزرگان اب بیمار اپنے مقام سے اُٹھا نہ زخم ہی نہ مین خون و ریم تھا چہرہ آفتاب عالمتاب سطوت و شوکت ہمراہ رکاب
نرگس نے چاہا تڑپون حباب مارکے بیہوش کیا خنجر مارا نرگس کے دو ٹکڑے ہوئے شعلہ ہاے نرگس بھڑک کر چمنہاے
نرگس پر گرے چمنہاے نرگس و بنگلہ سب دھر دھر جلنے لگے سنگباری برف باری خوب ہوئی بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی
نام من نرگس جادو مالک در بند اول طلسم مہ سواد بوالحرب نے لاش نرگس کی الگ پھینکدی زنگ و روغن عیاری
لگاکر نرگس کی شکل بنکر تیار ہوئے اب پلٹ کے دیکھا چمنہاے نرگس وغیرہ سب جل گئے دور تک آگ لگی ہوئی معلوم ہوئی کہ
سمجھے کہ وہ در بند لالہ زار ہی نرگس کی شکل بنکر اُسی جانب چلے راستہ طی کرکے قریب پہونچے منھ پھیر کر کھڑے ہوئے پشت
اُودھر کردی رخ طرف صحرا کے اسیطرح ایک ڈھیلا اُٹھا کر پھینکا ڈھیلا جاکر چمن لالہ زار مین گرا شعلے بھڑکنے لگے آواز گیر و دار
بلند ہوئی لالہ زار جادو اپنے بنگلے مین بیٹھا ہی اُٹھا دل سے کہتا ہوا کہ یہ کیا معرکہ ہی آج چمن مین یہ کیسا حملہ ہی بنگلے
کے باہر آکے بنگاہ غور دیکھا مونچھو پر تاؤ دیتے پھیرنے لگا اپنے بھائیصاحب نرگس جادو کو دیکھا کہ پیٹھ پھیرے کھڑے ہین
سنال ہوگیا جی مین کہتا ہی کہ ای لالہ زار ہمارے سحر مین یہ کمال ہی کہ بھائی نرگس جادو منھ پھیرے کھڑے ہین نگاہ نہین ملاتے
نگاہ ڈالین جلکر خاک ہوجاین کیا میرا سحر ہی میرے سحر پر کسکی مجال ہی کہ دست دراز ہو یہ کہکر ٹہلتا ہوا قریب آیا آواز دی
بھائیصاحب اسوقت کدھر چلے کیون منھ پھیرے کھڑے ہو میرے پاس آؤ سحر نہین تاثیر کریگا نرگس نقلی نے کہا تمھین میرے
پاس آؤ حقیقت مین بھائی کس بلا کا سحر بنایا ہی آنکھون مین اترا جاتا ہی معلوم ہوتا ہی شعلہ بھڑک کر گریگا قلب و جگر کو جلائیگا
اتنی دور منھ پھیرے کھڑا ہون اسپر گرمی معلوم ہوتی ہی ثانی سامری و جمشید ہو مین شکر کرتا ہون کہ میرے بھائی کو خداوند
نے یکتا کیا سحر مین یہ گرمی منھ پھیرنے پر گرمی تاثیر کر رہی ہی دل گھبراتا ہی منھ کو آتا ہی لالہ زار قریب آکے پہونچا دیکھا نرگس

گھبرائے ہوے ہین لالہ زار نے پوچھا کیون بھائی خیر تو ہی کہا بھائی عجب طرح کا معرکہ گذرا مین اپنے بنگلے مین بیٹھا تھا کہ
چمن نرگس مین شور پیدا ہوا مین گھبرا کے بنگلے سے نکلا دیکھا مین نے عمرو عیار چالیس بیک بچے ساتھ جست وخیز کرتا ہوا
چلا آتا ہی مین نے وہین سے للکارا انتالیس کو مین نے مارا ایک گولہ سحر کا ایسا مارا کہ سب کے سر کٹ گئے مگر عمرو ہوا بنگیا
اسطرح بھاگا کہ ہوا بھی پیچھے رہگئی دربند نرگس سے نکل آیا اب اگر اس زینے مین چھپا ہی مین نے دور سے دیکھا ڈر کے مارے
قریب نہین گیا مین نے کہا اپنے بھائی کو بلالاؤن دونون بھائی ملکر سحر کرین تب تو نہ بھاگ سکیگا دیکھیے میان اژدر
اژدر سر جا کر اسم اعظم و حرز ہیکل لائے یہ آفت برپا ہوئی کہ عیار و نکا تانتا لگ گیا لالہ زار نے کہا بھائی تم کیون اتنا
گھبراتے ہو اُس ساربان زادے کی کیا مجال ہی کہ ہمارے سامنے جست وخیز کرے ایک ہی سحر ایسا کرون کہ زمین
اسکو نگل جائے یہ سحر کیسا کہ زمین پانون بھائے جس جگہ کھڑا ہو وہی زمین نگل جائے درخت سے برق گرے دو
ٹکڑے کردے جو کہو وہ ہو جائے آسمان سے تلوار گرے زمین سے شعلہ پیدا ہو موج ہوا تلوارین خالی ہوا کا جھونکا
چلے کہ کلیجہ خون ہو جائے مجھکو بتلاؤ کہ وہ سامنے بیٹھا ہی تم اسقدر کیون گھبراتے ہو مین تو ایک سحر مین دس ہزار
عیارونکا مقابلہ کرتا ہون تم کیون گھبرائے ہوے ہو نرگس لالہ زار کو ساتھ لیے ہوے چلے مگر کہتے ہوے
بھائی بیچھکر سحر کرنا ایسی جست کرتا ہی کہ درختون کو فرا جاتا ہی ہوا بنتا ہی اور کچھ کچھ سحر بھی جانتا ہی لالہ زار نے
کہا اگر وہ چار انچھر جانتا ہی تو ہمارے سامنے کب چل سکتے ہین ہم موروثی ساحر ہین علم سحر کے نکات سے ماہر ہین
اگر شاید وہ کوئی سحر کرے وہی سحر زنجیر بنکر اُسکے گلے مین پڑے نرگس باتین کرتے ہوے چلے آتے ہین ایک
کوس بھر لگا کر لائے لالہ زار نے کہا بھائی اب مجھسے چلا نہین جاتا میرے پانون تھک گئے نرگس نے کہا وہ سامنے
جو زرغہ گلستان کا ہی اسمین بیٹھا ہی دیکھو مین نے دیکھا لہنگا پہن رہا ہی وہ دیکھو چھری نکال رہا ہی عورت بن رہا ہی
مجھے تو معلوم ہوتا ہی اودھ وانگ کا سوانگ بن رہا ہی لالہ زار نے کہا کس مقام پر ہی نرگس نے کہا تم تو ایسے بیوقوف
ہو بیٹون مین چھپا ہی تم اپنی ناک کٹوا ڈالو اس وجہ سے تمکو نہین معلوم ہوتا ہی لالہ زار نے کہا مین دیکھ تو لون
نرگس نے کہا تمھین نہ سوجھیگا مین دیکھ رہا ہون حسین عورت کی صورت بنا کھڑا ہی تمکو نہین معلوم ہوتا ہے
نرگس نے کہا ایک گولہ جھولی سے نکالو اُسکو سحر کرکے پھینکو مگر یہ کہدو کہ ساربان زادے کے پانون زمین
تھام لے قریب جاینگے تو بھاگ جائیگا پھر ہاتھ نہ آئیگا لالہ زار نے گولہ جھولی سے نکالا کلوا بھیرون کا نام
لینے لگا کبھی سامری و جمشید کو پکارتا ہی نرگس پیچھے ہٹکر کھڑے ہوے ہین کہتے ہین بھائی چھوڑنا نہین
وہ سحر ہو کہ جا کر لپٹ جائے کھینچتا ہوا تمھارے سامنے لائے لالہ زار کہتا ہی بھائی یہ سحر سامری ہی اسکے
رگ وریشے مین شوخی بھری ہی میرا جو سحر ہی وہ بیمثل و بے نظیر ہی برق گریگی دھوان نکلیگا پانی برسیگا شور
بلند ہو گا شاخین مار سیاہ بنکر لپٹ جائینگی جیتے خنجر بنیگے کسیطرح بچ نہ سکیگا خود دوڑا ہوا آکر گلا دم شمشیر پر
رکھیگا موت کا مزہ چکھیگا یہ تمھارا سحر نہین ہی کہ انتالیس مرے ایک بچ گیا میرے سحر سے چالیس ہزار ہوتے
تو سب گرفتار بلا ہو جاتے لشکر کے لشکر تباہ کر دیتا ہون نرگس کہ رہا ہی بھائی کیا کہنا اگر مین ڈھیلا ڈھالا ہون
میرا بھائی تو چاق و چست ہی اب ہم تم ملکر لشکر اسلام پر چلینگے مسلمانون کا مال لوٹینگے لالہ زار نے اسم سحر پڑھکے
گولے کو چرخ دیا جیسے ہی گولے کو اُسنے پھینکا حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے ارے کہکر لالہ زار پلٹا آواز دی
اوبھیا منم کرب نامدار حباب مار دیا لالہ زار منھ کے بھل گرا چھاتی پر چڑھ بیٹھے سر کاٹ لیا لالہ زار کے مرنے پر بڑی
آفت برپا ہوئی چھینٹے لالہ زار جلے بنگلہ جلکر خاک ہوا کرب نے سجدہ شکر یہ بدرگار کیا دونون دربندوں کو

ستا کے اک مقام پر آکے ٹھہرے ایک تالاب بنا تھا اسپر آنکے کاغذ کو کمر سے نکالا ملاحظہ کیا اسمین مرقوم تھا کہ ای فتاح طلسم وای سیار این عجائبات اگر پروردگار فضل کرے نرگس جادو و لالہ زار جادو قتل ہون یہ اسم جو حاشیۂ مکتوب پر مرقوم ہے اسکو ایک سو ایک مرتبہ ورد کرو پھر قدرت خدا کا تماشا دیکھو مگر بدون ملاحظہ مکتوب کوئی کام نہ کرنا تمام اہالیان طلسم تمہاری جان کے دشمن ہین کرب غازی نے اسم حاشیۂ مکتوب پڑھنا شروع کیا آفتاب اقبال نے طلوع کیا جب تعداد مذکور تمام ہوئی ایک آندھی چلی چند حبشنین اک بارگاہ زرنگار لیکر آئین اسکو استادہ کیا چند کنیزین اور آئین یکایک آسمان سے ہولے سرد جیسی دم مسیح نفس چلی دیکھا ایک تخت پر ایک نازنین مہ جبین پری تمکین نہایت حسین دریاے جواہر مین غرق ایک مسند بچھی ہاتھ مین تخت اگر اُترا وہ نازنین ہنستی ہوئی اری غنچہ دہن نسرین و نسترن دریافت تو کرو اس صحرا مین کہین طلسم کشا صاحب تشریف لائے ہین ذرا یہان بلا لاؤ کنیزین تلاش کرنے نکلین خود جا کے مسند پر بیٹھی ایک کنیز نہایت شوخ و شنگ موسوم بہ گلرنگ سامنے کرب غازی کے آئی پھولے پھولے گال پائچون کو سنبھالے ہوے واسطے سلام کے جھکی دست بستہ عرض کی ہماری ملکۂ عالم آپکو یاد فرماتی ہین کرب غازی بموجب ہدایت کاغذ اٹھ کھڑے ہوے ساتھ اُس کنیز کے چلے آکے بارگاہ مین پہونچے وہ نازنین ماہ پیکر واسطے استقبال کرب غازی کے اٹھی جھک کر سلام کیا عرض کی

شعر
رواق منظر چشم من آشیانۂ تست
بکرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست

کرب غازی کے سراپا پر اُس مہ جبین کی نگاہ پڑی گلرنگ شوخ و شنگ چست و چالاک بیباک کبک رفتار شیرین گفتار خال ہندو خنجر ابرو چشم جادو

نظم

وہ تھا تو وہ نور کا سراپا
آنکھیں استاد سامری تھیں
بینی کے قریب لب تھے ابرو
اشعار پہ بہار نکل گئے

ایسا نہیں حور کا سراپا
نشے میں شباب کے بھری تھیں
تنہا زنے واکیے تھے بازو

وہ صبح جبین تھی صبح جنت
وہ نالہ کب انہیں سرے کا تھا

ہر چین تھی موجۂ لطافت
بیمار کے ہاتھ میں عصا تھا

کرب غازی نے کھینچے پر ہاتھ رکھ لیا بے ساختہ منہ سے یہ

نظم

عمر کے دن کٹ گئے تلوار سے
عشق بازی سیکھیے اغیار سے
لڑ دے اک جنگل مجھے بازار سے
جرم ثابت ہو گیا انکار سے
ہاتھ باندھے ہے وہ بت زنار سے

زہ پہ کیے ہر نگاہ یار سے
ہا بجا نہرین ہین جاری تیغ کے
لاغری سے زندگی مشکل ہوئی
ذکر اشک غیر میں رنگینیاں
چھڑکے ہر کان ملاحت لون کیا

موت سوجھی نرگس بیمار سے
یہ تجھے ہونگے دامن کہسار سے
ہیں گراں تر جان جسم زار سے
ہوے خون آئی تری گفتار سے
خود لپٹ جا بعینہٖ انگار سے

قید ہو کر ہم بچے آزار سے
گر نہ کھیلیں جان پر جی ہار دین
کر علاج جوش وحشت چارہ گر
عشق مین ناصح بھی ہے کیا مدعی
یہ دعا کرتا ہون مومن وصل کی

اُس نازنین نے سر جھکا لیا گورے گورے ہاتھ پتلی پتلی انگلیان اُٹھنے ہاتھ باندھ کر عرض کی اے شہریار لونڈی مدت سے مشتاق تھی ہر وقت یہی خیال تھا کہ طلسم کشا صاحب تشریف لا ئینگے یہی مقصد تھا کہ خدمت بابرکت مین حاضر ہو جاؤنگی آج کنیز اپنے مقام پر بیٹھی تھی بی نرگس تو بڑی دیدہ باز ہین ہنستی ہوئی میرے سامنے آئین کہا حضور مبارک ہو دربند نرگس و لالہ زار فتح ہوے طلسم کشا صاحب صحراے آفتاب مین آگئے ہین مین تو جانتی ہون آپ ہی کا انتظار کر رہے ہین کنیز کی تو یاد مین حضور کے یہ کیفیت تھی عجب مصیبت تھی بقول شاعر

نظم

غیر عشقت رہ نمی بیند دل بیتاب را
کی بگیرد دامن خورشید عالمتاب را
اضطراب دل ز عاشق کم نمیگردد طبیب

بیستون باید کہ بندد راہ این سیلاب را
ہر کہ نبود در نمازش بر جبین چین ریاست
کی توان آرام دادن موجہ سیماب را

شبنم ہمدست و پا را گر نباشد جذب
بینماید شش زجبین بوریا محراب را

کنیز نے جو سنا کہ آپ تشریف فرما ہوے مین پھر میرے دل کو کب آرام آتا کنیز حاضر ہوئی مگر امیدوار ہون کہ اگر شفقت فرمائی ہے تو یہی شفقت ہمیشہ

صرف رہے ایسا نہو کہ کچھ اس مین فرق پڑے کرب نے کہا فرق ہونیکی کیا بات ہے ای سرو روان باغ خوبی وای اختر درخشان آسمان محبوبی عنایت نہ صرف ہونیکے کیا معنی اپنے نام نامی سے ہمکو آگاہ کرو اُسنے عرض کی میرا نام عاشق طلسم کشا مشہور ہے کنیز پر طعن و تشنیع بھی ہوتی ہے عزیزون نے طعنے دیے کہ تو اُنپر عاشق ہوئی کہ جو نام کے دشمن ہین ایمان کے رہزن ہین ای شہریار یہ بھی ملحوظ رہے کہ مین نے سامری و جمشید پر لعنت کی مذہب خداے نادیدہ کا اختیار کیا اگرچہ آپکی خدمت مین نہ پہونچی تھی مگر دلپر اعتقاد جم گیا کہ سامری و جمشید ساحر تھے مذہب خداے نادیدہ کا ٹھیک ہے وہ کافر ہے کہ جسکو اسمین تشکیک ہے اسطرح باتون مین رنگ جمایا کہ کرب غازی گلچینی گلشن جمال کی کر رہے ہین ٹھنڈی سانسین بھر رہے ہین یہی چاہتے ہین کہ تخلیہ ہو تو اس سے گوہر مراد حاصل کرون وہ نازنین بھی بطرز معشوقانہ لگاوٹ کر رہی ہے بقول شاعر شعر جنبش تیغ نگہ سے جب کیا بسمل مجھے ٭ ہنس کے قاتل نے کہا یہ ناز معشوقانہ تھا کبھی زانو پر ہاتھ رکھدیتی ہے کبھی چاہتی ہے گلے مین ہاتھ ڈالدون پھر شرما کے رک جاتی کبھی ہنسنا کبھی مسکرانا کبھی ترچھی آنکھو دکھانا کرب غازی پر محویت بڑھتی جاتی ہے جب باتون مین دل لگا چکی دیکھا اب یہ میرے قبضے مین ہے کنیزون کو آواز دی ارے کمبختو آج عجب روز سعید ہے بلکہ بمنزلہ عید ہے ایک مہمان عزیز نے سرفراز کیا اسباب عیش و نشاط مہیا کرو مہمان عزیز کی خاطر ہو کنیزین دوڑین گلابیان شراب کی کشتیان کباب کی لا کے رکھین اس مہ جبین نے اپنے ہاتھ سے ایک جام بھرا بچہ نگارین پر رکھکر سامنے کرب غازی کے پیش کیا عرض کی ای شہریار یہ تحفہ حقیر ہے شعر بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند ٭ چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند ٭ اس جام کو نوش فرمائیے تو کنیز کو تسکین ہو اس ناز سے اُس پری پیکر نے یہ شعر پڑھا کرب غازی کا دل تو بیقرار ہے مگر تصور نقاہت صاحبقران آنکھون کے آگے آگے پھری یاد آگیا کہ صاحبقران جب آنکھ کھولتے ہین آہ آہ کرتے ہین اور ارشاد فرماتے ہین کہ یارو میرا سر کاٹ لو مجھے اب تکلیف نہین اُٹھ سکتی عمرو کا بلکنا سردارون کا تڑپنا محلات کے رونے کی آواز ناموس کا تڑپنا تڑپ تڑپ کے آواز دینا ارے یارو ہمکو تو خبر کرو کہ ہمارے وارث پر کیا گذری کنیزون کا دوڑ دوڑ کے آنا اور روتے ہوے پچھاڑنا یہ سب باتین خیال مین آئین آنکھون مین آنسو بھر آئے کلیجہ ہل گیا خیال مین آیا ای کرب اس صورت ظاہری پر مانوس ہونا اور آقاے نامدار کی جان کا خیال نہ کرنا سراسر حماقت ہے خدا اُنکو سلامت رکھے انکی ذات والاصفات سے ترا فیض جاری ہے فراش راہ دین اسلام سخی فیاض جری بہادر تمام عالم اُنکے فیض سے بہرہ یاب ہے دل کو سنبھالنا چاہیے اسقدر خیال بندھا چند ضبط کیا ضبط نہو سکا آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے اس نازنین حور تمکین مہ جبین نے تیور شاہزادے کے دیکھے کہ یا تو کرب غازی خوش خوش بیٹھے تھے یا دفعتًا ایسے مکدر ہوے کہ آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے گھبرا کے کہا کیون ای شہریار مین اسوقت حضور کو بہت پریشان پاتی ہون اسوجہ سے گھبراتی ہون شاہزادے نے انتشار مین کچھ جواب نہ دیا مکتوب دیکھنے کے طالب ہوے حسرت و یاس دلپر غالب ہوئی ہاتھ بڑھا کے کاغذ کمر سے نکالا اُس نازنین نے جام تو زمین پر رکھدیا طریقے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قصد رکھتی ہے اب اس محفل سے نکلجاؤن ہرگز ٹھہرنیکا ارادہ نہ کرون مگر شاہزادے نے ملاحظہ کیا نوشتہ پایا ای جوان خبردار اگر شراب اسکے ہاتھ سے پی لی تمام جسم پانی ہوکے بہ جائیگا سب حوصلہ دل کا دل ہی مین رہجائیگا یہی لوحدار جادو ہے یہ جو صندوقچی اسکے ہاتھ مین ہے اسی مین لوح طلسم ہے نو سواد ہے اور لوحدار جادو اسکا نام ہے یہی جام شراب کا اسپر پھینک مارو دیکھو کیا انجام ہوتا ہے اگر اسکے خلاف کیا گرفتار دام بلا ہو جاؤ گے اپنی غفلت کی سزا پاؤ گے کرب غازی نے وہ جام اُٹھا لیا کہا لو صاحب شراب پیتے ہین تم اب

کہا ہا چلیں جانے کا تو ارادہ نہ کرو مجھو کرب نے جو جام اٹھایا اس نازنین نے ہاتھ باندھکر عرض کی کیجیے جو
میں عرض کرتی تھی شاید خیال محال تھا آپ کے دل میں ملال تھا میں تو برائے خدمتگزاری حاضر ہوں اگر
آپکی خوشی نہیں ہے میں آپ کے ہجر میں تڑپ تڑپ کے مر جاؤنگی مگر میں سخت جان ہوں کاہیکو مہلت پاؤنگی
ہجر کی طولانی راتیں کیونکر کٹیں آپ کے ہجر کی باتیں مجھے بہت شاق ہیں دل ترود میں آپ کے جمال عدیم المثال
کا مشتاق ہے یہ کہکے چاہا کہ نکلجاؤں کرب نے سنگ صبر دل پر رکھکر تکلیف آقائے نامدار کا خیال کیا جام اُس
نازنین پر پھینک مارا اُسنے ایک چیخ ماری بدن سے شعلہ ہائے آتش نکلنے لگے لوحدار جلنے لگی قطرات
شراب جو جسم پر پڑے صاف ثابت ہوتا تھا کہ تودہ بارود میں کسی نے چنگاری آگ کی ڈالدی ہر سرمو
اور ہر بن مو سے اسقدر شعلے نکلے کہ جلنے لگی کرب نے منہ پھیر لیا حال ظاہری پر خیال نہ کیا بعد تھوڑی
دیر کے جب وہ نازنین جل کر گر گئی کرب نے جو نگاہ اُٹھا کر ملاحظہ فرمایا ایک ساحرہ سیہ فام بدانجام جھریاں
بدن پر پڑی ہوئیں چہرے کی ایک ایک جھری سطر مکاری تین خم کمر میں ہر خم کمر خم کمان تھا ہمیشہ تیر تدبیر نشانے پر
پہونچتا ہے کبھی نشانہ خالی نہیں جاتا کرب کو تو خدا نے بچایا پہلو میں اس نازنین کے وہ صندوقچی جسمیں لوح
رکھی تھی پڑی ہوئی تھی کتوب تو کلم دیکھتا ہے کہ اسی میں لوح طلسم ہے کنیزیں گھبرائیں بیٹھی رہی ہیں پکارتی ہیں
کہ او چپڑومردوے کی محبت میں اپنی جان کھوئی مسلمانوں کی ذات سے کسکو مزہ ملتا ہے ہم پہلے ہی منع کرتے تھے کہ دیکھو
وہاں نجاتا ہمارا کہنا نہ مانا اگر ہمارا کہنا مانتی تو یہ لال سی جان کیوں جاتی یہ کہکر جو قریب اُسکی لاش کے جاتی ہے بجائے
خون کے شعلۂ آتش نکلتے ہیں کئی کنیزیں جلکر گریں آخر اب جلانے نہیں کرب غازی نے کتوب کو ملاحظہ کیا لکھا
پایا اب اسکا بچانا کر و لوح طلسمی پر قبضہ کرو فتح طلسم میں مصروف ہو اپنے کو جلد لشکر ظفر اثر میں پہونچاؤ ایسا نہو
کہ صاحبقران کو زندہ نہ پاؤ بس فوراً کرب نے جھپٹ کر صندوقچی کو اٹھایا اُسے کھولا دیکھا تختی یاقوت احمر کی حرف
آبِ الماس کے پیشانی پر مرقوم ہے لوح طلسم میناسواد کرب خیمے سے باہر نکلے اک شعلہ جوالہ بھڑک کر گرا خیمہ بھی
جلنے لگا اک بونڈلا گرد کالا ش میں لوحدار کی لپٹا اُڑا کر طرف آسمان کے لیچلا اُس لاش کے ساتھ رونے کی
آواز تھی یہی صدا آتی تھی کہ افسوس لوحدار نے اپنی لال سی جان کھوئی عاشق ہو کر گئی تو کیا انجام ہوا کرب
اس کیفیت کو ملاحظہ فرمایا کیے بعد تھوڑی دیر کے باہر تشریف لائے اک چشمے پر آکے وضو فرمایا دوگانہ شکریہ کا
بجالائے اب باطمینان تمام لوح کو ملاحظہ کیا تو لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم و اے سیاح این عجائب و غرائب اگر
پروردگار فضل کرے اور لوح طلسمی حاصل ہو اسم جو حاشیۂ لوح پر مرقوم ہے اسکو پڑھکر پڑھو ملک سرفراز شاہ
آتا ہے وہ آکے تمکو راستہ طلسم کا بتائیگا کرب غازی نے تو ایک نخل کے سائے میں بیٹھکر اسم مرقومہ حاشیہ لوح
پڑھنا شروع کیا مگر اژدر اژدر ساحر شاہ طلسم میں تخت سلطنت پر بیٹھا ہے شیروز پر اپیر سب دربار میں جمع ہیں
یہی چرچے ہوتے ہیں کہ اب تو خداوند سالوس مردار خوار نے مسلمانوں کو مار لیا ہوگا لشکر صاحبقران
کا خاتمہ کردیا ہوگا کیوں یارو بھلا کسکی مجال ہے کہ ہم تک آسکے شیشۂ اسم اعظم کا رکھا ہے حرز ہیکل پیری جھولی
میں ہے کون ایسا مرد جلیل ہے کہ صحرائے خارستان کو طے کرے دربند نرگس ولالہ زار فتح کرے پھر لوح
کیونکر ملے اگر کوئی آئے تو بھٹک بھٹک کر مرجائے دربند نرگس پر آفت مقام لالہ زار پر داغ مصیبت ہے
لوح طلسمی دل سے تڑپ تڑپ کے مرے یہاں کے سب صحرا خراب میں کسکی مجال ہے کہ اس طلسم کے فتح کرنیکا
ارادہ کرے اگر کرو فوج لیکر آئے سب تباہ ہو جائے آرام نہ پائے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر رونیکی آواز

ای سب دیکھنے لگے ایک غبار آسمان سے اُترا وہ غبار شق ہوا اُسمین لاشہ لوحدار جادو کا دیکھا اژدران اژدرسر
گھبرا گیا کہا ارے یارو بتاؤ لوحدار کو کسنے قتل کیا لوح کیا ہوئی یہ ذکر تھا کہ دس پانچ کنیزین لوحدار جادو
کے مرنے کے بعد ہی فوراً بھاگی تھین ہانپتی کانپتی ہوئی آکر پہونچین عرض کی ای شہریار طلسم کشا آپہونچا لوحدار کو
آسنے بڑے لطف سے مارا ہمارے ساتھ کی کئی سو کنیزین جو ملکۂ عالم کے ہمراہ تھین وہ بھی سب جل کر خاک ہوگئین
ہم چند کنیزین اپنی اپنی جانین بچاکے بھاگی ہین طلسم کشا نہایت جری و بہادر ہی لوحدار جادو نے بہت بڑا
دام مکر پھیلایا تھا طلسم کشا مبہوت ہوکر خود بخود ہوشیار ہوا نہین معلوم یہ فعل کسنے تعلیم کردیا کہ جام شراب کا
آسنے ملکہ پر پھینک مارا وہ جام شراب اُنکے واسطے باعث خرابی تھا جل کر خاک ہوگئین کنیزین دوڑ کے لپٹنے لگین
جو کنیز قریب ملکۂ عالم کے گئی وہ جل کے خاک ہوئی ہم اتنی کنیزین بمشکل بچی ہین اب ای شہریار بہت جلد آپ کوئی
ایسی تدبیر بے نظیر کیجیے کہ طلسم کشا آگے نہ بڑھ سکے ورنہ طلسم کشا جوان یکتا اصل طلسم مین داخل کریگا اسکی ہوشیاری
سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہر مقام پر بجرأت لڑیگا ہزار دو ہزار سے بند نہین صاحب شوکت ولیاقت ہی اسکے چہرے
سے صاف ہویدا و ظاہر ہی کہ فنون سپاہ گری سے بخوبی ماہر ہی حسن مین طاق ہی شہرۂ آفاق ہی بڑا چست و چالاک ہی
قیامت کا بیباک ہی اژدران اژدرسر یہ سنکر گھبرا گیا کہا یارو تم سب ساحران زبردست اسوقت میرے دربار
مین جمع ہو مجھے بتلاؤ کہ طلسم کشا کو اس صحرائے خارستان سے کسنے نکالا نرگس جادو ولالہ زار جادو کو کسنے
قتل کرایا لوحدار جادو کیونکر لوح لیے ہوے پاس طلسم کشا کے چلی گئی سبھون نے ہاتھ باندھکر عرض کی
حضور ملکہ لوحدار جادو اپنے باغ مین بیٹھے بیٹھے گھبرا اُٹھین ہم سب سے فرمانے لگین کہ ہمارا دل گھبراتا ہی مین اسوقت
صحرا کی سیر کو جاؤنگی جشنین بارگاہین لیکر آئین آپ تخت پر سوار ہوئین وہین پہونچ گئین جہان طلسم کشا موجود تھا
بڑے لطف سے طلسم کشا سے ملاقات ہوئی عشق و عاشقی کی گھات ہوئی لوحدار جادو طلسم کشا کو لگا کے اپنی بدگاہ
مین لائین دام کلام مین پھنسا لیا تھا مگر طلسم کشا نے اپنی کمر سے ایک مکتوب نکالکر پڑھا اور پھر رکھ لیا گویا وہی
مکتوب اسکا راہبر تھا انجام اُسکے پڑھنے کا بُرا ہوا کہ طلسم کشا نے وہ جام ملکہ پر پھینک مارا اژدران اژدرسر نے
پکارا کہ یارو طلسم کشا کی جلد فکر کرو اگر طلسم کشا اصل طلسم مین آگیا پھر کسی کے بنائے کچھ نہ بنیگا کئی سو ساحر یہ کہکر اُٹھے
کہ حضور قدم نہ بڑھانے دینگے طلسم مین طلسم کشا کو نہ آنے دیجیے آپ اپنے مقام پر بیٹھین اژدران اژدرسر
نے ان سب ساحران نامی وگرامی کو خلعتہائے فاخرہ سے سرفراز کیا کہا یارو دو تمہارے دنیا سے نہال کردونگا
سلطنت و ملک و مال جو مانگوگے وہ دونگا میان باران برف بار نے یہ آفت میرے سر لگائی اپنے طلسم مین مزے کرتا تھا
عیش و عشرت مین مصروف تھا رنج کا نام نہ تھا غم والم سے کام نہ تھا اب طلسم کشا لوح پاگیا کسکے روکے سے رکیگا ایسا
نہو کہ وہ لڑتا بھڑتا باغ ویران تک جائے وہان وہ ظالم قیدی ہی اگر اُسکو چھڑالیا ہم سبکو جان بچانا دشوار ہوجائیگی
وہ سبکا دشمن ہی کاہن نجومی جو جمع تھے سب نے کہا حضور اصل یہ ہی کہ اُسکو بمشکل قید کیا اُسکے وزرا امرا بجا
قید ہین لوح طلسم کشا کو خبر دیگی اگر آسنے اُسکو چھڑایا وہ طلسم کشا کو خاص طلسم پر لائیگا یہ بھی کاہنون نے عرض کی ای
شہنشاہ طلسم مینو سواد آپ کیون چھپاتے ہین مفصل نام فرمائیے قیدی کے بارے مین ہمنے حکم لگایا ہی مفصل
عرض نہین کرسکتے اژدران اژدرسر نے اک آہ کی غم سے اپنی حالت تباہ کی کہا یارو اصل یہ ہی کہ خود کردہ را
علاجے نیست ملک اخضر سبزپوش بادشاہ سابق یہان کا تھا وہ باغ ویران مین قید ہی جب مین نے حکمرانی پکڑ باندھی اور طلسم
قبضہ کیا پکڑ اُسکو گرفتار کیا اُسکا ملک و مال لیا وزرا امرا کہتے تھے اُسکو قتل کیجیے مین نے نہ مانا وہی خرابی درپیش ہی اگر وہ رہا ہوگیا تو

قلعے پر لڑائی پڑیگی اژدران اژدر سر نے کہا سمجھا جائیگا مگر کئی سو ساحرون کو روانہ کیا کہ جہانتک ہو سکے باغ و یران تک نہ جانے دینا ساحر یہ کہکر چلے حضور باغ و یران کیساتھ گرفتار کرکے حضور کے سامنے لاتے ہین مگر یہ خیال رہے کہ فوراً قتل کروا دیجئے گا اژدران اژدر نے کہا ہان ۔ وہین اگر طلسم کشا کو پا جاؤن تامل کیسا فوراً قتل کرون مین نام سے طلسم کشا کے جلتا ہون مگر ہاے کسی نے نہ بتایا کہ طلسم کشا خارستان سے کیونکر گذرا نرگس و لالہ زار کیونکر مارے گئے لوح دار جادو کیون دوڑی گئی کہ طلسم کشا نے لوح پائی سب نے کہا حضور مشہور ہے کہ طلسم کشا کی مدد غیب سے ہوتی ہے انسان کا یہ کام نہ تھا کہ صحراے خارستان کو طے کرے اونکو خدا نے [illegible] اس پار پہونچایا نرگس و لالہ زار کی قضا قریب آئی تھی اس فکر مین کہ طلسم کشا کو مارونگی اسکا خیال نہو طلسم کشا غالب آیا لوح لے لی اژدران اژدر سر اس فکر مین مگر رب غازی نے جو اسم حاشیہ لوح پر تھا صحراے گرداب سے دیکھا چند خواص خاص دربان ایک بارگاہ زربفتی لیے ہوے آئے اسی صحرا مین بارگاہ استادہ کی بعد تھوڑے عرصے کے ایک محافہ سامنے سے پیدا ہوا ناظر بجانے شملے سرون پر کوڑے ہاتھون مین محافے کو گھیرے ہوے کئی سو کہاریان بھاری لہنگے آنچل پلو کے دوپٹے کنگن کڑے بجلیان بالیان پہنے ہوے گرد محافے کے محافہ رواروی کرتا ہوا آتا ہے کہ پشت سے رونے کی آواز آئی ایک جوان تاجدار کو دیکھا تاج ڈھلکا ہوا لباس پارہ پارہ محافہ جب بارگاہ مین اترا تو وہ جوان زیر نخل جھنگیا گریبان پر کبھی ہاتھ ڈالتا ہے کبھی آہ کرتا ہے کبھی وجد مین آکر یہ اشعار عاشقانہ ورد زبان ہوتے ہین نظم

پھاڑ کر آنکھیں جسے دیکھا گریبان چاک تھا
یون تو تیرے تیر کے نخچیر ہین سب خوش نصیب
صاحب کیفیت اپنے سلسلے مین تاک تھا
مردم دیدہ ترا رو رو کے جب کرتے تھے ذکر
روتے روتے مرگیا جو بحر مین تیراک تھا
چشم نامحرم کو برق حسن کرتی تھی بند
حلقۂ دام محبت رشتۂ فتراک تھا
جاے اب اس ست کو ٹھٹی ہی انگوری نہیں
طفل اشک ایک ایک ست تشنہ زبان تھا
رات بھر تھا چشم غول آنکھون مین اپنے سرخ
خاک مین وہ ملگیا جو جسم آتش خاک تھا

عالم ایجاد بھی طرف طلسم خاک تھا
وہ بلند اقبال تھا جو بستۂ فتراک تھا
بوے گل کی طرح گرد راہ دکھلائی نہ دی
اشک جو تھا دانۂ تسبیح خاک پاک تھا
دیدۂ عارف سے جب دیکھا تو یہ روشن ہوا
دامن عصمت ترا آلودگی سے پاک تھا
جسم گل کھاے ہوے ساعد ترے پہلو کے تھے
اعتقاد پاک سے جو خوشۂ پیچان تاک تھا
عالم تشبیہ مین کتنا صنوبر سرو مین
شہر بھی بے یار اک صحراے وحشتناک تھا

سامنے جو پڑ گیا دیوانۂ بیباک تھا
کاسہ گر مٹی تھا مٹی کاسۂ مٹی چاک تھا
اینڈتا تھا تیرے سستون کی طرح جسے باغ مین
یار کا گلگون نسیم صبح سے چالاک تھا
پار اترا صاف بحر بیکنار عشق سے
مظہر نور الٰہی حسن مشت خاک تھا
صید بندی کا تجھے جب شوق تھا اے شہسوار
غیرت صبح بہار اس آستین کا چاک تھا
جب رلاتا تھا تصور لالہ رویون کا ہمین
یار کا بوٹا سا قد موزون تھا وہ کاوک تھا
گرگئی جب موج مرجع کیطرف اپنے رجوع

وہ جوان کبھی تڑپتا ہے کبھی پھڑکتا ہے جبسے وہ محافہ اترا ہے وہ جوان اسی پر نثار ہے ہمہ کنیزین جو دروازے پر حاضر ہین وہ اسکو آگ ریشانی ہین اور کہتی ہین ارے ظالم چپ رہ ملکہ عالم کو تیری آواز بری معلوم ہوتی ہے بد مزاج ہو رہی ہین یہ جواب دیتا ہے جاکر اس معشوق سرکش سے عرض کرو کہ اقبال شاہ کی جان جاتی ہے اب رحم فرماوے عاشق صادق کو سامنے بلاوے یک نظرے خوش گذرے ایک نظر دیکھنے کے طالب ہین حسرت و یاس ہم پر غالب ہین اور کیا بیان کرین نظم

از نالہ خیزی دل سخت تو در شتم
در عرض شوق تاب نیاری درنگ را
در بزم بجام زمرد نخوردہ
کاندازہ آور زخم خشم و خدنگ را

ای سوی تو بجلوہ در آوردہ رنگ را
در عطسۂ شرر مفگن مغز سنگ را
داغم کہ در ہوای شرار من گسیست
سنجیدہ گشت جلوۂ داغ پلنگ را
چون آبگینہ بہ جگر در شکستہ ایم

نقش تو تازہ کردہ بساط فرنگ را
از عمر نوح عرض بدہ انتظار تو
در خون من زناز فرو بردہ چنگ را
جوی کشاد شست ترا تا نماندہ آب
آن چشمہ چشمہ لذت زخم خدنگ را

درگوشۂ خزیدہ زاندوہ بیکسی | آن برشکستہ خلوت دلہاے تنگ را
غالب زعاشقی بہ ندیمی رسیدہ ام | نازم شگرفکاری بخت دورنگ را

ہر چند کنیزین سمجھاتی ہین اس جوان کی سمجھ مین کچھ نہین آتا بیقراری بڑہتی جاتی ہی ادہر سب
حیران حیران اس شخص کو دیکھ رہے ہین کہ صحرا سے نوبت نقارے کی صدا آئی کرب غازی اب سنبھل کے بیٹھے دیکھا پانچسو
علم آگے آگے مگر علمہاے زرنگار علمدار ہاتھیون پر سوار علمہاے زرنگار کے پھریرے کھلے ہوے پھریرون پر تعریف الٰہی و
نعت رسالت پناہی مرقوم آمد فوج کی دھوم بعد علمدارون کے بارہ ہزار جوان مسلح و مکمل ایک تاجدار جلیل ایک تخت پر
سوار تاج شاہی برسر چار قبۂ شہنشاہی در بر موتیون کے مالے گلے مین پڑے ہوے چتر بال ہما کا سر پر آرمش مین تاجدار ہمراہ
اُسی بارگاہ کے آگے تخت سے اُترا رفقا و امرا سے اشارہ کیا وہ سب بارگاہ مین گئے وہ تاجدار خرامان خرامان سامنے کرب کے آیا
بطریقۂ اسلام سلام کیا کرب کو جواب دینا واجب ہوا اُس بادشاہ نے فرمایا ای طلسم کشا ای جوان یکتا آپ یہان صحرا مین کیون
تشریف رکھتے ہین بارگاہ مین تشریف لیچلیے اتفاق سے آج ہم مذہب سے ملاقات ہوئی ہی چند ساعت سرفراز فرمایئے یہ بھی واضح ہو
کہ مین خیرخواہ دولت ہون کچھ عرض کرونگا براہ خیرخواہی قبول و عدم قبول کا حضور کو اختیار ہی کرب اُٹھ کھڑے ہوے وہ بادشاہ
استقبال کرکے کرب غازی کو بارگاہ مین اپنی لایا مقام صدر پر جگہ دی آپ تخت پر نہ بیٹھا کرسی پر بیٹھا تخت پر غاشیہ ڈالدیا
ساقی بچے کو اشارہ کیا ساقی بچے نے کرب کو جام دیا کرب نے ہاتھ روکا اُس بادشاہ نے دست بستہ عرض کی حضور تامل نہ فرمایئے
مین مرد مسلمان ہون کرب نے بلاتکلف جام نوش کیا جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا تو اُس بادشاہ نے کہا ای شہریار
یہ تو ظاہر ہی کہ آپ عزیزدار صاحبقران زمان کے ہین کرب نے کہا عزیزدارون کے برسر ہے ہین مین چاکران کمترین سے
ہون مگر انکو خدا سلامت رکھے سرفراز فرمایا کلاہ فخر نیازمند کو عرش اعلیٰ پر پہونچایا اپنی دختر بلند اختر سے منسوب کیا پروردگار
نے فرزند سعادتمند عطا فرمایا جسکا لقب ہی شہسوار عرصۂ یکہ تازی اسعد بن کرب غازی صف شکن تیغ زن صاحب
شوکت وشان نبیرۂ صاحبقران مجھکو کیسا سرفراز کیا مین نے اپنے بخت کی رسائی پر ناز کیا اُس بادشاہ نے کہا یہ
امورات ہم بخوبی جانتے ہین آپ کو اچھی طرح پہچانتے ہین مگر عرض یہ ہی کہ آپ نے اس طلسم کو کیا سمجھ کے قصد کیا
کرب نے فرمایا ہمارے آقاے نامدار مولاے قدرشناس فلک اساس صاحبقران زمان کا اسم اعظم وحرز ہیکل اژدران
اژدر سر لایا اب ہمپر واجب ہوا کہ اس طلسم کو شکست کرین اسم اعظم وحرز ہیکل لیکر خدمت صاحبقران مین جائین خواہ جان
رہے خواہ جان جائے اسکا تردد نہین اُس بادشاہ نے کہا ای شہریار آگاہ ہو جیے کہ مین کیا کہتا ہون ہرگز طلسم کا قصد نہ کیجیے
لوح کے ملنے پر ناز نہ فرمایئے لوح آپ کے قبضے سے نکل جائیگی کئی ساحر آپ کی تلاش مین نکلے ہین کس کس سے اپنے کو
بچایئےگا کسی مقام پر ضرور دھوکا کھایئےگا کرب نے کہا اپنی جان جانیکا ملال نہین بچنے کا خیال نہین خواہ جان جائے
خواہ جان رہے مگر تابہ اژدران اژدر سر جائینگے اگر اسکو اپنی جان بچانا منظور ہو اسم اعظم وحرز ہیکل ہمارے حوالے کردے
ہم فوراً پلٹ جائین طلسم سے ہمین کیا کام ہی ورنہ ضرور لڑتے بھڑتے جائینگے اُس بادشاہ نے کہا آپ مجھکو کیا سمجھتے ہین مین اژدران
اژدر سر کا وکیل نہین ساحرون کا کفیل نہین مین اس حوالی کا بادشاہ ہون مین نے جو خبر پائی کہ عزیزدار صاحبقران واسطے
فتاحی طلسم کے تشریف لائے ہین مین براے خیرخواہی حاضر ہوا یہ چاہتا ہون کہ آپ کو تکلیف نہ پہونچے جہانتک ہو سکے
پلٹ جایئے یہان کے ساحر بڑے زبردست ہین اور مکار بھی ہین بڑی بڑی فکرین کرینگے دام مکر پھیلائینگے آپ کے دشمنونکو
پھنسائینگے کرب نے فرمایا خداوند مالک ہی جو کچھ ہو ہمکو تا بہ طلسم جانا واجب ولازم ہی مگر ای بادشاہ آپ نے مہربانی فرمائی جو
تقاضاے محبت تھا وہ صرف کیا مگر مین مجبور ہون فتاحی طلسم پر معمور ہون کجا عزو بیہ باختر کجا مقام گلشن جہار رخان
سالوس خدائی کرتا ہی ایک پہلوان نے مجھکو قید کیا اس حوالی مین لایا بہرام نے جاکر مجھکو چھڑایا مین نے آکر یہ حال

صاحبقران کا دکھایا فتاحی طلسم میرے نام نکلی خواجہ بزرجمہر کے بیٹے کہ جنکی زبان سے کبھی خلاف نہین نکلا انھون نے
فرمایا کہ تمھارے نام فتاحی طلسم ہوا تھی شمار پرین آیا صحراے خارستان سے گذرا تیس ولالہ زار کو قتل کیا خدا نے یہانتک
پہونچایا لوح ملی کلی آرزو کی کھلی اب انشاء اللہ داخلہ طلسم مین ہوگا شاہ نے کہا ای شہریار غلام کو سرفراز شاہ کہتے ہین بلکہ اہالیان
طلسم میرے دشمن ہین کہ مین مرد مسلمان وہ ساحری و جمشید پرست بادۂ کبر و نخوت سے مست اکثر انھون نے چاہا کہ سرفراز
شاہ کی سلطنت مٹادین مگر بعنایت خدا ممکن نہین ہوا مین تو فقط براے خیر خواہی حاضر ہوا خدا وہ وقت دکھاے کہ آپ طلسم
شکست کرین اژدران اژدر سر قتل ہو اہل اسلام کی عملداری ہو مین حضور کی رہبری کرونگا کرب نے کہا کیون ای سرفراز
شاہ یہ شخص جو دیوانہ وار دروازے پر بیٹھا ہے یہ کون شخص ہے سرفراز شاہ نے کہا اسکو سامنے بلوا کر دریافت فرمائیے مصاحبان
سرفراز شاہ گئے اس دیوانے کو بلا کر سامنے کرب کے لائے کرب نے فرمایا ای جوان تیرا کیا نام ہے اس جوان نے ایک
ٹھنڈی سانس بھری دامن کرب کا تھام لیا اور یہ قطعہ پڑھنے لگا قطعہ

وام داریم از حنا اصبا و میخواہیم ما
گرچہ از جنبش نگاہ شوخ ہم زنانش ست
ای گرفتاران بہار کعبہ و میخواہیم ما

ور تمنای تو ناز صد گلستان میکشم
التفاتے ہر چہ باد آباد و میخواہیم ما

در محبت از جنون امداد میخواہیم ما
خندہ از گل جلوہ از شمشاد میخواہیم ما
از نگاہ منصب آتش پرستی یافتیم

اس درد سے یہ اشعار اس کشتہ ابرو نے پڑھے کہ کرب بیقرار ہو گیا فرمایا ای حریق
آتش اشتیاق و غریق لجۂ فراق اسیر طرۂ گیسو و ذبیح خنجر ابرو یہ کلمات تیرے سنے نہین جاتے اپنا نام نامی ظاہر کر اس جوان نے کہا نظم

شدم کہ داغ محبت باغ و بوستان من ست
بہر کجا کہ روم یار ہمزبان من است
نہان شد ز دیدہ مردم ز تیر مژگانت
نواے بلبل شوریدہ از فغان من ست

بجای مغز محبت در استخوان من ست
مرا زمانہ وصل تو گرچہ دور انداخت
ہزار زخم بر این جان ناتوان من ست

شدم کہ درد جدائی و محنت دوری
خیال روے تو در دیدہ میہمان من ست
بہ این بہ نالہ زارم کہ در چمن مصحفی

ای شہریار ملکہ دُردانہ پری کہ بادشاہ جوانی طلسم ہے ملک سرفراز شاہ اسکی مدت
کرتے ہین مین بیٹا ملک خورشید شاہ کا ہون حالات طلسم سنا یہانتک آیا ملکہ دردانہ پری قریب بحر بوقلمون شکار رہی
مین مصروف تھین مجھ بدنصیب نے دیکھ لیا آرام مجھ کی نہین گنتین دن کو یہ اندھیرا ہے کہ خاک بیابان چھانتا ہون اکثر
ملک سرفراز شاہ سے کہا مگر محبوب تک خبر نہین پہونچی جب تک شربت وصل سے سیراب نہونگا تڑپ تڑپ کے
مر جاؤنگا آپ اس شخص کے عزیزدار ہین کہ جسکا لواے شوکت از پردۂ دنیا تا بہ پردۂ قاف سرفراز ہے فراش راہ دین لقب
پایا آپ میری سفارش کرین کہ دُردانہ پری مجھکو قبول کرے کرب نے اس جوان کا حال ابتر دیکھکر سرفراز شاہ
سے بہ محبت کہا سرفراز شاہ نے کہا مین اکثر خدمت مین ملکہ کی عرض کر چکا ہون انھون نے کبھی جواب باصواب نہین
دیا یہی فرمایا کہ وہ مرد دیوانہ ہے ہمین ایسے دیوانے سے رسم منظور نہین کرب نے کہا ای سرفراز شاہ ہماری جانب سے
تو سرفراز شاہ نے کہا بحکم حضور جاتا ہون یہ کہکر سرفراز شاہ خیمے مین گیا تھوڑی دیر کے بعد پلٹ کے آیا کہا ای
شہریار مین نے بہت کہا وہ نہین قبول نہین کرتی ہین جیسے ہی آپ کا نام لیا تو یہ جواب دیا کہ کیا مین طلسم کشا کی لونڈی ہون وہ
اپنی خیر منائین یہ طلسم مینو سواد ہے ہزار طرح کا فساد ہے ہزار ہا مکار و حیلہ ساز مین بڑے بڑے یہان شعبدہ باز ہین مجھے کیا ضرورت
ہے ایک دیوانے سے پیوند کرون مشہور ہے اپنے کو درد مند کرون کرب کو بہت ناگوار ہوا فرمایا کہ ای سرفراز شاہ ملکہ سے
کہدو کہ ہم اس آفت مین مبتلا ہین کہ پلک جھپکانا دشوار ہے ہمارے آقا کا اسم اعظم بند ہو کر یہان آیا حمزہ سے کل بھی ٹکرا رہے آیا
پہلے اس بچیا کو سزا دے لین پھر پلٹ کر تجھے بھی سمجھینگے سرفراز شاہ نے سر جھکا لیا کہا ای شہریار آپ کو اختیار ہے اقبال شاہ
تو قدمون سے کرب غازی کے لپٹ گیا کبھی گرد پھرتا ہے کبھی قدمون سے لپٹ جاتا ہے کبھی محبت مین دُردانہ پری کے یہ اشعار پڑھے نظم

لگے خدنگ جب اس نالہ سحر کا سا
اگر نہوئیگا نقشہ تمہارے گھر کا سا
یہ جوش یاس تو دیکھو کہ اپنے قتل کے وقت
تیرا نہ رتبہ ہوا کیون شگاف در کا سا
یہ ناتوان ہون کہ ہون اور نظر نہیں آتا
ہمارا حال وطن میں ہوا سفر کا سا
دل ایسے شوخ کو مومن نے دے دیا کہ دیا

فلک کا حال نہو کیا مرے جگر کا سا
کرے نہ خانہ خرابی تری ندامت جور
وہ جائے وصل نہ کی وقت تھا اثر کا سا
ذرا ہو گرمی صحبت تو خاک کر دے چرخ
مرا بھی حال ہوا تیری ہی کمر کا سا
خبر نہیں کہ اسے کیا ہوا پر اس در پر
محب جبین کا اور دل رکھے تمغا کا سا

نجاؤنگا کبھی جنت میں میں نہ جاؤنگا
کہ آب شبنم میں ہے جوش چشم تر کا سا
لگے ان آنکھون سے ہر وقت سیل جیحون کا
مرا سرور ہے گلخندۂ شرر کا سا
جنون کے جوش سے بیگانہ وار میں احباب
نشان پا نظر آتا ہے نامہ بر کا سا

کرب نے فرمایا ای شیفتۂ وادی خود و اوارۂ دشت وحشت اتنا صبر کرو میں طلسم سے واپس آؤن ضرور تیری شادی ساتھ فرد انہ پری کے کرونگا سرفراز شاہ نے کہا حضور یہ امر تو ناممکن ہے کرب نے فرمایا ممکن ہو جائیگا تو خدا حافظ اب ہم واسطے فتح طلسم کے جاتے ہیں سرفراز شاہ نے کہا میں بھی ساتھ چلونگا میں حضور کی آمد کا مشتاق رہونگا راستہ بتلا کر چلا آؤنگا یہ کہکے سرفراز شاہ کرب کے ساتھ ہو لیا چلا جب اسی تالاب پر پہونچے دیکھا سر تالاب پر لکھا ہے کہ یہ زندان طلسم منوسوا دہ ہے سرفراز شاہ نے کہا بسم اللہ اس قصر میں داخل ہو جیسے ہی راہ طلسم منوسوا دہ ہے مگر برائے خدا قدم باقدم لوح دیکھیے گا بڑے بڑے ساحر آپکی تلاش میں نکلے ہیں ایک ایک سے اپنے کو بچائیے گا بے لوح دیکھے قدم نہ اٹھائیے گا کرب اسی قصر میں داخل ہوے مگر حیران کہ سرفراز شاہ نے کیسی ہدایت کی زندان طلسم میں جاتا ہون جب اندر قصر کے پہونچے دیکھا ایک تخت آہن بچھا ہوا ہے کرب نے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا اس تخت کو اٹھاؤ دہنہ نقب پیدا ہوگا کرب نے تخت اٹھایا دہنہ نقب پختہ کا ظاہر ہوا کرب بسم اللہ کرکے نقب میں داخل ہوے جب نقب سے سر بدر کیا دیکھا ایک صحراے سبزہ زار لوح دلکشا طائران نغمہ سرا درختون پر نغمہ ریزی کر رہے ہیں دم محبت باغبان قضا و قدر کا بھر رہے ہیں ایک جانب دیکھا نرگس شہلا مصروف دیدہ بازی سوسن صد زبان کی غمازی گل خود رو سے جنگل نمونۂ گلشن ہے نسیم باغ صاحبان ذوق و شوق کی رہزن ہے کوڑیالا کھلا ہوا اصناف نباتی کہ فرش زمردین پر جال مروارید پڑا ہوا ہے ہر سمت عندلیبان خوشنوا مصروف زمزمہ سرائی پھولون کی رعنائی زیبائی صبا نشۂ بادۂ محبت سے لڑکھڑاتی ہے ہر بنا بے شجر سے سر ٹکراتی ہے ہر گل کا کٹورہ شراب شبنم سے مملو کیفیت انتظار میں عجب سرور سنبل نے زلف عنبرین کو درست کیا کاکل چہرے پر لہراتی ہوئی اپنی رعنائی دکھاتی ہوئی کرب غازی اس صحراے سبزہ زار کو دیکھتے ہوے تھوڑی دور بڑھے تھے کہ سامنے سے گرد اڑی دیکھا خواجہ عمرو دوڑے ہوے چلے آتے ہیں دور ہی سے پکار کر آواز دی ای فرزند ماشاء اللہ بڑا کام کیا تمہاری لیاقت کا بڑا نام ہوا مگر میں تمکو تلاش کرتا ہوا آیا ہون ذرا لوح مجھکو دو کرب نے بہ دزدیدہ نگاہ لوح کو دیکھا اسمیں نوشتہ پایا کہ ای فتاح طلسم یہ ساروق جادو بڑا مکار ہے خبردار ہرگز لوح نہ دینا کرب نے لوح گلے سے اتاری کہا لیجیے آپ ہی کے واسطے لوح ہمنے حاصل کی ہے ساروق خوشی خوشی قریب آیا کہ عمرو کی صورت پر کرب نے دھوکا کھایا اب لوح لیکر بھاگ جاؤنگا جیسے ہی یہ قریب آیا لوح کو دیکھ چکے تھے مطمئن ہو رہے تھے ہاتھ اسکا تھام کر ایک طمانچہ مارا طمانچہ جو پورا پڑا سر اسکا اڑ گیا لاشہ زمین پر تڑپا آواز آئی کشتی مرا نام من ساروق جادو بود کرب غازی آگے بڑھے صحراے سبزہ زار کو طے کرتے ہوے جاتے ہیں کہ رونے کی آواز آئی پلٹ کے دیکھا پانچ چار جادوگر ساروق کا لاشہ لیکر چلے گر آواز دیتے ہوے او طلسم کشا تو نے ہمارے افسر کو مارا آخر ہم لوگون کے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا بڑی ذلت پائیگا یہ ساروق سو جادوگرون کا افسر تھا یقین ہے جب اسکا لاشہ پہونچیگا اژدر ان اژدر کو بڑا صدمہ ہوگا بہت جادوگر تمہاری فکر میں آئینگے بڑے بڑے دھوکے دینگے کس کس کے

کر سے بچ گئے آخر بیٹھ گئے کرب غازی نے پلٹکر آواز دی اور بچیاؤ کیا کٹتے ہو جنکی بیکل بنکر آیا تھا خدا انکو سلامت رکھے
اُنھون نے سب کچھ تعلیم کر دیا ہی یہ ذکر تھا کہ وہ جادوگر غائب ہوے اور ایک گرد اُڑی کرب نے دیکھا اسد میر افزند گھوڑے
پر سوار گھوڑے کو دوڑائے ہوے آتا ہی وہین سے پکارتا ہوا قبلہ و کعبہ ٹھہر جائیے بڑا غضب ہوا ساحرون نے سحر کر دیا ہے
صاحبقران کا عجیب حال ہی قلب پر ہجوم غم و ملال ہی سب سردارون نے صلاح کی ہی کہ تھوڑی دیر کے واسطے لوح لاؤ
اُسکا دھوکر پانی پلایا جائے تو قلب تسکین پائیگا اگر اسکے خلاف ہوگا صاحبقران کو زندہ نہ پاؤ گے سخت پچھتاؤ گے
کرب نے فوراً لوح پر نگاہ ڈالی نوشتہ پایا کہ ای فتاح طلسم داری سیار این عجائبات عیوق جادو سارق کا بھائی ہی
اسکو خبردار لوح نہ دینا جیسے ہی وہ کرب کے قریب آیا کرب نے کہا بیٹا لوح تو مگر گھوڑے سے اُتر تو تمتو ہوائے گھوڑے
پر سوار ہو عیوق تو اس خوشی مین پھاندپڑا کہ کرب نے دھوکا کھایا سلام کرتا ہوا لائیے لوح جلد لائیے کرب نے دکھا کر
لوح پر ہاتھ ڈالا مگر اُتارا ابھی نہین جیسے ہی عیوق قریب آیا ہنسکر کہا لو فضل و بہرام بھی آتے ہین جیسے ہی وہ پلٹا کرب نے
حلقہ ہائے کمند گلے مین ڈالدیے جھٹکا مارا عیوق ارے کہکے زمین پر گرا کرب نے اسکو بھی خنجر سے مارا آواز آئی کشتی مرا نام من
عیوق جادو بود گیارہ جادوگر اسی طرح سے سامنے کرب کے آئے کوئی مقبل کی صورت بنکر آیا کوئی عجل بہرام سردار کی
صاحبقران کی صورت بنکر سامنے کرب کے آئے کرب نے ان سب کو مار البد قتل کرنے ان سب کے پیترہ لوٹتے
خدمت مین اژدران اژدر سر کے پہونچے وہ ہر ایک سے کتنا ہی ہشیاری طلسم کشائی دیکھتے ہو ایک سے بھی دھوکا نکھایا
تیرہ جادوگر پہلوی در پہلو مارے گئے ہین سردار صاحبقران کی صورت بنگیا اژدران اژدر سر خاموش بیٹھا ہی متحیر تر دو وزرا
کہتے ہین آپ نہ گھبرائیے کبھی وہ گھبرا کے کہتا ہی میری کیا شامت تھی کہ بھائی صاحب بے خطا کھا مین دوڑا گیا حمزہ نے اپنے خدا کا
نام سنتے ہی حرز سیکل کو حوالے کیا مین تو لا کر پچھتایا تیرہ جادوگر مارے جاچکے یار و اب خبر لو کہ مرحلہ ہوشیار جادو پر کیا گذری
یہ بکر مصیبت ہائے صاحبقران کرب کی آنکھون کے نیچے پھر رہی ہین قدم قدم پر لوح کو ملاحظہ فرماتے ہین تامل سے آگاہ
ہین سامنے ایک باغ کے پہونچے دیکھا دروازہ باغ کا مثل آغوش عاشق کھلا ہی بسم اللہ کہکر اندر آئے دیکھا باغ ثانی بہشت پھولون
پھیلا ہوا سب طرح کے پھول درختون مین آراستہ بلبلین ہر گل مین بیولا رہی ہین یہ غزل گا رہی ہین نظم

پروانۂ نگاہ تو مستانۂ بہار
دیوانۂ سرا سر مستانۂ بہار
خوابش اسیر شوخی افسانۂ بہار

دور از شکست باد خزان این طلسم ناز
عمرش دراز باد کہ ما را نہان خجستہ

ہر سایۂ گلست و پریخانۂ بہار
در سایۂ تو جلوۂ دیوانۂ بہار

دیوانۂ خطت دل دیوانۂ بہار
برخاک میکشد سر زنجیر بے گل
فارغ ز گفتگوی دل حیرت شعار

حقیقت مین چہار جانب جوش بہار ہی گلچین و صیاد کی بدنصیبی باغ مین آنیکا حکم نہین باغبان
بہار عصائے نرگس بدست باغ پر موجود صیاد کو جوآتے دیکھا دور باش کی صدادی کرب نوجوان یہ تماشا دیکھتے ہوے
جاتے ہین روش پٹری کو طے کر رہے ہین کہ سامنے سے بارہ دری کا پردہ اُٹھا وہ پردہ پردہ حجاب تھا آگے آگے ایک نازنین
مہ جبین پشت پر کئی سو کنیزین آنسے باتین کرتی ہوئی کہ صاحبو تمنے دیکھا اسوقت بادشاہ بلا وجہ مجھپر خفا ہوے اپنی طبیعت
اپنا مزاج کیونکر دل کو چین پڑے تم لوگون کو یاد ہوگا جب تاجر تصویر لایا مین نے سودا خرید لیا آج تک اسی مین مبتلا ہون
میری خوش نصیبی کہ اب وہی طلسم کشا ہوکر آئے ہین مین تو اپنے ساتھ لیکر دربار مین جاؤنگی میان اژدران اژدر سر کو قتل
کراؤنگی بگڑتے ہین بگڑین مجھے انکی نوکری نہین منظور کنیزین گواہی دیتی ہوئی آتی ہین کہ واری آج آپ نے بہت بڑا کام کیا کوئی
بلد شامت ایسے کلام بکتا ہی کنیزون کے کہنے سے معلوم ہوتا ہی گل اندام خوبرو نام ہی ایک کنیز نے کہا دیکھیے حضور وہ تشریف
لاتے ہین آپ کے باغ پر بہار کی سیر کر رہے ہین ہر چند کہ حسن ظاہری کو دیکھکر کرب بھی بیچین ہو گئے مگر دامن صبر دست استقلال
سے نہین چھوٹا بہ نگاہ دزدیدہ لوح کو دیکھ لیا مطلب سے آگاہ ہوے یہ بھی سمجھ گئے کہ یہ صورت ظاہری ہی دھوکا دینا

ہمکو منظور ہی اُس نازنین نے بارہ دری سے اُتر کر مودب سلام کیا گورے گورے ہاتھ اُٹھاکر عرض کی تشریف لائیے کنیزون کو
بطور گواہی پیش کیا کہ دیکھیے ابھی آپ کے واسطے بادشاہ سے بڑی سخت گفتگو ہوئی یہ کنیز آپکی نہین دبی ذکر یہ نکلا کہ مین بیٹھے
بیٹھے آپ کے ہجر مین گھبرائی گلچہرہ کنیز نے مجھسے پوچھا آپکا مزاج آج کیسا ہی مین نے ٹھنڈی سانس کھینچی یہ تو یقین تھا کہ آپ
سرکولی کو ان بچاؤنگی آگئے عالم یاس مین مین نے یہ اشعار پڑھے **اشعار**

بزم میں باہم ہجوم ذرہ و پروانہ ہی
پانون مین کانٹے چبھے مین پیرہن ہی چاک ہی
مشک دانہ ہی مری تسبیح کا جو دانہ ہے
رہتی ہی محفل مین حائل درمیان فانوس شمع
پنجۂ خورشید تیرے گیسوؤنکا شانہ ہی
بعد مر جانے کے عاشق بھی نہین رہتے ہین پاس
ہو بغل مین شیشۂ مے ہاتھ مین پیمانہ ہی

دل خیال چشم مست یار سے میخانہ ہی
باغ مین جو گل ہی تیرے عشق مین دیوانہ ہی
دم نہین پاتے کسی مین تیری صورت دیکھکر
پردے جانان شمع ہی اپنی نگہ پروانہ ہی
لرگئے وحشت نہ اس وحشت سرائے کون
ارلی بھی بالین شمع وہ پر پروانہ ہے

گو سا خورشید آج اپنا چراغ خانہ ہی
داغ سودا جو نظر آتا ہی اک پیمانہ ہی
مین نے ڈالا ہی جو دو دام سوے زلف یار کا
بزم خوبان جوشش حسرت سے اک بتخانہ ہی
اسقدر ہوتا نہین دست حنائی کا اثر
مثل مجنون گل ہمارا حال بھی افسانہ ہی
اس زمین مین ناسخ اب ستانہ پڑھے چند شعر

بادشاہ صاحب ان اشعار پر بگڑے فرمانے لگے کیون ملکہ گل اندام خوبرو
آج کل عشق و عاشقی کا بڑا چرچا ہی مین نے صاف کہدیا مین تو طلسم کشا پر عاشق ہون بادشاہ سے سخت تکرار ہوئی مین صحبت
ہی کیکے اُٹھ آئی کہ مجھے نوکری منظور نہین شکر ہی کہ آپ آگئے اب آپ میرے ساتھ اُنکی صحبت مین چلیے وہ جلے بھنے ہوے
جاتے آپکو بڑی تکلیف ہوئی مین سامنے جاکر اُنکے کہدونگی کہ جسپر عاشق تھی وہ آگئے تخت پر سے اُٹھکر بھاگ جائینگے کرب بھی
اسکی باتون پر ریجھے جاتے ہین مگر دل سے یہی قول ہی کہ مصیبت صاحبقران ہی خیال کرو اسکے حسن ظاہری پر تصور نہ بولیے
دام کلام مین پھنسانا چاہتی ہی اپنے بادشاہ کی خیر خواہی کو خوب نباہتی ہی یہ ہان ہان کرتے ہوے بارہ دری مین تشریف
لائے مسند پر اُسنے جگہ دی آپ خوشی خوشی پہلو مین آکر بیٹھی کرب ہوشیار بیٹھے ہین کہ اسنے دست بستہ عرض کی مین نے سنا تھا
کہ علم موسیقی کا بڑا شوق ہی مین نے اپنا ہزار ہا روپیہ صرف کیا اس علم کو بھی حاصل کر لیا ایک غزل تو میری زبان سے سنیے
کرب نے کہا بسم اللہ مین تو نہایت مشتاق ہون اُس مہ جبین نے اپنی ساتھ والیون کو اشارہ کیا اُنھون نے فوراً ساز
درست کیے مہ جبین نے آلنگنا کے یہ غزل نہایت نئے سے گائی **غزل**

ان ترانی پردہ دار طور نیست
از غبار رم آسمان ہا ساختند
در قیامت بوالہوس معذور نیست
دیدہ ام سیر دو عالم مے کند
از نگاہ مست نرگس مخمور نیست
تا چہ خواہد کرد دل با چشم او
دیدہ دار و تماشا کور نیست

پاکبازان راستان دیگر است
بیش ازین افتادگی مقدور نیست
تخم حسنت در جہان پاشیدہ اند
یکسر مژگان تماشا دور نیست
گر شود خاک آب گوہر مے شود
خانۂ آئینہ ہم معذور نیست
از برائے چشم بیمارش اسیر

جلوہ از چشم دل مستور نیست
ہر کہ سر بازی کند منصور نیست
توبہ کی دارد خلاف شرع دل
حرص اگر باشد گناہ مور نیست
نشہ در عالم سراسر سیر دو
ساغر دل کاسۂ فغفور نیست
چون بگل نسبت کند روے ترا
شربتے چون شیرۂ انگور نیست

یہ غزل جو اُس مکارہ نے گائی کرب نے دیکھا مکان گردش کرنے لگا دل پر ایک نے ہم وہول طاری قلب پر بیقراری دل
خواہش کرتا ہی کہ اسکا گانا سنے جلیے کرب نے مشکل لوح کو دیکھا حرفون پر نگاہ قایم نہوتی تھی مگر یہ نوشتہ پایا کہ لوح کو
اسکے جسم سے مس کرد ورنہ گانا سنتے سنتے مبہوت ہو جاؤ گے کرب نے فوراً گلے سے لوح کو اُتارا اُس مکارہ کی جو نگاہ پڑی
ہاتھ باندھکر کہا کیون صاحب لوح کیون اُتارتے ہو مین آپکو ابھی دربار شاہی مین لیے چلتی ہون شیشہ اسم اعظم پہنے

ہاتھ سے توڑ ونگی خنجر نکل اُنکی جھولی سے نکال کر دیدونگی گرب ایسے مبہوت تھے کچھ جواب نہ دیا ہر چند کہ گانا نکلے درد مند مین
مگر احکام لوح کے پابند مین بہ تعجیل لوح اُتار کر کہا ملکہ دیکھو یہ کیا لکھا ہی وہ ارے کہکر ہٹی گرب نے وہ لوح اُسکے جسم سے مس کردی
لوح کا جسم سے مس ہونا اُسکا چلا کے رونا بجاے اشک کے آنکھون سے شعلے نکلے مثل ہیمۂ خشک جلنے لگی ہر عضو جسم سے
چنگاریان آگ کی نکلنے لگین کنیزین چانون چانون کرکے اُٹھین ارے ظالم یہ تو نے کیا کیا ایسی معشوقۂ خوبرو کو جلا دیا ہم کہتے
تھے سلمان سخت دل ہوتے ہین اس کمبخت نے زبردستی اپنی جان دی بعض نے گرب پر سحر بھی کیا گرب نے لوح کو جو چمکایا
وہ سحر اُسکا الٹ کر اُسی کے سینے پر پڑا اُسکے جلنے سے اندھیرا ہو گیا سنگ باری و ریگباری ہونے لگی گرب بحکم لوح تلوار کھینچکر
کنیزون پر جا پڑے سو دو سو قتل ہوئین دس بیس جو بچین چیخین کھا نکر لاشہ اسکا اُٹھایا پر پرواز پیدا کر کے بھاگین اب گرب نے
اُسی مکان کو دیکھا نہ عندلیبان خوشنوا کی زمزمہ سرائی ہے نہ وہ زیبائی نہ وہ رعنائی جس مکان مین داخل تھے اُسکو بھی دیکھنے
بنا ہوا نیڑھی بیڑھی دھنیان دیوارین خام ٹوٹی گری پڑی ہی ویران اُجاڑ مکان نظر آیا کنیزونکے جولانے پڑے رہتے ہین بوڑھی
بوڑھی عورتین جھریان جسم پر پڑی ہوئین کپڑے میلے کچیلے کالی کالی صورتین کھوپے کی سی مورتین لاحول پڑھکر مکان سے
نکلے باغ کی ویرانی دیکھکر باغ سے باہر نکل آئے ایک گوشے مین آکر لوح کو دیکھا نوشتہ پایا کہ یہ اسم اس تعداد سے اس مقام
پر بیٹھکر پڑھو آسمان سے طائر اسرار طلسمی آئیگا تمکو اپنی پشت پر سوار کرکے باغ ویران مین لیجائیگا وہان بادشاہ سابق قید ہی
اُسکا نام ہی اخضر سبز پوش اژدران اژدر سحر نے قید کیا ہی اُسکو جا کر رہا کرو وہ تمھارا ساتھ دیگا تب اژدران اژدر سحر
سے مقابلہ پڑیگا گرب نے تحصیل پر آکر تجدید وضو کی پڑھنا پھر ملکا صاحبقران کا یاد آیا دل مائل فریاد ہی اکثر دل سے کہتے ہین
کہ نہین معلوم آقاے نامدار پر کیا گذری آب و دانہ بالکل ترک تھا آہ آہ کرتے تھے خدا ہمکو اُنکی خدمت مین پہونچاے جا کر اُنکو
زندہ پائین تو ہمت بہتر ہو وضو کر کے اسم مذکور کو تعداد پڑھا اور اسم تمام کیا تھا کہ آسمان پر سناٹا ہوا ایک طائر ہفت رنگ
اُترتا ہوا زمین پر گرا گرب نے جو اس طائر کو دیکھا نہایت خوبصورت گرب کو بہ نگاہ حسرت دیکھتا ہو ٹہلتا ہوا قریب چلا آتا ہی
گرب نے اسکو دیکھکر لوح پر نگاہ ڈالی تو نوشتہ پایا یہی طائر اسرار طلسمی ہی بسم اللہ اسپر سوار ہو گرب نے دامن گردانے وہ
طائر خوشی ہو تا شک کر زمین پر بیٹھ گیا آنکھون سے اشارہ کرتا تھا جسکا مفہوم یہ تھا کہ بسم اللہ میری پشت پر سوار ہو جیسے گرب
باطمینان اُسکی پشت پر سوار ہوے طائر نے پر پرواز پیدا کیے اُڑکر چلا راہ مین مثل انسان کے گویا ہوا اے شہریار خدا نے یہ دن
دکھایا کہ آپ میری پشت پر سوار ہوے آج میرا دماغ عرش اعلی پر پہونچا باغ ویران مین آپکو پہونچا دون مگر جنگ عظیم واقع
ہوگی اے شہریار بہت ہوشیاری کے ساتھ کام کیجیے گا اگر اخضر سبز پوش کو رہا کر لیا بہت جلد طلسم فتح ہوگا گرب طائر سے باتین
کیے ہوے وہ طائر اسقدر بلند ہوا کہ برابر کہکشان فلک کے پہونچا اب مائل بہ پستی ہوا دور سے گرب نے دیکھا ایک
باغ وسیع مگر ویران روش پڑی ٹوٹی ہوئی درخت گرے ہوے پتے لٹ افسوس شاخین دست تمنا دراز کیے ہوے اس
باغ کے بارہ ہزار ساحر بیٹھے ہین حربہ ہاے سحر ہاتھ مین ہی غور کر رہے ہین کہ طلسم کشا اس طرف ضرور آئیگا آہن پوش جادو
جو سب کا افسر ہی وہ کہتا ہی یارو تمنے چارون طرف سے باغ کو گھیر لیا طلسم کشا اس طرف سے آئیگا اور اگر قصد کیا ہمارے ہاتھ
سے مارا جائیگا مگر طائر نے گرب سے کہا یہ تو سب باغ کو گھیرے ہوے ہین مین آپکو لیکر بیچ باغ مین اُترتا ہون آپ اُترتے
ہی اخضر کو رہا کر لیجیے پھر کچھ مشکل نہین اور اگر قبل یہ لوگ پہونچ گئے تو بڑی لڑائی پڑیگی گرب نے کہا اچھا مجھے بیچ باغ مین اُتار
طائر گرب کو لیکر طرف وسط باغ کے متوجہ ہوا ایک نخل شکستہ ہی اُسمین ایک قفس لٹکا ہوا ہی اُسمین ایک مرد پیر درین پنجۂ فلک
مار سیاہ حال تباہ تاج ڈھلکا ہوا لباس پرزے پرزے حسرت و اسکی نہایت پریشان سرنگون بیٹھا ہی مگر اُس پریشانی مین چہار
جانب دیکھ رہا ہی جیسے کوئی کسی کا مشتاق ہوتا ہی ایک گوشے مین لاکر طائر نے گرب کو اُتارا گرب چست و چالاک ہو کر طرف

گھس کے چلے آہن پوش نے بیٹھے بیٹھے ساحرون سے کہا اسوقت میرا خود بخود دل گھبراتا ہی کیون بھائیو طلسم کشا پر مدد
خدائے نادیدہ کی ہوئی ہی ہم تم سب باغ کو گھیرے بیٹھے ہین اگر وہ آسمان سے اُتر آئے طائر طلسمی شریک ہو جائے ذرا
اندر چلکر دیکھ لین سب نے کہا حضور فقط آپ کا خیال خام لقدو رنا تمام ہو آسمان سے کیونکر آسکتے ہین مگر حفاظت ضروری ہی
قلب ہمارا ابھی ناصبور ہی آہن پوش اسباب سحر سنبھالتا ہوا اندر باغ کے آیا وہ وقت ہی کہ گرب قریب قفس کے پہونچے
ہین چاہتے ہین قفل قفس شکست کرین کہ آہن پوش کی نگاہ پڑی ایک جوان خورشید جمال صاحب جاہ وجلال قفل کو
کھول رہا ہی چلا کر آواز دی او جوان کیا کرتا ہی ارے تجھکو یہان کسنے پہونچایا اندر باغ کے کیونکر آیا یہ کہکر اسنے گولہ مارا جھونکا
ہوائے تند کا چلا کہ گرب پاس سے قفس کے ہٹ گئے اب آہن پوش نے آواز دی سب ساحر اندر گھس آئے لینا لینا کہکر
دوڑ پڑے گرب نے تیغہ سکندری کھینچا مجمع ساحران پر جا پڑے ایک ہاتھ مین بجائے سپر کے لوح اسکو گردش دیتے
جاتے ہین جسپر عکس پڑا جل گیا جسپر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوئے چار جانب سے وہ ساحر سحر کر رہے ہین مگر گرب
غازی نہایت شوکت وجرأت سے لڑ رہے ہین گرد لاشون کے انبار بیچ مین شیر بیشۂ صاحبقران عالی وقار شیرانہ
جنگ کر رہے ہین جب کئی سو ساحر واصل جہنم ہوئے تو آہن پوش نے آواز دی یارو کیا کرتے ہو یہ جوان طلسم کشا جاہ
وشوکت مین یکتا اسپر سحر تاثیر نہ کریگا تیر وتفنگ وتلوار وخنجر سے لڑو یارو تم بارہ ہزار ہو ایک جوان کو جسطرح چاہو مار لو
سب ملکر ایک مرتبہ ٹوٹ پڑو گرفتار کر لو بھونکر کباب لگا کے کھاؤ اژدران اژدر سب کو عہدہ ہائے جلیل دیگا ایک
ایک کو عہدہ افسری ملیگا غنچۂ آرزو کھلیگا آہن پوش نے جو یہ ترغیب دی ساحرون نے حربہ ہائے سحر پھینکے نیزہ و
تیر وتلوار وخنجر وگرز لیکر گرب پر گرے گرب ہمہ تن چشم بنے ہوئے لڑ رہے ہین جسنے وار کیا کبھی خالی دیا کسی کو تلوار پر کاٹا
مگر جب لوح چمکی اُس ساحر کی آنکھ جھپکی اوپر سے ہاتھ تلوار کا مارا ساحر کے دو ٹکڑے ہوئے صدہا جادوگر مارے
لاشے اُنکے گرد پڑے ہین آہن پوش غل مچاتا ہی ارے یارو چہار طرف سے ٹوٹ پڑو طلسم کشا کو گرفتار کر لو بچنے نہ پائے
ہرچند یہ چیختا ہی مگر ساحر کانپ رہے ہین آہن پوش نے آواز دی کہ ارے یارو یہ تو دریافت کرو یہ جوان باغ مین
کیونکر آیا چند جادوگر چار جانب دوڑنے لگے یہ آواز سنکر طائر کے ہوش اُڑے ہین مگر اپنے کو زرعۂ گلستان مین چھپائے ہوئے
ہی ایسا ہو کوئی مجھکو دیکھ لے جو ساحر ڈھونڈھ کر پلٹتا ہی کہتا ہی ای افسر کسی کا پتہ نہین معلوم ہوتا کہ یہان اس جوان کو کون لایا یہ
سنکر آہن پوش کہتا ہی کوئی لایا کہ نہ لایا مگر گرفتار کر لو بڑے غضب کی بات ہی کہ بارہ ہزار مین ایک جوان لڑ رہا ہی کس
زور وشور سے معرکہ پڑ رہا ہی صدہا ساحر مارے گئے مگر افسوس ہی کہ کوئی اسپر دست انداز نہین ہوتا ایک ساحر نے پکار کر
کہا آپ ہمارے افسر ہین ساحر بھی بڑے نامور ہین تنخواہ بھی ہم سے زیادہ پاتے ہین آپ کیون نہین جرأت دکھاتے ہین ہم تو
اپنی جان لڑا رہے ہین آپ ہی فرما رہے ہین گرفتار کر لو آپ کیون نہین سامنے آتے یہ جو ایک ساحر نے بطور طعن کہا
آہن پوش کو بڑا غصہ آیا ہونٹھ چباتا ہوا بڑھا سب ساحر خود ہٹ گئے جنگ سے عاجز ہو رہے تھے غلغلہ پڑ گیا ہمارے
افسر صاحب جاتے ہین اب طلسم کشا زندہ نہ بچے گا آہن پوش تیغ کھینچے ہوئے پہلے ماش کے دانے مارے وہ تصدق
کی نذر تھی کیا تاثیر کرتے گرد پھر کے گرے پھر گولہ مارا وہ شق ہوا لوح کا جو عکس پڑا اسی کے سینے کی جانب چلا بمشکل اپنے کو بچایا
آخر ناچار ہو کے تلوار کا وار کیا مگر برس پڑا گرب ڈیڑھ پیترے پر وار اسکا خالی دے رہے ہین جب اسنے پانچ سات
ہاتھ تلوار کے مارے گرب نے آواز دی او نامرد ایک وار ہمارا بھی تو قبول کر آہن پوش فراز کا تھا کہ گرب نے
ہاتھ تلوار کا مارا اور لوح بھی چمکائی آہن پوش کی آنکھون مین اندھیرا آیا گھبرا کے سپر سحر کو اٹھا دیا مگر آئینۂ شمشیر مین جلوہ
عروس مرگ دکھائی دیا دل سے کہتا ہی نام اسکا سہ پر ہی اگر ایک پر بھی ہوتا اُڑ جاتا وار نہ روکتا کیا جانتا تھا اس جوانکو

نہ ڈوکتا تلوار تڑپ کر گری لوح کا بھی عکس پڑا سپر کے دو ٹکڑے ہوئے سپر سے بڑھکر سراسر کلے و جبڑے کو کاٹا گلو سے مثل
قطرۂ آب صندوق سینہ سے مثال سحاب شرمگاہ کے پھاٹک کو ویران کرکے تلوار نے زمین پر بوسہ دیا گرد اٹھی لاشۂ
آہن پوش گر کر تڑپنے لگا آندھی سیاہ اٹھی آسمان سے آگ برسنے لگی صدا ہا ہو کی بلند ساتھ والے دردمند کوئی ہاے
افسر کہکے روتا ہی کسی کی زبان پر آہ آہن پوش ہی کسی کو بیقراری کا جوش ہی بعد عرصہ دراز روشنی ہوئی آواز آئی کشتی ہوا نام من
آہن پوش جادو بود اخضر سبز پوش دیکھ رہا ہی قفس مین بند ہی مگر تعریفین کر رہا ہی ای شہریار سبحان اللہ ماشاء اللہ
کس زور و شور سے اسکو قتل کیا تمام ساحر بھاگے کرب نے بڑھکر قفل قفس توڑا ملک اخضر سبز پوش کے جسم پر عکس
لوح کا ڈالا تمام قید جسم کی ٹوٹ کر گری قفل مار آتشین دہن پر لگا تھا وہ مار سیاہ ہر مرتبہ زبان نکالتا ہی کرب نے لوح کو
مس کیا وہ مار بھی مردہ ہو کر زمین پر گرا ملک اخضر نے رہائی پائی قفس سے نکلا نکلتے ہی قدمون کو بوسہ دیا کرب سے عرض
کی ای شہریار لوح بھی خبر دیگی مگر زبانی بھی عرض کرتا ہون دو سال کا زمانہ گذرا یہ اژدران اژدر سر بیدار مدار المہام تھا ایک
دن تخت پر بیٹھے بیٹھے میری زبان سے نکل گیا حقیقت مذہب نہین معلوم ہوتی سامری و جمشید کا مذہب سراسر باطل ہی
مثل ہمارے وہ بھی ساحر تھے علم نیرنج و شعبدہ سے بخوبی ماہر تھے دعوی خدائی کیا یہ لوگ ناحق کہتے ہین چولا تبدیل کیا
وقت موت آیا مر گئے سارا دعوی باطل ہوا اس دعوی نامعقول سے کیا حاصل ہوا سنتا ہون کہ مذہب خداے نادیدہ مذہب
حق ہی خداے نادیدہ خداے برحق ہی اسکا کوئی ہادی نہین ملتا کیون صاحبو مین کیا کرون دین حق تک کیونکر پہونچون
سب خاموش ہو رہے کسی نے کچھ جواب نہ دیا اس بحیا قابو پرست نے اپنے مقام پر جلسہ کیا سب سے کہا لو صاحبو یہ مذہب
قدیم سے پھر گیا ہمارے باپ دادا کیا بیوقوف تھے کہ مذہب سامری و جمشید مین مصروف تھے ایسے ایسے کلمات کہکر اسنے
سب کو ملا لیا مجھکو سوتے مین پکڑا تمام طلسم پر قبضہ کر لیا جب سے مین یہان قید ہون ایک دن بہت تڑپا پھڑکا رویا
پیٹا خداے نادیدہ سے التجا کی بزرگان دین شب کو خواب مین آئے آپ کی تصویر مجھے دکھائی ارشاد فرمایا ای محبوس زندان
مصیبت نہ گھبرا یہ جوان رعنا آئیگا تجھکو قید سے چھڑائیگا آج کی تاریخ کا بھی پتہ دیا تھا مین حیران حیران دیکھ رہا تھا شکر ہی
کہ خدا نے آپ کو پہونچایا مین دل سے مطیع اسلام ہوا چند ساعت حضور ٹھہرین مین ساتھ والون کو چھڑا کر لاؤن تو آپکو
ساتھ لیکر لشکر کشی کرون چلکر اس نمک حرام کو سزا دون یہ کہکر آواز دی چند ساحر پریشان حال بال سر کے بڑھے ہوے چہرے
اداس موے ریش دراز چہرے سے ظاہر سوز و گداز دو سال سے قید تھے حاضر حاضر کہکے سامنے آئے اخضر نے کہا یارو
اپنے محسن و مددگار کی خدمت کرو مین حاضر ہوتا ہون ان لوگون نے فرش بچھایا کرب غازی کو باطمینان بٹھایا کہ طائر
اسرار طلسمی ٹہلتا ہوا آیا کرب نے دیکھا وہ طائر تڑپا حیوانیت دفع ہوئی دیکھا ایک جوان رعنا نہایت خوبصورت
نیک سیرت جھک کر کرب کو سلام کیا تصدق ہوا کہا آپ کے تصدق سے جامۂ انسانیت پایا اسی آہن پوش
نے مجھے جانور بنایا تھا آپ کے تصدق سے یہ شرف حاصل ہوا کہ پھر جامۂ انسانیت مین آیا خدا نے یہ دن دکھایا
یاقوت حبشی میرا نام ہی ملک اخضر سے ملاقات تھی بادشاہ پردۂ چہارم قانت ہون براے ملاقات اخضر آیا یہان
یہ انقلاب دیکھا کہ بادشاہ قید ہو گئے اژدران اژدر سر کی سلطنت تھی وہ مکر سے بخاطر پیش آیا مجھکو گرفتار کرکے
طائر بنا دیا طائر اسرار طلسمی نام رکھا جو کوئی براے فتح طلسم آتا تھا اسکو دھوکے دیتا تھا بلا مین پھنسا دیتا تھا مگر آپکے
صاحب لوح ہوکر طلب کیا مین بھی بشارت سے مشرف ہوا تھا شکر ہی کہ آج اسکا ظہور ہوا دل کو سرور ہوا یہان تو کرب
نامدار یاقوت حبشی سے باتین کر رہے ہین چند خادم حاضر ہین مگر آہن پوش کا لاشہ لیکر جو ملازم بھاگے خدمت مین
اژدران اژدر سر کے آئے یہ تخت پر بیٹھا اس میٹھا ہی کہ ملازمون نے آکر لاشہ آہن پوش کا سامنے رکھدیا اژدران اژدر سر

پوچھا ارے یہ کیا ہوا کہا حضور طلسم کشا باغ ویران مین پہونچا خوب تلوار چلی مگر یہ نہ ثابت ہوا تمام باغ پہلوؤن سے
گھرا ہوا تھا کہ طلسم کشا کیونکر پہونچا آخر کار افسر اعلی ہمارا مارا گیا ہم سب نے فرار برقرار کیا یہ کمال کیا کہ لاشہ افسر کا
نہین چھوڑا بہ مشکل اٹھا لائے اب طلسم کشائے اخضر سبز پوش کور ہا گیا ہوگا اب یہین معلوم کیا کرہا ہی اژدران نے
کہا ایک ساحر مخفی جائے دیکھے کہ اس باغ مین کیا رنگ ہی ایک جادوگر بحکم اژدران اژدر سحر چلا طائر کی شکل بنکر باغ
مین آیا دیکھا کہ طلسم کشا مقام صدر پر بیٹھے ہین اور یاقوت حبشی دست بستہ باتین کر رہا ہی پانچ چار جادوگر ملازم اخضر خدمت
مین حاضر ہین وہ جادوگر وہان سے بھاگا اگرا اژدران سے عرض کی حضور طائر اسرار طلسمی ملگیا اب تو انسان بنا ہوا بیٹھا
ہی باتین کر رہا ہی پانچ چار جادوگر ملازم اخضر حاضر خدمت طلسم کشا ہین اخضر کا پتہ نہین اسوقت طلسم کشا اکیلا ہی اگر
حملہ مارلو تو ہو سکتا ہی اژدران اژدر سحر اپنے مقام سے اٹھا سفاک خونریز دمیاک تیز رو دلالان سرخ پوش
دمامہ ہیا سحر طراز و نیرنگ حیلہ ساز یہ سب افسران فوج ہین حکم دیا کہ لشکر تیار کرو جہانتک ہو سکے غیر ساحر زیادہ ساتھ
رہین اسوجہ سے کہ طلسم کشا کے قبضے مین لوح ہی غیر ساحر جو لڑ بھڑ کے گرفتار کرلین تو ہو سکتا ہی سحر اس جوان پر تاثیر نکریگا
بہت جلدی کرو اسی وقت تین لاکھ ساحران غدار تیار ہوے اژدران اژدر سحر سپہ سالاران مذکور کو ساتھ لیکر بصد
کروفر سوار ہوا ہیان کرب نامدار مع یاقوت حبشی و ملازمان ملک اخضر باغ مین بیٹھے ہین یاقوت سے ذکر حمزہ
صاحبقران کر رہے ہین یاقوت کہتا ہی ای شہریار مصیبت صاحبقران سنکر کلیجہ خون ہو گیا ایسے جری و بہادر پر یہ
مصیبت وقت کی بات ہی کرب فرماتے ہین ای یاقوت ایک ایک دم مجھکو زیر دم شمشیر گزرتا ہی جی چاہتا ہی پر پرواز
پیدا کرون اپنے کو خدمت مین صاحبقران کی پہونچاؤن ہر چند کہ خواجہ عمرو نے خوب انتظام کردیا ہی لیکن اگر
کہین سالوس طبل جنگی بجوائے تو وہان سب جان دینے والے ہین سحر کا کون جواب دیگا دم بھر مین لشکر پامال ہو جائیگا
صاحبقران کے نام کے سب دشمن ہین یہی چاہتے ہین انکو گرفتار کرکے قتل کرین اس بات سے بھی خوب آگاہ
ہین کہ سوائے صاحبقران کے کوئی صاحب اسم اعظم نہین ہی انکی جان کا خیال ہی یاقوت حبشی عرض کرتا ہی ای
شہریار جہان تک ہو سکے جلدی کیجیے دیر کرنا آپ کو مناسب نہین کہ اب عرصہ کرنے مین نہایت درجہ خرابی درپیش ہوگی
کرب فرماتے ہین ملک اخضر کے آنے کی دیر ہی وہ آئے اور مین لشکر کشی کرون یہ ذکر تھا کہ ابر سیاہ اٹھا رعد کی گرج
برق کی چمک علمہاے سیاہ کے نشان چمکے یاقوت نے کہا ای شہریار معلوم ہوتا ہی آپ کے تنہا ہونے کی خبر شاید
اژدران اژدر سحر کو پہونچ گئی اسی کی آمد کا نشان ہی طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ فوج بھی بہت ہمراہ ہی لاکھون ساحر
آتا ہی کرب نے فرمایا اسکا کیا خوف ہی مرنے پر آمادہ ہو کر آئے ہین جان کر جان دینگے اپنا خون اپنی گردن پر لینگے
مگر ای یاقوت یہ دعا کرو کہ ثابت قدم کو سے جرأت رہین ہزار طرح کی جفا سہین مگر قدم پیچھے نہ ہٹین سینہ سپر کرین
ڈٹ کر مرین یہ فرما کر کمر باندھی یاقوت سے کہا تم تو کنارے ہو جاؤ وہ ابر سامنے آکر پھٹا دیکھا اژدران اژدر
تخت پر سوار گرد اگرد تین لاکھ ساحران غدار کرب نامدار نے بھی نعرۂ شیرانہ کیا آواز دی باشیدائی کفاران پر دغا
منم ہژبر بیشۂ جنگ و جدال منم یکہ تاز میدان قتال سکندر شوکت دارا سطوت رستم ہیبت زال جلالت سہراب خدم
فغفور حشم جوان حجازی شاہزادہ کرب غازی نظر کردۂ بزرگان صاحب شوکت و شان برہم زن کافران قاتل
کفاران برہم زن لشکر عفریتان سپہ سالار لشکر صاحبقران تیغہ سو نتا تو کھینچکر جا پڑے مگر انتشار کرائی کرب نامدار کہ
ناہنجار سے کیا گذریگی اژدران اژدر سحر نے دیکھا کہ یکایک جو ڈیڑھ لاکھ ساحرون نے سحر کئے کرب نے لوح کو
گردش دی ہان حربہ ہاے سحر پر جو عکس پڑا وہ حربے پلٹے ان نامردون کے سینون پر پڑے توڑ کر سینون کو پار کر گئے

کئی ہزار ساحر ایکمرتبہ گر کے مرے ہنگامہ عظیم برپا ہوا کشتی مار کی آوازین آنے لگین آندھیان سیاہ اُٹھین پتھر برسے نخل باغ کے جلے زمین تپنے لگی آسمان سے آگ برسی اژدران اژدر سحر گھبرایا آواز دی یارو پھر جادو سحر کام ہوتا تو زمین ہلا دیتا آسمان کو کھینچکر زمین پر لاتا طبقات زمین آسمان پر پہونچاتا مگر سحر کا نام بنلو طلسم کشا کے پاس لوح موجود ہی سحر بالکل نابود ہی تیر و تلوار و گرز و کمان نیزہ لیکر لڑو بلوہ کرکے پکڑ لو سحر اس جوان پر تاثیر نہ کریگا پھر مین لاشون ساحران سے میدان بھر دیگا دیکھو چند ساعت مین کئی ہزار جادوگر مارے گئے لاشے تڑپ رہے ہین یہ کالی آندھیان وہ گئے ساحرون کے اُٹھین زمین سے شعلہ ہاے آتش نکل رہے ہین نخلہاے چنار مثل شمع کافوری جل رہے ہین یہ جو اژدران اژدر سحر نے پکار کر کہا ڈیڑھ لاکھ غیر ساحر کہ وہین سے درست کرکے لایا تھا حربہ ہاے جنگ اُنکے پاس موجود تھے تلوارین کھینچکر کرب پر جا پڑے نیزون نے زبانین نکالین ڈانڈین لچکین صاف ظاہر تھا کہ ناگنیان تڑپین عقاب تیر اُڑے تلوارون نے جوہر دکھاے خنجر چمکے باجے بج رہے ہین زمین و زمان گرج رہے ہین کرب شیر دل نے لوح کو گلے مین پہنا گرد اسپر کا ہاتھ مین لیا تیغ کھینچکر جا پڑے مگر تردد ہی کہ ای کرب غازی اس جنگ کا کیا انجام ہوگا ڈیڑھ لاکھ غیر حملہ کر رہا ہی کس کس کا وار روکو کس کسکو لوٹو کون جس نے نیزہ مارا سنان نیزہ کو بیلچے سے اُڑایا گھاٹ سے ڈانڈ کو کاٹا زیر گلہاے سپر غنچہ بنے ہوے طائران تیر پر کھولگر رہے ہین شاہزادہ اُنکو قلم کرتا ہی مگر کہان تک قلم کرے جب دس ہزار تیر چلے ایک دو پر بھی جاتے ہین کرب نامدار اس کروفر سے لڑ رہے ہین کہ کفار دنگ اپنی جان سے تنگ جسپر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوے لاشون کے انبار یکایک آفتاب عالمتاب اس جنگ کو دیکھکر بارنگ زرد لرزان ترسان آشیانہ مغرب مین جا کر چھپا و شہنشاہ ماہتاب بان مع فوج ثابت و سیارگان سپہر نیلگون فلک پر جلوہ فرما ہوا ملاحظہ جنگ مین مصروف ہوا ایک جوان پر یہ بلوہ ستارون کو بھی ثابت ہی کہ جوان رشک ماہ تابان ان بیداد گرون کے ہاتھ سے نہ بچیگا اژدران اژدر سحر لڑائی مین اپنی جان لڑا رہا ہی چو پرمہتا مین رن مہتا مین روشن ہوگئین کرب نے ایک نخل کی آڑ پکڑی بیخ نخل کو پشت پر کیا تیغہ برق تاب چہرے پر عتاب جب کافرون نے حملہ کیا اُن پر جا پڑے مگر جب بڑھے ہر چند کہ اپنے کو بہت بچایا مگر دو چار زخم ضرور کھاے بیقرار ہو کر طرف آسمان کے دیکھا پکار اُٹھے ای معبود حقیقی اس بلاے عظیم سے بچاے کل کافرون کا مجمع بلوہ ہی سواے تیرے کون مدد کرنیوالا ہی تو وحدہ لاشریک ہی یہی اعتقاد ٹھیک ہی تو کریم کارساز و بندہ نواز ہی نظم

نیست ذات جز صفات در جہان
اہل معنی راست ظاہر این نکات
در ہمہ اشیا حقیقت را بدان
تا شود آسان بتو ہر مشکلات

اے ز تو مقصود کل کائنات
نیست ہرگز بے صفات ہیچ ذات
گر بدانے خویش را در اصل کار
زانکہ مشہود ست در مشاہدات
در حقیقت حق احمد مطلق است

ذات تو موجود در جملہ صفات
آمدہ در صورت آدم پدید
بر تو گردد آشکارا این واردات
اندرین کثرت ہمہ وحدت نگر
اے ہمہ مقصود کل کائنات

شاہزادہ ملک ملک کے دعا مین کر رہا ہی رات کی تاریکی فوجون کی کثرت اپنے ساتھ لشکر مصیبت وحشت یاقوت حبشی گوشے مین چھپا ہوا یہ سب معاملہ دیکھ رہا ہی جب بلوہ فوج کا ہوتا ہی تڑپ جاتا ہی پکارتا ہی ای پروردگار ای ارحم الراحمین اس شیر نر کو بلوے سے ان روباہ خصلتون کے بچائے بکہ دشمنا فوج کفار کا ہجوم رسم و راہ میہان کی نامعلوم ای کریم تو مدد کر ابھی تو پہنچے ہوے کیسے خوشی خوشی باتین کر رہے تھے یکایک یہ بلا نازل ہوئی باعث بیتابی دل ہوئی نظم

بے برگ شد ز باد خزان شاخسار حیف
پژمستی آن ثمر کہ بدم جان نثار حیف

باشد صحبت گل و بلبل ہزار حیف
ہمراہ تو النوس چہ قدر گرم میخورد

اے تیر یار رفت گذشتی ز پہلوم
دامن کشان گذاشت لزین خاکسار حیف

ای آنکہ بر گریستنم خندہ میزنی / صورت نہ بستہ است زما ہیچ کار حیف
با وود دل تر الفتادہ است کار حیف / ہمچون حنا اگرچہ فتادم ز پای او
خجلت ز روی خامۂ نقاش میکشم / نگذشت واقف از سر خونم نگار حیف

قطرات خون جسم سے کرب نامدار کے ٹپک رہے یاقوت جنی یہ حال شاہزادے کا دیکھکر چیخیں مار مار کر روتا ہے قوم آتشی ہے اپنے کو چھپا دیا ہے کبھی پکار اٹھتا ہے فلان بھیا نے نیزہ مارا اپنے کو بچائیے کرب جھنجھلا کر نیزے کو قلم کرتے ہیں تلوار کو گھاٹ پر روکتے ہیں جب کوئی وار شاہزادے پر آتا ہے یاقوت تڑپ جاتا ہے شب بھر اسی طور سے تلوار چلی بوقت سحر شاہزادہ نامور نے گھٹنے ٹیک دیے اس قدر زخمی ہوا مگر تو بھی شیر کے جتنے قدم بڑھا پایا سر اڑا دیا کئی سو ساحرون بھی مارے اب کرب کو یاس ہوئی کہ موت لیکر آئی تھی ارادہ فتاحی طلسم موت کا پیام تھا ورنہ یہان آنا کیا کام تھا فلک کج رفتار نے لشکر سے یون جدا کیا پہلوان گرفتار کرکے بیچارا بہرام و لنقا بدار نے اگر چھڑایا انقا بدلا کے بار احسان سے سر نہین اٹھا سکتا صاحبقران کا وہ حال دیکھا کلیجے پر چھری چل گئی اسوقت تک سحر کی تکلیف صاحبقران آنکھون کے نیچے پھر رہا ہے اپنی جان کا کچھ خیال نہین نہین معلوم آقائے نامدار پر کیا گذری ہوا گر وہان ساحرون نے بلوہ کیا کون روکیگا عمرو سر پیٹ پیٹ کر اپنی جان دیگا عیاری کا لڑائی مین کیا کام ہے افسوس خاندان صاحبقرانی تمام ہوا حقیقت مین ہر کمالے را زوالے یہانتک پروردگار نے فضل کیا کہ لوائے شوکت در پردہ دنیا تا بہ پردہ قاف پہونچا پردہ دنیا مین ملک باختر پر قبضہ کیا کفار کو بھگایا زبرجد نگار پر قبضہ ہوا ساحر شمش بھی مارا گیا جس مقام پر گئے کامیاب ہوئے یا فلک نے یہ گردش دکھائی یہ انقلاب ہوا ہمکو موت کھینچکر یہان لائی کفار کا دعوی بیجا نہ تھا ہمارا وقت زوال آگیا ہم یہان قتل ہوے وہان لشکر صاحبقران تباہ ہو جائیگا سالوس دیوث کی خوب آب بن پڑیگی شاہزادہ دل سے یہ باتین کرتا ہے آنکھون سے آنسو جاری دل سے بیقراری کبھی نالہ وزاری شاہزادہ بہت بیقرار ہے مگر اپنی خدا کی تعریف کر رہا ہے تو لایق صفت ہے اگر ہر موے جسم زبان ہو تب بھی نہ بیان ہو اسقدر کافی ہے نظم

حمدیکہ ہمچو بحر کرم بیکران بود
چندانکہ مستزاد کنی بیش ازان بود
حمدیکہ چون عماری عزت کند روان
بر بختگاہ ملک قدم سایبان بود
حمدیکہ چون ز حیطۂ جان سر برون کشد
جولانگہش بساحت لامکان بود
حمدیکہ نہ ملک کند انشا نہ انس و جان
کان صعد محامد قدوسیان بود
لا احصی ست تحفۂ خاصان در انتخاب
انشا بہار قدس کہ عرش آشیان بود
حقیقت چو ہست پردہ ز رخ کی بر افگند
در صد ہزار پردہ دیگر نہان بود
سد وجود بشکن اگر ہر دو این رہے
جزوی نبود و تا بہ ابد ہمچنان بود

حمدیکہ شکر نعمت ہر دو جہان بود
حمدی بدان ثنا کہ ادراک کنہ آن
بر منکب ملائکہ حکمش روان بود
حمدیکہ ظل رافتش ار بر کسے فتد
ہر تار موی بر تن ازان صد زبان بود
حمدیکہ چون زبان و دہش زیور بیان
بل خود بذات خود متعدی آن بود
الحمد ناقصیکہ بگوید بندگان
این گفتگو چہ لایق آن آستان بود
ادنی نشان محض چہ جوئی ازو نشان
صاحب نظر کجاست کہ او خود عیان بود
حقا کہ گو شتۂ تو بجای نمیرسد
ورنہ ہزار سالہ رہ اندر میان بود
از مطلع وجود چو نور قدم بتافت

حمدیکہ در تضاعف ذرات کائنات
برتر ز پایۂ خرد خردہ دان بود
حمدیکہ در ہوائے ہویت ہمای وار
بر مسند مقاصد خود کامران بود
حمدیکہ چون قدم کشد از ضیق کن فکان
تحسین قدسیان ہمہ نعم البیان بود
با دانش ار ببارگہ قدس کبریا
کی در خور خدای حق عز و شان بود
در اوج کبریاش فگندست بال عجز
ہر ذرہ بر خدائی او صد نشان بود
آنرا کہ پردہ ہا ز نظر بر گرفتہ اند
آمیزشش ز جانب او ہر زمان بود
او بود در ازل متوحد کہ در وجود
از ظلمت حدوث چہ نام و نشان بود

کرب کی بیقراری پریشانی شباب مین موت کا سامنا تھی اہل و عیال کی یاد آتی ہی اور زیادہ طبیعت گھبراتی ہی اس
مصیبت مین وہ رات نہیب شمشیر مردان عالم سے کٹی اب کرب غازی نے حال اپنا ابتر پایا یاقوت بھی خون کے
آنسوون سے رو رہا ہی اب کرب کو یقین ہوا اژدران اژدر سر سامنے چیخ رہا ہی کہ ارے کمبختو سو دو سو ملکر لپٹ
جاؤ لوح چھین لو اب کیون دیر ہی اُسوقت کرب نے اپنی حسرت پر مایوس ہو کر طرف آسمان کے دیکھا آسمان
پر ابر سرخ نمایان ہوا نہایت رعنا زیبا طائران خوش الحان زیر ابر زمزمہ سرائی کرتے ہوے یاقوت نے اُسوقت
پکار کر کہا ای شہریار مبارک ہو تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دعا قبول ہوئی سعادت حصول ہوئی کرب نے آواز کا
جواب دیا کہ ای دوست صادق وای محب واثق اپنا تو حال ابتر ہی ہم کیا خوشی کرین بقول شیخ سعدی شعر امید بستہ
بر آمد ولے چہ فائدہ زان ✤ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید ✤ اُٹھتے ہین تو دل بیٹھا جاتا ہی ہاتھ دستگیری نہین کرتے اور
پاؤن مین دعوی ثابت قدمی نہ باقی رہا دل پریشان کیا کرین کس سے بیان کرین کہ اپنی کیا کیفیت ہی افسوس یہ ہی
کہ اسم اعظم صاحبقران نے چھڑایا حرز ہیکل بھی نہ ملی جب لاشہ ہمارا پہونچیگا یقین تو ہی کہ اس عالی وقار کو صدمہ بڑا ہوگا
اب وہ ابر یاقوت نگار سر پر فوج کفار کے آکر لہرایا ایک دنانے کی آواز آئی کہ زمین تھرائی کئی ہزار ساحرون کے
کلیجے پھٹ گئے یکایک ابر شق ہوا سب نے دیکھا ملک اخضر سبز پوش بصد جوش و خروش پشت پر ساٹھ ہزار جوان
علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے ہوے کئی سو نقارے بجتے ہوے یہ معرکہ جو ملک اخضر سبز پوش نے دیکھا
دل بلگیا نعرہ کیا کہ او نمکحرام بد انجام تو نے غضب کیا کہ طلسم کشا کو اکیلا جانکر گھیر لیا یہ غلام انکا آپہونچا یہ کہکے ساتھ
والون کو آواز دی یارو لینا اپنے جان بخش آقا کو ان نامردون کے ہاتھ سے بچاؤ ساٹھ ہزار ساحر کوتے تیغ تابغ
لیکر گرے جسپر گرز مارا اسکا سر پھٹ گیا کسی پر نیزہ مارا کسی کو قتل کیا انکو انکے حربے سے بچایا اخضر سبز پوش
نے جھولی سے کھینچا پیکان کا نکالا رشتہ توڑ کر پھینک مارا تیر برسنے لگے جسپر تیر پڑا وہ خطا شعار بھکر گرا چلا نہ سکا
گوشہ گیر لحد ہوا ہزار ہا واصل جہنم ہوے ایک ہی سحر مین بلوے بجھاؤن کے کم ہوے اخضر اپنا پھرتا طرف اژدران
اژدر سر کے چلا للکارتا ہوا او نمکحرام بد انجام اب تیرا وقت آخر ہوا تو نے بڑا غضب کیا میرے آقا زخمی ہوے اب مین
کیا تجھکو زندہ چھوڑونگا تیرے قتل سے منھ موڑونگا اژدران اژدر سر شرما جاتا ہی ساتھ والون سے کہتا ہی مجھسے بڑی
خطا سرزد ہوئی مین نے اس پیر زمین گیر کو کیون قتل نہ کیا قید رکھنے کا مزا اٹھایا آج قید سے چھوٹ کر اسنے آفت
برپا کی اگر انجام یہ جانتا تو جسدن قید کیا تھا اُسی دن مار ڈالتا مشیرون وزیرون نے منع کیا آخر اسکا مزا پایا مجھکو
نمکحرام کہتا ہی کیا مین اسکا نوکر تھا مین مدت کا بادشاہ ہون مگر جب یہ نمکحرام کہتا ہی میرا دل ہل جاتا ہی سر سے چھوٹ
ہی مین اسکا نوکر نہ تھا یہ خود میرا نوکر رہا مگر اخضر نے صفین درہم و برہم کر دین کئی ہزار ساحر مارے [illegible]
ویران کردیے یہ کہتا ہی اور چاہتا ہی بھاگ کر نکل جاؤن مگر بلا کی تلوار چل رہی ہی ملازمان اخضر نے بھی زمین ہلادی
قید مین رہے بڑے بڑے ظلم سہے اب جو قید سے رہائی پائی جان نثار ہے ہین دس پانچ ملازمان اخضر نے
آکر کرب کو اٹھایا تا بنا زر دے کو اُٹھتے ہی غصہ آیا کمر ہمت کو مضبوط باندھا ہاتھون سے فرمایا وقت دستگیری
ہی پیرون سے کہا ثابت قدمی کا زمانہ آگیا دل سے کہا پھر تن جاہت پر سلیٹون کو قتل کرین کئی فرسنگ تک جاکر
لڑین اپنے کو چالاک و چست کیا ارادہ درست کیا لوح کو سینے سے مس کیا ہاتھ پاؤن مین طاقت آئی دل پر جو ایک
ہول و بیم طاری تھا لوح کے مس کرتے ہی وہ دفع ہوا مصروف جنگ ہوے اژدران اژدر سر نے جو کرب کو
جنگ کرتے دیکھا بہت گھبرایا فوج کو اشارہ کرتا ہی ارے نامردو تمنے اتنا تامل کیا کہ وہ جوان پھر اپنے مقام سے

اُٹھا اب بھی گھیر کر مار لو مہلت نہ دو اخضر نے سحر کیا کہ آگ برسی کئی ہزار ناری جلے اُسی جوش و خروش مین قریب
اژدران اژدر سر کے پہونچا ملازمان اژدران روکنے لگے جو قریب آیا اخضر نے ایک طمانچہ مار دیا کئی سو ساحر
اُسی مقام پر مارے لڑتا بھڑتا شیرانہ جنگ کرتا ہوا برابر اژدران کے پہونچا اژدران نے ہاتھ تختۂ سحر کا مارا ملک
اخضر نے بہ نگاہ تند اشارہ کیا برق چمک کر گری قریب تھا سر اژدران کا اُڑ جائے مگر اُسنے اپنے کو سحر کر کے بچایا
اخضر نے اوپر سے ہاتھ تلوار کا مارا سر اژدران کا زخمی ہوا ہائے کہکر اژدران نے اپنے کو گرا دیا لوٹ مار کر بھاگا
اخضر نے چاہا دوڑ کر پکڑ لون اژدران پر پرواز پیدا کر کے بلند ہوا ہالیان فوج کو آواز دی یارو نکل چلو سب بدنصیب
ہو طلسم کشا کو نہ مار سکے اب قلعے پر چلکے انتظام کرونگا تدبیر لوح کرونگا طلسم کشا کو زندہ نہ چھوڑونگا اسکے بلند ہوتے
ہی ہزارون جادوگر پر پرواز پیدا کر کے بلند ہوے اب تو تانتا بندھگیا جو طبوے سے نکلا بھاگا تھوڑے ہی عرصے
مین سب جادوگر بھاگ کر نکل گئے کرب نامدار سائے مین نخل کے کھڑے ہین جھوم رہے ہین اخضر نے اگر شانہ
تھام لیا عرض کی حضور نے بڑی تکلیف اُٹھائی اگر یہ جانتا تو حضور کو تنہا چھوڑ کر نہ جاتا کرب نے فرمایا
تقاضائے مشیت اسی طرح تھا اخضر نے حکم دیا بارگاہ استادہ ہوئی کرب کو لیکر بارگاہ مین آیا اپنے ہاتھ سے بیٹھکر
زخم دوزی کی پٹیان مرہم کی چڑھائین عذر کرتا ہی اے شہریار مجھے اسوجہ سے دیر ہوئی کہ جا بجا میرے ملازم قید تھے
مین نے سب کو جا کر قید سے چھڑایا شب بھر اسی کام مین مصروف رہا ابھی قصد آنیکا نہ تھا مگر صبح کو خود بخود دل گھبرایا
ساتھ والون سے کہا یارو چلو تب غلام روانہ ہوا شکر ہی کہ سرکار کو زندہ پایا اب حضور صحت پائین تو قلعہ طلسمی پر چڑھ
چلین وہان بڑے مقابلے پڑینگے تمام تحفہ جات طلسمی اُس نمکحرام کے قبضے مین ہین انپر اُسکو بڑا ناز ہی انکو بروے
جنگ صرف کریگا کرب نے فرمایا خدا مالک ہی اخضر کو تو یہ انتظار ہی کہ شاہزادہ صحت پائے تو کوچ کرین وہان اژدران جو
شکست کھا کر بھاگا قلعہ طلسمی مین آیا زخمدوزی کی تمام افسران فوج جمع ہوے اژدران اژدر سر نے کہا یارو تمنے
دیکھا کیا وقت پر یہ پیر زمین گیر پہونچا اگر چند ساعت نہ آتا طلسم کشا کو قتل کر لیتے یارو تم مین سے کسی نے صلاح نہ دی کہ
اُسکا ملک و مال لیا زندہ نہ رکھو قتل کر ڈالو اگر قتل ہو جاتا آج یہ آفت کاہیکو ہوتی فلک نے بری گردش دکھلائی اسی
انتشار مین اژدران اپنے محل مین آیا زوجہ اسکی میمونہ جادو نام میمونہ صورت مین بندریا اُچکتی ہوئی دوڑی زخم
جو سر کا اپنے شوہر کے دیکھا چلاکے کہا ارے میرے شوہر کو کسنے زخمی کیا ہی جب تلوار پڑی ہوگی خون سر سے بہت نکلا
ہوگا میرے شوہر مین طاقت نہ رہیگی اب راتون کے معاملے کیونکر ہونگے جب مرد مین طاقت نہوگی کیا کر سکیگا تڑپ تڑپ
کے رہجائیگا اژدران نے کہا او بندریا کیا بیہودہ بکتی ہی مین لڑائی پر گیا تھا ارے خیلہ وہ بڈھا چھوٹ گیا میمونہ
نے کہا تیرا باپ کے بڈھا کہتا ہی مین نہین سمجھی مین تو یہ سمجھی تھی آج دن کو آیا ہی کچھ سٹ پٹ معاملہ ہوگا یہ نگوڑا زخمی ہو کر آیا ہی
اژدران اژدر سر نے کہا صاحب بیٹھے بیٹھے میری شامت آئی یاران برغفار بھائی صاحب نے مجھکو نامہ لکھا دی
شامت کہ مین دوڑا گیا جا کر حرز نسل حمزہ کی چھین لایا اُسپر یہ آفت برپا ہوئی کہ کرب نامدار واسطے فتاحی طلسم کے
آیا مرے جلے شکست ہوے ملک اخضر کو اُسنے رہا کر لیا مین نے خبر پائی کہ طلسم کشا باغ ویران مین اکیلا ہی یہان سے
فوج لیکر جا پہونچا رات بھر تلوار چلی وہ اکیلا مین لاکھ فوج سے لڑا بڑا معرکہ پڑا مگر یہ نہو سکا کہ گرفتار کر لیتے صبح کو وہ پیر زمین گیر
آگیا اُسنے آکر زمین ہلا دی اس قیامت کا سحر ہی کہ لاکھ جادوگر مارے گئے بدولت زخمی ہوے آخر چلے آنا مناسب جانا
اب وہ قلعہ طلسمی پر چڑھ آئیگا کچھ بن نہین پڑتا ہی کیا تدبیر کرون کدھر بھاگ کر نکلجاؤن بڈھا تو ہی کیا کر سکتا ہی تحفہ جات
طلسمی صرف کرون تو زمین ہلا دون مگر طلسم کشا صاحب لوح ہی جب وہ لوح کو جنبش دیگا اُسکا عکس پڑا اور سحر بھولا

اگر لوح قبضے سے طلسم کشا کے نکل جاتی دس لاکھ ساحر بھی ہوتے تو مین اُنسے نہ دبتا مگر جب لوح کا خیال آتا ہے تو قلب
تھرا جاتا ہی کہ مین نے کیا غضب کیا لوح طلسمی یون ضایع ہوئی اگر مجھکو خبر ہوتی پہلے ہی سے لوحدار جادو کو بلا لیتا
ہر وقت آنکھون کے سامنے حاضر رہتی میمونہ بھی رو رہی ہی یاسمین طلسمین صاحب ہمراز ین سب مصروف گریہ وزاری
ہین ہر ایک کا یہ قول ہی کہ داری اب طلسم کشا کا گرفتار ہونا بہت مشکل ہی یاقوت الیاس رازدار بھی اُنسے ملگیا اور طلسم کشا
کا دل مضبوط ہوا گویا راہ بتانے والا ملا یہ ذکر تھا کہ آسمان پر برق چمکی سب دیکھنے لگے دیکھا ایک تخت پر ایک جوان
نہایت حسین پہلو مین ایک نازنین دونون نے آکر اژدران کو سلام کیا اژدران سلام لیکر رونے لگا وہ جو عورت
ساتھ آئی ہی اُسنے جلدی دوپٹہ سے آنسو پاک کیے کہا باباجان آپ کیون روتے ہین مین نے شکارگاہ مین خبر پائی کہ آپنے
شکست کھائی وہ بڈھا چھوٹ گیا جیسی آپ نے غفلت کی اُسکا یہ انجام ہوا اژدران نے کہا ای فرزند یہ نجانتا
تھا کہ یہ بڈھا یون رہائی پائیگا مجھسے لڑنے آئیگا اب کوئی تدبیر ایسی ہو کہ لوح قبضے سے طلسم کشا کے نکل جائے مین
تحفہ جات طلسمی صرف کرون گھیر کر سب کو مار لون یہ شمشاد جادو اسکی دختر ہی اور وہ جوان غلام ترکی اسکا آشنا ہی
ہر وقت اسی کو ساتھ رکھتی ہی جواب دیا ای والد نامدار طلسم کشا کا لشکر آنے دیجیے اگر مین نے لوح نہ چھین لی اور طلسم کشا
کو نہ گرفتار کر لائی تو نام میرا شمشاد جادو نہ رکھیے گا آپ قتل اخضر کی فکر کیجیے طلسم کشا کا خیال بھی نکیجیے یہ کہکے بابا
کو بہت مطمئن کیا خوب سمجھا دیا کہ آپ جا کر تحفہ جات وغیرہ نکلوائیے ملک اخضر کی فکر آپ کریگا طلسم کشا کو مین لے آؤنگی
لوح سمیت حاضر خدمت کرونگی اژدران اژدر سر بیٹی کی یہ بات سنکر پھول گیا خوش ہو گیا باہر تنتنا ہوا آیا وزرا امرا سے کہا
لو صاحبو مبارک ہو میری بیٹی نے سب کی جان بچالی طلسم بچگیا وزرا نے کہا ای شہریار کیا کیفیت ہوئی خیرخواہان دولت کو
تو آگاہ کیجیے اژدران نے کہا میری بیٹی شمشاد جادو مدت سے لوگ بدنام کرتے تھے کہ غلام ترکی سے پھنسی ہی مین نے
کبھی دخل نہین دیا آج اُسکو غصہ آیا اُس غلام ترکی کو وہ بھائی کہتی ہی حال بربادی طلسم سنکر کانپنے لگی سحر بھی اسکا قیامت
کا ہی اُسنے وعدہ کیا کہ مین طلسم کشا کو مع لوح لے آؤنگی اسکا کہنا خالی نہ جائیگا سب نے کہا حضور کوئی وجہ بھی بیان کی
اژدران نے کہا مین نے لاکھ پوچھا اُسنے نہین بتلایا یہی کہا وقت پر دیکھیے گا کوئی ترکیب تو اُسکے ذہن مین آگئی
ہوگی سب نے کہا خداوند ساحری و جمشید ایسا ہی کرین جلد وہ ساعت آئے کہ طلسم کشا گرفتار ہو کر ہمارے سامنے
آئے اپنے ہاتھ سے قتل کرین اُسکے بغض و حسد سے دل بھر رہین اب وقت پر موقوف ہی دن تو ان باتون مین کٹا شمشاد
جب باہر آتی ہی ہر ایک سے دریافت کرتی ہی کہ لشکر مسلمانان آیا یا نہین یہی خبر پہونچتی ہی کہ ابھی نہین آیا تیسرے دن
اژدران اژدر سر تخت پر بیٹھا ہی کہ ہرکارے دوڑتے ہوئے آئے کافرون نے کاؤ دمہ بجادی

قطعہ

ای سرت سبز تاجوران بخجند	شکست طبل تاشگان بدرنگ	گرز آتش ہزار رنگا رنگ	بر سر تو موکلان بر بند

شہریار عالم کی عمر کوتاہ ہو قلعۂ طلسمی جلد تباہ ہو آمد لشکر مسلمانان شروع ہی میان یاقوت جنی مقدمۃ الجیش
لشکر وارد ہوئے ہین بادشاہ طلسم کشا کو لیکر آتے ہین یہ سنکر اژدران باہر نکل آیا ایک بلندی پر آکر بیٹھا دیکھا بعد
تھوڑی دیر کے صحرا سے گرد اُٹھی دیکھا یاقوت جنی گھوڑے پر سوار خود آہنی بر سر زرہ سونے چاندی کی
کڑیون کی زیب جسم انور سلاح جنگی جسم پر آراستہ اتالا بارگاہ کا چھکڑون پر لدا ہوا آتک تک کی صدا بلند ہی پانچ
ہزار جوان پشت پر اس لطف سے اتالا بارگاہ کا آکر پہونچا یاقوت جنی نے بارگاہ استادہ کرائی جا بجا اور بارگاہ کے
نشان دیے نخل صحرا کے کٹوا ڈالے اسکے بعد گرد عظیم بلند ہوئی دیکھا سب نے ملک اخضر سبزپوش تخت پر
سوار جا رانو در آتش فشان تخت مین کسے ہوئے پشت پر سترہ سو ساحر و غیر ساحر ساتھ مین مگر سب جوانان نامدار

آمادہ حرب وپیکار کرب غازی کو دیکھا پشت مرکب صبا رفتار پر بصد کر و فر سوار لوح طلسمی گلے مین سلاح جنگی ذات
پر آراستہ تیغہ ہلالی زیب کمر سپر فولادی پشت پر دامن سپر مین پھول بھرے ہوئے بائین ہاتھ پر کمان کیانی صاف
ظاہر ہی کہ ماہ تابان برج قوس مین آگیا ہزار تیرون کا ترکش مثل دُم طاؤس لٹکتا ہوا تیر دل دوز اسمین بھرے ہوئے چند
پیکان تیر ترکش سے باہر نکلے ہوئے صاف ظاہر تھا کہ ماران سیاہ نے بانبی سے منھ نکالا ہی اس جاہ و حشم سے آگے
بڑھتے ہوئے نقیب آوازین لگاتے ہوئے شعر بلا پر جوانو بڑھے جائیو * دو جانب سے بلائین لیے جائیو * یہ جاہ
و جلال دیکھکر اژدران گھبرا گیا پیشانی پر پسینہ آگیا اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آیا یہان تو بارگاہ مین استاد ہو مین کرب
داخل بارگاہ ہوئے ملک اخضر نے کہا ای یاقوت جنی آج کی شب بہت سخت ہی انتظام معقول کرنا واجب ولازم
ہی غمخوارون کی جانب سے کوتاہی نہوا اژدران اژدر سر آج رات کو بڑی قیامتین برپا کریگا یقین ہی کچھ ساحر بھی
آئین اپنا اپنا رنگ جمائین تو عجب نہین یاقوت نے کہا جو مناسب وقت ہو وہ کیجیے اخضر نے چار سو ساحر
چھانٹ کر گرد بارگاہ مقرر کیے کرب غازی سے عرض کی آج کی رات بڑا تردد ہی لوح لینے کی فکر کیجائیگی حضور
جاگتے رہین کتاب تواریخ حال شاہان حضور کے پاس رکھے دیتے ہین اسی کو ملاحظہ فرمایے گا کہ اسکے حیلے سے
حضور نہ سوئین کرب نے قبول کیا جواب دیا کہ ای ملک اخضر ایک ایک لمحہ میرے اوپر برابر ایک ایک سال
کے گذرتا ہی جب خیال کرتا ہون مصیبت صاحبقران کا یہی خیال آتا ہی کہ یہ ہفتہ کیونکر گذرا ہوگا اب وہ دانہ ترک
جب آنکھ کھلی آہ آہ کرنا آنکھون کے نیچے پھرتا ہی مین شب بھر بیٹھکر بسر کرونگا پلک نہ جھپکاؤنگا اخضر اندر یہ انتظام
کرکے باہر آیا یاقوت جنی کو دروازے پر مقرر کیا کہ تم کرسی بچھا کر بیٹھو مین بہ شکل طاؤس قبہ بارگاہ پر جاکر بیٹھتا
ہون منقار سے بارگاہ مین سوراخ کرلونگا شہریار کو دیکھے بھی جاؤنگا یہ بھی انتظام رہیگا کہ اگر کوئی ساحر آسمان سے
آئے پہلے مجھی سے مقابلہ پڑے شہریار تک نجانے دونگا زمین پر جو کوئی آئیگا اسکو تم دیکھنا اگر آواز دوگے مین بھی
آجاؤنگا اس انتظام کو سب نے قبول کیا یاقوت دروازے پر بیٹھا ملک اخضر بشکل طاؤس قبہ بارگاہ پر
آکے بیٹھا منقار سے بارگاہ مین سوراخ کرلیا دمبدم پکارتا جاتا ہی ای شہریار ہوشیار رہیے گا کبھی یاقوت کو
آواز دی ای یاقوت خبردار رہنا کبھی طلایہ دینے والون کو صدا دی یارو ہوشیار رہو غافل نہونا مگر اژدران
اژدر سر جب اسنے دیکھا لشکر طلسم کشا بصد کر و فر آیا اور فروکش ہوا میمونہ نے آکر سلام کیا شمشاد نے بھی آکر
سلام کیا پوچھا کیون باباجان خیر تو ہی آج آپ بہت پراگندہ ہین اژدران نے کہا بیٹا بڑے زور و شور سے لشکر
طلسم کشا کا آیا ہی مگر اس بندے نے بڑا سامان کیا ہی آپ قبہ بارگاہ پر بیٹھا ہی یاقوت جنی دربارگاہ پر چار سو جادوگر
چیدہ گرد بارگاہ پھر رہے ہین انسان تو کیا ہوا بھی نہین جاسکتی شمشاد نے کہا آپ جاکر بارگاہ مین بیٹھیے مین تو اپنے
کو پہونچا دونگی یہ کہکر لشکر اژدر سے باہر نکلی جو منظور ہوا ویسا سامان اپنے اوپر تیار کیا اپنے ہی راے پر لباس پہنا
زیور و جواہرات جسم پر آراستہ کیا صورت بھی بہت خوبصورت بنائی کنارے پر لشکر کے آکے دونون پاؤن زمین
مین مارے نقب سحر لگاتی ہوئی چلی یہان تین پہر رات اسی ہنگامے مین صرف ہوئی پہر رات باقی ہی کہ جھونکا ہوا کے
سرد کا چلا اخضر کی آنکھ بند ہوگئی قبہ بارگاہ پر سر رکھکے سو گیا کرب غازی بارگاہ مین بیٹھے ہین شمعہاے مومی و
کافوری روشن ہین کتاب تواریخ کبھی دیکھی کبھی بند کردی یکایک سامنے سے دیکھا کہ فرش چاک ہوا زمین سے
ایک شعلہ نکلا کرب نے قبضے پر ہاتھ ڈالا شعلے نکلتے نکلتے شمع بنگئی اب جو بنگاہ غور دیکھا تو ایک پنجہ نگارین مین
وہ شمعدان حسب کرکے ایک نازنین سبز زمین سے نکلی دونون آنکھون سے دریا اشکون کا جاری بجلی لگی ہوئی

صاف ثابت ہوتا تھا کہ مشاطۂ قدرت نے موتیون کا سہرہ چہرے پر آراستہ کیا یا صدف کا منھ کھلا ہی گوہر آبدار
اشک مسلسل جاری دوپٹہ ڈھلکا ہوا دریاے جواہر مین غوطہ زن زیور پھولون کا زیب جسم نہایت حسین ونمکین وہ شمعدان
ہاتھ سے رکھدیا مثل ہلال شب اول واسطے سلام کے خم ہوئی ہاتھ باندھکر کھڑی ہوئی عرض کی شعر سر بکف پیش تو ای
قاتل آمدہ ام ٭ سایۂ رحمتی وما بہ پناہ آمدہ ام ٭ ای شہریار والاقدر ودای آسمان جلالت کے بعد اصل کیفیت یہ ہی
کہ یہ کنیز سایۂ دامن دولت مین حاضر ہوئی ہی کرب اسکی صورت زیبا دیکھکر بیقرار ہو گئے زانو بدلنے لگے بمحبت فرمایا صاحب
بیٹھ جاؤ بیٹھ کے حال کو تسلیم کرکے بیٹھی عرض کی اصل کیفیت یہ ہی کہ یہ کنیز بیٹی ہی اژدران اژدر سر کی شمشاد گل اندام
میرا نام ہی جب والد آپ سے باغ ویران مین لڑنے گئے تو مین بھی گئی تھی جمال جہان آرا سرکار کا دیکھکر مائل ہوئی
اُس دن سے آب ودانہ ترک ہی آٹھ پہر پڑی رویا کرتی ہون والد شام کو روتے ہوے محل مین آئے آپ کے
نزول اجلال وورود اقبال کی خبر دی اور گھبرا کر یہ کہا کہ اب مین کیا کرون مین تو شیفتۂ جمال سرکار تھی مین نے کہا کہ
والد نامدار ایک بڑی مشکل ہی کہ آپ نے بادشاہ سابق کو قید کیا صاحبقران کی حرز بکل مانگ کر لائے بدعت
آپ کی مشہور ہوئی اب اگر آپ مسلمان ہون اور مال طلسمی دین دل سے اطاعت طلسم کشا کی کرین تو مین جاکر شہریار
سے طے کرون باپ نے میرے کہا کہ مجھے سب کچھ منظور ہی مگر مزا سلطنت کا دل سے نہین جاتا مجھکو کرب غازی کر
بادشاہ کرین مین اسواسطے حاضر ہوئی ہون کہ خراج دیتا ہی مسلمان ہوتا ہی مگر سلطنت دینے کا قصد نہین سرکار کیا فرماتے
ہین یا تو حضور اس فیصلے کو قبول کرین ورنہ یہ سر حاضر ہی اسکو کاٹ لین کہ بار یہ گردن سے اُتر جائے بقول ناسخ
ادب تاجداری دست ہوس قاتل کے دامن کا ٭ سنبھل سکتا نہین اب بوجھ ہے اپنی گردن کا ٭ یہ کہکے تلوار
کھینچی ہاتھ مین کرب کے دی کہ ہاتھ لگائیے کرب نے فرمایا ای سرو روان حدیقۂ خوبی ای غنچۂ نودمیدہ گلزار محبوبی جو
کچھ کہ تو نے کہا یہ سب مجھکو منظور ہی مگر ایک بات مین عذر ہی کہ یہ سلطنت ملک اخضر کی ہی باپ نے تمہارے بجبر وقہر
قبضہ کیا سالہا سال اسکو قید کیا یہ تو مین وعدہ کرتا ہون کہ ملک اخضر بھی خطا معاف کریگا کیا مجال کہ تامل کرے
ہمارے مذہب کا یہ طریقہ ہی جو گذرا وہ گذرا خطا معاف کرنا ہوگی ہمارے آقاے نامدار نے اُسکی خطا معاف کی
جسنے نو مہینے پنجرے مین قید کیا تھا نئے طور کی بدعتین ہوئین وہ گرفتار ہو کر آیا اُسکی خطا معاف کی جب اژدران مسلمان
ہوگا پھر اخضر کی مجال نہین کہ اسپر دست ظلم دراز کرے مگر البتہ ایک امر مین تامل ہی کہ سلطنت اخضر کو ملیگی اب تمہارے
باپ کو یہ مناسب ہی کہ اسکی نیابت قبول کرین ورنہ میرے ساتھ چلین صاحبقران سے کہکر الگ ایک ملک دلوا دونگا
وہان سلطنت کرین جو چونے کہا مین نے سب قبول کیا اُسنے قدمون کو بوسہ دیا اُن گورے گورے ہاتھون سے سر سے
پاؤن تک بلائین لین کہا مین تصدق وقربان ہو جاؤن مین نے تو اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ شہریار گوہر
بحر سخا ہی جرات وہمت مین بھی یکتا ہی جو عرض کرونگی ضرور قبول کرینگے مین کیا شکر یہ ادا کرون کہ میرے کہنے کو قبول کیا
مین آپ اپنے باپ کو خوشی خوشی خدمت مین لاؤنگی مع مال طلسمی حاضر ہونگے یہ باتین کرکے دل کو شاہزادے
کے اپنے قبضے مین کیا پاؤن شاہزادے کے اُٹھا کر اپنے زانو پر رکھ لیے پاؤن دبانے لگی کرب شب بھر
کے جاگے ہوے پاؤن سے اسکی بھی پامال ہو چکے تھے اس لطف سے اُسنے پاؤن دبائے کہ شاہزادے نے مسند
پر سر رکھا آنکھ بند ہوگئی ادھر یہ سوئے اور فتنۂ خوابیدہ بیدار ہوگیا اس ملعونہ نے جھولی سے مقراض نکالی پہلے مقراض
سے رشتۂ لوح کاٹا لوح جب قبضے مین آچکی دو دانے ماش کے مارے ہاتھ پاؤن شاہزادے کے کرخت ہو گئے
سوتے سوتے بیہوش ہوے اُسنے پشتارہ شاہزادے کا باندھا اُٹھا کر کاندھے پر لگایا اُسی طرح لقب سحر مین اُڑی

ہوئی کرب کو ہے بھاگی سرِ بارگاہ پر یکایک اخضر کی آنکھ کھلی رات بھر اسکا یہی شیوہ رہا کہ ہر مرتبہ کرب غازی کو
پکارتا تھا آنکھ کھلتے ہی گھبرا گیا سر جھکا کر دیکھا مسند خالی پائی ایک شمع کافوری روشن ہی شمعدان بھی اُسی مقام پر
رکھا پایا اخضر نے ایک چیخ ماری ای یاقوت جنی غضب ہوا آقا کو کوئی لیگیا سب کو داغ دیگیا یاقوت ہائے آقا
کہکر دوڑا پردہ اٹھاکر بارگاہ مین آیا اخضر نے اپنے کو بارگاہ سے گرا دیا دیکھا نقب سحر کی ہی اخضر کے چیخ مارنے پر
اور بھی سردار دوڑ پڑے سب پوچھتے ہین ای اخضر کیا سحر گذرا اخضر نے کہا یارو مین تھوڑی دیر سو گیا مین سویا فتنہ
خوابیدہ بیدار ہوا کوئی آقاے نامدار کو لیگیا اب جو آنکھ کھلی مقام مسند خالی پایا ای یاقوت تم فوج لیکر آؤ مین نقب
مین جاتا ہون شاید لیجانے والا نقب مین ملجائے اگر شیر ہو تو جا پڑون جان دون مگر یارو بڑا غضب کیا فقط ذرا
پلک جھپکی تھی اتنے عرصے مین تیغ الا آیا اور شاہزادے کو لیگیا نہین معلوم کیا فقرہ دیا وہ شیر بیشۂ جرات یکہ تاز میدان
ہمت ہم سردار ہم عیار کسنے کیونکر فقرہ قبول کیا مجھکو یارو بڑا تردد ہی مگر آج اپنی جان دیدونگا اور آقا کو لاؤنگا یہ کہکے
نقب مین پھاندا یاقوت جنی نے باہر نکلکر لشکر ساحران وغیرہ ساحران تیار کیا مگر ملک اخضر جو چلا نقب کو چھانتا
ہوا سحر کرتا ہوا منہ سے اُف کر دی ایک شعلہ بھڑکتا ہوا کہ اُس شعلے نے نقب تاریک کو روشن کیا اس طرح ملک
اخضر جاتا ہی مگر شمشاد جادو جو کرب نامدار کو لیکر چلی جب یہ اپنے باپ سے رخصت ہو کر چلی تھی تو دو تین سی کنیز کو
جنگل مین چھوڑا تھا اور باپ سے کہنے کو آئی تھی کہ اب میرا انتظار کیجیے گا اژدر ان اژدر سر شیل رہا ہی لشکر بھی سب
تیار ہی جیسے ہی شمشاد جادو نقب سے نکلی جب کنیزون کے پاس پہونچی کنیزون نے پکار کر آواز دی ای ملکہ عالم کیا
کیا شمشاد نے جواب دیا ارے کیا پوچھتی ہو کام تو کر لائی مگر وہ زخم کاری کھایا کہ دل کی یہ کیفیت ہی

نظم

جوش وحشت مین دلا چال لک تھوڑا چاہیے
شیشہ مے کے جگہ پہلو مین پھوڑا چاہیے
کر چکا ہون صرف سب گنج مضامین طلب
پا تو نہین شمشاد کے سونگا توڑا چاہیے
یار کو خط لکھنے بیٹھا مین تو دفتر ہو گیا
آج کس طوفان کا طوفان جوڑا چاہیے
کیا ہو تمہین وحشی کہ رستا ہی سنگ جانا کو بھیا
دامن تراب تواری ساقی نچوڑا چاہیے
ہم کہین کو جاتے ہین تتی ہی دنیا کی ہوس
عشق مین ناسخ الفت کو ضبط تھوڑا چاہیے

فصل گل مین محتسب کو گل کا کوڑا چاہیے
فرقت ساقی مین آتا ہی خیال ای دشت تو
عرش کے دروازے کا اب قفل توڑا چاہیے
خط مین وہ مضمون ہو پڑھتے ہی زنگ
شوق کہتا ہی کہ اور اک بند جوڑا چاہیے
ایک خط لیجائیگا تو جلد وہ پھر آئیگا
شیر کی کوئی جوڑا جائے بھنبھوڑا چاہیے
دشت وحشت مین کہان ہوش و حواس و عقل و دل
توسن عمر رواں کی باگ موڑا چاہیے

زخم خندان جام خندان کے مقابل ہون مگر
شیشہ مے آبلہ ہی اسکو پھوڑا چاہیے
دھوئیے پاے حنائی آ کے ہوے باغ مین
نامہ بر کہتا ہی انعام ایک گھوڑا چاہیے
قطرے قطرے گر پڑے ہین ایک دم آنسو
قاصد اب جواب کا اب مجھکو جوڑا چاہیے
پڑھ چکے زاہد نمازین منہ برستا ہی ہمین
ای جنون اس قافلے کا ساتھ چھوڑا چاہیے
آگیا وحشت وہ تیری سواری دیکھکر

کنیزون نے کہا واری یہ تو ہماری سمجھ مین نہین آیا کیا ارشاد فرمایا یہ تو پہیلی تھی
اس مطلب کو کون سمجھے شمشاد جادو نے ایک آہ کی کہا صاحبو کیا کہون اگر ذکر کرتے ہین راز عشق کھلتا ہی اگر ضبط کرون
کلیجہ جلتا ہی شعر درد دلیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + مین جو ہوئی
اس ظالم کو بیٹھے ہوے دیکھا غزال چشم شیر خشم سلیقہ جوڑا خوبصورتی کی تیاری عارض انور خط زیبا کمال قدرت کی گلکاری مصحف
ایمان کہون اُسپر تفسیر خط بھی ہی ابروے خمدار کی صفائی بڑھی ہی پیشانی لوح نور مسکرانا برق طور سراپا کی کیا تعریف کرون
نمود زرین سر بستہ جس سے باطن ظاہر ہوتا ہی عاشق خوب اس راز نیاز سے ماہر ہوتا ہی کس کس اعضا پر نگاہ کرون
کبھی آہ کبھی واہ طرحدار خوب معشوق ہر دل مرغوب شیر جوان صاحب شوکت و شان کلام کی معجز بیانی ہر لفظ مین سحر بیانی

اگر نہیں وے گوہر دندان کھل گئے برق چمک کر گری خرمن ہوش وحواس کو جلا دیا سب حسرتون کو خاک مین ملا دیا مگر والدنامدار کا فرمانا ایسا تھا یہ بھی ارشاد ہوا تھا کہ اگر یہ طلسم کشا زندہ بچا تو ایک ساحر کا نام اس قلعے مین نہ باقی رہیگا یہی خیال تھا کہ یہ سب بیگناہ مارے جائینگے ہاتھ سے اس قتال عالم کے مہلت نہ پائینگے ایسی راز ونیاز کے باتین کرتی کہ تنگ دل دھڑک رہا ہی کلیجہ مثل مرغ بسمل پھڑک رہا ہی مین تو دل وجان سے اس ظالم پر عاشق ہوئی جی چاہتا ہی ہوشیار کرکے چھوڑ دون لیکن یہ ابھی تلوار کھینچے گا قیامت برپا ہوگی بڑا ڈر یہ ہی کہ وہ بڑھا آتا ہوگا اگر وہ آگیا تو جان بچانا دشوار ہوگا مدت کے بعد سہا ہوا ہی ہمارے باپ نے اسکا ملک ومال لوٹا ہی اور باپ کا ہمارے قول ہی جان رہے یا جائے مگر مذہب بزرگون کا نہ چھوڑونگا اس ظالم کا بھی یہ قول ہی کہ جو مسلمان نہو ہماری عملداری سے نکل جائے جان بچا کر نکل جائے اور ہمارے والدنامدار مذہب خدا کے نادیدہ کو برا جانتے ہین کنیزون نے کہا یہان سے تو نکل چلیے اگر ایسا ہی تو جب آپ کے والد قتل کا ارادہ کرین کسی حیلے حوالے سے بچا لیجیے گا ٹھنڈی سانسین بھرتی ہوئی شمشاد چلی کنیزین چہار طرف سے گھیرے چالاکون کرتی ہوئی ہر ایک کا یہی قول ہی کہ واری بڑی مشکل ہوئی اسکے قتل کرنے مین بھی جان کا ضرر ہی اگر رہا کرو نہین معلوم کیا کرے اسکو خبر ہی مگر حضور آپ کی باتون کا ہمارے دل پر اثر ہی اگر اسکو ہوشیار کرتے تو ذرا اسکی باتین سنتے شمشاد نے کہا یہ وقت امتحان ہی یہ ظالم سحر بیان ہی بات کی اور جان لی ہم تو دربند مین یہ خود پسند ہین ایک جادوگر نے خبر دی تھی کہ مسلمان اپنے مذہب سے نہین پھرتے اور ونکو مسلمان کر لیتے ہین ہونے دو سو خداوندون کو برا جانتے ہین سخن ناشنو ہین کسی کی کب مانتے ہین اژدران اژدر سپر لشکر مین ٹہلتے ٹہلتے کنارے پیر لشکر کے چلا آیا ہی کئی سو ساحر اسکے ساتھ ہین ایک ایک کا یہی قول ہی کہ اگر ملکۂ عالم کا نجیہ قابض ہوگا اور طلسم کشا کو نے آمین فورا قتل کیجیے گا تامل دم بھر کا نہو ملک آخضر سے بڑا معرکہ پڑیگا وہ بیرزمین گر جا کے دیگر لڑیگا اژدوان اژدر سپر نے باتین کرتے کرتے کنیزون کی جو آواز سنی کہا یارو چپ رہو شاید پری نور نظر آئی ہی کنیزین باتین کر رہی ہین اسکے بھی بولنے کی آواز آئی ہی سب چپ ہوے اژدران اژدر سر گوش بر آواز ہوا کان مین نجی کی آواز جو آئی پکار کر آواز دی ای نور نظر پارۂ جگر کہو کیا لوح ملی طلسم کشا دستیاب ہوا شمشاد کا جواب دینے کو دل نہ چاہتا تھا جوش عشق مین جواب دیا نظم

نہ چھوڑونگا تجھے اگر اسکو ای قاتل نہ مین لڑکا
شفق اپنی مجھے دکھلا رہا ہی نور کا تڑکا
عجب محبوب باشوکت ہی ای باد بہاری تو
شعاع مہر ہر اک تار ہی مشعل کے گودڑ کا
بلند وپست عالم کا بیان تحریر کرتا ہون
اگر کی بو دھوان دیتا ہی اس قلیے کے تڑکا
خزان کے جور سے این بہار فکر رنگین ہی
اسے گلچین کا اندیشہ اسے صیاد کا ڈر کا
نگاہ خشمگین آگے کہان تھی دل جلا نکو
قفس کی تیلیان توڑینگی یہ طائر اگر پھڑکا
لیے رہتا ہی زر مٹھی مین بے سود لینے کو
وگرنہ یار کا گھوڑا تو ہاتھی سے نہین بھڑکا

وفادارون کے خون کا داغ کیا دھبا ہی خنجر کا
زوال حسن ہی عاشق کنارہ کرتے جاتے ہین
صداے خندۂ گل ہی سواری کا تری گڑکا
زلیخا کو دکھا ای آسمان تصویر یوسف کی
قلم ہی شاعرون کا یا کوئی رہرو ہی ہنر کا
رہا رکھ کلفت ایام مین بھی قدر نکو تھی
ہمین کا اپنے مرجے کبھی بتا نہین گھر کا
بہار عالم نیرنگ رکھتا ہی مزاج اپنا
سمجھ کر عاشق شیدا مجھے وہ شعلہ وہ جھڑکا
ترے فیل فلک رفعت سے تھا وہ اسکہ وابستہ
وہ بلبل ہون کہ طفل غنچہ کا مجھپر ہر دم بھڑکا
سمجھ لیتے ہین مطلب اپنے اپنے طور پر ناسخ

شراب لالہ گون سے ساقیا جام صبوحی بھر
بہار باغ ہوتی ہی خزان موسم ہی بوسے جھکڑ کا
جو چاہے سینۂ روشن تو سوز عشق پیدا کر
یہ دل دیوانہ ہی جسکا پری پیکر ہی وہ لڑکا
سبک جھونکا آہ عاشق شیدا کو بیدردو
چھٹے کیڑون مین بھی انکو سمجھے لعل گودڑ کا
گل وبلبل کی حالت پر بجا ہی گریۂ شبنم
جوانو نمین جوان تھے صورتین تنہا اکڑون کا
دل وحشی کی مینا بی کرکی چاک سینے کو
کمیت خامۂ مضمون سوار سحن بہت بھڑکا
ہماری فرقت سے شاید کہ لوے شیر آئی ہی
اثر رکھتی ہی آتش کی غزل جھنجھک کا

یہ اشعار جو شمشاد جادو نے اپنے باپ کے جواب میں پڑھے اژدران نے آواز دی او گیسو بریدہ یہ کیا تو نے
بھنک مارا ہم پوچھتے ہیں کہ طلسم کشا کو لائی یا نہیں لائی تو نے یہ شعر کیسے پڑھے بکا دہر گا اس سے کیا مطلب ہے شمشاد
ہوش میں آگئی ایک طمانچہ اپنے منھ پر مارا کان مروڑے پکار کر کہا حضور میں اور خیال میں تھی طلسم کشا کو مع لوح لائی
آپ نہ گھبرایئے گا ہاے اس ظالم کو قتل کر ڈالیے یہ سنکر اژدران اتو ور سر دورا ادھر سے شمشاد چلی قلعہ طلسمی
کے باہر لشکر و کشش ہے جس ساحر نے اپنے مقام پر سنا کہ شمشاد جادو طلسم کشا کو مع لوح پکڑ لائی خوشی خوشی دوڑا
کنارے پر لشکر کے جماؤ ہوگیا کوئی کہتا ہے ہم طلسم کشا کو دیکھیں کوئی کہتا ہے ارے تلوار ماردیں کوئی کہتا ہے نیزہ دیت
میں بھونک دو ان کلمات کو سنکر شمشاد کا کلیجہ ہلا جاتا ہے کہتی ہے صاحبو تمھیں کیا جلدی ہے ابھی دو چار دن میں قتل
کرینگے ہم اس جوان کو اپنے باغ میں رکھینگے یہ شور ہو کہ اژدران قریب آیا کہا ارے تجھے کیا ہو گیا ہے یہ کیسی باتیں دیوا
وار وحشی مثال کرتی ہے رفقا میرے سچ کہتے ہیں ستارہ زمین میں اُتار کر رکھ دو اور اب میری تو یہ راے ہے کہ اسکو قتل
کرکے قلعہ طلسمی چھوڑ دوں بھاگ کر طرف صحرا کے نکل چلوں وہ بد ضرور آئیگا ہم نے قلعہ سے اپنا سر پٹکے اپنی دو
سلطنت لے ہماری جان بچے دشت نوردی کرکے جان بچی جس مقام پر جی چاہیگا ملک آباد کرینگے میں ساحر ہوں
ہوں دعوی خدائی کرونگا وہ عجائب و غرائب دکھاؤنگا کہ لاکھوں آدمی سجدہ کرینگے یہ ذکر تھا کہ سامنے سے نعرہ
ہوا او غلغلہ میں آ پہونچا منم ملک اخضر سبز پوش بہتر اسی میں ہے کہ ستارہ طلسم کشا کا حوالے کر دے اژدران
نے کہا ارے شمشاد بھاگ اپنے کو قلعے میں پہونچا کسی گوشے میں جاکر چھپ رہنا طلسم کشا کو کسی کنوئیں میں جاکر
ڈال دے تڑپ تڑپ کے مرجائیگا شمشاد پر پرواز پیدا کرکے اڑی اخضر نے پیچھا کیا یہ بھی سحر کرکے بلند ہوا
شمشاد چاہتی ہے کہ میں اپنے کو قلعہ میں داخل کروں اخضر نے جب گولہ مارا اندھیرا سا آنکھوں میں شمشاد کے
آیا قلعہ نہیں سوجھتا پلٹ کر اخضر سے سحر کرتی ہے اخضر سحر کو روک لیتا ہے پکار کر آواز دی اے والد نامدار جلد آیئے پیر من ہیر
نے مجھکو گھیرا ہے میں قلعے میں نہیں جاسکتی مجھکو آکر قلعے میں پہونچایئے ایسا جوش ہوا کہ راستہ قلعہ طلسمی کا فراموش ہوا
اژدران فوج لیکر چلا تھا کہ آواز آئی منم یاقوت جنی ساٹھ ہزار فوج سے آگرا ساحران فوج کو قتل کرنے لگا مگر
بالاے آسمان سے ملک اخضر نے آواز دی اے یاقوت کیا کرتا ہے وہاں لڑنے سے کیا فائدہ اپنے کو مجھ تک
پہونچا شاہزادہ ہمارا شمشاد کے قبضے میں ہے طریقے سے معلوم ہوا لوح بھی اسی کے پاس ہے یہ سنکر یاقوت
فوج کو لیکر لڑتا ہوا چلا یاقوت کو دیکھکر اژدران گھبرا گیا اب حیران ہے کہ یاقوت جنی کو روکوں یا بیٹی کی مدد کو
جاؤں کئی ہزار کنیزیں شمشاد کو بچا رہی ہیں شمشاد سنگی بھچرتی ہے دل سے کہتی ہے طلسم کشا کو کہاں لیجاؤں نظر
باپ کی چھپاؤں ارے کلیجے میں چھپا لوں میں تو ہمیشہ سے عشق کے نام سے جلتی تھی جو کوئی میرے سامنے عشق کا
ذکر کرتا تھا میں ہنستی تھی کہ یہ شخص دیوانہ کیوں ہو گیا آج وہی سامنا میرے واسطے ہو گیا جی چاہتا ہے یہ شخص قتل ہو
اگر یہ قتل ہو گیا زندہ نہ بچونگی دل چاہتا ہے اگر کوئی مقام تنہائی کا ملتا اس ظالم کا دامن پکڑ لیتی اور یہ اشعار پڑھتی بندہ عاشقت

جان من سنگدلی دل تو دادن غلط
روی تر کردہ بروی تو نہادن غلط

چشم امید بروے تو کشادن غلط است
رفتن از کوی است بکوی تو ستادن غلط

بسر راہ تو چون خاک فتادن غلط
جان شیرین بتمنای تو دادن غلط است

چون ندانی کہ غم عاشق زارت باشد — چون شود خاک بران خاک گذارت ما

دلی ہست کہ می دانم و تدبیری نیست
خون دل رفتہ زدامانم و تدبیری نیست

ہمچو زلف تو پریشانم و تدبیری نیست
از برای تو پریشانم و تدبیری نیست

از غمت سر بگریبانم و تدبیری نیست
چہ توان کرد کہ حیرانم و تدبیری نیست

شرح درماندگی خود بکہ تقریر کنم | عاجزم چارۂ من چیست چہ تدبیر کنم

نخل نوخیز گلستان جہان بسیارست | گل این باغ بسی سرو روان بسیارست
ترک زرین کمر و موی میان بسیارست | جان من ہمچو تو غارتگر جان بسیارست
ہالہ ہمچو شکر تنگ دہان بسیارست | نہ کہ غیر از تو جوان نیست جوان بسیارست

دیگری این ہمہ آزار بعاشق نہ کند | قصد آزردن یاران موافق نہ کند

حالی شد کہ دل آزارم و میدانی تو | بلکہ بند تو گرفتارم و میدانی تو
خون دل از مژہ می بارم و میدانی تو | از برای تو چنین زارم و میدانی تو
از غم عشق تو بیمارم و میدانی تو | چہ توان کرد در آزارم و میدانی تو

تا کی از ستم و جور تو دلخون باشم | از مژہ خون جگر ریزم و محزون باشم

من آنطور کہ شرمندہ شوم از خوبیت | نہ کنم بار دگر یاد قد دلجویت
سخنی گویم و شرمندہ شوم از رویت | دست بر دل نہم و پای کشم از کویت
دیدہ پوشم ز تماشای رخ نیکویت | گوشہ گیرم و من بعد نیایم سویت

بشنوی پند من قصد دل آزردہ خویش | ورنہ بسیار پشیمان شوی از کردہ خویش

کنیزین کہتی ہین آپ کو کیا سودا ہی آپ کے ہوش درست نہین خود ساحرہ ہوکر دوسرے کے سحر مین پھنس گئین یہ کیا ہوا ہمکو بڑی پریشانی ہی ایسا نہو آپ کے والد سے بگاڑ ہو جائے وہ تو کہتے ہین اس ظالم کو جلدی قتل کرو آپکا یہ حال ہی اسکا انجام کیا ہوگا دیکھیے اخضر نے سو کنیزون کو مار ڈالا اژدران فوج سے لڑ رہا ہی کئی مرتبہ اسنے پکارا کہ بابا جان اگر میری مدد کرو مجھے اخضر کے ہاتھ سے بچاؤ گھبرا کے اژدران جواب دیتا ہی میا گیونکر تم تک آؤن تمھارے تعقب مین فقط اخضر ہی میرے مقابلے مین سارا لشکر ہی یاقوت جنی بڑا دشمن سخت نکلا اس نے تو پریشان کر دیا صد ہا جیسے جلا دیے بڑے بڑے افسر مارے گئے ہائے مین نے کیا بلا اپنے سر لی میان باران برفبار وہان چین کر رہے ہونگے ہماری جان پر یہ مصیبت ہی نہ روے رفتن نہ راہ ماندن کہان تک لڑون ملازمان اخضر جان لڑا رہے ہین ہمارے ملازم جان بچانے مین کئی افسر میرے شریک لشکر اخضر ہوگئے شاہین جادو ابھی کے سامنے یہ معرکہ گذرا کہ مین نے اخضر کو پکڑ کر قید کیا تھا اس دن بھی اس ظالم نے یہی کہا تھا کہ آپ نے برا کیا اپنے دشمن کو یہان قید کیا عفو تقصیرات کر کے انھین تخت پر بٹھایئے اسدن تو مین نے جھڑک دیا تھا آج انکی بن پڑی ہی دیکھو جا بجا نعرے کرتا پھرتا ہی کہ منم ملازم اخضر سبزپوش پڑا نے تلوار مین اب آپ آج جو رہا ہو سب صاحب دیکھین کہ جا کر قدمون پر اخضر کے گرا اسنے گلے سے لگا لیا اب پشت پناہ اخضر کے لڑ رہا ہی جب سحر کیا ہزار دو ہزار کو مارا اسکی وجہ سے کئی سو امرا اور ابھی شریک ہوے اخضر بہت خوش لڑ رہا ہی یہی دمبدم نعرہ ہی کہ منم بادشاہ ہمایون طلسم مینو سواد جسکو اپنی آبرو بچانے کی آرزو ہو وہ اگر میرا شریک ہو جائے بعد فتح طلسم پھر مین کسی کی اطاعت نہ قبول کرونگا اس آواز دینے سے بہت سے افسر شریک ہوے برابر اخضر کے ازشمشیر زنی کی شمشاد نے راستہ پیدا کیا چاہتی ہی قلعے مین جاؤن کسی گوشے مین جا کر چھپون کہ اخضر نعرہ کر کے گرا کئی کنیزون کو مار کے برابر شمشاد کے پہونچا دیوار قلعہ پر قدم جما یا شمشاد نے اخضر کی کلائی پر ہاتھ ڈالکر چاہا ریش پکڑلون اخضر نے تلوار کو ہاتھ سے چھوڑ دیا ایک طمانچہ شمشاد کو مارا شمشاد لڑکھڑا کے گری پشتارہ کرب پشت سے الگ ہوا آواز دی ای شاہین شہریار کو لینا شاہین نے دوڑ کر کرب نامدار کو سنبھالا شمشاد نے خنجر اخضر پر مارا اخضر اسکے وار کو کب مانتا ہی کلائی پکڑ کے خنجر چھین لیا وہی خنجر اسکی کوکھ پر مارا شکم چاک قصہ پاک جھولی مین ہاتھ ڈالکر لوح نکال لی وہ لوح گلے مین کرب کے پہنا دی کرب کے گلے مین جو لوح آئی سحر اترا ہوشیار ہوے دیکھا ہنگامہ گیر و دار

بلند ہو ملک اخضر شیرانہ لڑ رہا ہی چہار جانب سے اخضر پر ساحرون کا ہجوم ہی کرب نے نعرہ شیرانہ کیا آواز دی منم
قبۂ دین ستون اسلام کرب نوجوان نظر کردہ بزرگان اژدران نے نعرہ کرب کی جو صدا سنی تھرا گیا کہا لو یارو
غضب ہوا قمقشاد کے مرنے کی بھی آواز آئی کرب کے نعرے کی آواز سنی ساتھ والون سے کہا لو یارو طلسم کشا اب
چھوٹ گیا وہ نعرہ شیر کی آواز آئی دیکھو زمین تھرائی اب ہمارے تمھارے بچنے کی کون صورت ہی ہزارون لمیدان
رسالہ دار فریاد و فریاد کرتے ہوے پیچھے پیچھے اخضر کے چلے آتے ہین عرض کرتے ہین ہماری خطا معاف کیجیے اگر اخضر نے
کسی پر غصہ کیا کرب غازی نے آواز دی لیاقت و مروت سے بعید ہی جو پناہ مانگے اسکو پناہ دو ورنہ ہمین تم سے ملال
ہوگا اخضر ٹھہر جاتا ہی اُن لوگون کو جواب دیتا ہی یارو مین نے تمھارا عذر قبول کیا طلسم کشا کو سلام کرو میرا تمھارا
دونون کا مالک ہی راہ جہاد کا سالک ہی اپنے مذہب کی کیا تاثیر ہی دشمن کو بھی دوست جانتے ہین خفگی مین انجام
بیر انجیر ہوا اس مذہب طیب و طاہر کا مطیع ہر اب میرا مرتبہ وسیع ہوا مگر کرب لڑتے ہوے قریب علمدار کے پہونچے
لڑ کر علمدار کو مارا علم فوج سرنگون ہوتے ہی کافرون مین ہلچل پڑگئی جابجا بھاگنے لگے اژدران نے چاہا
مین بھی نکل جاؤن کہ شیر کے نعرہ سے آواز آئی ملتفت دیکھا طلسم کشا قریب آگیا کئی سحر کیے مگر وہ سب بیکار ہوے
کرب تلوار کھینچ کر چلے اژدران نے سحر کیے پر پرواز پیدا کیے اڑکر بلند ہوا کرب نے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا کہ
بادشاہ طلسم ہی اگر یہ نکل گیا فساد برپا کریگا علاوہ ازین اسکا قتل کرنا واجب و لازم ہی کرب نے جلدی مین قربان
سے کمان ترکش سے تیر یازدہ مشتی زرنگ خدنگ سفتہ سوفار زرین پیکان عقاب پر نکالکر کمان مین پیوست کرکے تاک کے
مارا کہ سینۂ پر کینہ اژدران پر پڑا مہرۂ پشت کو توڑکر پار گذر نے سے اژدران کے اندھیرا ہوگیا سنگباری و
برفباری ہونے لگی بعد عرصۂ دراز آواز آئی مارا نام من اژدران اژدر سر پوچھا دوگرون نے دیکھا کہ مالک ہمارا
مارا گیا چادر ہلانے لگے گھاس منھ مین دبائے کہتے تھے ہم آپ کی گو ہین کرب نے تلوار کو روکا ہر ایک کو اشارہ
کیا اخضر کے قدمون پر گرو ملک اخضر سب کو دامن پناہ دے رہا ہی شکایت ہائے گذشتہ در پیش ہین ملحوظ رہے کہ
جب اژدران کو مارا حرز ہیکل صاحبقران اسکی جھولی مین تھی وہ کرب نے گلے مین پہنلی وزرا امرا سے پوچھا نسخۂ
اسم اعظم کہان ہی عرض کی اندر بارگاہ کے ہی کرب اندر بارگاہ کے تشریف لائے اخضر کو تخت پر بٹھایا اخضر
نے قدمونکو بوسہ دیا کہ آپ کے صدقے سے پھر سلطنت میسر ہوئی کرب نے فرمایا ای اخضر جلدی تیاری کرو
نہین معلوم ہمارے آقائے نامدار پر کیا گذری اگر خدا نخواستہ کوئی چشم زخم اُنپر ہو گیا تو منھ دکھانے کی جگہ
نہ رہیگی افتاد کو انسان دور نہ سمجھے نہین معلوم چشم زدن مین کیا ہوتا ہی فلک انقلاب دکھاتا ہی انسان کو کیا پیش آنا
ہی آدمی کو مناسب ہی کہ چند دن کی زندگی پر غرور نہ کرے حیات چند روزہ ہی زیست کا کیا اعتبار ہی دنیا ناپائدار
ہی بقول شیخ سعدی

نظم	خوش است عمر دریغا کہ جاودانی نیست	بس اعتماد برین پنج روز فانی نیست
درخت قد صنوبر خرام انسان را	مدام رونق نوبادۂ جوانی نیست	گلی ست خرم و خندان و تازہ و خوشبو
ولی امید بناتش چنانکہ دانی نیست	دوام پرورش اندر کنار مادر دہر	طمع مکن کہ دو رو لوی مہربانی نیست
مباش غرہ و غافل چو خویش سر در پیش	کہ در طبیعت این گرگ گلہ بانی نیست	چہ حاجت ست عیان را باستماع و بیان
کہ بیوفائے دور فلک نہانی نیست	کدام باد بہاری وزید در آفاق	کہ باز در عقبش آفت خزانی نیست
اگر ممالک روی زمین بدست آری	بہای دولت یکروزہ زندگانی نیست	دل ای رفیق برین کاروانسرای مبند
کہ خانہ ساختن آئین کاروانی نیست	اگر جہان ہمہ کام است و دشمن اندر پی	بدوستی کہ جہان جای کامرانی نیست

چو بت پرست بصورت چنان شدی مشغول
که پای بند غنا را جز این جہانی نیست
عمل بیار و علم بر مکش که مردان را
که کنج خلوت صاحبدلان مکانی نیست
مخور چو بی ادبان کاو و تخم کالشیان را
علی الخصوص حران و وقت را که ثانی نیست
که دیگرت خبر از لذت معانی نیست
نگاهدار زبان تا بدوزخت نبرند
رہی سلیم تر از کوی بی نشانی نیست
کف نیاز بدرگاه بے نیاز برآر
امید خرمن اقبال آن جہانی نیست
زمین طبع بلاغت گرفتی ای سعدی
جہان ز دست بداوند دوستان خدای
که از زبان تیر اندر جہان زیانی نیست
طریق حق برو و دہر گجیا که خواہی باش
که کار مرد خدا جز خدای خوانی نیست
مکن که حیف بود دست بر خود آزردن
سپاس دار که جز فیض آسمانی نیست

ملک اخضر رونے لگا کہا ای شہریار حقیقت مین دنیا ایسا ہی مقام ہی جو آیا حسرت دیاس لیکر گیا کس کو دنیا سے عیش ملا
سکندر ایسا بادشاہ خالی ہاتھ اپنے سب کو دکھاتا تھا کہ دکھلین مصرع ہاتھ خالی آئے ہین اور ہاتھ خالی جائینگے جب ایسے
بادشاہ پر یہ گذری تو اور کسی کی کیا حقیقت ہی غلام فوراً سامان کرتا ہی حضور نے ایسا حال بیان کیا کہ قلب اُلٹ گیا
یہ کہکر ملک اخضر نے اُسی وقت فرنا کرائی مال طلسمی چھکڑون پر بار ہوا کرب غازی نے حرز سکل گلے مین ہنپلی بنیشه
اسم اعظم کا توڑ ڈالا کوچ کرکے چلے لشکر بہت تھا مگر پچاس ہزار آدمی ساتھ لیے دس ہزار ساحر چالیس ہزار غیر ساحر کرب
اخضر کا چلنا قبول نہ کرتے تھے مگر اخضر نے عرض کی مین صاحبقران کی قدمبوسی کرکے چلا آؤنگا کرب نے
کہا صاحبقران قبول نہ فرمائینگے ایک شب بھی نہ رہنے دینگے صاحبقران سوائے خدا کے کسی کی مدد نہین چاہتے
یہ باتین کرتے ہوئے دو منزلہ سہ منزلہ کرتے ہوئے جاتے ہین مگر اب حال لشکر صاحبقران عرض کیا جاتا ہی میرے
دن باران بر فبار نے کہا کہ یا خداوند حمزہ کی برابر خبر ہوتی ہی کہ حمزہ تڑپ رہا ہی اژدران بھائی میاسحر کر گیا ہی
آہ آہ کرتے ہین جب آنکھ کھلتی ہی فرماتے مین یار مجھکو قتل کرو اس کشاکش سے چھڑاؤ اب مجھسے صبر نہین ہوسکتا
تین دن گذرے ہین آپ دوانہ بند دل وردمند سالوس جواب دیتا ہی ای باران بر فبار وزیر اعظم دلوس منع
کرگیا ہی وہ بھی صحرا مین سحر تیار کر رہا ہوگا باران بر فبار نے جواب دیا کیا ہم اُسکے سحر کے محتاج ہین ایک سحر ایسا
کرون مسلمان ٹکرا ٹکرا کے مرین آسمان سے آگ برسے ہر ایک مسلمان قطرۂ آب کو ترسے کہیے تلوارین برسین فرمایے
خنجر برین اگر حکم ہو زمین کو حکم دون شق ہوجائے سب مسلمان سما جائین ارشاد ہو آسمان پھٹ پڑے سب دبجائین
جب وہ آئیگا سب کا خاتمہ دیکھ لیگا اُسکے آنے کی کیا ضرورت ہی وہ دیوانہ تھا ایک فقرہ چھوڑ کر چلا گیا یہ بھی نہ بتلا گیا
کس صحرا مین جاکر بیٹھیگا کہان سحر تیار کریگا یہ ذکر تھا کہ ورند نمکپاش سے تیز رفتار عیار ملنکر آیا سالوس نے
پوچھا تیز رفتار ورند نمکپاش پر کیا کیفیت ہی تیز رفتار نے کہا ابتک تو خیریت ہی باران بر فبار نے کہا
یا خداوند وہان عمرو کیونکر جاتا یہان تو حمزہ کی جان پر بنی ہی اس فکر مین ہوگا کہ مجھکو گرفتار کرے یہ تو اُسکو حال
معلوم نہین کہ اسم اعظم و حرز ہیکل طلسم مینو سواد مین پہونچا تیز رفتار نے کہا یہ آپ سے کسنے کہا کہ چالیس دن
طبل جنگی نہ بجوایے باران نے کہا میان دلوس صاحب یہ حکم لگا گئے ہین تیز رفتار نے کہا مین جانتا ہون کہ
عمرو عیار نے تدبیر کی کہ دلوس کو پکڑ لیا سب کو یہ فقرہ دیکیا دلوس اب پلٹکر نہ آئینگے اُنکی آپ فکر نہ کیجیے باران
بر فبار نے کہا ای تیز رفتار آج ہم خداوند کا کہنا نہ مانینگے طبل جنگی بجوا کر کل مسلمانون پر جا پڑینگے ایک کو زندہ
نہ چھوڑینگے مگر ذرا دلوس کے گھر پر تو جاؤ تیز رفتار تو تلاش دلوس مین نکلا باران بر فبار نے طبل جنگی
عمرو خدمت مین صاحبقران کی حاضر ہی کہ جاسوس آکر حاضر ہوے بعد دعا و ثنا کے عرض کی اُستاد تیز رفتار
عیار آیا اُسنے سب کو ہوشیار کیا اور یہ کلمہ سر دربار کہا کہ میرے ہونے سے عمرو عیاری کر گیا دلوس کی شکل بنکر

چالیس دن کی مہلت لی باران برق‌رفتار نے طبل جنگی بجوا دیا کل اُسکا ارادہ ہی لشکر اسلام پر حملہ کرے عمرو نے سر
پیٹ لیا کہا لو یارو غضب ہوا بار سحر کو بچیاؤن کے کون اُٹھائیگا نہین معلوم ہمارے کرب پر کیا گذری ایک صحرا
خارستان ایسا بیچ مین تھا کہ جسکا برسون مین طی ہونا دشوار ہی اُسکا معین و مددگار پروردگار ہی بیچ مین ایسے ایسے
دربند ہین کہ جہان گمان و وہم و خیال بھی نہین پہونچتی اب خدا خیر کرے مگر ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید
ربانی طبل جنگی بجے افسوس ہے مجھسے کچھ نہو سکا فلک نے اپنی گردش دکھائی لشکر اسلام مین بھی طبل جنگی بجا تمام
لشکر مین خبر پہونچی سارے لشکر مین ہلچل پڑ گیا ہر ایک کا یہی قول تھا کہ یارو سحر کی لڑائی ہوگی ہم سب بیکار ہین مگر
عمرو نے حکم دیا کہ گرد بارگاہ حشامی کے چار خندقین کھودو کہ صاحبقران تک کوئی نہ آسکے مبارک بیلدار نے
چار خندقین تیار کین عمرو نے ہر ایک خندق پر دس دس ہزار تیر انداز مقرر کیے ہین خود دیوانہ وار وحشی مثال پھر رہا
ہی کچھ نہین پڑتا رات کو کئی مرتبہ لشکر کفار مین گیا کہ اگر بن پڑے تو سالوس کو جا کر مار ڈالون تیز رفتار کے عیار
جابجا چھپے ہین جہان گئے عیارون نے ٹوکا تیز رفتار نے مجوکی کہدیا ہی اپنا بیگانہ کوئی قریب بارگاہ خداوندی
نہ آنے پائے باران برق‌رفتار کو بھی بچانا عمرو آج شب کو ضرور فکر اسکی کریگا عمرو کئی صورتین بدل کر گیا مگر کہین موقع
نہ پایا نہ باران برق‌رفتار کو پایا نہ سالوس تک جا سکے ناچار ہو کر پلٹ آئے وہ وقت آیا کہ عابد شب زندہ دار
ماہ نے تسبیح انجم کو سجادۂ فلک پر رکھکر سر بسجود مغرب رکھا شاہ زرین آفتاب نے سپر زرین کو پشت پر لگایا نیزۂ خطوط
شعاعی کو ہاتھ مین لیا تیغ مہر کو حمائل کرکے توسن فلک پر جلوہ فرما ہوا یہان عمرو نے رات بھر خاک اُڑائی جسوقت
صبح ہوئی چہرہ فق ہو گیا رنگ رو متغیر تمام عیارون کی صف الگ جمائی ہی مہتر قران و برق سے کہا اے فرزندو
آج معاملہ جانبازی ہی صاحبقران کا یہ حال ہی ساحرون سے مقابلہ کرب غازی واسطے فتح طلسم کے گئے ہین
نہین معلوم اُنپر کیا گذری مین اسی مقام پر چھوڑ کر آیا تھا اور جس طریقے سے اُس شیر نے قصد کیا اُس رنگ سے یہ
ثابت ہوتا تھا کہ دس برس مین یہ صحرا قلم ہوگا مین دور سے پلٹ پلٹ کے دیکھا کیا کہ جب وہ ایک درخت کاٹتا تھا
تب ایک قدم اُٹھاتا تھا خیال کرتا ہون کہ اگر یہی طریقہ رہا تو شاید شب بھر مین پچاس قدم سو قدم رہروی کرے
اگر ہزار دو ہزار مزدور کار گذار ہوتے تو شاید دس پانچ دن مین وہ صحرا قلم ہوتا بعد اسکے دو سختیان دربند
نرگس و لالہ زار کی ایسی ہین جب تک مدد غیبی نہ ہو ممکن نہین کہ اُس سے انسان گذر سکے اور سختیان طلسم
کی کیا بیان کرون یہ سب صاحبون پر ظاہر ہی کہ کرب غازی کو مین نے پرورش کیا اپنا فرزند قرار دیا عیار بنایا
بنا مین وہ کسی مقام پر رہنے والا نہین ہی مگر وہ بات کہ جو اختیار سے باہر ہو اُس مین انسان کیا کر سکتا ہی مجھسے
یہ کہدیا کہ اب مقابلہ لشکر کفار مین چلتے ہین بڑے بڑے ساحرون سے مقابلہ ہی یہ بھی مین خبر پا چکا کہ لوگ
گرفتار کرنے مین صاحبقران کے بہت کد و کاوش کرینگے اس امر مین از حد کوشش کرینگے کہ جہانتک ہو سکے
صاحبقران کے دشمنون کو پکڑ لین مین نے خندق پر تیر انداز مقرر کیے ہین وہ خطا نہ کرینگے اپنی زندگی مین تا بہ
بارگاہ حشامی نہ جانے دینگے آپ لوگون سے یہ کہا جاتا ہی ماشاء اللہ پانچ ہزار عیار موجود ہین جسوقت اُنکے
سحر ہون اپنے کو ہٹانا سحر سے اپنے کو بچانا جب وہ لوگ آ پڑین اُسوقت ایسے طور سے آنا وہ حقۂ آتشبازی چلین
کہ ساحر بھی جان جائین لشکر ساحران آگیا نعرے بھی ساحرون کے نام کے کرنا یعنی کہنا سنم قران جادو سنم
برق جادو و گلباد جادو کیا تعجب ہی کہ لشکر کفار کے پاؤن اُٹھ جائین اور اہل اسلام فتح پائین قران و
برق نے عرض کی استاد آپ ملاحظہ فرمائینگے حقیقت مین اپنے کو بہت بچائینگے ہم سب عیار جا کر دیکھئے کون مین

چھپتے ہین ہر وقت آکر شریک ہونگے عمرو نے ان سب کی رائے پر آفرین کی پانچ ہزار یک بچے جا کر وہ جلسو کو دو
مین تحقیق ہوے اب عمرو لشکر کو بہ انتظام لیکر طرف میدان کارزار کے چلا اُدھر سے دیکھا تو آمد لشکر کفر و نفاق کی
تمکپاش جادو اپنے قلعے پر سے دیکھ رہا ہی ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ چوتھے دربند پر ہنگامہ ہی خداوند
سالوس و باران برفبار لشکر کشی کرکے یہان آئے ہین جیحون جادو کہ اُسکی صلاح سے سب کام ہوا ہی وہ
ساتوین دربند کا حاکم ہی وہ تو بہ اطمینان اپنے مقام پر بیٹھا ہی وہ یہ جانتا ہی کہ مجھ تک کوئی نہ آسکیگا حکال سجاد
چھٹا دربند ہی تمکپاش نے ایک قلعہ مختصر بنایا ہی اور ایک دیوار آہن قرار دی ہی گویا راستہ روکا ہی اُسی کے آگے
اب یہ سب فکر ہی وہ تو اپنے مقام پر مطمئن بیٹھا ہی تمکپاش کو بڑی خوشی ہی کہ یہ سعادت میرے واسطے ہوئی کہ قدرت
میرے دربند پر تشریف لائے اپنے قلعہ مختصر سے یہ سب معاملہ دیکھ رہا ہی تیز رفتار عیار اپنے باغ سے سب کچھ
لیکر جست و خیز کرتا ہوا پہلے میدان کارزار مین آکر پہونچا پہلو مین میدان کارزار کے ایک چھوٹا سا باغ تھا انہون کا تعاقب
عیارون کو اپنے ساتھ لیکر اُس باغ مین یہ باغی ٹھہرا یہان ٹھہرنے سے ایک مراد حاصل ہی چونکہ عیار طرار بلائے
روزگار ہی سب عیارون کو اُسنے عقب نخلستان مین ٹھہرایا ہی خود کھڑا ہوا تماشا آمد لشکر اسلام کا دیکھ رہا ہی عمرو نے
بہرام کو سب کے آگے کھڑا کیا ہی جملہ سردار متردد و متوحش پریشان چلے آتے ہین مگر کمر ہمت باندھے ہوے آمادہ
مرگ و مہیائے قضا ایک ایک جوان جرأت مین یکتا آکر میدان کارزار مین ٹھہرے کہ باران برفبار بڑے
زور و شور سے ساٹھ ہزار ساحرون کو اپنے ساتھ لیے ہوے آیا سب کے آگے بڑھکر کھڑا ہوا عمرو نے دیکھا باران
برفبار اپنے ساتھ والون کا انتظام کر رہا ہی کہ گرد عظیم بلند ہوئی سب نے دیکھا سالوس مردار خوار تخت نکبت پر
سوار تاج نخوت سر پر تمام امرا و زرا چہار جانب سے اُسکے تخت کو گھیرے ہوے بڑے زور و شور سے میدان مین
آکر پہونچا یہ کبر و نخوت لشکر اسلام کو دیکھ رہا ہی باران برفبار کبھی آگے بڑھتا ہی کبھی دوڑ کر پاس تخت کے آتا ہی
کبھی عرض کرتا ہی یا خداوند جنگ شروع کرون عمرو سارے لشکر کو لیکر آیا ہی مگر اب ساربان زادہ معلوم نہین ہوتا
نہین معلوم کس مقام پر جا کے ٹھہرا ہی کہ اُسکا پتہ نہین معلوم ہوتا اگر حکم ہو مین ہی میدان کارزار مین پہونچون مبارز
طلبی کرون یا بلوہ کردون اول ہی سے مغلوبہ شروع ہو سارا لشکر بلوہ کر دے سالوس نے کہا جیسا تمھاری رائے
مین آئے قدرت تو تقدیر ضبط کر چکے کہ آج مسلمانون کا خاتمہ ہی جسطرح چاہو مار لو یہ سنکر باران برفبار پھول گیا
صفون کو آراستہ کرکے میدان کارزار مین آیا پکار کر آواز دی آج ساربان زادہ کہان ہی سامنے آوے مجھے کچھ
اُس سے کہنا ہی خواجہ عمرو گلیم اوڑھے کھڑے تھے گلیم اُتار کر آواز دی کیا کہتا ہی باران برفبار نے کہا خواجہ
تمنے دیکھا قدرت کو یہ منظور نہ تھا کہ تم سب کو ستائین مگر تمنے ایسے ظلم کیے قدرت کو ستایا اب قدرت کو بھی غصہ آیا
قدرت نے تقدیرین ضبط کر دین اب بہتر اسی مین ہی کہ امیر کو ہمارے حوالے کرو قدرت کچھ چشم نمائی کرینگے یہ ہم
تمسے وعدہ کرتے ہین کہ قتل نہونے دینگے تم لوگ جسطرف چاہو چلے جاؤ اگر حمزہ نے سجدہ کیا وہی مرتبہ سپہ سالاری
ملیگا عمرو نے آواز دی او بیحیا کیا بکتا ہی اگر تم ہمکو سلطنت کونین دیدو تو ایک موے جسم صاحبقران نہ دون
انشاء اللہ اسم اعظم بھی صاحبقران کا کھلا چاہتا ہی اور حرز ہیکل بھی آتی ہی خبر مفصل ملی کہ وہ بھائی تیرا مکار جعلساز
شعبدہ باز حرز ہیکل صاحبقران سے مانگ لیگیا یقین کامل ہی کہ راہ خدا پر سوال کیا ہوگا وہ فیاض مجمع خلق سخا
جرأت و ہمت مین یکتا اُسنے حرز ہیکل حوالے کر دی اُسپر یہ غرور یہ گمان نہ رکھنا کہ ہم تمھاری جنگ سے عاجز
ہین سب آگاہ ہین کہ صدہا ملک ساحران صاحبقران نے فتح کیے ہزارہا ساحر بلکہ لاکھون مطیع اسلام ہوے

سب کو یہی خواہش رہی کہ صاحبقران حکم دین تو آکر شریک جنگ ہون مین نے سب جگہ نامے روانہ کر دیے
اسقدر ساحر آئینگے کہ گاو زمین بار نہ سنبھال سکیگی تو کیون گھبراتا ہی چشم زدن مین سب حال کھلا جاتا ہی باران
یا تو اس واسطے میدان مین آیا تھا کہ مبارز طلبی کرون یا عمرو سے یہ جو سنا کہ ساحر سب مدد کو آئینگے گھبرایا ہوا خدمت
سالوس مین آیا کہا یا خداوند عمرو نے سب ساحرون کو نامے لکھے ہین تیز رفتار نے کہا ای باران کیون گھبراتا
ہی عمرو سب کو ڈراتا ہی ساحر کبھی نہ آئینگے باران کسی قدر مضبوط ہوا نقیبون کو اشارہ کیا نقباے ملبند آواز میدان
مین آئے عمرو نے بھی شاگردون کو اشارہ کیا گویو نکھے لڑکے گوری گوری صورتین لٹ پٹے پیچ سر پر بندھے
ہوے ایک نے سرود چھیڑا پانچ سات نے آوازین ملا کر یہ اشعار عبرت آثار پڑھنا شروع کیے نظم

ایہا الناس جہان جای تن آسانی نیست
حیوان را خبر از عالم انسانی نیست
ردی اگر چند بر چہرہ و زیبا باشد
روشنا نرا بحقیقت شب ظلمانی نیست
طاعت آن نیست کہ بر خاک نہی پیشانی
مرد اگر ہست بجز عالم ربانی نیست
خانہ پر گندم و یکجو نفرستادہ بہ گور
بانگ و فریاد بر آری کہ مسلمانی نیست
آن کس از دزد بترسد کہ متاعے دارد
گر جہان جملہ بلرزد و غم ویرانی نیست
حاصل عمر تلف کردہ و ایام بہ لہو
بہ عمل کار بر آید بہ سخندانی نیست

مرد دانا بجہان داشتن ارزانی نیست
وار و تربیت از پیر طریقت بستان
نتوان دید در آئینہ کہ نورانی نیست
پنجہ دیو بہ بازوی ریاضت بشکن
صدق پیش آر کہ اخلاص بہ پیشانی نیست
با تو ترسم نہ کند شاہد روحانی روی
غم مرگت چو غم برگ زمستانی نیست
آخری نیست تمنای سر و سامان را
عارفان جمع نکردند و پریشانی نیست
یک نصیحت ز سر صدق جہانی ارزد
گذرانیدہ بجز حیف و پریشانی نیست

خفتگان را خبر از زمزمۂ مرغ سحر
آدمی را خبر از ملت نادانی نیست
شب مردان خدا روز جہان افروز است
کاین کسے بیگی ظاہر جسمانی نیست
عالم و عابد و صوفی ہمہ طفلان رہ اند
کالناس تو بجز لذت نفسانی نیست
ببری مال مسلمان و چو مالت ببرند
سر و سامان از ین بی سر و سامانی نیست
ہر کرا خیمہ بصحرای فراغت زدہ اند
مشنو از در سخنم فائدہ جانی نیست
سعدیا گرچہ سخندان و مصالح گوئی

اسطرح اشعار عبرت آمیز حیرت خیز جو نقیبون نے پڑھے اہل اسلام
تو آمادہ مرگ مہیاے قضا ہین مگر راضی بہ رضا ہین آنکھون سے آنسو ہر ایک کی جاری ہوے موت آنکھونکے
سامنے پھرنے لگی ہر ایک کا یہی قول تھا حقیقت مین شیخ سعدی بڑا شخص تھا چھوٹی سی کتاب پندنامہ جسکو
کریما کہتے ہین جملہ امور تصنیف فرما کر آخر مین فرماتے ہین شعر منہ دل برین دہر ناپائدار * ز سعدی ہمین یک سخن
یاد دار * مراد یہ ہی کہ اس زوال جیسوا سے دل نہ لگاؤ سوا ے خرابی کے کچھ حاصل نہو گا جو زیادہ ملکر چلا اسکو اسنے
دھوکا دیا کون خوش دنیا سے گیا شرابی کبابی زناکار یہ تو ظاہر ہو کہ یہ گنہگار ہین مگر زاہدان نیک طینت کو اس
پہلو مین پھنسایا کہ عبادت کرکے انکے دل مین غرور آیا جو لوگ تارک نماز ہین انپر طعن و تشنیع ہی کیونکر کہین کہ اسکا مرتبہ
رفیع ہی اسکی رحیمی ہمارے گناہون سے بہت زیادہ ہی ہر کس و ناکس بسفر ملک عدم آمادہ ہی عرصہ دراز تک یہی
ذکر رہے کہ باران برق بار میدان مین نکلا پکار کر آواز دی اے عمرو کسی کو بھیج عبدالجبار حلبی مرکب باد رفتار کو جست
بڑھا کر سامنے خواجہ عمرو کے آیا عرض کی خواجہ اجازت میدان ہم آقاے نامدار کے پرانے رفیق ہین جانتے ہین
کہ ساحر کا کچھ نہ کر سکینگے اپنے آقا کے نام پر جان دینگے عمرو نے بہت روکا مگر عبدالجبار گھوڑے کو بڑھا کر میدان
کارزار مین پہونچا باران برق بار نے دیکھا کہ ایک بادشاہ پیر تاج سر پر رکھے ہوئے اشعار رجز پڑھتا ہوا کہ
جسکا ماحصل یہ تھا منم عبدالجبار حلبی جرأت میری مسلم عالم پر آئینہ ہے کہ بڑھاپے مین جرأت لائق معائنہ ہی

باران نے چند دانے ماش کے پھینک مارے عبدالجبار کے گھوڑے نے جست کی ہر چند یہ چاہتا ہے گھوڑے کو
روکون مگر وہ کب نہین رکتا عبدالجبار کو لیے ہوے دوڑا دوڑا پھرتا ہے کبھی جست کرتا ہے کبھی الف ہوتا ہے چاہتا ہے کہ
راکب کو اپنی پشت سے گرا دون بھاگ کر طرف صحرا کے نکلجاؤن عبدالجبار کی سپر کہین گری تلوار کمر سے نکل گئی کمان
مین خم آیا تیر سہم کر ترکش مین مخفی ہوے عبدالقہار نے جو بھائی کا یہ حال دیکھا بدون اجازت عمرو گھوڑا بڑھا دیا
باران طرف عبدالجبار کے متوجہ تھا عبدالقہار نے اس خطا شعار کو تیر مارا اس بیچارہ کا شانہ نشانہ ہوا بازو سے
جو اسکے خون ٹپکا بیدم ہو گیا غصے مین کانپا ایک دو ہتڑ زمین پر مارا عبدالقہار کے گھوڑے نے عبدالقہار
کو پشت سے گرا دیا یہ بیچارہ زمین پر گر کر تڑپا گھوڑا طرف صحرا کے بھاگ گیا مگر باران کے ملول ہونے پر ملازمان
عبدالجبار و عبدالقہار قہقہہ مار کر ہنسے باران نے خفیف ہو کر آواز دی یا خداوند مین مغلوب کرتا ہون مجھے
صدمہ نہین اٹھتا مین سب کو قتل کرتا ہون یہ کہکر ساٹھ ہزار ساحرون کو اشارہ کیا اہل اسلام کو مارلو ساٹھ ہزار
ساحر لینا لینا کہکر اہل اسلام پر جا پڑے ملازمان عبدالجبار و عبدالقہار نے اگر اپنے شاہون کو اٹھایا مگر
ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا کسی نے گولا پھینکا کسی نے ترنج مار دیا سب سے آگے بڑھکر باران برقبار نے سحر کیا
آسمان سے آگ برسنے لگی ہزارون تلوارین گرین تیز رفتار کھڑا ہوا یہ معاملہ دیکھ رہا ہے اہل اسلام پیچھے ہٹنے لگے
ہزارون مارے گئے سیکڑون زخمی ہوے درہ کوہ سے جو مہتر قران نے یہ معرکہ دیکھا کہ باران برقبار سحر کرتا ہوا
طرف خندقون کے جاتا ہے اپنے ساتھ والون سے کہتا ہوا کہ مین جا کر حمزہ کو پکڑ لاؤن مہتر قران نے ابوالفتح سے
پکار کر آواز دی ہان یارو اب یہ وقت ہے باران برقبار نے بڑی قیامت برپا کی ہے دیکھو خندق پر بھی لوگ پامال
ہو رہے ہین ادھر سے تیر چل رہے ہین اہالیان خندق نے گھٹنے ٹیک دیے تیر کمان مین پیوست کیے
اگر انکے تیر چل گئے دو چار سو ساحر گرے اگر انکا سحر چلگیا تو وہ لوگ لڑکھڑا کر گرے کمانین ہاتھون سے چھٹ گئین
تیر الٹے پلٹے اپنے تیر کا خود نشانہ ہوے مہتر قران پانچ ہزار پیک بچے کو ساتھ لیکر درہ کوہ سے نکلا ایک ایک
عیار نے پانچ پانچ حقہ ہاے آتشبازی ہاتھ مین لیے قران نے نگلر نعرہ کیا منم قران جادو کلباد نے
بھی کہا منم کلباد و جادو بر عیار نے یہی نعرہ کیا تیز رفتار نے دور سے دیکھا عیارون نے قریب آ کر حقہ ہاے
آتشبازی داغے ساحرون نے دیکھا یہ دغاباز کمان سے آئے پچیس ہزار حقہ جو ایک بار پڑا زمین و آسمان
آتش بہار ہو گیا آگ برسنے لگی بارہ چودہ ہزار جادوگر جلکر رہے وہ اس آگ کو آتش سحر سمجھتے تھے یہ آگ
اصلی تھی ساحرون کے خرمن حیات کو جلایا ہزارہا جل جلکر مرے مگر مہتر قران حقہ ہاے آتشبازی مارتے
ہوے سامنے باران برقبار کے پہونچے دیکھا اسنے کہ اس ساحر نے آگ کے طوفان اٹھا دیے لاشون کے
انبار لگا دیے آنکھ ملا کر باران برقبار سے آواز دی او نامرد کہان جاتا ہے یہ کہکر ایک گولہ پھینکا باران نے
حقیر جانکر گولے پر طمانچہ مارا گولہ پھٹا پانی کی چھینٹین اڑین وہ چھینٹین جو منھ پر پڑین آہ کر کے گرا مہتر قران نے
جھپٹ کر تغبرہ مارا باران کا سر پھٹ گیا اتنے بڑے ساحر کا مرنا تمام میدان مین اندھیرا چھا گیا اندھیرے
مین عیارون کی خوب بن پڑی کسی کو کمند مار دی کسی کو حباب مار کے بیہوش کیا کسی کو حقۂ آتشبازی مار کر
گرتے خنجر مار دیا جتنے ساحر آگے بڑھے ہوے تھے اور خندقون پر لڑ رہے تھے عیارون نے ان سب کو مار کر
گرا دیا افسر انکو جو مارا انکے مرنے کی آوازین تاریکی مین کشتی مرا کشتی مرا کی صدائین آنے لگی بعد عرصہ دراز کے روشنی
ہوئی چند ساحر جو باقی رہ گئے انھون نے اپنے افسر کلان کا بھی لاشہ دیکھا اور ساتھ والون کے لاشے دیکھے چارون

خندقین لاشون سے کُنگئین باقی جو ساتھ تھے وہ بھاگے ہرچند بعض افسر غل مچاتے ہین مگر قدم اُٹھا کب رک سکتا ہے
عیارون نے پیچھا کیا جسکو جہان پایا مارا سالوس نے دیکھا ساحر بھاگے چلے آتے ہین عیاران اسلام نے
سنتھراؤ کر دیا تمام میدان لاشون سے بھر دیا جب یہ سب بھاگ کر سامنے سالوس کے پہونچے فریاد کرنے لگے
کہ یا خداوندا دیکھیے فوج ساحران برائے مدد مسلمانان آئی ساٹھ ہزار مین سے ہم دو چار بہ مشکل بچے افسر اعلیٰ
مارا گیا ملاحظہ فرمایئے سب افسر چیدہ و منتخب مارے گئے جو جو نامی ساحر خندق پر پہونچ گئے تھے وہی قتل ہو
بعض کہتے ہین یا خداوند آپ نے تو تقدیرین مضبوط کی تھین کہ سب مسلمان مارے جائین اُسکے برعکس ہوا کہ
باران برق بار مارا گیا ہم سبھون کی کمر شکست ہو لی تیز رفتار نے کہا یا خداوند مسلمانون نے بڑا دھوکا دیا
مہتر قران عمرو کا خلیفہ ہی وہ دیکھیے برق فرنگی جوان یک رنگی تدبیر سے لڑ رہا ہی مین نے سب کو پہچان
لیا انمین کوئی ساحر نہین تھا نہ کسی نے سحر کیا حقہ ہاے آتشبازی داغے آپ کے ساتھ دغا کی ایک ساحر کو
حکم دیجیے وہ جا کر سب کو مارے ان عیارون سے خوف نہ کرے یہ سب غیر ساحر ہین سالوس نے فرمایا کہ دیکھو
ابھی جا کر قدرت سمجھے لیتے ہین ایک سحر مین سب کو پیوند خاک کرونگا چشم زدن مین قصہ پاک کرونگا پہلوے
ماران جادو بھائی باران برق بار کا گل پڑا کہا قدرت تکلیف نہ فرمائین غلام جاتا ہی سب کی مشکین باندھ کر لاتا
ہی تیز رفتار بہت سچ کہتا ہی عیار جب پلٹ کر آئے عمرو نے چاہا پلٹون کہ یکایک پھر بلوہ ہوا ماران جادو
پچاس ہزار ساحر ساتھ لیکر صف سے بڑھا اور پکار کر آواز دی بھلا او ساربان زادے تیرا کرم سمجھے عیارون کو
ساحر بنا کر بھیجا یہ کہکر کچھ روئی کے گالے اُڑائے ساتھ والون نے بھی اسباب سحر نکالے روئی کے گالے آسمان
پر پہونچے ابر بنکر برسنے لگے جس پر قطرہ گرا اُٹھکر زمین پر آیا ہاتھ پاؤن بیکار ہوے مہتر قران نے چاہا عیارون کو
لیکر بڑھون پانی نے وہ طغیانی کی کہ موسلہ دھار ابر برسنے لگے ہزارون عیار بھی گرے مہتر قران بھاگ کر ایک
غار کی جانب چلے تھے ماران نے جاتے ہوے دیکھا ایک دستک دی مہتر قران کے پاؤن زمین نے تھام
لیے مہتر قران تھرا رہے ہین یقین کامل ہوا کہ آج موت کا وقت قریب آیا اگر کسی ساحر نے اگر ہاتھ باندھ لیا بھی بھاگی
موت ہی لطف زندگی فوت ہی آنکھون سے آنسو جاری ماران جادو نے پکار کر آواز دی لو یارو جو ساحرون
کے افسر بنکر آئے تھے مین نے انکو بھی گرفتار کر لیا پاؤن زمین نے تھام لیے سر کاٹ لو کچھ ساحر طرف مہتر قران
کے چلے کچھ ساحر صلاح کر کے طرف خندق کے متوجہ ہوے ماران نے بھی اشارہ کیا خندقین جو ساربان زادہ
نے تیر اندازون سے روکی ہین انہین کے لاشون سے خندقین بھر دو ایسے سحر کرو کہ یہ خطا شعار تیر اندازی نہ کر سکین
سب ساحرون نے چہار طرف سے بلوہ کیا سالوس نے اور فوج روانہ کی ماران جادو سب کے آگے
سحر کرتا ہوا جاتا ہی خندق والون نے تیر مارے کئی سو ساحر گرے ماران نے بڑھکر سحر کیا اہالیان خندق منھ
کے بل گرنے لگے ہزارون آدمی خندق مین گرے جو گرا بیکار رہا ہاتھ پاؤن کرخت ہو گئے خندق سے نکل نہین
سکتے دو مین سحر مین سب اہالیان خندق کو اسنے بیکار کر دیا عمرو دور چھپا کھڑا ہی اب جو یہ معرکہ دیکھا کہ ماران
جادو اہالیان خندق کو بیکار کر کے قریب بارگاہ حشامی پہونچا اب اندر گھس جائیگا صاحبقران کو گرفتار
کریگا پھر کچھ نہ بن پڑیگا پکار کر آواز دی اہالیان لشکر آگاہ ہو جاؤ کہ ماران جادو بڑھکر قریب بارگاہ حشامی
پہونچگیا خندقین جو مین نے کھدوائی تھین سب تیر اندازون نے خطا کی خندق مین گرے دیکھو چلا رہے ہین بدبخت
ماران بہ یکہ گرے ہوؤنکو قتل کر رہا ہی اب قریب صاحبقران پہونچا چاہتا ہی یہ سنکر تمام غلام و سپاہی

سوار جو جوان جان باقی تھے دوڑ پڑے سینے اپنے سپر کر دیے دم شمشیر پر گلے رکھے تلوار تھے موت کے
منہ سے نہ چھپے مگر ماران جادو تیغ سحر ہاتھ مین لیے ہوے جسکے دوڑ کر ہاتھ مارا دو ہو کر گرا مرتے مرتے آواز دی کہ
شکر ہی خالق بے نیاز کا کہ حق نمک سے اپنے آقا کے ادا ہوا سر میرا مالک پر فدا ہوا کل خیر خواہان دولت جان
دے رہے ہیں سحر کی برفین گرتی ہین کسی کا سر اڑ گیا کسی کا ہاتھ کٹا سامنے بارگاہ حشامی کے ستر او ہو کہیل ہزار بہا
بیلیناء مارے گئے مگر مرنے والون کی یہی صدا ہی کہ ہم اپنے آقا پر نثار ہوے ہم تین گندرین نمک کھایا کھا کر
آرام اٹھایا آج جو جان نہ دی بڑی حماقت کی بات ہی اپنے آقا پر جان نثار کرنا کیا کرامات ہی ایک دن ضرور
مرینگے اپنے آقا پر نثار ہوے آج زندگی جاوید پالی دولت کونین ہاتھ آئی اب یہی چاہتے ہین کہ جان اپنی دین
ای معبود قدم ہمارے ہتھین **رباعی** ای دل ز زمانہ رسم احسان مطلب ❊ وز گردش دوران سر و سامان مطلب
درمان طلبی درد تو افزون گردد ❊ با درد بساز ہیچ درمان مطلب ❊ کوئی دعا کرتا ہی کوئی از بس گرم تا ہی عمرو
در دولت بارگاہ حشامی پر کھڑا ہوا آقا کو دیکھ رہا ہی آنکھون سے آنسو جاری لب پر دعا کہ ای سامع الدعوات
رفیع الدرجات ای مالک بے نیاز اس آفت ناگہانی سے بچالے دیکھین اب کیونکر جان بچتی ہی بڑی آفت برپا ہی
عمرو پچھاڑین کھا رہا ہی ناموس مین جو یہ خبر پہونچی کہ صاحبقران قتل ہوا چاہتے ہین شاہزادیون نے وے مشکین
زلفین عنبرین کھول دیے بعض سجدے کر رہی ہین بعض پکارتی ہین ای رب کارساز ای مالک بے نیاز ہمارے
مالک کو بچالے روز سیاہ نہ دکھا کنیزین بڑھ بڑھ کر جاتی ہین خبر لیکر آتی ہین کہ بارگاہ حشامی کی پہلی ڈیوڑھی
پر اسقدر خیر خواہ مارے گئے کہ تل رکھنے کی جگہ نہین جو زندہ ہین وہ جان دینے پر آمادہ ہین کوئی ایسا نہین کہ
اسوقت جان نہ لڑائے ہر شخص بخوشی راضی ہی کہ جان اپنی دیدے صاحبقران پر کچھ زوال نہ آنے پائے
حقیقت مین صاحبقران خلق مجسم ہین اپنے خادمون سے یونہین جھک جھک کر ملتے کہ خدمتگار مرنے پر آمادہ
ہین دروازے پر ناموس کے چوبدار نیان قلماقنیان کہاریان صفین باندھے کھڑی ہین امیدوار کہ اگر ساحر
ادھر آئین ہم بھی اپنی جانین دین ساحران غدار ناموس صاحبقرانی مین نہ جا سکین مگر ایک ایک کا یہ
قول ہی کہ یہ وہ بیبیان ہین جنکو چشم فلک نے بھی نہین دیکھا آج اُنکے واسطے یہ سامان ہی کہ ساحران کریہ منظر
خیمے مین آنے کا قصد کرین خدانخواستہ بیبیون کو دیکھین ہمارا مر ہی جانا بہتر ہی کہ ہم لوگ اس بربادی کو اپنی
آنکھ سے نہ دیکھین اسوقت لشکر اسلام مین تلاطم برپا ہی ہر خرد و کلان دعا کر رہا ہی بعضے کہتے ہین یار و اب وقت

اجل قریب ہی نہ مرنے والا ہی نصیب کی خوبی جن کے طفیل سے نام ہوے **نظم**

گران تیغ رو زعد یا بی
تیغ گشتی و مہمان شابے
زلف بنما جل ز فصلابے
در حسن آفتاب و مہتابی
در بہ نیروے ابن خطابی
زر خالص کنی بقلابے
توانی کہ تیغ برتابے

تا کی این باد کبر و آتش خشم
تو بیازی نشستہ در جیب سکی
تو چراغے نہادہ بر رہ باد
در مشرق روی بسیاحی
در صنعت شریک قارونی
در بہ دی زیاد در گندری

شرم بادت کہ قطرہ آبی
میر و دتیر چرخ پرتابے
خانہ در قمر بسیلابے
در مغرب روی بجلا لی
در لقوت عدیل سہرابی
در بشوخی چو برق بشتابی

اگر یکجا رفت در خوابی
کمل گشتی و مہمان طفلی
تا درین گلہ گوسفندی ہست
گر برفعت سپہر و کیوانے
ور بتمکین ابن عثمانے
ور میسر شود کہ سنگ سیاہ
ملک الموت بحیلہ وفن

عجب ہنگامہ لشکر اسلام مین برپا ہی ہر شخص آمادہ مرگ و مہیاے قضا ہی مگر اِدھر
یہ حال ہی عمرو پیٹ رہا ہی کہ صاحبقران کی آنکھ کھلی ضبط کر کے فرمایا خواجہ کیون روتے ہو آج ہمارے

لشکر مین کیا ہنگامہ ہی عمرو نے کہا آقا ساحرون نے بلوہ کیا ہی خیر خواہان دولت جان دے رہے ہین صاحبقران
نے فرمایا خواجہ میرا سر کاٹ لو نہ مجھکو اس ضعیفی مین بے عزت ہونے دو بیچارا ساحران غدار آکر لا نہ اٹھا لیجائین
اسم اعظم بند حرز ہیکل بھی گلے مین نہین ہی ہاتھ پاؤن میرے بے طاقت ہین ورنہ اٹھ کے جاتا لڑ بھڑ کر جان دیتا اب
مجبور ہو ناچار ہون مگر تمھاری مدد کا امیدوار ہون برائے خدا خواجہ مجھکو ذلت سے بچالو سر کاٹ لو اب تامل
نہ کرو نہین تلوار اٹھا کر میرے ہاتھ مین دو کہ مین اپنا گلا آپ کاٹ لون میرا خون میری گردن پر رہے
کوئی میرے واسطے گنہگار نہوان باتون کو سنکر عمرو سر پیٹ رہا ہی ماران جادو قریب بارگاہ آکر پہونچا
سب نگہبانون پر سحر کر دیا اور کہا دیکھو نکلکر تم سب کو قتل کرونگا پہلے حمزہ کا سر کاٹ لاؤن پھر آکر تم سب سے
سمجھون یہ کہکر اسنے پردہ اٹھایا عمرو نے جو ماران جادو کو دیکھا نیمچہ مارا ماران نے سپر سحر کو آگے کر دیا نیمچہ
جو سپر سحر پر پڑا سپر نے نیمچے کو پکڑ لیا عمرو نے گھبرا کر نیمچہ چھوڑ دیا ماران نے اسی سپر کا عکس عمرو پر ڈالدیا
عمرو کے ہاتھ پاؤن بیکار ہوے نیمچہ چمکاتا ہوا طرف صاحبقران کے چلا آواز دیتا ہوا باش او حمزہ اب
کدھر جائیگا امیر نے جو ماران جادو کو آتے ہوے دیکھا ہر چند کہ ہاتھ پاؤن مین رعشہ تھا آج چھٹا دن ہی
کہ آب و دانہ بند ہی مگر یہ کہکر اٹھے او نامرد قریب تو آ میرا مردہ بھی تجھپر بھاری ہی وہ تو جانتا ہی کہ حمزہ کا جسم
بحس و حرکت ہی ماش کا دانہ پھینکا کہ اور ہاتھ پاؤن بیکار کرون ناظرین کو یاد ہوگا کہ کرب نے شیشہ اسم اعظم کا
توڑ ڈالا تھا صاحبقران کے جسم مین خود بخود طاقت آگئی اسم اعظم بھولا ہوا یاد آیا صاحبقران اسم اعظم
پڑھنے لگے ماران جادو نے بڑھکر چاہا امیر کا ہاتھ پکڑ لون امیر نے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اسم اعظم پڑھکر
ایک طمانچہ مارا ماران جادو کا سر اڑگیا قران سحر مین ماران کے پھنسا ہوا تھا پاؤن چھوٹے صاحبقران
تلوار لیکر باہر نکلے جتنے ملازمان صاحبقران سحر مین ماران کے مبتلا تھے سب یہ اشعار پڑھتے ہوے چلے نظم

طوطی کجاست چو تو دلاویز در سخن
لیکن سخن کجاست جواب از تو در سخن
در باغ و بہ چو تو نہالے نخاست ست
سوگند خوردہ ام کہ دگویم ورا سخن
مہ جمال یار نگفتن نمے توان
مارا زجان کجا کہ بگفتم خوب تر سخن
اندر زبان ملک نہ گنجد بیان عشق
شاید کہ زین غزل بنویسد بہ سخن

نوشین دہان و شہد لسان و شکر سخن
وصف لبت بشہد و شکرے مناسبت
سوسن زبان و غنچہ دہان لست در سخن
ای یا دگر بگوے دلارام بگذرے
مدحت کجا بگنجد درین مختصر سخن
جز عشق ہرچہ ہست ہمہ ہیچ و صنعت است
آرے ز نور عشق بود بہتر سخن

فرصت تنگ بر سخنت آفرین کند
کاب حیات با دم عیسی ست در سخن
جز نعت زلف و خال کہ اسالیش لست
بر گوے حال ما و بگو این قدر سخن
وصف جمال دوست نہ گنجد بہر زبان
کاندر بیان عشق بود بہتر سخن
چون احمدی حدیث سخن میکند بیان

امیر بارگاہ سے نکل کے نعرہ کیا نعرہ امیر حمزہ صاحبقران

امیر عرب ضیغم روزگار
بن کافران از جہان پاک کار

بحلم خدا بستہ شمشیر چار
سر سرکشان جملہ در خاک کار

کی تیغ صمصام و مقام
کی تیغ عقرب بلے ذوالحجام

نعرہ صاحبقران کی صدا تمام لشکر مین پہونچی
جسکے کان مین صدا گئی خوش ہوگیا ہر ایک کی زبان پر یہی جاری ہی کہ آقا کے نعرے کی آواز آئی ادھر سے
نعرے کی ماران کے صدا بلند ہوئی تھی مگر نعمان جادو و کوہان جادو دربارگاہ پر کھڑے سحر کر رہے
تھے کہ صاحبقران برآمد ہوے صاف ثابت تھا کہ ماہ تابان اپنے برج سے نکلا یا گوہر بے بہا درج سے
چہرے پر نقاہت ہاتھ پاؤن مین رعشہ نعمان نے بڑھکر تیغہ سحر کا مارا امیر نے اسم اعظم پڑھکر تیغہ

تیغہ عقرب پر رو کا جواب مین ہاتھ مارا کہ لغمان کے دو ٹکڑے ہوے کوہان ہاے بھائی کہکے دوڑا
صاحبقران پر سحر کی بوچھار کردی اب امیر پر سحر نہین تاثیر کرتا وہان شیشہ ٹوٹا یہان اسم اعظم چھوٹا اسم اعظم
باواز بلند پڑھنے لگے خاصہ نہ کہانے کا ضعف چہرے پر ظاہر مین مضطر و متشدد مگر دل مین قوت آگئی نعرے سے
صاحبقران کے زمین تھرا گئی قریب بارگاہ حشامی لاکھون ساحرون کا جماؤ تھا ان لاکھون ساحرون مین
تلوار صاحبقران مثل برق چمک رہی ہے لڑائی مین مصروف جسکے خرمن حیات پر گری اُسے جلا دیا مگر لاکھون
ساحر لوٹنے کی خوشی مین قریب بارگاہ حشامی آگئے تھے اسی امر کے مشتاق تھے کہ صاحبقران قتل ہون
تو مال لوٹین بعضون نے لڑائی کا ارادہ بھی نہین کیا مال لوٹنے لگے ملازمان صاحبقران بیکار ہو چکے تھے
مال بہت لٹ گیا اب جو ساحرون کو انتشار ہوا لقد جان کی پڑ گئی مال کیسا مال پھینکا بعضے لڑائی مین مصروف
بعضے بھاگ گئے کہتے ہوے کبھی تقدیر قدرت کی پختہ نہین رہتی ہے آج تو بڑی تقدیر پختہ کی تھی رات سے اُسے
پختہ کر رہے تھے وقت پر بہی ہوئی ہمیشہ سے یہی دیکھتے چلے آتے ہین قدرت کا بھی جاہ و جلال مسلمانون نے
مٹایا خوب تقدیرین بگاڑا کرتے ہین اب کچھ نہین بن پڑتا روز یہی شعبدہ رہتا ہے کہ تقدیر بنی ہوئی بگڑ گئی ہم تو
قدرت کے منہ پر یہی کہینگے بعضے جو دل و جان سے معتقد ہین وہ کہتے ہین بھائی چپ رہو اسی اعتقاد نے
یہ خرابی کی اپنی زبان سے کہنا کیا ضرور ہے قدرت نے جو مناسب جانا وہ کیا جو قدرت کرین اُسے دیکھو صابر
شاکر رہو جائین سہو منہ سے کچھ نہ کہو یہی تو اکثر فرمایا کہ بندے اچھی طرح ہماری یاد نہین کرتے اسی وجہ سے
قدرت کو ناگوار ہے کہ پرانے بندون کو مٹا دین نئی دنیا آباد کرین سالوس نے جو دیکھا کہ یا تو ساحر جمع ہو کے
سحر کر رہے تھے مسلمانون پر تباہی تھی یا مسلمان کلمہ پڑھکر اُٹھے ساحرون پر جا پڑے خواجہ عمرو نے
بھی بھیجہ کھینچا مثل قران وغیرہ جو سحر مین جاران کے پھنسے ہوے تھے یہ بھی سب رہا ہوے رہا ہوتے ہی
حقہ ہاے آتشبازی چلنے لگے عیارون نے آگ برسا دی مگر آتشبار جادو و آبسار جادو دونون بھائی
کھڑے سحر کر رہے ہین ایک آگ برساتا ہے دوسرا ابر سحر بناتا ہے پانچ سات کوس کے گرد مین تباہی ہے صاحبقران
ضعف سے رواروی مین فرق ہے پسینے مین غرق جہان تک اسم اعظم پڑھنے کی آواز جاتی ہے وہ لوگ بچے ہوے
ڈر رہے ہین جہان پر نہین پہونچتی وہان آگ برس رہی ہے ابر سحر برس رہا ہے جسپر قطرہ پڑا بیہوش ہو کر گرا کوئی آگ
سے جلا کوئی پانی مین ٹھنڈا ہوا سالوس نے سب ساحرون کو حکم دیدیا کئی لاکھ جادوگر آ پڑے اکیلے
صاحبقران کدھر کدھر جائین ابر سحر کی طغیانی اہل اسلام کے چہرون پر پریشانی مقبل وفادار غلام
صاحبقران عالیوقار بارہ ہزار تیر اندازون کو ساتھ لیے ہوے پشت پر صاحبقران کے لڑتے ہوے
چلے آتے ہین جب ان لوگون نے تیر اندازی کی ہزار دو ہزار واصل جہنم ہوے صاحبقران لڑتے لڑتے
بسبب ضعف و نقاہت کے سایے مین ایک نخل کے ٹھہر گئے فرمایا خواجہ اشقر لاؤ اب بسبب ضعف کے
میرا قدم نہین اُٹھتا بلوہ ساحرون کا بہت ہے یہ تو مجھکو بھی یقین ہوا کہ کب جا کر طلسم پر غالب آیا تمنے جو بیان کیا
تھا کہ ہمنے روانہ کر دیا ہے خدا نے اسکو مظفر و منصور کیا اگر اُسنے شیشہ نہین توڑا تو مجھکو اسم اعظم کیونکر یاد آیا
یہ تو یقین ہے کہ چل چکے ہونگے کب ایسا سعادتمند ہے کہ وہ رکا نہ ہوگا منزلین طے کرتا ہوا آتا ہوگا مگر ابھی وہ
نہین پہونچے لاکھون ساحرون کا بلوہ ہے مجھسے ضعف سے نہین چلا جاتا ہاتھ پانون مین رعشہ ہے دیوانہ بن
قندس نے اسی جنگ مین مرکب لا کر پہونچایا صاحبقران پشت اشقر پر سوار ہوے کچھ نوالہات وغیرہ

عمرو نے پیش کیے چھاگل سے جام آب دیا امیر نوش فرما کر بڑھے ساحر سحر کر رہے ہین دم نہین لینے دیتے اگر یہی
مارے گئے تو بس آگر موجود ہوگئے صاحبقران نے بلوہ ساحرون کا دیکھ دست دعا بلند کیے پکار اُٹھے نظم

تا ابد یارب ز تو من لطفہا دارم امید
بیوفائی کردہ ام از تو وفا دارم امید
نا امیدم از خود و از جملہ خلق جہان
زانکہ من از رحمت بی منتہا دارم امید
ہم تو دیدی من چہا کردم تو پوشیدی ز لطف
بہر ہر ذرہ ز تو فضل خدا دارم امید
روشنی چشم من از گریہ کم شد ای حبیب
بعد ازین کشتن از و من لطفہا دارم امید

از تو گر امید برم از کجا دارم امید
ہم فقیرم ہم غریبم بیکس و بیمار و زار
از ہمہ نومیدم اما از تو بسیارم امید
ہر کسی امید دارد از خدا و جز خدا
ہم تو میدانی کہ از تو من چہا دارم امید
ہم بدم ہم بدگفتہ ام بدماندہ ام بدکردہ ام
این زمان از خاک کویت توتیا دارم امید

رستم عمر کسی چون دشمنان دین مگیر
یک قدح زان شربت دار الشفا دارم امید
منتہای کار تو دائم کہ آمر بدین ست
لیک عمری شد کہ از تو مید امدادم امید
ذرہ ذرہ چون خاک گردانم خاک لحد
با وجود این خطاہا من عطا دارم امید
محی میگوید کہ خون من جبین بخت

صاحبقران کا بیتاب ہوکر یہ دعا کرنا تھا کہ تیر دعا ہدف اجابت پر
پہونچا بقدرت سبحان لم یزل و عزیز بے بدل از پردہ بیابان گردے برخاست شعر از دامن دشت کو داو رنگ
گردے برخاست تو تیا رنگ + از دامن دشت آن غبارے + رخسارہ نمود شہریارے + سب نے دیکھا
کہ قبۂ دین ستون اسلام کرب نوجوان سلاح طلسمی زیب جسم ایک بادشاہ عالیجاہ تخت پر لباس زمرد نگار زیب
جسم ملک اخضر سبز پوش امام پشت پر ساٹھ ہزار سوار و پیدل دس ہزار ساحر حربہ ہاے سحر ہاتھ مین لیے ہوے
تخت کو گھیرے ہوے گئی سو جھکڑ اعمال طلسمی کا لدا ہوا اندلس عیار مکار عیار کرب نامدار رکاب پر ہاتھ رکھے ہوے
رواروی کرتے ہوے آتے ہین ترجھکر عیارون نے خبر دی کہ جلد اپنے تو پہونچایئے ہر چند کہ صاحبقران کو
اسم اعظم یاد آیا مگر ساحرون کا بڑا بلوہ ہی زخمی ہورہے ہین کرب نے گھوڑا بڑھا کر دین سے نعرہ کیا نعرہ کرب
کرب پر حرب نامور نامدار بد نظر کردہ شاہ دلدل سوار + اخضر نے عرض جی کی حضور تامل کرین مین ساحرو نکو
دیکھ لونگا کرب کو کب تاب تھی گھوڑا اُڑا کر صف کفار پر جا پڑے خنجر نکل گئے ین ہی اسوجہ سے کسی کا سحر تاثیر
نہین کرنا جسکے ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوے ملک اخضر تاج کو کج کرکے تخت سے کود ادس ہزار ساحرون
کو آواز دی ہان یارو حربہ ہاے سحر چلین ہمارے آقا کے آقاے نامدار پر بلوہ ہی دل کو اُنکے آگاہی تھی راہ
مین کسی مقام پر مقام نہین کیا ہر منزل مین یہی فرماتے تھے کہ یار و رات کو بھی نہ اُترو چلے ہی چلو دہ فرمانا انکا
درست ہوا لشکر ہی کہ وقت پر پہونچے یہ کہکر اخضر نے گولہ مارا دس ہزار سحر برابر سے چلے اخضر کے سحر آئے تو ملک
ڈالدیا آگ کو بجھایا پانی کو خشک کیا کئی ہزار آکسین اڑکے مرے آتشبار جادوگری سے طرف اخضر کے
پلٹا قریب آکر ہاتھ تیغ سحر کا مارا اخضر بادشاہ طلسم مینو سواد صد ہا طرح کے سحر یاد تھا بلا تکلف آتشبار کی
کلائی پر ہاتھ ڈالدیا غصہ مین ایک طمانچہ مارا کہ سر اُس خود سر کا اڑگیا آگ بھی آب بار جادو کو نوکا اد
بے آبرو اپنے نزدیک تو نے بڑا کام کیا کہ دریاے سحر بہایا یہ دریا وہی ہی کہ ایک سحر تن تیرا دریا خشک کردیا
آبیار نے بڑھکر اخضر پر کئی سحر کیے اخضر نے بہ آسانی اُن سحرونکو دفع کیا اپنے گولہ مارا اخضر نے ایک دہنک
دی وہ گولہ اُلٹا پلٹ کر سینے پر آبیار کے پڑا پشت کو توڑ کر پار گذرا اندھیرا ہوگیا صدا مین ہیبت ناک آئین
افسران نامی کے مرنے کی آواز جو سالوس نے سنی گھبرا گیا تیز رفتار برابر پایہ تخت کے ہی کہا ای تیز رفتار
امسال تقدیرین سب پھری ہین تقدیر پلٹے جاتی ہی تدبیر مسلمانون کی بن پڑی ہی اب قدرت کیا کرین بڑے

بڑے نامی گرامی ساحر مارے گئے آج تو ساحرون کا ستھراؤ ہو گیا اب قدرت کیا تقدیر کرین تیز رفتار نے کہا
اب سوائے تقدیر گریز کے اور کوئی چارہ نہین جو جو صلاح کی وہ سب بیکار ہوئی مسلمانون کے مکر کو دیکھیے طلسم
کو جاکر فتح کیا وہان جاکر اسم اعظم کو چھڑایا عقل نہین کام کرتی کہ صحراے خارستان کیونکر طے کیا ایک ہفتے مین
گئے طلسم فتح کرکے آ پہونچے شریک جنگ ہوے یہ جو بڈھا ساحر تاجدار لڑ رہا ہے غلام نے دریافت کیا یہ بادشاہ
سابق طلسم مینوسواد ہے اژدران اژدر سر اسکا وزیر اعظم تھا اُسنے نمک حرامی کرکے اسکو قید کیا طلسم کشا نے جاکر
اسکو رہا کیا طلسم پر خوب لڑائیان ہوئین اب پلٹ چلیے در بند چہارم و پنجم و ششم و ہفتم باقی ہے سب سے زیادہ
یہ گمان ہے کہ صیحون جادو جسنے یہ صلاح کرکے در بند درست کرائے اُنکے در بند پر معرکۂ عظیم پڑیگا اتنے عرصے مین
کرب و اخضر نے فوج کفار کو درہم و برہم کر دیا عمرو نے ہر چند کدو کاوش کی کہ اگر تیز رفتار آئے تو اس سے
مقابلہ کرون مگر تیز رفتار اپنے مقام سے نہ ٹلا مقابلے مین عمرو کے نہ آیا جب ساحر ہزارہا مارے گئے میدان
مین لاکھون کا کھیت ہوا سالوس نے طبل امان بجوایا جب طبل بازگشت پر چوب پڑی کرب نے آکر امیر
کی قدمبوسی کی خرسیل نذر گذرانی ملک اخضر کو پیش کیا صاحبقران نے ملک اخضر کو بہت بھاری خلعت
دیا سب سردارون سے ملے صاحبقران نے فرمایا اے کرب نامدار بڑا کار نمایان تمہاری ذات سے سرزد
ہوا اب تم اپنے کو خدمت مین بادشاہ کے پہونچاؤ اس طلسم کے تم فتاح تھے اس وجہ سے قید ہوکر آگئے
بادشاہ کو انتشار ہوگا کہ کرب غازی واسطے شکار کے گئے تھے واپس نہ آئے ملک اخضر کو طرف طلسم کے
رخصت کرو ملک اخضر نے تو پیر پھیلا دیے نہایت عجز کیا کہ حضور سے اتنے بڑے ساحر سے مقابلہ ہے غلام
اگر یہان رہیگا بہت کام آئیگا صاحبقران نے قبول نہ فرمایا بہت خلعت و انعام دیکر ملک اخضر کو روانہ
کیا صاحبقران داخل بارگاہ ہوے کرب نامدار بھی رخصت ہوکر طرف غوبیہ باختر کے گئے ملک
اخضر جب رخصت ہوا کسی طرح صاحبقران نے اسکا ٹھہرنا گوارا نہ کیا راہ مین اپنے ساتھ والون سے کہتا
تھا کیون صاحبو ایسے جلیل بھی کسی کی نگاہ سے گذرے ہین کہ اتنے بڑے ساحر سے مقابلہ مجھ ایسا غلام
ہو چکیگا اور رہنا میرا قبول نہ فرمایا اور ابھی صاحبقران کو بڑے بڑے کام درپیش ہین چار در بند قلعہ سالوس
پر کے اور اس سے کہ جسنے دعوی خدائی کیا ہو نہین معلوم کیا کیا عجائب و غرائب اُسنے قبضے مین کیے ہین
سب نے کہا حقیقت مین صاحبقران اپنے پروردگار پر تکیہ رکھتے ہین اتنی بڑی لڑائی کس آسانی سے
فتح ہوئی مگر مسلمان بھی بہت قتل ہوے خداوند نے اپنے مقام سے جنبش تک کی در بند والے بھی آئے تھے مقابلہ کرنے کو
اخضر نے کہا آتشبار و آببار کو مین نے مارا بڑے ساحران زبردست تھے انکا مثل نہ تھا اگر وہ خود مقابلے کو
آتا نہین معلوم کیا ہنگامہ برپا ہوتا آمد کرب نامدار کو دیکھکر ڈر گیا یہ ذکر کرتے ہوے خوشی خوشی آکر داخل قلعہ
مینوسواد ہوے خوشی سے رہنے لگے مگر اخضر نے کہا صاحبقران کو بعد قتل سالوس مقابلہ طلسم نور افشان
منظور ہے ہر کارے مقرر کردو کہ جب صاحبقران طلسم نور افشان پر جائین اُسوقت ہمکو خبر ملے تو ہم بھی جاکر
شرکت کرین اخبار نویس نے اسی وقت سے بڑے بڑے ساحران نامی و گرامی مقرر کیے کہ ذکر اسکا وقت پر
لکھا جائیگا مگر سالوس بعد بیٹھنے کے مقام پر منکیاش کے آیا کہا اے خیر خواہ دولت قدرت کا ٹھہرنا یہان پر
مناسب نہین قدرت اپنے قلعے پر جائینگے تمکو مناسب ہے اپنے در بند کا خیال رکھنا منکیاش نے کہا مین نے
بڑے بڑے انتظام کیے ہین آج بھی غلام نے سب تماشا دیکھا یہ نہین ہوسکا کہ مین بھی جنگ مین شریک ہوتا

مجھے اپنے دربند سے کام ہے اسی کی حفاظت میں میرا نام ہے رات ہی کو سالوس موسیاہ طرف اپنے قلعے کے جا گا
صبح کو صاحبقران دربار میں آکر بیٹھے خواجہ عمرو و مہتر قران و برق و جملہ عیاران نامی حاضر خدمت ہیں امیر
نے خوشی میں فرمایا میری منزل کھوٹی ہوئی میں نے یہ چاہا تھا کہ اپنے کو بہ تعجیل طلسم نور افشان پر پہونچاؤن
کوکب کی رہائی کی تدبیر کرون نہیں معلوم کہ اسیر کیا گذری افسوس اسماعیل قید ہو جائے اب جلد یہان فکر کرو
کہ سالوس سے مہلت پاؤن میں مصروف کار اصلی ہون میں نے کیا قصد کیا تھا کہ زلبیس سے مقابلہ کرون
سالوس سے یہ جھگڑا پڑا عمرو نے کہا اب میں فکر میں جاتا ہون قران و برق نے کہا استاد ہم بھی ساتھ چلیں
عمرو نے کہا میں کسی کو اپنے ساتھ نہیں لیجاتا تا نہ کوئی صاحب ارادہ کرین قران و برق الگ ہوئے خواجہ
یکہ و تنہا صورت تبدیل کرکے طرف دربند نمکپاش کے چلے مگر ملکہ یاسمن گلگون پوش اپنے باغ میں
بیٹھی ہیں یہ بھی خبر انکو ملی کہ لشکر خداوند سالوس برائے مقابلہ صاحبقران گیا ہے ملکہ یاسمن گھبرا گئیں کنیزون سے
کہا خبر لاؤ اول کنیزون نے یہ سب خبرین پہونچائیں کہ اسم اعظم صاحبقران بند ہوا خرزہ چل کوئی مانگ کر لیگیا
اس شب کو ملکہ کی بیقراری شب بھر نیند نہ آئی تڑپ تڑپ کے رات کاٹی صبح کو اور پریشانی سنی کہ اب لشکر
صاحبقران پر خداوند کا بلوہ ہے آٹھوین دن انتشار میں بیٹھی ہیں کنیزین سمجھاتی ہیں ملکہ فرماتی ہین نہیں معلوم
خواجہ عمرو پر کیا گذری تم سبھون نے خبرین مفصل پہونچائیں جب صاحبقران پر اتنا بڑا انتشار ہوگا عمرو کیا
کر رہا ہوگا ہم پر تو مصیبتین گذر رہی ہین کون زندگی کی صورت ہے اپنے حال پر ملال پر بڑی حیرت ہے نظم

وہ پھر کے آپ تو آتا اگر جواب نہ تھا
ہجوم غم شب فرقت میں سد باب نہ تھا
جو راہ میکدہ زاہد ہمیں بتا دیتا
سنبھالتا مجھے ایسا یہ انقلاب نہ تھا
دیئے میں غم ہمیں کتنے وہ یاد کیون رکھے
کہ صبح ہو گئی تھی اور آفتاب نہ تھا
اسی سے آنکھ لڑاتے تیرے تماشائی
دیئے تھے جنے دل اتنے کہ کچھ حساب نہ تھا
اٹھا دیا جو خرابا تیون نے محفل سے
ابھی تو پرسش اعمال تھی حساب نہ تھا
نگاہ یار یہ پہچاننا تو مشکل ہے

پیام بر تھا الٰہی ہر اسباب نہ تھا
رقیب فاتحہ آکر پڑھے غضب آیا
گناہ بھی ٹھہرتا اگر ثواب نہ تھا
بتون کے عشق میں دونون جہان گنوا بیٹھے
ہمارے داغ تھے یون سوئے یہ حساب نہ تھا
اٹھا کے ریج پکارا یہ کوئے یار میں دل
ادھر تو حشر میں بھی روئے آفتاب نہ تھا
تمھارے حسن کا شوخی نے پردہ فاش کیا
خدا نخواستہ میں تارک ثواب نہ تھا
ہماری آنکھون پہ بھی باندھی نہ تھی پٹی
جلال لطف سے خالی کبھی عتاب نہ تھا

ارادہ کرتے تو جان حزین نکل جاتی
لحد میں ہم پہ ابھی تک تو کچھ عذاب نہ تھا
گرا میں کوچہ جانان میں سے بجھ چلی
کسی سے ایک خدائی کو اجتناب نہ تھا
یہ کم ہوا تھا سیاہی میں شعلہ فرقت کی
بہشت میں تو کبھی کوئی عذاب نہ تھا
تمھارے تیر و تیکھے پیکان تو جگر میں لگی
یہ رنگ چھپنے ہی والا تہ نقاب نہ تھا
گناہ ہونے جو گھبرا گیا میں روز حساب
اگر تمھیں کو دم قتل کچھ حجاب نہ تھا
یہ اشعار عبرت آثار حسرت انگیز

درد آمیز پڑھکر چوب دولی کنیزون نے عرض کی واری غنچہ دہن خبر لو گئی ہے یہ بھی خبر سنی کہ خواجہ نے دو دو
عیاریان کین کہ ساحر نام سے خواجہ کے کانپتے ہیں ملکہ نے کہا خدا انکی جان ساحرون سے بچائے
سب انکی جان کے دشمن ہیں اسی شخص کا کام تھا کہ از کاشمیر تا کاشغر عظلی آباد زبرجد نگار و فرخ
تک ہنگامے ڈالدیے لاکھون ساحر مارے انکین کے ڈر سے ششمش دریائے قلزم میں جا کر چھپا مگر وہان
بھی آبرو نہ بچی دریا میں گھسکر اسکو مارا اس ملک پر خدا اسکی جان و آبرو بچائے دو دن اسی تردد میں ملکہ نے
کاٹے کہ یکایک نقارے کی آواز کان میں آئی کنیزون سے کہا ارے خبر تو لو یہ نوبت نقارے اہد خداوند کے نشان

ہین اتنا تو ثابت ہو کہ کیونکر تشریف لائے کئی کنیزین دوڑی ہوئی گئین تھوڑی دیر مین ہنستی ہوئی آئین عرض کی واری مبارک ہو قدرت شکست کھا کر آئے ہین مین نے تیز رفتار سے پوچھا اُسنے جلدی مین اتنا کہا کہ ایسی لڑائی پڑی کہ چار سو افسران نامی مارے گئے فوج کا کیا شمار طلسم مینو سواد فتح ہوا وہان کا بھی بادشاہ اگر ارزا صاحبقران کے سپہ سالار ہین کرب نامدار اُنہین نے جا کر طلسم فتح کیا بی بی مین چلا کے نہین کچھ کہ سکتی قدرت دربند نمکپاش سے بھاگ کر آئے ہین اب دربندون کی تدبیرین ہو رہی ہین کہ چارون دربند ایسی سختی ہو کہ مسلمان پہان کے قلعے تک نہ آسکین اب یہ تدبیرین ہونگی آپ تو جان بچا کر بھاگ آئے ملکہ کا خوشی سے رنگ سرخ ہو گیا کہا خدائے نادیدہ کا بڑا فضل ہوا یہ بڑی قیامت کی لشکرکشی تھی ساحرون کی سرکشی تھی اور واری مین نے سُنا کہ اہل اسلام نے بڑے صدمے اٹھائے مگر انجام بخیر ہوا کہ فتح پائی ساحرون نے شکست کھائی واری تعجب کی بات ہی کہ چار سو افسر مارے گئے اب نمکپاش جادو کے دربند پر بڑے ہنگامے ہین راستہ بند کیا ہی ملکہ نے دیکھکر آواز دی کہ مین برائے ملاقات خواجہ عمرو جاتی ہون اگر ملاقات ہو جائے تو مبارکباد دون کہون کہ خواجہ بڑی فتح پائی سالوس ہی کہکے گیا تھا کہ دربند نمکپاش پر بڑا مزا ہوگا ایک ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا یاران پرفن کو بڑا دعوی تھا ہاتھ سے صاحبقران کے واصل جہنم ہوے کنیزین بھی خوشیان کر رہی ہین خوشی مین ملکہ نے اپنے کو خوب آراستہ کیا دریائے جواہر مین غوطہ مارا پھولون کا زیور بھی زیب جسم کیا پر پرواز پیدا کر کے سحر کرتی ہوئی جاتی ہین جدھر سے نکل جاتی ہین اگر شجر کے سائے مین آگئین تو شجر نے شاخون سے ہاتھ پھیلا دیے کہ یہ محبوب چند ساعت میرے سائے مین ٹھہرے جب سائے سے نکل جاتی ہین پتون سے کف افسوس ملتا ہی کہ ایسی گلعذار میرے سائے سے نکل گئی پھولون کا زیور جو زیب جسم ہی عندلیبان خوشنوا پہلوے گل سے کنارہ کرتی ہین جاتی ہین کہ اس گلبدن کے گرد پھرین عشق گل مین کیا مزا ہی گوش گل مشہور ہی مگر ہماری فریاد نہین سنتے دیکھنے کے لائق ہین گل سے عذار چہرہ پر بہار سرو قد غنچہ دہن سیمبر رشک قمر ایسی معشوق مرغوب پر کیون نہ جان دین سمجھے عشق گل چھوڑا اس رشک چمن کا ساتھ دیا ملکہ آتے آتے ستارہ بنی ہوئی جاتی ہی دربند نمکپاش پر دیکھا مسند پر نمکپاش بیٹھا ہی کئی سو ساحر گرد ہین صلاح گرفتاری عمرو ہو رہی ہی ملکہ تو ایک پہاڑ پر جاکر ٹھہری ہی یہی خیال ہی کہ آج فتح ہوئی ہی خواجہ لشکر مین انتظام کر رہے ہونگے شاید ادھر سے نکلینگے تو بلا لونگی آرزو ہی کہ اگر انکو پاؤن تو ایک غزل مبارکباد کی گاؤ کر انکے سامنے ہائے کیا آواز ہی گانے مین عجب سوز و گداز ہی خدانے گانے مین تاثیر عطا کی ہی طائر مست ہوتے ہین آہوان صحرا کر چھالین بھرتے ہوئے آتے ہین شیر کچھار سے نکل پڑتے ہین اور ایک لطف ہوتا ہی کہ پہلوے باز مین عصفور پہلوے شیر مین آہو ایسے مبہوت ہوتے ہین کہ یہ جانور گرد پھیکر روتے ہین باز شکار سے باز آتا ہی شیر دھڑوکے مار کر گھبراتا ہی اس سوچ مین وہ گلبدن زیر نخل بیٹھی ہی وہ بہار اُس وقت رشک دہ ہزار چمن ہی وہ نخل نخل وادی ایمن ہی لیکن نمکپاش مجمع ساحران مین یہی صلاح کر رہا ہی کہ صاحبو اب تو مشہور ہو گیا کہ عمرو نے دیوس بنکر سب راز و نیاز دریافت کیے کرب کو واسطے فتاحی طلسم مینو سواد کے بھیجا سارے فساد عمرو ہی کی ذات سے ہین اگر عمرو گرفتار ہو اور مار ڈالا جائے حمزہ سے کسی مقدمے مین کچھ نہ بن پڑیگا ساحرون نے کہا ہم جائین عمرو کو ڈھونڈھکر پکڑ لائین نمکپاش نے کہا تمسے کسی سے نہ بن پڑیگا مین خود ہی جاتا ہون یہ کہکے اٹھا اسباب سحر

تمام جسم پر آراستہ کیا سب کو نہین چھوڑ کر پر پرواز پیدا کیے اُڑتا ہوا لشکر اسلام مین آیا اُسوقت عمرو خدمت مین صاحبقران کی ہے تلاش مین نمکپاش کی عمرو گیا تھا راہ سے پلٹ آیا صاحبقران کی بارگاہ مین گیا صاحبقران نے بھی اس جنگ مین بہت زخم کھائے تھے بعد ایک ہفتے کے خاصہ کھایا زخمون پر پٹیان مرہم سلیمانی کی چڑھین امیر چھپر کھٹ پر آکے لیٹے ہین خواجہ عمرو واسطے عیادت کے آئے امیر سے باتین ہونے لگین اُسوقت صاحبقران کو ناموس کا خیال آیا فرمایا کہ خواجہ عرصہ دراز ہوا خبر نہین معلوم شاہزادیون کا کیا رنگ ہے عمرو نے کہا نامہ تو آیا تھا ملکہ مہر نگار تاجدار نے کس ذوق وشوق سے آپ کو لکھا تھا کہ اگر جہاد سے مہلت ہو تو دو چار دن کو یہان تشریف لائیے دور افتادہ ہجران دیدہ آفت کشیدہ آپ کے اشتیاق مین تڑپتے ہین امیر نے فرمایا خواجہ کیا لکھون اگر کوئی جاتا تو اتنا لکھ بھیجتا

بیت قاصد اتنا ہی پیغام ہمارا کہنا * او بت وعدہ فراموش ترا کیا کہنا *

خواجہ آج آٹھ دن کے بعد کھانا کھایا ہے رگین کھنچ رہی ہین زخمون مین درد ہے اگر تمھارے خلاف نہو دو چار اشعار پڑھو مگر اپنے طریقے مین عمرو نے یہ اشعار عاشقانہ سامنے صاحبقران زمان کے اپنے الحان مین گانا شروع کیے **نظم**

جال سے کوڑا گلون کی ڈالیان ہو جائینگی
پیرے ہووے کی محب بالیان ہو جائینگی
آئی ورزش یاد جب آئیگی یہ رو رو نگاہ
جال دیوار صنم کی جالیان ہو جائینگی

ان گلون کی اب کدن پامالیان ہو جائینگی
سخت ہی مجکو کھوگے اختلاگا تم اگر
میرے اشکون سے زمین مین نالیان ہو جائینگی
یہ مثل مشہور ہے دیوانہ راہوی بس است

بیٹے جیو انگا الدن زیور گوش صنم
ہجر کی ڈلیان تمھاری گالیان ہو جائینگی
طائر دل روزن دیوار مین ہوگا اسیر
چھپکلیان ای لو مجکو تالیان ہو جائینگی

صاحبقران ان اشعارون کو سنکر آبدیدہ ہوئے فرمایا اب تو خواجہ دو چار روز تامل کرو اب راستہ کیونکر کھلیگا ہماری تو یہ رائے ہے کہ زخم صحت پائین تو اشقر پہ سوار ہوکر اسم اعظم پڑھتے ہوئے چلین ہر دربند پر لڑائی پڑے یونہین لڑتے ہوئے تا بہ قلعہ سالوس پہونچین یہ تو مکار نے بڑا مکر کیا کہ راستہ بالکل بند کر دیا عمرو یہ کہکر اٹھا کہ کوتوالی چبوترے پر جاکر بندوبست کرون کئی دن سے سب معاملہ خراب پڑا ہوا ہے جہان مین ذرا غافل ہوا چورون کی خوب بن پڑتی ہے سنا ہے کہ صد ہا جیب کٹ گئین کئی نقبین تاجرون کے یہان دی گئین صبح کو وہ روتے پیٹتے ہوئے آئے یہان سے دو کوس پر ایک گانون ہے وہان جاکر مین نے چورون کو گرفتار کیا مال سب اُنکے گھرون سے نکلا چورون کو قیدخانے بھیجدیا مگر اور ابھی دس پانچ چور باقی ہین صاحبقران نے تو آرام فرمایا خواجہ عمرو بارگاہ حشامی سے نکلکر بیرون بارگاہ آئے کوتوالی چبوترے کا انتظام کیا برق سے کہا بیٹا ذرا بڑھکر دربند نمکپاش کی تو خبر لاؤ خدا کے لیے جاتے ہی عیاری نہ کر بیٹھنا برق فرنگی تڑپتا ہوا چلا مگر نمکپاش جو مایوس پلٹا جابجا ٹھہرتا ہوا جاتا ہے دل سے کہتا ہے ساتھ والون سے کیا کہونگا عمرو مجھکو نہ ملا قریب اُس کوہ کے پہونچا جہان ملکہ یاسمن گلگون پوش یاد مین خواجہ کے ٹہل رہی ہین نمکپاش کی آسمان سے نگاہ پڑی دیکھا ایک نازنین مہ جبین بر کوہ زیر نخل ٹہل رہی ہین مگر شعلہ جوالہ آفت کا پرکالہ سہی قد آفتاب طلعت ماہ صورت خال جو عارض انور پر خال خال ہین باعث ترقی حسن وجمال ہین صاف ثابت ہوتا ہے کہ ماہ تابان پر ستارے جڑے ہوئے ہین لباس عمدہ دریائے جواہر مین غرق بدھیان پھولون آڑی ترچھی پڑی ہوئی ہین صاف ظاہر ہے کہ رشک چمن معشوق گلبدن غنچہ دہن سیم تن مگر مثل آہوے وحشی ایک مقام پر قدم نہین ٹکتا نمکپاش اُتر آیا جب

سامنے پہونچا تو پہچانا کہ دختر جیجون جادو ملکہ یاسمن گلگون پوش ہے جمال جہان آرا دیکھکر گھبرا گیا اور جھک جھک کے سلام کرنے لگا ملکہ نے کہا اے نمکپاش کیون گھبرائے ہوئے ہو کہان سے آتے ہو چہرہ اداس غبار پڑا ہوا ہے بجائے تمہارے فرزند کے ہو مجھکو سلام کرتے ہو کیون ٹھنڈی سانسین بھرتے ہو نمکپاش کے ہوش درست نہ تھے اسی جوشش محبت مین ہاتھ باندھکر یہ اشعار دلفگار پڑھنے لگا بند مسدس

چند صبح آییم و از خاک درت شام روم
صد دعا گوییم و آزردہ بدشنام روم
از سر راہ تو چون خاک بناکام روم
دور دور از تو من تیرہ سرانجام روم
بسر راہ تو آییم نشوی رام روم
نبود زہرہ کہ ہمراہ تو یک گام روم
کس چرا این ہمہ سنگین دل و بدخو باشد
جان من این روشی نیست کہ نیکو باشد

از چہ با من نشوی یار چہ می پرہیزی
کیست مانع ز من زار چہ می پرہیزی
یار شو با من بیمار چہ می پرہیزی
نہ حدیثی کنی اظہار چہ می پرہیزی
حرف زن ای بت خونخوار چہ می پرہیزی
بلب شل العل شکر بار چہ می پرہیزی
کہ ترا گفت کہ با من ز وفا حرف مزن
چین برابرو زن و یکبار بما حرف مزن

درد من کشتہ شمشیر بلاے داند
عاشقی ہمچو منت نیست خدا می داند
سوز من سوختہ داغ جفاے داند
مسکنم ساکن صحراے فنا می داند
پاکبازم ہمہ کس طور مرا می داند
ہمہ کس حال من بی سر و پاے داند
چارہ من کن و مگذار کہ بیچارہ شوم
سر خود گیرم و از کوی تو آوارہ شوم

از سر کوی تو با دیدہ تر خواہم رفت
تا ازین بار چو ہر بار دگر خواہم رفت
چہرہ آلودہ بخون ناب جگر خواہم رفت
گر نہ رفتم ز درت شام سحر خواہم رفت
تا نظر میکنی از پیش نظر خواہم رفت
روی باز آمدنم نیست اگر خواہم رفت
از جفای تو من زار برنجم رفتم
لطف کن لطف کہ این بار برنجم رفتم

یہ بند جو نمکپاش نے سامنے ملکہ کے بیقرار ہو کر پڑھے ملکہ نے مسکرا کے کہا چچا جان یہ آپ کیسی باتین کرتے ہین میرے باپ جیجون سے آپ سے کیسی ملاقات ہے اگر انکو خبر ہوگی تو وہ کیا فرمائینگے آپ کو کچھ شرم نہ آئیگی کیا جواب دیجئے گا اپنے کو بدنام کیجئے گا دیکھیے سمجھکر کلام کیجیے ضبط کو کام فرمائیے اپنے ہوش مین آئیے مین ابھی جاکر ابا جان سے کہدونگی مین ان واہیات باتون کو نہین جانتی نمکپاش قدمون پر گر پڑا کبھی ہاتھ باندھتا ہے اب تو صاف صاف کہنے لگا اے جان جہان میری جان جائیگی تمھارے کیا ہاتھ آئیگا اگر اسوقت میرا کہنا مانو دولت دنیا سے نہال کر دونگا بھائی صاحب سے خطا معاف کرا لونگا قدرت سے ملکر نسبت پختہ کرا دونگا میری تمہاری شادی ہو جائیگی ملکہ فرماتی ہین بس بس ذرا سنبھلو ہوش مین آؤ دیکھو یہ کیا واہیات باتین کرتے ہو نمکپاش نے کہا مین کیا کرون میرا دل قابو مین نہین بدون شربت وصل جان نہ بچیگی نمکپاش نے کمر سے ڈلائی کھولی ڈلائی بچھا کر کہا جان جہان بیٹھو تو جانو ملکہ یاسمن پریشان کہ یہ کیا ہوگا یہ تو بچا نہین چھوڑتا چھاؤ کا کانٹا ہو کر میرے پیچھے پڑا ہے ناچار بیٹھ گئین کہا دیکھو چچا جان ان واہیات باتون سے ہاتھ اٹھاؤ والد سخت آزردہ ہونگے اور قدرت کو ہمارے مقدمے مین کیا دخل ہے

کیا کسی کی شادی زبردستی کر دینگے اکثر وزرا امرا کے پیغام آئے مگر والد نے میرے منظور نہ کیا یہی فرمایا کرتے ہین کہ اپنی بیٹی کی شادی کسی بادشاہ جلیل کے ساتھ کرونگا ساحر بھی ہو حسین و جمیل بھی ہو ممکپاش نے کہا ملکہ کیا مین بدصورت ہون سحر تو میرا قدرت خوب جانتے ہین اکثر آپ کے والد سے امتحان ہوے سحر مین زیادہ ٹھہرا خدمت مین خداوند سالوس کی کوئی میرا مقابلہ نہین کر سکتا جب ملکہ بگڑنے لگین تو ممکپاش سوچا کہ یہ آہوے وحشی سے یون رسم نہوگا کوئی سحر ایسا کر دون کہ اسکا قلب اُلٹ جائے یون مطلب دل حاصل کرون میری زندگی مین تو ہوش نہ آئیگا یہ سوچ کر اب صلح کی باتین کرنے لگا کہا ای فرزند کہان سے آتی ہو اسوقت یہان ٹھہرنے کا کیا باعث ہے ملکہ نے کہا ای عم نامدار یہ ساتون دربند میرے والد کی صلاح سے بنے تین دربند عمرو نے لڑ بھڑ کر فتح کیے قدرت سے بھی لڑائی پڑی تھی قدرت نے شکست کھائی بھاگ کر اپنے قلعے پر گئے مجھکو بھی بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ عمرو کو پکڑ لاؤن اسی فکر مین لشکر عمرو مین گئی عمرو کو نہین پایا اسی فکر مین بیٹھی تھی کہ عمرو ادھر آئے تو اُسے گرفتار کرون اب مین آداب عرض کرتی ہون رخصت ہوتی ممکپاش کے دل مین تو مکر بھرا ہوا ہی کہا اچھا بی بی ذرا اور ٹھہر جاؤ اب مین نے اپنے کو سنبھال لیا قدرت کے سامنے یہ تقریب کرونگا تمھارے باپ کی خواہش سے یہ کام ہوگا ملکہ نے کہا آپ کو اختیار ہی مگر والد کو آمین کیا دخل ہی مین تو نامنظور کرونگی مگر ممکپاش نے باتون مین لگا کے چند پھول ملکہ کو سنگھا دیے جیسے ہی بو پھولونکی اُس گلبدن کے دماغ مین پہونچی چہرہ سرخ ہوا آنکھون مین لال ڈورے وحشت کے آئینۂ رخسار پر مثل آئینہ حیرانی بصورت زلف پریشانی عرصۂ دراز تک خاموش رہی ممکپاش چھیڑے جاتا ہے کہ ملکہ کچھ باتین کرو ملکہ نے ایک ٹھنڈی سانس کھینچی کہا صاحب بڑے تعجب کی بات ہی سالہا سال گذرے کہ ہم تمپر مائل ہین تم کبھی ہمارے مکان پر بھی نہین آئے اتفاق سے آج ملاقات ہو گئی کیون صاحب جو ہم یہان نہ آتے تو تم سے آج بھی ملاقات نہ ہوتی نظم

جان در غمت از جہان برآمد
یک غم ز تو رایگان برآمد
زیرا کہ از دلنشان برآمد
ہر طعنہ کہ از زبان برآمد
ای جان جہان کہ جان گریز

کو جان و جہان مباش یکبار
ہم خانۂ ہر کہ شد غمت تو
گوئی کہ اگرچہ ہست کاکم
دل خون شدہ در فراق جانان
ارزان مفروش الوری را

مقصود تو از میان برآمد
زود آکہ ز جان و مان برآمد
ناکام دل فلان برآمد
از دیدہ این دوان برآمد
از بار جہے گران برآمد

دل در ہوست ز جان برآمد
سود دیست تمام اگر دلی را
وانکس کہ فروشود نگویت
لیکن ز زبان این دہشت
نشنیدستی جہان توان در

یہ اشعار جو اُس آرام جان عاشقان نے پڑھے یاقوت لب کو جنبش ہوئی جان دینے کی کوشش ہوئی ممکپاش بلائین لینے لگا ملکہ نے آہ سرد دل پر درد سے کھینچی کہا صاحب سنو خواہ اپنے مکان پر چلو خواہ ہمارے باغ مین چلکر صحبت آرا ہو دیکھو تو کیسا باغ آراستہ ہی غنچہ ہاے نو دمیدہ سرو لب جو قد کشیدہ عندلیبان خوشنوا کی نغمہ سرائی گلہاے رنگا رنگ کی رعنائی و زیبائی زلف سنبل کا پیچ و تاب نرگس کی آنکھون کا خمار لاجواب سوسن صد زبان کی زبان درازی صبا کی اٹھکھیلیان گلون سے حیلہ سازی اُس پیڑون پر صبا کا اٹھکھیلیان کرنا بلبل کا محبت گل مین دم بھرنا قمریون کی سیر سرو لب جو کو کو فاختہ قلندر مشرب دلق خاکستری زیب جسم کی صدا حق سرہ سارا باغ پر بہار عندلیبان خوشنوا کی پکار صاحب کیفیت

حاصل ہوگی تسکین دل ہوگی ہر وقت سامان عیش ونشاط مہیا رہتا ہی عشق ومحبت کا دریا بہتا ہی ساقیان سیمین ساق مطربان خوش آواز ہر وقت صداے سوز وگداز دہان آپ کو لطف اُٹھیگا یہ مقام صحرا بہاٹ ہی بات کرنا بھی سنگدلی سے بہار ہی جہان تک نگاہ جاتی ہی تمام صحرا اُجاڑ معلوم ہوتا ہی نمکپاش نے کہا مین ابھی سامان عیش ونشاط لاتا ہی یہ کہکر پرواز پیدا کرکے کسی جھاڑی پر گیا وہان سے دو گلابیان شراب کی کچھ کابلی شر کچھ مٹھلیان کچھ پتون مین گلوریان ڈال موتہ اُسمین پڑی ہوئی سونٹھ لاکے وہ سب ملکہ کے سامنے رکھدیا ملکہ نے کہا واہ نمکپاش تمہاری شیرین زبانی مین نمک بھی شریک ہی کل سامان عیش ونشاط ٹھیک ہی مگر افسوس ایسی بے سامانی کا مقام ہی کہ دل پریشان ہوتا ہی ہمارے باغ مین ہوتے ساقیان گلرخسار جام بھر بھر کے سامنے لاتے عاشق ومعشوق لطف اُٹھاتے یہ کلمہ سنکر نمکپاش بھی گھبرا گیا چہار جانب دیکھنے لگا کہ ساقی کہان سے لاؤن بہ تعجیل دو مین جام پلاؤن لطف زندگی اُٹھاؤن کہ صحرا سے ایک صدا آئی کہ دل بیقرار ہو گیا ملکہ یاسمن ونمکپاش طرف صحرا کے دیکھنے لگے گلستان صحرا مین سے ایک لڑکے کو دیکھا طفل دوازدہ سالہ چہرہ رشک آفتاب عالمتاب انگرکھا رنگین پہنے ہوے اُسمین اطلس کی گوٹ مشروع کا پاجامہ زردوزی کا بھاری جوتا جس سے صاف یہ معلوم ہوتا ہی کہ مانجھا پہنے ہوے ہی کنگنا ہاتھ مین مثل ستارۂ سحری چمکتا ہوا ڈفلی ہاتھ مین یہ غزل بہ سوز وگداز گاتا ہوا چلا آتا ہی

غزل

پہونچ ہی جائینگے گھر مین نزار ہم بھی ہین
مثال سایۂ دیوار یار ہم بھی ہین

رقیب ہی نہین عاشق ہی یار ہم بھی ہین
تمہارے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین

جو نامہ لے کے چلا نامہ بر تو دل نے کہا
ٹھہر کہ عازم کوے نگار ہم بھی ہین

فقط تجھی پہ نہین کوہ غم گرا اے دل
بلا نصیب شب انتظار ہم بھی ہین

ہٹا نا ہم کو نہ اے پاسبان رقیب کی طرح
پڑے ہوے پس دیوار یار ہم بھی ہین

ہے مری شمع لحد سے یہ قول شبنم کا
تمام شب ترے ساتھ اشکبار ہم بھی ہین

اگر ہین آپ رقیبون کے خوف سے بے بس
تو دل کی وجہ سے بے اختیار ہم بھی ہین

نجوم سے یہ مرے داغہاے دل کا ہی قول
جو بیحساب ہو تم بے شمار ہم بھی ہین

ہدف رقیب ہی تیر مژہ سے اُنکے نہین
مثال سرمۂ دنبالہ دار ہم بھی ہین

جو اُس نے میرے دل مضطرب پہ رکھا ہاتھ
صدا جگر نے یہ دی بیقرار ہم بھی ہین

بروز حشر جو مینخوار ہم سے بخشے جائین
تو پارسا یہ کہین بادہ خوار ہم بھی ہین

نہ بوسہ مانگیے محفل مین آبرو اُن سے
کہینگے غیر کہ امیدوار ہم بھی ہین

ملکہ یاسمن گلگون پوش نے کہا اے نمکپاش بڑے خوش نصیب ہو دیکھو گویا آتا ہی نمکپاش نے کہا مین لاتا ہی یہ کہکر تڑپ کے گرا نیچہ کمر مین دیکر اُٹھا لایا لاکے بٹھا دیا لڑکے کی جو آنکھ کھلی دیکھا ایک نازنین مہ جبین اور ایک ساحر زبردست دونون بیٹھے ہین اسباب عیش ونشاط رکھا ہی گھبرا کے رونے لگا کہا صاحب مجھے یہان کیون اُٹھا لائے یہ وقت میرے چار پیسے حاصل کرنیکا ہی آپ کھوتے ہین یہان مجھے کیون لائے اسوقت بھٹی پر جاتا ہون وہان والے سب شراب پلاتے ہین ایک ایک پیسہ سب

دیتے ہین باپ کو تھے پر سے گر پڑا گھر کی روٹی میرے سر ہی چپکہ گئی دے چاہین بیٹے کا یہ حال ہی کہ جب
پیسے لے لیتا ہی تب جنس دیتا ہی کیونکر بسر اوقات ہو نمکپاش نے جیب سے دو روپیہ نکالکر پھینکے اور کہا میان
تمھارے والد کا کیا نام ہی کہا حضور باپ کا نام تان رسخان سارے شہر مین جھگڑے ٹہرے ہین مان نے
سمجھا دیا ہی کہ بیٹا چار پیسے پیدا کرکے لاؤ تمھاری شادی ہو جب تک دلھن کا دودھ نہ پیو گے تیار نہو گے
نانی امان بوڑھی ہوگئی ہین مگر اب بھی چار آشنا ٹہرے رہتے ہین کسی سے انکار نہین کرتین اب بھی دو پیسے
روز کی مسّی لگاتی ہین اسی پر دانت ہی کہ کوئی نوجوان آئے میرے دام مین پھنسے اسکو چلاؤن منھ پھیر گے
لیٹون و منت کرے خوشامد کرے مین اس بات کو نہ مانون یہ سب باتین میرے گھر مین رہتی ہین اماجان
ابھی نوجوان ہین وہ نہین کسی سے بولتین جو کسی نے کہا بھی تو انھون نے کہدیا کہ میرے سر مین درد ہی
دیکھو رنگ زرد ہی نانی صاحب کی وجہ سے بڑی چہل پہل رہتی ہی ان باتون پر دونون عاشق و معشوق
خوب ہنسے ملکہ نے کہا صاحب یہ کوئے کا لڑکا تو بالکل بیوقوف ہی نانی انکی بڑی فیاض ہی اب بھی
اُنکے آشنا آتے ہین نمکپاش نے کہا صاحبزادے کوئی غزل گاؤ لڑکے نے کہا صاحب مین بغیر
لیے نہین گاتا اور یہ جو چینی کے ٹکڑے آپ نے دیے میری مان نے مجھکو سمجھا دیا ہی یہ مین نہ لونگا مجھے
پیسہ دیجیے میرا گانا بہت قیمتی ہی جب ایک پیسہ لیتا ہون تو ایک چیز گاتا ہون نمکپاش نے کہا
پیسے کہان سے لاؤن لڑکا اٹھا کہ صاحب مین نہ گاؤنگا امی جان نے منع کر دیا ہی نمکپاش ناچار
ہوکر اٹھا ایک روپیہ بھنا لایا جیسے ہی پیسہ پھینکا اب تو لڑکا شگفتہ ہو گیا گنگنا کے ڈفلی کو بجا کے
کس خوش الحانی سے یہ غزل گائی نظم

ملکی اش عرض اب لشو نید زاشتک	لبم از زمزمۂ یاد تو خاموش مباد	غیر تمثال تو نقش ورق ہوش مباد
خالم از نقش کف پای تو گلپوش مباد	محرم جلوۂ آن صبح بناگوش مباد	ہوس جادر گل گر نہ خالم باشد
غیر گر دیدہ بہ بیدار تو محرم دارد	وعدہ گر دیدہ وفا طرہ پریشانی را	یارب امشب بدرازی خجل از دوش مباد
صرف پیرایۂ آن گردن و آن گوش مباد	فارغ از اندۂ محرومی آغوش مباد	گہری گرش نظر از رہت پاکان نبود
رہرو بادیۂ شوق سبکبار اند	ہر گرا خست نمازی نبود از خم مے	جای در حلقۂ زندان قدح نوش مباد
توشہ از بیعہ و دگر غون سبو دوش مباد	بار سر نیز درین مرحلہ بر دوش مباد	مفتیان بادہ عزیز است حریفی بخاک
	ہمہ گر میوۂ فردوس بخوانت باشد	غالب آن ابنہ سگالہ فراموش مباد

ملکہ یاسمن گلگون بیہوش ہو گئیں نمکپاش تڑپ گئے اب نمکپاش نے ہر بات پر پیسہ پھینکنا شروع کیا
لڑکا پیسہ لیتا ہی ٹوپی جاری سر سے اتاری کچھ اسمین رکھتا ہی کچھ کیسے مین کچھ انگرکھے کے دامن مین باندھتا
جاتا ہی گلابی کھینچکر اپنے آگے رکھ لی کہا مین بھی شراب پیون آپ کو بھی پلاؤن دونون عاشق و معشوق
بہت خوش ہین لڑکے نے شراب کو الٹ پلٹ کیا جام لبریز کرکے چند اشعار مضمون شراب کے پڑھے
نمکپاش مسرور ہوا ہاتھ لڑکے نے جام بھر لیے ہی سامنے نمکپاش کے لایا نمکپاش نے
ہاتھ بڑھا دیا جام ہاتھ مین لیا چاہا منھ سے لگاؤن بازو پر طلسم نامہ بندھا ہوا ہی تتلے نے سر ہلایا نمکپاش
دیکھنے لگا پتلہ مثل برق کے تڑپا مثل انسان کے آواز دی ای نمکپاش خبردار شراب نہ پینا نمکپاش
نے شراب نہ پی نگاہ پھر برق پر ڈالی رنگ و روغن عیاری کا اڑ گیا برق نے دیکھا غضب ہوا کہ رنگ و
روغن چہرے کا اڑ گیا چاہا تلوار کھینچکر جا پڑون نمکپاش نے ایک تھپڑ مار دیا برق منھ کے بل زمین پر گرا

زمین نے پانون تھام لیے ملکہ نے گھبرا کر کہا ارے صاحب یہ کون ہی نمکپاش نے کہا یہ شاگرد رشید عمرو ہی
میرے قتل کرنے کو آیا تھا یاسمن کوسنے لگی کہ اس نگوڑے موے مونڈی کاٹے کو سامری و جمشید غارت
کرین نگوڑا میرے وارث کو قتل کرنے آیا تھا ابھی کر قتل کرون نمکپاش نے کہا اسکو گرفتار کرکے سامنے قدرت
کے لیجاونگا اسکی بڑی تلاش ہی قدرت بہت خوش ہونگے عمرو نے بڑے بڑے کام کیے سنتا ہون یہ بھی
شریک رہا اسنے بڑے بڑے کام کیے شاگردان عمرو مین برق مشہور ہی اگر یہ قتل ہوا عمرو کا زور نصف
رہجائیگا دیکھو ظالم کس طریقے سے بھولا بنکر آیا کوئی اسکو پہچان سکتا تھا جسدن سے مین دربند پر آیا مین نے
یہ انتظام کردیا کہ کوئی مجھکو زہر نکھلا پلا سکے جیسے ہی مین نے جام ہاتھ مین لیا پتلا سامری کا انجام
سمجھ گیا پہلے اُسنے سر ہلایا مین سمجھ گیا کہ کچھ فتور ہی اُسنے صاف صاف کہدیا کہ شراب نہ پینا مگر جی مین کہتا
ہی کہ ای نمکپاش وصل مین عرصہ ہوا اُس ظالم نے عیاری کرکے جھگڑا ڈالدیا لاؤ اسکو قتل کر ڈالون یہ
کہکے تلوار کھینچکر اُٹھا یاسمن نے ہاتھ پکڑ لیا کہا ہان ہان صاحب یہ کیا اپنے ہاتھ سے کیون قتل کرتے ہو
تمنے تو کہا تھا کہ خداوند کے سامنے لیجاکر قتل کیا جائیگا نمکپاش نے کہا صاحب ہمارے تمہارے
مطلب مین دیر ہوتی ہی ایسا مقام بنائے کا کہان ملیگا یاسمن نے کہا اگر یہ منظور ہی تو نگوڑے کو جلد
قتل کرو نمکپاش تلوار لیکر اٹھا اُسوقت برق کا تڑپنا پھڑکنا کہ ای برق یہ کیا جانتا تھا کہ اس بلا مین
پھنس جائیگا دیکھیے اب جان کیونکر بچتی ہی اور بڑی حیرانی یہ ہی کہ یہ معشوقہ استاد نمکپاش سے اسقدر
راضی ہی کہ نکلی پڑتی ہی خود خواہش کرتی ہی یہ کیا معرکہ ہی سمجھا کہ شاید نمکپاش نے کوئی سحر کردیا کہ یہ حسین
اسکے دام مکر مین پھنسی ہی نمکپاش چاہتا ہی کہ اُسکو قتل کرون کہ دیکھا سامنے سے تیز رفتار عیار خداوند
جست وخیز کرتا ہوا آتا ہی تیز رفتار کو دیکھکر نمکپاش نے آواز دی ای پیک طرار وای شاطر قدرت کہان سے
آتے ہو کہان جاؤگے تیز رفتار جست کرکے بالاے کوہ آیا نمکپاش کو جھککر سلام کیا برق
کو دیکھکر نہال ہوگیا کہا ای شاہنشاہ ساحران یہ بھوریا آکر کیونکر پھنسا آج تو آپ نے لشکر اسلام کا خاتمہ
کردیا اسکا کوئی مثل لشکر عمرو مین نہین ہی برق عیار اسکا نام ہی عمرو کا قوت بازو زینت پہلو آپ نے
بڑا کام کیا بنکر آیا تھا نمکپاش نے کہا کوتے کا لڑکا بنا ہوا تھا وہ کمبخت نے غزلین گا مین کہ دل
بیقرار کردیا اسکو کوئی نہ پہچان سکتا میرے سحر نے مجھکو خبر دی تب مین نے پہچانا مین نے تدبیر کرلی تھی
کہ کوئی مجھکو بیہوشی نہ پلا سکے جب تو مین نے اسکو پکڑ لیا ورنہ اسنے مار لیا ہوتا تیز رفتار نے ایک لات ماری
برق منھ کے بھل گرا کہا کہ او پاجی ہمارے شاہنشاہ کو مارنے آیا تھا برق لات کھا کے تڑپ گیا
تیز رفتار نے کہا حضور عمرو کی نوازی مشہور ہی آج حضور کو نئے طور سے نی سناؤن یہ کہکے کمر سے نی نکالی
نمکپاش سے آنکھ ملاکے نی بجانے لگا یہ غزل نئے طور سے گائی غزل

لی مرغ جان نے تن سے نکل کر چمن کی راہ
بھولے گا کیا غریب مسافر وطن کی راہ
چھنتا ہی حسن جسم صنم پیرہن کی راہ
مہتابی چھوٹتی ہی ہر اک موے تن کی راہ
روکونگا جان دیکے مین اس تیغزن کی راہ
رکھتا ہی جو زمین پہ قدم بانکپن کی راہ
دل پر ہوا اشرفی کی طرح نقش پاکا نقش
بیٹھے تھے راہ اسکے چلو گر چلن کی راہ
بھولی جو یاد لب تو بندھا زلف کا خیال
لی خضر دل نے فلک مین سے ختن کی راہ

آگے مرے دھری رہیں شب بھر گلابیان
وہ گل سوار ہوکے گیا ہو ادھر سے کیا
اللہ رے عداوت صیاد پُر جفا
ای باغبان مین آؤن گا دیوار پھاند کر
مجھ ناتوان کو رخنۂ دیوار ہے بہت
مرنے کے بعد بھی ہین وہی بیت الاحزان
سوفار کی روش سے جو منھ ہی کھلا ہوا
صیاد بگینا ہی بلبل کا واسطہ
مدت سے ڈوب مرنے کی ہی اس کنوئین مین چاہ
بعد فنا مقیم سراے لحد مین ہین
دربان روکتا ہی تو روکا کرے ہمین
ای نور خاد مون سے نجف مین کہونگا مین

دیکھا کیے مین ساقی پیمان شکن کی راہ
پھولون مین ہو بسی ہوئی سارے چمن کی راہ
کرتا ہی بند موسم گل مین چمن کی راہ
پچھتائے گا جو بند کرے گا چمن کی راہ
صیاد بند کرتا ہی ناحق چمن کی راہ
دل کی تڑپ کو دیکھیے چاک کفن کی راہ
نکلی ہے جان عاشق تنگیں دہن کی راہ
کر مخلصی کی کوئی اسیر محن کی راہ
ملتی نہین ہی یوسف دل کو ذقن کی راہ
مرتے ہی ہمنے ڈھونڈھ نکالی وطن کی راہ
پیدا کرینگے اور ترے انجمن کی راہ
بتلا دے کوئی روضۂ شاہ زمن کی راہ

گرمی سے ہر مرتبہ دھوان نکلتا ہی کئی مرتبہ تمکپاش نے کہا ای عیار کامل واکمل یہ منہ سے دھوان کیسا نکلتا ہی تیز رفتار نے کہا آپ خوب جانتے ہین آتشخو شعلہ مزاج ہون میرے دل سے دھوان نکلتا ہی اسکا خیال نہ فرمائیے گانا سنیے اسقدر نے بیہوشی اڑادی چونکہ مقام کھلا ہوا ہی بلندی پر بیٹھے ہین اس وجہ سے عرصۂ دراز مین تاثیر ہوئی بیٹھے بیٹھے تمکپاش گھبرایا کہا ای تیز رفتار آج تو ایسے تم گائے ہو کہ دیکھو پونے دو سو خداوند آگئے خداوند سالوس بھی آگئے دیکھیے جھوم رہے ہین محفل مین آنیکا ارادہ ہی خداوند سالوس کو تردد زیادہ ہی تیز رفتار نے کہا بلائیے تمکپاش نے سر اٹھاکر دیکھا آواز دی یا خداوند آئیے میرے وصل مین دیر ہوئی ہی تیز رفتار نے کہا اٹھکر بلائیے وصل نصیب نہوگا بدنصیب ہو موت کے قریب ہو تمکپاش ہاتھ ہلاتا ہوا اٹھا منھ کے بل گرا تیز رفتار نے نعرہ کیا نعرۂ عمرو گردان اُستاد عیاران عالم ✤ سراپا دانش و عقل مجسم ✤ بیاع دین و مکر رخ ابھاری جہان سہ سنگ در خنجر گذاری ✤ بہر کشور بلاے جان کفار ✤ عمرو آن شاہ عیاران عیار ✤ چونکہ معشوق کو اس سے باتین کرتے دیکھا عمرو جل گیا ہی لپٹ کر خنجر مارا تمکپاش کا سر اڑ گیا ملکہ یاسمن بیہوش ہوگئی برق کلاہ تمکپاش کی لیکر بھاگا لیکن عمرو اپنے ہوش مین نہ تھا ملکہ کا سر اپنے زانو پر رکھا اور کہتا ہی اگر ہوشیار ہوکر ایسے ہی کلمات کرے تو ابھی سر کاٹ لون اس ہرجائی کو ابھی قتل کردون کہ ملکہ کی آنکھ کھلی سر زانو پر عمرو کے دیکھا ملکہ عمرو سے لپٹکر رونے لگی کہا خواجہ بڑا کمال کیا میری آبرو بچالی مین خاص آپ کی تلاش مین نکلی تھی اس پہاڑ پر آکر ٹھہری یہ بیچیا آکر مجھپر عاشق ہوا مین نے کلمات سخت کہے اس ظالم نے دھوکا دیکر سحر کردیا میرا قلب الٹ گیا خواجہ حقیقت یہی کہ برق بھی وقت پر پہونچا مگر آپ کو کیونکر احوال معلوم ہوا برق نے ایسا رنگ جمایا تھا کہ اگر سالوس ہوتا نہ پہچان سکتا مگر اسکے سحر نے اسکو خبر دی برق بگڑ گیا مین تو اپنے ہوش مین تھی مگر خواجہ تمکو کیونکر خبر ہوئی عمرو نے کہا مین نے نخلستان کی آڑ سے دیکھا کہ تم تمکپاش سے باتین کر رہی ہو برق زمین پر تڑپ رہا ہی اسوقت

غصے مین ہوش درست نہ تھے جلدی مین تیز رفتار کی صورت بنکر چلا آیا اُسی سے باتون مین پوچھ لیا کہ اُسکو کچھ کھلا پلا نہین سکتا تب مین نے نئے طور سے بیہوشی اُڑائی نئے طور سے ملعون کو مارا مگر مین جا کر لشکر کو لاؤن دیوار آہن گر گئی ہوگی عرصہ دراز تک پہاڑ پر صحبت رہی ملکہ کو فراق ناگوار تھا روتی ہوئی رخصت ہوئین خواجہ طرف لشکر کے چلے مگر دربند نمکپاش پر یہ معرکہ گذرا کہ کئی سو ساحر جمع تھے انتظار نمکپاش کر رہے تھے نمکپاش جب یہان مارا گیا ایک آندھی سیاہ چلی مکان گرا دیوار آہن اڑا اڑا کر گری کئی سو ساحر مرے اُنکے مرنے کی صدا بلند ہوئی اوباش جادو برادر نمکپاش دربند نیجم کا حاکم اپنے مقام پر بیٹھا ہی تھا کہ ہرکارے دوڑے ہوئے آئے کافرون نے کافر کو بددعا دی قطعہ

		ای فخر کہانبانی و فاسا قطازو
کوہر بدین داری وراسا قطازو	روزان وشبان زحق تعالی خواہم	مرکب دہوت خدا و باسا قطازو

شہر یاری عمر کوتاہ ہو حال بھی تباہ ہو اس وقت غلام واسطے خبر کے دربند نمکپاش پر گئے تھے وہ یہ کہکر نکلے کہ مین عمرو کو پکڑنے جاتا ہون یکا یک آندھی سیاہ چلی دیوار آہن گری قصر اُنکا بنا یا ہوا گرا نہین معلوم نمکپاش کہان مارے گئے ہائے بھائی کہکر اوباش اُٹھا روتا ہوا مقام دربند پر آیا وہان سناٹا پایا دیکھا دیوار آہن گر گئی تمام مکان اُنکے بنائے ہوئے گرے پڑے ہین وہان سے روتا ہوا چلا پہاڑ پر نگاہ پڑی دیکھا لاشہ نمکپاش پڑا ہے رو رو کر لاش کو اُٹھایا اپنے مقام پر آیا ارتھی بنائی لاش کو جلایا اپنے مقام پر بیٹھا ہی تھا مگر یہان عمرو نے آکر صاحبقران کو خبر دی صاحبقران نے اُسی وقت لشکر تیار کیا یہان اوباش بیٹھا دیکھ رہا ہے کہ طبل سکندری پر چوب پڑی لشکر صاحبقران بڑے کروفر سے آیا اُسی صحرا مین صاحبقران آکر فروکش ہوئے اب اوباش گھبرایا ایک عرضی سالوس کو لکھی کہ یا خداوند چوتھا دربند برباد ہو کسی نے پہاڑ پر نمکپاش کو مارا نمکپاش کے مرنے سے غلام زندگی کا نہ رہا کچھ تدبیر فرمایئے سالوس نے جو اس عرضی کو پڑھا غصے مین کانپنے لگا کہا لو یارو نمکپاش بھی مارا گیا اتفاق سے جیحون جادو واسطے سجدے کے آیا تھا یہ بھی بیٹھا ہی نمکپاش کے مرنے کی خبر سنکر جوش مین آیا کہا یا خداوند نہین معلوم یہ بڑے بڑے ساحر کیا کرتے ہین جو ہاتھ سے عیار کے مارے جاتے ہین خبر جسوقت میرے دربند پر آئینگے مزا اُٹھائینگے اب تو قدرت میان اوباش کے لیے کچھ تدبیر کرین سالوس نے کہا مین تقدیر دیکھ چکا کہ اوباش کے ہاتھ سے سب مسلمان مارے جائینگے ای شاطر قدرت تم برائے حفاظت اوباش جاؤ جا کر تدبیر کرو ای تیز رفتار قدرت تقدیرین مضبوط کرینگے تم جا کر عمرو کو پکڑ لاؤ اوباش کے حوالے کرو قدرت یہان سے سلطان ساحر کو روانہ کرتے ہین یعنی مغمور جادو کہ وہ جا کر قیامتین برپا کریگا یہ کہکر سالوس خود اُٹھا قصر پریزادان مین آیا پکار کر آواز دی ای مغمور جادو تجھکو قدرت نے سلطان ساحران قرار دیا جلد حاضر ہو سب نے دیکھا پہلوے قصر پریزادان سے ایک ساحر دیو خصال عفریت مثال ہیئت اژدہا کا قد و قامت دیو ہیکل قالب انسان مین سمایا ہوا ہے کالی کالی صورت اُسپر سیتلا کے داغ ٹھیکے کی چھتی ہوئی ہے تقدیر بد صورتی تہ اسکے روئی ہوئی ابرو خنجر ظلم و بدعت آنکھین جام منحیانہ حسرت دہن غار وقاحت گلو صراحی منحیانہ جہالت شانے درخت کے ٹہنے سینہ کچھ کا چبوترہ دونون پانون ستون قصر ظلمات سیاہی بھی ظلمات کی جسکی سیاہی سے مات بال سر کے ریشہ برگد

حضور بارگاہ رب صمد جھومتا ہوا سامنے سالوس کے آیا قدمون کو بوسہ دیا ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا کہا
یاخداوند کیا ہوا جو آج غلام کو طلب فرمایا مین نے سنا بڑے بڑے ہنگامے پڑے مسلمان جابجا بڑے سنا
بڑے بڑے ساحر مارے گئے بڑے تلاطم ہوئے سالوس نے کہا ای معمور جادو چار در بند ویران ہوئے
قدرت نے سد باب مسلمانان کیا تھا اب در بند اوباش پر مقابلہ ہی تم وہان جاؤ جاکر اوباش کی شرکت
کرو اسم اعظم حمزہ بند کردو اگر بن پڑے کسی تدبیر سے حرز ہیکل لے لو عمرو کو گرفتار کرو سب طرح پر اوباش
کی مدد کرنا واجب و لازم ہی اسکا جوان بھائی مارا گیا مین نے خلعت ماتم پرسے کا بھیجدیا معمور نے کہا
یاخداوند یہ سب باتین کتنی بڑی بات ہی جاتے ہی عمرو کو پکڑ لاؤن حمزہ کا اسم اعظم بند کرون حرز ہیکل بھی
چھین لون ایک سحر مین لشکر حمزہ کو تباہ کردون عمرو کو جاتے ہی اسیر کرکے اوباش کے حوالے کردون
یہ کہکے پر پرواز پیدا کرکے اُڑا طرف در بند اوباش کے روانہ ہوا اوباش جادو غم مین اپنے بھائی کے
بیٹھا ہی ساحر جمع ہین کہ رہا ہی کہ لو یارو لشکر مسلمانان اس در بند کی سرحد مین آگیا آج ہی سحر کرکے ہٹا دونگا
مگر حمزہ مالک اسم اعظم ہی سحر تاثیر نہ کریگا مجھکو دقت ہوگی پھر کیا صورت ہوگی یہ ذکر تھا کہ برق آسمان
پر چمکی دیکھا سب نے ایک ساحر دیو خصال جھومتا ہوا آیا اوباش کو نامہ سالوس کا دیا اوباش نے
نامہ پڑھا یہی مضمون لکھا تھا کہ ای اوباش نہ گھبرانا نگہبان قصر پریزادان کو تمھارے لیے بھیجا ہی اسکی
کسی بات مین دخل نہ دینا یہ لڑائی فتح کردیگا لاشہ ہاے مسلمانان سے جنگل بھر دیگا اوباش نے کہا آپکو
اختیار ہی معمور نے کہا مین ابھی جاتا ہون عمرو کو گرفتار کرکے لاتا ہون یہ کہکے سحر سے صورت اپنی بدلی
ایک گنوار کی شکل بنکر طرف لشکر اسلام کے چلا اسوقت خواجہ عمرو کنارے لشکر اسلام کے کھڑے ہین
انتظام لشکر کر رہے ہین یہ بھی انتشار ہی کہ چوریان بہت ہوئی ہین چورون کی بھی تاک کر رہے ہین سامنے
سے دیکھا ایک گنوار آتا ہی مگر لشکر کو بغور دیکھتا ہوا آتا ہی خواجہ نے بھی نگاہ ڈالی مگر دزدیدہ نگاہ سے
دیکھ رہے ہین دیکھنے والا جانے ادھر نہین دیکھتے خواجہ ایک سپاہی کی شکل بنے کھڑے ہین کہ معمور جادو
قریب خواجہ کے آیا مثل گنوارون کے سلام کیا خواجہ نے اُسی کے طور سے جواب دیا یہ بھی ملحوظ رہے
کہ معمور جب اوباش سے رخصت ہوا تو اپنے ہاتھ سے ایک گلدستہ سحر کا بناکر رکھ آیا تھا جب عمرو سے
صاحب سلامت ہولی معمور نے کہا میان سپاہی صاحب یہ کسکا لشکر ہی آج ہم بھی اپنے گانون سے
نکل آئے ہمارے گانون مین آج بازار ہولی ہی خیال مین آیا جاکر اس لشکر کی سیر کرآئین مگر جبدن سے
لشکر آیا ہمارے گانون والون نے بڑا نفع پایا جو مال بنیے لیکر آتے ہین بک جاتا ہی ہمارے گانو کے قریب
صحراے خطا ہی جو بکوا دو تو ہم دو چار نامے وہان سے لائین یقین ہی بڑے نفع اٹھائین عمرو نے کہا
ضرور لانا اسطرح سیدھی سیدھی باتین معمور خواجہ سے کیا کیا آخر باتین کرتے کرتے پوچھ ہی بیٹھا کہ عمرو عیار
کہان ہی عمرو نے کہا تمھین عمرو سے کیا کام ہی گنوار نے کہا مین نے سنا ہی کہ وہ منظور ہوگا صاحبقران
مین اُنسے اسوقت ملاقات کرتے جو شے لاتے وہ صاحبقران تک پہونچا دیتے اُنسے بھی ملاقات
کرلیتین عمرو کو پہلو ملا یہ تو دل مین سمجھ گیا ہی کہ یہ کوئی عیار یا ساحر ہی میری تلاش مین آیا ہی یہ زندہ بچکر
نہ جانے پائے کہا چلو ہم خواجہ عمرو سے ملاقات کرادین بھنگیڑن کی دکان پر بیٹھے ہین یہ وقت اُنکے
وہین تشریف رکھنے کا ہی بڑی مہربانی فرماتے ہین مجھ حقیر کے مکان پر آتے ہین معمور جادو ساتھ چلا

عمرو باتین کرتا ہوا لیے جاتا ہے کوئی پہلو ایسا نہین پاتا کہ جہان اسکو قتل کرے برق فرنگی ایک گوشے
سے دیکھ رہا ہے کہ استاد کسی سے باتین کرتے ہوے جاتے ہین جھپٹ کر پشت پر آیا ایک نخل کی آڑ پکڑ کے
حلقہ کمند کا مارا معمور ریلا برق نے جھٹکا مارا وہ منہ کے بھل گرا برق نے خباب مار کے خنجر مار دیا
عمرو ہان ہان کرکے دوڑا ارے یہ تو نے کیا کیا مگر مرتے ہی اسکے اندھیرا ہوگیا آواز آئی کشتی مرا نامش
معمور جادو بود عمرو حیران ہوگیا برق کو ملکر کہا ارے یہ تو نے کیا حرکت کی برق نے کہا کہ یہ تو مین
آپ کے تیور سے پہچان گیا کہ آپ ابھی تاک مین ہین یہ بھی سمجھتا تھا کہ آپ کا پنجہ اسیر قابض نہین ہوتا
مگر لشکر اسلام مین ہلڑ ہوا یہ خبر سنکے صاحبقران دوڑے ہوے آئے دیکھا ایک جادوگر کا لاشہ پڑا ہے اور
ہزارون آدمی جمع ہین خواجہ اسکے کپڑے اتار رہے ہین برق سے فرماتے ہین آپ نہ ہاتھ لگائیے
برق کہتا ہے استاد آپ کو مشقت پڑتی ہے مین اسکے کپڑے اتاردون خواجہ ہاتھ نہین لگانے دیتے
استاد شاگرد مین لڑائی ہو رہی ہے کہ صاحبقران نے پوچھا خواجہ یہ کیا ہوا عمرو نے کہا دربندا و باش
سے تدبیر شروع ہوگئی یہ جادوگر آیا تھا یقین تو یہ ہے کہ میری فکر مین بھیجا گیا ہو مین یہ بھی حال دریافت
کر لونگا اب مرنے پر اسکی صورت بھی بدلی اصلی صورت ظاہر ہوگئی خواجہ نے صاحبقران سے سب
حال بیان کیا اور کہا ای شہریار میان برق کو منع کر دیجیے انکے مزاج مین بڑی تیزی ہوگئی ہے اور اپنے
کام کی یہ پیروی کرتے ہین مین بارہا انکو منع کر چکا ہون ایک روز یہ میرے ہاتھ سے ذلیل ہونگے
صاحبقران نے فرمایا خواجہ اسنے کیا برا کیا دشمن کو جھٹ پٹ مارا عمرو نے کہا آپ بھی اُسکے
مزاج سے موافقت کرتے ہین میرے معاملے مین دخل نہ دیا کرین امیر نے فرمایا بھئی برق تم الگ
عیاری کیا کرو برق نے کہا بہت خوب اب ایسا ہی ہوگا عمرو نے اسی وقت رنگ و روغن عیاری
کا لگایا معمور کی صورت بنکر تیار ہوے طرف دربندا و باش کے چلے یہان او باش جادو بیٹھا
ہے کہ ایک گلدستہ بنایا ہوا معمور کا جلا او باش نے سر پیٹ لیا کہا لو یار غضب ہوا کسی نے معمور
کو قتل کیا تیز رفتار نے کہا نہ قتل ہونا تعجب ہے نا واقف لشکر مسلمانان مین گئے تلاش کرنا عمرو ایسے
ظالم کا مثل ناواقف کسی سے پوچھا ہوگا عمرو نے گردن لی قتل کر ڈالا اب مین جاتا ہون او باش
نے ایک باغ بنایا ہے یہی گویا سد باب کیا ہے جو اس راہ سے گذریگا گلہاے رنگارنگ و شگوفہاے
بوقلمون آراستہ کیے ہین جو کوئی اُنکے سامنے سے گذریگا اُنسے صدا پیدا ہوگی کہ فلان شخص جاتا ہے
تیز رفتار او باش سے کہکر اُتنا کوس بھر راستہ طی کیا تھا کہ دیکھتا ہے سامنے سے میان معمور چلے
آتے ہین تیز رفتار دل مین اپنے خوش ہوا آنکھین بھی دیکھکر پہچانا وہان گلدستے کا جلنا بھی دیکھ آیا
تھا جھک کر سلام کیا خواجہ نے جو تیور تیز رفتار کے دیکھے بُرے پائے گئے چوکنا ہو رہا ہی کبھی ایسا
دیکھتا ہی کبھی ذہن مین یہ سوچتا ہے کہ ساربان زادہ ہوشیار نہ ہو جائے فوراً نکل جائیگا خواجہ بھی کسی قدر
ہوشیار ہو رہے ہین تیز رفتار باتین کرتا ہوا چلا اب راہ مین عجب طور سے باتین ہوتی ہوئی آتی ہین خواجہ
تو اس فکر مین ہین کہ ذرا بھی غافل ہو تو حلقہ ہاے کمند ماردون اور تیز رفتار بھی اسی فکر مین ہے تیز رفتار نے
پوچھا کہ ای شہنشاہ ساحران عمرو ملا یا نہین عمرو نے کہا حضرت صاحب عمرو کا ملنا بہت دشوار ہے عمرو
ہر وقت چست و چالاک عیاری مین بیباک ہے کئی سو پیک بچے شاگرد وہ بھی جا بجا پھرتے ہین ذرا ای کوئی

بات گذری وہ خبر بتلا دیتے ہین کہ اس وضع کا ایک شخص ابھی داخل ہوا یہ باتین کرتے کرتے تیز رفتار نے
کہا وہ دیکھیے قصر مین سامنے سب ساحر بیٹھے ہین جیسے ہی عمرو نے منھ پھیرا تیز رفتار نے حلقہ ہاے کمند
مارے خواجہ کی گردن وکمر مین پڑے چاہا جھٹکا مارون عمرو نے جست کی حلقہ ہاے کمند سے الگ جا گرا
تیز رفتار کے منھ سے یہ بھی نکلگیا کہ او ساربان زادے اب کہان جائیگا عمرو نے کہا او بچہ مین پہلے ہی سمجھ گیا
تھا کہ تو مجھکو پہچانگیا دونون سے تیغ چلنے لگا نہ خواجہ چوٹ کھاتے ہین نہ تیز رفتار مگر اوباش اپنے
مقام پر بیٹھے بیٹھے گھبرایا ساتھ والون سے کہا یارو ایک افتاد ابھی پڑچکی ہی کہ معمور ایسا ساحر مارا گیا
ایسا نہو کہ تیز رفتار بھی مارا جائے یا گرفتار ہو مین ذرا خبر لون یہ کہکے اڑتا ہوا چلا صحرا مین پہونچا تھا کہ کچھ
کان مین آواز آئی سر جھکا کر دیکھا خواجہ عمرو و تیز رفتار آپسمین جنگ کر رہے ہین اوباش نے وہین سے
چند دانے ماش کے مارے کہ خواجہ لڑکھڑا کر گرے آواز دی مہتر صاحب مشکلین اس ساربان زادے کی
باندھلو تیز رفتار نے خواجہ کی مشکلین باندھ لین اوباش بھی زمین پر آیا اب کشان کشان خواجہ کو لیچلے
تیز رفتار تو کہتا ہی کہ خدمت خداوند مین لیجانا چاہیے اوباش کہتا ہی مین خود صاحب اختیار ہون علاوہ
ازین معمور ایسا ساحر مارا گیا اسکے معاوضہ خون مین اسکو قتل کرنا چاہیے برق گوشے سے یہ سب معاملہ
دیکھ رہا ہی اور دیکھا اسنے کہ استاد دیکھیے گئے ایک ساحر اور ایک عیار چلا آتا ہی سوچتا ہی کس صورت بچاؤ
تیز رفتار کی پشت پر استاد کا پشتارہ بندھا ہی اوباش نے کہا مہتر صاحب ہمارے مقام پر چلو
تیز رفتار نے کہا مین نہ جاؤنگا آج مدت کے بعد اس ظالم کو پایا خدمت مین خداوند کی لیجاؤنگا یہ کہکے
صحرا کیطرف چلا سر جھکا اوباش نے کہا تیز رفتار نے نہ مانا اوباش اپنے دربند کیطرف روانہ ہوا
جب برق نے دیکھا اوباش چلا گیا بہ تعجیل رنگ و روغن عیاری کا لگا کر اوباش کی شکل بنکر تیار ہوا
تیز رفتار ایک نخل کے سامنے مین جاکر ٹھہرا خواجہ منت و خوشامد کر رہے ہین فرماتے ہین ای تیز رفتار
تجھ ایسا عیار میری نگاہ سے نہین گذرا مین تیرا شاگرد ہوتا ہون مجھے چھوڑ دے تیز رفتار کہتا ہی او
ساربان زادے تو نے مہتر زودرفت کو مارا بازو میرا ٹوٹ گیا مین تجھے زندہ چھوڑونگا یہ تیز رفتار
نے دیکھا میان اوباش آئے ہین مگر آنکھین ملتے ہوے جس سے ثابت ہوتا ہی کہ آنکھون مین خاک پڑگئی
تیز رفتار دیکھتے ہی ٹھٹک گیا برق قریب آیا کہا ای تیز رفتار مین نہین جانے دونگا پشتارہ ہمارے
مقام پر لیچلو وہان چلکر قتل کرین سر لے جاؤ ایسا نہو راہ مین کوئی افتاد پڑے اور یہ مکار و غدار چھوٹ
جائے تو مجھکو بڑا قلق ہوگا مین اسکے گرفتار ہونے کو مہم عظیم جانتا ہون تیز رفتار نے دیکھا کہ اوباش
آمادہ ہی کہ فساد کرون پشتارہ نہ لیجانے دون اسنے پشتارہ تختہ سنگ پر رکھدیا اور کہا ای اوباش الگ
رہو مین پشتارہ نہ دونگا خداوند اسکے متلاشی ہین جس روز سے دربند ٹوٹے اور لڑائیان دربندون پر پڑین
ساحران نامی قتل ہوے قدرت کا یہی قول ہی کہ جسطرح بنے عمرو کو گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ
مین نے بڑے بڑے صدمے اٹھائے ہین میرے مقدمے مین تقدیر قدرت نے مضبوطی کی تھی اب مین
اسکو سامنے قدرت کے جاکر قتل کرونگا برق نے دیکھا کہ یہ خوشی سے پشتارہ نہ دیگا یہ بھی تنہا ہی مین بھی
اکیلا ہون یہ سوچ کر باتین کرتے کرتے کہا دیکھو صحرا سے کون آتا ہی جیسے ہی تیز رفتار پلٹا برق نے
حلقہ ہاے کمند مار دیے تیز رفتار نے سبک ہوکر جست کی حلقہ ہاے کمند سے نکل گیا خواجہ ہر مرتبہ

اشارہ کرتے ہین کہ بیٹا برق کیا کہنا میرے حلقہ ہاے کمند کاٹ دے برق جھپٹ جھپٹ کے لڑ رہا ہی بجلی
چمک رہی ہی دونون عیار طرار برق نے لڑتے لڑتے ایک مقام پر مشکر پالٹ کا ہاتھ مارا تیز رفتار
جست کرکے پیچھے ہٹا برق نے لپک کر تیغچہ عمرو پر مارا حلقہ ہاے کمند کٹ گئے خواجہ لوٹ مار کر سیدھے ہوے
اب تیز رفتار نے دیکھا یہ دونون مجھکو پکڑ لینگے طرف صحرا کے بھاگا عمرو نے حقہ آتشبازی مارا تیز رفتار
کے منھ پہ پڑا اسکا منھ جھلسا بال وغیرہ بھی جلے جسم پر آبلے پڑ گئے مگر صحراے خارستان مین بھاگ کر نکل
گیا خواجہ و برق ملنے عمرو نے کہا ای برق اگر تیری خوشی ہو تو در بند اوباش پر چلو بڑی کیفیت ہو جائے
مین تجھکو اپنے صورت بناؤن اور مین بشکل تیز رفتار بنکر پشتارہ باندھکرے چلون وہان چلکر عیاری کرون
اگر خدا چاہے تو در بند فتح ہو جائے اور خالی نہ پھرین برق نے کہا بسم اللہ خواجہ نے برق کو اپنی شکل
بنایا اور آپ بشکل تیز رفتار نے پشتارہ پشت پر لیکر چلے یہان اوباش اپنے تخت پر بیٹھا ہی ساحرون سے
ذکر کر رہا ہی یارو اسوقت تیز رفتار نے سراسر خلاف کیا پشتارہ لے گیا ایسا نہو کہ راہ مین کوئی افتاد پڑے
یہ ذکر تھا کہ صحراے گرد اڑتی دکھا تیز رفتار پشتارہ بدوش آتا ہی مگر گھبرایا ہوا غبار چہرے پر پڑے بیٹھے
ہوے اور بہت جلدی جلدی آتا ہی اپنے ساتھ والون سے اوباش نے کہا دیکھو میان تیز رفتار نے
معلوم ہوتا ہی راہ مین شاگردان عمرو ملگئے اب ادھر بھاگ کر آیا ہی کہ تیز رفتار بالاے قصر پہونچا اوباش
نے کہا ای تیز رفتار خیر تو ہی آخر ہمارا ہی کہنا ہوا کچھ افتاد پڑی کیون پلٹے ہمنے پہلے ہی کہا تھا خواجہ
نے کہا آپنے حقیقت مین سچ کہا تھا مین کوس بھر پہونچا تھا مجھکو معلوم ہوا کئی سو شاگردان عمرو صحرا
مین مخفی بیٹھے ہین مجھکو عقل سے دریافت ہوا مین پلٹ پڑا اب یہ منظور ہی کہ جلسہ آراستہ کرو بیٹھکر خوشی کرین
ناچین گائین شراب پیئین عمرو کے گوشت کے کباب لگا کر کھائین قلب کو خنکی حاصل ہو تسکین دل ہو سر
اسکا کاٹ کر خدمت مین خداوند کی لیجائین اوباش نے کہا جو تمہاری خوشی مہتر صاحب تم تو زبان قدرت
ہو جو قدرت فرماتے ہین آپ اس بات مین دخل دے سکتے ہین تمہاری صلاح پر احکام خداوندی جاری
ہوتے ہین جسطرح تمہاری مرضی ہو وہ کرو تیز رفتار نے کہا جلسہ آراستہ کرو بیٹھکر شراب پیئین گائین اسی
خوشی مین اس ساربان زادے کو قتل کرین اوباش نے کہا تمہارا گھر ہی خادمون کو آواز دی شراب و کباب
لاؤ مہتر صاحب کا حکم پورا کرو عمرو نے کہا شراب میخانے سے مین خود لاؤنگا یہ کہکر میخانے مین گھس گئے
شراب کو خراب کیا بیہوشی ملائی کئی سو کنٹر الماس نگار اسمین سے ارغوانی بھرکے کشتی مین لگا کر صحبت مین لائے
ساقی بچے کشتیان کباب کی لیکر حاضر ہوے بلکہ اوباش کہ رہا ہی کس سلیقے سے مہتر صاحب نے
شراب لا کر رکھی ہی اگر زاہد صد سالہ ہو رال ٹپک پڑے خواہش ہوتی ہین جس رنگ کی گلابی ہی اسی رنگ
کی شراب سے اسے مملو کیا ہی تیز رفتار نے کہا ای اوباش شاید تم لوگ یہ سمجھے ہو کہ جو کچھ عمرو کو آتا
ہی مین ان کمالات سے عاجز ہون مین نے کبھی علم موسیقی پر توجہ نہین کی اس ہفتے مین صرف مین نے
تان لورو خان کا لڑکا میرے پڑوس مین رہتا ہی شام کو چبوترے پر بیٹھکر غزلین گایا کرتا ہی سب
محلے والے جمع ہو جاتے ہین مین نے بھی دل لگا کر سنا شاید تانین بھی گلے مین اتر آئین ہون مگر قدرت
کی بھی کرامت اسمین شریک ہی مین نے ایک دن عرض کی یا خداوند مجھے گانا آجائے قدرت تو مسخرے ہین
ہنسنے فرمانے لگے یہ کتنی بڑی بات ہی نگے پر میرے ہاتھ رکھدیا فرمایا کہ مین نے تجھکو عطا

موسیقی ویارات کو گھر مین جاکر جو میٹھا لی بی ڈھول بجا کر گا رہی تھی مین بھی اُنکے ساتھ شریک ہوا اُنکے
کے سہرے خوب خوب گائے بعد سُہاگ ایسے ایسے گائے کہ سب محلے والیان تعریف کرتی تھین شیخ
کلّو کی بی بی بہت خوش ہوئین کہنے لگین بھیا تیز رفتار تم ایسا گائے ہو سب عورتون کو شرمندہ کر دیا
اُسدن سے ذرا مجھے بھی خیال ہو آپ تو سنیے قدرت نے مسخرہ بن تو نہین کیا ہی قدرت اسقدر جھوٹ بولے
کہ اب قدرت کی بات کا یقین نہین آتا مسلمانون کے بارے مین کہا گیا ہا مین تمہارے مین اُسکا ظہور
اُلٹا ہوا فرمانے تھے مسلمان غارت ہو جائینگے چار در بند فتح ہو گئے کیسے کیسے ساحر مارے گئے کہ جنکا
عدیل ممکن نہین برق فرنگی بیچارے کو ستون سے باندھ دیا ہی کباب کھاتے جاتے ہین ہڈیان برق
پر پھینک پھینک کر مارتے ہین کہ او ساربان زادے تو نے مہتر زودرفت کو قتل کیا جسکا مثل نہین
ہی اب آج ہمارے ہاتھ سے کیونکر بچیگا اس عذاب الیم سے تجھکو قتل کرینگے کہ تیرے حال پر ماہیان
دریا و مرغان ہوا گریہ کرین ہم کو ترس نہ آئے یہ کہکے ایک ساحر سے کہا سیدھا سیدھا تھیا لو چھیڑو
دیکھو قدرت نے ہمکو علم موسیقی مرحمت فرمایا دیکھین کمال ملایا نہین یہ کہکے یہ غزل شروع کی **غزل**

دروا کہ مرا کرد غم یار پریشان
با یار سر ایمہ و بے یار پریشان
بر ہم زن اے باد صبا طرہ او را
اوراق مرا این ہمہ ملکدار پریشان
در سلسلۂ زلف تو ام نام نہادند
آن نیز شد از حسرت دیدار پریشان

زان گونہ کہ شد خاطر اغیار پریشان
زان روز کہ افتادم اکار بآن زلف
جمعی نتوان کرد بیکبار پریشان
کردیم بہ افسانہ و افسون دل خود جمع
آشفتہ سیہ روز گرفتار پریشان
واقف چہ دہیم شرح پریشانی خود را

رحم است بران عاشق بیچارہ کہ باشد
اوضاع شد آشفتہ و اطوار پریشان
ای زلف تو شیرازۂ جمعیت دلہا
تا مہر تو سازیم دگربار پریشان
من بودم و یک خاطر جمعی ز دو عالم
واللہ پریشانم و بسیار پریشان

اس دھوم سے اس غزل کو خواجہ نے گایا اوباش پھڑک گیا مثل مرغ بسمل تڑپتا تھا کل اہالیان
محفل تعریفین کر رہے تھے کسی کی زبان سے صدائے آہ کوئی واہ کہتا تھا عمرو نے اسی غزل کو کئی طرح
سے گایا لفظ پریشانی پر بال اپنے کھولدیے سامنے وہی باغ ہی عندلیبان خوشنوا زمزمہ سرائیان کر رہے
ہین سنبل پر پیچ و تاب جو سامنے ہی اسکو بھی خواجہ بتاتے جاتے ہین ایک لفظ پریشانی کو ہزار طرح بتایا
اوباش کہتا ہی ای تیز رفتار حقیقت مین قدرت نے تمکو یہ علم مرحمت فرمایا ہی عمرو نے اسی خوشی مین جام
شراب لبریز کیا پہلے اوباش ہی کو دیا جیسے ہی اوباش نے جام ہاتھ مین لیا پتلا صورت سامری
کا جو بازو پر بندھا ہی معلوم ہوا اس سر سے آگاہ ہوا سر ہلایا اوباش اس جوش مین تھا کچھ خیال نہ کیا
چاہا جام لبون سے لگاؤن جب تو اُس پتلے نے آواز دی ای اوباش کیا کرتا ہی جام شراب نہ پینا اسنے
گھبرا کر منھ پھیرا عمرو برابر ایک جادوگر کے بیٹھا ہی اسکو خنجر مارا وہ گرا اندھیرا ہو گیا عمرو دھم سے کوٹھے
پر سے پھاندا اُسی اندھیرے مین نکل گیا برق نے آواز دی استاد مین رہا جاتا ہون ہائے مجھے
چھوڑ چلے اوباش نے اُٹھکر ایک طمانچہ مارا برق نے کہا بھلا حرامزادے تجھسے سمجھونگا اوباش
جھلا کر اُٹھا کہا یا رو جہان جائیگا وہین جا کر لاؤنگا ای مغموم جادو جا کر برق کو قید کر جب تک
ما بدولت آئے مین یہ کہکے اوباش تلاش مین عمرو کے چلا مغموم نے سحر کیا رنگ و روغن چہرے
سے برق کے اُڑ گیا یا تو بشکل عمرو بنا تھا اب اپنی صورت پر ہوا مغموم کشان کشان لے چلا

برق رونے لگا کہا دیکھو بھائی مغموم عمرو مجھکو پھنسا کر چلا گیا مین تو سراسر بیگناہ ہون عمرو ہمارا نہ
ہی اگر اسکا کہنا نہ مانتا صاحبقران سے کہکر میری تنخواہ کٹوا لیتا ابھی دو ماہ جرمانہ مین کٹ چکا ہی اگلی مرتبہ
ہلاک کراتا اس ڈر کے مارے اسکا کہنا منظور کیا اگر یہ صورت نہ بنتا میرے لیے خرابی تھی کیون ای
شہنشاہ ساحران اب جان کیونکر بچیگی مغموم خدمتگارون مین نوکر ہی اسکو جو شہنشاہ ساحران کہا پھول کر
کہا ای برق بڑے رتبہ شناس ہو میرا ملک و مال چھوٹا سحر بھی مجھکو خوب آتا ہی یہان آکر خدمتگار و نہین
نوکر ہوا کیا کرون اوقات بسر کرتا ہون برق نے کہا میرے پاس کچھ روپیہ ہی ایک ساحر کو قتل کیا تھا
اسکی کلاہ مین کچھ لال لگا تھا مین نے وہ نگینے بھی نوچ لیے وہ بھی دیکھ لو ایک صراف کو دکھائے
تھے وہ پانچ سو روپیہ قیمت دیتا تھا مغموم نے کہا ای برق صراف جواہر کی قیمت کیا جانے جوہری
کو دکھانا چاہیے مین دیکھون قیمت تمکو بتلا دونگا برق نے کہا کنارے چلیے مین سب چیزین دکھا دون
اگر میری سفارش کرکے جان بچا لو تو خداوند سالوس کو سجدہ کرون عمرو کو گرفتار کرکے لا دونگا حمزہ
کا سر کاٹ لاؤنگا ایک دن مین لڑائی فتح کرا دون مغموم برق کا ہاتھ پکڑے ہوے دل سے باتین
کرتا ہوا ایک گوشے مین لاکر برق کو ٹھہرایا کہا ای برق لاؤ وہ نگینے دکھاؤ برق نے کہا سحر اُتارو
ہاتھ قابو مین آئے علاوہ ان نگینون کے اور بہت سی چیزین میرے پاس ہین مغموم سوچا قیدی کی بات
کو کون سنیگا برق کے ہاتھ پاؤن کا سحر اُتار دیا سمجھا کہ میرے سامنے سے بھاگ کر کہان جائیگا برق
کے ہاتھ پاؤن مین جان آئی جیب سے ایک پڑیا نکال کر دی مغموم نے کھولکر اسکو دیکھا بڑے بڑے
نگینے یاقوت احمر کے دو نگینے الماس کے مغموم نے کہا اور بھی ایسے ہین برق نے کہا ایسے تو بہت سے
ہین یہ لال جو رکھا ہی اتنا بڑا میرے پاس ہی کہ آٹا اس سے وزن کیا کرتا ہون مغموم نے کہا اسکا
کسی سے ذکر نہ کرنا مین تمکو رہا کرا دونگا اب تو اوباش فکر مین عمرو کی گیا ہی برق نے کہا آپ مجھکو
جانے دیجیے مین عمرو کو فورًا پکڑ لاؤنگا میرے ہاتھ سے ساربان زادہ بچکر کہان جائیگا کئی پڑیان
نکال کر دین اوباش نے کہا وہ نگینہ نکالو جس سے تم آٹا تولتے ہو برق نے ایک بڑا ڈبہ نکالا
کہا لیجیے ڈھائی پاؤ کا اسمین یاقوت احمر کا نگ ہی مغموم نہال ہو گیا جی مین کہا ڈھائی پاؤ یاقوت احمر
جس سے یہ ظالم آٹا وزن کرتا ہی لاکھون روپیہ کو بکیگا کہا ای برق فرنگی مین ڈبہ کھولکے دیکھون
برق نے کہا اسکو کھولیے نہین ایک بنیے نے کہا تھا کہ ہوا لگنے سے اسکا رنگ گھٹتا ہی مغموم نے
کہا بھائی بنیا بقال اسکی قدر کو کیا جانے اسکی قدر سے جوہری آگاہ ہوتا ہی کہین یاقوت کا بھی رنگ
گھٹتا ہی مین قدرت سے کہکر تمہاری خطا معاف کرا دونگا میان اوباش کی کیا حقیقت ہی قدرت کے
سامنے کسکی مجال ہی جو بات کر سکے ہم خدمتگار ہین سب کچھ کہ لیتے ہین نہین رات کو جب جی بھر جاؤنگا
تمہاری سفارش کرونگا برق فرنگی آپ کو سجدہ کرتا ہی برق نے کہا دل سے تو مین انھین کو مانتا
ہون خدای نادیدہ کا نام برائے نام لیتا ہون مغموم نے کہا تمہارا اعتقاد بھی ہمپر کھل گیا ہم تمہارے
واسطے وہ سامان کرین کہ قدرت کے پہلو نشین کہلاؤ و نشاط قدرت لقب ملیگا مگر مین ڈبہ ضرور کھولونگا
برق نے کہا آپ کو اختیار ہی کھولیے مغموم نے ڈبہ لیکر زور کرکے جو کھولا اسمین سے بیہوشی اڑی
اڑے کہکر مغموم گرا بیہوش ہوا برق نے ڈبہ لیکر اپنی کمر مین رکھا اپنے جواہرات کی پڑیان لیکر اپنے

تو بڑے مین رکھین انگوٹھیان چھلے مغموم کے اُتار لیے برہنہ ڈالکر ایک تلوار کا ہاتھ مارا میان مغموم کے دو ٹکڑے
ہوے برق تو اسی اندھیرے مین بھاگا یہان ساحر جو قصر مین بیٹھے تھے اُنھون نے سنا کہ مغموم کے مرنیکی
آواز آئی ہیر غل مچا رہے ہین گھبرا کے دوڑے دیکھا لاشہ مغموم تڑپ تڑپ کے سرد ہوا تنگ خاندان کا
لاشہ برہنہ پڑا ہی ایک سے ایک کہتا ہی یارو یہ کیا ہوا برق فرنگی مار کر نکل گیا مغموم کی ارتھی بنائی مگر اوباش
جو تلاش مین خواجہ عمرو کی نکلا تھا غصے مین جاتا ہی خواجہ عمرو ایک زرغہ نخلستان مین چھپکر بیٹھے تھے کہ دیکھا
اوباش جنگل مین دوڑا دوڑا پھر رہا ہی خواجہ زرغہ نخلستان سے نکلے فکر مین اسکے گرفتار کرنے کے چلے اوباش
نے جس کسی راہ گیر کو آتے ہوے دیکھا پوچھا تم کون ہو کہان جاتے ہو اُس راہ گیر نے جواب دیا ہم یہین کے
رہنے والے ہین اوباش نے جھلا کر کہا جاؤ کسی پر سحر کر دیا کسی کا منھ ڈھلایا اسطرح امتحان کرتا ہوا جاتا ہی عمرو
نے کنارے آکر رنگ و روغن عیاری کا لگا لا مہتر نیرنگ کہ تیز رفتار کا شاگرد رشید ہی اُسکی شکل بنکر
خواجہ سامنے سے اوباش کے نکلے اوباش نے پکارا مہتر نیرنگ کہان سے آتے ہو نیرنگ نقلی نے
جھک کر سلام کیا کہا حضور اُستاد راہ مین بنے منھ جھلسا ہوا کپڑے پھٹے ہوے مین نے حال پوچھا اپنی مصیبت
کو خیال کر کے رونے لگے فرمایا ای نیرنگ عمرو نے مجھکو بہت ذلیل کیا برق اُسکے شاگرد نے مجھپر حقہ
آتشبازی کا مارا دیکھو بدن مین آبلے پڑ گئے ای شہنشاہ ساحران مجھکو بڑا ملال ہوا مین تلاش مین عمرو کی
آیا ہون کنارے پر لشکر کے گیا عمرو کو سب کے سامنے نوکا نیمچہ چلا مین نے اسکو زخمی کیا ایک نیمچہ اُسکے
پاؤن پر مارا ایڑی اُسکی کٹ گئی لنگڑاتا ہوا ایک غار مین جا کر چھپا ہی مین اب چلا تھا کہ کسی ساحر کو جاکر
بلا لاؤن بڑی بات ہی کہ آپ مل گئے چلیے آپ کو بتا دون مین نے چونکہ اُسکی ایڑی کاٹی مجھسے جلا ہوا ہی آپ
اتنا سحر کر دیجیے کہ اُسکے ہاتھ پاؤن بیکار ہو جائین مین چھاتی پر چڑھ کے مشکین باندھ لونگا اوباش نے
کہا ای مہتر عمرو میرے قصر سے بھاگا ہی اگر اسوقت تم نے گرفتار کرا دیا دولت دنیا سے نہال کر دونگا
مجھکو بڑا صدمہ پہونچا کہ تیز رفتار عیار بنکر وہ آیا مین پہلے ہی کھٹکا تھا لیکن اب تم یہ بتاتے ہو مین تمھارے
ساتھ چلتا ہون نیرنگ نے کہا سحر تو تیار کر لیجیے اوباش نے کہا ایک چھو مین اچھو ہو جائیگا میرے
ہاتھ سے بچ سکتا ہی نیرنگ نقلی اوباش کو اپنے ساتھ لگا کر لیچلا ایک درخت کے پاس پہونچ کر جھجکا
کہا ای اوباش وہ دیکھو سامنے عمرو بیٹھا ہی زخم بھی ایڑی کا اچھا ہو گیا وہ تو صورت بدل رہا ہی لنگا
پہنا وہ چندری اوڑھی ناک مین نبری بی نتھ پہن رہا ہی اوباش نے کہا بھائی مجھکو نہین معلوم ہوتا ہی
سارہان زادہ کہان بیٹھا ہی نیرنگ نے کہا کسی کو رات کو رتوندھی آتی ہی آپ کو دن کو دنوندھی آتی ہی
سامنے بیٹھا ہی کہان کرتے ہین فقط ذرا سی پتون کی آڑ ہی تمھاری نزدیک وہی بیٹھا ہی ایک گولہ
اسم سحر کا پڑھکر پھینک مارو پاؤن اُسکے زمین تھامے مین جا کر سر کاٹ لون اوباش نے کہا بھائی
مجھکو ہاتھ پاؤن کچھ نہین معلوم ہوتا نیرنگ نے کہا جلد سحر کرو اوباش نے گولہ سحر کا کمر سے نکالا نیرنگ
کے کہنے سے اسم سحر پڑھا کالو بھیرون نارسنگہ کے نام لیے دو قدم بڑھکر چاہا گولہ مارون عمرو نے
بڑھکر حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈالدیے اوباش نے چاہا کہ پلٹون عمرو نے جھٹکا مار دیا اوباش منھ کے
بھل زمین پر گرا خنجر مارا اوباش کے دو ٹکڑے ہوے ہنگامہ گیر و دار بلند ہوا عمرو نے کپڑے اُتار لیے
فرار بر قرار کیا طرف اپنے لشکر کے چلے یہان اوباش کے مقام پر جو ساحر بیٹھے تھے یکایک اُنھون نے دیکھا

باغ جلنے لگا آسمان سے آگ برسی باغ جلکر خاک ہوا سب عمارتین منہدم ہو گئین بیرون نے آواز دی کشتی مرا
نام مین اوباش جادو ہون جب مکان سب گرے باغ جلا یا تو یہ ساحر جلانے جھلسانے مین مغموم کے مصروف تھے
باغ جلا رستہ صاف ہوا عمرو نے جاکر صاحبقران سے کہا صاحبقران نے اُسی وقت لشکر تیار کیا عمرو سبکو
لیکر چلا حکاک جادو مالک دربند ششم ہر ا مین اسنے اندھیرا کر دیا ہی ایک طرف ایک بنگلہ بنا ہی اُسمین بیٹھا
ہی یکایک ایک ہوا سے گرم چلی بنگلے سے سر نکالکر دیکھا طرف دربند اوباش کے روشنی معلوم ہوتی ہی ملازمون کو آواز دی
ارے دریافت تو کرو ملازم حکاک کے چلے تھے کہ دیکھا کئی سو ساحر ڈھونڈھ ڈھانڈھ کے لاشہ اوباش کا
بھی لیے آئے ایک چارپائی پر لاشہ اوباش کا ایک چارپائی پر لاشہ مغموم لایے ہوئے روتے پیٹتے چلے
آتے ہین حکاک بنگلے سے اُترا کہا یارو یہ کیا ہوا کہا حضور ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیونکر مارے گئے عمرو
گرفتار ہو کر آیا برق بھی گرفتار ہوا اور پھر آقا بھی مارے گئے کس بات کو عرض کرین حکاک افسوس
کر رہا تھا کہ طبل سکندری پر چوب پڑی آمد لشکر صاحبقران ظاہر ہوئی حکاک جادو حیران دیکھ رہا
ہی لشکر صاحبقران اُسی صحرائے سبزہ زار مین آکر اُترا بارگاہ ہشامی استادہ ہوئی خواجہ عمرو نے بارگاہ مین ...
کرامین کو توالی چبوترے کا انتظام کرکے ایک گوشے مین آکر تعویذ دیا ہوا ملکہ یاسمین گلگون پوش کا جو عمرو
کے پاس ہی اسکو آگ دکھائی ملکہ کو خبر ہوئی ایک پنجہ سحر کو حکم دیا وہ پنجہ خواجہ کو اُٹھاکر باغ مین ملکہ کے
لایا عمرو نے دیکھا ملکہ صحن خانہ مین تشریف رکھتی ہین گرد اُسکے کنیزین اسباب عیش و نشاط مہیا ملکہ برائے
استقبال اُٹھین خواجہ عمرو کو مقام صدر پر جگہ دی عمرو نے تمام کیفیت بیان کی اب چھٹے دربند پر جاکے
اُترے ہین حکاک جادو سے مقابلہ ہی ملکہ نے کہا خدا آپ کو مظفر و منصور کرے حقیقت مین بڑے بڑے
جھگڑے ہین ساتوین دربند پر جیحون جادو ہمارے والد نامدار تشریف رکھتے ہین شب کو جو مین برائے سلام
گئی سلام کیا فرمایا کہ بی بی تمکو کچھ خبر ہی ہم کس آفت مین مبتلا ہین قدرت فرماتے ہین ہمارے گھر کا وہ کون
شخص ہی جو ہمارے گھر کا راز و نیاز ظاہر کر دیتا ہی بلکہ مین نے خیال کیا تو مجھکو حیران حیران دیکھتے تھے کئی مرتبہ
آنکھ ملاکر یہ کلمہ فرمایا کہ مین درانداز کا حال کھول لونگا مین جانتی ہون کچھ شگنی والد نے پائی عمرو نے کہا
ملکہ تم میرے لشکر مین چلو ایسا نہو وہ بھیا آگاہ ہو جائے ملکہ نے کہا خواجہ میرے نکل جانے مین ہزارون
آفتین ہین اول تو اتنا بڑا جادوگر ماہر راز خداوندی مقبول بارگاہ قدرت صاحب لیاقت و شوکت حشمت
یہ بات مشہور ہو جائیگی کہ جیحون جادو کی بیٹی ساتھ عمرو کے نکل گئی تلاش کرکے مجھکو مار ڈالیگا پھر آپ کو
خبر بھیان کی نہ ملیگی عمرو نے کہا بلا سے مگر تمھارے واسطے کوئی خرابی نہو ملکہ نے کہا اسوقت اتفاق سے
آپ کا آنا ہوا آپ تو ہمیشہ دور افتادگان کو یاد نہین کرتے آج میری خوش نصیبی کہ آپ نے سرفراز فرمایا
کوئی غزل گائیے یہ کہکے دو چار کنیزون کو بلایا کہا ارے آج خدا نے فضل کیا خواجہ عمرو تشریف لائے
ہین ساز درست کرو بیٹھکر غزل سنو یقین تو ہی کہ تم بھی انصاف کرو کنیزون نے ساز درست کیے خواجہ نے
بیدار ملکہ یہ چند اشعار گائے

غزل

کون کہتا ہی قد ابروے تابان مین نہ تھا
حیف ہی شب کو شریک بزم جانان مین نہ تھا
کیون اڑا کر لے صبا تھی مری بربادگی

اب جنون مین ہاتھ چاک گریبان مین نہ تھا
اب چلو سوئی کی طرح اُس مہ پہ قربان مین نہ تھا
طالب دیدار کو کیونکر نہ دکھلاتے وہ شکل
خاک کے پا یار تھا گرد بیابان مین نہ تھا

اب پریشان صورت زلف پریشان مین نہ تھا
لوٹتا مین بھی دریے جام ... گلرنگ کے
عذر کیون کرتے وہ مجھ موسی عمران مین نہ تھا
کسطرح دیتے نہ بوسہ رخ ... ہمین کا مجھے

طالب عمر و وفا تھا زر کا خواہان میں نہ تھا
کیون ہوا ناخوش جو بوسہ مصحف رخ کا لیا
مثل موسیٰ طالب دیدار جانان میں نہ تھا
عشق مجھکو بھی کنوئین جھنکواتا یوسف کیطرح
ایک پروانہ تھا ای شمع شبستان مین نہ تھا

آشنا کب صورت بلبل رہے فریاد سے
کوئی اُس کافر سے پوچھے کیا مسلمان مین نہ تھا
داغ بر دل صورت لالہ تھا پر کسکے لیے
شکر مند عاشق چاہ زنخدان مین نہ تھا
دیکھکر اُس غیرت یوسف کی صورت چاند کی

کونسی شب تھی جو ہجر گل مین نالان مین نہ تھا
ایک فقرے مین اُلٹ دیتا وہ چہرے سے نقاب
تجھ پہ نثار فتنہ اگر ای ماہ تابان مین نہ تھا
جان دی اپنی پتنگون نے بھی تیرے عشق مین
آنکھ کی شکل کب ای نور حیران مین نہ تھا

ملکہ کی آنکھون سے آنسو جاری تمام کنیزین رطب اللسان تعریفین کر رہی ہین کہتی ہین خواجہ حقیقت مین تمہارا مثل نہین ہماری ملکہ کو مدت سے گانے کا شوق ہے کیسے کیسے گویے گانے والے آئے گائین کیسی کیسی ڈومنیان کامل اکمل آئین مگر یہ آواز کان مین نہین پڑی خواجہ ملکہ سے تنہائی مین باتین کر رہے ہین اختلاط ظاہری بھی ہوجاتا ہی کبھی بوسہ بازی کبھی سینے پر ہاتھ رکھدیا کبھی جان جہان کہا مگر حکاک جادو جب لشکر صاحبقران زمان کا آگیا بارگاہ استادہ ہوئی لشکر مین گھماگھم ہونے لگی تو حکاک گھبرایا ہوا بیٹے جیحون کے پاس آیا کہا ای وزیر اعظم لشکر صاحبقران کا دربند شمشیر پر آگیا آپ کیا فرماتے ہین طبل جنگی بجواؤن خود میدان مین نکلون یا عمرو کی تلاش کرون جیحون نے کہا بھائی جو بن پڑے وہ کرو اول تو تمہین سامری و جمشید سلامت رکھین مثل اُن سب کے تمپر زوال نہ آئے قدرت آج کل تقدیرین اُلٹی پلٹی کرتے ہین وہ وہ ساحر مارے گئے کہ جنکا مثل حوالی گلشن صفا مین نہین ہے اگر تمہارے بعد مسلمانون نے میرے دربند پر آنے کا قصد کیا جو کچھ کرونگا وہ دیکھنے والے دیکھ لینگے اور سننے والے سنلینگے حکاک جیحون کے پاس سے اُٹھا خدمت مین خداوند سالوس کی آیا سالوس نے کہا تم جاؤ ہم تین لاکھ فوج تمہارے دربند پر روانہ کرینگے افسر بڑا ساحر کر کے بھیجینگے کہ آگ برسائے پانی کا دریا بنائے ہزارون آفتین برپا کرے مسلمانون کو بچنا مشکل ہو حکاک مژدہ پاکر بولا یہ تو اطمینان ہے کہ اب قدرت فوج بھیجینگے ساحر بھی زبردست آئیگا وہ یقین ہے خوب لڑیگا مگر عالم یاس ہے یہ بڑا انتشار ہے کہ ساربان زادہ میری فکر کریگا اُڑا ہوا چلا آتا ہے کہ طبلے کی آواز کان مین آئی جھانک کر دیکھا باغ مین ملکہ یاسمن کے نیا گل پھولا ہے عمرو یاسمن سے بوس و کنار کر رہا ہے کنیزین گا رہی ہین آگ لگ گئی وہین سے نعرہ کیا او گیسو بریدہ اب آج کھلا کہ تو راز کہ دیتی ہے ساربان زادہ کو پہلو مین بٹھایا ہے عمرو نے جو حکاک کو آتے ہوئے دیکھا شتاب زنبیچہ جسبت کی گلیم اوڑھ کر غائب ہوئے حکاک نے گولہ مارا ملکہ یاسمن نے اُسے کاٹا شعلے بھڑک کر کنیزون پر گرے دس کنیزون کے سر پھٹے ملکہ نے اپنے کو بمشکل بچایا کنیزین بھاگنے لگین حکاک نے آواز دی او مستانیو کہان جاتی ہو تمنے بھی قدرت کو خبر پہونچائی کہ اس گیسو بریدہ نے گھر قدرت کا برباد کر دیا ملکہ بھی سحر کر رہی ہین مگر حکاک سحر کو ملکہ کے نہین مانتا جب سحر کیا حکاک نے دفع کر دیا اپنے کائنات کے سحر کر رہا ہے کنیزون پر ایسا سحر کیا کہ بھاگ نہ سکین کوئی منہ کے بل گری کوئی جلنے لگی کسی نے ناچار ہو کر نخل پر ہاتھ رکھدیا سحر سے حکاک کے جھومنے لگی کوئی پکارتی ہے مین جلی کوئی پکارتی ہے آج میرے کلیجے مین آگ لگ گئی دو سو کنیزین ایک حال مین ملکہ بلا پر سحر کر رہی ہین انکا سحر روکتی ہین اپنا سحر کرتی ہین جب دس پانچ سحر چلے وہ باغ جو پُر بہار تھا نرگس کی آنکھین پتھرا گئین سنبل نے بال کھول دیے سوسن کی زبان بند سرو پا بگل درختون کے پتے گر گئے شاخین مثل دست شکستہ تھے کف افسوس مل رہے ہین چمن پامال رنگت پھولون کی متغیر پا تو عالم یہان تھا

یادہ جھونکے ہوائے گرم کے چلے عندلیبان خوشنوا کے آشیان اُجاڑ گلچین و صیاد کی بن پڑی ہی صیاد چاہتے ہین
کہ عندلیبان خوشنوا کو گرفتار کرین جا بجا دام مکر پھیلا دین گلچین نے پھولون سے دامن بھر لیا درختون پر
تبر غم چل رہے ہین قصر جو آراستہ و پیراستہ تھے اُنمین سناٹا نہ رعنائی ہی نہ زیبائی ہر طرف یہی ہلڑ ہی کہ باغ پر بہار
مین خزان آئی ہوائے مختلف چل رہی ہر ہر شاخ ہری بھری جل رہی ہی خزان کا جھونکا چلگیا باغ پر بہار
جلگیا چمن ویران صیاد و گلچین نگہبان جب حکاک نے دیکھا کہ مین نے سب کنیزون کو پابند کیا باغ ویران
ہوگیا مگر ملکہ لڑ رہی ہی خیال ہی اگر بھاگ کر نکل جاؤن یہ ملعون جاکر باپ سے لیگا یا لڑ بھڑ کر مر جاؤن یا اسکو
قتل کرون اور کوئی صورت بریت کی نہین اس خیال پر لڑ رہی ہی کئی زخم کھائے مگر سامنے سے نہین ٹلتی جب
حکاک نے دیکھا کہ ہر سحر سے یہ اپنے کو بچاتی ہی سینہ سپر ایک طور پر اڑ رہی ہی سر کا ایک بال توڑا اُسپر اسمائے
سحر پڑھے خون بھی اپنا اس بال پر ڈالا خوب اُسکو سحر بند کرکے ملکہ یاسمن پر پھینک مارا وہ چنڈال بال زنجیر بنکر
گلے مین ملکہ یاسمن کے پڑا لڑکھڑا کے گری آنکھین پتھرا گئین زبان بند دل دردمند حکاک بڑھا کہ سر کاٹ لو
ملکہ چہار جانب آنکھین پھاڑ کر دیکھتی ہی کہ خواجہ کہان گئے افسوس اسوقت مین ہماری خبر نہ لی اپنی کنیز کو اس
آفت مین چھوڑا ہماری محبت سے یون منھ موڑا آنکھون سے آنسو جاری زبان سے بول نہین سکتین سکتے کا عالم
حکاک تیغۂ آبدار کھینچے ہوئے کلمات سخت زبان پر کہ ارے تونے دھگڑے کو پہلو مین بٹھایا کچھ باپ کی بھی آبرو
کا خیال نہ آیا باپ تیرا وزیر اعظم دستور معظم خداوند کا رازدان صاحب شوکت و شان اُسکی بیٹی ایسی آوارہ جسوقت
سنیگا خنجر اپنے پیٹ مین مار لیگا تونے خوب اگل کھلایا ملکہ شرم سے سرنگون کلیجہ خون حیران پریشان چاہتی ہی کہ دم
نکل جائے یہ جفا قلب کیونکر اُٹھائے پروردۂ مہد ناز و نعم اُسپر یہ غم و الم جیسے ہی حکاک تیغہ کھینچکر چلا را دہ
مین و چار کنیزین جو تھین کسی کو ہاتھ تلوار کا مار دیا کسی کو آتش سحر سے جلایا کسی کو پانی مین ٹھنڈھا کیا کوئی جواب
دینے والا نہین جو چاہا وہ کیا کون روکے کون ٹوکے ملکہ تڑپ رہی ہی طرف آسمان کے نگاہ لبون پر آہ
ایک طرف سے بجلی چمکی آواز آئی ای میان حکاک ذرا ادھر آؤ میری تو بات سنو اس موے مونڈی
کاٹے نے مجھے ہاتھ تلوار کا مارا انگوڑے کے ہاتھ کٹین اسپر بجلی گرے اسکے بچے مرین حکاک نے پلٹکر دیکھا
ایک کنیز نہایت حسین و جمیل جوڑا بالون کا کھلا ہوا عارض انور پر گیسو بلتے ہین صاف ظاہر ہی کہ دو لون وقت
ملتے ہین کان نچے ہوئے بجلیان بالیان کسی نے نوچ لین ناک سے کیل اُتار لی کہ ناک بھی زخمی ہو رہی ہی
دوپٹہ ڈھلکا ہوا پاینچے ہاتھ سے چھوٹے ہوئے زمین مین لٹکتے ہوئے شانے سے خون جاری دوڑتی ہوئی
پکارتی ہوئی آتی ہی ای میان حکاک ذرا میری بات سنو اس نگوڑے کو لینا یہ جانے نہ پائے مجھے تلوار مارکر
بھاگا میرے حسن و جمال پر بھی رحم نہ آیا راہ گیر مجھکو دیکھکر ٹھہر جاتے ہین پھول سامنے عارض کے شرماتے ہین حکاک
اس لٹی پٹی وضع کو دیکھکر مر گیا کہا ارے کیا ہوا دوڑ کر کمر سے لپٹ گئی نرم نرم شکم صاف و شفاف گورے گورے
گال حکاک بے چین ہوگیا اُسنے کہا مین بھی ملکہ کی کنیز ہون جب تمنے آکر سحر کیا مین بھی بھاگی درختون کی آڑ مین چھپی
جب تمنے ملکہ کو گرا دیا مین سمجھ گئی کہ یہ ستانی پکڑی گئی اب نکلکر میان حکاک سے ملاقات کرون جو میرے دلنشین
ہی وہ کہون ایک شخص دبلا پتلا تاننا نگوڑے کو مرچیا حسن کہون یا مٹھیا دیو سے مثال دون دوڑتا ہوا میرے
قریب آیا کان نوچ لیے ناک سے کیل نکال لی مین نے چاہا غل مچاؤن نیمچہ مار کے بھاگا حکاک نے کہا
ارے وہ کہان ہی کہا حضور وہ سامنے بھی مین چھپا ہی جانتا ہی ادھر کون آئیگا حکاک نے مسکرا کر کہا

کیون صاحب تمھارا کیا نام ہی اُس نازنین نے ڈھیلے ہاتھ سے ایک طمانچہ مارا کہا دور ہو نگوڑے اس وقت مین مجھ
کمبخت کا نام پوچھتا ہی گلبدن میرا نام ہی تجھے کیا کام ہی چلکر اُس ڈبے کو پکڑے حکاک نے کہا وہ شخص عمرو
عیار ہی اُسی کی ذات سے سارے فساد ہین بڑے بڑے مگر اُس ظالم کو یاد ہین ابھی چلکر گرفتار کرونگا اگر عمرو
عیار کو مار ڈالا کو فتح کیا گلبدن ہنستی ہوئی لگاوٹ کی باتین کرتی ہوئی تھوڑی دور آگے کہا وہ دیکھو سامنے بیٹھا ہی
حکاک نے کہا مجھے نہین معلوم ہوتا کہا ارے احمق تو گولہ سحر کا پھینک اور یہ کہدے کہ ای زمین عمرو کے
پاؤن پکڑ لے مگر دیکھو صاحب اُسنے مجھے زخمی کیا ہی مین ایک تلوار ضرور مارونگی حکاک خوش ہی کہ کیا معشوقہ
ملی جب گلبدن نے کہا کہ گولہ پھینکو حکاک نے گولہ جھولی سے نکالا مگر یہ کہتا جاتا ہی کہ ای گلبدن مجھے کچھ
نہین معلوم ہوتا گلبدن نے چٹکی لیکر کہا ارے اندھے تو نہین دیکھتا تو کیا نقصان ہی مین تو دیکھ رہی ہون
حکاک نے گولہ پھینکا گلبدن نے پیچھے ہٹ کر حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈالدیے حکاک نے چاہا پلٹون
حباب بیہوشی مار دیا حکاک بیہوش ہو کے گرا عمرو نے اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ خواجہ عمرو

عمرو ہون مین عیار صاحبقران	مرے مکر سے کانپتا ہی جہان	تراشندۂ ریش کفار ہون	زمانے کا مکار و غدار ہون
مرا تیز رفتار ہو گر قدم	صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم	اڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو	نہ پائے مری گرد پاپوش کو
دوندہ جہان گرد طرار ہون	جہانگیر عالم کا عیار ہون		

تحجر مارا حکاک کا سر اڑا لیا مرتے ہی اسکے ملکہ کو ہوش
آیا کنیزین قید سے چھوٹین فصل خزان گئی باغ مین بہار آئی طائر زمزمہ سرائی کرنے لگے عندلیبان خوشنوا کی چہچے
چشمکزنی نرگس شہلا کی آنکھون پر پھولون کی عینک ملکہ نے اٹھکر خواجہ کے ہاتھ چوم لیے کہا خواجہ تمنے بڑا
کمال کیا مین تو گھبرائی تھی کہ خواجہ کہان چلے گئے اگر یہ مجھکو گرفتار کرکے پاس حیجون کے لیجاتا باپ
میرا ایسا صاحب غیرت ہی مجھے تو جلا کر خاک تمام کرتا تعجب نہ تھا کہ اپنی بھی جان دے دیتا خواجہ نے
کہا خدا نے فضل کیا اب مین جاکر صاحبقران کو سوار کراتا ہون یہ فرماکر خواجہ لشکر مین آئے چلتے چلتے
ملکہ نے یہ بھی کہدیا کہ خواجہ خبردار جب ہمسے ملاقات کر لینا تب طرف حیجون کے جانا حیجون نے علاوہ دریاے
سحر کے اور بھی بہت سے شعبدے بنائے ہین مین سب دریافت کرکے آپ سے کہونگی خواجہ عمرو ملکہ سے رخصت ہوکے
لشکر مین صاحبقران کے آئے صاحبقران سے سب کیفیت بیان کی صاحبقران نے اسی وقت لشکر تیار کیا
خود پشت اشقر پر سوار ہوے طرف دربند ہفتم کے چلے دربند ہفتم پر پہونچنا امیر کا و حالات دربند ہفتم کہ حیجون
بڑا ساحر بردست ہی طرف سے ساکوس کے بھی انتظام کامل ہونا و گرفتاری صاحبقران و حالات دربند وقت تحریر

دو کلمہ داستان شوکت بیان شاہزادۂ سکندر روئین پوش زرین علم آنا شمس جادو کا طرف سے سحر العجائب و سحر الغرائب کے ومقابلے و عیاریان عیار سکندر کی و دیگر حالات متعلقۂ داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ موافق مضمون مقام

زہے وہ لب کہ ہی جس لب پہ گفتگو تیری	زہے وہ چشم کہ جسکو ہی جستجو تیری	زہے وہ جان کہ جویا ہو چار سو تیری
خوشا وہ دل کہ ہو جس دل مین آرزو تیری	خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری	
لہو کا نام بھی باقی نہین رہا تن مین	اگر ہی داغ محبت کا قلب روشن مین	مقام ہوگئی دن کے بعد مدفن مین

یقین ہے نکلیگی جان اپنی آکے گردن تک   سنا ہے جا ہے قریب رگ گلو تیری

جو تو ہے پاک تو عاشق کا دل بھی طاہر ہے   دوئی کا دخل نہیں اک زمانہ ماہر ہے   وہ ناتوان ہون جسے پھول بار خاطر ہے

وہ گل ہو تمہیں کہ فقط رنگ جس سے ظاہر ہے   وہ غنچہ ہون کہ بغل مین ہے جسکی بو تیری

ہوا ہے چار عناصر کا اجتماع محال   گیا ہے دور ہوا بن کے شش جہت سے خیال   ترے فراق مین بر شو رہی ہے فکر وصال

پھرے ہیں مشرق و مغرب سے تا جنوب و شمال   تلاش کی ہے صنم ہمنے چارسو تیری

عدم سے جانب ہستی بحال زار آیا   ابھی کو ڈھونڈھنے تیرا گناہگار آیا   خیال جلوہ عارض کا لاکھ بار آیا

شب فراق مین اک دم نہیں قرار آیا   خدا گواہ ہے شاہد ہے آرزو تیری

ترے بغیر شہا و نہ زمین قرار آیا   نہ زیر چرخ نہ زیر زمین قرار آیا   مریض عشق کو بھی ہے کہیں قرار آیا

شب فراق مین اک دم نہیں قرار آیا   خدا گواہ ہے شاہد ہے آرزو تیری

چمک ہے دل مین ہمارے بھی نور عرفان کی   کہ یہ بھی ایک نشانی ہے دین و ایمان کی   ان آنکھوں کی صفت کیا مجال انسان کی

پڑھا ہے ہمنے بھی قرآن قسم ہے قرآن کی   جواب ہی نہیں رکھتی ہے گفتگو تیری

بہو چکے حال مرا کہیو میرے یوسف سے   ہزار جان فدا کہیو میرے یوسف سے   نہ کھول بند قبا کہیو میرے یوسف سے

تری طرف سے صبا کہیو میرے یوسف سے   نکل چلی ہے بہت پیرہن سے بو تیری

بلند لاتے ہیں مضمون ڈھونڈھ کر شاعر   فلک کی سیر کیا کرتے ہیں مگر شاعر   مآل کار سے رہتے ہیں باخبر شاعر

فرشتے بھی تجھے گنتے ہیں بشر شاعر   یقین ہوا ملک الموت مین ہے خو تیری

مآل کار نہ تقریر سے ہوا ثابت   نہ کوششوں سے نہ تدبیر سے ہوا ثابت   مگر ستارون کی تاثیر سے ہوا ثابت

یہ گردش فلک پیر سے ہوا ثابت   قوی ضعیف کو کرتی ہے جستجو تیری

اٹھیلی آنکھ تمہارا عتاب کھوئے گی   ضرور عاشقون سے اجتناب کھوئیگی   دعائے توبہ کا سارا ثواب کھوئیگی

شراب شرم و حیا و حجاب کھوئیگی   دکھائیگا ہمین تحقیقین سبو تیری

بہانے شام سے آنسو برنگ شبنم صبح   سفیدی آنکھوں کی دکھلا رہی ہے عالم صبح   وہ طول رات کا وہ انتظار وہ غم صبح

شب فراق مین ای روز وصل تا دم صبح   چراغ ہاتھ مین ہے اور جستجو تیری

شبیہہ عاشق و معشوق کی فلک پہ عیان   ہے آسمان و زمین مین یہ شعلہ نور افشان   یہ حسن و عشق کے جلوے ہیں دیکھ او نادان

جو ابر گریہ کنان ہے تو برق خندہ زنان   کسی مین خو ہے ہماری کسی مین خو تیری

نمائش رخ ہے عاشقو لاکھ محزون ہے   بیان کیا کرون سودا زدہ یہ مضمون ہے   کمال لیلی پردہ نشین پہ مفتون ہے

یہ چاک جیب کے حق مین دعا مجنون ہے   نہو وہ دن کہ درستی کرے رفو تیری

حزین وہ ہے تو یہ محزون برائے مجنون ہے   زبان لیلی غمگین پہ ہائے مجنون ہے   غبار وادی وحشت قبائے مجنون ہے

یہ چاک جیب کے حق مین دعائے مجنون ہے   نہو وہ دن کہ درستی کرے رفو تیری

تباہ رہتے ہیں تیرے ہی خاطر ای شہ حسن   برائے نذر دل و جان ہے حاضر ای شہ حسن   ضیائے حسن سے ہووےگا ظاہر ای شہ حسن

کسی طرف سے تو نکلیگا آخر ای شہ حسن   فقیر بیٹھے ہیں راہ کو بکو تیری

یہ منہ تو چاند سا دھونا فقط بہانا تھا   یہ تجھسے شرم کہ بلبل سے رخ چھپانا تھا   پھر آئے باغ مین گلگشت کو جو آنا تھا

چمن مین صبح کو جا کر نہ منہ دکھانا تھا   برنگ آئینہ حیران ہے آبجو تیری

تعجب اسکا ہی کیا گر چمن معطر ہے — کہ ذکر یار سے ہر انجمن معطر ہی — فقط نہ غنچے کا نازک دہن معطر ہی
دماغ اپنا بھی ای گلبدن معطر ہے — صبا ہی کے نہین حصے مین آئی بو تیری
مثال تیغ زری تو ہی رستم میدان — مقابلہ کرے تجھسے کوئی مجال کہان — جو کند ذہن ہین کٹتے ہین سنکے تیر بیان
زمانے مین کوئی تجھسا نہین ہی تیغ زبان — زہے کی معرکے مین الفت آبرو تیری

چہرہ ہنگامہ پردازان میدان جانبازی و سرفروشان معرکہ سرفرازی اس داستان شوکت بیان کو اسطرح تحریر فرماتے ہین شعر رقمان کلام در رو آغاز ٭ می نگارند این فسانہ راز ٭ شاہزادہ سکندر زرین پوش زرین علم مشہور بفرزند سلطان زرین پوش عیار انکا جواہر خنجر زن بلاے روزگار قیامت کار کالا ازمار فتح کرکے در باغ ملکہ سوسن کو ہمراہ لیکر پر آکر فروکش ہوے مگر ذکر کرچکا ہون کہ یہ سب خبرین سحر العجائب و مصر الغرائب کو پہونچین شمس جادو کو حکم دیا کہ مین لاکھ ساحر لیکر ہمراہ سکندر جاو سکندر و ملکہ سوسن کو گرفتار کرکے لاو شمس جادو مین لاکھ ساحر لیکر چلا سکندر اپنے مقام پر فروکش ہین شب کو باغ مین تفریح کرتے ہین دن کو سرداروں مین آکر بیٹھتے ہین جواہر سے روز یہی صلاح ہوتی ہی کہ بر سر طلسم نور افشان چلو ملکہ سوسن رہتی ہین کہتی ہین ای شہریار مین ایک سحر عمدہ تیار کرلون تو پھر چلنا ہوگا آج ملکہ سوسن تشریف لائین سلطان زرین پوش تخت پر بیٹھے ہین دنگل شوکت پر شاہزادہ سکندر ملکہ سوسن کرسی جواہر نگار پر جلوہ فگن جواہر خنجر زن اپنی کرسی پر یہی صلاحین ہو رہی ہین کہ کل یہان سے کوچ کرین بعنایت خداوند شجاع شاخ نخل کو قلم کرین قید یون کو چھڑائین نمکحرامون کو سزا دین کہ ہرکارے دوڑے ہوے آئے عرض کی ای شہریار شمس جادو فرستادہ سحر العجائب و مصر الغرائب آپہونچا یقین ہی کل حضور کے مقابلے مین آجائیگا اور آج ہی پہونچ جائے تو عجب نہین ملکہ سوسن نے کہا دیکھیے دوسرا مقابلہ شروع ہوگیا سکندر نے کہا کیا مضائقہ ہی بعنایت خداوند شجاع اسکو بھی قتل کرینگے تیسرے پہر کا دربار ہی کہ نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی سکندر و سوسن و سلطان و جواہر بارگاہ سے نکل آئے دیکھا گرد عظیم اڑی لکہ ہاے ابر گرجتے ہوے اس زور و شور سے لشکر آیا تمام میدان ساحران غدار سے معمور ہوگیا شمس جادو تخت سے اترا لشکر سکندر کو دیکھتا ہوا داخل بارگاہ ہوا ساتھ والون سے کہتا ہوا شاہان طلسم نے مابدولت کو کیا سمجھ کے بھیجا ہی یہان میرا ہم نبرد کون ہی سوسن کو بھی یہ لیاقت ہی کہ مابدولت سے مقابلہ کرین یا سحر کو روکین ملکہ سوسن مجھسے کیا لڑسکینگی ایک ہی سحر مین جی چھوٹ جائیگا بکتا جھکتا داخل بارگاہ ہوا ملکہ سوسن نے جو شمس جادو کو دیکھا سکندر سے کہا ای شہریار حقیقت مین یہ بڑا ساحر زبردست ہی دربار مین سحر العجائب و مصر الغرائب کے نہایت آبرودار ہی اور بڑا مکار و غدار ہی جب سحر العجائب و مصر الغرائب نے سلطنت نور افشان لینے کا قصد کیا صلاح کار اول یہی ملعون تھا اسنے بکشادہ پیشانی کہا خبردار اب خراج نہ دیجیے گا بلکہ مجھکو حکم دیجیے مین جاکر کوکب کو پکڑ لاؤن سلطنت بھی انکی مٹاؤن دربدر خاک بسر کرونگا مگر ان دونون نمکحرامون نے جواب دیا کہ اسکی کیا ضرورت ہی ساحری و جمشید سزا دینگے چندے کے بعد یہ انقلاب ہوا کوکب بیچارے آوارہ ہوکر دین پہونچے ان بیچاؤن نے ظلم و بدعت سے قید کیا جواہر نے کہا آپ گھبرائین نہین آج ہی رات کو اسکو گرفتار کرلاؤنگا یہ صلاح کرکے آکے بارگاہ مین بیٹھے جواہر واسطے عیاری کے چلا کہ اسکا ذکر کیا جائیگا شمس جادو بکبر و نخوت دربار مین آکر بیٹھا ساتھ والون سے کہا ہی مین کس سے کل لڑون

اس چھوکری کو ایک سحر مین دیوانہ کردونگا لاشہ ہاے شجر پرستان سے میدان بھردونگا یہ کہکے بکبر ونخوت
حکم دیا طبل جنگی بجے کل ہی لڑائی کو فیصلہ کرکے چلا جاؤنگا شب کو یہان نہ رہونگا مفت مین دیر ہوتی ہی مین بھی
کس جنگ پر آیا جو مین جانتا کہ صرف ایک چھوکری ہی تو مین کا ہیکو آتا کسی اپنے شاگرد یا ملازم کو بھیجدیتا ای وقت
طبل جنگی پر چوب پڑی شاگردان جواہر خبر لیکر بھاگے سامنے شہنشاہ کے آکر دعا وثناے بادشاہی بجالاکے
عرض کی شمس جادو نے طبل جنگی بجوادیا اس ملعون کو بڑا غرور ہی کہتا ہی میرے سحر کا کون جواب دیگا ملکہ نے
فرمایا میدان مین حال کھلجائیگا سکندر نے حکم دیا حکم خداوند شجر ہمارے یہان بھی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ
زرمی گڑگڑائے ساحر وغیر ساحر تیاری کرنے لگے مگر جواہر خنجر بکف پھرتا پھراتا اٹھتا بیٹھتا قریب بارگاہ شمس
پہونچا لوٹ مار کر سراپچے سے لپٹا سراپچہ چاک کیا دیکھا شمس جادو پڑا ہوا سورہا ہی شمع ہاے مومی وکافوری
روشن ہین جواہر اندر آیا جھپٹ کے قریب پلنگ کے پہونچا کانٹے سے دوشالہ ہٹایا نتھنے مین داروے بیہوشی
رکھکر قریب دماغ کے لگا دی اُسنے اوپر کی سانس کھینچی دماغ مین بیہوشی پہونچی چھینک مار کر بیہوش ہوگیا
جواہر نے جلدی مین پشتارہ باندھا خطا کیا ہولی کہ سوزن دینا بھول گیا پشتارہ باندھنا غنیمت ہوا اسی طرح
سراپچے سے نکلکر بے بھاگا وقت وہ ہی کہ ستارہ سحری جھمک چکا جواہر بھاگا ہوا بدحواس گرتا پڑتا لشکر مین
اپنے پہونچا سب شاگرد اُستاد اُستاد کہکر دوڑے کہیے اُستاد کسے لائے جواہر نے کہا افسر لشکر شمس جادو
کو لایا شمس کے گرفتار کرنے مین مہرو وفا کا کام تھا بہت مغرور ہوگیا تھا جاتے ہی مشکین باندھ لین شاہزادہ
سکندر دربار مین آچکے ہین سلطان زرین پوش تخت پر ملکہ سوسن کرسی پر یکایک ہلڑ ہوا ملکہ نے پوچھا
ارے کیا ہلڑ ہی ایک کنیز نے بڑھکر عرض کی حضور مبارک ہو ہمارے مہتر صاحب اس کمسنی مین کمال رکھتے
ہین لشکر شمس مین پہونچے شمس کو باندھ لائے یہ سنکر سوسن اُچھل پڑی کہا ارے بڑا کام کیا ای شہریار
فوراً اسکو قتل کیجیے اب مہلت نہ دیجیے اگر یہ بچگیا تو بڑی آفت برپا کریگا یہ ذکر تھا کہ جواہر آکر پہونچا پشتارہ
بدوش کلاہ کج کیے ہوے جواہر کو بڑی خوشی ہوئی جیسے ہی سوسن نے دیکھا کہا ای جواہر کیا کار نمایان
کیا ہم تمھاری کیا صفت کرین سارا لشکر تمھاری تعریفین کرتا ہی ماشاء اللہ جرأت اسی کا نام ہی جو تمکر گئے
تھے وہی کیا جواہر نے شمس کو ستون سے باندھا سب افسر اپنے اپنے مقام پر تھے یہ جو خبر سنی سب دوڑے
ہوے بارگاہ مین آئے ایک کو یہی حیرت ہی کہ جواہر نے اسکو کیونکر گرفتار کیا جسنے آکر دیکھا شمس جادو
کو ستون سے بندھے ہوے دیکھا سب خوشیان کرنے لگے ملکہ سوسن نیمچہ ہلالی ہاتھ مین غصہ بات بات مین
سکندر نے کہا ای جواہر اسے ہوشیار تو کرو اپنے حال زار کو دیکھے غرور تو اسکے سر سے نکلے جواہر نے جھکر
شمس کو ہوشیار کیا آنکھ کھلی اب جو اسنے نگاہ غور دیکھا سلطان زرین پوش تخت پر سکندر کو برسر
ونگل ملکہ سوسن کو کرسی جواہر نگار پر پایا تمام دربار ساحرون سے معمور افسران فوج کہ رہے ہین او بچا تجھکو
تو بڑا غرور تھا دیکھو خداوند شجر کی قدرت کیا سرسبز وشاداب کرتے ہین تم ایسے صاحبان غرور کو بیتاب کرتے
ہین مگر شمس نے دیکھا میری زبان مین سوزن نہین ہی سکندر نے نگاہ اٹھا کر آواز دی ای شمس جادو کیا
افسوس کی بات ہی کہ اپنے بادشاہ کو تمنے قید کرلیا کچھ افسوس نہ آیا اب ہم چلکر ان مغرورون کو سزا دینگے
تو شجر پرست ہوجا تیری خطا معاف کردینگے اس بیحیا نے غصے مین جواب دیا او طفل بے ادب خداوند شجر
کیسے خداوند لات ومنات سامری جمشید سب مین چھوٹے خرمل خرمل لونٹ لوٹا جھونٹ جھوٹا

آنکو یاد کرو ورنہ ابھی قیامت برپا کر دونگا تمہارا عیار مجھکو پڑا لایا بڑا کمال کیا جواہر کی جو نگاہ پڑی کہ مین نے سوسن
نہین دیا کود کر ایک سمت بھاگا مگر شمس نے جو اسم سحر پڑھکر زور کیا سب قید ٹوٹ کر گری سوسن نے کہا
اے شہریار غضب ہوا مسین جلیسین ملکہ کی دوڑین مگر اسنے مٹھا خاک کا لیا اٹھا کر پھینکا پتھر برسنے لگے کئی سو
کنیزین کئی سو غلامان جانباز کے سر پھٹے بہت سی کنیزین زخمی ہوکر گرین ملکہ سوسن اٹھکر سحر کرنے لگین پتھر برسنا
موقوف ہوئے کئی سو ساحر جب مر گئے شمس جادو نے ایک ساحر کی تلوار اٹھا لی لڑتا ہوا باہر چلا ہر چند
ملکہ سوسن نے سحر کیے بھلا سوسن کے سحر کو کب مانتا ہی اشارون سے دفع کرتا ہوا جاتا ہی باہر نکل گیا ملازمان
سکندر نے بلوہ کیا کسی نے گولہ کسی نے ترنج کسی نے نارنج مارا تیر تفنگ بھی چلے نیزے چلے شمس کسی کو
نہین مانتا دو سو ساحر اسپر سحر کر رہے ہین مگر یہ آسانی دفع کر دیتا ہی لیکن ارادہ یہی ہی کہ اوپر سے نکل جاؤن
کل سمجھ لونگا کنارہ لشکر سکندر پر پہونچا چار پانچ سو ساحران سکندر مارے گئے کئی خیمے بھی سحر سے جلا دیے
لاکھ سے ساحرونکے لوٹ رہے ہین سوسن نے بڑھ بڑھکر سحر کیے مگر شمس نہر کا بلکہ آواز دی او چھوکری کیون گھبرا
رہی کل تجھسے سر میدان سمجھ لونگا آج تو یہ افتاد ہوئی اب وہ تدبیر کرون کہ قریب کوئی پلنگ کے بھی نہ آ سکے
یہ کہکے پر پرواز پیدا کیے اڑکے نکل گیا جب یہ اپنے لشکر مین پہونچا ساحر حضور حضور کہکر دوڑے کیون شہنشاہ
یہ کیا معرکہ گذرا بڑی تکلیف سرکار نے اٹھائی جب ہمکو خبر ہرکارون نے پہونچائی ہم لوگ بھی تیار ہوکے
شمس نے کہا کوئی ضرورت نہین جیسا مین نے دھوکا کھایا تھا ویسا عیار چوک گیا ماہ دولت کی زبان مین سوزن
نہین دیا پھر مجھکو کون روک سکتا ہی لڑ بھڑ کر نکل آیا میرے خیمے کی کوئی حفاظت نہ کرے آج وہ عیار آ لے
تو مزہ ہو شام کو اسنے پھر طبل جنگی بجوایا سکندر کے لشکر مین بھی طبل جنگی بجا جواہر اس رات کو بھی تدبیرین کرتا
ہوا قریب دو پہر رات گئے کے پاس سراپردے کے پہونچا دیکھا سناٹا پڑا ہی طلایہ والے اور مقام پر ہین گرد بارگاہ
شمس کوئی نہین جواہر نے بڑھکر سراپچہ چاک کیا اندر بارگاہ کے آیا چاہا قریب پلنگ کے جاؤن زیر پلنگ سے
دھڑکے کی غیب سے آواز آئی جواہر پیچھے ہٹا مگر عکس جو اسکے جسم کا تھا دیکھا ایک شیر ببر ڈکارین لیتا ہوا نکلا
طرف جواہر کے چلا جواہر کوسوں بھاگا کئی مرتبہ جواہر نے قصد کیا کبھی زیر پلنگ سے شیر نکلا کبھی اژدر
آتش فشان نکلا جب رات کم باقی رہی جواہر ناچار مجبور طرف اپنے لشکر کے چلا کنارے پر شاگرد ملے انھون نے
پوچھا استاد کیا ہوا جواہر نے کہا یارو آج اس ملعون نے تدبیر کر لی جب مین نے قصد کیا شیر نکلا اژدر آیا آخر
ناچار ہوکر پلٹ پڑا کچھ نہو سکا بڑا ساحر زبردست ہی ایسے پر پنجہ قابض ہونا بہت دشوار ہی علاوہ مکار و غدار کے
صاحب اقبال بھی ہی سیکڑون ساحرین نے مارے سوزن دینا بھول گیا نہین تو کل ہی اسکا خاتمہ کر دیا
تھا کہ وردی بجی ستارہ سحری آسمان پر چمکا دیکھا لشکر طرف میدان کارزار کے جانے لگے ادھر سے لشکر
ساحران بھی میدان کارزار مین آتا ہی ملکہ سوسن طاؤس پر سوار ہوکر چلین سلطان زرین پوش تخت پر
سوار سکندر پشت مرکب پر مگر جب شمس سو کے اٹھا ساحرون نے آکر سلام کیا شمس نے کہا رات کو
بھی عیار آیا تھا چار پانچ مرتبہ اسنے قصد کیا کیا مجال تھی کہ برابر میرے پلنگ کے آتا یہ کہکے ہیزم آتش
پر سوار ہوا میدان کارزار مین پہونچا صفین جمین میمنہ و میسرہ و قلب و جناح ساقہ و کمینگاہ طرفین سے آراستہ
و پیراستہ نقیبان بلند آواز میدان کارزار مین نکلے بصد سوز و گداز اشعار عبرت آمیز پڑھنا شروع کیے آواز بلند
ذیل کی یہ اشعار پڑھنے لگے اشعار

صاحبا عمر عزیز است غنیمت دانش | گوی خیری کہ توانی ببر از میدانش

چیست دوران ریاست کہ فلک باہمہ قدر
بجز از رست بقای دہن خندانش
مقبل امروز کند در دل خویش دوا
ہر کہ با نوح نشیند چہ غم از طوفانش
دولت باد کہ از روے حقیقت بری
مشک دار و نتواند کہ کند پنہانش

حاصل آنست کہ دائم نبود دورانش
وہی شیر بماور بند بد مادر و بہر
کہ پس از مرگ میسر نشود درمانش
معرفت داری و سرمایہ بازرگانی
دولت آنست کہ محمود بود پایانش

جائے گریہ است برین عمر کہ چون غنچہ گل
تا بہ دندان نبرد بار و گریبانش نیست
دست در دامن مردان زن و اندیشہ مکن
چہ بہ از نعمت باقی بدہ و بستانش
خوی سعدی ست نصیحت چکنم گر نکند

یہ اشعار عبرت آثار جو نقیبون نے پڑھے تمام بہادر جھومنے لگے ہی ہر ایک کا قصد یہ کہ دشمن بھڑ مرجامین نام پیدا کرین شمس نے اپنا ہنر بزم آشمین بڑھایا پکار کر آواز دی ای فرخ شجر پرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو مجھسے نکلکر مقابلہ کرے گلعذار وزیرزادی ملکہ سوسن کی اپنے طاوس کو بڑھا کر سامنے سلطان کے آئی اجازت طلب کی سلطان نے اجازت دی جیسے ہی یہ سامنے شمس کے پہونچی شمس نے آواز دی کہ او چھوکری بلی سوسن نہ آمین تجھکو تیل ماش سمجھا گلعذار نے گو جھولی سے نکالکر مارا شمس نے آنکھ سے اشارہ کر دیا گولہ پلٹکر لائی سحر اسنے کیے مگر شمس نے اشارے کرکے دفع کر دیے گلعذار نے کارد سحر جھولی سے نکالی چھری پھینک ماری شمس نے ہاتھ مین روک لی ہاتھ مین لیکر اسم سحر کا پڑھا گلعذار کو وہ کارد کھینچ ماری گلعذار کے سینے کو توڑ کر پار گذری گیارہ کنیزین ملکہ سوسن کی نکلین ہاتھ سے شمس کے ماری گئین شام کو اس بچیانے ہنر بزم آشمین کو مہنہ کیا پکار کر آواز دی ای سوسن گل کہان میرے ہاتھ سے جاؤگی میان سکندر میرے ہاتھ سے کیونکر بچینگے ملکہ سوسن رنجیدہ و کبیدہ بیٹھین سکندر نے کہتی ہوئی ای شہریار دہ کنیزین آج قتل ہوئین جنپر مجھکو ناز تھا مین کہتی تھی میرا کہنا کرتی تھین ہوا خدا اسکے شر سے ہمکو آپ کو بچائے سکندر نے کہا مین خود نکلکر مقابلہ کرونگا سوسن نے کہا ای شہریار مین آپ کو نہ جانے دونگی آپ نے دیکھا یہ گیارہ کنیزین کہ جنکو مین نے جان دیکر تعلیم کیا تھا وہ کسطرح قتل ہوئین مگر دیکھا آپ نے کہ اسنے کس آسانی سے انکو قتل کیا کسی کے سحر نے تاثیر نہین کی یہ کنیز نکلکر مقابلہ کریگی دیکھین تقدیر کیا دکھائے خداوند شجر اپنا رحم کرین کہ دشمن اسپر غالب آوین جواہر بڑی جانبازی کر رہی ہی روز اول جواہر نے بڑا دھوکا کھایا سوزن دینا بھول گیا آپنے دیکھا کسطرح لڑتا بھڑتا نکلا سب ساحرون نے سحر کیے کسی کے سحر کو اسنے نہ مانا مین کیونکر قبول کرون کہ آپ میدان مین نکلین میری بدنامی ہوگی بلکہ فقط آپ کے گلے مین ہو کنیزون کے سحر اس سے زیادہ تھے لیکن ہان دھوکا کھا جائے اور آپ کے دست حق پرست سے حربہ پڑے تو شاید اس ملعون کے دو ٹکڑے ہون سکندر نے کہا ای ملکہ عالم مین تمکو بہت مکدر پاتا ہون تمھاری پریشانی سے بہت گھبراتا ہون ملکہ نے کہا مین تو قبول کرونگی کہ آپ میدان کارزار مین جائین کوئی سبب خداوند شجر پیدا کریگا یہان تو ملکہ و سکندر و سلطان رنجیدہ کبیدہ داخل بارگاہ ہوے ملکہ کو اپنی کنیزون کا بڑا صدمہ رہا مگر خاموش بیٹھی ہین اب دو کلمے داستان باغ و بران کے عرض کیے جاتے ہین جسدن سے سلطان و سکندر قید خانے سے نکل گئے نسیم آتشخو و شاہین گلشن رو یا کرتے ہین ایک دن نسیم بیٹھے بیٹھے گھبرائی خیالی تصویر جو شاہزادی کی آنکھون کے نیچے پھری یہ اشعار دل آویز پڑھنے لگی نظم

تمھاری ابتدا ٹھہرے ہماری انتہا ٹھہرے
پھر دگا تیغ کا دم شکر ٹھہرے یا گلا ٹھہرے

قیامت ہے جو ہم بیتاب ہو کر بیوفا ٹھہرے
دعا جلاد کو دونگا وہ چاہے جو دعا ٹھہرے

نہ بیٹھے ہی کام آخر کرے جب سامنا ٹھہرے
کوئی جانے ابھی لاش اپنی مدفن مین رکھ ٹھہرے
ابھی ہو سامنا قاتل تڑپنے بیجان دم بھر

تو اتیغ ادا کا وار چلتا ہی قضا ٹھہرے
تمھین سب جان کہتے ہین ہمین سب جسم کہتے ہین
چلے جب اپنی روزن پھر پہ کیسے آشنا ٹھہرے
بہت جلد اضطراب عشق کی طرح ہو گئی منزل
وہ رخصت ہوتے تھے بہر تسلی جا بجا ٹھہرے
وہ کیون تم منعم ہو لیکن بات پر بچی ہو آنکھ اٹکی
کبھی ایسا نہین ہوتا وہ زاہد کی دعا ٹھہرے

فلک دکا دعا کو کار گر ہونے نہین دیتا
جدائی کونسی باقی ہی پھر ہم تم جدا ٹھہرے
خدا و بت کو اپنا کر لیا شیخ و برہمن نے
وہ ان تحریک کی پھر شوق نے جب مبتلا ٹھہرے
یہ کسکو بت پرست ایزد پرست اپنا سمجھتے ہین
جفا مین شوخیان ٹھہرین ستم ناز و ادا ٹھہرے
جہان ٹھہرے ہوے تھے طالب بیت حزن مین

دعا جب مضطرب خو ہو اثر اسمین کیا ٹھہرے
نہ آنکھون مین تھمے اگر نہ مژگان پر رکے آنسو
ہمین اک رہ گئے کوئی ہمارا بھی خدا ٹھہرے
کہا کچھ دل سے مین کچھ لطف کو میری سمجھایا
کسی کے بھی نہ ٹھہرے جب عالم آشنا ٹھہرے
ہمیشہ تو یہ میکش وہان مقبول ہوتی ہی
جلال امیدوار وصل یار اُنسے جدا ٹھہرے

مان نے آنسو پونچھے کہا بیٹا کیون روتی ہو ہمنے اسواسطے شاہزادے کا ساتھ نہ دیا تھا کہ وہ ہمسے یون چھوٹ جائینگے مگر بی بی اتنا ہم کہتے ہین وہ شیر بیشۂ جرأت گوہر بے بہائے دریائے شوکت ایسا بیوفا نہین ہی کہ تمھین فراموش کرے کل ہی شاخسار جادو یہی ذکر کرتی تھی کہ سوسن جو عاشق ہو کر لیگئی کئی سو ساحر کئی پہلوان اُس شاہزادے کے ہاتھ سے مارے جا چکے یہی قصد ہی کہ لشکر لیکر یہان آئین پہلوگون کو قید سے چھڑائین یہ بھی قدرت خداوند متعجب ہی کہ جسمین ہم مبتلائے رنج و مصیبت ہین وہ تو مائل راحت ہین مگر تمھین ضرور یاد کرتے ہونگے ہماری بھی فکر مین ضرور ہونگے یہ ذکر تھا کہ شاخسار جادو اپنے مکان سے گھبرائی نکلی کنیزون سے پکار کر آواز دی ارے جلد تیاری کرو اقلیم جادو بادشاہ ملک کامیاب شاہون کی ملاقات کو آتا ہی ابھی حکم ہو چکا ہی شاخسار اسکو استقبال کرکے ایک شب باغ ویران مین دعوت کرو دوسرے دن لاکر ہمسے ملاؤ پانچ سو کنیزین لباس وغیرہ پہنکر تیار ہوئین شاخسار جادو بھی جوڑا بھاری پہنکر زیور جواہرات سے ہم آراستہ کرکے باغ ویران سے نکلی بعد دو گھڑی کے نوبت نقارے بجے شاخسار پہلے آکر پہونچی ایک قصر مین لاکر اقلیم جادو کو اتارا اقلیم جادو مرد نوجوان تیس برس کا سن دلارام ساتھ دس ہزار فوج ہمراہ باغ ویران بہت وسیع مقام ہی شاخسار جادو بڑا انتظام کرکے لائی ہی فوراً کارگزارون کو حکم دیا کارگزاران شاخسار نے خاصے کی تیاری کا انتظام شروع کیا اقلیم جادو مسند پر آکر بیٹھا شاخسار سے پوچھا ملکہ یہ کیا مقام ہی شاخسار نے کہا یہ قید خانہ ہی اصل مین تو کوکب روشن ضمیر بادشاہ سابق قید ہین اور وہ لوگ قید ہین کہ جن لوگون نے دعوی طلسم کشائی کیا وہ گرفتار ہوئے ہین ایک قیدی ابھی نکلگیا ہی لیکن کمسن ہی مگر بڑا صاحب ارادہ ہی ہماری منھ بولی بہن یہان دعوت مین آئین اُس جوان کو رہا کر کے لیگئین لڑائیان پڑی ہوئی ہین اکثر ساحر اُن نوجوان کے ہاتھ سے مارے بھی گئے میرا قصد ہوا تھا کہ مین خود لشکرکشی کرون مگر شاہان حال کو نہ گوارا ہوا اور ساحر بھیجے فی الحال شمس جادو اُنکی سرکوبی کو گیا ہی کچھ خبر نہین آئی کہ کیا گذری وہ بائین پر جو کمرہ ہی اسمین اُنکی معشوقہ ملکہ نسیم آتشخو اور اس جوان کے خسر خوشدامن کہ اپنا مذہب قدیم کو چھوڑا وہ سب قید مین مگر جسدن سے وہ شاہزادہ چھوٹ گیا اُن تینون صاحبون کا آب و دانہ ترک ہو گیا نسیم آتشخو جو معشوقہ ہی ہر وقت یاد مین اپنے عاشق کے رویا کرتی ہی اقلیم نے جو نام نسیم آتشخو کا سنا دل پر تاثیر ہوئی کہا اے شاخسار ان قیدیون کو ذرا ہم بھی دیکھین شاخسار چونکہ ایک چوٹ اُٹھا چکی ہی باتون مین ٹال دیا کہا ان قیدیون کو جنبش نہین جو جس مقام پر ہی وہ اُسی مقام پر رہتا ہی شاہان طلسم کو ان قیدیون کی احتیاط ہی اقلیم خاموش ہو رہا دو گھڑی کے بعد اس جلسے سے اُٹھا کہ ذرا جاکر زندان خانے کی سیر کرین اس قصے سے دل گھبراتا ہی شاخسار تو اپنے کام مین مصروف ہی مگر اقلیم جادو

مصاحبون کو ساتھ لیکر اٹھا جابجا ٹہلنے لگا پھرتے پھرتے اس کمرے کی جانب گیا جس کمرے مین نسیم انگشتری کو ہر وقت غمگین ومغموم بیٹھی رہتی ہی سرنگون کلیجہ خون رنگ رو متغیر آنکھون مین آنسو بھرے ہوے کپڑے میلے بدن مین ناخن بڑھے ہوے آنکھون نہین ملتے چہرے پر زردی شاہین وگلشن ایک جانب بیٹھے ہین مگر اقلیم نسیم کو دیکھکر بیقرار ہو گیا کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا دور سے چاہا نسیم سے کچھ اشارے کرون نسیم عاشق جمال سکندر ہی اگرچہ اسنے اپنے کو بہت سج دھج سے دکھلایا مگر نسیم نے آنکھ نہ ملائی عرصہ دراز تک اقلیم کھڑا رہا مگر کچھ مدعا حاصل نہ ہوا شاخسار نے پکار کر کہا او شہزادے تشریف لایے گائیں کی حاضر ہین گانا سنیے اقلیم ناچار پلٹ آیا مگر چپ سنانے مین دل سے باتین کر رہا ہی کہ دیکھی اقلیم کیا ہو گا مین اس قصہ مین کیون آیا بڑا قصور ہوا دل ناصبور ہوا لاکھ لاکھ دل کو سمجھاتا ہون دل نہین مانتا کبھی ٹھنڈی سانسین بھرتا ہی دل سے یہ باتین کر رہا ہی کہ افسوس یہ کیا ہوا **نظم**

نباید بزبان شکوہ وبیرون رود از دل
خواہم کہ غم از کلبۂ من گرد برآرد
نیرنگ نگاہش چہ بافسون رود از دل
در طبع دگر رہ ندہم ہیچ ہوس را
تا رفتن مہر تو ز دل چون رود از دل
غالب بود گشت دریا رہ ابری

آتش بدے آب تسلی شود ومن
تا خواہش بیہودن ہامون رود از دل
با من سخن از رستے او ہام سر آید
گر حسرت اشراق فلاطون رود از دل
زان شعر کہ در شکوہ خوے تو سرایم
جز درد وفغانی کہ بگردون رود از دل

راہیست کہ در دل قندر خون رود از دل
خون گردم از ان لقف کہ بجیحون رود از دل
سیل آمد وجوشی زد ودر بحر فرو شد
کم خرمی فال ہمایون رود از دل
گیرم ز تو شرمندہ آزرم نباشم
لفظم بزبان ماند ومضمون رود از دل

کسی بات پر دل قرار نہین پکڑتا گاہ بیٹھی گاہ کھڑی ہین اقلیم خاموش بیٹھا رہا کچھ کسی کو جواب نہ دیا جب پہر رات گذری تو شاخسار سے کہا اب آرام فرمایئے منزلون سے تھکے ماندے آئے تمھاری خاطر سے اتنے عرصے گانا بھی سن لیا شاخسار اپنے مقام پر گئی قسیم اقلیم پلنگ پر تڑپا کیا جب اسنے دیکھا قصر مین سناٹا ہر طرف ہو گیا اپنے مقام سے بیتاب ہو کر اٹھا یہان ملکہ نسیم کو دن رات دونون برابر ہین بلکہ رات کو اور زیادہ بیقراری ہوتی ہی شب ہجر کی درازی بیقرار بیٹھی ہوئی مان باپ عاشق جمال پریشانی کا بیٹی کی خیال خود بھی اٹھ بیٹھے مین فرمارہے ہین بیٹی آرام کرو ملکہ نسیم فرماتی ہین حضور آرام کہان آرام وچین شاہزادے کے ساتھ گیا ای والد نامدار یہ خیال ہی کہ فنون سپر گری مین انکو ناز سحر وساحری مین دخل نہین رکھتے یہان سے ساحر غدار گئے ہین خداوند تنہا انکو دشمنون کے ہاتھ سے بچاوین مگر البتہ عیار انکا بڑے روزگار ہین لیکن وہ بیچارہ کیا کریگا سحر وہ بھی نہین جانتا ہمنے سفر مین اکثر کہا کہ دو چار منتر سحر کے یاد کر لیجیے انکو سحر کے نام سے نفرت ہی جواہر کہتا تھا کہ مین دو چار انجھر سیکھلو نگا مگر اسکا بھی موقع نہ آیا یہ باتین جو اقلیم نے سنین ٹہلتا ہوا بلا تکلف کمرے مین چلا آیا شاہین بلند پرواز کو جھک کر سلام کیا ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا کہا آپ ہمارے بزرگ ہین جو ہم کہین اسکو قبول کیجیے مین نے گھر بار سب چھوڑا لشکر سے بھی منھ موڑا ملکہ نسیم پر میری جان جاتی ہی اگر آپ مجھکو سرفراز فرمائین تو مین تینون صاحبو نکو نکال لیچلون شاہین وگلشن نے کچھ جواب نہ دیا نسیم نے ضبط کرکے فرمایا ای شاہزادے کیا مضائقہ ہمارے تئین نکالو جو کہوگے ہم قبول کرینگے یہ سنکر اقلیم جادو نہال ہو گیا شاہین اشارون سے نہین کر رہے ہین نسیم سر جھکا لیتی ہین زبان سے کچھ جواب نہین دیتین اقلیم نے فوراً شاباشائے محل توڑکر ایک تخت سحر بنایا شاہین وگلشن نسیم کو اسپر سوار کیا آپ بھی تخت پر بیٹھا سحر کیا کہ تخت چلا نسیم نے کہا ای اقلیم کہان لیے چلتے ہو اسنے کہا اب قلعے مین تو اب نہین جاسکتا سحر العجائب ومصر الغرائب لشکر کشی کرکے فساد برپا کرینگے طرف

صحرا کے نکل چلیں اگر راہ مین کوئی زمیندار وغیرہ ٹوکیگا سمجھا جائیگا کسی کوہ پر جلکر ٹھہرینگے نسیم نے سر جھکا کر کہا جان آپکے
مزاج مین آئے وہان چلنے ہم آپکے ہمراہ ہین جو گذریگی جھیلینگے جان پر بھی تمھاری محبت مین کھیلینگے شاہین نے ہاتھ
بیٹی کے زانو پر رکھا اشارے سے پوچھا ای نور نظر کیا منظور ہی نسیم نے اشارے سے کہا ای والد نامدار جس مقام پر یہ
ٹھہریگا اور زبان سے سوزن نکالیگا سمجھ لونگی شاہین بھی خاموش ہو رہا یقین ہوا کہ میری دختر بلند اختر کو وہمی
خیال ہی خبر کسی حیلے سے رہائی تو پائین یہ باتین کرتے ہوے چلے جاتے ہین یہ تو ملکہ نسیم سمجھتی ہی کہ یہ کسی
مقام پر ٹھہرے اور فساد ہو رات قلیل باقی ہی کہ ایک پہاڑ دکھائی دیا اقلیم نے کہا اس مقام پر ٹھہریے صبح
اپنے ملک کو چلیے اور کہین جانے سے کیا فائدہ مین اپنے ملک سے بھی فوج بلاؤنگا نئی بھرتی بھی جاری کرونگا
اگر شاہان طلسم نے ہمسے تعرض کیا تو کیا ہم انسے لڑنے مین تامل کرینگے چراغ سلطنت گل کرینگے شاہین بھی
ہان ہان کرتا ہوا گلشن بھی ہان مین ہان ملا دیتی ہی پہاڑ پر آکر ٹھہرے اقلیم نے خوشامد کے مارے اپنی کمر سے
ڈلائی کھولکر بچھا دی یہ نہ سمجھا تھا کہ ہوا بدل جائیگی پہلے نسیم ہی کی زبان سے سوزن لیا نسیم نے رہا ہوتے ہی
اپنے مان باپ کی زبان سے سوزن نکالا اب یہ تینون رہا ہو کر بیٹھے شاہین مرد جہان دیدہ ہی کہا ای اقلیم جادو
تمھارا احسان ہوا کہ ہمکو قید خانے سے نکال لائے ہم تمھارے ممنون و مشکور ہوے یہ نہین چاہتے کہ تمسے
فساد بھی ہو اب ہم ایک بات کہین جو قبول کرو نہ قبول کروگے تو پچھتاؤگے سر پہ ہاتھ رکھکر روؤگے اقلیم
نے کہا فرمائیے شاہین نے کہا عمر بھر تمھارے احسان سے گردن تابی نہ کرینگے مگر جو خیال خام تمھارے دل مین
ہی اسکو دل سے دفع کرو چلکر شاہزادہ سکندر کی رفاقت قبول کرو دیکھو تو کیا شیر دلیر ہی سطوت و صولت رعب و
دبدبہ تہور و شجاعت نکل جا کر ان کمترین حاضر خدمت ایسے جوانمرد کسکی نگاہ سے گذرے ہونگے یہ سنکر اقلیم کے
تیور پر بل پڑا غصے مین کانپنے لگا کہا ای شاہین مین نے تو ساری جفا اسواسطے اٹھائی اپنی دختر نیک اختر
کی شادی میرے ساتھ کر دیجیے عمر بھر آپ کی تابعداری کرونگا کبھی اس غلام سے گردن تابی نہوگی نسیم نے کہا ای
اقلیم بس چپ رہو ایسی بیہودہ باتین منھ سے نہ نکالو ورنہ بہت ذلیل ہوگے ارے ہمنے اس شاہزادے کیواسطے
وہ جفائین اٹھائین گھر بار چھوٹا قید کے صدمے اٹھائے کیا کہین جو کچھ دل مین ہی محبت اس شیر بیشۂ جرأت کی ہماری
آب و گل مین ہی اگر رفیق بنکر اس شاہزادے کا رہیگا بڑی لیاقت حاصل ہوگی اقلیم جھلا کر اٹھا کہا ای ملکۂ عالم
مین کیا کسی سے کم ہون شاہین گلشن کو قتل کرونگا تمکو جبرا لیجاؤنگا یہ کہکے اسنے نسیم پر گولہ مارا نسیم لہرا لی
اپنی کو سنبھال کر وہی گولہ اٹھا کر مارا اقلیم نے اسکو دفع کیا شاہین کو بہت ناگوار ہوا تیغ ہلکی آگیا کہا او اقلیم
کیا کرتا ہی اب اگر تونے سحر کیا زبان کاٹ ڈالونگا میرے سامنے نسیم پر سحر کرتا ہی اگر اسکے گولہ پڑ جاتا اقلیم نے
شاہین پر ہاتھ تلوار کا مارا شاہین بلند پرواز ملا ہے روزگار کلائی پر ہاتھ ڈال کر تلوار چھینلی اسی تلوار کا ہاتھ
مارا اقلیم کے دو ٹکڑے ہوے کہا بیٹا نسیم اب چلو چلکر شاہزادے سے ملاقات کرین خداوند سنجر نے قید سے رہائی
دی بقول سکندر زرخشم خداوند سنجر کی سرسبزی و شادابی ہی ناحق کی بیتابی ہی مگر بی بی ایک امر ہم سمجھائے
دیتے ہین غصے کو کام نہ فرمانا سوسن جانبازی کرکے شاہزادے کو لیگئی اتفاق سے اسوقت شاہزادے کو
ہمارا تمھارا خیال نہ رہا حقیقت مین اس شیر نے بڑی بڑی تکلیفین اٹھائی تھین تم بی بی سوسن سے رشک
نہ کرنا نسیم کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے کہا حضور یہ مصیبت تو مجھسے نہ جھیلی جائے ہی بی سوسن سے
فساد ہوگا گلشن نے بھی گلے مین ہاتھ ڈال دیے کہا بی بی ہمارے تمھارے حقوق ہین نو مہینے پیٹ مین رکھا

اپنا خون پلا کے پرورش کیا کچھ اس مقدمے مین سختی نہ کرنا ہم پر احسان ہو گا وہ بھی شاہزادے کی نگہبان تھی نسیم نے
ایک ٹھنڈی سانس بھری جوش اشتیاق شاہزادہ سکندر مین یہ اشعار دردانگیز حسرت خیز پڑھنے لگی نظم

ستم کیا ہے جدائی نے تیغ قاتل کی
لہو کی جاتی ہے شوخی نگاہ قاتل کی
نگہ تو لاکھ ہو گردش وہ آنکھوں میں رہیں
رقیب دیکھیں گرمی بجھے ہوئے دل کی
غبار قیس سے بنتا تھا اک نیا صحرا
بہی تھی ایک گھڑی عمر بھر میں مشکل کی

رگ گلو میں تڑپ دیکھتا ہوں بسمل کی
ہمیں گذر گئے یا بیقراریان دل کی
جگہ بدل نہیں سکتی ہے آنکھ کے تل کی
تمام عمر کو تیری آزمائشوں نے کیا
فلک نے خاک ہماری بھی آہمیں شامل کی
چمک رہا ہے پڑا داغ شب فراق جلال

وہ دیکھی ہے روش اضطراب بسمل کی
تمام ہو گئے خود یا تمام منزل کی
کھو لو گل ہو چراغ آہ سرد سے دل کا
نہ آئی یار ہنوز امتحان کامل کی
وہ آنکھ اتے نہ دم ٹوٹتا یہ آسانی
فلک پر آنکھ چھلکتی ہے ساری محفل کی

ملکہ گلشن نے اشک پاک کیے کہا بی بی یہ بات کا محل و موقع ہے اسوقت مین اگر تمنے جا کر کچھ فساد لیا شاہزادہ
بھی تو سوسن سے محجوب ہو رہا ہے صاحبان ظرف انکا اتارنے کا احسان مانتے ہین نہ کہ وہ شاہزادے کو قید خانے
سے رہا کرے لیکن کچھ خوف نہ کیا لیا یہ خیال نہو گا کہ سحر العجائب و مصر الغرائب شاہان طلسم نور افشان
مین کسی نے آجتک اس طلسم پر ہاتھ نہین ڈالا اور بندہ وہ سخت بندھے مین سنا ہے کہ کوکب روشن ضمیر صفت مین اپنے
طلسم کے سامنے صاحبقران کے عرض کرتے تھے کہ حضور ہمارا طلسم بڑا وسیع ہے لوح طلسم سعد و محر ہے جیسے
جہانگیر نے لوح پائی اور پھر کوکب کو وہ لوح حاصل ہوئی جیسے ایسے مقام پڑھی ہے کہ جہان کوئی جا نہین سکتا
ساحر بان ہلا نہین سکتا عرصہ دراز تک یہی باتین رہین شاہین نے کہا بی بی اب جلورات بھی تحلیل باقی ہے
شمس جادو بڑا ساحر زبردست ہے سوسن اس سے مقابلہ نہ کر سکیگی اگر خداوند سخر نے چاہا تو میرے اسکے
رد و قدح ہوگی دیکھنا کہ کیا گذرتی ہے خداوند سخر اگر چاہے تو بھاگتا پھرے گلشن نے کہا صاحب مین سحر بھی
ضرور کروں گی مگر بی بی ہماری بات یاد رکھنا اس حسن سے سوسن سے ملنا کہ شاہزادہ بھی خوش ہو جائے تب مین
مشہور ہو جائے کہ یہ دونوں بہنین مین مگر نسیم نے کہا بہت خوب ایسا ہی ہو گا شاہین نے ہزبر آتشین نیار کیا
ملکہ گلشن نے اژدہا بنایا اسپر سوار ہوئین ملکہ نسیم نے طاؤس زرین بال تیار کیا تینوں کے سحروں سے
ایک ابر آتش فشان آراستہ ہوا اسمین چھپ کر طرف باغ سوسن کے چلے اب حال لشکر سکندر کا سنیے
کہ یہان طبل جنگی بج چکا جواہر نے رات بھر کوشش کی مگر پاس شمس کے نہ پہونچا جب گیا شہر و اژدر کا سامنا
ہوا خوف سے جان کے پلٹ آیا جب ستارہ سحری حباب چکا تب رنجیدہ لبیدہ اپنے لشکر مین آیا شاگردون نے
پوچھا جواہر نے رو رو کر بیان کیا کہ مین نے لاکھ تدبیرین کین مگر پاس شمس کے نہ پہونچ سکا ناچار پلٹ آیا
کہ دیکھا سامنے سے سواری سلطان زرین پوش کی آئی شاہزادہ سکندر بھی آکر پہونچے ایک طرف سواری
ملکہ سوسن کی مثل باد بہاری چہار جانب کنیزین زیور گل مین لدی ہوئین اسباب سحر جسم پر آراستہ ملکہ کے
بھی ابروون پر بل پڑا ہوا ادھر سے آمد آمد لشکر کفر و ضلالت کی ہوئی شمس جادو ہزبر آتشین پر سوار گرد ساحران
نابکار علمہائے سیاہ کے پھریرے کھلے شمس جادو ہزبر آتشین کو بڑھائے ہوئے اپنے سحر پر ناز کرتا ہوا اسطرح
دونون لشکر میدان کارزار مین آکر پہونچے صفین آراستہ ہوئین نقیبون نجیبون نقابت کی گرمیت لڑکا اہکا شمس جادو
بگڑا یا ہوا زور ون پر چڑھا ہوا میدان مین آکر عجائب و غرائب سحر کے دکھانیلگا للکار کر آواز دی ای سحر پرستان
کل تو لیارہ جادوگرنیون کو مین نے مارا آج بھی جس جسکی قضا ہو آوے منم ملک الموت جان سحر پرستان

وہ میان سکندر کمان مین سب رنگ جرات آئینہ ہوگا ملکہ سوسن کا قصد تھا کہ سکندر نے گھوڑا اڑایا سامنے سلطان کے آئے پایۂ تخت پر ہاتھ رکھا عرض کی ای والد نامدار اجازت ہے میدان سلطان مثل آئینہ حیران بشکل زلف پریشان حیران حیران بیٹے کی شکل کو دیکھنے لگا کہا ای نور نظر وای پارہ جگر کیونکر اجازت دون اتنا بڑا ساحر بر دست جسنے نکل گیارہ جادوگرنیون کو مارا سکندر نے کہا جو کچھ ہو وہ میرا نام لیکر پکارتا ہے مین چاہتا ہون حجاب کرکے جان نہ جانے مین ضرور مقابلے مین جاؤنگا آپ ملاحظہ کریگے جب برق شمشیر چمکی آنکھ جھپک جائیگی سارا سحر بھول جائیگا ملکہ سوسن نے کہا ای شاہزادہ والاقدر آپ تامل فرمائین مین جاکر مقابلہ کرتی ہون یہ کہکے شاہزادے کا دامن پکڑ لیا کہا ای شہریار آپ میدان مین نہ جائین یہ کنیز جاکر لڑیگی جو کچھ گذریگا آپ ملاحظہ فرمائینگے سکندر نے کہا ای سوسن میرا جانا ضروری ہے تم ہمارے بعد جانا یہ کہکر باپ سے اجازت لی مرکب کو اڑا دیا گھوڑا طرارے بھرتا ہوا چلا سکندر سامنے شمس کے آکر پہونچے اُسنے جب جمال جہان آرا کو دیکھا دنگ ہوگیا پکار کر آواز دی او طفل ابھی چندے اور پڑھو فنون سپہگری سیکھو تب ہمارے مقابلے مین آؤ سکندر نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہی شمس نے سحر کیا بسبب حرز ہیکل کے تاثیر نہ کی سکندر نے تیر مارا اُس بدشعار نے برق چمکائی تیر کٹ کر زمین پر گرا شمس نے قہقہہ مارا کہا او جوان ای منھ پر مابدولت کے مقابلے مین آیا ہی سکندر نے بڑھکر نیزہ ملا شمس نے سحر کرکے سنان نیزہ کو اڑا دیا مگر شمس جب سحر کرتا ہی سکندر کے جسم تک وہ سحر نہین پہونچتا جب دشمن پیچھے ہٹا ایک سحر کر دیا گھوڑا جو سکندر کا طرارے بھر رہا تھا ایک مقام پر جم گیا آگے نہین بڑھتا شمس نے طرف آفتاب کے دیکھکر ایک دستک دی آواز دی تجکو دریافت ہو جائے کیا باعث ہی کہ سکندر پر سحر تاثیر نہین کرتا ضو سے نیر اعظم کے ایک طائر پیدا ہوا شکل انسان نے اُسنے آواز دی ای شمس جادو سکندر کے گلے مین ہیکل پڑی ہی ملی سوسن نے سحر سے بنادی ہی یہ سنکر اُس طائر کو شمس نے اشارہ کیا ہیکل کی تدبیر تو کر مین سکندر کو حیران کردون ہیکل پاک اسکے مار ڈالنے سے کیا فائدہ ایسا عاجز ہو کہ خود اپنی جان دیدے وہ طائر زمزمہ سرائی کرتا ہوا سامنے سکندر کے آیا شکل انسان کے پکار کر آواز دی ای شاہزادہ سکندر زرین پوش زرین علم ای صاحب شوکت و حشم یہ جرات و لیاقت کیون دکھاتے ہو چار دن کے لیے کیون بھولے جاتے ہو دنیا ناپائدار ہی یہان کی شوکت و لیاقت کا کیا اعتبار ہی دارا ایسا بادشاہ ہاتھ سے سکندر کے مارا گیا اولاد دارا آلیسین لڑکے مری وہ تدبیر ارسطو بھی مراد تو یہ ہی کہ دنیا کے نقش و نگار بالکل بیکار ہین اگر عمر ہزار سال کی ہوگی آخر وہ بھی فنا ہوگی ای اپنے پیدا کرنے والے کا خوف کرو لڑائی کو اسقدر طول نہ دو بندگان خدا مارے جائینگے ان سب کے خون تمہاری گردن پر ہونگے خیال تو کرو بند مسک

ہنسے دیکھا ہی تواریخ مین ای اہل نظر وجہ ہو اسکی یہ بظاہر عقلا کے اوپر		ہاتھ نکلے تھے سکندر کے کفن سے باہر یعنی وہ کہتا تھا یہ دست تہی دکھلا کر	
	زادِ رہ ہیچ نداریم چہ تدبیر کنیم سفر دور و دراز است و جا تجہیز ہیم		

اسی واسطے اپنے ہاتھ کفن سے باہر نکال دیے کہ صاحبان نظر دیکھین اتنا بڑا بادشاہ جلیل بندگان خدا کا کفیل اس حسرت و یاس سے پردۂ دنیا سے جائے اپنے پروردگار کی عبادت کرو آٹھ پہر اُسکی یاد مین رہو اسطرح جو اس طائر نے یہ شعر پڑھے و کلام حسرت پڑھے کہ شاہزادہ مبہوت ہوگیا حیران حیران طائر کو دیکھ رہا ہی اور

کبھی فرماتا ہی اُڑ جا طائر کیا غضب کے شعر سنائے کلیجہ منھ کو آ گیا قلب تھرا گیا طائر اور زیادہ جوش و خروش سے شعر پڑھتا
جاتا ہی جب شاہزادہ خوب اسکی جانب متوجہ ہوا تب وہ طائر گر گٹ کے گرا گلے سے سکندر کے ہیکل اُتار لی شمس کو
آواز دی ای شہنشاہ ساحران مین نے ہیکل لے لی اب جو سحر کیجیے گا وہ تاثیر کریگا وہ منقار مین ہیکل کو دبائے ہوئے
آسمان پر جا کر غائب ہو گیا شمس نے چند دانے ماش کے پھینکے گھوڑا سکندر کا طرارے بھرنے لگا کبھی الف ہوتا ہی
کبھی چاہتا ہی کسی بحل سے اپنے کو زمین پر گر دون ہر طرح پر اپنے راکب کو پامال کر ڈالون سکندر اپنے کو سنبھال بچاتے مین
شمس کھڑا ہوا ہنس رہا ہی آوازے کس رہا ہی سوسن نے جو یہ معرکہ دیکھا شاہزادے کی ناچاری شمس کی سرکشی
اپنے طاؤس کو صف سے نکالا آواز دی او نامرد و غیر ساحر یہ شعبدہ ہی لے گولہ مار اُس نے اشارہ کیا گولہ کٹ کے
زمین پر گرا شمس نے ایک دستک دی شعاع نیر اعظم سے ایک برق چمکی زمین پر گری کسی شی کو ضرر نہ ہوا مگر
سوسن کا پر زخمی ہوا شمس یہ کہتا ہوا کہ او کمبو یہ تیری ابھی یہ لیاقت ہی کہ ما بدولت کے مقابلے مین آئی ہی سوسن
نے کئی سحر کیے شمس نے دفع کر دیے پھر ایک مقام پر دستک دی برق چمک کر سوسن پر گری شانہ نشانہ ہوا
کنیزون نے جو اپنے مالک کو زخمی دیکھا دوڑ پڑین شمس ہنسا کہا واہ ان چند جادوگرنیون پر بڑا ناز ہی ایک سحر مین تمام
کو مٹا دونگا تمہاری کیا حقیقت ہی یہ کہکر ایک گولہ مارا وہ گولہ پھٹا آگ برسنے لگی ساٹھ ہزار ساحر و غیر ساحر
چلے تھے کہ جا کر شمس کو مار لین وہ سب اس بلا مین مبتلا ہو گئے کسی پر شعلۂ آتش گرا کسی پر حسرت کا جوش چپ کھڑا
ہی کسی پر سحر نے یہ تاثیر کی کہ دوڑا دوڑا پھر رہا ہی بالکل بھول گیا کہ مین کس واسطے آیا تھا بعضے آپسمین لڑ رہے ہین
یہی مراد ہی کہ شمس پر جا پڑین مگر سحر سے مجبور ہین شمس نے سکندر پر تو یہ سحر کیا کہ ہیکل اسکے قبضے سے نکل گئی سر
برق سحر سے زخمی ہوا تیر گر رہے ہین تمام خانہاے زرہ خون سے معمور گھوڑا لیے ہوئے دوڑ دوڑا پھرتا ہی اسقدر
شوخیان کر رہا ہی یہی چاہتا ہی کہ اپنی پشت سے اُس یکہ تاز میدان جلالت کو گرا دے ملکہ سوسن اس رنگ مین
پھنسی ہین کہ طاؤس زرین بال پر سوار سر و شانہ زخمی جھولی سحر کی بازو سے گر گئی زبان مین لکنت نہین بولسکتا سحر پڑھین
طاؤس ایک مقام پر لیے ہوئے ملکہ کو کھڑا ہی تمام لشکر کا حال عرض کیا شمس کھڑا سحر کر رہا ہی لشکر حیران و پریشان
تباہ ہونے لگا کچھ طرف صحرا کے بھاگے کچھ آپسمین لڑ رہے ہین کچھ حیران حیران طرف آسمان کے تکتے ہین کوئی
صحرا کی تعریف کر رہا ہی لشکر بھر مین کسی کو فکر نہین کہ شمس پر سحر کرین اپنے مالک کو بچائین سکندر ہاتھ
مین گھوڑے کو سنبھال رہے ہین شمس پریشانی پر ان سب کی ہنستا ہی آوازے کستا ہی ماش کے دانے پھینکے
جاتا ہی آپسمین جو ملازمان سوسن لڑ رہے ہین کہتا ہی بی سوسن تمہارے لشکر والے کیا خوب لڑ رہے ہین
وہ دیکھو بھائی نے بھائی کو مارا باپ نے بیٹے کو للکارا باپ کی تلوار نے کیا صفائی دکھائی جوان بیٹے کی تصویر مثالی
سوسن کی پریشانی سکندر کی حیرانی سکندر اسوقت ملول و حزین دل سے کہتا ہی کہ یا خداوند کس سحر مین معتقد ہون
کیسی باد خزان چلی گلزار لشکر کی یہ کیفیت ہی ملکہ سوسن کی یہ صورت اب کیونکر فتح نصیب ہوگی معلوم ہوا وقت تباہی
قریب آ گیا فلک نے کیا سامان دکھایا یکایک شمس نے اپنے ساحرون کو اشارہ کیا کہا یارو دیکھا اسی منہ پر یہ
لوگ بادشاہ طلسم نور افشان پر چڑھکر جاتے مین سودائے خام تھا بادشاہ طلسم نور افشان کا ایک ایک
غلام اگر چاہے تو لشکر دارا کیقباد کو روک دے انکی کیا حقیقت ہی مگر ہان ذکر سنتے ہی کہ طلسم کشا سے اسکی آنکھ
کاہنون نے نجومیون نے حکم لگائے ہین کہ اُسپر سحر تاثیر نہ کریگا عیار ایسا اُسکے ساتھ ہوگا کہ جسکی موت کسی ساحر
کے ہاتھ سے نہین ہی مگر اس حکم کو ہم مٹا دینگے پہلے اسی عیار کو قتل کرینگے کہ حکم سامری و جمشید سے

ہان یاروان سب لوگون کو مارلو ہالیان لشکر شمس ان بیچارون پر چلے یہ تو سب مجبور و ناچار ہو رہے ہین شمس کے سحر سے
ہوش مین نہین جسکے جسنے گولہ ماردیا سر پھٹ گیا کسی پر ہاتھ تلوار کا مارا صدہا ساحر اسطرح مارے گئے سکندر نے
جو یہ حال دیکھا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہالیان فوج جنپر ہم یہ محبت کرتے ہین کہ دھوپ مین سفر کرنا گوارا نہین کرتے اُنپر
یہ جفا بیکسی ہے جسطرح جسنے چاہا قتل کیا اپنے ہاتھ پاؤن کی بالکل خبر نہین آنکھون مین آنسو بھرے ہوے اپنے
ہالیان فوج کے قتل ہونے سے شاہزادہ بہت بیقرار ہے اسوقت حکیم ایرج نوجوان کا آنکھون کے نیچے پھرا جہان
سب یکم فرمایا تھا یہی نصیحت کی تھی کہ اے شاہزادہ والاقدر جب کبھی دشمنون پر کوئی مصیبت پڑے تم اعتقاد مذہب شجر پرستی
رکھتے ہو یہ کہکر دعا کرنا کہ اے پیدا کرنے والے ہمکو اس مصیبت سے بچالے کیا عجب ہے دریاے رحمت الٰہی جوش مین
آئے اور اُس مصیبت سے نجات پاؤ یہ جو شاہزادے کو خیال آیا بے اختیار طرف آسمان کے دیکھکر آواز دی اے
پیدا کرنے والے سب تیرے بندے ہین اس مصیبت سے انکو بچالے ملک ملک کے سکندر دعا کر رہا ہے پس سکندر کا
ملک کے دعا کرنا کہ ابر آتش فشان آسمان پر پیدا ہوا نزار طائر زمزمہ سرائی کرتے ہوے ابر سے موتی برستے ہوے
اُس دھوم سے ابر آتش فشان پیدا ہوا وہ ابر سیاہ سنے آگے پھٹا سکندر نے دیکھا شاہین بلند پرواز و ملکہ
گلشن سحر طراز ایک جانب معشوق خوشرو ملکہ نسیم تشخو طاؤس زرین بال پر سوار جیسے ہی نگاہ پڑی سکندر کو دیکھا
کہ زرد اور بیقرار گھوڑا لیے دوڑا دوڑا پھر رہا ہے ملکہ سوسن کو بیہوش مبتلاے بلا سو شانہ زمی طاؤس ایک مقام
پر جا بکھرا ہے سحر کرنے کا نام نہین لشکر سارا قتل ہو رہا ہے ملکہ نسیم نے مسکرا کر فرمایا کہ اے والدنا مدار ذرا ملاحظہ فرمائیے
یہ طلسم نور افشان فتح کرنے کیونکر جاتے ایک ساحر شمس جادو بے مہر و بیوفا سحر العجائب و مصر العجائب کا
چیلا اُسکے سحر نے یہ کیفیت کر دی تمام لشکر بیکار ہو رہا ہے شاہزادہ فرط مصیبت مین رو رہا ہے بی سوسن کی زبان بند
جھولی سحر کی زمین پر پڑی ہے سحر کیونکر کرین اے منہ پر یہ دعوی کہ قید خانے سے شاہزادے کو لے بھاگین ایک
ساحر کا سحر نہ روک سکین شاہین نے کہا بیٹا طعن و تشنیع کا وقت نہین ہے شراکت کرو گلشن نے کہا اے بی ہم
تمکو سمجھا چکے حسد و بغض کو دل سے دور کرو اب مدد کرو ملکہ تم خاص جاکر سوسن کو بچاؤ شاہین نے کہا مین جاکر
شمس سے مقابلہ کرتا ہون اس ملعون نے بڑا دعوی کیا ہے یہ کہکے شاہین بڑھا آواز دی کہ او شمس خبردار
ہوشیار ہو جا ہوا خواہان سکندر زرین پوش زرین علم آ پہونچے اُدھر نسیم نے جاکر سحر کیا مسکرا مین ہواے سرد کا
جھونکا چلا ہاتھ پاؤن مین سوسن کے طاقت آئی ایک سنہرا پنجہ پیدا ہوا اُسنے جھولی سحر کی اُٹھا کے سوسن کو
دی اور کان مین کہی آواز آئی بی سوسن صاحب اب تمہاری زبان نہ بند ہوگی لشکر شمس پر جا پڑو ملکہ سوسن
نے آنکھین کھولدین جھولی لیکر بائین ہاتھ پر ڈالی پہلے یہی سحر کیا کہ لشکر والے ہوش مین آئین اپنے کو دشمن سے
بچائین آسمان پر اشارہ کیا لکہ ہاے ابر آگ برسے جسکے سر پر قطرہ پڑا اُسکو ہوش آگیا یا تو بھائی کو قتل کرتا تھا یا دشمن
پر جا پڑا اپنے حال پر افسوس کیا اس غصے مین جاکر گرا صف دشمن کو تہ و بالا کر دیا لشکر سکندر اس دھوم سے لڑا
کہ صف لشکر شمس کو تہ و بالا کر دیا میدان کو لاشون سے بھر دیا شمس سے اور شاہین سے مقابلہ پڑا شاہین نے
للکارا او نامرد اب تو سحر کر ان بیچارون پر بڑا حوصلہ بڑھاتا تھا غیر ساحرون کو ڈراتا تھا اب سحر کر تو جانین شمس نے
ایک دستک دی ایک ابر آسمان پر اُٹھا اس ابر سے نیر اعظم پیدا ہوا نیر اعظم نے وہ گرمی دکھائی کہ زمین
تپنے لگی نخل جلنے لگے زمین سے شعلے نکلنے لگے شاہین کی یہ کیفیت ہوئی کہ پسینے پسینے پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا
ہے بڑے چند ساعت مبہوت ہو شمس سمجھا کہ اب مین نے مبہوت کر لیا اب اسکو قتل کرون تیغہ سحر لیکر بڑھا شاہین نے

ایک گولہ زمین پر مارا ایک دناتا ہوا دھوان زمین سے نکلا دھوئین نے جاکر آفتاب شمس کو گھیر لیا اور سیاہ کر دیا
چھن چھن کی آواز آئی وہ آفتاب زمین پر گرا سب نے دیکھا ایک لوہے کا توا ہے شمس یہ سحر کرکے روسیاہ ہوا
ملکہ گلشن سحر لشکر کفار پر کر رہی ہین جب انکا سحر چلگیا دو دو ساحر گر گئے چار سو پر بجلی گری ہزار ہا آگ برسی خیمے
جلنے لگے ہر طرف سے آوازین آنے لگین کشتی مرا نامم من فلان کشتی مرا نام من فلان بو شاہین نے جو دیکھا کہ ہزار ہا
ملازم شمس مارے گئے اور توا آہن کا زمین پر گرا اسے سحر بنایا ہوا شمس کا تختہ لختہ ہو گیا جو دیکھے وہ جان لے کہ یہ سحر
شمس کا تھا توے کو آہن کے آفتاب بنایا تھا ہرچند کہ سوسن نے ملکہ نسیم گلشن کو دیکھا چمک چمک کے سحر
کر رہی ہے ہزار ہا جادوگر سوسن نے مارے دل پر خوف طاری ہے شمس کے اور لگین جا بجا الگ الگ سحر کرنی
پھرتی ہے مگر ملکہ نسیم نے دیکھا جب کوئی ساحر سکندر پر سحر کرتا ہے شاہزادے کا گھوڑا اسی جگہ تھم جاتا ہے
مثل نقش قدم جم جاتا ہے ہنگامہ بلند ہے ساحرونکے مرنیکی آوازین آتی ہین شمس و شاہین مین خوب تلوار چلی دونون اپنے کو
بچا بچاکے لڑ رہے ہین اپنا سحر کیا اسکا سحر دفع کیا دو گھڑی کامل ایسی تلوار چلی اتنے عرصے مین نسیم و گلشن سوسن
نے لشکر شمس کو شکست دی ملکہ نسیم کے سحر سے جھونکے ہوا کے چل رہے ہین لشکر پر جاکر دستک دی ہزارون ساحرون
کے قلب الٹ گئے ملکہ کے حسن کی تعریف کرنے لگے اسی جوش مین شعر عاشقانہ پڑھنے لگے اشعار تو یہ

لال کرتی پر تمھارے چوٹ ہے
گو بظاہر آنکھ سے وہ اوٹ ہے
صورت فرہاد سر پھوڑون نہ کیون
لوٹ مین اسپر وہ مجھپر لوٹ ہے
کھینچین طے ہو مرحلہ گیا عشق کا
قلب مین کھوٹون کے ہوئی کھوٹ ہے

دل برنگ مرغ بسمل لوٹ ہے
گلستان کو دیکھکر کہتا ہون مین
بات جو اٹکی ہے اک سر چوٹ ہے
وصل کی شب بیحجابی چاہیے
آج فوج غم کا دل مین کوٹ ہے

سنتے مین شہرگ سے بھی ہے وہ قریب
اس قمر کے پاس پہنچنے مین گوٹ ہے
دونون جانب سے برابر عشق ہے
اے پری آنکھون کا پردہ اوٹ ہے
نور اپنے کس لکھے ہین سے کہا

خود اپنے گلے کاٹتے ہین ملکہ نسیم مسکرا دیتی ہے اس مسکرانے پر برق چمکتی ہے
خرمن ہوش و حواس جلتے ہین سوسن نے جو نسیم کے یہ زور و شور دیکھے بڑھکر ایک سحر کیا کہ چار سو جوان تالی
بجانے لگے اچھلتے ہین کودتے ہین نسیم نے پلٹکر دیکھا مسکرا کر کہا ہوا کیا کہنا یہ سحر آپ ہی کیواسطے تھا سوسن
نے اور سحر کو زور دیا اب کی جو دستک دی بجلی چمکی گرد ان ساحرون کے پھری وہ سب تھرائے کھڑی کی آنکھونسے
آنسو بہے بعض خاموش رہے چپ رہنے مین انکو مزے ملتے ہین دل ہی دل مین معشوق کی صفت کر رہے ہین
دم محبت کا ملکہ کی بھر رہے ہین ایک نے زمین سے پکار کر کہا اے شہنشاہ اقلیم حسن و جمال اے ماہ آسمان کمال
ہماری تو یہ کیفیت ہے

نظم

خط کے لانے مین اگر پیک صبا نے دیر کی
ہے غضب آنے مین کیون پیک قضا نے دیر کی

جان حبیب خانۂ تن سے ہوئی بیگانہ وار
دم بھر آنے مین جو اس نا آشنا نے دیر کی

مصحف عارض نہ دیکھا وقت یسین آگیا
ہاے کیا تاثیر مین میری دعا نے دیر کی

کاش وہ بت کوئی ٹھوکر میری تربت کو لگاے
حشر کرنے مین قیامت ہے خدا نے دیر کی

عید قربان ہے گلا کاٹون مین اب اپنا شتاب
کیون گلے لگنے مین اس دلربا نے دیر کی

خشک غم سے ہو گیا میرا بدن مثل قلم
بھیجنے مین خط کے جو اس بیوفا نے دیر کی

دل مرا بے چین ہے کہو راست اے قاصد شتاب
کیا سبب آنے مین کیون اس دلربا نے دیر کی

جان آ پہونچی ہی ہونٹھون تک ابھی وہ دل مین ہی
ضعف سے کیا میری آہِ نارسا نے دیر کی

حسرت اقبال مین ہم خانہ ویران ہو گئے
جبقدر کی بوم نے جلدی ہما نے دیر کی

خاک پہونچی کوے جانان کو کہ آ پہونچی گھٹا
کیا ہماری خاک اڑانے مین ہوا نے دیر کی

رکھے رکھے ہو گئی ہی خشک شیشے مین شراب
میکشو کیا ساقیٔ رنگین ادا نے دیر کی

سج دیتے مین مجھے نا سیخ یہ دجالان شہر
کیا ظہورِ قائم آلِ عبا نے دیر کی

ملکہ نسیم ہنسی اور پکار کر فرمایا ای ملکہ عالم کیا کہنا سحر اسکا نام ہی واہ واہ واہ کیا کہنا اول کا سحر آپ کا تو سست
تھا یہ تو سحر ایسا تیز کیا اب کی سحر نے ہرا دیا دشمنون کے کلیجے پھٹ گئے ملکہ سوسن نے ہاتھ ماتھے پر رکھا نسیم بھی
جھک پڑین ملکہ سوسن نے کہا آپ کے سامنے کوئی سحر کر سکتا ہی آپ کے سحر نے عجب کیفیت دکھائی سارے
لشکر کو تباہی سے بچالیا سوسن و نسیم مین یہ باتین راز و نیاز کی ہو رہی ہین سکندر کو بڑا تردد ہی نسیم اشتخو نام ہی
ایسا نہو اشتخوئی دکھائے انکے انکے بگڑ جائے تو باعث خرابی ہو جواہر قریب شاہزادے کے آیا سکندر نے کہا ای
جواہر تم رنگ جنگ دیکھ رہے ہو نسیم و شاہین و گلشن کو باغبان قضا و قدر نے وقت پر پہونچایا اگر سنتے ہو کہ
سوسن و نسیم مین کیا باتین ہو رہی ہین ایسا نہو انمین بگڑ جائے تو بڑی خرابی ہو جواہر نے کہا غلام دیکھ رہا ہی
شاہین کو بڑی کد ہی کہ ملکہ نسیم اشتخو سوسن سے غصہ نہ کرین دمبدم منتی کو ٹوکتے جاتے ہین ہر بات پر روکتے
جاتے ہین سکندر نے کہا ای جواہر اسکا بڑا خیال رہے ہین ملکہ سوسن کا بھی مشکور ہون مگر نہین معلوم ان
تینون صاحبون نے کیونکر رہائی پائی خداوند سحر جانین کیا سبب ہوا جواہر نے کہا مجھے طریقے سے معلوم ہوتا ہی
کہ ملکہ نسیم کا حسن جاذبکش زاہد فریب ہی کوئی عاشق ہو کر انکو نکال لایا آپ کی فتح خداوند سحر کو منظور تھی وقت پر
پہونچ گئے مگر نسیم نے قریب سکندر کے پہونچکر گلے سے موتیون کا مالا اتارا گلے مین شاہزادے کے پہنا دیا مگر
منھ اپنا پھیر لیا سکندر نے کہا سچ ہی کہ ملکہ عالم تمنے وقت پر آکے مدد کی ورنہ سب کا خاتمہ تھا تب ملکہ نے دور
جا کر کہا بی سوسن نہ روٹھین اب دھمک جنگ کے سحر کر رہی ہین دیکھیے انکے عاشق سر ٹکرا رہے ہین سکندر نے
جواہر سے اشارہ کیا جواہر نے پکار کر آواز دی ای ملکہ عالم سوسن باعث رہائی شاہزادہ والا قدر ہی
کیونکر انکا پاس نہ کرین ملکہ نسیم نے کہا ہمارے خدا نے ہمکو رہا کیا ہم کسی کے ممنون و مشکور نہین مگر اب
شہریار سے کہیے آپ مع ساحران پر بڑا خوف جاتا رہا اب آپ پر کسی کا سحر تاثیر نہ کریگا مگر وہان شاہین نے
شمس سے انتہا کے سحر ہوے ہزارہا درخت جلے زمین پھٹی شاہین نے قریب پہونچکر ہاتھ تلوار کا مارا سر
شمس کا زخمی ہوا آہ کر کے گرا سامنے سے شاہین کے بھاگا سکندر جو غول پر ساحرون کے جا پڑے لعل
ساحرون نے سحر کیے جب سحر نے تاثیر نہ کی نیزہ و تیر و تفنگ تلوار سے لڑے سکندر نے کئی زخم کھائے ایک
ملعون نے پشت پر سے آکے ہاتھ تلوار کا مارا سر پر شاہزادے کے زخم کاری آیا یقین ہوا کہ زین گھوڑے
سے گر پڑونگا اس بیحیا کو مارا مگر تلوار نیام انتقام مین نہ رکھی ہاتھ گھوڑے کی گردن مین ڈالدیے منھ سے بھی
نکلگیا او مرکب چہیل اکب تیرا اب لڑنے کے قابل نہین ہی اگر ہو سکے لیکے نکل حقیقت مین مرکب عربی نژاد کا
اصیل اپنے راکب کا کفیل مع ساحران سے لیکے نکلا یقین دولتیان مارتا ہوا طرف صحرا کے لیکر روانہ ہوگیا
یہان شمس شکست کھا کے بھاگا شاہین نے کئی کوس تک پیچھا کیا آخر گلشن نے آکر شوہر کو روکا کہا
صاحب بس وہ بھاگ کر دور نکل گیا شاہین نے پھینکدیا گاہین خزانے کفار کے قبضے مین کیے مگر جواہر تابہ

سامنے آیا کہا ای شہریار شاہزادے کا پتہ نہین معلوم ہوتا شاید لڑتے لڑتے گرفتار ہو گئے یہ سنکر شاہین گھبرا گیا کہا یارو
وہ اس لشکر کا افسر ہی اسکا لشکر مین ہونا بڑی خرابی کی بات ہی جواہر نے کہا مین تلاش کرونگا شاہین و گلشن و نسیم
سوسن لڑائی کو ختم کر کے پلٹے بارگاہ مین آکر داخل ہوے ایک کرسی پر ملکہ نسیم ایک پر سوسن ایک کو ایک دزدیدہ
نگاہ سے دیکھ ہی رہی نسیم اپنے جی مین کہتی ہی کہ شاہزادہ اس عورت پر کیا مایل ہوا ہی اس بات سے یہ ثابت ہوا کہ سفلہ مزاج
ہرجائی ہین ایسون کی بات کا کیا اعتبار ہی مگر ای نسیم اُسنے احسان بھی تو بہت بڑا کیا کہ تیرے چھڑایا ہمین تو عشق
و عاشقی سے نفرت ہو گئی کہ جواہر حاضر ہوا کہا ای ملکہ نسیم مین آپ کو بہت مکدر پاتا ہون نسیم نے کہا ای جواہر تم تلاش
مین شاہزادے کی جاؤ ہمارے رنج و خوشی کو نہ دیکھو یہ معاملہ یون گذرا کہ اقلیم جادو کو شاخسار نے برائے دعوت بلایا
اُسکو ہماری جانب توجہ ہوئی وہ ہکورات کو ہے نکلا کو ہ شمسہ پر لاکے ٹھہرایا امیر تو اب یہ قول ہو غزل

ہنسے تو کہا ترک محبت نہ کرینگے
ہم اسکی بھی اب تمسے شکایت نہ کرینگے
وہ ہنسکے پئے وصل ہوں راضی کہ نہ راضی
گر غیر کو جا ہوگے تو الفت نہ کرینگے
کرتا ہی ہمارا جو گلہ غیر سے سنو تم
اب آج سے نالے شب فرقت نہ کرینگے

اب تم کہو ہم غیر سے الفت نہ کرینگے
دل تمسے تمنا کرے یہ بات جدا ہی
ہاتھوں کو بھی ہم جوڑ کے منت نہ کرینگے
یہ ہنسے فقط چھیڑ انکو تیرے کہا تھا
ہم اسکی بھی تمسے شکایت نہ کرینگے

جا بیٹھ کرو اغیار کے گھر ضد سے ہماری
پر خود کبھی ہم خواہش وصلت نہ کرینگے
کرتے ہین محبت ہم اسی شرط پہ تمسے
توبہ کسی معشوق سے الفت نہ کرینگے
گر آپ وہ روٹھے ہین تو کھائے ہین قسم ہم

جواہر نے ہاتھ باندھے عرض کی ملکہ عالم جب احسان کیا اُسکی فراموشی
کی تدبیر نہ کیجیے مین برائے تلاش شاہزادہ والا قدر جاتا ہون کوئی ملال کی بات نہ ہم نے پائے شاہزادے کے خلاف
خلاف ہوگا نسیم نے سر جھکا لیا کچھ جواب نہ دیا جواہر سامنے ملکہ سوسن کے آیا کہا حضور یہ تینون صاحب آپکے
مہمان ہین مہمان کی خاطر واجب و لازم ہی ملکہ سوسن کے جواب دیا مہمان تو سب صاحب سلطان زرین پوش
کے ہین وہ سب کی خاطر کرینگے مین کس شمار مین ہون مین میزبان نہین جواہر نے کہا یہ باتین تو خلاف ہین برائے خدا
ضرور خیال فرمائیے گا سوسن نے کہا مین انھون کو فرش کرون اپنے ہاتھ سے کھانا پکاؤن مثل کنیزان کمترین خدمت
مین حاضر رہون جواہر نے کہا اسقدر تو بھی مناسب نہین وہ کیجیے جو طریقہ مہمان نوازی ہی جواہر برائے تلاش
سکندر چلا اب حال سکندر کا عرض کیا جاتا ہی کہ سکندر کو جو گھوڑا لیکر چلا تو اڑھائی پہر کامل بھاگا ہوا چلا
آیا ہوے دلیران کی صدا کان مین بھری تھی ایک صحرائے سبزہ زار مین آکر ٹھہرا صبح کا وقت صحرا مین سناٹا تھا تون پر
گھانس کے منھ ڈالدیا ایک چشمہ سے پانی پیا بدن کو جنبش دی شاہزادہ چت زین سے بروے زمین گرا گھوڑے
نے گھٹنے ٹیکدیے زبان سے زخم کو چاٹتا ہی مگر شاہزادہ بیہوش ہی آخر مرکب چرنے لگا عادان کوہ پیکر قزاق
اس صحرا کا حاکم ہی بالائے کوہ قلعہ ہی مگر ایک قافلہ لوٹ کر آیا ہی زیر کوہ لشکر اترا ہی اسوقت سیر کو نکلا تھا دس
پانچ رفیق ساتھ دور سے ایک رفیق نے گھوڑے کو دیکھا کہا ای شہریار ایک مرکب کوہ سُرین کوہ کفل بازین لٹکی
ہوئی زین ڈھلکا ہوا لتے خون کے چپے ہوئے مگر بادہ مرکب ہی ایک نے کہا دیکھیے زیر نخل سوار بھی اسکا پڑا ہی
ستارہ سحری چمک رہا ہی عادان ملتا گھوڑے کو رفیقون نے گھیرا عادان بسر بالین شاہزادہ آیا جمال جہان آرا
دیکھکر عاشق ہو گیا سر کا زخم کاری مگر قبضہ ہاتھ مین جما ہوا عادان نے کہا نئی بات ہوئی القول شخصے چور کے گھر
مور پڑی حوالی مین قزاقون لٹے اب شیر کو گھیر لگا ہی یہ سر دل خوب لٹا دیکھو مال سب موجود ہی مگر انتہا کا زخمی ہوا ہی
جان پہ کھیلا مال نہین دیا پلنگ منگوایا گود مین اٹھا کر شاہزادے کو پلنگ پہ ڈال لیا گھوڑا بھی ساتھ لے لیا

زیر کوہ اسکا لشکر اُترا تھا بارگاہ استادہ تھی بارہ ہزار قزاق اُترے ہوئے ہین بڑا کاروان لوٹا مال آپس مین بانٹ چلے رہین
بارگاہ مین شاہزادے کو پہونچایا جراحون کو بلایا جراحون نے زخم کو دھویا ہاتھ کو جب حینکا تب تنجیہ ہاتھ سے چھوٹا
جراحون نے زخمدوزی کی پٹیان مرہم کی چڑھا دین ایک پلنگ پر شاہزادے کو لٹایا نرم نرم تکیے رکھدیے کرسی
بچھا کر خود بیٹھا رومال ہاتھ مین لیا مگس رانی کرنے لگا جب شاہزادے کی آنکھ کھلی دیکھا ایک جوان معقول سپاہی
وضع رومال ہاتھ مین لیے مگس رانی کر رہا ہے خیمہ نہایت تکلف سے آراستہ سکندر اُٹھنے لگے عادان نے کہا اے
تیر مشبیہ حیات ایسا نہو کہ ٹانکے ٹوٹ جائین سکندر نے قبول نہ کیا عادان نے اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر تکیہ پشت پر
لگایا پہلے یہی سکندر سے پوچھا کہ آپ سے کس مقام پر لڑائی ہوئی کون لوگ تھے جنھون نے آپ کو زخمی کیا مگر
آپ نے بڑا کمال کیا مال اپنا بچایا جان جانے مین کچھ باقی نہ رہا تھا سکندر نے کہا اے برادر یہ لڑائی بڑی دور پڑی
قلعہ ملکہ سوسن گوہر پوش پر بحر العجائب مصر الغرائب نے فوج بھیجی تھی ساٹھ ستر ہزار آدمی اُسطرف تھا ادھر
فوج قلیل چار مہر تلوار چلی ساحرون سے مقابلہ تھا اسوجہ سے مین انتہا کا زخمی ہوا گھوڑا اسطرف نکال لایا سردار ان
عادان نے جو سنا کہ اُس جوان کو ہوش آیا چالیس سرداران نامی گرامی باتین سننے کو دوڑے آئے ایلنے پوچھا
آپ کو شاہان نور افشان سے کیا ملال ہے سکندر نے کہا انھون نے بڑی بدنامی کی اصل یہ ہے کہ بڑی خامی کی
اپنے بادشاہ کو قید کر لیا جب ہمکو یہ خبر پہونچی اخبار مین یہ سب مضمون دیکھا سخت ناگوار ہوا کہ اپنے شاہ کے ساتھ یہ
حرکت و نمک حرام لائق سزا ہین مین گیا راہ مین اور معرکے پڑے اُنکے بیان کرنیکی کوئی ضرورت نہین آخر زخمی ہوا گھوڑا
اسطرف لے آیا اب تم اپنے نام نامی سے ہمکو آگاہ کرو کہ تمنے احسان فرمایا یہ مشقت تمنے ناحق قبول کی ہمکو اسی مقام
پر رہنے دیا ہوتا کوئی علاج کر دیتا عادان نے عرض کی یہ آپ کا کفش خانہ ہے اگر مین دم بھر کو کہین چلا جاؤن گھبرائیے گا
نہین ابھی آتا ہون یہ کہکے عادان روانہ ہوا مصاحبان عادان بیٹھے ہوئے بخوشامد باتین کر رہے ہین ایک نے
کہا اے شہریار حقیقت مین آپ نے بڑا کام کیا مگر اب شاہان طلسم نور افشان کو آپ سے بڑی کد ہوگی سکندر نے
کہا کیا کر سکتے ہین ایسا کرینگے تو انکو بھی ملال پہونچیگا اگر عنایت خداوند شامل ہوئی تو ہم لشکر کشی کرکے جائینگے
بر سر طلسم نور افشان لڑائیان پڑینگی ایک سردار نے عرض کی کہ اگر مناسب وقت ہو تو بارگاہ مین تشریف لیچلیے سکندر
اُٹھ کھڑے ہوئے اُن سب سردارون کے ساتھ بارگاہ مین آکے مقام صدر پر بیٹھے رفیقون نے گانیون کو بلایا گانا شروع
ہوا جام مئے ارغوانی گردش مین آیا حبذا رے ہوشا ہوش دوستان کو نشہ طبیعت ہوئی ایک نازنین یہ غزل گانے لگی غزل

روح کو آرام دم بھر بعد رحلت بھی نہین
چاک ہے پیرہن یوسف کے گریبان بھی نہین
دیکھنا کل آپ سے کوئی نہ رکھیگا قدم
ایک قطرہ چشمۂ مہر درخشان مین بھی نہین
ہی جو یون نکہت وطبع پاک کو مضمون غیر
آج اے اطفال کوئی سنگ دامان بھی نہین
کیا ہوا گر شعر ناسخ مین ہے عقیدے کے خلاف

خاک ہے بعد مردن کوے جانان بھی نہین
خوش قد دلکی خاک یہ اُٹھتی ہے دم سرو قد
آج جانکی اجازت جسمین گلستان بھی نہین
سبزۂ خط ہوگیا سر سبز ایسا کسطرح
وصل کا مضمون شایان پہنے ہوا بھی نہین
آبلے و زرش سے تیر دست رنگین مین ہے
آیۂ منسوخ کیا موجود قرآن مین نہین

کیا ہوا ثابت جو لپٹے جسم جانان بھی نہین
گرد باد اے اہل غفلت اس بیابان بھی نہین
تیرے رخسار عرق آلود سے نسبت ہے کیا
بوند پانی کی ترے چاہ زنخدان بھی نہین
ہوگیا مرنے ہی سے سر دیار زخون
کون کہتا ہے کہ موتی دست مرجان بھی نہین
عادان کے رفیق جمع ہین اُس

محفل مین شاہزادہ مثل شمع ہین مسکرا مسکرا کے سب باتین کر رہے ہین کہ عادان آکر پہونچا عادان بھی آکر بیٹھا
شاہزادے کی باتین اسے بہت پسند ہین چھیڑ چھیڑ کے عادان باتین کر رہا ہے کہ دیکھا ایک ہرکارہ دوڑا ہوا آیا

مگر گھبرایا ہوا عادان کے کان مین کچھ کہا عادان گھبرا کر اٹھا بیرون بارگاہ گیا پھر جو اندر آیا ہتھیار لگانے لگا ساتھ والے بھی مسلح ہوے مگر سب گھبرائے ہوئے عادان نے ایک مرتبہ قریب اُس شاہزادے بیٹھا مین کچھ عرض کیا چاہتا ہون میرے اور ہی کچھ چاہا تھا مگر میری تقدیر مین نہ تھا اسقدر غلام کو قلق ہے کہ لایق عرض کے نہین سکندر نے کہا ای برادر کہو ہم بھی مشتاق ہین کہ خدا کوئی ایسا زمانہ کرے کہ ہم تمکو اپنے مقام پر بلائین جو کچھ ممکن ہو پیشکش کرین عادان رونے لگا کہا کیا عرض کرون ہم بارہ ہزار آدمی نوبت بجان وکارد بہ استخوان مین آفتاب لب بام چراغ سحری ہو رہے ہین سکندر نے گھبرا کر کہا آخر ای عادان کچھ کہو تمہاری باتون سے قلب اُلٹا جاتا ہے خدا نہ کرے کہ بہادر مجبور و ناچار ہو عادان نے کہا ای شہریار یہا مین پر دھانک کا جنگل ہے آپ ادھر نکلے مین ملک صندلان خود سر اسکی لڑائی مین نے لوٹ لی ہے کئی مرتبہ لشکر لیکر آیا میرا قلعہ بالاے کوہ ہے مین وہان جا کے بیٹھ رہا کئی دن وہ گھیرے ہوے پڑا رہا آخر پہاڑ سے سر ٹکرا کر چلا گیا اور ہم لوگ قزاق کھلکر لڑائی سے آشنا نہین اسطرح لوٹ لیتے ہین کہ وہ دس ہزار ہین ہم آٹھ ہزار پہونچے کچھ خاک اڑائی کچھ تیر مارے کچھ بندوقین مارین وہ مسافر گھبرا گئے ہمنے انھین مار لیا اور لوٹ بھی لیا اور یہ بادشاہ لاکھ فوج لیکر آیا ہے خود بھی بڑا بہادر ہے اس حوالی مین کوئی اُسکا ہم نبرد نہین ہے جس جگہ پر جا کے لڑا اُسکو سر کر لیا شاید اُسنے ہر کارے مقرر کر رکھے تھے یہ خبر اُسکو پہونچ گئی کہ چار دن سے لشکر زیر کوہ اُترا ہوا ہے اُسنے آکر ایسے طریقے سے گھیر لیا کہ اب کوئی ٹھکانا نہین مگر آپ اکیلے ہین کوئی نہ روکیگا آپ درختون کی آڑ پکڑ کر نکل جائیے بعد آپ کے جائینگے ہم بھی سوار ہو کر ایک طرف جا گرینگے جو مارے جائینگے وہ مارے جائینگے جو نکل جائینگے بالاے کوہ ہو رہینگے یہ واضح رہے کہ جب پہاڑ پر پہونچ گئے اگر دو لاکھ آدمی ہمکو آکر گھیرین تو پھر اُنسے بھی ہم منہ نہ پھیرین سکندر نے کہا ای عادان صندلان خود سر کون ہے آپ بیٹھیے مین جاتا ہون ابھی اُنکی مشکین باندھکر تمھارے سامنے لیے آتا ہون ہٹ جانا کیسا عادان نے کہا ای شہریار وہ بڑا زبردست ہے دو سو من کا تیغہ باندھتا ہے گرگدن مست پر سوار ہوتا ہے گھوڑا اُسکو سواری نہین دیتا پشت پر جب مرکب کی ہاتھ رکھتا ہے اُسکی کمر ٹوٹ جاتی ہے اگر پیدل چلتا ہے تو زمین تھراتی ہے بڑے بڑے پہلوان اُسنے مارے اس حوالی کو بالکل اُسنے پاک کر دیا مجھپر بسبب پہاڑ کے زور نہین چلا جب وہ آیا مین پہاڑ پر چڑھ گیا وہان سے تو مین ہارین ہزار دو ہزار مارے گئے وہ پلٹ گیا سکندر نے کہا اگر اُسکی طاقت تمھارے دل مین سمائی ہوئی ہے ہم جا کر اُس سے مقابلہ کرتے ہین اگر مارے گئے یا اُسنے ہمکو گرفتار کیا اُسوقت تمکو اختیار باقی ہے خواہ بھاگنا خواہ لڑنا ہم اپنے سامنے کوئی حرکت نہ کرنے دینگے بھاگنا مردان عالم کیواسطے بہت بعید ہے عادان رونے لگا کہا ای شہریار مین آپکا عاشق ہون مین یہ سوچا تھا کہ حضور غسل صحت کرینگے اُسدن تخت پر بٹھاؤنگا مین مثل چاکر کمترین حاضر خدمت ہونگا یہ بارہ ہزار جوان جو حاضر خدمت ہین ایک ایک جوان دس دس پر غالب ہے ان بارہ ہزار کو ساتھ لیکر مین نے اکثر پچیس ہزار کو لوٹ لیا ایک ایک انمین جنگ دیدہ وکار آزمودہ ہے سکندر نے کہا ہم اس فکر مین ہین کہ تمسے قزاقی ترک کرائین جو ملک ہمنے فتح کیے جو پسند کرو وہ ملک تمکو دیدین عادان نے کہا سلطنت یا فقیری تو جب کیجیے جب جان بچیگی اب تو جان کی پڑی ہے سکندر نے کہا کیون گھبراتے ہو یہ کہکر خود سر پر رکھا زرہ جسم مین پہنی تیغہ بلا لی زیب کمر کیا آراستہ ہو کر کہا ہمارا مرکب لاؤ اُسوقت قزاقون مین غل یہ تھا کہ ای شہریار آپ کیا کرتے ہین سکندر نے اُسکو جواب نہ دیا جب دیکھا کوئی قزاق مرکب نہ لاتا نہین کرتا خود گھوڑے پر زین ڈالا تنگ مرکب بموافق مرضی کے کیا تاکہ حریف پر عرصہ تنگ کرے پشت مرکب پہ سوار ہوے شعر چو شیرے کہ گیرد برم آہوکمین بجست از زمین و برآمد بزین

اب جو قزاقون نے جمال جہان آرا کو دیکھا سطوت و صولت رعب و دبدبہ تہور و شجاعت جرأت مثل چاکران کمترین ہمراہ
ہین چہرے سے ثابت ہی کہ آسمان جرأت کے ماہ ہین عادان ہمراہ رکاب ہولیا بارہ ہزار قزاق مسلح و مکمل ہو کر مرنے
پر آمادہ ہوے آستینین کہتے ہوے اس جوان نے اپنے ساتھ ہم سب کی جان لی لاکھ فوج سے دن دہاڑے
کیونکر دیکھینگے ہم تورات کے مردمین دور سے تیر مارے حریف کو گرا دیا لوٹ لیا یہ توٹک توک کے لڑنا ہم قزاقون کا
کام نہین ہی یہ جوان بڑا ضدی معلوم ہوتا ہی بعض نے کہا ابھی صاحبزادے مین وہ چار مقام پر لڑے حوصلہ بڑھا
ہوا ہی صندلان خودسر کو دیکھکر ہوش اڑ جائینگے ہاتھ جوڑنے لگینگے یہی کہینگے میری خطا معاف کر مین تو ایک
مرد مسافر ہون زخمی ہو کر اسطرف نکل آیا وہ بھی بادشاہ جلیل ہی عاشق ہو کر اپنے ساتھ لیجائیگا کسی پلٹن رسالے کا
کمیدان رسالہ دار کر دیگا مصاحبون مین رکھیگا اسکی صحبت مین سرور رہیگی ہم لوگون کو تباہ کرنے آئے تھے
سکندر ان باتون کو سنتے ہوے چلے آتے ہین عادان گینڈے پر سوار ہو کر برابر شاہزادے کے آتا ہی کبھی
گھبرا کر کہتا ہی اے شہریار میرا دل نہین چاہتا کہ آپ صندلان خودسر کے مقابلے مین جائین سکندر فرماتے ہین
اے عادان آؤ تو ذرا تماشا دیکھنا دیکھو تو کیا گذرتی ہی یہ باتین کرتے ہوے داخل میدان کارزار ہوے صندلان خودسر
اپنی بارگاہ مین بیٹھا تھا ہرکارون نے اسکو خبر دی کہ عادان قزاق مع کل فوج کے میدان کارزار مین آیا اسنے
حکم دیا لشکر مین قرنا ہو سب لشکر آراستہ ہو دیکھو تو آج ان قزاقون کو کیسی سزا دیتا ہون آپ سلاح ذات پر آراستہ
کرنے لگا دوسرے مین کا تیغہ کمر سے لگایا نیزہ وہ ہاتھ مین لیا کہ سنان اسکی دل کوہ کو توڑے تاڑ کا درخت تھا کہ نیزہ
سنانین بنا مین آراستہ کرلی ہین کرگدن مست پر سوار ہوا پشت پر لاکھ فوج فوج کے افسر اکڑتے ہوے ایک
ایک زبردست افغان کرگدن سوار کل فوج کا افسر برابر بادشاہ کے تیغہ تولتا ہوا اڑدڑ اکھولتا ہوا کہتا
ہوا چلا آتا ہی اے شہنشاہ آج تو غلام کو حکم دیجیے کہ جا کر اس قزاق کی مشکین باندھ لون جسدن آپ کی ارسال
لٹی ہی حضور اسدن مین نے رنج سے کھانا نہین کھایا مگر کیا کرون یہ لوگ پہاڑ پر تھے کچھ زور نہ چلا آج تو بڑی
دلیری ہی کہ دن دہاڑے تیار ہو کر آئے ہین ہرکارے نے عرض کی حضور آپکے ڈر سے عادان کانپ رہا
ہی مگر ایک جوان انکے یہان مہمان ہی کہین سے زخمی ہو کر یہان آگیا وہ سب کو مردوا بنا کر لایا صندلان
نے کہا وہ کون ہی ہرکارے نے عرض کی کہ غلام نے دریافت کیا تھا سکندر زرین پوش زرین علم نام ہی
بڑے بڑے معرکون مین لڑا ہی قزاق چاہتے تھے بھاگ کر نکل جائین مگر وہ سب کو تسکین دیکر میدان کارزار مین
لایا ہی صندلان نے سر اٹھا کر دیکھا اب جو نگاہ جمال جہان آرائے سکندر پر پڑی حیران ہو گیا کہا اے
افغان اگر یہ جوان میرے پاس چلا آئے تو مین عہدہ وزارت دون کل فوج کا سپہ سالار کر دون سکندر
فوج قزاقان لیے ہوے میدان کارزار مین آئے ادھر سے صندلان خودسر گینڈے پر سوار آگے بڑھا ہوا
افغان کرگدن پر سوار عقب مین صفین جمی ہین نقیب نقابت کر رہے تھے افغان کرگدن سوار نے عرض کی مین جا کر
مقابلہ کرون اگر یہ جوان نکلے تو اسکی مشکین باندھ کر لاؤن صندلان خودسر نے افغان سے کہا ایک طور
پر مین تمکو اجازت دیتا ہون کہ اگر یہ جوان مقابلے مین نکلے تو خبردار خبردار قتل نہ کرنا بدولت کو بڑا ملال ہوگا افغان
نے کہا حضور مین جا کر نہین گھوڑے سے اتار لونگا چرخ دیتا ہوا آپ کے سامنے لے آؤنگا آئندہ حضور کو
اختیار ہی بڑے کبر و نخوت سے افغان کرگدن سوار نکلا میدان مین آکر سلح شوری بھی نہ دکھلائی پکار کر آواز دی
اے عادان قزاق اپنے مہمان کو بھیجو ہم اسکے بہت مشتاق ہین خبر بھی سنی ہی کہ بڑے جری بڑے بہادر ہین انکو سمجھا کر

میدان مین لائے ہین عادان نے چاہا مین خود نکلون سکندر نے مرکب اپنا بڑھایا کہا اے برادر جو وعدہ کر چکے
ہین اسکا ادا کرنا واجب و لازم ہے بمشکل عادان رکا سکندر نے گھوڑا بڑھایا مرکب عربی زیر ران صبا رفتار
برق وش کوہ سرین کوہ کفل گلے مین سنہری ہیکل ہین ٹھیکون مین سامنے افغان کے پہونچے نگاہ و زن ہے
پانچ قدم کے گرد مست افغان کا زمین قدم مرکب باد رفتار شاہزادہ سکندر نے افغان جمال جہان آرا
دیکھکر حیران ہو گیا گھبرا کر پوچھا آپ کا نام نامی و اسم گرامی کیا ہے آپ جسکے یہان مہمان رہے وہ نہایت ناقدر ہے
گویا اسکے لشکر مین غدر ہے آپ کو اُسنے کیون نکلنے دیا خود میدان مین نہ آیا سکندر نے کہا وہ نہ مانتا تھا مین زبردستی
آیا ہون افغان نے کہا اے جوان تو نے بڑی گستاخی کی کہ ہمارے شاہ کے مقابلے مین آیا اُسکو گوارا نہ تھا مگر اے
جوان حربہ تو کر ہے تیرے دل مین حوصلہ نہ رہے سکندر نے کہا اے مغرور عقل و فراست سے دور اپنا یہ دستور نہین جب
تیرے حربے سے بچینگے ہم بھی اپنا حربہ کرینگے افغان نے نیزہ مارا سکندر نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا نیزہ
چلنے لگا دو گھڑی کامل نیزہ چلا ایک مقام پر سکندر نے نیزہ افغان کا کاٹا تھا اب جو تھپیڑا دیا نیزہ اُسکے
ہاتھ سے نکل گیا افغان کو بڑا قلق ہوا نیزہ پھر آب خجالت مین غرق ہوا منھ پر ہوائیان اُڑنے لگین آواز دی
اے جوان تو نے مجھکو میرے آقا سے شرمندہ کرایا مین وعدہ کرکے آیا ہون شاہ نے ارشاد فرمایا کہ اس جوان کو زندہ
لانا لیکن اب تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا دو دریا ہے لشکر دیکھ رہے ہین کہ تو نے نیزے کو میرے ہوائی کیا مجھکو
بڑا قلق گذرا یہ کہکر قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا نیام انتقام سے تلوار نکالی تیغہ لنگر دار جوہر دار صاف ظاہر تھا کہ اژدہا
غار سے بل کھا کے نکلا خبردار خبردار کہکے ہاتھ تلوار کا مارا سکندر نے یہ آسانی بازہ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا افغان
نے گریبان مین ہاتھ ڈالا دونون لپٹے ہوے زمین پر آئے کشتی ہونے لگی ایک مقام پر افغان نے دوڑا ساتھ
قدم پر لا کر ٹکہ مارا بایان گھٹنا شاہزادے کا آشنائے زمین ہوا افغان نے کمر مین ہاتھ ڈال کے زور کیا جنبش
چاہا لنگر اکھیڑون ممکن نہ ہوا تھک کر ہاتھ ہٹا لیا کہا اے جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون سکندر نے
دونون بازو پکڑ کے سینے مین سا اڑا یا ریل کرے دو دار جنبش افغان چاہتا ہے کہ مین اپنے کو روکون رک نہین سکتا
پندرہ مین قدم پر لا کے ٹکر مارا کہ دونون افغان کے گھٹنے آشنائے زمین ہوے چاہا تڑپ کر لنگر قائم کرون
حریف زبردست کب لنگر قائم کرنے دیتا ہے سکندر نے دونون ہاتھ ستون کیے کہا یا خداوند نخل سبز و شاداب کر
مجھکو تم حاصل ہو تسکین دل ہو یہ کہکر زور جو کیا پہلے زور مین تا بہ شکستا دوسرے زور مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین
اُس تہمتن کو سر سے بلند کیا اُسنے چاہا بغلون مین پاؤن اڑا کر کچھ داؤن پیچ کرون شاہزادے نے داہنا
قدم آگے بایان قدم پیچھے رکھا چرخ دینا شروع کیا مثل طاؤس آتشبازی چرخ کھانے لگا اٹھا کر زمین پر
مارا اُسنے چاہا ہوش سنبھالے کی کھا کر سنبھالون شاہزادے نے ایک ٹھوکر ماری افغان چارون شانے چت
شاہزادہ سینہ پر آیا کشتہ نالو دبا کر ڈرایا شناخت مین خداوند کی کیا کہتا ہے افغان نے کہا اے جوان مین
سر میدان ذلیل بھی ہوا اب مناسب جد و آبا کا ترک کرون یہ کبھی مجھسے نہوگا شاہزادہ غصے مین اُٹھا ایک ہاتھ
سر کے نیچے ایک ٹھوکری پر رکھکر کمہ مارا سر خرے گردن ٹھسیٹ کی صندلان نے جو یہ دیکھا جلگیا آواز دی
اس جوان کو مار لو بڑے پہلوان کو اسنے مارا لشکر مین کوئی اسکا ہمسر نہ تھا تمام لشکر چلا شاہزادہ سکندر نے
جو گھٹا کفر کی آتے ہوے دیکھی نیام انتظام سے تیغہ ہلالی کھینچا نعرہ شیرانہ کیا نعرہ سکندر منم سکندر منم مالک
تخت و تاج ◆ زترک فلک می ستانیم باج ◆ اگر تیغ کین برکشم از غلاف ◆ تزلزل فتد در میان مصاف ◆

چو نیزہ کنم سمت دشمن روان * یلان سکندر الامان الامان * منم ستم برم کین و فساد * منم تیغ میدان ظلم و عناد *
لقب یافتم شاہ درین علم * علمہاے دشمن تلم یاب قلم * عادان قزاق نے جو یہ معرکہ دیکھا بیقرار ہوکر بڑا
یار جانثار میہمان کو بچاؤ بارہ ہزار قزاق تلوارین کھینچکر جا پڑے دونون لشکر آپسمین مل گئے تلوار چلنے لگی مگر
سکندر ذیحشم صفون کو درہم و برہم کرتے ہوے طرف صندلان خودسر کے جاتے ہین صندلان خودسر
بھی یہی خیال ہے کہ جاکر اس جوان سے لڑون اپنے جوان کا بدلا لون جانبین کے نقیب بڑھ بڑھکر یہ اشعار پڑھتے
ہین بقول شیخ سعدی نظم

دریغ روز جوانی و عہد برنائی
نشاط کودکی و عیش خویشتن رائی
سر فروتنی انداخت پیری اندر پیش
پس از غرور جوانی و دست بالائی
دریغ بازوی سرپنجگی کہ برپیچد
ستیزہ ور فلک ساعد توانائی
رہی زمانۂ ناپایدار عہد شکن
چہ دوستی است کہ با دوستان نمی پائی
کہ اعتماد کند بر مواہب نعمت
کہ ہمچو طفل ببخشی و باز بربائی
ہزار ترگسلی ہرچہ خوبتر بندی
تباہ ترشکنی ہرچہ خوشتر آرائی
بعمر خویش کسی از تو کام برنگرفت
کہ در شکنجہ ناکامیش نفرسائی

یہ اشعار نقیب پڑھ رہے ہین مرنے والے مر رہے ہین سینے سپر کردیے لاشہاے دشمن سے میدان بھر دیے
ہر طرف تلوار چل رہی ہے تیغ پیغام قضا لیکر آے ہین نیزے سرکشی دکھاتے ہین برق شمشیر کی چمک کمانون کی
کڑک گرزان سرکوب کے تڑاقے عجب ہنگامہ ہے صندلان خودسر بنگاہ غور دیکھ رہا ہے کہ کس دھوم دھڑکے سے
شاہزادہ لڑ رہا ہے جس پہلوان نے روکا اوسپر جا پڑے اوسنے ہاتھ تلوار کا مارا شاہزادے نے تلوار جھیلی کمر مین
ہاتھ دیا اوٹھا کر طرف آسمان کے پھینکا چورنگ ہوائی قلم کیا حیران ہے صندلان کہ کس بلاے روزگار ہے
کس زور و شور سے لڑ رہا ہے سلو یہ مین مقابلہ کا مزہ نہوگا اگر میرے اسکے تنہائی مین مقابلہ پڑے تو مزہ ہو خیر
اسکو زیر کرونگا ہزار سپہ گری مین طاق شہرۂ آفاق ہے مگر مجھسے کیا لڑیگا اگر مجھسے مقابلہ پڑیگا زیر کرونگا طرف
وزرا کے متوجہ ہوا کہا صاحبو افغان سا پہلوان میرا مارا گیا قلق تو بہت ہے چاہتا ہون آج ہی اس
نوجوان کا نام مٹادون مگر اس وقت سلو یہ مین مزہ نہوگا رات کو طبل جنگی بجوا کر بہ اطمینان مابدولت اس سے لڑینگے
وزرا نے بھی صلاح دی کہ یہی مناسب وقت ہے حکم دیا صندلان خودسر نے طبل بازگشت پر چوب پڑی
صندلان نے کہا یارو یہ تو دریافت کرو کہ کس قدر لوگ ادھر کے اور کتنے لوگ اودھر کے مارے گئے کئی
نوجوان تو مین نے اپنے ہاتھ سے قتل کیے اخبار نویس نے پرچہ دیا کہ پچاس ہزار سوار پیدل آپ کے قتل ہوے
اونکے لشکر کے ہزار جوان مارے گئے اس جوان نے ایسی تدبیر کی تھی جس پلٹن پر آیا کمیدان کو مارا جس رسالے پر
آیا رسالہ دار کو قتل کیا صندلان خودسر کو سناٹا آگیا دل مین کہتا ہے کہ اے صندلان خودسر یہ جوان بڑا صاحب
جاہ و جلال ہے یہ بھی کھلگیا آسمان خوبی کا ماہ کمال ہے صندلان پلٹکر اپنے خیمے مین آیا شاہزادہ سکندر مع عادان
قزاق افسر قزاقان داخل بارگاہ ہوے عادان نے اب تو بخوف بارگاہ زرنفتی استادگرائی دلمین
جو ڈر تھا وہ سب نکلگیا شاہزادے کو لاکر مقام صدر پر جگہ دی تعریفین کر رہا ہے کہ اے شہریار کس زور و شور
سے آپ نے افغان کو مارا اون لوگون کے رنگ اوڑگئے صندلان خودسر کبیدہ دل پلٹا اے شہریار بڑی خوشی
یہ ہے کہ اوسی طرف سے طبل امان بجا آپ کے غلام ایک طور سے لڑ رہے تھے کسی نے کسی مقام پر کمی نہین کی
آپکے ساتھ والونکے غزا جون نے بر نہین کی سکندر نے فرمایا کیا کہون اوسنے ایسا جلد طبل امان بجوایا
دل کا ارمان دل ہی مین رہگیا صندلان خودسر سے مقابلہ نہ پڑا مین نے کئی مقام پر روکا مگر وہ ہر مرتبہ ہٹ گیا

اور طبل امان نہ بجواتا تو کیا کرتا سپاہی اُسکے بیدل ہو چکے تھے تھوڑی دیر اور لڑتا شکست فاش ہوتی بھاگنے کی
تلاش ہوتی سکندر نے کہا بعنایت خداوند شجر کل وہ خود نکلکر لڑیگا عادان دم بدم قدمون کو بوسہ دیتا ہی
عرض کرتا ہی غلام کا دل نہین چاہتا کہ حضور صندلان خودسر سے مقابلہ کرین غلام اُس سے لڑے حضور
میرے پشت و پناہ رہین سکندر نے کہا ای عادان یہ کبھی نہوگا اگر اُسنے طبل جنگی بجوا کر لیکارا ہمارا قانون
ہی کہ جو جسکو لیکارے وہی نکلے یہ ناممکن ہی کہ وہ ہمکو لیکارے اور ہم نہ نکلین ای عادان اسکے ملک کا
کیا نام ہی اُسنے کہا حضور اسکے قلعے کو قلعہ لالانیہ کہتے ہین سکندر نے کہا اُنکے ملک کو لو اور قزاقی ترک کر دعا دان
لستا ہی ای شہریار یہ بہت مشکل ہی یہان تو یہ باتین ہو رہین ہی عادان نے جلسۂ عیش و نشاط آراستہ کیا صندلان خودسر جو
لینا بارگاہ مین اگر بیٹھا مگر خاموش دل سے باتین کر رہا ہی کہ کیون ای صندلان کل کیا ہوگا کل اس جوان سے مقابلہ
ضرور پڑیگا اصل تو یہ ہی کہ وہ بلاے روزگار ہی ہر چند کہ خرد ہی مگر گرد ہر ریزہ ہی مگر پُر ستیزہ ہی اس سوچ مین بیٹھا ہوا ہی
عیار اسکا نیرنگ حیلہ ساز انتظام لشکر کر کے حاضر آیا مالک کو دیکھا سرنگون بیٹھے ہین دست بستہ عرض کی ای پہلوان
دوران وای گرشاسب جہان آپ کیون خاموش بیٹھے ہین ہر چند کہ آپ کو آج بڑے بڑے ملال پہونچے افغان
کا مارا جانا لشکر کا شکست کھانا یہ سب بدلے ہو جائینگے کل سرکار اُس نوجوان کو پکڑ لائینگے یہ سنکر صندلان نے وہی
غم سے حالت اپنی تباہ کی عیار نے کہا ای شہریار میرا پوچھنا بڑا خلاف گذرا صندلان نے کہا ای نیرنگ تو نے
دیکھا کہ یہ جوان تازہ وارد عادان کے پاس کہان سے آگیا چست و چالاک جوان ہی ایک سپاہگری مین طاق
شہرۂ آفاق افغان کا اُٹھا لینا اور گردن کھینچکر پھینکدینا یہ کیا چھوٹی بات ہی اور سردارون کو جو رنگ ہوا ای ظلم
کیا لڑائی ایسی پڑی پچاس ہزار سوار و پیدل مارے گئے کرورہا روپیہ کے خیمے جلے مال لٹا نیرنگ نے کہا یہ
تصدق فرق حضور تھا اسقدر سرکار کو ملول پاتا ہون بہت گھبراتا ہون یہ کہنا تھا کہ صندلان آنکھون مین آنسو بھر
لایا کہا ای نیرنگ مجھے اس جوان سے بڑا خوف ہی ایسا نہو مجھکو گرفتار کر کے لیجائے تیور تو اسکے دیکھو کہ
لڑتے لڑتے قلب فوج مین جا پڑا علمدار کو مع علم قلم کیا کبھی یہ قوت کسی کی دیکھی ہی مغلوبہ مین بھی خوب لڑا جس پہلوان
نے روکا اُسی پر جا پڑا کسی سے اُسنے منھ نہین پھیرا الشعلہ جوالہ ہی نیرنگ نے کہا مین بہ عیاری اسکو پکڑ لاؤن
صندلان یہی چاہتا تھا جوش حمایت مین کہ نہ سکتا تھا یہ جو اُسنے کہا خوش ہوگیا گلے سے موتیون کا مالا اُتار کر
پہنا دیا اور کہا دولت دنیا سے نہال کر دونگا دامن مدعا گل آرزو سے بھر دونگا نیرنگ نے کہا مجھے اسکی
احتیاج نہین مین مدت سے سرکار کا نمکخوار ہون اُسی وقت با لباس عیاری سے آراستہ ہو کر روانہ ہوا فقیر
بنکر لشکر عادان مین آیا پھرتے پھرتے پشت بارگاہ سکندر پر پہونچا تمام قزاقون کا پہرہ ہی ایک غفلت کی
آڑ پکڑ کر نیرنگ نے نقب کھودی دو پہر سے زیادہ شب گذر چکی تھی کہ اسنے کھود نقب کا عین بارگاہ مین توڑا
دیکھا کہ شاہزادہ سو رہا ہی بارگاہ مثل عروس شب اول آراستہ ہی شمع ہاے موی و کافوری روشن عطر کی خوشبو سے
منھ لپٹے ہین کہ دماغ جان معطر و معنبر گرد قزاق حاضر باش و ناظر باش پکار رہے ہین نیرنگ کا دل کانپا
مگر اپنے کو مضبوط کر کے قریب سکندر کے آیا کانپنے سے دوشالہ ہلایا ایک برق چمک گئی حیران حجاب محو دیدار تھا
مارو بیہوشی برابر دماغ کے لگا ہی دی اسوقت شاہزادہ خواب مین ملکہ نسیم سے باتین کر رہا ہی نسیم نے زمین
پکڑ لیا کہا کیون صاحب ہماری شفقت کا یہی بدلا تھا تمھارے قیدخانے سے آنے کے بعد سائین قید خانیکی
تڑپ تڑپ کے کٹین والدین کا خفا ہونا میرا ملک بلک کے رونا آپ کا نام لیکر رہ سکتی تھی مرنے پر اختیار نہ تھا

جان نہ کھو سکتی تھی بلا سے شخص سے یہ محبت کیون صاحب کیونکہ دل ملکہ کا خداوند شجر سے بھی تقدیر کی خوبی ہی کہا کرتے تھے

نظم

بتون کا شوق سے دل دوستدار ہو جائے
شریک حال دل بیقرار ہو جائے
بغل مین میری تڑپتا ہی اسی کے پہلو مین
ادھر ادھر ستم روزگار ہو جائے
علاج اسکی تڑپ کا ہی کیا بتاؤن تمھین
الٹ پلٹ تو یہ سنگ مزار ہو جائے

ستم ہی غیر جو اپنی نثار ہو جائے
مری طرف مرا پروردگار ہو جائے
وہ تیری بزم سے کیونکر اٹھے بہ آسانی
کسیکا تو دل بے اعتبار ہو جائے
سفید ہو چلی تھین رات کو مری آنکھین
جو دل تسلیون سے بیقرار ہو جائے
کمال عاشق کامل یہ ہی کہ ملتے ہی آنکھ

کسیلے اڑے کوئی جان ہا ہو جائے
کبھی جگر کو بھی ای درد عشق دے توفیق
جو رنج اٹھاکے سبت زیربار ہو جائے
ستانے آتے ہین وہ آج ہم غریبون کو
اگر نہ صبح شب انتظار ہو جائے
اچھال دے نہ اگر اضطراب دل پس دفن
جلال وہ بت بیگانہ یار ہو جائے

اس حسرت و یاس سے ملکہ نے یہ شعر پڑھے کہ شاہزادے کی بھی آنکھون مین آنسو بھر آئے فرمایا ای سرو خرامان باغ دلبری واہ گو ہر گنہ گار ہے بجز خار خود سری بخداوند شجر کہ تمہارے نام پر جان جاتی ہی مگر انصاف کرو کہ اسکا بھی گھر بار چھوٹا تمام اہل ایمان طلسم اسکے دشمن ہوے سحر العجائب و مصر الغرائب اسی فکر مین ہونگے کہ اسکے دشمنون کو قتل کرین دشمن کو قتل کرنے کی لفظ پر ملکہ نسیم نے اپنا منہ پیٹ لیا کہا صاحب تمہاری باتون سے محبت سوسن کی ٹپکتی ہی شاہزادے نے کہا نہین ملکہ جو تمسے راز و نیاز ہی وہ ملکہ سوسن سے اتبک ممکن نہین ہوا علاوہ ازین ہم تمہارے سامنے ملکہ سوسن سے کہینگے کہ مہمان کا اپنے ہر وقت خیال رکھا کرو عاشق و معشوق مین دفتر شکایت کے کھلے ہوے تھے کہ نیرنگ نے بیہوشی دی ملکہ نے پشت پھیری شاہزادے کے منھ سے نکلا خداوند شجر کے سپرد کیا اب ہمارے آپکے دربار مین ملاقات ہوگی یہ کہکے شاہزادہ بیہوش ہوا جب شاہزادے نے یہ کہا کہ ہمارے آپکے دربار مین ملاقات ہوگی نیرنگ ڈر گیا کہ اس شبہ نے کیا کہا شاید یہ شاہزادہ بیہوش نہین ہوا بیہوش ہونے پر عرصہ دراز تک دور کھڑا رہا جب یقین کامل ہو گیا کہ سکندر بیہوش ہی تب اسنے پشتارہ باندھا اسی طرح سہولیت مین لگا کر تا پڑتا اٹھتا بیٹھتا لشکر سے نکلا اب اسنے میدان پکڑا عادان قزاق کہ عاشق جمال سکندر ہی خود طلایہ پھر رہا ہی طلایہ پھرتے پھرتے خیال مین آیا ذرا شاہزادے کو دیکھ لون جیسے ہی اندر آیا اندھیرا دیکھکر گھبرایا پکار کر آواز دی ارے یارو یہ بارگاہ ہمارے شاہزادہ سکندر شوکت کی ہی اندھیرا پڑا ہوا ہی جلد روشنی لاؤ چند قزاق مشعلین لیکر پہونچے دیکھا اسنے پلنگ خالی پڑا ہی ایک چیخ ماری کہ یارو غضب ہوا میرے شاہزادے کو کوئی چرا لیگیا چونکہ قزاقی کرتا ہی پیشہ عیاری سے بخوبی مطلع ہی پیرے کو دیکھا کہا یارو یہ نیرنگ کا کام ہی مگر نیرنگ کی قضا آئی ہی اگر گھس کے بارگاہ مین صندلان کے نزدیک تو اپنا نام عادان قزاق دھرکھا اور اگر راہ مین ملکیا پشتارہ شاہزادے کا لاتا ہون یہ کہکر پشت مرکب پر سوار ہوا تین طرف اور قزاقون کو بھیجا نشان نقش پا کو دیکھکر ایک طرف آپ چلا نیرنگ عیار پشتارہ سکندر کا پیٹھ پر لشکر سے نکلا بھاگا کا بھاگ چلا جاتا ہی تین کوس چلکر اب طرف اپنے لشکر کے چلا ہی راہ مین بھٹک گیا قریب ایک کوہ کے پہونچا نہر پانی کی جاری تھی پشتارہ اسنے تختۂ سنگ پر رکھا پانی پی کر اپنے کو درست کرنے لگا کہ پشت سے گرا کے کی سم مرکب کی صدا بلند ہوئی عادان کی نگاہ پڑی کہ نیرنگ عیار کھڑا اضمحلال ہا ہی پشتارہ شاہزادے کا تختۂ سنگ پر رکھا ہی بیقرار ہو گیا ضبط نہ ہو سکا پکار اٹھا او نیرنگ خبردار آگے نہ بڑھنا او نامرد کوئی ایسی حرکت کرتا ہی میرے مہمان کو لیے جاتا ہی اسی مین خیر ہی کہ پشتارہ رکھکر چلا جا ورنہ قسم ہی خداوند لات و منات کی زندہ نہ چھوڑونگا نیرنگ نے پتھر مارا عادان نے خالی دیا گھوڑے پرسے کود پڑا اس خیال مین ایسا نہ ہو گھوڑا

مارا جائے پیدل تیغہ کھینچکر دوڑا نیرنگ نے پانچ چار تیر مارے عادان نے خالی دیے جب نیرنگ نے دیکھا
عادان قریب آ پہونچا خنجر کھینچکر سکندر کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا کہا ای عادان اب اگر آگے بڑھا تو مین سر کاٹ کر
سکندر کا پھینکدونگا پھر جو گذری جھیلونگا تجھسے لڑونگا اب عادان منتین کرنے لگا ای نیرنگ کیا غضب
کرتا ہی ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ نیرنگ تو سینے پر سکندر کے بیٹھا ہی عادان کھڑا منتین کر رہا ہی
مگر صندلان خود سحر جب اسنے عیار کو روانہ کیا فکر مین رات بھر نہین سویا اور اب وہ وقت ہی کہ سکندر نیر اعظم
راہ ظلمات شب کو طی کرکے چرخ زبرجدی پر برآمد ہوا رفیقان ضیا و شعاع کو ساتھ لایا ہی دنیا کی عملداری ہوئی
سلطان انجم سپاہ بحال تباہ داخل قلعہ مغرب ہوا جب ستارہ سحری چمکا صدای مرغ سحر کان مین صندلان کے آئی
گھبرا کے بارگاہ سے نکلا سلاح ذات پر آراستہ مین پشت مرکب پر سوار ہوا تلاش مین اپنے عیار کے چلا اسوقت آکر
پہونچا کہ جو حال عرض کرچکا ہون کہ عادان ہاتھ باندھے کھڑا ہی نیرنگ کہتا ہی یہان سے چلے جاؤ یا دور کھڑے
ہو میرے قریب آؤگے تو سر کاٹ کر سکندر کا پھینکدونگا عادان منت خوشامد کر رہا ہی کہ بونداگرد کا اڑا دیکھا
نیرنگ نے کہ صندلان خود سحر نیزہ ہلاتا ہوا گھوڑا چمکاتا ہوا سامنے سے پیدا ہوا مگر اور طرف جاتا ہی نیرنگ
نے پکار کر آواز دی ای آقائے نامدار اسطرف تشریف لائیے بموجب ارشاد سکندر کو لایا ہون مگر عادان نے
مجھکو گھیرا ہی صندلان ادھر پلٹا عادان نے ٹوک دیا کہا ای صندلان ابھی تجھ پر دعوی جرأت افغان
تو نثل ہوئے دیکھکر جی چھوٹ گیا عیار کو بھیجا صندلان گھوڑے سے کود پڑا قریب آکر عیار سے کہا ہٹ جا
اس جوان کو ہوشیار کرنے مین دو دو تکی مشکین باندھلونگا صندلان کو عادان نے ایسا طعنہ دیا کہ اسکو بہت
ناگوار ہوا دل سے کہتا ہی دونون کو زیر کرلونگا عیار نے کہا ای شہریار یہ بہتر نہین سکندر ہوشیار ہو کر کیا منتین
بپا کریگا صندلان نے نہ مانا کہا تجھے کیا دخل ہی میرے سامنے دونون کی کیا حقیقت ہی نیرنگ نے
سینے پر سے اُتر کر سکندر کو حباب مار دیا سکندر کی آنکھ کھلی عادان قریب آیا سکندر نے پوچھا ای عادان
یہ کیا معرکہ ہی عادان نے سب کیفیت بیان کی کہا حضور صندلان خود سحر آپ کے مقابلے کیواسطے کھڑا
ہی آپ سے مقابلے کا مشتاق ہی سکندر کمندین توڑ کر اُٹھا عادان نے اپنا مرکب واسطے سواری کے دیا
سکندر نے سلاح عادان کے اپنے جسم پر آراستہ کیے مرکب پر سوار ہو کر سامنے صندلان کے آئے فرمایا ای صندلان
مین تو تیرے مقابلہ کا بہت مشتاق تھا مرکب چمکایا نیزہ ہلایا صندلان بھی گھوڑے کو چمکا کر مقابلے
مین آیا نیزہ چلنے لگا عادان کھڑا دیکھ رہا ہی کہ طرف سے قلعۂ لالانیہ کے گرد اڑی سرداران فوج نے لشکر کو
آراستہ کیا اور کہا یارو جلد چلو بادشاہ خود تشریف لیگئے ہین ایسا نہو اُن سے لڑائی پڑ جائے پانچ ہزار سوار و
پیدل آ پہونچے سکندر نے کہا ای صندلان تمھارے مددگار آگئے صندلان بہت جھلایا افسرون سے کہا تم
کیون آئے ان سب نے کہا حضور ہو سکتا ہی کہ آپ تشریف لائین اور ہم پیچھے کو نہ پہونچین اور ابھی فوج آتی ہی فردا
فردا کرکے ساٹھ ہزار پیدل و سوار آکر پہونچے صندلان نے سب سے کہا الگ کھڑے رہو اس فوج کے آنے سے
عادان پریشان ہی افسوس کر رہا ہی کہ ہمارے ملازم نہ آئے ایسا نہو یہ لوگ بلوہ کردین اکیلا یہ شیر کس کس سے لڑیگا
کہ طرف سے پہاڑ سے بھی گرد بلند ہوئی بارہ ہزار قزاق مسلح و مکمل نیزے چمکاتے ہوئے گھوڑے اڑاتے ہوئے
آ پہونچے اب عادان خوش ہو گیا چہرے پر اسکے بحالی آئی ایک مرکب پر آپ بھی سوار ہوا تلوار ہاتھ مین لیکر
کھڑا ہوا آمادہ ہی کہ اگر وہ لوگ آپڑین تو مین بھی صفین درہم و برہم کردون ابھی لاشہ ہائے اہالیان لالانیہ سے

میدان بھر رون مگر سب خاموش تماشا دیکھ رہے ہین یہان شاہزادے نے ہاتھ سے صندلان کے نیزہ لگا اصندلان مثل شیر خشمناک گونجا کہا ای جوان تو نے غضب کیا دودریاے لشکر دیکھ رہے ہین تو نے نیزے کو میرے ہوائی کیا مگر اب یہ تیغ بیدریغ ہی جسکا خلال مہمات مردان عالم لقب ہی میری ضرب قہر خداوندلات و منات ہی اگر سپاہ پر ہاتھ مارون نا بہ یح کا نون سکندر نے فرمایا ای صندلان بس کلمات غرور زبان سے نہ نکال جسطرح نیزے کو دیکھ بھال لیا جوہر تلوار کے بھی کھلجائینگے صندلان نے تلوار کا ہاتھ مارا سکندر نے سپر کو سر پہ کھینچا جب تلوار اسکی قریب سر کے آکر چکی بخوف کلائی پر ہاتھ ڈالدیا چاہا تلوار چھینلون صندلان نے گریبان مین ہاتھ ڈالدیا دونون جوانون کے مرکب زمین پر بیٹھ گئے جانبین سے بہادرون نے آوازدی ای بہادرو بار تمہارا گھوڑا زمین سنبھالیگی بے زبان ہلاک ہو جائینگے دونون پشت ہاے مرکب سے کودے صندلان و سکندر سے کشتی بندھ گئی دونون لشکر دیکھ رہے ہین کوئی کسی مقام پر کمی نہین کرتا جب سکندر نے پیچ باندھا صندلان کو حال زور سکندر کھلا دل سے کہتا ہی اس چھوکرے کے رگ و ریشے مین زور بھرا ہی فولاد کا پتلہ ہی کسی مقام پر کمی نہین کرتا دن بھر ایک طور پہ کشتی ہوئی ناگاہ آفتاب تابان بارنگ زرد لرزان ترسان آشیانہ مغرب مین جا کر چھپا و آمد آمد شاہ زنگبار کی ہمہ تن زنگبار سے شروع ہوئی اعلام نور ظہور پکڑنے لگے

نظم

در انجم بھی نکلے اندر سے	ماہ نے موتیون کو را لٹا کیا	شاہ خاور چلا سما پر سے
کہکشان پہ ہوا وہ جلوہ گر	اور بھبوت اسکا اپنے منھ پہ ملا	مشعل نور ہاتھ مین لیکر

جب تمام ہوئی صندلان سکندر کو روک کے کھڑا ہوا کہا ای جوان کیا کہنا تو مجھسے خوب لڑا مگر دن واسطے لڑائی کے رات واسطے عیش و آرام کے ہی کل پھر مقابلہ ہوگا سکندر نے کہا اپنا یہ دستور نہین ہی دو روز بروز سبھی حریف کے ہم میدان سے نہین پلٹتے صندلان نے کہا کیا مین در کے پلٹتا ہون دن بھر لڑتے ہوے گذرا کچھ کھایا نہین کچھ کھانا کھانا چاہیے سکندر نے کہا منگائیے صندلان نے اشارہ کیا خوان میوے کے کاسے دودھ کے آکر موجود ہوے صندلان نے دو تین کاسے پیے دو چار پھل میوے کے کھائے سکندر کو دیکھا تو نہین شہل رہے ہین صندلان نے کہا ای شیر بیشہ جرات و ای یکہ تاز میدان جلالت اگر آپ کے یہان سے کچھ کھانے کو نہین آیا تو یہ نوش فرمائیے سکندر نے کہا ہماری عادت نہین کھانے کے واسطے لخت دل پینے کیواسطے خون جگر صندلان نے بھی جام پھینکدیا کہا ای جوان لوگ مجھکو بدنام کرینگے کہ بھوکا پیاسا رکھکر شاہزادے کو پکڑ لیا سکندر نے کہا تم کھاؤ ہماری عادت نہین صندلان نے کہا ای جوان پلٹ جا شب کو اندھیرے مین ہماری تمھاری جانبازی کون دیکھیگا سکندر نے کہا بادشاہ ہو حکم دو روشنی ہوجائے صندلان نے حکم دیا اسی وقت روشنی ہوئی ادھر سے عادان نے ٹھاٹر بندی کرائی اسقدر روشنی ہوئی کہ اگر سوئی ڈال دیجیے تو اٹھا لیجیے صندلان و سکندر سے پھر کشتی ہونے لگی وقت شب ہی فراش مہتاب نے فرش چاندنی کا بچھایا آسمان بھی با این پیرانہ سالی بیک چشمہ ماہتاب کو آنکھ پر رکھکر واسطے تماشاے کشتی دونون بہادرون کے میدان گاہ جہان مین جلوہ فرما ہی تارے نہین ہین ساکنان آسمان نے اپنی آنکھین لگا دی ہین دونون شیر ایک طور پر لڑ رہے ہین دونون لشکر تعریفین کر رہے ہین استادان سخنور نے بیان کیا ہی کہ دو شبانہ روز ایک طور پر کشتی ہوئی صندلان نے کوئی طریقہ اٹھا نہین رکھا مگر سکندر پر پنجہ قابو نہ ہوا پھر دن پچھلا باقی ہی کہ صندلان نے کہا ای جوان آج تیسرا دن ہی کہ ہمارے تمھارے رد و قدح ہو رہی دونون لشکر بیخور و خواب مین تماشا دیکھنے والے بیتاب ہین ایک زور آخر کرتا ہون یہ کہکے دونون مونڈھے پکڑے سینے مین

سرا ٹھایا اور ریل کرے دو ڑا شاہزادہ دم کے بھر دے پر اور قدم کے شمار پر سات قدم ہٹ کر آیا صندلان نے ہلہ مار ا بایان گھٹنا شاہزادے کا آشنا بزمین ہوا ہر چند صندلان نے روکا مگر سکندر نے لنگر اپنا قایم کیا صندلان نے کمر مین ہاتھ ڈالکر زور کیا قریب تھا کہ انگلیون سے قطرے خون کے ٹپک پڑین کنپٹیان شق ہو جائین مگر لنگر سکندر مین حرکت نہ پائی تھک کر ہاتھ اٹھا لیا کہا اے جوان اب تیرے زور کا مشتاق ہون سکندر تڑپ کر گتھے دونون مونڈھے پکڑے ریل کرے دوڑے اسیں قدم ریل کرلائے وہان پر لا کر ہلہ مارا دونون گھٹنے صندلان کے آشنا بزمین ہوے چاہا تڑپ کر لنگر قایم کرے حریف زبردست کب لنگر قایم ہونے دیتا ہے دونون ہاتھ ستون کیے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر یا خداوند شجر کہکر زور کیا پہلے زور مین تا بہ گھٹنا دوسرے زور مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کیا چاہا زمین پر ماربن کہ صندلان نے آواز دی اے شاہزادہ والا قدر واے آسمان جلالت کے بدر جسکو سر سے بلند کیا اسکو زمین مذلت پر نہین پھینکتے مین دل سے اطاعت قبول کرتا ہون شاہزادے نے ہاتھ سے رکھدیا صندلان قدمون پر گرا کہا اے شہریار جو آپ کے مذہب مین آئے کیا کیے سکندر نے کلمۂ شجر تعلیم کیا صندلان بصدق شجر پرست ہوا اپنے فوج والون کو پکار کر آواز دی یارو مین نے اطاعت کی جسکو شجر پرستی قبول کرنا ہو وہ میرے ملک مین رہے ورنہ قلعۂ لالانیہ سے نکل جائے سب افسران فوج نے آواز دی جو مذہب آپ نے قبول کیا ہم بھی مطیع ہوے بڑے اعزاز و اکرام سے صندلان خود مع شاہزادہ سکندر کو اپنے قلعے مین لایا خبر قلعے مین پہلے پہونچ گئی تھی کہ صندلان کو ایک جوان نے زیر کیا تمام اہالیان شہر برائے تماشا آئے تمام شہر کا ہجوم تھا صندلان کی بیٹی ملکہ گل اندام پریچہرہ محل مین بیٹھی تھی فنون سپاہگری کا بہت ذوق و شوق ہے حسین و جمیل اپنی جرأت پر یہ خیال تھا کہ جو کوئی مجھکو زیر کرے اسکے ساتھ شادی کرون یہ جو کنیزون نے آکر خبر دی کہ آپ کے والد کو ایک جوان نے زیر کیا ملکہ کے ہوش اڑ گئے کہا ارے تمنے دیکھا کنیزون نے عرض کی واری تمام شہر مین غل ہے آپ کے والد اس جوان کو لیکر آتے ہین ملکہ نے کہا ہماری سواری لگا دو محافۂ زرین آراستہ ہو کر آیا ناظر کو حکم دیا چوک مین جو مکان شاہی ہے اسکو جلد آراستہ کرو ناظر نے جا کر مکان خالی کرایا ملکہ اسمین آکر داخل ہو مین کمرے مین چلمین پڑ گئین ملکہ ملاحظہ کر رہی ہین کہ دیکھا تمام فوج جنگی سامنے سے گذری سر جھکائے دیکھ رہی ہین کہ اپنے باپ کو دیکھا دامن گردانے چوب و چماق ہاتھ مین اہتمام کرتے ہوے سامنے سے گذرے اسکے بعد دیکھا ایک جوان مثل ماہ تابان رشک یوسف کنعان غزال چشم شیر خشم آتش رخسار بے دود سبزہ ابھی آغاز نہین ہوا ہے زلفین چلیپا تا بہ دوش بل کر رہی ہین سپر فولادی پشت پر ہے کمان کے مثال ہو کیا جاہ و جلال ہے تمام افسران فوج چہار جانب سے گھیرے ہوے نگاہ جو جمال جہان آرا پر پڑی بے اختیار زبان سے آہ نکلی گردن ڈھلکی ہوئی مر دے کی کیفیت کنیزون نے جو ملا کیا سر شاہزادے کا اٹھ گیا جمال بے مثال پر نگاہ پڑی ایک نازنین پریچہرہ دشمن بدر رشک قمر حور پیکر بقول غالب شعر زلف عنبر برمہ رویت تیرہ شب است و ادی ہو جامۂ صبر م ز رنگ عشقت دامن یوسف دست زلیخا شاہزادے کو بھی پسینہ آگیا ٹھہر نہ سکے کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا ٹھنڈی سانسین بھرتے ہوے تا بہ دار الامارۂ شاہی پہونچے ملکہ کو یہان کنیزون نے اٹھایا مگر دیکھا رنگ رو متغیر ہے چپ خاموش دریاے حیرت کا جوش نرگس نامے کنیز نے دست بستہ عرض کی مزاج کیسا ہے حضور کو میت متردد پاتی ہون بہت گھبراتی ہون ملکہ نے ٹھنڈی سانس بھر کے فرمایا کیا کہون **نظم**

اے کافیض تھا زاہد جو یون خراب ہوا	نگاہ مست کو تیری بڑا ثواب ہوا	دعاے وصل کا دیکھو امی اثر الٹا

مین نا امید ہوا غیر کامیاب ہوا
کچھ اُنسے کہنے کو تھے ہم کہ پاس نے روکا
بیان کر نہین سکتا ہون جو عتاب ہوا
ٹھہر سکا نہ کوئی دل مین آ کے دم بھر بھی
مری تلاش مین کیا کیا کوئی خراب ہوا
جلال دونون یہ بیدید بیمروت ہین

ابھی تو شب ہی کو دیکھا تھا بزم مین اپنی
سوال کرنے سے پہلے ہمین جواب ہوا
ستم ہوا کہ وہ بے پردہ ہو گئے سر بزم
جگر کو رشک سے پیدا وہ اضطراب ہوا
ہم آج چرخ کو پاتے ہین بیقرار بہت
کسی کا حسن ہوا یا مرا شباب ہوا

تم اپنے بھول گئے کیا مین کوئی خواب ہوا
لکھا تھا انکو کہین مہربان مین خط مین
نگاہ شوق کو اپنی خود اک حجاب ہوا
دکھا دیا جو اثر جذب دل نے سنلینا
مگر کہین کوئی ناکام کامیاب ہوا

نرگس نے عرض کی واری مین اس سمے تو مین بھی جیسے کسیکو بیہوشی مین ہوش آتا ہی ملکہ نے فرمایا کیا سبب پوچھتی ہو یہ اشعار یاد تھے مین نے تیرے سامنے پڑھ دیے کنیز خاموش ہو رہی ملکہ کا عجیب حال ہو مگر چونکہ جری و بہادر ہو ضبط کرکے خاموش ہو رہی اب دل سے باتین ہو رہی ہین سوچتی ہی ہے ہی گل اندام پری چہرہ یہ کیا ہو گا او دل خانہ خراب یہ تو نے کیا کیا کہ اس بلا مین مجھے پھنسا یا کہتی ہو مین کیون دیکھنے گئی کیونکر کہون گویا جان کو اسنے زیر کیا جوان خوبصورت ہی محبت اُنھون نے اطاعت کی ہوگی شہر مین لے آئے سنتی ہون مذہب بھی تبدیل ہوا یہان پونے دو سو خداوندون کی خدائی وہان صرف خداوند درخت مین یہ بھی کوئی انکے بھائی ہونگے مذہب بدلنا اطاعت قبول کر لینا بڑے تعجب کی بات ہی مگر میرے ساتھ حضرت عشق نے یہ کیا کیا نام سنا کرتی تھی مگر اب آنکھون سے دیکھا نظم بطور مسدس

عشق وہ سم ہی مرے مار جو لے اسکا نام
اسکی تاثیر کو سب جانتے ہین خاص و عام
اژدہا بھی جو ڈسے تو ہو جائے وہین کام تمام
اسکا آغاز ہی انسان کا جو ہی انجام
خون سیاہی ہو دم تحریر جو عشق نظر آئے
خاک کاغذ ہو قلم سوکھ کے کانٹا بنجائے

گاہ دریا مین نظر آتا ہی وہ بنکے بھنور
کشمکش جذب و روح شوق سے ہی آٹھ پہر
موج بنکر کبھی قلزم مین یہ آتا ہی نظر
کبھی طوفان کی طرح جاتا ہی یہ سر سے گذر
ہو مین ناکام دم تشنہ لبی ہائی عشاق
ایسا ترسائین نہ مانگین کبھی پانی عشاق

بیقرار اسنے ہی سیماب کو کر ڈالا ہی
اشک نیسان کو نیا اسنے گہر ڈالا ہی
سم کا الماس مین قاتل نے اثر ڈالا ہی
سینۂ سنگ مین آتش کا شرر ڈالا ہی
ہی یہی کاہ ربا اور اثر مقناطیس
ورنہ ہی کون سلیمان کہان کی بلقیس

چاشنی قند مین اپنی کبھی دکھلاتا ہی
کہ نمک مین نمکین شور یہ بن جاتا ہی
اور کبھی زہر ہلاہل مین یہ کڑواتا ہی
ذائقہ بنکے ہر اک چیز مین در آتا ہی
مشک مین عطر مین گل مین بھی بو دیتا ہی
بنکے خنجر کبھی عاشق کا لہو پیتا ہی

راگ مین سحر کی دکھلاتا ہی گاہے تاثیر
طوق بنتا ہی گلے کا کبھی پا کی زنجیر
دم کا کل مین یہ دل کو کبھی کرتا ہی اسیر
تیر مژگان سے کبھی کرتا ہی ظالم نخچیر

گاہ صورت کبھی سیرت مین یہ در آتا ہے
دل عشاق کو ہر طرح سے بیجاتا ہے

اب دیکھیے یہ ظالم میرے ساتھ کیا کرتا ہے اسی سوچ مین ملکہ کو دن بھر گذرا یہان شاہزادہ سکندر کو صندلان
بڑے عظم وشان سے بارگاہ مین لایا تخت سلطنت سے غاشیہ بنایا کہا آپ تخت پر جلوہ فرما ہون مین آپکی سپہ سالاری
کرونگا سکندر نے فرمایا ہمارا یہ دستور نہین ایک دوست ہمکو ملے ایسے بہادر آجتک نہین دیکھنے مین آئے یعنے نبیرہ
صاحبقران شاہزادہ ایرج نوجوان اُنھون نے فرمایا کہ ہمیشہ سپاہگری کا دم بھرنا سلطنت کسی کی نہ لینا تاج بخش رہنا
تاج گیر نہ بننا لہذا تاج وتخت تمکو مبارک رہے ہمکو خداوند سخن نے تاج بخش بنایا ہے ہم تاج گیر نہین مین بڑی دقت سے صندلان
کو سکندر نے تخت پر بٹھایا آپ ورنگل زرین پر آکر جلوہ فرما ہوے ایک قصر معقول واسطے رہنے سکندر کے تجویز کیا اُمین
شاہزادے کا چھپر کھٹ بچھوایا پھر شاہزادے نے بعد برخاست دربار آرام کیا لاح کرسی پر رکھے ہین خود زرین ایک میز پر رکھا
خادم بھی جابجا سو رہے ہین جب زلف لیلائے شب کرے گذری گل اندام جو بیقرار ہوئین لباس شب روی اپنے جسم پر
آراستہ کیا یعنے کالے کپڑے پہنے جیسے ماہ تابان پردۂ ظلمات مین آجائے اسطرح ملکہ واسطے دیکھنے شاہزادے کے چلین
خیال مین یہ ہے کہ چلکر دور سے جمال تو دیکھ لینگے اسی خیال مین کمند مار کر ملکہ کوٹھے پر آئین دور سے دیکھا شاہزادہ سو رہا
ہے خادم خدمتگار سب خواب مین ہین بسہولت قریب پلنگ کے آئین دوپٹہ آب روان کا شاہزادے کے چہرے
پر تھا شاہزادے نے کروٹ لی ملکہ فرماے پیچھے ہٹین خیال مین آیا ایسا نہو شاہزادہ بیدار ہو مجھے دیکھلے تو بڑا غضب
ہو دور سے دیکھا کہین کہ ایک خدمتگار نے کروٹ لی ملکہ کو خوف ہوا کہ یہ خادم بیدار نہو گھبرا کر چلین خیال مین آیا ای
گل اندام افسوس یہ مشقت کی اور محروم چلے آنکھون مین آنسو بھرے ہوے اُٹھین کچھ زرین پڑا خود شاہزادے کا
اُٹھا لیا اس تصور مین کہ یہ ظالم یہ تو سمجھیگا کہ کوئی اس مقام پر آیا تھا سمجھ جائینگے کہ جسکا ہمنے دل چرایا ہے
اُسنے ہمارا خود چرا لیا یہ سوچ کر خود زرین لیکر سینے سے لگایا اُلٹی طرح آئین محروم ومغموم پھر اپنے باغ مین
آئین نیند آئی رہ رہ کر طبیعت گھبراتی ہے کبھی یہ تصور افسوس ایسی مشقت کی اور محروم پھر اب کیا کرین
یہ تو اس سوچ مین ہین مگر صبح کو شاہزادہ جو بیدار ہوا پہلے سب سے آکر صندلان نے سلام کیا شاہزادہ
اُٹھا دیکھا خود نہین ہے پریشان ہو کر فرمایا ای صندلان ہمارا خود نہین معلوم ہوتا صندلان نے عرض
کی یہ تو مکان خاص ہے کوئی غیر یہان نہین آسکتا وزرا امرا حاضر ہوے سب نے عرض کی حقیقت مین یہ
مقام خاص ہے یہان کون آسکتا ہے خدمتگار گھبرا گئے صندلان اور خود لایا وہ خود شاہزادے نے پہنا مگر دل کو
انتشار کہ ای سکندر خود ہمارا کون لیگیا گویا سر کاٹ لیا خاموش بیٹھے رہے صندلان نے محل مین آکر ذکر کیا
ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا جب کئی مرتبہ صندلان نے کہا تو ملکہ گل اندام نے مسکرا کر جواب دیا یعنے مرد سپاہی
ہین کہ کوئی خود لیگیا گویا سر لیگیا ای والدہ نامدار یہ ذکر اُنسے ضرور کر دیجیے گا صندلان اس مراد کو نہ سمجھا جب بارگاہ مین آیا
شاہزادے کو انتشار مین پایا کہا ای شہریار مین محل مین جو گیا مین نے آپکے خود کا ذکر کیا خداوند سخن نے مجھے بیٹا
نہین دیا مگر دختر میری ملکہ گل اندام پریچہرہ کہ بڑے بڑے بادشاہون نے خواستگاری کی اب تک غلام نے شادی نہ کی
ایک امر اور بھی واقع ہے کہ اُسنے اشتہار عام دیا ہے کہ جو مجھکو زیر کرے وہ میرے ساتھ شادی کرے اگر مین غالب
آؤنگی تو اُسکو قتل کرونگی کئی شاہزادے عاشق ہو کر آئے زیر ہو کر اسکے ہاتھ سے مارے گئے مین شادی نہین کر سکتا مجھکو
بھی اُسکے قول کا خیال ہے اُسنے ایک بات کہی اور یہ بھی تاکید کر دی تھی کہ شاہزادے سے ضرور کہنا اگر خلاف آنج ہو

تو عرض کرون شاہزادے نے فرمایا کیسے صندلان نے کہا اُسنے یہ کلمہ کہا کہ کیسے مرد سپاہی ہین کہ کوئی خود لیگیا اور
خبر نہوئی گویا سر کاٹ کر لیگیا شاہزادے نے سر جھکا لیا فرمایا ای صندلان ملکہ نے بہت بجا ارشاد کیا خیال بھی اُس
سینہ چین کا ضروری ہی جسکو چوک مین دیکھا تھا آج شب کو جو سکندر سوتے قصد یہ ہی کہ جاگون وہ دزد مکار ضرور آئیگا آج ضرور
گرفتار کرونگا دو پہر رات گذر گئی مگر کچھ نہ معلوم ہوا لیکن شاہزادہ تڑپ رہا ہی کہ ابتک وہ دزد مکار نہین آیا ملکہ کو
جب زیادہ وحشت ہوئی پہر رات باقی رہی نیند کب آتی ہی رہ رہ طبیعت گھبرائی ہی آخر لباس شب روی زیب جسم
کیا چاندنی مین گھس لگا چالاک و چست ہو کر نیمچہ بلالی زیب کمر کیا سپر فولادی پشت پر ڈالی باغ سے نکلین گلی و کوچہ
طے کر کے قریب قصر کے پہونچین کمند ماری قصر پر آئین دیکھا شاہزادہ تڑپ رہا ہی شاہزادے نے بھی آہٹ پائی نگاہ
غور دیکھا ایک سیاہ پوش گوشے مین کھڑا ہی سلاح کی جانب دیکھ رہا ہی شاہزادے نے نعرہ خواب کو بلند کیا ملکہ سمجھی
سکندر سوتے ہین بڑھکر ملکہ نے تلوار شاہزادے کی اُٹھالی شاہزادے نے جست کی اور نعرہ کیا او دزد خبردار
کہان جاتا ہی ملکہ کا جی تو یہی چاہتا تھا کہ ٹھہر جاؤن گلچینی گلشن جمال کی کرون مگر شرم دامنگیر صاحب جاہ و توقیر
جب یقین ہوا کہ شاہزادہ قریب آجائیگا بلندی کا خیال نہ کیا سپر برباد دیکر کوٹھے سے کود پڑین شاہزادہ بھی پھاند
پڑا ملکہ نے وہی نیمچہ جو شاہزادے کا اُٹھایا تھا جھٹک دیا نیام دور جا کر گری نیمچہ مارا شاہزادے نے
دستانہ مار دیا نیمچہ چھوٹ کر زمین پر گرا شاہزادے نے جھک کر نیمچہ اُٹھایا ملکہ نے جو اتنی مہلت پائی کوچے مین
ہو کر نکل گئین سکندر پریشان نیمچہ لیکر پلٹے مہمان آواز سے شاہزادے کے سب ملازم جاگ پڑے ہین شاہزادے
کو دیکھکر حیران ہوئے عرض کی ای شہریار چور کو گرفتار کیا سکندر نے کہا مین اپنی حماقت پر بہت محجوب ہون دزد
نیمچہ مارا مین نے دستانہ مار دیا نیمچہ گرا مین اُٹھانے لگا دزد نکلگیا خادم خاموش ہوئے شاہزادہ دربار مین آیا
صندلان سے بھی ذکر کیا صندلان بھی حیران کہ چور بڑا گستاخ ہی شاہزادہ بیٹھا ہی عادان قزاق ایک پہلو پہ
کہ چوبدار نے بڑھکر عرض کی در دولت پر ایک جوان حاضر ہوا ایک نامہ لیکر آیا ہی فرمایا بلالو دیکھا ایک نقابدار ایک
نامہ ہاتھ مین لیے ہوئے نامہ ہاتھ مین سکندر کے دیا سکندر نے اس نامے کو پڑھا لکھا تھا کہ ای شہریار بیشہ جرات
وای ماہ آسمان جلالت آپکی جرأت و لیاقت اظہر من الشمس و ابین من الامس ہی کہ آپ نے صندلان ایسے
خود سر پہلوان کو سر میدان زیر کیا کل آپ جب نیر اعظم برآمد ہو صحرائے ہفت رنگ مین آئیے نقابدار یاقوت پوش
آئیگا وہ آپ سے مقابلہ کریگا اگر آپ کو دعوی جرات ہی ضرور تشریف لائیے گا اب جو شاہزادے نے سر اُٹھا کر دیکھا
نامہ دینے والا چلا گیا صندلان نے پوچھا ای شہریار اس نامے مین کیا لکھا ہی شاہزادے نے فرمایا ای صندلان
نامہ دینے والا کہان گیا لوگون نے کہا وہ نامہ دیکر چلا گیا شاہزادے نے فرمایا دروازے پر پکار دو کہ جو نامہ لایا
نے ہمکو نامہ دیا وہ فعل ہمنے بدل و جان قبول کیا نقیب نے دروازے پر آواز دی مگر نامہ شاہزادے نے جیب مین
رکھ لیا صندلان نے کچھ نہ کہا عادان نے بدل وہی پوچھا شاہزادے نے عادان سے بھی پوشیدہ رکھا
مگر بر وقت آرام خادم کو بلا کر حکم دیا کہ گھوڑا ہماری سواری کیواسطے در دولت پر سویرے سے تیار رہے یہ کہکر
آرام فرمایا عادان کو تردد رہا شب بھر جاگا کیا دو گھڑی رات رہے شاہزادہ اُٹھا عادان پڑا ہوا دیکھ رہا ہی
شاہزادے نے جا کر غسل کیا سلاح جنگی سے آراستہ ہو کر باہر آمد ہوا پشت مرکب پر سوار ہوا بیلچی قراول میر شکار
حاضر تھے شاہزادے نے سب کو منع کیا یکہ و تنہا طرف صحرا کے روانہ ہوئے ادھر عادان قزاق کو کب
چین تھا تھکر یہ بھی گینڈے پر سوار ہوا دس قزاق لیکر چلا صندلان کو خبر ہوئی صندلان نے آکر پوچھا کہ

عادان

عادان کہان جاتے ہو عادان نے کہا عجیب معرکہ گذرا کل جو نامہ پاس شاہزادے کے آیا اُسکا کچھ احوال نہین
معلوم ہوا شاہزادہ آج یکہ و تنہا روانہ ہو گیا مین اُنھین کے تعقب مین جاتا ہون صندلان نے کہا مین بھی چلتا ہون
یہ کہکر گھوڑے پر سوار ہوا پچاس جوان ساتھ لیے عادان و صندلان چلے یہان شاہزادہ صحرا ے
[illegible] مین پہونچکر ٹھہرا ہی کہ صحرا سے گرد اُڑتی دیکھا آگے آگے ایک نقابدار یاقوت پوش بصد جوش و خروش مادیان
مشکین پر سوار سلاح جنگ سے آراستہ ہر چند نقاب چہرۂ بے نظیر پر پڑی ہو مگر مانع حسن و جمال نہین ضو نور کی چہرۂ نظیر
سے نکل رہی ہو نیزہ ہلاتا ہوا مادیان کو چمکاتا ہوا بارہ سو جوان ان نقابدار پشت پر نیزے اُن سبھون کے بھی ہاتھ مین
مرکب چمکاتے ہوے چلے آتے ہین شاہزادے کو دیکھکر مادیان کو بڑھایا ہر چند کہ ہاتھون مین رعشہ ہو مگر ضبط کرکے نقابدار
نے مادیان کو مہمیز کیا ایک ساتھ والے نے آواز دی آئیے شاہزادے نے گھوڑا بڑھایا لگاور چلی سات قدم مرکب
نقابدار کا ہٹا تین قدم سکندر کا گھوڑا ہٹکر رکھا نقابدار نے دیکھکر آواز دی نیزہ لگاؤ سکندر نے کہا مین اپنے
زمانے کا صاحبقران ہون مین پیش قدمی نہین کرتا نقابدار نے نیزہ مارا شاہزادے نے نیزے کو نیزے کی سنان
پر لیا نیزہ چلنے لگا کہ پشت سے گرد اُڑی نقابدار نے دیکھا صندلان خود سر عادان نامور ساٹھ سوار
پشت پر مسلح و مکمل دونون شیرون نے جو دیکھا کہ آقا ہمارا لڑ رہا ہے جگر کھڑے ہوے مگر مجبور ہین کہ ہم فوج کم ساتھ
لائے نقابدار کے ساتھ بارہ سو جوان مگر حیران ہین کہ یہ نقابدار کون ہے اگر ہم جانتے تو زیادہ فوج لیکر آتے مگر یہ
دیکھنے لگے نقابدار کس زور و شور سے لڑ رہا ہے شاہزادہ بھی دنگ ہو رہا ہے ہر مرتبہ قصد کرتا ہے نیزہ لگا دون مگر
ممکن نہین ہوتا صندلان بھی تعریفین کر رہا ہے عادان کو وجد ہے بعد چند ساعت کے سکندر نے نیزہ نقابدار کا
ہوائی کیا نقابدار نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا ہاتھ تلوار کا مارا سکندر نے دانستہ ماردیا نقابدار کی تلوار
چٹ پڑی شاہزادے نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا نقابدار بھی کودا کشتی ہونے لگی پہر پہر نقابدار سکندر سے لڑا
دو پہر ڈھلتے ڈھلتے سکندر اُس نقابدار کو لے دوڑے اُسی قدم پہ لاکر یکہ مارا دونون گھٹنے نقابدار کے
آشنا بزمین ہوے سکندر نے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر زور کیا پہلے ہی زور مین سر سے بلند کیا مگر یکہ جو ٹٹا بند نقاب
چہرۂ منظیر سے اُٹھ گیا صاف ثابت تھا کہ ابر سے ماہ تابان نکل آیا صندلان کی نگاہ پڑی ہی اپنی منی گل اندام
کو دیکھا مگر شاہزادہ اُس ماہ تابان کو دیکھکر پسینے پسینے ہو گیا جسم تھرا گیا ہاتھ کانپا ملکہ ہاتھ سے چھوٹی نگر
سکندر لہرا کے گرے بیہوش ہو گئے ملکہ نے فوراً بند نقاب درست کرکے اپنے کو پشت مرکب پر سوار کیا ملکہ تو
روانہ ہو گئین شاہزادے کو آکر عادان نے اُٹھایا شاہزادہ حیران حیران چہار جانب دیکھنے لگا عادان نے
پوچھا کیون شہریار مزاج کیسا ہے شاہزادے نے ٹھنڈی سانس کھینچی فرمایا ای یار وفادار کیا کہون عادان نے
دست بستہ عرض کی مین سرکار سے یہ پوچھتا ہون کہ کل جو نامہ آیا اور آج صبح کو حضور نے آکر مقابلہ کیا نقابدار
کی لیاقت تھی کہ آپ سے لڑ سکتا ما شاء اللہ آپ نے اُٹھا لیا بند نقاب اُٹھا حقیقت مین ایک آفتاب عالمتاب کو
دیکھا پھر حضور بیہوش ہو گئے وہ حور پیکر آپ کے ہاتھ سے چھوٹتے ہی پشت مرکب پر سوار ہو کر چلی گئی اگر ہم کچھ حال سے
آگاہ ہوتے ہرگز نہ جانے دیتے مگر آپنے ہمکو اس کوچے سے بالکل نابلد رکھا یہی خوف رہا ایسا نہو کہین خلاف مزاج
حضور ہو اب پوچھتے ہین کیا معرکہ تھا سکندر نے کہا ای دوست صادق کیا بیان کرون عجب معرکہ گذرا ہے
جسکو تقریر مین بیان نہین کرسکتا تم ایسے خیرخواہ سے نہ کہونگا تو کس سے ظاہر کرونگا جس روز مین نے صندلان
کو زیر کیا اور وہ مجھکو قلعہ مین لایا چوک مین آکر ایک ماہ پیکر کو دیکھا پہر دن اُس حیرت مین رہا شب کو میرا خود چوری گیا

یہ بھی شنیع سنا کہ خود نہین چوری گیا ہے کٹ گیا دوسرے دن وہ چور پھر آیا تلوار چرائی راہ مین جا کر مین نے تلوار چھینلی
دزد کے چہرے پر نقاب تھی تلوار چھوڑ کر نقابدار نکلگیا پھر نامہ اس مضمون کا آیا کہ ایک نقابدار یاقوت پوش آپ سے
مقابلہ کرے گا مقابلہ ہوا العنایت خداوند شہزادے مین نے زیر کیا جمال جہان آرا دیکھا وہ جمال کہ جو چرخ مین دیکھا تھا
تاب نظارہ نہ لا سکا یہ نہ کھلا کہ وہ طالع ماہ کس آسمان کا تھا سرو کسکے بوستان کا تھا گل کسکے گلستان کا تھا اس
انتشار مین ہون عادان نے کہا اگر خلاف رائے اقدس نہو تو مین صندلان سے پوچھون صندلان نے
بھی اس قاتل عالم کو دیکھا تھا شاہزادے نے فرمایا تمھین اختیار ہے مگر صندلان یہ معرکہ دیکھ کر محل مین
جو آیا کنیزان ملکہ گل اندام نے عرض کی بیٹی کی اب شادی قرار دیجیے شاہزادی نے قبول فرمایا صندلان بیرون
محل آیا عادان چاہتا تھا اسکو کچھ پوچھون کہ وزیر نے سینے پر شاہزادے کے ترنج خوشبوئی لگایا عرض کی اے شہریار
جس نازنین کو آپ نے زیر کیا اُسکے ساتھ آپ کو منسوب کیا چہرہ شاہزادے کا خوشی سے سرخ ہو گیا اب یہی یقین
ہوا کہ صندلان خود مہر کی دختر ہے صندلان نے موافق مذہب کے تدبیر کرنا شروع کی قضائے کار قلعہ لالانیہ
سے قریب بارہ کوس کے ایک قلعہ ہے کہ حاکم وہان کا ریحان فیلسوار نہایت زبردست ہے سلطنت اسکی خود مختار
کسیکو باج و خراج نہین دیتا اپنے قلعے مین بیٹھا ہے عرصہ دراز سے اس صنم زیبا پر دل دادہ ہے کچھ تاجر آئے اُنسے
پوچھا کہان سے آتے ہو انھون نے کہا قلعہ لالانیہ سے آتے ہین سب مال فروخت ہوا اور بہت کچھ صندلان
نے ہمسے طلب کیا وہ ہم لینے جاتے ہین ریحان فیلسوار نے پوچھا کیا کچھ تقریب ہے تاجرون نے عرض کی
انکی صاحبزادی کی شادی ہے ریحان نے گھبرا کر پوچھا کسکے ساتھ اس معشوق مرغوب کو تو مردسے انکار تھا
کئی شاہزادے اُسکے عشق مین قتل کیے گئے اب یہ شادی کسکے ساتھ ہوتی ہے کون ایسا صاحب نصیب ہے
جو وصل سے اُس محبوب کے قریب ہے تاجرون نے تمام کیفیت سکندری بیان کی کہ کہین سے زخمی ہو کر آنے
عادان نے مہمان کیا پھر صندلان کو زیر کیا ملکہ خود نقابدار یاقوت پوش بنکر لڑی زیر ہوئین شرط اُنکی پوری ہوئی
صندلان نے خود منسوب کیا تیاری شادی کی ہو رہی ہے ریحان کو یہ حال سنکر سناٹا آگیا رنگ متغیر ہو
گیا کسی سے نہ کہا اُٹھکر قصر مین آیا مضطر ہو کر رونے لگا ٹھنڈی سانسین بھرنے لگا یاد مین ملکہ کے یہ اشعار زبان پر جاری تھے نظم

عیسی سے نالہ درد دل کی خبر نہ کرتا
دیوار پھاند جاتا مین در گذر نہ کرتا
صندل کو مول لیکر کسکی بلا رگڑتی
یہ وہ فسون نہ تھا جو اپنا اثر نہ کرتا
ملجائے خاک مین گو سودا زدے بلا سے
تقلید آدمی کی یہ جانور نہ کرتا
لکھتا جو نامہ شوق اُس بے ہنر کو اتش

ذکر درون خانہ بیرون در نہ کرتا
زر گر نگین سے ہرگز پیوند زر نہ کرتا
مین درد سر کے خاطر یہ درد سر نہ کرتا
آئینے مین پری سے چہرے کو دیکھے تو
زلف دراز ہی تو مختصر نہ کرتا
عالم دکھائے اپنا وہ نیچہ خانی
تحریر اسکو خامہ بے آب زر نہ کرتا

دربان یار مجھپر شفقت اگر نہ کرتا
اسم مبارک اُسکا جو نامور نہ کرتا
آنکھین دکھا مین تو دیوانے ہو گئے ہم
کیونکر بھلا محبت تمسے بشر نہ کرتا
بلبل کا عشق حسن گل سے نہین جتا تا
میرے حواس خمسہ کو منتشر نہ کرتا

عیار ریحان کا ہمارے دوندہ

جو دربار مین آیا تو دیکھا بادشاہ تخت پر نہین ہے رفیقون سے پوچھا رفیقون نے کہا ابھی اُٹھکر تخلیے مین گئے
ہین فلان کمرے مین تنہا بیٹھے ہین کسی رفیق کے جانیکا حکم نہین ہے ہمارے دوندہ یہ کہکر چلا معلوم ہوتا ہے
اسوقت کچھ مالک کو تردد ہے ایسے وقت مین نجانا کیا معنے یہ کہتا ہوا اندر آیا مالک کو دیکھا بیٹھے ہوئے رو رہے
ہین ہمارے دوندہ نے جھک کر سلام کیا قدمون سے لپٹ گیا عرض کی اے شہریار آج آپ کو بہت پریشان

پاتا ہون مزاج اقدس کیسا ہے ریحان بیجر ہوا اٹھا تھا کہنے لگا ای یار وفادار کچھ ہوش وحواس درست نہین ہین ہماے دوندہ
نے عرض کی کہ مین حضور کو عجیب حال مین دیکھتا ہون ریحان فیلسوار نے ایسی باتین دردآمیز حیرت خیز کین کہ
ہماے دوندہ بھی رونے لگا کہا حضور نے عجیب طرح کی باتین کین مین اصل مطلب کو نہین سمجھا غلام کو سمجھایے
غلام اسکا انتظام کرے خیرخواہ کسدن کے واسطے ہوتے ہین ریحان نے کہا ای یار صادق ملکہ گل اندام دختر
صندلان خودسر پر مدت سے عاشق ہون مین نے ایک مرتبہ پیام بھی دیا باپ نے اسکے جواب صاف دیا کہ اسکا
اشتہار عام ہے جو صاحب دعوی عشق رکھتے ہون آکر مقابلہ کرین زیر کرین شادی کا اختیار ہو اور زیر ہونے پر قتل
کیے جاینگے مین خاموش ہو رہا اس خیال مین کہ جب جی چاہیگا جاکر زیر کر لونگا شادی ہو جائیگی آج مین نے سنا
کہ کوئی جوان آیا اسنے عادان قزاق پر قبضہ کیا پھر صندلان کو زیر کیا شاید ملکہ سے بھی مقابلہ پڑا اب شادی
ہونے کو ہے قلعہ لالانیہ مین تیاری ہو رہی ہے ای ہماے دوندہ اگر تو یہ کام کرے کہ کسی طور سے ملکہ کو چرا لائے
نصف سلطنت دیتا ہون اور میری بیٹی گلچہرہ حسن مین بینظیر چہرہ و طعنہ زن ماہ منیر اسکے ساتھ شادی کر دونگا ہماے دوندہ
خوش ہو گیا یہ بھی ملحوظ رہے کہ ایک دن اسنے بھی کوٹھے پر گلچہرہ کو دیکھ لیا تھا فراق مین تڑپا کرتا تھا مگر خوف تھا
کہ ریحان مرد سپاہی ہے ایسا نہو مین ذکر کرون بادشاہ بگڑ جائے اب جو ریحان نے خود کہا اسنے دست بستہ
عرض کی اگر حضور غلام کو بفرزندی قبول فرماتے ہین تو پختہ طور سے اقرار فرمایے ریحان نے مضبوط اقرار کیا
کہ فوراً بیٹی کی شادی کر دونگا مین نے تجھکو اپنا فرزند کیا ہماے دوندہ خوشی مین پھول گیا اسی وقت بانشان
عیاری لگا کر طرف قلعہ لالانیہ کے چلا یہان صندلان نے شہر خالی کر دیا وزیر شاہزادے کے ساتھ کیے کہا
حضور قلعے مین رہین بیرون قلعہ جو باغ ملکہ گل اندام کا تھا اسمین خود آپ ملکہ کو لیکر رہے وہان سے مانجھا
بھیجا وزیران صندلان بڑی دھوم سے مانجھا لیکر آگئے شاہزادے کو مانجھا پہنایا ہماے دوندہ اسوقت
آ کر پہونچا کہ مانجھا پہنا کر شاہزادے کو بیٹھے ہین دربار باغ پر جب پہونچے صندلان کھڑا ہی ایک ایک سے پوچھتا ہی
شاہزادہ مانجھا پہنکر خوش ہوا وزرا تعریفین شاہزادے کے خلق کی کر رہے ہین ہماے دوندہ نے جو دیکھا کہ
سواریان اتر رہی ہین ایک کہاری کی شکل بنکر یہ بھی داخل باغ ہوا دیکھا باغ بہشت آئین تمام چمن نکھرا سے
بھرے ہوئے طائر نغمہ سرائی کر رہے ہین باغ سرسبز و شاداب سنبل کو پیچ و تاب عارض گل پر خوشی سے
سرخی باغ کی رعنائی زیبائی ہماے دوندہ سیر کرتا ہوا چلا شاہزادیان جا بجا پھر رہی ہین ظاہر ہوتا ہی کہ باغ جنان مین
حوران بہشت پھر رہی ہین ہر ایک قصر ہے تصویر نازنینان مہ جبین رشک حور دیکھتا بھالتا قریب ایک قصر کے پہونچا
دیکھا ملکہ گل اندام پریچہرہ کو لباس زعفرانی پہنا کر بٹھایا ہی گرد کنیزان ہمراز ہماے دوندہ نے جا بجا پھرنا شروع کیا
باورچی خانے مین جا کر پہونچا کھانے مین بیہوشی ملا دی آبدار خانے مین پہونچا وہان کے گھڑون مین مشکون مین بیہوشی ملائی
یہ کام کرتا پھرتا ہی جب دو پہر رات گذر چکی سب کو کھانا تقسیم ہوا جس نے جہان کھانا کھایا بیہوش ہوا کوئی پانی
پیکر بیہوش ہوا پہر رات رہے بالکل سناٹا تھا ہماے دوندہ حجلہ عروسی مین آیا ملکہ نے بھی وہی کھانا کھایا بیہوش
ہوئین سب کنیزین جا بجا بیہوش پڑی ہین جمال ملکہ دیکھکر دنگ ہو گیا آنکھون مین اندھیرا آ گیا اپنے کو سنبھال کر گٹھڑا
باندھا لیکر چلا یہان کسیکو خبر بھی نہین ہماے دوندہ دیوار باغ سے اترا اتر کر راستہ قلعہ ریحانیہ کا لیا اتفاقاً گذر
جواہر خنجر زن شاہزادے کو ڈھونڈھتا ہوا آتا تھا کہ راہ مین خبر پائی کہ شاہزادہ قلعہ لالانیہ پر ہے اور شاہزادے
کی شادی ہو رہی ہے جواہر ایک نخل کے نیچے آکر ٹھہرا صبح کا وقت ہی منہہ ہاتھ دھویا کہ صحرا سے گرد اڑتی دیکھا ایک عیار

ایک پشتارہ باندھے ہوئے ملکہ کا ہاتھ چادر سے باہر ہو گیا پنجہ نگارین خورشید نما مین کنگنا مثل ستارہ سحری چمکنے لگا
یہ خیال مین گذرا ای جواہر شاہزادی سے کسی خورش کو لایا ہے جب قریب پہونچا جواہر نے پکار کر آواز دی میان جاتے ہو
ذرا ٹھہر جاؤ ہماے دوندہ نے کہا مین ٹھہر نہین سکتا ای شخص تیرا کیا کام ہے جواہر نے خنجر کھینچکر سد راہ ہوا کہا ای عیار
مین بھی ایک راہگیر ہون مگر بغیر مفصل حال پوچھے جانے نہ دونگا ہماے دوندہ نے دیکھا ایک مرد جاہل ہے اسکو تو قوت
یہی سوجھی اس سے حال چھپانے سے کیا نفع کہدو ہماے دوندہ نے کہا اصل کیفیت یہ ہے مین ملازم ہون بادشاہ
قلعہ ریحانیہ کا وہ اس نازنین پر عاشق تھا یہ شاہزادی قلعہ لالانیہ کی ہے بیٹی صندلان جو دسری گل اندام پری چہرہ
نام ہے ایک جوان سکندر رنا سے وہان آیا اُسنے صندلان کو زیر کیا شادی ہونے کو تھی میرا مالک بھی اسپر مدت سے
عاشق تھا میرے مالک نے مجھکو حکم دیا مین گیا اس نازنین کو چرا لایا اب خدمت مین اپنے شاہ کے لیے جاتا ہون کہ
وہ شخص اب ہٹ جا جواہر نے کہا اوناد لائق مین اُس شہر کا عیار ہون جواہر اور ہماے دوندہ سے پیچھے چلنے لگا جواہر
تھکا ماندا ہماے دوندہ نے لڑتے لڑتے کمرتا کے سر پر ہاتھ مارا سر جواہر کا سر زخمی ہوا ٹکرا کے گرا بیہوش ہو گیا
ہماے دوندہ اسقدر گھبرایا ہوا تھا کہ چل نکلا جب دور نکلگیا تو ذہن مین آیا کہ مین نے عیار کا سر کیون نہ کاٹ لیا
یہان جواہر جب بیدار ہوا زخم پر باندھا روتا پیٹتا چلا یہان صبح کو قیامت برپا ہوئی صندلان گھبرایا یہ خبر کارندے
شاہزادے کو پہونچائی شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہو کر باغ مین آیا دیکھا قیامت برپا ہے صندلان کمر ادو رہا ہے
شاہزادے کو جو آتے دیکھا اٹھ کر رکاب پر ہاتھ رکھدیا کہا آپ نے کیون تکلیف فرمائی سکندر نے پوچھا یہ کیا
ماجرا گذرا صندلان نے عرض کی ای شہریار کوئی ملکہ کو چرا لیگیا صبح تک سب سوتے رہے اب جو آنکھ کھلی یہ حال دیکھا
شاہزادہ غصے مین کانپ گیا کہا ای صندلان قسم ہے خداوند تجبر کی اگر معلوم ہو جائے کہ دریاے آتش مین مین حائل ہے تو اسکو
بھی جھیلکر جاؤن اور نہ معلوم ہوئے پر تو مجبوری ہے صندلان سے شاہزادہ یہ باتین کر رہا ہے کہ سامنے سے دیکھا
جواہر افتان و خیزان گرد مین اٹا ہوا کپڑے پھٹے ہوئے لباس تمام خون آلود سر سے قطرے خون کے ٹپک رہے ہین
شاہزادے نے دیکھتے ہی آواز دی ای یار وفادار عجب وقت پر تمہارا آنا ہوا مگر تمہارا یہ کیا حال ہوا کسنے تمکو زخمی کیا تم
جواہر نے قریب آکر رکاب کو بوسہ دیا پوچھا ای شہریار کون چوری گیا سکندر نے تمام کیفیت از ابتدا تا انتہا بیان کی
خود بھی زعفرانی جوڑا پہنے کھڑے ہین فرمایا ای جواہر کیا کہون جو کچھ دل پر قلق ہے جس روز سے تم سب سے چھوٹا کوئی
ساعت چین نہین پایا یہ کہکر شاہزادہ رونے لگا جواہر نے اشک پاک کیے کہا حضور کیون اسقدر غمناک ہوتے
ہین غلام پتہ لگا کر آیا ہے غلام نے یہ زخم اسی کے ہاتھ سے کھایا ہے یہان سے بارہ کوس پر ایک قلعہ ہے کہ اسکو قلعہ
ریحانیہ کہتے ہین وہان کا بادشاہ ملک ریحان فیلسوار وہ بیحیا بوت سے ان ملکہ عالم پر عاشق تھا اُسکا عیار
ہماے دوندہ آکر چرا لیگیا راہ مین میرے اُسکے مقابلہ پڑا اُس خود سر کے ہاتھ سے یہ حقیر زخمی ہوا مگر حیات باقی تھی
کہ اُسنے توجہ نکی غلام مرتے مرتے بچگیا اب غلام جاکر تدبیر کریگا سکندر نے کہا مین جاتا ہون یا جان دونگا یا ملکہ کو لاؤنگا
جواہر نے کہا اتنا تامل فرمائیے کہ مین خبر لیکر آجاؤن پھر آپ کو اختیار ہے بمشکل جواہر نے شاہزادے کو روکا سر مین جواہر
کے ٹانکے دیے گئے پٹی مرہم کی چڑھائی گئی اُسی وقت طرف قلعہ ریحانیہ کے روانہ ہوا اب سب کو خبر ہوئی کہ ہماے دوندہ
عیار ملکہ کو لیگیا صندلان نے شاہزادے کو سمجھایا ہر مرتبہ شاہزادہ فرماتا ہے کہ ای صندلان مجھکو نہ روکو مین جاکر قیامت
برپا کرونگا صندلان بوجہ احسن روکے ہوا ہے مگر شاہزادہ بیقرار ہے اب قلعہ ریحانیہ کا حال سماعت فرمائیے کہ ملک
ریحان فیلسوار شب بھر انتظار مین رہا تمام وزرا امرا اپنے اپنے گھر گئے مگر ریحان اشتیاق مین بیٹھا رہا پہر دن چڑھے

خبر دی کہ ہمارے دوندہ آتا ہے گھبرا کر پوچھا کسطرح میر عیار آتا ہے ہرکارون نے کہا پشتارہ بدوش دریاے خون مین نہایا ہوا جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ کہین تلوار بھی چلی ریحان گھبرا گیا ٹہلتا ہوا باہر آیا کہ پشتارہ بدوش ہمارے دوندہ پہونچا پشتارے کو چادرے
مین چھپا لیا ہے جملہ اعضا ملکہ کے مٹی مین خون کی چھینٹین بدن پر پڑی ہوئین ریحان نے پوچھا ارے یہ کیا ہوا ہمارے دوندہ
نے سب کیفیت بیان کی اور یہ بھی کہا کہ راہ مین اسکا عیار ملا مین نے اسکو زخمی کیا وہ بیہوش ہو گرا مین نے کچھ خیال نکیا
ورنہ سر کاٹ لیتا یقین تو یہ ہے کہ مر گیا ہوا اتنا ضرور عرض کرونگا کہ یہ خطا مجھسے ہوئی کہ مین نے سر نہ کاٹا وہ ضرور جا کر خبر کہیگا
مگر غلام امیدوار ہے کہ جو حضور نے فرمایا ہے وہ ایفا فرمائین غلام نے جان دیکر یہ کام کیا ریحان بھی گھبرایا ہوا اور ہمارے دوندہ
بھی متردد ہمارے دوندہ نے یہ جو لہا کہ وعدہ پورا کیجیے ریحان کو غصہ آیا کہا ارے ابھی پانون کی جوتی سر کو آتی ہے جو نقد
مانگیگا وہ تجھکو دونگا اسوقت مین نے جوش محبت مین کہدیا تو مین ہوئے کا پیادہ اپنی بیٹی کی شادی تیرے ساتھ کرون خبردار
اب یہ نام کبھی نہ لینا ہمارے دوندہ نے عیار مکار ہے سوچا کہ اب اگر کچھ کہونگا نہین معلوم کیا کرے اگر قتل کا حکم دیا تو مین
کیا کرونگا کہا حضور غلام سے خطا ہوئی چونکہ حضور نے ارشاد فرمایا تھا اسوجہ سے مین نے عرض بھی کیا اب دل مین یہ ہے
کہ دباؤ ڈال کے ملکہ کو لونگا کہا حضور وہ جو چوک مین مکان سرکاری ہے آپ کنیزین جلد روانہ کرین مین جا کر اسی مکان مین
انکو داخل کرتا ہون ریحان نے کہا بہتر عیار نکلکر بھاگا بازار مین جو عیار اسکا ملا اسکو ساتھ لیا قلعہ ریحانیہ سے پانچ
کوس پر ایک چھوٹا سا قلعہ ہے اسکو قلعہ شاطران کہتے ہین سترہ سو یک بچہ اسمین بستا ہے وہ سب اسکے شاگرد اور رعایا
ہین سب عیارون کو اپنے شہر سے سمیٹتا ہوا قلعہ ریحانیہ سے نکلا طرف قلعہ شاطران کے چلا راہ مین شاگردون نے
پوچھا استاد یہ کیا معاملہ ہے ہمارے دوندہ نے کہا یارو مین مدت سے بادشاہ کی بیٹی پر عاشق تھا مگر بسبب خوف کے
کبھی زبان سے نہین نکالا آج بادشاہ نے خوشی مین خود فرمایا کہ اگر تو ملکہ گل اندام کو خبر لائے تو نصف ملک کی سلطنت
اور ملکہ کی شادی تیرے ساتھ کردون مین گیا اپنی جان دیکے ملکہ کو لایا اب اسوقت اور کچھ فرماتے ہین مین بھی
جان دینے پر آمادہ ہون بادشاہ سے خود لڑونگا چلکر قلعے کو آراستہ کرتا ہون میرے یہان بھی سترہ سو یک بچہ موجود
ہے اگر وہ مجھپر لشکر کشی کرینگے یہی عرض کرونگا کہ مجھکو لفرزندی قبول کیجیے ملکہ کو بھیجیے خواہ اسمین جان رہے خواہ جائے
سب نے کہا استاد علاوہ آپ سے کیا لڑینگے ہم سب عیار سب افسرون کو پکڑ لائینگے خود بادشاہ کو بھی گرفتار کر لینگے
آپ کا کوئی کیا کر سکیگا ہمارے دوندہ بہت خوش ہوا عیارون سے باتین کرتا ہوا قلعہ شاطران مین آیا سب عیار
یہ حال سنکر دوڑے ایک مکان بہت عمدہ کنیزان رومی چینی اسمین داخل کرکے ملکہ عالم کو اس مکان مین رکھا مسند
بہت عمدہ بچھوا دی ملکہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس حال مین پایا مکان نیا کنیزین نئی گھبرا کر پوچھا ارے مین کس مقام
پر ہون غنچہ دہن یاسمن شعلہ رو نرگس چشم ہماری کنیزین کہان ہین ان کنیزون نے دست بستہ عرض کی حضور
نہ گھبرائین ہمارے دوندہ عیار آپ کو خطر کے لے آیا مگر بادشاہ سے فساد ہو گیا آپ کو اس قلعے مین لا کے رکھا ہے اب
بادشاہ سے مقابلہ ہے ملکہ کے یہ سنکر ہوش اڑ گئے کہا اے گل اندام یہ کیا غضب ہوا بے اختیار رونے لگین کہا مین
اپنے کو ہلاک کرونگی کنیزون نے ہمارے دوندہ کو خبر کی کہ ملکہ اپنے کو ہلاک کرتی ہین ہمارے دوندہ دوڑا ہوا
آیا ادب رکھوا دیا ہاتھ باندھکر عرض کی حضور نہ گھبرائین مین آپ کو پاس شاہزادہ سکندر کے پہونچا دونگا ورنہ یہ غلام
غلامی مین حاضر ہوا یقین ہے کہ سکندر بھی لشکر لیکر آئین آپ نہ گھبرائین مین آپ کو ریحان کے حوالے نہ کرونگا اگر بادشاہ
نے اپنی بیٹی کو نہ دیا تو دو چار ہزار کی جان جائیگی اس طور پر اسنے ملکہ کو سمجھایا کہ ملکہ خاموش ہوئین علاوہ اسکے زور کیا
یہ بھی سمجھین کہ اپنے کو اگر مین ہلاک کرونگی یہ کیا کریگا اور یہ بھی یقین کامل ہے کہ شاہزادہ ضرور آئیگا میان ریحان کو

جان بچانا مشکل ہو جائیگا مگر ہمارے دوندہ اس قصر سے نکلکر بالاے قلعہ آیا قلعے کو آلات حرب و ضرب سے خوب
آراستہ کیا ستر وسی ہیکل تحیہ قسطورہاے زنقبی سے آراستہ جا بجا پہرے پر بیٹھے مین مگر ریحان نے اپنے کو آراستہ کیا
تاج پہنا یہ تو اس ہوس مین نکلا کہ ہمارے دوندہ نے قصر شاہی مین ملکہ کو اتارا ہوگا جا کر مراد دلی حاصل کرون
جیسے ہی دروازے پر آیا چوبدار نے بڑھکر عرض کی حضور سے ہمارے دوندہ باغی ہوا مردہا سب خبر دریافت کرکے
آیا تھا مفصل بیان کیا کہ ہمارے دوندہ جا کر قلعے مین بیٹھا ہے ملکہ کو قصر سلطانی مین اتارا ریحان غصے مین کانپنے لگا
کہا یہ پاجی اپنے دل مین کیا سمجھا میری معشوقہ کو اپنے قلعے مین لیلیا بڑا داغ دیگیا سرمنگ نہر پر سوار سپہ سالار
کو بلا کر حکم دیا لشکر تیار کرو ہم ابھی قلعۂ شاطران پر جائینگے اُسی وقت ساٹھ ہزار سوار و پیدل طلب ہوے خود گھوڑے
پر سوار ہوا مگر چونکہ شام قریب تھی قلعے سے تین کوس نکلکر ٹھہر گیا کہا کہ اب رات کو جانے مین تکلیف ہوگی یہ تو اُسکو
خبر پہونچی کہ شاہ نے سامان لشکر کشی کیا یہ لشکر اُترا ہے اچا ہر خنجر زن جو واسطے خبر کے آیا تھا اُسوقت آکر پہونچا کہ لشکر
بادشاہ کا بیرون شہر اُتر رہا ہے فقیر بنکر لشکر مین آیا حیران تھا کہ یہ کیا معرکہ ہے فقیر بنکے بازار مین بیٹھا فقیر جانکر لوگ
آنے لگے ہر شخص کا یہی قول ہے کہ بادشاہ قلعۂ شاطران پر جاتے مین سبب جو دریافت کیا کہ ہمارے دوندہ نے
باغی ہوا اُسی وقت اُٹھکر بھاگا خدمت مین سکندر کی آیا عرض کی اے شہریار یہ معرکہ درپیش ہوا غلام کو نہایت
پس و پیش ہوا سکندر نے کہا اب میرا جانا واجب و لازم ہے صندلان و عادان نے بہت بہت روکا مگر ایک
نے نہ مانا صندلان و عادان نے کہا ہم بھی ساتھ چلینگے یہ کہکر بقہر و غضب تمام مرکب پر سوار ہوے
ہر چند صندلان نے کہا مگر دس ہزار سے زیادہ فوج کو ہمراہ نہ لیا یہ تو ادھر سے جاتے ہین وہان ریحان نے
جب باہر قلعے کے بارگاہ استادہ کرائی فوج کا تار بندھ گیا اسّی نوّے ہزار جیا جمع ہوگئے یہ خبر ہمارے دوندہ
کو پہونچی اسنے ایک عیار کو عرضی دیکر روانہ کیا عیار نے لا کر عرضی ریحان کو دی ریحان نے وہ عرضی ہاتھ
مین میر منشی کے دی میر منشی نے وہ عرضی پڑھی مضمون یہ تھا کہ اے شاہنشاہ گیتی ستان و اے پہلوان دوران
حضور انصاف کرین کہ مین نے تحریک کی تھی حضور نے خود براہ سرفرازی ارشاد فرمایا اب تک غلام انکار ہوا
غلام سے یہ گستاخی تو سرزد ہوئی مگر عرض پرداز ہون کہ مین نے بڑی حفاظت مین ملکۂ عالم کو رکھا ہے جب
براے ملاقات گیا پردہ کرا کے اوٹ رکھوا دیا وہ بھی بہت گریان و نالان جان دینے پر آمادہ ہین مین نے
بہت بہت سمجھایا ابھی تک وہ آہوے وحشی رام نہین ہوا اب اگر حضور سرفرازی بندہ نوازی فرمائین اپنے
غلام کو بفرزندی قبول کرین تو ملکہ حاضر ہے اور اگر غلام کی جان جانے کا وقت آگیا ہے مین حضور سے مقابلہ و مجادلہ
ضرور کرونگا سنکر ریحان بہت چیخا غل مچایا یارو دیکھو اس نمک حرام کی سرکشی اب بھی وہی لکھتا ہے کج راے وزیر
جو بیٹھا ہے اسنے کہا اے شہنشاہ اب یہ مناسب ہے کہ آتش اُنھین کے گلے مین پڑین جواب لکھ دیجیے کہ
اُسوقت ہمنے غصے مین کہدیا اب تو ملکہ کو لیکر ہمارے پاس آ ہم اسی وقت تیری شادی کر دینگے علاوہ
اس شادی کے بادولت تجھکو بہت کچھ دینگے اس محبوب جانی یا جانو دانی کو محافے مین سوار کرکے لے آ کچھ
خلاف ورزی نہو گی کج راے کی راے سے یہی جواب لکھدیا جب نامہ جا چکا کج راے نے کہا حضور اگر وہ ملکہ کو لے آوے
ملکہ کو اپنے قبضے مین کیجیے پھر جوا شادی کا لے جوتیان ماریے ریحان اس بات پر بہت خوش ہوا یہ جو نامہ ہمارے دوندہ
کو پہونچا ہمارے دوندہ نے عیارون سے کہا کہ سبحان اللہ بڑے کوئی عقلمند ہین جنھون نے یہ نامہ لکھا اپنے نزدیک
وہ استاد ہین مین اُنکو اپنا شاگرد جانتا ہون مین ایسے مہملات کب مانتا ہون ایک جواب اور لکھو کہ پہلے اپنی صاحبزادی کو

محاٖفے مین سوار کرکے میرے پاس بھیجدیجیے اول وصل کرلون بعد ملکہ کو دونگا یہ جو جواب آیا ریحان تیغ گیر راے وزیر
نے کہا دیکھیے لکھتا ہی ایسا کلمۂ نالایق لکھا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ ابھی جاکر قلعہ لونگا اُسی وقت لشکر تیار کرکے چلا ہما دوندہ
نے کنیزون کو بلایا جب کنیزین حاضر ہوئین اُنسے پوچھا ملکۂ عالم کا کیا حال ہی کنیزون نے کہا حضور کیا عرض کرین آٹھ پہر
رویا کرتی ہین کسی وقت آنکھ رونے سے خالی نہین دو ہی دن مین چہرہ اُتر گیا ہمارے دوندہ خود اُٹھا گوشے مین
چھپکر سننے لگا کہ ملکہ تڑپ تڑپ کے یہ اشعار پڑھ رہی ہین اشعار

مجھ مین ستم اُٹھانے کی طاقت کہان ہے اب
سجدے پہ سر علم ہو دعا پر زبان کٹے
لب پر ہمارے غلغلۂ الامان ہے اب
وہ دن گئے کہ لاف و گزاف جہاد تھا

وحشت سے میری سارے احبا چلے گئے
گویا نہ وہ زمین ہے نہ وہ آسمان ہے اب
کہدین رقیب نے تری بے التفاتیان
مومن ہلاک خنجر ناز بتان ہے اب

قتل عدو مین عذر نزاکت گران ہے اب
آتا ہے گر تو آؤ کہ خالی مکان ہے اب
قتل عدو نے شوق شہادت مٹا دیا
ناصح ہمارے حال پہ کچھ مہربان ہے اب

ہمارے دوندہ ٹھہر گیا عیارون سے کہا
صاحبو سنتے ہو کیا جوش و خروش ہی ایسے کو کون قبضے مین کر سکتا ہی نام پر سکندر کے اُسکی جان جاتی ہی سُنلو بارو نام شاہزادے
کا لیکر روتی ہی حقیقت مین یہ رو رو کر جان دیگی بادشاہ دیوانے ہوے مین القین ہی جو کوئی اُس سے نام وصل کا لیگا جان
دیدیگی یہ باتین کرتا ہوا بالاے قلعہ آیا کہ ریحان فیلسوار مع فوج پیدا ہوا گنبدے کو برجھا کر آواز دی او ہمارے دوندہ
تونے ما ہ دولت کو تکلیف دی اب بھی کہتا ہون کہ ملکہ کو لیکر چلا آ تیری خطا معاف کردونگا اور اگر مین نے قلعہ فتح کیا تو
ایک عیار بھی قلعہ شاطران مین نہ چھوڑونگا اُسنے جواب دیا کہ سرکار کو اختیار ہی ہم سب مرنے پر آمادہ ہین آپ کو خوطوط
ہو وہ کیجیے اب بنا دیجیے یہ سنکر ریحان نے طرف فوج کے دیکھا سب نے کہا حضور اس قلعے کی کیا حقیقت ہی
اگرچہ خندق خنجی خانہ ڈالدینگے پاٹ دینگے آپ حکم تو دیجیے ریحان نے اشارہ کیا لینا اہالیان قلعہ جانے نپائین
سب فوج لینا لینا کہکے چلی خس و خاشاک کی ٹوکریان بالاے مرکب رکھ لین حداد نجار ساتھ دیدبان نے ہمارے دوندہ
سے عرض کی اہالیان فوج چہارم میدان زد کا طرح چلے ہمارے دوندہ نے کہا اور آنے دو جب یہ لوگ قریب قلعہ
پہونچے تب اُسنے موشک پران یعنی ہوائی کو داغا عیار اسکے بلاے روزگار تو مین جھکا جھکا کر فلین سنگ اندازون نے
پتھر مارے تیر اندازون نے تیر پھینکے جیسے کہ فوج ریحان بڑھی ہوئی آئی تھی ویسے ہی پھرے جو ایک مرتبہ اگر پڑے
دس بارہ ہزار سوار اُڑ گئے گھوڑے ہنہناتے ہوے بھاگے ہر ایک کی زبان پر یہی سخن تھا کہ حضور آگ برس رہی
ہی کیونکر آگے بڑھین گوشت منی کی لڑائی ہی آخر ریحان فیلسوار پلٹ پڑا جب حملہ کیا دو چار ہزار مار گئے شام تک
تین مرتبہ حملہ کیا کسی حملے مین تا بہ قلعہ نہ پہونچا آخر ریحان یہ کہکر پلٹا کہ اے ہمارے دوندہ یہ مین جانتا ہون کہ قلعہ مین
زراعت نہین ہوتی نہ اسقدر غلہ جمع ہی ایک ہفتے مین مارے فاقون کے مر جاؤگے مین پیچھا نہ چھوڑونگا ہمارے دوندہ
نے کہا سمجھا جائیگا ادھر ریحان فیلسوار پلٹا مگر غمگین و ملول ساتھ والون سے کہتا ہوا حقیقت مین کچھ زور نہین چلا
کیا کیا کد و کوشش کی مگر کچھ نہ بن پڑا شام ہو چلی ہی اہالیان فوج اُترنے لگے مگر قلعے کو چار جانب سے گھیر لیا آمد
و رفت بند کیا ہمارے دوندہ ٹہلکر اپنے مقام پر آیا نہایت پریشان ساتھ والون سے کہہ رہا ہی یارو اگر ہفتہ گذرا اسیطرح
اہالیان قلعہ بیزار ہو جائینگے سب جانین دینے پر آمادہ ہو نگے لشکر کو دیکھ رہا ہی کہ ریحان جابجا مورچے قایم کر رہا ہی
بذات خود انتظام کر رہا ہی کہ صحراے گرد آلود سب دیکھنے لگے جبکہ دامن گرد کا شگافتہ ہوا سب نے دیکھا سکندر آگے
آگے دس ہزار سوار نشت پر دست راست پر صندلان خود و سپر و ستہ چپ پر عادان نامور ایک طرف بھی آگر اترا
جواب کہا سامنے قلعے کے جاؤ ہمارے دوندہ سے کہنا کہ لبنایت خداوند تجھکو کل چاشت قلعے مین آکر کھاینگے

ہم مثل ان نامردون کے نذرک جانینگے یا قلعے مین آئینگے یا لاشہ ہمارا خاک وخون مین غلطان ہوگا جواہر گیا پکار کر
ہمائے دوندہ سے کہا ہمائے دوندہ نے کچھ جواب نہ دیا مگر ساتھ والون سے کہہ رہا ہے یارو یہ جوان کل نہ رکیگا اس جوان
کے کہنے سے دل ہلگیا کیا تدبیر کرون عیارون نے کہا ہماری تو یہ رائے ہے کہ ریحان کے تو آپ حریف ہوے شاہزادہ
سکندر سے ٹلجائیے چلکر یہی فریاد کیجیے کہ بادشاہ کی بیٹی سے ہماری شادی ہو شاہ نے وعدہ بھی کیا تھا اب وعدے
کے خلاف فرماتے ہین اسطرح عیارون نے کہا کہ ہمائے دوندہ کے خیال مین بھی آیا کہ یہ سب سچ کہتے ہین ہمائے دوندہ
روتا ہوا قریب ملکۂ عالم حاضر ہوا عرض کی ای ملکۂ عالم جو مجھسے خطا ہوی معافی کا امیدوار ہون مگر فریاد کرتا ہون بادشاہ
نے اپنے عہد کے خلاف کیا اب مجھکو کمزور جانکر دباؤ ڈالتے ہین حضور بھی ضرور دستگیری کرین کہ شاہزادے سے
فرماوین کہ بادشاہ کی بیٹی مجھکو ملے ملکہ نے کہا اے ہمائے دوندہ اگر تو مجھکو شاہزادے سے ملا دے تو مین تجھسے
وعدہ کرتی ہون کہ ضرور تمھاری شادی ساتھ گلچہرہ کے ہوجائیگی ہم جان ودل سے پیروی کرینگے اور شاہزادہ جو کہیگا
وہی کریگا ہمائے دوندہ رات کو یکہ وتنہا قلعے سے نکلا دردولت سکندر پر آیا و تحقیق ہوا کہ سالاری کے عاودان
مامور کیا تھا ہمائے دوندہ نے آکر سلام کیا اور دست بستہ عرض کی کہ شاہزادے سے جاکر عرض کرو کہ ہمائے دوندہ
دردولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے عاودان نے جاکر عرض کی شاہزادے نے فرمایا بلالو ہمائے دوندہ آتے ہی
قدمون سے لپٹ گیا دست بستہ عرض کی کہ امیدوار ہون خطا معاف فرمائیے اب حضور قلعے مین تشریف لے چلین
ملکۂ عالم آپ کی بہت مشتاق ہین آج تین دن سے آب ودانہ ترک کیا ہے آٹھ پہر مصروف گریہ وزاری نام سنکر
ریحان کا خفا ہوتی ہین غلام حضور کی اطاعت کرتا ہے مگر فریاد لیکر آیا ہون کہ دختر شاہ پر عاشق ہون بسبب کم جاہی کے
کبھی عرض نہ کرسکا اب بے عرض کیے چارہ نہین مدت مدید گذری کہ دختر شاہ کو دیکھا تھا آج تک ضبط کیا جب بادشاہ نے اقرار
کیا مین نے جاکر جانبازی کی اب نہین ضبط ہوسکتا امیدوار ہون کہ اپنی داد کو پہونچون ہاتھ باندھے ہوے یہی عرض کر رہا ہے
اس درد سے ہمائے دوندہ نے باتین کین کہ شاہزادے کی آنکھون مین آنسو بھر آئے ہمائے دوندہ کو گلے سے لگا لیا فرمایا
ای ہمائے دوندہ کیون گھبراتے ہو ہم تیری شادی ساتھ ملکہ گلچہرہ کے کرینگے مگر تم مذہب شجرپرستی قبول کرو یہ خداوند
سرسبز وشاداب ہین دیکھو کیا کیا سامان ظاہر ہوتے ہین غنچہ وگل ثمر لذیذ جان ودل کو عزیز اگ سبز شاخ ترمیوہ بہتر سے بہتر کسی
شجر مین بھی یہ قدرت ہے ہمائے دوندہ اسی وقت شجر پرست ہوا جواہر کا شاگرد کر دیا اسی وقت شاہزادہ سوار ہوا دو
رفیق ہمراہ لیے عاودان صندلان ہمائے دوندہ آگے آگے جب شاہزادہ در قلعہ پر پہونچا ملازمان ریحان فصیل سے
دیکھ رہے تھے کہ قلعے کا پھاٹک کھلا اب عیار پرے جمائے نکلے شاہزادے سے قدمبوس ہوے شاہزادہ قلعے مین داخل
ہوا ملازمان ریحان نے ریحان سے سب کیفیت بیان کی ریحان باہر نکل آیا دیکھا کہ در قلعہ پر فوج سکندر گرزی
موجون کے سامنے ملیٹن رسالے فرش ہوے شاہزادہ اندر قلعے کے داخل ہوا رفیقون نے ریحان کو خبر دی کہ
ہمائے دوندہ سکندر کے شریک ہوا قلعے مین لیگیا ریحان نے ٹھنڈی سانس کھینچی کہا یارو بڑا غضب ہوا مین کل
اس جوان کو سر میدان قتل کر ڈالتا دیکھو یہ ہوا کہ پھاٹک قلعے کا کھلا ہوا ہے عیارون کی آمد ورفت ملازمان سکندر خوشی خوشی
در قلعہ پر پھر رہے ہین جب شاہزادہ پاس ملکہ کے پہونچا دیکھا ملکہ ملول وحزین شاہزادہ مثل گل کے شگفتہ ہو گیا ملکہ بھی
شگفتہ ہو گئی کہا اے شہریار ہمکو اپنے بخت واژگون وطالع سرنگون سے یہ امید نہ تھی کہ آپ تک پہونچینگے ہمائے دوندہ نے
بڑا احسان کیا کہ ہمکو اپنے قلعے مین لے آیا اس دشمن کے ہاتھ سے بچایا مگر ریحان جھلاتا ہوا اپنے مقام پر آکے بیٹھا
وزرا سے کہا کل مجھے سکندر کی خدمتگذاری واجب ولازم ہوی طبل جنگی بجے اسی وقت اسکے لشکر مین طبل جنگی بجا

ہمائے دوندہ نے شاہزادے کو خبر دی شاہزادے نے حکم دیا ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے رات بھر تیاریان رہین صبح کو
دونون لشکر میدان کارزار مین آئے صفین آراستہ ہوئین ریحان نے اپنا گھوڑا نکالا میدان مین آیا لکار کر آواز دی جسکو تمنا
مرگ کی ہو نکلکر مجھسے مقابلہ کرے مگر سوائے سکندر کے اور کسی کو نہین چاہتا صندلان وعادان نے طلب کر کے شاہزادہ
مقابلے مین ریحان کے پہونچا بعد لگاؤ ردّ آپسمین نیزہ چلنے لگا گیارھوین طعن مین سکندر نے نیزہ ریحان کا نکال دیا
ریحان نے ہاتھ تلوار کا مارا شاہزادے نے بڑھ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا دونون لپٹے ہوئے زمین پر آ کے کشتی ہونے لگی
پھر ورب شاہزادے نے ریحان کو زیر کیا سینے پر کمشار کھکر ونما یا شناخت مین خداوند شجر لگی کیا کلام ہے ریحان
نے دیکھا کہ غضب ہوا اب اگر انکار کرتا ہون جان جائیگی مگر سے اسنے مذہب قبول کیا خیال مین یہ ہے کہ اس شیر کو مکر سے
مارونگا سکندر نے گلے سے لگا لیا نثار کرتے ہوئے بڑے دھوم سے ریحان کو بارگاہ مین لائے مگر جب ملکہ نے
یہ خبر سنی کہ ریحان و شاہزادے سے مقابلہ ہو ملکہ واسطے تماشا دیکھنے کے کوٹھے پر چڑھین جب شاہزادے نے ریحان
کو زیر کیا ملکہ بہت خوش ہوئین سب کنیزین اُتر گئین ملکہ چاہتی ہین کہ کوٹھے سے اُترین کہ ایک پنجہ گرا ملکہ کو اٹھا لیگیا
کنیزون نے ہلڑ کیا ہمائے دوندہ روتا ہوا سامنے شاہزادے کے آیا کہا ای شہریار غضب ہوا نہین معلوم کیا کیفیت ہوئی
محل مین کنیزین رو رہی ہین یہ غل ہے کہ شاہزادے کو خبر کرو شاہزادہ گھبرا کر اندر آیا دیکھا کنیزین رو رہی ہین شاہزادے نے
پوچھا کیا ہوا کہا حضور ملکہ کو کوئی کوٹھے پر سے اٹھا لیگیا شاہزادہ جواہر کو لیکر کوٹھے پر آیا نشان بھی نہ معلوم ہوا شاہزادے
نے اپنا حال ابتر کیا جواہر نے عرض کی حضور نہ گھبرائین کسی ساحر کا یہ کام ہے غلام تلاش کریگا شاہزادہ مجبور رونا چاہتا ہے
کہتا ہوا پلٹا ای یار وفادار مجھے بڑا تردد ہے کہ ملکہ کو کون لیگیا دل چاہتا ہے گریبان چاک کرون دل کی تو یہ کیفیت ہے نظم

تو شہسوار گردی و من رہگذر شوم
من ہمچو شبنم از ہمہ تن بیخبر شوم
تو رقیب شراب آلنی از کف رقیب
من پردہ در برنگ نسیم سحر شوم
تو نکتہ سنج طرز بلاغت شوی شہید

تو زخم تیر ناز شوی من جگر شوم
تو ہمچو شعلہ چہرہ فروزی بزم حسن
من غیرت کباب ز لخت جگر شوم
تو ہمچو برق جلوہ فروز چمن شوی
من دمبدم فدائے چنین نکتہ ور شوم

تو ہمچو آفتاب کنی جلوہ در چمن
من وقف سوز و گریہ چو شمع سحر شوم
تو در قبائے غنچہ نشینی چو بوی گل
من بہر سوختن بہ قفس مشت پر شوم

جواہر دمبدم عرض کرتا ہے ای آقائے نامدار اس قدر حضور مایوس نہون ضرور ملکہ آپ سے ملیگی شاہزادہ باہر آیا ریحان نے لشکر کا ہر مین ہنگامہ کیا صندلان
نے بہت حال اپنا ابتر کیا ریحان نے عرض کی اب حضور قلعے مین تشریف لے چلین شاہزادہ قلعے مین آباد داخل
زرین پر سیمار ریحان عرض کرنے لگا غلام چاہتا ہے وعدہ اپنا پورا کرے ہمائے دوندہ کے ساتھ بیٹی کی شادی کرون
شاہزادہ کمال خوش ہوا ریحان نے کسی سے حال دل نہین کہا آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے محل مین آیا گلچہرہ
دوڑ کر لپٹ گئی کہا بابا جان آپ نے بہت بڑا غضب کیا مجھکو پیادے کے ساتھ منسوب کر دیا مین اپنی جان دونگی
مگر مین روپیے کے پیادے کے ساتھ شادی قبول نہ کرونگی ریحان نے جو بیٹی کو بہت بیقرار پایا گلے سے لگا لیا کہا مین
کیا بیٹا مین اس جوان سے زیر ہوا اگر کچھ بھی کہتا وہ مجھکو مار ڈالتا بھلا مین لات و منات کو چھوڑونگا کون ایسا
بیوقوف ہے کہ پُرانے دو سو خداوندون کو چھوڑے اور ایک شجر کا معتقد ہو بہت سے پیڑ ایسے ہین کہ نہین پھول پھل
نہین آتے بہت سے کاٹنے وارہین انکو کیونکر خداوند کہین وہ تو خداوند خارج ہین قدرت کے بدن پر کانٹے
جیسے ہین صبح کو ہوزی بھری مین نے سودہ الماس تیار رکھا ہے شربت مین ملا کر سکندر کو پلاؤنگا کلیجہ کٹ کٹ کے جائیگا
لشکر والون سے سمجھ لونگا گلچہرہ خوش ہوگئی کہا ای باپ مجھکو بڑا افسوس تھا اب کنیز کو تسکین ہوئی ریحان نے

باہر آکر سامان ظاہری جا تیار ی شروع کر دیا شب بھر تیاری رہی گلچہرہ جو رات کو سوئی دیدۂ ظاہری بند ہوئے دیدۂ باطنی وا ہوئے وہ خواب دیکھا کہ عرصۂ دراز تک رویا کی دیکھا دریچے آسمان کے وا ہوئے ایک تخت نور لعبہ سرور بحکم رب غفور گرد فرشتگان مقرب سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح کی صدا بلند ہے ایک بزرگ کو تخت پر دیکھا واسطے سلام کے اٹھی انھون نے فرمایا بائین جانب دیکھ اس جانب جو اس نازنین نے دیکھا ایک مکان آتش سے معمور ہے باغ بیٹھ اس مین جل رہے ہین گھبرا گئے اپنے منھ پھیر لیا فرمایا داہنے جانب دیکھ گلچہرہ نے ایک باغ بہشت آئین دیکھا شگفتہ ہو گئی انھین بزرگ نے فرمایا کہ یہ باغ ہے اہل اسلام کا اس مکان آتش کا جہنم نام ہے اگر گل سکندر کو سودۂ الماس دیا گیا اسی مکان آتش مین تو داخل ہوگی اسوقت یہ عالم کفر مین ہے مگر نور نگاہ صاحبقران ہے اسکی حفاظت واجب لازم ہے یہ فرما کر وہ غائب ہو گئے گلچہرہ تھراتی ہوئی اُٹھی ستارۂ سحری چمک چکا تھا گلچہرہ حیران کہ مین کیا کرون یہ سوچا ایک گوشے مین آئی ایک نامہ بنام ہمارے دوندہ لکھا کہ صاحب تکو مین نے اپنا دل سے شوہر قرار دیا جب باپ میرے شربت پلا مین شاہزادے کو بچانا سودۂ الماس دیا جائیگا طلب اُنکا پاش پاش ہو جائیگا سوسن نامے کنیز کو بلا کر وہ نامہ دیا کہا یہ نامہ جا کر ہمارے دوندہ کو دینا کنیز باہر آئی یہان ہنگامۂ عیش و نشاط گرم ہے ناچ ہو رہا ہے ایک نازنین حوروش یہ غزل گا رہی ہے غزل

تم ہو مری طرف سے متفکر بھرے ہوئے
مینائے آسمان میں ہیں اختر بھرے ہوئے
دے زہر مجھکو ہجر میں ساقی بجائے مے
چاہِ ذقن میں دیکھے ہیں اژدر بھرے ہوئے
اُسخط سبز ہوے کتابی کے وصف مین

خالی مجھے رقیب کو ساغر بھرے ہوئے
مدت سے انتظار ہے بادہ کش مین ہون
لازم ہو نقلدان مین اخگر بھرے ہوئے
ایسی بری لگین مژہ خونفشان غیر
ناسخ ہمارے پاس ہین دفتر بھرے ہوئے

جوشِ حباب بادہ تمھین خم مین سا گیا
بیٹھا ہون مثل چشم مین ساغر بھرے ہوئے
ایجان تیرے گیسوئے مشکین کے عکس سے
گویا مرے لہو سے ہین خنجر بھرے ہوئے

شاہزادہ گانے پر متوجہ انعام دے رہا ہے وہ حوروش بھی جان لڑا لڑا کے گا رہی اور پیاری ہے کہ ریحان آگر پیو بچا عرض کی آپ کے تصدق مین غلام کی بیٹی کی شادی ہو گئی سب آپ کی عنایت تھی ایک امر کی اور امیدواری ہے ہمارے خاندان کا دستور ہے کہ مالک کو اپنے ہاتھ سے ایک جام شربت پلاتے ہین تب یقین کامل دل کو ہوتا ہے کہ آقا ہے راضی ہوئے سکندر نے کہا لاؤ خوشی تمھاری ریحان تو دوڑا گوشے مین آکر قند کا شربت بنایا اسمین سودۂ الماس ملا یا مگر ہمارے دوندہ لباس سرخ پہنے ہوئے پھر رہا ہے باغ باغ ہے غم سے فارغ ہے کہ ایک کنیز نے آواز دی مہتر صاحب ٹھہر جائیے ہمارے دوندہ ٹھہرا اس کنیز نے نامہ ہاتھ مین دیا کہا اسکو پڑھکر شاہزادے کے پاس جا کر ٹھہر و ایسا نہو مطلب ہو جائے ہمارے دوندہ نے اس نامے کو پڑھا محبوب مطلوب کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا شعر قاصدا سبھی پیغام ہمارا کہنا ✤ او بت وعدہ فراموش ترا کیا کہنا ✤ مگر حیران ہو گیا ہاتھ پاؤن مین رعشہ تھا کانپتا ہوا آیا پہلو مین آکر کھڑا ہوا مگس پرانی کرنے لگا سکندر نے کہا ای ہمارے دوندہ بیٹھ جاؤ تم تو شاہ ہو عجب شاہزادے کے کچھ عرض نہ کر سکا جواہر نے کہا اے مہتر مہتران ریحان جام شربت لیکر آئیگا ہرگز شاہزادے کو نہ پینے دینا اسمین سودۂ الماس شریک ہے یہ کہکر ہما الگ ہو چاجواہر آکر قریب شاہزادے کے ٹھہرا کہ ریحان جام شربت لیے ہوئے آیا مگر خوف سے کانپتا ہوا آکر سامنے شاہزادے کے شربت پیش کیا کہ حضور اسکو نوش کرین شاہزادہ صاف باطن ہاتھ بڑھا دیا جواہر نے جھک کر کان مین سب کیفیت عرض کی شاہزادے نے ریحان سے کہا تم سمجھدار آپ ہو بیٹی کے باپ ہو اب یہ جام تمھین نوش کرو پینے تمکو بخشا ریحان نے کہا مین تو یہ جام آپ کے نام زد کر چکا سکندر نے کہا کیا ہوا ہماری یہی خوشی ہو کہ تم پیو ریحان نے کئی مرتبہ کہا شاہزادے نے قبضے پر ہاتھ رکھکر کہا او مر ریحان تم پیو اسکا ہاتھ تھر تھر کانپا جام زمین پر گرا اتنا فرش سیاہ ہو گیا شاہزادے نے کہا او ملعون یہ کیا تھا ریحان نے تلوار کھینچکر ہاتھ مارا کہا او ظالم مذہب بھی لیتا ہے ناموس مین بھی

رخنہ اندازی کی شاہزادے نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا وہ لپٹ گیا شاہزادے نے تیسرے پیچ پر اوٹھا کر مارا چھاتی پر سوار ہو
فرمایا اب شناخت مین خداوند شجر کی کیا کہتا ہے ریحان نے کچھ جواب نہ دیا شاہزادے نے ریحان کو معہ یار چپر ڈال اسب
رہا لیا ان دربار اس راز سے آگاہ ہوے سب نے نام بد ریحان کے لعنت کی مگر شاہزادہ یاد مین ملکہ گل اندام کے ملول و حزین
ہماے دوندہ کو اس قلعے کی حکومت دی لشکر کو تیار کیے ارادہ ہے کہ چلین جواہر نے فرمایا کیون جواہر چہ ملکہ کا پتہ نہ ملا
جواہر نے کہا ای شہریار غلام نے کانون سنے پوچھا شفیق عرض کرتے مین ضرور سرکار سے ملاقات ہوگی اور ملکہ بخیر و عافیت
طلسم مگر آپ جلد چلیے شاہزادے نے لشکر تیار کیا طرف قلعہ صندلان کے چلے ساتھ ستر ہزار کا لشکر ساتھ ہے صندلان معاودت
بیچ لارین مگر شاہزادہ یاد مین ملکہ گل اندام کی گریان و نالان کبھی یہ فرماتے مین نظم

نخل امید ز خون تر و خرم باشد
روز وصل ز لیلی درمان و بیم مرہم زانہم
بہتران گل کہ دران بوی وفا کم باشد

الک جیان در تعل خندہ کشائیم کہ از لم
گر دو انجش ہر اعیسی مریم باشد
نہ کشد منت پژمردگی از غم مخفی

باد ماتی کہ گلش حلقۂ ماتم باشد
رونق کار من از اشک دمادم باشد
رنج بیہودہ چو بلبل بکشم، ہمہ دل لبریز
ہر کجا چشم پر از اشک چو شبنم باشد

جواہر ہر منزل پر کہتا ہے کہ حضور ٹھہر این انجام بخیر ہے اب حال شمس جادو کا عرض کیا جاتا ہے کہ یہ جو شکست کھائے کہا کا
یہی منظور ہے کہ خدمت مین شاہان طلسم کے چلون اور وہان سے مدد کامل لیکر آؤن ایک منزل پر اترا تھا کہ دیکھا ایک جوان
پشت پر جو بیس ہزار ساحر ملبوس پہنے ہوے اسباب شاہی آراستہ اس تاجدار نے جو اس لشکر پریشان کو دیکھا گھوڑا آگے
قریب آیا بہ محبت پوچھا کہ تم لوگ کون ہو کہان سے آتے ہو یہ شکست فاش کہان اٹھائی کس سے مقابلہ پڑا کون حریف
تھا ملازمون نے شمس جادو سے کہا کہ ایک تاجدار تشریف لائے ہین آپ کے لشکر کا حال پوچھ رہے ہین شمس باہر
نکل آیا اس تاجدار کو بہ اعزاز بٹھایا اس تاجدار نے شمس سے احوال دریافت کیا شمس نے تمام کیفیت رو رو کر بیان
کی اور یہ بھی بیان کیا کہ ملکہ سوسن جادو ایک قیدی کو ہمراہ کرکے لیگئی اسیر ہمکو شاہان طلسم نے بھیجا تھا اس قیدی کے
تین مددگار اور زندان خانے مین قید تھے ہم سب کو شکست دے چکا تھا قتل کیا جاتا تھا کہ وہ تینون مددگار اسکے
آگئے وہ تینون بڑے جادوگر زبردست تھے آئے اور آکر شریک ہوے مین لڑائی مین مصروف تھا لشکر بھی تھکا ماندا ہو چکا
تھا شکست فاش کھائی اس تاجدار نے پوچھا آپ کسکے ملازم ہین شمس نے کہا سحر العجائب مصر الغرائب کا خدمتگزار ہون
بس یہ سنکر وہ تاجدار لپٹ گیا کہا آپ وہان نہ جائین اور ہمارے شاہزادون کو تکلیف نہ دین ہم ساتھ چلتے ہین سبکو گرفتار کرکے
آپ کے حوالے کردینگے ہم انھین شاہزادون کے خراج گزار ہین سہراب جادو میرا نام ہے یہ کہکر شمس کو سہراب اپنے ساتھ
لیگیا اپنے لشکر مین اتارا اسکو سامان دعوت کیا صبح کو اپنے ساتھ لیکر چلا آ کر قریب ایک کوہ کے اترا سہراب و شمس ٹہل رہے
تھے کہ درۂ کوہ سے صداے دردناک آئی یہ صدا معلوم ہوتی تھی کہ تیر ولدوز ہے تو وہ جگر پر پڑتا ہے مشبک کرکے نکل جاتا ہے آواز
تھی کہ او پیدا کرنے والے حکم دے ملک الموت کو کہ قبض روح کرے اب یہ کشاکش ہستی نہین اٹھتی سہراب نے کہا ای
شمس یہ کون درد رسیدہ فریاد کر رہا ہے سنکر دل ٹکڑے ہوتا ہے اس آواز کو سنکر دل روتا ہے چلو چلکر دیکھین دونون ٹہلتے ہوے
قریب درۂ کوہ کے پہونچے دیکھا درۂ کوہ مین ایک قفس آہنی لٹکا ہوا اسمین ایک حسین نہایت حسین آنکھون سے دو نہرین
جاری ملک ہلک کے وہ کلمات کہتی ہے کہ طائران صحرا صدائین سنکر پریشان ہیجے مین طائرون کی بھی آنکھون سے آنسو
برستے مین شاید آپسمین یہی کہتے ہونگے کہ خدا اسکو مبتلاے مصیبت نکرے سہراب و شمس بیقرار ہوگئے قریب قفس پہونچے
سہراب نے چیخکر پوچھا ای ماہ پیکر ای قمر منظر کس ظالم سنگدل نے تجھکو قید کیا نام نامی تیرا کیا ہے وہ کون جلاد ہے جسنے اسطرح تجھکو
قید کیا مثل عندلیبان مثنوا قفس مین رکھا اس ماہ پیکر نے دونون ہاتھون سے اپنا منہ چھپالیا اور جواب دیا جو فلک نے دکھایا وہ

دیکھا نام و نشان بتانے سے کیا فائدہ تم نامحرم ہو ہٹ جاؤ نامحرم سے بات کرنا گناہ عظیم ہے سہراب نے بڑھکر قفس اتار لیا شمس نے کہا ای سہراب لاؤ قفس مجھکو دو تمھین تکلیف ہوگی سہراب نے کہا بھائی تکلیف کیسی جان میری اسکے نام پر فدا ہے قدرت خداوند لات و منات کہ یہ مہ جبین مجھکو ملی اب مین اسکو اپنے قبضے مین کرونگا خاتون محل قرار دونگا شمس نے کہا بھائی یہ تو ناممکن ہے پہلے میری نگاہ پڑی مین اس محبوب پر مائل ہوا مجھسے ضبط نہو سکیگا سہراب نے کہا او بیحیا تجھکو شرم نہین آتی کہ ہم تو تیری مصیبت دفع کرنے چلے ہین کہ جا کر تیرے دشمن کو قتل کرین ہم جیسے عاشق ہے تو بھی اسیر عشق کا دم بھرتا ہے خبردار اب سے عشق کا نام نہ لینا اگر یہ ذکر کریگا میرے ہاتھ سے سزا پائیگا شمس نے کہا ای سہراب یہ نہ کہنا مین نے حریف کے ہاتھ سے اسوجہ سے شکست کھائی کہ تازہ دم وہ لوگ آئے مین خستہ و شکستہ تھا کیا مین کسی سے پایہ کی کار کمتا ہون سہراب نے قفس زمین پر رکھدیا کہا او منحوس قفس کو ہاتھ لو تو لگا شمس چلا کہ قفس اٹھالون سہراب نے گولہ مارا شمس نے گولہ دفع کیا گولہ جو پھٹا اس سے برق چلی سر پر شمس کے گری سر اسکا زخمی ہوا زخمی ہو کر سہراب پر برس پڑا سہراب نے کچھ خیال بھی نہ کیا دونون طرف سے سحر چلنے لگے وہ مہ جبین دونون کو کیفیت دیکھ رہی ہے نہایت انتشار ہے کہ یہ کیسے ان دونون ساحرون سے کیونکر جان بچتی ہے مگر لڑتے لڑتے سہراب نے ایک مقام پر تیغہ کھینچکر کہا او بیحیا نہ مانیگا تیری قضا ہی دامنگیر ہے معلوم ہوا تیرے قتل کی تدبیر ہوا اپنے جسم پر نشتر مارا خون لیکر دم شمشیر پر ملا ہاتھ تلوار کی اور زیادہ ہوئی خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا شمس نے سپر سحر کو اٹھا دیا سہراب نے اسطرح کا سحر کیا تھا کہ سحر کی سپر کشتی شب فراق نہ تھی کہ ڈکتی وہان سے تڑپ کر گری یا تو تیغہ سپر پر چکی تھی یا زمین پر تلوار نے بوسہ دیا شمس جادو مارا گیا اندھیرا ہو گیا بڑی دیر تک سنگباری و برفباری ہوئی بعد اسکے آواز آئی کشتی مرا نام مین شمس جادو بود سہراب نے لاشہ اسکا جنگل مین پڑا رہنے دیا قفس ہاتھ مین لیا لشکر مین آیا مگر غصے مین تیور پر بل پڑے ہوئے برہم و ناز مین ہاتھون سے منہ کو چھپائے ہوئے سر جھکائے ہوئے آنکھون سے دریا جاری تھر تھر کانپ رہی ہے ہمراہیان شمس نے پوچھا کہ کیون ای شہنشاہ ہمارے آقا کہان ہین اسنے جھلا کر کہا مین نے انکو مار ڈالا میری اطاعت کرو تو میرے لشکر مین رہو ورنہ نکل جاؤ دو چار افسر قریب آئے کہا ہمین حضور کی اطاعت مین کیا عذر ہے مگر یہ تو سنین کہ اس سے کیا خطا سرزد ہوئی کیون حضور نے قتل کیا سہراب نے سب کیفیت کہی بھائیو مین قریب کوہ کے ٹہلتا تھا آج کل صحرا پر بہار ہے میرا دستور ہے کہ آجکل مین صحرا مین بسر اوقات کرتا ہون یہ جو بجیا گیا میرے معشوق کو دیکھ کر عاشق ہوا مین نے منع بھی کیا میری شفقت کو خیال کر کہ مین نے تیرا ساتھ دیا خاص تیرے ہی واسطے چلا ہون مگر اسنے کہنا نہ مانا اپنی ہی کہے گیا سحر کیا مین نے سحر دفع کیا ایک ہاتھ تلوار کا مار دیا ایسا حقیر ساحر تھا کہ ایک وار نہ روک سکا اور بڑا دعوی تھا کہ مین مصاحبان شاہ مین سے ہون بڑے بڑے ساحران نامی بڑے بڑے مصاحب بڑے بڑے وزیر کوکب کے ہاتھ سے افراسیاب کے مارے گئے شہنشاہ مہ جبین زرین علم کہ علمدار لشکر کوکب تھا صاحب سطوت و شوکت کیسا ساحر زبردست تھا افراسیاب نے مار الملکہ عجائب کاکل دراز وغیرہ ایسے ایسے ساحران نامی مارے گئے اب ویسے ساحر ممکن نہین ما بدولت کو نہ کرکے بلا بانہ مین گیا اب جو وہ مسلمان ہوگئے سحر العجائب و مصر الغرائب نے مجھکو بلا کر گفتگو کی سب سے پہلے مین نے جواب دیا کہ طلسم پر قبضہ کرنا چاہیے کوکب کو گرفتار کرا لاؤ مین قید ہوئے انکی سلطنت کے ہم باعث ہین سنا کہ وہان چند ساحر انسے باغی ہوئے چلکر دشمنون مین مثادینگے سب یہ کیفیت سنکر خاموش ہوگئے سہراب نے ایک بارگاہ عمدہ تیار کرائی مسند وغیرہ آراستہ کرکے ملکہ کا قفس رکھا تخلیہ کر دیا ہاتھ باندھکر بیٹھا و سر جم یہی کہتا ہے ای شہنشاہ اقلیم خوبی وای سرو روان باغ محبوبی یہ بیان کر کہ وہ کون تھا جو تمکو اٹھا کر یہان لایا مین اسکو بھی ڈھونڈھکر قتل کرون ملکہ نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا کہ ای شخص تو جس بات کا امیدوار ہے جو کچھ تیرے ذہن مین ہے وہ خیال خام و تصور ناتمام ہے اگر تیرا جی چاہے مجھکو قتل کر ڈال پران جادو

ایک ساحر ہی کہ وہ مجھکو اٹھا لایا ہی درۂ کوہ مین رہتا ہی اُسنے بھی ایسے ہی کلمات کہے تھے مین نے انکار کیا اور یہی اُس سے کہا کہ مجھکو قتل کر ڈال یہ تو مین خوب جانتی ہون کہ مین بدنصیب ہون جہان جاؤنگی نئی بات پیدا ہوگی مین یہ جانتی ہون کہ میری موت قریب ہی اب وہ جو اپنے مقام پر آئیگا قفس نہ پائیگا ضرور تلاش کریگا آپ سے اُسنے ضرور مقابلہ پڑیگا سہراب نے کہا مین اسکا خوف نہین کرتا اگر تمام عالم جمع ہو کر آئے تو مین اُنسے بھی مقابلہ کرون خوف نہو وہ کیا بیچارہ ہی تلاش کرکے اُسکو مارونگا اور تمکو تو ضرور ہی کہ اس غلام کو اپنی غلامی مین قبول کرو خاص قوت بازو وزینت پہلو سحر العجائب وصطر الغرائب کا ہون تمام طلسم پر مجھکو اختیار ہی ملکہ نے سر جھکا کر جواب دیا ای شخص اگر تو بادشاہ روئے زمین ہی تو مجھکو کیا کام مین جسکی پابند ہون اُسکی ہون سہراب نے کہا ای ملکۂ عالم تم کسکی پابند ہو ملکہ نے منھ پھیر کر فرمایا ان جھگڑون سے تمھین کیا کام اگر تم ہماری جان کے طالب ہو قتل کرو رحم ہو کر یہ اُٹھا لائے ہو خادمون سے کہا قفس لٹکا دو جسوقت خواہش ہو آب و دانہ پہونچانا اگر مجھکو نہ قبول کریگی قید مین مار ڈالونگا خادمون نے قفس لٹکا دیا اُسوقت ملکہ کی بیقراری دریا اشکون کا آنکھون سے جاری یہ اشعار دلفگار زبان پر جاری تھے نظم

کب سنو مین چین ہی اہل وطن کے وار سے
گل کی ہم تعریف سنتے ہین زبان خار سے
آنکھ اُٹھا کر گل کو مین نے بھی نہ دیکھا عمر بھر
گھر بھی ہی بیدار چشم روزن دیوار سے
میری قسمت مین تھا داغ جدائی دیکھنا
کھینچتا ہوا ای پری جو پوست جسم یار سے

جوش رقت کے سبب محروم ہون دیدار سے
جاے نامہ تیر آتے ہین پیا پے یار سے
ہی مقدر مین جلون داغ فراق یار سے
باغ عالم مین یہ نفرت ہی مجھے [illegible] سے
بو نہ تو موسن پہ بجا ہون برہمن کے عشق مین
روح رخصت ہو گئی پہلے وداع یار سے
چور کیا ناسخ مین وزدان معانی کو کہون

سی دیا آنکھون کو گویا آنسوون کے تار سے
حال غیر آگہ نہین کرتا ہی حسن یار سے
جانتا تھا جل بجھونگا شعلۂ رخسار سے
جاگتا ہون کیا فقط مین انتظار یار مین
چاہیے سینا کفن کو رشتۂ زنار سے
تیری زلفون کی بھی دیگا وہی ظلمون کی سزا
پھول لیجاتے ہین مین گلشن اشعار سے

اشعار پڑھتے مین سکندر کا بھی نام لیا خادمون نے جا کر سہراب کو خبر دی کہ حضور جس قیدی کو بی سوسن زندان سے نکال لائے ہین اُسکا نام ہی سکندر زرین پوش زرین علم انھین کا یہ نام لیکر روتی ہی یہ سنکر سہراب نے کہا یہ تو بہت بہتر ہی اب سکندر کو قتل کرونگا جب اُسکا معشوق مارا جائیگا بخوشی قبول کریگی گل اندام بیچیرہ کا قفس لیکر سہراب نے کوچ کیا مگر پران جادو جو ملکہ گل اندام کو اُٹھا لایا تھا اسی جرم پر قید کیا تھا کہ ملکہ نے اُسکا کہنا قبول نہ کیا سہراب قفس جو اٹھا لایا پران نے دن بھر شکار کھیلا شام کو جو پلٹا قفس کو ملکہ کے نہ پایا گھبرا کر درۂ کوہ سے نکلا ایک جادوگر کا لاشہ پڑا ہوا دیکھا اسباب سحر جا بجا پڑے تھے حیران ہو گیا کہ یہ کون آیا قفس ملکہ کا لیگیا حیران ہو کر تلاش کو نکلا اُس مقام پر آیا جہان لشکر سہراب کا اترا تھا دہیات والون سے پوچھا یہ لشکر کسکا تھا اُن لوگون نے بیان کیا کہ یہان لشکر سہراب جادو مصاحب شاہان طلسم نور افشان کا اترا تھا اُسنے پوچھا کچھ یہ بھی آپ لوگون کو خبر ہی کہ کسی عورت کو وہ لائے تھے سب نے کہا یہ حال ہمکو نہین معلوم پران جادو تلاش مین لشکر سہراب کے چلا بارہ کوس پر جا کر لشکر سہراب کا اترا تھا رات کو یہ پہونچا صورت بدل کر پھرنے لگا ایک خدمتگار سے پوچھا تمھارے آقا کیا کرتے ہین خدمتگار نے کہا آجکل اُنکے مزاج کا حال نہ پوچھو معشوق پر زور نہین چلتا وہ غصہ ہلوگون پر اُتارتے ہین شام سے قفس لیکے تخلیے مین بیٹھے ہین نہین معلوم کیا سوال و جواب ہوا وہان سے روتے پیٹتے نکلے ملازمون پر غصہ کر رہے ہین اُسنے پوچھا اُس معشوق کو کہان سے لائے خدمتگار نے سب بیان کر دیا پران جادو سب مطلب کو سمجھا خیال مین گذرا کہ سحر کرکے سبکو مبتلا کرے بلا کرون جب یہ سب میرے سحر مین پھنس جائینگے قفس اڑا لیجاونگا لشکر سے سہراب کے قریب ایک کوہ تھا اُسپر بیٹھکر سحر کرنا شروع کیا سہراب کبیدہ بارگاہ مین بیٹھا ہی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے کسی سے بات نہین کرتا اگر کسی مصاحب نے کہ دہی

کرکے پوچھا بیقرار ہو کر یہ چند اشعار عبرت آثار درد آمیز حسرت خیز پڑھنے لگی نظم

آن زہرہ چہرہ را بجود آوازے کنم
ازبسکہ کز کرشمہ او چشم من تر است
بی اختیار سوے تو پرواز مے کنم
بیشک سبت در نظام جلوہ میکنند
نزد مسیح دعوے اعجاز مے کنم
ازبس چشیدہ شربت نازت تا ظہیر
ناخن بدل زدن بطرب سازمی کنم
گاہے کہ چشم برسخ او باز مے کنم
ہر گہ مرا طلب کنی از حبس این قفس
از من نیاز ناگہ طلبی باز مے کنم

سہراب بارگاہ سے نکل آیا دیکھا کچھ لکہ ہاے ابر آسمان پر آئے نقیبون سے لکار دیا کہ انتظام رکھو ابر گسندہ بہار برسنا چاہتا ہے سپاہیون نے اپنے طور پر انتظام کیے جانورون کو مضبوط باندھا تھوڑی دیر مین ہواے سرد چلی مینھ برسنے لگا پانی نے نالون کے نواڑا مارا خیمے گرنے لگے صدہا خیمہ گر گیا سہراب جادو کبھی باہر آتا ہے کبھی بارگاہ کے اندر جاتا ہے کہتا ہے یا رب پانی کا زور دمبدم بڑھتا جاتا ہے کہان بھاگ کر جائین کیونکر جان بچائین خبرین گذر رہی ہین کہ کئی سو آپ کے آدمی مر گئے یہ خبر سنکر اور زیادہ گھبرایا دوپہر رات تک تو خالی پانی تھا دوپہر رات گئے اس زور و شور سے بجلی چمکی کہ آنکھین سب کی بند ہو گئین اب جو آنکھین کھولکر دیکھا برف برسنے لگی کس زور و شور سے برف برس رہی ہے سلین کی سلین گر رہی ہین جابجا سفید پہاڑ بنگئے خیمے جابجا گرے صدہا آدمی دب کے مر گئے سہراب دوڑا دوڑا پھرتا ہے خزانے کو بچاتا ہے کبھی خیمے مین ملکہ کے آتا ہے جب بجلی چمکتی ہے ملکہ پکارتی ہین کہ اے معبود ایسی بجلی گرے کہ میرے دو ٹکڑے ہون مین اس کشاکش سے چھوٹون افسوس کیا تقدیر نے خرابی دکھائی کہان سامان شادی تھا یہ نامرادی نصیب ہوئی اب سواے جان دینے کے کیا چارہ ہے نظم

زین بعد من و صبر کہ دلدار گرانیست
صد شہر ز شہر تو گر دیم سفر ہم
واقف مکن اظہار پریشانی خود را
خون گشت دل از داغ جفای تو دگر ہم
سودی نہ دہد اشک شب آید سحر ہم
برنیخیزی ای پسر از خویش دگر نہ
تا کی ز نو این طرہ شود درہم و برہم
رحمی نہ نمودی بتو کردیم خبر ہم
عشقت نکشند از دل ما رخت اقامت
این چہرہ زیبا نہ نمائی بہ پدر ہم

سہراب ہر مرتبہ آکر کہتا ہے ملکہ گھبرا نا نہین مین انتظام کر رہا ہون مگر برف کی شدت ہے لشکر کی عجب کیفیت ہے ہزارہا بندگان سامری و جمشید ہلاک ہو چکے مینھ کی شدت بڑھتی جاتی ہے صدہا خیمے گر گر گئے مال بھی بہت تباہ ہوا دو خزانے میرے تباہ ہوے ساری رات اسی تکلیف مین گذری صبح کو سہراب نے دیکھا میرا دل کانپ رہا ہے اور سب بیہوش پڑے ہین خود بھی لہراتا ہون یقین ہوتا ہے گر کے بیہوش ہو جاؤنگا اپنے کو سنبھالتا ہے سحر جو اس نے پڑھا جسم مین قوت آئی ہاتھ پاؤن جو بیطاقت تھے ان مین طاقت آئی چند لوگ جو قریب بیہوش پڑے تھے انپر جو اس نے سحر کیا وہ لوگ ہوشیار ہوے اب تو اسکو یقین کامل ہوا کہ یہ مقدمہ سحر کا ہے جون جون سحر کرتا ہے برف دفع ہوتی جاتی ہے جب تو جھلا کر بیرون لشکر نکلا کہ دیکھون کدھر سے یہ آفت برپا ہوئی دیکھا ایک کوہ کی طرف سے لکہ ہاے ابر اٹھ اٹھ کے آتے ہین اپنے لشکر پر دو مین گولے مارے کہ لکہ ہاے ابر گرنے لگے یا تو برف کے پہاڑ بنگئے تھے وہ برف غائب ہوئی اب یہ نشان پر لکہ ہاے ابر کے چلا آتا ہے دامن صحرا مین آکر دیکھا پہاڑ پر ایک ساحر بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہے کبھی اٹھتا ہے کبھی بیٹھتا ہے کبھی دستک دیتا ہے سہراب نے ڈانٹا اور پوچھا تو کون ہے جو تونے میرے لشکر کو برباد کیا ہزارہا بندگان سامری و جمشید مر گئے تجھے کیا فائدہ ہوا پران جادو نے سہراب کو آتے ہوے دیکھا یہ تو خبر مفصل سن چکا تھا کہ قفس ملکہ کا یہی اٹھا لیگیا ہے پہاڑ سے کود پڑا کچھ جان کا بھی خوف نہ کیا سہراب پر جب پڑا سحر کیے دشکین دین مگر سہراب کب مانتا ہے جو سحر پران جادو نے کیا سہراب نے دفع کر دیا جب سحر کرتے کرتے پران قریب آیا سہراب نے قبضے پر ہاتھ ڈالا اسے گولیا اسہراب نے تلوار سے اشارہ کیا گو ارکٹ کے گرا تلوار پکڑ کر پران پر جا پڑا پران نے پانچ جا رہا تھ تلوار کے مارے سہراب نے اپنے کو بچایا

جب چوتھی مرتبہ تلوار ماری وہ پلٹا اُچھلا وے سے ہاتھ نکالکر خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا پیران جادو کے دو ٹکڑے ہوئے ابکے
مرتے ہی ابر وغیرہ غائب ہوا لشکر مین آکر دیکھا خاک اُڑ رہی ہے جنکو سمجھا تھا مر گئے وہ بیہوش پڑے تھے ان سبکو اُٹھایا سب نے
پوچھا حضور یہ کیا ماجرا تھا سہراب نے سب حال بیان کیا کہ پیران جادو نے سحر کیا تھا مین نے جاکر اسکو مارا ابر وغیرہ
دفع ہوا سامری و جمشید نے بڑی آفت سے بچایا ہمیجانے مکر نے سحر کیا جس نے سامنے جاکے روک کر مقابلہ کیا سب
تعریفین کرنے لگے چونکہ لشکر تباہی مین تھا اُسدن اور رات بھر اُسی مقام پر رہنا پڑا دوسرے دن سویرے کوچ کیا یہ تو
اودھر چلا مگر اب ذکر ملکہ سوسن و نسیم آتشخو و شاہین بلند پرواز و گلشن سحر طراز بیان ہوتا ہے دربار مین یہ سب بیٹھے مین ملکہ عجب
ذکر کرتی ہین شاہین و گلشن دعائین مانگتے ہین کہ یا خداوند جلد ہمکو اُس شاہزادے سے بخیر و عافیت ملا اور روز سیاہ
نہ دکھانا ملکہ سوسن فرماتی ہین بڑے تعجب کی بات ہے کہ جواہر بھی گیا خبر لیکر نہ پلٹا نہین معلوم اُسپر کیا گذری ملکہ
نسیم نے منھ پھیر کر کہا جواہر عیار طرار خنجر گذار اپنے آقا کا خیرخواہ وہ ضرور شاہزادے کے پاس ہو رہا ہوگا دلیل یہ ہوئی
یہ ہے کہ اگر شاہزادے کو نہ پاتا تھکا ماندہ ہمارے پاس لوٹ آتا کل کیفیت بیان کرتا مگر تقدیر مین یہ پریشانی لکھی تھی رنجی
ہوکر کا بھیلو نکل جاتے ہم لوگ مارے جاتے اُنپر زوال نہ آتا وہ افسر لشکر ہین اُنکا نہ ہونا باعث انتشار ہے دل خود بخود بیقرار ہے
یہ ذکر تھا کہ شاگردان جواہر دوڑے ہوئے آئے بعد دعا و ثنا کے عرض کی سہراب جادو مع پچاس ہزار ساحران غدار برائے
مقابلہ حضور آ پہونچا یہ بھی خبر پائی ہے کہ شمس جادو اسکو لیکر چلا تھا راہ مین کچھ چپقلش مین بگاڑ ہوا سہراب نے شمس کو
مار ڈالا مگر بڑا ساحر و حیلہ ساز ہے اس فکر مین آتا ہے کہ سبکو گرفتار کرکے لیجاوے ملکہ سوسن کو سناٹا آگیا نسیم نے فرمایا آتا ہی تو ہے
آنے دو دیکھا جائیگا گھبرانا کیسا بی بی یہ یاس کی باتین نہ کرو تم افسر لشکر ہو تمہاری پریشانی سے لشکر کو انتشار ہوگا اگر
شاہزادے کے آنے سے پیشتر اسنے طبل جنگی بجوایا لڑینگے مقابلہ کرینگے کیا خدانخواستہ قدم ہٹائینگے یا اڑتے اڑتے بھاگ
جائینگے ہرکارون کو حکم دیا دین موجود رہو جسوقت اسکا لشکر آکر پہونچے ہمین فوراً خبر ملے سوسن سے کہا تم سحر تیار کرو
ہوم خانے کو زور و سحر سے آراستہ ہون کہ جنکو حریف روک نہ سکے پردے بارگاہ کے اُٹھا دو ملکہ نسیم دیکھنے لگین سب کے
انتشار کہ دیکھین کیا ہوتا ہے ملکہ نسیم نے سب انتظام کر دیا دن تھوڑا باقی ہے کہ صحرا کے گرد اڑی علمہائے سرخ و سیاہ نمایان
ہوئے نوبت نقارے کی صدا کان مین آئی ملکہ ٹہلتی ہوئی بیرون بارگاہ آئین دیکھا سب لشکر آکر پہونچا بارگاہ زرنگی
استادہ ہوئی خیمے نصب ہونے لگے سامان سب ہو رہا ہے سہراب بارگاہ مین آکر میٹھا شراب پینے لگا جب دماغ بادہ ناب سے
گرم ہوا حکم دیا طبل جنگی بجے ہرکارے وہان ملکہ کے موجود تھے خبرین لیکر حاضر ہوے بعد دعا کے سب خبر عرض کی کہ
سہراب نے طبل جنگی بجوا دیا ملکہ نسیم نے حکم دیا ہمارے لشکر مین بھی بعنایت خداوند مسجع طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ
جنگی پر چوب پڑی تمام لشکر مین مشہور ہوا کل لشکر سہراب سے مقابلہ ہے تیاریان ہونے لگین چار پہر رات گذر کر شاہ
سحری آسمان پر چمکا دونون لشکر میدان کارزار مین آئے سہراب صف سے آگے بڑھکر کھڑا ہوا کئی ساحر افسر اسکی پشت
پر سہراب کو اپنے سحر پر بڑا ناز ہے نخچیر جادو پہلو مین کھڑا ہے اس سے کہا میدان مین جاکر غور تو کرو لوگ ابے انکو پکڑ کر خدمت
مین ماجدولت کی لا دو سزا دون کہ پھر کبھی ایسا ارادہ نہ کرین شاہان طلسم نور افشان سے بغاوت ماجدولت کے مقابلے
یہ اسباب شوکت بیان سلطان زرین پوش تخت پر ملکہ سوسن ایک جانب طاؤس زرین بال پر سوار ہین ملکہ
نسیم ایک جانب ایک مرغ زرین پر سوار طرف میدان کے دیکھ رہی ہین ایک جانب ملکہ گلشن سحر طراز ایک عقاب بلند پرواز
پر سوار میدان کارزار کو ملاحظہ فرما رہی ہین شاہین بلند پرواز بصد سوز و گداز شہباز آتشین پر سوار سب سے آگے بڑھا
کھڑا ہوا افسران فوج کو تسکین دے رہا ہے کہ یارو ابھی تلوار چلنے اور وہ سحر ہو کہ زمین کانپ جائے خوب جگر نامردگی نہ کرنا

آفتاب نامدار نہین ہین آج خوب جانبازی چاہیے اے بھائیو دنیا ناپائدار ہے اس جیش خمسہ روزہ کا کیا اعتبار ہے دیکھو شیخ مسعودی کیا ارشاد فرماتے ہین نظم

دنیا نیرزد آنکہ پریشان کنی دلے
زنہار بد مکن کہ نکردست عاقلے
این پنجروز مہلت ایام آدمے
آزار مردمان نکند جز مغفلے
باری نظر بحال عزیزان رفتہ
تا مجمل وجود بہ بینی مفصلے
آن پنجہ کمان کش وانگشت خط نویس
ہر بند او فتادہ بجائی و مفصلے
درویش و پادشہ نشنیدم کہ کردہ اند
بیرون ازین دو لقمہ روزی تناولے
زان گنجہاے نعمت و خروارہا مال
با خویشتن بگور نبردند خردلے
از مال و جاہ و منصب و بنیاد و تخت و بخت
بہتر ز نام نیک نکردند حاصلے
بعد از ہزار سال کہ نوشیروان گذشت
گو بینماز و ہنوز کہ بودست عاقلے
اے آنکہ خانہ بر رہ سیلاب می کنی
بر خاک رود خانہ نباشد معولے

بھائیو اس سہراب کو بڑا گھمنڈ ہے دیکھو خود نہین نکلا تنجیر جادو کو میدان مین بھیجا ہے مین جا کر اسکی گردن لونگا اسکو قتل کرونگا یہ ذکر تھا کہ تنجیر میدان مین آیا پکار کر آواز دی ای فرقہ شجیر پرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے شاہین نے اپنا ہمرنگ شین بڑھایا سامنے سلطان زرین پوش کے آئے عرض کی کہ اجازت میدان آپ کا خانہ زاد چاہتا ہے کہ جا کر اس ملعون کو جواب دے سلطان زرین پوش آنکھون مین آنسو بھرے ہوے بیٹھے کہ تمھین سے محبت ملک ہین فرمایا ای شاہین تمھین سب نامدارون نے مجھے بادشاہ بنایا خداوند تجھ پر اپنا فضل کرے کہ دوشیرہ جیتیہ جرأت شہسوار میدان جلالت بخیر و عافیت تشریف لا مین دل کو آرام ہو خداوند تجھکو سپرد کیا مگر شاہین نے کہا یہ تو ظاہر ہے کہ افسر لشکر کا میدان مین جانا باعث انتشار ہے مگر غلام کی جانبازی کسمن کے واسطے تجھ ہین حضور ملاحظہ کرینگے کہ کیا رنگ ہوتا ہے شاہزادے کے واسطے دل روتا ہے یہ کہکر شاہین سامنے تنجیر کے آیا زوجہ شاہین کی ملکہ گلشن عرض کرتی ہے حضور شاہین بلاے روزگار ہے آپ کا غلام جان نثار ہے تنجیر جادو نے دیکھتے ہی شاہین کو ایک گولہ سحر کا مارا شاہین نے گولہ کاٹا آپس مین سحر ہونے لگے تنجیر نے ایک سحر کیا شیر شاہین کا بیتاب ہو جست کی شاہین پشت شیر سے زمین پر گرا گرتے گرتے آواز دی کہ اے ساختہ تیرم ساحری تو حشت تنجیر کو کھانے شیر نے بڑھکر اس طرح کا ایک ٹھوکا مارا تمام میدان کا نزرا اُٹھ گیا جھٹکر سامنے تنجیر کے پہونچا ایک طمانچہ مارا تنجیر زمین پر گرا شیر نے تنجیر کو چیر ڈالا چیر پھاڑ کر کھا گیا اب شاہین الگ کھڑا ہے شیر شاہین کا گرج رہا ہے تنجیر کا بھائی توقیر جادو ہاے بھائی کہکر دوڑا ایک گولہ شیر پر مارا شیر نے وہ گولہ منھ مین لیلیا جو سحر توقیر نے کیا شیر نے اسکو کھا لیا جھلا کر جا پڑا اگر چیر پھاڑ کر شیر کو پھینکدون شیر نے طمانچہ مارا اور چیر پھاڑ کر اسکو بھی کھا گیا پھر تو کارلی شاہین نے کہا ای سہراب تو میدان کارزار مین نکل تو سحر کا مزہ ملے عجب گردد نکلے سہراب جادو دو پہر ڈھل چکی تھی کہ میدان مین آیا ایک گولہ مارا کہ شیر کا سر پھٹ گیا اب تو شاہین سامنے آیا آپس مین سحر چلنے لگے شاہین اکیلا اُن سب ساحرون پر جا پڑا دونون لشکر آپس مین مل گئے مگر سہراب جادو گولہ ہاتھ مین غضبناک بات مین بڑھکر سحر کیا زمین کانپ گئی ایسے دو چار سحر شاہین نے بھی کیے کہ لشکر سہراب کا متفرق ہونے لگا ہزار طرح لشکر کو روکتا ہے پاؤن اُٹھے ہوے نہین رُکتے شاہین نے بڑھکر جلد لکو مارا اب تو سہراب نے دیکھا کہ شکست فاش ہوئی بڑے غضب کا سحر ہو رہا ہے فرار کیا خزادہ سہراب کانپنے لگا ہار گلا مین سرنگون ہے اسپان سہراب کا کلیجہ خون نسیم نے بڑھکر وہ وہ سحر کیے سیکڑون کو دیوانہ کر کے مارا سوسن بھی سحر کر رہی ہین گلشن نے آگ برسادی مرنے سے جو ساحرون کے اندھیرا ہوتا ہے تو سوسن شعلہاے سحر روشن کرتی ہین ملکہ نسیم مسکراتی ہین فرماتی ہین کہ کیا سحر روشن ہے اب بچا کیا سہراب بھاگا جاتا ہے شاہین و گلشن و نسیم و سوسن ان سب نے جو ملکہ سحر ہے آگ برسادی سہراب نے کئی زخم کھائے خیر بچا جاتا ہے کون لشکر تمام ہوتا ہین نہین مل سکتا ہے شہر و کمان بھاگے جاتے ہوا سے مین ابھی موت سے عاجز نہین ہوا ہین شاہین

ڈرونگا اسکو مار لونگا کوئی جواب نہین دیتا جب خیمے لٹنے ملکہ سوسن نے آکر خیمون پر قبضہ کیا ایک خیمے سے کراہنے کی آواز آئی ملکہ سوسن اُس خیمے مین گئین دیکھا ایک نازنین مہ جبین چہرہ آفتاب عالمتاب مگر صدمات سے زرد ہو رہا ہے ہونٹون پر خشکی آنکھون مین تری حواس مین ابتری بڑی ہوئی آہ آہ کر رہی ہے سوسن نے قریب آکر سر اُٹھا کر اپنے زانو پر رکھا بشفقت فرمایا اے مہ جبین تو کون ہے کس بلا مین مبتلا ہے سہراب تجھکو کہان سے لایا اُس نازنین نے ایک آہ کی کہا میرا حال زبون ہے ہجر مولا حق کہنے کے حال نہین ہے کس زبان سے بیان کرون کہ کون آفت زدہ ہون کس مصیبت مین مبتلا ہون کاشکے دم نکلجائے تو مہلت پاؤن نظم

لب رسیدن این جان زار نزدیک است
بیا کہ تفرقۂ روزگار نزدیک است
بہ نیم گام بسر رفت عمر خضر مرا
خوش است خاطر من چون بیار نزدیک است

گمان مبر کہ شب ہجر یار نزدیک است
بخنجر بر سر بالین من بیار یدش
کہ گفتہ است رہ کوی یار نزدیک است

ز ہجر اہل دل ای نور دیدہ دور مرو
کہ جان سپردن این بیقرار نزدیک است
اگرچہ دور فتادہ است دل ز من و تو

ملکہ سوسن بھی چوٹ کھائے ہوئے ہین فراق محبوب کے صدمے اُٹھائے ہوے ہین رات دن ہجر کی تڑپ تڑپ کے کاٹتی ہین یہ اشعار سنکر رونے لگین کہا اے دلفگار رواے دور از یار مین سمجھی کہ تم کسی پر عاشق ہو مگر اُس معشوق محبوب کا کیا نام ہے مبتلاے بلا ہونے کا کیا باعث ہے اُس نازنین نے کہا حال طول طویل ہے فرصت قلیل ہے کیا بیان کرون اگر تلوار سے میرا سر کاٹ لو تو مجھپر احسان ہو اب یہ بار نہین سنبھلتا فراق یار ہے دل بیقرار ہے سر سے پا بیمار ہے چشم اشکبار ہے شاہزادہ سکندر زرین پوش زرین علم ہمارے ملک پر پہونچے پہلے عادان قزاق کو زیر کیا پھر ہمارے باپ صندلان خودسر کو زیر کیا یہ خبر مشتہر ہوئی کہ ایک جوان نے صندلان کو زیر کیا شامت اعمال مجھکو گھر سے ہوے تھی شوق ہوا کہ جلکر دیکھنا چاہیے مین نے بھی کسی قدر فنون ساحری کو حاصل کیا تھا مین بھی اشتیاق مین آئی چوک مین مکان شاہی تھا اُسمین آکر بیٹھی جب اُنکے جمال جہان آرا پر نگاہ پڑی عاشق ہوئی مین نے اُنسے مقابلہ کیا زیر ہوئی شادی کا سامان درپیش تھا ریحان فیلسوار مدت سے میرے نام پر عاشق تھا اُسنے ہمارے دو نمدہ عیار کو بھیجکر چہرا منگوایا عیار سے واسطے فساد ہوا وہ مجھکو اپنے قلعے مین لیگیا ریحان اُسپر چڑھ آیا سکندر نے آکر اُسکو بھی زیر کیا وہان سے مجھکو پران جادو اُٹھا لایا وہان سے اس ملعون نے مجھکو پایا روز دہا کو ڈراتا تھا آج ہون کہ شکست کھائی آج تمنے حال زار پوچھا دل بھر آیا تمہارا عشق کہدیا مگر یہی تمہارا احسان ہے کہ ایک ہاتھ تلوار کا مارو کہ ہمارا خاتمہ کشاکش سے نجات پاؤن نظم

زلف رخصت ہو گئی آیا ہے خط رخسار پر
بے سبب جراح میرے زخم میں کیون چور ہے
رخ میں رکتا نہیں زنہار خیر دشت عدم
کچھ تو میری طرف سے اُسکے دل میں چور ہے

یا ملی شیرین داری کا جہان میں شور ہے
جس جگہ تھا مار آگے اب وہ جا مور ہے
شب سے دنکو ہوتی ہے گرمی مزاج نہیں سوا
تو سن عمر رواں بھی کسقدر شہ زور ہے
راہ دن تن پروری ناسخ سے دشمن پر نہیں

ہو رجو انگلی کی ہے وہ نیشکر کی پور ہے
میں نے کب شمشیر قاتل سے بچایا تھا ہے
پیری میں دونا جوانی سے جنون کا زور ہے
بے سبب مجھسے نہیں آنکھیں چرانا او صنم
گوشت سارا ایکدن رزق دہان مور ہے

ملکہ سوسن نے گلے سے لگا لیا اور کہا اے شاہزادی حور پیکر مثل تمہارے ہم بھی ہجران دیدہ آفت کشیدہ ہین اُسی شیر بیشۂ جرأت پر ہم بھی عاشق ہین وہ صاحب شوکت و لیاقت زخمی ہو کر لشکر سے نکلگیا یہ انھین کا لشکر ہے جسنے سہراب کو شکست دی یہ حال سنکر ملکہ گل اندام کے جسم مین طاقت آئی اُٹھ بیٹھین بلائین لین کہا بی بی تمہاری باتون نے لو قوت روح کو راحت آنکھون کو بصارت ہوئی مگر کچھ آپ لوگون کو یہ بھی معلوم ہوا کہ اس غیرت پر آخر کیا گذری ملکہ سوسن نے کہا کون خبر لاتا اُنکا عیار جواہر خنجر زن واسطے تلاش کے گیا وہ بھی پلٹ کے نہ آیا ملکہ سوسن و ملکہ گل اندام اس خیمے مین یہ باتین کر رہی ہین مگر شاہین نے سہراب کا پیچھا نہ چھوڑا پانچ کوس پر جا کر ایک قلعہ ملا اُس قلعے کا حاکم حیران جادو

ہی سہراب نے چاہا قلعے مین حیران کے جاؤن حیران کو ہرکارون نے خبر دی کہ سہراب جادو مصاحب شاہان طلسم شکست
کھا کر آیا ہی اب قلعے مین آیا چاہتا ہی جیسا ارشاد ہو بجا لاؤن آنے دین یا نہ آنے دین حیران نے کہا سہراب ایسے جنگ آزمانے
کے ہاتھ سے شکست کھائی جب بے کہا حضور شاہین بلند پرواز گلشن سحر طراز سکندر کے شریک مین اُنھون نے یہ آفت
برپا کی کہ سہراب کو شکست حاصل ہوئی حیران خود نکل آیا دیکھا سہراب مع اپنی فوج کے بھاگا ہوا آتا ہی پشت پر سے
نعرۂ شاہین کی صدا بلند ہی حیران آئینہ وار حیران ہو بیٹھی قلعہ آیا پکار کر آواز دی ای سہراب قلعہ حاضر ہی آب و آذوقہ بھی
موجود ہی مگر وہ بڑے زبردست ہین کہ جنکے ہاتھ سے شکست تمنے کھائی قلعے کی اُنکے سامنے کیا حقیقت ہی دم بھر مین فتح
کر لینگے آب و آذوقہ جلا دین تو کچھ تعجب نہین سہراب نے کہا میرے تعقب مین چلے آتے ہین مین نے راستہ کاٹنا چاہا ہی کہ
یہ لوگ میرا پیچھا نہ کرین مگر مجھکو تو خوف ہی حیران نے سہراب کا استقبال کیا کہ شاہین نیر ہاتشین اڑاتا ہوا پہنچا ہرکارون
نے شاہین کو خبر دی تھی کہ قلعۂ حیران جادو مین وہ لوگ بھاگ کر گئے ہین شاہین نے بڑھکر ایک گولہ مارا پھاٹک مین
قلعے کے اندھیرا ہو گیا حیران نے چوپٹ کر دیکھا قلعے کے پھاٹک مین اندھیرا ہو گیا شعلہ ہاے آتش بھڑکنے لگے اب کیونکر قلعے
مین جاؤن سینہ سپر کرکے باہر آیا کہا ای سہراب مین تو تمھین لینے کو نکلا شاہین نے سحر کرکے دروازہ قلعے کا بند کر دیا سہراب
نے کہا اب لڑو یا تو اپنی جان دینگے یا حریف کو مار لینگے حیران و سہراب مجبور و ناچار سامنے لشکر شاہین کے آئے سحر کرنے
لگے شاہین نے نیر ہاتشین کو بڑھایا جسطرف سے نکلا اُس صف کو پامال کر دیا لاشون سے دامن قلعہ بھر دیا ایک طرف سے
گلشن و نسیم نے وہ سحر کیا خندق کے پانی نے جوش مارا اسقدر بڑھا کہ دریا بنگیا صدہا ڈوبنے لگے ملازمان حیران پانی مین
غوطے کھاتے ہوئے سر ساحرون کے مثل حباب بہتے پھرتے ہین اگر کوئی سردار گرا مچھلی نے منہ پھیلایا کہ ساحر کو نگل جاؤن مچھلی سے
اور سروا سے لڑائی ہونے لگی کوئی ماہیت سے آگاہ نہین جان و آبرو دونون جاتی ہین دریا مین غرق ہی مگر شدت سے پیاس کی
ایک ایک قطرہ پانی کو ترستا ہی آخر اسی دریا مین مچھلی بنکے بیٹھے ہین دریا نے موج ماری صدہا کو ڈبو یا نسیم کا سحر جھونکے ہوا کے
چل رہے ہین سیکڑون ناری جل رہے جب اشارہ کیا صدہا کے قلب اُلٹ گئے گریبان چاک کیے منہ پر خاک ملی جنگل مین
روتے پھرتے ہین بھائی نے بھائی کو مارا بیٹے نے باپ کو ہلاک کیا ہنگامہ گیر و دار بلند حیران جادو در منعدل سے کہتا ہی کہ مین
بیٹھے بیٹھے کیون عذاب مین پھنسا اب جان نہ بچیگی کدھر بھاگ کر جاؤن کبھی گھبرایا ہوا سہراب کے پاس آتا ہی کہتا ہی ای
سہراب اب کیا ہوگا تمہارا سحر تو جواب دیتا ہی نہ ہے تھے کہ آسمان پر لگے ہاے ابر نمایان ہوے سابق مین تحریر کر چکا
ہون کہ سحر العجائب و مصر الغرائب نے عہد کیا ہی کہ ہر ہفتے مین گشت کو نکلتے ہین اُنکی جو نگاہ پڑی قلعۂ حیران پر لاکھون
ساحرون کا کھیت ہوا ہزارون ساحر تڑپ رہے ہین حیران جادو دیوانہ وار وحشی مثال پکارتا پھرتا ہی یارو لڑو بھڑو بچا کو نہین
حریف کو پکڑ لو شاہین نہ جانے پائے افسران فوج جان و دل سے سحر کر رہے ہین مگر لشکر شاہین پر تاثیر نہین ہوتی شاہین و نسیم
گلشن آگے بڑھے ہوے قیامت برپا کر رہے ہین بس سحر العجائب و مصر الغرائب نے وہین سے آواز دی او شاہین کیا کرتا ہی تو
قید خانے سے بھاگا مین تیری فکر مین تھا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا شاہین و نسیم و گلشن یہ صدا سنکر گھبرا گئے شاہین نے
کہا لو غضب ہوا خود شاہان طلسم آگئے سلطان فوج کے ساتھ مین شاہین سے کہا کہ ای شاہین اگر بن پڑے نکل چلو شاہین
نے کہا اب نکلنا دشوار ہی بھلا یہ پیچھا جانے دینگے دیکھو سحر العجائب نے سحر کیا اپنے غرور مین یہ پیچھا سحر نہین کرتے اشارہ کرکے
مطلب نکالتے ہین سحر العجائب نے پکار کر آواز دی ای شاہین بس اب آگے نہ بڑھنا اور نسیم تو تو بہا ہی ہی ندر سے تمھارے لشکر کو
تکلیف ہوتی ہی حیران کو آواز دی او حیران بیچارہ سہراب ایسا لائق ہو کر گھبراتا ہی سحر نہین کرتا ہٹ جا دیکھ یہ بدولت کیا تماشا دکھاتے
ہین حیران و سہراب ہٹے سحر العجائب نے اُٹھا کر ایک گولہ مارا آواز دی ای شاہین و نسیم و گلشن ادھر آؤ تا بدولت طلب فرماتے ہین

تینون ساحر مبہوت ہو گئے چہرے سرخ ہاتھ پانؤن مین رعشہ سامنے سحر العجائب کے چلے آئے اُسنے سہراب کو اشارہ کیا کہ اِن تینون کی زبان مین سوزن دو سہراب نے تینون کی زبان مین سوزن دیا قید کر کے ایک تخت پر ڈالدیا لشکر والون پر اشارہ کر دیا لشکر والے سب بیہوش ہو کر گرے سہراب سے کہا ان سبکو گرفتار کر کے حیران جادو کے حوالے کر دے کہا انمین جو اطاعت کرے اُسکو ملازم کرنا اور جو سرکشی کرے اُسکو قتل کرنا اسطرح بادشاہ نے اس معرکے کو فتح کر کے نسیم و گلشن و شاہین و سلطان زرین پوش کو قید کر کے تخت پر ڈال لیا دو گھڑی کے عرصے مین یہ سب کام کیا مگر چلتے چلتے حیران جادو نے عرض کی کہ ای شہریار مین نے خبر پائی ہے کہ سکندر لشکر کو لیے ہوے آتا ہے اُسنے کئی بادشاہون کو زیر کیا لاکھ فوج اُسکے ساتھ ہے سحر العجائب نے سہراب جادو کو حکم دیا کہ تم طرف صحراے گرد آباد کے آؤ اسی صحرا کے قریب بیشہ معجوق ہے معجوق کو ہی پہلوان کو حکم دینا کہ سکندر سے مقابلہ کرے اُسکی مشکین باندھکے خدمت مین ما بدولت کی بھیجدے سہراب اُسیوقت طرف بیشہ معجوق کے روانہ ہوا مگر خیال مین گذرا وہان پڑاؤ پر خیمے لگے تھے معشوقہ اُسکی مقام پر رہی تھی چلے اُسکو تو لون یہ سوچ کے طرف پڑاؤ کے چلا یہان ملکہ سوسن و ملکہ گل اندام باتین کر رہی ہین اسی خیمے مین بیٹھی ہین سوسن نے خبر فتح و ظفر دیکر ملکہ گل اندام کو شگفتہ کیا پریشان دیکھکر یہ بھی وعدہ کر لیا کہ ہم تمھین شاہزادہ والا قدر سے ملا دینگے نہ گھبراؤ کہ مین کنیز ہون دوڑی ہوئی آئین عرض کی کہ ای غضب ہوا فلک نے انقلاب دکھایا سہراب جادو بھاگ کر قلعۂ حیران جادو پر پہونچا وہان شاہان طلسم آگئے سب کو قید کر کے لے گئے سحر العجائب نے سہراب جادو کو یہان روانہ کیا ہے وہ ادھر آ رہا ہے یہ سنکے گل اندام نے عرض کی بی بی براے خدا مجھکو قتل کر ڈالو وہ بیحیا اگر پھر مجھسے وہی باتین کریگا اس سے تو مرجانا بہتر ہے اُس بیحیا کا سامنا میرا نہو ملکہ سوسن گھبرا گئی اور تو کچھ نہ بن پڑا ایک تخت سحر تیار کیا اُسپر ملکہ سوسن و گل اندام سوار ہوئین سوسن کو تو سحر مین دخل ہے یہ تو تخت کو اڑاتی ہوئی ایک جانب کو روانہ ہوئین کہ اُنکا ذکر وقت پر کیا جاویگا سہراب جادو پہلے اپنے پڑاؤ پر آیا معشوق کو نہ پایا بہت رویا پیٹا مگر مجبور و لاچار قہر درویش بر جان درویش صحراے گرد آباد مین آیا معجوق فیل تن کو خبر ہوئی استقبال کر کے سہراب کو لے گیا سہراب نے حکم سحر العجائب پہونچایا معجوق اُسی وقت ساٹھ ہزار فوج ساتھ لیکر تلاش مین سکندر کی روانہ ہوا اسکندر فوج ظفر موج کو مع صندلان و عادان کے ساتھ لیے چلے آتے ہین ان سب کا ذکر وقت پر کیا جاویگا

دو کلمۂ داستان حیرت نشان ملکہ حیرت جادو کہ راہ مین فساد ہونا گلرنگ ساحرہ سے و دیگر حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ مصنف

ساقی مجھے آج تو پچھا دے
عیارون کا سماد کھاؤن
نقشہ مین وہ داستان سناؤن
رخ صورت ماہتاب روشن
سینہ جو ہے بحر حسن الفت

اک جام شراب کا پلادے
اک رنگ کی داستان سناؤن
گلشن مین وہ رنگ پھر جماؤن
ہے چال مین رنگ کبک گلشن
آسیر ہے حباب کی لطافت

ہے نور یہ آج اوج خامہ
ساقی تجھکو ثواب ہوگا
بلبل کو ہو رشک صبر گل پر
آنکھین رشک غزال پر فن
یاد رج گہر ہوے نمایان

مضمون مین لکھ رہا ہون آج
دشمن کا جگر کباب ہوگا
معشوق مرا تو ہے سمن بر
عالم ہے شباب کا وہ جوبن
نکلے ہین ابھر کے نار پستان

کیا سوے کمر ہی چست و نازک | ہر عضو بدن درست و نازک
غنچہ ہی دہن تو دانت گوہر | الماس کو رشک ہی مقرر
ای توسن کلک ناز پرور | ای ماہ لقا و ای سمن بر
ہین راز سخن کے تجھپہ ظاہر | تو صنعت حسن سے ہی ماہر
ای بلبل گلشن بلاغت | ای سرو روان باغ الفت
چہرے سے ذرا نقاب اٹھا دو | روے زیبا مجھے دکھا دے
ہو طائر حیرت نغمہ پرداز | وہ ساز طرب کے کلک آغاز
روشن ہی قمر کلام تیرا | ہی سند مین خوب نام تیرا

چوٹی جو گندھی ہوئی پڑی ہی | یا مار سیہ کی ناگنی ہے
کیا اُسکی بڑھا کے قدر لکھیے | اسکو خذف اسکو بدر کہیے
ای شاہد عاشقان دلجو | ای بلبل گلشن و سمن بو
ای کاتب دفتر فصاحت | ای ماہر راز عشق و الفت
ای کاتب و قران جانسوز | ای راقم داستان جانسوز
تحریر ہو نقشہ معانی | مجحوب ہو جس سے نقش مانی
لکھتا ہون فسانۂ فصاحت | ہو چست و درست عبارت
ہر اہل کمال جانتا ہی | کامل کو کمال مانتا ہی

چہرہ سر فروشان سحر گر حیرت و یکہ تازان میدان جلالت اس داستان حیرت بیان کو یون تحریر فرماتے ہین قسم مصنف سمند کلک من جولان و طرار پُر چنین طی کرد راہ سحر و شوار پُر سابق مین تحریر کرچکا ہون کہ ملکہ حیرت جادو سب جھگڑون سے فراغت پاکے یعنے چالاک نے طلسم توڑا حیرت جادو کو طلسم سے چھڑایا گر حیرت جادو پھر عقاب کی شریک ہوگئی تخت پر بیٹھی ساتھ عقاب کے طرف ہوش ربا کے چلی مہتر مہتر چالاک بن عمرو عاشق صادق کہ امید وصل حیرت پر جان اپنی شادی کیا کیا عیاریان کرکے رہا کیا ہی جب ملکہ حیرت جادو کو پھر اوج شاہی پر دیکھا لاچار صورت بدلکر لشکر مین داخل ہوے کسی وقت صورت بدل کے حیرت جادو کے دربار مین جاتے ہین دیکھ لیا دل کو آرام آگیا اگر کسی وجہ سے باریاب نہوے تو روتے ہوے پلٹ آئے اُس روز کھانا پانی بالکل ترک ہوا اگر باحتیاط پہونچے دیکھ لیا کہ وہ شمع شب افروز انجمن خوبی و چراغ روشن مجالس محبوبی تخت پر جلوہ فرما ہی عقاب ابر سوار دنگل پر بیٹھا ہوا گلچینی اسکے گلشن جمال کی کیا کرتا ہی جو جو اسنے ملکہ حیرت سے عہد کرلیے ہین بحال ہی جو اُنمین فرق آنے پاے جملہ امورات مالی و ملکی راے پر حیرت جادو کے موقوف ہین تمام اہالیان لشکر حکم ملکہ حیرت پر مصروف ہین جون جون ہوشربا قریب ختنائی دیتا ہی حیرت کا دل دھڑکتا ہی جی مین کہا کرتی ہی کہ جس ناظم حمزہ کو چھیڑا جائیگا تو امیر کو غصہ آجائیگی امیر اسی ساربان زادے کو بھیجینگے غضب ہوجائیگا وہ آتے ہی مکر و غدر شروع کردیگا کیون ای حیرت کیا تدبیر ہو کہ ساربان زادے سے مقابلہ نہ پڑے عیار نہون ساحر چاہین لاکھون جمع ہون مگر عیار نہون یہ ناممکن ہی ہر چند کہ مین نے وہ نشیب و فراز دیکھے ہین کہ اب میرے سامنے کوئی مکر نہین ہو سکتا مگر عمرو وہ بلاے روزگار ہی کہ مین بیچاری کیا ہون بہرام فلک کے سامنے عیاری کرے ایک دن راہ مین باقی ہی حیرت جادو بیرون بارگاہ آکر بیٹھی عقاب ابر سوار کہ اپنے سب کار دنیا ترک کردیے ہین یہ بھی دست بستہ حاضر ہی لشکر تمام اترا ہوا ہی چالاک بن عمرو بشکل خدمتگار ایک ستون کی آڑ مین چھپا ہوا روے زیبائے حیرت دیکھ رہا ہی افسران فوج اپنے اپنے جھگڑے اپنی اپنی ضرورتین بیان کر رہے ہین حیرت جادو حکم دیتی جاتی ہی امورات لشکر مین بو بمثل منتظم ہی ہمیشہ لشکر کی بادشاہت کی کہ ایک لکہ ابر سیاہ طرف صحرا کے ظاہر ہوا گرج رعد کی کڑک برق کی چمک طاؤسان زرین بال پرسے پر ملائے زیر ابر آوازین لگاتے ہوے رقص کرتے ہوے ساتھ ساتھ ابر کے چلے آتے ہین حیرت نے کہا ای عقاب کوئی بڑی ساحرہ آتی ہی یہ کہکر سنبھل بیٹھی عقاب بھی سنبھل بیٹھا حیرت کو بھی خیال ہوا پاندان اپنا کھول لیا گلوری بناکے اپنے منہ مین

رکھی ایک گیند یاقوت احمر کا نکال کے ہاتھ مین لے لیا کچھ اسباب سحر زیب جسم کیا عقاب کو بھی یہی خیال ہوا اسنے بھی کچھ
اسباب سحر اپنے پاس رکھ لیا چالاک بھی کھڑا دیکھ رہا ہی کہ وہ ابر قریب لشکر آکر پھٹا سب نے دیکھا تخت پر ایک
ساحرہ مگر ضعف سے سر جھکا ہوا جھریان تمام جسم پر گرد چار پانچ سو کنیزین پشت پر طاؤسان زرین بال کے
ہاتھ ہلاتی ہوئی جب ہاتھ ہلا دیتی ہین طائر زمزمہ سرائی کرتے ہین اسباب سحر پیدا ہوتا ہی وہ ساحرہ تخت پر
سے آخری کنارے پر لشکر کے ساحرون سے پوچھا کیون صاحبو یہ لشکر کسکا ہی عقاب نے حکم دیدیا ہی جس
مقام پر جو کوئی دریافت کرے کہ یہ لشکر کسکا ہی یہی کہنا کہ لشکر ملکہ حیرت جادو کا کوئی ہمارا نام نہ لے سب
ساحرون نے یہی کہا اُس ساحرہ نے گھبرا کے پوچھا حیرت جادو کون سبھون نے کہا بادشاہ طلسم ہوشربا
جس مین لاجواب ساحرہ یکتا بڑھیا نے کہا اسکا کیا باعث ساحرون نے کہا ہم باعث نہین جانتے بڑھیا
تخت سے کودی ٹہلتی ہوئی چلی لشکر کو دیکھتی ہوئی کنیزین پشت پر ایک ایک سے یہی پوچھتی ہوئی کہ یہ ساحر کیا
حیرت نے ملازم کیے ہین یا ملک ہوشربا کے ہین لیکن ہوشربا سے تو ایسے سامان سے نہین بھاگی تھین اتنا
لشکر ہمراہ نہ تھا آخر یہ لشکر کیونکر ممکن ہوا بعض نے کہا اصل مین لشکر عقاب ہی تب تو اُسنے غصے مین
کہا عقاب ابر سوار کون شخص ہی نہایت برہم ہو کر ضعیفہ نے پوچھا اس کہنے والے نے کہا بادشاہ پردۂ ظلمات
ساحر شمشش کا نواسا یہ سنکر وہ بڑھیا ٹھہر گئی اُس شخص کا ہاتھ بڑے زور سے پکڑ لیا وہ شخص کانپنے لگا کہا مفصل
بتا اب تو اس آدمی نے تمام کیفیت پہونچنا حیرت کا اور لڑائی اور زوجہ عقاب کا مارا جانا اور عقاب کا بی بی
حیرت کو پکڑنا ۔ تون حیرت جادو کا قید رہنا بمشکل تمام اُس سے بوعدۂ فتح طلسم ہوشربا راہی بوصل ہونا
و قتل تاکل افراسیاب پر بادشاہ ہونا حیرت کا اور کوچ کر کے چلنا اور راہ مین جھگڑے ہونا اب سب جھگڑون
سے فراغت کر کے کوچ طرف ہوشربا کے ہی کل اُس شخص نے بیان کر دیا یہ سنکر یہ بڑھیا کانپنے لگی اور کہا کہ حیرت
ایسی شخص ہی کہ جسکی عقاب مدد کرے عقاب کی کیا حقیقت ہی اُس شخص نے بجا کہکے ہاتھ چھڑا لیا اب یہ بڑھیا
بصد جوش و خروش طرف ملکہ و عقاب کے چلی کنیزون سے کہتی ہوئی کہ صاحبو عقاب بھڑوا کیا چیز ہی
حیرت جادو کے گھر کے نوکر اب بھی ایسے موجود ہین کہ عقاب ایسو نکو نوکر رکھین خاص سلطنت کی
وجہ مین خواہ بوجہ سحر و ساحری عقاب کیا منہ لیکر حیرت کو لے چلا ہی اور حیرت نے کیا سمجھ کے اُس
نالایق کو قبول کیا ملکہ عالم کو یہ مناسب نہ تھا مگر اب بھی بڑی خیر یہ ہی کہ تا بہ ہوشربا نہین پہونچے ہین کسی
کو خبر ہو گئی میرے ساتھ چلین مین سب سامان کرا دونگی یہ کہتی ہوئی غصے مین کف منہ مین بھرا ہوا لشکر کو بھی
دیکھتی ہوئی کبھی لشکر کو دیکھکے ہنستی ہی کنیزون سے کہتی ہی واہ قدرت سامری و جمشید انھین ساحرون
کے بھروسے پر میان عقاب چلے ہین اُف کر دون تو سب کے سب جل کے خاک ہو جائین یہ کہتی ہوئی سامنے
ملکہ حیرت جادو کے آئی بہت ادب سے حیرت جادو کو سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا عقاب کو بنگاہ
حیرت دیکھا جیسے کوئی کبھی اترا تا ہی اور حیران ہو کے پوچھا میان عقاب صاحب یہی ہین عقاب حیران
ہو گیا اک کرسی خالی تھی اُسکو کھینچکے بیٹھ گئی ملکہ حیرت جادو حیران عقاب پریشان کہ یہ ساحرہ کون ہی
حیرت جادو نے کہا مین نہین پہچانتی مگر بڑھیا ملکہ کے سامنے ہاتھ باندھے بیٹھی ہی حیرت جادو نے اشارہ کیا
ساقی پیچے نے بڑھیا کو جام دیا بڑھیا نے جام پیا جب دماغ اسکا بادۂ ناب سے گرم ہوا تو دست بستہ عرض کی ای
ملکۂ عالم آپنے اس کنیز کو نہین پہچانا حیرت نے کہا مین نہین پہچانتی عرض کی اس کنیز کا نام گلرنگ جادو ہی

یہاں نئے صحراے ویران ہی اب تو اس صحرا کو صحراے نرگستان کہتے ہین شہرہ صحراے ویران نام تھا شہنشاہ
ہوشربا افراسیاب جادو وپہلونشین سامری جمشید نے مجھکو خلعت دیا اور ارشاد فرمایا کہ جاکے اس صحرا کو
آباد کروا اپنے نام کا شہر بناؤ مسافرونکو بڑی تکلیف پہونچتی ہی کنوین اور مسافر خانے جابجا بنوا دو کیتر نے
بارہ برس مشقت کر کے صحراے ویران کو آباد کیا صحراے نرگستان نام رکھا دیکھنے کے لائق ہی اب تو دل
چاہتا ہی وہان آنکھین فرش کیجیے دیہات قریات آباد ہوے ایک قلعہ بنوایا اسکا نام قلعۂ گلرنگ رکھا ہی آج
اتفاق سے کنیز واسطے شکار کے نکلی اسطرف بھی نکل آئی حضور کے ورود اقبال و نزول اجلال کی خبر سنی براے
قدمبوسی حاضر ہوئی حضور کہان تشریف لیے جاتی ہین یہ حالات سنکے حیرت جادو کی آنکھون سے آنسو ٹپک
پڑے کہا ای گلرنگ جادو اب تو ہمارا یہ حال کہ جسکا ذکر کرنا محال ہی نظم

راحت وطن کی یاد کرین کیا سفر مین ہم
لکھتے ہین اک پری کو کچھ آوارگی کا حال
کیا چھوڑین سر تصور دیوار و در مین ہم
یکسان ہی شام غربت و صبح وطن اثر
کیون جلتے سایۂ شجر بارور سے ہم
جائین اثر جب ای رقم جذب اشتیاق
مومن نماز قصر کرین کیون سفر مین ہم

اسطرح خاک چھانتے پھرتے نہ دشت دشت
باندھینگے نامہ طائر مجنون کے پر مین ہم
ہی یاد رطب و یابس تقریر ناصحان
پائین فغان شب مین نہ آہ سحر مین ہم
دلی سے رامپور مین لایا جنونکا جوش
دیکھین زمام ناقہ کف نامہ بر مین ہم

پاتے تھے چین کب غم دوری سے گھر مین ہم
ہوتے جو پائمال کسی رہگذر مین ہم
تھین وحشت سے زیادہ تر اس کو مین سختیے
کیا بولین شکوہ سفر بحر و بر مین ہم
اس گل کے غم مین پھولتے پھلتے تو ہر سکے
ویرانہ چھوڑ آئے ہین ویرانہ تر مین ہم
وصل بتان کے دن تو نہین یہ کہ ہو قبول

حیرت جادو نے جو یہ اشعار پڑھے گلرنگ جادو بہت روئی کرسی سے
اُتر سر سے پانون تک بلائین لین عرض کی واری حضور کیون اسقدر رنجیدہ رہتی ہین کنیزین اسقدر موجود ہین
زمین ہلا دینگی بڑا افسوس یہ ہیگا کہ بارہ برس مقابلہ رہا اور شہنشاہ نے اپنی کنیز کو نہ یاد کیا آجتک میان چپلاین
کے یہانسے کوئی خراج لینے نہین آیا مین نے ہمیشہ سامان تیار رکھا کہ اگر کوئی خراج لینے آئے تو اسکو فرد دکھاؤن اُس
مزے کو مزا چکھاؤن اگر وہ مجھسے خراج طلب کرتا مگر یہ بھی کنیز نے سنا کہ میان لاچین سحر سے توبہ کر کے بیٹھے اب
انکا ارنا جیسے ایک جانور کو ذبح کیا حیرت جادو نے کہا وہ تو بڑی بلا مین مبتلا ہین جا کے طلسم نور افشان مین
قید ہوے بڑی بڑی کوششین ہو رہی ہین سنتی ہون کہ خود صاحبقران چلے ہین ابھی تک بڑھیا ہنس ہنس کے
باتین کر رہی ہی بعد عرصۂ دراز کے بڑھیا نے حیرت جادو کو خوب خوب تسکین دی کہا واری اگر قاتلان شاہ
جا کے آسمان مین پوشیدہ ہون تو وہان سے لا کر ضرور قتل کر دون اگر طبقات زمین مین محفوظ ہون تو طبقات
زمین کو کھود کے پھیکدون مسلمان اب بھلا کیا بچ سکتے ہین مین افسوس کرتی ہون کہ شہنشاہ بارہ برس مسلمانون سے
لڑے اور اپنی کنیز بے تمیز کو یاد نہ فرمایا مین دیکھتی کہ ننگو ڑا عیار کیونکر عیاری کرتا ہی حیرت نے تھرا کر کہا ای
گلرنگ ارے واسطہ سامری و جمشید کا عیار کا نام نہ لینا مجھکو ڈر ہی کہ وہ کمبخت چلا نہ آئے حیرت جادو
نے کہا اُس کمبخت کے نام کی تاثیر ہی جہان نام لیا بس وہین موجود ہوا پھر اسکا آنا قہر سامری و جمشید ہی بڑھیا نے
کہا واری آپ تو اسقدر خائف ہین کہ جسکا بیان نہین عیار ہوا سامری و جمشید ہوگیا حیرت رو رو کر حال
فتح طلسم ہوشربا بیان کر رہی ہی بڑھیا کبھی روتی ہی کبھی ہنستی ہی کبھی افراسیاب جادو کی عقلمندی پر آوازے
کستی ہی عرصۂ دراز تک یہی جلسہ رہا جب یہ سب باتین ہو چکین تو گلرنگ نے کہا واری اٹھیے آپ ہی کی سلطنت
ہی چلکر بادشاہ ہو کر بیٹھیے کنیز خدمتگذاری کریگی اور جو آپ نے تجویز کیا ہی وہی سب ہو جائیگا یہ بات سن کے

عقاب بحیرت طرف حیرت کے دیکھنے لگا حیرت نے کہا ای گلرنگ تمنے اپنی راسخ الاعتقادی صرف کی ابین
انکو ساتھ لیکر چلی ہون تمھارے مزاج مین آئے تم بھی چلو ہوشربا مین چلکے نمکحرامون کو قتل کرین پھر جیسی صلاح
ہوگی ویسا کیا جائیگا گلرنگ کو اب غصہ آیا کہا واہ واہ کیا خوب آپنے قدردانی کی مین سوا آپ کے کسی اور کی
نوکر ہوکر چلون مین آپ بادشاہ جلیل ہون جس فوج پر آپکو بہت بڑا گھمنڈ ہی اک اُف کرکے سب کو جلا دون
دیوانہ بنا دون اس فوج کا کیا اعتبار اور جنکو آپ بڑا ساحر سمجھتی ہین یہ بیچارے میان عقاب ابر سوار جو
بیٹھے ہین کوئی شعبدہ سحر دکھلائین میرے سامنے زبان کو ہلائین مجھے شہنشاہ نے تعلیم کیا آفات چہار دست
کی مصاحب رہی ماہیان زمرد پوش سے ملاقات تھی ان سبھونکو سحر مین دیکھ بھال چکی ہون حضور انکے سحر
نہ تھے کرامات سامری وجمشید کی تھی ہمارے جانا انکا مقام تعجب ہی مگر اتفاق سامری وجمشید سے کسی کے
واسطے بقا مقرر نہین کی انتہا یہ کہ خود بھی مر گئے جب خود فنا ہوگئے تو کسی کے واسطے وہ بقا کیون چھوڑتے مگر یہ
نادانون کی بات ہی انکا مرنا بھی کرامات ہی انھون نے چولہ تبدیل کیا اگر وہ مرجاتے تو زمین وآسمان کیونکر قائم
رہتے کہین اور پیدا ہوے ہونگے ایک سو تیرہ مرتبہ جنم لینگے کبھی مسلمانون مین جملہ فرقون مین جائینگے کتاب
مین لکھا ہی کہ ایک زمانے مین اک مقام ہی کہ نام اسکا اجار گانون ہی تمہین دھنوا پاسی رہتا ہی اسکے یہان خرس بھی
پلے ہوے ہین ایک مادہ خرس بھوری ہی اسکے یہان سات بچے ہونگے انھین مین سامری وجمشید بھی پیدا
ہونگے کسی کو کیا خبر ہی حالات انکی کرامات کے ہم جانتے ہین بس اب آپ میرے ساتھ آئین زیادہ تکرار نہ کرین نہین
تو لونڈی کو ملال ہوگا میرا ملال اور ونکا باعث زوال ہوگا اب تو عقاب ابر سوار بھی بول اٹھا کہا ای گلرنگ
بس اب یادہ گوئی نہ کرو ملکہ حیرت جادو سے اور ہمسے اقرارنامے ہوچکے ہین سرکاری کا غذ آیا جسکو اسٹامپ
کہتے ہین اسپر اقرارنامہ لکھا گیا رجسٹری ہوگئی ہی میرے ہاتھ کا لکھا ہوا پاس ملکہ حیرت جادو کے موجود ہی
ملکہ حیرت جادو کا لکھا ہوا میرے پاس موجود ہی وہ اقرار بھلا اب رد ہو سکتے ہین بی گلرنگ زیادہ غصہ نکرو
اب ملکہ ہمارے ساتھ ہین اور ہمارے ہی ساتھ جائینگی اسکے خلاف ہرگز ہرگز نہین کر سکتی ہین ملکہ حیرت
نے بھی آنکھون مین آنسو بھر کے کہا گلرنگ اب اس مقدمے مین دخل نہ دو جو تمنے کہا وہ کیا اب تم زیادہ اصرار
نہ کرو ہم جاکے مقابلہ کرینگے ہوشربا کو ضرور لینگے ای گلرنگ تمسے اپنا کیا حال بیان کرین فلک نے ہمکو ایسا
بیکس کیا کہ جسکو ہم اپنی زبان پر نہین لاسکتے ہماری یہ کیفیت ہی

نظم

مانند خون شراب ہی یان اپنے دم کے ساتھ
زندہ ہین ہجر دوست مین عاشق نہ مردہ ہین
نیزے مین رستی ہی ہمارے ہی دم کے ساتھ
ہو دسترس تو پھینکیے دل پر سے وار کے
خونخواریان ہین صورت شمشیر دم کے ساتھ

ای دل ہوست کشمکش کفر و دین سے چھوٹ
عالم اک اور بھی ہی وجود و عدم کے ساتھ
یون تیرگی ہی شمع کے ہمراہ ہجر مین
آئینہ سکندر بھی جام جم کے ساتھ
ناسخ نہ چھوڑیے کبھی راحت مین رنج کو

بازندگی رہا ہی اگر جام جم کے ساتھ
میخانے بھی بنائے ہین دیر و حرم کے ساتھ
تلوار راست خم کوئی جیسے پرانی ہو
ہوتی ہی جسطرح سے سیاہی قلم کے ساتھ
اہل ستم ستم سے نہ باز آئینگے کبھی
دوزخ بھی ہمکو چاہیے باغ ارم کے ساتھ

گلرنگ جادو حیرت جادو کی باتون پر رودیتی تھی اور اری حسرت ویاس کے کلام نہ کیجیے سلطنت ہوشربا
لیجیے قاتل شہنشاہ کا سر دون ایک جشن طلسم ہوشربا مین چلکے کرون کہ سب خراج گزار جمع ہون اُسوقت ارمان
نکلے حیرت جادو نے کہا نہین بوا گلرنگ تم جاؤ جی چاہے ہمارے ساتھ چلو نہ جی چاہے اپنی سلطنت
کا کام کرو تو ہمارے دل کو یقین ہی اور تقویت رہتی ہی کہ اگر کوئی تنگی بدی ہوگی تو تمھارے پاس چلے آئینگے

وہان اگر آرام تو پائینگے گلرنگ نے کہا واری مین تو نہ مانونگی میان عقاب ابرسوار کے ساتھ آپ کو نہ جانے دونگی
ایک کنیز کو اگر حکم دیدون تو اس لشکر کو تمام کردے یہ کہکے اپنے مقام سے اٹھی کہا واری دیکھیے مین سمجہائے جاتی
ہون میان عقاب کی دم لونگی پر تو جوگی انکے ساتھ آپکو نہین جانے دونگی ذرا ہوشیار رہیے گا مگر اتنا عرض کرتی ہون
کہ جب اس لشکر پر کوئی آفت آئے تو آپ الگ ہوجائیے گا اول تو مین خود خیال رکھونگی مجھے تو میان عقاب
کو دیکھنا ہی کہ یہ کیسے ابرسوار ہین میرے نزدیک تو بالکل بیکار ہین بڑی دلیل یہ ہی کہ بعد سال بھر کے ایک مقام ہی
کہ اسکو غار افراسیابی کہتے ہین وہان سب ساحر آکر جمع ہوتے ہین اپنے اپنے سحر کو پختہ کرتے ہین مشرق اور
مغرب جنوب اور شمال تک کے ساحر وہان آتے ہین بنگالے والے بھی وہان آئے کا نوروتیس والون نے بھی
آکے امتحان دیا چالیس دن تک وہان ہنگامہ رہتا ہی اُس مجمع ساحران مین کبھی انکو نہین دیکھا اور جسنے وہان
امتحان نہین دیا وہ عمر بھر ناقص رہا ہرچند ملکہ حیرت جادو نے سمجھایا مگر بڑھیا رنجیدہ ہوکے چلی گئی اپنے قلعۂ
گلرنگ مین آکے پہونچی مصاحبین اسکی آکے جمع ہوئین تین سو جادوگرنیان آزمودہ کار ایک ایک سحر مین
طاق شہرۂ آفاق ایک ایک کو اپنے اپنے سحر پر ناز حسن مین اعجاز مگر جب سب جمع ہوچکین تو گلرنگ نے
سب کیفیت بیان کی کہا صاحبو سنو جسکا ہمنے تمنے نمک کھایا شہنشاہ ہوشربا مارے گئے زوجہ اسکی ساتھ
عقاب ابرسوار کے جاتی ہی معتقدان مشتمش کے طرف ظلمات کے بڑے مجمع ہین سرحد ہوشربا مین کوئی انکا نام
بھی نہین جانتا اسکے نواسے کو لیکر بی حیرت چلی ہین اُسنے اپنے سحر کے گھمنڈ مین اقرار کرلیا کہ مین ہوشربا
فتح کرادونگا قاتل افراسیاب کا سردونگا حیرت بیچاری قید مین تھی اُسنے ان باتون کو غنیمت جانا مین نے
کہا کہ آپ قلعۂ گلرنگ پر چلیے صحرائے نرگستان مین دس کوس تک میری عملداری ہی دیہات وقریات
آباد رعایا دلشاد مگر میان عقاب نے نہ مانا اور حیرت تو پرائے قبضے مین ہی اُسنے بھی مناسب نہ جانا
فلان صحرا مین لشکر عقاب فروکش ہی سات لاکھ کا لشکر ہی تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ جاکر میان عقاب
کو سزا دے لشکر کو مٹادے مگر ذرا اپنے مالک کی زوجہ کا خیال رہے اسکی بارگاہ پر زوال نہ آنے پائے یہ سنکے
موجہ جادو اسکی کنیز ونکی افسر ہی جوش مین آکے اپنے مقام سے اُٹھی کہا حضور کہیے تو ملکہ حیرت جادو
کو خبر بھی نہ ہو وہ اپنی بارگاہ مین عیش کرین لشکر والے ایسی بلا مین پھنسین کہ اپنے مقام سے آگے نہ سکین
اگر ارشاد ہو تو ایسا سحر کرون کہ آوارہ ہوجائین عقاب کا ساتھ چھوڑدین گلرنگ نے کہا اے موجہ کیا
تجھے بھی سحر آتا ہی میرے سامنے تو کبھی تونے سحر نہین کیا اُسنے عرض کی واری آپکی خدمت مین رہی ہون
آپکی رسوئین والی کہلاتی ہون کھانا پکاتی ہون اب آپ ملاحظہ فرمائیے گا کہ کس رنگ کا سحر ہوتا ہی گلرنگ نے
کہا بہتر ہی اچھا جاؤ ایسا نہو لشکر کوچ کرجائے میان عقاب ابرسوار کو جب مین نے للکارا جواب بھی
نہ دے سکے بہت ترکیب سے سحر کرنا موجہ جادو نے عرض کی حضور کو خبر پہونچیگی گلرنگ نے چند کنیزونکو
حکم دیا صورتین اپنی بدل ڈالو مردانہ بھیس کرکے لشکر عقاب ابرسوار مین جاؤ جو سیر گذرے ہمکو خبر
پہونچاؤ دس کنیزین صورتین بدلکر روانہ ہوگئین مگر موجہ جادو جوش مین تھا سباب سحر اپنے پاس لیکر
پر پرواز پیدا کرکے لشکر عقاب ابرسوار مین آئی یہان عقاب ابرسوار حیرت جادو سے کہتا ہی کہ
ملکۂ عالم اب یہان سے کوچ کرو ایسا نہو وہ جاکر کچھ آفت برپا کرے گلرنگ بہت غصے مین گئی ہی ملکہ
حیرت جادو نے جواب دیا کہ مین نے اسکو بہت سمجھا دیا ہی کئی دن کے بعد یہ مقام پر فضا ملا اب جو کوچ

کر بیٹھینگے تو سما ہوشربا کے کہین نہ ٹھہرینگے موجہ جادو اول اس لشکر مین آئی دور سے کھڑے ہوکر بارگاہ حیرت کو دیکھا
لشکر کو اپنی نگاہ مین کیا دو کوس پر اک پہاڑ تھا اُسپر آکے بیٹھی بچہ ہاے خوک ذبح کیے خون سے چوکا دیا کچھ روئی کے
گالے نکالے کچھ ماش کے دانے نکالے بہت سا اسباب سحر نکال کے رکھا سحر کرنا شروع کیا کبھی گولہ طرف آسمان کے
پھینکتی ہی کبھی کھڑی ہوتی ہی کبھی بیٹھتی ہی پکار پکار کر یہی کہتی ہی اے سحر سامری و جمشید اپنی تاثیر دکھانا خالی
پلٹ کے نہ آنا یہ کہکے ایک دو ہتڑ زمین پر مارا برق چمکی کچھ ابر آیا کچھ پانی برسا کچھ شعلے گرے آگ پانی کی طغیانی مگر
اہالیان لشکر عقاب ابر سوار ساٹھ لاکھ کا لشکر ہی ایک طرف دس لاکھ جادوگر اُترے ہین افسران سب کا
سیران جادو کرسی بچھائے بیٹھا ہی پہر رات آچکی ہی دو ساحر دوڑے ہوے آئے کہا حضور یہ جو سامنے صحرا ہی
دس جادوگر واسطے رفع حاجت کے گئے تھے ابھی ایک شیر نکلا دسون کو کھا گیا سیران جادو نے بڑا افسوس کیا
کہا یارو خبردار جب تک سو پچاس اکٹھا نہو نا اب اُس جنگل مین نہ جانا کل صبح کو مین خود جاؤنگا سحر سے اُس
شیر کے کان پکڑ کے لے آؤنگا اپنا مرکب اسکو قرار دونگا کہ ایک پلٹن مین ہلڑ ہوا سیران جادو نے پوچھا خیر تو ہی
ایک ساحر دوڑا ہوا آیا کہا حضور بڑا غضب ہوا سانپ نے کمیدان صاحب کو کاٹا پڑے تڑپ رہے ہین اب
یہ سنکے سیران جادو دوڑا آکے دیکھا کمیدان پڑے تڑپتے ہین مگر ایک کالا سانپ اُنکے چڈھے مین لپٹا ہی ایک
ساحر نے کہا کہ حضور جس سانپ نے کاٹا وہ بیٹھا زبان نکال رہا ہی سیران نے کہا ارے اسکو مار لو ایک نے
دوڑ کر اُسپر لاٹھی ماری سانپ نے اپنے کو بچایا جست کرکے اُنکی پیشانی پر کاٹا وہ ہاے کہکر گرا سر پھٹ گیا ایڑیان
رگڑین کام تمام ہوا دوسرے ساحر نے تلوار کا ہاتھ مارا سانپ کا پھن کٹا اُس پھن نے جست کی تلوار مارنے والے
کے گلو گاہ مین لپٹ گیا وہ بھی تڑپ کے گرا جسم جو مار سیاہ کا تڑپا جس پر اُسکے خون کی چھینٹ پڑی پانی ہوکر
بہ گیا پچاس جادوگر اُس ساحر کی وجہ سے مرے سیران جادو آنکھوں مین آنسو بھرے ہوے اس پلٹن سے
نکلا ہی کہ رسالے سے رونے کی آواز آئی اسنے پوچھا ارے یارو کیا معرکہ ہی ایک ساحر دوڑا ہوا گیا وہان سے
بدحواس آیا عرض کی حضور عجب سانحہ گذرا میان نہلیل خود سر جو رسالہ دار ہین ایک رنڈی پر عاشق ہوکے
رنڈی کو نوکر رکھ لیا تھا وہ ایک غلام ترکی سے پھنس گئی رسالہ دار صاحب نے جلکے غلام ترکی کو مار ڈالا وہ
غلام ترکی اک سوار کا غلام تھا اُس سوار نے آکے رسالہ دار کو مارا رسالہ دار کے عزیزون نے اُس سوار
کو مارا اسوار کے عزیزون سے تلوار چلی دو سو جادوگر مارے گئے رسالے مین تہلکہ ہی اسوقت تو غدر ہو گیا
جسنے جسکو جہان دیکھا مار ڈالا اب بھی یہی آفت ہی سیران جادو یہ سنکر دوڑا ہوا آیا دیکھا سارے رسالے مین
تلوار چل رہی ہی سیران ہان ہان کرکے دوڑا دس لاکھ فوج کا افسر ہی ایک سوار نے بڑھکے کہا کہ میان سیران
آپ دخل نہ دیجیے لڑائی اور طرح کی ہی آپ دخل دینگے تو پچھتائینگے سیران نے اُسکو ڈانٹا اُسنے بڑھکر ہاتھ تلوار کا
مارا سیران کا سر زخمی ہوا سامنے پلٹن اُتری ہوئی تھی ہلڑ ہوا کہ افسر اعلی زخمی ہوا پلٹن والون نے سوارونکو گھیر کے
تہ تیغ کیا دوسرے رسالے مین خبر پہونچی کہ پیدلون نے سوارونکو مارا دو رسالے پلٹن پر آپڑے خوب آپس مین
لڑے ناگاہ خبر پہونچی کہ سوار پیادونکو قتل کر رہے ہین ہر چند سیران ہان ہان کرتا ہی ایک سپاہی نے دوڑکر
ہاتھ مارا میان سیران کا سر اڑ گیا اب تو دس لاکھ مین بلوہ ہوا تلوار نیزہ تیر گولہ ترنج نارنج جو جسکو ممکن ہوا
چلنے لگا حیرت جادو کو تو اسکا خیال تھا یہ تو اپنے بارگاہ مین ہی عقاب خاصہ نوش کرکے اپنی بارگاہ مین
چلا ہی کہ خادمون نے بڑھکر عرض کی حضور دس لاکھ ساحرون مین بلوہ ہی صبح تک سب مر کر گر پڑینگے سحر چل رہا ہی

کہ زمین کانپ رہی ہی تلوار ایسی چلی کہ خون کے دریا بہ گئے سب کیفیت خدمتگار نے عرض کی عقاب پلٹ پڑا اور گھوڑے پر سوار ہوکے آگے جو دیکھا دس لاکھ ساحرون مین تلوار اور سحر چل رہا ہی لاکھون مارے گئے اور جان بچا کے نکل گئے خیمے بارگاہین خالی پڑی ہین اہالیان لشکر و بازار خوف جان سے دوکانین کھلی ہوئی چھوڑ کے بھاگ گئے دیہات والون نے دوکانداروں کو روک لیا وہ سب لٹ کے آگئے دہائی دے رہے ہین ہر طرف صدا ہی کہ لٹ گئے عقاب ابر سوار لاکھ چخا لاکھ پیٹا کہ یارو یہ کیا غضب کرتے ہو آپس مین لڑکے مرتے ہو کیا میرے لشکر کو بدنام کروگے ارے کئی لاکھ کا فضیحت ہو چکا کوئی جواب بھی نہین دیتا بعض گولے ترنج نارنج لیکر طرف عقاب کے پلٹے گھوڑے کو چمکا کے بھگایا ایک مقام پر جو آکے پہونچا وہان بھی بیس ہزار آدمی سوار اور پیدل اترے تھے رسالہ دار نے آج جلسہ کیا تھا سب افسرونکو خبر دی کہ ہمارے یہان آج جلسہ ہی سب آکے جمع ہوے ایک نازنین گلعذار پوش ناچنے کو کھڑی ہوئی گاتی جاتی ہی اور بتا بھی رہی ہی افسر بیٹھے بیٹھے بگڑے شوم جادو کہ جسنے جلسہ کیا تھا اُس سے کہا یہ کیسا جلسہ ہی کہ یہ کسبی تمھاری طرف بتاتی ہی ہمارے طرف نہین بتاتی ہی ہم اس کسبی کو سزا دینگے کمیدان نے کہا ہماری آشنا ہی دونون طرف سے افسر اُٹھے تلوار چلنے لگی فوج مین خبر پہونچی اہالیان پلٹن نے سنا کہ ہمارے کمیدان کو رسالہ دار نے مارا رسالے پر جا پڑے بیس ہزار مین تلوار چلنے لگی عقاب ابر سوار جدھر جاتا ہی کہین جلسے مین فتور ہوا تلوار چلی کہین حسن پرست جمع تھے کسی حسن پر نگاہ ڈالی اسکا باپ بگڑا اعزہ سب جمع ہوگئے حسن پرست کو مارا حسن پرست کے عزیز آگئے وہ آپس مین جا پڑے عقاب جادو یہ بلوہ دیکھکے گھبرا گیا اُسی پریشانی مین قریب بارگاہ حیرت جادو کے آیا حیرت کو بھی کنیزون نے خبر دی کہ آج لشکر مین ہنگامہ ہی دس پانچ لاکھ مرکے گر چکے ہین حیرت جادو گھبرا کے باہر نکل آئی وقت وہ ہی کہ جلاد فلک چہارم تیغ مہر ہاتھ مین فوج ثوابت و سیارگان کو بھگا کے پلٹا سلطان انجم سیاہ قلعہ مغرب مین جا کے محصور ہوا جلاد فلک تیغ مہر حمائل کیے ہوے فلک نیلی پر جلوہ فرما ہوا حیرت جادو نے دیکھا عقاب جلا آتا ہی مگر رنگ رو اڑا ہوا حیرت کو دیکھکر کہا ملکہ عالم بڑا غضب ہوا بیس لاکھ جادوگر وغیرہ مین وہ انقلاب ہی کہ کیا بیان کرون وجہین سب کی بیان کین کہا کہ جا بجا تلوار چل رہی ہی پانچ چھ لاکھ کے قریب جادوگر خدمت سامری مین پہونچے اور جنگ نہین موقوف ہوتی مین سب جگہ گھوڑا اڑا کے گیا للکارا ڈانٹا خفا بھی ہوا کوئی میری نہین سنتا مین نہایت پریشان ہون مجھے خیال ہی کہ ایسا نہو سارے لشکر مین ہنگامہ ہوجاے اور بلوہ دمبدم بڑھتا جاتا ہی حیرت جادو کے منھ سے نکلا ای عقاب جادو مین کہ نہین سکتی صاف ظاہر ہوتا ہی رات بھر مین بیس لاکھ مین بلوہ ہونا خالی از عجائب دغا نہین ہے معلوم ہوتا ہی گلرنگ نے جا کے کوئی شعبدہ کیا حقیقت مین آسنے آنکھین افراسیاب جادو کی دیکھی مین چار پہر مین بیس لاکھ مین بلوہ ہوا عقاب نے کہا بلوہ شب سے ہوا حیرت جادو نے منھ پیٹ لیا کہا کہ ای عقاب تو اس کو کیا سمجھتا ہی ساحران ہوشربا نیرنگ اور شعبدے مین یکتا تھے سحر کرنے والے نے وہ تدبیر کی کہ جسکا یہ ظہور ہی ایک خدمتگار سامنے کھڑا تھا اُسنے دست بستہ عرض کی اگر ارشاد ہو تو مین جا کے خبر لاؤن حیرت نے جو بنگاہ غور دیکھا آنکھون سے پہچانا کہ چالاک بن عمرو ہی مسکرا کے کہا اچھا جاؤ خبر لیکر پلٹ آنا اگر کوئی ساحرہ سحر کرتی ہو تو ہاتھ نہ لگانا خدمتگار نے کہا یہ تو غلام سے نہو گا کہ غلام کو معلوم ہو کہ ہمارے لشکر کی بربادی کی در پئی ہی اور رحم اسکی گردن نہ لین حیرت نے کہا ارے کمبخت خالی شعبدے نے

تو یہ رنگ دکھایا میرے نزدیک موجہ نے یہ دل لگی کی ہی اسمین تو یہ رنگ ہی اگر گلرنگ بگڑ جائیگی تو کیا ہوگا خدمتگار
نے کہا جو عقل مین آئیگا وہ کیا جائیگا ان باتون مین خدمتگار نے حیرت کا ہاتھ بھی پکڑ لیا عقاب ابرسوار
گھوڑے سے اترا ہوا کہ رہا ہی ملکہ مین خود جاؤن خدمتگار کو ملکہ نے بائین ہاتھ سے طمانچہ مارا اور کہا الگ سے
بات نہین کرتا خدمتگار طمانچہ کھا کے بھاگا مگر بہت خوش یہ چالاک بن عمرو تھا کھارے آکے دو گلابیان شراب
کی ایک دونے مین کباب گرما گرم کچھ تھوڑا سا میوہ لیکر لشکر سے نکلا چہار جانب نگاہ اٹھا کر دیکھنے لگا دیکھا صبح کا
وقت قریب ہی ہوائے سرد چل رہی ہی طائر جا بجا زمزمہ سرائی کر رہے ہین طاؤسان زرین بال رقصان قدرت
باغبان قضا و قدر کا سامان سب طرف رعنائی زیبائی مگر ایک پہاڑ کیطرف سے ہوائے گرم آتی ہی اسطرف کوئی
طائر بھی نہین جاتا خیال مین گذرا کہ ای چالاک جو کچھ ہی اسی طرف ہی اسطرف کوئی طائر بھی نہین جاتا رنگ و
روغن عیاری کا نکالکر ایک کنیز حسین کی صورت بنا روا روی کرکے چلا صحرا مین آگے ایک نخل پر چڑھا دیکھا
پہاڑ پر ایک ساحرہ بیٹھی ہوئی سحر کر رہی ہی کبھی سر ہلاتی ہی کبھی ہاتھ چمکاتی ہی کبھی آگ برساتی ہی کبھی برقین چمکتی ہین
اسی پہاڑ پر ٹہل رہی ہی چالاک نے جو یہ معرکہ دیکھا نخل سے اتر کے اسی پہاڑ کی طرف چلا حیرت نے عقاب سے
کہا بس اب باطمینان اپنی بارگاہ مین جاکے بیٹھو یہ جو خدمتگار طمانچہ کھا کے گیا ہی بڑا تیز و طرار معلوم ہوتا ہی یہ ضرور
جاکے کچھ کام کریگا عقاب ابرسوار اپنی بارگاہ مین آکے بیٹھا مگر متفکر حیرت جادو زیر سائبان زربفتی آکے
بیٹھی کرسی بچھی ہی گرد کنیزان ماہرو گلرنگ جادو کا حال سنیے کہ یہ اپنی بارگاہ مین بیٹھی ہوئی ہی دس کنیزین
واسطے خبر کے مقرر کی ہین وہ رات سے خبر پہونچا رہی ہین پہلے ایک شیر صحرائی نے دس ساحر مار ڈالے پھر مار
سیاہ نے پچاس آدمی مارے صبح کو کنیز نے آکے خبر دی کہ بیس لاکھ ساحرون مین ہنگامہ ہی اور جہان معرکہ پڑا
کسی وجہ سے ہوا گلرنگ جادو نے کہا صاحبو ایک میری لونڈی کے سحر کا تماشا دیکھا کیا خوب سحر کیا ہی اب
مین اسکو مصاحبون مین درج کرونگی جلد جاکے خبر لاؤ دیکھو بی حیرت جادو و عقاب ابرسوار کیا کرتے
ہین ایک نے آکے خبر دی کہ رات کو میان عقاب ابرسوار گئے تھے لاکھ کھچے بیٹھے آگئی ایک نے نہین سنی اجاکے
اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہین انتہا کے متفکر ہین اسنے کہا تم جاؤ دیکھو بی حیرت جادو کیا کرتی ہین کنیزین خبر کو روانہ ہوئین
چالاک نے نخل سے اتر کے اس پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا پکار کے آواز دی بی بی کیا کر رہی ہو واہ واہ کیا
کار نمایان کیا ہی تمہارا نام وزیرون مین لکھا گیا ملکہ تعریفین کر رہی ہین آج تو دربار مین تمہارے نام کا ہلڑ
ہی موجہ جادو نے جو یہ آواز سنی پلٹ کے دیکھا ایک کنیز نہایت حسین گلابیان شراب کی مثل دل پہلو مین
چھپائے ہوئے دونا کباب کا بونکا اپنے ہاتھ مین ہنستی ہوئی آتی ہی ہنسی کے مارے لوٹی جاتی ہی موجہ جادو نے
کہا ای بوا کیا ہنسین کنیز کا ہنسنا نہین موقوف ہوتا موجہ جادو نے جھلا کے جواب دیا ارے مین نام تیرا
بھول گئی کنیز نے کہا یا ہمارے ساتھ کام کرتی تھین اب آپکو عہدۂ وزارت ملا کاہیکو ہمسے ملیگا آپ تو بھول
جائیے گا ترکاری بنانے والی سرتراش جادو موجہ جادو نے کہا تمھین کیونکر آپکا حکم ملا کہا ملکہ نے اپنے پینے
کی شراب بھیجی ہی میوہ عنایت فرمایا ہی ابھی خبر گذری ہی کہ میان عقاب نہایت پریشان اپنے خیمے مین بیٹھے ہین چھ سات
لاکھ جادوگر ہی مرگئے ہین بیس لاکھ ساحرون مین ہنگامہ ہی موجہ جادو نے کہا اری سرتراش جادو آج
تمام دن سارا لشکر اسی آفت مین مبتلا ہوگا بھائی کو بھائی قتل کرے تو سہی باپ کو بیٹا مارے تب سحر جانا میرا
تو جی چاہتا ہی کہ ایک شعبدہ کرون بی حیرت جادو کا طلب الٹ جائے عقاب پر جا پڑین کنیز نے کہا نہین تمہاری

نمک کا بھی پاس ضرور ہی اگر حیرت جادو و عقاب ابر سوار آپسمین لڑے تو بڑی خرابی ہوگی حال بھی کھل جائیگا
ملکہ حیرت پر وہ دباؤ ڈالیگا ایسا نہو کچھ اُنکے لیے باعث خرابی ہو آیندہ تمکو اختیار ہی لو ایک جام تو پیو کباب
گرما گرم مین بازار سے خرید کے لیتی آئی ہون ٹھنڈے ہو جائینگے دانے انگور کے نوش فرمایئے رات بھر گذری بڑی
مشقت کی یہ کہکر جام لبریز کیا گنگنا کے ایک تان ماری موجہ جادو پھڑک گئی کہا سر تراش تو تو خوب گاتی ہو کنیز نے
کہا حضور جام تو نوش فرمائین بے راضی کیے آپکو نہ جاؤنگی یہ کہکر جام ہاتھ مین دیا کنیز نے دو مین شعر مضمون شراب
کے گائے موجہ جادو جوش مین شراب پی گئی اب تو کنیز نے مسخراپن کرنا شروع کیا انگور بھی کھلائے کباب بھی کھلاتی
کہتی جاتی ہی بی بی منہ بدمزہ ہوگا ایک کباب اور کھالو سب کباب کھلا دیے موجہ جادو گھبرا گئی کہنے لگی ہی سر تراش
برا نشہ ہوا کنیز نے کہا ذرا اُٹھکر ٹہلیے موجہ جادو گھبرا کے اُٹھی بیہوشی اپنا کام کر چکی تھی چالاک نے سر کاٹ لیا سر
کٹنا موجہ جادو کا کہ اندھیرا چھا گیا کنیزین جو خبر لینے آئین انھون نے یک بیک دیکھا کہ ایک دھماکا ہوا وہ ساحر سب
جو لڑ رہے تھے تلوارین نیام انتقام مین کر کے رک گئے اسباب سحر جھولی مین رکھنے لگے ایک سے ایک کہتا ہی بھائی ہم تم
ایک ہی بادشاہ کے ملازم ہین لڑائی کیسی چھ لاکھ جادوگر کا کھیت ہوا یا تو لڑ رہے تھے یا آپسمین مل گئے جو مرے تھے
اُنکے واسطے افسوس کرنے لگے سب جمع ہوکے عقاب ابر سوار کے پاس آئے عقاب ابر سوار نے کہا کیون یارو یہ
کیا کیا کہا حضور سرکار کے خطا وار ہین بیوجہ آپسمین لڑے ناحق کو معرکے پڑے اخبار نویس نے پرچہ دیا کہ چھ لاکھ
جادوگر مارے گئے سیران جادو سب کا افسر مارا گیا عقاب ابر سوار حیران کہ یہ کیا معرکہ تھا یا تو یہ جنگ یا
ایسے سیدھے ہوے کہ ہاتھ جوڑتے ہین حیرت جادو کنیزون سے کہ رہی ہی کہ صاحبو اُس خدمتگار نے جا کے کام کیا
کیا جو کنیزین گلرنگ کی واسطے خبر کے آئی تھین اُنھون نے یہ معاملہ دیکھا یہ خبر لیکے بھاگین سامنے گلرنگ جادو
کے آکے سہ پہنچین کہا حضور عجب طرح کا معرکہ ہوا یا تو لشکر مین عقاب کے ہنگامہ تھا دمبدم لڑ رہے تھے یا یکایک
سب اصلاح پر آگئے ایک سے ایک ملنے لگا اپنے کشتون کے لاشون پر روئے افسر اعلی سے عذر کیا گلرنگ جادو
گھبرا گئی کہا موجہ جادو پر کوئی آفت پڑی جلد جاکے خبر لاؤ کنیزین دوڑین پہاڑ پر جاکے دیکھا موجہ جادو کو
کہ مری پڑی ہی سر کوئی کاٹ کے لے گیا لاشہ بیسر پڑا ہی دو گلابیان شراب کی ایک دونا کباب کا لاشہ موجہ جادو
کا تڑپ رہا ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ ابھی کوئی سر کاٹ کے لے گیا ہی لاشہ اُٹھا کے موجہ جادو کا سامنے گلرنگ
کے لائین گلرنگ نے لاشے کو دیکھ کے نہایت غصہ کیا کہا جلد جاکے دریافت کرو کہ کسنے میری کنیز کو مارا کنیز نہین
میری قوت بازو تھی چند کنیزین واسطے خبر کے روانہ ہوئین گلرنگ نے یہ بھی کہدیا ہی کہ یہ ضرور دریافت کرنا کہ سر
اسکا کہان ہی یہان چالاک نے سر موجہ جادو کا سامنے ملکہ حیرت جادو کے ڈال دیا اب تو خوف عقاب
کنارے ہوا حیرت جادو نے کنیز و تمکو دکھایا حکم دیا میان عقاب کو بلا لو عقاب بھی آکے میٹھا کہا لو اے عقاب
فساد برپا ہو گیا گلرنگ کسقدر بگڑی تھی اب تو اُسکی کنیز قتل ہوئی سر موجہ جادو کا سامنے پڑا ہوا ہی عقاب اور
حیرت باتین کر رہے ہین تمام افسران فوج جمع ہین کچھ کرسیون پر بیٹھے ہین کچھ کھڑے ہین ہر ایک کہ رہا ہی خداوند
اس خادم نے بڑی قیامت برپا کی چھ لاکھ جادوگر مارا گیا عجب عجب طرح کے فساد برپا ہوے چند کو خبر صحرائی نے
مار پچاس آدمی بوجہ مار سیاہ ہلاک ہوے پھر تو جا بجا بلوے تھے ہر محل مین فساد اُٹھا عقاب نے کہا جنگی سحر
یہ سحر ہین نے رات کو کسقدر کد و کاوش کی جون جون منع کرتا تھا کسی نے جواب تک نہ دیا افسران فوج عرض
کر رہے ہین کہ حضور یہی دل مین تھا کہ جو بولے اُس سے لڑین بھائی نے بھائی کو باپ نے بیٹے کو ستایا ملکہ گلرنگ سے

جاکے کنیزون نے سب کیفیت بیان کی اور کہا سر موجہ جادو کا سامنے حیرت و عقاب ابر سوار کے پڑا ہی اور
یہی باتین ہو رہی ہین یہ سنکے ملکہ گلرنگ جادو غصے مین اٹھی کہا واہ واہ میری کنیز کا سر اور یون پڑا ہو یہ کہکے
اٹھی مگر بڑے غصے مین حیرت و عقاب بیٹھے ہوے ہین کہ لشکر مین ہڑ بڑ ہوا کنیزون نے بڑھکے عرض کی گلرنگ
بڑے غصے مین آتی ہی اور یہ قول ہی کہ میان عقاب ابر سوار کی اب شامت آئی ہی کیا اب لشکر کو زندہ جانے دونگی
دیکھون یہ لشکر اب کیونکر جاتا ہی یہ ذکر تھا کہ دیکھا سامنے سے گلرنگ جادو بال کھلے ہوے کمر تک لٹکتے ہوے
لہنگا زمین مین لتھڑتا ہوا بھاؤن بھاؤن کرتی ہوئی چلی آتی ہی جیسے ہی عقاب سے آنکھ ملی آواز دی کیون او بیحیا
تو نے میری کنیز کو قتل کرایا اسکا مزہ تجھکو چکھا دونگی اور حیرت جادو کو جھک جھک کے سلام کیا کہا حضور یہ آپکی ذرت
سے فساد برپا ہوا اب بھی کچھ نہین گیا ہی میرے ساتھ چلیے جو جو وعدے میان عقاب نے کیے ہین وہ انسے نہ ہونگے
لونڈی بجا لائیگی آخر بے ادبی بھی ہوگی میری کنیز کا قتل ہو جانا بالا بالا نہ جائیگا یہ خون رنگ لائیگا حیرت نے
کہا اے گلرنگ تو کیون فساد برپا کرتی ہی خیال کر تو نے چھ لاکھ آدمی قتل کرا ڈالے اگر یہ کنیز نہ قتل ہوتی تو سارا
لشکر قتل ہو جاتا گلرنگ جادو نے جواب دیا اگر آپ صلح چاہتی ہین تو قاتل کو موجہ جادو کے میرے حوالے
فرمائیے مین جاکے اسکی بوٹیان کاٹ کے کھاؤن کباب لگاؤن تا میرے دل کو قرار ہو عقاب نے چپکے سے ملکہ
حیرت جادو کے کان مین کہا اے ملکہ وہ خدمتگار کہان ہی حوالے کر دو کہ جھگڑا پاک ہو ایک آدمی کی وجہ سے
لاکھون کی جان بچتی ہی حیرت نے کہا وہ ایک خدمتگار تھا نہین معلوم کسطرف گیا اور اگر ہوتا بھی تو محسن ہی
اسکو حوالے کر دین حیرت نے کہا ہمین نہین معلوم کس نے مارا گلرنگ جادو نے کہا بہت خوب آپکو فساد ہی
منظور ہی بہت مناسب ہی کیا کہون آپکا مجھکو بہت پاس ہی نہین تو ابھی سب لشکر کو تباہ کر دیتی حیرت جادو
نے اپنے سر کو جھکا لیا گلرنگ جادو نے سر موجہ جادو کا اٹھایا جسطرح آئی تھی اسی طرح پلٹ کے چلی گئی حیرت
نے کہا اے عقاب ابر سوار دیکھا تو نے کس ساعت سے تم اپنے ملک سے نکلے کہ راہ مین یہ ملال اٹھائے ہم
سمجھے تھے کہ ان راستون سے فراغت ہوئی اب سیدھے ہوشربا پہونچینگے مگر اب خداوند سامری و جمشید نے
یہ تقدیر کی اے عقاب ابر سوار تدبیر کرو گلرنگ جادو اب جاکے فساد برپا کریگی دیکھا تمنے کس زور و شور سے
آئی اگر کوئی روکتا وہ ابھی آمادہ حرب و پیکار تھی سحر پر اپنے اسکو بڑا غرا ہی اور غرا بالکل اس بات پر ہی کہ اسنے
آنکھین شہنشاہ کی دیکھی ہین عقاب نے کہا مین کیا تدبیر کرون میری صلاح تو یہ ہی کہ جو کچھ کل گذرا وہ تو گذرا
تمام لشکر کا ستھراؤ ہو گیا کیا افسر مارے گئے چلو کوچ کرکے نکل چلین ملکہ حیرت جادو نے بھی کہا کہ بہتر ہو عقاب
نے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو قرنا ہوئی لشکر فوراً آراستہ ہوا ملکہ حیرت تخت پر سوار ہوئین عقاب مرکب پر نذر پشنگ
کو پشت پر لیا طرف منزل کے روانہ ہوے عقاب کا یہی حکم ہی جسقدر جلدی ہو سکے نکل چلو مگر لشکر گران بہیر و
بنگاہ خیمے بارگاہین لدے ہوے کیونکر جلدی چلین سامان ماہی و مراتب چار کوس کے قریب لشکر نکلا تھا کہ صحرائے
سبزوار ملا ملازمون نے بڑھکے عرض کی اگر حکم ہو اسی مقام پر اترین مقام معقول ہی عقاب نے کہا کیسا معقول
اور نا معقول جہانتک ہو سکے نکل چلو یہ تو روا روی کرتے ہوے جاتے ہین مگر اب سنیے کہ گلرنگ جادو سر جو
کنیز کا لیکر آئی ارتھی بنا کے اسکو جلایا ایک کنیز سے کہا جاکے خبر تو لاؤ کہ لشکر مین عقاب ابر سوار کے کیا رنگ ہی
کنیز گئی اور دوڑی ہوئی تھوڑی دیر مین آئی عرض کی حضور لشکر عقاب کا کوچ کرکے چلا گیا یہ سنکے بڑھیا شل ہو کے
گڑگڑائی کہا واہ یہ بھڑوا بھاگ کے نکل جائیگا یہ کہکے سر پلاتی ہوئی مجمع ساحران سے نکلی ایک چیخ ماری کہ زمین تھرائی

پہلو سے ایک طائر ہفت رنگ پیدا ہوا گلرنگ جادو نے دیکھکر آواز دی ای طائر سامری جلد یہان سے جا جتنا راستہ طے کیا ہو بس اُسی قدر اُنکے واسطے کافی ہی طائر اڑ کر چلا لشکر عقاب ابرسوار جاتا ہی یہی چاہتا ہی عقاب کہ جسطرح ہوسکے نکل چلیے کہ اک ہوائے سرد چلی کچھ طائرون نے زمزمہ سرائی کی عقاب ابرسوار نے دیکھا کہ ایک طائر ہفت رنگ آسمان پر آکے لہرایا طائر نے اک چیخ ماری اک ابر آسمان پر آیا تھوڑی دیر مین دفع ہوگیا عقاب نے دیکھا جس راہ پر جاتے تھے ایک پہاڑ آکے حائل ہوا جہانتک نگاہ کام کرتی ہی پہاڑ ہی پہاڑ معلوم ہوتا ہی اہالیان لشکر نے بڑھکے عرض کی ای شہنشاہ اسطرف راستہ نہین یہ کوہ فلک شکوہ حائل ہی ورے سب پہاڑ کے بند ہین کدھر سے راستہ چلین عقاب نے گھبراکے کہا اسی مقام پر اتر پڑو سب لشکر اتر پڑا بارگاہ عقاب کی استادہ ہوئی جب ملکہ حیرت جادو تخت سے اتری عقاب ابرسوار نے کہا ای ملکہ عالم یہ راستہ بالکل پاک وصاف تھا مگر یہ پہاڑ کہان سے آیا حیرت نے کہا ای عقاب ایسے ایسے ہزارون جھگڑے ہونگے فساد گلرنگ کا خالی از علت نہین ہی عقاب نے کہا ای ملکہ عالم پھر مین کیا کرون ملکہ نے کہا تمھاری خاطر سے مین نہ گئی ورنہ مین اُسکے ہمراہ چلی جاتی عقاب ابرسوار رونے لگا کہا ای ملکہ عالم مین تو غلام ہون مین نے تو آپ کے واسطے گھربار اپنا چھوڑا سلطنت سے منھ موڑا عزیز واقارب چھوٹے اگر آپکا ساتھ چھوٹ جائیگا تو مرجاؤنگا ہر وقت یہی خیال ستاتا ہی

تا نہ پڑے خلل کہین آپ کے خواب ناز مین
خون دل اپنا تھا مگر گونہ رخ طراز مین
خسرو عیش وصل یار جا لگنی اور رکو ہین
نغمۂ صور کا اثر نغمۂ نے نواز مین
پردہ نشین کے عشق مین پردہ دری نہین
بیٹھے اٹھے ہین مومن اب گریۂ شب نماز [illegible]

ہم نہین چاہتے کمی اپنی شب دراز مین
کیونکر نہ آدمی رشک جاگے وہ جسکا دھیان ہی
اپنا جگر تو خون ہوا عشق کے امتیاز مین
اُنسے اب التفات کی غیر کو ہین شکایتین
ہوتی ہین بیجا بیان جان نہفتہ راز مین

اور ہی رنگ آج ہی عارض گلعذار کا
آہوے بیخواب مین نرگس مست باز مین
بس تری بزم سوز مین ہین یہ صفاتین کہ ہی
سنکے مرا مبالغہ منت احتراز مین
یاد بتان مین لاکھ بار فرط قلق سے ہم بھی تھے

یہ شعر عقاب ابرسوار نے پڑھے شیون کرنے لگا کہا ای ملکہ عالم کسی کام کا نہ رہونگا مین نے گھربار اسی واسطے ترک کیا اگر آپکا فراق ہوگا مرجاؤنگا حیرت نے کہا نہ گھبراؤ جو کہا ہی وہی ہوگا مگر ای عقاب مین کیا کہون ایسے معرکے بڑے عیارون نے وہ وہ قیامت برپا کی ہی کہ اب کوئی معرکہ ذہن مین نہین آتا وہ عیاریان نہین تھین کرامتین تھین صنعت کا مارا جانا عمرو ہی کا کام تھا کہ صنعت کو مارا عمرو ہی کا یہ کام تھا کہ وہانتک پہونچا کسی کی مجال نہ تھی کہ وہانتک پہونچے مگر عمرو ہی کا کلیجہ تھا لاکھون روپیہ کا سامان تیار کرکے لشکر گران لیکر آیا دو طبلے صنعت کو مارا اور کیا کیا کیفیتین بیان کرون جو جو حرکات اس ظالم سے سرزد ہوے وہ لائق بیان نہین ہین عقاب اس فکر مین ہی ملکہ گلرنگ طائر کو بھیجکر طرف کنیزون کے پلٹی کہا کہ صاحبو سنا تمنے عقاب یہان سے بھاگا راستے مین روک دیا گیا تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ جاکے لشکر کو تباہ کرے اور عقاب ابرسوار کو پکڑ لائے بابا بدولت خود تکلیف فرماوین سیماب جادو بیتاب ہوگئے اُٹھا کہا ای ملکہ عالم غلام جاکے لشکر کو تباہ کریگا اور عقاب کو بھی پکڑ لائیگا گلرنگ جادو نے دیکھکر کہا روانہ باش سیماب جادو چلا ہرچند ساتھ والون نے پوچھا کیا ترکیب کروگے مگر اُسنے کچھ نہ کہا اور روانہ ہوا جب ایک دو دوستون نے زیادہ کہا تو یہ بھی کہہ گیا کہ موجب جادو کے قتل ہونے سے ایسا خائف ہون کہ خیال آتا ہی دیوار و در ہمہ گوش دارد یارو مجھسے یہ نہ پوچھو جو کچھ ہوگا وہ ظاہر ہو جائیگا اس ترکیب سے میان عقاب کو لاؤن کہ اُنکے فرشتون کو خبر نہو لشکر کو یون تباہ کرون کہ نشان نہ باقی رہے کئی جادوگرون نے یہ بھی کہا کہ ہم بھی ساتھ چلین اس مغرور نے

کہا کسی کی ضرورت نہین ہی مین خود سمجھ لونگا گلرنگ جادو نے کہا ای سیماب مین تیرا خیال بھی رکھونگی یہ کہکر گلرنگ نے
ایک دستک دی ایک جوان سیہ فام حاضر حاضر کہتا ہوا گوشۂ بارگاہ سے سامنے آیا تب گلرنگ نے کہا ای موہوم
سیماب کا خیال رکھنا اچھا کہکے وہ جوان غائب ہوا سیماب روانہ ہوگیا قریب لشکر عقاب کے پہونچکر سوچا کہ
یہ تو دریافت کرلون کہ عقاب ابرسوار کس خیمے مین رہتا ہی صورت بدلکر لشکر مین پہونچا ٹہلتا ہوا ایک ایک سے
پوچھتا ہی کہ عقاب ابرسوار کس خیمے مین رہتے ہین کوئی جواب نہین دیتا بعض کہتے ہین کہ یہ کون حماقت زدہ ہی کہ
ہمارے بادشاہ کا نام لیتا ہی اسوجہ سے کوئی نہین بتلاتا ہی بازار بزازان مین آکر کھڑا ہوا اُدھر سے ٹہلتے ہوے میان
چالاک تشریف لاتے ہین خدمتگار بنے ہوے گوٹے دار پگڑی زیب سر چپنی ہوئی چپکن زیب جسم بھاری جوتا مشروع کا
پاجامہ دوکانداروں سے صاحب سلامت کرتے ہوے ایک دوکاندار نے کہا میان خدمتگار صاحب آج ایک شخص
پوچھتا پھرتا ہی کہ عقاب کہان رہتے ہین چالاک نے کہا کہان ہی دوکاندار نے کہا وہ سامنے کھڑا ہی چالاک
جانتا تھا کہ قیامت برپا ہوگی قریب آکے سلام کیا پوچھا آپ کہان سے آتے ہین سیماب نے کہا میان خدمتگار صاحب
آپ کسکے نوکر ہین چالاک نے کہا مین خاص ملازم عقاب ابرسوار کا ہون آپ اپنا مطلب کہیے کیا بیکار ہو نوکری
اگر کروگے ابھی ایک خدمتگار پر خفگی ہوئی چھڑا دیا گیا وہ اسم خالی ہی مین چلکے آپکا نام لکھوا دون مگر ضمانت
دینا پڑیگی شاید اس لاکون مین رہتے ہو کل بھی تم گیہون لے رہے تھے چالاک نے خلق و محبت سے باتین کین کہ
سیماب خوش ہوگیا کہ اس خدمتگار کی زبانی سب حال معلوم ہو جائیگا سیماب جادو نے کہا ہان بھائی مجھکو
نوکری کرنا منظور ہی شہنشاہ کس بارگاہ مین رہتے ہین خدمتگار نے ہاتھ پکڑ لیا کہا چلو مین بتلا دون انکے پلنگ کے
پاس پہونچا دون وہ بڑے خلیق ہین جو کچھ کہنا ہو خود کہہ دینا سیماب کو ساتھ لے لیا باتین کرتا ہوا خدمتگار اپنے ہمراہ
لے چلا لشکر سے باہر نکل آیا سیماب نے کہا اودھر کہان چلے خدمتگار نے کہا اودھر نخلستان سے پتہ بخوبی بتلا دون تم
خود دیکھ لینا پلنگ سامنے بچھا ہی آجکل گرمی زیادہ ہی زیر نخل آرام فرماتے ہین سیماب نے باتین کرتا ہوا قریب
نخل کے آیا ایک نخل کے نیچے کھڑے ہوکے کہا وہ سامنے دیکھو چھپر کھٹ بچھا ہی خدمتگار صف باندھے کھڑے ہین
مصاحب بھی سب دست بستہ حاضر ہین ملکہ بھی تشریف لائی ہین سیماب نے کہا بھائی مجھکو نہین معلوم ہوتا چالاک
نے بائین پر منہ اٹھاکے کہا وہ دیکھو جیسے ہی سیماب نے اودھر منہ اٹھایا چالاک نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے ایک
جھٹکے وہ بیٹھا چالاک نے اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ چالاک

عیاری من آنم چست و چالاک	کہ چشم دشمنان اندازم کف خاک
نہ آید باد گرد تیز گامم	خلیفہ ادہم چالاک نامم

حباب مار دیا منظور ہوا سیماب کو کشتہ کرون ای چالاک
یہی اکسیر خنجر کھینچکر چلا آواز آئی او جوان کیا کرتا ہی چالاک نے پلٹ کے دیکھا ایک جوان مہیب الشکل عجیب صحرا سے
پیدا ہوا چالاک کود کر بھاگا اُس جوان نے آکے سیماب کو اٹھا لیا مگر حلقہ ہاے کمند گلے مین سیماب کے پڑے ہوے
بیہوش و مدہوش سامنے گلرنگ کے لاکے پہونچایا کہا ای ملکۂ عالم ایک شخص اسکو قتل کرتا تھا مین اٹھا لایا گلرنگ نے
کہا اُس قتل کرنے والے کو کیون نہ لایا موہوم نے کہا اتنی جلد بھاگا کہ مین گرفتار نہ کرسکا گلرنگ نے دیکھا حلقے کمند کے
گلے مین پڑے ہین جب دو چار چھینٹے پانی کے دیے تب سیماب کی آنکھ کھلی گھبرا گیا گلرنگ نے پوچھا ای سیماب
کیا معرکہ گذرا سیماب نے کہا حضور میرے ذہن مین آیا کہ بارگاہ عقاب دریافت کرون لشکر مین گیا دو چار سے
پوچھا انھون نے پتہ نہ بتلایا ایک خدمتگار آیا وہ مجھکو لیکے درختون مین لے گیا کہا وہ سامنے چھپر کھٹ عقاب
کا بچھا ہی مین اودھر پلٹا اُسنے اودھر حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے نہین معلوم کیا کر دیا کہ مین بیہوش ہوگیا اب مین پھر

جاتا ہون بہت ہوشیار رہونگا کسی سے بات بھی نہ کرونگا میان عقاب کو پکڑ لاؤنگا لشکر کو تباہ کرونگا گلرنگ جادو
نے کہا ای سیماب اب تامل کرو ایسا نہو مارے جاؤ سیماب نے نہ مانا سیماب جادو تو بارگاہ سے نکلکے چلا خیال مین یہ کہ
دن کو آگ برساؤن رات کو عقاب کو پکڑ لاؤن کسی درخت پر چڑھکر ٹھہرون مگر مہتر چالاک جب اسنے دیکھا کہ جلا رن
سیہ فام سیماب جادو کو اٹھالے گیا چالاک بھی چلا کہ جاکے دریافت کرون کہ اب سیماب کیا کر رہا ہی ایک سپاہی کی
شکل بنکر دروازے پر آیا لوگون سے پوچھا میان سیماب کیا کرتے ہین ساحرون نے کہا بی گلرنگ سے باتین کر رہے ہین
بی گلرنگ جادو منع کرتی ہین کہ نجاو مہ سیماب جادو نہین مانتا یہانتک کہ چالاک نے دیکھا کہ سیماب
اندر سے بل کرتا ہوا نکلا یہ بھی اسکو گھمنڈ ہی کہ مین سیماب ہون مجھکو کون کشتہ کرسکتا ہی چالاک نے دیکھا کہ سیماب
جاتا ہی آگے بڑھا جو صورت منظور ہی وہ صورت بنکر وہان بیٹھ رہا سیماب یہ سوچتا ہوا آتا ہی کہ اگر پہاڑ پر ٹھہرونگا
ڈھونڈھنے والا مجھکو تلاش کرلیگا بس درخت پر جاکے بیٹھون وہین سے چکارون سحر کرکے آگ برساؤن کہ
خوشبو دماغ مین آئی پلٹ کے دیکھا ایک مہاجنی گلنار ساری باندھے ہوے آب روان کا دوپٹہ چکپے کی تیلی آئین
دی ہوئی ہاتھون مین ایک برنجی تھال اُسمین عطر کی شیشیان اُنکے منھ کھلے ہوے گرم گرم موہن بھوگ پھول ہار
دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہوے چھم چھم چلی آتی ہی عطر کی شیشیون کا منھ جو کھلا ہوا ہی خوشبو سے سارا صحرا
مہک رہا ہی سیماب نے جو پلٹ کے دیکھا ایک مہ پارہ ماہرو خوشنما چشم جادو خال ہندو لب مین مسیحائی چال ڈھال
مین رعنائی زیبائی آنکھ جو آنکھ سے اُس مہ جبین نے ملادی سیماب نے ایک آہ کی بے اختیار پکار اٹھا شعر
ترنگاہ مست تو وانی کجا نشست ٭ بردل نشست و خوب نشست و بجا نشست ٭ بعد اسکے بے اختیار پڑھنے لگا نظم

از خوے تو عالم ہمہ چمن شعلہ شکار ہست
رنگین چمن گریۂ ما آئینہ زار ہست
بیہوشی ما در گرو جام و سبو نیست
چون شعلہ کلہ گوشہ مرا سایۂ خار ہست
از گریہ جو چنبل سیاہ تو عالم از گیست
ہر درد دل سوختہ بوے زبہار ہست
از آمدن و رفتن قاصد چہ کشاید
کیفیت منصور ازین بادہ خمار ہست
ننگ حرم ست آنکہ نہ دل مردہ عشقست
ہر سرو سپہ داری و ہر لالہ سوار ہست
پیدا ست ولے ہر حرف از شبنم اشکے
مکتوب اسیران شکن زلف غبار ہست
تاج زر دہقان گل ارزانی گلشن
بے نور تو آئینۂ ما سنگ فرار ہست

اُس نازنین نے منھ اپنا ڈھانک لیا
طرف درہ کوہ کے چلی سیماب خود کشتہ ہوگیا کہتا ہی جمال تو اسکا کیمیا ہی معشوق یکتا ہی چال کو دیکھتا ہی کبک رفتار
ہی بدہ جو انکھین رشک چشم آہو مسکراکے جو ادھر دیکھا بجلی گری کہ خرمن ہوش و حواس جلادیا تھر تھر کانپتا ہوا
آگے سد راہ ہوا کہا او جانے والی ذرا ٹھہر جا نازنین نے ہنس کے جواب دیا کیا دن وہاڑے ڈاکہ پڑتا ہی سامری
و جمشید بی گلرنگ جادو کو سلامت رکھین انکی عملداری ہی جاکے کہدونگی تو تنڈیان کس جائینگی ٹھہر والی کو جانے
جاکے ٹھہر ایری دیورانی کے دردزہ اٹھا ہی مین شوالے مین جاتی ہون ٹھاکرجی کو بھوگ چڑھاؤنگی دیورانی
کے واسطے دعا کرونگی جٹھانی تڑپ رہی ہوگی سب محلے والیان جمع ہین ابھی تو سیٹھے میٹھے درد ہوتے ہین دیتا کو بچا
کے آئی ہون تو مجھے روکتا ہی ہٹ سامنے سے اس نازو کرشمے سے یہ کلمہ کہا کہ سیماب مرگیا کشتہ تیغ ابرو ہوگیا
ہاتھ باندھنے لگا اُس نازنین نے کہا آخر کیا کہتا ہی سیماب نے کہا مین ملکہ گلرنگ جادو کا وزیر ہون سلطنت
ساری میرے ہی اختیار مین ہی ایک لمحہ بھر اس درہ کوہ مین ٹھہر جاؤ اُس نازنین نے کہا تو میرا کیا کریگا اگر قدرت بھی
ہے تو اُنکے بھی کہنے سے نہ ٹھہرتی مگر اب ضرور ٹھہرونگی دیکھون تو میرا کیا کرتا ہی کیا شیر ہی جو مجھے کھا جائیگا سیماب
خوشامدین کر رہا ہی وہ نازنین درہ کوہ مین آئی زمین مین بیٹھ گئی سیماب جادو نے دولائی کمر سے کھول کے بچھادی

کہا صاحب اسپر پوچھو وہ نازنین بیٹھگئی کہا مطلب تو کہو تمھارا کیا مطلب ہی مجھے تمنے کیون ٹھہرایا سیماب نے کہا
ذرا سا پرشاد ملنا چاہیے بازو پر سیماب کے ایک لوہے کا پتلہ بندھا ہی نازنین نے کہا کہ سب تو خیر یہ لوہے کا پتلہ
تمھارے بازو پر کیسا بندھا ہی اسنے کہا صاحب اسکا حال نہ پوچھو کہا مین کیون نہ پوچھون مین اسکو دیکھکے
ڈرتی ہون سیماب نے کہا مجھکو یہ پتلہ ملکہ گلرنگ جادو نے دیا ہی جو کوئی مجھکو بیہوشی کھلاکے بیہوش کرے
اسی کی تاثیر سے موہوم آپہونچیگا وہ شخص مجھکو قتل نہ کریگا نازنین تخال ہاتھ مین لیکر اٹھی ایک الٹے ہاتھ سے
طمانچہ مارا کہا مین یہان نہ بیٹھونگی مجھکو دشمن جانتا ہی تو پھر کیون بٹھایا مجھے اسکو دیکھکر ڈر معلوم ہوتا ہی مجھے تو
یہ کھایا جائیگا اپنے گھر مین جا کے اسکو بازو پر باندھنا یہ کہکے چاہا اٹھون کہ سیماب نے کہا لو مین کھولے ڈالتا ہون
بیٹھ جاؤ یہ کہکے اسنے پتلہ کھول کے الگ رکھدیا نازنین ہنس کے بیٹھگئی کہا سن او موذی تو بس دیکھ لے بات کرلے اور
کسی بات کا ارادہ نہ کرنا آٹھ دن ہوے میری شادی کو جب سیٹھ جی ارادہ کرتے ہین مین سارا گھر سر پر اٹھا لیا
کرتی ہون سیٹھ جی ہٹ جاتے ہین ابھی تک تو مین نے ہاتھ نہین لگانے دیا اور تیری تو ناک بھی بہت بڑی ہی ڈر کے
مارے میرا دم نکلا جاتا ہی تو تو مجھکو مار ہی ڈالیگا مجھسے کیونکر ضبط ہوسکیگا پانچ برس تامل کر سیٹھ جی کی امانت ہی
پہلے اُنسے بات ہولے پھر تجھسے بھی سمجھا جائیگا اور ابھی میرا سن کیا ہی تین اور تین اور تین نو گن کے اسکو ایک جگہ
کرلے کچھ مہینے زیادہ ہونگے ان بھولی بھولی باتون پر سیماب مرا جاتا تھا کبھی ہاتھ باندھکے کہتا ہی جان جہان مین
تو غلام ہون کہا ارے غلام تو اپنی گھروالی کا ہوگا سیماب دیکھتا ہی سینے پر دو ستانین ہین کہ دل کے پار ہوئی
جاتی ہین یا حباب دریاے نور ہین یا دو گیند بلور کے یا دو ڈبیان معجون مبہی کی ہین آخر اسنے کہا کہ او کمبخت تیرے
منھ سے تو بوے بد آتی ہی میرے پاس جو یہ ادھا ہی یہ ٹھاکر کے لیے ہی اور کہین سے شراب لا نشے مین پھر تجھے
اختیار ہی اگر تیرا دل چاہے تو گلے پر چھری پھیر دینا بلکہ مین بھی بیہوش ہوجاؤنگی یہ کہکے نازنین نے اپنے منھ پر
طمانچے مارے کہا ارے کیا تو ساحر ہی جب سے تجھسے آنکھ ملی میرا بھی دل لگاؤ کرتا ہی کیا تیری آنکھ مین موہنی ہی
یا کچھ منتر پڑھا ہی آگ لگے تیرے منھ کو تیری خونی چتون میری جان لینے پر آمادہ ہین اب تجھکو اختیار ہی چاہے
جان لے سر کاٹ لے ایک بوتل شراب کی تو لا اس ادھے مین سے تو نہ دونگی اسنے کہا مین پوری گلابی لا دونگا پتلہ
فولادی کھول کے الگ رکھ چکا ہی نازنین نے کہا اچھا تو منھ کھول مین چوتھائی بوتل تیرے منھ مین ڈالدون
تین حصے مین سے ایک حصہ مین یون آدھی ٹھاکر جی کے لیے رکھونگی سیماب نے بہت خوب کہکے منھ کھولا بس
نازنین نے ساری بوتل اسکے منھ مین انڈیل دی اور سر پیٹنے لگی کہا لو صاحب غضب کیا تمنے بھاڑسا منھ کھولدیا
اب مین ٹھاکر کو کیا دونگی سیماب جادو نے گھبرا کے کہا میرے دل مین تو آگ لگ گئی کیسی شراب تھی نازنین نے
کہا ارے ٹھاکر کے نام کی تھی ذرا اٹھ کے ٹہل سیماب جادو اٹھکے ٹہلنے لگا بیہوشی نے طمانچہ مارا دھم سے گر پڑا
نعرہ ہوا منم مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو پتلہ فولادی اچھلنے لگا چالاک نے پیٹ کے خنجر مارا شکم چاک کیا تعجب یہ کہ
پتلہ فولادی اچھلتا رہگیا چالاک مار کے اسکو بھاگا آندھیان سنگ باری برف باری ہونے لگی چند ملازمان گلرنگ
ادھر صحرا مین سیر کو آئے تھے اُن سب کے کان مین آواز آئی کشتی مرا نام من سیماب جادو وہ لوگ یہ سنتے ہوے دوڑے
ارے یہ کیسی آواز آئی دوڑ کے قریب درہ کوہ کے آئے دیکھا لاشہ سیماب جادو کا پڑا ہی کچھ ہار پھول پڑے
ہین اُن سب نے لاشہ اسکا اٹھایا خدمت مین گلرنگ جادو کی لائے گلرنگ جادو مصاحبون سے کہہ رہی تھی
ذرا خبر لشکر عقاب ابر سوار کی منگاؤ سیماب جادو نے آفت برپا کردی ہوگی ابکی مرتبہ یہ سب جھلا کے گیا تھا اسنے

آگ برسانی ہوگی سیماب عقاب کو بے کشتہ کیے نہ چھوڑیگا مصباجبین کہ رہی ہین اُسنے دھوکا بھی بہت بڑا کھایا ہی اب وہ
کسی دھوکے مین نہ آئیگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ آواز رونیکی آئی گلرنگ نے کہا ارے یہ کیا معاملہ ہی ایک ساحر نے عرض
کی کہ چند ساحر لاشہ سیماب کا لاتے ہین اُن ساحرون نے لاشہ سیماب کا آگے ملکہ کے لاکے ڈالدیا کہا حضور ہم واسطے
سیماب کے طرف صحرا کے گئے تھے وہان پہنچے درہ کوہ مین اِنکا لاشہ پایا لاشہ اُٹھا لیا مگر قاتل اس مقام پر نہین ملا اور
نہ کسی کو پایا گلرنگ بہت جھلائی بھائی سیماب کا طیفور آتشخوار بھڑک کے اُٹھا کہا حضور سیماب کا مرنا مجھپر بہت
شاق ہی غلام آپکا بہت مشتاق ہی کہ یہ خدمت میرے سپرد ہو اگر عقاب کو نہ پکڑ لاؤن تو مجھکو طیفور آتشخوار
نہ کہیے گا ہاے ایسا نوجوان اور یون مارا جاے گلرنگ نے کہا ای طیفور مین نے سیماب کا بہت بڑا صدمہ اُٹھایا
اب تم کوئی دخل نہ دو مین آپ جا کے کام کرونگی طیفور آتشخوار نے کہا مین نہ مانونگا اسباب سحر آراستہ کرکے اُٹھا ملازمان
عقاب بھی اس مقام پر حاضر تھے واسطے اس خبر کے بھیجے گئے تھے وہ یہ خبر فرحت اثر لیکر بھاگے بارگاہ مین حیرت
کی عقاب بیٹھا کہ رہا ہی کہ کیون حضور کیا کرون مین نے تو کوچ کیا تھا کہ نکل کے چلا جاؤن مگر اُسنے راستہ روک دیا
جیسا فرمائیے ناحق کو کانٹون مین اُلجھا ہون ملکہ کہ رہی ہی ای عقاب اب گلرنگ سے ضرور مقابلہ پڑیگا تم حفاظت
اپنی ضرور رکھنا کہ ہرکارے آکے حاضر ہوے عرض کی حضور سیماب جادو واسطے بربادی لشکر حضور کے آیا تھا وہ
کوہ مین مارا گیا اب طیفور آتشخوار اُسکا بھائی چلا ہی عقاب ابرسوار نے کہا کیون ملکۂ عالم یہ کون ایسا عیار طرار ہی
کہ موجہ جادو و سیماب جادو دونوکو مار ڈالا اگر وہ شخص میرے سامنے آئے تو اُسنے بہت بڑی خیرخواہی کی خلعت دون
حیرت جادو مسکرا کے چپ ہو رہی کہا صاحب تمھارا کوئی خدمتگار وغیرہ ہوگا دریافت کرو مین نہین جانتی کہ کون
شخص ہی عقاب یہ کہکے اُٹھا کہ طیفور آتشخوار میری تلاش مین نکلا ہی مین اپنے واسطے انتظام کرون خیمے مین اپنے
حصار کرکے بیٹھون ایسا نہ ہو دشمن آئے اور مجھپر دست انداز ہو عقاب یہ کہکر نکلا قریب بارگاہ کے آیا دل سے اپنے
سوچ رہا ہی کہ وہ کام کرون جو کسی سے نہ ہو سکے گرد خیمے کے ایسا حصار بناؤن کہ سامری و جمشید بھی نہ آسکین یہ
سوچتا ہوا جاتا ہی چند خدمتگار پشت پر کہ طیفور آتشخوار آسمان پر تھا عقاب ابرسوار کو جو دیکھا کہ باتین کرتا ہوا
جاتا ہی چند مصاحب ساتھ ہین ایک گولہ آہن کا نکال کے ساتھ والون پر عقاب کے مارا آنپر آگ کے شعلے گرنے لگے
وہ سب اپنے کو بچا رہے ہین دو چار جل کے خاک ہوے طیفور تڑپکے عقاب ابرسوار پر گرا پنجہ کمر مین دیکر لے اُڑا
اگر عقاب ابرسوار بھی تو ساحر زبردست ہی خادم تو طرف ملکہ حیرت کے دوڑے مگر عقاب نے دیکھا ایک ساحر
کریہ منظر کمر مین پنجہ دیے ہوے چاہتا ہی لے جاؤن عقاب ابرسوار نے طیفور آتشخوار کو طمانچہ مارا طیفور نے
طمانچہ کھا کے منہ سے شعلۂ آتش چھوڑے عقاب پر بیہوشی طاری ہوئی یکہ دیگر طیفور نے اُڑا کچھ اپنے سحر کیا کچھ باعث تموج
ہوا عقاب بیہوش ہو گیا مگر دروازے پر ملکہ حیرت کے ساحرون نے غل مچایا ملکۂ عالم دوڑیے حیرت گھبرا کے
نکل آئی دیکھا ایک ساحر بدصورت پنجہ دیے ہوے کمر مین عقاب کی عقاب بیہوش ہو گیا ہی کوئی سو گز بلند ہوا
حیرت کو کچھ نہ بن پڑا ہاتھ ملا کر ایک طائر چھوڑا آواز دی ای طائر سامری اس ساحر کو فنا خبردار نہ جانے پائے
طائر نے قریب طیفور کے پہونچکر ایک چیخ ماری طیفور الٹ گیا عقاب پنجے سے چھوٹا سیکڑون ساحر دوڑے کہ اپنے
مالک کو روکین طیفور نے اپنے کو سنبھالا اور پکار کے آواز دی ملکۂ عالم آپ دخل نہ دین مین دشمن سرکاری کو پچھاڑونگا
یہ کہکر طرف عقاب ابرسوار کے چلا کہ عقاب کو لون ملکہ حیرت جادو نے آواز دی ای طائر سحر عقاب کو ہوشیار کر دے
طائر نے جھپٹ کر اپنا سایہ عقاب پر ڈالا عقاب کی آنکھ کھلی اُسنے دیکھا کہ صدہا جادوگر میرے ملازم میرے واسطے ہاتھ

پھیلائے کھڑے ہین اور ملکہ حیرت جادو سحر کر رہی ہین طیفور پھر کوک کر چلا ہو کہ مین عقاب کو ہون عقاب ہشیار
ہوکر خود طیفور پر جا پڑا ان دونون مین سحر چلنے لگے اس قدر دونون نے منھ سے آگ چھوڑی کہ ایک گنبد آتشین
تیار ہوا اس گنبد آتشین مین دونون مثل برق تڑپ رہے ہین مگر عقاب بھی قیامت کے سحر کر رہا ہی اپنے قریب
طیفور کو نہین آنے دیتا گنبد آتشین سے شعلے نکل رہے ہین عقاب نے مثل برق تڑپ کر سحر کیا کہ گنبد آتشین نابود
ہوا عقاب زمین پر قائم ہوا طیفور بھی زور مین اپنے سحر کے زمین پر آیا دونون نے تلوارین کھینچین حیرت جادو
کھڑی دیکھ رہی ہی ہزارون افسر جمع ہوگئے عقاب کے سحر کی تعریفین کر رہے ہین طیفور نے ایک گولہ عقاب کو مارا
ایک گولہ افسران فوج پر پھینکا چالیس افسر مر گرے عقاب غصے مین مبہوت ہو کر تیغۂ سحر کھینچے طرف طیفور کے
جا پڑا اگر یہ بھی ساحر بیباک چست و چالاک جیسے ہی عقاب نے گولہ پھینکا یہ کہکر کہ یہ بیہوش ہو جائے طیفور نے
گولہ تلوار سے کاٹا تیغے کا ہاتھ عقاب پر مارا عقاب نے سر آگے کر دیا تیغہ اسکے سر پر پڑا جھن سے تلوار اڑ گئی خط بھی
سر پر نہ پڑا مگر طیفور برس پڑا پانچ چار تلوارین عقاب پر لگائین عقاب روکتا ہی ایک مقام پر عقاب نے تلوار لی
بار ہو پر ہاتھ رکھا کچھ اسم سحر پڑھا یا سامری کہکے ہاتھ مارا طیفور کے دو ٹکڑے ہوئے اندھیرا ہوگیا سنگباری برف باری
ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام مین طیفور آتشخوار ہون عقاب ابر سوار ہو چھو پر تاؤ پھیرتا ہوا سامنے حیرت جادو کے
آیا عرض کی حضور یہ ساحر دیکھا حیرت نے ہنسکے کہا کیا کہنا لیکن افسوس کی بات ہی کہ جب اسنے تمھاری کمر مین پنجہ دیا
تمنے بلندی پر جاکے اسکو طمانچہ مارا اسکے سحر سے بیہوش ہوگئے آخر مین نے طائر سحر کو بھیجا کہا آپکا تو مین غلام
ہون آپ پرورش نہ کرین تو کیونکر زندگی ہو یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین ادھر گلرنگ اپنی بارگاہ مین بیٹھی ہی
ساحرون سے ذکر ہو رہا ہی کہ ناگاہ اسکی انگلی نہر پر گلدستہ ہاتھ کا طیفور کے رکھا تھا وہ مرجھا گیا گلرنگ نے
زانو پر ہاتھ مارا کہا لو صاحبو طیفور بھی مارا گیا کہ ہرکارے آکے پہونچے ہرکارون نے تمام کیفیت بیان کی کہ حضور
طیفور عقاب کو نے نکلا تھا آخر مقابلہ پڑا عقاب نے طیفور کو مار لیا لاشہ اسکا گڑا ہے پر لشکر عقاب کے
پڑا ہی یہ سنکے گلرنگ جادو غصے مین کانپنے لگی کہا مجھکو ثابت ہوا کہ بی حیرت نے بھی سحر کیا اب مین انکی بھی فکر کرونگی
کئی ساحرون نے چاہا کہ ہم جائین مگر یہ بھلانے نہ مانا کہا صاحبو انکا حوصلہ بڑھتا ہی یہ ساحر میرے ایسے مارے گئے
کہ میرے قلب پر صدمہ پہونچا دیکھو ابھی جاکے آفت برپا کرتی ہون یہ کہکے اکیلی چلی ساحرون نے کہا حضور کا تو
تنہا جانا مناسب نہین غلامان جانباز کس واسطے ہین غلام جاکے فکر کرین ورنہ لشکرکشی کیجیے پہلے میدان مین مقابلہ
ہم کرین گلرنگ نے کسی کو جواب نہ دیا اکیلی چلی یہان عقاب اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہی گرد بارگاہ کے حصار سحر کیا
لشکر اترا ہوا ہی حیرت اپنی بارگاہ مین ہی کہ ابر تیرہ و تار آسمان پر آیا حیرت کے پاس کنیزین موجود ہین اسنے کہا مین
آثار سحر گلرنگ کے پائے جاتے ہین ایک کنیز کو حکم دیا جاکے عقاب سے آگاہ کرو کہ یہ ابر سیاہ جو اٹھا ہی یہ علامت
سحر گلرنگ کی ہی معلوم ہوتا ہی وہ خود اپنے مقام سے اٹھی کنیز نے جاکے عقاب سے کہا عقاب بارگاہ سے
باہر نکل آیا ابر کو دیکھا بہت ہوتا جاتا ہی رعد کی گرج برق کی چمک بڑھتی جاتی ہی عقاب نے ایک گولہ اٹھا کے مارا
ابر کے قریب جاکے گولہ پھٹا ایک برق گولے پر گری گولے کے ہزار ٹکڑے ہوئے وہ ٹکڑے لشکر عقاب پر گرے
جسکے سر پر ٹکڑا پڑا اسکا سر پھٹ گیا ہزار جادوگر مر کر گرا صدائے فریاد فریاد بلند ہوئی افسرون نے بڑھکے عرض کی آپکے
لشکر کے ہزار ساحر مرے عقاب نے جھلا کے دوسرا گولہ مارا اگر ابر پر تاثیر نہ ہوئی دو تین ہزار ساحر پھر اسی طرح مرے
ملکہ حیرت جادو نے جو یہ ہنگامہ سنا بارگاہ سے نکل آئین باہر نکل کے دیکھا عقاب ابر سوار ابر پر گولے مار رہا ہی گرما گرم

نہین ہوتی اُسکے عوض مین کئی ہزار ساحر لشکر عقاب ابر سوار کے مارے گئے ملکہ حیرت جادو نے کہا ای عقاب
یہ کیا کرتے ہو سب لشکر یونہین تباہ ہو جائیگا گلرنگ جادو ویسی نہین ہی کہ اُسکا سحر تمھارے دفع کیے سے دفع ہو
عقاب نے نشتر اپنی جھولی سے نکالا اپنی ران مین وہ نشتر مارا خون سے گولے کو رنگین کیا اسم سحر بہت سا پڑھا
اب وہ گولہ ابر پر مارا ابر پر جا کر پڑا ابر پھٹا اندر ابر کے دیکھا سب نے گلرنگ جادو تخت پر سوار کچھ سحر کر رہی ہی جو جو
سحر کرتی ہی ابر بڑھتا جاتا ہی گلرنگ جادو نے جو دیکھا کہ مین ظاہر ہوئی پکار کے آواز دی ای ملکہ عالم اپنے اس گدھے
کو آگاہ کیا ورنہ یہ میرے سحر کو کیا پہچان سکتا ہی یہ کہکے کڑک کے گری ہاتھ چمکائے ہزارون برقین گرین آندھی سیاہ
چلی عقاب کی آنکھ بند ہو گئی اندھیرے مین ساحر سر ٹکرانے لگے کئی ہزار ساحر اُڑ گئے کئی ہزار گر کے بیہوش ہو گئے
رعد ایسی زور سے گرجا کہ کئی ہزار کے کلیجے پھٹ گئے ابر لہرا کے چلا جس سے ثابت ہوتا تھا کہ یہ ابر کامل لشکر پر بیہوش
ہو جائیگا آخر حیرت نے سحر کیا کہ ابر تختہ تختہ ہوا آندھی چلنا موقوف ہوئی کچھ نیچے سنہرے پیدا ہوے فتیلے روشن جیسے
روشنی ہوئی سب نے دیکھا کہ عقاب ندارد دس بارہ ہزار جادوگر مرے ہوے پڑے ہین حیرت پریشان ہوئی
ساحرون مین غریو بلند ہوا لشکر والے بیتاب ہو گئے دوڑے کہ حضور دریافت کرائین کہ ہمارے افسر اعلےٰ کو کون
لے گیا حیرت حیران چارطرف دیکھ رہی ہی مراد یہ ہی کہ اگر چالاک نظر آئے تو اُس سے کہون کہ دریافت تو کرو
کہ عقاب پر کیا گذری مگر چالاک کو نہ پایا جی مین کہتی ہی کہ ای حیرت کیا طلسم ہوشربا مین چالاک چلا گیا
آخر لاچار ہوکے لو ہرکارے بلائے کہا تم لشکر گلرنگ مین جاؤ جاکے دریافت کرو کہ عقاب کو کون لے گیا اور اگر
گلرنگ لے گئی تو کہان رکھا ہرکارے روانہ ہوے چالاک بن عمرو اُسی جلسے مین تھا اپنے کو نگاہ حیرت سے
الگ کیا مگر حیران تھا کہ ای چالاک کیا ہوگا حقیقت مین اگر عقاب کو گلرنگ پکڑ لے گئی تو بڑی خرابی ہوگی دل سے
یہ باتین کرکے چالاک بھی چلا صورت بھی تبدیل کر لی ایک سپاہی غریب کی شکل بنا ہوا لشکر گلرنگ مین آیا سُنا
کہ جیسے جابجا یہی ہو رہے ہین کہ دیکھو ملکہ عالم نے خود تکلیف فرمائی عقاب کو پکڑ لائین اسوقت دربار سجا جاتا ہی
چالاک فوراً بارگاہ مین پہونچے جاکے دیکھا کہ عقاب قفس آہنی مین بند زبان مین سوزن مسلسل مطوق جہرہ اور
عالم پاس گلرنگ جادو تخت پر بیٹھی ہی کل ساحران غدار بیٹھے ہین گلرنگ کہہ رہی ہی کیون ای عقاب ابر سوار
سحر بادولت کا دیکھا ابھی مین نے سحر معقول نہین کیا جسوقت سحر کرونگی طبقے زمین کے ہلا دونگی اب بھی سرکشی سے
باز آ ملکہ حیرت کو سمجھا کے میرے ساتھ کر دے تو اپنے ملک کو جا کیون مصیبت مین پڑتا ہی مین سب کام کرونگی
عقاب بقہر و غضب تمام آنکھین نیلی پیلی کرکے اشارہ کرتا ہی جسکا مفہوم یہ ہی کہ کیا بیہودہ بکتی ہی کبھی ایسا نہوگا
جو مین نے وعدہ کیا ہی اُسکو پورا کرونگا قاتل افراسیاب کا سر دونگا ہوشربا مین عملداری کرا دونگا تو میرا کیا
کر سکتی ہی جب عقاب سے جواب صاف پایا گلرنگ نے پلٹ کے سہیل جادو ایک ساحر بیٹھا ہی کہا کہ ای سہیل لو
اسکو تمھارے سپرد کرتے ہین مگر حفاظت بوجہ احسن کرنا غفلت نہ کرنا تمنے سنا ہوگا کئی ساحر نامی مارے گئے
سہیل جادو نے کہا حضور کیا مجال اب مین بھی دیکھتا ہون کہ اسکے قید ہونے کے بعد بی حیرت کیا کرتی ہین اگر
انھون نے اصلاح کی فبہا ورنہ مجھسے بے ادبی ہوگی گلرنگ نے کہا مین بھی یہی جانتی ہون کہ وہ میری بادشاہ
ہین اُنکو کوئی ملال مجھسے نہ پہونچے آیندہ انکو اختیار ہی سہیل جادو نے قفس اُٹھا لیا باہر نکلا چالاک بھی
پیچھے پیچھے چلا آتا ہی جب اپنے اپنے ساحرون کو جمع کیا ایک ساحر مفلوک جادو کی صورت بنکر سامنے سہیل کے
آیا جھک کے سلام کیا سہیل نے کہا ای ساحر تو کون ہی کیا غرض رکھتا ہی عرض کی حضور نوکری کے امیدوار ہین

کئی مہینے سے بیکار ہین سہیل نے کہا تو ہماری چوکی پہرے کی نوکری ہی ایک قیدی سرکاری ہمارے سپرد کیا ہی ہوشیاری سے
اچھی طرح پہرہ دینا چالاک نے کہا حضور آٹھ پہر جاگینگے ہم باہر کے رہنے والے ہین آٹھ پہر ہنگے سہیل نے ساتھ لے لیا کیس
ساحر اور اُنکے چالاک بھی ساتھ ہو لیا ایک باغ مین آیا قفس کو لٹکا دیا ساحرونکو مقرر کیا چالاک کا بھی نام لکھ لیا
ایک طرف کرسی بچھا کے بیٹھا چالاک دوڑ دوڑ کے سب کے کام کر رہا ہی چالاک تو اس حیرت مین ہی کہ عیاری کرون
عقاب کو چھڑاؤن اور حال بھی میرا ظاہر نہووے یہ تو اس فکر مین ہی مگر حیرت جادو بارگاہ مین آکے مکدر بیٹھی ہے
سب مصاحبان عقاب حاضر خدمت ہین عقاب بہ اعلان حکم دیچکا ہی کہ جو ملکہ حیرت جادو کا حکم نہ مانیگا وہ
گنہگار ہوگا کہ ہرکارے آکے پہونچے بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ حضور اول ملکہ گلرنگ جادو نے بجناب خطاب کیا
مگر شہنشاہ نے جواب سخت دیے سہیل جادو وانکا مصاحب ہی اُسکے سپرد کیا ہی حیرت نے کنیزون سے کہا دیکھو
کیا مشکل ہی قید سہیل سے ان آنا کیا بڑی بات ہی لیکن گلرنگ تو یہ سب تدبیر میرے لیے کر رہی ہی کہ میرے واسطے
بہتری ہو مگر مین نے جو عہد کیا اُسکی پابند ہون اور صاحبو یہ امید قوی مجھے نہ عقاب سے ہی نہ گلرنگ سے ہی
کہ مسلمانون پر غالب آئے یا قاتل کو افراسیاب جادو کے قتل کر سکے اُس لشکر مین اُس ظالم کا گذر ہی جو ہو ابتر آتا ہی
آنکھ ملی اور ساحر کو مارا کیونکر یقین کرون کہ کوئی جا کے اُسپر غالب آئے مین نے وہ صدمات دیکھے کہ جنکو زبان پر
نہین لا سکتی دل کی یہ کیفیت ہی کہ نظم

بے اثری نے کم کیا جادہ کوے مدعا
رکھیے عرش کے تلے نالۂ نارسا عبث

یہ بھی عجیب اتفاق یار ہوا شب فراق
عذر ہین داد خواہ سے حوصلۂ جفا عبث

سنتے ہین کب یہ باغبان نالۂ مرغ بوستان
کہتا ہی شوق اضطراب رکھیے دست و پا عبث

دیدۂ و دل جو رو چکے آبروانی کھو چکے
درد فراق کو طبیب کہتے ہین لا دوا عبث

رہتا ہی جسجگہ اثر جانہ پھرے کبھی ادھر
سعی پہ مستعد ہوا بخت گرہ کشا عبث

کہدے کوئی کہ ہجر مرکے بھی جیتے ہین بشر
کاہیکو جان جائیگی موت کا آسرا عبث

ہجر کا دن کٹا عبث مرگئے جیتے تو کیا عبث
باب قبول مل چکا ڈھونڈھتی ہی دعا عبث

دعوی عشق و عاشقی اور رقیب واہ جی
روح و بدن مین تھا نفاق روٹھ گئی وفا عبث

اس سے غرض اُسے کام ایک ہوا ہمین امام
کان گلون کے ہر زمان ٹھوکتی ہی صبا عبث

آنکھ کا یا قصور تھا شوق کا یا فتور تھا
نام مراد ہو چکے عشق مین آشنا عبث

رہنے نہ دیگی جان جان تیری نگہ کی تیغ جان
ٹھوکرین کھائین عمر بھر آہ نے جا بجا عبث

یار کی جستجو عبث وصل کی آرزو عبث
اہل وفا کی لاش پر ناز عبث ادا عبث

وصل کسی کا یا وصال دونون امر ہین محال
موت نے دی دغا عبث زیست نے کی دغا عبث

دیکھتے انکے حوصلے اور وہ زانہ بڑھ چلے
مٹتے ہین میرے مدعی صورت مدعا عبث

پلکے ہیں ہم نگاہ سے ڈر گئے آپ آہ سے
عشق صنم کو بھی سلام بندگی خدا عبث

ہجر مین ای کوان و تاب دونہ ابھی سے تم جواب
دل تو خطا سے دور تھا اسکو ملی سزا عبث

وصل نہین اگر نصیب ہمسے اجل تو ہی قریب
گوشۂ چشم مین نہان آنکھ ہوئی حیا عبث

میرے دل گرفتہ کا عقدہ کبھی نہ ہوگا وا
حسرت گفتگو عبث دید کی التجا عبث

جب شب ہجر آئیگی زیست کو کچھ بڑھائیگی
ہاتھ اُٹھا و ای جلال آنکھ پھر دعا عبث

کنیزون نے عرض کی واری بہت بجا ارشاد ہوا جو سوانحات آپنے ملاحظ فرمائے آنکے خیال سے دل کانپتا ہی بارہ برس
شہنشاہ مسلمانون سے لڑے کیا کوئی بات انکار تھی ہوگی سب ہی کچھ تو کیا ہوگا مگر واری شہنشاہ عقاب تو اب گرفتار
ہوگئے اُسکا کیا بند و بست ہوگا حیرت نے چپکے سے کہا جسنے عیاریان کین ساحرون کو مارا یہ عیار طرار فرزند عمرو
نامدار چالاک عالیوقار ہی وہ ضرور فکر مین رہا ہی عقاب کی کیا ہوگا گھڑی دو گھڑی مین خبر آتی ہی کہ عقاب کو
ہا لیا کنیزون نے کہا یہ تو خبر ہمنے پائی بھی ہی کہ عقاب کو جو گرفتار کرکے گلرنگ لے گئی دربار مین بہت سمجھایا مگر عقاب
نے نہ مانا سہیل جادو کوئی جادوگر ہی اسکو قید سپرد کر دی حیرت نے کہا بس تو سہیل جادو مارا گیا چالاک ضرور ماریگا

یہان تو یہ ذکر ہی وہان چالاک ساحر بنا ہوا سب کی خدمتین کر رہا ہی دوڑ دوڑ کے جو سب کا کام کیا کسی کو حقہ بھر دیا اور
کسی کو کوئی شی اٹھا دی اب ساحر و نکو بہت عزیز ہوا سہیل سے کہتے ہین کہ حضور یہ نیا ملازم ہیرے کام کا ہی چالاک
کا یہ حال ہی کہ کام بھی کر رہا ہی بڑھ بڑھ کے پکارتا ہی ادھر کوئی نہ آئے یہان شہنشاہ کا گنہگار قید ہی کبھی سہیل سے کہتا ہی
جان نثار جادو آپ لکھ چکے ہمارا طریقہ یہ ہی کہ جس کام پر مامور ہوے اس کام کو بلطف انجام دیتے ہین اگر جلاد
آپ بھی آئینگے تو نہ آنے دینگے دیکھیے نیزو نکو زہر سے آبداری دے لی یہ کلیجے پر دشمن کے ٹوٹینگے کبھی خنجر لیکر قریب قفس کے
جاتا ہی کہتا ہی کیون آنکھین نکال نکال کے دیکھتا ہی کیا تیرا کوئی معین آئیگا ہی کس کا انتظار کرتا ہی سر جھکا کر بیٹھ
ورنہ آنکھین پھوڑ دونگا سہیل ہنس دیتا ہی کہتا ہی میان جان نثار اسکے قتل کا ابھی حکم نہین ہی کہا حضور آپ ملاحظہ
فرماتے ہین کیا غلط سی آنکھین نکالتا ہی اسکی آنکھین پھوڑ دونگا سہیل بہت خوش ہوتا ہی جب رات ہوئی تو چالاک
سامنے سہیل کے بیٹھا کہا حضور مجھکو رات کو عادت ہی جو آپ خفا نہ ہون تو مین ایک بھجن سامری و جمشید کا گاؤن
میرا قاعدہ ہی کہ رات کو عبادت کرتا ہون اسوجہ سے جاگتا بھی رہتا ہون یہ کہکے اپنے پاس سے ایک دفلی نکالی پالتھی مارکے
بیٹھے گنگنا کے جھومنے لگے آنکھین سرخ ہوئین سہیل نے کہا میان جان نثار سر اٹھا اٹھا کے کیا دیکھتے ہو کہا کہ
حضور سامری و جمشید کے صدقے جاؤن ابھی کوئی بھجن صفت سامری و جمشید کا زبان سے نہین نکلا اگر سامری آگئے
دیکھیے آسمان کا بھی دروازہ کھلا ہی سامرن بھی دیکھ رہی ہین سامنے آئینگی تو لمنگا الٹ دونگا چھوٹی سامرن کو سجدہ
کرونگا سہیل جادو مسکرا رہا ہی اور ساحرون سے کہتا ہی یہ جادوگر بڑا خوش مزاج ہی اسکی وجہ سے بڑی چہل پہل رہیگی
چالاک نے بھجن گایا سہیل خوش ہوگیا کہا میان جان نثار خوب گاتے ہو کہا حضور یہ نشے پانی کا وقت ہی ایک جام
شراب مل جائے اور ایک گانجے کا دم پڑے پھر حضور گانا نہین تو رنگ بندھے سہیل نے کہا گانجا تو لے آؤ شراب ابھی آتی
ہی ملکہ کلرنگ شراب بھیجا چاہتی ہین میان جان نثار اٹھے کہا حضور ایک پیسہ لیے آج مین نے گانجے کا دم نہین لگایا ہی اب
جان نثار جس سے کہتا ہی گانجہ لادو وہ کہتا ہی کہ دوکان بند ہوگئی ہوگی چالاک نے کہا ہم آپ جاکے لیے آتے ہین یہ
کہکر میان جان نثار گئے تھوڑی دیر مین آئے دیکھا تو ہتیلی پر گانجا مل رہے ہین سہیل نے کہا میان جان نثار گانجا
مل گیا چالاک نے کہا حضور ٹھیکیدار کے گھر پر جاکے لایا ہون حضور یہ گانجا ہی ہلو گو نکا قول ہی بات بہت بے ڈول ہی
جسنے نہ پی گانجے کی کلی ایسے بیٹے سے تو بیٹی بھلی حضور یہ گانجہ کہتا ہی کہ کھانسی کرون گھر اکرون اسپر بھی نہ پینے والا مرے
تو کیا کرون مگر ہمارے واسطے تو ماء الحیات ہی گانجے کی کیا بات ہی سب دیکھ رہے ہین کہ میان جان نثار گانجہ بنا رہے
ہین ہتیلی پر رگڑے دے رہے ہین کبھی گنگنانے لگے اور کبھی کسی سے ٹھٹھا کیا اتنے مین مشہور جادو کو توال پتلہ شراب کا
لیکر آیا کہا میان سہیل ملکہ عالم نے شراب بھیجی ہی دوڑ کے جان نثار نے پتلہ اتروایا منہ کھول کے انکھین بہوشی ملائی اب تو
جان نثار کو دنے لگے شگفتگین لگاتے ہین سہیل نے کہا میان جان نثار کیا خوشی ہی کہا حضور ایک ایک جام پیین پھر
دم پڑے آسمان پر جائین ساحرون سے دوچار باتین ہوون حضور سامرن مجھے بہت چاہتی ہین گانجہ پینے سے خفا
بھی ہین آج میرے آنکھے چوٹ چلیگی سہیل نے سبکو شراب تقسیم کی میان جان نثار سب کے حصے دیتے پھرتے ہین چپکے سے
کہتے ہین میان افسر صاحب آپ دوہرا حصہ لیجیے بڑے آدمی کو شراب بہت چاہیے ایک ایک چلو مین الو نہ ہونگے سہیل نے
کہا شراب بہت ہی کہا حضور رہنے دیجیے ہم آپ مل کے پیینگے سہیل نے نصف پتلہ بانٹ دیا نصف اپنے سامنے رکھا گانجا
بھی تیار ہی ایک ایک جام سب کو پلایا اسکے بعد چلم گانجے کی بھری چھوٹی چھوٹی آگ رکھکے کڑکڑا کے دم مارا حقا گے سہیل
کے کر دیا کہا حضور یہی دم لگائین ابھی دوسری چلم موجود ہی ایک ایک گھونٹ گانجے کا سب کو پلایا سہیل نے کہا میان جان نثار

کچھ گاؤ گے سنیں کیا حضور سنیے غزل

اگر نہ ہاتھ مین اُس دلربا کے دل دیتے
تو یون خراب و پریشان ہوا نہ کرتے ہم
اگر جلاتے نہ اُس شعلہ رو کے عشق مین جی
تو دوڑتے دوڑتے قلق سے پھرا نہ کرتے ہم
نہ بھرتے دم جو کسی شعلہ رو کی خواہش کا
تو بیٹھے بیٹھے یہ یون چونک اٹھا نہ کرتے ہم
نہ کرتے اُسکی برنگ حنا جو پابوسی
تو بات بات پہ یون رو دیا نہ کرتے ہم
اگر نہ دیکھتے وہ پیاری پیاری صورت آہ
تو دیکھ حسن کو ہو ہو خدا نہ کرتے ہم
جو پہلے دن ہی سے دل کا گلا کیا نہ کرتے ہم
تو دل پہ ہاتھ صدا دھر لیا نہ کرتے ہم
اگر نہ لگتی چپ اُس بدگما کی شوخی سے
تو سوز آتش غم سے جلا نہ کرتے ہم
اُس آفت دل و جان پر اگر نہ مر جاتے
تو ٹھنڈی سانسین ہمیشہ بھرا نہ کرتے ہم
نہ ہوش کھوتے اگر اُس پری کی باتون پر
تو شکل برگ حنا یون پسا نہ کرتے ہم
نہ لگتی آنکھ تو دن رات سوتے ہی رہتے
تو ایک ایک کے منھ کو تکا نہ کرتے ہم
تو اب یہ لوگون کی باتین سنا نہ کرتے ہم
اگر نہ دام مین زلف سیہ کے آجاتے
تو بات بات پہ مضطر ہوا نہ کرتے ہم
نہ جاتے اُس بت ہرجائی کی گلی مین ہم
تو اپنے مرنے کی ہر دم دعا نہ کرتے ہم
اگر نہ آنکھ تغافل شعار سے لگتی
تو آپ ہی آپ یہ باتین کیا نہ کرتے ہم
اگر نہ سہنا سہنا کسی کا بھاتا
کسی کی چاہ نہ کرتے تو کیا نہ کرتے ہم
جو غم تمہون کا نہوتا تری طرح مومن

سہیل تعریفین کر رہی ہی کہا جان نثار کیا کہنا جان نثار غزلین ٹھہریاں گا رہے ہین سب شرابین پی چکے گا نچنے کے دم لگا رہے ہین نشہ مین بہوت بیٹھے ہین کہ سہیل نے کہا او جان نثار کیا کہنا دل خوش کر دیا مگر خداوندی آئے ہین چالاک نے کہا آنکی ٹانگ کھینچیے سہیل اپنے مقام سے اٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا ارے کہکر گرا سب ساحر لینا لینا کہکر اٹھے جو اٹھا جہان سے اٹھا تھوڑی دیر مین چالیسون جادوگر بیہوش ہوے چالاک نے پہلے سہیل کا سر کاٹا عقاب کی زبان سے سوزن لیا کہا حضور نکلیے عقاب قفس سے نکلا دیکھا لاشہ سہیل تڑپ رہا ہے چالیس جادوگر بیہوش پڑے ہین عقاب نے کہا اے خیرخواہ تیرا کیا نام ہے تو کون شخص ہے چالاک نے کہا میرا نام ظاہر ہو جائیگا عرض کرونگا یہ وقت نام ظاہر کرنے کا نہین ہے نکل چلیے عقاب نے کہا ان چالیسون کو زندہ کیون چھوڑا یہ کہکے ہاتھ ہلایا برقین گرنے لگین جسپر گری اُسکے دو ٹکڑے ہوے چالاک کہ رہا ہے حضور نکل چلیے ٹھہرنا اچھا نہین ہے عقاب نے نہ مانا قتل کر رہا ہے مگر گلرنگ جادوگرنی نے جب سہیل کو روانہ کیا تھا تو اُسکے ہاتھ سے ایک موتی درست کراکے اپنے موتیون کے مالے مین ڈال لیا تھا کہ جب سہیل پر کوئی اُفتاد پڑے یہ موتی ٹوٹے گلرنگ بیٹھی تھی کہ موتی ٹوٹا ملکہ نے زانو پر ہاتھ مار کہا لو بڑا غضب ہوا سہیل جادو کو کسی نے قتل کیا یہ کہکر بلند ہوئی مگر نہایت بقہر و غضب سب طرح کے اسباب سحر ہاتھ مین اُسوقت آکر پہونچی کہ ساحرون کے مرنے کی صدا بلند تھی لاشہ سہیل تڑپ رہا ہے عقاب بیرون قفس تڑپ رہا ہے گلرنگ نے وہین سے للکارا او عقاب مین نے دیکھا اب تو کہان جائیگا عقاب نے چاہا سحر کرکے نکلون مگر گلرنگ نے پہلے تو چالاک کو آواز دی اسکے پائون زمین نے تھام لیے عقاب کے پاس اسباب سحر تو نہ تھا سنگریزے زمین سے اُٹھائے چاہا گلرنگ پر پھینک مارون گلرنگ نے ایک دستک دی طرف آسمان کے دیکھا ایک چیخ ماری معاذ اللہ ایک آفت برپا ہو گئی آندھی چلی برقین چمکین آگ برسنے لگی تاریکی ایسی ہوئی یہ ثابت ہوتا تھا کہ پردہ ظلمات ہے بلکہ تاریکی ظلمات کی بھی مات ہے زمین بھی کانپی سنگریزے عقاب کے ہاتھ سے چھوٹ گئے مثل شرابیون کے جھومنے لگا رنگ رو متغیر ہوا گلرنگ آسمان سے اُتری باسانی عقاب کو پکڑ لیا زبان مین سوزن دیا اب طرف چالاک کے

پلٹی خنجر کھینچکر پوچھا بتلا تو کون ہی چالاک نے ہاتھ باندھکر کہا آپ کا سپاہی جسنے ان سب کو مارا وہ تو بھاگ کر نکلگیا حضور نے ملاحظہ نہین کیا گلرنگ نے کہا او بحیا مجھکو دھوکا دیتا ہی صاف صاف نام بتا جب چالاک نے نہ بتایا یہی کہے گیا کہ آپ کا نوکر ہون آپ مجھپر بدعت نہ کرین یہان سہیل نے مجھکو نوکر رکھا تھا سب کا خدمتگذار ہون اس عرصہ مین گلرنگ کی کنیزین بھی آگئین جب چالاک نے کچھ نہ بتایا ایک اور مقدمہ ملحوظ خاطر ناظرین والاتمام رہے کہ ملکہ حیرت نے ہرکارے واسطے دریافت خبر کے بھیجے ہین وہ بھی حاضر ہین یہ سب معاملہ دیکھ رہے ہین گلرنگ نے ایک دستک دی شعلہ بھڑک کر چہرے پر چالاک کے گرا رنگ روغن عیاری کا جلگیا دیکھا ایک شخص دبلا پتلا ناٹا آنکھین چھوٹی چھوٹی پوچھا ارے تیرا کیا نام چالاک نے کہا آپنے میری صورت بدل دی میری اصلی صورت دی ہو سحر کرکے جو چاہیے بنائیے گلرنگ نے کہا او نالائق تو چھپانے جا مین ظاہر کرتی ہون یہ کہکے ایک دستک دی ایک طائر خوشنوا سامنے آیا گلرنگ نے پوچھا ای طائر سامری بتا کہ اس شخص کا کیا نام ہی یہان آنے سے اسکا کیا کام ہی دیکھنے والون کے ہوش اڑے کہ طائر مثل انسان گویا ہوا عقاب بھی یہ سب باتین سن رہا ہی طائر نے آواز دی ای ملکہ عالم اس ظالم سے خوف کیجیے یہ عیار طرار خنجر گذار سب عیارون سے تیز چالاک بن عمرو ہی گلرنگ نے پوچھا اسکو عقاب کے بچانے سے اور ہمارے ساحرون کے قتل کرنے سے کیا مطلب طائر نے کہا حضور یہ ملکہ حیرت پر عاشق ہی اسی جوش محبت مین یہ کارہاے نمایان کر رہا ہی عقاب کو بھی ایک دن مٹائیگا آپ پر بھی دست انداز ہوگا اس دن اسکو اپنی عیاری پر ناز ہوگا اگر آپ اپنی خیریت چاہتی ہین اسکو قتل کیجیے اسکا زندہ رہنا بہتر نہین آیندہ آپ کو اختیار ہی یہ کہکے طائر غائب ہوا گلرنگ نے عقاب کی زبان مین سوزن دیکر قفس مین قید کیا ہی قریب آکر کہا میان عقاب واہ واہ یہ سب معاملات آپ نے سنے ایک طریقہ سے یہ آپ کا بھائی ہی تمکو کیونکر گوارا ہوا عقاب غصہ مین تھا کچھ جواب نہ دیا مگر دلمین کہتا ہی کہ جب قید سے رہائی پاؤنگا اس ظالم کے ٹکڑے اڑاؤنگا بڑی میرے واسطے ذلت ہوئی ایک تین روپیہ کا پیادہ ساربان زادہ میرا رقیب مشہور ہو بڑے افسوس کی بات ہی گلرنگ نے پکار کر آواز دی ارے تم مین کوئی ایسا ساحر ہی کہ شب بھر یہان حفاظت کرے عقاب کو تو ابھی نہ قتل کرونگی مگر کل صبح کو چالاک قتل ہوگا سامری جمشید کے احکام مٹانا منظور ہین کہ نہ عمرو کی کسی ساحر کے ہاتھ سے قضا ہی نہ چالاک کی مین حکم سامری مٹاؤنگی سرخنگ جادو صف مین سے نکلی کہا ای ملکہ عالم لونڈی حفاظت کریگی چالیس کنیزین ساتھ لیکر سرخنگ جادو بیٹھی قفس عقاب کا لٹکا دیا چالاک کو ایک گوشہ مین بٹھا دیا چالیس کنیزون کو لیکر براے حفاظت بیٹھی مگر ہرکارون نے یہ سب معرکہ دیکھا خبرین لیکر بھاگے ملکہ حیرت بارگاہ مین بیٹھی ہی کہ ہرکارے آکر پہونچے کنیزین پوچھ رہی ہین کہ واری تردد تو آپ کا ظاہر ہی کہ عقاب ایسا چاہنے والا مقید ہو گیا دیکھیے انکے واسطے کیا ہوتا ہی حیرت نے ٹھنڈی سانس کھینچی کہا صاحبو کسی کی بات میری سمجھ مین نہین آتی اصل مین یہ کیفیت ہی دل پر ہجوم غم و حسرت ہی

نظم

ورنہ لیلی ہر اک محفل مین سمجھو تو کہون
میکدہ اور کعبہ مین کیا فرق ہی ای شیخ جی
عیش ہی دنیا کی جو محفل ہی سمجھو تو کہون
تم جو پوچھو سو بھر کر دل ہی کا سودا اسلیے

چشم کم سے خلق کو آپ مین مت دیکھا کرو
شیشہ ہی پتھر کی ہر اک سلمین سمجھو تو کہون
کرتے ہو ہر دم جو وصف چشمۂ آب حیات
ہی تڑپ کا ہی مزا بسمل مین سمجھو تو کہون

قیس کی آوارگی ہی دلمین سمجھو تو کہون
دہر ہی جھمکا ہی دشت گلمین سمجھو تو کہون
جانتے ہو عیش تم دنیا مین جسکو سو نہین
آب ہی جو خنجر قاتل مین سمجھو تو کہون
کنیزون نے کہا واری آپ جو

فرماتی ہین بجا ہو کہ ہرکارون نے اگر دعا دی شعر رویت بے شاہِ لالہ گون باد + اقبال زمان زمان فزون باد
اے ملکۂ عالم حضور نے سنا ہوگا بیٹا خواجہ عمرو کا پہونچا سہیل کو مارا عقاب کو رہا کرلیا ساحرون کو قتل کرنے لگے
گلرنگ جادو آگئی اسطرحکا سحر کیا کہ عقاب کو پکڑ لیا چالاک بھی گرفتار ہوے ایک خدمتگار کی صورت
بنے ہوے تھے ملکہ گلرنگ نے صورت مٹائی ہر چند پوچھا اُسنے نام ہرگز نہ بتایا گلرنگ نے ایک طائر طلب کیا طائر
نے سب کے ہوش اُڑا دیے صاف صاف نام بتایا گلرنگ نے پوچھا اے طائر سامری اس شخص کے آنیکا کیا باعث
ہو میرے ساحرون کو کیون قتل کیا طائر نے کہا یہ شخص ملکہ حیرت جادو پر عاشق ہو عقاب متغیر ہوگیا سب
ساحرون مین یہی غُل ہو رہا ہو کہ اب احوال کھلا کہ چالاک جوش محبت حیرت مین ساحرون کو قتل کرتا تھا یہ سنکر حیرت
کو سناٹا آگیا کہا پھر انجام کیا ہوا ہرکارون نے عرض کی سرخنگ مردارخوار مصاحب ملکہ گلرنگ کے سپرد ہوے
ہین گلرنگ نے حکم دیا کل چالاک کو قتل کرنا چالیس جادوگرنیان لیکر براے حفاظت بھیجی ہو بیرون قلعہ میدان خونی
کی تجویز ہو رہی ہو حیرت کو خیال چالاک کا آیا کہ اے حیرت اگر چالاک کد و کوشش نہ کرتا تو ابتک شہر گلگ خاک
ہوگئی ہوتی یہان کیا کیا آفتین برپا ہوئین اُسی کا کلیجہ تھا کہ اُسنے جادوگرنیون اور جادوگرون کو مارا ورنہ ابتک
آفت برپا ہوگئی ہوتی جلکے چالاک کو رہا کرنا چاہیے یہ سوچکر خاموش ہو رہی مگر بڑا خیال ہو کہ اگر دشمن اُسکے قتل
ہوگئے تو اے حیرت بڑی بدنامی ہوگی عمرو اپنے مقام پر کہیگا کہ میرا فرزند قتل ہوا حیرت نے خبر نہ لی صرصر
بھی تو اب گواہ ہوگئی وہ بھی بیان کریگی کہ چالاک نے اپنی جان لگادی اور افسوس ہو کہ حیرت نے خبر نہ لی
تڑپ تڑپکر اُسنا دونکا نامگر بڑا خیال کنیزون کا ہو کہ اگر یہ آگاہ ہوگئین تو عقاب سے ذکر کرینگی کنیزون کو بلاکر کہا
مین ایک سحر تیار کرنے جاتی ہون اگر دیر ہو جائے تو تلاش نہ کرنا یہ کہکر حیرت خود روانہ ہوئی ستارہ بنکر آسمان پر
چمکی اُس مقام پر آکے دیکھا چالاک ایک گوشہ مین بیٹھا ہو ماران سیاہ سحر سرخنگ کے اسکے جسم مین لپٹے
ہوے ہین چالاک اپنی جان سے بیزار ہو جدھر منہ پھیرتا ہو ماران سیاہ منہ بڑھاتے ہین کہ چالاک کو کاٹین
چالاک کا تڑپنا منہ پھیرنا آنکھون سے اشک حسرت جاری اُس بیقراری مین یہ اشعار ورد زبان ہین نظم

دلا بوقت سحر صبح را بخواب بگیر
چو ماہ نو قدح از دست آفتاب بگیر
نوید رحمت بینش ز جام مے بشنو
نوای فیض مراثرا ز صدای آب بگیر
اگر عمارت دلہا کنی بہ از کعبہ است
عنان شاہد مقصود در شباب بگیر

ز شوق ذیل دعاہاے مستجاب بگیر
چنانکہ ریختہ خون سیاوش اندر طشت
صریر باب بہشت از دم رباب بگیر
حضور خاطر فارغ سوال کن از جنید
ز رشحۂ کرم ار توگلے در آب بگیر
ظہیر اگر تو بجشد نجات مے طلبی

صبوح کن چو موذن صلای صبح زند
تو انتقام ز کرشیوز شراب بگیر
صفیر چنگ کجا بر دلت زند ناخن
سراغ گنج ز کاشانۂ خراب بگیر
زمان شیب نیاید ز دست تو کارے
ز صدق دامن پیر وصحاب بگیر

حیرت کا دل دکھ گیا عرصہ دراز تک کھڑی دیکھا کی یہ بھی ضرور خیال ہو کہ عقاب مجھکو نہ دیکھے وہین سے
کھڑے کھڑے سحر کیا جھونکا ہوا کا چلا سب کنیزون کی آنکھین بند ہوگئین سرخنگ بھی غافل ہوئی اسطرحکا
سحر کیا کہ عقاب کی بھی آنکھین بند ہوئین حیرت گوشے مین اُتری لہو و لعب مین قریب چالاک کے پہونچی چالاک
نے جو حیرت کو آتے دیکھا تڑپ کر یہ اشعار پڑھے نظم

فاختہ کا طوق مجھکو بھر گردن چاہیے
جان بلب ہو سنکر مجھے آیا سینہ خانہ مین یار

بچ رہا ہو تیل جو بالون سے ڈالو ہو
اور کہو دم چراغ زیست روشن چاہیے

ناتوان اے سرو ہون کیا بار آہن چاہیے
اے صنم ہر چراغ زیست روغن چاہیے
اُس سہی قد کو ہو امیری طرح سے سودا و حشت

گردن قمری مین بھی اب طوق آہن چاہیے
کشت سبز چرخ سے جز دانۂ خال صنم
ہو زبان خار صحرا پر کہ دامن چاہیے
کون ہو میرے سوا پابند جو گھر کا نہین
کاسۂ سر جام کا شیشہ کی گردن چاہیے
ہو زبان تیری کسی آلودہ تو تشبیہ کو
اُس پری کو دانۂ گوہر کی خرمن چاہیے
کوچۂ قاتل مین بھاگون صحبت احباب سے
مجھکو بھی رہبر کے بدلے کوئی رہزن چاہیے
پُر ہو جام زندگی بے یار بزم عیش مین
خوشۂ پروین ہو مجھکو مہ کا خرمن چاہیے
سیم و زر کی کسکو ہے تجھ سے طمع اے آسمان
جب تھم گیا روح کو بھی خانۂ تن چاہیے
اسقدر ہیبت سمائی ابروے خمدار کی
مُنہ مین غنچے کے بھی کوئی برگ سوسن چاہیے
ہیری فرگانسے جو اشکون کا لگا رہتا ہو تار
دوستون کو کیا کرون مین مجھکو دشمن چاہیے
ذوالفقار حیدری کی خشک ہے ناسخ زبان
جا ہے مواب مجھکو ساقی آب آہن چاہیے
ہین تو عریان وحشت وحشت کو گریبان کی طلب
ہم مین سودائی ہین تھوڑا سا آہن چاہیے
ہون وہ سرکش جب بنا پتلا تو مجھے ہر من کی
جوہرون کے تیغ و خنجر کو بھی جوشن چاہیے
خوشۂ پروین جو پچھے موتیون کے مین تو کیا
کیا عجب رشتہ مقرر بہر سوزن چاہیے
دشت غربت مین وطن کو بھولے پھر تو ہوش
بعد مدت اسکو تھوڑا خون دشمن چاہیے

حیرت نے ہاتھ سے اشارہ کیا چپ رہ صحبت مین خاص تیرے واسطے آئی ہون یہ کہکے سحر کیا کہ ماران سحر جسم چالاک سے گر گئے چالاک کے ہوش درست ہوے ہاتھ پاؤن قابو مین آئے حیرت نے کہا مین جاتی ہون بھاگ جا سامنے حیرت کے چالاک کنارے ہو گیا جب حیرت چلی گئی چالاک نے ایک کنیز کو بیہوش کیا اُسکی شکل بنکر پڑ رہا حیرت چلی گئی یہان سرجنگ بھی ہوشیار ہوئی چالاک بھی آنکھین ملتے ہوے اُٹھے سرجنگ نے کہا ارے یہ کیا ہوا تھا سب نے کہا حضور خود بخود نیند آگئی سرجنگ نے کہا خبردار اب کوئی نہ سوئے سب جاگتے رہین چالاک بھی سب کے ساتھ چوکی پہرا دے رہا ہے بڑھکر سرجنگ سے چالاک نے کہا ملکہ عالم آج کچھ شراب وغیرہ کا چرچا ہوگا رات بھر جاگنا ہے صبح کو میدان خونی مین چلکر اس ظالم کو قتل کرینگے اگر یہ چرچا نہوگا نیند آجائیگی اگر کچھ افتاد پڑیگی ہم سب بدنام ہونگے اگر مناسب ہو تو شراب منگائیے سرجنگ نے حکم دیا اچھا سوسن شراب لاؤ یہ کہکے سرجنگ نے کچھ روپے نکالے چالاک کو دیے چالاک سمجھا سوسن میرا ہی نام ہے چالاک دوڑا ہوا گیا بھٹی پر سے تیلہ شراب کا خود ہی خرید کے بھی لایا خوب بیہوشی ملائی لا کے سب کو پلانا شروع کیا سب تعریفین کر رہی ہین کہ بی سوسن کیا خوب شراب لائی ہو چالاک گانا بھی جانتا ہے نظم

اے شہم باز دید دست و خراب
خاک ارددہان بگردد آب
ہیچو ماہ دو ہفتہ از مہتاب
رشتم زدست مطرب ورباب
بجزع وانفشو این باب
لب ساغر چنان زنم بوسہ
عضو عضوم بریت از مستی
راہ ہستی گرفتہ جانب دست
تو تم نیست لیست کن پردہ
کہ درآرم حریف را از خواب
کا بلی ہا ہمہ شوند شتاب
سیر دم تا بر آرمش ز حجاب
طاقتم نیست گوش چنگ و رباب
آنکہ شب اد توبہ ام ز شراب
مزہ کز راح آتشین گیرم
ظرف لبریز کردم از بادہ
محو تر مشوم زخود ہر دم
ہر نظیر ے گر بہ بخشاید

اس غزل نے اور آگ لگا دی سرجنگ گانا سنتے سنتے اپنے مقام سے اُٹھی کہا سوسن تمہارے گرد پھر دن آؤ گلے سے لگا لون یہ کہکے سرجنگ اپنے مقام سے اُٹھی رقص کرتی ہوئی چلی سب کنیزین بھی ناچنے لگین دو دو قدم چلنا تھا کہ لڑکھڑا کر سب گرین چالاک خنجر پکڑ کر جھپٹا پہلے سرجنگ کا سر کاٹا عقاب کو پنجرے سے نکالا کہا جائیے مگر غلام پر ذرا نگاہ شفقت رہے اب تو غلام کو حضور نے پہچان بھی لیا عقاب تو یہ ایسا گھبرایا جیسے ہی زبان سے سوزن نکلا بھاگا کہ پھر کوئی آفت نہ آجائے چالاک نے اس مقام کو مزبلۂ قصابان بنا دیا جب سبکو قتل کر چکا ایک طرف نکلکر بھاگا بوقت سحر ملکہ گلرنگ نے میدان خونی کی تجویز کی چند ساحرون سے کہا تم چالاک کو لاؤ ساحر جب اس مقام پر آئے دیکھا قفس عقاب کا خالی پڑا ہوا ہے کنیزون کے

مع سرجنگ لاشے لوٹ رہے ہین دریاے خون جاری وہ ساحر آئے چیتے بھاگے آگر گلرنگ سے کہا حضور کس کو
وار پر کھینچے گا بی سرجنگ قتل ہوگئین قیدی نمارد نگہبانون کے لاشے پڑے ہین یہ سنکر گلرنگ گھبرا گئی میدان جولی
کا سامان بنایا یہ کہتی ہوئی چلی کر اب وہ کی فکر کرلی بڑی چالاک کو بھی لاؤن اور میان عقاب کی بھی گردن
لون کنیزون نے کہا واری ہمارے نزدیک تو بہتر یہ ہو کہ لشکر کشی کیجیے گلرنگ نے حکم دیا کہ لشکر کے واسطے
سامان تیار کرو میان ملکہ حیرت بارگاہ مین ہین کہ دیکھا عقاب آگے پہونچا ملکہ حیرت نے کہا صاحب کیونکر
رہائی پائی عقاب نے کہا مجھکو چالاک نے چھڑایا حیرت نے کہا چالاک تو خود قید تھا اُسنے کیونکر چھڑایا
کہا نہین معلوم اُسنے کیونکر رہائی پائی مگر کنیز کی شکل بنکر سب کو شراب پلائی بیہوش کیا پہلے اُسنے سرجنگ کو مارا
ملکہ عالم مین ایسا گھبرایا ہوا تھا کہ مجھکو کچھ خیال نہ آیا ورنہ چالاک کو پکڑ لیتا حیرت نے کہا یہ کیسی بات کہ اُسنے
تمھاری رہائی کے واسطے کوشش کی گرفتار ہوا تم اُسکو پکڑ لیتے عقاب نے کہا ملکہ عالم عجب معرکہ گذرا کہ مجھکو عرض کرتے
ہوے حجاب آتا ہی کہ اُسنے اول مرتبہ جو عیاری کی سہیل کو مارا اور قصد کیا کہ مجھے چھڑاے تو مجھکو اُسنے رہا کیا کسی طرح
گلرنگ کو خبر ہوگئی اُسنے آکے چالاک کو بھی پکڑا اور مجھے بھی گرفتار کرلیا چالاک اپنا نام نہ بتاتا تھا اُسنے طائر ساحری
کو طلب کیا سحر سے صورت تبدیل کی طائر سے پوچھا اسکا کیا نام ہی طائر نے کہا چالاک بیٹا عمرو کا اُسنے پوچھا اسکے
آنے کا سبب کیا ہوا طائر نے آپ کا نام لیا کہ ملکہ حیرت جادو پر عاشق ہوا اور مجھے بھی یہی قتل کریگا تب اُسنے
سرجنگ کو مقرر کیا میرے دلمین تو یہی تھا کہ مین اُسکو پکڑ کر آپ کے سامنے لاؤن مارے کوڑون کے کھال گرا دون
حیرت نے بگڑ کر جواب دیا کہ کیون بیہودہ بکتے ہو یہ لوگ عیاران طرار ہین یہی انکا کام ہی کہ ایک کو لگا کر ایک کو
بنایا یہ بھی ایک عیاری ہی کہ یہ مشہور کردیا کہ ہم حیرت پر مرتے ہین تصور کرو کہ اگر وہ نہوتا تو ابتک گلرنگ نے
تمھارا لشکر تمام کردیا ہوتا خیر وہ جانبازی تو کر رہا ہی مگر تمھارا دشمنی کرنا بیکار ہی کیا ہو سکتا ہی کیونکے وہ ہم تک پہونچ بھی
نہین سکتا عقاب چپ ہو رہا حیرت بھی خاموش دلمین کہتی ہو اے گل دیگر شگفت ای حیرت ایسا نہو کہ
چالاک گلرنگ کے لشکر مین جاکر گرفتار ہو جاے کیونکر اُسکو اطلاع کرون کہ ارے میان تم بھاگ جاؤ اب عقاب
بھی اُسکا دشمن ہوا دلمین تاؤ پیچ کر رہا ہی یہ ذکر تھا کہ ہرکارے دوڑے ہوے آئے عرض کی ای شہریار ملکہ گلرنگ
جادو چھ لاکھ جادوگر لیکر چڑھ آئی نشان آمد لشکر ظاہر ہو رہے ہین حیرت نے پردے اُٹھوا دیے دیکھا ایک ابر
سیمابی بڑے زور و شور سے پیدا ہوا گلرنگ جادو تخت پر سوار پشت پر سات لاکھ جادوگرنیان بڑے زور و
شور سے اسباب سحر سب کے جسم پر آراستہ ساڑھے چار سو نقارہ بجتا ہوا علمہاے سیہ کے پھرپرے کھلے ہوے
اُنپر تعریف لات و منات مرقوم آمد آمد فوج کی دھوم گلرنگ کے تخت کو ہزارہا ساحر گھیرے ہوے حیرت ہنس
رہی ہی کہ گلرنگ کو منہ چڑھے بیٹھے یہ کیا سوجھی ہی بیوجہ آمادہ حرب و پیکار ہی عقاب بھی کہہ رہا ہی ای ملکہ عالم مین غفلت
مین تھا کہ پکڑ لیا گیا بی گلرنگ کی کیا مجال ہی کہ مجھپر دست انداز ہون طبقے زمین کے ہلا دون زمین کو آسمان پر پہونچا
دون چالاک صورت بدلکر لشکر مین آیا یہ سب معرکہ دیکھ رہا ہی حیرت کو دیکھنے ضرور آتا ہی یہ اسکے خیمین
نہین کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی کہ یہ فوج آکر گلرنگ کی مقابلہ مین اُتری عقاب نے بھی اپنا لشکر آراستہ کیا جب
گلرنگ بارگاہ مین داخل ہوئی سب جادوگرنیان جادوگر آکر بیٹھے اختر جادو کہ وزیرزادی اسکی ہی اُسنے
عرض کی حکم ہو تو طبل جنگ بجواؤن لشکر عقاب کا خاتمہ کرون گلرنگ نے کانپکر کہا اے اختر مین حکم تو دیتی
ہون مگر سب سے ہشیار رہنا اختر جادو کے نام پر طبل جنگ بجا ہرکارون نے آکر عقاب کو خبر دی کہ ملکہ ختر

کے نام پر طبل جنگ بجا ہو کل حضور سے وہ مقابلہ کریگی عقاب نے کہا ہمارے یہان بھی طبل جنگ بجے چالاک
بصورت سبلی حاضر رہتا ہی دنیا مین گذرا میری پاپوش کو کیا غرض ہو کہ مین کسی طرح کی کد و کوشش کرون یہ کیا خوب
بات ہو کہ جنکے واسطے مین جان لگاؤن انکو میرے نام سے دشمنی دونون لشکرون مین رات بھر تیاریان رہین
بوقت سحر اول اول عقاب جادو لشکر کو لیکر میدان کارزار مین آیا ملکہ حیرت تخت پر عقاب جادو پایہ تخت پر
ہاتھ رکھے ہوے گرد تمام ساحران غدار گھیرے ہوے ایک جانب شاہین نیزہ باز ایک جانب طیاران بلند پرواز
ایک جانب شیدائے شعبدہ ساز سب کے آگے اختر جادو دریاے جواہر مین غوطہ زن سحر و ساحری مین پر فن
اور ہزارہا ساحران غدار بخت گلرنگ گھیرے ہوے کھڑے ہین جنکے جنکے افسر مارے گئے ہین چاہتے ہین میدان
مین جائین لڑین اپنے افسر کا بدلا لین بڑے زور و شور سے لشکر اکٹھا صفین جمنے لگین میمنہ میسرہ قلب و جناح ساقہ
کمینگاہ و طرفین سے آراستہ پیراستہ ہوے نقیب بآواز بلند میدان کارزار مین یہ اشعار عبرت آثار
پڑھنے لگے

نظم

پیش ازان کز تو نیاید ہیچ کار
گر بسے خلق ست دنیا یادگار
او برادر سیرت زیبا بیار
تا بماند نام نیکت برقرار

بس بگردید و بگردد روزگار
اینکہ در شہنامہ ہا آوردہ اند
اینہمہ رفتند و ما ای شوخ چشم
شکر نعمت را نکو میکن بحق

دل بدنیا در نبندد ہوشیار
رستم و اسکندر و اسفندیار
ہیچ نگرفتیم از ایشان اعتبار
دوست دارد بندگان حق گزار

ایکہ دستت میرسد کاری بکن
تا بداند این خداوندان ملک
صورت زیبای ظاہر ہیچ نیست
نام نیک رفتگان ضائع مکن

اسطرح نقیبون نے یہ اشعار عبرت آثار پڑھے کہ سب ساحر جھومنے لگے ہر ایک کا
یہی قصد تھا کہ میدان کارزار مین جائین لڑین ہمارے افسر جو مارے گئے انکا بدلا لین ساحرون مین غریو بلند کہ ملکہ
اختر جادو خود اپنا طاؤس بڑھا کر سامنے گلرنگ جادو کے آئی عرض کی اے ملکہ عالم اجازت میدان آج میان
عقاب کو معلوم ہو کہ ایسی ایسی بھی جادوگرنیان ہین گلرنگ نے آواز دی اے وزیرزادی جاؤ اختر جادو
اجازت لیکر طاؤس اڑاتی ہوئی میدان کارزار مین آئی پکار کر آواز دی اے عقاب ادبار ملکہ گلرنگ کے
وہ مرے ہین اپنے مالک کی زبردستی کیا بیان کرون ادنی سی بات یہ ہو کہ مسلمانون نے طلسم ہوشربا کو فتح کیا
کل طلسم پر قبضہ کیا مگر ملکہ گلرنگ کا ایسا خوف تھا کہ کوئی ناظم صحرائی ترکستان ہر نہین روانہ کیا اسی فقرہ اسی
بات پر تکرار ہو بہتر یہین ہو کہ یا تو اطاعت ملکہ گلرنگ کی قبول کیجیے یا کسی کو بھیجیے کہ اگر مجھ سے مقابلہ کرے
عقاب نے پلٹ کر اپنے جانب دیکھا ملکہ سیمین عذار آسمان سیر نے اپنے مرغ زرین کو صف سے نکالا
آکے عقاب کو سلام کیا عقاب نے سیمین عذار کو دیکھا کہ کس سج دھج سے نکلی ہو لباس گلنار پہنے ہوے
زیور تمام جسم پر آراستہ جھککر ملکہ حیرت کو سلام کیا عقاب کہہ رہا ہو دیکھو بی اختر کا کیا حال ہوتا ہو اب
بی اختر کا ستارہ گردش مین آئیگا ملکہ حیرت نے اجازت دی مگر فرمایا کہ اے سیمین عذار اختر جادو بڑی ساحرہ
زبردست ہو اسباب سحر سے بھی معمور نگاہ ہین کیا سخت پڑی ہین ذرا سمجھ کے اس سے مقابلہ کرنا سیمین عذار نے
عرض کی کیا آپکی کنیز کسی عتاب پر رہجائیگی یا تو جان کو قدم اقدس پہ نثار کیا یا سر اختر کا لائی سیمین عذار نے
مرغ بلند پرواز اڑایا اختر نے جو سیمین عذار کو دیکھا پکار کر آواز دی تو او بلبل جاؤ یہ کہکے کچھ ماش کے دانے
طرف آسمان کے پھینکے ایک ابر سیاہ گوشہ صحرا سے اٹھا اگر سیمین عذار پر محیط ہوا اس ابر سے تلوارین خنجر
برسنے لگے سیمین عذار نے جھولی سے پرچہ کاغذ سیاہ نکالا اسکی سپر بنا کر سر پر حائل کی وہ سپر فولادی بنکر
سر پر قائم ہوئی جو تلوار خنجر گرا اسپر پڑا مگر شپٹ پڑا ایکدم لشکر کی لاگہ کا کھڑا ہو سیمین عذار تو بےسبب بچے

خنجر و تلوار سے بچ رہی ہو مگر وہ تلوارین لشکر پر جا گرین کئی ہزار سر کٹ کر گرے لشکر مین فریاد فریاد کی صدا بلند ہوئی
سیمین عذار کے افسرون نے آواز دی اے ملکہ عالم ملازم آپکے پامال ہوتے ہین سیمین عذار نے یہ جو سنا غصے مین
آکر مرغ زرین کو تڑپایا مرغ بلند ہوا جب برابر ابر کے پہونچی پشت مرغ سے جدا ہوئی اس زور و شور سے گری کہ
ابر کے کرّے اُڑا دیے ابر لخت لخت ہوکر غائب ہوا اب جو ہاسنے اُتری للکار کر آواز دی کیون او اختر سحر تو نے دیکھا
اختر نے جھولی سے ایک بیضۂ سفید نکالا اُس بیضہ کو کانا کر پھینک مارا سیمین عذار پر آکر ایک برج آتشین گرا بڑا ہوا
عقاب بھی گھبرا گیا حیرت نے کہا بڑی قیامت کا سحر اختر نے کیا ہو سامری جمشید اسکو برج آتشین سے بچائین
مگر سیمین عذار برج آتشین مین چھپ گئی آگ کا بھڑکنا شعلون کا کڑکنا مگر اندر برج کے ایک برق چمک رہی ہو
عقاب نے کہا ابھی تک سیمین عذار بیہوش نہین ہوئی حیرت نے کہا مین دیکھ رہی ہون کہ مثل برق چمک
رہی ہو حیرت نے کہا او عقاب سیمین عذار نکلا چاہتی ہو یکایک وہ برج تھرایا اڑ اڑا کر گرا اندر سے اُسکے سیمین عذار
نکلی مگر پسینے پسینے چند آبلے چہرے پر پڑے ہوے چہرے پر بھی اُداسی عقاب نے کہا سیمین عذار نے بڑا صدمہ
اُٹھایا اُسکے سحر کا کمال تھا جو اس بلاے گرم سے نکلی مگر سیمین عذار نے نکلتے ہی نشتر اپنی زبان پر مارا خون اُسکا
ہاتھون مین لیکر مثل برق جہندہ یہ کہتی ہوئی اختر سحر کو روک ایک جھونکا ہواے گرم کا چلا اختر اُلٹ اُلٹ کرتی
ہوئی چہرہ گلنار سے سر جو اُٹھایا دیکھا تو ایک شاخ نخل پر ایک طائر زمزمہ سرائی کر رہا ہو اور یہ اشعار عبرت آثار پڑھ رہا ہے

نظم بہر گلگشت چمن مین ستم ایجاد آیا
بلبلو دام لیے دوش پہ صیاد آیا
یا الٰہی ہو بسر کیا کوئی غم کا پتلا
رنج وہ دل نے اُٹھایا کہ خدا یاد آیا
صید کو کنج قفس مین نہ پڑے کیونکر کل
نجد سے قیس تو کہسار سے فرہاد آیا
نور رہ رہ کے تاسف یہ مجھے آتا ہو
رنگ بھی جسنے نہ پایا تھا کہ صیاد آیا
عندلیبین لگین قمری کی روش ماتم کرنے
رنج اُٹھانے کو سوے عالم ایجاد آیا
شوق کہتے ہین اسے شوق اسیری یہ ہو
آج صیاد بھی ظالم ہے بیداد آیا
روح مل کہنے لگی دیکھ کے صحرا مین مجھے
کیون عدم سے طرف عالم ایجاد آیا
کھولکر بال چمن مین وہ پریزاد آیا
سیر گلشن کو جو وہ غیرت شمشاد آیا
اے تو بحر کی تکلیف کو کیا پوچھتے ہو
پاؤن پھیلا دیے خود مین نے جو جلاد آیا
ہون وہ دیوانہ کہ خدمت کے لیے صحرا مین
وامق و کوہکن و قیس کا اُستاد آیا

طائر نے اس طور سے زمزمہ سرائی
کی اور اشعار عاشقانہ پڑھے کہ اختر حیران ہوگئی اُسی طائر کو تک رہی ہو پلک نہین جھپکتی مسکرائے جاتی ہو کبھی کہتی
ہو اس طائر کو مین پالونگی خوب کسی نے پڑھایا کیون صاحبو یہ طائر کہانسے آیا اسکو دیکھکر میرے ہوش اُڑتے ہین
پر پرزے درست چالاک و چست سونے کا قفس اسکے واسطے بنواؤنگی اپنے سینے پر لٹکاؤنگی چار دن کے بعد
لوگ اس طائر کو دیکھینگے پہچان نہ سکینگے جب اختر مبہوت ہوکر ایسی باتین کرنے لگی صداے طائر پر دل و جان
سے متوجہ ہو دھن مین جو طائر شعر گا رہا ہو سم پہ کبھی پاؤن پڑتا ہو کبھی آنکھ ملتی کبھی ہاتھ چمکا دیا جب اسطرح اختر مبہوت
ہوچکی تب سیمین عذار نے وہ خون جو زبان کا ہاتھ مین تھا قریب آکر آواز دی او اختر تیرا ستارہ گردش مین آیا اختر
پلٹی چاہتی ہو کہ اپنے کو بچائے سیمین عذار نے خون پھینک مارا چہرے پر اختر کے خون پڑا ایک آہ کا نعرہ کیا کہ زمین
تھرا گئی اختر بیہوش ہوکر زمین پر گری سیمین عذار نے کمر سے خنجر بلالی کھینچا سحر نے جو تاثیر کامل کی جھوم کر پکار اُٹھی سحر اسکو
کہتے ہین میرے سحر سے معشوقان آئینہ رخسار حیران رہتے ہین اختر تو زمین پر پڑی ہوئی ایڑیان رگڑ رہی ہو ادھر
سیمین عذار خنجر کھینچا چلی کہ اسکا سر کاٹ لون لشکر عقاب سے صداے تحسین و آفرین بھی بلند ہوئی حیرت نے
بھی پکار کر کہا اے سیمین عذار کیا کہنا کیا معقول سحر کیا ہو ارے یہ سحر تو نے کہانسے سیکھا یہ سحر تو خاص ہوشربا

ہین وہی جانتے ہین جو ساحران یکتا ہین ای عقاب حقیقت مین سیمین عذار نے کس لطف سے اختر کو مبہوت کیا
کیا اچھا طائر بنایا کہ اختر کے ہوش اڑا دیے عقاب مونچھون پر تاؤ پھیرنے لگے کہتے ہین حضور یہ سحر مین نے تعلیم کیے
میرے خاندان کے یہ سحر مین شہنشاہ شمشس ایسے ایسے سحر ایجاد کیا کرتے تھے اکثر بطور سمجھانے کے کہا کرتے تھے
کہ جس ساحر پر سحر کرے پہلے تم اسکو مبہوت کر دے اسکے لیے تدبیرین ہین ناگ گلرنگ نے جو دیکھا اختر قتل ہوتی ہے
غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا کہا لو اور غضب دیکھو بی سیمین عذار اختر نامدار کو قتل کیا چاہتی ہین یہ کہکے منھ سے
دھوان چھوڑا سیمین عذار یا تو چھپی ہوئی جاتی تھی دھوئین نے اسکو گھیرا دھوئین کو دیکھکر گھبرائی چاہا کہ سحر کرون
گلرنگ نے ہاتھ ہلایا ایک برق گری کہ سیمین عذار کے دو ٹکڑے ہوے اختر کو ہوش آگیا چونک کر آواز دی
اور جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ آئے ہر ک نے کہا ای عقاب یہ بھی تم نے دیکھا سیمین عذار کو گلرنگ نے مارا سات
کنیزین سیمین عذار کی برائے مقابلہ اختر نکلین ان ساتون کو اختر نے مارا شام کو پکار کر آواز دی ای عقاب تمنے
ملازمان ملکہ گلرنگ کو دیکھا عقاب تو غصے مین خاموش مگر حیرت کے منھ سے نکلگیا کیا غرور کرتی ہے سیمین عذار
نے تیرا کیا حال کیا تھا گلرنگ نے اسکو سحر کرکے مار البس اختر پکار اٹھی آپ میرے مقابلے مین آئیے حیرت
کو یہ سنکر بہت ناگوار ہوا تخت سے کود پڑی عقاب ہان ہان کرتا ہوا دوڑا حیرت نے کہا ای عقاب ٹھہر جاؤ
اسکو دکھلا دین کہ سحر کیا چیز ہے سیمین عذار کو مار کر بہت مغرور ہوئی یہ کہکے تڑپکر میدان مین آئی آواز دی ہان بی اختر
تمہارا سحر دیکھین گلرنگ تو کانپکر رہگئی حیرت نے گلرنگ کو بھی اشارہ کیا کہ جب بی اختر کا ستارہ گردش مین آئے
تو تم بھی شریک ہونا یہ کہکر حیرت مسکرائی ہنستے ہی حیرت کے برق دندان چمکی درختون سے پھول برسنے لگے اختر
نے سحر کیا کہ پھول جلے پھولون کا جلنا کہ حیرت نے آواز دی ارے نسیم مر گئی ہے اسکو مبہوت کر دے سامنے دیکھا گوشہ
گلستان سے ایک نازنین نہایت حسین دوپٹہ آب روان کا سنبھالے ہوے پائینچے ہاتھ پر پڑے ہوے مسکراتی ہوئی
سامنے اختر کے آئی جیسے ہی اس نازنین نے اختر سے آنکھ ملائی اختر طرف نازنین کے متوجہ ہو گئی اس نازنین
نے عارض پر ہاتھ رکھکے بناز و غمزہ یہ غزل گائی غزل ناسخ

تمام رات چراغون سے اپنے داغ جلے
بنا طلسم کہایا فراق ساقی سے
انہی آتش گلسے تمام باغ سے جلے
موا ہون مین شب تار فراق مین ناسخ

یہ پھنک رہا ہے مرا جسم ہجر ساقی مین
شراب آگ ہوئی شیشہ ایاغ جلے
چلا جو صبح شب وصل مثل ماہ جبین
یقین ہے نہ مری قبر پر چراغ جلے

وہ لکھ گئے تھے کہ آئے تھے ہم چراغ جلے
کہ مثل داغ جنون ہاتھ مین ایاغ جلے
فراق یار مین فصل بہار آتی ہے
کہ آفتاب کے مانند مہر داغ جلے

اس ناز و انداز سے اس غزل کو گایا
کہ اختر کے ہوش اڑ گئے دل وہی کرنے گئے سننے لگی حیرت نے پکار کر آواز دی بی گلرنگ اختر کو بچاؤ گلرنگ
نے سحر کیا برق چمککر چلی تھی حیرت نے ہاتھ ہلا دیا وہ برق پلٹکر کنیزان گلرنگ پر گری چار کنیزون کے سر اڑ گئے
اس اندھیرے مین حیرت نے اسی گانے والی کنیز سے اشارہ کیا اختر کا سر کاٹ لے اسنے ایک نیمچہ مارا
کہ بی اختر کے دو ٹکڑے ہوے عقاب کے لشکر مین صدائے تہنیت بلند ہوئی ہر ایک کا یہی قول تھا
ای ملکہ عالم کیا کہنا حیرت پلٹ پڑی گلرنگ نے رنجیدہ ہوکر طبل بازگشت بجوایا چالاک بن عمرو ایک کنیز کی
شکل بنا ہوا مگر جھکائے ہوے ہنستا ہوا ملکہ حیرت کے پایۂ تخت پر ہاتھ رکھے ہوے تعریفین حیرت کی کرتا ہوا ساتھ
ساتھ بارگاہ مین آیا گلرنگ بڑے غصے مین بیٹھی کہتی ہوئی کہ لو صاحب آج بی حیرت سے بھی بگڑ گئی اب بی
حیرت کی بھی فکر کرونگی آج تو سر میدان انھون نے سحر کیا اختر ایسی ساحرہ بھی قتل ہوئی اب مجھکو معلوم ہوا کہ

فسادِ عظیم ہوگا اب مین بھی کوئی بات نہ اٹھا رکھونگی یہان حیرت جادو جو تخت پر آکر بیٹھی عقاب اپنی بارگاہ مین گیا چالاک
ہنس ہنس کے باتین کر رہا ہو چالاک نے ہنستے ہنستے زانو پر جو ہاتھ رکھا کہا حضور کیا خوب سحر کیا ہو حیرت نے ہاتھ
جھٹک دیا کہا خبردار الگ سے بات کیا کر کیا تیری کچھ شامتین آئی ہین تم لوگ تعریفین کرتے ہو مجھے انتشار ہو کہ
مین نے سرِ میدان کیون سحر کیا صاحبو انصاف تو کرو وہ جو کچھ کہتی ہو بجا اسمین کیا ہو اُسکی یہی مراد ہو کہ میرے ساتھ ہو چلیے
ہوشربا پر بھی قبضہ کرا دون مسلمانون کو بھی قتل کرون اسی بات پر وہ بگڑی کہ مین نے انکار کیا اختر نے ایسا غرور کیا
کہ مجھسے آنکھ ملائی کہ ضبط نہو سکا آخر جا پڑی وہ حرامزادی مجھ سے کیا لڑتی گلرنگ کو بھی زیر کر سکتی ہون یہی
ذکر تھا کہ دو کنیزین دوڑی ہوئی آئین فیروزی کپڑے پہنے ہوے برائے خبر گئی تھین آکر حیرت کے سامنے عرض
کی واری حضور نے سنا گلرنگ اپنے مقام پر فرما رہی ہین کہ بی حیرت سے بھی اب مقابلہ کرونگی سردارون کے
سمجھانے سے تین دنکی مہلت دی ہو کہتی ہین تیسرے دن طبل جنگ بجواؤنگی خود میدان کارزار مین نکلونگی دیکھونگی
حیرت کیا سحر کرتی ہو سرِ میدان ایسا سحر کرون کہ بی حیرت کو بھی معلوم ہو کہ سحر اسکا نام ہو حیرت نے کہا ہان صاحب
حقیقت مین بڑی ساحرہ ہو میرا تو سحر کا نام لینے کو دل بھی نہین چاہتا گلچہرہ نے کہا واری وہ آپ کے سامنے کیا سحر
کریگی آپ خداوند ساحرہ ہین حیرت نے کہا کیا کہون چالاک کا ایسا حال کھلا نہین تو وہ بی گلرنگ کی چٹیا لیتا
اسی تین دنکی مہلت مین خاتمہ تھا مگر عقاب کے کلمات سے ایسا خائف ہوا کہ اُسنے اپنے کو مخفی کیا گلچہرہ نے
دست بستہ عرض کی اگر حکم ہو تو مین جا کر چالاک کو بُلا لاؤن جیسا آپ فرمایئے گا وہ بجا لائیگا قصور تو فرمایئے کہ آپ
کے واسطے اُسنے کیا کیا خاک چھانی یہانتک کہ طلسم بھی توڑا آپ نا اُس سے آزردہ ہون حیرت نے کہا ای گلچہرہ
سنو عقاب نے سرِ دربار یہ کلمہ کہا کہ مین چالاک کو قتل کرونگا اُسکو بھی خوف پیدا ہوا گلچہرہ نے حیرت سے
آنکھ ملا کر جو بات کی حیرت نے شرما کے سر جھکا لیا اتنا کلمہ مُنھ سے نکلا کہ گلچہرہ اسوقت دربار سے جاؤ چالاک یہ
سمجھا کہ مجھے پہچانگئی ہاتھ باندھکر عرض کی غلامان جانباز ہمیشہ مصروف خدمتگذاری رہتے ہین اپنے مالک کے
واسطے کیا کیا جفائین سہتے ہین یہ کہکر سر قدمون پر رکھدیا حیرت نے بناز و غمزہ سر قدمون سے ہٹا دیا پہچان
تو گئی ہو مگر بسبب کنیزون کے کہا ای گلچہرہ زیادہ گستاخی نہ کرو اور چپکے سے یہ کہا کہ اب تمہارا چلا جانا ہی بہتر ہو
عقاب تمھارے حال سے بخوبی آگاہ ہوا گلچہرہ نے آنکھین قدمون پر ملکر کہا کنیز برائے جان نثاری حاضر ہو
حیرت نے کچھ جواب نہ دیا چالاک نکلا سمجھا کہ مراد حیرت کی یہ ہو کہ گلرنگ قتل ہو جائے معشوق کی خوشی کرنا
بھی واجب و لازم ہو یہان گلرنگ نے اپنے ساحرون سے کہا تم چند کس باغ مراد مین چلکر ٹھہرو مین چالاک
کی فکر کرتی ہون ایک کنیز شعبان نامے حبشی ہو اُسنے آواز دی واری حکم ہو تو مین لاؤن گلرنگ نے کچھ سوچکے کہا
اچھا لاؤ شعبان چلی بعد شعبان کے جانے کے گلرنگ بھی اپنے مقام سے اُٹھی سبھون نے دیکھا اپنے مقام سے
اُٹھتے اُٹھتے غائب ہو گئی چالاک لشکر عقاب سے نکلا ہو ایک گنوار کی شکل بنا ہوا ڈھال پٹکا باندھے ہوے
نخل کے سایہ مین اسی سوچ مین کھڑا ہو کہ او چالاک لشکرِ دشمن مین کیونکر اور کس صورت سے جاؤن کیا تدبیر کرون کہ
گلرنگ پر قابو ہو اسی سوچ مین کھڑا تھا کہ دیکھا لشکر گلرنگ سے ایک کنیز حسین جمیل دوڑی ہوئی آتی ہو چالاک
سمجھ گیا کہ یہ میری فکر مین ہو پہلے تو خیال آیا کہ چھپ جاؤن پھر سوچا کہ اسکی گردن لون کنارے ٹھیکر رنگ روغن عیاری
کا نکالا ایک نوجوان کی شکل بنکر ٹہلتا ہوا سامنے آیا نگاہ شعبان کی پڑی آنکھین لڑین چالاک نے مسکرا کر کہا
کیون صاحب کہان جاتی ہو ہم تو عرصہ ہوا تمھارے مشتاق کھڑے تھے ایک مدت سے پوچھ رہے تھے

کہ ملکہ عالم کب تشریف لائینگی مگر آپ تشریف لائین اب اسوقت دل خوش ہو گیا نظم

وی ز جودت ابر جانی یافته
بر جہانت شیخ ثانی یافته
ظلم آب زندگانی یافته
وی رسیده قدر تو بر عالمی
باد از لطفت سبک روح آمده
سوسن آز او اندر مدح تو
کو نشان از بی نشانی یافته
خاک از حلمت گرانی یافته
از طبیعت ده زبانی یافته
ای ز لطفت جان امانی یافته
نه سپهر از دور اول چون بدید
خصم جان از لب گوهربار تو

شعبان ہنسی کہا صاحب تم مجھے پہچانتے ہو کہا صاحب مین روز بیان آیا نہین کرتا ہون شعبان بھی مجھی جوان رعنا مطلب کی باتین کرتا ہو قوم کا جادوگر ہی کہا صاحب کل مین گھوریان لیکر آئی تم چلے گئے چالاک نے کہا دن بھر بھوکا پیاسا رہا آخر ناچار ہو کر چلا گیا آج تو آپ سویرے آئین شعبان بھی ہنسنے لگی چالاک نے کہا یہ مقام سر راہ ہی چلکے درہ کوہ مین ٹھہرین اچھی طرح بیٹھ کے باتین کرین شعبان ساتھ ہوئی چالاک باتین کرتا ہوا چلا جب قریب درہ کوہ پہونچا تو اپنی کمر سے چادر کھولا بچھا دیا شعبان اور یہ بھی باتین ہونے لگین چالاک نے کہا ایک گلابی شراب کی لائین شعبان نے کہا خوشی تمہاری چالاک دوڑا ابھی سے جاکر بوتل لایا کچھ کاتی متر کچھ پالولا کے سامنے شعبان کے رکھے بیہوشی تو ملا ہی لایا ہو جام بھر کے شعبان کے سامنے پیش کیا کہا لو جان جہان پیو شعبان نے شرما کے نہین نہین کی چالاک نے جام منھ سے لگا دیا کہا لو صاحب پیو انکار کیا اب کام ہو جائیگا شعبان پینے لگی پیتے ہی گھبرا گئی کہا کیون پیارے اس شراب مین کیا تھا چالاک نے کہا اسمین سنکھیا اثری تھی سردی کا زمانہ ہو مین کھاتا ہون تڑپا اسمین گر گئی شعبان نے جھلا کر کہا نگوڑے یہ تو نے کیا غضب کیا اب میری جان کیونکر بچیگی یہ کہکر اٹھی اٹھتے ہی لڑکھڑا کر گری چالاک نے خنجر مارا شکم چاک قصہ پاک سر الگ جاکر گرا چالاک اسکو مار کر درہ کوہ سے باہر نکلا چاہتا ہو کہ نکلجائے جھونکے ہوائے گرم کے چلے ہین برق نے آواز دی کشتی مرا نام من شعبان جادو بود کا آسمان سے آواز آئی کہ او ظالم اب کہان جائیگا مین خاص تیرے ہی تلاش مین نکلی تھی چالاک نے دیکھا گلرنگ جادو جست و خیز کرتی ہوئی آتی ہی چالاک گھبرا گیا بھاگنے کا مقام نہین کدھر جاکر چھپے جست کی مگر گلرنگ نے سحر کیا پانون چالاک کے زمین نے پکڑے گلرنگ بجلی جھلکتی زمین پر آئی کہا کیون او ظالم مین جانتی تھی کہ تو شعبان کی ضرور گردن لیگا مین بھی اسی فکر مین نکلی تھی تو نے سردارون سے میرے لشکر کو خالی کر دیا یہ کہکر گلرنگ نے سحر کیا کہ رنگ روغن منھ سے چالاک کے اڑ گیا صورت دیکھکر چلگئی کہا تیرا ساربان زادے کے جیو کرے ابھی چلکر تجھکو قتل کرتی ہون کشان کشان لیچلی ادھر سے سرکار سے عقاب کے آتے تھے انھون نے دیکھا کہ گلرنگ چالاک کو کشان کشان لیے جاتی ہی پیچھے پیچھے چلے کہ دیکھین جاکر یہ کیا کرتی ہی گلرنگ بارگاہ مین آئی چالاک منتین کرتا ہی گلرنگ نہین مانتی کنیزون کو حکم دیا ایک دار استادہ کرو دار آکر استادہ ہوئی زنجیر پانون مین چالاک کے باندھی الٹا لٹکا دیا کوڑا لیکر کھڑی ہوئی اور اک کوڑا اسنے پشت پر چالاک کے مارا چالاک بلک گیا سردارون نے دوڑ کر گلرنگ کا ہاتھ پکڑ لیا کہا حضور کیون تکلیف کرین جلاد کو بلائیے وہ قتل کرے گلرنگ کہتی ہو صاحبو ہٹ جاؤ کوڑے مار مار کر مار ڈالونگی یہان تو یہ رنگ ہی سرکار سے بھاگے عقاب تو اپنی بارگاہ مین ہی حسرت کنارے پر لشکر کے ٹہل رہی ہی چند کنیزین قریب ملکہ کو اپنے عظم و شان کا خیال آیا کنیزون نے دیکھا اسوقت ملکہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے یہ شعر پڑھنے لگین نظم

خیال مین بھی اگر خواب سے دوچار ہوا
تو بنکے چشم تر آئینہ اشکبار ہوا
کبھی مصائب شب جنون نہ بھولونگا
شب فراق سے مین کیا ہی شرمسار ہوا
ہوا غبار مرا جسم جسکی فرقت مین
تمام نوک زبان ماجرائے خار ہوا
کبھی جو میرے لب خشک سے دوچار ہوا
وہ نو سوار سنا ہی کہ شہسوار ہوا
تمام رو نگٹے مژگان بنے شب عدہ

ہر ایک داغ بدن چشم انتظار ہوا
جو وصف لکھنے لگا مین خدنگ مژگان کے
برنگ زلف گریبان تار تار ہوا
کیا ہے جنون نے اس انداز سے گریبان چاک
دہن دوات کا مثل دہان یار ہوا
ہوا ہون فرقت گل مین تو برگ گل ہو کفن
خبر کسے ہے کہ کب موسم بہار ہوا
غلام حیدر کرار ہون مین ای ناسخ

نہ وصل سے ہوے سرگرم جب عدوے فراق
تو خار صفحہ سے تازہ دم عشق یار ہوا
ملا نہین ہے یہ پیری مین مجھکو داغ فراق
کہ سینہ دشمن بیدرد کا فگار ہوا
یہی وظیفہ ہے دن رات مجھکو مستی مین
مرا برنگ رگ گل بدن نزار ہوا
تمام عمر پیا مین نے غم مین خون جگر
مرا عدو جو ہوا زیر ذوالفقار ہوا

شراب پی ہے کہان جو مجھے خمار ہوا
لبہان شانہ کف پا جنون مین ہے پرخار
ستارہ سحری دیدہ کا دوچار ہوا
جو وصف زلف کے لکھے قلم بنا افعی
چڑھاؤن جام کوئی نشہ کا اتار ہوا
شگوفہ تازہ جنون داغ عشق کا پھولا
جہان مین نام مگر زندہ بادہ خوار ہوا

یہ اشعار عبرت آثار پڑھری تھین کہ سامنے سے ہرکارے دوڑے ہوے آئے عرض کی اے ملکہ عالم غضب ہوا چالاک گرفتار ہو گیا شعبان جادو کنیز بی گلرنگ کی تلاش مین چالاک کے نکلی تھی چالاک نے شعبان کو جنگل مین مار ڈالا گلرنگ فکر مین آئی تھی گلرنگ نے چالاک کو پکڑ لیا اور پہ کھینچا ہے کوڑے مار رہی ہے یقین ہے چالاک کا کام تمام ہو سب سردار گلرنگ کے روک رہے ہین کہ حضور جلاد کو حکم دیجیے اپنے ہاتھ سے تکلیف نہ کیجیے مگر وہ اپنے سردارون کو یاد کر کرکے رو رہی ہے کہتی ہے کوڑے ہی سے مار مار کر مار ڈالونگی حیرت کا چہرہ متغیر ہو گیا پریشانی مین منھ سے نکلا صاحبو چالاک کے مرتبے سے کوئی آگاہ نہین عمرو کا فرزند رشید عمرو صاحبقران کا برادر و شریک ہے ایسے شخص پر کوڑے کے وار وہ اپنی جان دیدیگا حرامزادی نے ذرا سی بات کو اسقدر طول دیا یہ کہکے ستارہ سحری تنکر بلند ہوئی ہرکارے دوڑے ہوے سامنے عقاب کے آئے سب خبر عرض کی اور یہ بھی کہا کہ حضور ملکہ حیرت جادو بڑے غصے مین وہان گئی ہین خداوند سامری جمشید خیر کرین یہ سنکر عقاب گھبرا گیا کہا صاحبو اگر حیرت پہ کوئی افتاد پڑی تو اپنی جان دیدونگا یہ کہکر عقاب بھی چلا افسران فوج ابیل جادو رحیل جادو محیل جادو شبرنگ دریا بار دیرم سیگون ابر سوار ایسے ہزارہا افسر ساتھ جانے پر چالیس لاکھ کا لشکر باقی ہے ملازم بھی چلے یہان گلرنگ جادو مشکل کرسی پر بیٹھی کہا تیر و کمان لاؤ مین اسکو اس حسرت سے مارون کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا اسکے حال پر گریہ کرین مجھکو ذرا رحم نہ آئے کنیز نے لاکر تیر و کمان حاضر کیا کہا تیراندازون کو بلاؤ اپنے ہاتھ مین تیر و کمان لیکر بیٹھی بارہ سو غلام کمانہاے کیانی ہاتھ مین لیکر بارہ سو غلام پشت پر کھڑے ہوے چالاک کے جسم سے خون جاری زنجیرون مین بندھا ہوا پھڑک رہا ہے کبھی جھلا کر کہتا ہے او ملعونہ اگر بچ گیا تو تجھکو اس ذلت سے قتل کرونگا کہ خوب یاد کریگی روح تیری جہنم مین تڑپیگی اور اگر موت لیکر آئی ہے تو اے صدقہ پاپوش تجھ ایسی ملعونہ کے ہاتھ سے قتل ہوے مرتبہ بلند ہمکو حاصل ہوتا ہے روتا بھی جاتا ہے کبھی کہتا ہے ایک حسرت لیکر پردہ دنیا سے چلے قبر مین پشت نہ لگیگی نظم

قوی کردہ پیوند ناسور پشتش
ز چشمے کہ پیرایہ ہم ندارد
نگہت را نواز گشت را تماشا
بہ تیغے کہ ترکیب او غم ندارد
نگہدار خود را در آئینہ بگزر

خوش است آنکہ با خویش جز غم ندارد
گرانمایہ زخمے کہ مرہم ندارد
بجوشش عرق رنگ و تاخت روئے
تو داری بہاریکہ عالم ندارد
ز ماتم مباشد سیہ پوش زلفت
نگاہ تو پرواے خود ہم ندارد

ولے خوشتر است آنکہ این ہم ندارد
سرابے کہ رخشند بو یا نہ خوشتر
گل از نازکی رنگ شبنم ندارد
چہ تا کس شمرد آنکہ خون ریخت مارا
کہ ہندو بدین گونہ ماتم ندارد
سخن نیست در لطف این قطعہ غالب

بہشتی بو وہند کا دم ندارد | بلکہ اس حال پُر ملال چالاک کو دیکھکر دشمن بھی رو رہے ہین ہر ایک کا یہی قول
ہر کہ عجب عیار قتل ہوتا ہی گلرنگ نے تیر سحر کمان مین پیوست کیا بارہ سو تیراندازون نے تیر سحر کمان مین پیوست کیے
صدا الکشا کش کی بلند ہوئی اُسوقت چالاک کی بیقراری اپنے خدا سے دعا مانگ رہا ہی اور حیم ان ساحرون کے
ہاتھ سے بچالے پھر جا کر جمال صاحبقران دیکھون کہ بارہ سو تیر چلے تیر ہدف مراد پر پہونچ چکے نشانہ خالی نہین گیا آب
در اجابت وا ہو چکا ہی جیسے ہی تیر قریب سینہ بے کینہ چالاک پہونچے آسمان سے برق چمککر گری سب تیر کٹنے پیکان
پلٹکر اُنھین کے سینہ پر پڑے کہ جنھون نے تیر پھینکے تھے بارہ سو ساحرون کے مرنے کی صدا بلند ہوئی گلرنگ نے
تو اپنے کو بچا لیا گلرنگ نے سر اٹھا کر آسمان پر دیکھا اور اتنا مُنہ سے نکلگیا کہ اپنے دھگڑے کے واسطے آئین آسمان
کو دیکھا ایک ستارہ چمک رہا تھا پکار کر آواز دی الامر فوق الادب معاف فرمائیے گا جیسے ہی اسنے گولہ مار اگر لا
اُلٹا پلٹکر اُسی کے ساحرون پر پڑا کہ چالیس ساحر اور مرکر گرے گلرنگ نے ایک ترنج نکالکر ستارے پر مارا ستارا
پھٹا سب نے دیکھا حیرت جادو ہنس پر سوار ہاتھ ہلا رہی ہی گلرنگ نے یہ کہکر ڈانٹا کہ آخر چین نہ پڑا دوڑی آئین
حیرت نے آواز دی او فاحشہ کیا جھک مار رہی ہی جو ہمارے نام سے قتل ہو اسکو بچا مین تجھ ایسی ملعونہ کے ہاتھ سے
قتل ہونے دین یہ کہکر حیرت جادو کڑکلکر گری برق بنکر جو لشکر پر گری پچاس ہزار ساحر مارے آواز دی او گلرنگ
دیکھ ایسے مین خیر ہی کہ بھاگ کر نکلجا ورنہ قضا تیری قریب ہی غصہ مین گلرنگ نے آواز دی بی حیرت جادو آج مین
ہونگی آج آپ کو خدمت مین شہنشاہ کی بھیجونگی عقاب نے جو آکے آسمان سے یہ معرکہ دیکھا یہ بھی بلا تکلف لشکر پر گر پڑا
جو ملازم عقاب آیا لشکر پر اس زور و شور سے گرا کہ زمین تھرا گئی آسمان سے آگ برس رہی ہی دریاے سحر موج مار رہا
ہی تلوارین برس رہی ہین خنجر گر رہے ہین دریاے سحر سے مچھلیان نکلکر تڑپتی ہین جسکے سینہ پر پڑین توڑکر پار گذر گئین اور
نہنگان خون آشام دریاے سحر سے نکلتے ہین ہزارون کو نگلگئے سر ہزارون کے مثل کاسہ حباب ترتے پھرتے ہین
عقاب نے بھی زمین ہلا دی گلرنگ دیوانہ وار حبشی مثال حسن قمر پر جا پڑی کسی کو پنجہ سحر کا ہاتھ مارا سر اُڑا دیا کسی کو
دو ہتھڑ مارا کہ وہ غرق زمین ہو گیا کسی پر مثال بلاے آسمانی گری گردن پکڑ کر کھینچ لی کسی کو چیر پھاڑ کر پھینک دیا مگر حیرت
نے جو پلٹکر دیکھا چالاک اُسی طرح اُلٹا لٹکا ہی زنجیرین پانوُن مین بندھی ہین خوف پیدا ہوا کہ ایسا نہو کوئی اسکا سر کاٹ
لے جان بخشی کا معاوضہ جان بخشی ہی ساتھ کی کنیزون سے کہتی جاتی ہی اگر اسنے ہمارے واسطے جان لگائی طلسم
توڑا ہم نے بھی تین روپیہ کے پیادے کے واسطے اپنے کو بدنام کیا برابر کی ساحرہ سے لڑ رہے ہین کنیزین کہتی
ہین حضور آپ نے کمال کیا ایسے معرکہ مین قدم رکھا گلرنگ جادو بلاے روزگار ہی دیکھیے اس حال مین بھی کس
زور و شور سے لڑ رہی ہی یہ کہتی ہوئی حیرت جا پڑی جا کے زنجیر کو کاٹا شانہ چالاک کا پکڑ لیا فرمایا دیکھ سنبھل یہ کہکے
ہاتھ سے چھوڑ دیا چالاک کود کر بھاگا جادوگر پکڑنے لگا گلرنگ نے دیکھا بلا کی مغلوبہ ہو رہی ہی کل اہالیان فوج
عقاب آپڑے پڑاؤ والے تک اپنے مالک کی اُلفت مین آپڑے ہین گلرنگ نے دیکھا ایک ساحر دبلا پتلا سحر سے
چھپتا پھرتا ہی کبھی پشت نخل پر چھپا کبھی سپنے کو لاشون مین گرا دیا جب کوئی بڑا جادوگر سامنے آیا اُسپر حلقہ ہاے کمند
مار دیے کسی پر حباب مارا کسی کی پشت پر خنجر مار دیا کسی پر گولہ پھینکا اسنے جو گولے پہ ہاتھ مارا گولا پھٹا پانی کے
قطرے نکلے وہ ساحر بیہوش ہو کر گرا اسنے خنجر سے سر کاٹ لیا گلرنگ نے اس لڑائی مین آواز دی یا سامری
یہ کون ہی جو اسطرح بڑے بڑے ساحرون کو پامال کرتا ہی کان مین آواز آئی یہ وہی چالاک بن عمرو ہی گلرنگ
ایک گوشے مین آکر ٹھہر گئی جیسے ہی چالاک نے ایک جادوگر پر حلقے کمند کے مارے قصد کیا کہ جادوگر کا شکم

چاک کرے گلرنگ کر گری چالاک کی گردن لی جسطرح چھپکلی کو لٹکا لیتے ہین منظور ہوا الگ لیجا کر چیر ڈالون
چالاک چیخا کہ ای ملکہ عالم مجھے بچائیے گا حیرت نے پلٹکر دیکھا گلرنگ نے چالاک کو پکڑا ہی کھینچنے پر ایک طمانچہ
مارا کہ گال چالاک کا سوجگیا عارض پر عارضہ ہوا حیرت نے ایک گولا مارا کلائی پر گلرنگ کے پڑا چالاک
چھوٹا جلدی سے چالاک نے اپنے کو مردون مین چھپایا گلرنگ حیرت کا گولا کھا کر زمین پر چوتڑون کے
بھل گری بڑی چوٹ آئی اسکو یقین ہوا کہ ہڈی ٹوٹ گئی ایک چیخ ماری کہ او حیرت آج یقین کامل ہوا کہ تو بھی بیہ
مری ہر حیرت غصے مین جا پڑی اودھر سے عقاب نے آکر گولا مارا اودھر سے حیرت نے ہاتھ چمکایا پیچ
مین سے دونون کے گلرنگ ہٹی چالاک نے دیکھا گلرنگ بھاگتی ہوئی آتی ہر حیرت و عقاب نے ایسے
گولے مارے کہ سر اسکا زخمی ہوا سر سے خون بہتا ہوا مگر اس حال مین بھی جو سامنے آگیا اُسکو پکڑا اور چیر ڈالا کسی پر
گھونسا مارو یا کسی کو اُف کرکے جلا دیا کہ ایک حبشن نے قریب آکر کہا ملکہ عالم اب نہ گھبرائیے مین نے چالیس آدمیون
کا گولا تیار کیا ہی اسے حیرت و عقاب پر مار دیجیے دونون زخمی ہو جائینگے کیا عجب ہی کہ دونون بیہوش ہو کر
گرین جیسے ہی گلرنگ کے آگے گولا آیا اُسنے ہتھیلی پر رکھا کہا اپنا بھی سحر قائم کرون ہوا جو لگی گولا پھٹا اسقدر
دھوان نکلا کہ گلرنگ اُسی مین چھپ گئی لڑکھڑائی ارے کہکر چلی تھی کہ چالاک نے خنجر مارا بس کا ہو سر کٹا
اندھیرا ہو گیا لاکھون ساحر گھٹ گھٹکے مرے چالاک نعرہ کرکے نکل گیا حیرت ایک غول پر گری ہولی ہر کسی کو طمانچہ کسی کو
لات ماری یکایک کان مین آواز آئی گشتی مرا نام من گلرنگ جادو بود آخر ان سب نے لاشہ گلرنگ کا اُٹھایا ایک
جانب بھاگین عقاب نے دست بستہ عرض کی گلرنگ کو چالاک نے مارا حیرت نے کہا صاحبو کمال کیا مگر چالاک
بھاگ کر اک نخل کی آڑ مین چھپا حیرت نے ہاتھ روکا عقاب لڑ رہا ہر ساحرون نے الامان الامان کی آواز دی
عقاب نے سب کو پناہ دی سب ساحر ساتھ ساتھ عقاب و حیرت کے قلعہ مین آئے تمام صحرا آباد ہوا
خیمے بارگاہین استادہ ہوئین ملکہ حیرت آکر داخل بارگاہ ہوئین خیرخواہان دولت نے آکر نذرین دین ملکہ حیرت نے
سب کو خلعت دیے عقاب جب آیا ملکہ حیرت کو مبارکباد دی حیرت نے کہا یہ سارے فساد تمھاری ذات سے
ہوے عقاب نے کہا مین تو آپکا حال سنکر آیا تھا بوجہ لڑائی ہوئی اب یہ فرمائیے کہ چالاک کہان گیا ملکہ
حیرت نے جھلا کر جواب دیا کہ مین کیا اُسکے ساتھ پھرتی ہون مین کیا جانون کہان گیا اب لشکر مین کیا رہیگا جب یہ مشہور ہوا
کہ آپ دشمن ہوے تو وہ لشکر مین کیا رہ سکتا ہر عقاب نے کہا کیون مین نے کب کہا کہ چالاک میرے لشکر
مین نہ رہے حیرت نے کچھ جواب نہ دیا خاموش ہو رہی چالاک بعد فتح لڑائی کے دوکاندارون کے یہان بیع گری
کرے رہا ایک ہفتہ عقاب ابر سوار صحرائے زرگستان پر فروکش رہا گو سکہ نام کا ملکہ حیرت کے جاری ہوا حیرت
سکہ جاری ہونے پر بہت روئی یہی کمی تھی سکہ میرے نام پر جاری نہ کرو عقاب قدمون پر گرا کہا حضور مین نے سلطنت
حضور کے حوالے کر دی اب انکار نہ فرمائیے مین تو تابعدار ہون کارگذار ہون حیرت خاموش ہوری صحرائے
زرگستان مین عملداری ہوئی ڈھنڈورا پٹا بعد ایک ہفتہ کے ملکہ حیرت نے صحرائے زرگستان سے کوچ کیا اب انکو راہ مین چھوڑیے

دو کلمۂ داستان حیرت بیان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران کہ بر سر الوس لشکر کشی کرکے دربند ہفتم پر چلے مین حال فتح دربند ہفتم کا جسکا حاکم جیحون جادو ہر اور فتح ہونا دربند ہفتم کا باقی مضمون متعلقۂ داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ

غسل میت مجھے جانان نے دیا میرے بعد	اور جنازے کے بھی ہمراہ رہا میرے بعد	قرض کیا کیا نہ ادا اُسنے کیا میرے بعد

قبر پر یار نے قرآن پڑھا میرے بعد | شرط الفت کی ملی مجھکو جزا میرے بعد

تھا حسینوں کے لب ناز کا مفتوں عالم | میرے دم تک تھیں وہ ہر بار شکار ام | قدرداں مجھ سا گیا جبکہ سوئے ملک عدم

ہو گیا سلسلۂ مہر و محبت برہم | نازنیں بھول گئے ناز و ادا میرے بعد

خواب میں بھی کبھی عاشق نہ نظر آئینگے | ملکے ہاتھوں کو حسین دیکھنا پچھتائینگے | کجروی ہفت فلک مجھ کسے دکھلائینگے

یاس و حرمان و غم و درد نہ مرجائینگے | بیکسی کا نہیں لگنے کا پتا میرے بعد

شور بلبل کے عوض نالوں کی آئیگی صدا | خاک اڑنے کے عوض بارش شبنم برجا | نخل سوکھینگے وہ صرصر کا چلیگا جھونکا

رنگ رخسار گل و لالہ دگرگوں ہو گا | نہ رہیگی یہ گلستاں کی ہوا میرے بعد

سخت مشکل ہے سرانجامی کار الفت | بے مرے کون اٹھا سکتا ہے بار الفت | مجھ پہ بازی سے نگر رکھا مدار الفت

میں نہونگا تو نہو ویگا قمار الفت | کوئی بدنے کا نہیں شرط وفا میرے بعد

کاجل سے ہوے جابجا میں لتبر کی آتش | مثل حنا کے ہو یہ مرحلہ گر طے آتش | اگر دعا اس سے ہو بہتر نہ کوئی شے آتش

قبر پہ فاتحہ کو آئے وہ شوخ اے آتش | نیک توفیق دے اس شوخ کو خدا میرے بعد

چہرہ فتح کنندگان در بند ہفتم سحر بہاری و برپاکنندگان علم شوکت عساکر افسونگری حال خیریت مآل صاحبقران بصد شوکت و شان یوں تحریر فرماتے ہیں **شعر مصنف** | واقفان کلام پر تاثیر | نیگارندہ داستان امیر

جب حکاک جادو کو عمرو نے باعمیں ملکہ یاسمن گلگون پوش کے مار الکہ نے بڑی خوشی کی یقین تھا کہ اب حال ہمارا کھلیگا حکاک جادو جاکر جیحون سے کہیگا مگر خواجہ نے بڑی تکلیف سے اسکو قتل کیا عمرو ملکہ سے رخصت ہوے لشکر میں آئے امیر سے کہا سوار ہو جیے صاحبقران اسی وقت سوار ہوے مع جملہ سرداران نامی پہلوانان گرامی قریب در بند ہفتم آکر فروکش ہوے جیحون جادو کو خبر پہونچی کہ چھ در بند تباہ ہوے صاحبقران آپہونچے جیحون جادو گھبرایا ہوا خدمت میں سالوس کے آیا کہا یا خداوند آپ نے سُنا جو جو تدبیر سوچی تھی وہ خلاف ہوئی وہ وہ ساحر مارے گئے جنکا مثل نہیں میں سمجھا تھا کہ سات برس حمزہ اسطرف نہ آسکیگا ایک مہینہ بھی نہیں گذرا عمرو نے عیاریاں کر کے سب کو مارا حکاک کے تو قتل ہونے کا تعجب ہوا آپ کا شاگرد کیسا مکار غدار ایسی بلاؤں میں پھنسا کر نکل نہ سکا آخر مارا گیا ملازم اسکے صحرا سے لاش اٹھا کر لائے ہیں اتنا ضرور عرض کیا جائیگا کہ اہتمام اب بوجہ احسن کیا جائے اہالیان جلسہ نے عرض کی جیسا ارشاد ہو اسطرح اہتمام کریں کیا مجال در بند ہفتم سے مسلمان ایک قدم بڑھ سکیں جیحون نے کہا ایک بات کی تلاش واجب لازم ہے وہ کون شخص ہے جو تم میں سے شریک ہوا اسکی تلاش چاہیے تا زمانیکہ وہ شخص قتل نہو گا جب تک کوئی بات نہ بن پڑیگی تیز رفتار عیار بیٹھا ہے تیز رفتار نے کہا اے جیحون شہر میں گھر گھر تلاش کر چکا ہوں مگر کہیں پتہ نہیں ملا ایک مقام دیکھنے کو باقی ہے وہاں حوصلہ نہیں پڑتا مگر اب وہاں بھی جاؤنگا طور تو وہاں کے بیرنگ ہیں اب اوقات مختلف پر دیکھنا چاہیے کہ عمرو وہانسے تو خبر نہیں لاتا جیحون نے کہا ہم برائے انتظام جاتے ہیں اب ہمارا آنا غیر ممکن ہے یہ کہکے جیحون تو اپنے مقام پر آیا ایک قلعہ اسنے بنایا ہے کہ جسکو دیکھکر ہوش اڑتے ہیں دیواریں نہایت بلند پھاٹک عظیم الشان خندق آگ سے معمور شعلۂ آتش سر بفلک کشیدہ جیحون نے اکر سات ہزار ساحر قلعے سے نکالے قلعے سے آگے نہر کے بارگاہ استادہ ہوئی بازاریں درست کرائیں ملکہ یاسمن گلگون پوش کو جو خبر معلوم ہوئی کہ جیحون دربار خداوندی میں آیا تھا سرکار خداوند سے حکم ہوا ہے کہ فوجیں تیار کر کے بھیجی جائینگی خیال میں آیا شہنشاہ اقلیم عیاری سے بیان تو کر دوں کہ وہ اسکی تدبیر کریں شمع و نامہ

کنیز سے کہا اور جا و خواجہ کو تلاش کر کے لاؤ شمعرو اُڑتی ہوئی چلی کہ دریافت کرون خواجہ لشکر سے نکلے تھے
کہ شمعرو نے دیکھا کمر مین پنچہ و کمر بے اُڑتی ملکہ یاسمن صحن باغ مین پریشان ٹہل رہی ہو انتظار مین خواجہ کے کہ شمعرو
خواجہ کو لیے ہوے آئی ملکہ اُٹھ کھڑی ہوئی خواجہ کو ہشیار کیا خواجہ نے جو ملکہ یاسمن کو دیکھا مثل گل شگفتہ ہوگئے
پوچھا اس بندۂ بے زر کو کیون طلب فرمایا ملکہ نے کہا خواجہ ہر وقت ہمکو یہی خیال ہو کہ آپ کے واسطے کوئی خرابی
نہو اب دربند ہفتم کے منتظم والد نامدار ہین دربار خداوندی مین آئے تھے خداوند نے وعدہ فرمایا کہ تم جا کر لشکر
صاحبقران کو روکو لشکر واسطے مدد کے ہم بھیجینگے میرے خیال مین آیا آپ کو اطلاع کرون ایسا نہو کہ غفلت مین
آپ چلے جائین اور کوئی باعث خرابی ہو خدا نے فضل اپنا کیا خواجہ نے یہ سُنکر کہا مین سمجھ گیا حقیقت مین اگر آپ نہ بتلاتین
تو مین ضرور جاتا جب خواجہ باتین کر چکے نگاہ یاس طرف یاسمن کے دیکھا کہا لو جان جہان رخصت ہوتے ہین
ملکہ نے چپکے سے دامن پکڑ لیا خواجہ مٹھ گئے بمحبت کہا اگر خواجہ خلاف مزاج نہو تو ذرا کچھ اشعار گائیے خواجہ نے
فرمایا اے ملکۂ عالم ایک سر ہزار سودے لشکر کا فراق بادشاہ کی قدمبوسی کا اشتیاق زن و فرزند کی جدائی تقدیر نے
کیا کیا تکلیف دکھائی ان دربندون کے فساد نے آقاے نامدار کو کیا کیا تکلیفین پہونچائین طلسم نور افشان کا جب
خیال آتا ہو قلب تھرآتا ہو کہ افسوس کوکب کی قید کو ایک زمانہ گذرا خبرین معلوم ہوئین کہ ایرج و قاسم و نور الدہر
جا کر بڑے زور و شور سے لڑے جابجا معرکے پڑے اب یہی منظور ہو کہ جسطرح ہو سکے اپنے کو طلسم نور افشان مین
پہونچائیے وہ دن خدا دکھائے کہ کوکب کو چھڑائین ملکہ نے کہا خواجہ اسکا کیا اعتبار ہو نہین معلوم کب ملاقات ہو
فلک کیا گردشین دکھائے تمام دنیا آپ کے نام کی دشمن ہو میری بھی اب فکر جابجا سے ہو رہی ہو آج سردبا تیز رفتار
نے یہی کہا کہ وہ کون صاحب ہین جو یہان کی خبر بتا دیتے ہین یہ بھی تیز رفتار نے کہا کہ مین دریافت کر دونگا لہذا
آج تو فیضیاب کیجیے جب ملکہ یاسمن نے بہت کہا تو خواجہ نے جوڑی نے کی نکالی اور سامنے ملکہ کے یہ غزل شروع کی غزل

مین ہی مرتا نہین کچھ اس بت لاثانی پر
کہ درختون کی قناعت ہو فقط پانی پر
آتے جاتے تجھے دیکھون نہ ملے غیر کو یار
عشق کرون کیونکہ بھلا جائے عریانی پر
دشت غربت مین جو گمراہ پڑا پھرتا ہون
یہ غزل دال ہو ناسخ کی پریشانی پر

جان عالم کی تجلی ہو مرے جانی پر
رکھدیا دل ترے آگے جو اُسے سر کا کر
کاش ہو جاؤن مین نوکر تری دربانی پر
غش مین موسیٰ کی طرح صاعقۂ طور گرا
کیا مین عاشق ہون کسی غول بیابانی پر

کیا ہو اُس سرو خرامان کی خدا خیر شراب
رحم آیا مجھے آئینہ کی حیرانی پر
جز کفن مجھکو بدلنے کی نہین ہو حاجت
کیا تجلی ہو ترے چہرۂ نورانی پر
گرچہ ہو نظم مگر نثر کا ہوتا ہو گمان

خواجہ نے جو یہ غزل گائی ملکہ یاسمن خیال جنگ وجد مین رو یاکی ذکر
جیجون دربندون کا ہو رہا ہو خواجہ فرما رہے ہین کہ اے ملکۂ عالم اگر فلان مقام پہ برائے مدد نہ آتین تو وہ جادوگر
نہ مارا جاتا تمہاری ذات سے ہفت دربند پر بہت مدد پہونچی ملکہ تو خواجہ کی عیاریون کی تعریفین کر رہی ہین سر تیز
سبکرو شاگرد رشید تیز رفتار پھر تا پھرتا ادھر آیا تیز رفتار نے اس سے کہا تھا کہ ملکہ یاسمن کے باغ کی ذرا خبر لینا
پھرتے پھرتے قریب باغ پہونچا کمند مار کر دیوار پر چڑھ گیا نخلستان مین آکر چھپا عمرو کو جو بیٹھے دیکھا جل گیا اب منظور
ہوا سب باتین بھی سنون خواجہ نے غزل گائی اسنے سُنی سر دُھنا کہتا ہو کہ عمرو کا گانا سحر ہو کیا خوش
آواز ہو گانے مین عجب سوز و گداز ہو بعد گانے کے اب باتین ہونے لگین ان باتون کو سُن رہا ہو جی مین کہتا ہو
یہ تجھے جادوگر اسی کی مدد سے مارے گئے اپنے باپ کے قتل کی وارث ہو اب جیجون کی تدبیرین ہو رہی ہین خواجہ تو
باتین کر رہے ہین یاسمن یہ بھی کہتی ہین کہ خواجہ اس حال کر ظاہر کرکے نہ بیان کرو دیوار ہو دارد ہم گوش رو

اب آج تو مین نے آپ کو بلا بھیجا چونکہ اس حال سے آگاہ کرنا تھا اب آیندہ ایسا اتفاق نہوگا سر تیز جانتا ہی سب حال
سناؤن تو جاؤن گانے کے خیال مین مست ہو رہا ہو گلشن نامے کنیز لوٹا ہاتھ مین لیکر بولائی ہوئی طرف چمن کے چلی نگاہ جو
اٹھ گئی دیکھا پتون مین ایک مرد واچھپا بیٹھا ہی الٹی پلٹی آکر خواجہ سے کہا خواجہ چور آیا ہی پتون مین چھپا بیٹھا ہی ملکہ نے
کہا کیون گلشن ہمارا کل شمعدان جاتا رہا تھا چور نے گھر تاک لیا عمرو نے کہا چپ رہو مین ابھی گرفتار کرتا ہون ملکہ نے
کہا صاحب کیلئے نہ جانا ایسا نہو گوڑے کے پاس چھری تلوار ہو ملکہ نگاہ غور دیکھ رہی ہی خواجہ پشت پر سے پہونچے اپنے
سائے سے بھی بچتے ہوے پشت پر سے آکر حلقہا ے کمند مارے گردن و کمر مین سر تیز کے پڑے اب عمرو نے
نعرہ کیا او دزد مکار اب کہان جائیگا سر تیز نے سبک ہو کر جست کی کہ حلقہا ے کمند سے نکلا عمرو تو سمجھ گیا کہ یہ عیار
طرار ہی اسی سبکی سے حلقہا ے کمند سے نکلا غیر عیار کی کیا مجال ہی کہ حلقہا ے کمند سے نکل سکے اب سر تیز نے
خنجر کھینچا ملکہ یاسمن نے کہا خواجہ ہٹ جاؤ مین سحر کرتی ہون اسکے ہاتھ پاؤن بیکار ہو جائینگے تم مار لینا سر تیز نے
پکار کر آواز دی او گیسو بریدہ مجھے ساربان زادہ کیا مار سکیگا منم سر تیز سبکپا شاگرد رشید مہتر تیز رفتار عیار خداوندین بیج
آج سب باتین سنین تو نے خیمہ در بند فتح کرائے بڑے بڑے ساحران نامی قتل ہوے سحر باپ کے سامنے کرنا یہ کہکے
خنجر عمرو کے مارا عمرو جست کر کے پیچھے ہٹا سر تیز بھاگا ملکہ یاسمن نے کہا خواجہ غضب ہوا اگر یہ نکلگیا سب حال جاکر
جیحون سے کہیگا بلکہ خداوند کو بھی خبر ہو پہنچیگی عمرو جست کر کے اسکے برابر ہو پہنچا سر تیز نے کمند دیوار پر ماری کمند کسی مقام پر
الجھی جست کر کے اُسنے دیوار کو پکڑا چاہا جست کر کے دیوار پر جاؤن مگر کیا مجال تھی عمرو نے لپک کر خنجر مارا پاؤن بایان
سر تیز کا کٹا ہاے کہکے دیوار سے گرا اب تو کنیزون نے بھی پہچانا کہا ملکہ بڑا غضب ہوا تھا بڑی دیر سے ہمارا آپ کا
حال سن رہا تھا سب باتین بے حیا نے سنین ملکہ نے کہا وہ حافظ حقیقی سر پر موجود ہی سر تیز جو گرا گھٹنا اسنے زمین پر
ٹیکا بیٹھے بیٹھے لڑنے لگا خنجر چمکاتا جاتا ہی عمرو نے ایک مقام پر بڑھ کے کمر کو تایا اُسنے چاہا کمر کو بچاؤن عمرو نے کن
دیکر ہاتھ مارا کہ سر تیز کا سر اڑ گیا سر اس خود سر کا کٹکے دھڑ سے گرا ملکہ نے دوڑ کر خواجہ کے ہاتھ چوم لیے کہا خواجہ
بڑا کام کیا اگر یہ ملعون نکلجاتا بڑی آفت برپا کرتا چور نہین خاص خبر کے واسطے آیا تھا خواجہ نے کہا لاشہ تو اسکا باہر
پھینکدو خواجہ نے کپڑے سب اتار لیے کسوت عیاری کو جو کھولا پانچ اشرفیان پچاس روپیہ بھی نکلے عمرو نے خنجر اسکا
لیکر کمر سے لگایا اسکے قبضے پر نام سر تیز کا لکھا تھا عمرو نے کچھ خیال نہ کیا روپیہ اشرفیان لیکر کمر مین رکھین کنیزون نے
لاشہ بیرون باغ شہتوت کے نخل تھے وہین ڈالدیا سر سینے پر رکھدیا خواجہ تو رخصت ہو کر گئے ملکہ یاسمن اسوجہ سے کہ
فکر اب ہو رہی ہی کنیزون کو بھی باہر نہین جانے دیتی کنیزون کو کچھ کچھ دیا بھی ہی یہ بھی خیال ہی کہ کوئی مجھسے آزردہ نہو مگر
تیز رفتار بوقت سحر دربارگاہ پر آیا شاگرد سب جمع ہوے تیز رفتار نے کہا کل شام سے سر تیز گیا مین نے ایک جگہ
اسکو بھیجا تھا پھر نہین آیا ارے تلاش تو کرو شاگرد چلے دو کہین چار کہین پانچ عیار پھرتے پھراتے اسطرف آے
دیکھا لاشہ سر تیز کا بالکل برہنہ پڑا ہی سر کسی نے کاٹکر سینے پر رکھدیا ہی پانچون عیارون نے لاشہ سر تیز کا اٹھایا
روتے پیٹتے سامنے تیز رفتار کے آے تیز رفتار کا شاگرد رشید تھا بہت پریشان ہوا کہا صاحبو اسکا پتہ لگاؤ میرے
شاگرد کو کسنے مارا اچھی سوچکر کہا صاحبو تمنے لاشہ کہان سے پایا سبنے کہا حضور ملکہ یاسمن کے دروازے پر جو نخل
شہتوت کے ہین وہان لاشہ پڑا تھا تیز رفتار نے کہا ایسا مرا شاگرد نہ تھا کہ کوئی اسکو مار لیتا طریقے سے معلوم ہوتا ہی
کہ عمرو کے ہاتھ سے مارا گیا سب نے کہا استاد وہ کیا شناخت ہی تیز رفتار نے کہا اول شناخت یہ ہی کہ کپڑے تک
اتار لیے مگر میرا شاگرد کہین ایسا پھنسیگا کہ زور نہ چلا علاوہ اسکے عمرو نہایت طرار عیار ہی مین ہی ایسا ہون جو اس سے

دو تا ہون پڑا جو ہوا بارگاہ سے سالوس بھی نکل آیا سالوس نے کہا ارے تیز رفتار کیا ہوا تیز رفتار نے عرض کی خداوند میرا شاگرد رشید مارا گیا حضور سے آجتک عرض نہین کیا مگر اب بگستاخی عرض کرتا ہون میرا گمان یہ ہے کہ بی یاسمن عمرو سے ملگئین اُنھین کے در باغ سے لاشہ اُسکا آیا ہے اور مین نے اُس سے کہا بھی تھا کہ ذرا خبر ملکہ کے باغ کی لینا وہین دروازے پر باغ کے اسکا لاشہ بھی ملا عقل سے معلوم ہوتا ہے یہ واسطے خبر کے گیا وہان عمرو چھپا ہوگا اُسنے دیکھ لیا تلوار چلی مار لیا سالوس نے کہا چپ رہو وہ جیحون کی بیٹی ہے جیحون جادو کیسی کوشش کر رہا ہے اگر وہ سن لیگا تو بہت رنجیدہ ہوگا تیز رفتار نے کہا حضور مین دریافت کر دونگا سالوس نے کہا ابھی درِ دولت پر اُسکے جاؤ جا کے باغ گھیر لو کہا یا خداوند وہان اب عمرو کا ہیکو آئیگا مگر طریقے سے دریافت کر دونگا فوج بھیجنا مناسب نہین ہے دیکھیے مین دریافت کرتا ہون چالیس پیک بچے ساتھ لیے تلاش مین عمرو کے چلا اول دربند جیحون پر آیا دیکھا جیحون نہایت چست و چالاک ساٹھ ستر ہزار ساحران غدار فروکش ہین خود بھی سحر تیار کر رہا ہے تیز رفتار نے جیحون سے ملاقات کی جیحون نے پوچھا مہتر صاحب کہان چلے تیز رفتار نے کہا حضور کیا عرض کرون آج میرا ایک شاگرد مارا گیا پہلو میرا خالی ہوگیا اُسی کے قاتل کے تلاش مین نکلا ہون یہ کہکر بارگاہ سے جیحون کی نکلا ادھر سے تیز رفتار جاتا ہے خواجہ کا ارادہ تھا کہ دربند جیحون پر جاؤن راہ مین ایک مسافر کو جاتے ہوئے دیکھا ایک قزاق کی شکل بنکر اُسکو لوٹا مسافر لپٹا عمرو نے پتھر مارا سر اُسکا اُڑ گیا عمرو اُسکے کپڑے اُتارنے لگا نقد و جنس جو کچھ اُسکے پاس تھا لے لیا اُدھر سے تیز رفتار آتا تھا تیز رفتار نے پہچانا چالیس پیک بچے اسکے ساتھ ہین کہ تیز رفتار نے کہا چہار جانب سے گھیر کر مار لو چالیس پیک بچون نے گھیرا عمرو نے بھی نیمچہ کھینچا تیز رفتار سے آنکھ ملائی کہا او بھگوڑے حمایتیون کے بھروسے پر لڑتا ہے تو خود سامنے آ تو مزا لڑائی کا ملے تیز رفتار نے کچھ جواب نہ دیا شاگردون کے نیمچے تیر کندین چلنے لگین عمرو نے جب جھپٹکر ہاتھ مارا کسی عیار کا سر اُڑ گیا کسی کا ہاتھ کاٹا بالٹ کا ہاتھ مار کر کسی کی ٹانگ اُڑا دی دس پیک بچے عمرو نے مار کر ڈالدیے بجلی بنا ہوا لڑ رہا ہے قضائے کار اسوقت ملکہ یاسمن گلگون پوش کنیزون کے ساتھ اپنے صحن باغ مین بیٹھی ہوئی کہہ رہی ہین کہ صاحبو خیال تو کرو ایک جان کے ہزار دشمن خدا اُنکی جان ان دشمنون سے بچائے ایسا نہو کسی مجمع مین عمرو پھنس جائے کہ اک کنیز نے عرض کی صبح کو پانچ چار عیار شاگردان تیز رفتار پھرتے ہوئے ادھر آئے لاش اُس عیار کی اٹھا کر لیگئے سنتی ہون جب دربارگاہ خداوندی پر لاش پہونچی تیز رفتار بہت پریشان ہوا اپنے شاگرد کے واسطے رویا اور یہ بھی خبر پائی کہ فکر مین نکلا ہے یہ سنکر ملکہ نے آہ کی کہا صاحبو دعا کرو کہ خدا اُنکو دشمنون سے بچائے کس سے کہون کون جا کر کہے کہ یاسمن کا یہ حال ہے کہ زندگی محال ہے

نظم

جی نہ آبادی مین لگتا ہے نہ ویرانے مین
حشر تک جی مین ہے بیہوش رہون مین ساقی
یان لگا زخم تو وان درد اُٹھا شانے مین
بال توڑے تری زلفون کے نہ بیدردی سے
نہین بانے مین مروت جو ہے بیگانے مین
یان تو بجلی بھی سنبھل جاتی ہے گرتے گرتے
خوف بدبختی کا ناسخ نہین غم کھانے مین

ہون وہ مے کش کہ دم مستی مین کہون اُنکھی
کاش تو بھر دے مری عمر کے پیمانے مین
کسطرح طائر دل ہو ترے چہرے پہ نثار
حسن ہے ہاتھ کے مانند ہو گر شانے مین
بارہ شیشۂ دل لعب ہے ہر روزن مین
شمع کے شہر مین قدم کیا مرے ویرانے مین

ہے عجب رنگ کی وحشت ترے دیوانے مین
لاکھ قلقل کیے شیشہ مجھے میخانے مین
نازکی سے ہوا قاتل مری حالت کا شریک
شمع و طاقت پرواز ہے پروانے مین
عشق مین دل نے کھینچا یا تو ہوا غیر کو رنج
کیجیے عیش زمستان مرے کاشانے مین
نوش کر شوق سے جی کھول کے صرفہ کیا ہے

ملکہ نے کنیزون سے کہا اگر ہو سکے تو خبر لاؤ دو کنیزین ہمراہ اسکے

کپڑے پہنکر واسطے خبر کے چلین یہان خواجہ چالیسون کو جواب دے رہے ہین جسنے نیمچہ مارا روک کر اُسکو ایک
ہاتھ مارا یا دو ٹکڑے ہوگئے عمرو نے بارہ پیک نیچے مارے تیز رفتار کو للکارا کہ او نامرد تو سامنے نہین آتا یہ
چالیسون تیل مالش ہین یہ مجھ سے کیا لڑینگے تیز رفتار غیرت مین آپڑا اکیلا عمرو سے لڑنے لگا سب کو منع کیا کہ خبردار
تم لڑائی مین دخل نہ دو مگر عمرو نے ایک مقام پر نیمچہ مارا سر پر تیز رفتار کے زخم آیا زخم کھا کے اسکے منھ سے نکلا
یارو دیکھ رہے ہو اور عمرو مجھکو مارے ڈالتا ہو ایک شاگرد نے پشت پر سے عمرو کے ہاتھ مارا سر عمرو کا زخمی ہوا
رو پڑے سے تیز رفتار نے نیمچہ مارا عمرو نے اسکا نیمچہ تو خالی دیا اُسکو ہاتھ مارا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوئے تیز رفتار تو پیچھے
ہٹا کہ زخم سر باندھون باقی پیک نیچے کپڑے وہ تڑپے خیال مین گذرا کہ خواجہ نکل چلو اب ٹھہرنا بہتر نہین ہو اب بھی
اسقدر یہ دشمنان خدا باقی ہین جان نہ چھوڑینگے عمرو نے نیمچہ ٹیک کر جست کی سب کے بیچ سے یون نکلا جیسے شرارہ
سنگ سے یا ہوائی گنج سلطے عینک سے نگاہ یا سینۂ عاشق سے آہ مگر ایک نخل کی ٹھوکر جو لگی خنجر کمر سے عمرو کے گرا عمرو نے
چاہا لیٹون مگر عیار خنجر پر ٹوٹ پڑے عمرو نے دور چپ کر نیمچہ مارا ایک کا سر پھٹا کسی نے تعقب نہ کیا عمرو جست و خیز
کرتا ہوا نکل گیا یہان شاگردون نے خنجر اُٹھایا ایک نے کہا اُستاد یہ خنجر تو سحر بیز کا ہو کچھ لکھا بھی ہو تیز رفتار نے
شاگرد کے ہاتھ سے خنجر لیا اب جو پڑھا نام سحر بیز کا لکھا پایا کہا دیکھو یارو قول میرا اگر سچ یقین ہوا مین کہتا تھا کہ عمرو نے
سحر بیز کو مارا اُس ننگ خاندان کا لاشہ جو برہنہ پایا ماتھا ٹھنکا تھا کہ یہ عمرو ہی کا کام ہو دیکھو مسافر کو مارا اپنی ہولی
دھوتی بھی اُسکی نہ چھوڑی بھلا سحر بیز کا لباس وہ کیونکر چھوڑتا یاد رکھو منھ سے کہ نہین سکتا مگر یہ معرکہ باغین دختر
جیحون کے گذرا کنیزین دور نہ جاسکین لاشہ کھینچکر اُنھون نے نخلستان مین ڈالدیا کہ تم لوگ اُٹھالائے مگر کنیز جو ملکہ
کی واسطے خبر کے چلی تھی وہ در بارگاہ سالوس پر آئی اس کنیز نے دیکھا تیز رفتار ہنستا ہوا آیا ایک سے کہتا ہوا تیرے
شاگرد کا خنجر عمرو کے پاس سے لا کنیز نے بھی خنجر دیکھا تیز رفتار خنجر لیے ہوئے اندر بارگاہ سالوس کے آیا سجدہ کیا
پایۂ تخت کو بوسہ دیا کہا یا خداوند آپ کی تقدیر کا امیدوار رہون اور کان مین جھک کے سب کیفیتین بیان کین یہ بھی کہا
کہ میری عقل سے تو یہ معلوم ہوتا ہو کہ دختر جیحون ملگئی سب راز عمرو سے کہا دیجیے دربند کے حاکم کس آسانی سے
قتل ہوئے یہ ساحر ایسے تھے کسی کی چوٹ کھاتے مگر ایسے دباؤ مین پڑے کہ انکو کچھ بن نہ پڑا سالوس نے کہا خبردار
جب تک بات پکی نہو جیحون کے سامنے اُسکی بیٹی کا نام نہ لینا وہ بیٹی کو بہت چاہتا ہو فوراً بگڑ جائیگا یہی کلام لب پر
لائیگا کہ میری بیٹی کو بدنام کرتے ہو یہ نہو گا کہ اسکو کچھ سزا دے تیز رفتار خاموش ہو رہا مگر خواجہ جو اُس
معرکے سے پلٹے خون پونچھتے ہوئے چلے آتے ہین لشکر مین آکے پہونچے صاحبقران نے جو اس حال مین دیکھا فرمایا
خواجہ خیر تو ہو عمرو نے سب حال کہا کہ خنجر آج کمر سے گر گیا اور اُس خنجر پر نام عیار کا مرقوم ہو اتنا ہم بھول گئے
کہ ملکہ سے کہتے لاشہ اُس بے حیا کا دور جنگل مین پھکوا دیجیے آج یہ خبر پائی کہ اب جابجا یہی چرچا ہو کہ دختر جیحون
عمرو سے ملگئی صاحبقران نے کہا خواجہ تم جا کر ملکہ سے کہو یہان چلی آؤ جب بدنامی ہوئی تو وہان رہنے سے
کیا فائدہ عمرو نے کہا اب کیونکر جاؤن یہ بھی تو خوف ہو کہ ایسا نہو ساحر وہان پہونچے ہون اگر دریافت ہو گیا
تو ملکہ کے واسطے بڑی بے لطفی ہوگی زخم دوزی کرا کے پٹی مرہم سلیمانی کی چڑھائی عمرو طرف لشکر جیحون کے چلا
مگر کنیزین جو ملکہ کی آئی تھین سب احوال دریافت کرکے بھاگین ملکہ پریشان پھر رہی تھی کہ کنیزون نے آکر سب کچھ بیان
کیا مگر یہ نہین کہا کہ تیز رفتار دمبدم آپ کا نام لیتا ہو خنجر کا بھی حال کہا ملکہ پریشان ہوگئین کہا صاحب اب گل پھولا راز
کھلا کیونکر چھپاؤن مگر مین جا کر یہ عمرو سے تو اطلاع کردون کہ خواجہ اب میرے باغ مین آنے کا ارادہ نہ کرنا کنیزون نے

کہا مین عیار تیز رفتار کے پشت باغ پر پھر رہے ہین باغبانون سے آپ کے پوچھا ایک کنیز نے کہا مجھے ایک عیار لالچ دیتا تھا کہ عمرو کے آنے کا وقت بتا دو مین نے کہا کون عمرو ہم عمرو کو نہین جانتے ملکہ کو سنانا آگیا کہا صاحبو دیکھیے اب کیا ہوتا ہے فلک کے پیے آزار ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا افسوس نظم

در حلقۂ سوہان نفسان جاہی ندارم
خود رشتۂ زند موج گہر گرچہ من اکنون
آن نسبت کہ جزنفے جگر آلاے ندارم
بگزار کہ از راہ نشینان تو باشم
در جلوۂ سپاس انجمن آرا ہے ندارم
واعظ دم گیرائے خود آرد بصفا غم
گرواۂ من دیر رسد واے ندارم

خاموشم و در دل بلالم اثری نیست
جز رعشہ بدست گہر آماسے ندارم
ناز تو فراوان بود و صبر من اندک
پائیکہ شود مرحلہ پیماسے ندارم
بے بادہ خجالت کشم از باد بہاری
گوئی دل خود کامہ خود رائے ندارم

آنم کہ لب زمزمہ فرسائے ندارم
سرجوشش گداز نفسم لائے ندارم
کز روز فروغ نفسش خامہ ورا نشا
تو دوست و دلی داری و من پا ندارم
خاشاک مرا تاب شرر چہرہ فروز است
صبح است و دم غالیہ پیمائے ندارم
غالب سر کارم بگداے کریم ست

کنیزین کہتی ہین حضور آپ اپنے کو پریشان نہ کرین ہوش و حواس درست رہین بس اتنی تاکید ہر ایک پر ہے کہ کسی طرح دم دلاسا دیکر کوئی پوچھے کوئی کچھ حال نہ کہے تلاش تو اب ضرور ہو رہی ہے ملکہ نے کہا صاحبو تم ہوشیار رہنا مین تلاش مین خواجہ کے جاتی ہون مین انکوان سب باتون سے آگاہ کردون کہ خواجہ اب میرا راز کھلا چاہتا ہے تیز رفتار ہر وقت فکر کرتا ہے عیار گرد باغ کے پھرا کرتے ہین یہ بھی کہدون کہ جسطرح آپ اکثر چلے آتے تھے یہان آنے کا قصد نہ کیجیے گا ہر وقت گرد عیار پھرا کرتے ہین اب تو مجھکو در و دیوار سے خوف آتا ہے گلشن اگر سر تیز کو نہ دیکھ لیتی وہ جا کر ضرور آتش افروزی کرتا مگر عنایت و مہربانی خدا نے نادیدہ کی ہے وہی حفاظت کرنے والا ہے مین نے تو اب کوچہ جہاد مین قدم ڈالا ہے یاسمن اسباب سحر اپنے جسم پر آراستہ کر کے چلی بلند ہو گئی دیکھتی بھالتی جاتی ہے یہ تو ادھر جاتی ہے مگر خواجہ صورت بدلے ہوئے لشکر جیحون مین آئے دیکھا لشکر جیحون ایک دریائے ذخار ہے ساٹھ ستر ہزار ساحر اترے ہین سب ساحر اپنے اپنے خیمون مین سحر کر رہے ہین کو گل جلنے کی بو آتی ہے ہر جگہ جھنکا ٹیکا ہو رہا ہے ہر ایک کا ارادہ ہے کہ کسی طرح سحر تیار کرین وقت پر کمی نہ ہو خواجہ دیکھتے بھالتے دربارگاہ جیحون پر آئے دیکھا ساحر روک ٹوک کر رہے ہین کہ اندر سے شاگرد رشید تیز رفتار کا نکلا کہ اسکو تیز رفتار نے یہان مقرر کر دیا ہے عمرو کو کھڑے دیکھا پھر اسکو شک گذرا اکار کر آواز دی اے شخص ذرا ٹھہر جا مجھے تجھ سے کچھ پوچھنا ہے عمرو نے جو نگاہ کی ملاقی تیور اسکے بڑے پائے وہ تو کہتا ہے آ گئے آپ ادھر پیچھے ہٹے جاتے ہین مہمیز نے کہا اے شخص ہم تجھکو بلاتے ہین تو ہٹا جاتا ہے عمرو نے کہا ادھر نخل کے سایہ مین آئیے جو پوچھنا ہو پوچھیے وہ مقام دردولت شاہنشاہی ہے نہین معلوم آپ کیا پوچھیے مین کیا کہون مہمیز آگے بڑھا عمرو نخل کے سایہ مین اگر ٹھہر گیا مہمیز نے قریب اگر پوچھا تو کون ہے کیا نام ہے عمرو نے کہا فتح و ظفر بیم خان رسالہ دار کا نوکر ہون گوشت لینے آیا ہون یہان مین نے لوگون کو دیکھا ٹھہر گیا دیکھیے وہ مرد حسبا جو جاتے ہین انھون نے بھی میرا نام و نشان پوچھا تھا میری تو رسالہ دار صاحب کے یہان ضمانت لگی ہے مہمیز لپٹا عمرو نے ایک دھول ایسی ماری کلاہ سر سے گری ایک دولتی بھی ماری مہمیز منہ کے بل گرا عمرو جست کر کے نکل گیا ساحر جا بجا سے دوڑے کہ عمرو جاتا ہے عمرو جاتا ہے عمرو کترا کر ایک نخل کی آڑ مین آیا مہمیز سر سہلاتا ہوا اٹھ گیا شاگرد اسکے دوڑکر آئے پوچھا استاد خیر تو ہے مہمیز نے کہا عمرو مجھکو دھول مار کر چلا گیا شاگردون نے کہا ہمکو بتلا دیجیے جا بجا شاگرد دوڑے ہر طرف یہی غلغلہ ہے کہ عمرو آیا تھا کہ یاسمن اڑتی ہوئی پہونچی مردانی صورت بنکر اتری در [illegible]

کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ بھی آئے تھے عمرو کو دھول مار کر چلے گئے ملکہ کو ہنسی آئی کہ خواجہ بڑے ظریف ہین اگر عمرو دس پانچ عیارون کو لیے پھر رہا ہو خواجہ عمرو بازار صرافان مین پہونچے دیکھا جوہریون کی دوکانین آراستہ بازار کھلی ہوئی وہ کاندار بیع و شرا پر تلے ہوئے منھ مین پانی بھر آیا کنارے اگر رنگ و روغن عیاری کا لگایا ایک تاجر جلیل کی صورت بنکر تیار ہوئے گوری صورت بنکر کلاہ زرین سر پر قبائے اطلس زر اندود سلیمانی زیب جسم لعل ویاقوت کی انگوٹھیان ہاتھ مین عصائے بادام کا ٹیکتے ہوئے سامنے ایک جوہری کے آکے وہ اٹھ کھڑا ہوا کہا خواجہ بازرگان آئیے آپ منجھ گئے چشمہ عینک گلے مین پڑا تھا اُسکو لگا کر جوہری کی صورت کو دیکھکر ہنسے کہا بیٹا مجھکو پہچانا جوہری نے کہا خواجہ صاحب نہین پہچانا عمرو نے کہا بیٹا خواجہ خورشید منظر نام ہو تم بہت چھوٹے سے تھے جب مین آیا تھا تمھارے باپ تمکو گود مین لیکر نکلتے تھے ہم روز برفی لاتے تھے تمہین کھلاتے تھے جوہری بچے نے کہا آپ ہمارے بزرگ ہین اسوقت تشریف لانے کا باعث کیا ہوا کچھ خرید و فروخت منظور ہو عمرو نے کہا بیٹا مین کارواں سے اپنے آگے بڑھ آیا کاروان کل پہونچیگا تحویلدار بھی پیچھے رہگیا ایک جوڑی موتی کی ہو مزاج مین آئے خرید لیجیے جوہری نے کہا مین دیکھون عمرو نے جیب سے ایک پڑیا نکالی اب جو پڑیا کو کھولا دو موتی برابر بیضۂ کبوتر کے رنگ ڈھنگ سنگ ھنوز پڑ رہی ہو جہان رکھدیا زمین سفید ہوگئی جوہری بیچین ہوگیا کہا آپ تو میرے دادا ہین جو فرمائیے حاضر کرون عمرو نے کہا بیٹا مین تم سے کیا قیمت کہون جوہری نے کہا جب تک نام نہ رکھیے گا ہم کیونکر قیمت لگائینگے عمرو نے کہا بابا مین نہین جانتا ڈرتے ڈرتے جوہری نے کہا قیمت تو مین اسکی کیا دون اگر آپ کے خلاف نہو تو پچیس ہزار روپیہ حاضر کرسکتا ہون خواجہ بہت ہنسے کہا بیٹا اگر مین قیمت نہین جانتا مگر اسکے ساتھ کی کوئی جوڑی تمھارے پاس ہو تو مین تیس ہزار کو لیتا ہون جوہری نے کہا خواجہ صاحب معاف فرمائیے گا ان راز و نیاز کی باتون کے بعد پینتیس ہزار پر طے ہوا دلمین اپنے کہتا ہو اسکو لاکھ روپیہ کو بیچونگا بڑا نفع ملیگا کہ اشرفیان دون کہ جواہرات خواجہ نے کہا اشرفیان لین کچھ جواہرات وہ بھی چاہتا ہو کہ قیمت لیکر جلد جاؤن ایسا نہو کہ پھیر لین خواجہ نے کہا بیٹا اب تو حال کھلا ایک گھر کا معاملہ ہو رنگ ڈھنگ سب بڑھتا رہے قدر بھی بڑھے جوہری نے کہا خواجہ صاحب وہ کیا بات ہو کہا ایک چینی کا پیالا منگاؤ اسمین پانی بھرو اسمین ان موتیون کو رکھو سفید رومال مین وہ پیالہ لپیٹ لو دیدم قدر بڑھیگا جوہری خوش ہوگیا چینی کا پیالا لایا پانی بھرا خواجہ نے موتی اسمین رکھدیے سفید رومال مین لپیٹ کر رومال اسکے ہاتھ مین دیدیا کہا دیکھو رومال ہلنے نہ پائے یہ کہکے آپ تو روانہ ہوئے کہ جلکر اور کسی کی فکر کرین میان جوہری اسطرح بیٹھے ہین کہ بدن کو جنبش نہو ایسا نہو نسخہ بگڑ جائے خواجہ تو جاکر دوسری صورت پر صراف کے یہان بیٹھے اشرفیان پرکھنے لگے کھائی مین اشرفیان چُرا چُرا کے پاس رکھتے جاتے ہین کبھی پھیر دیتے ہین کبھی پھر نکلواتے ہین یہان تو خواجہ یہ کررہے ہین وہ مہاجن جو پیالا لیے بیٹھا ہو عمرو پھرتا ہوا اُسطرف آنکلا دیکھا میان جوہری صاحب چپ بیٹھے ہین عمرو نے کہا لالہ صاحب کوئی جوڑی موتی کی آئی مہاجن نے کہا مہتر صاحب وہ جوڑی موتی کی دونگا کہ آپ خوش ہوجائینگے انھین موتیون کو لیے بیٹھا ہون بات نہین کرسکتا ہون اسوقت جائیے اور وقت آئیے گا عمرو ہنسنے لگا بے اختیار اسکے منھ سے نکلگیا کہ کہین عمرو کا تو آپ تک گذر نہین ہوا نہ ہل سکتے ہو بات کرنے مین بھی اغماض ہو آخر یہ کیا راز ہو مہاجن نے کہا صاحب ایک سوداگر ایک نسخہ بتا گئے ہین موتیون کا قد بڑھ رہا ہو عمرو نے کہا یہ عمرو ہی کے فقرے ہین ذرا پیالا تو کھولیے جوہری نے کہا دیکھیے نسخہ نہ بگڑ جائے عمرو نے کہا کھولو تو نسخہ بگڑ جائیگا معلوم ہوتا ہو عمرو تمکو دھوکا دیگیا کیا رقم لیگیا جوہری نے کہا حضور پینتیس ہزار روپے دیے ہین یہ کہکے رومال ہٹایا جھک جھک کے دیکھنے لگا

موتی نہین معلوم ہوتے کہا حضور ذرا آپ تو دیکھیے اسمین موتی نہین معلوم ہوتے مکھیان بھنکنے لگین صہمیز نے دیکھا پیالہ
خالی ہو شربت عمدہ بنا ہوا کہا اسکو پیجیے ذرا کلیجہ ٹھنڈا ہو مہاجن نے چکھا کہا حضور میٹھا میٹھا شربت ہو مہاجن تو سر دھننے لگا
صہمیز دیکھتا بھالتا چلا دور سے دیکھا ایک دوکان پر سپاہی وضع اشرفیان جھنکارتا ہو صہمیز سمجھا کہ یہ عمرو ہو پیک بچون سے
اشارہ کیا چار جانب سے گھیر لو چار طرف سے عیارون نے عمرو کو گھیرا عمرو بھی تیغہ کھینچکر اٹھا عیارون سے تیغہ
چلنے لگا وہ سو پیک بچہ چار جانب سے آگیا مگر صہمیز نے دیکھا عمرو کسی کے روکے نہ رکیگا لڑتا بھڑتا نکلا جاتا ہو ایک
عیار سے کہا کہ جا کے جیجون کو خبر کر کہ ایک ساحر کو جلد بھیجین عمرو ہمارے روکے نہین رکتا مہاجن غل مچاتا ہو اجی حضرت صاحب
آپ نے یہ کیا غضب کیا میرے گاہک کو گھیرا میری پچاس اشرفیان اُسکے پاس ہین کبھی پکارتا ہو میان سپاہی صاحب
میری اشرفیان تو پھینکدو بیچے خواجہ کہتے ہین ابے اشرفیان کیسی یہان نقد جان پر بنی ہو میرے پاس اشرفیان
کہان ہین بس پھین پیک بچے مارکر عمرو نے ڈالدیے ایک برق ہو کہ تڑپ رہی ہو پیک بچہ بھیجا ہوا صہمیز کا پاس جیجون
کے پہونچا شبیہ جادو پہلو مین جیجون کے بیٹھا ہو کہا اے شبیہ جادو لینا شبیہ وہانسے تنتنا ہوا چلا اُسوقت پہونچا
کہ عمرو چوک سے نکلکر ایک کوچہ کلان مین لڑتا بھڑتا پہونچا ہو کہ تڑپ ہوا شبیہ جادو آیا صہمیز نے پکار کر کہا یارو ہٹ جاؤ
عمرو نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام سامنے سے دوڑا ہوا آتا ہو ماش کے دانے ہاتھ مین ہین وہین سے آواز دیتا ہوا
یارو ہٹ جاؤ مین گرفتار کرون یہ کہتا ہوا سامنے آیا عمرو ساحر کو دیکھکر گھبرا گیا چاہا جست کرکے کوٹھے پر جاؤن کہ
شبیہ نے سحر کیا ماش کا دانہ پھینکا خواجہ لڑکھڑا کر گرے عیار چلے کہ گرفتار کرین جو قریب آیا عمرو نے تیغہ مارا پاؤن زمین
نے پکڑے ہاتھ قابو مین تھے جب کئی کو عمرو نے تیغہ مارا کسی کا پاؤن کٹا کسی کی ران پر پڑا صہمیز نے کہا اے شبیہ جادو
اسکے ہاتھ بھی تو بیکار کرو پانچ چار عیار زخمی ہوئے اب بھی ساربان زادہ باز نہین آتا شبیہ نے کہا تم ہٹ جاؤ
مین گرفتار کرون پیک بچے ہٹنے دور سے دیکھ رہے ہین کہ شبیہ نے ایک دانہ ماش کا پھینکا عمرو کے ہاتھ سے
تیغہ چھوٹ گیا شبیہ بڑھا کہ مین عمرو کی مشکین باندھلون اُسوقت عمرو کی بیقراری دعا مانگ رہا ہو کہ پروردگار بچانا قدرت ہے
کار ملکہ یاسمن نے جا کر خواجہ عمرو کو لشکر مین تلاش کیا سب طرف تلاش کیا مایوس ہو کر بیٹھین سمجھین کہ خواجہ لشکر
جیجون مین ہونگے ستارہ سحری بجی بولی چیخ مارتی آسمان پر جو آئین لشکر مین جا بجا تڑپ ہو کہ عمرو پکڑا گیا یاسمن بیقرار
ہو کر چھپتین اُس مقام پر آکر دیکھا چالیس پچاس لاشے زمین پر لوٹ رہے ہین ایک جانب صہمیز عیارون کو لیے کھڑا ہو
خواجہ زمین پر لوٹ رہے ہین ایک ساحر سحر کرتا ہوا جاتا ہو ملکہ یاسمن کے دلمین تاب نہ باقی رہی دیکھا کہ خواجہ
گرفتار ہو گئے سحر مین ساحر کے پھنسے ہین جیسے ہی شبیہ قریب پہونچا ملکہ یاسمن نے ہاتھ چمکایا برق کڑک کر گری شبیہ
کے دو ٹکڑے ہو گئے اندھیرا ہوا ملکہ تومار کر بلند ہو گئین یہان آواز آئی کشتی مرا نام من شبیہ جادو بود عمرو کے
ہاتھ پاؤن قابو مین آئے اُسی اندھیرے مین جست کی صہمیز کے سر سے کلاہ لی ایک عیار کو خنجر مارا جست وخیز کرتا ہوا
عمرو نکلگیا صہمیز نے جو لاشہ شبیہ کا دیکھا عمرو سامنے سے غائب ہو گیا کہا دیکھو یارو بیشک جسکو مین سوچتا ہون
وہی اسکی مددگار ہی مگر عیارون نے کہا خلیفہ صاحب جن پر آپ کا گمان ہو انکا نام سامنے جیجون کے نہ لیجیے گا
وہ بہت بگڑیگا کبھی یقین نہ مانیگا صہمیز وہانسے روتا پیٹتا لاشہ شبیہ کا لیے ہوئے قریب بارگاہ پہونچا سامنے جیجون
کے لاکے رکھدیا جیجون نے پوچھا ارے یہ کیا ہوا صہمیز نے کہا اے شہنشاہ عرض نہین کر سکتا حقیقت مین عمرو
بلا ہے روزگار ہے تمیس عیار اُسنے مارکر ڈالدیے مین نے عیار کو آپکے پاس بھیجا یہان سے شبیہ پہونچا اُسنے سحر کیا عمرو
گرا شبیہ نے چاہا گرفتار کرون کہ آسمان سے بجلی گری شبیہ کے دو ٹکڑے ہو گئے عمرو نکلگیا جیجون نے کہا اُس

سار بان زادے کے معین دیاور کا بھی حال کھلجائیگا سب ساحر ملکر اُنکی بھی فکر کرینگے مجھے شبیہ کے مارے جانے کا
بڑا قلق ہوا مین ابھی جاکر عمرو کو لاتا ہون یہ کہکے جیجون اپنے مقام سے اُٹھا کہا اے مہمیز تم لشکر مین فکر کرو تلاش
مین مصروف ہو جب تک عمرو نہ قتل ہوگا تب تک یہ فساد رفع نہوگا یہ کہتا ہوا پر پرواز پیدا کرکے چلا مہمیز لشکر مین
تلاش کرتا پھرتا ہو عیارون سے کہا تم یہان تلاش کرو مین آگے بڑھ کے دیکھون صحرا مین جو آیا ایک نخل کے سائے
مین کھڑا ہوا چہار جانب دیکھنے لگا خواجہ نے دور سے دیکھا خیال گذرا کہ چلکر یہان مہمیز کو لینا چاہیے ایک گنوار
کی شکل بنکر آے پکار کر کہا کہ او نالائق تو بردہ فروش ہو مہمیز نے کہا اے گنوار مین خداوند کا عیار ہون عمرو کی تلاش
مین نکلا ہون عمرو نے کہا کل تو نے اسی مقام پر میرے لڑکے کے کپڑے اُتارے تھے آج تجھے نہ چھوڑونگا گاؤن
مین کئی چوریان ہوچکی ہین مین اسی فکر مین تھا مہمیز نے کہا ٹھاکر صاحب کسی کو پہچانتے بھی ہو عمرو نے کہا لو پانچ مسافر
آتے ہین جیسے ہی مہمیز پلٹا عمرو نے حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈالدیے رکھکر جھٹکا مارا مہمیز منہ کے بھل زمین پر گرا عمرو نے
خنجر سے اسکا سر کاٹ ڈالا کپڑے اُتارنے لگے لاشہ پڑا ہوا مہمیز کا پھڑک رہا ہو اُدھر سے اُڑا ہوا جیجون آتا ہو اُسنے
دیکھا کہ عمرو نے مہمیز کو مارا کپڑے اُسکے اُتار رہا ہو غصے مین کانپا زمین پر اپنے تئین گرادیا للکارا او ساربان زادے
ستم جیجون جادو خواجہ نے جو جیجون کو دیکھا ہوش و حواس پراگندہ ہوگئے جیجون نے آکر ہاتھ مروڑ کے مشکین باندھین
خواجہ کو سحر سے پکڑ لیا لیکر چلا عمرو بہت گھبرایا جیجون نے کہا او ساربان زادے سچ سچ بتلادے کہ شبیہ جادو کو
کس نے مارا مین تجھکو چھوڑ دونگا عمرو نے کہا اُسے خدا نے مارا اور تم بھی مارے جاؤ گے اب کیا بچوگے جیجون نے
عمرو کی پشت پر ایک تھپڑ مارا عمرو کی پشت سے خون جاری ہوگیا جیجون نے کہا اے عمرو اس خون کی کیا حقیقت ہو
تمھارے جسم سے خون کا دریا بہاؤنگا عمرو روتا ہوا جیجون کے ساتھ ساتھ چلا آتا ہو جب عمرو کو لیکر اپنے لشکر مین
پہونچا لشکر والے دوڑے پوچھنے لگے کہ شبیہ کیونکر قتل ہوا عمرو کہتا ہو مین نہین جانتا بازار مین ساحر جمع ہو رہے
ہین ہر ایک یہی پوچھتا ہو حضور عمرو کو کہان پکڑا جیجون کہتا ہو یارو کیا کہون ایسا عیار مارا گیا کہ میرے دلکو قلق ہو
ابھی اس ظالم نے مہمیز کو مارا ستم یہ ہو کہ کپڑے تک اُتار لیتا ہو وہ مہاجن دوڑے آئے جنکے موتی اور اشرفیان لیکر
بھاگے تھے کہتے ہین اے شہنشاہ ہمارا مال دلوا دیجیے ہمکو اس ظالم نے لوٹ لیا جیجون کہتا ہو یارو کیا بکتے ہو جسکا
مال لیگیا پھر ملیگا مین اسکو ابھی قتل کرتا ہون اس ظالم نے تو کلیجہ پکا دیا وہ وہ ساحر مار گئے کہ جنکا مثل اب ممکن نہوگا ابھی
مہمیز عیار کو مارا تیز رفتار کیسا رونیگا اُسکا قوت بازو زینت پہلو تھا ہر ایک کا یہی قول ہو کہ جلد قتل کیجیے قریب اپنی
بارگاہ کے آکر جیجون کرسی پر بیٹھا عمرو کو سامنے مثل گنہگارون کے بٹھادیا عمرو سر اُٹھا کر دیکھتا ہو جتنے ساحر و غیر ساحر
جمع ہین سب کا یہی قول ہو کہ عمرو کو جلد قتل کیجیے عمرو دیکھتا ہو کہ کوئی کلمہ خیر بھی بولنے والا نہین ہو ہر شخص دشمن جان
تشنہ خون جوش کھاتا ہو دوڑا آتا ہو چہار طرف سے ساحر دوڑے چلے آتے ہین یہی غل ہو کہ عمرو پکڑا آگیا قضاے کار
ملکہ یاسمن باغ مین آکر اپنے پہونچی ہین کنیزون سے کہہ رہی ہین کہ مین نے اسوقت عمرو کو بچایا ساحر قتل کیا جاچاہتا تھا
مین نے اسکو مارا عمرو کو بچایا مگر بڑا غضب یہ ہو کہ خواجہ اسی مقام پر ہین یہ ذکر تھا کہ ایک کنیز روتی ہوئی آئی عرض کی
واری غضب ہوا خواجہ عمرو گرفتار ہوگئے جیجون نے جاکر خواجہ کو گرفتار کیا یہ بھی سُنا کہ خواجہ نے مہمیز کو مارا
جیجون پہونچگیا خواجہ کو پکڑ لایا ہو اب قریب اپنی بارگاہ کے جلاد طلب ہو رہے ہین عمرو بیٹھا رو رہا ہو حضور اب
خواجہ کا بچنا دشوار ہو ملکہ کے ہوش اُڑ گئے کہا صاحب غضب ہوا اگر عمرو گرفتار ہوا اہل لشکر اسلام کو شکست ہوئی افسوس نظم

دل تاب ضبط نالہ ندارد خدای را | از ما مجوی گریہ ہا ہاے ہاے را
آید بچشم روشنی ذرہ آفتاب

بر ہر زمین کہ طرح کنی نقش پای را
آشفتگی براوج فنا بال سینہ ند
شوق تو جادہ کرد رگ خواب پای را
حسن تپان ز جلوہ نازت رنگ داشت
از پشت چشم سنگرم پشت پای را
گر چشم اشک از دست و گر سینہ آہ از دست
یارب کجا برم لب خنجر ستای را

مشتاق عرض جلوہ خویش است حسن دوست
از شعلہ داغ گرد و نگہدار جای را
سر منزل رسائی اندیشہ خودیم
تجوہ بہ بوی بادہ کشیدیم لای را
یارب بہ بال تیغ کہ پرواز میکند
باکیست داورے دل دردآزمای را
غالب بریدم از ہمہ خواہم کہ زین سبب

از قرب مژدہ دہ نگہ نارسای را
واماندگیست پی سپر وادی خیال
در رہ گسست جلوہ بی رہنمای را
گوید تغافل تو کہ رو کردہ لوام
شکست دوش فرق بلندی گرای را
مردم ز فرط ذوق و تسلی نمیشوم
گنجے گزیدم و بہ پرستم خدای را

کنیزون نے کہا واری گھبرائیے نہین سمجھ کے کام کیجیے ایسا نہو خواجہ قتل ہو جائین حضور کا قول مجھکو بہت پسند آیا عمرو ہی کی ذات سے لڑائی کا مزا ہو ورنہ صاحبقران ایک دن مین گرفتار ہو جائینگے صاحبقران کے واسطے یہی شرط ہو کہ صاحب اسم اعظم ہین اُنپر سحر کسی کا تاثیر نہین کرتا سالوس نے کئی مرتبہ اسم اعظم بند کرالیا عمرو ہی ایسا تھا کہ اسم اعظم کو رہا کرالایا ورنہ اسم اعظم عمر بھر رہا ہوتا ملکہ یاسمن نے تمام اسباب سحر اپنے جسم پر آراستہ کیا بہ فکر رہائی عمرو چلی یہان وہ وقت ہو کہ دار مین عمرو کو لٹکا دیا ہو تیر و کمان لیے جیجون بیٹھا ہو عمرو پر بیتاب خطاب کر رہا ہو کہ کیون بے کھلاو ساربان ادے تونے مہیز کو کیون مار ڈالا عمرو نے کہا وہ میرا دشمن تھا اُسکو مارا آپکو باعث غصّے کا کیا ہو آپ ایسا ساحر میری نگاہ سے نہین گذرا اگر آپ مجھکو نوکر رکھین تو آپکو خوب راضی کرون جیجون کہتا ہو او ظالم دیکھ اب تیرا خاتمہ کرتا ہون تیر و کمان اُٹھایا ہو چاہتا ہو کہ تیر مارون ساتھ والے روک دیتے ہین کہ حضور کیون تکلیف کرین کہ ملکہ یاسمن آکر آسمان پر چمکی عمرو کا جو یہ حال دیکھا دل بچین ہو گیا جی مین کہتی ہو اے یاسمن بعد خواجہ کے زندگی بیکار ہو یہ سوچکر سحر کرتی ہوئی ایک نخل کی آڑ پکڑی وہانسے سحر کرنا شروع کیا کوئی ساحر سنکے بھل گرا جلاد کے دو ٹکڑے ہو گئے جب جلاد مارا گیا جیجون نے بنگاہ قہر و غضب دیکھا ملکہ نے دیکھا کہ باپ ہشیار ہوا جاتا ہو تڑپکر گری کہ عمرو کو اٹھالیجاؤن ایک گولا مارا اندھیرا ہوا اُس اندھیرے مین عمرو کو اٹھایا بجلی جیجون نے جو دیکھا اندھیرا ہوا ایک چیخ ماری کہ روشنی ہوئی اب تو سب نے دیکھا کہ ملکہ یاسمن گلگون پوش عمرو کی کمر مین پنجے دیے ہوئے لیے جاتی ہو جیجون کی جو نگاہ پڑی جلگیا آواز دی او گیسو بریدہ تجھے اس ساربان زادے سے کیا کام چھوڑ دے یاسمن نے چاہا کہ اُڑ کر نکلجاؤن اب تو جیجون نے گولہ مارا عمرو بھی ملکہ کے ہاتھ سے چھوٹا بعدہ ملکہ زمین پر گری ساحر دوڑے کہ گرفتار کرین ملکہ نے ہاتھ ہلایا برق چمکی کہیں ساحرون کے سر اُڑ گئے جیجون نے للکارا او نالائق یہ کیا کرتی ہو جب جیجون للکارتا ہو تو ملکہ کانپ جاتی ہو جیجون نے گولہ مارا یاسمن نے ترلہ کاٹا اب تو جیجون جلگیا کہا کیون او گیسو بریدہ تجھے اسی دن کے واسطے سحر سکھایا تھا کہ ہمارے سحر کو دفع کریگی یہ کہکے اک دستک دی دستک دیتے ہی جیجون کے زمین تھرائی زمین سے اک فوارہ پیدا ہوا وہ پانی جو منھ پر یاسمن کے پڑا زبان بند ہوئی لڑکھڑا کر گری اور ساحرون نے چاہا گرفتار کرین جیجون نے کہا اُسکے پاس نہ جاؤ جو کچھ اس کمبخت نے کیا بہت خوب کیا گرمین اپنے ہاتھ سے سزا دونگا یہ کہکے قریب آیا اول زبان مین سوزن دیا مشکین باندھین خواجہ کو بھی گرفتار کرلیا لیکر اپنی بارگاہ مین آیا کہا یارو عمرو کو تو قتل ہی کرونگا نہین معلوم اسنے کیا سحر کر دیا کہ جو عمرو کی اسنے اطاعت کی مگر اسکو مارے کوڑون کے مار ڈالونگا مین بھی اپنی جان دونگا کسی کو اپنا منھ نہ دکھاؤنگا اُسوقت یاسمن کی حیرانی عمرو و ملکہ سے نگاہین چل رہی ہین دونون کی حسرت کی نگاہین لب پر آہین جیجون نے بارگاہ مین آکر حکم دیا دو بڑے بڑے کڑھاؤ لاؤ دو دو من تیل دونون

مین ڈالو ایک مین اسکو ڈالدونگا ایک مین خود پھاند پڑونگا ملازم اُسی وقت کڑھاؤ لائے گولے تیار ہوئے تیل دونون مین
بھرا جانے لگا جیحون کہتا جاتا ہو دیکھو ادنالائق جب یہ گرم ہوگا ایک مین تجھکو ڈالدونگا ایک مین خود پھاندونگا رفیقان
جیحون نے جو یہ معرکہ دیکھا آپس مین صلاح کی یارو یہ بڑا غضب ہوا جیحون بڑا دریا دل ہو اپنے حکم سے کنارہ نکریگا جو
کہتا ہو وہی ہوگا ایک نے کہا برہوت جادو اسکا دادا سامنے جو قریہ ہو اُسمین رہتا ہو چلکر اُسکو خبر کرو سوائے اُسکے
اور کسی کا کہنا یہ ہرگز نمانیگا ایک ساحر یہان سے دوڑا برہوت جادو اپنے قصر مین بیٹھا ہو کہ ساحر نے آکر کلاہ دے
ماری کہا حضور بڑا غضب ہوا آج جیحون جادو نے بیٹی کو گرفتار کیا وہ عمرو سے ملتی وہ کڑھاؤ منگوائے ہین اُسمین روغن
بھروایا ہو کہتے ہین ایک مین یاسمن کو گراؤن ایک مین خود پھاندون برہوت یہ سُنکر گھبرا گیا کہا وہ کمبخت تو ابھی رو کے
روٹی مانگتی تھی کچھ کنیزون نے منساد کیا ہا عقین نیا گل کھلایا مین ابھی آتا ہون ارے ساحر تو پہلے جا مین بھی آیا ساحر
تو گیا برہوت گھر سے نکلا عصا ہاتھ مین لیے ہوئے سر ہلاتا ہوا پیر زمین گیر جلدی جلدی چلا جاتا ہو کہ سامنے سے ایک
چوبدار دوڑا ہوا آیا کہا حضور جلدی چلیے ایسا نہو وہان کام ہوجائے مجھے آپسے کچھ کہنا ہو اُس طور سے تدبیر کیجیے چوبدار نے
برہوت کا ہاتھ پکڑ ا ایک گوشہ مین لایا سرگوشی کرنے لگا باتین کرتے کرتے ایک جہاب مارا کہ برہوت بیہوش ہوا برہوت
کو تو ایک گوشہ مین ڈالدیا یہ چوبدار برہوت کی شکل بنکر چلا اُسی طرح کانپتا ہوا کراہتا ہوا کبھی کہتا ہو جیحون کی ذات سے کیا
کیا تکلیفین پہونچینگی اگر چھوکری سے ایسی خطا ہوئی تو کیا نقصان ہو اُسکی مان بڑھیا ہوگئی مگر اب بھی خولاد زنگی سے رسم
چلا جاتا ہو ان باتون مین کیا ہرج ہو عورتین واسطے مردون کے مرد واسطے عورتون کے کیا بری بات کی علاوہ ازین
عمرو اک مشہور آدمی صاحبقران کا عیار اُسکے گانے پر مائل ہوتی ہوگی اُسکا تو گانا سحر ہو یہ کہتا ہوا در بارگاہ پر پہونچا
سب ساحرون نے جھککر سلام کیا کہا حضور جلد جائیے آگ روشن ہوگئی تیل گرم ہوا چاہتا ہو صاحبزادے آپکے تیار ہین
کہ پھاند پڑون برہوت نے کہا اُسکی کیا مجال ہو دو طمانچے کھائیگا آپ ہی راضی ہوجائیگا یہ کہکے اندر بارگاہ کے
پہونچا جیحون اُٹھ کھڑا ہوا کہا دادا جان آپنے کہان تکلیف فرمائی برہوت نے قریب آکر ایک ٹھوکر ماری تیل سب چولھے
مین گرا جیحون نے کہا دادا جان آپنے یہ کیا کیا برہوت نے کہا او نالائق اب تجھکو یہ اختیار ہوا اور اسے دربند کا انتظام
کرکے اپنی جان دیتا ہو آوارہ کرنے والون کو قتل کر مصاحب ملازم موجود ہین جسکو چاہے قتل کر اپنی جان کیون دیتا ہی
چھوکری نے کیا کیا پہلے اپنی مانگی تو خبر لے کاس بڑھاپے مین سو ل آشنا ہین مین سبکو جانتا ہون اور تو کیا نہین جانتا
پرسون رات کو چور چور کا ہُلڑ ہوا وہ کون تھا بلال حبشی تھا تو نے ہرگز نہین سُنا یہ تیری مان ووڑی تھی کہتی ہوئی کہ چور تھا
جانے دو تو خاموش ہوکے بیٹھ گیا آج یہ غیرت آئی یہ کہکر دو طمانچے مارے کہا اب تو کنارے بیٹھ ہم انتظام کر لینگے
عمرو کیا کہتا ہو اور یہ عمرو کیونکر رہائی پاتا ہو اب ہم حمزہ سے لڑینگے بھلا ان بڈھون کے سحر کو دیکھو یہ کہکے یاسمن کو اک
کوٹھری مین بند کردیا کہا بس یہ بیان تیری رہے اور سب ساحرون کو حکم دیا کہ گرد عمرو کے بیٹھو خبردار کسی وقت ٹلنا نہین
جسوقت مہاراجی چاہیگا قتل کرینگے یہ کیا کہ ابھی پکڑا ابھی قتل کر ڈالا ہم اپنے طریقے سے قتل کرینگے جیحون کچھ دخل نہ
دے سکا اتنا تو کہا مصاحبون پر غصہ کرکے کہ دادا جان کو کس نے خبر کردی کسی نے جواب نہ دیا برہوت مسند پر
آکر بیٹھا کہا او بے غیرت سُن یہ عمرو عیار ہو جسنے ساحر مشمش کو مارا اور ساحری جمشید جابجا لگ گئے ہین کہ عمرو کی موت
کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہو آج آپ حکم سامری اُٹھاتے ہین ایسا شخص قتل ہوتا ہے پہلے جلد ایک راستہ ہو پہونچانے
کی کنجی ہمکو دو سب ملکر شراب پئین گانا سنین نشہ کے جوش مین اُس ساربان زادے کو قتل کرین اور بوٹیان کاٹکر کباب
لگائین ایک کباب گرما گرم واسطے خداوند سامری کے بھیجین جیحون کو سوائے بہت خوب کے کچھ بن نہین پڑتا چپکا ہو رہا

برہوت نے کنجی سیخانے کی لی میخانے مین جا کر شراب کو الٹ پلٹ کیا اپنے طور پر درست کرکے آواز دی ہان یارو شراب پی جاؤ آج ہم ساقی ہوئے کوئی باقی نہ رہیگا سب ساحر دوڑے پتلے گلابیان تراپے سب اُٹھا اُٹھا کر لیجانے لگے سو گلابیان شیشون مین لگا کر محفل مین لا کر رکھین جیحون نے کہا دیکھو دادا جان نے آنکھین سامری جمشید کی دیکھی ہین کس سلیقے سے شراب لائے ہین کہ جو نہ پیتا ہو اُسکا بھی جی چاہے کہ آج ضرور شراب پیجیے برہوت نے حکم دیا ہو کہ شراب دوکان دارون کو بھی دی جائے خبردار کوئی فرد بشر باقی نہ رہے جو نہ پیے گا وہ سزا پائیگا شراب باہر تقسیم ہو گئی برہوت نے جیحون کا کان پکڑ کہا او نالائق جہان سحر سیکھا وہان گانا بھی سیکھا ہر نا سامری سے کہا ہوتا گلے پر ہاتھ رکھدے چند سازندون کو بلاؤ سازندے حاضر ہوئے ساز ملائے میان برہوت نمبجر گانے لگے کہا ہان یارو شراب ہو اور یہ غزل شروع کی غزل

خشک لب پر ہی ایاغ اپنا
جیب نمک سے وہ ہو نہ داغ اپنا
یاد آتا ہے خانہ باغ اپنا
کیا معطر ہوا ہے دماغ اپنا

مے سے روشن رہا ایاغ اپنا
کسکی ہم جستجو مین نکلے تھے
ہے شب ہجر وادی وحشت
سو رہا جو لپٹ کے وہ گل تر

گل نہو ساقیا چراغ اپنا
نہین پاتے کہین سراغ اپنا
دیدہ غزل ہے چراغ اپنا
دل ہوا آج باغ باغ اپنا

ہجر مین تر ہوا دماغ اپنا
کیا ہے مذکور مرہم و کافور
رات دن گل خون سے صحبت تھی
برگ گل صاف بنگیا پھاہا

اس رنگ سے برہوت نے یہ غزل گائی کہ جیحون جوش مین آیا برہوت کے گرد پھرنے لگا کہا دادا جان بیشک آپ مقبول بارگاہ سامری و جمشید ہین شراب چل رہی ہے باہر ساٹھ ستر ہزار ساحر اترا ہے اور دوکان دارون کو بھی شراب ملی اپنے اپنے مقام پر پی رہے ہین باہر تو ہنگامہ گرم ہو گیا حلوائی دوکان پر بیٹھا ہے نشے مین شراب کے گھبرایا دوکان سے اُٹھا گھبرا کر گوے مین آگ کے پھاند پڑا زوجہ یہ کہکے اُٹھی کہ واہ واہ میان ہم بھی تمھارے ساتھ چلینگے یہ کہکر پھاند پڑی بیٹا بھی پھاند امزدور بھی کود پڑے رنڈیان اپنے اپنے کمرے مین بیٹھی تھین نشے کے جوش مین نائکہ یہ کہکر اُٹھی کیون گنا مجھلی تم دونون کے تماش بین نہین آئے کچھ خرچی نہین ملی گنا نے کہا بی تمھارا آشنا بہت سخت مزاج ہے ہم بلانے جاتے ہین یہ کہکے نائکہ نے پاجامہ اُتار کر پھینکدیا کمرے کے باہر ننگی دوڑی جاتی ہے نوجیون نے کہا ہم بھی آتے ہین یہ بھی دونون دوڑین مگر پاجامے اُتار ڈالے وہ تماش بین کہ مدت سے جان دیتے تھے بسبب غربت کے رسائی نہوتی تھی اُنھون نے جو یہ ہنگامہ دیکھا آ کر گود مین اُٹھا لیا کھیت مین جا پڑے مطلب نہو نے پایا تھا کہ بیہوش ہوئے بعض اہل ربط و ضبط جب نشہ ہوا تو اپنے مقام سے اُٹھے سوچے کہ نشہ کے عالم مین بازار کا پھرنا بہتر نہین نشے کے جوش مین اُٹھے تھوڑی دور چلے پانون لڑکھڑاتے ہین ہر مرتبہ رک جاتے ہین مگر راہ مین گانے کی عادت ہے لی لذت بخش والی ٹھمری یاد آئی اُسکو گانے لگے گنگری کا مقام جو آیا اُسکے پیچھے پڑ جاتے ہے اسطرح باہر والے بیہوش ہو رہے ہین پلٹنون مین تلوار چلگئی رسالے کے گھوڑے کھلگئے ہنہناتے پھرتے ہین رسالہ دار صاحب جو پکڑنے کو دوڑے گر کر بیہوش ہوے ہر سمت سے دھما دھم کی صدا آ رہی ہے یہان محفل جیحون مین رسالہ دار نے طرف کمیدان کے دیکھا اُنھون نے پوچھا بھی کیا دیکھتے ہو کہا کمیدان صاحب آپکی مونچھ پر کوا بیٹھا ہے اُنھون نے کہا اس حرامزادے نے اُڑا مقرر کیا ہو رسالہ دار نے کہا بیٹھے رہو مین پکڑے لیتا ہون اُنکی بڑی بڑی مونچھین تھین ہاتھ بڑھایا مونچھ پکڑ کر جھٹکا مارا کمیدان نے کہا یہ کیا حرکت تھی رسالہ دار نے کہا بیچ کوا اُڑ گیا دم ہمارے ہاتھ مین رہگئی ایک صاحب کو بادی کا عارضہ ہے آگے ڈھیر لگا ہوا باتھی مارے بیٹھے ہین اُنھون نے کہا بھائی تمھاری گود مین کتیا نے بچے دیے ہین اُنھون نے کہا اس حرامزادی نے بہت مقرر کیا ہو اُنھون نے کہا آپ چپکے بیٹھے رہیے مین مارے لیتا ہون اُٹھ کے ایک لات ماری اُنھون نے کہا بھائی مار ڈالا ہاے کہکر دونون بیہوش ہوئے محفل مین جیحون کی

ہنگامہ ہی ایک صاحب بیٹھے تھے خیمے کی جھالر کا اُنکے چہرے پر عکس پڑا دوست کو نشے مین کچھ اور سوجھی کہا بھائی سنتے ہو شاید
مار سیاہ تمھین کاٹنے آیا ہی مگر سر جھکائے بیٹھے رہو مین مارے لیتا ہون یہ کہکے اُٹھے پہلو سے اڑھائی تلے کا جوتا لیا
سر پر اُنکے مارا اُنھون نے کہا واہ سرِ محفل جوتیان مارتے ہو دونون لڑے یہانتک جوتی پیزار ہوئی کہ دونون بیہوش
ہوے بعضے نہایت بدمزاج محفل مین پھولے ہوئے بیٹھے ہین جو قریب بیٹھے ہوئے تھے پوچھا کیون بھائی کس پر غصہ ہی اُنھون
نے کہا آپ کو ہمارے مزاج کی خبر نہین ہی اُنھون نے کہا بھائی کیا ہوا اُنھون نے کہا دیکھو رنڈی ناچتی ہی ہمارے سامنے
نہین آتی ہم پکڑے لاتے ہین اُنھون نے کہا کہ امیر کی محفل مین گستاخی نہین چاہیے یہ کب مانتے ہین اُٹھے کھڑے ہوئے
اُٹھتے ہی بیہوش نے طمانچہ مارا اسطرح جو ہنگامہ ہوا حیجون نشے مین مست بیٹھا ہوا تھا اسنے کہا ہماری محفل مین کیا ہنگامہ
ہی برہوت نے کہا تیرے مصاحب بڑے مُنہ دے ہین حیجون اپنے مقام سے جھلا کر اُٹھا اُٹھتے اُٹھتے گرا برہوت نے
نعرہ کیا لنعرہ برق سے منم برق رفتار و خنجر گذار منم یکہ لیکن گران بر ہزار ★ عمرو نے آواز دی ارے
مجھے پہلے کھولدے ہرچند برق نے چاہا کہ پہلے حیجون کو قتل کرون مگر خواجہ نے نہ مانا آخر برق نے عمرو کو کھولا عمرو پہلے
سب کے کوٹھری مین گیا ملکہ یاسمن کو زنبیل مین رکھا اب نکلے تو لوٹنے لگے ہرچند برق کہتا ہی استاد پہلے حیجون کو قتل
کر لیجیے لیکن عمرو کہتے ہین ابھی جلدی کیا ہی یہ تو ہمارا ہو چکا برق لوٹتا بھی جاتا ہی چارطرف دیکھتا بھی جاتا ہی وہان کسی
کام کو سالوس قصر پریزادان مین گیا دیکھا پریزادین جھولا جھول رہی ہین اور یہی گیت گا رہی ہین کہ حیجون قتل ہوتا ہی
اور عمرو بارگاہ کو لوٹ رہا ہی سالوس یہ سنتے ہی گھبرا گیا اور بھاگا ہوا بارگاہ مین آیا پکار کر آواز دی یارو تم مین کوئی ساحر
تیز پر ایسا ہی عمرو نے بارگاہ حیجون کو لوٹ لیا برہوت بنکر برق نے سب کو شراب پلائی سب کو بیہوش کر لیا اب قتل
کیا چاہتا ہی کوئی جلد جا کر بچائے ورنہ حیجون زندہ نہ ملیگا سبک خیز جادو بہت اچھا کہکر اپنے مقام سے اُٹھا زمین
مین نقب دیتا ہوا اپنے مقام سے چلا یہان خواجہ و برق لوٹ رہے ہین خواجہ کو زیادہ دیا مین لگتی ہی کہ آپ تو
لوٹتے ہین اور برق کو منع کرتے ہین برق کب ٹلتا ہی کسی کی انگوٹھی وہین زمین مین دبا دی عمرو نے پوچھا ہاتھ کو کہا تو
کہا دیکھیے میرے ہاتھ مین کیا ہی آپ کو زیادہ بدگمانی ہی مین لوٹ کے کیا کرونگا سب کچھ تو آپ کی سرکار سے ملتا ہی مین
پیسہ کیا کرونگا ابھی تیسرا مہینا ہی صاحبقران نے تیس ہزار روپیہ واسطے میم صاحب کے لندن بھیجے میم صاحب نے
لوٹ بند ہوائے اُسی کے محاصل سے اپنی بسراوقات کرلی ہین ہر سال سرکار سے روپیہ جاتا ہی عمرو نے کہا بچا
بڑے حرامزادے ہو ہوشربا سے یہانتک ہم نے تین لاکھ روپیہ جمع کیا جا بجا تونے گاڑ رکھا ہی کسی دن تو میرے
ہتے چڑھو گے استاد شاگرد مین یہ تکرارین ہو رہی ہین کبھی خواجہ دو تھپڑ مار دیتے ہین کبھی انگوٹھیان چھین لین کبھی جیبین
کھود کے نکالین کہ سبک خیز آ پہونچا ایک گوشے مین سر نکالا دیکھا حیجون تو بیہوش پڑا ہی کل ہالیان دربار بیہوش
ہین چند لاشے بھی پڑے ہین استاد شاگرد لڑ رہے ہین برق کھڑا رو رہا ہی کہ استاد آپ نے خوب قدردانی فرمائی
کہا ابے تونے یہ کیا عیاری کی ایسی عیاری لونڈے کرتے ہین تجھے کبھی عیاری نہ آئیگی برق کہتا ہی یہان تو پہونچنا
بہت دشوار تھا مصاحبون مین ذکر ہوا کہ برہوت جادو اسکے دادا کو بلاؤ مین گیا جا کر برہوت کو بیہوش کیا برہوت
کی شکل بنکر آیا تیل پھینکا چولھون کو روغنی بنایا جب اپنا رنگ جمایا تب جا کے یہ سب بیہوش ہوئے اب آپ جاکر
حیجون کو قتل کیجیے ایسا نہو کوئی آجائے عمرو کہتے ہین ابے تو بھاگ جا ڈرپوک مین دو چار پیسے کا روزگار تو کر لون
کل کو صاحبقران پوچھینگے کہ خواجہ حیجون جادو ایسے افسر کو مارا کچھ دلوائیے مین کیا جواب دونگا برق کہتا ہی واہ استاد
آپ کیسے فرزند ابن عمرو نے ایک طمانچہ مارا کہا ابے تجھے کیا تھا مین حمزہ نے ہمین لوٹ لیا بیٹی کی شادی کی تیاری

باندھکر سوار کردیا اُسدن سے قرضدار ہون سارا زمانہ جانتا ہو ایک تیرے نہ جاننے سے کیا ہوتا ہو سبک خیز نے آواز دی او ساربان زادے اب کہان جائیگا خواجہ عمرو نے برق کو پکڑا تھا اب ہاتھ چھوڑا برق تو تڑپکر نکلگیا بجلی تھا مگر خواجہ پر سبک خیز جا پڑا ایسا سحر کیا کہ خواجہ لڑکھڑا کر گرے سبک خیز نے جھپٹکر جیجون کو ہشیار کیا جیجون کی جو آنکھ کھلی دیکھا دربار مزبلہ قصابان بنا ہو صدہا لاشہ تڑپ رہا ہو جیجون تیغہ کھینچکر چلا کہ عمرو کو قتل کرون سبک خیز نے ہاتھ پکڑ لیا کہ اتنا غصہ نہ کیجیے جیجون یون جو پلٹا دیکھا جس کوٹھری مین ملکہ یاسمن گلگون پوش کو قید کیا تھا وہ کوٹھری کھلی پڑی ہو جھلاکر کہا او سبک خیز غضب ہوگیا یاسمن کا پتہ معلوم نہین ہوتا سبک خیز نے کہا اسنے چرا لیا ہوگا جیجون نے کہا کیون او ساربان زادے بتلا کہ یاسمن کہان گئی عمرو نے کہا برق لیگیا ہوگا مین کیا جانون وہ بڑا حرامزادہ ہو مین نہین چاہتا تھا مجھکو رہا کردے وہ زبردستی گھس آیا قاتل ساحران اپنا لقب کیا جو کچھ فساد برپا ہوتے ہین اُسی کی ذات سے ہوتے ہین برق چوبدار بنا ہوا یہ سب باتین دروازے پر کھڑا سُن رہا ہو جیجون نے باران سحر برسایا اور بھی سب ساحر ہشیار ہوئے جسنے یہ معاملہ دیکھا گھبرا گیا برق نے بڑھکر بشکل چوبدار کہا حضور باہر کے سب دوکاندار اہالیان فوج بیہوش پڑے ہین جیجون باہر نکلا باہر نکلکر باران سحر برساکر سب کو ہشیار کیا جو اُٹھا روتا پیٹتا اُٹھا ہر ایک کا یہی قول تھا کوئی کہتا ہو بھائی مارا گیا کوئی کہتا ہو بیٹا قتل ہوا سبک خیز سبکو ہشیار کرکے چلا گیا چوبدار بنا ہوا برق جیجون کے ساتھ ساتھ پھر رہا تھا ایک گوشے مین اگر رنگ روغن عیاری کا نکالا سبک خیز کی شکل بنکر تیار ہوا ایک نامہ طرف سے خداوند سالوس کے لکھ لیا دربار مین آیا کہا حضور مجھ کو پھر آنا پڑا مین نے خداوند سے بیان کیا کہ بیٹی اُسکی قیدخانہ سے غائب ہوگئی قدرت نے یہ نامہ دیا ہو اور مجھے مقام بھی بتلا دیا ہو آپ کنارے چلین تو مین آپ کو بتلادون سب کے سامنے کہنے کی بات نہین ہو جیجون اُٹھا برق سے پوچھتا ہوا کہ بھائی سبک خیز بتاؤ اس ظالم نے میری بیٹی کو کہان چھپا دیا بالکل پتہ نہین ملتا بڑے غضب کی عیاری کی کہ سب کو بیہوش کردیا مگر تم خوب وقت پر پہونچے یہ کہتا چلا آتا ہو کہ مجھکو خداوند نے خبر دی میری کیا حقیقت تھی کہ مین آگاہ ہوتا یہ باتین کرتا ہوا تخلیہ مین لایا اِدھر اُدھر کی باتین کرکے حضور اسی سرحد مین آپکی بیٹی ہو وہ دیکھیے جو قصر کلان سامنے بنا ہو اُسی مین آپکی بیٹی ہو جیجون پلٹا کہ کہان ساربان زادہ کیونکر گیا وہ تو ساحرہ ہو رہا ہوتے ہی نکلجاتی جیسے ہی جیجون پلٹا برق نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے جیجون نے چاہا پلٹون برق نے حباب مارا جیجون بیہوش ہوا برق نے سوچا جو اسکو قتل کرونگا تو ہنگامہ ہوجائیگا سب ساحر دوڑ پڑینگے نکلنا مشکل ہوگا اُستاد رہجائینگے جیجون کو بتی دارو ے بیہوشی کی چڑھا کر ایک گوشے مین کھڑا کردیا جیجون کی شکل بنکر نکلا بارگاہ مین آیا سب ساحر کھڑے ہوگئے پوچھا سب نے حضور صاحبزادی کا پتہ لگا جیجون نے کہا تم لوگون نے کیا بتائین قدرت نے خود اپنے پاس اُسکو بلا لیا مگر اس ساربان زادے کے بارے مین مجھا حکم ناطق آیا ہو یہی حکم ہو کہ اسکو ہمارے پاس بھیجدو یہ کہکر کہا کہ کیون اے عمرو پاس قدرت کے جائیگا قدرت نے یاد فرمایا ہو عمرو نے جو آنکھ ملائی پہچانا کہ میرا مجبوریا آگیا خوب ہنسے کہا بہت اچھا مجھکو خدمت مین خداوند کے بھیجیے برق نے کہا وہ خود بے مثل ہو خود چلے جانا یہ کہکے برق نے عمرو کو کھلوادیا کہا لو خواجہ جاؤ عمرو نے سوچا کہ اگر مین نے یہ قبول کرلیا ساری بارگاہ یہ لوٹ لیگا اور مجھکو لگا نہ دیگا جیجون نقلی نے پوچھا اب نہین جاتے ہو عمرو نے کہا مین آپ ہی کے ساتھ چلونگا اکیلا نہ جاؤنگا ایسا نہو قدرت خفا ہون یہان تو برق نے خواجہ کو رہا کیا چاہتا ہو یہ چلے جائین تو جیجون کو قتل کرون مال بارگاہ کا خوب لوٹون قضائے کار ایک ساحر موسوم بہ رہبر و جادو ملازم قدیم جیجون کا پھرتا پھراتا قریب اُس بارگاہ کے آیا برق نے جہان جیجون کو بیہوش کیا تھا یہ جادو اُسی خیمے مین پہونچا

دیکھا جیحون بیہوش پڑا ہو کہا ہی یہ کیا ہوا ہو کہکے جیحون کو ہشیار کیا کہا آقا اُٹھیے یہ کیا معرکہ ہو ایک شخص آپ کی شکل پر
بیٹھا ہوا انتظام کر رہا ہو بس یہ سنکر جیحون جاگیا کہا نہین معلوم سنگ خیز کون تھا مجھکو یہان بیہوش کرکے ڈالگیا معلوم
ہوتا ہو وہی برق فرنگی ہو کہ بشکل سنگ خیز آیا مجھکو بیہوش کرکے یہان ڈالگیا آپ میری شکل بنکر عمرو کو رہا کر سکیگا رہو جاؤ
سے کہا تم کنارے ہو جاؤ مین ابھی جاکر آفت برپا کرتا ہون یہ کہکے اُس خیمے سے نکلا مگر شہر جادو پہلے بارگاہ مین
آیا گھور گھور کے برق کو دیکھنے لگا برق نے کنکھیون سے دیکھا یہ ساحر مجھکو کیون تاک رہا ہو چپکے سے خواجہ سے
کہا معلوم ہوتا ہو اُستاد کوئی اُفتاد پڑی دیکھیے یہ ساحر مجھکو بنگاہ غور دیکھ رہا ہو خواجہ و برق سنبھلے تھے کہ ساحرون
کو قتل کرین نکلجائین کہ سامنے سے جیحون کا نعرہ ہوا للکار کر آواز دی او دزد باریک اب کہان جائیگا برق و خواجہ
چاہتے ہین جست کرین کہ جیحون نے ایک دو ستہڑ مارا دونون جست کرتے کرتے گرے سب ساحر ٹوٹ پڑے خواجہ
اور برق کو پکڑ لیا جیحون نے کہا یارو انھون نے ناک مین دم کر دیا دیکھو مین نے کس فطرت سے گرفتار کیا اب مین
قیامت برپا کرتا ہون تساہل مین کام بگڑتا ہو عمرو و برق کو اسنے ایک مقام پر قید کیا آپ غصے مین اُٹھکر ہوم خانے
مین آیا ساحرونسے کہا اپنے اپنے سحر کی تیاری کرو مین اب اسم اعظم حمزہ بند کرتا ہون میرے ہاتھ سے کہان بچکر
جائینگے مجلہ سحر تیار کیا ایک پتلا صورت کا صاحبقران کی بنایا سارے جسم مین سوئیان لگادین دو چشم کو چھوڑ دیا
یہ سوچکر بوقت ضرورت یہان بھی سوئیان لگاؤنگا کچھ دن سے اسنے طبل جنگی بجوا دیا ہرکارون نے جاکر خبر
صاحبقران سے کی کہ اے شہریار غضب ہوا خواجہ و برق پکڑ لیے گئے اب اُسنے طبل جنگی بجوایا ہو کل اُسکا ارادہ ہو
کہ مکلگ معرکہ آرا ہے ہو دہ ہوا آتش کینہ و فساد دوبالا کرے باقی خیر و عافیت ہو صاحبقران کو گرفتاری عمرو و برق کا
بڑا صدمہ ہوا فرمایا ای مقبل کہدو ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارہ
رزمی گرگرایا یہان بھی ہر جنگ تیاریان ہونے لگین جیحون سحر تیار کر رہا ہو یہی مقصد ہو کہ پہلے اسم اعظم صاحبقران
بند کرونگا اُسکے بعد لشکر کو تباہ کرونگا چار پہر رات اسی ہنگامہ مین بسر ہوئی جیحون بقہر و غضب اُٹھا رہرو جادو
جسنے جیحون کو ہشیار کیا تھا مصاحب خاص ہو اور یہ کام جو اسکے ہاتھ سے ہوا اور زیادہ عزیز ہوا جیحون نے کہا
اے رہرو جادو جاکر دیکھ تو ساربان زادہ کیا کر رہا ہو مجھے ان لوگون سے بڑا خوف ہو ایسا نہو کچھ فریب کرکے نکلگیا ہو رہرو آیا
دیکھا خواجہ سر جھکائے بیٹھے ہین رہرو نے جو دیکھا کہا خواجہ بڑے مکر کیے اب زندہ نہ بچوگے تمھارے قتل کی تدبیر
ہو چکی ہمارے آقا میدان کارزار سے پھرکر آئینگے تمہارے قتل کا حکم لگائینگے خواجہ رونے لگے کہا اے شہنشاہ ساحران
ذرا بیٹھ جائیے تو مین کچھ عرض کرون رہرو کو رونے پر عمرو کے رحم آیا بیٹھ گیا عمرو نے کہا کیون حضور آپ کا نام
نامی کیا ہو اسنے کہا مجھکو رہرو کہتے ہین کل مین نے جیحون کو ہشیار کیا عمرو نے چپکے سے کہا برق کی بات کا تو
ذکر نہ کیجیے مین نے نہین چاہا تھا کہ وہ اگر مجھکو رہا کرے مین تو مالک ڈھونڈھتا ہون اگر آپ سا مالک مجھکو دستیاب
ہو جاوے تو ویسے خدمت کرون ہفت اقلیم کی سلطنت دلوادون میان سالوس کو مارون یہان کی سلطنت لون
حمزہ کو بھی ایک دن نہ بنا دون اسی طرح جابجا ملک فتح کرادون ایک مہینے مین بادشاہ ہفت اقلیم کرون رہرو
بھی زبردست ساحر ہو فنون سحر و ساحری سے خوب ماہر ہو عمرو نے کہا آپ میری سفارش کیجیے رہا کرا کے اپنے ساتھ
رکھیے پھر میری کارگذاری دیکھیے رہرو سے گھل مل کے باتین ہونے لگین عمرو نے جیب سے ایک ڈبہ نکالا کہا
شاہنشاہ ذرا اسکو دیکھیے اسمین اک شے مین نے نایاب پائی ہو جب آپ کو بادشاہ کرونگا تاج مین یہ موتی لگاؤنگا آپ
جوان بھی با شوکت ہین چہرے پر آپ کے امیری معلوم ہوتی ہو ذرا ڈبہ کھولکر دیکھیے یہ موتی کیسے ہین رہرو نے

ڈبیہ کھولا اُسمین سے دھوان نکلا ارے کہکر بیہوش ہوا عمرو نے اُسکے کپڑے بھی نہ اُتارے چپی بیہوشی کی دماغ پر چڑھائی اچھی طرح قید اُسکو پہنائی کہ برق بیدار ہوا برق نے کہا اُستاد مجھکو بھی لیتے چلیے جادوگر مجھکو گھور گھور کر دیکھتے ہین عمرو نے کہا بیٹھے رہو تمکو رہا کر لینگے برق تو خاموش ہو کر رہگیا خواجہ عمرو بہ شکل رہبرو باہر نکلے سب نے پوچھا کہو قیدی کیا کہتا ہی عمرو نے کہا میدانِ کارزار سے پھر کر قتل کرینگے جیجون یہان تخت پر سوار ہوا فوج سب تیار اسکے ساتھ ہوئی نوبت نقارے بجاتا ہوا چلا تھا کہ سامنے سے دیکھا رہبرو آتا ہی جیجون نے تخت روک لیا کہا کیون اے رہبرو قیدی اچھی طرح قید ہین عمرو نے کہا حضور اب کہان جا سکتے ہین دونون اُستاد و شاگرد بیٹھے رو رہے ہین اُنکو بھی یقین کامل ہی کہ اب ہم زندہ نہ بچینگے جیجون نے کہا اے رہبرو آج میدان کارزار سے پلٹ کر ان دونون کا خاتمہ کرونگا مگر افسوس ہی کہ بیٹی کا پتہ نہین ملتا نہین معلوم بچی کو میری کیا کیا افسوس مجھکو یہ ہی کہ عیارون کے کہنے سے مین نے بچی پر بدعت کی وہ کمبخت مجھ سے لڑی مین نے کیا کیا ظلم کیا اب نہین معلوم اُسپر کیا گذری رہبرو نے کہا حضور اگر ایسا سنا ہو جائے تو مین سمجھا دون ان مکارون نے اُنھین آوارہ کیا ورنہ وہ تو نہایت سلیس ہین رہبرو جیجون سے باتین کرتے ہوئے میدان کارزار مین آئے اُدھر سے دیکھا تو امداد لشکر اسیر کی ہی رہبرو نے کہا حضور اگر حکم ہو تو مین جاکر حمزہ کو سمجھاؤن کیا عجب ہی کہ راہ پر آئے خداوند سالوس کو سجدہ کرے جیجون نے کہا اچھا جاکر سمجھاؤ عمرو جھپٹ کر قریب صاحبقران کے آیا ظاہر مین پکار کر بعتاب خطاب کیا کہ حمزہ اب تیرے واسطے بہتر یہ ہی کہ مذہب خدائے نادیدہ کو ترک کر تجھے وہ بھی خداوندگی خدائی قبول کر ورنہ آج خاتمہ ہی اور زبان عربی مین یہ کہا کہ یا صاحبقران اسم اعظم سے ہوشیار رہیے امیر سمجھ گئے فرمایا کہ خواجہ اچھا عمرو کہتا جھکتا سامنے جیجون کے آیا کہا اے شہنشاہ ساحران حمزہ بڑا بے شعور ہی عقل و فراست سے دور ہی وہ نہین مانتا جیجون نے کہا سمجھا جائیگا حکم دیا صفین آراستہ کرو صفوف قتال جدال آراستہ و پیراستہ ہوئین نقبائے بلند آواز بصد سوز و گداز یہ اشعار عبرت آثار لشکر کو سنانے لگے بہادرون کو جرأت کے جوش آنے لگے نظم

روزیکہ زیر خاک تن ما نہان شود
باصد ہزار حسرت از انجا روان شود
شاید کہ یک دو روز دگر ماندہ عمر ما
کاحوال ہر چگونہ و حال از جہان شود
آید شود بلا کہ در وقت قبض روح
شیرین شہادت ما در زبان شود
تابوت و شیشہ و کفن آرند مردہ شوے
بعد از نماز ما ز سر خانمان شود

و آشنا کہ کردہ ایم یکایک عیان شود
فریاد از ان زمان کہ تن نازنین ما
دران یک دو روز بہر سود و زیان شود
تا آن زمان کہ چہرہ بگردد ز حال خویش
چہان بنگریم دیدہ ما خون فشان شود
فی الجملہ روح و جسم ز ہم مفترق شوند
اوراوند و کر آن ز کران تا کران شود

ہم عاقبت چو نوبت رفتن بما رسد
بر بستر فنا فتد و ناتوان شود
یاران و دوستان ہمہ رنگ عاقبت
وان رنگ زعفرانی ما زعفران شود
ایکہ حشیبان آن جام ہر تاک
مرغ از قفس برآید و در آشیان شود
آرند نعش ما بلب گور و ہر کہ ہست

ان اشعار نے ساحرون کو مبہوت کر دیا خانۂ دل غم و الم سے بھر دیا ہر ایککا یہی ارادہ ہو جا کر آج بجز جان دہین اپنے دشمن کو شائین اپنے مالک کے سامنے سرخرو ہو کر جائین ہر طرف یہی ہنگامہ ہی کہ جیجون نے سکان سحر بند کو بلایا کچھ ہوا اپنے پاس سے دیئے کچھ باتین تعلیم کین کہا جاکر حمزہ کا اسم اعظم بند کرے پھر مین بلوہ کرونگا سکان سحر بند میدان کارزار مین آیا عجائب و غرائب سحر کے دکھا کر آواز دی اے فرقہ خدا پرستان و اے زیر دستان جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے نگر مین سوائے حمزہ کے اور کسی کو طلب نہین کرتا جلد میدان مین آئین یہ سنتے ہی صاحبقران نے اشقر کو بڑھایا سب سردار دوڑ پڑے قدمون

سے لپٹ گئے بہرام کہتا ہی آقا مین جاؤن امیر نے فرمایا ای برادران تم سب جانباز و سرفروش ہو مگر سمجھو تو میرے
قانون مین فرق آتا ہی وہ میرا نام لیکر پکار رہا ہی یہ فرما کر صاحبقران نے اشقر کو بڑھایا سکان سحر بند آمادہ کھڑا
ہی چونکہ عمرو نے صاحبقران سے کہدیا ہی امیر اسم اعظم پڑھتے ہوئے آتے ہین سکان نے ایک گولا مارا کہ
صاحبقران نے اسم اعظم پڑھا گولا پھٹ کر زمین پر گرا امیر اسم اعظم پڑھتے ہوئے بڑھے سکان نے مٹھی سے
طائر چھوڑا جیسے ہی سکان نے طائر چھوڑا عمرو جیجون سے یکایک لپکے بڑھا کہ حضور مین بھی سحر کو زور دون
پہلو مین آکے سکان کے کھڑا ہوا طائر نے جا کر گرد سر صاحبقران چکر مارا جیجون نے بھی آواز دی کہ ای
سکان ہوشیار ہو جا طائر نے جیسے ہی گرد سر صاحبقران چکر مارا زبان مین امیر کی لکنت آئی اسم اعظم فراموش
ہوا سکان نے اک شیشہ جھولی سے نکالا شیشہ مین طائر کو لیا امیر کا چہرہ اُداس ہو گیا عمرو نے کہا ای سکان
شیشہ مجھے دو تمکو ابھی مقابلہ مین لڑنا پڑیگا سکان نے گھبرا کر عمرو کے ہاتھ مین شیشہ دیا عمرو نے اُس شیشہ کو پتھر پر دے
مارا جیجون کل فوج کو حکم دے چکا تھا کہ بلوہ کر دو کل فوج اپنے مقام سے جنبش کر چکی ہی صاحبقران قریب سکان کے
پہونچ چکے تھے جیسے ہی اسم اعظم کھلا جھپٹ کر نیزہ سینہ پر سکان کے مارا پشت کو توڑ کر پار نکل گیا اور اسم اعظم پڑھتے ہوئے
فوج کفار پر جا پڑے کسکی مجال ہی کہ اب صاحبقران کو روکے اسم اعظم کو پڑھ کے جسکو ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہو
گئے فوج کفار مین تہلکہ ڈالدیا سرداران صاحبقران بھی جا پڑے مقبل وفادار بارہ سو تیر اندازون کو ساتھ لیکر
تیر اندازی کرنے لگا ہر وار مین دس ہزار بارہ ہزار کافر گرا کے جیجون اپنے جوش سحر مین صاحبقران پر جا پڑا کہ
صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر اسکو بھی زخمی کیا جیجون نے اپنے کو تخت سے گرا دیا پرپرواز پیدا کر کے بلند ہوا
وزیرون کو آواز دی طبل بازگشت بجا او طبل بازگشت پر چوب پڑی لشکر جدا ہوئے عمرو و بجگل رہبر و ہمراہ تخت
جیجون رہا جب اسکا منہ پھرا او چار جادوگر کو مار لیا اب جب لشکر پلٹا تو جیجون نے پوچھا ای رہبر یہ کیا ہوا عمرو نے
کہا صاحب سکان تو عجب گدھے نکلے مین نے کہا شیشہ اسم اعظم کا مجھکو دو اُنھون نے شیشہ پتھر پر دے مارا
اسم اعظم حمزہ کا کھلگیا قریب تو سکان کے پہونچ ہی چکے تھے اُنھون نے نیزہ مارا سکان مارا گیا مقابلہ کو آپ
حکم دے چکے تھے مگر مین نے اب یہ تدبیر کی ہی سحر و یکرنگ مجھکو بھیجیے مین اسم اعظم بھی بند کر دونگا لڑونگا کسی کی صورت
بنکر حمزہ و بجگل بھی بھیس لونگا بس حضور لڑائی فتح ہوگی جب اسم اعظم حمزہ کا بند ہوا اور حمزہ بجگل بھی مثل ایک گولے مین سارے
لشکر کا خاتمہ بھی کیا پھر فرمایئے لڑائی فتح ہونے مین کیا باقی رہا جیجون نے کہا ای رہبر و ذرا حوصلے کی بات ہی
میرا ارادہ ہی کہ مین خود نکلون کہا حضور جب ہم ایسے جان نثار موجود ہون تو آپکے نکلنے کی کیا ضرورت ہی یہ سب
باتین مجھ سے خوب بن پڑینگی اسم اعظم بند کر کے غائب ہو جاؤنگا کسی سردار کی شکل بنکر حمزہ بجگل مانگ لونگا جب حمزہ
بجگل بھی قبضہ مین آ جاینگے گرفتار کر لونگا پھر تجھکو ایسا شہنشاہ اور مجھے ایسا وزیر باتدبیر جیجون نے کہا ای رہبر جو کچھ کہتا ہی اگر
یہ سب باتین بن پڑین تو لڑائی کو فتح کر لینا کیا بات ہی عمرو نے کہا جو کہتا ہون اسکا ذمہ کر دونگا جیجون بہت خوش ہوا رہبر و کا
ہاتھ پکڑے ہوئے بارگاہ مین آیا سکان کی حماقت کا بیان ہزار ہا جان کا نقصان یہی سب ذکر ہو رہے ہین جب محفل مین
بیٹھے عمرو نے کہا اب آج رات بھر جلسہ کیجیے صاحبزادی کا بھی سرکار کی ہمنے پتہ لگا لیا جیجون خوش ہو گیا عمرو نے
محفل کو جمایا سب سردار جمع ہوے شراب کا عمرو نے نام بھی نہین لیا کہا حضور آج نئی طرح سے بجاؤنگا خوب خدمت
سرکار کی کرونگا یہ بھی حکم دے ویا ساز ندے حاضر ہون جیجون کہتا ہی ای رہبر و کیا خود گاؤگے یا فقط بجاؤگے عمرو
نے کہا تو سنیے کل رات کو عجب معرکہ ہوا اثر ہوا سو رہا تھا کہ ساحری صاحب خواب مین آئے میرے منہ سے

نکلگیا کچھ بھید بیچے زبانھر مین بھی وہی تو مجھے معدی اب جو صبح کو خیال کرتا ہوں تمام مدارج اُسکے ذہن مین آگئے ایسی تو بجاؤں کہ تا یہ نور افشان ذکر ہو کہ رہبر و نے ایسی تو بجائی جیحون کہتا ہے تمکو کبھی اسکا خیال بھی نہین رہا عمرو نے جو شمین کہا جب قدرت رحمت فرمائین تو اب راگ و رنگ کی کیا ضرورت سب دلین اُتر آیا کمال سے معمور ہو گیا اس عرصہ مین سامان تیار ہوے سنتے کہا ہان میان رہبر و سنتین عمرو نے کمر سے تو نکالی آنکھ ملا کر جیحون سے گانا شروع کیا اسنے جبکو اس خوبصورتی سے بجایا کہ اہالیان محفل مست ہو گئے نظم مصنف بطور مسدس

غم مطرب بہر سے قصہ دل یاد کرتے ہین | دل نالا کے نالون سے عجب شاد کرتے ہین | ترانے مثل بلبل ہم نئے ایجاد کرتے ہین

کسی محبوب کی بزم طرب کو یاد کرتے ہین | برنگ نے ہمارے استخوان فریاد کرتے ہین

اس بند نے عجب بند و بست کیا جیحون جھومنے لگا کہتا تھا کہ اے رہبر و یہ کمال تمکو کیونکر آیا عرش کی ساحری جمشید مٹ گئے اب اس کمال کا کیا پوچھنا سب اہالیان محفل وجد کر رہے ہین ہر ایک کا یہی قول ہے کہ اے رہبر و کیا کہنا ایک غزل تو اور گاؤ دل بیقرار کر دیا جی چاہتا ہے تمہارے گرد پھرین ہمنے آجتک کبھی ایسا کمال نہ سنا تھا دیکھو طائر آشیانوں سے پھڑک پھڑک کر گر رہے ہین گرد بارگاہ کے آہوان صحرا پھر رہے ہین دیکھو کچھار سے شیر نکل آیا عمرو نے اہالیان محفل کی خوشی کرنے کو یہ اشعار عشق آمیز شور انگیز شروع کیے نظم

اُن لبون کی یاد مین داغ دل دیوانہ ہے
ہر روش مین جلوہ باد صبا مستانہ ہے
ابر ہے صحن چمن ہے ساقی مستانہ ہے
نقد جان ہے اسکی قیمت نقد دل بیعانہ ہے
ہر کسی نے کی فریب دوستی مین دشمنی
ہو چکا ہے بارہا آباد جو ویرانہ ہے
دیکھتے تھے کل جنھین آنکھون سے ہم اے غافلو
یہ نہین ثابت کسی پر کون صاحبخانہ ہے
نال کرتا ہے کبھی ورلاش گرتی ہے کبھی
چہرہ ہے اور آئینہ ہے زلف ہے اور شانہ ہے
جائے آئینہ ہے دل آئینہ زانو جدا
ایک دن اُنکے لیے بھی گوشہ ویرانہ ہے
گرچہ بیداری مین اب مین دیدۂ نظارہ باز
اسکی باتون پر نہ جاؤ مست اک دیوانہ ہے

آتش یاقوت سے روشن چراغ خانہ ہے
ہر گوشے مین عیان اک لغزش مستانہ ہے
ہر طرف کو خندہ برق و گل و پیمانہ ہے
کیا فقط مجھکو غم دنیا سے آزادی ملی
میری شمع قبر پر موج ہوا پروانہ ہے
سرکشی ممکن نہین جبتک نہ چھلکے جام عمر
آج اُنکا اپنے کانون کے لیے افسانہ ہے
محفل اہل جہان کا ہے دلا کیا اعتماد
جو زچہ خانہ ہے وہ اک روز ماتم خانہ ہے
گورے کالے ہوتے ہین یکرنگ جب خاک مین
اور عوض شانے کے اُنکے استخوان شانہ ہے
آج ہے جسکے قدم سے رونق باغ جہان
پھر کبھی یہ ماجرا اک خواب کا افسانہ ہے

پھر بہار آئی کہ ہر شاخ پیمانہ ہے
گردش چشم غزالان گردش پیمانہ ہے
میرے یوسف کی خریداری عزیزو ہے محال
چھٹ گیا تکلیف سے دنیا کی جو دیوانہ ہے
ہے لبان شمع روشن ہے چراغ چشم غول
یہ خرابات جہان بھی روز ہی میخانہ ہے
جو ہی خانہ رنگین مین پنہان ہو گئی
نشہ ہے خواب آور [illegible] افسانہ ہے
آج گو اے ہمنشینو شغل ہے تمکو یہی
سبزہ ہی ہوتا ہے جس خاک مین جو دانہ ہے
شہر وم مین ہو گئے ہین آباد جنگل سے
گل ہے رخصت برنگ سبزہ بیگانہ ہے
اپنے کامون مین رہو مشغول تم اے غافلو

عمرو اس جوش سے گانے کو طول دے رہا ہے کہ تو سے بیہوشی اُڑا رہا ہے مراد یہ ہے کہ نئے طور سے سب کو بیہوش کرون چار جانب گردش بھی کرتا جاتا ہے در بارگاہ پر پردے ڈلوا دیئے آمد و رفت سب کی موقوف باہر والے سر نگار رہے ہین کہتے ہین آج تو رہبر و غضب کر رہا ہے عمرو جو بجانے مین بتا بھی رہا ہے کبھی شمع پر چند پروانے بیہوشی کے چھینکے سے بے پر مات رہے کل اہالیان دربار مبہوت ہوئے اپنی غفلت سی کل آئین ہر سن مچا ہجوم رہا ہے کوئی بند قبا سے کھیل رہا ہے یہ بندوبست ہے کہ آسمان پر چلون کسی نے تلوار کھینچی کہ اپنی جان کی بھی حفاظت ہو شوکت بھی ظاہر رہے تلوار کھینچ لی دریا سے جو ہر مین غرق ہو تعریفین

ہو رہی ہین کوئی کہتا ہی اوی رہبرو کیا کہنا کیا خوب کمال حاصل کیا ہی تمھارے کمال نے سب کا کمال مشاد یا پیرات رہے دست درازیان ہونے لگین جھگڑین بھی ہو رہی ہین ہر ایک کا یہی ارادہ ہی کہ انھین تلوار کھینچکر کسی پر جا پڑین بعض رنڈی سے اشارہ کر رہے ہین آپ ہی اشارہ کرتے ہین آپ ہی بول اُٹھتے ہین کہ کل ضرور آنا ہمین تخلیہ مین بلانا جو کہوگی وہ دینگے یہ کہتے کہتے اُٹھے کہ کل کیسا آج ہی چلو اُٹھتے ہی گرے اسطرح پر ہر ایک گرنے لگا محفل مین ہنگامہ تھا بعض سر جھکائے بیٹھے ہین اگر کسی نے پوچھا کہا آسمان کی نظر نہ لگجائے یہ احتیاط ہی ہیو قوفی سے اختیاط ہی ججیون میٹھے بیٹھے گھبرایا کہا اے رہبرو آج تو تم نے دل خوش کر دیا ہم بھی تمکو راضی کرینگے عمرو نے کہا آج مین کیا چھوڑونگا انعام کے بدلے آپ کی جان لونگا ذرا اُٹھکر ٹہلیے تو معلوم ہو جھلا کر ججیون نے کہا کیا کروگے عمرو نے کہا آپ کے ایک گدا لگاؤن اور بھاگ جاؤن ججیون نے کہا میان کچھ دیوانے ہوگئے ہو عمرو نے کہا دیوانے آپ ہین ہم آپ کے باپ ہین ججیون نے جھلا کر کہا کچھ احمق ہی عمرو نے کہا تبھی اُٹھ تو ججیون اُٹھا یہ کہتا ہوا کہ دیکھون تو کیا کرتا ہی جیسے ہی ججیون اُٹھا بیہوشی تو اپنا کام کر چکی ہی دھم سے گرا

عمرو نے نعرہ کیا نعرۂ عمرو

تراشندہ ریش کفار ہون
صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
دوندہ جب اک و طرار ہون

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
زمانے کا مکار و غدار ہون
اڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
جہان گیر عالم کا عیار ہون

مرے مکر سے کانپتا ہو جہان
مرا تیز رفتار ہو گر قدم
نہ پائے مری گرد یا ہوش کو

خنجر کھینچکر ججیون کا سر کاٹ لیا عمرو نے جا کر برق کو بھی خبر دی کہا دیکھو یہی مال کو ہاتھ نہ لگانا برق نے کہا استاد مین کیا کرونگا جو شی پاؤنگا آپ ہی کو دیدونگا اب تو خنجر و تیغ چلنے لگا وہ مقام مزبلہ قصابان بنگیا دریا سے خون جاری تھے اور خنجر جل رہا ہی مرنے کی ساحرون کے صدا بلند آندھیان چل رہی ہین سنگ باری برفباری ہی خواجہ نوٹ رہے ہین کسی کو اُلٹا لٹکا دیا کسی کو بندر بنا یا کسی کو بندر والا بنا دیا کسی کو نازنین بنا یا تماشہ ہین کے پہلو مین سلا دیا کچھ گل تو بے بنا لے کچھ لال ہو ہے درست کیے برق نے کہا استاد اب نکل چلیے عمرو نے خوب بارگاہ کو لوٹا ججیون کے مرنے سے قلعہ بھی گر گیا خواجہ عمرو تو دربار ججیون اور لشکر ججیون کو تباہ کر کے نکل گئے مگر سالوس جو صبح کو مثل آنکھین ملتا ہوا قصر پری زادان مین آیا اُسوقت پری زادان در گوش نازنینان مرصع پوشش ساز بجا رہی ہین غزلین ٹھمریان گا رہی ہین سالوس ایک کرسی پر آکر بیٹھا ایک پری زاد نے کہا خداوند آئے دوسری نے کہا آئے تو آئے دوسری ایک نے کہا قدرت کو اپنی پشت کی بھی خبر نہین ایک نے کہا لاکھ سمجھاؤ کچھ اثر بھی نہین ایک نے کہا ہوا اصل مطلب کی بات تو کہو ایک نے کہا مین در انداز نہین ہون ایک نے کہا تم نہ کہو مین تو کہونگی مین کا ہیکو خاموش رہونگی ایک نے کہا کچھ خبر کہو خاموش نہ رہو اسی طرح سب باتین کر رہی ہین ہنستی جاتی ہین آوازے کستی جاتی ہین اور سالوس چپ بیٹھا ہوا سن رہا ہی یہ پری زادین بڑی حرامزادیان ہین مابدولت کو کیا کیا کہتی ہین مگر معشوقان پری چہرہ ہین انکی گالیان بھی مصری کی ڈلیان ہین ایک نے کہا خداوند کچھ آپ نے ججیون جادو کی بھی خبر منگائی سالوس نے کہا اسوقت اسی واسطے قدرت تشریف لائے ہین کچھ تفقد ہی بھی کرینگے ایک نے ہنسکر کہا بجز دو سے تیری تقدیر پھوٹی ہی ہر بات جھوٹی ہی ایک نے کہا یا خداوند جان ججیون غرق دریاے لعنت ہوئی آپ نے لاکھ بچایا کچھ نہ بن پڑی کسی کو بھیجے خبر تو منگا لیجیے یا خود ٹہلتے ہوئے

جانیے اب فلک پر سر کے پڑینگے صاحبقران خاص اگر قلعے پر لڑینگے اب خدائی کا دعوی کرنے کا مزا ملیگا غنچۂ آرزو کھلیگا
سالوس گھبرا کے باہر نکلا دربار مین آیا مضمار دریا بار وزیر کو بلایا حکم دیا ای مضمار جلد کسی کو بھیجو ورنہ جیجون کی خبر
منگاؤ مگر قدرت تقدیر کر چکے کہ جیجون زندہ نہ ملیگا مضمار نے چند ساحرون کو روانہ کیا آنکے دیکھا قلعہ گر گیا جا بجا
اینٹون کے انبار بقول شاعر شعر ہر کجا افتادہ بینی خشت در ویرانۂ ✦ ہست فرد دفتر احوال صاحبخانۂ
ہر طرف سناٹا ایک طرف آگے دیکھا لاشہ جیجون خاک خون مین غلطان ملازمون کے سر کٹے ہوئے پڑے ہین برا
کمال یہ ہے کہ سب لاشے برہنہ لباس کسی کے جسم پر نہین ساحرون نے لاشہ جیجون کا اٹھایا روتے پیٹتے خدمت سالوس
مین آئے سالوس نے کہا قدرت تو ارشاد ہی فرما چکے تھے کہ جیجون جہنم واصل ہوا اسکا مطلب حاصل ہوا وزرا امرا
افسوس کرنے لگے کسی نے کہا یا خداوند قدرت نے سب انتظام کیے جیجون کو نہ بچا سکے سالوس نے جھلا کر جواب دیا
یہ مغرور بہت ہو گیا تھا قدرت کو کسی کا غرور پسند نہین آخر ملک الموت کو حکم دے دیا عمرو کے ہاتھ سے خاتمہ ہوا کچھ ساحر
جو بچے ہوئے آوارہ ہو گئے تھے وہ بھی روتے پیٹتے آئے بعض نے عرض کی یا خداوند ہم نشہ مین بھاگ گئے تھے بعض نے کہا
خداوند ہم لوگ جا کر نالے مین گرے مگر جان بچگئی سالوس نے کہا تمھارے واسطے قدرت نے تقدیر نہ کی تھی
اسوجہ سے جان بچگئی جیجون کی بداعمالی سے سب ساحر مارے گئے قدرت نے تمکو بچا لیا مضمار نے عرض کی یا خداوند
اب انتظام لشکر کشی کیجیے مسلمان آیا چاہتے ہین سالوس نے حکم دیا لشکر ساحران تیار ہونے لگا ساٹھ لاکھ ساحر
و غیر ساحر لیکے افسر تیار ہو کر سامنے آئے عرض کی یا خداوند ساٹھ لاکھ ساحر و غیر ساحر تیار ہین تیز رفتار عیار اپنے
پیک بچون کو لیکر آیا سالوس نے مجبور ہو کر حکم دیا لشکر باہر نکلے خود بھی تخت پر سوار ہوا اشترہ ہوا افسران نامی نے تخت
سالوس کو گھیر لیا نوبت نقارے بجتے ہوئے بیرون قلعہ آ کر اترے بیان صاحبقران زمان گھبرا رہے تھے
سرداروں سے فرما رہے تھے کہ نہین معلوم خواجہ عمرو پر کیا گذری بوقت سحر کنارے لشکر کے ٹہل رہے ہین
کہ دیکھا خواجہ عمرو برق فرنگی سے لڑتے چلے آتے ہین ہر مرتبہ فرماتے ہین کہ تو نے رنڈی کے پانون سے
چھڑے اتارے تھے وہ کیا ہوئے برق کہتا ہے آپ قاعدے سے تو یہان کے آگاہ نہین مجھکو ناحق خفا ہوتے
ہین یہان کا دستور یہی ہے کہ رنڈیان بازاری ایک ہی پانون مین چھڑے پہنتی ہین خواجہ جھلا کر برق کو مارتے
ہین برق ہنس دیتا ہے کہتا ہے استاد آپکو ناحق غصہ ہے مین نے جو کچھ پایا آپ کو دیا اب میرے پاس کیا ہے
صاحبقران بے اختیار پکار اٹھے ای عیار وفادار ای مونس و غمگسار تین دن کہان غائب تھے عمرو نے کہا
مبارک ہو ورہند معظم بھی فتح ہوا مگر اس بھوریے نے ہمکو بہت تنگ کیا ہے سارا مال لوٹ لیا دیکھیے اب کیا کیا
قانون بتلاتا ہے صاحبقران نے خواجہ کو گلے سے لگایا برق کو بھی خلعت دیا خواجہ کو بھی خلعت ہوا جیسے
ہی برق نے چاہا خلعت پہنے ہوئے باہر نکلون خواجہ دروازہ روک کر کھڑے ہو گئے کہا خلعت تو اتار دیجیے
اب پہنکر کہان چلے ارے بیوقوف یہ چیزین عطیۂ سرکاری عید کے دن اسکو پہننا اتار رکھو لاؤ مین رکھ چھوڑون
برق نے خلعت اتار کر دیا خواجہ نے لپیٹ کر زنبیل مین رکھا ملکہ یاسمن کو سامنے صاحبقران کے زنبیل سے
نکالا یاسمن نے نکلکر صاحبقران کو سلام کیا امیر نے بھابھی صاحب کہکر گلے سے لگا لیا خواجہ سے پوچھا
ان کا نام نامی عمرو نے عرض کی باپ انکے جیجون جادو مارے گئے انکا ارادہ ہے اعتقاد مذہب اسلام ہوا ہے
صاحبقران نے فرمایا ای یاسمن کلمہ پڑھو یاسمن نے عرض کی ابھی حضور سالوس سے معرکۂ عظیم پڑیگا ابھی کنیز کا
کلمہ پڑھنا مناسب نہین ہے بعد اختتام جنگ مشرف ہونگی ملکہ یاسمن کو ایک بارگاہ ملی صاحبقران نے حکم دیا لشکر

تیار ہوا صاحبقران طرف لشکر سالوس کے چلے سالوس لشکر کو اپنے اتار رہا ہی کہ صحرا سے گرد اڑی لشکر صاحبقران
بڑے کروفر سے آکر پہونچا سالوس کھڑا دیکھا کیا صاحبقران کا لشکر آکر اترا اگر غصے مین سالوس کانپ رہا ہی کہ
رہا ہی قدرت کو اب یہی منظور ہی کہ سپہ سالار کو غارت کرون یہ کہکے اک خالی بارگاہ مین جاکر پہونچا وہان مجھے اک سحر
تیار کیا شام کو بارگاہ مین آیا سب نے دیکھا قدرت پسینے پسینے رنگ و تغیر فرماتے ہوئے مسلمانون کو بہت جلد
غارت کرونگا مصاحبون نے عرض کی قدرت طبل جنگی بجوائین کل سب جانباز علم سحر کرینگے زمین ہلا دینگے سالوس
نے کہا آپ کوئی صاحب دخل نہ دین سب صاحبون کی جانبازی سحر سازی قدرت دیکھ چکے ہمت ور بند تیار کرنے
مین قدرت کو بڑا حجاب ہوا جتنے ساحر در بندون پر حاکم ہو کر گئے سب نے غرور کیا قدرت نے سب کو مٹا دیا اور سب
صاحبون کو آگاہ کرتا ہون جو صاحب غرور کرینگے اسی طرح غارت کرونگا قدرت کو کسی کا غرور پسند نہین قدرت
کو سب طرحکا اختیار ہی یہ کہکے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے اسی وقت طبل جنگی پر چوب پڑی ہرکارے لشکر اسلام کے جو حاضر
تھے خبرین لیکر بھاگے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے ہاتھ اٹھا کر دعاؤ ثنا ے بادشاہی بجا لائے نظم

تا ہست عقل واسطۂ انتظام دین	تا ہست علم قاعدۂ استوار شرع
برمرکز مراد تو باد امدار شرع	از آفتاب راے تو باد اجمال علم

شہریار عالم کی عمر دراز رہے دشمن کو سوز وگداز رہے آج سالوس
دن بھر ایک تنہا خیمے مین رہا شام کو وہان سے آیا بارگاہ مین مجھکو بہت لاف وگزاف بکا اب اس بے حیا نے طبل
جنگی بجوایا ہی کل اسکا ارادہ ہی کہ تکلگر معرکہ آراے نبرد ہو آتش کبر وعنا و عنا د کو روشن کرے باقی خیر و عافیت ہی
صاحبقران نے فرمایا کہدو خواجہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وبتایید ربانی طبل جنگی بجے خواجہ عمرو بارگاہ
حشامی سے اٹھے قلابہ چینی وکبابہ چینی دونون داروغۂ نقارخانۂ سکندری نے خبر جو سنی آکر خواجہ کا استقبال کیا
دو دو اشرفیان رومال پر رکھ کے نذر گذرانین خواجہ ہنسے فرمایا ای شہزادگان چین وماچین تمہاری آمد کم ہی خرچ زیادہ
مگر نذر نہ لونگا تو رنجیدہ ہو گے جو تمہاری خوشی یہ کہکے چارون اشرفیان اٹھا کر نذر زنبیل کین طبل سکندر بجوایا نظم

چو بر طبل سکندر آمد زوال	زناہید پیچ کرد این سوال
بگفتا کہ طبل سکندر راست	کز آواز او گوش گردون کر است
جہان را مگر روز آخر رسید	سرافیل صور قیامت دمید

تمام لشکر مین مشہور ہوا کہ کل سالوس سے مقابلہ ہی جوانان
یزدل کی پریشانی آئینۂ رخسارون کی حیرانی کہ مقام افسوس ہی ساحرون سے مقابلہ پڑیگا سحر کی لڑائی ہی تلوار کا
کام نہین دیکھین کیا گذرتی ہی دوست سے دوست بھائی سے بھائی مل رہا ہی رباعی

فردا من کجا باشم کجا تو	ندانم باز کی گردد ملاقات	زمانی من ترا بینم جدا تو
	چندانکہ زخود نیست ترم مست ترم	ہر چند بلند پایہ تر پست ترم
ہر لحظہ کہ ہشیار ترم مست ترم		

بیا اید وست باہم بنشین امروز
بعضے کہ رہے ہین ای
زین طرفہ تر آنکہ از شراب ہستی

برادران اصل کیفیت یہ ہی رباعی
بڑے بڑے بہادر اسی خیال مین ہین کہ جان بچا کر نکلجائین بڑے افسوس کا مقام ہی
کہ جب ساحر سحر کریگا ہاتھ پاؤن مین طاقت نہو گی تلوار خنجر کیونکر چلیگا سحر ساحران سے نخل حیات جلیگا جو بھاگنے والے
ہین بیٹھے بیٹھے کیدان صاحب نے پکارا ارے بدھو سائیس نے عرض کی فرمائیے کیدان صاحب نے کہا ارے
ہمارا گھوڑا تیار کر و تو بھی تیار رہ سائیس منہ لگا ہوا تھا دوسری شیطنت یہ کہ آنکھ سے کانا پوچھا حضور کیون گھوڑا
تیار کراتے ہین کیدان صاحب نے کہا جنگل مین شکار کھیلینگے شیر ببیرون نے بندگان خدا کا راستہ بند کیا ہی
جاکر انکو مارینگے سائیس نے کہا حضور جنگل مین شیر سے کیون لڑنے جائیے صبح کو دشمنون سے مقابلہ ہی
دشمن پر تلوار چلیے کیدان صاحب ہنسے فرمایا او گدھے ہم تیری بات خوب سمجھے ہین ارے کانے تو چاہتا ہی

کہ میان مارے جائین ہم مال لیکر بھاگ جائین کیون میان کانے صاحب یہی آپکے ولین ہو آپکی شیطنت کی
تاثیر ہارے تب وگمین ہو بعض گھبرا کر اٹھے آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے سامنے افسر کے آئے افسر نے
پوچھا کیون خانصاحب آپ مکدر کیون ہو رہے ہین خانصاحب نے کہا حضور کیا عرض کرون گھر سے خط آیا
ہو چھوٹی بھاوج بہت ماندی ہوگئی ہو تین دن سے بخار نہین اترا آج سنا ہو کہ حکیم صاحب نے جواب دیدیا ہو خالہ امان
نے لکھا ہو مجھکو جانا دو دن کے لیے ضرور ہو مگر یہ بھی سوچ رہا ہون کہ کل صبح کو لڑائی ہو ایسا نہو کوئی کہے کہ
خانصاحب بانکے تھے لڑائی سے منہ پھیر کر چلے گئے یہ واضح رہے کہ ضرور جاؤنگا اگر حضور مہلت نہ دین تو میرا استعفا
قبول کرین آپ کا نام لیکر اور کہین نانگ کھا جائینگے یہ کہکے افسر کی ہان نا کا انتظار نہ کیا گھوڑے پر سوار ہو کر چلے
گئے بعض نے کہا ہماری جورو ماندی ہوگئی ہم ضرور جائینگے اور کہین تین روپیہ پر نوکری کر کھائینگے نوکری تو ل بھی
جائیگی اگر جورو مر گئی تو کیا کرینگے ایسی جورو کہان ملیگی جب پاس بیٹھتی ہو تو مان کا مزا ملتا ہو پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر کھانا
کھلاتی حقہ بھر کے منہ سے لگا دیتا شام سے جدہر پایا ادھر نکلجاتی ہو میرے واسطے کہین نہ کہین سے قورمے کی
فکر کر لاتی ہو مین اسکی محبت پر دیوانہ ہون کمیدان نے کہا صاحب جائیے ایسا نہو آپکی جورو مر جائے آپکا باعث
تباہی ہو ایک نے کہا واہی ہو جورو کو مانے مثال دیتا ہوا اپنے اوپر عذاب لیتا ہو جاتا ہو جانے دیجیے ایسے کو
نہ روکیے لشکر مین ہنگامہ برپا ہوا ہو صاحبقران زمان بارگاہ حشامی مین جلوہ فرما ہین کہ سامنے سے برق چمکی
دیکھا سالوس مردار خوار اک تخت پر سوار ہاتھ مین کچھ اشیاے سحر ایک شیشہ آگے رکھا ہوا اس شیشے مین ایک
پتلا مانش کے آنے کا اسمین سوئیان لگی ہوئین آتے ہی اسنے نعرہ کیا ہان او حمزہ مین نے تجھکو کیا مرتبہ دیا
اپنا سپہ سالار بنایا تجھکو پروہ قاف بھیجا ثانی سلیمان لقب دلوایا دیو عفریت کو تیرے ہاتھ سے قتل کرایا پردہ دنیا
مین تیرے ہاتھ سے لقا کو شکست دلوائی اسکی سلطنت ہفت اقلیم شاہی لقا ایسے سرکش پر تجھکو غالب کرایا اسکی خدائی کو مٹایا
اب یہ تجھکو حوصلہ ہوا کہ قدرت پر لشکر کشی کر کے آیا قدرت آج تجھکو قتل کرنے آئے ہین صاحبقران قبضہ پر تیغے کے ہاتھ
ڈالکر اٹھے عمرو تو یہ کہکر بھاگا یا صاحبقران اسم اعظم سے ہوشیار رہیے گا صاحبقران اسم اعظم پڑھتے ہوئے چلے سالوس
نے شیشہ مین جو پتلا مانش کے آنے کا اترا ہوا تھا اسکی زبان پر سوزن مار دیا کچھ اسم سحر کارگر ہوا صاحبقران
کی زبان مین لکنت آگئی چند سردار جا پڑے کہ سالوس کو مارین جو جو اس ارادے مین اٹھے تھے سالوس نے
وہی شیشہ چمکایا چار زنجیرین پیدا ہوئین سب سردارون کے گلے مین زنجیرین پڑین مثل گنہگارون کے لٹکگئے
صاحبقران اسم اعظم بند ہونے سے زک کے سالوس تخت اڑاتا ہوا نکلگیا جس راہ سے نکلا جا بجا ملازمان صاحبقران
نے چاہا کہ روکین اسنے اسی شیشے کو چمکایا زنجیر پیدا ہوئی کبھی برق چمکی کسی کا سر اڑگیا کسی کا ہاتھ کٹا جسنے نیزہ
مارا اسکا نیزہ پلٹکر اسی کے سینے پر پڑا سینے کو توڑ کر پار گذرا اسطرح پامال کرتا ہوا جس پلٹن سے گذرا سو دو سو کو
ہلاک کیا جس رسالے کی جانب سے گذرا گھوڑے کوتل ہونے سوار چلے تھے کہ اپنے مرکب پر سوار ہون
گھوڑون نے بدلگامیان کین طرف صحرا کے نکلگئے ہزارہا بندگان خدا پامال ہوگئے اپنے قصر مین آکر پہونچا
جن سردارون کو گرفتار کر کے لایا تھا ضمار کو حکم دیا انکو قید کرو وہ بیچارے سب اسکے سحر مین مبتلا تھے ان بیگناہون کو
قید کیا سالوس بارگاہ مین نہ بیٹھا اپنے قصر مین آیا جو مقام اسکے سونے کا تھا وہان آیا گلشن سحر طراز زوجہ
سالوس کی قصر مین بیٹھی تھی کہا صاحب باہر جاؤ وہ باہر گئی مگر جیب کے گوشے سے دیکھنے لگی دیکھا اسنے پلنگ اٹھایا
پائے کے نیچے گڑھا کھودا اسمین شیشہ اسم اعظم کا رکھا مٹی برابر کر کے پلنگ پھر اسی طرح بچھا دیا اب بل کرتا ہوا باہر نکلا

تمام رفقا امرا وزرا دوڑے یہ کہتے ہوئے کہ قدرت آج کہاں تشریف لیگئے تھے آج بہت منتشر پاتے ہیں سالوس
نے کہا قدرت کا کلیجہ پکٹ گیا ہفت در بند پر عمرو نے کیا کیا عیاریاں کین قدرت نے کچھ دخل نہ دیا یہانتک کہ ہفت
در بند ویران ہوئے مسلمان لشکرکشی کرکے آگئے اب قدرت کو بہت ناگوار ہوا آخر قدرت نے خود جا کر اسم اعظم
حمزہ بند کیا عمرو تو بیچارہ کیا ہی اگر سامری و جمشید بھی آکر فکر کرین تو اسم اعظم کا مقام نہ ملے قدرت نے عرش اعلے پر
بھیجدیا اب اہالیان دنیا کیونکر پائینگے عرش اعلے پر بھی ایسے مقام پر رکھا کہ جہان کسی کا گذر نہین ہوسکتا قدرت
کی باتین قدرت ہی پر موقوف ہین مضمار آتش بار نے عرض کی آج قدرت نے کارنمایان کیا مگر غلام خیرخواہ
عرض کرتا ہی کہ قدرت نے حمزہ کو مہد عیش و راحت مین پرورش کیا شاید رسم آجائے یہ معرکہ غلام کے سپرد ہو
مجھے بھی اسم اعظم کا خوف تھا اب وہ سحر کرون ہرچند کہ حمزہ کے پاس ابھی حرز ہیکل موجود ہو حرز ہیکل حمزہ سے نہ
لی جائے اور اس بلا مین مبتلا کرون کہ اپنی جان دینے پر آمادہ ہو کل لشکر کو آفت مین پھنساؤن وہ آگ برساؤن
کہ سب جل جلکر رہین سالوس نے کہا کیا مضائقہ ہو اے مضمار یہ معرکہ تمھارے سپرد کیا قدرت نے تقدیر بھی مضبوط
کی تمھاری تلوار مین سب مسلمانون کا خون سپرد کردیا اب یہ تقدیر نہ ٹلیگی مضمار تیاری کرنے لگا ایک موم خانہ تیار
کرایا اُسمین آکر بیٹھا ستر ہزار ساحر کے افسرون کو بلا کر حکم دیا کہ تیار رہنا تمھارے ہی ہاتھ سے سب کو قتل کراؤنگا تمہین
آگے بڑھنا مال و اسباب مسلمانان پر قبضہ کرنا حمزہ چُپ کھڑا رہیگا افسرون کو یہ حکم دیکر یہ تو خواب خرگوش مین مبتلا ہوا
یہان جب سالوس اسم اعظم صاحبقران بند کرکے چلا گیا دربار مین سناٹا ہوگیا کئی سردار بھی گرفتار کرلیگیا ادھر
صاحبقران خاموش بیٹھے ہین زبان مین لکنت رنگ رو متغیر عمرو آیا آتے ہی صاحبقران سے پوچھا اے شہریار
کیا ہوا امیر نے فرمایا اسم اعظم بند کرلیگیا آج تو ملعون خود آیا تھا بہت غصے مین تھا خواجہ پریشان پریشان دربار
صاحبقران سے اُٹھے خیمے مین ملکہ یاسمن کے آئے یاسمن نے خواجہ کو بہت منتشر پایا پوچھا کیون خواجہ خیر تو
ہی عمرو نے کہا ملکہ بڑا غضب ہوا سالوس آیا تھا اسم اعظم صاحبقران بند کرکے لیگیا کئی سردار بھی گرفتار ہوئے تم کار ناتو
نے مجھکو خبر دی کہ اپنے دربار مین ہنجیا کہتا تھا کہ مین نے شیشہ اسم اعظم کا عرش اعلے پر پہونچا دیا ملکہ یاسمن نے کہا یہ
تو جھوٹ کہتا ہی عرش اعلے پر کہان جائیگا مگر معلوم یہ ہوتا ہی کہ کسی ایسے مقام پر رکھا ہی کہ جہان کوئی جا نہین سکتا
ایک امر عرض کرون ملکہ ناہید قمر طلعت سالوس کی بیٹی ہی نہایت حسین و جمیل حسن مین بے مثال پرورشک
ہلال چشم سیاہ رشک دیدۂ غزال جملہ اعضا موزون میری ہم مکتب ہی یہ بھی مین نے خبر پائی ہی کہ میرے نکل آنے
کا اُسکو بڑا قلق ہوا اگر آپ کے نزدیک مناسب ہو تو مین اُسکے پاس جاؤن اور تعلیم بھی کرون دل اُسکا طرف سے
خداوند سالوس کے پھیرون عمرو نے کہا کہ جاؤ مگر خوب بچکے جانا اگر تمکو کوئی دیکھ لیگا تو باعث خرابی ہی ملکہ یاسمن
تو برائے ملاقات ملکہ ناہید قمر طلعت چلین مگر سابق مین حقیر نے تحریر کیا تھا کہ عفریت نامے پہلوان جسکو
صاحبقران نے زیر کیا تھا جب وہ لشکر مین صاحبقران کے سب نابینا ہوئے ہین اُس روز اُسنے قید توڑی
نقابدار زرین پوش نے آکر اُسکو پھر زیر کیا لڑائی بھی بوجہ نقابدار فتح ہوئی تھی وہ قیدخانہ مین ہی زبانی سپاہیون
کے اُسنے یہ خبر سُنی کہ اب قدرت نے کمر باندھی ہی آج اسم اعظم صاحبقران بند کرکے لیگئے کئی سردار بھی گرفتار
کرلیے دس ہزار اہالیان لشکر بھی پامال ہوئے مضمار دریا بار وزیر نے کل صبح کا مقابلہ بھی اپنے ذمہ لیا ہی دل
سے سوچا کہ اے عفریت یون ہی قیدخانے مین پڑے رہجاؤگے کچھ اپنی تدبیر کرو بس اُسنے قیدخانہ مین غل مچانا
شروع کیا سپاہیون سے کہا مجھکو خدمت مین صاحبقران کی لیچلو مین نے ایک خواب دیکھا ہی اسوجہ سے

بہت پریشان ہون مین صدق دل سے مسلمان ہونگا سپاہیون نے آکر صاحبقران سے کہا امیر نے کہا بلا لو کہ
عفریت روتا ہوا دربار مین آیا آکر صاحبقران کے قدمون سے لپٹ گیا عرض کی ابھی ایک بزرگ میرے
خواب مین آئے مجھکو سب مطالب مذہب اسلام سمجھا گئے صاحبقران خوش ہوگئے کلمہ طیبہ ارشاد کیا اسنے ظاہر
مین کلمہ پڑھا دل مین کینہ رکھ کے مسلمان ہوا صاحبقران نے ایک بارگاہ چند خادم براے خدمتگذاری عفریت
کو مرحمت فرمائے عفریت آکر اپنی بارگاہ مین بیٹھا اسی فکر مین کہ آج حمزہ کا سر کاٹ لون جب دو پہر رات گذر چکی
تیغہ لیکر اپنے مقام سے اٹھا اُٹھتا جھجکتا پشت بارگاہ صاحبقران پر آیا سراچہ بارگاہ کا چاک کیا اندر آیا
قریب پلنگ کے پہونچا دو شالا روے زیباے صاحبقران سے ہٹایا تلوار کھینچکر مترا بد ہونے لگا منظور ہوا ہاتھ
مارون سر کاٹکر حمزہ کا براے نذر خداوند لیجاؤن یہ سوچکر اسنے ہاتھ تلوار کا مارا اُسوقت صاحبقران کے دیدہ
ظاہری بند تھے مگر دیدہ باطنی وا تھے مہرنگار کو خواب مین دیکھ رہے تھے مہرنگار نے فرمایا کہ یا امیر ہوشیار
ہو جائیے کافر نے تیغہ مارا امیر نے آنکھ کھولکر دیکھا عفریت تیغہ مار چکا امیر نے چاہا اپنے تئین پلنگ سے گرا دون
کروٹ لی سر کو بچایا تیغہ آکر ران پر صاحبقران کی پڑا تا باستخوان پہونچا امیر نے نعرہ کیا کہ یارو لینا عفریت
بیرون بارگاہ آیا گھوڑا کسی کا سواری کے واسطے لگا تھا اُس گھوڑے پر سوار ہوا تلوار ہلاتا ہوا چلا صداے نعرہ
صاحبقران سنکر سب سردارون نے فرامرز عاد مغربی نعرہ صاحبقران کی صدا سنکر اپنی بارگاہ سے باہر آیا
عفریت کو دیکھا کہ تلوار برہنہ ہلاتا ہوا جاتا ہے فرامرز نے منع کیا کہ عفریت ٹھہر جا عفریت بھاگا فرامرز بھی
سامنے آیا عفریت تو پہلوان زبردست ہے اسکو ہاتھ مار دیا چند سپاہی چند سوار اسکے ہاتھ سے مارے گئے عمرو بھی
صداے صاحبقران سنکر چلائے پچھاڑ ادہر آیا دیکھا عفریت تو آگے نکلگیا فرامرز دوڑا ہوا جاتا ہے اور چند پہلوان
اپنی اپنی بارگاہون سے نکل آئے مگر عفریت نکلگیا تھا کنارے پر لشکر کے آکر دیکھ رہے ہین کہ عفریت بھاگا چلا
جاتا ہوا اپنے عیارون سے کہ رہے ہین ارے گھوڑا لاؤ عیار گھوڑا لینے دوڑے عفریت نے
کوس بھر پر جا کر نعرہ کیا ارے مسلمانو جا کر حمزہ کی خبر لو میرے پیچھے کہان آتے ہو مین حمزہ کو مار آیا خاتمہ کر دیا
سردار رونے لگے کہ دیکھا عمرو گھبرایا ہوا آیا دیکھا سب سردار کنارے پر لشکر کے کھڑے ہین کف افسوس مل رہے
ہین کہتے ہین یارو غضب ہوا عمرو سے سب سردارون نے پوچھا تمنے آقا کو دیکھا عمرو نے کہا مین اندر بارگاہ
کے نہین گیا سب سردارون نے کہا خواجہ ہمسے کچھ نہو سکا ہم سب پیدل دوڑے وہ ملعون نکلگیا تمہی دوڑو کے
ملعون کی آواز آتی ہے عمرو دوڑا کہا مین جاکے ملعون کو مارتا ہون یا اپنی جان دونگا اگر خدانخواستہ صاحبقران
مارے گئے غضب ہوا مین تو ننگیا کسی کام کا نہ رہا یہ کہکے عمرو دوڑا صحرا مین آکر پہونچا دیکھا عفریت پوقدمے پر
گھوڑے کو ڈالے ہوئے موچھون پر تاؤ پھیرتا ہوا جاتا ہے یہ وجد ہے آپ ہی آپ کہتا ہوا جاتا ہے کہ آج مین نے اسکو
مار کر جسکا لواے شوکت از پردہ دنیا تا بہ پردہ قاف سرفراز ہے مجھکو اپنی جرأت پر ناز ہے گھسکر بارگاہ مین حمزہ کو مارا
بڑا اپنی جرأت پر اُسکو ناز تھا میری صورت دیکھکر گھبرا گیا حمزہ کا ہاتھ بھی نہ ہلسکا مین نے ہاتھ تلوار کا مار دیا حمزہ کے
دو ٹکڑے ہوئے لاشہ دریاے خون مین غوطے کھا رہا ہے عمرو نے جو سُنا پلک گیا پکار کر آواز دی او ملعون مکار اب
تو زندہ نہ بچیگا مین آ پہونچا عفریت نے جو عمرو کو دیکھا تیغہ خون آلود لیکر لپکا کہا دیکھ یہ تیرے آقا کا خون ہے جو تیغے
سے ٹپک رہا ہے عمرو کی آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا عاشق جمال صاحبقران ہے لاکھ روکا ضبط نہو سکا چیخین مار کر
رونے لگا کہا او عفریت تو نے وہ ستم کیا کہ اگر تیری بوٹیان کاٹون چیل کوون کو دون تو بھی بدلا نہو وہ آقاے

نامدار صاحبقران عالی وقار مارا گیا بلکہ مہر نگار کو بیوہ کر دیا سب شاہزادیان چوڑیان تختہ پر چڑھائینگی مین ایسی آنکھین
کہان سے لاؤنگا یہ کہتا ہو اور چیخین مار مار کر روتا ہو عفریت نے کہا ای عمرو کیون روتا ہو مین تجھے بھی قتل کرون تیرے
آقا کے پاس تجھے پہونچا دون عمرو نے بلک کر دعا کی کہ صحرا سے گرد اڑی دیکھا عمرو نے نقابدار سبزپوش بصد
جوش و خروش گھوڑے کو ڈالے ہوئے آتا ہو دور ہی سے سبزپوش نے ڈانٹا او نامرد مردان عالم کی بانوس شکن
کی گرد عیار پر کہان جاتا ہو ہم سے مقابلہ کر اگر خدانخواستہ تو نے صاحبقران کو مارا ہو تو تیرے قبیلے کو نہ چھوڑونگا گھر
مین گھسکر تیری زوجہ کو مارونگا اور خواجہ کو پکار کر آواز دی ای شہنشاہ اوج عیاری بہ ساے خدا سچ سچ بتاؤ وہان
صاحبقران پر کیا گذری عمرو نے کہا مین نے اپنی آنکھ سے نہین دیکھا یہی بے حیا کہتا ہو نقابدار نے آکر نگاور
لگائی عفریت کو گرد برو کر دیا پچھون پر گھوڑے سے کے جا رہا عفریت گرتے گرتے بچا بمشکل اپنے کو سنبھال کر
نقابدار پر ہاتھ تلوار کا مارا نقابدار کی آنکھون سے آنسو جاری تھے آنکھون سے سوجھتا نہ تھا ہاے صاحبقران
کہکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا ایک جھٹکا مارا تلوار چھینکر پھینکدی کمر مین ہاتھ ڈالکے اٹھالیا گھوڑے سے نقابدار کود اور
عفریت کو چرخ دیکر زمین پر مارا چھاتی پر چڑھکر فرمایا کہ او ملعون سچ بتا کہ تو نے صاحبقران کے ساتھ کیا
کیا ہو عفریت کانپ گیا رنگ رو متغیر ہاتھ باندھکر کہا ای نقابدار میری جان بخشی کر تو بیان کرون نقابدار
نے کہا بیان کر کیا عجب ہو کہ تیری جان بچ جاے عفریت نے کہا جب مین نے ہاتھ مارا صاحبقران جاگ پڑے
مگر ہاتھ میرا انکے گلوگاہ پر نہین پڑا ران پر حمزہ کے تلوار پڑی مگر یہ مین نے دیکھا کہ صاحبقران اپنے خون مین
غوطے مارنے لگے مین نکلکر بھاگا پھر مجھکو خبر نہین کہ امیر پر کیا گذری نقابدار غصے مین کانپتا ہوا اٹھا ایک پانون دونون
پانون سے دبایا ایک پانون کو دونون ہاتھون سے تھام کر جھٹکا مارا پہلے جھٹکے مین تا بہ ناف دوسرے
جھٹکے مین تا بہ گلوگاہ تیسرے جھٹکے مین چیر کر پھینکدیا اور دوڑکر خواجہ سے لپٹکر خوب رویا کہا خواجہ خدا کے واسطے
مجھے دکھلاؤ کہ آقاے نامدار کا کیا حال ہو مین بھی چلکر دیکھون عمرو نقابدار کو ساتھ لیکر چلا چند قدم چلا تھا کہ سامنے سے
گرد اڑی فرامرز عاد مغربی و جمہور جہانسوز و بہرام گردن خاقان چین پانچ سات سردار بارہ چودہ عیار
چلے آتے ہین عمرو کو دیکھکر سب نے پکارا خواجہ کیا عفریت نکلگیا عمرو نے کہا نقابدار نے بڑا کام کیا بڑے
جوش و خروش مین اس ملعون کو مارا عمرو نے بعجلت پوچھا ارے یارو کچھ آقا کی بھی خبر ہو عیارون نے کہا استاد
خیر و عافیت ہو تلوار اس ملعون کی صاحبقران کی ران پر پڑی خون بہت نکلا اور سب طرح خیر و عافیت ہو خدا انکو
سلامت رکھے باتین کررہے ہین بلکہ قرار ہے ہین کہ مین صبح کو میدان کارزار مین ضرور جاؤنگا میرے دلکو کیونکر
گوارا ہو کہ میرا لشکر میدان مین جاے اور مین نہ جاؤن خدانخواستہ میرے ملازمون پر کوئی افتاد پڑے تو قلب
کو قلق ہو یہ سنکر نقابدار پلٹ پڑا عمرو نے کہا ای بہادر کتنے صاحبقران پر احسان کیا چلکے ملاقات کرلو نقابدار
نے کہا خدا انکو سلامت رکھے بس یہی ہماری ہوس ہو زندگی چند نفس ہو عمرو نے کہا او نقابدار مین چاہتا ہون
کہ صورت زیبا دکھا دیجیے نقابدار رونے لگا کہا خواجہ مجھ آوارہ دشت ادبار و مصیبت مین گرفتار کی صورت
کیا دیکھوگے مقہور بارگاہ بزرگان جسکا نہ کوئی والی نہ وارث اسکی صورت دیکھکر کیا کروگے عمرو بیقرار ہوگیا کہا
ای نقابدار تیری باتون سے دل ٹکڑے ہوتا ہو براے خدا نام نامی بتاؤ صورت زیبا دکھاؤ نقابدار نے کہا یہ غیر
ممکن ہو عمرو نے چاہا دامن پکڑون نقابدار گھوڑے پر سوار ہوکر روانہ ہوگیا عمرو کہتا ہوا پلٹا کہ ایسے شیر ایسے دلیر
صف شکن تیغزن صاحب قوت و طاقت ہماری نگاہ سے نہین گذرے عمرو سردارون سے باتین کرتا ہوا داخل لشکر ہو

سارے لشکر کو پریشان دیکھا یہی حال بجا ذکر ہی ہر ایک کو یہی فکر ہی کہ آقا کو ہاتھ سے عفریت کے خدا نے
بچایا ایسے مکار جعلساز نگاہ سے نہین گذرے وہ ملعون کیونکر مسلمان ہوتا شعر ؎ بآب کوثر و زمزم سفید
نتوان کرد ❊ گلیم بخت کسانیکہ بافتند سیاہ ❊ وہ سیاہ رو سیاہ قلب کیا مسلمان ہوجاتا مگر کیا خبث ہیئت
عفریت کو مارا حقیقت مین ثانی صاحبقران ہو فرماتے ہین خواجہ یہ نقابدار اکثر لوگون کی مدد کو آیا
ہر ایک کی زبان سے اسکی تعریف ہی سنی سرحد سنجان مین بدیع الزمان نیک نام کی مدد کو آیا کرتا تھا کوئی جوان ایسا نہین
پائی جسکی اس نقابدار نے مدد نکی ہو صاحبقران شفاخانۂ سلیمانی مین داخل ہین زخم مین ٹانکے لگائے گئے
بنیان مرہم سلیمانی کی چڑھا دین کارگزار بیٹھے ہوئے معروف خدمتگاری ہین کہ عمرو آکر پہونچا صاحبقران نے
فرمایا خواجہ کہان دوڑے گئے تھے عمرو نے عرض کی جسوقت مین نے سنا کہ دشمنان حضور کو وہ ملعون
مار کر لنکا مین گیا تھا کہ جاکر اسکو مارون ای شہریار عجب طرح کا معرکہ دیکھا جب مین کنارے پر پہونچا سرداران
نامی و پہلوانان گرامی کو دیکھا کہ حیران حیران کھڑے دیکھ رہے ہین ثابت ہوا کہ بسبب پیدل ہونے کے
اسی مقام پر رہ گئے ہین بڑھ نہ سکے جب سبھون کی زبانی یہ معلوم ہوا مین چھپا اُس ہیجا کو دیکھا کہ غرور کرتا ہوا
جاتا ہو ناز کرتا ہو کہ مین نے صاحبقران کو مارا غلام کی آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا مین نے اسے للکارا اور
تیغۂ خونریز لیکر لپٹ پڑا مین پیچھے ہٹا خدا سے دعا کی کہ ای مالک بے نیاز اس مغرور کو سزا دے اتنی بڑی خطا
کرکے بلبلاتا ہو اسوقت ای شہریار نقابدار سنیر پوش آکر پہونچا احوال آپ کے قتل کا سنکر رونے لگا یون روتا
تھا کہ جیسے بیٹا سعادت مند باپ کے واسطے روتا ہو آخر یہ نوبت پہونچی کہ نقابدار اور عفریت سے مقابلہ پڑا
نقابدار نے اسکو اڑنے بھی نہ دیا نیزہ توڑ ڈالا تلوار چھین لی کمر زنجیر مین ہاتھ دیکر اٹھا لیا چھاتی پر چڑھ کے مثل کرباس کے
چیر کر پھینک دیا مین نے چاہا کہ اسکا نام دریافت کرون مگر اُسنے ایسی باتین کہین کہ دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا
صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ جب اس نقابدار سے میرا مقابلہ ہوا اس محبت سے پیش آیا ہر چند کہ مقدمہ
نقابدار زرین پوش مین مجھکو بڑا انتشار ہی مگر خدا نے اپنا فضل شریک کیا آجتک سلسلہ محبت ملکہ مہر نگار کا وہی
باقی ہی خواب مین تشریف لائین آگاہ کیا کہ ہوشیار ہوجائیے مین نے آنکھین کھولکر اسکو بالین پر پایا تیغہ بلند کیا
تھا مین نے چاہا اپنے کو پلنگ سے گرادون تلوار ران پر پڑی جوان تو وہ نہایت طاقتدار تھا مین نے
للکارا ہاتھ اُسکا رک گیا ورنہ تیغہ کھات سے پڑا تھا مع استخوان پالون کے دو ٹکڑے ہوتے مگر اس حافظ
حقیقی نے بچایا ٹانکے وغیرہ دیے گئے صبح کو مین انشاءاللہ میدان کارزار مین ضرور جاؤنگا خواجہ عمرو نے
کہا ای شہریار مین فکر مین غضمار جادو کے تھا اسی تردد مین ساری رات گذری لشکر کفار مین نجا سکا اب صبح کو
دیکھیے کیا ہوتا ہو امیر نے فرمایا خواجہ خدا مالک ہی عمرو یہ باتین کر رہا تھا کہ مقبل نے آکر سلام کیا عرض کی غلام
نے سجادہ بچھایا ہو وقت اول نماز ہو چلکر نماز پڑھ لیجیے صاحبقران عصا تھام کر اٹھے مسجد کے پاس مین
آئے نماز بخضوع و خشوع ادا کی دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات اٹھا دیے دعا مین مانگ رہے ہین
عرض کرتے ہین نظم

بندگان را ز بندگی شب و روز
با خودم دار و بیخودم مگذار
دور کن باد خسروی ز سرم

ای بعید لطف کارسازندہ
خواجگی بخش و بندگی آموز
بکرم رخت خواجگیم بسوز
پس کن از خاک بندگی تبرم

بندہ را از کرم نوازندہ
آمدم بر درت بعجز و زار
بندہ ام خوان و بندگی آموز
بی نیازم کن از در ہمہ کس

جز بدرگاہ بے نیازی کو بس — آنچنان رہ نجویش کن بازم — گر تو با دیگرے نپردازم
ہمہ جا ترس خویش یارم دار — بر در خویش ترسکارم دار — اندران تلخیم کہ در انجام
زانکہ شیع تلخ گردد کام — اولم کن بشیر بستے سیراب — کاخرم تلخی نیارد خواب
در قیامت کہ حشر کار بود — عاصی از کردہ شرمسار بود — چون بصحرا نہی منان ہمہ
شرمسارم مکن میان ہمہ — از گناہ انچہ در جہان کردم — رستم داد دل ازان کردم

پروردگار آج کے معرکے سے اپنے بندون کو بچانا مضمار نے بڑا دعوی کیا ہے تونے ہمیشہ میری نابرداری کی کس کس آفت سے بچایا فراش راہ دین اسلام بنایا امیر رو رو کے دعائین کر رہے تھے کہ پشت سے آواز آئی آمین امیر نے پلٹکر عمرو کو دیکھا امیر نے فرمایا خواجہ پورے شیطان ہو دعا بھی نہین کرنے دیتے عمرو نے کہا حمزہ کیون روتا ہے ہماری سلامتی کی دعا کر ہم تیری شکل بنکر نرغے سے تمھارے بچا لینگے لیکن خزانہ ہمارے سپرد کر دیجیے امیر نے فرمایا وہ حق غازیون کا ہے وہ کسی کو نہین مل سکتا کہ مقبل نے لا کر صندوق سلاح حاضر کیا امیر نے خود ہو دسر پر رکھا زرہ داودی زیب جسم کی تیغہ صمصام و قمقام کھینچہ سہراب یل کمر مین سپر گرشاسب نوجوان پشت پر اس سج دھج سے برآمد ہوئے دیکھا لشکر طرف میدان کارزار کے جاتا ہے صاحبقران پشت اشقر پر سوار ہوئے طبل سکندری پر چوب پڑی طوق حران گرد و اوجن گرد نے علم اژدہا پیکر کھولا اس شان و شوکت سے صاحبقران طرف میدان کارزار کے چلے دیکھا آمد آمد لشکر کفر و ضلالت کی سالوس مکار تخت خدائی پر بصد زیبائی متمکن نام بڑا اسکے تخت کو گھیرے ہوئے مضمار سب کے آگے بڑھا ہوا ساٹھ لاکھ فوج پشت پر علمہائے سیاہ نشان کفر و ضلالت بر جین سیاہ کے پھریرے کھلے ہوئے ساحران غدار ملے ہوئے آپس مین کہتے ہوئے کہ آج چلکر لشکر اسلام کو لوٹ لو مضمار آتشبار وعدہ کر چکا ہے آگ برسا دیگا جب دونون لشکر میدان کارزار مین پہونچ چکے نظم

برآمد شد لشکر بیقیاس — زمین در تزلزل فلک در ہراس — حضیض زمین چون فلک اوج بود — سپہ بر سپہ موج بر فوج بود
خسک بر گذرگاہ کین تختند — نقیبان خروشیدن انگیختند — نرک بر نرک سو بسو ریختند — قدر دل سکونت نماند

میمنہ و میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمینگاہ طرفین سے آراستہ و پیراستہ نقیبانے بلند آواز نے معرکہ کارزار مین للکر آواز دی یارو یہ میدان کارزار ہے اپنے اپنے بزرگون کے نام روشن کرو نام رستم و اسفندیار کا مانند حرف غلط مٹا دو نظم

ہمنے دیکھا ہے تواریخ مین اگر اہل نظر — ہاتھ رکھے تھے سکندر نے کفن کے باہر
وجہ ہوا کسی کی یہ ظاہر عقلا کے اوپر — یعنے وہ کہتا تھا یہ دست تہی دکھلا کر
زاد رہ ہیچ ندارم چہ تدبیر کنیم — سفر دور و دراز ہست و پا بزنجیر ہیم

بعضے گویئے کے لڑکے یہ اشعار عبرت آثار پڑھ رہے ہین نظم

تخت جمشید وخط جام ہوا نقش فنا — نہ سکندر ہے نہ آئینہ حیرت افزا — نفس یاد سحر ہے یہ صدا آتی ہے
نہ سلیمان کا بر باد ہوا تخت ہوا — سیکڑون قافلے راہی ہوئے اس منزل سے — گرد اڑتے کبھی دیکھی نہ سنی بانگ درا
کسکی اس بزم مین روشن ہوئی شمع اقبال — جب گل کر گئی جنبش داماں قضا — وہ گل تازہ نہ اس باغ مین ہنستے دیکھا
ٹھنڈی ہی سانسین ہر یک کے لیے باد صبا — اس خیابان کا ہر اک نخل ہے نخل ماتم — کف افسوس ہر اک برگ ہے اس گلشن کا
لیے پھرتی ہے صبا بر دوش یہ آج انکے غبار — جس کی رفتار سے ہنگامے تھے فتنے برپا — ہے ملاقات تو یہ اہل فنا سے ہو جہین
رہ نیمان عدم حال کہو کیا گذرا

اسطرح کے اشعار جو نقیبون نے پڑھے تمام بہادر جھومنے لگے

مضمار آتشبار نے اپنا گردن سحر بڑھایا سامنے سالوس کے آیا کہا یا خداوند اجازت میدان سالوس نے
مضمار کو رخصت دی کہا اپنے ید قدرت کے سپرد کیا مضمار آتشبار میدان کارزار مین آیا لکار کر آواز دی ای
فرزند خداپرستان وای زبردستان جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلکر مجھسے مقابلہ کرے رستم سرزمین مغرب فرامرز عاد بنی
نے اپنا مرکب نکالا اس جلدی مین کہ صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند ہے رات کو زخمی بھی ہوے ایسا نہو جوش
جرأت مین جا پڑین سامنے صاحبقران کے آکر عرض کی حضور اجازت میدان صاحبقران نے فرمایا ای فرامرز
دل نہین قبول کرتا کہ تمکو میدان مین بھیجین ساحر زبردست سے مقابلہ ہے تم کیا کروگے عرض کی آپ کا اقبال ازلی
ناچار صاحبقران نے اجازت دی فرامرز برائے مقابلہ مضمار جاتا ہے ایک امر اور گذارش خدمت ناظرین کرنا
منظور ہے کہ ملکہ یاسمن حال بند ہونے اسم اعظم صاحبقران کا سنکر بہر ملاقات ناہید قمر طلعت چلی تھین
کہ ناہید دختر سالوس ہے ناہید نے جبدن سے حال عمرو و صاحبقران سنا ہے ہر روز یہی خبرین آتی ہین
کہ فلان ساحر مارا گیا فلان دربند فتح ہوا جبدن یہ خبر سنی کہ جیحون جادو مارا گیا اور ملکہ یاسمن نکل گئین کنیزون سے
کہا صاحبو عجب طرح کا معاملہ ہے یہ بی یاسمن کو کیا سوجھی کہ ماں باپ کو چھوڑ کر نکل گئین کنیزون نے کہا
ساری باعث یہ ہے کہ وہ گانے پر عمرو کے عاشق ہو گئین اُسی جوش مین نکل گئین ملکہ ناہید نے کہا واہ یہ کیا
حماقت تھی ہمکو یہ بڑا افسوس ہے کہ ہم اور بی یاسمن ہم مکتب رہے کوئی حال اُنکا ہم سے مخفی نہ تھا ہر بات کی
ہم سے صلاح کرتی تھین اس مقدمے کا کبھی ہم سے ذکر بھی نہ کیا اب بھی اگر ہمارے یہان اُنکے ملاقات ہو تو
ہم اُنکی برائی کے خواہان نہونگے مگر اتنا پوچھینگے کہ بوا یہ تمنے کیا کیا کچھ تو وہ سبب بتلائینگی کنیزین کہ رہی ہین
کہ حضور یہ حال آپ سے کیونکر بیان کرین آجکل ہم اسی فکر مین تھین کہ ہفت دربند تباہ ہون ساحر مارے جائین
خداوند سالوس کی خدائی مٹے ناہید کہ رہی ہین یہ تو انکی کیا مجال تھی خدائی کا مٹنا دشوار ہے میرے
باپ نے سب کو پیدا کیا اب اُن لوگون کی کیا حقیقت ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو مٹا سکین جبدن دریا
جوش ماریگا مسلمان کہان بچکر جائینگے ڈوب ڈوب کے مرینگے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر برق چمکی ملکہ ناہید نے
دیکھا بی یاسمن چلی آتی ہین کنیزون سے کہا لیجیے آپ کی ہمشیرہ صاحبہ آ پہونچین یاسمن نے آکر
ناہید کو سلام کیا ناہید نے اُٹھکر گلے سے لگا لیا کہا بوا بڑی بیمروت ہو تمنے ہمکو ایکبارگی یون فراموش
کیا یاسمن نے کہا واری مین تو مطعون ہو چکی ہی مجھکو خوف تھا کہ میرے آنے سے آپ بھی بدنام ہونگی
ملکہ ناہید نے کہا بوا ہمکو کون بدنام کر سکتا ہے ناہید یاسمن سے ہنس ہنس کر باتین کر رہی ہین کہ ایک
کنیز دوڑی ہوئی آئی عرض کی واری مبارک ہو کل قدرت نے خود جا کر اسم اعظم صاحبقران بند کیا چار
ہمزادی بھی گرفتار کر لیے مضمار آتشبار کے سب معاملہ سپرد ہوا آج میدان مین آگ برسائیگا ناہید تو خوش
ہوئی یاسمن کا رنگ رو متغیر ہو گیا ناہید نے پوچھا کیون بوا تم تو باتین کرتے کرتے چپ ہو گئین ہین ہمکو
بہت پریشان پاتی ہون ملکہ یاسمن نے ٹھنڈی سانسین بھرین کہا بوا کیا پوچھتی ہو ہماری عجب نوبت
ہے جینے کی اب کون صورت ہے یہ مصیبت آخر تھی کہ تمسے ملنے کو آئے ہنسے کہا بوا کو دیکھ لین جو ہم پر گذری
اُسکا ذکر تمسے کیا کرین ناہید نے کہا بوا کچھ تو بیان کرو تمنے تو ہمارے ہوش اُڑا دیے کنیزون سے پوچھو ہم
بھی تمہارا ہی ذکر کر رہے تھے ہمکو تمسے بڑی شکایت تھی تم آئین ہمپر بڑا احسان کیا مگر دیکھا ہمنے کہ تم خبر سنتے ہی
پریشان ہو گئین اگر مین جانتی کہ تمکو ناگوار ہوگا تو مین کنیز کو منع کر دیتی کہ ایسی خبر نہ بیان کرے ملکہ نے کہا حضور مین

یہ سب خبرین سنکر آئی تھی مجھکو سب احوال معلوم ہے صبح کو قیامت برپا ہوگی مضمار آتشبار نے وعدہ کیا ہے اُسی رنج بر
بیقرار ہون اسم اعظم صاحبقران کا نہ ہوا یہ بھی خبر نہین کہ سالوس نے کہان جاکر رکھا ہے جن صاحب سے تعلق
ہے انکا ایک سر ہزار سودے سب جادوگر انھین کے دشمن ہین مگر حقیقت مین ایسی ابھی عیاریان کین کہ کافرون کو
تنگ کر دیا ہیون جادو کو ابھی مارا ہے تمام عالم ایک طرف تھا وہ اکیلا ایک طرف تھا مگر وہی کیا جو اسکو منظور تھا
آٹھ پہر انھین کا خیال رہتا ہے حقیقت مین انقلاب نشیب و فراز عالم ہر وقت نیا رنگ دکھاتا ہے بقول شاعر نظم

غم نہین ثابت قدم کو گو جہان گردش مین ہے | قطب کو جنبش نہین ہے آسمان گردش مین ہے | حیف ہے بے نشہ اس میخانے مین انسان ہے
روز و شب جام مہ و خورشید یان گردش مین ہے | تیغ ابرو جسقدر چاہے برق پیدا کرے | چشم فتان یار کی مثل فسان گردش مین ہے
یار آتا ہے کیا سلامت بحر الفت سے کوئی | سیکڑون گرداب انکے درمیان گردش مین ہے | سر دیجیگا ترے سودا ہوا ہے ہمکو یار
ہر گھڑی ہر وقت ہر دم ہر زمان گردش مین ہے | دائرے مین عشق کے جسنے کہ مارا ہے قدم | صفحۂ ہستی مین وہ پرکار سان گردش مین ہے
خال و چشم یار کی تعریف ہو سکتی نہین | مملکت مین یہ زمین وہ آسمان گردش مین ہے | جستجو مین تیری انجم کی طرح اے ماہ تن
ذرہ ذرہ ہو کے خاک عاشقان گردش مین ہے | گنبد گردون سے نکلے جس طرح سے ہو سکے | ورنہ ہر گز تیر آتش پیکان گردش مین ہے

ہو ملکہ عالم طاس مین تو اب کوئی صورت فتح مسلمانان نہین مگر اُنکا خداے نادیدہ ایسا برحق ہے کوئی صورت نکل آئیگی کہ
اُنکی جان بچ جائیگی فوج ساحران ذلت اُٹھائیگی ناہید نے کہا آپ کا بڑا اعتقاد پختہ ہے یاسمن نے کہا حضور مین بھی
دیکھتی چلی آتی ہون میرے نزدیک تو یہ مناسب ہے کہ آج کی چلکر لڑائی ملاحظہ فرمایئے جہان میدان کارزار ہے اُسی پہلو پہ
ایک کوہ فلک شکوہ ہے اُسی پہاڑ پر چلکر ٹھہریے مقابلۂ جنگ و جدل ملاحظہ فرمایئے ایسا ملکہ یاسمن نے اشتیاق دلایا
ناہید نے کہا اچھا بوا چلو دیکھیں آج مسلمان مضمار کے ہاتھ سے کیونکر بچتے ہین ملکہ ناہید بھی تیار ہوئین پانچ چار
کنیزین ساتھ لین یاسمن نے کہا حضور ایک تقدمہ خیال مین رہے اگر خدانخواستہ مین نے یہ دیکھا کہ لشکر اسلام کا خاتمہ
ہو یا دشمن صاحبقران کے گرفتار ہوے یا مارے گئے مجھے تاب نہ آئیگی مین جاکر ڈوبی مرونگی آپ ہمارا جنازہ
دیکھکر چلی آیئے گا ناہید نے کہا بوا دور گور دشمنون کے یہ ایسا ہو کہا حضور ہوگا تو یہی کہ میان مضمار کی آج شامت
آئی ہے قضا کھیل رہی ہے اس حسرت و یاس سے مارے جائینگے کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا انکے حال پر روئینگے ناہید
نے کہا اب تمہارے نزدیک خداوند سالوس بھی شکست کھائینگے یہ تو نہین ہوسکتا کہ پیدا کرنیوالا اپنے بندون کے
ہاتھ سے شکست کھائے یہ امر ناممکن ہے یاسمن نے کہا مین آپ سے تکرار نہین کرتی جو کچھ ہوگا ملاحظہ فرمایئےگا فتح
مسلمانون کی ہوگی اور میان سالوس نے دعوی بیکار کیا ہم اُسکو خدا ہی نہین جانتے سب باتین جھوٹی کہتا ہے
ناہید نے کہا بوا چپ رہو میرے باپ کو ایسی باتین کہو مجھکو برا معلوم ہوتا ہے واہ واہ بوا جو منھ مین آیا کہ بیٹھین منھ مین لگام
نہین میرے تمہارے بگڑ جائیگی یاسمن ہنسنے لگین کہا بوا خفا نہو تمہین بتاؤ کوئی بات بھی میان سالوس کی سچی ہوتی
ہے ہزار تقدیرین کرچکے جو کہتے ہین اُسکے خلاف ہوتا ہے ناہید نے کہا بوا چپ رہو یاسمن نے دیکھا ناہید رنجیدہ ہوئی
ہے ایک تخت پر دونون سوار ہوئین پانچ چھ کنیزون کو ساتھ لیا تخت اُڑاتی ہوئی چلین مگر کنارے کنارے
آبادی کا راستہ ترک کیا جدھر ویرانہ ہے اُسطرف جاتی تھین اسوقت آکر یہ نہین کہ فرامرز عادی مغزلی مقابلہ مضمار مین
آیا ہے مضمار کو دل لگی سوجھی ایک سحر کیا کہ فرامرز کا گھوڑا اڑارے بھرنے لگا مرکب چاہتا ہے راکب کو گرادون دوڑا دوڑا
پھرتا ہے کبھی چاہتا ہے درخت سے رگڑ دون راکب کو پامال کرون ملکہ ناہید دیکھ رہی ہین کہتی مین لو بوا دیکھو مضمار نے ہلکا سا
سحر کیا ہے کوئی بڑا سحر نہین ہے مگر مرکب کو اُسکے دیوانہ بنا دیا خداے نادیدہ مدد کو نہین آتے ملکہ یاسمن نے کہا بوا

ابھی تماشا تو دیکھو مگر جمہور نے جو دیکھا کہ فرامرز کا گھوڑے پر اختیار نہیں مضمار قہقہے مار رہا ہے مغرور ہوں گا ایک جانب
پھرا جا رہا ہے بہت ناگوار ہوا گھوڑے کو صف سے نکالا تیر کمان میں پیوست کیا ایک نخل کی آڑ پکڑ کر تیر مارا مضمار نے
جو تیر کو آتے ہوئے دیکھا ہاتھ چمکا دیا برق گری تیر کے دو ٹکڑے ہو گئے ناہید نے کہا لو بوا دونوں کی بھی شجاعت
آتی ہے مضمار نے جو تیر کا ٹکڑا اشارہ کیا تمہارے کا سنبھال لے دے دانتوں کا چپنک مارا فرامرز و جمہور تو اس بلا میں مبتلا ہوئے
گھوڑے انکو لیے ہوئے دوڑے دوڑے پھرتے ہیں لشکر پر دونوں بہادروں سے آگ برسنے لگی ہزاروں جل کر
خاک ہوئے مضمار کہہ رہا ہے سب ایک مرتبہ ملکہ میرے مقابلے میں آؤ تو مزا دکھاؤں آج سب تباہ کیے نہ چھوڑونگا
بہرام نے جو دونوں بہادروں کو پریشان دیکھا یہ بھی نیزہ سنبھالکر بڑھے کہ جا کر اس ملعون کو ایک نیزہ ماروں کہ
سینے کو توڑ کر پار نکل جائے مضمار نے انکو بھی سحر کر دیا تینوں گھوڑے دوڑے دوڑے پھر رہے ہیں کبھی الف ہو جاتے ہیں
کبھی جست کرتے ہیں عبد الجبار و عبد القہار و نعمان بن منذر و نظر شامی فرداً فرداً نکلے مضمار نے کسی کو قتل نہیں کیا
سحر میں اپنے پھنسا لیا ہے لشکر میں آگ برس رہی ہے دو طشتیں ادھر جل گئیں دو رسالے ادھر تباہ ہوئے تو سردار میدان میں
دوڑے دوڑے پھر رہے ہیں گھوڑوں کو کوڑے مارتے ہیں گھوڑے اپنی حرکت سے باز نہیں آتے ناہید
ہنستی جاتی ہے کہتی ہے لو بوا مسلمانوں کی فتح ہو گئی لشکر میں صدائے فریاد النیاث بلند ہے خرد و کلاں دردمند مضمار کھڑا
ہنس رہا ہے اسی جوش میں پکار اٹھا یا صاحبقران آپ میرے مقابلے میں آئیے ہرچند کہ صاحبقران زمرہ میں
اسم اعظم بھی بند ہے مگر یہ کلمہ بہت ناگوار ہوا گھوڑے کو صف سے بڑھایا عمرو و کلیم اور سب کھڑا ہے عرض کی آقائے
نامدار مولائے قدرشناس مضمار برسر پرخاش ہے تباہ کرنے کی لشکر اسلام کے اسکو تلاش ہے امیر نے فرمایا خواجہ میں
یہ کلمات نہ سنونگا سپاہی پر ناہید ہنس رہی ہیں اور ملکہ یاسمن کو قلق ہے ہاتھ طرف آسمان کے اٹھا دیے پکار رہی ہیں
اے سامع الدعوات اے رفیع الدرجات مشکل کو آسان کر اس پر ناہید اور زیادہ ہنسی کہا بوا کسے پکارتی ہو تمہارا خدا سے
نادیدہ تو آسمان پر ہے آواز بھی نہ پہونچیگی ہمارے خداوند سے کہنا ہے تا کہہ دیتے وہ ابھی سن لیتے جواب بھی دیتے
مطلب حاصل ہوتا تمہارا خدا بہت دور ہے ناحق پکارتی ہو ملکہ نے جھلا کر جواب دیا تمہیں اس عقدے میں کیا دخل
ہے ہمارا خدا حاضر و ناظر ہے جو ہمارے دلمیں آرزو ہے اسکو وہ جانتا ہے ملکہ نے ہمارے آواز سے کسی ہو بات پہ ہنستی ہو
ناہید نہیں دیکھ رہی ہے کہ دیکھا لشکر اسلام سے ایک گھوڑا کوہ سرین لوہ نعل گلے میں جواہرات کی ہیکل آنکھیں تنگ
دیدہ غزال جنون شیر کی تھوتھنی مثل غنچہ گل سوار کا جاہ و تجمل نگاہ جو پڑی ناہید کی دیکھا ایک شیر بیشہ جرات یکہ تاز
میدان جلالت صاحب شوکت و لیاقت سخاوت و ہمت ناصیہ سے ہویدا گھوڑا اطرار سے بھرتا ہوا آتا ہے ناہید تمکنت
جلال بیثبال صاحبقران دیکھ کر تھرا گئی پیشانی پر ٹھنڈا ٹھنڈا پسینا آیا ہاتھ پاؤں میں رعشہ آ گیا یاسمن صورت کو
ناہید کی دیکھ رہی ہیں گھبرا کر ناہید نے پوچھا بوا کون صاحب ہیں یاسمن نے کہا یہ ہمارے آقائے نامدار
صاحبقران عالیوقار کل لشکر کے مالک ہیں دیکھو جرات اسکا نام ہے کہ اسم اعظم بند ہے رات کو زخم بھی کھایا مگر مضمار
نے جو نام لیکر پکارا غیرت نے تقاضا کیا مقابلہ مضمار میں جاتے ہیں خدا سے نا امید ہو کر دیکھ صاحبقران نے
اب جو گھوڑے کو مہمیز کردن گھوڑے نے جا طرارہ بھرون دشمن پر جا پہنچا آنکھیں ابل آئیں نتھنے زمین پر پڑے
ہر کنندہ ماشل ماہ نو بے ہوئے طرارے بھر رہا ہے صاحبقران عربکار کر رہے ہیں ناہید سطوت و صولت دیکھ
تڑپی جاتی ہے کبھی گھبرا کر کہتی ہے بوا یہ تو بڑے حسین ہیں یاسمن نے کہا بوا تم انکے حال سے آگاہ نہیں ہو جرات میں
کوئی انکا مثل نہیں کبھی بوقت فرصت تمہارے سامنے بیان کرونگی حالات بہت ہی قابل کے ہر کس کرو فر سے

وہان گئے بڑے بڑے دیوزاد مارے ثانی سلیمان لقب پایا اور بڑے بڑے سحر کے فتح کیے اُنکو کون ہمسر ہو ہر
سحر سے تو البتہ مجبوری ہو ورنہ اس ملعون کی کیا حقیقت ہو ایک طمانچہ ماردین تو سراڑجائے لیکن وہ ساحر ہو خدا
اُنکی آبرو اس ملعون کے ہاتھ سے بچائے مضمار نے اس واسطے طلب کیا ہو کہ امیر کو میدان مین بلاؤن کسی حیلے سے
خنجر یا کمند پھینکون پناہ نہ دون پھر گرفتار کرون مگر جب صاحبقران صف سے نکلے ابھی میدان مین نہین پہونچے پائے
تھے کہ صحرا سے گرد اُڑی سب نے دیکھا نقابدار زرین پوش بصد جوش و خروش سرانور پر باز سفید جلوہ فگن گھوڑے
کو دوڑائے ہوے آتا ہو میدان مین آکر ایک نعرہ کوہ شگاف کیا کہ زمین تھرا گئی آواز دی ای شہریار آپ تکلیف
نہ فرمایئے یہ غلام خدمتگزاری کے واسطے حاضر ہوا مین سن چکا ہون کہ حضور کا اسم اعظم بند ہو گیا ہو شب کو سرکار زخمی بھی
ہوے جب تو غلام یکہ و تنہا پہونچا آپ کو تکلیف مناسب نہین ہو طرف مضمار کے پلٹا آواز دی او بچہ ملک الموت
تیری جان کا آپہونچا کیون گھبراتا ہو تیغے کو تولتا ہوا سامنے مضمار کے پہونچا مضمار نے سحر کیا نقابدار نے بفصاحت
و بلاغت اسم اعظم الٰہی پڑھا وہ سحر دفع ہو گیا مضمار بہت قہقہہ مار کر ہنسا کہا ای نقابدار تو نے بھی چند اسم سیکھے ہین
یہ کہکر ایک گولہ پھینک مارا وہ گولہ پھٹ کر زمین مین گرا جب تو مضمار گھبرایا کچھ ماش کے دانے پھینکے وہ شیر تصدق کی
تھی گرد نقابدار کے پھر گر گرے نقابدار قریب پہونچ گیا نیزہ اُٹھایا مضمار پر مارا مضمار نے لاکھ سحر کیا مگر سینے پر مضمار کے پڑا
پشت کو توڑ کر پار گذرا نقابدار نے اُٹھا کر زمین پر مارا استخوان چور چور آندھی سیاہ اٹھی سنگباری و برفباری ہونے لگی ملکہ
یاسمن نے کہا آپ نے دیکھا خدا سے نادیدہ نے سنا کہ نہین سنا سالوس نے غصے مین آکر حکم دیا مارے ایسے
نقابدار کو مار لو بڑے ساحر کو مارا ساٹھ لاکھ ساحر لبینا لبیناکے دوڑ پڑے اُدھر سے تمام غازیان و شیدار و مجاہدان لشکر
نیمہاے برقتاب چمکا کر لشکر کفار پر جا پڑے یہ سوار جنگجو گھوڑے بیسے بیسے پھر رہے تھے مرنے سے مضمار کے
سنکے بھی ہوش و حواس درست ہوے چالاک و چست تلوارین کھینچکر جا پڑے صاحبقران زمان ہر چند کہ زخمی تھے

مگر نعرہ کرکے جا پڑے نعرۂ امیر — کی تیغ صمصام و قمقام نام

امیر عرب ضیغم روزگار	بحکم خدا بستہ شمشیر جبار
بن کافران از جہان پاک کرد	سر سرکشان جملہ در خاک کرد

کی تیغ عقرب سلیمانی ذو الحیام — دھر نقابدار زرین پوش بھی تیغ
ہلالی کھینچکر ابر فوج کفار پر گرا برسے کے پرے درہم و برہم کر دیے عیارون نے حقہ ہاے آتشبازی مارے
سیکڑون ساحرون کو جلا دیا نقابدار زرین پوش جس غول پر جا کر گرا اسلکہ ڈالدیا افسرون کو تاک تاک کر مارا لڑتا بھڑتا
طرف تخت سالوس کے جاتا ہو ساحر بڑھ بڑھ کے رہ گئے ہین باز سفید سر پر سایہ فگن ہو جسپر سایہ ڈالا وہ ساحر جل گیا
ہزارون ساحرون کو باز نے بھی مارا اپنی حرکت سے باز حسین اثنا منھ سے شعلۂ آتش گرا رہا ہو نقابدار قلب فوج مین
جا کر لڑا ساحرون کو سحر فراموش ہو گیا سالوس کتا ہو یار و سحر نہ کرو نقابدار کو گھیر کر مار لو ساحر نیزے تیر تلوار لیکر لڑتے ہین
نقابدار ہمہ تن چشم بنا ہوا لڑ رہا ہو جب نیزے سے چلے سنانہا نے نیزہ کو قلم کیا مگر ایک دو نیزے سے پڑ جاتے ہین جسم سے
قطرے خون کے ٹپک رہے ہین اول بڑھ کے نقابدار نے علم فوج قلم کیا پیش رو جادو وزیر ای ساحر غدار تھا علم فوج
ہاتھ مین لیے ہوے گردش دے رہا تھا جب نقابدار سے لڑا کچھ زمین پر اور اصل جہنم ہوا سالوس نے بڑھ کے بڑے
بڑے سحر کیے زمین جل آگ برسی دریا سے آب نے بھی جوش مارا مگر نقابدار پر کسی نے تاثیر نہ کی اسم اعظم الٰہی ورد زبان
صاحب شوکت و شان رستم خصال سہراب جلال اسفندیار ہیبت دارا شوکت تمام کمال ذات مین جمع ہین لگے
صاحبقران فرمانے ہین نقابدار پلٹ جاؤ نقابدار عرض کرتا ہو سالوس کو قتل کر کے جاؤنگا حضور نہ تکلیف دیجیے
دیکھیے ران کے زخم سے قطرات خون ٹپک رہے ہین صاف ظاہر ہو کہ ٹانکے ٹوٹ گئے امیر نے فرمایا

ای نقابدار ایسے اتفاق اکثر ہوتے ہیں اس حال میں بھی جو ساحر سامنے آیا امیر کے ہاتھ سے مارا گیا ملکہ ناہید دیکھ رہی
ہیں جہان کسی ساحر نے امیر پر وار کیا ناہید نے گھبرا کر کہا لو بوا یاسمن غضب ہوا امیر نے اسکا وار روک کر ہاتھ مارا
جب اُسکے دو ٹکڑے ہوئے اُچھل پڑیں کہا بوا تمنے بھی نہ دیکھا کس زور و شور سے اس ساحر کو مارا یاسمن کہتی ہے
بوا تمنے ابھی کیا دیکھا خدا انکو سلامت رکھے انھون نے شاہ ہفت اقلیم کو شکست دی لقا کو ہاتھ سے بھگایا کس
کس نے پیغمبر نہیں کیا مگر بوا تمہین میرے سر کی قسم خدائے نادیدہ کی عنایت کو دیکھا کیسے وقت پر مدد ہوئی تم کہتی
تھیں آسمان بہت دور ہے آواز ہماری پہونچی کیا جلد پروردگار نے مدد کی ناہید کہتی ہے ہان بوا ہوا تو ایسا ہی خدا انکو بچائے
مگر یہ نقابدار کون ہے ہزارون ساحر مارے ساحرون کو دم نہیں لینے دیتا ایک طرف خواجہ عمرو ڈٹے ہیں کبھی گلیم اوڑھ لی
کبھی اپنے کو ظاہر کیا حقہ آتشبازی پھونک مارا کسی پر حباب مار دیا کسی پر حلقہ ہاے کمند لگائے جب کوئی ساحر مر گیا
مردے کی کمر ٹٹولنے لگے کسی کے کپڑے اُتار لیے اگر کمر میں روپیہ نہ پایا ایک لات ماردی کہا ابے دنی عمر بھر
نوکری کی ہمارے واسطے کچھ نہ رکھا یہ کمبخت کپڑے اُتار لیے برق نے کہا اُستاد کپڑون میں خون بھرا ہے عمرو نے
کہا ابے چپ رہ گدڑی بازار میں بک جائینگے دھلوا دھوبی کو بلا لانا وہ جلدی دھو لائیگا ملکہ ناہید نے کہا بوا یاسمن
یہ دُبلا پتلا ناشیا کون شخص ہے کہ لوٹتا پھرتا ہے کسی کے کپڑے بھی نہیں چھوڑتا ملکہ یاسمن ہنس پڑیں کہا بوا خواجہ عمرو
یہی ہیں ناہید نے کہا واہ بوا تم تو موش صحرائی پر عاشق ہوئیں مرچیا جن ہے ناحق کا غول ہے شیدا ہو رہی ہو یاسمن نے کہا
بوا انکے کمالات سے آگاہ نہیں ہو اگر انکا نام سنو تو بیہوش ہو جاؤ ہوش و حواس درست نہ رہیں جنگل
جنگل آتے ہیں آہوان صحرا سر جھکاتے ہیں طائران ہوا اتراتے ہیں اگر زندگی ہے تو ایک دن سنوائینگے ناہید
ہم تو ضرور انکو اپنے گھر میں بلائینگے تم آنا انکو بھی اپنے ساتھ لانا لیکن نقابدار کا نام بتانا جنگ دیکھنا نہ کرنا ہوا قریب
لشکر سالوس پہونچا سالوس نے ساحرون کو اشارہ کیا ساحر چہار طرف سے گرے مگر نقابدار انکو کب مانتا ہے
جو ساحر اسی مقام پر مارے شعر اگر تیغ ادا یہ سجدہ بود * کہ آمد سر کشان در سجود * زیر محراب شمشیر ہزارہا سر
بسجود ہوئے کاسہ سر مثل کاسہ گدائی ٹھوکرین کھاتے ہیں طائران تیر اُڑ رہے ہیں جسکے سینے پر پڑے توڑ کے
پشت کو پار گذرے ساحر آپسمین لڑنے لگے نقابدار اُن صفون کو برہم کرکے سامنے تخت سالوس کے پہنچا
سالوس نے تیغ اُٹھایا کئی سحر کیے نقابدار پر تاثیر نہوئی جو گولہ پھینکا باز غیبیہ نے اُسپر پنجہ مارا گولہ پھٹ کر گرا
نقابدار نے بھی کد و کاوش کرکے قریب تخت آیا سالوس نے ہاتھ تلوار کا مارا نقابدار نے تلوار کو تلوار پر روکا ثابت
ہوتا تھا بریقین لپٹ گئیں نقابدار نے اُلجھاوے سے ہاتھ نکالا خبردار خنجر جار کھینچ کر مارا سالوس نے سپر کو اُٹھا دیا
آئینہ شمشیر میں جلوہ عروس مرگ دکھائی دیا دل تھراتا تھا یہی چاہتا تھا وار نہ رو کون اے سالوس کدھر بھاگا
نکلجاؤن دیکھیے اس ظالم سے کیونکر امان پاؤن مگر تیغ برق تاب جو تڑپ کر گرا سپر کے دو ٹکڑے ہوئے
پھول سپر کے مرجھائے سینکی وہان سے تڑپ کر تلوار گری تاج سالوس کا کٹا سر پر خود سر کے زخم آیا
اپنے کو تخت سے گرا دیا علم فوج قلم ہو چکا افسر بڑے بڑے مارے گئے سالوس کیوجہ سے ساحر لڑتے تھے
سالوس جو تخت سے گرا لنگڑے پیر بھاگا ساحرون نے پشت دست کو کاٹ لیا ہر طرف یہی غل تھا یارو غضب ہوا
سر قدرت کا زخمی ہو گیا خون قدرت زمین پر گرا مگر قیامت نہ آئی بعضے کہتے ہیں زمین کانپ رہی ہے دیکھو
غبار زرد اُٹھا ہے طائر چیخین مار رہے ہیں درخت تھرا رہے ہیں بعضے کہتے ہیں سب جھوٹ ہے تمہد حد پار ہے
بھاگے جاتے ہیں دعوی خدائی کر لیا کچھ ہو نہیں سکتا فرماتے ہیں میں نے ان بندون کو پیدا کیا پھر کیون نہیں

غارت کرتے جانو یہ ہو کہ نہین غارت کر سکتے آج اعتقاد مین سالوس پرستون کے فرق پڑگیا بہت سے خوف
صاحبقران کے بیٹھے جب سالوس پلنگ اپنی بارگاہ مین آیا سرنگون کلیجہ خون چپ بیٹھا ہی مضار آتشبار کے
مارے جانے کا بڑا قلق ہوا کہتا ہو ایسا قوت بازو زینت پہلو ساحر زبردست بادہ کبر و نخوت سے مست کہان ممکن
ہوگا بڑا بغیر خواہ خدائی کا ہاے وا ہے دولت گئے رکن تھا گھبرایا ہوا وہان سے قصر پریزادان مین آیا دیکھا پریزادین رنگ کھیل رہی
ہین جیسے ہی سالوس کو دیکھا ایک نے کہا خداوند آئے ایک نے کہا صحبت دردمند مین ایک نے کہا خود پسند
ہین ایک نے کہا ہوا تمنے سنا دوسری نے کہا ہوا سنا کیسا مین دیکھا کرتی ہون تیسری نے کہا ہوا جو دیکھا ہو بیان
کرو چوتھی نے کہا ہمین کیا غرض جو بیان کرین آج تو پریزادان ہر روز تو روز خداوند سامری ہو آج اسرار سامری تذکرہ
بلائینگے ہم سب کو سرفراز کرینگے ایک نے کہا ہوا بعد سال کے اسرار سامری آتے ہین ہم سمجھون کے دل کے ارمان
نکلینگے تم مین شاہزادہ کہان ہوگا ایک نے کہا بھلے صبح کو قبر سامری پر جاتے ہین وہان جبیتہ جلیبیہ قعیجہ کیجیہ
کر کے بہ نصیحت بی گلعفت یہ ساتون کنیزین پریزاد اسرار سامری و جمشید مین میلے شاہزادہ وہین جاتا ہو ان ساتون کو
راضی کر کے یہان آتا ہو انکا راضی ہونا کیا آٹھ پہر انکا یہ دستور ہو کہ قبر سامری پر بیٹھی رہتی ہین جو ادھر سے نکلا اسکو
بلایا ساری بنا دی کہا ہو جا تو کر لو وہ بھی خوشی خوشی ترشدوت کرتا ہو آٹھ پہر یہی شغل ہو اگر کمری بھر کو وہ ساتون کنیزین
قبر سے ہشتی ہین قبر سامری کو جنبش ہوتی ہو جمشید کے رونے کی آواز آتی ہو ایک طائر خوش الحان آکر آواز دیتا ہو
کہ کنیزان سامری تمھاری ذات سے مقام قبر سامری آباد ہو تمکو ارشاد قدرت یاد ہو جو فرما گئے تھے کہ اے رازداران
من اے نازنینان رشک چمن خبردار کوئی ساعت خالی نہ رہنا اس تمھارے فیض سے روح کو راحت ہوتی ہو قلب کو
قوت آنکھون کی بصارت بڑھتی ہو جس دن تم قبر پر نہوگی اس دن قبر اُجڑ جائیگی کوئی سامری کا نام نہ لیگا سالوس
یہ سب باتین سنتا ہوا سن رہا ہو دل سے کہتا ہو کہ اسرار سامری کا مین نے آج نام سنا وہ کون صاحب ہین جو آکر انکو
راضی کرتے ہین آج ہشیار ہو نکلا یہی تماشا دیکھونگا سالوس اس فکر مین تھا کہ یکایک سب پریزادین جگہ کھڑی ہوئین
ہاتھ پھیلا دیے پکار رہی ہین آئیے آئیے ایک نے کہا ہوا خداوند بیٹھے ہین ایک نے کہا بیٹھے رہین ہمارا کیا حرج ہو
وہ بھی دیکھین شاید اپنی جورو کو یاد کرین ہم ہین کسیکو ہاتھ نہین لگا سکتے ہین ان ایسون کو ہم کیا ہاتھ لگانے دین جانتک
بھی نہ جا سکینگے شش و پنج مین رہینگے لاچار ہو جائینگے جب کچھ نہو سکیگا آپ ہی شرمائینگے ہمارا شاہزادہ اسرار سامری
ہم مین سے کو راضی کرتا ہو کسی مقام ہستی کا نام نہین شرمانے سے اسکو کام نہین سالوس حیران بیٹھا ہو دیکھا کہ یکایک
چھت قصر کی شق ہوئی ایک برق چمکی کہ آنکھ سالوس کی بند ہوگئی اب جو آنکھ کھلی ایک جوان تاجدار کو دیکھا کہ تاج
پہنے ہوے جوان رعنا چہرہ آفتاب عالمتاب ہاتھ پاؤن نیارے آتے ہی ایک پریزاد کا بوسہ لیا کسیکے سینے پہ ہاتھ
رکھا کسی کو گود مین اٹھا لیا کسی کے منہ سے منہ ملایا کسی کے گلے مین ہاتھ ڈالدیا ایک نے کہا بھلا اب دیر کیا ہو
اس جوان نے کہا مین تو مشتاق ہون سالوس نے دیکھا ان سب نے ساریان اتار کر پھینکدین اور یہ جوان
ملا ہا سب قاعدے سے لیٹین شغل ہونے لگا پریزادین کیسی ہنستی ہین جو فارغ ہو کہتی اس جوان نے اسکی
پشت پہ ہاتھ پھیرا کہا اے جان جہان وائے آرام دل مشتاقان خوب لطف ملا جب سب سے فراغت کر چکا چہرہ اسکا
مرجھا گیا ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا ایک گوشے مین اٹھ بیٹھا کہا جان جہان ذرا ٹھہر جاؤ میرے سر مین درد ہوتا ہو سب
پریزادین معذرت مین کوئی پاؤن دباتی ہو کوئی پیٹ سہلاتی ہو کوئی منہ دھلاتی ہو کوئی تصدق ہوتی ہو کوئی کہتی ہو اپنی
نصیبی پہ روتی ہو کوئی ہنستی ہو مین راضی نہین ہوئی اس جوان نے کہا آج اس قصر مین سناٹا کیون ہو کچھ میرا دل گھبراتا ہو

بربادی کا سامان ہوگیا اس قصر مین کوئی غیر انسان ہو ایک پریزاد نے کہا خداوند سالوس یہین بیٹھے بیٹھے مین آج ان
عجائب وغرائب کو دیکھکر حیران ہو گئے منہ مین پانی بھر آیا ہوگا قلب تھرایا ہوگا جو روانگی پیدا کرتی ہین ایک حبشی
سے پھنسی تھین اسقدر اُسکو عاجز کیا کہ آخر وہ مرگیا اب تو اُسکا یہ حال تھا کہ پلنگ سے اُٹھا نہ جاتا تھا آخر اسی
غم مین مرگیا یہ سنکر وہ جوان ٹہلتا ہوا قریب سالوس کے آیا جھک کر سلام کیا بلاراست سجدہ بھی کیا کہا یا خداوند
یہ آپ نے بیٹھے بیٹھے کیا آفت اپنے سر لی مسلمانون سے کیون بگڑی اُٹھائی سب جگہ کے حال سنتے مین کہ مسلمان
جہانتک سرکشی کرکے گئے ہمارے دل مین داغ پڑے ہین ملک زبرجد لنگار کہ دمامہ جادو نے کیا عمدہ مقام
بنایا تھا زبرجد شاہ کو خدا بنایا خود شتیہ پرست بنی مسلمانون نے جاکر وہان آفت برپا کی اول مین تو یہ سامان ہوا
کہ مرزبان خراسانی سہا ورافانی برسم ایلچیگری گیا جاکر زبرجد شاہ کو سجدہ کیا شاہزادہ بدیع الزمان کہ روح روان
صاحبقران تھے وہ بھی جاکر زبرجد پرست ہوئے برق فرنگی الیاس عیار گرفتار ہوگیا اُسنے بھی سجدہ کیا عمرو کو
اندر قلعے کے نہ آنے دیتا تھا مگر اسی ساربان زادے نے وہ تدبیر کی کہ برق کو پکڑ لیگیا چین سے قلعے مین آتا تھا
پیر افتخار سے ملاقات کی خداوند کو پکڑ لیا جب زبرجد شاہ اُسکے قبضے مین آگئے تو اب کیا باقی رہا خداوند کی فکر تک
دربار مین آتا تھا آخر امیر نے چاہ الماس کی تلاش کی دیوانہ ابوالخول یہودا سے زنگی صاحبقران کے ہمراہ
ہوئے تا بہ چاہ الماس پہنچے امیر کا اُس چاہ مین پہونچنا ہفت دربندون کو فتح کرنا آخر دمامہ سے مقابلہ ہوا عمرو نے
دمامہ کو بھی پکڑ لیا مار دیا یہ ہے کہ اُس ملک کو بھی فتح کیا فرعونیہ الیاس ملک فرعون شاہ جسکا مشیر سلطنت ساحر شمس جم
عمرو نے دریائے قلزم مین جاکر اُسکو مارا آپ کے بھائی صاحب میان ابلیس نے کیا کیا شعبدے دکھائے
آخر زندہ نہ بچے بھائی انکے نام پر سالوس بول اُٹھا کہا ای اسرار ساحری وہ ایک پیر افگندہ بندہ تھا مین نے اسکو
نائب کرکے بھیجا تھا وہان جاکر مالک بن بنہا قدرت نے چکے چکے تقدیر کرکے اُسکو بھی غارت کردیا اُس جوان نے
کہا بھلا ابلیس کو تو آپ نے غارت کیا اپنے کو تو بچائیے سالوس نے کہا ای مقرب درگاہ خداوند اب تمکو بھی جتن
کرنا چاہیے تو نے دو سو خداوندون کو راضی کرو سالوس نے جوان کا دامن پکڑ لیا کہا ای اسرار ساحری مین عہد یہ
کرتا ہون کہ اگر حمزہ مارا جائے عمرو قتل ہو میری خدائی بچے تو مین سامان پوجا پاٹ کا تیار کرکے تم ساحری پر
جا نثار ہونگا اور یہ بھی کرونگا خدائی خداوند ساحری و جمشید کی تمام عالم مین مشہور کرونگا کہ خدائی خداوند ساحری و جمشید
کی برحق ہے مین نائب قدرت ہون پیشکار بنکر کام کرون اُس جوان نے جواب دیا یا خداوند سالوس یہی خواہش
آپ کرتے ہین ساحری و جمشید و لات و منات تو نے دو سو خداوندون نے کیا کیا کدو کاوش کی مسلمانون کا
مٹانا دشوار ہے مگر ایک تدبیر ہے جو آپ سے ہو سکے وہ یہ ہے کہ ابلیس کی زوجہ خجستہ بدکار نے اگر آپ کو اطلاع
دی آپ نے خبر لی مسلمانان نے ہفت دربند کی صلاح ہوئی جو کچھ گذرا وہ سب جھگڑے بڑے بڑے ساحران مقرب
آپ کے مارے گئے آخر یہ دن ہوا کہ آپ نے شکست کھائی اب بہتر یہ ہے کہ خجستہ بدکار کے پاس جائیے
ظاہر مین بدصورت ہے مگر نام اُسکا خجستہ بدکار ہے اُسنے کسی سے منہ نہین موڑا کوئی کابے سر کا نہین چھوڑا
بڑی مزے دار ہے اُسکی صورت ظاہری پر نہ جائیے اُسکو جاکر گلے سے لگائیے منہ نہانا کالا کیجیے جب وہ راضی
ہو اور ہنسی خوشی تمسے باتین کرے تب اُس سے یہ خواہش کرو کہ ہم تمکو اپنی زوجہ خاص بنائینگے کبھی تمکو اصل
امر کی تکلیف نہ ہونے پائیگی اگر وہ قصد کرے تو کیا تعجب ہے کہ مسلمانون کو تباہ کرے اور حقیقت مین تمنے بڑا کام
کیا اسم اعظم صاحبقران بنکر لائے رکھا بھی ایسے مقام پر ہے جہان کوئی نہین جا سکتا ہے یہ کہکر وہ جوان

گھر سے گھر سے غائب ہو گیا سالوس اُٹھا اسی سوچ مین کہ چلو اُس فاحشہ کو راضی کرون خسیسہ نے جو باغ رہنے کو
لیا ہی چار طرف اُسکے دروازے ہین ہر دروازے پر کنیزین ریوڑیان بانٹ رہی ہین جہان لڑکے جمع ہوے اُنکے لنگ
اُنسے باتین کین ریوڑیان اپنے ہاتھ سے بانٹتی ہی دس پانچ کو لگا کے لے آتی ہی مطلب ہوتا ہی اسوقت لڑکے جمع
ہین خسیسہ بدکار لڑکون کے راضی کرنے کو ڈھول بجا کے یہ غزل گا رہی ہی لڑکون کو لبھا رہی ہی غزل مومن دہلوی

سینہ کوبی سے زمین ساری ہلا کے اُٹھے
یان تلک روئے کہ اسکو بھی رُلا کے اُٹھے
گر نہو دل مین خیال نگہ خواب آلود
دل چرا بیٹھے وہ جب آنکھ چرا کے اُٹھے
ہو عذاب شب یلدا سے سوائی یارب
جس جگہ بیٹھ گئے آگ لگا کے اُٹھے
سوزش دل سے ہوا کیا ہی مین پانی پانی
پاؤن کیا کوچے سے اس بوالہوس جا کے اُٹھے

کیا علم و رسوم سے تیرے شہر اُٹھے
ورنہ کیونکر نہ دھوان ساتھ ہوا کے اُٹھے
درد کیا کیا اثر خفتہ جگا کے اُٹھے
گو کہ ہم صفحہ ہستی پہ تھے اک حرف غلط
زلف منہ سے کہین اُس مہر لقا کے اُٹھے
مین دکھاتا تمھین تاثیر نگہ پر تجھ سے
وہ جو پہلے سے پسینے مین نہا کے اُٹھے
شعر مومن کے پڑھے بیٹھ کے اسکے آگے

آج اُس بزم مین طوفان اُٹھا کے اُٹھے
شعلہ ہاے تپ غم سینہ جلا کے اُٹھے
شمع کے چور کا محفل مین جو مذکور ہوا
لیک اُٹھے بھی تو اک نقش بٹھا کے اُٹھے
اُف ری گرمی محبت کہ ترے سوختہ جان
ضعف کے ہاتھ سے کب وقت دعا کے اُٹھے
ہم ہی مانند نشان کف پا بیٹھ گیا
خوب احوال دل زار سنا کے اُٹھے

سالوس سمجھ گیا کہ ایسا مشہور شدہ ہو لڑکون کے کھیل مین مشغول ہی خسیسہ بدکار اسی طرح کھیل مین مصروف ہی
ایک کو گود مین بٹھا لیا ایک کو کاندھے پر چڑھا لیا ایک کو ۱۲۹ شے کا ملاحظہ کراتی ہی ایک کو سینہ دکھاتی ہی لڑکون کے
ساتھ کھیل مین مصروف جب لڑکا فارغ ہو کر بیٹھتا ہی تو کہتی ہی بیٹا تجھے تو کان کھجا دیا ہاے میرے ابلیس کو مسلمانون
نے مارا اُنسے بڑی شفقت کر کے یہ بات پیدا کی تھی کہ چند ساعت تو ٹھنڈک پڑ جاتی تھی لڑکون سے ایک بڑی
اصل مطلب سے پریشان ہون ہاے کیا کرون بڑے بڑے جوان ڈھیل ہوتے تو کچھ مطلب حاصل ہوتا لڑکے
بیچارے ہل ہل کے مٹ جاتے ہین کمبختون کو سب باتین سکھاتا ہین اصل مقام نہین جانتے دالان سے کوٹھری
کیطرف جاتی ہین ایسے گھبراتے ہین سو مرتبہ کمبختون کو منع کیا سمجھایا اپنے ہاتھ کو بھی تکلیف دیتی ہون مگر راستہ
بھول جاتے ہین جب تو غار مین گرتے ہین نالے سے نکلے غار مین گرے میرے بچے سلامت رہین دل تو بہلتا
ہی سالوس ٹہلتا ہوا سامنے آیا خسیسہ نے جو سالوس کو آتے دیکھا اُٹھ کھڑی ہوئی لنگا ہٹا دیا کہا ذرا سجدہ تو
کرو یہ تمھاری سجدہ گاہ ہی ابلیس تمھارے قبلہ گاہ تھے وہ تو سجدہ کرتے تھے تمھین کیا عذر ہی سالوس نے کہا
اے جان جہان واے آرام دل سالوس مین تو آج تیرا مشتاق ہو کر آیا ہون خسیسہ خوب قہقہہ مار کر ہنسی کہا خود
نامرد مجھ ایسی معشوقہ کی ملنے سے تیرے گھر مین ہیجڑے بھی تھی دیوارین پھاند کیا رات کو چھپکر آئیگا مزے اٹھائیگا
میرا ابھی دل خوش ہو جائیگا اے ناقدرے دیکھ تو ان لڑکون سے دل بہلاتی ہون خداوند سامری انکو سلامت
رکھے چالیس لڑکے آج بھی مشرف ہوے بہت خوش ہوتے ہین انکار کرتی ہون تو روتے ہین نانی اماں
لنگ کے لپٹ جاتے ہین آج چھوٹا بہت مچلا یہی کہتا تھا نانی اماں ذرا لنگا ہٹا دو اور وہ چیز اپنی مجھکو دکھا دو مین نے
بڑی مشکل مین مانا مجھکو بہت مشتاق ہو گیا ہی اور بڑا تو غوطے لگاتا ہی اسپارے اُسکا رنگ جاتا ہی اُس سے
کچھ کیفیت حاصل ہوتی ہی جیسا بڑا مشتاق ہی ایسے چالیس پچاس لڑکے ہوتے تو دل کو تسکین ہوتی تو آج کس
خیال مین آیا کچھ کہیگا نہین سالوس نے کہا سب کو ہٹا دیجیے تو مین عرض کرون خسیسہ نے لڑکون سے
کہا بیٹا کھیل آؤ جنگل سے پتیان توڑ لاؤ مین ریوڑیان منگا لون تو پھر بلاؤنگی ایک نے کہا نانی اماں اسوقت کا

تو حصہ دیجیے خسیسہ نے دو دو ریوڑیان دیکر سب کو رخصت کیا دروازہ باغ کا بند کر دیا کہا اے اب آ دیر کیون کرتا
ہی کچھ ہو سکیگا کہ خالی مجھے ستانے آیا ہی سالوس نے کہا آج راضی کرونگا سالوس خسیسہ پر جا پڑا خسیسہ
کبھی کہتی ہی پچا دیکھو جلدی نہ کر ذرا عقل کو دخل دے کبھی کہتی ہی بیٹا راستہ نہ بھولنا وہ جو تمھاری گلفشن ہی
اس سے کبھی یہ مزا نہ ملا ہوگا مگر تیری جورو بڑی نخرے باز ہی حیلہ ساز ہی در فیاضی باز ہی اسکو اپنے جوبن پر ناز ہی
مین نے تو بیل رکھی ہی یہ وقت پر باتین ہوتی جاتی ہین سالوس اپنی جان سے بیزار ہوے بد دماغ مین
آرہی ہی مگر کیا کرے اسرار سامری نے سمجھا دیا ہی کہ ظاہر مین بعنوانی نہو اسکو راضی کرکے ہنستا چند ساعت
مشغول رہا جب ہنسنے لگا تو خسیسہ نے ایک طمانچہ مارا کہ جا نگوڑے تجھے تو میرے لڑکے خوب معروف
ہوتے ہین انکار کرنے پر روتے ہین خیر تیری خوشی ہوگئی سالوس نے گلے مین ہاتھ ڈالکر کہا تو لو ایک پری
شوخی اعضا مین بھری ہی مین نے اسم اعظم حمزہ بند کرلیا کل طبل جنگی بجوایا تھا شکست کھائی اب چاہتا ہون
تم دستگیری کرو حلیہ مسلمانون سے لڑو میری خدائی کو بچاؤ خسیسہ نے کہا ای سالوس اگر اسم اعظم حمزہ بند کرلیا
ہی تو بتلا کر شیشے کو احتیاط سے رکھا ہی مین ایسی تدبیر کرون کہ اول عمرو کو گرفتار کرادون پھر گرفتار کرنا لشکر اسلام
کا کتنی بڑی بات ہی تو جا کر طبل جنگی بجوا مین وقت پر آؤنگی پھر بہادر مسلمانون کو کھا جاؤنگی حمزہ کی جز سکیل بھی اگر
چھینلونگی سب تیرے کام کردونگی تیری خدائی قایم رہے مگر کبھی میرے مقدمہ مین دخل نہ دینا میرا یہی کہنا ہی کہ
دن کو لڑکے رات کو جوان جہان رہتے ہین سب سے مطلب نکلتا ہی سالوس خوشی خوشی بارگاہ مین آیا مشیر
وزیر جمع تھے دیکھا سبھون نے کہ آج تو میان سالوس بہت خوشی خوشی آئے ہین سہوان بروندان سپہ سالار
جو بیٹھا ہی اسنے عرض کی یا خداوند اب طبل جنگی بجوائیے مین جز سکیل چھینلونگا مشکین باندھ کر لاؤنگا سالوس
نے کہا تم سب خاموش رہو قدرت نے اور تقدیر کی ہی آج میری بھاوج نے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ سب مسلمانونکو
پکڑ کر پھینکدونگی یہ کہکر سالوس نے طبل جنگی بجوایا ہر کارے خبر لیکر چلے مگر جب صاحبقران لڑائی فتح کرکے
پلٹے نقابدار زرین پوش سے ملاقات ہوئی نقابدار نے جھک کر سلام کیا صاحبقران نے فرمایا ای بہادر
آج تمنے ہمپر بڑا احسان کیا ای نقابدار بہادر اسم اعظم ہمارا بند ہوگیا اب دیر ہونا ہمپر بہت شاق ہی دل فقط
طلسم نور افشان کا بہت مشتاق ہی درمیان مین اس کے سے جھگڑا پڑ گیا نقابدار نے دست بستہ عرض کی میری
کیا مجال کہ جو بندگان عالی پر احسان کرون دستور ہی کہ بہادر کی خبر بہادر لیتا ہی اسطرف گذر ہوا غلام کو خبر ملی
برائے خدمتگزاری بندگان عالی حاضر ہوا شکر ہی کہ پروردگار نے وقت پر پہونچایا ساحر نے بڑا [illegible]
مگر اسکی موت میرے ہاتھ سے تھی صاحبقران نقابدار کو اپنی بارگاہ مین لائے مقام صدر پر جگہ دی باتین
ہونے لگین ساقی بیچے طلب ہوے ساقیان سیمین ساق مطربان خوش آواز نازنینان مہ جبین و مہ جبینان
مہر تمکین آئے محفل رقص و سرود شروع ہوئی نقابدار نے دست بستہ عرض کی ای شہریار اگر خلاف نہو تو
عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہیے نقابدار نے عرض کی حضور نے کوئی امتحان تجویز کیا کہ اگر امتحان
مین کامل آؤن تو مجھکو بانہاے صاحبقرانی ملین صاحبقران کے تیور پر بل پڑ گئے فرمایا ای نقابدار بہادر مین
تو اکثر کہہ چکا ہون کہ جسکا جی چاہے مجھسے مقابلہ کرے اور مجھکو زیر کرے تو بانہاے صاحبقرانی ملین بے میرے
زیر کیے باتین نہ ملینگے یہ امید اپنے دل سے نکال ڈالیے اگر منظور ہو تو مین اسی وقت موجود ہون نقابدار نے
سر جھکا لیا کہا حضور مین تو یہ نہین چاہتا کہ سرکار سے بے ادبی کرون کچھ امتحان مقرر کیجیے امیر نے فرمایا

ای نقابدار جب تمہارے دل مین آئے آمادہ ہوکر چلے آؤ ہمارے تمہارے امتحان ہوجائے نقابدار نے عرض کی ای شہریار اس زمانے مین ایرج نوجوان و نورالدہر کا بڑا زور و شور ہی ان دونون کو مجھسے لڑوا دیجیے اگر دونون کو اٹھا لون تو غالب آیا اگر نہ اٹھاؤن تو مغلوب صاحبقران نے فرمایا مین کسی پر دعوی نہین رکھتا ذات رب اکبر پر تکیہ ہی بااینہمہ زور بازو و پہنا ہی نقابدار نے کہا مین اب نہ عرض کرونگا خواجہ عمرو اگر سامنے بیٹھے بحکم صاحبقران خواجہ نے یہ غزل شروع کی

غزل

راز دلہا گل نہ کرد آخر سخن پیچیدہ است — غنچہ سان ایجاز با نہا در دہن پیچیدہ است
پیرہن پوشست از گرد رہش گویا نسیم — بوی گل امروز خوش در انجمن پیچیدہ است
کوہ کندن سخت چون دل کندن از دلدار نیست — زور عجز ست اینکہ دست کوہکن پیچیدہ است
طالب دیدار را آخر فغان خامشی ست — این صدا از سرمہ در کوہ یمن پیچیدہ است
تا گرہ بر ابروش از خشم و ناز افتادہ است — جوہر تیغ از حسد بر خویشتن پیچیدہ است
بسکہ باشد عشق پیچان کردہ در پیچان اثر — شاخ در برگے بہ درختان چمن پیچیدہ است
عکسہا از شخص داشتن ندارد صورتے — غافل از معنے عبث بر باد من پیچیدہ است
می شناسد ہر کہ بوئے بردہ از لطف سخن — کلک عالی در ورق مشک ختن پیچیدہ است

نقابدار اٹھا کہا غلام رخصت ہوتا ہی گرچہ صاحبقران نے نقابدار کو روکا مگر نقابدار نے عرض کی ای شہریار بہت سے کارہائے ضروری ایسے ہین جنکو زبان پر لا نہین سکتا غلام پردہ قاف جائیگا صاحبقران نے فرمایا پردہ قاف سے کچھ سلسلہ ہی نقابدار نے عرض کی کل کا سعد بار غلام کا پردہ قاف ہی مین ہی زبانی ملکہ آسمان پری کے حضور کو دریافت ہوگا اکثر قہقہہ سر حبشی سے مقابلہ پڑا تھا یہ پردہ تاریک مارا یہ کہکر نقابدار پشت مرکب پر سوار ہوا روانہ ہوگیا جب نقابدار جا چکا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ شوکت و شان نقابدار کو دیکھا عمرو نے کہا ای شہریار اصل یہ ہی کہ اس نقابدار کے مقدمے مین حیرانی ہی سامان شوکت و شان ملاحظہ فرمائیے صاحبقران فرماتے ہین حقیقت مین اس نقابدار نے جو سامان شوکت و لیاقت پیدا کیا اس طور سے آجتک کوئی نقابدار نہین آیا ہر ایک سردار یہی کہ رہا ہی کہ حضور نقابدار نہایت لئیق ہی کس ادب سے آپ سے کلام کرتا ہی یہ ذکر تھا کہ جوڑیان ہرکارون کی حاضر ہوئین ہاتھ اٹھا کر دعا و ثنائے بادشاہی بجا لائے شعر شام احباب تجھسے شمع طرب پر نور باد ٭ روے بدخواہت ز غم ہمچون شب دیجور باد ٭ شہریار عالم کی عمر دراز ہو آج تو سالوس نے نیا فقرہ کیا ہی روضہ الیبس کے نام پر طبل جنگی بجا اب وہ ملعون بالکل نہین ثابت ہوا کہ یہ رستی کہان ہی بروز قتل الیبس نکل بھاگی میان آکر ہو گئی قصر یزدان سے سالوس کو حکم ملا ہی کہ اسکو لڑواؤ یہ بڑے کارہائے نمایان کریگی ذرا حضور ہوشیار رہین صاحبقران نے حکم دیا میان بھی طبل جنگی بجا تیاریان ہونے لگین خواجہ عمرو تو تلاش مین خبیسہ کی نکلے صاحبقران ٹہلتے ہوئے دربارگاہ پر آئے انتظام لشکر کو ملاحظہ فرما رہے ہین کہ دیکھا سامنے سے مقبل آتا ہی آتے ہی جھککر سلام کیا عرض کی مین کچھ عرض کرونگا ذرا حضور کنارے آئین صاحبقران نے مقبل کا ہاتھ پکڑ لیا باتین کرتے ہوئے چلے ایک نخل کے سائے مین آکر مقبل ٹھہرا عرض کی غلام نے سنا ہی کہ سرکار کی حرز سیل خبیسہ لیگئی امیر نے فرمایا ہان تو سیل پہنے ہون مقبل نے کہا ذرا اتاریے تو صاحبقران نے

حرز ہیکل اُتاری مقبل نے ہاتھ مین لیتے ہی کہا او حمزہ تو نے مجھکو نہین پہچانا مین خسیسہ بیگانہ وجہ ابلیس ہون
سالوس چاہتی تھی صاحبقران کو پکڑے کچھ سردار پھرتے ہوے اُودھر آ گئے اُنھون نے للکارا خبردار
کیا کرتی ہی خسیسہ ہیکل لے چلی تھی تڑپ کر بھاگی ہر چند کہ لوگ دوڑے مگر اُسکو نہ پایا سرداران نے آ کے
صاحبقران کو اُٹھایا تختِ مردے کے خاک پر پڑے تھے بیہوش وہ بیہوش عمرو یہ سنکر آیا ایک نخل کے
سائے مین مقبل کو بیہوش پایا مقبل کو اُٹھایا پوچھا ای مقبل کیا معرکہ گذرا عرض کی مجھکو آ کر ایک شخص نے
بیہوش کیا راہ چلتے چلتے اُسنے زبان ہلا دی مین بیہوش ہو گیا میری شکل بنکر وہ یہان آئی اُسنے حرز ہیکل لی
عمرو یہ سنتے ہی دوڑا خسیسہ صحرا مین جھومتی ہوئی جاتی ہی ایک نخل کے سائے مین دیکھا کہ سالوس
کھڑا ہی خسیسہ نے کہا یا خداوند آپ اسوقت یہان کہان سالوس نے کہا ای جان جہان مین نے خبر
پائی کہ تم لشکر اسلام مین گئی ہو اور حمزہ سے سامنا ہی ایسا نہو میری پیاری ہماورج کو حمزہ دبوچ بیٹھے
حمزہ بڑا شوقین ہی یہ دہ قاف مین جا کر آسمان پری سے عقد کیا دنیا مین وہ وہ معشوقین مین جو شاہزادی
ہمشیر بے نظیر تھین انکو عقد کر کے لائے ایسا نہو میری ہماورج پر ہاتھ ڈالے تو مجھکو قلق ہوگا تم نے کہو جا کے
کیا کیا خسیسہ نے کہا مین گئی اول مقبل کو بیہوش کیا اُسے بیہوش کر کے پاس حمزہ کے پہونچی سالوس نے
سینے پر ہاتھ رکھا خسیسہ نے کہا ارے جنگل ہی مین تو تیرے کہنے سے باہر نہین ہون مگر مجھکو دعوی خدائی کا
ہی کوئی دیکھ لیگا تو بدنام ہو جائیگا اور مجھے کیا میرا تو ہر وقت یہی کھیل ہی اسی کھیل سے لڑکون سے میل ہی
سالوس نے کہا قصر مین چلو شغل ہوگا دکھون حرز ہیکل کیسی ہی سالوس نے ہیکل دیکھتے دیکھتے کہا ارے
دیکھ عمرو عیار آتا ہی خسیسہ پلٹی منھ کا پھیرنا تھا کہ عمرو نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے خسیسہ پلٹی عمرو نے
حباب مارا خسیسہ بیہوش ہوئی عمرو نے چاہا سر کاٹ لون کہ آسمان سے آواز آئی او ساربان نادر
کیا کرتا ہی میری مدخولہ کو نہ مارنا ورنہ تجھے قتل کرونگا عمرو نے سر اُٹھا کے دیکھا کہ سالوس آتا ہی حسبت کی گلیم
اوڑھلی غائب ہو رہے سالوس اُترا خسیسہ کو ہوشیار کیا خسیسہ نے اُٹھتے ہی سالوس کو ایک طمانچہ مارا
کہا بھڑوے تو نے مجھکو دھوکا دیا سالوس گال سہلا کے رہ گیا کہا صاحب سنو تو مین نے کیا کیا مین نے
تمھکو بچا لیا عمرو خنجر برہنہ لیے موجود تھا کہ قتل کرے مین نے منع کیا مجھکو دیکھکر بھاگا آنکھون کے سامنے
سے غائب ہو گیا دونون باتین کرتے ہوے پلٹے خسیسہ نے کہا دیکھو مین صبح کو کیا کرتی ہون خواجہ
حرز ہیکل لیکر پلٹے صبح راہ ناظرین یہ ہو کہ خسیسہ کو خواجہ نے بیہوش کیا تھا حرز ہیکل اس سے لے چکے تھے
اب لشکر مین جو آئے یہان ایک ہنگامہ تھا سب بیٹھے رو رہے تھے صاحبقران تڑپ رہے تھے
عمرو نے آ کر حرز ہیکل پہنا دی عمرو سے امیر نے کہا حرز ہیکل کیونکر لائے عمرو نے کہا ای شہریار مین نے جا کر عیاری
کی تب حرز ہیکل ملی سالوس آ کر خسیسہ کو لیگیا اُسی ملعون نے بچا لیا مین اپنی جان بچا کر نکل آیا صاحبقران
مطمئن ہو کر بیٹھے مگر انتشار ہی کہ دیکھیے صبح کو کیا ہوتا ہی جب شام سے اُسنے یہ آفت برپا کی صبح کو ہنگامہ [illegible]
صاحبقران انتشار مین جاگتے رہے عمرو کو بھی خیال رہا کہ ایسا نہو کوئی افتاد پڑے تا بہ لشکر سالوس
نہ جا سکا جب رات کم باقی رہی تو عمرو طرف لشکر سالوس کے روانہ ہوا عمرو نے کسی سے پوچھا کہ ملکہ خسیسہ
کس قصر مین تشریف رکھتی ہین اُس شخص نے کہا وہ سامنے باغ ہی جہان حبشیون کا ہنگامہ ہر دن پھر لڑکون کا
ہنگامہ رہتا ہی بی خسیسہ دن کو لڑکون کو بلاتی ہین شب کو حبشیون سے دل بہلاتی ہین عمرو ٹہلتا ہوا اسطرف آیا

دیکھا دروازہ باغ کا کھلا ہی خسیسہ صحن باغ مین بیٹھی ہی جو زنگی گیا فیضیاب ہو کر چلا گیا دو آئے چار آئے
خسیسہ کسی سے انکار نہین کرتی جو حبشی آیا اُسنے جا کر سلام کیا خسیسہ نے کہا پیارے آؤ کئی دن سے
کہان تھے حبشی نے کہا کچھ یارون کو کھلواؤ تو خسیسہ نے کسیکو روپیہ دیا کسی کو مشت زر حوالے کیا
کسیکو کھانا کھلایا شراب سکو پلاتی ہی شراب پلا کر مطلب حاصل کرتی ہی عمرو نے دیکھا اسکو مہلت نہین
کیونکر جاؤن ایک زنگی کی شکل بنکر عمرو باغ مین آیا بطور سب کے عمرو نے بھی سلام کیا خسیسہ نے
کہا میان بلال کہان تھے آج کئی دن کے بعد آئے عمرو نے کہا تمھاری فکر مین رہتے ہین بلکہ آج کل
بڑے مفلس ہین خسیسہ نے ہاتھ پکڑ کر کھینچا عمرو گھبرایا کہ خدا خیر کرے دیکھیے اس ملعونہ سے جان
کیونکر بچتی ہی اُسنے ہاتھ پکڑ کے کھینچا فرش پر بٹھایا شراب کو اشارہ کیا کہ لو میان بلال شراب پیو
عمرو نے ایک گلابی اُٹھالی جیسے ہی خواجہ عمرو نے گلابی سے پیالہ اوے بیہوشی کی چاہا تھا
کہ ملاؤن کہ ایک تڑاقے کی آواز ہوئی گلابی ٹوٹی گلابی کے ٹوٹتے ہی خسیسہ نے آواز دی او ظالم
مین نے پہچانا اب کہان جائیگا عمرو جست کرکے بھاگا خسیسہ جھپٹی عمرو باہر باغ کے نکلا تھا پیچھے جو
دیکھا کہ خسیسہ جھپٹی ہوئی آتی ہی اپنے کو ایک غار مین گرا دیا خسیسہ ڈھونڈھ کے پلٹ گئی خواجہ
وہان سے بھاگے ہوے لشکر مین آئے مقبل سے ملاقات ہوئی ایک طرف سے برق آتا تھا
برق نے کہا استاد خیر تو ہی عمرو نے کہا خسیسہ کا مارنا بہت دشوار ہی اول تو یہ کہ کوئی وقت اسکی صحبت کا
نہین دن کو لڑکے آتے ہین رات بھر زنگیون کا تانتا بندھا رہتا ہی مین زنگی بنکر پہونچا اُسکو خبر ہوگئی
برق نے کہا استاد کل اسکو مار لونگا عمرو نے کہا ارے دیوانہ ہوا ہی مہتر قران بھی آئے یہ حال سنکر
بہت گھبرائے کہا استاد مین بھی فکر مین گیا تھا مگر زنگیون کا تانتا بندھا تھا رات بھر زنگی آتے ہین
یہ دل نے گوارا نہ کیا کہ زنگی بنکر جاؤن اُس بیحیا کا منھ کالا کرون اور اُسکا زنگیون سے یہی راز و نیاز
ہر وقت در فیض باز ہی اس فکر مین عیار گھر سے تھے کہ ستارۂ سحری آسمان پر چمکا لشکر صاحبقران مین
اذان ہوئی سردار اپنے اپنے مقام سے اُٹھے جا بجا نماز ہونے لگی نماز پڑھ پڑھ کے میدان کارزار کو روانہ
ہوے عمرو در دولت پر صاحبقران کے آیا دیکھا صاحبقران نماز پڑھ رہے ہین عمرو آکر ٹھہرا جب
امیر بعد نماز سلاح جنگ بر آمد ہوے تمام سردارون نے آکر سلام کیا صاحبقران پشت اشقر پر سوار
ہوے علمداران لشکر اسلام طوق حران گروہ الوالعجب گروہ چھتیسون شقے علم جہان پیکر کے امیر کے
سر پر کھولے لشکر اسلام مین یا صاحبقران یا صاحبقران کی صدا بلند ہوئی عمرو نے رکاب پر ہاتھ رکھا
صاحبقران جملہ سردارون کو ساتھ لیکر میدان مین آئے یکا یک آمد لشکر کفر و ضلالت ہوئی سالوس تخت
پر گروہ ساحران غدار پشت پر خسیسہ کا پیدل لنگا زمین پر اُترا ہوا ایک جھولی بڑی سی گلے مین اُسمین
اسباب سحر بھرا ہوا پشت پر سات لاکھ ساحران غدار بجرنگ بجرنگ کہتے چلے آتے ہین لشکر جمے نقیبون
نقابت کی حرکت کرکا کہ یکبیک خسیسہ لشکر سے باہر آئی پکار کر کہا یا صاحبقران کسی کو بھیجیے امیر نے سر اُٹھایا
پہلوین فرامرز عاد مغربی کھڑا اُٹھا گھوڑا بڑھا کر بہ منشا امیر کے آیا عرض اجازت میدان امیر نے ظفر بادی
فرامرز کیا اجازت دون ساحرہ اپنے شعبدے دکھائیگی جرات کس کام آئیگی عرض کی سر کو قدم اقدس پر نثار کرونگا
حریف پکارے ہم آوازہ دین ناچار امیر نے اجازت دی خسیسہ نے جو اس جوان کو آتے دیکھا ہاتھ کو دیکھا معلوم ہوا ساحر نہین ہی

اب جاکر یک نخل کے سامنے مین کھڑی ہوئی طرف صحرا کے منھ کرکے ایک دستک دی پکار کر کہا ارے پرانے وحگڑے مدت ہے تو نے مجھکو نہین دیکھا بیٹا اگر اس چیز کو دیکھ تو تین مرتبہ یہ کہکر آواز دی صحرا سے ایک سوار پیدا ہوا گھوڑے پر سوار گھوڑا وہ کہ جسکے جسم مین سوا ہڈی کے گوشت کا نام نہین جہان کہین سوکھا پتا پڑا ہوا دیکھتا ہو سر جھکا کر اٹھا تا ہے پتا کھائے نہین ستا اس مرکب پر ایک سوار لپٹے بھی میلے کچیلے گھوڑے کو ڈال کر سامنے حسینہ کے آیا جھک کر سلام کیا کہا آج پرانے آشنا کو کیون یاد کیا حسینہ نے کہا میدان کارزار مین جا جو طرف سے مسلمانون کے نکلے انکو گرفتار کرکے میرے سامنے لا خبردار تامل نکرنا جو سامنے آئے اسکو قتل کر خبردار قتل سے باز نہ آنا وہ سوار بہت اچھا لکر اسی گھوڑے کو دوڑاتا ہوا میدان مین آیا فرامرز اسکے مقابلے مین پہونچا فرامرز نے آواز دی اے جوان حربہ کر ساحر نے نیزہ دکھایا فرامرز نے چاہا کہ نیزے کو نیزے کی سنان پر رون مگر ساحر نے گلوگاہ بچاکر نیزے کو توڑ ڈالا فرامرز نے قبضے پر شمشیر کے ہاتھ ڈالا تلوار کا ہاتھ مارا ساحر نے کچھ اشارہ کیا برف کرک کر گری ہاتھ فرامرز کا زخمی ہوا سوار اسکو لیگئے پھر اسنے پکار کر آواز دی جو سردار لشکر صاحبقران سے نکلا زخمی ہوا دیکھا لشکر مین ہر طرف تلاطم ہوا فوراً واسطے اپنے سردارون کے رو رہے ہین اس ساحر نے سبکو گرفتار کیا زیر نخل سامنے حسینہ کے ڈالدیا سات جوان بیہوش پڑے ہین حسینہ نے کہا ارے بیوقوف حمزہ کو طلب کر حب نخل چھینکر پکڑ لا جب تک افسر اعلی گرفتار نہوگا لڑائی فتح نہوگی اور ہمارے زیر مشق کا بھی حکم ہو کہ لڑائی فتح کرکے نکلیون زیر مشق ہمارے بہت خوبصورت مین ہنسے فقط یہ حکم دیا ہی اس ساحر نے آواز دی کہ افسر اعلی نکلتے نہین تو ہم وہین آتے ہین صاحبقران نے گھوڑا بڑھایا سب سرداران لشکر رو رو پڑے آکے قدمون سے لپٹ گئے عرض کی اے شہریار ہم حضور کو نہ جانے دینگے امیر نے فرمایا وہ بیچارہ نام لیکر پکارتا ہے مین کیونکر نہ جاؤن اس آخر وقت مین اپنے کو حقیر کرون مین اپنے پروردگار پر تکیہ رکھتا ہون اسکی صفت میرے زبان سے بیان نہین ہوسکتی اگر ہر موے جسم زبان بنجائے اور ہر ہزار زبان مین گویا ہون تو بھی

قسمہ صفت رب اکبر کانہ بیان ہو قطعہ

آن صانع لطیف کہ بر فرش کائنات
زمہر عبرت نظر ہوشیار کرد
الوان نعمتی کہ نشاید سپاس گفت
اجمال منتے کہ فلک زیر بار کرد
ابر آب داد بیخ درختان مردہ را
تاکمیت کو نظر سبز اعتبار کرد

فضل خدائے را کہ تواند شمار کرد
چندین ہزار صورت الوان نگار کرد
بر آفرید بحر و درختان و آدمی
اسباب راحتے کہ ندانم شمار کرد
اجزائے خاک مردہ بتشریف آفتاب
شاخ برہنہ پیرہن نوبہار کرد
توحید گوی او نہ بنی آدم اند و بس

تا نسبت آنکہ شکر یکے از ہزار کرد
ترتیب آسمان و طلوع ستارگان
خورشید و ماہ و انجم و لیل و نہار کرد
آثار رحمتی کہ جہان سر بسر گرفت
بستان میوہ و چمن و لالہ زار کرد
چندین ہزار منظر زیبا بیافرید
ہر بلبلی کہ زمزمہ بر شاخسار کرد

اسوقت سرداران نامی کی بیقراری عمرو کی اشکباری ہر ایک سردار کا یہی قول ہے کہ آقا میدان مین نہ جائین سات سردار زیر نخل بیہوش پڑے ہین ایک ایک اشارے مین بیہوش ہوے یہ سوار کوئی ساحر ہے کیا کیا سحر کر رہا ہے سات سردارون کو دم بھر مین بیہوش کر لیا تمام سردار جو بلک کر روئے صاحبقران نے بھی طرف آسمان کے دیکھا عرض کی پروردگار مشکل کو حل کر سوار نے گھوڑے کو مہمیز کیا آواز دی اے حمزہ تو میدان مین نہ آئیگا مین وہین آؤن یہ کہکر گھوڑا بڑھایا چاہا لشکر اسلام پر جا پڑے جیسے ہی گھوڑے کو مہمیز کیا آسمان سے ایک تجلی گری کہ سوار کے دو ٹکڑے ہوے اندھیرا ہو گیا سنگباری و برفباری ہونے لگی آواز آئی کشتی چرا

نام سن شہسوار جادو بود لوگ حیران ہوگئے مگر خسیسہ نے اُس سوار کا مردہ دیکھا زیر محل سے بڑھی مگر سیاتون جوان
جو بیہوش پڑے تھے اُنکو ہوش آگیا اپنے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر طرف لشکر اسلام کے چلے گئے خسیسہ نے
میدان مین آکر دیکھا آسمان پر ایک چھوٹا سا ٹکڑا ابر کا چھایا ہوا ہی اُسی مین سے برق گری کہ سوار کے دو ٹکڑے
ہوئے خسیسہ نے ایک گولہ مارا آواز دی ارے یہ کون گستاخ ہی کہ جسنے میرے چہیتے کو مارا اچھا پس بس ہے
چھوٹی خسیسہ کا نگہبان تھا رے میرا کیا نقصان تھا مگر آج اور امتحان تھا ہائے میرا پیارا چھوٹی خسیسہ محروم
رہیگی یہ ٹھہری اب کیونکر بچیگی گولہ جا کر قریب ابر پھٹا دیکھا سب نے طاؤس زرین بال پر ایک آفتاب درخشان
ماہ تابان دریائے حجاب مین غوطہ مارے ہوئے ہاتھ ہلا رہی ہی عمرو کی جو نگاہ پڑی ملکہ برق جادو کو دیکھکر تڑپ گیا
صاحبقران سے عرض کی شہنشاہ ملک زبرجد نگار آ پہونچی برق جادو نے سوار کو مارا بندگان خدا کو آفت سے
بچایا یہ کہیئے سردار بھی لشکر مین آگئے مگر خسیسہ نے سر ہلا کر زمین پر ایک ٹکر ماری ایک برق چمکی زمین کانپی ملکہ
برق جادو زمین پر گری طاؤس زیر ران سے نکلگیا ملنے نہ ہونے پایا جلکر گرا برق نے گرتے گرتے دونون ہاتھ
ہلائے کہ صدہا برقین خسیسہ پر گرین مگر خسیسہ نے سب برقون کو کاٹا اپنے کو بچایا منہ سے اُف کی ایک شعلہ
آتش کلان برق پر گرا برق نے طرف آسمان کے اشارہ کیا ایسا پانی برسا کہ شعلۂ آتش کو بجھا دیا خسیسہ و برق
سے سحر چلنے لگا ہر ایک نخل صحرا مثل شمع کافوری جلنے لگا معلوم ہوتا تھا جھاڑ روشن ہین پتون سے چنگاریان
نکلین شاخین کندۂ جہنم بنگئین صحرا کرۂ نار تھا زمین سے بلند غبار تھا دونون کے سحر نے آگ برسائی پانی بھی برسایا
کئی ہزار آدمی اہل اسلام کے جلے مگر برق نے بڑھ بڑھ کے سحر کیا لشکر سالوس کے کئی ہزار آدمی جلکر خاک ہوئے
ہرچند کہ ساحر تھے مگر بھاگ کر نہ نکل سکے سالوس بھی شراکت کرتا ہی کبھی گولہ پھینکا کبھی ماش کے دانے پھینکے کبھی
آگ برسائی کبھی دستک دی کبھی سر ہلایا کبھی ہائے کا نعرہ کیا کبھی کہتا ہی یارو میرا دل بیقرار ہی میری معشوقہ پر
آگ برس رہی ہی کیا غضب سے لڑ رہی ہی کیا کیا جواب دیتی ہی مگر برق دونون کو جواب دے رہی ہی جب سالوس
نے سحر کیا اسکو جواب دیا کبھی خسیسہ پر سحر کیا برق چمکا پانی آگ گرائی تعلیم کردۂ ملکہ ومامہ کسی مقام پہ رکتی نہین اور
دونون کے سحر کا برابر جواب ملتا ہی سالوس ہر چند چاہتا ہی اپنے سحر مین مبتلا کرون مگر برق بجلی بنی ہوئی ہی کبھی
زمین مین کبھی آسمان پر کبھی خسیسہ پر گری کبھی برق چمککر تا بہ سالوس پہونچی ایک مقام پر خسیسہ نے زمین پر ٹکر ماری
کہ زمین کانپی آواز دی ارے لینا یہ سے فریب دینا سبکو بھول گئے یہ جو خسیسہ نے کہا ایک طائر تڑپ کر زمین
سے نکلا اُسنے ایک چیخ مار کر برق کے سر پر سایہ کیا جیسے ہی اُسکا سایہ پڑا برق خاموش ہوئی کچھ منہ سے
نہ بول سکتی تھی خسیسہ نے ہاتھ ہلایا برق تڑپ کر گری سر ملکہ برق جادو کا زخمی ہوا برق نے زخمی ہو کر گورے
گورے ہاتھون سے ایک پھول نکالا اُس پھول کو خسیسہ پر پھینک مارا خسیسہ بھی پھول گئی چشمزون کے لیے
سحر بھول گئی ایک تلوار گری کہ سر خسیسہ کا بھی زخمی ہوا اسنے خون اپنا دہنے چلو مین لیکر برق پر پھینک مارا برق
نے اپنے کو بچایا کہ خون سے بچون اور تو سب زمین مین گرا چند قطرات خون اُس گورے گورے جسم پر پڑے
صاف ثابت تھا کہ ماہ تابان پردۂ شفق مین پنہان ہو گیا برق نے اُف کی منہ سے شعلۂ آتش نکلا وہ چادر
سرخ جلی مگر جا بجا جسم پر آبلے پڑگئے خسیسہ نے پھر ایک دو ہتھڑ زمین پر مارا آواز دی ارے چھوٹی خسیسہ کے
نگہبان کہان گئے صحرا سے ایک خوک سوار پیدا ہوا ساحر ہیبت ناک انتہا کا بیباک کالی صورت مثل شب دیجور
انسانیت سے دور منہ سے لپٹے بدآتی ہی خوک کو دوڑا کر قریب خسیسہ کے آیا آواز دی کیون صاحب کیا ہی

خیسہ نے اشارہ کیا برق جادو کو جیر پھاڑ کر کہا جا برق جادو نے جو خوک سوار کو آتے ہوئے دیکھا جسم پر آبلے
پڑ چکے تھے نیم بسمل ہو رہی ہو اُس پریشانی مین آواز دی ارے ہماری خدمتگزارین کہان گئین ہمکو برسون ہوے
تمھاری خدمت کرتے ہوے شراب پہونچائی کباب کھلائے زیور گل عمدہ پہنایا محاسب نہ آیا یہ خوک سوار میرے
قتل پر تیار ہو اسوقت برق بہت مجبور و ناچار ہو یہ جو برق نے ہنس ہنسکر کہا گوہر دندان کھلے بجلیان چمکین خیسہ
اپنے کو بچاتی ہو طرف سے صحرا سے آواز آئی حضور مین حاضر ہون اس خوک سوار مردار خوار کی کیا حقیقت ہو اب
سب نے دیکھا ایک مہ جبین دریا سے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے پائچے سنبھالتی ہوئی مسکراتی ہوئی زبان پر
یہ کلمہ ہو کہ حضور مین آپہونچی آکر خوک سوار کو للکارا آواز دی او بیدین و بے آئین اُدھر کہان جاتا ہو جیسے ہی
اُسنے آنکھ ملائی اس نازنین مہ جبین نے بصد ناز یہ غزل گائی غزل

چھپا رہے گا بستے مین غنچے کیطرح جی کا حال
کہون دشمنون سے جو تمسے درد دل نکہون
بیان کر نہین سکتا کوئی اسکا حال
فراق رہتی ہو اکثر دل حزین سے مرے
کھلا نہ صبح شب غم کچھ ہنسی کا حال
کبھی خیال بھی اُسکا ادھر نہ آنکلا
سمجھائے کوئی تو اُس سے کہین لگی کا حال

وہ اور پوچھتے دشمن کی دشمنی کا حال
کہ آدمی ہی تو سنتا ہو آدمی کا حال
یہ قاصدا نے نہ کہنا کہ آپ مین نہین ہم
مین جانتا ہون ترے غم کی دل لگی کا حال
بہت فسانۂ لیلیٰ سنا ہو مجنون سے
کہ دیکھتا شب فرقت کی بیکسی کا حال
بیان کرنے سے کچھ فائدہ نہوگا جلال

کسی سے کہتے نہین دل کی بیکلی کا حال
یہ مدعا ہو نہین مجھسے مدعی کا حال
کہا جو حال دل اُنسے تو ہنس کے قتل بولا
وہ بدگمان نہون سنکے بیخودی کا حال
تڑپ بہانے ہو خندہ زن کہ نالو نیر
سنائے اب کوئی دیوانہ اس پری کا حال
عبث ہو آنسوؤن سے سوز عشق کا اظہار
وہ پوچھتے نہین دلسے ہمارے جی کا حال

اس سوز و گداز سے اُس مہ جبین نے یہ غزل گائی کہ خوک سوار مبہوت ہو گیا تیا تما کے کبھی سینہ دکھایا کبھی جوبن
بتایا چہرۂ زیبا دکھایا کہ خوک سوار پکارا اُٹھا اے جان جہان مین تو تابعدار ہون تمھاری خبر سنکر آیا خیسہ سے
مجھے کیا کام خیسہ حقیقتی ہو دیکھو اب تجھکو چھوڑی خیسہ منہ نہ دکھائیگی ارے یہ حسن ظاہری ہو پیارے حسن باطنی کیا کیا
تجھکو مزے دیگے محبتین اگلی یاد کر تجھکو راضی کیا قاضی کا خوف نہوا مگر تو نے سوقت یون منہ پھیرا یون حسن
ظاہری پر مغرور ہوتا ہو یہ تجھسے وفا نہ کریگی بڑی بیوفا ہو دیکھنے مین معشوق یکتا ہو لاکھ حسین ہو یہی خوک سوار نے منہ
نہ پھیرا لشکر غم و الم نے اسکو گھیرا نازنین نے مسکرا کے آواز دی ارے مجھکو چاہتا ہو باپ کو بیٹا بناتا ہو مین بھی
تجھسے راضی ہون تیرا جنازہ اپنے ہاتھ سے اُٹھاؤنگی تلوار کو گلے پر رکھ دے خوک سوار نے تلوار کمر سے نکالی
قبضے پر ہاتھ ڈالا کہا جان جہان جان دیتا ہون نازنین نے کہا جنے سکیو ہو تے نہین دیکھا ذرا تماشا دیکھین جلد
اپنے کو ملعون و بدنام نہ کرو ورنہ مجمع عاشقان مین بدنام ہو جاؤگے محفل عاشقان مین نام نہ پاؤگے اس خوک سوار
نے جوش مین آکر تلوار گلے پر رکھی کہا لو صاحب مرتا ہون نازنین نے کہا دیر نکر مجھکو فرصت بہت کم ہو مزاج بھی
اسوقت برہم ہو میرے حضور کا کیا حال ہو قلب پر حقیقت مین ہجوم غم و ملال ہو برق جادو نے بھی کچھ اشارہ
کیا نازنین نے مسکرا کے سینہ دکھایا خوک سوار کو پسینا آیا تلوار کھینچلی سر کٹ گیا قصہ لگا رہا ایک آندھی
سیاہ چلی اس آندھی مین برق جادو لہرائی شمع سحری کی کیفیت تھی لہرا کر زمین پر گری اسی نازنین نے
دوڑ کر برق کو گود مین اُٹھایا لیکر روانہ ہو گئی عمرو کی طرف دیکھا آواز دی خواجہ نہ گھبرانا ملکہ ہماری سیر کو
نکلی تھین اتفاق سے ادھر آگئین اب مین انکو چاہ الماس مین پہونچاؤنگی خیسہ نے جو دیکھا یہ نازنین برق
کو لیگئی ایک چیخ ماری کہ زمین تھرائی حسرت کر کے بلند ہوئی زمین پر گر گئے بیہوش ہوئی چہرہ اداس عالم یاس

رنگ رو شغیر سالوس نے جو اپنی مدخولہ کا یہ حال دیکھا تڑپ کے گر گیا گود مین اُٹھا کر تخت پر ڈال لیا طبل بازگشت
وحکم دیا مگر خسیبہ بیہوش و مدہوش تھی اپنے زانو پر سر رکھے ہوئے خاک اُڑاتا ہوا اُٹھا کہتا تھا یارو حقیقت مین
مسلمانون کا خدا بڑا زبردست ہے آج خسیبہ اس غصے مین تھی ایک کو زندہ نہ چھوڑتی مگر دیکھو عین وقت پر
بھانجی دمامہ کی آگئی ہمارے ہی بزرگون نے اسکو بھی تعلیم کیا آج سحر نے برق کے عجب رنگ دکھایا یہ خوش
سامری تھا یہ کہتا ہوا داخل بارگاہ ہوا خسیبہ کا علاج کیا اسماے سحر پڑھے گلے مین ہاتھ ڈالدیے
پکارتا تھا صاحب آنکھین کھولو بڑے عرصے مین خسیبہ بیدار ہوئی اُٹھ بیٹھی کہا ارے سالوس کیون گھبراتا
ہے برق کا اس قیامت کا سحر تھا کہ کلیجہ چلگیا اگر مجھ ایسی ساحرہ نہ ہوتی گلا کاٹ کر مرتی خوک سوار نے میرا کہنا نہ مانا
نازنین مہ جبین تھی ناز و کرشمے دکھا کے اس گدھے کو مبہوت کر دیا خانۂ دل غم و الم سے بھر دیا خیر آج تو مسلمان
بچ گئے مگر کل میرے ہاتھ سے کہان جائینگے اگر اب کبھی مقابلے مین یہ گیسو بریدہ آجائیگی آنکھ ملتے ہی
وہ سحر کرون کہ مثل خوک سوار گلا کاٹ کے مرجائے چھوکری ہے وہ سحر کیا جانے مگر آج اسکا شعبدہ کام چلگیا
خوک سوار کو خوب مارا اور نہ وہ خوک سوار برق کو چیر پھاڑ کر کھا جاتا زندہ نہ بچتی اس خوک سوار نے صد ہا
آدمی کھائے [illegible] کے زمانے مین بھی یہ آتا تھا وہ بھی جانتے تھے کہ خسیبہ کا آشنا ہے مگر وہ مرگئے اور
خدائی خاک مین ملی کبھی میرے مقدمے مین دخل نہین دیا مین نے جو چاہا وہ کیا ایسا شوہر کسکو میسر ہوگا
اُسکے سر پہ کودون دلتی تھی وہ دخل نہ دیتا تھا سب طرح کی جفا اپنے سر لیتا تھا مگر اب جاکر سحر تیار کرتی
ہون سالوس تو نہ گھبرانا تیری خدائی کو بخوبی قائم کرونگی لاشۂ مسلمانان سے میدان کارزار بھر دونگی
مزا ابھی ہے کہ کوئی نہ بچے کل کا سحر قیامت کا کرونگی مزا دیکھنا آپسمین اُڑ اُڑ کر مرینگے آتشبازی کا مزا دیکھنا
چہار جانب سے ابر تیرہ و تار چھا جائینگے لکہ ہاے ابر آئینگے مسلمان دیکھکر گھبرا جائینگے میرے سحر سے
امان نہ پائینگے غرضکہ خسیبہ نے بیٹھکر سالوس کو سمجھایا سب ساحر اسکی صورت کو دیکھکر کانپ رہے ہین
آپسمین کہتے ہین حقیقت مین یہ بلا ہے اسکے ہاتھ سے کوئی نہ بچیگا ایسی ساحرہ ہماری نگاہ سے نہین گذری
خسیبہ تو اپنے مقام پر گئی سالوس کو مطمئن کر گئی ہے اسی وقت سالوس نے حکم دیا طبل جنگی بجے
ہرکارے لشکر اسلام آگے بھاگے صاحبقران ذکر لقابدار کر رہے ہین کہتے ہین واہی لقابدار نے بڑا
سامان شوکت مہیا کیا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے ہو جاتا ہے ہرکارے آکر حاضر ہوئے دعا و ثنا سے بادشاہی بجا لائے
عرض کی شعر شہنشہ افلاک باد قدر ترا زیر چرخ ❊ ابلق ایام باد حکم ترا زیر ران ❊ شہریار عالم کی عمر دراز ہے سالوس نے
پھر طبل جنگی بجوایا آج تو خسیبہ کے بڑے لاف گزاف تھے یہ کہتی ہے کہ ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی تیاریان
لشکر کفار مین ہو رہی ہین امیر نے فرمایا خواجہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی
بجے میان طبل سکندری پر چوب پڑی تمام لشکر مین دھوم ہو گئی کہ کل پھر خسیبہ سے مقابلہ ہے آج بڑی خفیف
ہو گئی ہے کل بڑے زور کریگی ایسی فاحشہ ہماری نگاہ سے نہین گذری برق فرنگی نے خبر پائی کہ آج [illegible]
طبل جنگی بجا ہے چلکر خسیبہ کی خبر لون پہردن رہے برق چلا میان خسیبہ دن بھر میدان کارزار مین رہی
پہر دن رہے خسیبہ یوزیون کا دونا ہاتھ مین لیکر در باغ پر آئی دیکھا لڑکے جمع ہین ہلڑ مچا رہے ہین
کوئی خالہ امان کہکر دوڑا کسی نے کہا نانی جان کہان تھین صبح کا بھی وقت خالی گیا ہم صبح کو بھی آئے
حصہ نہ ملا لڑکون نے خسیبہ کو گھیر لیا خسیبہ کہتی ہے ارے اندر تو جانے دو باغ مین چلکو لڑکے کہتے ہین

آج ہم تمہین نہ چھوڑینگے چار او رپرا حصہ دو خسیبہ بشکل اندر باغ کے آئی برق نے رنگ و روغن عیاری
لگایا ایک لڑکے کی شکل بنا اسی غول مین یہ بھی آیا خسیبہ جیسے ہی آگر بیٹھی لڑکون کو ریوڑیان بانٹنے لگی
برق نے آگے بڑھکر ریوڑیان لین اور کہا خالہ امان آج وہ بات نہوگی خسیبہ نے برق کو ہاتھ پکڑکر
کھینچلیا کہا ارے اندر چل برق کو لیکر اندر آئی بارہ دری مین آکے لیٹ گئی برق چاہتا ہو اپنی جان
بچاؤن اور کام بھی کردن کہا خالی ذرا اٹھ بیٹھو خسیبہ کہتی ہی ارے آتا کیون نہین دیکھ مین نے دروازہ
کھول دیا سر ڈالدے برق نے کہا ایک بات سنئے خسیبہ لنگی سنبھال کر اٹھی کہا بیٹا کیا کہتا ہی آج
تجھکو کیا ہو گیا اصل مطلب پر کیون نہین آتا برق نے کلیجے پر پتھر رکھلے خسیبہ سے آنکھ ملائی حباب مارا
ارے کہکر خسیبہ گری برق نے چاہا لپٹ کر خنجر مارون فوراً جو پلک جھپکی ایک طائر نخل پر بیٹھا تھا وہ تڑپکر
برق پر گرا ایک پر مارا کہ برق زمین پر تڑپنے لگا طائر نے خسیبہ سے منہ ملا کر منہ سے کچھ قطرے پانی کے
گرائے خسیبہ کی آنکھ کھلی برق کو دیکھا زمین پر پڑا ہوا ہے اور کہہ رہا ہے کہ نانی امان جانور نے مجھے گرادیا اب بیٹو
مطلب کرونگا خسیبہ نے اشارہ کیا برق پر ایک شعلہ گرا رنگ و روغن عیاری کا جلگیا خسیبہ نے
دیکھا برق فرنگی عیار ہے پتلون جاکٹ پہنے ہوئے کرچ ہاتھ مین کہا کیون موذی کانے مجھکو قتل کرنے
آیا تھا اس باغ مین مجھے کون مار کر جا سکتا ہی یہ سب طائر میرے نگہبان ہین برق منتین کرنے لگا
کہتا ہی نانی امان مین آگاہ نہ تھا عمرو نے مار مار کر بھیجا مین آخر ناچار رہوا آپ تک پہونچا مصیبت مین
پھنسا اب تو یہ کرتا ہون کبھی نہ آؤنگا مین عمرو کی شاگردی سے باز آیا خسیبہ کب مانتی ہی دو نا ریوڑیکی
لڑکون پر پھینک دیا کہا بیٹا یہ کھاؤ مین آئی ہون دیکھو یہ عیار مجھکو قتل کرنے آیا تھا اسکو جاکر صحرا مین
قتل کرون یا چیر پھاڑ کر کھا جاؤن سب لڑکے برق کو گالیان دینے لگے کہتے تھے یہ کون ہی ہمارے
مزے مین فرق ڈالا ریوڑیان لیتے خسیبہ پر چڑھتے خسیبہ نے لڑکون سے برق کو بچایا کمر مین پنجہ
دیا لیکے اڑی صحرا مین ایک پہاڑ پر آئی سابق مین ذکر کیا تھا کہ ملکہ یاسمن و ناہید قمر طلعت دختر سالوس
کو لیکر ساتھ آئی تھی ناہید صاحبقران پر عاشق ہو گئی یاسمن اپنی بارگاہ مین بیٹھی ہے کہ ایک طائر نے
ایک کاغذ پھینکا طائر تو اڑ گیا یاسمن نے وہ کاغذ اٹھا یا اسمین طرف سے ملکہ ناہید کے لکھا تھا کہ اے
ملکہ یاسمن فوراً ہمارے پاس آؤ کچھ تمسے کہنا ہی یاسمن نے اسباب سحر اپنے جسم پر آراستہ کیا اڑی ہوئی
چلی قریب اس پہاڑ کے پہونچی اب جو یاسمن کی نگاہ پڑی دیکھا خسیبہ ٹہل رہی ہی برق پڑا ہوا
زمین پر تڑپ رہا ہی خسیبہ آگ روشن کر رہی ہی برق سے کہتی ہی او بھوربے حضور کا تجھکو خوف نہ آیا
میرے باغ مین چلا آیا اب تیری بوٹیان کاٹ کر کباب کھاؤنگی اب زندہ نہ چھوڑونگی برق تڑپ رہا ہی
یاسمن کا دل دکھ گیا قریب آکر خسیبہ کے برق چمکائی گئی سحر کیے خسیبہ پر تاثیر نہوئی خسیبہ نے
سر اٹھا کر جو یاسمن کو دیکھا پکار کر آواز دی کہ اری تو نے اپنے باپ کو قتل کرایا یاسمن نے چاہا ترنج پکڑ
لکھا کون خسیبہ نے ایک دو ہتھڑ زمین پر مارا یاسمن زمین پر گری اب اٹھ نہین سکتی خسیبہ بہت خوش ہوئی
اب قصد ہوا کہ دونون کا سر کاٹون یاسمن کی پریشانی برق کی چلائی دونون زمین پر تڑپ رہے ہین خسیبہ
تیغ لیکر طرف یاسمن کے چلی کہ سر کاٹ لون کہ پیچھے کوہ سے آواز آئی ارے خبردار کسیکو قتل نہ کرنا دیکھ تو خداوند
نے کیا لکھا ہے خسیبہ نے پلٹ کے دیکھا ایک جوان سیہ فام شیر صحرائی پر سوار ایک کاغذ ہاتھ مین شیر کو

دوڑاے ہوے آتا ہی خجسیہ نے دیکھا کاغذ کے سرنامے پر بڑی سی مہر لگی ہوئی ہی خجسیہ ٹھہر گئی وہ شیر سوار قریب آیا
شیر سے کودا شیر تو طرف جنگل کے بھاگ گیا کاغذ خجسیہ کے ہاتھ مین دیا دیکھا مہر سالوس کی ہی خوش ہو گئی کہ اسکو
میرا خیال رہتا ہی نامہ دیکھا کہ جلدی مین بند نہین کیا نامہ کھولا اسمین سے دھوان نکلا ارے کہکر گری ادہر صاحبقران
نے نعرہ کیا نعرہ مہتر قران

سریع السیر چون باد بہاری
جہان سے سنگ در خنجر گذاری
بمیدان اژدر آتش فشانم
منم مہتر قران شیر ترپانم

نبہ و جو جھپٹ کر مارا سر کے ہزار ٹکڑے ہوے اندھیرا ہو گیا یاسمن پر پرواز پیدا کرکے
ایک جانب بجلی برق ہو کر آیا مہتر قران ایک جانب روانہ ہوے سالوس اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہی کہ آسمان پر ابر
سیاہ چھایا رعد گرجا برق چمکی آواز آئی کشتی مرا نام من خجسیہ بکار بود سالوس گھبرا گیا کہا ارے یارو یہ کیا ہوا ذرا باغ
مین جاکر دریافت کرو ساحر دوڑے ہوے گئے جاکر دیکھا ہزارون لڑکے بیٹھے ہوے رو رہے ہین باغ کے نخل جلے
پڑے ہوے ہین دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ برق نے آکر عیاری کی خجسیہ یہ کہکر گئی تھی کہ اسکو جاکر قتل کرون ساحر
ڈھونڈھتے ہوے برسر کوہ پہونچے دیکھا خجسیہ کا تڑپ تڑپ کے کام تمام ہوا ہی چھپا ہوا لاشہ پڑا ہی لاشہ اٹھا کے سامنے
سالوس کے لائے سالوس بہت بیقرار ہوا کہا بھائی صاحب عیارون نے تمکو بھی نہ چھوڑا آخر لاشہ خجسیہ کا بڑے
دھوم سے اٹھایا خبر صاحبقران کو بھی پہونچی مہتر قران کو بھاری خلعت ملا ملکہ یاسمن باغ مین ناہید کے پہونچی
صحن باغ مین ناہید ٹہل رہی ہی درختون سے متوجہ ہو کے یہ اشعار پڑھ رہی ہی اشعار

کچھ میری خبر تمھین ابھی ہی
نوبت یہ صبح کی بجی ہی
صندل جو شیشے نے بھی ہی
تیری ابھی دو پہر بھی ہی
گویا سلیمان سبا وہی ہی

آخر شب وصل ہو گئی ہاے
قد ہی اتنا ہی رات اسکا
ہر تو ہی غنی ہلال محتاج
بیٹھا ہی ہمارے داغ دل پر

رخصت کا تمہارا قصد ابھی ہی
رفتار مین جسقدر کمی ہی
جو ہی ترے آگے ملتجی ہی
ٹوپی جو تمہاری ململی ہی

دل بر مین ہی جسم مین نہ جی ہی
کل مین نے جو غم سے سینہ کوبی
کیا آمد محتسب ہی ساقی
اے روز فراق نیم جان ہون
ناسخ یہ فصاحت و بلاغت

ملکہ یاسمن اتر پڑین ملکہ ناہید نے کہا بوا اب بھی ناحق آئین بوا ہماری تو لبون پر جان ہی
کون سی ساعت تھی کہ تم ہمکو بلا لے تماشاے جنگ لیگئین ہاے کیا تماشا دکھایا لبون پر دم آیا رات سے کھانا
بالکل موقوف ہی کنیزین طعن کرتی ہین تمھین رات کو یہ حال تھا یہ الفاظ زبان پر تھے نظم

دارم خیال روے تو اندر نظر ہنوز
ای گریہ ہستے کہ زخونناب جگر
من در ہوای وصل تو ام در بدر ہنوز

باآنکہ چشم من زتمنا سفید شد
دارم ہزار دجلہ بر چشم تر ہنوز
مخفی اگرچہ خانہ خراب ہنر شدم

رفتی بہ پیش دیدہ و من بیخبر ہنوز
دارم دو دیدہ بر رہ باد سحر ہنوز
خاک وجود من غم ہجران بباد داد
دارم ہواے صحبت اہل ہنر ہنوز

یاسمن نے گلے سے لگا لیا کہا بی بی اسقدر نہ گھبراؤ اگر صاحبقران سے ملنے کی خواہش ہی اور یہی دل مین کاہش ہی
صاحبقران سے بلطف ملاقات ہو گی اس کنیز پر بہت مہربانی فرماتے ہین اپنی زبان سے بھابھی صاحب
فرماتے ہین ہم آپ کو لے چلینگے مگر بوا ایک کام کرو سالوس نے شیشہ اسم اعظم چھپایا ہی بوا اسکا پتہ لگاؤ صاحبقران
کا اسم اعظم کھلے تو صاحبقران کو بڑی خوشی ہو ملکہ ناہید نے کہا اوئی یاسمن مین نے اتنی خبر اڑتی پائی ہی
کہ جب والد نامدار اسم اعظم بند کرکے لائے تو اپنی خوابگاہ مین گئے سب کنیزون کو بھی ہٹا دیا مگر سنتی ہون والدہ
ماجدہ نے جھپکر دیکھا ہی ان سے جاکر دریافت کرونگی اگر ان سے احوال معلوم ہوا تو مین تمسے بیان کرونگی عرصہ دراز
تک یاسمن و ناہید مین باتین رہین ناہید نے کہا ابھی جاتی ہون یہ کہکر وہ تنہا روانہ ہوئی مکان مین آکر پہونچی
گلشن بیٹھی ہوئی تھی بیٹی کو دیکھکر نہال ہو گئی گلے سے لگا لیا کہا کیون بی بی چہرہ کیون اترا ہوا ہی آج مین تمکو

بہت اُداس پاتی ہون ناہید نے کہا اے مادر مہربان مین نہ اداس ہون تو کون اُداس ہو بابا جان پر کیا مصیبت ہے
مسلمان چڑھ کر آئے خسیسہ نے دعویٰ کیا تھا وہ بھی قتل ہولی اور شکست ہوتی جاتی ہے یہ تو فرمائیے کہ اسم اعظم
حمزہ بابا جان نے کہان رکھا ہے مین نے سنا ہے کہ ساربان زادہ تلاش مین نکلا ہے سامری و جمشید اس نگوڑے
سے بچین جس بات کا ارادہ کرتا ہے اُسے کر لیتا ہے ذرا بابا جان کو بلائیے تو اُنسے کہون کہ اسم اعظم کو ایسے
مقام پر رکھیے کہ ساربان زادہ نہ پہونچ سکے نہین میرے سپرد ہو مین حفاظت کرون کیا مجال ہے کہ کوئی اُس
مقام پر آ سکے ایسے مقام پر رکھون کہ ہوا بھی نہ جا سکے گلشن نے اُسی وقت ناظر کو حکم دیا کہ ذرا خداوند کو تو
بلا لانا اُنکی پیاری بیٹی کچھ کہیگی سچ کہتی ہے کہ اگر عمرو تلاش مین نکلا ہے تو اُس شے کو چھپانا چاہیے ناظر کو ادھر بھیجا
کہا بیٹا تم سے پردہ کرنا کیا ضرور مگر باپ نے تمھارے مجھسے پردہ کیا مجھکو بڑا قلق ہوا یہ سامنے جو قصر ہے اُس
چھپر کھٹ پر آرام فرماتے ہین بڑی ہوشیاری کی پایہ چھپر کھٹ کا اُٹھا کر گڑھا کھود اُسی کے نیچے شیشۂ اسم اعظم
کو گاڑ دیا ناہید نے کہا جو آپ جانتی ہین تو آپ نے والد کو کیون بلایا اب آپ نے کہدیا ہے مین گرد اُس
مکان کے پہرا کرونگی اگر طائر پرندہ بھی اس مکان کے گرد آئیگا اُسکو جلا کر خاک کر دونگی یا مین خود چوکی پہرہ
دونگی کسی ملازم کا اعتبار نہ کرونگی گلشن کہتی ہے بیٹا سچ کہتی ہو اس مقابلے مین عجب طرح کا معاملہ ہے دوست دشمن
ہو جاتے ہین وہ وقت ہے کہ زمین پاؤن کے نیچے سے نکلی جاتی ہے یعنی بات کہتے ہوے غیرت آتی ہے ملکہ
یاسمن کا نکلنا باپ کو قتل کرایا اُسے افسوس نہ آیا ناہید خاموش کچھ خیال مین صاحبقران کے منہ سے نہین
کہتی کلیجہ دھڑک رہا ہے قلب پھڑک رہا ہے جی مین کہتی ہے اے ناہید اگر مجھکو شیشہ ملتا یہ نہ کوئی ظاہر کرتا کہ آپ کی
ملاقات کو آئی ہون مین شیشہ جا کر سامنے صاحبقران کے توڑتی فقط چند ساعت عمر لی صاحبقران کا حال
مثل مردے کے تھا اگرچہ حرز ہیکل گلے مین ہے مگر اسم اعظم تو بند ہے اسم اعظم کا شیشہ ٹوٹتا اسم اعظم چھوٹتا صاحبقران
بڑا احسان مانتے آج کل ملکہ لشکر مین صاحبقران کے سبب بلند ہونے اسم اعظم کے ہوگا یہ باتین تھین کہ
سالوس آیا آج نخوت سر پر بیٹی کو بہت چاہتا ہے آتے ہی بیٹی کو گلے سے لگا لیا پوچھا مجھے کیون بلایا ہے مین
تمھین بہت پریشان پاتا ہون چہرہ اُترا ہوا ہے رنگ گل رخسار متغیر کہا بابا جان آپ کو صدمات پہونچ رہے
ہین چچا جان کی خبرین سن چکی کہ بے قتل کیے مسلمانون نے انکا پیچھا نہ چھوڑا اور وقت ایسا عیار مارا گیا
وہی صورتین یہان بھی معلوم ہوتی ہین پھر فرمائیے میرے دل کو کیونکر آرام آئے آپ نے بھی امان کو
کیون گھر مین آنے دیا انھون نے بھی یہان آ کر مفت اپنی جان دی مگر انکا مرنا تو بہت اچھا ہوا دن بھر
بلکہ رہتا تھا لڑکے جمع ہین یا صدہا حبشی چلے آتے ہین نہین معلوم کیا مزاج تھا اچھا ہوا قتل ہو گئین مجھے آپ سے
یہ پوچھنا تھا کہ آپ نے اسم اعظم صاحبقران کہان رکھا ہے اُسکی حفاظت میرے سپرد کیجیے ایسے مقام پر
رکھون اور ایسی حفاظت کرون کہ طائر پرندہ و ہاتف نہ آ سکے اعدا و بندے کی تو کیا مجال ہے کہ جو آ سکے
سالوس خوب قہقہہ مار کر ہنسا کہا بی بی تم خاطر جمع رکھو مین نے ایسے مقام پر اسم اعظم رکھا ہے کہ ہوا بھی وہان تک
نہ جا سکے ناہید چپ ہو رہی سمجھی کہ مان سے تو مین پوچھ چکی ہون اب باپ کے سامنے زیادہ تکرار کرنے سے
کیا فائدہ ہے سالوس باہر انتظام کے واسطے گیا یہ بھی کہہ گیا کہ بیٹا نہ گھبرانا ناہید اُٹھی اپنے باغ مین آئی
یاسمن بیٹھی تھی ناہید نے آ کر کہا لو بوا مین حال اسم اعظم کا پوچھ آئی اب وقت مہلت سمجھ کر کھود لاؤنگی
بوا دل گھبراتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے آج خداوند کہہ گئے ہین کہ مین کی جا کر طبل جنگی بجواؤنگا کہتے تھے کہ حرز ہیکل چھین

ادہر ہوا کیا کہون یہ باتین سنکر میرا دل الٹ گیا کلیجہ پھنک گیا میرے تو دل کی یہ کیفیت ہے بقول شاعر نظم

مین چاہتا نہین دنیا مین غرو جاہ بلند
کہ اسکا ہاتھ ہو جون دست داد خواہ بلند
الٰہی خیر ہو مجنون کی اب کہ یہ بے پا
کرے ہے رتبہ شہر کثرت سپاہ بلند
اسی سے واعظ احمق کو پست فطرت جان
جو مثل تیر ہو تیرا شکل مہر و ماہ بلند
لیا ہو دل کو جو میرے تو اسکو مت کر تنگ
خدا وہ دن نہ کرے ہو جو میری آہ بلند

یہی کہ دونون حبابون سے ہے نگاہ بلند
عجب نہین کہ چھٹے ہر فلک سے فوارہ
کیا ہے لیلی نے کیون خیمہ سیاہ بلند
بچشم قمہ سے لیکی ہے آشنا قمری
ہوا ہے گیڑھ کے یہ شہر یہ خواہ مخواہ بلند
کرے ہے گردش دوران طرح ہنڈولے کی
کہ ہو وے ملک کی وسعت سے نام شاہ بلند

اگر تو مہر کو ایک شعلہ خو سمجھتا ہے
بڑی ہے اشک کے آہ نکلی دل سے آہ بلند
ہجوم فوج خطا اسکا نہ کیون بجا حسن
دکھا نہ سرو مجھے ہے مری نگاہ بلند
اگر غرور تو زنہار اسپہ ای نادان
ہر ایک شخص کو یان گاہ پست گاہ بلند
ترا بھی نالہ تو پہونچا ہے تا فلک سودا

دونون ہجران دیدہ آفت کشیدہ رو رہی تھین یاسمن نے کہا بوا ناہید اسم اعظم
کی تدبیر کرنا مین جا کر خبر تمھارے واسطے بھیجونگی سالوس طبل جنگی بجوانے کو کہہ گیا ہے ملکہ یاسمن تو طرف لشکر
صاحبقران لے روانہ ہوئین ناہید فکر مین ہے کہ مین اسم اعظم کو لادون پاس صاحبقران کے پہونچاؤن مگر خواجہ عمرو
بن امیہ ضمری خدمت مین صاحبقران کے حاضر ہین یہی عرض کر رہے ہین کہ ای شہریار ہوشیار رہیے گو
سالوس فکر مین حمزہ بیکل کی ہے صاحبقران کو خوب سمجھا کر عمرو تو فکر مین سالوس کی نکلا سالوس نے تیز رفتار
سے کہا کہ ای تیز رفتار قدرت نے تو یہ کیا کہ اسم اعظم حمزہ بند کر لایا اب رہا ہونا اسم اعظم کا سخت دشوار ہے سوا ے
قدرت کے اور کوئی مقام نہین جانتا زوجہ قدرت کو آگاہ نہین کیا اگر مجھسے ہو سکے تو صاحبقران کو پکڑ لا
قدرت بھی فکر مین نکلینگے سہمان شعلہ زن وزیر بھی میرا فکر مین گیا ہے اسی فکر مین کل سے وہ پھر رہا ہے مگر تا حال
صاحبقران نہین پہونچا عمرو عیار ہر وقت حمزہ کے ساتھ رہتا ہے تیز رفتار نے کہا غلام جاتا ہے جب پڑتا ہے تو
حمزہ کو لاتا ہون یہ کہکر تیز رفتار نکلا سالوس ساتھ والون سے کہہ رہا ہے کہ حمزہ گرفتار ہو جائے تو ایک سحر مین
لشکر کو غارت کر دون یہ کہکر خود نکلا طبل جنگی ابھی نہین بجوایا سہمان شعلہ زن وزیر سالوس بھی اسی فکر مین
عقاب بنا ہوا کبھی لشکر صاحبقران مین جاتا ہے کبھی پلٹ کر اپنے لشکر مین آتا ہے تیز رفتار جنگل مین آ کے
ایک جھنڈی مین بیٹھا سوچ رہا ہے کہ لشکر حمزہ مین کس صورت پہ جاؤن کہ اسنے بیٹھے بیٹھے دیکھا عمرو
آتا ہے خیال مین گذرا کہ نکلکر اس سے مقابلہ کرون یا اسکو پکڑ لون یا مارون مگر یہ بھی دیکھ چکا ہے کہ عمرو
سو سو عیارون سے لڑا اور بچکر نکلگیا مین اکیلا کیا کر سکونگا نہایت تردد مین ہے خواجہ بھی سر جھکائے
چلے آتے ہین کہ سہمان بشکل عقاب آسمان پر اڑا ہوا جاتا ہے اسنے جو عمرو کو دیکھا تو جھپٹ کے گرا بیخبر
مین عمرو کو دبا لے سہما کا خیال مین گذرا کہ لشکر مین نہ لیجاؤ کہ اسکا کوئی شاگرد آ جائے وہ اسکو چھڑا لے
تو ملال ہوگا یہ سوچتا ہوا طرف صحرا کے چلا مگر تیز رفتار نے خود دیکھا کہ سہمان شعلہ زن عمرو کو پکڑ لیگیا شام
ہو چلی ہے اول کی تاریخین ہین فراش ماہ تابان نے فرش چاندنی کا بچھایا ہے ذرہ ریگ بیابان ستارہ ہائے
آسمان سے ہمسری کر رہے ہین یہ تو خوب یقین ہے کہ سہمان شعلہ زن عمرو کو پکڑ لیگیا اور ایسے مقام سے
لیگیا کہ کسی کو خبر بھی نہوئی کوئی شاگرد بھی عمرو کا آگاہ نہین ہوا یہ سوچ کر اسنے رنگ و روغن عیاری کا نکالا
عمرو کی شکل بنکر تیار ہوا طرف لشکر اسلام کے چلا کنارے پہ آیا ابوالفتح وغیرہ سے ملاقات ہوئی پوچھا
ماموں جان آپ کہان سے آتے ہین تیز رفتار نے اشارہ کیا مجھسے بات نہ کرو مین ایک ضرورت مین ہون

ابوالفتح سمجھا کسی عیاری کی فکر مین ہونگے تیز رفتار در دولت صاحبقران پر آیا صاحبقران ابتک انتظار مین تھے کہ شاید لشکر سالوس مین طبل جنگی بجے کہ پہر رات آگئی اور طبل جنگی نہ بجا صاحبقران دربار برخاست کر کے باہر تشریف لائے دیکھا کہ عمرو سر جھکائے چپکا کھڑا ہوا امیر نے پوچھا کیون خواجہ خیر تو ہے تیز رفتار نے اشارہ کیا کہ اسوقت چلا کر کلام نہ کیجیے عیار سالوس آیا ہے آپ کنارے چلیے تو مین کچھ عرض کرونگا صاحبقران نے سردارون کو رخصت کیا عمرو و امیر باتین کرتے ہوے چلے تیز رفتار لگا کر صاحبقران کو پشت پر ایک خیمے کی لایا وہان پر سناٹا تھا باتون مین لگا کر صاحبقران کے گلے مین حلقہ کمند کے ڈالدیے حباب مار کے بیہوش کیا پشتارہ باندھکر لے بھاگا جب تیز رفتار صاحبقران کو لیگیا مقبل انتظار مین الگ کھڑا ہے جب عرصہ ہوا تو مقبل تلاش مین چلا پشت پر خیمے کے آکر دیکھا خنجر صاحبقران کا زمین مین پڑا ہے پشتارہ باندھنے کا نشان معلوم ہوتا ہے مقبل نے پکار کر آواز دی اے عیاران اسلام عمرو کی صورت بنکر کوئی آیا خواہ کوئی جادوگر تھا یا عیار تھا ابوالفتح نے کہا ساحر نہ تھا معلوم ہوتا ہے تیز رفتار صاحبقران کو بصورت ماموں جان لیگیا بڑی مشکل کی بات ہوئی کہ برق و قران بھی دوڑے ہوے آئے ابوالفتح نے سب حال بیان کیا کہ تیز رفتار بصورت خواجہ عمرو آیا امیر کو لیگیا برق نے کہا خلیفہ تمنے سنا قران نے کہا عقل یہ کہتی ہے کہ استاد کو بھی کسی نے گرفتار کر لیا جب تو وہ بخوف خواجہ کی شکل بنکر آیا اور صاحبقران کو لیگیا تیز رفتار تو لیے ہوے صاحبقران کو جاتا ہے سہمان خواجہ کو لیکر صحرا مین آیا سایہ نخل مین ٹھہرا خیال مین آیا کہ عمرو کو ہوشیار کر کے قتل کرون کہ کان مین آواز دردناک آئی کوئی عورت بلک کر رونی ہے اور کہتی ہے یا خداوند سامری و جمشید خدائی مین آگ لگی ہے میرا بچہ کیا ہوا تھا اگھر سوتا تھا آج تین دن سے نہ ہالی کی فکر ہے نہ کھانے کا ذکر ہے کہان جا کر اپنے بچے کو ڈھونڈھون کس سے کہون کون پتہ بتائے کون اس تک پہونچائے سہمان نے پلٹ کر دیکھا ایک ضعیفہ کو دیکھا گوری گوری صورت جھریان پڑی ہوئین سفید اطلس کا پائجامہ محمودی کی چادر آنکھون سے دریا جاری یہ کلمات زبان پر کہ تو ہی میرا عاشق تو ہی میرا معشوق میری زندگی کا مزا گیا افسوس ہزار افسوس

نظم

ور گوشش از قصہ من داستان رود
گل میدود قبا چو ازین گلستان رود
سر گرم عجب گشتنت ای یار خوب نیست
گل شرر شتاب ازین خاکدان رود
بر گردش نشستہ ام امیدوار لطف
سود داشتم بجان من خستہ جان رود

ہر گز نمیرد و زتنش تا کہ جان رود
آن گل بناز بالش خواب گران رود
زلفش چو منتشر شود از جنبش نسیم
دولت کہ آوری بہ کف رائگان رود
شاہ نجف کہ ہست درش قبلۂ مراد
نومید بندہ زین در دولت چسان رود

عاشق نجاز نوے تو ای مہربان رود
رفتن زباغ دہر بود ماتم خلیل
آتش شود بلند بہ بالا دخان رود
چون شعلہ ہر کسی کہ کشد سر بہ آسمان
یا بد مراد ہر کہ بران آستان رود
یا ہم ہمہ بزم غیر رود گر زروے قہر

سہمان نے جو بڑھیا کو اس حال خراب سے دیکھا پکار کر پوچھا بڑی بی خیر تو ہے بڑھیا اپنے ہوش مین نہین ہے کبھی درخت پر ٹکر ماری کبھی گر پڑی کبھی چیخی کبھی دونون ہاتھون سے سر کو پیٹنے لگی سہمان دوڑا بڑھیا چاہتی تھی کہ اپنا سر پتھر پر مارے سہمان نے ہاتھ پکڑ لیا کہا بڑی بی دیکھو پھٹ جائیگا لہو تو کیا ہو گا گذر رحیبا سنے ہاتھ پکڑ کے بشفقت پوچھا بڑھیا نے سر اٹھا کر دیکھا نگاہ غور دیکھا بلائین لینے لگی کبھی کہتی ہے بیٹا ذرا جھک جاؤ کہ مین پیار کر لون تمکو کلیجے مین رکھلون آنکھون کے پردے مین چھپا لون میرے پیارے کہان تھے تین دن سے ماں کے بلکنے پر خیال نہ کیا سہمان کہتا ہے مین تو گھر مین نہ تھا مائی جو مفصل حال کہو ایسا نہو کلیجہ پھٹ جائے ذرا اپنے کو سنبھالو بڑھیا نے اپنے کو سنبھال کر کہا بیٹا تیری ہزار برس کی

عمر ہو مین نے اپنی مان کی گود مین پرورش پائی شوہر میرا مرگیا چالیس اولادین تھین سب مرنے لگے دو مہینے کے اندر سب مر گئے
ایک بیٹا بچا مین مینا محتاج نہین ہون سامری و جمشید نے سب کچھ دیا ہے چالیس گانؤن مین ٹھکرائن کہلاتی ہون
اب وہی میری زندگی کا باعث تھا آج تیسرا دن ہے کہ اُسنے انتقال کیا مین تو روتے روتے بیہوش ہوگئی پڑوس والے
بموجب قاعدے کے لاشہ لیگئے جلایا مین جو ہوشیار ہوئی ایک ایک سے کہتی تھی میرا بچہ کہان گیا اُسی بیقراری
مین نکل آئی گلی گلی چھانتی پھرتی ہون کہین اُسکو نہین پاتی اسوقت تمکو دیکھا ہے صورت میرے بچے سے ملتی ہے دل کو
تسکین ہوگئی اتنا چاہتی ہون کہ تم چلکر میرے گھر مین رہو چالیسون گانؤن لونڈیان بلاؤ تماشا دیکھو مگر میری
آنکھون کے سامنے رہو کچھ کنگ بھرتی گھر مین اشرفیان روپیہ مہیا سب کچھ ہے دو لیکر خرچ کرو جوا کھیلو
شراب پیو جس بات مین تمھاری مرضی ملے وہ بات کرو مین سب طرح راضی ہون فقط دیکھنے کی طالب ہون اور
مجھے کسی شے کی خواہش نہین کپڑا عمدہ پہنو کھانا اچھا کھاؤ جو تمھارے مزاج مین آئے وہ کرو میری آنکھون کے سامنے
سے نہ ہٹو فقط صورت دیکھا کرونگی سہمان نے بڑھیا کو گلے سے لگا لیا کہا مادر مہربان اسوقت مجھے ایک کار
ضروری ہے مین بھی خداوند کا وزیر ہون تمام کارخانہ قدرت میرے سپرد ہے عمرو عیار کو لیکر آیا ہون وہ ہمارے
خداوند کا دشمن ہے اسکو قتل کرلون تو مین تمھارے ساتھ چلونگا تمھارے ہی پاس رہا کرونگا تمھاری بیقراری دیکھکر
گھبرا گیا بڑھیا نے کہا بیٹا تمنے مجھکو خوب راضی کیا مین بھی تمکو راضی کرونگی گھربار تمھارے نام پر نثار ہے میرے
ساتھ تحصیلدار کے یہان چلو تمہر تمھارے نام کرادون سبزہ مین کا ایک پٹہ ہو وہ تمھارے گلے مین پڑا رہے
مجھے ٹکڑا روٹی کھلادو گزر کا رہا مہینا دو چاند سی دلہن بیاہ کے لاؤن پوتا گود مین کھلاؤن شادی بھی ایسی
جلبہ کرون کہ لاکھ دو لاکھ کا جہیز ملے دلہن ایسی آوے کہ سبکو تمکو راضی رکھے مگر بیاض ہو کسی کا دل نہ دکھائے محلے
مین بلبل ہو جائے کہ میرے بچے کی دلہن آئی لڑکے دروازے پر جمع رہین لونڈون گھیری کہلائے دیکھنے والونکے
منھ مین پانی بھر آئے سہمان ہنستا جاتا ہے کہتا جاتا ہے ایک ذرا ٹھہر جائیے مین عمرو کو ہوشیار کرکے قتل کردون
کہا بیٹا تم کسیکو اپنے ہاتھ سے قتل نہ کرو بھوت پلید بنکر تمپر چڑھ بیٹھے تو مین کدھر کی ہونگی سہمان نے کہا مادر
مہربان ہم ساحر ہین ہمارا یہی کام ہے خداوند سالوس بچا لینگے بڑھیا نے کہا نگوڑا سالوس کون ہے مین تو اُس
بھڑوے کے جنے کو دیکھون ارے سامری و جمشید خداوند ہین سالوس بھی جوس ولد دیوس نبیرۂ اسطوقدوس
سبنی قاموس بنت سدوس مادر طاؤس کو مجھے دکھادے مین یہ سب لفظین اسکو کہونگی سہمان نے کہا مادر مہربان
کیا ضرور ہے وہ خداوند مشہور ہے سب اُسکو سجدہ کرتے ہین مگر آج کل مصیبت مین مبتلا ہے مسلمانون نے برباد کر ڈالا
ہے لیکن آج مسلمانون کا خاتمہ ہوتا ہے اُس شخص کو پکڑ لایا ہون کہ جسکے مقدمے مین سامری و جمشید لگ گئے ہین
کہ عمرو کی قضا کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہے آج مین خداوند کو جھوٹا کرونگا عمرو کو قتل کرتا ہون بڑھیا نے تپنچے پکڑکر
ایک طمانچہ مارا کہا بھڑوے کے جنے تیرا باپ ہوتا تو تجھکو سزا دیتا مین بیوہ ہون جو چاہے باتین بنا مین تو
نہ مانونگی کہ تو اپنے ہاتھ سے عمرو کو قتل کرے مین نام سن چکی ہون یہ وہ ظالم ہے کہ جسنے سیکڑون جادوگرون کو
مارا ہے مر راکس بنکر تیرے سرپر چڑھیگا زندہ نہ چھوڑیگا تبتلا تو مین کسکی ہوکے رہونگی تلوار مجھے دے مین تو قبر مین پانون
لٹکائے بیٹھی ہون اگر مر راکس بھی بنیگا بنا کرے تو تو میرا وارث موجود ہے علاقہ لیا چھین کرنا کبھی ہمارے نام پر بھی
ہاتھ اٹھا دینا دیکھ تو مین کیونکر قتل کرتی ہون ارے مین گانؤن کی رئیسہ ہون مین جو گھر سے نکلی دو سو عورتین اپنے
اپنے گھرون سے نکل پڑین وہ بھی آتی ہونگی یہ کہکر سہمان سے تلوار لی کہا ذرا نگوڑے کو ہوشیار کر اب جو سہمان نے

ہوشیار کیا عمرو کی آنکھ کھل اپنے کو سحر مین مبتلا پایا ایک بڑھیا جادوگر سے باتین کر رہی ہے بڑھیا نے تلوار چمکا کر
کہا کیون نگوڑے عیار مکار تیرا سر کاٹ لون سہمان سمجھا اب بڑی بی ہاتھ مار دینگی مگر بڑھیا نے ہاتھ چمکا چمکا
لے ہاتھ سوک لیا تلوار تو کھینچی ہوئی ہاتھ مین ہے چار انگل کا بیٹھا جیرا ہوا کئی مرتبہ عمرو پر چمکائی گھبرا کر کہا تو بیٹا غضب
ہوا سب گانون والیان آتی ہین ارے میری جٹھانی بھی ہے دیورانی بھی آگئی ساس بھی نکل پڑی پڑوسنین
سب ساتھ ہین سب روتی پیٹتی چلی آتی ہین سہمان بیٹا جیسے ہی اپنے منھ پھیرا تلوار تو بڑھیا کے ہاتھ مین تھی
ایک تلوار کا ہاتھ مارا نعرہ اپنے نام کا کیا نعرہ برق منم برق رفتار و خنجر گذار ہے منم بکہ لیکن گران بر ہزار ہے
تلوار جو پڑی سہمان کا سر کٹ کے گرا اندھیرا ہو گیا خواجہ نے اٹھتے ہی کپڑے سہمان کے اتار لیے کمر ٹٹولنے لگی
برق نے کہا استاد جلدی نکل چلیے کوئی فکر معقول کیجیے آپکی صورت بنا تیز رفتار صاحبقران کو چرا لگیا مین تو
انھین کی تلاش مین نکلا تھا آپ کو جو گرفتار دیکھا میان سہمان کی گردن کی شکلہ ہے کہ ملعون کو مارا عمرو نے جو حال
گرفتاری صاحبقران سنا رنگ ہوا اڑ گیا کہا ارے برق عیار سب مر گئے تھے برق نے کہا آپ کی صورت پر
سب نے دھوکا کھایا حقیقت مین زو و رفت کا بھائی ہے مجھکو یہ عیاری اسکی سبت بھائی ہو بتا نہ تھا بات نہ کرتا تھا
انھین فقرون مین صاحبقران کو لیگیا برق سے کہا تم جاؤ ہم جا کر اسکی فکر کرتے ہین اگر لشکر مین پہونچگیا تو بیتک
مشکل ہو گی کیونکہ تسکین دل ہو گی برق نے کہا مین بھی ساتھ چلون عمرو نے میان برق کے ایک دھول ماری
کہا ابے تو چلکر کیا کریگا مین سمجھ لونگا برق الگ ہوا مگر الگ الگ چلا کہ دیکھون استاد کیا عیاری کرتے ہین خواجہ
کنارے آئے رنگ روغن عیاری کا نکالکر ایک ساحر کی شکل بنکر تیار ہوئے دوڑتے ہوئے چلے اتفاقات
قضا و قدر کہ تیز رفتار لشکر سے صاحبقران کو لیکر نکلا ہے برابر ایک درہ کوہ کے پہونچا سوچ رہا ہے کہ کسطرف لیکر
جاؤن کہ آسمان پر سناٹا ہوا اٹھکر دیکھا ایک جادوگر بھاگا ہوا آتا ہے تیز رفتار سوچا کوئی ہوگا ساحر نے پکار کر کہا
ای شخص تو کون ہے یہ پشتارے مین کیا بندھا ہے تیز رفتار نے کہا تجھے کیا مطلب ہاتھ صاحبقران کا کھلا
تھا ساحر نے کہا کیا تو بردہ فروش ہے کل سے بارہ چودہ لڑکے غائب ہو چلے ہین گانون مین ہلڑ پڑا ہوا ہے مان
و باپ انکے رو رو کر جان دیتے ہین تم روز آکر لڑکون کو پکڑے جاتے ہو تیز رفتار گھبرایا کہا بھائی مین بردہ فروش
نہین ہون خداوند سالوس کا عیار ہون تیز رفتار میرا نام ہے حمزہ کو پکڑ لایا ہون خدمت خداوند سالوس مین
لیے جاتا ہون یہ خداوند کا دشمن ہے بردہ فروشی سے کیا کام ساحر نے کہا مین نہ جانے دونگا جب تو تیز رفتار
بھی بگڑا کہا مینے تجھے سب حال مفصل کہدیا اور پھر مجھکو روکتا ہے قدرت سے کہکر تقدیر کر اوونگا وہ جانور بنا دینگے
ساحر نے نیمچہ کھینچا کہا تجھے سحر تو کیا کرون مگر تجھکو تلوار سے مار لونگا تیز رفتار نے پشتارہ رکھدیا نیمچہ چلنے لگا
تیز رفتار جانتا ہے کہ یہ ساحر کیا تمسے لڑسکیگا فنون سپاہگری کو یہ لوگ کیا جانین تیز رفتار نے دیکھا کہ ساحر بھی چوٹ کا
جواب دیتا ہے آنکھ جو مل گئی اب اسنے پہچانا پکار اٹھا کہ ارے عمرو عیار ہے عمرو نے کہا ای تیز رفتار خیر
اسی مین ہے کہ پشتارہ چھوڑ دو اور اپنی جان کو غنیمت جانو میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچوگے لڑتے لڑتے
تیز رفتار نے بھینک نیمچہ مارا عمرو نے جست کی اب جو زمین پر آیا وہان پہ پنیتی تھی لڑکھڑا کر عمرو گرا تیز رفتار نے
جھپٹکر حباب مارا خواجہ بیہوش ہوے اب سوچا کہ دونون کو کیونکر لیجاؤن عمرو کا سر کاٹ لون نیمچہ لیکر چلا
تھا کہ پشت سے آواز آئی استاد یہ کیا کرتے ہو دیکھو قتل نہ کرنا قدرت گنہگار بنائینگے قدرت کا حکم ہے
کہ جب عمرو کو گرفتار کرو زندہ ہمارے سامنے لاؤ لیکت کے دیکھا مہمیز میرا شاگرد پکارتا ہوا آتا ہے اب

تیز رفتار ٹھہر گیا مہمیز قریب آیا کہا اُستاد یہ کیا معرکہ تھا تیز رفتار نے کل کیفیت بیان کی مہمیز نے کہا دیکھیے
قدرت بھی تشریف لاتے ہین جیسے ہی تیز رفتار بیٹھا حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے حباب مارا بیہوش ہوا انوہ
کیا نام مہتر برق فرنگی اول عمرو کو ہوشیار کیا عمرو نے اُٹھکر گلے سے لگایا کہا بیٹا برق بڑا کام کیا مگر تیز رفتار
کے ہاتھ مین انگوٹھیان تھین وہ کیا ہوئین برق نے کہا اُستاد آپ کو تو ناحق کا گمان ہی اس ملک والے تو
انگوٹھیان نہین پہنتے یہ کہکر بھاگا عمرو نے امیر کا نشپتارہ زنبیل مین رکھا اب قصد ہوا تیز رفتار کا سر کاٹ لون
کہ دیکھا بارہ چودہ شاگرد تیز رفتار کے چلے آتے ہین اُنھون نے جو دیکھا کہ اُستاد بیہوش پڑے ہین عمرو سر
کاٹا چاہتا ہی نعرہ کرکے سب دوڑے عمرو نے دیکھا اب ان سے لڑنا بیکار ہی امیر قبضے مین آ چلے یہ سوچکر عمرو
طرف لشکر کے چلا شاگردون نے تیز رفتار کو ہوشیار کیا خدمت مین سالوس کی آیا سب کیفیت بیان کی
سالوس نے بڑا افسوس کیا اور کہا ای تیز رفتار ذرا تلاش کر کوئی میان والا ملگیا ابھی مین نے خبر پائی کہ عمرو
ذکر کر رہا تھا کہ اسم اعظم رہا کرکے لاؤنگا کوئی ہمارے لشکر والا شاید ملگیا ای تیز رفتار مین نے اسم اعظم ایسے
مقام پہ رکھا ہی کہ جہان گمان وہم وخیال بھی نہ پہونچے اس روسے کسیکو آگاہ بھی نہین کیا پھر کیا سبب جو عمرو کو خبر
پہونچی تیز رفتار یہ سنکر باہر نکلا مہمیز اپنے خلیفہ سے کہا کہ ذرا خبر لگاؤ ہمارے شہر والون سے کوئی ملگیا ہی
مہمیز چلا عمرو کا حال سنیے کہ خواجہ صاحبقران کو بارگاہ مین لائے ہوشیار کیا سب کیفیت بیان کردی اب
باہر جو آئے ایک طائر نے پرچہ گود مین گرا دیا طرف سے یاسمن کے مرقوم تھا کہ مجھکو ناہید نے بلوا بھیجا
حقیقت مین بہت بیقرار تھی مین نے باتون مین اُسکو بہلایا مگر برائے چند ساعت آپ بھی تشریف لائیے خواجہ
طرف باغ ناہید کے چلے مہمیز نے صحرا مین ٹھہرا تھا دیکھا اُسنے عمرو جاتا ہی حیران ہوا کہ عمرو کہان جاتا ہی دیکھا
ہوا چلا خواجہ بخوف باغ مین ناہید کے آئے دیکھا ناہید رو رہی ہی کہتی ہی کہ ای یاسمن کالی راتین ہجر کی مجھکو کھا
جاتی ہین اگر ملاقات ہوتی تو یہ عرض کرتی بقول شاعر نظم

کچھ گلے ہمسے بھی سنیے کچھ شکایت کیجیے
اس محبت سے بلا کوئی کہ ہم سوچا کیے
خضر فرماتے ہین ہمکو بھی ہدایت کیجیے
وہ مری گستاخیون پر قتل کرتے ہین مجھے
زہر کے مانند رگ رگ مین سرایت کیجیے
وصل مین ڈھونڈھا کیے لیکن نہ یہ موقع ملا
آپ کچھ تائید یا شاہ ولایت کیجیے

کچھ نرالی آج دلمین اور اس دلبر مین ہی
شکوۂ بیداد یا شکر عنایت کیجیے
یون نکالا چاہتا ہی آرزوے دلکو عشق
زخم کہتا ہی کہ مضطر تھا رعایت کیجیے
یون لگا لیتے ہین باتون مین لگا رکھتا ہی عشق
ہائے تنہا یار کو دل کی شکایت کیجیے

جب نہ دیجیے وصل مین اتنی عنایت کیجیے
بولیے کسکی طرف کسکی حمایت کیجیے
کوچۂ الفت کی راہ ہونسے ہین جو آگاہ ہم
یہ ارادہ ہی کہ تنگ اسکو نہایت کیجیے
ہی ارادہ تلخی غم کا تری ای ہجر دوست
ابتدا سے پھر بیان اپنی حکایت کیجیے
عشق بت چھوڑے دلی اشد ہوجا جلال

یہ اشعار سنکر یاسمن نے آہ کی کہا بولا کیا کہون جو دلپر گذرتی ہی اس سے
بہتر یہی ہی کہ تڑپ تڑپ کر جان دین عشق کا کبھی نام نہ لین اگر خواجہ آتے ملاقات ہوتی تو اُنسے کہتے نظم

غیرتِ قوس است گر ابروے تو
سرنگون شد پیش این ابروی تو
سرو در گلشن بپایت سر زند
سجدہ گاہ قدسیان شد کوے تو
عاشق بیچارہ خاقانی کجا

نافۂ چین کاکل ہندوے تو
عاریت بگرفت ای گل در چمن
چون بہ بیند قامت دلجوے تو
با غزال وحشی صحرا شود
جان من بیرون رود از کوے تو

بر فلک قوس قزح ای رشک مہ
نازکی نسرین تر از بوے تو
از حرم صد درجہ باشد محترم
کی مماثل چشم بے آہوے تو
اسطرح حسرت کو یاس کی باتین

دونون شاہزادیان کر رہی ہین عمرو کو آتے ہوے دیکھکر دونون چپ ہو گئین ناہید نے کہا خواجہ آئیے خوش آمدید
بیٹھئے مگر مہمیز نے خواجہ کو آتے ہوے اس باغ مین دیکھا حیران تھا کہ میان آنے کا عمرو کے کیا باعث ہی
یہ سوچکر قریب باغ کے آیا کمند مارکر دیوار پر چڑھا دیکھا خواجہ عمرو بیچ مین بیٹھے ہین اور ملکہ ناہید کہہ رہی ہین کہ
خواجہ فکر تو مین نے کی ہی اگر بن پڑا تو انشاء اللہ اسم اعظم کی تدبیر کرونگی مہمیز یہ دیکھکر جلگیا اول تو یاسمن کو
دیکھکر دل سے یہی کہتا تھا کہ یہ خیچون کی بیٹی میان کیون آئی تم طلعت اس سے کیون ملین اور نہ کہ عمرو
کو بھی گھر مین بلایا اب ترکیب جو نا ہید نے کہا خواجہ انشاء اللہ اسم اعظم کی رہائی ہو جائیگی یہ جو اس ملعون نے سنا
صبر نہو سکا پکار اٹھا او کیسو بریدہ او ننگ خاندان تو نے اپنے گھر مین اس ساربان زادے کو جگہ دی جاکر
خداوند سالوس سے کہتا ہون دیکھیو بی ناہید تمہارا ابھی علاج ہو جائیگا گوشے مین بیٹھکر یہ رنگ جمایا دشمنو کو
اپنے گھر مین جگہ دی دیکھو تو کیا سزا ہوتی ہی ملکہ نے جو مہمیز کو دیکھا کہا لو خواجہ غضب ہو یہ مہمیز تیز رفتار کا خلیفہ ہی یہ
جاکر سالوس سے کہیگا ہمارے در پئے آزار ہو گا بس خواجہ للکارتے ہوے اٹھے کہ او ملعون وہان سے کیون
غل مچاتا ہی نیچے آ تو معلوم ہو مہمیز بھی جوش مین کود پڑا عمرو و مہمیز سے نیچہ چلنے لگا ملکہ تھر تھر کانپ رہی ہی مہمیز بڑے
زور و شور سے لڑ رہا ہی کہ خواجہ دنگ ہو رہے ہین ہر چند چاہتے ہین کہ اسکو قتل کرون یا گرفتار کرون لیکن ممکن
نہین ہوتا قضائے کار شمیم جادو سالوس کا ملازم آسمان پر اڑا ہوا جاتا تھا اسنے جو مہمیز و عمرو کو لڑتے ہوے
دیکھا خیال مین گذرا کہ اسکی تو اکثر ہی قدرت تلاش کرتے تھے تیز رفتار نے کئی مرتبہ اسکی کوشش کی دونون کو
پکڑ کر لیچلون پھر سوچا کہ مہمیز تیز رفتار کا شاگرد ہی فقط عمرو کو لیچلون مہمیز کو بھی غنیمت ہو جاویگا تم بیرن کر رہا ہی مگر
عمرو پر پھر قابض نہین ہوتا یہ بھی خوش ہو جائیگا تڑپ کر وہان سے نعرہ کرکے گرا شمیم جادو و عمرو نے جا با
جست کرکے نکلون مگر اپنے مقام سے ہٹ نہ سکے شمیم نے پنجہ کمر مین دیا لے اڑا مہمیز نے دیکھا عمرو کو شمیم لیگیا
پکار کر آواز دی بی ناہید جا کر قدرت سے اطلاع کرتا ہون ابھی آفت آتی ہی ناہید گھبرائی ملکہ یاسمن کہنے
لگا مین اس ملعون کو پکڑ لاؤن یہ کہکر دوڑی قصد کیا سحر کرون مہمیز نے جست کی دیوار کے پار پہونچا ملکہ یاسمن
دیکھکر رہ گئین مگر گرفتاری پر عمرو کی نہایت پریشان ہوئین کہا لو بوا ناہید سردار لشکر اسلام گرفتار ہو گیا اب راز کھلا اب
اس مقدمے کا حیلہ دشوار ہی جو تقدیر مین لکھا ہی وہی ہوتا ہی نظم

اک شرر جائے جو پتھر پہ تو پتھر جلجائے
تن بدن پھونک دیا ہی تب فرقت نے
کیون نہ پروانے کے مانند کبوتر جلجائے
دوست کہتے ہین اسے ساتھ جو آتش مین
نار غم سے جو کوئی عاشق مضطر جلجائے
وہ وہ پرکالۂ آتش قد موزون تیرا
دیکھکر کاکل دلدار کا اژدر جلجائے

پر پروانہ ہو کیا شمع رخ جانان پر
کیا عجب ہی جو مرے جسم سے بستر جلجائے
ہو ترا روئے جوان سوز اگر نرگس و سنگن
شمع کے جلتے ہی پروانہ نہ کیونکر جلجائے
حسب نہ تپ نالۂ سوزان سے جلا خانۂ دل
دیجیے اس سے جو تشبیہ صنوبر جلجائے
آتشین چہرہ ہی پر شاہد مضمون ناسخ

آتش عشق وہ ہی جس سے سمندر جلجائے
گر فرشتہ بھی اگر جائے تو شہپر جلجائے
شمع سان شرح تپ غم سے ہی سوزان یا رب
ہی یقین خانۂ آئینۂ سکندر جلجائے
کھیل سمجھے وہ صنم جانکی آتشبازی
نہوا یہ کہ کسی غیر کا بھی گھر جلجائے
شجر طور کے مانند عصائے موسی
کیا عجب گرمئ اشعار کا دفتر جلجائے

دونون شاہزادیان خوب روئین آپسمین یہی صلاح ہی کہ کہین نکلجائین مگر مہمیز جیسے ہی باغ سے باہر نکلا خوشی
خوشی جاتا ہی کہ جاکر خداوند سے عرض کرون کہ دیکھا جنگل سے اشعار عبرت خیز کی آواز آرہی کوئی یہ اشعار
پر سوز و گداز پڑھ رہا ہی نظم

گیرم بدست خویش ازان در بہار گل
آید برون بہار ز چوب در خار گل

تا کی بدر انتظار نسیمی توان نشست	تا کی توان مقیم رہ انتظار گل	خواہی ایاغ پر کن و خواہی سبو ز اشک
مرغ چمن علاج ندارد بخار گل	ہنگام گل گذشتہ و عالم چو گلشن ست	بس نو ایاغ یاس کردہ درین روزگار گل
بلبل بکام خویش فغان کن کہ نقد اشک	مخفی ز دیدہ کردہ و نہانی نثار گل	

حیران ہو کر دیکھا کہ یہ کون ہی گاہی دیکھا
ایک عورت مگر نہایت حسین غبار چہرے پر ملا ہوا ایک نخل کے سائے مین بیٹھی ہی ہاتھ مین کوئی شئے اُسکو دیکھ دیکھ کر
زیادہ روتی ہو اسطرح بیقرار ہوتی ہی کہ اُسکی بیقراری پر دل سنگ آب ہو کیسا ہی سخت دل ہو مگر اُسکو دیکھکر بیتاب ہو
مہمیز جھپٹ کر قریب آیا جھانک کر دیکھا میری تصویر لیے ہوئے رو رہی ہی کبھی تصویر کو بوسہ دیتی ہی کبھی گلے سے
لگا لیتی ہی کبھی کہتی ہی کیون صاحب تمکو کہان ڈھونڈھون کمبخت سوداگر یہ سودا ہمارے ہاتھ بیچ گیا ہمنے خود
سودا خریدا مہمیز ہنستا ہوا سامنے سے آیا جیسے ہی صورت دیکھی وہ نازنین اُٹھی اُٹھکر بلائین لینے لگی کہتی تھی مین
لات ومنات کے صدقے ہو جاؤن کہ انھون نے میری آرزو پوری کی تین دن ہوے گلیان چھانتی مین کہو صاحب
تمھاری تصویر کا یہ مرتبہ ہی سوداگر بیچتے پھرتے ہین لوگ بخواہش خریدتے ہین مگر مین کیا صاحب نصیب ہون گھر سے
آوارہ ہو کر نکلی اپنے دل کی آرام چین کو ڈھونڈھ نکالا اسوقت سے اس صحرا مین آئی طپش و بیقراری دل کی بڑھ گئی
حیران تھی کہ اب میری قضا آئی ہی مگر شاعر نے سچ کہا ہی شعر وعدۂ وصل چون شود نزدیک ٭ آتش شوق تیز تر گردد ٭
آؤ ذرا میرے پہلو مین بیٹھ جاؤ میرا دل تسکین پائے آنکھون مین نور قلب مین سرور ہو کسی گوشے مین چلکر بیٹھو
کہ سوز دل کم ہو مزاج کا برہم ہونا باعث خرابی ہی مگر ذرا میرے سینے پر ہاتھ رکھو یہ کیفیت کبھی نہ دیکھی ہوگی اب تمھارا
ملنا غنیمت ہو اب مین اپنے خداوند کا ہو جا کرونگی سامری جمشید کو بھوگ دونگی لات ومنات کو سنڈ چڑھاؤنگی
مہمیز خوش ہوتا ہی ہنستے ہنستے پوچھا کیون صاحب تمھارا نام نامی کیا ہی اُس نازنین نے ہنسکر کہا صاحب مجھکو غنچہ دہن
کہتے ہین یہان سے پانچ کوس پر ایک قلعہ ہی کہ اُسکو قلعۂ گلفروشان کہتے ہین مین وہان کی شاہزادی ہون تمھاری
تصویر ایک سوداگر سے خریدی دیکھتے ہی دیوانی ہوئی دو دن گھر مین تڑپی کنیزین ہنستی تھین کہ بی بی کو کیا ہو گیا ایک
کاغذ کو دیکھ دیکھکے روتی ہین آخر شب کو نکل بھاگی یہی خیال مین آیا کہ چلکر اپنے مطلوب کو ڈھونڈھون کچھ تو ظالم کو
رحم آئیگا بارے تمکو کھینچکر سامری جمشید نے یہان بھیجا اب مین سامری جمشید کے نام کی عاشق ہوئی تمھارے
نام پر جوتے بھی نہ مارونگی جاؤ میرے پاس سے سرک بیٹھو سامری جمشید تمکو غارت کرین ہم اسقدر بیقرار رہے
تمنے ہماری خبر بھی نہ لی ایسے بیوفاؤن سے ملنے مین کیا فائدہ بس دیکھ لیا دل کو تسکین ہوئی یہ یقین ہو گیا کہ بدون
حکم سامری جمشید پتہ نہین ہلتا مہمیز ہاتھ باندھنے لگا کہا مین تو تابعدار ہون سر حاضر ہی کاٹ لو جو ہو سکے
وہ کرو جب اسنے بہت منتین کین تب اُس نازنین نے کہا چہ مین ایسے بیوفا سے نہ ملتی مگر تمھاری خوشامد سے
مجبور ہو گئی یہ کہکر مہمیز کا ہاتھ پکڑ لیا کہا ذرا کنارے چلو مین کچھ کہونگی مگر اتنا کہے دیتی ہون الگ رہنا ہاتھ نہ لگانا مین
اور بات نہین مانونگی مجھکو گنوارپن نہین پسند آتا وہ اور ہوتے ہونگے جنکو یہ نوچ کھسوٹ اچھی معلوم ہوتی ہی الگ
بیٹھکے چار باتین کرو ہم تمھین خوب راضی کرینگے یہ کہکے ہاتھ پکڑ کر زور سے کھینچا ایک طمانچہ بھی مارا کہا اُٹھو کنارے
چل ہم بھی اپنے قلعے مین پہونچا دین ماں باپ سب روتے ہونگے ہر ایک کو غم ہوگا یہی کہینگے لڑکی بھاگ کر
بھاگ کر نکل گئی وزرا امرا بدنام کرینگے یہ سنکر مہمیز خوشی خوشی اُٹھے کہتے ہوے کہ مین تو تابعدار ہون غلام ہون
جو حکم کرو بجا لاؤن ایک نخل کے سائے مین آکر کمر سے کھول کے چادرہ بچھا دیا کہا بیٹھو ملکہ بیٹھین مہمیز چاہتا تھا
کہ بات کرون کہ ملکہ نے کہا اچھو چل ہمارے قلعے مین وہان باغ ہی کنیزین ہین شراب و کباب سب ہی کچھ موجود ہی

ایسے مقام پر لاکے بٹھایا جہان ایک جام شراب بھی ممکن نہین ممہیر انگشکر دوڑا بھٹی پر سے ایک بوتل شراب کی لایا
کہا جان جہان یہ تو حاضر ہو اس نازنین نے جام لبریز کیا کہا لو یہ دن نصیب ہوا ہمارے ہاتھ سے شراب پیو ممہیر نے
خوشی خوشی جام پیا دو جام پلائے گھبرا گیا کہا صاحب اس شراب مین کیا تھا کلیجے مین آگ جلنے لگی ملکہ نے کہا ذرا
انکو سنبھالو ممہیر اٹھا لڑکھڑا کے گرا نعرہ ہوا ہم عتبہ برق فرنگی سر کاٹکر لاشہ وہین ڈالدیا برق اسکو مار کر بھاگا خواجہ عمرو
کو خواجہ شمیم جادو لیے چلا ایک صحرا مین ٹھہرا اس امید مین کہ ڈراؤن دھمکاؤن شاید کچھ مال اس سے ملجائے عمرو بڑا
مالدار مشہور ہی یہ سوچکر ہوشیار کیا کہا کیون خواجہ دیکھا تجھے مین نے کیونکر تمکو گرفتار کیا قدرت نے حکم دیا تھا
کہ جو عمرو کو گرفتار کرکے لائیگا اسکو دولت دنیا سے نہال کرودنگا مین نے تمکو گرفتار کیا اگر تجھسے مجھکو قلیل مال بھی
ملجائے تو تجھکو نہ لے جاؤن عمرو نے کہا مہربانی آپکی حضور روپیہ تو میرے پاس بہت ہی جو آپ مانگیے مین دون
شمیم نے کہا دو ہزار روپیہ دو تو مین تمکو چھوڑ دون عمرو نے کہا دو ہزار تو بہت ہوتے ہین مین سو روپیہ حاضر کرتا ہون
یہ لیجیے اور مجھکو چھوڑ دیجیے جب تو شمیم خفا ہوا کہا ساربان زادے ہم تیری جان بخشی کرتے ہین تو ایسی باتین بناتا
ہی عمرو نے ڈر کر کہا دو سو دونگا بمشکل پانسو روپیہ پر توڑ ہوا عمرو نے پانچ پانچ روپیہ دینا شروع کیے شمیم بہت خوش
ہو کہتا ہی خواجہ ایک مرتبہ حوالے کردو عمرو نے کہا روپیہ الگ الگ رکھے ہین یہ روپیہ سب تنخواہ کے ہین
کہان سے آئے یہ کہکر ایک ڈبیہ نکالی کہا اسمین بھی کچھ ہی اسکو لیکر اپنے پاس رکھو اسمین بھی کوئی چیز ہی جب اسکو
دیکھوگے خوش ہو جاؤگے شمیم نے وہ ڈبیہ لی عمرو نے کہا اسکو ابھی کھولنا نہین ایک جانور اسمین سے نکلیگا بہت سی
نقلیان کریگا اگر کسی قدردان کے پاس لیجاؤگے لاکھون روپیہ تمکو دیگا اور راجہ بادشاہ دیکھنے آئینگے تماشا لگ جائیگا
جہان بیٹھ جاؤگے اسکی بدولت دس روپیہ کماؤگے پیسہ ٹکٹ لگا دینا بہت کچھ تمکو ملجائیگا شمیم نے کہا مین ذرا دیکھ لون
پھر جو بند کرو نگا بہوجہ نکھولو نگا شمیم نے ڈبیہ کھولا اسمین سے دھوان نکلا شمیم بیہوش ہوکر گرا عمرو نے خنجر ماردیا شکم چاک
قصہ پاک عمرو نے کپڑے اتار لیے ایک جانب بھاگا مگر اب حال آسمن و ناہید کا ملاحظہ فرمائیے دونون
رو رہی ہین کہتی ہین کہ اب سالوس کو خبر پہونچیگی وہان سے فوج آئیگی لڑ بھڑ کر مرجاینگے سب اسباب اپنا نکالا
منظور ہو کہ اب باغ سے بھاگ جائین یون جان بچائین یاسمن نے کہا ذرا خبر تو منگائیے ایک کنیز کو حکم دیا
کہ در دولت سالوس پر جاؤ دیکھو فوجین تیار ہورہی ہونگی اگر فوج آتی ہو تو ہمکو بڑھکر خبر کرنا ہم بھاگ نکلینگے کنیز چلی
صورت بدلے ہوئے منھ چھپائے ہوئے در دولت سالوس پر آکے ٹھہری تیز رفتار ٹہل رہا ہی کہ رہا ہی کہ مین نے
ممہیر کو بھیجا برائے دریافت خبر وہ ابھی پلٹکر نہین آیا ساحر کہ رہے ہین شمیم جادو گیا عقل و خوشنخو کتنے عرصے سے گیا
پلٹ کے نہ آیا یہ ذکر تھا کہ کچھ ساحر لاشہ ممہیر کا اٹھا کر لائے تیز رفتار نے گھبرا کر کہا ارے لاشہ ممہیر کا
کہان پایا اسکو کسنے مارا انھون نے کہا ہمنے قاتل کو نہین دیکھا لاشہ انکا پڑا دیکھا اٹھا لائے تیز رفتار چیخ
کھڑا ہی کہ رہا ہی یارو یہ تو بڑے غضب کی بات ہی یہ ثابت ہوا کہ میرا مخبر کسکے ہاتھ سے مارا گیا اس سوچ مین تھا
کہ چند عیار لاشہ شمیم اٹھاکر لائے کہا ارے یہ کیا ہوا کہا حضور ہم اودھر سے آتے تھے لاشہ جنگل مین پڑا دیکھا
اٹھا لائے در دولت سالوس پر ایک ہنگامہ برپا ہی ہر ایک کا یہی قول ہی کہ یارو ایسی آفتین کبھی دیکھی تھین ممہیر
ایسا شخص تھا کہ اسکو کوئی مارے یا شمیم کہ پرکالۂ آفت سیکڑون لڑائیان دیکھے تھے عالم مکر مین یکتا کیون کتے کی
موت مارا گیا سالوس نے جو یہ سنا گھبرا کے اٹھ کھڑا ہوا کہا ارے کیا ہی کیون غل مچاتے ہو قدرت کو بہت ناگوار ہوتا ہی
تیز رفتار نے کہا یا خداوند ہم ذلیل ہوگئے ہمارا رفیق بلا عیار خونخوار جانباز سرفروش سب عیارون کا افسر عیاری مین یکتا

سب سے بہتر وہ ہوگا یک کس بلا مین پھنسگیا یون مارا گیا تسمیم جادو کا بھی لاشہ آیا ہی عیار کہتے ہین جنگل مین پڑا تھا
نہین ثابت ہوتا کہ کیونکر مارا گیا عیار بیچارے اُسطرف جا نکلے لاشے بھی اُٹھا لائے ورنہ حقیقت تو یون ہی کہ
لاشون کو زاغ و زغن کھاتے یہ بیچارے اُدھر پہونچگئے اُٹھا لائے یا خداوند سمجھ کے تقدیرین مضبوط کیسے
اب تو آپ کی تقدیر ایسی جلدی ملتی ہو گیا کیا تقدیرین قدرت نے کین سب تقدیرین پٹ پڑین انھون نے کیا
خطا کی تھی جو قدرت نے انکو قتل کرا ڈالا سالوس نے کہا مجھکو اس تقدیر کی خبر نہین وہان ملکہ یاسمن و ناہید
خوف آمد فوج ساحران مین تڑپ رہی ہین کبھی بیقرار کبھی اشکبار کبھی زبان پر یہ اشعار عبرت آثار نظم

مجلس مین تا نہ دیکھ سکون یار کیطرف
تکتے ہین کب سے روزن دیوار کیطرف
تا شام فراق خواب عدم کا ہی انتظار
گل بھی نہ دیکھے عندلیب گرفتار کیطرف
دیکھا اشک لالہ گون رقیب اُسنے ہنس دیا
گذری نسیم آہ چمن زار کی طرف
کافر لگے لگا ہو تو مومن کے مت مگر

دیکھے ہے مجھکو دیکھ لے اغیار کیطرف
وہم و فغان غیر نے سینہ جلا دیا
آنکھین لگی ہین دولت بیدار کیطرف
ہر گیا قبول سجدہ شہیدان عشق کا
دیکھا نہ ہیرے دیدۂ خونبار کی طرف
اب رشک زخم یار پہ منصف کرین گے
دیکھا نہ نے نقش رشتہ زنار کی طرف

کتنا شعاع مہر نے حیران کیا ہمین
آتش لگی تھی کوچہ دلدار کی طرف
اُسنے دکھا دکھا کے مجھے چھیڑ دیکھنا
ہون غوث سر جھکاتے ہو تلوار کیطرف
کلیا تنگ نالہ ہے یہ نیا گل کھلا مگر
کی آکے موت نے بھی تو اغیار کیطرف

جسوقت در دولت پر پہنچا سر بھالا کنیز اگر
پہونچی کنیز نے دیکھا کہ لاشہ حمیم و تسمیم پڑا ہوا ہی سب عیار و ساحر رو رہے ہین کنیز نے پوچھا ارے ان دونون کو کسنے
مارا اُسنے کہا ابھی خدمتگار لاشے اُٹھا کے لائے ہین جنگل مین لاشے پڑے تھے یہ نہ ثابت ہوا کسنے مار ڈالا اور
سالوس تو جھلاتا ہوا طرف قصر یزدان کے گیا کنیز ان سامری کیا کہتی ہین کنیز خوشی خوشی پہنچی میان
ناہید و طلعت مہتاب تھین سب نے اسباب نکال کر تختون پر جمع کیا تھا بعضون کا قول تھا کہ ہم ملکہ
کے ساتھ نہ جائینگے کیا جنگلون مین پھرکر اپنی جان دینگے کہ کنیز ہانپتی ہوئی آئی طرف آسمان کے ہاتھ اُٹھائے
چٹر چٹر بلائین لین کہا مین خدا کے نادیدہ کے صدقے ہو جاؤن کیا پردہ پوشی کی ناہید نے کہا کس بیان
ذکر و کہا حضور دونون نگوڑے مارے گئے بارگاہ خداوند تک پہونچنے ہی نہ پائے دونون کے لاشے
پڑے ہین انکے عزیز اپنا حال تباہ کر رہے ہین مگر ایک ساحر آیا ہو مغیلان فیل پیکر نام ہی وہ قدرت کے
سامنے دعوی کر رہا ہی کہ قدرت میرے نام پر فیل جنگی بجوا مین مین سمجھ لونگا اُس بیحیا سے مقابلہ کرنا گویا کانٹون
پہنسنا ہی خدا وامن اہل اسلام کو اس کافر کے ہاتھ سے بچائے بلائے روزگار ہی سحر مین بڑا زبردست ہی ساتھ ہزار
ساحر لیکر آیا ہی ملکہ نے کہا خدا نے بڑا احسان کیا کہ ہمارا پردہ رکھا صاحبو اسباب رکھو ابھی بھاگنے کی
تدبیر نہ کرو خدا نے فضل کیا ملکہ ناہید تو اس حال مین ہی یاسمن رخصت ہو کر اپنے مقام پہنچی مگر سالوس جو قصر
یزدان مین آیا دیکھا پریزادین سب کھیل رہی ہین اسوقت ساز درست ہین سب ملی ہوئی گا رہی ہین
اگلے اشعار بہت پسند ہین یہ غزل مومن دہلوی کی زبان پر جاری نظم

بارے کچھ اس دوا سے تو آزار کم ہوا
معشوق سے بھی ہمنے نباہی برابری
صیاد ہی رہا مین گرفتار کم ہوا
ذکر بتان سے پہلے سے نفرت نہیں کبھی

کچھ اپنے ہی نصیب کی خوبی تھی بعد مرگ
وان لطف کم ہوا تو یہان پیار کم ہوا
ناکامیون کی کاہش بیجا کا کیا علاج
کیا اثر تو کفر مومن دیندار کم ہوا

ہم کھا موے تو درد دل زار کم ہوا
ہنگامہ محبت اغیار کم ہوا
اے غزال چشم سدا میرے دام مین
بوسہ دیا تو ذوق لب یار کم ہوا

سالوس کنارے بیٹھا اشعار

سن رہا ہی سرو چمن رہا ہی سمن سی نازنینان پری جبین پریزادان حور در گوش مرصع پوش گا رہی ہین تار ہی ہین آہ سمین
بیباک چست و چالاک بعضی کہتی ہی کتاب تو بہت کہی مگر بہت بڑی کتاب ہی حقیقت مین منشی احمد حسین صاحب
قمر نے پانچوین جلد سے قلم اٹھایا رہائی اسد غازی کی تو ایسی لکھی کہ قسم ہی سامری و جمشید کی بر وقت پڑھنے کے
وجد ہوتا ہی مضامین فراق پڑھکر دل روتا ہی عشق بران وایرج کو ایسا ایسا زور دیا کہ دل مزے اٹھاتا ہی مگر
افسوس ہی مصنف صاحب بھی اب تاسف کرتے ہین کہ ابتدا سے مین نے اس طلسم کو نہ لکھا ورنہ ناظرین کو مزا
ملتا صدہا داستانین تصنیف کردہ میری کہ جو انسے بچین انکو لکھنے کی ہوس ہی بعد ختم ہوشربا یہ طلسم فتنۂ نور افشان
لکھا گیا تعجب ہی کہ پڑھنے والے سب اسکو پڑھین یقین تو یہی ہی کہ ہوشربا کو بھول جائین بعد ختم طلسم فتنۂ نور افشان
طلسم ہفت پیکر تحریر ہوگا عجیب طرح کے عجائب و غرائب اسمین مصنف صاحب تصنیف فرمائینگے کچھ تیتے ہمارے سامنے
ایک دن فرماتے تھے ہوا کیا کہون دل پر چھریان چل گئین مین تو مصنف صاحب کی بلائین لیتی تھی اس زبان کے
اس بیان کے موجد ہین داستان سرائی کا خاتمہ کر دیا بعد طلسم فتنۂ نور افشان طلسم ہفت پیکر کو ملاحظہ کرینگے مصنف
صاحب کے مزاج مین خاکساری بہت ہی استاد ہی زبان سے فرماتے تھے کہ طلسم ہفت پیکر جواب بوستان خیال
ہوگا انکا فرمانا ایسا ہی ہی اول تو بوستان خیال کوچہ داستان سرائی سے الگ ہی طلسم ہفت پیکر لائق اسکے ہوگا
کہ جب مینکہ پڑھنے والے پڑھینگے صاف ثابت ہوگا کہ عمدہ داستان گو داستان کہہ رہا ہی ہر لفظ بر وجہ ہوگا ایسے ایسے
نشان فرمائے کہ آنکھ بہوا یاد کرتی ہون ابکی جس روز تشریف لائینگے مین تو دست بستہ عرض کرونگی کہ طلسم ہفت پیکر
تصنیف فرمائیے اول تو کیا لطف ہی کہ جلسہ سرداران صاحبقران کا اسمین ذکر ہی عیارون کے تار باندھ دیے ہین
ملکہ گلگونہ صبا رفتار ایک عیارہ بھی نرالی ہی کہ اسکی عیاریان کرتی ہین مگر ہر عیاری کا جواب خواجہ عمرو کا کام ہی
خواجہ پر وہ عاشق ہوتی ہی اس جوش عشق مین عجب عجب معاملے واقع ہوتے ہین زوجہ خواجہ کی ملکہ یاقوت ملک
بڑے دھوم سے اسکے مقابلے مین آتی ہین ان دونون کی معرکہ قدح لائق ملاحظہ ناظرین والا مقام ہی ایک نے
کہا ہوا خداوند بیٹھے ہین دوسری نے کہا ہمیشہ تشریف لاتے ہین ایک نے کہا ہوا دل بیتاب ہی خدائی قدرت
پا در رکاب ہی آفتاب لب بام چراغ سحری ہو رہے ہین سگان خداوند خداوند کی نوبت پر رو رہے ہین مگر قدرت ایسن
گھبراتے ہین مغیلان فیل پیکر مالک کوہستان جس نے خارستان کو آباد کیا وہ سالٹھ ہزار ساحرون سے چل چکا ہی
آج ہی آجائیگا زمین ہلا دیگا قدرت جا کر آرام کرین کیا عجب ہی عمرو کو بھی گرفتار کرے برق کو بھی بھاگنا
مشکل پڑیگا نام سے اسکے تڑپ جائیگا سالوس یہ مضمون سنکر اٹھا دربار مین آیا وزرا امرا آکر جمع ہوے سالوس نے
کہا قدرت نے تقدیر کی ہی کہ ہمارا بندۂ خاص الخاص خدمتگار ارباب اخلاص سحر و ساحری مین بے عدیل خداوند کی خدائی
کا کفیل اپنے مقام سے چل چکا ہی آیا ہی چاہتا ہی یہ ذکر تھا کہ ایک ابر سیاہ آسمان پر پیدا ہوا رعد کی گرج برق کی چمک
ہزارہا طائر زیر ابر زمزمہ سرائی کرتے ہوے ہر ایک طائر کی زبان پر یہی فقرہ ہی کہ مغیلان فیل پیکر آتا ہی
مسلمانون سے کہو بھاگین اپنی جان بچائین سالوس نے کہا وہ بندۂ پر زور آپہونچا اب مسلمانون کو جان بچانا
مشکل پڑیگی کدھر بھاگ کر جائینگے کام اسکا یہی ہی کہ جرنیل حمزہ کی لے لیگا لشکر اسلام کو کھڑے کھڑے شکست دیگا
اس سے کوئی مقابلہ نہ کر سکیگا سب ساحر کھڑے ہو گئے بڑے استقبال مغیلان فیل پیکر نکلے ابر تھوڑا ہوا سب نے
دیکھا ایک ساحر دیو خصال عفریت مثال تخت جواہر نگار پر سوار چار سو افسران تمامی تخت کو گھیرے ہوے پلٹون
تخت نخوت پر تاج نکبت بر سر زنہ کفر کا ذی در باکہمین بھنچی بھنچی تیور پر بل پڑے ہوے کہ انکو خبر بدعت کتنا زیبا ہی

وہانہ فراخ سحر وساحری مین نہایت گستاخ ساتھ اسکے کا قد وقامت ایک دیو پیکر کہ قالب انسان مین سمایا ہوا ہی پشت پر
ساٹھ ہزار ساحران خرس طینت میمون خصلت خرسہارے بادیہ ضلالت طائران پرند پر سوار رواروی کرتے ہوے
آتے ہین مغیلان تخت سے اترا تیز رفتار نے آکر اسکے ساتھ والون کو اتروایا سب سے آگے بڑھکے مغیلان
کے واسطے بارگاہ استادہ ہوئی مصاحبان سالوس اسکو لیکر اندر آئے سالوس کو بڑے ادب سے سجدہ کیا ہاتھ
باندھکر سامنے کھڑا ہوا عرض کی یا خداوند یہ کیا ہنگامہ ہی مجھکو خبر پہونچی کہ مسلمانون نے بہت سر اٹھایا ہی کیا اس اقلیم کو
ہوشربا بازیچہ لڑکا ریا فرعونیہ سمجھے ہین مگر مجھکو بڑا افسوس ہی کہ قدرت نے ہفت دربند بنوائے اس طریقے سے عجز
ثابت ہوتا ہی خیر انچہ گذشت گذشت غلام حاضر ہوا سالوس نے تمام کیفیتین بیان کین سن سن کر بکبکا رہا ہی ایک ساحر
موسوم بہ زبان دراز مغیلان کا مصاحب وہمراز کھڑا ہوا کہہ رہا ہی یا خداوند عیارون کی بوٹیان کاٹ کے کھا جاؤنگا
ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا عیار سب حقیر وذلیل انکا مارنا کتنی بڑی بات ہی ایک خدمتگار نے غول سے نکلکر کہا میان
زبان دراز صاحب عیار بھی سب قوم کے شریف ہین آپ کلمات سخت نہ کہیے وہ بھی یہان حاضر رہتے ہین زبان دراز
نے کہا تجھے کیا دخل ہی خدمتگار نے کہا ہمین کیون نہین دخل ہی آپ نے ابھی عیارون کو نہین دیکھا زبان دراز نے
کہا دور ہو سامنے سے اسوقت مجمع سرداران ہی ایک سمت تیز رفتار بھی کھڑا ہی کہ زبان دراز نے کہا ہم انکو جوتیان
مارینگے خدمتگار نے کہا آپ خود جوتیان کھائینگے سراسر بیوقوف آپ ہین ہم آپ کے باپ ہین دیکھیے قدرت کیا
کرتے ہین جیسے ہی زبان دراز پلٹا ایک دھول ماری چاہا اسنے کہ پلٹون خنجر مارا اشکم چاک شکم پاک اور نعرہ کیا او
مغیلان عیارون کو دیکھا اسم مہتر برق فرنگی جانتا تھا کہ جادوگر کے مرنے سے اندھیرا ضرور ہوگا اسی اندھیرے مین
کہتا ہوا بھاگا اسم مہتر برق فرنگی لینا لینا کہکر ساحر دوڑے برق اندھیرے مین نکلگیا ایک ساحر کو جاکر دروازے پر
مارا جیسے ہی برق دروازے پر ساحر کو مارکر بڑھا ہی ایک ساحر مضموم جادو اسنے جھپٹ کر آواز دی ارے مین نے
پہچانا یہ کہکر وہ پتھر مارا برق لڑکھڑا کے گرا مضموم چلا کہ برق کا سر کاٹ لون پہلو مین چوبدار کھڑا تھا اسنے کہا میان
مضموم کیا کرتے ہو یہ عیار منظور نظر خداوند ہین انکو قتل کا حکم نہین ہی مضموم نے کہا تجھے کیا مردبے نے ایک
عصا مارا کہ میان مضموم کا بھی سر پھٹا اور نعرہ ہوا اسم مہتر قران نظر کردہ بزرگان وہ ساحر مرا برق کے پاؤن مین طاقت
آئی اٹھکر بھاگا مہتر قران ایک طرف نکل گئے مضموم کے مرنے کی خبر مغیلان کو پہونچی اسنے کہا یا خداوند اب
البل جنگی بجوائیے صبح کو قیامت برپا کرونگا زبان دراز مضموم کا مارا جانا مجھ پر بہت شاق ہوا قدرت نے عیارون کو بہت
گستاخ کر دیا اب مین زبان سے نہین کچھ کہتا کیا ضرور ہی کسی شریف کے کہنے سے فائدہ مگر وقت پر سمجھونگا تیز رفتار
نے دیکھا مغیلان کے منہ پر ہوائیان اڑنے لگی اٹھکر اپنی بارگاہ مین آیا ساتھ والون سے کہتا ہوا یارو ہوشیار
رہنا کوئی غیر اندر نہ آنے پائے انتظام رکھنا ضرور ہی اسوقت کی حرکت سے قلب ناصبور ہی غضب کر گیا سردربار
ساحر کو مارا میرے تو ہوش درست نہین ہین مگر خبردار غفلت نہ کرنا سردارون نے کہا حضور قدرت نے آجتک
عیارون کو سزا نہ دی انھون نے بڑھ بڑھکر جسکو چاہا مارا اب آج کی حرکت پر سزا سے کامل ہونا چاہیے
اگر سزا انھوں اور زیادہ گستاخ ہونگے بس طرہ یہ ہی کہ جب حضور انکو گرفتار کرکے لائین مارے کوڑون کے
کھال گرا دین اور یہ بھی کہین کہ او نالائق تو نے سردربار ہمارے سردار کو مارا کچھ تجھکو ہمارا خوف آیا بس پھر یہان
جانینگے کبھی گستاخی نہ کرینگے اگر گستاخی ہوئی سزا دیجائے نگہبان جابجا متعین کیے ہر ایک کا یہی قول تھا
عیارون سے بچے رہنا یہان عیارون کا بڑا ہنگامہ ہی سردربار زبان دراز کو مارا دروازے پر مضموم قتل کیا

ہو دآقا نے حکم دیا ہی ہوشیاری مین فرق نہ آئے خبردار یارو غفلت نہو جابجا نگہبان بیٹھے مگر مغیلان سالوس سے کہہ گیا ہی کہ طبل جنگی بجوا دیجیے سالوس نے طبل جنگی بجوایا صاحبقران کو خبر ہوئی امیر نے بھی طبل جنگی بجوایا مغیلان سردار نے کہتا ہی کل ان مسلمانون کو مزہ دکھاؤنگا عیارون کا جو حال ہوگا وہ بھی ظاہر ہو جائیگا کوئی مکار میرے ہاتھ سے امان نہ پائیگا ڈھونڈھ کے قتل کرون وہ سزا دون کہ عمر بھر یاد کرین ایسے گستاخ ہوئے قدرت کو بھی نہین مانتے بعضے کہہ رہے ہین یارو جو کچھ کیا قدرت نے کیا مفت دربند کیون ہوئے عیار سمجھے گئے قدرت ہمسے ڈرتے ہین ہر دربند پر عیار پہونچے ساحرون کو عیاران کر کیے مارا قدرت دکھیا کیے یہ نہوا کہ تقدیر کرکے سب کو جانور بنا دین یا ملک الموت کو حکم دین کہ سب کی روح قبض کرے قدرت کے یہ بھی اختیار مین نہین جیسے خداوند ہین ذرا ذرا سی بات پر درد مند ہین مغیلان اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا بک رہا ہی زبان دراز کا بھائی زنبور حیلہ ساز دروازے پر بارگاہ کے بیٹھا ہوا کہہ رہا ہی کہ یارو میرے تو اعتقاد مین فتور پڑ گیا مذہب خداوند سالوس باطل ہی مین جبسے یہی سوچ رہا ہون کہ اگر صاحب اختیار ہوتے بے تقدیر کیون مجبور و ناچار ہوتے ایک عیار تین روپیہ کا پیادہ سامنے قدرت کے میرے بھائی کو قتل کر کے چلا گیا اور قدرت دیکھا کیے قدرت کو ناگوار نہوا عیار کے ہاتھ پاؤن شل ہو جاتے نکلکر نہ جا سکتا پھر اور کوئی ایسی جرأت نہ کرتا اب انکا حوصلہ بڑھا زنبور حیلہ ساز یہ باتین کر رہا تھا کہ ایک اور سپاہی مفلوک بنا بیٹھا ہی اُسنے کہا بھائی ہمتو مسلمان ہونگے زنبور نے کہا یون تو نہ کہو کوئی مخبری کرے ہماری بات مین فرق پڑے کسی موقع محل پر سمجھا جائیگا ابھی چپ رہو ان باتون کے کہنے کا موقع نہین ہی اُس سپاہی نے کہا اب اس سے زیادہ بدعت کیا ہوگی تمھارا بھائی مارا گیا ہمکو قلق ہوا اگر قدرت حکم دین ہم اس انگریز کو ابھی پکڑلائین مشکین باندھکر قتل کرین یہ کہکر کہا بھائی زنبور تم باہر ہے ہوشیار رہنا دیکھو غفلت نہ کرنا مین ذرا اندر جاؤن دیکھون میان مغیلان کیا کانے بو رہے ہین جاگتے ہین کہ سو رہے ہین زنبور نے کہا بھائی وہ حکم دیگئے ہین کہ کوئی غیر اندر نہ آنے پائے ایسا نہو کہ خفا ہون ارشاد فرمائین کہ تو اندر کیون آیا پہرے والون نے کیون روکا اُس سپاہی نے کہا غیرون کے واسطے حکم ہی ہمارے واسطے کیا حکم دینگے یہ کہکر وہ سپاہی اندر گیا دیکھا مغیلان بیٹھا ہوا سحر پڑھا کرتا ہی پاؤن کی آہٹ سنکر سر اٹھایا اس مفلوک سپاہی کو دیکھکر کہا کہ میان کیون آئے سپاہی نے جواب دیا کہ آپ کی حفاظت کے واسطے آئے ہین خیال مین آیا کہ دیکھین مالک ہمارا کیا کر رہا ہی اب سنے دیکھا حضور ہوشیار ہین ہمکو تسکین ہوئی مگر کیون حضور یہ کالا کالا پتلہ آپ نے کیون بنایا ہی مغیلان نے کہا تجھکو کیا تا مین سپاہی نے کہا ہمکو غریب جانکر آپ یہ فرماتے ہین ہین نے نعمت خان عالی کے پانچ سات شعر یاد کر رکھے ہین سناتا ہون آواز کو میری خیال نہ فرمائیے گا دھن پر تصور رہے مغیلان رک گیا اس سپاہی نے یہ اشعار پڑھے

نظم

دور شراب حسن تو ہرگز نشد تمام
شمعیست رویت انہمہ پروانۂ تو اند
تاج شہی بہ پیش تو کشکول سائل است
در ازروی گوہر یک دانۂ تو اند
عالی بکش صفیر غزل اکہ بلبلان
آنی کہ عاقلان ہمہ دیوانۂ تو اند
خوبان تمام ساقی میخانۂ تو اند
سحری دگر ز چشم فسونساز کرد
شاہان ہمہ گدای در خانۂ تو اند
آنانکہ محرم اند ز خود چشم بستہ اند
محو خروش نالۂ مستانۂ تو اند
ارباب ہوش مست ز پیمانۂ تو اند
بیہودہ نیست گردش سیارگان مدام
این شیشہ ہا ز چرخ پریخانۂ تو اند
دلہا کہ چون صدف لب خواہش کشادہ اند
در فکر خویش مردم بیگانۂ تو اند

مغیلان نے کہا میان سپاہی

خوب گاتے ہو کہا حضور اول تو ساز نہین آواز مین سوز کہ از نہین ٹھیکرے ٹوٹ رہے ہین مغیلان نے کہا
سُنی تمنے دل چھین کر دیا کوئی اور غزل گاؤ کہا حضور مین نے جو پوچھا ذرا سی بات بتلانے مین آپ کو تکلف ہوا
فرمایئے یہ کالا پتلا کیون بنایا مغیلان نے کہا یہ پتلا غائب ہو جائیگا حبشی بنکر حمزہ کے سامنے آئیگا لشکر اسلام
کو شکست دیگا حمزہ سے لڑیگا کچھ حیلہ کرکے حمزہ سے بیل لے لیگا اگر اسنے حرز ہیکل لے لی اسکا مقام بڑی دور ہے اسکو
کون مار سکیگا عمر بھی حرز ہیکل حمزہ کو نہ ملیگی سپاہی نے کہا حضور یہ کہان جاکر رہیگا مغیلان نے کہا یہان سے
دو کوس پر ایک صحرا ہے ویران ہے وہان ایک نخل ببول کا ہے اُسپر جاکے یہ بیٹھ رہیگا میان سپاہی وہان کون جائیگا
سپاہی نے کہا اگر اسوقت کوئی دوست حمزہ کا اسکو مٹانا چاہے تو کیونکر مٹیگا مغیلان نے کہا یہ جو پڑا سیندور
کی رکھی ہے اگر کوئی اس پتلے کی پیشانی پر لگا دے یہ میرا دشمن ہو جائے ہزارہا جادوگرون کو مار ڈالے سوا
میرے کوئی اسکو مٹا نہ سکے سپاہی نے کہا بس حضور مین سمجھ گیا یہ کہکر باہر دوڑ گیا پھر جلدی پلٹ کر آیا کہا حضور آپکے
تو سن کا شہرہ ہو رہا ہے ایک رنڈی مجھو نامی ناکہ سے چھپکر بھاگ آئی ہے دروازے پر کھڑی ہے کہتی ہے ذرا حضور کو
بلا دو مین ایک نظر دیکھ لون مغیلان خوشی خوشی اُٹھا جیسے اسنے منھ پھیرا سپاہی نے بڑھکر پڑیا سیندور کی اُٹھا لی
پیشانی پر سیاہ پتلے کے لگا دی جیسے ہی سیندور پیشانی پر پتلے کی پہونچا پتلے نے ڈکار لی مغیلان بلیا اسنے جو
دیکھا تو وہ سیاہ پتلہ خم مار کر طرف میرے چلا اور پشت پر پتلے کے متر برق فرنگی گھبرا کر رہا ہے ہان بھائی لینا اب
مغیلان باہر بھاگا دروازے پر زنبور بیٹھا ہے کہا کیون حضور کیا ہے مغیلان نے کہا بڑا غضب ہوا ہے تمنے تجھے
منع کیا تھا کہ کسی کو اندر نہ آنے دینا وہ مغلوک سپاہی برق فرنگی عیار تھا کمبخت نے جاکر دو چار شعر ایسے گائے
مین نے اس سے سحر کا حال بیان کیا اُسنے وہی سیندور اسکے ماتھے پر لگا دیا جلدی بھاگ یہان سے اب
وہ باہر آتا ہے زنبور نے چاہا بھاگون اسی پتلے نے بڑھکر زنبور کی گردن لی کہا ابے کہان جاتا ہے سامری و
جمشید برق فرنگی کو سلامت رکھین وہ جنہر میری پیشانی پر لگا گئے جس ہوس مین صدہا برس سے تڑپتا تھا
اب ہین کیا ساحران مغیلان کو زندہ چھوڑونگا یہ کہکر زنبور کو چیر ڈالا مغیلان نے غل مچایا یارو لینا میرا سحر بگڑ گیا
اس زنگی بچے نے آواز دی کسکو لینا کسکو دینا ہم خود آتے ہین یہ کہکر خود جھپٹا طناب خیمے کی پکڑ کر کھینچی خیمہ گرا
سو جادوگر دب کر مرے ہر طرف سے غول کے غول ساحرون کے دوڑے برق کہتا ہے بھائی جھلکو بجاتا مین تمہارا
دوست ہون ہمیشہ سے اسی فکر مین تھا کہ یہ لعنت تمکو پہونچاؤن زنگی بچے نے کہا بھائی برق جو تمکو کوئی ہاتھ
لگائے مین اُسکو کھا جاؤن ہر پڑیا مین جو تھوڑا سیندور باقی ہے میرے منھ مین ڈالدے کلیجہ ٹھنڈا ہو جائے برق
نے وہ پڑیا منھ مین زنگی بچے کے اونڈیل دی زنگی بچا خوب ہنسا کہا بھائی برق تم شعر پڑھ رہے تھے مین
بیقرار تھا مگر جیسے شعر تمنے پڑھے اُنھین کے پانچ چار شعر مجھکو بھی یاد ہین کہو تو سناؤن برق نے کہا مین
ڈفلی بجاؤن تم گاؤ یہ کہکر برق نے کمر سے ڈفلی لگا لی سنک سنک کے بجانے لگا زنگی بچے نے یہ شعر
یہ الحان پڑھکے اشعار

بیخواست برہمن زخدا شعلہ حسنے
آئینہ گل بار خت از زنگ برآورد
از کعبہ تسلی نہ شود طالب دیدار
از روم سفر کرد و سر از زنگ برآورد

ہر آہ کہ عاشق ز دل تنگ برآورد
عشق آمد و آتش ز دل سنگ برآورد
آیا چہ نوا بود کہ زد مطرب این کام
بتوان دم وصل راز گل و سنگ برآورد

چون شاخ گل از باد درخش رنگ برآورد
محتاج بسر سبزی گلشن نشود باز
صد نغمہ برآمد چو یک آہنگ برآورد
عالی ز رخش برد دل و نیست بو نقش

گانے پر زنگی کے ہزارہا ساحر کٹتے ہین برق نے خوب تسخیر کر لیا

زنگی گاتا جاتا ہی اور ساحرون کو قتل کر رہا ہی کسیکو چیر کر پھینکا کسی کی تھپیر ماردیا کسی کے پانون توڑ ڈالے کسی کے
گھونسا مارا خیمے کا ستون پکڑ کر کھینچلیا ساحر گولے ترنج و نارنج ماش کے دانے زنگی کو مار رہے ہین زنگی پر
تاثیر نہین ہوتی ہزارون کو پامال کر ڈالا مغیلان کھڑا ہوا سر پیٹ رہا ہی کہتا ہی یارو میری محنت رائگان ہوئی
یہان پر زنگی بدار کا برق نے ڈفلی بجائی زنگی نے کہا بھائی برق یہ دو چار شعر اور سن لو خوش ہو جاؤ گے
برق نے کہا بھائی سنتے ہین برق کا اشارہ کرنا تھا کہ زنگی نے پھر یہ اشعار پڑھنا شروع کیے نظم

بیٹھے ہوے رقیب ہین دلبر کے آس پاس — کانٹون کا ہی ہجوم گل تر کے آس پاس
اللہ ری دشمنی جو وہ گل سو یا رات بھر — کانٹے بچھائے غیر نے بستر کے آس پاس
عاشق غریب گرد ہین یون اُس نگار کے — محتاج جسطرح ہون توانگر کے آس پاس
پہلو سے بڑھ کے لطف نہین روبرو مین ہی — بستر لگاؤ نگا ترے بستر کے آس پاس
شب کو جو آئے فرط خوشی سے بھرا کیا — شمل تندرو اُس مہ انور کے آس پاس
دھوئے ہوے تھا جان سے جو ہاتھ غیر کو — آنے دیا نہ یار کے بستر کے آس پاس
غیرون کو خوف جان یہ ہوا وقت امتحان — آیا نہ کوئی یار کے خنجر کے آس پاس
کاٹون گا بس مین تیغ سے کوچے رقیب کے — آیا جو اے حسین ترے گھر کے آس پاس
چھوڑا نہ ایک پل بھی کبھی نور مین نے ساتھ — دائم رہا مین اُس مہ انور کے آس پاس

زنگی ناچتا ہی اور برق کے گرد پھرتا ہی کہتا ہی بھائی کیا ڈفلی بجاتے ہو دل بیقرار ہوتا ہی کچھ تم بھی گاؤ برق
نے سر ہلایا کہا بس آپ ہی کا گانا کافی ہی زنگی پھر گانے لگا کیا کیا غزلین گا رہا ہی مگر قتل ساحران سے باز نہین
آتا برق نے کہا او زنگی اپنے کام سے غافل نہو نا زنگی کہتا ہی دس برس تک تو اسیطرح پر لڑونگا اکیلے
زندہ نہ چھوڑونگا مغیلان کھڑا ہوا ایک سحر بنا رہا ہی گولے پھینکتا ہی وہ گولے پھٹکر گر پڑتے ہین صد ہا گولے
پھینکے مگر کسی نے تاثیر نہ کی ساتھ والون سے کہتا ہی یارو مین کیا کرون مین چوک گیا رات بھر کی محنت و مشقت
مین نے یہ سحر تیار کیا تھا یہی زنگی بچہ حرز ہیکل سے لیتا صاحبقران کو پکڑ لیتا لشکر اسلام کو پامال کرتا وہ
تباہی میرے لشکر پر آئی وقائع نگار سے حکم دیا ارے یہ تو پرچہ لکھو کتنے لوگ مارے گئے ہرکارہ دوڑا
ہوا گیا وقائع نگار سے بیان کیا اُسنے پرچہ دیا ہرکارے نے لاکر مغیلان کی خدمت مین حاضر کیا مغیلان
نے پڑھا سترہ ہی افسران کرسی نشین مارے گئے پندرہ ہزار ساحر وغیرہ ساحر مارے گئے مغیلان نے منھ
پیٹ لیا کہا یارو غضب ہوا لشکر یون تباہ ہوا یہ وہ ساحر مارے گئے کہ جنکا عدیل و نظیر نہ تھا ایک ایک
اُنمین سامری عہد جمشید زمان لایق امتحان تھے ہنر سے سحر سیکھے ہوے اُن ساحرون کا کٹتے کی بہت
مارا جانا میرے دل پر قلق ہی اور اس زنگی کو بھی سناتے ہوئے افسوس آتا ہی دو پہر سے شب تجاوز کر چکی
زنگی بچے کا ہنگامہ کم نہین ہوتا جو کوئی چاہتا ہی برق کو پکڑے تو زنگی گھس پڑتا ہی جس ساحر نے برق پر
سحر کیا زمین نے پانون برق کے پکڑے برق نے تڑپکر پکارا بھائی صاحب مجھکو بچائیے زنگی بچہ تڑپکر
وہین پہونچا اس ساحر کو ڈھونڈھا چیر پھاڑ کر پھینکدیا آہ جو ہوا سالوس بھی بارگاہ سے نکل آیا مغیلان روتا
ہوا سامنے سالوس کے آیا رو کر کہا اے خداوند بچائیے میرا سحر بگڑ گیا وہ سیندور جو ساحرن کی مانگ بھرنے کا
تھا اُسکا ٹیکہ برق نے ماتھے پر اُسکے لگا دیا تھوڑا کھلا تھا اب وہ اس جوش مین ہی کہ سات ہزار ساحر مار

سترہ سو ساحران کرسی نشین مارے گئے لشکر میرا افسرون سے خالی ہو گیا کوئی افسر باقی نہ رہا وہ جو ساحران زبردست
تھے وہی بڑھ بڑھ کر لڑے آخر مارے گئے جب میرا سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا تو ان بیچارون کی کیا حقیقت تھی اب تک
اُسکو یہ جوش و خروش ہے کہ جو ساحر برق پر سحر کرتا ہے اُسکو ڈھونڈھکر مارتا ہے ساحرون کے مرنے کی صدائین
بلند ہین تمام اہالیان لشکر دردمند ہین یہ سنتے ہی سالوس جھومتا ہوا آگے بڑھا کہا اے مغیلان اب یہ سحر
تمھارے قبضے مین نہ آئیگا مغیلان نے کہا اب میرا بھی اسپر سحر تاثیر نہین کرتا آپ ذرا سمجھکر سحر کیجیے گا
سالوس نے کہا ہم خداوند ہین ہمنے سب چیزین پیدا کین اسکا مٹا دینا کیا مشکل ہے برق نے دیکھا سالوس نے
کچھ کلمات کہکر للکارا اُس زنگی نے بنگاہ حیرت طرف سالوس کے دیکھا سالوس نے ایسی آواز دی کہ زنگی تھرا گیا
جب قریب پہونچا تو آواز دی او نامرد تو نے سامری پہلوان کو مارا کچھ خوف نہ کیا یہ شرط کہ آتش قہر و غضب مین
جھلادون زنگی بچے کو کلمات سخت سننے کی کب تاب ہے سالوس پر جا پڑا کئی ہاتھ تلوار کے مارے سالوس
خالی دیتا ہے اُسکا وار اپنے جسم پر نہین لیتا جب پانچ سات تلوارین زنگی بچے نے سالوس پر لگائین ایک مقام پر
سالوس نے بقہر و غضب تمام آواز دی ہم خداوند سالوس مردار خوار باطل کنندہ مذہب سامری وہ سامری
کون فاحشہ تھی جسکے مانگ بھرنے کا سیندور یہ تاثیر کرے یہ کہکر کلائی پر ہاتھ ڈالا زنگی نے چیخ ماری سالوس
کو طمانچہ مارا ہاتھ بڑھایا کہ جھپٹا پکڑلون زنگی جھجکا سالوس نے سر ہٹایا جھپٹا نہ پکڑنے دی سالوس نے ایک
طمانچہ مارا کہ سر زنگی کا اڑگیا جسم تمام جلنے لگا سنگباری برفباری ہوئی بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من زنگ
سحر ساز بود مگر او سالوس تو نے غضب کیا مجھکو تو تو نے مارا کام تمام کیا مگر تو بھی اسی مہینے مین بحسرت مارا جائیگا
کٹنے کی موت مریگا سالوس نے کہا یہ کون آوازین دیتا ہے ساحرون نے کہا دیکھیے شاخ نخل پر ایک زاغ بیٹھا ہے
یہ لفظین کہہ رہا ہے سالوس نے اشارہ کیا ایک برق گری کہ زاغ کے بھی دو ٹکڑے ہوے مگر جب نیرنگ مرا
برق اُسی اندھیرے مین بھاگ نکلا سالوس نے دیکھا تمام لشکر لاشون سے بھرا ہوا ہے مغیلان ہاتھ
اپنے باندھے ہوے سالوس سے حال کہتا چلا آتا ہے سالوس نے سحر کیا جھونکا ہوا کا چلا سب لاشے غرق زمین
ہو گئے خیمون کو کسی نے استادہ کر دیا اب ہنگامہ موقوف ہوا لشکر بھاگا ہوا پھر پلٹا مغیلان کو حکم دیا کہ اپنی بارگاہ مین
جاکر مضبوط ہو ہوشیار رہنا یہ عیار بڑا غضب کر گیا مغیلان نے کہا دیکھیے کیا بدلا لیتا ہون یہ کہتا ہوا اپنی بارگاہ مین
آیا برق کنارے پر اپنے لشکر کے آیا ہے دیکھا خواجہ کھڑے ہین ہرکارے نے اسی حال کا پرچہ دیا ہے وہ پڑھ رہے
ہین جیسے ہی برق قریب آیا خواجہ نے کان پکڑ لیا کہا کیون بے برق تو یہ کیا عیاری کو خراب کرتا ہے
برق نے کہا اُستاد ساٹھ ہزار ساحر قتل کرائے سترہ سو ساحر کرسی نشین مارے گئے میان مغیلان کے
بھی چھوٹ گئے عمرو نے کہا اب وہ صبح کو قیامت برپا کریگا اُسپر اب کوئی عیاری نہ ہو سکیگی برق نے کہا اُستاد
مین ابھی جاتا ہون ابھی اُسکی مشکین باندھکر لاتا ہون عمرو نے ہاتھ پکڑ لیا کہا اب نہ جاؤ گرفتار ہو جاؤ گے
برق نے کہا خدا آپ کو سلامت رکھے آپ پھر لائینگے عمرو نے کہا مین تو ساحرون کے نام سے ڈرتا
ہون ذرا ایک سحر کر دیا ہاتھ پاؤن بیکار ہو گئے کچھ عیاری مکاری نہین چلتی خواجہ یہ باتین کر رہے تھے کہ ایک
طائر نے پرچہ گود مین خواجہ کی گرایا عمرو نے اُسکو پڑھا ملکہ یاسمن نے لکھا ہے کہ ذرا میرے پاس آئیے کچھ خبر بیان
کرنا منظور ہے خواجہ طرف باغ یاسمن کے چلے پشت باغ پر پہونچے کمند مار کے دیوار باغ پر
آئے دیکھا ملکہ ناہید قمر طلعت آئی ہین ملکہ یاسمن گلگون پوش کچھ باتین کر کے روتی ہین یہ اشعار زبان پر جاری ہین نظم

اصل رنگ آلی ہوا پھر جوش پر سودائے دل
موج گل ہو سا قبا زنجیر بہر پا ہے دل

زین کواکب کے ستارے کہکشان کی ہے سبب
جیب چرخ اطلس ہی سنجاف دامن صحرائے دل

بحر ساقی ہین مرے آنسو نہین اے میکشو
صاف جام چشم مین ہی بادۂ مینائے دل

عمر ہی کوتاہ کیا طی ہو سکے راہ دراز
کوچۂ گیسو سے اب پہلو مین کیونکر آئے دل

کب ہوا میری نظربازی سے عالم مطلع
تو فلک ہین پردہ ہاے دیدۂ بینائے دل

ابتدا اور انتہا موج ازل ہی اور ابد
کیا بتاؤن مین نشان ساحل دریائے دل

ہو جو دل اُسمین گذر رہتا ہی اُس محبوب کا
اس لیے ہر ایک کی آغوش مین ہر جائے دل

تھا اُدھر برگ خزان کا شور ادھر زنجیر کا
جوش گل سے بیشتر ہی جوش پر سودائے دل

ڈر ہی جل جاوے نہ تنکے سے کہین فانوس شمع
ہو گئی بالیدہ کیا عشق مہ بالائے دل

کرتے ہین بیہودہ مجھپر خود پرستی کا گمان
دل مرا شیدا ہی تیرا کیون نہو شیدائے دل

دل اگر وہ سرو مانگے تو صنوبر کی طرح
جزو جزو اپنے سراپا کا وہین ہجائے دل

دوری صیاد مین مانند مرغان قفس
سینۂ صد چاک مین ہر دم نہ کیون چلائے دل

منکران آسمان کے قول کو کر دیگی راست
رفتہ رفتہ اکیدن آہ فلک فرسائے دل

یاد آیا مجھکو مجنون آپ مجنون ہوگیا
دامن صحرا سے بھڑکی آتش سودائے دل

عمرو گھبرا کر سامنے آیا دوزانو ناہید کے آنسو پاک کیے کہا کیون خیر تو ہی ناہید نے کہا خواجہ غضب ہوا مین نے
جو برق کی عیاری کا حال سنا ایسی خوش ہوئی کہ خود ملاقات کو مغیلان کے گئی حقیقت مین برق نے بڑا
کار نمایان کیا بڑا سحر اسکا مٹایا ورنہ یہ جوان زنگی میدان مین آتا خواہ بہ مکر خواہ بہ جبر حمزہ کل صاحبقران لے لیتا
جس طرح اُسنے ساحرون کو قتل کیا اس سے زیادہ بدعت سے اہل اسلام کو قتل کرتا عمرو نے کہا یہ تو مجھے
بھی معلوم ہی کہ اُسنے بڑا سحر باطل کیا تھا ناہید نے کہا جب سالوس نے جوان زنگی کو مارا مغیلان نے جا کر دوسرا
سحر تیار کیا مسرور جادو اسکا وزیر ہی اُسکے سپرد کیا آپ کو خبر دیتی ہون کہ ایک پہلوان میدان کارزار مین آئیگا
صاحبقران کو پکاریگا فن کشتی مین حمزہ کل لے لیگا یہ تو آپ بھی جانتے ہین کہ حمزہ کل مجھسے صاحبقران
کے گئی اور بیہوش ہوے بیہوش ہوتے ہی ایک طائر آئیگا یہ حال نہین کھلا کہ صاحبقران کو کہان لیجائیگا لاکھ
پوچھا اُس ملعون نے نہین بتایا مسرور جادو کو ان سب چیزونکا حاکم کیا ہی بعد گرفتاری صاحبقران مسرور لشکر
کو پامال کریگا یہ سحر تیار ہو گیا پہلوان بنا کر طرف صحرا کے روانہ کر دیا جب مین گئی ہون تو مسرور کو تعلیم کر رہا تھا
مین وہان سے پلنگ خدمت مین خداوند سالوس کے بھی گئی وہ بھی خوش بیان کر رہے تھے اور فرماتے تھے کہ
مغیلان بلاے روزگار ہی ایک سحر مٹا دوسرا سحر تیار کر لیا ھہ دیبہم سحر کریگا مغیلان کے ہاتھ سے جان
مسلمانون کی نہ بچیگی اُس زنگی بچے کی کیا حقیقت تھی یہ پہلوان جو ہی تن قوی من برا سر پہ بادی مسلمانان
تیار ہوا ہی مغیلان کو ناز ہی کہ مسرور آگ برسائیگا نہین معلوم کیا کیا کریگا مین یہ خبر سنکر گھبرائی ہوا کے پاس
آئی ساری کیفیت بیان کی ہوا نے کہا خواجہ کو بلاکر سب کیفیت بیان کرو اسواسطے آپ کو تکلیف دی عمرو
نے بھی یہ سنکر ہوش اُڑ گئے کہا ملکہ برق بڑا تیز ہی وہ چھپ گیا ہی جاتے ہی عیاری کریگا پہلے لشکر مین جا کر
حال دریافت کریگا مین اسکو بلائے رہتا ہون ورنہ وہ قیامتین برپا کرے اب نہ رکیگا مین بھی جاتا ہون

یہ کہکر خواجہ عمرو باغ یاسمن سے نکلے طرف لشکر مغیلان کے چلے مگر برق جو لشکر مغیلان مین آیا دریافت کیا
تو لشکر مین مغیلان کے خوشی ہو رہی ہی برق نے ایک ساحر سے پوچھا اُسنے کہا بھائی کیا پوچھتے ہو کل ہی
مسلمانون کا خاتمہ ہی برق نے پوچھا کیا باعث اُسنے کہا مغیلان نے سحر تیار کیا آپ تو جاکے آرام فرمایا
مسرور جادو سب کا افسر بنکر آیا ہو بارگاہ مین بیٹھا ہوا سب تدبیرین کر رہا ہی یہ سنکر برق چلا در بارگاہ مسرور پہ
آیا سپاہی کو سلام کیا سپاہی نے پوچھا تم کون کہا میان سپاہی مین غریب آدمی ہون ذرا میان مسرور کے
اطلاع کر دو کہ مین کچھ عرض کرونگا سپاہی نے پوچھا کیا کام ہی برق نے ایک کاغذ لپٹا ہوا دیا کہا اگر ہمکو جانیکو
روکتے ہو تو یہ کاغذ جاکر ہاتھ مین میان مسرور کے دیدو وہ کاغذ سپاہی لیکر اندر گیا ہاتھ مین مسرور کے دیا
مسرور نے دیکھا طرف سے ایک غریب کے مرقوم ہی ایک دختر بلند اختر رکھتا ہون سامری نے آکر خواب
مین فرمایا کہ اس اپنی بیٹی کو خدمت مین مسرور کے حاضر کرو تصویر اُس مہ جبین کی منسلک عرضی ہذا ہی مسرور نے
تصویر کو جو دیکھا عجب نقشہ ہوا سناٹا آگیا خود نقش تصویر تصویر تھا بقول مصنف شعر ہون تصویر مین تیرے صورت تصویر کی
جسم بیجان ہی مرا پیکر بیجان کی طرح ❊ مسرور مغرور کو سناٹا آگیا آنکھین فتال عالم حسن مین رشک حور ابرو خنجر ظلم
ستم قد قیامت حسن آفت ناز و ادا آشل جاکر ان کمترین حاضر خدمت ہین مصور نے جا بجا آنکھین ہی کھینچی ہاتھ
کھینچا کبھی کہتا ہی کہ کیا تصویر کھینچون ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہی مسرور نے گھبرا کر کہا کہ اُس شخص کو بلاؤ سپاہی نے
آکر کہا میان صاحب چلیے آپ کو ہمارے افسر بلاتے ہین برق اندر آیا مسرور کو سلام کیا مسرور نے کہا یہ کاغذ تمنے بھیجا
کہا حضور مین حکم سے سامری و جمشید کے لایا ہون رات کو اس فکر مین پڑا تھا کہ اس کمبخت کیواسطے کیا تدبیر کرون
ناگاہ سو گیا سامری و جمشید خواب مین آئے فرمایا کہ مسرور جادو کل لڑائی فتح کریگا یہ بطور نذر اُسکے خدمت مین
حاضر کرو مین بموجب حکم خداوند سامری و جمشید حاضر ہوا یہ تحفہ حاضر ہی مسرور نے کہا نام تمہارا کیا ہی کہا حضور ہنر فروش
کہتے ہین اور کثرت استعمال مین سرکوب بھی کہتے ہین حکم ہو تو اُسکو حاضر کرون مسرور نے کہا مین محافہ ساتھ کرون
دست بستہ عرض کی جب حضور کے گھر مین آوے تب محافے مین سوار کیجیے ابھی تو وہ اس حقیر کی لڑکی ہی ہاتھ
پکڑ لے آویگا غلام لائے زیر نخل ٹھہرا لینگا حضور کو تکلیف پڑیگی جسقدر سامری و جمشید کا حکم ہی اُسقدر بجا لاؤنگا مسرور
نے کہا آپ جلد جائیے تصویر و عرضی اپنے پاس رکھلی جب برق چلا گیا تو مسرور مونچھون پر تاؤ دیکر کہنے لگا ساتھ والون سے
کہا صاحبو تمنے عنایت سامری دیکھی کیا نازنین حور پیکر ہی میری تو جان جاتی ہی خاتون محل قرار دونگا عنایت سامری و
جمشید شامل حال ہوئی فقط ارادہ کیا ہی کہ یہ حکم قضا تقسیم صادر ہوا یہ بیچارہ غریب کیا جانے سامری نے اس سے
خواب مین کہا وہ اسنے بھی بیان کر دیا ابھی تو کسیکو خبر بھی نہین کہ مین نے کیا سحر تیار کیا ہی سامری و جمشید نے
ایک روز قبل سے اطلاع دی یہ سحر مقبول ہوا مغیلان کا مطلب حصول ہوا تھوڑی دیر کے لیے دیکھا وہی شخص
سر جھکائے ہوئے آنسو آنکھون مین بھرے ہچکی لگی ہوئی ہانپتا ہوا سامنے آیا اب کوئی دروازے پر نہین روک
سکتا بلا تکلف اندر چلا آیا رو کر کہا میرے ساتھ چلیے اس بدنصیب کا ہاتھ پکڑ کر لے آئیے مسرور نے گھبرا کے آنسو
پونچھے کہا میان سرکوب کیون روتے ہو کہا حضور کچھ نہین بیٹی کا مقدمہ بہت سخت ہوتا ہی میرے گھر پر آپ برات
لیکر آتے دروازے پر نقارہ بجتا ہی دادا جان نے بنوایا تھا سیکڑون بھو نریان پھرتین یا تقدیر مین یہ لکھا تھا
کہ بیٹی کو ہاتھ پکڑ کر لے آئے اس سے بڑھکر کیا بیغیرتی ہوگی حضور اس سے یہ ثابت ہوا کہ سامری و جمشید کی بھی
مین حضور آپ برا نہ مانیے گا میرا دل جلا ہی اسوجہ سے کہتا ہون اور بھی کچھ کہونگا مان لڑکی کی کوسس رہی ہی

نانی اُسکی کنوئین مین گر پڑی خالہ نے سنکھیا کھالی دادی بھی اُسکی بیٹی نکل گئی حضور محلے مین سلکہ پڑا ہی محلے والیون
نے پاجامے اُتار کر پھینکدیے ہین مین نے جو منع کیا اُنھون نے کہا یہی سانحہ لڑکی پر بھی گذریگا میان سرکوب اُسکو
خلاف نہ جانو حضور مین چپ ہو رہا مسرور ہنسنے لگا سرکوب نے کہا بے ہنستا کیا ہی جوتیان مارونگا سامری و
جمشید حرامزادے بچیا جو چاہا کہ گئے پرائی آبرو کا خیال نہ کیا ایک بات آپ سے اور کہے دیتا ہون اسکا سن
ابھی کم ہی ہین تو مین آپ جو تڑپے مجھے حساب نہین آتا دو برس ابھی تامل فرمایئے کا غنچۂ گل کی کیا حقیقت یا بلبل
کا کھونسلا ہی پرسون تک تو وہ ننگی پھرتی تھی مسرور کہتا ہی آپ یہ کیا فرماتے ہین مین بڑی خاطر کرونگا خاتون
محل قرار دونگا یہ تو باعزاز باتین کرتا ہی مگر وہ غریب آدمی گالیان دے رہا ہی اور کہتا ہی کہ دیکھیو امانت مین فرق
نہ آنے پائے نہین تو قیامت برپا کرونگا مسرور سر جھکا لیتا ہی کبھی کہتا ہی آپ کو کیا ہو گیا آپ کیسی باتین کرتے
ہین یہ باتین آپ کو سزاوار نہین ہین جیسا آپ فرماتے ہین ویسا ہی ہوگا مسرور ہر مرتبہ گلے لگا لیتا ہی اور کہتا ہی
مین محلے بھر کو امیر کردونگا اور جس بات کو آپ کہتے ہین وہ بھی مین نے قبول کی مسرور کے ساتھ اور آدمی بھی
چلے میان سرکوب نے منع کیا کہ اور کوئی نہ آوے سامری فرما گئے ہین کہ فقط دولھا ہی آوے مسرور نے پوچھا
آپ نے کہان ٹھہرایا ہی کہا لشکر ہی مین ہی آپ تشریف تو لے چلین مسرور ساتھ ساتھ بارگاہ سے نکلا دیکھا میان
سرکوب باتین کیے ہی جاتے ہین مسرور کے دل مین خیال آیا یہ شخص باتین بہت کرتا ہی کوئی عیار نہو اب اُسنے
سحر تیار کر لیا پشت وہلے سے ہوشیار تھوڑی دور چلکر قریب ایک درخت کے پہونچے مسرور نے کہا کہ
صاحب آپ کی صاحبزادی کہان ہین سرکوب نے کہا اُس نخل کے نیچے کھڑی ہی مسرور نے دیکھا ایک
عورت برقع اوڑھے کھڑی ہی قلیل سا چہرہ کھلا ہی معلوم ہوتا ہی ایک چاند نکلا ہوا ہی یا تصویر دیکھی تھی مسرور
بیتاب ہو گیا بوٹا سا قد زیر نخل ٹہل رہی ہی مسرور جلدی جلدی چلا میان سرکوب پیچھے ہوے مگر کن انکھیون سے
مسرور کو دیکھتا جاتا ہی جیسے ہی قریب نخل کے مسرور پہونچا سرکوب نے پیچھے سے حلقۂ کمند کے گلے مین
جیسے ہی چاہا ڈالے مسرور نے کہا ارے کیا کرتا ہی برق کا ہاتھ کانپا حلقۂ کمند کے گلے مین نہ پڑے زیر نخل
جو عورت کھڑی تھی وہ بھی بھاگی مسرور نے پلٹکر سحر کیا سرکوب زمین پر گرے کہا او مسرور کیا کرتا ہی تو نے
حکم سامری مین خلل ڈالا مجھے کیون گرا دیا مسرور نے کہا تو نے حلقۂ کمند کے کیسے لگائے تھے عورت جو کھڑی
تھی وہ بھاگ کر کہان گئی سرکوب نے کہا آپ چلا کے بولے لڑکی کمسن تھی ڈر کے مارے بھاگ گئی مگر آپ
میرے ہاتھ کھولدین مین اب جا کر لے آؤن آپ کیون گھبراتے ہین میرے ساتھ بے لطفی نہ کیجیے ابھی بیتاب
ہو کر سامری و جمشید سے عرض کرونگا ابھی حرامزادے دوڑے آئینگے نہ آئینگے تو جوتیان کھائینگے مسرور
نے دو دانے ماش کے مارے رنگ و روغن عیاری کا جل گیا دیکھا ایک انگریز پتلون جاکٹ پہنے ہوے
ہبی ٹوپی سر پر بوٹ سیاہ ڈنٹا ہوا کرچ کمر مین مسرور نے ایک چیخ ماری کہ اسے برق فرنگی ہی مصاحبان
مسرور دوڑے آئے سب نے دیکھا اب تو سب جادوگرون نے آگھیرا سو دو سو جادوگر جمع ہوے
کہ رہے ہین یہی نے زبان دراز کو مارا اور لیری دیکھیے کیسی جلدی دوڑا آیا صرف اتنا مشہور ہوا تھا کہ مسرور
کو غیلان نے سحر سے پیدا کیا ہی کل بہ جزو سے کل بھی دے لیگا صاحبقران کو بھی قتل کریگا مسرور نے کہا اپنے
لشکر مین آکر دریافت کیا مین ابھی اسکو قتل کرونگا مصاحب بھی ہان ہان کرتے ہین مگر مسرور تیغ کھینچکر چلا اُسنے
برق کی بیقراری اشکباری دعا کرتا ہی کہ پروردگار بچائیو روز سیاہ مجھکو نہ دکھائیو اس کافر کے ہاتھ سے امان پاؤن

اسوقت ایک ہنگامہ ہی سیکڑون ساحر جمع ہین ہر شخص یہی کہتا ہی کہ اس ظالم کو جلدی قتل کیجیے برق رو رہا ہی تڑپ رہا
ہی مسرور چلا ہی کہ قتل کرون ہاتھ تلوار کا مارون کہ سامنے سے تیز رفتار عیار خداوند سالوس کا پیدا ہوا
پکارتا ہوا ای مسرور ٹھہر جا اگر اسکو قتل کروگے تو قباحت ہی قدرت مانگتے ہین فرماتے ہین ہمارا مغضوب
ہی ہم جہنم مین پھینکدینگے فرشتگان عذاب بھی حاضر ہوگئے ہین ارشاد ہی کہ انھین کی معرفت جہنم مین پھینکیں
بڑی خیر ہوئی کہ مین جلد آیا اگر تم قتل کرتے قدرت تمکو بھی جہنم مین پھینکدیتے بہت اچھی ساعت تھی مسرور
کانپنے لگا کہا ای شاطر قدرت یہ موجود ہی تیز رفتار نے کہا اپنا سحر تو اُتارلو مسرور نے سحر اُتارا تیز رفتار نے
پشتارہ باندھا سامنے مسرور کے مشکین جکڑکر باندھین اور لیکر روانہ ہوا تھوڑی دور تک سامنے گیا پیچھے
کی آڑ لیکر طرف صحرا کے روانہ ہوگیا برق حیران ہی کہ تیز رفتار مجھکو ادھر کہان لیے جاتا ہی تیز رفتار نے
پشتارہ جنگل مین اُتار کہا بیٹا برق پہچانا سنتے ہی برق قدمون سے لپٹ گیا کہا استاد بڑا احسان کیا آپ نے
جان بخشی کی عمرو نے کہا بیٹا ہمنے تمکو منع کیا تھا تمنے میرا کہنا نہ مانا کہا استاد ایسی عیاری مین نے کی تھی
کہ مین نے مار لیا ہوتا مگر کچھ کھٹک گیا بیچ راہ مین اُسکے تیور دیکھے صاف جس سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ مین
اسکے تردد پڑگیا مین نے حلقے کمند کے لگائے اُسنے فوراً سحر کیا آخر مین گرفتار ہوا اگر آپ وقت پر نہ پہونچے
عمرو نے کہا بیٹا اب تو نہ جانا برق نے کہا استاد بے بدلے سکو مارے نہ چھوڑونگا عمرو نے برق کو چھوڑدیا
برق نے قصد کیا ہی کہ مین جاؤن جا کر کچھ عیاری کرون عمرو کے بھی یہی ذہن مین ہی کہ مین پڑے سے تو
جاؤن مسرور کی فکر کرون عیاری کرکے مسرور کو مارون کہ دیکھا شہنشاہ زرین آفتاب فوج ثوابت وسیارگان کو
بھگا کر مسرور و شادمان تخت چرخ زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا عمرو نے دیکھا فوجین میدان کارزار کی جانب آتی ہین
لشکر صاحبقران بھی آرہا ہی برق ایک طرف پلٹا خواجہ بھی واپس ہوے یہان صبح کو مغیلان سے مسرور نے
جو حال عیاری برق و گرفتاری برق کا کہا تھا مغیلان ہنستا ہوا سامنے سالوس کے آیا پایہ تخت کو بوسہ دیا
دست بستہ عرض کی برق کو قدرت نے جہنم مین پھنکوادیا تیز رفتار بھی تخت کے ساتھ ہی سالوس نے
گھبراکر کہا کیسا برق اور جہنم مین پھینکنا کیسا مغیلان نے کہا مسرور نے برق فرنگی کو پکڑا تھا چاہتا تھا قتل کرون
کہ عین وقت پر میان تیز رفتار پہونچے انھون نے کہا کہ قدرت مانگتے ہین اُسنے حوالے کردیا تیز رفتار نے کہا
ای مغیلان یہ کیا کہتے ہو مین کہان گیا مین نے برق کو کہان لایا کہ ایک شاگرد نے تیز رفتار کے کہا مین نے
تو ابھی برق کو لشکر صاحبقران مین دیکھا تھا عمرو سے باتین کرتا ہوا عیارون کو ساتھ لیے ہوے آتا تھا تیز رفتار
نے کہا ای مغیلان یہ بھی عیاری ہوئی صاف یہ ہی کہ جب تمنے قتل کا ارادہ کیا عمرو صورت پر میری آیا اور برق
کو لیگیا مغیلان نے بھی قبول کیا کہا ای تیز رفتار سچ کہتے ہو یہ ذکر تھا کہ مسرور بھی سامنے سے آیا مسرور نے
مغیلان سے پوچھا مغیلان نے کہا بھئی مسرور یہ بھی عیاری ہوئی مسرور گھبرا گیا مغیلان نے تمام کیفیت بیان
کی اور کہا کہ زبانی ہرکارون کی معلوم ہوا کہ برق عیار لشکر اسلام مین موجود ہی مسرور نے کہا اسوقت مجبور ہون پہلے
حمزہ کا خاتمہ کرون سالوس تخت پر سوار ہی مغیلان پایہ تخت پر ہاتھ رکھے ہوے کہتا ہوا یا خداوند آج لشکر اسلام
نہین بچتا ایسی تدبیر معقول مسرور نے کی ہی کہ قدرت بہت مسرور ہونگے یہ کہتے ہوے میدان کارزار مین پہونچے ادھر
آمد آمد لشکر اسلام کی شروع ہوئی سب کے آگے صاحبقران زمان اسم اعظم کے بند ہونے سے چہرہ صاحبقران کا
شعلہ سا نکل گئے ہین مگر گھوڑے کو بڑھائے ہوے تشریف لاتے ہین خواجہ عمرو و برق اشقر کے ساتھ ہین

ایک طرف مہتر قران ایک جانب ابوالفتح و عمران حطائی و گلبادو کلباد وغیرہ ایک سمت مقبل وفادار و بہرام
وغیرہ سب انتشار مین ہین اسم اعظم صاحبقران بند ہونے سے سب کو انتشار ہو ہر ایک سردار کو یہی خیال ہو کہ
ساحران غدار سے مقابلہ ہو اسم اعظم بند ہو دیکھین کیا صورت ہوتی ہو طبل سکندر پر چوب پڑتی ہوئی مگر عمرو برق
صاحبقران سے عرض کرتے ہوے کہ حضور کا تمام کارخانہ جنگ و جدل حمزہ پکل پر موقوف ہو مناسب ہو کہ حضور
حمزہ پکل سے بہت ہوشیار رہین صاحبقران نے فرمایا خواجہ مین کیا کوئی ہوشیاری اٹھا رکھونگا آئندہ جو مرضی
پروردگار دونون لشکر میدان کارزار مین آکر پہونچے صفین جمین نقیبون نے نقابت کی گرگیت گا کہ کہا کہ ہو مسرور
نے ارادہ کیا ہو کہ مین اپنے پہلوان کو بلاؤن اور وہ حمزہ سے مقابلہ کرے کہ ہم لیے گرد اڑی سب نے دیکھا دامن
گرد کا شگافتہ ہوا آگے آگے بارہ علم نشان بارہ ہزار سوارون کا علمدارون کے بعد ایک جوان کوہ پیکر دیو ہیبت
عفریت صورت نہایت قوی تن قوای من گینڈے پر سوار کبر و نخوت تمام علم کے ہیر برون پہ تعریف سالوس
مرقوم آمد لشکر کی دھوم وہ پہلوان گینڈے کو بڑھائے ہوے ابروون پر بل پڑا ہوا شل ابر گرجتا ہوا فوج کو طرف
سمر لگے چھوڑا آپ گینڈے کو بڑھا کر قریب تخت سالوس آیا آتے ہی سجدہ کیا گردن اٹھا عرض کی یا خداوند غلام کو
بڑی شکایت ہو حمزہ ایسے شخص سے مقابلہ پڑا ہو اور آپ نے مجھکو نہ لکھا اب تک مین خاتمہ کر دیتا مین نے سنا کہ قدرت
نے بڑی تکلیفین اٹھائین غلام واسطے شکار کے آیا تھا یہی بارہ ہزار سوار ساتھ تھے مین نے خبر سنی شکارگاہ سے
چل نکلا شکر ہو کہ وقت پر آکے پہونچا آج شاید مقابلہ بھی ہو ابھی مشکین باندھکر افسر فوج کو لاتا ہون سالوس نے
کہا اے نعمان زرہ پوش قدرت نے فرصت نہین پائی نہین تو تمکو لکھا جاتا اور بھی چند سردارون نے عذر کیا
نعمان زرہ پوش نے کہا قدرت کا ارشاد میرے سر پر میری آنکھون پر مگر مجھکو میدان کارزار کی مہلت دیجیے کہ آج
کوئی میدان مین نہ نکلے بلکہ اگر کوئی ساحر نکلا تو میرے واسطے باعث بدنامی ہو ایسا نہو بندہ کان خداوند نہین
کہ نعمان زرہ پوش موجود تھا پھر ساحر سے قدرت نے کیون کہا اگر قدرت اجازت نہ دینگے تو مین ابھی
اپنے کو ہلاک کر دونگا میرے ہوتے کسی ساحر کا نکلنا باعث بدنامی قدرت ہو قدرت ملاحظہ فرمائینگے کہ حمزہ کو کس
گرفتار کرکے لاتا ہون اگر حکم ہو تو سر لاؤن ورنہ زندہ گرفتار کر لاؤن مسرور نے بہت بہت کہا کہ اے نعمان زرہ پوش
مین نے بڑی بڑی تدبیرین کی ہین آج کے دن تامل کرو میرے نام پر قدرت تقدیر کر چکے ہین اب تمہارے نام
تقدیر کرنے مین تکلیف تمہی ہوگی سالوس نے کہا قدرت یہی تقدیر کر دینگے کہ نعمان کی تلوار کے سب مسلمانونکا
خون سپرد کیا بڑی جد و کد سے نعمان زرہ پوش رخصت ہوا گینڈے کو اڑا کر میدان مین آیا سلاح دکھایا نیزہ ہلایا
پکار کر آواز دی اے فرقہ خدا پرستان تمنے قدرت کو بہت ستایا اب قدرت نے تقدیر کی سب کا خون میرے
تلوار کے سپرد کر دیا ہو اگر حاضر ہو نہین تو حمزہ عرب کا طالب ہون اور کوئی میرے مقابلے مین نہ آوے
یہ سنکر صاحبقران نے اشقر کو بڑھایا تمام سردار دوڑ کر لپٹ گئے عرض کی سرکار کا اسم اعظم بند ہو غلام جا کر مقابلہ کرے
صاحبقران نے فرمایا انشاءاللہ ان ایلچے بھیاؤن پر مردہ بھی حمزہ کا بھاری پڑیگا سب کو سمجھا کر صاحبقران
نے اشقر کو بڑھایا عمرو ہمراہ رکاب نعمان نے جو صاحبقران کو آتے ہوے دیکھا گینڈے کو بڑھا کے گرز
سر کا ہاتھ مین لیا جب لگا ور چلے سب نے دیکھا تین قدم اشقر دلیر اور سات قدم گینڈا نعمان زرہ پوش کا ہٹا
نعمان نے جمال باکمال کو دیکھا کہا کیون حمزہ قدرت نے تجھکو اپنا سپہ سالار بنایا تمام ملک تیرے ہاتھ سے تسخیر
کرائے تو قدرت سے نڈر ہے ایا کچھ خوف نہوا صاحبقران نے فرمایا کیا بیہودہ بکتا ہو مین ان تیری گیدڑ بھبکیون سے

نہین ڈرتا نعمان نے کہا حربہ تو کیجیے ورنہ حوصلہ دل مین رہجائیگا صاحبقران نے فرمایا مجھکو یہ داغ ورہی ہمارا یہ
دستور نہین جب تیرے حربے سے پروردگار بچا لیگا ہم بھی حربہ کرینگے تقدم ہمارا دستور نہین نعمان زرہ پوش نے
نیزہ اٹھایا داہنی بغل سے اور بائین بغل سے پیچ وتاب دیتا ہوا مثل آہ عاشقان وکاکل معشوقان تاک کر سینۂ
بے کینۂ صاحبقران پہ نیزہ مارا امیر نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا جھنکار یان آگ کی جھڑیان نیزہ بازی
ہونے لگی نعمان جان دیے ہوئے اڑا ہی جاتا ہی نیزہ صاحبقران کا نکالون مگر ممکن نہین ہوتا صاحبقران
کیسے بھائے نیزہ بازی کر رہے ہین دو گھنٹے کامل نیزہ چلا ایک مقام پر صاحبقران نے نیزہ کو شگاف کیا ہین
تھرا لی طار نخل سے اڑ سے امیر نے فرمایا ارے نعمان ہوشیار ہو جا مفت تیری شکست ہی نعمان ہنسا کہا
آجتک خداوند سالوس نے کسی کو زیر فلک ایسا نہین پیدا کیا کہ میری مشت کی سستی کو دیکھے صاحبقران نے فرمایا
دیکھ یہ کھلگا کہ نیزہ ایک تھپیڑا مارا ہر چند نعمان نے روکا نہ رک سکا نیزہ ہاتھ سے نکلگیا نعمان کے منہ پر ہوائیان
اڑنے لگین نیزہ بھر آب خجالت مین غرق کمال غصے مین تلوار پر ہاتھ ڈالا للکار کر آواز دی او حمزہ ناز نہ کر تا
نیزہ بازی خلال بازی ہے تیغ برق مثال ہی ایک ہاتھ مین فیصلہ کرتا ہون حوالی نعمانیہ مین شمشیر زنی میری مشہور
بڑے بڑے پہلوانون کو مارا اب کوئی میرے مقابلے مین نہین آتا صاحبقران زمان نے فرمایا او مغرور عقل وفراست
سے دور ابھی حال کھلجائیگا یہ سنکے خبردار خبردار کرکے تیغہ لنگر دار جوہر دار بر سر صاحبقران عالی وقار دو دستی لگایا
صاحبقران نے گرد اسپر کا سر پہ کھینچا مگر جیسون تلوار کی دھار کے ساتھ لگی ہوئی ہی جب تک تیغہ دو رہا
جب قریب سر انور صاحبقران پہونچا امیر نے اوجھ سپر کی لگائی تیغہ نعمان زرہ پوش کا پٹ پڑا امیر
نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا قصہ ہوا کہ تلوار نعمان زرہ پوش کی چھینلون اسنے گریبان مین ہاتھ ڈالا دینے
دونون جوان گھوڑے وگینڈے سے کود کے کشتی ہونے لگی دونون لشکر گران مثل آئینہ حیران صاحبقران
نے دونون مونڈھے پکڑ کے ریل کرکے دورٹے نعمان زرہ پوش بھی جان لڑا رہا ہی اب پلٹ نہین سکتا
صاحبقران نے ہکہ مارا دونون گھٹنے نعمان زرہ پوش کے آشنا زمین ہوئے چاہا لنگر قائم کرے مگر
صاحبقران نے دونون ہاتھ ستون کیے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر نعرہ کیا نعرۂ صاحبقران

بحکم خدا بستہ شمشیر چار
سر سرکشان جملہ در خاک کرد

یکی تیغ صمصام وقمقام نام
یکی تیغ عقرب یکی ذوالحسام

امیر عرب ضیغم روزگار
زن کافران از کیان پاک کرد

نعرہ کرکے صاحبقران نے زور کیا پہلے زور مین تا بہ گھٹنا دوسرے زور مین
تا بہ سینہ تیسرے زور مین ہلہ دیا سر سے اس خود سر کو بلند کیا چاہا تھا اسنے بغلون مین پاؤن اڑا کر کچھ داؤن
پیچ کرون مگر صاحبقران نے داہنا قدم آگے بڑھایا بایان قدم پیچھے ہٹا کے چرخ دینا شروع کیا
نعمان زرہ پوش مثل طاؤس آتشبازی کے دست حق پرست صاحبقران پہ چرخ کھانے لگا تول کر
ہاتھ بہ زمین پہ مارا چاہا نعمان زرہ پوش نے کہ مونڈھے کی کھا کر سنبھلون صاحبقران نے ایک
ٹھوکر ماردی نعمان چارون شانے چت گرا کود کے صاحبقران چھاتی پر سوار ہوئے فرمایا کہ اب
کہو شناخت مین پروردگار کی کیا کہتا ہی تیرے سالوس نے زور بھی کچھ تقدیر کی تھی تقدیر اسکی دیکھو
پھوٹ گئی نعمان زرہ پوش نے بکبر ونخوت جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہو گا لاکھ جانین میری نام خداوند
سالوس پر نثار ہین ایسا خداوند مہربان کسکو ملتا ہی جادوگرون کے ہاتھ پاؤن نہین رعشہ آگیا امیر نے غصے مین
ایک ہاتھ سر کے پیچھے رکھا ایک ہاتھ ٹھوڑی پر رکھکر ملا مارا گردن نعمان کی مع زنخرے کھینچ لی پھینکدی جوش جرأت مین

جبتک پشت اشقر پر سوار ہوئے نعرہ شیرانہ کیا اوسالوس بن یوس مردار خوار اور کسی کو بھیج جرأت و قیا
حمزہ کو دکھایا کہتا تھا کہ مسرور دوڑ پڑا اپنے مقام سے پچیس قدم بڑھکر طرف صحرا کے ایک گولہ مارا
آواز دی ای مغموم سحر بند آپ نے دیکھا کہ صحرا سے بوندلا گرد کا اڑا ایک گرگدن سوار مسلح و مکمل نیزہ
ہلاتا ہوا میدان مین آکر پہونچا مسرور کو سلام کیا مسرور نے کہا جاکر صاحبقران سے مقابلہ کر
وہ پہلوان جھومتا ہوا صاحبقران پر جا پڑا سامنے پہونچکر نیزہ مارا امیر نے نیزے کو نیزے کی سنان پر
لیا گیارھوین طعن مین صاحبقران نے نیزہ اسکا نکالا اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے تلوار کو تلوار پر
روکا جب امیر نے ہاتھ مارا اُسنے قبضے پر ہاتھ ڈالدیا امیر نے گریبان پکڑا زمین پر اترے کشتی ہونے لگی
وہ پہلوان لڑرہا ہی پیچ توڑ ہو رہے ہین چار گھڑی کشتی مین گذرے تھے کہ ایک مقام پر مغموم نے حرز ہیکل
پر ہاتھ ڈالکر جھٹکا مارا امیر نے ایک طمانچہ مارا مغموم زمین پر گرا مگر حرز ہیکل اُسکے ہاتھ مین آگئی چاہا کہ
اسیر جاڑون مسرور نے سحر کیا امیر لڑکھڑا کر گرے اُس پہلوان نے زمین سے اٹھکر مسرور کو حرز ہیکل
دی آپ گھوڑے پر بیٹھکر طرف صحرا کے روانہ ہوا مسرور نے کھڑے ہوکر ایک سحر کیا ایک حباب شیشے کا
صاحبقران پر گرا امیر تو اُسمین بند ہو گئے اب مسرور گولہ ہاتھ مین لیکر طرف لشکر اسلام کے جھپٹا
جیسے ہی اسنے پہلا گولہ پھینکا عمرو و برق و قران و ابو الفتح چند عیار طرف صحرا کے بھاگے کہ اپنے کو
سحر سے بچائین مگر برق جو طرف صحرا کے بھاگا چونکہ نہایت تیز رو ہی جست و خیز کرتا ہوا جاتا ہی کنوان
گڑھا کھائین خندق جھاڑی جھنڈی جو شی راہ مین ملی اُسکو فرا گیا اس طرح بھاگا ہوا جاتا ہی مگر مسرور
نے جو گولہ مارا اُسکی یہ تاثیر ہوئی کہ ابر سیاہ آسمان پر آیا ابر سیاہ سے برقین گرنے لگین جسپر برق گری
اُسکے دو ٹکڑے ہوئے کچھ مینھ بھی ابر سے برسنے لگا جسپر بوندی پڑی بیہوش ہوکر زمین پر ایڑیان
رگڑنے لگا مگر مسرور نے برق کو بھاگتے ہوئے دیکھا تڑپ گیا وہ مکر برق کا اسکو یاد آیا چھاتی پر ایک
گھونسا مارا کہ ہاے یہ ظالم ابھی زندہ ہی کیا غضب کا مکر ظالم نے میرے ساتھ کیا اُس نازنین کی صورت
ابتک آنکھون کے نیچے پھر رہی ہی دل مین کہتا ہی کیا صورت زیبا تھی اگر یقین کامل نہ ہوتا کہ برق
کسی کو بنا کر لایا تھا تو مہینون بیقرار رہتا اس ظاہر ہو جانے پر بھی دل کو داغ ہی بس پلٹ پڑا ابر کو
توڑ دیا کہ ابر سے موسلہ دھار پانی گرنے لگا ہزار ہا بندگان خدا گرے اور بیہوش ہوے برق
نے سیکڑون کو جلایا پانی مین ہزار ہا ٹھنڈے ہوئے وہین سے جستجو کرکے قریب برق پہونچا برق
اور تیز بھاگا ایک آنبون کی بغیہ ہی اُس طرف جاتا ہی اس خیال مین کہ کسی درخت کی آڑ پکڑکر چھپونگا
کوس بھر لشکر اسلام سے نکل آیا برق نے ایک نخل کی آڑ پکڑی ہی مسرور نے کہا او مکار کہان بھاگکر
جائیگا پہلے تیرا کام تمام کرلون اگر علاج کو بھی کوئی مسلمان بچے تو مجکو مسرور نہ کہنا برق سمجھا کہ اسنے
مجکو دیکھ لیا اب نکلکر لڑلو اگر اسکا وار چلا تو ہمارا خاتمہ ہی اگر ہمارا وار چلگیا تو اسکو مار لیا کرچ کھینچی
جا پڑا اسنے برق فرنگی کہکے کرچ کا وار کیا بھلا مسرور اسکا وار کب کھاتا ہی اُف کرکے ایک دو ہتڑ زمین پر
مارا برق فرنگی لڑکھڑا کر گرا تڑپنے لگا مسرور نیمچہ کھینچکر چلا کہ ہاتھ مارون پشت سے آواز آئی کیا کرتا ہی
پلٹ کے دیکھا تیز رفتار آتا ہی جی مین کہتا ہی کہ یہ بھی کوئی عیار ہی پلٹکر آواز دی آئیے آئیے مین تو آپکا
بہت مشتاق تھا تیز رفتار سامنے آچکا سوچا کہ اگر بھاگا تو بھاگ نہ سکونگا گرفتار ضرور ہو جاونگا

ذرا رُکا بس رُکتے ہی مسرور نے ایک دو ہتھڑ مارا کہ او مکار ایک مرتبہ تو مین دھوکا کھاچکا ہون پھر تو
تیز رفتار بنکر آیا دو ہتھڑ بھی زمین پر مارا یا سامری کہکے منھ سے شعلۂ آتش بھی چھوڑا وہ شعلہ آتش فوراً
تیز رفتار کے منھ پر پڑا رنگ و روغن عیاری کا جلگیا دیکھا خواجہ عمرو ہین ایک قہقہہ مارا کہ ساربان زادے
شاگرد کے قید ہونے پر تاب نہ آئی یہ نہ سمجھا کہ ایک مرتبہ تیز رفتار کی شکل پر دھوکا کھاچکا ہون پھر کیونکر
دھوکا کھاؤنگا مگر بیقراری مین دوڑ پڑا اب کہو میرے ہاتھ سے کیونکر بچوگے مین تو اسی فکر مین تھا کہ لشکر
کا تو خاتمہ کیا عیار بچ رہینگے تو فتور کرینگے خداوند سالوس خداوند برحق ہی اُسنے پہلے ہی فرمایا تھا کہ مین بکلا
خون تیرے سپرد کرتا ہون نہ بیچ مین یہان نعمان زرد پوش بھاند بڑے قدرت کے تو مزاج مین لحاظ
ہی کہا وہ تقدیر کیجیے کہ جو تقدیر ملی ہوئے برق کی تو فکر مین مین تھا ہی مگر میان عمرو تم بھی ملے عمرو نے ہاتھ
جوڑ کر کہا اے مسرور سُن مین نادان نہین ہون ایک مرتبہ بشکل تیز رفتار تجکو دھوکا دیچکا تھا اس
صورت پر اسواسطے آیا کہ آپ مجکو پہچانین اور گرفتار کرین صدہا ملک ساحرون کے مین نے دیکھے مگر
آپ ایسا پکا ساحر نہ دیکھا تھا آپ کی تابعداری کرنا چاہتا ہون اسوقت خاص اسواسطے آیا کہ آپ مجکو
گرفتار کرین مجھ ایسا غلام جو خدمت مین رہیگا ہفت اقلیم مین قبضہ کرا دونگا بلکہ کسی مقام پہ چلکے دعوی
خدائی کرنا مین نائب بنکر بیٹھونگا لاکھون آدمی سجدہ کرینگے خدائی رونق پکڑیگی آپ کو معلوم ہوگا حمزہ
ایک مجاور زادہ مکہ ہی پہنچ اس مرتبے کو پہونچا یا ہفت اقلیم پر اُسکا قبضہ ہوا الغا ایسے مردود کو جگایا
اب طبل یکتائی بجا رہا ہی اور جب تک مین نہ شریک ہونگا اس فتح کو فتح نہ سمجھنا عیاران اسلام میرے
شاگرد اپنے اپنے ملکون کے افسر ہین سب عیاریان کرینگے مین جو آپ کی خدمت مین ہونگا تو سب کو
پہچانکر گرفتار کرا دونگا اسطرح عمرو نے یہ باتین کین کہ مسرور کے دل مین مزا آگیا پھر عمرو نے کہا اے
مسرور ایک معشوقہ ایسی دون کہ چشم فلک نے نہ دیکھی ہو ناموس حمزہ باغ بہار ان ہی کیا کیا
پریزادان در در گوش مرصع پوش ہین انمین سے ایک شاہزادی معقول چنکر تجکو دونگا مسرور کے
منھ سے نکلا اُسکا نام کیا ہی عمرو نے کہا ملکہ مہر گہر تاجدار ہمشیرۂ ملکہ مہر نگار اکثر تمہارا ذکر کیا کرتی ہی
اور یہی اُسکا قول ہی کہ شوہر میرا جادوگر ہو کبھی شاید تمکو بھی دیکھا ہوگا یا تصویر کسی سوداگر سے
مول لی ہی تمہارے اُنکے خوب بنیگی اے مسرور میرا قتل کرنا بہتر نہین ہی ہزارون کام مجکو آتے مین
آتشبازی ایسی بناتا ہون کہ گلہائے رنگارنگ پیدا ہون شمعین ڈھالتا ہون کہ روشنی اُسکی دیکھکر
آنکھون مین چربی چھاجائے روشن کرو تو یہ معلوم ہوئے کہ شعلے پر اُسکے ایک پری ناچ رہی ہی اور ہزارہا
کام کس کس کا ذکر کرون میرے حال آپ پر کھلجائینگے مین مدت سے حمزہ سے بیزار ہون مسرور کو
باتون سے عمرو کی ایسا مزا ملا ہنس ہنس کے کہتا ہی خواجہ سچ کہتے ہو دیکھو اپنے قول سے پلٹنا نہین مین
تمہارا وہ مرتبہ کرونگا کہ شاہان عالم رشک کرین عمرو کہتا ہی بھلا حضور مردون کی بات مین فرق بھی
ہوتا ہی جو کہتے ہین وہ ہی کرتے ہین آپ کو خداوند بناکر بٹھائین ہفت اقلیم مین عملداری ہو تب آپ
کہین کہ عمدہ رفیق ملا جس بادشاہ کے مقابلے مین جائیے گا اُسکو گرا کرلے آؤنگا آپ کو لڑنے نہ دونگا
یہ باتین ہو رہی ہین کہ پشت سے آواز آئی کہ او مسرور پھر دھوکا کھاتا ہی ساربان زادہ باتین بناتا
جلد قتل کر مسرور نے پلٹ کے دیکھا خداوند چلے آتے ہین مسرور نے جھککر سلام کیا سالوس نے کہا

او گدھے احمق ساربان زادے کی باتون پر جاتا ہی ارے انھین باتون مین اسنے ملک کے ملک تباہ کردیے بڑے بڑے ساحر مار لیگئے عنطلی آباد کہ جہان ستره لاکھ جادوگر رہتا ہی اُس ملک کو اس ظالم نے تباہ کیا ارے اس سے بات کرنا بہتر نہین تو ایسا گھُل مل کے باتین کرتا ہی قدرت کو فرشتون نے خبر دی قدرت کو تردد ہوا کہ خود چلنا چاہیے آخر تیری محبت مین دوڑ آیا مسرور جھُک جھُک کے سلام کر رہا ہے کہ یا خداوند آپ نے بڑا احسان کیا کہ سرفراز ہوا سالوس برابر مسرور کے آیا کہا جب قدرت سے فرشتون نے آکر خبر دی تو قدرت نے پکار کر کہا کہ تو یار و غضب ہوا مسرور کو عمرو نے پھر باتون سے مسرور کیا یہ کہکر کہا تو غضب ہوا تیری محبت سب کے دل مین ہی خدائی بھی آگئی ہی مسرور خوش ہوکر لپٹا جیسے ہی لپٹا سالوس نے نعرہ کیا **نعرۂ قران**

منم مہتر قران شیر زیانم
بمیدان اژدر آتش فشانم

سریع السیر چون باد بہاری
جہان سرہنگ در خنجر گذاری

نعرہ کرکے بغدہ مارا سر پاش پاش ہوا اژدھا گرا

خواجہ عمرو و برق اُٹھکر بھاگے عمرو نے پلٹکر مسرور کی دھوتی کھینچلی کپڑے اُتارنے لگے سنگباری برفباری ہورہی ہی حرز ہیکل جھولی سے مسرور کے نکالی جھولی تو اپنی زنبیل مین ڈال لی حرز ہیکل لیکر بھاگے یہان لشکر اسلام پر آگ برسنا بھی موقوف ہوئی مغیلان بھی جاپڑا تھا عمرو نے آکر حرز ہیکل صاحبقران کے گلے مین پہنادی سب سحر مسرور کا دفع ہوا صاحبقران اُٹھے اور نعرہ کیا **نعرۂ حمزۂ صاحبقران**

امیر عرب ضیغم روزگار
بن کافران از جہان پاک کرد

بحکم خدا البتہ شمشیر چار
سر سرکشان جملہ در خاک کرد

لیکر تیغ صمصام و قمقام نام
لیکے تیغ عقرب لیکے ذوالجمام

صاحبقران کے جو نعرے کی صدا بلند ہوئی زمین کانپی مغیلان یا تو لڑ رہا تھا بجھاؤن کو قتل کر رہا تھا یا پلٹ کے دیکھا کہ صاحبقران لڑتے ہوئے آتے ہین اسنے سحر کیا پلٹکر امیر پر تاثیر نہ ہوئی گھبرا گیا کہتا ہی ارے یارو مسرور کو کسنے مارا ساحرون نے آکر خبر دی برق و عمرو کو گرفتار کرنے گئے تھے لاشہ اُنکا نخلستان مین پڑا ہی چند ساحر گئے لاشہ مسرور کا اُٹھا کر لائے مغیلان نے دیکھا سر چھپا ہوا لاشہ برہنہ ملا کہا یارو جسے عمرو مارتا ہی کپڑے اُتار لیتا ہی افسوس کر رہا تھا کہ صاحبقران قریب آکر پہونچے یہان جن سردارون پر مینہ برسا تھا بیہوش پڑے تھے مرتے ہی مسرور کے کلمہ پڑھتے ہوئے اُٹھے نعرے کرکے کفار پر جا پڑے ایک ایک نے دس دس ساحرون کو مارا کسی پر نیزہ کسی پر تلوار ماری کسی ساحر کو لپٹ پڑے سحر کھینچ لیا عمرو نے بھی عیارون سے اشارہ کیا ان یارو تم کیون بیکار کھڑے ہو یہ جو حکم عیارون نے پایا حقہ ہائے آتشبازی کمر سے نکالے دنا دن سنا سن حقہ ہائے آتشبازی کا ملبنہ ہوا جب حقہ ہائے آتشبازی چلے دو ہزار ساحر جلکر رہگئے صاحبقران سے مغیلان سے مقابلہ پڑا مغیلان نے کئی سحر کیے مگر بسبب حرز ہیکل کے تاثیر نہ ہوئی مغیلان جھلا رہا ہی صاحبقران برابر پہونچے اُسنے ہاتھ تیغۂ سحر کا مارا امیر نے تیغۂ عقرب پر روکا امیر نے الجھا دے سے ہاتھ نکالتے وار کیا اُسنے سپر سحر اُٹھا دی سپر سحر کٹی تڑ پکر تلوار سر پر گری سر مغیلان کا زخمی ہوا اپنے کو گرا دیا طائر نکلا بلند ہوا آواز دی یارو ہٹ آؤ لشکر ساحران بھاگا سالوس نے حکم دیا کہ طبل بازگشت پر بھی چوب پڑے طبل بازگشت بجا لشکر صاحبقران علیحدہ ہوا سالوس پلٹا تھا کہ مغیلان آکر پہونچا سر زخمی خستہ و شکستہ حیران و پریشان سالوس نے پوچھا ای مغیلان یہ کیا ہوا کہا یا خداوند بڑا الال اُٹھایا مسرور سا مارا گیا بڑا زبردست میرا ساحر زبردست جہان دیدہ کار آزمودہ اسکا مرنا مجھپر بہت شاق ہوا جو اُسنے کہا تھا وہ کرکے دکھلا دیا

صاحبقران سے لڑا حمزہ کو پکڑ لیا دیکھیا مگر عیارون کا ایسا پیچھا کیا کہ وہانسے زندہ نہ پلٹنا یا خداوند مرنا مسرور کا
بالا بالا نہ جائیگا یہ خون ضرور رنگ لائیگا ایک ہفتے کی قدرت سے مہلت مانگتا ہون اندر اسی ہفتے کے وہ سحر
تیار کرون پہلے حمزہ کو مارلون اب میرے ہاتھ سے یہ لوگ کہان جائینگے سالوس نے کہا قدرت بھی اب
تقدیرین مضبوط کرینگے تمکو آٹھ دن کی مہلت دی مغیلان تو جاکر ہونخانے مین داخل ہوا سحر تیار کر رہا ہے
صاحبقران جو پلٹکر آئے عمرو کو بہت بھاری خلعت ملا عمرو نے برق سے کہا بیٹا تلاش اسم اعظم کی ضرور
کرنا چاہیے برق نے کہا کچھ پتہ بھی لگا یا ہی خواجہ و برق وقران تلاش مین اسم اعظم کی نکلتے ہین منظور ہے
کہ جاکر ناہید سے پوچھین صاحبقران کو خبر ملگئی کہ آٹھ روز طبل جنگی نہ بجیگا صاحبقران بھی مصروف
اہتمام لشکر ہوئے سب کو اس حال مین چھوڑو

دو کلمۂ داستان سکندر زرین پوش زرین علم کہ سہراب جادو نے معجوق کوہ پیکر کو برائے
مقابلۂ سکندر روانہ کیا اس سے مقابلہ پڑنا معجوق کا راہ مین اپنی معشوقہ سر سر جادو کو خبر کرنا
اُسکا وقت پر آنا اور پہونچنا سوسن و گل اندام کا وقت پر اور قتل ہونا سر سر کا
اور شکست معجوق و دیگر حالات متعلقہ داستان ہذا - ساقی نامۂ مصنف

بیا ساقیا جام صہبا بدہ — کہ جام طلب بر ما بدہ
بیا ساقی ماہ طلعت بیا — بیا صاحب جاہ و شوکت بیا
ز دیدار رویت شوم بہرہ مند — نویسیم با وصاف او سطر چند
بیا ساقی ای ماہوش بے نقاب — ز مینائے گلگون بیار آفتاب
شہنشاہ چرخ جلالت شعار — قدت سرو گلزار عز و وقار
سمن بو شکر لب دل آرام من — زہی مقدم عیش انجام من
منم قمری سرو بالائے تو — بیا بر سرم چشم من جائے تو
توئی رونق محفل عاشقان — توئی شمع بزم فصاحت نشان
بدل اشتیاق تو ای سیمبر — بہ ہجر تو بیتاب و غمگین قسم
دلم مثل ماہی تپید در فراق — ستم کرد این چرخ نیلی رواق
ز ہجر تو بیتاب ہجران نصیب — فرح دور شد وائے حرمان نصیب
بدہ ساقیا جام آتش فشان — کہ در بزم رندان شود امتحان
غبار درش سرمۂ چشم من — بہ پیش قدت پست سرو چمن
دہن غنچۂ گلشن دلبری — شکر لب سمن بر بصورت پری
دو ابروے او خنجر آبدار — نگاہت کند صید ہوش و قرار
ز رفتار قلب و جگر پائمال — بہر ہر قدم کشتہ سر پائمال
منم عندلیب گل روئے تو — معطر دماغم ز خوشبوئے تو
ز خود رفتہ ام ناز رفتار تو — منم محو دیدار و گفتار تو
منم مائل روئے زیبائے تو — نہال بہشت است بالائے تو
رقم داستان جلالت شعار — رقم گشت از لطف جاہ و وقار

چہرہ طے کنندگان مرحلہ ظلمات نشان جرأت و شوکت و مہمیز کنندگان مراکب صبا رفتار صولت و جلالت داستان
سکندر بصد کر و فر یون تحریر فرماتے ہین شعر نویسیم یکے قصۂ دلفریب + بگیرم ز عشاق صبر و شکیب + سابق
مین تحریر کرچکا ہون کہ شاہزادہ سکندر زخمی ہوکر ایک صحرا مین پہونچے عادان قزاق وہان کا حاکم تھا
اُسنے اپنے یہان رکھا پھر صندلان خود سر سے مقابلہ پڑا صندلان کو زیر کیا پھر عیار
ریحان ملکہ گل اندام دختر صندلان کو چُرا لیگیا عیار سے بھی فساد ہوا سکندر نے آکر ان سب کو زیر کیا
ریحان قتل ہوا ہمائے دونندہ کو قلعہ کا حاکم کیا دختر ریحان کی شادی ساتھ ہمائے دونندہ عیار
کے ہوئی اب عادان قزاق و صندلان خود سر کو لیکر شاہزادے نے کوچ کیا راہ مین خیمہ ملی کر

ملکہ نسیم آتش خو و شاہین بلند پرواز و ملکہ گلشن سحر طراز کو آکر سحر العجائب و مصر الغرائب گرفتار کر لیگئے یہ خبر سُنکر شاہزادہ دو منزلہ سہ منزلہ کرتا ہوا چلا لیکن معجوق کوہ پیکر کو سہراب نے برائے مقابلہ سکندر روانہ کیا تھا یہ دو لاکھ فوج سے منزلون کو طی کرتا ہوا آتا ہی ایک صحراے سبزہ زار مین آکر فروکش ہوا بارگاہ مین اپنی بیٹھا ہی عیار اسکا صباے صبادم حاضر خدمت ہی جام صحبت شراب و کباب مہیا کرے آبدیدہ ہوکر معجوق نے کہا ای صباے صبادم کیا کرون بافسوس ہی کہ ملکہ سر سرپر جادو کو خبر نہ ہوئی وہ ہمارے مکان پر جائیگی جب ہمکو نہ پائیگی کیسی ملول ہوگی ابھی بھی یہ کیفیت ہی نظم

جوش جنون نے زرد کیا جب ہرے ہوئے
خط پر جو آئنے مین پڑی ہی نگاہ یار
پر چرے سبزہ آہو ہین کیا کیا ہرے ہوئے
آرایش انکے حسن کی موقوف کب ہوئی
کوچے مین یار کے ہین کبوتر چرے ہوئے
دہنے مین جام کے ہی تامل کا کیا سبب
تربت سے اپنی بید مولد ہرے ہوئے

ناقوس ہین سے آئی صدا ای ہوا غفور
آہوے چشم مست ہین سبزے چرے ہوئے
مہندی لگانے کا جو خیال آیا آپ کو
لوچے گئے درخت حنا جب ہرے ہوئے
وہ صید سخت جان ہو نہین جسپر ہزار بار
ساقی شرابے ہین قرابے بھرے ہوئے

دو دن کی زندگی مین رہے ہم مرے ہوئے
ہم بتکدے سے گئے جو خدا سے ڈرے ہوئے
شوق شکار مجکو جو ای ترک ہو سنا
سوکھے ہوئے درخت حنا کے ہرے ہوئے
کیا ہو گئے لیکے خط کو مرے راہ مین تباہ
خالی ہوئے ہین تیرون سے ترکش بھرے ہوئے
بعد فنا بھی عشق کا آتش اثر رہا

صباے صبادم نے عرض کی اگر حکم ہو مین جاکر ملکہ کو خبر کردون فورًا تشریف لا ئینگے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر برق چمکی صباے صبادم نے دیکھا کہ ملکہ سر سرپر جادو تخت پر سوار بدحواس چلی آتی ہین عیار نے عرض کی لیجیے ملکہ عالم آگئین معجوق کھڑا ہوگیا کہا ای ملکہ عالم آئیے سر سرپر جادو ایک ساحرہ نوجوان گال پھولے ہوئے سینے پر بڑی بڑی چھاتیان موٹی کمر پیڑو ابھرا ہوا تخت سے اُتری معجوق نے ہاتھ پکڑ لیا کہا ملکہ عالم اسوقت تمھارا آنا باعث خوشی ہوا مین ابھی ذکر ہی کر رہا تھا سر سرپر نے منھ انکا لیا کہا صاحب ہم تمسے نہین بولتے تمنے ہمکو خبر نہ کی اور کوچ کرکے چلے آئے آج ہمکو بڑی تکلیف ہوئی تمھارے قلعے پر گئے دیکھا مکان ویران پڑا ہی ملازمون نے خبر دی کسی کے مقابلے کو گئے ہین حکم شہنشاہ آیا کہ جاکر سکندر کو گرفتار کرو معجوق نے کہا مجھے تردد ہی مجکو پہلے ہی خبر پہونچ چکی کہ وہ جوان نہایت زبردست ہی ہر چند کہ خرد ہی مگر گرد ہی ریزہ ہی مگر پر تیزہ ہی بڑے بڑے پہلوان اُسنے زیر کیے حکم شہنشاہ یہ ہوا ہی کہ اُسکی مشکین باندھکر روانہ کرو ای جان سن کوئی چارہ نہین سر سرپر نے کہا مین بھی چلون بروقت مقابلے کے اُسکا زور گھٹاؤن تمھارا زور بڑھاؤن سحر سے گرفتار کرا دون معجوق نے کہا اسکی کیا احتیاج ہی جاتے ہی مشکین باندھونگا مین نے بڑے بڑے پہلوان زیر کیے وہ تو ابھی صاحبزادہ ہی جنگ نادیدہ میوہ نارسیدہ اُسکا زیر کرنا کتنی بڑی بات ہی عیار نے اُسی وقت صحبت شراب و کباب مہیا کی دونون بیٹھکر شراب پینے لگے عیار سامنے حاضر ہی فرمایش سے سر سرپر جادو کی یہ اشعار پڑھ رہا ہی نظم

بیرون کشیم رخت کہ صحرا مبارکست
در قتل ما مضائقہ خوبان چہ حاجت است
بیرون عروز دیدۂ من جا مبارکست
یار عزیز باعث عمر دوبارہ است
در بر اگر کنند سرا پا مبارکست

بوے ز زلف یار بجان تیغ می کشند
ما را مبارک است شما را مبارکست
زخمی زدی کہ تا دم پیری کہن نشد
یوسف خریدن تو زلیخا مبارکست
معلوم ست دیدن درانباے روزگار

دیوانہ ایم شہر بجانا مبارکست
ای دل بدزد شانہ کہ سودا مبارکست
در چشم من نشینی و کردی شکار خلق
دست تو ای جوان چہ قدر ہا مبارکست
عریان تنان عشق ز خاک حریم دوست
واقف گدائی در دلہا مبارکست

دونون کے دماغ تر رات بھر جلسہ رہا صبح کو معجوق نے کہا اب تمکولات و مثنات کے سپرد کرتا ہون اسی ہفتے
عشرے مین بلنگ آؤنگا پہلے تمھارے قلعے پر آکر ٹھہرونگا اُس جوان کو بھی لیتا آؤنگا سر پر جادو رخصت ہوئی
مگر چلتے چلتے کہگئی کہ اے معجوق اگر دیر لگیگی تو مین ضرور آؤنگی تنے جو نام لیا دل کو تردد ہوتا ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے
معجوق نے کہا اسپر خیال نہ کرنا مجھسے فنون سپہ گری مین کوئی مقابلہ نہین کر سکتا مین نے بڑے بڑے پہلوان
زیر کیے سر پر نے کہا ای معجوق غرور نہ کرو مین نے اُس جوان کی بڑی تعریفین سنی ہین کہ مدت سے وہ لڑ رہا ہے
بارہ برس کے سن مین ایک ساحرہ سے منسوب ہوا وہ بھی آکر بیابان لڑی اب سُنا کہ گرفتار ہوگئی سحر العجائب
و مصر الغرائب خود کوشش کر رہے ہین سر پر یہ باتین کر کے روانہ ہوئی معجوق بھی سوار ہوا لشکر کو لیکر
چلا شاہزادہ سکندر چالیس کوس کی منزل کر کے آئے ہین سب لشکر والے خستہ و شکستہ ہو رہے ہین کہ صحرا سے
گرد اُڑی دیکھا کہ ایک پہلوان قوی تن و قوی من گینڈے پر سوار پشت پر دو لاکھ اہالیان فوج مسلح و مکمل
اسی جانب آتا ہی آکر سامنے اُتر پڑا بارگاہ استادہ ہوئی یہ مغرور ٹہلتا ہوا داخل بارگاہ ہوا صبا بے صبا دم
عیار سے کہا دیکھو تو یہی لشکر سکندر رکا ہی بعد تھوڑی دیر کے عیار نے خبر دی کہ حقیقت مین یہی لشکر سکندر
ہی یہ سنکر معجوق خوش ہو گیا کہا یارو آج سفر میرا تمام ہوا کوئی سکندر کو اتنا پیغام پہونچا دے یہ مجکو بڑا
خیال ہی کہ جوان کمسن ابھی اُسنے دنیا مین کیا دیکھا ہی اگر میری اطاعت کرے تو اپنے لشکر کا بادشاہ کردون
عیار نے کہا حضور نامہ دین مین جاؤن معجوق نامہ لکھوانے لگا کہ ایک جوان کلک نیزہ باز اپنے دنگل سے
اُٹھا کہا حضور غلام آپ کا جائیگا ایسے مقام پر عیار کے جانیکا کام نہین ہم طریقے سے کلام کرینگے باتون مین
سمجھا بھی دینگے اگر یون بھی نہ مانے تو کان پکڑ کر لیتے بھی آئین عیار بیچارہ قاصد بنکر گیا تو کیا فائدہ ہم سب طرح
پر جواب معقول لائینگے ہمارے سامنے کیا جواب دیگا ہماری باتین سُنکر شرما جائیگا مین سمجھا کرے آؤنگا
سرکار کھولین یہ کہکے اُٹھا نامہ دو ولتے سے باندھ لیا بل کرتا ہوا چلا اپنے سامنے کسی کو موجود نہین جانتا یہان
شاہزادہ سکندر بارگاہ مین جلوہ فرما ہین جواہر مگس پرانی کر رہا ہی کبھی ٹھنڈھی سانس بھر کر فرماتے ہین
کہ کیون جواہر مقدمہ ملکہ نسیم آتشخو مین کیسی ہوا چلی جب خیال آتا ہی کیسے دل کے ٹکڑے ہوتے ہین کہ ملکہ پر
کیا گذری ہوگی اپنی تو یہ کیفیت ہی نظم

بخشید بہ یعقوب نبی روشنی چشم
در باغ خرد داغ جنون نشو و نما داشت
شد جنگ میان غم و شادی بسرم دوش
هر صبح جهان تاب چو شامی رفقا داشت

سودای تو تا بر سر سودا زده جا داشت
زان نکهت پیراهن یوسف که صبا داشت
گر نالهٔ من پرده نشین بود ز تاثیر
شادی طرب شادی غم جانب ما داشت
مخفی بدل حوصلهٔ صبر تو نازم

خورشید جهانم بجهان قبله نما داشت
بر باد گل روے تو دوش از گل ماتم
در پردهٔ هر پرده دو صد پرده کشا داشت
از دست بد و نیک جهان چند شکایت
کین شیوه نه ایوب در آئین جفا داشت

جواہر کو راہی ای شہریار بقول شاعر اپنی فکر واجب و لازم ہی فدای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری +
شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود + اُن ظالمون سے مقابلہ ہی کہ جنکے سامنے رستم اور بیرزال برابر ہے
جب انھون نے ایک سحر کیا رستم و بیرزال دونون برابر ہوگئے کوکب روشن ضمیر کے ہمسر ہین انتہا
غرور یہ ہی کہ سحر نہین کرتے اشارون مین اُنکے کام ہوتے ہین ابتو انھون نے سحر کو خوب حاصل کیا ہی
تحفہ جات طلسمی دستیاب ہوئے سحر و ساحری مین نایاب ہوئے جس دن وہ بیحیا قصد کرینگے اس دن مشکل
ہوگی جس دن وہ آپڑینگے اُس دن کون جواب دیگا خبر معلوم ہوئی کہ ملکہ نسیم وغیرہ کو سحر کرنیکی نوبت

نہین آئی کہ گرفتار ہوگئین یہ ذکر تھا کہ چوبدار نے بڑھکر عرض کی یہ جو پہلوان ابھی آگے اُترا ہی اُسنے ایلچی
بھیجا ہی بڑا پہلوان مغرور معلوم ہوتا ہی سکندر نے کہا آنے دو کلک نیزہ باز اندر آیا بطریق سامری
پرستون کے سلام کیا یہان کسی نے جواب بھی نہ دیا دنگل ملا اُسپر آکر بیٹھا سکندر کو بنگاہ ذلت دیکھ رہا ہے
لوگون سے پوچھتا ہی آپ سب صاحب کے یہی سپہ سالار ہین مگر عادان قزاق کو دیکھکر کانپ جاتا ہی لوگون سے
پوچھتا ہی اس جوان کو تمھارے آقا نے زیر کیا ہی یہ آواز کان مین عادان کے پڑی عادان نے کہا ای
جوان مجھسے پوچھ ہم ایسے صدہا غلام ہین ہماری کیا حقیقت ہی کلک چپ ہو رہا سکندر نے ساقی بچے
کی طرف اشارہ کیا ساقی نے جام دیا کلک نے جام کو پیا جب دماغ اسکا بادۂ ناب سے گرم ہوا تو پکار
اُٹھا کہ منم نامہ دار منم نامہ دار یہ سُنکر سکندر نے فرمایا بھئی کسکا نامہ لائے ہو عرض کی پہلوان دوران
گرشاسپ جہان معجوق کوہ پیکر کا سکندر نے کہا کہ لاؤ مگر عادان سے نگاہ مل رہی ہی شاہزادہ نامہ پڑھنے لگا
پہلے تعریف سامری و جمشید بعد ازان صفت شاہان طلسم اُسکے بعد اپنی تعریف مین ایسا پہلوان ہون
اور اتنا بڑا جوان ہون اُسکے بعد لکھا تھا کہ ای شاہزادہ سکندر تجسے بڑی خطا سرزد ہوئی کہ قید خانے سے
بھاگے یہ چند مفلوک ساتھ لیکر جو چلے ہو انکا کیا بھروسا ایک للکار مین سب بھاگ جاوینگے لہذا بہتر یہ ہی
کہ ہمارے پاس چلے آؤ خطا بھی معاف کرا دینگے عہدہ بھی دلا دینگے کلک نیزہ باز ہمارا پہلوان آتا ہے
اسی کے ساتھ چلے آؤ اگر اسکے خلاف کیا تو مین بہت بُری طرح پیش آؤنگا ہاتھ سے سکندر کے نامہ
عادان نے لے لیا کلک نیزہ باز نے کہا ای جوان تو نے نامہ کیون ہاتھ مین لیا شاہون کا نامہ ہمکو
ہر شخص دیکھ سکتا ہی عادان نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہی جب سے بیٹھا ہوا مجھکو بنگاہ خیرہ خیرہ دیکھ رہا ہی
اُٹھ تو احوال معلوم ہو کلک نیزہ باز نے اُٹھکر تلوار کا ہاتھ مارا عادان نے خالی دیکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا
کلک لپٹ پڑا دیکھا کہ تقدیر کا لکھا آگے آیا دونون سے کشتی ہونے لگی عادان نے تیسرے پیچ پر اکھیڑ کر
مارا کلک دھم سے گرا چاہا سر کھینچ لون سکندر نے کہا ہان ہان عادان یہ کیا کرتے ہو تمھارا مہمان ہے
اسکے ساتھ کوئی بے اعتدالی نہ کرنا عادان نے چھوڑ دیا عذر کرنے لگا کہا میان کلک معاف فرمائیے گا
تمھارا غرور ہمکو ناپسند ہوا اس وجہ سے یہ بات ہوئی تم ہمارے مہمان عزیز ہو کلک کچھ جواب نہین دیتا
سکندر نے نامہ لیکر اُسکی پشت پر جواب نامہ جنگ لکھا کلک نیزہ باز کو دیدیا کلک چپکا نکلا اپنے
گھوڑے پر سوار ہوکر سامنے معجوق کوہ پیکر کے آیا کہا حضور وہ لوگ تو بڑے سرکش ہین نامہ
پڑھکر اُس جوان نے اشارہ کیا دس بیس آدمی مجھکو لپٹ گئے مگر اُس جوان نے منع کیا مین نے بھی اپنی جان
بچائی دیکھا کہ محل مناظرہ نہین ہی اُن لوگون مین یہ بات بدی ہوئی ہی ایک کو کوئی کچھ کہے تو سب شریک
ہو جاوین یہ سُنکر معجوق مثل ابر گڑگڑایا غصے مین پیشانی پر پسینا آیا نامے کو دیکھکر اور زیادہ بگڑا کہا
اُسنے جواب نامے کا جنگ کیا سمجھ کے لکھا سب نے کہا حضور قضا نے لکھوایا آپ نے تو اُسکے واسطے
بہت بہتری تجویز کی تھی مگر قضا دامنگیر ہی معجوق نے غصے مین حکم دیا کہ طبل جنگی بجے اُسی وقت طبل جنگی پر
چوب پڑی ہرکارے تو سکندر کے حاضر تھے خبرین لیکر پہونچے ہاتھ اُٹھا کر دعاے بانداز دی

قطعہ

تا بلبل طبع دارد آہنگ غزل | تا دل خواند قصیدۂ طول عمل
شمشیر تو پیش مصرعہ تیغ اجل | باشند ز بیاض گردن دشمن تو

شہریار عالم کی عمر دراز رہے معجوق بہت بلبلا رہا ہی طبل جنگی اُسنے

جواب دیا عادان نے عرض کی غلام اُس سے مقابلہ کریگا اُنکی بھی گردن لیگا سکندر رنے فرمایا ای برادر اگر
اُسنے مجمل آواز دی تو تمکو اختیار ہی ورنہ بعنایت خداوند شجر ہم مقابلہ کرینگے عادان نے عرض کی
یہ تو غلام پر بہت شاق ہی آپ ہر کس و ناکس سے مقابلہ کرین غلامان جانباز کس دن کے واسطے ہین
سکندر رنے حکم دیا ہمارے یہان بھی طبل جنگی بجے اب لشکرون مین تیاریان ہونے لگین معجوق کے یہان
بڑی تیاری ہی تمام سردار اسکے آپسمین کہ رہے ہین کل ان شجر پرستون کو قتل کرکے سب اسباب
لوٹینگے سنا ہی کہ بڑا مال جمع کرکے آیا ہی لشکر سکندر رہبت کم لشکر معجوق بہت کلاک نیزہ باز عرض کر رہا ہی
ای شہریار وہان تو دس میں آدمی مجکو لپٹ گئے ہین نے اپنی جان بچائی جو اس حال سے آگاہ ہو چکے ہین
کہتے ہین یار و میان کلاک کی تقدیر کا لکھا پیش آیا نہ دس پٹھے نہ بیس پٹھے عادان قزاق نے انکو دے مارا
اُسی نے سکندر رکو سکندر رنایا ہی کلاک کہ رہا ہی مین تو سکندر رسے لڑونگا وہ لڑکا ہی لڑکے
باندھ لونگا چار پہر رات گذر کر سکندر زرین آفتاب عالمتاب نے راہ ظلمات کو بے تکلف سے طی کیا
تسخیر کرتا ہوا فوج ثوابت سیارگان کو شکست دیکر مع فوج ضیا و شعاع چرخ زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا
تمام عالم کو روشن کیا جلوہ رخسار شہنشاہ سے تمام میدان نورانی و منور ہوا لشکر جانبین کے میدان
مین آنے لگے سکندر برآمد ہوئے کوتل مرکب قریب قریب سوار و پیدل فوج کے دل کے دل علمہای
زنگاری کے پھریرے کھلے ہوئے طبل و بوق بج رہے ہین کہ سکندر رنے دیکھا آمد آمد فوج معجوق کوہ پیکر
کی شروع ہوئی کلاک نیزہ باز نیزۂ خطی ہلاتا ہوا میدان کارزار مین پہونچا لشکر کو آراستہ کرنے لگا
کہ معجوق کوہ پیکر بھی آکر پہونچا قلب لشکر مین ٹھہرا جب صفین درست ہو چکین نقیبون نے نقابت کی
کڑکیت کڑکا کہتے ہے کہ کلاک نیزہ باز نے اپنا گھنیڈا بڑھایا سامنے معجوق کے آیا دست بستہ عرض کی
اجازت میدان معجوق نے کہا تم نہ جاؤ تمھارے واسطے ایکمرتبہ صورت ذلت کی ہو بھی چکی ہی اب
تم میدان کارزار مین کسواسطے جاتے ہو کلاک نے کہا حضور مین لڑکے سے لڑونگا جب افسر کو زیر کیا
پھر اُس قزاق کی کیا حقیقت باقی رہی بمشکل معجوق نے اجازت دی کلاک نیزہ باز گھنیڈا اُڑاتا ہوا
نیزہ چمکاتا ہوا میدان کارزار مین آیا بلع شوری دکھا کر آواز دی سکندر کہان ہی آکر مجھسے مقابلہ کرے
عادان نے گھنیڈا بڑھا کر عرض کی غلام کو اجازت ہو مین جا کر مقابلہ کرون اس جوان کی مشکین باندھ کر
لاؤن حضور کو یاد ہوگا کل تیسرے پیچ پر مین نے اسکو مارا یہ تو نہایت بودا ہی سکندر رنے کہا وہ
میرا نام لیکر پکارتا ہی جانا میرا واجب و لازم ہی ہر چند سردارون نے کہا مگر سکندر رنے نہ مانا یہی
کہا کہ بعنایت خداوند شجر جا کر اسکو پاس سامری و جمشید کے پہونچاتا ہون یہ فرما کر مرکب صف سے نکالا
کلاک نیزہ باز دیکھ رہا ہی کہ طرف سے لشکر سکندر رکے گرد اُڑی دیکھا کہ ایکجوان حسن آفتاب جمال
خورشید مثال پگڑی جمی ہوئی گھوڑے کو اُڑاتا ہوا آتا ہی مرکب صبا رفتار کنداشل ماہ نو کیے ہوئے اپنے
سوار کو اپنی پشت پر اس لطف سے لیے ہوئے رو مین آتا ہی اگر جام آب ہاتھ مین ہو قطرہ زمین پر نہ گرے
شمبر دی و دکر آنکھون مین پھرے اگر دامن گل پر قدم پڑے نشان نقش پا ثابت نہ ہو اگر کسی نے
دیکھ بھی لیا نشان ہم پرشکت آفتاب تھا تیز روی مین انتخاب تھا اگر دریا مین روانی دکھائی سر حباب پر

نظم

قدم ترے تو حباب نہ توڑے	وہ چو مرکب جو برق یا بادسے	طرفہ دیوانہ و پریزادسے

خوشخرامے ز آب نازک تر　　تیز گامے چو برق نازک تر
دستہ بید و دستۂ سنبل　　نرمے گوش و نرمی کاکل

نیزہ ہلاتا ہوا خود سر برج اس گرد فر سے مقابلے مین کلک کے آکر
وہ شیر بیشۂ جرأت پہونچا آپس مین نگاور چلی چھ قدم گینڈا اکلگ کا تین قدم مرکب سکندر کا پیچھے ہٹا بقول
شاعر عنان نگاور بدولت سپرد + نمود وہ قوی دست را دست برد + کلک نے کہا ای جوان کل تیرے
رفیق نے مجکو ذلیل کیا آج تو میرے ہاتھ سے ذلیل ہوگا سکندر نے کہا او نامرد کل بھی تیری جرأت
کو دیکھ لیا کلک نیزہ باز پیچھے ہٹا نیزہ مارا سکندر نے نیزے کو رد کیا دونون مین نیزہ چل رہا ہے
سب تعریف سکندر کی کر رہے ہین لڑتے لڑتے ایک مقام پر سکندر نے نعرہ کیا او کلک نیزہ باز
ہوشیار ہو جا کلک نے اپنے کو سنبھالا سکندر نے اس کن سے نیزہ مارا کہ سینہ تک کھینے پر کلک کے پڑا
پشت کو توڑ کر پار گذر ا اُٹھیر کر زمین پر مارا استخوان چور چور معجوق نے جو یہ دیکھا تھرا گیا ایک چیخ ماری
کہ زمین تھرائی کہا یاروں اس لڑکے نے مجکو بڑا صدمہ دیا میرا بڑا رفیق مار گیا یہ کہکے گینڈا بڑھا یار فقا
نے گھیر لیا سلیم کوہ پیکر و سالم اژدر در و شداد گردن سوار و بہزاد نیزہ دار و فولاد آہن بیخ
و دیوس مردار خوار و شبکور کشپرہ چشم وغیرہ نے آکر گھیر لیا سب یہی عرض کرتے ہین کہ حضور نہ جائین
ہم جاکر دغا کرینگے کوئی کہتا ہی ایک گرز مین خاتمہ کر دونگا کوئی کہتا ہی نیزہ اُسکے واسطے کافی ہی کوئی کہتا ہی خنجر
اُسکے خون سے گلنار کر دونگا کوئی کہتا ہی دھوکا دیکر کشتی لڑونگا چیر پھاڑ کر پھینکدونگا معجوق نے کہا
یارو کیون اسقدر لاف و گزاف کرتے ہو ایسا وہ جوان نہین ہی کہ ہر کس و ناکس اُس سے مقابلہ کرے اگر زیر ہوگا
تو پھر ما بدولت ہی اُسکو زیر کرینگے یہ کہکر گینڈا بڑھا کے چلا حقیقت مین وہ قوی تن و قوی من ہی کہ جب اسکا
گینڈا بڑھا زمین کانپنے لگی ہر سمت سے یہی آواز ہی اب اس لڑکے کی جان نہ بچیگی سکندر نے جو معجوق
کو آتے ہوئے دیکھا شگفتہ ہو کر گھوڑے کو بڑھایا آتے ہی نگاور زن ہوئے پانچ پانچ چار چار قدم گھوڑا
اور گینڈا ہٹ آئے معجوق نے گینڈے کو پھیرا جمال جہان آرائے سکندر پر نگاہ پڑی حیران جمال و محو دید
ہو گیا سراپا کو دیکھتا ہی کبھی کہتا ہی ای شیر بیشۂ جرأت و ای یکہ تاز میدان جلالت اگر تو میری اطاعت کرے
اپنے لشکر کا سپہ سالار کرون بلکہ ای جوان میرے لشکر مین بادشاہ نہین ہی تجکو تاج پہنا ؤن بادشاہ بنا ؤن
سکندر نے کہا ای معجوق کیا بیہودہ بکتا ہی اگر میری اطاعت کرے تو رونق بارگاہ شنجرستان قرار دون
ای معجوق فلک سب کو گردش دکھاتا ہی خیال تو کر دارا اب کیقباد کیا ہوئے کیسے کیسے سلاطین تھے گردش
افلاک نے پیسا کیے اس دنیا نے کسکے ساتھ وفا کی جتنے صاحبان لیاقت تھے شکایت کرتے ہوئے دنیا سے گئے نظم

اے نفس اگر بدیدہ تحقیق بنگری
تو نیز با گدائے محلت برابری
دنیا زنی ست عشوہ دہ و دلستان ولیک
این جرم خاک را کہ تو امروز بر سرے
ہاروت را کہ خلق جہان سحر از و برند
با نفس اگر برائے دانم کہ شاطری

درویشی اختیار کنی بر توانگری
گر پنج نوبتت بدر قصر میزنند
باکس بسر نمیبرد او عہد شوہری
آبستنی کہ این ہمہ فرزند زاد و کشت
ورچہ فلک غمزہ خوبان بساحری

ای بادشاہ وقت چو وقت فرارسد
نوبت بدیگری بگذاری و بگذری
آہستہ رو کہ بر سر بسیار مردم ست
دیگر کہ چشم دار دازو مہر مادری
مردی گمان مبر کہ بسر پنجہ است و زور

اس فصاحت سے یہ اشعار سکندر نے سامنے معجوق کے پڑھے خوش بیانی
زبان کی سنکر اور زیادہ معجوق کو محبت ہوئی کہا ای نوجوان جی چاہتا ہی کہ تیری باتین سنا کرون اگر

امتحان مین مجھسے برابر بھی رہیگا تیری قدر کرونگا سکندر نے کہا یہ میدان کارزار ہی زبان تیغ سے کام لو
زیادہ لاف وگزاف نکرو فنون سپہ گری دکھاؤ معجوق نے نیزہ اُٹھایا معجوق وسکندر سے نیزہ چلنے لگا
دونون لشکر دیکھ رہے ہین کہ کس لطف کی نیزہ بازی ہورہی ہی ہرچند کہ سکندر کو فنون سپہ گری خاندان
صاحبقران سے ابھی نہین پہونچی مگر ذہین طبیعت دار جو اُستادان کامل نے بتایا اسمین ایجاد کیا دونون
لڑ رہی ہین دو گھڑی کے بعد سکندر نے نیزہ معجوق کا نکالا نیزہ جو ہاتھ سے نکلگیا معجوق کو بڑا غصہ آیا
مثل ابر گرگرایا کمر سے تیغہ کھینچا ہاتھ مارا سکندر نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا معجوق اپنی بوٹیان کاٹ رہا ہی
جب سکندر نے کلائی پر ہاتھ ڈالا معجوق نے گریبان پکڑا گھوڑے پیٹ کے بھل زمین پر بیٹھ گئے جانبین
سے بہادرون نے آواز دی ای جوانان صاحبان شوکت وای مردان بالیاقت کس لطف کے ساتھ زور
ہورہے ہین مگر یار تمھارے گاڑ زمین سنبھالیگی بے زبان مرجائینگے معجوق نے کہا ای سکندر کیا ارادہ ہی
سکندر نے کہا کہ خداوند شجر نے ہمکو تمکو تلوار و نیزے سے بچایا اب زور کا وقت آیا مناسب یہی ہی کہ
ہمارے تمھارے کشتی ہو معجوق کو دڑا دل سے کہتا ہی آخر جوان کمسن ہی بازی کھا بدا کشتی مین رگڑ کر
مار ڈالونگا سکندر نے کہا آئیے دونون کودے آپسمین کشتی ہونے لگی دونون لشکر نگران ہین جوانان باشو
مثل آئینہ حیران ہین کہتے ہین کیا جوان بالیاقت زور مین بھی اپنا مثل نہین رکھتا معجوق ایسے پہلوان سے
برابر لڑ رہا ہی یارو ہمکو تو رنگ بیرنگ معلوم ہوتا ہی ایک طور پر کشتی ہو رہی ہی مصنف عرض کرتا ہے
واضح راے ناظرین والا مقام ہو کہ دن بھر ایک طور پر کشتی ہوئی غالب ومغلوب ثابت نہوا جبکہ آفتاب
عالمتاب بارنگ زرد شکست خوردہ قلعۂ مغرب مین داخل ہوا اور شہنشاہ ماہ تابان نے اپنے جلوس سے تمام
عالم کو روشنی بخشی معجوق شاہزادے کو روک کر کھڑا ہوا کہا ای سکندر تمنے بڑا کام کیا کہ مجھ ایسے جوان سے
چار پہر لڑے مگر دن واسطے لڑائی کے ہی رات واسطے آرام کے اب کل پھر ہمارے تمھارے مقابلہ ہوگا سکندر
نے کہا ای معجوق برسون ہمارے تیرے یونہین رہیگا تصفیہ نہوگا آج ہی فیصلہ کر کے جانا معجوق
ہاتھ چھڑا کر الگ ہوگیا کہا مین رات کو نہین لڑتا میری عادت نہین سکندر نے پھر ہاتھ پکڑ لیا معجوق نے
ہاتھ چھڑایا دور جا کر کھڑا ہوا کہا ای جوان بس اب مین نہ لڑونگا مجھے رات کے لڑنے کی عادت نہین ہرچند
سکندر نے چاہا کہ مقابلہ ہو مگر معجوق گینڈے پر سوار ہو کر طرف اپنے لشکر کے چلا گیا سکندر مجبور ہو ناچار
اپنے ساتھ والون سے کہتے ہوئے کہ یارو معجوق بھی مرد مردانہ وشیر فرزانہ ہی عادان نثار ہوتا ہی عرض کرتا ہی
کہ ای شہریار اُسکے جی چھوٹ گئے آپ نے کیسا کیسا چاہا مگر اُسنے قصد نہ کیا عادان کو وجہ ہی کہتا ہی مین نے
ایسے شیر کی اطاعت کی سکندر نے کہا ای عادان خوشی اُسوقت ہو کہ طلسم نور افشان پر پہونچین
کوکب ہماری کوشش سے رہائی پائین اُس دن ہماری مراد برآئے عادان کہتا ہی خداوند شجر
آپ کو سرسبز وشاداب کرین آپ کو اس جرأت کا پھل حاصل ہو سب سردار دعائین دیتے ہوئے مع سکندر
داخل بارگاہ ہوئے عادان کے مُنھ سے نکلا مین حضور کو متردد پاتا ہون شاہزادے نے کہا ای سرداران
نامی دل گھبراتا ہی چاہتا ہون کہ اپنے کو ہلاک کرون نسیم آتشین خو کا قید ہونا بہت شاق ہوا دل اُسکے دیدار کا
مشتاق ہی اصل کیفیت یہ ہی نظم

[illegible] رنگ افشا کردہ ام	بسکہ لبریزست زاندوہ او سر تا پای من	نالہ میرید چو خار ماہی از اعضای من
	میتوان راز درونم خواند از سیمای من	رفتم از کار و ہمان در فکر صحرا گردیم

جوہر آئینۂ زانو سبت خار پاے من
اینکہ ہامون از تب و تابم سراسر تفتہ گشت
در خم آن طرہ خالی دیدہ باشد جاے من
مدتے ضبط شرر کردم بپاس غم دے

دامنش در انتظار غیر و نالم زار زار
بر ہوا چون دود لرزد سایہ در صحراے من
خاطر سنت پرید خوے نازک دادہ
خون چکیدن دارد اکنون از رگ خاراے من

واے من گر رفتہ باشد خوابش از غوغاے من
زلف می آراید و از ناز یادم میکند
گر بہ بخشی شرمسارم ور نہ بخشی واے من

جواہر نے عرض کی حضور شرود کیون ہین غلام عرض کرتا ہی طلسم نور افشان آپ ہی کے ہاتھ سے فتح ہوگا سکندر نے کہا جائی یہ بہت دشوار ہی جو ہم آقا کو سمجھا کر باہر نکلا کہ طلایہ مقرر کرون اسکو گمان ہو کہ معجوق پھر طبل جنگی بجوا کر میدان مین آئیگا اور شاہزادے سے لڑیگا اور یقین ہو کہ زیر ہو کر اطاعت کرے جو اسر تو اس خیال مین رہا مگر معجوق جو اٹھکر دربار مین گیا کھانا بھی نہ کھایا گوشے مین جاکر پڑ رہا عیار اسکا صبار فتار صبا دم یہ بارگاہ مین پہونچا اس فکر مین کہ جاکر لشکر وغیرہ کا انتظام کرون آقا نے خاصہ نوش کیا مصاحبون نے کہا آج بارگاہ مین بیٹھے ہی نہین میدان کارزار سے جو پلٹے تخلیے کے خیمے مین گئے ہم لوگون سے بات بھی نہین کی صبار فتار صبا دم اندر آیا دیکھا کہ معجوق بیٹھا رو رہا ہی اور یہی کلمہ زبان پر ہو کہ تمام عمر کی مشقت میری ضایع ہوئی افسوس ہو کہ مین اس لڑکے کے ہاتھ سے ایسا ذلیل ہوا کاش کہ کوئی میرا ہمسر ہوتا یہ تو بالکل ہی لڑکا ہی مین اس سے لڑکے پچھتایا کہ عیار پہونچا پوچھا کیون آقا کیسا مزاج ہی معجوق نے کہا کیا مزاج پوچھتا ہی ہم اپنی جان دینگے اب کسیکو اپنا منھ نہ دکھائینگے اس لڑکے سے اب لڑونگا تو زیر ہو جاؤنگا ای دوست غمگسار مین صدہا پہلوانون سے لڑا مگر یہ نوبت نہین پہونچی جو پیچ مین نے باندھا اُسنے ایسا توڑ کیا کہ مین عاجز ہو گیا اور توڑ مجھسے نہ بن پڑا ایسا سپاہی میری نگاہ سے نہین گذرا اگر کمسن نہ ہوتا تو مین اسکی اطاعت کرتا مین نے انگوٹھی ہیرے کی نکالی ہو وہ ہی کھا لونگا صبح کو مشہور ہو جائیگا کہ معجوق نے انتقال کیا میری بات رہجائیگی صبار فتار صبا دم نے عرض کی کہ حضور ایسا نہ فرمائین مین سکندر کو پکڑے لاتا ہون قتل کر ڈالیے خواہ مطیع کیجیے معجوق نے گلے سے لگالیا کہا اے یار وفادار اگر تونے یہ کیا تو میری جان بچائی مین تجھکو اپنی جان و مال کا مالک کرونگا عیار نے کہا مین گیا اور لایا ہرچند کہ عیار اُسکا بہت تیز ہی اگر وہ ہوشیار رہا تو مشکل پڑیگی اور اگر وہ غافل ہو گیا تو مین گیا اور لایا یہ کہکے بانہاے عیاری سے اپنے کو آراستہ کیا اور صورت بدل کنارے لشکر سکندر کے پہونچا دو ایک شاگرد جواہر کھڑے تھے بڑھیا بنکر گیا تھا اُسنے عیارون کو دعا دی اور کہا بیٹا تمہارے اُستاد کہان ہین انھون نے مجھسے وعدہ کیا تھا کہ ہم تجکو شاہزادے کے سامنے لیچلینگے دو چار روپے تجکو ملجائینگے ایک نواسی یتیم ہی اسکا عقد درپیش ہی مین لشکر معجوق مین رہتی ہون وہ سب لات پرست ہین اور میرا مذہب شجر پرست ہی اُن لوگون نے جو سُن پایا ہی مجھسے بات نہین کرتے جس طرف سے نکلتی ہون سب پھبتی کہتے ہین یہ عورت شجر کو خداوند جانتی ہی عیارون نے کہا بڑی بی رات کو تو اُستاد سے ملاقات نہین ہو سکتی اب آرام فرمایا مگر بڑی بی صاحب تم صبح کو آنا تمکو بہت کچھ ملجائیگا خود اُستاد ہمارے فیاض ہین ایسا کچھ دینگے کہ تمھاری نواسی کا عقد بہت اچھی طرح سے ہو جائیگا یہ جو صبار فتار نے سنا سمجھا کہ میری ہوا بندھی اب سکندر کو پکڑ لونگا عیارون کو دعا دیکے پیچھے ہٹا قریب بارگاہ سکندر پہونچا دیکھا پشت پر بارگاہ کے سناٹا ہی چونکہ سن لیا کہ جواہر نے آرام کیا نقب کھودتا ہوا چلا پہر رات رہے مہرہ نقب کا بارگاہ سکندر مین اگر تو ڑا سر نکالکر دیکھا بارگاہ مثل عروس شب اول آراستہ ہی شمعہاے مومی و کافوری روشن ہین اُٹھلے گھ

بوئے روش ہین بوے خوش آرہی ہی کہ دماغ جان معطر ہوتا ہی نقب سے یہ مکار نکلا پہلے پر ڈالنے بیہوشی کے اُڑائے خادم جو چپتی پر تھے وہ بیہوش ہوئے جھپٹ کے برابر چپرکھٹ کے آیا کلاتے سے دوشالہ چہرۂ انور سے ہٹایا دیکھا کہ چہرہ آفتاب عالمتاب ہی آتش رخسار بے دو دکمنی چہرے سے نمود چہرہ منور دیکھکر ٹھہر اگیا اپنے کو سنبھالکر بیہوشی کیفیے مین رکھی دماغ سے کفچہ لگا دیا شاہزادہ بیہوش و مدہوش ہوا باطمینان اس بیچیارے نے پشتارہ باندھا اُسی نقب سے لے نکلا مگر جواہر پڑا ہوا سو رہا ہی عالم خواب مین سلطان زرین پوش کو دیکھا کہ فرار ہے ہین بیٹا اپنے بجائی سے ایسے بخبر ہوئے دیکھو اُنکو عیار لیے جاتا ہی جلد خبر لے ورنہ بہت پچھتائیگا جواہر گھبراکر اُٹھا جھپٹا ہوا قریب بارگاہ کے آیا شاگردون کو دیکھا پھر رہے ہین سوار حاضر باش ناظر باش کی صدا دے رہے ہین حیران ہوا کہ ای جواہر یہان تو سامان معقول ہی شاگردون سے پوچھا یہان کوئی آیا تو نہین ایک نے کہا کہ جس بڑھیا کو آپ نے بلایا تھا وہ ضعیفہ آپ کو تلاش کرتی تھی جواہر نے گھبراکر کہا کون مین کسی کو نہین جانتا یارو کچھ عیاری ہوئی شاگردون نے کہا بڑھیا تو پھر چلی گئی جواہر نے کہا وہ کوئی مکار عیار تھا اُسکو اطمینان ہو گیا کہ جواہر خواب خرگوش مین مبتلا ہی یہ کہکے اندر آیا دیکھا اندھیرا پڑا ہی تعجیل روشنی لیکر دیکھا پلنگ خالی پڑا ہی ایک طرف سرہ نقب کا دیکھا اُسے کہا یارو آقا کو عیار لے گیا ہائے میرے سوتے ہی فتنۂ خوابیدہ بیدار ہوا یہ کیا غضب ہوا یہ کہکے نقب مین پھاند پڑا شاگرد چہار طرف دوڑ جواہر نقب کو طی کرکے نکلا نشان نقش پا کو دیکھتا ہوا جھپٹا عیار نے ایک کوس بھر راستہ طی کیا تھا کہ پشت سے آواز آئی او مکار کہان جاتا ہی عیار نے پلٹکر دیکھا جواہر خنجر زن مثل شعلہ جوالہ نیمچہ کھینچے ہوئے جست و خیز کرتا ہوا برابر پہونچا کہا او مکار اُس دیو خصال کو شرم نہ آئی فنون سپہ گری سے عاجز ہوا تیرے واسطے یہ بہتر ہی کہ پشتارہ رکھدے اور اپنی جان بچاکر چلا جا ورنہ بجلال خداوند شجر زندہ نہ بچیگا صبا رفتار نے دیکھا کہ یہ عیار کمسن ہی مین کیا اس سے کم ہون اکیلا بھی آیا ہی لڑائی مین مار لونگا پشتارہ رکھکر نیمچہ کھینچا جواہر پر جا پڑا برس پڑا جواہر روک رہا ہی روکتے روکتے للکارا ارے مجکو وار نہ کرنے دیگا دیکھ اور لوگ بھی آگئے ہان یارو پشتارہ اُٹھالو یہ سمجھا میری پشت پر کوئی آگیا پلٹنا تھا کہ جواہر نے کمر کو تاکر ہاتھ مارا کہ سر لشکر اس خود سر کا زمین پر گرا جواہر نے دوڑکر پشتارہ اپنے آقا کا اُٹھایا ہر شجر کے بوسے لیتا ہی تون کو آنکھون سے لگاتا ہی کبھی کہتا ہی یا خداوند شجر آپ نے بڑا احسان کیا اپنے لشکر مین آیا دیکھا عادان نے لشکر تیار کیا ہی لشکر مین ہنگامہ پڑ گیا سب کا یہی قصد ہی کہ لشکر معجوق پر جا پڑین اپنی جانین دین مگر اپنے آقا کو چھڑائین کہ جواہر پشتارہ بدوش پہونچا عادان نے پوچھا مت صاحب خیر تو ہی جواہر نے کہا خداوند شجر نے اپنا بڑا افضل کیا صبا رفتار صبا دم عیار آقائے نامدار کو لیچلا تھا مین نے راہ مین جاکر مار آقا کو اپنے لایا بارگاہ مین لاکر شاہزادے کو ہوشیار کیا سب کیفیت بیان کی کہا آقا معاف فرمایئے گا مجھے معجوق سے یہ گمان نہ تھا اب وہ جنگ سے عاجز ہوا دیکھا جائیگا سکندر نے کہا ای جواہر مین بہت بیقرار ہون جی چاہتا ہی کہ طلسم نور افشان پر چڑھ جاؤن ملکہ نسیم آتشخو اپنے مقام پر کیسی ہونگی کہ شاہزادے نے ہمکو فراموش کیا اور ای جواہر خنجر زن بخداوند شجر اپنے دل کی یہ کیفیت ہی نظم

تازہ ہو دماغ اپنا تمنا ہی تو یہ ہی	اُس زلف کی بو سونگھیے سودا ہی تو یہ ہی	قینچی نہین چلوائی مرے نامے نے کیسر
پرواز کبوتر ہو جو عنقا ہی تو یہ ہی	کچھ سرو کا رتبہ ہی نہین قد سے ترے پست	شمشاد و صنوبر سے بھی بالا ہی تو یہ ہی

ملنا جو نہین یار تو ہم بھی نہین ملتے
اندھے بھی کہینگے کہ مسیحا ہی تو یہ ہی
بینا ہون جو آنکھین تو رخ یار کو دیکھین
کامل جو مضمون مین معما ہی تو یہ ہی
معشوق و مے خانۂ خالی و شب ماہ
مے ہی تو یہ ہی اور جو مینا ہی تو یہ ہی

غیرت کا اب اپنی بھی تقاضا ہی تو یہ ہی
محشر کو بھی دیدار کا پردہ نہ کرے یار
نظارہ کے قابل جو تماشا ہی تو یہ ہی
گہ یاد صنم دل مین ہی گہ یاد الٰہی
عاشق کے لیے حاصل دنیا ہی تو یہ ہی
ثابت دہن یار دلیلون سے کرا تش

ای نور نظر معجزۂ حسن [illegible] تیرے
عاشق کو جو اندیشۂ فردا ہی تو یہ ہی
مضمون دہن یار کا کیا فکر سے نکلے
کعبہ ہی تو یہ ہی جو کلیسا ہی تو یہ ہی
[illegible] عشق تو دل عشق کی [illegible]
بہجت کی جو [illegible] کے لیے جا ہی تو یہ ہی

جواہر نے سر جھکا لیا عرض کی ای شہریاران کامگون سے تو نگین طلسم نور افشان پر چلنا تو واجب و لازم ہی حضور لوح کی کوئی تدبیر نکل آئی ان ساحرون کا آپ کے ساتھ سے چھوٹ جانا بڑا غضب ہوا حضور اسکے مقابلے سے مہلت پائین تو مین لوح کی فکر کرون ملکہ نسیم وغیرہ کے ہونے سے بڑی قوت تھی سکندر نے کہا ای جواہر پہلے قید خانے ہی پر چلینگے جواہر نے عرض کی حضور مقدمات طلسم قواعد کے پابند ہوتے ہین اگر زندانخانے کا حکم ملیگا تو زندانخانے پر جانا ہوگا حضور یہ اختیار نہین ہی کہ جہان چاہیے وہان چلیے اسی واسطے لوح طلسمی کی تلاش ہی کہ لوح پتہ بتاتی ہی اُسی نشان پر جاتے ہین ساحر کے قتل کی صورتین تعلیم کرتی ہی ہر چند کہ مین بھی اس رمز سے بخوبی آگاہ نہین مگر جب سے حضور نے یہ ارادہ کیا مین نے ان باتون کو دریافت کیا یہان تو یہ چرچے ہو رہے ہین معجوق کو وہ پہر رات بھر انتظار مین اپنے عیار کے جاگا صبح ہوئی اب معجوق گھبرایا بیرون بارگاہ آیا شاگردان عیار نے آکر سلام کیا اسنے کہا یارو تمھارے اُستاد ایک کار ضروری کے واسطے لشکر مین سکندر کے گئے ہین ابھی تک پلٹکر نہین آئے ذرا بڑھکر دریافت تو کرو پانچ چار شاگرد چلے جنگل مین جاکر دیکھا اُستاد کا لاشہ پڑا ہی سیار ایک ٹانگ کاٹ لیگیا شاگردون نے رو رو کر لاش اُٹھائی معجوق ٹہل رہا ہی رفیق بھی ہمراہ ہین معجوق کو وہ پہر رفیقون سے اپنے کہ رہا تھا کہ آج ہمارے دوست نے بڑے کام پر قدم مارا ہی سکندر کو پکڑنے گیا ہی رفیق کہ رہے ہین حضور آپ کے عیار نے جس کام کا دعوی کیا ہی وہ ہوگیا حقیقت مین اسم بامسمی ہی ہوا ہی جو کہتا ہی وہی کرتا ہی کہ عیار روتے ہوئے لاش لیکر آئے معجوق نے گھبرا کر کہا ارے یہ کیا ہوا عیارون نے کہا حضور نہین معلوم کس سے مقابلہ پڑا جنگل مین لاشہ پڑا تھا سیار ایک ٹانگ کاٹکر لیگیا عقل سے معلوم ہوتا ہی کہ اُستاد رات کو مارے گئے سیارون نے یہ فرصت پائی جب تو ٹانگ کاٹکر لیگئے ایسے بزرگ کی ٹانگ سیار کاٹ لیجائین بڑے تعجب کی بات ہی معجوق نے کہا جو ہوا سو ہوا لاش لیجاکر جلا دو لاشہ عیار کا جلوا کر معجوق بارگاہ مین آکر بیٹھا انجمن مشاورت منعقد کیا کلام ہونے لگے معجوق تو کہتا ہی کہ آج رات کو نکلچلو بھائیو اس لڑکے پر لڑکے غالب نہ آوینگا یہ تو فولاد کا پتلا ہی فنون سپہ گری مین طاق شہرۂ آفاق اور جسم مین کوٹ کوٹکر زور بھرا ہوا ہی مین اُس سے کیونکر لڑون بعض کہ رہے ہین حضور ہم مقابلہ کرین معجوق کہتا ہی جب مین نہ لڑ سکا تو تم لوگ اُسکا کیا کر سکوگے کلک نیزہ باز کو کس زور و غور سے اُسنے مارا فنون نیزہ بازی مین اُسکو ناز تھا سکندر نے اُسکو نیزے ہی سے مارا آج رات کو لشکر تیار کرکے نکلچلیں اور ایک نامہ شاہان طلسم کو لکھین کہ سکندر بڑا زبردست ہی اگر آپ کسی معقول ساحر کو بھیجین البتہ یہ جوان گرفتار ہوگا اور فنون سپہ گری مین کسی سے یہ عاجز نہ آئیگا جب ماہ دولت سے برابر لڑا اور کسی کی کیا

حقیقت ہو تم سب میرے زیر کردہ ہو اب سب نے یہی صلاح دی کہ آج رات کو نکلچلین مگر لشکر سکندر مین
خبر نہ ہونے پائے شام کو دو دو سپاہی چار چار سپاہی طرف صحرا کے روانہ ہونے لگے اپنی بارگاہ بھی اسنے
نہین اکھڑوائی کہ جب رات کم رہیگی تب لدوا دونگا سردار سوار ہوکے جاتے ہین بعضے گئے ہین اور بعضے
پھر رہے ہین مگر جواہر خنجر زن ایک فقیر کی شکل بنا ہوا کوڑی دکان مانگتا پھرتا ہے جابجا دریافت بھی کرتا ہے
اسکو بھی معلوم ہوا کہ معجوق جنگ سے عاجز آیا آج کوچ کرکے چلا جائیگا جواہر ایک مقام پر بیٹھا ہوا
روانگی سپاہیون کی دیکھ رہا ہے معجوق مسلح و مکمل اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہے عیار کے واسطے رنج کر رہا ہے
جب پہر رات گذری تو خیال مین آیا کہ اب ما بدولت بھی سوار ہوجائین اٹھا صحن بارگاہ مین آیا چاہتا
ہے کہ بیرون بارگاہ جاؤن کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا سرپر جادو بھاری جوڑا پہنے ہوئے گلوری کلے
مین دبی ہوئی مجلس حیران ہونٹون پر آراستہ بڑے ٹھاٹھ سے تشریف لائی معجوق ہنس پڑا پوچھا ملکہ عالم
اسوقت کیونکر آنیکا اتفاق ہوا سرپر نے کہا ای معجوق خود بخود بیٹھے بیٹھے دل گھبرایا رات کو خواب پریشان
بھی تمھارے مقدمے مین دیکھا خیال مین گذرا کہ جناب دو سردار کسی مصیبت مین جاکر پھنس گیا آج
مین دن بھر روٹی کھانا بھی نہین کھایا تلاش کرتے کرتے یہان تک آئی تم اپنی خیر و عافیت بیان کرو معجوق تو گھبرایا
ہوا تھا بے اختیار رونے لگا کہا ای سرپر جادو تمھاری محبت سے مہر مادری کا مزہ ملتا ہے سرپر نے کہا مین بھی
اپنا فرزند جانتی ہون مجھے آٹھ پہر تیرا خیال رہتا ہے دو دن سے منہ مین اڑکے ایک کھیل بھی نہین گئی مکان
کاٹے کھاتا تھا معجوق نے مقابلہ سکندر کی سب کیفیت بیان کی کہا اب مین لاچار ہوکر جان بچاتا ہون اپنے
ملک پر سے جاکر شاہان طلسم کو ایک عرضی لکھونگا یہی تحریر ہوگی کہ کوئی ساحر زبردست بھیجو تو مطلب نکلے مین ان
لونڈے سے نہین لڑ سکتا ای سرپر کیا کہون فولاد کا تپلہ ہے کلکاب نیزہ باز کو ایک نیزے مین مارا کچھ زور
نہ چلا سرپر نے کہا بچوے کیون گھبراتا ہے مین وہ تدبیر کرون کہ اگر رستم ہو تیرے سامنے پیرزال ہو جائے
تیرا زور ترتمے اسکا زور گھٹے فنون سپہ گری بھلا دون ایک سحر مین زمین و آسمان ہلا دون تو مجھے بخوبی آگاہ
نہین کل دیکھ لینا یہ موتیون کا مالا تو میرا اسپلئے کیسا ہی زبردست ہوگا اسکے دل مین ہول پیدا ہوگا مین مردانے
کپڑے پہنکر تیرے ساتھ رہونگی ایسا سحر کرون کہ اسکے ہاتھ پانون مین رعشہ آجائے فنون سپہ گری
فراموش ہو دریاے حیرت کا جوش ہو لشکر کو اپنے پھیر بچانے کا قصد نہ کر طبل جنگی بجوا دے صبح کو کل
سامان لے معجوق مثال گل شگفتہ ہوگیا پکار کر رفیقون کو آواز دی کہ یارو شراب و کباب لاؤ رفقا
نے کہا باہر تشریف لائیے کیا وعدے مین فرق آیا اور کچھ تجویز ہوئی معجوق ہنستا ہوا باہر آیا رفیقون
سے کہا اب کیا تردد ہے میری معشوقہ بلکہ مادر مہربان آگئی وہ بھی مجھکو جوش محبت مین فرزند کہتی ہے شفقت
پر محبت مین ہاتھ پھیرتی ہے اب شراب و کباب لیکر بیٹھون ذرا انکے ٹکڑے اڑاؤن راضی ہوکر صبح کو
لشکر دشمن کو پامال کراؤنگا باطمینان ایک مقام پر بیٹھو مین طبل جنگی بجواتا ہون رفقا خوش ہوگئے آپسمین
صلاحین ہونے لگین کہ یارو معجوق کیا بغیرت ہے آشنا کو مان بنایا ہے اسپر بہت خوش ہے سب نے کہا میان
کچھ ہو لڑائی فتح ہوجائے فوراً دشمن شکست کھائے معجوق نے دو چار جام شراب کے پیے سرپر کو
بھی پلائے جب دماغ بادہ ناب سے گرم ہوا اور زیادہ بے شرم ہوا حکم دیا طبل جنگی بجے جواہر فقیر
بنا ہوا بیٹھا تھا کہ اسنے خبر سنی کہ طبل جنگی بجا دامن جھاڑ کر اٹھا خدمت سکندر مین آیا ہاتھ اٹھا کر دعا دی قطعہ

کہ تا سبزہ روئیدہ باشد بباغ | گل سرخ تابد چو روشن چراغ
ہمہ کار عالم بکام تو باد | نگین سعادت بنام تو باد

حضور کی عمر دراز ہو دشمن کو سوز و گداز ہو غلام کو بڑا تردد ہے کہ تو معجوق
بھاگنے کی تدبیر کر رہا تھا ابھی سے سوار و پیدل طرف جنگل کے روانہ بھی ہو گئے ابھی مین نے دیکھا لشکر مین
چہل پہل ہو رہی طبل جنگی اُسنے بجوا دیا نہین معلوم اُسکو کیا تقویت ہوئی آپ کے مقابلے سے بہت گھبرایا ہوا تھا یہ
تقویت کا ہیکو ہوئی نہین معلوم کیا راز و نیاز ہی مین جا کر دریافت کرون مگر آپ بھی طبل جنگی بجوا دیجیے عادان
نے کہا اے جواہر ہماری عقل مین یہ آتا ہے کہ کچھ مکر کریگا سکندر نے کہا دیکھا جائیگا کہدو ہمارے لشکر مین بھی
بعنایت خداوند سنجر طبل جنگی بجے یہان بھی طبل جنگی پر چوب پڑی لشکرون مین تیاریان ہونے لگین معجوق
ساتھ سرپرجادو کے عیش کر رہا ہے سرپر کہتی جاتی ہے نہ گھبرا اگر مین بھی دیکھون کہ وہ جوان کیسا ہے معجوق
نے کہا کیا کہون حسن مین بیمثال ابرو رشک ہلال آنکھین بعینہ چشم غزال سرو قد خورشید خد جوان حسن کا
ترچھا ایسی تعریف معجوق نے کی کہ سرپرجادو تڑپ گئی مگر خاموش ہے جی مین کہتی ہے صبح کو دیکھا جائیگا کسکی
فتح ہو کسکی شکست ہو دیکھیے کیا بندوبست ہو چار پہر رات یہی تیاریان رہین معجوق نے سرپر کی بہت
دلدہی کی اسمین منھ بھی کالا ہوا سرپر کہتی جاتی ہے بیٹا گھبراؤ نہین مین تمکو بہت اُداس پاتی ہون اور
گھبراتی ہون معجوق کہتا ہے مین نے اُس سے مقابلہ کیا اُس سے کشتی لڑا مگر کسی طرح اُسپر غالب نہ آیا
نیزہ بازی مین عاجز آیا نہ شمشیر زنی مین اُسنے کمی کی آخر کشتی ہوئی کشتی مین بھی وہ جوان غالب رہا
فتح کا طالب رہا آخر تھککر مین ہی شام کو بیٹھا اے جان جہان وہ نہ مانتا تھا سرپر نے کہا اب میدان کارزار
مین سب حال کھلجائیگا یکایک ساحر ہو مخانۂ مشرق اپنے ہو مخانے سے برآمد ہوا اسنے شعاع و ضیا نثار کر کے
تماشاے جنگ مین مصروف ہوا تمام عالم کو نورانی و منور کیا معجوق مسلح ہو کر باہر نکلا سب سردارون
نے دیکھا کہ ایک جوان کمسن بھی ساتھ ہی اُسکا ہاتھ پکڑے ہوئے معجوق ہنستا ہوا بارگاہ سے نکلا ایک
مادیان مشکین منگوا کر مادیان پر اُس جوان کو سوار کر لیا سب لشکر آراستہ رفقا گھیرے ہوئے علمہاے
سیاہ کے پھریرے کھلے ہوے نقارے بجتے ہوے اس کروفر سے خوشی خوشی میدان مین آیا سرپرجادو مردانہ
بھیس کیے ہوئے مادیان مشکین پر سوار ایک نخل کے سائے مین آکر ٹھہری اس فکر مین کہ دشمن آئے
اُسکا زور گھٹاؤن معجوق کا زور بڑھاؤن اس انتظار مین کھڑی ہے کہ صحرا سے گرد اُڑی آمد آمد
لشکر سکندر زرین پوش زرین علم شروع ہوئی اول ایک جوان کو دیکھا گینڈے پر سوار قوی تن قوی
سن سلاح جنگ جسم پر آراستہ فوج کا اہتمام کرتا ہوا چلا آتا ہے لشکر اس رنگ سے جمع ہوا کہ سب
جوانان تیغ زن صف شکن سرپرجادو آراستگی لشکر دیکھکر پھڑک گئی جی مین کہتی ہے کیا لشکر آراستہ کیا ہے
کیا یہ افسر سلیقہ دار ہے تھوڑا سا لشکر اور یہ کروفر عادان کو بنگاہ محبت دیکھنے لگی معجوق سے بھی پوچھا
کہ یہی افسر اعلی ہے معجوق نے کہا عادان قزاق اُسکا نوکر ہے یہ ذکر تھا کہ لشکر مین سکندر کے
کھلبلی ہوئی سب سوار گھوڑون پر سے اُترنے لگے کچھ سردار آگے بڑھے کمیدان رسالہ دار مودب
ہو کر کھڑے ہوئے سرپرجادو نے پوچھا اب یہ کیا ہو رہا ہے معجوق کوہ پیکر نے کہا اُس لونڈے نے بڑے
قاعدے مقرر کیے ہین اب شاید وہ خود تشریف لاتے ہین سب سردار پیدل ہو کر سلام کرینگے اُسی کا
انتظام ہو رہا ہے سرپر بھی بنگاہ غور دیکھنے لگی دیکھا بیچ سے لشکر کے ایک آفتاب طالع ہوا سرپرجادو

بنگاہ غور دیکھ رہی ہی مرکب معلوم ہوتا ہی سوار پر نگاہ نہین ٹھہرتی سر پر نے آنکھین ملکے دیکھا ایک جوان آفتاب جمال خورشید مثال خود زرین سر پر عطر کی لپٹین آرہی ہین لباس زرین زیب جسم پہلو مین گردہ سپر کا مثل قرص قمر پہلو مین تیغۂ ہلالی حمایل خنجر بہت معقول زیب کمر مرکب بھی دریاے زیور زرین غوطہ مارے ہوئے سونے کی ہیکل اُسپر نگینے جواہر کے جڑے ہوئے اس سج دہج سے شاہزادہ آیا سر پر کا یہ حال ہی کہ بیقرار ہو گئی کبھی کلیجے پر ہاتھ رکھتی ہی کبھی کف افسوس ملتی ہی کبھی گھبرا کر کہتا کہ کیا جوان معقول ہی وہ بڑا صاحب نصیب ہی جو اس سے موصول ہی معجوق نے پلنگر دیکھا کہ رنگ روے سر پر متغیر خود بخود ہاتھ مل رہی ہی اسنے گھبرا کر پوچھا کیون خیر تو ہی مین آپ کو بہت پریشان پاتا ہون سر پر نے ایک آہ کی یہ شعر پڑھنے لگی نظم

آبی نزد بر آتش دل دیدہ ای دریغ
شغلی گزیدہ ام کہ فراغت نماندہ است
بوے ترا گذار فتادست تا بباغ
مارا دماغ کسب سعادت نماندہ است
دل نیست کز خدنگ جفایت فگار نیست
در روزگار ہیچ حلاوت نماندہ است

گیرم بر تو تند رحمت نماندہ است
در مردم زمانہ مروت نماندہ است
تا گوہر وصال تو از دست دادہ ام
رنگی بروے گل ز خجالت نماندہ است
آمد دل از سیاحت آورد این خبر
شکر خدا کہ جاے شکایت نماندہ است

کم کن جفا بہ بندہ کہ طاقت نماندہ است
از نالہ چون خموش کنم گریہ سر کنم
در آستین خزانۂ اشک ندامت نماندہ است
بر فرق ما دگر مفگن سایہ ای ہما
کاسودگی ہیچ ولایت نماندہ است
واقف بجز خیال دہان شکرلبان

یہ شعر جو سر پر جادو نے پڑھے معجوق گھبرا گیا کہا کیون ای جان جہان آرام دل عاشقان خیر تو ہی سر پر کو ہوش آگیا کہا صاحب مین یونہین شعر پڑھے کل دیوان دیکھ رہی تھی یہ غزل مجکو ایسی پسند آئی مین نے یاد کرلی دل مین آیا کہ تمھین بھی سنا دون تم کیون گھبرا گئے دیکھو لشکر آپہونچا سکندر راسی جوان کا نام ہی معجوق نے کہا ملکہ حقیقت مین سامری و جمشید نے گویا اپنے ہاتھ سے اس جوان کو بنایا ہی کیا تکلف کیا ہی اور بہت خوش وضع جوان ہی رنگین لباس کیا زیب دیتا ہی معجوق جون جون تعریفین کرتا ہی سر پر کا قلب اُلٹا جاتا ہی گھبرا کر جواب دیتی ہی اچھا صاحب خوبصورت ہوگا ہمکو کیا ہم تم تو اسکے قائل ہین یہ گورے گورے گال اسکے خاک مین ملا ئینگے لباس پر اسکے خون بہے تب دل کو تسکین ہو معجوق چپ ہو رہا دل مین کھٹکا اور دل مین اپنے کہتا ہی ایسے جوان رعنا کو دیکھکر کیونکر عورت پسند نہ کرے اور عورت بھی یہ دیکھتے ہی مرگئی تڑپ رہی ہی ای معجوق دیکھیے کیا ہوتا ہی سر پر دل مین سوچ رہی ہی کہ کیا کرون کوئی ایسی تدبیر ہو کہ یہ جوان میری اطاعت کرے اگر یہ جوان قابو مین ہو کیا لطف زندگی اُٹھے میرے باغ مین ہواے سرد چل رہی ہو دور اشراب کا کنیزین حاضر ہون اسکا نشے مین بہکنا میرا اسکو سمجھانا پہلو مین اپنے بٹھانا بلائین لون خوشامد کرون اُس بات کا جب وقت آئے نثار ہو ہو جاؤن کیا مزہ ہو ابھی نادان ہی سحر سے عمدہ صورت بنا کے دکھاؤن کبھی گود مین اسکے بیٹھ جاؤن کبھی دو برس کی بنکر اسکے کاندھے پر چڑھ بیٹھون کبھی صورت اصلی دکھا کر ڈراؤن اُس خوف مین اقرار وصل ہو پھر معاملہ اصل ہو یہان صفین جمنے لگین جب صفین آراستہ ہو چکین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہہ چکے معجوق نے کہا ملکہ عالم مین آپ میدان مین جاؤن سر پر نے کہا وہ جو رات کو مین نے تجکو موتیون کا مالا دیا تھا وہ واپس دے گلے مین جو تیرے رہیگا ہزار طرح کی جفا سے مجکو ڈر ہی ایسا نہ ہو وہ تجکو مارے معجوق نے کہا مینے تو یہ کہا تھا کہ جب موتیون پر اسکے نگاہ پڑیگی

دل مین دشمن کے ہول و بیم پیدا ہوگا فنون سپہ گری بالکل بھول جائیگا اب واپس مانگتی ہو سر پر جادو
نے ہاتھ بڑھا کر ایک موتی توڑ لیا اُسے جھولی مین ڈالکر کہا اے معجوق اب میدان مین جا معجوق اس
پہیلی کو نہ سمجھا گینڈا اڑھا دیا سر پر سحر کر رہی ہے مگر بنگاہ محبت سکندر کو دیکھ رہی ہے آنکھ نہین بھرتی
دل سے وصل کی باتین کر رہی ہے کبھی بیقراری مین آپ ہی آپ بول اُٹھتی ہے اسکو دولہا بناؤن سہرا سر پر
باندھون مین دلہن بنکر بیٹھون تب مزہ ہو معجوق نے میدان مین آکر نعرہ کیا کہ سکندر نکلے تو حال
معلوم ہو سب کو شکست دونگا کالک نیزہ باز کے خون کا معاوضہ لونگا میرے ہاتھ سے بچنا بہت
دشوار ہے سکندر نے گھوڑا بڑھایا جواہر خنجر زن بیقرار ہو کر قدمون سے لپٹ گیا کہا اے شہریار
آج تو میدان مین ہم لوگ نکلین عادان الگ مچلا ہوا ہے یہی کہے جاتا ہے کہ حضور آج مین جا کر اس مغرور
کو سمجھاؤن سکندر نے کہا بھئی وہ ہمارا نام لیکر پکارتا ہے پھر شام کو بھاگیگا صرف چار پہر لڑیگا جواہر
عرض کرتا ہے اے شہریار مشتاق آپ ہی کا جانا مناسب ہے وہ بھی حضور کا طالب ہے خدا آپ کو اسپر غالب کرے
مگر میری کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کس بھروسے پر آیا ہے کیون بلبلا رہا ہے سکندر نے کہا احوال کھل جائیگا
یہ کہکر سکندر نے گھوڑا اُڑایا گھوڑا جو طرارہ بھر کر چلا ٹاپین مارتا ہوا دم سے چنور کرتا ہوا آتا ہے شعر
غل طائرون مین ہے کہ عجب راہوار ہے + تخت ہوا پہ آج سلیمان سوار ہے + شبدیز فکر بھولگیا ڈھنگ چال کا
ہے باگ کہکشان کی دہانہ ہلال کا + سر پر جادو کا دل چاہتا ہے اپنے کو زیر قدم مرکب گرا دون پامال
ہو جاؤن مگر عشق سے مُنہ نہ پھرے یہ جوان ضرور میرے قدمون پر گریگا احسان کرون احسان تو ضرور
مانیگا یہ سوچکر آگے بڑھی مالے کا موتی اسی واسطے نکال لیا جو سحر تھا وہ اسنے اُتار لیا معجوق کے
قتل پر آمادہ ہے دمبدم یہی ارادہ ہے کہ معجوق قتل ہو یہ جوان اس فوج کو شکست دے مین الگ رہون
بعد فتح جا کر اپنا احسان ثابت کرون یہ سوچ کر چپ ہو رہی یہان سکندر برابر معجوق کے پہونچے
نگاوڑ چلی گینڈا اُسکا زیادہ ہشام کب انکا تین قدم ہٹکر رہگیا سکندر نیزہ ہلاتا ہوا جو سامنے معجوق
کے آیا سر پر جادو اس آن بان پر مرگئی سنان نیزۂ مژگان کلیجے کے پار ہوئی معجوق و سکندر سے
نیزہ چلنے لگا سر پر چپ کھڑی ہے اب سحر نہین کرتی معجوق پکار پکار کے کہتا ہے ہمارے ساتھ والے
ہوشیار رہین سر پر جادو سنکر خاموش ہو جاتی ہے دل مین ہے کہ دیکھون جرأت سکندر کی کسقدر ہے
یہ بھی ظاہر ہو جائے کہ صاحب جرأت وہنر ہے گیارھوین طعن مین سکندر نے نیزہ معجوق کا کانٹھا
تھپیڑا مارا نیزہ ہاتھ سے معجوق کے نکلگیا ساتھ والون نے سکندر کے صدائے احسنت و آفرین
بلند کی سر پر بھی پکار اُٹھی اے جوان کیا کہنا کس لطف سے نیزہ بازی کی گھوڑا بھی کیا بگدھریان
کر رہا ہے نیزہ نکلتے ہی معجوق گھبرایا پلٹکر کہا او فاحشہ کیا بیہودہ بک رہی ہے سحر نہین کرتی جواہر نے
جو یہ فقرہ سُنا سکندر سے کہا اے شہریار کوئی ساحرہ ساتھ ہے اسی بھروسے پر یہ آیا ہے دیکھیے نیزہ
نکلتے ہی گھبرا گیا کلمۂ حق بر زبان جاری اب نہ اسکو چھوڑیے گا سکندر تلوار کھینچکر جا پڑے معجوق نے
بھی جھلا کر ہاتھ تلوار کا مارا اور پھر پکار کے یہی کہا کہ ارے اب تو سحر کر نوبت تلوار کی آگئی سر پر جادو نے
کچھ خیال نہ کیا سکندر نے روک کر ہاتھ مارا معجوق نے سپر کو چھری کی پناہ کیا مگر جھلا کر آواز دی
او حرامزادی تیرا دھا[illegible] اجکو قتل کرتا ہے آئینۂ شمشیر مین مجکو جلوۂ عروس مرگ دکھائی : دیتا ہے سر پر نے

کچھ خیال بھی نہ کیا سکندر کی تلوار پڑی کہ مع گینڈا معجوق کے چار ٹکڑے ہوئے سرسر نے فوج والون سے کہا
بارلو تمہارا افسر مارا گیا فوج والے جا پڑے اُنکو یہ گمان تھا کہ وہ لوگ کم ہین ہم زیادہ ہین غالب آئینگے
سکندر نے دیکھا گھٹا کفر کی آتی ہے نمچۂ ہلالی علم کرکے جا پڑا نعرۂ سکندر

ز ترک فلک میستانم باج
زہر ضرب من در صف دشمنان
صف لشکر دشمنان غرق خون

اگر تیغ کین برکشم از غلاف
بہر سو شود الامان الامان
منم شیر دل پہلوان صف شکن

سکندر منم صاحب تخت و تاج
تزلزل فتد درمیان مصاف
علمہاے دشمن شود سرنگون
فلک در تحیر زپیکار من

نعرۂ سکندر کی صدا بلند ہوئی سرسر جادو بنگاہ غور دیکھنے لگی دس بیس نے ملکر جو نیزے مارے گئی
نیزے جسم پر شاہزادے کے پڑے خون جوش فوارے کے بلند ہوا سرسر کا کلیجہ بھٹ گیا ایک سحر کیا
کہ لشکر معجوق پر آگ برسنے لگی جن لوگون نے نیزے کے وار کیے تھے اُنپر ہاتھ ہلا دیا بر قین گرین وہ سب
جلکر خاک ہوگئے اہالیان لشکر سکندر پر ایسا سحر کیا کہ انکی جرأتین بڑھین ایک ایک جوان نے دس دس
کو مارا لشکر معجوق نے شکست کھائی بھاگتے ہین تو بھاگ نہین سکتے معلوم ہوتا ہے پانون مین زنجیرین
پڑی ہین جو بھاگا منھ کے بھل گرا اوپر سے ملازمان سکندر نے ہاتھ مارا دو ٹکڑے کیے پہر بھر کے عرصے
مین سب اہالیان لشکر معجوق قتل ہوئے کتنے کی موت مارے گئے سکندر نے خیمے بارگاہین لوٹ لین
سرسر الگ کھڑی دیکھا کی جواہر خنجرزن دیکھ رہا ہے سب اہالیان لشکر معجوق مارے گئے ایک جوان
ایک گوشے مین کھڑا تماشا دیکھ رہا ہے ہر مرتبہ بڑھکر شاہزادے سے اطلاع کرتا ہے کہ اے شہریار یہی ساحرہ
ہے میری عقل مین تو یہ آتا ہے کہ معجوق اسی کے بھردسے پر آیا تھا یہ آپ کو دیکھکر مایل ہوئی مایل ہوکر
اسنے لشکر معجوق تباہ کرایا اب کھڑی تماشا دیکھ رہی ہے سحر سے مرد کی شکل بنی ہے سکندر کہتے ہین
بھی ہوگا لوٹ مار کر سکندر پلٹے جب اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے لشکر والے سب آراستہ ہوکر بیٹھے سکندر
مقام صدر پر سرسر نے کنارے آکر اپنے کو آراستہ کیا جوڑا بھاری پہنکر دریاے جواہر مین غوطہ مارا مسی
بھی لگائی سرمہ بھی لگایا صورت کو بنایا گلوری کلے مین دبائی بارگاہ مین شاہزادہ سکندر کے آئی جھککر
سلام کیا دعاے جان درازی دی یہ اشعار پڑھنے لگی نظم

تبسمی کن و بشکن بہانۂ دل ما
بسم فروختہ خرمن ببرق ناکامی
ز سجدہ باش ما آستانۂ دل ما
زسادہ لوحی حیرت اسیر نومیدیم

حباب چشمہ نزدیک راہ تفرقہ ایم
دمیدن و نہ دمیدن زدانۂ دل ما
زخویش بلبل پرواز چون گل زنہم رخت
کہ راہ گوشش ندانند فسانۂ دل ما

گداخت برلب حسرت ترانۂ دل ما
خراب سیل غبارست خانۂ دل ما
کہ در دل ست کہ در گرد شوق پنہانست
بشاخسار جنون آشیانۂ دل ما

شاہزادے نے حیران ہوکر طرف سرسر کے دیکھا کہا نیک بخت کیا کہتی ہے یہ تیری پہیلی میری سمجھ مین نہین آئی سرسر جادو نے آنکھون مین
آنسو بھر کے جواب دیا نظم

اپنا جلوہ ذرا دکھا جانا
طوق گردن نے کیا جفا جانا
کیونکر ہو اُس تلک مرا جانا
مجکو یارون نے پارسا جانا

شوخ کہتا ہے بیحیا جانا
شوق نے دور باش اعدا کو
اُسکے اٹھتے ہی ہم جہان سے اٹھے
پوچھنا حال یار ہے منظور
شکوہ کرتا ہے بے نیازی کا

دیکھو دشمن نے تلکو کیا جانا
اُسکی محفل مین مرحبا جانا
کیا قیامت ہے دل کا آجانا
مین نے ناصح کا مدعا جانا
تونے مومن بتون کو کیا جانا

شعلۂ دل کو نازِ تابش ہے
گلے لگتا ہے دمبدم مجکو
گھر مین خود رفتگی سے دھوم مچی
ہے نہ اُتری گلے سے جو اُس بن

شاہزادہ ہنس پڑا کہا

صاحب ذرا ہوش مین آؤ آپ سے باہر نہ ہو جاؤ پہلے اپنا نام نامی بتاؤ تشریف لانیکا سبب بتاؤ سرپیر
نے کہا ای جوان میرے آنیکا سبب ظاہر ہی تیرا دل خوب اس امر سے ماہر ہی مین نے معجوق کو قتل کرایا
لشکر کو اسکے شکست دلائی آپ کی فتح ہوئی مجھے اور معجوق سے کئی برس سے آشنائی تھی آپ کی خاطر
سے مین نے اسکو تباہ کرایا آپ پر مین عاشق ہون میرا وصل قبول کیجیے جو خواہش ہوگی پوری ہوجائیگی
مین سحر خوب جانتی ہون اسوقت بصورت اصلی آئی اگر کہو تو ایسی خوبصورت بنون کہ چشم فلک نے وہ صورت
نہ دیکھی ہو مجھے سب طرح کا اختیار ہی اور ای جوان رعنا مین اپنے ہوش مین نہین ہون یہ جو اشعار مین نے
پڑھے میرے منہ سے نکلگئے بمشکل مین نے اپنے کو سنبھالا ہی جو سامان آپ کہینگے مہیا کر دونگی لشکر جتنا بڑا
کہو ممکن کر دون سب کچھ ممکن ہی مین نے یہ سنا ہی کہ تمکو طلسم نور افشان فتح کرنے کی بڑی ہوس ہی مین
وہان کی بھی رازدان ہون کیا کرون مجھسے ضبط نہین ہوسکتا نظم

آنسو نہین معلوم نکل آئے کدھر آج
کیا جلوہ گر دل ہی کوئی شمع تجلی
اللہ ری غفلت کہ نہین کل کی خبر آج
مضمون خط شوق مین ہین دل کی تڑپ کے
ای دل ہوئی جاتی ہی مہم عشق کی سر آج
کیا ضبط کے احسان ہین ای روز جدائی
کچھ میری طرف دیکھکے ہنستی ہی سحر آج
ای شوق چمن سچ تو یہ ہی تو نے لگی کی
آتے ہین نظر ایک جگہ شمس و قمر آج
لینے لگی تسنیم خرابات مین لہرین
کرتی ہی اشارہ مژۂ دیدۂ تر آج
کیا پھوٹ کے روئے ہین مرے پاؤن کے چھالے
چتون تیغ کے دیتی ہی تو لاکھ مگر آج
ٹھکرا مین جسے مست خرابات خوشا بخت
یا ہم نہین یا تو نہین ای درد جگر آج

دیکھین تو نہین دیکھتے کیونکر وہ ادھر آج
بنتے ہین پتنگے مری آہون کے شرر آج
حیرت کو مری دیکھ کے حیرت مین ہین وہ بھی
قاصد سے کہو کسکے ذرا باندھ کمر آج
سب وصل کے لطف اس نظر مہر نے کھوئے
خود ڈھونڈھ رہا ہی مرے نالون کو اثر آج
جو گھر مین سنا کرتے تھے بیٹھے مرے نالے
لے اڑتے قفس کو ہی ٹوٹے ہوئے پر آج
آتی نہ شب ہجر نہ لیتا فلک آرام
رندون نے نچوڑا تھا کہین دامن تر آج
ای تاب و توان آپ مین کہدونگا کہ رخصت
پوچھی تھی ذرا چھیڑ کے تکلیف سفر آج
اللہ ری تڑپ مرغ گرفتار قفس کی
تقدیر تری اڑگئی ای کاسۂ سر آج
فردای قیامت کو اسے دیکھیگی کیونکر

کیا تھا کہ جو لی سینہ سوزان کی خبر آج
کس بے دے مین چھپتی ہی لگاوٹ کی نظر آج
کہتی ہی قیامت ترے کشتون کے سرہانے
پھرتی ہی نہین ہی مری جانب سے نظر آج
سر کاٹ کے قاتل کو دیے دیتے ہین اپنا
آئے بھی تو دکھلائیے تم داغ جگر آج
شرمندہ کیا نالۂ شبگیر نے آخر
دل ہائے کٹھرے ہین وہ سرراہگذر آج
روز سیہ ہجر ہی یارب کہ قیامت
گردش نہ تھمی تھی کبھی ظالم کی مگر آج
کہتا ہون جو مین بحر مین طوفان نہ اٹھا
پہونچا دو اٹھا کر در دلدار سے گھر آج
کل لیگئی دل کو تری چشمک سر محفل
اڑتی ہوئی سنلی تھی رہائی کی خبر آج
دی جان ہی پالکے اس احمق جان کی
آئی نہ جلال آنکھ کو جب تاب نظر آج

اس سوز و گداز سے یہ اشعار پڑھے اور رونے لگی کہا ای سکندر میرے کہنے کو رد نہ کرنا مین تیری
عاشق صادق ہون سکندر نے غصے مین جواب دیا او فاحشہ کیا بکتی ہی تو نے اپنے آشنا سے کیا سلوک کیا
جو ہمپر عاشق ہو کر آئی ہی مین تو کبھی ایسی فاحشہ پر تھوکون بھی نہین یہ سنکر سہر جادو تھر تھر کانپنے لگی
کہا او ناقدر یہ سب کچھ مین نے تیرے ہی واسطے کیا اور تو ہی مجکو طعن و تشنیع کرتا ہی بس اب بہتر اسی مین
ہی کہ اٹھکر قدم کو بوسہ دے جواہر کے جو تیور سہر کے برے دیکھے چاہا کہ حبست کرکے نکلجاؤن قریب
سے سکندر کے کھسکا سہر جادو کی نگاہ پڑی کہا او موش صحرائی کے بچے تو کہان چلا پہلے تیری ہی
گردن لونگی ساری آتش افروزی تیری ذات کی ہی تو نے اپنے افسر کو نہین سمجھا یا احسان فراموش الخ

ہمکو جواب دینا ہی بہتر اسی مین ہی کہ اسکو راضی کرو ورنہ سارے لشکر کو ایک دم بھر مین تباہ کردیگی جواہر نے
بلشکر کہا ای آقاے نامدار ہم سب کی جان بچایئے سکندر نے کہا مجھے اس فاحشہ کی صورت سے نفرت ہوگی
عادان مرد سپاہی یہ باتین سنکر اپنے مقام سے اُٹھا کہا او فاحشہ کیا بیہودہ بکتی ہی تو نے کیون اُسے
قتل کرایا اب اپنے حقوق جتانے آئی ہی سر پر نے کہا جا تیری شامتین آوین ارے تم سب کیسے نابنا ہو
احسان پر خیال نہین کرتے لڑنے پر آمادہ ہو لڑائی مین سیر کیا کرو گے ایک سحر مین تم سبھونکا خاتمہ ہوجائیگا
کوئی امان نہ جاہیگا کہو تو پہلے تماشہ دکھا دون عادان نے ہاتھ اُٹھایا کہ ایک طمانچہ مارون سر پر نے
اشارہ کیا ہاتھ خشک ہوگیا زمین نے پانون تھام لیے عادان تھرتھر کانپا اور شاہان عالیجاہ کھڑے ہوئے
ہان ہان کرکے چلے کہ ای سر پر یہ کیا کرتی ہی سر پر نے ماش کے دانے اُٹھا کر پھینکے کمر تک سب زمین مین
غرق ہوگئے چہرے پر ہوائیان مثل بید کانپ رہے ہین مُنھ سے بول نہین سکتے ہین بس سکندر کو غصہ آیا
کہا ارے تیرا خطادار تو مین ہون ان سبھون نے تیرا کیا لیا ہی مجبور ہون تجکو اختیار ہی سکندر نے یہ کہا اور
جھلا کر اُٹھے قبضے پر ہاتھ ڈالا سر پر جادو نے سحر کیا کہ تلوار سکندر کی کمر سے کھلکر گر پڑی ہاتھ پانون
بیکار ہوئے جواہر خنجر زن بھی مُنھ کے بھل گرا اور آپ دنگل پر بیٹھ گئی سکندر کو سمجھاتی ہی کہ ای جوان
کیون اپنی جان دیتا ہی ہاے مین نے اپنے معشوق قدیم کو قتل کرایا تجکو میرے حال پر رحم نہین آتا دیکھ
ای سکندر ابھی خیر ہی میرے دل کی حالت غیر ہی مین کیا کہکے دل کو سنبھالون کچھ مجکو بن نہین پڑتا نظم

دل بھی رکا ہجر مین دم کیطرح
نزع مین بھی نکلی نہ دم کیطرح
ظلم عدو کے بھی ترے یاد ہین
دیدہ و دل دیر و حرم کیطرح
آہ کو سینے مین رہا اضطراب
اُنکے غضب مین بھی کرم کیطرح
آتی ہی بے یار جو لب پر ہنسی
نقش قدم اُنکے قدم کیطرح
آئی دل مردہ مین جو آرزو
دل مین رہی درد و الم کیطرح
شیخ تری ضد سے طواف کنشت
خون نکلتا نہین دم کیطرح
پانون کبھی کوچۂ جانان مین جب
قتل کیا تیغ دودم کیطرح
دونون کھنچے تیغ دودم کیطرح
کوے مغان کے ہین گدا بادشاہ
بھول گئے تیرے ستم کیطرح
بخت مری سعی سے جگر مین ہی
رات بھر اُکھڑے ہوے دم کیطرح
سنگ رہ دوست بنا ہون جو مین
وہ بھی رُلا جاتی ہی غم کیطرح
دور نہین ہی جو فلک روز ہجر
رہگئی دل ہی مین عدم کیطرح
آپ ہی کاتب نہ بنا نامہ بر
فرض ہوا طوف حرم کیطرح
شوق اسے کھیے ٹھہرتا نہین
رہ نہ گئے نقش قدم کیطرح
جاگ چکے بخت ہمارے جلال
حسرت دل رہگئی غم کیطرح
جشن کیا کرتے ہین جم کیطرح
راہزن کعبۂ مقصود ہین
سر کو بھی گردش ہی قدم کیطرح
پاتے ہین ہم بندہ نوازی کی شان
پوجتے ہین گبر صنم کیطرح
مین جو تھکا کر گئے طی راہ عشق
ٹوٹ پڑے اپنے ستم کیطرح
یاد بھی آئی تو وہ تڑپا گئی
پانون نہ گھس جاتے قلم کیطرح
فصد بھی مجنون کو ہوئی جانکنی
ہاتھ مین مکتوب قلم کیطرح
کوچۂ قاتل کے دوراہے نے بھی
سوئے ہین یاران عدم کیطرح

سکندر نے کہا یہ بیہودہ باتین تو کرو نہین ہماری بارگاہ سے نکلجاؤ زیادہ پانون نہ پھیلاؤ تمھارا مطلب دل
نہ حاصل ہوگا سر پر نے کہا مین تمکو زندہ چھوڑ کر جاؤنگی یہ کہکر پردہ بارگاہ کا اُٹھایا لشکر والون پر سحر
کرنے لگی جس غول پر ماش کے دانے پھینکے ہے کوئی مُنھ کے بھل گرا کوئی پابگل ہوا کسی پر برق گری

کوئی جلکر خاک ہوا پلٹنون کی پلٹنین جلکر خاک ہوئین پرے کے پرے خاک مین ملا دیے رسالے بیکار کیے مرکب
پتھر کے بنا دیے ادہر سکندر کی بیقراری جواہر کی اشکباری جواہر اشارون مین کہ رہا ہی ای شہریار اسکو دھوکا
دیجیے نقرہ دیکر مار لیجیے سکندر فرماتے ہین ہمارا یہ طریقہ نہین ہی جو زبان سے کہا وہ کہا اسکو اختیار ہے
خواہ قتل کرے خواہ بخشے سر یر جادو طرف عیار کے بغض و غضب تمام دیکھتی ہی کہتی ہی نگوڑے تجکو جلا کر
خاک کرونگی تو انتہا کا مکار ہی یہ نہین سکندر کو سمجھاتا کہ میری اطاعت کرے نہ اطاعت کریگا تو بہت پچتائیگا دیکھ
مجھ اکیلی نے لشکر کا کیا حال کیا کوئی اسمین اس لایق نہین ہی کہ چار قدم چلسکے یا تلوار کھینچے سب گرے
پڑے ہین سارے لشکر مین ہنگامہ سکندر کو کیسا قلق ہی اپنی بوٹیان کاٹتے ہین کہ کیا تدبیر کرون یہ مجکو
قتل کرے میرے رفیقون پر ہاتھ نہ ڈالے کئی مرتبہ یہی کہا مگر سر یر نے نہ مانا ہر طرح ستاتی ہی کبھی سردار پر
بحر کیا کبھی لشکر والون پر برقین چمکا مین دس پانچ مرکب چھوڑ دیے ہین کہ وہ آپ مین نہین ہین جب سر یر
نے سب طرح پر ظلم و بدعت بھی کے عجایب و غرائب دکھائے مگر سکندر راضی کیے گئے جواہر خنجر زن نے
کئی مرتبہ اشارے سے کہا کہ ظاہر مین قبول کیجیے باطن مین اسکو مار لیجیے گا شاہزادے نے کہا تم اسمین کچھ
دخل نہ دو جو اس سے ہو سکے کرنے دو ہم اسکا کہنا نہ مانینگے معلوم ہوا قضا کو اسی حیلے سے آنا تھا یہ بھی
ایک بہانہ تھا سر یر جادو نے منت کی خوشامد کی قدمون سے لپٹ گئی کہتی ہی میرا کہنا قبول کیجیے کیون آپ
اپنے کو کسی بلا مین پھنساتے ہین طبیعت بگڑ جائیگی تو جانور بنا کر چھوڑ دونگی عمر بھر اسی عالم مین رہوگے کبھی کہتی ہی
مجھے تیرے حال پر رحم آتا ہی یہ نہ جانتی تھی کہ تو ایسا جلاد صاحب بیداد ہوگا میرا کہنا نہ مانیگا ای سکندر تڑپا تڑپا کر
مار دونگی زندہ چھوڑ کر نہ جاؤنگی یہ تو مجھپر خوب ظاہر ہوا کہ تو سخن ناشنو ہی قضا تیری تیرے سر پر کھیل رہی ہی
خوب مین سمجھ چکی کہ تو سنگدل ہی بالکل جاہل اجہل ہے **نظم**

تو سخت گیری و غیر از جفا چہ میدانی
تو سست مہری و رسم وفا چہ میدانی — دلت چو سنگ ندارد اثر ز نرمی طفل — تو قدر نالۂ درد آشنا چہ میدانی
خرد نکردہ سر از کعبہ سوے دیر مغان — تفاوت از بت ما تا خدا چہ میدانی — نگہ کمین تو دارد حیا چہ خواہد گفت
تو در کشودن بند قبا چہ میدانی — خبر نداشتہ از ناز د کار خود کردیم — تو شوخ نگہ آشنا چہ میدانی

سکندر نے کہا ای سر یر تیرا خیال خام تصور ناتمام ہی اگر تیرا جی چاہتا ہی قتل کرنے کو بہتر ہی سکندر دو
سر یر سے تکرار بڑھی سر یر جادو غصے مین اٹھی سکندر کو مجمع سے الگ کیا گردن پر کولے کا خط کھینچا کہا
کیون ای سکندر اب کیا کہتا ہی جواہر خنجر زن بیقرار ہو کر دعا مین مانگ رہا ہی کہ یا خداوند شجر
شاخ مراد ہری بھری رہے گل بوستان شہنشاہ زرین پوش کو بچالے شاہزادے کو بھی نہایت پریشانی
جوانی کی موت آنکھون کے نیچے پھر رہی ہی کبھی خیال ایرج نوجوان کا ای سکندر افسوس اس شیر سے
پھر ملاقات نہ ہوئی بڑے افسوس کی بات ہی اگر اسکو خبر پہونچیگی تو یقین ہی بڑا قلق کریگا شاہزادہ بیقرار ہی
سر یر خنجر لیے کھڑی ہی کلمات سخت و سست کہہ رہی ہی سکندر اپنی جان سے بیزار ہی کمیدان و رسالہ دار سب
دیکھ رہے ہین اپنی بوٹیان کاٹتے ہین ہاتھ پاؤن بالکل بیکار مجبور و ناچار بیکس و بے بس سر یر خنجر لیکر
بڑھی کہ سر کاٹون مگر دل نہین چاہتا کلیجے پر گھونسے مارتی ہی کہتی ہی ہاے سر یر کہان سے ایسا ہاتھ لاؤن
جو اس ظالم کو قتل کرون جی چاہتا ہی اسکو کلیجے مین رکھ لون مگر ڈر لے کو خنجر لیکر دوڑتی ہی مگر پھر رکجاتی ہی
کبھی بلائین لیتی ہی ترقی عمر و دولت کی دعائین دیتی ہی کہتی ہی او سکندر تجکو قتل کرکے مین زندہ نہ ہونگی

سکتی ہر کچھ جواب نہین دیتے سر ہلا کر رہجاتے ہین اشارہ یہ ہی کہ تو کیون قتل مین دیر کرتی ہی سمر یہ جادو
کبھی ہٹجاتی ہی کبھی قریب آجاتی ہر آگی جھلا کر خنجر پکڑ کر دوڑی چاہا کہ قتل کرے آسمان پر برق چمکی سابق مین گزارش
کر چکا ہون کہ ملکہ سوسن گل اندام پریچہرہ کو ساتھ لیکر فرار ہوئی تھین پھرتے پھرتے تخت اس مقام پر آیا
نگاہ پڑی سوسن کی شاہزادے کو ایک ساحرہ قتل کیا چاہتی ہی تمام سردار بیکار پڑے ہین گل اندام
سے کہا لو بوا غضب ہوا شاہزادے نے جاہ و جلال پیدا کیا حسن انکا باعث ترقی جاہ و جلال ہی اور اُسی
حسن سے زوال یہ کہکے تخت کو الگ کیا وہ ہوا پر ٹھہرانے لگا آپ نعرہ کرکے کودی گرتے گرتے ترنج مارا
کہ اسکے ہاتھ سے خنجر چھوٹکر الگ گرا سمریہ نے پلٹکر دیکھا کہ ایک ساحرہ آفتاب مثال خورشید جمال
گالیان دیتی ہوئی اُتری کہ اس آفتاب حسن و جمال نے تیری کیا خطا کی ہی سمریہ نے پلٹ کر آواز دیکہ
ارے تو کون شاہزادے نے شرما کر سر جھکا لیا ملکہ سوسن نے سر جھکا کر کہا ارے ہم بھی اسی
باغ کے گلچین ہین یہ شیر بیشۂ جرأت مہ جبین ہین ہو سکتا ہی کہ ہمارے سامنے انکے دشمنون کا کوئی رد کرتا
میلا کرے سمریہ جادو نے گولہ مارا ملکہ سوسن نے چشم آہو نظر سے اشارہ کیا گولہ پھٹکر گرا ملکہ سوسن
کو یہ بڑا خیال ہی کہ کوئی سحر شاہزادے پر نہ پڑجاے ایک طرف دیکھا کہ میان جواہر خنجر زن بھی پڑے
لوٹ رہے ہین پکار کر آواز دی حضرت صاحب تمکو کیا ہو گیا ہی جواہر نے کہا اے ملکہ عالم اسی ظالم کے
ظلم مین ہم بھی مبتلا ہین ملکہ سوسن نے سحر کیا کہ جواہر کے پاؤن زمین سے چھوٹے جیسے ہی جواہر نے
دیکھا کہ میرے پاؤن ہلکے ہوئے نیمچہ ٹیک کر جست کی باہر نکلگیا سمریہ نے جو پلٹکر دیکھا نعرہ کیا او مکار
کہان چلا سوسن نے بڑھکر سینہ سپر کر دیا کہا او جھلو مجھیر سحر کر جسکو خوبصورت دیکھا اُسپر ٹوٹ پڑین اپنے
دھگڑے کی مدد نہ کی اُسکو قتل کرایا ہمارے ماہتابان کو پسند کر لیا تجھ ایسی فاحشہ کو یہ کب قبول کرتے ہین
تجھ ایسی بہت مرتی ہین تیرا مرنا دیکھنا منظور ہی سمریہ نے جھلا جھلا کر سحر کیے سوسن دفع کرتی جاتی ہی
باہر والون پر بھی جب اشارہ کیا دس چھوٹ گئے پانچ چھوٹ گئے دو چار رفیق بھی رہا ہو کر باہر نکلے سمریہ
کیسی جھلاتی ہی کبھی کہتی ہی او گیسو بریدہ اس پیلے چہرے پر بڑا ناز ہی انھین باتون مین تو نے اس
جوان کو بہایا وہ بھی تیرے نام پر جان دیتا ہی چربی کا پتلہ معلوم ہوتی ہی سوسن نے کہا اری
کالی کلوٹے والی کوا کھون کویل ہی کالے کوے کی جورو کہلاتی ہی آمون کی فصل مین بہت غل مچاتی ہی
مست ہو جاتی ہی میرے سامنے نخرے بگھارتی ہی وہ دھگڑا تیرے قابل تھا موٹا خنگا یہ شاہزادہ والا قدر
ہین آسمان حسن و جمال کے بدر ہین تجھ ایسیون پر کب تھوکتے ہین عاشق تن البتہ چوکتے ہین تیرے
دھگڑے تو بہت ہونگے سُنا ہی کہ راستہ بند کر دیا جو مسافر اُدھر سے نکلا اُسکو پکڑ لیگئی تیسرے دن وہ
بیچارہ الگنی پر ڈالنے کے قابل ہوا اب تیرا سب عیب دھو گیا ارے ہمنے اپنی جان لگا دی شاخسار جادو
مالک زندانخانۂ طلسمی اُسکا خوف نہ کیا شاہان طلسم سے نہ ڈرے عشق و عاشقی کیسی اس شہریار کے
دعا گو ہین خداوند شجر انکو مظفر و منصور کرے تجھ ایسی چڑیل کو انکے پاس سے دور کرے ایسی باتین
بھی آپسمین ہوتی جاتی ہین لیکن سمریہ جادو اپنی جان دے رہی ہی زبان کاٹ کے اُسکا خون سوسن
پر پھینکا سوسن نے اُسکو بھی دفع کیا بڑے بڑے سحر کر رہی ہی سامری و جمشید کو پکارتی ہی ایک مقام پر
سمریہ جادو نے جھولی مین ہاتھ ڈالا کالے کاغذ کا کترا ہوا ایک طائر نکالا اُسی تصویر کاغذی کو ہوا پر

اڑا دیا چشم زدن مین وہ اصلی طائر بنکر سامنے سوسن کے آیا نغمہ سرائی کرنے لگا کبھی شعر پڑھتا ہی کبھی کنتل السلطان آواز دیتا ہی کہتا ہی رباعی

ای کنج لحد کے رہنے والو افسوس
راحت مین بسر ہوئی کہ ایذا گذری
کس سے پوچھین کہ تمپہ کیا کیا گذری
اسباب جہان سے دیکھ لے ای غافل
یاران وطن پھر نہ وطن ملتا ہی

دیگر

کیونکر تاریک گھر مین تنہا گذری
جب خاک مین ہستی کا چمن ملتا ہی
مٹی ملتی ہے یا کفن ملتا ہی

ملکہ سوسن ذرا چپ ہوئی تھین کہ اس ملعونہ نے تیغہ سحر مارا ملکہ کا سر زخمی ہوا اب اسنے سائے مین پیچھے کے لیا ملکہ پیچھے ہٹتین یہ پیچھا نہین چھوڑتی سائے مین تلوار کے لیے ہوئے ہی ملکہ پیچھے ہٹتی جاتین ہین یقین ہی جب اسکا پنجہ پڑیگا سر اڑ جائیگا سحر بھی سر بریدنے کیے طائر بھی بول رہا ہی منقار کھول رہا ہی ہر مرتبہ یہی آواز دیتا ہی اشعار

بعد مرنے کے یہ کھلا ہمپر
خاک کے نیچے خوب بستی ہی
ابر رحمت اگر نہین ای برق
بیلسی گور پر برستی ہے

جو جو یہ شعر پڑھتا ہی رنگ سوسن کا متغیر ہوتا جاتا ہی گھبرائی ہوئی ہین یقین ہی کہ اسکا پنجہ پڑا اور سر اڑ گیا ہٹتے ہٹتے دس قدم ہٹ کے آئین سر بریدہ جادو نے پیچھا نہین چھوڑا ایک طور پر سحر کر رہی ہی بڑا دل مین قلق ہی کبھی پکار کر کہتی ہی یا سامری و جمشید شعر رقیب یار کے گھر کے قریب رہتا ہی بد نصیب اسکو الہی وصال یار نہ ہو ✦ سوسن کا بیقرار ہونا زبان بند ہو گئی سحر فراموش ہوا دریاے حیرت کو جوش ہوا چراغ عقل خاموش ہوا ہر ایک بیر سامنے سے روپوش ہوا ہر مرتبہ سر بریدہ جادو چاہتی ہی کہ پنجہ مار دن سراسر خود سر کا سر اڑا دون ملکہ کبھی سپر سحر آگے کر دیتی ہین کبھی منھ ہٹ لیا کبھی دم تھم کر زمین پر مارا کبھی سامری و جمشید کو پکارا کبھی سر بریدہ کو غصے مین للکارا ہر مرتبہ یہی کلام ہی کہ او گیسو بریدہ الگ رہنا میرے قریب نہ آنا ورنہ بہت پچتائیگی زندہ بچکر نہ جائیگی وہ نہین مانتی سرکشی کر رہی ہی سحر کرنے سے نہین چوکتی ہر مرتبہ جواب دیتی ہی تیری قضا لیکر یہان آئی اب میرے ہاتھ سے بچنا دشوار ہی تجھ ایسی ہزار ہا جادوگرنیان مار ڈالین اب کیونکر بچے گی یہان کیون آئی مجکو بہت ناگوار ہی یہ کہکے چاہا ہاتھ مار دون اسوقت ملکہ کی بیقراری و اشکباری بے اختیار ہو کر پکار رہی ہی ای پیدا کرنیوالے بچا لے یہ کنیز مفت مین قتل ہوتی ہی کہ دروازے سے آواز آئی کہ ای سر بریدہ گھبرا نا مین مبہوت جادو چلا آتا ہی کھا جاؤن مین فرستادہ سحر العجائب و مصر الغرائب حکم قضا شیم صادر ہوا کہ جا کر ہماری دوست سر بریدہ جادو کو بچا ؤ اس نازنین کو چیر پھاڑ کر کھا جاؤ میرا کئی دن سے پیٹ نہین بھرا ہی آج پیٹ بھر کے گوشت اسکا کھاؤنگا سر بریدہ نے پلٹکر دیکھا کہ ایک ساحر مہیب الشکل عجیب کالی کالی صورت سر بریدہ نے کہا ارے تجھے کسنے بھیجا کہا اری اندھی نابینا شاہان طلسم نے حکم دیا ہی تو ہٹ مین ابھی اسکو کھا جاؤن اس ساحر کو دیکھکر سکندر کے آنسو ٹپک پڑے بیساختہ منہ سے نکل گیا کہ او ساحر پہلے مجکو کھا لے اس بیگناہ پر ہاتھ نہ ڈالنا مبہوت نے کہا ارے دو نون کو کھاؤنگا یہ سب سردار جو سحر مین قید ہین یہ سب میرے صید ہین ان سب کے خون پیونگا ایک دو کے خون سے میرا پیٹ نہین بھرتا تھر سامری مہر القب ہی اپنے خداوند شجر کو بلا تڑا اُنہین کا تجکو خیال ہی سکندر نے کئی مرتبہ بیقرار ہو کر کہا کہ اگر شاہان طلسم نے حکم دیا ہی تو پہلے مجکو کھالے مین قید خانے سے بھاگا اس بیچاری نے کیا کیا مبہوت جادو نے کہا ہم کچھ نہین جانتے پہلے اُسی کو کھائینگے یہ کہکے ساحر بڑھا قریب ملکہ سوسن کے پہونچا سوسن کی زبان بند تھر تھر کانپکر آنکھین بند کر لین گھبراہٹ مین منہ سے یہ نکلا کہ لے کھالے کرین

اس کشاکش سے چھوٹون ساحرنے سرپر جادو سے آنکھین ملائین کہا کیون ری تونے معجوق کو کیون
ستایا دھگڑے کا خیال نہ آیا سرپر ہاتھ باندھنے لگی کہا پہلے اسکو تو کھا جاچر مین سبب بتاؤنگی وہ شاہان
طلسم کو برا کہتا تھا ملک مٹانے پر آمادہ رہتا تھا تم مہلت پاؤ سب حال کہدونگی ساحرنے قریب سرپر کے
آکر کہا دیکھو مالک بھی آپہونچے برسون کا راستہ کیونکر گھڑیون مین طی کرتے ہین تیرے مقدمے مین کچھ فرماتے ہین
سرپر جادو بلٹی پلٹتا تھا کہ ساحرنے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے نعرہ کیا منم جواہر خنجر زن عیار
پرفن سرپرنے چاہا ہلتون اسنے لپٹ کر خنجر ماردیا سرپر کا شکم چاک قصہ پاک اندھیرا چھا گیا سنگباری
برفباری ہونے لگی آواز آئی کشتی مرا نام من سرپر جادو بود سب نے سحر سے رہائی پائی سکندر رنے
دوڑکر جواہر خنجر زن کو گلے سے لگا لیا کہا بھائی صاحب کیا کہنا سکندر رنے ملکہ سوسن سے پوچھا آپ کا
کیونکر آنا ہوا کہا ای شہریار فلک نے گردش دکھائی ایک ہفتہ اسی آوارگی مین گذرا شکر ہے کہ خداوند شجر
نے وقت پر پہونچایا اشارہ کرکے کہا کہ آپ کی چہیتی کو بھی لائی ہون سکندر رنے کہا کون ہماری
چاہنے والی گرفتار پنجۂ تقدیر ہوئی کہا صاحب انکو تو مین نہین جانتی مگر یہ گل اندام ہے چہرہ نام ہے نام
گل اندام سنکر مثل گل شگفتہ ہوگئے اسی وقت بارگاہ کو آراستہ کیا ملکہ سوسن نے تخت کو زمین پر اتارا
ملکہ گل اندام کو شاہزادے نے دیکھا احوال دریافت کیا سب کیفیت بیان کی سکندر رنے کہا اری
ملکہ سوسن تمنے بھی سنا ہوگا کہ والد میرے ونسیم آتشخو وشاہین بلند پرواز و گلشن سحر طراز سب قید ہوگئے
قلب پر میرے چھریان چل رہی ہین سویرے لشکر تیار ہو ہم طرف طلسم نور افشان کے کوچ کرینگے جواہر
نے لشکر مین حکم پہونچایا پھر رات گئے لشکر تیار ہوا شاہزادہ سویرے برآمد ہوا دونون شاہزادیون
کو محافے مین سوار کیا آپ پشت مرکب پر سوار ہوا اس کروفر سے لشکر کو لیکر چلے ملکہ سوسن اکثر محافے
سے نکلکر بلند ہوجاتی ہین آگے بڑھکر خبر دیتی ہین ایک ابر سوسنی بناکر سرپر سکندر کے سایہ فگن کردیا ہے
اسی کے سائے مین شاہزادہ جاتا ہے جب شام کو شاہزادہ کسی مقام پر فروکش ہوا کہا ای ملکۂ عالم آگے
نہ بڑھ جایا کرو ایسا نہ ہو کسی بلا مین پھنس جاؤ ملکہ کہتی ہین ابھی طلسم دور ہے مگر یہان سب عملداری شاہان
طلسم نور افشان کی ہے شام کو ایک دن ایک مقام پر لشکر فروکش ہوا ملکہ الگ خیمے مین ملکہ گل اندام
ایک بارگاہ مین شاہزادہ اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہے جواہر خنجر زن کہہ رہا ہے کہ ای شہنشاہ گیتی ستان
رستم زمان ہمارے نزدیک بالکل یہ سفر بیکار ہے اول فکر لوح کرنا واجب و لازم ہے ای شہریار جب تک
لوح طلسمی نہ ملیگی طلسم نور افشان پر جانا بیکار ہے شاہزادہ کہہ رہا ہے برادر پھر کسطرح لوح کی فکر کرون
کسطرح تلاش ہو ملکہ نسیم وغیرہ کا قید ہونا بہت شاق ہے شاہین بلند پرواز اس سے بھی آگاہ تھے
اکثر ذکر کیا کرتے تھے کہ خواہش لوح طلسمی مین بڑے بڑے معرکے پڑینگے افسوس وہ بھی گرفتار ہوگئے یہ ذکر تھا
کہ ایک لکۂ ابر آسمان پر آیا ہوا ٹھنڈی چلنے لگی یا تو ہوا چلتی تھی یا مینھ برسنے لگا شاہزادہ گھبرا کر
بارگاہ سے نکلا دیکھا لشکر مین تلاطم ہے سپاہی بیچارے بھاگے جاتے ہین خیمے اکھڑوائے ہین مگر پانی کا
وہ زور ہے کہ خیمے نکل نہین سکتے لیکر نکلے اور ڈوبے دمبدم پانی کی ترقی ہے جو نکلا ڈوبا پانی
جوش مار رہا ہے جنگل کا سناٹا رعد کی گرج برق کی چمک شاہزادہ پریشان کمر باندھے ہوئے اہتمام
کرتا پھرتا ہے اس زور سے مینھ برسا کہ کبھی اسقدر نہ برسا تھا شاہزادہ گھبرایا ہوا خیمے مین ملکہ سوسن کے آیا

کہا ای ملکۂ عالم آج تو پانی نے آبرو بچانا مشکل کر دی ابر غم و الم دلون پر چھایا دمبدم بارش بڑھتی جاتی ہی
صدہا بندگان خدا نالون مین ڈوبے مقدمۂ صحرا کہین نشیب کہین فراز صدہا درخت گر پڑے ہرچند
کہ ملکہ سوسن بہت گھبرا رہی تھین مگر شاہزادے کے کہنے سے کان کھڑے ہوئے صحن مین اپنی
بارگاہ کے آئین ابر کو دیکھا چند قطرات آب نایاب ہاتھ پر لیے اُس پانی کو چکھا مُنھ اُٹھا کر
فرمایا ای شہریار یہ ابر اصلی نہین ہی یہ تو پانی سحر کا برس رہا ہی کسی مکار نے سحر کیا اُسکو ستانا
ہمارا منظور ہی اس وجہ سے یہ پانی برسایا مگر دیکھیے ابھی حال کھلا جاتا ہی ملکہ سوسن بارگاہ سے
نکلین اسم سحر پڑھا کہا شہریار بلاحظہ فرمایئے گولہ طرف ابر کے پھینکا گولہ جا کر پھٹا ابر مین دناٹا ہوا
پانی کا برسنا برق کا چمکنا رعد کا گرجنا موقوف ہوا پکار کر آواز دی ای باران اب سحر کرنے والے کو
ہمارے سامنے لا دیکھا پہلوے خیمۂ سوسن سے ایک جوان بلند بالا سیاہ کپڑے پہنے ہوئے سامنے
آیا عرض کی کیا حکم ہی فرمایا دیکھو تین گولون مین پانی ٹھہر گیا جو لوگ ڈوب گئے تھے وہ بھی ظاہر ہوئے
اب سحر کرنے والا زور ڈال رہا ہی تمکو مناسب ہی کہ جا کر اُس سحر کرنے والے کو پکڑ لاؤ وہ جوان چلا
ملکہ نے نالون پر سحر کرنا شروع کیا جب گولہ جا کر پھٹا نالہ خشک ہو گیا ہوا جو زور مین چل رہی تھی
موقوف ہوئی سکندر کو بڑی حیرت ہوئی کہا ملکہ حقیقت مین ہم اس راز سے آگاہ نتھے ہمارے
آگے ہی یہ آفت برپا ہوئی خداوند شجر نے بڑی آفت سے بچایا ملکہ سوسن نے کہا دیکھیے وہ
اب آتا ہی اُس شخص کو بھیجا ہی جو آگ مین بھی نہ رُکے اگر وہ شخص قلعۂ آہن مین ہوگا تو یہ جا کر پکڑ لائیگا
اب مین فکر لوح بھی کرونگی ای شہریار جی چاہتا ہی کہ شاخسار جادو مالک باغ ویران کی ملاقات
کو جاؤن اور اُس سے کہون کہ تو ہماری شریک ہو لوح کا نشان بتلا کیا عجب ہی کہ وہ راضی ہو جاے
شاہزادہ ملکہ سوسن سے یہ باتین کر رہا ہی جو اسر خنجرزن بھی پشت پر خنجر بکف کھڑا ہی سب سرداران
تمام اہالیان دربار نے دیکھا جس جوان کو ملکہ نے بھیجا تھا وہ ایک ساحر سیہ رو بدخو کا ہاتھ پکڑے
ہوئے اُس ساحر کی ناک سے پانی کے قطرے گر رہے ہین انگلیون سے بھی پانی کے قطرے گر رہے ہین
سامنے آیا سکندر نے ملکہ کو اشارہ کیا ملکہ نے اُس ساحر سے پوچھا ارے تو کون ہی تو نے ہمارے
لشکر کو غفلت مین کیون تباہ کیا وہ ساحر کانپنے لگا کہا حضور سامنے ایک قلعہ ہی کہ اس قلعے کو
قلعۂ بُت پرستان کہتے ہین عشاق جادو وہان کا حاکم و ناظم ہی اُسکو آپکے نزول اجلال
و ورود اقبال کی خبر پہونچی اُسنے مجکو حکم دیا میرا نام آبریز جادو ہی مین نے آکر بلا تکلف سحر کیا مگر
آپ کا یہ ساحر مجکو پکڑ لایا اب مین حاضر ہون ملکہ نے اشارہ کیا اُس ساحر کے سر پر چٹکی خاک
کی ڈالدی اُس خاک نے آگ کی تاثیر دکھلائی کہ وہ ساحر جلکر خاک ہوا مگر اُس خاک سے
ایک طائر پیدا ہوا زقیلین مارتا ہوا قلعۂ بُت پرستان مین آیا عشاق جادو تخت پر بیٹھا ہی
کہ طائر آکر پہونچا سب کیفیت سامنے عشاق جادو کے بیان کی عشاق غصے مین کانپنے لگا کہا
کہ بی سوسن کو بڑا گھمنڈ ہی ابھی جا گردن پکڑ کے لاتا ہون میرے قلعے کو کبھی کسی نے بنگاہ غیظ
نہین دیکھا آج البتہ یہ آفت آئی کہ میرا ساحر مار گیا چاہا تخت سے اُٹھے کہ ایک نازنین جو ابر دوش
پیدا ہوئی اُسنے عشاق سے کہا آپ کیون تکلیف فرماتین مین جا کر دیکھ بھال لونگی عشاق نے کہا

اچھا جادوہ چلی گاتی دوبٹے کی باندھ ل کچھ اسباب سحر ہاتھ مین لیکر چلی یہان سکندر بارگاہ مین بیٹھے مین ملکہ سوسن کرسی پر بیٹھی ہین کہ پردہ بارگاہ کا اُٹھا دیکھا ایک نازنین چہاردہ سالہ پردہ اٹھا کر پیدا ہوئی ملکہ سوسن کو جھککر سلام کیا کہا حضور چلیے آپ کو عشاق جادو نے بلایا ہی ملکہ سوسن نے کہا مجھے جانے کی کیا ضرورت ہی عشاق جادو سے میرا آداب عرض کرنا کہنا کہ حضور تکلیف نہ فرمائین لشکر کشی کرکے میدان مین آئین حال کھلجائیگا جواہر پوش نے کہا مین تو آپ کو لیکر جاؤنگی ملکہ سوسن نے کہا او شغتل تیری بھی یہ حقیقت ہی کہ ہمکو گرفتار کرکے لیجائے بس شغتل کے کہتے ہی جواہر پوش کا چہرہ متغیر ہو گیا کان سے بجلی نکالکر پھینک ماری سیکڑون برقین ملکہ سوسن پر گرین ملکہ نے برقون کو کاٹا اپنے پاس نہ آنے دیا اُنھین برقون سے ایک برق کو اشارہ کیا اسی مین سے ایک برق کڑککر جواہر پوش پر گری اسکے دو ٹکڑے ہوئے اُسکا مرنا اور ہنگامہ برپا ہونا اُس ہنگامے مین ایک خوش گلو کی آواز آئی صاف ثابت ہوتا ہی کہ کوئی خوش آواز یہ غزل گا رہا ہی غزل

سیماب ہے پہلو مین مرے دل تو نہین ہے
نالہ مرا کوتا ہے کہ ہے عرش برین پہ
اک آہ ہی کر لون کہ ہو شاید اُسے تاثیر
مرتا ہون ابھی گر ملے مدفن کو زمین ہے
کیون چھیڑتے ہو مجھکو برا ہونے لگا کیون
اب مجھسے تو چھپتا نہین ای پردہ نشین ہے
بیدم سا پڑا تھا کوئی اُس کوچے مین اُسنے
جا کر کوئی دیکھو کہین مومن تو نہین ہے

اس دل نے ستایا مجھے غارت ہو کہین ہے
کچھ شور محبت کی تو لذت ہی نہ پوچھو
فرصت نہین اب ہی نفس باز پسین ہے
کیا یار کے آنے کی سنی کچھ کہ اجل کی
ہے خبر کا نامہ نہ مرا خط جبین ہے
یان کاہیکو وہ آنے لگا ای کشش دل
دروازے مین آ جا تک کے دیکھا جو کہین ہے

معلوم رسائی ترے کانون تلک اگر ہے
ہے آپکے بھی حسن سے کتنا مکین ہے
حسرت سے کہا خضر نے دیکھ اُسکی گلی کو
کاہیکی خوشی ہجر مین ہے جان حزین ہے
یا پردہ اُٹھا ورنہ کھلا شوق رسائی
تو لاکھ کے پر کیسے آتا ہی یقین ہے
اس رحم کے صدقے وہین گھبرا کے کہا ہان

جواہر پوش کے مرنے سے ایک ہنگامہ برپا ہو گیا سکندر نے دیکھا کہ جہان لاشہ جواہر پوش کا گرا تھا وہ لاشہ تو غائب ہو گیا ایک نازنین نہایت حسین تانین مار رہی ہے کہ بارگاہ ہلنے لگی تمام رفقا بھی اُسی کی جانب دیکھ رہے ہین بتاتی بھی جاتی ہی گاتی بھی جاتی ہی کبھی سینے پر اپنے ہاتھ رکھتی ہی کبھی مسکراتی کبھی سکندر سے نگاہ ملا کر گنگناتی ہی عجب راز و نیاز سے یہ غزل گائی غزل

خوشتر از فکر می و جام چه خواهد بودن
از خط جام که فرجام چه خواهد بودن
غم دل چند توان خورد که ایام نماند
رحم آنکس که نهند دام چه خواهد بودن
برده ام از ره دل حافظ بدف و چنگ و غزل

تا ببینیم سر انجام چه خواهد بودن
باده خور غم مخور و پند مقلد مشنو
گو نه دل باش و نه ایام چه خواهد بودن
دست رنج تو همان به که شود صرف بکام
تا جزای من بدنام چه خواهد بودن

پیر میخانه چه خوش گفت معمای دوش
اعتبار سخن عام چه خواهد بودن
مرغ کم حوصله را گو سر خود گیر و برو
تا ببینیم که بنا کام چه خواهد بودن

جیسے ہی سکندر سے نگاہ ملا کر اُس نازنین نے یہ غزل گائی سکندر یہ کہکے اُٹھے کہ مین عاشق رخسار تیرا ہون جمال پر تیرے جان جاتی ہی مین تیرے ساتھ ضرور چلونگا سوسن اپنے مقام سے یہ کہتی ہوئی اُٹھین ای نازنین خطا معاف کرین نہین جانتی تھی ورنہ ای جواہر پوش تیرے پیچھے ہوتے اب تو جو ہوا وہ ہوا اب ہم تمھارے کہنے کے خلاف نہ کرینگے ہمین فساد منظور نہین فساد بڑھانے سے کیا فائدہ یہ کہتے ہوئے شاہزادہ و ملکہ سوسن اُس نازنین کے ساتھ چلے اُس نازنین نے ان دونون کو ساتھ لیا سرداروں سے

پکار کر کہا آپ سب صاحبون کو حاضر ہونا ہوگا جیسے ہی اُس نازنین نے چاہا سکندر و سوسن کو ساتھ
لیکر نکلے کہ پہلو سے آواز آئی کہ لونڈی کو تو ساتھ لے لیجیے مجھے یہان چھوڑتے ہین کسکے بھروسے پر
یہان رہونگی تڑپ تڑپکر مرجاؤنگی اس سوز و گداز سے یہ آواز آئی کہ دل بیچین ہوگیا یہ جو نازنین اپنے
ساتھ سکندر و سوسن کو لیکر چلی تھی ٹھہر گئی پکار کر آواز دی کون ہی جواب دیا حضور وزیرزادی
ملکہ سوسن کی مین یہان نہین رہ سکتی ہون مجھے ساتھ لیجیے وہ ساحرہ ٹھہر گئی اور آواز دی کہ آؤ
حکم تو مجھے انھین دونون کا ہی مگر تیرا چلنا بہت بہتر ہی دیکھا سب نے دروازہ کمرے کا کھلا ایک چاند کا
ٹکڑا کمرے کے اندر سے نکلا ایک نازنین شاید کوئی بارہ برس کا سن کھجوری چوٹی گندھی ہوئی اُسپر
دوپٹہ آب روان کا صاف ثابت تھا کہ دو مار سیاہ پٹے ہوے ہین گلے مین سونے کا طوق جسکو ماہتابان
پر فوق عارض انور چاند کے ٹکڑے چیچک کے داغ آسمان خوبی کے ستارے برق وش کمان ابرو
کی کشاکش تیر مژگان کی دلدوزی عارض انور کی آتش افروزی سینے پر نار پستان کا اُبھار
باغ حسن کی بہار کس ناز و انداز سے کمرے سے نکلی کہ آنکھون مین سب کے چکاچوند آگئی وہ نازنین
جھپٹ کر قریب اُس ساحرہ کے آئی دو طرف دو زلفین کا کلین بنا کر لٹکائی ہین صاف ظاہر ہی کہ
مار سیاہ بل کر رہے ہین چال قاتل عالم تیغ ابروے خمدار سے ہزارون بیدم سب حیران حیران
دیکھنے لگے کوئی آنکھین دیکھکر تعجب کرتا ہی کوئی چہرہ دیکھکر وجد مین ہی کوئی کہتا ہی کیا حسن مین
صفائی ہی کوئی کہتا ہی ابروے پیشانی انور سے ماہ آسمان نے شکست کھائی ہی اُس نازنین نے بڑھکر
ہاتھ پکڑ لیا کہا ارے تجھے وزیرزادی کون کہتا ہی تو تو شہنشاہ اقلیم خوبی ہی مین تو تجھے آنکھون
مین بٹھلون کاندھے پر اپنے سوار کرلون اُسنے مسکراکر کہا اتنا بتادو کہ وہان چلکر رہنا ہوگا
یا فوراً چلے آئینگے ویسا سامان کیا جاے اُس ساحرہ نے کہا بُوا یہان سے جاکے آنا دشوار ہی
عشاق جادو بادشاہ عالیوقار ہی تاقید حیات اُسکی قید سے نکلنا مشکل ہی مین تمھارے
واسطے سفارش کرونگی اس کوشش مین جان لگادونگی بادشاہ سے عرض کرنا واجب و لازم
ہی اُس نازنین نے کہا ان دونون گنہگارون کو یہین چھوڑ دو میرے ساتھ کمرے مین آؤ مین
دو جوڑے کپڑے کے تو لے لون اُسنے کہا اچھا چلو کہکے اشارہ کیا سکندر و سوسن اسی
مقام پر ٹھہر گئے اسنے نازنین کا ہاتھ پکڑ لیا دونون باتین کرتے ہوئے کمرے مین گئین سکندر
نے سوسن سے کہا کیون ملکہ یہ نازنین کون تھی بڑی شوخ و شنگ ہی کیا تمھاری وزیرزادی
ہی ملکہ نے کہا نہین تو اسکو جانتی بھی نہین ای شہریار کیا غضب کا سحر ہی اب ہوش آیا تو
ہوش آنا بیکار ہوا سحر فراموش ہی طبیعت پر ہجوم غم و الم دل گھبراتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی
ہاتھ پاؤن مین رعشہ سر پھرتا ہی آنکھون سے نہین سوجھتا آپ کا چہرہ اچھی طرح نہین معلوم ہوتا
یقین ہی کہ لڑکھڑا کر گرون اپنے کو بمشکل سنبھال رہی ہون سکندر نے کہا یہی میری بھی
کیفیت ہی کہ زبان سے کہہ نہین سکتا نظم

بر نامہ رام مخند کہ آشفتہ خاطران
زان می کہ در محبت ہم دوستان خورند

درد و محنت کہ ہیچ ہما استخوان خورند
مو کز قلم گشند نے اندر بنان خورند
مینکر آنچنان نخورد کس دست دوست

بر من مبارک اندگم مغز جان خورند
مست آئیم بعلیع اگر نگمتی برسے
کازادگان ز دست مبارزستان خورند

جانی و صد کرشمۂ مژگان چہ میکنم ۔۔۔ این تیرہا تمام اگر بر نشان خورند ۔۔۔ چشم ہزار تشنہ جگر در کمین نشست
ترسم کہ خام میوۂ این بوستان خورند ۔۔۔ آزادگان بجاے رسیدند ماہمان ۔۔۔ زان رہروان کہ گرد پس کاروان خورند
ہر جا گلیست بہر نظیری طرب گہیست ۔۔۔ کے بلبلان مست غم آشیان خورند ۔۔۔ اس طرح کے اشعار جو شاہزادے

نے پڑھے ملکہ رونے لگی کہا ای شہریار بڑے کسی کامل و اکمل کا سحر ہی وہ جو اہر پوش تو فقط
شعبدہ تھی اصل مین یہ ساحرہ ہی کہ جسنے ظاہر ہوتے ہی سب کو مبہوت کر دیا اب کیا ہو سکتا ہی
کوئی اسم سحر کا یاد نہین آتا لاکھ تدبیرین کرتی ہون کوئی سحر نہین یاد آتا جس سے صاف گمان ہوتا ہی
کہ اسکے سحر کا یہی طریقہ ہی جسپر چڑھ گئی اُسکو سحر بھلا دیا پھر جس طرح چاہا گرفتار کر لیا ہم آپ سب
اُسکے دام مکر مین گرفتار ہو گئے بالکل مجبور و لاچار ہوئے جس دن سے افراسیاب مارا گیا ہی
آج ایسا سحر دیکھا عشاق جادو کوئی بڑا ساحر ہی اُسنے عجب طریقے سے سحر کیا دل پر قبضہ کر لیا
نہین معلوم کونسی عورت ہی جسنے آکر ایسی ساحرہ پر اپنا رنگ جمایا اب باتین کرنے کو کمرے مین
لیگئی ہی یہ ذکر تھا دونون عاشق و معشوق رو رہے ہین اشکون سے منھ دھو رہے ہین کہ اسی کمرے
مین دناتا ہوا ایک ابر تیرہ و تار چھایا آسمان سے آگ برسنے لگی ملکہ سوسن کو ہوش آگیا
سحر یاد آیا شاہزادے کے بھی ہوش درست ہوئے سردار جو ہر طرف غل مچا رہے تھے ہوش
مین آگئے آواز آئی کشتی مرا نام من ارغوان جادو بود دیکھا جواہر خنجر زن سر اُس
پُرفن کا کاٹ کے کمرے سے باہر آیا سر قدمون پر سکندر رہ کے ڈالدیا کہا حضور اُس ساحرہ کو
مین نے مارا سکندر رہ نے گلے سے لگا لیا ملکہ سوسن نے کہا ارے جواہر بڑا کام کیا کیا بلا کی
ساحرہ تھی ہر طرح پر اپنا قبضہ کر لیا جواہر خنجر زن نے کہا حضور مین الگ سے دیکھ رہا تھا شکر
ہی جو کیا وہ بن پڑا اب لشکر کو تیار کیجیے یہان سے نکلیے دمبدم نزول آفت ہوگا سکندر رہ نے
کہا جو مناسب ہو یہ باتین تھین کہ طرف سے صحرا کے گرد اُڑی سب نے دیکھا ایک بادشاہ ساحر مرصع
تاج سر پر اُسمین سے شعلہ ہاے آتش نکلتے ہوے دسون انگلیان مثل پنجشاخے کے روشن پشت پر
دس ہزار ساحران پرفن علمہاے سیاہ کے پھریرے کھلے ہوئے شعلہ ہاے آتش بھڑکتے ہوے
لکہ ہاے ابر کڑکتے ہوئے بہت بڑے جاہ و حشم سے آکر مقابل مین سکندر رہ کے پہونچا عشاق
نے اُترتے اُترتے معرفت ایک ساحر کے یہ کہلا بھیجا کہ ای سکندر رہ ہمنے تو چاہا تھا کہ سہولیت مین
تمکو گرفتار کرتے خدمت مین شاہان طلسم کے روانہ کرتے مگر تمنے جھگڑا ڈالا اب بھی ہم باز نہ آئینگے
ضرور ہم تمکو خدمت مین شاہان طلسم کے بھیجینگے اگر سرکشی نہ کرتے باآبرو جاتے اب بہ ذلت روانہ کرونگا
ساحر آگے سکندر رہ سے یہ کہ گیا سکندر رہ نے بھی جواب سخت دیا کہا کہ کہدینا کیا بیہودہ بکتا ہی
جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا عشاق داخل بارگاہ ہوا سکندر رہ نے اپنی بارگاہ مین سب سردارون سے یہ حال
بیان کیا سب نے کہا یہان لڑائی ہوگی عشاق جادو بڑا زبردست ساحر ہی مگر عشاق جب
اپنی بارگاہ مین آیا ارغوان جادو کا بڑا قلق ہی ساحرون سے کہ رہا ہی صاحبو تمنے دیکھا ان
لوگون کی جانب سے کیسا مکر ہوا ہی شاہان طلسم کو کیا تحریر کرون مجکو غیرت آتی ہی مگر اب بے قتل کیے
باز نہ آؤنگا سب کو ایک سحر مین گرفتار کرونگا صاحب جواب دیتے ہین حضور غصہ نفرمایے اپنے دلکو

سنبھا ہے حکم ہوا طبل جنگی بجے سکندر کو خبر پہونچی یہان بھی طبل جنگی بجا تیاریان ہونے لگین چار پہر رات
گذر کر ستارۂ سحری آسمان پر چمکا دونون لشکر نہایت کر و فر سے میدان کارزار مین آئے صفین جمنے لگین
میمنہ و میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمینگاہ جب صفین طرفین کی درست ہو چکین گوکیٹ کر کا کھٹرے ہٹے
نقیبون نے نقابت شروع کی نظم

اگر تو ملک جہان را بدست آوردی
ہمہ نصیبۂ میراث خوار خواہد بود
ترا کنج لحد سالہا باید خفت
ومیدہ بر سر خاک تو خار خواہد بود
نیاز مندی یاران ندارد ت سودے
بسا اسیر کہ فرمان گذار خواہد بود

ترا ز کوے اجل کے قرار خواہد بود
مباش غرہ کہ ناپائدار خواہد بود
ترا تختہ و تابوت برکنند از تخت
تن تو طعمۂ ہر مور و مار خواہد بود
بسا سوار کہ آنجا پیادہ خواہد شد
مگر عمل کہ ترا باز یار خواہد بود
بسا امام ربانی و پیشواے بزرگ

قرار گاہ تو دار القرار خواہد بود
بمال غرہ چہ باشی کہ یک دو روزی چند
گرت خزانہ و لشکر ہزار خواہد بود
اگر تو در چمن روزگار ہمچو گلے
بسا پیادہ کہ آنجا سوار خواہد بود
بسا امیر کہ آنجا اسیر خواہد شد
کہ روز حشر و جزا شرمسار خواہد بود

جب نقیب یہ اشعار عبرت آثار پڑھکر علٰحدہ ہوئے مردان عالم کی آنکھون مین نشے آگئے ہر ایک کا
یہی قول تھا کہ لڑینمرین سوسن مردانی شکل بنائے ہوئے ایک مادیان مشکین پر سوار کہتی چلی آتی ہین
کہ ای شہریار اصل یہ ہی کہ عشاق جادو بڑا ساحر زبردست ہی دیکھیے کیا قیامت کا شعبدہ بھیجا تھا
کہ اُسنے سب کو مبہوت کر دیا مگر جواہر نے بڑا کام کیا جواہر کہتا چلا آتا ہی ای شہریار کیا کہون خداوند نجم
شاپور شیر دل کو سلامت رکھین ایک دو گھڑی میرا اُنکا ساتھ ہوا تھا یہ فقرے اُس وقت تعلیم
فرمائے تھے اگر زیادہ ساتھ ہوتا تو مین عیار ہو جاتا حقیقت مین عیار وہی ہین کہ ساحرون سے
بالکل خوف نہین کرتے سکندر نے نام شاپور شیر دل کا سُنکر آہ کی کہا ای برادر شاہزادہ
ایرج نوجوان کا سمجھانا یاد آتا ہی مین تو اُنسے امتحان کرونگا اگر وہ مجھپر غالب آئے تو اطاعت کرونگا
اور جو مین غالب آیا تو مین اپنے لشکر کا اُنکو بادشاہ کرونگا ایک ایک فقرہ اُنکا تاثیر دار سپہ گری کا
تو اُن لوگون پر خاتمہ ہی کس جوش و خروش مین لڑتے ہین معرکے پڑتے ہین عادان نے اتنے عرصے
مین صفون کو آراستہ کیا عشاق نے بلشکر بائین جانب دیکھا ایک ساحر موسوم بہ طاؤس بلند پرواز
صف سے نکلا عشاق کو سلام کیا کہا ای شہنشاہ اجازت میدان آپ ملاحظہ فرمائینگے مرنا ارغوان
کا بالا بالا نہ جائیگا قیامت برپا کرونگا لاشہ ہاے شجر رستان سے میدان کارزار بھر دونگا ارغوان
کی رعنائی و زیبائی یاد آتی ہی کیا کارنمایان جاکر کیا عشاق نے کہا تم عیار سے ہوشیار رہنا
طاؤس جادو نے کہا عیار میرا کیا کر سکتا ہی یہ کہکے طاؤس بڑھا پکار کر آواز دی ای فرقۂ
شجر رستان تمنے بڑی بے ادبی کی ہمارے شہنشاہ کو لشکر کشی منظور نہ تھی مگر ابتو مفصل سُن لیا
کہ آپ لوگ طلسم نور افشان جانیکا قصد رکھتے ہین حکم قضا شیم شاہان نور افشان کا ہمارے
پاس آگیا کہ جو بارادۂ فتاحی طلسم تمھاری طرف سے گذرے اسکو گرفتار کر لینا سزا اسلیے کہ ہر کس ناکس
یہ کام نہ کرے یہ بھی حکم آگیا کہ طلسم کشاے اصلی آتے ہین بُت خونریز کے نام حکم پہونچگیا کہ
طلسم کشاے اصلی نہ آنے پائے اور آپ لوگون کے نام فتاحی طلسم نہین ہی آپ لوگ کیون
کد و کاوش کرتے ہین اب بھی بہتر ہی کہ آکر عشاق جادو کی اطاعت کر دیا کسی کو میرے مقابلے مین

بھیجو عادان قزاق سب سے آگے بڑھا ہوا کھڑا تھا گینڈے کو پے بڑھا یا سامنے سکندر
کے آیا کہا ای شہریار اجازت میدان سکندر نے کہا ای عادان کسکے مقابلے مین جاؤ گے
کہا ای شہریار دیکھیے تو مین جا کر طاؤس کا کیا حال کرتا ہون وہ ساحر ہی تو مین قزاق دھوکے
دینا حریف کا مار لینا یہ تو ہمارا کام ہی دس ہزار پر دس سو جاتے ہین ایسا گھبرا دیتے ہین کہ دس ہزار
بھاگ جاتے ہین ہم لوٹ لیتے ہین ہزارون کو شکست دیتے ہین دیکھیے مین کس طور سے اسکو جا کر
مارتا ہون سکندر نے کہا مین نہین چاہتا کہ تم میدان کارزار مین جاؤ عادان نے کہا غلام
اپنے کو ہلاک کریگا ناچار شاہزادے نے اجازت دی عادان نے گینڈے کو مہمیز کیا گرز گران سر
کاندھے پر سامنے طاؤس کے آیا پکار کر آواز دی ای طاؤس جادو ہمکو تجھے کچھ کہنا ہی طاؤس
نے کہا آیے اس حیلے سے عادان قریب طاؤس کے پہونچا طاؤس نے کہا ای پہلوان دو نام
ای رستم زمان اپنے آقا کو سمجھاؤ عشاق جادو سے میل کر لین عادان بھی گھل مل کر باتین
کر رہا ہی جو کچھ طاؤس نے کہا عادان کہتا جاتا ہی بہت خوب مین شاہزادے کو راضی کر دونگا
لیکن ایک بات کرو کہ لشکر شاہزادے کا تباہ نہو طاؤس جادو نے کہا ہم عشاق کو سمجھا دینگے
وہ شاہ طلسم سے عذر کریگا آپ کی بغاوت تمام عالم مین مشہور ہو گئی شاخسار جادو جو نگہبان
باغ ویران ہی وہ آپ کی بہت شاکی ہی بی سوسن کے نام تو یہ حکم ہی کہ سر کاٹ کر لاؤ عادان
نے کہا ای طاؤس خطا سب کی معاف ہو مقدمہ بغاوت بوجہ احسن صاف ہو یہ باتین کرتے
کرتے عادان نے کہا ای طاؤس تم آدمی بہت معقول ہو جو کہتے ہو وہ ہی کروگے مگر دیکھو تمھارے
بادشاہ کیا فرماتے ہین جیسے ہی طاؤس نے منھ پھیرا گرز گران سنگ آسمان رنگ ہشت پہلو
جو عادان کے کاندھے پر تھا بقوت تمام سر پر طاؤس کے مارا کہ سر طاؤس کا پاش پاش ہو کر
اندھیرا ہو گیا عادان نے نعرہ کیا وہ مارا قزاقون نے کلاہین اچھالین نعرے کیے ہمارے افسر نے وہ
مار لیا میان طاؤس کے ہوش اڑا ئے عادان نے بھی گینڈا مہمیز کیا بعد تھوڑی دیر کے آواز
آئی کشتی مرا نام من طاؤس جادو بود اب سب نے دیکھا لاشہ طاؤس کا پڑا پھڑک رہا ہی یہ دیکھکر
عشاق جادو غصے مین کانپ گیا کہا اس قزاق نے بڑا فتور کیا ارے اسکو لینا جانے نہ پائے
مہمیز جادو رفیق عشاق اسنے اپنا گھوڑا بڑھایا کہا حضور طاؤس نے بڑا دھوکا کھایا یہ
کہکے مرکب بڑھایا سامنے عادان کے آیا پکار کر آواز دی ای عادان تمنے بڑا غضب کیا بڑا
فقرہ طاؤس کے ساتھ کیا اب دیکھون میرے ساتھ کیا کرتے ہو عادان نے کہا ای مہمیز ہم اس
بات کے متلاشی ہین کہ ہمارے آقا پر کوئی دست انداز نہو لشکر تباہ نہ ہونے پائے یقین
تو یہ ہی کہ سحر العجائب و مصر الغرائب یہان آجاوین راہ مین ایک نامہ انکا پہونچا تھا اسمین
یہی حکم تھا کہ اگر در دولت پر حاضر ہو ورنہ ہم خود تمھارے مقابلے مین آئینگے جب عادان نے مہمیز
سے اسطرح باتین کین مہمیز کو بھی جواب دینا پڑا باتین ہونے لگین عادان اپنے دل مین
سوچا اسکو بھی مارا میرے دام مین تو آیا غصہ تو اسکا اترا یہ کہکے عادان نے کہا ای مہمیز
حقیقت مین لشکر مین عشاق کے تمھاری بڑی آبرو ہی تمھارا بادشاہ بھی نہایت نیک معلوم ہوتا ہے

مہمیز نے کہا ای عادان ہمارے بادشاہ کو بڑا پاس ہی صحبت مین جلتے ہین شاہان طلسم نے اکثر
خلعت دیے اگر انکی معرفت ملو گے بڑی آبرو ہوگی جو کہینگے وہ ہی بادشاہ قبول کرینگے ہرچند کہ
آپ کے شاہزادے نے بڑا غضب کیا شاخسار کو بڑا صدمہ دیا کہ قید خانے سے بھاگے آج تک
شاخسار شکایت کرتی ہی عادان نے ہاتھ باندھ کر کہا ہمین تو خطاوار نہ بنائین ہمتو اب شاہزادے
کے شریک ہوے ہین انھین کے خوف سے اُنکا مذہب اختیار کیا اب عشاق کے طرف والے
گھبرا رہے ہین کہ مہمیز جادو کو کیا ہو گیا یہ کیون اُس سے باتین کرتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ عادان
نے پھر باتون مین لیا حقیقت مین یہی ہوا کہ عادان نے باتین کرتے کرتے گھبرا کر کہا دیکھو شاہان
طلسم تسے ہین وہ ابر کڑکا وہ برق چمکی وہ صحرا سبزہ زار ہوا مہمیز پلٹا مُنھ کا پھیرنا تھا کہ عادان
نے وہ ہی گرز گران سنگ سر پر مہمیز کے مارا کہ میان مہمیز ساری تگ و دو بھول گئے سر کے
ہزار ٹکڑے ہوے اور عادان نے نعرہ کیا وہ مارا قزاقون نے بھی ہلڑ کیے کہ ہمارا افسر صاحب
فتح و نصرت ہی خوب مکار کو مارا اب جو قزاقون نے ہنگامہ برپا کیا اور کلاہین بھی اُچھالین
نیزے چمکائے گھوڑے اُڑائے عشاق سے آنکھ ملا کر کہا کہ ایسے مکارون کو یونہین مارنا چاہیے
عشاق نے جھلا کر زانون پر ہاتھ مار کہا یارو کیا ستم ہی کہ دشمن سے جا کر یون میل کر لیتے ہین
اور اپنی جان دیتے ہو جو صاحب جائین سمجھ کر جائین عادان سے بات بھی نہ کرین جاتے ہی
اپنے سحر مین پھنسا لین یہ سُنکر ایک جادوگر دیوانہ صحرا نشین کہ زنجیرین اسکی کمر مین بندھی ہوئین
ایک لنگر پانون مین اپنے زور بازو پر بڑا ناز ہی دیکھکر کہا ای بادشاہ مین قسم کھا کر جاتا ہون
آپ جانتے ہین کہ مین نے مدت سے سحر کو چھوڑ دیا کسی پہلوان کو دھوکا دیکے مارنے سے
کیا مطلب زور بازو مین کیا مین کسی سے کم ہون یہ کہکر جھومتا ہوا بڑھا زنجیرین ہلاتا ہوا غل و
شور مچاتا ہوا میدان کارزار مین آیا پکار کر آواز دی او عادان تو نے دو ساحر ہمارے ہمارے
بادشاہ کو بڑا قلق ہی منم دیوانہ صحرا نشین یہ کہکر پیدل دوڑا چوبدست زبردست سے
عادان کے لگائی عادان نے اپنے کو بچایا مگر سر گینڈے کا پھٹ گیا عادان کو دا چرخ
دیکر گرز مارا دیوانے نے خالی دیا اسقدر چوبدست چلی کہ چوبدست و گرز مین خم آ گیا اُسی جوش مین
دیوانے نے چوبدست کو پھینکا دوڑ کر لپٹ پڑے دونون مین کشتی ہونے لگی مگر دیوانے نے عادان
کا جسم غربال کر دیا ناخون سے نوچتا ہی زرہ نوچکر عادان کی پھینکدی جسم سے عادان کے
خون جاری ہی مگر عادان نے ایسے گھونسے مارے کہ دیوانہ چیخین مارتا ہی عشاق کہ رہا ہی
کہ دیوانہ صحرا نشین پر کچھ صدمہ گذرا جب تو چیخین مارتا ہی لوگ کہ رہے ہین حضور عادان قزاق
بھی پہلوان ہی بڑے لطف سے لڑ رہا ہی حقیقت مین عادان بھی کمی نہین کرتا ایک مقام پر دیوانے
نے خنگل مارا کہ عادان کے زخم شق ہوے بس عادان کو صدمہ جو پہونچا دونون مونڈھے
پکڑ کرے دوڑا ہسکا مارا دونون گھٹنے دیوانے کے آشنا بزمین ہوے دیوانے کو صدمہ جو پہونچا
ایک چپت ماری عادان نے چپت کھا کر ایک گھونسا مارا شقیقہ اسکا شق ہوا دیوانے کو
چرخ آیا زمین پر گرا عادان تو فکر ہی مین تھا ایک ہاتھ سر کے نیچے ایک ٹھوڑی پر رکھکے

لتہ مارا مع نرخرے گردن گھسیٹ لی اُستادان سخنور تحریر فرماتے ہین کہ پہر دن رہے دیوانہ مارا گیا
عشاق نے چاہا کسی جادوگر کو بھیجون کہ سکندر نے حکم دیا طبل بازگشت بجے طبل بازگشت بجا
سکندر پلٹے عشاق نے کہا یارو آج میرے تین رفیق مارے گئے سنجر پرست سرسبز ہوے عادان
کس زور و شور سے میدان مین لڑا سکندر نے طبل امان بجوا دیا اب یارو تم مین کوئی ایسا ہی
کہ کل نکلکر مقابلہ کرے مگر مشہور کر دیا جائے کہ فلان ساحر کل میدان کارزار مین نکلیگا یہ سُنکر
اشفاق جادو وزیر اسکا صف سے چلکر نکلا پکار کر آواز دی ای سکندر آج تو تمکو فتح نصیب ہوئی
منم اشفاق جادو چھپنے کے واسطے سوراخ مور و مار تلاش کرو کل ایک زندہ نہ بچیگا رات کو
تیاری کرونگا صبح کو آکر سب کا خاتمہ کردونگا جو کچھ تمسے ہوسکے دام مکر پھیلاؤ یہ کہکے پلٹا ملکہ سوسن
نے کہا ای شہریار ہرچند کہ آج عادان غالب آیا مگر کیا خوشی کی بات ہی جس ساحر نے للکارا ہی جب
یہ نکلکر لڑیگا سحر کریگا ای شہریار کون جواب دیگا عشاق بڑا ساحر نامی ہی جس ساحر نے آج دعوی کیا
یہ بھی بلاے روزگار ہی رات بھر سحر تیار کریگا صبح کو میدان مین آئیگا کنیز آٹھ پہر یہ دعا کرتی ہی کہ خداوند
سنجر آپ کو دشمنون کے ہاتھ سے بچائے ہماری تو عجب کیفیت ہی یہی کہا کرتے ہین نظم

ہم غریبون کو بھی ملجاتے ہین پیمانۂ عشق
قہقہے کرتا ہی کچھ آج تو دیوانۂ عشق
آہی رہتا ہی یہان کوئی نکوئی مشتاق
یہی کرتی ہی سدا پرورشِ دانۂ عشق
روح پرواز ہوئی کام نہ آئی زنجیر
دیکھو بے شمع کے جلجاتے ہین پروانۂ عشق
بند ہوجائیگا واعظ در توبہ لیکن
جو کہ بیہوشِ جہان ہی وہ ہی فرزانۂ عشق
کب تصور سے ہی خالی دل خستہ ای دوست
سینۂ عاشق افسردہ ہوا خانۂ عشق

یارب آباد رہے صحبت میخانۂ عشق
رات کم آئی ہی آرام سے پھر سو رہنا
کب بھلا رہتا ہی خالی کبھی کاشانۂ عشق
نہ درخت اسکا ہی کوئی نہ کہین پھل اسکا
نہ رُکا قید بھی ہوکر ترا دیوانۂ عشق
سجدے ہوتے ہین ہزار ونکے دم مستی شوق
وا رہیگا یونہین ہر دم در میخانۂ عشق
جب نظر آئے تو کھلجائے کہ کیا عالم ہی
ہر دم آباد رہا کرتا ہی ویرانۂ عشق
ای نسیم اب نہ محبت کی تمنا کرنا

یاد کیا آیا ہی مژدہ کہ جو رونا بھولا
سُن لو کچھ عاشق بیتاب کا افسانۂ عشق
اور خال ایسی نہین جیسی بشر کی ہی خال
ظاہر انخل وثمر سے ہی رہی دانۂ عشق
حال کہتے نہین جاتے ہین جو عاشق خاموش
اب تو کعبے سے نہین کم در میخانۂ عشق
بیخودی عین خودی ہی جو سمجھ رکھتا ہی
صورتین اور ہی رکھتا ہی پریخانۂ عشق
کسکو بھی اسکے سوا منزل ویران مرغوب
ورنہ پھر لوگ کہینگے تمھین دیوانۂ عشق

شاہزادے نے فرمایا ای ملکہ سوسن ان اذکار سے کلیجہ دکھتا ہی اب عیش و راحت مین فرق آیا ساحرون
کے مقابلے سے دم گھبرایا ملکہ سوسن نے کہا ای شہریار آپ نہ گھبرائیے مین مقابلہ کرونگی دیکھون یہ
کیا کرتے ہین یہ کہتی ہوئی داخل بارگاہ ہوئی صداے طبل جنگ لشکر عشاق سے آئی سکندر نے
جواہر سے کہا بھائی دریافت کرو یہ نقارہ کیسا بجا عرض کی یقین ہی کہ طبل جنگی بجا ہوگا وہی جادوگر
جسنے دعوی کیا ہی کہ کل مقابلہ کرونگا اُسی کے نام طبل جنگی بجا ہوگا مگر شاگرد غلام کے گئے ہوے ہین یہ
ذکر تھا کہ ہر کارے سامنے آئے ہاتھ اُٹھا کر دعاے جاندرازدی شعر تا ہست جہان ترا بقا باد +
کارت زجہان بمدعا باد + اشفاق جادو نے اپنے نام پر طبل جنگی بجوا دیا بیٹھا بلبلا رہا ہی یہ سُنکر
جواہر خنجر زن اُٹھا کہا مین جاکر اسکی تدبیر کرتا ہون جواہر صورت بدلکر نکلا ایک شاگرد کو ساتھ لے لیا
جو منظور ہوا صورتین دونون نے بنالین اشفاق بیرون بارگاہ ایک کرسی پر بیٹھا ہی لشکر والون کو

ترغیب دے رہا ہے کہتا ہے یاروکل کا مقابلہ ایسا ہو کہ شجر پرست چل نہ پائین پامال ہوکے جائین تم بھی
سب آراستہ رہنا جب مین سحر کرون اور اُنکے ہاتھ پائون بیکار ہون تم لوگ جا پڑنا مال واسباب لوٹ لینا
مگر خیال رہے کہ افسر اُنکا کسی جانب نکل نہ جائے جاتے ہی افسر کو گرفتار کر لینا اہالیان فوج نے کہا
حضور ایسا ہی ہوگا ہم خود جلے ہوئے ہین یہ افسر جو مارے گئے ہمارے مہربان تھے اُنسے مطلب
نکلتے تھے وہ خود شجر پرستون کے دشمن تھے مگر میدان مین جاکر دھوکا کھایا کٹ گئے کی موت مارے گئے ہم اُنکے
خون کا بدلا لینگے شجر پرستون کو قلم کرینگے اشفاق سے لوگ یہ باتین کر رہے ہین کہ دیکھا ایک
ضعیفہ ایک عورت کا ہاتھ پکڑے ہوئے ایک جانب جاتی ہے اُس عورت کے چہرے سے گوشۂ ردا
ہٹگیا معلوم ہوا کہ آفتاب عالمتاب پردۂ ابر سے نکلا اُس عورت نے مُنھ اپنا ڈھانک لیا اشفاق
بیقرار ہوگیا ایک ساحر سے کہا کہ اس ضعیفہ کو سامنے بلالے ساحر گیا جاکر ضعیفہ سے کہا چل تجکو
ہمارے آقا طلب کرتے ہین ضعیفہ نے کہا صاحب کیا کام ہے ساحر نے کہا یہ جو عورت تیرے ساتھ
ہے اس سے کچھ پوچھینگے بڑھیا نے کہا تم اسکو لیچلو مین ممتا کو خبر کرلون تو آتی ہون یہ کہکر بڑھیا
تو جلدی اُس عورت کو وہ ساحر لیکر سامنے اشفاق کے آیا اشفاق اُٹھ کھڑا ہوا اپنے خیمے مین
آیا وہ عورت پیچھے چلی آتی ہے خیمے مین آکر مسند پر بیٹھ گیا عورت سے کہا نیکبخت تو کون ہے وہ عورت
بلک بلک کے رونے لگی کہا حضور کیا عرض کرون جو مجھپر مصیبت پڑی اصل تو یہ کیفیت ہے نظم

راحت سے جو تکلیف کی تاثیر بدل جائے
سرخی سے سواد جگر تیر بدل جائے
گر مجکو رلایا تو ہنسا دیگی کوئی دم

غالب ہی جگر مین خلش تیر بدل جائے
ای جان کوئی مہر کوئی ہو مہ کامل
اب اور طرح پہلو تقریر بدل جائے

چاہئے جو لہو ظلمت تقدیر بدل جائے
دو عارضون مین صورت تنویر بدل جائے

مین مہاراج بلورام کی بیٹی ہون
گلو گنج کی حاکم سلوکا نے مین کامل چلوکی تو اسی یہ ضعیفہ جاکر وہان رہی محل مین آنے جانے لگی مجکو دم دیکر
بھگا لائی یہ کہکر اُس نازنین نے روتے روتے گوشۂ ردا مُنھ سے ہٹا دیا اشفاق نے دیکھا کہ بجلی چمکگئی یہ بھی
چہرہ آفتاب بھولی بھولی صورت نتھ پہنے ہوئے ڈوپٹہ آب روان کا نار پستان کا اُبھار کرتی آستینون دار
لنگام کا لہنگا اُسمین گوٹہ ٹہا لگا ہوا اشفاق جادو مرگیا کہا مین تیرے گھر تجکو پہونچا دونگا تیرے
مان باپ سے ملا دونگا یہ کہتا تھا کہ وہ عورت قدمون سے لپٹ گئی عرض کرتی تھی چاچا مین تیری لونڈی
ہون موری مہتاری سے ملائے دیو دو بہنین میری روتی ہونگی اشفاق نے کہا تیرا نام کیا ہے
کہا مجکو مہارانی کہتے ہین اشفاق نے گلابی کھینچی جام لبریز کیا کہا لو مہارانی ایک جام تو پیو
اُسنے کہا کہ چاچا دارو تو ہمرے یہان کوئی نہین پیتا اس دارو سے پوجا کرتے ہین اس دن شراب
پی جاتی ہے یا ٹھاکر کو چڑھاتے ہین پنچایت مین شراب دیجاتی ہے یہان نہ پنچایت ہے نہ مقام پوجے پاٹ کا
پھر کیونکر پیئین ٹھاکر جی خفا ہو جائینگے ایک دفعہ ہمارے چاچا نے بھی پی تھی دو خداوند شیوالے
سے نکلکر بھاگ گئے آج تک اُنکا پتہ نہین لا اشفاق ہنسنے لگا کہا ہمارے یہان کا یہ دستور نہین ہے
ہر وقت پیتے ہین ذرا سی چکھ لو یہ سنتے ہی اُس مہ جبین نے جام لیا مُنھ سے لگایا تھو تھو کرکے رکھدیا کہا
صاحب تم پیو اشفاق خوشی خوشی پیگیا پیتے ہی کلیجے مین آگ لگ گئی گھبرا کر کہا ارے اس شراب
مین کیا تھا کلیجے مین آگ لگ گئی اُس نازنین کی بھی آنکھین سرخ ہوگئین مجھودی کی چادر پھینک کے اُٹھی

جھنکیاں بجا کر گانے لگی نظم

نگو سے تا کمر گھٹ بڑھ ہی میری سیل گریہ کی
کہاں سے نیند آئی مردم دیدہ نگہبان ہی
ارادے بھٹکاتے رخصت طلب ہو طاقت و وحشت
اٹھا جلدی قدم وہ دیکھ آگے کوئے جانان ہی
پڑی زنجیر پیرون طوق لپٹا آکے گردن مین
ہوا کے ساتھ گرد و نہ غبار تن پریشان ہی

بلا ہی کون جانبر ہو سکے آفت کا سامان ہی
کبھی طوق گریبان ہی کبھی زنجیر دامان ہی
دو رنگی سے نہین خالی تقاضائے تمنا بھی
کہانتک طے کرین ہم منزلون طول بیابان ہی
نظر پڑتی ہی جس شہر پر وہین آگ شعلہ روشن ہی
جنون میرا اسیر آرزو سامان زندان ہی

نقاط افعی رہزن تری زلفون کی افشان ہی
خیال ہار کے بیٹھے ہین جو کیدار آنکھو نہین
کبھی تو سو کی وحشت ہی کبھی فصلت کا ارمان ہی
ہزار دن کم سے دلکو یہی کہ کیلے لائے ہین
تماشا دیکھ لے عاشق ترا سر و چراغان ہی
دو ہی قسمت ہی دیوانگی تیرے بعد مردان ہی

اشفاق جادو ہاک گیا گھبرا کر اُٹھا کہ اسکو گلے سے لگالون اُٹھتے ہی ٹھوکر کھا کر گرا نعرہ ہوا منم جواہر خنجر زن عیار سکندر رصعف شکن آستین چڑھا کر خنجر کمر سے کھینچا وہ لباس سب پھاڑ کر اُسی مقام پر پھینکا خنجر مارا کہ اشفاق کے دو ٹکڑے ہوئے خیمہ جلنے لگا دروازے پر جو ملازم حاضر تھے وہ دوڑے کہ ارے یارو کیا ہوا سراپچہ چاک کرکے جواہر بھاگا ملازمون نے آکر دیکھا کہ لاشہ اشفاق جادو کا تڑپ رہا ہی پیر غل مچا رہے ہین دم بھر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من اشفاق جادو بود ملازمون نے لاشہ اٹھایا عشاق جادو تخت پر بیٹھا ہی ساحرون سے کہ رہا ہی یارو اشفاق بلائے روزگار ہی صبح کو قیامت برپا کریگا کہ رونے کی صدا آئی گھبرا کر کہا ارے یہ کیا ہوا مشیرون نے کہا کچھ ساحر آپ کے ملازم ایک لاشہ لیے ہوئے آتے ہین دریائے خون بہ رہا ہے عشاق گھبرا گیا ساحرون نے لا کر لاشہ سامنے رکھا چادر ہٹائی دیکھا اشفاق جادو کا لاشہ تڑپ تڑپ کر سرد ہوا عشاق نے گھبرا کر کہا کہ ارے یہ کیا ہوا کہا حضور ایک ضعیفہ ایک عورت کو لیکر آئی بس پھر مرنے کی آواز آئی نہین معلوم کیا سمجھ کے اندر لیگئے تھے ہم جو اندر گئے ہمنے اُس عورت کو نہ پایا نہین معلوم کیا سحر کہ تھا ہماری سمجھ مین نہین آیا عشاق بہت پریشان ہوا مشیرون نے کہا حضور کوئی عیار تھا وہ مار کر چلا گیا یہ کیونکر اسکو پاتے عشاق نے زانو پر ہاتھ مارا کہا یہ تو بڑے غضب کی بات ہی کہ اتنا بڑا ساحر یون مارا جائے بڑے افسوس کی بات ہی عیاری کا ہیکو کرامات ہی یہ سنتے ہی ایک ساحر موسوم بہ مرجان جادو زمرۂ وزرا سے اُٹھا کہا ای شہنشاہ طبل جنگی بج بجاکہ اگر مقابلہ نہ ہوا شجر پرست جانینگے ہمسے دبگئے اپنے دوست کے بدلے مین لڑونگا حضور تردد کم کرین غلام سب انتظام کریگا عشاق نے کہا کیا مضائقہ ہی مرجان جادو باہر نکلا انتظام کرکے موہنخانے مین آکر میٹھا سحر تیار کرنے لگا جواہر خنجر زن ساحر کو مار کر خدمت سکندر مین آیا عرض کی اشفاق مین نے بڑی شفقت کی بچیا کو مارا یہ سنکر سکندر نے گلے سے لگا لیا کہا بھائی بڑا کام کیا کہ ہر کارے آکر موجود ہوئے عرض کی ای شہریار اب مرجان جادو نے وہی خدمت قبول کی ہی انتظام کر رہا ہی اب ہوخانے مین گیا ہی جواہر بیقرار ہو کر پھر چلا صورت بدلے ہوئے لشکر عشاق مین آیا پھرنے لگا پھرتے پھرتے سامنے بارگاہ مرجان جادو کے پہونچا دیکھا خدمتگار دروازے پر حاضر ہین اندر بارگاہ کے شعلے بھڑک رہے ہین کبھی طائر زمزمہ سرائی کرتے ہوئے نکلتے ہین قبۂ بارگاہ پر بیٹھتے ہین منقارین کھولین زمزمہ سرائی کی غائب ہوگئے جواہر کنارے آیا رنگ و روغن عیاری کا لگا کر ایک چوبدار کی شکل بنا گوٹے دار پگڑی سر پر جنی ہوئی چپکن پہنے ہوئے مشروع کا پائجامہ بھاری جوتا عصا مرصع کا ہاتھ مین

دروازے پر آئے بلا تکلف اندر چلے خادمون نے کہا میان مردہے صاحب کہان جاتے ہو مردہے
نے کہا شہنشاہ نے بھیجا ہی کچھ عرض کرنا منظور ہی خادمون نے کہا ہم پوچھ لین یہ کہکے خادم اندر گئے
عرض کی ای شہریار مردہا بھیجا ہوا شہنشاہ کا آیا ہی دربارگاہ پر موجود ہی امیدوار باریابی ہی مرجان
نے کہا بلالو مردہا اندر آیا مرجان نے کہا کیا ہی کہا حضور کچھ سرکار نے فرمایا ہی آپ سب کو ہٹا دین
مین تنہائی مین عرض کرونگا شہنشاہ نے یہی فرمایا ہی کہ کسی کے سامنے نہ کہنا مرجان نے سب سے
کہا ہٹجاؤ سب ہٹے مرجان تنہا رگیا کہا مردہے صاحب کیسے مردہے ملنے کان سے منھ لگایا کہا
حضور شہنشاہ نے فرمایا ہی ہم تم ملکر سحر کرینگے آگ لگادینگے یہ باتین کرتے کرتے کہا دیکھیے شہنشاہ
کو چین نہ پڑا تشریف لاتے ہین مرجان پلٹا مردہے نے لپٹ کر خنجر مارا مرجان لڑکھڑا کر گرا مرجان
کا بھی سر کاٹ کے جواہر بھاگا خادم و خدمتگار دروازے پر جو حاضر تھے اندر آئے دیکھا لاشہ
مرجان کا پھڑک رہا ہی بیرون نے آواز دی کشتی مرا نام من مرجان جادو بود خادمون نے لاشہ
اٹھایا سامنے عشاق کے لائے عشاق نے تاج دے مارا کہا یار دیہ تو بڑا غضب ہوا ایسا رفیق
شفیق مارا گیا مگر گریبان سحر چاک ہو چکا ہی صدائے مرغ سحر بلند ہوئی اب تو عشاق یہ کہکر
سوار ہوا آج ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا اس عیار نے مجکو بڑا صدمہ دیا ایسے ساحر مارے گئے
کہ جنکا مثل ممکن نہین ہی اب مین خود سحر کرونگا قبقاب جادو وزیران سلطنت سے ہی صف سے
بڑھکر نکلا کہا ای شہنشاہ حضور کیون تکلیف کرین غلامان جانباز کس دن کے واسطے ہین مین
سحر کرونگا آپ کا نکلنا ہمپر شاق ہوگا عشاق جادو چپ ہو رہا قبقاب جادو انتظام کرتا ہوا
چلا ادھر سکندر ذیحشم کو اول ہی ہرکارون نے آکر خبر دی کہ استاد نے مرجان کو بھی مارا مرجان
کا مرجانا ہی اچھا ہوا یہان کہ سکندر ذیحشم لشکر کو تیار کرکے ملکہ سوسن بھی ساتھ ہین میدان
کارزار مین آئے صفین جمنے لگین جب صفین آراستہ ہو چکین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت گرو کا کہکر ہٹے
قبقاب جادو نے اپنا اژدر بڑھایا سامنے عشاق کے آیا کہا حضور غیر ساحرون کو مار لینا یا
گرفتار کرنا کتنی بڑی بات ہی عشاق نے کہا خوب سمجھ کر مقابلہ کرنا جہانتک ہوسکے پہلے افسر کو گرفتار
کرو قبقاب نے کہا ایسا ہی ہوگا قبقاب میدان مین آیا پکار کر آواز دی ای سکندر ذیحشم
ثابت ہوا ہمکو کہ آپ بڑے صاحب اقبال ہین مگر یہان ساحرون سے مقابلہ ہی ہمارا بادشاہ
عشاق جادو شہنشاہ خوشخو بندگان سامری و جمشید مین کوئی ایسا مقرب نہین ہی اس سلطنت
و لیاقت پر لٹیا برنجی ہاتھ مین لینا ننگے پیر شیوالے مین جانا ٹھاکرجی کو اپنے ہاتھ سے نہلانا
بھوگ بھی اپنے ہاتھ سے لگاتے ہین کئی مرتبہ لات و منات خواب مین تشریف لائے ہی
فرمایا کہ ای عشاق تو مقبول بارگاہ ہمارا ہی قدرت کو بہت پیارا ہی شاہان نور افشان نے
اس ملک کی حکومت دی سو کوس تک ہمارے آقا کی عملداری ہی آگے اطاعت کرو ہم سن چکے
کہ تم شہنشاہ طلسم کے بڑے خطاوار ہو قیدخانے سے بھاگے اسپر یہ زور و شور اور جو اطاعت
مین کچھ تامل ہی تو کسی کو بھیجو سکندر نے قبضے پر ہاتھ ڈالا چاہا کہ گھوڑا اڑاؤن کہ ملکہ سوسن
نے بڑھکر رکاب پر ہاتھ رکھا کہا کیون شہریار کیا ارادہ ہی مین جاکر مقابلہ کرونگی وہ ساحر ہی

آپ کا جانا مناسب نہین ہی اگر خداوند سحر کی عنایت شریک حال ہوئی تو مشکلین باندھکر لاتی ہون یا سر کو قدم اقدس پر نثار کر دنگی مردانی صورت بنی کھڑی تھی ادہان مشکلین کو ڈھونڈھا یا قبقاب نے دیکھا ایک جوان کمسن خود زرین سر پر رکھے ہوئے جھولی بائین ہاتھ پر ادہان مشکلین کو اُڑاے ہوئے آتا ہی قبقاب نے جھولی سے گولہ نکالا طرف ملکہ سوسن کے پھینکا ملکہ سوسن نے گولہ کاٹا جب تو قبقاب جھلایا ایک ترنج نکالا اُسپر خوب سحر کیا طرف ملکہ کے کھینچ مارا سب نے دیکھا کہ ہزارہا شعلہ ہاے آتش ملکہ سوسن پر گرے ملکہ یہ ثابت ہوتا تھا کہ ایک مکان آتش مین مع مرکب ملکہ بند ہو گئین اُسوقت سکندر کی بیقراری زانو پر ہاتھ مار کر بیٹھے کہ جواہر خنجر زن سے کچھ نہین جواہر کو اپنے قریب نہ پایا چند شاگرد جواہر کے کھڑے تھے سکندر نے پوچھا آج تمھارے اُستاد کہان ہین سب نے کہا حضور ابھی تک تو اسی مقام پر تھے جب سے لڑائی سحر کی شروع ہوئی نہین معلوم اُستاد کہان گئے سکندر نے نگاہ اُٹھا کے چہار جانب دیکھا اپنے یار وفادار کو نہ پایا بنگاہ حسرت دیکھ رہے ہین کہ شعلہ ہاے آتش مین ملکہ چھپ گئین قبقاب جادو سحر کرتا ہی چلا جاتا ہی چاہتا ہی جا کر اس جوان کو نکال لون مشکلین باندھکر سامنے اپنے آقا کے لیجاؤن سکندر بحسرت دیکھ رہے ہین اندر آگ کے ملکہ تڑپ رہی ہین چاہتی ہین نکلون شعلہ ہاے آتش نکلنے نہین دیتے جدھر سے قصد نکلنے کا کرتی ہین شعلہ ہاے آتش روکتے ہین شاہزادہ بیقرار ہو جاتا ہی اور یہ کہتا ہی نظم

لب بستگی سے لطف عروس سخن مین تھا
مثل زبان کلام حجاب دہن مین تھا
جبتک کہ تھا خیال رہا دل مین یار کے
ظاہر ہوا تو مثل سخن انجمن مین تھا
مثل رقیب روح کو اُس سے خلش رہی
جبتک کہ ذرہ سے حجاب بدن مین تھا
ای اضطراب عشق تری عمر ہو دراز
راحت سفر مین ہی نہ تحمل وطن مین تھا
جلتا رہا ہون رشک عدو سے تمام رات
مین مثل شمع شب کو تری انجمن مین تھا
کیون آتش غضب سے جلایا کہ باغبان
دودن کو آشیانہ بلبل چمن مین تھا
کیا سرگزشت دہر کی مجکو خبر نسیم
مین تو خیال دلبر گل پیرہن مین تھا

آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے ہر مرتبہ شاہزادہ چاہتا ہی کہ گھوڑے کو ڈالدون بکایک اُس آتش مین جنبش ہوئی ہواے سرد چلی طفلان غنچہ نے غون غان شروع کی دایۂ ابر بہاری نے شیر شبنم پہونچایا گلہاے رنگارنگ شگوفہ ہاے بوقلمون اپنا رنگ دکھانے لگے نرگس شہلا نے آنکھین کھولین سوسن صد زبان زبان درازی کرنے لگی سنبل پیچ و تاب نے زلف کا سیاہا دکھایا جوانان چمن اکڑنے لگے عروس چمن نے رنگ جمایا عندلیبان خوش الحان زمزمہ سرائی کرنے لگین پہلوے گل مین پھولکر بیٹھین پکار رہی ہین ای مشتاقان صہباے محبت وای مینوشان جام الفت نظم

طلسم عالم اسباب چند ساعت ہی
جو ہو کے سو ابھی ہوا اُٹھا رکھو زنہار
چھلک رہے ہین خم می بہک رہے ہین مزاج
جنگ ہلکی ہو صراحی بخوش کی ہی پکار
ہواے سرد سے بزم چمن ہوئی ہی گرم
شگفتہ گل ہین لبیان وہن دم گفتار
دہک رہے ہین جو رخسار سرخ غنچہ کے
برنگ مشعل روشن ہی عالم گلزار
شراب حسن سے لالے کا جام ہی لبریز
سرور دید سے کیفی ہی نرگس بیمار
زمین ہی سبزۂ خود رو سے فرش بوقلمون
بدل رہا ہی نئے رنگ چرخ مینا کار
بلندیون پہ دماغ برہنہ پائی ہی
طواف آبلہ کرتا ہی نشتر سر خار
امید بادہ مین توبہ شکن ہین ابر بہار
کہ جسطرح لب پہ ہی سبزۂ رغبت بیمار
حذر حذر کی صدا دے رہے ہین حسن جوش
گھڑی گھڑی ہی زیادہ ترقی دیدار

اُمنڈ اُمنڈ کے ٹپکتا ہی ابر ستی مین | تڑپ تڑپ کے چمکتی ہین بجلیان ہر بار | ہوئی برہنہ تنون کو لباس کی حاجت
چھپی حیا سے زمین زیر دامن کہسار

ہنگامہ بہار نے تمام صحرا کو سبزہ زار کر دیا جس طرف دیکھو بلبلون کی پکار ہی سحر سوسن سے جوش بہار ہی قبقاب بھی جھومنے لگا کبھی ہنستا ہی کبھی وسکین دیتا ہی کہ وہ آگ شق ہوئی اب جو دیکھا اندر سے اُس قصر آتش کے ایک شعلہ جوالہ خوشبو خوشرو دریاے جواہر مین غوطہ زن رشک چمن دہن غنچہ سوسن قد سرو لب جو قمریان کو کو کرنے لگین قبقاب دیکھکر گھبرا گیا جابجا جسم پر ملکہ کے آبلے پڑے ہوئے مگر تڑپ کے نکلی پکار کر آواز دی اے قبقاب کہان جاتا ہی اب جو اسنے آنکھ اُٹھائی جمال جہان آرا دیکھکر بہوت ہوا اور یہ اشعار عاشقانہ بصد سوز پڑھنے لگا چونکہ ابر بھی آسمان پر آیا ہے نظم

بے صنم بھاتا ہی کسکو دیکھنا برسات کا | فصل کوئی ہو مگر رونا ہمارا کم نہین
جوش گریہ تا فلک پہونچا ہجوم رنج سے | اشک تر ایسے بڑھے رتبہ گھٹا برسات کا
قہر ہو آفت ہی سکو دیکھنا برسات کا | وہ نہ آئے کسقدر ہم راستہ دیکھا کیے
کسکا دل ایسا دکھایا ہی کسی بیدرد نے | ہی جو اشک تر سے عالم جابجا برسات کا
فصل سرد کی ہوئی موسم گیا برسات کا | بہار کے سامان ظاہر ہین طائران خوش الحان یہی پکار رہے ہین

سامنا ہونے نہ پائے ای خدا برسات کا
رہتا ہی بارہ مہینے سامنا برسات کا
بے صنم بھاتی ہی کیا ای دل یہ فصل بنگال
اس سے امین ہو گیا عالم ہوا برسات کا
کم ہوا رونا تو ٹھنڈی سانس بھرتا ہون نسیم

شعر تند و پر شور و سیہ مست ز کہسار آمد + میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد + قبقاب جادو بھی جھوم رہا ہی ملکہ نے اشارہ کیا کیون برادر کیا ارادہ ہی کچھ جوش طبیعت زیادہ ہی قبقاب نے کہا مین تو غلام ہون جان پر بنی ہی تمپر نثار ہو جاؤن یہی دل پر ٹھنی ہی ملکہ نے کہا جو کہو صاف صاف بیان کرو کہ ہم بھی سمجھین کہ تمھارا مدعا کیا ہی یہی کہے جاتا ہی کہ میری جان جاتی ہی ملکہ نے مسکرا کے کہا ادھر آؤ ہم تمسے کچھ کہینگے اب خاموش نہ رہینگے عشاق نے دیکھا کہ قبقاب ہاتھ باندھے ہوئے سر جھکائے ہوئے طرف ملکہ سوسن کے چلا عشاق نے منہ پیٹ لیا کہا لو یارو سوسن نے بڑی زبان درازی کی قبقاب پر جوتیان پڑا چاہتی ہین اُدھر ہی جاتا ہی بطور اطاعت کے سر جھکائے ہوئے ہی آنکھوں مین آنسو بھرے ہوئے جب قریب جائیگا وہ اسکو قتل کر ڈالیگی وزرا نے کہا ہم جائین سحر سے سوسن کے قبقاب کو بچائین عشاق نے کہا تمھارے جانیکی کیا ضرورت ہی مین ابھی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر دستک دی ایک جوان سامنے سے پیدا ہوا آئینہ اُسکے ہاتھ مین تھا کہا یہ آئینہ جاکر قبقاب کو دکھلا دے سارے سحر کی قلعی کھلجائیگی آئینہ دیکھکر قلب کو صفائی ہو گی بقول شاعر شعر شکل ہستی و عدم آئنہ دکھلاتا ہی + اسطرف دیکھیے سب کچھ ہی اُدھر کچھ بھی نہین + وہ جوان دوڑا قبقاب قریب ملکہ سوسن پہونچنے نہ پایا تھا کہ اسنے آئینہ دکھلایا قبقاب آئینہ دیکھکر بدحواس ہو گیا جسنے آئینہ دکھایا تھا وہ تو غرق زمین ہو گیا قبقاب نے آہ کا نعرہ کیا زمین پر گر کے ایڑیان رگڑنے لگا بعد تھوڑی دیر کے اُٹھا اب جو نشہ اُترا اپنے ساتھ والون کی جانب دیکھا سب قہقہہ مارکے ہنسے کہا ای افسر کیا دھوکا کھایا بی سوسن نے تمکو مبہوت کر دیا تھا وہ تو تمکو بھائی صاحب کہتی ہی تم معشوق بناتے ہو ایسے گھبرا جاتے ہو یہ سُنکر قبقاب جھلایا جھولی سے ایک گولہ نکالا پیشانی پر نشتر مارا پیشانی کے خون سے گولے کو رنگین کیا وہ گولہ ملکہ سوسن کے

پھینک مارا آواز دی کہ یا سامری و جمشید لینا یہ تو خاص سحر سامری ہے اس سحر کے رگ و ریشے
مین صنعت بھری ہے یہ نہ خالی جائیگا گولہ جا کر پھٹا ملکہ سوسن نے چاہا دفع کرون مگر کچھ نہ بن پڑا
گولے کے پھٹتے ہی چند طائر گولے سے نکلے زمزمہ سرائی مین یہ غل مچاتے تھے اور یہ غزل گاتے تھے نظم

بگڑے وہ لاکھ طرح مگر غل نہو سکا
لیکن ادا ترا نہ قلقل نہو سکا
اللہ رے جوش آپ کی بخشش کے بعد بھی
طعنوں کا اُنکے مجھسے تحمل نہو سکا

مین اپنے صدقے یان بھی تامل نہو سکا
ممکن نہین مراد دل پژمردہ شاد ہو
شکون سے میری ترک تسلسل نہو سکا

گو بجلیان رہین مجھے مینا کی یاد مین
کمھلا گیا جو غنچہ وہ پھر گل نہو سکا
بگڑا ہوا مزاج سنبھلتا نہین نسیم

ملکہ نے سر اٹھا کر ان طائرون کو دیکھا طائرون سے نگاہ ملاتے ہی
ہوش اُڑ گئے اتنا تو کہا ہم تیرے سحر کا بڑا نام سنتے تھے مگر سب خلاف تھا یہ کہکر لڑکھڑا کر گری گرتے ہی
بیہوش ہوگئی لشکرون مین غل ہوا قبقاب بہت شرمندہ ہے تیغہ کھینچکر چلا کہ ملکہ کو قتل کرون اُسوقت
شاہزادے کی بیقراری لشکر کی اشکباری صاف ثابت ہوتا ہے کہ ستارۂ سحری زمین پر پڑا ہے
قبقاب بقہر و غضب تمام تیغہ پکڑ کر چلا اور زبان سے کلمات سخت و سست کہہ رہا ہے کہ او گیسو بریدہ
تو نے مجکو بڑا صدمہ دیا ملکہ بھی جو گری اول بیہوش ہوگئی اب ہوشیار ہے مگر اٹھ نہین سکتی آنکھین
پتھرائی ہوئین جب اُٹھنے کا قصد کرتی ہے دل بیٹھا جاتا ہے قلب تھراتا ہے ہونٹھ بند ہوگئے سحر فراموش ہے
دریاے حیرت کا جوش ہوا چہار جانب حیران حیران دیکھ رہی ہین کہ میرے ملازم کیون رہ گئے ہین
عشاق نے کہا لو صاحبو دیکھو ہمارے ساحر نے کیا سحر کیا کہ سب نے دیکھا صحرا سے گرد اڑی ایک
ساحر سیہ فام نیک انجام کھاروے کی تہمد باندھے ہوئے ایک ترسول ہاتھ مین اسی جانب آتا ہے
اتنے جلدی آیا کہ قبقاب قریب ملکہ سوسن کے پہونچ نہ چکا تھا کہ اُسنے بڑھکر نعرہ کیا کہ
او قبقاب کیا کرتا ہے مردان عالم سے مقابلہ کر شرم نہین آتی عورت کو قتل کرنے جاتا ہے اُسنے اپنے
سحر مین پھنسایا تھا تم تو رخصت ہو چکے ہوتے تمہارے بادشاہ نے بچایا اپنے سحر پر یہ ناز و نیاز یہ
کہکے قریب قبقاب کے پہونچا ایک گولہ ہاتھ مین تھا اُسکو چرخ دیتا ہوا آیا آنکھ ملا کر کہا او بیحیا
یہ وہ گولہ ہے کہ آسمان پر مارون تو پار گذر جاے طبقے زمین کے ہلا دون سامری و جمشید ہون تو
دیوانہ بنا دون لیکن مین سحر کامل تجھپر نہین کرتا تو ایک حقیر ساحر ہے علم سحر و ساحری سے خاک ہے یہ
کہکے وہ گولہ طرف قبقاب کے پھینکا قبقاب نے قصد کیا کہ اسکو پران رد کرون کہ اسکے سینے
پر جا کر پڑے پشت کے پار گذر رے جیسے ہی گولہ قریب آیا تھپکی ماردی گولے پر جو تھپکی پڑی گولہ
ٹوٹ گیا اُس سے قطرات آب نکلے وہ منھ پر قبقاب کے پڑے قبقاب ارے کہکر چرخ کھا کے گرا
اُس ساحر نے لپٹ کر خنجر مارا اور نعرہ کیا کہ منم عیار پر فن جواہر خنجر زن صنم شکن صفدر عیار
شاہزادہ سکندر ملکہ سوسن کو ہوش آگیا شاہزادے نے بہت تعریف کی بعد عرصہ دراز کے
آواز آئی کشتی مرا نام من قبقاب جادو بود سکندر نے دوڑ کر جواہر کو گلے سے لگا لیا کہا بھائی
کیا کارنمایان کیا طبل شادمانی بجنے لگے جواہر نے کہا اے شہریار زیادہ خوشی نہ کیجیے فلک حیلہ جو
آٹھ پہر کا کل بہادری صاحبان لیاقت پائمال ہوگئے ہین غلام صبح سے آج فکر مین تھا جب ملکہ
سوسن نے اسکو اپنے سحر مین پھنسایا مین دیکھ رہا تھا عشاق نے بڑا کمال کیا ادھر عشاق نے

چاہا میدان مین نکلون وزرا و امرا بولنے لگے کہ حضور تکلیف نہ کرین اگر بندگان عالی پر کوئی افتاد پڑی ہم لوگ
کدھر کے ہونگے ہمکو کوئی دمڑی کو نہ پوچھیگا حضور کی ذات سے یہ ملک آباد ہے شاہان طلسم توجہ بھی
نہ فرمائینگے ناظم بھی اس ملک پر نہ آئیگا رعایا بھاگ نکلجائیگی عشاق خاموش ہو رہا کہا تم لوگونکی خوشی
بادولت نہ جائینگے تمہاری خوشی کرینگے مگر شجر پرستون کی جڑ کھود کر کل پھینکدینگے بڑے مکار و
حیلہ ساز ہین ہر حیلے سے بچنے کی صورت نکل آتی ہے مگر کہان جائینگے سحر تو بڑی چیز ہے ان کے واسطے
اشارے کافی ہین یہ کہتا ہوا الملبل بازگشت بجا کر لیٹا مگر نہایت غصہ وزیرون کو حکم دیا لاشہ قبقاب کا
اٹھوا کر جلا دو جہنم مین اس ناری کو پہونچا دو یہ کہتا ہوا اپنی بارگاہ مین آیا خادمون سے حکم دیا ہمارا
ہومخانہ آراستہ کرو سب وزرا دیکھ رہے ہین تھوڑے عرصے مین خادمون نے عرض کی ہومخانہ
تیار ہے عشاق ایک کھاروے کی دھوتی باندھکر ہومخانے مین آیا وزرا سے کہا سکندر سے کہلا بھیجو
کہ ہمنے تمکو تین دن کی مہلت دی خوب تیاری کرلو بی سوسن سے کہو سحر تیار کرین آپ اپنے فنون
سپہ گری کو درست کرین چوتھے دن تمکو ہم گرفتار کر لینگے یہان سے ایک ساحر یہ خبر دینے چلا وہان
شاہزادہ سوسن کو ساتھ لیے ہوئے اپنے لشکر مین آکر پہونچا سب سردار مبارکباد دے رہے ہین
سب سے زیادہ عادان کو خوشی ہے جواہر خنجر زن کی تعریفین ہو رہی ہین شاہزادے نے وسط لشکر
مین کرسی بچھوادی ملکہ سوسن اپنے خیمے مین چلی گئین سب سردار گرد بیٹھے ہین چرچے لشکر عشاق
کے ہو رہے ہین کہ بڑھکر مرہبے نے عرض کی کہ ایک ساحر بطور ایلچی بھیجا ہوا عشاق کا آیا ہے
کہتا ہے کہ مین کچھ عرض کرونگا فرمایا بلالو وہ ساحر سامنے آیا جھککر سلام کیا شاہزادے نے جواب سلام دیکر
اشارہ کیا موافق اسکے مرتبے کے کرسی ملی وہ احمق آکر بیٹھا ساقی بچے نے جام دیا جب دماغ اسکا بادہ
ناب سے گرم ہوا پکار کر آواز دی مجکو شہنشاہ عشاق نے بھیجا ہے اے شاہزادہ سکندر آپ کو
پیغام دیا ہے کہ ہمنے تمکو تین دن کی مہلت دی چوتھے دن تمھارا فیصلہ کرینگے آج قتل ہونا قبقاب کا
بہت ہمارے سرکار کو ناگوار ہوا خود تکلیف فرما رہے ہین وہ سحر آپ پر بھیجا جائیگا جو تدبیرین پڑے
کر لیجیے اسواسطے آپ کو اطلاع کی گئی کہ آپ اپنا انتظام کر رکھیے سکندر نے جواب دیا کہ ہمارا
انتظام خداوند شجر کے سپرد ہے وہی انتظام کرینگے دیکھو میان قبقاب نے مٹا دیا تھا مگر خداوند
شجر نے کیا وقت پر انتظام کر دیا یہ کہکے ایلچی کو رخصت کیا شاہزادہ طرف جواہر کے متوجہ ہوا
جواہر نے کہا حضور سحر بنانے دیجیے وقت پر معلوم ہو جائیگا ایلچی تو اُس طرف گیا سکندر
سردارون سے بیٹھے باتین کر رہے ہین کہ کچھ لکے ابر آسمان پر آئے سکندر نے کہا اے عادان
ایسا فلک نے انقلاب کیا ہے کہ کوئی وقت مہلت نہین پاتے اب تو تین روز کی فرصت ہے ہم واسطے
شکار کے جائینگے عادان نے کہا حضور غلام بھی ہمراہ چلیگا سکندر نے کہا بہتر اُسی وقت بیلیون
کو حکم ہوا اسباب شکار درست ہونے لگا چار پہر رات گذر کر چار گھڑی رات رہے شاہزادہ برآمد ہوا
اسباب شکار حاضر تھا شاہزادہ سوار ہوا بیلیے قراول میر شکار ہمراہ ہوئے صبح ہوتے ہوتے صحرا مین پہونچے
طبل باز پر چوب پڑی اشعار

چو در نالیدن آمد طبلک باز — در آمد مرغ صید افگن بہ پرواز
رہا شد بر ہوا باز سبک پر — جہان شد خالی از کبک و کبوتر — باز بہری جرہ و جانوران ہوائی

چھوٹے شکار ہونے لگا شاہزادہ بھی تیر اندازی کرتا پھرتا ہی ہر دن چڑھتے چڑھتے طائران ہوائی سے صحرا کو خالی کر دیا جواہر سے پلنگر فرمایا ای برادر طائران پرند کا شکار تو بہت کیا مگر کوئی آہو دستیاب نہین ہوا جواہر نے عرض کی ہرکارے گئے ہین اس حوالی کی گنوار النعام کے مشتاق تلاش کرتے ہونگے جسکو جہان آہو ملیگے وہ آکر عرض کریگا حضور محروم نہ رہینگے یہ ذکر تھا کہ دو گنوار دوڑے ہوئے سامنے آئے عرض کی یہانسے تین کوس پر ایک دھانون کا کھیت ہی کہ اُسمین کئی سو آہو چر رہے ہین شاہزادے نے دس بارہ سوار مع عادان ساتھ لیے اُس طرف کو چلے دور سے دیکھا ایک دھانون کے کھیت مین کئی سو آہو چرا کر رہے ہین دس دس بارہ بارہ کے غول ہر غول مین ایک ایک نر باقی مادہ ہائے آہو پھر رہے ہین نر مستیان کر رہے ہین شاہزادے نے چہار جانب سے کھیت کو گھیر ا کہا ہان بھائیو اپنا اپنا شکار تاک لو ایک ایک آہو ہر ایک نے تاکا نیزے سیدھے کیے لٹھ بغل مین دبائے گھوڑون کو مہمیز کیا اڑاکے کی سم مرکب کی جو صدا بلند ہوئی آہوان وحشی کرچھالین بھرکے بھاگے ایک آہو کے پیچھے عادان نے بھی اپنا گھوڑا ڈالدیا تھوڑی دور جاکر سکندر نے آہو کو صید کیا ایک آہو پر تیر جواہر نے بھی مارا ہر سوار نے اپنے اپنے شکار کو مارا لیکن عادان نے جس آہو کے پیچھے گھوڑا اڑالا تھا وہ آہو نہایت تیز رو تھا عادان اُسکے تعقب مین گھوڑا اڑائے ہوئے وہ آہو جست وخیز کرتا ہوا جاتا ہی عادان نے پانچ کوس پر آکر دیکھا کہ وہ آہو چوکڑی بھولا عادان نے تیر مارا گھوڑے سے کودکے اُسکو ذبح کیا شکار بند سے باندھ لیا چاہا کہ چلے دیکھا کہ ایک آہو بھٹے پر تیر کھا ہوا الجھیا تا ہوا آتا ہی عادان نے اُسکو بھی تیر مارا وہ بھی گرا عادان نے گھوڑے سے کود کر اُسکو بھی ذبح کیا چاہتا ہی کہ پشت مرکب پر سوار ہو کر روانہ ہوا کہ ایک نوجوان کو دیکھا گینڈے پر سوار تیر وکمان ہاتھ مین اپنے شکار کی تلاش مین چوکنا چہار جانب دیکھتا ہوا چلا آتا ہی اپنے شکار کو جو پڑا ہوا دیکھا اور عادان قزاق پر نگاہ پڑی وہین سے للکارا کہ او اجل گرفتہ تونے مابدولت کے شکار کو شکار کیا کچھ خوف نہ آیا جب اس طرح کے کلمات کہتا ہوا قریب پہونچا عادان نے کہا ای پہلوان دوران ای گرشاسب جہان اگر مین نے آہو پر تیر مارا تو کیا خطا کی کیا صحرا مین کسی کا اجارہ ہی اُس جوان نے کہا ہان ہمارا اجارہ ہی ہماری یہان عملداری ہی ہم یہان کے بادشاہ ہین کسکی مجال ہی کہ ہمارے صحرا مین شکار کھیلے تونے یہی بے ادبی کی کہ اس صحرا مین آکر شکار کھیلا دوسری بات یہ کہ ہمارے شکار کو شکار کیا عادان نے کہا آپ غصہ نہ فرمائین مین نے بھی ایک آہو شکار کیا ہی دونون کو آپ ہی لیجائین مین اور تلاش کر لونگا جوان نے آواز دی کہ تیری قضا ہی دامنگیر ہی خبردار ہو جا عادان بھی پشت مرکب عربی پر سوار ہوا اس عرصے مین دیکھا کہ اور سوار بھی چلے آتے ہین پچاس ساٹھ سوار آکر ٹھہر گئے اُس جوان نے نعرہ کرکے عادان پر نیزہ مارا النعرے مین آواز دی کہ ہم فریدکوہی ادھر کا کوہستان سب مابدولت کے قبضے مین ہی بڑے بڑے سرکش یہان رہتے ہین مگر اُن سب کو مار ا ایک ایک کو للکارا اب آسانی خراج آتا ہی کوئی کان بھی نہین ہلاتا ایسے لاف وگزاف کرتا جاتا ہی اور نیزہ چل رہا ہی جب دس بارہ طعنین چلین اور کلمات لاف وگزاف اُسکی زبان سے

بہت نکلے عادان نے نیزہ اسکا توڑ ڈالا فرید کوہی نے قبضے پر ہاتھ ڈالا دو تین ہاتھ عادان پر مارے
عادان نے رد کیے ایک مقام پر جھکائی دیکے ہاتھ مارا فرید کوہی نے اپنے کو بچایا پیلہ سر پر
پڑا سر زخمی ہوا فرید نے دستانہ مارا قطرات خون چہرے پر گرے عادان نے سانے مین تلوار کی
فرید کو لیا قصد ہوا کہ ہاتھ مارون سر اسکا اڑ جائے سوار جو پچاس ساٹھ کھڑے ہین فرید نے آواز دی
ارے نامردو تم دیکھ رہے ہو یہ جوان ہمکو قتل کیا چاہتا ہے تم اسکو مار نہین لیتے ہو جلد قتل کرو
سوارون نے گھوڑے اٹھا دیے چہار جانب سے نیزے مارے گھوڑا عادان کا مارا گیا
کئی زخم بھی کھائے عادان گھوڑے سے گرا قصد ہوا کہ کسی سوار کو مار کر گھوڑا لون ان سوارون
نے کمندین مارنا شروع کین چہار طرف سے حلقہ ہاے کمند جو پڑے عادان زخمی بھی ہوا ہے کمندون
مین پھنسکر گرا ازروے بلوے کے سب لوگ ٹوٹ پڑے لیکن عادان نے گرتے گرتے کئی سوار مارے
آخر ان سب نے حلقہ ہاے کمند مین عادان کو گرفتار کر لیا ہتھکڑیان پہنا دین دوہری بیڑیان
گلے مین طوق فرید کوہی جو سب کا افسر ہے وہ کہتا ہے پہلو اگر لات و منات کو سجدہ کریگا تو خطا اسکی
معاف ہوگی ورنہ فوراً قتل کرونگا اسنے بڑی گستاخی کی مابدولت کا سر زخمی کیا اس مقام سے پانچ
کوس پر فرید کوہی کی بارگاہ استادہ تھی وہان لاکر دربار بیٹھا کہا لات و منات کو سجدہ کر عادان نے
کہا لات و منات کون گدھے ہین مین تو خداوند شجر کا بندہ ہون اور بندۂ جرأت سکندر
زرین پوش زرین علم ہون میرا خون بالا بالا نہ جائیگا یہ خون رنگ لائیگا جس وقت خبر میرے آقا کو
پہونچیگی خون کے دریا بہا دیگا مین ہرگز تیرا مذہب قبول نہ کرونگا فرید نے کہا لیجا کر قید کرو کل صبح
کو دار پر کھنچین گے عادان تو یہان قید ہوا شاہزادہ سکندر شکار کے لیے صحرا مین ایک
مقام پر بارگاہ استادہ تھی اسمین تشریف لائے سر اٹھا کر دیکھا فرمایا ہمارا دست صادق یار موافق
عادان قزاق کہان ہے جواہر نے کہا ای شہریار وہ ایک آہو پر گھوڑا ڈالکر گئے تھے پلٹکر
نہین آئے سکندر نے کہا بھائی جواہر اسکی خبر لاؤ اگر اسنے بخیر و عافیت آہو کو شکار کیا ہوتا
تو اب تک آجاتا شاید کوئی افتاد پڑی جواہر نے دو شاگردون کو حکم دیا کہ حال دریافت کرو
دونون یہ کہکر چلے کہ استاد ہم جاتے ہین ابھی خبر لیکر آتے ہین سکندر نے کہا جہانتک ہو سکے
خبر مفصل دریافت کرکے آنا ہرکارون نے عرض کی کہ ایسا ہی ہوگا ہرکارے چلے دوپہر
ڈھل چلی ہے پانچ چار کوس نکلے سائے مین ایک نخل کے بیٹھ رہے اور رات اسی مقام پر کاٹی
صبح کو پھر چلے نشان نقش پاے مرکب سے کچھ پتہ ملتا ہے اسی نشان پر دیکھتے ہوے چلے ایک مقام
پر آکے دیکھا پانچ سات لاشے پڑے ہین اور گھوڑا عادان کا مرا پڑا ہے اب تو ہرکارے
گھبرائے چہار جانب دوڑے کاہ فروش جنگل مین گھانس چھیل رہے تھے انسے ہرکارون نے
پوچھا یہ سوار کسکے ہاتھ سے مارے گئے یہ لاشے کیسے پڑے ہین کاہ فروشون نے کہا کہ ایک
جوان نہایت قوی تن قوی سن یہان تک آیا ایک آہو کو اسنے شکار کیا دوسرا ہرن اور آمادہ
ہرن شکار کردہ فرید کوہی کا تھا فرید سے مقابلہ ہوا اس جوان سے بڑی خطا ہوئی فرید کو
زخمی کیا اسکے ساتھ والے ٹوٹ پڑے مگر وہ جوان نہایت زبردست تھا گرتے گرتے کئی سوار

مارے اب فرید نے اُسکو قید کیا ہی فرید تو یہان کا بادشاہ ہی ہمیشہ اسی صحرا مین رہتا ہو یہان سے
پانچ کوس پر اُترا ہی اُسنے کہا تھا میرا مذہب اختیار کرو مگر اس جوان نے کچھ ایسا کلام کیا کہ بادشاہ
کو ناگوار ہوا حکم دیا ہی میدان خونی کی تیاری ہو رہی ہی صبح کو قتل کرینگے یہ سنکر ہرکارے گھبرائے کہ
غضب ہوا اگر عادان قتل ہو گیا تو شاہزادہ ہمکو بھی سزا دیگا یہ سوچکر بھاگے رات ہو چکی ہے
شاہزادہ سکندر بارگاہ مین بیٹھے ہین سب سردار حاضر ہین مگر شاہزادہ دمبدم فرماتا ہی کیون برادر
کچھ حال عادان دریافت نہ ہوا جواہر عرض کرتا ہی میرے شاگردان رشید گئے ہین خبر مفصل
لیکر آئینگے اسی جستجو مین گئے ہین سب سردار کہتے ہین خداوند شجر آپ کو سلامت رکھے اپنے
غلامون کا کسقدر خیال ہی بکاول نے آکر عرض کی کہ خاصہ تیار ہی سکندر نے کہا ہم کھانا نہ کھائینگے
جب تک ہمارے سردار کا حال نہ معلوم ہوگا اب تو جواہر بھی گھبرا کر نکلا زلف لیلاے شب کمر سے
گذری ہی اور شاہزادہ اُسی طرح بے آب و دانہ بارگاہ مین بیٹھا ہی کہ دونون ہرکارے آکر پہونچے
پہلے دعا دی بعد اُسکے تمام کیفیت عادان کی بیان کی شاہزادے نے فرمایا جواہر ہمارا گھوڑا
تیار کرو اُسی وقت مرکب تیار ہوا جب شاہزادہ پشت مرکب پر سوار ہوا اور تمام سردار کمیدان
رسالہ دار تیار ہو کر آئے سکندر نے کہا کوئی میرے ساتھ آنیکا ارادہ نہ کرے مگر جواہر نے رکاب
کو نہ چھوڑا کہا کہ غلام ضرور ساتھ رہیگا سکندر بقہر و غضب تمام اُسی جانب چلا دونون ہرکارے
بطور رہبری ساتھ ہین شاہزادہ گشت گھوڑے کو ڈالے ہوئے جاتا ہی یہان فرید کا ارادہ تو ہی کہ
عادان کو قتل کرون جرأت پر عادان کے مایل ہوا کہتا ہی اگر یہ سردار میری رفاقت کرے تو کل
فوج کا سپہ سالار کرون رات بھر کئی سردارون نے سمجھایا مگر عادان نے ہر ایک کو جواب سخت
و سست دیا اور کہا اُس لونڈے سے کہنا تجھ ایسے نامردون کی مین اطاعت کرونگا سپہ سالاری
کیا چیز ہی اگر کل سلطنت اپنی دیدے تو بھی مین قبول نہ کرون مین نے اُسکی اطاعت کی ہے کہ جو
شیر بیشۂ جرأت یکہ تاز میدان جلالت مشہور ہی شاہزادہ سکندر سخن بحر و بر جری بہادر صف شکن
سخی فیاض صاحب لیاقت جرأت و ہمت مین ایسے نامردون کی رفاقت نہین کرتا سردارون نے
آکر عرض کی کہ ای شہریار وہ جوان نہین مانتا آپ کو نامرد کہتا ہی اپنے سردار کی بڑی تعریفین
کرتا ہی فرید کو ہی سنے کہا اُسکی قضا دامنگیر ہی دار استادہ ہو جلاد موجود رہین صبح ہوتے ہی قتل کا
حکم دونگا نہین معلوم وہ جوان کہان ہی مین ڈھونڈھکر اُس سے بھی مقابلہ کرونگا یہ کہکے
جھلاتا ہوا باہر نکلا دیکھا دار استادہ ہی جلادان خرس طینت میمون باد یہ ضلالت شلنگین لگا رہے ہین
ہر ایک کا یہی قول ہی فرد سلطنت سلطان کند فریاد بر جلاد چیست + مرغ را دانہ بلا شد طعنہ
بر صیاد چیست + فرید نے جو سامان میدان خونی کا دیکھا ایک کرسی پر آکر بیٹھا کہا اُس قیدی کو
لاؤ عادان کو تمام رات قید خانے مین گذری مگر بل کر رہا ہی خانۂ زنجیر مین غل چاہتا ہی قید
توڑ ڈالون دار و غۂ زندانخانہ آیا عادان کو کشان کشان لیچلا میدان خونی مین آکر عادان
پہونچا مثل شجر پر ستون کے سلام کیا فرید کی جانب دیکھکر تھوک دیا کہ مین ایسے نامرد سے
کلام نہین کرتا فرید نے کہا ای جوان تو کیون اسقدر غصہ کرتا ہی دیکھ مین تیرے قتل کی تدبیر کر رہا ہون

اگر تو اطاعت ہماری اختیار کرے وہ مرتبہ تیرا ہو کہ شاہان جہان رشک کرین تجکو اپنا قوت بازو زینت پہلو قرار دون جو تو مانگے وہ فوراً دون عادان نے کہا یہ دولت مجھے خاک ہو مین نامرد کی اطاعت نہ کرونگا فرید نے جلاد کو اشارہ کیا جلاد نے ہاتھ پکڑکر عادان کو زیر تیغ بٹھایا گردن پہ کوئلے کا خط کھینچا پکارنا شروع کیا ای شہریار تیغہ بارہ دار ہی بازو پر قوت رکھتا ہون ایک ہاتھ مین سر کو تن سے قلم کرتا ہون قتل کرنا میرا کام ہی جلانا میرا کام نہین ہی حکم اول ہی سمجھ بوجھ کر حکم دیجیے گا فرید ہر مرتبہ رکجاتا ہی رفقا سے اشارہ کرتا ہی ایک سردار اسکا شدید بلند آوازنامے بنہایت بدمزاج آتشخو اسکی جانب فرید نے اشارہ کیا کہا ای شدید تم اس جوان کو سمجھاؤ اسکا قتل ہونا بہت پر شاق ہی دل اسکی رفاقت کا مشتاق ہی ہزار بارہ کوس تک میری عملداری ہی ساٹھ ہزار جوانان جنگی ہمراہ رکاب رہتے ہین کمیدان رسالہ دار پیدل بیشمار خود بھی ایسا بہادر ہون کہ جسکا کوئی ہمسر نہین اسی کوہستان مین کیسے کیسے پہلوان مارے شیرون سے جنگل کو خالی کیا اب تو کوئی سرکش باقی نہ رہا شدید جھومتا ہوا سامنے عادان کے آیا کہا ای جوان تو کیسا سخن ناشنو ہی ہمارا شاہزادہ رئیس اعلے بادشاہ کل کوہستان کا صاحب جلالت و لیاقت فرماتا ہی اور تو قبول نہین کرتا لات ومنات کو سجدہ کر خداوند شجر کیسے ابھی تبر سے کاٹکر پھینکدیا خداوند شجر کہان رہے خداوندلات ومنات ہین عادان نے کہا واہ کیا کہنا پتھر کے پتلے آپ ہی انکو بنایا آپ ہی انکو سجدہ کیا ایسے خداوندون پر لعنت کرتا ہون خداوند شجر کی رعنائی وزیبائی و سرسبزی سے کیا پھل ملتا ہی غنچہ آرزو کھلتا ہی فصل بہار مین پھول رنگارنگ کے کھلتے ہین دیکھو ہوا سے کیا شجر جھونکے لیتے ہین جب میلا ہو گیا پھر لباس سبز پہنا نہ کہ یہ بت انکو خداوند بنایا سوا ے لعنت کے اور کیا کہون لات ومنات کو جو عادان نے برا کہا شدید کانپنے لگا کہا ای جوان تو نے غضب کیا خداوندلات ومنات کو برا کہا ایک سونٹا مارون کہ تیرا سر پھٹ جائے تیرے دانت توڑنا چاہئین اتنا بڑا کلمہ سخت براے لات ومنات عادان نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہی دور بھی ہو شدید تو خود ہی جاہل مزاج ہی ہاتھ مین اسکے سونٹا تھا عادان کے سر پر مارا عادان نے سر کو تو بچایا مگر سونٹا شانے پر پڑا عادان نے غصے مین آکر کہا مارا کہ ہتھکڑی توڑی گلے کا طوق مروڑ کر نعرہ کیا

نظم

سر سردار فنا خانۂ غوغائے من
بشکنم این بند را وقت جنون منست

شعلۂ شمشیر سان شمع جگر سوز من
باک ندارم ز دار چوب ستون منست

گرمی بازار عشق از تف خون منست
خانۂ تاریک تنگ بستہ بہ زنجیر عشق

قید کو توڑ کر مثل تار ہائے عنکبوت کے پھینکدیا شدید کے سر پر زنجیر پھر اکر ماری کہ شدید کا سر پھٹگیا اسی کی تلوار اٹھائی نعرہ کرکے لڑنے لگا فرید نے آواز دی یارو اسکو مارلو عادان سنبھلا ہوا لڑ رہا ہی پشت و پہلو سے ہوشیار کسی کو تلوار سے قتل کیا کسی پر قبضہ مار دیا کسی سے لپٹ پڑا اکھیڑ ماری ٹانگین چیر کر پھینکدیا مثل فیل مست جھوم رہا ہی فرید بھی گینڈے پر سوار ہوا آوازین دے رہا ہی کہ اسکو مار لو چہار جانب سے فوج کا ہجوم ہی قتل کرو اس جوان کو یہی دھوم ہی عادان چاہتا ہی کہ مین تا بہ فرید پہونچون لوہے کی دیوارین درست ہو گئی ہین جب عادان حملہ کرکے بڑھتا ہی ملازمان فرید روکتے ہین جان دیتے ہین مگر تا بہ فرید عادان کو نہین جانے دیتے

عادان دریاے فوج مین غوطہ زن ہی صدہا جوان عادان نے مارے ہر مرتبہ پکارتا ہی کہ او فرید
کیسا پہلوان ہی مقام امتحان ہی فرید منھ پر عادان کے نہین آتا دور سے غل مچا رہا ہی کہ ارے ارے مارلو
کمندون مین گرفتار کرو عیار اسکا حیران تیز رفتار ایک جانب حیران و پریشان کہہ رہا ہی کہ یارو
ایسے شیر دل نگاہ سے نہین گذرے کہ فرید نے آکر کہا کہ ای یار وفادار اپنے عیارون کو جمع کرو کمندین
مارکر گرفتار کرین یہ سنتے ہی حیران نے اپنے پیکچون کو آواز دی تین سو عیار جمع ہوکر سامنے آئے
سوفار کمانکش ایک رسالہ دار ہی حیران نے کہا ای سوفار خطا نکرنا رسالہ اپنا ساتھ لیکر سپاہ
وکھاو نخلستان سے یہ جوان میدان مین آئے تو مین گرفتار کرون عادان نے بھی یہ سامان دیکھا کہ
تین سے عیار کمندین لیے ہوئے تیری فکر مین ہین جو نخل ملا اسکو پشت پر لیا کہتا بھی جاتا ہی کہ یا خداوند
شجر آپ میری پشت پر ہین ان مکارون سے مجھکو بچائیے گا سوفار نے بڑھکر للکارا کہ او جوان کہان
جاتا ہی گویا شیر کو ٹوکا عادان مثل شیر غضبناک اسپر جا پڑا سوفار نے نیزے کو جنبش دی عادان نے
نیزہ اسکا توڑ ڈالا اسنے ہاتھ تلوار کا مارا عادان نے کلائی پکڑکر جھٹکا مارا تلوار سوفار کی چھین کر
پھینکدی کمر مین ہاتھ دیکر اٹھالیا ہاتھ پر تولکر طرف آسمان کے پھینکا چور رنگ ہوائی قلم کیا دشمن
جرات عادان کی تعریفین کر رہے ہین اب عادان لڑتے لڑتے سست ہوا نیزون کے زخم بہت
کھائے زرہ جسم مین نہین اگر ہزار نیزے چلے اپنے کو عادان بچاتا ہی مگر دو چار پڑ جاتے ہین عقاب تیر
اڑ رہے ہین ترکشون کے دہن کھلے ہوئے صاف ظاہر ہی کہ بانبی سے ماران سیاہ سر نکالے ہین
ایک بیباک نے پشت پر آکر نیزہ مارا شانے کو توڑ کر پار گذرا عادان نے بڑا کاری زخم کھایا
سنان کو بازو سے کھینچا خون کا پرنالہ شانے سے بہنے لگا تمام جسم مثل غربال چھنا ہوا ہی ضرب ہاے
نیزے سے جسم عادان فوارہ بنا ہی خون جو جسم سے زیادہ بہ گیا آنکھون کے نیچے اندھیرا آیا قلب
تھرایا دونون گھٹنے ٹیک دیے تلوار ہلائے جاتا ہی اب حیران عیار کمند اندازون کو لیکر چلا
عادان کمند اندازون کو دیکھکر گھبرایا بے اختیار پکار اٹھا کہ یا خداوند شجر دشمنون سے مجھکو
بچائیے شاہزادہ سکندر گھوڑے کو رومین ڈالے چلا آتا ہی صحرا مین جو آکر پہونچا آواز گیر و دار
بلند ہوئی فرمایا ای جواہر غضب ہوا آواز گیر و دار آتی ہی صاف ثابت ہی کہ عادان مارا گیا
افسوس صد ہزار افسوس مین معاوضہ خون عادان مین ہزارون کو قتل کرونگا جواہر عرض کرتا ہی
آقا آپ نے غضب کیا اتنے بڑے لشکر پر تنہا چلے آئے میرے نزدیک تو یہ صلاح ہی کہ آپ
ٹھہرین تو مین کل لشکر کو لاؤن سکندر نے کہا ای جواہر اب فوج کا کیا کام افسران فوج نے
جب خواہش کی تو ہمنے منع کیا اب انکو طلب کرنا ایک عجز پایا جاتا ہی آپسمین سردار کہینگے کہ اب شاہزادے
نے ہمکو طلب کیا جواہر عرض کرتا ہی کہ ای آقاے نامدار آپ کے فیض و جرات و عدالت کی دھوم ہے
کہ ہر خرد و کلان آپکے نام پر جان دیتا ہی یقین تو ہی کہ وہ لوگ خود آئین انکو نہ بین پڑیگا اور
عادان کے بارہ ہزار قزاق وہ تو سب نہایت جنگ دیدہ کارآزمودہ ہین اپنے افسر کے
واسطے ضرور آئینگے سکندر نے کہا جواہر ذرا بڑھکر دریافت تو کرو یہ کیسا غلغلہ ہی جواہر جھپٹکر
ایک پہاڑ پر چڑھ گیا دور سے اسنے دیکھا کہ عادان زخمون سے چور چور کچھ زنجیرین ابھی کمر مین

پٹتی ہین بسبب زخمداری کے گھٹنے زمین پر ٹیک دیے ہین مگر ہاتھ تلوار کا برابر چلا جاتا ہی تین سے پیچھے
عیار لیے ہوے آتا ہی جواہر نے ایک چیخ ماری کہا شہریار غضب ہوا عادان تو لڑائی مین مصروف
ہی چور چور ہو کر گرا ہے قید تو اُسنے توڑ ڈالی مگر انتہا کا زخمی ہی سکندر نے گھوڑے کو مہمیز کیا
اُسوقت آکر پہونچے کہ کمندین لیکر عیار چلے ہین چاہتے ہین کمندین مارین سکندر نے وہین نعرہ کیا
باشید ای لات و منات پرستان

نظم

اگر تیغ بر سنگ خارا زنم ۔ سکندر منم مالک تخت و تاج
تزلزل فتد درمیان معات ۔ زگاو زمین تیغ و بن برکنم
ز ترک فلک میستانم باج
اگر برکشم تیغ کین از غلاف

نعرہ کر کے شاہزادہ جا پڑا عیار تو پیچھے تھے حیران تیز رفتار آگے
بڑھا ہوا چاہتا تھا حلقہ ہاے کمند ماردن کہ سکندر رو بحشم لڑتا بھڑتا برابر حیران کے پہونچا اُسنے
وہی حلقہ ہاے کمند شاہزادے پر مادیے شاہزادے نے مرکب مہمیز کر کے خالی دیے ادہر ہاتھ
تلوار کا ماردیا حیران کا سر اُڑ گیا لاشہ اس خود سر کا زمین پر گرا تمام عیار بھاگے غلغلہ کرتے ہوئے
کہ دیکھو یارو عادان کے واسطے اُسکا آقا خود آیا شاہزادہ لڑتا بھڑتا زخم کھاتا ہوا برابر عادان
کے پہونچا عادان کی آنکھین بند دل دردمند آواز دی کہ عادان ہوشیار ہو جاؤ وقت غفلت
نہین عادان نے آنکھین کھولدین آفتاب عالمتاب شہریاری و کوکب شش جہت افروز جہانداری شاہزادہ
سکندر کو اپنے قریب پایا جسم مین طاقت آگئی اکڑتا ہوا اپنے مقام سے اُٹھا جوش محبت مین گرد
پھرنے لگا کہتا تھا ای شہریار آپ کے آنے سے روح کو راحت قلب کو قوت حاصل ہوئی تسکین دل
ہوئی اب زخمون کا کسکو خیال ہی خداوند مجھے آپ کو سلامت رکھین اپنے غلامون پر یہ پرورش ہمارے
بچانیکی یہ کوشش کیونکر نہ غلام جان و دل سے نثار ہو سکندر نے عادان کو اپنی پشت پر لیا
شیرانہ و نہنگانہ دلیرانہ لڑنے لگا ہر مرتبہ یہی قصد ہی کہ بڑھکر فرید کو ماردن مگر صفین بندھی ہوئی ہین
پلٹنین ہر اے اپنے مجمع سے نکلنے نہین دیتے شاہزادہ بھی زخمی ہو رہا ہی کئی زخم کاری کھائے
کہ امید زندگی نہین ہی یقین ہی کہ گھوڑے سے گر پڑون شاہزادہ مایوس ہوا سکندر نے
طرف آسمان کے دیکھا ایرج انکو تعلیم کر گئے ہین کہ ای فرزند جب کوئی مشکل ہو طرف آسمان کے منھ
کر کے یون دعا مانگنا کہ ای پیدا کرنے والے اس مصیبت کو دفع کر اسوقت جو سکندر کو خیال آگیا
پکار اُٹھا ای پیدا کرنے والے اس مصیبت سے بچانے

نظم

خاک پایت چشمہ آب حیات ۔ گرد راہت توتیاے چشم دل
لفظ شیرین تو راح روح روح ۔ ذات تو مقصود جملہ کائنات
راحت دلخستگان رمز نکات ۔ باد از قہر تو دائم بیقرار
ملجا بیچارگان خاک درت ۔ ہر زمانے در حیات و در ممات
اے شب گیسوے تو روز نجات
عقدہ زلف تو حل مشکلات
شربت تشنہ دلان اقوال تو
کوہ از حلم تو دائم با ثبات
احمد دیوانہ را سودا اے تست

کبھی پکارتا ہی خداے نادیدہ تو ہی میری مدد کر بلک جھپکتے ہی دعا کی
تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا صحرا سے گرد اُڑی دیکھا بارہ ہزار قزاق ملازمان عادان شمشیر ہا
بیتاب گھوڑے ڈالے چلے آتے ہین اپنے سردارون کو جو اس حال پر ملال مین دیکھا اس زور
شور سے آکر گرے پرے درہم و برہم کردیے بارہ ہزار جوان آتے ہی قتل کیے سکندر نے

اتنی جو مہلت پائی نعرہ شیرانہ کرتے ہوئے برابر فرید کے پہونچے للکارا کہ او نامرد مین آپہونچا تو نے میرے سردار کے ساتھ مکر کیا شیران دشت نبرد کو دیکھا ایک جوان لئے قیامت برپا کردی فرید نے جھپٹ کے ہاتھ تلوار کا مارا اسکندر نے تکوار کو تلوار پر رد کا معلوم ہوا بجلیان لپٹ گئین شاہزادے نے اُبھادے سے ہاتھ نکالا خبردار کہکے ہاتھ مارا فرید نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا بخت سیاہ کا سامنا ہوا یا شب ہجر عاشقان برق شمشیر تڑپکر گری سپر کے دو ٹکڑے ہوئے سر پہ تلوار گری یا تو قبہ سپر پہ چمکی تھی یا زیر تنگ تلوار نے جاکر بوسہ دیا جواہر نے فرید کا سر کاٹکر نوک نیزے پر بلند کیا بلز ہوا افسر مارا گیا تمام فوج مین چادر بٹنے لگی الامان الامان کی صدا بلند ہوئی افسران فوج دست بستہ حاضر خدمت سکندر ہوئے عادان کو دیکھا کہ زیر سایۂ نخل بیہوش پڑا ہے شاہزادے نے آکر اسکو اُٹھایا فرید کی بارگاہ مین داخل ہوئے ملازمان فرید نے شجر پرستی اختیار کی شاہزادے نے بیٹھے بیٹھے فرمایا ای جواہر کچھ حال لشکر عشاق کا معلوم نہ ہوا ہمکو کئی دن گذر گئے ملکہ سوسن وہان کیونکر تنہا ہین ایسا نہ ہو عشاق کوئی سحر کرے بہت بڑا ساحر زبردست ہے اپنے دل کی یہ کیفیت ہے دمبدم حیرت ہے نظم

کس ضبط پہ شرر افشان ہے فغان شمع
پروانہ کیا مجال کرے امتحان شمع
اتنا ہے بیکسون پہ تو جلاد کو بھی رحم
ہین پہلے لوگ کرتے ہین قطع زبان شمع
داغ جدائی دُرِ دندان درد کے وزیعن
دیکھو نہ زندگی ہے سراپا زبان شمع
اک اور پڑہ وہ مومن شعلہ زبان غزل

اک برق تھی جو لال ہوئی زبان شمع
روشن ہے اہل بزم پہ شکوہ نسیم کا
رونق ہے شمع آپ سر کشتگان شمع
ہے تار گریہ تار نفس اہل سوز کو
ہے رشک شمع و شعلۂ شمع و دخان شمع
اُسکو بھی کوئی پردہ نشین ہی جلائے ہے
جلجائین جسکے رشک سے حاسد بسان شمع

دل گرمی فریب پہ بھی مین نثار ہون
اس جلتی زبان پہ دیکھو بیان شمع
ہم بیکسون کے قتل مین کیون سوچ دیکھیے
بیٹھے روان شمع ہے اشک روان شمع
سب گرمی نفس کی ہین اعضا گداز یان
فانوس سے سنا ہے یہ راز نہان شمع

جواہر نے عرض کی غلام قبول جاتا ہے مگر بعد میرے جانیکے حضور بھی جلد تشریف لائین اب عرصہ مناسب نہین اُس ظالم نے یہی کہا تھا کہ تین دن کی مہلت دیتا ہون وہ تین دن گذر گئے شاہزادہ اُسی وقت سوار ہوا عادان نے لشکر کو آراستہ کیا یہان ملکہ سوسن بجائے سکندر بارگاہ مین آکر بیٹھی ہین یہ خبر معلوم ہوئی کہ شاہزادے نے لڑائی کو فتح کیا فرید مارا گیا ملکہ کو بڑی خوشی حاصل ہوئی بارگاہ مین بیٹھی ہین کہ ہرکارے نے خبر دی کہ عشاق نے ایک جادوگر بھیجا ہے ملکہ نے فرمایا بلا لو وہ ساحر سامنے آیا کہا ہمارے شاہ نے پوچھا ہے کہ شاہزادہ کہان گیا ملکہ نے تمام کیفیت بیان کی ساحر نے کہا تو آپ کو ایک دن کی مہلت اور ملتی ہے اب طبل جنگی نہ بجیگا آپ لوگون سے بدلا لیا جائیگا یہ کہکر ساحر چلا گیا ادھر سوسن کو انتشار ہے کبھی بارگاہ کے اندر کبھی باہر کبھی گھبرا کر فرماتی ہین کہ شاہزادہ سحر سے بالکل ماہر نہین ایسا نہ ہو کہ عشاق کوئی سحر کرے کچھ کنیزون کو روانہ کیا کہ جاکر دریافت کرو شاہزادہ کیا کر رہا ہے عرض کرنا کہ تشریف لائیے عشاق جادو آمادۂ حرب و پیکار ہے ایسا نہ ہو آپ کو راہ مین کوئی روکے کنیزون کو روانہ کیا خود باہر نکل آئین سب فوج جنگی تو چلی گئی چند شاگرد پیشہ جو اس مقام پر ہین وہ حاضر ہین اپنے اپنے مقدمات مین عرض کر رہے ہین ملکہ خاموش بیٹھی ہین آنکھون مین انکی تصویر شاہزادہ سکندر کی پھر رہی ہے کہ کنیز نے بڑھکر عرض کی شاہزادہ بعظم و شان تشریف لاتا ہے ملکہ کیفیت

سواری کی دیکھنے کو اٹھ کھڑی ہوئین کنارے پر لشکر کے آکر ٹھہرین دیکھا گرد اڑی سب کے آگے شاہزادہ سکندر رزم زیر سایۂ علم شیر پیکر عادان انتظام فوج کرتا ہوا فوجین جمی ہوئین نگاہ ملی ملکہ بھی کراہین شاہزادہ ہنسا ملکہ نے کہا شہریار شکر ہی کہ اپنے سپہ سالار کو آپ لیکر آئے لڑائی فتح ہوئی شاہزادہ گھوڑے سے کودا ملکہ کے ہاتھ مین ہاتھ ڈالکر تمام نقل گذشتہ بیان کرتا ہوا آتا ہی ملکہ سوسن خوش ہین فرمایا شہریار آپ کے جانے کے بعد عجب عجب صدمات اُٹھائے نظم

خدنگ آہ سے تیر قضا کا کام لیتا تھا
عبث الفت بڑھی شکوہ کب بتا تھا دم تیر
بتا تو کیا ترا مین گردش ایام لیتا تھا
رقیبون پر بھولی گیا آج فرمائیں جو ہر کی
نہ مجکو چین دیتا تھا نہ آپ آرام لیتا تھا
مین کسکی بزم مین ہر پل کیونکر نہ مرجاتا
جو عہد دوستی وہ دشمن اسلام لیتا تھا
یہی حالت رہی آٹھون پہر تجھ بن کہ دم ٹوٹے
یہ مجکو دیکھکر دشمن کلیجا تھام لیتا تھا
نہ کانٹو پر کوئی یون لوٹے جو مین بستر گل پر
کہ ہیرا عاشق خط زمرد فام لیتا تھا
نہ مانونگا نصیحت پر نہ سنتا مین جو کیا کرتا
کہ تیرے سامنے ہر لب کے بوسے جام لیتا تھا
ہماری جان تجھ بن شب دل ناکام لیتا تھا
سحر تک شام سے دل صبح سے تا شام لیتا تھا
چھٹا پایا کیون مرا وان آمدن ہنا سحر
گئے بن کروٹین شب ادھمن اندام لیتا تھا
سحر تک ظلم سے تجھ بن یہی حالت کبھی دل نے
کہ ہر ہر بات مین ناصح تمھارا نام لیتا تھا
اگر موسیٰ ہی ہو موسیٰ مین تو نہ مانونگا

شاہزادے نے فرمایا ای ملکہ عالم عجب طرح کے ساحر سے مقابلہ ہی حقیقت مین مشہور ہی کہ بہت بڑا کامل واکمل ہی دشمنی سے کوئی کہے کہ جاہل ہی زبانی ہرکارون کے خبر سنی کہ اسطرف بڑے بڑے ساحر تھے اسنے سب کو مارا ملک اُنکے لوٹ لیے اپنے قبضے مین کیے اب کوئی بیان اسکا مقصر نہین ہی شاہزادہ یہ باتین کرتا ہوا آتا ہی کل لشکر پشت پر ہی کہ لشکر مین بلڑ ہوا کچھ لوگ آگے بڑھ آتے ہین کچھ سوار و پیدل ہٹے جاتے ہین کبھی صدائے واہ آتی ہی کسی طرف سے آہ کی صدا ہی عجب ہنگامہ ہو رہا ہی شاہزادے نے پلٹ کر دیکھا کہ ایک نازنین حور پیکر سمنبر رشک قمر حسن مین بے مثال ابرو رشک ہلال نظم

بال زلفون کے پیچ کھائے ہوئے
تھی خرامان بڑی نزاکت سے
دیکھکر وہ جبین گیہان تاب
دست قاتل مین جیسے ہو تلوار
پاس آنکھون کے بینی پر منو
جان گل جسپہ ہو فدا سو بار
دانت تھے یا عدن کے گوہر تھے
ماہی بحر حسن تھی وہ زبان
صاف اُس ماہ کی تھی گردن تھی
غیرت ماہ نو کلائی تھی
آئینہ تھا طلب کا وہ سینہ
ناف تھی بحر حسن کا گرداب
جیسز جو آنکھ سے نہ آئے نظر
دل پہ چلتا ہوا اپنے خنجر غم
پانچے ہاتھ مین اُٹھائے ہوئے
زلف تھی اُسکی یا کہ دام بلا
منھ چھپاتا تھا شرم سے مہتاب
آنکھ سے شرم چشم نرگس کو
یون نمایان تھی جیسے شمع کی لو
لب تھے مسی ملے کہ وصل کی رات
چرغ خون کے یا وہ اختر تھے
واقعی تھا وہی یہ چاہ ذقن
طور سینا پہ شمع روشن تھی
ہاتھ ایسے نظر نہ آسکے کہین
نہ کدورت نہ جسمین تھا کینہ
اب ہی لازم یہی کمر کا حال
وصف اسکا کرے بشر کیونکر
کیا خدا داد حسن پایا تھا
سرو شرمندہ اُسکے قامت سے
مرغ دل جو پھنسا نہ پھر چھوٹا
یون نمایان تھے ابرو خمدار
تھے مژہ تیر قلب مونس کو
تھے عجب رنگ و بو کے وہ رخسار
یا نمایان تھا چشمۂ ظلمات
تھا فصاحت کا گرچہ بحر وہان
جسمین یوسف نے کھینچے رنج و محن
حسن کی کیسی خود نمائی تھی
دیکھے لاکھون اگرچہ ماہ جبین
تھا شکم رشک مخمل و سنجاب
نہ بیان کر کہ ہی یہ بات محال
حسن پانون کا کسطرح ہو رقم
آپ حق نے اسے بنایا تھا

بیچ سے لشکر سکندر کے یہ مہجبین عیار تگر عاشقان چلی آتی ہے جسپر نگاہ ڈالی دیوانہ ہو گیا کسی نے گریبان چاک کیا کوئی سر پیٹنے لگا کوئی یہ اشعار عاشقانہ پڑھتا تھا **نظم**

کہ ہر اپنے سے اجتناب ہمین
کیسی حیرت سے ای سکبر دحی
یاد ہے چشم نیمخواب ہمین
غیر سے ہو وہ گرم صحبت مو
سے بلا آج پیچ وتاب ہمین
اب کوئی کیا کرے علاج افسوس
ہے حرام آگ کا عذاب ہمین

اسکے پردہ نشین یہ مرتے ہین
دیکھیے ہے دیدہ حباب ہمین
وہ جفاکش ہین ای فلک کہ کیا
کیون نہ غیرت کرے کباب ہمین
غیر کے واسطے نہ ہو بیتاب
موت نے بھی دیا جواب ہمین

عشق نے یہ کیا خراب ہمین
موت سے آے ہے حجاب ہمین
شب فرقت مین خاک جھپکے آنکھ
اُس ستمگر نے انتخاب ہمین
اسکی زلفون کی بو نسیم مین تھی
طعنہ دیتا ہے اضطراب ہمین
ای تپ ہجر دیکھ مومن ہین

کوئی تڑپ رہا ہے کوئی جان جہان کھلکے غل مچا رہا ہے کسی نے گریبان چاک کیا کسی نے ہاتھ پکڑ لیا کہ بھائی یہ کیا کرتے ہو اُسنے جواب دیا **مطلع مصنف** تنگ جامہ دری و پاس عزیزان کیسا + دامن یار سے چھوٹے تو گریبان کیسا + سکندر نے کہا ملکہ سوسن یہ قتالۂ عالم کون ہے ملکہ نے بڑھکر آواز دی ای مہجبین یہ کیا ہنگامہ ہے اُسنے آنکھ ملاکر جھککر سلام کیا اور دست بستہ عرض کی کہ زیادہ نہ جلیے شہنشاہ عشاق نے آپ کو بلایا ہے دربار مین آپ کی طلب ہے تشریف نہ لیچلنا غضب ہے آنکھ ملاکر جو اُس نازنین نے سوسن سے یہ کہا سوسن نے جواب دیا مین ابھی جاتی ہون یہ کہکر ملکہ سوسن نے پر پرواز پیدا کیے طرف بارگاہ عشاق کے چلین سکندر نے آواز دی ملکہ کہان جاتی ہو سوسن نے پلٹ کر آواز دی یاد کوئی نہ کرو اپنے مقام پر بیٹھو ہمسے تمسے کیا کام ہم شاہان طلسم نور افشان کے ملازم ہین معرفت عشاق جادو کے جو جائینگے عزت و آبرو پائینگے تمھارے پاس کیا ہے یہ سُنکر شاہزادے نے گریبان پھاڑ ڈالا آواز دی ای ملکہ عالم تمھاری محبت سے یہ امید نہ تھی افسوس صد ہزار افسوس جو تقدیر مین تھا وہ ہوا **نظم**

ہمپہ جو جو کچھ ہوا سب آپ پر کھل جائیگا
کسکو رحم آئیگا مجھپر کون انھین سمجھائیگا
فاتحہ پڑھیے کہ رکھنے کا نہین تیر نگاہ
قتل کے بعد ایک مدت تک انھین شرمائیگا
پاک دامن قیص ابر تیغ کر سکتا نہین
ایسی جا بے مختصر کوئی کہان سے پائیگا
تو تقاضاے اجل سے جان لب پر ہے مگر
اشک آکر آنکھ مین کیا ہی شرمائیگا

بندہ پرور دیکھنا جب دل کسی پر آئیگا
تیغ زنگ آلودہ خنجر کند بازو ناتوان
آنکھ اس سے کیا غرض کوئی اگر مر جائیگا
منھ پہ گلگونہ لہو کا میرے ملکر شرم سے
رنگ خون قاتل کے پیراہن سے کیونکر جائیگا
جان جائیگی بلا سے ذبح پر راضی ہو تمھین
اور بھی کچھ دن ہمین وعدہ ترا ٹھہرائیگا

بخت بد دشمن فلک بیزار خویش اقربا
مجکو مرنے کے لیے جلاد بھی ترسائیگا
کیون نہ صدقے ہون مین اپنے جرم بے تقصیر کے
دیدۂ جوہر نیام تیغ مین چھپ جائیگا
صدقے اُس دشنام کے جو آپکے منھ مین رہے
انکار الو تو بھلا سینے پہ میرے آئیگا
تار تک رکھتے نہین دامن کہان ہے ای نسیم

آگے آگے ملکہ سوسن پیچھے پیچھے شاہزادہ جواہر نے دوڑکر شاہزادیکا دامن پکڑا شاہزادے نے پلٹ کر جواہر سے آنکھ ملائی جواہر بھی ساتھ ہو لیا ملکہ سوسن یا تو اُڑ کر چلی تھی یا اتر پڑی شاہزادے کا ہاتھ پکڑ لیا آگے آگے سوسن اُنکے پیچھے شاہزادہ سکندر اُنکے پیچھے جواہر اُنکے پیچھے سارا لشکر اس طرح سے دربار عشاق مین چلے عشاق جادو ہو تماشے سے ہنستا ہوا نکلا سرداروں نے پوچھا ای شہنشاہ کیا طبل جنگی بجیگا عشاق ہنسنے لگا کہا مین طبل جنگی کسکے واسطے

بجاؤن وہ حریف سب آتے ہین سر کشتی ہو چکی کنارے پر جاکے لشکر کے دیکھو کس شان سے تشریف لاتے ہین سردار دوڑے ہوئے کنارے پر لشکر کے آئے عشاق جاکر تخت پر بیٹھا سرداران عشاق نے دیکھا کہ آگے آگے ملکہ سوسن عقب مین سکندر گریبان دریدہ اُنکے عقب مین عیار تیرفن جواہر خنجر زن تمام اہالیان لشکر مع عاو ان قزاق سر جھکائے ہوئے چلے آتے ہین سردار پہلے آکر عشاق سے کیفیت کہی عشاق نے کہا وہ عیار صاحب بھی ساتھ ہین جنھون نے ہمارے ساحرون کو مارا اس اختیار پر ہم دیکھا کیے جسوقت چاہتے گرفتار کر لیتے عشاق کے سامنے ملکہ سوسن و سکندر و جواہر آکر حاضر ہوئے اہالیان لشکر عشاق نے فوج سکندر کو باہر ہی گرفتار کر لیا جب ہتھکڑیان بیڑیان پہنائین تب انکو ہوش آیا زنجیرین پہنکر غل مچانے لگے سکندر و سوسن و جواہر سامنے عشاق کے پہونچے جھکلکر سلام کیا ہاتھ باندھکر سوسن نے کہا ای بادشاہ ہم حکم کو آپکے بجالائے فوراً حاضر ہوئے عشاق نے کہا ای سوسن تجسے کیا خطا سرزد ہوئی عرض کی شاخسار مجکو مہمان لائی تھی مین سکندر کو دیکھکر عاشق ہوئی قید خانے سے نکال لائی بادشاہ نے جادوگر بھیجے صدہا ساحر ہمارے ہاتھ سے مارے گئے عشاق کے ہاتھ مین قلم ہی جو جو جادوگر مارے گئے اُنکے نام لکھ رہا ہی مقام لکھے اب سکندر سے پوچھا سکندر نے تمام حالات اپنے بیان کیے عشاق نے انکا بھی اظہار لکھا جواہر سے بھی سب حال پوچھا تینون کے اظہار لکھکر آہنگر بلا کے مسلسل و مطوق کیا جب مسلسل کر چکے تب انکو بھی ہوش آیا سر پٹکنے لگے سوسن نے کہا ای شہریار دیکھیے سحر اسکا نام ہی سکندر نے کہا بد نصیب ہین صاحب اقبال نہین ہین عشاق نے کہا ای سکندر تم لوگون کا گرفتار کرنا کیا بات جسطرح صیاد طائر کو دام مین پھنساتا ہی مگر قواعد مین لکھا ہی کہ طلسم کشاے اصلی محترم و محتشم صاحب اسم اعظم ہوگا جری و بہادر او عیار وہ اُسکے ساتھ ہوگا کہ جسکے ہاتھ سے لاکھون جادوگر مارے گئے ہین اور مارے جائینگے اور تم لوگون نے دعوی باطل کیا ہی سکندر نے شرماکر سر جھکا لیا کچھ جواب نہ دیا مگر عشاق نے ان سب کو تختون پر سوار کیا چالیس جادوگر ہمراہ کیے کہا خدمت مین شاہان طلسم کے لیجاؤ چالیسون جادوگر لیے ہوئے علامت طلسم نور افشان پر پہونچے دیکھا آگ روشن ہی عشاق نے ساحران واقف کار بھیجے تھے نامہ اُسی آگ مین ڈالدیا آتش سے ایک سنہرا پنجہ پیدا ہوا نامے کو اُٹھا کر لیگیا سحر العجائب و مصر الغرائب دربار مین بیٹھے تھے کہ ایک طائر نے نامہ لاکر سامنے ڈالدیا سحر العجائب و مصر الغرائب نے اُسکو پڑھا قہقہہ مار کر ہنسے ساحرون کو حکم دیا کہ علامت پر جاؤ چالیس ساحر قید سکندر و سوسن وغیرہ لائے ہین اُنکو جاکر لے آؤ چند جادوگر گئے طاؤس جو بالاے قلعہ بیٹھا ہی اُسکو آواز دی ای طاؤس طلسمی ان قیدیون کو خدمت مین شاہان طلسم کے پہونچادے طاؤس تڑپکر گرا سب کی آنکھین بند ہو گئین اب جو آنکھ کھلی سب نے اپنے کو دربار سحر العجائب و مصر الغرائب مین پایا اُن ساحرون نے سلام کیا سکندر نے بھی مثل شجر پر ستون کے سلام کیا سوسن سر جھکائے کھڑی رہی سحر العجائب نے کہا کیون سوسن یہ تونے کیا حرکت کی کہا جو ہونا تھا ہو گیا آپ کا جو جی چاہے وہ ہمارے ساتھ کیجیے شاہون نے غصے مین حکم دیا کہ جلد جلادون کو بلاؤ جیسے ہی جلاد خنجر بکف آئے ایک کنگرہ قصر کا گرا لوگون نے کہا

حضور غضب ہوا کنگرہ قصر گر پڑا دونون بھائیون نے کہا پابوش سے آج زبان دراز کو ضرور قتل کرینگے
جلاد سے کہا سوسن کا سر کاٹ لے جیسے ہی جلاد نے سوسن کا ہاتھ پکڑا ویسے ہی آسمان پر برق
چمکی سب نے دیکھا کاہن طلسمی گھبرایا ہوا آتا ہے آتے ہی کہا اے شہریار آپ کیا کرتے ہین دیو سامری
و جمشید کو صدمہ پہونچا یا غلام گھبرا گیا ابھی طلسم مین انقلاب پڑ جائیگا بغل مین جو کتاب بے تھا وہ
سحر العجائب دمصر الغرائب کو دکھائی دونون نے مضمون پڑھا صاف صاف مرقوم تھا کہ
طلسم کشاے اصلی آپہونچا اندر اسی سال کے داخل طلسم ہوگا اے شاہان طلسم خبردار خبردار جبدن
کسی قیدی کو اندر میعاد تین سال کے قتل کروگے وہ انقلاب ہوگا کہ میٹھنا مشکل پڑ جائیگا سب کو
باغ ویران مین قید کرو کاہن طلسم قیدیون کو لیکر طرف باغ ویران کے روانہ ہوگیا شاخسار
بیٹھے ہر قیدی اپنے اپنے قصر مین ہین شاپور نے عرض کی اے شہریار دیکھیے سکندر نکل گئے تھے
پھر گرفتار ہوئے ایمج سکندر کو دیکھکر بہت روئے ملکہ بران نے کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا کہا صاحب
میرا کلیجہ ملتا ہی خون عروق مین جوش مار رہا ہی جواہر کو دیکھکر شاپور بہت روئے کاہن نے شاخسار
کے سپرد کیا سکندر نے دور سے دیکھا کہ ملکہ نسیم و شاہین و گلشن بھی قید ہین تمام باغ ویران
قیدیون سے بھرا ہے ان سب کو اسی مقام پر چھوڑ کیے بدعتین شاخسار جادو کی لکھنا مناسب نہین
سب قیدی نوبت بجان و کارد باستخوان ہین

دو کلمہ داستان حیرت بیان قہار فیلزور عاشق بران کے پھر نکلنا اسکا بمدد جلیسہ آدمخوار ہمشیرۂ خجستہ گر محوار و باقی واقعات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ مصنف

پلا ساقیا مجکو صہباے عیش — ملی بعد مدت کے پھر جام عیش
ہوس ہے کہ دو چار ساغر پیون — ترے نام سے ساقیا مست ہون
یہی آرزو ہی یہی التجا — شراب مصفا کا ساغر ملا
یہی رند مشرب کو بھی تاک ہی — کہ ساقی مرا حیث چالاک ہی
مجھے جام صہبا سے کیا کام ہی — ترا میکشی مین عبث نام ہی
مجھے وصل ساقی کی ہی آرزو — یہی تاک ہی اور یہی جستجو
شراب محبت سے سرشار ہون — سمجھنا نہ مجکو کہ بیکار ہون
مئے وصل کا بھر پلا مجکو جام — کہ ساقی کی صحبت سے ہی مجکو کام
کہ لطف سخن کا سناؤن مزا — نئی داستانون کا دورہ ہوا
مرے ساقی حور وش مہ لقا — پلا پھر مجھے جام عشرت فزا
زمانے کا کچھ اور ہی رنگ ہی — کہ اس رنگ سے دل بہت تنگ ہی
کہین عیش و فرحت کہین غم کا شور — کبھی انقلاب زمانے کا دور
قلم بحر مضمون رہے جوش پر — ملے نخل الفت سے آخر ثمر
ثمر باغ الفت کے ملتا نہین — گل آرزو تو کھلتا نہین
یہی بلبل کلک کو فکر ہے — شراب محبت کا کیون ذکر ہے
اسی جام سے قیس مجنون ہوا — کہ فرہاد و وامق کا دل خون ہوا
اٹھائے جو پہلے سے رنج و تعب — ملا چین شیرین کو الفت سے کب
زلیخا کا یہ حال مرقوم ہی — کہ الفت کی عشاق مین دھوم ہی
برادر جو یوسف کے دشمن ہوئے — جو تھے رہبر خاص رہزن ہوئے
بس اے ساقی حور وش بیدرنگ — دکھا دے مجھے جلد سامان جنگ
لڑائی بھڑائی کے سامان ہوئے — تو کیون مثل گیسو پریشان ہوئے
رہے عشق بازان شیرین سخن — ہدایت شعاران غنچہ دہن
نمک ریز دلہاے آوارگان — سخن سنج دوانۂ شیرین بیان
خبر عشق و الفت کی دینے لگے — ز بس خوان نعمت کے بٹنے لگے

چہرہ رہائی پا فتگان زندان مصیبت و رہروان راہ خارستان صعوبت داستان حیرت بیان قہار فیلزور
یون زیب قرطاس فرماتے ہین شعر مصنف مرصع نگاران شیرین بیان چنین میگا رند این داستان

ن تحریر کر چکا ہون کہ خبیثہ گرگ خوار مالک مرحلہ طلسم نور افشان تھا ز تلمیذ کرکے جا
اشان بڑین شاہان طلسم جاکر گرفتار کر لائے خبیثہ کی خطا معاف ہوئی اسنے عذر کیا تھا
ا تجھے نہ ہوگی قریات ویران آباد کرونگی اب مرتکب خطا وگناہ نہ ہوگی بس خبیثہ نے جاکر یہی کیا
ن سے بھرے تھے ان قریات ودیہات مین گنوار ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر بسائے تمام قریات آباد کے
نواروں کو دم دلاسے دیکر لائی ہے اطراف مین بساتی ہے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ خبیثہ اپنے قصر مین
ہکی جلیسہ آدم خوار تخت پر سوار ہوکے ملاقات آگئی وہ بھی خبیثہ نے صحبت شراب وکباب
ب ناب کی کئی بوتلین منگائین کابلی مٹر بہت سے آئے تھے تو منگائے اب دورہ شراب کا
اور دال موٹھ کے پھنکے لگائے جارہے ہین یہان تک کہ دونون کو خوب نشے ہوے اسر
جیش مین خبیثہ کو جو کچھ یاد آیا بے اختیار آنسوون کا دریا بہایا جلیسہ نے کہا کیون بہن ا
یسا ہے کس کے واسطے اسقدر پھوٹ پھوٹ کر روتی ہو خبیثہ نے جواب دیا بہن کیا بیان کرو
عاشق یاد آیا اگر وہ اسوقت ہوتا تو مجکو اس عیش کا مزہ ملتا ہاے میرا قہار قید زور قید خانہ مین
ا بچہ مجکو یاد کرکے روتا ہوگا جلیسہ نے کہا بہن یہ کس کا ذکر ہے تمکو کسکی فکر ہے خبیثہ نے کہا
ن ایک شاہزادہ بہمن سیاہ قبا کا بیٹا اقلیم سیاہ پوشان کا رہنے والا پہلوان قوی تن
لکن نیغزن میرے دام تزویر مین پھنس گیا تھا مین اسیر ہزار جان سے عاشق تھی
ا تھا اے بوا جینون مین نے اسکے ساتھ عیش وعشرت کی ہے داد نشاط دی ہے اب مین
ی تڑپتی ہون نہایت بیقرار رہتی ہون شب وروز فراق کی جفائین سہتی ہون جب اسکی
و بیتاب ہوکر دل ہی دل مین کہتی ہون سے چھوٹ جاؤن غم کے ہاتھون سے جو نکلے
یسی زندگی پردہ کہین اور ہم کہین ہے دن بھر اشکباری تمام رات اختر شماری رہتی ہے
چشم سے بہتی ہے نظم

ن جگر مین سیل گریہ مین چڑھا دیا	نہ کیونکر بسمل سی جاؤن کہ یاد آتا ہے یہ	وہ تیر اسکا آیا مجھ جیسے ہو
ل نے ہوز مہ پرواز جیسے کر	چلے آتے ہین یہ ڈوبے ہوسکے لاشے پہ	بہار باغ دو دن ہے غنیمت جا
شدت گریہ سرایت خون بھری	تو یہ ای دل کہ رشک غیر سے چھوٹے ابھی	ستم کا کرد یا خوگر جفا وجو
ہاتھ ہر دم بار نازا نو یہ قہ قہ کر	سکے روماں چشم خون فشان پر لاکھ	لگی ہے یہ سر زانوے غم
	خدا کو مان اپنی راہ سے کعبہ کو جا مومن	صنم خانہ مین کیا لیوی گا

ن مین ظلم نے تو یہ قصد کیا تھا کہ اسکو رومین تن بنا ؤن کسی کا حرمہ اسیر تاثیر نہ کرے کچھ کام
ی کسر رہ گئی تھی اگر وہ پوری ہو جاتی پھر ساحر اس سے مقابلہ نہ کرسکتے تقدیر مین یہ ذلت بد
ت ایسے نحس تھے کہ کوئی عامل وناظم یہان رہ نہ سکتا تھا شاہان طلسم نے لاچار ہو کر
ی کی وہ بیچارہ گنہگار قید ہے مین نے اکثر قصد کیا کہ بی شاخسار کو دھوکا دیکر اسکو چھ
طلسم کی جو سیر کی تو حال کھلا کہ اس طلسم کا وہ شخص فتاح ہے سنا زل عجائب وغرائب

لے بیان سے دلیں کو قوت روح کو راحت حاصل ہوئی صبح ہوتے رخصت ہو کر چلی خیال
ا خسار سے ملاقات کرتے چلیں یہ سوچتی ہوئی قریب باغ ویران کے پہونچی شاخسار اب
ہین ایسا نہو کسی قیدی پر کوئی افتاد پڑے باعث خرابی ہو لیس قصر پر بیٹھی ہی چہار جانب دیکھ
ہ دیکھ کر اٹھی کہا الگ الگ جاتی ہو بڑی بے مروت ہو ذرا ہمارے پاس تو آؤ جلیسہ آدم خ
ں دل سے اسی بات کی خواہشمند تھی تخت بڑھا کر لائی اور تخت سے اتری شاخسار نے ہاتھ
ضا سے کار اتفاقات روزگار پہلے گذر اُس طرف سے ہوا جس قصر مین گل گلزار خلیل الرحمان
سرپرست مسلمانان برہم زنندۂ زمرۂ بے ایمان ابن صاحبقران ابن صاحبقران شاہزادۂ نورالدہر
سرنگون مسلسل وطوق بیٹھے تھے اول نورالدہر و ایرج ایک ہی مقام پر قید تھے جب ان
ین ہوئین اور اکثر آمادہ حرب وپیکار ہوے تب شاخسار نے نورالدہر کو الگ مکان مین
سرنگون کلیجہ خون ان اشتیاق ملاقات ایرج مین چہار جانب گھبرا کر دیکھ رہے ہین جل
گھبرا کے پوچھا اے ملکۂ عالم یہ کون شخص ہی اُسنے کہا یہ نبیرۂ صاحبقران ابن شاخسا
ہی دیکھا تو رنگ زرد سے جلیسہ متغیر ہی اُسنے پوچھا کیون خیر تو ہی تمھارا مزاج کیسا ہی جلیسہ
شب کو صحبت مین خبیثہ کی رہی وہان شراب زیادہ پی اب بھی اُسی کا خمار ہی یا نشہ
ر خاموش ہو رہی مگر جلدی آگے بڑھ گئی اب نگاہ پڑی کہ قہار فیلزور بیٹھا ہوا زنجیر مین ہلا
ہ درون تیرہ رو ہی مگر قوی تن و قوی من اسکو دیکھ کر جلیسہ کی رال ٹپک پڑی ٹھہر کر پوچھ
یہ کون جوان ہی شاخسار خوب ہنسی اور کہا یہ وہی جوان ہی جسپر بی خبیثہ عاشق تھی
سنے آفت برپا کی تھی آخر خبیثہ کے دام تزویر مین یہ پھنسا اور خود بھی اسیر عاشق ہو
بڑے زور مارے تھے چاہا تھا کہ اسکو روئین تن بناؤن جس سے یہ شاہان طلسم کو
کا چونکہ مرحلہ جات خبیثہ کے خراب و خستہ تھے شاہون نے اُسکی خطا معاف
جات پھر آباد کیلیے یہ بھڑوا قید ہی ایک دن ایرج نوجوان نے بگڑ کر اسکو دے مارا چاہا
تھا کہ اُسکی گردن مین کھینچ لین یہ چیخنے لگا کہ ارے یارو دوڑو مجھے ایرج مارے ڈالتا ہی
نے سحر کیا پھر ایرج کو گرفتار کیا بوا دیکھنے مین تو یہ ایسا قوی تن و قوی من ہی لیکن د
ن حمزہ صاحبان شوکت و قوت ہین وہ کسی سے کب دبتے ہین ایک سحر سے تو د
لے مذہب مین حرام ہی جلیسہ یہ سُنکے خاموش ہو رہی مگر دل مین یہی خیال ہی کہ
نزور کو یہان سے نکلون مگر حیران ہی اور تدبیر سوچ رہی ہی کہ شاخسار کیونکر غافل
ہ کرون بظاہر خاموش مگر دل مین دریاے الفت کا جوش حیران و پریشان شاخسار
پنے مقام پر لائی اور کہا بوا بیٹھو ذرا دم لو دو چار جام شراب کے پیو گانیون کو بلوائین عید

نقاب منہ سے اُٹھائے اگر ہمارا چاند
خود اُز چرخ سے آغوش مین اُتارا چاند
نہ دیکھے سوئے قمر پھر کبھی نظر بھر کر
زمین پہ ہے تری پاپوش کا ستارا چاند
اُٹھا نقاب کہ دل دیر سے تڑپتا ہے
کرے فراق کنار فلک گوارا چاند
ہلال بنکے فلک پر جو بدر ہوتا ہے
ہزار چرخ سے گھٹ بڑھ کے بازی ہارا چاند
نسیم ایسی غزل پہ بلند و روشن ہے

اُتار چرخ سے کرنے لگے نظارا چاند
دو نیم ہو تری تیغ نگاہ سے کٹ کر
دکھائی دے جو تجھے اے فلک ہمارا چاند
یہ نور عکس رخ یار سے ہوا حاصل
دکھا دے حسن جہانتاب کا خدارا چاند
بہار نور قدم سے ترے منور ہو
سمجھ گیا تری ابرو کا کچھ اشارا چاند
چمک کے تیغ تبسم نے روشنی پیدا کی
اُسنے جو یار کے چہرے سے آکے ہارا چاند

فروغ رخ کے مضامین کہاں فکر مین ہین
جو دیکھ پاسکے ذرا آنکھ کا اشارا چاند
فروغ حسن نے ایسی تجلیان بخشین
کہ اپنے سینہ مین آئینے نے اُتارا چاند
جو دیکھ لے کف پائے یار کے قدم چومے
عجب نہین جو بنے روئے سنگ خارا چاند
تمہارے حسن نے ہر داغ مین ایسے چمکایا
ہوا ہے سینہ مین دل کا ہر ایک پارا چاند
نیرنگ سے یہ غزل اسطرح دل [illegible]

گائی کہ سمان بندھ گیا کسی کو ضبط کا یارا نہ رہا جلیسہ تو چوٹ کھائے ہوئے ہی تڑپ گئی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے خوب روئی شاخسار نے گلے سے لگا لیا کہا بوا مین تمکو بہت بیقرار پاتی ہون آخر یہ ماجرا کیا ہے دل کا حال تو کچھ کہو منہ سے بولو جلیسہ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچ کر کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا اور دل تھام کر یہ کہا بوا کچھ نہین اسوقت دل بہت گھبرایا اپنی تنہائی پر رونا آیا اپنا چاہنے والا جب سے مرگیا پھر کوئی وفادار نہ ملا جس سے محبت کرتی ہون وہ دشمن ہو جاتا ہے پایا ہوا گوہر مقصود ہاتھ سے کھو جاتا ہے اکثر قسمت آزمائی کی مگر نیکی کے بدلے بدی پائی اپنی قسمت سے ہمکو گلہ ہے تنہا زندگی بسر کرنا ہماری تقدیر مین بدا ہے کیا پڑ جلے غنچہ مراد نہ کھلا افسوس آج تک کوئی چاہنے والا نہ ملا مین اپنے عاشق بادش بخیر کو ہر دم یاد کرتی ہون اپنی جوانی اُسی کے عشق مین برباد کرتی ہون آٹھ پہر دل کو غم ہے قلب پر ہجوم الم ہے شاخسار نے کہا بوا تمکو سامری و جمشید صحت سے رکھین اب رنج و غم نہ کرو دل کو بہلاؤ اُٹھتی جوانی مین دل کو روگ نہ لگاؤ ہر دم آنسو نہ بہاؤ مرنے والے کو اب دل سے بھلاؤ جلیسہ نے ایسی ہی باتون مین لگا یا شراب کی ترقی کی کنیزون کو بھی شراب پلانے لگی اسقدر شراب نوشی ہوئی کہ شاخسار کی آنکھین غلہ سی نکل آئین غین غین کرکے بمشکل کہا بوا میرا حال نشہ سے ابتر ہے بس یہ کہکر بیہوش ہوئی کنیزین بھی عالم بدمستی مین باہم لڑنے لگین خوب جھونٹم جھونٹا ہوا اور دنگا کلکل ہوئی آخر سب بیہوش ہوگئین جلیسہ اُٹھی اور دبے پاؤن اُس قصر مین آئی جہان قہار فیلزور بیٹھا تھا دیکھا کہ وہ اُسوقت رو رہا ہے اور جو لوگ اُسکے قریب قید مین اُنکو بھی رو رو کے جگایا جب دو چار اور جاگے اُنھون نے پوچھا اے شاہزادہ اقلیم سیاہ پوشان آپ کیون اسقدر رنجیدہ ہین قہار فیلزور نے کہا کہ اسوقت مین اپنی معشوقہ کو یاد کرتا ہون جو مثل مادر مہربان میری پیٹھ پر ہاتھ پھیر پھیر کے گرم کھانا کھلاتی تھی سرد پانی پلاتی تھی سوتے وقت ہاتھ پاؤن میرے دباتی تھی مادر مہربان کی کیفیت دکھاتی تھی وہ مجھ سے جدا ہوئی افسوس کبھی قیدخانہ مین بھی مجھکو دیکھنے نہ آئی یہ کہہ رہا تھا کہ یکایک سامنے سے جلیسہ پہونچی دیکھا کہ قہار فیلزور اورون سے باتین کر رہا ہے یہ سب بلا رہا ہے جلیسہ نے سمجھ لیا کہ وہ سب بیہوش ہوگئے پھر سامنے قہار کے آئی اسنے ایک عورت کو دیکھا قد ہے کہ بڑا بانس [illegible]

کہ دل کی پھانس کالی کلوٹی شیطان کی لنگوٹی ہتھیلیان جلسے جھانوان پیٹ کمہار کا آنوان جوڑ دونون
پہاڑ سا تکمین شل تار گندہ دہن فیلبدن ناف مورد ریاے وحشت کا بھنور ساق سیاہ آبنوس کے
کندے زیور کی جگہ کانون مین پیازنکے بندے انگلیان ٹیڑھی میڑھی چہرے پرخال ہین یا سیاہ توے پر
زاغ بیٹھے ہین پیشانی تختۂ سنگ سیاہ زلفین دود آہ مانگ مین سیندور بھرا ہوا لہنگا سنبھالتی ہوئی قہار کو
جھک کر سلام کیا مسکرائی دروازہ بدعت کا کھل گیا پوچھا کیون شاہزادۂ اقلیم سیاہ پوشان آپکا مزاج
کیسا ہی شاہزادے کا لقب سنکر قہار ہنس پڑا کہا ملکۂ عالم مین تو غریب و فقیر ہون اس ملک مین آیا بہت
حقیر ہون آپکا نام نامی کیا ہی کہا صاحب مجکو جلیسۂ مردار خوار کہتے ہین جو لوگ مرجاتے ہین قبرون سے
انکے لاشے نکالتی ہون انکے گوشت کو بھون بھون کر کھاتی ہون بڑے بڑے مزے اٹھاتی ہون
اسی وجہ سے لوگ مجکو جلیسۂ مردار خوار کہتے ہین خبیثۂ کرم خوار میری ہمشیرہ ہین ارے او بیچارہ
تیرے واسطے تڑپا کرتی ہی تیرے فراق مین شب و روز رویا کرتی ہی ارے اسکو تو بغیر تیرے چین نہین
آتا ڈاڑھین مار مار کے روتی ہی ارے بیچا تیرے دل کو بھی کبھی خبر ہوتی ہی قہار نام خبیثہ کا سنکر رونے لگا
کہا وہ تو میری مادر مہربان ہین تمکو بھی اپنا مہربان جانونگا قید سے چھڑاؤ مجھے اس آفت سے بچاؤ
ایسا نہو کہ تڑپ تڑپ کر مرجاؤن اب دل بہت گھبراتا ہی جلیسہ نے کہا ایسا نہو کہ تو میرے ساتھ
بے وفائی کرے شاہان طلسم نور افشان سے دشمنی راہبرون سے رہزنی تمام طلسم دشمن میرا
ہو جائیگا خبیثہ بھی مجھسے لشکر کشی کریگی اسکے گانون ویران تھے وہ آباد ہوے گانون سے گنوار آنکلے
گنوارون سے مقابلہ پڑیگا ایک ایک گنوار لڑیگا اگر تو نے مجھ سے دلی محبت کی سب بلائین جھیلونگی جان پر
کھیلونگی مین سحر مین خبیثہ سے زیادہ ہون اسکا سحر شعبدہ عجائب و غرائب ہی میرا سحر دشمن کے مٹانے
کا طالب ہی کبھی کسی سے پلک نہین جھپکی تیرے اشتیاق مین اسوقت آئی ہون قہار منتین کرنے لگا
کہا ای جان جہان مادر مہربان خبیثہ سے زیادہ تمکو چاہونگا تیری اطاعت دل سے کرونگا جلیسہ
ہنس پڑی کہا اگر ایسا کریگا بہت آرام پائیگا راہ مین ایک طلسم پڑتا ہی کہ طلسم خنزیر اُسے کہتے
ہین وہی سد راہ طلسم نور افشان ہی اُسکی لوح تجھے دلاؤنگی بازو کبوتر بنکے تیرے سر پر
رہونگی مرحلجات پر تیری مدد کرونگی جب سحر العجائب و مصر الغرائب چڑھ کر آئینگے دیکھا جائیگا
لوح طلسم کی وجہ سے کوئی تیرا کچھ نہ کرسکے گا یہ کہتی ہوئی جلیسہ قریب آئی قہار قدمون سے لپٹ گیا
خوب رویا پانون کو اُسکے اپنے آنسوون سے دھویا جلیسہ نے کہا ای قہار صاف تو یہ ہی کہ وہ جوان حسین
جو اس قصر مین قید ہی نبیرۂ صاحبقران موسوم بہ نور الدہر بن بدیع الزمان دل و جان سے اُسپر عاشق
ہون مگر یہ بھی سنا ہی کہ مسلمان ساحرہ کو قبول نہین کرتے اسوجہ سے دل کو نفرت ہی نہین تو مین اسکو قید سے
چھڑاتی یہ لوگ صاحب اقبال بھی ہین انکا خداے نادیدہ مدد کرتا ہی دشمن دوست ہوتے ہین مگر مین نے
تیرے واسطے معقول سامان تجویز کیا ہی دیکھ طلسم خنزیر تیرے ہاتھ سے کیونکر فتح کراتی ہون یہ کہکر
اشارہ کیا قید کٹ کر گر پڑی قہار بل کرتا ہوا اٹھا جلیسہ نے اسکی کمر مین پنجہ دیا لیکر بھاگی سرحد زندانخانہ
سے نکلی ایک کوہ پر آکے ٹھہری سبزہ زار کے قریب ایک چشمۂ آب تھا اسمین ہاتھ منہ دھوئے درختان میوہ دار
سے توڑ کے آپ بھی کھائے اور قہار کو بھی کھلائے جب آسودہ ہوئی تو قہار سے کہنے لگی ای جان جہان م

ای آرام دل مشتاقان اس قید شدید سے تیرا عجب حال ہی مجھ تجکو اپنی طاقت جسم کا بھی خیال ہی چہرہ زرد ہی
ہاتھ پانون مین درد ہی اُٹھتا ہو تو اُٹھا نہین جاتا ہی ہر ہر گام پر لڑکھڑاتا ہی کوئی چیز ایسی مقوی کھا کہ تجکو قوت
دل حاصل ہو فتح طلسم اور مقابلۂ مرحلہ جات کے قابل ہو قہار نے کہا کہ مین بجز جان و دل سے قربان
ہون ہر طرح تیرا تابع فرمان ہون جو کچھ تو کھلائیگی کھا لونگا مطلق عذر نہ کرونگا جلیسہ اُٹھلا کر اُٹھی صحرا سے
ایک خوک صحرائی پکڑ لائی اُسکو گلا گھونٹ کر مارا چھری سے اُسکا پیٹ پھاڑا آنتین نکال کر آلائش اُسکی سونت کر
ایک ظرف مین رکھی پہلے ایک اُنگلی بھر کے آپ چکھی پھر قہار سے کہا لے پیٹ بھر کر اسکو کھا لے کہ گئی ہوئی
طاقت عود کر آئیگی یہ آلائش تاثیر اکسیر دکھائیگی قہار نے کہا ای جان جہان یہ گوہ تو مجھسے کھایا نجائیگا
اُسکی سڑھاند سے کلیجہ منھ کو آئیگا مین ایسی طاقت سے درگذرا یہ غذاے مقوی و لطیف تو ہی کھا
جلیسہ نے بے بگڑ کے کئی طمانچے قہار کے منھ پر مارے دو دو ہتھ پیٹھ پر لگائے اور کہا کہ واہ بیٹا
اسی بوتے پر تتا پانی اسی منھ پر دعوے جہانبانی ابھی تو اس سے زیادہ مزے دار چیزین کھاؤ گے بچا
کھانا ہی تو کھا لو ورنہ پچتاؤ گے جانی یہ طلسم خزر ہی اسکے فتح کی پہلی یہی تدبیر ہی جب قہار نے نہ مانا
جلیسہ نے جھلا کر اسکو زمین پر پچھاڑا آپ سینہ پر چڑھ بیٹھی غذاے لطیف کے نوالے ٹھسانے لگی
قہار توتے کی طرح گولیان گوہ کی نگلنے لگے بڑے بڑے مین کیا کیے جب غذا تمام ہوئی پانی مانگا
جلیسہ نے الگ جا کر اُسی ظرف مین موتا پھر وہ ظرف لا کر قہار کو دیا اور کہا اس آب حیات کو پی جا
قہار نے منھ کھولا غٹ غٹ پی گیا آب حلق سے اُترتے ہی اسکو ایک جوش آیا آبرو بڑھی سنبھل کر
بیٹھا جلیسہ بھی خوش ہوئی کہا تو نے تاثیر آب حیات دیکھی لیکن اب قیامت برپا ہوگی شاخسار
ہوشیار ہوتے ہی آفت برپا کریگی شاہان طلسم کو بھی خبر پہونچ جائیگی مقابلہ ہاے زوائد سے کیا فائدہ
ہوگا اگر دس جادوگر مارے بیکار ہی جنبش پیدا ہونگے ہان طلسم کے ٹوٹنے سے فوج جاہ و حشم و مال
طلسمی دستیاب ہوگا قہار نے کہا آپکو اختیار ہی مین تو غلام ہون جو فرماؤگی بجا لاؤنگا جلیسہ نے
ایک تخت سحر تیار کیا تخت کو اُڑاتی ہوئی چلی گر آبادی کا راستہ چھوڑ اجد ھر ویرانہ ملتا ہی اُسی جانب
تخت لیے جاتی ہی یہان صبح کو جو شاخسار اُٹھی قہار کو دیکھا کہ قید خانے مین نہین ہی نقش پا کی خاک
اُٹھائی سحر کرکے پوچھا کان مین آواز آئی کہ جلیسہ مردار خوار قہار کو لے گئی یہ سُنکر شاخسار بہت
گھبرائی روتی پیٹتی سامنے سحر العجائب و مصر الغرائب کے آئی سر زمین پر دے مارا کہا ای شاہان طلسم
مین نے بڑا دھوکا کھایا جلیسہ بہن خبیثہ کی رات کو میرے یہان آئی مین نے دعوت کی اُسنے اسقدر
مجکو شراب پلائی کہ مین بیہوش ہوگئی اُسنے سب کنیزون اور محافظون کو سحر سے بیہوش کر دیا اور قہار کو
قید خانہ سے نکال لے گئی حضور مجکو مہلت دین ابھی تلاش کرکے لاتی ہون شاہون نے جواب دیا ای
شاخسار خود تجسے خطا ہوئی خود دھوکا کھایا سامری و جمشید لکھ گئے ہین کہ شاخسار نگہبان زندان
طلسم ہے کہین باہر نہ جائے پس تیرا جانا بہتر نہین ایک نامہ خبیثہ کو لکھو کہ جا کر تلاش کرے اور کلمات
سخت لکھو کہ تیری فاحشہ بہن جلیسہ نے یہ خطا کی قیدی کو قید خانے سے بھگا کر لے گئی شاخسار نے اسی
وقت نامہ لکھا ایک ساحر تیز رو کو دیا کہا یہ نامہ خبیثہ کو دیکر چلا آ شاخسار زندان طلسم پر آ کر قیدیون کی
نگہبانی کرنے لگی خبیثہ کو جو یہ نامہ پہونچا آتش رشک و حسد سے جل گئی کنیزون سے کہتی تھی جلیسہ

شامت آئی ہے جو کہ وہ کوشش مین ہے کہ ہو وہ کیا کرسکے گی ہاتھ سے ساحران طلسم کے ماری جائیگی کچھ کنیزون کو
حکم دیا کہ سب مل کر تلاش کرو اگر ہمسے بیان کرو تو ہم اُسے گرفتار کرلائین سحر مین وہ بیشک مجھ سے زیادہ
جان دینے پر آمادہ ہے مگر شاہان طلسم کا اقبال لڑیگا ہر مقام پر جلیسہ کو شکست ہوگی خبیثہ نے چند
کنیزون کو واسطے خبر کے روانہ کیا اور آپ بھی گوش بر آواز ہے لیکن جلیسہ جو قہار کو لیکر چلی مقام
طلسم خنزیر کی راہ دور دور راہ ہے تین شبانہ روز اڑتی ہوئی چلی گئی تیسرے دن دیکھکر کہا ای قہار تین دن
تین راتین بے آب و دانہ گذرے ابھی مقام طلسم دور ہے آؤ کسی مقام پر ٹھہر جائین جلیسہ نے قہار کو
زیر نخل سایہ دار ٹھہرایا کہا مین تیرے واسطے کچھ کھانے کی تدبیر کرلاؤن جلیسہ تو اُس طرف گئی قہار زیر نخل
ٹہل رہا ہے کہ صحرا سے گرد اڑتی دیکھا کہ ایک پہلوان بلند بالا جیسے برگد کا ڈالا بدصورت خبیث سیرت
گینڈے پر سوار پشت پر چار ہزار جوان شکار کھیلتا ہوا چلا آتا ہے اُسکی نگاہ قہار پر پڑی دیکھا ایک جوان
قوی تن قوی سن ہتھیار لگائے ٹہل رہا ہے مسرور قطرہ زن عیار سے کہا دریافت تو کرو کہ یہ جوان
کون ہے اسکی صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ کہین سے بھاگ کے آیا ہے شاہان نور افشان کے نامے
ہم لوگون کو پہونچ چکے ہین کہ جہان کوئی غیر شخص ملے اُسکو گرفتار کرلو مسرور سامنے قہار کے آیا صاحب
قوت دیکھکر گھبرایا برائے سلام جھکا قہار نے بہ کبر و نخوت تمام جواب دیا عیار چپکا کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے
تیور سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ کہا چاہتا ہے مگر رعب مانع ہے قہار نے کہا ای سرہنگ یہ جوان کون ہے مسرور
نے کہا اسکو اکوان منارہ گردن کہتے ہین خراج گذار شاہان نور افشان ہے قہار پہلے تو کانپ
گیا پھر سوچا کہ یہ میرا کیا کریگا پہلے تو اسکو اپنا رفیق بناؤن بیساختہ بول اٹھا مین قہار نیلزور بیٹا بہمن
سیاہ قبا کا ہون برائے فتح طلسم نور افشان نکلا ہون مسرور نے جاکر اکوان منارہ گردن سے کہا
اکوان گینڈا مہمیز کر کے سامنے آیا کہا اوہ قہار تو تو باغ ویران مین قید تھا یہان کیونکر آیا قہار نے جواب
سخت دیا اکوان نے حکم دیا کہ ایک دوسرا گینڈا لاؤ اسکو دو پھر آپ بھی سوار ہوکر ہمسے مقابلہ کرے ہم مشکین باندھ کر
خدمت مین شاہان نور افشان کے بھیجینگے اگر پیدل کو پکڑ کے روانہ کرینگے تو ہمارے واسطے سبکی
ہے ملازم نے گینڈا لاکر دیا قہار گینڈے پر سوار ہوا اکوان و قہار سے نیزہ چلنے لگا سولھوین سترھوین
طعن مین نیزہ اکوان کا قہار نے ہوائی کیا اُسنے قبضہ پر ہاتھ ڈالا قہار بخوف ہوکر لپٹ پڑا اسکے
اُسکے کشتی ہونے لگی قہار نے اٹھاکر اُسے دے مارا چھاتی پر چڑھ کر کہا کہو شناخت مین
لات و منات کی کیا کہتا ہے اکوان قدمون پر قہار کے گرا سامری و جمشید کو چھوڑ کر لات
و منات پرست ہوا اکوان نے اُسی صحرا مین بارگاہ استادہ کرائی قہار کو لاکر داخل بارگاہ کیا
کھانا پانی شراب و کباب پیش کیا جلیسہ جو تھوڑی دیر کے بعد آئی دیکھا اسنے کہ ایک عمدہ بارگاہ
استادہ ہے چار ہزار جوان فروکش ہین مرکب سوارون کے بندھے ہوئے ہین سائیس کاروبار مین
مصروف ہین جلیسہ کچھ پھل وغیرہ لیکر آئی تھی لشکر مین آکر پوچھا کہ یہ کس کا لشکر ہے سوارون نے
کہا یہ لشکر قہار نیلزور کا ہے ہمارے آقا اکوان منارہ گردن نے اطاعت قہار نیلزور کی
قبول کی جلیسہ بہت ہی خوش ہوگئی دل مین کہتی تھی کہ اب سب کام اسی طرح بن جائینگے قہار بڑا
صاحب اقبال ہے کیا جلد چار ہزار جوانون کا لشکر اس صحرا مین اسے دستیاب ہوا ہے غرض جلیسہ

اندر بارگاہ کے آئی قہار نے اپنے پہلو مین جگہ دی اکوان سے کہا یہ ہماری معشوقہ ہی ہمسکو قید خانہ سے چھڑا کر لائی ہی اب طرف طلسم خنزیر کے جاتا ہون جب طلسم خنزیر شکست ہو جائیگا راستہ نور افشان کا کھل جائیگا اکوان نے جلیسہ کی بھی خاطر کی شراب وکباب پیش کیا رات بھر عیش وعشرت سے اسی مقام پر رہے اب صبح کو قہار مع اکوان وجلیسہ طرف طلسم خنزیر کے روانہ ہوا بعد قطع منازل وطی مراحل مرحلہ پیمائی کرکے ایک صحراے ویران مین پہونچے آواز بوم وکرگس کی آرہی ہی جھونکے ہواے گرم کے چل رہے ہین دھوپ تھراتی ہوئی معلوم ہوتی ہی ببول کے پیڑ شاخین جل گئین فقط ڈنڈے کے باقی ہین سایہ کا نام نہین ایک مکان پختہ سامنے بنا ہی اُسکے گرد خندق خون کی روان ہی اُس خندق مین خون تازہ جوش مار رہا ہی ہزارون زاغ وزغن گرد اُس مکان کے چرخ مار رہے ہین جلیسہ نے کہا ای قہار یہی طلسم خنزیر ہی اسکے فتح کی یہ تدبیر ہی کہ سامنے جو پیڑ ببول کا لگا ہی وہان جا کر اُس درخت کے تلے چت لیٹ جا تمام جسم بالو سے چھپا لے فقط منہ کھلا رہے پھر اسکے بعد ایک سو چالیس مرتبہ یا ابلیس یا خنزیر بصدق دل اور اعتقاد کامل سے پڑھ پھر حلق مین سور کے تازہ گوشت کی ایک بوٹی رکھ لے اور منہ کھول دے مین یہان سے بآواز بلند چیل چلہور چند مرتبہ کہونگی اور منتر پڑھونگی اب یہ تیرا کمال ہی کہ جب زغن جھپٹا مار کر گوشت کی بوٹی لیجانے کا ارادہ کرے اُسوقت تو بوٹی کو نگل لینا اور چیل کے پنجہ کو دانتون سے مضبوط پکڑ لینا جسوقت وہ چیل گرفتار ہو جائیگی بفصاحت وبلاغت داخلۂ طلسم کی تدبیر بتائیگی مگر پہلے علامت دیکھ لو اور امتحان کر لو اب جلیسہ نے کہا کہ ایک گنہگار کو حکم دو کہ دیوار مکان چھو کر چلا آئے یا مکان کے اندر چلا جائے اور دیکھ آئے کہ وہان کیا ہی بعد اُسکے یہ اسم پڑھنا قہار نے چپکے سے کہا ای جان جہان ای یار مہربان جسطرح تو مجکو ہدایت کرتی ہی مین اُسی طرح کرونگا اور لات ومنات کی مدد سے چیل ضرور پکڑ لونگا مگر اس ذلت سے چیل پکڑنے مین سب کے سامنے شرماؤنگا جلیسہ نے کہا طریقۂ فتاحی طلسم مین کیا شرم جسطرح بانیان طلسم لکھ گئے ہین اُسکے بموجب اگر عمل نہ کیا جائیگا طلسم کبھی شکست نہوگا قہار نے کہا اچھا پہلے گنہگار کو تو بھیجو الغرض ایک گنہگار واجب القتل تجویز ہوا خندق پر پل بنا ہوا ہی کہا ای شخص تو جا اس مکان کو اندر سے دیکھکر چلا آ بعد دریافت احوال ہم تجکو رہا کر دینگے وہ گنہگار چلا کوے چیلین آکر سد راہ ہوئین جلیسہ نے پکار کر کہا ارے گنہگار خداوند ابلیس کا نام لے گنہگار نے ابلیس کا نام لیا سب زاغ وزغن ہٹے یہ گنہگار قریب خندق کے پہونچا چاہتا تھا کہ پل کو طے کرے کہ زاغ وزغن نے غل مچایا او آنے والے کیون اپنی جان دیتا ہی اپنا خون اپنی گردن پر لیتا ہی جیسے ہی اُس شخص نے پاؤن خندق کے پل پر رکھا خون نے جوش مارا ایک حبشن کالی صورت گال پھولے پھولے قد ناٹا سا جسکی صفت مین شاعر کہتا ہی کیا اچھی مثال دیتا ہی سب اُسکو سرو کہتے ہین تو اُسکو ناڑ باندھ پہ بوسہ کی گر ہوس ہی تو گرد اُسکے پاڑ باندھ گلنار جوڑا پہنے ہوئے صاف ظاہر تھا کہ کسی نے خون کے تھالے مین کولہ ڈال دیا ہی زرد دانت سیاہ مسوڑھے نکالے ہوئے ہنستی کھلکھلاتی چیختی چلاتی نکلی پل پر آکر اُس جوان کا ہاتھ پکڑ لیا اسکے بعد دو کنیزین نکلین اُنھون نے دو کرسیان لا کر رکھدین اور خندق مین کود کر غائب ہو گئین اُس

زنگین نے گنہگار کا ہاتھ پکڑ لیا کہا کرسی پر بیٹھو شراب وکباب کا چرچا ہو دماغ گرم ہو کسی بات کی نہ شرم ہو یہ کہکے اُس جوان کو زنگین نے کرسی پر بٹھایا خالی بوتل ہاتھ مین تھی اُسی خندق سے شراب کو بوتل مین بھر لا اور جام بھر کر اُس گنہگار کو دیا گنہگار نے کہا اسمین تو خون بھرا ہی زنگین نے کہا ارے گدھے جام تو ہاتھ مین لے یہ شراب طلسم خنز یر ہی اسکے پینے کی یہی تدبیر ہی وہ گنہگار پی گیا پیتے ہی مست ہوگیا آپے سے گذر گیا مبہوت ہوگیا دست درازی کا ارادہ کیا زنگین خندق مین کود پڑی گنہگار بھی ساتھ ہی اُسکے خندق مین پھاند پڑا زاغ وزغن چلّانے لگے غلغلہ کرنے لگے یہ اشعار پڑھنے لگے غزل

نہادہ خانۂ عمرم چو رو بویرانی
تمام صرف جہالت ز روے نادانی
فغان کہ دست مرا قدرت تحرک نیست
گشتم بچشم حیا سرمۂ صفاہانی
رسید کار بجاسے کہ سر زند بجود
زہر گریہ کنم سازو برگ پنہانی

دگرچہ سود دلا نالہ و پشیمانے
تباہ کردہ عمرم مرا بجاے کفن
کہ جیب عمر گنم پارہ از پشیمانی
غبار ظلم چنانم گرفت در آغوش
یسان نالہ ز دل رازہاے پنہانی

دریغ و درد کہ نقد حیات را کردم
بس ست بجامۂ حیرانی و پریشانی
کنون کہ چہرۂ مقصود دیدہ ام شاید
کہ نیست در نظرم آفتاب نورانی
بروے آتش دل سیکنم کباب جگر

اس طرح زاغ وزغن نے آوازین دین کہ زمین کانپ گئی مکان چرخ مین آیا بعد تھوڑی دیر کے دیکھا ایک زنگی تیغہ ہاتھ مین کھینچے ہوے اُسی گنہگار کا ہاتھ پکڑے ہوے خندق کے اس پار آیا پکار کر آواز دی ای آئندہ و روندہ ای دیکھنے والو اس حال عبرت مآل کے جو کوئی یہان آئیگا اُسکا یہی حال ہوگا خبردار پلٹ جاؤ وہ گنہگار بہت چیخا چلّایا رویا پیٹا مگر زنگی نے نہ مانا گنہگار کا سر کاٹ کر لاشہ اُسکا خندق مین پھینکدیا آپ بھی اُسی مین پھاند پڑا دو گھڑی کامل ہنگامۂ دار و گیر بلند رہا بعد دو گھڑی کے وہ مکان ساکن ہوا اُسی طرح وہ زاغ وزغن چرخ مارنے لگے جہان تک نگاہ کام کرتی ہی سوا اُس مکان کے کوئی مکان اور نہین معلوم ہوتا زاغ وزغن کا غلغلہ کرنا صداے عبرت خیز دینا وہی سناٹا وہی دشت وبیابان کا تماشا جلیسہ نے قہار سے کہا اب دریافت کرنا چاہیے کہ طلسم مین جانے کی اصلی صورت کیا ہی جو مین نے بتلایا ہی اُسی طرح زغن کو گرفتار کر تب حال معلوم ہوگا ای قہار خبردار شرم نہ کرنا قہار نے کہا یہ سب لوگ ہٹجائین تو مین وہ کام کرون ورنہ سب لوگ مجھپر ہنسینگے جلیسہ نے کہا یہ سب دیکھینگے کہ تو نے اسطرح چیل کو گرفتار کیا تو کیا ہوگا اور تیرا جاہ وجلال سب پر ظاہر ہوگا انکا ہٹنا کچھ ضرور نہین ہی آپ لات ومنات کا نام لیکر اور خداوند ابلیس سے دھیان لگاکر شوق سے طلسم مین جائین مین ان سب کی حفاظت کرونگی قہار تنتا ہوا چلا اُسی نخل کے نیچے آیا چت ہوکر لیٹا تمام جسم بالو مین چھپا لیا فقط منھ کھلا رکھا جلیسہ نے گوشتِ خوک کی بوٹی ہاتھ مین ویدی آپ الگ ہوکر چیل جلوہ گر ہونے لگی اِدھر قہار نے یا ابلیس یا خنزیر ایک سو چالیس مرتبہ کہکر وہ بوٹی منھ کے اندر رکھلی اور منھ کھول دیا جلیسہ نے منتر پڑھا اور کہا دیکھو قہار چیل بوٹی لیکر نکل نہ جائے ورنہ سارا کھیل بنا بنایا بگڑ جائیگا پھر گوہر مراد ہاتھ نہ آئیگا بڑی چالاکی سے یہ کام کرنا کسی کی شرم سے گھبرا نہ جانا ان سب پر تیری لیاقت اور عظمت ظاہر ہوگی کہ افسر ہمارا ایسا کامل ہی کون کہیگا کہ جاہل ہی میرے سحر کرنے کا یہان کام نہین ہی جب تو طلسم مین داخلہ کریگا مین بھی وقت پر آؤنگی تیرا بگڑا ہوا کام بناؤنگی قہار ناچار اُسی طرح پڑا رہا دل مین یا ابلیس پڑھنے لگا کہ یکایک زاغ وزغن نے قہار کے

گرد آکر چرخ مارا ایک زغن جو بہت گستاخ تھی وہ تڑپ کر گری جونہی اسنے بوٹی پر پنجہ مارا فوراً قہار
نے بوٹی کو نگل کر پنجہ کو دانتوں سے پکڑ لیا چیل تو پنجہ چھڑا کر ادھر جلیسہ نے پکار کر کہا واہ بیٹا قہار
کیا کہنا اب ہاتھ سے بڑے جرأت تو اپنی دکھا چکا قہار نے زغن کو گرفتار کیا جلیسہ نے بڑی تعریف
کی کہ بیٹا کسی کام میں کمی نہ کرنا یہ طلسم خضر بیر ہے اسکے فتح کی یہی تدبیر ہے اُسوقت زغن کھل کھلا کر مثل
انسان کے ہنسی کہا بیشک تو فتاح طلسم خضر بیر ہے اے قہار جس راستہ سے گنہگار گیا تھا اگر اس راہ سے
لاکھ آدمی جائینگے تو بھی یہی حال ہوگا تجھکو مناسب ہے کہ مجکو چھوڑ دے میں اُڑ کر جاؤں جس
درخت پر بیٹھوں تو نے قوت وجرأت جو حاصل کی ہے اس سے اُس درخت کو اکھیڑنا بلاخوف پھاند
پڑنا خاص حوالی طلسم میں پہونچیگا وہاں جاکر ایک ضعیفہ تجکو ملیگی خبردار اُسکے حکم سے انحراف نہ کرنا
جو وہ کہے بسر وچشم عمل میں لانا بعد اُسکے پتہ لوح کا ملیگا لوح لیکر فتاحی طلسم میں مصروف ہونا قہار
نے زغن کو چھوڑا چیل نے اُڑتے اُڑتے اسکے منھ پر بیٹ مارا جلیسہ نے پکار کر کہا ارے او قہار
اس گوہ کو نعمت غیر مترقبہ جان میرے کہنے کو دل سے مان ذرا اور پونچھ کے چاٹ لے دیکھ رتی بھر بھی
ضائع نہونے پائے سب تیرے پیٹ میں جائے قہار نے قہر درویش بر جان درویش جان کر سب گوہ
جا بجا سے پونچھ پونچھ کر چاٹ لیا جو کچھ جلیسہ نے کہا تھا وہی کیا اب وہ زغن ایک نخل پر جاکر بیٹھی ادھر
قہار کے تمام جسم میں اُس گوہ کے کھانے سے جو گنی قوت حاصل ہوئی تن کر بل کرتا ہوا اُٹھا جلیسہ
سے کہنے لگا اے آرام جان اے مادر مہربان اب میں تمسے رخصت ہوتا ہوں میرے واسطے اس طلسم
میں بڑی بڑی جفائیں ہونگی دیکھوں تقدیر کیا دکھاتی ہے یہ کہکر رونے لگا جلیسہ نے گلے سے لگایا بلائیں
لیں پشت پر دست شفقت پھیرا کہا تو جا میں بھی وقت پر آؤنگی تجکو چھوڑکر کہاں جاؤنگی قہار سب سے
رخصت ہوا جس نخل پر زغن بیٹھی تھی وہاں پہونچا بڑھ کر دہنے ہاتھ سے ہلّہ مارا درخت چرچرایا
دوسرا ہلّہ مارا درخت کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا جیسے ہی درخت گرا چیل نے آواز دی وہ مارا اب
جو قہار نے دیکھا ایک دہنہ نقب پختہ کا ہے جیسے ہی اسنے چاہا داخل نقب ہوں ایک آواز ہولناک
کان میں آئی دیکھا ایک زنگی سیاہ رو ژولیدہ مو موٹا تازہ اٹھارہ گز کا ٹھٹھا آبنوس کا کُنتھا یہ کہکر نقب
سے نکلا او قہار لیٹ جا اور منھ کھول دے زغن نے آواز دی اے طلسم کشا یہی وقت جرأت ہے
جو کچھ زنگی کہے اُسکی تعمیل کر ورنہ اصول طلسم کشائی پورے نہونگے آخر قہار منھ کھول کے لیٹ
گیا زنگی نے اسکے حلق میں موتنا شروع کیا اب قہار کلیاں بھر بھر موت کی پیے جاتا ہے مگر موت کی دھار
کسی طرح کم نہیں ہوتی یہاں اُسکی جان عاری ہے اور وہاں جیسے چشمہ کی سوت جاری ہے آخر قہار گھبرا کر
اُٹھ بیٹھا اُٹھنا تھا کہ موت میں نہا گیا زنگی نے لات ماری کہ لیٹ جا قہار کھڑا ہو گیا آستینیں چڑھا کر آمادہ
جنگ ہوا کشتی ہونے لگی زنگی نے قہار کو دے مارا سینہ پر چڑھ بیٹھا لوہے کی سلاخ سے اسکا منھ
کھول کر پھر موتنے لگا اور کہا کہ او حرامزادے اگر ایک قطرہ بول کا تو نے ادھر اُدھر بہایا اور باچھوں کی
راہ سے گرایا تو یہ سلاخ تیرے حلق کے پار کر دونگا تیری نافرمانی کا بدلہ اسطرح لونگا اتنا بڑا جوان ہو
یہ تن وتوش گھڑے بھر پانی کی سمائی پیٹ میں نہیں طلسم کشا کو صاحب ہمت ہونا چاہیے یہ کم ظرف
کیا فتاحی طلسم کریگا جلیسہ ہنس رہی ہے پکار پکار کر کہتی ہے او قہار جرأت کو کام فرما اس موت کو

شیر مادر جان کر پیے جا ارے یہ طلسم خنزیر کا مدار المہام ہی شیدی بحر البول اسکا نام ہی یہ دھار
قیامت تک یون ہی رہیگی یہ ندی موت کی اسی طرح بہیگی ارے خداوند ابلیس کی دوہائی دے کہ
اس مصیبت سے رہائی ملے ادھر قہار نے ابلیس کا نام لیا اُدھر بحر البول یہ کہتا ہوا چلا او لکانہ
جلیسہ آخر تو نے اپنے دھگڑے کو بچا دیا میرے پیچ کا توڑ اُسکو بتا دیا خیر سمجھا جائیگا قہار اپنے
کیے کی آگے چل کے سزا پائیگا جب قہار کو نجات ملی اکڑو بیٹھ کر قے کرنے لگا خلط صفرا یا ہلدی کا
ڈبڈبا پانی یا گدھے کا زرد زرد موت پیٹ سے منھ کی راہ نکلنے لگا موت کی سڑھاند اور کھراند سے
تمام صحرا بم پولس بنگیا تھا ہر ایک ناک بند کیے بھاگا جاتا تھا اسکے بعد قہار روتا پیٹتا نقب مین داخل
ہوا جلیسہ نے جب دیکھا کہ قہار داخل نقب ہو چکا پر پرواز پیدا کرکے ایک طرف یہ بھی روانہ ہوئی
سبھون سے کہہ گئی صاحبو مجکو اُسکی ہمدردی کرنا ہی مین طلسم کشا کی زوجہ ہون قواعد طلسم مین
لکھا ہی کہ زن و شوہر دونون لائق ہون رابط وضابط ہون اکوان منارہ گردن اُسی مقام پر آ گرپڑا
مگر حرکات کو قہار کی دیکھ کر سب ہنستے ہین اکوان کہتا ہی ارے یار و ایسی طلسم کشائی مین
آگ لگے جسکے اول مین یہ یہ ذلتین پیش آئین دیکھیے آگے چل کے کیسی گذرتی ہی جلیسہ چلتے چلتے
ان سب سے کہہ گئی ہی کہ اگر تم سب کو ہم دونون میان بیوی کے حالات دیکھنا منظور ہین تو اس
خیمہ مین بیٹھ کر دیکھنا یا ابلیس پڑھنا جو بات ہمپر گذریگی وہ سب تمپر ظاہر ہوگی اکوان اور ساری
فوج اُسی خیمہ مین نگران ہین دیکھا ان سب نے کہ قہار نقب کو طی کرکے ایک صحرائے سبزہ زار
مین پہونچا وہان چارون طرف نگران تھا کہ ایک طرف سے رونے کی صدا آئی قہار طرف صدائے گریہ
کے متوجہ ہوا دیکھا کہ ایک ضعیفہ صد سالہ نہ پیٹ مین آنت نہ منھ مین دانت تمام جسم پر اسطرح
جھریان پڑی تھین جیسے کپڑے کی گوٹ پر اُتو ہوتا ہی گاڑھے کی چدر یا اوڑھے ہوئے سوسی کا
لہنگا پہنے ہوئے اُسمین پیوند لگے ہوئے کان مین جست کی بالیان پلہ چادر کا منھ پر رکھے ہوئے
نہایت بیقراری سے ہائے فرزند ہائے فرزند کہہ کر بے اختیار رو رہی ہی کس مایوسی سے
شدت غم والم مین جان کھو رہی ہی قہار نے قریب جاکر پوچھا ای مادر مہربان تم ایسی بیتابی سے
کیون رو رہی ہو کہ دل ٹکڑے ہوا جاتا ہی کیا مصیبت پڑی ہی اگر بیان کرو اور مجھسے ہو سکے تو حتی الامکان
مین تمھاری مدد کرون بڑھیا نے منھ کھولا قہار کی صورت دیکھکر دعائین دینے لگی بلائین
لینے لگی کہا لات و منات کے صدقے ہو جاؤن میرا بیٹا اسی صورت کا مر گیا ہی آج تین دن
سے مین آوارہ پھرتی ہون قربان ہو جاؤن سامری و جمشید کے کہ وہی صورت مجکو پھر دکھا دی
ای فرزند میرے پاس رہا کر جان و مال سب تجپر نثار کرونگی دل سے تجکو پیار کرونگی قہار نے کہا ای
مادر مہربان اگر تمھارے پاس مال ہوتا تو تم اس حیثیت سے کیون بسر کرتین بڑھیا نے کہا ای فرزند
مین محتاج نہین ہون لات و منات نے سب کچھ دیا ہی مین نے غم فرزند مین یہ حال اپنا کیا ہی مین
دال روٹی پیٹ بھر کے کھاتی ہون سامنے ایک جھپڑیا جو پڑی ہی وہی میرا عیش خانہ ہی جب سے
میرا فرزند مرا ہی اُسکی یاد مین اکثر یہان آکر بیٹھا کرتی ہون بیٹا اب تم چلو صحبت عیش آراستہ کرون
اپنے بچے کو شراب پلاؤن کباب کھلاؤن الغرض بڑھیا اُس سنڈیا تین قہار کو اپنے ساتھ لیگئی قہار

نے دیکھا کہ کانس کے باندون سے ایک چارپائی بنی ہوئی ادوائن مدار ڈسنے والا لیٹے تو وحشت ہونے
سے لگ جائے تمام مکان مین کوڑے کرکٹ کا ڈھیر بڑھیا نے قہار کو اسی کھڑی کھاٹ پر بٹھایا ایک
کونے سے کھود کے کچھ پیسے کچھ کوڑیان نکالین باہر منڈھی کے گئی تھوڑی دیر کے بعد کانپتی لڑکھڑاتی
ہوئی آئی مٹی کا ایک کورا لوٹا اسمین شراب ایک دونے مین کابلی مٹر لا کے سامنے رکھدیے کہا
لو بیٹا پیو کابلی مٹر کھاؤ مین سب طرح سے خدمتگزاری تیری کرونگی میرا بچہ کسی طرح کی تکلیف نہ اٹھائیگا
کوئی بات کرنا چار نہ رہیگا قہار نے کہا ای مادر مہربان یہ شراب مین کا ہے مین انڈیل کے پیون بڑھیا
نے کہا چاٹ لگا کر پی جنگل مین جام بے تشویش انجام کہان سے لے تو چلو لگا مین پلاتی ہون قہار نے ناچار
ہو کر چلو لگایا بڑھیا نے آدھی شراب حلق مین انڈیل دی آدھی آپ پی کابلی مٹر آپ بھی کھائے
اسکو بھی کھلائے قہار کو نشہ ہوا بڑھیا نے پوچھا کیون فرزند اب تو تیرا دماغ تر ہوا پیٹ بھرا قہار
نے سر ہلایا کہ ہان بڑھیا نے کہا بیٹا اب جا کر باپ کی خدمت کر کہ وہ تیرا منتظر ہی قہار نے کہا کہ باپ میرا
کون ہی اور کہان ہی بڑھیا نے کہا میرے ساتھ چل مین ملاقات کرا دون قہار ساتھ ہو لیا بڑھیا اسکو اسی
منڈیا کے ایک گوشہ مین لیگئی وہان جا کر اسنے دیکھا کہ ایک بڈھا تخمیناً دو سو برس کا سن سن سی
داڑھی بھوین پلکین سب سفید سیاہ فام خشک اندام لاغر زار و نزار جیسے بانس کی کھپچی یا کالے
کپڑے کی دھجی ہاتھ پاؤن مین رعشہ پیٹ پیٹھ سے لگا سر ہلتا مرض جذام مین مبتلا تمام جسم کے زخمون
سے پیپ لہو بہتا ایک پھٹی کملی اوڑھے کھری زمین پر لیٹا ہی بڑھیا نے بڈھے کے کان سے منھ لگا کر
چیخ کے کہا ای سنگریا کے باپ ہوش مین آؤ اٹھ کے بیٹھو تمکو مبارک ہو لات و منات نے تمکو
ایک بیٹا عطا کیا ہی بڑا غریب ذی ہمت پہلوان وہ تمہاری خدمت کو آیا ہی بڈھا یہ سنکر بڑی خوشی سے
اٹھ بیٹھا زرد زرد دانت نکال کر نیلی نیلی آنکھین پھاڑ پھاڑ کر جلی ہوئی لکڑی کی طرح سر ہلا کر کہنے لگا ارے
چڑیل کہان ہی کہان ہی قہار باوجود پہلوانی کے اس بڈھے سے خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹا بڑھیا نے
ڈھکیل کر بڈھے کے پاس بٹھا دیا اب تو بڈھے نے قہار کو گلے سے لگایا پیٹھ پر دست شفقت پھیرا
پیار کرنے لگا بڈھے کے منھ سے جو سڑے ہوے سنڈاس کی طرح بدبو کا بھبکا نکلا قہار کا
جی متلایا اُو اُو کرنے لگا بڑھیا نے پیٹھ پر دو ہتڑ مار کے کہا او ناخلف باپ کے منھ سے نفرت
کرتا ہی ارے تجکو عطر خنزیر کی قدر کرنا چاہیے بڑی رغبت سے سونگھنا چاہیے ہے اب دیر نکر
باپ کے زخمون کو زبان سے چاٹ کر صاف کر دے کہ اسکو گونہ آرام ملے قہار نے کہا ای مادر مہربان
یہ تو مجھسے کبھی نہو سکیگا مین مر جاؤنگا بس مجکو جانے دے اب کبھی یہان نہ آؤنگا بڑھیا نے
کہا او حرامزادے سگ صحرائی زخمون کے چاٹنے سے انکار کرتا ہی میرے حکم کو نہین
مانتا ہی کام چور تو واسطے حاضر شراب پی کابلی مٹر کھانے بھڑوے تجکو شرم نہین آتی ہی ذرا سا کام
کرنے مین جان نکلی جاتی ہی قہار کو غصہ آیا اٹھ کھڑا ہوا چلنے پر تیار ہوا اب بڑھیا کو بھی غصہ آیا
جو کالی کلکتہ والی کی کھنگر لال لال آنکھین نکال کر قہار کے پٹے پکڑ کے ایک جھٹکا جو مارتی ہی قہار
اڑا اڑا دھون زمین پر گرا پہلوانی کام نہ آئی قسمت نے زمین دکھائی بڑھیا نے دو چار ایسے
رسید کیے کہ قہار کی آنکھون تلے اندھیرا چھا گیا اپنے انکار کی سزا پا گیا بڑھیا اسکا گلا گھونٹ کے زمین پر

مثل سنگ مردہ کے گھسیٹتی ہوئی بڈھے کے پاس لائی اور ایک لات زور سے لگائی قہار تلملانے
لگا بڈھے نے اسکا گلا دبایا جب قہار کا کچھ بس نہ چلا مجبور ہوکر اُٹھ بیٹھا بڈھے کے زخم چاٹنے لگا بڑھیا سر پر
کھڑی ہی اس بات پر اڑی ہی کہ تمام زخمون کا پیپ لہو سب اسکے پیٹ مین جائے ایک قطرہ بھی زمین پر
گرنے نہ پائے جب سب زخم صاف ہوچکے بڑھیا نے مرہم کے پھائے چڑھائے پٹیان باندھین بڈھے
کو شراب پلائی جب چار گھڑی دن باقی رہا بڑھیا نے قہار سے کہا بیٹا اپنے باپ کو کندھے پر چڑھا کے
جنگل کی سیر کرا لا تاکہ یہ وہان کی ہوا کھائے کچھ طبیعت بحال ہوجائے قہار انکار کرنے کا مزہ پا چکے تھے
اپنی طاقت کا امتحان بھی کر لے چکے تھے فوراً بڈھے کو کندھے پر چڑھا لیا ذرا انکار نہ کیا بڑھیا ساتھ ساتھ
چلی ایک لکڑی ہاتھ مین لے لی جب کہین قہار ٹھہر جاتا ہی ذرا سستاتا ہی بڑھیا لکڑی پاؤن مین زور
سے مار دیتی ہی ٹٹو کیطرح ہنکا دیتی ہی اوپر سے بڈھا دھولین مارتا ہی دونون پاؤن سے ایڑ لگاتا ہی شام
ہوئے گھر مین لائی دروازہ مین ٹٹی لگائی منڈوے کا آٹا پانی مین گھولا نمک ملایا قہار کو مثل ستو
کے پلایا کھری کھاٹ اسکو سونے کے لیے دی آپ بڈھے کے پاس چلی گئی قہار کھٹیا پر پڑا روتا ہی
دل سے کہتا ہی رات زیادہ آلے بڑھیا سو جائے تو چل دون ان دونون خبیثون کے گلے گھونٹ
کے بدلہ لون جب آدھی رات ہوئی قہار نے چاہا کہ اُٹھون ہاتھ پاؤن ہلاؤن ہر چند زور کیا ہلا نہ گیا
آنکھون سے بھی سوجھائی نہ دیا بڑھیا نے وہین سے پکار کر کہا کیون بیٹا لکڑی لاؤن بھاگنے کا مزا
چکھاؤن قہار دم بخود ہوگیا مُردے کی طرح سو گیا صبح کو پھر وہی معمولی کام کا سامنا پہلے بڈھے
کے زخمون کا پیپ لہو چاٹنا سہ پہر کو کندھے پر سوار کرکے ہوا کھلانا شام ہوتے بڑھیا کی نگرانی مین واپس
آنا جو کون مرنا بڑھیا قہار سے ایسے سخت کام لیتی ہی کھانے کو قدرے قلیل دیتی ہی جب یہ کہتا ہی تو کہتی
ہی او قہار تو کیسا شاہزادۂ اقلیم سیاہ پوشان ہی ارے تو کیسا طلسم کشا ہی کیونکر طلسم کشائی کریگا ابھی
تو ایسے ایسے معرکے تجکو بہت پیش آئینگے تجھ ایسے بزدل سے کیونکر جھیلے جائینگے کبھی دلاسا دیتی ہی
اور کہتی ہی بیٹا تمھین تا بہ لوح دار جانا ہی ابھی بڑی بڑی جفائین اُٹھانا ہی کبھی پشت پر ہاتھ پھیرتی ہی
قہار روتا ہی تو بڑھیا آنسو پونچھتی ہی اور کہتی ہی بیٹا نہ رو اگلی سال کاہن طلسم نے وعظ کہی تھی یہ بھی
کہا تھا کہ اس سال مین طلسم کشا آئیگا سارے طلسم کو شکست کرکے مال طلسمی اپنے قبضہ مین
لائیگا ای فرزند مین حیران تھی کہ کون ایسا رابط وضابط ہوگا مگر تجکو دیکھ کر مجکو اطمینان ہوا
لات ومنات کی طرف سے تیرے لیے سب سامان ہوا بیشک تو بڑا جوانمرد ہی جرأت وہمت
مین تو فرد ہی ایک روز بڑھیا نے قہار کو نہلا دُھلا کے پلنگ پر بٹھایا یہ بہت رویا بڑھیا نے اسکی
پشت پر دست شفقت پھیرا بڑی تسلی دی اسنے کہا ای مادر مہربان میری زندگی کیونکر ہوگی اس
قید سے نجات کسطرح ملیگی بڑھیا نے کہا نہین بیٹا تم بڑے رابط وضابط ہو پہلوان صاحب لیاقت
ایسے ہی ہوتے ہین قہار اسکی محبت کو غنیمت جان رہا ہی جی مین کہتا ہی دیکھیے اب انجام
کیا ہو بڑھیا نے ایک کالی ہنڈیا نکالی اسمین ماش کی کھچڑی چڑھا دی کچھ دیر پیچھے سوکھی ٹکیان
چنگیر لائی جب نمک جھانگ کے کھچڑی پکائی ایک مٹی کی رکابی اسمین پھپوندی لگی ہوئی کھچڑی
نکال کر قہار کے آگے رکھی کہا لو بیٹا کھاؤ مین تمہارے لیے شراب لاؤن اپنے بچہ کو پلاؤن قہار نے

کہا اے مادر مہربان اب مین شراب نہ پیونگا شراب پینے سے مجکو حد سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے بڑھیا نے کہا
بیٹا عیش زندگی اسی پر موقوف ہے یہ کہکے پیٹ سہلا سہلا کے قہار کو کھچڑی کھلائی کہا شراب لاؤن
اسنے کہا اے مادر مہربان خوشی تمھاری بڑھیا دوڑی گئی کورے لوٹے مین شراب لائی جسمین کھچڑی
کھلائی تھی اسی مین شراب پلائی کہا لے اب تو خوش ہوا تیرے واسطے ایک جام بھی ممکن کیا جب قہار
کو سرور ہوا بڑھیا نے کہا لو بیٹا اب کفران نعمت نہ کرنا اپنے باپ کے زخمون کو پیپ اور خون سے
صاف کر کے کندھے پر چڑھا کے خوشی خوشی ہوا کھلا لانا یہ کہکے قہار کا ہاتھ پکڑ کے کہا بیٹا چلو معمولی کام
ہنسی خوشی جام دو غرضکہ قہار کو سات روز اسی مصیبت مین گذرے آٹھوین روز بڑھیا کسی کام کو باہر گئی
ہے قہار منڈیا مین تنہا بیٹھا ہے سر پر ہاتھ رکھے رو رہا ہے کہ ذرا غنودگی ہوئی خواب مین دیکھا جلیسہ سامنے
کھڑی ہے کہتی ہے کیون حرامزادے ہماری نصیحت بھول گیا اپنی نانی دادی کے فریب مین بھول گیا
لات و منات کا جب تک نام لیا کریگا اسی طرح مصیبت مین رہیگا ارے یا ابلیس ایک سو چالیس
مرتبہ صدق دل سے پڑھ اور منڈیا سے نکلکر راہ مین آج ہی بڑھیا کو مار ڈال تب لوح کا پتہ ملیگا تجکو خود
معلوم ہو جائیگا طائر طلسمی آئیگا سب حال تجکو بتا جائیگا اب ورنہ کر اس جھبڑیا کو تو نے مقام راحت
جانا مین تیرے پاس آئی تھی گڑھیا کے کنارے جہان جنجال زنگی رہتا ہے اسنے مجکو قید کر لیا تجھ تک
آنے نہ دیا تو سات دن سے یہان جفا اٹھاتا ہے مین وہان مبتلائے مصیبت ہون تو اپنے کو بہت جلد
میرے پاس پہونچا قہار کی آنکھ کھل گئی شیطان کا نام پڑھنے لگا تعداد ختم ہوتے ہی منڈیا سے
باہر نکلا دیکھا بڑھیا سامنے سے گالیان دیتی ہوئی آتی ہے کہ او بیحیا نامردے یہ فعل تجکو کسنے بتایا یہ کہتی
ہوئی جیسے ہی اسکے قریب آئی قہار نے ابلیس کا نام لیکر ایک گھونسا سر پر مارا بڑھیا کا سر
پھٹ گیا آسمان سے آگ برسنے لگی آندھی سیاہ چلنے لگی آواز آئی کشتی مرا نام من بہرانجادو بود
بڑھیا کے مرتے ہی ایک زاغ سیاہ نخل پر آکے بیٹھا آواز دی او طلسم کشا ادھر آن ٹیلا سامنے روانہ
ہو تھوڑی دور راستہ طے کر کے نہر آب دیکھیگا اسمین غوطہ مارنا مقام پر جنجال زنگی کے پہونچے گا
تیری معشوقہ جلیسہ وہان قید سخت مین گرفتار ہے اسکو جا کے بچا یہ کہکے زاغ سیاہ نے منہ سے ایک
پرچہ کاغذ کا گرایا آواز دی جب تک لوح دستیاب ہو اس مکتوب کی ہدایت پر کام کرنا قہار نے وہ پرچہ
اٹھا لیا زاغ اڑ گیا مگر یہ کہتا ہوا گیا اے شاہزادۂ اقلیم سیاہ پوشان فتاحی طلسم خنزیر مبارک ہو طریقے سے
معلوم ہوتا ہے کہ تو ضرور طلسم فتح کریگا زاغ تو یہ کہتا ہوا چلا گیا قہار نے وہ پرچہ اٹھا لیا اور چل نکلا تھوڑی
دور بڑھ کر دیکھا ایک گڑھیا مین صدہا کتے مرے ہوئے پڑے ہین مکھیون کے لاشے پڑے ہوئے ہین
وہ بوئے بد آتی ہے کہ دماغ پھٹا جاتا ہے قہار نے کاغذ دیکھا لکھا تھا کہ جلد اسمین غوطہ مار غرق دریا سے
لعنت ہو اور یہ بھی لکھا تھا کہ اگر دیر کریگا ایسی آفت مین پھنسے گا کہ تمام عمر رہائی نہ پاویگا ناچار ہو کر قہار
گڑھیا مین پھاند پڑا ایک کتے پر گرا اسکی پسلیان آنتین سب گلے مین لپٹین قہار تو چپا ہو چلا
کبھی آنکھین بند کرتا ہے کبھی کھولتا ہے پانی سیاہ حال تباہ کئی غوطے کھائے تہ پر جو پانی کے پہونچا
دیکھا زمین سیاہ تمام دنیا کا ملغوبہ جمع ہے بمشکل ابھرتا ہے کبھی کتا سر پہ آگیا اسکو نوچ کر پھینکا کبھی بلی
کے پیٹ مین سر گھس گیا سات غوطے کھائے آٹھوین غوطہ کے بعد جو سر نکالا تو دیکھا جلیسہ قید سخت

مین گرفتار ہو نہایت نالان و بیقرار ہو نوبت بجان کارد بہ استخوان قہار نے آتین وغیرہ نوچ کر پھینکین کاغذ دیکھا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم مردار و ریم خوار او ناپاک و بدکردار جب تو مقام پر جنجال زنگی کے پہونچے اور اپنی معشوقہ کو اس مصیبت مین دیکھے وہ تیری اصلی معشوقہ نہین ہی خبردار دھوکا نہ کھانا نام ابلیس کا پڑھتا ہوا اُن سب پر جا پڑنا جب ایک دو کو قتل کریگا وہ زنگی کہینگے مکتوب ہمکو دیدے جلیسہ تجکو دیکھتے ہی بیہوش ہو جائیگی تو اُسپر توجہ نہ کرنا کاغذ ہاتھ سے زمین پر ڈال دینا سب اس مکتوب کے لینے کی خواہش مین لڑ لڑ کر اپنی جانین دینگے جنجال زنگی جو کل کا افسر ہی وہ باقی رہجائیگا اس سے مقابلہ کرنا چاہئے اُسکو قتل کرنا بعد جیسا موقع ہوگا پھر کاغذ کو دیکھنا بغیر کاغذ کے دیکھے ہوئے کوئی کام نہ کرنا ورنہ ہمیشہ دھوکے کھائیگا آخر ذلیل ہوگا یہ دیکھکر قہار نے نعرہ کیا با شید ای زنگیان پُر دغا بانیان ظلم وجفا منم کاذب القول نہر بحر البول اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاؤگے اپنے کیے کی سزا پاؤگے یہ کہکے تلوار کھینچ کر جا پڑا دو زنگی قتل کیے مکتوب زمین پر ڈال دیا زنگی آپس مین لڑ کر مرے جنجال زنگی سے اور قہار سے مقابلہ ہوا قہار نے بزور شمشیر اُسے بھی قتل کیا اندھیرا ہوگیا آگ اور پتھر آسمان سے برسنے لگے آندھیان سرخ و سیاہ چلین بڑے عرصہ کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من جنجال جادو بود جلیسہ کو جا کر قہار نے اُٹھایا حکم مکتوب کو بھولا مکتوب کو نہ دیکھا جلیسہ کا ہاتھ پکڑ کر اُٹھایا جلیسہ نے اپنا حال دکھایا کہا دیکھ تیرے واسطے مین نے یہ یہ جفا اُٹھائی قہار نے رو رو کر اپنی مصیبتین بیان کین اور کہا ای مادر مہربان اُس عالم مین بھی مین تمکو نہین بھولا تمھاری شفقتین یاد کرکے روتا تھا جلیسہ نے کہا چپ رہ گذشتہ باتین زبان پر نہ لا تو طلسم کشا ہی تمام طلسم مین تیرے آنے کا ہنگامہ بڑا ہی اب تجکو لوح ملیگی مین سب تدبیرین بتاؤنگی ہر حال مین تیرے کام آؤنگی جلیسہ قہار کا ہاتھ پکڑ کے کنارے گڑھیا کے لائی ایک منڈیا پڑی تھی اُسمین لا کر بٹھایا کہا ارے جو تیرا حال تھا وہی میرے اوپر بھی گذرا قہار پھر رو رو کر اپنا حال بیان کرنے لگا جلیسہ نے کہا او بھڑوے پھر تو نے وہی باتین کین ارے بیحیا چپ رہ بدنام ہو جائیگا لوح طلسمی کیونکر پائیگا قہار چپ ہو رہا جلیسہ نے کہا تو یہان تک کیونکر پہونچا کسنے ہدایت کی کیا لوح طلسم مل گئی قہار نے کہا ایک زاغ سیاہ نے مجکو مکتوب دیا یہ بھی کہا کہ فتاحی طلسم خنزیر مبارک ہو بموجب حکم اس مکتوب کے مین نے گڑھیا مین غوطہ مارا جنجال کو قتل کیا اُسی مکتوب مین سب احکام نکلے اب تو دیکھون کہ مکتوب مین کیا لکھا ہی مجکو کیا کرنا چاہیے جلیسہ نقلی نے تھرا کر کہا کہ وہ مکتوب مجھے دے مین تو دیکھون کہ وہ کاغذ کیسا ہی قہار نے کاغذ دے دیا کاغذ جو جلیسہ نقلی نے پایا ایک چیخ ماری کہ اوحرامزادے بیحیا تو نے میرے حقیقی بھائی کو مار مین آنکھون سے دیکھا کیا بوجہ مکتوب کے تیرا کچھ کر نہ سکا منم بھونچال جادو اب اگر ہزار جان تو رکھتا ہی ایک بھی سلامت لیکر نہ جائیگا قیامت تک اپنے افعال کی سزا پائیگا یہ کہکے ایک دو ہتڑ زمین پر مارا قہار کو معلوم ہوا ایک مکان مین جو مثل قبر تیرہ و تاریک ہی قید ہون ہاتھ مین ہتکڑیان پاؤن مین بیڑیان گلے مین طوق بغلون مین خاردار لٹو باہنون مین جوڑے فولاد کے رانون مین بھی جوڑے فولاد کے مکان وہ اندھیرا ہی کہ لشکر غم و الم نے گھیرا ہی کان مین آواز آئی ماندی تا دور قیامت ہم اینجا ماندی قہار سر پر ہاتھ رکھکر رونے لگا اب خیال مین آیا کہ مکتوب نے یہ حکم دیا تھا کہ یہ جلیسہ اصلی نہین ہی ہاے مجکو خیال نہ رہا اب رہائی کی کون صورت ہی بیٹھا ہوا رو رہا ہی سر پٹک رہا ہی دن بھر

اسی مصیبت مین رہا ہر چند کہ وہ مقام ایسا ہی کہ دن و رات مین تمیز نہین مگر طریقہ سے معلوم ہوا کہ اب رات ہوئی اب بھوک کے مارے برا حال ہی کبھی تڑپتا ہی کبھی آہ آہ کرتا ہی کبھی کہتا ہی اَی سامری و جمشید خطا میری معاف کرو ہائے مین کس عذاب مین پھنس گیا اب کون آکر بچائیگا کون قید سے چھڑائیگا اس حالِ پر ملال مین قہار تھا کہ یاد نام ابلیس کی آئی فوراً نام ابلیس ایک سو چالیس مرتبہ پڑھا بعد ختم تعداد زمین شق ہوئی ایک نازنین کمسن حور پیکر غنچہ دہن رشکِ چمن آنکھین قتالِ عالم پیشانی لوحِ بلور عارض انور پر نور چہرہ ماہِ تابان قد سرو لب جو خال ہندو چشم جادو خوشرو خوشخو سمن بو برس پندرہ کا سن جوانی کی راتین مراد کے دن نظم

جمالِ جہانگیر ہین بے عدیل — نہایت حسین اور نہایت جمیل
سراپا تو اسکا کہان ہو بیان — مگر آزماتا ہون طبعِ روان

کہ حاصل ہو مانند زلفِ صنم — رسائی سخن کو ز سر تا قدم
عجب شکل اُسکی دلآویز تھی — حیا ساتھ اُسکے بلاخیز تھی

قدِ ناز کا سرو طوبیٰ غلام — نسیمِ چمن پائمالِ خرام
وہ گیسوے مشکین مع مشکین کمند — وہ سر حسن کا آسمان بلند

ہوا مانگ پر عاشقونکو گمان — کہون راہ ظلمات یا کہکشان
جبین بدر تھی اور ابرو ہلال — ببر چشم تھی اور مردمِ غزال

قطِ دام و لہائے برنا و پیر — مژہ تیر تھے جو سیہ پیکان تیر
دہن غنچہ سرخ یاقوت دندان گہر — زبان پارۂ لعل و کانِ دُرر

لبِ لعل حلوائے قوتِ روان — دمِ خندہ گلہائے رنگین فشان
ذقن اسکا سیبِ بہشتِ برین — جبین ترنج وہی سے کہین

وہ چاہِ ذقن سیب کے درمیان — کسی حور کے دانت کا تھا نشان
وہ غبغب کہ تھی حوضِ کوثر کی نہر — نہان وہ کہان آبِ حیوان کی لہر

صدف گوش تھے ور بناگوش دُر — گلا اس گلو ازمۂ حُسن پر
وہ گردن کہ جو دستۂ عاج تھی — صراحی گردن سے بے لاج تھی

سینہ تختۂ بلورین حباب حسن کا اُبھار باغ خوبی پر بہار نکلی قہار کانپنے لگا اُس نازنین نے لپکتے ہی قہار کا سر سینہ سے لگا لیا کہا کیون دادا جان کس مصیبت مین ہو دام مین بھونچال کے پھنسے تم تو سر پر ہاتھ رکھے ہوئے رو رہے ہو طلسم کیونکر فتح کروگے اور اَی قہار حقیقت مین تو اس طلسم کا فاتح ہی جو جفائین تونے اُٹھائین کسی بہادر کا کام نہ تھا تونے بڑی جرات کی بادشاہ طلسم جو ہی سنگال مردار خوار مین اسکی بیٹی ہون جیفہ آدم خوار میرا نام ہی جب تیری خبر گذری بابا جان نے تیری تصویر مکان سے نکالی تیری صورت کالی کالی دیکھکر مین عاشق ہو گئی مگر یہ بھی سُنا ہی کہ تیری خالہ تیرے ساتھ ہی اگر تو دل سے میرا طالب ہی تو اب خبردار جلیسہ کا کبھی نام نہ لینا ورنہ تیرا منہ پھونک دونگی مکتوب تیرا مین چرا کر لائی ہون جب تو یہانسے رہائی پائیگا مین تیرے پاس آؤنگی اپنے باغ مین لیجاؤنگی وہین تدبیر کرکے تجھکو لوح دلواؤنگی مگر راہ عشق مین ثابت قدم رہنا ایسا نہو تو فراموش کرے اور مجھکو بھول جائے یہ بھی مجھکو خبر گذری ہی کہ قہار سفلہ مزاج ہی جاہلون کے سر کا تاج ہی ایسا نہو جسوقت لوح ملے تو آپے سے باہر ہو جائے پھر میرا کچھ اختیار نہ رہیگا لیکن لوح تجھ سے چھنوا دونگی تو ہزار آفت مین پھنسے گا یہ کہکے مکتوب کمر سے نکالا اپنے پکڑ کے قہار کے دو طمانچے بھی مارے کہا اب مین جاتی ہون مکتوب آتے ہی قید قہار کی گر پڑی پھر جیفہ نے کہا خبردار نام ابلیس کا پڑھے جانا اسی نام کی سب برکت ہی کہ مجھکو خداوند نے تیرے پاس پہونچایا نہین تو نانا جان تم تڑپ کر مر جاتے کبھی اس قید سے رہائی نہ پاتے صبح کو تیغہ کھینچکر قید خانے سے نکلنا بھونچال جادوگر کو قتل کرنا قدم با قدم مکتوب کو دیکھتے جانا جو دوست دشمن سامنے آئے بے مکتوب کے دیکھے اُس سے بات نکرنا جب مین بھی آؤن تو مکتوب دیکھ لینا قہار اسکی باتون پر مرا جاتا ہی کبھی بلائین لیتا ہی کبھی صدقہ قربان جاتا ہی جب چاہتا ہی کہ ہاتھ پکڑ کے پاس اپنے بٹھاؤن جیفہ ہٹ جاتی ہی کہتی ہی دیکھو بدحواس نہو

جب تک مین اپنی خوشی سے اجازت نہ دون تب تک مجکو ہاتھ نہ لگانا یہ کہکر اُسی طرح غرق زمین ہو کر جیفہ
غائب ہوئی بھونچال صبح کو بل کرتا ہوا آیا ایک لات ماری کہ دروازہ کھلا آواز دی او قہار کیا کرتا ہی بھوک
کے مارے مرگیا یا جیتا ہی قہار تیغہ کھینچکر باہر نکلا بھونچال کو کچھ بن نہ پڑا حیران ہی کہ یہ کیا سبب کہ گذرا نیزہ
ہاتھ مین تھا قہار کو مارا قہار نام ابلیس پڑھ رہا ہی نیزے کو توڑ کر پھینکدیا اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا قہار نے روکا
اُلجھاوے سے ہاتھ نکالکر بھونچال پر تیغہ کا ہاتھ مارا کہ بھونچال کے دو ٹکڑے ہوے زمین کانپی قصر گر پڑا
گڑھیا بھی خشک ہو گئی آسمان سے آگ برسنے لگی تھوڑی دیر یہ آفت رہی پھر آواز آئی کشتی مارا نام من بھونچال
جادو بود اب قہار نے تیغہ کو نیام مین کیا اکڑتا ہوا چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ پہلو سے نخل سے جیفہ آدم خوار پیدا
ہوئی وہی صورت وہی سیرت قہار اسکی صورت زیبا دیکھکر بلبلا گیا کہا ای جان جہان وای آرام دل مشتاقان وای
ماہ تمثال وای خورشید جمال ای نیر آسمان کمال وای آفتاب فلک جلال تیرے پر جان جاتی ہی اُسنے بائین ہاتھ سے
اسکے پٹے پکڑے دہنے ہاتھ سے ایک طمانچہ مارا کہا اب سب مصیبتین تیری دور ہوئین بچہ بڑی قید سے
نجات پائی اب میرے ساتھ باغ مین چل دن عید رات شب برات ہوگی کوئی تکلیف سامنے نہ آئیگی یہ کہکے
اپنے ساتھ لیچلی جنگل مین دیکھا ایک قبر تازہ بنی ہی جیفہ نے قہار سے کہا مٹی اس قبر کی ہٹاؤ ہم چلکر شراب
پیینگے کباب کیواسطے گوشت تو لے چلین قہار نے کہا ای جان جہان مُردے کا گوشت کس کام کا کہا اے
بیچارہ ور سامری و جمشید مجکو اسی کے کباب بھونجاتے ہین مُردے کا گوشت نہایت عمدہ مزے دار خستہ بھرا
ہوتا ہی تو ایسی چیز کو برا کہتا ہی جلد مٹی ہٹا قہار نے تامل کیا اس نازنین نے دوپٹے کی گاتی باندھ کر مٹی قبر کی
ہٹائی بڑے نکال کر بچھائے اُسی پر مردہ نکال کر رکھا کہا ارے قریب تو آ دیکھ تو کہان کا گوشت لون
قہار نے کہا مین تو اسکے کباب نہ کھاؤنگا اُسنے پٹے پکڑ کر ایک طمانچہ مارا کہا او بیحیا نامرد ازلی و ابدی کا خرچی
ہمنے تیرے واسطے یہ جفا اٹھائی باپ کے گھر سے مکتوب چرا کر لائی اب لوح تجکو دلوا دینگے تو ایسی نعمت
سے انکار کرتا ہی یہ کہکے جیفہ نے چند بوٹے گوشت کے کاٹ لیے مردے کو پھر قبر مین رکھ کر بڑے لگا دیے
دوپٹہ آب روان کا تھا اُسمین وہ ٹکڑے باندھ لیے اُس سڑے ہوے گوشت سے پانی ٹپکتا ہوا بوے بد
آرہی ہی کہ دماغ پریشان ہوا جاتا ہی قہار ساتھ ساتھ اُس آدم خوار کے چلا آتا ہی تھوڑی دور چلی تھی کہ چند
کنیزین سامنے سے پیدا ہوئین مبارک مبارک کرتی ہوئی سامنے آئین کہنے لگین بی بی معشوق تو مبارک ہو
آپکے اسکے خوب بنیگی ایسے شیر دلیر کس کو ممکن ہوتے ہین کیا معشوق پری پیکر ہی جیفہ نے کہا صاحبو چپ ہو
یہ شعلہ مزاج ہی دیکھیے اس سے کیونکر بنے جو سامری و جمشید چاہینگے وہ کرینگے سب کنیزین گھیرے ہوے
جیفہ و قہار کو ساتھ لیے ہوے بناز و کرشمہ چلی آتی ہین چند قدم طی کرکے دیکھا ایک دروازہ باغ کا مثل آغوش
عاشق کھلا ہوا ہی ہوا سے سرد آرہی ہی جیسے ہی قدم اندر رکھا قہار نے خوش ہو کر بند قبا کھول دیے
کنیزین قہار کی صورت دیکھ کر ہنستی ہین آپس مین کہتی ہین دیکھو یہ بھڑوا جمال ظاہری دیکھکر کیسا لٹو
ہوگیا ہی کیا خوش خوش چلا آتا ہی جب صورت اصلی دیکھے گا گھبرائیگا سر پٹکیگا ایک کہتی ہی ہوا اب اُسکے
ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اُسکے دام مین پھنس گیا اور پھر اُنکی صورت اصلی وہ کیونکر دیکھے گا کیا یہ ایسی
نادان ہین جو اپنی اصلی صورت دکھائینگی اسیطرح ہمیشہ اپنے کو بنائے رکھینگی قہار باغ کو دیکھکر شگفتہ ہو گیا ہی دیکھتا
ہی چہار جانب گلہاے رنگا رنگ و شگوفہ ہاے بوقلمون نہرین جوش مار رہی ہین عندلیبان خوشنوا کی زمزمہ سرائی

باغ کی رعنائی و زیبائی ہی
قطع فضائے دلاویز و جنت نما
عجب کیون نہو چمن گردش آل
عجب آب نوشین مین اُسکے ہر روان
قلم وسعت مین آسکے گر ہو روان

ہمت جوش بہار طائرون کی پکار
عجب دلنشین و عجب دلکشا
کرے مطلع شعہائے کمال
بجا ہی کہین گر شراب طہور
بنے فیض سے اُسکے شیرین بیان

بلبلون کے چہچہے چکور کے قہقہے
بہاین زیب و زینت ہی اُسکی زمین
ہوا اُسکی مثل نسیم بہار
عجب کیا اگر ہو وہ آب حیات

وہ پھولون کی خوشبو کوئل کی کو کو
کرے خم رشک سے جسکے چرخ برین
دلون کو کھلاتی ہی لیل و نہار
کہے آب جو اُسکو آب حیات

جیفقہ نے کنیزون سے کہا ارے تمھارے یہان مہمان آیا ہوا ہی صحن باغ مین فرش بچھاؤ آگ تیار کرو گوشت لائی ہون کباب لگاؤ مہمان نوازی ضرور ہی آج باغ مین بڑی کیفیت ہی روز جشن و سرور ہی مگر دیکھو قہار ہمارے ساتھ بیمروتی نہ کرنا یہان اپنی خالہ جلیبہ کا نام نہ لینا مین نے اپنے بزرگون کے قتل پر کمر باندھی ہی لوحدار کو بھی بلایا ہی وہ بھی آج ہی آئیگی کنیزون نے اُسی وقت صحن باغ مین فرش بچھایا شراب کی بوتلین لاکر رکھین قہار کو لاکر محفل مین بٹھایا تھا اس معشوقۂ پری چہرہ کو دیکھ دیکھکر پھولا جاتا ہی جی مین کہتا ہی ای قہار کیا معشوقۂ طرحدار ملی کلی آرزو کی کھلی نہایت خوش خوش بیٹھا ہی جیفقہ اپنی بات پکی کیے جاتی ہی کہ ای قہار تو سلطنہ مزاج ہی مین لوحدار کو بلواتی ہون وہ لوح لیکر آتی ہوگی تو بھر نے لینا مگر دیکھو میرے ساتھ بیمروتی نہ کرنا قہار کہتا ہی ای جان جہان مین تمام عمر خدمتگذاری کرونگا بعد فتح طلسم تیرے ساتھ شادی ہوگی جیفقہ کہتی ہی میرا احسان ماننا اپنے قول پر قائم رہنا قہار قسمین کھا رہا ہی کہ ای جان جہان تجسے خلاف وعدہ کرنا خداوند ابلیس کو دعوکا دینا ہی جس دن تمکو نہ دیکھونگا جان سے گذر جاؤنگا تاب فراق نہین ہی جیفقہ ہنسے دیتی ہی چٹ چٹ اسکی بلائین لیتی ہی پھر گائن سے اشارہ کیا اُسنے جو قہار کو بہت بیتاب پایا ساز کو ملایا گنگنا کر بعد ناز و ادا یہ غزل گائی غزل

کیا ماجرا لکھون مین کہ تاب رقم نہین
یہ حادثہ نزول قیامت سے کم نہین
جا کر رہینگے عرش پہ ارباب نغمہ یہ
آہ نا رسا وہ سلسلۂ اختر نجم نہین
یہ زندگانی اہل ہوس کو نصیب ہو
کوئی نہین جہان مین جو پامال غم نہین
از بسکہ ہی جہان سے اُٹھ جانیکا خطر

مین نالہ ہائے صور صبر قلم نہین
ایسا گیا کہ یان تلک آنا محال ہی
اس جوش مین سمائے یہ ایسا الم نہین
پہونچا دیا ہی بیخودیون نے قریب مرگ
مین ناتوان سزائے جفا و ستم نہین
اہل زمانہ دیدہ بادام کی طرح
اب حضرت مسیح کے بھی دم مین دم نہین

اُٹھی ہی نقش خوش قد محشر خرام کی
لکھتے تھے ہم کہ اسکی طبیعت مین رم نہین
وحشت بھری نگاہ سے ہو کیون نہ چارہ گر
ای چارہ گر اب آپ مین آئے تو ہم نہین
بیداد دیکھ تازی ترک فلک نہ پوچھ
وہ آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین جن مین نم نہین

قہار کا دماغ نشۂ شراب سے تر ہی پہلو مین معشوق سیمبر شراب چل رہی ہی جام کا یہ انجام ہی کہ بے پاؤن چل رہا ہی ہر مینائے خنجر رشک سے جل رہا ہی جیفقہ کا پھول پھول کر بیٹھنا ہر مرتبہ یہی کہے جاتی ہی کہ دیکھو صاحب میرے ساتھ بے وفائی نہ کرنا مین نے لوحدار کو طلب کیا ہی اب تمکو لوح ملیگی ایسا نہو اپنے آپ سے باہر ہو جاؤ قہار لوح وغیرہ سب بھولا ہوا ہی جیفقہ پر جان دے رہا ہی دل مین کہتا ہی ای قہار اب تک جفائین سہین ایسی معشوقۂ سیمبر کے ملنے کی امید کہان تھی سنتے تھے کہ طلسم مین بڑی بڑی عمدہ اشیا ہوتی ہین ایسی معشوقۂ عاشق مزاج حسینان جہان کے سر کی تاج اس سے بڑھکر کوئی عمدہ شی نہو گی اب قہار نے کہا کہ مجکو نشہ زیادہ ہی سو رہنے کو دل چاہتا ہی جیفقہ نے کہا صاحب ابھی ٹھہر جاؤ لوحدار آلیوے لوح حاصل کر لو پھر تو تمھارا اختیار ہی ناحق دل بیقرار ہی یہ ذکر تھا کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا کہ تخت پر ایک نازنین نہایت حسین ایک کاٹھ کی صندوقچی

قہ مین اُسکو گلے سے لگائے ہوئے [illegible] اخل صحبت ہوئی جیفہ اُٹھ کھڑی ہوئی کہا بوالوحدار آؤ اُس
حرہ نے اُنگلی دانت کے نیچے دبائی کہا بوا [illegible] لوحدار کاہے کو ہون میرا تو مبہوت جادو نام ہی محبت مین
گون نے بہت سے نام رکھے تھے اب [illegible] جیفہ نے کہا بوا خفا ہوئی پلٹ کے اُسنے قمار کو دیکھا
یفہ سے پوچھا یہ کون صاحب ہین کہا یہ میرے [illegible] ہین مبہوت نے کہا حضور آپ کو کچھ خبر ہی طلسم کشا
سم مین آگیا اکثر لوگ مارے گئے وہ لوگ [illegible] نہ ڈال سکتا تھا جنجال زنگی کا مارا جانا نہر
حت افزا کا خشک ہوجانا یہ کیا تھوڑی بات ہی [illegible] مشہور ہوگیا جنجال جادو وہ شخص تھا کہ جسنے دعوے
ل کیا اُسکو حیران کرکے قتل کرڈالا آبرو [illegible] ن کرتا تھا آخر طلسم کشا پریشان ہوجاتا تھا لیکن وہ بھی قتل
طلسم کی کمر خم ہوگئی آپ کے اباجان [illegible] ین آپکو عاشقی و معشوقی سوجھی ہی جیفہ نے گلے مین ہاتھ ڈال
یے کہا بوا ہم جانتے ہین کہ دنیا ناپائدار [illegible] چین سے گذر جائے اُسکو غنیمت جانو غم والم کا خیال بھی نہ
میرے ہاتھ سے ایک دو جام [illegible] یہ کہکے جیفہ نے جام بھرا لوحدار کو پلایا جام پی کر لوحدار اپنے
م سے [illegible] شراب کا ہوگا طبیعت بے لطف ہوجائیگی جیفہ نے دوپٹہ
[illegible] یاد ہوگا آرام کرنا اس مقام کو اپنا ہی گھر جانو بجبر بٹھایا ایک جام اور پلایا تب لوحدار نے
دوچی کو اُٹھاکر اپنے سینہ سے لگالیا کہا باقی ہون جیفہ نے پھر ہاتھ پکڑ لیا کہا مین نہ جانے دونگی قمار
ے چٹکی لی اشارہ کیا کہ اب لوح چھین لے ورنہ چلی جائیگی میر ابھی کہنا نہ مانیگی قمار اُٹھا ہاتھ پکڑ لیا
ملکہ ابھی نہ جاؤ کیا جلدی ہی ہم تمہارے مشتاق تھے اس زور سے قمار نے ہاتھ پکڑا کہ لوحدار
نے کہا ارے کچھ دیوانہ ہوا ہی مجھکو اپنا زور دکھاتا ہی دیکھو ملکہ اپنے دھگڑے کو منع کرو مین اُف کردونگی
لکر رہجائیگا قمار نے صندوقچی پر ہاتھ ڈالا لوحدار نے چیخ ماری کہ ارے اسے کیون چھوتا ہی اسمین
ے پہننے کا زیور ہی قمار نے جھٹکا مارا صندوقچی چھین لی جیسے ہی صندوقچی چھین کر الگ ہوا ساحرہ دیکھ
ں کر قمار کو جلادون قمار نے بتعجیل صندوقچی کھولی سنا کرتا تھا کہ لوح الماس کی ہوتی ہی حروف اُسپر
ت احمر کے ہوتے ہین بیش قیمت و بے بہا ہوتی ہی اب جو صندوقچی کھولی دیکھا کہ ایک کاٹھ کا ٹکڑا اُسپر
لے کالے حروف لکھے ہین قمار نے گھبرا کر اُسی تختی کو اُسکے سامنے کردیا اُسنے ہائے کہکر آواز دی او
فہ تونے غضب کیا تمام اہالی طلسم تیرے دشمن ہوئے دھگڑے کے شوق مین مجھکو گھر مین بلاکر تونے
چھنوا دی جا کر تیرے باپ سے کہونگی یہ کہکر پرواز پیدا کرکے روانہ ہوئی قمار نے کہا کیون ملکۂ عالم
انون نے جو طلسم توڑے تختیان الماس کی حروف یاقوت احمر کے طلسمی شئے نایاب ہوتی ہی یہ کیسی تختی
یح میری کمبختی ہی جیفہ نے کہا تم بڑے صاحب اقبال ہو کہ لوح بے زحمت مل گئی اس طلسم کی یہی لوح
ائدے اسمین یہ ہین کہ کوئی تمہارے سامنے مکر نہ کرسکے گا کوئی ہنر غالب نہو سکیگا قمار نے لوح کو گلے مین
لیا جیفہ نے کہا صاحب اب بادشاہ طلسم کو خبر ہوجائیگی اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی یہانسے نکل چلو یہ جو
ہی میرے باپ سے سب کیفیت بیان کریگی وہ فوج لیکر آئیگا بڑی آفت مچائیگا مگر جیفہ کا یہ حال ہی کہ تختی جو قمار
دن مین ہلتی ہی وہ اُسکے سامنے سے اپنا منھ چھپائے لیتی ہی قمار نے خوشی مین جیفہ کو گلے سے لگالیا
عکس لوح کا اُسپر پڑا اب جو قمار دیکھتا ہی ایک بڑھیا مکر و فریب مین لاثانی پیر فلک کی نانی جھریان چہرہ
ری ہوئی کمر مین خم نہ منھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت کالی جیسے اُلٹا توا صورت وہ ذرا دنی کہ قمار

پیچ کے پیچھے ہٹ گیا جیفہ نے دوڑ کے پٹے پکڑے اور دو طمانچے زور سے مارے اور کہا او حرامزادے قہار
دیکھ ہم دم بدم اسی لیے کہتے تھے تو نے قسمین کھائین اقرار واثق کیا ارے سمجھا تو خوب سمجھا کہ نام تو اسکا جیفہ ہے یہ
خوبصورت کیونکر ہوگی تو صورت ظاہری پر شیفتہ تھا میری سیرت باطنی تو اچھی ہے ارے میری شرکت سے طلسم جلد
فتح ہوگا ورنہ برسون مارا مارا پھریگا یہ کہکر ایک لات ماری کہ قہار اوندھے منھ زمین پر گرا اب سنبھل کر اُٹھا تو
ہے مگر چپ ہے دل سے کہتا ہے کہ مین کس مصیبت مین پھنسا اس طلسم بھر مین کوئی معشوقہ خوبصورت نہین ہے
اس حرامزادی نے بڑا دعوٰی کا دیا جیفہ جو ناز و کرشمے کرتی ہے منھ پاس لاتی ہے قہار کا دماغ پھٹا جاتا
ہے ایسی بوے بد آتی ہے منھ پھیر پھیر لیتا ہے جیفہ چٹکیان لیتی ہے کہتی ہے او بھیا دل سے کیا باتین کرتا ہے جن باتو
کا مجکو خوف تھا وہی باتین پیش ہوئین ہاے مردون کی ذات بیوفا ہے ارے او احسان فراموش
یہی تو نے قول دیا ہے دم بھر مین طوطے کی طرح آنکھین پھیر لین جیسے ان تلون مین تیل ہی نہین یہ ذکر تھا کہ نوبت
نقارے کی صدا کان مین آئی دیکھا ایک ساحر سیہ فام تخت پر سوار درختون کے تلے سینکڑون سے جڑے
ہوئے یہ تاج سر پر رکھے ہوئے میلا لباس زیب جسم تخت کاٹھ کا پٹرے اُسکے ٹوٹے ہوئے مگر دس ہزار ساحر
پشت پر لشکر وہین سے نعرہ کیا منم سمنکال جادو بادشاہ طلسم خنزیر او جیفہ تو نے کیا غضب کیا اپنے
گھر مین طلسم کشا کو بلایا لو حدار کو دعوٰی کا دیا جیفہ باپ کو دیکھکر گھبرا گئی قہار سے کہا صاحب لوح کو گردش
دو تیغ کھینچو کسی کا سحر تمپر تاثیر نہ کریگا سمنکال نے فوج کو اشارہ کیا طلسم کشا کو تم سب مل کر مار لو مین اُس
مردار خوار کو لیتا ہون اسی نے نہر فرحت افزا کو مٹایا جنجال زنگی کو قتل کرایا یہ کہکے تڑپ کے
گرا جیفہ نے چاہا بھاگون اُسنے چلو مین پانی لیکر پھینکا کہ جیفہ ٹھہر گئی پانی برسنے لگا یہ پانی کو دفع کر رہی ہے
کہ سمنکال تڑپ کر گرا اکر مین پنجہ دیکر جیفہ کو لے اڑا دونون ٹانگین پکڑ کے چیر پھاڑ کے پھینکدیا اندھیرا
ہوگیا آواز آئی اگنستی مارا نام مین جیفہ مردار خوار بود مگر سمنکال جیفہ کو مار کر بہت رویا پکار کر
آواز دی او قہار نابکار دیکھ مین نے اپنی بیٹی کو مار ڈالا تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا دس ہزار
ساحرون نے قہار کو گھیرا قہار ان سب سے لڑ رہا ہے جب لوح کو گردش دیتا ہے ساحر اندھے ہوجاتے
ہین اس لڑنے مین لوح پر نگاہ پڑ گئی تو شتہ پایا لوح کو سر پر رکھ لے سب کی نگاہون سے مخفی ہوجائیگا سب تجکو
تلاش کرکے چلے جاینگے تو قریب باغ نمرودیہ کے پہونچیگا پھر لوح دیکھنا قہار نے لوح کو سر پر رکھ لیا یکایک
غلغلہ ہوا ای بادشاہ طلسم کشا نہین ملتا ہمارے بیچ سے لڑتے لڑتے غائب ہوگیا سمنکال نے سارے باغ کو چھان
مارا جب کہین پتہ نہ ملا آواز دی یارو چلو طلسم کشا طرف باغ نمرودیہ کے گیا ہے وہان گرفتار ہوجائیگا ادھر قہار نے
اطمینان سے لوح کو دیکھا لکھا تھا ای طلسم کشا تیری جرات کے شہرے ہین دل کو اپنے حقیر نہ کرنا بہادر بنا رہ مصرعہ
بر سر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد ✤ اس درخت چنار کو اکھیڑ دہنہ نقب خام کا پیدا ہوگا اُسمین کود پڑنا قریب
باغ نمرودیہ کے پہونچیگا قہار نے درخت اُکھیڑا دہنہ نقب مین داخل ہوا ایک صحرا مین پہونچا تھوڑی
دور گیا تھا دیکھا صدہا نازنینان مہ جبین و حسینان مہر تمکین برائے استقبال قہار آئین ایک نازنین جو
سب کی افسر تھی اُسنے آکر قہار کا ہاتھ پکڑ لیا کہا ہم سب آپکے تابعدار ہین اسواسطے آئے ہین کہ آپ کو باغ
گلرشک مین لیچلین اور آپنے جو صدمے اُٹھائے ہین اُسکا بدلا عیش و عشرت سے کرین قہار اُس نازنین
سے باتین اور کنایہ اشارہ کرتا ہوا چلا اُس نازنین نے یہ بھی کہا کہ ہم وہ ظاہر نما نہین ہین ہماری صورت اصلی ہے

نقلی نہین ہو جیسا ظاہر ویسا باطن تمکو جو سامنا جیفۂ مردار خوار سے پڑا ہو وہ یہان تصور نہ کرنا اب اُس نازنین
نے قہار کو باغ مین لاکر مسند پر بٹھایا شراب چلنے لگی قہار بھی خوش خوش بیٹھا ہو جیسے ہی اُس نازنین نے
جام بھر کے قہار کو دیا قہار نے چاہا پیون کہ ایک آواز کان مین آئی او گدھے یہ جیفا نین اُٹھا مین مگر تجکو عبرت
نہوئی خبردار بے لوح دیکھے شراب نہ پینا قہار رک گیا اُس نازنین نے کہا کیون صاحب شراب مین کیا عیب
ہو جو آپ رک گئے قہار نے باتون مین اُسکو لگایا دزدیدہ نگاہ سے لوح کو دیکھا لکھا تھا اے قہار خبردار شراب
نہ پینا ورنہ پانی ہو کر بہ جائیگا فریب جادو اسکا نام ہو خاص اسی واسطے آئی ہو کہ لوح تجھسے لیجائے یہی
جام اسپر پھینک مار قہار حیران ہو کہ یہ آواز مجکو کسنے دی نظر اُٹھا کر جو دیکھا قصر کے سامنے ایک نخل ہو
اُسپر ایک زاغ بیٹھا کہہ رہا ہو خبردار شراب نہ پینا قہار نے وہی جام اُس نازنین پر پھینک مارا شراب کا گرنا
تھا کہ نازنین جلنے لگی کنیزون نے جھپٹ کر اُس زاغ پر سحر کیا زاغ زمین پر گرا دیکھا جلیسہ مردار خوار
گرتے گرتے اصلی صورت پر آئی پکار کر آواز دی او قہار مجکو بچا قہار دوڑا لوح کو گردش دی کئی سو کنیزین
اندھی ہو کر بھاگین تھوڑی دیر مین سناٹا ہوا جلیسہ اُٹھی کہتی ہوئی او گدھے تو نے اسقدر دیر لگائی بادشاہ
طلسم نے صدہا جادوگر تیری تلاش مین روانہ کیے ہین مین نے اپنے کو بمشکل یہان پہونچایا یہ نوکر تھا کہ آسمان
پر سناٹا ہوا دیکھا ایک جادوگر یہ شعر پکارتا ہوا آتا ہو او جلیسہ حرامزادی تو نے غضب کیا اپنے باپ
کو نمرود سے بچایا صدہا کو قتل کرایا دیکھ تو کس طرح تیرے ساتھ پیش آتا ہون جلیسہ نے کہا اے قہار لینا قہار
بڑھا اُس ساحر نے سحر کیا قہار تو سحر دفع کرنے لگا وہ جلیسہ پر گرا جلیسہ لاکھ چیخی چلائی مگر وہ ساحر پکڑ کر
لے چلا جلیسہ چیختی ہوا رے قہار مجکو بچا باغ مین ایک قصر بلند ہو اُسکے تیسرے درجہ پر لیجا کر جلیسہ کو ذبح
کرنے لگا قہار کا کلیجہ پھٹ گیا بحکم لوح اُسکو تیر سے مارا آواز آئی گشتی مرا نام من جابر جادو بود قہار
نے جا کر جلیسہ کو اُٹھایا بارہ دری مین لاکر بٹھایا جلیسہ نے کہا مین اسی باغ مین رہونگی تو جا کر طلسم کو
فتح کر مین نے یہ خبر سنی ہو کہ بادشاہ طلسم سامان لشکر کشی کر رہا ہو اگر تو دیر کریگا وہ چڑھ آئیگا مگر وہ یہان نہ
مارا جائیگا پس تجکو تابہ دار الامارۂ شاہی جانا ضرور ہو قہار نے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا جلد باغ سے نکل ورنہ
بلا نازل ہوا چاہتی ہو پھر جان بچانا مشکل ہوگا قہار باغ سے نکلا ایک نخل کے سایہ مین بیٹھکر بحکم لوح نام ابلیس
سو مرتبہ پڑھا کہ ایک زغن آسمان سے آئی اُسکی پشت پر قہار سوار ہوا زغن آسمان کی طرف چلی ایک مکان بنا
سامنے تھا وہان لاکر قہار کو اُتار زغن یہ کہکر اُڑ گئی کہ اے طلسم کشا ہشیار رہنا قہار نے جھک کر دیکھا اُس
مکان مین ہزارہا بندگان خدا قید ہین ہتھکڑیان بیڑیان پہنے ہوئے غل مچا رہے ہین قہار کو رحم آیا قصر سے
اُترا کہ انکو جا کر رہا کرے دونون پہلو سے دو سو زنگی تلوارین ہاتھ مین لیے ہوئے قہار پر آپڑے لوح نے خبر دی
کہ مرحلۂ شیاطین جادو دار و نہ زندانخانہ از طرف بادشاہ طلسم مدت سے مقرر ہو قہار نے بھی تلوار کھینچی
بیچ مین اُنکے جا پڑا تلوار چلنے لگی شیاطین جادو جو سب کا افسر ہو وہ بڑھ بڑھ کے سحر کر رہا ہو بسبب لوح کے
قہار پر سحر تاثیر نہین کرتا کچھ ساحر یہان سے بھاگے کہ چلکر بادشاہ سے اطلاع کرین چند ساحرون نے جا کر
سمنکال جادو کو خبر دی کہ طلسم کشا فریب و جابر کو قتل کر کے مقام پر شیاطین کے آپہونچا تلوار چل
رہی ہو کسی کا حربہ اُسپر اثر نہین کرتا سحر بیکار ہوتے ہین سرکار چلین تو کچھ بن پڑے اتنے مین ماہر آبجار
اُڑتا ہوا آسمان سے آیا کہا اے بادشاہ آپ کس خواب خرگوش مین مبتلا ہین طلسم کشا نے سب طلسم درہم و برہم

کردیا شیاطین کے مقام پر لڑ رہا ہی جلد چلیے ورنہ نکل جائیگا یہ سنتے ہی سمنکال سوار ہوا ماہر آبیارہ کو حکم دیا
فوج و لشکر لیکر جا جسطرح بنے طلسم کشا کو قتل کر ماہر چلا سات ہزار ساحر قوی تن قوی من ساتھ لیے اُسوقت
پہونچا کر شیاطین مارا جا چکا تھا آوازین مہیب آرہی ہین سنگباری برف باری ہو رہی ہی بارہ ہزار قیدی
شاہزادے و وزیرزادے تاجر بچے اُفتادین اُٹھا کر طلسم مین سالہا سال سے قید تھے قہار نے جا کر سب کو
رہا کیا قیدخانہ سے نکلا ایک قیدی نے کہا آپ کیواسطے یہان مرکب بھی ہی قہار نے جا کر وہ مرکب کھولا زین
قصر سے نکالا گھوڑے کو تیار کیا اسپر سوار ہوا ان سب کو پشت پر اپنی لیکر باہر نکلا کہ صحرا سے گرد اُڑی آواز
آئی او قہارہ کہان جاتا ہی غضب کیا تونے شیاطین کو قتل کرڈالا ساتھ والون سے کہا اسکو گھیر لو سات ہزار
جوانون نے چہار جانب سے قہار کو گھیر لیا سحر کرتے ہین مگر اثر نہین کرتا سحر اُلٹ کر اُنھین کے سینون پر پڑتا ہی کئی
ہزار ساحر ہلاک ہوئے یہ قیدی جو نکلے ہین یہ بھی لڑ رہے ہین جہان سحر مین پھنسے قہار نے لوح چمکائی اُنھون نے
رہائی پائی قہار لڑتا بھڑتا تا بہ ماہر پہونچا یہی سب کا افسر ہی جب دیکھا ماہر نے کہ سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا چاہا
تڑپ کر نکلون جا کر بادشاہ سے عرض کرون قہار قریب پہونچ گیا اور تیغہ مارا ماہر نے سپر سحر اُٹھائی تیغہ
برق تاب تڑپ کر گرا سپر کے دو ٹکڑے ہوئے ماہر مارا گیا اب قیدیون مین سے ایک نے کہا کہ آپ اپنے
کو تا بہ دار الامارہ شاہی پہونچائین دیر نہ کرین ورنہ مشکل ہوگی قہار پشت پر سنبھل بیٹھا اور بشفقت تمام سامنے
قلعہ طلسمی کے پہونچا ایک طرف اکوان منارہ گردن فرو کش تھا وہ بھی قہار کو دیکھکر دوڑا قلعہ پر
قہار نے حملہ کیا قلعہ سے آگ برسنے لگی ساتھ والے گھر جاتے ہین قہار لوح چمکا کر اُنکو رہا کرتا ہی آخر سب کو
ٹھہرا کر آپ بڑھا برابر خندق کے پہونچا بحکم لوح گھوڑے کو خندق مین ڈال دیا اندر قلعہ کے نکلا سمنکال
تخت پر سوار سب انتظام کر رہا تھا گوشۂ قلعہ سے قہار کی صدا آئی گھبرا گیا دیکھا قہارہ لڑتا ہوا آتا ہی
سمنکال زمین پر گرا طائر بنکر چلا قہار نے بحکم لوح کمان کانسے سے اتاری تاک کر تیر مارا سمنکال کے سینہ
سے پار گذرا بجائے خون جسم سے اُسکے شعلہ ہائے آتش نکلے ہزارون ساحر جل گئے اندھیرا ہو گیا بعد
عرصہ دراز کے روشنی ہوئی آواز آئی کشتی مارا نام من سمنکال جادو بادشاہ طلسم خنزیر بود تمام ساحر
چادر ہلانے لگے بڑے بڑے افسر ہاتھ باندھکر حاضر ہوئے قہار نے سب کو امان دی دار الامارہ شاہی
مین آیا آکر بیٹھا تھا مال طلسمی نکل رہا ہی سلاح بھی اسکو ملے بندر کے کھال کی زرہ بوم کی کھال کی ٹوپی
قہار نہ پہنتا تھا افسرون نے کہا یہ حضور کے واسطے بانیان طلسم نے بنایا ہی یہی آپ کی شوکت ہی آخر
قہار نے یہ سب سامان پہنا بندر بنکر بیٹھا کہ چند ساحر دوڑے ہوئے آئے کہا حضور مبارک ہو ملکہ جلیسہ
تشریف لاتی ہین اور فوج طلسمی اُنکے ساتھ ہی باہر آئیے تماشا دیکھیے بڑی دھوم سے تشریف لاتی ہین قہار
باہر نکل آیا دیکھا آگے آگے جلیسہ منڈے تخت پر سوار پشت و پہلو پر دو ہزار ہیجڑے اور چار ہزار زنانے
ڈھولکین گلو مین پڑی ہوئین آپس مین لڑائیان ہو رہی ہین جلیسہ نے دیکھکر آواز دی کہ طلسم کشا سامنے
کھڑے ہین ڈھول بجا سب مل کر ہمیشہ دلبر سجان مبارک باشد گانے لگے اور ہیجڑے پکار رہے ہین واہ طلسم کشا
کیا تیری لیاقت ہی کس کس سے مقابلہ کیا ہم تمکو اپنا گرو جانتے ہین تم ہمارے مالک ہو سب تالیان
بجا رہے ہین خوشیان منا رہے ہین اب جلیسہ نے بڑھکر عرض کی ای طلسم کشا اب تیرا عظم و شان بڑھا
فوجون کو لیکر نور افشان پر چل یہ فوجین جہان جا پڑینگی کیا ٹلینگی ہیجڑون نے کہا میان طلسم کشا ہم کرتیان

اُٹھا اُٹھا کر دعا کرینگے نگوڑے دشمن مرجاینگے ایک کہتا ہی نگوڑا لنگور ہی ایک کہتا ہی میری جٹھانی سنے خوب پھپتی کہی
میمون صحرائی چشمہ بدور ہی قہار یہ جھلایا مگر کچھ جواب نہ دیا چپ ہو رہا اتنا کہا کیا بیہودہ بکتے ہو خاموش رہو
ایک ہیجڑے نے بڑھکر یا تھہ پکڑ لیا کہا بیٹا چپ رہو غصہ نہ کرو تمنے ایسا کام کیا کہ جس سے ہم سب گھر انے مین
آپکی تعریفین کرتے ہین قہار کہتا ہی اُن باتون کا ذکر نہ کرو مجھے برا معلوم ہوتا ہی جلیسہ کہتی ہی بیٹا تمھاری جرأت
کا ذکر ہی اب یہان سے کوچ کرو قہار کہتا ہی اس فوج سے کیا ہوگا ایک ہیجڑے نے بڑھکر کہا بگڑ وے سکے بجز دے
تو چل تو سہی سحر العجائب و مصر الغرائب کیا نگوڑے ہین تالیان بجا بجا کر بھگا دینگے آخر قہار سوار ہوا ایک
خوک صحرائی لشکر آیا اُسپر میان قہار کو سوار ہونا پڑا بیس ہزار ساحران غدار بارہ ہزار زنانے و ہیجڑے دو ہزار
چھکڑے مال و اسباب سے قہار خوک صحرائی پر سوار زرہ چرم میمون کی خود چرم بوم کا یہ قطع اپنی بنا کر نوبت و
نقارے بجاتا ہوا چلا شام کو جس مقام پر اُترتا ہی ہیجڑے اور زنانون مین وہ لڑائی ہوتی ہی کہ تمام قریانی و دیہاتی
دوڑ آتے ہین جب یہ لڑ لیتے ہین تب بیٹھکر کھانا پکاتے ہین قہار اندر بارگاہ کے عیش کے ساتھ بسر کرتا ہی اکثر
جلیسہ خوشی مین آکر قہار کے پٹے پکڑ کے دو تین طمانچے لگاتی ہی کہتی ہی کہ او گدھے میری جوتیون کے صدقے
مین تجکو یہ دن نصیب ہوئے ایسی فوج دریا موج کسکو ملتی ہی اب مقابلہ ساحران غدار سے قریب ہی الغرض لشکر
اسکا آکر قریب ایک دربند کے اُترا کہ وہان کا حاکم مفہوم کلنگ سوار تھا بارہ ہزار سوار لیکر وہ نکلا تھا
سے مقابلہ پڑا قہار نے اُسکو زیر کیا چند لوگ یہان سے بھاگ کر پاس سحر العجائب و مصر الغرائب
کے پہونچے تمام کیفیت بیان کی کہا حضور قہار فوج ساحران لیکر بڑے زور و شور سے آیا ہی پہلوانون مین
اکوان منارہ گردن ساتھ ہی اُسکی بھی فوج ہی اتفاق سے اُسوقت شاخسار بھی سلام کو آئی ہی اُسنے
کہا حضور مین نے خبر پائی ہی کہ جلیسہ قہار کو طرف طلسم خنزیر کے لے گئی ہی آپ آگاہ ہین کہ جلیسہ مدت کی
واقف کار ہی طلسم کے حالات سے ماہر ہی سحر العجائب و مصر الغرائب ہنسنے لگے کہا اے شاخسار تمھین
معلوم ہی فتاح طلسم خنزیر کے واسطے کیا کیا طریقے چاہیین آدمی کا کام ہی کہ اُن جفاؤن کو اُٹھائے اگر غیرتدار
ہو تو حال سنکر مرجائے بلکہ ہمنے تجویز کیا تھا کہ جب طلسم کشائے اصلی آئیگا اُنھین کو حکم دونگا کہ تم جاکر طلسم کشا
کو روکو جب راہ طلسم خنزیر پر آئیگا آپ رک جائیگا پہلی قید تو یہ ہی کہ ابلیس پرست ہو نماز و روزہ کبھی نہ
کیا ہو مسلمانون کے یہان جو لاحول پڑھا جاتا ہی وہ کبھی منھ سے نہ نکلے حمزہ ان قاعدون کو بھلا کاہیکو
قبول کرتا اگر یہ نہ کرتا تو اُسپر غالب نہ آتا حمزہ تڑپ تڑپ کے جان دیتا حمزہ و فرزندان حمزہ سب صاحب
غیرت ہین اُن سب صاحبون کو دیکھ چکا ہون صاحبان غیرت و ہمت حسین و جمیل صف شکن تیغ زن
ایک ایک اُنمین وحید عصر ہی دیکھو اس طلسم پر جو جو آئے کیا کیا قیامتین برپا کین ہم ہی ایسے تھے کہ اُنکو پکڑ لائے
میرا جی چاہتا ہی ایک شعبدہ گردن مشیران سلطنت نے پوچھا کیا سحر العجائب نے کہا میرا جی چاہتا ہی ایرج پر
سحر کرون کہ قلب اُسکا اُلٹ جائے بران کا تو عاشق ہی یہ کہکر روانہ کر دونگا کہ قہار بران پر عاشق ہی تجسے
لڑنے آتا ہی اُسکو جاکر مارو ایرج جاکر اُسکو مار ہی ڈالیگا زندہ نہ چھوڑیگا وزرا اُسنے کہا ایک بات کا خوف
ہی کہ اگر کسی کامل نے سحر اُتار دیا تو ایسا بپھریگا کہ گرفتار کرنا کیسا لڑائی پڑ جائیگی سحر العجائب کو سناٹا آگیا
آخر ٹھیک کر آواز دی اے وفا شعار جادو اُس بھیا کو پکڑ لاؤ وفا شعار جادو بارہ ہزار سوار لیکر چلا
بادشاہ سے کہا فوج اور دے لو وفا شعار نے کہا حضور مین تنہا کافی ہون سحر العجائب نے کہا بے فوج

کافر کمینا ہمارا رفیق اور زندہ جانے بیس ہزار فوج ساتھ کی یہان قہار مغموم کلنگ سوار کو زیر کر کے
اُسی قلعہ مین اُترا اور واسطے شکار کے صحرا مین گیا جنگل کی ہوا جو گھوڑے نے کھائی فوراً گر پڑا مُنھ سے پانی
گرا مر گیا ملازمون سے کہا اگر کسی کا گھوڑا ممکن ہوتا تو ہم اُسپر سوار ہو کے چلے جاتے اُسکا گھوڑا اُسکو بھیجدیتے
ملازمون نے کہا یہان تو گھوڑا زمینداروں کے پاس نہین ہی اور ہی تو ایسی جگہ ہی کہ جہان سے ملنا ممکن نہین
قہار نے پوچھا وہ کون شخص ہی اُسنے کہا وہ دیوانہ ہی کہ اُسکو دیوانہ کوہی کہتے ہین اُسکے یہان اصطبل
آراستہ ہی کئی سو مرکب بندھے ہین قہار نے کہا ایک آدمی یہان سے جائے اُس سے کہے کہ ہمارا شاہزادہ
اس صحرا مین آیا تھا مرکب مر گیا یہ نہین معلوم مرکب گیا خواہش ہی ایک گھوڑا دو شکار کھیل کے اور ایک گھوڑا
اور اُسکے ساتھ اضافہ کر کے بھیجدینگے اس حیلہ سے ہمارے تمہارے ملاقات ہو تم ہمارے لشکر مین آنا ہم تمہارے
صحرا مین آیا کرینگے ایسی ایسی باتین کہلا بھیجین ملازم نے جا کر اسیطرح دیوانہ کوہی سے کہا فرش چرمی بچھا ہی
بال فتیلہ فتیلہ چھوٹے ہوئے پانوٗن مین زنجیر بندھی ہوئی کمر مین لنگر پڑا بیٹھا زنجیر ہلا رہا ہی ایک چوبدست
گران سنگ فولادی کئی سو من کی آگے رکھی ہی اُسکو بھی ہلا رہا ہی مرکب کئی سو سامنے بندھے ہین نوکر کئی
چپکے سر جھکائے بیٹھے ہین کیا مجال ہی کہ جو کوئی بات کرے جس کسی کو منظور ہوا پکارا اوگر گے یہ کام کر دو
نوکر تھراتا ہوا وہ کام کر کے سامنے آیا اگر پسند آیا تو کچھ دیدیا ورنہ ایک چوبدست ماردی کہ پرا تھا ہو گیا
لاشے سامنے تڑپ رہے ہین بیٹھا ہوا غل مچا رہا ہی فرستادۂ قہار جب پیام پہونچا چکا دیوانے نے سنکر
کہا وہ بے حیا کون ہی جو ہم سے گھوڑا مانگتا ہی اور مانگتا تھا تو خیر ہم دیدیتے کہتا ہی دو گھوڑے بھیجونگا کیا ہمکو
کوئی محتاج سمجھا ہی ہم اُس خرد منڈے کو سزا دینگے یہ کہکر چوبدست آہنی کاندھے پر رکھی نوکر کا ہاتھ
پکڑ لیا کہا او گر گے چل بتا دے کہ جو اپنے کو امیر جانتا ہی وہ کہان ہی ہم ابھی اُسکو خوب سمجھا دینگے
نوکر بہت خوب کہتا تھر تھر کانپتا ہوا چلا جب قریے سے باہر نکلے ایک نائی آتا تھا اُسنے جو دیوانے
کو آتے ہوئے دیکھا نائی کی خوشامد یہی ہی کہ اُسنے کسوت سے آئینہ نکالا بڑی صفائی کی کہ آئینہ دیوانے کے
ہاتھ مین دیدیا دیوانے نے جو آئینہ دیکھا منھ بنایا عکس نے بھی منھ بنایا جو حرکت دیوانہ کرتا ہی وہی
کیفیت عکس سے بھی ظاہر ہوتی ہی جھلا کے نائی کو ایک چوبدست ماری اور اپنے کو بھی دے مارا
کہا ہاے میرا بھائی قید ہو گیا ملازم قہار نے جو اتنی مہلت پائی بھاگا دیوانہ چوبدست لیکر دوڑا پکارتا
ہوا اوگر گے ٹھہر جا جراٗت دکھا قہار ایک نخل کے سایے مین کھڑا نوکر کا انتظار کر رہا ہی چند بیلچہ دار اُسکے
پاس کھڑے ہین دیکھا نوکر دوڑتا ہوا آتا ہی اور پکارتا ہی آقا مجکو بچائیے قہار نے کہا ارے کیا آفت
برپا ہوئی دیکھا ایک دیوانہ ژولیدہ مو کمر مین لنگر پڑا ہوا زنجیرین بڑی بڑی پڑی ہوئین خانہ زنجیر مین غل
ہو گرد اُڑتی ہی قہار نے بڑھکر اپنے نوکر کو پشت پر لیا اور کہا او دیوانۂ مفلوک ٹھہر جا اُسنے کیا تیری خطا
کی ہی دیوانے نے کہا ارے خطاوار تو ہی تونے ہمارے پاس کہلا بھیجا کہ ایک مرکب کے دو مرکب دینگے
تمام صحرا ہمارے قبضہ مین ہی شاہان طلسم نے یہ صحرا ہمکو بطور جاگیر دیا ہی بچے ہمارے پیدا ہوتے ہین ہم
اُنکو کھاتے ہین مزے اُڑاتے ہین تو کون ہی یہ کہکے ایک چوبدست ماری قہار نے پیترا بدل کے خالی دی
اب تو دیوانہ برس پڑا دم لینا مشکل کر دیا قہار نے جب دیکھا یہ کسی طرح نہین مانتا آڑا کھڑے ہو کر
کلہ چوبدست پر ہاتھ مُولا کشاکش جو ہوئی دیوانے نے جھلا کر چوبدست کو چھوڑ دیا دوڑ کر ایک چنگل مارا

تمام لباس نوچ کر پھینکدیا قہار کے جسم سے خون جاری ہوا قہار بھی دوڑ کر لپٹ پڑا دونون مین جوتی پیزار
ہونے لگی مگر دیوانے نے تمام بدن اسکا ناخونون سے نوچ ڈالا شانے پر ایک چلکت ماری بوٹے کا بوٹا نوچ
لیگیا قہار تڑپ گیا ایک مقام پر دیوانے نے پھر ایک چلکت ماری قہار کی زبان سے آہ نکل گئی دیوانے
نے کولے پر لادکے جو مارا دھم سے لٹھے کا لٹھ گرا دیوانہ کود کر چھاتی پر چڑھ بیٹھا قضائے کار جلیسہ
مردار خوار جو صبح کو دربار مین آئی اسنے پوچھا شاہزادہ کہان گیا لوگون نے کہا واسطے شکار کے
تشریف لیگئے ہین جلیسہ نے کہا غضب ہوا اس صحرا مین دیوانہ کوہی رہتا ہی ایسا نہو اُس سے
مقابلہ پڑجائے وہ مارہی ڈالیگا زندہ نہ چھوڑیگا یہ کہکے اُسوقت پہونچی کہ دیوانہ قہار کی چھاتی پر چڑھا
ہوا منھ ہی منھ گھونسے مار رہا ہی اور کہتا ہی کیون بے خردمندے ہمکو چھوڑا دیگا ساتھ والے سب
بھاگ کر دور دور کھڑے ہوئے افسوس کر رہے ہین کوئی ڈر کے مارے قریب انکے نہین آتا
جلیسہ نے جو یہ حال قہار کا دیکھا بلک گئی وہین سے ایک ماش کا دانہ پھینکا کہ دیوانہ سینے سے قہار
کے اچھل کے گرا قہار اٹھکر چھاتی پر چڑھ بیٹھا دیوانہ ہر چند ہاتھ پانون ہلاتا ہی نہ قلب مین قوت نہ آنکھون
مین بصارت نہ روح کو راحت عجب کیفیت ہی قہار دیوانہ کی مشکین باندھنے لگا جلیسہ سحر کرتی ہوئی
آسمان سے اتر آئی پکارتی ہوئی کہ ارے اسکی مشکین باندھ لے اس ظالم نے اس طرف کا راستہ بند
کر دیا ہی کوئی مسافر راستہ نہین چلتا قہار نے کمر سے توڑا زنجیر فولادی کا کھولا قصد کیا دیوانے کی
مشکین باندھون کہ صحرا سے گرد اڑی جلیسہ نے کہا او قہار جلد اٹھ یہان سے نکل چلین فوج سحرون
اور رنالون کی آراستہ کرین کوئی طرف سے شاہان نور افشان کے آتا ہی دیکھا تو حقیقت مین علمدار
ظاہر ہوئے پھر ہرے علمہائے سیاہ کے کھلے ہوئے نشان کنز ظاہر وفا شعار کر گدن آتشین پر سوار
پشت پر بیس ہزار ساحران غدار چونکہ مدتوں سے قہار قید رہا ہی اور جلیسہ کو بھی سب پہچانتے ہین دیکھا
دیوانے کی مشکین قہار باندھ رہا ہی جلیسہ سحر کر رہی ہی وفا شعار نے بڑھکر آواز دی او ملعونہ
تجکو کچھ شاہان طلسم سے خوف نہ آیا اپنے باپ کو قیدخانہ سے نکلی وضع قہار کی دیکھکر سب ہنسنے
لگے ہر ایک کا قول تھا میمون صحرائی ہی بعض کہتے تھے چغد ہی بعضے کہتے تھے دیکھو بیحیا و نالائق خوب
تیار ہوا ہی وفا شعار نے وہین سے سحر کیا کہ دیوانہ تڑپ کر نکلا وفا شعار نے آواز دی او دیوانہ کوہی
خوف نہ کر نا مین آپہونچا دیوانے نے اُٹھتے ہی ایک چنگل مارا زخمون پر قہار کے جو زخم پڑے بلک
گیا ایک چیخ ماری کہا او فاحشہ مجکو بچا جلیسہ نے سحر کیا وفا شعار نے روک لیا قہار سے اور
دیوانے سے کشتم کشتا ہونے لگی وفا شعار و جلیسہ سے سحر چلنے لگا جلیسہ سب کے سحر روک رہی
ہی اور بڑی جانبازی کر رہی ہی وفا شعار نے جب دیکھا کہ میرے سحر کو جلیسہ پاس قہار کے نہین
جانے دیتی اپنے سحر سے روک لیتی ہی بس اسنے دوڑ کر زمین پر ایک دوہتڑ مارا ایک طائر قوی الجثہ اڑتا
ہوا آیا قہار کی کمر مین منقار دیکر لے اڑا جلیسہ نے دیکھا دیوانہ جھوم رہا ہی اور تالیان بجاتا ہی کہ وہ
بھاگا وہ بھاگا جلیسہ نے جو دیکھا کہ طائر لیکر قہار کو بلند ہوا پر پرواز پیدا کرکے بلند ہوئی برق گرائی
کہ طائر کے دو ٹکڑے ہوئے گرتے گرتے زمین پر نہ جانے دیا مگر زمین قہار کے پنجہ دبائے
بھاگی اور پکار کر آواز دی او وفا شعار اب قلعۂ مغموم پر آئیگا تو مزہ اٹھائیگا یہ کہکے نکل گئی

بیلسے قراول بھی منتشر ہو چلے ہین وفاشعار نے آکر دیوانے کو گلے لگایا دیوانہ کہتا ہی آقا تمنے بڑا کام کیا ہاتھ پانون کا رونا
ہی جاتا رہا تھا وفاشعار نے کہا وہ باعث سحر تھا اب اپنے خیمے مین جاکر آرام کرو دیوانے نے
کہا مین بھی ساتھ چلونگا اس گرگے کو ضرور مارونگا دیوانہ بھی ساتھ ہوا یہان جلیسہ قہار کو لیکر لشکر
مین آئی سب نے دیکھا عجب حال ہی تمام بدن پاش پاش خون بہتا ہوا شانون کی بوٹیان کٹی ہوئین
سب نے حال پوچھا قہار آہ آہ کرتا ہی بات نہین کی جاتی جلیسہ نے بیان کیا سب افسوس کرنے
لگے پٹیان مرہم کی چڑھائی گئین جلیسہ نے کہا ابھی تجھے اور دیوانہ سے پھر مقابلہ پڑیگا مجھے ہرکارون نے خبر
دی ہی کہ وہ بھی وفاشعار کے ساتھ آتا ہی قہار نے کہا اُسکے ناخونون سے سامری وجمشید بچائین ای بیوی
امان وہ تو کاٹ کھاتا ہی جلیسہ نے کہا کیا صحیح ہی مین سحر کردونگی تجکو بچاؤنگی تا نکے بدن مین لگاتے ایسے ہین پٹیان
مرہم کی بدلی جارہی ہین سوچ مین بیٹھا ہی کہ ہرکارون نے آکر عرض کی لشکر وفاشعار مع دیوانہ آپہونچا
قہار نے کہا پردہ بارگاہ کا اٹھادو پردہ اٹھایا گیا دیکھا کہ دیوانہ آگے آگے شلنگین لگاتا ہوا چوبدست
ہلاتا ہوا جس نخل پر چوبدست ماردی اوڑا اکر گرا کبھی اپنی پرچھائین سے لڑتا ہی اُسپر بھی چوبدستین مارتا ہی
جب سایہ مین آتا ہی کہتا ہی دشمن بھاگ گیا مگر بڑا سخت جان ہی کہ مرتا نہین ساتھ والے سمجھا رہے ہین جب
دھوپ آئی سایہ مین لے آئے اس طرح بہلاتے ہوئے لیے آتے ہین کرگدن مست پر وفاشعار پشت
پر بیس ہزار ساحر بجرنگ بجرنگ کرتے ہوئے چلے آتے ہین قہار گھبرا گیا جلیسہ نے کہا ابا میان اسقدر
فوج کو دیکھکر گھبراتے ہو شاہان نور افشان کی اسقدر فوج ہی کہ اگر لڑائی پڑے اور لاکھ ساحر روز
قتل ہون تب بھی دس برس تک لڑین یہ انکا ایک چاکر کمتر ہی قہار تھرتھرانے لگا جلیسہ نے دلاسا
دیا اب لشکر وفاشعار کا اُترا دیوانے نے کہا رات کو طلایہ مین دونگا ہرچند وفاشعار نے منع
کیا مگر دیوانہ کسکی مانتا ہی چار سو ساحر ساتھ لیکر طلایہ پھرنے لگا پہر دن رہے سے حاضر باش ناظر خبر
پکارتا پھرتا ہی وفاشعار نے نکل کر کہا ای دیوانہ کو ہی ابھی سے کیون تکلیف کرتے ہو طلایہ کا انتظام
رات کو ہوتا ہی دیوانہ چوبدست لیکر دوڑا وفاشعار ہٹ آیا کہا اچھا بھائی تمکو اختیار ہی اب وفاشعار
آکر بارگاہ مین بیٹھا شرابخواری کرنے لگا جب دماغ گرم ہوا حکم دیا طبل جنگی بجے نقارۂ رزمی گرد گرد ایا
ہرکارے قہار کی خبرین لیکر بھاگے قہار و جلیسہ سے عرض کی وفاشعار نے طبل جنگی بجوادیا دیوانہ
طلایہ پھر رہا ہی آپ کے لشکر کو بنگاہ غضب دیکھ رہا ہی ہر مرتبہ یہی خوف ہوتا ہی کہ آہی پڑیگا جلیسہ نے بھی
نوازش طبل جنگی کو حکم دیا قہار نے ساتھ والون سے کہا صاحبو انتظام کرو ایسا نہو دیوانہ رات کو لشکر
پر شبخون مارے جلیسہ نے کہا تیرا جانا بہتر نہین ہی نہین تو مجکو بھی جانا پڑیگا مگر قہار نے نہ مانا وہی لباس
سوتے پن کا پہنکر گینڈے پر سوار ہوا الوان منارہ گردن کو ساتھ لیا لشکر کا آکر انتظام کیا بازار
بزازان وبازار صرافان ومقام جواہر فروشان پر سوار مقرر کیے آپ لشکر کے کنارہ پر آکر ٹھہرا قہار اپنے
لشکر سے بڑھا ہوا کھڑا ہی کہ اُدھر سے دیوانہ آتا ہی قہار کو دیکھکر جل گیا کہا کیون بے گرگے میمون صحرائی یہ
کیسا لباس پہن کر آیا ہی قہار نے بھی نعرہ کیا منم قہار فیلزور کاذب القول نہر بحر البول کسی مقام پر
جوان نہ بن رکے آخر شیدی صاحب بھی سرینگ کے بھاگ گئے دیوانے نے کہا واہ بے نامرد بیچ کتین
ہوئین مگر تجکو شرم نہ آئی جھپٹ کر دیوانے نے چوبدست ماری قہار نے اپنے کو بچایا مگر گینڈے کا سر پاش پاش

ہو گیا قہارہ کو داسو چتا ہی کہ اگر الگ لڑتا ہون تو چوبدست سے نہ بچونگا اور اگر لپٹ کر لڑتا ہون تو یہ تمام بدن نوچ ڈالیگا ابتک پٹیان چڑھی ہوئی ہین ٹانکے ٹوٹ جائینگے مگر دیوانے نے دو چار چوبدستین لگائین جب دیکھا کہ یہ گالیان دے رہا ہی چوبدست پھینک کر لپٹ پڑا ایک چنگل جو مارا اور زخم جو غربال ہوئے قہارہ چیخنے لگا کہتا جاتا ہی کہ ارے چھوڑ دے چھوڑ دے دیوانے نے دو تین چٹکتین بھی مارین بوٹیان کاٹ کر پھینکدین قہارہ رونے لگا دیوانے نے اٹھا کر دے مارا جلیسہ اپنے خیمے مین گھبرا رہی تھی اپنے ساتھ والون سے کہتی تھی صاحبو میری جان عجب مصیبت مین ہی جس بات کو منع کرتی ہون اُس بات کو نہین مانتا اپنی ہی کرتا ہی اب طلایے پر گیا ہی نہین معلوم طلایہ پر اُس کمبخت پر کیا گذری کنیزین سمجھاتی ہین مگر جلیسہ اُس رنج و ملال مین رونے لگی اور یہ اشعار عاشقانہ پڑھنے لگی نظم

مبدل بے سبب کب ہی احبار رنگ رو میرا
خبر کچھ اور دیتا ہی یہ لطف گفتگو میرا
نہین ممکن جو کچھ ممکن نہو مر جانے والون کو
رہیگا تا قیامت چاک سینہ بے رفو میرا
جسے سمجھے تھے اپنا لو اُسی کو مدعی پایا
غضب کیا کیا نہ لائیگا یہ جوش آرزو میرا
نہ دیکھین آنکھ اُٹھا کر اس طلسم چند روزہ کو
مناسب ہی رہے قاتل خیال آبرو میرا
نہ چھوٹیگا چھڑائے سے ہزارون صعوبتین بدلے
نہ لیگا نام بھولے سے بھی یار خوبرو میرا

کسی کی جستجو مین ہی دل پُر آرزو میرا
مہیا ہی مجھے سامان ہر دم بادہ نوشی کا
لب خنجر کا فاقہ توڑ دیتا ہی لہو میرا
ہوا ہون پاکدامن اس ستمگر کی محبت سے
کسی کو کیا کہون دشمن مرا دل ہی عدو میرا
محبت کا تعلق عاشقہ نسے چھٹ نہین سکتا
کسی کی کیا رہے پروا اگر حامی ہو تو میرا
کہی جو بات دل خوش کر دیا یار پریرو کا
بہار دامن جلاد دیکھیگا لہو میرا
نسیم اس بر کی ہے اب مجھے ثابت یہ ہوا ہے

پریشانی کے پہلو مین دل افگاری کی شکلین ہین
جو آنسو ہی تو ساغر چشم ہی دل ہی سبو میرا
امید بخیہ سے عاشق ہمیشہ پاک دامن ہین
یقین ہی دوست ہو جائیگا شرما کر عدو میرا
اُنھین رسوا کریگا مجکو نادم غیر کو دشمن
جدا ہونے مین مل جاتا ہی خنجر سے گلو میرا
اجازت تجکو دیتا ہون خوشی سے قتل کو لیکن
اُنھین یاد آئیگا برسون یہ طرز گفتگو میرا
تشفی کے لیے احباب کہدیتے ہین خاطر سے
بہت ابتر کریگی حال زلف مشکبو میرا

کنیزون نے آنسو پاک کیے کہا ملکۂ عالم اب اسی کے ساتھ بسر کرنا ہی جلیسہ نے کہا میرا اجانا ضرور ہی یہ کہکے پر پرواز پیدا کیے اُڑتی ہوئی چلی اسوقت پہونچی کہ دیوانہ چھاتی پر چڑھا قہارہ کو گھونسے مار رہا ہی جلیسہ نے وہین سے سحر کیا کہ دیوانہ گرا دیوانے کی مشکین باندھو مین لا کے اُسکو قید کیا ساتھ والون کو لڑکر بھگا دیا جلیسہ بھی پلٹی جلیسہ کا دامن پکڑ کر قہارہ چیخین مار کر رونے لگا کہا صاحب اسوقت تو دیوانے نے مجکو ہلاک کر ڈالا جلیسہ آکر اپنے مقام پر بیٹھی قہارہ کی زخم دوزی کی پٹیان اور تازی چڑھائین سب بیٹھے ہوئے ہین کہ جلسۂ ثوابت و سیارگان برہم ہوا شہنشاہ زرین پوش بصد جوش و خروش تخت چرخ زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا فرد زیر تختہ زد آبنوسی + نہان شد کعبتین سندر وسی + ستارہ سحری آسمان پر چمکا لشکر میدان کارزار کو جانے لگے دیوانہ قید خانہ مین غل مچا رہا ہی چاہتا ہو زنجیرین توڑ ڈالون مگر ممکن نہین ہوتا جلیسہ نے قہارہ فیلزور کو گینڈے پر سوار کیا کہتا تھا میدان کارزار کو نہ جاؤنگا مجھ مین طاقت نہین ہی جلیسہ نے کہا کہ تو افسر فوج ہی بے تیرے چلے لطف نہ ہوگا یہ دونون ایک مقام پر کھسر پھسر کر رہے ہین قہارہ تو کہتا ہی مین نہ جاؤنگا جلیسہ کہتی ہی ارے بیحیا بے دولہا کے کہین برات ہوتی ہی تیری نامردی پر زمین روتی ہی ناچار و مجبور ہو کر قہارہ سوار ہوا کس مساتا ہوا رنگ رو اُڑا ہوا جیسے ہی بارگاہ سے نکلے ہین کہ زمین کانپی آسمان تھرایا جب و فا شعارہ بارگاہ سے نکلا لوگون نے حال دیوانے کا

بیان کیا کہ حضور رات کو وہ قہار پر جا پڑا تمام بدن اُسکا نوچ ڈالا وہ وہ چلکتین مارین کہ قہار چیخنے
لگا اور چھاتی پر چڑھ بیٹھا منھ ہی منھ دو تین گھونسے مارے وہ کہتا تھا ارے سینہ پہ بال وہ نہ ڈال
پشت فگار رہی یہ غریب مجبور و ناچار ہر زخمون کے ٹانکے ٹوٹے جاتے تھے اُسی وقت جلیسہ پہونچی
اُسنے سحر کیا قہار نے ہتھکڑیان باندھ لین دیوانہ کو بیمار کر کے قید کیا لشکر والے بھاگے یہ سنتے ہی
وفا شعار کانپنے لگا کہا اس فاحشہ نے میرا ابھی کچھ خوف نہ کیا بالاعلان کہتا ہون اور حکم دیتا ہون
کہ لشکر دشمن کا نہ بچنے پائے تمام ساحر لینا لینا کر کے جا پڑے تمام لشکر مین ہنگامہ ہوا وفا شعار نے
وہ گولے مارے کہ آسمان سے آگ برسی زمین سے پانی اُبلنے لگا ہر نخل مثل شمع کافوری جلنے لگا
ہزارون چیل کوے ادھر کے ساحرون پر آ کر گرے ایک ہی حملہ مین کئی ہزار جوان مارے گئے
ہیجڑون زنانون نے جو یہ قیامت دیکھی ڈھول گلے مین ڈال ڈال کر نکلے کہا او وفا شعار گروی ہو گروی
نگوڑے کو مار لیا ہی جانے نہ پائین کرتیان اُٹھا اُٹھا کر پکار رہے ہین ای لات ومنات یا لوٹک لوٹا دو
جھوٹک جھوٹا ای اُریل خُریل ان نگوڑون کو غارت کر دے پھر برسا دو ان نگوڑون کے کلیجے پھٹ جائین
اب ہم کو ہم زندہ نہ دیکھین ہم کنواریون کی دعائین قبول کر لو بوا محمودن مین صدقے ماکرون تم آمین کہو ارے
تیرا بھی کوکڑا پنڈا ہوا ای بوا اچھوتی خانم تم کہان ہو دوڑو ان موون کی جمعیت مین جھوٹ لگا دو
ای بڑے پیر مین تمھاری کڑاہی کرونگی ہم اچھوتیون کو رے بندے والیون سدا سہاگنون کے آگے
آ کر ان موون کو غارت کر جاؤ وفا شعار یا تو سحر کر رہا تھا ان ہیجڑون کا یہ ہنگامہ دیکھکر گھبرا گیا
اسلئے کہ یہ خاص طلسم خنزیرہ کی فوج ہے سحر مین طاق شہرۂ آفاق جس غول پر ڈھولکین بجاتے یہ کلمات
کہتے جاتے ہین بھگدڑ پڑ جاتی ہے جب کوئی اثر وار لگاتا ہے تو یہ منھ پھیر لیتے ہین پشت پر سہہ
لیتے ہین اور کہتے ہین او بھیا اُڑنے والے گل نرگس کا تو نظارہ کر حربہ لگانے والا بیہوش ہو جاتا
ہے حربہ ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے اثر نہین کرتا اب جلیسہ نے کہا ای قہار باتین پر تو جا دا اپنے پر مین جاتی ہون
ایک طرف قہار چلا ایک طرف جلیسہ مگر وفا شعار قید خانے کو تاکے ہوئے زندانخانہ پر پہونچا جہان دیوانہ قید
تھا نگہبانون سے آ کر لڑنے لگا ہزارون نگہبان مارے دیوانہ زنجیرین ہلا رہا ہے پکار کر کہتا ہے ای وفا شعار
مین نے اس سے بھاری بھاری زنجیرین سیکڑون توڑ ڈالی ہین یہ ہلکی زنجیرین کیون نہین ٹوٹتی ہین وفا شعار
نے کچھ پڑھکر دیوانے سے کہا کہ قید توڑ ڈال اب جو دیوانے نے جھٹکا مارا ہتھکڑی طوق زنجیر مثل تار عنکبوت
توڑ کر پھینکدی جس خیمہ مین قید تھا اُسی کا ستون ہلاتا ہوا نکلا جھٹکے سے سر پر پڑ گیا سر پاش پاش ہو گیا قہار
کو ہرکارون نے خبر دی کہ دیوانہ چھوٹ گیا وہ سامنے سے لڑتا ہوا آتا ہے اُسکی چوبدست سے کوئی نہین بچتا ہے
چوبدست ہے کہ قہر لات ومنات ہے اسکا زور وضرب کرامات ہے قہار اُسی طرف چلا دیوانہ پر دور سے
نگاہ پڑی دیکھا سیکڑون درخت اُکھیڑ ڈالے ہین خیمے کئی سو گرا دیئے ہین چیخین مارتا ہوا کبھی اپنی پرچھائین
سے لڑتا ہے بس اتنی دیر ملازمان قہار رحلت پا جاتے ہین جب دیوانہ پلٹتا ہے سو دو سو کو مار کر ڈال
دیتا ہے قہار نے للکارا او دیوانے کیا غریبا کو مارتا ہے میرے سامنے نہین آتا ہتھکڑیان باندھنا بھول گیا
یہ سننا تھا کہ دیوانہ جھلا کر مثل شعلۂ جوالہ جا پڑا ہاتھ چوبدست کا مارا گینڈے کا سر پاش پاش ہوا قہار
سوچا کہ پیدل پا کر مجھکو لپیٹ پڑیگا جان بچاؤن بھاگ کر نکل جاؤن یہ سوچکر بھاگا دیوانہ پیچھے دوڑا

لشکر مین شور ہوا طلسم کشا بھاگے زنانون نے جو یہ معرکہ دیکھا یہی گانے لگے قہار کہتا ہی او نالایق

طلسم شکن جوان یکتا تو مین ہون میری ذلت گاتے ہو وہ سب کہتے ہین ہم تو گانے والے ہین ہمارے گیت

زالے ہین طلسم کشا ہو کر میدان بھاگے ہمنے ابھی ابھی ٹھمری بنائی تمھارے سنانے کو گائی قہار گالیان

دیتا ہی دیوانہ پیچھا نہین چھوڑتا ادھر سے جلیبہ کرتی ہوئی آتی ہی کبھی آگ برساتی ہی کبھی پانی کو رفع

کرتی ہی وفا شعار سے سب طرح کی علامتین پیدا ہین آگ پانی منجمد ہوا مین سبب کچھ برستا ہی مگر جلیبہ اسکو

مٹاتی ہی سحر تازہ بناتی ہی ہلا دمان وفا شعار کو جلاتی ہی کبھی جوش محبت قہار مین اشعار عبرت آثار پڑھتی

ہی کبھی پکارتی ہی او قہار فیلزور ذرا میری تو سن سے کہان جاتا ہی میری طرف تو دیکھ نظم

وہ جو زندگی مین نصیب تھا وہی بعد مرگ رہا قلق

کسی کے خرام کی یاد مین تہ خاک بھی یہ رہا قلق

ہو یہ کب سے حالت جانکنی غرض اتنی جان پہ آ بنی

یہ کہانکی جی کو بلا لگی مری ہاے کیونکہ ہو زندگی

شب ہجر روز وصال کی تری شوخیان جو نظر مین ہین

نہین چارہ میری اگر انھین نہین راہ دل مین تو کس لیے

غم ہجر یار کے ہاتھ سے شب و روز ہو نہین عذاب مین

شب وعدہ جذبہ شوق سے ہوئی کشمکش یہ تمام ہوا

کہا جان بلب ہون جو آئے تو مری زندگی ہو تو یون کہا

یہ ہزار تون کی شکایتین یہ بھلا نا خیر کا دیکھیو

نظر ابر پر جو کبھی پڑے تو خیال رونے کا آ بندھے

یہی دین اگر ہی تو چھوڑ دو طرف اور صنم کے رخ اپنا کرو

یہ قلق ہی کیسا کہ ہر دو ستم گئی جان نہ پر نہ گیا قلق

کہ زمین کو زلزلہ آ گئے ہی جو اٹھائے تجھکو ذرا قلق

یہ عذاب مرگ ہی یا تپش یہ خدا کا قہر ہی یا قلق

کوئی کیا جیے جو ہو ایک سا شب و روز و صبح و مسا قلق

کہون کیا تغیر حال دل کبھی تھا سکون کبھی تھا قلق

مجھے روتے دیکھ کے رو دیا مرا حال سنکے ہوا قلق

ہی ہمیشہ ایک نئی تپش ہی مدام ایک نیا قلق

کہ وہ آتے آتے جو تھم گئے تو کسی طرح نہ تھا قلق

ترے جینے کی مجھے کیا خوشی ترے مرنیکا مجھے کیا قلق

کہے مجھسے وہ ترے ہاتھ سے نہین چین مجکو سوا قلق

جو تپش کو برق کی دیکھون تو مجھے یاد آئے ترا قلق

جسے مومن آپ کے واسطے ہی مثال قبلہ نما قلق

جب زنانون ہیجڑون نے طعن و تشنیع کے اشعار پڑھے پشت سے دیوانے نے بھی آواز دی او نامرد

کہان جاتا ہی اب گر گئے تو نے طلسم کو کیونکر توڑا ہوگا قہار غیرت مین آ کر پلٹ پڑا دیوانے سے چوٹ چلنے

لگی ادھر سے وفا شعار پہونچا ادھر سے جلیبہ لنگا سمیٹ کر کھڑی ہو گئی سب لوگ ہنستے ہین مگر یہ کب

شرماتی ہی جواب دیتی ہی کہ ای نگوڑو مین تمھاری کب سنتی ہون وہ تدبیر کرون کہ اپنے بچے کو بچاؤن دیوانے

اور قہار سے چلیت چلنے لگی ہر عضو بدن سے خون بہنے لگا قہار چیخین مارتا ہی کہتا ہی او جلیبہ مجکو بچائے

میری جان پر بنی ہی گیندا مارا گیا مین اسپر سے کود پڑا تمام زخم پھٹ گئے مگر قہار اور دیوانے سے لپٹے ہو رہی

ہی بدن سارا اغربال ہی قہار کا عجب حال ہی پرانے جادوگرون کو پکارتا ہی ارے تم تو رفیق قدیم ہو بھی

کہتا ہی ارے اکوان منارہ گردن تو آ کر اس ظالم سے مقابلہ کر مین نکل جاؤن اکوان کہتا ہی معاف

فرمائیے مین بھی تو لڑ رہا ہون جلیبہ نے سحر کیا وفا شعار مکار نے سحر کو اسکے روکا اس سحر کی تاثیر جو ہوئی

قہار رونے لگا پکارتا تھا ای جان جہان مادر مہربان مین دیوانہ ہو گیا جب مجبور ہوتا ہی چیخین مار مار کر

روتا ہی کبھی کہتا ہی اب کیا ہوتا ہی مین تو مصیبت مین پھنس گیا اس دیوانے سے کیونکر میری جان

بچے جب چنگل مارتا ہی زخم اسکے پاش پاش ہو جاتے ہین چاہتا ہی بھاگون دیوانے نے ہاتھ پکڑ لیا

دو تین ہلکے بارے قہار بیٹھ گیا گھٹنون سے خون جاری ہوا دیوانے نے زنجیر کمر مین ہاتھ ڈالکر زور اول
مین تا بزانو دوسرے زور مین تا بسینہ تیسرے زور مین سر سے اس خود سر کو بلند کیا اُٹھکر مارا قہار نے
چاہا ہونٹھ سے لی کہا کہ سنبھلون حریف زبردست کب سنبھلنے دیتا ہی اُدھر وفا شعار نے سحر کو جلیسہ کے
روکا دیوانے نے بصد شوکت وشان قہار کی مشکین باند ہ لین جلیسہ دیوانے پر گری کہ اسکو دو ٹکڑے
کر ڈالون وفا شعار نے فوراً سپر سحر کو سدراہ کر دیا برق جہندہ نے سپر کو تو کاٹا مگر آگے کام نہ دے سکی
سپر کو کاٹکر بلند ہو گئی جلیسہ ناچار ہو کر پلٹی مگر خاموش کھڑی ہی اتنا تو کہا ہاے میرا پیارا قید ہو گیا
دیوانے نے قہار کو لیجا کر قید شدید مین ڈال دیا اب جلیسہ کڑک کڑک کے لشکر وفا شعار پر گرنے
لگی میدان کو لاشہاے کفار سے بھرنے لگی وفا شعار نے دیکھا کہ سحر جلیسہ کا خالی نہین جاتا جب سحر
کرتی ہی اور کڑک کر گرتی ہی دو دو سو کو مار لیتی ہی مہلت نہین دیتی جھولی سے ایک طائر نکالا اُسکے بازو
پر کچھ لکھا تھا طائر کو چھوڑ دیا اتنا چلتے چلتے کہا کہ سامنے شاہان طلسم کے جا اور فوراً پلٹ کر آ وہ تڑپتا
ہوا روانہ ہوا اُسوقت سحر العجائب ومصر الغرائب اپنے تخت پر بیٹھے ہین کہ طائر کو دیکھکر ہوش
اُڑ گئے طائر آکر شانے پر سحر الغجائب کے بیٹھا وزیر نے کہا حضور یہ کسکا سحر ہی سحر العجائب
نے کہا ثابت ہو جائیگا کیون پوچھتے ہو جلدی کیا ہی یہ ثابت ہو گیا کہ ہنگامہ عظیم برپا ہو گیا آفت تازہ
کا سامنا ہوا کچھ نہ کچھ فساد پڑ گیا مگر طائر زمزمہ سرائی کرکے چپ نہوا یہ اشعار پڑھنے لگا قطعہ

منھ کو نہ سیا ناصح کی بخیہ گری لیتی
سالئے سے مرے وحشت ای رفک پری کی
بے پردہ بس جلوہ مین یکبار تم آ بیٹھے
پر تجھکو کہان غیرت ای بے اثری اتنی
یہ کون کہے اس سے کی ترک وفا مین نے
یا خوش نگہی وہ کچھ یا بدنظری اتنی
سجدہ نہ کہین کر نہ مومن قدم بت پر

لون مین بھی ابھی لتے کیون پردہ دری اتنی
دل لیکے وفا کیسی پر قول تو دینا تھا
ہی تاب نظر کسکو کیون جلوہ گری اتنی
لو پھیرے ہی نکہت کو گلہاے شبینہ کی
کر تو ہی ذرا ناصح پیغام بری اتنی
کہتا ہی مرے آگے وہ مجھسے عدو عشق ہی
کعبے ہی مین ہوتی ہی بیہودہ سری اتنی

تم اُٹھ گئے محفل سے ذکر آتے ہی مجنون کا
ای سیمتن آفت ہی تو مفت بری اتنی
لازم تھا حذر مجھسے تاچیز کے نالون سے
اب تجھسے بھی چل نکلی باد سحری اتنی
کیا ہو گئی خود بینی اب غیر سے چشمک ہی
ہی ہی مری الفت سے ہی بیخبری اتنی

اس طرح یہ اشعار پڑھے کہ سب
حاضرین دربار گوش برآواز تھے اسکے بعد اُس طائر نے آواز دی کہ ای شہنشاہ طلسم نور افشان وقت
خرابی آگیا یہ سال آخر طلسم ہی اب کچھ بنائے نہ بنیگا جو کچھ ہونا ہی وہ ہوگا سحر العجائب ومطر الغرائب نے کہا ای
بے ادب یہ تجھسے کون پوچھتا ہی اصل مطلب بیان کر کہ تو فرستادہ کسکا ہی اور کس کام کے لیے آیا ہی طائر نے
بزبان فصیح کہا کہ ای شہنشاہ مین فرستادہ وفا شعار ہون حضور جلیسہ نے قیامت برپا کر رکھی ہی آگ برسا کے
ہزارون کو جلا دیا ہزارون کو پانی مین غرق کر دیا وفا شعار سے برابر لڑ رہی ہی وفا شعار کا سحر غالب نہین
آتا وہ عاجز و پریشان ہی بہت بڑا سامان ہی حضور سے مدد مانگی ہی یا تو سرکار خود تکلیف کرین یا اور جو مناسب
وقت ہو تدبیر فرمائین صد ہا کوس کے راستہ کو غلام طی کرکے آیا ہی بڑی مشقت اُٹھائی ہی سرکار جلد تدبیر کرین
ورنہ وفا شعار آپکو زندہ نہ ملیگا جلیسہ کے ہاتھ سے کتے کی موت مارا جائیگا اتفاق سے خجستہ کر مختار
براے سلام کرکے اُٹھی کہا حضور یہ آگ لونڈی کی لگائی ہوئی ہی جلیسہ میرے گھر پر بطور دعوت کے
آئی تھی مجھسے حال پوچھا مین نے قہار کی قوت وطاقت کا ذکر کیا قہار کی رعنائی وزیبائی سنکر وہ جلیسہ بہوت

ہو گئی جا کے یہ حرکت کر گذری قہار کو زندانخانۂ طلسمی سے نکال لیگئی مگر نہتی ہون کہ طلسم خنزیر فتح ہو گیا بڑی اُسنے
کوشش کی مگر لونڈی جاتے ہی شکین باندھکر حرامزادی کو لاتی ہی کیسے زندہ لاؤن کیسے سر لاؤن وہ کیا سحر کر گئی
جو کچھ سیکھا ہی وہ ہمین سے سیکھا ہی سحر العجائب مصر الغرائب نے کہا جاؤ خبیثہ کر مخوار چلی ایک دیونی
تھی کہ ہوا کو کاٹتی ہوئی جاتی تھی تمام دربار مین غلغلہ ہوا دیکھو خبیثہ وہ جاتی ہی سحر العجائب نے طائر کے
پر پر کچھ لکھدیا بعد جانے خبیثہ کے طائر بھی وہان سے اُڑا اور طرف وفا شعار کے آنے لگا اب اس طرف
کی جنگ کا حال سنیے کہ وفا شعار سحر کر رہا ہی دریا سے فوج مین ڈوبا ہوا لڑ رہا ہی مگر جلیسہ لڑتی ہوئی سحر
کرتی ہوئی چلی جاتی ہی جسوقت سے کہ قہار پکڑا گیا ہی ایک خیمے مین لیجا کر دیوانے نے اُسکو قید کیا ہی جلیسہ
لڑتی بھڑتی تڑپ تڑپ کے گر رہی ہی غول کے غول جلا دیے ہزارون ساحر خاک مین ملا دیے اب اُس
خیمہ کے دروازہ پر پہونچی جہان قہار قید ہی دیکھا کہ قہار ہتھکڑیان بیڑیان پہنے ہوئے زنجیر مین اپنی ہلا رہا
ہی آنکھ ملتے ہی قہار رونے لگا کہا اے یاور مہربان مجھکو قید سے چھڑاؤ مجھپر بڑی مصیبت ہی جلیسہ نے کہا اے
تیرے واسطے مین نے اپنی جان لڑا دی یہ کہکے نگہبانون پر جا پڑی نگہبان لاکھو لاکھ کوشش کرتے ہین سحر
بھی کر رہے ہین جلیسہ اُنکے سحرون کو کب مانتی ہی گھسی جاتی ہی اونا مردو ہٹ جاؤ میرے سحر سے اپنے
کو بچاؤ سب کو قتل کرونگی میرا فرزند میرا معشوق قید ہی ارے وہ نگوڑا دیوانہ کو ہی کہان ہی جسکی وجہ سے
یہ سب فساد برپا ہوئے نگہبان بھاگے جاتے ہین چند ساحرون نے جا کر وفا شعار سے اطلاع کی کہ
حضور جلیسہ لڑتی ہوئی تا بہ قہار پہونچی ہی رہا کیا چاہتی ہی وفا شعار پلٹا سحرون زنانون نے تالیان بجا
کے آوازدی کڑکی ہی کڑی ہی آئی ہی نگوڑا دم دبا کے بھاگا ہم بدبختون کنواریون سے لڑنے آیا تھا وفا شعار
نے کچھ جواب نہ دیا اُسوقت آکر پہونچا کہ جلیسہ نے نگہبانون کو مار کر بھگا دیا چاہتی ہی کہ خیمے مین داخل ہون قہار
کو چھڑا لون کہ پشت سے نعرہ ہوا انتم وفا شعار او جلیسہ خیمے مین نہ جانا جلیسہ پلٹ پڑی وفا شعار سے
سحر چلنے لگا مگر جلیسہ قیامت برپا کر رہی ہی جو سحر وفا شعار نے کیا جلیسہ نے دفع کر دیا جب وفا شعار
نے آگ برسائی جلیسہ نے زمین پر ایک ٹھوکر ماری اور ایک نعرہ کوہ شگاف کیا زمین تھرائی ایک برق سر پر
وفا شعار کے گری کہ سر اُسکا زخمی ہوا زخم کھا کر لڑکھڑایا جلیسہ جھوم کر بڑھی کہ سر وفا شعار کا کاٹ لون
ہمراہیان وفا شعار بیچ مین آگئے چاہتے ہین کہ اُسکو بچا کر لیجائین مگر جلیسہ ہٹنے نہین دیتی کئی سو جادوگر اُسنے
روند کر مارے بڑے بڑے افسر مارے گئے خون کے دریا بہ رہے ہین جلیسہ لڑ رہی ہی وفا شعار چھپتا پھر
رہا ہی کرتا ہی یار و سحر سامری تاثیر نہین کرتا کہ یکا یک آسمان پر سناٹا ہوا ایک ابر تیرہ و تار پیدا ہوا سب دیکھنے
لگے وہ ابر آکر لشکر وفا شعار پر ٹھہر آیا ایک دناٹا ہوا سب نے دیکھا ایک دیونی ابر سے پیدا ہوئی للکار
کر آواز دی او فاحشہ بڑے مزے اُڑا لیے ہمارا بیان دل پر تاثیر کر گیا قہار نے جو خبیثہ کر مخوار کو دیکھا
پکار اُٹھا اے آرام دل عاشقان اے جان جہان مین وہ ہی قہار ہون کہ جو تیرے ساتھ مصروف
عیش و عشرت ہوتا تھا جلیسہ نے بھی میرے واسطے بڑی مشقت اُٹھائی ہی بڑے بڑے ربط و ضبط کے
کام کیے ہین طلسم خنزیر فتح کرا یا دیکھو تجھکو میرے سر کی قسم اُسپر کوئی زوال نہ آنے پائے خبیثہ نے منہ پھیر
لیا جلیسہ پر کڑک کے گری جلیسہ نے جو خبیثہ کو دیکھا کانپنے لگی کہا بہن تمکو گوارا ہوگا کہ میرا بنا ہوا کام
بگاڑو خبیثہ نے کہا او مردار تو اتنی بڑی حرکت کر گذری شاہان طلسم نور افشان کے سترہ سو سرداران

حامی مطیع و منقاد ہین جنکو عجائب و غرائب سحر یاد ہین اگر مین نہ آتی تو کیا اور بہت سے جانباز موجود ہین
اگر تو نے طلسم خنزیرہ فتح کر لیا تو شاہان نور افشان کا کیا نقصان ہوا وفا شعار نے چاہا کہ اب
اسی ہنگامہ مین جلیسہ پر جا پڑون جلیسہ نے ایک نعرہ کیا اور برق چمکائی کہ وفا شعار کا زخم سے
چور پارہ ہوگیا دریاے خون جاری ہوا ساحر اسکو اُٹھا کر لیگئے بس خبیثہ جلیسہ پر جا پڑی یہ معلوم ہوتا
تھا کہ دو دیونیان لڑرہی ہین دونون کے قد بڑے بڑے بال کھلے ہوئے نیلی نیلی کرتیان آپسمین گھونسم
گھوسا چل رہا ہے جھوم جھماتا ہو رہا ہے کبھی کڑک کر آسمان پر جاتی ہین لپٹی ہوئی زمین پر آتی ہین جب
زمین پر گرتی ہین زمین تھرا جاتی ہے پیر ہاتھی بنکر ٹکرین چلین بوٹے کے بوٹے کٹ کر گرے دیکھنے والے
جلے جاتے ہین ایک مقام پر خبیثہ نے تڑپ کے جلیسہ کو ایک طمانچہ سحر مارا تڑاقے کی آواز بلند ہوئی
جلیسہ سست ہو کر الگ ہوئی مگر پھر لڑنے لگی دو زخم دونون نے برابر کھائے ہین کئی ہزار ساحر
وفا شعار کی طرف سے جلے جلیسہ و خبیثہ سے دو پہر کامل سحر چلا خبیثہ غالب نہ آئی عاجز ہو رہی ہے جو سحر کی
ہے اسکو جلیسہ دفع کر دیتی ہے صحرا مین شعلہ ہاے آتش بھڑک رہے ہین آسمان پر لکہ ہاے ابر کڑک
رہے ہین آگ برسی ہزارون ساحر جل کر خاک ہوئے خبیثہ گھبرا رہی ہے کہ کیا کرون دشمنین ہر مرتبہ دیتی ہے
کہ زاغ سامری آئے تو اُسکی معرفت پیغام شاہان نور افشان کو بھیجون وہان سے مدد آئے وہ شاہان طلسم
ہین کوئی تدبیر کرین کہ مین غالب آؤن جب دستک دیتی ہے جلیسہ سر ہلا دیتی ہے کہ نہ آنا یہان آئے اور مارے
گئے زاغ صورت دکھا کر پلٹ جاتا ہے خبیثہ کے ہوش اُڑتے ہین کبھی پکارتی ہے ارے تو اس سے کیون ڈرتا
ہے مین تجھے بچا لونگی ایک پیغام بھیجونگی زاغ نہین آتا ہے پہر دن پچھلا باقی ہے خبیثہ لڑ رہی ہے جلیسہ کہتی جاتی
ہے ارے تو میری بہن ہے ورنہ ابتک تجھکو جلا کر خاک کر دیتی اب خبیثہ اپنی جان سے عاجز ہے فقط اپنے بچانے
کے سحر کرتی ہے دل مین کہتی ہے جلیسہ بہت بڑی ساحرہ ہے طلسم خنزیرہ فتح کرنے سے اسکو بہت بڑا زور
پہونچا بیشک یہ شاہان نور افشان سے لڑتی ہے ہر چند کہ وہ شاہ ہین چرخ سلطنت کے ماہ ہین ہزارون
تدبیرین کر سکتے ہین عجائب و غرائب طلسم ایسے ہین کہ کوئی سر نہین اُٹھا سکتا وہ اسکو مار لیتے کہ استنے
مین وہی طائر بھیجا ہوا وفا شعار کا آسمان پر چمکا خبیثہ نے آواز دی ارے اسکو لیتا نہین اپنی جان
سے عاجز ہو چلی ہون بس وہ طائر تڑپ کر سر پر جلیسہ کے بیٹھ گیا لاکھ لاکھ جلیسہ نے روکا لیکن وہ
طائر نر کا سر پر بیٹھ ہی گیا بیٹھتے ہی جلیسہ نے ایک چیخ ماری کہا ارے بڑی دغا کی اگر پہلے سے جان
جاتی تو اسکا بھی توڑ کرتی افسوس ہے کہ پھر میرا سامنا تمھارا مون کا ہوگا یہ کہتے کہتے بیہوش ہوگئی خبیثہ
نے ہتکڑیان باندھین زبان مین سوزن دی ایک تخت سحر پر ڈال لیا لیکر روانہ ہوئی وفا شعار کے
بارے مین حلم دے گئی کہ اسکا علاج کرنا لشکر قہار سب تباہ ہو گیا کچھ بچارے بھاگ کر درہاے
کوہ مین گئے کچھ قریات مین پوشیدہ ہوئے کوئی کہین گیا کوئی کہین گیا وفا شعار نے ہوشیار ہو کر اپنی نم دوری
کرائی قہار کو مسلسل و مطوق کر کے آرابے پر لادا قید کو لیکر چلے سحر العجائب و مصر الغرائب بیٹھے
ہین کہ اولا اول خبیثہ آکر پہونچی جلیسہ کی ہتکڑیان باندھے ہوئے زبان مین سوزن مگر جلیسہ بل کرتی
ہوئی کچھ خوف نہین شاہان طلسم نے کہا کیون او مکارہ یہ تو نے کیا کیا تو نے کچھ ہمارا خوف نہ کیا ہمسے
کہ آتش قہر و غضب مین جلا دین جلیسہ نے جواب دیا او نمک حرام کیا بیہودہ بکتے ہو جبر سحر بنائے آسمان کہ

نہ کرو اور تمھارے اختیار مین کیا ہے طلسم کشائے اصلی آتا ہے اسکا ساتھ دینگے دونون بہت جھلائے قتل کا ارادہ
کرتے ہین کاہن منع کرتا ہے کہ اب ظہور رجڑا ہوا جاتا ہے رنگ بربادی سامنے آتا ہے پریشانی کا نقشہ اپنا رنگ
جماتا ہے پھر انھون نے جھلا کر کہا بھلا حرامزادی دیکھو تو سہی ہم تیرے ساتھ کیا کرتے ہین جلیبہ نے پھر غصے
سے کہا تم کچھ نہین کر سکتے ہو قید رہینگے جفا سہینگے طلسم کشائے اصلی کا ساتھ دینگے تم امون کو قتل کرینگے
سحر العجائب و مصر الغرائب جھلائے چاہا قتل کو حکم دین مشیرون نے منع کیا کہ اے شہریار قتل باعث
خرابی ہے نہین باعث ہے کہ وہ آنکھ ملا کر کلام کرتی ہے جانتی ہے کہ میرے قتل پر آپ قادر نہین ہین قید کیجیے ظلم و
بدعت بڑھا دیجیے اسقدر ان سب کو پراگندہ و پریشان کیجیے کہ یہ تڑپ تڑپ کر مرین یہ ذکر تھا کہ قید
قہار فیلزور کی بھی آکر پہونچی قہار جو زنجیرین ہلاتا ہوا قریب شہنشاہون کے آیا سب نے دیکھا خوب
تیار ہوا ہے قسائی کا کتا پھولا ہوا ہے مثل ابلیس پرستون کے اسنے صاحب سلامت کی شاہان طلسم نے کہا
کیون او بھیا ایک مرتبہ جوتیان کھا چکا پھر دوبارہ تو نے یہ حرکت کی ہے شرط کہ تجھکو جلا دین جلیبہ نے پلٹ کر
قہار سے کہا اے قہار گھبرانا نہین مین تجھکو پھر قید خانے سے نکالونگی راستہ طلسم نور افشان کا کھول چکی طلسم
خضر یہ شکست ہوا اب طلسم کشا بلا تکلف آئیگا جفا ہماری تقدیر مین تھی طلسم کشائے اصلی کیواسطے چین ہے کر
آکے سب کو مسلمان کریگا تم امون تک پہونچیگا زندانخانہ توڑیگا ہم بھی چھوٹینگے جو چندے کی تکلیف ہے وہ اٹھا لینگے
شاہان طلسم نے کہا چاہے ابھی طلسم برباد ہو جائے مگر ان دونون کو اسی وقت قتل کرینگے خبیثہ قدمون پر گر
پڑی اور کہا اے شاہان طلسم آپکو ربط و ضبط بھی واجب و لازم ہے ضبط فرمایئے خبیثہ کو حکم ہوا ان دونون گنہگارون
کو شاخسار کے پاس لیجاؤ خبیثہ لیکر انکو شاخسار کے پاس پہونچی شاخسار نے جو جلیبہ کو دیکھا
دوڑ پڑی دانتون سے بوٹیان کاٹنے لگی جلیبہ فریاد کرتی تھی اور کہتی تھی او بھیا جو ہمپر چاہو بدعت کرو
انجام مین سب قتل ہونگے تم امون نہ بچینگے جو ظلم تیرا جی چاہے کر لے قہار و جلیبہ بھی قید ہوئے شاخسار
نے ان دونون پر بدعت کو بڑھا دیا اب انکو اسی مقام پر چھوڑیے

دو کلمہ داستان شوکت بیان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان حمزۂ صاحبقران امیر عالیشان بیان ہوتے ہین کہ مغیلان کوہ پیکر سحر تیار کر رہا ہے خواجہ و برق و قران تلاش مین اسم اعظم کے نکلے ہین و دیگر حالات متعلقۂ داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ خمسہ

دل کٹے جاتے ہین میرے خامہ کی رفتار پر
آبداری ہے زبان کلک گوہر بار پر
کیون نہون اہل جہان کشتہ مرے اشعار پر
شعر کہتا ہون کسی کے ابروے خمدار پر
فخر نہین میرے قلم پر بارہ ہے تلوار پر

سنگ اسود کا ادب واجب ہے ہر دیندار پر
کیا قدم رکھتا مین سنگ آستان یار پر
ناتوانی کا ہے احسان اس ضعیف و زار پر
غش مجھے آیا جو مین پہونچا در دلدار پر
پانون کے بدلے رکھا سر سایۂ دیوار پر

میرے مرجانیکا صدمہ ہے دل دلدار پر
ہے ہجوم غم نہایت ساقی میخوار پر
صدقے میری روح اسکی چشم گوہر بار پر
میرے غم مین اشک ہین مژگان چشم یار پر
داربست تاک ہے گویا در خمار پر

[illegible]اری ہے یوسف کی ہے
قیمت اس دل کی قدر بھاری ہے یوسف کی ہے
نقد جان دینا خریداری ہے یوسف کی ہے

کیا نرالی گرم بازاری مرے یوسف کی ہے
پڑ گئی جب آنکھ اک بجلی گری بازار پر

ہے ستم آنکھیں اٹھانا مصحف رو کی طرف
ہو گیا آشفتہ دل دیکھا جو گیسو کی طرف
کسکی طاقت ہے جو دیکھے چشم جادو کی طرف
بیچ مژگان بڑھے جاتے ہیں ابرو کی طرف
ہاتھ کیا رکھتے ہیں ترک چشم اب تلوار پر

تنگ اس گردون کے ہاتھوں سے ہوں میں سست و خراب
میرے لائق یہ نہیں صحبت الم میں بیجا ب
سوز دل سے دل کباب اپنا ہے کیا کھاؤں کباب
کیا ہیوں دور فلک میں ساقیا جام شراب
قطرہ شبنم نہیں جمتا زبان خار پر

لاغری میں صورت مژگان ہے جسم خستہ حال
پلکیں تیری دیکھکر سوکھا ہوں کانٹے کی مثال
ہے عجب اسکا اب جو رشک چمن سب کو کمال
جب سے ہے مجھ ناتوان کو تیرے مژگان کا خیال
خلق کہتی ہے ہوا ہے خار عاشق خار پر

طبع نازک میں خدا نے دی ہے رنگینی ہزار
سینہ داغوں سے چمن تن زخموں سے خار زار
ہے اسی صورت سے میرا بھی نہان و آشکار
تند خو ظاہر میں ہوں باطن میں ہوں باغ و بہار
جسطرح کانٹے لگے ہوں باغ کی دیوار پر

حسن یوسف سبکو بھولا کون اب کرتا ہے یاد
ہے وہ دشمن بہالینے میں سب ہیں اسکے شاد
اس کی رخسار کو کیا باہر آنے سے مراد
گھر میں ہے ہر ہیں خریدار اسکے یوسف سے زیاد
خود فروشی کب بھلا موقوف ہے بازار پر

رونیوالا کب ہے مجھسا ہے یہ تا بہ غرق
ایکدم میں جن میں ہیں آسمان اشکوں میں غرق
اپنے ہاتھوں کی بدو میں آپ یہ لایا ہے فرق
دیدہ گریان سے جھپٹی جو کی تو مثل برق
کیا ہنسی آئی ہے مجھکو ابر دریا بار پر

لن ترانی کہکے تڑپاؤ نہ مجکو دمبدم
مجکو منہ اپنا دکھا دو تمکو خالق کی قسم
اب نقاب روئے انور کا نہ اٹھانا ہے ستم
مجھسے روپوشی کا شکوہ سنکے بولا وہ صنم
گر پڑی ہے بجلی خدا کے طالب دیدار پر

حسن میں بے مثل ہے میرا وہ رشک آفتاب
ہو گیا سکتہ نہ لایا دیکھنے کی کوئی تاب
چاند مہتابی بنا جسدم ہوا وہ بے حجاب
شب جو الٹی اسنے روئے حیرت آگیں سے نقاب
چاندنی مثل سفیدی رہگئی دیوار پر

جیتے جی کب ہاتھ تیرے پاؤں تک پہونچا مرا
آنکھوں کو تلووں کی حسرت ہی رہی میں مرگیا
آرزو ہے گور پر آجا کبھی بہر خدا
لوح تربت کی جگہ شایان ہے تیرا نقش پا
مر گیا ہوں آکے پری پیکر تری رفتار پر

کچھ نہ تنہا خار ہوں اک دیدہ اغیار میں
ہے عداوت سب کو مجھسے کوچہ دلدار میں
اک بنا یہ بغض و در چرخ کج رفتار میں
بیٹھنے کا قصد کرتا ہوں جو کوئے یار میں
سایہ چڑھ جاتا ہے اپنے بخل سے دیوار پر

مست ہے سارا جہان آباد کی گفتار کا
تا نہ آنے میں سب رندوں کو ہو انکار کا
شمع مینا سے پتا ہے خانہ خمار کا
جان لے عالم کہ گھر ہے ناسخ میخوار کا
چاہیے بوتل سے کھینچے ہوں مری دیوار پر

پہ چہرہ نقش بندان عبارت عیاری و منکسران ہندسہ حساب اختر شماری داستان جلالت عنوان کو اس طرح تحریر فرماتے ہیں شعر مصنف راقمان فسانہ ہائے جلیس + مینگا رندہ داستان سلیس + سابق میں تحریر کیا تھا کہ جب کئی ساحران مغیلان کوہ پیکر مارے گئے اور سحر انکے مٹے مسرور اسکے وزیر نے حرز ہیکل سے لی تھی اسکو قران نے مارا حرز ہیکل صاحبقران کو پہونچی مغیلان کوہ پیکر روتا پیٹتا کہا یا خداوند آج ایسا ساحر مارا گیا کہ جسکا مثل نہ تھا اب میں خود سحر تیار کرتا ہوں اگر بسبب حرز ہیکل حمزہ بچ بھی جائے تو سارا لشکر تو اسکا تباہ ہو جائیگا اول تو حمزہ پر وہ بلائیں نازل کروں کہ خود حمزہ گھبرا جائے پریشان ہو خود حرز ہیکل اتار کر پھینکدے اگر بچ بھی گیا تو غم میں اپنے احباب کے سر ٹکرا کے مریگا یہ کہکے مغیلان داخل ہو مخانہ ہوا سحر تیار کرنے لگا کچھ ابر سحر بنائے آسمان پر

بھیجدیے کچھ پانی برساکے غرق زمین کیا یہ تو ان باتون مین مصروف ہی خواجہ تلاش مین اسم اعظم کی
نکلے ہین کہ پرچہ کاغذ کا گودمین گرا طرف سے یاسمن کے تحریر ہی کہ خواجہ جلد میرے پاس آیئے خواجہ تو
یہانسے چلے مگر مغیلان کا احوال سنیے کہ تین دن جب اسکو بے آب و دانہ گذرے سحر تیار کر رہا ہی کہ
سالوس کا نامہ آیا اُسمین مرقوم تھا ای مغیلان یہ بھی دریافت کرو کہ ہماری طرف سے کون ملا ہی کون
خبر پہونچاتا ہی کوئی خبر ہمارے گھر کی نہین چھپتی اُس اضطرار مین مغیلان نے ایک دم پتھر زمین پر مارا
آواز دی ای طائر طلسمی مجکو خبر دے قدرت کیا پوچھتے ہین زمین شق ہوئی ایک طائر پیدا ہوا کاندھے پر
آکر مغیلان کے بیٹھا مغیلان نے پشت و پہلو پر طائر کے ہاتھ پھیرا پوچھا ای طائر سامری خداوند
کیا فرماتے ہین یہ کیا راز ہی ہم لوگون مین سے کون مسلمانون کا دمساز ہی طائر نے قہقہہ مار اکہا ای
مغیلان کیا پوچھتا ہی صاحبزادیون نے گھر کے گھر برباد کیے ابلیس خود پرست ایسا خداوند کہ
جسکے اعتقاد سے ملک کے ملک معمور تھے وہ کس ذلت و رسوائی سے مارا گیا سواے حسرت و یاس
کے کیا ہاتھ آیا بی ناہید قمر طلعت یاسمن گلگون پوش دختر جیحون ان دونون نے سب
راز کھولے ایک عمرو پر عاشق ہوئی ایک حمزہ پر جان دیتی ہی سراسر حماقت ہی حمزہ کبھی ساحرہ
کو قبول نہ کریگا جب سحر سے تائب ہون موافق اُنکے مذہب کے کلمہ پڑھین تب وہ شاید قبول کرین
ورنہ وہان تک گذر کہان مگر تمھاری بربادی کی صورت درپیش ہی اُنکو گرفتار کرو تب راز چھپے مغیلان
یہ خبر وحشت اثر سنکر ایسا جھلایا کہ باہر نکل آیا اُسی حال مین خون خوک سے نہایا لختے خون کے
جسم پر جمے ہوئے صورت ہیبت ناک بھوک سے شکم و پشت ملا ہوا سالوس اُٹھ کھڑا ہوا کہا ای
قوت بازو خیر تو ہی تم اسوقت اس حال سے کیون آئے ہو مغیلان نے کہا یا خداوند کیا غلام
سحر تیار کرے جو ہم ارادہ کرتے ہین پہلے مسلمانون کو خبر پہونچ جاتی ہی بی ناہید و یاسمن کو جلد
گرفتار کرایئے ایک صاحب عمرو پر عاشق ہین آپ کی صاحبزادی حمزہ پر جان دیتی ہین یہ سنکر
سالوس تھرا گیا سنجاب جادو کہ وزیر ان سلطنت سے ہی حکم دیا ای سنجاب جاؤ ان دونون کو
گرفتار کرکے لاؤ سنجاب بارہ ہزار فوج لیکر چلا یہ دونون شاہزادیان رو رہی ہین یاسمن
کہتی ہی کیون بوا ناہید رہائی اسم اعظم کی کوئی صورت نہ ہوئی ناہید نے کہا بوا وہان تک سلائی
مشکل ہی مادر مہربان بڑی حفاظت کر رہی ہین وہان رسائی نہین ہوتی اب یہ سحر ایسا تیار رہتا ہی کہ
کہ اہل اسلام کا بچنا دشوار ہی خدا کرے خواجہ عمرو جلد آئین کہ اُنسے حال مغیلان کا بیان کیا جاے
اگر اُنسے ہو سکے تدبیر کرین ورنہ اس سحر مین سب کا خاتمہ ہی تڑپ تڑپ کر مرینگے کیا لطف زندگی یاد کرینگے نظم

گو طوق پڑا بوجھ مگر تن نہین رکھتا
یہ اشک وہ موتی ہی کہ روزن نہین رکھتا
گلشن کیطرح داغ مین رکھتا ہون ہزارون
دانے کی کمتا ہو وہ خرمن نہین رکھتا
اب کام پڑا اُس دل بیدرد سے ہمکو
خاصیت بُت ایک برہمن نہین رکھتا

کیا خوب گریبان ہی کہ دامن نہین رکھتا
وہ رنج اُٹھائے ہین کہ فرداے قیامت
پر یسے داغ ایک بھی گلشن نہین رکھتا
بنکر کمرِ یار نہان ہون مین نظر سے
جھولے سے بھی جو رغبت شیون نہین رکھتا
ہر لحظہ ہو اک گردشِ نو مثل تصور

ہین وہ سوسنہ رشتہ و سوزن نہین رکھتا
جینے کی تمنا پس مردن نہین رکھتا
ہو جاتے ہین آنسو مری آغوش مین پیدا
تکلیف کی امید بھی دشمن نہین رکھتا
صحبت کو آخر ہی یہ یقین کیجیے کیونکر
مین ایک جگہ صورتِ مسکن نہین رکھتا

کب سینۂ سوزان مین بھڑکتے نہین شعلے	کس روز مین کیفیت گلشن نہین رکھتا	ظلمت کدۂ دہر مین کیونکر ہنو ممتاز
جز شمع کوئی خاصت روشن نہین رکھتا	گر و شبھی ہنسنے کی نہین جا ہر نسیم آہ	مرکر بھی مین آسایش مدفن نہین رکھتا

ایک لونڈی دوڑی ہوئی آئی عرض کی واری ذرا کوٹھے پر چلکے دیکھیے چہار طرف سے آپ کا باغ گھرا ہوا ہی
سب طرف سے فوج آتی جاتی ہی ارے کیسی فوج یہ کہکے ملکہ دوڑی کوٹھے پر سے آکر دیکھا سنجاب جادو
نے سارا باغ گھیر لیا ہی کوئی گوشہ نکلنے کا باقی نہین ہی بس ملکہ رونے لگی اُسی حالت مین کوٹھے
سے اُتری کہا لو بُوا ہماری بغاوت کھلگئی فوج نے گھیر لیا اب کہو کیا ارادہ ہی چپکے چپکے چلین یا
لڑین یاسمن نے کہا بُوا دونون طرح خرابی ہی اگر لڑکر گئے نام رہیگا یو نہین جانے مین اور زیادہ
خرابی ہی خاص شہر مین سے لڑائی ہونا لڑنے مین یہ بھی گمان ہی لڑ بھڑ کر نکلجائین تا بہ صاحبقران
پہونچین تقدیر رسائی کرے مگر اپنے بخت واژون طالع نگون سے یہ امید نہین ہی کنیزین دیوارین
کود کود کر بھاگنے لگین باہر جاکر گرفتار ہوجاتی ہین مگر بد حواسی ہی چالیس کنیزین کہ جو ثابت قدم تھین
سحر سے بھی محرم تھین ٹھہر گئین کہا واری ہم آپ کے ساتھ ہین آپ جس سے لڑینگی ہم بھی اُس سے
لڑینگے کہ ایک سوار نے دروازے سے پکارا کہ سنجاب جادو ارشاد فرماتے ہین ملکہ یاسمن
و ملکہ ناہید کو خداوند نے طلب فرمایا ہی اگر لڑنے کا ارادہ کیا تو ہمکو قتل کرنیکا حکم ہی عرض کرو کہ
آپ نور چکیدۂ خالص قدرت ہین آپ سے ہمین بے ادبی کرنا جائز نہین ہی اب حکم خداوندی
ہمکو معاف صاف ملا ہی سنجاب جادو وزیر صاحب حکم صاف صاف لیکر آئے ہین ہم لوگ
تامل نہ کرینگے ملکہ نے کہا وزیر جھک مارتا ہی ایک کنیز نے بڑھکر اشارہ کیا اُس سوار کا سر کٹکر
گر پڑا اب تو فوج نے بلوہ کیا دونون نے کاتیان باندھین جو اندر آیا اُسکو مارا تیر سحر کے
چلنے لگے نرگس شہلا نے آنکھین نکالین سنبل نے دام زلف مین پھنسایا چراغ لالہ روشن تھا
شمع حیات عدو کو جلایا ہزارون مر کر گرے دونون تڑپ تڑپ کر گر رہی ہین چالیس کنیزین دو
شاہزادیان اتنے بڑے بلوے کو روکے ہوئے ہین جو جس غول پہ گری مجمع کو درہم و برہم کر دیا
سنجاب جادو نے جو یہ دیکھا کہ چہارم لشکر تباہ ہو گیا کوئی ساحر منھ پر نہین چڑھتا دونون
جھوم رہی ہین جسپر گرین اُسکے دو ٹکڑے کیے بجلیان ہین کہ کڑک رہی ہین اسنے ایک سوار
کو حکم دیا کہ جاکر خداوند سے عرض کرو کہ نور چکیدۂ قدرت کا گرفتار ہونا مشکل ہی پانچ ہزار
آدمی قتل ہو چکے ہین ابھی غلامون نے سحر نہین کیا کیا حکم ہوتا ہی یا قدرت کچھ تدبیر کرے غلام
بے ادبی کرے سوار پہونچا سالوس دربار مین ٹہل رہا ہی بیٹی کی محبت مین بیقرار ہی بعض سے
کہتا ہی یار دمغیلان نے یہ بات تو بالاعلان کہی مجھکو اسنے ذلیل کیا اُس غصّے مین حکم دیدیا مجھکو
اس بات کا یقین نہین آتا ہی اکثر شادی کے پیغام آئے اُسنے نامنظور کیا وہ تو مردکے نام
سے جلتی ہی روے روٹی مانگتی ہی اتنی بڑی گستاخی اُس سے کیونکر سرزد ہوئی لیکن اگر
بگڑ جائیگی تو سب ساحرون کو مشکل پڑیگی اسکی مان نے اسکو بہت تعلیم کیا ہی یہ ذکر تھا کہ سوار
سامنے آکر پہونچا گھبرایا ہوا اسکا بھائی مارا گیا ہی آنکھون سے آنسو ٹپکتے ہوئے سینہ کوٹتا ہوا
پکارتا ہوا یا خداوند غضب ہو گیا ہر چند ملکہ کو ہم لوگون نے سمجھایا لیکن وہ نہین مانتی ہین

فرماتی ہین مین لڑکر مرجاؤنگی مگر بدولت گرفتار نہ ہونگی پانچ ہزار آدمی مارے گئے چالیس کنیزون نے
ملکہ کا ساتھ دیا ہی مثل برق تڑپ رہی ہین مغیلان ہوشخانے سے نکل آیا بکتا ہوا کلمات سخت
بمقدمہ ملکہ ناہید کہتا ہوا کہ ایسی بدکار کو بدولت سر دربار بلانا چاہیے جسنے ہمارے اور آپ کے
قتل پر کمر باندھی یہ اُسکو افسوس نہ آیا کہ اپنے باپ کو قتل کرانا چاہا تھا مین نے یہ بھی دریافت کرلیا
کہ ابھی میرے سحر کامل کی خبر افشا نہین ہونے پائی اگر یہ بچ جائیگی ضرور خبر پہونچائیگی مغیلان کی
سالوس خاطر بھی کرتا ہی دل تو بیقرار ہو گیا مگر خاموش ہی مغیلان سوار ہوا مغیلان کا چلنا
اور لشکر مین ہنگامہ ہوا سوار و پیدل تیار ہونے لگے ہرچند یہ کہتا ہی یارو تم سبھون کا کیا کام ہی
سوار و پیدل کہتے ہین اپنے افسر کو اکیلا نہ چھوڑینگے باغ کا مال لوٹینگے دختر خداوند ہی حقیقت
مین خود پسند ہی باغ مین بڑا روپیہ ہوگا لاکھ اسنے روکا مگر ستر ہزار ساحر تیار ہوکر اسکی پشت
چلے مغیلان اژدر آتش فشان پر سوار ہوا لشکر لیکر چلا قضائے کار خواجہ عمرو جو طرف باغ ملکہ
کے چلے تھے خیال مین گذرا لشکر سالوس کو بھی دیکھ لین ایک فقیر کی شکل بنے ہوئے ہو حق کرتے جو
لشکر مین دیکھا عجب تہلکہ ہی سوار و پیدل چلے جاتے ہین خواجہ عمرو نے ایک سے پوچھا بابا یہ
لشکر کہان جاتا ہی ایک شخص نے کہا شاہ صاحب ایک غریب عورت پر چڑھائی ہی فوج کی بھیجائی
ہی عمرو نے پوچھا کون کہا دختر سالوس کا حال کھلگیا بس عمرو گھبرایا کنارے چلا مگر
سوچتا ہوا کہ کیا تدبیر کرون فوج تو نکلگئی یہان ملکہ اندر باغ کے لڑرہی ہی ہالیان لشکر
سنجاب بیتاب و بیقرار ہین دور سے سحر کررہے ہین ملکہ جواب دیتی ہی کہ ہنگامہ ہوا بڑھکر
ایک نسوار نے آواز دی ملکہ اب بہتر ہی کہ چلی چلو مغیلان کوہ پیکر آتا ہی آتے ہی کانٹے بچھادیگا زمین
و آسمان ہلادیگا کسی نے نقارہ بجا ملکہ نے بنگاہ یاس طرف یاسمن کے دیکھا کہا لو لو مغیلان خود
آتا ہو اور زیادہ نام کی بات ہی اگر گرفتار بھی ہوئے تو نام تو رہجائیگا ہر شخص یہی کہیگا کہ ناہید
نے اپنی آبرو کا پاس کیا بقول شخصے او کھلی مین سر دیا دھمکون سے کیا ڈرنا درد و رنج و غم کو دل
مین جگہ ہی عیش و راحت سے دور ہوئے راحت و آرام سے مہجور ہوئے نظم

زخم کو ناخن سے چھیڑا اور دل جب کم ہوا
شب کو گشتی ہر کہ دہ دار عشق محو غم ہوا
مرے حق میں التفات انجمن بھی سم ہوا
دل میں زخم جگر کو اسنے ایذا دی مگر
تھا جو شادی مرگ ہنس ہنس کر مرا ماتم ہوا
عمر کاٹی آرزوے وصل جانان مین صنم

دم پیری مین اپنا کچھ عجب عالم ہوا
رگ رگ مین آہن مزاج آرزو برہم ہوا
رات بھر دیکھا تماشا ہنسنے برق و ابر کا
ترک صحبت جسنے کی آخر کو اُسکا غم ہوا
پھر وہی سامان ہوا رہتا تھا جسکا ہمکو خوف
کیا کہون کیونکر بسر کی کیا مرا عالم ہوا

مین وہ ایذا دوست تھا راحت سے مجکو غم ہوا
جسقدر بڑھتا گیا سن ہر ارادہ کم ہوا
جان لی یادِ لب شیرین نے تیری ای صنم
آہ کے شعلون سے جب دود جگر باہم ہوا
زخم پر زخم کھلگئے سینون پہ اہل بزم کے
پھر مزاج زلف جانان اندنون برہم ہوا

یاسمن نے کہا حضور مرنا ایک دن
ضرور تھا لڑ بھڑ کے مرے مگر افسوس ہی کہ ہمارا نامہ نہین معلوم پاس شہنشاہ اوج عیاری کے پہونچا یا نہین
پہونچا لا زمان مغیلان جو باغ مین گھسے باغ پامال ہونے لگا بدعت باغبانان فوج دیکھکر نرگس نے آنکھین بند کین
سنبل نے بال کھولدیے چشم نرگس سے آنسو بہنے لگے شمشاد و پاگل پیتے کف افسوس ملتے ہین شاخین
دست ہوس چھپائے سر سبز و شاداب پامال عندلیبان خوشنوا کو رنج و ملال قمریان صدائے آہ دیتی ہین

نخلہاے سرو جو گرے گویا نشان باغ مٹا علم آہ بلند ہوا صیاد و گلچین کی بن پڑی عندلیبان خوشنوا کو
پھنسانے لگے گلچین نے جھولیان بھرلین صیاد دام بردوش بلبل خاموش ملکہ ناہید نے جو بدعت فوج
مغیلان دیکھی دس بارہ کنیزین بھی قتل ہوئین لاشے اُنکے چمنستان مین گرے ہر در و دیوار سے
رونیکی صدا آتی ہے صبا خاک اُڑاتی ہے ملکہ نے سحر تیار کیا کہا لو ہوا ان کانٹون مین یہ پھنسے ہمارے
حال پر گلہاے خود رو ہنستے ہین مگر افسوس خواجہ نے ہماری خبر نہ لی کہ مغیلان کوہ پیکر سحر کرتا ہوا
اژدر آتش فشان اُڑ اکر آیا پکار کر آواز دی ای ناہید و یاسمن سرکشی موقوف کرو خدمت مین
خداوند کے چلو یقین ہے خطا معاف ہوجائے تمھارے ہاتھ سے بہت سے لوگ قتل ہوئے جب سحر کرونگا
زمین ہلا دونگا تم دونون کا گرفتار ہونا دشوار نہین ہے ایک سحر مین سحر فراموش ہوگا دریاے
حیرت کا جوش ہوگا خود فریاد کروگی دوڑی ہوئی چلی چلوگی یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ آپ نور چکیدۂ
قدرت ہین ہمکو بڑا پاس ہے ایسا نہ ہو کہ ہم سے بے ادبی سرزد ہو ملکہ نے جواب دیا کہ ای مغیلان
ہم یہ خوب جانتے ہین کہ ساری تیری آتش افروزی ہے قدرت کی دلسوزی ہے اب یہ کیفیت ہے
کہ فوج مغیلان و سنجاب چہار جانب سے گھیرے ہوئے ہے مغیلان کوہ پیکر اور ملکہ سے
باتین ہورہی ہین تیس کنیزین دونون شاہزادیان گاتیان باندھے ہوئے تیغے خون کے سینے پر
بجے ہوئے نیچے سے خون ٹپک رہا ہے کنیزین گرد حاضر ہین اشارے کی منتظر ہین مغیلان نے بہت
منت و خوشامد کی ملکہ نے کہا ای مغیلان کوہ پیکر ہمپر سراسر تہمت ہے ہم امیر و عمرو کو نہین جانتے
مغیلان نے کہا یہ عذر آپ کا اب قابل سماعت نہین ہے مجکو طائر سامری نے خبر دی ہے
اب اسکو کون جھوٹ کہہ سکتا ہے ہمنے جو دریافت کیا طائر سامری نے صاف صاف کہدیا
مگر ہان تمھارا توبہ کرنا پیشگاہ خداوند قبول ہوگا یہ بھی ہمکو طائر نے خبر دی کہ ان شاہزادیون
کے گوہر عصمت پر زوال نہین آیا ہے قدرت کی خطا معاف کرنے کو یہ نکتہ کافی ہے ملکہ نے کہا تم
بکے جاؤ ہم جواب دیتے ہین کہ جو تمسے ہوسکے وہ کرو ہم اصلاح کے خواہان نہین ہین جو تمسے ہوسکے
وہ کرو مغیلان نے جھولی پر ہاتھ ڈالا چاہتا ہے کہ ملکہ پر سحر کرے ملکہ بھی آمادہ ہوئین تمام فوج نے
بھی قصد کیا ہے کہ ملکہ پر جاپڑین کہ ایک آواز ہیبتناک آئی قریب تھا کہ ساحرون کے کلیجے
پھٹجائین نعرے مین آواز تھی ای کفاران بیحیا و ای نابکاران پر دغا تمہم خداوند سالوس
سر اُٹھا کر مغیلان کوہ پیکر نے دیکھا تخت پر خداوند سوار منھ مین کوئی فکر دبائے ہوئے اسطرح
کی آوازدیتے ہین کہ زمین تھراتی ہے ایک جامہ پہنے ہین کبھی سبز کبھی سرخ کبھی اودا دمبدم
رنگ بدلتا ہے تاج یاقوتی سر پر اُسمین گوہر شبچراغ نصب چھوٹ پڑتی ہوئی آواز دی او مغیلان
کیا کرتا ہے خبردار نور چکیدۂ قدرت پر ہاتھ نہ ڈالن ورنہ انقلاب زمانہ کردونگا لاشون سے
میدان بھردونگا مگر ملکہ ناہید قمر طلعت نے جو باپ کو آتے ہوئے دیکھا خوف سے تھر تھر
کانپنے لگی مغیلان سے تو سالوس نے یہ کہا اور ملکہ سے آنکھ ملا کے آواز دی کہ ای نور نگاہ
یہ کیا سرکشی ہے خبردار اگر سحر کیا تو جلا کر خاک کردونگا یاسمن تو گھبرا گئی ہونٹھ کاٹنے لگی سحر
فراموش بیتاب و بیقرار گھبرا کر کہا الہی غضب ہوا خود خداوند آگئے ناہید بھی خاموش

تخت اُترتا ہوا قریب آیا قدرت تخت سے کود کے کہا ای ناہید اس وقت قدرت عرش معلے پر
جلوہ فرما تھے کہ فرشتگان مقرب نے خبر دی کہ آپ کی دختر پر جفائین ہین مغیلان کو دیکھا چاہتا ہی
ہمنے زمین پر ملاقات کی قدرت یون جلوہ دکھاتے ہین کہ عرش اعلے پر بھی جاتے ہین زمین پر
گندے بندون سے ملاقات کرتے ہین قدرت ہر جگہ موجود رہتے ہین دیکھو یہ عطر بہشت سونگھو
اترانا نہین عرش اعلی کی سیر کراینگے یہان مغیلان وغیرہ مع اسکی فوج والے اس تماشے کو
دیکھ رہے ہین مغیلان کہتا ہی آمنا وصدقنا دیکھو یارو یہ خداوند ہین ہمسے زمین پر ملاقات کرتے ہین
آپ عرش اعلی پر رہتے ہین دیکھیے ابھی تشریف لائے ہین کبھی اس ہیئت سے خداوند کو نہین دیکھا تھا
جامہ اتنی دیر مین کتنے رنگ بدل چکا اس جامے کو دیکھکر یہ خیال آتا ہی کہ گرد فرشتون کے بھی
جمگھٹ ہین قدرت کا ہیکو گرگٹ ہین بعض کہتے ہین منھ مین جوتیان مارو ایسی بات نکہو قدرت
کو گرگٹ سے مثال دیتے ہو قدرت کی کیا بات ہی ہر فعل انکا کرامات ہی ایسا لباس کسی کو
نصیب ہی دیکھو سناٹے کی آواز آتی ہی فرشتے اُتر رہے ہین وہان قدرت نے شیشی عطر کی نکال
دماغ سے ملکہ ناہید کے لگا دی جیسے ہی بو اُسکے دماغ مین پہونچی سر پکڑ کر بیٹھگئی دہی شیشی
دماغ سے یاسمن کے لگا دی کہا لو حیجون کو قتل کرایا دریاے مکر بہایا یاسمن بھی سونگھتے ہی
بیٹھگئی آنکھین ہلہ سی نکل آئین کنیزون کے ہاتھ پر بھی قطرے ٹپکا دیے کہا لو تم بھی مقبول ہوئین
سب حورین بنجاؤگی بڑے مرتبے پاؤگی سبھون نے خوشی خوشی عطر سونگھا اب قدرت نے جسکو اُٹھایا
کمر تک لائے وہ غائب ہوگئی مگر زبان سے فرماتے جاتے ہین ای فرشتو لیجاؤ تیس۳۰ کنیزین دو شاہزادیان
جو کمر کے پاس آکر غائب ہوئین اعتقاد سالوس پرستان اور قوی ہوا سالوس اُچھلکر تخت پر آیا
پکار کر آواز دی ای بندگان من سجدہ برو یہ قدرت جاتے ہین فرشتے تخت اُٹھاینگے جس کسی کی
نگاہ فرشتے پر پڑجائیگی جلجائیگا سب واسطے سجدے کے جھک پڑے قدرت جھپٹ کر گرے
تاج سب کے سرون سے لیے ایک ایک لات بھی ماری اور آواز بھی دی ارے فرشتون سے
بچو آنکھ نکھولنا بڑی دیر کے بعد آواز دی آنکھین اپنی کھولدو قدرت گئے اب جو سبنے
آنکھین کھولین اپنے اپنے سر ننگے پائے کوئی کہتا ہی کرے روپے غائب ہوگئے کوئی کہتا ہی جنیو
مین انگوٹھی بندھی تھی کیا ہوگئی ایک ہنگامہ ہی مغیلان کہتا ہی یارو خیر ہوئی جو کچھ گذری گذری
چلو ہلیٹ چلو یہین تک خیر گذری اگر فرشتے اُٹھا لیجاتے تو کیا کرتے اگر جہنم مین ڈالدیتے تخت تو
غائب ہوگیا باغ کو لوٹا پامال کیا مغیلان و سنجاب بیٹھے ہم کہتے ہوئے کہ یارو آج کرامت خداوندی
ہمپر ظاہر ہوئی وہان فرشتون کو کس شکل سے صورت دکھاتے ہین اور یہان کیونکر آتے ہین وجد
کرتے ہوئے چلے یہان سالوس مہ پری سے پریشان تھا اور زیادہ باعث پریشانی یہ ہوا
کہ میان خوش نظر خواجہ سرا یہ حال دیکھکر روتے ہوئے اندر محل کے آئے ملکہ گلشن نیرنگ ساز
تشریف رکھتی ہین گرد انکے جلیسین جمع ہین کہ رہی ہین صاحبو آج میرا خود بخود دم گھبراتا ہی
دیکھون فلک شعبدہ گر کیا رنگ دکھاتا ہی دیکھا میان خوش نظر خواجہ سرا شملہ سر سے دے مارا ہی
گریبان چاک کیا ہی منھ پر خاک ملی ہی روتے ہوئے چلے آتے ہین گلشن نے گھبرا کر پوچھا کیون

خیر تو ہی عرض کی داری کیا عرض کرون وہ زبان کہان سے لاؤن جس سے عرض کرون کاش کہ مین نابینا ہوتا
یہ ہنگامہ اپنی آنکھون سے نہ دیکھتا گلشن نے کہا میان صاحب بیان تو کرو تمھارے رونے سے
میرا دل ٹکڑے ہوتا ہے کہا بی بی یہ ملعون مغیلان کوہ پیکر جو آیا ہے خدا خواجہ عمرو کو سلامت رکھے
کیسے کیسے ساحر اسکے مارے آج حرامزادے نے طائر سامری کو بلایا نہین معلوم کہان کا جانور
تھا اُسنے یہ کہا کہ ملکہ ناہید حمزہ صاحبقران پر عاشق ہین اور یاسمن دختر جیحون خواجہ عمرو
پر جان دیتی ہین اُسنے صاف صاف آکر قدرت سے کہدیا قدرت نے سنجاب جادو کو روانہ کیا
وہ تشخو نازک مزاج اپنے باغ مین تھی تقریب ملاقات مین یاسمن بھی آئی ہوئی تھین فوج نے
جو بلوہ کیا پانچ ہزار ساحر ملکہ نے مارے اب خود مغیلان گیا ہے سنتے ہین کہ بڑا ساحر زبردست ہے
حضور کو یاد ہوگا مین نے کس ناز و نعم سے پرورش کیا ہے میری بھولی بچی عشق و عاشقی کو کیا جانے
ناحق کی اُنپر تہمت لگائی ہے اگر وہ گرفتار ہوگا مین اپنی جان دیدونگی اول تو وہین سے وہ زندہ نہ
آئیگی اگر مجبور کرکے پکڑا تو یہان آکر جان دیگی یہ خبر وحشت اثر سُنکر گلشن نیرنگ ساز
پیٹنے لگین کہ ہے ہے میری بچی پر یہ آفت وہ بھولی بھالی رو کے روٹی مانگنے والی اُسپر یہ جفا ارے
بھڑوے سالوس کو تو بلاؤ مین پیٹ کر گھر سے نکلجاؤنگی اپنی جان دیدونگی بازار مین بیٹھکر اس
بھڑوے کے منھ مین کالک لگاؤنگی اس بھڑوے نے کیونکر حکم دیا ناظر دوڑا ہوا سامنے سالوس
کے گیا کہا یا خداوند جلد گھر مین چلیے ملکہ نکلا چاہتی ہین سالوس نے کہا ارے کیا ہوا کہا حضور
مغیلان کوہ پیکر کے جانیکی خبر ملکہ کو پہونچ گئی وہ پیٹ رہی ہین سالوس یہ سُنکر دوڑا محل مین آیا
اور ہاتھ جوڑنے لگا کہا ملکہ میرے پاس آنے دو مین فوراً اُسکی خطا معاف کردونگا تمھارے پاس
پہونچادونگا ملکہ نے کہا صاحب مغیلان نے فقرہ بنایا ہے کیسا طائر سامری ہم بھی طائر سحر
بلاکر یہ کہوادین کہ مغیلان مسلمانون سے ملگیا زمین آواز دے آسمان سے صدا آئے سالوس
نے کہا مین ابھی جاکر فوج کو بلائے لیتا ہون ملکہ نے کہا ہمارا محافہ لگاؤ ہم اپنی بیٹی کو آپ لے آئینگے
یہ مصیبتین اُٹھاکر سالوس باہر آیا ہے ملکہ گلشن نیرنگ ساز کا محافہ آراستہ ہو رہا ہے کنیزین
تیاریان کر رہی ہین سالوس سناٹے مین باہر نکلا خاموش کھڑا ٹہل رہا ہے کسی سے کلام نہین کرتا
جورو سے اپنی بہت ڈرتا ہے خوف ہے کہ وہ باہر نہ نکل آئے یہ بد صورت وہ حسین وجمیل کہ سامنے
سے دیکھا مغیلان کوہ پیکر اور کل فوج ایک جانب سنجاب جادو یہ سب غل مچاتے ہوئے کہ
یا خداوند تیرے صدقے قدرت کے نثار آج کیا کرامت دکھائی ہے ایک مسلمان نہین اگر لاکھ مسلمان
آئین تو کیا کرسکتے ہین جسدم آپ کا جی چاہیگا سب کو دیوانہ بنادینگے سنگ سیاہ کردینگے یہ سُنکر
سالوس حیران ہوا کہ یہ سب کیا کہتے ہین مغیلان و سنجاب دوڑ کر قدمون سے لپٹ گئے اور
کہتے تھے یا خداوند تیری کرامت کے صدقے کیا کیا کرامتین تیری ہین عرش اعلیٰ پر جانا فرشتون
کو صورت دکھانا ہمارے سامنے اور شکل مین آنا سالوس نے کہا ارے کیا ہوا بیچاؤ میری
بیٹی کو کیا کیا اگر اُسکا ایک مو سے جسم میلا ہوا سب کو جلاکر خاک کردونگا صاف صاف
کہو یہ کیا بیہودہ بک رہے ہو مغیلان کوہ پیکر نے کہا یا خداوند مین پہونچا پہلے مین نے ملکہ کو

خوب سمجھا جب اُنھون نے نہ مانا تو مین نے قصد کیا سحر کرون آپ آسمان سے تخت اُڑاتے ہوئے
آئے ملکہ کو مع کنیزون آسمان پر لیگئے ہم سب کے تاج فرشتون نے لے لیے مگر محتاج نہ ہوئے دل
باغ باغ ہین سالوس حیران ہو گیا کہ یہ کیا کہتے ہین دل سے کہتا ہی مین عرش اعلیٰ پر کہان جاتا ہون
پہلے آسمان تک بھی مین نہین جاسکتا ساتون آسمانون کا طی کرنا کیسا تیز رفتار سے کہا ای تیز رفتار
ذرا کنارے آ مین تجھسے کچھ کہونگا سب کے سامنے سر ہلا دیا کہ ہان سچ کہتے ہو اپنے مقام پر
جاکر اُترو اب اس کرامت کو زیادہ مشہور نہ کرو ایسا نہ ہو مسلمان آگاہ ہو کر سالوس پرست
ہو جائین قدرت کو منظور ہی کہ انکو تر ساتر سا کر مار دین تیز رفتار جو کنارے آیا سالوس نے
کہا ای تیز رفتار ای شاطر نامدار جو کچھ یہ لوگ بیان کرتے ہین کچھ سمجھ مین نہین آتا تو جانتا ہی کہ قدرت
یہانسے کہین نہین گئے فوجین بھیجکر دربارگاہ پر ٹہل رہا ہون عجب معرکہ یہ لوگ بیان کر رہے ہین
تیز رفتار نے منھ پیٹ لیا کہا یا خداوند آج عمرو غضب کی عیاری کر گیا مشہور ہی کہ اُسکے پاس تخت
زبرجدی ہی وہ تخت ساختہ حکمایان اشراقین ہی اور یہ تو سب جانتے ہین کہ اُسکے پاس زنبیل ہی
وہی اُسکے مقدمات کی کفیل ہی تخت اُڑاتا ہوا آیا آپ کی شکل بنا تھا ملکہ کو مع کنیزون زنبیل مین ڈالکر
لیگیا دیکھیے غلام جاتا ہی خبر لیکر فوراً آتا ہی سالوس نے یہ خبر آکر گلشن سے کہی کہا صاحب زبانی
تیز رفتار کے معلوم ہوا کہ عمرو عیاری کر گیا ملکہ ناہید اُسی کے ساتھ گئین اب تم باغ مین
جاکر کیا کروگی باغ پامال پڑا ہی باغ تو ملازمان مغیلان نے لوٹ لیا خود بھی حرامزادے لُٹے تاج و
کلاہ کسی کے سر پر نہین ہی سب روتے پیٹتے آئے ہین گلشن نے کہا میرے دل کو کیونکر تسکین ہو سالوس
نے کہا مین نے تیز رفتار کو بھیجا ہی مغیلان کا سحر تیار ہو گیا ہی کل وہ حرز ہیکل بھی لیگا اور تمام
لشکر کو ایک سحر مین مبتلا ے بلا کریگا سب بیہوش ہو کر گرینگے تیز رفتار بھی مفصل خبر لیکر آئیگا اگر
وہان بھی ہونگی باعزاز بلوائینگے جو کچھ ہوا وہ ہوا اُسکا ذکر بھی زبان پر نہ لائینگے صبح کو قیامت
برپا ہوگی ملکہ تو خاموش ہو ہین سالوس آکر تخت پر بیٹھا مغیلان بلبلاتا پھرتا ہی کہ یارو تیار ہو
کل صبح کو مسلمانون کا مال لو تو سب خزانے قبضے مین کرو بڑے خزانے ساتھ ہین ملک ابلیس پیچ ستانی
لوٹ کر آئے ہین تمام فوج مین اسکے کہا گہمی ہو رہی ہی شام کو خدمت سالوس مین آیا کہا یا خداوند
طبل جنگی بجوا دیجیے سالوس کو وہ حیرت ہی کچھ بات نہین کرتا مجبوری حکم دیا کہ طبل جنگی بجے یہان
حمزہ صاحبقران بارگاہ مین بیٹھے ہین کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ آج لشکر سالوس
مین عجب طرح کا ہنگامہ ہی مغیلان کوہ پیکر و سنجاب جادو فوج لیکر گئے ہین اُسکی بیٹی پر شامت
چڑھی ہی کہ وہ بندگان عالی پر مائل ہی صاحبقران نے گھبرا کر فرمایا اگر اسکو مجھسے محبت ہوتی تو
مطیع اسلام بھی ہوئی ہوگی مین خود اُسکی مدد کو جاؤنگا یہ کہکر باہر نکلے مقبل سے کہا گھوڑا
لاؤ چاہتے ہین کہ سوار ہون کہ دیکھا تخت زبرجدی پر خواجہ عمرو سوار ہنستے ہوئے آسمان سے
چلے آتے ہین وہین سے پکارتے ہوئے او امیر منم خداوند سالوس آج دل مین آیا کہ قدرت نمائی کرون
صاحبقران نے قبضے پر ہاتھ ڈالا عمرو نے بائین آنکھ کا تل دکھایا صاحبقران ہنس پڑے
بہرام نے کہا لو آقا سحر مین سالوس کے ہنس دیے یا تو غصہ کرتے تھے ہنسنے کا کیا باعث ہے

امیر نے کہا واہی سکار ہی عمرو زمین پر آیا تخت زمین پر رکھا کہا آقا مین لٹ گیا کسی کام کا نہ رہا دو صندوقچے جواہرات کے میرے پاس تھے وہ جلدی مین رہگئے مین ڈر کے مارے اُٹھا نہ سکا مین یہی سوچا کہ میرا آقا مدد کریگا صاحبقران نے فرمایا مال بھی آپ نے لوٹا ہو گا وہ یکی لے لیجیے باقی داخل خزانہ فرمایئے خواجہ عمرو نے اپنا منھ پیٹ لیا کہا حمزہ مین مرجاؤنگا تیری معشوقہ کو لایا ہون تیس کنیزین بھی سردارون کے ہاتھ بیچونگا اور ملکہ ناہید قمر طلعت کا مین نے بیعانہ بھی لے لیا ہے ایک سوداگر لاکھ روپیے دیتا ہے کنیزون کو الگ بیچونگا اصل نقصان کا تو پورا ہونا دشوار ہے جو دمڑی دھیلا ملجاے وہی سہی صاحبقران نے فرمایا بسم اللہ جایئے فروخت کیجیے مگر سردارون نے کہا خواجہ ہم خدمتگزاری کو موجود ہین خواجہ عمرو نے چادرہ بچھا دیا کہا خدا تم سب کو سلامت رکھے میری مشکل کے حل کرنے والے جو جس سے ہوسکے دیدے حبیب خیر حبیب خیر اب چادرے پر چھنا چھن روپیہ گرنے لگا انگوٹھیان چھلّے پیا کوڑی سائیسون سے خدمتگارون سے فرماتے ہین یارو دو دو چار چار آنے سے پیش آؤ اس وقت مُنھ نہ چھپاؤ ورنہ صبح کو نہاجین مجکو پکڑ لیجائینگے جلتی ہوئی اینٹون پر کھڑا کرینگے اوپر سے پانی چھڑکینگے ارے چنتی لال نے ایک دن غضب کیا سینچہ گرم کرکے میری پشت پر رکھا یہی حال اب بھی ہوگا اس ہنگامے مین تیز رفتار آکر پہونچا صاحبقران نے حکم دیا ای خواجہ شاہزادیون کو خیمے مین داخل کرو عمرو نے کہا مین تو نہ دونگا جب تک مین ایک گرہ لونگا ایک سال مین میرا روپیہ وصول ہو جائیگا صاحبقران نے کہا کیا بیہودہ بکتے ہو ایک بارگاہ استادہ ہوئی لڑلڑکے دس ہزار روپیہ عمرو نے صاحبقران سے بھی لیے صاحبقران نے مقبل سے فرمایا بھبتی لاکر اسکو دو یہ تو باڑے کا فقیر بنگیا عمرو نے اشارہ کرکے کہا کیسی معشوق پر یہ چہرہ لایا ہون سب بیبیون کو بھول جاؤگے اسی کے گھر مین پانی بھرا کروگے اور تو سب بیبیان بیچاریان خاموش رہینگی گر دیہ بانو مادر بدیع الزمان آکر تمھاری گردن لیگی تو کیا کروگے یہ کہتے ہوئے خواجہ عمرو بارگاہ مین گئے ملکہ ناہید دیا سمن کو نکالا فرش معقول پر بٹھایا کنیزین حاضر کردین اب سب کو فتیلۂ رفع بیہوشی سنگھایا سب کو ہوش آیا ملکہ ناہید نے گھبرا کر کہا خواجہ ہم کہان ہین عمرو نے کہا ملکہ وہ سالوس بنگ مین ہی گیا تھا اب تم لشکر صاحبقران مین ہو عمرو بخوبی سمجھا کر اسباب عیش ونشاط مہیا کرکے باہر آیا ایک طرف دیکھا تیز رفتار بشکل خدمتگار رکھڑا اُسکنی لے رہا ہے عمرو اُسکی پشت کی جانب چلا تیز رفتار بھی سمجھ گیا کہ مجکو عمرو نے پہچانا کترا کر بھاگا عمرو نے کہا لینا یہ شخص جانے نہ پائے تیز رفتار بلا کا دوندہ ہے اور تو سب رہگئے عمرو نے پیچھا نہ چھوڑا جب لشکر سے باہر نکل آگئے پلٹکر تیز رفتار نے کہا او ساربان زادے کہان آتا ہے کیا مجکو حلوہ سمجھا ہے آتا ہے تو آ مین تجھسے کچھ کم نہین ہون یہان صاحبقران کو ہرکارون نے خبر دی کہ تیز رفتار برائے خبر آیا تھا اُسکا تعقب خواجہ نے کیا صاحبقران نے کہا بیٹا برق ذرا بڑھکر خبر تو لینا برق فرنگی تڑپکر چلا یہان خواجہ و تیز رفتار سے پیچھے چل رہا ہے تیز رفتار بھی جان دے رہا ہے کسی مقام پر چوکتا نہین

قضائے کار سہمان جادو ملازم مغیلان کوہ پیکر کہین جنگل مین سیر کو گیا تھا وہان سے پلٹتا ہوا آتا ہی
جھنائے کی صدا جو کان مین گئی سر جھکا کر دیکھا خواجہ عمرو و تیز رفتار لڑ رہے ہین اُسنے بیلے سحر
تیز رفتار پر کیا تیز رفتار لڑکھڑا کر گرا بیہوش ہوا عمرو نے چاہا بڑھکر سر کاٹ لون یہ سمجھے تھککر
گرا ہی سہمان نے پھر ہاش کے دانے پھینکے عمرو لڑکھڑا کر گرا بیہوش ہوا سہمان آسمان سے
اُتر کر زمین پر آیا حیرت مین عمرو کو دیکھ رہا ہی کہ کیون سہمان یہ وہی عمرو ہی کہ جو خداوند سالوس
بنکر آیا تھا کیا غضب کا جعل پھیلایا تھا خیال مین آیا مغیلان کوہ پیکر کے پاس لیچلون وہ اسکو
قتل کریگا زر و گوہر سے میرا دامن بھریگا کمر کے نیچے ہاتھ دیکر اُٹھایا کہ چادرہ بچھاؤن پشتارہ
باندھون لے نکلون کمر سے خواجہ کے ایک ڈبیا گری عقیق سرخ کی ہشت پہل صاف ظاہر ہی
کہ یاقوت احمر کی ہے اب پشتارہ اُٹھانا عمرو کا بھولا عمرو کو پھر زمین پر رکھدیا چادرہ بھی زمین
پر پڑا ہی دل سے کہتا ہی ایسی ڈبیا معقول خالی ڈبیا ہزار دو ہزار کی ہی اگر یاقوت احمر ہی
تو بیش قیمت ہی خداوند سالوس سے ایک ملک لونگا تب دونگا مگر اس ڈبیا مین کیا چیز ہے
بھاری معلوم ہوتی ہی یقین کامل ہی کہ کوئی الماس کی تختی ہی ہماری خوش بختی ہی خوشی ہاتھ
مین لیے پھولا جاتا ہی ڈبیا کو کھولنے لگا دیکھا ڈبیا مضبوط بند ہی دونون ہاتھون سے پکڑ کے
جھٹکا مارا کہ ڈبیا کھلی ڈبیا سے دھوان اُڑا تا بدماغ پہونچا دھم سے بیہوش ہو کر گرا اب اس
صحرائے ہول خیز مین تیز رفتار بھی بیہوش ساحر مدہوش خواجہ بھی آنکھین بند دل دردمند
سحر مین ساحر کے مبتلا نہ یہان کوئی یار ہی نہ مددگار ہی کون کسکو ہوشیار کرے قضائے کار برق
پھرتا پھراتا ادھر آنکلا دور سے دیکھا تین آدمی بیہوش پڑے ہین اور ہمارے اُستاد بھی بیہوش
پڑے ہین جی مین کہتا ہی اے برق یہ اُستاد ہی کا کام ہی کہ بیہوش ہونے پر بھی گرفتار کرین خدا
انکو سلامت رکھے یہ کہکے قریب اُستاد کے آیا دیکھا ڈبیا بیہوشی کی زمین پر پڑی ہی ڈبیا اُٹھا کر
برق فرنگی نے ریت مین چھپا دی سہمان کے ہاتھ مین چاندی کے کڑے تھے وہ بھی اُتار لیے
اب خنجر سے سہمان کا سر کاٹا اسکے مرتے ہی خواجہ نے آنکھ کھولی برق نے کہا اُستاد یہ کیا
معرکہ ہوا عمرو نے برق کے پٹے پکڑے اور کہا بچا یہ تو بتلاؤ کہ ڈبیا کہان ہی پلٹ کر دیکھ
ساحر کے ہاتھ مین کڑے نہین ہین اب تو عمرو نے ایک طمانچہ دیا کہا بچا اسکے ہاتھ کے کڑے کیا
ہوئے اس عرصے مین تیز رفتار بھی ہوشیار ہوا اسنے جو شاگرد و اُستاد کو لڑتے ہوئے دیکھا
اُٹھتے ہی بھاگا عمرو نے پکار کر کہا ابے ٹھہر جا کہان جاتا ہی بخدا مین برق کو منع کر دونگا وہ بالکل
دخل نہ دیگا مین اکیلا لڑونگا تیز رفتار نے جواب بھی نہ دیا بھاگ کے نکلگیا خواجہ عمرو برق
کو پکڑے ہوئے سامنے صاحبقران کے آئے صاحبقران نے دیکھا کہ خواجہ برق کے
پٹے پکڑے ہوئے برق روتا ہوا کہتا ہی اُستاد اس قوم کے ساحر کڑے نہین پہنتے ہین ذرا
دریافت تو فرمایے عمرو کہتا ہی ابے کڑون کو آگ لگے میری ڈبیا کہان گئی کئی ہزار روپے کی تھی
کوہستان کی سیر مین ایک ٹکڑا عقیق کا پایا لکھنؤ بھیجکر دو ہزار روپے بنوائی کے دیے برق
ہاتھ باندھکر کہتا ہی اُستاد وہ تیز رفتار کے ہاتھ مین تھی اُسنے اُٹھتے ہی اُٹھالی آپ کے

قدمون کی قسم مین جھوٹھ نہین بولتا ہون مین تو کبھی سچ بولتا ہی نہین عمرو کہتا ہے آقا آپ سنتے ہین
اسکی دیدہ دلیلی صاحبقران نے اپنے خزانے سے ڈبیا منگا کر دی کرڑون کے بھی دس روپیے
امیر سے لیے اب کرسی ہدہد پر بیٹھے مگر آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے کہتے جاتے ہین آقا میرا
نقصان ہوا ویسی ڈبیا اب کہان ملیگی صاحبقران فرماتے ہین تو لائیے میری والی ڈبیا پھیر دیجیے
عمرو نے کہا خیر جو ملا وہی سہی اب وہ کہان ہے مہاجنون کے پاس پہونچگئی یہ ذکر تھا کہ جواسیسان
لشکر اسلام حاضر ہوئے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنا ے
بادشاہی بجالائے قطعہ

الٰہی بخت تو بیدار بادا
ترا دولت ہمیشہ یار بادا
گل اقبال تو دایم شگفتہ
بچشم دشمنانت خار بادا

شہریار کی عمر دراز ہو سالوس کو تو آج بڑا قلق ہے مغیلان نے طبل جنگی بجوایا سحر اپنا تیار کر لیا لشکر بھی اُسکا آگے بڑھا ہے کل
صبح کو اُسکا ارادہ ہے کہ نکلکر معرکہ آراے نبرد ہو لبلبا رہا ہے کہ کل حرز ہیکل بھی صاحبقران کی
چھین لونگا کل لشکر کو شکست دونگا اپنے آپ سے باہر ہے تیز رفتار یہان براے خبر آیا ہے
امیر نے فرمایا کہ خواجہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے
یہان بھی طبل جنگی بجا تیاریان ہونے لگین ملکہ ناہید و یاسمن کو بھی خبر ہوئی دونون شاہزادیان
گھبرا گئین ملکہ ناہید قمر طلعت نے کہا بوا بلا کر خواجہ عمرو کو خبر کر دو یاسمن نے ایک کنیز کو
حکم دیا کنیز چلی خواجہ بیرون بارگاہ آئے ہین سوارون کو جا بجا بھیج رہے ہین کہ ایک کنیز نے
آکر خبر دی چلیے آپ کو ملکہ یاسمن بلاتی ہین خواجہ آئے ملکہ یاسمن نے خواجہ کا دامن پکڑ لیا
کہا خواجہ آپ کے لشکر مین یہ مصیبت دیکھنے کو آئے تھے صبح کو لڑ بھڑ کے مر جاینگے مگر مغیلان
پر سحر ہمارا اثر نہ کریگا وہ بہت بڑا ساحر ہے خواجہ نے کہا ملکہ جانتا ہون مین اُسی کی فکر مین
نکلا تھا کہ تمھارا مقدمہ پیش ہوا میرے دل نے نہ مانا اس طرح کی عیاریان اور ملکون مین کبھی نہین
ہوئین مگر خیال کر کے دیکھا کہ لاکھون جادوگر جمع ہین دن کا وقت ہے سواے کھلی ہوئی عیاری کے
اور کوئی بات نہ بن پڑیگی ملکہ رونے لگی کہا خواجہ ہم اسیران طرۂ گیسو و ذبیحان خنجر ابرو کو تم
کیون نکال لائے کفار کے ہاتھ سے مارے جاتے شرف بزرگی پاتے اب بھی لڑینگے بھڑینگے
مگر مغیلان کو وہ پیکر ہے زبردست ہے آپ جا کر فکر کرین عمرو نے کہا ملکہ مین جاتا تو ہون مگر میرے
دل کو یقین نہین کہ مغیلان پر ہاتھ پڑے اس عیاری سے آج سب ہوشیار ہوگئے خواجہ عمرو
سمجھا کر باہر نکلے یہ بھی دونون بیچاریان مصیبت کی ماریان سحر تیار کرنے لگین خواجہ ادھر سے
چلے اُدھر تیز رفتار جو یہان سے بھاگا خدمت مین سالوس کی آیا مغیلان بھی ابھی یہین بیٹھا ہے
دربار برخاست نہین ہوا ہے کہ تیز رفتار آکر پہونچا مغیلان نے کہا کیون مہتر صاحب کیا خبر لائے
تیز رفتار نے کہا خبر کو گیا تھا عمرو نے میرا پیچھا کیا جان بچا کر بھاگا سہمان جادو و اجل گرفتہ
نہین معلوم کہان سے اُڑتا ہوا آتا تھا اجل نے اُسکا دامن پکڑا بیچیا نے پہلے سحر کر کے مجکو بیہوش کیا
اُسکے بعد عمرو کو بیہوش کیا پھر غلام کو نہین معلوم کیا ہوا خود بھی بیہوش ہو کر گرا پھر شاگرد
عمرو یعنے برق آیا باطمینان اُسنے سہمان جادو کو قتل کیا شاگرد و استاد آپسمین لڑنے لگے

مین ہوشیار ہوکر بھاگا کہ اب یہ اُستاد و شاگرد مجکو مار لینگے مین اُٹھکر بھاگا جو مین نے عرض کیا تھا وہی
عیاری ہوئی عمرو تخت زبرجدی پر سوار ہوکر آیا ملکہ ناہید و یاسمن کو لیگیا اب وہان بڑی خاطر و
مدارات ہو وہ بھی سحر تیار کر رہی ہین صبح کو نکلکر لڑینگی مغیلان کوہ پیکر نے کہا یا خداوند بھلا وہ
چھوکریان تو کیا ہین اگر سامری و جمشید بھی قبر سے اُٹھکر آئین تو بھی میرے سحر سے مہلت نہ پائین
قدرت آپ ملاحظہ فرمائینگے کہ سحر کا تار باندھ دونگا صاحبقران کو مہلت نہ ملیگی لشکر بھی سیر آمادہ
حرب و پیکار ہو سب تیار ہین کہ مال مسلمانان لوٹین مغیلان نے کہا اس عیاری سے ایک بات ہوئی
کہ اب اگر کسی مقام پر خداوند اصلی بھی آئینگے تو ہم سحر سے دریافت کرینگے ہمارا دل کانپ گیا کہ
غیر ساحر کو یہ اختیار کہ تخت اُڑاتا ہوا آئے جہان چاہے بلند کرے جہان اُسکا جی چاہے مایل
بہ پستی ہو بصورت خداوند سالوس کیونکر نہ دھوکا کھائین مگر مین اب سمجھ گیا اب مجپر عیاری
نہ ہوسکیگی سالوس نے کہا اے تیز رفتار تم بھی مغیلان کے ساتھ جاؤ رات کو انکی بارگاہ کا
انتظام کرو کوئی غیر نہ آنے پائے بلطف انتظام کرنا شاگرد بھی تمہارے موجود رہین ساحر بھی
ساتھ ہون جہان خواجہ عمرو کو دیکھو اشارہ کردو ساحر سحر کرکے پکڑ لے آج عمرو منزور آئیگا
تیز رفتار بھی شاگردون کو ساتھ لیکر در دولت مغیلان پر آیا انتظام کرنے لگا خواجہ عمرو بشکل
خدمتگار لشکر مغیلان مین آئے ٹہلتے ٹہلتے سامنے بارگاہ کے پہونچے ایک خدمتگار جاتا تھا
عمرو نے اُسکو پکارا وہ آیا اُسکو کنارے لگا کر لائے باتین کرتے کرتے حباب مار دیا وہ بیہوش ہوا
خواجہ اُسی کی شکل بنکر مجمع خدمتگاران مین آکر ملے حقے بھر بھر کے سبھون کے پاس لاتے ہین
اور پوچھتے جاتے ہین کیا مغیلان رات کو بھی سحر بناتے ہین ایک شاگرد نے جو سُنا جاکر تیز رفتار
سے کہا کہ بدلوا خدمتگار لوگون سے پوچھ رہا ہے کہ مغیلان کیا کرتے ہین سپاہی سے پوچھنے گیا ہے
کہ ہم اندر جائین تیز رفتار نے کہا وہ عمرو ہوگا یہ کہکے چلا آکے دیکھا تو حقیقت مین وہ خدمتگار
سپاہی سے گھل ملکر باتین کر رہا ہے اور کہ رہا ہے کہ ہم اندر جائین کہ تیز رفتار نے پکارا ارے بدلوا
کیا کہتا ہے اندر جانیکا ابھی کیا کام ہے عمرو نے پکار کر کہا آپ کو اندر جانیکا بڑا ڈر ہے اگر آپ کی
خوشی نہ ہوگی اندر نہ جاؤنگا ہم تو آپ کی خوشی کے پابند ہین تیز رفتار ہنسا کہا میان بدلوا آپ
بڑے ظریف ہین خدمتگار نے کہا مین ظریف و شریف تو نہین جانتا آپ نے جو کہا مین نے اُس بات کا
جواب دیا تیز رفتار نے کہا ذرا میرے پاس آؤ خواجہ عمرو نے کہا اس وقت آپ کے پاس آنے
سے کیا فائدہ نوکری کر رہے ہین آپ یہان کیون آئے تیز رفتار جست کرکے آیا خواجہ عمرو نے
خدمتگارون سے کہا ذرا ہٹ جاؤ تیز رفتار جیسے ہی برابر آیا خواجہ نے کہا جسکی تم تلاش
مین تھے وہ تمہارے پیچھے کھڑا ہے تیز رفتار جیسے ہی پلٹا خواجہ نے ایک دھول لگائی کلاہ
تیز رفتار کی لی جست کرکے بھاگے لینا لینا کہکے عیار دوڑے آپ بھی لینا لینا کہتے ہوئے نکلگئے
تیز رفتار نے خدمتگارون سے کہا او نالایقو تم اُسکے گرد سے ہٹ کیون گئے سب نے کہا
حضور آپنے کہا ہٹ جاؤ ہم سب ہٹگئے کہا ارے مجھے شک ہوا تھا آخر میرا شک پورا ہوا دیکھو کلاہ
لیکر نکلگیا مگر اب ہوشیار رہنا خواجہ کترا کے دوسری طرف سے ایک چوبدار کی شکل بنکر آئے

پہرے کا سپاہی جہان بیٹھا تھا اُسکے پاس آکر بیٹھے گھُل مل کے باتین کرنے لگے پوچھا کیون میان
سپاہی تمھارے کے بیٹے ہین کے بیٹیان ہین سپاہی بیان کر رہا ہی کہ پھرتا ہوا تیز رفتار آیا پاجامہ
شروع کا اُتارا جانگھیا پہنی للکارنا شروع کیا پکارا کہ ارے سپاہی کے پاس کون بیٹھا ہے
خواجہ تو کچھ نہ بولے مگر سپاہی نے جواب دیا کہ ہم جاگ رہے ہین سوئے نہین مرد ہا سرکاری ہے
باتین کر رہا ہی تیز رفتار جھپٹا خواجہ عمرو تو بشکل چوبدار تھے تیز رفتار نے کہا تمھارا نام کیا ہی
عمرو نے کہا آپ جانتے نہین ناحق کو پوچھتے ہین تیز رفتار قریب آیا خواجہ سمجھ گئے کہ یہ بارادہ
فاسد آتا ہی پیچھے ہٹے کہ تیز رفتار قریب پہونچا خواجہ نے وہی عصا کمر پر تیز رفتار کے مارا
خواجہ پھر کود کے بھاگے کئی مرتبہ خواجہ اسی طرح آئے اور تیز رفتار نے بھگایا کسی طرح
اندر نہ جا سکے اسی ہیر اپھیری مین صبح ہو گئی اور مغیلان کوہ پیکر نے بھی یہ خبر سُنی کہ کئی مرتبہ
عمرو آیا صبح قریب ہی مغیلان باہر نکلا اسباب سحر سے معمور تیز رفتار پہلو مین باتین کرتا ہوا چلا
خواجہ نے جو دیکھا مغیلان باہر نکل آیا کسی تدبیر سے اسکو گرفتار کرون ایک ساحر کی شکل بنکر
دوڑے ہوئے قریب آئے کہا ای شہنشاہ مغیلان قدرت برآمد ہوئے ہین آپ کو یاد فرماتے ہین
اس طرح گھبرائے کہا کہ تیز رفتار نے خود کہا جائیے ہو آئیے شاید قدرت کچھ تقدیر کرین یہ سُنکر
مغیلان بڑھکر چلا تیز رفتار سے کہا تم اسی مقام پر ٹھہرو ساحرون کا انتظام کرو مین آتا ہون
مغیلان ساتھ ساتھ ساحر کے چلا خواجہ گھبرائے ہوئے ہین کہ مین نے رات بھر بڑے بڑے عیاری
کے بندوبست کیئے کہ ذرا بھی دھوکا کھائے تو مین اسکو مار لون نہ ہو سکا اور یاسمن نے بتا کید کہدیا تھا
کہ اگر مغیلان میدان کارزار مین آیا پھر کسی کے روکے سے نہ رُکیگا خواجہ عمرو باتین بناتے ہوئے
مغیلان کو ساتھ لگا کر لیچلے جب ایک خیمے کی آڑ مین پہونچے خواجہ نے حلقہائے کمند مارے
مغیلان ارے کہکر پلٹا حلقہائے کمند جلگئے خواجہ کے پانون زمین نے پکڑ لیے مغیلان کوہ پیکر
نے عمرو کو گرفتار کیا وہان سے یہ کہکے پلٹا کہ او مکار مین پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ قدرت مجکو بُلا کر
کیا کرینگے مین قدرت سے سب راز و نیاز کہ چکا تھا اب قدرت سے کیا کام ہی خواجہ کہتے ہین آپ
مالک ہین مجھے خود منظور تھا کہ مین اپنے کو گرفتار کراون کسی طرح آپ ایسے افسر کی خدمت مین
جاون کہ تیز رفتار بھی آکر پہونچا کہا ای مغیلان اسکی باتون پر نہ جانا تمھارے اقبال نے
یاوری طالع نے مددگاری کی عمرو ایسا مکار پکڑا گیا اب اسکو قتل کرو خواجہ کہتے ہین ای
تیز رفتار تو تو میرا ہم پیشہ ہی مینے تو چاہا تھا کہ مغیلان کا ساتھ دین اہل اسلام کو گرفتار کرین
تم نہین جانتے میری بلا سے مجھے کوئی قتل نہین کر سکتا خواجہ عمرو کو سحر مین اپنے پھنسا کر سپرد
ساحرون کے کیا آپ گینڈے پر سوار ہو کر طرف میدان کارزار کے چلا تین لاکھ کا لشکر
اسکے ساتھ ہی سب ساحر نُبلے ہوئے بجر نگ بجر نگ کرتے ہوئے یہان صاحبقران اپنے
مقام پر نماز پڑھکر مسلح ہو کر برآمد ہوئے ہین کہ ہرکارے دوڑے ہوئے آئے عرض کی کہ شہریار
غضب ہو گیا اُستاد صبح کو گرفتار ہوئے بارہ ہزار ساحرون کے بیچ مین بیٹھے ہین بارہ ہزار جادوگر
اسباب سحر لیے ٹہل رہے ہین صاحبقران نے فرمایا اب ہمین یقین کامل ہوا کہ وقت زوال ہی

اب لشکر کا بچنا محال ہی یہ فرماکر سوار ہوئے ایک جانب سے ملکہ ناہید قمر طلعت و یاسمن طاؤس سان
زرین بال پر سوار صاحبقران انکو مانع ہوئے کہ تم لوگ تامل کرو ان سب نے عرض کی ای شہریار
پہلے ہم لوگ سینہ سپر کرینگے سب سے پہلے مرینگے ایک طرف یہ بھی چلین صاحبقران چالیس قدم آگے
بڑھے ہوئے بمرتبہ صاحبقرانی زیر سایۂ علم شیر پیکر آکر میدان کارزار مین ٹھہرے کہ دیکھا لشکر مغیلان
بڑے زور و شور سے آیا برق فرنگی نے جب سنا کہ استاد قید ہوگئے تڑپتا پھرتا ہی صورتین بدلکر
کئی مرتبہ لشکر مغیلان مین آیا دیکھا کہ خواجہ عمرو بارہ ہزار جادوگرون کے بیچ مین بیٹھے ہین سرنگون
کلیجہ خون جادوگر ایسی ہوشیاری کر رہے ہین کہ ادھر کا راستہ بالکل بند کر دیا ہی کہ کسی کو قریب آنے
نہین دیتے جسکو دور سے دیکھا پکار دیا کہ ادھر نہ آنا بیان گنہگار سرکاری قید ہی برق لاچار ہو کر
پھر پلٹ جاتا ہی حیران ہی کہ کیا تدبیر کرون یہ تو اس فکر مین ہی کہ کچھ بن نہین پڑتا بیان لشکر آراستہ ہوا
مغیلان کوہ پیکر نے ایک دستک دی صحرا سے ایک زنگی پہلوان پیدا ہوا آتے ہی صاحبقران
کو للکارا صاحبقران جب چلنے لگے یاسمن روتی ہوئی قریب آئی عرض کی ای شہریار
یہ سحر مغیلان کوہ پیکر ہی فکر حرز ہیکل مین آیا ہی ذرا حضور ہوشیار رہین صاحبقران نعرہ
شیرانہ کرکے جا پڑے اُس زنگی سے نیزہ چلا صاحبقران نے نیزہ اُسکا نکالا اُسنے ہاتھ تلوار کا
مارا امیر نے بارہ بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا چاہا تلوار چھین لون وہ لپٹ پڑا لپٹے ہوئے زمین
پر آئے اُسنے چاہا ہیکل پر ہاتھ ڈالے صاحبقران نے قبضہ مارا حرز ہیکل کو بھی جنبش ہوئی سر
اُس زنگی خودسر کا پھٹ گیا مغیلان نے کہا اس سے کیا ہوتا ہی ہان رے لینا یہ کہکر پھر کچھ
بڑبڑانے لگا گینڈے کو مہمیز کیا کہ صحرا سے گرد اُڑی ایک پہلوان ترکی پیدا ہوا صاحبقران
سے لڑنے لگا فرداً فرداً صاحبقران نے سات پہلوان مارے آٹھوان پہلوان جو آیا وہ بھی
لڑنے لگا بعد نیزہ و تلوار کے نوبت کشتی کی پہونچی اُس جوان نے لڑتے لڑتے حرز ہیکل پہ ہاتھ
ڈالکر جھٹکا مارا حرز ہیکل اُسکے ہاتھ مین آئی صاحبقران نے چاہا جھپٹ کر چھین لون وہین سے
مغیلان نے اشارہ کیا امیر لڑکھڑا کے فرش خاک پر گرے بیہوش ہوگئے مغیلان نے چاہا
جاکر اُٹھا لون ملکہ یاسمن و ملکہ ناہید قمر طلعت کو تاب نہ باقی رہی سحر کرتی ہوئین جا پڑین
مغیلان نے کہا ارے تمکو کچھ خداوند کا خوف نہین یون بدی بدا نکل گئین بڑا تمھارا معین جو
عمرو ہی اُسکو پہلے ہی مین گرفتار کر چکا ہون کل فوج کو اُسنے اشارہ کر دیا ادھر سے بہرام لشکر
لیکر آپڑا ساحر اور غیر ساحرون کا کیا مقابلہ اگر انکا نیزہ چلگیا ساحر مارا گیا اگر اُنکا سحر چلگیا
دس پانچ گر پڑے مرکب لیے ہوئے دوڑے دوڑے پھرتے ہین مجبوری لہٹت ہاسے مرکب
سے گرتے ہین ملکہ ناہید و یاسمن سے جسقدر سنبھالا جاتا ہی سنبھال رہی ہین صاحبقران
کو ساحرون نے اُٹھالیا حرز ہیکل مغیلان کی جھولی مین ہی وہ جوان دیکر چلا گیا مغیلان کے
سامنے سے دونون ہٹجاتی ہین آگ برسا رہی ہین چاہتی ہین صاحبقران کو چھین لین بیقرار و
بیتاب ہین مغیلان چاہتا ہی میرے سامنے آئین تو مین گرفتار کرون سیکڑون سردار جا بجا
بیہوش پڑے ہین مغیلان پامال کرتا ہوا چلا آتا ہی جس طرف سے گذرا ہزار کو سحر کرکے گرادیا

دو ہزار کو دیوانہ بنا دیا مال لشکر صاحبقران لٹ رہا ہی عجب لشکر مین تباہی ہی فقط یاسمن و ناہید
نے اتنا روکا ہی کہ بالا علان لوٹنے والے نہین آسکتے اگر قریب بارگاہون کے جاتے ہین کنیزین بھی سحر
کرتی پھرتی ہین جہانتک ہوسکتا ہی بچاتی ہین ورنہ قتل ہوتی ہین اپنی مصیبت پر روتی ہین ہنگامہ
گیر و دار بلند مغیلان کے سحر نے آفت برپا کردی ہی کانٹے برسا دیے ہین جو جدھر گیا غربال ہوگیا
اہالیان لشکر کا عجب حال ہوا ایک گوشے سے مقبل تیراندازی کر رہا تھا ہزارہا ساحر خطا شعار اسنے
گرا دیے نخلستان کی آڑ پکڑ کے گھٹنے ٹیک دیے سینے کو جھنڈیون سے لگا دیا جب بارہ ہزار تیر چلے
ہزار دو ہزار ساحر مر کے گرے مغیلان نے دیکھا کس گوشے سے تیر آتے ہین زد کو تاک کے اسنے
ایک گولہ مارا مقبل نے دیکھا ایک دنانا بلند ہوا زمین کانپی سب ساتھ والون کے تیر خطا کر نیلگے
تیر خود سہم گئے جان بچاتے تھے میدان کارزار سے بھاگے جاتے تھے کمان مین تو پیشتر سے خم زاغ
کمان اڑتا پھرتا ہی جو تیر سے مارے گئے وہ خود یا سامری و جمشید کہکے اٹھ کھڑے ہوگئے مغیلان
کو دعائین دیتے ہوئے چلے مقبل نے دیکھا تیر انداز بیکار ہوئے تلوار کھینچ کے جا پڑا اچھا ہاتھ
مغیلان پر ہاتھ مارے مغیلان نے ایک اشارہ کیا مقبل لڑکھڑا کے گھوڑے سے
گرا ساحران مغیلان نے اسکو بھی پکڑ لیا ایک سمت بہرام عالیمقام لڑتا ہوا آتا تھا یہی
کہتا ہوا کہ یا تو ڈوب مر کر جان دین یا اپنے آقا کو ان دشمنون سے چھڑائین بارہ ہزار جوان اسکی پشت پر بصد
کر و فر لڑتا ہوا جاتا تھا مغیلان کو وہ پیکر کی جو نگاہ پڑی کہ داہنے سے صف لشکر اسلام سے
شور و غریو بلند ہی ہزارہا ساحر مر کر گر رہے ہین پر پرواز پیدا کر کے بلندی پر آیا دیکھا
ایک جوان رستم خصال سہراب جلال گھوڑے پر سوار کس زور و شور سے شمشیر زنی کر رہا ہی
ہزارہا ساحرون کو مارا ایسی جلدی مین جا پڑتا ہی کہ ساحر نے سحر کا ارادہ کیا بہرام نے جلدی
سے بڑھکر حلق مین نیزہ مارا سحر کرنے کی ہوس دل مین رہگئی واصل جہنم ہوا اس طرح جو
قتل ہوئے لشکر کفار بھی کم ہوا مغیلان نے دہن سے ایک گولہ مارا بارہ ہزار بہرام کے
جوانان جینی ساتھ کے کھیلے ہوئے بچپن سے جنکو لاکھون روپئے کھلائے تھے اس گولے کے پھٹتے ہی
یہ تاثیر ہوئی کہ سب کے بھاگنے کی بلا وجہ تدبیر ہوئی کچھ بھاگ گئے کچھ گھوڑون سے گرے بعض
کے سر اڑ گئے بہرام کے مرکب نے ایسی بدلگامی کی کہ بہرام کو لیے ہوئے دوڑا دوڑا پھرتا ہی
ہزار طرح بہرام نے ٹیری جانی چاہا کہ مرکب کو روکون جب نہ رکا گلے مین ہاتھ ڈالدیا اسکو
اسی کے حال پر چھوڑ دیا گھوڑا انکو لیے ہوئے بھاگا بھاگا پھرتا ہی یاسمن و ناہید نے یہ تباہی
لشکر اسلام کی دیکھی اپنی غربت پر بہت روئین کہا کیون بوا اسنے دیکھا فلک نے کیا انقلاب کھایا
ہمارے آتے ہی لشکر اسلام کا خاتمہ ہوا وہاں سے تو ہم اپنی جان بچا کر آئے تھے کہ یہان آرام
ملیگا یہان اپنے ساتھ انکو بھی ستایا فلک نے یہ رنگ دکھایا کہ لشکر اسلام تباہ ہوا افسوس
صد ہزار افسوس کیون بوا ناہید خواجہ عمرو جو معین و مددگار لشکر تھے سب سے پہلے
گرفتار ہوگئے اب کون کسکو بچائیگا یہ زوال دیکھنا ہماری تقدیر مین تھا ہماری تو یہ کیفیت ہی نظم

حشر کو بھی دیکھنے کا اسکے ارمان رہگیا	دن ہوا پر آفتاب آنکھون سے پنہان رہگیا

بندگی حق مین بھی بھولا نہ مین یادِ صنم ‏ تو بہ مری کی ولیکن داغ داماں رہگیا

جوش وحشت مین بیابان کو گیا مانند روح ‏ جسم خاکی کی طرح سے میرا زندان رہگیا

پاس الفت سے جنون مین بھی نہ کپڑے پھٹ گئے ‏ طوق بنکر میری گردن مین گریبان رہگیا

ای صبا جاوے چمن مین تو تو کہیو یار سے ‏ باغ مین جاکر تو ای سروِ خرامان رہگیا

دوستی نبھتی نہین ہرگز فرومایہ کے ساتھ ‏ روح جنت مین گئی جسم گلی بان رہگیا

سامنے ہوتے ہی مژگان کے ہوا دل کو یقین ‏ موت سے اب تیر کے بچنے کا میدان رہگیا

پہلے ہی پرزے اُڑا ہونے نہ پایا سینہ چاک ‏ یار ثابت وقت پر مین اک گریبان رہگیا

حسن مین بھی عزت و ذلت خدا کے ہاتھ ہی ‏ گل کو پیراہن ملا تو شعلہ عریان رہگیا

بستیان ہی بستیان ہین گنبد افلاک مین ‏ سیکڑون فرسنگ مجنون سے بیابان رہگیا

بعد مدت ساتھ اُس گلرو کے جو دیکھا مجھے ‏ اُڑ گئے مرغ چمن خالی گلستان رہگیا

حال ہی مجھ ناتوان کی مرغ بسمل کی تڑپ ‏ ہر قدم پر ہی یقین یان رہگیا وان رہگیا

کرکے آرایش جو دیکھی اُس صنم نے اپنی شکل ‏ بند آنکھین ہوگئین آئینہ حیران رہگیا

راہِ الفت مین نہین اندیشۂ پست و بلند ‏ گرکے کب یوسف میانِ چاہِ کنعان رہگیا

جانِ شیرین ہو فراقِ یار سے کیونکر عزیز ‏ مرگ صاحب خانہ ہی فاقہ جو مہمان رہگیا

میری وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اُسے ‏ آنکھ دکھلاکر مجھے غولِ بیابان رہگیا

لاشہ اُٹھوا کر نہ کر اسکو بھی ای قاتل اُجاڑ ‏ ہی فقط آباد اک گنج شہیدان رہگیا

کھینچکر تلوار قاتل نے کیا مجھکو نہ قتل ‏ شکر ہی گردن تک آتے آتے احسان رہگیا

کیا بیان عالم زوالِ حسن خوبان کا کرون ‏ روشنی جاتی رہی سروچراغان رہگیا

کاروانِ نکہت گل کر گیا گلشن سے کوچ ‏ صورت نقش قدم گلزار حیران رہگیا

شام ہجر صبح بھی کرکے نہ دیکھا روز وصل ‏ سانپ کو کچلا پر آتش گنج پنہان رہگیا

ملکہ ناہید بھی روتی جاتی ہین پکارتی ہین ہان ہوا سبز قدم تو ہم ہی ہین ہمارے آتے ہی یہ آفت برپا ہوئی اسی حسرت و یاس مین لڑتی ہوئی آتی ہین کہ مغیلان کا سامنا پڑا مغیلان نے للکارا کہ او چھوکریو مین تمھاری فکر مین تھا کب تک الگ الگ لڑو گی آؤ مجھسے تو مقابلہ کرو دونون شاہزادیان مجبور و لاچار ہو کر مغیلان پر جا پڑین سحر چلنے لگا دو چار سحر چلے آگ برسی پانی برسا شعلے اُٹھے خاک اُڑی جب مغیلان نے دیکھا یہ دونون نہین مانتی ہین غصے مین آکر ایک چیخ ماری ارے ان چھوکریون کو لینا آسمان سے پانی برسنے لگا بیچ پانی سے دو شعلہاے آتش گرے دونون کے سر پر پہونچے دونون نے بیتاب ہو کر آہ کی لڑکھڑا کر گرین بیہوش ہو گئین کنیزین پیٹتی ہوئی دوڑین گود مین دونون کو اُٹھایا چاہا لیکن نکلجائین اسنے ایک دو تھپڑ مارا کہ سب کنیزون کے پانون زمین نے پکڑ لیے اپنے مقام سے ہل نہین سکتین دونون شاہزادیان کاندھے پر لدی ہوئین پل بھر کے عرصے مین مغیلان نے سارے لشکر کو بیکار کر دیا جدھر نگاہ اُٹھا کے دیکھیے بندگان خدا بیہوش پڑے ہین گھوڑے کوتل دوڑتے پھرتے ہین بارگاہین سرنگون خزانے لیے ہوئے افواج

قتل ہو ہو کر گرے ہزار ہا لاشہ پھڑک رہا ہی بیکس بے بس نہ معین نہ مددگار کون انکی لاش کو
اُٹھائے حسرت و یاس برس رہی ہی جدھر دیکھو دوکانین کھلی پڑی ہین دوکاندار ندار د باب بیچ
شری بند نہ دلال ہی نہ وہ بول چال ہی مغیلان نے چند افسر جنپر بے صاحبقران و بہرام و فضل
و عبد الجبار و عبد القہار چالیس افسر اسنے اُٹھوا لیے کہا ان مین رہپے والون کو گرفتار کرکے کیا
کرونگا اگر اطاعت کرینگے فبہا شادان و فرحان دونون شاہزادیون کو بھی لے لیا ہی زبانون مین
سوزن دیے ہین مشکین باندھکر ایک آرابے پر ڈالکر مع کنیزان زرین پوش اس ذلت سے
ان دونون کو لیکر چلا کہ ساتھ والے افسوس کرتے ہین کہ ایک دختر خداوند سالوس ایک
دختر جیجون انکی یہ عزتین انکے واسطے یہ ذلتین دنیا عجب مقام ہی کل ان شاہزادیون کے
حکم سے آدمی گردن مارا جاتا تھا آج اسی گھر کے نوکر گرفتار کرکے لائے ہین کیا انقلاب زمانہ ہی
عبرت ہوتی ہی بہت سے کافر روتے ہوئے آرابے کے ساتھ چلے جاتے ہین قضائے کار ملکہ
گلشن نیرنگ ساز زوجہ خداوند سالوس محل مین بیٹھی ہی کہ اپنے کنیزون سے کہا کہ ذرا
خبر تو لاؤ کہ لڑائی مین کیا گذری اور کسی سے مجھے کیا کام میری بچی پر کیا ہوا کنیزون نے دست بستہ
ہوکر عرض کی واری سُنتے ہین کہ ادھر والون کی فتح ہوئی عمرو عیار پکڑ لیا گیا کوئی معین لشکر امیر کا
نہ باقی رہا یہ بھی خبر پائی کہ صاحبقران بھی گرفتار ہوئے مغیلان نے حرز ہیکل چھین لی ہمارے
عرض کرنے پر کیا موقوف ہی کوٹھے پر چلکے دیکھیے سُنتے ہین کہ قیدیون کو لیے ہوئے آتے ہین کہ
گلشن نیرنگ ساز یہ سُنکر کوٹھے پر آئی سر اُٹھا کر دیکھا ایک آرابے پر ملکہ ناہید قمر طلعت
ہوے مشکین پریشان اُلجھے ہوئے گرد و غبار پڑا ہوا ساق بلورین کھلی ہوئی طریقہ بے پردگی
دوپٹہ ندارد سینہ کھلا ہوا زبان مین سوزن گرد فوج دشمن آرابہ چلا آتا ہی بلا زبان مغیلان
طعن و تشنیع کر رہے ہین ملکہ گلشن نیرنگ ساز نے آنکھین بند کرلین اسقدر روئی کہ جل تھل
بھر دیے کنیزین گھبرا گئین آنسو پونچھنے لگین کہتی تھین واری اسقدر کبھی آپ کو بیقرار و مضطر
نہین پایا گلشن نے کہا ارے صاحبو کیون نہ بیقرار ہون نو مہینے پیٹ مین رکھا درد کھائے جننے
مین مرنے کا مزہ اُٹھایا ہم ایسے غیر ہوئے کہ وہ گرفتار ہین اور ہم چین سے بیٹھین ایسی زندگی
پر لعنت ہی ذرا اتنی تو خبر لاؤ کہ کل افسران فوج حمزہ صاحبقران پکڑ لیے گئے یا کچھ باقی ہین
لڑائی کا کچھ سلسلہ ہی یا قطع ہو گیا کنیزین دوڑی ہوئی گئین ہانپتی کانپتی ہوئی آئین عرض کی
واری یہ سُنا کہ ایسی شکست کبھی لشکر اسلام پر نہین ہوئی خرد و کلان پیر و جوان ادنیٰ و اعلیٰ سب دام
مگر مغیلان مین گرفتار ہوگئے کوئی افسر الغرض باقی نہین رہا مغیلان نے مال لٹوا لیا سب بارگاہین
خیمے اُٹھ رہے ہین پڑاو صاحبقران کا خالی ہو گیا اب مغیلان سر میدان کھڑا ہی وہین میدان
خون کی تیاری کر رہا ہی خداوند سالوس نے کہلا بھیجا تھا کہ ناہید کو سب سے الگ کرکے یہان
لے آؤ مگر مغیلان نے نہین قبول کیا دارین استادہ ہو رہی ہین جلاد بلائے گئے ہین چہار جانب یہی
ہنگامہ ہی کہ ملکہ ناہید کو قتل کرو مغیلان کے دل مین ایسا کانٹا چبھا کہ خداوند کا بھی کہنا نہین مانا
حضور یہی کدورت کا دخل ہی ملکہ کے قتل کی کوشش ہی نگوڑا بے اولادہ جورو اسکی بانجھ بجوتی شیطان کی

لنگوٹی وہ کیا جانے اولاد کا کیا صدمہ گذرتا ہی حضور مشہور ہی کہ کلیجہ مین ناسور ہوتا ہی اگر کسی کا فرزند آنکھون سے دور ہوتا ہی یہ خبر وحشت اثر سُنکر ملکہ گلشن نیرنگ ساز بہت روئین دل مین وحدانیت پرستی کا خیال ہوا اس مذہب سے ملال ہوا ملاقات حمزہ صاحبقران کا جوش ہوا اُس بیہوشی مین اس نظم کا ہوش ہوا **نظم**

شرم ہی وہ شرمگین آنکھین جھکی جاتی نہین
عالم اک دکھلاتی ہی کاکل گھٹا گلزار پر
کھینچتا ہی آپ کو دور اسقدر کیون آفتاب
چاہ مین اک پانون ہی اک پانون ہی دیوار پر
حُسن کے منھ کی نقاب اُٹھینگے بیماران عشق
طرہ ہی گردن کا ڈورا دوش کے زنار پر
رنگ شب اُڑتا ہی گیسوے سیہ کو دیکھکر
داغ کا دھبا لگا ہی لالہ کی دستار پر
تیرے دانتون سا کوئی موتی سمندر مین نہین
رشک ہی دشمن کو میرے طالع بیدار پر
دام مین لاکر کرے صیاد بے پروا حلال
چور کب منصور بن سکتا ہی کھنچکر دار پر
دم نکلتا ہی نگاہِ چشم مست یار پر
رات بھاری ہو گئی ہی مردم بیمار پر
چھیڑ سکتا ہی کوئی ابرو کو شانہ مثل لعف
سایہ کیا سورج مکھی کا ہی کسی رخسار پر
سرسری سمجھو نہ میری آہ کو اے سرکشو
مہر توڑینگے جو کی ہی شربت دیدار پر
رو دیا ہی عاشقون نے ابر باران کی طرح
داغ ہی ماہ دو ہفتہ کو ترے رخسار پر
تو جو اے عیسیٰ نفس آیا عیادت کے لیے
لعل لب سا اک بدخشان کے نہین کہسار پر
یار کی فرقت مین رو کر قصر تن کو ڈھاونگا
بلبل بیتاب صدقے ہو چکی گلزار پر
نشے کا ڈورا بلاے جان ہی اس تلوار پر
خوشنما ہی چہرۂ محبوب پر زلف سیاہ
ہاتھ بھر سکتا ہی تیغ تیز کی کب دھار پر
کیا کرون پست و بلند راہ الفت کا بیان
چھونک ہی دیگی گرگی جبکہ بجلی خار پر
کیون نہ بھالے عاشقون کے دل و مغفل جگر
تجنے مارا ہی قدم جو برق کی تلوار پر
ٹیٹی پگڑی سے قاتل کی مین کیا تشبیہ دون
سندر ستون کو ہوئی حسرت ترے بیمار پر
دوست کو لیکر بغل مین رات بھر سوتا ہو نہین
پانی بھر جاویگا اس گھر کے در و دیوار پر
خود غلط ناحق نہون تقلید آتش سے ہلاک

قدیم کنیزین جنھون نے ملکہ ناہید قمر طلعت کو گود مین پالا ہے بیقرار ہو کر رونے لگین کہا بی بی نیرنگ ایک ایک کلمہ آپ کا تیر دلدوز ہی گیا کلام مین سوز ہی ملکہ نے آنسو بھر کر کہا صاحبو انصاف کرو آپ گیلے مین سوئی انکو سوکھے مین سلایا مہمان آنا جانا موقوف کیا اپنے کو آٹھ پہر انھین کی خدمتگزاری مین مصروف کیا تب تصدق سے خداے نادیدہ کے بارہ برس کا سن ہوا اب اس لایق ہوئین کہ دھوم سے شادی کرین چاندسی صورت کا دولھا بیاہ کر لائین بہار کا سہرہ سر پر باندھین ارمان والیان ساتھ ہون ہاے ہمارا حوصلہ نہ نکلا ان بھڑوے جلادون نے اُس بھولی لڑکی پر یہ آفت ڈالی کیسی گھبراتی ہوگی صاحب یہ بات مشہور ہی کہ جب انسان پر تکلیف ہوتی ہی تو مان کو پکارتا ہی خواہ مرد ہو خواہ عورت اُس کمبخت و بدنصیب کے منہ سے تو ابھی دودھ ٹپکتا ہی صاحبو انصاف کرنا ابھی آٹھ دن کا ذکر ہی برس چھ مہینے کا نہین آٹھوان دن گذرا ہی باغ سے شام کو آئین مین نے خفا ہو کر کہا بی بی ہماری انتظار مین جان جاتی ہی کنوارا پنڈا دونون وقت ملتے ہوئے نہ نکلا کرو ہزارون طرح کے معاملات ہین کیون صاحبو یہ کیا بات تھی جسپر وہ بلک کر رونے لگی ہچکیان لگ گئین گل سے عارض سرخ ہوگئے اسقدر روئین کہ مین اتنی سی بات کہکر جو رنجگی کہتی تھی ہان ہان بی بی مین نے کیا کہا کہ جو تم ایسی بگڑ گئین واری یہ تو مان کا کلیجہ ہی جب صاحب اولاد ہوگی تب ہمارے غم و الم کا مزہ ملیگا بمشکل چپ ہوئی جسکا ایسا مزاج ہو اُسکا اس بلا مین پھنسنا کیون صاحبو بتلاؤ اُسپر کیا گذرتی ہوگی اب تم سب سے عرض یہ ہی کہ جسکو اپنی جان عزیز ہو گھر بھرا پڑا ہی جو چاہے لے اور چلی جاوے اور جو جان عزیز نہ رکھتی ہو میرا ساتھ دے ساتھ کنیزین یہ سُنکر بول اُٹھین کہ واری آپ کی بدولت سلطنت کی

جسدن سے صاحبزادی پیدا ہوئی مین ہزار ہا روپے پائے ہر مہینے مین تقریبین ہوتی ہین کبھی نام خدا بسم اللہ ہوئی مولوی کو نہال
کردیا سونے کی تختی سونے کا قلم سونے ہی کی دوات آئے دن یہ تقریبین آپ کیا کرتی تھین سوا ہمارے کون لینے والا تھا ذرا سا
مولوی کو فقرہ دیا انہین نے دوات ہمکو حوالے کردی ہنسے اہا کسی سے کہنا نہین وہ خود نہین لینے گئے کہ لو کسی سے کہنا نہین
ہماری نواسی کی شادی ہونے کو ہے بلطف ہوجائیگی حضور بی بی کے صدقے مین سیکڑون کنیان بیاہ گئین جنسے اُنکا
نام لیکر سوال کیا آپ نہال ہوگئین اسقدر دیا کہ اُسکے حوصلے سے باہر ہوگیا تیغ کلو جو پہلو مین رہتے ہین جنکے چولھے پر
تو نہین تھا جب اُنکی نواسی بالو بیاہی گئی ہے حضور گلیان بند ہوگئی تھین آج آپ کے ظاہر مین عرض کرتے ہین
کہ آپ نے ظاہر مین دیا بی بی نے باطن مین اسقدر دیا کہ آج تک وہ روشیان کھاتے ہین جسدن داماد آتا ہے ذرا کو
بیر چڑھے کے دیکھیے ہر مجھے بلک رہے ہین بالائیان آرہی ہین مین نے اپنے کانون سے سنا کہ شیخ کلو کی بی بی جنکا
ہاتھ اُٹھا اُٹھا کے دعائین دیتی ہین کہ سامری و جمشید بی گلشن زمانہ بیبد کو سلامت رکھین کہ جنکے صدقے سے ہماری
مشکل آسان ہوئی دولھا سے کہتی ہین جبتک جورو ہے روز آیا کرو اب جسدن تم نہ آؤگے ہم تمہارا کھانا تمہارے گھر پر
بھیجدینگے سمدھی ہمارے دبوا ہتا یا بچے ملا کر دو ڈینگی میان بے تمہارے لڑکی کے منہ سے نوالا نہین اترتا دن بھر چپ
بیٹھی رہتی ہے بیٹا تمہارے آنے سے شگفتہ ہوجاتی ہے کل کہتی تھی میا دولھا بہت بھولا ہے مجھکو بہت چاہتا ہے تو بیٹا تم
محبت مین خلل کیون ڈالو اب تو تمہاری بی بی کا پاؤن بھاری ہے خیر وعافیت سے زمانہ گذرے لوگ سنو انشاء اللہ
دین مین بنجوا انشا کرونگی خداوند نے یہ دن دکھلائے کہ بیٹی اور بیٹی کے پیٹ مین بیٹا یہ تم میری ہولی بیٹی کی نشانی ہے
میری اجیلی خانم اسکا یہ نام محلے والون نے رکھا تھا یاد آتی ہے وہ ہوتی تو تم دیکھتے آنکھین بچھاتی بیرون مکان
دوڑی جاتی یہی زبان پر جاری ہوتا ارے میری بچی کا دولھا آتا ہے ہم لوگ اثر کے استقبال نہین کرسکتے منھ
بات نہین نکالتے تم اس زمانے کے دو ہے ہوا ایسا نہو تمہارے خلاف گذرے حضور سارے محلے والے آپکو
اور صاحبزادی کو دعائین دیتے ہین یہ باتین سنکر گلشن خوب رولی کہ حضور اُس فیض والی کو خدائے نادیدہ سلامت
رکھے پھر گھل مل کے ان مکانون مین بیٹھیے کنیزین حاضر ہون وہی ناچ وہی گانا پھر ہو مین کمبخت اُسکے سامنے ہون
اب صاحبو خدائے نادیدہ کو اختیار ہے کنیزون نے کہا واری یہ اعتقاد کیسا گلشن نے کہا صاحبو جو مذہب میری
بیٹی نے قبول کیا وہی مذہب میرا ہے مین نے جھوٹے سامری پر لعنت کی کیسا خداوند ہے جب رات کو آتا ہے اصل
مطلب سے مطلب نہین رات بھر میری جان عذاب مین ڈالدیتا ہے اگر خداوند ہوتا تو اُسکی شے اُسکے قبضے مین نہوتی
سر تہک پلنگ الگ ہو جاتا ہے پھر تو میری سسکیان ہچکیان کیا بیان کرون مگر قہر درویش بجان درویش ایسے
کو خداوند کہون عمر بھر مین شاید ایک مرتبہ یا دو مرتبہ ایسا اتفاق ہوا ہو بچپن سے نگوڑا نامرد ہے اگر خدائے
نادیدہ سچا ہے تو اپنی بیٹی کو نکال لاؤنگی اور میان مغیلان پر غالب آؤنگی یہ اعتقاد مین کرچکی وہ جوان ہے
پڑھی لکھی اُسنے کتابون مین دیکھا ہوگا جب تو اُسنے مذہب خدائے نادیدہ اختیار کیا اور اس جھوٹے کو
چھوڑا کنیزون نے کہا واری بڑی مشکل ہے کہ اسم اعظم صاحبقران نے بند ہے حضرت مکل بھی مغیلان نے چھینا
شکل مردون کے بیہوش پڑے ہین جب تک اسم اعظم نہ ملیگا ہوشیار نہونگے اشارہ کیا چپ رہو اسکا ذکر نہ کرو
خدائے نادیدہ چاہتا ہے تو ہمیشہ اسم اعظم کا اُنکے سر پر چلایا توڑتے ہین ہم تم تو سات سو ہین یقین ہے سات
ہزار کو مارین اگر سات سو کو بھی مارا مالا جیت لیا سبھون نے کہا حضور اسم اعظم لینے مین ہے گلشن نے کہا
ارے دیوار و در ہم گوش دارد منہ سے کچھ نہ کہو خدا سے رجوع کرو اُسکی قدرت کاملہ سے بعید نہین سلمان کہنے نے

جب ایک کلمہ کن کہا تمام چیزین مہیا ہوگئین کنیزون کو سمجھا کر باہر بھیجا کہا اپنے اپنے سحر تیار کر و یہ کہکے خوابگاہ
مین گئی شیشۂ اسم اعظم کھودے لگا لا بلبی کنیزون نے دیکھا ملکہ تشریف لائی مین مگر خوش ہین مہیان وہ وقت
ہو کہ سب سردار سحر مغیلان سے بیہوش ہین سالوس ایک تخت پر بیٹھا ہو ملکہ بیٹی کی خیال سے رنگ رو
اڑا ہوا ہو وزیرون سے کہتا ہو کہ تم ناہید کو تو الگ کر لو جسنے مغیلان سے کہا اسنے جھڑک دیا کہا صاحب
قدرت اب یہ چاہتے ہین کہ بیٹی کو بچاؤن ہر چند کہ باعلان لڑ چکی ہزارون جادوگر نامی گرامی قتل کرائے
آج بھی محبت سے ساحر انھین کے سحر سے قتل ہوے مسلمانون پر ایک اشارہ کافی تھا اس کیسو رید
کی وجہ سے مین سخت پریشان ہوا خداوند کا جی چاہتا ہو کہ مین اسکو ہوشیار کرون وہ نہین کہے آپ اسکو رہا
کرون کل پھر وہ ایک منچ لیکر موجود ہو سالوس یہ سنکر چپ ہو جاتا ہو کہتا ہو مین کیا کرون مجکو کچھ بن نہین پڑتا
خیال خاطر مغیلان بھی ضرور ہو دل سخت ناصبور ہو جسوقت اسکی مان نے کی جان دیدیگی مغیلان میرا
کہنا نہین مانتا مین خود اٹھتا ہون خود پکار کر آواز دی اے مغیلان قتل ناہید مجکو گوارا نہو گا ایسا نہو خراج
قدرت برہم ہو جائے جسوقت اسکا سر کٹکے گریگا مین لڑنے لگونگا مغیلان یہ سنکر تیغہ لیکر طرف ناہید کے دوڑا
اور سب کو ہوشیار بھی کر دیا اب جو صاحبقران کی آنکھ کھلی اپنے کو اس حال مین دیکھا مغیلان نے اپنے
ساتھ والون سے کہا جب خداوند میری طرف چلین تم سب لپٹ جانا ادھر مغیلان تیغہ کھینچکر چلا سالوس
نے بیلہ بیچے کا تخت پر سے نکا منظور ہوا انھون مغیلان قریب ملکہ کے پہونچا اس نازنین کے جسم مین مار ان
آتشین لپٹے ہوے ہین زبانین نکال رہے ہین ایک اژدر کلان کو منہ مین لیے ہوے ہر بینی ناہید کو
اپنے دورے مین لیے ہو لپ زبان نکال رہا ہو بس چمک تیغہ کی دیکھا آنکھین بند کر لین پکار اٹھی ای

نظم

رحیم ای کریم وقت مدد ہی
نوشت کاتب قدرت بجنامۂ اعجاز
رسول عشق بھر گوشش میرسد آواز
بہ بندہ بندگی حق نباشد آن بندہ
بجا او ہر سند بہ کدام عزت و ناز

چرا نہ بندہ کند بر جبین عنایت ناز
جدید صورت و شکل جدید تازہ طراز
خبر ز وحدت حق بے خبر نمیدارد
کہ مبتلائے ہوا باشد و مقید آز
ہلاک بندہ ازین نظم فارسی ہندی

کہ حق قبول کند ناز جملہ اہل نیاز
بنور حسن بھر دیدہ میرسد جلوہ
کہ ہست واقف این رمز نکتہ دان ہر ناز
غریب و عاجز و مسکین و بندۂ خاکی
نمود تازہ سخن را چو بلبل شیراز

مغیلان نے چاہا دوڑ کر تیغہ مارے کہ آسمان پر برق چمکی نیزہ ہما نام گلشن سحر طراز قسم ہو آسمان کے خداے ناہید
کی اگر ایک مو جسم ناہید کم ہوا تو مر بھر کو تیری قتل کر ڈالونگی نام کاٹنے والون کا باغ مین رکھونگی باغ مین کا نٹا کیسا
ہر وقت کھٹکتا ہی شیشہ اسم اعظم کو پھینک مارا آواز دی یا صاحبقران یہ کنیز آپہونچی شکر ہو کہ آپ کا مذہب مین نے
دل و جان سے قبول کیا سالوس پر لعنت کی سالوس نے بھی غصے مین ایک گرز مارا صاحبقران نے آواز دی
ہو نازنین بچا اگر تیرا اعتقاد کامل ہو تو کیا کوئی کر سکتا ہو رہائی پائینگے میرے جسم مین قوت آئی مگر مغیلان نے دیکھا
گرز نے سالوس کے اندھیرا ڈالدیا کسیکو اس گرز نے ہلاک نہین کیا مگر بجلین چمکنے لگین اس ہنگامے مین مغیلان
تڑپ کر گرا ناہید کی کمر مین پنجہ دیا اس زور سے کھینچ دیا کہ ناہید کی آنکھین بند ہو گئین مگر صاحبقران اپنے مقام
سے اٹھے اسم اعظم بآواز بلند پڑھا اور نعرۂ شیرانہ کیا نعرۂ صاحبقران امیر عرب ضیغم روزگار بحکم خدا البتہ شمشیر
چارہ یکی تیغ صمصام و قمقام نام + یکے تیغ عقرب یکی ذو الحجام + بن کافران از جہان پاک کرد + سر سرکشان
جملہ در خاک کرد + اہالیان لشکر نے دیکھا کہ قلب لشکر سے نعرۂ تکبیر کی آواز آئی زمین تھرائی وسط لشکر سے بھی

صدا آئی زور و شور سے صاحبقران گرے تڑپتے ہوئے چلے لیکن مغیلان جو ناہید کو لیکر بلند ہوا گلشن نے
دیکھا موے سر ناہید پریشان ساق بلورین کھلی ہوئی منکا ڈھلا ہوا اس بیدرد بے پیر مغیلان لیے جاتا ہے گلشن
کی جو نگاہ پڑی جلد ہوائی لپیٹ کر نیمچہ مارا شانے پر مغیلان کے پڑا شانہ اسکا نشانہ ہوا ناہید نیچے سے
چھوٹی مغیلان زمین پر گرا ناہید کو گلشن نے گود میں لیا ناہید کے حواس درست ہوئے گلشن نے
ماران سیاہ جسم سے ناہید کے لوچ کے پھیلے ناہید نے آنکھ کھول کر ماں کو دیکھا شرما کے سر جھکا لیا گلشن
نے کہا بیٹا کیوں شرماتی ہو جوڑ کیا خوب کیا جوہر شناس ایسے ہی ہوتے ہیں صاحبقران زمان والی قاف و
دنیا شوہر مہرنگار دآسمان مہرنگار دنیا کی شاہزادی ہفت اقلیم کے بادشاہ کی بیٹی ملکہ آسمان پری
بادشاہ دیوزادان کی دختر اگر انکی شمع کف لاؤ کیسی شرف کی بات ہے یہ شاہزادیان استقبال کرینگی جہان کہیں جلسہ
شادی ہوگا تمھاری بھی شراکت ہوگی کیوں شرماتی ہو میں نے مغیلان کو زخمی کیا دیکھو صاحبقران ہوشیار
ہوے میں نے اسم اعظم کا شیشہ توڑا اب مبادا مغیلان کو معلوم ہوگا ناہید نے کہا ای مادر مہربان مجھکو
چھوڑ دو میرے وارث پر وقت تنگ ہے یہی ہنگام جنگ ہے گلشن نے چھوڑا ناہید تڑپ تڑپ کر گرنے لگی پہلے
ناہید نے جا کر یاسمن کو رہا کیا یاسمن تو چھٹتے ہی لڑنے لگی مغیلان نے دیکھا کہ ایک طرف سرداران حمزہ لڑ رہے ہیں
نعرہ بہرام کی صدا آئی ہے نعرہ بہرام منم گرد بہرام خاقان چین * کہ از ہیبت من بلرزد زمین * ایک سمت سے
عبد الجبار و عبد القہار حلبی کے نعرے کی صدا آئی ہے ایک سمت شیر بیشہ وفا مقبل وفادار بارہ ہزار تیرانداز ون کو
لیے ہوئے لڑ رہا ہے ہنگامہ گیر و دار بلند ہے یاسمن تڑپ کر خواجہ عمرو پر گری قریب آکر کئی سحر کیے مگر سحر نہ اترا یاسمن نے
صاحبقران کو پکارا آقاے نامدار خواجہ عمرو سخت سحر میں مبتلا ہیں جوں جوں یاسمن دفعیہ سحر کرتی ہے عمرو کراہتا
ہے اور گھبرا کر کہتا ہے مجھکو نہ ستاؤ ورنہ روح تڑپ کر جسم سے نکل جائیگی یاسمن نے پھر گھبرا کر صاحبقران کو آواز دی
صاحبقران لڑتے ہوئے چلے نام یار وفادار کا سنکر بیقرار ہو گئے پکار کر آواز دی بھائی صاحب نہ گھبرانا میں آپہونچا
صفوں کو درہم و برہم کرتے ہوئے اسم اعظم بآواز بلند پڑھتے ہوئے جدھر سے گذر ہوا زمین کانپ گئی پرے کے
پرے درہم و برہم کر دیے برابر خواجہ کے پہونچے گھوڑے سے کود پڑے بازو پکڑ کر اسم اعظم پڑھا منہ پر خواجہ
کے دم کیا خواجہ کے ہاتھ پاؤں میں طاقت آئی جست کر کے الگ ہوئے گلشن نے زمین ہلا دی ہزار دن باغی
مارے سات سو کنیزیں پشت پر سالوس کنارے کھڑا دیکھ رہا ہے کہتا ہے مغیلان نے میرا گھر تباہ کیا بیٹی کو یوں
بیوجہ قید کیا اسی کی وجہ سے جورو نکل گئی دیکھو کس زور و شور سے لڑ رہی ہے ہزار دن جادوگر مارے سات سو
کنیزیں اسکی ہمیالک جست و چالاک کس لطف سے لڑ رہی ہیں قدرت تو کچھ دخل نہ دینگے نہ کچھ تقدیر کر سکینگے
ضعیف سی تقدیر کی کہ مغیلان مارا جائے باغ صاف ہو باعث انصاف ہوا ایسا بھولا کہ بیٹے جو کھلا بیٹا
کہ دیکھو فساد برپا ہوگا ناہید کو چھوڑ دے قدرت کے کہنے کو نہ مانا جواب سخت دیے ہمارا کہنا نہ مانا ہمیں خیال تھا
کہ ماں اسکی جوش محبت میں نکل پڑیگی وہ سمجھے کہ چلی تھی کہ میں اپنی جان دونگی بیٹی کو نہ قتل ہونے دونگی دیکھی انسنے
کیا یہ بچیا اسکو چھوڑ دیتا ہم کہتے ہیں وقت بے وقت سزا دیتے بلکہ اسی کے ہاتھ سے دو طمانچے دو گھونسے کیا ان
دلواتے ماں کا کہنا بھی پڑ رہا تو گرتا ہے اس سزا نے اور برہم کیا ہائے میری جورو نکل گئی اب میرا گھر کیونکر
آباد ہوگا انتہا یہ کہ مجھکو بخدا نہ مانیگی میں نے بہت منت و خوشامد سے روک رکھا تھا ہمیشہ اسی کے مزاج کی
خاطر کا خواہان رہتا تھا جو اسنے کہا وہی میں نے کیا آج اسپر صدمہ عظیم گذرا اسکے کمالات دیکھو ماں بدولت تو

خداوند مین جو کچھ ہین سب تو اچھے ہین اُسنے جستجو کرکے کسی ترکیب سے بیٹ رکھوایا نام ہوا تو مین چھوٹین نقارے بجے
اب کاہیکو مجھسے راضی ہوگی وہ تو مسلمان ہوگئی خداے نادیدہ کا نام لی رہی ہو طرف آسمان کے سر کرلی ہی
خداے نادیدہ کو پکارتی ہو اب کہنا کاہیکو مانیگی وزرا عرض کرتے ہین خداوند بجا ہو خدائی قدرت کی جورو
سے روشن تمھی حقیقت مین رشک گلشن تھی مغیلان بڑا پاجی ہو حرزہیکل لیکر بھول گیا ملو گون نے جو کہا اسکا
برعکس جواب دیا کہنا نہ مانا اب لڑنے دو قدرت نے تقدیر کردی اب نہ پلٹینگے وزرا ابھی کہتے ہین حضور پر انحرا
ہی غازیان دیندار و مجاہدان شہور شعار دریاے لشکر کفار مین ڈوبے ہوے ہین نہنگانہ پلنگانہ لڑ رہے ہین ایک
ایک جوان لاثانی کشتی حیات کافران طوفانی صاحبقران مغیلان کو تلاش کر رہے ہین مغیلان کے بھی تین لاکھ
ساحر جمے ہوے لڑ رہے ہین سحر کرتے ہین صاحبقران نے اسم اعظم کا دور لیا ہو بآواز بلند پڑھ رہے ہین
عمرو نے لاکر ایک شیشہ پانی کا دیا اسپر اسم اعظم پڑھا سردارون پر چھڑکا بتائید خدا انپر سحر تاثیر نہین کرتا وہ
بھی لڑ رہے ہین جس ساحر نے پڑھکر سحر کیا فوراً لڑکھڑا کے بہادر روز گر پٹ گیا بجرأت چیر کر پھینکدیا اگر مجبور ہوے
اپنے آقا کو آواز دی صاحبقران نے آکر اسم اعظم پڑھکر قتل کیا اسطرح ساحر قتل ہو رہے ہین خواجہ عمرو
ایک طرف آکر جمے اپنے بیک بچون کو آواز دی سات آٹھ سو بیک بچے پشت پر جمے حقہ ہاے آتشبازی چلنے لگے
ساحر اس آگ سے جلنے لگے جو ساحر گرا خواجہ نے بڑھکر شتولی ہمیانی کاٹ لی برق بھی تڑپتا پھرتا
ہو گھسا ہی جاتا ہو خواجہ کی بھی برق پر نگاہ ہو جادوگرون کے کپڑے بھی نہین چھوڑتا خواجہ برق کی تیزی
پر ہنس پڑتے ہین پلٹکر کنکھیون سے دیکھا کہ استاد ہنس رہے ہین گٹھر کپڑون کا لیے ہوے سامنے آیا کہا
استاد یہ حاضر ہو کہا بیٹا مین دیکھتا تھا کنیز مغیلان جو مرکر گری تو نے چھڑے اُتارے وہ تو لاؤ برق نے
کہا اُستاد جسم ملک کی وہ عورت تھی اس ملک والیان پاؤن مین کچھ نہین پہنتین عمرو نے ایک طمانچہ مارا برق
بھاگا دوسرے غول مین گھس گیا حقہ آتشبازی کا مار دیا کئی جادوگر گرے اُنکی انگوٹھیان چھلے اتار لیے عمرو
نے کہا اے برق مین نے دیکھا برق نے کہا معاف فرمایے خدمت مین حاضر کرونگا اسوقت دخل نہ دیجیے
آپ کا غلام درپے جنگ ہو لڑائی کا یہی رنگ ہو اس گھمسان سے تلوار چل رہی ہو تیر پیغام قضا لاتے ہین
تیرے سرکشی دکھاتے ہین تلوارون کے جوہر کھل رہے ہین خنجر اپنی بیباکی و خونریزی پہ تلے رہے ہین ناگاہ مغیلان
لڑتا ہوا آیا ہو اسنے بھی ہزارون بندگان خدا کو قتل کیا صفین درہم و برہم کرین شانہ زخمی گلشن پر جا پڑا کہا اسکا
سر کاٹ لونگا اس نے میرا شانہ زخمی کیا بیٹی کی محبت کا یہ جوش ہوا چراغ عقل خاموش ہوا اسنے جو للکارا
گلشن بھی پلٹ پڑی آپہین سحر چلنے لگا جب دو چار سحر چلے مغیلان نے دیکھا کہ گلشن میرے سحر کو نہین
مانتی لڑتی چلی آتی ہو کنیزون نے جو دیکھا کہ مغیلان سحر کر رہا ہو ملکہ آگ مین چھپ جاتی ہین آگے ٹوٹ پڑین
سب نے جو ملکر سحر کیا مغیلان پر آگ برسی پانی برسا زمین سے دھوان نکلا درختون کے پھول گرنے
لگے غنچے مسکرائے جھونکے ہواے گرم کے چلے ساحران مغیلان تھرا کر گرنے لگے بعضے متغیر بعضے متحیر
بعضے دیوانہ وار چیخین مارتے تھے سات سو نازنینان مہ جبین پریوش ناز و کرشمے مین طاق شہرہ آفاق لباس
فاخرہ پہنے ہوے مثل ستارہ سحری چمک رہی ہین جسپر نگاہ ڈالدی لگا ہون مین سحر بھرا ہوا ہو حریف سر ٹکرانے لگا
ادھر سے ناہید نے دیکھا کہ یہان پر آفت ہو مغیلان نے گھبرا کر اڑا لا سات سو کنیزون کو دس ہزار سے گھیرا
سب طرف سے سحر چل رہا ہو گلشن سب کو جواب دیتی ہو جب کنیزین گھبراتی ہین پشت پر آتی ہین تو فرماتی ہین

سحر کرو ہمنے پہلے ہی عہد کیا تھا کہ جسکو جان عزیز ہو ہمارا ساتھ نہ دے میان وقت جنگبازی ہی ہر ہمارا پیدا کرنے والا تو ہمسے راضی ہی لیکن پھر جنگ مین مصروف ہوتی ہین دو پہر اس کشاکش مین گذری صاحبقران نے علم فوج کو سرنگون کیا پہلو مین مغیلان کے گیلان جادو بھائی اسکا بڑے زور و شور سے سحر کر رہا ہی جمال بمثال ناہید پر نگاہ پڑی کہ ڈوبی ہوئی سحر کر رہی ہی ہزارون جادوگر مارے لاشے گرد تڑپ رہے ہین بیچ مین یہ ماہ تابان سرگرم جنگ ہی دوپٹہ ڈھلکا ہوا بلپچے سنبھالے ہوے رُخ آب روان کی مسلی ہوئی جبین جابڑی اسکو بیچ مارا دو ٹکڑے کیے اگر دو چار نے ملکر سحر کیا اُپر برق چمکائی چارون مر کر گرے گیلان نے جو یہ شوکت و شان دیکھی دل مین کہتا ہی اسکی ذات کا سارا فساد ہی اگر اسکو لیلیا ابھی لڑائی مین فتور پڑ جائیگا لشکر حمزہ کے پانون اُٹھ جائینگے یہ سوچکر بڑھا لکار کر آواز دی اے جان جہان و اے آرام دل مشتاقان میری جان تمپر جاتی ہی مغیلان کا بھائی ہون تمام لشکر کا مجھکو اختیار ہی اگر تمہاری خوشی ہو کل افسران فوج اگر قدمبوسی کرین دم غلامی کا بھرین کسی کی مجال نہین جو تمہارے حکم سے گردن تابی کرے بلکہ ناہید نے دیکھا ایک ساحر سیاہ فام بد انجام ایسی باتین خلاف کہتا ہوا چلا آتا ہی جو کبھی گوش خیال نے بھی نہین سنی تھین بلکر آواز دی کہ او ملعون کیا بکتا ہی خبردار ایسے الفاظ زبان سے نہ نکال اگر مرتا ہی تو مرنا پڑیگا ہم دیکھین کیونکر مرتا ہی شاید فاقے سے مرتا ہوگا گیلان نے چاہا سحر کرون ملکہ نے نگاہ سحر آگین کو گردش دی ابروے خمدار کو جنبش ہوئی تیغ ادا چل گئی بجلی چمکی ایک طائر اُڑا اُسنے آواز دی او گیلان ملکہ ناہید فرماتی ہین ذرا گوش بر آواز ہو دیکھو یہ کیا کہتے ہین گیلان نے نگاہ اُٹھائی طائر سے آنکھ ملی طائر نے چہکار مارا زمزمہ سرائی کی یہ اشعار پڑھنے لگا نظم

ہزار ہوائی کا زیر شمشیر دو دم نکلا
نہ بل زلفون مین کم پایا نہ کجی ابروے خم نکلا
بتا ملتا نہین یان بھی میان یار کیا کہیے
بہت سمجھے تھے اس دریا کو ہم افسوس کم نکلا
ابھی تنگ ہو رہی سودا تیرے اُلجھی گیسو کا
جو نکلا نام بھی میرا تو مانند قسم نکلا
ہوا ہی مشغلہ یاد خداے عہد پیری مین
کمان آسمان پیر کا اتنک نہ خم نکلا
ابھی پردے مین ہی جسپر یہ عالم مرگئے لاکھون
بہت ڈھونڈھا مگر کوئی نہ ارباب کرم نکلا

کہ زنجیر ہوا نکر مرے سینے سے دم نکلا
نہ رہے ثابت قدم یاران ایذا دوست کوچے مین
یہی کہتا ہوا قافلہ سوے عدم نکلا
غضب کیا کیا نہین لائی نگاہ شرم آگین تری
طبیعت کو نہین سیری عجب مرغوب سم نکلا
نہین بسے ہین او بے آسمان یہ بیچ و خم کشیدہ
لیا دل لے تو نکلا دھیان کعبے سے صنم نکلا
نچھوڑا خاک نے خرخال کچھ انکا نشان باقی
قیامت اور آنکھی اگر باہشتہ رم نکلا

نہین سمائی کو ہم کس حوصلے پر آپ تک جاتے
کہ اشک دیدہ سے لخت جگر ہو کر بہم نکلا
نہ ڈوبی کشتی افلاک جوش چشم گریان سے
جسے ہم لطف سمجھے تھے وہ آخر کو ستم نکلا
لگا رہا مجھکو ان اُسکو ہوئی منظور ضد جس جا
مگر چرخ ستم پیشہ بھی پامال ستم نکلا
وہی زور جوانی مین ابھی کشت خمیدہ ہی
نہ دارا قبر سے نکلا نہ اسکندر نہ جم نکلا
زمانہ ہمسکو نے اُسکے نسیم آباد ہی اسکو

گیلان جادو کہ ایاز بان شیدو دل دردمند پکار کر دوڑا کہ مین غلام ہون لیا مجال جو نام عشق لون یہ ظاہر ہی بیشک کہ مرتا ہون ملکہ نے کہا تلوار کھینچکر کہو کہ مرتا ہون گیلان نے فوراً تلوار کھینچی گلے پر رکھکر حرکت دی مغیلان نے دور سے دیکھا آواز دی او نادان کیا کرتا ہی او ناہید اگر میرا بھائی مر گیا تو زندہ نہ چھوڑونگا ناہید نے اور اشارہ کر دیا اُسنے خنجر پیٹ مین مار لیا لڑکھڑا کر گرا اندھیرا ہو گیا مغیلان نے منہ پیٹ لیا کہا ارے غضب ہوا میرے شیر جوان بھائی کو مارا ناہید جست کر کے غول سے باہر ہوئی مغیلان نے پیچھا کیا للکارا او گیسو بریدہ کہان جاتی ہی میرے گھر کا چراغ گل کر دیا مین تجھکو زندہ چھوڑونگا یہ کہکے ایک دو تیر مارا ناہید دیکھ کر اگر گری چاہا کہ سر کاٹ لون گلشن نے دیکھا بیچ مین پھاند پڑی ایک گولہ مارا اُسنے پھر مغیلان کے تیر مغیلان نے اپنے شانے کا خون کوے پہ مل دیا گولہ زمین مین گرا مغیلان نے پھر خون شانے کا چلو مین لیا

گلشن پر پھینک مارا قطرہ خون کا جو گلشن پر پڑا اوڑھ کر لے کے گری مگر جوش محبت مین سر بھی لے زانو پہ تھا آہ و کا نوہ بلند
دور سے صاحبقران نے دیکھا بیقرار ہو گئے وہین سے آواز دی او ناہنجار کیا کرتا ہے خبردار انکو قتل نہ کرنا ورنہ بجد اساحر کا
نام اس ملک مین نہ چھوڑونگا مغیلان نے کہا حمزہ تجھ مین تجکو زندہ نہ چھوڑونگا کوئی مسلمان نہ بچیگا صاحبقران
اشقر کو دوڑا کر چلے اسوقت ساحرونکا ہنگامہ جاتے تھے صاحبقران کو روکین امیر نیمچہ سہراب یل کھینچے ہوے
وہ تیغہ دلکش جسپر چلگیا خواہ پیدل یا خواہ گھات سے آیا گمات کب کرتا ہے دو ہی پرکالے کیے اگر سوار تھا تو مع
گھوڑے چار ٹکڑے ہوے پیدل تھا مرگئے کسی افسر کو حوصلہ نہ پڑتا تھا کہ منھ پر چڑھے یا آگے بڑھے
مغیلان نے پکار کر آواز دی یارو ایسے پہ جوان نہو جاؤ دس ہلکر وکوں دس ملکوں دونوں کا سر کاٹ لو انکا زندہ
رہنا مجھکو گوارا نہیں حقیقت مین گھر خداوند کا برباد ہوتا ہے ایسی زوجہ آفتاب جمال بی بی خورشید جمال دوہی بیگم
یمن بروہ ماہتاب یہ آفتاب یہ مبارک وہ جسنت وہ چالاک یہ گل وہ غنچہ یہ شمع وہ چراغ نہ اسکا مثل نہ اسکا مثل
ایسی جورو بیٹی کا جدا ہونا باعث تباہی و بربادی ہے خداوند کی بیقراری بجا ہے ہر دیکھو کلیجہ پکڑے بیٹھے ہین تقدیرین
الٹی گر رہے ہین اسوقت تو یہ ابھی تھمے ہین نہیں بیبی جورو پر جو کوئی مصیبت ہوئی ہے تو منھ پھیرتے ہین نہین
دیکھ سکتے کیونکر دیکھیں مگر اب جو ملکہ ہو یہ ہوئین زندہ نہ چھوڑونگا میرا برابر کا بھائی مارا گیا اسکی جورو کو کیا جواب
دونگا وہ دروازے پر کھڑی یاد کرتی ہوگی ایسی معقول عورت ہر محلے بھر مین اسکی ذات سے چہل پہل رہتی ہے
ہر وقت چار لونڈے لاڑی جوان بوڑھے جمع رہتے ہین مگر واہ ری تیری چالاکی کہ سب کو راضی رکھنا شوہر کو
خوش رکھنا کہ اسکو خبر نہو دل میلا نہونے پائے سب کا عیب اسی کے منھ مین پوچھتی تھی اب اسکے عیب کیونکر
چھپینگے مرنے والا مر گیا اسکو تنہا کر گیا اب مین انکو زندہ چھوڑونگا اسکے غلغلہ کرنے سے اہالیان فوج دوڑ پڑے
خوب اس مقام پر تلوار چلی ساحر و غیر ساحر مارے گئے مگر صاحبقران یہان پر آگئے گھوڑے سے کود کے سینہ سپر
کر دیا ایک ہاتھ مین سپر گرشاسب ایک ہاتھ مین نیمچہ سہراب یل ناظرین کو یاد ہوگا سفر پہ وہ قاف مین یہ تیغہ ملتا ہے جب قبر
سہراب پر پہونچے اور فاتحہ پڑھا تو غنودگی ہوئی سہراب نوجوان روتا ہوا سامنے امیر کے آیا امیر نے دیکھا ایک
جوان خوش رو گلے پر خنجر کا نشان سہراب نے سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر فرمایا کیون اے سہراب یل کیا گذری
اسنے عرض کی یہ ملک عدم ہے یہان کا حال افشا ہونا غیر ممکن جو گذرتی ہے بہت خوب گذرتی ہے آپ کو معلوم ہے
کہ عین شباب مین انتقال ہوا باپ کے ہاتھ سے قضا لکھی تھی دشمنون نے ایسی پردہ پوشی کی ہم لاکھ جویا ہوے
مگر حال نہ ظاہر ہوا انھون نے بھی اپنے نام کو چھپایا مجھے بھی موت گھیرے ہوے تھی مین نے بھی اپنا نام نہ بتلایا
مین غالب آیا مگر سحر کر ہارے دنیوی دیکھے نہ تھے چاہا سر کاٹ لون انھون نے یہ دھوکا دیا کہ طریقہ نہیں ہے
اسی وجہ سے پہلوانان نامی تم سے نہین لڑتے ہین اپنے زور و بازو پر مجھکو ناز تھا مین سینے سے اٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے
پہلوان جا دوسرے دن جو وہ آئے تو تائید پروردگار انکے شریک تھی وہ غالب آئے چونکہ موت قریب تھی فوراً خنجر
گلے پر پھیر دیا اے شہریار باپ پر دعوی کیا کرون مگر معلوم ہوا انجناب اللہ یہ ہوا آپ پردہ قاف تشریف لیے جاتے
ہین مین اگر زندہ ہوتا تو ہمراہ رکاب رہتا شاید اس کنیز کے ہاتھ سے بھی کچھ بن پڑتا مگر مجبور ہون نیمچہ میرا [illegible]
میری قبر کے دفن ہے وہ لے لیجیے بوقت دیوکشی کام آئیگا غلام کو بدعاے خیر یاد فرمائیے گا صاحبقران کی آنکھ
کھلی نیمچہ سرہانے مین کیا وہ نیمچہ آج کھنچا ہوا ہے دست بزبردست صاحبقران نیمچہ سہراب یل فوج مین چار جانب
بجلی ناہید گلشن نے آنکھ کھول کر دیکھا کہ ہمارے گرد صاحبقران جس طرح شمع کے گرد پروانہ پھرتا ہے پھر رہے ہین

نہ رفعاران تیار ہیں اگر رب ہیں ہنگامہ یہ ودار بلند ساحران بیچار دردمند سحر تاثیر نہین کرتا سپاہ گری مین صاحبقران کا کون
قابل ہو مجمع دیوزادان مین رہے عفریت وغیرہ سے کیا کیا معرکے پڑے جس وقت ارژنگ آہن شاخ کو مارا
ہو زمین تھرا رہی تھی آسمان و زمین سے الامان کی صدا آتی تھی زخم کھا کر ارژنگ کو اٹھا اتنے بڑے دیو کوہ تمثال
کو بارہ کوس تک چرخ دیتے ہوئے لیجا اور وہان جا کر اسکا سر کھینچا کمال یہ تھا کہ شاخ ارژنگ ہاتھ مین پیوست تھی
اسکو بھی اپنے ہی ہاتھ سے نکالا دریا خون کا جاری ہوا آسمان پری کا بلک بلک کر رونا تہپال کا ممنون و محجوب
ہونا اس معرکے کی کیا حقیقت ہے پردہ دنیا مین لشکر لقا سے کیسا کیسا لڑے یہ تو مجمع ساحران ناہنجار ہو مکر کرنے مین
سی نے گوریا بانسی نے ماش کے دانے پھینکے صاحبقران جیب جابجا سے جیسے للکارا چوتڑون کے بل زمین پر گرا
لیکن ناہید و گلشن موجود ہین فوراً قتل کر ڈالتی ہین بجلیان چمک رہی ہین ناہید نے کہا اے مادر مہربان دیکھو میرا
وارث کس و صوم سے لڑ رہا ہے جواہر کا نگینہ ہین لیاقت سب وہ کہ تمام عالم مین مثل آفتاب روشن خارستان دنیا اسکے
فیض و سخاے رشک گلشن گلشن نے کہا بی بی مین نے تمہاری پیروی کی سنا لو یہ مکار پر لعنت کی جب کبھی تم تھیو کی
تمہاری پیدایش کی صورت بیان کر دی ناحق یہ ہمزاد میری بیٹی سیری بیٹی کہتا ہو کہ دیکھا مغیلان دریئے سحر مین
شمایا ہوا سپر سحر تیغہ سحر زرہ سحر لباس تک سحر کا ہو آنکھین لال لال ابلی ہوئی جھپٹتا ہوا آتا ہو مگر بلبلاتا ہوا کہ او حمزہ
اب مجھسے سامری و جمشید بھی مقابلہ نہین کر سکتے تھی تو پیر مجھکو گھیرے ہوے ہین میرے حریف کی بوٹیان نوچکر
کھا جاینگے گلشن بھی اس حال پر ملال مین پکار اٹھی وارثی اپنے کو اس مکار سے بچاے گا سحر کلان تیار کرکے
آیا اسکا تازیچہ نہین ہو ماشاء اللہ آپ خود ہوشیار ہین پشت و پہلو پہ نگاہ رہے مغیلان نے قریب آکر تلوار
نکالی اور آواز دی اے فیلان کوہ تن لینا میرا حریف ہو جانے نہ پاے کہ پہلو سے کوہ سے ایک فیل مست
مثل پہاڑ کے چارون جھنبیان ٹپکتا ہوا سونڈ اٹھاے ہوے جس مقام پہ سونڈ مار دی شعلہ ہاے آتش نکلے
اپنے بیگانے جو سامنے آے جلکر رہ گئے اپنے بیگانے کی پہچان نہین ہو لشکر مین غلغلہ ہوا اے شہنشاہ وہ جو ہاتھی
کی شکل بنی تھی آنکھون سے دیکھی اپنے بیگانے کو یہ نہین پہچانتا سب آپ ہی کے ملازم مرے بیٹھے تڑپ
رہے مین اسنے کہا بلا سے ہزار دو ہزار مرے دس ہزار ضایع ہو جاین مگر یہ حریف زبردست نہ بچے ملازم اور
ہو جاینگے مرنے والون کے غم نہ کرتے مین خدا تجھ ظالم کو غارت کرے ہمارے جوان جوان بیٹے بھائی ہاے
گئے اسکے نزدیک کمین ہو جب مالک نہ بچیگا ہمہ تن خاک مین ملا گا تو بچنے کی کون صورت ہے الٹی بات کہتا
ہو حمزہ افسر لشکر ہو ایک ایک خدمتگار کو یون بچاتا ہے جیسے کوئی فرزند کو بچا لے یہ نامنصف ہو یہ کہکر بھاگنے
لگے اب ہاتھی جھومتا ہوا سامنے صاحبقران کے آیا ایک دھروہ کا مار کر آواز دی او حمزہ اب کہان
جا بیگا نیم فیل مست سحر مغیلان جادو جس معرکے مین گیا سہرا فتح نصیب ہوئی رنج و درد راحت قریب ہوئی
عمرو نے بھی دور سے یہ معرکہ دیکھا کہ مغیلان الگ سحر کر رہا ہو وہ فیل قریب صاحبقران کے آیا امیر اسی طرح
کہ گلشن و ناہید بھر رہے مین کسی کو قریب نہین آنے دیتے اسم اعظم ورد زبان فصیحان عرب کی فصاحت
مشہور ہو کس قرأت سے اسم اعظم الٰہی پڑھ رہے ہین طایرون نے منقارین کھولدین گوش بر آواز ہین بعضے
چہکارنے مین باز زلزلہ قاف مبہوت کر دیا دل کو فیض اسماے الٰہی سے بھر دیا ابھی اسطرح اسم اعظم نہ سنا تھا خدا
آپ کو برکت دے ان مکارون پر غالب کرے طاؤس رقصان ہین قدرت باغبان قضا و قدر کے سامان
ہین شاخین جھوم رہی ہین بلبلین عارض گل چوم رہی ہین پر دونکو دست دعا بنایا ہو یہ اشعار حمد الٰہی زبان پہ

جاری مین یہ اشعار متعلق بزبان صوفیان ہین جنہون نے وحدانیت مین خلل ڈالا الفاظ سے ناظرین پر کھلیگا نظم

نہ رہی تاب جیحون بہر موقع مقرون زہر ہند سہ افزون	گئے دولت مخزون ہے مخزن مدفون گئے عاشق مفتون
گئے مصرع موزون گئے بندش مضمون گئے چہرۂ گلگون	گئے لیلی و مجنون گئے شوہر و خاتون گئے خانۂ مسکون
گئے خاطر محزون گئے بندۂ ممنون گئے گوشت گئے خون	گئے نخچہ جیحون گئے جوشش ہامون گئے گردش گردون
گئے کم گئے افزون گئے آتش کانون گئے عاجز و مدیون	گئے عاشق مطعون گئے حالت مطعون گئے نسخۂ معجون
گئے گوہر مکنون گئے دولت قارون گئے عقل فلاطون	گئے حکمت لقمان گئے دیدۂ گریان گئے نالۂ مجنون

ایک بلبل بالحان یہ اشعار صفت پروردگار گا رہی ہے ہزار ہا عندلیبان خوشنوا گرد اسکے پھرتی ہین کوئی بوسہ لیتی ہے کوئی ترقی عمر و دولت کی دعائین دیتی ہے ایک ایک کو ان اشعار سر و بد ہے اگر لیلے ہوتی تو کہتی یہ دشت نجد ہے جیسے ہی وہ ہاتھی صاحبقران پر آیا اسقدر مست تھا بھسونڈا اٹھا کر مارا امیر نے نیمچہ سہراب یل کا ہاتھ لگایا اسکے بھسونڈے سے خون کے سوتے بلند ہوئے مغیلان نے آواز دی وہ مارا گرد و غبار بھی اڑا تھا ناہید نے منہ پیٹ لیا گلشن نے ہائے فرزند کہکر گریبان چاک کیا آواز دی اے خالق بے نیاز میرے خویش کو اس آفت ارضی و سماوی سے بچانا کیا بلا کا سحر کیا ہے مگر جب غبار رفع ہوا دیکھا صاحبقران تیغہ کھینچے ہوئے مثل برق اس گنبد غبار سے چمکے اپنے نام کا نعرہ بھی کیا نعرہ امیر

امیر عرب ضیغم روزگار — بن کافران از جہان پاک کرد
بحکم خدا بستہ شمشیر چار — سر سرکشان جملہ در خاک کرد

کی تیغ عقرب کی ذوالمجاز کی تیغ صمصام و صمقام نام نعرہ صاحبقران سے زمین تھرائی الامان الامان کی ہر طرف سے صدا آئی تلوار جو بھسونڈے پر فیل کے پڑی سردارون مین جان آگئی ہر شخص اپنے مقام پر یہی کہتا تھا کہ ہمارے آقا کے نعرے کی آواز آئی مگر دیکھو صاحبو اسقدر خستہ و شکستہ ہین کہ آواز گھرا رہی ہے مگر زہے جرأت و شوکت اس پریشانی مین یہ جرأت و لیاقت وحید عصر ہین انشاء اللہ غالب آئینگے اس کافرے کو بھی مٹائینگے عمرو قریب آگیا پکار کر آواز دی اے آقائے نامدار اے مولائے قدر شناس خدا آپ کو سلامت رکھے آپ کے نعرے نے دل کو قوی کر دیا خانۂ دل نقد راحت و آرام سے بھر دیا مگر ہاتھ امیر کا بھسونڈے پر ہاتھی کے پڑا اس حال مین ماشاء اللہ یہ نعرہ کوہ شگاف جب کوہ پر سحر کے پڑا ہے اس حال کو تمام مین دیکھا کہ عفریت ایسے بیچا کو شکست دی اس رعد ہزار ہا نعرہ ہاے دیو مارے گئے لشکر دیوان بھاگا کہان کہان کا ذکر کرون امیر فرماتے ہین خواجہ جو گذرا وہ گذرا اب خدا اس کافرے کے ہاتھ سے بچائے فیل کا جو بھسونڈا کٹ کر زمین پر گرا زمین تھرائی تیغۂ ہلالی کس زور و شور سے چمک رہا ہے نیمچہ پر تاب اگل رہا ہے ایک ساحر نے جو سحر کیا یکایک ہنگامہ ہوا زلزلہ قاف ثانی سلیمان ہاتھی پر بجرأت جا پڑے بھسونڈے سے جو اسکے خون ٹپک رہا ہے وہی بھسونڈا پھر مارا مگر بھسونڈا کٹنے سے ایک بات حاصل ہوئی کہ ناہید و گلشن کے ہاتھ پاؤن مین طاقت آگئی دونون مثل ستارۂ سحری چمکین ناہید نے کہا کیون مادر مہربان اب کیا ہوگا خدا اس شیر کو اس بیچا کے ہاتھ سے بچائے امیر کے تمام لباس سے قطرات خون ٹپکتے ہین امیر نے بھسونڈے پر ہاتھ ڈالدیا رکھکر کھینچا مارا نیچے زخم سے گردن کھینچکر زمین پر پھینکی ہی اندھیرا ہو گیا ایک غول بلند ہوا ہر کافر خود پسند دردمند ہوا صدائین مہیب آنے لگین بہر خلل مچانے لگے جب ہاتھی ہاتھ سے صاحبقران کے مارا گیا مغیلان کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا چہرہ اداس حالم یاس دوست و دشمن امیر کی تعریفین کر رہے ہین محبت کا دم بھر رہے ہین افسران فوج کہتے ہین صاحبو ایسے دیو بند دیکھ کل انکاہ سے نہین گذرے کس زور و شور سے لڑے کیا خوب سحر کے پڑے مغیلان ایسے ساحر کو ذک دیا

مغیلان نے جو یہ غلغلہ سنا غصے مین تیغے پر ہاتھ ڈالا چونکہ نام مغیلان ہی اسوجہ سے تیغہ تول رہا ہو ڈور کہول رہا ہو للکارا او حمزہ میرے ہاتھ سے کیونکر بچیگا ایک مسلمان کو زندہ نہ چھوڑونگا تیرے قتل سے منہہ نہ موڑونگا عمرو نے آواز دی آقا ہوشیار ہوجایئے کانٹا آتا ہی اپنی جراٴت دکھاتا ہی امیر نے فرمایا دیکھا جائیگا جو پروردگار کو منظور ہوگا وہی ہوگا اپنے نزدیک مغیلان بڑا سیانا ہی مگر موت اسکی دامنگیر ہو تے تئے مین مغیلان نے بڑھکر ہاتھ تیغے کا مارا صاحبقران نے تیغے کو تیغے پر روکا مغیلان نے چاہا اب پلٹون امیر نے الجہاد کے ہاتھ نکالکر خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا برق شمشیر جھپ کر گری مغیلان نے چاہا پیچھے ہٹون مگر تلوار کب امان دیتی ہی تڑپ کر خرمن حیات پر گری سرکو سراسر مغیلان کے کاٹ کر گردن مین در آئی گردن کے دو پرکالے کیے وہان سے سینہ پر کینہ پر وہان سے مثل برق تڑپ کر گری خرمن حیات مغیلان کو جلا دیا مرنے سے اسکے اتنی بڑی آندھی اٹھی کہ صدہا ساحر ٹکرا کر مرے سالوس اٹھکر بھاگا کہ کتنا ہوا اچھا ہوا کہ کانٹا مٹا اسنے بڑا سر اٹھایا تھا قدرت کو کسی کا غرور پسند نہین اسنے خود دیکھا اسنے اسکو مٹا دیا فوراً جلیدہ خالص قدرت بھی کسی زوجہ سے بھی ہاتھ اٹھایا سمجھا کہ ہوا قصہ پریزادون مین آیا دیکھا پریزادین ناچ رہی ہین اور گا رہی ہین کہ آج تو بڑا گلشن مٹا آسمان پر بھی سناٹا ہوا سالوس ایک طرف آکر بیٹھا باتین سننے لگا دیکھا ڈھول بج رہا ہی سب گا رہی ہین نظم

ہوئین جب بند آنکھین خوف پرسش کا یقین آیا — ہوئے بیدار ہم جب وقت خواب واپسین آیا
اٹھے شعلے درون سینہ سے تعظیم فرقت مین — سرشک دیدہ استقبال کو تا آستین آیا
سبب کرات کا ہی بھی مگر افسوس وہ ظالم — نہین آیا نہین آیا نہین آیا نہین آیا
وہ تھا محروم راحت مین وہ مقبول جفا تھا مین — کہ ایذا ڈھونڈھنے کو جو کوئی آیا ہمین آیا
نہ پایا کوئی مجھ سا بے زبان شاید زمانے مین — کہ ناصح سرزنش کرنے کو جب آیا ہمین آیا
وہان تم گھر مین بیٹھے ہنسنے توبہ کی محبت سے — تمھین عصمت کا دھیان آیا ہمین بھی پاس دین آیا
ملا اعلی سے اعلی پست پستی سے ہوا باہم — فلک پر روح جا پہونچی بدن زیر زمین آیا
نہ ڈالی آنکھ مین نے اسقدر تیرا تصور تھا — فرشتہ موت کا سو سو طرح بنکر حسین آیا
کیا تنگ شکر ہوا صید افگن تیرے احسان کا — کہ جو تیر نظر سینے تک آیا دلنشین آیا
ہوا آگ اما برا ہے سیم دل آتش پرستون کا — بہار اپنی دکھانے کون سا خلوت نشین آیا
نہین ممکن جاے آبادی یہ ویرانہ ہوا غافل — ہوا اک روز رہا ہی اس مکان مین جب مکین آیا
خدا کی یاد تحفہ ہی جہان سے جانے والون کو — وہی کچھ لیگیا دولت سے جسکے پاس دین آیا
ادب او نالہ گستاخ بس آگے نہ بڑھ جانا — ٹھہر آہ شرر زا بس اب عرش بریں آیا
خبر اپنی نہ رکھی اور کا کیا حال بتلاتا — ہو غش ہو گیا اس کوچے مین جب شانہ بین آیا
غرض کیا تشنہ دیدار کو ہی اس سے اے ساقی — اگر لب تک چھلکتا جام آب آتشین آیا
اذیت دوست ہر چند لیکن دل بہلتا ہے — سبب کیا ہی ابھی تک ناصح مشفق نہین آیا
پھر آئی فصل گل اٹھکھیلیان کرتے ہین دیوانے — ترقی پر ترا سودا اے زلف عنبرین آیا
کلام معترض کی جا سخن مین ہم نہین رکھتے — گیا معدوم ہوکر جب کوئی یان نکتہ چین آیا
نسیم اک اور بھی رنگین غزل اسطرح مین پڑھیے — کہ ابتک جوش مضمون کا طبیعت مین نہین آیا

سالوس سن رہا ہے جی مین کہتا ہے میرے مطلب کی کوئی بات نہین آتی کہ ایک نے کہا بوا خداوند آئے دوسری نے کہا آگ لگے خداوند کو رات سے ہنسے کھانا نہین کھایا سفیان بگوڑے نے اپنی جان دی ہمارے دلون کو صدمہ پہونچا اے بگوڑے نے فیل طلسمی طلب کر لیا ایک نے کہا بوا ہمکو کیا ایک نے کہا بوا دیکھو معلوم ہو جائیگا کیا پڑیگا اب قدرت کو چاہیے کہ بذات خود مقابلہ کرین مگر عمرو کے ہاتھ سے بچین بس بوا مین نے ایک مرتبہ نام لیا اب نام نہ لینا شیطان درگاہ لقا نے جو بات مقرر کی ہے وہی ہوتی ہے اور کچھ باتین بھی کہین اور کہا کہ قدرت جہان بیٹھین ہوشیار رہین ایک مقام سبت خلاف ہے صبح کو قدرت کمار دن مین گانجہ پینے جاتے ہین ایسا نہو وہان عمرو اُنپر سواری گانٹھے اتنا کہکے خاموش ہو رہین سالوس اُٹھا دربار مین آیا سب ساحر شکست خوردہ حاضر ہین سالوس نے پکار کر کہا اے صاحبو سنو اب قدرت خود مقابلہ کرینگے کوئی صاحب غرور نہ کرین ہر وقت ہماری یاد مین مصروف رہین ورنہ دم مین جو قدرت تقدیر کر کے غارت کر دینگے تیز رفتار خاموش بیٹھا ہے یہان تو یہ رنگ ہین ادھر صاحبقران زمان لڑائی فتح کر کے پلٹے بارگاہ مین آکر بیٹھے سردارون کی زخمون زیادہ ہونے لگین اہالیان فوج حاضر ہوئے ہین ملکہ گلشن و ناہید و یاسمن بھی آئین مجرا گاہ سے مجرا کیا عمرو نے نذرین دلوائین صاحبقران نے کہا انشاءاللہ اُس ملک کو فتح کر کے ای گلشن تمکو بادشاہ کرینگے گلشن نے کہا مین نے کنیزی اسواسطے اختیار کی ہے کہ ہمراہ رکاب رہون طلسم نور افشان تک ساتھ چلون امیر نے فرمایا یہ دستور نہین ہے ساحر ہمارے ساتھ نہین رہتے گلشن خاموش ہو رہی ایک بارگاہ زرنفتی ملی اُسمین جا کر گلشن و ناہید و یاسمن مع اپنی کنیزون کے اُترین صاحبقران کو ہرکارون نے خبر دی کہ سالوس ہوم خانے مین داخل ہوا امیر بھی مصروف اہتمام ہوئے اگلا ذکر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان انجم گروہ رستم شکوہ فرشتۂ ملک باختر پہلوان تہمتن بدیع الزمان گردنکش شکن فرزند حمزۂ تیغزن تحریر ہوتے ہین باقی حالات متعلقہ داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ

حقیقت کیا کہون اُس بیوفا کی | شکایت ہو گی بخت نارسا کی | ہوئی تاثیر یہ تک اُلٹی دعا کی
اگر غفلت سے باز آیا جفا کی | تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

ہوائی صحن گلشن سے اُڑا کی | بنی پرواز ناگن کس بلا کی | خجل ہونا جو تھا قدرت خدا کی
نہ کچھ تیزی چلی باد صبا کی | بگڑنے مین بھی زلف اُسکی بنا کی

شروع رسم و رہ مین خیر تھا عشق | ہوئے مین جب خلو مین کچھ بڑھا عشق | کنار و بوس نے چمکا دیا عشق
وصال یار سے دونا ہوا عشق | مرض بڑھتا گیا جو جو دوا کی

فقط اُسکی قدمبوسی کو جا کے | ملے تھے خاک مین ہستی مٹا کے | یہ دیکھین بعض بعد آپ آ کے
صبا نے اُسکے کوچے سے اُڑا کے | خدا جانے ہماری خاک کیا کی

سبب یہ ہے جو دل بیچین سا ہے | کف افسوس عالم مل رہا ہے | شرر سا ذرہ ذرہ چلبلا ہے
ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے | کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

کٹی کیسی مزے مین شب کو اوقات | الٰہی خواب تھا یہ یا طلسمات | کہون کیا ہائے کہنے کی نہین بات
وہ سوتے بیحجابانہ رہے رات | نگاہ شوق کام اپنا کیا کی

وہ کھنکے ہاتھ کنگن پہ یہ ہیہات | ہٹی کرتی چڑھے محرم کھلے گات | جوانی کی بھی عیدون کی ہو کیا بات

وہ سوتے بچا بانہ رہے رات لگا وہ شوق کام اپنا کیا کی
ملایا جب خدا نے اُس صنم کو یہ سمجھے تھے پچھاڑا دیو غم کو کہین کیا چرخ گردان کے ستم کو
نہ آیا وصل مین بھی چین ہمکو گھٹا کی رات اور حسرت بڑھا کی
شب فرقت مین کیون جینا رہا مین ہوا شرمندہ ناز قضا مین حریف قسمت فرہاد تھا مین
شب وصل عدم کیا کیا جلا مین حقیقت کھل گئی روز جزا کی
اگر لگا مہر کیا وہ سخت باطن جفا مین ہیہ ہو وہ شوخ کمسن سہارا زندگی کا غیر ممکن
کہا اُس بت سے جب مرتا ہی مومن کہا مین کیا کرون مرضی خدا کی

چہرہ سیاحان ممالک جنوب و شمال و شہریاران اقلیم جاہ و جلال اس داستان شوکت بیان کو یون تحریر فرماتے
ہین شعر مصنف ناظمان فسانۂ الفت * واقفان ترانۂ الفت صاحبان کلام درد آمیز * لکھتے مین داستان
حیرت خیز * ذکر کیا جاتا ہی نور الدہر ایسا فرزند جب شیر کا قید ہوا ہوا اُسکے قلب پر کیونکر تاثیر نہو بادشاہ جیجاہ مقابلہ
دو دو رنگی مین فروکش ہین اکثر مقابلے بیان ہوے کہ جسکا ذکر صندلی نامہ مین ہوگا اُسکی تحریر کی ہمکو
ضرورت نہین مگر شاہزادہ بدیع الزمان بارگاہ مین اپنی جلوہ فرما ہین بیٹھے بیٹھے گھبرائے امیہ بن عمرو کہ حاضر
خدمت ہو دست بستہ عرض کی آئینۂ رخسار پہ گرد ملال پائی جاتی ہی خیر خواہان دولت کی طبیعت گھبراتی ہی آج
مزاج اقدس کیسا ہی بدیع الزمان نے فرمایا ای امیہ ہمارا دل کیا آرام سے تین پارہ جگر نور نظر راحت دل تسکین
قلب نظرون سے غائب ہوے کچھ حال نہ کھلا کہ ان شیرون نے کیا کیا ایرج گئے قاسم گئے نور الدہر
بھی گئے کیا یہ لوگ خالی رہے ہونگے کمسن نوجوان صاحب شوکت وشان ہوا سے لڑین یہ خاموش ہوکر بیٹھنے
والے ہین آج بہت بڑا خیال ہی قلب پر خود بخود ہجوم غم و ملال ہی برائے رفع ملال شکار کا سامان کرو یہ کہکے
ایک عرضی خدمت مین بادشاہ کے بھیجی بادشاہ نے دستخط فرمایا کہ عم نامدار بسم اللہ مگر بروقت خاصہ واپس آئیے
زیادہ دیر نہ لگائیے حضور آگاہ ہین کہ ایسے ظالم سے مقابلہ ہی شاید بلوہ کردین یا ٹن پائین کہ آپ لشکر مین
نہین تشریف رکھتے اسکا خیال واجب و لازم آئندہ حضور کو اختیار ہی بدیع الزمان نے چوبدار کو انعام
دیا اور کہا کہ عرض کر دینا کہ جیسا ارشاد ہوا اُسی طرح نیاز مند کاربند ہوگا یہ فرماکر امیہ کو حکم دیا صبح کو اسباب
شکار در دولت پر حاضر رہے امیہ نے چار گھڑی رات رہے سے پہلے قراول میر شکار حاضر کئے جب بدیع الزمان
برآمد ہوے سردارون مین فضل بن گیا ہور وقارن بلند کمان کو ساتھ لیا پشت مرکب گلگون باختری
پر سوار ہوے صحرا مین آکر نماز پڑھی بعد فراغ نماز سحر شکار ہوا ہر چند کو پہر دن چڑھے تک ہرن و جانوران ہوائی
شکار کیے مگر دل کی وحشت کم نہین ہوتی امیہ سے فرمایا ایک نخل کے سائے مین فرش بچھاؤ صحرا مین آکر اور
وحشت بڑھ گئی امیہ نے فرش بچھایا شاہزادہ آکر بیٹھا فضل وقارن حاضر ہین شاہزادے کو بہلاتے ہین
مگر تردد بڑھتا جاتا ہی کہ صحرا سے گرد اڑی ایک کاروان آکر پہونچا میر کاروان کو جو معلوم ہوا کہ فرزند
صاحبقران جلوہ فرما ہین کچھ خود زرہین کچھ قبضہ ہائے شمشیر لیکر حاضر ہوا بدیع الزمان نے فرمایا کہان
آتے ہو کہا طلسم نور افشان سے آتا ہون بدیع الزمان کے کان کھڑے ہوے کہا ابھی وہان کا کیا رنگ
ہی کہا حضور ہر چند کہ مقام صدر ہی مگر آجکل وہان بڑا غدر ہی سحر العجائب و مصر الغرائب باغی ہوے کوکب و
لاچین کو قید کر لیا ہین شاہزادے ہوشربا سے آئے ایک شاہزادہ مہران جوان بخت فرزند نور الدہر

دوسرا انجم شیر شکار فرزند اسد تیسرے شاہزادہ سرو سہی قد فرزند بادشاہ اسلام ان تینون شیرون نے بڑی بڑی
کدوکاوش کی آخر مین قید ہوے ایرج نوجوان پہونچے نورالدہر گئے قاسم کا داخلہ ہوا یہ تینون شیر بھی خوب
لڑے مگر طلسم نور افشان تو ایسا طلسم وسیع ہو کہ دو چار ملک کے فتح ہونے سے کچھ اسکا ہرج نہین ہوتا
آخر انکو بھی گرفتار کر لیا یہ سب قید مین صاحبقران ترستے ہوے جاتے ہین پہلے راہ مین خدای ابلیس خود پرست
کی ملی اسکو شاہ باب کوئی ساکو س ہزار اسنے بھی دعوی خدائی کیا ہو اس سے لڑ رہے ہین نور افشان تک
ابھی نہین پہونچے نور افشان مین بھی کھلبلی ہو کہ طلسم کشا ہے آئی تشریف لائیگا مگر سحر العجائب و مظہر الغرائب
ایسے مغرور ہین کہ کاہن طلسم جو کچھ بیان کرتا ہو اسکو سنکر چپکے ہو رہتے ہین مگر وہ کوہ فلک شکوہ جسکو مقام بت خونریز
کہتے ہین اس مقام سے انکو ایسا اطمینان ہو کہ وہ کہتے ہین اگر دس ہزار طلسم کشا آئین تو اس پہاڑ سے نگذر سکین
بلکہ خبر مشہور تھی کہ شاہون نے قصد کیا ہو کہ ایرج و نورالدہر کو قتل کرین مگر قتل کرنا ممکن نہین اور شاہ ہین
انکو سب طرح کا اختیار بھی ہو ساحر بھی زبردست ہین غلام یہ خبر سنکر چلا آیا اندر طلسم کے ہمارا مال لے لیا
کئی مہینے حوالات پر پڑے رہے ناچار ہو کر چلے آئے یہ سنکر بدیع الزمان اور زیادہ پریشان ہوے تاجر کا
مال تو لے لیا فرمایا اے فضل یہی باعث پریشانی بجا یہ شیر قید ہون اور ہم آرام سے بیٹھین یہ ممکن ہو فضل نے
عرض کی اے شہریار ادھر کی دیر ہو اگر طلسم وسیع ہو تو کیا خوف ہو ضرور فتح کرینگے مین شیرونکو جلد چھڑا لینگے یا اپنی
جانین دینگے بدیع الزمان نے فرمایا اب پلٹ کر لشکر مین جانا مناسب نہین اگر بادشاہ خبر پا جائینگے ضرور روکینگے
ہو سکتا ہو کہ ارشاد فیض بنیاد رد کرین اور حقیقت مین انکا بھی ارشاد فرمانا بجا ہوگا کہ دو دو زنگی ایسے بادشاہ
سے مقابلہ اور ان ایسے پہلوانون کا نکل جانا مین تو سب مین حقیر ہون مگر ایرج و قاسم کا جانا البتہ باعث خرابی
ہو فضل نے کہا بہتر امیہ کو بلا کر فرمایا سب کو رخصت کرو دشب کو ہم تم چلینگے امیہ نے جا کر بیٹے قراول سے کہا
کہ تم چلو شاہزادہ شام کو آئیگا سب روانہ ہو گئے بوقت شب یہ ماہ اوج صاحبقرانی مع فضل و قارن و
امیہ طرف طلسم نور افشان کے چل نکلے راستہ دریافت کرتے ہوے صحراؤن کو چھانتے ہوے چلے
جاتے ہین صحراؤن مین اکثر معرکے در پیش آئے شیران صحرا جانوران درند حائل ہوے ان شیرون نے
انکو مار نکل گئے ایسے ایسے معرکے تو بہت در پیش آئے ایک دشت مین جا کر پہنچے مین شبانہ روز آب و دانہ
ممکن نہین ہوا تیسرے دن اس وادی پرخار سے مہلت پائی ایک صحراے سبزہ زار نواح دلکشا مین
پہونچے دیکھا نہایت سرسبز و شاداب گل خودرو سے جنگل نمونہ گلشن چراغہاے لالہ جابجا روشن گچھا ہاے
نخلستان کے جھاڑ بگولے شکل بہار ریتیلے کنول ہین سبزہ زار کا فرش ہو زمین رشک عرش ہو تینون سردار چوکہ
عیار سیر صحرا مین مصروف ہین وہان کے تکلفات دیکھنے پر موقوف ہین کہ صحرا سے گرد اڑتی دیکھا آگے
آگے سو علمدار ایک جوان گینڈے پر سوار چہرہ تیغ کمر سے حائل خود زرین سر پر لاکھ سوار پشت پر سب جوانان نیزہ دار
جنکے طریقے سے معلوم ہوتا ہو کہ یہین آمادہ جنگ ہو کر جاتے ہین اس افسر کی نگاہ جمال جہان آراے شاہزادہ انجم گروہ
پر پڑی دیکھا مین شیر ایک ماہ تابان دو جوان قوی تن ترکی مین مسلح و مکمل پشت پر مودب بیٹھے ہین جس سے
ثابت ہوتا ہو کہ یہ ان دونون کا افسر ہو بحیرت دیکھکر رستہ تیز پا عیار پہلو مین ٹھہر گیا دریافت کیا کہ یہ لوگ کون ہین
اگر خواہان ملازمت ہون تو ہم نوکر رکھین عیار چلا جب سامنے آگیا پہونچا جلال و شوکت دیکھکر دنگ ہو گیا براے
تسلیم خم ہوا دست بستہ سامنے کھڑا ہو زبان سے کچھ نکلتا نہین بدیع الزمان نے امیہ سے اشارہ کیا پوچھو

کون ہو کیا مطلب ہے عیار نے دست بستہ عرض کی ہمارا سردار آشوب شیر سوار دریافت فرماتا ہو کہ آپ کا نام نامی
اسم گرامی کیا ہے اس صحرائے پر ہول مین تشریف رکھنے کا کیا باعث ہے امیر بو نے کہا یہ فرزند رشید صاحبقران
یہ دونون انکے سردار ہین طرف طلسم نور افشان کے جاتے ہین یہ سنکر عیار پلٹا سامنے اپنے سردار کے آیا
سب کیفیت بیان کی آشوب یہ سنکر ہنسنے لگا کہا ہمکو حکم شہنشاہ طلسم نور افشان آیا تھا کہ فی الحال گشت کرو سیر
کوہ و دشت کرو جو شخص دعوی طلسم کشائی رکھتا ہو اُسے گرفتار کرکے لاؤ مگر مجھکو خود بخود اس جوان سے محبت
پیدا ہوئی اگر یہ میری نوکری کرے گا تو مین خطا معاف کرا دون جاؤ جا کر کہو عیار نے کہا میری یہ مجال نہین کہ
مین ایسے فقرات کہون دو جوان اُسکے پہلو مین بیٹھے ہین شیر کش و شیر گیر خوف معلوم ہوتا ہے اگر وہ کہین اُنسے
اشارہ کرے تو شیر کی مانند مین چیر ڈالین آشوب نے کہا مین خود جاتا ہون اور ای عیار یہ جوان حسین و خوبصورت
ہے جو کچھ ہین یہی دونون ہین اسکو افسر بنا کر نکلے ہین ہو سکتا ہے اس قد و قامت کے جوان کو یہ زیر کرے
کچھ ڈنڈ و مگدر کیے ہونگے اُسی کا خیال ہے یہ کہکے اُسنے اپنے گینڈے کو بڑھایا خلق کے تو یہ ٹیلے ہین جب
وہ قریب آیا اُٹھ کھڑے ہوئے فرمایا ای برادر آؤ فرو رواق منظر چشم من آشیانہ تست ✽ کرم نما و فرود آ کہ خانہ
خانہ تست ✽ عیار کو اُسنے اشارہ کیا کہ دیکھا تو نے مابدولت کے آتے ہی ڈر گیا آکر بیٹھا بدیع الزمان بھی
باتین کرنے لگے آشوب نے کہا ای شہریار آپ کا حال حیرت مآل مابدولت نے سنا لہذا چاہتا ہون کہ یہ بڑے
امر عظیم پر آپ نے قدم مارا ہے بڑے بڑے بہادر آپ ہی کے لشکر کے آئے اور بڑی بڑی کد و کاوش کی دو دو
چار چار ملک فتح بھی کیے انجام کیا ہوا گرفتار ہو گئے لہذا کد و کوشش بیکار ہے اب جو کچھ حصہ آش اس گھر مین موجود
ہے اُسے نوش فرمائیے بقیہ عمر اپنا اسی مقام پر صرف کیجیے بدیع الزمان نے فرمایا آپ ایسے ہی جلیل ہین مردان عالم
کے کفیل ہین مگر ہمارا تو یہ مقصد ہے ہر فرد یا تن رسد بجانان یا جان زتن بر آید ✽ دست از طلب ندارم تا کار
من بر آید ✽ آشوب اسپر بہت ہنسا کہا آپ بہت بجا ارشاد فرماتے ہین مگر اب یہ خیال خام تصور ناتمام ہے
اسکو معطل فرمایئے ایسا ممکن نہین ہے بدیع الزمان نے فرمایا خواہ ہو خواہ نہو ہمارا ارادہ یہی ہے آئندہ پروردگار کو
اختیار ہے اور شاید یہ بھی تمنے سنا ہو کہ طلسم طہمورث دیو بند ہمنے فتح کیا بارہ بادشاہان جلیل نے ایک ایک
برج بنایا تھا ایک ایک برج پر ہزار ہزار جانگین تعین کر تھے غدر تھے مگر بعنایت پروردگار اس خارستان کو دفع
کر کے مال طلسمی نکالا جو ضرورت تھی وہ رفع ہوئی نشان اُسکا یہ تیغہ و خود و زرہ و موزے و دستانے و سپر و خنجر اُسی
طلسم کے اشیا مین اب بھی اگر اُسکی مدد ہو گی یہ بلا بھی بہ آسانی رد ہو گی آشوب نے کہا ہمارا آپ کا ساتھ کیونکر ہو
بدیع الزمان نے کہا یہ صورت ہے کہ لات و منات پر لعنت کیجیے ہمارا ساتھ دیجیے یہ سنکر آشوب برہم ہو گیا
کہا ای جوان تو نے ہمارے مذہب کو برا کہا اب مین بے سزا دیے ہوے نہ مانونگا بدیع الزمان نے کہا بسم اللہ
آئیے ہمارے آپ کے امتحان ہو جائے آشوب اُٹھا اپنے گینڈے پر سوار ہوا بدیع الزمان بھی گلگون باختر بھی
پر سوار ہوے مرکب کو مہمیز کیا اب آشوب کو تعجب ہوا کہ یہ جوان خود میرے مقابلے مین آیا اسکو کچھ خوف نہ آیا
ہنسکر کہا ای جوان تو مجھسے مقابلہ کریگا بدیع الزمان نے فرمایا اب مضحکہ نہ کیجیے اب زبان نیزہ و شمشیر سے
سوال و جواب ہو آشوب نے کہا مین اس گستاخی کو بھی معاف کرتا ہون مذہب مین بھی تمہارے دخل دونگا
میرا ساتھ دو کل فوج کا افسر کرونگا بدیع الزمان نے فرمایا اب یہ باتین نہ کرو آشوب نے کہا خیر ایک کام
سب حربے مجھپر کر لیجیے کہ حوصلہ باقی نہ رہے بدیع الزمان نے کہا یہ ہمارا دستور نہین جب تیرے حربے

پروردگار بچائیگا تو ہم بھی حربہ کرینگے آشوب اور زیادہ حیران ہوا کہ اس جوان کو بھی جرأت پر بڑا دعویٰ ہی اب
اسنے اپنے گینڈے کو مہمیز کیا نیزہ ہلاتا ہوا آیا نیزہ مارا کہا ای جوان ہے ایک ہی ضرب مین خاتمہ ہی بدیع الزمان
نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا آشوب حیران کہ ما بدولت کا وار روک لیا نیزہ چلنے لگا اکیسون طعن مین
بدیع الزمان نے نیزہ اُسکا نکال دیا اب تو آشوب نے تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکے ہاتھ مارا
بدیع الزمان نے بڑھ بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اُسنے گریبان پر ہاتھ رکھا آشوب کو اپنے زور و طاقت پر بڑا
ناز ہی بدیع الزمان کو حقیر سمجھتا ہی یہ نہین جانتا ہی کہ یہ فرزند صاحبقران کشتی گیر بارہ برس اسی کام کو کیا
اُنہین بھی خوب نام ہوا یہی باعث ہی کہ قاسم کشتی گیر کہتا ہی آشوب نے ہنسکر کہا مجھسے کشتی لڑیگا بدیع الزمان
نے کہا خوشی تمھاری آرزو تو یہ ہی تو نہین کمر مین ہاتھ ڈالکر اُٹھا لون آشوب ہنسا کہا آیئے بدیع الزمان
نے ہاتھ چھوڑ دیا آشوب خوشی خوشی کود اچھل مارا جست وخیز کرنے لگا بدیع الزمان بھی مرتبے کودے انکو
آشوب کو بڑی خوشی ہی کہ اب زیر کر لینا اس جوان کا کیا بڑی بات ہی بدیع الزمان سامنے آئے فرمایا بھی
اُچھل کود کیا کرتے ہو یہ نٹ بازی ہمکو پسند نہین کچھ زور بازو دکھاؤ آشوب دوڑ پڑا بایان ہاتھ بائین ہاتھ
سے پکڑا داہنا ہاتھ گردن پر بدیع الزمان کی رکھا بدیع الزمان کو یہ معلوم ہوا کہ جیسے اور پہلوان ہوتے
ہین ویسے یہ بھی پہلوان ہی اپنا داہنا ہاتھ گردن پر آشوب کے رکھا آشوب کو یہ معلوم ہوا کہ گردن پر میری
پہاڑ پھٹ پڑا ایک ٹکر لگائی بدیع الزمان نے ٹکر کو سر پر لیا دھڑاکے کی آواز ہوئی قطرے خون کے
ٹپک پڑے آشوب کو چکر آگیا دیر تک تھرایا بدیع الزمان نے ہوشیار کیا کہا برادر ہوشیار ہو یہ وقت جنگ
وجدل ہی دیکھو جرأت مین خلل ہی آشوب کے جی چھوٹ گئے جی مین کہتا ہی کہ اس جوان مین تو زور کوٹ کوٹ کے
بھرا ہی یا لات و منات دیکھیے کیا ہوتا ہی لڑنے لگا شاہزادہ بدیع الزمان دیکھ بھال کے بسلامت لڑ رہے ہین
سرداران آشوب بھی آگئے افسران فوج آشوب کہ رہے ہین یہ جوان بہت زبردست معلوم ہوتا ہی ہمارے
آقا سے لڑ رہا ہی آشوب کے لشکر کا سپہ سالار قاموس فیلسوار سب سے آگے بڑھا ہوا کھڑا ہی کشتی کو دیکھ
رہا ہی اور سب پہلوان اسکے قریب ہین کہتا جاتا ہی کہ آقا کمزور پڑے پسر حمزہ بلاے روزگار ہی فنون سپاہگری
مین طاق شہرہ آفاق کیا کمال کر رہا ہی ایسے فیل پیکر کی اوجھڑ مین روگ رہا ہی کیا کیا توڑ کیے ہین یارو یہ فن دیکھنے کے
لایق ہین وقایع نگار نے لکھا ہی کہ پسران حمزہ کل فنون مین نہایت لایق وفایق ہین میرا جی چاہتا ہی پشت پر جاکر ایک
ہاتھ مارون سب نے کہا بہتر ہی قاموس فیلسوار چلا فضل کی نگاہ پڑی کہا او قارن دیکھتے ہو یہ قاموس
کسواسطے آتا ہی قارن نے کہا مین سمجھا تم ٹھہرو مین جاکر سمجھائے دیتا ہون فضل نے کہا تم کھڑے رہو یہ کہکر فضل گھوڑے
کو دانغلستان کی آڑ پکڑتا ہوا چلا جب قریب اُن دونون صاحبون کے پہونچا دیکھا کہ قاموس اُٹھا چھپتا چھپتا
چلا آتا ہی جانتا ہی مجھکو کسی نے نہین دیکھا دیکھ رہا ہی ایک مقام پر شاہزادہ بدیع الزمان ریلکر آشوب کو لیے دوڑتے
قاموس جھپٹ کر دوڑ پڑا چاہا تلوار کا ہاتھ مارون پہلو سے آواز آئی او نامرد خبردار ہاتھ تلوار کا نہ مارنا یہ سمجھا
کوئی آواز دیتا ہوگا چاہی پڑا فضل نے جھپٹکر اپنے کو بیچ مین پہونچایا سینہ سپر کر دیا وہ ہاتھ تلوار کا رہا کر چکا تھا
فضل نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا بید شانے پر پڑا خون ٹپک رہا ہی مگر کچھ اسکا بھی تصور نہوا الٹ پڑا تلوار جھینکے
چھینا جھپٹی کشتی ہونے لگی بدیع الزمان نے پلٹ کر دیکھا فضل و قاموس سے کشتی ہو رہی ہی بدیع الزمان
نے آواز دی اے برادر یہ کیا معرکہ ہوا عرض کی یہ نامرد چھپ کر آیا تھا کہ آپ پر ہاتھ تلوار کا لگائے جان نثار کیونکر دیکھے

مین ابھی اسکا فیصلہ کرتا ہون یہ کہکر تڑپ کر اڑنے لگا بدیع الزمان کو بھی جوش آیا آشوب کو سے دوڑ بے اِدھر
فضل لے دوڑا پندرہ سولہ قدم بچا کر بدیع الزمان نے ہکمارا دولون گھٹنے آشوب کے آشنا بزمین ہوے فضل نے
پندرھوین قدم پر دوڑا کر کمر مین ہاتھ ڈال کے اُٹھا لیا چرخ دیکر زمین پر مارا چارون شانے چت کو دکر چھاتی پر آیا
یہ غصہ تھا کہ کچھ کلام نہ کیا چیر کر پھینکدیا بدیع الزمان نے بھی چرخ دیکر زمین پر مارا سینے پر چڑھے مگر فضل نے
جو قاموس کو چیر کر پھینکا آشوب کانپنے لگا جیسے ہی بدیع الزمان نے گندہ زانو دبایا ہاتھ جوڑنے لگا کہا
حضور مین غلام ہون آپ کا مذہب بھی اختیار کرون میرا ملک و مال بھی لے لیجیے جان چھوڑ دیجیے بدیع
نے فرمایا کیون اسقدر گھبراتا ہی ہم دشمن کے ساتھ دشمنی نہین کرتے اگر تو بصدق مسلمان ہوتا ہی سر تک
تیرے واسطے حاضر ہی ملک و مال ہم کسی کا نہین لیتے ہین آرزوے دلی ہی خواہش رواج دین مبین محمدی ہی
آشوب نے کہا مجھے سب کچھ قبول ہی جو جو آپ سکھائینگے مین سب پڑھونگا اور دل مین کہتا ہی کہ اسکے سردار
نے قاموس کو بیدھڑک چیر کر پھینکدیا ذرا انکار کرونگا یہی میرا بھی حال ہوگا اب تو جان بچاؤ پھر سمجھا جائیگا یہ چکر
جو بدیع الزمان نے پڑھایا وہ کلمہ پڑھا استقبال کر کے بدیع الزمان فضل و قارن کو نیچا امیہ نے
عرض کی آقا مجھکو یہ مکار معلوم ہوتا ہی بدیع الزمان نے کہا اے امیہ ہمارے قبلہ و کعبہ کا یہ قول ہی کہ غیب کا
حال سواے پروردگار کے کوئی نہین جانتا جو زبان سے کہتا ہی ہم اُسپر کاربند ہوتے ہین جیسا کریگا اُسکا
معاوضہ پائیگا مگر امیہ کو انتشار رہا حکم مین آقا کے دخل نہ دے سکا آشوب شاہزادے کو لیے ہوے بارگاہ
مین آیا مقام صدر پر بٹھایا آپ حیلے کسی کام کے باہر آیا افسران فوج کو جمع کیا کہا یارو مین اس جوان کو ایسا
نہ سمجھا تھا یہ تو آفت کا پرکالا ہی مگر مین اسکا مذہب نہین اختیار کرونگا صلاح وقت یہی تھی جو مین نے کیا مین
اب انکی فکر کرتا ہون عیار کو ہمارے بلاؤ رہرو تیز پا حاضر ہوا اُسنے کہا کچھ شراب و کباب مین بیہوشی ملا رکھنا
جب ہم اشارہ کرین تو لانا عیار نے کہا بہت خوب یہ سامان کر کے آشوب اندر آیا خدمتگزاری کرنے لگا
امیہ چوکنا ہو رہا ہی یہان تک کہ وقت خاصے کا آیا امیہ کو گمان تھا کہ کھانے مین بیہوشی ملی ہی مگر کھانے کو
اُسنے پاک و صاف پایا جب دور جام چلا ایک دور بھی اُسنے سادہ دیا دوسرا دور جو آیا اُسمین بیہوشی تھی پیتے ہی امیہ
نے کہا اے شہریار مکر ہوا امیر اسر گردش کرتا ہی بدیع الزمان نے کہا حقیقت مین یہی میرا بھی حال ہی فضل و
قارن نے کہا آپ نہ گھبرائین ہم اسکی گردن لیتے ہین امیہ نے کہا اب کیا ہو سکیگا بیہوشی تاثیر کر چلی مگر یہ دولون
جوان جھوم کر اُٹھے اُٹھتے ہی بیہوشی نے اپنا کام کیا لڑکھڑا کر گرے بدیع الزمان جھلا کر اُٹھے یہ بھی گر کر بیہوش
ہوے امیہ کو پکڑ لیا چارون کو مسلسل و مطوق کیا اگواے پر چارون کو ڈال لیا طرف اپنے قلعے کے نیچا تیسری
منزل ہی ایک صحرا مین آکر لشکر اُترا پہر دن پچھلا باقی ہی ساتھ والون سے کہ رہا ہی کہ ان قیدیان بلا کو خدمت
مین شاہان طلسم کے پہونچاؤنگا سرکار سے انعام آئیگا وہ جوان جو قید ہی جسکا نور الدہر نام ہی یہ اسکا باپ ہی
شاہ بہت خوش ہونگے پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوے ہین سب سردار جمع ہین کہ رہے ہین حضور آپ نے بڑا کام
کیا سواے اسکے اور کوئی تدبیر نہ تھی یہ باتین تھین کہ صحرا سے گرد اُڑتی دیکھا ایک جوان کردن مست پر سوار اسلاح
ذات پر آراستہ پشت پر بارہ چودہ ہزار سوار و پیدل شکار کھیلتے ہوے چلے آتے ہین آشوب نے کہا بھائی صاحب
تشریف لاتے ہین یہ کہکے واسطے استقبال کے اُٹھا اُسنے جو آشوب کو دیکھا گینڈے سے کود پڑا ہاتھ تھام
لیا بخلق ملا پوچھا بھائی صاحب کہان سے آتے ہو یہ جوان جو ابھی آیا ہی اسکا گھراق نیزہ باز نام ہی جب اُسنے

پوچھا بھائی صاحب کہان سے تشریف لائے ہو آشوب نے کہا مین برائے شکار آیا تھا عجب معرکہ تھا پسر حمزہ
بدیع الزمان طرف طلسم نور افشان کے جاتا تھا دو سردار بھی اُسکے ساتھ تھے فضل بن گیا ہور خون آشام
رونق دربار گنجاب ہے دوسرا قارن بلند کمان سرداران باختر کہ جنکے نام پر طبل یکتائی بجتا ہی مین نے تینون کو ایک
ایک طمانچہ مارکر زیر کرلیا اب میرے میان قید مین ہین اب اُنکو لیے ہوے طرف طلسم نور افشان کے جاتا ہون
بڑا نام ہوگا گہراق نے گھبرا کر کہا بدیع الزمان فرزند حمزہ یہ تو اپنے ہمصحبتون مین نہایت نامی و نام آور ہی جسنے
وقایع کوچک باختر مین دیکھا ہو کہ سات سو ملک سنجان اسی جوان کی کوشش سے فتح ہوے اور اُسنے
جنگ ہفت صف کو فتح کیا کون کون سپہ سالار جمع تھے کہ جنکا عدیل و نظیر ممکن نہ تھا وہ اسکے ہاتھ سے زخمی
ہوے مارے گئے گنجاب شکست کھاکر بھاگا پھر باختر مین جاکر یہ شیر لڑا یہ سب وقایع نگار دروغ گو مین یہ تو ہرگز نہین
بالکل غیر معتبر ہین تواریخ نویس کو قسم ہوئی ہو کہ وہ جھوٹ نہین لکھتا خواہ اپنے بھائی کا حال ہو جب لکھیگا اصل لکھیگا
مگر اسوقت تمھارے کہنے سے سب خلاف ہوگیا مین ذرا اُس جوان کو دیکھونگا پایا تو یہ وہ بدیع الزمان نہین ہا تو
تواریخ جھوٹ ہو آشوب نے کہا بھائی صاحب دیکھکر کیا کیجیے گا آپ جائیے مین بھیجا دونگا گہراق نے کہا مین
نہ مانونگا بارگاہ مین چلیے میرے سامنے بلوائیے مین پسر حمزہ کو پہچانتا ہون تصویر تو مین نے بارہا دیکھی ہی جب
اُسنے ملک سنجان تسخیر کیا ہو تو مین نے دیکھا بھی ہی مین بخوبی پہچانتا ہون دیکھون تو اُس جوان کو کیا ہوگیا آشوب
نے ہر چند کہا گہراق نے نہ مانا بارگاہ مین آشوب کی آیا کہا پسر حمزہ کو بلوائیے اب تو آشوب ناچار ہوا عیار
سے کہا سمجھا کر لانا کہ اے جوان مین تجھکو رہا کردونگا گہراق کے سامنے یہی کہے کہ مجھکو آشوب نے زیر کیا
ورنہ میری بات مین فرق آئیگا عیار نے جاکر بدیع الزمان سے کہا بدیع الزمان نے کہا بہتر ہم یہی کہینگے
کہینگے عیار تو چلا گیا داروغہ زندانخانہ زنجیر تھام کر بارگاہ مین لایا بدیع الزمان نے مثل اہل اسلام سلام
کیا گہراق نے پہچانا پہچانکر کہا اے فرزند رشید صاحبقران آپ کو ہمارے بھائی صاحب میان آشوب
نے زیر کیا بدیع الزمان نے کہا آپ کو یقین آیا گہراق نے کہا مجھے تو یقین نہین آتا بدیع الزمان نے
کہا ہوگا گہراق نے کہا اے آشوب دیکھو پسر حمزہ کیا کہتا ہی آشوب نے کہا بھائی صاحب اب زیادہ تکرار نہ کیجیے
قیدخانے مین بھیجدیجیے گہراق نے کہا واہ مین اسکی تشخیص معقول کرونگا مجھکو بڑا تعجب ہی جس شخص کے اوصاف
مین کتابین بھری ہوئی ہین اُسکا یون زیر ہونا آشوب نے جھلا کر کہا او پسر حمزہ جو میرے عیار نے کہا ہی
وہی کہہ نہین تو ابھی قتل کرونگا بدیع الزمان نے کہا او نامرد مردان عالم قتل سے ڈرتے ہین مشہور
رہیگا کہ ایک نامرد نے ایک پہلوان کو قتل کیا آشوب نے گھبرا کر کہا مین کچھ نہین ہون بدیع الزمان
نے کہا آپ اتنے بڑے پہلوان ہین کہ ہم آپ کے سامنے قید ہوکر آئے جب وقت رہائی آئیگا چھوٹ
جائینگے اے گہراق فضل بن گیا ہور خون آشام بھی موجود ہی قارن بلند کمان بھی قید ہی اُنسے بلاکے
پوچھلو مین نہ کہونگا اسکے خلاف گذریگا گہراق نے کہا اے آشوب فضل و قارن کو بلاؤ آشوب نے کہا بھائی
تمھین ضد پڑگئی ہی جسطرح چاہا قید کرلیا گہراق نے کہا صاف صاف کہو خیر تو نے جو پوچھا کیا وہ کہا مین سمجھ گیا
مگر اے شہزادے ہم آپ سے مقابلہ کرینگے اور آپ کو بمردی زیر کرکے سامنے شاہان نور افشان کے لیجائینگے
کہ جسمین جرأت ہو آپ بھی قائل ہون یہ ذکر تھا کہ داروغہ جیلخانہ فضل و قارن کو بھی لایا اُنھون نے تو آتے آتے
آفت برپا کردی طرف آشوب کے دیکھکر تھوک دیا کہا او نامرد تو نے خوب مکر کیا مسلمان ہوا کر کے کلمہ پڑھ

ہوتی تھی زیر گرفتار کیا اگر رہائی پاؤنگے مجھسے چھینگے گہراق نے کہا ای فضل کیا معرکہ ہوا کہا حضور یہ ہمارے آقا سے
لڑ جار پہر مین زیر ہوا کر سے مسلمان ہو کر اُسنے گرفتار کر لیا اسپر آشوب بہت جھلایا کہا یہ چالین تو دیکھو
مین کیا کرتا ہون فضل نے کہا تو کیا کریگا تیرے کیے کیا ہو سکتا ہی تو ہمارے قتل پر قادر نہین ہی گہراق نے
کہا ای فضل اب زیادہ زبان نہ لڑاؤ ہم تمھارے آقا سے مقابلہ کرینگے اگر زیر ہوے بدل و جان غلامی اختیار
کرینگے اگر غالب آئے اپنا سردار بنائینگے مگر ای فضل و قارن اگر ہم بدیع الزمان کو زیر کرین تم تو عذر کروگے
فضل نے کہا جس سے تمھارا جی چاہے لڑو ایک کو زیر کر دوگے سب اطاعت کرینگے یہ آشوب تو بالکل بودا
ہی گہراق نے کہا آہنگرون کو بلاؤ ہتھکڑیان بیڑیان کاٹین بدیع الزمان نے جھلا کر قید توڑ ڈالی گہراق
ہان ہان کہکر اُٹھا کہ ای شہریار جلدی کیا ہی آپ نے اپنے کو غربال کر ڈالا خار دار [illegible] کے پار ہو گئے
بدیع الزمان نے کہا جملہ امورات وقت پر موقوف ہین آشوب تو گھبرا گیا جی مین کہتا ہی مجھپر بڑی مشکل
پڑی بھائی صاحب کو بڑا غصہ ہی مین تو سراسر چھوٹا شہزادہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہی مگر گہراق نے بدیع الزمان
کو لا کر برابر اپنے دنگل کے بٹھایا رومال سے خون پاک کرنے لگا ساتھ والون سے کہتا ہی کہ بھائی صاحب کی
حماقت کو دیکھا مگر اب مجھسے مقابلہ کرینگے تو احوال معلوم ہوگا کہ پہلوان ایسے ہوتے ہین یہ کہکر اشارہ کیا کہ اکھاڑا
تیار ہو فضل و قارن بھی قیدین توڑ تاڑ کر آ بیٹھے میان آشوب تو مثل غیرون کے حیران بیٹھے ہین گہراق
انتظام کر رہا ہی جب خادم نے عرض کی اکھاڑا تیار ہی گہراق نے بصد سلاست عرض کی کہ ای شہریار میرے
نزدیک تو مناسب یہ ہی کہ دو چار روز آسایش فرمایے اسکے بعد میرے آپ کے امتحان ہو بدیع الزمان
نے کہا کچھ تساہل کی احتیاج نہین پہلے امتحان ہو جانے پھر دعوت و ضیافت کا سامان شروع کیجیے گا
مگر ایسا نہو کہ آپ بھی مثل آشوب میرے سامنے پیش آئین گہراق نے عرض کی کیا مجال یا غلام اطاعت
کریگا یا اپنے لشکر کا بادشاہ کریگا بدیع الزمان اسکی سلاست پر بہت خوش ہوے ہاتھ تھام کر طرف
اکھاڑے کے چلے جب قریب اکھاڑے کے پہونچے بدیع الزمان نے کہا ای گہراق آئیے گہراق
اکھاڑے مین پھاندا پکار کر آوازدی یارو خبردار اگر مجھکو یہ شاہزادہ زیر کرے کوئی دخل نہ دے مین زیر کرون
تو بھی کوئی نہ بولے مین عہد کرتا ہون کہ اگر مجھکو زیر کرینگے مین اطاعت کرونگا اگر یہ زیر ہونگے مین انکو اپنے
لشکر کا بادشاہ کرونگا بدیع الزمان اکھاڑے مین آئے گہراق و بدیع الزمان سے کشتی ہونے لگی
آشوب حیران حیران دیکھ رہا ہی فضل و قارن مثل فیل مست جھوم رہے ہین کہ اگر کوئی ہمارے آقا پر لگاد
بڑواسے تو اُسپر جا پڑین آشوب سے کچھ بن نہین پڑتا کبھی سوچتا ہی بلوہ کر دون کبھی چاہتا ہی اکیلا بچا ند
ہو نہین مگر دیکھتا ہی ان دونون جوانون کے سبب سے کچھ نہ بن پڑیگا دو پہر گہراق شاہزادے سے لڑا
زوال آفتاب ہوتے ہی بدیع الزمان نے زیادتیان کرنا شروع کین گہراق زورون کو روک رہا ہی اب
آشوب نے ساتھ والون سے کہا اب بھائی صاحب کے جی چھوٹے پسر حمزہ نے دبا لیا دیکھیے کیا ہوتا ہی
میرے صید کو کھویا مین نے کسی تدبیر سے پکڑ لیا تھا وہ ہمارے بھائی صاحب کو ناگوار ہوا اب جان بر
نہی ہوئی ہی دیکھون کیا کرتے ہین یہان کشتی اسی طور سے ہو رہی ہی شام تک ایک طور سے کشتی ہوئی وہ
وقت آیا کہ آفتاب بارنگ زرد لرزان و ترسان آشیانہ مغرب مین جا کر چھپا اور آمد آمد شاہ زنگبار کی [illegible]
زنگبار سے شروع ہوئی اعلام نور ظہور پکڑنے لگے انجم شاہ و خادم چلا سما پر سے وہ دیگر انجم بھی نکلے اندر سے

ساوے نے موتیون کو رال مد کیا اور بھبوت اُسکا اپنے منھ پہ ملا مشعل نور ہاتھ مین لیکر کہکشان پیر ہوا وجلوہ گر
گہراق بدیع الزمان کو روک کر کھڑا ہوا کہا اے جوان کیا کہنا تو خوب مجھ سے لڑا مگر دن واسطے لڑائی کے اور
شب واسطے عیش و آرام کے اب چلکر آرام فرمایئے مین مصروف خدمتگزاری رہونگا صبح کو پھر امتحان ہوجائیگا
بدیع الزمان نے کہا یہ غیر ممکن برسون ہمارے تمھارے یونہین جھگڑا پڑا رہیگا اب فیصلہ کرکے بیٹھینگے گہراق
نے کہا ای سہا ور فقط خیال یہ ہو کہ شب کو ہم آپ جانبازی کرینگے کون دیکھیگا بدیع الزمان نے فرمایا
یہ خیال خام ہو بادشاہون کو رات کا دن کرتے کیا دیر ہوتی ہو روشنی کراؤ گہراق نے حکم دیا روشنی ہوئی پھر
کشتی ہونے لگی فراش ماہتاب نے فرش چاندنی گسترد کیا ہو طائر آشیانون مین جھکار اُٹھتے ہین دونون
شیر ایک طور پر لڑ رہے ہین رات بھر یونہین گذری بوقت سحر پہلوان زرین پوش مشرق کے اکھاڑے سے
برآمد ہوا شاگردان ضیا و شعاع ہمراہ تماشا کشتی کا دیکھنے لگا یہان پہر دن چڑھے گہراق یہ کہکر لے دوڑا
کہ اے شہریار آج دوسرا دن ہو کہ لشکر بےخور و خواب ہین تمام جوان مسلح موجود ہین یہ زور آخر ہو یہ کہا اور بیٹھا
ہوا اُچھلا بدیع الزمان دم کے بھروسے پہ قدم کے شمار پر ہٹتے چلے آتے ہین بارہ قدم تک لایا وہان پر
لاکر پکڑ مارا پایان گھٹنا آشنائے زمین ہوا بدیع الزمان نے لنگر قائم کیا گہراق اوپر آکر چھایا ایک زور اسطرح کا
کیا کہ اگر پہاڑ پر کرتا اکھیڑ لیتا مگر انکے لنگر کو حس و حرکت نہ ہوئی پہاڑ تھا کہ قائم ہوگیا اب جنبش کیسی تین زور
گہراق نے کیے تھک کر ہاتھ اُٹھا لیا کہا اب آپ کے زور کا مشتاق ہون بدیع الزمان اُٹھتے ہی
لے دوڑے چالیس قدم ریل کر لائے دشمن بھی صدائے احسنت و آفرین دے رہے ہین فضل و قارن
وجد کرتے ہین کہہ رہے ہین کہ آقا سبحان اللہ کس دیو پر دباؤ ڈالا ہی چالیس قدم پہ لاکر بدیع الزمان
نے پکڑ مارا دونون گھٹنے گہراق کے آشنائے زمین ہوئے بدیع الزمان نے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر زور کیا
پہلے ہی زور مین تا بہ گھٹنا دوسرے زور مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کیا اُسنے چاہا بغلون مین پیر اڑا کر
پکڑ والون پیچ کرے بدیع الزمان نے چرخ دیا مثل طاؤس آتشبازی چرخ کھانے لگا اُٹھا کر زمین پر مارا جب
چیت گرا جلدی اُٹھکر قدمون سے لپٹ گیا کہا اے شہریار مین نے غلامی اختیار کی یہی آرزو تھی جو مجھے زیر کریگا اطاعت
کرونگا آج تک کسی نے پشت زمین سے نہ لگائی تھی آشوب جل گیا اپنے ساتھ والون سے کہا یاروان سب کو
مار لو اسنے تو بڑا غضب کیا مسلمان ہوگیا چارون طرف سے لینا لینا کہکر فوج آپڑی گہراق نے تلوار کھینچی
بدیع الزمان بھی لڑتے ہوے نکلے قارن بلندکمان نے دو چار کو چیر ڈالا مثل فیل مست جھومتا ہوا
چلا فضل نے ایک ستون لیا اُسکو جو گردش دی دو چار کے سر پھٹے مگر گہراق لڑتا ہوا آشوب پر جا پڑا اور
آواز دی او نامرد ایسے شیرون کو تو یون ملعون بدنام کرتا ہو آشوب نے ہاتھ مارا گہراق نے روک کر
قبضہ مارا کہ آشوب کا سر پھٹ گیا افسران فوج گھبرائے گہراق نے پکار کر آواز دی یارو تم کیون تردد
کرتے ہو جن صاحب کو اطاعت منظور ہو وہ چلے آئین خطا معاف مقدمہ صاف جسکو نہ منظور ہو جہان
چاہے چلا جائے کوئی روکنے والا نہین کسیکو کیا غرض سب افسران فوج حاضر ہوکر دوڑ پڑے
قدمون پر جان نثار کرنے لگے بدیع الزمان نے سب کو امان دی کلمہ تعلیم کیا سب کلمہ پڑھکر بصدق دل مسلمان
ہوے گہراق نے بدیع الزمان کو اسی مقام پر اتارا بارگاہ مین لایا تمام مسند پر جگہ دی تاج ہونیگا
پریزادان حوروش آکر حاضر ہوئین صحبت رقص و سرود کا رنگ جما ایک رقاصہ یہ اشعار گا رہی ہو نظم

طلب وصل کس انداز سے ہم کرتے ہین
یار آتا ہی زمین بوس قدم کرتے ہین
اے اجل کاش الٹ جائین شب ہجر ہمین
جس سے لگ چلتے ہین وہ اسکے ہی سر کی قسم
دیکھنا اس دہن تنگ کے بوسے کا مزا
آمد یون غیر پہ گر لطف و کرم کرتے ہین
کیا ہی بیزار ہون اس زیست سے جی ہاے ستم
جنس مین تو ہی دل اور ہیچ سلم کرتے ہین
جا کے کعبے مین بھی مومن گئی دیری یا

شوق نامہ سے وصلی پہ رقم کرتے ہین
نیم بسمل ہین ابھی چھیڑی ہی تپش دل کہ ابھی
وہ دعائین کہ تری جان کو ہم کرتے ہین
محضر قتل ہی مکتوب گنہگارون کا
کہ ہوسناک تمنا سے عدم کرتے ہین
کشتہ یار ہون اس رشک سے مرتا ہی جہان
قتل کرتے ہین وہ اور ستم کرتے ہین
آبرو سے بھی سر تیغ کو روتے تو ہین وہ
جاے لبیک سلا سے صنم کرتے ہین

جب ترے کوچے کا بیتابی دل سے ہے یا
روے قاتل کا نظارہ کوئی دم کرتا ہین
دم مین مت آیو ہوا ہی غیر کہ مانند صبا
سر قاصد کو وہ فتوے سے قلم کرتے ہین
ہاے قسمت کہ ہوئی مجھ پہ جفا اور فزون
وہ بھی کیا ہین جو مری موت کا غم کرتے ہین
اپنے سودے کی نہ پوچھو کہ خریدار کے ساتھ
اشک شادی ہی سے گو چشم کو نم کرتے ہین

خوب جلسہ آراستہ ہی مگر شہزادہ فکرمند ہی امیہ سے فرما رہا ہی اے امیہ سب عیش خاک ہی مجھکو نور الدہر سے زیادہ قاسم و ایرج کا غم ہی نہین معلوم قید خانہ کیسا ہی کیا رنگ ہی ان لوگون پر کیا گذرتی ہی اے امیہ گہراق سے کہو بس اب عیش کر چکے کل کوچ ہوگا امیہ نے گہراق سے کہا اسنے کہا جو وقت حکم ہو غلام ہر وقت حاضر ہی یہ خدمتگار ہمراہ رکاب سعادت انتساب رہیگا چاہتا ہون کہ جدائی مجھسے اور قدم اقدس سے نہو یہ باتین تہین کہ فضل باہر نکلا رات کوئی ڈیڑھ پہر آئی ہی فضل بیرون بارگاہ آیا تھا کہ آسمان سے ایک پنجہ گرا فضل کو اٹھا لیگیا ہنگامہ ہوا خادم روتے ہوے سامنے بدیع الزمان کے آئے عرض کی اے شہریار فضل کو ایک پنجہ اٹھا لیگیا خدا اسکی جان بچائے قارن بلند کمان گھبرا کر باہر آیا چار جانب دیکھنے لگا کچھ نشان نہ پایا پلٹا کہ بارگاہ مین جاؤن کہ پھر آسمان سے ایک پنجہ کڑک کے گرا قارن کو بھی اٹھا لیگیا بدیع الزمان نے چاہا باہر نکلون امیہ مانع ہوا عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہی کسی ساحر یا ساحرہ کا گذر ہوا وہ ان شیرون کو اٹھا لیگیا واغلے کی حضور کے خبر عام ہوئی حضور تساہل کرین غلام بلاے خبر جاتا ہی رہبرو تیز پا عیار گہراق نے کہا استاد یہان سے تین کوس پر ایک قلعہ ہی کہ اسکو قلعہ تاجدار کہتے ہین تاجدار جادو وہان کا حاکم و ناظم ہی اگر حکم ہو تو غلام جا کر خبر لائے امیہ نے کہا اے رہبرو یہ مقدمہ سحر و ساحری ہی اسنے طریقے ہمارے قبلہ و کعبہ نے الگ رکھے ہین ساحرون کے رگ و ریشے کو قبلہ و کعبہ سے پہچانا ہی سب سمجھ بوجھ کر جانا مین تمہارے انتظار مین رہونگا رہبرو ایک ساحر کی شکل بنکر چلا امیہ نے کہا ہان یہ صورت خبر لائیگی رہبرو راہ کو طی کرتا ہوا قلعے مین آیا اسی صورت پر دربار مین پہونچا دیکھا تاجدار جادو تخت پر بیٹھا ہوا کہہ رہا ہی ان مسلمانون نے ہمارے شہنشاہ پر بڑا سر اٹھایا ہی دو سردار تو مین نے گرفتار کرا لیے اب پسر حمزہ کی فکر مین ہون اسکو بھی لے آؤن تو خدمت مین شاہان طلسم کی روانہ کرون گہراق کو زیر کیا آشوب مارا ملک کے ملک نو آباد ہوتے جاتے ہین تانتا لگا ہوا ہی یہ کہکر آواز دی ارے کوئی حاضر ہو قید خانے پر سالار جادو موجود ہی اسکو شراب پہونچاؤ چوبدار تپلہ لیکر باہر نکلا رہبرو نے فورا صورت ایک مزدور کی بنائی سامنے مردے کے نکلا چوبدار نے کہا مزدور یہ تپلہ اٹھا لے قید خانہ لال کوٹھی کے پاس ہی وہان چلکر پہونچا دے رہبرو تپلہ اٹھا کر لیچلا ایک فتیلہ ہاتھ مین لیا تھوڑی دور جا کر مزدور گر پڑا فتیلہ بھی گل ہوا کہا میان مردے صاحب فتیلہ جلا لائیے وہ فتیلہ جلانے گیا رہبرو نے تپلہ کھول کے اسمین بیہوشی

ملائی مطمئن ہوا کہ مین نے سب کو مارا فرزند شاہ عمرو بہت خوش ہو گئے یہ عیاریان انھین لوگون کا کام ہی
اگر وقت پڑے تو کیا ہم عاجز ہین در زندان خانے پر پہونچے سردار نے آواز دی کون آتا ہی مژدہ ہے نکلے
جھک کر جواب دیا ہی سالار ہم ہین فرستادہ سرکار سرکار نے تمھارے واسطے شراب بھیجی ہی چالیس سردار وہان
ہین سب دوڑے کہتے ہوئے سامری جمشید ہمارے بادشاہ کو سلامت رکھین اپنے غلامون کا کیسا
خیال رکھتے ہین تیلہ اتروایا مزدور نے کہا حضور مجھے تو ندی آتی ہی کہین مین پڑ رہون رات کو حقہ بھر بھر کے
پلاؤ لگا مر رہا تو چلا گیا سب شراب پینے لگے رہرو حقے بھر بھر کے پلاتا ہی ہر جلیم مین بیہوشی جا بجا جادوگر بیہوش
ہونے لگے وو یہان گرے وو وہان گرے شراب مین بیہوشی حقے مین بیہوشی تاب نہ لا سکے حلق سے اترنے
کی دیر تھی سالار بیٹھا ہی مگر جھوم رہا ہی باتین بھی خلاف کرتا ہی مگر اپنے مقام سے نہین اٹھتا آنکھون کے
نیچے اندھیرا آتا ہی رہرو سے کہتا ہی میان مزدور صاحب شراب کا بڑا نشہ ہوا کوئی آسمان پر لیے جاتا ہی سالار
گھبرا کے اٹھا دھم سے گرا ابھی ایسی عیاری رہرو نے کی نہ تھی پھول گیا چاہا نیچہ لیکر قتل کرون یہ پہلے ہی
دیکھ چکا کہ فضل و قارن اسی قید خانے مین قید ہین جیسے ہی اٹھا کہ پہلے افسر ہی کو مارون کہ نرسنگے کی آواز
کان مین آئی پلٹ کے دیکھا کوتوال شہر چالیس پچاس پیادے ساتھ حاضر باش و ناظر باش کرتا ہوا آتا ہی
رہرو بھاگ نکلا شنگرد نے آکر دیکھا سالار بیہوش پڑا ہی اسنے اسکو ہوشیار کیا پوچھا یہ کیا ہوا سالار نے کہا
ہمکو خبر نہین ایک مزدور آیا تھا شنگرد کوتوال نے کہا عیارون نے آنا شروع کیا مین ابھی لاتا ہون یہ کہکر سب کو
اسی مقام پر چھوڑ دیا آپ گھوڑا اڑا کر چلا مگر جب رہرو کو دیر ہوئی تو امیہ بیٹھے بیٹھے گھبرایا یہ بھی چل نکلا جب
آکر سامنے قلعے کے پہونچا ایک نخل کی آڑ پکڑ کر بیٹھا دیکھا اسنے رہرو بھاگا ہوا آتا ہی مگر بدحواس ہی زانو پیٹتا
ہوا زبان سے کہتا ہوا ہائے کیا عیاری بن پڑی تھی مگر گیا لگا تڑپ جا اسی نخل کے سائے مین آکر رہرو بھی ٹھہرا
ہانپ رہا ہی کانپ رہا ہی آپ ہی آپ اپنے دل سے باتین کرتا ہی کہ اے رہرو بھئے چلون افسوس کہ قیدی بھی
نہ چھوٹے امیہ یہ سب باتین سن رہا ہی کہ دیکھا طرف سے قلعے کے صدائے سم مرکب بلند ہوئی شنگرد کوتوال
گھوڑے کو بگ ٹٹ ڈالے ہوئے آتا ہی رہرو نے چاہا بھاگون چاندنی پھیلی ہوئی ہی بوٹا پتہ سب معلوم ہوتا
ہی شنگرد نے آواز دی او عیار آگے نہ بڑھنا یہ کہکر کمان دوش سے اتاری تیر تاک کر مارا رہرو نے
ست کی تیر ران پہ پڑا آہ کر کے رہرو بیٹھ گیا شنگرد گھوڑے سے کود تیغہ کھینچکر چلا پکار کر آواز دی
او مکار ہم ملازمان شاہی جانباز سرفروش ہین ہم سے بھاگ کر کہان جائیگا امیہ نے دیکھا رہرو قتل ہوتا ہی سائے
کی چال چلکر سائے سے اس درخت کے ہٹا ایک جھاڑی مین آیا تھیلی رنگ و روغن عیاری کا لگا کے
پیادے کی شکل بنکر تیار ہوا حلقہ ہائے کمند ہاتھون مین لیے پکارتا ہوا دوڑا کوتوال صاحب مین آپہونچا
ابھی قتل نہ کیجیے گا پہلے اس سے پوچھ لین کہ یہ کون ہی اور سب پیادے بھی آتے ہین اسنے کہا ارے
کونسا پیادہ ہی نام بتا امیہ نے کہا حضور نام تو میرا کتاب مین لکھا ہی آپ کا خیرخواہ ہون نام اس مکار سے
پوچھیے اب امیہ برابر آگیا کوتوال جو صورت دیکھی کھٹکا کہ ہمارے پیادون مین کا نہین معلوم ہوتا
شنگرد نے کہا نام کیون نہین بتاتا یہ فرزند خواجہ عمرو حاضر جواب کسی بات مین رکنے والے ہین
کہا لیجیے میرا خاص بھی آتا ہی وہی اب نام ولد بتائیگا اب خود ہی نام نہ بتاؤنگا کوتوال نے منھ پھیرا
کہ کون آتا ہی جیسے ہی کوتوال نے منھ پھیرا امیہ نے حلقہ ہائے کمند مارے ارے کہکر شنگرد ولپٹا امیہ

حباب مارکر بیہوش کیا رہرو سے پوچھا یہ کیا معرکہ تھا رہرو کا پاؤن زخمی تھا کہا استاد کیا کہون ایسی عیاری
کی کہ تا بہ قید خانہ پہونچا سب کو بیہوش کیا یہ ملعون سد راہ ہوا اسکے خوف سے بھاگ نکلا یہان آکر اس
کے ہاتھ سے زخمی ہوا امیہ نے کہا تم تو طرف لشکر کے جاؤ اب مین انشاء اللہ اپنے سردارون کو لیکر آتا ہون
کوتوال کے سر نحس کو جدا کیا مگر صورت بغور دیکھی رنگ و روغن عیاری کا لگا کے شگرد کی شکل بنکر تیار ہوا
سر اسکا ایک عیار کی صورت کا بنایا اسی گھوڑے پر سوار ہوا طرف قلعے کے چلا دیکھا پیادے بیٹھے ہین
انتظار کر رہے ہین بعض کہتے ہین ہمارے کوتوال صاحب کے مزاج مین بڑا غصہ ہے سر لیے عیار کا نہ پلٹینگے
یہ باتین تھین کہ ہلڑ ہوا کوتوال صاحب آتے ہین سب پیادے دوڑے سالار بھی اٹھا کہا کہو شگرد کیا کیا
کہا بھائی اس خودسر کا سر لائے بڑا تیز رو عیار تھا تین کوس تک بھاگا مگر مین نے بھی پیچھا نہ چھوڑا
جب مین قریب پہونچگیا تو ظالم نے پیچھے مارنا شروع کیے مین نے سب وار خالی دیے گھوڑے سے
اترکر ایک ہی ہاتھ مین سر کاٹ لیا سب خوش ہوگئے کہتے ہین ہمارا افسر بڑا منچلا ہی سالار نے سر لاکر
ڈالدیا سر پہ عیار کے ٹھوکرین مار رہے ہین اس سر سے تو آگاہ نہین کہ بھید کیا ہی سر کسکا ہی شگرد
نے پکارکر کہا بھائی سالار ایک جام شراب کا پلاؤگے یا جائین سالار نے کہا شراب تو اب باقی
نہین رہی اسی مرنے والے عیار نے سب شراب خراب کی کوتوال نے دو روپیے نکال کر پیادے کو دیکے
کہا جلد اچھی شراب لاؤ ہم بھی پئین اپنے بھائیون کو پلائین صبح ہوتے یہان سے جائینگے جب دربار مین
بادشاہ آئینگے پہلے ہم یہ سر بطور نذر پیش کرینگے پیادہ گیا تھوڑی دیر مین گلابیان لایا امیہ نے شراب
کو الٹ پلٹ کرکے بیہوشی ملائی کہا بھائیو مین کسی طرح کا تم سے خواہان نہین شاہ سے انعام ملیگا میری
جانبازی و چالاکی بیان کرنا سالار نے کہا بھائی ہم سب چلکر گواہیان دینگے صاف کہینگے
کہ اگر کوتوال صاحب نہوتے ہم سب مارے جاتے اب باتین خوشی کی ہو رہی ہین امیہ نے
پہلے دور سالار سے شروع کیا کہا یہ تو یارون کا میسر ہی اس مین سب شریک ہین ایک ایک جام
سب پئین پیادون نے کہا جب تنخواہ ملیگی ہم بھی دعوت شراب کرینگے تیرھوان مہینا چڑھ رہا ہی فاقے کر کرکے
یہ زمانہ کاٹا بنیے نے راستہ چلنا مشکل کر دیا محلے والون سے الگ قرض لیا دوسرا جام پیے بیٹھا تھا
اسنے کہا کیا یہ مصیبت کی باتین بیان کرتے ہو چار کے سامنے ذلت ہوتی ہی ہم کوتوالی چبوترے کے
پیادے ہین ہزار طرح سے پیدا کرتے ہین آپ مین جوتی پیزار ہونے لگی بیہوش ہونے لگے چار گھڑی کے
عرصے مین سب بیہوش ہوے امیہ نے پیچھا پکڑکر اٹھا ان سب کو قتل کیا قفل کاٹا فضل و قارن کو رہا کیا
گھوڑون پر دونون کو سوار کیا امیہ نے کہا جلد جلد نکل چلو باتین پر ویرانہ ہی یہی جان بچانے کا مہانہ ہی
تم دونون کوہ مین صحرا مین مل جاؤ لگا دونون جوان چلے امیہ ایک طرف چلا جب قلعے سے کوس بھر
نکل آئے امیہ نے دیکھا اب تو کوئی خوف نہین ہی دیکھا رہرو بھی لنگڑاتا ہوا چلا آتا ہی رہرو نے
کہا استاد کیا کیا امیہ نے کہا چھڑا لایا اب دونون سردار دونون عیار ساتھ جاتے ہین رہرو لنگڑاتا
ہوا جاتا ہی مگر شاہزادہ بدیع الزمان جسوقت سے کہ امیہ گیا ہی انکو کب چین پڑتا ہی شب بھر جاگے جب
شہنشاہ ماہ تابان مع فوج ثوابت و سیارگان شکست کھا کر قلعہ مغرب مین محصور ہوا اور شہنشاہ نیر اعظم
بصد شوکت و حشم مع فوج نور بصد سرور بحکم رب غفور تخت چرخ زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا ایلچی خب

رو پوش مجنون روز اصید جوش وخروش دشت نجد عالم مین سیر کرنے لگا ہر چند کہ امیہ نے منع کیا تھا کہ ای شہریار
بارگاہ کے باہر نہ نکلیے گا یہ تو ظاہر ہو گیا کہ دشمن فکر مین ہی لیکن بدیع الزمان بیقرار ہو کر باہر بارگاہ کے
نکل آئے لیکن گہراق پشت پر تیغہ لیے کھڑا ہی سردار سب گھیرے ہوئے ہین شاہزادہ فرماتا ہی نہین معلوم ہمارے
عیار پر کیا گذری کیون ای گہراق یہ مخفی مخفی کسنے دشمنی کی اگر ساحر ہو یا غیر ساحر ہو ہمارے مقابلے مین آئے
یہ چوری کیسی کہ دیکھا سامنے سے گرد اڑی فضل و قارن گھوڑے پر سوار امیہ و رہبر و ساتھ ساتھ مین خوشی
خوشی چارون جوان سپچلے آتے ہین بدیع الزمان خوش ہو گئے پکار کر آواز دی ای یار وفادار دلشاد کر دیا
تمہارے آنیکی اسوقت بڑی خوشی ہوئی کیا ماجرا تھا کون لیگیا تھا امیہ نے کہا قریب آؤن تو عرض کرون
آپ کو خدا نے صاحب اقبال کیا ہی آپ کے تصدق سے عیاری ہو گئی وہ بھی دونون افسر فضل قارن
گھوڑے پر سے کود پڑے چارون کے چارون چلے دونون گھوڑے کوتل پشت پر لشکر کوئی بیس قدم
باقی ہی چاہتے ہین کہ داخل ہون کہ ایک ہوائے تند چلی عیار اڑ گئے جہان یہ جوان تھے وہان اندھیرا ہو گیا
بعد تھوڑی دیر کے دیکھا سردار و عیار و مرکب غائب ہو گئے بدیع الزمان نے گریبان پھاڑ ڈالا فرمایا ای
گہراق عیار نے ہمارے جا کر عیاری کی سردارون کو رہا کرا لایا بڑے کوئی مکار لوگ ہین کہ سامنے مقابلے
مین نہین آتے مکر و حیلہ دکھاتے ہین بدیع الزمان یہ فرما رہے ہین کہ پہلوے کوہ سے گرد اڑی فرد
از دامن دشت و کوہ اورنگ ✤ گردے برخاست طوطیا رنگ ✤ سب دیکھنے لگے ایک پہلوان خود زرین
سر پر زرہ عمدہ زیب جسم تیغہ چوڑا حمایل سپر فولادی پشت پر نیزہ طویل ہاتھ مین زبان نیزہ مثل زبان افعی
چلتی ہوئی گنبدے کو بڑھائے ہوئے دو سو سواران نیزہ دار پشت پر اسی جانب آتا ہی سامنے لشکر
بدیع الزمان کے نیزہ گاڑ دیا گنبدے سے اترا پکار کر آواز دی ای فرزند رشید صاحبقران آپ شاہان
جلیل کو مکار و فیلسوف بتاتے ہین بس ما بدولت کے نام حکم ہی شہنشاہ نامدار کا کہ پسر حمزہ کو مطیع کر کے ہمارے
پاس حاضر لاؤ مین آپکے مقابلے کے واسطے آیا ہون بدیع الزمان نے فرمایا بسم اللہ جسطرح مقابلہ کرو گے
ہم موجود ہین باتون مین یہ بھی معلوم ہوا کہ اس جوان کا کیوس فیل پیکر نام ہی جا کے اپنی بارگاہ مین داخل ہوا
اور دو سو سوار اتر پڑے بدیع الزمان بارگاہ مین تھے فرمایا ای گہراق تم اس پہلوان کو پہچانتے ہو عرض کی
مین نے کبھی اسکو نہین دیکھا بدیع الزمان نے فرمایا یہ تو جانتے ہو کہ یہ ساحر ہی یا غیر ساحر ہی علم نیرنج و شعبدہ
سے ماہر ہی عرض کی مین نے اسکو کبھی دیکھا ہی نہین مین نہین آگاہ کہ یہ کون ہی بدیع الزمان نے فرمایا
کہ اپنے زور بازو پر اسکو بڑا ناز ہی دو سو سوار لیکر ہمارے مقابلے مین آیا خیر معلوم ہو جائیگا دن گذرا شب نے
پردہ پوشی کی فرد شب آمد رازدار عشقبازان ✤ شب آمد سازگار عشقبازان ✤ کیوس نے حکم دیا طبل جنگی
بجے طبل جنگی پر چوب پڑی ہرکارون نے آکر بدیع الزمان کو خبر دی شاہزادے نے بھی طبل جنگی بجوایا
چار پہر رات تیاری مین گذری شہنشاہ انجم سپاہ بصد پریشانی و حیرانی داخل نہانخانۂ مغرب ہوا شہنشاہ
زرین پوش نقش و فیروزی چہرہ روشن تیغۂ مہر کو حمایل کر کے نیزۂ خطوط شعاعی ہاتھ مین لیا توسن فلک پر
سوار ہو کر بعد کرو فر میدان گاہ جہان مین جلوہ فرما ہوا بقول شاعر قطعہ روز دیگر کین جہان پر عشوہ ور ✤
یافت از سر چشمۂ خورشید نور ✤ ترک روز آخر باین زرین سپر ✤ ہندی شب را بہ تیغ افگندہ سر ✤
شاہزادہ والا قدر آسمان جلالت کا برآمد ہوا گہراق پہلو مین آیا سردارون نے چہار جانب سے گھیر لیا

لاکھ سواران جرار تیار ہوے بدیع الزمان نے کہا جرأت کے خلاف ہی کہ دو سو سوارون پر لاکھ سوار چڑھ کر جائین سب صاحب کمر کھول ڈالین دو سو سوار تیار ہو کر آئین زیادہ لشکر کی ضرورت نہین دو سو سوار تیار ہوے انکو بدیع الزمان ساتھ لیکر میدان کارزار مین آئے دیکھا اُدھر سے گرد اڑی کیوس فیل پیکر مونچھون پر تاؤ پھیرتا ہوا گینڈا اُڑاتا ہوا نیزہ چمکاتا ہوا مع دو سو سوارون کے آکر پہونچا اُسنے اپنے شاطر سے پوچھا پسر حمزہ سب فوج کیون نہین لایا عرض کی حضور جرأت و جلالت مین یکتا ہی چونکہ دیکھ لیا تھا کہ آپ کے ساتھ فوج کم ہی اسوجہ سے پسر حمزہ بھی دو سو سوار لیکر آیا یہ خبر ہنسے پائی تھی کیوس نے کہا پسر حمزہ کو جرأت کا بڑا خیال ہی عیار نے عرض کی یہ وہ جوان ہی کہ جسنے سنجان و باختر مین ملکہ ڈالدیا لقا ایسا بادشاہ جلیل اپنے پرستارون کا کفیل انکے نام سے تھراتا ہی راتون کو نیند نہ آتی تھی اب بھاگتے بھاگتے تا بہ غوربہ پہونچا آج کل دو وہ زلی سے مقابلہ ہی اتنا بڑا زبردست کہ جسکے چار سو بیٹے پوتے و داماد و فوج بیحساب خود جرأت مین لاجواب اُسکو دنگ کر دیا ہی کیوس نے یہ سنکر اشارہ کیا صفین جمین نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا انکا ہنسنا تھا کہ صفون پر سناٹا آیا کیوس نے گینڈا بڑھایا مست گینڈا زیر ران جہان تاب مارتا ہی لپٹے کا طبقہ زمین کا اُڑ جاتا ہی

نظم

میان ابر و آتش بود بیتاب ۔ بجنگ فیل بودی سخت گستاخ
ای نرگردن چون کوہ آہن ۔ اشارت گر بسنگ خارہ کردی
زصرصر تیز در ہنگام رفتن ۔ ہمان دم سنگ را صد پارہ کردی

میدان مین آکر بلنچ شوری دکھائی اسپ تازی چوگان بازی نیزہ دیر تک ہلایا گینڈے کو خوب دوڑایا جب خوب عرق عرق ہوا دونون سپرون سے یون پسینہ ٹپکا جیسے دو کالی گھٹا مین برستی ہین روک کر گینڈے کو کھڑا ہوا پکار کر آواز دی ای فرقہ خدا پرستان و ای زبردستان جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے نکلکر مقابلہ کرے

فرد گلان ہر کہ را بار سر بر تنست ✤ حلیم علاجش بدست منست ✤

مگر سواے پسر حمزہ کے اور کسی کو نہین چاہتا گھراق نے قصد کیا تھا کہ نکلون مگر شاہزادے نے روکا فرمایا کہ ہمارے قانون کے خلاف ہی بات بہت صاف ہی جسکو پکارتا ہی وہی جاتا ہی سب کو روک کر گلگون باختری کو بڑھایا گلگون باختری ایسا مرکب ایسا شہسوار اب جو گھوڑے نے طرارہ بھرا آمین تھیکون مین قریب کیوس کے آکے پہونچے اسپین لگا ورزن ہوے پانچ قدم گینڈا اور تین قدم مرکب بدیع الزمان کا ہٹا کیوس نے سراپا شاہزادے کا دیکھا حیران جمال و محو دیدار تھا آخر اپنے غرور مین کہا ای شہریار حربہ کیجیے بدیع الزمان نے کہا یہ ہمارا دستور نہین کہ پیش دستی کرین یا ابتدا کرین جب تیرے حربے سے پروردگار بچائیگا تب ہم بھی حربہ کرینگے کیوس نے گینڈے کو پیچھے ہٹایا داہنی بغل اور بائین بغل سے نیزے کو پیچ و تاب دیتا ہوا نام اپنے خداوند کا لیتا ہوا آیا نیزہ مارا بدیع الزمان نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا نیزہ آسمین چلنے لگا دونون لشکر نگران ہین سنان پر سنان ثُعبان پر ثُعبان پڑ رہی ہی بدیع الزمان نے ایک مقام پہ نیزہ کا تھا کھینچ مارا کہ نیزہ ہاتھ سے کیوس کے نکلگیا گھراق نے آواز دی ای شہریار سبحان اللہ آج نیزہ بازی دیکھی نیزہ بازی اسی کا نام ہی کیوس نے قبضے پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا بدیع الزمان نے بآسانی وار بچا کر کلائی پہ ہاتھ ڈالدیا اُسنے گریبان مین ہاتھ ڈالا کہ چلے گینڈا اور گھوڑا بیٹ کے بھل زمین پر بیٹھ گئے بہادرون نے آواز دی ای جوانو کیا کنارا تمھارا کاو زمین سنبھالیگی گھوڑے و گینڈے سے اتر پڑو ورنہ یہ بیزبان مرجائینگے کیوس نے کہا ای جوان کشتی لڑیگا بدیع الزمان نے کہا کیا مضایقہ ہی

دونون جوان کودے کشتی ہونے لگی بدیع الزمان نے دیکھا جب مین پیچ باندھتا ہون ہاتھ پانون مین رعشہ
آتا ہی قلب تھرّاتا ہی حیران ہین کہ یہ کیا معرکہ ہو لڑتے لڑتے بمشکل دوپہر ڈھلی اُدھر زوال آفتاب ہوا ادھر
زوال زور ماہ صاحبقرانی ہوا کیوس بے دوڑا چار پانچ قدم پر جاکر ٹکہ مارا دونون گھٹنے شاہزادے کے
آشنا زمین ہوے شاہزادے نے چاہا لنگر قایم کرون حریف زبردست لنگر کب قایم ہونے دیتا ہی
کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر جیسے کوئی پھول کو اُٹھا لیتا ہی اسطرح بدیع الزمان کو اُٹھا لیا شاہزادہ صدمے
سے بیہوش ہو گیا زمین پر مارا جیسے مردہ گرا عیار سے اشارہ کیا اسکا پشتارہ باندھ لو عیار نے اُسی بیہوشی
مین پشتارہ باندھ لیا نوبت نقارے بجاتا ہوا بیٹھا گھراق سے پکار کر آواز دی ای گھراق تو اسی اقلیم کا
رہنے والا ہی کارخانہ شہنشاہی کو بھی دیکھا بھالا ہی مگر تو نے کچھ سحر العجائب و سحر الغرائب کا خوف نہ کیا
تمھارے بارے مین کچھ حکم قضا شیم صادر نہوا تھا اگر ارشاد ہوگا کل گرفتار کیے جاؤ گے یا جیسا ارشاد
ہو ہم تو پابند احکام شہنشاہی ہین تم لوگون کے واسطے باعث تباہی ہین یہ حکم تو صادر ہو چکا ہی کہ جو کوئی شخص
ارادہ طلسم کشائی کرے اُسکو گرفتار کرکے لاؤ مین حکم سرکاری بجا لایا یہ کہکے بدیع الزمان کو آگے اپنے
ڈال لیا ایک عرضی قبل مین روانہ کی کہ بدیع الزمان کو لیکر آتا ہون جسوقت حکم ہو اُسوقت داخل ہون ناظر جادو
کے پاس جو عرضی کیوس کی پہونچی اُسنے یہ عرضی سر دربار پڑھی کہا لو صاحبو اسی طرح یہ لوگ دعوی طلسم کشائی
کرتے ہین پسر حمزہ آیا تھا پہلے مین نے اُسکے سردارون کو گرفتار کرایا اُسکے عیار نے آکر عیاری کی بن نکلے
سامنے سے گرفتار کرا منگایا کیوس فیل پیکر کو روانہ کیا پسر حمزہ کو لیکر آتا ہی شہر آئینہ بند کرو دوکانین رنگی جاین
سارے شہر مین مشتہر کردو کہ قید پسر حمزہ آتی ہی اُسی وقت ہرکارون نے صدہا اشتہار چسپان کیے ڈھنڈھورا
قلعہ نامدار مین پٹ گیا ہر ایک اشتہار کا یہی مضمون تھا کہ تیسرے پہر کو قید داخل ہوگی حکم کی دیر تھی
شہر آئینہ بند ہوا تمام خلقت بارگاہ مین جمع ہونے لگی نامدار کا شانۂ عفت مین ایک گوہر بے بہا رکھتا ہی
کہ جسکا نام نامی اسم گرامی ملکہ شبنم گوہر پوش ہی سحر و ساحری کے نام سے نفرت وزیرزادی اسکی کہ نام اسکا
زعفران زعفران پوش ہی عرض کی کنیز کچھ عرض کرے فرمایا کہو کہا حضور آج مین نے خبر پائی ہی کہ شوہر
گوہر ملک شاہزادہ بدیع الزمان فرزند صاحبقران کی قید آتی ہی آپ کے والد نے ایک مکار کو بھیجا تھا
کہ سحر و ساحری خوب جانتا ہی اہالیان دنیا کے سامنے اپنے کو مخفی کرتا ہی وہ جا کر سحر سے گرفتار کرا لایا ہی
شہر تمام آئینہ بند ہو رہا ہی میرے نزدیک تو مناسب ہی کہ حضور بھی تشریف لے چلین چوک مین جو سرکاری
مکان ہی اُسکو خالی کرایا جائے وہین فرش ہو جائے سرکار بھی تشریف لے چلین ملکہ نے کہا ای زعفران
تجھے یاد ہوگا کوئی آٹھ دن گذرے ہین کہ مین نے جو الماری کھولی اُسمین سے کتاب نکلی نام کوچک بلختہ
مرقوم تھا اُسمین حالات اسی شہریار کے لکھے تھے بلکہ زوجہ گنجاب لندھور پر عاشق ہوئی تھی یہ بھی
لکھا تھا ملکہ ہیچہ خاتون نے اسی جوش محبت مین ملک سنجان تسخیر کرا دیا پھر کیا کہون کہ کیا کیا مقابلے
بدیع الزمان کے اُسمین تحریر ہین بیٹا انکا شاہزادہ نور الدہر از بطن ملکہ گوہر ملک گوہر ملک نے
بڑے بڑے صدمے اُٹھائے زعفران نے کہا حضور وہی بدیع الزمان سر فتنہ ملک سنجان مشہور
مین بڑے بڑے پہلوان گنجاب کے زیر کیے حضور جنگ ہفت صف کو دیکھینگی تو بہت پسند فرمائنگی
معرکہ عظیم ہی گنجاب کے ساتھ بہت بڑی فوج تھی یہ اور انکے بھتیجے قاسم وہان لڑے آخر گنجاب کو

بھگا یا داری مشہور ہے کہ نہایت حسین و جمیل ہین جرأت مین مردون کے کفیل ہین اب قید کیے جا ئینگے یہ سنکر
ملکہ شبنم گوہر پوش کو اشتیاق پیدا ہوا کہا مکان شہنشاہی مین سامان کرو ہم ضرور چلینگے زعفران نے
فرش وغیرہ روانہ کیا کنیزین پہلے سے پہونچ گئین دوپہر کو ملکہ سوار ہوئین دیکھا گلی کوچہ بھرا ہوا ہی ملکہ
جا کر ایک کوٹھے پر جلوہ فرما ہوئین چلینین پڑ گئین کیوس نے بدیع الزمان کو آرابے پر سوار کیا
آپ آگے آگے اہتمام کرتا ہوا دو سو سوار بدیع الزمان کو گھیرے ہوے نیزے ہاتھ مین اسطرح لیکر
داخل شہر ہوے بدیع الزمان نے دیکھا شہر آباد رعایا دلشاد بازار کھلے ہوے دوکاندار بیع و فروخ پر تلے
ہوے کٹورہ کھنک رہا ہے گرم بازاریان ہو رہی ہین کمرون مین نازنینان مہ جبین کسبیان اُسکے نیچے صرافہ
بزازہ جوہری بازار چنی ال پنا لال وغیرہ سبز و سرخ و زرد و کپاسی پگڑیان باندھے ہوے اپنی اپنی دوکانون
پر بیٹھے مین گاہک آرہے ہین خرید و فروخت مین معروف بیع جواہرات کی بولی ٹھولی پر دلالون کی موقوف
جب ایسے مقام پر آکر پہونچے بدیع الزمان نے نیزہ دارون سے کہا ذرا میان ٹھہر جاؤ ہم بھی تمہارے
شہر کا تماشا دیکھ لین نیزہ دار خر دماغ اُنھون نے لسخنی جواب دیا کہ یہان آرابہ نہ ٹھہریگا بادشاہ
ہمارا انتظار کر رہا ہی بدیع الزمان نے کہا ہم ابھی نہ جائینگے ضرور ایسے مقام پر ٹھہرینگے یہ فرما کر دونون
ہاتھ جا کر لنگر مارا کہ پہیے آرابے کے زمین مین دھنس گئے گاڑی بان سڑاکے رسیون کے مارے ہے مین
کیا مجال کہ بیل ایک قدم بڑھ سکین ہنر ہوا کہ قیدی بگڑ گیا زعفران نے ملکہ سے کہا کہ داری قید آ پہونچی
گوشہ چلمن ہٹا کر جو ملکہ نے دیکھا جمال جہان آرا پر نگاہ پڑی ایک جوان جرأت مین لا ثانی حسن و جمال مین
یوسف ثانی ہر چند کہ خود سر پر نہین ہی سر برہنہ ہوے سر سراسر پریشان رعب و دبدبہ سطوت جلالت مثل
چاکران کمترین ہمراہ فر فریدون وحشمت جمشیدی چہرے سے ہویدا و ظاہر پیشانی پر گھٹا عبادت کا مثل ستارہ
چمک رہا ہی عارض انور ماہ تابان سینہ چوڑا خوبصورتی کی تیاری ہاتھ دونون آرابے پر جمے ہوے اور
بغلون سے قطرے خون کے ٹپک رہے ہین نیزہ دارون نے نیزے سینے سے ملا دیے ہین قطرات
خون اُبھر آتے ہین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ تختہ بلور پر شنجرف کے نکتے دیے ہین جوان رعنا غفص گردن
بلند بالا تنو مند درشت چنگال سراپا موزون نگاہ پڑتے ہی برچھیان سی ہین کہ جگر کے پار ہوئین بیساختہ آہ نکلی نظم

خون بود دل کہ لذت درد نہان شناخت
در خواب ہم خیال ترا میتوان شناخت
رنگ گل و فروغ مے و وصل یار شد
کی تیر بے سراغ محبت نشان شناخت
پیدا است از جبین عدم عشق پیدہ دوی
رمز ہم ز اضطراب دل پاسبان شناخت
گردی کہ شبنم گل این سرزمین نشد
دیوانہ قدر بستر ریگ روان شناخت
در خواب دیدہ آئینہ عکس مرادمن

این غنچہ قطرہ بود کہ رنگ خزان شناخت
در پیش پای پرتو خورشید بر نخاست
ہر کس کہ قدر خویش چو آب روان شناخت
از سیر باغ و بادیہ حاصل نمی برد
این بادہ راز شیشہ خارا توان شناخت
روزی کتاب غافلت کشودہ دل
کی قرب مہر و منزلت آسمان شناخت
ہر دل کہ در ریاض وفا مست خواب شب
خود را اسیر محرم راز نہان شناخت

آئینہ زاست پر تو شمع مزار من
گردی کہ جای خویش دران آستان شناخت
پروانہ ہرزہ راہ بمنزل نمی برد
ہر کس کہ گرد با د زسر روان شناخت
شب خوابش از فسانہ تکلم بودہ بود
تعبیر خواب الفت اہل جہان شناخت
خوابی کہ میبرد بہ شوق راحتست
کی لذت جستجوی این گلستان شناخت

از غم اسکے گری بیہوش ہوئی

ہونٹھون پر خشکی آنکھون مین ابتری حواس مین ابتری آثار حضرت عشق چہرے سے ہویدا درد فراق

علامت سے پیدا کنیزون نے ہوشیار کرکے اُٹھایا بدیع الزمان کی نگاہ اُٹھ گئی جمال جہان آرا سے ملکہ دیکھکر ایسے گھبرائے کہ اُسی پریشانی مین زبان سے نکل گیا نظم

دل و جان سیرگاہ دوست خواہ اینجا و خواہ آنجا
من و بزمے کہ از خود میرد و یاد نگاہ آنجا

طلسمے بستہ از ہر سایۂ مژگان ورا قلیمے
کہ چون دیوانہ باز نجیرمے گردد نگاہ آنجا

زمین سبزۂ وحشت محبت تازگی دارد
بمژگان دست در آغوش میروید گیاہ آنجا

بہانہ وادی وحشت ببالد سبزۂ مجنون
ندارد قطرہ جز چشم غزال ابر سیاہ آنجا

تحمل مر درا شگفتہ بجبر خطر دارد
ز موج آرمیدن مے شود کشتی تباہ آنجا

نشر دم چون دل از رشک تماشاے زمینی را
کہ نقش پا چو نرگس مے دمد از خاک راہ آنجا

سواد وحشی رسمی ندارد غیر دلجوئے
ز مہمان می خرد اسباب مجلس خواہ نخواہ آنجا

زبس فرش ست چون آئینہ چشم در سر کویش
چو نور از جبہ مینا بد غبار سجدہ گاہ آنجا

گل افشانی عرق رخساری از بحر گمان دیدم
کہ خود از یافت و م تا کشیدم تیر آہ آنجا

اگر چاک گریبان در شب تاریک بنماے
کتانی سکنند پیراہنش از صد چاک ماہ آنجا

دران مجلس کہ باشد ہر طرف گلبازی مژگان
چکار آید نہ گرد و گرد دل مادستگاہ آنجا

بزم خود نمائی حرف مجنون در لباس اولی
بعریانی برد چون آب در گوہر پناہ آنجا

ز رنگین افسران عقل چون باغ ہوا خندید
شکست از سایۂ خاری جنون طرف کلاہ آنجا

خوش آن میدان کہ باشد شان دل در جوش گستاخی
فزاید رتبہ در شان پریشانی سیاہ آنجا

اسیر گردش چشم کہ چون پرسد گناہ از مست
گواہی میدہد اول زبان عذر خواہ آنجا

یہ اشعار پڑھکر بیہوش ہوگئے آرا بہ نکلگیا تھوڑی دور جاکر ہوش آیا اب جو پلٹ کر دیکھا وہان کیا معلوم ہوتا مگر یہان کنیزین ملکہ کو غش مین دیکھکر ایسا گھبرائین کہ فوراً سوار کرکے طرف ایک باغ کے لیجاکین باغ مین جاکر گلاب کیوڑہ بید مشک چھڑکا ہواے سرد بھی چلی تب ملکہ کو ہوش آیا سر اُٹھاکر دیکھنے لگین جب اُس مقام پر اُس دلبر کو نہ پایا سر جھکا لیا کنیزون سے کہا باہر جاؤ سب کنیزین باہر چلی آئین ملکہ نے پردے بارہ دری کے چھوڑ دیے تنہائی مین تڑپنے لگین اُس بیقراری مین کبھی اُٹھین کبھی بیٹھین دل بھی بیٹھا جاتا ہی نئے نئے مزے اُٹھاتا ہی کبھی خواہش ہوتی ہی کہ گریبان چاک کرون تلوے کھجلاتے ہین کہ طرف صحرا کے چلین وحشت پاؤن پھیلاتی ہی ہواے وحشت تحبہ آتی ہی لیلی طبیعت جوش پر مجنون مزاج خواہان آوارگی دل پر مہیا کی ہاتھ کو آرزوے گریبان چاکی شورش قلب تیزی پر منھ سے دھوئین نکلتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ اعضا سے جسم جلتے ہین سلطان عشق کی فوج نے دل پر چڑھائی کی وحشت دل نے اپنی صورت دکھائی اُس پریشانی مین جو دل کو وحشت ناک پایا کلیجہ منھ کو آیا بے اختیار منھ سے یہ اشعار نکل گئے اشعار

حجاب ابر مانع ہی گذر کیونکر ہو گلشن تک
وہ شبنم ہون پہونچ سکتا نہین پھولونکے دامن تک

بہا تا سیل گریہ کیا کہ جاتے یار بد ظن تک
گلا گھونٹا گریبان نے جو اشک آئے بھی دامن تک

کمال ضعف سے گھبرائے آنسو ہیرے سے کہتے ہین
مدارا اضطراب شوق پہیل ہمکو دامن تک

وہ کہتے ہیں یہ ہر کس کے دل بیتاب کا شعلہ
ہجوم جوش وحشت سے ہوئے ہیں بے ادب ایسے
ہوئے بوسہ میں میں خاک ہو کر بھی پشیماں ہوں
قدم چھونے نہیں دیتی صفائے عارض جاناں
ترے چھٹنے سے چھوٹا آنسوؤں نے ساتھ آنکھوں کا
ندامت ہو گی اے دست جنوں گر کچھ رہا باقی
نگاہ قہر سے کیوں گھورتا ہے دمبدم ظالم
خوشا قسمت قفس میں ہم قفس پر سیکڑوں پھڑکے
خطا میری نہیں صیاد میری آرزو لے جا
کبھی گلچیں نے للکارا کبھی صیاد نے گھورا
بہار آئی گل آئی ہے میں کنج قفس میں ہوں
نہ کر آزاد اے صیاد لیکن رحم کر اتنا
گلوں کے آتش رخسار سے شعلے بھڑکتے ہیں
قفس سے چھوٹ کر دام اجل کی تو اسیری ہے
وہ بیتابی کہاں ممکن جو چھوڑے دام جسمی کو
ادائے رسم ماتم ہم صفیر اپنے میں کر لینگے
قفس رکھا ہے اتنی دور صیاد ستمگر نے
ترے عاشق کا لاشہ ناپسند طبع ہے سب کو
ہمیشہ ہر شگاف قبر سے کچھ دور رہتی ہے
تمہاری ہرزہ گردی کا خیال آتا ہے جب دل میں
ہجوم کیف مستی سے یہ عالم اب تو ہے ساقی
برستا ہے جو ابر تر تمنا میں ٹپکتی ہیں
غنیمت ہے نسیم آزاد ہونا جب میسر ہو

کہ پھر جاتی ہے اک بجلی سی آ کر میرے دامن تک
گریباں سے الجھ کر ہاتھ آ جاتے ہیں دامن تک
ہوا آنے نہیں دیتی کسی کے مجھکو دامن تک
پھسلتی ہے نظر ایسی کہ آ جاتی ہے دامن تک
گلے مل مل کے ہمیں چلے آتے ہیں دامن تک
غضب آیا جو آیا بخیہ گر کا ہاتھ دامن تک
قسم لے لے جو میرا ہاتھ بھی پہونچا ہو دامن تک
نظر بھی اب تو جا سکتی نہیں دیوار گلشن تک
کہ مجھکو کھینچ لائی ہے یہی دیوار گلشن تک
نہ ٹھہرا ایکدم گلشن میں جب آیا نشیمن تک
صبا رک کیا مجھکو ڈھونڈھ جاتی ہے نشیمن تک
نظر سے دیکھ لوں لیچل مجھے اجڑے نشیمن تک
لگی ہے آگ کوسوں کسطرح جاؤں نشیمن تک
نہیں ممکن کہ میری روح بھی جائے نشیمن تک
وہ آزادی کہاں حاصل جو لیجائے نشیمن تک
صبا لیجائیو دو چار پر میرے نشیمن تک
کہ میری آرزو بھی جا نہیں سکتی نشیمن تک
نہیں آتا گر وہ مور بھی سوراخ مدفن تک
صبا بھی ناز کرتی ہے اگر آتی ہے مدفن تک
ڈبو دیتا ہے سیلاب ندامت مجھکو گردن تک
چلی آتی ہے مے ابلی ہوئی شیشے کی گردن تک
ڈبو دے آب مے میں آج ساقی مجھکو گردن تک
ملینگے ہم صفیروں سے پہونچکر صحن گلشن تک

قضائے کار زعفران جو اپنی خیمہ میں آکر دیکھا سب خواصیں اپنی اپنی خیمی میں بیٹھی ہیں آواز دی اے شفتلو یہ کیا سحر کہ ہے ایسی اپنے ہوش سے باہر ہوں میں کہ مالک کی بالکل خبر نہیں کنیزوں نے کہا بی وزیرزادی صاحب خطا معاف ہو ملکہ عالم ہمکو کاٹے کھاتی ہیں فرماتی ہیں باہر جاؤ ہمارے سامنے نہ آؤ ناچار چلے آئے زعفران زعفران کے ہوش گم ہو گئے کہا صاحبو خواہ خفا خواہ خوش ہوں ہمکو جانا ضرور ہے یہ کہکر زعفران نے پردہ اٹھایا اندر جو آئی تو ہچکیوں کی آواز کان میں آئی گھبرا کے دوڑی کہتی ہوئی کہ واری خیر تو ہے آکر جو دیکھا تو ملکہ کے چشمۂ چشم سے قلزم محیط موجزن ہجوم رنج و محن آنکھیں سوجی ہوئی ہیں بیقرار اشکبار زعفران کو جو آتے دیکھا اپنے کو پلنگ پر گرا دیا پکار کر کہا ابھی ہمارے پاس نہ آؤ زعفران نے کہا واہ اسوقت نہ آنا کیسا کس حال میں ہم حضور کو پاتے ہیں

یہ کہکے قریب آئی سرے پانگ بلائین لین سر اُٹھا کر زانو پر رکھ لیا کہا واری لونڈی سے تو مفصل حال کہیے
ایسے وقت پر خاموش نہ رہیے جس انتظام کو حکم ہو بجا لائین لونڈی کو تو عقل سے معلوم ہوتا ہی کہین طبیعت
آئی ہمسے مفصل حال کہیے ہم اُس معشوق کو لاکر پہلو مین بٹھائین برائے جستجو جائین اگر عنقا ہو تو ڈھونڈھ کر
لائین اسوقت مین خیر خواہی دکھائین اس دلدہی سے زعفران نے کہا کہ ملکہ بلک کر روئین کہا ای
زعفران کیا کہون دوہا کا کہون کاسے کہون کہون سو کو بتیاوے ۞ گونگے کا سا سپنا ہیو کر سمجھ سمجھ
پچھتاوے ۞ یہ دوہا پڑھکر بہت روئین کہا ای زعفران میری زبان سے نہین نکلتا اگر کہتی ہون تو
راز ہاتھ سے جاتا ہی اور اگر نہین کہتی ہون کلیجہ منھ کو آتا ہی اب دامن ضبط دست استقلال سے چھوٹا
شیشۂ دل سنگ محبت عشق سے ٹوٹا اب جان لبون پر ہی مر جانا ہی بہتر ہی زعفران قدمون سے
لپٹ گئی عرض کی واری ور گور ایسا نہ فرمائیے اب مفصل حال کہ سنائیے نہین یہ لونڈی اپنے کو ہلاک
کریگی بے حال پوچھے تجہا نہ چھوڑیگی ہی یہ گل سا چہرہ کمھلا گیا آنکھون مین حلقے پڑ گئے صورت دیکھی
نہین جاتی کلائیان سنسنا ہو گئین اگر اس حال سے آپکی والدہ دیکھین گی تو ہم لوگون کو کیا کہینگی ہم لوگ
کسدن کے واسطے خدمتگاری مین حاضر ہین کس کام مین قاضر ہین اُسوقت ملکہ شبنم گوہر پوش
نے کہا ای زعفران کہتی تو ہون اگر یہ کام تمہاری پیروی سے نہوا تو اپنی اور تمہاری جان ایک گردنگی
مفت مین خون پانی ایک ہوگا انجام نہ نیک ہوگا صاف تو یہ ہی کہ کل تم سب لوگ مجھکو لیگئے قیدی کا
تماشا دکھانے جب سے قیدی دیکھا ہوش درست نہین حقیقت مین گوہر ملک بڑی صاحب
نصیب ہی لطف زندگی اُسکے واسطے قریب ہی دیکھا کہ اس دست نازنین مین ہتھکڑیان پاؤن مین
بیڑیان طوق گلو گیر سے گلا چھلا جاتا ہی مگر واہ ری جرات ذرا خیال نہین قلب پر ہجوم غم و ملال نہین
ای زعفران مین نے اُس حال مین دیکھا تھا جب چھلا کر لنگر مار آ اب چلنے سے رُکا تھا کس شوخی سے
لنگر مار کہ آ ابھی چلتے چلتے رُک گیا بیل و بیل ہوتے چل نہ سکتے تھے اس حال نے مجھکو
پریشان کر دیا کہ ایسے مقام پر قید ہوے کہ جہان نہ یار نہ مونس نہ ہمدم مین اور کچھ نہین چاہتی وہ
شخص قید سے چھوٹ جائے اپنے عزیز و اقارب سے جا کر ملے اس مصیبت مین نہ رہے ایسے
شہردن کے واسطے راحت و آرام ہو اگر گوہر ملک دیکھتی کیا حال ہوتا دیکھو زعفران اگر اور کچھ مجکو
خیال ہوتا نام سے گوہر ملک کے نفرت ہوتی مجھے دمبدم وہی یاد آتی ہین زعفران نے کہا واری
یہ تو آپ نے بڑا غضب کیا یہ لوگ دشمن جان تشنۂ خون اپنے مائل ہونا ایمان کھونا جان کو ضایع کرنا برائے خدا
اس خیال کو ہٹائیے ورنہ غضب ہوگا اگر کہین آپکے والد کو خبر ہوگی اُنھون نے صحرائے سیاہ سے
لیوس کو بلایا ساحر پہلوان وضع مشہور ہی کہ سحر ثابت نہو سرداروں کو خود گرفتار کرکے لائے شاہان
نورافشان کی یہ تاکید ہی کہ جہان یہ لوگ آئین اُنکو صدمات پہونچاؤ گرفتار کرو یہ دلائل سنکر ملکہ رونے
لگین کہا زعفران ہم جانتے تھے یہ وہ وقت ہی کہ ہاتھ پاؤن جدائی کرتے ہین فرد نہ مجھ مین ہی نہ تاب ہی
یار دل ہیرا ۞ یہ کیا ہوا مرے پروردگار دل میرا ۞ یہ کہکے خوب روئین زعفران نے دیکھا ایسا نہو دم
نکلجائے جوش و خروش میرے سمجھانے سے کم نہوگا ملکہ سے کہا زعفران تم جاؤ ہمین ہمارے
حال پر چھوڑ دو جو گذریگی ہم پر گذر جائیگی تم خبر نہ لینا لیکن تمنے ہمارا نمک کھایا کچھ ہمارے حقوق تم پر ہین اسکو

ہون ادا کرنا آخر یہ راز افشا ہوگا باپ کو خبر پہونچیگی اس جرم مین گرفتار ہونگے اس مغرور حسن وجمال سے
خبر کرنا کہ نظم خبر جو قتل کی بیری ہوئی ہر شہر مین سو * ہوا ہر جمع اک عالم یہان تماشے کو * جدھر جاؤ ہون
صدا ہر یہی چلو دیکھیو * خدا ہی جانے خبر اسکو ہو ویا نہو * کوئی ہماری زبانی تک اس سے جا کے کہو *
بجرم عشق توام میکشند غوغائیست * تو نیز بر سر بام آ چہ خوش تماشائیست * اسطرح سے یہ اشعار
پڑھے کہ زعفران کا کلیجہ ہلگیا کہا واری نہ گھبرائیے مین ابھی آپ کو بے جلتی ہون دیکھ لیجیے کہ آپ کو تسکین
ہوجائے وہان پیر نہ پھیلا دیجیے گا کہ مین یہان پر ہونگی یا انکو بھی لاؤنگی لونڈی جان پر کھیل کر اس کام کو
کریگی ملکہ بلائین لینے لگین زعفران نے کہا مجھ اُجڑ گئی کی بلائین نہ لیجیے صدقے قربان ہونا ہمارا کام ہی
زعفران اُٹھی چار پانچ کنیزون کو بلایا دس بارہ آدمیون کے موافق کھانا پکوایا اُسمین بیہوشی ملائی سنکھیا چوڑیان
بیسکے جو جو کچھ ممکن ہوا سب ملا دیا برتنون مین نکلوایا ملکہ کو سفید چادر اُڑھا کر کنیزون کے سر پر وہ
خوان رکھوایا لیکر طرف قید خانے کے چلی یہان سفاک بدباطن نامے کوتوال زندان خانہ ہوا اسنے
پکارا کون آتا ہی زعفران نے جواب دیا او نگوڑے ہم ہین تمھارے زہر مار کرنے کو یہ کھانا لائے ہین
مگر تھوڑا قیدی کو دینا پڑیگا سفاک نے کہا ہم رات کو قفل نکھولینگے زعفران نے کہا چپ رہو ہمارے
زبان سے اچھا کہو سے ہم کہدینگے ملکہ بیمار ہوگئی تھین نذر لات ومنات دلوائی تھی اسکو کھا لو رکھو نہین
سب نے کھانا لیکر کھایا سب کھاتے ہی بیہوش ہوے زعفران نے سب کے سر کاٹ ڈالے سب کو
زر ورو کیا ملکہ سے کہا اندر جائیے صورت دیکھ لیجیے بات کیجیے اور جلدی نکل چلیے ملکہ نے نیچے سے قفل
کاٹا اندر آئین بدیع الزمان کی نگاہ پڑی پاتو سر زنجیر پر سر خم کیے بیٹھے تھے سر اٹھا کر جو دیکھا ایک آفتاب
عالمتاب نظر آیا معلوم ہوتا ہی کہ شمع بے پردہ فانوس سے نکل آئی یا کلک قدرت کہون یا آہ دل عاشقان
یا شعلہ رخسار معشوقان جو بیٹھے لون زیبندہ ہی آنکھین نرگس شہلا دہن غنچہ بحد لقہ راحت افزا سب اعضا
موزون عارض گلگون بدیع الزمان کے ہاتھ پاؤنمین رعشہ آگیا بی اختیار پکار اُٹھے فرد گر بر سر و چشم
من نشینی * بنازت بکشم کہ نازنینی * دیگر مصنف گر بر سر چشم من بیائی * بر قلب نہم کہ کیمیائی * ملکہ نے شرما کر
سر جھکا لیا فرش خاک پر بیٹھ گئین گو اسکے خلاف نہو جاتی تھین پاؤن سے آنکھین لمون خانہ زنجیر مین عین
بھی داخل ہوجاؤن غل نہوا ہی شبنم اب تامل نہو جب عرصہ ہوا تو زعفران قریب دروازے کے آئی
کہا واری اب چلیے ایسا نہو کہ صاحبان طلایہ آجائین مسواک بدباطن اسکا بھائی طلایہ دار ہی پہلوان بھی
زبردست ہی اسکو اپنے زور بازو کا بڑا گھمنڈ ہی ملکہ نے پلٹ کر زعفران کے آگے ہاتھ باندھے کہا بوا
زعفران تمنے بڑا احسان کیا مول لے لیا انکو بھی کسی طرح سے لیچلو یہان انکا رہنا بہتر نہین ایسا نہو کسی
طرح کا دشمنون کو صدمہ پہونچے یہ لوگ جو مارے گئے ہین انکی بازپرس ہوگی خون انھین کے ذمے رکھا
جائیگا یا تم سب چلی جاؤ مین اسی مقام پر رہونگی جو انپر گذریگی وہی جفا مین بھی سہونگی زعفران نے کہا واری
وہ مجھے جو مین کہتی تھی وہ ہی ہوا آخر آپ نے پاؤن پھیلائے واری اب مین کیا کرون ملکہ نے
گھبرا کر کہا ہاے قید کو کیا کرون ہتھکڑیان کیونکر کٹین بدیع الزمان نے کہا ہم خود تمھارے ساتھ
چلتے ہین یہ کہکر مارا ہتھکڑی ٹوٹی گلے کا طوق مروڑ ڈالا بیڑیان بھی توڑ ڈالین جسم سے سر نے خون کے
بلند ہوے ملکہ گھبرا گئین دوپٹے سے خون پاک کرنے لگین کہا ہان ہان صاحب یہ کیا کیا بدیع الزمان نے

کہا کچھ مقام تردد نہین سفاک کی تلوار اُٹھالی ملکہ کے ساتھ ساتھ چلے یہ تو گلی کوچہ طے کرتے ہوے جاتے
ہین مسواک بدباطن طلایہ دے رہا ہر رات کم باقی تھی قریب زندانخانے کے آیا آواز دی بھائی صاحب
دو تین مرتبہ پکارا جب آواز نہ آئی اسنے گھوڑا دوڑایا آگے دیکھا خون کے دریا بہ رہے ہین قیدخانے کا
دروازہ کھلا ہوا ہی تھکڑیان بیڑیان ٹوٹی پڑی ہین قیدی ندارد اپنے بھائی کے واسطے روتا ہوا نکلا کہا لو
یارو غضب ہو گیا کوئی نگہبانون کو قتل کرکے قیدی کو لیگیا ایک طرف قطرات خون کے کچھ نشان معلوم
ہوتے ہین ساتھ والون سے کہا کہ یارو مین بڑھتا ہون قیدی اسی طرف گیا بعد تم بھی آجانا اور مین اکیلا
دس پر کافی ہون مجھے کچھ خوف نہین یہ کہکے گھوڑا دوڑاتا ہوا چلا میان بدیع الزمان کوچہ ہاے طویل
طے کرکے ایک مقام پر پہونچے کہ وہان کسی قدر میدان ہر بارہ چودہ عورتین مع ملکہ پشت پہ بدیع الزمان
آگے آگے کہ سامنے سے آواز آئی او جوان کہان جاتا ہر مین آپہونچا بدیع الزمان نے عورتون کو گوشے
مین کیا کہ مسواک گھوڑا دوڑا کر آیا شاہزادے کو تلوار کے سامنے مین لیا ہاتھ تلوار کا مارا بدیع الزمان نے
خالی دیا بیٹھ کے جو ہاتھ مارا چارون پاؤن گھوڑے کے اڑ گئے مسواک کود کر الگ ہوا تلوار پکڑ کے
بدیع الزمان کے سامنے آیا اب پیدل تلوار چلنے لگی اپنے زور پر مسواک کو بہت ناز ہر جیسے ہی شاہزادہ
بدیع الزمان نے ہاتھ مارا اسنے بار بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا بدیع الزمان نے گریبان مین ہاتھ ڈال کر
ایک ہلہ مارا کہ سر زمین سے ملا دیا ملکہ تھرتھر کانپ رہی ہین کہتی ہین اے زعفران انکا خدا انکو اس قصائی کے
کشتی کے ہاتھ سے بچائے دیکھو کسقدر سہولا ہر زعفران نے کہا واری اُنھون نے تلوار بھی اُسکے ہاتھ سے
گرا دی دیکھیے تو اُسکا کیا حال ہر اور یہ کس زور و شور سے لڑ رہے ہین کہا زعفران منھ بھر کے یہ نہ کہو ایسا
نہو نظر لگ جائے میان تو جو لہا بھی نہین کہ تمھارے پاؤن کی خاک چولھے مین ڈال دی جاتی تو دیکھیے
مین خوف سے نگاہ بھر کے نہین دیکھتی میان بدیع الزمان کو اُسنے ٹکر ماری دھڑاکے کی جو آواز آئی
ملکہ نے اپنا سر پکڑ لیا کہا دیکھو زعفران غضب کیا نگوڑے نے کس زور سے ٹکر لگائی ہو میرا دل ہلگیا زعفران
نے کہا واری وہ خود پہلوان جہان دیدہ ہین انکو خبر بھی نہین ہوئی کہ کسکے ٹکر پڑی دیکھیے کس طرح سے
لڑ رہے ہین ملکہ نے دیکھا بدیع الزمان کو پڑلایا ہر بدیع الزمان زمین پر یون قایم ہین کہ نقش بنے
ہوے ہین مسواک پیسے پیسے ٹکے مار رہا ہر بدیع الزمان ایک طور سے زمین کو پکڑے ہوے ہین جب
یہ دو تین ٹکے مار چکا اور کچھ نہوا ایک تمام پرپشت کے نکلے مسواک کو لے دوڑے ملکہ بھی پکار اُٹھین کہ الٰہی
شہریار اب یہ ملعون نہ بچنے پائے مسواک نے آواز دی کہ او گیسو بریدہ اب مین نے پہچانا دیکھ تو صبح کو
دربار مین کیا حال کرتا ہون بدیع الزمان نے اُٹھا کر مارا چارون شانے چت گرا کود کر چھاتی پر سوار ہو گئے
فرمایا کہو شناخت مین پروردگار کی کیا کہتا ہر اس ملعون نے جواب سخت دیا بدیع الزمان غصے مین اُٹھے
ایک پاؤن دونون پاؤن سے دبایا ایک پاؤن کو دونون ہاتھون سے تھام کر کشش کر پاس کہنہ
چیر کر پھینکدیا ملکہ دوڑ کر لپٹ گئین کہا شہریار جلد نکل چلیے دیکھیے جلاد فلک چہار رقم برآمد ہوا چاہتا ہر
شجاع تیغہ مہر ظاہر ہو رہی ہر بدیع الزمان ساتھ ساتھ ملکہ کے باغ دلکشا مین آئے دیکھا باغ بہشت
آئین گلہاے لالہ کے چراغ روشن جابجا شگوفہ ہاے بوقلمون نہرین جوش مین فوارے چھوٹ رہے
ہین ساون بھادون کی کیفیت معلوم ہوتی ہر عندلیبان زمزمہ سرا مصروف زمزمہ سرائی ہواے عشرت

فرحت آگین ملکہ خوشی خوشی بدیع الزمان کو ساتھ لیے ہوئے بارہ دری مین پہونچین مقام صدر پہ لا کر شاہزادے کو بٹھایا آپ ایک طرف پہلو مین زعفران مصروف اہتمام مگر بوقت سحر وہان نامدار جادو کو خبر پہونچی کہ زندانخانہ ٹوٹ گیا قیدی چھوٹ گیا مسحور تیز پا عیار بیٹھا ہی کہا کیون مسحور یہ کیا ہوا یہ تو کوئی گھر کا بھیدی تھا جس نے یہ حرکت کی کچھ خوف نہ کیا ذرا دریافت تو کرو یا ایک کام کرو یہان سے تین کوس پہ رازدار جادو مالک صورت سامری رہتا ہی وہ اُسی وقت دریافت کر کے بتا دیگا یہ کہکے نامدار نے ایک فرمان تیار کرایا لکھا کہ ای رازدار قیدی ہمارے یہان سے غائب ہوا تمکو مناسب یہ ہی کہ صورت سامری سے پوچھ کے بھیجے کہلا بھیجو عیار پاس رازدار کے پہونچا فرمان شاہی دیا رازدار نے کہا ای مسحور تم جاؤ ہم نامہ لکھکر بھیجدینگے باعث یہ ہی کہ کئی دن سے مین نے پوجا پاٹ نہین کیا ہی ٹھاکر کی تصویر بھی نہین نہلائی گئی کل روز منگل ہی ٹھاکر کی تصویر کو نہلاؤنگا صورت سامری سے حال پوچھونگا عیار چلا آیا رازدار نے دوسرے دن ٹھاکر کی تصویر کو نہلایا صورت سامری سے پوچھا کیون یا خداوند بدیع الزمان کو قید خانے سے کون لیگیا تصویر ہنسی کہا شبنم گوہر پوش دختر نامدار قید خانے سے لیگئی اُسی کے باغ مین مصروف عیش و نشاط ہی رازدار بہت ہنسا کوٹھری سے یہ کہتا ہوا نکلا گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے ان شاہزادیون نے سلطنتین ویران کین ہر گھر مین ایسی ہی چنگاری سے آگ لگی اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا تمام کیفیت درج کی مہلیل جادو مصاحب قدیم کو دیا اور کہا کہ نامہ بادشاہ کے ہاتھ مین دینا کسی غیر کو اس راز سے آگاہ نہ کرنا بڑے شرم کی بات ہی کوئی اور آگاہ ہونے پائے مہلیل نامہ لیکر چلا مہلیل تو نامہ لیکر ادھر سے جاتا ہی ملکہ شبنم گوہر پوش بدیع الزمان کو ساتھ لیے ہوئے باغ مین مصروف عیش و نشاط ہین دن عید رات شب برات ہی زعفران گھبرا گھبرا کے کہتی ہی کہ واری لونڈی نے خبر منگالی تھی تلاش ہو رہی ہی کوتوال نے مہترانیون سے اقرارنامے لیے ہین گھر گھر تلاش کرو میان بھی لونڈی نے یہ انتظام کیا ہی کہ اپنے بیگانے کو آنے نہین دیتی ملکہ نے گھبرا کر کہا ای زعفران آٹھ پہر مجھکو بھی انتشار ہی فرد دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنون را بلا وصال صحبت لیلی و فرقت لیلی + جب فراق تھا جان کو عذاب تھا اب یہ خیال ہی راز نہ کھلجائے ہاے کیا کرون اب تو آٹھ پہر یہی خیال رہتا ہی

نظم

تعلق سے دم لبون پر خواہش دیدار مین آیا　　وہ آیا بھی تو چھپ کر پردۂ اسرار مین آیا
رقیبون کو جلایا آئنے کی دیدبازی نے　　دل عاشق نئی صورت سے بزم یار مین آیا
سواد حسن گلشن کم نہین تحریر رنگین سے　　صحیفہ موسم گل کا خط گلزار مین آیا
برابر عاشق و معشوق کو رکھا مقدر نے　　وہ ملک حسن مین ملک عشق کی سرکار مین آیا
ہمارا بھی خدا ہی زاہد و اتنا نہ اترا تو　　وہ کافر ہون جسے شک رحمت غفار مین آیا
مجھے حیرت ہی حالت دیکھکر شیخ و برہمن کی　　کہ ہر نادان فریب سبحہ و زنار مین آیا
بہت مشکل ہی رہنا پاکدامن لوث دنیا سے　　اُلجھکر رہگیا جو وادی پر خار مین آیا
برہمن دیر کو راہی ہوا اور شیخ کعبے کو　　نکلکر اس دوراہے سے مین کوے یار مین آیا
خط شبرنگ نے اگر مثال حسن کی قیمت　　خبر پہونچی کہ بال آئینۂ رخسار مین آیا

برا ہی جان جان دل توڑنا امیدوارون کا	خلاف وضع ہی گر فرق کچھ اطوار مین آیا
نہین کرتے تمیز نیک و بد کچھ رند بدمشرب	پئے کا محتسب گر صحبت میخوار مین آیا
گڑے جاتے ہین شمشاد و صنوبر فرط غیرت سے	الٰہی کونسا سرو روان گلزار مین آیا

قلعہ نامدار سے بارہ کوس پر ایک قلعہ ہی سیران جادو دایہ ملکہ کی اُس قلعے مین رہتی ہی بادشاہ نے
وہ قلعہ اُسکے نام سے آباد کردیا ہی قلعہ سیرانیہ اُسکا نام ہی ملکہ کی دایہ ہی دودھ پلاکر پالا ہی تیسرے چوتھے
دیکھنے آتی تھی اپنے قلعے مین بیٹھی تھی کہ ایک کنیز نے عرض کی واری کچھ آپ کو قلعہ نامدار کا بھی حال معلوم ہی گھبرا کے
سیران نے پوچھا کیون خیر تو ہی کہا حضور مین نے یہی سنا ہی کہ آپ کی پلائی پر کسی نے لشکرکشی کی ہی
مجھکو خبر ملی مین نے اُس سے حال کو پہنچکی سنا کہ بادشاہ نے اسکے دو سردارون کو مکر کرکے قید کرلیا
سیران نے پوچھا آخر افسر لشکر کون ہی کہا حضور مین نے یہ بھی دریافت کیا شاہزادہ بدیع الزمان
فرزند صاحبقران نہین معلوم کہان سے لشکرکشی کرکے آئے بادشاہ نے کیوپین کو بھیجا اُنکو بھی گرفتار
کرلیگا اور ایک خبر وحشت اثر مین نے پائی کہ وہ شخص جو آکر اس قلعے مین قید ہوا قید خانے سے
چوری گیا بعض لوگ مخفی ملکۂ عالم کا نام لیتے ہین مگر چونکہ ملکہ پاک دامن مشہور ہین کوئی انکو کہہ
نہین سکتا مگر سنا ہی کہ اُنکے بھی گھر کی تلاشی ہو تو عجب نہین یہ سنکر سیران گھبرا گئی اُسی وقت
اُٹھی کہتی ہوئی ہی ہی میری پلائی کے نام پہ یہ بدنامیان دیکھون مین ابھی جاتی ہون مین اپنا خون پانی
ایک کرونگی میری پلائی کا کوئی نام لے اُسکو تنگ گور مین سلاؤن سو روئے گھر اُسکا تباہ کردون
ای بوا نافرمان تمنے کچھ اور سنا جہان مین گئی وہین بچون کی طرح بیٹھ گئی دائی امان پیسے لائین
مین نے اکثر سمجھایا کہ بی بی نام خدا اب تم جوان ہوئین تمہارے صندوقچے مین ہزارہا روپے
بھرے ہین مجھ نگوڑی کا پیسہ لیکر کیا کروگی تو اُسکا ہمکو جواب ملا کہ دائی امان تمہارے پیسے کی چیز
میٹھی ہوتی ہی ایک پیسہ دو ایک روپیہ لو نہین تمہاری انگوٹھی لیکر رہن رکھونگی ایسی بھی عشق و
عاشقی کو کیا جانے کیون نافرمان تیری عقل مین کیا آتا ہی فرمان نے کہا دائی امان ایک دن
مین نے سینے پر جو ہاتھ رکھا اور پوچھا کہ بی بی یہ کیا ہی تو کہا بوا نافرمان یہ ورم ہوتا چلا آتا ہی اب
مین حکیمون سے کہکر علاج کرونگی مجھے ڈر ہی کہ پھوڑا نہو جائے تب مین نے باتون مین کہکر یہ
سمجھایا کہ نا بی بی اسکا علاج نہین کرتے یہ نشانی شباب کی ہی تو کھلکھلا کر ہنسین میرے
سینے پر ہاتھ رکھکر کہتی ہین کہ خدا نکرے کہ ایسی ہوجائین بوا نافرمان مین تو نوچ کے پھینکدونگی
مجھسے یہ بوجھ نہ اُٹھیگا ایسون کو کوئی عشق و محبت کا دھبا لگائے اُسکا گھر دھوپ مین چھاؤن اوپر
سے پانی برساؤن سیران نے کہا بوا نافرمان تم چپ رہو مین ابھی جاتی ہون مین کسی سے پاپن
کمی کا نہین رکھتی میری بچی کو جو نگاہ بد سے دیکھیگا نگوڑے کی آنکھین پھوڑ ڈالونگی بکتی جھکتی سیران
چلی اس قلعے مین بھی بارہ ہزار عورتین رہتی ہین وہ سب سیران کی رعایا ہین سیران پر پرواز پیدا
کرکے اُڑی راستہ بارہ کوس کا تھا دو گھڑی کامل اُڑی آخر بازوون مین درد ہونے لگا قلعے سے
تین کوس پر ایک پہاڑ تھا اُسپر آکر اُتری ٹہلنے لگی رازدار کا فرستادہ مہلیل جو نامہ لیکر چلا تھا اسی
پر وہ بھی آکر ٹھہرا پلٹ کر دایہ کو جو دیکھا آتا جی کہکر سلام کیا اسکی بڑی آبرو ہی سب اسکا پاس

کرتے ہین دعا دیکر پوچھا بیٹا مہلیل کہان سے آتے ہو مہلیل نے کہا تم اسوقت خوب مل گئین مین فکر مین تھا
کہ کسی کی معرفت ملکہ سے کہلا بھیجون مگر نامہ رازدار کا مین جاکر شاہ کو ضرور دونگا سیران نے پوچھا کیا
معرکہ ہو کہا نامدار جادو نے رازدار کو نامہ لکھا تھا کہ قیدی کو ہمارے قیدخانے سے کون لیگیا صورت
سامری سے دریافت کرو صورت سامری نے عجب طرح کی بات کہی اب مین زبانی کیا بیان کرون
لو نامہ پڑھ لو سیران نے جو نامہ پڑھا سر پیٹنے لگی کہا بیٹا مہلیل ہو سکتا ہے کہ یہ نامہ تم چاک کرکے پھینک دو
اور نامدار کو نہ دو مہلیل نے کہا دائی امان یہ تو نہو سکیگا ایسا ہی آپ کا پاس تھا جو مین نے نامہ آپکو
دکھایا ورنہ یہ نامہ کسی کو نہ دکھاتا پس آپ یہ کیجیے کہ ملکہ کو اس باغ سے بھگا دیجیے اور اس جوان کو چھپا دیجیے
بادشاہ کے ظلم و غضب سے بچائیے پھر بادشاہ سے کہکر خطائین معاف کرا لیجیے گا مین جاتا ہون سیران
سوچ مین پڑ گیا اور قیامت برپا ہوگئی یہ سوچکر ٹہل ٹہل کر باتین کرنے لگی باتین کرتے کرتے کہا مہلیل دیکھو
وہ سامنے ایک ابر گلنار اٹھا ہے معلوم ہوتا ہے کوئی بڑا جادوگر آتا ہے ظاہر ہوتا ہے شاید تمھارے رازدار آتے
ہین کہان کہکر مہلیل پلٹا سیران نے ایک گرز مارا کہ اسکا سر پھٹ گیا لاشہ اسکا کھینچکر درہ کوہ مین ڈالدیا
نامہ اسکی بغل سے نکال لیا اب طرف باغ ملکہ شبنم گوہر پوش کے چلی یہان یہ حال ہے کہ آٹھ پہر دروازہ
بند رہتا ہے محلدار اٹھتی بیٹھتی رہتی ہے سیران آکر اتری محلدار نے کہا اناجی ذرا ٹھہر جاؤ سیران نے کہا تمنے
خون اسی واسطے پلایا ہے کہ ہماری روک ٹوک ہو کیون صاحب محلدار نے کہا ایک ذرا دم بھر ٹھہر جائیے
ملکہ منہ دھو رہی ہین مین جاکر آپ کی اطلاع کردون پھر آپ چلیین سیران ٹھہر گئی محلدار ہانپتی ہوئی کانپتی
ہوئی سامنے ملکہ کے آئی یہان وہ وقت ہے کہ ملکہ و بدیع الزمان مسند پر بیٹھے ہین جام چل رہا ہے
نہ فکر دنیا نہ ذکر عقبےٰ آپسمین راز و نیاز ہو رہے ہین نرگس نے آنکھین بند کرلین سوسن سر جھکائے کھڑی
ہے سنبل نے بال منہ پر ڈال لیے لالہ داغدار اسنے کلاہ دے ماری چراغ گل کردیا کہ اندھیرا رہے
محلدار پہونچی کہا واری دائی امان تشریف لائی ہین رکنے سے وہ بہت خفا ہوئین کہتی ہین ہمنے اسی
دن کے واسطے خون اپنا پلایا ملکہ گھبرائین کہا اے شہریار دم بھر کے واسطے آپ کمرے مین چلے جائیے
مین دو باتین کرکے دائی امان کو رخصت کردونگی کنیزون سے کہا ارے اسباب سب اٹھا او رات کے
جلسہ جما ہوا ہے ایکایک سب اسباب کیونکر اٹھے اگر دس چیزین اٹھ گئین تو دو اسی مقام پر رہ گئین کچھ جام
ٹوٹے ہوے پڑے ہین گلابیان سرنگون ہو گلنار کا کلیجہ خون بدیع الزمان پردے مین چلے گئے
ملکہ اپنے کو چھپا کر بیٹھین محلدار جاکر سیران کو لائی ملکہ اٹھ کھڑی ہوئین اب جو سیران کے نگاہ پڑی
دیکھا کہ لڑکی چھوٹ پڑی ہے سینے پر ابھار پیڑو اتی ہے کہین پٹتا ہے کہین باغ حسن پر بہار آنکھون مین نشے کا
خمار سیران نے آکر بلائین لین کہا بی بی مزاج کیسا ہے ملکہ نے دیکھکر کہا آپ کو یاد کیا کرتی ہون صحبت
کو دیکھکر سیران سوچی کہ معلوم ہوتا ہے اس جوان کو کہین چھپا دیا ہے ہاتھ پکڑ لیا بارہ دری مین لیکر آئی
ایک گھونسا اپنی چھاتی پر مارا کہا کیون بیٹا یہ دودھ پلانے والی نہ مرگئی ارے بدی بھی کہتے ہین تو ساتھ
نیکی کے عیب کرنے کو ہنر چاہیے اپنے بیگانے سے خوف و خطر چاہیے تمنے سب کو احمق جانا ارے
کمبخت بتلا کہ وہ نوجوان کہان ہے اسکی بوٹیان کاٹکر کھاؤن اپنی بچی پر سے نثار کردون مین جانتی ہون
ان مستانی کنیزون نے تجھکو آوارہ کیا ہے ملکہ رونے لگی کہا دائی امان مین تو نہین جانتی کہا ارے

آئینے مین اپنی صورت تو دیکھ مین دو ہفتے سے جو نہین آئی تو پھوٹ پڑی ارے سب کو معلوم ہو گیا
ہے یہ نامہ تو پڑھ ملکہ نے نامہ جو پڑھا کانپنے لگی کہا دائی امان یہ نامہ کہان سے پایا دایہ نے اپنا منہ پیٹکر
کہا تیرے واسطے مہلیل جادو کو مار ڈالا خون اپنے سر کیا چاہے میری تنگی ہو تیری بات سے ہے بس اب یہی بہتر ہے
کہ اُس جوان کو مجھے بتا دے مین سرکات کے سامنے شاہ کے لیجاؤن ملکہ نے کہا دائی امان یہ تو
مجھکو گوارا نہو گا پہلے میرا سر کاٹ تو اچھا ذرا صورت تو دیکھ لو پھر تمہین اختیار ہے یہ کہکر پکار کے آواز دی
ای شہریار آئیے میری مادر مہربان آئی ہین آپ کو یاد فرماتی ہین بدیع الزمان تیغ بکف کمرے سے
نکلے لپٹ کر جو سیران نے دیکھا جوان رشک آفتاب سپہر و خجستہ ہلال و ماہتاب سینہ چوڑا کمر چست
ارادہ درست شیر ہے کہ جھومتا ہوا آتا ہے جی مین کہتی ہے لڑکی نے بڑی جوہر شناشی کی لاکھون جواہرات سے
ایک نگینہ چن لیا دور کر بلائین لین ترقی عمر و دولت کی دعائین دین کہا کہان میرا گل تھا غنچہ سنبل کو دیکھا
کہان شمع تھی کہ اُسکا پروانہ دیکھا شاہزادے نے سر جھکا لیا اب تو سیران نے دونون کو لا کر مسند
پر بٹھایا روح کو راحت جان کو چین مسند پہ قران السعدین سیران دیکھ دیکھکر سوچ رہی ہے کہ کیا کرون
ملکہ نے ہاتھ باندھکر کہا کہ امان جان اب تمہاری جو رائے ہو وہ کیا جائے سیران نے کہا بیٹا سوائے
لڑنے کے اور کیا چارہ ہے جان دینگے لڑینگے مرینگے پہلوے قلعہ مین جو برج سیاہ رنگ ہے اُس مین
اشخاص جادو رہتا ہے بیٹا وہ دشمن ہے طلسم کلید کا جب طلسم کلید ٹوٹے تب طلسم نور افشان تک پہونچے
بیٹا لوح تمہین معلوم کہان ہے مگر لوح محفوظ پاس اشخاص جادو کے ہے کہ اُس پر سحر تاثیر نہین کرتا یہ کتنی بڑی
بات ہے آئینہ خدا اُسکی صورت پیدا کریگا مین جا کے اشخاص جادو کو مار کر لوح لاتی ہون فتاحی طلسم
کلید پر اپنا رنگ جماتی ہون بدیع الزمان نے کہا دائی امان اگر تابہ طلسم نور افشان پہونچا جسقدر
ممالک فتح ہونگے سب پر آپ کا قبضہ ہو گا کل کا افسر کرینگے سیران جادو اُٹھی کہا بیٹا تم تو بیٹھو مین لوح
محفوظ طلسم کلید لاتی ہون اشخاص جادو گنبد مین بیٹھا ہے کہ اسنے دیکھا سامنے سے سیران جادو
آتی ہین مغرور جادوگری ہے سب جادوگر یہان کے جانتے ہین اشخاص اُٹھ کھڑا ہوا کہا اناجی آئیے
سیران آ کر بیٹھی کہا بیٹا تمکو کچھ انقلاب کی فکر ہے فکر بیٹھے ہو تمہین معلوم ہے کیا معرکہ درپیش ہے اسنے
گھبرا کر کہا اناجی کیا ہوا کہا بیٹا تم جانتے ہو ہم نگہبان طلسم کلید ہین یہ وعظ طلسم نور افشان مین بڑی
ہے کاہنان نور افشان نے بھی بآواز بلند وعظ کہی کہ یہ سال آخر طلسم ہے طلسم کلید بھی فتح ہو گا فتح
ہونے کا ظہور یہی یہ ہوا کہ فرزند حمزہ جسکا یہان گمان بھی نہ تھا وہ آ گئے بڑا معرکہ پڑا گہراق بہ باطن نیر
ہو کر مطیع ہوا اس اقلیم والون کا مسلمان ہونا بڑی بات ہے اسی ممالک کی سرحد مین سامری تخم غیبید
پیدا ہوے یہان والے اُنکی آنکھین دیکھے ہوے کرامتین دیکھین اُنکے اہل و عیال بھی دیکھے
کھیلتے پھرتے تھے اب جا بجا سناٹے پڑے ہین مگر وہ مقام اب بھی موجود ہین اتنا بڑا پہلوان یون
زیر ہو جائے کیسے افسوس کی بات ہے اب تمسے کہنے آئی ہون کہ پسر حمزہ قید ہوا تھا قید سے
چھوٹ گیا کوئی قید خانے سے چھڑا لیگیا اور آج مین نے خبر پائی کہ لوگ تمکو متہم کرتے ہین دربار
شاہی مین آج خاص تمہارے نام کا ذکر آیا مین بول اٹھی کہ وہ صاحب لوح محفوظ ہے وہ اور قتل
ملکہ شعلہ کی فکر کریگا نہ طلسم کشا کو بچائیگا برائے سامری ایسا ذکر نہ کرو یہ سنکر اشخاص کانپنے لگا

کہا دائی امان چہرا تا کیسا چھپانا کیسا مین نے طلسم کشا کی صورت بھی نہین دیکھی مین کیون چھپاتا دائی امان
یہ کون کہتا ہی سیران نے کہا بیٹا دربار مین تو چلو دیکھو کون کون کہتا ہی آخر یہ بتلاؤ کہ تمنے لوح کو کیا کیا
کہنے والے کہتے ہین کہ لوح طلسم کشا کو ملگئی مجھسے صاف صاف بتلاؤ لوح طلسمی کہان ہی اسنے بایان پیر
بڑھایا کہا اناجی صاحب دیکھیے مین نے اپنی ران چیر کر لوح محفوظ کو یہان رکھا ہی سیران نے کہا
بیٹا مجھکو یقین نہین آتا ہی تمنے خالی یہ نشان زخم کا بنالیا ہی اگر نکالو اور مین دیکھلون تو مجھکو یقین آئے
اشخاص نے غصے مین ران کو چاک کیا لوح طلسم محفوظ نکالکر سیران کو دکھائی مگر درد کے
سبب سے تڑپ رہا ہی کہا لاؤ بیٹا مین آمین ٹانکے دیدون لوح کو اب جھولی مین رکھو اب مین دربار مین
جاکر وہ جو لوگ کہ رہے تھے اُنکے منھ مین کالک لگاؤنگی اور کہونگی کہ یارون دوستونکو دشمن بناؤ گے
اسی طرح دوست دشمن راہبر راہزن ہوتے ہین دیکھو تو اب مین جاکر کیسا اُدھم مچاتی ہون بلکہ تم بھی میرے
ساتھ چلو پھر تمہارا ہی جا ہے کسی اعضا مین رکھ لینا اشخاص نے ران مین ٹانکے لگائے پٹی مرہم کی بھی
چڑھائی کہا اناجی دربار مین شاہ کے چلو لوح مجھے دو سیران نے کہا لوح مین اب نہ دونگی اب یہ
لوح طلسم کشا کے پاس پہونچیگی خواہ برا مانو خواہ بھلا مانو اشخاص نے کہا طلسم کشا کہان ہی کہا بیٹا طلسم کشا
میرے گھر مین بیٹھا ہی مین نے تمنے ملکہ حیرت یا ری بیٹا مین کیا جانون طلسم کشا کہان ہی اُن دشمنون کا منھ کالا
کرنے کو سب کچھ کہونگی میرے بچے کو سر دربار کہا مین تو سب کو آڑے ہاتھون لونگی نامدار جبادو بھی بھی
فرماتے تھے مین کہونگی طلسم کشا کو چھپا آئے ہین لوح لیکر آپ کے پاس آئے ہین لوح لیجیے اپنے سحر
مارے اشخاص نے شراب لاکر دی کہا دائی امان تمنے میری آبرو بچالی سیران نے کہا بیٹا دور
تیار ہو چکی تھی بادشاہ خود تشریف لاتے تھے ہر ایک کا یہی قول تھا کہ اشخاص پر سحر تاثیر نہ کریگا مثل
شبنم گوہر پوش کے مجھکو تم سے بھی محبت ہی ہماری نانی نے تمہارے نانا کو دودھ پلایا تھا اسوجہ سے
مجھکو محبت ہی کو لوح تو لیکر اپنی جھولی مین رکھ لی شراب پلانا شروع کیا سارا کنٹر پلا دیا کہتی جاتی ہی میرے بچے
کے درد ہوا اب تو اشخاص گھبرا کر اٹھا لڑکھڑا کر گرا بیہوش ہو گیا کف منھ سے جاری سیران نے چھاتی
پر چڑھکے اشخاص حرامزادے کو حلال کیا اسباب سب اسکے مکان کا سحر کرکے چلا یا لوح لیکر یہ سیران
نکلی مکان سے نکلی ہی کہ بھائی اسکا خناس جادو ملاقات کو آیا تھا اپنے بھائی کے مکان سے سیران
کو نکلتے دیکھا مگر اس حال سے کہ قطرے خون کے ہاتھ سے ٹپکتے ہوئے قطرات خون جسم پر خناس
نے پکار کر کہا ارے تو کون میرے بھائی کے ساتھ کیا کیا ہی کیا مار ڈالا سیران نے کہا ہا
بیٹا اُسکو بھی مارا تجھکو بھی مارونگی خناس نے جھک کر دیکھا بھائی کا لاشہ تڑپ رہا ہی چیخین مار کے
رونے لگا گولہ مارا سیران نے گولے کو دفع کیا آپسمین سحر ہونے لگا مگر خناس ساحر زبردست ہی
تلوار کھینچے ہوئے سیران پر چھایا ہوا ہی زیر قصر اشخاص یہ دونون لڑ رہے ہین مگر احوال سنیے اُس
قید خانے کا جسمین امیہ و رہبر و مفضل وقار ان قید ہین ممنون جادو وہان کا نگہبان ہی امیہ نے جو دیکھا
کہ اسوقت ممنون جادو تنہا بیٹھا ہی اشارے سے اندر بلایا کہا بھائی یہ بتلاؤ کہ ہمارے آقا پر کیا گذری
چھوٹ گئے ممنون نے کہا آخر تمہارا مطلب کیا ہی اتنا ہمنے سنا کہ بدیع الزمان قید سے چھوٹ گئے
نہین معلوم کہان ہین اور کسنے اتنا بڑا کام کیا پتہ لگایا جاتا ہی امیہ نے کہا بھائی جو بدیع الزمان قتل ہو گئے

تو ہم رہا ہو جائینگے ممنون نے کہا اے امیہ تم خاص عیار طلسم کشا ہو تم نہیں بچ سکتے کل ہی حکم ہوا تھا کہ ان
سب کو قتل کر دو کاہن طلسمی نے منع کیا آپ قتل کرنے پر انکے قادر نہیں ہیں اس حوالی میں چھ مہینے کی
میعاد ہے آپ بادشاہ ہو کر قانون فراموش کرتے ہیں امیہ نے کہا ہمارے پاس روپیہ بہت ہے ہم
اسکو دیدیں جو ہماری جان بچائے ممنون سوچا اسکی پرسش کون کریگا جو بہ سے تو ممنون
نے کہا ہم تمکو چھپا کر قید سے رہا کر دینگے مگر مال کہاں ہے امیہ نے کہا یہاں ہمارا اگر نہیں ہے جنگل میں
ایک نخل کے نیچے ہم گاڑ دیا ہے ممنون نے کہا کسقدر ہوگا امیہ نے کہا کیا سب لے لیجیے گا آدھا آپ
لیجیے نصف ہمکو چھوڑ دیجیے اسکے سہارے ہماری زندگی ہو جائیگی ممنون سوچتا ہے میں ساحر ہوں
میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جائیگا قید کا سحر اتارا چادر سے منہ لپیٹ لیا اب امیہ کو لیکر
میاں ممنون چلے حد قلعہ سے باہر نکلے امیہ کہتا چلا آتا ہے وہ درخت جو سامنے ہے اس جگہ گاڑا تھا
نشان کیواسطے پاخانہ بھی پھر دیا تھا اینٹ بھی رکھدی تھی اب اسوقت بھولا جاتا ہوں ایک طرف سے
ویسے سناٹے کی آواز آئی امیہ نے کہا بھائی دیکھو یہ کیا ہو رہا ہے اگر دیکھا میران جادو انا ملکہ
شعلہ کی اور خناس بھائی اشخاص کا ہے انہیں بلا کے سحر ہو رہے ہیں خناس نے میران کو زخمی
کیا ہے سنائے میں تلوار کے لیا ہے چاہتا ہے سر کاٹ لوں میران پیچھے ہٹتی چلی آتی ہے کچھ شعلے بھڑکا کر
اپنے کو بچاتی ہے امیہ نے کہا دریافت کرو یہ کون لوگ ہیں لڑائی کا کیا سبب ہے ممنون نے کہا
انا جی صاحب یہ کیا معرکہ ہے میران تو زخم دار ہے کچھ جواب نہ دے سکی مگر خناس نے پکار کر
آواز دی اے بھائی ممنون اسکو جلدی مار ڈالنے میرے بھائی اشخاص کو مارا لوح محفوظ اسکے
پاس ہے پشت پر آکے ایک گولہ مار دو سر اسکا کاٹ کر بادشاہ کے سامنے لیچلو کہی ہوئی بات ہے کہ طلسم کشا
سے ملیگی ممنون جھپٹا امیہ نے کہا ہاں بھائی گولہ مارو میں خنجر سے سر کاٹ لونگا اب میران گھبرائی
جی میں کہتی ہے ایک ہی کو جواب نہ دے سکتی تھی جب اس کا بھی سحر ہو گا مجھے کیونکر زیر کریگا طرف
آسمان کے سر کرکے پکار اٹھی اے آسمان کے خدا بے نادیدہ اسوقت ان ظالموں کے ہاتھ سے
بچانے میں سنے بدون ہدایت تیری قدرت کا اعتقاد کیا ہے تیرے نزدیک سب آسان ہے یہ وقت
امتحان ہے فرشتوں کو واسطے مدد کے بھیج میں نحیف و نزار ایک عورت یہ ساحران زبردست ایک
تو میں دب رہی تھی دوسرا کہاں سے آیا بڑے تعجب کی بات ہے اے کریم کارساز اے بے نیاز قطعہ

ذرہ ناکارہ را حق خیرہ اختر کند — خاک را اکسیر سازد قطرہ را گوہر کند
سلطنت سلطان جسم و جان بہ بحر و بر کند — کار فرمائے شہ عالم بہ خشک و تر کند
روز روشن را بہ بخشد روشنی از آفتاب — ہر شب تیرہ منور از مہ انور کند
نیست کس را زہرہ چون و چرا در حکم او — خالق ارض و سما ہر چہ کند بہتر کند
حکم خلاق جہان جاری است اندر نیک و بد — حضرت حق ہر چہ میخواہد بخیر و شر کند
انتظام ظاہری و اہتمام باطنے — حق بہر ملک و بہر شہر و بہر کشور کند

ملک کر جو میران نے دعا کی تیر دعا ہدف مراد پہ پہونچا امیہ نے ممنون سے کہا کہ گولہ مار دو اس
عورت کا سر اڑ جائے ممنون نے گولے کو چھو دیا امیہ قریب ممنون کے آیا جیسے ممنون نے

لہ مارے ام خمر کا بعد بہار امیہ نے لپٹ کر گلے پر خنجر مارا ممنون کا شکم چاک قعـ
نے کہا اے او عیار یہ کیا کیا امیہ نے کہا اے تو بھی اے ہر کھلے چودہ حلقے
ے خناس نے چاہا تڑپ کے نکلوں اب قبضے سے ملک الموت کے کب نکل سکتا
ڑ کر گرا خنجر مارا اسکا شکم بھی چاک ہوا دونوں مر گرے سیران نے کہا او عیار
ر کر قدموں سے لپٹ گیا کہا ارنا جی یہ بتلاؤ میرا آقا کہاں ہے کیوں میری نظروں سے
کو آئے تجھے کیا کام ہوا میں شاہزادے کا عیار ہوں امیہ بن عمرو میرا نام ہے
نام ہے امیہ نے سب حال جو بیان کیا سیران کے ہوش اڑ گئے کہا اے امیہ بڑا
ے سے خوب نکلے اب میرے ساتھ باغ میں ملکہ سغنم گوہرپوش کے چلو اسے
نے کہا ایسا وقت پھر نہ ملیگا رہبر و عیار فضیل و قاران کو رہا کر الیمن میں بشکل ممنون
ب بتی چلو آقا سے بہت خوش ہونگے پھر اب بیرون قلعہ پڑا ہے سیران خوش ہوگئی کہا
کی شکل کیونکر بنو گے وہ جوان تھا تم کمسن ہو امیہ نے کہا دائی امان گھڑی تو
کھلکے گوشے میں گیا ممنون کی شکل بنکر سامنے آیا پکارکر آواز دی او ضعیفہ غضب
ہا تجھ سے کہاں جائیگی میں نے اپنی صورت کا ایک پتلہ قتل کرا دیا سیران گھبرا گئی
مین چاہا کہ بھاگے ٹھہر گون امیہ نے آواز دی دائی اماں نہ گھبراؤ میں امیہ بن عمرو
ے سے لگا لیا کہا اے امیہ کوئی دنیا میں تیرا سامنا نہیں کرسکتا ہے امیہ نے کہا دائی
کمان دیکھی اب بصورت ممنون امیہ سیران کو ساتھ لیکر چلا در زندانخانے پر آ
ے وہ سردار پہرہ دار لیکر دوڑے امیہ آکر بیٹھا کہا یارو شراب لاؤ میں نے اس عیار کو راہ
ی کرتا تھا تم لوگ سب گواہ رہنا لاشہ جنگل میں پڑا ہے میں نے مسلمان جانکر لاشہ نہیں
ملتے ہیں انکو بھی لیتا آیا شراب میں شریک ہونگی چالیس نوکر تھے دوڑ کر شراب لائے
ہ بھر کر ملادی سب کو شراب پلائی سب بیہوش ہوے سب حرامزادوں کو امیہ نے جلا
ن کانپ رہی ہے کہتی ہے اے امیہ بلاسے رونا کا ہے کسی مقام پر رہ گئے نہیں سب کو مار
رہبر و کو رہا کیا ان سب کو ساتھ لیکر طرف باغ کے روانہ ہوے مگر سیران رسم
ی آگاہ ہے شاہراہ پر راستہ نہیں چلتی گلی کوچہ طے کرتی ہوئی چلی آتی ہے اب باغ کوئی
کا عیار شاہ پھرتا پھرا تلاش میں شاہزادہ بدیع الزمان کے دن بھر پھرا الیمن
نتا ہے اے عیار اب سوا ے مکان ملکہ کے کوئی مکان باقی نہیں ہے امیر تو ہمارا خیال
شہنشاہ گیتی ستان کے سند خیال بھی نہیں جاتی صاحب عفت و عصمت اسیر ایسا گمان کرنا
ے سیاہ ہو جاؤں یہ سوچتا ہوا ایک کوچے کے پہلو میں ٹھہرا ہے کہ کچھ آدمیوں کے

ممنون کو بھی مارا اشخاص خناس بھی قتل ہوے یہ باتین جو عیار نے سنین گھبرا گیا دل سے کہتا ہے یہ
کیا غضب ہوا سیران بھی شریک ہو گئی اب معرکہ عظیم پڑ گیا طلسم کلید کی کنجی مل گئی آرزو کی کلی اب دیکھیے
کیا ہوتا ہے یہ تو چلکر دیکھیں کہ یہ لوگ کہان جاتے ہین معلوم ہوتا ہے کوئی مقام رہنے کا مقرر ہوا جب تو خوشی
خوشی وہین جاتے ہین مگر اے عیار بڑا غضب ہوا دیکھیے انجام کار کیا ہو یہ کہکر پیچھے پیچھے ان سب کے چلا
درباغ ملکہ شبنم پر پہونچا سب دروازے پر ٹھہرے سیران پہلے اندر گئی بدیع الزمان سے
سب کیفیت بیان کی اور لوح شاہزادے سے لے گئے ہین والدی عرض کی حضور کا عیار و سردار
در دولت پر حاضر ہین اور سب کیفیت بیان کی کہا حضور عیار تو آپ کا بلاے روزگار ہے بدیع الزمان
نے کہا اے سیران یہ فرزند خواجہ عمرو ہین فضل قارن کا حال سنکر کھڑے ہو گئے درباغ پر آئے
فضل قارن کو گلے سے لگا لیا اندر باغ کے لائے بخوشی بٹھایا مگر عیار یہ رنگ دیکھ بھاگا آکر بادشاہ
سے سب کیفیت بیان کی بادشاہ خفا ہونے لگا کہتا تھا وہ لوگ تو ابھی قید مین عیار نے کہا اب وہ
قیدخانے مین نہین ہین باغ مین ملکہ کے پہونچ گئے کہ کچھ نگہبان زندانخانہ جو قتل سے بچ گئے تھے وہ روتے ہوے آئے
عرض کی زندانخانہ لوٹ گیا نامدار نے فرمایا کیون اے عیار یہ کیا ہوا عرض کی ملکہ شبنم کے باغ مین
سب گئے جلد فوج تیار کیجیے ابھی انکے ساتھ جمعیت نہین ہے پانچ چھ آدمی ہین مارے جائینگے نامدار
نے شاغل جادو کو کہ وزیران سلطنت مین سے ہے دس ہزار فوج دیکر روانہ کیا کہا تم چلکر جنگ آغاز کرو
ہم بھی آتے ہین شاغل چلا میان بدیع الزمان فضل قارن سے باتین کر رہے ہین رہبر کو واسطے
خبر کے بھیجا ہے رہبر باغ سے نکلا دیکھا گرد اڑ رہی ہے شاغل فوج لیے ہوے آتا ہے یہی غلغلہ ہے
کہ چلکر باغ لوٹ لیت کر اسنے خبر کی شاہزادہ سوار ہوا فضل قارن پہلو مین ملکہ نے کہا اے شہریار باغ
سے آگے نہ بڑھیے گا ورنہ مجھکو بلوہ کرکے گرفتار کر لینگے مین سحر بھی نہین جانتی کیونکر جانبر ہوگی
بدیع الزمان نے کہا ہم درباغ سے آگے نہ بڑھینگے یہ کہکر تینون جوان چلے شاغل چلا
آتا ہے نامدار نے حامل کو بھی روانہ کیا اسکے ساتھ بھی دس بارہ ہزار جادوگر ہین افسر گھوڑا بڑھا کر
پہلے آگے پہونچا شاغل سے کہا ٹھہر جاؤ پہلے ہم جائینگے شاغل نے کہا ہم جاکر گرفتار کرینگے
ایسی تکرار بڑھی کہ دونون مین سحر چلنے لگا فوج بھی مصروف حرب و ضرب ہو گئی یہان تک سحر چلے
کہ دونون افسر مارے گئے اور فوجین بھی قتل ہوئین ہرکارون نے یہ خبر بادشاہ کو پہونچائی کہ آپکے
اقبال بلندی طلسم کشائی دیکھی شاغل و حامل لڑکر مرے فوجین بھی کشتہ ہوئین صرف اس بات پہ
تکرار تھی کہ وہ کہتا تھا پہلے ہم جائین آخر لڑکے کشتہ ہوے یہ سنکر نامدار خود اٹھا اسکا اٹھنا گویا فتنہ
اٹھا سب افسران فوج تیار ہوتے مین لاکھ ساحر و غیر ساحر تیار ہوے سامنے نامدار کے آئے
بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر چلے میان بدیع الزمان نے سیران کو براے حفاظت ملکہ چھوڑا اور
کہدیا ہے اناجی میان تم انکی حفاظت کرو ہم سمجھ لینگے مگر جب نامدار چلا اسفاہور زنگی سپہ سالار ہے غیر ساحر تھا
افسر نہایت قوی تن توکل مین اپنے زور بازو پر ناز ہے گویا اپنے نزدیک بڑا پہلوان سرفراز ہے اسنے بڑھکر عرض
کی کہ حضور جائینگے لوح محفوظ سے عاجز آئینگے غلام جاکر بدیع الزمان کی مشکین باندھے لیتا ہے لوح
محفوظ دستیاب ہوگی لڑائی فتح ہو جائیگی جب سیران سے مقابلہ پڑے تب حضور آجائین اسکو گرفتار

گزین سب وزیرون نے کہا بہت مناسب کہتا ہی آپ کے شہر مین آکر اسنے آبرو پائی اب اپنا نام چاہتا ہی
بادشاہ نے کہا اچھا جاؤ شاہور زنگی سامنے بدیع الزمان کے آیا للکار کر آواز دی او پسر حمزہ تو نے
بڑے ہنگامے ڈالدیے اب مجھسے آکر مقابلہ کر بدیع الزمان نے گھوڑا اچکایا دونگاور زن ہوے بعد
نگاورکے نیزے چلے اتنے عرصے مین نامدار بھی آپہونچا دیکھا کہ شاہور زنگی بدیع الزمان سے لڑ رہا
ہی بدیع الزمان نے نیزہ شاہور کا لکالا اسنے قبضے پر ہاتھ ڈالا بدیع الزمان نے کمر تاکر سرپر ہاتھ
مارا کہ شاہور زنگی کے دو ٹکڑے ہوے بادشاہ کانپ گیا کل فوج ٹوٹ پڑی بدیع الزمان نے تلوار کھینچی
فضل م قارن بھی جا پڑے تلوار چلنے لگی عین گرمی جنگ مین شبرنگ جادو تڑپ کر گرا فضل کو اٹھا لیا لیکے
چلا بدیع الزمان نے تیر مارا مہرہ پشت کو توڑ کر پار گذرا بادشاہ نے دیکھا چالیس افسر اسی طرح مارے گئے
اور باغ کی دیوار سے سیران جادو سحر کر رہی ہی ملکہ جنگ کو ملاحظہ کر رہی ہین ایک ساحر نے پشت سے
تاکا کہ ملکہ صحن باغ مین مصروف دعا ہین سیران دیوار باغ سے سحر کر رہی ہی بدیع الزمان بیرون باغ
لڑ رہے ہین امیہ و رہبر و بدیع الزمان کے ساتھ ہین یہ چار ہزار سوار لیکر پشت باغ پر آیا آگ کولے مارے
کہ دیوار باغ گر گئی مقتول جادو اندر باغ کے گھس آیا کنیزون نے تیر مارے سمجھے پکڑ کر چھینین مقتول نے
بڑھکر سحر کیا کہ کمانین چھوٹ گئین سمجھے ہاتھ سے گر پڑے اسنے جھپٹ کر ملکہ کو لیا مگر نگاہ جو جمال جہان آرا پر
پڑی بیقرار ہوگیا لے بھاگا راہ مین آکر ساحرون سے کہا ایک محافہ لاؤ سب جانتے ہین کہ بادشاہ کے
پاس لے چلیگا محافہ سرکاری آیا اسی مین ملکہ کو سوار کر لیا طرف صحرا کے لے بھاگا ساتھ والون سے
کہا کسی اور سلطنت مین چلینگے وہان جاکر نوکری کر لینگے یہان اگر ہزار ہین تو وہان دو ہزار ہونگے وہان
ہماری تمہاری بڑی قدر ہوگی سبھون نے کہا چلیے ہم آپ کی صلاح پر کام کرینگے مقتول دل مین بہت
خوش ہی کہ ملکہ کو لے نکلا سمجھتا ہی کہ مین نے دولت دنیا پائی ایسی معشوقہ کسے ملتی ہی کسکی کلی آرزو کی کھلتی ہی
مگر امیہ نے بدیع الزمان کو خبر پہونچائی کہ ای شہریار مقتول جادو دیوار باغ توڑ کر ملکہ کو لیگیا بدیع الزمان
نے چاہا لڑائی جلد فتح کرون اور تعاقب مین مقتول کے جاؤن یہ سوچکر تڑپ تڑپ کر رہ جاتے ہین لوح محفوظ
کو گردش دے رہے ہین جسپر عکس پڑا ساحر نابینا ہوگیا بدیع الزمان لڑتے بھڑتے تا بہ نامدار جادو
پہونچے نامدار نے بڑے بڑے سحر کیے بدیع الزمان پر تاثیر نہوئی آخر غیرت مین آکر تخت سے کود پڑا تلوار
کھینچکر برس پڑا پانچ سات ہاتھ تلوار کے مارے بدیع الزمان نے روکے آخر الجھاوے سے ہاتھ
نکالکر کمر کو بچا کے سرپر ہاتھ مارا کہ نامدار کے دو ٹکڑے ہوے جادو رٹنے لگی شبرنگ کہ کل کا افسر ہو وہ
رومال سے ہاتھ باندھکر خدمت مین آیا جمال جہان آرا دیکھکر عاشق ہوگیا مطیع اسلام ہوا بدیع الزمان
نے کل فوج کا افسر کیا فرمایا ای شبرنگ ہوسکتا ہی کہ مقتول کو ڈھونڈھکر لاؤ ملکہ کو لیگیا داغ دیکھیا شبرنگ
اسی وقت مع ہزار ساحر لیکر تعاقب مین مقتول کے چلا مگر مقتول کا حال سنیے کہ جب یہ ملکہ کو جبراً قہراً لیچلا
پائے پر محافے کے ہاتھ رکھے ہوے ملکہ روتی جاتی ہین کہتی ہین ای مقتول مجھکو قتل کر ڈال مجھے کہان
لیے جاتا ہی یہ ہاتھ باندھکر عرض کرتا ہی عمر بھر غلامی کرونگا ملکہ فرماتی ہین ارے کمبخت ماں باپ سے
چھڑایا باغ سے نکلے آیا اب کہین اور لیے جاتا ہی خدا تجھکو غارت کرے مقتول منت کرتا ہو گہہ
قضاے کار کوئی پانچ کوس تک راستہ طے کیا تھا کہ یہان ایک قلعہ ہی کہ اسکو قلعہ سمہانیہ کہتے ہین

عالم وہان کا سہمان تاجدار جادوی سہمان تاجدار کے ساتھ پچاس ہزار ساحر ساتھ مین اپنا ملک ہوئے
براے حراست نکلا ہے کہ سامنے سے گرد اڑی مقتول جادو پاے پر محافے کے ہاتھ رکھے ہوئے
پشت پر چار ہزار ساحر رہروی کرتا ہوا جاتا ہے اور محافے سے رونے کی آواز آتی ہے اب مقتول جھوم
رہا ہے اور کہتا ہے ملکہ چپ رہو مین قتل کر ڈالونگا اور رونا مجھکو ناگوار ہوتا ہے یہان تمھاری فریاد سننے والا کون ہے
سہمان نے کہا دریافت کرو یہ کون جاتا ہے اور عورت محافے مین کون روتی ہے ہرکارے اودھر سے
آئے اور سب حال دریافت کرکے آکر بیان کیا سہمان نے کہا ارے نمک حرام محافہ یہان رکھدے اور چلا جا
اسی مین بہتر ہے ورنہ قیامتین برپا کر دونگا ہرکارے نے آکر مقتول سے کہا مقتول نے کہا واہ واہ
مین نے اپنا گھر بار چھوڑا نوکری چھوڑی محافہ تو مین نہ دونگا سہمان نے پچاس ہزار فوج کو حکم دیا
کہ گھیر کر اسکو مار لو بڑے بڑے افسر سہمان کے ساتھ موجود تھے طویل جادو وجمیل جادو ماہیار آسمان پیما
یہ سب سردار مقتول پر جا پڑے ملکہ محافے مین سے دیکھ رہی ہین ایک دم بھر مین اُن چار ہزار کے
ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیے گویا پیدا ہی نہ ہوا تھا اب سہمان ٹہلتا ہوا قریب محافے کے آیا
سہمان تاجدار نے بجبر پردہ اُلٹ کر روئے زیبا کو جو دیکھا آنکھین سوجی ہوئی ہین اشک حسرت اُن
آنکھون سے جاری نرگس شہلا سے دریا بہہ رہا ہے یا صدف کا منہ کھلا ہوا ہے گوہر آبدار رشک متصل جاری
ہین دوپٹہ ڈھلکا ہوا بال پریشان بکھرے بدیع الزمان بیقرار قریب تھا کہ سہمان تاجدار بیہوش ہوکر
گرے بمشکل اپنے کو سنبھالا ہاتھ باندھکر عرض کی اے شہنشاہ خوبی و اے سرو باغ محبوبی مین بادشاہ
قلعہ سہمانیہ ہون تمھارے باپ سے مجھسے نامہ وپیام رہتا تھا اب چندے سے کچھ سوال وجواب
نہین ہوا اگر مین کہلا بھیجونگا کہ مین نے اُس نمک حرام کو مار کر تمھاری بیٹی کو قبضے مین کیا میرے ساتھ شادی کردو
بدل وجان قبول کریگا شادی ہو جائیگی بھونری پھوگی گٹھ بندھن ہوگا ورنہ بقول قمر دشت پیمائی
کشیدہ مجھ گریبان چاک سے پھر قیس ڈھونڈتا ہے مرے صحراے وحشت ناک سے ورنہ اے ملکہ عالم
زیر قدم اقدس جان دونگا گلا کاٹ کر مر جاؤنگا میرا گھر بار ملک مال سب آپ کے واسطے حاضر ہے جو کچھ
ملک مین رہے جسکو کہیے نکال دون خلاف آپکی راے کے کوئی کام نہ کرونگا اب تو دل کی یہ کیفیت ہے موافق قول ناظم

اُلجھے نہ زلف سے جو پریشانیون مین ہم
کرتے ہین اُسپہ ناز ادا دانیون مین ہم

سرگرم رقص تازہ ہین حیرت ربانیون مین ہم
سرگرمی سے کسکی آئے ہین جولانیون مین ہم

ثابت ہے جرم شکوہ نہ ظاہر گناہ رشک
حیران ہین آپ اپنی پشیمانیون مین ہم

مارے خوشی کے مر گئے صبح شب فراق
کہتے سبک ہوئے ہین گران جانیون مین ہم

آتا ہے خواب مین بھی تری زلف کا خیال
بے طور گھر گئے ہین پریشانیون مین ہم

دیکھا ادھر کو تو نے کہ بس دم نکل گیا
اُترے نظر سے اپنی نگہبانیون مین ہم

اب قید سے امید رہائی نہین رہی
ہمدرد پاسبان ہین زندانیون مین ہم

[illegible] زبان مین اُس نگہ سرمگین کے وصف
تلوار کر رہے ہین صفاہانیون مین ہم

آنکھون سے [illegible] گو رلا دیا
ہین رشک چشم پر فسون خوانیون مین ہم

[illegible] ناتوان ہین کہ [illegible] اضطراب بھی
اُچھلے نہ اب تیغ کی طغیانیون مین ہم

معمورا اس قدر ہین ترے وحشیون سے دشت
بیش نظر ہو جسکا رخ آئینہ گداز
کھا کھا کے زخم سینے نمک زار پر دریغ
مومن حسد سے کرتے ہین سامان جہاد کا

گنتے ہین شہریون کو بیابانیون مین ہم
روتے ہین اپنے حال پہ حیرانیون مین ہم
کھو بیٹھے اپنی جان تن آسانیون مین ہم
تیرا صنم تو دیکھ کے نصرانیون مین ہم

اسطرح رو رو کر یہ اشعار پڑھے ملکہ نے کہا اے سہمان تاجدار اب مین تیرے قبضے مین ہون چاہے تو
لونڈیون مین درج کر خواہ قتل کر مگر ان باتون کا نام نہ لے مین کسی طرح اسکو قبول نہ کرونگی مشیرون
نے چپکے سے کان مین کہا حضور آپ کیون منت کرتے ہین گھر مین بیٹھیے راضی ہو جائیگی یہ منت
یہ خوشامد بخوشی قبول ہی کریگی اسی وقت اس سے گھر چھوٹا ہی ایک ظالم نکال لایا اسکو بھی اپنے
قتل کیا نہین معلوم اُس نے کسطرح تھی اسکو قبول کیا تھا یا نہین قبول کیا تھا سہمان نے کہا
مین سن رہا تھا کہ اُسکے کلام کرنے پر سوق تھی اُس سے بھی راضی نہ تھی یہ ذکر تھا کہ صحرا سے
گرد اڑی دیکھا شیر زنگ جادو مع بیس ہزار ساحرون کے آ پہونچا محافہ جو رکھے ہوے دیکھا وہین
نعرہ کیا او ملعون خبردار اسی مین تیری خیر ہی کہ محافے کو چھوڑ کر چلا جا سہمان سوار ہوا محافہ اپنے
قبضے مین کیا سرداروں کو آواز دی تم اسکو روکو مین محافہ لیکر نکل جاؤن یہ کہکے دو ہزار سوار ساتھ لیے
قاموس زہر خوار جو کل کا افسر تھا سب افسرون کو اسکے ماتحت کیا کہا خبردار نا فرمانی نہ کرنا جس طرح
بنے ان لوگون کو مار لو پکڑ جانے نہ پائین مابدولت کا روکنا بہتر نہین ہی یہ کہکے بھاگا شیر زنگ نے
چاہا اسپر جا پڑون مگر قاموس بیچ مین حایل ہوا سحر ہونے لگا قاموس کے ساتھ چار سو ساحران
زبردست ہین سب نے ملکر شیر زنگ کو زخمی کیا ساتھ والے سب مارے گئے دو ہزار جوانون نے
جانبازی کرکے مجمع عام سے نکال لے بھاگے قاموس نے دو تک تعقب کیا مگر وہ لوگ
لڑتے بھڑتے اپنے افسر کو نکال لے گئے قاموس لڑ بھڑ کر پلٹا یہان سہمان نے ملکہ کو لا کر ایک
مکان مین اتارا کنیزان و وزیر وامیر سمجھاتے ہین ملکہ نے ایک خنجر اپنے پاس رکھ لیا ہی ہر ایک
یہی جواب ہی کہ اگر سہمان مجھکو ہاتھ لگائیگا زندہ نہ پائیگا کہ قاموس پلٹ کر آیا کیفیت اپنے فتح
کرنے کی بیان کی سہمان نے کہا اے قاموس فتح و شکست سب بیکار ہی معشوق سر کشی سے
سامنا ہی کچھ بن نہین پڑتا اے قاموس دیکھیں یہ عشق ہمکو کیا دکھائے بقول شاعر نظم

چمن مین رہنے دے کون آشیان نہین معلوم
خدا کا نام سنا ہی نشان نہین معلوم
یہ اشتیاق شہادت مین محو تھا دم قتل
عیان کو جلتے ہین ہم نہان نہین معلوم
مری طرح تو نہین اسکو عشق کا آزار
زمین کدھر ہی کہان آسمان نہین معلوم
خموش ایسا ہوا ہون مین کم دماغی سے
کسے حقیقت ماہ و کتان نہین معلوم

نہال کسکو کہے باغبان نہین معلوم
اندھے ہو گئے غفلت مین دن جوانی کے
لگے ہین زخم بدن پر کہان نہین معلوم
کیا ہی کسنے طریق سلوک سے آگاہ
یہ زرد رنگ ہی کیون زعفران نہین معلوم
سپرد کسکے مرے بعد ہو امانت عشق
دہن مین ہی کہ نہین ہی زبان نہین معلوم
کس آئینے مین نہین جلوہ گر تری تمثال

مرے صنم کا کسی کو مکان نہین معلوم
بہار عمر ہی کب خزان نہین معلوم
سنا جو ذکر آپکا تو اُس صنم نے کہا
مرید کسکا ہی پیر مغان نہین معلوم
جہان وکار جہان سے ہون بیخبر مین مست
اٹھائے کون یہ بار گران نہین معلوم
مری تمھاری محبت ہی شہرہ آفاق
تمھے سمجھتے ہین ہم اپنی جان نہین معلوم

ملا تھا خضر کو کس طرح چشمۂ حیوان
قفس کو جانتے ہین آشیان نہین معلوم
جو ہو تو شوق ہی ہو کوے یار کا ہادی
کمر کا بھید جو پوچھو میان نہین معلوم
سنینگے واقعہ اسکا زبان سوسن سے
شکار ہووے بط مے کہان نہین معلوم
عجب نہین ہی جو اہل سخن ہون گوشہ نشین
جنازہ ہوگا کب اپنا روان نہین معلوم

نہین تو یار کا اپنے دہان نہین معلوم
طریق عشق مین دیوانہ وار پھرتا ہون
کسی کو در رہ سبیل جنان نہین معلوم
نسیم صبح نے کسیا یہ اسکو بھڑکایا
شہید کسکا ہی یہ ارغوان نہین معلوم
رسائی جسکی نہین ای صنم بزر دل تک
کسی کو تن مین زبان کا مکان نہین معلوم

لگی ہی خانۂ صیاد مین ہماری آنکھ
خبر گرے کی نہین ہی گلستان نہین معلوم
دہن مین آپکے البتہ ہمکو حجت ہی
ہنوز آتش گل کا دھوان نہین معلوم
کنار آب چلے دور جام بالب کشت
یقین ہی کہ اسکو تر آستان نہین معلوم
پھنسینگے زلف کے پھندے مین کسدن ای آتش

قاموس نے کہا حضور صبر کرین دو چار روز مین یہ آہوے وحشی رام ہوگا ماں باپ سے جدا ہوئی ہی مثل بیدیون کے آپ نے رکھا ہی باغ رہنے کو دیجیے کنیزین واسطے خدمت کے مقرر کیجیے ظاہر مین تو وہ کنیزین خدمتگزار رہین باطن مین نگہبانی کرین سہمان تاجدار نے کہا یہ راے مناسب ہی باغ خالی کراو دو سو کنیزین و چوبدارنیان ترکنین حبشنین لیکر ملکہ کو باغ گلرنگ مین جائین باغ کی سیر کرین فرحت تازہ و سرور بے اندازہ حاصل ہو اور یہ بھی کہدین کہ بادشاہ نے کہا ہی کہ مین تمھارے سامنے نہ کبھی آونگا اب مطمئن رہو یہ باغ تمھین کو دیا ہنسو بولو کھیلو پھرو کنیزین واسطے خدمتگزاری کے حاضر ہین جس شی کی خواہش ہو ہمسے طلب کرو ہم بھیجدین کنیزون نے ملکہ کو سوار کرا لاکر باغ مین داخل کیا یہ ہجران دیدہ آفت کشیدہ باغ سے کب فرحت ہوتی ہی اترتے ہی نرگس نے آنکھین نکالین سوسن صد زبان ہنسی مین اڑانے لگی غنچہ خاموش گلون کو اپنے رنگ و بو کا جوش شاخین کھینچی ہوئی تلوار گل صد برگ شعلۂ جوالہ ہر نخل دشمن جوانان چمن رہزن عندلیبان خوشنوا کی زمزمہ سرائی یہی معلوم ہوتا تھا کہ ہمکو گالیان دیتی ہین قمریان سر پھرائی ہین ہر گوشۂ باغ سے رونے کی صدا آتی ہی زمین باغ تھراتی ہی روتی ہوئی بارہ دری مین آئین کنیزین ہرچند شگفتہ کرتی ہین ملکہ ٹھنڈی سانسین بھرتی ہین لیکن شہرنگ جادو جو شکست کھا کر بھاگا سامنے بدیع الزمان کے آیا تمام کیفیت بیان کی عرض کی سہمان تاجدار نے اس نمک حرام کو مارا ملکہ کا محافہ لیگیا غلام زخمی ہوا جان بچا کر بھاگا یہ سنکر بدیع الزمان تلوار تیک کر اٹھے کہا انشاء اللہ اگر دربار مین گھسکر سہمان کو نہ مارا تو نام اپنا بدیع الزمان نہ پایا یہ کہکر سوار ہوے شہرنگ نے کہا غلام بھی چلیگا بدیع الزمان نے کہا تم زخمدار ہوا تنہا گئے بیقرار ہو یہ عاشق جمال شاہزادۂ والاقدر ہی زخم وزی کر اسکے ساتھ ہو افضل قاآن تورد ح روان ہین ہمراہ ہوے امیہ در بہر و رکاب سعادت اکتساب پر ہاتھ ڈالے ہوے ساتھ ہوے طرف قلعۂ سہمانیہ کے چلے سہمان تاجدار تخت پر بیٹھا ہی مگر تمام امورات مالی و ملکی معطل پڑے ہین کاروبار بند خاموش بیٹھا رہتا ہی وزرا امرا ہرچند سمجھاتے ہین جواب نہین دیتا کہتا ہی صاحبو مجھسے کلام نکرو میرا دل گھبراتا ہی کلیجہ منہ کو آتا ہی انجام سوچتا ہون کہ معشوقۂ طلسم کشا کیونکر میان رہ سکیگی وہ تو اسکے نام کا دم بھرتی ہی کنیزون نے بڑی بڑی خاطرین کین مگر کسی سے آجتک بات نہین کی یہ ذکر تھا کہ ہرکارے دوڑتے ہوے آئے بد حواس کافرون نے کافر کو بد دعا دی عمر کوتاہ ہو حال تباہ ہو شہرنگ زخمی ہوکر پہونچا اب خود بدیع الزمان آتے ہین سہمان تاجدار گھبرا گیا

انتظام کرنے لگا ملکہ شبنم گوہر پوش سوگواری ہی آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے ہاتھ زندگی سے دھوئے ہوئے منہ پر ہوائی اوڑی ہوئی کنیزین سمجھاتی جاتی ہین واری آپ کی پریشانی سے ہملوگ گھبراتے ہین اب تو بادشاہ آپکے پاس آنیکو نہین کہتے فرماتے ہین اپنے نسل کی ملکہ کو اختیار ہے صرف اس باغ مین ملکہ تشریف رکھین ملک پر حکومت کرین مہراجہ کا انھین کو اختیار ہے مین کسی مقدمے مین دخل نہ دونگا ملکہ نے کہا صاحب کیسا ملک کیسا مال اپنا تو یہ حال ہے نظم

ز چشمم تر نمی آید تماشائے کہ من دانم ... نمی گنجد در دل اندیشہ سودائے کہ من دانم
نسیم از گرد گلچین ست در راہے کہ من بودم ... بہار از خاک رنگین ست در جائیکہ من دانم
جدائی باعث محرومی عاشق نمی گردد ... دلم آئینہ روئے دل آرائیکہ من دانم
تغافل پیشہ چشمش با بیمار ازے گوید ... بہ اظہار یکہ دل فہمد بایمائیکہ من دانم
ز گفتن می مد صبرے دل آشوبیکہ من دارم ... ز دیدن مے گریزد چشم شہلائیکہ من دانم
بہار از خاک شبنم میخیزد گل پاکی دامن ... در استلیم نگاہی حسرت آرائیکہ من دانم
دعائی می کنم آہن کز تاثیر سے خواہم ... سراپا دل شوم مہر تمنائیکہ من دانم
اسیر از ساغرت بوی گل خورشیدی آید ... اگر یک قطرہ خورشیدی ز مینائیکہ من دانم

ان اشعارون کو پڑھکر اسقدر روئین کہ دامن و گریبان تر ہو گیا کہ ایک کنیز دوڑی ہوئی آئی عرض کی اے ملکہ عالم قلعے مین گلی کوچہ تمام پر آشوب ہے رعایا برایا بھاگے جاتے ہین بادشاہ بدحواس ہین ملکہ نے پوچھا کیا باعث کہا حضور شبرنگ جو زخمی ہوکر پہونچا شاہزادہ بدیع الزمان نے آکر تا مدار جادو کا قلعہ قبضے مین لیا یہ جو خبر پائی کہ سمان تاجدار ملکہ کو لیگیا خود شاہزادہ سوار ہوا قلعے کی جانب آتا ہے یقین کامل ہے کہ کل سامنے قلعے کے پہونچ جائین بادشاہ تیاری کرتا ہے اہالیان فوج گھبرا رہے ہین کئی افسر بھاگ گئے کہتے ہین ہم پسر حمزہ سے نہ لڑ سکینگے اسکے پاس لوح محفوظ ہے سحر تاثیر نہین کرتا ہے شمشیر زنی مین اسکا کون مقابلہ کر سکتا ہے جو جوان لاکھون مین اکیلا لڑے اس سے کون لڑ سکے کئی افسر بھاگ کر نکل گئے مشلول جادو اہل و عیال کو اپنے لیکر بھاگا اُسنے دو منزل آگے جاکر بدیع الزمان سے ملاقات کی سنتے ہین جاکر شریک ہو گیا بدیع الزمان نے اُسکی بڑی خاطر کی واقف کار بھی اُنکے پاس پہونچ گیا کل سے جنگ شروع ہو جائیگی بادشاہ بھی بہت گھبرایا ہوا ہے یہ سنکر ملکہ سجدے مین جھک گئین پکارتی تھین اے خالق بے نیاز و اے رب کارساز مجھکو بہ آبرو خدمت مین میرے وارث کی پہونچانا تو نے عجب خبر فرحت اثر سنائی یہ آواز میرے کانمین آئی کہ شاہزادہ آتا ہے اب دیکھون بخت واژگون و طالع سرنگون کیا وقت دکھاتا ہے ظاہر ہوا اقبال اوج پر ہے آفت سمان کی فوج پر ہے کنیزون نے جو ملکہ کو شگفتہ پایا کئی دن سے یہ بھی کلفت مین مین کبھی ہنستے نہ دیکھا تھا آج مسکرا اسطرا کے ایک ایک کو پکارا غنچہ دہن ذرا ہمارے پاس آؤ اپنا کلام رنگین سناؤ نرگس آنکھین نہ چھپاؤ تم سے بڑی چشم داشت ہے لو اسوسن بات کرو دل بہلاؤ سنبل پریشان نہ کرو زلفین سنوارو دیکھو جو تاثان چمن اکر مرے ہین نہرین بھی نہایت آبداری سے رواں ہین چشمان معشوق ہین کہ حباب ہین فوارے چھٹ رہے ہین مروارید بے بہا لٹ رہے ہین سب کنیزین گرد ہو گئین

ہنس ہنس کے ملکہ سے باتین کرنے لگین ملکہ کو شگفتہ دیکھکر نرگس نے آنکھین کھولین سنبل نے
جوڑا باندھا سوسن کی زبان درازی ہوا کی غمازی صبا گوش گل مین آکر کیا کہتی ہو کہ پھول شگفتہ ہو جاتے
ہین غنچے چٹکتے جاتے ہین ملکہ بیچ مین کنیزون کے بیٹھی ہین کنیزین بھی خوش مزاج اسوقت باغ پر
ایک عالم ہو کہ ایسا گلعذار شمیم ہو مگر فلک کجرفتار گردون غدار کجباز حیلہ ساز ہمیشہ ایسی فکر مین
رہتا ہو کہ کسکو ستاؤن ہنستے ہوؤن کو رلاؤن کسی کو خوش نہونے دون عاشقان ثابت قدم کو مصیبت
فراق مین مبتلا کرون یکایک ایک ہوا سے سرد چلی ملکہ کا سر آٹھگیا دیکھا ایک ساحر تاجدار تخت
زبرجدی پر سوار گرد چند نازنینان مہ جبین مہ جبینان مہر تمکین عہدے ہاتھون مین مگس پرانی
کررہی ہین وہ بادشاہ ادھر متوجہ ہوا اسکی نگاہ جمال بمثال شبنم کو سر ہوش پر پڑی اسنے کلیجے پر
ہاتھ رکھ لیا ہاتھ ہلا دیا یا تو روشنی تھی یا اندھیرا ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد روشنی ہوئی سب نے
دیکھا کہ ملکہ نہین ہین وہ ابر وغیرہ بھی غائب ہو گیا کنیزین سر پیٹنے لگین بادشاہ کو خبر ہوئی کہ باغ محل
ماتم ہو نہین معلوم کیا ہوا جو ہجوم رنج وغم ہو بادشاہ نے کہا ارے دریافت تو کرو کیا ہوا خبر آمد
بدیع الزمان سنکر گھبرا رہا تھا اُس کی عالم مین یہ خبر پہونچی کنیزون نے آکر کہا حضور ملکہ غائب ہو گئین
پوچھا ارے کون لیگیا کہا حضور ہمنے لیجانے والے کو نہین دیکھا ایک اندھیرا ہوا اُسکے بعد
روشنی ہوئی دیکھا ملکہ نہین ہین سارا باغ چھان ڈالا اُس گل بوستان خوبی کا کہین پتہ نہ ملا یہ سنکر
سہمان تاجدار دوڑا باغ مین آیا ایک ایک سے پوچھتا تھا مگر کچھ حال نہ سمجھ مین آیا کون دشمن سخت
لگا ہوا تھا کہ جو اسطرح آکر وقت پر لیگیا روتا ہوا باہر آیا دربار مین سب وزرا کو جمع کیا کیفیت بیان کی
کہا یارو اب مین پسر حمزہ کو کیا جواب دونگا مین یہ سوچا تھا کہ پسر حمزہ سے مقابلہ کرونگا اگر غالب آیا
تو مار لیا اگر مغلوب ہونگا اس عورت کو دیدونگا اب کیسی خرابی ہو دل کو بیتابی ہو یہ کون تھا کہ جو آکر
لیگیا کچھ سحر کا بھی نشان نہین معلوم ہوتا کہ مین اُس سے دریافت کرتا نہین معلوم کیا سحر کہ ہو وزرا
امرا سب دنگ ہو گئے مگر سہمان کو مکرر خبر ملی کہ بدیع الزمان آپہنچے کل قریب قلعہ نزول اقبال
کرو واجلال فرمائینگے لاچار حکم دیا لشکر شہر سے باہر نکلے یہ بھی خبر ملی کہ شبرنگ جادو بعہدہ
سپہ سالاری ساتھ ہو ساٹھ ہزار ساحر ساٹھ ہزار غیر ساحر ساحرون کا افسر شبرنگ ہو غیر ساحر ہمراہ شاہزادہ
بدیع الزمان ہین اب یہ سب لشکر چلا آتا ہو سہمان کانپتا ہوا بیرون قلعہ آکر انتظار مین چار لاکھ ساحر
اسکے ساتھ ہین بارگاہ استادہ کرائی لشکر اُتر رہا ہو کہ صحرا سے گرد اُڑی دیکھا کئی سو علمدار بصد
شوکت و وقار آگے بڑھے ہوے ہین اسکے بعد کئی ہزار مرکب تازی عجمی عراقی یا بحرین موتیون کی
جڑی ہوئین دو دو سائیس ایک ایک مرکب کے ساتھ مگس پرانی کرتے ہوے اس شوکت و شان
سے لشکر ہویدا ہوا سب سامان تزک کے بعد دیکھا شاہزادہ انجم گروہ رستم شکوہ سرفتنہ ملک
باختہ پہلوان تہمتن بدیع الزمان گرد لشکر شکن پشت مرکب گلگون باختری پر سوار اسیہ بن
عمرو ہمراہ رکاب ایک جانب شبرنگ جادو آمادہ جانبازی پشت پر لشکر ساحران وغیرہ ساحران
اس گروہ سے آکر مقابلے مین سہمان تاجدار کے اترے شاہزادہ بدیع الزمان نے لشکر دشمن
مقابلے مین دیکھا خیال مین نہین آیا فرمایا یہ لشکر کیا لڑیگا شبرنگ نے کہا اگر غلام کو حکم ہو تو

ابھی جا پہونچین سمان تاجدار کی مشکین باندھکر لاؤن زیادہ جورت کا یہ باعث ہے کہ مین افسر طرف سے سمان کے پانچ پانچ ہزار فوج لیکر خود شریک ہوے ہین وہ بھی عرض کر رہے ہین کہ کیا ارشاد ہوگا بدیع الزمان ملول وحزین فراق دیدہ رنج وہجران کشیدہ بارگاہ مین آکر بیٹھے سب سردارون سے کہا باہر جاکے عمرو امیہ کو پاس بٹھا لیا ہے فرما رہے ہین کہ ابھی یار وفادار نہین معلوم اس آفت جان پر کیا گذری ابھی تو یہ کیفیت ہے

نظم

الجھا ہے دل بتون کے گیسوے پر شکن مین
انگشتی ہو جائے گی سبزہ لنگھی مرے چمن مین

لٹکینگے قتل ہو کر دل زلف کی رسن مین
دکھلائیگا پسینا پانی چہ زمن مین

شیرین زبان ہوئی ہے فرہاد کے دہن مین
لیلی پکارتی ہے مجنون کے پیرہن مین

عطر گلاب مل کر حلقے مین یار بیٹھا
بلبل پکڑنے آیا صیاد انجمن مین

ذکر فقیر آگے اُس بت کے بھولتا ہے
اب کی گرہ مین دونگا زنار برہمن مین

حاصل کیا ہے تونے صدقے سے اسقدر زر
سونے کے بت بندھے ہین بازوے برہمن مین

آیا تھا بلبلون کی تدبیر بین گلون نے
ہنس ہنس کے مار ڈالا صیاد کو چمن مین

اک تختہ ہفت کشور دہلی کا ہے ہمارے
تو آسمان مین اپنے اکبر کے نورتن مین

دور روز ہے یہ لطف عیش ونشاط دنیا
بوے شب عروسی سمان ہے پیرہن مین

قاتل کا میرے منکر میدان مین آکے سنلے
آواز الامان ہے اب تک بلند رن مین

میدان کیا گرا کر اشکون نے گھر ہمارا
دکھلائی ہے غربت سیلاب نے وطن مین

چشم سیہ سے تیری پردے مین تو نیا کے
تسلیم ہونے آیا فتنہ فریب فن مین

ترک فلک ہے پنہان ظاہر ہو ترک اپنا
حاصل کچھ ہو تو کرلے تمیز مرد وزن مین

خشم وکمر سے تیری چشم وکمر ملا دین
چھپتے مین کیا تکلف کیا شاخ ہے ہرن مین

بازار مصر مین چل یوسف کا سامنا کر
کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائیگا چلن مین

بعد فنا رہیگا علم اپنا اپنے ہمرہ
مضمون مردہ ہمکو ہاتھ آئیگا کفن مین

اسکو دکھا کے تونے آپ ہو چو تیر جوڑا
پھرون رہی لڑائی شب بھر اور کے گدن مین

دنیا کی زیب وزینت کفار کو مبارک
ہندو کے مرغ بیٹھین کمخواب وگلبدن مین

سنبل سے بال اُسنے جس روز سے منڈائے
لگنی دوا کے خاطر ٹلنے لگی چمن مین

آنکھون کے سامنے سے دل کو مرے چرایا
خال سیہ ہے طرار اس سارقی کے فن مین

دل مین خیال حسن محبوب روز وشب ہے
اترا ہوا ہے یوسف سمان سرا سے تن مین

صحرا کو بھی بنایا بغض وحسد سے خالی
سا کھو جلا ہو گیا پھولا جو ڈھاک بن مین

کوئی نہین ہے تیرا مسند وربچو تو آتش
مسے ہے کہ اجورہ وست غسال کو کفن مین

امیہ بن عمرو نے عرض کی اے شہریار حضور نہ گھبرائین غلام ابھی جاکر خبر لاتا ہے کہ کیا رنگ ہے یہ تو خبر پائی تھی کہ سمان تڑپتا ہے بیقرار ہوتا ہے مگر ملکہ نے سامنے نہین آنے دیا اب سنا ہے کہ کوئی باغ رہنے کو دیا ہے ملکہ عالم باغ مین جاکر موجود ہوئین مگر شگفتگی حاصل نہوئی تسکین دل نہوئی یہ ٹکڑا پڑھا سے

عیاری سے آراستہ ہو کر طرف لشکر سمان کے چلا ساحر کی شکل بنا ہوا لشکر سمان مین آیا پھرتا پھرتا بارگاہ مین پہونچا اُسوقت اندر بارگاہ کے پہونچا کہ سمان تاجدار رو رہا ہی و رزرا سے کہ رہا ہی نظم

سودا پرست طرۂ آن سیمبر شوم
شربت شوم نبات شوم گل شکر شوم
نفع و ضرر بود گل رعنائی باغ من
دریا شوم حباب شوم ابر تر شوم
از بہر گریہ منت غیری نمی کشم
صرصر شوم غبار شوم رہگذر شوم

عنبر شوم عبیر شوم مشک تر شوم
زان چشم و جان نگاہ و غمزہ بہر جا خود
صندل شوم علاج شوم درد سر شوم
در دست انقلاب عنانم سپردہ اند
مژگان شوم سرشک شوم چشم تر شوم
از نغمۂ قہر مہد معانی چشم شہید

لعل لب تو بوسم و گلبرگ تر شوم
پیکان شوم خدنگ شوم نیشتر شوم
خود را زخود فشانم و جوشم زخویشتن
زاری شوم فغان شوم آہ سحر شوم
بہر زمین کہ نقش سم اسپ او فتد
گر نعل شوم قلم شوم و نیشکر شوم

یارو مین کیسا پریشان ہون دیکھیے اسکا انجام کیا ہو جو دلپر گذری وہ کہ نہین سکتا یہ کون دشمن لگا ہوا تھا کہ جو اسطرح پر آ کر لیگیا کہ جسکا مجھکا نام نہین آتا یہ مضمون سنکر امیہ بہت گھبرایا خدمت شاہزادہ بدیع الزمان مین روتا ہوا آیا کہا مین دربار مین سمان کے گیا تھا عجب خبر لایا کہ جسکو نہ عرض کر سکتا ہون نہ مین چھپا سکتا ہون ملکہ کو کوئی قبضے سے سمان کے بھی لیگیا آج دربار مین وہ بیٹھا ہوا رو رہا تھا یہ کلمہ کہتا تھا کہ میرا ارادہ یہ تھا کہ اگر مین لڑائی مین بدیع الزمان پر غالب نہ آیا تو ملکہ کو حاضر کر دیتا اس فدیہ سے اصلاح ہو جاتی اب کیا منہ دکھاؤنگا بدیع الزمان نے زانو پر ہاتھ مارا کہا کیون ای امیہ اب کیونکر پتہ لگے گا امیہ نے کہا وہ مسبب الاسباب ہی شام تک بدیع الزمان نے انتظار کیا لشکر سمان سے صدائے طبل جنگ نہ آئی امیہ سے پوچھا امیہ نے کہا وہ ابھی تیاری کر رہا ہی ابھی طبل جنگی دو چار روز نہ بجوائیگا بدیع الزمان نے فرمایا حکم دید و سامان صید و شکار در دولت پر حاضر ہے ہم صبح کو برائے صید و شکار جائینگے عرض کی بہت خوب بوقت سحر چلیے قراول میر شکار در دولت پر حاضر ہوے بدیع الزمان گلگون باختری پر سوار ہوے دو ہزار جوان ساتھ لیے واسطے شکار کے چلے صحرا مین آ کر شکار کھیلنے لگے ایک آہو سے تیر خوردہ سامنے سے آیا بدیع الزمان نے اسکو شکار کیا عقب مین اُسکے ایک تاجدار آ کر پہونچا اُسنے کہا کیون جوان میرے آہو کو تو نے شکار کیا باتون مین تکرار بڑھی اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا بدیع الزمان نے بار بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالا یا تلوار چھینکر پھینکدی کمر مین ہاتھ ڈال کے اُٹھا لیا وہ بادشاہ بر زمین گر پڑا فوراً کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا بدیع الزمان نے اپنا نام و نسب بتایا اسکا نام پوچھا کاؤس تاجدار اُسنے اپنا نام بتایا کہا یہان سے قریب غلام کا قلعہ ہی تشریف لے چلیے رعایا پر بھی سایۂ دامن دولت ڈالیے یہ کہکر بدیع الزمان کو اپنے قلعۂ کاؤسیہ مین لایا عرض کی تخت پر قدم رنجہ فرمائیے بدیع الزمان نے کہا تمھارا تاج و تخت تمکو مبارک رہے ہمین رواج دین کی خواہش ہی یہ فرما کر دنگل پر بیٹھے کاؤس تخت پر بیٹھا صحبت عیش و نشاط آراستہ ہوئی شاہزادے کی خاطر بدل و جان کر رہا ہی عین گرمی صحبت مین دیکھا بدیع الزمان نے کہ کاؤس اسقدر روتا ہی کہ رومال پر رومال تر ہوتا ہی بدیع الزمان نے گانے کو منع کیا فرمایا کیون ای کاؤس خیر تو ہی عرض کی کچھ نہین اس بات کو حضور دریافت نہ کرین غلام کو ایک خیال آگیا حضور ناچ دیکھین رنگ دیکھین اور جو خواہش ہو سامان حاضر ہو یہ نازنینان مہ جبین

سرکار کی خدمتگزار مین تخلیے مین بھی حاضر رہنگی بدیع الزمان نے فرمایا عیش و نشاط کیا جبتک تمہارے
دل کا غم والم نہ دریافت کرونگا تب تک مجھپر آب و دانہ حرام ہی انشاء اللہ تم بیان تو کرو حل مشکل کی تدبیر
کرینگے کاؤس اور زیادہ بیقرار ہو کے رویا کہا حضور کیا عرض کرون مجھے تو اپنے مشکل کے حل ہونیکی
امید نہین ہی بدیع الزمان نے کہا رحمت پروردگار سے منھ پھیرتے ہو تب کاؤس نے عرض کی
آپکو بھی ملال حاصل ہوگا اصل کیفیت یہ ہی پروردگار نے مجھکو ایک فرزند عطا کیا تھا جری و بہادر
صف شکن تیغزن اُسکی وجہ سے سلطنت کو بہت ترقی ہوئی یہان سے قریب ایک صحرا ہی کہ اُس جنگل
مین آہو بچہ ہین سامنے درۂ کوہ ہی پہاڑ پر قلعہ ہی اسمین سات سو برج بنے ہوے ہین ہر برج
مین ایک زنگی قرنا بدست کھڑا ہوا ہی برج کلان مین ایک نازنین نہایت حسین بیٹھی رہتی ہی جو کوئی
اُس صحرا مین جاتا ہی اول آہوان صحرا اُسکو گھیر لیتے ہین دانتون سے دامن تھام کے روتے ہین
جب وہ جوان وہان سے آگے بڑھتا ہی وہ زنگی قرنا بجاتے ہین اندھیرا چھا جاتا ہی صحرا تھراتا ہی بعد
عرصۂ دراز روشنی ہوتی ہی سامنے درۂ کوہ کے سب دیکھتے ہین کہ ایک تخت زرین بچھا ہی وہی نازنین
تخت پر بیٹھی ہی دو کنیزین مگس پرانی کر رہی ہین وہ نازنین اُس جوان کو آواز دیتی ہی کہ مین تیری
مشتاق ہون یہ جوان دیوانہ وار اُسکے پاس جاتا ہی وہ نازنین اُسکو جام شراب پلاتی ہی شراب
پیکر وہ جوان مبہوت ہو جاتا ہی حرکتین لغو کرنے لگتا ہی چاہتا ہی ہاتھ گلے مین ڈالدون وہ نازنین
کنیزون سے کہتی ہی اس جوان کو ہمارے مکان تخلیے مین لیجلو وہ کنیزین ساتھ لیکر جاتی ہین وہ
جوان قلعے مین داخل ہو جاتا ہی وہ نازنین بھی غائب ہو جاتی ہی پھر اُس جوان کا پتہ نہین ملتا
میرا بھی بیٹا اسی اشتیاق مین گیا اسی طرح جاکر غائب ہو گیا سال بھر مجھکو خاک اُڑاتے گذرا
حکیم طبیب عقیل فہیم پہلوان روپیہ دیکر مین نے بھیجے مگر کسی کا پتہ نہ ملا نہ کوئی پھر کر آیا اسی غم
اس حال مین مجھکو ایک سال گذرا اسوقت مجھکو وہی ناشاد نامراد یاد آگیا حکما سے یہ سنتا ہون
کہ یہ مقام طلسم کلید ہی بدیع الزمان نے فرمایا ای کاؤس عالی وقار مین تو اس طلسم کا جویا تھا
ہر چند کہ جو حال ہی وہ لائق بیان نہین مگر توڑنا طلسم کلید کا واجب و لازم ہی فراق محبوب مین
راتین ہجر کی تڑپ تڑپ کے کٹتی ہین دل کی یہ کیفیت رہتی ہی کہ لائق بیان نہین نظم

تصور سے کسی کے مین نے کی ہی گفتگو برسون ۔۔ رہی ہی ایک تصویر خیالی روبرو برسون
ہوا مہمان آکر رات بھر وہ شمع رو برسون ۔۔ رہا روشن مرے گھر کا چراغ آرزو برسون
چمن مین جاکے بھولے سے مین خستہ دل کراہا تھا ۔۔ کیا کی گل سے بلبل حیلۂ درد گلو برسون
پلا ہر جان کے رکھا ہی اُسکو مرتے دم تک ۔۔ ہماری قبر پر رو رو کریگی آرزو برسون
تلاش مشک مین چین و ختن کی خاک چھانی ہی ۔۔ بھرے ہین زلف نے سو فتنہ ہم شگفتہ رو برسون
ملی ہی ہمکو بھی غمخانۂ افلاک مین راحت ۔۔ سرھانے ہاتھ رکھکر سوئے مین زیر سبو برسون
لب جو کا شکار ابر و ہوا مین جا کے کھیلا ہی ۔۔ کیا ہی غم غلط ہمنے کنار آب جو برسون
شراب وصل سے اپنے چھکا اک جام ای ساقی ۔۔ پیا ہی خون جگر بنکر بہے تیرے لہو برسون
بسر کی مدت العمر اپنی سیر باغ و بستان مین ۔۔ ستمگر گل نے اُس گل پیرہن کی ہمکو بو برسون

دیا ہو حکم تب پیر مغان نے سجدۂ خم کا — کیا ہو جب شراب ناب سے ہمنے وضو برسون
فنا ہو جائیگی جان اپنی وہ نازک طبیعت ہی — دکھا کر دل مرا پچتائیگا وہ تند خو برسون
بہار رنگ لیگی پر بھی نہ سودا جائیگا اپنا — ہمارا پیرہن پھٹ پھٹ کے ہو ویگا رفو برسون
نظر آیا نہ اک دن راہ مین وہ نور کا ٹکڑا — اُڑا لی جسکی خاطر خاک ہمنے کو بکو برسون
ملا ہی با وفا بھی کوئی ان لوگون سے سچ کہنا — خراب اہل دل رہا ہی کشور خوبان مین تو برسون
یہی اب عزم ہی بالجزم دل مین یار کو ڈھونڈھین — تلاش اس شمع کی حبت مین کرچکے ہم چار سو برسون
اگر مین خاک بھی ہو لنگا تو آتش گرد باد آسا — رکھیگی مجھکو سرگشتہ کسی کی جستجو برسون

اسطرح شاہزادے نے یہ اشعار پڑھے کہ کاؤس خود رونے لگا کہا ای شہریار غلام تو یہ چاہتا ہی کہ جیا
فرزند کے حضور کو سمجھون تاج و تخت کا حضور کو اختیار ہی بدیع الزمان نے کہا ای کاؤس تم حال سے
ہمارے آگاہ نہین ہم عجب مصیبت مین مبتلا ہین ہمارے تین نور نظر راحت جان آرام قلب ہمسے جدا
ہین اور طلسم زر افشان مین قید ہین اُنکی رہائی کے واسطے ہم نکلے ہین قلعۂ نامدار پر یہ خبر پائی تھی
کہ طلسم کلید کے راہ طلسم زر افشان تک ہی شکر ہی کہ آج اُسکا نشان معقول ملا لوح محفوظ ہم پہلے ہی پا چکے
اب فتح طلسم کلید مین دو معاملے ہین رہائی تمھارے فرزند کی اور رہبری سمت طلسم زر افشان انشاء اللہ
تم بھی ساتھ ہوگے مگر امون سے مقابلہ کرنا تب تمکو حال معلوم ہوگا ہم کل جائینگے ای امیہ تم ہمارے
اولیان لشکر کو اگر ضرورت پڑے تو یہان سے آنا سہمان سے بچانا امیہ نے کہا غلام تو ساتھ چلیگا شاہزادہ
بدیع الزمان نے کہا یہ طلسم کا شیوہ نہین جو مقامات شکست ہونگے وہان البتہ پہونچوگے کاؤس کا
تڑپنا پھر کہنا کہ آقا دو چار روز تو یہان آرام فرمائیے فرمایا ای کاؤس آرام کیا پڑے بھائی کے دو
فرزند ہمارا نور نظر گرفتار طلسم ہین نہین معلوم مگر امون نے انپر کیا بدعت کی ہو کیسے بچھڑ گئے ہونگے ہمارا فرزند ارجمند
شہریار ملک شمالیہ یعنی شاہزادہ خاور سیاہ ایسا اگر زمین ہلادی مگر سحر سے ناچار ہوا گرفتار ہو گیا اسکا
فکر ہمکو اپنے فرزند سے سوا ہی شب اسی تذکرہ و حکایات مین گذری صبح کو شاہزادے نے نماز پڑھی کاؤس
سے کہا چلو ہمکو وہ مقام بتلادو کاؤس نے چند کس ساتھ لیے امیہ بھی ساتھ ہو قلعے سے لشکر مین کوس
نکلے تھے کہ قلعہ کوہ معلوم ہونے لگا کاؤس نے عرض کی حضور یہی قلعۂ طلسمی ہی زیر قلعہ دشت آہوان ہی
کاؤس باتین کرتا ہوا گلستان سے نکلا دیکھا ہزار ہا آہوان خوش چشم چرا کرتے پھرتے ہین طرف آسمان کے
دیکھ دیکھکر روتے ہین اشکون سے منہ دھوتے ہین سامنے پہاڑ ہی پہاڑ پر قلعہ قلعے کے برجون مین زنگی
قرنا بدست قلعے کے بڑے برج مین حسین بیٹھے ہین بدیع الزمان نے کہا ایک گنہگار کو بھیجو علامت دیکھے
ایک گنہگار کو بھیجا کہ درۂ کوہ کو چھوڑ کر چلا آ تیری جان بخشی کرینگے وہ شخص چلا سب دیکھ رہے ہین کہ وہ گنہگار
صحرا مین پہونچا سب آہوون نے دانتون سے دامن تھام لیا اور اسطرح بلک بلک کر رونے لگے
کہ دل سنگ آب ہو کیسا ہی سخت قلب ہو مگر بیتاب ہو وہ شخص انسے دامن چھڑا کر چلا جب درۂ کوہ
دس پانچ قدم رہگیا زنگیون نے قرنا بجائی تمام دشت مین اندھیرا چھا گیا ہا ہو کی صدا بلند تھی بعد عرصۂ دراز
روشنی ہوئی دیکھا ایک تخت زبرجدی بچھا ہی اسپر وہی نازنین گنبد نشین بہ تانو کرشمۂ خوش پیکشی کر رہی ہی
دو کنیزین لباس فاخرہ پہنے ہوئے مگس رانی کر رہی ہین اس جوان کو اُس نازنین نے آواز دی ای جانیوالے

ہمارے پاس آ ہم تیرے مشتاق ہین دیکھو تو کہان سے کہان آئے وہ جوان قریب پہونچا نازنین نے اس جوان کو جام دیا جام پیتے ہی حرکات لغو کرنے لگا چاہتا تھا گلے مین ہاتھ ڈالدون اس نازنین نے اُس شخص سے کہا مین بھی تیری طالب ہون ان کنیزون کے ساتھ مقام تخلیے مین چل وہان میرا تیرا سامنا ہوگا مین مدت سے تیری مشتاق تھی میرا اب یہ حال ہی عجب طرح کا صدمہ و ملال ہی نظم

داغ بر دل مے گذارم روز و شب
شکوہ از دست کہ دارم روز و شب
آبرو بسیار مے باید مرا
دل بطاقت می سپارم روز و شب
صبح و شامش گشتہ جای برق ہو
خوش فنا زی می گذارم روز و شب

نقد ہستی می شمارم روز و شب
گریہ در کار آہی کے کمنیم
گوہر دل می فشارم روز و شب
غنلتم ہر دم برنگی جلوہ کرد
تخم امید می کہ کارم روز و شب
لالہ زار و سنبلستانست امیر

دوستان از من نمی پرسد کسے
گل بسنبل می شمارم روز و شب
نیستم چیزے کہ بسپارم بہس
لوح غفلت می نگارم روز و شب
جاے نیت دل زیادم میرود
در غمش اشکی کہ کارم روز و شب

اس اشتیاق سے یہ اشعار پڑہے کہ وہ جوان مبہوت ہوگیا اُن دونون کنیزون کے ساتھ قلعے مین داخل ہوگیا وہ زن مکارہ بھی جا کر درۂ کوہ مین غائب ہوگئی پھر قلعہ اسی طرح پر قایم ہوگیا کاؤس نے عرض کی ای شہریار اسی طرح میرا فرزند غائب ہوا کئی سو آدمی مین نے بھیجے ای شہریار کوئی پلٹ کر نہ آیا نہین معلوم وہان جا کر کس بلا مین مبتلا ہوتے ہین بدیع الزمان نے امیر سے کہا اب کیا کرنا چاہیے امیر نے کہا جو آپ کے بزرگون کا طریقہ ہی عبادت خانہ برپا کیجیے شب بھر عبادت کیجیے مدد غیب سے طلب فرمائیے جسطور سے حکم ہو اُس طور سے جائیے ضرور حضور مظفر و منصور ہونگے بدیع الزمان نے عبادت خانہ برپا کیا بخورات روشن ہوئے سجادہ بچھ گیا بعد ادا ے فرض واجب دو رکعت نماز حاجت پڑھی بعد اُسکے دعا کرنے لگے بلک بلک کے دعا کر رہے ہین دل مثل آئینہ صاف و شفاف دست دعا بلند آنکھون سے آنسو جاری فتح طلسم کی خواہش رہائی طاؤس تاجدار کی کاہش روتے روتے بہر رات رہے بیہوش ہوئے دیکھا ایک تخت پر ایک بزرگوار بصورت نورانی قریب تشریف لائے بدیع الزمان نے خواب مین اُٹھکر سلام کیا بعد سلام کرنے کے بدیع الزمان نے خواہش فتح طلسم کلید عرض کی اُن بزرگ نے ارشاد فرمایا ای شیر بیشۂ صاحبقرانی یہ پرچہ کاغذ بطور مکتوب دیتے ہین موافق اسکی ترقیم کے کام کرنا جب تک لوح نہ ملے بجاے لوح کے اس کاغذ سے مطلب حاصل ہوگا بدیع الزمان نے چاہا کچھ اور پوچھون کہ آنکھ کھل گئی دیکھا تو وقت سحر ہی کاغذ ہاتھ مین تھا فوراً اُٹھکر نماز پڑھی باہر سب مشتاق تھے شاہزادہ باہر آیا فرمایا ای کاؤس ہم جاتے ہین ہم کو غیب سے مکتوب ملا سرداروں مین شور گریہ و زاری بلند ہوا یہ ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ فضل م قارن وغیرہ مع فوج مقابلہ سہمان تاجدار ہین فروکش ہین یہان شاہزادے پر یہ معرکہ گذرا ان لوگون کو اسکی خبر نہین بدیع الزمان بوقت سحر کاؤس سے رخصت ہو کر طرف پہاڑ کے چلے سب دیکھ رہے ہین امیر بشکل فقیر ایک طرف آگر ٹھہرا شاہزادہ بدیع الزمان جب دشت آہوان مین آئے بموجب اپنی عادت کے آہوون نے آکر دامن تھاما بدیع الزمان نے مکتوب دیکھا ہر ایک آہو کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا ای گرفتاران زندان مصیبت وای قیدیان دام حسرت

انشاء اللہ تمہاری رہائی کی تدبیر مین جاتے ہین ہمارے واسطے دعا کرنا جسوقت تمہارے نگہبان کو مارینگے
تم سب صاحب رہائی پاؤگے یہ کلمہ سنکر وہ آہوان صحرائی بنگاہ حسرت طرف بدیع الزمان کے دیکھنے
لگے دامن چھوڑ دیا طرف آسمان کے منہ اٹھا کر اشک حسرت بہاتے تھے اپنی کیفیت غریب اپنے
پیدا کرنیوالے کو دکھاتے تھے بدیع الزمان اس دشت سے گذرے آہو طرف صحرا کے چلے گئے
جا کے وہان چرنے لگے بدیع الزمان جب قریب درہ کوہ کے پہونچے زنگیون نے قرنا بجائی تلاطم برپا
ہوا اندھیرا ہو گیا سب دیکھنے لگے بعد تھوڑی دیر کے دیکھا وہی زن مکارہ تخت پر بیٹھی ہوئی ہی اسنے کچھ
اشعار اشتیاق پڑھکر بدیع الزمان کو بلایا باشتیاق جام دیا بدیع الزمان نے وہ جام لیکر اسی کے سر پر
شراب انڈیل دی وہ عورت جلنے لگی بدیع الزمان پیچھے ہٹے جلنے پر اس نازنین کے وہ زنگی سر
پیٹتے تھے قرنا مین ہاتھ سے دے مارین پکار کر آواز دیتے تھے او جوان او جلاد یہ فعل تجھکو کسنے تعلیم کیا
ایسی مہ جبین کو تونے جلایا کچھ تجھکو افسوس نہ آیا اور سب زنگیون نے قصد کیا کہ ہم سب ٹیلے سے کودین
بدیع الزمان پر حملہ کرین بدیع الزمان نے اسم حاشیہ مکتوب پڑھا آسمان سے ایک طائر پیدا ہوا زمین پر آکر
قایم ہوا بدیع الزمان اسکی پشت پر سوار ہوے اور فرمایا کہ ای اجل جنی ہم تمہاری رہائی کے واسطے
آئے ہین ہمکو صحرائے حسرت آباد مین پہونچا دو بیچ مین کہین نہ ٹھکنا طائر سر ہلاتا ہوا بدیع الزمان کو لیکر اڑا
کاؤس چیخین مار کر رونے لگا امیہ نے کہا ای کاؤس سجدہ شکریہ پروردگار کرو اسی مقام پر ٹھہرو منتظر
شاہزادہ والاتبار رہو مین بھی تلاش مین اس شیر کی جاتا ہون یہ کہکر امیہ بشکل فقیر ایک جانب روانہ
ہوا کاؤس اسی مقام پر اتر پڑا پانچ ہزار فوج بھی ساتھ ہی مگر سہمان تاجدار نے جب یہ خبرین سنین
کہ پسر حمزہ نے جا کر کاؤس کو زیر کیا اور ارادہ ہی کہ طلسم کلید مین جاؤن اپنے ہرکارے مقرر کر دیے
تھے کہ جو وہان گذرے ہمکو مفصل خبر پہونچاتا ہرکارون نے جو یہ سب معرکہ آنکھون سے اپنی دیکھا
پلٹ کر خبر کیواسطے چلے کہ اسکا ذکر وقت پر ہوگا زبانی بہیلیے قراولون کی فضل قاران کو بھی خبر سب
پہونچگئی ہی کہ آقا طلسم کلید مین گئے امیہ نے بھی رہبر کو سب خبر دیکر روانہ کر دیا مگر طائر جو شاہزادہ
بدیع الزمان کو لیکر چلا برابر کہکشان فلک کے بلند ہو گیا پھر مائل بہ پستی ہوا ایک صحرائے سبزہ زار
کے گوشے مین لاکر شاہزادہ بدیع الزمان کو اتارا طائر تو چلا گیا بدیع الزمان خرامان خرامان ایک
جانب چلے مگر مکتوب ملاحظہ کر لیا ہی تھوڑی دور چلے تھے کہ دیکھا اس دشت مین پھولون کے
درخت بہت ہین کئی سو جوان خوشرو خوشخو آوارہ مزاج غریب و محتاج زیر نخلستان گلچینی کر رہے ہین
کوئی زیور بناتا ہی کوئی بدھیان بنا رہا ہی کوئی طوق کوئی بجلیان بنا رہا ہی بدیع الزمان ایک گوشے
مین ٹھہر گئے پہر دن رہے ان سبھون نے زیور گل تیار کیے ایک جانب چلے بدیع الزمان
کنارے کنارے چلے آتے ہین مگر انکی آڑ پکڑے ہوے یقین ہی حکم مکتوب بھی یہی ہوا ایک مقام پر کر
شاہزادہ ٹھہرا دیکھا ایک قصر کے سامنے آکر ٹھہرے ہا ہو کرنے لگے مثل عاشقون کے اشعار عاشقانہ
پڑھتے تھے نعرے مار کر پکارتے تھے ای جان جہان وای قدردان عاشقان صورت زیبا
دکھاؤ تحفہ جات حاضر ہین اس قصر سے آواز آئی ارے دیوانو آج تم مین کوئی در انداز بھی ہی سبھون نے
آواز دی کہ وہی غلامان قدیم ہین در انداز کی کیا مجال ہی کہ ہم مین آسکے آپ کے دشمن کی بوٹیان

کاٹ کر گرا مین لگا ایک قصر کا دروازہ کھلا ایک کنیز نے لاکر کرسی بچھا دی تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ اندرون قصر کے برق چمکی آنکھیں سب کی خیرہ ہو گئیں مگر بدیع الزمان بنگاہ غور دیکھ رہے ہیں بسبب جز سکل و بوجہ مکتوب کے آنکھ نہ جھپکی دیکھا ایک نازنین چہاردہ سالہ سمن بر پری پیکر ابرو رشک ہلال آنکھیں چشم غزال پیشانی تختی نور صف مژگان تیر دلدوز کبک رفتار شیرین گفتار سرو قد خورشید خد غنچہ دہن رشک چمن نازنین در بے بہا حسن و جمال مین یکتا اس ناز و کرشمے سے باہر نکلی کہ عاشقون کے کلیجے پر چھری پھر گئی عاشقون نے بڑھکر زیور گل پیش کیے اُس مغرور نے کسی شے کو ہاتھ نہ لگایا اور پھر وہی جواب دیا کہ آج کیا ہے تم سب سے مجھے بوے دشمنی آتی ہے کوئی در انداز اس مجمع مین ضرور ہے خود بخود دل ناصبور رہی مین اب جاتی ہون آج سے تمکو میسر النظارہ جمال نصیب نہو گا سب رونے لگے ایک نے پکار کر آواز دی اگر ایک دن جمال بیمثال نہ دیکھینگے تڑپ تڑپ کے مر جائینگے تمھارے چاہنے والون مین نام اپنا کر جائینگے بقول شاعر نظم

گریبان کفن تک چاک پایا
غزا بخشا تری صید افگنی نے
کسے پر سایۂ افلاک پایا
لب بوسہ تو فرمایا بگڑ کر
کہ جب پایا مجھے بیباک پایا
نہ تھا کچھ زلف برہم اے جنون مین
کہ اسنے جلوۂ حکاک پایا
تمھاری حسرت دل اور تجھکو
قلم نے بھی جگر کو چاک پایا
محبت مین نسیم دہلوی کو
ملا کیا اور رونے سے مگر اشک
کہ مرکر گوشۂ فتراک پایا
دم خلقت جو ہستی پر نظر کی
نہایت آپکو چالاک پایا
کہان خون ریز عالم اور ایسا
جو یون ہر تار دامن چاک پایا
دم مستی ہنسا لالہ چمن کو
رئیس خاطر غمناک پایا
وہ گرمی تھی تب سوز نہان سے
غلام سرور لولاک پایا
بھلا کیا خاک زیر خاک پایا
حجاب دیدۂ نمناک پایا
کھلی گر آنکھ بھی تو کچھ نہ دیکھا
بشر کو ایک مشت خاک پایا
زمانے مین زبان یار تھا مین
غنیمت تجھکو او سفاک پایا
دل ناخن زدہ کیونکر نہ چھلکے
ہبت تاکا تو نخل تاک پایا
اثر اٹھا وہ حال وحشت دل
ہمانے استخوان کو خاک پایا

سب عاشق تن شعر سننے لگے ثمرہ و نازنین مکدر ہو کے چہار جانب دیکھ رہی ہے بدیع الزمان نے اتنے عرصے مین گلچینی کرکے ایک گلدستہ تیار کیا اُسکو ہاتھ مین لیکر پہلے سامنے اُس نازنین کے آئے پکار کر آواز دی اے گل بوستان حسن و خوبی و اے غنچۂ نو دمیدہ باغ محبوبی یہ گلدستہ حاضر ہے تحفہ حقیر قبول کر تمھارا ہی کام ہے اُس نازنین نے نگاہ حیرت طرف بدیع الزمان کے دیکھا چاہا کرسی پر سے اُٹھکر بھاگون بدیع الزمان نے دو ہکر وہ گلدستہ پھینک مارا ہر سوے سر سے شعلہ ہاے آتش نکلنے لگے اعضاے جسمی مثل شمع کافوری جلنے لگے ایک چیخ مار کر آواز دی اے اس جوان کو مار لو وہ سب عاشق تن چوب و چماق لیکر بدیع الزمان پر جا پڑے بدیع الزمان نے تلوار کھینچی تیغہ طلسم طہمورس کو جنبش دی نعرہ کیا نعرہ بدیع الزمان یہ برج خوبی شہ انجمن + بدیع الزمان گرد لشکر شکن + بدیع الزمانم کہ در روز کین + تو ہم کشم آسمان بر زمین + ز تیغم بسے اہل اسلام شد + کہ سرفتنہ باختہ تمام شد + جسکے ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے مگر وہ نازنین مثل سرو چراغان جل رہی ہے تمام جسم سے آگ نکل رہی ہے وہ چار جوان جو اس مین کے مارے گئے اور مکتوب مین دیکھ چکے ہین کہ یہ بیچارے بیگناہ

مقیدان طلسم مین بچا بچا کے زبے منظور تھا کہ بھگا دون وہی چار جوان جو مارے گئے سب الامان الامان
کرتے ہوے بھاگے بدیع الزمان نے پلٹکر اُس نازنین کو دیکھا کہ جل کے خاک ہوئی ہاتھ مین اُسکے
کوئی شی مثل ستارے کے چمک رہی ہی مکتوب تو دیکھو چلکے تھے بسم اللہ کہکے ہاتھ ڈالا دیکھا لوح
طلسم کلید ملی الماس کی تختی اُسمین حرف یاقوت احمر کے سجدۂ شکریہ پروردگار کیا ایک کنارے
پہ آکر لوح کو دیکھا اسم حاشیۂ لوح پڑھا دی طائر آکر موجود ہوا اُسکی پشت پر سوار ہوے طائر لیکر چلا بدیع الزمان
نے فرمایا مجھکو مقام غول جادو پر پہونچا دے راہ مین طائر مثل انسان کے گویا ہوا کہا اے شہریار
یہ سخت مرحلہ ہی بہت ہوشیار رہیے گا لوح دمبدم قدم بقدم ملاحظہ فرمایئے گا مجھے یہی یقین ہی کہ یہ
طلسم ٹوٹے گا یہ حقیر بھی چھوٹے گا ساری مشقت اس واسطے ہی یہ طائر سمجھاتا ہوا بدیع الزمان کو لیکر ایک
دشت ہولناک مین آیا عجب طرح کا صحراے وحشت تھا کہ دن کو خوف معلوم ہوتا تھا بونڈلے گرد کے
براے تعظیم طلسم کشا اُٹھ رہے ہین کانٹے اُنگلیان اُٹھاتے ہین نشان طلسم بتاتے ہین کہتے ہین دیکھیے
آپ کی یاد مین کانٹا ہوے اپنے دامن کو ہمسے بچائیے ہم دامن سے نہ اُلجھینگے موجۂ ریگ روان
خنجر بران کٹ بھوڑے کی آواز آتی ہی اُس مرز بوم و شوم مین جغد و بوم بھی عنقا ہین اگر کوئی طائر بھٹک کر
آگیا شدت تشنگی سے ہلاک ہوا تڑپ تڑپ کے مرا نخلستان مغیلان بے شمار ہین پتے کا پتہ نہین کانٹے
بنے ہوے نمایان معلوم ہوتا ہی شدت تشنگی سے نخل سے زبانین نکال دین نخل وحشت سے تھرّاتا ہی
زبان کے کانٹے دکھاتا ہی اگر کوئی مسافر ادھر سے گذرا پانون مین آبلے پڑے کانٹے دامن سے اُلجھے مسافر
کہتا ہی ایسے مصائب بھی ہوتے ہین کہ میرے پانون کے آبلے میرے حال زار پر پھوٹ پھوٹ کے
روتے ہین یہان کی فرحت بیکار ہی ہر نخل خاردار ہی بدیع الزمان نے اجمل جنی بیٹنے طائر سے کہا اے
برادر اس صحرا مین کیونکر گذر ہوگا ایک ایک قدم راہ چلنا دشوار ہی بھول بہان کہان کانٹون کی جھلاری
پیاسون کی دوڑ دھوپ کرکے بیقراری پانی کے لیے دوڑ دھوپ کرتے ہین چشمے تشنگی دیتے ہین یہ بھوت مرتے
ہین اجمل نے کہا اے شہریار آپ جرأت و جلالت مین یکتا ہین صاحب لوح طلسم کشا ہین یہ وحشت
اورون کے واسطے ہی آپ کے واسطے یہ وحشت فرحت ہی لوح مین ملاحظہ کیجیے یہان کی کیا کیفیت ہی
بدیع الزمان نے لوح کو دیکھا لکھا تھا اے فتاح طلسم واے سیار این عجائبات جب صحراے ہول خیز مین
گذر ہو وحشت سے نہ گھبرانا اُمین پر جانا باغبان قضا و قدر کو یاد کرو اسم لوح پڑھو ہواے سرد آئیگی اس
ویرانے مین کیفیت باغ نظر آئیگی مگر دمبدم لوح کو دیکھنا بدیع الزمان نے اجمل جنی سے کہا تم تو
ایک گوشے مین ٹھہرو مین بموجب ہدایت لوح جاتا ہون بنتا ہی تو غول جادو کا سر لاتا ہون اجمل جنی تو
ایک گوشے مین ٹھہرا بدیع الزمان اسم لوح پڑھتے ہوے چلے حقیقت مین ہواے سرد چلی اس
ویرانے سے فرحت تازہ نے صورت دکھائی تھوڑی دور راستہ طی کیا تھا کہ صحرا سے گرداڑی ایک
دیو کو دیکھا کہ دار شمشاد ہاتھ مین للکار کر شاہزادے پر آپڑا دار کا ہاتھ مارا اس سردار نے اپنے کو جست
کرکے بچایا جست کرکے ہاتھ تلوار کا مارا دیو کے دو ٹکڑے ہوے اُسنے خود وار شاہزادہ بدیع الزمان کا
اپنی کمر پر لیا تھا بدیع الزمان اُسکو مار کر بیٹھے تلوار کا خون پاک کرنے لگے کہ ایک دیو کے مرنے
سے دو دیو نکلے تیار ہوے حربے لیکر چلے پھر بدیع الزمان نے ایک کو مارا تھوڑی ہی دیر مین

کئی سو نرہ بارے دیو ایک صورت اور ایک وضع کے بدیع الزمان پر آپڑے جون جون یہ قتل کرتے
جاتے ہین دیو بڑھتے جاتے ہین خون تک کا زمین پر نشان نہین اُسوقت یاد آیا کہ لوح نہ دیکھی جست
کرکے کنارے آئے لوح کو دیکھا لکھا تھا اگر عفریت جادو بہ صورت دیو سامنے آئے اُسے تلوار سے
نہ قتل کرنا اگر تلوار سے قتل کیا تو مجمع بڑھ جائیگا خیال کرکے دیکھو بیچ مین دیوزادون کے ایک دیو
سبز پوش کھڑا ہی پیشانی پر اُسکے خال سیاہ ہی اگر کامل تیرانداز ہو اُسی خال پہ تیر مارو تل بھر کا فرق نہ پڑے
دو بچیا تُمملا جائیگا اجل سے مہلت نہ پائیگا اسی کا عفریت جادو نام ہی اُسکے مرتے ہی سب بیکار
ہوجائینگے فوراً فی النار ہوسکے بدیع الزمان نے اسی طرح عفریت کو مارا سب دیو جلکر خاک ہوسے
آواز آئی کشتی مرا نام من عفریت جادو دربان طلسم کلید لوح بدیع الزمان وہان سے آگے بڑھے
ایک نخل کے سائے مین ٹھہرے کہ صحرا سے گرد اُڑتی دیکھا فضل بن گیا ہو ایک مرکب پہ سوار
پشت پر پانچ چار سو جوان سامنے سے پیدا ہوا دور سے دیکھتے ہی پکارا آقا بے نامدار مولا سے قدرشناس
شکر ہی کہ آپ کو پایا بدیع الزمان فضل کو دیکھکر خوش ہوگئے امیہ بھی ساتھ ہی فضل قریب آکے گھوڑے سے
کود ہاتھون کو بوسہ دیا کہا آقا آپ تو شکار کو چلے آئے سعمان نے پھر شبخون مارا حضور شب تیرہ و تاری کی
پریشانی ساحرون کی سحرخوانی قارن زخمی ہوکر کہین بھگ گیا مین اسطرف نکل بھاگا قریب ایک باغ کے
آیا وہان سے ایک دیو نکلا اُسنے چاہا ہم سب کو کھائے مین نے فرار پر قرار کیا مگر وہ عفریت جادو تھا
آپ کے ہاتھ سے مارا گیا تب ہمنے راستہ پایا آپ کی خدمت مین خدا نے بخیر پہونچایا بدیع الزمان
حال تباہی لشکر پوچھتے ہوئے اپنے آنیکے سبب ظاہر کرتے ہوئے چلے کہ ہمارے آنے کا یہ باعث ہوا
فضل نے جلد بارگاہ استادہ کرائی امیہ نے اہتمام کیا سپاہیون کو اُتارا بدیع الزمان اندر بارگاہ کے
آئے اور مقام صدر پہ بیٹھے فضل نے عرض کی آقا بڑی جفائین اُٹھائین امیہ کوئی گلابی ہو تو لاؤ آقا کو
ایک جام پلاؤ امیہ نے گلابی حاضر کی فضل نے امیہ سے اشارہ کیا کہ ایک جام آقا کو پلاؤ امیہ نے
جام لبریز کیا بہ الحان یہ اشعار پڑھنے لگا بقول شاعر شیرین کلام نظم

که شمع بزم تو در پیرهن شرر دارد
نهال عشق که پروردهٔ سرشک من است
بود که دامن نازش ز خاک بر دارد
اگر علاج غم عشق تست جان دادن
که بر مزار و صد شعله در جگر دارد
کسیکه وقف نگاهی بود چو شبنم زار
سری بسوختن از شام تا سحر دارد
ز خامه ام همه تبخاله جامی نقطه چکید
شهید خسته ما رتبه دگر دارد

چو من همیشه لب خشک و چشم تر دارد
ز خون دیده گل از لخت دل ثمر دارد
بحال کشته لب تشنه رحم کن که هنوز
مجال نیست که پروانه بال و پر دارد
چو منع سیر گلستان کنی چه بلبل کن
کجا رود که نه پا دارد و نه سر دارد
ز بار سایه مضمون ز هیچ و تاب آید
اگر حدیث تب غم چنین اثر دارد

نظر ز سوختن من مگر خبر دارد
مگر به روی تو آئینه هم نظر دارد
دلم نهاده بره اش ز رنگ نقش قدم
بسوی آب و هم تیغ تو نظر دارد
دلم به بیکسی شمع طرفه می سوزد
که آشیان خود از شاخ سرو بر دارد
دلم بیاد رخ و زلف آن پری چون شمع
رگ خیال که بار سیکه کمر دارد
هزار جان به تن مرده میدمد قلمش

اس لطف سے اس غزل کو امیہ نقلی نے گایا شاہزادہ تو چوٹ کھائے
ہوئے تھے تصویر ملکہ شبنم گوہر پوش کی آنکھون مین پھر رہی تھی بے اختیار اشک حسرت آنکھون سے
ٹپک پڑے کلیجے پہ ہاتھ رکھ لیا فرمایا امیہ بس نیم بسمل کو کیون ذبح کرتے ہو ہمارے حال سے بخوبی آگاہ

چونکہ قید ہونا اپنے فرزندون کا نہایت شاق تھا ورنہ ہم اس لایق تھے کہ طلسم مین آتے دیکھین اب
فلک کجرفتار کیا دکھائے کیا پیش آئے فلک برسر آزار ہی ہر نخل ہمارے واسطے دار ہی نہین معلوم اُس
پروردہ صد ناز و نعم پر کیا گذری گھر سے سامان کے کون اٹھا لیگیا مگر فضل کیے جاتا ہی حضور جام تو
نوش کیجیے بدیع الزمان فرماتے ہین ای فضل شعر پیتا ہون خون دل نہین خواہش شراب کی ❊ دل
بھن رہا ہی کسکو ہوس ہی کباب کی ❊ کیا خاک شراب پیئین مزاج برہم رنج زیادہ راحت کم شراب نہ پینگے
اب فضل مع امیہ منت کہنے لگے کہ حضور ایک جام ضرور نوش کرین ہلوگون نے بھی بڑے رنج و ملال
اُٹھائے ہین بمشقت یہان تک آئے ہین ہماری خوشی ہو جائے کہ غلامون کے ہاتھ سے جام پیا انجام
بخیر ہوا بدیع الزمان نے بخاطر فضل کہ فضل کو بہت چاہتے ہین امیہ بھی بچپن کا رفیق ہی جام کو اٹھایا
چاہا نوش کرین کہ آواز آئی افسوس صد ہزار افسوس کیا نادانی ہی جسکے پاس اُستاد موجود ہو اور اُس سے
بے پوچھے کوئی کام کرے معلوم ہوا قضا قریب ہی طلسم کشا بدنصیب ہی بدیع الزمان نے سر اُٹھا کر دیکھا
ایک طائر پرون سے سر پیٹ رہا ہی آنکھون سے آنسو جاری مثل انسان کے بھی الفاظ پڑھ رہا ہی کہتا ہی جیسے
ہی بدیع الزمان سے آنکھ ملی طائر نے کہا منہم اجمل جنی برای خدا لوح دیکھیے جام نہ پیجیے گا بدیع الزمان
نے لوح پر نگاہ ڈالی صاف صاف مرقوم تھا ای طلسم کشا یہ فضل تمہارا ہمدرد نہین ہی یہی غریو جادو ہی
دام تزویر مین پھنساتا ہی اگر شراب پی پانی ہو کر بہ جاؤگے لوح قبضے سے نکل جائیگی پھر کون رہا کریگا یہ دیکھ
بدیع الزمان نے جام ہاتھ مین لیا کہا ای فضل میرا دل نہین چاہتا تمہاری خوشی بھی دل و جان سے
منظور ہی آدھی ہم پیئین آدھی تم پیو فضل بہت خوب کہکے بڑھا جیسے ہی قریب آیا بدیع الزمان نے
جام اُسکے سر پر اونڈیل دیا ایک آہ کی کہا او طلسم کشا یہ کیا ستم کیا جسم سے شعلے نکلے سب ساتھ والے
جلنے لگے تب بدیع الزمان نے لوح کو چہرے پر کھینچا کستا سے ہوئے وہ سب جلکر خاک تمام ہو گئے
آواز آئی کشتی مرا نام من غریو جادو بود گوشہ صحرا سے ایک بونڈر گرد کا پیدا ہوا اُس بونڈر نے لاشہ
غریو جادو کا اُٹھا لیا لیکر طرف آسمان کے چلا گیا کہ اجمل جنی نخل سے اُتر آیا کہا ای شہریار کوئی ایسا
کرتا ہی یہ بڑا جادوگر مارا گیا اب خبر بادشاہ طلسم کو پہونچیگی اب ہزارہا جادوگر آپ کی فکر مین لگینگے بدیع الزمان
نے فرمایا تمنے بڑا احسان کیا عوض کی اپنی جان کا بھی تو خوف لگا ہی اب یہ بھی خبر مشہور ہو جائیگی کہ
اجمل جنی شریک طلسم کشا ہو گیا لوگ میری بھی فکر کرینگے غلام تو مخفی ہوتا ہی حضور لوح ملاحظہ کرکے
برای فتاحی طلسم جائین اجمل جنی تو مخفی ہوا بدیع الزمان بموجب ہدایت لوح ایک جانب چلے
اب دو حال لکھنا واجب و لازم ہین اول حال ملکہ شمیم گوہر پوش کا ظاہر کرتا ہون کہ محیط جادو بادشاہ
طلسم کلیمیا اس دن برای سیر نکلا تھا شمیم کو دیکھکر عاشق ہوا اُٹھا لایا طلسم مین پہونچایا ایک قصر مین
تاج یا کرتی بھاری لباس پہنکر ملکہ کا سامنا کیا ملکہ نے منہ پھیر لیا فرمایا ارے نامحرم کون ہی کہ جو تو
بلا تکلف ہمارے سامنے چلا آتا ہی ایک دشمن کے پہلو سے نکلی دوسرے جلاد کے پھندے مین
پھنسی ای مالک حکم دے ملک الموت کو میری قبض روح کرے کہ مین اس کشاکش سے نجات پاؤن
اس طرح ملکہ نے بیقراری کی اور خنجر کھینچکر اپنے گلے پر رکھ لیا کہا ای شخص میرے سامنے سے ہٹ جا
ورنہ مین اپنا گلا کاٹ ڈالونگی صدہا لونڈیان ہان ہان کرکے دوڑین ارے عورت یہ کیا بے ادبی کرتی ہی

یہ بادشاہ طلسم کلید ہین شاید محیط تاجدار نام سنا ہو حکومت طلسم تمکو ملیگی جس شہر کی خواہش کرگی مہیا ہوگی بڑی بڑی شاہزادیان آکر سلام کرینگی حکومت طلسم مبارک ہو ملکہ نے کہا اگر یہ بادشاہ ہفت اقلیم ہو تو میرے نزدیک فقیر سے بدتر ہی سر میرا کاٹ کے اگر ہاتھ لگائیگا مہت پچھتائیگا مجھکو زندہ نہ پائیگا اب تو محیط گھبرایا روتا ہوا باہر آیا دربار مین وزرا امرا کو جمع کیا سب سے رو رو کے اپنا حال بیان کیا کہ یارو میری تو یہ کیفیت ہی بقول آتش نظم

دلکو اپنے کردیا نازک مزاجی نے حباب
ہاتھ مہندی سے کسی محبوب کا رنگین ہوا
مرگیا سنتے ہی اسکے نالۂ مرغ سحر
خون ہی ہوتا رہا کوہکن شیرین ہوا
سوز اول سے دل بیتاب یکساتھ ہی
شور دریا سے ہی بہتر مشت شیرین ہوا
عطر ساز آئے جو اس گل پیرہن کو دیکھنے
کوہ سے ہر تار مین بھاری ترا تمکین ہوا
نات بھی ملنے کا مرقد مین گل بیر ورش
دلکی بیتابی سے عاجز آتش مسکین ہوا

درد دل سے اسقدر کاہیدہ مین غمگین ہوا
کاہ کا سایہ بھی ہمپر کوہ سے سنگین ہوا
دم بھی اس مہمانسرا دہر مین لیتے نہ تھے
وصل کی شب سحر حق مین سورۂ یٰسین ہوا
عاشقون کے مرغ دل کے خون ناحق سے
صورت سیماب پیدا ہی بے تسکین ہوا
ناز کیا کیا کچھ کیے اس بادشاہ حسن نے
عنبر سارا وہ گیسوئے غزال مشک چین ہوا
آسمان تک اُڑ کے پہونچے سے ہمارے خستہ حال
خوش نہو گو آج بندہ صاحب تالین ہوا

جسم زار آخر کو تار بستر و بالین ہوا
اپنے خون کی بو مین آتی ہر مجھے النسیم
ابھی بان تو مین عمر روان پر زین ہوا
بل بببے تاثیر گرد تیا لب تیشہ کو نبد
پنجۂ مژگان جانان پنجۂ شاہین ہوا
خرد نیک انسان عاقل ہو بزرگ بد نہو
عاشقون کے واسطے روز اک نیا آئین ہوا
تول دیکھا ہنسے میزان خرد مین بار ہا
کہکشان اک نصف اک نصف آئین ہوا
منہ دکھاتا ہوا سے اسقدر تسکین ہوا

وزرا امرا سمجھا رہے ہین ای شہریار طلسم نہ گھبرائیے ابھی ایک آہوے وحشی کا آپ نے سامنا کیا وہ ابھی پریشان ہو رہی ہو ماں باپ سے چھوٹی سہمان تاجدار کے یہان آئی اب وہان سے آپ اُٹھالائے وہان بھی سنتے ہین یہ ناراض تھی آپ یکایک سامنے چلے گئے اور اسکا رنج و ملال بڑھگیا دو چار روز خاموش رہیے دو چار روز کے بعد کھانا کھائے پانی پیے ملے آپ کو قبول کریگی آپکے علم و شان سے آگاہ ہو کہ آپ بادشاہ ہین طلسم ایسا وسیع ہی آپ کا مرتبہ رفیع ہی ابھی نہ ستائیے نہ اسکے سامنے جائیے ضرور آپ کو قبول کریگی یہ باتین تھین کہ آسمان سے رونے کی آواز کان مین آئی محیط نے جو دیکھا غریب جادو کا لاشہ بونٹے مین لپٹا ہوا آکر پہونچا لاشہ اسکا دیکھکر محیط گھبراگیا پوچھا ارے اسکو کسنے مارا بیرون نے آواز دی طلسم کشا پہونچا بڑے بڑے اسنے ملک لیے مگر کچھ بھی نہ چلا اجل جنی طلسم کشا کا شریک ہو گیا اسی نے آگاہ کیا تب طلسم کشا نے اسکو مارا دربان بھی مارا گیا تاجدار قتل ہوئی طلسم کشا اسکا شہرہ ہوتا آتا ہی لوح اُسکو ملگئی اور یہ بھی غلام آگاہ کرتے ہین کہ آپ جس عورت کو اُٹھا کر لائے ہین یہ حسن و جمال مین یکتا معشوقۂ طلسم کشا ہی ابھی طلسم کشا کو یہ معلوم نہین ہوا جسوقت اسکو دریافت ہوگا اور فتاحی طلسم مین جلدی کریگا یہ سب حالات سنکر محیط جادو سُن ہو گیا کہا کیون یارو اب کیا کرون وزرا امرا سب گھبرا گئے سب نے کہا ای شہریار بڑی مشکل ہوئی لوح مل جانا بڑی آفت پڑی اگر لوح نہ ملی ہوتی جو ساحر جاتا ہزار ہا بیرے پکڑلاتا اب جو قصد گرفتاری کریگا لوح رستہ بتائیگی محیط جادو نے کہا یارو دیکھو جسطرح سے بنے لوح طلسم کشا سے چھینلو اور گرفتار کرکے میرے سامنے لاؤ مین اُسکا سر کاٹ کے سامنے معشوقہ کے پیش کرون جب اُسکو یقین ہو میرا عاشق مارا گیا تب میری جانب توجہ کریگی کئی سو جادوگر دعوی کرکرکے چلے ہین دوسرا حال اب یہ ظاہر کرنا منظور ہو کہ جب بدیع الزمان نے طلسم مین

ہو اخذ کیا تو سمہان تاجدار کے ہرکارے خبرین لیکر بھاگے سمہان بیٹھا ہوا ہی بوجہ جانے بدیع الزمان
کے تردد و کلمہ ہو کہ ہرکارے آکر پہونچے کافرون نے کافر کو بد دعا دی عرض کی ای شہریار طلسم کشا برآ
شکار گیا راہ مین کاؤس تاجدار کو زیر کیا اُسنے رعد و کراپنے بیٹے کا حال بیان کیا کہ طلسم کلید مین
پھنس گیا ہو بدیع الزمان گئے علامت طلسم دیکھی دوسرے دن پشت پر ایک طائر کی سوار ہوکر غائب
ہوئے نہین معلوم کہان گئے کاؤس دہنہ طلسم پہ اترا ہوا ہی عیار نہین معلوم کہان گیا یہ سنکر سمہان اور
خوش ہوا کہا یارو لشکر طلسم کشا کو تباہ کرو کوئی ساحر حاضر ہو غیر ساحرون کے تباہ کرنے کو بہت سے
اٹھ کھڑے ہوئے شیحر جادو کہ کئی ہزار کا افسر ہوا اسنے کہا حضور یہ معاملہ میرے سپرد ہو اگر حکم دیجیے گرفتار
کردون یا آگ برسا کر جلا دون یا پانی برسا کر بھینٹ چڑھا کرون سمہان نے حکم دیا جسطرح بنے گرفتار
کرکے حاضر کرو ایک انمین سے بچنے نہ پائے سب کو گرفتار کرکے لاؤ شیحر جادو اسی وقت مع پانچ
ہزار ساحرون بیٹھے مع اپنی شاگردون ہون کے مقابلہ فضل مین آکر اترا فضل نے جو خبر پائی کہ یہ لوگ
برائے مقابلہ آیا ہی گھبرا گیا قارن سے صلاح کی قارن نے کہا ایک عرضی آقا کو لکھو ابھی دو پہر
چار پہر رات باقی ہو اگر آقا قصد کرینگے تو آجائینگے سب کافر اُنکے نام سے گھبرا جائینگے اسی وقت
ایک عرضی لکھکر ایک سوار کو دی اور روانہ کیا میان کاؤس تاجدار دہنہ طلسم پہ انتظار مین اپنے آقا کے
فروکش ہو مگر نہایت مشوش ہو کہ سوار نے آکر عرضی فضل کی دی کاؤس نے پڑھکر کہا یارو مین اب
کیا کرون مین بھی کوچہ سحر و ساحری سے واقف نہین قضائے کار پھرتا پھرتا امیہ آگیا امیہ نے جو یہ
حال سنا کہ فضل نے بانکسار یہ لکھا ہو کہ ای آقا مین بہت مجبور و ناچار ہون ساحرون سے مقابلہ ہو مدد کا
امیدوار ہون آپ تکلیف فرمائیے جلد تشریف لائیے امیہ نے پشت پر جواب لکھا طرف سے شاہزادہ
بدیع الزمان کے کہ ای سردار خوشخوای زینت پہلو تم نہ گھبرانا ہم وقت پر پہونچینگے یہ جواب سوار کو
دیدیا سوار روانہ ہوگیا بعد جانے سوار کے امیہ نے ایک نامہ طرف سے کاؤس کے لکھا مضمون
یہ تھا کہ ای شیحر جادو ہمنے سنا کہ تم بحکم شہنشاہ سمہان تاجدار مقابلہ مسلمانان مین فروکش ہو ہم پر بھی
سپہر حمزہ نے دباؤ ڈالا قوت مین اُسکے ہمسر نہ تھے وہ تمہارے فتح طلسم کلید کو گیا ہو نہین معلوم نکلے گی
یا وہان مارا جائے تم اُن سب کو تباہ کرکے ایک گھڑی بھر کے واسطے یہان بھی مہربانی فرماؤ چند
کس ہمراہیان طلسم کشا یہان موجود ہین اُنکی آکے گردن لو گرفتار کرکے لیجاؤ ہمکو ان ظالمون کے ہاتھ
سے بچاؤ امیہ یہ نامہ لیکر اور ایک جوان کی شکل بنکر طرف لشکر شیحر کے روانہ ہوا پھرتا پھرتا دیکھتا بھالتا
لوگون سے پوچھتا ہوا قریب بارگاہ شیحر آیا دربان سے کہا عرض کرو کاؤس تاجدار کا نامہ دار در دولت
پر حاضر ہو امیدوار باریابی ہی شیحر نے سنتے ہی بلوالیا امیہ نے آکر سلام کیا نامہ ہاتھ مین دیدیا شیحر نے
نامہ پڑھا بہت خوش ہوا جی مین کہتا ہو کہ مسلمانون کے مقابلے مین آنے سے یہ مرتبہ ملا کہ اتنے شہنشاہ
بادشاہ نے مجھسے مدد طلب کی کہا برادر تمہارا کیا نام ہی عرض کی سرفروش مجھکو کہتے ہین ہین چوتھی
پشت ہو کہ سرکار کاؤس مین ملازم ہین کچھ باتین راز کی مجھے عرض کرنا ہو امیدوار ہون کہ آپ تخلیے مین
چلین تو مین کچھ عرض کرون شیحر کے قتل ہونے کا وقت آگیا شیحر اٹھ کھڑا ہوا ہاتھ پکڑے ہوئے سرفروش
کو لیکر تخلیے مین آیا سرفروش نے باتون میں لگایا کہتا جاتا ہو حضور مسلمان بڑے سرکش ہین کیا کیا انکو گرکی

ذات سے فسادی ٹھہتے ہین دختر نامدار ملکہ شبنم گوہر پوش سے عشق ہوا اُسکے فساد بپا ہوے اُسی بادشاہ کا
سردار اُس نازنین کو لے بھاگا راہ مین آپ نے چھینلیا اب یہان سے بھی سنتے ہین کوئی اُٹھا لیگیا کیون
حضور یہ کون دشمن سخت لگا ہوا تھا جو یہان سے لیگیا جبکہ آپ ایسے ملازم اور اُسکے گھر سے اگر اُسکی
معشوقہ کو کوئی لیجائے کیسے افسوس کی بات ہی شہجر کے منھ سے نکلگیا ای سر فروش تمکو نہین خبر ہملوگونکو
خبر ملی مگر کچھ کر نہین سکتے یعنے محیط جادو بادشاہ طلسم کلبید کا اسطرف سے گذر ہوا وہ ظالم اُٹھا کر لیگیا یہ نہ
سمجھا کہ کسکی بیٹی ہی کسکی معشوق اپنی حکومت دکھائی اگر مسلمانون سے بگڑی ابھی منھ ولی ہملوگ طلسم پر چڑھ
جاتے مگر یہ لشکر کشی ہوگی یہ مقدمہ ملتوی نہ رہیگا محیط جادو نے بڑی گستاخی کی امیہ نے یہ بھی مغالطہ
سنا کہ بی شبنم گوہر پوش طلسم کلبید مین پہونچین وہان آقا بھی گئے ہین اُنکو خود پتہ ملجائیگا خیر مجھکو تو معلوم ہوا
یہ باتین کرتے اُٹھتے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا جیسے کوئی چوکنا ہوتا ہی شہجر نے پوچھا کیون سر فروش تم تو آدمی
لایق معلوم ہوتے ہو بادشاہون کی صحبت کے لایق ہو اِدھر اُدھر کیا دیکھتے ہو کہا حضور شراب کہ ہملوگونکی ختم ہو گئی تھی ہم
آج صبح سے گھر سے چلا تھا اسکی نوبت نہین آئی شہجر نے میز پر سے گلابی اُٹھا کر دی کہا لو پیو امیہ نے جام
لبریز کیا یہ اشعار پڑھتا ہوا اُٹھا

نظم

زین سحر تو با شب وصلم چہ کردی آفتاب — کاش سوے مشرق خود باز گردی آفتاب
در شب وصلم رسیدی صبح کردی آفتاب — آتش افتادہ در چنین گردون نوردی آفتاب
بسکہ زنگارِ غمم از خط تو بر جانش نشست — بر سپہر نیلگون شد لاجوردی آفتاب
عالمی از سرد مہر ہای تو شد زمہریر — ہر سحر بر خویش می لرزد ز سردی آفتاب
سیلی چوگان گردون می خورد مانند گوی — دم زند گر پیش ترک من بمردی آفتاب
با فروغ صبح ہرگز احتیاج شمع نیست — پیش روے تو شود مایل بزردی آفتاب
کاسہ در کف خستہ تن عریان سر و آتش بجان — چون شہید زار دار در بر زہ گردی آفتاب

اس لطف سے یہ اشعار پڑھے کہ شہجر بیقرار ہو گیا کہا ای سر فروش تمہین علم موسیقی مین بڑا دخل ہی کہا حضور
مین بھی قدردان کا جویا تھا اب مین نے آپ کو پایا بے راضی کیے نہ جاؤنگا خوشی خوشی شہجر جام پی گیا
جام پیتے ہی گھبرایا گھبرا کر کہا ای سر فروش اس جام مین کیا تھا کہا حضور آپ کی گھروالی نکلی مین کیا
جانون کیسی تھی ذرا اُٹھکر ٹہلیے شہجر اُٹھا اُٹھتے ہی لڑکھڑا کے گرا امیہ نے خنجر کھینچکر بیخوف جا پڑا شہجر کو قلم کیا
ایک ہنگامہ ہوا ساحر دوڑے امیہ سراچہ چاک کر کے نکلگیا یہان فضل پریشان تھا ساحر سب
دوڑے دوڑے پھرتے ہین اب فضل نے ہنگامہ جو سنا بارگاہ سے باہر نکل آیا چونکہ طبل جنگی بج چکا تھا
پریشان ہو رہا تھا کنارے پر لشکر کے کھڑا سوچ رہا تھا کہ صبح کو کیا ہوگا ایکا ایک لشکر مین شہجر کے ہنگامہ ہوا
دیکھا ساحرون شہجر کے نوکر مثل برگ خزان دیدہ مارے مارے پھرتے ہین اور ہاے آقا ہاے آقا کہتے
ہین اور خیمے شہجر کے آگ برس رہی ہی ایکا یک آواز آئی کہ شقی مرا نام من شہجر جادو بو فضل حیران تھا کہ یہ
کیا معرکہ ہی کہ دیکھا سامنے سے امیہ بھاگا ہوا آتا ہی فضل نے پکار کر آواز دی ای یار وفادار و ای عیار نامور
ہوا ای فرزند دلبند خواجہ عمرو یہ کیا معرکہ ہی امیہ نے کہا شہجر کو مارا شہجر بغض و حسد قلم ہوا اُس بیچارے کہ تمسے مقابلہ
کا ارادہ کرکے یہ ثمر حاصل ہوا کہ فوراً جہنم واصل ہوا فضل نے گلے سے لگا لیا گلے لگا کر فرمایا غمزدہ

ای پیک راستان خبر بار مانگو + احوال گل بہ بلبل بستان سرا بگو + بتلاؤ تو ہمارے آقائے نامدار کہان ہین
امیہ نے تمام کیفیت بیان کی کہ آقائے نامدار طلسم کلید مین داخل ہو گئے مجھکو یقین کامل ہو کہ لوح طلسمی پائی
ہو اور طلسم فتح کر رہے ہون چند چیزین قلعہ طلسمی مین مین نے بگڑتے بھی دیکھین ایک تو زنگی جو قرنا لیے ہوئے
کھڑے رہتے تھے وہ غائب ہوئے دوسرے وہ آہو جو آیا کرتے تھے وہ غائب ہین مین اب رخصت ہوتا
ہون فکر مین اپنے آقا کی جاؤنگا اگر میری تقدیر مین سعادت ہو تو اپنے کو خدمت مین آقا کے پہونچاؤنگا
فضل نے کہا ای امیہ اب تو بگڑی الجھ گئی سردار اُسکا مارا گیا اب وہ زیادہ فساد برپا کریگا امیہ نے
کہا انشاء اللہ جہانتک ہو سکیگا اپنے کو بھی پہونچاؤنگا خبر آپ کی لونگا اور اگر مہلت ہی نہ پائی تو تمکو
پروردگار کے سپرد کرتا ہون یہ کہکے امیہ تو چلا گیا یہان فضل بہ اطمینان اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا وہان
لشکر کفار مین جو زیادہ ہنگامہ ہوا اور ساحرون نے لاشہ اپنے آقا کا دیکھا انھین مار مار کر رونے لگے
سہمان جادو بارگاہ سے گھبرا کر نکل آیا پوچھا ارے یہ کیا معرکہ ہو ساحرون نے کہا حضور ایک
نامہ دار آیا وہ اندر گیا گھڑی بھر کے بعد خیمہ جلنے لگا جاکے دیکھا کہ لاشہ پڑا ہو سہمان گھبرا گیا شمر کا بیٹا
ثمر جادو روتا ہوا سامنے آیا کہا حضور باپ میرا مارا گیا یہ خوب جانتا ہون کہ مسلمانون کی طرف سے
کسی نے یہ کام کیا مشہور ہو کہ عیاران اسلام بلائے روزگار ہین دیکھیے طبل جنگی بجا صبح ہو سکی ہر چند کہ
سہمان نے منع کیا ای ثمر تیرا باپ مر گیا تو بدحواس ہو رہا ہو اور ہزارون ساحر موجود ہین مسلمانون کا خاتمہ
کر دینگے بلکہ چاہتا ہون ما بدولت خود مقابلہ کرین ثمر جادو نے کہا غلام نہ مانیگا کل ہی صبح کو اگر قیامت
نہ برپا کی تو نام اپنا ثمر جادو نہ پایا سہمان نے اس بات پر بمشکل راضی کیا کہ تین دن تامل کر چوتھے روز
میدان مین نکلنا ہی عہد ہے کا خلعت ثمر کو ہوا شجر کے مرنے سے یہ ثمر ثمر کو ملا یہ خبر مشہور ہوئی فضل و قارن
بارگاہ مین بیٹھے ہین فضل قارن سے ذکر کر رہا ہو کہ امیہ نے آتے کو کیا کار نمایان کیا مگر آقا طلسم کلید مین
گئے ہین خدا انکو وہان مظفر و منصور کرے کہ ہرکارون نے آکر خبر دی شجر کا عہدہ ثمر کو ملا اپنے باپ کے
مقام پہ آکے بیٹھا پرسون طبل جنگی بجوائیگا کل کا دن بیچ مین ہو اب وہ ملعون انتظام لشکر کر رہا ہی فضل
نے کہا خدا مالک ہو مگر محیط جادو بادشاہ طلسم کلید نے پچاس ہزار سوار روانہ کیے ہین وزرا نے
جو سمجھایا تو کسی قدر اطمینان ہوا ملکہ کو پیغام دینے لگا جس کسی نے جاکر پیغام دیا ملکہ نے جواب سخت
دیا محیط کیسا گھبراتا ہو ایک دن اسی فکر مین بیٹھا ہو ایک ساحرہ ہو کہ نام اُسکا ملکہ رنگین جادو وہی
وزیر محیط کی بیٹی ہو یہ خبر شکست مرحلہ جات اُڑی یہ بھی واسطے خبر کے آئی بادشاہ تخت پہ خاموش
بیٹھا ہو وزرا امرا کے آنے کا حکم نہین اکیلا بیٹھا رہتا ہو آنکھون سے آنسو جاری کلیجے پر ہاتھ رکھے
ہوئے بیٹھا ہو رنگین نے جو یہ حال بادشاہ کا دیکھا اسکو تنخواہ سرکار سے ملتی ہو نوکری معاف ہو
رنگین نے جھک کر سلام کیا نہایت نازنین حسین قد موزون چہرہ گلگون انکھڑیان قاتل عالم ہر
غماز خنجر کار خم آن بان عشوہ و ناز دست بستہ ہمراہ قدمون کو بوسہ دیا گرد پھری دست بستہ عرض کی
آج سرکار کے آئینۂ رخسار پہ گرد ملال پائی جاتی ہو آج تو مین نے سرکار کو متغیر پایا کنیز رازدار جادو
کی دختر ہو سرکار کے نمک سے پرورش پائی ہون ایسا کچھ سرکار نے میرے باپ کو دیا کہ آجتک
وہی صرف و مصارف ہین وہی سب ملازم ایسے وقت مین وزرا امرا پاس نہین لونڈی سے تو فرمایئے

کام مین سرکار کے جان لگا دونگی اگر آپ حکم دین تو آسمان سے تارے توڑ لاؤن تا بہ تحت الثری قطرۂ
آب بنکر جذب ہو جاؤن سرکار کا مطلب حاصل کرون یقین ہی عنایت سامری و جمشید سے کہ یہ سعادت
میری تقدیر مین ہو محیط تو بھرا ہوا بیٹھا تھا ایک آہ کی اور رونے لگا کہا ای فرزند کیا بیان کرون میری
تو اب یہ کیفیت ہی

نظم

سحر وصل کریگی شب ہجران پیدا
در و دیوار سے ہو صورت جانان پیدا
نسبت اوس مست کو لگارین سے نہین کچھ انکو
آب انگورنے کی آتش پنہان پیدا
اب قدم سے ہی مرے خانۂ زنجیر آباد
کر چلے ابر قرہ بھی کہین باران پیدا
نقش انکا کسی لعل سے لب پہ بٹھا
گاہ خر ہونے لگی صورت انسان پیدا
بیجا ہوگا مگر شہر ہی اقلیم عدم
کو نسے وقت ہوا تھا یہ گلستان پیدا
وحشت دل نے کیا ہی وہ بیابان پیدا
مطلب کافری سے ہوتا ہی مسلمان پیدا
خار دامن سے الجھتے ہین بہار آئی ہی
یہ کلائی تو کرے پنجۂ مرجان پیدا
باغ سنسان نکر انکو پکڑ کر صیاد
مجھکو وحشت نے کیا سلسلہ جنبان پیدا
نعرہ زن کنج شہیدان مین ہو بلبل کیطرح
میرے منہ مین ہو تجھے کس لیے دندان پیدا
روح کیطرح سے داخل ہو جو دیوانہ ہو
دیکھتا ہون جسے ہوتا ہی وہ عریان پیدا
مو جدا کی ہی سیہ روزی ہماری آتش
سیکڑون لوس نہین صورت انسان پیدا
دیکھ آئینے مین ہو جوہر پنہان پیدا
خاک کرنے کو کیا گل نے گریبان پیدا
کشتہ ہو مین کھلی دشمنی و دوست مجھے
بعد مدت ہوے ہین مرغ خوش الحان پیدا
رو کے آنکھوں نے لگا لون مین بخار دلکو
آب آہن نے کیا ہی یہ گلستان پیدا
خوف ناصح مرو مت سے مجھے آتا ہی
جسم خاکی سمجھ اسکو جو ہو زندان پیدا
اک گل ایسا نہین ہی جو نہ خزان جسکی بہار
ہم نہوتے تو نہوتی شب ہجران پیدا

اس خضوع و خشوع سے یہ شعر محیط جادو نے پڑھے کہ رنگین رونے لگی کہا ای شہریار کیا کلام مین آپکے
سوز و گداز ہی کہ سنا نہین جاتا قلب تھرّاتا ہی بواسطہ سامری و جمشید کا مفصل فرمایئے محیط نے سب
کیفیت بیان کی کہا اصل مین وہ معشوقہ طلسم کشا ہی اور وہ جوان طلسم کشائی کرتا ہوا آتا ہی یہ معشوق سرکش
کسی طرح مجھکو نہین مانتی رنگین نے کہا ای شہنشاہ عورت کی عورت رازدان ہوتی ہی حقیقت مین
اسکا نہ راضی ہونا اسوقت مین کہ وہ طلسم کشا پر مائل ہی کیونکر اور جانب توجہ کرے سرکار میرے سپرد
کرین مین اپنے باغ مین لیجاؤن دو چار روز مین اوسکی خدمت مین راز و نیاز پیدا کرون اوسکے بعد
اس امر پر راغب کرون یقین تو یہ ہی کہ مطلب دل حاصل ہو مین یہکر نہ لیجاؤنگی کہ شاہ نے آپکو
میرے پاس عید کیا ہی اول تو یہ کہ وہ بھی شاہزادی ہی مین عرض کرونگی میرے باغ مین چلکر تشریف رکھیے
کہ ہوا ے باغ سے فرحت حاصل ہو محیط خوش ہو گیا کہا ای رنگین اگر تو نے یہ کام کیا تو مجھکو مول لے لیا
رنگین نے عرض کی کہ وعدہ کرتی ہون اسی ہفتے عشرے مین راضی کرکے خدمت مین لاؤنگی اور نہین
تو ایسا ایک سحر کرونگی کہ قلب اسکا الٹ جائے عشق آپکے وہ بھی بیتاب ہو سواے ملاحظہ
روے زیبا ے حضور کچھ بھلا نہ معلوم ہو محیط نے کہا اچھا لیجاؤ رنگین جادو خدمت مین ملکہ شبنم کے
آئی دیکھا اسنے جمال بیمثال سب اعضا موزون مالک ملک حسن و جمال آفتاب آسمان کمال رنگین نے جھککے
سلام کیا ملکہ نے سر اٹھا کر کہا ای حور پیکر ای سمن بر ہم خاک نشینون کو سلام کرنے سے کیا فائدہ ملکہ بلکہ
تو یہ ہی فرد ہم خاک نشینون کا ستانا نہین اچھا ✤ ہلجائینگے افلاک جو فریاد کرینگے ✤ رنگین نے کہا
کہ آپکے والد نامدار سے اور ہمارے خاندان سے بہت رسم رہا ہمارے بزرگ سرفراز ہیں اسلیے لونڈی
نے سنا کہ حضور کا اسوجہ سے آنا ہوا آپکو صحبت نا جنس گوارا نہین بادشاہ نے اب قصد کیا تھا کہ جبر کرون

اُس جلسے مین لونڈی بھی شریک تھی مین نے شاہ سے وعدہ کرلیا کہ مین راضی کردونگی مگر مین نہین عرض
کرتی کہ حضور اسکو قبول کرین مگر بارے چندے میرے باغ پر فضا مین تشریف لے چلین کوئی آپ پر
جبر نہین کرسکتا اس محبت سے رنگین نے باتین کین کہ ملکہ شگفتہ ہوئین کہا ری رنگین احسان تو او چیز ہی
مین جانونگی کہ مجھکو خرید لیا اور جان بخشی کی رنگین نے کہا کنیزین شاہزادی بولی کیا جان بخشی کرینگی مگر البتہ
خدمتگزاری آنکھون سے کرونگی یہ کہکر شمشیر کو اپنے تخت پر رنگین نے سوار کرلیا اپنے باغ پر فضا مین
آکر داخل گیا ملکہ کو لاکر اُتارا مسند پر بٹھایا خدمتگزاری مین مصروف ہوئی دلدہی جو کرتی ہی تو ملکہ ہر وقت
بدیع الزمان کا ذکر کرتی ہین کہتی ہین ای رنگین فصاحت بلاغت جلالت ریاست جرأت سخاوت
حسن وجمال سب کچھ پروردگار نے اُنکو عطا کیا ہی جب خیال آتا ہی کلیجہ تھرا جاتا ہی یا تو وہ دن تھا کہ کوئی
ہمسے بیوجہ کلام نہ کرسکتا تھا یا ہر شخص دعوی عشق کرتا ہی مگر وہ شیر سب کی سرکوبی کرتا ہوا آتا ہی سن پایا تھا
سہمان مجھکو لیگیا اُسکے ملک پر چڑھ آئے خبر پائی کہ محیط بادشاہ طلسم کلید اُٹھا لیگیا یکہ وتنہا طلسم مین
گھس آئے اقبال خدا نے یہ دیا ہی کہ لوح محفوظ پہلے ملی اب لوح طلسم کلید بھی حاصل کرچکے کئی مرحلے
بھی توڑے محیط حرامزادہ گھبرا رہا ہی یقین ہی کہ سب کو قتل کرین طلسم پر قبضہ ہوا اگر زندگی ہی تو ہم بھی وہ روز نوروز
دیکھینگے ورنہ اس اشتیاق مین دنیا سے اُٹھ جائینگے ملک عدم مین جاکر ملاقی ہونگے ایسی باتین کرکے کبھی
روتی ہین کبھی ہنستی ہین مگر اس لطف سے یہ جلسے بیان ہوے کہ رنگین کو بھی اشتیاق دیدار بدیع الزمان
ہوا ملکہ ورنگین مین تو یہ باتین رہتی ہین رنگین بھی آٹھ پہر یہی چاہتی ہی کہ وہ بات کرون کہ ملکہ کو شگفتگی
حاصل ہو اب حال شاہزادہ بدیع الزمان عرض کرتا ہون کہ شاہزادہ والاقدر غرلو جادو کو مار کر بموجب
ہدایت لوح ایک جانب چلے دو کوس راستہ طے کرکے ایک مقام پر پہونچے دیکھا ایک قصر سیاہ وسط
صحرا مین تعمیر ہی چند ساحر بطور نگہبانی وہان بیٹھے ہین لوح نے خبر دی کہ یہ زندان طلسمی ہی تمام قیدی
اسی مکان مین ہین جاکر اسکو فتح کرو قیدی رہا ہون سلاح ولباس بھی یہان ملیگا بدیع الزمان یہ
مضمون دیکھا سامنے اُس مکان کے آئے چند جادوگر جو وہان بیٹھے تھے یہ کہکے دوڑے کہ طلسم کشا
آگیا اکیلا ہی گھیر کر مار لو اتفاق سے آہن پوش جادو جو یہان کا داروغہ ہی وہ آج واسطے شکار کے
گیا ہی سات جادوگر یہان چھوڑ گیا ہی بدیع الزمان تلوار کھینچکر اُنپر جا پڑے چشم زدن مین اُنکو مار لیا ایک
جادوگر زخمی ہوکر بھاگا کہ چلکر داروغہ صاحب سے خبر کرین بدیع الزمان اُنکو مار کر قفل در توڑ کے
اندر مکان کے آئے دیکھا ہزارون آدمی جو سابق مین ملے تھے پڑے ہوے تڑپ رہے ہین شاہزادہ
بدیع الزمان نے بموجب حکم لوح جسپر عکس لوح ڈالا تڑپ کر انسان بنا تھوڑی دیر مین بارہ سو جوان
کچھ شاہزادے کچھ وزیرزادے کچھ تاجر بچے بشکل انسان ہوے اپنی مصیبتین بیان کرنے لگے کہ سالہا سال ہمکو اس
مصیبت مین گذرے آپ کے صدقے مین رہائی پائی سب کلمے پڑھ پڑھکر بصدق دل مسلمان ہوے
ایک جوان خوشرو موسوم بہ خسرو زرین پوش شاہزادے پر تصدق ہوا کہا ای شہریار یہ جو کوٹھا مقفل ہی
اُسمین مال طلسم ہی آپ کے واسطے سلاح لباس مرکب آپ کا الگ ہی بدیع الزمان نے کوٹھے کھولے
سلاح طلسمی پائے لباس زمردنگار دستیاب ہوا گھوڑا خوشخرام تیزرو واسطے سواری کے ملا سب
جوانون کے واسطے مرکب ہاے عربی ملے اسباب جھگڑون پر بار کرایا بارہ سو جوان پشت پر مگر

خسرو کوب کا افسر کیا اس جاہ و حشم سے اُس قصر سیاہ سے نکلے قصد ہے کوئی مقام معقول دیکھکر فروکش ہون
مگر وہ ساحر جو زخمی ہوکر بھاگ گیا تھا شکارگاہ مین پہونچا آہن پوش سے خبر کی کہ حضور غضب ہوگیا طلسم کشا
در زندانخانے پر پہونچا ہمارے ساتھ کے لوگ مارے گئے یہ سنکر آہن پوش گھبرا گیا بارہ ہزار جادوگر
اسکے ساتھ مین ایک آواز دی صحرا مین سب شکار کھیل رہے تھے اپنے مالک کی آواز سنتے ہی آکر جمع ہوگئے
آہن پوش یلغار کرکے چلا بدیع الزمان ایک دشت مین آکر ٹھہرے فرما رہے ہین کہ ای خسرو اسی مقام
پر اترین خسرو کشتا ہو آگے بڑھ چلیے دو کوس پر مقام معقول ملیگا بدیع الزمان آگے بڑھے تھوڑی دور چلے
تھے کہ صحرا سے گرد اڑی آہن پوش بارہ ہزار جادوگرون سے آکر پہونچا دور سے آہن پوش نے دیکھا کہ وہی
قیدی ساتھ ہین طلسم کشا اکیلا ہے یہ جوان کیا مقابلہ کرینگے ایک ایک ساحر دس دس کو مار لیگا طلسم کشا کو بلوہ
کرکے پکڑ لینگے یہ سوچکر وہین سے نعرہ کیا باش او طلسم کشا غضب کیا قیدیان شاہی کو چھڑا لیا مگر اب بچکر کہان
جائیگا میرے ہاتھ سے کیونکر امان پائیگا بدیع الزمان نے جب خسرو کو دیکھا فرمایا اے برادر مردانہ باش ساحر سے
مقابلہ ہے میرے قریب رہنا جو سحر مین پھنسے گا مین اُسپر عکس لوح ڈالونگا سحر دفع ہو جائیگا مگر اول تیر چلین یہ
خطا شعار نہ سمجھین مجھے ان بارہ ہزار سے کچھ ہراس نہین ہے بدیع الزمان نے بھی نعرہ کیا نعرہ بدیع الزمان
مہ برج خوبی شہ انجمن ٭ بدیع الزمان گرد لشکر شکن ٭ سب نے کمانین کاندھون سے اتارین تیرون کی
بوچھار کردی کئی سو ساحر مارے اب تلوار کھینچکر ساحرون پر بدیع الزمان جا پڑے ہر بارہ سو جوان بھی
شیرانہ لڑتے ہوئے چلے ایسے ساحر گھبرائے کہ پاؤن اُنکے اُٹھ گئے بدیع الزمان لوح کو گردش دیتے
جاتے ہین جس جوان پر کسی ساحر نے سحر کیا اُسپر عکس لوح ڈالا اُسنے صحت پائی پھر لڑنے لگا اس طرح جوانونکی
حفاظت کرتے ہوئے ساحرون کو قتل کرتے ہوئے چلے آتے ہین ساحر کبھی بھاگے کبھی رکے جب آہن پوش
غیرت دلاتا ہے کہ یارو غیرت کی بات ہے تم ساحر ہو غیر ساحرون سے بھاگے جاتے ہو ذرا ٹھہر جاؤ جمکر سحر کرو
سبکو مار لو و گرنہ طلسم کشا کو پکڑ لینگے لیکن بھاگے ہوئے کہین رکتے ہین تھمے اور پھر بھاگے قضا سے کار
ملکہ رنگین جادو ساتھ ملکہ شبنم گوہر پوش کے محبت آرا ہے آج کوٹھے پر فرش بچھوایا ہے یہ بھی ملکہ کو
یقین ہوچکا کہ یہ ہماری خیرخواہ ہے لڑائی نہ کریگی ملکہ بھی ہنس ہنس کے باتین کر رہی ہین کہ ہا ہو کی صدا کان مین
آئی رنگین نے جو سر اٹھا کر دیکھا تو ایک ہنگامہ عظیم بپا ہے ساحر بھاگے آتے ہین اور غیر ساحر قتل کرتے ہوے
آتے ہین غیر ساحرون کے آگے ایک جوان مرکب پری پیکر پر سوار ماہ رخسار کاکلین عارض انور پر لہرا رہی ہین
غزال چشم غنچہ دہن سینہ چوڑا خوبصورتی کی تیاری تیغ بر آب دست زبردست مین لوح طلسمی مثل جرم قمر تڑپ
رہی ہے جسکے جھپیٹ سے ہاتھ مار اس رکاب دو مرکب چار ٹکڑے ہے کسی ساحر کے سینہ پر کینہ پر نیزہ مار دیا سینے کو
توڑ کر پار کیا گرز اٹھا کر زمین پر مارا استخوان اُسکے چور چور وہ بر سیر فی النار والسقر ہوا لاشے تڑپ رہے ہین ساحر
سحر بھول گئے لینا لینا کے بدلے بھاگو بھاگو کہتے ہین کبھی بھیجے کبھی تھمے کبھی بھاگے آہن پوش خود سحر
کرتا ہے بدیع الزمان عکس لوح ڈال کے دفع کر دیتے ہین رنگین نے گھبرا کر کہا واری ذرا ملاحظہ فرمائیے یہی
جوان یکتا طلسم کشا ہے شبنم گوہر پوش نے ایک چیخ ماری کہا بخدا ہمین است کہ خون کردہ و دل بردہ ببین
بسم اللہ آفتاب نظر بہت کسی راہ ٭ رنگین نے کلیجہ تھام لیا کہا واری آپ کا جو یہ حال ہو بجا ہے مین جا کے
خلاف کرون ایک سحر مین سب کو بھگا دون یا مار ڈالون ملکہ شبنم نے کہا تمھین اختیار ہے ہم تو بید دیا ہین

رنگین جادو اٹھی آتے ہی ایک نخل کے سائے مین ٹھیرکے ہو کر ایک گولا مارا کہ دو سو جادوگرون کے کلیجے کو
برما کے نکل گیا لاشے اُنکے دھڑ دھڑ گرے دوسرا سحر کیا برقین گرین گئی سب کے سر اُڑ گئے تین چار سحر دن مین
کئی ہزار ساحر ملکہ رنگین نے مارے بدیع الزمان حیران تھے کہ یہ سحر کون کرتا ہی خسرو زرین پوش نے
بڑھکر عرض کی وہ دیکھیے حضور ایک نازنین سحر کررہی ہی بدیع الزمان نے پلٹ کر جو رنگین جادو کو دیکھا
نہایت پسند فرمایا ساحرون کے گھٹنے سے مہلت بھی ملی رنگین نے بوچھار کردی بدیع الزمان
لڑتے بھڑتے قریب آہن پوش کے پہونچے آہن پوش نے ہاتھ تلوار کا مارا بدیع الزمان نے تلوار کے
قبضے پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھینکر پھینکدی کمر مین ہاتھ ڈال کے اُٹھا لیا رنگین پکار اٹھی ماشاء اللہ کو تمھے
سے ملکہ شبنم گوہر پوش بھی دیکھ رہی ہین دعائین کررہی ہین پروردگار میرے وارث کو دشمنون کے ہاتھ
سے بچانا بدیع الزمان نے آہن پوش کو ہاتھ پر تولکر طرف آسمان کے پھینکا گرتے گرتے ہاتھ مارا
چورنگ ہوا کاٹا ساحر تو سب بھاگ نکلے بدیع الزمان بفتح و فیروزی سامنے ملکہ رنگین کے آئے
فرمایا ای شہنشاہ فلک خوبی و ای سرو خرامان باغ محبوبی تم اپنا نام نامی تو بتاؤ عرض کی مین سرکار کی خدمتگار
ہون ملکہ شبنم گوہر پوش کی پرستار ہون نام شبنم سنکر شاہزادہ مثل گل کے شگفتہ ہوگیا پوچھا تمہارا کیا نام ہی
عرض کی اس کنیز کو ملکہ رنگین جادو کہتے ہین بادشاہ طلسم کلید کے وزیر کی بیٹی ہون ملکہ شبنم گوہر پوش
اس باغ مین ہین وہان تشریف لیچلیے بدیع الزمان نے سایۂ باغ مین بارگاہ استادہ کرائی اور جانبازان
صف شکن کو اس بارگاہ مین چھوڑا آپ ساتھ رنگین کے باغ مین تشریف لائے دیکھا باغ بہشت آئین
نہایت آراستہ و پیراستہ جوانان چمن اکڑ رہے ہین نرگس کی دیکھا بھالی سوسن کے پھولون پر لالی طفلان
غنچہ کی دھوم نسیم عنبر بیز اٹکھیلیون سے چال چل رہی ہی سب شجر سبز پوش نہرون کو بحر الفت کا جوش
سوسن صد زبان خاموش رنگین سر جھکائے ہوئے تھینی گلشن جمال کی کررہی ہی ملکہ شبنم کو جو خبر پہونچی
رنگین جادو شاہزادے کو لاتی ہی اپنے کو سنبھال کر اٹھین برائے استقبال کنارے پر آکر ٹھہرین کہ دیکھا
شاہزادہ سامنے آکر پہونچا مگر بدیع الزمان تربتر کرآئے ہین دریاے خون مین نہائے ہوئے خانۂ ز
ندہ خون سے معمور تیغہ ہلالی کو رومال سے پاک کرتے ہوئے سپر کے ٹکڑے اُڑے ہوئے یہ حال دیکھکر
دل کو تاب نہ آئی مگر بسبب رنگین کے گستاخی کرتے حجاب آیا جھک کر سلام کیا عرض کی حضور سب طرح خیر و عافیت
ہی اسوقت بڑی جنگ سخت واقع ہوئی بدیع الزمان نے فرمایا کہ ملکہ ابھی مقابلہ ہاے عظیم باقی ہین ملکہ نے
ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا شاہزادے کو بارہ دری مین لاکر پہونچایا رنگین نے کنیزون کو اشارہ کیا اسباب عیش و
نشاط مہیا ہوا ملکہ شبنم نے کہا ای شہریار ہماری محسن جان بخش تو ملکہ رنگین جادو ہین سمان جادو کے
قبضے مین تھی یہان کے محیط جادو جو اس طلسم کا بادشاہ ہی اُٹھا لایا اسنے بڑے بڑے ظلم کیے مگر خدا بی
رنگین کو سلامت رکھے کہ انھون نے آنچ تک ہمکو پہونچنے نہ دیا ورنہ اُس ملعون کا ارادہ یہ تھا کہ جبر کرے سحر کرکے
مبہوت کردے مگر انھون نے نہایت تکلف سے ہمکو نکالا سمجھ جان بخشی کا احسان ہی رنگین دستبستہ
عرض کرتی ہی ملکہ عالم یہ نہ ارشاد فرمایئے مین شرمندہ ہوتی ہون میری مجال ہی کہ مین آپ پر احسان کرون
انسان کا کام انسان سے نکلتا ہی دشمن ہمیشہ کف افسوس ملتا ہی شکر ہی کہ شہریار آگئے اب کوئی کچھ نہین کرسکتا
ہی مگر حضور مرحلہ جات ابھی باقی ہین بادشاہ طلسم سے مقابلہ پڑیگا صحن باغ مین فرش بچھا ہوا مین ہو رہی ہین

کہ آسمان پر سناٹا ہوا بدیع الزمان نے سر اٹھا کر دیکھا ایک ساحر امیہ کو پنجے میں دبائے لیے جاتا ہے شاہزادہ
بدیع الزمان نے گھبرا کر فرمایا اے رنگین میرے یارِ وفادار کو ایک ساحر لیے جاتا ہے اتنا یہ فرماتا تھا بدیع الزمان
کا کہ رنگین تڑپ کر بلند ہوئی برق بنکر اُس ساحر پر گری برق جہندہ سے کب بچ سکتا ہے اُس ساحر کے
دو ٹکڑے ہوئے امیہ پنجے سے چھوٹا رنگین نے تڑپ کر اسکی کمر میں پنجہ دیا جھپٹ کر زمین سے اُتری امیہ
بیہوش تھا سامنے بدیع الزمان کے لا کر امیہ کو رنگین نے ڈالدیا کہا یہ حاضر ہے بدیع الزمان نے کنیزوں کو
اشارہ کیا کنیزوں نے گلاب و کیوڑہ چھڑکا امیہ ہوشیار ہوا اپنے آقا کو بیٹھے دیکھا اُٹھتے ہی قدموں سے
لپٹ گیا عرض کی میں نے حضور کو بخیر و عافیت دیکھا ہزار ہزار شکر ہے بدیع الزمان نے فرمایا اے امیہ
تم پر کیا گذری عرض کی اے شہریار حضور کے آنے کے بعد سیمان کو جو آپ کے داخلہ طلسم کی خبر پہونچی
اُس بیحیا نے شجر جادو کو برائے اہتمام لشکر حضور مقرر کیا اُسنے طبل جنگی بجوایا فضل نے بنام حضور عرضی
لکھی میں اُس شب کو پہونچا شجر کو قتل کیا میرے سامنے یہ معرکہ گذرا تھا کہ شجر کا بیٹا ثمر ہے ثمر کو غصہ باپ کا ملال
اُسنے بادشاہ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تین دن میں مسلمانوں کو گرفتار کر دونگا یہ غلام لشکر صحرائے طلسم میں آیا
علامت قلعہ کچھ منی ہوئی دیکھی واسطہ قلعے میں پھر رہا تھا کہ یہ ساحر مجھکو لیکر بھاگا شکر ہے کہ حضور نے مجھکو بچایا
مگر نہیں معلوم فضل پر کیا گذری آج معرکے کا دن ہے ثمر نے طبل جنگی بجوایا ہوگا صبح کو میدان کارزار میں
آیا ہوگا فضل بیچارہ کیا کریگا ابھی گھبرایا ہوا تھا بدیع الزمان نے گھبرا کر فرمایا اے امیہ پہونچ سکتے میں
عرض کی بعد عظیم ہے بدیع الزمان گھبرا گئے شبنم نے کہا اے شہریار عیار نے کیا خبر کہی کہ آپ پریشان
ہو گئے بدیع الزمان نے فرمایا ملکہ کیا کہوں میرا لشکر مقابلہ سیمان میں فروکش ہے لشکر سیمان بہت
کریگا غیر ساحر ساحروں کا بار کیونکر اٹھا سکینگے ملکہ شبنم رونے لگی رنگین کہا اے شہریار کنیز سے بار فراق اب
نہ اٹھ سکیگا اب یہ کیفیت ہے

نظم

جا نکلو جسکو عشق کا کل پر تم نہیں
کیوں منزل وار پر شش صورت آدم نہیں
نکہت گل کتنی جاتی ہے زبان موج سے
عکس بھی جاتا نہ تیرا آئینے میں بیدم نہیں
رنگ ملک کیا غارت دل پر داغ نے
وصل کی شب و روز ہجر کو تو ہم نہیں
تھرہ شک نماز آیا نظر ماہ صیام
قامت خم گشتہ اپنا بھی کم از خاتم نہیں
کیوں مقابل ہے یہ روز ہجر کا پہلو منعیہ
یہ تجمل اس کے ناخن کم از خاتم نہیں

صبح فرقت تیرگی میں شام سے کچھ کم نہیں
ہو نہ الجھے فریب مار میں ادہم نہیں
ہم فرقت ان اسلیے زاہد کہ ہوں سب سے بیگانہ
قابل نظارہ رنگ گلشن عالم نہیں
مرگیا میں سوکھ کر اترا ہوا سو بات کون
سانپ طاؤس سا بھی کچھ کم آدم نہیں
جام کو کیا دیکھکر حیران ہے ہے شراب
سکندر یکن آج کیوں شیشے کی گردن خم نہیں
رہت مجھسے نہ کیونکر شب چشم ستمگر یار
ناتوان ہوں میں مریض عشق کچھ ستم کم نہیں

چاند نکلا ہے افق سے نیر اعظم نہیں
ابر کی صورت پہ کیا پیدا اسے الحذر
قامت محراب کچھ بہتر تو اے خم خم نہیں
جان پہ بن جاتی ہے میں جب بنو ہر دلکی
یہ غلط میں جانتا تھا جیلی میں ہم نہیں
شام کے ہوتے ہی کیوں آئے نظر آثار صبح
کم ہوئی جسم عفیر اے دل فقط کیا غم نہیں
گریباں کہ یہ بیری دیار حسن میں
جام میں لبریز ہے شیشے کی گردن خم نہیں
عکس انکی دیکھکر ہوتا ہے استغنا مجھے

بدیع الزمان نے اشک ملکہ شبنم کے پاک کیے فرمایا ملکہ فراق غم وہ
میرے سرداران نامی و پہلوانان گرامی پرانے رفیق میرے شفیق اُنپر جو کوئی جفا سنوں اور میں تدارک نکروں
میں فوراً سوار ہو کر مرکب پر جاؤنگا طلسم کے فتح کی صورت پر وہ کار رسیدہ اگر لگا پھر پلٹ کر آجاؤنگا مگر انکی مدد سے
روگردانی شیوۂ محبت سے بعید ہے امیہ اٹھا رنگین نے کہا اے امیہ شہر جاؤ

کنیز آپ کی جاتی ہی ثمر کی کیا حقیقت ہی سر لا کے ابھی حاضر کرتی ہی جو کچھ افتاد گذری ہوگی اُسکو رفع کر دونگی بلکہ
اُنکا نام نہ خیریت بھی لاؤنگی بدیع الزمان نے کہا ملکہ تمکو بڑی تکلیف ہوگی عرض کی ای شہریار مین نے جو
اسی واسطے دامن دولت کو تھاما ہی سامری و جمشید پر لعنت کی بدل و جان اطاعت دین اسلام اختیار کی خدا
جب حضور کو تا بطلسم نور افشان پہونچائیگا اور اُن تکراسون پر آپ غالب آئینگے تو کنیز کلمہ پڑھیگی سحر سے
تائب ہوگی ہر چند سب نے کہا رنگین نے کہا مین چشم زدن مین پہونچونگی کنیزون سے حکم دیا دیکھو خبردار کسی طرح کی
شہریار کو تکلیف نہ ہونے پائے جسطرح ملکہ شبنم فرمائین بسر و چشم بجا لانا اُنکے حکم کو میرے حکم سے بہتر جاننا شبنم نے
کہا بوا تمہارے احسانات کا ہم شکریہ ادا نہین کر سکتے رنگین نے عرض کی یہ نہ فرمائیے کنیز کو حجاب ہوتا ہی
یہ کہکر فوراً دستک دی جھونکا ہوا کا چلا بوئے خوش آئی کہ دماغ جان معطر و معنبر ہو گیا رنگین غائب ہوئی
بدیع الزمان نے ملکہ شبنم سے فرمایا رنگین کے احسانات تو بڑھتے جاتے ہین کہا ای شہریار کیا عرض
کرون محیط جادو بادشاہ طلسم کے شکنجے سے اسنے مجھکو نکالا ورنہ مجھپر سحر ہوتا اور جو اُس ملعون کے دل مین
آتا وہ کرتا مگر یہ اس لطف سے مجھکو نکال لائین جبر و قہر سے اُنکے پاس آئی کسی طرح کی تکلیف نہین اُٹھائی
ہر وقت میری خاطر کی جو یا رہین آپ کو ڈرتے دیکھا جاتی ہین کئی ہزار ساحر مارے اب دیکھیے سردارون کو
بچانے گئی ہین اب ثمر جادو کا ذکر کیا جاتا ہی کہ بعد تین دن کے یہ ہوم خانے سے نکلا آگے سہمان تاجدار
سے عرض کی سرکار طبل جنگی کو حکم دین غلام نے سب سامان کر لیا کل دیکھیے کہ مسلمانون کا کیا حال ہوتا ہی
ایک سوار میدان مین لڑیگا سب کی شکلین بلند ہو لیگا عام فوج کی اور تدبیر ہو جائیگی سہمان نے حکم دیا طبل جنگی
بجا ناظرین کو یاد ہوگا کہ شب رنگ جادو ہاتھ سے قاموس کے زخمی ہوا آج غسل صحت کر کے دربار مین آیا فضل عیار
بھی بارگاہ مین بیٹھے ہین اپنے آقا کے سینے دعا کر رہے ہین کہ پروردگار آقا کو ہمارے طلسم کلید پر مظفر و منصور کرنا جسدن
اُنھون نے سنا ہی کہ راستہ طلسم نور افشان کا طرف سے طلسم کلید کے ہی قاسم و ایرج آکر قید ہوئے
اسدن سے یہی بیقراری بھی کہ کیونکر طلسم کلید فتح کرون تا بہ نور افشان پہونچون شکر ہی کہ طلسم کلید مین داخل ہوا
یہ ذکر تھا کہ ہرکارے دوڑے ہوئے آئے بعد دعا و ثنا کے عرض کی ای شہریار ثمر جادو ہوم خانے سے برآمد ہوا
آج تو آپ سے باہر ہی کسی سے آنکھ نہین ملاتا یہی قول ہی کہ کل لشکر اسلام کا خاتمہ کر دونگا لاشہ ہاے
مسلمانان سے میدان بھر دونگا طبل جنگی بجگیا فضل عیار و شبرنگ متحیر تو ہو گئے مگر فرمایا کہ دو ہمارے لشکر مین
بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی گرگرایا دونون لشکرون مین تیاریان
ہونے لگین ثمر جادو پھولا ہوا اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہی کو رہا ہی کہ یارو آج جو تھا دن ہی کہ مین نے عمدہ اپنے
باپ کا لیا کوئی عیار مکار میرے پاس نہین آیا ہم پر عیاری ضروری بابا جان کو ناحق گھیر کر مار لیا ہمارے پاس
آتا تو ہم مزا چکھاتے اب صبح کو کیفیت معلوم ہوگی کہ کیا رنگ ہوتا ہی ساحران کے طبلا رہے ہین انھین کو سہیجے
ہین کہ یارو چہار طرف سے گھیر لینا مال و اسباب نہ نکلنے پائے بڑا مال جمع کرکے آئے ہین ملکون کو لوٹا ابھی
سلطنت نامدار پر قبضہ کیا وہان کا خزانہ قبضے مین کیا وہ سب ہمارا حصہ ہی اب ناحق کا قصہ ہی اُدھر اہل اسلام
منتشر و پریشان ہر ایک کا قول ہی کہ دیکھین تقدیر کیا دکھائے ان ساحرون سے مقابلہ ہی جان بچانے والے
نکلے جاتے ہین جا کر دیہات و قریات مین چھپتے ہین کوئی کہین کوئی کہین رسالہ دار دیکھتے ہین رسالون مین
کمی پلٹنون مین بھی فضل عیار و شبرنگ دوپہر رات رہے بیرون بارگاہ آئے دیکھا لشکر سے لوگ چلے جاتے ہین

دوکانداروں نے دوکانیں بند کردیں بازاروں میں چراغ گل جابجا غل کہیں سناٹا سارے لشکر میں اندھیرا
ہی وہ مقام کہ جہاں رات بھر کشورہ کھنکتا تھا وہ مقام سنسان فضل و قارن بشر نگر نے جو یہ دیکھا نقیبوں سے
کہا ہماری جانب سے لشکر میں پکار دو کہ صاحبو حقیقت میں ہم پر تباہی ہی ساحر سے مقابلہ ہی ہم خوشی
حکم دیتے ہیں تم سب صاحب چلے جاؤ صبح کو لشکر میں پیر نہ اُٹھے ہم بھی جانتے ہیں کہ ساحر کا کیا کرینگے ساحروں
پر کیا زور اگر رستم و اسفندیار ہوتے اُنسے بھی مقابلہ کرتے مارے جاتے تو بھی نام ہوتا اگر غالب آتے
کام ہوتا میاں سوائے شکست کے کوئی صورت فتح نہیں معلوم ہوتی آپ سب صاحب چلے جائیں اگر
فتح ہوگی چلے آنا تمھارا گھر ہی اور اگر شکست ہو تو کچھ ضرورت نہیں اور کہیں نوکری کر لینا ہماری خبر نہ لینا
تمام رسالہ دار کمیدان جمع ہو کر روتے ہوئے سامنے فضل کے آئے عرض کی ای شہریار آپ یہ کیا
ارشاد فرماتے ہیں غلامان جانباز سر کو قدم اقدس پہ نثار کرینگے یہ ہتک اپنے اوپر نہ گوارا ہوگی جب سب
سردار رونے لگے تو فضل نے سب کو گلے سے لگا لیا کہا بھائیو ہم تم سب ساتھ مرینگے مگر یہ سوال
جانے والوں سے ہی جو صاحب نہ جائیں میرے سر پر ہیں آنکھوں پہ بٹھیں آپ لوگ خلق سے آقائے
نامدار کے بخوبی ماہر ہیں میں بھی اُنہیں کا غلام ہوں آپ سب صاحبوں کی خدمتگزاری کو بدل و جان
موجود ہوں کبھی خلاف ہوگی یہ کہکر فضل نے جاکر آرام کیا مگر نیند کسکو آتی ہی بصورت مرغ بسمل تڑپ رہا
ہی یہی خیال ہی کہ امیہ کسی کام میں جاکر پھنسگیا ہمارا خیال نہ رہا آقائے نامدار کو ہمارے خبر کون پہونچائیگا
کہاں طلسم کلید کہاں ہم یقین ہی اجل قریب ہی کفار ان سے بچنا دشوار ہی تمر جادو کو زیادہ غصے کا
یہ باعث ہی کہ انجیر جادو باپ اسکا مارا جا چکا ہی اُسکو تو پہلے ہی بھیل علم غنچہ آرزو نہ کھلا وہ ضرور قیامتیں برپا
کریگا کوئی بات نا اُٹھا رکھیگا مگر شبرنگ جادو بارگاہ سے اُٹھکر باہر آیا انتظام کرنے لگا ہر مقام پر جاکر پھر امفر بکرائے
پھنسا ہی کہ آسمان سے برق گری شبرنگ کے دو ٹکڑے ہوئے لشکر میں ہلچل ہو فضل و قارن بھی اپنی بارگاہ سے
باہر آئے یہ معرکہ دیکھا بہت پریشان ہوئے لاشہ شبرنگ کو دفن کر کے اپنے مقام پر آئے آپس میں صلاحیں کر رہے ہیں
کہ کیوں بھائیو ہم تم بچ نہیں سکتے پہلے وہ بچیا ہیں کو پکاریگا اہالیان فوج کو کون بچائیگا رہنے والے باتحر سنجان
اس غیمہ میں کہاں جائینگے ایک ساحر تھا وہ بھی مارا گیا اب سوائے جان دینے کے کیا چارہ ہی
یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ناگاہ ہو خانہ مشرق سے ساحر سحر ساز زرین پوش بصد جوش و خروش برآمد ہوا قصہ
کہکشان و نیا مغرب بخیام گردان کر فوج ضیا و شجاع ہمراہ مصروف سحر خوانی ہو شاہ انجم سیاہ سنہا بخانہ
مغرب میں جاکر چھپا میسر ستارہ سحری آسمان پر چمکا فضل و قارن لرزان و ترسان برآمد ہوئے سو لیے
اپنی خوابگاہ سے نکل آئے کہ کوئی ہمارے خوف کا خیال نہ کرے ورنہ اہالیان فوج منتشر ہو جائینگے اُنکے
برآمد ہوتے ہی سب کمیدان رسالہ دار برآمد ہوئے مگر منھ پہ ہوائیاں اُڑتی ہوئیں باپ بیٹے سے وصیت
کرتا ہی کہ ای فرزند ہم نے نمک صاحبقران کھایا ہی سا اہا سال ہمراہ بدیع الزمان جانبازی کی آج وہ لشکر میں
نہیں ہیں یہ دونوں روح رواں شاہزادہ بدیع الزمان ہیں انکے ساتھ سے قدم نہ ہٹے جو چاہے
کہ فلاں نامدار کے فرزند تھے نمک سرکاری ادا کر گئے اپنے آقا کے نام پر جان دی مر گئے نام
رہ جائیگا انشاء اللہ جب آقا بفتح و فیروزی پھر آئینگے ہمارے تمھارے نام پر فاتحہ خیر پڑھینگے فرمائینگے
ہمارے رفیق کے ساتھ جان دی پشت نہیں پھیری کہ دن کی زندگی کو جان نہ بچائیں بدنام ہو کر دنیا سے جائیں

تلوار کے منہ مرین سپاہیون مین نام کرین فضل نے یہ آوازین سنین کہا بھائیو مرحبا صد مرحبا خدا تمھاری
شجاعت و ہمت کو زیادہ کرے آقا ہوتے تو انکو اختیار تھا ہم تمسے چند ساعت پیشتر جان دینگے ہم تمھارے
افسر ہین یہ کہتے ہوئے میدان کارزار مین پہونچے دیکھا ثمر جادو پھولا ہوا اسباب سحر جھولی مین بھرا ہوا یہ
دو گھڑی رات رہے سے میدان مین موجود ہی فوج آتی جاتی ہی چہار سمت بجتے جاتے ہین قلعے کے
قریب سہمان تاجدار تخت پر سوار مین ہزار ساحر چہار جانب سے گھیرے ہوئے مگر اداس کہتا ہی صاحبو
مین فتح کی کیا خوشی کرون وہ معشوق پھر ویسے ہی میرے قبضے سے نکل گئی کہ تصویر دلپذیر میری آنکھون کے
نیچے پھر رہی ہی جی چاہتا ہی گریبان چاک کرون خاک منہ پر ملون دشت نجد مین جاؤن استاد مجنون
کی قبر کو بوسہ دون عرض کرون کہ کیون استاد ایسے عاشقان ہجر دیدہ کیا کرین کیونکر زندگی ہو وہ بادشاہ
طلسم مگر ہم دونون ایک ہی شاہ کے ملازم ہین دربار مین شاہ کے یہ مقدمہ پیش ہوگا عرض کرونگا کہ میری
معشوقہ کو میان محیط چھین لائے مین نے فساد کرنا مناسب نہ جانا ورنہ طلسم کو فتح کر لیتا مگر سرکار خفا
ہوتے کہ تمنے ہمسے کیون نہ کہا طلسم فتح کر لیا ایک سحر مین مرحلہ جات کے دھوئین اڑا دیتا ساتھ والے
کہتے ہین نامہ لکھیے جس عورت کو آپ باغ سے لیگئے بھیجدیجیے ہماری جان جاتی ہی اگر اسکو بھیجدیا بہتر ہی
ورنہ چلے چلیے طلسم کیا چیز ہی یہی سحر جادو ہوتا ہی طلسم فتح کرکے معشوقہ کو چھین لیجیے تب انکو احوال معلوم
ہوگا سہمان کہتا ہی اجکل مجھکو مناسب نہین ہی چہار طرف سے شاہان طلسم پر چڑھائی ہو رہی ہی کئی ملک
فتح ہوگئے طلسم شوکت طلسم خونریز طلسم خضر پر اس طرح کئی طلسم فتح ہوکے بادشاہ کھینچینگے ایسے وقت
مین تمنے خلل ڈالا تمکو مناسب نہ تھا یہ باتمین کھڑا ہوا کر رہا ہی میان فوجین آراستہ ہوئین نقیبون نے
نقابت کی کرکیت کرکا کھڑکا ہے ثمر جادو فوج سے آگے بڑھا اپنے گینڈے کو خوب چمکایا صحرا کی
طرف دیکھکر آواز دی ای شہسوار جلد حاضر ہو تمھاری ضرورت ہی اپنا وعدہ فردا وفا کرو سب نے
دیکھا صحرا سے گرد اڑی ایک سوار زرہ پوش سیاہ مرکب پر سوار نیزہ ہلاتا ہوا میدان کارزار مین آیا ثمر جادو
کو سلام کیا پوچھا کیا حکم ہی ثمر نے کہا فرقہ مسلمانان کو توڑ دے سوار نے گھوڑا چمکایا پکار کر آواز دی
ای فرقہ خداپرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے سامنے آوے فضل نے یہ سوچکر مرکب نکالا کہ مین
افسر اعلی ہون رسالہ دار نے گھوڑا بڑھا دیا پکار کر آواز دی ای فضل ہم تمکو نہ جانے دینگے تم منظور
نظر آقا کے نامدار ہو ہم پہلے نثار ہولین پھر تمھین اختیار ہی فضل نے کہا ای بھائی چند ساعت کا پس و
پیش ہی سب کو یہی راہ درپیش ہی رسالہ دار نے نہ مانا کہا تم نظر کرو بزرگان بھی ہو پہلے ہمارا تماشا
دیکھلو فضل نے کہا بسم اللہ خدا کے سپرد کیا وہ رسالہ دار جیسے ہی گھوڑا چمکا کر سامنے اس سوار
کے آیا سوار نے نیزے کو گردش دی کچھ ہوش بھی ہلائے مرکب نے رسالہ دار کے طرارہ بھرا اسی
تھوڑی دور مین دوڑنے لگا چاہتا تھا اپنی پشت سے سوار کو گرا دون یہ سردار ہر چند کوڑے مارتا
ہی لیکن رانون کو مسلا کہ پسلیان گھوڑے کی ٹوٹ گئین مگر گھوڑا نہین تھمتا وہ سوار کھڑا ہوا ہنس رہا ہی
اور ساحر ثمر کی تعریفین کر رہے ہین کہ استاد کیا کہنا واہ واہ کیا تماشا بنایا ہی آخر مرکب الٹ گیا
سوار زمین پر گرا گھوڑا طرف جنگل کے بھاگا اب وہ سوار قصد کرتا ہی اٹھون مگر اٹھ نہین سکتا ہی زمین پر
لوٹ رہا ہی اس رسالہ دار کے بھائی نے جو اس کا یہ حال خراب دیکھا گھوڑا ڈالدیا کہ جاکے ایک نیزہ مارون

کہ سوار ثمر کی پشت کو توڑ کر پار کر گیا سے قریب بھی اُس سوار کے نہ پہونچنے پایا تھا کہ اُس سوار نے پھر نیزہ ہلایا کچھ پہونچو بھی ہلائے وہی کیفیت اس بیچارے کی ہوئی کہ گھوڑا لیکر دوڑنے لگا ایک مقام پر طارہ بھرا یہ جوان بھی زمین پر گر کے تڑپنے لگا چند میدان چند رسالہ دار اسی طرح گھوڑے دوڑا کر میدان میں گئے اسی بلا میں مبتلا ہوئے جب تو فضل کو بہت ناگوار ہوا گھوڑے کو بڑھا کر نعرہ کیا کہ او مردود یہ کیا کرتا ہی کمان کیانی دوش سے اُتاری جب تیر کمان سے رہا ہوا وہ سوار قہقہہ مار کر ہنسا پکار کر آواز دی ای جوان واہ یہ کیا خطا کی جا کر گوشے میں بیٹھو بہت نہ چلاؤ کسی خطا شعار کا سینہ تاکو وہ تیر جلکر گر پڑا فضل نے تین تیر مارے مگر کوئی تیر اُس تک نہ پہونچا جل جل کے گر پڑے نیزے کو ہلا دیا وہی حال فضل کا بھی ہوا کہ گھوڑا لیکر دوڑنے لگا قارن کا قلب الٹ گیا کہ فضل ایسے بہادر کا یہ حال کہ جو دریائے آتش میں نہ ڈرے وہ اس مغلوک کے مقابلے میں نہ جا سکے یہ کیا ستم ہو نہیں معلوم کیوں قلب پر ہجوم غم و الم ہی خدا جانے اسپر کیا گذری ہی چلئے اس مغلوک کو سزا دو ان یہ کہکے گھوڑے کو بڑھایا نعرہ کیا او نامرد الزلی و ابری مردان عالم سے کیا تعبد کرتا ہی نیزہ تیرے پاس ہی نیزہ بازی خلال بازی تلوار نیام سے کھینچ یہ سنکر وہ سوار ہنسا کہا آپ تشریف لائیے آپ سے یونہیں لڑونگا جب قارن نے گھوڑا بڑھا یا وسط میدان میں پہونچا تھا جہان وہ سوار دوڑ رہے ہیں وہاں تک قارن پہونچا ہی کہ اسی سوار فرستادہ ثمر نے نیزے کو گردش دی اور آواز دی کہان آتا ہی اپنے بھائی کے ساتھ سیر کر قارن کا بھی گھوڑا دوڑنے لگا اہالیان لشکر نے جو یہ سحر کو دیکھا شور گریہ و زاری کا بلند ہوا پکار رہے ہیں ای پروردگار اس بلائے ناگہانی سے نجات دے دس بارہ افسر زمین پر لوٹ رہے ہیں دس بارہ کو گھوڑے لیے پھرتے ہیں فضل و قارن بھی بدحواس عالم یاس بیقرار اشکبار وہ سوار نیزہ ہلا رہا ہی کچھ بڑھا ہوا ہی اہالیان لشکر نے بلک بلک کر آواز دی اس خدا سے ای پروردگار جلو کو بچائیے اس آفت سے نجات دے

نظم

از بسکہ درد و رد کشیدم ز بیخودی
تاراج شد ز خویش و بیجا در اوفتاد
شغل خرد ز قاعدہ کار خود گذشت
سر زد بکوہ و دشت بصحرا در اوفتاد
بیزار شد ز عقل کو مین محو شد
موری ضعیف در تنگ دریا در اوفتاد
چون رستمی نمود با فراسیاب لعف
یک پختہ سرے کہ سرپا در اوفتاد
بر ہم ندیدہ پردہ افلاک سر بسر
راز نگل بدردہ اعلیٰ در اوفتاد
القصہ چون جمال رخ یوسفی پدید
کہ حنیفش گاہ بالا در اوفتاد
جانم ز سوز عشق بسودا در اوفتاد
یکدم ز جا برفت و سرپا در اوفتاد
تخت دلم بموج دریائے غم نہاد
عقل ضعیف اے چو اعما در اوفتاد
در تنگنائے دہر بسی ترک ناز کرد
راہ عدم گرفت بعمدا در اوفتاد
جولان نمود رخش دلش در فضائے عشق
مردانہ در صف یدتنہا در اوفتاد
عقل ضعیف رکا در آمد بہ ای گل
اما چو دید راہ بجا نجا در اوفتاد
چندان نمود روکہ سر گشتہ بازماند
از طلب چو میل زلیخا در اوفتاد
یارب درین طلب کہ تمنای احمد
سرگشتہ و شکستہ لغو غا در اوفتاد
اندر کمند در و بلا شد اسیر غم
کشتی غم بورطہ دریا در اوفتاد
خوش وقت آنکسی کہ باصفا این حدیث
یک جا نمود و بیجا در اوفتاد
ترک خودی گرفت در آمد بہ بیخودی
ہمچون تہمتنی کہ در ہوا در اوفتاد
زد آتشے کہ شعلہ و در جان گرفت
بیہوش شد زپای چو خورشید در اوفتاد
رسوا ربے نہایت او گشت آشکار
وانگہ دران نظر بتمنا در اوفتاد
نے صبر نے سکون نہ آرام نے قرار
مقصود دل بجانفش چہ بیجا در اوفتاد

شور غریو کا بلند ہونا سوار نے آگے بڑھکر نیزہ ہلانا شروع کیا سنان و ہنان سے چنگاریان نکلکر لشکر پہ
گرنے لگین خیمے جلنے لگے سوار پیدلون پر گرین اب تو زیادہ بیقرار ہوے سوار نیزہ ہلاتا ہوا بڑھتا جاتا ہی
جہان نیزہ ہلانے سے رکا ثمر بھی بڑھتا جاتا ہی جہان سوار کا نیزہ ہلانے مین فرق پڑا ثمر نے آواز دی
کیا فنون سپاہگری فراموش ہوے نیزہ ہلاؤ چوریان کھائیان نیزہ بازی کی ان سپاہیون کو دکھاؤ
نیزہ مارو جب ثمر بڑھا تو فوج والے بھی چلے جاتے ہین کہ مال لوٹین خزانے پڑے ہوے ہین گھوڑے
ہزارہا کوتل ہنہناتے پھرتے ہین پیدل منہ کے بھل گرتے ہین فضل و قارن ملک ریکار اٹھے اے معبود
اب یہ کشاکش ہمسے نہین دیکھی جاتی حکم ہو ملک الموت کو کہ ہماری قبض روح کرے سرخرو پردہ
دنیا سے اٹھ جائین بارے جو دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا سوار چاہتا ہی کہ اہل اسلام پہ جا پڑے ان
فوج مین جا کر نیزہ ہلاوے کہ آسمان سے ایک برق کڑک کر گری سوار کے دو ٹکڑے ہوگئے ثمر چھینا
کہا یارو شہسوار نے یہ کیا کہ مسلمانون پر بجلی گراتا تھی وہ اپنے اوپر گرا لی کیسا نادان تھا مین نے بڑی
کوشش سے یہ سحر تیار کیا تھا مگر اب سب مسلمانون کو سحر کرکے مارلو اس سوار کے مرتے ہی سب
گھوڑے بھی ساکت ہوے جو زمین پر پڑے تھے وہ بھی اٹھے اپنے اپنے گھوڑون پر سوار ہوے
کفار پر جا پڑے ثمر نے اٹھا کر گولہ مارا یہ پلٹ کے اسی کی فوج پہ پھینکا دو ہزار جوان جلکر خاک
ہوے چاہا کہ دوسرا گولہ جھولی سے نکالون ایک برق کڑک کر گری کہ میان ثمر کے بھی دو ٹکڑے
ہوے فوج والے گھبرا گئے مگر سہمان دیکھ رہا ہی کہ آسمان سے برقین گر رہی ہین لشکر ساحران کی تباہی
ہزارہا ساحرون کے لاشے گر رہے ہین جب برق چمکی دس دس کے تیس تیس کے سر اڑ گئے اور جب سر کٹ
کے ثمر کا گرا لاشہ تہ پا شتہ ہو کر غائب ہو گیا سہمان لاکھ لاکھ ارادہ کرتا ہی کہ دیکھون مگر کچھ علامت نہین معلوم
ہوتی حیران ہی کہ یہ برق چمکانے والا کون ہی ثمر کا سر کسنے تن سے قلم کیا زمین سے بلند ہو کر کہان غائب
ہوا ہر طرف نگاہ ڈالتا ہی کچھ علامت نہین معلوم ہوتی فضل و قارن تو رنج و ملال اٹھائے ہوے تھے
ساتھ ہزار فوج لیکر ثمر آیا تھا تلوارین پکڑے جو اٹھیر گرے جھکے ہاتھ مارا اسکے دو ٹکڑے کیے بڑی حیرت
کی بات یہ ہی کہ ساحرون کا سحر مسلمانون پر تاثیر نہین کرتا گولہ مارا پھٹ کے گر پڑا لاش کے دانے
بیکار رائی سرسون کے دانے مثل خاک چہرہ ٹکلیان زمین مین اڑتے پھرتے ہین جتنے کھائے پیکان کا مارا
ساحرون پر تیر برسے ابر پانی کا برسایا برائے مسلمانان ابر رحمت تھا گیا برائے ساحران قطرات آب
شعلہ ہائے آتش ساحر بھاگے بھاگے پھرتے ہین ساٹھ ہزار کو گھیر کر مسلمانون نے مارا سہمان کے
تخت کے برابر برقین گرنے لگین اسوقت تو یہ بھی گھبرایا قلعے کے اندر چلا گیا اسکا جانا سب ساحر بھاگے
اہل اسلام نے آگر پڑاؤ لوٹ لیا خیمے بارگاہین کفار کی لدوالین خزانے خوب لوٹے نوبت نقارے بجاتے
ہوے پلٹے فضل سے قارن کہتا ہی ای فضل مدد غیبی ابھی کا نام ہی اس سوار کو کسنے مارا ثمر کسنے توڑا
اور نئی بات یہ کہ سحر ساحران ہم پر تاثیر نہ کرتا تھا یہ کسنے مدد کی فضل کہتا ہی خدا نے ہلاکی نگاہ رکھی قارن
عقل مین یہ آتا ہی خدا ہمارے آقا کو سلامت رکھے طلسم کلید مین داخلہ ہی کوئی ساحر یا ساحرہ کامل شریک
ہوئی ہی اور اسی کو آقا نے مدد کو بھیجا ہی تمنے دیکھا ثمر بلند ہو کر غائب ہو گیا دکھانے والا ہمارے
آقا کو یہ نشانی دکھائیگا اس سے بخوبی آگاہ کریگا خدا انکو وہان مظفر و منصور کرے اگر کوئی ساحر تھا

حقیقت مین کامل و اکمل اپنے کمال مین معمور تھا کس خوبصورتی سے کام کر گیا کوئی جان نہ سکا کہ یہ کون تھا
اور کیا لطف سے نکل گیا اگر سہمان باہر ہوتا اُسکا بھی علاج ہو جاتا اُسکے تخت کے برابر تک کے لوگ
مارے گئے کیونکہ ساٹھ ہزار ساحر کا کھیت ہوا تھا اپنے بیان شمار کیا تو ایک سائیس بھی زخمی نہ ہوا
تھا مین کون ہٹ کر اترے خوب مال کفار سبھین تقسیم ہوئے جب فضل بارگاہ مین آئے پہلو سے ایک
کمیدان اُٹھا کہا ای شہریار مجھے ضرورت ہی اخبار نویس پرچہ لکھیگا آج کی فتح و شکست کا اپنے ہاتھ سے حال
لکھدیجیے فضل سمجھے کہ حقیقت مین اخبار نویس کو ضرورت بڑی ہی کاغذ اُٹھایا حال لکھا کہ اسطرح ثمر نے
لب خشکی بچھایا اسطرح ہمارے سردار پریشان ہوئے اتنا مال فوج کفار کا لوٹا کب ثمر کا سر لوٹا ساٹھ ہزار ساحر
قتل کیے عنایت خدا یہ تھی کہ سحر ساحرین کا ہم پر تاثیر نکرتا تھا مال کفاران بھی لوٹا فتح بھی نصیب ہوئی سنہ
تاریخ لکھکر کمیدان کو دیدیا کمیدان باہر نکلے اپنے خدمتگار کو دیا خدمتگار تھوڑی دور جا کر غائب ہو گیا جب
یہ جا چکا تب فضل نے پوچھا کمیدان صاحب اس کاغذ کی تمسے کسنے فرمایش کی کمیدان نے کہا میرے
خیال مین بھی نہین مین نے آپ سے کاغذ کب لیا خدمتگار کو بلایا خدمتگار نے کہا حضور مجھکو نہین معلوم
کیسا کاغذ سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا سحر کہوا لیکن بدیع الزمان ساتھ ملکہ شبنم گوہر پوش کے عیش تھا
مین تھوڑی دیر کے بعد ملکہ رنگین جادو حاضر ہوئین وہ کاغذ اور سر ثمر کا پیش کیا کہا حضور اگر تھوڑی دیر
کنیز اور نہ پہونچتی تو بے شک حضور کا تباہ ہو جاتا سر ثمر کا امیہ نے بھیجا نا گفتہ دیکھکر بدیع الزمان نے فرمایا
بیشک یہ لکھا ہوا ہاتھ کا فضل کے ہی کہا ملکہ تمنے بڑا احسان کیا ملکہ نے عرض کی ای شہریار یہ ساحر تو
حقیر تھا افسوس ہی کہ سہمان نے کوئی سحر نہ کیا اگر وہ سحر کرتا تو مزا ملتا وہ بھاگ کر قلعے مین چلا گیا اب صحبت
عیش و نشاط آراستہ ہوئی قضائے کار افلاک جادو ملازم محیط اُڑا ہوا آسمان پر جاتا تھا کہ اُسکے
کان مین طبلے کی آواز آئی جھک کر دیکھا حیران ہو گیا ایک پہلو مین ملکہ شبنم گوہر پوش دوسرے پہلو مین
ملکہ رنگین گرد کنیزین ایک عیار دائرہ بجا کر گا رہا ہی طبلہ بھی بج رہا ہی صحبت عیش و نشاط گرم ہی یہ دیکھکر
افلاک جادو جلد بھاگا ہوا پاس محیط کے آیا محیط جادو خود پریشان تھا افلاک نے آ کر
سلام کیا کہا ای شہریار بی رنگین تو بڑا رنگ لائین معشوقہ طلسم کشا کو یہان سے دم دیکر لیگئین اب
طلسم کشا و معشوقہ خود بی رنگین باغ مین بیٹھی ہین صحبت عیش آراستہ ہی ایک عیار دُبلا پتلا تانیا دائرہ
بجا بجا کر کیا کیا غزلین گا رہا ہی دل بیقرار ہو گیا جی چاہتا تھا ٹھہر جاؤن لطف صحبت اُٹھاؤن مگر صدمہ
عظیم ہوا کہ بی رنگین کیا رنگ لائین یہ سنکر محیط کانپنے لگا پکار کر آواز دی کہ ارے کوئی حاضر ہی جلد فوج لیکر
جائے رنگین و شبنم کو گرفتار کر کے لائے ہو سکے تو طلسم کشا کا سر کاٹ لے ورنہ دونون معشوقین ضرور حاضر
ہون مضمار جادو وزیر اعظم اپنے مقام سے اُٹھا لاکھ سوار و پیدل ساتھ لیکر آتا ہوا چلا یہان بدیع الزمان صحبت
آرا مین دیکھا لشکر ہائے ابر سامنے سے نمایان ہوئے گردین بھی چند طرف سے باغ کے آ رہی ہین بدیع الزمان
نے رنگین سے کہا ملکہ دیکھو یہ کیا سحر کوہ ہی شاید کوئی ہماری تمھاری فکر مین آتا ہی رنگین بلند ہوئی دیکھا
مضمار جادو لاکھ سوار و پیدل سے باغ کو گھیرتا ہوا چلا آتا ہی بدیع الزمان سے آ کر بیان کیا بدیع الزمان
تلوار لیکر اُٹھے ملکہ رنگین نے گالی باندھی بدیع الزمان نے فرمایا ای رنگین تم ہماری فکر نہ کرو
ملکہ کا خیال رکھو رنگین نے کہا لونڈی دونون کی فکرین کریگی آپ انتشار نہ کرین کیا مجال کوئی نگاہ بد سے

ملکہ کو دیکھتے نہیں معلوم حضور میرے حال سے بھی آگاہ ہوے یا نہیں ہوے بدیع الزمان نے فرمایا
ای محسن تمھارے احسانات کا ہم شکریہ ادا نہیں کر سکتے ملکہ کو نکال لانا ہمارے سردارون کو بچانا نجدا ہم سمجھ گئے
انشاءاللہ بعد فتح طلسم نور افشان کے معاوضہ کرینگے ہر چند کہ ہمارے خاندان مین آجتک کسی نے ساحرہ
کو قبول نہیں کیا ہی مگر بعد تائب ہونے کے البتہ اس امر کا اتفاق ہوگا ہم احسان فراموش نہیں ہین اب
نور افشان پر جو لڑائیان پڑینگی اُنمین تمھاری بھی شراکت ہوگی عیار میرا صاحبقران سے عرض کرکے
اس امر کا ظہور کرائیگا دوسرے کلید عقل صاحبقران خواجہ عمرو مرد طماع ہین لاکھ دو لاکھ دیکر اُنسے سفارش
کرائی جائیگی وہ ضرور اسمین مدد کرینگے بعد فتح طلسم ہوشربا ملکہ بہار کی شادی ساتھ بادشاہ عجم کے ہوئی
سحر سے تائب ہوئین مخمور کا بھی ایسا ہی رنگ ہوا اور سب مین بڑی شادی ملکہ بران شمشیر زن کی ساتھ
ایرج نوجوان کے ہوئی جنکی وجہ سے یہ سب سحر کے درپیش ہین دختر کوکب صاحب حسب و نسب
انشاءاللہ یہ امر بھی وقوع پذیر ہوگا ملکہ رنگین نے شرماکر سر جھکا لیا یہان تو یہ باتین ہین بدیع الزمان
مسلح ہو رہے ہین مرکب امیہ تیار کر رہا ہی محیط جادو مضمار کو بھیجکر تھر تھر کانپ رہا ہی دنیا امرا سمجھا رہے ہین
کہ حضور غصہ نہ کرین ابھی طلسم کشا آتا ہی مضمار جادو دنیا ساحر نہین ہی لوہے کی دیوارین ہونگی تو انکو کھود کر جائیگا
محیط نے کہا یارو پسر حمزہ صاحب لوح ہی سحر تو اُسپر تاثیر نہ کریگا وہ جوان جرات مین شمشیر زن صف شکن
کتابون مین جو چھپ کر آئی ہین بالا باختر کو دیکھا جائے تو جو تنگین بدیع الزمان کی جہد و کلان پہ ظاہر ہون بڑا
جوان زبردست ہی اس فوج سے وہ نہ دبے گا ہرچہ بادا ناظر بجکا نے یہ خبرین لیکر اسکے محل مین گئے لالہ رخسار
اسکی زوجہ بیٹھی ہی کنیز جادو کہ جسنے رنگین کو پالا ہمیشہ وزیر کے محل مین رہی ایک چند سے خدمت مین
لالہ رخسار کے ہی ناظر نے آکر لالہ رخسار سے خبر کہی کہ حضور آپ نے سنا بی رنگین نے کیا رنگ پھیلایا
طلسم کشا کے ساتھ نیا رنگ جمایا تسنیم گوہر پوش کو یہان سے نکال لے گئین اپنے باغ مین بدیع الزمان
کو لیے صحبت آرا ہین بادشاہ نے خبر پائی مضمار جادو وزیر اعظم کو روانہ کیا تمام قلعہ طلسمی مین ہنگامہ پڑا ہی
لالہ رخسار نے گھبرا کر کہا ای کنیز جا کر دریافت تو کرو اور تم اس مقدمے مین دخل دو جہانتک ہوسکے رنگین
کی ذلت نہونے پائے اُسنے بھی ہمارے گھر مین پرورش پائی ہی جب اُسکا باپ مرا تو ہمارے سپرد کر گیا تھا
اگر یہ خطا ہوئی تو معاف کر دینگے نوجوانون سے ایسے اتفاق ہو جاتے ہین کیا ہم ان افعال سے خالی
رہے رسالہ دار سے اب بھی لسر کا چلا جاتا ہی ہمارا شوہر محیط جادو جب کبھی سنتا ہی ٹال دیتا ہی علاوہ ازین
انصاف کیا جائے کہ حرج کیا ہوتا ہی کہ جیسے ہاے ہاے بھرتی ہی کنیز نے کہا مین ابھی جاتی ہون مین
جاکر شراکت کرونگی لونڈیا کو کان پکڑ کے نہ آؤنگی اُسکی مجال ہی کہ میرے سامنے سر اٹھائے اور وہ
نگوڑی نموہی سحر کرنا کیا جانے ہمین سے اُس کو سیکھنے کا شوق ہی جب ہم لوگ سحر کرنے بیٹھتے تھے تو یہ
دوڑی جاتی تھی نیچے سے زاغ و زغن کے ماش کے دانے رائی کے دانے مٹر کے دانے تو دونے
بھر بھر کے تپنے لاکے رکھتی تھی مجھسے پوچھتی جاتی تھی دائی امان ان پتون سے کیا مطلب ہی ماش کی
روٹیان پکینگی یا دال پکائی جائیگی مین ہنس کر چپ ہو رہتی تھی یہ کہکر کنیز باہر نکلی بارہ ہزار کنیزون کی
بھیڑ ہر چند منع کیا کہ تم کیا کروگی سب نے کہا ہم بھی ساتھ چلینگے کنیز بولی نے محیط جادو کے محل گیا واری
آپ نے کیا جھگڑا کیا مضمار کے جانے کا کیا کام تم ابھی جاکر رنگین کو سمجھادو طلسم کشا کو بھی لیتی آؤ

شمیم کو بھی بھیجیے لڑائی فتح ہوجائیگی طلسم کشا اُسے دوست جانتا ہو وہ شراب پلاکر بیہوش کرلیگی یہ ہنگامہ یہ فساد
کسکے واسطے آپ جانتے ہین کہ مین نے رنگین کو اپنا خون پلاکر پرورش کیا ہو میرے سامنے سر اُٹھا سکتی
ہو کل تک تو روٹے روٹی مانگتی تھی آج عاشق و معشوق بنکر بیٹھی ای صاحب مجھے ہنسی آتی ہو اگر وہ طلسم کشا
پر عاشق ہو مین کہونگی چل ہٹ ابھی تیری شادی کسی اچھے جوان کے ساتھ کردونگی بادشاہ نے کہا ہان کئی
میرے وزیرون کے بیٹے ہین مصاحبون کے جوان جوان فرزند اور شہر مین بڑے بڑے جوان رہتے
ہین مین اُسکے واسطے گھر داماد لونگا لاکھون روپئے کا جہیز دونگا اے کشیر جاؤ بلکہ تم جہانتک ہوسکے مضمار
کو منع کرنا کہ بلوہ نہ کرے جو گذر گئے مرے اُسکو زہر دینے کی کیا ضرورت ہو کشیر فوراً تخت پر سوار ہوئی
بارہ ہزار لونڈیان گرد نوبت نقارے بجتے ہوئے اس جاہ و حشم سے کشیر چلی یہان مضمار باغ سے
تین کوس الگ ہو فوج کو بھیج رہا ہو کہ چہار طرف سے باغ کو گھیر لون تو لوٹ کرون کہ کشیر آکر پہونچی پکار کر
آواز دی میان مضمار یہ کیا تم حکومت لئے کررہے ہو ہم مقابلے مین جائینگے سب کو تیرے آ پہنچنگے تم مضمار کو
یہ باتین بہت ناگوار ہوئین کہ ایک گھر کی لونڈی ہے اسطرح آ مین کرتی ہو اُسنے جھلا کر جواب دیا ای کشیر تم
بیت جاؤ ہم بحکم شہنشاہ آئے ہین تمہین کیا دخل ہو سلطنت طلسم گنبد کی تمہی ہو تو ایک گھر کی کنیز اِن امور
مین تمکو کیا دخل ہو کشیر نے کہا ای مضمار تم کیا نشے مین ہو نہین جانتے کہ مین نے رنگین کو پرورش
کیا مین بہلائے دے آؤنگی مضمار نے کہا مین اُس حرامزادی کی ناک کاٹونگا یہ جو کہا کشیر جل گئی کہا او
بھڑوے تیری بھی یہ مجال ہوئی کہ شاہزادیون کو ایسے کلمات کہتا ہو نہین جانتا کہ رنگین کا کیا مرتبہ ہو
اسکا باپ رازدار جادو تمام انتظام جسکے ذات سے تھا کبھی بچ نہ سکا اگر آج کو وہ ہوتا طلسم کشا پہلے ہی
مرحلے پر گرفتار ہوجاتا تجھ ایسا ذلیل اُنکو ناک کاٹنے کو کہے مضمار نے کہا کچھ شامتین تو نہین آئی ہین کشیر
کے ساتھ کی لونڈیان بھی چاؤن چاؤن کرنے لگین ساتھ والون مین مضمار کے کسی نے کچھ کلمہ سخت کہا
کنیز نے ہاتھ چمکا دیا برق کڑک کر گری اُسکے دو ٹکڑے ہوئے کنیزون اور ساحرون مین سحر چلنے لگا ساحر تو عورتین
جانکر جا پڑے گرفتار کرین بے بھاگین یہ تعلیم کردہ کشیر کسی نے ہاتھ ہلایا کسی کا سر اُڑ گیا کسی کا ہاتھ کٹا
کوئی جلکر خاک ہوا کسی نے ہاتھ ہلایا ابر کا برسا کئی سو ساحر دریائے آتش جہنم مین گئے مضمار ہان ہان
کرتا ہو ہزار جادوگر مر کر گرے سو کنیزین بھی گرین لاشے جو اُنکے کشیر نے دیکھے آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا
آواز دی او بھڑوے اپنے ہمراہیون کو منع نہین کرتا یہ کنیزین ستارے آسمان کے پڑے ہین مضمار
نے کہا میرے جادوگر بھی تو مارے گئے کہا یہ بھڑوے لونڈی غلام بیچے مرے تو کیا نقصان ہوا
اور جیتے تھے تو کیا فائدہ تھا یہ شاہزادیان بیبیان رونق محل بی لالہ رخسار ہے کوئی انکا حال پوچھے
تو کیا جانے مضمار نے کچھ کلمات سخت کہے کشیر نے ہاتھ ہلادیا برق چمک کر گری سر مضمار کا زخمی ہوا
اب تو مضمار بھی لڑنے لگا یہان بدیع الزمان سے کہہ رہے ہین کہ دمّامے و سنّاٹے کی آواز آئی کہا ملکہ
رنگین دیکھو تو یہ کیا معرکہ ہو ملکہ رنگین کوٹھے پر گئین دیکھا خوب دمامے سے سحر چل رہا ہو کشیر نے تڑپ
تڑپ کے فوج کے ٹکڑے اُڑا دیے جب گولہ مارا دو چار سو کے سینے کو برما کر گولہ نکل گیا کبھی آڑی ترچھی گری
ہزار دو ہزار کے سر اُڑا دیے کبھی زمین پر دو ہتھڑ مارا اژدہا زمین سے پیدا ہوا ہزار دو ہزار کو نگل گیا پھر
اسی غار مین غائب ہوا مضمار نے چار پانچ زخم کھائے کشیر کا رونگٹا بھی میلا نہین ہوا پانچسو کنیزین

بارہ سحر مین قتل ہوئین مگر بیبی ہزار جادوگر بار گرے والدیے ملکہ نگین ہنستی ہوئی کو بیٹھے سے اتر ین عرض کی
ای شہر یار آپ بڑے صاحب اقبال ہین گوشت خرد دندان سگ ہو رہا ہی کشیر و مضمار سے سحر جل گئے
نہین معلوم کس بات پر بگڑی مگر حضور کشیر میری استانی ای یہ اشارے ہین سحر جو حضور نے دیکھے یہ اسی
کے تعلیم کردہ ہین مضمار کی کیا حقیقت ہی محیط جادو کے دربار مین یہ اکیلی ساحرہ ہی مضمار کی کیا لیاقت
و حقیقت ہی حضور ذرا ادھر اگر بد دیکھین ملکہ شبنم گوہر پوش شگفتہ ہو گئین یا نو قطرے پسینے کے پیشانی
تک بہے تھے یا تو خوش ہو کر کہا کیون بوا نگین اب تو شاہزادے کو نہ جانا پڑیگا بدیع الزمان
نے کہا ملکہ اسکی کیا خوشی ابھی مرحلہ جات باقی ہین بادشاہ طلسم سے مقابلہ پڑیگا اس مقابلے کی کیا
حقیقت تھی ملکہ ای نگین اگر تمھارے نزدیک مناسب ہو تو جلد کشیر کی مدد کرین نگین نے کہا
حضور کو تو نہین عرض کر سکتی جو مناسب وقت ہو مگر مین ضرور جاؤنگی یہ بھی مین نے سنا کہ خاص میرے
نام پر فساد ہوا مضمار نے کچھ کلمات سخت کہے تھے اُنکے مجھکو دودھ پلایا ہی بادشاہ نے شل اپنی بیٹیوں کے
پالا ہی ملکہ کشیر نے منع کیا اسی پر فساد بڑھ گیا مین جو جاؤنگی دائی امان خوش ہو جائینگی یہ کہکے ملکہ نگین
نے طاوس زرین بال طلب کیا اُسپر سوار ہو کر چلین اسوقت یہ کیفیت تھی کہ کشیر پر ساحرون کا انبوہ کثیر ہی
اس بیچاری کی قتل کی تدبیر ہی مگر بجلی تڑپ رہی ہی نگین اگر اسی غول پر گری اور پکار کر آواز دی
دائی امان نہ گھبرانا مین آ پہونچی سنم ملکہ نگین جادو و مضمار فوج کو اشارہ کرتا ہی خود نہین آتا مقابلے
مین آتو مزا اسکے دکھیون تو کیا وزیر ہین تو جانتی ہون بے تدبیر ہی مضمار نے جو نگین کو دیکھا
ایک آفتاب طالع ہی یا ماہ شب چہار دہم ساطع ہی ابرون کو جنبش قتل عاشقان کی کوشش جب اشارہ
کیا کسی کو دیوانہ کر دیا کسی نے خود اپنا گلا کاٹ لیا باپ بیٹے پر جا پڑا بیٹے نے باپ کو مارا بھائی سے بھائی
لڑ رہا ہی دوست کی دوست کمر بستہ رہا ہی کشیر نے جو نگین کو اس نگاہ خشم سے دیکھا دور سے بلائین لین
کہا مین صدقے قربان بی بی یہ کیا کیا کہ تمام عالم کو اپنا دشمن بنا لیا سارے طلسم مین ہلڑ ہی نگین نے کیا
رنگ دکھایا بادشاہ طلسم کو رلایا نگین نے پکار کر آواز دی دائی امان جب اُس شیر کو ملاحظہ کرنا جو
مناسب ہو وہ کہنا ابھی خاموش رہنا ورنہ آپ کو اختیار ہی مین وہی آپ کی دودھ پلائی ہوئی ہون
آپ کے حکم سے کبھی گردن تابی نہ کرونگی لوح طلسمی اس جوان نے حاصل کر لی کئی مرحلے بھی شکست
ہوئے ابھی کئی مرحلے باقی ہین بادشاہ طلسم کا مقابلہ راہ خدا مین مجادلہ آپ ملاحظہ کریگی وہ شیر لاکھ
مین اکیلا لڑتا ہی ملک باختر وزیر قسطول لقا ایک کرور چورای لاکھ جوان فرو کش تھا اسپر روز شبخون گرتا
چالیس روز شبخون مارے قاسم رات کو آتے تھے یہ دنکو جاتے تھے لقا اُنکے نام سے راتون کو ڈرتا
تھا نیند اُسکی جاتی رہی تھی ایسے دھکے کہ باختر سے لیا اٹھارہ سو ملک باختر پر اب اُنکا قبضہ ہی کشیر خاموش
ہو رہی کہا اچھا بیٹا اب دیکھا جائیگا یہ کہکے لڑنے لگی اب دونون نے ملکہ والدہ یا مضمار نے جو سحر کیا
ملکہ نگین نے دفع کر دیا کبھی کشیر نے دفع کیا دونون نے ملکر زمین ہلا دی مضمار کا سحر جبکہ نہین چلا
گھبراتا پھرتا ہی ایک مقام پر آکر نگین و کشیر نے مضمار جادو کو گھیر لیا کشیر نے گولہ مارا مضمار نے ہاتھ
اٹھایا کہ دفع کرون دوسرے پہلو سے ترنج پڑا کہ شانہ اچھی طرح نشانہ ہوا الٹ کے مضمار نے نگین
کو دیکھا کہ اسپر جا پڑون کہ بڑھیا نے للکار لیا او بیبا ادھر آ ادھر کہان جاتا ہی خواہ کچھ حقیقت ہو یا نہو

وزارت تو پا گئے منڈیل تو ہتھنی چار نے نام تو جان لیا لیاقت تو پیدا کرو علم سحر بڑی چیز ہی ہوا گو اپنا
مطیع کرنا یہ ہمارا کام ہی مضمار بدحواس ہو رہا ہی اہالیان فوج پر نعرے مارتا ہی یاں دشمنوں کو مار لو
کنیزوں نے خون کے دریا بہا دیے ہر غول میں ایک ایک لڑکی ہی جسنے جس غول پر سحر کیے خون کے
دریا بہا دیے عورتیں حسین لباس معقول پہنے ہوئے مثل ستارۂ سحری چاہ رہی ہیں انکا صورت
دکھا دینا یہی سحر کامل ہی جسکی نگاہ پڑی دیوانہ ہو گیا پتھروں سے سر ٹکرانے لگا رنگین نے جتنے سحر
کیے سب سحروں کی مراد یہی تھی کوئی دیوانہ ہوا کسی نے گریبان چاک کیا ننگا آگے نہ بڑھتے تھے بھاگے
جاتے تھے نازمینان نہ جبین کے سحر سے گھبراتے تھے سب طرف آگ برس رہی ہی کہاں بھاگ کے
جائیں کسطرف امان پائیں روتے پھرتے ہیں آسمان سے پتھر گرتے ہیں کہیں آگ برسی کہیں پتھر گرے
کہیں اولے پڑ رہے ہیں کہیں بھائی بھائی لڑ رہے ہیں اور سے اولے گرے دونوں ٹھنڈے ہوئے
جواب نہیں دیکھنے کسی پر رنگین نے سحر کیا تھر تھر کانپا آنکھیں اُبل آئیں گریبان چاک کیا یہ شعر عاشقانہ
پڑھتا ہوا بھاگا

نظم

ٹھہری ہے کہ تجھ سے نہ اسکے زنجیر سے سودا کو
فصد سے علاج دل دیوانہ کرینگے
تشبیہ نرگس دیتے ہیں کبھی آنکھوں کو
سیر چمن نرگس شہلا نہ کرینگے
گوارا یہ کھینچیں ہیں دلدار نے آرے
کیوں آب دم تیغ سے ٹھنڈا نہ کرینگے
کہتے ہیں یہ ہم جائینگے خاک اس میں ہو کر
پر شکوہ سو گرد صنم آرا نہ کرینگے
لیکن جو تیوں سے نہیں بھلا آپ کی بات

توبہ ہے کہ ہم عشق بتوں کا نہ کرینگے
پھر بھی زلف کا سودا نہ کرینگے
گر آرزوئے وصل نے بیمار کیا تو
مر جائینگے پر منت عیسا نہ کرینگے
رکھ لیوینگے پتھر مگر ان سنگدلوں کو
پیتا زمرے زلف چلیپا نہ کرینگے
ہاں عہد کہ پھر جانا پھرے کوئے بتاں میں
پر اتو زمین بوس کلیسا نہ کرینگے
اے حضرت مومن مسلم جو ہے ارشاد
پھر آپ ہی فرمائیں کہ کیا کیا نہ کرینگے

وہ کرتے ہیں اب جو نہ کیا تھا نہ کرینگے
اندیشہ مژگان میں اگر خون کیا جوش
پرہیز کرینگے پہ مداوا نہ کرینگے
پھر جائیگی تا چشم صنم آنکھ کے آگے
چھاتی سے لگانے کی تمنا نہ کرینگے
گر حسن گلو سوز نے پھر آگ لگائی
پھر جائیں اب اس شعلہ سے ایسا نہ کرینگے
جوں قبلہ نما گرچہ تڑپتے ہی کٹی عمر
بھولے سے بھی اب فکر بتوں کا نہ کرینگے

جسنے راہ میں روکا اسکو مار دیا دھرا
ساحر سحر میں ملکہ رنگین کے جو پھنسا بھاگا بھاگا جاتا تھا راہ میں اُسکی زوجہ ملی اُسنے پکارا کہ صاحب کہاں
جاتے ہو کیوں اسقدر گھبراتے ہو لڑکے روتے ہیں تم اہل وعیال دار ہو لڑائی سے نکل چلو اگر قتل ہوئے
بال بچے تباہ ہونگے جواب دیا کہ تو نے ہمکو کیوں روکا ہم عاشق جمال ملکہ رنگین جادو ہیں ہمسے نہ بولو
بال بچے کیسے کوے محبوب میں جاکر بسر کرینگے دو گز زمین واسطے دفن کے ملجائیگی تھی آرزو کی کھلجائیگی
جورو نے دوڑکر ہاتھ پکڑ لیا کہ صاحب تم ہوش میں نہیں ہو کہاں جاتے ہو گھر میں چلو لپٹ کے
ہاتھ مارا تو جورو کے دو ٹکڑے ہوئے آگے بڑھے بیٹا ملا اسنے پوچھا باوا جان کہاں جاتے ہو
کہا اپنی ماں کے پاس جاؤ گے اُسنے کہا اماں کہاں ہیں اُسے پاس بلا کے ہاتھ مارا کہ اُسکے دو ٹکڑے
ہوئے چار بیٹے ایک زوجہ کو قتل کیا جا کے میدان سے سر ٹکرانے لگا ملکہ رنگین کا نام لے لے کر
پکارتا تھا جو سامنے آیا اُسے قتل کیا پتھروں سے سر ٹکرا ٹکرا کے اپنی جان دی مضمار نے جو یہ
کا یہ حال دیکھا بڑھا کہ سحر کو منع کروں فوج والے میرے سر نہ کٹوائیں جانتا ہی سحر کروں کہ کنیز کی
نگاہ پڑی پکار کر آواز دی کیا کرتا ہی چھوکری کے سحر کو برطرف کرتا ہی یہ کہکر گولہ مار دیا مضمار نے جا کا

سحر اتاروں کہ پشت پر سے آواز آئی ابا جان مجھے تو بچاؤ پلٹ کے دیکھا ایک لڑکی دس بارہ برس کی عمر
حسن میں آفتاب چہرے پر بھولا پن حسن رشک چمن غنچہ سا دہن کھلا ہوا لکارتی ہوئی آتی ہے کہ ابا جان مجھکو
بچائیے مضمار جادو نے کہا ارے تو کون ہے کہا ابا جان مجھکو بھول گئے لشکر کے لوگوں نے آکر
آپ کا گھر لوٹ لیا میں بمشکل نکلکر بھاگی مضمار حیران ہے کہ یہ کیا کہتی ہے میں اسکو پہچانتا بھی نہیں جب وہ
لڑکی دوڑی ہوئی قریب آئی گلے میں ہاتھ ڈالدیے بوسے لینے لگی غصے میں آکر مضمار نے ایک
طمانچہ مارا وہ لڑکی جلکر خاک ہوئی خاک جھاڑی کچھ مضمار پر بھی پڑی خاک پڑتے ہی خاک ہوش رہا
ہاتھ باندھکر سامنے رنگین کے آیا کہا ملکہ کیا کہتی ہے کیا ارشاد ہوتا ہے جو حکم ہو آنکھوں سے بجالاؤں
عمر بھر گردن تابی نہ کرونگا ملکہ رنگین نے کہا یہ فوج کسکی ہے جو ہمکو قتل کرنے کو آئی ہے کہا حضور محیط جادو
بادشاہ طلسم کلید نے بھیجی ہے کہا ان سب کو قتل کرو یہ سنتے ہی تلوار کھینچکر اپنی فوج پر جا پڑا جب گونہ
مارا دس کے سر اڑا دیے رنگین و کشیر کھڑی دیکھ رہی ہیں پہر بھر کے عرصے میں ہزاروں کو مار کے
گرا دیا آخر باقی ماندہ بھاگے کہتے ہوے کہ ایسا افسر اپنی ہی فوج کو قتل کرتا ہے ایسے کا ساتھ دینا سراسر
حماقت ہے چلکر شاہ سے عرض کرینگے فوج والے تو یہ کہتے ہوے بھاگے مگر مضمار دریاے خون میں
نہایا ہوا اسی طرح آنکھیں ابلی ہوئی سامنے ملکہ رنگین کے آیا مگر زخموں میں چور چور ہانپ رہا تھا والوٹ سے
مجبور تلوار بغل میں دبائے ہوے ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا کہا ملکہ عالم اب مجھکو کیا حکم ہوتا ہے ملکہ رنگین نے
کہا کیا کہنا خوب لڑے مگر لوگ زندہ بچکر بہت نکل گئے اسکا افسوس ہے اب آرزوے دل ظاہر کرو
حال دل تردد و منزل سے ماہر کرو مضمار نے سر جھکالیا کہا حضور میرے دل سے نہیں نکلتا میں عاشق چہرہ
زیبا ہوں جان جاتی ہے ملکہ نے کہا جان دیکر دکھاؤ یا فاقوں سے مرتے ہو مضمار نے تلوار بغل سے لیکر
گلے پر رکھ لی کہا حضور جان دیتا ہوں ملکہ نے کہا دیکھیں مضمار نے تلوار کھینچلی تسمہ لگا رکھا زمین پر لاشہ
گرا اندھیرا چھا گیا سنگباری و برفباری ہونے لگی بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام مضمار جادو بود
اب رنگین نے آکر کشیر کو سلام کیا کشیر نے گلے سے لگا لیا کہا بیٹا میرے ساتھ بخدمت محیط جادو میں چلو
ہیں مقدمے کی صفائی کرادونگی لڑائی کو طول نہونے دونگی کیا تعجب ہے کہ تمھارا مقدمہ بھی صاف ہو جائے
میں صفائی کرادونگی قتل مضمار کا بھی ذکر نہ آنے پائیگا رنگین نے کہا اول باغ میں ہو لیجیے پہلے
طلسم کشا سے ملاقات کر لیجیے پھر جو فرمائیے گا وہ کرونگی کشیر رنگین کے ساتھ ہولی فوج بھی ساری
ساتھ ہو دریاے خون میں نہائی ہوئی در باغ پر آکر پہونچے دیکھا فوج بدیع الزمان فروکش ہے بارگاہ
زر لفتی استادہ جوانان شیر دل شل سے ہیں کشیر نے سب کنیزوں کو باہر چھوڑا آپ رنگین کے ساتھ اندر آئی
کشیر و رنگین کے ساتھ اکثر اس باغ میں آئی ہے مگر آج کل باغ پر بہار ہے عندلیبان خوشنوا کی پکار ہے سیر دیکھتا شا
دیکھتی ہوئی چلی سیان بدیع الزمان ایک چبوترے پر بیٹھے ہوے ہیں پہلو میں ملکہ شبنم گوہر پوش
کنیزیں حاضر خدمت بدیع الزمان نے جو کشیر کو آتے ہوے دیکھا بے اختیار اٹھ کھڑے ہوے
کشیر کی جمال جہان آراے بدیع الزمان پر نگاہ پڑی حیران جمال و محو دیدہ ہو گئی جی میں کہتی تھی فرد
سنا یوسف کو حسینان جہان بھی دیکھے ✤ ایسا بھی طرحدار نہ دیکھا نہ سنا ✤ سراپا کو دیکھ رہی ہے چبوترے پر آکر
بلائیں لیں ترقی عمر و دولت کی دعائیں دیں کہا اے شہر یار یہ کنیز واسطے ہاتھ دھلانے کے خدمت میں

حاضر کرتی ہون مین بھی اب چلکر باہر اترتی ہون جو حضور کا دشمن وہ ہمارا دشمن محیط جادو سے سخت لڑائی ہوگی یہ کہتی ہوئی بیٹھ گئی بدیع الزمان کو سمجھانے لگی کیا مجال کسکی کہ جو آپ سے مقابلہ کرے ماشاء اللہ لوح طلسم و لوح محفوظ دونون ملکی ہوئین اب آپ کا کون سامنا کر سکتا ہے فوج بہت کم ہے اگر حکم ہو تو بھر تی جاری کرون بدیع الزمان نے کہا فوج ہماری عنایت رب اکبر ہے ہم یہان اکیلے ہی آئے تھے اسقدر لوگ تو موجود ہین جو آپ نے ملاحظہ فرمائے آپ اپنی فوج کو اُتارین بارگاہین رہنے کو لین باقی دیکھا جائیگا کثیر جادو باہر آئی دربار باغ پر اپنی بارگاہین استادہ کرائین کنیزون کو اُتارا آپ بھی ایک بارگاہ مین اتری یہان ملکہ شبنم و رنگین و شاہزادہ بدیع الزمان و رامنہ صحبت مین بیٹھے ہین باتین ہو رہی ہین مگر یہ لوگ جو بھاگ گئے پاس محیط جادو کے آئے کہا حضور ملکہ کثیر شریک طلسم کشا ہو گئین کوئی ایسا سردار جائے کہ اُنکی مشکین باندھکر لائے محیط جادو نے کہا مین خود تدبیر کرونگا یہ کہکے اُٹھا سب نے دیکھا محیط جادو غائب ہو گیا ایک دو گھڑی کے بعد آیا پسینے پسینے کہا صاحبو مین سدِ باب کر آیا فوج بھیجنا ہے سب انتظام کر لیا بدیع الزمان جو صبح کو سو کے اُٹھے کثیر نے آکر خبر دی حضور محیط نے سحر کیا رنگ طلسم کلید دکھایا باہر نکلکر بدیع الزمان نے دیکھا ایک بڑا پہاڑ اسطرح کا بنکر تیار ہوا ہے کہ جسمین ہزارہا آدمی رہین سر کوہ پر جا بجا نخلہائے معقول میوہ دار طائر زمزمہ سرائی کر رہے ہین دم محبت باغبان قضا و قدر کا بھر رہے ہین پہاڑ کا تو یہ رنگ ہے مگر بدیع الزمان نے جو یہ معاملہ دیکھا بعد نماز سحر لوح کو ملاحظہ کیا احکام کو دیکھکر لوح کو گلے مین ڈالا کہا تو ملکہ کثیر ہم رخصت ہوتے ہین ملکہ شبنم تمھارے سپرد ہین کثیر نے کہا آنکھون پر سر پر ہم انکی حفاظت کرینگے بدیع الزمان لوح کو ملاحظہ کر چکے تھے باغ سے نکلے آواز دی ای اجمل جنی آؤ سب نے دیکھا ایک جوان خوش رو آکر موجود ہوا شاہزادے کو جھک کر سلام کیا کہا ہمکو مقام پر زنگار جادو کے پہونچا دو کثیر نے کہا عجب مکارہ کا آپ نے نام لیا خدا آپ کو اُسکے مکر سے بچائے وہ بلا ہے روزگار ہے شاہزادہ بدیع الزمان نے فرمایا ہمارا حافظ حقیقی ہمارے ساتھ ہے یہ فرما کر اجمل جنی کو کچھ اشارہ کیا اجمل جنی ایک طائر کی شکل بنکر تیار ہوا بدیع الزمان اُسپر سوار ہوے طائر بدیع الزمان کو لیکر بلند ہوا اُسوقت ملکہ شبنم کی بیقراری تڑپ تڑپ کے یہ اشعار عاشقانہ پڑھتی تھین نظم

شکل زخمی لوٹتا ہون چادر مہتاب پر
آگیا یاد آہ محبوب نمازی کا رکوع
گلگلے تیرے نظر آتے ہین جیسے آب پر
خیمہ لیلی نظر آتا ہے او مجنون حباب
فوق ہے میرے دل بیتاب کو سیماب پر
زندہ شب اسقدر رکھتے نہین ذوق شراب
کیا شب فرقت مین مجکو شک ہے سنجاب پر
عالم اسباب مین پرچہ ہون نا سخ مگر

شکل مالہ رات صدقے ہو رہی ہے مہتاب پر
آنکھ میری جا پڑی مسجد کی جو محراب پر
چھوٹا پالی یار کا تھوڑا ملا دامی طبیب
نجد کے وادی مین میرے اشک کے سیلاب پر
عین دریا مین بھی گرد سے نہین دم بھر
اے کسار رکھتا ہے غیبت غم سے خونناب پر
بنگیا نور نام اتار نگہ تار شعاع
ہے نظر میری مسبب پر نہین اسباب پر

کیا شب فرقت مین صدقے مین دل بیتاب پر
یہ خط مشکین نہین رخسار عالمتاب پر
گنبد مدفن مرا ہے اشکونسے یون ہی بعد مرگ
ہے شفا موقوف اپنی شربت عناب پر
وہ جو قائم ہو بنے زر اسکو نام زر سنگ
سعی کرنا ختم ہے اس سالکو گرداب پر
کانمین محبوب کی آواز بھی آتی نہین
جا پڑی جب آنکھ اُس خورشید عالمتاب پر

ملکہ رنگین نے سمجھایا اے ملکہ عالم اگر مرحلہ جات فتح نہ کرینگے تو فتحیابی اس طلسم کی دشوار ہوگی طلسم بدون فتح مرحلہ جات فتح نہین ہوتا

ابھی اس طلسم کے مرحلے باقی ہین جلسہ آراستہ کیجیے ناچ دیکھیے گانا سنیے بعد جانے بدیع الزمان کے
امیہ بھی ایک جانب نکلکر روانہ ہو گیا ملکہ شبنم تو بقرار رنگین و گشیر ہر وقت حاضر خدمت رہتی ہین سمجھایا کرتی
ہین اجل جنبی راہ مین بدیع الزمان سے باتین کرتا ہوا اڑتا ہوا جاتا ہو عرض کرتا ہو کہ ای شہریار آپ ایسے
مقام پر جاتے ہین کہ وہ بڑی مکارہ ہی ہر دم لوح دیکھیے گا اگر مین بھی خدمت مین آؤن تو لوح دیکھکر
ملاقات کیجیے گا شاید میری صورت کا کوئی دھوکا دے بدیع الزمان کو لیکر ایک دشت و بیابان
مین پہونچا بدیع الزمان کو اپنے پشت سے اتارا آپ تو رخصت ہو کر چلا گیا بدیع الزمان بموجب
حکم لوح ایک جانب چلے مگر نگار جادو کہ ایک پہاڑ مین اسکا مقام ہی بیٹھی ہوئی سوچ رہی تھی کہ کیا
تدبیر کرون کہ کنیز نے آکر خبر دی طلسم کشا آتا ہی آپ کو تدبیر کرنا چاہیے نگار جادو سنبھل کر بیٹھی سحر کرنے لگی
کچا سوت کالا دانہ جلا گندے بنا بنا کر رکھتی جاتی ہی بدیع الزمان چلے آتے ہین کہ ایک طفل دوازدہ سالہ
نے آکر سلام کیا کہا میرے باغ مین چلیے اطفال جادو میرا نام ہی بزرگان دین نے خواب مین آکر مجھکو
مسلمان کیا میرے باغ مین آج محیط جادو آئیگا قتل کر لیجیے گا زیادہ شفقت آپ کو نہ پڑیگی یہ سنکر
بدیع الزمان خوش ہو گئے وہ ہمراہ آگے بڑھا لاتے لاتے قریب ایک باغ کے پہونچا یا اندر باغ
کے لایا وسط باغ مین چبوترہ بلور کا اسپر فرش بچھا تھا لا کر بدیع الزمان کو بٹھایا ایک آواز دی ارے
کوئی حاضر ہی بارہ کنیز ناچ باغ سے ظاہر ہوئین بدیع الزمان کے سامنے ناچنے گانے لگین وہ طفل
شراب و کباب لایا جام بھر کے بدیع الزمان کو دیا جب بدیع الزمان نے جام ہاتھ مین لیا کلیجہ
دھڑکا لوح کا خیال آیا لوح کو دیکھا نوشتہ پایا کہ یہ غلام نگار کا مخمور جادو ہی اگر شراب پی لی غضب ہو جائیگا
دیکھا مخمور جادو اسی طرف دیکھ رہا ہی نگاہ نہین پھیرتا جیسے ہی بدیع الزمان نے لوح کو دیکھا اور
یہی نوشتہ پایا چاہا جام اسکے سر پر پھینک مارون مگر وہ اٹھکر بھاگا کنیزین قطرات آب تھین کہ اسی مقام پر
جذب ہو گئین بدیع الزمان لاحول پڑھکر چاہتے تھے کہ وہان سے روانہ ہون کہ کان مین رونے کی آواز آئی
گھبرا کے دیکھنے لگے دیکھا امیہ بن عمرو سامنے سے پیدا ہوا پکارتا ہوا ای شہریار غلام کی فریاد کو پہونچیے
بدیع الزمان امیہ کو دیکھکر گھبرا گئے فرمایا ای برادر نہ گھبراؤ مفصل حال کہو امیہ نے عرض کی آپ کے آنیکے
بعد عیار بادشاہ کا باغ مین پہونچا تقریب پیدا کیا رنگین و گشیر کو چرا لیگیا ہم لوگ پریشان ہو رہے تھے کہ
بادشاہ نے فوج بھیجی ملکہ شبنم نے اپنے خنجر مار لیا فوج شاہی نے باغ لوٹ لیا غلام نے اتنی مہلت پائی
کہ وہان سے نکل آیا شکر ہی کہ آپ کو پایا مین یہ نہ جانتا تھا کہ آپ اس مقام پر ہونگے جلد تشریف لے چلیے
یعنی ظاہر ہی کہ طلسم کشا سے لوح طلسمی و لوح محفوظ چھینلو شبنم کا جان دینے کا حال سنکر بدیع الزمان بہت
بیقرار ہوے رونے لگے فرمایا امیہ بڑا غضب ہوا آج تک سحر کی بدعتین اٹھائین کیا کیا صورتین دکھائین
اب دیکھین فلک کیا دکھائے یہ فرما کر امیہ کے ساتھ ہوے تھوڑی دور چلے کہ امیہ نے گھبرا کر کہا ذرا
لوح طلسمی و لوح محفوظ تو مجھکو دیجیے مین دیکھون دی ہی بدل تو نہین گئی بدیع الزمان نے دونون لوحین
اتار کر امیہ کو دین ادھر لوحین ہاتھ مین اسکے آئین رومال مین لوحون کو چھپایا آواز دی او طلسم کشا اب کہان
جائیگا بدیع الزمان نے چاہا جھپٹ کر ہاتھ مارون اسنے سحر کیا تلوار انکی ہاتھ سے چھوٹ گئی زمین نے
انکے پاؤن تھام لیے امیہ نقلی نے نعرہ کیا منم ملکہ نگار جادو پنجہ کمر مین دیا اور نگار بدیع الزمان کو لیچلی

اجل جنی گوشے سے یہ سب معاملے دیکھ رہا تھا سمجھا گا ہوا جاتا ہے اس فکر مین کہ جا کر امیہ کو خبر کر دون یہ سوچتا ہوا
جاتا ہے مگر امیہ بعد جانے شاہزادہ و بدیع الزمان کے جو عقب مین چلا تھا فقیر بنا ہوا جاتا ہے قریب ایک پہاڑ
کے پہونچا کہ وہ پہاڑ مثل دیوار سے آراستہ ہے ہر چند امیہ چاہتا ہے کہ اسپار جاؤن مگر ممکن نہین ہوتا کوئی درہ
کھلا نہین ہے امیہ حیران کہ کیونکر اسپار جاؤن اس تردد مین فقیر بنا بیٹھا ہے مگر دل خونجوش بے ... ہے کہ دیکھا ایک
درہ کوہ سے اجل جنی چلا آتا ہے متردد و متوحش دور سے فقیر کو بیٹھے ہوئے دیکھا قریب آکر پوچھا شاہ صاحب
آپ کا کیا نام ہے امیہ اجل جنی کو پہچانتا تھا بدیع الزمان سے ملاقات کرائی تھی امیہ نے اٹھکر
ہاتھ پکڑ لیا کہا اے اجل جنی مین ہون امیہ بن عمرو یہ جو اجل جنی نے سنا چیخین مار کر رونے لگا کہا اے امیہ
غضب ہو گیا شاہزادہ گرفتار ہوا لوح چھین گئی لنگار جادو دونون لوحین اور شاہزادے کو لیگئی امیہ نے
پوچھا لیکر کہان جائیگی کہا اسپار اس پہاڑ کے اسکا باغ ہے وہین جا کر ٹھہریگی امیہ نے کہا مجھکو لے چلو
درہ کوہ سے گذر کیونکر ہو اجل جنی نے کہا سوا میرے کوئی اور نہین جا سکتا یہ کہکر امیہ کی کمر مین ہاتھ
دیا پہاڑ کو پھاند کر اسپار پہونچا ہاتھ سے اشارہ کیا کہ سامنے باغ لنگار ہے میرا ساتھ رہنا اچھا نہین
لیکن جو کوئی افتاد پڑیگی جہانتک ہو سکیگا اپنے کو پہونچاؤنگا یہ کہکر اجل جنی تو چلا گیا امیہ کو جو صورت
منظور ہوئی اس صورت پر چلا لنگار جادو بدیع الزمان کو عالم غشی مین لیے ہوئے اپنے باغ مین
آئی کنیزین چہار جانب سے دوڑین واری کیا ہوا لنگار نے کہا طلسم کشا کو لائی ہم جاتے اور خالی آتے
لیکن اب باغ سے لیکر جانا مناسب نہین مقدمہ طلسم کشا ہے مین بادشاہ کو یہین بلوائی ہون اسی مقام پر
قتل کرونگی بدیع الزمان کو ایک طرف ڈالدیا لوحین دونون جھولی مین رکھین کنیزین سب آگئین لنگار جادو
نے ایک عرضی لکھی کہ اے شہنشاہ طلسم کلید طلسم کشا میرے مرحلے پر آیا مین نے گرفتار کر لیا لوحین چھین لین
لیکن سنتی ہون طلسم کشا کے دوست بہت ہین ایسا نہو راہ مین کسی سے مقابلہ پڑے یہ بھی سن چکی ہون
کہ بی شیر جادو شریک ہو گئی ہین بی رنگین نے اپنا رنگ جمایا ہے ان عورتون سے بجز مین کمتر نہین
ہون مگر فساد بڑھانا کیا ضرور سرکار تشریف لائین غریب خانے پر کنیز کے آگے طلسم کشا کو قتل کرین لوحین
اپنے ہاتھ مین لین یہ چیز ایسی نہین ہے کہ کسی کی معرفت روانہ کرون دیوار و در ہم گوش دارد یہ نامہ لکھکر
سہیل نام کنیز کو دیا کہا خبردار راہ مین کسی سے بات نہ کرنا خاص بادشاہ کے ہاتھ مین یہ عرضی دینا
کہنا میرے ساتھ تشریف لے چلیے اپنے ساتھ ہی لانا سہیل نامہ لیکر روانہ ہوئی امیہ بن عمرو ایک
فقیر بنکر ایک مقام پر بیٹھا ہے دور سے دیکھا ایک عورت بھاگی ہوئی آتی ہے امیہ نے تعجب کیا اور
صورت تبدیل کی سہیل تھوڑی دور آگے بڑھی تھی کہ کان مین آواز آئی کوئی دردمند مصیبت کی ماری
بلک بلک کے یہ اشعار عبرت آثار دردآمیز گا رہی ہے

نظم

نالہ بھی تحریر دہن کے بے فغان پیدا ہوا
پردہ پوشی قاتل بے رحم کی منظور تھی
آفتاب داغ دل بے آسمان پیدا ہوا
دیکھنا اسکا بھی مثل یار ناممکن رہا
اٹھ گئے جب ہم تو اپنا قدردان پیدا ہوا

بی نشان تنگ دیدہ کا نشان پیدا ہوا
ہر دہان زخم عاشق بے زبان پیدا ہوا
دوست کی آمد مین دشمن کا بھی مژدہ ساتھ تھا
شوق اپنے دل کا آنکھوں سے نہان پیدا ہوا
انتہا اوج کو پستی بھی ہوتی ہے ضرور

عاشقوں مین کون مجھسا ناتوان پیدا ہوا
یہ وہ طائر ہے کہ جو بے آشیان پیدا ہوا
خاکساران محبت کو نہین رفعت پسند
جب بہار آئی ہین خوف خزان پیدا ہوا
ہے قسمت اہل دنیا کا عجب مردہ پسند
دیکھ لو ہر آسمان پر آسمان پیدا ہوا

ایک صورت پھر رہی ہے صورت ماننده خیال آنکھ جب اٹھی لگا ہونے دھوان پیدا ہوا	جب ہوئی ہستی مجھے نقش مکان پیدا ہوا عذر اک آفت ہے بے سر سے شاید ہم	اس بلا کی شام گیسو تھی نظر آئی نہ صاف خاک ستا بہ امتحان پیدا ہوا

اس سوز وگداز سے یہ آواز سہیل کے کان میں آئی کہ گھبرا گئی پلٹ کے دیکھا ایک نخل کے سایہ میں پلنگ پوش اوڑھے ہوئے کوئی عورت بلک رہی ہے کبھی پکارتی ہے یا سامری و جمشید ملک الموت کو حکم دو کہ ہماری قبض روح کرے آج تین دن گذرے کہ اس دشت ہولناک میں شیر بھیڑیے کا گذر نہوا کہ مجھکو کھا جاتا نہ کسی بندۂ خدا کا گذر ہوا کہ وہ کسی کنوئیں میں ڈھکیل دیتا سہیل جادو قریب آئی پلنگ پوش منھ سے ہٹا کر کہا کہ ای نیک بخت تو کون ہے تیری تو باتون نے کلیجے کے ٹکڑے کر دیے اپنا حال تو بیان کر اب جو پلنگ پوش چہرے سے ہٹا دیکھا ایک نازنین نہایت خوبصورت ماہ طلعت نازک اندام گیسوے عنبر پریشان عارض افسردہ ہے میں حیرانی و پریشانی دونون ظاہر غلبۂ وحشت سے ملا ہوا ہے بات کرنے میں ہاتھ پاؤن میں رعشہ آتا ہے بات بات میں قلب تھراتا ہے سہیل جادو کا دل بھر گیا کہا ای نازنین جلد بیان کر تیرا حال نہین دیکھا جاتا اس نازنین نے ایک ٹھنڈی سانس بھری کہا کیا پوچھتی ہو ایک مصیبت ہو تو بیان کرون جسپر ہزار مصیبتون کا ٹوٹ پڑا ہو وہ کیا بیان کرے جان جائے سب جھگڑون سے چھوٹ جائے اب تو یہ کیفیت ہے نظم

لب ہلانا مرے جلاد کو مشکل ہوگا
حشر کو کاغذ اعمال دکھائینگے بشر
لال کرنے میں بھی احسان حنا دل ہوگا
کتنے ہیں قتل کرینگے وہ لحد پر آکر
قتل قاتل کی طرح شوق بھی باطل ہوگا
آج غنچون نے صدا مین جو مین دین بید
قدح مہر بھی اک کاسۂ سائل ہوگا

ہاتھ پہنچا نسکینگے لاکھو نکے دم حشر اے دل
میرے ہاتھون میں فقط آبلۂ دل ہوگا
بوسۂ عنبر جو لب یار کے لیتا تھا
فیصلہ آج ہمارا سر منزل ہوگا
ولولے ہیں نفس چند کے نا رحمت عمر
اٹھ صبا کو ادب خواب عنادل ہوگا

حشر کے روز اگر داد طلب دل ہوگا
چاک نہ تم ہون گریبان بھی دامن قاتل ہوگا
کیا عجب چونک پڑے خواب گران سے بسمل
ساقیا جام نہ ہوگا وہ کوئی دل ہوگا
ہو گئی وصل میں تاخیر تو یہ ہوش کہان
آنکھ دو لون مین نہ یہ لیلی نہ وہ محمل ہوگا
قدر ہنسنے کی نہیں بات جو کر نگی نسیم

سہیل ہنسنے کی کہا بی بی صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ تم خاندان عالی سے ہو مگر صاف کہو کیا مصیبت گذری کہا بوا کیا پوچھتی ہو میرا شوہر کمبخت نامرد مجھکو بیاہ کرکے لیے جاتا تھا دیکھنے میں خاصہ جوان ہتھیار لگائے ہوئے مونچھیں کھڑی کھڑی خونخوار صورت قزاق آکر گرے دور ہی سے شوہر اسکا کر بھاگ گیا شوہر کو یہ بھی نہ سوجھا کہ ہمارے ناموس پر کیا گذریگی قزاقون نے اگر جو کچھ برا حال کیا اسکو کیا بتاؤن زمین سخت آسمان دور ادھر تیغ کہ ارے تلوار مار و سر کاٹ لے ان آخر ظالمون نے اپنا کام کیا زیور بھی سب اتار لیا اسی دشت ہولناک میں ڈالکر چلے گئے آج تین دن گذرے اب وہ اللہ کیا چیز ہو کبھی اٹھ کر منھ پر نہیں گئی تب بہت گھبرائی ہون تو خاک پھانک لیتی ہون وہ نامرد پلٹ کے بھی نہ آیا اتنا نہ دیکھتا ہمارے ناموس پر کیا گذری بوا تم کون ہو کہان سے آئی ہو کہان جاتی ہو کیا نام ہے سہیل نے کہا میں نگار جادو کی نوکر ہون انھون نے طلسم کشا کو پکڑا ہے لوح کی تختیان چھینلین ہیں نامہ لیکر خدمت میں شاہ طلسم کی جاتی ہون وہان سے بادشاہ کو لاؤنگی طلسم کشا کو قتل کر چکے تختیان کہیں چھپا دینگے ہم بھی جان بچے پر اس نازنین نے گلے میں ہاتھ ڈالدیے کہا بوا ایک احسان کرو کہ مجھے کھینچ کر کسی کنوئیں میں ڈالدو اب بھوک پیاس کی مصیبت مجھسے نہیں اٹھتی

سوچو تو بوا مین شبانہ روز گذرے نہ ایک کھیل اُڑ کر پیٹ مین نہین گیا دل پہ جو گذرتی ہی اُسکو کیا بیان کرین
اُن مردون نے جان کے خنجر چبھویان مارین گوشت کا خنجر کلیجہ پر چلا جسنے کلیجہ بالکل فگار کردیا اسوقت
تک درد ہی کس زبان سے کہون خون کے دریا بہ گئے جہان بیٹھی تھی وہان سے جو ذرا ہٹی سہیل نے
دیکھا خون کا تھالا بھرا ہوا ہی سہیل نے منہ پیٹ لیا کہا بیٹا سب ہوا بڑی مصیبت اُٹھائی شوہر تمہارا
بڑا نامرد تھا جسنے پلٹ کر خبر بھی نہ لی اگر آتا اُٹھا کر لیجاتا نازنین نے کہا واہ اب مین اُس نامرد کے
گھر جاؤنگی بازار مین جاکر بیٹھونگی یا گلا کاٹ کر مرجاؤنگی سہیل نے کہا بوا یہ تو مجھسے نہو سکیگا کہ تمکو کنوئین مین
ڈالدون نہ مالک کے باغ مین پلیٹ کے جا سکتی ہون انھون نے مجھ بخیل کو حکم دیا تھا اگر وہ
سن پائینگی کہ مین اتنا ٹھہری اُنکو ناگوار ہوگا لیکن میان سے قریب ایک گانون ہی جہان میری ایک منہ بولی
بہین رہتی ہی ایک زمیندار کی بیٹی ہی وہان تمکو پہونچا دون پھر جو مین پلیٹ کے آؤنگی سب انتظام کرلونگی
دائی بلاؤنگی بیسیارہ دونگی لیپ لگاؤنگی سب طرح کے کام کرونگی تمکو مین نے بہن کہا نازنین نے کہا
مین وہان تک کیونکر جا سکونگی سہیل نے ہاتھ پکڑ کے اُٹھایا دو قدم پر جاکر وہ نازنین گر پڑی کہا بوا سب
جسم سوجا ہوا ہی قدم نہین اُٹھتا ہی تم دھکیل دھکال کر مجھکو کنوئین مین ڈالدو یہ کہکے رونے لگی سہیل نے
کہا مین کیا کرون نازنین نے کہا اپنے کاندھے پر سوار کرلو سہیل بیٹھ گئی نازنین سہیل کے کاندھے پر
سوار ہوئی سب کپڑے خون مین بھرے ہوے دو قدم سہیل اُس نازنین کو لیکر چلی تھی کہ معلوم ہوا گلے
مین کسی نے پھانسی ڈالدی گھبرا کر سہیل نے کہا ارے یہ کیا کیا اُس نازنین نے نعرہ کیا منم امیہ بن عمرو
کاندھے سے کود کر جھٹکا مارا سہیل مثل مچھلی کے زمین پر گری امیہ نے سر اسکا کاٹ ڈالا لاشہ اُسکا
کھینچ کر کنارے لایا جھولی سے اسکی نامہ نکالا اُسکے مضمون کو دیکھا رنگ و روغن عیاری کا لگا کر اُسی کی
شکل بنکر اُسی نامے کی پشت پر طرف سے محیط جادو کے لکھا کہ جتنے سہیل کو زبانی بھی سمجھا دیا ہی اور
مابدولت بھی تشریف لاتے ہین اُسکے کہنے پر کاربند ہونا یہ سب باتین لکھکر نامے کو ملفوف کیا طرف باغ
نگار جادو کے روانہ ہوا یہان نگار جادو باغ مین بیٹھی ہی چند کنیزان حور شکیل حاضر ہین اسباب عیش و نشاط
مہیا کر رہی ہی کہ شہنشاہ طلسم آئین تو طلسم کشا کو قتل کرون تو مین سپرد کر دون مہلت پاؤن ابھی شراب
کباب کا چرچا نہ کر دیا ذکر تھا کہ کنیز دوڑی گئی عرض کی سہیل آگئی محلدار سے باتین کر رہی ہی نگار جادو
نے کہا جلد بلاؤ امیہ دروازے پر آیا محلدار سے باتین کچھ راز کی باتین پوچھ رہا ہی کہ کنیز نے آکر کہا بی
سہیل جلد چلو ملکہ بلا رہی ہین امیہ بلا تکلف اندر باغ کے آیا سیر باغ کی کرتا ہوا سامنے نگار
کے پہونچا نگار جادو نے پوچھا اے سہیل کیا گذری سہیل نے عرض کی کہ بہت کچھ فرمایا ہی اور آپکے
واسطے خلعت عہدہ وزارت آئیگا اور باقی آئین مرقوم ہی ملاحظہ فرمائیے اور زبانی بھی عرض کرونگی نگار
نے نامہ پڑھا بہت خوش ہوئی کہا اے سہیل زبانی کیا ارشاد فرمایا ہی کہا حضور بادشاہ کے راز کی
باتین مین چلاکے نہ کہونگی حضور تخلیے مین چلین تو مین عرض کرون نگار جادو خوشی خوشی اُٹھی امیہ
اسکو لیکر تخلیے مین آیا بیٹھے تو سرگوشی کی باتین کین پھر کہا اے وزیر اعظم و دستور معظم ہم تو آج ہی سے
وزیر کہینگے حضور محیط جادو نے فرمایا ہی ہنوز کل سلطنت کا نگار جادو کو منتظم کیا تمام مہمات ملکی مالی
کا نگار کو اختیار ہی کیون واری ہمکو کیا عہدہ ملیگا نگار جادو نے کہا مین اپنی وزارت مین ایک

ایک کنیز ہوائی عہدہ ہاے جلیل دونگی یہ جو مرحلے ٹوٹتے ہین اپنی کنیزون کو حاکم کرونگی کہ شاہ طلسم پر میرا دباؤ بھی رہیگا یہان تو یہ باتین ہین مگر کنیز بیٹھے بیٹھے ملکہ رنگین سے کہا آقاے نامدار بڑے مرحلے پڑ گئے ہین ای رنگین مین جاتی ہون ملکہ شبنم کو پریوش نے کہا ای کنیز اگر تونے جا کر شاہزادے کی خبر لی اور انکی خیر و عافیت ہمکو پہونچائی تو بڑا احسان ہوگا راتین مجھپر تڑپ تڑپ کے کٹتی ہین اور ای ملکہ کنیز مین تمہارے خوف سے کہہ نہ سکی مین نے رات کو خواب پریشان دیکھا اور شاہزادے کو اس حال مین دیکھا کہ کہہ نہین سکتی اسوجہ سے یہ کیفیت ہی

نظم

کہتے ہین احباب یہ کیا مجھکو گیا دیکھکر
ای اجل قربان تیرے مجھپہ کیا احسان کیا
تمکو رحم آتا نہین کچھ حال میرا دیکھکر
تیری آنکھوں کی ہین وہ مستیان یاد آگئین
مین نے سمجھا تم خفا ہو مجھکو اچھا دیکھکر
ضبط خواہش گریہ کرتا یون نہ رستے پاجا
اور لہر آئی مجھے بھی موج دریا دیکھکر
وہ ابھی آتے نہین دم کے خدا کیواسطے
آنکھ اب کس پر پڑیگی حسن تیرا دیکھکر
دوست دشمن وہ خفا اور دم گرم آسمان
تہرلایا عاشق و معشوق یکجا دیکھکر

سب یہی کہتے تھے وہ بیرحم ہے بیدرد ہے
خوش ہوا وہ میرے مرنیکا تماشا دیکھکر
کیا کہون کیسی بلا آئی ہے میری جان پر
وقت بیہوشی صنم تاثیر صہبا دیکھکر
ساتھ تھا اک قافلہ طفلان ازغا دوست کا
کیا کہون کیا دل مین آیا تمکو تنہا دیکھکر
ایک کا ہو ایک شاکی ایک آزردہ ہے
ای اجل گھبرا گیا تیرا تقاضا دیکھکر
کیسے بیدرد ہین یارب کہ بیرحم کے
رحم آتا ہے ہمین اب حال اپنا دیکھکر
دوستون نے رو دیا جب شکل دیکھی ای نسیم

مین جو بیخود ہون کسیکا روے زیبا دیکھکر
دل دیا اس بیمروت کو بھلا کیا دیکھکر
دوست رکھتے ہین عزیز و اقربا بیہوش ہے
اوبت کافر تری زلف چلیپا دیکھکر
لو مین پھر بیمار ہوتا ہون کہین رنجش ہے
وہ بھی کچھ گھبرائے میرا جوش سودا دیکھکر
مین نے اک دریا بہایا آنکھ سے بیچین
حال اپنا ہے دگرگون حال دنیا دیکھکر
غیر ممکن ہے کہ خوش آئین ہمین حور جنان
لوگ ہنستے ہین کسیکا مجھکو شیدا دیکھکر
شب جو تھے ہم وہ ہم جوش حسرت سے فلک
کیا کہون کیا حال تھا وہ حال تیرا دیکھکر

کنیز نے گلے سے لگا لیا کہا حضور اسقدر نہ گھبرائین کنیز فوراً جاتی ہے مین نے بسبب متردد ہونے حضور سے عرض نہین کیا میرا بھی دل خود بخود گھبراتا ہے جی چاہتا ہے نام لیکر شاہزادے کا چیخین مار کر روؤن رنگین نے کہا میرا بھی دل گھبراتا ہے دائی امان مین بھی آؤنگی مجھے زیادہ انتشار ہے کنیز تو اسی وقت روانہ ہوئی لیکن امیہ نے باتین کرتے کرتے ذکر شراب کا کیا نگار جادو نے کہا لو پیو امیہ نے گلابی اٹھائی جام لبریز کیا کہا وزیر اعظم کے سامنے کیونکر پیون پہلے آپ نوش فرمائین تو مین پیون نگار نے جام ہاتھ مین لیا قصد کیا پیون کہ شراب شعلہ بنکر اڑ گئی نگار نے کہا ارے تو کون امیہ سمجھا کہ راز کھل گیا خنجر کھینچکر جا پہونچا نگار جادو نے ایک دو ہتھڑ مارا امیہ زمین پر گرا نگار نے ہاتھ ہلا دیا رنگ و روغن عیاری کا اڑ گیا نگار نے ایک چیخ ماری کنیزین دوڑین دیکھا تو ایک عیار سامنے پڑا تڑپ رہا ہے اٹھ نہین سکتا جب گھبرا کر گھبرائے گرا ایک کنیز نے بڑھکر عرض کی واری یہ کون ہے نگار نے کہا عیار ساربان نما دے کا چھوڑا مجھکو مارنے آیا تھا مین نے انتظام کر رکھا تھا اگر انتظام نہوتا مار لیا تھا نہین معلوم سہیل کے ساتھ اس ظالم نے کیا کیا میرے نامے مین مضمون لکھ لایا ہے صرف مین نے نامہ روانہ کیا اسپر تو یہ آفت ہوئی اگر مین خود روانہ کرتی تو کیا ہوتا اب مین دونون کو قتل کرتی ہون نہ یہ زندہ رہینگے نہ آفت ہوگی تو چین خود لیکر جاؤنگی طلسم کشا کے بعد کوئی کوشش کریگا انکا زندہ رہنا بہتر نہین سب کنیزون نے کہا حضور یہی مناسب ہے امیہ کو شیشے سے کشان کشان لیکر گئی اگر مسند پر بیٹھی بدیع الزمان و امیہ کو زیر تیغ بٹھایا

جلاد نے اگر دونون کی گردنون پر کوئلے کا خط دیا تیغہ پکڑ کر تسکین لگانے لگا آواز دی فرد سلطنت سلطان
کند فریاد بر جلاد چیست * مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست * کسکا سر رشتہ حیات منقطع ہوا اسکا ساغر عمر لبریز
ہوا کون مغضوب درگاہ سلطانی ہی تیغہ بادہ دار رکھتا ہون بازو پر قوت ایک ہاتھ مین سر کو تن سے جدا کرتا ہون
قتل کیا میرا کام ہی جلانا میرا کام نہین حکم اول ہی ذرا سمجھ بوجھ کے فرمایئے نگار نے کہا مین نے کرور حکم کا ایک
حکم دیا جلد سر کاٹ لے کر مین خدمت شہنشاہ مین روانہ کرون اُسوقت کنیزین صورت زیبائے بدیع الزمان
دیکھ کر کف افسوس ملتی تھین کہتی تھین یارو ایسا چاند کا ٹکڑا مٹتا ہی کیا ظالمہ ہی کہ ذرا اسکو رحم نہین کس زبان سے
حکم قتل دیتی ہی کوئی روتی ہی کوئی ہنستی ہی کوئی آوازے کستی ہی کوئی طعن و تشنیع کرتی ہی کہ بوا دیکھا تمنے صاحبقران
زادے اکیلے گرفتار ہو کر آئے اب انکا فوج و لشکر کہان ہی سنا تھا بڑی فوج ہی بڑا لشکر ہی کئی معشوقہ ہین
ایسے برے وقت مین کوئی شریک نہین ہوتا دوسری نے کہا بوا عاشق و معشوق کون ہین بی شبنم
انپر عاشق ہین کئی گھرون مین ہو آئین کسی کو مانا نہین جہان گئین غدر ہی مچائی رہین مگر انپر جان دیتی ہین سناکہ
اب فراق دیدہ ایک جگہ ہوے تھے اب آج خاتمہ ہوتا ہی اب کیا کریگی جو وہان مردوا ہوگا اسی کو شوہر
بنائینگی بالکل جانینگی عورت بے مرد نہین رہ سکتی ہی تنہائی کی جفا سہہ سکتی ہی دوسری کہتی ہی بوا سچ ہی مگر سنا ہی کہ
بہت خوبصورت ہی ایک نے کہا بوا ہم نے ایسے خوبصورت نہین دیکھے تھے نگ سلک سے اچھے
جری مبارز صف شکن تیغزن کیا کیا کارہائے نمایان کیے آج تک کس سے دبے جہان گئے اُس
ملک کو فتح کیا اب دیکھو طلسم مین آئے اوج حاصل کر لی مرحلے شکست کیے یہ کام انسان کا ہی رستم کی کیا
حقیقت ہی کہ جو انکے سامنے جرأت کا نام لے نگار نے پکار کر کہا او جلاد بس نخرے بگھار چکا سر کاٹ لے
اب دیر نہ کر ورنہ تیرے قتل کا حکم دونگی کیون دیر لگائی جلاد طرف بدیع الزمان کے چلا امیہ مثل برق کے
چمکا پکار کر آواز دی او نامنصف ہم ملازم غلام سرکار کے نمکخوار عیار خنجر گزار پہلے ہمین قتل کر ہم اپنے
آقا کو خاک و خون مین غلطان نہ دیکھین جلاد اُدھر پلٹا بدیع الزمان نے شیرانہ نعرہ کیا کہ او نامرد ہمارے
سامنے ہمارے نوکر کو قتل کرتا ہی پہلے ہمکو قتل کر جلاد دیوانہ ہو گیا نگار نے کہا دونون کے سر کاٹ لے
جلاد تیغہ پکڑ کے چلا امیہ نے فلک پر دعا کی کہ اے معبود جان ہماری بجائے آقا قتل ہوتے ہین
اگر شاید مین بچ گیا تو کیا منہ دکھاؤنگا لوگ کہینگے کہ آقا کو قتل کرا کے آیا کیسا نوکر ہی نمک حرام آقا مارے گئے
آپ زندہ بچا روے سیاہ دکھانے آیا کیسا بیغیرت ہی اسطرح جو فلک کو دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا
کڑک کر برق گری کہ جلاد کے دو ٹکڑے ہوے نگار پر بہ تعین گرنے لگین نگار نے سر اٹھا کر ایک
ساحرہ کو دیکھا سحر کر رہی ہی اوسنے گولہ مارا ملکہ کشیر زمین پر آمین بدیع الزمان و امیہ کے گرد بیٹھے لیکن ملکہ
نگار جادو کا گھر ہی سب تحفہ جات تیار صندوقچہ موجود ہی نکال نکالکر سحر کرنے لگی جب کشیر پر سحر کیا کشیر تھرا گئی
ایسی ہی ساحرہ ہی جو اپنی جان بچا لیتی ہی قیامت کے سحر نگار کر رہی ہی جو سحر ایسے کیے بہ تعین گرین دو زخم
کشیر نے کھائے اب یہ ملعونہ تیغہ کھینچ کر اٹھی اور کشیر پر بیٹھی قصد رکھتی ہی کہ کشیر رکے تو سر کاٹ لون کشیر پیچھے
ہٹتی جاتی ہی منہ سے اُف اُف کرتی ہی شعلے آتش کے بھڑکتے ہین نگار جادو پر گر رہے ہین نگار رنگاہ
پھر دیکھتی ہی پانی کا قطرہ برستا ہی شعلے کو بجھا دیتا ہی بدیع الزمان و امیہ دیکھ رہے ہین کہ کشیر قتل ہوا چاہتی
ہی فرماتے ہین ہم بدنصیبون کی مدد کو آئی اُسکو بھی فلک نے روز سیاہ دکھایا زخمی ہو چکی قتل ہوا چاہتی ہی

پروردگار ہم پر فضل کرے بیچاری یہ اسپر کوئی زوال نہ آنے پائے ملک کر جو دعا کی رنگین جادو نے اگر بہو بھی
رنگین نے آسمان سے یہ معرکہ دیکھا کہ بدیع الزمان دام بہ سلاسل و مطوق بیٹھے ہین کنیز رنجیدہ رہے چھپی بیٹھی چلی
آئی انگار جادو کے سحر نے آفت برپا کی ہے کنیز کو قتل کیا چاہتی ہے یہ سحر تیار کرکے کڑک کے جو گری انگار
کے دو ٹکڑے کیے وہین اُٹھا کر بدیع الزمان کے گلے مین ڈالدین تمام کنیزین رونے لگین جمعیت ہوئی
بدیع الزمان نے نعرہ کیا جب دس پانچ کنیزین قتل ہوئین کنیز و رنگین کا سحر کنیزین کیا برداشت کرسکتی
ہین فریاد کرنے لگین پکارتی تھین فریاد ہے طلسم کشائی ای طلسم کشا ہمکو امان دے مسلمان ہوتے ہین
اپنی بدبختی پر روتے مین بدیع الزمان نے ہاتھ روکا سب کنیزین مسلمان ہوئین کنیز قدمون سے لپٹ گئی
رنگین نثار ہوئی بدیع الزمان نے پوچھا ای کنیز تمھارا آنا کیونکر ہوا عرض کی ملکہ شبنم گوہر پوش نے خواب
پریشان دیکھا کنیز کا بھی عجب حال تھا قلب پر ہجوم غم و ملال تھا آخر دل کو تاب نہ آئی یہی خیال ہوا کہ چل کر
قدمبوسی کرین اس خیال مین حاضر ہوئی سرکار کو اس کیفیت مین دیکھا شکر ہے کہ اس ملعونہ کو مارا مطلب دلی
حاصل ہوا بدیع الزمان نے فرمایا آپ سب صاحب رخصت ہون مین مرحلۂ ثانی پر جاؤنگا لوح خیر ہی
ہو کہ آیندہ حشام جادو سے مقابلہ ہو رنگین نے گھبرا کر کہا پروردگار آپ کو اُسکے مکر سے بچائے بڑی
بلا ہے روزگار ہے اس انگار کو اسی نے تعلیم کیا تھا اتنا ضرور خیال رہے کہ جو کوئی سامنے آئے آپ بے لوح
دیکھے کوئی کام نہ کرین وہ پھر کسی کا مکر آپ پر نہ چل سکیگا آپ صاحب لوح ہین جسوقت ہوشیار ہو کے کوئی
کچھ نہین کرسکتا اگر غفلت شعار ہین تو سب چیزین بیکار ہین اگر حضور نے لوح کو دمبدم ملاحظہ کیا تو بہتر ہے
حشام بادشاہ طلسم سے مقابلہ پڑیگا بڑی سخت لڑائی ہوگی سب ساحر اسی پر آمادہ ہین کہ ابکی جو مرحلہ پر پہونچے
طلسم کشا کو زنجیرون مین رسیون مین گرفتار کرین سب طرح کے سامان محیط نے ممکن کیے ہین لونڈیان
بھی پہونچینگی مگر حشام سے خدا آپ کو بچائے بدیع الزمان نے سب کو رخصت کیا لوح کو دیکھا تو لکھا
تھا کہ اپنے کو مرحلہ حشام جادو پر پہونچاؤ مگر یکہ و تنہا جاؤ کسی کی اعانت نہ ہو اجل جنبی اگر لیکر جاؤگے گرفتار
ہو جاؤگے بدیع الزمان بوجہ نشان نپانے کے پھر لوح کو دیکھا مرقوم تھا باغ سے نکلکر طرف دست
راست کے جاؤ مقام حشام جادو ملیگا بدیع الزمان باغ سے نکلکر اسی سمت روانہ ہوے یہی قصد
ہو کر مقام حشام کے پہونچین کوئی دو کوس راستہ طے کیا تھا کہ سامنے سے گرد اڑتی دیکھا چند معشوقان
پریچہرہ چلی آتی ہین قریب بدیع الزمان کے پہونچین جھک جھک کے سلام کیا ان سب نے دو دو
اشرفیان ہاتھ پر رکھکر بدیع الزمان کو نذر دین کہا آپ کے صدقے مین رہائی پائی آپنے انگار
کو قتل کیا اُسنے قید سے فراغت پائی ہم سات بہنین ہین سلطنت طلسم کلید ہمارے باپ کی تھی
اس محیط حرامزادے نے ہمارے باپ کو قتل کیا ہمین قید کرلیا ہمین سے سحر و ساحری سے
نابلد ہین نہ مددگار سات برس کے بعد آج رہائی پائی سحر تک نہین جانتے ہم آپ کی کیا مدد کرینگے
مگر راہ مکان محیط بخوبی جانتے ہین ایسے وقت پر پہونچادین کہ یکہ و تنہا ملے قتل کر دیجیے سب طلسم
قبضے مین آجائے بدیع الزمان نے اُنکی بھولی بھولی صورتین دیکھین ناخن بڑھے ہوے بال
پریشان کپڑے میلے کچیلے بدن مین دل بیقرار ہو گیا فرمایا ہم تمھاری سلطنت تمکو دینگے انھون نے
عرض کی خدا آپ کو سلامت رکھے ہماری یہی سلطنت ہے کہ ہم قید سے رہا ہین کنیزان حضور ہین

منسوب کیے جاوین اب ہمسے انتظام سلطنت کیا ہوگا کنیزون مین سرکار کی رہینگے مگر آج حضور محیط کو
ضرور قتل کرین بدیع الزمان اُنکے ساتھ چلے ایک چھوٹے سے باغ مین لیگیئن یہ ساتون بدیع الزمان کو
اُمین مگر باغ ویران روشین ٹوٹی ہوئین نخل گرے ہوے عرض کی حضور یہ باغ ہمارے بزرگون نے
ہمارے کھیلنے کیواسطے بنایا تھا بدیع الزمان نے فرمایا کہ انشاء اللہ یہ پھر آباد کیا جاییگا وہ ساتون
اپنے حال بیان کرکرکے روتی ہین اور کہتی ہین حضور چلو بعد آٹھ پہر کے ایک آبخورہ پانی کا اور دو روٹیان
ملتی تھین بدیع الزمان فرماتے ہین نگھبراؤ تمھاری خدمت کو کنیزین مقرر کی جائینگی تمھارا ملک موروثی
تمکو ملیگا بارہ دری مین آکر بدیع الزمان بیٹھے اُن سات مین سے ایک نے کہا ہوا کچھ طلسم کشا کی دعوت
کرو ایک نے کہا مین ابھی لاتی ایک اُنمین سے دوڑی ہوئی گئی ایک پھل توڑ کر لائی ہاتھ مین بدیع الزمان
کے دیا کہا حضور یہ پھل اس باغ مین نایاب ہے اس پھل کو ثمر خوشگوار کہتے ہین اسکو نوش فرمایئے وہ پھل
بدیع الزمان نے ہاتھ مین لیکر دیکھا نہایت خوش وضع خوشبودار کبھی ایسا پھل نگاہ سے نہ گذرا تھا
بدیع الزمان اُس پھل کو ہاتھ مین لیکر دیکھنے لگے وہ ساتون یہ کہکر بھاگین کہ ہم اور پھل پھول آپکے
واسطے لاتے ہین جب وہ ساتون نیچے اُترگئین پھل خود بخود شق ہوا ایک میمون نے نکلکر ایک چیخ ماری کہ ارے
طلسم کشا آگیا گوشہ ہاے باغ سے ہزارہا بندر بڑے بڑے قد منھ مثل قعر بلا کے کھولے ہوے وہ
بندر بدیع الزمان پر آپڑے چاہتے تھے جسم نوچ ڈالین کہ پہلو سے آواز آئی ای شہریار سبحان اللہ کس
بلا مین اپنے کو پھنسایا اب تو آنکھین کھولیے لوح کو ملاحظہ فرمایئے ورنہ یہ جانور ہلاک کر ڈالینگے شاہزادہ
بدیع الزمان جست کرکے الگ ہوے اور پلٹ کے دیکھا اجل جنی پکار رہا ہے بدیع الزمان نے لوح
کو دیکھا لکھا تھا لوح اسکے درمیان مین پھینکدو پھر تماشاے قدرت پروردگار دیکھو بدیع الزمان نے
لوح کو اُتار کر پھینکا آپسمین وہ لڑنے لگے تھوڑے عرصے مین سب لڑکر ہلاک ہوے ایک میمون کلان
باقی رہا وہ بدیع الزمان پر حملہ آور ہوا بدیع الزمان نے لوح محفوظ اُسکو دکھا دی اُسنے ایک چیخ ماری
اُسکے منھ سے شعلۂ آتش نکلا جلکر خاک ہوا سارا باغ آتش بہار ہوگیا سنگباری و برفباری ہونے لگی بعد
عرصۂ دراز آواز آئی کُشتی مرا نام من میمون جادو بود کہ ایک طرف سے نوبت نقارے کی آواز آئی دیکھا
ایک پہلوان زبردست گینڈے پر سوار نشپت پر ساٹھ ہزار سوار و پیدل وہین سے للکارتا ہوا
او طلسم کشا غضب کیا میرے غلام کو مارا اپنے نزدیک بڑا بہادر ہے اگر دعوی جرأت ہے میرے سامنے آ
بدیع الزمان سامنے پہونچے وہ گینڈے سے کودا نیزہ مارا بدیع الزمان نے نیزہ توڑ ڈالا اُسنے ہاتھ
تلوار کا مارا بدیع الزمان نے روک کر ہاتھ مارا کہ سر اسکا زخمی ہوا اسنے ہالیان فوج کو آواز دی کہ اس
جوان کو مارلو ساٹھ ہزار جوان بدیع الزمان پر آپڑے بدیع الزمان نے ایک سوار کو مارا مرکب اُسکا لیا
اسپر سوار ہوے فوج پر جا پڑے تلوار چلنے لگی جسپر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوے وہ جوان زخمدار
الگ کھڑا ایکدہا ہے یارو طلسم کشا اکیلا ہے بلوہ کرکے گرفتار کرلو مگر بدیع الزمان ہمہ تن چشم بنے ہوے
لڑ رہے ہین بائین ہاتھ مین گردہ سپر کا داہنے ہاتھ مین تیغہ بیدریغ جسپر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے
چار جانب سے سوار پیدل گھیرے ہوے ہین اگر ایک مرا دس آگئے دس مارے گئے سواے پہلوان
پر پہلوان ٹوٹ رہا ہے کئی سو جوان اُسی مقام پر بدیع الزمان نے مارے مگر پلٹ کے جو دیکھا لاشہ کسی کا

معلوم نہین ہوتا اب تردد ہوا لڑتے لڑتے لوح کو دیکھا لکھا تھا وہ جوان زخمدار سہنگ جادو وزیر اعظم
حشام جادو ہی جب تک وہ نہ قتل ہوگا یہ فوج کم نہوگی پہلوان کی وضع بتلایا ہی کہ طلسم کشا دھوکا کھا کے
آخر لڑتے لڑتے آپ تھک جائینگے اس حال مین وہ آپکو گرفتار کرینگے بدیع الزمان تیغ ہلاتے
ہوے چلے جو بیچ مین آیا غربال ہوا کسی کو ہاتھ تلوار کا مارا کسی کو اچھپر کی ماردی سامنے جوان زخمدار کے
پہونچے للکارا کہ او نامرد اسی منھ پر دعوی پہلوانی زخمی ہوکر بھاگا اور پھر منھ دکھارہا ہی شرم نہین آتی اسنے
خبردار خبردار کہکر ایک ہاتھ مارا بدیع الزمان نے تلوار کو تلوار پر روکا الجھا دے سے ہاتھ لگاکر ہاتھ مارا کہ اس
کے دو ٹکڑے ہوے تمام اہالیان فوج گھبرا گئے فریاد کرتے تھے کہ ای جوان تو نے کیا غضب کیا ہمارے
افسر کو مارا ہمین پناہ دے نہین اپنی جان دینگے یہ کہکر وہ سب بلوہ کرکے آپڑے بدیع الزمان نے
لوح کو گردش دینا شروع کیا سوار و پیدل جلنے لگے ایک گھڑی بھر مین سب جلکر خاک ہوے صدائین
ہیبت ناک بلند ہوئین دیوارین باغ کی گرگئین سرو اس باغ کے بالکل نرگس کی آنکھین پتھرا گئین سنبل نے
بال کھولدیے سوسن خاموش نہرون کو بحر الفت کا جوش باغ مین سناٹا ہوگیا بدیع الزمان نے دیکھا
کہ ایک لاشہ ساحر کا پڑا ہی سب غائب ہوگئے لاشہ کسکا معلوم نہین ہوتا مگر اجل جنی کو دیکھا کہ سامنے
سے چلا آتا ہی عرض کی ای شہریار بڑی تکلیف اٹھائی برائے خدا لوح کو دیکھ لیا کیجیے یہ دونون سرداران
حشام تھے اب حشام ضرور آئیگی بڑی سرکشی دکھائیگی اجل جنی سمجھا رہا ہی کہ ای شہریار جو کوئی آئے بے
لوح دیکھے کلام نہ کیجیے آپکو بالکل اسکا خیال نہین رہتا آپ نے مجھسے کیون کلام کیا لوح نہ ملاحظہ کی
ایک ایک گل و خار آپکے نام کا دشمن ہی ذرا چوکیے گا غضب ہوجائیگا اگر اب کی مرتبہ لوح گئی پھر ملنا
نہایت دشوار ہوگا یہ کہکے عرض کی غلام رخصت ہوتا ہی میرا عرض کرنا خیال مین رہے فراموش نہو
یہ کہکے اجل جنی بدیع الزمان سے رخصت ہوا بدیع الزمان ایک جانب چلے اس باغ ویران سے
نکلکر لوح کو دیکھا احکام کو ذہن مین کرکے سمت دست راست روانہ ہوے ہر مقام دیکھتے بھالتے چلے آتے
ہین تھوڑی دور چلے تھے کہ سامنے سے امیہ پیدا ہوا امیہ نے آگے بڑھکے سلام کیا بدیع الزمان
نے کہا امیہ کہان چلے امیہ نے عرض کی کہ ای شہریار غلام نے خبر پائی کہ حضور گھر گئے غلام جلد نکلا شکر
ہی کہ وقت پر پہونچا کیسے کیا معرکہ پڑا بدیع الزمان نے دونون معرکون کے ذکر کیے کہ خدا نے اپنا فضل
کیا اجل جنی نے بڑا کام کیا کہ پھر مجھکو آگاہ کیا ابھی رخصت ہوگیا ہی مین حشام کی تلاش مین جاتا ہون
یقین ہی کہ اب اسی سے مقابلہ پڑے امیہ نے عرض کی ای شہریار مین نے ایک خبر وحشت اثر سنی ہی
کہ حضور کی لوحین بدل گئین ذرا مین دیکھون بدیع الزمان اچھا کہکے لوح اتارنے لگے مگر دزدیدہ نگاہ لوح
پر ہی نوشتہ پایا کہ یہ مکار جادو حشام جادو کا غلام ہی خبردار لوح دینے کا قصد نہ کرنا بلکہ جسطرح بنے
اسکو قتل کرو یہ نوشتہ دیکھکر بدیع الزمان کو بڑا غصہ آیا کہا لو ای برادر لوح دیکھو شاید بدل گئی ہوگی
مگر تم پہچان لوگے جیسے ہی امیہ نے ہاتھ بڑھایا بدیع الزمان نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور ایک
طمانچہ مارا کہ سر امیہ نقلی کا اڑگیا لاشہ تھرا کے زمین پر گرا آواز آئی کشتی مرا نام سن مکار جادو غلام
حشام جادو ہو لاشہ بھی تڑپ تڑپ کے سرد ہوا اب تو شاہزادہ بدیع الزمان آستین چڑھا کے
آگے بڑھے جی مین فرماتے ہین کہ اس مرحلے مین بڑے بڑے مکار بڑے بڑے فطرتی آئے

کہ ایک طرف سے رونے کی آواز آئی کہ کوئی چیخین مار مار کے رو رہا ہی اُس رونے مین یہ اشعار مفہوم ہوتے ہین نظم

صدمے بہو پہنچے ہین ہمارے بازوون پر سیکڑون
گم ہوے ہین اپنے یوسف سے برادر سیکڑون

بے نیازی سے کے ہون کشتے ناز پرور سیکڑون
سو گئین شمشیر تغافل سے برابر سیکڑون

عاشق مفلس تو نگر حُسن کی دولت کرے
سیر ہون اُس خوان نعمت سے قلندر سیکڑون

چشم مستانہ کی گردش سے تہ و بالا ہون دل
عشقبازون کی صفین اُلٹین یہ ساغر سیکڑون

یہ سعادت لکھی ہی قسمت مین کس کی دیکھیے
خون گرفتہ ایک مین ہون اور خنجر سیکڑون

جستجو اُس شوخ کی بدلیگی رنگ آسمان
سبع سیارے سے پیدا ہو نگے اختر سیکڑون

کون مجھسا بادشاہ وقت ہی آج اے صنم
کسکے کوچے مین فقیرون کے ہین بستر سیکڑون

کوے جانان کی زمین ہموار ہوا ے آسمان
پابرہنہ پھرتے ہین یان خاک بر سر سیکڑون

دو رگ سودا ہون مین فرقت جنون کے درمیان
لوٹ کر رہ جاتے ہین جس مین نشتر سیکڑون

عید کی آمد ہی آرائش کی فکر اُس بت کو ہی
ہر طرح کے ہوتے ہین تیار زیور سیکڑون

پھر گئے ہین سرکون مین مجھسے تلوارون کے منھ
سخت جانی نے مری توڑے ہین خنجر سیکڑون

عاشق بے صبر کے دل کو نہ کیجے ناپسند
مال مفلس مول لیتے ہین تو نگر سیکڑون

جلوہ گاہ حسن ہر جا عاشقون کے واسطے
خوبصورت رکھتے ہین یہ ہفت کشور سیکڑون

صاف آئینہ نہ بن سکتا ہے رخسار سا
اک سکندر کیا اگر ہوتے سکندر سیکڑون

اُس نشان سے قدم کے ہونگے مردمیدان شیفتہ
جان نثاری پہ کمر باندھینگے لشکر سیکڑون

کھیلنا آسان نہین ہی کعبتین عشق کا
نقش سے اسکے ہین مثل مہرہ ششدر سیکڑون

بحر ہستی مین مین وہ کشتی ہون جسنے جیتے تر
شوق مین گرداب کے توڑے ہین لنگر سیکڑون

دل دیا جاہے تو آتش دلربا موجود ہین
خوبتر سے خوبتر بہتر سے بہتر سیکڑون

اے گردون دون وای انقلاب بو قلمون یہ کیا رنگ ہمکو دکھایا کیفیت لوزافشان اب سمجھے حکم ہوے ملک الموت کو کہ جلد قبض ارواح کرے دیکھین تقدیر کیا دکھائے بڑا تو بنا پھر کنا ہمکو واسطے شبنم گوہر پوش کے ہی اپنی جان کا ہمکو افسوس نہین بدیع الزمان نے پلٹ کر دیکھا ملکہ رنگین کو ایک سا لمحہ پڑے ہوے لیے جاتا ہی ملکہ رنگین روتی ہوئی یہ کلمات کہتی جاتی ہی کبھی آنسو پونچھکر یہ کہتی ہی نظم

اس سے مرنا مجھے اپنا قلق جان ہوگا
وصل کی شب یہ گمان شب ہجران ہوگا
ہاے میرا ہوا یہ حال کہ مجھسا بیدرد
شکوہ اسکو نہ سمجھیے کوئی ارمان ہوگا
دم تو نکلا بھی مگر دل سے نہ پیکان نکلا
کیا جنم بھی کوئی کوچہ جانان ہوگا
تم بھرے بیٹھے ہو بگڑو گے کہو یا نہ کہو
مجھکو اس جینے سے مرنا بہت آسان ہوگا

کہ نہ دیکھیگا مجھے وہ تو پشیمان ہوگا
تو سلامت ہی تو عالم کو گریگا مجھسا
خاص اسواسطے آتا ہی کہ پرسان ہوگا
دیکھ دل اسمین ہوس کیا ہی ستم سے فریاد
یہ بھی شاید اسی بیرحم کا ارمان ہوگا
کہا سبب آپسے دم کی تعمیں کو مجھپر ستم
اے تو بھی جو نگے کہ منھ سے مرا ارمان ہوگا
مین تو مرتا ہون فقط حشر مین جینے کیلیے

گر یہی آپ کے انکار ہینگے تا صبح
ہاے پھر کون مرے حال کا پرسان ہوگا
مین تو عاشق ہون غلط آپ نے دو گور کہا
یہ وہ آئینہ ہی تو دیکھ کے حیران ہوگا
کیون ڈراتے ہین یہ واعظ کہ خدا رحیم
آدمی مین بھی ہون وہ بھی کوئی انسان ہوگا
قتل کر رحم کے بدلے کہین حل مشکل ہوگا
کہ مرے ہاتھ مین وان آپکا دامان ہوگا

زندگی کیون ہجرت برخاست تمھارا ہوگا
سم بھی دیگا تو مرے حق مین وہ درمان ہوگا
دیکھین کیا اُسپہ گذرتی ہی خدا رحم کرے
ابتو اپنا بھی جگر رشک گلستان ہوگا

جو یہان آئیگا وہ آپکا مہمان ہوگا
بیٹھنے دیگی نہ کونے مین بھی وحشت مجکو
ہاے وہ اشک جو بہتے ہین تہِ دامان ہوگا

سخت جانون کیلیے موت کہان او ظالم
صبح کو زیرِ قدم صحن بیابان ہوگا
کثرت داغ جدائی جو یہی ہی تو نسیم

یہ حال پر ملال دیکھکر بدیع الزمان کا کلیجہ منہ کو آگیا آواز دی او نامرد اس محبوب جانی یار جادو دانی کو کہان لیے جاتا ہی چھوڑ دے ورنہ قیامت برپا کرونگا رنگین نے جو بدیع الزمان کو دیکھا عرض کی ای شہریار آپ کے آنے کے بعد محیط جادو باغ مین آگھس پڑا سب کو گرفتار کر لیا مجھکو تو یہ ساحر یہان گرفتار کر لایا ایسا اُس ہیجانے سحر کر دیا کہ مین سحر سب بھول گئی دیکھیے زبان مین سوزن نہین مگر کچھ یاد نہین ہین معلوم ملکہ شبنم کو کہان لے گئے خدا انکو آپ سے ملائے ہم تو اب رخصت ہوتے ہین کہ اُس ساحر نے ملکہ رنگین کی آنکھ مین ہیلہ تلوار کا مارا کہ ملکہ رنگین کی آنکھ پھوٹ گئی ملکہ نے ایک چیخ ماری کہ واری غضب ہوا اور آنکھ سے جو خون جاری ہوا تمام جسم خون سے رنگین کا رنگین ہو گیا تلک بلک کے ملکہ رنگین نے رونا شروع کیا بدیع الزمان نے خیال کر کے دیکھا کہ مین ہر چند دوڑتا ہون مگر قریب نہین پہونچتا وہ ساحر کشان کشان ملکہ کو لیے جاتا ہی رنگین کے کلمات حسرت زبان پر ہین کہ ای شہریار ہمین بھی بچائیو ملکہ شبنم کو بیہوش پر بھی ہونگی بدیع الزمان نعرہ کر کے جھپٹے اُس ساحر نے ہاتھ مارا کہ سر کٹ کے ملکہ رنگین کا زمین پر گرا لاشہ بھی وہین تڑپنے لگا امیر ہون تڑپا صاف ثابت تھا کہ ستارہ سحری چمک رہا ہی اور وہ ساحر ملکہ رنگین کو مار کر ایک جانب بھاگا بدیع الزمان نے چاہا پیچھا کرون کہ وہ نخلستان مین جا کر غائب ہوا بدیع الزمان پلٹ کر لاشہ رنگین پر گرے پچھاڑین کھاتے تھے کبھی فرماتے تھے ای عاشق صادق صاحبان ظرف ایسے ہی ہوتے ہین جو تمنے کیا ملکہ شبنم کو کس کوشش کس لطف سے بچایا قبضے سے محیط کے نکالا ہاے عیش و آرام دنیوی تمنے نہ دیکھا تمھارا داغ عمر بھر کلیجے سے کبھی فراغ نہوگا افسوس تمھارا غم ایسا نہین کہ جو فراموش ہو نظم

آغوش رشک حلقہ اہل عزا ہی آج
جینے سے ہے تو لال لہو پونچھنے منہ کیا
اب کاٹنے مین ہے کہان وہ مزا ہی آج
آواز ہاے ہاے کی آتی ہی متصل
اپنی خبر نہین مجھے کیا جانے کیا ہی آج
بنیے مجھے جو روئیے وہ کتنے تھے بارہا
دل اور زندگانی سے کتنا خفا ہی آج

برپا وہ شور رعد ہوا آب اشک پر
تغیر رنگ شرم و خجالت فزا ہی آج
مجھکو نہ اپنے ساتھ عدم مین لیے گیا
گردون طلسم گنبد ماتم سرا ہی آج
ای دل خبر ہے نغمہ شادی کو کیا ہوا
کیا روئیے اسی کا ہمین بینا ہی آج

خمیازہ عیش کا مرا دل کھینچتا ہی آج
کیسا وفور شیون و جوش و بکا ہی آج
پانی کے بدلے منہ مین بھر آئے ہے لہو
ہر دم شکایت نفس نارسا ہی آج
اتنے کہان حواس کہ تدبیر مرگ ہو
لب پر ہجار ہے نالہ و واحسرتا ہی آج
اترین گلے سے گھونٹ آب حیات کے

یہ اشعار درد آمیز عبرت خیز حسرت آثار پڑھ کے بدیع الزمان چیخین مار مار کر رو رہے ہین کیا عجب ہی کہ اپنے کو ہلاک کرین ہر مرتبہ قصد کرتے ہین کہ خنجر اپنے شکم مین مارین کہ پشت سے آواز آئی کہ ای شہریار کنیز کو بچائیے بدیع الزمان نے دیکھا وہی ساحر سیہ فام بد انجام جلاد صاحب بیدار جسنے رنگین کو قتل کیا تھا کنیز جادو کا ہاتھ پکڑے ہوے آتا ہی اور کنیز جادو کا چلانا غل مچاتا کہ ای شہریار آپ کی محبت مین یہ حال ہوا کہ گئی کی موت مرتے ہین اپنی جان کو آپ پر نثار کرتے ہین جاتی بجھ غیرت سے ہلو فراموش نہ کیجیے گا اس ملعون نے میرے روح روان کو قتل کیا مجھکو قتل کرنے تو مین مہلت پاؤ

اپنی پیاری سے جاکر عدم مین ملون آپ کو ہم ایسی خدمتگزارین بہت ملینگی ہم یہ سمجھتے تھے کہ اجل ہماری
قریب ہے یہ لونڈی بدنصیب ہے کچھ خدمتگزاری نہ کرنے پائے فتاحی طلسم کلید بھی نہ دیکھی محیط نے اپنی حکومت
دکھائی کیا سحر کیا کہ ہم کو سحر فراموش ہے محیط جادو اسکا اسم ہے سحر بھی اسکا محیط عالم ہے لونڈی قریب قبر
پہونچ چکی بعد رنگین ایسی بی بی نے ہم زندہ رہین گی کو جون کی ٹھوکرین کھائین قتل ہو جائین تو بہت
بہتر ہے مگر افسوس ہے کہ آپ تنہا ہوتے ہین نہین معلوم ملکہ شبنم گوہرپوش کو کیا ہوا اور کہان لیگیا اس
پروردہ مہد ناز و نعم پر کیا گذری ہم تو لونڈیان ہین ہمارا خیال بھی نہ کیجیے مگر اس شاہزادی والا قدر
اپنی عاشق شیدا کو تلاش کیجیے نجومی سے دشمنون کے بچاؤ ہے ہم تو نثار ہوتے ہین اپنی بدنصیبی پر
روتے ہین مگر آپ کو گواہ کرتے ہین کہ مذہب قدیم پر لعنت کی مذہب وحدہ لاشریک اختیار کیا
کلمہ پڑھنے کی مہلت نہ پائی مگر دل و جان سے مطیع ہوے درجے ہمارے رفیع ہوے شاہزادہ
بدیع الزمان دوڑے اس ساحر نے کہا او پسر حمزہ کیون کد و کاوش کرتا ہے کیون اسقدر کوشش کرتا
ہے ہمارے بادشاہ کا حکم ہے کہ اسکو قتل کرو تم لاکھ جتن کرو ہم نہ چھوڑینگے حکم قطعی ہو چکا ہے کہ انکا سر کاٹو اب
ہم کسکا حکم مانتے ہین تمہارے رونے سے خوش ہوتے ہین یہی حکم ہے کہ طلسم کشا کو اپنے صدمے پہونچاؤ
کہ تڑپ تڑپ کے مرجائے بدیع الزمان تیغ کھینچکر دوڑے اسنے ہاتھ مارا کہ شیر جادو کے دو ٹکڑے
ہوے اور پھر ساحر بھاگ کر غائب ہو گیا یہ کہتے بھاگا کہ تمھاری روح رواں کو لاتا ہون بدیع الزمان
کبھی لاشہ شیر پر گرتے ہین کبھی لاشہ رنگین سے لپٹتے ہین پچھاڑین کھاتے ہین کہ پھر رونے کی آواز کان مین
بدیع الزمان کے آئی اب کی یہ صدا اٹھی کہ اے شہریار داغ حسرت لیکر پردہ دنیا سے جاتے ہین
عدم مین بھی چین نہ ملیگا مگر برائے خدا گاہے گاہے مزار غریبان پر ضرور قدم رنجہ فرمایئے گا شعر
ہوا یہ بیمروت بعد مردن بر مزار ما + یہ استقبال تو رستا نہ بر خیزد غبار ما + بلکہ کیا عجب ہے کہ گستاخی
پاس کی تربت سے صدائے درد آمیز آئے شعر اے شہسوار گور غریبان پہ آنکل + اپنی بھی مشت خاک
ہے تیری رکاب مین + مگر افسوس یہ دن ہمکو نصیب نہوا کہ زبان پر جاری ہوتا باعث رنج بیقراری ہے تا فرد
روشن شد از وصال تو شبہائے تار ما + صبح قیامت است چراغ مزار ما + اس ہستی ناپائدار مین یہ غم و الم
لینے آئے تھے اس گندگاہ کو ایسا قلیل نہ سمجھے تھے بدیع الزمان نے پلٹ کر دیکھا کہ وہی ساحر
سیہ رو بدخو ملکہ شبنم گوہرپوش کا ہاتھ پکڑے ہوے کشان کشان لیے جاتا ہے ملکہ افتان و خیزان
گریبان و نالان چہرہ اداس عالم یاس ساحر منھ پر طمانچے مارتا ہوا آتا ہے بدیع الزمان اٹھکر دوڑے مگر اس
پاس کب پہونچتے ہین اسنے زیر نخل آکر ملکہ کے گلے مین پھانسی لگادی درخت مین لٹکا کے چھوڑ دیا آپ
بھاگا بدیع الزمان اے جان جہان کہکر دوڑے لاش سے لپٹتے تھے منھ پر منھ رکھتے تھے کبھی
بین مار مار کر فرماتے تھے نظم

سر سینہ پا ہر شانہ ہزادو لزن ہاتھ سے
اس دست رنگ پنجہ مرجان کو کیا ہوا
دل مین شکن ہے زلف مسلسل کدھر گئی
کچھ زخم بیدہ ہین نمکدان کو کیا ہوا

وہ گل طرح سے یہ بھی چلی جان کو کیا ہوا
کیا جانے اسکی زلف پریشان کو کیا ہوا
شبنم کو بھر رہی ہے جانب خورشید التفات
برہم ہے حال کاکل پیچان کو کیا ہوا
بوئے قبائے یوسف گل ہے نسیم مین

ہم بھی نہین نہ ہم مرجانان کو کیا ہوا
بہتی ہے اپنا خون دل افسوس سے حنا
شرمندہ ساز مہر درخشان کو کیا ہوا
لذت فزا نہین الم اس لب کیا بچی
اسکے شمیم عطر گریبان کو کیا ہوا

گردش پہ اپنی ناز ہے پھر روزگار کو
اس خوش نظر کی جنبش مژگان کو کیا ہوا
عیب و حجاب شمع رخان جہان گیا

اس چشم رشک فتنۂ دوران کو کیا ہوا
کتان ہے سینہ چاک رخ ماہ دیکھکر
وہ مہر آسمان نکوئی کہان گیا

دعویٰ ہے شوخیون کا غزالان دشت کو
اس رو کش خجستہ مہ تابان کو کیا ہوا
اسعد تڑپ تڑپ کے پھڑکتے کہ طائران

صحرا انکے رونے پر روتے تھے شعر جانور کہتے تھے یہ آتشین + دل نہوا آہ غیر کے نسبین جور وکے
قمری نے سے جب کہا نالہ + سرو گلشن کا بھر گیا تھالہ + بال سنبل نے اپنے کھولدیے + چشم نرگس سے
آنسو بہنے لگے + سبزۂ خوابیدہ بھی بیدار ہوا نوک سبزہ پر قطرات شبنم نہ تھے سبزے کی آنکھون مین
آنسو بھرے ہوئے تھے موجۂ آب رواں خنجر بران تھا ہر ذیحیات کے گلے پر خنجر چل رہا تھا زمین سے
عوض خاک اڑانے کے دھوان نکل رہا تھا نخل شاخون سے سر پیٹتے تھے پتے کف افسوس ملتے تھے
ہوا کے جھونکون سے جو تھرائی تھی درخت چاہتے تھے زمین پر گرین اس محبوب ماہ رخسار کا ماتم کرین
ہر ذرہ بیتاب ہر بگولے کو گردش کے پیچ و تاب خاک اڑا رہے تھے ہر طرف سے صحرا مین رونے کی آواز
آتی تھی گاو زمین کا جگر کباب مثل ماہی بیتاب آسمان سے معلوم ہوتا تھا خون برستا ہے بدیع الزمان کا بلکنا
سنا ہر ایک پر ناگوار پہاڑ پتھرون سے سر ٹکراتے تھے دامن چاک کرنے کو ہاتھ بڑھاتے تھے ہوا
جلتی تھی آتش مصیبت مین جلتی تھی طفلان غنچہ خاموش گلون کو بیقراری کا جوش طائران خوشنوا مسرت
بھولے اس محبوب کے غم مین ایسے بھولے ہوا کا سایہ مین چلنا طائران صحرا کا رنگ بدلنا ہر شجر
سے رنج و مصیبت ظاہر عندلیب کو بیقراری گلون کی آہ و زاری صاف آواز آتی تھی کہ کس معشوق محبوب
نے انتقال کیا فلک ایسے ہی نیرنگ دکھاتا ہے یہ ظالم کسیکو خوش نہین ہونے دیتا ہر مقام پر سنگ تفرقہ پھینکتا ہے
دارا ایسے بادشاہ کو سکندر سے شکست دلوائی ضحاک ماردوش نے کیا مصیبت اٹھائی رستم کا
جاہ و جلال سہراب کا باپ کے ہاتھ سے انتقال رستم کا شغاد کے ہاتھ سے مارے جانا زال کی کمر مین
خم آنا ایسا شخص دنیا سے اٹھ گیا اصل تو یہ کیفیت ہے نظم

نہ سکندر رہا نہ آئینۂ حیرت افزا
سیکڑون قافلے آئے ہین گئے ہین اس راہ سے
جسکو گل کر نہ سکی جنبش دامان ہوا
اس گلستان کا ہر اک نخل ہے نخل ماتم
جنکی رفتار سے ہر گام تھے فتنے برپا

نفس باد سحر سے یہ صدا آتی ہے
گرد اڑتے کبھی دیکھی نہ سنی بانگ درا
وہ گل تازہ نہ اس باغ مین ہنستے دیکھا
کف افسوس ہر اک برگ ہے اس گلشن کا
ہے ملاقات تو یا اہل فنا سے پوچھین

تخت جمشید و خط جام ہوا نقش فنا
کہ سلیمان کا برباد ہوا تخت ہوا
کی اس بزم مین روشن ہوئی شمع افنا
ٹھنڈی سانسین نہ بھرے جسکے لیے باد صبا
لیے پھرتی ہے صبا دوش پہ آج انکے غبار
اے مقیمان عدم حال کہو کیا گذرا

شاہزادہ بدیع الزمان کا یہ احوال ہے کہ خود کہین زرہ کہین خنجر کہین سپر سے پشتہ پائی نہ کی تلوار قبضے مین
نہ کمان مین خم آیا خنجر بیدم ہوا اگر لاشہ شبنم کو ہے ہوش دیکھکر جو طلب بدیع الزمان ٹھہرا با دل سے کہتے
ہین کہ اے بدیع الزمان بعد ایسی معشوق کے مر کے زندہ رہنا بڑی بیحیائی ہے اسی جلے سے اجل آئی
ہے زندگی چند روزہ ہے آج کے جان دینے مین نام ہے عاشق ہمیشہ سے ناکام ہین انہین کے ساتھ عدم
مین چلو منازل ملک عدم طے کرین چاہنے والون کے ساتھ مرین ایک دن موت ضرور آئیگی یہ نہ سمجھے تھے
کہ محبت رنگ دکھائیگی گھبرا کر اپنے مقام سے اٹھ کھڑے ہوئے اپنے منھ طرف باختر کے کرکے آواز دی اے
والدہ ماجدہ یہ غلام رخصت ہوتا ہے حق شیر بخش فرمائیے گا غم و الم کو دل مین راہ نہ دیجیے گا ہماری بہن زبیدہ شیر گیر کو

دیکھکر دل کو بہلاتے کا کبھی پکارتے ہین بھائی علمشاہ تمہارے فرزند قاسم کو چھڑانے چلے تھے اجل نے دامن پکڑا اشکار مرگ نے گھیر لیا اب نوبت بجان رسید کار بہ استخوان ہین اگر ملنے مین دیر ہو تو تصور فرمایئے گا کہ بھائی ہمارا مر گیا کبھی بیٹے کا نام لیا کبھی زوجہ کو آواز دی مہ گوہر ملک تمنے ہمارے واسطے سلطنت سنجان چھوڑی فرزند اپنے نورالدہر سے دل بہلانا بیوہ ہونے کا افسوس نہ کرنا وہی تمہاری آس مراد ہی یقین ہی جب قبلہ و کعبہ طلسم نورافشان فتح کرین تو وہ بھی رہائی پائین آپ کو جب ہمارے مرنے کی خبر پہونچے سجدہ شکر پروردگار کیجیے گا چلا کے نہ رونا تمہاری آواز بیرون قلعہ نہ آئے ہماری روح شرمائیگی تمہارے فرزند کو بھی غیرت آئیگی کیا خدا نے تمکو مرتبہ دیا کہ نورالدہر ایسا فرزند ملا پھر ملک کے آواز دی فرد شک آن روز کہ میرفت ز دنیا می گفت ٭ ای فلک یار مرا یار اگر خواہی کرد ٭ یہ کہتے ہوے جو اٹھے دیکھا خنجر سامنے پڑا ہی حبیب کے خنجر کو اٹھا یا فرمایا اس خنجر سے اب روے دلدار کا پتہ ملتا ہی کشاکش نفس کی نہوگی یہ کہکے خنجر کھینچا چاہا تھا کہ اپنے پیٹ مین مارلین کہ کسی نے ہاتھ پکڑ لیا کہ ای شہریار یہ کیا غضب ہی آپ نے آفت برپا کی تھی کوئی ایسا ستم کرتا ہی حضور سے عرض کیا تھا کہ یہ مرحلہ حشام جادو ہی اسپر بکر حیلہ فساد ضرور ہی ہوگا یہ نہ حضور کی سمجھ مین آیا کہ ایسے لوگون کو یہ کہان سے لے آیا جان دینے پر آمادہ ہوگئے پاس لوح موجود ہی اسکو نہین ملاحظہ فرماتے اجل جنی کو بدیع الزمان نے دیکھا کہ بدحواس ہو رہا ہی اگر ایک لمحہ بھر غلام نہ پہونچتا تو ستم ہو جاتا یہ نمود بے بود طلسم ہی ایسے جھگڑے بہت ہوتے ہین لوح تو ملاحظہ ہو بدیع الزمان نے لوح کو ملاحظہ کیا صاف مرقوم تھا کہ ان تیلون پر لوح کا عکس ڈالو حال کھلجائیگا بدیع الزمان نے لوح کا جو عکس ڈالا دیکھا ماش کے آٹے کے پتلے ہین ہوش و حواس پراگندہ ہوگئے فرمایا ای اجل جنی یہی جی چاہتا تھا کہ اپنی جان دون ایسی معشوقان پریچہرہ سامنے قتل ہوگئین اجل نے کہا آپ لوح مین احکام دیکھیے کہ کیا کرنا چاہیے بدیع الزمان نے پھر لوح کو دیکھا لکھا تھا ای فاتح طلسم وای سیار این عجائبات کیلبد اپنے کو مقام پر حشام جادو کے پہونچا و جو رنج و خوشی سامنے آئے بدون ملاحظہ لوح قدم نہ اٹھانا بدیع الزمان نے فرمایا ای اجل جنی ہم تو رخصت ہوتے ہین تلاش حشام جادو مین جاتے ہین تم اب ہمسے رخصت ہو انشاء اللہ بعد قتل حشام جادو تمسے ملاقات کرینگے بدیع الزمان اجل جنی سے رخصت ہوے کہ ایک آواز آئی او اجل جنی نمک حرام تو نے سالہا سال طلسم کلید مین نمک کھایا تجکو خوف نہ آیا تو ہمیشہ طلسم توڑنے والون کو دھوکا دیتا تھا اس طلسم کشا نے تیرے کیا نہ کیا کیا کہ جو نگہبان کر رہا ہی اور جان بچاتا ہی خیر سامنے شاہ طلسم کے تیری روبکاری ہوگی اجل جنی کانپنے لگا کہا ای شہریار سنا آپ نے کیا آواز آئی بدیع الزمان نے کہا جو کوئی یہ کہتا ہی جھک مارتا ہی کیا مجال ہی کہ تمکو کوئی نگاہ کج دیکھ سکے انشاء اللہ تمکو ہم وہ قاف روانہ کرینگے اپنی والدہ کے نام نامہ لکھ دینگے وہ تمہارا ملک موروثی تمکو سپرد کرینگی وہی سلطنت قدیم حاصل ہوگی اجل نے کہا ای شہریار آپ کی نادانی پر دل گھبراتا ہی ایک دو منٹ مین نہ آتا تو خاتمہ تھا مین کدھر کا ہوتا کہان بھاگ کے جاتا اب یہان طلسم میری جان چھوڑنے اب در پے آزار ہین دیکھیے کیونکر یہ طلسم فتح ہوتا ہی بدیع الزمان نے کہا کہ تمہین خدا حافظ اجل جنی نے کہا بسم اللہ حافظ حقیقی کے آپ کو سپرد کیا یہ فرماکر بدیع الزمان چلے اجل کھڑا دیکھ رہا ہی کہ صحرا سے ایک شیر پیدا ہوا دھڑ کا مار کے اجل جنی پر آیا اجل نے ایک چیخ ماری اور پکار کر

آواز دی اے شہریار غلام کو بچائیے بدیع الزمان نے پلٹ کر دیکھا کہ شیر نے اجمل جنی کو اپنی پشت پر لاد لیا
ایک طرف صحرا کے بھاگا اجمل جنی چیختا ہے کہ اے شہریار غلام کو بچائیے جب تک بدیع الزمان دوڑنے کا
قصد کریں وہ شیر آنکھوں سے مخفی ہوا نخلستان میں جا کر غائب ہو گیا بدیع الزمان اجمل جنی کے واسطے
بہت بیقرار ہوے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا اپنے کام میں سرگرم ہو اجمل جنی سے ملاقات ہو گی حشام جادو کا
ایک ملازم لعیں جادو اجمل جنی کو اٹھا کر لے آیا حشام جادو اپنے قصر میں بیٹھا ہے سحر کر رہا ہے کہ تصویریں
کھینچیں انھیں الٹ پلٹ کر رہا ہے کہ لعیں جادو آ کر پہونچا کہا حضور اسنے طلسم کشا کو بچا لیا ورنہ جب اس کی
معشوق کو قتل کیا اور یہ شعبدہ اگر دکھایا تو وہ جان دینے کو آمادہ ہو گیا تھا خنجر کھینچ لیا چاہتا تھا کہ اپنی کوکھ پر
مارے کہ اس ظالم نے آکر ہاتھ تھام لیا طلسم کشا کو بچایا میں اسکو پکڑ لایا حشام جادو نے کہا اے لعیں کیا
بادشاہ طلسم اور کیا وزیر اپنی اپنی جان کی خیر مناؤ لیجا کے اپنے مقام پر رکھو اگر طلسم کشا کو تم نے مارا تو سب
معاملے ٹھیک ہیں ورنہ اپنی اپنی جان کی خیر مناؤ لعیں جادو اجمل جنی کو لیکر اپنے مقام پر آیا ایک کوٹھری
اسکے رہنے کی تھی اسمیں لا کر اجمل کو قید کیا آپ صحرا میں بشکل شیر پھرنے لگا آنکھ اٹھا کر دیکھا طلسم کشا اکیلا
چلا آتا ہے بشکل شیر لعیں جا پڑا جیسے ہی اسنے دونوں پنجے مارے بدیع الزمان نے لوح دکھا دی آپ
الگ ہوے دیکھا ایک ساحر سیہ فام بد انجام زمین میں پڑا لوٹتا ہے بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کشتی مرا
نام من لعیں جادو بود وہ کوٹھری گر گئی شاہزادہ بدیع الزمان نے سجدۂ شکر پروردگار کیا دیکھا سامنے
ایک کوٹھری تھی وہ گر پڑی اسمیں سے اجمل جنی نکلا آکے بدیع الزمان کو سلام کیا کہا اے شہریار سامنے
قصر حشام جادو کا ہے آپ کے ڈرانے ہلکان کرنے کو سحر کر رہا ہے بہت ہوشیار رہیے جا بجا گا بدیع الزمان
نے فرمایا خدا مالک ہے اجمل جنی تو الگ ہوا کہ آسمان سے آواز آئی او طلسم کشا تو نے بہت سر اٹھایا ہے اس
حال سے تجھکو قتل کرینگے کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا تیرے حال پر روئینگے ہمکو رحم نہ آئیگا بدیع الزمان
نے دیکھا کہ ایک طائر قوی الجثہ یہ کہتا ہوا آتا ہے تڑپ کر زمین پر گرا سحر کرنے لگا بدیع الزمان پر آگ
برسی شعلہ ہاے آتش گرے تلواریں برسیں چھریاں گریں کٹاریں برسیں تیروں کی بوچھار ہوئی مگر بسبب
لوح کے کسی حربے نے تاثیر نہ کی اس طائر نے چاہا پرواز کر کے اڑ جاؤں بلکہ بازو پر دیکھا اڑا کہ
بدیع الزمان نے لوح کو دیکھا مرقوم تھا کہ طیران جادو اگر نکل جائیگی تو فساد برپا کریگی بدیع الزمان نے
فوراً کمان کیانی دوش سے اتاری سنبھال کا تیر کمان میں پیوست کیا تاک کر مارا طائر کے سینے پر پڑا
تو ہمکر پشت کو پار کیا طائر زمین پر گرا تڑپ تڑپ کے کام تمام ہوا آواز آئی کشتی مرا نام من طیران جادو بود
سامنے ایک مکان بنا ہوا اسمیں سے کراہنے کی آواز آئی بدیع الزمان صدا پر متوجہ ہوے اندر مکان کے
آئے دیکھا ایک جوان تاجدار مجبور و ناچار زمین پر چت پڑا ہے چھاتی پر سل ایک پتھر رکھا ہے اس طرح آہ کرتا ہے
بلک بلک کر روتا ہے کہ دل سنگ آب ہوتا ہے بدیع الزمان بیقرار ہو گئے بڑھکر پتھر ہٹایا وہ جوان ہوش
میں آیا قدموں سے لپٹ گیا کہا آپ طلسم کشا ہیں نام شاہزادہ بدیع الزمان فرزند رشید صاحبقران
ہیں غلام نے عالم خواب میں دیکھا تھا کہ نہ گھبرا بہبودی کا وقت آگیا طلسم کشا جری یکتا ساحروں کو قتل کرتا
ہوا آتا ہے تجھے رہا کریگا اب تو اپنے باپ سے ملیگا کیوں گھبراتا ہے کل رات سے غلام آپ کا انتظار کر رہا تھا
یہ طیران جادو مجھ پر عاشق تھی صدمات پہونچاتی تھی بدیع الزمان نے کہا کلمہ پڑھو عمل کی غلام کو کلمہ

بزرگوار اون نے پڑھا یا یہ کہکے طاؤس نے کلمہ بفصاحت و بلاغت پڑھا بدیع الزمان نے فرمایا ای
برادر مین مقام حشام جادو کے جاتا ہون ساتھ چلنا تو مناسب نہین نرگس مقام پر ٹھہرو کے طاؤس نے
عرض کی مین ہمیشہ مثل ہمزاد کے ساتھ ہونگا مین بھی کنارے کنارے آتا ہون یہ کہکر بدیع الزمان آگے بڑھے
طاؤس بھی کنارے کنارے چلا مگر حشام جادو اپنے قصر مین بیٹھی سحر کر رہی ہے یہ خبر پاکر بہت گھبرائی کہ اجل
نے طلسم کشا کو بچا لیا اب سوچ رہی ہے کہ کیا تدبیر کرون گر لاشہ کیس جادو کا آگر ہوتا بہر روتے پیٹتے آئے
اسکے بعد لاشہ طیران جادو کا پہونچا اب تو حشام جادو گھبرائی اپنے قصر سے باہر آئی بیس ہزار جادوگر کی
مالک ہے ان سب کو بلایا کہا تم جو سنتے ہو سنا کہ بیس جادو و طیران جادو قتل ہوے طاؤس تاجدار بھی
رہائی پاگیا اب طلسم کشا طرف میرے قصر کے آتا ہے تم سبھون کی کیا صلاح ہے اگر جرأت رکھتے ہو تو ایک
آدمی کا مار لینا کچھ بڑی بات نہین ہے بیس ہزار آدمی ہو ایک شخص کی کیا حقیقت دریافت ہے جسوقت چاہے
گرفتار کر لو جانبازی شرط ہے سبھون نے کہا مخدومہ کے حکم کی دیر ہے زنجیرین کمندین رسیان چار جانب سے
مار کر پکڑ لینگے اکیلا کس کس سے لڑیگا قتل کرتے کرتے تھک جائیگا حشام جادو نے جو سب کو مستعد
پایا فوراً تخت پر سوار ہوئی بیس ہزار ساحرون نے چار جانب سے گھیر لیا اب سب ساحرون کا یہی قصد ہے
جسوقت طلسم کشا آئے گرفتار کرین گھبرائین لیکن جادو و طیران جادو کا بھی لاشہ آچکا ہے طلسم کشا کا خوف بھی دامن
گیر ہے مکار آپ دل مین ہراس سب ڈرے ہوے کھڑے ہین ایک کا ایک منھ دیکھ رہا ہے اشارے آپس مین ہو رہے
ہین کہ بھاگیو نا۔ وہ ربنا جسوقت طلسم کشا دکھائی دے چار جانب سے ٹوٹ پڑو حقیقت مین ایک شخص کا
گرفتار کرنا کتنی بڑی بات ہے اسکیلئے طلسم کشائی کرنا مسلمانون کی کرامات ہے العیاذ تو کرو اسکیلئے غیر مذہب مین
گھس پڑنا اس جرأت و شوکت سے اتالیقان حمزہ ہی کا کام ہے ایسی جرأت مین ان سب کا نام ہے کن کن طلسمون
مین رشتے عقل آباد و طلسم نے کیا کیا کام کیا ہے کتنے جادوگر مارے گئے مالک بن زرد ہشت
ایسا عقیل دنیم جو ساحر زبردست اسکے اقبال کے سامنے کچھ بھی نہ چل سکتے کی موت مارا گیا زبرجد نگار
ایسا ملک و ماہ نے کیا کیا کار نمایان کیے طلسم سے لڑے کا نا یا چاہ الماس مین جاکر اسکو مارا زبرجد شاہ
کی خدائی کو مٹایا یہ ذکر ہی رہا تھا کہ نعرہ بدیع الزمان کی آواز آئی نعرہ بدیع الزمان مہر برج خوبی شمع
انجمن ٭ بدیع الزمان گرد لشکر شکن ٭ بدیع الزمانم کہ در روز کین ٭ توانم کشم آسمان بر زمین ٭ زتیغم نبی ملک
اسلام شد ٭ کہ ہر سنہ با تر نام شد ٭ تلوار کھینچکر اس فوج پر مثل موج پر جا پڑے تلوار چلنے لگی بدیع الزمان لوگون
کو گردش دے رہے ہین جس پر جلکس پڑا جھلملایا تلوار کا ہاتھ جسکو مارا اسکے دو ٹکڑے کیے لاشون کا انبار خون کے
دریا بہا دیے ہر طرف سے لینا لینا کی صدا بلند ہے زنجیرین کمندین رسیان پڑ رہی ہین بدیع الزمان انکے
ناخنون کو جھیل رہے ہین جان پر کھیل رہے ہین ساحرون کو زیر کر رہے ہین تا بہ حشام جادو نہین پہونچے
حشام کا تخت دور ہے مگر کاؤس تاجدار سامنے طلسم کے اترا تھا ایک دیکھا کہ سپاہ گرد اقلعہ بھی نگون
ہوا محیط طاؤس کو اپنے مقام پر بھیجا تھا یہ حالات ہین جو سنکین اور یہ بھی خبر پہونچی کہ طلسم کشا حشام جادو سے
مصروف جنگ ہے گھبرا گیا یہ بھی اسنے دریافت کیا کہ کاؤس تاجدار بہہ چہرہ کو لیکر آیا اگر اسکا بیٹا طاؤس تاجدار
پر قبضہ ہوتا تو یہ طلسم کشائے اصلی نہ آتا اتنے لوگون نے قصد کیا قید ہوگئے یہ حقیقت مین طلسم کشا ہے جرأت
و ہمت مین یکتا ہے سوچتے سوچتے حکم دیا کہ فوج تیار کرو کاؤس کو گرفتار کرو اسی امید مین کہ نہایت خوش

فروکش ہر کہ اب بیٹھا مگا مین انکو قید کرون بیٹے سے نہل عکمین و رنہ طلسم کشا لاکرا نکے بیٹے کو ملا دیگا ملکہ رنگین
نے یہ صدمہ دیا کہ میری معشوقہ کس مکر سے نکال لیگئی طلسم کشا سے ملگئی اور کشمیر بھی جاکر شریک ہوئی اُس کے
صدمے کو بیان کرون میری تو اب یہ کیفیت ہر بقول ناسخ ؎ نظم

بعد ازان گوہر فروغ رخ سے اختر ہو گیا
اُس پری نے جب اٹھایا سنگ مجھ دیوانے پر
ہو اپنی ٹھوکرون سے کاسہ سر ہو گیا
دیکھا عنبر کو یاد آئی جو وہ زلف سیاہ
نکہت گل کی روش جامے سے باہر ہو گیا
کر رہا ہون شام سے مین انتظار اس ماہ کا
ایک قدم مین پیش قدم ہو نکلے برابر ہو گیا
دیکھکر خورشید سا چہرہ جو ہم غش مین گرے
بھر مرغ روح ہر گھر گئے شہپر ہو گیا
جیسے اُس بت کا سنہرا رنگ ہر روشن نظر
آج اس ظلمت کدے مین مین سکندر ہو گیا
جل نہین جاتا جو وصف روئے آتشناک سے
اسقدر مین وادی غربت مین لاغر ہو گیا
وحشت غربت مین وہ ہر کوچہ چمن سے
نسل ہاران دامن باد صبا تر ہو گیا

تا رسط جب ہما جسم لاغر ہو گیا
آتش رنگ حنا سے صاف اخگر ہو گیا
مجھکو یون آئی لب گور فریدون سے صدا
وجہ دریا نکلجانے کو اثر در ہو گیا
ایکدم سنگین جو لکھین روئے آتشناک سے
دیدہ بیدار اک آج اختر ہو گیا
گئی پرواز رنگ تیر ہو شوخی کے جنون
سایہ پایا کوچہ جانان مین بستر ہو گیا
تیغ قاتل نے جو کھوئے تیر مجھان کے گوا
حلقہ اپنی چشم تر کا خاتم مزد ہو گیا
اسقدر بقرت بیکی ہر میرا سیہ خانہ عیب
لمانہ مضمون بھی گویا اب سمندر ہو گیا
گھر ملا زیبا ایسا ہر کہ لیکر خط یار
جسم بیجان کیطرح خالی مرا گھر ہو گیا
بازوران و میان و گردن محبوب کا

پہلے ہر قطرہ عرق کا صاف گوہر ہو گیا
کیا شانہ کا غذ مسطر سے بہتر ہو گیا
کر دیا ایسا خمیدہ ناتوانی نے مجھے
کاسہ سر بھی میرا مانند افسر ہو گیا
مجھکو جس گل پیرہن نے اک نظر دیکھا کبھی
جلگیا تار نظر پر دیدہ اخگر ہو گیا
ہر عجب اودھم بھی جو چلا اس راہ مین
پیش ازین جو لعل تھا اب سنگ مرمر ہو گیا
باغ مین یاد آگئی مجھکو جو اس گل کی بہار
حسرت دل کے نکلنے کو عجب دیر ہو گیا
میکدہ مین جا کے بے ساقی نہ پی مین نے
شمع کے آ بجانے کو شعلہ شہپر ہو گیا
جانکا کانٹا مسافر کے گھٹتے ہین قدم
چاند نا آیا تو وہ کالا کبوتر ہو گیا
فصل گل مین اسقدر غم سے ہوا جوش جنون
رشتہ ہمیائش اے ناسخ برابر ہو گیا

یہ اشعار اس سوز و گداز سے پڑھے کہ سب سرداران فوج دنگ ہو گئے کہا حضور آپ نہ گھبرائین چلکر کاؤس کو
گرفتار کرین یہ سنکر محیط جادو نے حکم دیا فوج ساحران تیار ہوئی لاکھ فوج ساحران ساتھ لیکر سوار ہوا نکے پر
چوب پڑی کئی سو نقارہ بجا کہ زمین تھرا گئی مگر کاؤس تاجدار جسدن سے اسنے دیکھا کہ پہاڑ بھی گرا قلعہ بھی
منہدم ہوا سبزۂ خوابیدہ جلگیا صحرا مین ایک رونق معلوم ہوئی اپنے ساتھ والون سے کہا کرتا ہر کہ یار و طلسم کشا
جاکر غالب آیا نہین معلوم بادشاہ طلسم قتل ہوا یا نہین ایک دن بیٹھے بیٹھے گھبرایا ہرکارون سے کہا جاکر
خبر لاؤ الگ الگ دریافت کرو کہ طلسم کا کلید شکست ہوا یا نہین بادشاہ طلسم پر کیا گذری ہرکارے اسی وقت
روانہ ہوئے درہ کوہ سے نکلکر آئندہ و روندہ سے ملاقات کی خبر دریافت کر رہے ہین کہ دیکھا سامنے سے گرد اڑی
لکہ ہائے ابر سیاہ نمایان ہوئے ہرکارون نے دیکھا کہ ایک لشکر جلیل سب ساحر ترنج نارنج اچھالتے ہوئے
چلے آتے ہین ہرکارون نے دریافت ہو گیا تو معلوم ہوا کہ برائے گرفتاری کاؤس تاجدار جاتے ہین
ہرکارے بھاگے یہان کاؤس تاجدار بیٹھا ہر پانچ ہزار سوار پیدل ساتھ ہین کہ ہرکارون نے آکر یہ خبر دی
کاؤس گھبرا گیا کہا یارو غضب ہوا ساحرون کو کون جواب دیگا وزرا نے عرض کی اپنے قلعے پر چلیے تلوارین
آراستہ کرکے لڑینگے کاؤس تاجدار جو اس پر آمادہ تھا فوج کو قلعے کیطرف لیکر بھاگا کچھ خیمے چھوٹے خزانہ چھوٹا
محیط جادو یہان آکر پہنچا وہ خیمے وغیرہ قبضے مین کیے دریافت کیا کہ کاؤس تاجدار کہان گیا ہرکارون نے

خبر دی کہ اپنے قلعے مین جاکر توپین وغیرہ درست کی ہین آمادہ حرب وپیکار بیٹھا ہی محیط جادو وہ بہت ہنسا کہا
خبردار سب تیار رہین لاکھ ساحر وغیر ساحر ساتھ ہین اجماع عالم انبوہ خلایق پھر یلغار کرکے محیط جادو چلا یہان
کاؤس تاجدار قلعے کو درست کرکے بیٹھا ہی کہ ہرکارون نے آکے خبر دی کہ محیط جادو آتا ہی کاؤس تاجدار
نے گولہ اندازون کو خلعت دیے اور کہا بھائیو وقت جانبازی ہی گولہ اندازون نے عرض کی آپ ناحق یہ
فرماتے ہین ہمارا ابھی ناموس قلعے مین موجود ہی کہا ہم جانبازی مین کوئی بات اٹھا رکھینگے کہ سامنے سے نشان
لشکر محیط جادو نمایان ہوا خود تخت پر سوار لاکھ ساحر وغیر ساحر ساتھ کاؤس تاجدار نے اشارہ کیا
دو چار توپین چلین محیط جادو نے ایک گولہ مارا کہ توپین پھر پہیون سے گر پڑین گولہ انداز کانپنے لگے
محیط جادو نے اشارہ کیا فوج چلی آگے آپ تخت پر سوار فوج یلغار کیے آتی ہی قلعے سے توپ گولہ و
تفنگ سب بند ہوگئے دو گولے محیط جادو نے پھینکے گولہ انداز برق انداز سنگ انداز تیر انداز سب ساکت
ہوگئے کسی کے ہاتھ پاؤن مین جنبش نہین سنگ اندازون نے پتھر پھینک دیے تیر اندازون نے تیر کمانین
ہاتھون سے چھوڑ دین باروت کی پیپیون سے معلوم ہوتا ہی کہ پانی بہ رہا ہی کاؤس تاجدار پریشان مگر محیط
بہ احتیاط آکر پل تختہ گرا لیا پھاٹک توڑ ڈالا قلعے مین گھس پڑا قتل عام شروع کیا یہان بدیع الزمان حشام جادو
سے لڑ رہے ہین اجل حبشی وطاؤس تاجدار بھی آکر شریک ہوے ہر مرتبہ سحر مین پھنس جاتے ہین شاہزادہ
بدیع الزمان عکس لوح ڈالکر بچ جاتے ہین تلوار چل رہی ہی حشام جادو نے سو سو تدبیرین کین کہ [illegible]
گرفتار ہو جب لوح دیکھتے ہین لوح اس مکر کی خبر دیتی ہی شاہزادہ بدیع الزمان اسم پڑھتے ہین وہ تدبیر حشام کی
مٹ جاتی ہی جب اسنے دیکھا کہ پسر حمزہ کسی طرح گرفتار نہین ہوتا تخت سے اُترکر دستک دی کچھ گولے طرف
جنگل کے پھینکے کہ بدیع الزمان کے کان مین آواز نعرہ صاحبقران کی آئی نعرہ صاحبقران امیر عرب
ضیغم روزگار * بحکم خدا بستہ شمشیر جار * کی تیغ صمصام وقمقام نام * ہیکے تیغ عقرب کیے ذوالحجام * بن کافران
از جہان پاک کردہ * سر سرکشان جملہ در خاک کردہ * بدیع الزمان کے کان کھڑے ہوے دیکھا قبلہ وکعبہ
لڑتے ہوے چلے آتے ہین مگر چہار جانب سے تلوارین پڑ رہی ہین زخم بہت کھائے ہین شاہزادہ
بدیع الزمان ہائے قبلہ وکعبہ کہکر دوڑے گھوڑا تو صاحبقران زمان کا مارا گیا اشقر دیوزاد نہ تھا اور
مرکب عربی پہ سوار تھے ایک سایہ نخل مین کھڑے ہوے زخمون کو باندھ رہے ہین بدیع الزمان بھی
گھوڑے سے کود پڑے عرض کی یا قبلہ وکعبہ آپ یہان کہان صاحبقران نے فرمایا ای فرزند مین مقابلہ
سمالوس مین تھا اسم اعظم میرا بند ہوا نہایت پریشانی حاصل ہوئی اُسنے رات کو آکر شبخون مارا جانتا تھا
اسم اعظم بند ہی کیا کرینگے مگر چونکہ حرز بابل میرے گلے مین تھی سحر مجھپر تاثیر نہ کرتا تھا رات بھر لڑا لشکر سب تباہ
ہوا مجھکو گھوڑا خمداری مین صحرا مین نکال لایا زخم دوری کرکے اب چلا تھا تمکو جو لڑتے دیکھا دل بیقرار ہوگیا
آکے لڑائی مین شریک ہوا زخم کھائے اب زخم باندھ رہا ہون کہ بیٹا چونکہ اسم اعظم بند ہی زخمون مین
اسطرح کی سوزش ہی کہ قلب پھنکا جاتا ہی کیا تمہارے پاس لوح طلسمی ہی شاہزادہ بدیع الزمان نے
کہا حاضر ہی یہ کہکے لوح طلسمی گلے سے اُتاری باپ کا کہنا کیونکر ٹلے لوح اُتار کر چاہتا تھا کہ دیدون
کہ ایک طرف سے آواز آئی کہ ای شہریار اعلام کو بچائیے گا بدیع الزمان نے پلٹکر دیکھا اجل حبشی پر
کسی ساحر نے سحر کیا ہی اجل حبشی منہ کے بھل زمین پہ پڑا ہی پکار رہا ہی کہ ای آقا سے نامدار لوح کو جھکائیے

اپنے کو مجھ تک پہونچا ہے کہا قبلہ و کعبہ مین لوح لاتا ہون یہ کہکے اجل جنی پر عکس ڈالا کہا اے اجل جنی جلد
اٹھو تمنے یہ بھی سنا ہمارے قبلہ و کعبہ آگئے اُنکے زخمون مین جلن ہی لوح مانگی ہی اجل جنی نے کہا اے داتا
نامدار براے خدا یہ سمجھے ہو جھے لوح کسی کو نہ دیجیے گا بدیع الزمان نے کہا معاذ اللہ عجب بات
کہتے ہو باپ سے لوح کو عزیز کرون اجل جنی نے عرض کی حضور ایک کام کیجیے لوح کو ملاحظہ کرکے
دیجیے کون عرض کرتا ہی کہ عزیز کیجیے دیکھیے لوح کیا خبر دیتی ہی آپ کے ہاتھ مین موجود ہی بدیع الزمان
نے فوراً لوح کو ملاحظہ فرمایا مرقوم تھا کہ ای طلسم کشا خبردار جو شکل صاحبقران آیا ہی وہ صاحبقران نہین
نہین ہی لوح جاکر اُس سے مس کر دو حال کھلجائیگا اُسکے ہاتھ مین لوح نہ دینا بدیع الزمان قریب صاحبقران
کے آئے صاحبقران نے کہا بابا کلیجہ پھنکا جاتا ہی لوح مجھکو دو بدیع الزمان نے جسم سے صاحبقران
کے لوح کو لگادیا بھن سے ایک آواز آئی یہ ثابت ہوتا تھا کہ توتوہ بارود مین ایک چنگاری ڈالدی ایک
آہ کا نعرہ کیا سارا جسم جلنے لگا دیکھا بدیع الزمان نے ایک ساحر سیہ فام بد انجام ہر سر مو دہن مو سے
شعلہ ہاے آتش نکل رہے ہین تمام اعضا مثل شمع کافوری جل رہے ہین دم بھر مین وہ ساحر جلکر خاک
ہوا آواز آئی کُشتی مرا نام من سر جنگ جادو وزیر حشام جادو بد حشام جادو نے جو یہ دور سے دیکھا
ہوش اُڑگئے کہا صاحبو مین تو خدمت مین بادشاہ طلسم کی جاتی ہون تم میرے پیچھے چلے آؤ اب ہمزہ
پر کوئی مکر تاثیر نہ کریگا اُسکے ہوشیار کرنے والے موجود ہین یہ کہکے اُڑی بدیع الزمان نے لوح کو جو
ملاحظہ فرمایا لکھا تھا حشام جادو نکلی جاتی ہی اگر یہ نکل گئی بڑے فساد برپا کریگی اسکی فکر فوراً چاہیے یہ
قندیل فلک ہو کر نکل گئی اور ساحر کچھ بھاگے کچھ نکل گئے اب اجل جنی و طاؤس تاجدار ہمراہ بدیع الزمان
موجود ہین دس بیس جو تائب مسلمان ہوے ہین وہ بھی موجود ہین اجل جنی نے کہا جلد لوح ملاحظہ فرمایئے
بدیع الزمان نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ جلد اسکا تعقب کرو ورنہ بڑے صدمے پہونچائیگی شاہزادہ
بدیع الزمان اُسی وقت پشت مرکب پر سوار ہوے اجل جنی و طاؤس تاجدار کو ساتھ لیا بموجب
ہدایت لوح چلے مگر حشام جادو جو بھاگی دس ہزار ساحر اسکے ساتھ ہین اول قلعہ طلسمی پر آئی خبر لائی
کہ بادشاہ برائے گرفتاری کاؤس تاجدار گئے ہین یہ پرواز پیدا کرکے چلی قضاے کار اتفاقات روزگار
ملکہ شبنم کو بہوش ورنگین جادو وکشیر جادو باغ مین پہنچی ہین لشکر در باغ پر فروکش ہی بیٹھے بیٹھے ملکہ شبنم
گھبرا مین کہا کشیر آج دل بہت گھبراتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی رنگین وکشیر نے کہا رات کو خواب سے پریشان ہی دیکھیے
یہ سنکر ملکہ شبنم نے ایک آہ کی اور کہا اے کشیر کیا کرون زبان سے نہین نکلتا ہی بات کرنے سے کلیجہ جلتا ہی
جی چاہتا ہی چیخین مار کر روؤن یا گریبان چاک کرون رات کی کیا مین کیفیت زبان سے بیان کرون نظم

کل شب آنکھ و دھیان آیا جو روے یار کا
خاتمہ پیدا کیا دم نے مزاج یار کا
ایک ساعت مین بدل جاتی ہی سو سو بار یہ
سایۂ پا دھونڈھتا رہتا ہی سر بیمار کا
اور ابھی چندے شہر او صدمہ دردِ جگر
بھیجتا ہی ہمکو سفر اک منزلِ دشوار کا

ہوگیا پردہ ہمارے دیدۂ بیدار کا
اس تمنا پر فقط مرتے ہین اے جانِ جہان
خاتمہ فقط پر مین ہی پہلوے دلدار کا
اسقدر لطف تلون دوستی ہر شے مین ہی
حوصلہ اُنکا نہین ہی خاطر غمخوار کا
اس خراب کہنہ کے مشتاق ہم بھی ہوگئے

واے قسمت اُسکے تصور پر نہین جب دیکھیے
حشر کو دیکھینگے ہم جلوہ ترے دیدار کا
دردِ دست کی آمیختہ شین کبھی خالی نہین
جب چلے گھٹ جاتا ہی سایہ بھی تیری دیوار کا
کسطرح آرام سے بیٹھین کہ بعد از چند روز
کسکو آتا ہی یقین ظالم ترے اقرار کا

آج سب سیلانی دامن حیف منلیج ہین — امتحان کرتا ہی ہمکو چشم گوہر بار کا
آج کچھ عالم دگرگون ہی دل بیمار کا — دیکھیے کسطور سے یہ رات کٹتی ہی نسیم

اے رنگین و کنیزو مین نے عالم خواب مین دیکھا کہ میرے شاہزادے کو ہزارون جادوگر گھیرے ہوے ہین وہ شیر یکہ و تنہا ہزارون سے لڑ رہا ہی زخم بھی جسم پر کھائے ہین کوئی مونس ہی نہ ہمدم اسیلا وہ صاحب شوکت و حشم اس طرح پر ملکہ شبنم گوہر پوش نے بیان کیا کہ ملکہ کنیز و رنگین بلک کنیزین کہا اے ملکہ عالم جی چاہتا ہی ابھی جائین جاکر اپنے شاہزادے کو تلاش کرین رونے پر ان شاہزادیون کے کنیزین بھی چلاکے رونے لگین بیرون باغ لشکر بارہ ہزار کا فروکش ہی سب کا افسر خسرو زرین کلاہ اسنے جو کنیزون کے رونے کی آواز سنی در باغ پر روتا ہوا آیا محلدار سے پوچھا آج یہ کیا معرکہ ہی کنیزون کی آوازین سنکر ہمارا کلیجہ ہلا جاتا ہی ذرا پردہ کرا دو ہم اندر آئینگے اپنے مالک سے حال پوچھینگے محلدار نے آکے ملکہ سے کہکر چلمنین چھٹوا دین سب افسران فوج اندر آئے کرسیان بچھ گئین خسرو زرین کلاہ نے پکار کر پوچھا کیون خداوند نعمت آج اس پریشانی کا کیا باعث ہی غلامون سے ارشاد ہو ہم تو سب آزاد کردہ شاہزادہ بدیع الزمان ہین وہ اپنا سردار فرماتے ہین ہم غلامان جانباز ہین ہمکو کون قید سے چھڑاتا اور اس مرتبے کو پہونچاتا ملکہ شبنم گوہر پوش قریب چلمن کے آئین کے فرمایا بھیا خسرو مین نے رات کو خواب پریشان دیکھا وہ خواب دیکھا کہ دل کرو یا اس وقت اسکا ذکر ہوا اے بھیا دل تو بھرے ہوے ہین سب رونے لگے مین بھی بدنصیب رو دی مین بدنصیب ہون شاہزادے سے دور رنج سے قریب ہون جسدن سے یہ مقدمہ واقع ہوا اسدن سے ہمنے آرام نہ پایا کیا کیا مصیبتین پڑین آپ فراق ہی انکے دیدار کا اشتیاق ہی بھیا خسرو زرین کلاہ خیال تو کرو ایک جان جسکے لاکھون دشمن خدا انکو بچائے طلسم وسیع ساحر بھی بڑے بڑے زبردست رہتے ہین آٹھ پہر یہی دعا ہی کہ خدا انکو صحیح و سالم لائے ہم مشتاقون کو دیدار انکا دکھائے بھیا اگر ہو سکے تو خبر منگاؤ خسرو زرین کلاہ نے کہا غلام مفصل خبر منگائیگا ملکہ نے کہا بھیا اپنی تو اب یہ کیفیت ہی بقول نسیم نظم

کسقدر غربت کچھو ساہو دل مجبور نے
ہم نہین جانا کسی سے ابروے شمشیر کا
وائے قسمت حسن کی دولت کو تو مین ہیچ زر
خون ہو جاتا تھا قطرہ میرے منھ مین شیر کا
بول اٹھا گوسالۂ زر ایک ہی افسون مین قام
دن کو بجتا ہی جرس فریاد بے تاثیر کا
تھا وہ سوز استخوان چنگاریان اڑ گئین
کوئی کچھ پوچھے کہ حب ہی دہن تصویر کا

کم نہین وحشت مین بھی رتبہ مری توقیر کا
طوق تکمہ سا باقی نہین رکھا زبان تیر کا
ہی پریشانی ابھی سے زلف کو دیکھا نہین
طرہ ہائے شمع رکھتا ہی دہن کفگیر کا
لاکھ وہ بیرنیم ہو لیکن عشق سے بچتا نہین
سامری نے سحر سیکھا تھا تری تقدیر کا
پاک ہی مین کلک قدرت نے نہین مس بھی کیا
آتش افشان ہو گیا لوہا سنان تیر کا
زیب کی حاجت حسینون کو نہین ہوتی نسیم

پا لوزن میرا مرد ملک ہی دیدہ زنجیر کا
راستی ممکن نہین کج طینتو نکلے واسطے
خواب سے پہلے اثر پیدا ہوا تعبیر کا
مجھکو طفلی مین بھی وقت کی غذا موجود تھی
آفتاب ایک داغ تابندہ ہی چرخ پیر کا
شبکو اٹھتے ہین دھوئین سینے سے آہ سرد کے
صاف ہی کاغذ ہمارے نامۂ تقدیر کا
اسکو بھی تسلیم ہی شاید تمہاری شرم کی
پیرہن بے بخیہ ہی خورشید کی تنویر کا

خسرو زرین کلاہ رونے لگا کنیز و رنگین باہر نکل آئین کنیز نے خسرو سے اشارہ کیا بھیا ہرکارے ادھر ادھر بھیجو خبر لاؤ ملکہ کو سنا دو ہرکارے یقین کہ ہم اپنی آنکھون سے دیکھ آئے کہ شاہزادہ بخیریت و خوبی ہی کہ ورنہ یہ ہجران دیدہ مر جائینگی اسوقت بجلی لگی ہوئی ہی کنیز و رنگین بیچ مین گر و تمام سرداران لشکر فوج بھی لشکر اندر چلے اسنے کنیزین بھی سب گھیرے ہوے ہین خسرو زرین کلاہ چلمن کے پاس کھڑا ہو اور

سمجھا رہا ہے کہتا ہے حضور مین ابھی جاتا ہون اپنی آنکھون سے دیکھکر آتا ہون حضور کو خبر مفصل سناتا ہون جواب
و خیال مشہور ہے اسکا اعتبار نہ کیجیے قضائے کار حشام جادو جو ہاتھ سے بدیع الزمان کے شکست کھا کر
بھاگی تھی دس ہزار ساحر اسکے ساتھ ہین راہ مین اور بھاگے ہوے ملتے جاتے ہین اب قریب بیس ہزار
ساحرون کے ساتھ ہین ایک لوٹے ہوے تخت پر سوار طرف قلعہ کاؤسیہ کے جاتی ہے خبر پائی ہے کہ
محیط جادو بادشاہ طلسم اسی مقام پر ہین اپنے ساتھ والون سے کہتی ہوئی چلی آتی ہے کہ مین بادشاہ کو
سمجھاؤنگی کہ آپ قلعہ کاؤسیہ پر کہان آئے انکے مارنے اور قتل کرنے سے کیا فائدہ ہوگا چلیے اب یہین
ور بھاگ کے نکل چلین اس سرحد مین جہان جائینگے طلسم کشا ہماری تلاش مین آئیگا کیونکر جان بچائین
کہ رونے پیٹنے کی صدا اسکے کان مین آئی دیکھا بی رنگین جادو و کشیر جادو ہزار دو ہزار مرد مسلح کچھ کنیزین
سب رو رہے ہین یہ دیکھتے ہی حشام جادو کی آنکھون مین اندھیرا آگیا پکار کر ساحرون سے آواز دی یارو
برباد کرنے والے طلسم کے یہ سب عیش و راحت سے موجود ہین کشیر نے تو بڑی بڑی آفتین برپا کین بھوننے
کہا کہ ملکہ ساحری ابھی سب کو پکڑے لیتی ہین حشام جادو تو تخت پر سے کود پڑی ایک دیونی تھی کہ جھومتی ہوئی
چلی ایک گولہ مارا کہ سب غیر ساحرہ کنیزین بیہوش ہو کر گرین فقط کشیر و رنگین بچین ملکہ شبنم گوہر پوش پردہ
اٹھا کر نکل آئین کہ یہ کیا قیامت برپا ہوئی دیکھا ایک دیونی بال سر کے کھلے ہوے کھاروے کی کرتی دھوتی
آب رواں کی جیب سے تمام ہوے جسم شمار ہو سکتے ہین کبھی وہ بال اڑ کے منہ پر آ جاتے ہین معلوم ہوتا ہے
کہ ابتا بر آہن پر چھا گیا دھوتی جو پہنے اڑتی ہے دونون رانون کے بیچ مین کسی کا ٹکڑا معلوم ہوتا ہے جھومتی
پھرتی ہے ملکہ و رنگین کہا کشیر یہ کون ہے اسکو سامنے سے ہٹاؤ حشام جادو نے آواز دی تمھاری ملک الموت
ہون مین ہنونگی جان لیکر جاؤنگی یہ کہکے جھپٹی چاہا ملکہ شبنم پر ہاتھ ڈالے شبنم گوہر پوش نے چیخ مار کے
آنکھین بند کرلین اسی مقام پر بیٹھ گئین کشیر جھپٹ کے سر پوائی بال سر کے نوچ کے پھینک مارے سیکڑون
سانپ حشام کے لپٹ گئے حشام جادو نے ماران سیاہ نوچ کے پھینکے جاتی ہے کشیر ساحرہ زبردست ہے
کارد سحر نکال کے اپنا سینہ کاٹا خون پھینک مارا کشیر پر جو خون پڑا بقول شخصے خون پانی ایک ہو گیا آہ کا
نعرہ کرکے گری سیکڑون آبلے بدن مین پڑ گئے ملکہ رنگین جادو جھپٹی سٹ چھو کر کی نکلے درد سینہ سے بیقرار
ہو رہی ہے مگر وہی خون رنگین پر بھی پھینک مارا یہ بھی اٹھکر اسکے گری بیہوش ہوئی بارہ ہزار جوان جو باہر
تھے ہنگامہ سنکر اندر گھس آئے ملکہ شبنم پر سینہ سپر کرنے لگے ہنگامہ گیر و دار بلند تھا ہزارون نے اپنی جان
دی حشام جادو نے ان سب کو پکڑ لیا ایک تخت پر سب کو ڈال کے لے اڑی جسطرح بجلی اگر خرمن کو
جلا دیتی ہے اسطرح آئی تھوڑی دیر مین سب کو لیکر چلی گئی ملکہ کشیر و رنگین کی زبان مین سوزن دے لیا
ملکہ شبنم گوہر پوش چادر سے منہ لپیٹے ہوے اوندھی پڑی ہین آنکھون سے آنسو جاری دل مین
بیقراری زبان پر یہ اشعار

نظم

ہاتھ مین گر نہ سر زلف گرہگیر رہے
ہاتھ مین سلسلۂ زلف گرہگیر رہے
کوے قاتل کو نکلجاؤن نہ مدفن سے کہین
کیون نہ مشہور زمانے مین دکھ پیر رہے

نامہ کی بحر مین ناموں کی یہ تحریر رہے
پاؤن مین تو ترے دروازے کی زنجیر رہے
نامۂ یار کے مضمون ہین اندھیر مجھکو
بعد مرون بھی مرے پاؤن مین زنجیر رہے
ضعف نے ان صحرا کیلیے چھٹ نکلا

پھر وہ دن ہون کہ ہم راہ تو تقریر رہے
مجنون ہر سو ہے یا ٹوٹی زنجیر رہے
جسطرح یاد کوئی نسخۂ اکسیر رہے
نوجوان چھوڑ گیا عالم پیری مین مجھے
ہٹنو وحشت مین گریبان سمت چیر رہے

بے شراب آہیں کیا کرتے ہیں ہم اے ساقی
عرش سے اب نہ ادھر نالۂ شبگیر رہے
دیکھوں خواب میں محبوب کا لازم ہے لحاظ
ہاتھ میں زلف رہے پاؤں میں زنجیر رہے
ہاتھ میں نامۂ محبوب جو لے اے قاصد
تیری محفل میں نہ وہ کافر بے پیر رہے
تیرے ابرو نہیں محراب حرم میں قائل
اب نہ عشاق میں صاحب تاثیر رہے

نعرہ زن جیسے کوئی گور کے پیر رہے
فصل گل میں نہ گل داغ جنوں بھی کھلے
پا بزنجیر مرا نالۂ زنجیر رہے
وہی عاشق ہے جو عالم کو مرقع سمجھے
ید بیضا میں ترے آگے نہ تنویر رہے
شکّے کیا اُسنے شرارت سے دیا گرم جواب
کیوں نہ ہم آٹھ پہر صورت شمشیر رہے
التجا ہے یہی اللہ سے ہر دم ناسخ

غیر میں جا ہو دلا یار کے گھر ہی پہ آج
لب غنچے سے ہم اس باغ میں دلگیر رہے
ہوں وہ دیوانہ کہ اک جان تمنا ہے مجھے
ہر طرف میں نظر یار کی تصویر رہے
شعلۂ رو سے جو کہا میں نے سیہ رو ہے تو
شمع کے پاس نہ کیوں بزم میں گلگیر رہے
ظلم گر کرتے وہ پیر خم بھی کہتا ہے
جان لب تک کہے ہے ماتم شبیر رہے

ملکہ شمیم گوہر پوش کے رونے پر رنگین جادو کا بلبلنا کثیر جادو کا تڑپنا ساتھ والوں کا دعا میں لانا
گر شاہزادہ بدیع الزمان اجمل جنی کو ساتھ لیے ہوے مع طاؤس تاجدار رہ روی کرتے ہوے آتے
ہیں سو دو سو ساحر بھی ساتھ ہیں کہ ساحروں نے عرض کی کیوں شہریار لوح نے کیا خبر دی کہاں تک
چلنا ہوگا بدیع الزمان نے فرمایا لوح خبر دیتی ہے کہ بادشاہ طلسم کلید قلعہ کاؤس تاجدار پر ہیں وہاں
ملاقات ہوگی ساحروں نے عرض کی راستہ بہت دور و دراز ہے تخت سحر تیار کریں اسپر سرکار سوار ہوں
بہت جلد پہونچ جاینگے اجمل جنی وطاؤس تاجدار نے بھی اسکو قبول کیا شاہزادہ بدیع الزمان
تخت پر سوار ہوے اجمل جنی وطاؤس تاجدار پہلو میں بیٹھے ساحروں نے تخت کو کاندھا دیا اب
رہ روی کرکے چلے باغ رنگین کی یہ کیفیت ہے کہ چند کنیزیں اور چند سپاہی جو گوشہ ہاے باغ میں
چھپکر بچے تھے بعد جانے حشام جادو کے وہ سب گوشہ ہاے باغ سے نکلے صحن باغ میں کھڑے
سب رو رہے ہیں اپنی حسرت پر رونا آتا ہے کہ یارو افسوس ہم کیسے بدنصیب تھے کہ مالک گرفتار ہو گیا
اور مالک بھی کون کہ معشوقہ طلسم کشا کاشکے نابینا پیدا ہوتے ان ستمون کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتے
مگر ایسے بدنصیب ہیں کہ آقا کی معشوقہ پر یہ مصیبت پڑی ہم زندہ رہے آقا بھی وہ آقا کہ جسنے جان بخشی
کی ورنہ قید طلسم سے تاقید حیات نہ چھوٹتے ساحر تڑپا تڑپا کے مارتے مگر ان آقاے نامدار نے
کس آسانی سے رہا کیا تھا وہ ہاے جلیل دیے کیسے سرفراز ہوے مگر ہمنے اچھا کام کیا پروردگار
زمین کو حکم دے کہ نگل جائے مہلت پا جائیں عجب حال ہے قلب پر ہجوم غم و ملال ہے کاشکے مر جائیں ہم دنیا
کسیکو نہ دکھائیں یہ بھی ناممکن ہوتا ہے افسوس ہم کیوں بھاگے کیا جانتے تھے کہ زندہ بچ جاینگے ایک قدم
ہٹانے میں یہ حیا میں اٹھائینگے حقیقت میں خوف جان بری چیز ہے کیوں قدم ہٹایا تقدیر نے یہ رنگ دکھایا نظم

رنگ کیا کیا نہ سپہر جفا جو بدلا
ایک پہلو سے نہیں دوسرا پہلو بدلا
تیری کونسی منت جو نہیں کی لیکن
ڈھنگ وحشی کا ترے کچھ نہ پری رو بدلا
ایک سا حال ہے خونناب دل کا میرے
آب نایاب کبھی شربت آلو بدلا

ہاں مگر اور دل میتاب نہیں یہ بدلا
لذت ذبح نہ پائے نہ کسی پر سو تک
نہ کسی طرح مزاج بت بدخو بدلا
دم نہ آب خنک سے نہیں ہوتا ہے شباب
آجتک دیدۂ تر کا نہیں آنسو بدلا

کنج مدفن میں یہ تھا گو پہ یہاں کہ جیسے سو
سالہا سال نہ جلاد نے زانو بدلا
کیا بلا جوش جنوں کو ہے ترقی ہر روز
جب ہے پھر تو رنگ سر ہر مو بدلا
الم ہجا جوش جنوں کچھ نہ اطبا سے نسیم

بدیع الزمان نے سر جھکا کے دیکھا تو تاج ملکہ رنگین معلوم ہوا شاہزادہ گھبرا

فرمایا تخت اُتار و تخت جو اُتارا کنیزون نے جو شاہزادے کو دیکھا چیخین مار کر رونے لگین عرض کی واری ہمنو لٹ گئے کہا ارے کیا ہوا حال تو بیان کرو کنیزون نے عرض کی واری حشلم جادو مالک جلہ طلسم آپ کے ہاتھ سے شکست کہا کے بھاگی تھی یہان ملکہ شبنم گوہر پوش آپ کے واسطے رو رہی تھین سب کمر وار سب کنیزین جمع تھین اُسنے اثر کر ایسا سحر کیا کہ شبنم و رنگین بیہوش ہو گئین سب کو اُس جلادنے گرفتار کر لیا ابھی لیکر گئی ہی بدیع الزمان کے ہوش اُڑ گئے کہا اجمل جنی تمنے سنا فلک شعبدہ باز ہر وقت نیا رنگ دکھاتا ہی

نظم

حسن مین عاشق کی اپنی دیکھ لے بیگانہ آج
رشک فردوس معلا ہو مرا کاشانہ آج
فیصلہ ہو جائے یا ہم اب دھر ہو یا ادھر
شرم سے پانی ہوا ایسا ترا دیوانہ آج
کیا ادب ہی محفل رندان ساغر نوش کا
لیجیے دیکھین کدھر کو لغزش مستانہ آج
کس کو گلگشت چمن مین غم ہو خوشی ہوا
ہی بھرا اشکون سے آنکھون کا مرے پیمانہ آج

پھیر ہی انجمن بیہوش ہر جانانہ آج
ایکدم تو اور بھی پہلو سے ظالم جا نہ آج
جان جان ثابت ہو اب شب بیداری ہوئی
گفتگو کرتے ہین خود قاتل سے بیباکانہ آج
صورت بسمل طپان تھا مین فراق یار مین
لیتی ہی موج حیا بھی لغزش مستانہ آج
بہ تبسم ساغر دل ہی مینا شوق ہو گئی ہی
دست شاخ گل ہی ہر گل صورت پیمانہ آج
جوش مستی پاؤن کسکے تھا لیگا نسیم

خوب چکر دے رہی ہی گردش پیمانہ آج
صحبت اک حور بہشتی سے جو حاصل ہی مجھے
محو خواب شرم ہی کیون نرگس مستانہ آج
بنگیا اشک ندامت دیدۂ زنجیر مین
کیا کہون کیا کیا رہا ہی حال بیتابانہ آج
ہی ہجوم کیف مستی لڑکھڑاتے ہین قدم
آمد انفاس مین ہی لغزش مستانہ آج
ہجر جانان مین نہ دے ساقی مجھے تکلیف جام
گرد غمین کیا کیا نہ دیگی گردش پیمانہ آج

افسوس صد ہزار افسوس کیا فلک نے رنگ دکھایا یہ کیا سامنا ہوا خدا شبنم گوہر پوش کی جان بچائے شبنم کا کانٹون مین پھنسنا اُنپر تو اوس پڑ گئی رنگین جادو سحر مین طاق شہرۂ آفاق مگر جب وقت رنج و ملال آیا تو فلک نے یہ سامان دکھایا اب جلد چلو مرکب اسی مقام پر موجود تھا پشت گلگون باختری پر سوار ہوے سلاح طلسمی ذات پر آراستہ کیے لوح طلسمی گلے مین اجمل جنی در طاؤس تاجدار گھوڑون پر سوار ہو ساحرین سو غیر ساحر کنیزان رنگین طائران ہوائی پر سوار ہوئین شاہزادہ بدیع الزمان نے گھوڑے کو رو مین ڈالا وہ گھوڑا کو ڑا کب کھاتا ہی خیال دل مرکب کے واسطے تازیانہ ہی کس روا روی سے وہ باد پا روانہ ہی کشہ حاشل ماہ نو کے کیے ہوے طرارے بھرتا ہوا اچھلا ساحرات اُڑتے ہوے غیر ساحر کمرین باندھے ہوے تلوارین ہاتھ مین الفاظ جرأت بات بات مین اس زور و شور سے چلے مین شاہزادہ بدیع الزمان کو بہت جلدی ہی رکنا بھی ناگوار معلوم ہوتا ہی اس جوش و خروش مین جاتے ہین کہ صحرا سے ایک پہلوان موسوم بہ یلقاے مردار خوار پشت دس بارہ ہزار سوار بڑے زور و شور سے آکر پہونچا حال بدیع الزمان دریافت کر کے گینڈے کو میدان مین نکالا پکار کر آواز دی اے شاہزادہ بدیع الزمان میرے مقابلے مین آو شاہزادہ بدیع الزمان نے گھوڑا بڑھایا مقابلے مین یلقاے مردار خوار کے آئے بدیع الزمان و یلقاے نیزہ چلنے لگا دو گھڑی مین نیزہ یلقا کا بدیع الزمان نے کلالا یلقاے مردار خوار نے بقہر و غضب تمام تیغ نیام انتقام سے کھینچا گئی ہاتھ مارے بدیع الزمان کبھی خالی دیتے ہین کبھی تلوار پر لگا لیتے ہین پھر پھر کامل آگئے دم نہ لینے دیا جب بہت سے وار اُسنے کیے بدیع الزمان نے نعرہ کیا او ملعون یہ کیسی سپاہگری ہی مردان عالم کا قاعدہ ایک وار قبول کر منہم نبرد نشست و خاکیہ تا زمیدان ہیجا نعرہ بدیع الزمان تصنیف مصنف منم قاتل کافران حبان

نہال گلستان صاحبقران	بدیع الزمانم یل شیردل	کہ سہراب و رستم ز تیغم خجل	ز تیغم شود دو صف کافران
ہمہ ساحران الامان الامان	ز گنجاب گشتہ چو جنگ آزما	فراری شدند آن کافر پر دغا	علم تیغ در باختہ شد بجنگ
لقا گشتہ حیران چو آئینہ رنگ	یل صف شکن نامور پہلوان	بدیع الزمان ابن صاحبقران	

نعرۂ شیرانہ کیا خبردار خود را کھلکے ہاتھ تلوار کا مارا ایلقاے سردار خوار نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ برق تاب جو تڑپ کے گرا سپر کے دو ٹکڑے ہوئے سپر کو کاٹ کر سر پہ گرا سر سے گلے و جبڑے کو کاٹا صراحی گردن سے مثل قطرۂ آب صندوق سینہ سے مانند سیماب شرمگاہ کے پھاٹک کو ویران کرکے مع راکب و مرکب چار ٹکڑے کیے اہلیان فوج نے جو لاشہ اپنے مالک کا دیکھا تلوارین پکڑ کے بدیع الزمان پر اُترے بدیع الزمان نے تلوار کھینچی لشکر کفار پر جا پڑے تلوار چلنے لگی اسکے ساتھ والے بھی جنگ مین شریک ہوئے ہر چند کہ کفار کا اکثر قتل ہوا مگر بجانبازی لڑ رہے ہین بدیع الزمان کو جلدی ہی کہ اس جنگ سے مہلت پاؤن معشوق کی تلاش کرون یہ جو خیال آیا دل تڑپ گیا اجل جنی برابر کھڑا ہی فرمایا اے اجل جنی فلک نے تفرقہ پردازی کی ملکہ شبنم گوہر پوش کا گرفتار ہوا دل بہت اشتیاق ہی دل ملاقات کا اس محبوب جانی یار جاودانی کا مشتاق ہی نہین معلوم اُس معشوق پر کیا گذری اب تو یہ کیفیت ہی نظم

خیال آیا جو عشق زلف مین دل کی تباہی کا — نہ دیکھا فکر رسا سے یک قلم مضمون سیاہی کا
ہوا ہی بیشتر وسوسہ کا دل پر داغ پر میرے — شکار اکثر کیا ہی یار نے طاؤس ماہی کا
سمند چشم تر باد مخالف آہ و نالہ ہی — یقین ہی کوئی دم مین کشتی تن کی تباہی کا
شب ہجران مین جو دم تھا وہ گویا واپسین دم تھا — گمان تھا شام سے مجھے چراغ صبح گاہی کا
لحد پر یار آتا ہی مرے شرمندہ کرنے کو — نہ منہ دکھلانے کی جا ہی نہ موقع عذرخواہی کا
سر ارشست کا عالم مین ہر اک مو مین پاتا ہون — تری زلفون کو شانہ چاہیے دندان ماہی کا
کرون تحریر گر مین اپنے رنگ زردی کی حالت — عجب کیا زعفرانی رنگ ہو جاوے گواہی کا
خدا بھی خوبصورت کو نہایت دوست رکھتا ہی — ارادہ کون سے در پر کرون مین دادخواہی کا
غنیمت جان اے دل جنبش ابروے قاتل کو — بڑی معراج ہی تلوار سے مرنا سپاہی کا
مسافر کو عدم کے روکنے والا نہین کوئی — نہ کھینچا خار نے دامن کبھی دنیا سے راہی کا
زیادہ زخم سے انسان کو احسان اٹھانا ہی — نہ ہونا خوف ہی ظل ہماے بادشاہی کا
دم آخر بھی بالین پر سے ہمراہ یار آئے — رقیبون نے محل باقی نہ رکھا عذرخواہی کا
تری شمشیر ابرو سے مگر جو لاگ اسکو بھی — گلا روز ازل سے کیون کشا رہتا ہی ماہی کا
جنون کا لطف اٹھا صحرا کو چل زندان سے دیوانے — نہین کھلتا ہی یہ میدان کے جوہر سیاہی کا
فرشتون سے لحد مین گفتگو یان کون کرتا ہی — شہادت نامہ پڑھ لین چار مومن کی گواہی کا
مرکب ہی یہ سراپا خطا سے اور نسیان سے — خیال خام ہی انسان کو دعوی بیگناہی کا
تبان سنگدل کی صورت آتش کا سے کھاتی ہی — ارادہ کنج ظلمت مین ہی اب یاد الہی کا

یہ اشعار ملک کے جو بدیع الزمان نے پڑھے اجل جنی تڑپ گیا عرض کی اے آقاے نامدار اے مولاے قدرشناس انشاء اللہ ملکہ شبنم گوہر پوش سے ملاقات ہوگی ہر چند غلام کے رہنے کا

کم اتفاق ہوا مگر از روے تواریخ کے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جب معشوق یہ فرزندان صاحبقران عاشق
ہوتے ہین اسیر اور کوئی دست انداز نہین ہو سکتا ضرور اُنسے ملاقات ہوگی جو زمانہ گردش کا ہو وہ گذر جائیگا
پروردگار ظہور قدرت دکھائیگا مردان شاہزادہ بدیع الزمان فوج ہزیمت موج مین لڑرہے
ہین سخت معرکے پڑ رہے ہین بدیع الزمان کو اجل جنی کے سمجھانے سے اور زیادہ جوش ہوا جوش
جرأت مین علمدار کو للکارا جا پڑے علم فوج قلم کیا صفون کو درہم و برہم کر دیا سردارون کو ٹوک ٹوک کر
مارا اگر کسی سپاہی نے روکا کسی کو قبضہ شمشیر کا مار دیا کسی کو سپر کی اوجھر تار دی بارہ ہزار فوج مین ہلاک
ڈالدیا فوج نے جب یہ حال دیکھا کہ افسر بھی مارا گیا اور علم فوج قلم ہوا اب کس نشان پر لڑین آخر فوج
بلقا ے مردار خوار کے پاؤن اُٹھ گئے بدیع الزمان پڑاؤ پر آ پڑے مال و اسباب سب لوٹ لیا
فوج کفار کو شکست ہوئی فریاد فریاد کرتے ہوے بھاگے بدیع الزمان نے لڑائی کو فتح کیا ایک
مقام پر آکے ٹھہرے اجل جنی و طاؤس تاجدار بھی برابر آ گئے طاؤس نے کہا اے شہریار ماشاء اللہ کیا
کیا خوب لڑے ہین بدیع الزمان نے ایک آہ کی کہا یہ فتح نہین شکست ہوئی نہین معلوم اُس بیچاری پر گرفتاری مین
کیا گذرتی ہوگی دیکھیے فلک کج رفتار گردون غدار کیا رنگ دکھائے میری تو اب یہ کیفیت ہے کہ

نظم

فکر سے مین نہین خالی غم جانان مین کبھی
نکہت گل سے نہ جنبش ہو گلستان مین کبھی
عالم ہونگے شرارون کا یہ ہر رونے کا
ہوا اپنا لگے قاتل کے نہ دامان مین کبھی
راہ پائے ترے کوچے مین جو وہ آنکھ
لاشہ اپنا رہے گور غریبان مین کبھی
دن جدائی کا شب وصل سے ستا ہو دراز
گرم پہلو نہ ہوا فصل زمستان مین کبھی

کبھی زانو پہ مرا سر ہو گریبان مین کبھی
قافلہ کیا کہ جرس کی بھی صدا دشت سے
جسطرح اُڑتے ہین جگنو شب باران مین کبھی
فائدہ قرب تونگر سے تہیدستون کو
نہ رکھے باد صبا پاؤن گلستان مین کبھی
بار آیا نہ نظر برسون رہا مین گریان
دخل ہوتا نہین خورشید کا زندان مین کبھی

ناتوان ایسے ہین ہم سایہ گلو پہ پڑے
نہین آتی ہے پر پھول بیابان مین کبھی
ہم ہین وہ وحشی جو بیان کر اگر قتل بھی ہون
نظر آئے نہ گھر بچہ مرجان مین کبھی
شوق قاتل کی گلی کا ہو فرشتہ نقال
برق چمکی نہ مرے سامنے باران مین کبھی
سرد مہری یہ رہی شعلہ خون کی ناسخ

یہ اشعار پڑھکر بدیع الزمان نے اجل جنی سے فرمایا جلد لشکر تیار
کرو لشکر اُسی وقت تیار ہوا پھر سواری کرکے چلے واضح ہو کہ یہ پہلوان بھی بحکم شاہان طلسم تلاش مین طلسم کشائی کی نکلا تھا
ہاتھ سے بدیع الزمان کے مارا گیا مگر کاؤس تاجدار جان لڑاتے ہوے ساحرون سے لڑ رہا ہے محیط دروازہ توڑ کر
قلعے مین گھس آیا ہے ہر گلی و کوچے مین تلوار چل رہی ہے ہنگامہ گیر و دار بند طلازمان کاؤس کوئی ساحر نہین سب غیر ساحر ہین
اگر قریب ساحر کے ہو بچکے نیزہ مارا وہ ساحر مر گیا اگر گوشہ پا گئے تیر اندازی کی دو دو مین سو کو یون گرایا اسطرح ساحرون کو مارا ہے
ہین محیط جس کوچے مین آتا ہے دیکھتا ہے دو دو غیر ساحر اور دو دو ہزار ساحر دنگے لاشے پڑے ہین زانو پیٹ لیتا ہے کہ یارو
یہ کیا ہوا کیسا بد اقبالی نے گھیرا ہے یہ کہکے خود گولہ خمیرہ مار دیتا ہے اسکے گولے تو ترنج کو کون روکے سو دو سو کے سینون کو
برما کر نکلگیا جس کوچے مین دیکھا راستہ تنگ و تاریک ہے سحر کرکے مکان گرا دیے جا بجا مکان گرے ہوے
پڑے ہین اینٹون کے انبار لگے ہوے ہین مکان سرنگون ساکنان قصر کے کلیجے خون
بعضے بیچارے آفت کے مارے عورتون کے ہاتھ پکڑے ہوے لڑکون کو گود مین لیا
روتے پیٹتے گھر سے نکلے مراد یہ تھی کہ اس بلوے سے نکل جائین کسی گاؤن یا قریے مین جاکر
چھپ رہین اس آفت ارضی و سماوی سے بچین جب نکلے ساحرون نے گھیر لیا تو جبہ جبا ہو گئی

غل مچاتے پھرتے ہین کہ زوجہ چھوٹ گئی کوئی عورت پکارتی پھرتی ہی میرا بھائی مجھسے چھوٹا کوئی بیٹی کو پکارتی ہی کوئی بھائی کا نام لیتا ہی کوئی فرزند پکارتا ہی کوئی چھپ کر چلا کسی گوشے مین گر پڑا کوئی بھاگ کر نکل گیا دیہات کے دروازون پر زمیندار جمع ہو کر بیٹھے ہین اگلے دکھ کی خبر سناتے ہین جسکو جاتے دیکھا لوٹ لیا جان بچا نکلی تو ہین نکل کے گئے وہان ایسے لٹے کہ لباس بھی باقی نہ رہا ننگے لچے پلٹ کے آئے اب جھلا کے لڑائی مین شریک ہوے ایسے بگڑے ہوے ہین کہ مرنیوالے جان سے بیزار فراق دیدہ ہجران کشیدہ جاندار جو گھر مین ہی وہ گھر مین رہی جو بیکے نکلے تھے وہ لٹ گئی گھاتے ہین عورت چھوٹی لڑکے جدا ہوے آپ آمادۂ مرگ ہوے پھر مرنے والون سے کون لڑ سکتا ہی ایک ایک نے چار چار ساحر مارے بعض تلوار کھینچکر نکلے ساحر نے سحر کیا تیغ ہاتھ سے چھوٹ کر گرا ہاتھ سے ساحر کے مارے گئے حسرت و یاس لیکر پردۂ دنیا سے اٹھے عورتین کوٹھون پر سے ساحرون کو ڈھیلے مار رہی ہین بعض اپنے اپنے محلے کے پھاٹک پر کھڑی ہین فریاد کر رہی ہین سب عورتین جری ہین بہادر ہین جان دینے پر آمادہ ہین مال لٹنے سے جرات و ہمت زیادہ ہی لڑ رہی ہین ساحرون کو قتل کر رہی ہین عورتون نے غول کے غول بھگا دیے محیط نے جب جابجا لاشہای ساحران کے انبار دیکھے گھبرا گیا کہتا تھا کہ کیا معرکہ ہی کہ ساحر بہت مارے گئے غیر ساحر جان دینے پر آمادہ ہین ساحرون سے انکے حوصلے زیادہ ہین اب دیکھیے تقدیر کیا دکھاتی ہی محیط مین سمجھا تھا ایک سحر مین سب کو بیکار کر دونگا یہانتک لڑائی کا تو اور رنگ ہی مجمع ساحرون کا دنگ ہی گر خود سحر کرتا پھرتا ہی اسکے سحر نے آفت برپا کر دی زمین ہل رہی ہی صدہا مکان اسنے گرا دیے ہزارہا دب دب کے مرے ایک سمت کاؤس تاجدار غم خیال بدیع الزمان مین ملول و محزون ساتھ والون سے کہتا ہی یارو یہ تو تمنے آنکھون سے دیکھا کہ پہاڑ گر گیا رنگ قلعہ متغیر ہوا زلزلے آ پہر کے مٹے برج قلعے کے گر گئے بیشک طلسم کشا نے جاکے طلسم کشائی کی یہ ملعون وہین سے بھاگ کے آیا ہی اُنکی وجہ سے عاجز آیا ہمپر یہ بدعتین کر رہا ہی یارو اگر اُنسے زور انکو مار لیا طلسم کشا لینگے کیا تعجب ہی تمھارا شاہزادہ طاؤس تاجدار اپنے شاہزادے کے ساتھ آگے دیکھیے کیا پیش ہی خدا کرے جان بچ جائے تو بڑی بات ہی طلسم کشا پر تائید غیبی ہوئی دیکھیے ہم بھی انسے مشرف ہون یا نہ ہون لیکن یارو اگر فتح ہوئی تو غازیان دیندار و مجاہدان شمع شعار کہلائینگے اگر مارے گئے تو شہید ہونے قطعہ کا وسیلہ ہی مین تو یہ حال ہی لیکن خدا جانے

بدیع الزمان جب باغ رنگین سے خبر حسرت و یاس لیکر چلے نہایت غصہ ہی کہ یہ کیا معرکۂ عظیم برپا ہو جو ساحر تخت اڑا کر لائے تھے انھون نے عرض کی پھر حضور تخت پر سوار ہون بدیع الزمان نے فرمایا کچھ ضرورت نہین تخت پر گلگون باختری پر سوار ہوے اجمل جنی و طاؤس تاجدار ہمراہ رکاب ہین بدیع الزمان روا روی کرتے ہوے آتے ہین بڑا قلق ہی کہ رنگین و کشور و ملکہ شبنم گرفتار ہو گئین فرماتی ہین اے طاؤس جب حشام بھاگ کر نکلی ہی تو تمنے فوراً خبر دی تھی کہ یہ نکلکر جانے نہ پائے اگر نکل کے جائیگی تو فساد برپا کریگی وہ حکم لوح کرسی نشین ہوا کیسا صدمۂ عظیم ہوا ہر چند کہ وہ ملعونہ جہان جائیگی وہین اپنی کو پہونچاؤنگا کبھی اجمل سے فرماتے ہین اے اجمل جنی تمھارا سب کہنا ظاہر ہوا حقیقت مین یہ حشام بڑی مکارہ ہی رنگین و کشور تو سحر جانتی ہین لڑی بھی ہونگی مگر اے شبنم کو بیہوشی کس حال مین ہوگی یارو کیا کہون کہ جو قلب پر میرے گذر رہی ہی اب تو یہ حال ہم پہونچا ہی کہ ظن

نہین شکوہ جدا ہو گو کہ ہر پارہ مرے دل کا	کیا صانع نے دو ٹکڑے ازل سے نقطۂ قاتل کا
بلا کر لطف سے گردن تہ شمشیر رکھتا ہی	فریب آمیز دیکھا وقت مردن رحم قاتل کا

اجازت دی اگر شوق شہادت نے کہ منہ کھولے
کہا ہمت نے ہم احسان نہ لینگے دست قاتل کا
زبان تک شکوہ بیداد آیا تھا کہ شرم آئی
کہا دل نے یہ کیا کرتے ہو منہ دیکھا ہی قاتل کا
وہ گھبرایا نون گھر مین وہ اجل کی بیقراری تھی
بشکل جذب الفت کھینچ لایا تھا رگ قاتل کا
یہ کسکے قتل سے بالیدگی ایسی ہوئی حاصل
کہ ٹوٹا آج ڈورا خود بخود شمشیر قاتل کا
ہجوم شوق کی بیتابیون نے اسقدر چوسا
کہ دم رک رک گیا زخمون کے منہ مین تیغ قاتل کا
وہ لذت تھی دہان زخم مین ہیرے کہ خون ہنکر
ٹپکتا ہی لعاب اب تک زبان تیغ قاتل کا
اٹھاتے ہین گرکتے نہین جو کچھ گذرتی ہی
دہان زخم مین بھی ضبط ہی شمشیر قاتل کا
وہ اشک گرم بیتے نکلے جو وقت ذبح آنکھون سے
نہین جاتا ہی پھالا آجتک شمشیر قاتل کا
عجب اسکا نہین گرچشم گوہر کور ہو جائے
ٹپک کر اشک ہوگا آبلہ شمشیر قاتل کا
مجھے فرہاد کرتی یا نہ کرتی دونون مشکل ہی
ندامت روح سے حاصل لحاظ آتا ہی قاتل کا
اٹھائے اسقدر رگڑے زمان ذبح گردن کے
کہ چھالا اچھل گیا سینے مین آخر تیغ قاتل کا
خوشی کرتا ہی کیسی لے کے خنجر دست نازک مین
الٰہی تو نگہبان ہو جو بازوے قاتل کا
بدل کر قافیہ لکھو غزل اک نسیم ایسی
کہ مضمون و معانی مین اثر ہو تیغ قاتل کا

ان اشعار پر رفتار رو رہے ہین کہتے ہین ای شہریار خدا اس غم والم کو برطرف کرے حقیقت مین بڑا ستم ہوا یہ تو حشام نے بڑا ستم کیا وہ باغ بھی اس باغ تک کیونکر آئی کیونکر ان لوگون کو پایا ایسے کچھ سحر کیے کہ رنگین اور کیشر سے کچھ نہو سکا رنگین و کیشر کے سحر نے عجب کچھ مزہ دکھایا ہوگا بدیع الزمان نے فرمایا وہ جلی ہوئی آگ تھی وہ سحر کیے کہ جسکو کوئی دفعیہ نہ سکا سب گرفتار ہوگئے ملکہ نسیم تو بیچاری غیر ساحرہ ہین انکو بھی گرفتار کرلیا اب چلیین انشاء اللہ دیکھین کیا ہوتا ہی بدیع الزمان گھوڑے کو ڈالے ہوئے آتے ہین اجل و طاؤس وچند ساحر اور ساتھ ہین ایک دشت مین پہونچے ہین بدیع الزمان نے اُس پریشانی مین فرمایا کہ پانی کی خواہش ہی سامنے کنوان ہی پانی بھر لین یہ فرماکے بدیع الزمان نے مرکب روکا سب ساتھ والے رک گئے کہ پھر اسے گرد اڑتی دیکھا اک پہلوان نہایت قوی تن قوی من سلاح جنگی سے آراستہ پشت پر بارہ ہزار سوار و پیدل خیمے بارگاہین لدی ہوئین گینڈے کو اپنے رومین ڈالے ہوئے آتا ہی فوج بدیع الزمان کو دیکھکر رک گیا ہرکارے سے کہا دریافت توکرو یہ کون لوگ ہین ہرکارے گئے بعد تھوڑی دیر کے آکے عرض کی فرزند صاحبقران زمان شاہزادہ بدیع الزمان طلسم کلید فتح کرکے بادشاہ طلسم کی تلاش مین جاتے ہین یہان دشت مین ٹھہر گئے ہین نام شاہزادہ بدیع الزمان کا سنکر یہ جوان گینڈے سے اتر پڑا ایک سوار کو حکم دیا کہ پسر حمزہ سے کہو آگے بڑھنے کا ارادہ نہ کرنا اگر اپنی جان بچانیکی فکر چاہتے ہو بسہولت ہمارے پاس چلے آؤ خیر جو کیا وہ کیا ہم خطا معاف کرادینگے نام بھی بادولت کا بتلا دیا کہ سہراب گرد لقب ہی اس طرف کے لوگ نام سے ہمارے تھراتے ہین ہمکو حکم ملا ہی کہ انکا وطلسم کی گشت کرو جو ارادہ جنگ وجدل مین ملے اسکو گرفتار کرلاؤ آپ کی بغاوت ظاہر ہی کہ طلسم کلید کو فتح کرلیا سوار نے جاکے بدیع الزمان سے کہا بدیع الزمان نے جواب دیا کچھ دیوانہ ہی کہنا طبل جنگی بجوا ورا بھی میدان کارزار میں آ تمپر ٹھہرنا بہت شاق ہی ہمارے ناموس کو گرفتار کرکے حشام جادو لیگیا ہی ہم اُسکی تلاش مین جاتے ہین تم ایسے وقت مین ہمارے سدراہ ہوا اسیوقت میدان مین نکلو جو کچھ ہونا ہی

ہو جائے سوار نے پلٹ کے سہراب گرد سے کہا سہراب خوش ہو گیا کہا ہم بھی موجود ہین یہ کہکے اسنے گینڈے
کو میدان مین نکالا فنون سپہ گری دکھا کر آواز دی فتاح طلسم کلید کہان جاتا ہی میدان مین آئے تو سارا حال
معلوم ہو بدیع الزمان نے مرکب گلگون باختری کو بڑھایا گھوڑا اڑا رہ۔ بھر کے چلا سہراب دیکھ رہا ہی اب
جو بنگاہ غور دیکھا ایک جوان آفتاب جمال خورشید جلال ابروے خمدار شمشیر آبدار زلفین عنبرین تا بہ دوش غزال چشم
شیر خشم سطوت وصولت دیکھکر بیقرار ہو گیا جی مین کہتا ہی کہ یہ جوان تو اس لایق ہی کہ اپنے لشکر کا بادشاہ کرون
خود بھی سہراب صاحب لیاقت ہی کاکلین دوش پر خود زرین بر سر لباس فاخرہ در بر کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا
دل سے کہتا ہی یہ کیا مجھسے لڑیگا مگر منچلا ہی کہ پکارتے ہی مقابلے مین آگیا جب بدیع الزمان قریب پہونچے
پہلوان نگاہ ورزن ہنوا بلکہ بدیع الزمان کو سلام کیا کہا اے شیر بیشۂ جرأت و یکہ تاز میدان جلالت آپکا نام نامی
واسم گرامی کیا ہی ہر کارون نے اسطرح خبرین کہین کہ دل بیقرار ہو گیا اب آپکو دیکھکر اور کچھ خیال آیا منظور
یہ ہی کہ میرے آپکے تلوار نہ چلے کیونکہ تلوار کا چلنا اچھا نہین کشتی مین امتحان ہو جائے مجھکو خوف ہی کہ آپ
میرے ہاتھ سے ضایع نہون بدیع الزمان نے فرمایا آپکی مہربانی اگر آپکو ہمسے محبت ہوئی تو لات ومنات
پر لعنت کرو یہ سنکر سہراب کو غصہ آیا کہا آپ نے غضب کیا ایسا کلمہ کہا کہ معاوضہ اسکا یہ ہی کہ زبان کاٹ ڈالون شاہزادہ
بدیع الزمان نے کہا یہی سزا ہو تو بہتر جب تو سہراب نے نیزہ مارا بدیع الزمان نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا
نیزہ بازی ہونے لگی دو گھڑی کامل نیزہ چلا ایک مقام پر گانٹھ کے بدیع الزمان نے جھپیٹ مارا نیزہ ہاتھ سے سہراب
کے نکل گیا او غصہ زیادہ آیا قبضے پر ہاتھ ڈالدیا کہا اب مار ڈالونگا زندہ نچھوڑونگا تلوار کھینچی تیغہ برقتاب آتھا لگی کا
شعلہ چرا ہوا جیسے اژدر غار سے نکلا خبردار خبردار کہکے ہاتھ مارا کہا او پسر حمزہ دل یہ چاہتا ہی کہ تجھکو زیر کرون اپنے
لشکر کا بادشاہ بناؤن مگر تیری قضا ہی دامنگیر ہو تو مجبوری ہی یہ کہکے ہاتھ تلوار کا مارا بدیع الزمان نے گھوڑا بڑھا
چاہا کلائی پر ہاتھ ڈالون وہان پر ہوش خانہ تھا گھوڑے نے سکندری کھائی خود سر سے گرا گرد اسپر کا ہٹا سپر
بدیع الزمان کے تلوار پڑی تا بہ دوابر و تیغہ پہونچا بدیع الزمان نے دستانہ مارا تیغہ جھٹکا کر نکل گیا چادر خون کی
چہرے پر آئی مگر اُس عالم زخمداری مین بدیع الزمان نے تیغۂ طلسم طہمورث دیو بند کھینچا خبردار خبردار کہکر اپنے
گھوڑے کو اشارہ کیا مرکب نے دونون ٹاپین گینڈے کی مستک پر رکھدین بدیع الزمان نے ایک ہاتھ مارا
سہراب نے سپر کو اٹھادیا سپر کے دو ٹکڑے ہوے وہان سے تلوار گری سر کو سہراب کے زخمی کیا سہراب
نے دستانہ مارا تیغہ تو نکل گیا لیکن کڑک کے جو گرا گینڈے کی گردن قلم ہوئی گینڈا و سہراب دونون تہ و بالا
اہلیان فوج نے جانا ہمارے افسر کو مار لیا لینا لینا کہکے آپڑے تلوار چلنے لگی ہنگامۂ گیر و دار بلند ہوا ادھر سے
طاؤس تاجدار و اجمل چند سوار و پیدل جو ساتھ تھے انکو لیکر جا پڑے دونون لشکر مل گئے مگر بدیع الزمان
نے اُس حال مین دس پانچ سوار و پیدل مارے زخم سر زیادہ کھل گیا غش آنے لگا ہاتھ گردن مین مرکب کی حمایل کیے
فرمایا اے مرکب مجھکو لے نکل گھوڑا بدیع الزمان کو ایک جانب لیکر نکل گیا یہان سہراب بھی بیہوش ہو گیا تھا
سوار و پیدل سہراب کے زیادہ تھے اجمل نے دوپہر ڈھلے کے وقت دیکھا کہ طاؤس تاجدار بھی زخمی ہی ایسا نہو
فوج کے پانون اکھڑ جائین تو شکست فاش ہو فوج کو بھاگنے کی تلاش ہو طبل امان بجوایا لشکر پلٹے ہمراہیان سہراب
حاضر ہوے تھے سہراب کو لیکر پلٹے طاؤس تاجدار نے اپنے مقام پر آکے دیکھا کہ ہمارے لوگ کم ہین مزاج بھی بگڑے
برہم ہین آقاے نامدار کو مرکب نکال لے گیا خدا انکو ہمسے ملائے چلو انھین کو تلاش کرین یہ کہکے رات کو بارگاہین وغیرہ اپنی

الغرض تلاش مین شاہزادہ بدیع الزمان کی روانہ ہوے گر ملازم سہراب کو زخمداری مین لیے ہوے بارگاہ
مین آکر داخل ہوے سہراب کی زخم دوزی کی جب سہراب ہوشیار ہوا تو اُسنے پوچھا کہ اُس شیر پر کیا گذری
ساتھ والون نے کہا حضور آپکے ہاتھ کا زخم ایسا تھا کہ بچ سکتا ہی وہ جوان مارا گیا ساتھ والے اُسکے بھاگ گئے
سہراب نے یہ سنکر آہ کی کہا یارو اگر وہ جوان مارا گیا تو بڑا غضب ہوا اُسنے عجب طرح کا کلمہ مجھسے کہا تھا کہ میرے
دلپر چھریان چل رہی ہین اُسنے یہ کہا تھا کہ حشام ہمارے ناموس کو گرفتار کر کے لیگئی ہی مین اُسکے تعاقب مین
جاتا ہون ابھی مقابلہ کرو میرے مقابلے مین آؤ ابھی مقابلہ ہو جائے وہ جو میرا خیال تھا یارو انصاف یہ ہی
کہ وہ با حلم ٹھہرا قوت و طاقت مین بھی بے نظیر ہی حسن مین رشک ماہ منیر ہی افسوس ایسا شخص میرے ہاتھ سے
مارا گیا ایک کام کرو پھر اوپر تو اسکے جاؤ اگر کوئی شخص باقی ہو تو میرے پاس لاؤ سوار یہان سے گئے پڑاو پر
بدیع الزمان کے سناٹا پایا دیکھا کہ ایک بڈھا سپاہی کہ اُسکے پانو پر زخم تھا نہین جا سکا ایک نخل کے سایے مین
پڑا رہ گیا اُسکا بھائی اُسکی حفاظت کو تھا سوار اُن دونون کو بلا کر سامنے سہراب کے لائے سہراب نے جو اُنکو
پریشان دیکھا کہا یارو نہ گھبراؤ مین نے تمکو بدنیتی نہین بلایا ہی مین بہادر کا دشمن نہین ہون مین تمھارے
آقا کا عاشق صادق ہون امتحان میرے آ گئے بخوبی ہو گیا ہی وہ زور و طاقت مین بھی مجھپر غالب آئے
اول تو جرأت و جلالت ایسی کہ مجھ ایسے جوان سے لڑنے پر آمادہ ہو گئے نیزہ اُنھون نے میرے ہاتھ سے
نکالا زخمی بھی کیا گینڈا ابھی مارا گیا اب مین اُنکے ناموس کی خبر لونگا تم حال مفصل بیان کرو اُن دونون نے
کہا ای شہریار اصل کیفیت یہ ہی کہ جب آقا ہمارے آپکے ہاتھ سے زخمی ہوے عرصہ دراز تک اُس زخمداری
مین لڑے چالیس پچاس آدمی مارے گئے کچھ زخمی ہوے زخم اُنکا بگڑ گیا غش آنے لگا گھوڑا اُنکو لیکر نکل گیا
طاؤس تاجدار نے کہا یارو صاحب اقبال لشکر مین نہین ہی اب مقابلہ حریف مین ٹھہرنا بہتر نہین ہی چلو چلکر آقا کو
تلاش کرین سب فوج اسی فکر مین گئی ہی ہم ایسے زخمی تھے کہ نہ جا سکے سہراب نے کہا خیر اگر لات و منات کو
منظور ہی تو ہمارا اُنکا ساتھ ہو گا کسی حال مین ہون مگر اپنے باپ کے لشکر مین تو جاینگے مین وہان جا کر اُنسے
فیصلہ کر لونگا اُن دونون جوانون نے کہا حضور کو اختیار ہی سہراب نے کہا تم بھی ہمارے لشکر مین رہو جراحونکو
بلا کر حکم دیا اُنکی زخم دوزی کرو جو کچھ خواہش ہو خزانے سے لو اُنکو کوئی تکلیف نہ پہونچے یہ کہکے سہراب نے
حکم دیا لشکر ہمارا طرف قلعہ کاؤسیہ کے چلے سہراب اُسیوقت روانہ ہو گیا مگر ندیما قدیم ذکر بدیع الزمان
کرتا ہی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرتا ہی کبھی کہتا ہی یارو اگر یہ جوان مارا گیا تو بڑا قلق ہوگا یہ تو ادھر سے جاتا ہی
مگر محیط نے لڑتے لڑتے ہزارون بندگان خدا کو بیموت کیا صدہا قتل ہوے اس حال مین حشام جادو آکے
پہونچی محیط نے پوچھا ای حشام کہان چلین عرض کی ای شہنشاہ مرحلہ فتح ہوا مین نے بڑے بڑے سحر کیے مگر اجل نے
ہر مقام پر طلسم کشا کو بچایا مین نے اُسکے باپ تک کی شکل بنا کے دکھائی جس مقام پر معشوقون کو اُسنے قتل کیا
خنجر اُسنے اُٹھایا تھا کہ ختم چاک قصہ پاک کرے کہ یہ ظالم پہونچ گیا اور کہدیا کہ لوح دیکھیے یون جان طلسم کشا کی
اُسنے بچائی کسی مقام پر اس ظالم کو حضور کا خیال نہ آیا مگر مین وہان سے یہ سوچ کر نکلی کہ اب طلسم کشا پر جب کا
قابض ہونا دشوار ہی تین لاکھ ساحرون کی جمعیت تھی جب مین بھاگی تو یہ چار پانچ ہزار ساحر میرے ہمراہ ساتھ
ہو لیے اور جسکا جسطرف منہ اُٹھا وہ اُسطرف بھاگا کس کس کی شکایت کرون اس حال مین آتی تھی راہ مین باغ بی رنگین
کا ملا اُن سبکو مین نے گرفتار کر لیا وہ وہ سحر کیے کہ کسی کے کیے کچھ نہو سکا سب کو پکڑ لیا بی بی شبنم جو معشوقہ شاہزادہ

بدیع الزمان مین انکی بھی گردن لی اب حضور قلعۂ طلسمی مین چلین طلسم کشا وہان نہ آئیگا یہان تو آیا ہی چاہتا ہے محیط نے کہا ای حشام جادو وہ پھر مجھکو یہان لڑتے ہوے گذرے رعایا نے ساحرونکا ستھراو کر دیا مین نے ہزارہا سکان گر ایا اس حسرت مین ان لوگون کو مارا کہ دم نہ لے سکے پھر محیط نے گھبرا کر کہا ای حشام اب تو سحر کرین تو سحر کرتے کرتے گھبرا گیا حشام نے کہا مین ابھی سبکو گرفتار کیے لیتی ہون مگر اتنا عرض کرونگی کہ آپ حضور چلکر قلعۂ طلسمی مین مقام کرین علامتین درست ہوجائین قلعے کو نظر سے مردم کی ناپدید کر دیجیے پھر کچھ کیجیے کسیکو خبر بھی نہ ہوگی محیط اسپر راضی ہوا حشام گودہ لیکر بڑھی بڑھکر ایک دو گولے مارے اندھیرا ہوگیا زبان کا خون کاٹ کر چھڑکا ابر خونی برسنے لگا جسپر قطرہ پڑا بیہوش ہوا دو گھڑی کے عرصے مین سب بیہوش ہوگئے کہا ان تین روپے والون کو گرفتار کرکے کیا کیجیے گا چند وزرا امرا اور کاؤس کو تخت پر اٹھا کے ڈال لیا نوبت نقارے بجاتے ہوے چلے راہ مین حشام نے زبردستی جمال جہان آرا ملکہ شبنم محیط کو دکھا دیا محیط مرگیا ٹھنڈی سانسین بھرنے لگا کہا ای حشام تو نے مار ڈالا کس ظالم کی صورت دکھائی مین تمام طلسم کا اسکو بادشاہ کرونگا خاتون محل بناؤنگا یہ جو کسی نے ملکہ شبنم سے کہا تخت اڑے ہوے قیدیان ہلاکے جاتے ہین ملکہ شبنم نے رنگین سے کہا ای رنگین تینے کچھ اور سنا محیط کا عشق پھر پیدا ہوا حشام سے کیا کیا کہ رہا ہی مین کیا کرون اور کیونکر اپنی جان دون میری تو مارے صدمے کے اب یہ کیفیت ہی نظم

ہمیشہ تلوے سہلایا کیے شوق بیابان مین　　رہی نالان ہمارے پانون کی زنجیر زندان مین
عجب چشم سیہ کا ہی رخ رنگین جانان مین　　تماشا ہی عوض بلبل کے شاہین ہی گلستان مین
وہ چشم سرگین ہی فتنہ پردازی کے سامان مین　　کھنچی رہتی ہی تیغ ابرو کی صف بندی ہی مژگان مین
یہ مجھ دیوانے کو راحت ملی ہی سنگ باران مین　　کہین ہون جمعہ کو ہونگا مین بازیگاہ طفلان مین
پری پیکر نہین اس دلربا سا قوم انسان مین　　فلاطون کو کرے دیوانہ جا نکلے جو یونان مین
جنون پردہ دری دکھلا رہا ہی داغ سینے کے　　تماشاے چمن ہی کوچۂ چاک گریبان مین
یہ مجھ دیوانے کی زنجیر سے آواز آتی ہے　　وہ کیچڑ مین پھنسا ہی جو ہی آب و گل کے زندان مین
جب آیا سامنے غم نوش بے صرفہ کیا اسکو　　نہ فرق آیا ہماری اشتہاے زیر و ندان مین
گرفتاری مین آزادی کی کیفیت رہی حاصل　　رہا جامے سے باہر اپنے مین دیوانہ زندان مین
یہان کے کارخانے مین نہین مد نظر تجھا　　گئے ہین پردہ ہاے چشم عاشق تیرے ایوان مین
اسیری مین بخار دل جو نالون سے نکالا ہی　　بہا ہی موم ہوکر آہن زنجیر زندان مین
جو ہوگا دسترس اپنا کبھی شانہ کی صورت سے　　لپٹینگے عطر مجموعہ کا اس زلف پریشان مین
شب آوینہ چلیے اپنے کشتون کے مزارون پر　　چراغ قیس روشن کیجیے گنج شہیدان مین
لگو لگا حسن بلبل بے چھری کے ذبح کرتا ہی　　ہوا اس ترک کے کوچے کی چلتی ہی گلستان مین
ہوئی ہی روح ناطاقت نہایت سونگھکر دیکھیں　　سنی ہی سیب کی بو تھنے اس گل کے زنخدان مین
بہار گل کی جو دیوانگی یاد آئی آنکھونکو　　بہت رویا مین منھ کو ڈال کر اپنے گریبان مین
دُر دندان و لعل لب کے مضمون لکھتے مین آتش　　بجا ہر خانہ ہائی ہر بیت موزون اپنے دیوان مین

اور کہا ای رنگین مین بھی جان دینے پر آمادہ تھی جب وہ کمبخت میرے سامنے آئیگا مین اپنی جان دیدونگی اور سچا نہ

کہ ہاتھ لگانے دون کیا ممکن ہی یہ جسم و جان سب واسطے شاہزادہ بدیع الزمان کے ہی اور دوسرے پر حرام ہی
مگر ہان موت لے چلی جو منظور پروردگار ہمارا کیا اختیار ہی وہ جو چاہیگا وہی ہوگا ظاہرا تو ثابت ہی کہ موت
ہمکو لیچلی یکایک اُسکی عنایت شریک ہوئی بی رنگین کو ہمپر مہربان کیا اُنکو بھی فلک نے گردش دکھائی ہمارے
واسطے ہوا تم بھی گرفتار ہوئین یہ سب ہوا ہماری بدنصیبی کے سامان ہین گوشۂ عافیت مین بیٹھے تھے حشام
وہان پہونچ گئی اُسنے بندگان خدا محبت مین شاہزادے کی قید ہوے نہین معلوم اُنپر کیا گذری طلسم فتح ہوا
یا نہین ہوا اتنا ضرور طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ طلسم مین جاکر ملکہ ذالدیا صاحب اقبال تو وہ ضرور رہی لوح بھی لی
طلسم کا راستہ بھی دستیاب ہوا رنگین نے کہا واری ذکر تو سنیے یہ محیط جادو بادشاہ طلسم ہی ایسی مصیبت
پڑی جو طلسم سے نکلکر بھاگا یہ تو باعث مجبوری ہوا کہ ملازمان شاہزادے کو ڈھونڈھکر یہان آیا واری جاؤن
حشام جادو حاکم مرحلہ ہی ہین تو وہین کی رہنے والی ہون اسکا نام سنا کرتی تھی حشام جادو معین و مددگار
طلسم کلید ہی وہی رنگ اُسنے دکھایا کہ مرتے مرتے ہزار دو ہزار کی جان لی اب بھی باز نہین آتی اُسی کی کوشش
سے یہ سب کام ہوے بادشاہ طلسم دوپہر تڑپے اُسنے آکے تھوڑی دیر مین کام کر لیا سب کو بیہوش کردیا رنگین
نے کہا واری وہ ایسی کامل و اکمل ہی کہ میرا اور کیشر کا سحر نہ چلا کیا جھٹ پٹ گرفتار ہوے ہمکو بھی دعوی ہی کہ اگر
لڑائی پڑے اور سحر چار اچلے تو ہزار دو ہزار کیسے لاکھ دو لاکھ کو مٹا دین مگر اُسنے عاجز کردیا کچھ نہ بن پڑا کیا
جلد گرفتار کر لیا میری تو حضور گرتے ہی زبان بند ہوگئی کیشر ایسی جادوگرنی کو بھی کچھ نہ بن پڑا اُتنا حضور نے
کہ گھبرا گئی یہ حیرت کی باتین کرتی ہوئی جاتی ہین مگر حشام ملعونہ نے سب قیدی تو محیط کے سپرد کیے ہین
آپ آگے بڑھ جاتی ہی چار جانب دیکھتی ہوئی آتی ہی جب دس بیس کوس قلعۂ کاویہ سے نکل کر آئی تو
محیط گھبرا جاتی ہی کہتی ہی ای خیرخواہ دولت مابدولت کا تشنگی سے عجب حال ہی یہان جنگل مین کسکا خوف ہی
قیدیون نے تخت اُتار لو پانی وغیرہ پی کے اپنے کو آراستہ کرین پھر چلین ای حشام سب ساحر بیقرار ہین
حشام نے بڑھکر کنوین سے پانی بھرا پکارنے لگی جل ٹھنڈا مصنف عرض کرتا ہی کیا خوب روزمرہ ہی پہلے جل
پھر ٹھنڈا دونون طرح صورت ہلاکت ہی ساتھ والے پانی پی رہے ہین کنوئین پر ایک دوکاندار بھی بیٹھا ہی
چنے مُرمُرے بتاشے بک رہے ہین سب خرید کے لے لے کے کھا رہے ہین بھیلیان گڑ کی رکھی ہین ایک بھیلی گڑ کی
محیط کے بھی ہاتھ مین ہی کھاتا جاتا ہی کہتا ہی اسمین خاک مٹی بہت ہی حشام کہتی ہی واری جنگل کے یہی تحفے ہین
اگر ارشاد ہو شربت بنوا دون شربت جو اُن بھیلیون کا بنا ساحر بیٹھ گئے چلو لگا لگا کے پینے لگے محیط جادو
ہنس رہا ہی حشام کہ رہی ہی بھائیو پی لو اب کھانا پانی چلکر قلعے مین ملیگا شام تک قلعے مین پہونچینگے اب راہ
مین کوئی ایسا مقام نہو گا ملکہ رنگین و کیشر و ملکہ شبنم ایک تخت پر بیٹھے ہین سرنگون غمسے کلیجہ خون کیشر نے
کہا ارے کمبختو پانی ہمکو بھی پلادو وہ بیحیا جواب نہین دیتے کہ حشام نے کہا ارے کمبختو انکو بھی پانی پلادو
ملکہ شبنم نے کہا ہم یہ پانی نہ پئینگے جان اپنی دیدینگے مگر کفار کے ہاتھ سے پانی کا پینا ناممکن ہی کیشر نے کہا ہم بھی
نہ پئینگے رنگین نے کہا ہم بھی تڑپ تڑپ کے جان دینگے مگر پانی نہ پئینگے حشام نے بڑے کلمات سخت و سُست
کہے ملکہ شبنم رونے لگین محیط نے کہا اب قلعے مین چلکر سمجھا جائیگا حشام نے کہا حضور وہ سحر کردون کہ آپ سے
زیادہ انکا حال ابتر ہوے یہ بھی کوئی بڑی بات ہی ایسی سوسو باتین اس لونڈی کو یاد ہین کہ حضور ملاحظہ کرینگے
[illegible] وہی کیفیت [illegible] محیط نے کہا ابھی کیا ضرورت ہی قلعے مین جاکے دیکھا جائیگا حشام نے کہا

حضور دیکھیے نخل پر یہ طائر بیٹھا ہی مین موہنی پڑھکر چھری گاڑ دون یہ طائر آکے اپنا گلا کاٹ ڈالین محیط تماشا
دیکھنے لگا حشام نے اُسیوقت چھری پر موہنی پڑھی قریب آکے ملکہ شبنم سے کہا ذرا اس شعبدہ کو ملاحظہ فرمایئے
منہ نہ چھپایئے یہی تماشا آپ پر بھی ہوگا ورنہ شہنشاہ محیط کو اپنا شوہر جانیے ملکہ نے کہا ای کنیز جسوقت قلعے مین
داخل ہوئی اُسی وقت مجھکو قتل کر ڈالنا زندہ نہ رہون کہ یہ مصیبت دیکھون سب نے دیکھا کہ اُس طائر کی جانب
حشام نے اشارہ کیا طائر نے آکر چھری سے اپنا گلا کاٹ ڈالا لشکر ساحران مین اک غلغلہ بلند ہوا کہ ای
حشام کیا کہنا اور محیط تو مارے خوشی کے لوٹا جاتا ہی کہتا ہی ای حشام مین تو اک قصر عالی مین اس معشوقہ
کو لیکر رہونگا خوب عیش کرونگا سلطنت طلسم اور انتظام اور رہبر بنانا مرحلہ جات کا یہ سب تمھین کو اختیار
ہوگا مین تو اس معشوق پریچہرہ کو لیکر بیٹھون جو تکلیفین اُٹھائی ہین سب بھول جاؤن ملکہ شبنم نے جو گلا کاٹتے
طائر کو دیکھا ہوش اڑ گئے سرد دم مارا کہتی تھین ای پروردگار مجھکو دنیا سے اُٹھا لے کیون کنیز جب مین
اپنے آپ مین نہونگی اس روسیاہ کے پہلو مین خوش ہوکر بیٹھونگی ای جلد مجھکو وہ وقت نہ دکھانا کنیز نے کہا
واری آپ ناحق گھبراتی ہین مین نے وہ کتابین دیکھی ہین جسمین آپ کے والد کا حال مرقوم ہی ملکہ جہاندار
پر کیا کیا افتادین پڑین نوشیروان نے خود شادی کر دی مگر کوئی انکی عصمت کو ہاتھ نہ لگا سکا آخر صاحبقران
سے وصل ہوا جس معشوق پر یہ لوگ عاشق ہونگے مین نے بہت سے مقامات دیکھے کبھی کسی کی آبرو نہین گئی آپ
ہزار مقام پر جائین لیجانے والے لیجائین مگر کوئی عصمت کو ہاتھ نہ لگا سکیگا اپنے خدا سے دعا کیجیے اسطرح کنیز
نے کہا کہ ملکہ کے دل کو قرار آگیا تڑپنا موقوف ہوئی محیط نے کہا یارو اب سوار ہو ساحر درست ہونے لگے
کہ صحرا سے گرد اُڑی محیط نے کہا سہراب گرد ہمارے شاہ کا ملازم ہی وہ آتا ہی سہراب نے جو محیط کو سامنے
دیکھا لشکر سے گینڈا بڑھا کے قریب آیا محیط کو سلام کیا محیط نے کہا ای پہلوان دوران ای گرشاسپ جہان
کہان سے آتے ہو سہراب نے کہا پہلے آپ تو اپنا حال بیان کیجیے بادشاہ طلسم کلید ہوکر اس صحرا مین آپکا گذر
کیونکر ہوا محیط نے کہا بھائی تمکو نہین معلوم پسر حمزہ نے آکے طلسم توڑا اب مرحلے شکست ہوے ہمنے اُس
غصے مین آکے ناموس طلسم کشا و مطیعان طلسم کشا کو گرفتار کیا قلعہ کاوسیہ سے چلتے ہین وہ دیکھو طاؤس
تخت پر قید بیٹھے ہین انھون نے بدیع الزمان کو طلسم مین بھیجا اپنے اپنے کمال دکھانے بیٹی کے اپنے سب
حال سُنائے بدیع الزمان نے جاکے زمین طلسم کی ہلا دی سہراب نے کہا ای شہنشاہ مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون
اگر شاہان طلسم نور افشان بھی ہوتے تو اُنسے بھی عرض کرتا اور آپ کو میرا کہنا قبول کرنا ہوگا اگر قبول نہ کیا تو
غلام کو رنج ہوگا محیط نے کہا کہو کہا حضور طلسم کشا آپکی تلاش مین آتا تھا مین سدراہ ہوا مجھسے مقابلہ پڑا تنہا
صاحب لیاقت جوان ہی مین نے ہاتھ تلوار کا مارا کہ سر اُسکا زخمی ہوا مابدولت کے ہاتھ کا زخم کھاکے اُسنے
ہاتھ مارا کہ سر میرا زخمی ہوا اور گینڈا بھی مارا گیا مین تو بیہوش ہوگیا لیکن میرے اُسکے وعدہ ہوا ہی کہ مغلوب
غالب کی اطاعت کرے ایسے صف شکن تیغزن میری نگاہ سے نہین گذرے یہ تو آپ خوب آگاہ ہین کہ مابدولت
کے ہاتھ کا زخم کھاکر کبھی کوئی جانبر نہین ہوا مگر بعد ہوشیار ہونے کے مین نے سنا کہ مرکب اُس جوان کو نکال کے لیگیا
فوج والے بھی اُسکے میرے سامنے سے چلے گئے لہذا آپ سے عرض یہ ہی کہ آپنے اُسکے ناموس کو گرفتار کیا ہی
اُسکو مجھے حوالے کر دیجیے مین باآبرو اُسکو اپنے ساتھ خیمے مین رکھون میرے ہاتھ کے زخم سے وہ جوان جانبر
نہ ہوگا گھوڑا اگر لاش کو لے بھاگا ہی آخر لاش ملیگی جسوقت لاش ملجائیگی اُسوقت اُسکے ناموس کو آپکے سپرد کر دونگا

پھر آپکو اختیار ہی محیط یہ سنکر جل گیا کہا یہ تونے کیا بیہودہ بکا مین مدت سے اُس معشوقہ پر عاشق ہون مین اسکو
اپنے قبضے مین کرونگا ہر چند کہ وہ مجھسے ناراض ہی مجھسے اُسکو بڑا اغماض ہی مگر میری حشمام جادو خیر خواہ
دولت ایسی سوہنی پڑھدیگی کہ وہ خود مجھپر عاشق ہو جائیگی پی رنگین لیکر بھاگ گئی تھین اب مین نے اسکو بلایا ہی
اب قلعے مین جاکے چین کرونگا اور تمھارے کہنے سے دلکو قوت ہوئی روح کو راحت ہوئی کہ طلسم کشا مارا گیا
تمھارے ہاتھ کے زخم سے جانبر ہونا دشوار ہی مرکب لاشہ لیکر بھاگا ہی مین ابھی ہرکارے روانہ کرتا ہون
لاش تلاش کرواکے منگواؤنگا تسکین ہو جائیگی ایک بات مین تمنے کمی کی کہ لوح گلے سے طلسم کشا کے اتار نلی
مین اپنی معشوقہ تمکو نہ دونگا یہ تمنے مجھسے کیا کہا تمھین ان باتون سے کیا کام سہراب کے تیورون پر بل پڑ گیا
کہا ای محیط جو کہتا ہون یہی ہوگا محیط کے منھ سے نکلا کہ ای سہراب تمھاری کیا مجال ہی مین اپنی معشوقہ کو ہرگز
نہ دونگا ہاتھ بڑھا کے جو محیط نے کہا سہراب نے کلائی پکڑ کے محیط کے ایک طمانچہ مارا کہا اُس صفدر و بہادر
کے ناموس کو معشوق کہے جاتا ہی اگر طمانچہ پورا پڑ جاے تو سر اڑ جاے محیط کے منھ سے اُف نکل گئی عارض
سخت ہو گیا تھر تھرا کر گرا ساحر دوڑ پڑے حشمام نے ایک دو ہتڑ زمین پر مارا کہ بلا زمان سہراب بھی لڑکھڑا کے گرے
فوج والے کچھ بھاگ نکلے باقی سب پکڑ لیے گئے محیط نے کہا اس بھیا کی شامت ہی آئی تھی ان سب کو ایک تخت
سحر پر ڈال کر لیچلو سب کو قید کیا جائیگا طلسم کشا کی طرفداری کرتا ہی یہ تو بھیا اُسکے نام پر مرتا ہی بادولت کو طمانچہ
مارا اگر مین ساحر نہوتا تو سر اڑ جاتا دانتون مین درد ہو رہا ہی یہ کہکے چالیس تخت تیار کیے پانچ ہزار آدمی ہمراہیان
سہراب ایک تخت پر سہراب کو سوار کیا ایک تخت پر ملکہ رنگین و کثیر و شبنم ایک تخت پر انکی چند کنیزین اسطرح
چالیس تختون پر کنیزونکو اور ہمراہیان سہراب کو ڈالکر طرف قلعۂ طلسمی کے روانہ ہوے بعد قطع مراحل و
طی منازل قلعۂ طلسمی پر آکر محیط پہونچا حشمام جادو کے تو بڑے مرتبے ہین ہر بات انھین سے پوچھی جاتی
ہی حشمام کی راے پر کاربندی ہی شبنم نے جو قلعے کو دیکھا آنکھون سے آنسو جاری ہوے رنگین سے
کہا لو لو انتظام قلعہ کا آگیا رنگین نے کہا آپ نہ گھبرائیے آپکو پروردگار بچائیگا کبھی آپکی آبرو پر حرف نہ آئیگا
محیط نے حشمام سے کہا قلعے کا کیا انتظام ہوگا حشمام نے کہا ای شہنشاہ میرے نزدیک تو یہ مناسب
ہی کہ قلعے کے گرد آگ روشن کیجاے اور قلعے پر ایسا سحر ہو کہ قلعہ نظر مردم سے مخفی ہو جاے چند توپون
کو سر کیجیے جب خبر مفصل ملے کہ طلسم کشا نے انتقال کیا لاش دیکھ لیجاے اُسوقت اور تدبیر کیجاے مین لشکر کے
مرحلہ جات درست کرونگی نئے طریقے سے طلسم بنانا پڑیگا مگر کچھ شہنشاہ کو تکلیف نہوگی کنیز سب کام کریگی
محیط بہت خوش ہوا پھولا ہوا ہی کہ اب حشمام سحر کریگی شبنم مجھپر عاشق ہو جائیگی مین مکان مین بیٹھکے مزے
کرونگا حشمام سب کاربندی کریگی قیدی اندر قلعے کے آئے حشمام بالاے قلعہ پہونچی کچھ پانی کے
قطرے خندق مین ڈالدیے شعلے آتش بھڑک کر آسمان کو چلے گرد قلعے کے آتش بیشمار شعلہ ور ہی قلعہ
گردش کرنے لگا حشمام نے کچھ سحر کیا کہ قلعہ و آتش نظر مردم سے ناپدید ہوے اب حشمام خوشی خوشی پاس
محیط کے آئی کہا ایک ساحرہ مین نے مقرر کر دیا ہی کہ وہ آتش اور قلعے کا منتظم ہی وہ سحر کیے جائیگا اب سب
دربار مین آکے بیٹھے سہراب و ہمراہیان سہراب کو قید خانے مین بھیجا محیط آکے تخت پر بیٹھا حشمام نے
کہا ملکہ شبنم و کثیر و رنگین کو ایک قصر مین ٹھہراؤ چند کنیزان سرکاری براے خدمتگذاری مقرر کر دیجیے سہراب
کو بلاکے دربار مین سمجھایے اپنے زور بازو پر جو اُسکو ناز تھا وہ تو مٹا اب اگر وہ راہ پر آئے اور طرفداری سے طلسم کشا کی

ہاتھ اٹھاے تو اسکو مار ڈالا کیا جاے یہ بھی ایک حضور کی بدنامی ہی اگر وہ دشمن نہ تھا تو اُسنے طلسم کشا کو قتل
کیونکر کیا محیط نے حکم دیا سہراب کو قیدخانے سے لاؤ داروغۂ جیل خانہ قید سہراب لینے کو قیدخانے
مین جاتا ہی کہ ذکر اِسکا کیا جائیگا اب حال شاہزادہ بدیع الزمان گردشکن کا تحریر ہوتا ہی کہ سہراب
گرد کے ہاتھ سے زخمی ہو کر جو گھوڑا انکو لیکر چلا ہا ہوے ویران کی صدا کان مین بھری ہوئی ہی مرکب انکا
شب بھر بھاگا ہوا گیا صبح ہوتے ہی ایک سبزہ زار مین پہونچا چونکہ شب بھر رہروی کی تھی انتہا کا پیاسا تھا
جھیل پر پانی پیا چند پتے گھانس کے کھاے جسم کو جنبش ہوئی آفتاب آسمان صاحبقرانی پشت زین سے
مرورے زمین گرے گھوڑے نے گھٹنے ٹیک دیے زبان سے زخم سر کو چاٹتا ہی مراد یہ ہی کہ آقا آپ مجھے
میری پشت پر سوار ہو جیے مگر شاہزادہ بیہوش ہاتھ پاؤن مین جنبش بھی نہین قبضۂ شمشیر ہاتھ مین جما ہوا
لختے خون کے تمام جسم پر خانہ ہاے زرہ قطرات خون سے معمور ستارۂ سحری زیر نخل چمک رہا ہی وہ زمین
گل گلزار صاحبقرانی کے گرنے سے رشک گلشن ہی نخل پر گمان نخل وادی ایمن ہی شاہزادہ اس حال سے
پڑا ہوا ہی مرکب کبھی قریب آتا ہی کبھی چرتا ہوا آگے بڑھ جاتا ہی میلاد صف شکن اس حوالی کا مالک ہی بہادر
صف شکن مگر بارہ ہزار قزاقونکا مالک ہی ایک کاروان کو لوٹ کر پلٹا ہو قدرے پر گھوڑے کو ڈالے ہوے
مال جو کاروان کا لوٹا ہی قزاقون کے پاس گھوڑ دیر لدا ہوا آتا ہی چونکہ تھک گیا تھا ساتھ والون سے کہا
اترپڑو گھڑی دو گھڑی یہان آرام کرو پھر اپنے قلعے مین چلینگے یہ کہکے وہ قافلا اترپڑا بارگاہ استاد ہوئی
میلاد ٹہل رہا ہی قزاق اُترتے جاتے ہین ایک قزاق کی نگاہ مرکب پر شاہزادے کے پڑی زین ڈھلا ہوا
باگین کٹی ہوئین چرا مین مصروف ہی اُسنے کہا ای افسر دیکھیے گھوڑا چرا کر رہا ہی میلاد نے نگاہ اٹھا کے دیکھا
مرکب کوہ سرین کوہ کفل گلے مین سونے کی ہیکل آنکھین رشک غزال تھوتھنی غنچۂ گل پٹھا فیل کا چارون سم جیسے
گردے سپر کے نعل رشک ہلال میلاد بیقرار ہو گیا کہا یہ مرکب تو بے نظیر ہی ایک سوار نے کہا حضور اسکا سوار
بھی نخل کے سایے مین پڑا ہی کسی ظالم نے مار کے ڈالدیا جیسا مرکب ویسا ہی راکب ہی ملاحظہ فرمایئے آفتاب
جمال خورشید مثال صاحب سطوت و صولت ہی قبضہ تلوار کا ہاتھ مین جما ہوا ہی میلاد دوڑا جمال بےمثال شاہزادہ
والاقدر دیکھکر مثل آئینہ حیران و بشکل زلف پریشان پکارتا ہوا یارو یہ بڑے کمال کی بات ہی صاف ثابت ہی
کہ یہ جوان ہزارون سے لڑا ہی زخمہاے تیر و نیزے سے جسم چھننا ہی سر کا زخم کاری ہی نہین معلوم کس مقام پر گھرا مگر مال
اپنا نہین دیا موتیون کے مالے کنٹھے یاقوت احمر کے گلے مین موجود ہین ہزارون سے لڑا مگر مال نہین دیا وہ
تحسین کرتا ہوا قریب آیا بمحبت سینے پر ہاتھ رکھا آمد و شد نفس کی پا کر خوش ہو گیا کہا یارو شکر کرتا ہون
لات و منات کا کہ یہ جوان زندہ ہی فرط زخمداری سے بیہوش پڑا ہی جلد چارپائی لاؤ بڑے افسوس کی
بات ہی کہ ہماری حوالی مین کوئی آکر کسی مسافر کے لوٹ لینے کا ارادہ کرے مگر کیا شیر دلیر ہی خوب خوب لڑا
معرکہ پڑا مگر مال نہین دیا چارپائی منگوا کر شاہزادے کو اٹھوایا اپنی بارگاہ مین لایا جراح کو بلایا کہا جلدی
اس جوان کا زخم دھو کر ٹانکے لگاؤ جراح نے اسیوقت زخم کو دھو یا لختے خون کے علحدہ کیے زخمون مین
ٹانکے دے کے میلاد سے عرض کی حضور نہ گھبرا ئین کوئی رگ پٹھا ایسا نہین کٹا جس سے ہلاکت کا خیال
ہو یہ کہکے جراح نے ٹانکے لگائے پٹیان چڑھائین بدیع الزمان کی آنکھ کھلی میلاد قریب آیا کہا ای صف شکن
مقام پر قزاقون نے گھیرا مگر قبضہ تلوار پر ہاتھ جب مین نے ہاتھ تو آپ کے سینکا تب قبضہ آپکے ہاتھ سے چھوٹا

بدیع الزمان ہنس پڑے فرمایا کہ ای جوان تو اپنا حسب ونسب بیان کر تومین اپنی کل کیفیت بیان کرون میلاد نے کہا
ای شہریار میلاد قزاق میرا نام ہی یہ بارہ کوس کے گرد مین صحرا و کوہ حقیر ہی کے قبضے مین ہی آپ کو بیابان زخمدار دیکھا
مین بہادر کا عاشق ہون مجھکو ناگوار ہوا آپ کو اٹھا لایا زخم دوزی کرائی ہر طرح پر جان و مال سے حاضر ہون مگر
بدیع الزمان نے فرمایا ای میلاد تمھارا احسان ہوا تمنے ہماری جان بخشی کی شاید ذکر تمنے سنا ہو زلزلۂ قاف
ثانی سلیمان امیر عالیشان حمزۂ صاحبقران فرزند جو انکو پروردگار نے عطا فرمائے ہین ان سب مین مین
ذلیل حقیر بدیع الزمان سرفتنہ ملک سبحان میرا لقب ہی ہاتھ سے سہراب کے زخمی ہوا قزاقون کی کیا مجال تھی
جو ہمکو گھیرتے گھوڑا اسطرف نکال لایا تمکو پروردگار نے مہربان کیا کہ ہمکو اٹھا لائے قلعۂ طلسمی پر جانا منظور ہی
طلسم کلید کو فتح کیا کنجی ہمارے پاس موجود ہی یہ لوح طلسمی گلے مین پڑی ہی میلاد خوش ہوگیا زہے نصیب
میرے کہ آپ ایسا جلیل مجھ ایسے ذلیل کو سرفراز کرے کیونکر نہ غلام اپنی تقدیر پر ناز کرے میرے گھر مین آپکے
قدوم میمنت لزوم ہون شاہزادہ مسند پر آکر بیٹھا میلاد بدل وجان خدمتگزاری مین مصروف کہ صحرا سے گرد اڑی
چند سوار و پیدل خستہ و شکستہ نمایان ہوئے شاہزادے نے کہا انکو بلاؤ یہ کون ہین کہان جاتے ہین ان لوگون
نے جو شاہزادے کو دیکھا فریاد فریاد کرتے ہوئے قدمون سے لپٹ گئے عرض کی غلامون کو حضور نے پہچانا ہم
ملازمان کاوس تاجدار ہین محیط نے جاکے قلعہ لوٹ لیا بادشاہ گرفتار ہوا ہم بھاگ کر ادھر نکل آئے شاہزادے
کو بڑا ملال ہوا تھوڑی دیر کے بعد گرد اڑی کچھ عورتین کچھ کنیزین کچھ مرد بھاگے ہوئے چلے آتے ہین انکو
بلوایا کہا باغ رنگین پر شکست کھائی رنگین و عنبر و شبنم گرفتار ہوگئین ہم لوگ خوف سے بھاگ نکلے شاہزادہ
کو بڑا قلق ہوا انکو بھی ٹھہرایا کہ پھر گرد اڑی دیکھا چند سوار چند پیدل زخمدار چہرے جھلسے ہوئے آبلے انکے
چہرہ پر پڑے ہوئے چوکنا حیران و پریشان بھاگے ہوئے چلے آتے ہین شاہزادے نے انکو بھی بلوایا
یہ سب سوار و پیدل شاہزادے کو دیکھکر خوب روئے عرض کی ہمارے آقائے نامدار سہراب گرد آپ کو
زخمی کرکے بہت پچھتائے رو رو کر فرماتے ہین کہ عجب نقشہ مین نے مٹا دیا اسی فکر مین آپ کو تلاش کرنے
نکلے تھے راہ مین محیط سے ملاقات ہوئی آپ کے ناموس گرفتار ہوئے انکی گرفتاری کا حال سنکر بہت بگڑے
محیط سے کہا انکا ناموس ہمارے حوالے کرو اگر ہم انتقال بدیع الزمان کی خبر سنینگے تمھارے حوالے کردینگے
اگر وہ شیر زندہ ہی تو ہم اسکے ناموس کو تباہ ہونے نہ دینگے اسپر فساد ہوا سہراب یل نے محیط کو طمانچہ مارا
اسنے سحر سے سب کو گرفتار کر لیا اب نہین معلوم کہان گیا ہم لوگ ادھر بھاگ نکلے اپنے آقا کا ہمکو بڑا قلق ہی
اگر کسی غیر ساحر سے مقابلہ ہوتا لڑتے بھڑتے مرتے سحر سے کچھ زور نہ چلا اسنے ہونٹ ہلا دیے ہزارون
بیہوش ہوگئے کیا زور چلتا ہی مگر آپکا آقا کو بڑا ملال ہی جسوقت آپ کو دیکھینگے بحال ہو جاینگے وہ ملعون
بحسرت گرفتار کرکے لیگیا ہی مگر آقا ہمارے آپ ہی کا کام بھر بیٹھے اپنی ہی کیے جاینگے دیکھیے کیا ہوتا ہی ہمارے آقا
بات کے پابند ہین آپ کے واسطے بہت دردمند ہین ہرچند محیط نے سمجھایا کہ تم طلسم کشا و معشوق طلسم کشا کی طرفداری
نکرو مگر انھون نے نہ مانا فرماتے ہین ہم کو ناموس طلسم کشا کو دیدو ناموس طلسم کشا کا تمھاری قید مین رہنا
ہمکو گوارا نہین اسی بات پر فساد ہوا وہ ساحر تھے انھون نے سحر کرکے پکڑ لیا شاہزادے نے فرمایا بخدا
واسطے اس پہلوان دوران کے اگر زمین وہان کی نہ ہلا دی اور اس محیط کو بحسرت نہ قتل کیا تو نام اپنا
بدیع الزمان نہ رکھا میلاد قزاق نے عرض کی غلام بھی چاہتا ہی ہمراہ رکاب رہی شاہزادے نے فرمایا اگر تمسے ہمکو

محبت ہی تو لات و منات پر لعنت کرو مذہب ہمارا اختیار کرو اگر امتحان منظور ہو ہم موجود ہین میلاد نے
عوض کی کیا مجال ہی جو آپ سے امتحان کرون مین نام نامی سنکر مطیع ہوا بدیع الزمان نے کچھ کلمات حمد الٰہی و نعت
رسالت پناہی مین بیان کیے کچھ فقرے مذمت کفر مین ارشاد فرمائے کہ میلاد کے قلب کو سرور ہوا آئینۂ
قلب کو نور ہوا کلمہ پڑھکر بصدق مسلمان ہوا تمام لشکر کی میلاد کا صاحب ایمان ہوا شاہزادہ ان سب کو ساتھ
لیکر اُسی رہواری مین پشت مرکب پر سوار ہوا لوح کو دیکھا صاف صاف لکھا پایا کہ اپنے کو قلعہ طلسمی پر پہونچاؤ
محیط و حشام سے وہین پر ملاقات ہوگی شاہزادہ تو بیان سے بہ یلغر چلا مگر محیط نے سہراب کو طلب کیا دربار
مین سہراب زنجیرین ہلاتا ہوا آیا مگر بدمزاج ابرو پر بل پڑے ہوئے پکار کر آواز دی میر اسلام اسیر ہو جیسو
کہ جو زین بدیع الزمان کو برحق جانتا ہو محیط نے کہا ای سہراب تمکو کیا ہو گیا ہی شاید تیر کسی نے سحر
کیا ہی ارے مذہب نے کیا کیا اُسنے جواب دیا او نامرد اگر تو سحر نہ کرے اور ساری فوج تیری مجھکو گرفتار کر
دل و جان سے اطاعت کرون ورنہ مذہب لات و منات پوچ اور لچر ہی تو نامردونکا افسر ہی محیط نے کہا
اسکا سر کاٹ لو سامنے سے ہٹاؤ خداوندونکو کلمہ سخت کہتا ہی داروغہ نے سر زنجیر کو کھینچا سہراب کو جو غصہ آیا
رکھکر کہہ مارا ہتھکڑی کو توڑا ہتھکڑی داروغہ کو کھینچ ماری داروغہ کا سر پھٹ گیا کسیکو طمانچہ مارا کسیکو اکھیڑ ماری
کسی کو اُٹھاکر دے مارا کسی کو پکڑ کر چیر ڈالا دو چار ساحر جو مارے اندھیرا ہوا سہراب نے ستون بارگاہ کھینچ لیا
کئی سو ساحر دب کے مرے یہ ستون ہلاتا ہوا باہر نکلا جسپر ستون پڑ گیا اُسکا سر پھٹا کسیکا ہاتھ ٹوٹا مثل فیل مست
جھومتا ہوا جاتا ہی محیط غصے مین کانپتا ہوا باہر آیا دیکھا سہراب گرد لڑتا ہوا جاتا ہی ساحر منھ پر نہین چڑھتے
بھاگے جاتے ہین گھبراہٹ مین سحر بھولے ہین ڈھول والے بجانا بھول گئے طبل کے شکم پر ورم تاشے بدم
یہ بھی مشہور ہی کہ ڈھول اندر اُسکے پول بجتے ہین کیا مجالی ہو جب پیٹ بالکل خالی ہو شہنا کی آواز مین جیتا
ہین ظاہر ہی کہ اسکے کلیجے مین چھید ہین سقون نے مشکین پھینکین آبرو پر بنی چھینٹے پھرتے ہین ایسے بیکار ہو گئے
کہ پناہ پانی دشوار ہوئی دل پانی پانی ہوا جاتا ہی ضرب سہراب گرز مصیبت جانی محیط نے جو رنگ بیرنگ پایا
پکار کر آواز دی کہ ارے سحر کیون نہین کرتے ہٹجاؤ مین سحر کرتا ہون ایسا سحر کرونگا کہ جو صف ہی تم سب
دب جاؤ برف برساتا ہون سہراب کی آبرو ستاتا ہون سہراب محیط کو دیکھکر گھبرایا قصد تھا لڑتا بھڑتا ہوا
نکل جاؤن مگر دیکھا اِسنے کہ اب نکلنا دشوار ہی محیط کے پکارنے سے چہار جانب سے ساحرون نے
بلوا کیا گھبرا کر پکارا ای خداے نادیدہ آسمان کے مین نے تیری خدائی کا اعتقاد کیا ہی مجھکو ان ساحرون
سے بچالے ساحر چہار جانب سے بلوہ کرکے چلے ہین سہراب جست و خیز کرتا ہوا جاتا ہی مگر ساحرون کو جمگھٹ
دل گھبراتا ہی کہ جب یہ چہار جانب سے بلوہ اور سحر کرینگے ہاتھ پاؤن بیکار ہو جائینگے اور اگر ابکی گرفتار ہوا
تو یہ زندہ نہ چھوڑیگا مگر شاہزادۂ بدیع الزمان بقہر و غضب تمام قریب قلعہ پہونچے لوح کا عکس ڈالا
آگ سب بجھ گئی قلعہ ساکت ہوا چرخ مارنا موقوف ہوا بدیع الزمان نے گلگون باختری کو اشارہ کیا
اُسنے طرارہ بھرا خندق کے اُس پار آیا لوح کو شاہزادے نے پھاٹک سے لگا دیا پھاٹک گرا اور تو سب
رہگئے مگر میلاد قزاق ساتھ بدیع الزمان کے پہونچا بدیع الزمان نے پوچھا ای برادر اندر قلعے کے ہنگامہ ہی
کوئی لڑ رہا ہی یہ کہکے گھوڑے کو چمکایا آواز دی کہ ای کفاران بیحیا و ای نابکاران بد دغا منم شیر بیشۂ ایسہ
عالیشان ثانی سلیمان یعنی پسر حمزۂ صاحبقران زمان شاہزادہ بدیع الزمان نعرۂ بدیع الزمان

بدیع الزمانم کہ در روئے زمین ✦ تو امم کشتم آسمان بر زمین ✦ ز تیغم بسے ملک اسلام شد ✦ کہ سر فتنۂ باختر نام شد
زمین کانپنے لگی طائر آشیانون سے اُڑے محیط نے جو صدائے نعرۂ بدیع الزمان سنی گھبرا گیا چاہتا تھا کہ سہراب
پر سحر کرون کہا اسکی کیا حقیقت ہے مگر ملکہ حشام کو بلاؤ ملکہ حشام جو سامنے آئی کہا اے حشام غضب ہوا
پسر حمزہ آ گیا یہ اُسی کے نعرے کی آواز ہے اور کسکی مجال ہے کہ اس دھوم سے نعرہ کرے حشام سامنے آئی
محیط نے کہا اے حشام تم تو کہتی تھین پسر حمزہ یہان نہ آئیگا مگر وہ یہان پہونچگیا حشام نے عرض کی اے
شہنشاہ اُسوقت ہمارے آپکے خیال مین نہ آیا یہ نہ خیال کیا کہ لوح طلسمی اُسکے پاس موجود ہے راستہ
بتائیگی لوح دیکھکے وہ آیا بدیع الزمان لڑتے بھڑتے قریب اُس قید خانے کے پہونچے جہان ملکہ کشیر
و رنگین و شبنم گرفتار ہین رنگین نے جو شاہزادے کو آتے ہوئے دیکھا مثل گل کے شگفتہ ہوگئی شاہزادے
نے بڑھکے ساحر و نکو قتل کیا نگہبان بھاگے منھ سے نہ بچا گو نکلتا ہے نہ رُکتے ہین یہی بلا ہے کہ طلسم کشا آ گیا
شاہزادے نے رنگین کی زبان سے سوزن لیا اب جو رنگین نے سحر کیا ماران سیاہ جو بدن مین لپٹے تھے
وہ سب جلکے گرے رنگین نے کشیر کو رہا کیا بدیع الزمان نے کشیر سے کہا تم برائے حفاظت ملکہ شبنم رہو
کشیر تو اُسی جگہ سحر کرنے لگی رنگین سحر کرکے بلند ہوئی سہراب ستون لیے ہوے ڈٹا ہوا ہے کہ دیکھا آفتاب
عالمتاب شہریاری و کوکب شجاعت افروز جہانداری سر فتنۂ ملک سنجان شاہزادہ بدیع الزمان تیغ و تنہا
لوح چمکاتے ہوے ساحرون کو بھگاتے ہوے تیغۂ خونریز ہاتھ مین جس غول مین گرے درہم و برہم
کر دیا اُنھون نکو تاک کے مارا ساحر بھاگے جاتے ہین بعضے غل مچاتے ہین بھائیو بھاگو طلسم کشا آ گیا
اب کیونکر رہین کیونکر سحر کرین لوح کو دیکھکر اندھے ہوے جاتے ہین سہراب یل نے جو اس شوکت
و شان سے شاہزادے کو آتے ہوے دیکھا وجد کرتا تھا آواز دی اے شہریار غلام آپکا اس مقام پر
حاضر ہے اس حال کو پہونچا شکر ہے کہ ان نامردون سے لڑ رہا ہون اسوقت تک محفوظ ہون مگر اب
ان ساحرون نے بلوہ کیا ہے بدیع الزمان نعرہ دیوانہ شیرانہ کرکے اُس غول پر جا پڑے جن ساحرون
نے قصد کیا تھا کہ سہراب کو گھیر کے قتل کرین اُنپر بدیع الزمان جا پڑے نعرہ کیا او نامردو اب آگے
نہ بڑھنا لوح کو جو گردش دی ساحر اندھے ہونے لگے ہزارون نابینا ہوکے گرے برق شمشیر چمکی جسپر
مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے صد ہا لاشے پھڑکنے لگے محیط نے جو یہ معاملہ دیکھا گھبرا گیا بیجا کو پسینا آ گیا پکارتا ہے
ملکہ حشام دوڑو جلد میرے پاس آؤ حشام جھپٹ کر آئی دیکھا تو محیط کانپ رہا ہے گھبرا کر کہا ملکہ مین کدھر
جاؤن اب کیا کرون مین تو سمجھا تھا مہلت پائی طلسم کشا مارا گیا مگر اسکی رسی دراز تھی پھر زندہ آ کر پہونچا
دیکھو سہراب کیا خوش ہے یہ کہکر محیط جادو نے سحر کیا مگر بدیع الزمان نے پڑھکر لوح کا عکس ڈالا سہراب
نے رہائی پائی لڑنے لگا عین گرمی جنگ مین سہراب نے میلاد قزاق کو دیکھا پکار کر آواز دی اے شیر بیشۂ
قزاقان تم یہان کہان میلاد نے کہا مین نے بھی اس شیر کی جرأت دیکھکر اطاعت کی پوچھا کیا تم زیر ہوے
میلاد نے کہا اے سہراب یہ تو بڑی ذلت کی بات ہے اتنا عقل سے سمجھ لیا کہ ہم سب پر غالب ہین شاہزادہ
ان باتون کو سن رہا ہے سہراب نے کہا ہم تو امتحان ضرور کرینگے میلاد نے کہا جرأت دیکھو ہے ہو
کس زور و شور سے یہ شیر لڑ رہا ہے سہراب کے منھ سے نکلا ہم کیا کسی سے کم ہین ہمارے پاس کوئی تعویذ
نہین ہے مگر قید تو توڑ ڈالی ساحرون سے لڑ رہے ہین شکر ہے کہ ابتک منھ نہین پھیرا اگر آقا لوح ہمکو دیدین

تو ہمارا مزہ دیکھین اُسوقت بدیع الزمان نے سنکر ٹال دیا کہ اسکا بقیہ عرض کیا جائیگا بدیع الزمان اُسی زور و
شور سے لڑ رہے ہین محیط نے جب حشام سے کئی مرتبہ کہا کہ مین کیا کرون کہان جاؤن اسنے کہا مین لڑائی
مین مصروف ہوتی ہون تم بہ پرواز پیدا کر کے نکل جاؤ مجھپر جو پڑیگی جھیلونگی آخر مین بھی نکل آؤنگی محیط نے کہا
اچھا تم بڑھو حشام نے بڑھکے سحر کیا آگ برسنے لگی کبھی پانی برسا کبھی آگ برسی اندھیرا بھی ہوگیا محیط پر پرواز
پیدا کر کے اُڑا یہان کسی نے سہراب پر سحر کیے بدیع الزمان نے لوح چمکادی لوح کے چمکانے
مین نگاہ بدیع الزمان کی سر لوح پر پڑی صاف نوشتہ پایا مرقوم تھا ای فتاح این طلسم وستیار این محیط نام
بادشاہ طلسم نکلا جاتا ہی اگر نکل گیا فساد عظیم برپا کریگا یہ دیکھکر بدیع الزمان پلٹے دیکھا کہ محیط جادو بلند ہو
پر مارتا ہوا جاتا ہی بس بدیع الزمان نے بتعجیل قربان سے کمان ترکش سے تیر پازدہ مشتی زرنگ خدنگ
سفتہ سوفار زمرد پیکان عقاب پر بجر کمان مین پیوست کر کے تاک کے مارا سیسر کمان کا کڑکا آواز بلند
ہوئی زہے قوت صاحبقرانی ماشاء اللہ کیا تیر لگایا ہی تو وہ سینہ پر جا کے خطا کار گئے پڑا اُدھرہ پشت کو
توڑ کے پار گذرا چرخ کھا کے لاشہ محیط کا گرا اور بدیع الزمان نے لوح چمکا کے سحر حشام کا بھی مٹایا
لاشہ اُس بچیا کا زمین پر گرا اسقدر شعلے جسم سے نکلے کہ کئی ہزار ساحر جلے آواز آئی کشتی مرا نام من محیط جادو
بادشاہ طلسم کلبد بود حشام نے جو یہ صدا سنی گھبرا کے کہا ارے شہنشاہ کیونکر مارے گئے ساحرون
نے بڑھکے کہا ای ملکۂ عالم شہنشاہ بھاگے جاتے تھے پر پرواز پیدا کر کے بلند ہوے طلسم کشا نے ایسا تیر مارا
کہ تو وہ پشت سے گذر گیا ہم سبھون کی حفاظت تو نہ چاہی آپ جان بچا کے بھاگے تھے سامری و جمشید
کو نا گوار ہوا اُنھون نے انصاف فرمایا آسمان پر جا کے قتل ہوے آسمان پر بھاگے تھے آفت آسمانی
آئی بقول شخصے بالا بالا قتل ہوے حشام کے حواس پراگندہ ہوے کہ مین کیونکر نکلونگی میلاد و سہراب
نے قیامت برپا کردی جس غول پر گرے پرے کے پرے درہم و برہم کر دینے لگی کوچہ گلی کا لاشون سے بھر دیا
میلاد قزاق لوٹ مار کر رہا ہی مکانون مین آگ لگادی مکانون مین ساحرون کے گھس پڑے مال و اسباب
لوٹ لوٹ کے گھوڑون پر لادا حشام نے دو چار سحر پڑھ پڑھ کے پھینکے جب اندھیرا ہوا پر پرواز پیدا کیے چاہا
اُڑ کر نکل جاؤن اُمیہ نے بڑھکے بدیع الزمان کو خبر دی ای شہریار حشام جاتی ہی بدیع الزمان نے
پلٹ کے دیکھا گرد سو دو کنیزین بیچ مین خود ہی چرخ مارتی ہوئی جاتی ہی بدیع الزمان نے فرمایا اس تک
تیر نہ پہونچیگا مگر رنگین کی نگاہ پڑی کہ گرد کنیزین بیچ مین حشام جادو قندیل فلک ہو چلی ہی رنگین کڑک
کے بلند ہوئی برق بنکر اُس غول پر گری باز وہ بر حشام کے جو گری چاہا تھا تراش کے نکل جاؤن حشام
نے اپنے کو بچایا مگر الٹ گئی دھم سے زمین پر گری بدیع الزمان گھوڑے سے پھاند پڑے سن چکے ہین کہ
سب فساد اسی کی ذات سے برپا ہوا ہی ملکہ شبنم کو یہی گرفتار کر کے لائی تھی تڑپ کے اُٹھی تھی کہ بدیع الزمان
مثل اجل برابر اس کے پہونچے اسنے بچھا مارا بدیع الزمان کو اسقدر غصہ تھا کہ کلائی پر ہاتھ ڈالدیا داہنے
ہاتھ سے طمانچہ مارا سر اسکا چنبر گردن سے اڑگیا اندھیرا ہوا آواز آئی کشتی مرا نام من حشام جادو بود اسکے
مرنے سے سب ساحر گھبرا گئے جادو رہنے لگی آوازہ الامان الامان بلند ہوئی ہر ایک ساحر یہی پکارتا تھا آپ کا
مذہب اختیار کرتے ہین لات و منات پر لعنت کی سامری و جمشید کے نام سے ہاتھ اٹھایا بدیع الزمان
نے ہاتھ روکا ساحر دست بستہ حاضر ہونے لگے بدیع الزمان نے وہ قلعہ ملکہ کشیر کو دیا محافے مین سوار کر کے ملکہ

شبنم کو داخل قصر شاہی کیا خود مع جملہ سرداران نامی و پہلوانان گرامی داخل دار الامارہ ہوے کنیزون نے تخت پر بٹھایا
کاؤس تاجدار و ملازمان سہراب گرد سب رہا ہو کر آئے کاؤس نے گھبرا کے پوچھا اے شہریار غلام کا فرزند
ملا یا ہلاک ہوا بدیع الزمان نے فرمایا عنایت سے پروردگار کی انکو لایا ملازمون نے بیان کیا کہ جب آپ
ہاتھ سے سہراب کے زخمی ہوے گھوڑا آپ کو لیگیا طاؤس و اجل فوج کو ساتھ لیکر نکل گئے حضور کی تلاش
مین گئے تھے یقین ہے صحرا مین ہون یہ ذکر تھا کہ ہرکارے دوڑے ہوے آئے عرض کی اجل حبشی و طاؤس
مع دس ہزار فوج کے حضور کے نزول اجلال کی خبر سنکے آتے ہین بدیع الزمان نے کاؤس کو اشارہ کیا کہ تمھارا
فرزند آتا ہے کاؤس مشتاقانہ دوڑا اور قلعے پر بیٹے سے آکے ملا شعر وہ رو رو کے دو بار غم یون ملے ۔ کہ جسطرح
ساون سے بھادون ملے ۔ بیٹے کو اپنے ہمراہ لیکے خدمت بدیع الزمان مین آیا بدیع الزمان انتظام کر رہے تھے
کہ چوبدار نے بڑھکے عرض کی کہ در دولت پر ایک شتر سوار حاضر ہے کہتا ہے نامہ لایا ہون بدیع الزمان نے کہا
بلالو شتر سوار نے آتے ہی دیکھا تخت پر ایک نازنین تاج شہریاری بر سر چار قبہ شاہنشاہی در بر بدیع الزمان
ذنگل شوکت پر ایک طرف میلاد ایک طرف سہراب گرد شتر سوار نے نامہ پیش کیا طرف سے فضل و قارن کی لکھا ہے
غلامان جانباز کو جسطرح حضور چھوڑ گئے تھے اسی طرح غلامان جانباز مقابلہ سہمان مین پڑے ہین اب خود وہ
آمادہ ہوا ہے فقط کل کا دن بیچ مین ہے طبل جنگی بجیگا وہ خود سحر کرتا ہوا آ پڑیگا غلامون نے اڑتی اڑتی خبر پائی ہے
کہ حضور نے طلسم کلید فتح کیا قلعۂ کلید پر حضور جلوہ فرما ہین غلامان جانباز سحر سے نہایت لرزان و ترسان ہین اگر
مناسب وقت ہو تو آنے کو حضور یہانتک پہونچائین غلام اس مصیبت سے نجات پائین اگر غلامون کی ہی چلے
سے قضا ہے تو سرکار بھی مجبور و لاچار ہین اگر حضور آئے تو ملازمت ہوئی ورنہ قدمبوسی ہماری روز قیامت پر گئی
والسلام والاکرام بدیع الزمان نامے کے پڑھتے ہی تلوار ٹیک کر اٹھے سہراب نے پوچھا کیون شہریار خیر تو ہے
فرمایا ہمارے سرداران نامی و پہلوانان گرامی مقابلے مین ساحرون کے فروکش ہین اب ہمکو جانا واجب و لازم
ہے سہراب نے کہا مین ساتھ چلونگا ہر مرتبہ قصد کرتا ہے کہ برائے امتحان عرض کرون مگر رعب بدیع الزمان مانع
ہے بدیع الزمان تیور کو اسکے دیکھتے ہین اور خاموش ہو جاتے ہین لیکن اسی فکر مین ہے کہ مین ان سے کیونکر
مقابلہ کرون میلاد و سہراب ان دو سردارونکو ساتھ لیا سب کو اسی مقام پر چھوڑا صرف دو ہزار سوار چیدہ
اپنے ہمراہ لیے رنگین و کیشر نے بہت کہا مگر قبول نہین فرمایا کہا یہان ہمارا ناموس ہے انشاء اللہ ہم بہت جلد
آئینگے سب سے رخصت ہو کر مع آمیہ برائے مدد فضل و قارن چلے یہان سہمان نے طبل جنگی بجوا دیا خود آکے
مقابلے مین اترا فضل نے بھی طبل جنگی بجوایا اہل اسلام کو بڑا انتشار ہے فضل کہہ رہا ہے اے قارن ایک مرتبہ آمیہ
نے آکے ساحر کو مارا ایک مرتبہ مدد غیب سے ہوئی اور مدد کا کرنے والا ثابت نہوا ابھی دیکھیے پروردگار نے کیا چاہا ہے
آقا کو بھی عرضی لکھی ہے مگر عرضی کی وہان کیا سماعت ہوگی جو خبر سنی ہے اگر اصل مین یہی ہے کہ طلسم کلید فتح فرمایا ال
طلسمی نکل رہا ہوگا اسکے شمار ہونگے یہان آقا کیونکر آ سکینگے تنے تو آخر مین یہ بھی لکھدیا کہ دیدار ہمارا اور آپکا اب
آخرت پر گیا یہی زمین ہمارا مشہد و مقتل ہے کل سے طبیعت بہت بیکل ہے دیکھیں تقدیر کیا دکھائے سہمان تاجدار
کے ساحران زبردست سحر تیار کر رہے ہین کہ وقت پر کمی نہو ہمارے طریقے مین برا ہی نہ ہو جا بجا خیمون سے
سحر تیار کرنیکی صدائین بلند ہین سب ساحر مغرور و خود پسند ہین بعضون نے رات ہی سے اپنا بستر جنگل مین
لا کے لگایا ہے جسوقت آکا سحر کرینگے اسوقت آگ برسیگی پانی برسیگا جا کے مال اور اسباب لوٹ لینگے ہمین

لڑنے کی کیا ضرورت ہی ایک سحر آقا کا دس ہزار پر کافی ہوگا سہمان تاجدار بھی رات بھر جاگا ہی کہ اے ابر بنائے سحر بڑے بڑے تیار کیے کہ سحر کی بوچھار کرونگا لاشہاے مسلمانان سے جنگل بھر دونگا چار پہر رات گذر کر ستارۂ سحری آسمان پر چمکا یعنے سلطان انجم سپاہ باحال تباہ شکست کھا کر داخل قلعۂ مغرب ہوا شہنشاہ زرین پوش بصد جوش وخروش مرکب کاہکشان پر سوار تیغۂ مہر حمائل نیزۂ خطوط شعاعی ہاتھ مین بڑے زور و شور سے تخت چرخ زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا فوج ضیا و شعاع ہمراہ چہار جانب دیکھ رہا ہی تماشاے جنگ ساحران مین مصروف چہار جانب ہلڑ ہوا لشکر اسلام مین صداے اذان بلند ہوئی نمازی نماز پڑھنے مین مصروف کہین جماعت ہی کہین فرداً فرداً پڑھ رہے ہین وقت تنگ دیکھکر ٹوٹا ٹیکرا ایک مقام پر بیٹھ گئے جلدی جلدی وضو کر رہے ہین ادھر جابجا پوجا ہو رہا ہی ہر مقام پر ساحر و نکا جماو ہی سہمان گینڈے پر سوار ہوکے چلا پشت پر ساٹھ ہزار ساحران غدار ہاتھ مین ترسول و چمٹے بجرنگ بجرنگ کرتے ہوئے میدان کارزار مین پہونچے ادھر سے آمد لشکر اسلام کی ہوئی فضل وقارن نے کفن سر سے لپیٹا مشت خاک کو اٹھا کر گریبان مین ڈالا یہ بھی کہتے جاتے ہین کہ اگر ہماری جنگ کا خاتمہ ہی تو لاچار ہین ورنہ فتح کرینگے ساحرون کو بچنے نہ دینگے یہ کہتے ہوئے میدان کارزار مین پہونچے یہی حال ساتھ والون کا ہی زندگی سے یاس ہی یہی قیاس ہی کہ افسوس بے لڑے بھڑے جان جاتی ہی افسوس حوصلہ دلکا نہ نکلا قارن کہتا ہی تمنے تو کہا تھا اے فضل عرضی کمان لکھ ہوا ابھی شتر سوار ہمارا پہونچا ہوگا راہگیرون کی سنی ہوئی خبر اسکا کیا اعتبار فضل نے کہا اے قارن بخدا دل کو یہ تقویت ہی کہ اگر آقا ساتھ ہون اور فرماوین تو دریاے آتش مین گھوڑے ڈالدین اے قارن یہ بھی اعتقاد کرو کہ اگر آقا نے ہمارے خبر پائی اگر آگ کے دریا مین ہونگے تو وہ اسکو جھیل کے آئینگے اپنے غلامون کو بچا لینگے یہ کہتے ہوئے میدان کارزار مین پہونچے بہت سے سوار و پیدل رات ہی کو نکل گئے بہت سے اب آمادہ ہین کہ نکل جائین جسطرح ہوسکے اپنی جان بچائین ساحران غدار سے مقابلہ ہی کچھ بن نہین پڑتا کہ کیا کرین قارن نے کہا ساتھ والون کو حکم دیدو کہ لیس رہین جب ساحر پھر بلوہ کرین ہم بھی تیرونکی بوچھار کرین فضل نے سب سوار و پیدل کو حکم دیدیا کہ سب تیار رہو ایک مرتبہ تو سب حملہ کردینگے پھر تلوارین کھینچکر لڑینگے بچاؤ نیر جا پڑینگے جب ہاتھ پاؤن بیکار ہو جائینگے پھر انکو اختیار ہی ہم مجبور ولاچار ہین بارہ ہزار کا لشکر تیر و کمان سے آراستہ انتظار کر رہے ہین کبھی گھبرا کر لیکارتے ہین اے خالق بینیاز اس آفت و مصیبت سے بچالے تیرے نزدیک کیا دور ہی تیرے نام سے قلب کو سرور ہی یقین تو تیری ذات بابرکات سے یہی ہی کہ عنایت تیری ظاہر ہو ہر کافر تیری وحدانیت سے بخوبی ماہر ہو یہ کہکے یہ غزل پڑھی نظم

تو دو چہرۂ روشن ز ہر طرف دلدار
زہے شفیق زہے اشفق وزہی ستار
بیسان ز دیدہ بود حسن صورتش پنہان
گہے ز سبزہ شود جلوہ گر گہے از خار
گہے وصال و گہے ہجرگاہ راحت و رنج
گہے بحکم خدا خفتہ میشود بیدار
نہ رفت بردر دیگر ز روے استغنا

گہے ز خانۂ گہ از کوچۂ و گہ از بازار
خداست عالم و علام و واقف و ستار
کہ نقش اوست نوشتہ بہر در و دیوار
گہے بجانب تسبیح ہر دو دست کشاد
گہے دوا و گہے چارہ گر گہے بیمار
گناہ بندہ خدا بار بار می بخشد
نہاد بر کہ سر عاجزی زرین دستار

زہے رحیم زہے راحم وزہے غفار
خداست ہمدم و ہمراز و محرم اسرار
گہے ز شاخ برون آید و گہے از برگ
گہے بگبر دون خود بست رشتۂ زنار
گہے بقدرت حق زندہ میشود مردہ
اگرچہ توبہ خود بندہ بشکند صد بار

ایک ہنگامہ بر لشکر فضل وقارن

مین اپنی زندگی سے بیزار سب کھڑے ہین کہ سہمان تاجدار میدان کارزار مین آیا تاج پہنے ہوے بڑی شان وشوکت سے
اکر کھڑا ہوا پکار کر آواز دی ای فرقۂ خداپرستان وای زبردستان ہر چند کہ دو ساحر ہمارے ایسے مارے گئے
کہ دربار بادولت کا خالی ہو گیا اگر ویسے رفیقان جانباز موجود ہوتے تو بادولت میدان کارزار مین کیون
تکلیف فرماتے اب بھی چلے آؤ اور اطاعت کرو خطائین معاف کرونگا ورنہ کوئی بادولت کے ہاتھ سے
زندہ نہ بچیگا آسمان پر لکہ ہاے ابر لہرارہے ہین سحر اپنی صورت دکھارہے ہین بہت ذلت سے قتل کرونگا
دیکھو چلے آؤ اپنی جان بچاؤ سب کو عہدہ ہاے جلیل دونگا خطا معاف کرونگا یہانسے آواز مین دین او
بیجا کیا بکتا ہی اگر سحر نہ کر تو تجھکو شمشیر زنی کا مزہ دکھاؤن یہ سنتے ہی سہمان نے جھلا کر تیرہ ونار کو اشارہ کیا
اہالیان فوج سہمان بھی لینا لینا کہکے بڑھے ادھر سے فضل وقارن نے اشارہ کیا سبنے سپر کمانین کھینچی
کڑاکے کی صدا بلند ہوئی بارہ ہزار تیر ایک مرتبہ چلے پانچ چار ہزار ساحر ایک مرتبہ مر کر گرے بعض نے سحر کیا
تیرونکو جلا دیا بعض بھاگ نکلے بعض الامان الامان کہتے ہوے بھاگے فضل نے تیر مارکے سینہ سپر کرکے
تلوار کھینچی ہر چند کہ سب کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہی سحر نے ساحرون کے دورہ کیا ہی چہار طرف سے ساحر
آپڑے کھینچے بارگاہین لٹنے لگین مگر یہ سب خستہ وشکستہ ہین کہ آسمان سے آگ برس رہی ہی زمین سے دھوان
نکل رہا ہی ہر ایک نخل جل رہا ہی پتے شعلۂ جوالہ بنگئے شاخین شمع کافوری معلوم ہوتی ہین ایک طرف
برف برس رہی ہی آگ آسمان سے گر رہی ہی زمین وزمان متزلزل ومتحرک ہر طرف ہنگامہ ہی ساحرونکی
بڑھتین مگر یہ لوگ جو تلوارین کھینچکر گرے جسپر ہاتھ تلوار کا مارا تلوار کاٹتی نہین جھلا کر لپٹ پڑے ساحر کو
اٹھا کر دے مارا چھاتی پر چڑھ بیٹھے مگر سحر ایسا حاوی تھا کہ ہاتھ نے دستگیری نہ کی پاؤن نے ثابت قدمی
جدا ہوگئی خود ہی گر پڑے ساحرنے انکو گرفتار کر لیا فضل نے جو یہ دیکھا کہ ہمارے ساتھ کے دس بارہ ہزار
جوانون کو ساحرون نے گرفتار کر لیا مثل جانورون کے کشان کشان لیے جاتے ہین فضل کا کلیجہ پھٹ گیا
تلوار کھینچے ہوے اُن ساحرون پر جا پڑا تلوار کاٹ نہین دکھاتی اپنے ہاتھ دانتون سے کاٹ لیتے ہین
بقول شخصے گھات کرتی ہی تلوار قبضے سے نکلی جاتی ہی زمین میدان کارزار کی تھراتی ہی ساحر بہت یہ لوگ کم
اسوقت تو فضل نے مجبور ولاچار ہوکر درگاہ بے نیاز مین ہاتھ اٹھاکے دعا کرنی شروع کی نظم

یک است آن خداوند کون ومکان
زہر یک نشان است ظاہر نشان
گہے بیحجاب وگہے پردہ دار
گہے خار باشد گہے بوستان
گہے وحش وطیر وگہے آدمی
گہے ناتوان گاہ اہل توان
گہے در زمین وگہے در فلک

یک است آن شہنشاہ دور زمان
بہر خانہ او خانہ داری کند
عیان باشد وگاہ باشد نہان
گہے رگ گہے پے بود گاہ پوست
گہے جسم خاکی گہے نور جان
گہے مرد محتاج ودریوزہ گر
گہے در سما وگہے در سمک

زہر نام نامش عیان میشود
بہر یک مکان است اہل مکان
گہے گل بود گاہ بلبل شود
گہے مغز باشد گہے استخوان
گہے بانوا وگہے بے نوا
گہے شاہ اقلیم دور زمان

سب اہالیان لشکر پکارنے لگے
یاربا یا مستغیثا ہماری ذلت جائز نہ رکھ ہمکو کفار کے ہاتھ سے بچالے سہمان نے جو دیکھا کہ ہمارے
پانچ ہزار ساحر بھی مارے گئے اسنے پکار کر آواز دی یارو خوف نہ کرو مین بڑے غضب کا سحر کرتا ہون کہ کسی کے
ہاتھ مین طاقت نہ رہے آگ تو برس ہی رہی ہی یہ کہتا ہوا ماش کے دانے لیکر پڑھا بدمعاش دانہ ذدنے

چاہا کہ سحر کرون جو فرد ش گندم نما نکو دامان دیتا ہی نہ انکو پناہ ملتی ہی سر گشت کر نیکو بڑھا ہی اور اہل اسلام نے بھی بلک کے دعا کی کہ تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا بقدرت سبحان لم یزل عزیز بے بدل از بد ر کی بیابان گرد بہ تحبت
شعر از دامن دشت کوہ او رنگ ؛ گرد ے برخاست تو تیار تنگ ؛ از دامن دشت آن غبارے ؛ برخسا نمود شہریارے ؛ دیکھا سب نے کہ شاہزادۂ انجم گروہ رستم شکوہ سر فتنۂ ملک باختر پہلوان تہمتن شاہزادہ بدیع الزمان گرد لشکر شکن دو ر سے جو اپنے سردار و نکو اس حال مین دیکھا کہ کچھ پکڑے گئے ہین کچھ سحر مین گرفتار ہوے ہین بعض پر آگ برس رہی ہی ہنگامہ گیر و دار بلند ہی بدیع الزمان نے وہین سے نعرہ کیا نعرہ

سہ برج خوبی شہ انجمن
زتیغم ببسے ملک اسلام شد
بدیع الزمان گرد لشکر شکن
کہ سر فتنۂ باختر تمام شد
بدیع الزمانم کہ در روی زمین
توام کشتم آسمان برزمین

نعرہ بدیع الزمان کی آواز سنکر اہل اسلام کے قلب مین قوت روح کو راحت ہوئی جوش چونٹی کے پچھتے پھرتے تھے اب مثل فیل دمان نعرے کرکے نکلے ہر چند کہ ہاتھ پانون بیکار ہین مجبور و لاچار ہین مگر کفار بد جا پڑے شاہزادہ بدیع الزمان بھی مع سہراب گرد اور میلاد قزاق لوح محفوظ چمکاتے ہوے آگرے سہراب بل جوش جرأت مین ہر مرتبہ آگے بڑھجاتا ہی کسی ساحر کی کلائی توڑ ڈالی کسیکو مع گھوڑے اٹھالیا اٹھا کر مارا استخوان چور چور ہوے نعرہ کرکے بدیع الزمان سے آنکھ ملا دیتا ہی بدیع الزمان کو ناگوار تو ہوتا ہی مگر ٹال جاتے ہین کبھی ہنسکر فرماتے ہین ای سہراب کیا کہنا ہماری اطاعت تمنے بحبت کی ہی تمھاری قوت و طاقت بہت بڑھی ہوئی ہی حقیقت مین کس دیو کو مارا اور بہمان مین سحر ہو گیا چلانے لگے غل مچانے لگے آقا و زیے غلام کو بچا لیجیے بدیع الزمان نے آکے لوح محفوظ کا عکس ڈالا سہراب و میلاد دونون کو بچایا سہمان جادو نے جو یہ معاملہ دیکھا کہ سب سردار و نکو سحر مین پھنسا لیتا ہون کیا سبب ہی کہ بدیع الزمان پر سحر تاثیر نہین کرتا ساتھ والون سے پوچھا یہ کیا معرکہ ہی یہ طلسم کلید مین عقل سے بہت بعید ہی کہ وہ ای لوح یہان کچھ کرامت دکھاے کیا باعث ہی کہ پسر حمزہ پر سحر تاثیر نہین کرتا سب نے جواب دیا ہماری عقل مین کچھ نہین آتا سہمان نے کہا ما بدولت ابھی دریافت کیے لیتے ہین یہ کہکے طرف ابر کے اشارہ کیا آواز دی کہ ای طائر سامری اس شکل کو حل کر ظاہر کر دے کہ پسر حمزہ پر سحر کیون تاثیر نہین کرتا ساتھ والون نے کہا وہ تو اورونکو بھی بچا لیتا ہی جیسے وہ آیا ہی سب کے سحر مین کمی ہی مزاج مین بھی برہمی ہی دیکھیے آپ کے ابر آتش فشان سے آگ نہین برستی یا تو شعلے بھڑک رہے تھے یا اب چنگاریان گرتی ہین بدیع الزمان کے گرد پھرتی ہین اور ونکے جسم کو جلاتی ہین پسر حمزہ کے پاس نہین جاتی ہین غرض سہمان نے جو آواز دی ای طائر جمشیدی ابر آتش فشان شق ہوا ایک طائر پیدا ہوا اُسنے مثل انسان کے آواز دی ای سہمان بدیع الزمان پر سحر ہرگز ہرگز تاثیر نہ کریگا اُسکے پاس لوح محفوظ موجود ہی اسیر عنایت معبود ہی اگر ہو سکے کسی فقرے سے لوح محفوظ چھین لے پھر مثل اور ونکے یہ بھی بیکار ہوگا بلکہ گرفتار ہو جاے تو عجب نہین یہ کہکے طائر تو غائب ہوا سہمان نے پلٹ کے اپنے عیار شہاب قطرہ زن سے کہا کیون ای عیار نامدار ہو سکتا ہی کہ لوح چھین لے اُسنے عرض کی اسی فکر مین جاتا ہون یہ کہکے شہاب قطرہ زن دس پیک بچے اپنے ہمراہ لیکے چلا اسطرف آنے دیکھا کہ عیار انکا اسیر ہوگیا ہی گر تر رہا ہی کسی پر حساب مار دیا اور کسی کو حلقہ ہاے کمند مار دیے اسطرح ساحرون کو مارتا پھرتا ہی مگر صورت ہر مرتبہ بدلتا پھرتا ہی کبھی سپاہی بنا کبھی خدمتگار کی صورت بنا پھر صورت تبدیل کرکے جوان بنا جہانپر کچھ نہ بن پڑا تو پڑے لیے اپنے پیچھے ندر نکالی کسی کے گھوڑیکی

دم مین باندھ دی چھون چھون کرتی ہوئی چھچھوندر چلی گئی سب پامال ہوے اسطرح ساحرونکو مٹاتا پھرتا ہی شہاب نے
دور سے دیکھا اب نظر مین اُمیہ کی پھرنے لگا ایک مقام پر اُمیہ کو دیکھا کہ کھڑا ہوا اپنی صورت بدل رہا ہی شہاب
وس عیار ونکو لیکر آپڑا اسطرح حلقہ ہاے کمند مارے کہ اُمیہ بچ نہ سکا اُمیہ کو بیہوش کرکے ایک درخت سے
باندھ دیا شاگردونکو رخصت کردیا آپ اکیلا بشکل اُمیہ طرف بدیع الزمان کے چلا بدیع الزمان بیچ فوج مین
لڑرہے ہین کئی سو جوان مار کر ڈال دیے سہراب و میلاد الگ لڑرہے ہین ساحر ونکا سحر بھلا دیا شہاب
بشکل امیہ کانپتا ہوا سامنے بدیع الزمان کے آیا کہا ای شہریار جلد میرے پاس آئیے سمان نے ایسا سحر کیا
کہ میرے کلیجے مین آگ لگی ہوئی ہی ذرا مین لوح محفوظ کلیجے سے لگا لون بدیع الزمان گھوڑے سے کود پڑے
ایسا یار وفادار مونس و غمگسار اُسکو یون ملول و حزین دیکھا بیقرار ہوگیا فوراً لوح ہاتھ مین اُمیہ نقلی
کے دیدی لوح کو سینے سے لگایا کہا حضور دیکھیے سمان اب نہ رہا ہی بدیع الزمان اُدھر پلٹے شہاب لوح محفوظ
لیکر بھاگا بدیع الزمان نے چاہا گھوڑے پر سوار ہوکر اسکا پیچھا کرین سمان نے سحر کرکے ہزار ونکو بیہوش
کردیا سہراب و میلاد گرے بدیع الزمان گھوڑے پر نہ سوار ہو سکے شہاب قطرہ زن اب چلا کہ جاکے
لوح مالک کو دون وہان امیہ بن عمرو کو ایک سوار نے رہا کیا کمندون کے حلقے کاٹے پوچھا ای امیہ یہ کیا
ہوا اُسنے جواب دیا مین تو بیہوش ہوگیا مجھکو عیار سمان کا باندھ کر چلا گیا خدا خیر کرے ہمارے آقا کو اُسکے
مکر سے بچاے یقین ہی میری شکل بنکر گیا ہو یہ کہکر بھاگا یہان بدیع الزمان پشت مرکب سے الگ زمین پر
کھڑے ہوے جرأت تلوار ہلا رہے ہین اپنے پاس کسیکو نہین آنے دیتے سہراب و میلاد غل مچا رہے ہین
کہ آقا جلد آئیے بدیع الزمان آواز دیتے ای بہادرو تم کیون مجھے پکارتے ہو بسند حکم

عندلیب گلشن حیرت لب اظہار ہی جو طبیب اپنا تھا دل اُسکا کسی پہ زار ہی	ای ہوس اب کیا کہون منہ مین زبان بیکار ہی چارہ جو مایوس ہی حاجت روا ناچار ہی

فرزہ باد ای مرگ جیسے آپ ہی بیمار ہی

ای بھائیو لوح محفوظ اپنے قبضے سے نکل گئی مین کسکو بچاؤن مین خود بچ جاؤن تو بڑی بات ہی مگر امیہ
جو چھوٹ کر چلا دور سے اُسنے دیکھا کہ شہاب قطرہ زن میری شکل بنا ہوا آتا تھا مگر اب رنگ و روغن
پونچھتا ہوا لوح ہاتھ مین خوشی خوشی جاتا ہی کہ جاکر سمان کو دیدون امیہ نے بتعجیل رنگ و روغن لگا کر
اپنی صورت سمان تاجدار کی بنائی گولے کچھ آتش کے دانے ہاتھ مین لے لیے اسطور سے چلا دیکھا
شہاب جاتا ہی پکار کر آواز دی ای یار وفادار ای عیار طرار کہو کیا کیا اُسنے سمان تاجدار کو دیکھا کہا
حضور لیجیے لوح محفوظ چھین لایا امیہ نے کہا کیون دم دیتا ہی ابھی تک پسر حمزہ پر سحر تاثیر نہین کرتا
مین ابھی سحر کرکے آتا ہون سہراب و میلاد کو تو اپنے سحر مین پھنسا دیا شہاب نے کہا ای شہنشاہ لوح
میرے پاس موجود ہی سمان نقلی نے کہا مین دیکھون شہاب نے کہا آپ ہی کے دینے کو لایا ہون آپ
کیون گھبراتے ہین اس لوح محفوظ کو اپنے پاس رکھیے حسب ضرورت اسوقت عرض کیا جاتا ہی اب
ضرور پسر حمزہ پر سحر تاثیر کریگا آپ ناحق اپنے کو پریشان کرتے ہین سمان جادو نے کہا کہ ای شہاب یہ
تونے حقیقت مین بڑا کام کیا ورنہ سب لشکر پامال ہو جاتا پسر حمزہ بلا کا شمشیر زن ہی لاکھون مین اکیلا
لڑتا ہی پہلوان چن چن کر مارے بڑے بڑے پہلوان سرکش مارے گئے دیکھو لاشے پھڑک رہے ہین

شہاب نے قریب آکے لوح دی سہمان نقلی نے لوح لیکر کمرسے دوشالہ کھولا شہاب کو اُڑھا دیا کہا ای شہاب
ایسا کچھ دونگا کہ دولت دنیا سے بینیاز کردونگا علاوہ اِسکے جو کچھ میرے پاس ہی وہ ضرور دونگا تجھکو میں نے
منتظم کارخانۂ سلطنت کیا یہ کہکر لوح کو لپیٹا جھولی میں رکھ لیا شہاب پیچھے ہٹا سہمان ایک جانب چلا
شہاب نے کہا اے شہنشاہ حرف بدیع الزمان کے جلائیے دیکھیے ہاتھ ہلا رہا ہی کسیکو اپنے پاس نہیں آنے دیتا
آپ جا کر سحر کیجیے ہاتھ پاؤں اسکے بیکار کر دیجیے پھر گرفتار کر لیجیے اُمیہ نے پکار کے آواز دی او نامردان
عالم کے پاپوش کی گرد تم امیہ بن عمرو دیکھو یون لوح لیتے ہیں اب جو اُمیہ نے لوح پاس اپنے آقا کی پہونچا
شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا سہراب و میلاد کو بچایا اب لوح کو گردش دینا شروع کی جسپر عکس پڑا اُسنے
رہائی پائی اگر ساحر پہ عکس پڑا پاگل ہوا سحر بھولا بعض نابینا ہوگئے سہمان یہ سمجھکر قریب آیا تھا کہ لوح
محفوظ تو پیر اعیار لیگیا اب میں جاکے پسر حمزہ کو مار لوں خاتمہ کر دوں قریب بدیع الزمان کے جاکے ہاتھ
تلوار کا مارا بدیع الزمان نے کلائی پر ہاتھ ڈال کے تلوار چھین لی کمر میں ہاتھ ڈالکر اٹھا لیا سہمان نے
دیکھا سحر مجھکو یاد نہیں آتا آواز دی یار دوڑو مجھکو اس شیر کے پنجے سے بچاؤ سحر مجھکو بالکل فراموش ہوا ہزار ہا
جادوگر دوڑے بدیع الزمان نے اُٹھا کر اسکو تول کے طرف آسمان کے پھینکا گرتا پڑتا ہوا طرف زمین کے
آتا تھا لپک کے ہاتھ مار دیا جو رنگ ہوائی قلم کیا سہمان کا مرنا ابر جو آسمان پر چھایا تھا غائب ہوا لوح جو
بدیع الزمان نے چمکائی جسپر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کُشتی مرا نام من سہمان
جادو بود تمام ساحر گھبرا گئے فریاد و الامان کی صدا بلند ہوئی بدیع الزمان نے ہاتھ روکا معرفت سہراب
کی وزرا اُمرا آنے لگے مگر سہراب کی وہی کیفیت ہی کہ شاہزادے سے ذکر کرتا ہی کہ کیوں ای شہریار فلان
غول میں غلام کیسا لڑا اور فلان جوان کو کیونکر زیر کیا شاہزادہ دیکھتا ہی کہ اسکے تیور سے ٹپک رہا ہی کہ اب
کہا چاہتا ہی کہ ای شہریار میں آپسے امتحان کرونگا مگر رعب و داب دیکھکر خاموش ہوجاتا ہی سہراب نے میلاد
سے کہا کہ ای میلاد سطوت ظاہری تو آقا کو پروردگار نے بہت دی ہی مگر زور و جرأت میں مجھسے زیادہ نہیں
ہیں مقابلہ پڑے تو شاید برابر رہیں مجھکو اک لحاظ ہی اور عاشق جمال ہوں اسوجہ سے شرماتا ہوں ہر بات میں
رک جاتا ہوں تم شاہزادہ سے کہو کہ سہراب مقابلہ کریگا امتحان ہوجانا ضرور ہی حضور کے بھی دل کا
خیال نکلجائیگا غلام مطمئن ہوجائیگا میلاد نے کہا ای سہراب میری مجال نہیں کہ میں عرض کروں کو چک ناخیر
کہ شائع ہو چکا طبع بھی ہو چکا ذرا اسکو لیکر ملاحظہ کیجیے اور جرأتیں تو منتظر ہیں اُنکی مگر گنجاب ہفت صف
کی لڑائی لڑے ہیں سات صفوں میں چوراسی لاکھ فوج تھی ہر صف پر دو دو پہلوان زبردست تھے
اُن صفوں کو توڑ کر برسر گنجاب پہونچے ساتوں صفوں پر چودہ پہلوان مارے آخر میں قاہر بن قہرمان
عجمی کہ علمدار لشکر گنجاب تھا چودہ لاکھ فوج اِسکے ہمراہ رکاب تھی ای سہراب اُس کل فوج سے لڑکے
علم فوج لیا اور قلم کیا قاہر زخمی ہوا کمربند گنجاب میں ہاتھ دے کے اٹھا لیا تمام عالم نے دیکھا کہ گنجاب
کو اٹھا لیا مگر موت اُسکی اُس مقام پر نہ تھی کمربند ٹوٹا لوگ اُٹھا کر لیگئے ای سہراب جوان ہاتھوں کو دیکھکر میں
نابینا ہوجاتا اور ربنے کو اس لائق پاتا تو مقابلہ کرتا ہیں تو اس لائق نہیں ہوں تمھارے مقدمے میں ہرگز
ہرگز جرأت کہنے کی نکرونگا ہاں اگر محل پاؤنگا تو کہونگا تمھارے مزاج میں آئے تم فوراً کہو سہراب نے کہا
مجھے حجاب آتا ہی اسی بات کا خیال آتا ہی کہ جب مقابلہ ہوگا میں اصلی زور کرتے ہوئے شرماؤنگا اسی وجہ میں اگر

برابر رہجاؤ تو عجب نہین اسکا بڑا خیال ہی میرے دل کو محبت ہی مگر ای میلاد یہ مقدرہ جرأت ہی اتنا تو آقاجان
جانتے ہین کہ یہ بیر غالب ہی مگر ہماری اطاعت کرتا ہی میلاد نے کہا تمکو اختیار ہی ہم تو جانتے ہین کہ قفصل و قارن
سے بھی مقابلہ نہین کر سکتے قارن بھی دیو ہی شباب مین اسکو زیر کیا باختر سے بہت بلبلاتا ہوا آیا تھا انکو بھی
گمان تھا کہ ہمارا بھی کوئی نظیر نہین ہی ای سہراب یہ فرزند صاحبقران ہین انکو خدا نے سب کچھ دیا ہی سہراب
بدمزاج ہو کر چپ ہو رہا وزرا امرا کو ساتھ لیکر شاہزادے سے ملا پھر شاہزادے نے عہدہاے جلیل سے
سب کو سرفراز کیا جا بجا مسجدین بنا ہوئین صداے صلوٰۃ بلند ہوئی بدیع الزمان داخل دارالامارۂ شاہی
ہوے بدیع الزمان کاؤس تاجدار کو یہان کا بادشاہ بنا کے آپ دنگل شوکت پر آکے بیٹھے ناچ سامنے ہونے لگا
احکام جدید جاری ہوگئے نہایت خوشی ہین عین گرمی صحبت مین شاہزادے نے سر اٹھا کر فرمایا صبح کو ہمسے
شکار کے جائینگے آئینہ نے سب کارخانے درست کیے بیلیے قراول میر شکار در دولت پر آکے حاضر ہوے سہراب
نے کہا مین ضرور ساتھ چلونگا بدیع الزمان نے میلاد و سہراب کو ساتھ لیا واسطے شکار کے روانہ ہوے
سہراب ساتھ ہی انتظام سواری کرتا ہوا صحرا مین آکر پہونچا شاہزادے نے دیکھا وقت اول نماز ہی سب نے
نماز پڑھی شاہزادے نے ارشاد فرمایا کہ طبل باز بجے پڑے **نظم**

چو ورنا لیدن آمد طبلک باز
برآمد مرغ صید افگن بہ پرواز
رہا شد بر ہوا از شبک پر
جہان شد خالی از کبک و کبوتر

باز بحری جتنے یہ سب جانور جو آئے ہر طائر نے جاکے اپنے اپنے شکار کو شکار کیا سردار گھوڑے دوڑنے
پھرتے ہین شکار کھیل رہے ہین ایک مقام پر چند آہو چرا کرتے تھے کہ شاہزادہ بدیع الزمان نے کہا
جو جسکے سامنے آئے اسکو شکار کرے کسی کی قید نہین ہی سردارون نے گھوڑے ڈالے ایک آہو کے پیچھے
سہراب نے گھوڑا ڈالا ایک طرف بدیع الزمان چلے قفصل کہین قارن کہین مگر میلاد نے سہراب کا ساتھ
نہین چھوڑا اسکا آہو بھی اسی طرف چلا ایک مقام پر آکے سہراب نے آہو کو شکار کیا بقربانی پہونچایا کھڑا ہوا
سہراب کا ارادہ ہی کہ پیشخیمہ شکار ہولے تو سوار ہون کہ پھر گرد ہی میلاد آکے پہونچا اپنے آہوے صیدکردہ کو
شکار بندے باندھے ہوے سہراب کو دیکھکر کو دیڑا سہراب نے پھر وہی تقاضا کیا کہ کیون میلاد یہان
شکار مین آقا کو تو کون میلاد نے کہا ای سہراب اب تمھاری شامتین آئی ہین اسطرح شاہزادہ تمکو لڑادیگا
جیسے شاگردون کو لڑادیتے ہین اپنی آبرو رکھو اسکو غنیمت جانو تمھین کہنے کو ہوگا کہ ہم زیر نہین ہوے
اور اطاعت قبول کی بس اسقدر حیلہ کافی ہی مقابلہ کروگے زیر ہو جاؤگے یہ بات بھی جاتی رہیگی خبردار یہ گمان
دل سے نکال ڈالو ای سہراب بہت ذلیل ہوگے امان نہ ملیگی یہ دونون چچا بھتیجے قاسم و بدیع الزمان
جہان لشکر اسلام کہلاتے ہین انھون نے ملک سجان فتح کیا وہ ثمالیہ مین پہونچے دربار سیف الملک مین
ہنگامہ ڈالدیا اس ملک والے جرأت مین وحید عصر تھے مگر کوئی قاسم پر غالب نہ آیا دربار بھر کو دبالیا اسکے
بیٹی پر عاشق ہوے ماہ تاجدار کو نکال لائے کسی سے کچھ نہو سکا سرفتنۂ ملک ثمالیہ کہلانے مراد تو یہ بھی برابر
رہین یہ قاسم ہی کا کلیجہ ہی کہ جو انسے برابر رہتا ہی اور کسکی مجال کسکی تاب ہی کہ جو انکا ہم نبرد ہو سہراب خفا
ہونے لگا کہ میلاد عجب طرح کے آدمی ہو ہم تمسے ذکر کرتے ہین تم اتنے ہیرو باؤ تولتے ہو اب آج رات کو ہم
صحبت مین ضرور عرض کرینگے اور نہ کچھ ہوگا تجربہ کرو نکالو و کمد سے کھاتا بلکہ ہو نکالو اور ای میلاد اگر تمکو کسی طرح کا
خوف ہو تو تمسے بھی موجود ہون میلاد نے کہا میری کیا مجال ہی مین تمھارا بھی تابعدار ہون اور وہ آقاے نامدار ہین

یہ دونون آپسمین باتین کر رہے ہین چونکہ ہمصحبت ہین ہنس بھی رہے ہین تکرار بھی ہو جاتی ہی کبھی قبضون پر تلوار کے
ہاتھ پڑتے ہین کہ صحرا سے گرد اڑتی دیکھی ایک آہوے تیر خوردہ بھاگا ہوا آتا ہی کسی نے تیر مارا ہی پیچھے پر
تیر پڑا تا بہ سری جا کر غرق ہوا آہو چھپتا ہوا آتا ہی سہراب نے کہا ایک شکار اور خدا نے بھیجا یہ کہکے تیر مارا
آہو بسمل ہو رہا تھا لہرا کے گرا سہراب نے کھینچا دیکھا تو تیر نہایت معقول زمرد کے نگینے جسپر جڑے ہوے ہین
کسی رئیس کا تیر معلوم ہوتا ہی سہراب نے اُس تیر کو پشت سے آہو کی نکالا چاہتا ہی کہ نام پڑھون بسبب
خون کے پڑھا نہین جاتا کہ گرد اڑ کے کی سم مرکب کی صدا بلند ہوئی سہراب نے سر اٹھا کے دیکھا کہ ایک
نقابدار زرد پوش بصد جوش و خروش تیر و کمان ہاتھ مین چار جانب اپنے صید کو دیکھتا ہوا چلا
آتا ہی اپنے صید کو جو قریب سہراب کے پایا قہر و غضب مین قریب آیا آواز دی او نامرد تونے ہمارا شکار کیون
شکار کیا تو نہ سمجھا کہ مردان عالم کے ہاتھ کا تیر پڑا ہی سہراب ہنس پڑا کہا واہ سبحان اللہ کیا اچھا تیر آپنے مارا
کہ آہو کے جسم مین بھی غرق نہوا ہمنے اچھا کیا شکار کیا بلکہ تمکو بھی شکار کرینگے اب بچکر کیونکر جاؤگے تمنے
مجھکو نامرد کہا ابھی مزہ دکھاؤ نقابدار نے کہا آ سامنے زبان تیر و کلہ عمود سے جواب دے خالی کیا باتین
کرتا ہی سہراب نے نیزہ مارا نقابدار نے نیزہ توڑ ڈالا فرمایا اسی گھمنڈ ہوے نیزے پر بڑا گھمنڈ تھا اب تو تیغ
مین سہراب نے قبضے پر ہاتھ ڈالا کہا او نقابدار تیری قضا ہی لیکر آئی ہی افسوس ہی کہ آقاے نامدار
سامنے نہوے نقابدار نے کہا واہ آپکے آقا بھی ایسے ہی ہونگے جیسے آپ ہین سہراب نے کہا
خبردار ہو جا خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا نقابدار نے بڑھ کے بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا سہراب نے گریبان
مین ہاتھ ڈالا کہا اے نقابدار دیوانہ ہوا ہی کہین مردان عالم کے قبضے سے تلوار نکلتی ہی دو دو جھٹکے چلے
گھوڑا دو گینڈا زمین پر بیٹھ گیا میلاد نے آواز دی اے پہلوان تمہارا بار گاوزمین سنبھالیگی نقابدار نے کہا
کیا ارادہ ہی سہراب نے کہا کشتی مین مقابلہ ہو نقابدار کود پڑا سہراب غصے مین زمین پر آیا کشتی ہونے لگی
میلاد دیکھ رہا ہی نقابدار نے اُترتے ہی اکھیڑ و پیر رکھ لیا جمنا تھمنا مشکل کر دیا میلاد بنگاہ غور دیکھ رہا ہی
جی مین کہتا ہی یہ جوان کون ہی اُسنے اسکے جی چھڑوا دیے آقا کو کہان سے تلاش کر کے لے آؤن مجھے نہین یقین
کہ سہراب غالب آئے نقابدار نے اُترتے ہی مرکب سے قیامت برپا کر دی میان سہراب ہانپ رہے ہین مگر
نقابدار کو کچھ خبر نہین کہ مین کس سے لڑ رہا ہون پہر دن چڑھے کشتی شروع ہوئی تھی سب پہلے قراول
ڈھونڈتے ڈھونڈتے آئے میلاد بھی کھڑا ہی نقابدار سے کشتی ہو رہی ہی پانچ سو جوان صف باندھے
کھڑے ہوے ہین تماشا دیکھ رہے ہین سہراب کے واسطے دعائین مانگ رہے ہین بعض کہتے ہین کہ
یارو ہمین نقابدار سے کوئی واسطہ نہین اور سہراب ہمارے آقا کا سپہ سالار گرہم سب کے سب
نقابدار ہی کی فتح چاہتے ہین شرط بدو کہ نقابدار ہی غالب آئیگا آپسمین شرطین ہونے لگین چپکے چپکے
بد رہے ہین مگر نقابدار کیطرف سے بہت بدتے ہین لڑتے لڑتے شام ہوئی سہراب نے رک کر کہا اے ن
قابدار تو خوب لڑا بیشک فن سپہ گری کو خوب جانتا ہی اب جا اور جا کے آرام کر کل لشکر شاہزادہ بدیع الزمان
پر قلعہ سہمانیہ مین آنا آقا بھی ہونگے بلکہ میرے آقا سے مقابلہ کرنا نقابدار نے کہا جیسے تم ہو ویسے تمہارے
آقا بھی ہونگے مین نہین جانے دونگا ایک طرح جانے دیتا ہون کہ یہ دونون آہو اپنی گردن پر باندھو میرے
گھوڑے کے ساتھ دوڑتے ہوے چلو تو البتہ کیا مضایقہ ہی صید زبون کو چھوڑ دین جب تو سہراب

جھلایا کہا تو نے مجھکو کوئی فرد ور مقرر کیا ہی میری تو جان بھی جائیگی تو یہ کام نہ کرونگا اور رات کو ہماری
تمھاری لڑائی کو کون دیکھے گا نقابدار نے کہا مین تو اکیلا پھرتا ہون اس دشت مین اگر روز شیر و نہنگ
شکار کرتا ہون تمھارے ساتھ ملازم موجود ہین جب زیر ہوتا ان بھون سے اشارے کر دینا نقابدار
کو پکڑ لو دیکھنا کیسا شکار کھیلتا ہون میرا لقب ہی ہژبر شیر ور دو چار شیر روز شکار کرتا ہون اسمین تو
تنے ہرج ڈالا اب تمھین زیر کر کے پیچلو لنگا رات بھر خدمت کراؤنگا صبح کو چھوڑ دونگا سہراب نے
پلٹ کے کہا ای میلاد روشنی کراؤ پانچ سو سوار و پیدل ساتھ ہین دیہات و قریات مین دوڑ گئے لیکن
سہراب نے میلاد سے کہا آقا کو بھی تلاش کر لو وہ البتہ اس نقابدار کو زیر و زبر کر دیتے ای میلاد
میرے تو تمام جسم مین درد ہوتا ہی دیکھیے کیا ہو میلاد بھی حیران ہی قضائے کار سوار و پیدل دیہات
و قریات جو گئے فضل و قارن بھی واسطے شکار کے آئے تھے بھٹکتے پھرتے تھے فضل نے پوچھا سپاہی
کہ نقابدار کی نقاب کا کیا رنگ ہی سپاہی نے کہا زمرد پوش سبز نقاب چہرے پر ڈالے ہی فضل نے
قارن سے کہا ای قارن سمجھے قارن نے کہا خوب سمجھ گئے چلو چلکر تماشا دیکھین روشنی ہوئی کشتی ہونے لگی
کہ فضل و قارن بھی آ کے پہونچے کشتی دیکھتے ہین اور ہنس رہے ہین کبھی پکار کر کہتے ہین نقابدار کیا کہنا
قارن نے کہا بعد سہراب کے مین بھی نقابدار سے لڑونگا فضل نے جھڑک دیا کہ ای قارن کیا کہتے ہو
سالار کو جنگ باختر تمنے دیکھا جنگ ہفت صف تمنے ملاحظہ کی کوئی کلمہ نادرست منھ سے نہ نکالنا ورنہ
ہمپر آفت آئیگی میلاد گھبرا گھبرا کے پوچھتا ہی کیا ای فضل تم اس نقابدار کو جانتے ہو فضل نے کہا ہم کیا جانین
اتنا جانتے ہین کہ بہادر بے نظیر ہی اور کس لطف سے لڑ رہا ہی دیکھو میان سہراب کا کیا حال ہی پسینے پسینے ہین
ہانپ رہے ہین صاف ثابت ہوتا ہی کہ نقابدار سہراب کو لڑا رہا ہی جہان پر اسکا جی چاہے زیر کرے
میلاد کہتا ہی سہراب ایسا نہین کہ یکایک زیر ہو جائے چار پہر رات اسی طرح گذری صبح کو فضل وغیرہ
نے دیکھا کہ نقابدار زیادہ تیان کرنے لگا جہان سہراب کو پکڑ لایا اسے دو تین سہم سے مار دیے کہ اب
سہراب اپنی جان سے بیزار ہو گیا بمشکل سمٹ کر نکلا مگر رنگ رو زرد چہرہ پر گرد پریشان و بدحواس اپنی
زندگی سے یاس مگر رہے جاتا ہی پہر دن چڑھے سہراب نے کہا ای نقابدار تو پہر ہمارے تمھارے مقابلے
کو گذرے ایک زور آخر کرتا ہون نقابدار نے کہا بسم اللہ وہ زور کس گھری مین باندھ لائے تھے
سہراب نے کہا ای نقابدار کیا باتین کرتا ہی وہ زور میرے جسم مین موجود ہی دیکھو تو اب حال سمجھا بیگانین
اگر پہاڑ پہ زور کرون اسکو اسکے مقام سے اکھیڑ لون نقابدار نے کہا غفلت نہ کیجیے زور آخر دکھایے فضل و
قارن بھی آگے بڑھ آئے کہ سہراب نقابدار کو ریل کر لے دو چار آٹھ نو قدم تک ریل کر لایا سہراب نے
کہ مارا بایان گھٹنا نقابدار کا جھکا تب کر لنگر مارا کہ پشت پا تک غرق ہوا اوپر آ کر سہراب چھایا کمر زنجیر مین
ہاتھ ڈالکر وہ زور کیا کہ حقیقت مین اگر پہاڑ پر زور کرتا اکھڑ آتا مگر اس کوہ وقار کے لنگر مین حس و حرکت
بھی نہ پائی تھک کر ہاتھ اٹھا کے کہا ای نقابدار اب تیرے زور کا مشتاق ہون یہ سنکے نقابدار اپنے مقام
اٹھا دونون مونڈھے پکڑ کے سینے مین سر اڑا کے لے دوڑا اکیس قدم ریل کر لایا وہان پر آ کے کہہ مارا دونون
گھٹنے میان سہراب کے آشنائے زمین ہوے سہراب نے چاہا تڑپ کے نکل جاؤن مگر اب کب ممکن ہی نقابدار
نے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالا آواز دی ای سہراب ہوشیار رہنا یہ کہکے نعرۂ شیرانہ کیا شعر کیجیے نعرہ زد میر منزل مصاف

کہ بیم غریو دکوہ قاف پر فضل نے الامان کی آواز دی قارن کانپ گیا میلاد کے ہوش و حواس مین خلل آیا کہتا ہی
آواز نے نقابدار کی دل بیقرار کر دیا کیا غضب کی آواز ہی خدا سہراب کو بچائے نقابدار نے ایک زور کیا پہلے
زور مین تا بہ گھٹنہ دوسرے زور مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کیا داہنا پانون آگے بایان پانون
پیچھے پیترے سے کھڑے ہوکے چرخ دیا مثل طاؤس آتشبازی چرخ کھانے لگا سر کا خود کہین ہاتھ کے دستانے
کہین جا کر گرے نقابدار نے دے مارا سہراب نے چاہا منہ تھے کی کھاکے سنبھلون نقابدار نے جھپٹ
کے ایک ٹھوکر ماری کہ چارون شانے چت ہوا نقابدار نے چھاتی پر سوار ہوکے زانوؤن سے خوب مسلا
آواز دی کہ اب اطاعت مین کیا کہتا ہی اہو اپنی پشت پر لاد کر لیچلیگا سہراب رونے لگا کہا ای نوجوان آج
تو مین تجھسے پھنس گیا اور زیر بھی ہوا اطاعت تو جبکی کی اسکی کی اور یہ بھی یقین کامل جانیو کہ میرا آقا ہے نامدار
تجھکو ڈھونڈھکر زیر کریگا تو مجھکو قتل کرین اطاعت نہ کرونگا پتا اپنا بتادے کہ تو کہان رہتا ہی یقین ہی
کہ میرا آقا ہے نامدار و مولاے قدرشناس ضرور تجھکو تلاش کرنے جائیگا تب تجھکو احوال معلوم ہوگا کہ بہادر
ایسے ہوتے ہین نقابدار نے کہا جیسا تو ہی ویسا ہی تیرا آقا بھی ہوگا ہمنے امتحان کر لیا بلکہ طریقے سے معلوم
ہوتا ہی کہ جیسے تم زبردست ہو ویسے تمھارے آقا ہونگے سہراب نے کہا ای نقابدار ہرچند کہ مجھسے اور
آقا سے مقابلہ نہین ہوا ہی مگر عرض کرتا ہون کہ اس شیر کا مثل نہین ای نقابدار جو میرے دل مین غرور تھا
وہ آج تو نے نکال دیا اب جانتا ہون کہ آقا تجھکو زیر کرینگے بس اب جلد مجھکو قتل کر فضل و قارن بھی قریب
آگئے کہ رہے ہین ای نقابدار ہم بھی تجھسے مقابلہ کرینگے جانے نہین دینگے ہمکو زیر کرنے تب تجھکو اختیار ہی
سہراب کو چھوڑدے امیہ ہنس رہا ہی فضل نے جھلاکے کہا ای امیہ کیا ہنستے ہو ہمارا پہلوان زیر ہوا
ہم نقابدار کو جبتک زیر نہ کرینگے جانے نہ دینگے مضحکہ ایسے وقت مین کرتے ہو ہم اپنی جان سے بیزار ہین
نقابدار نے کہا ای فضل تم کوئی مقابلہ مجھسے نہ کروگے لو دیکھ تو لو یہ کہکے نقاب چہرۂ بینظیر سے الٹی اب سب نے
فرزند دلبند آفتاب عربستان شاہزادۂ بدیع الزمان کو دیکھا سہراب اٹھکر قدمون سے لپٹ گیا کہ آقا آپنے
سر میدان کاہیکو ذلیل کیا بدیع الزمان نے فرمایا افسر وہی جو اپنے سردار پر غالب آئے اگر تمپر غالب
نہ آتے اپنے کو ہلاک کرتے جس روز سے تمنے ہماری اطاعت کی ہم دیکھتے تھے کہ تمھارے منھ سے یہی
نکلتا ہی مگر شکر ہی کہ آرزوے دل تمھاری پوری ہوئی فضل وغیرہ نے قدمبوسی کی میلاد و قزاق بہت
خوش ہوا اشارے سے کہتا ہی یا آقا یہ احسان تو آپنے مجھپر کیا یہ بہت بلبلایا ہوا تھا ہر مرتبہ مجھسے یہی
کہتا تھا کہ آقا کو تو کون شاہزادے نے کہا ای برادر ہم خوب سمجھتے ہین انکے تیور دیکھا کرتے تھے شکر ہی
کہ خدا نے اپنا فضل شریک کیا کہ یہ زیر ہوے اس روز بڑی خوشی ہوئی سب سردارون نے جشن کیا
اس جشن مین تھے کہ خبر پہونچی ملکہ شبنم گوہر پوش و جملہ سرداران نامی مع ملکہ رنگین و کیشر سب حاضر
ہوتے ہین مال طلسمی بھی ہمراہ ہی بدیع الزمان نے سردار واسطے استقبال کے بھیجے مال طلسمی بھی آیا
کئی سو آراستہ زمرد نگاری کے جملہ جو شمار کیا لاکھ سوار و پیدل تھے اور غیر ساحر دو لاکھ ساحر جنگی افسر
ملکہ رنگین و کیشر قرار پائی ہین غیر ساحر و نکا افسر سہراب گرد کو قرار دیا اس جاہ و حشم سے بشوکت تمام
وہ بکیفیت مالا کلام طرف طلسم نور افشان کے کوچ کیا اب انکو راہ مین چھوڑو کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا
جملہ ناظرین والا مقام و مشتاقان بلند احتشام خیال رکھین کہ داستان شوکت بیان شاہزادۂ بدیع الزمان

ایسے وقت پر بیان ہوگی کہ ناظرین بہت پسند فرمائینگے

دو کلمۂ داستان حیرت بیان ملکہ حیرت جادو کی ہمراہ عقاب ابر سوار کے طرف طلسم ہوشربا کے جاتی ہین اور چالاک بھی اسکے ہمراہ ہو جمال عدیم المثال ملکۂ حیرت جادو دیکھ لیا کرتا ہو باقی حالات متعلقۂ داستان ہذا ساقی نامۂ مصنف

کہان ہو حسرے ساقی مہ لقا — خوش آتی ہو میخوار کی یہ ادا
کھلین غنچہ خاطر دل پسند — کہ یاد خزان کرتی ہو دردمند
برستا جو ابر سیہ فام ہو — تو سبزے کو کیا خواب سے کام ہو
جو یان گلشن نکھرنے لگے — کہ سینے گلون کے ابھرنے لگے
وہ نرگس کہ پھولونگی ہر جا چمن — وہ سوسن کے ہنس ہنس کے گرم سخن
صبا باغمین گلفشانی کرے — تو ابر گہربار پانی بھرے
بہار ست ساقی جفا سے گئی — خطائی گئی و خطا سی گئی
جو اک جام صہبا سے سرجوش دے — تو اس بیخودی سے مجھے ہوش دے
تامل نہ کر دل بہت تنگ ہو — کہ یان عقل اور عشق مین جنگ ہو
نہ راحت ملی عاشق زار کو — نہ صحت ہوئی اسکے بیمار کو
جو بلبل ہو نالان تو گل شاد ہو — کوئی قیس ہو کوئی فرہاد ہو
یہ کہتا ہو عشق جلالت پسند — نہو نامرے ظلم سے دردمند
سمجھ لے کہ ظاہر مین بیداد ہو — مگر صاحب عشق آزاد ہو
کبھی عشق گل کا فسانا ہوا — کہ شبنم کو آنسو بہانا ہوا
مجازی سے عشق حقیقت ہوا — کہ یہ صاحب جاہ و حرمت ہوا
بیان محبت رقم ہو گیا — نہان خجالت سے قلم ہو گیا
گلابی یہ خالی دکھاتا ہی کیون — جلے دل کو ناحق جلاتا ہی کیون

سنا وصل دلبر کی مجھکو خبر — نہال تمنا تو ہو بارور
اٹھا ابر رحمت بصد شد و مد — کرے مے پرستون کی ساقی مدد
جلائے گلون نے جو گل کے چراغ — ہوے سرخرو سبز بختان باغ
گلون مین عجب رنگ لائی ہین — کہ گلشن کی آباد گلیان ہوئین
ہوا ہین جو فرحت کی آنے لگین — تو پھر بلبلین رنگ لانے لگین
ہوئی طائرون نے یکایک پکار — مبارک کہ گلشن مین آئی بہار
نہ میخوار محروم بادہ رہے — کہ ہی فصل گل نشئہ مے چڑھے
لبالب کوئی جام مے بھرکے لا — کہ رندو نکو اب جوش ہے ساقیا
یہ کہتی ہو عقل فراست مآب — کہ ہین عشق مین آفتین بیحساب
جنون نے کیا یہ حال ہو سربسر — گریبان دریدہ خمیدہ کمر
جو تجھی الفت کی خواہش ہوئی — تو سختی سے پھر جان شیرین گئی
مرا ظلم و بدعت صدا کام ہو — کہ آوارگی مین مرا نام ہو
تجھے حال الفت کا حالی نہین — کوئی شے محبت سے خالی نہین
قمر شمع روغن کا بھی ذکر ہی — کہ جلنے کی پروانے کو فکر ہی
تجھے عشق و الفت مین کیا دخل ہے — کہ یان اہل دل کو بڑا دخل ہی
پلا ساقیا خون دل کی شراب — کھلا ساقیا مرغ دل کے کباب
یہ منظور ہی ای قمر بیدرنگ — کہ ہو سحر کی آج آغاز جنگ

چہرہ معرکہ آرایان داستان حیرت و سرفروشان رنگین بیان حسرت و عبرت اس داستان سحر عنوان کو اسطرح تحریر فرماتے ہین

قطعۂ مصنف

مضامین رنگین بہم ہو گئے — کہ حالات حیرت رقم ہوگئے
چل ای توسن کلک جادو نگار — چھلاوے کی ہو چال وقت شکار

سابق مین تحریر کیا ہو کہ حیرت گلرنگ کو قتل کرکے طرف ہوشربا کے چلین مگر یہ بھی ظاہر ہوا کہ معشوق چالاک کا نقش الفت دل حیرت پر جمگیا اکثر ذکر بھی کرتی ہو کہ چالاک نے بڑی جانبازی کی اگر کسی کنیز نے ذکر کیا کہ عمدہ شاطر ہو افرنج جادو کے پاس خدمتگارون مین ملازم ہو تو ملکہ جھلاکے جواب دیتی ہین کہ اری بہار توکیا جانے وہ خدمتگار نہین ہو فرزند دلبند خواجہ عمرو بن امیہ ضمری چالاک بن عمرو ہو تجھے کیا معلوم کس امید پر جانبازی کرتا ہو اگر اسکی جانبازی اسکا خدا مقبول کرے عقاب ابر سوار تو اب بہت بیتاب ہو دربار مین بھی رنجیدہ کبیدہ آتا ہو دفـ

لباس بدلتا ہی اور کبھی بھاری بھاری کپڑے پہنتا ہی ملکہ عالم پر رنگ جما تا ہی چونکہ زمانہ زیادہ گذرا حیرت نے
بھی ایک دو مرتبہ دیدہی کرکے بات کی عقاب نہال ہوا بحال ہو گیا ایک دن بارگاہ حیرت مین چلا آیا حیرت
کنیزون سے کہنے لگی کہ صاحب یہ بات مجھکو نا پسند ہی بے پوچھے ہمارے چلے آنا کیسا آج تو انھون نے بڑی
بے اعتدالی کی آیندہ کیا کرینگے اب حوصلے بڑھ گئے کہ بے بلائے چلے آئے ایسا نہو کسی دن مجھپر دست اندازی ہو
مین جان دیدونگی اور کیا نفع ہوگا جو میرے اُنکے عہد ہی اُسکے خلاف نہ کرین کنیزون سے سمجھا کے کہدیا وقت پر
شہنشاہ کو سمجھا دینا آج تو مین اُٹھ گئی اگر اور کسی دن ایسی حرکت کرینگے میرے اُنکے فساد ہوگا تم سب
صاحبونکو بھی یاد ہوگا کہ یہی وعدہ کیا تھا کہ جب تک ہوشربا پر قبضہ نہوگا اور سر قاتل افراسیاب نہ دینگے
کوئی خطا مجھسے سرزد نہوگی انھون نے یہ زیادتی کی چالاک بشکل کنیز حاضر تھا یہ تو چاہتا ہی کہ عقاب سے
فساد ہو حیرت کو لے بھاگون مدت سے اسکے ساتھ ہون چالاک نے جاکے عقاب سے کہا کہ حیرت
بہت خفا ہوئی ہین آپ وہان کیون گئے تھے عقاب نے کہا ای نسترن کیا کہون جو مجھپر گذرتی ہی راتین
ہجر کی تڑپ تڑپ کے گذرتی ہین جب خنجر ہال بجھا ہی کلیجے پر چھریان پڑتی ہین ای کنیز اب تو میری یہ کیفیت ہی
یہ نہ سمجھا تھا کہ ایسی ایسی جفاؤن سے اور مجھسے سامنا ہو جائیگا اسکی کسکو خبر ہی کہ میرا حال ابتر ہی قطعہ

دل اک بت پہ شیدا ہوا چاہتا ہی
فلک مثل مینا ہوا چاہتا ہی
دل پاک ایسا حرم ہی کہ حاجی
ارے تجھکو سودا ہوا چاہتا ہی
مین بیدم پڑا تھا جلایا ہی مجھکو
نہین میرا پیالہ ہوا چاہتا ہی
گذر اُس پری کا ہی اکثر چمن مین
ہر اک نخل طوبی ہوا چاہتا ہی
پڑا کان مین سروبالا کے بالا

خدا جانے اب کیا ہوا چاہتا ہی
لحد مرکو ہو بچانے کوئی یہ مژدہ
خدا اُسپہ کعبہ ہوا چاہتا ہی
جو چھینٹے ہین پیشانی پر آب افشان
یہ قاصد مسیحا ہوا چاہتا ہی
فزون چشم جانان کی ہر دم ہی وحشت
درختون کو سایہ ہوا چاہتا ہی
جو زیر قدم غیر نے سرکو رکھا
جنون یان دوبالا ہوا چاہتا ہی

یہ جوش شراب اس برس ہی کہ ساقی
روان مے کا دریا ہوا چاہتا ہی
سویدا کی جا سنگ اسود کو چوما
یہ صفحہ مطلا ہوا چاہتا ہی
پیالہ مجھ آزاد کا بھر دے ساقی
یہ آہو چکارہ ہوا چاہتا ہی
بہشت آج گلزار ہی حور ہے تو
تو خار کف پا ہوا چاہتا ہی

چالاک نے کہا حضور بجا ہے
مگر وصل حیرت کا بہت دور ہی کیا تعجب ہی آپ محروم رہین آپ کو یہ بھی خبر ہی کہ اُسکا عاشق صادق
مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو لشکر مین آپکے موجود ہی جسنے طلسم توڑا کس کس مصیبت مین شریک ہوا
مشقت اُسکی بالا بالا نہ جائیگی اُسکی محبت ضرور رنگ لائیگی عقاب نے کہا بی کنیز صاحب کیا مجال ہی
کہ کوئی حیرت کا نام لیوے زبان کاٹ لون میرا گھر بار چھوٹا غریب الوطن جنگلون مین مارا مارا پھرتا ہون
مین بھلا اُنکو چھوڑ دونگا چالاک نے کہا ای عقاب جسدن ایسا ارادہ کروگے جسم پر سر نہوگا وہ تلوار
چلیگی کہ تمکو بھی معلوم ہوگا دیکھو خبردار ایسا ارادہ نہ کرنا عقاب نے کہا ای کنیز تو تو مدعی بنکر آئی ہی کنیز نے
خوب خوب فقرے کہے عقاب کو جلایا چلتے چلتے یہ کہدیا کہ دیکھو براہ خیر خواہی عرض کرتی ہون جو کام
کرنا بہت سمجھکے کرنا ورنہ بہت پچھتاؤگے آیندہ تمکو اختیار ہی چالاک اُسی کنیز کی شکل پر سامنے ملکہ
حیرت جادو کے آیا کہا واری میان عقاب اب سوار تو بڑی بلند پروازی کرتے ہین کہتے تھے
بی حیرت جادو لاکھ نہین نہین کرین مین ایک دن رات کو چڑھ بیٹھونگا حیرت نے کہا اُنکی شامتین

آئی ہین بھلا اور تو باتین بڑی دور ہین وہ ہاتھ تو لگائین ہاتھ کٹکر بیرون بارگاہ جا گریگا وہ سحر کیا کرتے
ہین مگر خیر سمجھا جائیگا کہا حضور راز و نیاز ہین ایسی باتین کہین کہ حیرت کو بھی خوب بھڑکا دیا حیرت
کو بھی خوب غصہ ہی کہتی ہی اب عقاب سے ہمسے جدائی ہوگی یہ نہ سمجھین کہ مین تنہا ہون سب کچھ ممکن ہو سکتا
ہی جسکا قصد کرونگی لشکر جمع کرونگی یہ کہکے شب کو آرام فرمایا چالاک دیر تک پانون دبایا کیا چالاک
کی جانبازیون کے حالات بہت بیان کیے ہین حیرت نے کہا ارے مین کیا کرون یہ مجھکو خیال آتا ہی کہ وہ عیار جو
افسر ہی اہلیان لشکر مجھکو کیا سمجھینگے اسوجہ سے میرا دل دکھ جاتا ہی ورنہ ہر مرتبہ اُسنے جان اپنی دیدینے
مین کچھ اٹھا نہین رکھا مگر خدا اُسکا اُسکو بچاتا ہی سب میرے صفحۂ قلب پر مرقوم ہی اب تو اس بات کی ملکون
ملکون مین دھوم ہی کہ چالاک حیرت پر جان دیتا ہی خیر جو مرضی پیدا کرنیوالیکی بڑی رات گئے چالاک
حجرے سے اُٹھا اپنے مقام پر جاکے سو یا رات بھر رویا کیا دل سے کہتا تھا ای چالاک کیا کرون اب تو میری
حالت بیقراری نے بہت سر اٹھایا ہی ولولۂ جنون کی ترقی ہی تلوے کھجلاتے ہین ہزار طرحکے وسوسے دلمین آتے ہین

عاشقون سے ہی کڑی بات اُس بت بے پیر کی　　کاکل پیچان سے آتی ہی صدا زنجیر کی
کیون نہ خاموشی خوش آوے بلبل تصویر کی　　لطف کیا تیری طرح گر آہ بے تاثیر کی
جوے خون جاری کرے خواہش ہی یہ تقدیر کی　　کوہکن کیون تونے جوے شیر کی تدبیر کی
پھر رہی ہی عبث گردش جوان و پیر کی　　کسنے طفلی مین بھلا تدبیر کی تھی شیر کی
دم مین تیرے پنجۂ سیمین کو زرین کردیا　　اب حنا کے سامنے ہی خاک قدر اکسیر کی
تونے پائی زلف مشکین زلف نے پایا دہون　　تجھکو ہی مقراض کی حاجت اُسے گلگیر کی
پیشتر آنے سے باہر جاؤن مارے شوق کے　　روز وعدہ اس لیے آنے مین کچھ تاخیر کی
اسقدر بجوش جنون نے مجھکو لاغر کردیا　　ہتھکڑی کے بدلے کافی ہی کڑی زنجیر کی
کردیا غم نے لہو پی کے اسدرجہ سپید　　سادے کاغذ مین شباہت ہی مری تصویر کی
خواب اُس غفلت کدے مین اب جو آتے ہین نظر　　فکر کرنی ہی لحد مین ایک دن تعبیر کی
آج مارے جا پڑے تیر نگہ پارے مراد　　آرزو مدت سے ہی قوس قزح کو تیر کی
لگ چلے گلشن مین گر اُس سرو سیم اندام سے　　ہو چمک موج ہوا مین نقرئی زنجیر کی
خاک راہ یار چھٹنے جی سے ممکن نہین　　خاک مین مجھکو ملادیگی ہوس اکسیر کی
گر چھڑانا ہی تجھے پھاہا ہمارے داغ کا　　پہلے کرلے فکر ای جراح آتشگیر کی
طاق ابروے صنم جسدم نظر آیا مجھے　　ایک مسجد بس وہین راہ خدا تعمیر کی
اُس کمان ابرو کے اٹھ جاتے ہی میری جان گئی　　شعلہ پیکان شمع تربتون مین مرے تھی تیر کی
دانت تیرے دیکھتے ہی ہوگیا ناسخ شہید　　ہاے کیا ان موتیون مین آب ہی شمشیر کی

رات بھر چالاک رویا یہی بڑا خیال ہی کہ نہین معلوم لشکر مین کیا گذری دو دو زنگی سے مقابلہ سرہنگ
صبار رفتار عیار اُسکا مکار و غدار ہی مگر جاہر بن عمرو و شعبان خنجر گذار کدو کوشش کرتے ہونگے گرد
عیار برا نا جہان دیدہ کار آزمودہ جسنے قبلۂ و کعبہ کو دھوکے دیے مگر قبلہ و کعبہ نے بھی کیا کیا کارنمایان
فرماے موت مانگتا تھا اور موت نہ آتی تھی بڑا غضب ہی کہ صاحبقران بھی لشکر مین نہین خیر خدا مالک ہی

جانو حقیقی بجائیگا اس فکر مین تھا کہ گریبان سحر چاک ہوا ایک خدمتگار کی شکل بنکر دربار حیرت مین آیا
گلچینی گلشن جمال کی کرنے لگا ایسے ایسے فقرات کہے کہ حیرت کو عقاب سے ملال بڑھ گیا اتنے مین میان
عقاب بھی آکے دنگل پر بیٹھے آج سلام بھی نہ کیا حیرت خاموش بیٹھی ہی کہ ہوا تند چلی سب نے دیکھا
ایک ساحرہ مگر نہایت حسین ابر مروارید کا سایہ سر پر لاکھ جادوگرنیان پشت پر تخت یاقوتی پر اسی طرف
آتی ہی حیرت جادو کی جو نگاہ پڑی مسکرا کے فرمایا ملکہ نعمان مروارید پوش بصد جوش وخروش کہ
ساحران ہوش ربا سے ہین نہین معلوم کہان سے آتی ہین ارے استقبال کرکے لاؤ ایسین جلیسین
نہین مگر عقاب اپنے مقام سے نہ اٹھا نہ کچھ بولا ملکہ حیرت کو اور زیادہ ناگوار ہوا دل مین کہتی ہین
بھڑوا کیا سمجھا ہی کئی سحر کنیزین بمجبور رسالہ دار کچھ نمیدان جاکے پہونچے تخت کو ملکہ نعمان کے گھیر لیا ملکہ
نعمان نے گھبرا کے کہا تم لوگ کون ہو کیونکر آنیکا اتفاق ہوا کنیزون نے عرض کی ہمکو ملکہ حیرت جادو
نے بھیجا ہی نعمان نام حیرت جادو کا سنکر خوش ہوگئی فوراً تخت سے اتر پڑی لشکر لاکھون ساحرونکا اسی مقام پر
اتار آپ کنیزون کے ساتھ چلی آکر داخل بارگاہ ہوئی حیرت کو دیکھتے ہی قدمون سے لپٹ گئی کہا واری اپنی
لونڈی کو بھجا ناحیرت نے کہا پہلے ہی دو رستے [illegible] بلکہ پہچان لیا تھا کنیزون نے کہا کہ بی بی نعمان نہین ہی تجھے کہا
برسون صحبت رہی ایک مقام پر صحبت شراب وکباب بھی کیونکر نہ پہچانون حیرت ابھی لپٹ لپٹ کے نعمان سے بہت
روئی میان عقاب ابر سوار بھی بیٹھے دیکھا کرے ہین جب رونے دھونے سے فراغت ہوئی تو نعمان کو کرسی
ملی گھبرا کر نعمان نے پوچھا یہ دنگل پر جو تاج پہنے بیٹھے ہین یہ کون صاحب ہین حیرت نے اشارہ کیا کہ خیمے مین
چلکر کہدینگے نعمان جادو حیرت کا ہاتھ پکڑ کر آئی چالاک بھی بشکل کنیز ساتھ ہوگئین پہروم بھر ساتھ نہین چھوڑتا
کبھی بشکل ساقی بچہ کبھی مصاحبو نکی شکل پر ساتھ ہی ہر رنگ مین موجود رہتا ہی اور ہر وقت عقاب کی برائیان
کیا کرتا ہی اسوقت بھی ساتھ موجود ہی حیرت کے ساتھ بارگاہ مین آیا نعمان نے کہا آخر یہ کون ہی ملکہ نے کہا
یہ قصہ طول وطویل ہی مین طلسم ہوشربا سے بھاگ کر خورشید نگار مین گئی مسلمانون نے جاکے اسکو بھی فتح
کیا وہانسے جو بھاگی تو آوارہ ہولی کوئی مقام استقامت نہین ملتا تھا پھرتے پھرتے پردہ ظلمات مین پہونچی
وہ ملک سکونت ساحران ہی ہمکو جو تجویز کیا کوتوال آیا چاہا کہ پکڑ کر لیجائے مین نے کنیزون سے اشارہ کر دیا بی
غنچہ دہن اسوقت تک موجود تھین نعمان نے کہا گلعذار کی بیٹی کہا ہان ہوا جسکو مین نے بعہدہ فرزندی پالا
ایسی بڑی کہ کوتوال کو مارا وجہ بادشاہ کو قتل کیا اس بھڑوے نے آکر مجھکو پکڑ لیا ایسے نامرد کہ زوجہ کے قاتل پر
عاشق ہوے خیر بعد مدت بسیار میرا احوال ظاہر ہوا اس ارادے پر انکو لے نکلی کہ ہوشربا فتح کردو مسلمانو نکے
سر دو یہ راضی ہو گئے راہ مین بڑی بڑی افتادین پڑین یہ کہکے چپکے سے کان مین کہا کہ عمرو کا بیٹا چالاک
ابن عمرو ہر جگہ کام آیا اور راستے مجھکو پھرایا طلسم توڑا اور رہا بجا مصیبتین سہین مگر مین نے اسی موذی کا پاس کیا اسی کے
ساتھ رہی وہ بیچارہ بھی یہین اسی لشکر مین پڑا ہوگا بڑے شخص کا بیٹا ہی صاحبقران اسکو فرزند کہتے ہین میرے واسطے
وہ بھی آوارہ ہو رہا ہی مگر میان عقاب بہت جھلائے ہوئے ہین آج کئی روز ہوے میری بارگاہ مین بے پوچھے
چلے آتے ہین خاموش ہو رہی اب یہ فرماتے ہین کہ ایک دن شب کو قبضہ کرونگا نعمان نے کہا حضور کیا مجال ہوشربا
پر قبضہ کرنا ہی مسلمانو نکے سرکی بھی خواہش ہی مین حضور سے وعدہ کرتی ہون کہ دونون امر مجھسے ممکن ہین مین فوراً
ہوشربا پر قبضہ کرادونگی اسیطرف سے آتی ہون ایک سردار غیر ساحر طرف سے لاچین کی وہان مقرر ہی ساحر کا تو وہان

نہین کئی مرتبہ میرا ارادہ ہوا کہ جا پڑون سب کو قتل کر ڈالون مگر پھر سوچی کہ کوئی وارث حقیقی میرے ساتھ نہین
ہی شاہان قدیم اعتراض کرینگے اور جب آپ میرے ساتھ ہون تو پوچھنے کی دیر ہی طلسم پر قبضہ کیجیے بعد اسکے
غروبیہ باختر پر چلیے وہان چلکر اسد کا سر کاٹ لین صاحبقران و عمرو آجکل نہین ہین نعمان کے کہنے سے ملکہ
حیرت راضی ہوبیٹھی اور کہا کہ ہان اس بات پر میرا بھی دل گواہی دیتا ہی کہ ساربان زادے کے نہونے سے
کچھ عجب نہین کہ فتح ہو جاے عمرو و حمزہ کے سامنے تو کسی کی مجال نہین ہی یہ کہکے اپنے منھ مین طمانچے ماریگی
کہا کہ بوا خدا کے واسطے اب نام اس نگوڑے کا نہ لینا سنا ہی کوئی احمق گدھا سالوس شعبدہ باز ہی
اسنے دعوی خدائی کیا ہی اس سے صاحبقران لڑ رہے ہین صدہا ساحر اسکے ساربان زادے نے
مارے ایک بھائی اسکا ابلیس خود پرست مارا ابھی گیا نعمان نے کہا واری نام تو مین نہ لونگی کہا ضرور ہی
بیٹھے بیٹھے اپنے کو کسی آفت مین پھنسانا لیکن یہ عرض کرتی ہون کہ مین وعدہ کرتی ہون کہ چلتے ہی حمزہ اور
اوسکے عیار کو گرفتار کرونگی حیرت نے کہا اسے پکڑا تو وہ ضرور جائیگا مگر اسکا یہ شیوہ ہی کہ گرفتار ہوا اور
گرفتار کرنے والے کو مارا ہاے نعمان کس منھ سے بیان کرون کہ افراسیاب جب عمرو کو پکڑ لایا لیکن
عمرو نے وہ کارہاے نمایان کیے ابھی قید ہوا ابھی چھوٹا جسکے سپرد کیا اسکو مار لیا ہزارہا ساحر اسکے
ہاتھ سے مارا گیا نعمان نے کہا واری وہ وقت غفلت کا تھا ہم ہوشیاری کرینگے اب زیادہ کد و کوشش
کرینگے آپ صرف تخت پر بیٹھی رہین حیرت جادو نے کہا خیر سمجھا جائیگا مگر اس بہیا سے تو چھٹکارا ہو یا اب
مجھپر زبردستی قبضہ کرنیکو کہتا ہی نعمان نے کہا کیا مجال چالیس پچاس لاکھ فوج دم بھر مین الٹ دونگی
لاکھ ساحر میرے ساتھ ہین یہ ایک لاکھ چالیس لاکھ پر بھاری ہین آپ دیکھین کہ کیا ہوتا ہی اور وہان مین
حیرت و نعمان سے رہین نعمان کو بڑے اعزاز و اکرام سے اتارا گرد اپنی بارگاہ کے اسی کے ملازم ہونگی
چوکی و پہرے کرنیے نعمان ہر وقت حاضر خدمت رہتی ہی عقاب نے دیکھا جب حیرت بارگاہ مین آتی مین
نعمان ہر وقت ہمراہ رہتی ہی ایک چار دن تامل کرکے ایک دن شب کو عقاب چلا یہ سوچکر کہ حیرت سے
وصل حاصل کرون خواہ جان جائے خواہ رہے یکہ و تنہا دو پہر رات گئے چلا قریب بارگاہ حیرت کے پہونچا
وقت وہ ہی کہ نعمان سوتی ہی چالاک بشکل کنیز پاؤن دبا رہا ہی حیرت جاگ رہی ہی چالاک نے قصہ
صاحبقران کا چھیڑ دیا ہی چالاک بشکل کنیز دم بدم قصے کو طول دیتا ہی حیرت سنتے سنتے کبھی اٹھ بیٹھتی ہی
کبھی لیٹتی ہی بوا عجب طرح کا قصہ بیان کیا جی چاہتا ہی سنے جائیے چالاک کہتا ہی واری مین نے کتاب مین
دیکھا اسکی کتابین بڑی بڑی ہین جسکو اکثر روسا منشی احمد حسین صاحب قمر سے بیان کراکے سنتے ہین
لکھنؤ مین بڑا چرچا ہی ہر چند منشی صاحب مذکور ایک بہت بڑے طباع اور نامی گرامی ہین مگر کیا بیان کرون
امیر حمزہ کے پاس تین انگوٹھی کا مرکب ہی اور راہ تحفہ جات بھی انکے پاس ہین اگر لڑائی پڑے کوئی اثر
سحر نہین کر سکتا اسم اعظم الٰہی کے مالک ہین راہ زہد و اتقا کے سالک ہین جری بہادر صف شکن تیغزن ایکیلے
ہزارون مین لڑتے ہزارون کو ٹوک کر سر میدان مارا جب تک انکا دامن جرأت دراز ہی اہل بیان جرأت و
لیاقت کو انکی سطوت پر ناز ہی اسیر دیکھیے یہ کیفیت ہی حیرت کہتی ہی انکی مرتبہ اور تدبیرین ہونگی بروقت دیکھا
جائیگا کہ یکایک دروازے پر ہلڑ ہوا خدمتگار نے دوڑ کر دیکھا آکے حیرت سے کہا جسقدر نگہبان آپنے بٹھائے
تھے عقاب نے سب کو بیہوش کیا بارگاہ مین آتا ہی حیرت جادو نے گھبرا کے نعمان کو جگایا کہا بوا اٹھو غضب

ہوگیا عقاب ابر سوار آتا ہی نگہبانونکو بیچارے بیہوش کیا قریب دروازے کے پہونچ چکا ہی جلد جاکر روکو ورنہ اندر گھس آئیگا مین بھی سحر کرونگی نعمان نے دوپٹے کی گاتی باندھی چالاک بشکل کنیز دیکھ رہا ہی کہ نعمان دروازے پر پہونچی دیکھا ایک شخص سیاہرو تیرہ درون ساحرون کو بیہوش کرتا چلا آتا ہی نعمان نے سحر کیا للکار کے آواز دی خبردار ادھر نہ آنا ملکۂ عالم آرام مین ہین اگر خلاف حکم کریگا سزا پائیگا پکار کر عقاب نے آواز دی نعم عقاب ابر سوار ہنجا سامنے سے حیرت سوتی ہی سونے دے ہم جگا لینگے ہمارے لشکر کی بادشاہ ہی کچھ باتین کرنا ہین نعمان نے کہا اسوقت کوئی ضرورت نہین عقاب نے گولہ مارا نعمان نے گولہ کاٹا باران سحر برسایا اپنے نگہبانونکو ہوشیار کیا عقاب یہ کہتا ہوا جھپٹا کہ او نعمان تو جسدن سے آئی نہین معلوم کیا ملکہ کو سمجھا دیا کہ وہ آٹھ پہر بد مزاج رہتی ہین میری بات کا جواب نہین دیتی ہین ایسا غرور رہی مین بھی سمجھ لونگا نعمان نے کہا ای عقاب اصل کیفیت یہ ہی کہ مین نے مسلمانون کے طریقے دیکھے ہین کہ یہ جہان لڑے فتح پائی ان پر جانا اور فتح پانا دشوار ہی کیون تونے اپنا ملک و مال چھوڑا اپنے ملک کو چلا جا کے اپنی جگہ کو آباد کر رعایا پریشان ہوگی عقاب نے آواز دی او خیلا کیا بکتی ہی جو تجھسے ہوسکے قصور نہ کر یہ دونون تکرار کر رہے ہین کہ غول کے غول عنت کے غنت ملازمان عقاب پیدا ہوے آتے ہی نگہبانون پر جا پڑے عقاب نے منع کیا سحر چلنے لگا عقاب بھی شریک ہی اب تو نعمان بھی بڑھی حیرت جادو نے اندر سے سنا کہ لڑائی پڑ گئی فوجین لڑنے لگین ہنگامہ گیرودار بلند ہی حیرت نے بھی گاتی باندھی پائنچون مین گرہ دے کے اسباب سحر جھولی مین ڈال لیا جھولی کو بائین ہاتھ پر آراستہ کیا پکار کر آواز دی ای عقاب دیکھ کیون اپنی آبرو کھوتا ہی پلٹ جا لشکر کو اپنے پردہ ظلمات پہونچا مین تو ہمراہ نعمان سحر ہوشربا کے جاؤنگی عقاب ابر سوار نے کہا ای ملکۂ عالم آج وہ سحر کرون کہ تم اور نعمان دونون جانور بنجاؤ اُس قفس مین بند کرون کہ جسکو سامری و جمشید بھی نہ توڑ سکین یہ کہتا ہوا سحر کرتا ہوا چلا آتا ہی ملازمان حیرت روکتے ہین ملازمون سے یہ کب رکتا ہی جہان سحر کیا ہزار دو ہزار کے سر کٹ کے گرے اور آگے بڑھا ہر مرتبہ حیرت کو آواز دیکر پکارتا ہی کہ کیون ملکۂ عالم ہمنے ایک کروڑ روپیہ تمھارے واسطے صرف کیا اپنا وطن چھوڑا اُس جانبازی کا یہی معاوضہ ہی کیا آج آپ ہمسے جدائی کرتی ہین دیکھیے نعمان کو منع کیجیے میرے ساحر بہت سے مارے گئے اگر کل فوج کو حکم دونگا وہ زمین تھرا جائیگی ساٹھ لاکھ فوج لیکر نکلا تھا اب بھی بیس لاکھ فوج ہی دریاے قہار کی موج ہی ابھی طوفان برپا ہوگا حیرت نے جواب دیا کہ ای عقاب یہ بھی حوصلہ نکال لے دیکھ تو آج کیا ہوتا ہی تونے ہمارے پاس تنہائی مین آنیکا کیون ارادہ کیا عہد کے سراسر خلاف ہوا ہم کیا کسی سے پایہ کمی کا رکھتے ہین عقاب نے کہا تو لیجیے یہ بھی یاد رکھنے کی لڑائی ہوگی یہ کہکے عقاب نے افسرون کو آواز دی صمصام ہژبر سوار گمنام سرشار روشنا ہو رابر بارعا ہوار برف خیز ان تین سو افسرون کو آواز دی کہ ہان یارو کل فوج کو تیار کرو بلوہ کرکے حیرت جادو و نعمان کو پکڑ لو اب یہ زندہ نہ بچین اب ملکۂ عالم پر سحر کرکے اپنا مطلب حاصل کرونگا یہ جو عقاب ابر سوار نے آواز دی افسرون نے اشارہ کیا کمر بن باندھین کل فوج تیار ہوگئی ہنگامہ گیرودار بلند تھا حیرت نے طرف نعمان کے دیکھا اور کہا کیون بوا اب کیا ہونا چاہیے نعمان نے کہا حضور یہ لاکھ سوار و پیدل ان بیس لاکھ سوارونکو بھون بھون کر کھا جائینگے زندہ نہ چھوڑینگے مگر

ہماری لونڈی بھی آج کارنامے دکھائیگی برق جہندہ بنکر گریگی ایکطرف حضور سحر کرین ایکطرف لونڈی جاتی ہے یہ کہکے اُسکے
طلب کیے اُنکو ساتھ لیا سحر کرتی ہوئی چلی جس غول پر سحر کیا ہزار دو ہزار مر کر گرے حیرت جادو نے جو یہ دیکھا
سحر کیا لب یاقوتی جو کھولے مسکرا کے سحر کیا غنچہ دہن وا ہوا نسیم عنبر شمیم چلی دس ہزار ساحر ناک پھلا پھلا کر
خوشبو کو سونگھنے لگے حیرت نے زلفین عنبرین کو کھولا معلوم ہوا صحرائے ختن مین آگئے خطاکار دن نے اسباب
سحر ہاتھ سے پھینکے ماہور رفتار جو سب کے آگے تھا خوشبو آتے ہی دماغ الٹ گیا ساتھ والون سے کہا
کیون یارو کیا معشوق پریچہرہ ہے زلفین عنبرین براے طائر ہوش دام ہین ہزار ہا دل عاشقون کے ان حلقون مین
پھنسے پھر نہ نکلے ہمارا بھی دل تو دوستو انھین حلقون مین ہوگا ہمتو اسکے ساتھ شادی کرینگے دس ہزار نے
کہا حضور آپ کے ذہن مین جو آیا ہے بہت مناسب ہے ہم سب برات والے ہین ساتھ چلینگے بیاہ کے دانگنے
چوتھی چالے ہونگے جب سسرال کے دروازے پر جائیگا بڑا ہوگا لڑکا آیا لڑکا آیا سالیان ساس کہتی ہوئی دوڑینگی
پردے ڈالو پلنگ کو کسدو دیکھو صاحبو دلہن شرماتی ہے ساس کہینگی بی بی شوہر سے دل کھولکر باتین کرو کل بھی تمنے
سُنا کہ وہ بیچارہ رات بھر پاٹون دبایا کیا اور تمنے کروٹ بھی نہین لی خبردار آج شام ہی سے اصلی بات مانلینا
جھگڑا کرنے سے کیا فائدہ بالائی پر اٹھے کھائیگا خوب مزے اوڑائیگا ماہور خوش ہوگیا کہا بھائیو سچ کہتے ہو
مین جا کر ابھی عرض کرتا ہون دس ہزار جوانو تمکو ساتھ لیکر جھومتا ہوا چلا مگر قلب الٹا ہوا گریبان چاک چہرے
پر خاک کبھی حالت بیقراری مین یہ اشعار زبان سے نکل جاتے ہین

نظم

ہمیش روزن ہیں دیوار لیے پھرتی ہے
دیکھنے دیتی نہین اُسکو مجھے بیہوشی
کیون سیاہی یہ شب تار لیے پھرتی ہے
تو نکلتا نہین شمشیر بکف اے قاتل
گردش کافر و دیندار لیے پھرتی ہے
چال مین اُسکی سراسر ہے کسی کی تقلید
پا برہنہ طلب خار لیے پھرتی ہے
کسی صورت سے نہین جانکو قرار اے آتش

اس شفقت سے مجھے خاک ہو گا حاصل
ساتھ کیا اپنے یہ دیوار لیے پھرتی ہے
ال مفلس تجھے سمجھا ہے جنون نے شاید
موت میرے لیے تلوار لیے پھرتی ہے
رنج لکھا ہے نصیبون مین مرے راحت سے
کبک کو یار کی رفتار لیے پھرتی ہے
سایہ سان عشق کے ہمراہ ہے حسن پیچھے
طپش دل مجھے لاچار لیے پھرتی ہے

حسرت جلوۂ دیدار لیے پھرتی ہے
جان عبث جسم کی بیگار لیے پھرتی ہے
کسی عاشق کے تو منھ کو نہ کریگی کالا
وحشت دل سر بازار لیے پھرتی ہے
کعبہ و دیر مین وہ خانہ برانداز کہان
خواب مین بھی ہوس یار لیے پھرتی ہے
سنبھلے ہین دیکھکے مجنون کو گل صحرائی
ساتھ یہ جنس خریدار لیے پھرتی ہے

اسطرح کے اشعار پڑھتا ہوا چلا جاتا ہے ساتھ والے تعریفین کر رہے ہین کہتے ہین اے افسر کیا کہنا کیا شعر پڑھے ہین اس قافیہ کا اب
رنگ دیکھا ماہور کہتا ہے مین اپنی معشوق کے سامنے جاتا ہون یقین تو ہے کہ معشوق پسند کرے یہی
کہے کہ سب کے عاشقون مین سے بہتر ہمارا عاشق ہے یار نا موافق ہے یہ کہتا ہوا سامنے لشکر حیرت جادو
کے پہونچا جھک کے سلام کیا ہاتھ باندھکر بین بین کرنے لگا حیرت نے کہا کیا ہے عرض کی حضور مرتے
ہین حیرت نے کہا اگر ہمارے سامنے مرو تو ہم بھی نہ دیکھین ماہور نے تلوار کھینچی حیرت نے کہا مین
یہ جان دینا اچھا نہین سمجھتی ہمارا دشمن عقاب ابر سوار جو ہے اُسکا سر لاؤ ورنہ جھوٹے ہو اگر سر لائے تو
ہم تمھارے ساتھ شادی کرینگے تمھارے گھر بیٹھ جائینگے یہ سننا تھا کہ ماہور بلائین لینے لگا حیرت
نے کہا الگ رہو دشمن کا ہمارے سر لاؤ تب ہمسے بات کرو یہ سنکر ماہور سلام کرکے پلٹا تلوار کھینچے
ہوے ہزار سوار و پیدل لشکر پر بجوش و خروش چلا راہ مین جس غول نے روکا اُسکو پامال کرکے نکلا عجب

سامنے عقاب کے پہونچا عقاب نے پکار کر آواز دی کیون ماہور مزاج کیسا ہی کہا عرض کرتا ہون قریب آلون جب قریب پہونچا تلوار کھینچے ہوئے تھا ایک ہاتھ تلوار کا مارا عقاب نے بمشکل اپنے کو بچایا پہلا شانے پر پڑا عقاب ایک نخل کے سامنے مین جا کر ٹھہرا زخم اپنا باندھا دیکھا ماہور نے اتنے عرصے مین بہت لوگ مارے گر اُسیطرح ماہور بہوت ہو رہا ہی افسر گالیان دے کر روکتے ہین مگر وہ کچھ سماعت نہین کرتا جس غول پر ماہور جا پڑا فوج کو تہ و بالا کر دیا لاشون سے میدان کو بھر دیا عقاب نے دیکھا اگر پہر دو پہر یہ لڑیگا تو تمام لشکر تباہ ہو جائیگا یہ تو بخوبی ظاہر ہی کہ یہ اپنے ہوش مین نہین ہی سحر بھی حیرت کا متعلق بحیرت ہی جب پہر دو پہر مشقت کرون تب سحر اتارون پھر اسی کو کیون نہ مار ڈالون یہ سوچکر گولے لیے ہوئے بڑھا ماہور کی اُسطرف پشت تھی اسکے پشت پر گولہ مارا سینے کو توڑ کر پار گذرا ساتھ والے ساحر گالیان دیتے ہوئے بڑھے کہ او عقاب یہ کیا غضب کرتا ہی یہ جو لوگ ہوش مین نہین ہین انکو قتل کرتا ہی ایسے بیگناہون کے خون سے اپنے ہاتھونکو بھرتا ہی ہمارے ہاتھ سے کہان جائیگا یہ کہکے سب نے سحر کیے اور ربوہ کرکے عقاب پر چلے عقاب نے پیچھے ہٹ کے دو چار گولے ایسے مارے کہ سب کے سر پھٹکے گرے مگر چھاتی پیٹتا جاتا ہی کہتا ہی ہاے میرے کیا کیا ساحر مارے جاتے ہین افسوس میرے جان نثار دن کو یون شتو ابا جب تک عقاب سفان ساحر دن کو قتل کیا ملکہ نعمان نے فوج اپنی لیکر اسطورے جنگ کی جم جم کے اس طورے سحر کیے خوب خوب لڑی ڈیڑہ لاکھ ساحر مارے عقاب نے جو پٹ کے انکی لاشین دیکھین چیخین مار کر رونے لگا کہتا تھا یارو اس عورت نے میری جان لشکر کو مٹا دیا چراغ لشکر گل ہوا یہ کہکے حرف نعمان کے چلا سحر چلنے لگے عقاب نے زبان کا ٹکر خون جو پھینکا وہ قطرے خون کے نعمان پر پڑے بدن مین آبلے پڑگئے زبان بند ہو نیگی سحر فراموش ہوا دریاے حیرت کا جوش ہوا اُس پریشانی مین اسکے منہ سے نکلا کہ ملکہ عالم کنیز کو بچائیے آپ کہان ہین اب وقت امتحان ہی لونڈی کا خاتمہ ہوا چاہتا ہی عقاب نے جو نعمان کا یہ حال دیکھا تیغ کھینچکر چلا کہ نعمان کا سر اسی حال مین کاٹ لون نعمان تھراتی ہوئی پیچھے ہٹتی جاتی ہی اُس مقام پر درخت بھی تھے ایک کنیز ترکہ غول سے نکل پکار کر آواز دی ای شہنشاہ کیا کہنا آپ کے لشکر کے چار پانچ ہزار آدمی مارے جاچکے اسوقت بی حیرت غافل پڑی رہین یہ تو بیکار رہونی حیرت کو لیجیے حقیقت مین دنیا عجب مقام ہی اسیوجہ سے عبرت سرا نام ہی آپ نے اسقدر جانبازی کی روپیے کروڑون صرف کیے وطن اپنا چھوڑا محبت سے اہل وعیال کی منہ موڑا اس سرکش کو کچھ خیال نہین تجھ لیسا چاہنے والا شوہر کہان پائیگی مگر افسوس صد ہزار افسوس

نظم

کیلیے جان ہوئی سرخ و سفید بدن تک
خدا کے واسطے ای آسمان حوالے کر
کریگا اینٹ کا گھر اپنا کوہکن کی
ہمیشہ جھاڑتے ہین گرد پیرہن غافل
اوی نہ اپنی کبھی جانب وطن کی
ہواے تند سے رہتا ہی بیم بربادی
قبول سینے کے منہ پر ہزار سخن کی

قدم پہ تیرے جو ترا آسپہ ای گل رعنا
وہ ہے دھوے نہ کہین ہو مرا کفن کی
جلا رقیب سیہ رو حسد سے مین سمجھا
نہین سمجھتے کہ ہی زیر پیرہن کی
قبول خاطر مردم ہو تو بتا کیطرح
تپ درون نے کیا ہی زبین ان کی
نظارہ بازیہ در پردہ کون ہی اسکا

جمال حور پری پر ہی طعنہ زن کی
زمین شور کی ہو قابل چمن کی
یہی جو تیشہ زنی ہی تو ایک دن تشنا
ہوئی ہی گبر کے مردے سے شعلہ زن کی
زمانے مین کوئی غربت زدہ نہین سمجھا
عزیز تیری کرین شیخ و برہمن کی
ہوئے قالب خاکی غبار خاطر روح
دکھاتی ہی کسے چشم و لب و دہن کی

زمین سے ہوئیگا ایک آسمان نو پیدا
نہ دیکھا روح کو ہوتے شریک تن مٹی
آل کار کا اپنے نہین خیال آتا
نہ ہونگی گر آتش پہ انجمن مٹی

پس از فنا جو ہوئی اپنی چرخ زن مٹی
گرے ہین ہمین صباحت کے سیکڑون کشتے
ملا یا کرتے ہین مٹی مین گور کن مٹی

کسی کا یار برے وقت مین نہین کوئی
عجب نہین ہی جو ہوے بہے پامن مٹی
کسی نے اُف بھی نہ کی شمع جلتے جلتے مٹی

اسطرح سے کنیز نے یہ اشعار پڑھے کہ عقاب نے ہنسکے کہا تیرا کیا نام ہی کہا حضور میرا نام و نشان پوچھنے سے کیا فائدہ جلکے اس مغرور کو گرفتار کیجیے ساتھوالون کو اُسکے شکست دیجیے دین و ایمان کا تو خاتمہ ہوا میرا نام ملکہ رنگین گلعذار ہی پرسون شب کو آپنے میرے زانوؤن پر ہاتھ رکھدیا مین چپ ہوگئی اب جو رات ہین تو دیکھیے آج رات کو اپنے تخلیہ مین مجھکو بلائیے گا بی حیرت کو جلائیے گا اور چند چیزین میرے پاس ہین کیا اُنکا حال کہون آپ دیکھینگے تو بہت خوش ہونگے مین سچ کہون مجھکو بہت ناگوار ہوا آپ ایسے جانباز سرفروش کو بی حیرت نہین قبول کرتی ہین سراسر جہالت ہی ابکی مرتبہ قید کرکے اُنکو تو اُلٹی بنائیے گا یہ کہکے پشت پر ایک دو ہتڑ مارا کہا تو تو ابھی سے مجھکو لگا ہون مین کھائے جاتا ہی اسطرح نہ گھورو میرا خون بہت ہلکا ہی میرا چہرہ اُترا جاتا ہی ہے اب آگے بڑھو جیسے ہی عقاب آگے بڑھا کنیز پیچھے پیچھے بڑبڑ باتین بناتی جاتی ہی کبھی کہتی ہی آپکو گنگا کی قسم مجھ مین اور ملکہ حیرت جادو مین کیا فرق ہی ہان کیون بہو صاحب وہ شاہزادی ہین مین اُنکی اک کنیز ہون مگر مین آپ کو بہت راضی رکھونگی عقاب ہنستا جاتا ہی دل مین کہتا ہی کہ ایسی کنیزین کسکو ملتی ہین حیرت کے جلا نیکو یہی بہتر ہی یہ کہتا ہوا چلا آتا ہی ایک نخل کے سامنے مین پہونچا کہ کنیز نے کمند کے حلقے مارے عقاب ابر سوار پلٹا اُسنے حباب مارا اور نعرہ کیا نعرۂ چالاک

خلیفۂ اولم چالاک نام عیاری من آنم چست و چالاک ؎ بچشم دشمن اندازم کفِ خاک نہ اید باد گرد تیز گامم

حباب مار اعقاب بیہوش ہوا مگر ہزارون ساحر دوڑے حیرت نے نعرۂ چالاک کی آواز سنی پلٹ کر سحر کیا دو چار ہی کے سر اُڑگئے نعمان بھی بڑھی آملے اپنے اپنے کرلیے ایک گولہ مارا گئی سو ساحر گرے کہا حضور یہ نکلکر جانے نہ پاوے ہر چند ساحرون نے کدو کوشش کی مگر ساحران عقاب ٹوٹ پڑے چالاک نے گوشے مین جاکے خیمے ہین آگ لگادی ساحر اور بھی گھبرا گئے تیس لاکھ فوج کے پانون اُٹھے فریاد کرتے ہوے بھاگے حیرت جادو نے خوب خوب سحر کیے نعمان کا بھی سحر چل رہا ہی ہزارون کو جلا دیا ہزارون سر کاٹے بھاگے ہوے نہ ٹھہر سکے خیمے بارگاہین چھوڑین حیرت نے سب لٹوالین تین کوس تک شکست کھاے ہوون کو مارا یہی ارادہ ہی بغیر قتل کیے نہ پلٹونگی کہتی ہین عقاب زندہ بچکر نہ جانے پاے لیکن نعمان نے ہاتھ پکڑ لیا کہا واری بس بھگو ڑو نگا کہان تک پیچھا کیجیے گا حیرت جادو پلٹی نعمان نے سب اپنا لشکر سمیٹا ایک کنیز نہایت حسین لباس معقول پہنے حیرت سے باتین کرتی ہوئی چلی آتی ہی کہتی ہوئی کہ واقعی آج کیا کیا سحر کیے ہین اور کس زور و شور سے بیچا کو بھگا یا ہی اب پیچھا کرنا کیا ضرور ہی مگر ایک بات کا حضور کو خیال رہے کہ چالاک نے اس سے لڑائی کو فتح کرایا دیکھیے کسوقت اُسکو بیہوش کیا ورنہ نعمان کو زندہ نہ چھوڑتا قتل کرنے پر آمادہ تھا خوب وقت پر پہونچا اُسنے کمال کیا آپکا غلام جان نثار ہی حیرت سمجھی کہ یہی چالاک ہی کنیز بنکے آیا ہی فرماتی ہین کہ وہ تین روپے کا پیادہ اُسکو یہ لیاقت کہ ہمارے پہلو مین بیٹھے بلکہ مین تلاش کرکے اُسکو قتل کرونگی کہ بدنامی میرے نام سے مٹے ہر شخص یہی ذکر کرتا ہی کہ چالاک حیرت بد عاشق ہی مجھکو شرم آتی ہی اُسکو مرا قتل ہو جاے تو میری بدنامی مٹے چالاک کہتا ہی سبحان اللہ کیا حضور نے قدردانی فرمائی

ایسا جانباز سرفروش عاشق صادق انصاف سے خیال فرمایئے کہان کہان پہونچا ہر جگہ اپنی جان دیکر طلسم پڑا
کیسے کیسے جادوگر مارے اگر اسکا قدم درمیان مین نہوتا ابتک نہین معلوم حضور کے واسطے کیا ہوجاتا حیرت
نے کہا کیا ہوجاتا اُسنے کیا کمال کیا جو طلسم کو توڑا ہمارے اقبال نے یاوری کی طالع نے مددگاری کی ایسے ایسے
سلطے بہت پڑے ہین ہمین کوئی قید نہین کرسکتا ہے یہ باتین کرتے ہوئے چالاک حیرت کے ہمراہ چلے آتے
ہین کہ ایک دنانا ہوا زمین کانپی اندھیرا ہوگیا کئی کنیزین منھ کے بل گرین نعمان سر پکڑ کر بیٹھ گئی اب جو
اندھیرا دفع ہوا دیکھا حیرت جادو ندارد چشم پُرنم کنیزین رونے لگین نعمان یہ کہتی ہوئی دوڑی کہ ارے
یارو غل مچاؤ حال بتاؤ کیا ہوا یہ کہتی ہوئی اسی مقام پر آئی کنیزون نے کہا حضور ملکہ غائب ہوگئین آپنے دیکھا
یہ کیا ستم ہوا یکایک اندھیرا ہوگیا اُسکے بعد جو روشنی ہوئی ملکہ نہین معلوم ہوئین نعمان نے کہا لشکر اسی مقام
پر اُتار دو اور پکار کر آواز دی یارو دوڑو دریافت کرو وہ عیار صاحب کہان ہین یہ ہمکو ثابت ہوا وہ خیرخواہ
دولت ہین ہم فوراً اُنسے صلاح کرین عقل سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ عقاب ابر سوار کی یہ حرکتین ہین مگر یہ شکل
اُسکے سحر کا نہین معلوم ہوتا اُسکے سحر کی اور صورت ہے یہ دنانا سناٹا اور ہی کیفیت ہے یہ تو کسی نے بہت پاک و
پاکیزہ سحر کیا ہے بڑے لطف سے لے گیا ہے یہ کہکے نعمان بارگاہ مین آکر بیٹھی ہر مرتبہ یہی پکارتی ہے کہ میان عیار
صاحب کو لاؤ ہم اُنسے صلاح کرینگے ایسا نہو کوئی ایسی خرابی ہو کہ جسکا دفع ہونا مشکل ہوجائے کہ ایک
کنیز نے آکے سلام کیا عرض کی واری مین ابھی کھڑے کھڑے بازار مین پکارتی پھرتی تھی کہ میان چالاک صاحب
کہان ہین ملکہ نعمان بلاتی ہین کہ حضور ایک شخص مہاجن کی شکل کا میرے سامنے آیا اُسنے کہا بوا نرگس کیون
لنگاہ بازی کرتی ہو ایک پر نگاہ ڈال رہی ہو چالاک بی نعمان کے سامنے نہ آئیگا مگر تلاش کرنے نکلیگا
یہ کہکے وہ شخص چلا گیا ای ملکہ عالم کیا اُسکے دل کو صبر آئیگا وہ عاشق صادق ہے جمال جہان آرا کا شائق ہر وقت
اُسکو یہی خیال ہے کہ ملکہ عالم کو کوئی صدمہ نہ پہونچے ہمسے ابھی ابھی کہکے گیا ہے مین لشکر صاحبقران مین بھی دکان
رکھتی تھی اسوجہ سے وہ مجھکو پہچانتا ہے جب مین نے اُسکو تباہ و برباد دیکھا یہ کہا کہ جو ضرورت ہو ہمسے لو
قرضہ بھی ادا ہوجائیگا تین ہزار روپے لیچکا ہے ابھی ابھی مین نے خیال کرکے دیکھا کہ اُسنے بیجا صرف نہین کیا
ضرورت روزمرہ مین اسقدر روپیہ صرف کرچکا اُسکی جان پر دو طرح کے صدمے ہین کبھی ملکہ کو یاد کرتا ہے
ٹھنڈی سانسین بھرتا ہے کبھی اپنے لشکر کے لیے روتا ہے یہ خیال ہے کہ سرہنگ صبا رفتار عیار دوڑ دوڑ کے نگی
بلائے روزگار ہے ایسا نہو کہ بادشاہ کو پکڑ لیجائے اُسکا کوئی کیا کر سکیگا وہ عیار بیباک موسوم بہ مہتر چالاک
کچھ حضور فکر کرین ہرکارے بھیجین یا ساحرون کو حکم دین کہ تلاش کرکے خبر لائین اور چالاک تو یہ کہکے گیا
کہ مین فکر مین ملکہ عالم کی جاتا ہون مگر خبر آپکو ملتی رہیگی ملکہ نعمان نے کئی سو ساحران تیز رفتار بلائے روزگار
بلائے اُنپر تاکید کی کہ جسطرح بنے ملکہ کا پتہ لگاکے آؤ کئی سو ساحر جانور بنکے اُڑے اور برائے تلاش ملکہ حیرت
چلے نعمان سر پٹکتی ہے کہ ہائے میرے کہنے سے ملکہ عقاب ابر سوار سے لڑین اُنکے حال پر ملال پر افسوس
آتا ہے نہین معلوم کس انتظام مین ہونگی انتظام کر رہی تھین کہتی تھین ہائے ایسے دعوے وا سلطنت کو نیک
بھلی تھی کہ جلتے ہی ہوشربا پر قبضہ کرتی اب مین کیا منھ لیکر جاؤن مشرفاے ہوشربا پوچھینگے ملکہ حیرت
کو کیا کیا تو کیا جواب دونگی اب احوال حیرت جادو کا لکھا جاتا ہے ناظرین پر واضح ہو کہ کیا سحر کہ گذرا اعقاب
خستہ و شکستہ بھاگا ہوا جاتا ہے ہرچند کہ تعاقب کرنے والے رک گئے مگر بھاگنے والو کی وہی کیفیت ہے کہ پتہ کھڑکا

اور بندہ سرکار اگر کوئی عمل ہل گیا سمجھے حریف آپہونچا پھر بھاگے آگے سب کے عقاب ابر سوار ہے تاج ڈھلکا ہوا کچھ گیسو چہرے پر پڑے ہوے جھولی سحر کی گر گئی ہے سحر کرنیکا اگر ارادہ ہوتا ہے تو سر پر ہاتھ دھر کر روتا ہے کہین سے پتہ اُٹھا لیا کہین سے سنگریزے اُٹھا لیے پشت پر پھینک مارے اپنے ہی لشکر پر تیر برسے کچھ ذرّے چمکائے تابش وحدت آفتاب بڑھی اپنی ہی فوج مبتلائے بلا ہوئی ساتھ والون نے غل مچانا شروع کیا کہ حضور آپ یہ کیا کرتے ہین آپ کے ساتھ والے مرے جاتے ہین واسطہ سامری کا آپ سحر نہ کیجیے یہ سب لشکر آپ ہی کا پھیلا ہوا ہے عقاب ٹھہر کے کہتا ہے یارو نہ گھبراؤ اب سحر نہ کرونگا مین سمجھا تھا کہ حریف آگئے اسوجہ سے سحر کیا تھا یہ نہ جانتا تھا کہ میرا لشکر ہے اس بدحواسی مین عقاب بھاگا جاتا ہے اگر لشکر والے کہتے ہین کہ حضور آپ ٹھہر جائیے حریف تک گئے عقاب کہتا ہے کہ تھوڑی دور اور نکل آؤ ایسا نہو وہ لوگ پھر آپڑین صحرائے خارستان کو طے کر کے صحرائے سبزہ زار مین پہونچا دیکھا پہاڑ مین اک قلعہ بنا ہے اُس قلعے پر ہزارہا ساحر کھڑے معتکف کر رہے ہین آپس مین کہتے ہین یہ کون لوگ ہین جو اسطرح بدحواس بھاگے جاتے ہین بعضے کہتے ہین بڑا لشکر ہے تمام جنگل مین پھیلا ہوا ہے آگے سب کے افسر ہے وہ اہلیان فوج سے زیادہ تر بدحواس ہے مگر تاجدار سیہ فام کنارے پر کوہ کے کھڑا ہوا تماشا دیکھ رہا ہے جب عقاب ابر سوار دامن قلعہ مین پہونچا تو اُس تاجدار نے آواز دی ارے میان بھاگنے والے ذرا ٹھہر جاؤ ہم آتے ہین ہم بھی تمھارا حال سننا چاہتے ہین اتنے بڑے لشکر کو کسنے ستایا کیا معرکہ درپیش ہوا کیون تمکو بیس و پیش ہوا کون ایسا دشمن تھا جسنے تمھارے لشکر کو تباہ و برباد کر دیا لشکر اسقدر گھبرایا ہوا ہے آپ اسقدر پراگندہ خاطر ہین اب آپ ہمارے دامن پناہ مین آئیے نہ گھبرائیے واسطہ سامری و جمشید کا ذرا ٹھہر جائیے عقاب ٹھہرا وہ تاجدار پہاڑ سے اُترا عقاب نے صورت کو دیکھا کہ مجھسے زیادہ بدصورت ہے مگر غرض بری چیز ہے عقاب ٹھہر گیا اُس بادشاہ نے آکر ہاتھ پکڑ لیا کہا بھائی بس ٹھہرو عقاب کہنے سے اسکے ٹھہرا اُس تاجدار نے اپنے ساتھ والونکو آواز دی کہ ایک بارگاہ استادہ کرو فوراً ملازمون نے بارگاہ استادہ کرائی بارگاہ زرنگتی استادہ ہوئی ہاتھ پکڑے ہوے عقاب کا اندر بارگاہ کے لایا مقام معقول پر جگہ دی شراب پلائی پوچھا اے برادر تمھارا نام نامی و اسم گرامی کیا ہے عقاب ابر سوار نے جو نام بتایا اور کہا کہ مین ساحر ششمشش کا نواسہ ہون وہ تاجدار لپٹ گیا کہا بھائی تمنے نہین پہچانا مین انکا پوتا ہون میرا اب ارادہ ہوا تھا کہ لشکر تیار کر کے مسلمانون پر جا پڑون اپنے بزرگون کے خون کا دعوی کرون مسلمانون کو قتل کر کے پیشون (؟) مشیرون نے بھی صلاح نیک دی تھی کہ بہت اچھی بات ہے جلدی کیجیے رہ یہ بھی بحساب موجود ہے سب سامان ہو چکا کیا کہین تمنے مسلمانون سے مقابلہ پڑا عقاب نے اک آہ کی تمنے حالت اپنی تباہ کی تھین مارکے رویا کہا بھائی کیا بیان کرون میرا حال کہنے کے قابل نہین ہے میری تو یہ کیفیت ہے بموجب شعر

کیا غرض غیر سے جب یار سے کچھ کام نہین
خنجر ابروے خمدار سے کچھ کام نہین
گھر مین اب چین سے بیٹھیون کہ وہ سودا زدہ
ہجر جانانی شب تار سے کچھ کام نہین
چمن خلد مین اب چل کے کرون گلگشت

گل سے کچھ کام نہین خار سے کچھ کام نہین
مرض عشق سے دی مجھکو شفا شافی نے
گردش کوچہ و بازار سے کچھ کام نہین
ساغر عمر لبالب نظر آتا ہے مجھے
بوسہ ہاے گل رخسار سے کچھ کام نہین

تیغ کافی ہے مجھے اپنا گلا کاٹنے کو
اب تری نرگس بیمار سے کچھ کام نہین
شب تاریک لحد کا ہے تصور مجھکو
ساقی و خانۂ خمار سے کچھ کام نہین
کیجیے سایۂ طوبیٰ مین اب جو بی آرام

یار کے سایۂ دیوار سے کچھ کام نہین
نالہ و گریہ و داغ اپنے لیے کافی ہین
قد بالاے جفا کار سے کچھ کام نہین
ہوگیا خوف سے خود بال ہمارا تن زار
ایک سے کام ہے دو چار سے کچھ کام نہین

چھوڑنا اسکو گوارا جو نہو قاتل کا
نغمۂ و بادہ و گلزار سے کچھ کام نہین
روش عمر روان کا مجھے آتا ہی خیال
اب تو موے کمر یار سے کچھ کام نہین

مجھکو اپنے دل افگار سے کچھ کام نہین
روح جاتی ہی کھنچی عالم بالا کی طرف
یار کے جادۂ رفتار سے کچھ کام نہین
اسد اللہ ہین کونین مین کافی ناسخ

یہ بادشاہ زادہ ان اشعار دن کو سنکر رونے لگا کہا بھائی مفصل کہو یہ پہیلی
میرے ذہن مین نہین آئی اتنا تو مین سمجھ گیا کہ آپ کسی پر عاشق ہین مگر نام تو بتائیے اگر معشوق آپکا طبقہ
ماہ تابان پر ہو تو وہان سے جاکر لاؤن ای بھائی مین نے کتنے پارینہ بزرگان سب ملاحظہ کیے اور غار
افراسیاب مین تین مرتبہ جاکر امتحان دیا ساحران عالم دنگ تھے بیس برس کے سن کے اندر مین نے
سب کمالات ظاہری و باطنی حاصل کرلیے اگر شعبدۂ سحر دکھاؤن طبقات زمین کو آسمان پر پہونچاؤن اور
شعاع نیر اعظم کی طنابین بناؤن حرارت دفع کرکے زمین پر کھینچ لون اس قلعہ کو جو پر مفقود حرامی ساحرنامی
بڑا سحر مین کامل داخل بندگان خدا کو آزار پہونچاتا تھا قافلونکو لوٹ لیتا تھا غیر ساحرونکو شکست دیتا تھا
ملکون مین جاکے آگ لگاتا تھا مال وہانکا لوٹ لاتا تھا یہ اس بچیا کا کام تھا مین نے جب ہوش سنبھالا اسوقت
میری مان مجھکو لیکر بھاگ گئی کہ جس روز فرعون قتل ہوا اُسدن اکناف فرعونیہ مین قیامت برپا تھی مغلوبہ مین
نور الدہر وایرج کے ساتھ والے قیامت برپا کرتے تھے مین دو برس کا تھا شمشمش نے مجھکو بیٹا کیا تھا نام
میرا عقلاے بن شمشمش رکھا مین جب سحر مین کامل ہوکر یہان آیا یہ ایک قلعہ پسند آیا مان نے میری اُس حرامی
سے کہلا بھیجا کہ ہم غریب الوطن ہین حال رنج و محن ہین اگر تم حکم دو تو اسی صحرا مین مکان بنالین اُس ملعون
نے کہلا بھیجا کہ ہم اپنے صحرا مین کسی کا رہنا مناسب نہین جانتے میرے ساتھ دو سو کنیزین دو سو ساحر باقی تھے
مین نے جنگ آغاز کی جس سحر پر اسکے عاجز ہوتا تھا دوسرے دن دفعیہ اسکا لیکر آتا تھا تین برس کامل
اسکے میرے مقابلہ رہا ایکدن مغلوبہ مین وہ میرے ہاتھ سے مارا گیا سات ہزار ساحر نے اطاعت کی قلعہ قبضے
مین آیا پھر مین نے بزور سحر ہاتھ پانون پھیلائے عملداری بڑھنے لگی اب بارہ سو کوس کے اندر میری عملداری
ہے صد ہا دیہات و قریات میرے آباد کیے ہوے موجود ہین آپکو گھر لے لایا یہان آکر اب چاہتا ہون
انکی مدد کرون اگر مسلمانون سے بگڑی اُلجھ گئی ہے مین جان و دل سے موجود ہون اُنکے ملنیکا مدت سے
والا ہے تھا اسی حیلے سے مقابلہ پڑیگا ابتک مین فرزند شمشمش مشہور ہون اس دلدہی سے عقلا نے عقاب سے
جو یہ باتین کہین عقاب نے بھی پر جھاڑے کندے تونے لگا چہرے پر سرخی آگئی سب حال اپنا مفصل بیان کیا
حیرت کی مصیبتین اپنے ملک مین پہونچنا حیرت کا قید کرنا پھر لیکر چلنا عہدنامہ ہونا سب کیفیت بیان کی اب
بگڑنا نعمان جادو کا چالاک کا جز اعلی ہونا اپنا شکست کھانا سب کہہ سنایا عقلا ہنسنے لگا کہا بھائی صاحب
حیرت کیا چیز ہے اور نعمان کس جانور کا نام ہے آپکو بڑا افسوس یہ ہے کہ معشوقہ آپسے بیزار ہے فقط نگاہ آپ پر
والدہ ان آپ پر عاشق ہوجائے عمر بھر خدمتگزاری کرے آپ بھی تماشا دیکھیے یہ کہکے اُٹھا چند ملازمون سے
کہا کہ بھائی صاحب کی خدمت کرو لشکر کو آپکے آب و دانہ پہونچاؤ کسی بات کی کسی کو تکلیف نہونے پائے
والدہ ماجدہ سے جاکر عرض کردو کہ شہنشاہ عقاب ابر سوار نواسے باجان کے آئے ہین انکے لیے دعوت
کا سامان بھیجیے یہ کہکے پر پرواز پیدا کیے اُڑتا ہوا چلا وہ وقت تھا کہ حیرت بفتح و فیروزی تنہا رہی تھی اور حضرت

چالاک بشکل کنیز موجود تھا باتین آپس مین ہو رہی ہین اسوقت عقلا پہونچا عقاب نے تقریر مین تصویر دکھادی
تھی اب جو نگاہ اس بدبخت کی جمال بیمثال حیرت پر پڑی دیکھا ایک آفت جان زلفین عارض انور پہ پریشان ہین
لٹھریان کالی کالی گردش کرتی ہوئین قد بالا موزون عارض گلگون گلوے نازک صراحی میکدۂ حسن وجمال
سینے پر کچھ ابھار حسن کی بلبلون مین پکار ہنس ہنس کے جو باتین کر رہی تھی گویا غنچہ دہن جہان وا ہوا گوہر دندان
چمکے برق گری کہ خرمن ہوش وحواس کو جلا دیا تھرتھر کانپا جی مین کہتا ہے واے بر حال عقاب ابر سوار
ایسی معشوقہ پر کیونکر نہ جان دے مرتا ہے تو مرنے دو واسکے ساتھ مین خود شادی کرونگا اسکو لیچلو عقاب سے
بے اعتدالی کرینگے بولیگا تو مار کے ہٹا دینگے اس نازنین کے لشکر والے چند ساحر ہین انکو جب چاہونگا
ستاونگا اگر مجھپر انھون نے لشکر کشی کی تو ایک سحر مین ستاونگا میرے ہاتھ سے کہان بچکے جائینگے یہ کہکے
اسنے سحر کیا آندھی چلی اندھیرا ہوگیا حیرت کو اٹھا لیا اس زور وشور سے گرا کہ حیرت بیہوش ہوگئی سحر بھی
کچھ نہ کرسکی عقلا ے اگر راہ مین چال دیکھتا ہوا دل کو تسکین دیتا ہوا چلا جاتا ہے یہان لشکر مین حیرت کے
قیامت برپا ہوئی چالاک تلاش کو نکلا نعمان نے ہرکارے بھیجے کئی سو صاحب ڈھونڈنے کو نکلے
عقلا سوچا اگر دربار مین لیجاؤنگا میان عقاب قبضہ کرینگے لیے ہوے اپنے قلعے پر آیا ایک قفس آہنی مین
حیرت کو بند کیا وہ قفس ایسے بندوبست کا بنایا کہ قیدی تا قید حیات نکل نہین سکتا اب ملکہ حیرت
کو ہشیار کیا آنکھ جو حیرت کی کھلی دیکھا زبان مین سوزن سامنے ایک ساحر بد فن کہ رہا ہے کہ حضور مین
غلام ہون امیدوار ہون کہ مجھکو غلامی مین قبول فرمائیے دولت دنیا میرے قبضے مین ہے ساتھ ہزار
گانون میرے پاس ہے عملداری دن بدن بڑھتی جاتی ہے حسب ونسب یہ رکھتا ہون کہ ساحر ششمش کا
بیٹا ہون اور سرحد پر بھی قبضہ کرونگا سب سلطنت آپ ہی کو دونگا کبھی غلامی سے گردن تابی نہ کرونگا مگر
حیرت حیران حیران دیکھتی ہے کہ مین کس مصیبت مین پڑی یہ بھڑوا سیاہ رو کون ہے کہ جو ایسی باتین کرتا ہے
کر جواب سے سر جھکا لیا عقلا نے کہا اے ملکہ عالم کچھ آپنے جواب نہ دیا عقاب ابر سوار میری عملداری
مین فروکش ہے اب اسکو جواب دیدونگا ملکہ حیرت اپنے حال زار پر روئی جب وہ بہت کچھ بکا کہا اے
عقلا تونے بڑا غضب کیا میرے لشکر سے مجھکو لے آیا میرے ملازم فساد برپا کرینگے خبردار ایسی بیہودہ
باتین نہ کرین کبھی ایسے امر کو قبول نہ کرونگی اگر مجھکو قتل کرنا ہے جلد قتل کر مین اپنی جان سے خود بیزار ہون
غرض پہر کامل دونون سے باتون مین رد وقدح رہی حیرت نے عقلا کو جواب سخت دیا قفس لٹکا دیا
آپ وہان سے زیر قلعہ آیا عقاب کی دعوت ہو رہی ہے سب حاضر ہین ملازمون نے سب سامان حاضر کردیا
عقاب پھولا ہوا بیٹھا ہے سوچ رہا ہے کہ عقلا آکے پہونچا عقاب نے کہا کہو بھائی اس معشوق سرکش کو
لانے جسکے واسطے مین مرتا ہون دیکھون میرا انجام کیا ہو میری جان پر بنی ہوئی ہے عقلا نے کہا گھبرائیے نہین
مین لشکر حیرت مین گیا تھا سارے لشکر کی سیر کی حیرت اسوقت اندر بارگاہ کے تھی باہر نکلے تو مین اسکو
اٹھا لاؤن اگر اندر بارگاہ کے جاتا فساد برپا ہوجاتا تمام قصر سامری مین رہو مین نے بنوایا ہے کئی سو بت
طلائی نقرئی اسمین موجود ہین گھنٹ نواز ناقوس نواز سب حاضر ہین سب آپکی خدمتگذاری کرینگے جہان
مناسب ہو وہان ٹھہریے یا اگر آپ کے نزدیک مناسب ہو یہان سے دو کوس ہٹ کے اپنے لشکر مین
فروکش ہوجیے جب ضرورت ہوگی مین آپکو بلوا لونگا یہ باتین سنکر عقاب گھبرایا دل مین کہتا ہے کیا ہوگیا

یا تو یہ زور و شور تھا کہ آفتاب زمین پر کھینچ لون الٹ دون طبقات زمین یا یہ کیا ہو گیا کہین اسنے حیرت جادو
کو تو نہین دیکھ لیا کہین عاشق تو نہین ہو گیا اور عقاب اب مین کیا کرون دل مین سوچ کر کہا نہین بھائی صاحب
مین اسی مقام پر رہونگا الگ کیونکر جا کے رہونگا عقلا نے کہا آپکو اختیار ہی مگر دعوت آپ کے لشکر کی
ہو چکی صبح سے انتظام کریجیئے گا میرے ملازم ہلاک ہو گئے فوج میرے ساتھ بہت کم ہی اور مہربان میری
ملکہ آئینہ دار بہت خفا ہو رہین کہتی ہین جب ہم تباہ رہے ہماری مدد کو کوئی نہ آیا لڑکونے میرے برج کے
تین برس مین قلعہ لیا اب نگوڑے دعوت کھانے واسطے چلے آتے ہین یہ مقام کوہستان ہی غلہ یہان بہت
کم ہی یہ کہکے عقلا باہر نکلا ملازمون سے کہا بارگاہ ہماری خالی کرا دو انسے کہو اپنی بارگاہ استادہ کرائین
نخلستان مین جا کے اترین زیر قلعہ یہ مشکل ہی کہ ماہ اور مہربان کے ملازم اکثر برائے سیر نکل آتے ہین انکو تکلیف
ہوگی عقلا تو الگ بارگاہ مین بیٹھا ہی عقاب چپ بیٹھا تھا کہ ملازمون نے آکے کہا کہ بارگاہ خالی کر دیجیے
اپنی بارگاہ استادہ کرائیے نخلستان مین جا کر اتریے عقاب گھبرا گیا لاچار بارگاہ سے نکلا نخلستان مین جا کے
اترا شیران سلطنت و وزیران ابہت کو جمع کیا کہا یارو یہ تم نے دیکھا اس ملعون عقلا نے اعزاز و اکرام
سے مجھکو اتارا اور عجب ذلت سے نکالا ور اور ریاست تو گرو یہ کیا معرکا ہی ہرکارے جائین اور مفصل خبر لیکر آئین
مجھے اسکے کہنے کا بڑا قلق ہی فلک در پے آزار ہی انسان کا سوچنا بیکار رہی ہم سمجھے تھے کہ گردش فلکی کا اب
خاتمہ ہوا جو خرابیان ہوئی تھین ہو گئین اب اپنے گھر چلے جائینگے اس ملعون نے روک کے اور
صدمہ عظیم دیا اب دریافت کرنا واجب و لازم ہی یہ کہکے ہرکارے روانہ کیے ہرکارے بھی چلے لیکن
عقلا نے بعد نکال دینے عقاب کے اپنے وزیرون اور مشیرون کو جمع کیا انسے صلاح کر رہا ہی
صاحبو مین حیرت جادو کو لایا ہون گیا تو مین اسواسطے تھا کہ لا کے بھائی صاحب کو دون مگر وہ
معشوق پریچہرہ ہی کون گوارہ کریگا کہ دوسرے کے قبضے مین جائے مین کوچہ عشق و عاشقی کو مہمل
سمجھا تھا اب اسی کوچے مین پھنسا یہ کیفیت ہی کہ آنکھین جلتی ہین ہر استخوان بدن سے چنگاریان
نکلتی ہین عقل مین فتور ہی صحبت احباب دل سے دور ہی دل گھبراتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی اپنے دوست
دشمن معلوم ہوتے ہین اور اپنی ہنسی پر روتے ہین عشقہاے گذشتہ پہ طعنہ کرتا ہون قیس کا نام
مٹانے پر مرتا ہون رگین کھچی ہین تلوے کھجلاتے ہین جی چاہتا ہی جنگل مین خاک اڑائین ساکنان صحرا مین
شور و غوغا برپا ہو **مطلع مصنف** خاک اڑاتا جو ترا بادیہ پیما آیا غل ہوا شہر مین جنگل سے بگولا آیا
کبھی دل کہتا ہی کہ کرسی اٹھا مین اس پہاڑ کو جا کر دیکھین جو کوہکن نے کاٹا شیرین نے جان شیرین دی
دیکھین جا کر کہ انجام کیا ہوا شیرین کو کیا ملا کوہکن کو کیا حاصل ہوا دونون ناشاد نامراد پردہ دنیا سے
گئے مصاحبون نے جو دیکھا ولولہ جنون اسپر طاری ہی عالم بیقراری ہی بات کرنے مین منھ سے دھوان نکلتا ہی
چونکتا چہار جانب دیکھتا ہی ہونٹ خشک آنکھون مین تری حواس مین ابتری بات بات مین آہ کرتا ہی
حیران ہو گئے جو یہ کیفیت اسنے ملازمون سے کہی اور یہ بھی کہا کہ وہ مجھسے راضی کسیطرح نہین ہوتی بڑی سرکش
معلوم ہوتی ہی لاکھ اسکو سمجھایا وہ نہین مانتی تم سبھون سے صلاح کرنیکو چلا آیا اب تم لوگ کیا کہتے ہو
جبر کرون یا منت و خوشامد کرون جو کہو وہ کرون یارو میرے تو ہوش درست نہین ہین مین کیا کلام
کرون یہ تو یہ باتین کر رہا ہی ہرکارے روانہ کیے ہوے عقاب ابر سوار کے سن رہے ہین مخبرون نے

عرض کی جو مناسب وقت ہوگا عرض کرینگے حضور فوراً پوچھتے ہین کیونکر عرض کرین اتنا تو ضرور گذارش
کرینگے کہ حضور عہد کے خلاف نہ کرین عقاب ہی کو سرفراز فرمائین اسپر تو عقلا بہت گھبرایا اور بگڑا
کہا میری جان لینا چاہتے ہو ایسی معشوق خوشخو خوبرو آئینہ جمال حور خصال خوش چشم صاحب قہر و خشم
اتنے بڑے نامی کی زوجہ تمسے اس گدھے کے حوالے کردون یہ تو مجھسے کبھی نہوگا ذرا خوب سمجھکے صلاح کرکے
جواب دو فوراً جواب دیدینا سراسر تمھاری عقل سے خلاف ہی مقام انصاف ہی کہ جسکی جان جاتی ہو وہ
کیونکر گوارا کرے کہ اُس معشوق کو غیر کے حوالے کردے یہ مجھسے نہ ہوگا سب وزرا امرا نے عرض کی
کہ غلامان جان نثار انجمن مشاورت منعقد کرینگے شمع عقل روشن کرینگے فکر دفع رنج و محن کرینگے جلسہ برخاست
ہوا ہر کار سے پہلے عقلا تو ایک چھپرکھٹ پر جاکے گرا سب کو پاس سے ہٹا دیا حکم ہوا کوئی ہمارے پاس نہ آئے
مقدمات مالی و ملکی مین ہمسے نہ پوچھے کارگذاران قدیم کو سبطرح کا اختیار ہی جو چاہین کرین ہمسے کچھ نہ پوچھین
ہرکارون نے آکے عقاب سے سب خبر کہی کہ حضور عشق حیرت مین وہ بہت بیقرار ہی یہ صلاحین ابھی
ہو رہی ہین وزرا امرا نے یہی صلاح دی تھی کہ آپ کے عزیز ہین دامن پناہ مین آئے اُنکی خاطرداری ضروری
ایک عورت کے واسطے فساد بہت ہوگا اُسکا وہ جواب دیتا ہی کہ میری جان پر بنی ہی یہ سنکر عقاب بستر خواب
سے جھلاکے اُٹھا کہا اس لونڈے کی شامت آئی ہی قلعہ وغیرہ مین آگ لگا دونگا پہاڑ کو سحر کے یون اڑا دونگا
جیسے روئی کے گالے اُڑتے ہین کیا میرے ہاتھ سے زندہ بچیگا ستمگر گویا جو دعوی خدائی رکھتا تھا اُس سے تو
مین لڑا اُسکی خدائی کو مٹایا یہ تو ابھی چھوکرا ہی بھاگتے راستہ اسے نہ ملیگا ہمارے میر منشی کو بلاؤ فوراً بہ تدبیر حاضر
ہوا حکم ہوا ایک نامہ لکھو انجام ہر فقرے کا یہ ہو کہ ملکہ حیرت کو حوالے کردو خلاف کروگے تو بہت
پچھتاؤگے میر منشی نے نامہ لکھکر پیش کیا سر نامے پر مُہر کی شبرنگ سیاہ رو ایک ساحر زبردست تھا
اُسکو نامہ دیا کہا جا کر جواب باصواب لاؤ کسی وجہ مین دب کے کلام نہ کرنا میری جان لینے کا ارادہ ہی
میری جان خالی نہ جائیگی شبرنگ کو سمجھا کر نامہ دیا طرف عقلا کے شبرنگ سیاہ رو روانہ ہوا آج دو دن
کے بعد عقلا دربار مین آکر بیٹھا ہی کنیزین خبر دے رہی ہین کہ حیرت جادو جان دینے پر آمادہ ہی ہمارا
کسی کا کہنا نہین مانتی ہین اور آپ کے نام پر تو ہزارون گالیان دیتی ہین قفس کے قریب کسی کو نہین آنے
دیتی ہین جو کنیز جاتی ہی وہ فرماتی ہین ہمارے پاس نہ آؤ ہمین یہ پیغام نہ سناؤ ورنہ ہم اپنی جان دیدینگے بھلا
کون اُس سے بات کرے معشوق سرکش ہی اگر زبان مین سوزن نہوتا تو قیامتین برپا کردیتی کوئی اُسکو روک
نہ سکتا زوجۂ افراسیاب حسن و سحر مین لاجواب ہی عقلا یہ خبرین سُنکر مشتن ہو رہا ہی پہلو بدلتا ہی کبھی گھبرا کر
اُٹھتا ہی کہ مین اسپر جادو ڈالونگا دس بیس پیچ نہین ملکہ اسکے بازو باندھین اور ہر عمل پر مجبور کرین کہ چوبدار نے
خبر دی شبرنگ سیہ رو ایلچی عقاب ابرسوار کا در دولت پر حاضر ہی چاہتا ہی حاضر خدمت ہون عقلا
نے جھلا کر کہا بلاؤ شبرنگ اندر آیا بموجب قاعدہ پایۂ تخت کو بوسہ دیا و کرسی ملی اُسپر آکر بیٹھا عقلا نے ساقی
کو اشارہ کیا خود تو شراب و کباب ترک کیے بیٹھا ہی شبرنگ سیہ رو نے جب جام پیا دماغ بادۂ ناب سے
گرم ہوا پکار کر آواز دی نم نامہ دار و نم نامہ دار عقلا نے کہا کسکا نامہ لائے ہو شبرنگ نے کہا بادشاہ
پردۂ ظلمات عقاب ابرسوار کا نامہ ہی اسکو ملاحظہ فرمائیے بہتر اسی مین ہی کہ نفس حیرت مجھکو حوالے
کیجیے ورنہ فوراً طبل جنگی بجیگا ہر چند کہ آپ فرزند ساحر مشمش ہین مگر وہ بھی بادشاہ پردۂ ظلمات شہنشاہ عقاب

کسی سے پایہ کمی کا نہین رکھتا عقلا نے نامہ پڑھا مصاحب بھی اسکے سب آکے جمع ہوے مصاحبون نے بھی یہی صلاح دی کہ ایک عورت کے واسطے فساد نہ بڑھیے تو بہتر ہی عقلا نے سب کی جانب سے منھ پھیر لیا کسی کو جواب نہ دیا اور نامے کو پھاڑ ڈالا کہا جاکے کہنا کہ تمھین ہمارے معقدات مین دخل کیا ہی جو ہمارا جی چاہتا ہی وہ کرتے ہین ایک عورت کو سرِ بازار سے اٹھا لائے کسی کو اسمین دخل کیا ہی اگر تمھین دعوی ہی تو نعمان وغیرہ سے دعوی کرو وہ تمکو جیرت کو دینگی خبر دار اب ہمارے پاس کوئی پیغام نہ آئے ورنہ بادولت کے بہت خلاف ہوگا شبرنگ اٹھا بگڑ کے اسنے کہا ای شہنشاہ آپ نے جو جواب دیا بہت بہتر کیا مضائقہ نہی مگر نامہ کیون چاک کر ڈالا یہ تو بڑی بے ادبی کی اسکا جواب آپکو میدان کارزار مین دونگا عقلا نے کہا تو زندہ کب بچکر جائیگا کہ جو میدان کارزار مین آئیگا مین ابھی تیرا علاج کرتا ہون ارے اسکو پکڑ لو سلطین عقلا اسکے شبرنگ نے تلوار کھینچی چہار جانب سے شبرنگ پر سحر چلنے لگے یہ سب کے سحر دفع کرکے چاہتا ہی کہ عقلا پر جا پڑون کئی ساحر مارے دو تین زخم بھی کھائے ایک مقام پر سبکے سحر دفع کیے تڑپ کے عقلا پر جا پڑا عقلا نے اُف کرکے ایک اشارہ کیا کڑک کے برق گری کہ شانہ شبرنگ کا نشانہ ہوا شبرنگ نے دیکھا کہ اب گرفتار ہوجاؤنگا شانے کو باندھا بمشکل لڑتا بھڑتا باہر نکلا عقلا نے بھی کہا اسی عیار کو نکل جانے دو اب نہ روکو سامنے اس نامرد کے اسیطرح جائیگا تاکہ اسکو خوف پیدا ہو چلا جائے اسی مین بہتر ہی شبرنگ اس حال زار سے گرتا پڑتا لشکر مین عقاب کے پہونچا جس فوج کا یہ افسر ہی وہ لوگ دوڑے کہ ای افسر یہ کیا حال ہوا سب سے کیفیت بیان کرتا ہوا سامنے عقاب کے آیا عقاب نے جو یہ حال شبرنگ کا دیکھا غصہ کرنے لگا پوچھا ای افسر یہ کیا ہوا شبرنگ نے تمام کیفیت بیان کی اور کہا کہ حضور وہ مغرور آمادہ حرب ہو بیکار ہی آئندہ آپکو اختیار ہی غلام آپکا نامہ چاک کرنے پر بگڑا اسی پر فساد ہوا اگر عقلا نے اپنے سردارونکو حکم دیا کہ اسکو گرفتار کر لو آپکا غلام ایسا نہ تھا کہ بھاگ نکلتا لڑا بھڑا پانچ سات ساحر مارے اسی حال مین لڑتا بھڑتا نکل آیا شانہ زخمی ہونے پر یقین تھا کہ گرفتار ہو جاؤنگا مگر آپ کے اقبال سے نکل آیا عقاب نے افسرونکو بلا کر حکم دیا کہ سامان لشکر کشی کرو آئینوقت تیس لاکھ فوج آکر صحراے سبزہ زار مین جمع ہوئی ہرکارون نے یہ خبر عقلا کو پہونچائی کہ سامان لشکر کشی ہی سب فوج سمت کر آگئی افسر نگہداشت فوج کی کر رہے ہین پلٹنین رسالے آتے جاتے ہین عقلا نے حکم دیا کہ ہمارا بھی لشکر تیار ہو بادولت خود مقابلے مین آئینگے دیکھون تو میدان مین کون آتا ہی بوتیان کا کھاجاؤنگا نہین معلوم مجھپر دن کیونکر گذرتا ہی رات کیونکر کٹے شب کو اندھیرا شب فرقت کا دیو سیاہ کا سامنا تھا شعلہ ہاے شمع دود سیاہ پروانونکا حال تباہ لگن مین ہزارون جلے ہوے پڑے تھے اپنی بیتابی بیخوابی کس صورت کو بیان کرون عجب کیفیت ہوتی ہی

نظم

بے مجھے ہم کا فور سیت صبح کے کافور کو
بولے موسی دیکھکر اس عارض پر نور کو
عکس روے یار نے آویزہ بنور کو
خواہش دیدار مین تار نگہ ہی جسم زار
جاتے ہین ہم برابر تجکو اور مزدور کو

لامین گر موسی ید بیضا مین شمع طور کو
کردیا روشن اسی شعلہ نے شمع طور کو
دیتی ہین نفین تری رخسے زیادہ مجھکو رنج
تلو مین اک تنکے مین کرجاتا ہون راہ دور کو
راہ ہی کسقدر مشکل حسینون کا وصال

ہجر مین مرمر کے جب کاٹا شب دیجور کو
کر سکین روشن نہ فرقت کی شب دیجور کو
رنگ اسے کتے ہین آویزہ کیا یاقوت کا
دن سے افزون رات بھاری ہوتی ہی رنجور کو
قصر ای منعم بناتا ہی تو اور ونکے لیے
جیتے جی پلتے ہین حق کو بعد مردن حور کو

ناک کے ہین پانؤن تیری راہ مین پُر آبلہ
ہین جو دانشمند جاری رکھتے ہین ناسور کو

دیکھ اے بدمست چلکر خوشۂ انگور کو
ہون مین وہ زخمی ترنی تیغ نگاہ مست کا

رنج مین تخفیف کرتی ہی مری طبع رسا
تو ابھی سینکے جو توڑون زخم کے انگور کو

بت پرستی ہین ہی ناسخ حق پرستی کا خیال
دیکھتے ہین ہر صنم مین ہم خدا کے نور کو

رفقا نے عرض کی حضور نہ گھبرائین آپ یہان عقاب کا علاج کرین تب سمجھا جائیگا مین ایسا سحر کرونگا کہ خود بخود ملکہ آپ پر عاشق ہوجائیگی نہین تو قدمون پر سر کاٹ کے ڈالدونگا یہ کہکے بارگاہ مین آگے بیٹھا ناچ رنگ کیا انگور نون سرنگون کی حیرت مین دن گذرا رات کو صدائے طبل جنگی کان مین آئی عقلا نے کہا دریافت تو کرو جالکہ یہ کیسا نقارہ بج رہا ہی اتنے مین ہرکارون نے آکے خبر دی کہ حضور عقاب کل صبح کو مقابلہ کرینگے یہ سنکے عقلا نے بھی طبل جنگی بجوایا دونون لشکرون مین رات بھر تیاریان ہوئین علایہ پر فساد عظیم برپا ہوا بارہ بارہ ہزار ساحر مارے گئے رات بھر دونون لشکرون مین ہنسی کا غدر رہا ہر ایک کا یہی قول تھا کہ آقا سے ہمارے کون کرسکتا ہی اسیطرح اُدھر والے کہتے ہین ہمارا افسر عقلا شجاعت پسند ہی اور ادھر والو نکا قول ہی کہ ہمارا آقا عقاب صاحب جاہ و نخوت مند ہی اسی غدر مین چار پہر رات گذری جلاد نیر اعظم نکلا آیا ہوا میدان چرخ زبرجدی پر آکے ٹھہرا ابھی شلنگین لگاتا تھا ستان شعاع دکھاتا تھا اُدھر سے لشکر عقلا اُدھر سے فوج ظفر موج عقاب ابر سوار میدان کارزار مین آگئی بادشاہون کو تو رفقا نے روکا رفقا وزرا اُمرا جانبین سے نکلنے لگے کبھی عقاب کا سردار قتل ہوا کبھی عقاب ابر سوار کے ملازم لے دو چار سردار مارے ہنگامہ گیر و دار بلند ہی مرنیکی ساحرون کے آواز آرہی ہی کبھی سنگباری پر غباری ہونے لگی وہ حریق آتش اشتیاق عرق لجہ فراق اسیر طرۂ گیسو ذبیح خنجر ابرو بیقرار دو مضطرب یعنے چالاک بن عمرو کئی دن سے چہار جانب ڈھونڈھتا ہی کہین نشان نہین ملتا شام کو بشکل کنیز جا کر نعمان سے ملاقات کرتا ہی کہ چالاک آج بھی یہی کہہ گیا ہی کہ ملکہ نعمان سے کہنا ابھی پتہ نہین ملا نہین معلوم ملکہ عالم کو کون لے گیا آج رات بھر چالاک بھر او دیہات و قریات چھانے صبح کو ایک پہاڑ پر چڑھ گیا چہار جانب دیکھنے لگا ایک طرف سے آواز دو تاجنے سنانے کی آئی کچھ ساحرون کے مرنے کی بھی آواز سنی صدا کے نشان پر چلا آتے آتے ایک نخل کے سامنے مین پہونچا کہ ایک ساحر کا اُدھر گذر ہوا چالاک بھی صورت بدلے کھڑا ہی اُس ساحر سے چالاک نے پوچھا یہ کس کس کی فوجین ہین جو اس جگہ پر لڑ رہی ہین باعث مناقشہ کیا ہی ساحر نے سب احوال بیان کیا کہ عقاب ابر سوار عقلا بن ممتمش کا عزیز دار خستہ و شکستہ آیا فریاد کی عقلا حیرت کو لینے کے واسطے گئے وہ خود جاکے حیرت پر عاشق ہوے اب لائے ہین دیتے نہین عقلا و عقاب سے مقابلہ درپیش ہی ساحر ہزارون مر رہے ہین کئی دن سے اسی طرح یہ مقابلے ہوتے ہین شام کو پلٹ جاتے ہین چالاک یہ حال سنکر طرف لشکرون کے روانہ ہوا اُسوقت پہونچا کہ دو دو چار چار جانبین کے قتل ہوے ہین لاشے پڑے تڑپ رہے ہین چالاک نے دیکھا کہ عقلا کے مصاحب نے کئی سردار عقاب کے مارے عقاب نے جھلا کے اپنے گینڈے کو بڑھایا میدان مین آکر اُس مصاحب کو مارا اور پکار کر آواز دی او عقلا سرگروہ جہلا روز صد ہا بندگان سامری قتل ہوتے ہین تیرے کان پر جون نہین رینگتی تو خود میدان مین آ قفس حیرت تخت پر رکھا ہی معشوق کا سامنا غیرت جو آئی تخت سے کود پڑا اسمار آتشبار ایک سردار کھڑا ہی قفس تو اسکو دیا ایک دشنگ دی ہر پر آتشین ڈکارتا ہوا سامنے آیا اسپر سوار ہوا تازیانہ مار آتشین کا ہاتھ مین لیا مقابلے مین عقاب ابر سوار کے

ایا الپمین سحر چلنے لگے ہزاروں ساحر جانبین کے جلنے لگے جب عقاب ابر سوار نے سحر کیا شعلۂ آتش بھڑکے عقلا گنبد
آتشین مین چھپ گیا ہر بار اسکا مار گیا اُسکے گنبدے کو اسنے جلایا شعلہ ہاے آتش سے تڑپ کے نکلتے ہی عقاب
پرجا پڑا الپمین تلوار چلنے لگی جب ہاتھ عقلا نے مارا عقاب نے سپر سحر پر روکا ہزاروں شعلے بھڑکے ساتھ والے
ہزار دو ہزار جلے عقلا نے آگ برسادی دو پہر کامل لڑے آخر جھلا کے زمین پر گرے اژدر بنکر رہنے لگے قین قین کی
صدا بلند ہوئی اسقدر شعلے منھ سے نکلے کہ ہزاروں ساحر جانبین کے جلے چند نخل بھی جل جلکر گرے آخر مین دونون
مین ٹکرین چلنے لگین ہوئے کٹ کٹ کے گر رہے ہین دونون نے ٹکرین جو الپمین لڑائین اُدھر تو عقلا
بیہوش ہوا ادھر عقاب بیہوش ہوا ساحر جانبین کے دوڑے دونون لشکر ملنے خوب سحر چلے لاکھ آدمی عقاب
کے مارے گئے دس بارہ ہزار عقلا کے قتل ہوے دونون لشکر پلٹے طبل امان بجے چالاک اُس ہنگامے مین
ایک ساحر کی شکل بنکر مسمار کے ساحرون مین آملا شکل خدمتگارون کے کام کرتا ہوا چلا عقاب کو اُسکے مصاحب
بارگاہ مین لے گئے زخم وزیان ہو رہین مگر مسمار قفس حیرت لیے ہوئے ایک خیمے کے قریب آیا اندر خیمے کے
قفس لٹکادیا آپ پچاس ساحرون سے دروازے پر آکے بیٹھا حفاظت کر رہا ہی گھبرا کے اسکے منھ سے نکلا کہ آج
شہنشاہ نے ہمارے واسطے شراب نہین منگائی چالاک تو بشکل خدمتگار حاضر تھا اسنے بڑھکر عرض کی آج
شہنشاہ زخمی ہوے اُنکے علاج مین سب مصروف ہین شراب کی کون خبر لیتا ہی اگر حکم ہو تو غلام جاکر خرید لائے
کل جمع وید بجائیگی مسمار نے کہا تیرا یہ اعتبار ہی کہا حضور غلام روز تکے کا ٹھکرا بنیا ہی کیا عجب ہی کہ مان جائے
ورنہ غلام چاندی کے چھلے پہنے ہی یہ رکھکے لے آئیگا مسمار نے کہا جا چالاک دوڑا ایک پٹلہ اپنی پشت پر لادکے
لایا بیہوشی ملا کے بیٹھ کے سامنے مسمار کے گانے لگا ڈھولکی کو خوب تڑپ تڑپ کے بجایا مسمار نے کہا میان
خدمتگار تمھارا نام بھول گئے کہا حضور کی آنکھون مین چربی چھائی ہی اپنے پرانے سرفروش کو فراموش فرماتے ہین
آپ کے باپ کے وقت سے اسی عہدے پر رہے آپ کو گودیون مین کھلایا آج آپ فراموش فرماتے ہین نام ہمارا
جان نثار جادو ہی آپ کے پرانے رفیق ہین بلکہ آپ کے باپ کے شفیق ہین یہ کہکے خوب ڈھولکی بجائی گنگنا کے
یہ غزل جو گائی سب دنگ تھے گانے کے عجب رنگ تھے

نظم

پاپوش نے سیکھا ہی چلن کبک دری کا
کس مرتبہ مجھکو غم فرقت نے سکھایا
عیسی کو خضر کچھ نہوا بے پدری کا
ہر غنچۂ گل فرقت جانان مین ہی پیکان
خاتم مین نہ کیون نگ ہو عقیق شجری کا

طرفہ چمن حسن مین ہر نخل تراقد
اشکون مین نہین متصل گھر نام تری کا
بو کیسی نسیم سحری لائے چمن مین
ہر شاخ مین عالم نظر آتا ہی سری کا
پیری مین کسے زیست کی امید ہی ناسخ

سندی سے ہر شعلہ قدم اس رشک پری کا
گرتا ہی جو ای سرو روان مولسری کا
پاکان ازل کو نہین پرواے مربی
ہر گل مین ہوا رنگ چراغ سحری کا
ہی گلشن خوبی وہ پری رد یہ سلیمان
ہادان کوئی جھونکا ہی نسیم سحری کا

ایسا اس گانے نے رنگ جمایا مسمار نے کہا ای جان نثار تھین شراب بھی پلا وہ تھے بھی بھرتا جاتا ہی جیسے جس
کام کو پکار اٹھپ کر پہونچا سب ساحر تعریفین کر رہے ہین جان نثار بڑا مشفق ہی آج اسی کی ذات سے
شراب پی ورنہ رات بھر پریشان رہتے میان مسمار بڑے صاحب نصیب ہو یہ نوکر ہی کہ تمھارا باپ بھی مہدی کی
صرف کر رہا ہی ایک ایک کی خدمت کر رہا ہی گانے نے تو اسکے دل بیقرار کردیا حیرت جادو اندر قفس کے خیمے مین یہ
آوازین سن رہی ہی پہچان گئی کہ چالاک آپہونچا دل سے کہتی ہی اسکی جانبازی حد پر پہونچی مگر ای حیرت
اگر ابھی اسکو متوسل کرلیا تو انتقام اٹھانا ان ہوشربا سے رہ جائیگا نقصان ایسی ساحرہ ساتھ ہی یہان چالاک نے

شراب پلا کر سب کو بیہوش کیا گھبرایا ہوا پردہ اٹھا کر اندر خیمے کے گیا حیرت سرنگون بیٹھی ہی کہ پانون کی آہٹ معلوم ہوئی
لکنت زبان مین بول نہین سکتی ہاتھ سے دستک دی مراد یہ تھی کہ کون آیا ہی چالاک نے آواز دی کہ آپکا
غلام قدیم جان نثار بیقرار و مضطر چالاک بن عمرو حیرت جادو نے ناز معشوقانہ کیا منھ پھیر لیا بقول شاعر فرد
جنبش تیغ نگہ سے جب کیا بسمل مجھے ؛ ہنسکے قاتل نے کہا یہ ناز معشوقانہ تھا ؛ منھ پھیرنا حیرت جادو کا بہت
چالاک پر شاق گذرا اگرچہ جی مین کہتا ہی معشوقان سرکش کا یہی شیوہ ہر روال ہے ہاتھ باندھکے دوڑا مگر دیکھا
کہ قفس و پنجا لٹکا ہی ہاتھ نہین جا سکتا ایک صندلی کھینچکر لایا ارادہ ہی کہ اسپر چڑھکے قفس اُتارون حیرت جادو
ہون ہون کرتی ہی کہ تو مجھکو نہ چھیڑ انا گر قضائے کار عقلاے بن شمشتش دو پہر رات گئے تک بیہوش رہا
آنکھ کھلی اپنے کو شفاخانے مین پایا جراحون سے پوچھا کچھ یہ بھی معلوم ہی کہ قفس حیرت کون لیگیا جراحون نے
کہا حضور مسمار آتشبار کے سپرد کیا تھا اُسی نے حفاظت کی ہوگی پہر رات رہے گھبرا کر اُٹھا ہر چند جراحون
نے کہا حضور باہر نہ جائین ایسا نہو ٹانکے ٹوٹ جائین اسنے کہا یارو جو دلپر زخم ہی اُسکا علاج مین کیونکر کرون ذرا جا کر
اُس مقام کو دیکھ لون تو قلب کو ذرا تسکین ہو جب سخت کلامیان اُسکی سنتا ہون دلکو مزہ ملتا ہی اُسکے دیکھنے سے
دل میرا خوش ہو جاتا ہی قلب تسکین پاتا ہی ایسا نہو کوئی اُفتاد پڑے یہ کہتا ہوا طرف قیدخانے کے جاتا ہی
دل مین یہی سوچ ہی کہ اگر حیرت رہا ہو جائیگی پھر میرے ہاتھ نہ آئیگی ساحرہ زبردست ہی کہ دفعۃً دور سے اسنے دیکھا کہ سب
ساحرہ بیہوش پڑے ہین وہین سے آواز دی ارے کسنے ان سب کو بیہوش کیا پردہ بارگاہ کا اُٹھایا نگاہ
پڑی ایک شخص صندلی پر چڑھکے قفس اُتارا چاہتا ہی تلوار کھینچکر دوڑا نعرے کرتا ہوا خبردار اگر قفس کو ہاتھ
لگایا تو سر نہوگا چالاک یہ کہکے کودا کہ اے ملکہ عالم ابھی آپکی رہائی مین دیر ہی ایسی جلدی تھی کہ جو ساحرہ بیہوش
کیے تھے اُنکو بھی نہ قتل کر سکا ایک غار مین پھاند پڑا عقلاے بن شمشتش نے باران سحر برسا کر سب کو ہوشیار
کیا سبکی آنکھ کھلی یہی کہتا ہوا اُٹھا ارے یہ کیا ہوا دیکھو قفس عیار ہی یا نہین دیکھا تو عقلا دوڑتا پھرتا ہی کہتا ہی
یارو چھلاوہ تھا میری آنکھون کے سامنے غائب ہو گیا جب چالاک نہ ملا تو اُسنے آکے مسمار کو بھی ہشیار کیا
کہا اے مسمار بڑا غضب ہوا تھا تمنے کیسی حفاظت کی مسمار نے سر جھکا لیا عقلا نے سو ساحر برائے نگہبانی
اور دیے کہا اب تو ستارہ سحری چمکا چاہتا ہی اے مسمار بخوبی ہوشیار رہنا یہ جان لو کہ اہالیان لشکر حیرت
کو خبر ہوگئی خیمے کو یون گھیرو کہ جیسے انگشتر کے بیچ مین نگ ہوتا ہی غیر کو اپنے پاس نہ آنے دو ساحرونکے اسم
لکھو ہر وقت ایک ایک کو پوچھے جاؤ شراب و کباب کا چرچا کم ہو اگر اسوقت مین نہ آتا تو قفس اُتارا ہی
چاہتا تھا اگر وہ سوزن زبان سے حیرت کی لے لیتا تو بڑی لڑائی پڑتی یہ خیال رہے کہ اگر حیرت کی زبان سے
سوزن نکلا تمھارے روکے سے نہ رکیگی تڑپ کے نکل جائیگی مین ایساہی ساحر زبردست تھا کہ وہان سے
اُٹھا لایا سب کو بخوبی ہوشیار کرکے عقلا اپنے دربار مین آیا سب سردارون سے یہ حال بیان کیا سب نے
کہا حضور اب غضب کی لڑائی پڑیگی اب حفاظت بوجہ احسن چاہیے عقلا نے کہا مسمار کو ہشیار کر آیا اور افسرونکو
بھی حکم دیدیا کہ ادھر کا خیال رکھنا دل چاہتا ہی کہ قفس کو کلیجے مین رکھ لون اُسکی سرکشی نے مجھکو بہت پریشان
کیا کسیوقت میل کا کلام نہین کرتی کنیزونکو یہ حکم ہی کہ ہمارے قفس کے پاس نہ آیا کرو کوئی کیونکر سمجھائے کہ بادبر
کردون مین تو عجب مصیبت مین ہون نظم

بستن بجھالہ سوز دانہ گشت فنا گردد	بامید کسے نگہ گذشتہ سید اہد دل مارا	خدا اجرے دہد در کشتن ما قاتل مارا
	اگر در خواب بیند نازنین سوز دل مارا	شد از عکس حیرت آئینہ دیوان حیرانی

چہ بیخوانم بخوان یکبار ہم حال دل مارا
بود ہر موج این دریاے آتش نبض طوفانی
مدارد ہیچ کوشش اجر سعی حاصل مارا

گداز موم بخشد سنگ را نقش نگین دل
چہ خواہد شد اگر طاقت نہ دست دل ما را

بخاطر مگذران گاہے جنون کامل مارا
غبار طاقت مقصد بود دستی فضول اینجا

سرداروں نے سمجھانا شروع کیا کہ حضور اسقدر نہ گھبرائیں کیسے کیسے
جھگڑے فساد پڑے ہیں عقاب بھی بلا کا ساحر ہی معرکہ عظیم پڑیگا سرداران حیرت کو خبر پہونچ جائیگی مگر
عقلا سرداروں کے کہنے سے اور فوجیں براے حفاظت بھیج رہا ہی کئی سردار بھی روانہ کیے کہ دیکھو کوئی دقیقہ
حفاظت میں باقی نرہے مگر چالاک جو نکلکر بھاگا تو لشکر میں آیا نعمان آنسو آنکھوں میں بھرے ہوے در
بارگاہ پر ٹہل رہی ہی دیکھا ایک عیار چست وچالاک سخفہ پر خاک گریبان پھٹا ہوا دوڑا ہوا آتا ہی نعمان نے
لوگوں سے پوچھا یہ کون شخص ہی جو دوڑا ہوا چلا آتا ہی کنیزوں نے عرض کی حضور یہی چالاک بن عمرو ہی
معلوم ہوتا ہی کہیں سے عیاری کرکے آتا ہی چالاک بن عمرو سامنے نعمان کے آیا جھک کے سلام کیا نعمان
نے کہا کون کہا حضور جان نثار سرفروش خدمتگذار حضور نے سنا کہ ملکۂ عالم پر کیا سحر کہ گذرا عقلا ابن مشمش ایسے
کوہستان کا مالک عقاب اُسکے پاس پہونچا اُسنے اُسکو دامن پناہ دیا حال سنکر کہا میں تیری معشوقہ کو لاتا ہوں
وہ یہاں سے ملکہ کو لیگیا ہی خود اُسپر عاشق ہوا ہی اب عقاب اور عقلا سے سحر کے پڑے ہیں میں نے رات
کو عیاری کی اپنی جان نثار دی پاس حیرت کے پہونچا چاہتا تھا کہ قفس اُتار لوں کہ عقلا آگیا خدا نے جان
بچائی اب بڑی حفاظتیں ہیں کئی ہزار ساحر مقرر ہوا ہی کئی افسر بھی ہیں اب گذر ہونا دشوار ہی میں کوشش سے
ہاتھ نہ اٹھاؤنگا مگر آپکو بھی اطلاع کردی جو مناسب ہو انتظام فرمائیے چالاک تو یہ خبر دیکر پھر بھاگا مگر
نعمان نے سب افسروں کو جمع کیا کہا کیوں صاحبو کیا صلاح ہی سب نے عرض کی جو مناسب ہو نعمان نے
کہا ہم لشکر کشی کرتے ہیں چلکے مقابلہ کرو عقاب وعقلا دونوں ہمارے دشمن ہیں دونوں کو مٹائینگے اپنے
مالک کو رہا کرکے لائینگے اہلیان لشکر کو چھوڑ کر میں جاؤنگی آسمان پر چمکونگی اگر پیر ابجہ قابض ہوا تو قفس بھی
لے نکلونگی پھر دیکھا جائیگا اگر ملکہ میرے قبضے میں آگئیں تو پھر اچھے طور سے لڑائی پڑیگی ملکہ کی زبان سے سوزن
لونگی پھر کسکی مجال ہی کہ ہمکو روک سکے سب سردار اس راے پر آمادہ ہوے دولاکھ ساحروں کا لشکر تیار کرکے
ملکہ نعمان جادو تخت پر سوار ہوئیں دولاکھ کا لشکر لیکر چلیں یہاں طبل جنگی بجا رات بھر تیاریاں رہیں
صبح کو دونوں لشکر میدان میں آئے صفیں جمیں طرف سے عقاب ابر سوار کے منصور جادو میدان
میں آیا عجائب وغرائب اپنے دکھانے لگا چالاک فقیر بنا ہوا ایک گوشے سے یہ معاملہ دیکھ رہا ہی کہ منصور
نعرے مار رہا ہی کہ ای عقلا کسیکو بھیج عقلا نے طرف دست راست کے دیکھا میمون جادو اچھلتا ہوا سامنے
آیا کہا ای شہنشاہ میں جاؤں اور جاکے منصور کو جواب دوں کہا اچھا تمکو اختیار ہی میمون سامنے منصور کے
آیا آپسمیں سحر ہونے لگے دونوں لڑ رہے ہیں کبھی الگ ہوتے ہیں کبھی مل جاتے ہیں کہ آسمان سے ایک
برق کڑک کر گری میمون ومنصور دونوں کے سر اڑ گئے سب گھبراکے طرف آسمان کے دیکھنے لگے سب نے
دیکھا ایک ابر فیروزی نہایت چمک دمک سے ظاہر ہوا گرد طائر زمزمہ سرائی کرتے ہوے ابر تڑپتا ہوا
پھٹا اُسمیں سے ایک نازنین تاجدار طاؤس زرین بال پر سوار پشت پر ساٹھ ستر ہزار کنیزیں حسین وجمیل ڈیڑھ
دولاکھ جادوگر باز وبط وفرقرے پر سوار بڑی رونق سے نمایاں ہوے وہ ساحرہ اپنے لشکر کو الگ لیکر
اُتری اب سب کو معلوم ہوا کہ اسی طاؤس سوار نے دونوں کو مارا نعمان نے بڑھکر آواز دی ای عقلا

تمنے بڑا غضب کیا زد حرہ بادشاہ طلسم ہوشربا کو قید کیا ہی اب اُسکے ساتھ زبردستی دعویٰ عشق کرتے ہو گے
ہمنے خبر پائی ہی لشکر کشی کرکے آئے ہین بہتر یہ ہی کہ قفس ہمارے مالک کا ہمارے حوالے کرو و عقاب سے
ہم بچو بینگے ورنہ جسکا جی چاہے ہمسے مقابلہ کرے اور یہ بھی تمکو آگاہ کرتے ہین کہ ہوشیار رہنا دن رات
صبح و شام جسوقت محل پاینگے اپنے مالک کو رہا کرکے لیجا ینگے دشمنون مین نہ چھوڑینگے نعمان جادو
نے جو اسطرح نعرے کیے عقلا نے اپنے سردارونکو آواز دی کہ یارو تم سن رہے ہو تم مین کوئی ایسا نہین
ہی کہ جاکر اس زبان دراز کو جواب دے مختوم جادو و زینت پہلو عقلا کا صف سے اپنا اژدہا بڑھا کر نکلا
کہا ای شہریار ابھی اس زبان دراز کی مشکین باندھ کے لاتا ہون عقلا نے اُسکو اجازت دی مختوم جادو
میدان مین آیا نعمان غصے بھرا کھڑی کلام کر رہی تھی کہ مختوم نے آگے گولہ مارا نعمان نے مسکرا کے اشارہ کیا
گولہ پلٹ کے طرف مختوم کے چلا مختوم تو ہٹ گیا گولہ جاکر فوج پر گرا پچاس جادوگر جلکر خاک ہوے عقلا نے
آواز دی ای مختوم خیال نہین کرتا مختوم نیچہ کھینچکر نعمان پر جا پڑا اور آواز دی ای بے ادب اپنے نزدیک
بڑا کارنامہ کیا پچاس آدمی لشکر کے مارے گئے یہ کہکے نیچہ مارا نعمان نے ایک چیخ ماری سب نے دیکھا
سامنے سے غائب ہو گئی مختوم چہار جانب دیکھنے لگا کہ بیخ نخل سے نعمان نے سر نکالا مختوم نے دوڑ
کے نیچہ مارا نعمان نے سر آگے کر دیا جیسے ہی نیچہ سر پر پڑا سر کٹ کے گرا گلوے بریدہ سے اسقدر خون
جاری ہوا کہ مختوم نہا گیا خون مین نہا کر مختوم جھومنے لگا کہ دوسرے پہلو سے نعرہ ہوا نعم نعمان جادو
کیون مختوم اب مزاج کیسا ہی مختوم رقص کرنے لگا کہا ای نعمان مین تو تمھاری شمع جمال کا پروانہ ہون
صورت زیبا پہ دیوانہ ہون

نظم

مصروف تبسم ہین یہ شادی سے اجل کی
مسکن ہی کسی جا نہ کہین ہی وطن اپنا
ہم گریہ کزرنگ سے یاد گل تر ہین
پایا نہ کسیکو بھی شریک محن اپنا
وہ اشک سے جو آنکھ سے ڈھلتے ہی ہوئی خشک
بیہودہ سناؤ نہ کسیکو سخن اپنا

پوشیدہ ہی بخیا ہون سے ہر اک زخم تن اپنا
رکھتے ہین کھلا زخم جگر تنگ دہن اپنا
اللہ ری بیتابی دل بعد فنا بھی
صیاد دبا بیٹھینگے قفس مین چمن اپنا
ساقی وہ پلا مئے کہ دو عالم ہون فراموش
دم بھر ہوا گوشہ دامن وطن اپنا

پامال خزان آپ کیا ہی چمن اپنا
ہین وہم فراموش پتہ کچھ نہین ملتا
سو جاسے مشبک ہی مزار کہن اپنا
اک دل تھا سو وہ بھی نہ رہا پاس ہمارے
ہو جاے خدائی سے نرالا چمن اپنا
خاموش نسیم اب نہ کہو چپ رہو بس بس

یہ اشعار جو مختوم نے سامنے نعمان کے پڑھے نعمان نے ہنس کر کہا
کہ ای مختوم کیا مجھپر عاشق ہو اُسنے شرما کے سر جھکا لیا کہا حضور میری کیا مجال ہی جو آپ پر عاشق ہون مگر پروانہ
شمع جمال ہون جو حکم ہو بجا لاؤن نعمان نے کہا عقلا کا سر لاؤ اُسنے ہماری بی بی کو قید کیا ہی حیرت جادو
کو چھڑا لاؤ جب ہماری بی بی رہائی پائیگی وہی ہماری شادی تمھارے ساتھ کریگی یہ میری مجال نہین کہ
بے اُنکے حکم کے کوئی کام کرسکون مختوم نے دست بستہ عرض کی کہ مین جانتا ہون جہان ملکہ حیرت قید
ہین وہ سامنے خیمہ استادہ ہی مسمار جادو و شاہین جادو نگہبانی کر رہے ہین دونون کو مار کر قفس لاتا ہون
نعمان نے اُسکی پشت پر ہاتھ رکھکر کہا ای عاشق صادق ای یار موافق کیا کہنا اگر ملکہ کو تو چھڑا کر لایا مین
فوراً تیرے ساتھ شادی کرونگی مختوم نے جھوم کر تیغہ کھینچا طرف لشکر مسمار و شاہین کے روانہ ہوا
نعمان کھڑے ہو کر سحر کرنے لگی جون جون سحر کرتی ہی جوش مختوم کا بڑھتا جاتا ہی عقلا نے آواز دی مختوم اپنے
ہوش مین نہین ہی قریب خیمہ حیرت نہ جانے پاے راہ مین اسکو روکو ساحرون نے بڑھکے روکا مختوم نے

تلوار کھینچی ہزار دو ہزار ساحر نیزے بڑھا بڑھا کے بڑھے کہ اسکو روکین مگر یہ بلا تکلف ہاتھ مار دیتا ہی کبھی کوڑا مارا کبھی
لاش کے ڈونڈے پھینک مارے عقاب ابر سوار یہ سب معرکے کھڑا دیکھ رہا ہی بیچ میدان مین نغمان کھڑی ہوئی
سحر کر رہی ہی عقاب ابر سوار ساتھ والون سے کہ رہا ہی دیکھو تو یہ عورت کیا سحر کر رہی ہی کہ قیامت برپا ہی مگر
اسطرف والے ارادہ کرتے ہین کہ مختوم کو روک لین ایسا نہو قتل ہو جاے اور وہ بید حرف لڑ رہا ہی کسی
مقام پر دباو نہین کھاتا بڑھتا ہوا طرف خیمے کے جاتا ہی اتفاق سے پردہ خیمے کا اٹھا ہی حیرت بھی دیکھتی ہی
عقاب ابر سوار بھی اک نخل کے سایہ سے دیکھ رہا ہی کہتا ہی یہ ظالم جسدن سے آئی حیرت کا مزاج بدل گیا
اب اسکو یہ گمان غالب ہی کہ ایسی ساحرہ میرے ساتھ موجود ہی اور کسی کی مجھے کیا احتیاج ہی سامری و جمشید
ایسا کرین کہ نغمان قتل ہو جائے عقلا پر تو ہوہ کرونگا میری لڑائی کے بار کو تو کیا اٹھا سکتا ہی نام سے
میرے کانپتا ہی مگر یہ ہائے روزگار ہی یا سامری و جمشید میری دعا قبول کرو ہائے یار وین کیسا برباد ہوا
زوجہ میری حسین و جمیل قتل ہوئی مین نے اس سرکش سے دل لگایا کچھ پھل نہ پایا اب تو بالکل مجھسے جدا ہو جانا چاہتی
ہی دیکھو مختوم کیسا بھوت لڑ رہا ہی اپنی جان کا اسکو پاس نہین نغمان نے اپنے ہم شبیہ کو قتل کرا کے
سحر کیا یہ سحر بڑی مشکل سے اتریگا دمبدم بھوت ہونا بڑھتا جاتا ہی دیکھو نغمان دشنگ دے رہی ہی یہی فکر ہی
کہ مختوم لڑ بھڑ کر تا بہ خیمہ پہونچے بیشک یہ قفس آتار لائیگا گر نغمان سحر کرتی ہوئی بھاگی جاتی ہی بیچ میدان مین
کھڑی ہوئی بالونکا جوڑا باندھا ہی گاتی باندھی کچھ پاس موجود ہی اسباب سحر بھی سب موجود ہی نغمان جادو
پڑھتی جاتی ہی مختوم اور زیادہ جھلاتا ہی لڑ رہا ہی چاہتا ہی اپنے کو قریب خیمہ حیرت کے پہونچائے مگر آسمان پر اک
ابر آکے چھایا اس ابر سے برقین گرنے لگین جسپر برق گری اسکے دو ٹکڑے ہوے اس جوش مین مختوم جادو
بجاتا ہی نغمان جادو سحر کرنے مین مصروف ہی لکہ ابر آسمان سے گرا نغمان تو بالکل لکہ ابر مین چھپ گئی کہ دیکھا خیمہ
تھوڑی ہی دیر مین روشنی ہوئی لکہ ابر بلند ہوا نغمان کو نہ پایا کنیزین غل مچانے لگین وہان کئی ہزار ساحر
مگر مختوم پر ٹوٹ پڑے ہاتھون ہاتھ مختوم کو پکڑ لیا گرفتار کے سامنے عقلا کے لائے مگر مختوم غل مچاتا ہی کہ
میری معشوقہ کیا ہوئی جب عقلا نے دیکھا کہ مختوم پر سے سحر نہین اترتا زبان مین سوزن دیا ہاتھون مین ہتھکڑیان
پانون مین بیڑیان پہنائین ایک خیمہ مین اسکو قید کیا ادھر کنیزان نغمان فریاد کرنے لگین کہ ہمارے مالک کو
کون لیگیا چالاک نے آکے سمجھایا کہا صاحبو لشکر ایکطرف اٹھا رو آسمان پر لکہ ابر آیا تھا یقین ہی کوئی ساحر اٹھا کر
لیگیا مین جا کر ابھی تلاش کرتا ہون مگر گھبراؤ نہین لشکر سے اپنے بہت ہوشیار رہنا مین تلاش کر کے لاتا ہون
یہ کہکے چالاک چلا جدھر ابر گیا تھا اسی جانب روانہ ہوا لیکن سحر کہ یہ گذرا کہ شہباز بلند پرواز ایک ساحر ہی یہان سے
قریب اسکے رہنے کا اک باغ ہی کچھ قریات پر قبضہ بھی ہی اسوقت ابر پر سوار ہو کر سیر کو نکلا تھا نغمان کو دیکھکر
عاشق ہوا ابر گرا کے ملکہ کو لیگیا اپنے باغ مین آیا یہ تو جان چکا تھا کہ ساحرہ زبردست ہی زبان مین سوزن دیا
مسند پر بٹھایا شراب و کباب مہیا کیے گائنین بھی حاضر ہین سحر دفع کر کے ہوشیار کیا نغمان کی آنکھ کھلی زبان مین
سوزن ہاتھ پیرون مین ہتھکڑیان بیڑیان پائین دیکھا ایک ساحر میٹھا منت کر رہا ہی شہباز بلند پرواز رومال سے اپنے
ہاتھ باندھکر بیٹھا ہی نغمان سے کہا اے ملکہ عالم شہباز بلند پرواز میرا نام ہی عاشق ہو کر تمکو لایا ہون یہ سب
حکومت تمھارے قدمون پر نثار کرونگا مجھکو بغلامی قبول کرو نغمان غصے مین تھرانے لگی اور کہا او ظالم تو نے بڑا ستم کیا
مجھکو میدان کارزار سے اٹھا لایا ایسے امر کا خواہان ہی خبردار یہ خیال نہ کرنا شہباز قدمون پر گرتا ہی کنیزون سے

اشارے کرتا ہی کہ ملکہ عالم کو سمجھاؤ کنیزین مصاحبین سب نے نعمان کو سمجھایا مگر وہ قبول نہین کرتی ہی کہتی ہی کہ شہباز
نے بڑا غضب کیا کبھی بیٹھ جاتی ہی کبھی آہ کا نعرہ مارتی ہی کبھی کہتی ہی ہائے نہین معلوم مین نے جسپر سحر کیا تھا اسپر کیا گذری یقین ہی
پکڑ لیا گیا ہو لیکن کہان جاتا ہی سحر نہین اُتریگا جب مہلت پائیگا خیمۂ حیرت پر جائیگا ضرور لڑائی پڑیگی مسند پر بیٹھی ہوئی
یہ سوچ رہی ہی کہ ای نعمان اب اس ظالم کے پھندے سے کیونکر رہائی ہوگی بری بلا مین پھنسے شہباز باغ مین ٹہل
ٹہل رہا ہی کبھی دروازے تک باغ کے آتا ہی کبھی صحن مین ٹہلتا ہی کہ کان مین رونے کی آواز آئی پلٹ کے دیکھا بیرون
باغ ایک نخل کے سائے مین ایک عورت ضعیفہ بیٹھی ہوئی بلک بلک کے رو رہی ہی شہباز کا دل بیقرار ہوگیا جھک کر
قریب نخل کے آیا یہ منھ سے ہمکلام عرض کی ای مادر مہربان رونے کا کیا باعث ہی تمھارے رونے نے دل کو بیقرار
کر دیا اُس ضعیفہ نے آنکھین کھولین جمال بیمثال شہباز بلند پرواز کو دیکھا بلائین لین کہا بیٹا آج تین دن کے بعد
تمکو دیکھا دل بھر آیا ایک فرزند مجھکو لات و منات نے دیا تھا بالکل تمھاری صورت کا تھا آج تیسرا دن ہی کہ
اُسنے انتقال کیا جنگل جنگل ماری ماری پھرتی ہون کہین پتہ نہین لگتا آج اسکی سی صورت دکھائی دی ہاتھ پاؤن مین
رعشہ آگیا جی یہ چاہتا ہی کہ آنکھون کے پردون مین رکھ لون یہ کہکے خوب گلے لگایا پیشانی پر بوسے دیے شہباز نے
کہا باغ مین چلیے یہ سب زمین میری عملداری مین ہی خدمتگزاری سے تمکو رکھونگا بڑی بی ساتھ ساتھ شہباز کے
چلین کہا ای فرزند تم ملول کیون ہو کہا ای مادر مہربان کیا عرض کرون ایک زمانہ وہ تھا کہ عملداری بڑی جاتی تھی
مین عیش مین بسر کرتا تھا اس جوار مین جتنے ساحر ہین سب میرے مطیع ہین مجھکو خراج دیتے مین کل صبح کو اُڑتا ہوا
مین جاتا تھا ایک نازنین کو سحر کرتے ہوئے دیکھا لڑا اور گرا کر اُسکو اٹھا لایا آج صبح سے منتین خوشامدین کر رہا ہون
وہ نہین مانتی اپنی ہی کہے جاتی ہی ضعیفہ نے کہا مورکھ تو نے اپنی چاہ عورت پر ظاہر کر دی اب وہ نخرے کریگی
ناز و کرشمے دکھاتی ہی مین تو ذرا چلکر دیکھون دو باتون مین راضی کر لونگی میرے بھولے بچے کو رلاتی ہی شہباز
کہتا ہی ای مادر مہربان اگر وہ عورت مجھکو قبول کرے دولت کونین حاصل ہو نہایت خوبصورت ہی سحر مین طاق
شہرۂ آفاق ہی انھین باتون پر اُسکی مین مائل ہوا ہون حسن ظاہری کمال باطنی خیال کرکے دیکھا دل بیقرار ہوگیا
جب تو اُٹھا لایا ضعیفہ کہتی ہی بیٹا دو باتون مین راضی کر دونگی باغ مین آکر پہونچے سیر کرتے ہوئے شہباز ضعیفہ
کو لیکر قریب نعمان کے آیا کہا ای مادر مہربان اسی ظالم نے مجھکو مارا ہی یہ کسیطرح نہین مانتی منتین بھی کین مگر ظالم
نہین مانتی ضعیفہ نے کہا بیٹا تیری باتون نے خرابی ڈالی سب کو اسکے پاس سے ہٹا دو مین تنہائی مین اس سے
باتین کرونگی دیکھون تو اصل دلمین اسکے کیا بات ہی شہباز نے حکم دیا سب کنیزین یہان سے ہٹ جائین کنیزین
وہان سے ہٹ گئین ضعیفہ ٹہلتی ہوئی قریب نعمان کے آئی کہا کیون بی بی میرے بچے مین کیا برائی ہی جو تم اسکو
قبول نہین کرتی ہو کوئی اپنے چاہنے والے کو یون جلاتا ہی خبردار پہلو مین بٹھاؤ شراب پیو عیش کرو چین کرو
رنج و ملال کیسا نعمان نے جھلا کر جواب دیا او بڑھیا چاہیے ہٹ کیسی باتین کرتی ہی ارے اپنے غضب کیا پری
مالک قید ہوگئی ہی مین نے ایک آدمی کو دیوانہ کرکے یہ چاہا تھا کہ اپنی مالک کو رہا کرا لون اس بھیلنے عین وقت
پر سحر کیا اگر مین مختوم پر متوجہ نہ ہوتی تو اسکی کیا مجال تھی کہ مجھکو لا سکتا ضعیفہ نے چپکے سے کہا ای ملکۂ عالم
تم مہتر ہن مہتر چالاک بن عمرو ایک دم مکر کے واسطے کہدو کہ مین تجھسے راضی ہون مین ابھی رہا کر لونگا
اسکی اب موت قریب ہی جب تو اسکے منھ سے ایسے ایسے کلمات نکل رہے ہین نعمان نے کہا جو تمھاری خوشی مگر
ای چالاک یہ خیال رہے کہ مجھکو ہاتھ نہ لگانے پائے ورنہ مین اپنی جان دیدونگی مجھکو عصمت کا ابھی بڑا پاس ہی

چالاک نے کہا کیا مجال ہی یہ کہکے چالاک اٹھا قریب شہباز کے آیا کہا بیٹا تیری کیسی عقل ہی وہ تو خود تجھپر مرتی ہی
مگر تیری بدعت کرنے سے البتہ معشوق پر چہرہ جھلاگئی اب وہ کہتی ہی میری جان جاے مگر مین نہ قبول کرون گی
ای فرزند اب مین نے بڑی مشکل سے راضی کیا ہی بیٹھکر شراب پیو کباب کھاؤ بڑھیا نے ہان جھککر کہا نئے میری دعا کا
دو دعا آیا دونون آباد رہین دوست شاد رہین دشمن ناشاد رہین یہ کہکے ضعیفہ نے شراب الٹ پلٹ کی کنیزون سے
کہا کیا تم دیکھتی ہو کیا میرے بچے کے شراب پینے مین نظر لگاؤ گی یہ کہکے قرابہ اٹھا دیا کہا سب جاکر پیو یہانکا
کوئی نوکر چاکر باقی نرہنے پائے سب کو ایک سرے سے شراب پلا جاؤ بڑھیا نے یہان دو تین گلابیان
درست کرکے ایک جام بھرکے پہلے شہباز کو دیا ضعیفہ گنگنائی یہ غزل عاشقانہ گانا شروع کر دی غزل

جی مین آتا ہی دکھا دین مستیان پیکر شراب
فرحت دلدار ہی ساقی ہمین کیونکر شراب
آرزو کیا پوچھتا ہی رند ساغر نوش کی
پی چکے محفل مین تیری اور گری پیکر شراب
پھر سنا ہی مژدہ آمد کسی مہوش کا
آج دے ساقی ہمین جو سبو مین ہو تہ نشر اب
بھن گیا ہر لخت دل ٹکڑے جگر کے بن کباب

جلد لا ساقی برنگ لالۂ احمر شراب
ابر ہی آیا ہوا گل دستہ رہے ہین گلستین
یہ تمنا ہی ہمین قاتل تہ خنجر شراب
بے تعلق ہو نہین سکتے تعلق بستہ نا
دیکھو نہ تماشا ہی آج پھر بہار دل مضطر شراب
اسطرف بھی آج بدلی مہربانی چاہیے
اگر سیان کرتی ہی جیسے صورت دلبر شراب

دور کر شیشہ نظر سے سرنگون کر جام کو
آج کی شب ہو جدا منھ سے نہ ای دلبر شراب
بے خدا حافظ چلے مسرور ہو کر اپنے گھر
غیر ممکن ہی رہے بے شیشہ و ساغر شراب
وعدہ دیروز کا کچھ پاس کرنا چاہیے
ساتھ غیرون کے تو اب جان بیچئے اگر شراب

شہباز بلند پرواز ضعیفہ کے
گرد پھرنے لگا کہ ای مادر مہربان اس بڑھاپے مین یہ آواز آپ کے گانے مین یہ سوز و گداز اشارے سے کہا
بیٹا ابھی تمنے کیا سنا ہی بہت راضی کر دو گی ہو بہنے مزے اڑائے ہین کبھی تمنے خواب مین بھی نہ دیکھے ہونگے
پیلا اچھراد پھکر دیوانے ہو گئے بیٹا ہماری راے پر چلو تو ایسی شفقتین تمھارے مکان کے گرد پھرا کرین اپنی
چاہت عورت بہ نہین ظاہر کرتے ہین خیر بیٹا اب تو جسطرح بن پڑے نبا ہو آیندہ ہم تمکو طریقے تماشہ بینی کے
تعلیم کرینگے بیٹا ایک بیسہ صرف نہ کرو اور جو چھو دروازے پہ کھڑی رہین شہباز بہت ہوش ہی دل سے کہتا ہی
سامری و جمشید نے بڑھیا سے ملایا معشوق بھی راضی ہی اب نشے مین شراب کے مدعاے دلی حاصل ہوگا
دوسرا جام بھرکے بڑھیا نے اور دیا کہ بیٹا اور پی لو تمکو محنت پڑیگی شہباز بلند پرواز وہ جام بھی پی گیا یہان
کنیزین جو بدار دروازے پر پی پی کے بہلانے کوئی منھ کے بھل چمن مین گری کوئی رخنت سے لپٹی ہوئی
بسے والے کر رہی ہی کسی نے نشے کے ہوش مین پاجامہ اتار کر جھنگد با ہی ہوا کھاتی پھرتی ہی کوئی چٹکیان بجا بجا
کر گا رہی ہی کوئی الجھ رہی ہی کوئی آرسی مین اپنی صورت دیکھا اگر قی ہی آپ ہی کہتی ہی مجھسے زیادہ کون حسین ہی
وہ عمدہ میری صورت ہی مین نے اپنے جمال کی قدر نہ کی ورنہ سیکڑون چاہنے والے گرد مکان کے پھرتے
اب بھی بعض بعض پھرے رہتے ہین مین خیال بھی نہین کرتی کو تجھے یہ بھی نہین جانتی آپ ہی آپ بکتی پھرتی ہی
جو بدار آپسمین لڑ رہے ہین کہ سرکار سے شہبا و کی انعام ملا تھا تمنے دو ہرا حصہ کیون لے لیا اسنے کہا ہم تو
جمعدار ہین تمنے اسکی پگڑی اچھال دی آپسمین جوتی پیزار لات کی ہو رہی جا بجا لوگ بیہوش ہو کر رے
بڑھیا نے کہا بیٹا تمھارے نوکر بڑے گستاخ ہین دیکھو آپسمین لڑ رہے ہین منع کر دو کہ غل نہ کرین شہباز نے
آواز دی یارو غل نہ مچاؤ یہ کہکے تلوار تیار کر اٹھا کہا مادر مہربان مین جاکر ان سب کو سزا دیتا ہون اسنے تجھتے ہی
بیہوشی نے طمانچہ مارا زمین پر گر پڑا چالاک نے نعرہ کیا فغان جادو دیکھ رہی تھی تحسین کرتی جاتی ہی کہ ای بیٹا

کیا کہنا چالاک نے ایک خنجر با فشہباز کا سر اُڑگیا اُسکے قتل کرنے سے باز نہ آیا کنیزون پر خنجر پکڑ کر جا پڑا سب کے سر
کاٹ ڈالے لاشے سب کے چمنستان مین تڑپ رہے ہین باغ بھی جل رہا ہی تحل جل جل کے گر رہے ہین ہنگامہ گیرو
دار بلند ہی چالاک نے نعمان کی زبان سے سوزن لیا کہا ای ملکہ تم تو چلو مین بھی آتا ہون نعمان پرواز پیدا کر کے
روانہ ہوئی چالاک یہان سب کا خاتمہ کر کے صورت بدلے ہوے باغ سے نکلا جب یہان عقلا اپنا مختوم
کو قید کر کے ایک خیمے مین بھیجدیا حیرت کا قفس ایک خیمے مین ہی لشکر والے قتل ہوے مگر مختوم اپنے
خیمے سے سب کو گالیان دے رہا ہی عقلا کے نام پر تو بوچھار کر دی کہ اس بھیانے مجھکو کیون قید کیا مین اسکے
باوا کا نوکر ہون مین اپنی معشوقہ کے پاس جاؤنگا زنجیر مین ہلا رہا ہی نگہبان بھی پریشان ہین افسر بھی حیران ہین
عقلا کو جب خبر پہونچی ہی کہتا ہی یار دیوانہ بڑا افسر تباہی ہین پڑا نہین معلوم اُس ظالم کو کون لیگیا کل صبح کو سحر
کر کے سب لشکر کو متاؤ ونگا عقاب کی بلند پروازی دیکھلو نگا پھر باطمینان مجھکر حیرت کو بہ منت راضی
کرونگا سردار اسکے جواب دیتے ہین کہ حضور آپ نے بڑی جلدی کی اُسیوقت پکڑ کے لائے سوال وصل کرنے
پر مستعد ہو گئے دو چار دن گذرین آپ کی شان و شوکت سے آگاہ ہو آپ ایسے جوان ہین کہ عورت آپ کو
نہ پسند کرے عقلا ہنسنے لگتا ہی تاج سر کو کج کرتا ہی نہایت غصہ ہی دمبدم مختوم کی خبر پہونچتی ہی کہتا ہی یار داسکی خبر
مجھسے نہ کہو نہین معلوم نعمان پر کیا گذری کون اُٹھا کر لیگیا چراغ سامری روشن کرون شاید احوال روشن ہو
میرے دل پر چھریان چل رہی ہین کہ مختوم کو اپنے ہاتھ سے قتل کرون اسکا سودا کیونکر اُترے مگر مسماۃ و شامین
دونون سپہ سالار دربار گاہ حیرت پر بیٹھے ہین بارہ ہزار جادوگر ہین سوہان جادو دربارگاہ مختوم مین
بیٹھا ہی ساحرون سے کہہ رہا ہی یارو چپ رہو تم لوگون کی باتین سنکر مختوم کی وحشت بڑھتی ہی جب تو وہ
خاموش نہین رہتا نعمان کا نام لے رہا ہی زنجیر مین ہلاتا ہی دمبدم غل مچاتا ہی کیا کیجئے اس ظالم کو سمجھائین کہ ایک
ساحر دوڑا ہوا آیا سوہان سے عرض کی حضور ہمارے بادشاہ کا سحر ساحری مین مثل نہین ابھی چراغ سامری
روشن کر کے یہ گولی بنا کر دی ہی کہ مختوم کو کھلا دو سودا اُتر جائے گا نعمان کے نام کو فراموش کریگا میری ہی
اطاعت کا دم بھریگا سوہان نے کہا اُسکے سامنے کون جائے کون گولی کھلائے وہ تو لاکھون گالیان
دیتا ہی ایک ساحر نے کہا ہم جا کے دم دے کے کھلا دینگے سوہان نے کہا تم جاؤ ہم تو اندر جاتے خوف
کرتے ہین اگر زبان سے سوزن نکل جائے آفت برپا کرے ساحر نے کہا مین تو کھلا دونگا ٹھونس کے منہ مین
گولی دیدون گا گلے سے ایک ٹکڑا اُترا اور ہوشیار ہوا سوہان نے کہا تم جاؤ جسطرح بنے کھلا دو مین کیا مانع
ہی ساحر اندر گیا مختوم دیکھکر گالیان دینے لگا کہ ابے تو کون ہی جو یہان آیا ہی ساحر نے جھک کے سلام کیا
کہا حضور نے غلام کو نہین پہچانا مجھکو ملکہ نعمان نے بھیجا ہی باغ مین دلھن بنی بیٹھی ہین سب برات جمع ہی افسوس
یہ ہی کہ برات بے دولھا کی ہی مجھسے فرمایا کہ ای خیر خواہ جا کر میرے وارث کی خبر لے کیون تشریف لانے
مختوم رونے لگا کہا ای خیر خواہ مجھے حرامزادون نے پکڑ لیا دس ہزار ساحر مجھپر ٹوٹ پڑے زبان مین میری
سوزن ہی ای خیر خواہ سچ کہہ ملکہ دلھن بنی بیٹھی ہین خیر خواہ نے کہا آپ کے سر کی قسم اسوقت براتیون کے
سامنے روتی تھین اور فرماتی تھین میرا دولھا کیون نہین آیا مین اسی خبر کے واسطے ابتک آیا ہون آپ اب
کیا فرماتے ہین آج بھوزی پھر جاے ایسی تاریخ پھر نہ ملیگی مختوم نے کہا زبان سے سوزن نکالو دیکھو تو ابھی
ڈھا ہوا جاتا ہون خیمون مین آگ لگا دون عقلا حرامزادے کی ناک کاٹ لون مین حیران ہون کہ آپنے مجھکو

مجھکو کیون قید کیا مجھے تو چھڑانا حیرت جادو کا منظور ہی ہماری معشوقہ اور حیرت سے بہنا پاہی بڑے غضب
کی بات ہی کہ ہمارے جیتے جی قید رہے ساحر یعنے چالاک نے زبان سے سوزن لیا کہا اب اُٹھیے دھن بھی آئی
آتی ہوگی اُسکو دم بھر قرار نہین زبان سے سوزن مختوم کی جو نکالا اب جو سکتا ہی قید توٹ کر گری سوزن
دروازے پر پہونچا ہی کہ دیکھا مختوم بھوستا ہوا نکلا پکار کر آواز دی او بیحیا تو ہمارا نگہبان ہی سو ہان بڑھا کہ
روکون مختوم نے ایک طمانچہ مارا کہ سر اُس خود سر کا اُڑ گیا نگہبان بھاگے ہلڑ ہوا مختوم نے رہائی پائی مسمار و
شاہین یہ ہنگامہ دیکھکر کھڑے ہوگئے مختوم اسی جانب چلا آتا ہی گولے ترنج و نارنج پڑنے لگے مختوم گولے
کھاتا جاتا ہی اکثر زخم بھی کھائے ہین مگر جس خیمے کے قریب پہونچا طناب پکڑ کر جھٹکا مارا چند ساحر دوڑے
ہوے پاس عقلا کے پہونچے کہا حضور مختوم نے رہائی پائی طرف خیمہ حیرت کے جاتا ہی روکنے والے روکتے
ہین وہ نہین رکتا ہی دس ہزار ساحر مار کر ڈالدیے کئی خیمے گرا دیے کئی ہزار ساحر دب کے مرے عقلا جھلایا ہوا نکلا
دوڑے دیکھا مختوم مسمار و شاہین کے ملازمون سے لڑ رہا ہی دس بارہ ہزار ساحر مار کر ڈالدیے حیرت
قفس سے دیکھ رہی ہی آنکھون مین آنسو ڈبڈبائے ہوے اپنے حال پر رو رہی ہی کبھی کہتی ہی اس خوبصورتی
کی بدولت کس بلا مین پھنسے جو ہی وہ اس فعل کا خواہان ہی دیکھیے میری عصمت کیونکر بچتی ہی مگر چالاک کی
دل سے تعریفین کر رہی ہی عقلا نے یہان مختوم کو للکارا ملکہ نعمان آسمان پر آکے چھپی دیکھا اسنے کہ جس عیار نے
مجھکو رہا کیا تھا اُسنے مختوم کو بھی قید خانے سے چھڑایا قریب درِ زندان لڑ رہا ہی نعمان نے اور سحر کیے
اور زیادہ مختوم کو جوش ہوا لڑنے لگا عقلا نے للکارا کہ او مختوم کہان جاتا ہی جیسے ہی للکارا مختوم پلٹا
آواز دی او ملعون تو نے یہ فساد برپا کیا میری معشوقہ سے مجھکو چھڑایا ورنہ ابتک شادی ہو جاتی مست ہاتھی
پر سوار ہوتا بہاری سہرا باندھا جاتا ایک مصاحب جلیل بہاری سہرے کو سنبھالتا اور بیچے کنوین پر بھونری
پھرتی تو ٹکے تارے ہوتے سسرال مین زیادہ آبرو ہوتی لڑکا آیا کھٹکے پکارے جاتے افسوس آجتک محروم
ہے تیرا ہی باعث ہوا عقلا جھپٹ کر آیا تیغ آبدار کھینچے ہوے مختوم بھی بجوف جا پڑا آپسمین تلوار چلنے لگی
عقلا نے روکتے روکتے ایک مقام پر جھکائی دے کے ہاتھ مارا کہ سر مختوم کا اُڑ گیا مختوم کا سر اُڑتا اور آواز
آئی کہ کشتی مرا نام من مختوم جادو بود سب ساحر تعریفین کرتے ہوے دوڑے ای شہنشاہ کیا کمال کیا ہے
سرکش کو مارا کئی افسر مارے بارہ ہزار سوار و پیدل قتل ہوے اسیر سے سحر کبھی نہ اترتا چالاک ساحر کی
شکل بنا ہوا ایک گوشے مین کھڑا ہی خیال کرتا ہی کہ نعمان ابھی تک نہین آئی اگر ایسے ہنگامے مین آپہونچتین تو رہائی
ملکہ حیرت کی ہوجاتی بڑا ہی تامل کیا جیسے یہ سب ساحر تعریف کرتے ہوے قریب عقلا کے آئے مسمار
و شاہین بھی چلے آتے ہین بس نعمان کڑک کر قفس حیرت پر گری اور نعرہ کیا باخبید او ساحران غدار دیکھو لون
اپنے مالک کو رہا کرتے ہین عقلا دوڑا سردار جھپٹے مگر نعمان نے قفس کو توڑ کر حیرت کی زبان سے سوزن
نکالا کہا بی بی اُٹھیے اور اپنی فوج پر بھی نعرہ کیا کہ ہان صاحبو فوج عقلا کو گھیر لو دو لاکھ ساحر تلوارین
پکڑ کے آپڑے لشکر عقلا کو قتل کرنے لگے گولے ترنج و نارنج مارے خیمے جلا دیے عقلا چاہتا ہی مین ان
سب کے بیچ سے نکلجاؤن جاکر نعمان کو روکون مگر وہ بلوہ ہی کہ نکل نہین سکتا ابر سحر برس رہے ہین دھوئین
زمین سے اُٹھ رہے ہین حیرت نے جو اُٹھکر سحر کیے آگ برسادی زمین کانپنے لگی ہر طرف دھوئین اُٹھے ہزارون
کے قلب الٹ رہے ہین حیرت جادو عجب عجب طرح کے سحر کر رہی ہی کبھی برق بنکر گری ہزارون کے سر اُڑا دیے

کبھی نٹ بلو کی کھوپڑی بوے مشک وعنبر آئی سیکڑون دیوانے ہوے سر ٹکراتے پھرتے ہین بعض نے اپنا گریبان چاک کیا
بعض محو تعریف حسن وجمال حیرت کی کر رہے ہین عجب طرح کا اُس میدان کارزار مین ہنگامہ ہی نعمان بولتی ہوئی تربت
حیرت جادو کے آئی عرض کی عقاب بہت بڑا جادوگر ہی یا تو اسکو غفلت دیجیے نکل چلیے جب پیچھا کریگا تو
سمجھا جائیگا حیرت نے کہا یہ ضرور پیچھا کریگا کیونکہ جو بات مین کرتا ہی حقیقت مین یہ سحر مین بلاے روزگار
ہی سامری وجمشید اسکے سحر سے محفوظ رکھین حیرت جادو نے کہا ای نعمان تو مقابلہ تو کرین آگے اُنکی تدبیر
کرتی ہون کہ نعمان جادو نے بڑھکر للکارا او نامردین رو پیے کے پیادون کو قتل کرتا ہی مجسے اگر مقابلہ کرو تو کچھ
لطف ملے وہ بیچارے غریب تجھسے کیا مقابلہ کر سکتے ہین جیسے جانور دنکو مارا ویسے ان بیچارون کو قتل کیا
یہ سنکر عقلا اینٹھا آوازدی آؤ بی نعمان مین تمھارا اشتاق تھا ان دونون مین سحر چلنے لگے عقاب بھی تماشا
دیکھ رہا ہی ایک گوشے مین کھڑا ہی کہ عقلا ونعمان سے مقابلہ پڑا ایسے ایسے سحر ہوے کہ اژدھے نے شیران صحرا
ڈکار مارتے ہوے آئے آہوان صحرا لڑنے لگے صحراے فرحت کا تماشا دکھایا نسیم سحری چلی باد سخت شمال کا بھی عمل ہوا
کبھی بہار کبھی خزان کبھی جھونکے ہواے گرم کے چلنے کہ پھول مرجھا گئے کبھی نسیم سحر چلی کہ جسکی وجہ سے مرجھائے ہوے
پھول شگفتہ ہوے سبز شاخین لہرائین گلون نے آنکھین کھولین نرگس کی دیدہ بازی سوسن کی غمازی سنبل کی
شعبدہ بازی عندلیبان خوشنوا کی زمزمہ سرائی کبھی نالان وزار ہونا کبھی معلوم ہوتا تھا دشت ویران ہی
بگولے گرد کے اُٹھ رہے ہین ہواے گرم چل رہی ہی آواز جغد وبوم کی آتی ہی دیوانے غل مچا رہے ہین لڑکے
کلوخ بدست دیوانون کے پیچھے دوڑتے ہین دیوانے بھاگے جاتے ہین کبھی غل مچاتے ہین زنجیرین ہلاتے
ہین جب موسم بہار نے کیفیت دکھائی دیوانون کو ہوش آیا باغون مین آکر پھول چننے لگے گلچین وصیاد کا
راستہ بند ہوا بلبلون نے آشیان لگایا طائرون نے مل کے مبارکباد گانا شروع کی اشعار

بہار در چمن انداز گلفشانی کرد
طلوع مہر وفروغ سحر مبارکباد
صداے عام تماشاے جشن جمشیدی
کہ مست ساز طرب فیشتر مبارکباد

بشاخ نخل تمنا ثمر مبارکباد
دگر بہ شہر تہنیت کشان موکب خاص
بعہد خسرو جمشید فر مبارکباد

زمانہ بزم طرب را زانجم آئین بست
روند گل بہ سر رہگذر مبارکباد
بمن کہ از ستم چرخ تیز کرد مرا

بہار آگئی تو لطف موسم بہار ہی خزان کا رنگ دکھایا تو ویرانے کا
رنگ جمایا عقلا حیران ہی کہ جسطرح کا سحر کرتا ہون ویسا ہی جواب ملتا ہی کسی مقام پر یہ عورت کم نہین کی
حقیقت مین بلاے روزگار ہی بڑھکے اسنے سحر کیا کہ آسمان سے سر بریدہ ہاتھ کٹے گرے پانون کٹے
گرے دھڑ دھڑ گرے نعمان نے بڑھکر آوازدی او نامرد ڈراتا ہی دیکھ شعبدہ اسکا نام ہی یہ کہکے جو نعمان
دستک دی اور آوازدی ای بزبر بیشۂ ساحری وای ضیغم دشت افسون گری اس بیچیا عقلا کو لینا جنگل سے
چار شیر دھڑ دھڑ کے مارکے پیدا ہوئے اور عقلا کی جانب چلے عقلا شیرونکو دھڑ دھڑ کے مارتے دیکھکر سحر کر کے زمین
سے بلند ہوا شیر تو زمین پر آکے منھ پھیلانے لگے جست کرتے ہین مگر اس تک نہین پہونچتے نعمان نے کہا دیکھ
یہ بھی سحر یاد رکھنے کا ہی دستک دی اور آوازدی کہ ای باز بلند پرواز اسکو لینا چار طائران بلند پرواز
قوی الجثہ آسمان سے اُڑتے ہوے آئے اُنھون نے اپنے پر مارے کہ یہ زمین پر گرا شیر اسپر جھپٹے اُس
بدحواسی مین اسنے گود مارا چارون شیرون کے سر پھٹے اور چارون طائر اسپر چلے اسنے بھی آوازدی ای
طیران لینا اسکے بھی سحر سے چار طائر آئے ہوا پر منقارین چلنے لگین آٹھون مر مر گرے ان طائرون کے مرنے سے

ساٹھ ہزار ساحر لشکر عقلا سے جلے ایک غریو بلند ہوا اہالیان فوج نے آواز دی اے بادشاہ ہم لوگ تمام ہوے جاتے ہین اپنی جان بچایئے تو ہمارا ابھی خیال فرمایئے عقلا پریشان ہوا ایک ابر سحر بناکر سر پر فوج کے پہونچا اب جو سحر نعمان کا جاتا ہی وہ ابر اپنے اوپر روکتا ہی اسوقت ابر مین ایک مہلکہ ہوجاتا ہی اُس عالم اضطرار مین حیرت جنگ کے پشت پر آئی گولہ فولادی اپنے خون سے ترکیا پشت پر اُسکی پھینک مارا جب گولہ رہا ہو چکا تب حیرت جادو نے آواز دی کہ او عاشق کاذب بچنا گھبرا کر بیٹا کہ یہ کیا آفت نازل ہوئی گولہ سینے پر آکے پڑا کہ پشت کو توڑ کر پار گذرا عقلا کا گرنا صدا جو اسکے مرنیکی آئی لاکھ ڈیڑھ لاکھ ساحر ملازم اسکا موجود ہی چاہا کہ بھاگین مگر خیال کرکے دیکھا حیرت ونعمان نے چار جانب سے گھیر لیا ہی آسمان پر جو ابر چھایا ہوا ہی اُس ابر سے ہزار ہا لاشہ گرا جسپر گرا اُسکو جلا کر خاک کیا بارہ ہزار ساحر جلکر خاک ہوے اسکے مرنے سے کئی پہاڑ گرے کئی دریا خشک ہوے ہزارو ہزار نخل جلے مگر ایسے بدحواس تھے کہ سوائے صدائے الامان الامان کے اور آواز منھ سے نہ نکلی تھی یہی صدا تھی کہ اے ملکۂ عالم ہمکو امان دیجیے ہم اطاعت کرتے ہین گھانس منھ مین دبا دبا کر سامنے نعمان وحیرت کے آئے حیرت جادو ونعمان نے سب کو نجات دی چالاک بصورت مبدل ساتھ ہی راہ مین حیرت نے نعمان سے پوچھا تمکو کون اُٹھا لیگیا تھا تمنے کیونکر رہائی پائی عرض کی وہ عیار چھلاوہ ہی ضعیفہ بنکر وہان پہونچا مجھکو شہباز اُٹھا لیگیا تھا ایسا جھٹ پٹ اسکو مار لیا کر دیر نہ لگی یہان آکے مختوم کو رہا کیا مین یہ انتظار کر رہی تھی کہ جب یہ مریگا تو سب اسکے دیکھنے کو دوڑینگے عقلا نے جب اسے مارا تب مین آپ کے قفس پر جا پڑی اب حضور عیار کو بلا کر تسکین دیوین ہر جگہ جان اُسنے اپنی دیدی یہی خیال رہا کہ وہ کام کرون کہ ملکہ حیرت کو رہا کرون اصل یہ ہی کہ اسی کی کوشش سے رہائی پائی حیرت جادو نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ ابرو پر بل پڑ گئے اور کہا کچھ اور ذکر کرو بس ہو چکا سُنا ہے کہ تین روز کے پیادے جو کام کرتے ہین وہ کام کیا اول تو وہ مکار ہی کہ اب تمکو ملیگا بھی نہین اگر مل جائے ہزار دو ہزار روپئے دیدینا مگر اب کہو کہ عقاب سے کیا گذریگی نعمان کے ہوش اُڑ گئے بسبب لحاظ کے کچھ کہہ نہ سکی مگر خاموش ہو رہی عقاب کے بارے مین جواب یہ دیا کہ حضور اگر وہ مقابلہ کریگا لڑینگے اگر رنگ اول کا وہ خواستگار ہو گا جواب سخت دینگے بلکہ اگر فرمایئے تو آج رات کو اُسکے لشکر پر آگ برسادون کہ شکست کھا کر چلا جائے حیرت جادو نے کہا ابھی تامل کرو نوبت نقارے بجاتے ہوے بفتح وفیروزی خیمے بارگاہین سراپردے ساتھ ہین خزانے عقلا کے ہمراہ ہین قلعۂ کوہ مین آکر داخل ہوئین حیرت جادو تخت پر ہین جلوس ہوا نذرین گذرین نعمان کو وزیر اعظم قرار دیا یہ سب خبرین عقاب کو پہونچین عقاب نے منھ پیٹ لیا کہ ہاے مین کس بلا مین پھنسا ساٹھ لاکھ کا لشکر لیکر نکلا تھا جا بجا لڑتے بھڑتے دس ہزار فوج رہگئی اب مین ظلمات مین جاکے کیا منھ دکھاؤنگا ظلمات والے کہینگے یہ سیاہ رو آیا ہی ہاے مین نے کیا کیا حیرت کو کیون قید سے چھڑایا تمام عمر قید مین رکھکر مار ڈالتا اب تو میری یہ کیفیت ہی **نظم**

ہنسنا ہی خوش آتا ہی نہ رونا مرے دل کو
منظور نہ چاندی ہی نہ سونا مرے دل کو
سوجھے رولانا نہین دکھلا کے رخ یار
رکھتا ہی بہت تنگ یہ کونا مرے دل کو

میٹھا ہی نہ بھایا نہ سلونا مرے دل کو
ہی صبح تجھے یاد کیا مجھکو جگا کے
آنکھون کو ہی ساتھ بہنے ڈبونا مرے دل کو
یوسف سے حسین ہوئے کوئی طفل جو ہونا

اکسیر سے بہتر ہی در یار کی مٹی
بھولا نہ ترے ساتھ کا سونا مرے دل کو
بس ہو تو ابھی جسکے پہلو کو نکل جائے
کچھ کھیل نہین جاگنا کھونا مرے دل کو

پارچہٴ ہستی مین وہ مجنون پری ہون
جو داغ اوڑھنا ہو داغ بچھونا مرے دل کو
نظارہ کیا کہین وہ مین دیدار کو ترسا
بارے مین ترے پھول پرونا مرے دل کو
انکار ترے قد کی قیامت کا نہو گا
بے وصل کے منھ مین ہو بھگونا مرے دل کو
کچھ خاک اُڑانے سے نہین ملنے کا آتش

اطفال سمجھتے ہین کھلونا مرے دل کو
نالون سے نہ اظہار ہو بیتابی جان کا
دن رات رہا آنکھون کا رونا مرے دل کو
خال سیہ یار کا نقش آفت جان ہی
مومن ہون مین کافر نہین ہونا مرے دل کو
گل سے جو تجھے قطرہٴ شبنم مین ٹپکتے
بیکار یہ مٹی کا ہی دھونا مرے دل کو

پہلو مین نہین اچنبہ ہے کہ وہ غیرت لالہ
رسوائی ہی اس گھڑے کا رونا مرے دل کو
کانٹا سا کھٹک جاتا ہی جب یاد ہی آتا
اچھا نہین اس تخم کا بونا مرے دل کو
ترکہ پہ شادی سے رہون گا یہ شب وصل
یاد آتا ہی منھ کا مرے دھونا مرے دل کو

یارو مین تو تباہ ہوگیا اتنا لشکر اب میرے جمع کیے سے بھلا جمع ہوگا بلاؤ میر منشی کو میر منشی حاضر ہوا کہا ملکہ حیرت جادو کو ایک نامہ تحریر کرو مین اُنکا پیچھا نہ چھوڑونگا یا آرزوے وصل مین وصال ہوگا یا بہ ہجوم غم و ملال ہوگا مین یہ خوب جانتا ہون کہ سحر مین اُنسے کم نہین ہون بی نعمان کے بھی عجائب و غرائب مین نے آج دیکھے اگلی جسدن معرکہ پڑیگا طبقات زمین ہلادونگا جب مقابلہ پڑا جوش محبت مین مین نے سحر نہین کیا دبیر بد تدبیر نے نامہ لکھا گو عقاب ابر سوار نے نامے کو دیکھا حکم دیا کہ ایک ساحر معقول نامہ ہمارا لیکر جائے ہاتھ مین ملکہ حیرت کے دے شہاب جادو وزمرۂ وزراسے اٹھا عرض کی غلام نامہ لیکر جائیگا زبانی بھی بہت سمجھاؤنگا شہاب نامہ لیکر چلا بالاے کوہ پہونچا ملکہ حیرت جادو و تخت پہ بیٹھی تھین نعمان بعہدۂ وزارت و وزرا اُمرا کوتوال شہر سب حاضر خدمت ہین جہانتک عملداری ہی سب ناظم حاضر ہوئے نذرین گذر رہی ہین ملکہ حیرت نے ہر عہدہ دار کو بحال رکھا ایک ساحر تفنگ جادو یہ جو آیا اور جمال جہان آراے ملکہ حیرت کو دیکھا جھک کے سلام کیا اور نذر دی ملکہ نے اُن بتلے بتلے ہاتھون سے نذر جو اٹھائی اور ذرا ہاتھ سے ہاتھ مس ہوا تفنگ نشانۂ تیر محبت ہوا کانپتا ہوا کرسی پر بیٹھا چالاک بھی ایک کنیز کی شکل پر اُس دربار مین حاضر ہیں نعمان نے کئی مرتبہ کہا کہ رعنائی اس دربار کی دیکھنے میان چالاک نہ تشریف لائے حیرت نے پھر منع کیا اور فرمایا کہ نعمان دخل امورات مالی و ملکی مین دو ناظم و چکلے دار حاضر ہین اسطرح کا انتظام کرو کہ رعایا کو تکلیف نہ پہونچے ایک دن وہ تھا کہ اتھارہ سو ملک پہ سلطنت کرتے تھے آج ہمکو سلطنت کوہستان تل شکر ہی سامری و جمشید کا نعمان نے کہا واری پھر وہی سلطنت ہوگی یہ ابتدا ہی آپنے جو بیان فرمایا آوارہ ہوکر پھر وہ ظلمات مین پہونچنا اور کوتوال شہر کا دبا کر ڈالنا تو اُس حال سے لاکھ درجے یہ بہتر ہی یہ مقام سکونت ملا یہین سے لشکر کشی کرینگے ہوشربا پر گئے اور قبضہ کیا اب تو وہان ساحر بھی نہین شہنشاہ لاچین کی طرف سے کوئی حاکم ہی اُسکا مار کر ہٹا دینا کتنی بڑی بات ہی کہ ایک چوبدار نے جھک کر عرض کی شہاب طرف سے عقاب کی بطور ایلچی آیا ہی در دولت پر حاضر ہی امیدوار باریابی ہی حیرت نے کہا بلاؤ نعمان نے اشارہ کیا ای ملکۂ عالم دیکھیے عقاب ابر سوار نے پھر تحریک کی حیرت جادو نے کہا آنے دو ایلچی دربار مین آیا دربار کی کیفیت دیکھکر گھبرا گیا امرا وزرا ناظم چکلے دار سب حاضر ہین شہاب جادو نے آکے پایۂ تخت کو بوسہ دیا نامہ پیش کر دیا ملکہ نے نعمان کو دیا نعمان نے اس نامے کو پڑھا مضمون یہی تھا کہ کسی طریقے سے ہمارے ساتھ چلو ہوش ربا لوادینگے قاتل افراسیاب کا سر دینگے اپنے عہد پہ ہم قائم ہین آپ نے کیون عہد شکنی کی براہ عجز عرض کرتا ہون کہ تشریف لایئے تاج و تخت آپ کے انتظار مین ہی اسوقت

تخت پر غاشیہ بچھا ہی اگر ہمارا کہنا نہ مانا تو ہم آمادہ حرب و پیکار ہین آیندہ آپکو اختیار ہی ملکہ نے فرمایا پشت
پر جواب نامہ جنگ لکھدو شہاب جادو نے کہا حضور کو اختیار ہی مگر یہ بہتر نہ کیا شہنشاہ ہمارے بہت
بگڑے ہوے ہین فساد عظیم ہوگا لاکھون کی جان جائیگی تفنگ کو بہت ناگوار ہوا کہ گلچینی گلشن جمال کی
کر رہا تھا اپنے پیٹ کے کہا کہ او بھیا ہمارے بادشاہ سے کلام بے ادب کرتا ہی شہاب نے کہا تو
کون ہی کہ شاہون کی بات مین دخل دیتا ہی شہاب و تفنگ سے تکرار بڑہی شہاب جادو نے گولا
تفنگ جادو نے اٹھکر گولہ ذبح کرکے سر کاٹ لیا اور سامنے ملکہ حیرت جادو کے لایا کہا حضور غلام
کو حکم ہو جاؤن عقاب ابر سوار کی مسند پر وازی بھلادون اس سرحد سے بھگادون نعمان جادو نے
پوچھا اے تفنگ تمکو کیا عہدہ ہی عرض کی حضور کی جانب سے ناظم ہون سب کوہستان کی تحصیل میری
معرفت آتی ہی تین لاکھ فوج ساتھ رکھتا ہون سالہا سال مجھکو لڑتے ہی لڑتے گذرتا ہی جسنے خراج دینے مین
تامل کیا جا کر لڑا بجبر اخراج لیا اس بھیا سے لڑنا کیا دشوار ہی نعمان جادو نے منع بھی کیا مگر تفنگ جادو
نے نہ مانا کہا حضور غلام یہی چاہتا ہی کہ سرفروشی غلام کی ظاہر ہو ہمراہ رکاب رہون نعمان جادو نے عہدہ
تو قائم رکھا تھا کسی کا عہدہ تبدیل نہین کیا تھا اسکو بھی خلعت ہوا تفنگ جادو پہاڑ سے اُترا اپنے ساتھ
کے جو لوگ تھے انکو حکم دیا کہ لشکر ہمارا لاؤ لیسے اسکو یہ منظور ہی کہ عقاب ابر سوار مکار غدار کو ماردون
ملکہ کے دلمین میری طرف سے جگہ ہو کسی طور سے قبضہ کرون اس حیلے سے خدمت مین تو حاضر ہونگا الغرض
شہاب جادو کا پیٹ کو اڑا دیا گیا ہرکارون نے آکر عقاب ابر سوار کو خبر دی کہ تفنگ جادو کہ سرحد
کوہستان کا ناظم ہی آنے شہاب جادو کو مار اب لیکر لشکر کو آپ کے مقابلے مین آتا ہی یہ سنکر عقاب
بہت گھبرایا کہا ایک ادنی ملازم کو یہ لیاقت ہوئی کہ ہمارے مقابلے مین آتا ہی یہ کہکر حکم دیا کہ لشکر تیار ہو
لشکر بنا آراستہ کر رہا ہی بارگاہ آگے بڑھا کر استادہ کرائی پہر دن پچھلا باقی ہی کہ طرف سے پہاڑ کے گرد اڑی
تفنگ کر گدن مست پر سوار تین لاکھ ساحر بارگاہ خیمے لدے ہوے بجے زور و شور سے آکے
مقابلے مین عقاب ابر سوار کے آترا مگر عقاب نے سرشام حکم دیا کہ طبل جنگی بجے تفنگ کو بھی خبر
ہوئی تھی تفنگ نے بھی اسیوقت طبل جنگی بجوایا دونون لشکر دشمن تیاریان ہونے لگین ملکہ حیرت نے حکم دیا
کہ بر سر کوہ ہمارا تخت آراستہ ہو ہم بھی تماشا جنگ کا دیکھینگے بر سر کوہ ایک خیمہ استادہ ہوا پردے چہار جانب
سے اٹھے تخت ملکہ حیرت جادو کا بچھا تفنگ نے بھی خبر سنی کہ ملکہ میری جانبازی ملاحظہ فرمائینگی خوب
پھولا ہوا بیٹھا ہی کہ مین نے بڑی جانبازی کی اب یقین ہی کہ ملکہ کے دل مین میری جگہ ہو اگر ملکہ حیرت جادو
نے مجھکو قبول کیا سلطنت کونین حاصل ہوئی خود تیاری لشکر کی کرتا پھرتا ہی انتظام مین مصروف ہی مگر عقاب
خود واسطے طلائے کے رات کو پھر رہا ہی کہ رات گذر جائے کہ دیکھا تفنگ جادو ایک مرکب عربی پر سوار
بارہ چودہ ہزار ساحران غدار ساتھ ہین سب کو جگاتا پھرتا ہی چالاک کا حال سنیے کہ جسوقت سے اسنے تفنگ
کو دیکھا دل مین سمجھگیا کہ یہ ملکہ پر عاشق ہوا دیکھیے کیا رنگ ہو لشکر مین تفنگ جادو کے بشکل ساحر چالاک
بھی پھر رہا ہی مگر عقاب نے جو تفنگ جادو کو دیکھا جل گیا کڑک کے بشکل عقاب ابر سوار بلند ہوا جہان
تفنگ جادو کھڑا تھا تڑپ کے گرا بجلی مین دیکھ لے دیا تفنگ جادو نے چاہا کہ سحر کرون اپنے کو بچاؤن مگر
عقاب نے ایک ہاتھ مارا کہ تفنگ بیہوش ہوگیا ساتھ والون مین غل ہوا کوئی ہمارے آقا کو لیے جاتا ہی چالاک

دوسرا جنگل مین ایک مقام ہے اگر عقاب آتش چالاک بھی اسکے لشکر مین مدت سے رہتا ہے عقاب ابر سوار کے
سب سردارو نکو خوب جانتا ہے شہاب چالاک کے سامنے مارا گیا جیسے ہی عقاب زمین پر آیا چالاک بشکل
شہاب بگر تیار ہوا پکار کر آواز دی ای شہنشاہ ذرا غلام سے بھی ملاقات کریجیے دیکھیے غلام نے آپ کے
گیا کمال کیا جب مین دربارگاہ حیرت پر گیا میرا دل دھڑکا بیر نے میرے تدبیر بتائی کہ آپ پر کوئی آفت و
پڑیگی مین نے ایک بیر کو اپنی شکل بناکر اندر بھیجا آپ الگ ہو رہا تھا غلام سوچا کہ جو سر دربار آؤنگا لوگ حیران
ہونگے آپ شمشیر کے نواسے ہین ایسے شعبدات سے بخوبی ماہر ہین عقاب نے جو شہاب کو دیکھا اور یہ حال
سنا خوش ہوگیا شہاب نے کہا ای شہنشاہ یہ کون ہی کہا ای رفیق قدیم ملکہ حیرت کے کوہستان کا ناظم میرے
مقابلے مین آیا ہی مین جاکر اٹھا لایا شہاب نے کہا آپ کی لیاقت سے دور ہی مجھے دیجیے مین ستارہ باندھ لون
عقاب ابر سوار نے سوزن زبان مین دیدیا شہاب نقلی نے اٹھا کر ستارہ پشت پر لگایا اب جو تفنگ
کی آنکھ کھلی دیکھا زبان مین سوزن ہاتھ پاؤن ریشمی کمندون سے بندھے ہوے ہین عقاب ساتھ ساتھ ہی ایک
مقام پر اسنے کہا ای شہنشاہ اسکا ستارہ بھاری ہوا جاتا ہی آپ بڑھ چلیے مین لیکر آتا ہون عقاب ایک
دس قدم چلا تھا پلٹ کے دیکھا شہاب طرف صحرا کے جاتا ہے پکار کر آواز دی ای شہاب اسطرف کہان
چالاک نے زبان سے تفنگ کی سوزن نکالا آواز دی ای تفنگ ہوشیار ہو جاؤ جیسے ہی زبان سے اسکی
سوزن نکالا ریشمی کمندین اپنے سحر سے جلا دین تڑپ کر زمین پر گرا گولہ پکڑ کر سامنے عقاب ابر سوار کے کھڑا ہوا
آواز دی او مکار مجھے لیچلا تھا اب تو سامنے آ چالاک تو ایک غار مین چھپ گیا عقاب ابر سوار و تفنگ
سے سحر چلنے لگا صحرا مین آگ روشن ہوگئی گلستان پر یہ ظاہر و واضح ہوتا تھا کہ جھاڑ بلور کے روشن ہین یہ تے
کنول بجھگئے ملازمان عقاب اس فکر مین تھے کیا ہمارے آقا ہمارے آتے ہونگے جنگل سے جو دھانے کی آواز آئی اور
بارہ ہزار ساحر آگ بھونکنے ادھر سے ملازمان تفنگ بھی آکر موجود ہوئے بارہ بارہ ہزار آپسمین پٹ گئے سحر
چلنے لگے مگر عقاب جو سحر کرتا ہی تفنگ اسکو دفع کرتا ہی آپسمین سحر چل رہے ہین تفنگ جادو کا بھائی
سرچنگ خبر سنکر لشکر سے دوڑا اسوقت آگ بھو بجا دیکھا عقاب نے سحر کیا شعلہ ہاے آتش گرے ہین اس
آگ مین تفنگ چھپا ہوا سحر کر رہا ہی کہ باہر نکلون کہ سرچنگ نے پھینک کر گولہ مارا عقاب نے وہ گولہ ہاتھ مین
تھام لیا ایک ہاتھ سے طرف تفنگ کے اشارہ کردیا کہ شعلہ ہاے آتش جمع ہوگئے دوسرے ہاتھ سے وہی
گولہ کچھ اسم سحر کا پڑھکر سرچنگ جادو پر کھینچ مارا سرچنگ نے چاہا بچون لیکن وہ گولہ بلا کا تھا آب کیا کرے
سینے پر اسکے سرچنگ کے پڑا کر پشت کو توڑ کر پار گذرا تفنگ جادو شعلہ ہاے آتش کو بجھا کر نکلا بھائی کی لاش
دیکھکر آنکھون کے نیچے اندھیرا چھا گیا آواز دی او بھیا تونے غضب کیا میرے قوت بازو کو مارا عقاب
و تفنگ سے سحر چلنے لگے بڑے زور و شور سے دونون لڑ رہے ہین سحر کرتے کرتے دونون سست ہوگئے تلوارین
پکڑ کر جا پڑے اسقدر تلوار چلی کہ دندانے تلواروں مین پڑ گئے دو زخم تفنگ نے کھائے ایک زخم کاری شانے
پر عقاب کے آیا پلٹتے پلٹتے عقاب نے کہا جا اب تو پلٹ جا صبح کو اب پھر میدان کارزار مین سمجھو لنگا اسکے
لوگ اسکو لے گئے ملازمان تفنگ اسکو لیکر پلٹے چالاک بشکل خدمتگار ساتھ ہے تفنگ راہ مین جو بیدار ہوا
ایک خدمتگار کو اپنے ہوادار کے قریب پایا کہا او خدمتگار وہ عیار کہان گیا وہ آتا تو ہم اسکو انعام دیتے
کل ایک بات ہمنے سنی ہی اسکے بارے مین بھی سمجھاتے کہ خبردار یہ خیال خام ہی تصور ناتمام ہی اب دل مین نہ رکھنا

خدمتگار نے کہا حضور وہ کیا بات ہی کہا کہ بھائی سنتا ہون کہ وہ حیرت جادو پر عاشق ہو اسی نے فساد
ڈالکر عقاب ابرسوار سے الگ کرایا میری یہی مراد تھی کہ وہ عیار صاحب اگر مل جاتے تو مین سمجھا دیتا
کہ خبردار خبردار اب حیرت کی محبت کا خیال دل سے نکال ڈالو بادشاہ وقت آپنر عاشق ہوئے ہین جب تو
یہ بلاے ناگہانی مین نے اپنے اوپر لی ہی مین ناظم کوہستان مجھے ان لڑائی جھگڑون سے کیا کام مگر دل مین
ملکہ حیرت جادو کے گھر کرنا چاہتا ہون آج موقع نہ تھا ورنہ عقاب کو آج مین اڑا دیتا یہ سنکر خدمتگار نے
سر ہلایا کہا حضور یہ بات تو مشکل ہی جو جو کارہاے نمایان آپنے کیے ہین بھلا کوئی کر سکتا ہی ہر مقام پر اپنی
جان لگادی ہرچند کہ مجھے ان باتون سے کیا کام مین آپکا ملازم نمکخوار مگر آپنے مجھسے بیان کیا کہ جان دونگا مگر ملکہ
حیرت جادو کو لونگا تفنگ جادو نے کہا مین اسکو سمجھا دونگا اگر میرے سامنے ایسی بات کہیگا تو مین اُسے
قتل کرونگا عقاب ابرسوا نے بڑے دھوکے کھائے تلاش کرکے قتل نہ کر ڈالا مین زندہ نہ چھوڑونگا
خدمتگار نے سر جھکا لیا کہا حضور وہ آپکے سامنے کاہیکو آئیگا تفنگ نے کہا مین دم بھر مین تلاش کر لونگا
مین ویسا ساحر نہین ہون کہ ایک عیار کو ڈھونڈھون اور نہ پاؤن حیرت جادو اٹھارہ سو ملک کی مالک
وہ تین روپے کا پیادہ اپنی حقیقت کو نہین دیکھتا خدمتگار نے فرمایا یہ بتلائیے کہ نیکی کا بدلا بدی ہوتا ہی تفنگ
نے کہا اسیواسطے تو سمجھاؤنگا ارادہ رکھتا ہون کہ اُسنے میری جان بچائی ہوشیار کرکے بھاگا اگر اسکا قدم اس
امر مین نہوتا تو میری جان بچنا دشوار تھی ایسی ایسی باتین چالاک و تفنگ سے ہوئین چالاک تو بیٹھے
چلا مگر دل سے کہتا ہی یہ بڑے غضب کی بات ہی کہ ہنسے تو اس بیچارے کی جان بچائی اور یہ ہمارے قتل کے درپے ہی
حیرت جادو تک پہونچنا تو ناممکن ہی یہ سوچتا ہوا کنارے ہورہا تفنگ جادو بارگاہ مین آیا رات
ہی کو زخم دوزی ہوئی ساتھ والون سے کہ رہا ہی سویرے عقاب سے مقابلہ پڑیگا لشکر تیار رہے پہر رات
پچھلی باقی ہی کہ چھپرکھٹ پر جاکے لیٹا چالاک قریب بارگاہ پھر رہا ہی عقاب ابرسوار جو پلٹ کے اپنی بارگاہ
مین آیا زخم دوزی ہوئی ہی عرش مین آیا اٹھکر بیٹھا ناہید سبک رو اپنے عیار کو بلایا ناہید سبک رو عیار
آیا کان مین کہا ای ناہید تفنگ جادو ساحر زبردست ہی مین نے چالاکی کرکے ایک زخم کھایا وہ زخم
اسکے لگا مگر اپنے نزدیک بڑا کام کیا مگر وہکو میدان کارزار مین مشکل پڑیگی اگر تجھسے ہوسکے تو پکڑ لا ناہید
نے عرض کی ارشاد کی دیر ہی مین گیا اور لایا یہ کہکے باہر آئے عیاری سے آراستہ ہوا ایک ساحر کی شکل بنکر چلا
لشکر مین تفنگ کے آیا پشت بارگاہ پر پہونچا یہ تو خبر سن چکا ہی کہ جاکے پلنگ پر لیٹا ہی زخم دوزی بھی
ہوگئی پشت بارگاہ پر ایک مزبلہ تھا وہان سے نقب دینا شروع کی دو گھڑی رات پچھلی باقی ہی جاکے
اسنے دہنہ نقب کا توڑا تڑپ کے نقب سے نکلا شمع اے موی کافوری روشن تھین انکو گل کیا چپکے مین پہونچا
رکھکر قریب پلنگ کے آیا دماغ کے برابر بیہوشی لگا دی جب اُسنے اوپر کی سانس کھینچی نتھنے کو اوپر پھونکا
تفنگ جادو بیہوش ہوا دو حلقون سے دونون ہاتھ دو حلقون سے دونون پاؤن باندھے دو حلقون
سے گلے اور کمر کو باندھا پشتارہ دوش پر لگا کر باہر نکلا چالاک ٹہل رہا تھا کہ اسکو کچھ آہٹ معلوم ہوئی دیکھا
پشت خیمے سے ایک سیاہ پوش پشتارہ بدوش جاتا ہی چالاک نے پہچانا کیا وہ تو دبتا ہوا اٹھتا ہوا بچتا ہوا
جاتا ہی چالاک جھپٹ کے اس سے آگے بڑھگیا ایک مقام رہگذر کی جگہ اس طرح تھی کہ سڑک نہایت پختہ بنی
ہوئی دست راست و دست چپ کو جھاڑیان جھنڈیان درخت ہین ایک جھنڈی مین چالاک چھپکر بیٹھا

کمند کے حلقے سر راہ بچھائے چست و چالاک ہو کے بیٹھا انتظار مین تھا کہ دیکھا ناہید آتا ہے دل مین اپنے خوش ہو
کہ اب شہنشاہ سے انعام لونگا یہ سوچتا ہوا قریب اُس مقام کے پہونچا دل دھڑکا آتے آتے رُک گیا پکار کر
آواز دی او عیار مکار مین نے تجھکو دیکھ لیا تیرا دھوکا میان عقاب پر چلا تھا مجھسے یہ مکر نہ چلیگا چالاک
سمجھا کہ شاید اسنے دیکھ لیا پھر خیال مین آیا کہ شاید تقدم بالحفظ کہتا ہو ذرا دیکھو تو لو ناہید نے دو تین آوازین
دین اُسکے بعد ایک پتھر پھینکا قریب پانوٴن کے چالاک کے پتھر گرا اب چالاک کو یقین کامل ہوا اگر
پتھر ماریگا تو سر اُڑ جائیگا خیال مین آیا کہ نکلکر اس سے مقابلہ کرون مگر پھر تامل کیا دوسرا پتھر جو اسنے پھینکا
وہ دور جا کر گرا اب چالاک کو یقین ہوا کہ تقدم کرتا ہے دو تین آوازین بھی دین مگر چالاک چپکا بیٹھا رہا ناہید
سمجھا فقط اُسکے خیال سے دل دھڑکا تھا جست کرکے چلا بیچ مین حلقہ ہاے کمند کے آیا چالاک نے تیزی کی آواز
دی بھچک کے رکا چالاک نے جھٹکا مارا منھ کے بل گرا پشتارہ پشت سے الگ ہوا چاہا تڑپکر اُٹھے اتنے مین
چالاک مثل برق جہندہ سر پر پہونچا لپک کر حباب مارا ناہید بیہوش ہوا چالاک سوچا تفنگ بھی
دشمن ہے اُسکی بھی گردن لو سب جانینگے اسی کے ہاتھ سے مارا گیا تمھین کوئی نہ کہیگا ناہید کے جانے کے بعد
عقاب نے دس بارہ ہزار ساحر خبر کے واسطے بھیجے تھے کہ ناہید بارے کار ضرور جاتا ہے اسکا خیال رکھنا
چالاک نے چاہا ناہید کا سر کاٹون اور تفنگ کو بھی قتل کرون کہ دس بارہ ہزار جادوگرون نے دور سے
دیکھا کہ ہمارا عیار بیہوش پڑا ہے ایک اور عیار اُسکا سر کاٹا چاہتا ہے وہین سے للکارا کہ خبردار کیا کرتا ہے مگر
چالاک نے چاہا کہ بھاگے تو ممکن نہین لپک کے اسنے تفنگ کو حباب دفع بیہوشی مارا اور پکارکر آواز دی کہ
میان رقیب صاحب اُٹھیے آپ کو عیار لیے جاتا تھا مین نے بچایا جیسے ہی حباب مارا گھبرا کے تفنگ نے
آنکھ کھول دیکھا ایک عیار بیہوش پڑا ہے ایک عیار سرے سر پر کھڑا مجھکو ہوشیار کر رہا ہے کہ اے
شہریار اُٹھیے تفنگ سکتا ہوا اُٹھا کمند مین کو مین بارہ چودہ ساحر جو دوڑے اُنھون نے گولے ترنج و
نارنج مارے چالاک کے تو پانوٴن زمین نے پکڑ لیے پکارکر آواز دی اے تفنگ ان بیحیاؤن نے میرا یہ حال
کیا پانوٴن زمین نے پکڑ لیے تفنگ نے پٹ کر ایک دو پتھر مارا چالاک کے پانوٴن چھوٹنے کو دوڑ کر بھاگا تفنگ
کہ جو نشانۂ تیر بلا ہو رہا تھا ان بارہ چودہ ہزار ساحرون پر سحر کیا کئی کے سر کٹکر گرے کئی بیہوش ہوئے
اب جو باقی رہے وہ سامنے سے بھاگے ناہید کی بھی آنکھ کھلی اُٹھتے ہی بھاگا جا کر عقاب ابر سوار کو خبر کی
کہا اے شہنشاہ مین تفنگ کو چھپا لایا تھا مگر راہ مین دھوکا کھایا کچھ ہوشیاری کام نہ آئی اب تو جنگل مین آفت
برپا ہے آپ کے بہت سے جادوگر پہونچ گئے اُنسے سحر چل رہا ہے جلد اپنے کو پہونچایے عقاب ابر سوار گھبرا گیا
ناہید کہتا چلا آتا ہے کہ آپ جنگ آغاز کیجئے مین لڑائی مین جا کر ابھی اُسکو مار لونگا عقاب ابر سوار جب
آگے پہونچا کہ ستارۂ سحری آسمان پر چمکا صداے مرغ سحر کان مین آ رہی ہے سپیدۂ سحری ظاہر ہو رہا ہے طائر
اپنے اپنے آشیانون سے نکلکر مصروف زمزمہ سرائی ہین اپنے مالک کی تعریف و توصیف اپنی اپنی زبان مین
کر رہے ہین عقاب ابر سوار تفنگ جادو پر چڑھا لشکر تو مسلح تھا ہی یہ خبر سنکر آگیا دیکھا تفنگ و عقاب
لڑ رہے ہین فوجین مل گئین سحر چلنے لگے عین گرمی جنگ مین تفنگ جادو نے ایسے ایسے سحر کیے کہ عقاب
گھبرا رہا ہے چالاک پھرتا پھرتا پاس عقاب ابر سوار کے پہونچا بصورت اصلی ملاقات کی کہا اے شہریار آپ
تپ کر سحر کیجیے مین اس مغرور کو مارے لیتا ہون عقاب نے کہا اے چالاک تیرے تو بڑے بڑے احسان ہین

ملکہ حیرت مجھکو عزیز رکھتی ہوگی چالاک کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے کہا حضور شامت ہمارے سر پر سوار ہی مین بادشاہ لشکر اسلام کا عیار ہون ایک لاکھ چوبیس ہزار یکہ بچے کا افسر ہون لگا و مدت سے طبیعت کو تھا چلا آیا جو جو کچھ کہ کارنمایان کیے وہ مثل آفتاب روشن ہین جسطرح آپ خرابی مین پڑے ہین ہم بھی مبتلائے مصیبت ہین نظم

ہو تصور مجھے ہردم تری یکتائی کا
دیکھو قابیل نے کیا حال کیا بھائی کا
عشق کامل جو ہوا ننگ کہاں عار کہان
جام کیا کاسۂ سر ہی کسی سودائی کا
قدم اغیار کا رکھنا ہو گوارا کیونکر
صاف سیکھا ہی چلنا آبلہ صحرائی کا
منہ نے دیکھا مجھے ای یار ہوا دیوانہ
سبز رنگ اسلیے آتا ہی نظر کائی کا

مشغلہ آٹھو پہر ہی یہی تنہائی کا
جام سائل کی طرح ہین مری آنکھین دو در
دھیان بدست کو رہتا نہین رسوائی کا
مری آنکھون نے تجھے دیکھکے وہ کچھ دیکھا
تیرے در پر ہی مجھے شغل جبین سائی کا
ہجر مین چپکے جو تجھے ہوئی آواز بلند
ہی تماشا ترے ہر ایک تماشائی کا

عشق مین رشک ہمیشہ سے چلا آتا ہی
جیسے عاشق ہون کسی کا فر شیدائی کا
ہجر مین گردش بیہودہ جو ہی اے ساقی
کہ زبان قرہ پر شکوہ ہی مینائی کا
مجھسے رہتا ہی رمیدہ وہ غزال شہری
صحن گلزار ہی میدان صف آرائی کا
سبز رنگون کی یہ ہی خاک مقر مسیح

یہ اشعار پڑھکر چالاک خوب رویا اور کہا ای شہریار میان تقنگ کو بھی دعوی عشق ہی ہر مرتبہ ہمنے عیاری کرکے بچایا وہ ہمارے قتل کرنے کی فکر مین ہین عقاب نے کہا کیا مجال تم میرے پاس رہا کرو چالاک نے کہا ای عقاب محبت نے مجھکو عاجز کر رکھا ہی کہین نہین رہ سکتا ہون جب تم ایسے جلیس کو اسنے چھوڑا تو میری کیا حقیقت ہی اب توپی نعمان کے بڑے زور و شور ہین جسدن ہمارے لشکر کے مقابلے مین ہونچینگی عیاریون گھس پڑینگے جیسے چونٹیان ریلے کرتی ہین ایک رات انکو جینا مشکل ہوگا اب تو یہی حوصلہ ہی کہ ہوشربا پر قبضہ کرین قاتل افراسیاب کو قتل کرین اسکی کیا مجال ہی یہ کہکے پیچھے ہٹا عقاب بموجب فہمائش چالاک بڑھا لشکر و نکو بھی اشارہ کیا خوب شور ہوا پھر سحر چلنے لگا تقنگ جادو بھی لڑ رہا ہی چاہتا تھا کہ عقاب ابر سوار کو قتل کرے مگر ساحرو نکا بلوہ ہی حیرت جادو جو سو کر اٹھین باہر آکر تخت پر بیٹھین دیکھا لشکر مین تقنگ نے سنناٹا ہی ساحر ایک جانب چلے جاتے ہین گھبرا کر کنیزون سے پوچھا یہ سب کہان جاتے ہین میدان کارزار مین فوجین کیون نہین جمین کنیزون نے عرض کی کہ حضور رات قیامت کی تھی عقاب ابر سوار غلبہ پر سے تقنگ کو پکڑنے گیا مگر چالاک نے کمال کیا کہ شہاب کی شکل بنکر تقنگ کو بچایا پھر پھر رات رہے عیار عقاب کا آیا پکڑ کر میان تقنگ کو لیگیا راہ مین چالاک نے عیاری کی پھر چھڑا یا اب اسی صحرا مین جنگ مغلوبہ ہی سنا ہی بڑی دھوم سے لڑائی ہو رہی ہی حیرت جادو سر کوہ پر آئین سر اٹھا کر دیکھا حقیقت مین وہ دونون لشکر ملے ہوئے ہین سحر آپسمین چل رہے ہین عقاب بڑھتا ہوا طرف تقنگ کے آتا ہی تقنگ بھی اسی فکر مین ہی کہ عقاب سے بڑھکر لڑون اگر اسکو مار لیا لڑائی فتح ہو جائیگی ورنہ لشکرون کو جان بچانا دشوار ہی ملکہ حیرت جادو دیکھ رہی ہین مگر وہ دوست بہت دور ہی کچھ ساحر معلوم ہوتے ہین سحر چل رہا ہی چالاک نے عین گرمی جنگ مین آکر تقنگ سے ملاقات کی جو عقاب سے کہا تھا وہی اس سے بھی بیان کیا کہ تم بڑھکر لڑو مین عقاب ابر سوار کو پکڑ لونگا تقنگ لڑتا ہوا بڑھا چمک کے سحر کرنے لگا ایسے دو چار گولے مارے کہ لشکر عقاب ابر سوار تہ و بالا ہوا کئی ہزار آدمی مارے گئے عقاب بڑھکر سامنے تقنگ کے آیا پکار کر آواز دی او بیحیا کاندھے سے کمان اتارلے تقنگ تو نام ہی اسنے تیر مارا عقاب ابر سوار نے تیر بچایا گولا مارا تقنگ نے گولے کو دفع کیا عقاب نے بڑھکر ایک دو ہتڑ مارا اور ایک تگر زمین پر ماری ایک برق

چمک کر قفننگ پر گری کہ سر زخمی ہوا عقاب ابر سوار تلوار پکڑ کر دوڑ پڑا قفننگ پیچھے ہٹا زبان پر اسنے ہاتھ
ڈالا کہ زبان کاٹ کر سحر کرون چالاک جھپٹ کر پہلو پر آیا کہا دیکھ وہ گولہ مارا چاہتا ہی جیسے ہی قفننگ نے سر اٹھایا
چالاک نے حلقے کمند کے گلے مین ڈال دیے ارے کنکر پلٹنا تھا کہ حباب مار کر خنجر پیٹ کے مارا شکم چاک قصہ پاک
اور نعرہ اپنے نام کا کیا نعرۂ چالاک | بہ عیاری من آنم چست و چالاک | بچشم دشمن اندازم کف خاک
تہ آید باد گردیدہ گاسہ | خلیفہ اول چالاک نامم | چالاک تو بھاگا کا عقاب جو کود
پڑکر دوڑا مارے کو لوگون کے لشکر کا ستھراؤ کر دیا فریاد کرتے ہوئے سب بھاگے حیرت جادو پہ
پہنچی ہی کہ لشکر قفننگ کا بھاگتے ہوئے دیکھا گھبرا کر حیرت نے کہا ارے یہ کیا ہوا کنیزون نے عرض کی قفننگ
مارا گیا حیرت نے کہا نعمان سے کہو طبل بازگشت بجوا دین کل ہم بھی اسی لشکر مین داخل کرینگے اب عقاب سے
مقابلہ پڑیگا نعمان نے پکار کر افسرون کو آواز دی طبل بازگشت بجواؤ کمیدان رسالہ دار نے طبل بازگشت بجوایا
عقاب ابر سوار نے حیرت جادو کو جو تخت پر بیٹھے دیکھا جھک کر سلام کیا ملکہ نے منھ اپنا پھیر لیا عقاب
جھلایا ہوا پلٹا کہتا ہوا کہ اگر مین نے اس سب سلطنت کو خاک مین نہ ملا دیا تو کچھ کام نہ کیا اب ممالک کو ہستان
پھر اسیطرح کے خارستان ہو جائینگے نہین معلوم بی حیرت اپنے دل مین کیا سمجھتی ہین اور نعمان کو تو اس حال
زار سے قتل کرونگا کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا اسکے حال پر گریہ و زاری کرین اور مجھکو ذرا ترس نہ آئے یکتا جھک
اپنی بارگاہ مین آیا چپکے چپکے کہ رہا ہی کہ چالاک کو بلا کر لاؤ اگر وہ میرے پاس آئے تو مین اسے پرورش کرون
اسنے آج بڑا احسان کیا کہ قفننگ کو مار ورنہ بڑی مشکل سے مارا جاتا چالاک بلا تکلف پاس عقاب کے
آیا عقاب ابر سوار چالاک کو دیکھکر اٹھ کھڑا ہوا کہا ای مستروالا گہر اگر حیرت کو گرفتار کر دو تو جو مانگو وہ
دون دولت دنیا سے نہال کر دون مین نے بڑی تباہی اٹھائی ساٹھ لاکھ کا لشکر مٹتے مٹتے آٹھ سات لاکھ
جادوگر رہگئے افسر کیسے کیسے مارے گئے کہ جنکا مثل ممکن نہین چالاک نے کہا ای عقاب ابر سوار
یہ گستاخی کیونکر ہو سکے کہ ملکہ حیرت جادو کو اپنے ہاتھ سے گرفتار کرون اور تمھارے حوالے کرون عقاب
نے کہا ای چالاک عہدۂ وزارت دونگا چالاک ہان ہون کر کے خاموش ہو رہا عقاب ابر سوار سے
رخصت ہو کر چلا آیا یہان حیرت جادو نے نعمان کو حکم دیا نعمان نے فوج جنگی کو آراستہ کیا مقابلہ مین
آکر عقاب کے اتری عقاب کو خبر پہونچی کہ ملکہ حیرت و نعمان مقابلے مین میرے آئی مین اسنے طبل جنگی بجوا دیا
ملکہ حیرت جادو کو خبر پہونچی ملکہ حیرت نے بھی طبل جنگی بجوایا دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین
چالاک لشکر مین ملکہ حیرت جادو کے موجود ہی دو پہر رات گئے جب حیرت نے دربار برخاست کیا
خوابگاہ کو چلین نعمان نے عرض کی کہ مین لشکر پر عقاب کے جا کر آگ برساتی ہون اگر وہ عیار مل جاتا تو مین
اُس سے کہتی کہ جا کر عقاب کو بیہوش کر ایک کنیز نے جواب دیا کہ حضور وہ چھلاوہ ہی نہین معلوم کہان ہوگا
اُسکو کون پا سکتا ہی ملکہ نے کہا کیا ضرورت ہی تم جا کر آگ برساؤ اگر کہو تو مین بھی آؤن نعمان نے کہا مین
آپکو تکلیف دینا نہین چاہتی یہ کہکے نعمان بلند ہوئی حیرت خوابگاہ مین آکر بیٹھی کنیزون کو حکم دیا ہمکو خبر
پہونچاتی جانا یہان عقاب تو پڑا سو رہا ہی ماہیار میخوار طلایہ پر پھر رہا ہی یکایک اسنے دیکھا کہ ایک جھونکا
ہوائے گرم کا چلا کہ منھ سب کا پھنک گیا ایک شعلہ بھڑک کر آسمان سے گرا ایک خیمے مین آگ لگی دوسرا شعلہ گرا
دوسرے خیمے مین آگ لگی چار پانچ شعلے گرے خیمے لشکر عقاب ابر سوار کے جلنے لگے جادوگر بھاگ کر جسطرف

جاتے ہین دیوار آتش پاتے ہین پانی کھول کر چشمو نکا خشک ہوگیا نخل کو کلہ بنگئے شاخین جل جلکر گر رہی ہین پتہ تو نکا بیتہ نہین ہرطرف ہنگامہ ہی کہ لشکر مین آگ کسنے لگادی ہرطرف دیوار آتش معلوم ہوتی ہی ماہیار گھبرایا ہوا بارگاہ عقاب مین گیا پانون پکڑکر چلا یا کہ اے شہریار اُٹھیے دیکھیے لشکر مین کیا قیامت برپا ہی سارے لشکر مین ایک قیامت برپا ہی گرد لشکر کے دیوار آتش معلوم ہوتی ہی فوج اپنی بدنصیبی پر روتی ہی عقاب ابرسوار آنکھین ملتا ہوا باہر آیا نگاہ اُٹھا کے دیکھا جہانتک پیک خیال جاتا ہی آگ ہی آگ معلوم ہوتی ہی اسنے بتعجیل جھولی پر ہاتھ ڈالا ایک روئی کا گالا نکالا چند قطرے پانی کے اُسپر ڈالدیے اسم سحر پڑھا کہ لکہ ابر بلند ہوا نعمان جادو آسمان سے دیکھ رہی ہی دیکھا اسنے کہ اب یہ لکہ ابر برسیگا آتش سحر کو بجھادیگا جیسے ہی لکہ ابر بلند ہوا پہلو پر اسکے آکر دو نون ہاتھ چمکائے ابر جو معلوم ہوتا تھا اُسپر بجلی کڑک کے گری عقاب ابرسوار نے دیکھا روئی کا گالا آتش پیتا چلا آتا ہی گھبرا گیا کہ یہ کیا معرکہ ہی سحر جواب دیتا ہی کہ پہلو سے آواز آئی اے عقاب نعمان جادو کے سحر نے یہ آفت برپا کی ہی پلٹ کے دیکھا کہنے والے کو نہ پایا سمجھا کسی ہیر نے تدبیر بتائی دوسرا لکہ ابر کا بنایا اور سحر کرتا جاتا ہی ملکہ نعمان نے اس ابر پر بجلی گرائی مگر اُسپر بجلی نہ گئی الگ کڑک کر گری کہ کئی ساحران عقاب کے سر اُڑ گئے لکہ ابر گرج کر کے برسنے لگا نعمان نے دوسرا سحر کیا عقاب دیکھتا ہی ایک طرف کی آگ برستی ہی ایک طرف سے شعلے پیدا ہوتے ہین گھبرا کر اسنے کہا اے سحر جس کسیکا ہی محیط ہوچکا ہی اتنی مین نے آگ بجھائی اُسکے دونے ساحر جلے حیران ہورہا تھا کہ کیا تدبیر کرون جو اس آگ کو بجھاؤن ایکطرف بنگاہ غور جو دیکھا نعمان ستارہ بنی ہوئی سحر کررہی ہی بس تاک کر اسنے گولہ مارا نعمان نے ہرچند روکا مگر نہ رُکا یہ سحر جو عقاب نے کیا نعمان کے ہوش اُڑ گئے اسنے دو پتھر زمین پر مارا نعمان گری اپنے کو بہت سنبھالا مگر نہ سنبھل سکی زمین پر آکر قائم ہوئی اتنے عرصے مین ابر اس زور و شور سے برسا کہ سب آگ کو بجھادیا اب نعمان و عقاب سے مقابلہ پڑا عقاب ابرسوار نے لشکر والونکو اشارہ کیا سب سردار جو اسکے جادوگر کے آئے نعمان پر سحر کرنے لگے عقاب گھبرا کے دیکھتا ہی کہ حیرت تو نہین ہی سردارون سے کہتا ہی یارو دیکھکے سحر کرنا اگر حیرت بھی ساتھ ہو تو مین جل جاتا خیمون کا گوارا کرون سردارون نے کہا حضور اب اُنکا کیا پاس ہی عقاب بیقرار ہوکر رودیا کہا یارو کسی کے دل کی کسی کو کیا خبر ہی یار تو اُسکے فراق مین حال بد تمہی مین کیا بیان کرون میری تو یہ کیفیت ہی بموجب نظم نظم

بھاتا سیل گریہ کیا کہ جاتے یار بدطن تک ۔۔۔ گلا گھونٹا گریبان نے جو اشک آئے بھی ان تک
حجاب ابر مانع ہی گذر کیونکر ہو گلشن تک ۔۔۔ وہ شبنم ہون پہونچ سکتا نہین دیوار گلشن تک
کمال ضعف سے گھبرا کے آنسو میرے کہتے ہین ۔۔۔ مدد اے اضطراب شوق لیچل ہمکو دامن تک
وہ کہتے ہین یہ ہی کسکے دل بیتاب کا شعلہ ۔۔۔ کہ پھر جاتی ہی اک بجلی سی آکر میرے دامن تک
ہجوم جوش وحشت سے ہوے ہین بے ادب ایسے ۔۔۔ گریبان سے اُلجھ کر ہاتھ آجاتے ہین دامن تک
ہوائے بوسہ مین مین خاک ہوکر بھی پشیمان ہون ۔۔۔ ہوا آنے نہین دیتی کسی کو میرے دامن تک
قدم جمنے نہین دیتی صفائے عارض جانان ۔۔۔ پھسلتی ہی نظر ایسی کہ آجاتی ہی دامن تک
ترے چھٹنے سے چھوٹا آنسوون نے ساتھ آنکھونکا ۔۔۔ نکلے مل مل کے آپسمین چلے جاتے ہین دامن تک
ندامت ہوگی اے دست جنون گر کچھ رہا باقی ۔۔۔ غضب آیا جو آیا بخیہ گر کا ہاتھ دامن تک
نگاہ قہر سے کیون گھورتا ہی وہ سبدم ظالم ۔۔۔ قسم لے جو میرا ہاتھ بھی پہونچا ہو دامن تک

خوشا قسمت قفس مین ہم قفس پر سیکڑون پردے
نظر بھی اب تو جا سکتی نہین دیوار گلشن تک

خطا میری نہین صیاد میری آرزو لیجا
کہ مجھکو کھینچ لائی تھی یہی دیوار گلشن تک

کبھی گلچین نے لٹکایا کبھی صیاد نے تکوایا
نہ ٹھہرا ایک دم گلشن مین جب آیا نشیمن تک

بہار فصل گل آئی ہے مین کنج قفس مین ہون
مبارکباد مجھکو ڈھونڈھ جاتی ہے نشیمن تک

نہ کر آزاد اے صیاد لیکن رحم کر اتنا
نظر سے دیکھلون لیچل مجھے اجڑے نشیمن تک

گلون کے آتش رخسار سے شعلے بھڑکتے ہین
لگی ہے آگ کو سون کسطرح جاؤن نشیمن تک

قفس سے چھوٹ کر دام اجل کی تو اسیری ہے
نہین ممکن کہ میری روح بھی جائے نشیمن تک

وہ بیتابی کہان ممکن جو توڑے دام جستی کو
وہ آزادی کہان ممکن جو لیجائے نشیمن تک

ادائے رسم ماتم ہمصفیر آپس مین کر لینگے
صبا لیجائیو دو چار پر میرے نشیمن تک

ترے عاشق کا لاشہ ناپسند طبع ہے سب کو
نہین آتا اگر وہ سور بھی دیوار مدفن تک

غنیمت ہے نسیم آزاد ہونا جب میسر ہو
ملینگے ہمصفیرون سے پہونچکر صحن گلشن تک

یہ اشعار پڑھکر خوب رویا کہا یارو کیا کہتے ہو مین نے کیا کیا جفا اٹھائی میری مصیبت پر تو خیال کرو اُس ظالم کی گفتگو سُنتا ہین کیونکر گوارا کرون وہ مجھکو مشتاق ہین مین اُنکو آباد کرتا ہون دعائین دیتا ہون تصویر تصور کی بلائین لیتا ہون سب نے کہا حضور صرف نعمان ہے اب تو عقاب ابر سوار سحر کرتا ہوا بڑھا نعمان نے دیکھا سب ساحر بوہ کر کے آتے ہین نعمان نے ایک سحر کیا جھونکے ہوا کے چلے دو چار ٹکرانے لگے دو چار گھبرانے لگے دو چار غل مچاتے تھے دو چار بھاگے جاتے تھے عقاب ابر سوار پکارتا ہے یارو کہان جاتے ہو ارے سب ملکر سحر کرو اس ظالم کو پکڑ لو بچکر نہ جانے پائے اسنے پچاس ہزار ساحر میرے پامال کیے خیمے بارگاہین جلین ہائے ظلمات نہین کس مزے سے سلطنت کرتا تھا مدتون تک کوئی میرا ہمسر نہین اب ایک ایک عورت میرا مقابلہ کرتی ہے اسوقت مین اب تم لوگ بھی میرا ساتھ چھوڑتے ہو وہ کہتے تھے ہم کیا کرین ہمارے قدم نہین جمتے ہم اپنے ہوش مین نہین ہین یہ کہکے بڑھا سر وار منتشر ہو گئے دو چار مرے دو چار زخمی ہوے عقاب ابر سوار و نعمان جادو مین سحر چلنے لگا عقاب نے کارد سحر پھینکی ملکہ نعمان نے شانے کا خون ہتیلی مین لیا پکار کر آواز دی اے کارد سحر بھوگ اپنا لے وہ ہاتھ پر آکے گری خون پی گئی اب جو اُسی کارد کو نعمان نے تیار کر کے مارا عقاب ابر سوار نے لاچار ہو کے ہتیلی سامنے کر دی ہتیلی کو توڑکے کارد نکل گئی اور ایک ساحر کے سینے پر پڑی توڑ کر پشت کو پار گذری کئی ساحر اُس کارد سے مرے دو چار سحر ایسے ایسے عقاب و نعمان سے چلے ہتیلی عقاب کی زخمی ہوئی مگر اُسی ہاتھ سے قبضے پر ہاتھ ڈال جا پڑا جیداری کر کے ہاتھ مارا نعمان جادو کا سر زخمی ہوا عقاب ابر سوار نے چاہا سر کاٹ لون نعمان پیچھے ہٹی اُف اُف کرتی جاتی ہے شعلہ ہائے آتش منھ سے بھڑکاتی ہے چاہا لپک کے ہاتھ مارون پہلو سے آواز آئی اے شہنشاہ کیا کرتے ہو اپنے ایک کمیدان کو دیکھا کہ تیغ بر قتاب ہاتھ مین کہتا ہوا آتا ہے کہ مین اسکو قتل کرونگا اس ظالم نے لاکھ جادوگر مار ڈالے کئی سو خیمے جلے بارگاہین برباد ہوئین وہ کمیدان جست کر کے قریب آیا کہا دیکھیے طرف سے کوہ کے ابر شمالی اٹھا ہے معلوم ہوتا ہے حضرت آتی ہین آپ اُس ابر کو روکیے مین اسے مارے لیتا ہون عقاب ابر سوار طرف کوہ کے پلٹا منھ پھیرنا تھا کہ حلقے کمند کے گلے مین

آوالدی اور پکار کر آواز دی سنم ہتر بن ستر چالاک بن عمرو ارے کہکے عقاب اپر سوار پٹا چالاک نے حباب
بیہوشی مارا عقاب بیہوش ہوا چالاک نے آواز دی ای نعمان لینا ساحر چالاک پر جھپٹے چالاک پر گولہ مارا
نعمان نے گولے کو روکا چالاک تو بھاگ کر نکل گیا نعمان جھپٹی کہ عقاب کو لے لون سردار ٹوٹ پڑے
عقاب کو اُٹھا لیا مگر پانون سب کے اُٹھ گئے چالاک نے جاکر لشکر نعمان مین خبر دی کہ نعمان نے
لڑائی فتح کی کہا ہی کہ آکے مال لوٹو ملازمان نعمان بلوہ کرکے پہونچے مال لوٹنا شروع کیا عقاب کو
لیکر ملازم بھاگے نعمان نے تین کوس تک سحر کرکے مارا چاہتی تھی عقاب کو چھین لون مگر ممکن نہوا وہ
لوگ اکثر پلٹ کے لڑے بھی اور مالک کو اپنے نکال بھی لے گئے آخر نعمان بفتح و فیروزی پلٹی حیرت
یہان سے اُتر آئی نعمان نے آتے ہی سلام کیا عرض کی واری حقیقت مین حضور نے قدر نہین کی عیار تو
بلاے روزگار ہی ایسی جھٹ پٹ عیاری کرتا ہی کہ عقاب کو بیہوش کیا جب تو میرا پنجہ قابض ہوا وہ لڑائی
اسطرح فتح نہوئی اُسکو شکست فاش ہوئی بھاگنے کی تلاش ہوئی آپ اُسکو بلاکر سرفراز کرین حیرت نے
مسکرا کے کہا چپ رہو اس بات کا ذکر نہ کیا کرو نعمان خاموش ہو رہی حیرت جادو نے برس قلعہ
کوہ اگر بڑی دھوم سے جلسہ آراستہ کیا ناظمون کو خلعت دیے چار لاکھ کا لشکر تیار کرکے خود تخت پر
سوار ہوئی نعمان جادو کو سپہ سالار کیا نقارے پر چوب پڑی طرف ہوشربا کے روانہ ہوئین اب
انکو راہ مین چھوڑو وقت پر حال لکھا جائیگا

دو کلمہ داستان نادر بیان امیر حمزۂ صاحبقران زمان کہ مقابلۂ سالوس مین فروکش ہین بعد قتل مغیلان قیامتین برپا کرنا سالوس کا اور عیاران عمرو کی باقی حالات متعلقۂ داستان ہذا

خمسہ عوض ساقی نامہ موافق مضمون داستان

ربط دیکھے آشنائی دیکھ لی
کج ادائی بیوفائی دیکھ لی
عشق کی ساری رسائی دیکھ لی
وصل بھی دیکھا جدائی دیکھ لی
حق نے جو صورت دکھائی دیکھ لی

ای مصور کیا ترے نقش و نگار
مجھکو دکھلا کر نہ کر حیران کار
غیر سے مطلب نہین ہی زینہار
دل کے آئینہ مین ہی تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

چشم تر پر ہو رہی دریا کا شک
جوش گریہ سے وہ ہی ساحل ملک
کم ہوئی کب آتش غم کی بھڑک
نالہ کب پہونچا در تاثیر تک
لاکھ بار اسکی رسائی دیکھ لی

حشر کا خورشید صورت چاند سی
قامت موزون قیامت ای پری
زندگانی کی نہین صورت کوئی
دیکھ لی ترچھی نگاہ یار بھی
زلف کی بھی کج ادائی دیکھ لی

غیر تو کیا رنج وہ خاطر کے ہین
آشنا بھی آشنا ظاہر کے ہین
اہل بیستار اُس بت جابر کے ہین
سب حرفدار اب اُسی کافر کے ہین
بس خدا کی بھی خدائی دیکھ لی

عشوہ و ناز و ادا کچھ کم نہ تھے
اسیر انداز ستم نہ انکہ ہوے
ہاتھ سے ایسے کے جی کیونکر بچے
اسلیے ہردم ہی آئینہ سے لیے
جب نئی کچھ سج بنائی دیکھ لی

عشق سے اُسکے یہ تھی ہمکو مراد | وصل سے اکدن کرونگا دل کو شاد | ای اجل توہی ذرا دے اسکی داد
تحت جانی اس سے کیا ہوگی زیاد | اندنشام جدائی دیکھ لی

نہ خیال روے نورآگین رکھو | نہ ہواے گیسوے پرچین رکھو | نہ خیال صدر دل غمگین رکھو
مثل آئینہ ہلال آمین رکھو | سامنے جو صورت آئی دیکھ لی

چہرہ رحلہ پیمایان جنگ شوکت و جرات و طے کنندگان مراحل پر ہول و وحشت توسن کلک کو میدان توصیف جنگ صاحبقران زمان مین یون مہمیز کرتے ہین شعر مصنف منشیان کلام در رو آمیز ٭ محو نگار نمود استان سنیز ٭ سابق مین تحریر کرچکا ہون کہ مغیلان کو وہ پیکر ساحر نامی و نامور ہی طرف سے سالوس مکار کے اسم اعظم تو صاحبقران کا مدت سے بند تھا سالوس نے حرز ہیکل بھی لے لی اب امیر با توقیر ش مردو نکمے پڑے ہوے ہین جب بوقت سحر یہ بد سیر میدان مین آیا تو ناہید دختر سالوس کی کہ صاحبقران پر مائل تھی اور مغیلان نے اُسکو قید کیا تھا ہر چند کہ سالوس نے بھی کہا کہ ناہید کو ہمارے پاس لاؤ قدرت سمجھا ئینگے مغیلان نے نہ مانا گلشن سحر طراز زوجۂ سالوس بیٹی کا حال سُنکر بہت گھبرائی کنیزون نے بھی خبر دی تھی کہ صبح کو ناہید قتل ہوگی لشکر صاحبقران کا اختتام ہی خوابگاہ سالوس مین شیشۂ اسم اعظم و فن تھا گلشن نے رات کو تھوڑا صبح کو عین وقت پر آکے شیشہ توڑا حمزہ کو جیسے ہی ہوش آیا دریاے جرات کو جوش ہوا تیغ عقرب سلیمانی کے قبضے پر ہاتھ ڈالا نعرہ کرکے گرے ناہید نے بھی رہائی پائی گلشن و ناہید نے خوب خوب سحر کیے لشکر سالوس کو خوب تباہ کیا مغیلان کو وہیں مار گیا سالوس مردار خوار قصر پر بمذاق مین آیا اُنھون نے ہدایت کی کہ خود قدرت طبل جنگی بجوائین اور سحر اپنا تیار کرین کیا عجب ہی کہ فتح ہو سالوس نے آٹھ دن کی صاحبقران سے مہلت لی ہوم خانہ مین داخل ہوا سحر عجائب و غرائب تیار کیے آٹھوین دن ہوم خانے سے نکلا اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا مشیران سلطنت و وزیران اُسکے آکر جمع ہوے سالوس نے کہا یارو اب قدرت نے تقدیرین مضبوط کین ایک ساحر موسوم بہ ہمنکال کہ ہمیشہ قدرت مین قدرت نے اُسکو پرورش کیا آیا چاہتا ہی اُسی کے نام پر طبل جنگی بجیگا قدرت نے لوہے کی زنجیرونکی تقدیر کی ہی تو ٹمنے نہ پائے رشتۂ خام نہین ہی جو ٹوٹ جائے وہ بند و بست ہو کہ سلمانون کو معقول شکست ہو سب سردار چپ بیٹھے ہین ہر شخص رنج و ملال مین کسی کا بھائی مارا گیا کسی کا بیٹا قتل ہوا سب ملول و حزین ہو رہے ہین اپنی مصیبت پر رو رہے ہین سالوس کہہ رہا ہی یارو تم لوگ جواب نہین دیتے شاید تمھارے دل کو یقین نہین آتا سب نے کہا یا خداوند کیا بولین جتنی تقدیرین قدرت نے کین سب اُلٹی ہوئین سالوس نے کہا کیا ہوا بندگان قدرت تمھین مل گئے ہین تقدیر کو تدبیر سے پلٹ رہے ہین سردارون سے کہا پھر وہ پلٹ دینگے سالوس نے کہا اسی وجہ سے قدرت نے لوہے کی زنجیرون مین تقدیرین کی ہین کہ ٹوٹ نہ جائین ہر چند سالوس چاہتا تھا کہ یہ لوگ شگفتہ ہون مگر کوئی جواب بھی نہین دیتا کہ آسمان پر اک ابر سیاہ پیدا ہوا بڑے زور و شور سے ابر اُٹھا دن کی رات ہو گئی سب دیکھا کیے وہ ابر بر سر لشکر سالوس آکر پہونچا بعد لمحہ بھر کے ایک کونا تا ہوا ابر شق ہوا ایک ساحر سیہ فام جو مثل عوج بن عنق اریج کا قد و قامت دیو ہی کہ قالب انسان مین سمایا ہوا ہی بال کمر سے نیچے لٹکے ہوے اسباب سحر تمام تخت پر چنا ہوا پشت پر لاکھ ساحر طائران پرند پر سوار بعضے

اُسکے برابر تخت نشین پر بعضے اژدر آتش فشان پر سر پر تاج پہنے ہی اسمین ایک تختی الماس کی اُسپر خط جلی لکھا ہی کہ سمنکال جادو پرورش یافتۂ قدرت بڑی دھوم سے آکر پہونچا لشکر ون مین کھر کھڑی پڑی طلازمان سالوس اب شگفتہ ہوے ایک سے ایک کہتا تھا کہ یارو اب قدرت کو غصہ آیا اس ساحر کا کبھی ہمنے نام بھی نہین سنا تھا کس زور و شور سے آیا ہی کہ دل کانپ رہا ہی سمنکال نے لشکر اپنا باہر اتارا ایک بڑی بارگاہ اسکے واسطے استادہ ہوئی پہلے سمنکال دربار مین آیا پایۂ تخت سالوس کو بوسہ دیا کہا یا خداوند میرے حریف کہان ہین سالوس نے کہا سامنے جو لشکر مقابلے مین اُترا ہی وہی سب دشمن ہین ای سمنکال قدرت نے ایک مرتبہ شب کو شراب پی اُس نشے مین کلک قدرت اٹھ گیا اور قدرت اُسوقت سو بھی گئے اسوجہ سے تقدیر مین فرق پڑا اب وہ لوگ تقدیر کو تدبیر سے پلٹ دیتے ہین لیکن ای سمنکال قدرت نے تمکو تکلیف دی ایک عیار مکار ہی اُس سے اپنے کو بچانا عجب عجب صورتین بدل کے آتا ہی پہلے اُسکا انتظام کر لینا ورنہ وہ عیاری ضرور کریگا اور اتفاق سے خواجہ عمرو بھی واسطے خبر کے تشریف لائے تھے ایک گوشے مین کھڑے یہ سب معاملہ دیکھ رہے ہین صورت سمنکال کی بحیرت دیکھ رہے ہین سمنکال نے کہا یا خداوند اُس عیار کا کیا نام ہی سالوس نے اپنا کان پکڑ لیا کہا ای سمنکال نام نہ پوچھو اُسکے نام مین یہ تاثیر ہی کہ جہان بمرتبۂ اول اُسکا نام لیا مشرق مین ہو یا مغرب مین ہو اُسکو خبر ہو جاتی ہی جہان دوبارہ نام لیا اُس محفل کی طرف متوجہ ہو کے بیٹھتا ہی جہان تیسری مرتبہ نام لیا اُس محفل مین آتا ہی پھر اُس کا آنا غضب خداوندی ہی کسی پر جوتیان پڑین کسیکا سر کٹتا محفل درہم و برہم ہو جاتی ہی مین تو نام نہ لونگا سمنکال نے کہا یا خداوند مین قصد کرونگا کہ جا کر اُسکو پکڑ لاؤن مگر جب نام نہ معلوم ہوگا کیونکر گرفتار کرونگا ایسے مقام پر قید کرون کہ تا قید حیات اُس زندان مصیبت سے نہ چھوٹے تڑپ تڑپ کے مرے قدرت کو تو داغ بالاے داغ پہونچے ہین سردار وہ مارے گئے کہ جنکا مثل ممکن نہین نور چکیدۂ خالص قدرت دختر بداختر ملکہ ناہید نکل گئی مگر مغیلان نے کیا کارنمایان کیا تھا اسم اعظم قدرت نے بند کیا حرز ہیکل اُسنے چھینی ناہید کو گرفتار کیا مگر اُسکو غرور برا ہو گیا قدرت کو کسی کا غرور پسند نہین خود زوجۂ قدرت کو ہدایت کی وہ شیشۂ اسم اعظم کا لیگئی عین گرمی جنگ مین شیشہ توڑا صاحبقران ہوشیار ہوے مغیلان ایسا سردار مارا گیا سمنکال نے کہا یہ جھگڑے نہ بیان کیجیے نام اُس شخص کا ایکبار لیجیے مین عہد کرتا ہون کہ دوبارہ نام نہ لونگا اب سالوس کھڑا ہو گیا کہا ای سمنکال نام اُس ظالم کا لیتا ہون ذرا ہوشیار ہو جاؤ سمنکال نے کہا کیا قدرت قلعہ فتح کرتے ہین بالقاب سالوس نے نام لیا سمنکال نے کہا واہ خداوند آپ نے بھی کسکا نام لیا ہم دس مرتبہ نام لیتے ہین عمرو عمرو عمرو عمرو سالوس نے کہا اب وہ ضرور یہین آئیگا سمنکال نے کہا اگر آئیگا تو زندہ واپس نہ جائیگا سمنکال نے کہا آیا نہین مین نے دس مرتبہ نام لیا تیز رفتار عیار بھی بیٹھا ہی اِسکے منھ سے نکلا کہ یا خداوند کچھ رونمائی تو چاہیے سمنکال نے کہا کہ ایک توڑا اشرفیو نکا رکھدو توڑا اشرفیونکا رکھکر سالوس نے آواز دی کہ یا خواجہ صاحب تشریف لائیے یہ آپکی رونمائی رکھی ہی زرد زرد جو اشرفیان خواجہ نے دیکھین مُنھ مین پانی بھر آیا جی مین کہتا ہی اگر یہ مال نہ لیا تو کچھ کام نہ کیا سمنکال بیٹھا دیکھ رہا ہی کہ زمرۂ خدمتگاران سے ایک خدمتگار گولے دار پگڑی

سر پر چنی ہوئی اچکن پہنے ہوئے پٹی پاک کمر سے لگا ہوا بلبل چشم کا پٹکا جوتا بھاری زردوزی کا
سالوس و سمنکال کو بڑھکر سلام کیا اشرفیوں کا توڑہ اٹھا کر مشکل سے کمر تک لایا نذر زمین کر دیا
سالوس نے کہا اے سمنکال دیکھا اُسنے کہا یا خداوند مین اُسکی تصویر دیکھ چکا ہون سالوس نے
کہا اے سمنکال خواجہ رونمائی تو اپنی لے چکے صورت اصلی بھی دکھائینگے عمرو نے جست کی کھیس قدم
بلند ہو کر آواز دی داد و آدم درویش از کل عالم پیش بود میری صورت مرحمت ہو اب جو عمرو زمین
پر آیا سمنکال کی نگاہ پڑی کہ ایک شخص عجیب الخلقت ناریل سا سر کلیجے سے گال موتی مردار ید سے
دانت ناگاسی گردن چھ گز کا دھڑ تلے کا اور تین گز کا دھڑ اوپر کا نو گز کا پیادہ مگر شطرنج کا پیادہ ہے
جو شاہ کو گھس کے مارے سمنکال نے چاہا سحر کرون عمرو نے دیکھا سمنکال کے تیور پر بل پڑے گرگ
پیرو مرشد بشرہ شناس جہان کسی کی پیشانی پر بل پڑا اسطرح بنا کر مطلب دل حاصل کر لیا جیسے ہی سمنکال نے
ہاتھ طرف جھولی کے بڑھایا عمرو نے پکار کر آواز دی اے شہنشاہ سمنکال جسوقت سے تم آئے
ملکہ ناہید و گلشن کو اسقدر دست آئے کہ مثل مردے کے پڑی ہین آقا میرا حمزہ کانپ رہا ہے
مجھکو بھیجا ہے کہ شہنشاہ سمنکال سے میرا مصالحہ کرا دو اب سحر کا ارادہ نہ کرین یا تو سمنکال کا ارادہ
تھا کہ سحر کرون زمین پانون تھام لے یا یہ خوشامد سنکر بھول گیا عمرو نے کہا دیکھیے آپ کے پہلو مین
یہان مطیر جادو جو بیٹھے ہین یہ میرے پاس آئین مین مفصل حال کہدون سمنکال نے کہا اے مطیر
پاس عمرو کے جاؤ دیکھو خواجہ کیا فرماتے ہین جیسے ہی مطیر قریب عمرو کے آیا عمرو نے چلا کے کہا
اے مطیر وہ دیکھو صاحبقران ہاتھ رومال سے باندھے آتے ہین جیسے ہی مطیر اُسطرف پلٹا عمرو نے
خنجر مارا کلاہ اُسکے سر سے گری سمنکال نے چلا کر آواز دی او ساربان زادے یہ تونے کیا کیا عمرو
نے کہا ہمارے آنے کی تو نشانی چاہیے عمرو نے جست کی گلیم اوڑھکر غائب ہو گیا لینا لینا کہکے
ساحر دوڑے سمنکال گھبرا گیا مطیر کا بھائی باران روتا ہوا اُٹھا کھڑا ہو کر گالیان دینے لگا
کہ عجب ساربان زادہ پاجی ہے مین تو اسکی بوٹیان کاٹ کاٹ کر کھا جاؤنگا ایک چوبدار بڑھا
کہا اے باران جادو عیار بھی قوم کے اشراف ہین کلمات سخت نہ کہو باران نے کہا او چوبدار
تجھکو کیا چوبدار نے کہا دیکھیے آپ کے افسر صاحب بھی منع کرتے ہین جیسے ہی باران نے منھ اپنا
پھیرا عمرو نے ایک عصا مارا کہ باران کا بھی سر پھٹا جست کر کے گلیم اوڑھ کے غائب ہوا تیز رفتار
عیار جہاندیدہ کار آزمودہ موجود ہے یہی کہہ رہا ہے کہ یارو اب چپ رہو اور نہ دو چار کی جان جائیگی
دیکھو چھلاوہ ہے کسطرح جلدی غائب ہو جاتا ہے سمنکال نے کہا یا خداوند آج اگر مین نے اسکو نہ
گرفتار کیا تو اپنا سمنکال نام نہ رکھا ابھی جا کے لاتا ہون سالوس نے چپکے سے کہا کہ اے سمنکال
چلا کے نہ کہو اسوقت زیادہ کوشش کرنا بہتر نہین ہے خاموش ہو رہو سمنکال نے تامل کیا کہا خیر
سمجھا جائیگا غصے مین بھرا ہوا ہے سالوس سے کہا آپ جب جنگی تو بجوائیے بس صبح کو خاتمہ کر دونگا
سالوس نے کہا اے سمنکال اسم اعظم حمزہ کا کھلا ہے حرز سیل اُسکے پاس ہے قیامت برپا ہو جائیگی
صبح کو حمزہ خود میدان مین نکلیگا کوئی ساحر اُسکا مقابلہ نہ کر سکیگا سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا پہلے اسم اعظم
بند کرو حرز سیل چھین لو سحر مین ناہید و گلشن مقابلہ کرینگی سمنکال ہنس پڑا کہا حضور عورتونکو کیا کہیگی

دونون کو گرفتار کرلاؤنگا اسم اعظم بھی تدبیر کرکے بند کردونگا یہ کہکے دن ہی سے طبل جنگی بجوادیا عمرو لشکر کفار سے نکلکر لشکر ظفر اثر حمزہ صاحبقران نامور مین آیا امیر کشورگیر اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما ہین ناہید و گلشن بھی حاضر ہین سمنکال کے آنے کی خبر ہرکارون نے بیان کی یہ بھی ذکر کردیا کہ اُستاد نے ہزار اشرفیان لین دو سا مارے گئے کہ عمرو بھی آکر پہونچے تمام کیفیت بیان کی اور اشرفیون کے مقدمے مین یہ جواب دیا کہ حضور یا حرم سکار ہوتے ہین وہ اشرفیان ہیل کی تھین ہیرون لشکر گھورے پرمین نے سب ڈالدین اور طبل جنگی کی بھی خبر دی اور یہ بھی کہا کہ حضور اسم اعظم سے بہت ہوشیار رہین وہ ملعون فکر مین ہی امیر نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے جیسا کچھ نقاش ازل و کاتب قدرت نے ترقیم کیا ہی وہی پیش آنی ہی اس بات کا تردد و انتشار کیا جو پڑیگی جھیلینگے جان پہ کھیلینگے انشاءاللہ صبح کو حال کھلجائیگا تمام لشکر مین تیاریان ہونے لگین مگر خواجہ عمرو کو کب چین پڑتا ہی پھر گھبرا کے بارگاہ سے نکلے کنارے پر لشکر ظفر اثر کے کھڑے ہوے تجویز کررہے ہین کہ کس صورت سے جاؤن ناگاہ جنگل سے چھم چھم کی آواز آئی خواجہ نے دیکھا ایک بہلی ناگوری بیلون کی سینگو پر خول چاندی کے گلے مین گھنگرو پڑے ہوے ایک پری جبین اُسپر سوار مگر گلنار پوش جوان کمسن اُٹھرپنے کے دن حسین جمیل ماہ رخسار قمر پیکر سمن بر بھولی بھولی صورت ڈرناک مین پڑا ہوا دریاے جواہر مین غوطہ زن بہلی اُڑتی ہوئی چلی آتی ہی عمرو نے ایک چوبدار کی شکل بنکر بڑھکر پوچھا میان گاڑی بان ذرا ٹھہر جاؤ گاڑی بان نے گاڑی ٹھہرائی عمرو نے کہا یہ بہلی کہان سے آتی ہی اُسنے جواب دیا بائی جی چندو مجرائی شہنشاہ سمنکال کی لشکر سویرے سے چلا ہمکو گاڑی کسنے مین دیر ہوئی اسوجہ سے پیچھے رہگئے لشکر سمنکال مین جاتے این تعین ہی بائی جی کی تلاش ہورہی ہو بے انکے مجرے کے میان سمنکال کو چین نہین پڑتا دو ہزار روپیہ ماہواری دیتے ہین تم کہان کے مردے ہو عمرو نے کہا ہمین اسی لیے ٹھہرایا ہی ہم او مدکے چوبدار ہین اس بات پر تعینات ہین کہ سب کو قاعدے بتلاتے ہین دل مین یہ کہ بی چندو ہی کی چندیا گنجی کرون فرا بی بی اُترآؤ پیچھے آؤ ہم تمکو سمجھا دین قدرت کے سامنے کیونکر جاؤگی سلام کیونکر کروگی اگر قدرت کے خلاف گذرا فوراً سنگ سیاہ کردیگے لشکر سمنکال کے دو سو آدمی پتھر کے ہوگئے ہمارے پاس نہ آئے قاعدہ نہ پوچھا جاکے سلام کیا قدرت تو بےپروا ہین تمام عالم کی خبر ملتی ہی اسوقت پریزاد ین آئی ہوئی تھین دیوزاد آئے تھے جنات فریادین کررہے تھے کسی نے کسی کا ملک چھین لیا کوئی جن کسی کے سر پر سوار ہوا اسوقت ملازمان سمنکال مثل انسانون کے سلام کرنے لگے قدرت نے کہا سنگ شو سب پتھر کے ہوگئے انکے عزیز و اقارب رو رہے ہین قدرت کے کان پر جون بھی نہین رینگتی ہی فرماتے ہین اب یہ پتھر ہی کے رہینگے سمنکال کے کئی مصاحب بھی انمین ہین کئی افسر بھی ہین مطیر و باران بھی پتھر کے ہوگئے ہین بائی جی نے کہا ہان صاحب ہم اُنکو جانتے ہین مردے نے کہا نہین معلوم اُنسے کیا خطا ہوئی مین تو باہر تھا اُنکو بھی کہدیا کہ سنگ شو اسواسطے مین نے تمکو ٹھہرایا کہ قاعدے سب تعلیم کردون تمھارے سن و سال پر رحم آتا ہی تمھین یہان آنے کی کیا ضرورت تھی وہ لڑینگے بھڑینگے مارے جائینگے کیا پھر وطن کو جائینگے بائی نے گھبرا کے کہا مردے صاحب یہ تمنے کیا کہا کہ مارے جائینگے مردے نے کہا کہ یہان اگر کوئی بھی بچتا ہی قدرت کو تو روز یہی کھیل ہی ہزار پیدا کیے دو ہزار مار ڈالے بندون پر جو گذرتی ہی وہ گذرتی ہی اور آجکل مزاج قدرت کا ٹھیک نہین ہی مسلمانون سے وہ رنج و ملال اُٹھائے ہین کہ تقدیرین بھول گئے عرش اعلیٰ پہ تھین جا بے

نیچے رہتے ہین بائی کو باتین کرتے ہوے ایک درخت کے نیچے لائے کہا دیکھو بی بی اسطرح قدرت کے سامنے جھکنا
لپٹ جانا پائجامہ کھول ڈالنا قدرت کے منھ مین رگڑ دینا قدرت بہت خوش ہوتے ہین نازمین حیران ہو کر
میان مردے کیا تعلیم کرتے ہین رنڈی کہتی ہو کیون مردے صاحب یہ سب باتین سرِ دربار ہون کہا ہان صاحب
قدرت کو دربار وغیر دربار کیسا قدرت تو پیدا کرنے والے ہین رنڈی کہتی ہو میان مردے سر دربار تو مجھے
ننگا نہ ہوا جائیگا مردے نے کہا تمکو اختیار ہو پھکی ہو جاؤگی ٹھوکرین کھاؤگی یہ کہتے کہتے کہا وہ دیکھو کون آتا ہو
رنڈی اُدھر تکتی خواجہ عمرو نے حلقے کمند کے گردن مین ڈالے حباب مارکے بیہوش کیا رنڈی ذرا سیلی دیکھی اٹھا کے
زنبیل مین رکھ لیا کہا لشکر مین بڑے بڑے شوقین ہین کسی کے ہاتھ بیچ لینگے رنگ و روغن عیاری کا لگا اپنی
بائی کی شکل بنکر بہلی پر سوار گاڑی بان سے کہا گھوڑے چل آج ہمکو بڑی بڑی مصیبتین اُٹھانا ہین قدرت
کے منھ مین رگڑنا پڑیگی مردے نے بڑا احسان کیا گاڑی بان نے پوچھا مردا کہان گیا رنڈی نے کہا ارے یہ
دیکھنے مین آدمی ہین یہ سب فرشتے ہین بشکل انسان کام کرتے ہین اُنکو تو کیا دیکھ سکتا ہو گاڑی بان سے یہ باتین
کرتی ہوئی لشکر مین آئی یہان چوبدار پوچھتا پھرتا ہو کہ بی چندو بائی آئین جیسے ہی بہلی دکھائی دی چوبدار نے
بڑھکر کہا بائی جی آئیے میان سمنکال یاد فرماتے ہین اُترتے کے ساتھ ہی چوبدار کے ساتھ چلی ایک
ایک مکان کو پوچھتی ہوئی یہ لشکر کسکا اُترا ہو یہ بازار کون ہو کیون صاحب قدرت کا کب سامنا ہوگا لوگ
کہتے ہین قدرت تو بے تکلف ہین دن کو یہان لشکر مین پھرا کرتے ہین دربار گاہ پہ کھڑے رہتے ہین اگر میان
سمنکال کا جی چاہے ابھی بلوا بھیجین صحبت عیش مین چلے آئینگے دل تو خواجہ کا کانپ رہا ہو کہ ایک جھڑک
اس ملعون سے ہو چکی ہو خدا محفوظ رکھے دل سے یہ باتین کرتے ہوے بارگاہ سمنکال مین آئے دیکھا جلسہ
سردار جمع ہین سمنکال تخت پر بیٹھا ہو بائی جی کو دیکھکر شگفتہ ہو گیا پوچھا کیون بائی جی گاڑی کہان پر
رُکی تھی کہا صاحب تم ہمسے بات نہ کرو جنگل مین شیر بھیڑیے پھرتے تھے اور ہماری گاڑی چلی آتی تھی
سب جگہ خداوند سالوس نے بچایا یہان سے تین کوس پر ایک جنگل مین ایک شیر ہماری گاڑی دیکھکر
دوڑا بیل چلتے چلتے رُک گئے مین تو گاڑی بان سے کہتی ہون ارے گاڑی بھگا اُسنے ڈوریان ہاتھون
سے چھوڑ دین بیل بھی خوف سے شیر کے سر جھکا کے بیٹھ گئے میرے مُنھ سے نکلا کہ یا خداوند سالوس
دیوس ہمکو اسی واسطے بلایا تھا کہ شیر کھا جاے جیسے ہی مین نے خداوند کا نام لیا دیکھا ایک شخص زرد رو زرد
مو کوتہ گردن تنگ پیشانی حرامزادے کی نشانی آنکھین زرد زرد گربہ چشم کوڑا ہاتھ مین آکر کھڑا ہو گیا
شیر کو للکارا او رہو یہ ہماری بندی خاص النخاص سمنکال کی معشوقہ ہو تو اسکو کھانے آیا ہو یہان سے
چلا جا نہین تجھکو سنگ سیاہ کر دونگا اتنا کہتے ہی وہ شیر پتھر کا ہو گیا ٹہلتے ہوے وہ بزرگ میرے پاس آئے
مین انکے صدقے ہو جاؤن سینے پر ہاتھ رکھا مین نے کہا کیا دودھ پیچے کا مرد ود بہت ہنسا وہین سے کھڑے
کھڑے غائب ہو گیا کیون ای سمنکال مین نے تو ابھی دیکھا بھی نہین جو صورت مین نے بیان کی ہو یہی کسی
صورت ہو کہ نہین سمنکال دنگ ہو گیا کہا بائی جی آج تو دم معرکہ گذرا ہمارا اتنا سن آیا کبھی ایسی کرامت
نہین دیکھی مین قدرت کو بلواتا ہون ہر چند اُسنے منع کیا مگر سمنکال نے ایک مصاحب سے کہا جاؤ ذرا
قدرت سے عرض کرو کہ آپ کی بندی خاص النخاص آئی ہو جسکی مدد کو آپ خود جنگل مین گئے شیر کو پتھر کر آئے
ذرا آکے اُس بندی سے ملاقات تو کیجیے جا کے مصاحب نے کہا سالوس اُٹھا ہنستا ہوا کہتا ہوا قدرت

نہین معلوم کہان جاتے ہین جانورون کے ہاتھ سے اپنے بندونکو بچاتے ہین اس بندی نے ہمکو دل سے پکارا ہم پہونچ گئے اسطرح کی باتین کرتا ہوا دربار سمنکال مین آیا رندی نے جو دیکھا پکار اٹھی یہی خداوند ہین مجھکو انھون نے بچایا شیر کو پتھر کا بنایا یہ بڑے حرامزادے ہین ہمارے ساتھ مسخراپن کرتے تھے **سالوس** پھول پھول کر ایک ایک سے کہتا ہی قدرت کی یہی عادت ہی یہان بھی سب کے پاس بیٹھے رہے وہان بھی پہونچ گئے قدرت عرش اعلیٰ پر جاتے ہین بڑے بڑے تماشے دیکھتے ہین بڑے بڑے فرشتے ستاتے ہین کھڑے رہتے ہین بعضے بیٹھے رہتے ہین اٹھنا نہین جانتے ہین اور کیا کیا بتاؤن مگر ای **سمنکال** کان سنو اور کہو اگر قدرت نہ جاتے تو کیونکر زندہ آتی شیر کے پیٹ مین ہوتی قدرت خاطر سے تمھاری زندہ کرتے پیٹ سے شیر کے نکالتے ٹکڑون کو جمع کرتے پھر پتلا بناتے روح کو پھونک دیتے ہمارا سردار تمھارے نہ آنے سے بیقرار ہوتا یہ کہتا ہوا تخت پر آکے بیٹھا پہلو مین **سمنکال** اور سب سردار جابجا بیٹھے ہین دربار بھرا ہوا ہی **سمنکال** نے کہا بائی جی شکر خداوندکا او اگر کسی بندے کے ساتھ ایسی مدد نہین کی جتنی قدرت کو بڑی محبت ہی بائی جی نے منھ پھیر لیا کہا تم نہ ہمسے بولو مین قدرت کی خاطر کرونگی تمھاری نوکری چھوڑدونگی **سمنکال** نے کہا بائی جی ایسا نہ کہو تمکو نہ دیکھونگا تو زندہ نہ رہونگا رندی نے کہا مین قدرت کو راضی کرونگی انکی خاطر سے تم بھی سن لینا یہ کہکے پیشواز پہنی صندوقچہ زیور کا کھولا سب اسباب جسم پر آراستہ کیا گت بجنے لگی سارنگی مین لہرا بج رہا ہی طبلے والا گھڑے باندھنے لگا بائی نے گت شروع کی اس لطف سے گت شروع کی گورے گورے ہاتھونکو اٹھانا سینے کا مسکنا توڑے لینا نظم

ناہی گت اسطرح وہ ماہ لقا
جسکی جانب بتا کے سنکی لی

وجد کرنے لگا تدروادا
جان اسنے مسک مسک کر دی

سر پہ رکھا الٹ کے جب آنچل
ماہ وتابان یہ چھپ گیا بادل

دو گھڑی گت ناچی **سالوس** تعریفین کرتا جاتا ہی سمنکال تو وجد ہو رہا ہی بعد گت ناچنے کے یہ غزل شروع کی **غزل**

تھا شام سے دغدغہ سحر کا
دھڑکا ہی لگا رہا گجر کا

آنسو پونچھینگے کب تک احباب
ٹپکا نہ رکیگا چشم تر کا

کیون زلف دراز کھوتے ہو
کیا خوف نہین تمھین کمر کا

تنہا نہین گوشۂ قفس ہی
جھگڑا ہی ساتھ بال و پر کا

کیا کیا ہمنے نہ خاک اڑائی
پایا نہ غبار تیرے گھر کا

رخصت رخصت جو کہ رہے ہو
ای جان خیال ہی کدھر کا

آنکھون مین خیال اور ہی ہی
جلوہ کیا دیکھیے قمر کا

پہونچے مرے ہاتھ تک تو غصا
منھ لال کرونگا نیشتر کا

کھو ولا شہ اٹھے تو جاتا
جھگڑا ہی اور دوپہر کا

منظور رہا ناپنا کمر کا
پیمانہ بنا لیتے نظر کا

سینے مین سے کچھ آئی آواز
چھوٹا کوئی آبلہ جگر کا

دل ہی تو ہی کیا عجب بہل جائے
کچھ فکر کرو ادھر ادھر کا

کچھ بے ادبی ہوئی مقرر
سینہ یہ ڈھا گیا گھر کا

رہتے نہین ایکدم کسی جا
بتلا مین نشان خاک گھر کا

یاقوت کہان مرے دہن مین
ٹکڑا ہو گا کوئی جگر کا

جب تک ہی فنا حیات باقی
رستہ دیکھینگے نامہ بر کا

آرام کہان نصیب ہمکو
کھٹکا در پیش ہی سفر کا

دوڑے لینے قدم اجل کے
دھوکا ہوا یار کی خبر کا

کیون آئے فہیم نیند ہمکو
سر رکھکے زمین پہ یار سر کا

تمام محفل مین سناٹا آگیا **سالوس** خود بیٹھا ہی کہتا ہی کیون بندی قدرت جو ہم تمکو شیر سے نہ بچاتے تو اسوقت محفل مین کون گانے آتا ہرچند پیٹ سے شیر کے بھی نکال کے ہم زندہ کر سکتے ہین مگر چالیس دنکا عرصہ تمھارے زندہ ہونے مین ہوتا مگر ہمنے اپنے سردار کا خیال کیا اسواسطے قدرت پہونچے بائی جی نے عرض کی ایک بات مجھے اور یاد آئی جب آپ تقاضائے بیغرتی سے قریب بہلی کے آئے تو میرے منھ سے نکلا کہ خداوند سے ملاقات ہوئی شیر سے بچالیا شیر کو پتھر کردیا مجھے کچھ کمال مرحمت فرمائیے آپ کو یاد ہی آپنے

میرے گلے پر ہاتھ پھیر دیا فرمایا علم موسیقی تمکو مرحمت فرمایا اُسکی برکت یہ ہو کہ آنکھوں سے دیکھتی ہوں کہ راگ راگنیاں
سامنے کھڑی ہین دیکھیے پہلو کھڑا ہوا اپنی جورو سے اختلاط کر رہا ہو کہتا ہو میری چیز کا دو دوسرے یہ فرمایا تھا کہ
تجھکو ساقی گری عطا فرمائی مین نے عرض کیا ساقی گری شراب انڈیل کے پلانا اسی کو ساقی گری کہتے ہین آپنے
فرمایا نہین یہ کمال ہو کہ قاتل ساحران باج ستانندۂ ریش کافران خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو دیا ہو کہ پاؤن
سے ناچے ہاتھ سے بتائے زبان سے گائے سر سے لاکر شراب پلائے بس آپنے میرے سر پر چند بار ہاتھ پھیرا تھا اور
کچھ پڑھکے پھونک دیا تھا بس آپ غائب ہو گئے ہین اب امتحان کرون کہ جسطرح گانا آیا اسیطرح ساقی گری بھی
آئی کہ نہین آئی کنجی میخانے کی مجھکو دیجیے سمنکال نے خوش ہو کر کنجی میخانے کی پھینکی خواجہ عمرو میخانے مین گھسے
شراب کو خراب کیا پکار کر آواز دی جب ہم ساقی ہون کوئی پیاسا نہ رہے جسقدر جسکو خواہش ہو لیجائے سب
دوڑے مفت کی شراب قاضی نے بھی حلال کی ہو کوئی مٹکا اٹھا لیگیا کسی نے قرابہ اٹھایا کوئی گلابی لے گیا تمام
لشکر مین شراب تقسیم ہونے لگی باہر والے تو پینے لگے ہنگامہ بلند ہوا کوئی اوندھے منھ گرتا ہو کوئی اوک ہی
کوئی گھبرایا ہوا بھاگا جاتا ہو کسی نے بیٹھے بیٹھے سر اپنا جھکا لیا دوسرے نے پوچھا کیون بھائی سر کیون جھکایا
کہا بھائی آسمان کی ٹکر نہ لگ جائے بعضے چپ چلے جاتے ہین نشے کا تو جوش ہو مگر ضبط کرنے کا ہوش ہو ایک
علت یہ ہو کہ جب راہ مین چلتے ہین تو ٹھمریان غزلین ضرور گاتے ہوئے جاتے ہین گنگنا کے ٹھمری کو شروع
کیا گاتے گاتے خیال مین آیا کہ اس ٹھمری مین گٹکری بہت لمبی ہو یہ سوچکر گٹکری جو لی تان جو پڑی پیچ جو
ہوا دھم سے گر پڑے ہائے کیا ہوا لگے بیہوش ہوئے کھیتون مین غریب تماشے ہین جو خرچی نہ دے
سکتے تھے لے بھاگے خوب مطلب کر رہے ہین جب اصل مطلب کرکے گرے بیہوش ہو گئے ایک طرف رنڈی
برہنہ پڑی ہو ایک طرف تماشہ بین صاحب ایک ہنگامہ لشکر مین ہو رہا ہو حلوائی اپنی دوکانون مین بیٹھے
ہوئے تھے ایک اُن مین سے گھبرایا گولی مین آگ جل رہی ہو جورو سے کہا دیکھ گولی مین خداوند بیٹھے ہین
مین ملاقات کو جاؤنگا یہ کہکے دھم سے پھاند پڑا جورو نے کہا مین بھی آتی تم خداوند سے ملاقات کرو مین خدائی
سے ملاقات کرونگی یہ کہکے جورو بھی پھاند پڑی بیٹے نے کہا ہماری مین بھی آیا یہ بھی پھاندا اب کیفیت یہ ہو کہ دربار والے
سب مشتاق ہین کہ بائی جی اب شراب پلائین شاید کوئی جام ہمکو بھی پہونچے بائی جی تو اب تبرک ہو گئین
قدرت نے شیر سے بچایا کیا مرتبہ پایا لیکن بائی جی نے پیشواز پہن کے چوراسی گھنگرو باندھکے گت جو شروع
کی کبھی ایک گھنگرو بجا کبھی پانچ بجے کبھی سب بجے کبھی کوئی نہ بجا عجب عجب کمال ظاہر ہوئے سمنکال
وجد مین ہو کہتا ہو یا خداوند کیا کہنا ابے تیری کیا بات ہو جملہ افعال تیرے کرامات ہین تجھ ایسا خداوند نہ دیکھا
نہ سُنا یہان صحبت مین بھی بیٹھا ہو اور عرش اعلی پر بھی جاتا ہو بندون کو مصیبت سے بچاتا ہو یہ تیرا ہی کام ہو
انھین حرکات مین تیرا نام ہو وہ نابینا ہین جو تیرا اعتقاد نہین رکھتے تو بڑا صاحب کمال ہو اشعار

تیرے جلوے نے بجھایا ہو چراغ آفتاب
مثل شب دن کو نہین ملتا سراغ آفتاب

دانۂ انجم چھپا لیتا ہو ہر صبح آسمان
گرم رہتا ہو عبث دن بھر اجاغ آفتاب

کوئی دم سوزش مین ہو جاتی ہو کچھ تخفیف سی
ابر کے ٹکڑے ہین پھائے بھر داغ آفتاب

جاوۂ عشرت بھلا مینائے گردون مین کہان
آتش جل کردہ سے پُر ہو ایاغ آفتاب

ساقیا وہ ہا دہین منکر ترے اعجاز کے
گر شب تاریک مین روشن چراغ آفتاب

ایک دم مین ہی بہار اور ایک دم مین ہی خزان — سب شفق کہتے ہین جسکو ہی وہ باغ آفتاب
سوزش اپنے داغ حسرت کی ہو دیکھو آنکھون پھر — ای فلک دن بھر فقط جلتا ہی داغ آفتاب
مجھکو پیری مین ملا اُس جان عالم کا نشان — صبحدم جسطرح ملتا ہو سراغ آفتاب
تا سخ اُسکے عارض تابان سے جو تشبیہ دی — چڑھ گیا چرخ ششم چہارم پر دماغ آفتاب

اس رنگ مین اس غزل کو گایا کہ تمام محفل کو دنگ کر دیا سالوس پھولا ہوا بیٹھا ہی آنکھون سے اشارہ
کرتا ہی کہ جام مجھکو لاکے دو بائی صاحب کے گانے کی تمام اہالیان محفل تعریف کر رہے ہین تو رسے
لیے جارہے ہین کیا مجال جو ایک قطرہ جام سے زمین پر گرے بھرا ہوا جام خرابی جسکا انجام سامنے خداوند
کے آکر خم ہوئی کہ ایسے خداوند کو سر سے شراب پلانا چاہیے سالوس تو بے اندیشۂ انجام جام پی گیا
دوسرا جام بھر کے طرف سمنکال کے چلی مگر دل دھڑک رہا ہی تمام دربار ساحران زبردست سے معمور
ایک ایک سامری عہد جمشید زمان اپنے اپنے کمال مین طاق شہرۂ آفاق دل مین عمرو کہ رہا ہی کہ اب
سمنکال کو بھی پلاؤن تو دل کو تقویت ہو اب اسنے دوسرا جام لبریز کیا خنجر کو تیز کیا سر پر رکھکے
گاتے بجاتے ہوے چلے سمنکال بیقرار ہی اشارے کرتا ہی بائی جی جلد لاؤ شراب کے واسطے بیقرار ہون
جلد پلاؤ بائی جی کا دل تو نہین چاہتا لیکن بے پلائے چارہ نہین سب ساحر مشتاق ہین ہر ایک کا یہی قول
ہی میان یہ تعلیم کردۂ خداوند ہی اسکے نشے مین بھی اور لذت ہوگی ہفت آسمان کی سیر کرینگے قدرت نے
ایسا کمال کیا ایک زن بازاری کو ایسے کمال تعلیم کر دیے قدرت ہی کے واسطے ہی کسکی مجال ہی کہ سامنے
قدرت کے زبان کھولے ایک کسبی کو یہ کمال دے دیا انھین کا دل گردہ ہی ایسی عورت فاحشہ کو ایسا
کمال دے دیا بائی جام لیے ہوے قریب سمنکال کے آئی سمنکال نے موتیون کا مالا بائی کے گلے مین
ڈالا اُس مالے سے ایک موتی ٹوٹا جام شراب مین گرا جام سے شراب شعلہ بنکر اڑنے لگی جام کے ٹکڑے ٹکڑے
ہوگئے دوسرا موتی ٹوٹ کر عمرو پر گرا گٹھری وغیرہ جلنے لگی عمرو چنچتا ہی کہ ای شہنشاہ یہ کیا ستم کیا ارے مجھے
بچائے سمنکال نے کہا کیون مری جاتی ہی مکار دیکھو کیا خوبصورت سحر ہی رنگ و روغن جلا ئیگا تجھکو
خاک مین ملائیگا دم بھر کے بعد لباس و رنگ و روغن جل گیا صورت اصلی پیرمرد مرشد کی نکل آئی
محفل مین چپیتیان ہونے لگین کوئی کہتا ہی بد مانس ہی کسیکا قول ہی کہ جل مانس ہی اب خواجہ فرماتے ہین
کہ مین خاصہ بھلا مانس ہون مگر سمنکال نے ایک چیخ ماری کہ زمین تھرا گئی سالوس گھبرا کر جوش مین
اٹھا لڑکھڑا کر گرا بیہوش ہوگیا گرتے گرتے اتنا پکارا یارو مجھکو بچاؤ سمنکال نے جمعیت سے سر زانو پر
رکھ لیا گرد و غبار چہرے کا اس نجس کے پاک کیا پانی کے چھینٹے دیے جب سالوس کو ہوش آیا
عمرو کو دیکھکر ایک چیخ ماری ارے میری بندی خاص کہان گئی سمنکال تلوار پکڑ کر چھاتی پہ عمرو کی چڑھا
کہا او ساربان زادے بتلا میری معشوقہ کو کیا کیا عمرو نے جواب دیا مین بھوکا تھا کھا گیا میرے بدن مین
اتری ہوئی ہی اگر آپ مجھکو ذبح کرینگے اسکے گلے پر بھی خنجر پہونچیگا آیندہ آپکو اختیار ہی سمنکال نے خنجر
ہٹا لیا ہاتھ جوڑنے لگا کہ ای عمرو واسطے خدا کے میری معشوقہ کو مجھے دے دے مین تجھکو چھوڑ دونگا
اگر تو مجھپر عیاری نہ کرے تو مین بھی تجھپر دست انداز نہ ہون ورنہ ای عمرو تجھے لے ایسے مقام پر قید
کرونگا کہ تا قید حیات رہائی نہ پاؤگے موت مانگوگے موت نہ آئیگی عمرو نے کہا مجھکو یقین نہین کہ آپ مجھکو

تکلیف پہونچائے جو تکلیفین مجھکو پہونچینگی وہی تمھاری معشوقہ پر بھی مصیبت ہوگی سمنکال نے کہا مجھے جلا کے
گردے عمرو نے کہا اب تو میرے جسم مین اُتری ہوئی ہے نکلنا تو آسان تھا اُگلنا مشکل ہے سمنکال نے کہا خواجہ
تڑپا تڑپا کے مارونگا عمرو نے کہا آپ ایسا نہ فرمایئے آپ ایسا مہربان میرے ساتھ ایسی حرکت کریگا اسوقت
تو غصہ ہے اس غصہ مین آپ ایسا فرماتے ہین جو کچھ فرمایئے سمجھ کے فرمایئے مین بھی آپ سے صاف صاف کہدون
مین نے جنگل مین بیہوش کیا ہے وہان درہ کوہ مین چھپادیا ہے مجھے رہا کیجیے جانے دیجیے مین جا کے انکو لے آؤن
سمنکال نے کہا بھلا پلٹ کے آئیگا کہا ہم ایسے آقائے قدردان کو چھوڑ کر کہان جائینگے سمنکال نے
کہا خواجہ تم باتین بناتے ہو خیر جان تو میری گئی لطف زندگی تو گیا مگر تمھارا بھی وہ حال کرون کہ سامری
و جمشید نامہ سب غلط ہو جائے کیسے جھوٹے تھے قلم ہاتھ مین لیا جو چاہا لکھدیا ہمارے خداوند سالوس
سچے خداوند ہین وہ جھوٹے ہین دروغ گو دروغ نویس کانے ٹٹو کے سائیس رفیقون نے چپکے سے
کان مین کہا خداوند گذشتہ کو ایسے کلمات نہ کہیے کہا یارو کیونکر نہ کہین ہماری لکھ گئے کہ ساربان زادہ
کی قضا کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہے اب تم بتلاؤ کہ مین نے گرفتار کیا ہے اسکو بے مارے چھوڑونگا یہ کہکے
پہلے تو کہا جلاد کو بلاؤ جلاد کا نام لیا تھا کہ ڈاکیے نے خط دیا اُس خط کو کھولکر پڑھا کہا لو صاحبو اجلال جادو
باپ اُس شخص کے تحریر فرماتے ہین کہ اور مقدمات کا تمکو اختیار ہے لیکن اگر عمرو کو گرفتار کیا تو کوہ لالہ زار
بھروانہ کرنا ہم مجمع عام کرکے اُسکو یہان قتل کرینگے سر تمھارے پاس روانہ کردینگے اہالیان کوہ مذکور
وہ دیکھینگے ساربان زادے کے مشتاق ہین کیون یارو کون ساربان زادے کی قید لیکر جائیگا لیکن سمجھلو
کہ اگر یہ چھوٹ گیا تو قبیلہ بھر کو قتل کرونگا سب جادوگر کانپنے لگے کہا حضور ہم ڈرتے ہین کہ یہ مکار
مکر کرے اور چھوٹ جائے تو ہم کیا کرین حضور اور کسی طور سے سمجھ لین تو روانہ کرین ہم نہ لیجائینگے
اسوقت اسکی عیاری دیکھکر ہمارے ہوش اُڑ گئے کہ اتنے بڑے دربار مین خداوند کو چت پٹ کردیا
کچھ خوف نہ آیا سمنکال نے خوب انتظام کر رکھا تھا کہا یارو جب مین چلا ہون تو باپ نے میرے مجھکو سمجھایا
تھا اُنھون نے نوشیروان نامہ کوچک باختر بالا باختر ایرج نامہ لال نامہ صندلی نامہ ساتون
دفتر ہوشربا کے سب ملاحظہ فرمائے ہین اسی کی مکاریون سے بھرے ہین فرمادیا تھا کہ اے نور نظر حمزہ وغیرہ سے
تو جو گذرے گی جھیلو گے جان پر کھیلو گے لیکن عمرو عیار سے اپنے کو بچانا تو مین نے اپنے اعضا اعضا
مین سحر کر رکھا ہے دیکھتے ہی بابا جان قتل کرینگے اُنپر انکا مکر نہ چلیگا بہت پچھتائینگے انکو دیکھکر خواجہ
فرمائینگے کہ آج مین نے جادوگر دیکھا خواجہ بول اُٹھے کہ انکی بھی قضا آئی ہے وقت بربادی کوہ لالہ زار
آگیا ہے ہمارا قدم جائے اور وہ ملک برباد نہو سمنکال نے کہا بھلا ساربان زادے دیکھو تو کیا حال
ہوتا ہے بابا جان خوب تمھارے فریبون سے آگاہ ہین عمرو نے کہا ضرور انکی بھی گردن لونگا اس تدبیر سے
مارونگا کہ کسی کو خبر نہو آپ خاطر جمع رکھین اور وہان سے آکے آپکی بھی گردن لونگا سمنکال نے کئی مرتبہ
سردارون سے کہا سب سردارون نے انکار ہی کیا یہی کہے گئے کہ حضور ہم نہ لیجائینگے ایسا نہو کہ
دھوکہ پڑے تو قبیلہ بھر برباد ہو حضور بادشاہ عالیجاہ ہین جسطرح چاہین روانہ فرمائین سمنکال نے
کہا تم لوگ یہ نہ سمجھنا کہ مین کسی کام مین عاجز ہون اس طور سے قید روانہ کرون کہ کسی کو خبر نہو یہ کہکے اپنے
قفس آہنی منگوایا زمین پر قفس رکھا نامہ لکھکر عمرو کے گلے مین باندھ دیا سحر کیا گرد قفس کے شعلہ ہائے آتش

زمین سے دھوان نکلا اُسنے قفس کو اٹھا لیا اسطرح قفس چرخ مارتا ہوا طرف کوہ لالہ زار کے چلا خوجہ
نے پکار کر آواز دی او بچیا ہمکو مرتبۂ سلیمانی حاصل ہوا تمام عالم کی سیر کرتے ہوے جاتے ہین
سمنکال جھلا کر رہگیا ذکر کیا جاتا ہی دربار اجلال جادو کا کوہ لالہ زار پر بارگاہ مین اپنی بیٹھا ہوا ہی
وزرا امرا سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہین وہ لطف کی سلطنت ہی کہ کوئی کانٹا نہین رعایا غریب
جسطرح چاہا روپیہ تحصیل کر لیا ایک کو ذرا سزا دی سب گھرا گئے اسطرح روپیہ تحصیلا جاتا ہی دربارین
خوش بیٹھا ہی کہ رہا ہی یارو مفصل کچھ حال نہ کھلا کہ فرزند نے میرے جا کے کیا کیا یہ تو مین خوب جانتا ہون کہ
فرزند میرا طاق شہرۂ آفاق کسی سے سحر مین نہین دبے گا عجائب وغرائب مین بھی بے مثل ہی کون اس سے
لڑ سکیگا لیکن عمرو عیار وہان بلاے روزگار ہی علاوہ ازین یارو خداوند سالوس کا مذہب تواب
اختیار کیا دس ہی بیس برس گذرے پانچ سو برس سے مذہب سامری و جمشید ہی وہ لکھ گئے ہین
کہ عمرو کی موت کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہی اگر لڑائی فتح ہوگی تو اسیوقت ہین کہ جب ساربان زادہ گرفتار
کرکے مارڈالا جائے اور اگر ساربان زادہ نہ دستیاب ہوا تو مشکل پڑیگی مجھکو بھی جانا پڑیگا سب بجا اور
درست کہ رہے ہین کہ یکایک آسمان پر برق چمکی اجلال کی نگاہ پڑی کہ ایک شعلہ جوالہ بھڑکتا ہوا آتا ہی
اسنے کہا کسی نے کسی پر موٹھ پھینکی ہی کوئی کہتا ہی قندیل فلک ہی کوئی کہتا تھا ستارۂ سحری روشن ہوا ہی تک
لیکن وہ شعلہ بھڑکتا ہوا اسی بارگاہ کی جانب آتا ہی اجلال جادو نے کہا دیکھو حال کھلا جاتا ہی ایک
دم بھر مین وہ شعلہ زمین پر آکے گرا اب سب بنگاہ حیرت دیکھا کیے کوئی ہنسا کوئی مسخراپن کرنے لگا
سمنکال کے باپ نے کہا یہ کاغذ اسکے گلے سے کھول لاؤ کاغذ کھول کے سامنے اجلال کے لے گئے اب جو
اجلال نے نامہ پڑھا بہت ہنسا بہت خوش ہوا کہا صاحبو میرے فرزند نے وہ کام کیا کہ جسکا مین خواہان
تھا ارے یارو یہ وہی ساربان زادہ ہی قاتل دمامہ و ششمش تمام ساحر تھرانے لگے کہا حضور ہم جانتے تھے
کہ جو اُنکا قاتل ہوگا وہ ایسا حقیر و بلا پتلا تا نتیا ہوگا اسکو تو ایک پھونک مارین تو مر جائے تھوک دین
تو ڈوب جائے اسنے ششمش و دمامہ کو کیونکر مارا ہوگا خداوند ساحران جنکے سحر سے زمین و آسمان بھی
تھراتے تھے بڑے بڑے ساحر اُنکے مقابلے مین نہ آتے تھے جتنے دنیا مین ساحران زبردست تھے سب
اُنھین کے شاگرد تھے یہ کمال اُنکے خاندان سے پایا یا اُسنے پایا وہ ایسے کے ہاتھ سے مارے گئے اجلال نے
کہا اس شخص کو بنگاہ حقارت نہ دیکھو فرزند نے میرے لکھا ہی کہ جب مین نے اسکو گرفتار کیا کیسے کیسے
ساحر میرے فرزند کے شاگرد ہین سب نے انکار کیا کہ ہم اسکو لیکر نہ جائینگے راہ مین کوئی اُفتاد پڑے
تو ہم مفت کیون بدنام ہون کسی ساحر نے اقبال نہ کیا کہ اسکی قید کو یہان لائے تب لاچار ہوکر میرے
فرزند نے اسطرح قید کو روانہ کیا کیا اظہار کمال کیا اور کیا جما ہوا سحر تھا کہ اسی مقام پر آکے اتارا ہین
کوئی روک نہ سکا یہین آکر قفس اُترا سب ساحران زبردست سمنکال کی تعریفین کرنے لگے اسنے کہا یارو
اب دن بہت قلیل باقی ہی چاہتا یہ ہون کہ ڈھنڈھورا پٹے اشتہار چسپان ہون تمام اہالیان شہر
و اہالیان قریہ اگر جمع ہون حکم سامری مین خلل ڈالتا ہون سامری نامے مین اُٹھا کر دیکھو جا بجا یہی
لکھا ہی کہ ساربان زادے کی موت کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہی ایسے شخص کو بالفعل اختفا میں کرنا دل
نہین قبول کرتا اس پہر بھر مین ڈھنڈھورا بھی پٹے اشتہار بھی چسپان ہون لوگ آجائین یہ نہین ہو سکتا کہ رات کو

قید کیا جائے رات کو اشتہار ہو ڈھنڈورا بھی پٹے بوقت سحر اس قاتل بزرگان دین کو قتل کرین سب ساحرون
نے بوقت اس تقریر کے ہاتھ باندھے کہا حضور ہم اس مکار کو رات کو نہ قید کرینگے میان تمسکان کے ساتھ کیسے
کیسے ساحر تھے کیا کیا دعوے تھے پھر اسکی قید کو لیکر نہ آئے ہم نہ قید کرینگے اجلال ہنسنے لگا کہا بھائی ہاتھ
پانون باندھکے کوٹھری مین ڈالدو رات کو خبر کو بھی نہ جاؤ چار پہر گذرنا کتنی بڑی بات ہی باہر در زندانخانے
پر بیٹھے رہو رات بھر جاگ کے کاٹ دو سب نے یہی کہا کہ حضور ہم جانکر بلا بسر پر نہ لینگے خیال سے دل تھراتا ہی
تصور سے ہاتھ پانون مین رعشہ آتا ہی حضور جب تصور کرتے ہین کہ اپنے ممتمش ایسے ساحر کو کیونکر مارا
دمامہ ایسی دیونی کو کیونکر قتل کیا ہوش اڑ جاتے ہین بیٹھے بیٹھے مفت مین اپنے سر بلا لین کیا ضرور ہی خود بخود
طلب ناصبور رہی یہی دل کہتا ہی کہ یہ ظالم چھوٹ جائیگا قتل نہ ہوگا بلاے روزگار ہی دیکھیے کیا کرتا ہی دیکھا ہی
عمرو نے پکار کر کہا اے شہنشاہ اجلال مین بیچارہ ممتمش و دمامہ کو کیا مارتا اگر وہ اُف کر دیتے تو مین جل کے
خاک ہو جاتا یہ سارے فعل حمزہ کے ہین نام پر میرے مشہور کر دیے اخبارون مین چھپوا دیا حمزہ موٹا تازہ
بھی ہی بیٹے پوتے سب پہلوان ہین جو کوئی ایک پہلوان آتا ہی چار چار پانچ پانچ مل کے لپٹ جاتے ہین یون
اپنی آبرو بڑھاتے ہین آپ انصاف کرین اگر مین چاہتا کہ خنجر سے اُنکا سر کاٹون ایک مکھی بھی میرے ہاتھ سے
نہین قتل ہوتی پھر مین کیونکر مارتا بی دمامہ جنت آرامگاہ دیونی ہین بارہ تھان کا لہنگا پہنتی تھین ایک
گوشہ لہنگے کا مجھپر رکھدیتین تو مین پس کے سرمہ ہو جاتا حمزہ و پسران حمزہ سردار حمزہ کا لندھور کہ جو اخبار
مین کا گرز باندھتا ہی ان سبھون نے مل کے گلا دبا دیا لندھور نے گرز مار دیا خیراب تو آپ مجھکو برا ہی جانتے
ہین نہین تو مین سب کے حالات بیان کرتا مگر کیا ضرور ہی اتنا جان لیجیے کہ خداوند لقا جو جاگتی جوت کے
خداوند ہین یہی مشہور ہی کہ خود پسند ہین انکا پیارا بندہ ہون جہان جی چاہے قید کر دیجیے تو یہی ہی کہ
وہ آکر مجھکو بچائینگے اجلال نے کہا او ساربان زادے وہ بھیجا جا ہون کا خدا ہی ہم لوگ سامری جمشید
نامے کے حافظ ہین اپنے مذہب کے محافظ ہین ہم لقا کو کیا جانتے ہین ابھی کہو تو یہین سے سحر کر دین
لقا چھپتا ہوا اجلا آئے لیکن ہمین کیا ضرور ہی کہ کسی کی شان و شوکت مٹائین اب وہ غزوہ بہ باختر پر مسلمانون
سے لڑ رہا ہی کیسے کیسے پہلوان جمع ہین صاف صاف خبرین ہمارے پاس آتی ہین عمرو نے کہا خیراب
آپ کو اختیار ہی پھر اجلال نے سردارون سے کہا سب نے کان پکڑے کہ حضور ہم نہ قید کرینگے اجلال
نے جھلا کر کہا یارو کیا ہم تمھارے بھروسے پر سلطنت کرتے ہین اتنا بڑا ملک بارہ منزل تک ہماری عملداری
ہی عدالت کا حال ہماری جانتے ہو کیا مجال جو کوئی ظالم کسی مظلوم پر بدعت کرے شیر بکری ایک گھاٹ
پانی پیتے ہین ہر مہینے مین ہمکو گشت کرنا واجب ہی کھیت ہمارے تاخونوبر لکھا ہی اُس قیدخانے
مین قید کرین کہ جہان سے چھوٹ کے بھی نہ جا سکے یہ کہکے خود اٹھا قفس کو کھولا ہاتھون مین ہتھکڑیان اور
پانون مین بیڑیان پہنائین سر زنجیر کو مقام کے خود لیچلا سردار ساتھ ہوے کہا میرے ساتھ کوئی نہ آئے
سب ٹھہر گئے خواجہ کو لیے ہوے پہاڑ سے اُترا گھاٹیون کو طے کر کے ایک درے مین گھس گیا خواجہ
دیکھتے ہین اسقدر تاریکی ہی کہ اپنا ہاتھ اپنے کو خود نہین معلوم ہوتا تھا عمرو گھبرا گیا اسی درے مین دیکھا ایک
دروازہ مقفل اپنی جیب سے کنجی نکالکر اُس قفل کو کھولا اُسکے اندر عمرو کو دھکیل دیا دروازہ بند کر کے قفل
لگا دیا اندر عمرو نے دیکھا کہ تاریکی قبر کی بھی مات ہی وہ اندھیرا ہی کہ مخزن ظلمات ہی خال چہرۂ شب کہون اُلٹے تو سے

شال و دون اپنی حسرت پر عمرو چیخین مار کے رونے لگا پکارتا تھا او اجلال ارے لعون و بیحیا مجھکو یہان سے
نکال ورنہ تڑپ تڑپ کے مرجاؤنگا ارے او سامری و جمشید تم دوڑو آکر مجھکو بچاؤ کبھی لات و منات
کو کبھی سامری و جمشید پونے دوسو خداؤن کے نام لیے اسطرح چیخا یہ نہین ثابت ہوتا کہ رات ہی یا دن ہی جب
عمرو چیخ چیخ کے رہ گیا اور پونے دوسو خداوندونکا واسطہ دیا تو پاؤن کی آواز کان مین آئی اب رونے
پیٹنے کسیقدر رنگاہ بھی قائم ہوئی ہی پہلو سے ایک زنگمن سیاہ رو بال سفید جھریان پڑی ہوئین ساری کھار و
کی باندھے ہوئے نیلی چدریا سر پر جھولی بائین ہاتھ مین پڑی ہوئی آتے ہی ساربان زادے پر دو ہتڑ مارا
کہ ارے نگوڑے موئے مونڈی کاٹے تو کون ہی منہ ہماری حرام کردی سنتے سنتے دل پک گیا آخر خیال
مین آیا کہ چلکر دیکھون یہ کون مصیبت زدہ ہی عمرو نے کہا اے شہنشاہ حسینان اے تاجدار معشوقان یہ صورت
موزون یہ عارض گلگون یہ قد یہ چھوٹی چھوٹی آنکھین عقل سے سوچتا ہون کہ شاید آپ نابینا پیدا ہوئی ہین
دایہ بڑی عقلمند تھی ہوشیاری سے نشان کردیے مگر واہ سپیدی اور سیاہی لیل و نہار کو آنکھ دکھاتی ہی نرگس
شہلا ان آنکھون کو دیکھکر شرماتی ہی زنگمن نے کہا ارے تو کون ہی جو اس قیدخانے مین آکر قید ہوا ہی اور
تعریف جو عمرو نے کی تو زنگمن شرما بھی گئی آنکھین جھکالین کہا تو بڑا قدرشناس ہی جوہری ہی تو نے دنیا کے
نشیب و فراز بہت دیکھے ہین آخر تیری کیا قوم ہی تجھسے کیا خطا ہوئی جو اس قیدخانے مین قید ہوا اس مین
وہ شخص قید ہی کہ جسکا سحر مین حسن مین مغرب و مشرق و جنوب و شمال مین ثانی نہین ہی عمرو نے کہا نام تو
بتائیے زنگمن نے کہا توبہ توبہ نام نہ بتاؤنگی خواجہ نے سنگ مین ہاتھ ڈالدیے سینے پر بھی ہاتھ پھیرا کہا جانی
مین تو مر گیا ذرا ساری ہٹادو وہ چھوٹی بی کیسی ہوگی زنگمن نے ساربان زادے کا ہاتھ جھٹک کر کہا ارے
کیا مجھے تجھسے انکار ہی ذرا ٹھہرجا عمرو نے ذرا پشت و پہلو جو سہلائے سسکیان لینے لگی کہا ارے نام تو
اپنا بتا عمرو نے کہا مین آپکا بھچگ ہون گویا مگر گانے والون مین نامی گرامی تان سین کا پوتا ہون تان نورخان کا
نواسا ہون اور کس کس کا نام لون نانی کی ذات سے اب بھی گلی مین آبادی ہی جتنے انکا سن زیادہ ہی کچھ سے
بدلکر جو بکھری ہوتی ہین پیسے کی ریوڑیان ایک پیسے کی کوڑیان ہاتھ مین لے لین آؤ بیٹا آؤ بیٹا کہکے پکارنا
شروع کیا لڑکے دوڑ دوڑ کے آجاتے ہین ایسا فیض کیا کہ بونڈون بھیری مشہور ہوگئین تیرمیا والی گلی مشہور رہی
حضور مجھکو رات بھر گوایا دن بھر گوایا شام کو ایک اٹھنی دی مین جل گیا کہ میرا مجرے والا بھی اتنا نہ لیگا اے
تمام محفل کی رنڈیان شاگرد ہوگئین گوتون نے کان پکڑے خود بھی بہت خوش ہوئے لیکن دینے کے بڑے
کرڑے ہین مگر کیون اے ملکہ عالم یہ تمنے نہ بتلایا کہ یہان کون قید ہی زنگمن نے کہا خبردار یہ نہ پوچھنا مجھے تیرے
رونے پر ایسا ہی رحم آیا یہ زندانخانہ مجھی سے متعلق ہی نو برس ہوئے مجھکو حفاظت کرتے تیرے واسطے بھی دو
روٹیان لاؤن شام کو جلدی مین ماش کی دال پکالی ہی وہ بھی پیالے مین رکھی ہی دال روٹی اٹھا لاؤن
عمرو نے کہا مین عرض کرونگا اچھا قیدی کا نام تو آپ نہین بتلاتی ہین مگر ایک بات بتلائیے ہمکو قتل کون کریگا
کہا مہتر جلاد عمرو نے کہا جو ہمارے پاس پیسہ کوڑی ہوگا وہ بھی وہی لے لیگا زنگمن نے کہا وہ اسی کا حق
ہی کیا تیرے پاس دو چار روپے ہین عمرو نے کہا میرے پاس بہت کچھ ہی روز سو دو سو پیدا کرتا ہون جو روز
کے اٹھ آنے روز مقرر کردیے آپ باہر مزے اڑاتے ہین پر اسنے پکواکے کھاتے ہین بالائی لاتے ہین قند کا بورا
انہین ملاتے ہین جو روز تڑپا ہی کرتی ہی ہم جہان گھر مین گئے انھون نے پوچھا صاحب کچھ کھایا مین نے جواب

ہو دیا کہ میرے پیٹ مین نفخ ہی وہ پہلوین آئینی مین سے منھ پھیر لیا پیر پھیلا کے چین سے سویا اب تو مین تمھاری شمع جمال
کا پروانہ ہون دام گیسو دیکھکے دیوانہ ہون زنگن نے کہا ارے مین بادشاہ سے کہکے تجھے چھڑوا دونگی مگر مال اپنا میرے
پاس رکھدے شاید بادشاہ ہین وقت پر نہ مانین عمرو نے کہا ایک ہاتھ کی ہتھکڑی نکال دیجیے ہین کہان جاؤنگا
زنگن نے دونون ہاتھونکی ہتھکڑیان نکال دین عمرو نے کمر مین ہاتھ ڈال کے ایک پوٹلا روپیونکا نکالا زنگن نے
جو دیکھا منھ مین پانی بھر آیا گنے تو نو سو روپے تھے کہا ارے لنگوٹیے بس یہی بڑا مال ہی عمرو نے کہا اور ہین
ہین تو اپنی جان تک تمھارے سپرد کرونگا یہ کہکے اشرفیان نکالین زنگن نے گنین دل مین خوش ہی کہ سامری
و جمشید نے کیا عنایت فرمائی کونے مین چدریکے باندھتی جاتی ہی یہ پوچھا کچھ اور بھی ہی عمرو نے کہا ابھی کنگر بھر
بہت ہین یہ کہکے ایک پڑیا نکالی زنگن نے جو کھولا آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا دیکھا الماس و یاقوت کے نگینے
ہین کہ بجلی تڑپ رہی ہی کہا کیون میان گوئیے کیا چنّی لال کو دکھانے تھے وہ تو ایک لاکھ سولہ ہزار کہتا تھا
مین دو لاکھ سے کم کو نہین دیتا تھا یہ مجھکو ایک بادشاہ نے دیے تھے زنگن نے کہا بس اب نہین ہی عمرو نے
کہا ملکہ ایک چیز اور رہی ہی انجام کا خیال کیونکر نہ کرین ایسی شی پاس رکھی ہی کہ قبر مین فرشتے بھی راضی ہو جائین دست
بدعت نہ اٹھائین اگر خداوند کو بھی دیدون تو خدائی اپنی دیدین کلیجے مین رکھکر جنگل کو نکل جائین زنگن نے
کہا میان وہ کیا چیز ہی عمرو نے کہا ایک ڈبیا عقیق سرخ کی ہی بہت بیش قیمت زنگن نے کہا لاؤ کہا اچھا یہ
کہکے ایک ڈبیا عقیق سرخ کی نکالی ہشت پہل ڈبیا ہر چند کہ عقیق ہی مگر یاقوت احمر معلوم ہوتا ہی چھوٹ
پڑ رہی ہی زنگن بلک گئی کہا میان اسمین کیا ہی عمرو نے کہا اسمین سنکھیا ہی زہر ہی اسکو نہ دیکھو اگر ہم پیچین
او قتل ہو جائین تو ہمارا کلیجہ چاک کرنا پیٹ مین رکھدینا جب نکیرین آکے دباؤ ڈالینگے تو دکھا دونگا کہ مین
تمھارے واسطے لایا ہون پر دونگا نہین یہ خاص خداوند خدا اپنی کو دونگا کہ لو اسکا جھومر بنواؤ بجلیان اور
بالیون مین نصب کرو زنگن نے کہا کیا بڑے بڑے نگینے ہین عمرو نے کہا ہم بتائینگے نہین زنگن نے کہا ہم کھولکر
دیکھینگے یہ کہکر عمرو کے گلے مین ہاتھ ڈالدیے خود پیار کرنے لگی عمرو بھی خوب خوب لپٹا سینے پر مٹھ
رکھدیا بہت راضی کر رہا ہی اور یہ بھی کہتے جاتے ہین کہ پیاری ڈبیہ نہ کھولو زنگن کب مانتی ہی دونون ہاتھو
سے جو زور کرتی ہی اب جو ڈبیا کھولی بجق سے بیہوشی اڑی دھم سے بیہوش ہو کے زنگن گری عمرو نے
ڈبیا اپنی جیب مین رکھی روپیہ اشرفیان نذر زنبیل کین ہتھکڑیان بیڑیان اپنی نکال ڈالین سحر مین کسی کے مبتلا
نہین ہی یہ تو زنگن سے سن ہی چکے ہین کہ قید خانہ میرے تعلق ہی سمجھے کہ اسکے مرنے ہی دروازہ قید خانیکا بھی
نکل جائیگا مین نکل جاؤنگا کچھ انجام کا خیال نہ کیا خنجر نکالکر زنگن کا سر کاٹ ڈالا زنگن کا سر کٹنا کہ آفت
برپا ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام من سیاہ روے جادو بود دستور ہی جہان ساحر کے مرنے کی آواز آئی
روشنی ہو جاتی ہی عمرو دیکھتا ہی کہ برقین گر رہی ہین دھوان نکل رہا ہی شعلے بھڑک رہے ہین دھنیان جلکے
گرتی ہین شعلے انکے گرد پھر رہے ہین عمرو نے دیکھا کہ قیامت برپا ہی یکا یک ایسی اندھیرے مین تھرتھر
عمرو کانپ رہا ہی زمین شق ہوئی اور عمرو تھرا کر زمین پر گرا کبھی سر نیچے پاؤن اوپر کبھی اور کبھی سر اوپر پاؤن
نیچے وہ دناٹا سناٹا نہین موقوف ہوتا معلوم ہوتا ہی ہزارون آدمی ہاے سیہ رو ہاے سیہ رو کہکے
رو رہے ہین عمرو حیران کہ یہ رونیکی کہان سے آواز آتی ہی دو گھڑی کامل عمرو الٹتا پلٹتا گیا بعد دو گھڑی
کامل کے پاؤن زمین سے آشنا ہوے اب رونے کی آواز بھی نہین آتی شعلے دھوان سب موقوف ہوگئے

اب جو عمرو نے دیکھا کہ وہ مکان تنگ و تاریک ہے نہ وہ مقام ہے ایک باغ مین کھڑا ہوں گر گلہاے بوقلمون و شگوفہاے رنگارنگ باغ پرجوش پر بہار عندلیبان خوشنوا کی پکار طائران زمزمہ سرا جوانان سبز رنگ و سبزپوش پودے گلستان کے شاخین دست تمنا بار و ار پھولون سے نخل لدے ہوے طائر پھولون کو دیکھکر پھولون نہین سماتے باغبان قضا و قدر کی مدح و ثنا بیان کرتے ہین نہرون کا پانی صاف شفاف حباب نظیر چشم معشوقان موجہ تیغہ تران لب گردان صاف و شفاف چمن پھولون سے بھرے ہوے گلچین و باغبان سکے مدہوش صیاد و دام بر دوش گر پریشان دام بے دام کا آخر کس کام کا کیا حال ہو کہ جو طائرون پر خیال بھی کر سکین ہر طرف جوش بہار ہے عندلیبان خوشنوا کی پکار ہے طائر پھول پھول کے پہلوے گل مین بیٹھے ہوے ہین غنچے مسکراتے ہین سرو لب جو بر سر جستجو انگلی سے آمد بہار کا نشان بتاتے ہین باغبان کی جھولی پھولون سے بھری ہوئی ہے زیور گلون کے جا بجا بن رہے ہین مالنین حسین پھر رہی ہین کسی کو کسی کی فکر نہین جوش بہار مین خزان کا ذکر نہین نرگس شہلا آنکھون سے سیر چمن دیکھ رہی ہے سوسن صد زبان براے صفت باغبان قضا و قدر زبان کھولے ہے بیلا البیلا جو ہی کی وہ بھینی بھینی خوشبو نسیم بصد آبر و اٹکھیلیون سے چال چلتی ہے ہواے اعتدال سے عجب لطف ہے جوش بہار کا عجب ہنگامہ ہے عمرو نے جو یہ حال باغ کا دیکھا مبہوت ہو گیا گلیم سر سے اوڑھ لی کہ کوئی مجھکو دیکھ نہ لے ایک طرف کو روانہ ہوا روش پٹری کو طے کرتا ہوا چلا جاتا ہے ہر چمن پھولون سے لدا ہوا ہے یہی خیال ہے کہ اب دوسرا چمن ایسا نہ ملیگا دوسرا اس سے بہتر ملا ایک چمن کو ایک چمن پر فوق ہے قمری کے گلے مین محبت کا طوق ہے عمرو دیکھتا بھالتا ہوا چمنستان مین چلا آتا ہے دیکھا کہ وسط باغ مین ایک بارہ دری مثل طبع عالی ہمتان بلند و مرتفع پردے زربفتی پڑے ہوے ہین شیشہ آلات سے آراستہ تخت یاقوت نگار وسط بارہ دری مین چار طاؤس الماس کے زرنشر ہوے چارون کونون مین نصب ہین اسطور پھر گردش کرتے ہین کہ سر پر بیٹھنے والے کے سایہ فگن رہین میز و شکل کرسیان ایک گوشے مین ایک چھپر کھٹ بچھا ہے اُسپر ایک نازنین مثل مردے کے پڑی ہے دُلائی سے تمام جسم چھپا ہوا ہے صرف ایک ہاتھ کھلا ہے تابت ہوتا ہے ستارہ سحری چمک رہا ہے گر چار شیر چارون کونون پر چارپائی کے بیٹھے ہوے ڈکارین لے رہے ہین وسط باغ مین ایک چبوترہ مدور بلور کا بنا ہوا ہے عمرو گلیم اوڑھے ہوے ایک گوشے مین بیٹھا منظور ہوا کہ یہان کے شب و روز کا حال دیکھون اور مین یہان کیونکر پہونچا اُس قیدخانے مین وہ مکان تنگ و تاریک اُس زگمن کا مارنا ستم ہو گیا بموجب مضمون شعر شعر
چمن مین دفن ہوا کوے یار مین لکلا ٭ زمین مین بھی نہ ٹھہرا وہ بیقرار ہو کر ٭ کہان وہ مکان تنگ و تاریک کہان باغ روح افزا خواجہ یہان کے حالات ضرور دیکھونگا دن کا تو یہ طریقہ ہے رات کو کیا ہوتا ہے اسی فکر مین خواجہ دن بھر چمنستان مین پھر کر جب بارہ دری مین قریب آتے ہین شیر چوکنے ہو جاتے ہین چارون طرف اٹھا اٹھا کے دیکھتے ہین ڈکارین لیتے ہین پنجون سے خاک اُڑاتے ہین اسی انتشار مین عمرو نے سارا دن بسر کیا قیدی زندان مغرب زنجیر شعاع مین جکڑا ہوا داخل زندان مغرب ہوا شہنشاہ ماہ تابان با فوج ثوابت و سیارگان سپہر نیلگون فلک پر جلوہ فرما ہوا عمرو نے دیکھا کہ خود بخود اُس چبوترے پر بچھونا بچھ گیا ایک شامیانہ باسلک ہاے مروارید استادے الماس نگار خود بخود قائم ہوا طائرون

سر آشیانون مین کھینچے کوئی پہر رات گذری ہوگی کہ آسمان پر ابر گلنار پیدا ہوا کمال زینت سے کچھ جانور زمزمہ
سرائی کرتے ہوئے ابر سے پھول برستے ہوئے مشک و نافے کھلتے ہوئے بوے خوش سے دماغ جان
معطر و معنبر ہوتا ہی وہ ابر آکر سر باغ پر ٹھہر اپہلے ابر لوٹ کر زمین پر گرا سارے باغ مین وہ ابر لوٹا عمرو
گلیم اوڑھے ہوئے ہر گوشے مین چھپتا پھرتا ہی ابر جب سارے باغ مین لوٹا کسیکو نہ پایا تب کڑک کر بلند
ہوا آسمان پر جا کر شق ہوا اب عمرو نے دیکھا کہ ایک تخت زبرجدی پر اجلال جادو کمال زیب و زینت
سے تاج یاقوت سر پر قباے اطلس زرین جسم پر اور رعب سے عجائب و غرائب طلسم جسم پر آراستہ ہین
جیب مین ایک مار سیاہ منہ نکالے ہوئے زبان مین نکال رہا ہی چند کنیزان زرین پوش پشت پر اجلال جادو
کی بیٹھی ہوئی مگس رانی کر رہی ہین ابر اسی طرح سے سر پر چھایا ہوا ہی برقین اسی طرح سے اُسپر گر رہی ہین
باغ بھر مین دو رُتی پھرتی ہین اجلال جادو تخت سے اُتر مسند پر آگے بیٹھا پکار کر آواز دی ای سحر النورد
وای ہنر پیشہ سحر و ساحری ای چشم شکار نگاہ افسونگری جلد حاضر ہو کہتے ہی ایک جھونکا ہوا کا چلا پردے
خود بخود دوبارہ دری کے بند کھلے وہ چاروں شیر لوٹ مار کر ساحروں کی شکل بنے اُس چھپر کھٹ کو کاندھے
پر اٹھایا حاضر حاضر کہتے ہوئے چھپر کھٹ کو لیکر آئے لاکے چھپر کھٹ کو سامنے اجلال کے رکھا اجلال جادو
مسند سے اٹھا دست تجسس سے گوشہ دلائی کا چہرۂ بینظیر سے اُس محبوب کے اُٹھایا دلائی جو چہرے سے
ہٹی ایک بجلی چمک گئی بعد تھوڑی دیر کے نگاہ قائم ہوئی دیکھا عمرو نے ایک شعلۂ جوالہ کبھی ایسی صورت
نگاہ سے نہین گذری آنکھین ملتی ہوئی اٹھ بیٹھی مگر آہی ہوئی اُٹھی آواز دی او ظالم کیون مردون کو ستاتا
ہی کیون سرکشی دکھاتا ہی ارے تجھے اپنے سالوس کی قسم ایک ہاتھ تلوار کا مار دے کہ ہم کشاکش سے مہلت
پائین مردود نگو ناحق ستاتا ہی اجلال تحسین کرتا ہی کہتا ہی ای شہنشاہ خوبی ای سرو باغ محبوبی ای گل گلزار
حسن و جمال ای ماہ آسمان کمال رحم کو کام فرماؤ ذرا تصور کرو فرد شب آمد ساز کار عشق بازان و شب آمد
راز دار عشق بازان ہ شب تو مین نے اپنے واسطے عیش و راحت کے رکھی ہی پہلو مین اپنے طالب کے بیٹھو
میری دشمنی کا خیال نہ کرو مین غلام و تابعدار ہون دل و جان سے تمپر نثار ہون وہ بہ جبین چھپر کھٹ سے
تھراتی ہوئی اُتری جسطرح شمع سحری لہراتی ہو مسند پر آکے بیٹھی اجلال نے چاہا قریب بیٹھون کہا ارے
او نا انصف قاتل بزرگان ہشکہ بیٹھ مجھے تیرے جسم سے بوے خون مادر و پدر آتی ہی جب تو نے سارے
قبیلے کو قتل کیا تو اس مبتلاے زندان حسرت و یاس کو کیون زندہ رکھا ایک ہاتھ مار دے یہ بار
سر سے اُتر جاے اجلال سامنے دست بستہ آکر بیٹھا کہا ملکۂ عالم بڑا ستم ہوا تمھارا شاہزادہ سمنکال جادو
جنگ امیر حمزہ پر گیا ہی عمرو عیار کو اُسنے گرفتار کرکے یہان روانہ کیا ہی ایسا عیار مکار تھا کہ کسی سردار
نے اُسکا مجھ تک لانا گوارا کیا آخر وہ تو آپ کے باپکا تعلیم کردہ ہی اُسنے قید کو اپنے سحر سے روانہ کیا کیا
سحر جانچ کے کیا تھا کہ قفس میری بارگاہ مین آکر اُترا مین نے اپنے سردارون سے کہا کہ اسکو قید کرو کسی سردار
نے قبول نہ کیا تب مین لاچار ہوا سوچا کہ ایسا نہو کہ سردار خیال کرین کہ ہمارے بھروسے پر سلطنت
کرتے ہین تب مین نے زندان سیہ رو مین اُسکو قید کیا اُس ظالم نے جاکر وہان دام مکاری پھیلایا اور
سیہ رو کو مارا مین حیران ہون کہ سیہ رو کو مار کر کہان گیا آج دن بھر مجھکو اسی انتشار مین گذرا یقین تھا
کہ اس باغ مین پہونچا ہوگا جب آیا تو پہلے ہی ابر سیاہ کو حکم دیا سارے باغ کو ابر نے چھان ڈالا پتا پتا بوٹا بوٹا

چھانا باغ بھر مین کہین پتہ نہ ملا اگر اس باغ مین ہوتا جلکر خاک ہو جاتا وہی دل کو پریشانی ہی یہ سنکر وہ نازنین
مسکرائی اور ہنسکر کہا خواجہ عمرو تشریف لائیے مین حیران تھی کہ اُنکا یہان کیونکر آنا ہوا کہان سے تابہ یہسالوئین
لیجا کوہ لالہ زار گر واہ واہ کیا اچھی ترکیب ہی اجلال نے ہنسکر کہا کیا شاید آپکو گمان ہی کہ وہ آپ کو رہا کریگا
ملکہ انجم اختر پیشانی نے ہنسکر کہا او ظالم ہمنے امید رہائی کی ہماری رہائی اُسدن ہوگی کہ جسدن روح
تن پُر قالب خاکی سے نکلے مگر او ظالم اظلم او قاتل بزرگان اتنا احسان کرنا کہ ہماری لاش کو نہ جلانا تھوڑی
زمین کھود کر دفن کر دینا اجلال نے کہا ملکہ یہ اعتقاد کیسا ملکہ نے کہا ہمنے اپنی عقل سے دریافت کیا کہ جلا دینے
سے دفن ہو جانا بہت بہتر ہی مردے کا پردہ رہتا ہی کوئی اعتقاد نہین ہی مگر او ظالم دن کو ہمکو اتنی مہلت
دے کہ ہم اُٹھکر منہ ہاتھ دھوئین کوئی لمحہ دو لمحہ باغ مین ٹہلین پھر مثل مُردون کے آکر پڑ رہینگے اجلال اجادہ
ہاتھ باندھنے لگا کہا ملکہ مجھکو کچھ تردد نہ تھا مین دن کے بھی اُٹھنے کا حکم دیتا مگر آجکل یہ معرکہ ساربان زادہ
کا ایسا گذرا ہی ملکہ انجم اختر پیشانی نے ہنسکر کہا او ظالم تو نے کتابون مین دیکھا کہ ساربان زادے نے
شمشمش ایسے ساحر کو مارا وہ نامہ کو قتل کیا بڑے بڑے ساحر مارے آگئی روحونکو چھوڑ دیتا بس آن
دونون کو اُسنے قبضے مین کر لیا جہان کوئی مشکل سخت پڑی وہان وہ اُسکو طلب کرتا ہوگا اگر دریاے
آتش ہو یا قلعہ آہن ہو عقل سے سوچ تو کہ وہ نامہ و شمشمش رک سکتے ہین جس مقام پر بلاتا ہوگا وہ فوراً
پہونچتے ہونگے اس زور و شور سے آئے کہ بی سیہ رو کو مارا عمرو کو اُٹھا کے لے گئے جلد ایک نامہ سمنکال
کو روانہ کر اور یہ لکھ بھیج کہ ساربان زادہ چھوٹ گیا ہی تو وہ اپنا انتظام کرے ورنہ ساربان زادہ غفلت مین
پہونچ جائیگا اور عیاری کریگا ہرچند کہ تو ہمارا بدخواہ ہی مگر ساربان زادے کو اس حوالی مین کہان
ڈھونڈھتا ہی شمشمش نے لیجا کر اُسکو سرحد کوہ لالہ زار کے آگے چھوڑا ہوگا ساربان زادہ پہونچ گیا ہوگا
رات ہی کو نامہ روانہ کر ہرچند کہ ہماری جان پر بنی ہی مگر او ملعون تیری بہتری کے خواہان نہین اگر آگاہ
ہو جائیگا سمنکال انتظام کریگا اگر غفلت مین رہیگا عمرو کی عیاری ہو جائیگی وہ تو جانتا ہوگا کہ عمرو
قتل ہو گیا اور یہان اُسنے رہائی پائی یہ سنتے ہی اجلال نے پلٹ کے ایک کنیز سے کہا راہبر جادوگر کو تو
بلالو اور قلم دوات لاؤ ملکہ نے یہ کیا خوب بات کہی ہی اُسیوقت اپنے نامہ لکھا مضمون یہ تھا کہ ای
سمنکال اکو رند عمرو زندانخانہ سیہ رو سے چھوٹ گیا اور سیہ رو قتل ہوئی مین یہ نہ سمجھا تھا ورنہ
اُسکا انتظام کرتا سیہ رو کے قتل ہونے سے صاف ظاہر ہی کہ خود شمشمش آیا سیہ رو کو مار کر ڈالدیا عمرو
کو اُٹھا کے لے گیا یہ مضمون لکھ چکا تھا کہ کنیز راہبر کو لیکر آئی ایک کنیز مکار غدار بلاے روزگار سحر و ساحری
مین طاق شہرہ آفاق آکے اجلال کو سلام کیا اجلال نے نامہ دیا کہا جلد اسکو پاس ہمارے فرزند کے
پہونچا و عمرو ہر مرتبہ قصد کرتا ہی کہ کسی کنیز کی شکل بنکر صحبت مین جاؤن جب قصد کرتا ہی دل دھڑکتا ہی یہان
اجلال و ملکہ انجم اختر پیشانی سے بھی صحبت ہی ملکہ کی طرف سے حکایت و شکایت قتل بزرگان کا ذکر
اجلال کا سر جھکانا شرمانا ہاتھ باندھکر عرض کرنا کہ سب برائیان مجھسے سرزد ہوئین مگر آپکا تو خیرخواہ
ہون آٹھ پہر خدمتگذاری چاہتا ہون ذکرہاے گذشتہ نہ کیجیے مین محجوب ہوتا ہون بلکہ فرماتی ہین کہ او
بیحیا اگر یہ حرکات سرزد نہوتے یہ مرتبے کیونکر ملتے بادشاہ بن بیٹھے سلطنت بیجا کرتے ہو کوئی تھا سو ہم
نہین انھین باتون مین ساری رات گذری اجلال ستارہ سحری کو دیکھکر رونے لگا ملکہ انجم اختر پیشانی

سے کہا ای ملکۂ عالم آج کی شب بھی آپ نے چیلے حوالے مین گذرانی ملکہ نے کہا او ملعون یہ حسرت لیکر پردۂ دنیا سے
تو جائیگا یہ کہکے آنکھون سے اشک حسرت ٹپکا اُن گورے گورے ہاتھون سے دامن پکڑ لیا کہا کیون او جلاد او
بانی ظلم و بیداد نہ کھانا مانگتے ہین نہ پانی تجھسے طلب کرتے ہین جو گذریگی ہمپر گذر جائیگی طبیعت ہماری کیونکر تسکین
پائیگی ایک گھنٹے کی مہلت تجھسے دن کی مانگتے ہین کہ اٹھکر مُنھ دھوئین باغ مین تھوڑی دیر کے لیے ٹہلین پھر مثل
مُردون کے پڑ رہونگی وہ بھی تجھکو گوارا نہین مارے جو دامن تھام کے ملکہ نے کہا اجلال اٹھکر گردپھرنے لگا کہا
ای جان جہان و ای آرام دل مشتاقان کس حسرت مین میری راتین کٹتی ہین کیسا مایوس ہوکے پلٹ جاتا ہون
نخل مراد سے پھل نہین پاتا آج آپ نے یہ فرمایش کی گراتنا آج مجھکو یقین ہوا کہ آپکو میرے خاندان کا ستانا گوارا نہین
آپ ہی کی راے ہے مین نے اپنے فرزند کو نامہ لکھا چارون ساحرون کی جانب دیکھا جو چھپر کھٹ اٹھا کے لائے تھے
کہا خبردارون کو ملکہ کے ہمراہ رہنا ایک گھنٹہ بھر کے واسطے حوض پر بیٹھکے مُنھ دھوئین اور پھر آکر پلنگ پر لیٹے
رہین تم مثل ہمزاد کے ساتھ سے انکے جدا نہو نا چارون نے عرض کی بہت خوب یہ کہکے اجلال جادو ٹھا
تخت پر سوار ہوا وہ چارون ساحر چھپر کھٹ کو کاندھے پر اُٹھا کر بارگاہ مین بارہ دری کے اندر لے گئے اسی طرح
پردے پڑ گئے خواجہ عمرو پشت پر یہ معرکہ دیکھا کیے کئی مرتبہ قصد کیا کہ ایک کنیز بنکر یا ساقی بچہ بنکر صحبت مین
جاؤن اپنا رنگ جماؤن مگر دل نے گواہی نہ دی اجلال تو اسطرف چلا گیا گر چلتے چلتے وہی فعل پھر کیا کہ ابر
سیاہ کو اشارہ کیا ابر سارے باغ مین لوٹتا پھرا خواجہ گلیم اوڑھے ہوے تھے انکو کیونکر پاتا چہار جانب
تلاش کرکے ابر بلند ہوا اجلال اُس مین چھپ کر روانہ ہوا باغ کے نخل نخل سے آواز مین آنے لگین ای شہنشاہ
سامری و جمشید نگہبان رہین عمرو تو اس باغ مین یہ سن چکے کہ دنکو واسطے چند ساعت کے منھ دھونے کو
نکلے گی مگر ساحر ساتھ رہینگے اگر ایسی جدائی ہوگی کہ اُس سے کچھ باتین کرین تو کیا عجب ہو کہ کچھ مطلب نکلے
خواجہ تو اسی فکر مین گوشۂ باغ مین بیٹھے ہین دو قتا فوقتا دو چار پھل توڑ لیتے ہین انھین کو کھایا نہر سے پانی پی لیا
اسطرح اپنی اوقات بسر کر رہے ہین مگر نامہ دار جو نامہ لیکر چلا لشکر ظفر اثر کا ذکر کیا جاتا ہو کہ صاحبقران
بارگاہ مین بیٹھے ہین برق و قران گلپا و کلپا دو مہتر ابو الفتح اصفہانی و بہرام وغیرہ جملہ عیار و سردار
سب حاضر دربار در بار ہین امیر کشورگیر فرما رہے ہین کہ یہ سمنکال جو آیا ہی اسنے طبل جنگی نہین بجوایا کیا مقابلہ کریگا
برق نے تڑپ کے کہا خداوند نعمت شب سے ہمارے اُستاد گئے ہوے ہین پلٹ کے نہین آئے ہین مین
تڑپتا پھرتا ہون یہ ذکر تھا کہ نامیان خیبری و تومیان خیبری و سر ہنگ قمی و ابو طاہر خونریز
پریشان پریشان آکر حاضر ہوے بعد دعا و ثنا کے عرض کی ای شہریار بڑا غضب ہوا غلامون نے تمام معاملہ
اپنی آنکھون سے دیکھا کہ خواجہ مجرا ئی سمنکال کی شکل بنکر پہونچے راہ مین اسے کسی فقرے سے پکڑ لیا وہ رنگ
جما یا کہ خاتمہ کر دیا تھا مگر سمنکال بد انجام نے انتظام کر رکھا تھا سو تیو نکا مالا گلے مین آستاد کے ڈالا انھین سوتیون
نے آبرو دی ایک نے زنگ و روغن جلایا ایک نے گرفتار کرایا غلامون نے اپنی آنکھون سے دیکھا کوئی
کوہ لالہ زار ہی وہان روانہ کر دیا نہین معلوم وہان اُنپر کیا گذری صاحبقران نے گھبرا کے فرمایا برق
خبر تو لو برق تڑپ کر اٹھا شب کا وقت ہی گھبرایا ہوا جی مین کہتا ہی ہاے برق اُستاد نے ہمارا کہنا نہ مانا ورنہ
مین اگر عیاری کرتا تو استاد تو بچ جاتے دیکھون اب فلک کیا دکھاتا ہی جنگل مین کھڑے کھڑے برق کو رات
گذر گئی ایک چشمۂ آب پر ٹہل رہا ہی حیران ہی کہ ایک ستارہ سحری آسمان پر چمکا شہنشاہ انجم سپاہ باحال تباہ

شکست خوردہ افتان وخیزان حیران و پریشان قلعہ مغرب مین جاکر محصور ہوا کہ برق نے دیکھا اچھی طرح روشنی
نہین ہونے پائی ہی کہ ایک ساحر آسمان سے اُترا ہوا آتا ہی برق نے ایک نخل کی آڑ پکڑی طریقے سے معلوم ہوا کہ
وہ ساحر پیاسا تھا چشمۂ آب دیکھکر جھکا جوش مین پیاس کے موج آئی کہ پانی پیون برق نے ایک ساحر کی
شکل بنکر آواز دی ای شخص پانی نہ پینا آب نایاب ہی مقام گذرگاہ سامری و جمشید ہی اس پانی کے پینے مین
بڑا بھید ہی پناہ پانی شکل ہوگی آبرو نہ بچیگی نہ جیے گا تو ہمیشہ موج مین رہیگا دنیا مین بڑا انقلاب ہی مثال اسکی
حباب ہی پلٹ کے ساحر نے دیکھا چلو مین پانی لیکر چھوڑ دیا جب قریب آیا برق نے ایک تھپڑ مارا کہا او نالائق
ہم منع کرتے تھے تونے پانی مین ہاتھ ڈالدیا ابھی کچھ انقلاب ہو تو ہم بدنام ہون سامری جمشید پوچھین کہ
کیسا نگہبان تھا تونے ہمارے کہنے کو نہ مانا اسطرح تباہ ہونے دیا ساحر نے کہا بھائی زبان سنبھالو برق نے
کہا مین جوتا سنبھالونگا زبان سنبھالنا کیسا وہ کسی احمق کا کام ہی مین تجھکو بہت ٹھیک کرتا مگر تیری غربت پہ
رک گیا تو ہی کون کہان سے آیا ہی کہان جاتا ہی پانی تجھکو مین پلاؤنگا بلکہ کھانا کھلاؤنگا شراب پلاؤنگا ساحر نے
گھبرا کے کہا مین رہنے والا کوہ لالہ زار کا ہون ملازم اجلال جادو اجلال نے سمنکال کو کچھ لکھا ہی اتنے
خبر مین نے اُڑتی اُڑتی سُنی کہ کوئی شخص عمرو عیار قید ہوکر آیا تھا وہ زندان سیہ روسے غائب ہوا اُسکی اطلاع
دی ہی کہا تھا کہ رات ہی کو پہونچنا راہ دور و دراز تھی مجھکو دیر ہوگئی پانی کے واسطے اسوقت بیقرار تھا اسوجہ
سے اُتر پڑا پانی پینے کا ارادہ کیا آپ اس پانی کا حال بیان کیجیے کیون منع کیا برق نے کہا ابے گدھے یہان
سامری جمشید سیر کو آتے ہین اژدہون پر سوار ہوکے میان بی بی بیٹھتے ہین آپ تو بی بی کا ہاتھ پکڑ کر اس
درخت مین غائب ہوجاتے ہین اژدہے دونون اسی نہر سے پانی پیتے ہین ہم پانی کا پینا بالکل بیکار ہی سراسر زہر
مار ہی بلکہ کف اژدر خونخوار ہی مین تیرے واسطے پانی لاتا ہون ہمین یہان سامری نے واسطے حفاظت کے
چھوڑا کہ سر راہ کا مقام ہی کوئی ہمارا بندہ اسمین ہلاک ہونے پائے تم پانی پانی ہوکے بہ جاتے ہمکو بدنامی
ہوتی سزا پاتے کئی آدمی پانی ہوکے بہ گئے ہمپر غصہ ہوا ہم جانتے ہین کہ دنیا نقش برآب ہی اکثر ادھر اُدھر کو
واسطے ٹہلنے کے بھی چلے جاتے ہین پانی ہمسے لو پیو ٹھنڈے ہو راضی ہوکے جاؤ جلدی منزل پہ پہونچو یہ کہکے
درۂ کوہ مین گھس گیا جام بلورین پانی بھرا نمک سرکاری ملایا لاکر سامنے پیش کیا نام پوچھا نیا نام اُسنے بتایا
کہ نام میرا راہبر جادو ہی قاصدی میرے متعلق ہی وہ پانی پلا کر کہا جاؤ اب یہان نہ ٹھہرو ایسا نہو کہ یہان
ساحرن آئی ہون ایک طرف کُتیا مع چار پانچ بچون کے جاتی تھی کہا ابے اندھے دیکھ وہ ساحرن مع بال بچون
کے جاتی ہین آنکھین بند کرکے بھاگ اگر تیری نگاہ پڑی تو غضب ہوا یہ بچے سب تیرے لپٹ جاوینگے اور
گوشت پوست سب نوچ کر کھا جاوینگے اسی لیے جنگل مین پھرا کرتے ہین ہمکو بشکل بشر ساحر آنکھ کے چلا بیہوشی
نے تاثیر کی گر پڑا کے گرا برق نے اسکی جھولی سے نامہ نکال لیا سر کاٹ ڈالا اب بیٹھکے سوچنے لگا کہ کیا تدبیر
کرون جہان استاد ہین وہان اپنے کو پہونچاؤن اُستاد بہت خوش ہونگے یہ سوچکر رنگ و روغن عیاری
کا لگایا راہبر کی شکل بنکر تیار ہوا طرف کوہ لالہ زار کے چلا اب حال خواجہ عمرو کا سُنیے کہ گلیم اوڑھے ہوے
باغ مین پھر رہے ہین اجلال جادو جو حکم دے گیا ہی سوا پہر دن چڑھے ملکہ کی چھپر کھٹ پر آنکھ کھل گئی گھبرا کے
آنکھین دیکھا چار شیر بیٹھے ہین وہ چارون لوٹ کر بشکل انسان بنے ملکہ کو اٹھایا ملکہ اکر کنارے پر حوض کے
ٹھہری منھ دھویا اپنی زندگی سے ہاتھ دھوتے ہین حال اپنا مفصل نہین کہ سکتی چارون ساحر پاس موجود ہین

چارون کو حکم دیا چلکر بارہ دری مین ٹھہرو ہم بھی آتے ہین چارون ساحر تو بارہ دری مین گئے ملکہ بصدائے نحیف و ضعیف
پکارین خواجہ عمرو صاحب مین جانتی ہون کہ آپ یہان موجود ہین اس کنیز بے تمیز سے ملاقات کیجیے چند ساعت
کی مہلت باقی ہی خواجہ عمرو نے آواز سنی سوچے کہ ظاہرا دوست معلوم ہوتی ہی دل نے بھی گواہی دی کہ اسکی
ذات سے کوئی رنج و ملال نہ پہونچیگا خواجہ عمرو بلاتکلف گلیم اُتار کے سامنے آئے پکار کر آواز دی ای شمع انجمن حسن و
جمال ای ماہ آسمان کمال تمھارا گمان صحیح نکلا خوب تمنے اجلال کو بھٹکایا مگر بلا کا ساحر زبردست ہی اُسنے
سب اپنا انتظام کر رکھا ہی میرا حوصلہ نہ پڑا کہ کسی کی صورت بنکر آؤن جب قصد کیا دل دھڑکا نہ قصد کیا ملکہ نے
کہا مجھکو بشارت ہو چکی ہی آپ کے بزرگون نے سب حالات بیان کیے فرمایا وہ آکر تجھکو رہا کرینگے شہنشاہ جلیل
فیروزہ پوش اس ملک کا بادشاہ تھا جسپر سالوس قائم ہوا ہی مین اُسکی دختر بلند اختر ہون یہ اجلال سمنکال
کار گذار تھے چھپ چھپ کے مگر اُسکا کانا سوتے مین اُسکو گرفتار کر لیا گھر بار پر قبضہ کیا مان باپ کو مارا یہ ملعون
مجھپر عاشق ہوا مین کسن اسکے دھوکے مین آگئی جب دعوی عشق و عاشقی کیا تب مین بگڑی مجھکو دھوکا دیکے
پکڑ لیا نو برس کا زمانہ گذرا کہ مین اس ملعون کی قید مین ہون دن بھر مثل مردون کے پڑی رہتی ہون شب
کے وقت آکے منت خوشامد کرتا ہی مجھے آپ کے بزرگون نے مطیع اسلام کیا آپ کے آنے کی خبر دی مین نے
اُسکے سامنے بھی اسی سبب سے کہا تھا کہ خواجہ عمرو تشریف لائیے جوش مین منھ سے نکل گیا یہان سے آپ نکل جائین
پانچ کوس پر باغ دلکشا ہی اسکا بھائی محلال خود سر ہی وزیر زادی مہر طلعت آہو چشم پر عاشق ہی
اُسکو وہان قید کیا ہی محلال کو قتل کیجیے میری وزیرزادی کو رہا کیجیے وہ آکر میری رہائی کی تدبیر بتائیگی آپ یہان
نہ ٹھہریے گا یہ کہکے ملکہ خواجہ سے رخصت ہوکے گرتی پڑتی طرف بارہ دری کے چلی خواجہ اُسی وقت باغ سے
نکل گئے تماشا مین باغ دلکشا کی چلے مگر برق کا اب حال سنیے کہ راہبر جادو کی شکل بنا ہوا نامے کو خوبصورتی
سے کھولا نکال کے پڑھا پشت پر طرف سے سمنکال کی لکھا کہ غلام آگاہ ہوا نامے کو جھولی مین رکھ لیا اور
دوڑتا ہوا آتا ہی راہ مین کوہ لالہ زار کا پتہ پوچھتا ہوا ایک مقام پر آکے پہونچا وہان پر دو را تھا یہ بھٹک کے
بائین پہ نکلا تھوڑی دور راستہ طے کیا تھا کہ سامنے سے ایک باغ دیکھا در باغ پر ایک تاجدار تاج شہریاری
بر سر قبہ شاہنشاہی زیب جسم خود سر سیہ فام خال چہرہ شب بے ادب چند ساحر گرد بیٹھا ہوا اُنسے باتین
کر رہا ہی راہبر کو جاتے ہوے جو دیکھا پکار کر آواز دی ای راہبر کہان جاتے ہو برق پلٹا جھک کر سلام کیا
شاہ نے کہا کیون ای راہبر تم حیران حیران ہمکو دیکھتے ہو کیا نہین پہچانا کیا دیکھتے ہو یہ سنتے ہی برق فرفری
ہو چنے لگا گنگنا کے زور سے ایک تان ماری اور یہ اشعار بہار عاشقانہ گانے لگا **اشعار**

پھر رہا ہی وہ صنم آنکھ پھرا آنکھون مین
عارضِ نور ہی یان مثلِ قمر آنکھون مین
نشے سے لال ہوئی ہین جو چشمانِ سیاہ
دیکھیے لپکے ہین حیا ہو نہ اگر آنکھون مین
نگہ گرم سے ہو رنج نہ اُس نازک کو
بھر لی تسکین ہی یان لختِ جگر آنکھون مین
اسقدر سرمہ ہوا اُسکو نزاکت سے گران

یان سفر دشت مین ہی اُسکو سفر آنکھون مین
کس سے منظور ہین قاتل کو نرالی آنکھین
آپ کی ہی شفقِ شام و سحر آنکھون مین
اسکو بیٹھے ہین انھین دیکھتے ہی ہو ہین مست
ہی یہان تار نظر اسلیے تر آنکھون مین
اسقدر کھپ گئی ہی تیری سنہری رنگت
کہ سلائی نہ پھری بار دگر آنکھون مین

کور ہو جاینگے ہم تو نہ چھپا ای خورشید
ہی سیاہی نگہ تیغ و سپر آنکھون مین
حلم اگر دل مین نہووے کہین پتھر بہتر
ہی نگلون سے زیادہ ہی اثر آنکھون مین
ہی حد اجب سے کہ وہ پارہ دل آنکھون سے
اُڑ پڑی اب تو سماتا نہین نیا آنکھون مین
ہمکو پیری مین بھی ہی شوق نظر باز نگاہ

نئی شب کا ہی اُترتا ہہ سحر آنکھون مین
اک گھر کرتی ہی قتل ایک نگہ دیتی ہی جان آنکھون مین
سچ تو ہی خواب کا کیونکر ہو گذر آنکھون مین
لوٹ کر موتی بھرے ہین تری آنکھون نے گہر
کہ مری مردم دیدہ کا ہی گھر آنکھون مین

جب وہ خورشید درخشان نظر آجائیگا
آپ رکھتے ہین قضا اور قدر آنکھون مین
پھنس گیا گیسوون کے دام مین جاکر ایسا
قطرۂ اشک یہان بھی ہی گہر آنکھون مین
ہو جہان یار وہین اُڑکے یہ دیکھ آتے ہین

صبح سے ہوتے ہین وہین شمس و قمر آنکھون مین
رات دن دھوم مچی ہی جو مری طفل نظر کی
پھر ہوا مرغ نظر کا نہ گذر آنکھون مین
تنگ ہین ہی وہ پری خانۂ دل مین بھی رہا
مری آنکھین ہوئین پر مار کبوتر آنکھون مین

اِس دھن مین یہ غزل گائی کہ بادشاہ اُٹھ کھڑا ہوا کہا ای راہبر جادو یہ کمال کہان سے لایا ہی کہا حضور سینے مین نامہ لیکر جاتا تھا ایک جھیل پہ پانی پینے کو ٹھہرا ایک ساحر نے آواز دی خبردار پانی نہ پینا مین ٹھہر گیا تب اُسنے مجھسے کہا کہ اسمین کف اژدہا ہی سامری جمشید یہان آتے ہین مین نے نہ مانا پانی پی لیا ایک درخت سے کھڑکھڑاہٹ ہوئی ایک موٹا سا بندر پیدا ہوا بندر نے لوٹ ماری دیکھا مین نے ایک آفتاب عالمتاب ماہ درخشان اُسمین سے برآمد ہوا اُدھر منھ پھیر دیا مرد بھی حسین عورت بھی جمیل اودھا انگ کا سوانگ تھا اُس آدمی نے مجھکو اشارے سے کہا سامرن ہی پلٹ جا پانو قدمون سے لپٹ جا جو مانگنا ہو مانگ لے مین بلاتکلف قدمون سے لپٹ گیا ہان ہان ہی کہے جاتے تھے کہ میرے پاس کچھ نہین ہی مین قدمون سے لپٹا ہوا تھا جھانکتا جو ہون بھولی سامرن پر نظر پڑگئی بس سامرن نے ایک دھول ماردی اور کہا کیون موے مردے مونڈی کاٹے تونے کیا شی دیکھی اندھا ہوگیا جا تجھکو علم موسیقی کا حاصل کیا اور کئی باتین فرمائی ہین مگر گانے کا تو مین نے یہان آکے امتحان کیا مجھکو گردن پکڑ کر پھینک دیا اس راہ پر لئے گئے چھبیس کوس تک اُڑتا ہوا آیا اور دنیا کے عجائب و غرائب دیکھے کہ اُسکو بیان نہین کرسکتا کہین دیو بسے ہین کہین جنات کہین پریزاد اُس بادشاہ نے کہا تیرا قاف مین گذر ہوا یہ پردۂ قاف کی باتین ہین دنیا مین یہان دیو جن پریزاد نہین ہوتے ہین ای راہبر جادو بڑا مرتبہ تمھارے واسطے ہوا کہا حضور دنیا والون کو بھول گیا اب آپ کو نہین جانتا آپ کون ہین کہا بھائی محلال جادو برادر اجلال اودھر کے حوالی کی سلطنت مجھکو دیدی ہی مین یہین رہتا ہون یہ جگہ مجھکو بہت پسند ہی برق بہت خوش ہوگیا قدمون سے لپٹ گیا کہا اچھے قدردان کے پاس پہونچا یہ کہکے پھر اپنے لگا غزلین گاتا ہی ٹھمریان گاتا ہی اشعار عاشقانہ پڑھتا ہی کبھی کہتا ہی دیکھیے یہ ہنڈول راگ ہی اسکو پروا کہتے ہین ہر ایک راگ کی چھتیس راگنیان ہین جسطرح ایک مرغ کے سات مرغیان ہوتی ہین اسطرح پھرا کرتے ہین کبھی اُسپر جا پڑے کبھی اسپر جا پڑے یہی لفظ کہا کیے دیر تک گایا کیا کہ مین گویا ہوگیا مین گویا ہوگیا ابے او بھیروین کیا لگتا ہی ای لو بھیروین کولے بھاگا دونون مُنھ کے بھل گرے ابے تیری جورو ہی گھبراہٹ کیا فرور حضور راگ جرے مزے آڑا رہے ہین محلال نے ہاتھ پکڑ لیا کہا ای راہبر اندر باغ کے چلو اب ہم تمکو دو چار روز مہمان اپنا کرینگے نامے کا کیا جواب ملا کہا جھول مین ہی دیکھ لیجیے مجھکو یاد نہین مین تو دنیا کے سب حال بھول گیا نہین معلوم میرا گھر کہان ہی جورو کہان ہی لڑکے ہین یا نہین جورو کس کام مین رہتی ہی گھر مین کیا پیشہ ہوتا ہی محلال نے کہا بھائی یہ سب ہم تمکو سمجھا دینگے کہا ہان بھائی میری جورو کو پہچنوا دینا مجھسے جو حرکتین خلاف سرزد ہون تو کوئی بُرا نہ مانے آپ بادشاہ ہین مگر میرا دل چاہتا ہی کہ بیٹا کہون کوئی دیگا نکل جائیگا خفا نہونا محلال جادو نے خط لے کے دیکھا کہا مین ابھی پاس محلال جادو کے روانہ کیے دیتا ہون اور یہ بھی لکھے بھیجتا ہون کہ راہبر مین نے آٹھ دن کے واسطے مہمان کیا برق نے کہا آٹھون نہ کیجیے مین آج ہی رات کو آپ کو راضی کرکے نکل جاؤنگا اب کیجے

بھائی صاحب بھی بہت مانتے ہین جب سنینگے کہ نذر کردہ سامری جمشید ہوا بہت خوش ہونگے محلال جادو
نے کہا ہم تمھین ابھی دس بارہ دن نہین جانے دینگے تمھارے کمال دیکھینگے تمھاری آنکھون کو چومینگے کہ تمنے چھوٹی
سامری کو دیکھا ہی برق نے کہا کیا خوب ایک جلوہ تھا سامری . بڑے خوش نصیب ہین کیا عورت پائی ہی
بس کرامات ہی اسکے حسن وجمال کی کیا بات ہی محلال سے باتین کرتے ہوے اندر باغ کے آئے دن ڈھلنے باقی
تھا صحن باغ مین فرش بچھوایا شامیانہ استادہ ہوا محلال مسند پر آکے بیٹھا ٹھنڈی سانسین کھینچنے لگا برق
نے کہا کیون بیٹا محلال کیون ٹھنڈی سانسین کھینچتے ہو مجھسے کہو اچک کر آسمان کے تارے توڑ لاؤن
چاند کو تمھاری کلاہ بناؤن سب کچھ میرے قبضے مین ہی اتنا جو دلدہی کرکے . برق نے کہا محلال بلک کر
رونے لگا کہا بھائی . برق کیا کہون یہ کیفیت ہی بموجب مضمون غزل

طوق نے جیب دیا وحشت نے داماں مجھکو
گبر نفرت کرے آگاہ اگر حال سے ہو
یاد آئیگا ترا چہرۂ تابان مجھکو
ہائے اس کافر بیجان کی محبت کے عوض
کر دیا یار کی تصویر نے بیجان مجھکو
دولت وصل کی خواہش مین ہوا تھا عاشق
بخیۂ شیر ہوے بخیۂ مژگان مجھکو
واعظا ہی یہ ناسخ کی دعا صبح و مسا

دیدۂ شیر سے نرگس ہی زیادہ پہ بھول
شرم آتی ہی جو کہتے ہین سلیمان مجھکو
بعد مرنے کے جہان روح پری بھی بھٹکی
کاشتا کاش کوئی افعی پیچان مجھکو
گور مین آنکھین کیرین کی روشن ہوئین
ہاتھ آیا نہ بجز گنج شہیدان مجھکو
باغ مین آگ لگی آئی نظر تیرے بغیر
بجائے فردوس ملے کوچۂ جانان مجھکو

نہ جنون مین بھی کیا بخت نے عریان مجھکو
ہجر مین وحشت بلا ہی چمنستان مجھکو
خلق خورشید قیامت سے ڈریگی لیکن
ای جنون تونے دکھایا نہ بیابان مجھکو
اسکا دیدار جو ہوگا تو قیامت ہوگی
آگئے یاد ہجوم شب ہجران مجھکو
صاف آنکھون کو سمجھتا تھا مین آئینون
سرو دکھلائی دیے سرو چراغان مجھکو

برق نے کہا کیون ای محلال معلوم
ہوتا ہی کسی پر عاشق ہو تم اپنے گھر کے ہو رازدان ہو عیب و ہنر ہمارا سب کھلا ہی جب شہنشاہ فیروزہ پوش
کی سلطنت کو مٹایا اور سالوس کی خدائی کو روشن کیا تو اس گھر کو ایسا مٹایا کہ جوان بوڑھے بچے اس گھر کے
سب قتل کیے ایک اسکی بیٹی ملکہ انجم اختر پیشانی اور ایک انجم کی وزیرزادی ملکہ مہر طلعت اجلال جادو
شاہزادی پر عاشق ہوے مین وزیرزادی پر مائل ہوا انھون نے شاہزادی کو قید کیا ہی کئی برس ہوچکے
منتین کرتے ہین اس وزیرزادی کو اس باغ مین مین نے قید کیا ہی دن بھر مارا مارا پھرتا ہون شام کے
انتظار مین شام کو اسکو بلا کر پہلو مین بٹھاتا ہون یہی سلطنت و جہان ہی مگر وہ سرکش سوائے بگڑنے کے
کسی طرح میرے وصل پر راضی نہین ہوتی منت خوشامد کرتے کرتے ہاتھو منھ گھس گیا مگر اس پتھر پر تاثیر نہین
ہوتی بت سخن ناشنو بموجب مضمون اس شعر کے فرد آنکھین بتون کی ہو گئین تو ہرگز نہ دیکھتے * انکو خدا نے
دیکھ کے پتھر بنا دیا * ای برادر کیا کہون کنیزین مصاحبین سمجھاتی ہین مگر وہ خود سر نہین مانتی . برق نے کہا
تو میان اجلال بھی اسی بلا مین مبتلا ہین مین تو سب کچھ بھول گیا ہون محلال نے کہا بھائی کچھ نہ پوچھو ہم
دونون بھائی اس آفت مین مبتلا ہین کہ لطف سلطنت گیا کار . گزارتے تھے مزے اڑاتے تھے دن بھر کام کرتے تھے
دو سو پیدا کیے پانچ سو پیدا کیے کہین سے ہزار کا پیغام ہی کہین سے دو ہزار کا پیغام روز ایسی گفتگو رہا
کرتی تھین شہنشاہ فیروزہ پوش ہم دونون بھائیون کو اپنا قوت بازو و زینت پہلو جانتے تھے بس ایسے
انتظام تھے کہ ایک دن مین سلطنت کو مٹا دیا سالوس کو خداوند بنایا رعایا کو یہ فقرہ دیا کہ سامری و جمشید
خواب مین کہ گئے کہ ہمارا بھائی ہی سب اسکو سجدہ کرو پہلے ہم دونون بھائیون نے سجدہ کیا ہم سب کے افسر ہین

ہمکو دیکھکے سب نے سجدہ کیا کوئی عذر نہ کرسکا خدائی اسکی روشن ہوگئی ہملوگ یا کارندے تھے یا بادشاہ بن بیٹھے
اگرای بھائی جسدن سے کہ بادشاہ ہوے لطف زندگی گیا آٹھ پہر یہی فکر ہی یہی ذکر ہی ان ظالمون کو جو جو
قیدمین زمانہ گذرتا ہی سرکشی بڑھتی جاتی ہی رات کو جو مین نے وزیر زادی کی بہت منت خوشامد کی جھلا کر
جواب دیا کہ الگ رہو مجھکو ہاتھ نہ لگانا اب میری رہائی کا زمانہ قریب آیا جب تم لوگون نے ہمارے گھربار
کو تباہ کیا ویسا ہی تم بھی تباہ ہوگے ہمارے بزرگون کے لاشے تو رعایا نے اُٹھائے تمھارے لاشے
پڑے پڑے سڑینگے کوے گدھ بھی نہ کھائینگے مین نے گھبراکے اس باب مین تکرار کی ہنس کے کہا ارے
دل کے بخار نکالتے ہین ہاے ہمین کون چھڑائیگا کون ہماری مدد کو آئیگا اب تمھارے قبضے مین ہین بات
اسکی مجھپر شاق تو ہوئی مگر معشوق کا کیا کرسکتا تھا جب مین نے تکرار کی تو رونے لگی کہا ارے بھیا ہم خیالی
پلاؤ پکاتے ہین تجھسے کلام کرنے مین شرماتے ہین یہ سنکر راہبر نقلی نے کہا میری زبان مین تاثیر تھی دکھی گئی کہ
اگر ابھی راضی نہ کیا تو اپنا نام نذر کردہ سامری نہ پایا محلال بلائین لینے لگا کہا ای راہبر سب سلطنت لے لو
ملک ومال پر حکومت کرو مجھکو گری گاڑھا پینے کو دو مگر معشوق پہلو مین ہو برق نے کہا وہ ظالم کہان ہی
کہا اس بارہ دری مین شل مردون کے پڑی ہی برق نے کہا اُس سے بات کیونکر کرون محلال نے انگشتری
ہاتھ سے اُتار کر دی کہا یہ انگوٹھی اسکے جسم سے مس کردینا وہ اُٹھ بیٹھیگی جو کلام چاہنا کرلینا اگر اسنے اقرار کرلیا
تو ای راہبر وہ جشن کرونگا کہ روح سامری نثار ہو تمام ملک ومال لٹادونگا رعایا کو جوڑے بانٹونگا اور
مسافرخانے جاری کردونگا اس باغ کو کوئی پہچان نہ سکیگا کئی برس ہمکو مصیبت جھیلتے ہوے گذرے ہین
اب کوئی ہوس باقی نہین فقط یہ معشوق پہ چہرہ ہو آنکھ پھر یہ جمال عدیم المثال دیکھا کرون سر پر مکان بناؤن
اُس مکان مین اسکو بٹھاؤن برق نے دیکھا کہ انتہا کا جوش وخروش ہی نام وصل سنکر بحال ہوگیا برق نے
انگوٹھی لیکر قصد چلنے کا کیا محلال نے کہا چار شیر وہان بیٹھے ہوے ہین پہلے عکس اس انگوٹھی کا اُنپر ڈالنا وہ جلکر
خاک ہو جائینگے تب قریب پلنگ کے جانا ورنہ شیر سرکشی دکھائینگے برق بسم اللہ کہکے اُٹھا جیسے ہی قریب
بارہ دری کے آیا چارون شیر غرانے لگے برق نے پکار کر کہا کہ ہمکو محلال نے بھیجا ہی اور عکس انگوٹھی کا
ڈالا چارون شیرون کے سر سے آگ پیدا ہوئی جل جل کے خاک ہوے آواز آئی او ظالم پہلی بینا
خرابی کی یہی ہی کہ خیر خواہون کو مارا اب یہ گھر نہ بچیگا برق ٹہلتا ہوا قریب پلنگ کے آیا چہرے سے
دلائی جو اُٹھائی حقیقت مین ایک آفتاب عالمتاب کو دیکھا آنکھ کھولتے ہی آواز دی کیا میان برق صاحب
آگئے بے اختیار بول اُٹھا غلام حاضر ہی اُس نازنین نے آنکھ کھولی کہا فرمائیے کچھ حکم دیجیے آپکے بزرگان
دین خدا اُن سبکے مرتبے اعلے کرے دولت کو ہین دے گئے نشان تمھاری آمد کا بتلایا تھا کہو کیا
کہتے ہو برق نے کہا آج گھڑی بھر کے واسطے کلام اصلاح کیجیے مہر طلعت نے کہا ای برق یہ خیال خام
تصور ناتمام دل سے نکال ڈالو جو شی کھلاؤ پلاؤگے یہ سارا باغ سحر سے مملو ہی ہر ایک پتہ پھول غنچہ مکار ہی
پہلے ایک کام کرو باغ مین یہ جو چمن نرگس ہی ایک نخل کلان کے بیچ کو کھودو وہان ایک شیشہ پانی کا نکلیگا
اُس پانی کو لیکر سب درختون پر چھڑکو اور شیشہ مثل دل کے پہلو مین رہے جسوقت تم شراب پلاؤگے
ہر چند کہ پانی چھڑک چکے پھول لاکھ چشم پوشی کرینگے غنچے بھی زبان نہ کھولینگے زمین باغ آواز دے تو عجب نہین
جسوقت زمین سے آواز آئے وہ کہیگا ارے تو کون ہی تو خبردار منھ سے پورا کلمہ نکلنے پاے وہی خالی

شیشہ اسکی پیشانی پر کھینچ مارنا جسم سے اسکے شعلہ ہاے آتش پیدا ہونگے جل کے تمام ہوگا اور تمکو اطلاع دیتی
ہون تمھارے اُستاد والا نژاد کے آنے کی خبر سُنی ہی اُنھون نے زندان سیہ رو کو توڑا باغ اجلال مین
پہونچے ہماری بی بی سے باتین بھی کین بی بی نے فرمایا پہلے باغ دلکشا مین جاؤ وہ ہماری وزیرزادی جب تمکو
تو ہماری رہائی کی تدبیر بتائیگی وہ بھی اسی طرف آتے ہین مگر باغ کا راستہ اُنکو نہین معلوم اور مین آج اُنسے
اصلاح کلام کرونگی بس جاؤ اب زیادہ یہان نہ ٹھہرو ایسا نہو کوئی آفت آ پڑ جاے دوسری جانب سے
انگشتر کو جسم سے اُس نازنین کے مس کیا دُلائی سے چہرہ ڈھانک دیا تڑپتا ہوا باہر آیا محلال منتظر بیٹھا تھا
مگر برق کے باہر آتے ہی وہی چارون شیر موجود ہوگئے ڈکار رہے ہین مگر شگفتہ ہین چہرون پر مردنی
بھری ہوئی ہی محلال نے جو برق کو آتے دیکھا دوڑ پڑا آنکھون کو چومنے لگا کہتا ہی ای راہبر ان آنکھون نے
کیا کیا دیکھا اسوقت میرے محبوب کے جمال کو دیکھا اور پھیر پوچھا ای برق کہو اس سرکش نے کیا کہا کہا
اُسنے تو وہی باتین سرکشی کی کین مگر مین نے چھوٹی سامرن کو یاد کرکے تلوے سہلائے بس گھبرا کر اُٹھ بیٹھی
کہا ای راہبر افسوس کی بات ہی کہ محلال ہمسے دعوی عشق بھی کرتا ہی اور اس مصیبت مین قید بھی کیا ہی
ہماری تو اسپر خود جان جاتی ہی مگر اُسنے جو ظلم کیا تو ہمپر بھی گران گذرا تم ہماری اُسکی صفائی کرا دو مین نے
کہا ملکہ صفائی یہ کہ وہ ہاتھ جوڑے قدمون پر سر رکھے در محبوب پہ جبہہ سائی کرے نہ کہ محبوب کے قدمون پر
آنکھین ملنا اُسنے کہا جب وہ آنکھین ملیگا ہم اُسکو سینے سے لگا لینگے صفائی ہو جائیگی ای راہبر ہماری بات
رہے بات مین فرق نہ آنے پائے ای شہنشاہ اب تیاری کرو سارے باغ کو مین اپنے ہاتھ سے آراستہ کرونگا
روشنی بھی مین ہی کرون چھڑکاؤ بھی مین دون ہر نخل کو نخل وادی ایمن بناؤن ان باتون کا مجھی کو خبط
ہے محلال نے کہا ای راہبر تمکو تکلیف بہت ہوگی مین نے اپنی سلطنت تمکو دی برق نے کہا ہم تو خدمتگار
ہی بنے رہینگے سب کام اپنے ہاتھ سے کرینگے محلال نے کہا اختیار ہی ای راہبر مین تو اب توشک خانے
جاتا ہون آج تو لباس بھاری پہنون برق نے کہا کلاہ زر مرصع لباس زربفت ہاتھون مین مہندی آنکھون مین
سرمہ سفید ڈاڑھی موچھ مین خضاب خوب بن ٹھن کے آئیے گا اور جو کسی بات مین کمی ہوئی تو آپکی ڈاڑھی
نوچ ڈالونگا یہ کہکے میان راہبر نے جھاڑو اُٹھائے اُنکو صاف کرنے لگے محلال تو سہ تڑکے اوپر جا کر
توشک خانے مین داخل ہوا پہلے تو جلدی سے بالون مین مہندی لگائی خدمتگارون کو پکارتا ہی کہ ارے وسمہ لاؤ
خدمتگارون نے کہا وسمہ لگانے سے کالے بال ہو جائینگے موے ریش و بروت سیہ روئی دکھائینگے خضاب
ہی کیا کچھ رنگ بدلا نہ بدلا دھو ڈالا آئینہ اُٹھا کے دیکھا بال بھی سیاہ منھ بھی سیاہ سیہ رو سیہ بخت بدخو بدشکل
خال ہندو چھچھی کپڑے پہنکے گھبراتا ہی خدمتگارون سے کہتا ہی ارے کمبختو عطر نہین لگایا قرابہ لاؤ وہ کنٹر بھی
لیتے آؤ پورا قرابہ لیکر سر پر ڈال لیا سب کپڑون پر بہا خدمتگارون نے کہا حضور یہ کیا کیا کہا یارو تم کیا جانو بت
عطر کیونکر لگاؤن دس ہزار روپے کا ہمین عطر تھا لگا لیا ابھی کیا پرواہ ہی آج معشوق کا سامنا ہی یہی سیر عطر بھرا
ہوا سینے سے لگائیگی چھوٹی مہر طلعت کو چوم چوم لونگا آنکھین ملونگا ارے راہبر تیرے صدقے جاتا
بھئی راہبر راہبر رٹ رہا ہی سفید کپڑے پہنے پھر اُتار کے پھینکدیے کہ یہ بڑی بدشگونی ہی دوہ طاؤس رنگین لباس
منگا جا پہنے لال رنگا ہوا انگرکھا پہنا ٹوپی بھی لال پہنی ایک کنٹر اسپر بھی انڈیل لیا عجب عجب حرکتین
کر رہا ہی اگر مفصل لکھون داستان کو طول ہو ایسا نہو کہ دل ناظرین کا ملول ہو مگر برق کا حال سنیے کہ وہ

درختون مین جھاڑ کنول لٹکتا ہوا چمن نرگس مین پہونچا سب کا گزار و نکو اپنے پاس سے ہٹا دیا کہ تم اس چمن سے ہٹ جاؤ جا کر جھاڑ لٹکاؤ کنول درست کرو پھول پھل سڑنے لگے سب نکال ڈالو خبردار کوئی خلاف شرع نہو جب لوگ ہٹ گئے تب برق نے بیچ نخل نرگس کو کھدوا دیکھا ایک شیشہ مملو از آب سرخ نکلا برق نے شیشہ نکال لیا سب درختو نپر چھڑکتا پھر اپنے خیال مین کوئی درخت پھول کا یا پھل کا باقی نہین رکھا شیشہ خالی بغل مین رکھا مگر ہاتھ پانون مین رعشہ کہ ای برق خدا خیر کرے انتظام بہت سخت ہی زمین آسمان سحر بند ہی بڑا ساحر خود پسند ہی خدا اسپر غالب کرے یہ انتظام کرکے برق بصورت راہبر ایک انگوچھا سر پر لپیٹے ہوے بیٹھے ہین مگر لو تی ہوتی بھڑک رہی کنیزین گرد بیٹھی ہین اُنسے مسخرا پن کر رہے ہین وہ دیکھو بھیرو ین آئی لو بھیرون دوڑا اُدھر سے کلیان آتا تھا کلیان کا وقت تھا بھیرون کا وقت نہ تھا کلیان نے اُٹھا کر بھیرون کو دے مارا اُسکا سر پھٹ گیا مائی بھیرو ین رو رہی ہین راوین وہ لڑائی ہو رہی ہی سب راگنیان بھی آگئین خوب دانتا کلکل ہو رہی ہی راگنیون نے تو بھٹیاریون کی لڑائی کا مزہ دکھا یا کیا لطف ہو رہا ہی ای لو ایک بی کالی نکلین اونکے ہاتھ مین کوندا ہی اُنھون نے پکار کر کہا اے بی چپ رہو اب کل لڑائی ہوگی مین کوندے کے تلے دبائے دیتی ہون سب اپنے اپنے گھر گئے اب میرے گانے پر کیونکر آئینگے کیونکر مزہ دکھائینگے کنیزین ہنس رہی ہین برق نے بھی کسی کے چہرے پر ہاتھ ڈال دیا کسی کا منھ چوم لیا کسی سے لپٹ گئے کنیزین بھی گلے مین ہاتھ ڈال کے کہتی ہین ای نذر کردہ سامری تجھسے کسی کو انکار نہین جسکو چاہو آغوش مین لو جسپر چاہے نگاہ ڈالو ہر ایک تجھسے راضی ہی آمین کیا دخل قاضی ہی کہ دیکھا جامہ خانے سے میان محلال دو طمانچے ہوے سہرا بھی اپنے ہاتھ سے باندھ لیا برق نے ہنسکر کہا سبحان اللہ کیا قدرت سامری ہی ٹیسو آئے دھوم سے نکالا نکالو سوم سے سب کنیزون سے کہا یہی مصرع پڑھتے جاؤ سب کنیزین مصاحبین یہی مصرعہ پڑھنے لگین محلال شرمندہ ہوگیا کہا میان راہبر یہ کیا بکتے ہو جواب دیا کہ میری بات کا برا نہ مانیے گا میری جو بات ہی سامری و جمشید کی کرامات ہی سامری جمشید کو گالیان دو اُس حرامزادے کو برا کہو اب تو میرے قبضے سے نکل گئی ابکی ہیگی تو ٹکڑے اُڑا دونگا راہبر نے پکار کے کہا آئیے آئیے کنیزون نے بھی یہی کہا محلال نے کہا ای راہبر تم تو مجھکو مسخرا بناتے ہو برق نے کہا حضور اس مین کیا فرق ہی مجھے بیٹے مگر معشوقہ ملے ہم آج کرامت ساحرن کو دیکھتے ہین نگاہ دیکھتے ہی اُنکے مزاج کا رنگ بدل گیا اُٹھتے ہی کہا ای نذر کردہ ساحرن جو تو کہو وہی بجا لاؤن مین نے آپکی مصیبت کا حال کہا کیا کہون کہ جو جواب ملا محلال نے کہا ای راہبر تمھین ہمارے سر کی قسم یہ کہا کہ مین وصل پر راضی ہون برق نے کہا اُسنے تو یہ جواب دیا کہ مین مرتی ہون میری جان اُسکے لیے پر جاتی ہی مگر اُسنے ایسا ستایا کہ دل مین محبت کا مزہ نہ رہا اب سامنا ہوتے ہی حکایتین شکایتین شروع ہو جائینگی آپکو عذر ہی مناسب ہوگا محلال بہت خوشی خوشی مسند پر آکے بیٹھے کہا میان راہبر اب تمھین جاؤ اور اُس سرکش کو لاؤ برق نے کہا انگوٹھی دیجیے محلال نے بلا تکلف انگوٹھی اُتار کر دیدی برق وہ انگوٹھی پہن کے آیا بارہ دری کا پردہ اُٹھایا عکس انگوٹھی کا شیرون پر ڈالا شیر جلے ایک نے جلتے جلتے آواز دی افسوس وقت تباہی آگیا ہاے ظالم نے خیر خواہ و بدخواہ کو نہ پہچانا آخر نیکی کا درجہ نیکی بدی کا درجہ بدی کس ظالم کے ہاتھ سے جلے حسرت لیکر دنیا سے چلے

برق نے اسپر تھوک دیا اور جھلا کر کہا چھپ چھپا کیا راز کھول دیگا پھر اسی خاک سے آواز آئی کہ راز کھلیگا راز
کھلیگا میاں خوب رنگ جمایا برق کانپنے لگا گھبرا گیا کہ یہ کون آواز دیتا ہی جا کے سحر ہین جب تو النسا نون
نے مغرور ہو کر دعوی خدائی کیے ایسے ایسے سحر اختیار مین ہین ان بیچارونکا گھمنڈ غرور جاتے ہی برق نے
اگر انگوٹھی جسم سے مس کی آنکھ کھلتے ہی مہ جبین نے کہا خدا خیر کرے برق نے کہا ای ملکہ عالم عجب طرح کا
سحر کیا ہوا اب تو کام مین کر چکا شیشہ نکالا پانی سب درختون پر چھڑک دیا شیشہ خالی بغل مین موجود ہی اگر
جمشید اچھا ہیگا تو ہان کرنے ہی پیشانی پہ مار دونگا وزیر زادی نے کہا ہان تم ایسے ہی ہو اور تمنے بڑے
بڑے کام کیا اور بڑا نام کیا مگر خدا انجام بخیر کرے ہر چند کہ یہ تینون سالوس و اجلال و محلال کی جیب
خیال مین آئی ہین اور شہنشاہ فیروزہ پوش ہمارے آقا کا مارا جانا سالوس کا تخت خدائی پر بیٹھنا اور
ہمارے متعلقین کا گرفتار ہونا اجلال و سمنکال و محلال جمع تھے دارا استاد کی یہ بیچارہی کہتے جاتے تھے
کہ اسکو دار پہ کھینچو اسکو زیر خنجر بٹھاؤ سر شہزادون کے ٹھوکرین کھاتے تھے ہم اور ہماری شہزادی کنیزونکی
مجمع مین منھ چھپائے ہوئے بزرگون کے لاشے دیکھتے تھے اور ظلم ظالم اظلم سے چیخ کے رو نہ سکتے تھے
بدعت کا معاوضہ تو سرکار حافظ حقیقی سے ہوتا جاتا ہی لیکن تمنے جسوقت مجھکو جگایا دل پر ایک صدمہ
عظیم ہوچکا کہ اسکو زبان سے بیان نہین کر سکتی خدا تمھاری مشقت کو رائگان نہ کرے تمنے بڑے لطف
کے ساتھ عیاری کی تمھاری جانبازی کا معاوضہ ہم تو نہین کر سکتے لیکن ملکہ نہین معلوم اُستاد کہان ہین
وزیر زادی نے کہا مین تمکو خبر دیتی ہون کہ اُستاد و تمھارے ہماری شاہزادی سے ملاقات کر چکے ہین اب
حوالی باغ مین آگئے مگر نہین معلوم کیا سبب ہی کہ اندر نہین پہونچے یا تشریف لائینگی فکر مین ہونگے یہ کہکے
آواز دی ارے کوئی پلنگ نہ اُٹھائیگا انھین شیرون کی خاک سے چار جوان پیدا ہوئے برق بھی
پٹی پر ہاتھ رکھے ہوئے پلنگ کے ساتھ ہی ملکہ اپنی پیشانی کو مدنظر کرتی ہین اور کہتی جاتی ہین ای برق
کیا کہون مین چاہتی ہون کہ آج شگفتہ ہو کے کلام کرون دام سخن مین اسکو پھنساؤن تمھارا مطلب پورا
ہو مگر نہین بن پڑتا دل ہاتھ سے نکلا جاتا ہی کلیجہ ٹھہرتا ہی جب خیال آتا ہی کہ یہ ہمارے بزرگون کا قاتل ہی
دل یہی کہتا ہی کہ سخت کلامی کرون برق اشارے کرتا ہی کہ ملکہ خاموش ہو رہو میان محلال رنگین کپڑے
پہنے ہوئے کنیزون کو بھی لیے ہوئے پھر رہے ہین تمام باغ مین روشنی ہو رہی ہی دن سے بہتر معلوم
ہوتا ہی جھاڑ روشن ہین کنول جل رہے ہین مگر ملکہ کے دل کا کنول بجھا ہوا ہی اپنی محفل مین اسقدر رونق
کی ہی شمعہائے موی ہر کا نور ہی روشن ہین چشم نرگس مشعل آئینہ حیران چراغ لالہ روشن ہی سنبل نے زلفین
عنبرین کو کھول دیا ہوا اٹکھیلیان کرنے کو گوش گل مین نہ معلوم کیا کہتی ہی کہ ہر کلی شگفتہ ہو جاتی ہی
محلال پھولا ہوا بیٹھا ہی کنیزون سے کہہ رہا ہی کہ یا رہبر بیشک مقبول بارگاہ سامری و جمشید ہوا اب
مین اسکو اپنی صحبت مین رکھونگا بڑے لطف حاصل ہوئے ہین خوب خوب غزلین گاتا ہی حقیقت مین
راگون کی صورت دکھاتا ہی حقیقت مین سامری و جمشید نے اسپر بڑا کرم کیا ہمارے مذہب کے بڑے
مرتبے ہین مگر ہم لوگون نے بڑی بدعت کی سالوس کی خدائی کو روشن کیا نام سامری و جمشید اب کوئی بھی
نہین لیتا اب مین بھائی صاحب کے پاس جاؤن اور کہون کہ مذہب قدیم کو نہ چھوڑیے سامری و جمشید
کی تصویرین رکھیے انھین کے نام کے بھجن گائے جائین مذہب سامری و جمشید کو رونق ہو سالوس کا

نام یون لیا جاے کر پوچے بات مین نام لے لیا کیا خاک جالگی جوت کے خداوند ہین اپنے مقدمے مین آپ درماندہ
ہین ایسے کو خداوند کہین کہ جو اپنے مقدرات ضروری مین حیران رہے سلیمانون نے ناک مین دم کر دیا
جی چھڑا دیے سیکڑون سردار مارے گئے اب بھی جان کو آرام نہین ہی ہر جگہ یہی ہنگامے ہین ایسا ستم
کہین سنا ہی کہ زمان سپہ رو کو توڑ کر عمرو نکل گیا بیشک تمنش وزمانہ اُسکے ساتھ ہین جب اسیر کوئی بزرگ
مصیبت پڑتی ہی اُسکی مدد کرتے ہین یہ سب بزرگین سامری و جمشید کی ہین ایسے سحر بنا گئے کہ ایک
ایک خداوند روے زمین ہوا غار افراسیابی مین کیسے کیسے ساحر آتے ہین ایک ایک اپنے کو وحید عصر
اور یکتاے زمانہ جانتا ہی مگر اُنھین کی کتابون سے فیض پاتے ہین اُنکی بھی کوئی بات مشہور ہی اُنھون نے
بھی کوئی سحر ایسا ایجاد کیا کوئی شعبدہ بنایا ہیرے واسطے تو یہ روز عید ہی وقت سعید ہی دیکھون آج
باتین کیسی کرتی ہی یہ ذکر تھا کہ میان راہبر تنتے ہوے آئے گنگناتے ہوے بوٹی بوٹی پھڑکتی ہوئی آنکھین
ہر وقت اڑاتے ہین محلال نے کہا ہمارے دوست صادق آپ ہو نچے کہو بادر سرکش کا کیا قول ہی کہا
حضور وہی باتین اپنی محبت کی شکایتین مگر معشوق غنچہ دہن ہی اسوجہ سے کم سخن ہی آپ چاہتے ہین ناشکر
بازاریون کے وہ شگفتہ ہو جاے یہ تو کبھی نہ ہوگا یہ تمتن رشک چمن گیسو دام دل ہاے عاشقان ابرو خنجر ریز
پر خنجر تران کلام مین دانائی باتون مین مسیحائی مگر آپ دونون بھائی بڑے صاحب نصیب ہین کہ ایسے
معشوقان پر چہرہ ملین آپ سے اُنکے صفائی کرا دون تو جانے انجم کی خدمتگزاری کرون اپنے بادشاہ کو قبول
نہوئے دون محلال پھولا ہوا ہی اپنے جی مین کہتا ہی آج مطلب حاصل ہو گا ملکہ کو کسیقدر شگفتہ
بھی پایا کچھ سمجھگیا کہ آج راضی ہو جائیگی مین بھی خوشامد کرونگا چارون ساحرون نے پلنگ لا کے قریب رکھا
محلال اپنے مقام سے اُٹھا کہا ملکہ عالم تشریف لائیے ملکہ نے منھ بنا کر کہا صاحب تشریف وہ لائے کہ جو
بادشاہت کرے ہم تو شاہان معزول کے رفتہ وار ہین تشریف آپ رکھین ہم حاضر ہوتے ہین اس گفتگو سے
محلال خوش ہو گیا کہا آپ کی محبت و عنایت یہ فرما کر ملکہ پلنگ سے اُتری مسند پر آکے بیٹھی برق کیطرف
دیکھکر کہا کیون میان راہبر تم نذر کردۂ بزرگان ہو یہی چاہتے ہین کہ صاحبان لیاقت کو بلا مین پھنساؤ
تمھاری آنکھون سے پردہ ہاے حجاب اُٹھ گئے ہین ہمکو خداوند دکھائی نہین دیتے مگر جب بلاک کر اُسنے
عرض کرتے ہین ہماری بات کا فوراً جواب ملتا ہی ہم قدرت سے تمھاری فریاد کرینگے کہ آپ کے نذر کردہ
نے ہمین رنج و ملال دیا ہماری قدر نہ ہوئی اب کدھر جائین کیونکر جان بچائین یہ سنکر محلال اُٹھ کھڑا ہوا
کہا ملکہ مین تو غلام و تابعدار ہون جو حکم ہو آنکھون سے بجا لاؤن کہا اے ظالم جلا دصاحب جفا و بیداد تو
ہمارا کہنا کیا بجا لائیگا مجھسے بس یہی ہو گا کہ ہمکو دار پر کھینچ دیگا ہم اپنے دل مین سوچ چکے کہ قہر درویش بر
جان درویش دل سے مجبور و لاچار ہین سراسر بیکار ہین بلکہ اگر تو ہمارا سر کاٹ لے تو بار ہمارا اُتر جائے ہمکو
ایسے بزرگون کے معمول ہونا اپنی اوقات کا کھونا ہی مگر دل سے لاچاری ہی دیکھیے انجام کار کیا ہوتا ہے

محبت سے بنا لیتے ہین اپنا دوست دشمن کو	تعجب کیا ہی ہماری عاجزی سرکش کی گردن کو
بیان کچھ تو کرے آگے ہمارے حال گلشن کو	خدا نے دس زبانین اگر دی ہین مری ہی ہین سوسن کو
دل بیتاب بسمل کیطرح سے رقص کرتا ہے	چھری سے ایک تری ہو گئی ہی لاگ گردن کو
نقاب اُس آفتاب حسن کا اندھیر کرتا ہی	رخ روشن چھپا کر شب کیا ہی روز روشن کو

آڑاتے دولت دنیا کو ہین ہم عشق بازی مین ۔ طلائی رنگ پر صدقے کیا کرتے ہین کندن کو
ملاحت کا تمھاری دور دورا فسانہ پہونچا ہی ۔ چمن سے باغبان نے کھود کر پھینکا ہی سمن کو
یہی سودا رہا شمشیر قاتل کی تمنا مین ۔ پیا پانی بجھایا لال کر کے جبکہ آہن کو
قبائے سرخ وہ اندام نازک دوست رکھتا ہی ۔ ملانا خاک مین عاشق کا ہی شغل انکے دامن کو
مجھے ملوا کے مستی باغ ای محبوب لے چلتے ۔ گھڑی بھر کو جو ملتی چشم نرگس روئے سوسن کو
کوئی شمشیر جوہر بین جو نظر آئی ہر سیلے مین ۔ کیا ہی یاد ہمنے اپنے قاتل کے ترکین کو
نہایت زخم کے سینے مین کرتی ہی یہ بیدردی ۔ کسی مژگان سے تو کچھ رشتہ داری ہو سوزن کو
تصور لالہ وگل کا رہا کرتا ہی آنکھون مین ۔ قفس مین بھی سلام شوق کر لیتے ہین گلشن کو
سوار اس تیغزن کو دیکھتا ہی جو وہ کہتا ہی ۔ ہمارا خون حاضر ہی اگر رنگوا ؤ توسن کو
کمی ہوگی نہ بعد مرگ بھی بیتابی دل مین ۔ قیامت تک رہیگا زلزلہ سا میرے مدفن کو
قدم مردانگی کے ساتھ مارا دوستداری مین ۔ کیا ہشیار غافل پاکے اکثر ہمنے دشمن کو
دگرگون رنگ رہتا ہی مرا شوق شہادت مین ۔ گران ہی دوش کو گردن تو بھاری سر ہو گردن کو
تبسم مین نظر آتا ترے دندان کا آفت ہے ۔ چمکنے سے لگاتی ہی یہ بجلی آگ خرمن کو
حقیقت ہمسے پوچھے کوئی اس عشق مجازی کی ۔ بہت دیکھا ہی تصویر گلی کے رنگ و روغن کو
یہ قصر یار کو پیغام دینا ای صبا میرا ۔ نگاہین ڈھونڈھتی ہین تیرے دیوار و نکے روزن کو
پڑے ہو غش مین کیا مردے سے آتش آنکھ کو کھولو ۔ نجب کے واسطے اس بت نے بھیجا ہی برہمن کو

اس غزل کو سنکر محلال بیقرار ہو گیا کہا صاحب مجھکو شرمندہ کرتے ہو مین تمھارا غلام تابعدار ہون سلطنت وغیرہ آپ کے قدمون پر نثار ہی مجھے کیا عذر ہی آپ نے اس رنگ مین مطلب دل سمجھایا کہ کلیجہ منہ کو آیا قلب تھرایا یہ باتین مجھکو کرنا چاہیے آپکو زیبندہ نہین ہین ملکہ نے کہا میان راہبر تمھاری باتون نے ہمارے دل کو تسکین دی پھر اب تم کیون چپکے بیٹھے ہو یہ سنا تھا کہ میان راہبر آگے بڑھے کہا ای شہنشاہ حکایتین شکایتین آپکے انکے عمر بھر کی ہین مگر شکر ساحری وجمشیدیہ ہی کہ جسطرح ملکہ طالب ہین ویسے ہی آپ بھی عاشق ہین ملکہ کو بڑی شکایت یہ ہی کہ تمنے ہمارے بزرگو نکو بڑی رسوائی سے قتل کیا ہر چند تیر مائل ہین تمھاری تیغ ابرو کی گھائل اب ان ذکرون کو بالائے طاق رکھیے یہ کہکے میان راہبر نے طبلہ کھینچا ٹھیکا چھیڑنے لگے عاشق ومعشوق کا دل رغبت کرانے کے واسطے یہ غزل گائی اور کہا کہ دونون صاحب اب میری جانب بدل متوجہ ہو جائین اور تعریف کرین نظم

سوے نہ عشق مین جب تک وہ مہربان نہوا
ہزار شکر اسد دم وہ بدگمان نہوا
وہ آئے بہر عیادت تو مین تھا شادی مرگ
تمھارے سامنے یہ ماجرا بیان نہوا
ہی خطر ہمیں عنایت مین گو نگو نہ ستم
تو بیمزہ تھا کہ حسرت کش بتان نہوا

بلائے جان ہی وہ دل جو بلائے جان نہوا
ہنسے نہ غیر مجھے بزم سے اٹھانے پر
کسی سے چارۂ بیداد آسمان نہوا
دم حساب رہا روز حشر بھی یہی فکر
کبھی محبت دشمن کا امتحان نہوا

خدا کی یاد دلاتے تھے نزع مین احباب
سبک ہی وہ کہ تری طبع پر گران نہوا
وہ حال زار ہی میرا کہ گاہ غیر سے بھی
ہمارے عشق کا چرچا کہان کہان نہوا
امید وعدۂ دیدار حشر پر مومن

اس مزے سے اس غزل کو برق نے گایا کہ محلال کی آنکھون سے

آنسو ٹپکنے لگے کبھی جھک جاتا ہے قدمون سے لپٹ جاتا ہے تلوون سے آنکھین ملتا ہے اسکے گلے پر ہاتھ پھیرتی ہین کہ
صاحب اسکے شعر سنئے دو تمھاری بیتابی ہماری جوانی کو بڑھاتی ہے بعض باتون کے خیال سے شرم
آتی ہے برق نے جام لبریز کیا اور رکھائی سے پڑا بیہوشی کی ڈالی گر ہاتھ پاؤن مین برق کے رعشہ ہے
ملکہ کا بھی اشارہ ہے کہ بہت ہوشیاری سے جام جو محلال کو دیا محلال اس جوش مین ہے کہ اب وقت
وصل آیا چاہتا ہے کہ غنچے چٹکے پھول ہنسے زمین سے دھوان اٹھا اور آواز آئی کہ او محلال ہوشیار
ہوجا سارا باغ لاچار و مجبور ہے تو نے اپنے قتل کی صورتین آپ بتادی ہین او ظالم کوئی ایسا راز کھولتا ہے
بس یہ صدا آنا برق نے چاہا کہ بغل مین ہاتھ ڈالون شیشہ نکالون برق کو محلال نے جو بنگاہ قہر دیکھا تو سکتا
ہاتھ کانپا شیشہ زمین پر گرا محلال نے وہی جام برق پر دے مارا شراب جو روے برق پر پڑی شعلہ
سے ایک آواز ہوئی ملکہ کا چہرہ فق سے ہوگیا جسم برق کا جلنے لگا بجلیان گرین کہ برق کو لپیٹ لیا کپڑے
روغن و لباس سب جل گیا لباس اصلی جسم پر لپیٹے پتلون رہ گیا ایک سیاہ بوٹ پیر مین مثل گنہگار دیو
کے سامنے کھڑا ہے ملکہ کا چہرہ زرد ہاتھ پاؤن سرد اتنا تو کہا کہ کیون نگوڑے تو کون ہے میرے وارث
کے قتل کرنے کو آیا تھا محلال تیغ کھینچکر اٹھا کہا دیکھو ملکہ ابھی اسکی سرکشی نکالے دیتا ہون پاؤن تمہ برق کے
زمین ہٹائے ہوئے تھی جنبش غیر ممکن آگ جو بدن مین لگی کچھ آبلے بھی پڑ گئے آہ آہ کررہا ہے ٹھنڈی سانسین
بھر رہا ہے محلال نے اٹھکر برق کو دے مارا چھاتی پہ چڑھ بیٹھا کہا او بچا تو کون ہے برق کی آنکھون سے آنسو
بہنے لگے کہا حضور میرا برق فرنگی نام ہے عمرو نے مجھکو بھجواکے بھیجا تھا اگر آپ میرا کہنا مانین تو مین اسکو
پکڑ لاؤن میرے قتل کرنے سے کیا فائدہ ہوگا وہ ساربان زادہ قیامت برپا کریگا آپکو زندہ نہ چھوڑیگا
اور مین تو مبتلاے مصیبت ہون میرے بادشاہ کو مسلمانون نے مارا ہین بیوالی و بے وارث
ہوگیا مرزوق شاہ فرنگی بادشاہ فرنگستان کا عیار تھا ساربان زادے نے مجھکو پکڑا بادشاہ کو میرے
حمزہ کے بیٹے نے مارا مجبور ہوکے سوچا اب کہان جاؤن کون میری قدر کریگا ولایت کا جانا چھوٹا
بیم صاحب میری مجھسے چھوٹین ساربان زادہ جہان بھیج دیتا ہے چلا جاتا ہون جب اسطرح رو روکر
برق نے باتین کین تو محلال کسیقدر پھر نرم ہوا کہا ساربان زادہ کہان ہے کہا حضور اپنے لشکر مین ہے
اسیر اور رجھلایا کہا اور باجی ہمنکال نے گرفتار کرکے یہان بھیجا زندان سیہ رو سے غائب ہوا کہا حضور
یہین سے بھاگ کر لشکر مین گیا ہے اپنے آقا سے اسنے کہدیا کہ مین اب ہمنکال کے سامنے عیاری کرنے
نہ جاؤنگا مجھکو یہان بھیجکر مارا کہا جا کر محلال کو مارو راہ مین مین نے راہبر کو فقیر بنکر پکڑ لیا اسکو ایک
گوشے مین ڈالدیا اسکی شکل بنکر آپکے پاس چلا آیا محلال نے کہا مین ایک بات مین بہت حیران ہون کہ
اس باغ کے غنچہ و گل ثمر شاخین جو کچھ ہین سحر سے تیار کیا ہے کیا سبب تھا کہ ان سبھون نے آواز نہ دی
اور زمین سے دھوان نکلا برق نے کہا یہ حضور جادو ہین مجھکو اسمین دخل نہین ایک کنیز نے کہا حضور
یہ ایک شیشہ بھی تو پڑا ہے اب جو پلٹ کے اسنے دیکھا مثل بید کے کانپنے لگا طرف ملکہ کے پلٹا کہا او شوخ دیدہ
گیسو بریدہ یہ سارے فساد تیری ذات کے ہین اب سچ بتلا کہ شیشہ تو نے کیونکر پایا کہا حضور یہ شیشہ تو
مدت سے میرے پاس تھا ملکہ سے دیکر کہا کہ او ظالم سرکش ایک ہاتھ تجھکو مارونگا اور پھر ایک
ہاتھ اس برق فرنگی کو اور وہی خنجر اپنے گلے پر پھیر لونگا بلکہ ایک کام کرتا ہون کنیزون سے کہا تین کنہ جاو جبے

بڑے لاؤ مین چوطے بناؤ انمین تیل ڈال دو حکم کی دیر تھی کہ بڑے بڑے لکڑ لگادیے تیل کھولنے لگا برق تو اسیطرح بحبس و حرکت زمین پر پڑا ہو مثل برق تڑپ رہا ہو کبھی گھبرا کے کہتا ہو آپکی خواصون نے مجکو حکم دیا ہو کہ محلال کو مار ڈالو تب مین نے یہ حرکت کی خواصین قسمین کھاتی ہین محلال نے کہا کیون ملکۂ عالم تمکو ہمارے ستانے پر کچھ افسوس نہ آیا یہ شیشے کا راز تمنے بتایا مین حیران تھا کہ سارا باغ کیونکر خاموش ہو معلوم ہوا کہ اسکا بند و بست پہلے ہی کیا گیا خیر ملکۂ عالم ہم حسرت و یاس لیکر پردۂ دنیا سے جاتے ہین کسی عاشق نے معشوق کو آجتک قتل نہ کیا ہوگا بعد تمھارے مٹنے کے زندگی تو بیکار ہی لطف زندگی تو جاتا رہیگا مزہ اٹھ گیا ملکہ سر جھکائے ہوے کچھ جواب نہین دیتین مگر یہ کہتا جاتا ہو کہ اس کڑھاؤ مین تمکو ڈالونگا اس پہلو کے کڑھاؤ مین برق کو بیچ کے کڑھاؤ مین مین پھاندونگا مگر حسرت وصل مین عجیب حال ہے نظم

خرمن عمر جلے تیرے لب خندان سے
لیگئی کعبہ کو قسمت مجھے ہندستان سے
روز مولود سے ہو اصل حقیقت کا خیال
تخم امید نہ سرسبز ہوا باران سے
نیک طینت کو بدی کا نہین مقدور عوض
کب مسافر کو ملا چین وہ ویران سے
صحبت یار و رقیب آنکھوٹین پھر جاتی ہو
صاحب خانہ نظر آنے لگین مہمان سے
امن چاہے تو نہ رکھ عالم اسباب سے کچھ
جسطرح سے حرکت گوے کو ہو چوگان سے
عشق آنکھون کو ترا زو کے بنا کے بیٹھے
ہون وہ افتادہ زمین جو نہ اٹھی ہو بھگان
سجدہ آدم کو فرشتون نے کیا خوب کیا
دل منور ہو اگر روشنی ایمان سے
بخت خفتہ کو جگا کر اُسے نوکر رکھون
رطب و یابس کوئی باہر نہین ہو قرآن سے

برق کا کام تبسم نے لیا دندان سے
الحذر گردش چشم سیہ جانان سے
بوے خون آتی تھی دایہ کے مجھے پستان سے
حالت شمع حرارت سے بہم پہونچی ہی
انتقام اپنا نہ یوسف نے لیا اخوان سے
زہر ہر اور جہنم ہو مجھے بے محبوب
داغ ہوتا ہی مجھے لالہ و نافرمان سے
پست فطرت کو نہو رتبۂ اعلیٰ حاصل
ہاتھ آتا ہی کفن دزد کو کیا عریان سے
خط نورس نے جگہ کی رخ رشک گل پہ
حسن انصاف طلب ہوے اگر نیران سے
رنج دنیا مین زیادہ ہو تو راحت کم ہی
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہو انسان سے
نالہ کش جب سے ترے حسن کو مطلوب ہو گے
خواب کا روکنا ممکن ہو اگر دربان سے
شیر ہم اور نیستان ہو حصیر آتش

زلف سے چھٹکے مگر الجھی رخ جانان سے
درہم اک خلق ہو برہم زدن مژگان سے
مثل گل یار کو خندان نہ کیا گریہ نے
سر کٹے پر نہ ہٹے پانون مرا میدان سے
وحشت آباد جہان مین نہ کر آرام طلب
استراحت ہو زمستان سے نہ تابستان سے
آخر کار جہان سے ہو اگر آگا ہی
ایک تہ خانے کو دیکھا نہ بلند ایوان سے
تیغ قاتل سے اڑا یون سر شوریدہ مرا
آشنا سبزۂ بیگانہ ہوا بستان سے
آسمان سے ہو توقع کسے سرسبزی کی
وصل کا روز ہو کوتاہ شب ہجران سے
شمع کافوری کی حاجت نہین ہو مرقد پہ
عشق گل ترک ہوا بلبل ہندستان سے
کونسا لطف ترے روے کتابی مین ہین
سلسلہ فقر کا ہے ہی شہ مردان سے

برق فرنگی نے کہا ای شہنشاہ مین تو گنہگار ہون بیراتو قتل واجب و لازم ہو مگر مجھکو یقین ہو کہ آپ قتل نہ کرینگے خطا ہوتی ہو معاف فرما دینگے مگر ایسی معشوق خوبرو خوشخو سلیقہ دار عقلمند ہرچند کو ہم لندن کے رہنے والے ہین وہ وہ بتان فرنگ جنکو دیکھے بھوک پیاس جاتی رہے زاہد صد سالہ کی رال ٹپک پڑے دیکھنے والے کے ہوش درست نہ رہین مگر قسم ہی خداوند بقیاے زرین تن کی کہ یہ صورت زیبا آج تک نگاہ سے نہین گذری ایسی محبوبہ مطلوبہ کو قتل کرنا اور تیل مین جلانا آپکا دل کیونکر گوارا کریگا محلال جادو نے کہا ای برق فرنگی اسیواسطے یہ قبول کیا ہو کہ گود مین لیکر ایسا ظالم سرکش کو پھینکون اور آپ بھی پھاند پڑون جھک کر رہجاؤن آرزو دے وصل مین وصال ہو برق

تمھاری نامہ مین لکھا ہی کہ عمرو کی موت کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہی اگر کسی نے کوشش کر کے قتل کیا تو ہمنے ہمپر احسان کیا حکم آن مکارون کا باطل ہو آپ کو سعادت حاصل ہو مین سرخرو ہون ابھی تو آپ مجھکو اپنا دشمن جانتے ہین پھر دوست جانیے گا کہ ایسے مکار کو یہ پکڑ لایا اور بہار دھوکا وہ فورًا کھا جائیگا مین جاکے سب کیفیت بیان کرونگا کہونگا ایک عیاری جما آیا ہون اب جا کر قتل کرونگا اس دھوکے مین مین لگا کر اسکو زیر دیوار باغ لاؤنگا آپ پکڑ لیجیے گا فورًا گڑھا کھود کر اوس مین ڈالدیجیے گا مگر عنایت یہ ہو کہ کچھ دیر نہ فرمایئے گا اگر قید کیجیے گا تو وہ قید سے نکل جائیگا آپ ہی ذکر کرتے ہین کہ وہ زندان سیہ روسے نکل گیا مگر مین اسکو لشکر ہی مین چھوڑ کر آیا تھا ابھی بلا لاؤنگا محلال نے کہا او مکار کیون باتین بناتا ہی برق نے کہا مین تو صاف دل سے عرض کرتا ہون آپ مجھکو مکار کہتے ہین محلال جادو نے کہا تیری نیت کا حال سنوا دون ای گلہائے باغ دلکشا صاف صاف بتلاؤ کہ یہ مجھسے صاف صاف باتین کہتا ہی یا دام مکر پھیلاتا ہی یہ کہنا تھا کہ پھولون نے آواز دی کہ ای شہنشاہ یہ وہ شخص ہی کہ اگر اسکو قتل کر کے خون اسکا اور کافر کا ایک طشت مین رکھیے تو خون بھی اسکا رنگ ہو جائیگا اور اسکے مکر کو کیا پوچھتا ہی اتنے عرصے مین تیل بھی کھولنے لگا ملکہ کا چہرہ سرخ و سفید متغیر ہوا صاف ثابت تھا کہ جو بوقت سحر کیفیت ماہ تابان ہوتی ہی یا ستارہ سحری جھلملاتا ہی یا شمع مومی تھرا رہی ہی آستین رومال کر کے محلال جادو نے کہا کیون مکار تونے سنا برق نے کہا آپ ساحر ہین جو جس سے چاہیے کہوا دیجیے خیر قتل کر کے تو پچھتایئے گا کیا آپ سے یاد آئیگا مین آجتک اپنے خداوند لقیا کا معتقد ہون مگر کلیجہ برق کا دھڑک رہا ہی آستین رومال کر کے برق کو گود مین اٹھایا اور برق کا تڑپنا پکارتا ای ملکہ عالم خدا حافظ و ناصر مگر انشاء اللہ استاد و دالا نژاد خلیفہ ہمارے مہتر قران ایک لاکھ چوراسی ہزار بھائیون کا بھائی ہون مثل چیونٹیون کے گھر مین گھس پڑینگے اس بھیا کو زندہ نہ چھوڑینگے ہڈیان بھی انکی نہ بچینگی یہانسے تا بہ ملک سالوس صاف کر دینگے بھائی میرا ابو الفتح اصفہانی و عمران خطائی و مہتر برزگ خطائی وغیرہ یہ ایسے ہین کہ کسی مقام پر رک جائین کیون اپنے اوپر زندگی تنگ کرتا ہی مجھے کا ہیکو تنگ کرتا ہی خطا معاف کے لائق ہی محلال جادو نے کہا او مکار مین نے تیری مکاری کے گواہ گذران دیے دیکھا تو نے ابھی گلہائے باغ نے کیا شہادت دی برق فرنگی نے عرض کی حضور یہ آپکا سحر ہی اب تو ملکہ کو بھی تاب نہ آئی بول اٹھی کہ او جلاد بانی ظلم و بیداد ارے کیا کرتا ہی خبردار اسکو تیل مین نہ ڈالنا محلال جادو نے پٹ سے آواز دی او گیسو بریدہ تو اسی کے واسطے تڑپتی ہی ابھی تو پہلے خیر منا بموجب مضمون شعر

شعر ای دوست بر جنازہ دشمن چو بگذری ٭ شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود ٭

یہ دوسرا کڑھاؤ جو گرم ہو رہا ہی یہ آپ کے واسطے تیار ہی تیسرا کڑھاؤ میرا حصہ ہی اب اسمین کیا قصہ ہی ہم تم یہ تینون کباب ہو گئے سمجھئیں محلال جادو چاہتا ہی کہ دوڑ کے برق فرنگی کو اب یہ کڑھاؤ مین ڈالے کہ ایک آواز مہیب آئی زمین باغ تھرائی صدا یہ تھی کہ او محلال بدمآل کیا کرتا ہی خبردار ارے بندۂ خوابی کو ہمارے آگ مین ڈالنے کا ارادہ نہ کرنا اگر یہ جل گیا تو اسی تیل مین ساری دنیا کو جلا دینگے کنیزین کانپ گئین اور بعضی آنچل پر بین گو دے محلال بدخصال کی برق فرنگی چھوٹ کے زمین پر گرا محلال جادو گھبرا کے طرف آسمان کے دیکھنے لگا دیکھا کہ خداوند سالوس دیو پر تخت پر سوار تخت اڑا ہوا آتا ہی پھولون سے

آوازین آنے لگین مبارک مبارک مبارک اجی آگئے لو اجی آگئے محلال جادو ا تو باندھکر کھڑا ہوگیا
تخت اُتر کر زمین پر آیا محلال جادو چیخین مارکے رونے لگا کہا یا خداوند فریاد ہے فریاد ہی وقت امداد
ہو سالوس ٹہلتا ہوا چبوترے پر آیا کنیزین دوڑ دوڑ کے سجدہ کرنے لگین محلال نے طرف اُس
نازنین مہ جبین مہر تمکین حور خصال پری تمثال کے دیکھا اور کہا ارے یہ تین کرتھاؤ کیسے بنائے کہا کیا
خداوند کیا عرض کیا جاوے ایک شرم کی بات ہی مگر آپ نے پیدا کیا ہی آپ سے کیا پردہ ہی پانچ برس
گذرے مجھکو اسیر عاشق ہوئے کوئی منت اور خوشامد نہین اُٹھا رکھی مگر اس ظالم نے نہین مانا یہ
برق فرنگی نہین معلوم کیونکر آیا دیکھیے خداوند یہ شیشہ رکھا ہی اسمین آب ومیدہ سحر تھا وہ اسنے بتلا دیا ہی
برق فرنگی نے شیشہ نکالا پانی سب باغ پر چھڑکا سحر میرا بند ہوا اگر یہ شیشہ مجھپر پھینک مارتا تو مین
جل بھُن کر خاک سیہ ہو جاتا اسکا ہاتھ کانپا شیشہ اسکے ہاتھ سے گرا زمین سے دھوان نکلا تب مین نے
اسکو گرفتار کیا اس معشوق سرکش کو یہ خیال نہ آیا کہ ہمارا عاشق ہی جاننے والا بنا ہی اس سے کیونکر راز کہا گیا
سالوس نے کہا آج قدرت سب فیصلہ کرکے جائینگے ہمنے پیدا کیا ہی دل کا قفل کھول دینگے تیرے
پہلو مین لیٹ کے سوئے جسطرح تم عاشق ہو یہ عاشق ہو جائے یہ سنکر قدمون سے سالوس کے محلال
لپٹ گیا آنکھون سے تلوے لگانے لگا کہا یا خداوند فرد تو نے ایسی خبر سنائی ہی ٭ تن بیجان مین جان
آئی ہی ٭ جان و دل سے ہوا مین تجھپہ نثار ٭ ای مسیحا مین تیرے منھ کے نثار ٭ کیا خداوند نے بات کہی
دل کو قوت روح کو راحت ہوئی سالوس نے پشت پر ہاتھ رکھا کہا مین بالکل فیصلہ کرونگا شیشے کو
ہاتھ مین اٹھا لیا کہا اسکی تو نے کیا کیفیت رکھی تھی محلال جادو نے کہا یا خداوند یہ میری جان و روح ہی
اگر میری پیشانی پر پڑ جائے تو مین جلنے لگون مگر ایسا سحر میرا کامل تھا کہ اسنے سب درختو پر پانی
چھڑکا مگر زمین باغ نے آگاہ کر دیا دھوان نکلا اُس سے آواز آئی اگر اسوقت بھی شیشہ مار دیتا تو میرا
کام تمام تھا اب اگر کوئی مار دے تو مین جل جاؤن سالوس نے کہا ہم تیری پیشانی پر مارینگے یہ سنکے
ہاتھ مین تلوے جاتے ہین محلال جادو کہتا ہو خداوند ہمارے پیدا کرنیوالے ہین اسوقت قدرت کو کیونکر
خبر ہوئی کہا او بیحیا احمق ہم تیرے بھروسے پر خدائی کرتے ہین یہان تیرے پاس کھڑے ہین پردہ
غافل کی خبر لے رہے ہین آج چالیس ہزار دیوزادو پریزاد پیدا ہوئے محلال جادو نے عرض کی یا خداوند
مین اس دھوکے مین پھنسا کہ اس ظالم نے کہا کہ مین نظر کردہ سامری و جمشید ہون سامری کی صورت
کے پتے دیے کہا آپ پہلو مین معشوقہ کے بیٹھ تو ہم شیشہ سیدی پیشانی پر مارین ارے بیحیا مین پھر
پریزادان مین بیٹھا تھا پریزادون نے آگاہ کیا کہ محلال جادو یہ حرکت کرتا ہی برق فرنگی کو قتل مین
ڈالتا ہی خود بھی جل جائیگا مین سمجھا اگر اور کسی کو روانہ کرونگا تو اسکا کہنا نہ مانیگا خود ہی چلون آج تو نے
یہ بھی دیکھ لیا کہ اسی تخت پر سوار ہوکر ہم عرش اعلی پر جاتے ہین فرشتون سے ملاقات کرتے ہین
اس تخت کو تو نے کبھی نہ دیکھا ہوگا سالوس شیشہ ہاتھ مین لیے ہوئے ٹہل رہا ہی محلال جادو
نے عرض کی یا خداوند بیٹھ جائیے برق فرنگی کے مقدمے مین کیا تقدیر ہوتی ہی سالوس نے کہا ہم
اسکو زندہ جہنم مین ڈالینگے برق فرنگی حیران ہی کہ سالوس یہان کیونکر آیا عین وقت پر پہونچا اجل تو
یہ ہی کہ اسی نے مجھکو بچالیا سالوس نے کہا پہلو مین معشوق کے بیٹھ جا مین قفل اسکے دل کا کھول دون

بخوبی تاثیر ہی کہ نہین محلال جادو نے عرض کی یا خداوند خوب تاثیر ہی ڈرتے ڈرتے پہلوے معشوقہ مین بیٹھا سالوس نے ما بان ہاتھ بڑھا کر قلب پر نازنین کے رکھا اور پکار کر کہا او سرکش آج سے ہماری بجلی خاص کو آزردہ نہ کرنا اسکے حکم کی تعمیل کرنا یہ کہکے پلٹے کہا دیکھ مجھسے آنکھ ملا قفل دل کا اس سمن بر کے کھولدیا دیکھ کن نگاہون سے تجھکو دیکھتی ہی جیسے ہی محلال جادو نے سر اٹھایا سالوس نے کہا او ستارو دغاباز دیکھون تو باغ سحر بند کیا کرتا ہی نعرہ

تراشندۂ ریش کفار ہون
صبا ٹھوکرین کھاے ہر ہر قدم
دوندہ جہان گرد طرار ہون

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
زمانے کا مکار غدار ہون
اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
جہانگیر عالم کا عیار ہون

مرے گرے کا بہتا ہی جہان
مرا تیز رفتار ہو گر قدم
نہ پلئے مری گرد پاپوش کو

یہ کہکے شیشہ جو پھینکر مارا زمین سے بھی دھوان نکلا گلون نے بھی آنکھین کھولین غنچے بھی چٹکنے لگے مگر شیشہ جو پیشانی پر اس مردود کی پڑا ایک دناتا ہوا اتنے شعلے سر سے نکلے کہ جا کے تختستان پر گرے درخت جلنے لگے زمین سے شعلے نکلنے لگے آوازین ہیبت ناک آئین ہر طرف یہی صدا تھی کہ تباہ ہوے برباد ہوے ہاے افسوس باغ مین ہواے خزان چلی طائر جلکر گرے زمین کے طبقے اُڑ گئے ملکہ مہر طلعت نے اُٹھکے خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کی بلائین لے لین برق تڑپ کر اُٹھا خواجہ عمرو بن امیہ ضمری تو مال لوٹنے لگے جو گھڑے جنگیر عطر گلاب پاندان سب اُٹھا لیے برق نے کنیزون کی انگوٹھیان چھلے کچھ کمر مین چھپائین دو تین منھ مین ڈال گیا کچھ وہین ریت مین چھپا دیے خواجہ عمرو نے دیکھا کہا کیون بے انگوٹھیان چھلے ان کنیزون کے کیا ہوے برق نے کہا اُستاد یہ لوگ انگوٹھی چھلے نہین پہنتے پہننا انگوٹھی چھلے کا عیب جانتے ہین عمرو نے برق فرنگی کا منھ پھولا ہوا دیکھا ایک طمانچہ مارا چار انگوٹھیان منھ سے نکل پڑین خواجہ نے اُٹھا کر زنبیل مین ڈال لین برق فرنگی نے کہا اُستاد یہ تو مین نے روپیہ دیکر چار انگوٹھیان بنوائی تھین مین نے بڑی مشقت کی اپنی جان لگا دی شیشہ مارنے کے وقت البتہ ہاتھ پانون کانپ گئے بس نگاہ قہر و غضب سے اس بیحیا نے دیکھا اور زمین سے دھوان نکلا کہ مجھسے کچھ نہو سکا قضا تو ٹل گئی آپکے ہاتھ سے تھی مگر آپ خوب وقت پر آ گئے ملکہ مہر طلعت خوب روئی کہا خواجہ عمرو خدا تمکو سلامت رکھے آج آپنے عجب مژدہ سُنایا آپ کے دم کی برکت سے مجھکو بھی بشارت ہوئی جب برق فرنگی نے مجھکو بیدار کیا تب بھی مین نے کہا تھا کہ بیان برق فرنگی آ گئے آپ کے بزرگ مجھکو آگاہ کر گئے تھے مگر یہ بھی فرمایا تھا کہ برق آئیگا مگر بیکار رہیگا خواجہ مین کانپتی تھی کہ اگر اسکا رنگ بگڑ گیا تو اسوقت کیا ہوگا اب دیکھیے اس ملعون نے تین گڑھا و تیل سے گرم کیے تھے برق فرنگی کو تو وہ مکار پھینکنے چلا تھا ایک گڑھاؤ مین یہ ظالم مجھکو ڈالتا ایک مین آپ اپنے تئین گرا دیتا اب خود نہین معلوم گرتا بھی یا نہ گرتا مگر اب آپ طرف باغ اجلال جادو کے تشریف لے چلین کنیز بے تمیز بھی سامان کرکے حاضر خدمت فیضدرجت ہوتی ہی خواجہ یہ اجلال کا چھوٹا بھائی تھا کہ جسنے باغ سحر بند کر رکھا تھا برق فرنگی نے کیا کار نمایان کیا مگر پھر زمین نے اسکو اوڑا دی مگر اجلال ملعون نے زمین آسمان سحر بند کر رکھا ہی اسکا قتل بہت دشوار ہی بس آپکا کمال یہ ہی کہ ملکہ کو بیدار کر دین جب مین اور وہ مل کر لڑونگی تب شاید اجلال جادو مغلوب ہو اُنہین زمین و آسمان اُسنے سحر بند کر رکھا ہی کوئی کھانے پینے کی چیز اسکو نہ دیجیے گا مگر ملکہ کو بیدار کر دیجیے گا

عمرو نے کہا ملکہ کے بیدار ہونے مین تو بڑی ہی مصیبت اور جھگڑے پڑینگے ملکہ مہر طلعت وزیرزادی
نے کہا مین ابھی لاتی ہون یہ کہکے طرف اسی باغ ویران کے دیکھا سب جلا ہوا پڑا ہی قصر تمام گرے
پڑے ہین ایک دالان چھوٹا سا باقی ہی ایک نخل کہ ابھی سرسبز و شاداب ہی وزیرزادی نے اُسطرف
اشارہ کیا کہ لا انگشتر سامری قسم ہی تجھکو سامری و جمشید کی نخل اُکھڑ کر گرا بیچ سے اُسکی ایک ڈبیا نکلی
مہر طلعت نے ڈبیا کھولی ڈبیا سے ایک انگوٹھی مثل ستارہ سحری چمکتی ہوئی نکلی وہ انگوٹھی مہر طلعت
نے خواجہ عمرو کو دی اور کہا خواجہ صاحب جہانتک آپ سے ہو سکے اس انگشتر کو جسم سے ملکہ عالم کے
مس کیجیے گا ملکہ کو ہوش آئیگا سحر بھولا ہوا یاد آجائیگا اور دوسری انگشتر حاضر کرتی ہون اپنے ہاتھ کی
جسوقت ملکہ کو ہوشیار کرنا منظور ہو تو پان روشن کرکے اس انگشتر کو آمین ڈالدیجیے گا ایک شعلہ
بھڑک کے نکل جائیگا وہ شعلہ ہمکو خبر پہونچائیگا ہم جبس حقیقت سے آئینگے آپ ملاحظہ فرماوینگے
اس اجلال جادو کی ذات سے فساد پھیلے ہمارے بادشاہ جم جاہ جنت آرامگاہ کو پکڑ لیا گرفتار کرتے
ہی قتل کر ڈالا برکت سے آپ کے مذہب کی ہم بھی اسپر غالب آئین تب دل ٹھنڈا ہو اُسیطرح
اسکے خاندان کو مٹائین تب روح کو راحت ہو مگر مدد سے آپکے خدائے نادیدہ کی سب کچھ ہوگا
بزرگان دین نے آپ کے اس قید مین ہمکو اور ہماری ملکہ کو بشارت دی کہ خواجہ عمرو آکے سب
مشکل آسان کرینگے یہ بھی فرمایا کہ انجام بخیر ہی سب امورات بخوبی سمجھا دیے کان مین بھی کچھ کہدیا اور
کہا بسم اللہ آپ تشریف لے جائین اس حوالی مین جہان جہان پر ہمارے کارگذار قید ہین اُن سبکو
چھڑا کے رہا کیجیے اب ہم سامان آپ کی خدمت مین آنیکا کرینگے خواجہ عمرو بخوبی ملکہ سے عہد واثق کرکے
باغ سے باہر نکلے برق فرنگی ساتھ ساتھ ہی برق فرنگی نے کہا اُستاد انگوٹھی مجھکو دیجیے مین جاتے ہی
ملکہ کے جسم سے مس کردون عمرو نے جواب دیا ابے گدھے مین آٹھ پہر باغ اجلال مین رہا گلیم اوڑھے
رہا گلیم نہین اُتاری تو جاکے کیا کریگا برق فرنگی نے کہا بہت اچھا ساتھ نہ لیجائیے مگر مین اُونگا عمرو نے
ہاتھ پکڑ لیا کہا ابے جاتے ہی پھنس جائیگا برق نے کہا آپ چھڑا نہ لینگے عمرو نے کہا وہان مین بھی مجبور
ولاچار ہون میرا کچھ زور نہین چلتا باغ اُسکا سحر و ساحری سے آراستہ ہی سنا تو نے کہ ملکہ نے کیا کہا
برق فرنگی نے کہا اجی واہ اُستاد ڈراتے ہو اُنکی بات کا کیا اعتبار عمرو نے کہا تو لشکر مین جا اور جاکے
دیکھو کہ سمنکال بدفال نے کیا کیا برق نے عرض کی اُستاد وہان تو مین نہین جاؤنگا یہ ہنگامے یہان کے
مین نہ دیکھون عمرو نے کہا تو میرے ساتھ سے تو جائیے برق نے کہا ادھر کے صحرائے خارستان ابھی
کچھ کھانے کو نہین ملتا عمرو نے کہا ابے کیا کچھ مین نان بائی ہون میرے پاس کیا رکھا ہی برق فرنگی نے
عرض کی اُستاد مین منزلون مین مر جاؤنگا جب برق بہت تڑپا تب خواجہ نے ایک سوکھی خمیری
روٹی اور سوکھے سڑے کباب نہین معلوم کس زمانے کے پڑے ہوے دیے برق نے کہا
اُستاد یہ تو ایک وقت کا بھی نہین کہا بیٹا بس جاؤ تمکو زیادہ ضد کرنا نہین چاہیے برق فرنگی رخصت ہوا
روانہ ہوا دل سے کہتا ہوا کہ ای برق باغ مین اجلال جادو کے گھس جاؤن اور جاتے ہی عیاری کرون
یہ سب نخرے یونہین رہجائین باغ سحر سے معمور ہی تو ہو کیا ہوگا اُستاد ظاہر مین تو یہ کہینگے دل مین خوش
فرمائینگے کہ ایسی عیاریان نہین ہو سکتی ہین دل مین تو ضرور سمجھتے ہونگے جو ہر شناس فلک اساس مین

خوب سمجھتے ہونگے راہ مین دریافت کرتا ہوا جاتا ہی کہ باغ شہنشاہ اجلال جادو کا کہان ہی سب لوگ نشان بتلا دیتے ہین آتے آتے راستہ طی کرتا ہوا سامنے باغ دلکشا کے پہونچا در باغ پر ایک سڑک کی سڑک نخلہاے شہتوت کی ہی ایک فقیر کی شکل بنکر ایک نخل کے نیچے بیٹھ رہا در باغ کو دیکھ رہا ہی تھوڑی دیر مین ایک کنیز کو دیکھا باغ سے نکلی معلوم ہوتا ہی کہ کچھ سودا لینے طرف بازار کے جاتی ہی۔ برق فرنگی نے جھٹ پٹ کنارے پر آکے رنگ و روغن عیاری کا لگایا ایک جوان معقول کی صورت بنکے تیار ہوا کھڑی کھڑی سوچھین کتری کتری داڑھی گورے گورے عارض انگرکھا چست پہنے ہوے پاجامہ شروع کا بھاری جوتا ایکطرف کترا کے آواز دی بی جانے والی ذرا ادھر بھی دیکھنا کنیز نے پلٹ کے ایک جوان خوبصورت کو دیکھا بے اختیار ہنس پڑی کہا کیون میان کیا کہتے ہو کہا بی بی آٹھ دن سے دن دن بھر یہان کھڑے رہتے ہین بڑی بڑی جفائین سہتے ہین تمھین دیکھکر دل کو تسکین آتی ہی ورنہ خود بخود طبیعت گھبراتی ہی یہ کہکے آنچل دوپٹے کا پکڑ لیا آنکھون سے آنسو جاری ہوے رو رو کے یہ اشعار عبرت آثار پڑھنے لگا اور عرض کی کہ اب تو میری یہ حالت ہی نظم

باقی ابھی پردہ ہی دیدار کے لیے
آنکھین مری کلیم ہین دیدار کے لیے
قول اپنا ہی یہ سبحہ و زنار کے لیے
کیفیت شراب ہی میخوار کے لیے
اتنی ہی ہی نمود مرے یار کے لیے
بیداغ لالہ رو گل بیخار کے لیے
دو آنکھین چہرے پر ہین تیرے فقیر کے
اکسیر یہ سفوف ہی بیمار کے لیے
بے یار سر پٹکنے سے ہلتا ہی گھر مرا
سایہ پری کا ہی تری دیوار کے لیے
ای شاہ حسن زلف و رخ و گوش و چشم و لب
طاؤس نے قدم ترے رہوار کے لیے
حاجت نہین حنا کی ای نازنین تجھے
کیا چاشنی ہی شربت دیدار کے لیے
سودائے زلف یار مین کافر ہوا ہون مین
سودا ہی اُس پری کے خریدار کے لیے
معشوق کی زبان سے ہی دشنام دلپذیر
مہتاب ہی لحد کی شب تار کے لیے
خلوت سے انجمن کا کہان یار کو دماغ
کیا کیا شگوفے چھوٹتے ہین یار کے لیے

ورنہ کوئی نقاب نہین یار کے لیے
خدیے بہت اُس ابروے خمدار کے لیے
دو بھنورے ہین یہ کافر دیندار کے لیے
سیری ہوگی نشۂ دیدار کے لیے
شہرہ ہی جسقدر مرے اشعار کے لیے
شمشاد اپنے طرّے کو بیچے تو لیجیے
دو گھیرے ہین بھیک کے دیدار کے لیے
حلقے مین زلف یار کے موتی پرو دیجیے
رہتا ہی زلزلہ در و دیوار کے لیے
بلبل ہی کو بہار کے جانیکا غم نہین
کیا کیا علاقے ہین تری سرکار کے لیے
آیا جو دیکھنے ترے حسن و جمال کو
زیور ہی سادگی ترے رخسار کے لیے
اُس بادشاہ حسن کی منزل مین چاہیے
سنبل کا تار چاہیے زنار کے لیے
جو بنگیے بعد فنا اپنے استخوان
شیرینی زہر ہی تری گفتار کے لیے
وہ مست خواب چشم ہی کوئی
وہ جنس بے بہا نہین بازار کے لیے
جھگڑا ہوا ہی مین سوچ کے راہ وفا مین پاؤن

طور تجلی ہی ترے رخسار کے لیے
جو رنگ کی کمی نہین تلوار کے لیے
لطف چمن ہی بلبل گلزار کے لیے
پانی نہین چہ ذقن یار کے لیے
وحشت عدم سے آتے ہین باغ جہان مین
اُس لالہ رو کی کلنگی دستار کے لیے
سرمہ لگا لیجیے آنکھون مین مہربان
دندان ضرور ہین دہن مار کے لیے
بیٹھا جو اسکے سائے مین دیوانہ ہو گیا
ہر برگ ہاتھ ملتا ہی گلزار کے لیے
جال ابر کی چلا جو گلستان مین جھوم کر
پکڑا گیا وہ عشق کی بیگار کے لیے
بیمار تندرست ہو دیکھے جو روے یار
بال ہما کی پرچھتی دیوار کے لیے
زنجیر و طوق جو کہ ہی بازار دہر مین
دولت سرائے یار کی دیوار کے لیے
جان سے عزیز تر ہی مرے دلکو داغ عشق
کیا مرتبہ ہی فتنۂ بیدار کے لیے
پہنا ہی جب سے تو نے شب ماہ مین سیہ
پیچھے لگائے انکھین رفتار کے پیچھے

جو شستری ہی بندہ ہی اُس خوش جمال کا
مقدور ہو جو بلبل گلزار کے لیے
اندھیری ہی جو دم کی نہ اُسکے ہو روشنی
کچھ انتہا نہین کرم یار کے لیے

یوسف بنے غلام خریدار کے لیے
کھلائے زخم سے ہون شہادت طلب کیا
یوسف مرا چراغ ہی بازار کے لیے

سو نیکیے پٹے ہو وین ہر اک گل کے کان مین
توفیق خیر ہو تری تلوار کے لیے
احسان جو ابتدا سے ہی آتش وہی ہی آج

کنیز ہنسنے لگی کہا تم تو بڑے شاعر معلوم ہوتے ہو جوان نے کہا مین ہمیشہ شاعرون ہی مین رہا کرتا ہون میرا تخلص میان چلبلی ہو ولد لاؤ بالی ہی کنیز خوب ہنسی کہا میان بڑے ظریف تم ہو جوان نے کہا ظریف تو نہین شریف ہون لیق ہون تمھارا طالب تمہیر غالب کنیز سے خوب مسخرے پن کیے کنیز بھی چھیل جاتی ہی کبھی شرماتی ہی کبھی ہنستی ہی کبھی آواز سے کستی ہی کبھی بلاتی ہی کبھی ہٹاتی ہی برق ہنسی ہنسی مین لگا کر اک تخل کی آز مین لایا آنکھ سے آنکھ ملا کر ایک حباب مار دیا کنیز بیہوش ہو کر گری برق فرنگی ٹانگ پکڑ کر کنارے لایا کپڑے اُسکے اُتار کے آپ پہنے اور اُسی کنیز کی شکل بنے ہنستے ہوئے طرف باغ کے چلے یہ نہ یاد رہا کہ لینے کو کیا آئی تھی جیسے دروازے پر پہونچے محلدار نے کہا اری سکہ چین تیری ڈلیان لائی چھو چھو بازون کے لیے کم رہی ہی برق فرنگی نے کہا وہ سب پیسے مہری مین گر پڑے جب سے یہ ننگوڑے بنیے لگے ہین مہریان خراب ہوگئین جا بجا گھدی ہوئی ہین زور نہین چلتا محلدار نے کہا اگر پیسے گر گئے تھے تو پلٹ کیون آئی ہیرا لال تنبولی سے میرا نام لیکر لے لیے ہوتے کہا بوا محلدار ایک اور مصرکہ گذرا پیسے تو مہری مین گر مہری سے ایک بدمہری شکل مجکو دیکھکر ہنسی مین نے کہا بی بدمہری کیا ہنستی ہو بدمہری نے کہا مین بہن بہین آگی ہون ساہری کی آشنا ہون وہ بھی رات کو یہین آتے ہین روتے ہوئے جاتے ہین مگر بڑے مزے اُڑاتے ہین جا تجھکو تو اب ہوا پیسے نہ اُٹھا ہمارے یہان رات کو تیل جلانے کو نہ تھا اُسکی جمع آگئی مین وہان سے گھبرا کے بھاگی میری آنکھون کے پردے اُٹھ گئے پونے دو سو خداوندون کی صورتین معلوم ہوتی ہین سب ایک تخت پر بیٹھے ہین مجھکو بلاتے ہین اب تو سکہ چین نذر کردہ ساہری جمشید ہوئی یہ سوچتے ہی سب نے اسکو گھیر لیا کوئی کہتی ہی بوا مین ماندی تھی اچھی ہو جاؤنگی سکہ چین کہتی ہی اب آج مرجاؤ گی کسی نے کہا میرے لڑکا ہوگا پیٹ پر ہاتھ رکھدیا کہا کل ہی لڑکا ہوگا کہا دیکھو پیٹ مین دوڑ رہا ہی ایسی ایسی باتین کرتے ہوئے مراد مندون نے گھیر لیا کسی نے ہار پہنایا کسی نے عطر لگایا یہ جو سب کے بیچ مین باتین بناتے ہوئے اس صورت سے باغ مین آئے اجلال جادو فرش پر آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے بیٹھا ہی رات بھر کی مصیبت اُٹھائے ہوئے کلمات معشوق سخت و سُست سُنے ہوئے وصل سے مایوس وصال کا طالب رفیقون سے شکایت معشوق کر رہا ہی کبھی کہتا ہی کیون صاحب میرا نامہ بر گیا تھا پلٹ کے نہ آیا نہین معلوم نامہ بر پر کیا گذری رفقا کہتے ہین نہین معلوم افتاد اُسپر کیا پڑی جب تو پلٹ کے نہین آیا اجلال کہتا ہی تعجب کیا ہی جو اُسپر کوئی آفت نازل ہوئی ہو نامہ بر کا حال سُنیے کہ برق فرنگی نے بیہوش کرکے درہ کوہ مین ڈال دیا تھا کاہ فروشون نے ہوشیار کیا نامہ اپنی جھولی مین نہ پایا اُٹھ کے بھاگا دل سے کہتا ہی یہ مجھکو کیا ہوگیا مین نے اپنے شہنشاہ جہاد کے نامے کو کیا کیا خراب بہت ہی بری چیز ہی نشے مین یہ کیفیت ہوئی کہتا جھکتا ہوا چلا حیران پریشان در باغ پر آیا محلدار نے کہا میان راہبر جاؤ تمھین اجلال جادو یاد کر رہے ہین یہ بلا تکلف اندر باغ کے آیا راہبر کو دیکھتے ہی غنچے چٹکے پھول ہنسے بلبلون نے غل مچایا درخت وجد مین آئے سارا باغ شگفتہ ہوگیا ہر سمت سے صدائین آتی تھین کہ میان راہبر آسیے رسم و راہ سے آگاہ نہ تھے خوب بیچے یہان

سکہ چین کی خاطر مدارات ہو رہی ہے کہ ہمارا راہبر آتا ہی اجلال جادو نے کہا جلد لاؤ یہ سنکر برق فرنگی کے
ہوش اُڑ گئے کہ راہبر سامنے آیا اجلال جادو نے راہبر کو اپنے پاس بلاکے دریافت کیا ای راہبر جادو
تجھکو کہان دیر لگی اُسنے عرض کی کہ خداوند کیا بیان کرون عجب معرکہ گذرا مین جاتا تھا ایک چشمے پر پہونچا
ایک ساحر نے مجھکو منع کیا کہ خبردار پانی نہ پینا برق فرنگی تو کنیزون کے پیچھے ہٹا اور نکلکر بھاگا اجلال نے
کہا ارے سکہ چین کہان گئی ابھی تو ہار پھول پہنے کھڑی تھی کنیزین دوڑین کہ ابھی تو نکلکر گئی ہی اجلال
نے کہا بلا لاؤ باہر نہ جلنے پائے برق فرنگی برابر محلدار کے پہونچا ہی محلدار نے کہا سکہ چین کہان جاتی ہی
برق نے گھبرا کے کہا وہ سامنے خداوند بلاتے ہین یہ کہکے نکلکر بھاگا خواصین جو دوڑی ہوئی آئین محلدار نے
پوچھا کیا ہی کہا سکہ چین کو اجلال جادو بلاتے ہین برق فرنگی بھاگ کے ایک غار مین جاکے چھپا مگر تھر تھر
کانپ رہا ہی جی مین کہتا ہی ای برق یہ رنگ مٹا وہان راہبر نے یہ سب حال اپنا اجلال جادو سے بیان
کیا اور کہا حضور خطا کسی نے جھولی سے نکال لیا مجھے ہیزم فروشون اور کارکشون نے ہوشیار کیا دماغ پر
بیہوشی چڑھی تھی بھوک کے مارے مر رہا ہون مین نہین سمجھا کہ وہ کون شخص تھے اجلال نے کہا بڑا
غضب ہوا اجلال جادو نے پکار کر آواز دی ای باغ جمشیدی یہ کیا معرکہ تھا سکہ چین کیونکر بھاگ کے
چلی گئی اب دولت کو مفصل ظاہر ہو یہ جو پکار کے کہا گل بوٹے ہنسنے لگے شاخین جھومین درخت وجد مین
آئے نرگس نے آنکھ کھولی پکار کر کہا کیون بوا سوسن یہ کیا معرکہ ہی صد زبان ہو کیون حیران و پریشان ہو
سوسن نے جواب دیا کہ بوا باعث انقلاب یہ ہی کہ برق فرنگی شاگرد عمرو نے بیان راہبر کو بیہوش کر کے
ڈال دیا تھا نگوڑا سکہ چین بنکر آیا تھا تو نے دیکھا نہین بھاگ گیا ہمارے شاہ تو بیہوش ہین آٹھ پہر اسی فکر مین
رہتے ہین کہ معشوق کا مزاج کیسا ہی ای بوا نرگس آٹھ پہر دیکھتے ہین جلتے ہین منھ سے نہین بولتے ہین کیا نہین
کس سے کہین اجلال تو اچھلنے لگا کودنے لگا کہا ارے اس عیار کا کلیجہ دیکھو میرے باغ مین یون گھس آیا
اور پھر یون نکل گیا تم سب نے کیون جانے دیا کنیزون نے کہا واری ہم کیا جانتے تھے کہا جاؤ باغ کے قریب دیکھو
کنیزین تو تلاش کرنے چلین برق فرنگی غار سے نکلا ہی ایک جھنڈی کی آڑ مین بیٹھا ہی کہ دیکھا اسنے بارہ چودہ
کنیزین نکلین سمجھ گیا کہ میری تلاش مین نکلین ہین اور زیادہ چھپ گیا کنیزین ڈھونڈھنے لگین شعلہ نامے
کنیز بھڑکتی ہوئی اُس طرف آئی برق فرنگی نے نکلکر حلقہ ہائے کمند مارے گرتے ہی بیہوش کیا اُسی کی شکل
بنکر کہتا ہوا دوڑا ای بوا وہ نگوڑا کہین نہین ملتا چلو پلٹ چلین ایسا نہو کوئی شیر نکل آئے کوئی جانور درندہ
ستائے سب خواصین کہتی ہوئی پلٹین بوا شعلہ گھبرائی کیون ہو کہا بوا مین نے نیولے اور سانپ کو لڑتے
ہوے دیکھا آخر نیولے نے سانپ کو مار ڈالا اُسوقت سے میرا دل کانپ گیا اسطرح کی باتین کرتا ہوا چلا
بلا تکلف باغ مین چلا آیا اجلال غصہ مین بیٹھا ہی کنیزون سے پوچھا ارے کہین پتہ لگا برق نے سب سے
آگے بڑھکے عرض کی حضور وہ تو کہین نہین ملتا سارا باغ جنگل چھان ڈالا کہین پتہ نہین ملتا نہین معلوم نگوڑا
کہان بھاگ گیا یہ کہکے پاس بیٹھ گیا پیر دبانے لگا اجلال نے کہا شعلہ آج تجھکو کیا ہو گیا کیا کہتی ہی کہا حضور مین نے
رات کو ایک خواب دیکھا آپ سے کہنے کو تھی مگر موقع نہ پاتی تھی اسوقت جو آپ کو شگفتہ دیکھا مین بھی قصہ
لے بیٹھی مین نے خواب مین دیکھا کہ آپ اور ملکہ بیٹھی ہین آپ ہاتھ جوڑتے ہین ملکہ سرکشی کر رہی ہین ایک طرف سے
ایک آواز ہیبت ناک آئی مین نے گھبرا کے اُس طرف دیکھا ایک شخص سیہ فام بہت بڑا قد چہرہ طاوس کا

ایک سونا لگتی ہوں مجھسے کہنے لگا کہ میٹھی ہے اور اس معشوق سرکش کو نہین بھاتی ہے تیرے سمجھانے سے یہ غرور ضرور ہان جائیگی تیرے کہنے کے ہرگز خلاف نہ کریگی مین صورت دیکھکر کانپ گئی تھی ہاتھ پانون مین رعشہ تھا بول نہ سکتی تھی بس پھر جو مین نے پلٹ کر دیکھا وہ غائب ہوگئے جب مین کچھ نہ بولی اور آپ نے جلسہ برخاست فرمایا ایک ہاتھ میرے گلے پر قائم ہوگیا اور آواز آئی کہ ہمنے علم موسیقی بھی عطا کیا آج دونو جلسہ جاتین اور ملکہ کو بلا مین گانے مین بھی میرا امتحان کرین دیکھیے کچھ تاثیر ہوئی یا نہین ہوئی اجلال جادو نے کہا تونے سارا نقشہ صورت سامری کا بتلایا یہ وضع اور صورت زیبا تو خداوند کسنہ کی ہے ہرچند کہ ہم مطیع مذہب خداوند سالوس ہوے مگر دل سے بزرگی مذہب سامری کی نہین گئی مین ابھی جلسہ جماتا ہون پہلے گانے کا تو امتحان کر تجھے کبھی اول بھی گانے کا شوق تھا کہا حضور آواز میری بری تھی جب کبھی گاتا تھا مین کنارے جا بیٹھتی تھی دیکھیے سنیے مین ابھی سناتی ہون با بان کھینچ کر ٹھیک بجانے لگی کہا حضور دیکھیے یہ بھی نئی بات ہے اس ٹھیکے پر تو ٹھیک ہون خیال تو یہی ہے کہ گانا بھی آگیا ہو راگ راگنیان تو دکھائی دیتی ہین سب کے نام بتاؤن راگنیون کے ذکر کرون اجلال نے کہا کچھ گا تیری باتون مین سوز و گداز ہے یقین ہے کہ خوش آواز ہے برق فرنگی کو تو جلدی ہے تڑپ رہا ہے کہ استاد نہ آنے پائین مین اپنا کام کر گذرون کہ استاد اگر کہین کہ برق نے یہ کام کیا یہ سوچ کے یہ اشعار عبرت آثار شرر انگیز عشق آمیز بمیان نسیم کے گانا شروع کردیے اور خوب ہوا باندھی اشعار

جو بسے تکتی ہے تیرا عارض پر نور شمع — دیکھو تو کیا دیکھتی ہے او بت مغرور شمع
پارسائی کے ہین دعوے کیون نہو مغرور شمع — پردۂ فانوس مین ہے شاہد مستور شمع
جلوۂ عارض سے تیرے کیون نہ بھاگے دور شمع — سامنے خورشید کے رکھتی نہین ہے نور شمع
کون سے وقت اسکو یاد سوز پروانہ نہین — کب بھلا رکھتی ہے ٹھنڈا سینۂ محرور شمع
شعلہ کاہے کو ہے سر پر ہے یہ جوتی نور کی — جب یہ جلوے ہون نمایان کیون نہو مغرور شمع
خود بہا دیتی ہے جب ناسور کو پھر دیجیے — جانتی ہے تنگ اپنے زخم پر انگور شمع
عکس تیرے عارض شفاف کا جو پڑگیا — کسقدر رکھتی ہے گویا ہو گئی بلور شمع
جم گیا ہے جا بجا دود جگر پروانے کا — شرمگین رہتی ہے ہر ہر دیدۂ ناسور شمع
کس قدر انداز کے تیر نظر کا خوف تھا — کیون ہوئی تھی پردۂ فانوس مین مستور شمع
آنکھ بھی پائی ہے قسمت سے تو وہ ناسور کی — کسکو دکھلاے یہ اپنا دیدۂ بے نور شمع
نجابدان شعلہ رو کو کوچہ گردی عیب ہے — تو دو سر سے پا سے ہوئی ہے اسلیے معذور شمع
لن ترانی کر رہا ہے تاج شعلہ فرق پر — آج تو دکھلا رہی ہے کچھ فروغ طور شمع
ہٹ گیا منہ سے دوپٹہ روشنی عارض نے دی — آفتاب حسن چمکا ہو گئی بے نور شمع
قصد میرا دیکھکر کہتی ہے سو سو ناز سے — کچھ حیا کر دیکھ تو وہ دیکھتی ہے دور شمع
صدقے مین اس تیرگی کے جسمین تم ہو بیحجاب — جلد آ تمکو گل کروا یجان نہین منظور شمع
یاد آئی ہے جو اسکو صحبت پروانہ ہاے — رو رہی ہے ہمکو تمکو دیکھکر مسرور شمع
منہ سے اتنا بھی نہ نکلا کیون جلاتے ہو مجھے — ہو گئی ایسی تمھارے سامنے مجبور شمع
سر پہ بار شعلہ دامن مین کچھ اشکون کا ہجوم — کے محفل مین تمھاری بن گئی مزدور شمع

سوز میرا سا تمہارے حسن کی سی روشنی | دونون باتین کی ہین پیدا کیون نہو مغرور شمع
یہ بھی سیکھی ناز معشوقی تمھاری شرم سے | پردۂ فانوس مین رہنے لگی مستور شمع
زخم ملتا ہی حسینون کو بھی جو رچرخ سے | رکھتی ہی سینے مین اپنے جابجا ناسور شمع
شعلہ رویون کی محبت نے اثر اتنا کیا | بعد مردن بھی ہی اپنی پاسبان گور شمع
واہ ری قسمت حصول دید غیرون کیلیے | آنکھ تو رکھتی نہین کیا دیکھے اپنا نور شمع
اسکو شب بھر سوز حاصل اسمین شعلے راتدن | کب بھلا رکھتی ہی میرا سا تن محرور شمع
آپ دھو لیتی ہی چہرہ اپنے آب اشک سے | احتیاج خدمتی رکھتی نہین منظور شمع
صورت موسے عشق ہی صاحبان بزم کو | مانگ لائی ہی کہان سے جلوہ ہاے طور شمع
واے قسمت بے بضاعت سے حذر کرتے ہین | بھاگتی ہی خانۂ مفلس سے کوسون دور شمع
ان سے معشوق عاشق حال کہنا چاہیے | رکھتی ہی سینے مین اپنے جابجا ناسور شمع
مجھسے وہ روتی ہی مین روتا ہون تیرے خوف سے | اسطرف مجبور مین ہون اسطرف مجبور شمع
کب ہین محتاج صفاے غیر عاشق ای نسیم | داغ تن تابندہ ہین دکھلائیگی کیا نور شمع

اس رنگ مین یہ غزل برق فرنگی نے گائی کہ اجلال کا قصد ہوا گلے سے لگا لے کہا او شعلہ تیار و یا سے
صادقہ تھا بیشک خدا ور ما دستریف لائے کمال بھی تجھکو دے گئے یقین ہی کہ ہمارا بھی خوش ہو نیکا دن
آیا ہم ابھی جلسہ جاتے ہین جلاو صاحب بیدار کو بلاتے ہین یہ کہکے کنیزون کو حکم دیا کہ سامان عیش و نشاط
مہیا کرو کنیزون نے فوراً پنجۂ مژگان سے جاروب کشی کی فرش شجر بچھایا شراب و کباب لاکر موجود کیا
کشتیان کباب کی گلابیان شراب کی گلدستہ ہاے گل چنگیر ہو گھنٹے عطر دان پاندان جب یہ سامان
مہیا ہوا برق بنگاہ غور دیکھ رہا ہی کہ اجلال نے ایک دستک دی چار عقاب بلند پرواز آسمان سے
پیدا ہوے بارہ دری مین گئے پلنگ کو ملکہ انجم اختر پیشانی کے اٹھا کر باہر لاے برق فرنگی کے ہوش
اڑ گئے کہ یہ کیا معرکہ ہی دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین حور پیکر سمن بر مثل مردے کے پلنگ پر پڑی ہی چارون
عقاب تو پلنگ کو رکھکر غائب ہو گئے پھر اس نے دستک دی آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا ایک طائر گہ
ہفت رنگ یاقوت منقار نہایت طرار و فرار زمزمہ سرائی کرتا ہوا یا شہنشاہ یا شہنشاہ کی صدا زبان پر
آگے سر بلند ملکہ کے مثل کنیزان بلقیس کے گرد پھر اقدمون کو بوسہ دیا پنکھا پرون سے جھلا کیا جبا نازنین
بیدار ہوئی طائر اڑکر چلا گیا برق نے دیکھکر کہا ای شہنشاہ صرف ملکہ کے بیدار ہونے مین یہ سامان ہوتے ہین
اجلال جادو نے کہا ای شعلہ کوئی میرے باغ مین غیر نہین آسکتا مگر اس ہفتے مین کچھ دل کو شک گذرا
چار ساحر بصورت غیر قریب پلنگ آئے تھے مین نے انکو موقوف کیا بلکہ ان ساحرون کو بھی جلا دیا
وہ بہت کچھ تڑپے پھڑکے کہ ہم پرانے ملازم ہین ہمنے کیا خطا کی گر مجھکو شک گذر چکا تھا شعلہ میرے
قہر و غضب مین انکو جلا دیا اب یہ مقرر کیا کہ چار عقاب آسمان سے آئین وہ پلنگ اٹھا کر لائین اور
یا پنجوان یہ طائر عجائب و غرائب جب آگے آنکھین قدمون سے ملکہ کے ملے تب یہ بیدار ہون ہر وقت
اسی انتظام مین رہتا ہون سب اسورات ملکی دمالی چھوٹے آجھ پھر اسی خیال مین رہتا ہون کہ انکو راضی
کرون ایک بڑی خطاے فاحش سرزد ہوئی اگر وہ ہوگا تو یہ سلطنت کہان سے ملتی انکا باپ میرے ہاتھ سے مارا گیا

سب وزیر زادون اور شاہزادون کو گرفتار کرکے سامنے خداوند سالوس کے لایا وہ اس بدعت پر راضی نہ تھا مگر مین نے کہا بقول سعدی دانا کہ چہ گفت زال با رستم گرد ٭ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ٭ کارگزارون تمک کو ہین نے قتل کیا کہ یہ کار ہمے اپنے شاہ کو یاد کرینگے اُس سلطنت کو خدائی بنایا اب خدائی بہر خداوند سالوس کے بھی زوال آیا بیٹے کو تیرے بلایا ہی وہ مقابلہ مسلمانان مین آتا ہوا ہی اُسنے ساربان زادے کو گرفتار کرکے بھیجا تھا یہان سے اُسنے رہائی پائی آجتک پتہ نہین ملتا کہ کہان گیا ملکہ عالم کو مجھسے بھی ملال ہی کہتی ہین اپنے بزرگون کے قاتل کو پہلو مین نہ بٹھاؤنگی تڑپ تڑپ کے جان دونگی ای شعلہ رخسار اگر آج تیرے کہنے سے اس سرکش نے مان لیا جانو تکا دولت کو ہین حاصل ہوئی امتحان تیرے تیج پڑتے ہین علم موسیقی مین ایسا دخل ہوا اس رنگ مین تونے غزل گائی کہ دل پر چوٹ لگی ملکہ نے جیسے ہی آنکھ کھولی دن کو دیکھکر کہا کیون صاحب آج کیا ہی کہ جو مردون کو زندہ کیا ہم تو رات کو زندہ ہوتے تھے اجلال نے کہا ملکۂ عالم دل گھبرایا ہی دل چاہا کہ لمحہ بھر حضور تمھین دیکھیے ہماری کنیز شعلہ رخسار کیا خوب گاتی ہی ملکہ نے اُسکی طرف دیکھا کچھ کہ دسکی ٹھنڈی سانس بھر کے اتنا کہا کہ یہ بیچاری گانا کیا جانے برق نے کہا ایسا نہ فرمایئے سنیئے تو ملکہ اگر سنئے تو تمھین برق نے فوراً یہ غزل شروع کردی غزل

کب چھوٹتے ہین اُس ستم ایجاد کے قدم
جمتے نہین ہین لشکر برباد کے قدم
پابوس یار کرتے ہوے کھینچ دیوے تو
اُٹھتا نہین ہی کوچہ صیاد سے قدم
سر پر یہ کوہ غم نہ اُٹھاتا تو بوجھ سے

سر ہی ہمارا اور ہین جلاد کے قدم
اب تک گیا نہ باغ مین تو پھر انتظار
تصویر تیری چوم لے بہزاد کے قدم
تلوار لیکے گھر سے جو نکلا وہ جنگ جو
دھنس جاتے بیستون مین فرہاد کے قدم

کیا ٹھہرے فوج غم کے مقابل فغان و آہ
سن ہو گئے کھڑے کھڑے شمشاد کے قدم
ای ہمدمان باغ رہا ہون یہ کیا کرون
آ تیرے لیے مرے فریاد کے قدم

اسطرح سے یہ غزل برق نے تڑپ تڑپ کے گائی اجلال نے تو اپنا دامن و گریبان چاک کردیا ہر مرتبہ یہی کہتا ہی کہ اب واسطے وصل کے ملکہ سے کہو بہت بیقرار ہون سلطنت و ملک و مال سب لے لے مگر اسکو میرے پہلو مین سلا دے جان جاؤن کہ دولت کو ہین پائی شہنشاہ فیروزہ پوش کو مٹایا سلطنت کا مزہ نہ پایا برق اشارے سے کہتا ہی تامل فرمایئے ابھی صحبت بے نمک ہی وقت گردش فلک ہی ایک جام شراب بھیجے آپ پر کیا موقوف سب کنیزین بھی بہین یہ بھی واضح رہے کہ برق کی جب آنکھ ملکہ سے مل جاتی ہی تو ملکہ آنکھ سے نہین کا اشارہ کرتی ہی برق نہین ان کو کب مانتا ہی بہ تعجیل جام شراب بھر کر پیش ہی کردیا اور اشارے سے کہا شراب محفل مین چلے یہ معشوق دیکھکر مست ہو خواہان وصل ہو لطف یہ ہی کہ معشوق کو عاشق سے کیفیت ملے تا تبر زبان ظاہر ہو آخر سامری کے سرفراز کرینگے یا نغمہ یہ کہکر جام شراب بھر کے جیسے ہی ہاتھ مین اجلال کے دیا ملکہ نے ایک ٹھنڈی سانس کھینچی بے اختیار منھ سے نکل گیا افسوس اپنی مشقت ضایع کی برق نے اُسکے جواب مین اجلال سے کہا دیکھیے رضامندی شروع ہو گئی ملکہ نے برق سے ہاتھ ملا کر ہاتھ زمین پر دے مارا اور کہا او بدنصیب کچھ نہو گا یہ کہکے اپنا ماتھا کوٹ لیا جیسے ہی اجلال کے ہاتھ مین جام شراب آیا اور برق نے اشعار پڑھنا شروع کیے کس کس طرح کی تانین مارین کہ اجلال کا قلب اُلٹ گیا گھبرا گھبرا کے کہتا تھا ای شعلہ رخسار تونے تو کلیجہ جلا دیا حقیقت مین ضرور سامری و جمشید نے تجھکو کمال دیا برق اپنی ہی کہے جاتا ہی کہ خوب راضی کرونگا جب ملکہ نے بغور دیکھا کہ یہ میری کسی بات پر توجہ نہین کرتا اور جام ہاتھ مین اجلال لیے ہوے ہی تو گھبرا کر کہا ای شعلہ رخسار ہمکو تو شراب نہ پلاؤگی اگر ہمکو پہلے جام دیتین انجام بخیر ہوتا برق فرنگی نے اشارہ کیا کہ لو

شہنشاہ قفل دل کا کھلنے لگا سختی دفع ہوئی جلد پی جاؤ آمادہ بیٹھا ہی کہ یہ شراب پیے اور مین خنجر مارون
اجلال نے جیسے ہی منھ جھکایا ایک دناٹا آسمان پر ہوا طفلان غنچہ ہنسے گلون کے رنگ متغیر ہوئے
عندلیبان خوشنوا چمن سے سر پٹیکنے لگے درخت تھرائے اجلال نے ہاتھ روک لیا برق حیران
حیران اس معاملے کو دیکھ رہا ہی یہی کہے جاتا ہی اے شہنشاہ پیجیے دیر نہ کیجیے دیکھیے وقت جاتا ہی اس
دناٹے کے بعد وہی طائر جسنے ملکہ کو جگایا تھا یا تو آسمان سے آیا تھا یا زمین سے پیدا ہوا پہلو مین اجلال
کے ظاہر ہوا اور مثل انسانون کے آواز دی اے شہنشاہ کیا کرتے ہو جام نہ پینا انجام برا ہی بہروپ
سے یہ عیار بیٹھا ہی آپ نہین پہچانتے ملکہ نے کہا لو سب بات بگڑی اجلال نے وہی جام برق پر پھینکا
برق تڑپا خنجر کھینچکر جاتا ہی پڑا اسرار سے باغ سے نہین نہین کی آواز آرہی ہی طفلان غنچے کی بھی یہی آواز
ہی شراب نہ پینا اشک شبنم ٹپک رہے ہین طائر مثل مرغ بسمل پھڑک رہے ہین برق نے خنجر کھینچکر
نعرہ کیا او بھیا نعرہ برق منم برق رفتار و خنجر گذار + منم یکہ لیکن گران بر ہزار + بھلا اجلال خنجر کب
کھاتا ہی طائر نے پر اپنا آگے کر دیا چند قطرے شراب کے جسم پر برق کے پڑے رنگ و روغن عیاری
چھٹنے لگا اب سب نے دیکھا کہ ایک انگریز سامنے کھڑا ہی پاؤن زمین تھامے ہوئے ہی اجلال اٹھا کہا
کہ کیون او مکار تو نے مجکو کوئی بازاری سمجھا تھا بڑا دھوکا مین نے کھایا کنیزون سے کہا دیکھو صاحبو جو
مجکو شک ہوا تھا آٹھ دن پیشتر اسکا ظہور ہوا مین حیران تھا کہ میری طبیعت کیون گھبراتی ہی عقاب
بھی آسمان سے ملول و غمگین آتے تھے طائر کی زمزمہ سرائی مین فرق تھا طائر نے مثل انسان کے
آواز دی اے شہنشاہ آپ نے دن کو ہمکو طلب کیا ہم جب ہی سمجھ گئے کہ کچھ انقلاب ہی نہ آتے تو حکم مین
فرق پڑتا اجلال نے پشت پر طائر کے ہاتھ پھیرا کہا تم حافظ جان ہو اول تو اب ایسا موقع نہ ہوگا کہ
مین کسی کا دھوکا کھاؤن اور اگر شاید ایسا اتفاق ہوا اور مین تمکو خلاف وقت طلب کرون ہرگز نہ آنا مین
سمجھ جاؤنگا ملکہ سے کہا آرام فرمائیے ملکہ روتی ہوئی پلنگ پر جا لیٹی طائر نے پاؤن سے آنکھین ملین
اسی طرح بیہوش ہو گئی اب طائر کی طرف متوجہ ہوا کہ چارون عقاب آوین یہ طائر غائب چارون
عقاب تڑپ کر آئے پلنگ اٹھا کر ملکہ کا لے گئے قلب سے ملکہ کے آہ آہ کی آواز آتی تھی چھپر کھٹ تو
بارہ دری مین داخل ہو گیا برق سامنے دست بستہ کھڑا ہی کہا کیون او بھیا مکار یہ نہ سمجھا کہ ہمارے
باغ مین کوئی ہمکو قتل کر سکتا ہی یہ بتلا کہ تو یہان کیونکر پہونچا عرض کی سرکار قدردانی فرمائین کہ مین نے
کیا کار نمایان کیا کچھ مجکو خوف جان نہ ہوا اگر حضور مجکو اپنا ملازم کرین تو خداوند سالوس کو صدق
دل سے سجدہ کرون عمرو کو ڈھونڈھ کے پکڑ لاؤن ساری بدعتین عمرو کی ہین اجلال نے کہا یہ تو بتا
کہ عمرو کہان ہی برق رونے لگا کہا اے شہنشاہ وہ تو بیانے جھوٹ کے خدمت مین اپنی آقا کے
پہونچا مجھے کہا جا کر باغ اجلال مین عیاری کر دمین پہلے شکل جیپن بنکر آیا مین ہی نے راہبر کو بھی
بیہوش کیا تھا اسکو دیکھا گھبرا کے بھاگا شعلہ رخسار کو بیہوش کیا جنگل مین بیچاری پڑی ہی اسکو
اٹھوا لیجیے کنیزین گئین شعلہ رخسار کو اٹھا لائین برق نے جو میٹھی میٹھی باتین کین دل اجلال کا
نرم ہوا اسکی محبت پر سرگرم ہوا کہا اے برق اگر تو ساتھ عمرو کا چھوڑ دے اور میری نوکری کرے
تو بہتر ہی کا ناتیرا مجکو بہت پسند ہی وہ مرتبہ کرون کہ عالم عالم رشک کرے برق نے کہا اے شہنشاہ

عمرو کو پکڑ لاؤن صاحبقران کا سر لاؤن وہ تماشا آپ کو دکھاؤن علاوہ اس فن عیاری کے بہت سے
کام جانتا ہون وہ وہ کمال دکھاؤن کہ آپ کو راضی کرون بدن رضامند کیجے آپکا ہر گز ان نہ چھوڑون
عمدہ کھانا پکاتا ہون شمعین ڈھالتا ہون آتشبازی بناتا ہون عمرو نے مجھکو ذلیل کیا مین بادشاہ
فرنگستان کا عیار تھا اس ظالم نے مجھکو گرفتار کرکے اس بلا مین پھنسایا آج تک اعتقاد خداوند
لقیاے زرین تن دل سے نہین گیا مین خداے نادیدہ کی نہین پرستش کرتا آپ مجھکو چھوڑ دیجیے
مین ابھی عمرو کو پکڑ لاؤن جا کر سمنکال کو اس ظالم کے ہاتھ سے بچاؤن مجھکو اسنے یہان بھیجا وہ
سمنکال کی فکر کر رہا ہوگا تمام ممالک حمزہ پر آپکی عملداری کرا دونگا ناموس مین حمزہ کے کیا
کیا شاہزادیان ہین نوربانو وطوربانو و مہر گہر تاجدار دختر نوشیروان عالیوقار و ملکہ
گردیہ بانو و ملکہ گوہر ملک دختر گنجاب گیتی افروز و جہان افروز و مہر افروز دختران لقا
یہ سب ایسی خوبصورت ہین انکی تصویرین لاکر آپ کو دکھاؤن جسکو پسند کیجیے اسکو پکڑ لاؤن
ایسا اجلال کو باتون مین برق نے راضی کیا کہ اجلال نے قصد کیا برق کو رہا کرون آسمان پہ
اڑتا ہوا وہی طائر روتا ہوا آیا اور سر پہ اجلال کے آکر آواز دی او بیوقوف اس مکار کی باتون
پر نہ جانا صاف صاف تو کہتا ہے کہ تجھکو راضی کرکے جاؤنگا مراد یہ ہے کہ تجھکو قتل کرونگا تو نہین سمجھتا
ارے یہ وقت انقلاب ہے جہانتک ہوسکے احتیاط کر اپنے سایے کو بھی اپنا دشمن جان یہ شاگرد عمرو
ہے اب یہ دام پھیلاتا ہے تجھکو دام کلام مین پھنساتا ہے زندہ نہ چھوڑیگا مگر اندر دو ہفتے کے تو اسکو
قتل نہ کرنا اس طرح طائر چیخا پیٹا برق کا مکر ظاہر کیا یہ کہکے طائر تو غائب ہوا اب اجلال نے منہ
پھیر لیا کہا او برق بس اب نہ کلام کر مجھکو تیری مکاری کھلگئی مین اب تجھکو زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکے
کنیزون سے اشارہ کیا فلان نخل مین اسکو باندھ دو کنیزون نے برق کو درخت سے باندھ دیا اور
ہتھکڑیان بیڑیان پہنا دین مار سیاہ سحر کے بدن مین لپٹا دیے برق تو اس حال پر ملال مین ہے بعد
تھوڑی دیر کے برق تابان زرین پوش یہ حال پر ملال دیکھکر لرزان و ترسان بارنگ زرد آشیانۂ
مغرب مین جا کر چھپا شہنشاہ انجم سپاہ بصد شوکت و جاہ برآمد ہوا ہر طرف صداے مبارکباد
بلند ہوئی اجلال جادو صحبت آراستہ کرکے مسند پر بیٹھا اسی طرح ملکہ کو طلب کیا اسی طائر نے
آکر ملکہ کو بیدار کردیا ملکہ جو اٹھی برق کو جو نخل سے بندھے دیکھا بہت بیقرار ہوئین مگر مجبور و لاچار
کچھ زور نہین اختیار نہین رفع حاجت کے حیلے سے چمن مین گئین برق کے قریب سے ہوکر نکلین کہا
او ظالم ہمنے تو اشارے کیے کیسا عیار ہے کچھ نہ سمجھا ارے تو کہان بیچ مین پھاند پڑا یہ تو بتا کہ تیرے
استاد کہان ہین برق رونے لگا کہا حضور مین آپکی بات کو نہین سمجھا ملکہ نے کہا مین نے انکو طرف
باغ دلکشا کے بھیجا تھا تجھکو کچھ خبر ہے کہ وہان کیا گذری برق نے کہا اس باغ مین مین نے
اپنا رنگ جمایا وہان بھی پکڑا گیا تھا یہان بھی یہ حال ہوا اب استاد دیکھیے آکر کیا کرین ملکہ نے
کہا اتنی بات اور کہدے کہ تیرے طلعت رہا ہوئی برق نے کہا سب کچھ ہو گیا اتنے عرصے مین
کنیزین آگئین ملکہ تھراتی ہوئی پلٹ گئین یہان رات اسی خرابی سے گذری اجلال کی منتین و
خوشامدین ملکہ کا غصہ کرنا اور کہنا کہ تو قاتل ہمارے بزرگون کا ہے خدا تیرے سیلے مین ہمکو جگہ نہ دے

بوقت سحر بصد حسرت پلنگ کو روانہ کیا اجلال سر جھکا کر بیٹھا برق اُسی طرح درخت سے بندھا ہوا ہے
کہ خواجہ عمرو راہ کو طے کرکے گلیم اوڑھے ہوئے باغ مین آئے دیکھا میان برق بندھے ہوئے ہین
کنیزین جابجا گھسر پھسر کر رہی ہین برق کی عیاری کے ذکر ہین جی مین کہتا ہی ای عمرو اس ظالم نے میرا
کہنا نہ مانا ایک کنیز کی شکل بنکر محلدار سے پوچھا محلدار نے تمام کیفیت آمد برق کی بیان کی اور گرفتار
ہونیکا بھی ذکر کر دیا عمرو نے سب حال سُنا اب حیران ہو کہ کیا تدبیر کرون باہر آکر ایک نخل کے سائے مین
بیٹھے سوچ رہے ہین کہ خواجہ بہنے اس ناہنجار کو کیسا کیسا منع کیا اس ظالم نے ہمارا کہنا نہ مانا اجلال کو
ہوشیار کر دیا اب کیا تدبیر کرون سوچ رہے تھے یاد آیا کہ خواجہ ملکہ مہر طلعت کو طلب کرو
گوشہ صحرا مین آکر اُس انگشتر کو لوبان دیا آسمان پر بجلی چمکی دیکھا کہ مہر طلعت فوراً آکر پہونچی کہا کیون
خواجہ کیا حکم ہی مین نے اپنا سب سامان تیار کر لیا آپ کے حکم کی دیر ہی اس ملعون سے لڑنے نکلے چند
کہ ہم بخوبی جانتے ہین سب کمالون مین یہ بیحیا ہم سے زیادہ ہی تمھاری ملکہ کی آبرو دینے پر آمادہ ہی مگر
جان لگا دینگے زمین کے طبقے ہلا دینگے صرف آپ کا اتنا کام ہی کہ وہی انگشتر سامری جسم سے ملکہ کے
مس کرو کہ باعث قوت جسم ملکہ عالم ہو جنکے سحر سے یہ بیحیا بیدم ہو یہ کہکے مہر طلعت رخصت ہوئی
خواجہ نے کمر ہمت کو مضبوط باندھا ہاتھ کو دیکھا ہاتھ کی پشت کو دیکھا تین سو ساٹھ مکر تازہ دم دست بستہ
سامنے آئے غواص عقل بحر بے پایان عقل مین غوطہ زن ہی دل پر ہجوم رنج و محن ہی جال الیاسی
کاندھے پر ڈالا قصد ہوا ہی کہ باغ مین چلون جس درخت کے نیچے کھڑے تھے موجہ ریگ بلند ہوا
یقین ہوا کہ یہ دریائے ریگ ڈبو دیگا عمرو نے جست کی چاہا الگ جاکے گردن کہ ایک ریگ ماہی
تڑپ کے نکلی عمرو کی کمر مین لپٹ گئی لاکھ عمرو نے زور کیا مگر اُسکے پنجے سے نہ چھوٹا اور ریگ ماہی
کہ ماہیت سے بھی ماہر نہ ہوئی کماہی حال نہ کھلا عمرو کو لیکر غرق زمین ہوئی عمرو کو کسی قدر غنودگی بھی
حاصل ہوئی اب آنکھ کھولکر دیکھا ایک چھوٹا سا کمرہ ہی اُسمین ایک عورت سیہ فام اور مین اُسکے
سامنے کھڑا ہون وہ ریگ ماہی تڑپ کے انسان بنی عورت کی شکل پر ہی کہ رہی ہی کہ اے ملکہ
عمان موجہ پوش نہین معلوم یہ کون شخص ہی زیر نخل ساختہ حضور کسی سے باتین کرتا تھا اتنی لونڈی
کو دیر ہوئی کہ اسکو تو نہین دیکھا کہ وہ باتین کرنیوالا کون تھا جب پہونچی تو اسکو تنہا پایا عمان جادو
نے کہا ای شخص تو کون ہی عمرو بلک کر رونے لگا کہا ای شہنشاہ ساحران وای والی غریبان وای
وادرس بیکسان مین ایک مرد مسافر ہون ملکون ملکون پھرا کہین نوکری نہ ہوئی اپنے دل سے
شکایت کر رہا تھا دوسرا تو کوئی میرے پاس بات کرنیوالا نہ تھا کہ یہ بی ریگ ماہی صاحب جاکر
لپٹ گئین مجھکو کھینچ لے آپ کے سامنے لائین یہ تو البتہ خطا ہوئی کہ مین اس نخل کے سائے مین ٹھہرا اب
کبھی ایسا اتفاق نہ ہوگا عمان نے کہا ای ریگ ماہی جو تم سمجھی ہو وہ وقت ابھی نہین ہی عرصہ کی
داری مین شراب پی رہی تھی اُس شراب نے یکایک جوش مارا اور گلابی سے آواز آئی کہ دشمن آگیا
درخت کے نیچے کھڑا ہی حضور مین جا پڑی مین نے اسی کو پایا مین کیونکر چھوڑتی پکڑ لائی اب آپ سحر مین
دریائے زخار ہین عمان موجہ پوش نے کہا ای ریگ ماہی میرا کوئی کیا کر سکتا ہی کاہن صاحب
کے پاس اسکو لیچلو کل وہ صاف صاف کہہ چکی تھی وقت قتل اجلال آگیا عمرو اس حوال مین پہونچا

عمرو نے کہا حضور مین تو اس امر سے بالکل آگاہ نہین مین تو آپ کے گھر کا فقیر ہون سن لیجیے مگر پانون کو تو حکم دیجیے کہ میرے قابو مین ہو جائین عمان نے ریگ ماہی سے کہا کہ دروازے کمرے کے بند کردو ریگ ماہی نے دروازے سب بند کردیے عمان نے پانون عمرو کے کھولے عمرو بیٹھ گیا کہا ملکہ سنیے ریگ ماہی سامنے عمان کے بیٹھی ہی کمرہ سب طرف سے بند ہی عمرو نے گنگنا کے یہ چند اشعار گانا شروع کیے

نظم

تا اندکے ببوے تو تر شد دماغ ما
خیزد شمیم عنبر سارا ز داغ ما
از دود سینہ نکہت زلف تو سر کشد
دریاے عشق جوش زدہ است از ایاغ ما
فکر سخن کجا و شہید حزین کجا

پیک صبا نیافت چو شبنم سراغ ما
لخت جگر چو برگ گل تازہ می برند
اخگر بجاے پنبہ نہی گر بداغ ما
ہر شب چراغ خانہ چشم عدم شود
حاصل نشد ز تنگدلیہا فراغ ما

زلف تو گرد بسکہ معنبر دماغ ما
سیمین بر آن روضہ رضوان زباغ ما
تا قطرہ ز معرفت تو چشیدہ ایم
اشک ست گویا گہر شب چراغ ما

عمان نے کہا ارے دلبیے تو تو خوب گاتا ہی عمرو نے کہا دو چار نظم یان دو چار غزلین دل لگا کے سنیے تو آپ کو مزہ ملے اس کمال پر جھ مہینے پھر الکین نوکری نہ ہوئی اب پلٹ کے گھر چلا جوان عورت خوبصورت گھر مین چھوڑ آیا ہون مزاج مین اسکے بڑا فیض ہی کسی سے انکار نہین وہ کہا کرتی ہی کہ جو جیسا دیگا ویسا پاویگا ہمارا فیض ہمارے کام آویگا عمان نے کہا میان گوپے صاحب تم جانتے ہو کہ اسکے پاس اور مرد آتے ہین عمرو نے کہا حضور میرا کیا ہرج ہی اگر کوئی نہین آتا ہی تو مین آپ بلا لاتا ہون کہ دیتا ہون کہ یہ میری جورو ہی جو یہ کام کیے وہ کرو مسخرے ہین کی جو عمرو نے باتین کرنا شروع کین عمان جادو ہنستی جاتی ہی کہا کہ میرا ارادہ تھا کہ تجکو پاس کاہن کے بھیجون مگر مجکو معلوم ہوا کہ تو گویا ہی پہلو مین ایک شمع روشن ہی عمرو نے کہا حضور شراب منگائین گھنگرو اور پیشواز ہو تو دیکھیے کس مزے کی شراب پلاتا ہون عمان نے کہا ای ریگ ماہی جو جو گویا کہے وہ وہ چیزین مہیا کرو آج انھین کا تماشا دیکھین کہانتک کتابین دیکھا کرین شہنشاہ نے سلطنت فیروزہ پوش کی اُنکی بیٹی کی آبرو لینا چاہتے ہین جب اُنکے ملک پر آفت آئیگی ہم نکل جائینگے یہ کہکے عمان نے گلے سے موتیون کا مالا اُتارا کہا لو میان گوپے یہ دو ہزار کی قیمت کا ہی دو چار مہینے اپنے گھر مین بیٹھ کے کھانا عمرو نے جھککر جو موتیون کا مالا لیا جیسے ہی عکس عمرو کا اُس شمع پر پڑا لو لہرائی عمان نے پلٹ کے دیکھا صاف ظاہر ہی کہ شمع کی آنکھ مین چربی چھائی گل ہو گئی عمرو کے بھی کان کھڑے ہوئے بعد شمع گل ہونے کے قلیل سا دھوان نکلتا ہی اُس دھوئین سے آواز آئی ای عمان ہوشیار ہو جا گیا گانا سنتی ہی یہ اسکا سحر ہی عمان کے منھ سے اتنا نکلا کہ او ساربان زادے مین نے پہچانا عمرو نے جیب مین ہاتھ ڈالکر دو ترنج سبز نکالے مگر تعجیل جیسے بجلی چمکتی ہی ایک ریگ ماہی پر پھینکا ایک جوش مین عمان پر پھینک مارا یا سامری کہکر آواز دی دونون نے ترنجون پر ہاتھ مارے وہ سمجھی تھین کہ ترنج سحر کے ہین جیسے ہاتھ مارے وہ ترنج پھٹے پانی کے قطرے منھ پر عمان و ریگ ماہی کے پڑے دونون بیہوش ہو گرین عمرو نے ایک ضرب خنجر سے عمان کو اور ایک ضرب سے ریگ ماہی کا سر کاٹا گیر و دار کی آواز ہونے لگی عمرو نے کمرے کا مال لوٹا نقش بوریا بھی نہ چھوڑا چاہا دروازہ کھولکر نکلون کہ زمین شق ہوئی ایک غار سا ہو گیا ہر چند عمرو نے سنبھالا مگر نہ سنبھلا اُس غار مین گرا دیر تک افتان و خیزان رہا بعد عرصہ دراز پانون زمین پر قایم ہوئے اب جو دیکھا تو ایک صحراے سبزہ زار نواح دلکشا ہی عمرو حیران ہی کہ مین کس مصیبت مین آکر پھنسا نہین معلوم یہ

کون مقام ہے اور وہ دونون کون تھین جنکو مارا یہ سوچ رہے تھے کہ ایک طرف سے آواز آئی کہ خواجہ مین
آہو بھی گھبرانا نہین عمرو نے پلٹ کر دیکھا ایک عورت سیہ فام ہنستی ہوئی چلی آتی ہے کہتی ہوئی کہ ای
خواجہ کیا کمال کیا عثمان و ریگ ماہی کو کس کیفیت سے مارا یہ کہکے قریب آئی عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا کہا چلیے
آپ کو کاہنہ نے بلایا ہے عمرو نے کہا مین آپ کے ساتھ چلتا ہون آپ نے ہاتھ کیون پکڑا کیا مین
کوئی چور ہون اُچکا ہون تب تو اُس عورت نے ہاتھ اُٹھایا کہا ایک طمانچہ مارون کہ تیرا سر اُڑ جائے
باتین بناتا ہے عثمان و ریگ ماہی کو مارا اور مال اُنکے گھر کا لوٹ لیا مین نہ آئی تو آپ کہانسے کہان پہنچے
پھر مین کہان کہان ڈھونڈھتی پھرتی عمرو نے کہا مجھپر یہ بھی تہمت ہے مین نے نہ کسی کو مارا نہ کسی کا گھر لوٹا
زبردستی آپ یہ باتین بناتی ہین پھر عمرو نے کہا اب مجھکو کہان لیجلو گی اُسنے کہا زلف آرا میرا نام ہے
کاہنہ طلسم کی کنیز ہون مجھے فرمایا کہ عمرو کو بلا لاؤ اور بتاکید یہ فقرہ کہا کہ وہ نکل کے جانے نہ پائے لہذا مین نے
آپ کو پایا چلیے عمرو نے کہا دیکھیے وہ خود آئی ہین جیسے ہی وہ پلٹی عمرو نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے
جھٹکا مارا وہ زمین پر گری عمرو نے حباب مار کر بیہوش کیا چاہا قتل کر دون مگر دل کانپا دماغ پر چھینٹی بیہوشی کی
چھڑکا دی کپڑے اُتار کر اُسکے آپ پہنے اپنے کپڑے اسکو پہنائے اُسکی صورت آپ بنے اپنی صورت اُسکو
بنایا پاؤن مین رسی باندھکر کھینچتے ہوئے لیچلے جنگل کو طے کیا تھا دیکھا سامنے ایک عمارت بنی ہے اُسکے دروازے
پر چند کنیزین ٹہل رہی ہین کوٹھے پر کمرے مین ایک عورت کتاب ہاتھ مین لیے بیٹھی ہے اُسکو دیکھ رہی ہے جس
وقت زلف آرا کو یہان عمرو نے پکڑا تو اُسنے مُنہ پیٹ لیا اور کھڑی ہو گئی کہا لو صاحب زلف آرا
پکڑی گئی بشکل زلف آرا عمرو زلف آرا کو لیے ہوئے آتا ہے خبردار دم نہ مارنا تماشا دیکھنا آنے دو
عمرو اپنے دل مین سمجھے کہ مین بشکل زلف آرا ہون اب پریشانی مین کون پہچانیگا سب مجھکو زلف آرا
سمجھینگے کیا بال بال گنہگار ہے پریشانی مین یہ حال ہے جیسے ہی کنیزون نے دیکھا دور سے آواز دی ای
زلف آرا بڑا کام کیا تو نے عثمان کو پکڑ لیا عمرو نے ویسی ہی آواز بناکر کہا وہان زیر نخل کھڑا تھا جاتے ہی
مین نے پکڑ لیا بہت اُچھلا کودا آخر مین نے یہ کیا کہ رسی انکی ٹانگ مین باندھی کھینچتی ہوئی لائی ہون کنیزون
نے کہا بوا آؤ جیسے ہی خواجہ سامنے آکر پہونچے کاہنہ نے آواز دی ارے لینا عمرو نہ جانے پائے عمرو
نے زلف آرا پر تو خنجر مارا سمجھ گئے کہ مین پہچانا گیا زلف آرا کا سر کاٹنے سے اندھیرا ہوا اُس اندھیرے
مین عمرو نے حقہ آتشبازی مارا کنیزون کے مُنہ جلے کاہنہ کوٹھے سے کودی ایک کنیز جھپٹ کر قریب
عمرو کے آئی جیسے ہی اُسنے ہاتھ پکڑا عمرو نے کوکھ پر اُسکے خنجر مارا وہ مرکر گری کاہنہ نے ایک دو ہتڑ مارا
عمرو نے چاہا تھا قلیم اُدھر ہون مگر نہ اُدھر سکا لڑکھڑا کے گرا کاہنہ کی کنیزین ٹوٹ پڑین عمرو کو ہاتھون
ہاتھ پکڑ لیا کاہنہ عمرو کو لیکر اندر قصر کے آئی دیکھا تو وہ مکان مثل قلعے کے ہے بارہ ہزار عورتین بسی ہین
جادوگرنیان بھری ہوئی ہین کاہنہ نے کہا فیروز جمعدار کو بلاؤ ایک جوان مسلح آیا کہا فیروز اسکو
لیجاؤ ہم نامہ خدمت مین شہنشاہ اجلال کے روانہ کرین اور شکایت لکھین کہ آپ کی صاحبزادی نے
عمرو کی قید یہان بھیجکر یہ ہلکہ ڈالا کہ اس قلیم مین بھی فساد بڑا اعمان جادو کے مقدمے مین یقین کامل تھا
کہ جب یہ ہوگی تو دریا بہادیگی مگر کچھ بھی نہ ہوا اگر مین کتاب نہ دیکھتی ہوتی تو مجھکو بھی خبر نہ ہوتی اب عمرو
کو پکڑا ہے جیسا ارشاد ہو بجا لاؤن ایک کنیز نے کہا واری یہ بہت خوب بات ہے مجھکو بہت پسند آئی یہ بات

دل سے بھائی مگر نامہ آخر وقت روانہ کیجیے کاہنہ چپ ہورہی لیکن فیروز جمعدار نے اندر کوٹھری سے
عمرو کو ڈھکیل دیا دروازہ بند کرلیا جمعدار صاحب دروازے پر بیٹھ گئے ! یان بجانے لگی کہ عمرو نے
پکار کر کہا جمعدار صاحب لائیے ٹھیکہ مین چھیڑون آپ بھجن گائیے جمعدار نے کہا قیدی کیا تو بھی جانتا
عمرو نے کہا ہان گسیان دوستون مین اکثر اتفاق ہوا ہی جمعدار نے دروازہ کھولدیا قریب آکر بیٹھا کہا ہان
میان کچھ گاؤ عمرو نے کہا جمعدار صاحب کونسا موقع ہی ہاتھ مین ہتھکڑیان پانون مین بیڑیان آپ
بجائیے مین زبان سے بول بتاتا جاؤن جمعدار کو رحم آیا سوچا کہ دبلا آدمی کہان جائیگا ہتھکڑیان
ہاتھ سے نکال لین کہا لے بجاؤ اور ایک چیز گاؤ عمرو نے کہا ہان کچھ آئین بائین شائین بچپن مین کھیلنے کودنے
مین یہ بھی اختیار کیا تھا یہ کہکے بائین کو بجاکے اپنا کمال خوب دکھایا جمعدار لوٹے جاتے ہین اور یہی کہے
جاتے ہین کہ میان کچھ منہ سے تو کہو خواجہ عمرو نے گنگناکے یہ اشعار عاشقانہ شروع کیے نظم

منظور نظر غیر سہی اب یہین کیا ہے
گر دردسے بھر جائے طبیعت تو مزا ہی
لب ہین نکو بات کہ یاد آتی ہی بجکو
نظرون مین مروت ہو نہ آنکھون مین حیا ہی
یارب کوئی معشوقہ دلجو نہ ملے اب
یہ بھی کہین دل دیکے گنہگار ہوا ہی
پرہیز سے اسکے گئی بیماری دل آہ
معلوم ہوا یار وہ مجھے جو زناک مرا ہی
مین ترک وفا سے بھی وفادار ہون شہود
وہ بت ہی جو اورون کا تو اپنا بھی خفا ہی

بیدید تری آنکھ سے دل پہلے بھرا ہی
جب گھر مین ہو تم تو رہین کیچے مین ہم کیون
ناصح سے جو کچھ ہجو دیون مین بھی سُنا ہی
اب شوق سے تم محفل اغیار مین بیٹھو
جو انکی دعا ہی وہی اپنی بھی دعا ہے
آزردہ حرمان ملاقات سے کیا
بیگانگیون مین بھی عجب ربط رہا ہی
چاہا کیے دل لاکھ نہ بولونگا جو ہمدم
کین تجھسے جدا ہو دشمن ارباب وفا ہی

کھائی ہے قسم ہمنے کہ پرہیز کرینگے
شکوہ جو تمھارا کہو ہمارا ابھی بجا ہے
کس طرح نہ اُس شوخ کے رونے پہ ہنسون مین
یان گوشۂ خلوت مین عجب لطف اُٹھا ہی
تو یہ گنہ عشق سے فرمائی ہے واعظ
لینے کہ نہ لینا ہی نہ ملنے کی سزا ہی
تھا محو رخ یار مین کیا آئینہ دیکھون
وہ میرے منانے کو رقیبون سے خفا ہی
مومن نہ سہی بوسہ پا سجدہ کرینگے

جمعدار بہت خوش ہوا کہا بھائی خوب گاتے ہو حقیقت مین دل
لبھاتے ہو گانجہ پیو تو بھرون عمرو نے کہا بھائی یہ بالزادی وہان کا ہمکو ملیگی ہم بھی جانتے ہین جسنے
نہ پی گانجے کی کلی اُس بیٹے سے بیٹی بھلی بھائی ہمیشہ کہارون سے صحبت رہتی ہی دن بھر مین دس دس
چلمین اُڑتی ہین ایک ٹرا تم بھرو ایک ٹرا ہم بھی پلائین جب دم لگاؤگے تو حال معلوم ہوگا جمعدار
نے گانجہ بھرا اُپلے کی آگ رکھی جمعدار نے کڑکڑا کے دم لگایا دو بالشت کی لو اُٹھی عمرو نے اُسی مین اپنا
بھی ٹرا ملا دیا کہا بھائی ایک دم اور لگاؤ اب جو جمعدار نے دم لگایا گر کر بیہوش ہوا عمرو نے اتنے عرصے
مین بہ تعجیل تمام جمعدار کو اپنی صورت بنایا اور آپ اُسکی صورت بنکر باہر نکلے گلے مین اُسکے گیند عیاری
کا ٹھونس دیا کہ بول نہ سکے ٹہلتے ہوئے باہر نکلے لوگون نے کہا کیون جمعدار صاحب مزاج کیسا ہی خواجہ
سب سے صاحب سلامت کرتے ہوئے کاہنہ کا پتہ پوچھتے ہوئے اُسکے دربار مین پہونچے کاہنہ بیٹھی ہی سب
سردار جمع ہین اُسکا ارادہ ہی کہ نامہ روانہ کرون جمعدار آکر پہونچے جھککر سلام کیا کہا گسیان بڑا فسادی
قیدی آپ نے ہمکو دیا ہی بڑا غل مچا رہا تھا گسیان آئین تو مین کچھ عرض کرون کاہنہ نے کہا ہم تمھاری
کوئی بات نہین سُنینگے جو ہم کہین اُسکا جواب دو جمعدار نے کہا فرمائیے کہا ہمنے قیدی تمھارے سپرد کیا
تم یہان کیون آئے نہین جانتے کہ قیدی کون شخص ہی جسنے شمشش و دمامہ کو مارا تمام شہر مین

مشہور ہو گیا کہ شمشش ایسے ساحر کو دریاے قلزم مین گھس کے مارا اب ہمین تمہر شک ہوتا ہی جانا
نہین حاضر حاضر کہکر خواجہ بھاگے کاہنہ نے کہا جانے دو کہان جائیگا لڑکھڑا کر یہین گر پڑیگا جیسے ہی
چو کھٹ سے جست کی دھم سے لڑکھڑا کے گرے جادوگرون نے دوڑ کر پکڑ لیا کشان کشان سامنے کاہنہ
کے لائے عمرو نے کہا ملکہ دہائی ہی مین وہی پُرانا ملازم ہون جسکو آپ نے عہدۂ جمعداری دیا فقط
آپ کے فرمانے سے مجکو ڈر پیدا ہوا بھاگا کہا او ظالم مین جانتی تھی کہ افتاد پڑیگی آج دربار سے مین اُٹھی
نہین دربار برخاست نہین کیا بیٹھی رہی جانتی تھی کہ عمرو آئیگا یہ کہکے مُنھ پر ہاتھ پھیر دیا رنگ و روغن اُڑ گیا
صورت اصلی نکل آئی کاہنہ نے کہا کیون صاحبو ہمارا قول کرسی نشین ہوا مین کہہ رہی تھی کہ عمرو آتا ہوگا
سبھون نے تعریفین کین کہ آپ کا مثل نہین کہا صاحبو مین ایک ہفتے سے کہہ رہی تھی کہ عمرو یہان بھی
ضرور آئیگا اور بڑے بڑے فتور ہونگے اب سامری انجام بخیر کرین مجکو اسکی ذات سے بڑا ڈر ہی مگر اسکو
ابھی قتل کرونگی اب زندہ نہ چھوڑونگی جمعدار کو قید خانے سے بُلایا گیند اُسکے گلے سے نکالا وہ فریاد
کرتا ہوا آیا ملکہ اسنے باتون باتون مین مجکو بیہوش کیا کاہنہ نے کہا یہان آیا تو پھر کیا کیا دھرا گیا
مین اسکے آنے کے قبل کہہ رہی تھی عمرو آتا ہی میرے ساتھ کیا رنگ لائیگا مین جو بیٹھے بیٹھے کی بات
بتا سکتی ہون مگر ہان زمانِ انقلاب ہی دونون کو مثل زلف مہوشان پیچ و تاب ہی ہمارے شہنشاہ اجلال
کی بدعت حد کو پہونچی جسکے عزیز و اقارب قتل کیے اُسی پر عاشق ہین وہ کیونکر قبول کرے جب وہ خیال
کرتی ہوگی کہ یہ میرے بزرگونکا قاتل ہی کیسا اسکا دل تڑپتا ہوگا کیونکر اسکے پہلو مین بیٹھے بڑی مشکل
یہ ہی کہ وہ درپئے آزار ہی اور ملکہ انجم اختر پیشانی اپنے باپ سے اشیاے نادرہ لی حاکم ہی جسوقت
مقابلہ پڑیگا شاہزادی اور وزیرزادی ملکر زمین ہلا دینگی پناہ نہ ملیگی جب لڑائی طول کھینچیگی رئیس
شریف کہ جو آج تک اجلال سے مکدر ہین اسکی سلطنت و حکومت سے آزردہ ہین یہی چاہتے ہین کہ
بیٹی کو سلطنت ہو جائے بڑی لڑائی پڑیگی میان اجلال کس کس کو قتل کرینگے وہ بات تو آج مین
سُنادون کہ جو دوسی برس سے کتابون مین درج ہی اسکا سب کو حوصلہ ہی سب نے کہا ملکہ وہ کیا
بات ہی کہا صاحبو اسی عمرو کے مقدمے مین لکھا ہی کہ کسی ساحر کے ہاتھ سے قضا نہین دیکھو ابھی مٹتا ہی
مگر ہم لوگون کا بھی ساغر عمر لبریز ہوا جب کتاب دیکھتی ہون یہی نکلتا ہی کہ دشمنون کی عملداری ہو جائیگی
ساحرون کا وقت اختتام ہی عمرو نے ہرچند فریاد کی مگر کاہنہ نے نہ سُنا دار استادہ کرائی جلادون کو
طلب کیا باہر ہوا سب شہر والے جمع ہونے لگے کاہنہ نے پکار کر آواز دی دیکھو صاحبو یہ وہ شخص
قتل ہوتا ہی جسنے شمشش و دمامہ کو مارا ملک کے ملک ویران کر دیے میری ہی بیدار مغزی تھی
کہ جو مین نے اسکو گرفتار کیا عمرو گنگنایا کئی شعر بھی پڑھے الحان بھی اپنا سُنایا مگر کاہنہ مُنھ پھیرے
کھڑی رہی متوجہ بھی نہ ہوئی یہی کہتی کہ دشمن کے کمال کا کیا سننا جو اپنی جان دے وہ اسکا گانا
سُنے ہمین کیا ضرورت جو اسکا گانا سُنین او ساربان زادے اب دام کلام پھیلا تمکو عجب جانتے وا
تو نے نہ دیکھی ہوگی عمرو جب تعریفین کرتا ہی تو یہ مُنھ پھیر لیتی ہی کوئی فقرہ خواجہ کا نہ چلا کاہنہ نے
اشارہ کیا کہ اسکے پاؤن مین زنجیر باندھ کے دار پر کھینچ دو جلادون نے زنجیر باندھ کے کھینچ دیا پشت
پر ستر اسی ساحر ہزار کنیزین اسکی تیر و کمان لیکر قریب آئین کاہنہ نے بھی ہاتھ مین تیر و کمان لیا

جب اسنے تیر جوڑا ہزار کمانین کڑکین مگر غم مین خواجہ کے کمان مین خم زاغ کمان بید مرتیر سہمے ہوئے ترکش
سے نہین نکلنے ہی چاہتے ہین اور طرف بھاگ جائین مگر انکے پاس نہ جائین عمرو کے جسم کو غربال کرین اسوقت
عمرو کی بیقراری کہ ای معبود میرے تیرے کوہ سراندیب پر وعدہ ہوا مین نے تو بڑی چیز کا خیال
بھی نہین کیا اسوقت تو ملک الموت کا سامنا ہے مدد کر اس بلاے ناگہانی کو رد کر ای معبود حقیقی د
ای رب حقیقی تیری ذات سے سب امید ہے نظم

بکار خویش مدبر چو اکند تدبیر
که منهدم بود و یکمفته گردد این تعمیر
بگو بگوش کسی ای دوست راز پوشیده
رقم بدفتر تقدیر هر چه کرد دبیر

خدا بدست عنایت چو گسلد زنجیر
که هست قفل مرادش بپنجه تقدیر
نماند فر فریدون نه طاقت رستم
مکن به پیش دگر آشکار حال ضمیر

زدام رنج و مصیبت شود خلاص اسیر
چسرا بلند بر و بام قصر دولتمند
نماند خنجر و گرز و نه نیزه و شمشیر
قلم بصفحه ایجاد حرف حرف نوشت

کاہنہ نے اس جلنے پر بھی خیال نہ کیا بارہ ہزار تیر جوڑے گئے کمانون
کے سیسر کڑکے عمرو نے آنکھین بند کرلین عتاب تیر پھونکر طرف سینہ بے کینہ عمرو کے چلے قریب
سینے کے پہونچے تھے کہ تیر دعاے عمرو ہدف اجابت پر پہونچا ایک برق کڑک کر گری کہ تیر قلم ہوگئے
اور پیکان مثل برق تڑپتے ہوئے سینون پر کنیزون کے پڑے کہ توڑ کر پشت کو پار گذرے بارہ سے کنیزین
ایک مرتبہ گرین کاہنہ نے اپنے کو بمشکل بچایا کتنی تھی یہ کیا آفت ہے کہ دوسری بجلی کڑک کر گری اسنے زنجیر
دار کو کاٹا جتنی چیزین عمرو کے جسم مین لگی تھین سب اُس برق نے جلا دین خواجہ عمرو نعرہ شیرانہ کرکے
اٹھے نعرہ خواجہ عمرو

بباغ دین زنگرش آب باری
عمروان شاہ عیاران عیار

کزان استاد عیاران عالم
جہان سرہنگ در خنجر گذاری

سراپا دانش و عقل و ہنر هم
بہر کشور بلاے جان کفار

نعرہ کرکے اٹھا کہ جست کرکے نکلون کاہنہ نے کہا کہان جاتا ہے
پہلے مجھکو مٹالو تو اس برق گرانے والے کا علاج کرون یہ کہکے دو ہتھڑ مارا عمرو بچ منہ کے بل گرا جلاد
سے کہا سر کاٹ لے کاہنہ نے ایک گولہ طرف آسمان کے پھینکا تلوارین برسین آگ کے گولے طرف آسمان کے
پھینکا ایک لکہ ابر سیاہ جو حائل تھا وہ پھٹا اب تو سب نے بنگاہ غور دیکھا کہ مہر طلعت وزیر زادی ملکہ
انجم اختر پیشانی کو دیکھا کہ بارہ ہزار کنیزان زرین پوش پشت طاؤس زرین بال پر سوار سحر کر رہی ہے
مہر طلعت کو دیکھکر کاہنہ گھبرا گئی اتنا تو منہ سے نکلا کہ اس ظالمہ نے کیونکر رہائی پائی ہائے محلال پر کیا
گذری وہ ملک ویران ہوئے دیکھیے تقدیر کیا دکھلاے صاحبو جگر لڑو مہر طلعت سحر کرتی ہوئی زمین پر
آئی جو جلاد عمرو کو قتل کرنے چلا تھا اس جلاد کو مارا عمرو تو اٹھتے ہی کنارے ہو نخل کی آڑ پکڑ کے تماشا دیکھنے لگا
پکار کر مہر طلعت نے آواز دی ای ساکنان شہر مع حصار محلال داخل جہنم ہوا تم آگاہ ہو یہ وہ لوگ
ہین کہ جنہون نے سلطنت قدیم کو ہماری مٹایا عزیز و اقارب کو دار پر کھینچا بازار کو مزبلہ قصابان بنایا
جوان و طفل و پیر کے حال پر رحم نہ آیا اب تم لوگ کیون انکے شریک ہوئے ہو اب اجلال کے قتل کو
جاتی ہون یہ حرامزادی تو کم از مجھسے کیا مقابلہ کرے گی یہ کہکر جھپٹی اہالیان رعایا کلام حسرت انجام مہر طلعت
کو جنہین یاد کر کے صاحبان اولاد نے کلیجون پر ہاتھ رکھ لیے ہر ایک کا یہی قول تھا کہ اُس بدعت کا اب
انتقام ہوا جیسے ہی کاہنہ کا سامنا ہوا درمیان شہر کے مہر طلعت نے کہا اس حرامزادی سے کہ جگر ٹے
پکڑ کے میرے سامنے لاؤ مین اسکو جو تم ہارون رعایا دالے طرف کاہنہ کے چلے ملکہ نے صرف آنکھ سے

اشارہ کیا ایک برق کڑک کر گری اُس برق سے خنجر نکلا صد باسحر کرکے کاہنہ نے روکا مگر خنجر نہ رکا سر پر
پڑا کہ سر اسکا زخمی ہوا اب رعایا نے بلوہ کیا کہ اسکو پکڑ لین پلٹ سکے دیکھا کہ زمین و آسمان دشمن مہر طلعت
خرامان خرامان آتی ہی صاف ثابت ہی کہ ستارہ سحری کو اپنے مقام پر جنبش ہی یا اول وقت شب ہے
ستارۂ زہرہ اپنے مسکن سے نکلا ہی قلعہ مربع حصار مین ملکہ برپا ہی جسنے سُنا کہ ملکہ مہر طلعت
محلال کو قتل کرنے آئین مشتاق دیدار ہوکر اپنے اپنے گھرون سے چلے کاہنہ کو کچھ نہ بن پڑا دیکھا کہ اگر
بلند ہوکے جاؤنگی تو مہر طلعت نہ جانے دیگی سوچی کہ مین اپنے کو پاس اجلال کے پہونچاؤن دونون پاؤن
زمین پر مارے غرق زمین ہوئی مہر طلعت نے کہا کہان جاتی ہی زمین نے اسکو اُچھالا تین مرتبہ گرکے
سے نکل نکل کے زمین پر گری قریب ایک اندارہ تھا اُسمین پھاند پڑی سب شہر والے دست بستہ کھڑے تھے
کہا ای وزیر زادی ہم لایق مقابلہ سالوس نہ تھے بیشک تمھارے شاہ کو قتل ہوتے دیکھا آنکھین ہماری
نہ پھوٹ گئین مجبور و لاچار رہے مہر طلعت نے کہا آپ لوگ اپنے اپنے گھرون مین جاکر آباد ہون دیکھو
اس حرامزادی کے کچھ مصاحب ہین خبر گذری کہ وہ پہلے ہی سب بھاگ گئے اُن ظالمون مین سے کوئی باقی
نہین رہا ورنہ ہم گرفتار کرکے لاتے کہ اتنے عرصے مین خواجہ عمرو بھی سامنے مہر طلعت کے آئے مہر طلعت
نے کہا خواجہ ماشاء اللہ اس غفلت مین کیا کیا کارنمایان کئے ہین کسی مقام پر نہین رہے اپنی عیاری کے
زور دکھائے لیکن اب وقت کلام نہین ہی آپ اپنے کو جلد ہماری ملکہ کی بارہ دری مین پہونچائیے
اُسی انگشتر سے ملکہ کو بیدار کیجیے کان مین ہمنے آپ کے اسی دربند کی باتین کہین تھین عمرو نے کہا خدا
نے فضل کیا مگر مین پاس ملکہ کے کیونکر پہونچون ملکہ نے کہا یہ تخت جو قصر مین بچھا ہی اسکو آپ اپنے
دست حق پرست سے ہٹائیے مہرہ نقب کا ظاہر ہوگا زیر پلنگ ملکہ پہونچیے گا جو عجائب و غرائب
گذرین گھبرائیےگا نہین انگشتر کو بہت جلد مس کیجیے گا کاہنہ پہونچگئی اجلال سے ہمارا آپ کا حال
بیان کر رہی ہی ایسا نہ ہو ملکہ کے ساتھ کوئی حرکت کر گذرے سوتے مین مار ڈالے تو سب مشقت
خاک ہوگی عمرو نے آستینین رومال کین تخت ہٹایا مہرہ نقب پختہ کا ظاہر ہوا عمرو نے کہا لو اے
مہر طلعت ہم جاتے ہین کہا بسم اللہ مجھکو اپنے ہمراہ جائیے اب مین سایہ سان ساتھ ہون
مربع حصار مین بھی عمل ہوا کچھ تحفے یہانسے بھی پائے بتعجیل مہر طلعت نے کسی کو یہان کا حاکم کیا
کہ انتظام مین خلل نہ پڑے اور آپ بھی ایک عقاب پر سوار ہوکر کنیزین انیسین جلیسین کچھ رئیسان
شہر سب ملاکر ساٹھ ہزار جادوگر جادوگرنیان پشت پر ایک پنجہ سنہرا علم زنگاری کی چھڑ کو لیے ہوئے
چارسو نقارہ خود بخود بجتا ہوا اس تزک و احتشام سے مہر طلعت بھی چلی مگر اول حال اجلال
عرض کرنا ضرور ہی کہ شب بھر تو ملکہ سے حکایت و شکایت مین رہتا ہی یہ بھی کہا کہ ای ملکہ عالم آپ آنے سے
برق کے بخوبی آگاہ تھین ملکہ نے کہا پھر کیا کرتے تو نے مجھکو کسی کام کا رکھا ہی کہ مین اسکو گرفتار کرتی
یا قتل کرتی اب تو نے اسکو نخل سے باندھا ہی کہا میرے سحر نے خبر دی کہ دو ہفتے اسکو قتل کرنا چاہیے
ملکہ نے کہا شاید اُسکی قضا ہی نہ ہو یا ہو ہمین کیا دخل ہی تم کامل و اکمل رازدار سالوس پر اتا
دیوس تو سب کچھ جانتا ہی اجلال آج شب کو صحبت مین بہت ملول رہا بوقت سحر ملکہ کی بارہ دری مین پہنچ
کرسی پر بیٹھا صاحب کنیزین آفتابہ لیکر آئین جیسے ہی اسنے منھ پر پانی ڈالا چمن سوسن سے قہقہے کی

آواز آئی ایک پھول نے آواز دی میان اجلال صاحب رنگ گل بے ثبات ہی آپ کے حکم کی کیا بات ہے
منہ دھوتے ہوا ایسا نہ ہو زندگی سے ہاتھ دھونا پڑے آج ہمین بڑا افسوس ہی ہرچند کہ راز نہان ہی مگر آمد فصل
خزان ہی پہلوے گل مین عندلیب ہی مگر کیا بدنصیب ہی وصل گل سے محروم رہی کیا کیا جفا سہی اجلال
نے کچھ جواب نہ دیا آنکھین دھونے لگا شاخ نرگس کو جنبش ہوئی پھولون نے آنکھین کھولین ایک پھول نے
بنگاہ قہر طرف اجلال کے دیکھا کہا ای اجلال ہمکو ہنسی نہین آتی اپنے انجام پر روتا ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی
فرد نرگس کی آنکھ پھر گئی بلبل جدا پھری + چلیئے اس چمن سے کہ یان کی ہوا پھر گئی + ای شہنشاہ ہمین آپ سے
اب کیا چشم داشت ہی ذرا آنکھ تو ملاؤ چار باتین آخر کی سن لو موسم بہار مین پھولے رہے یاد بھی نہ تھا
کہ کبھی خزان آئیگی اب جب جھونکے ہوائے گرم چلے تب آنکھ کھلی اب آنکھ کھولنا بیکار ہوا اس ہوائے
گرم سے کیونکر بچین مردم چشم دشمن پلکین رہزن پردہ پوشی بیکار غافل ہوشیار اجلال نے اُدھر سے
بھی منہ پھیر انگلی ہاتھ مین لی تھی کہ سنبل نے آواز دی ای شہنشاہ آداب و تسلیمات مبارک ہو شانہ پھر کا
ہم تو جانتے ہین نشانہ ہوا اب کاکلین نہ بنائیے بار مصیبت سر پر اُٹھائیے سراسر ظلم کیا بہار مین مزے
اڑائیے خزان کا خیال بھی نہ کیا دیکھیے کاکلون پر آج غبار پڑ رہا ہی حلقہ حلقہ ماتم ہی پریشانی بالون
کی نشان ہجوم غم و الم ہی اب کدھر جائین کہان چھپین روز بدعت یہ خیال نہوا کہ کوئی حاکم حقیقی مالک حقیقی
کہ جسنے تمام دنیا کو پیدا کیا وہ خدا ای ظالم سے انتقام ضرور ہو گا اجلال نے منہ پھلا کر کہا کہ تمھین صاحب کیا
کام ہی کہ سر سروے قمری نے کوکو کی آواز دی سرو نے سر ہلایا انگلی اُٹھائی کہا او غافل کوکو کیون کرتی ہے
ہوائے گرم کا سامنا ہو گیا اب کدھر جائین کہان چھپین کسکو مدد کو بلائین بہار مین اکڑنے کا خیال رہا یہ
نہ تصور ہوا کہ ایک دن باد خزان چلیگی دیکھو ہوائے گرم نے قد کو خم کر دیا اجلال نے پکار کر آواز دی کیا
بیہودہ بکتا ہی اتنے عندلیبان خوش نوا نے زبانین کھولین آپس مین بحث ہونے لگی ایک نے کہا کیون بوا
آج کیون چپ ہو دوسری نے کہا بوا مجھے یاد آتا ہی کہ جمشید جم کی سلطنت نے اسقدر زور پکڑا کہ سب
طرح کی چیزین ایجاد کین تاج و تخت حاجب دربان چوبدار یساول خبردار سب ایجاد کیے سامان سلطنت
بنایا جب بہت عظم و شان ہوا تو ایک دن بلبلا کے بول اُٹھے کہ مین خداوند روے زمین ہون مین نے
حیوانون کو جامۂ انسانیت پہنایا مثل جانورون کے بھٹون مین رہتے تھے جنگل کے پھل خوراک تھے پتے
کے پوشاک تھے مین نے علم سوزن نکالا روئی کو ساتھ خوبروئی کے پیدا کیا عقلا نے کہا اسکا وقت زوال قریب
آگیا جیلا سکتے تھے اسکا کون ہمعصر ہی کون اسکا زوال دولت کریگا مگر حاکم حقیقی نے ضحاک ماران کو جمشید
پر غالب کیا ضحاک نے گرفتار کرا کے جمشید کو آرے مین چروا ڈالا ایک سال کم ضحاک نے ہزار
سال سلطنت کی ظلم و بدعت سے دنیا معمور ہوئی اسکو بھی حاکم حقیقی نے مٹایا فریدون فرخ کا زمانہ آیا مگر ای
طائران زمزمہ سر اقطعہ فریدون فرخ فرشتہ نبود ز مشک و ز عنبر سرشتہ نبود
کہ مشہور شد او باین نیک وین تو داد و دہش کن فریدون توئی دیکھو جھونکا ہوائے گرم کا چلا
ہم کدھر جائین آشیان سے نکلے پھرنے لگے اور کہین جا بسینگے یہ چمن رہنے کے لایق نہ رہا لشکر خزان کی
آمد ہی دیکھو سبز پوشان چمن کس حال مین ہین پریشانی نے سب کو گھیرا ہی اجلال گھبرا گیا نہر کے قریب آیا
دیکھا نہر کو جوش حیرت حبابون کی آنکھین سوجی ہوئین موجۂ آب دم شمشیر سے تیز گرداب پر مصیبت خیز

کنارہ کنار عدم اُسمین سے ایک مچھلی تڑپ کے نکلی کہا او اجلال ہوشیار ہو جا اب وقت امتحان ہی
آمد فصل خزان ہی دیکھ سارے باغ مین گرم ہوائین چلنے لگین شاخہاے سرسبز و شاداب جلنے لگین اجلال
نے سر اُٹھا کے دیکھا حقیقت مین تمام باغ نمونۂ مصیبت ہی گنج سے صدا رونے کی آتی ہی نخل شاخون سے
سر پٹک رہے ہین یہی آواز ہی کہ ظلم و بدعت نے جہاز ڈبو یا ارے کیسا ستم ہی جسکے باپ کو اس ظلم و
بدعت سے مارا اُسکی بیٹی کی آبرو لینے کا ارادہ ہی اگر وہ صاحب عصمت اپنی آبرو بچائی تو اُسپر غصہ ہوا
اجلال نے کنیزون سے کہا ارے دیکھو یہ کون روتا ہی کنیزون نے کہا حضور سارا باغ چھان ڈالا
رونیوالا معلوم نہین ہوتا صدا کان مین ہمارے یہی آتی ہی تب تو اجلال پریشان ہوا ٹہل رہا ہی کبھی
کہتا ہی ہر سال فصل خزان آتی تھی ابکی سال کچھ رنگ اور ہی فصل خزان کا بڑا دور ہی خزان آتے ہی
ابکی کچھ رنگ اور ہی ہواے خزان کا دور دور ہی اس پریشانی مین گلون کو دیکھ رہا ہی دیکھتا ہی طفلان
غنچہ نے مُنھ کھولدیے غون غان بھولے رونے کے اشارے کر رہے ہین نرگس کی آنکھ مین آشوب
گل سوسن خاموش سنبل کا کلیجہ چاک بالون پر خاک جدھر نگاہ اُٹھاتا ہی سامان تباہی نظر آتا ہی بلبلون نے
غل مچایا ہی باغ کو سر پر اُٹھایا ہی گلچین و صیاد خوش خوش پھر رہے ہین پھول درختون سے
گر رہے ہین ہر نخل کے پاس پھولون کے انبار ہین خشک سوکھے ہوئے بالکل بیکار ہین کبھی بیقرار ہو کر
کہتا ہی کہ کیون یارو مین کیا کرون اب تو میرا دم گھبراتا ہی آج سارے باغ کا رنگ دگرگون نظر آتا ہے
گلون کا کلیجہ خون ہی ارے باغبانون کو بلاؤ تھالون مین درختون کے پانی بھرین برگہاے درخت گرد و
غبار سے پاک کرین باغبان دوڑے دوڑے پھرتے ہین پانی جو تھالون مین ڈالا سن سن کی آواز ہوئی
پانی زمین مین غائب ہو گیا نخل سرسبز و شاداب نہ ہوا اجلال اور زیادہ گھبرایا کہ کنج باغ سے زیادہ
رونے کی آواز آئی گھبرا کے پلٹا دیکھا کاہنہ کا سر زخمی کپڑے پھٹے ہوئے جھولی جلگئی ہاتھ پانون مین رعشہ
اجلال نے گھبرا کر پوچھا ای کاہنہ یہ کیا حال ہی رو کر کہا ای شہنشاہ خوب عیش کیے ہاے یہ نہ سمجھے کہ
کوئی منتقم حقیقی انتقام کریگا آپ کو تو ایک فکر ہی جسدن سے آپنے سلطنت لی کبھی تخت پر بھی بیٹھنا
نصیب نہوا اجلال نے کہا حرامزادی تجھے ان باتون سے کیا کام کیا معرکہ ہوا مین آپ گھبرا رہا ہون
سارے باغ پر بلا نازل ہی سب طرف سے رونے کی آواز آتی ہی تو اور طرہ لیکر آئی کاہنہ نے جھلا کر کہا
مہر طلعت نے رہائی پائی محلال مارے گئے عمان جادو کو یون مارا کہ کسی کو خبر نہ ہوئی اُسی کے ساتھ
ریگ ماہی بھی قتل ہوئی مین نے کیا کیا کوشش قتل عمرو مین کی مگر کچھ بھی نہ ہوا آپ اپنا انتظام کیجیے
مہر طلعت کی تو آبرو بچگئی اُسی کے اشارے کا یہ زخم ہی اب تدبیر کیجیے وہ آیا چاہتی ہی اجلال نے
گھبرا کر کہا ای کاہنہ افسوس ہی کہ مین وصل انجم اختر پیشانی سے محروم رہا بیہوشی مین خراب کر ڈالون
کاہنہ نے کہا بس بہتر ہی تمام کنیزین غلام دروازے پر کے چوبدار حاجب دربان خزانون کے نگہبان
یہ خبرین سُنکر گھبرا گئے کوئی طرف صحرا کے بھاگا جاتا ہی کوئی کہتا ہی یارو ایک دن وہ وقت انقلاب
تھا جسدن شہنشاہ فیروزہ پوش کو پکڑا آج اُس دن کا جواب ہی چلو یارو بھاگ چلو کوئی طرف
قریہ کے بھاگا جاتا ہی دربان اُتار کر پھینکین اشیاے عمدہ جابجا پڑے ہین عصے ٹھوکرون مین
مارے مارے پھرتے ہین چنگیر و چوگھڑے عطردان پاندان جابجا زمین مین پڑے ہین بعضے دیوارین کود کود کر

بھاگے جاتے ہین ہر ایک کی زبان پر یہی ہے کہ مہر طلعت آتی ہے لیکن اجلال نابکار اس بات پر آمادہ ہوکر
کہ غفلت مین ملکہ کی آبرو لون جب آبرو لیچکون تب ہوشیار کرون اور کہدون کہ لو اس گوہر ناسفتہ کو
سفتہ کیا اس غنچۂ ناشگفتہ کو شگفتہ کر دیا خیر یہ تو مشہور رہیگا کہ وصل سے محروم نہین رہے ہاے ای
کاہنہ آج مجکو یہ خیال آیا پہلے سے یہ کام مین نے کیون نہ کیا جب آبرو بگڑجاتی خوشی سے مانتی کیسی
لاچار ہوتی مگر اب بھی خیر ہے یہ کہکے اسنے پردہ اُٹھایا یکایک پایۂ پلنگ کے برابر زمین شق ہوئی بجرأت
وشوکت آواز آئی خبردار او مردود آگے نہ بڑھنا صاحبان عصمت کی عفت پر کہین حرف آتا ہے
شہنشاہ فیروزہ پوش کا خون رنگ لایا محلال نمکحرام واصل جہنم ہوا اجلال نے دیکھا عمرو نے زمین
سے سر نکالا اجلال نے کہا ای کاہنہ غضب ہوا عمرو آگیا اسنے ہاتھ مین گولہ لیا کہ عمرو پر ماردون عمرو
نے انگشتر جسم سے ملکہ کے مس کر دی ملکہ یہ کہکر اُٹھین کہ خواجہ کیا کہنا منم ملکہ انجم اختر پیشانی آسمان
سے نعرہ ہوا منم ملکہ مہر طلعت اجلال نیچے بارہ دری سے اُترا ملکہ مہر طلعت پر سحر کیا خواجہ تو کلیم
اوڑھکر کنارے ہوئے ملکہ نے اُٹھتے اُٹھتے گاتی باندھی مہر طلعت نے اُتر کر ایک جام پلایا پیتے ہی
طاقت آئی سحر رفتہ یاد ہوا سحر چلنے لگے اجلال نے دیکھا کہ وزیرزادی وشاہزادی ایک مقام پر ہین
کاہنہ نے چاہا مین تڑپ کے نکلجاؤن ملکہ نے جھپٹ کر کلائی تھامی کہ بُوا کہان جاتی ہو خوب سلطنتین کین
اور دونون ٹانگین پکڑکے چیر ڈالا اُسوقت اجلال نے آواز دی ای طیران شعبدہ گر کہان گیا
جلد آسمان پر سناٹا ہوا ایک طائر اُڑتا ہوا آیا اُس طائر پر کچھ اشارہ کیا طائر جلا غبار بلند ہوا غبار
سے گنبد سیاہ پیدا ہوا دو گنبد تھے ایک گنبد سیاہ ملکہ مہر طلعت پر گرا ایک گنبد ملکہ انجم اختر پیشانی
پر دونون گنبدون کے گرد آگ روشن تھی اندر گنبد کے دونون مہ جبینین تڑپ رہی تھین ہزارون
جادوگر بھاگتے ہوئے مارے اجلال نے چاہا ابھی سحر کرون کنیزون کو بھی بیکار کردون لیکن ملکہ انجم
اُسی حال مین تین مرتبہ اندر گنبد کے تڑپین ہیکے مارے نہ نکل سکین جب دیکھا زور نہین چلتا
گاتی باندھے ہوئے ہونٹھ سوکھے ہوئے سحر کی آگ حدت قید رہنے کی حرارت مگر جام آب نایاب
پیا کسیقدر قلب کو تسکین ہے مگر اندر ہی گنبد کے تڑپ کر ایک ٹکر ماری کہ گنبد کے ٹکڑے اُڑگئے
گنبد سے نکلتے ہی آواز دی کہ او زغن صحرائی کیا مرگئی اس نمکحرام کو لینا یہ جانے نہ پائے اور دوسری
ٹکر جھپٹ کر دوسرے گنبد پر لگائی کہا او مہر طلعت نکل مہر طلعت خود بشکل نیر اعظم تڑپ رہی تھی
شعاعون کی جو ضیا پڑی گنبد پرزے پرزے ہوا ایک دناٹا ہوا کہ باغ ہلگیا زمین کانپی ملکہ نے
زغن صحرائی کہکے جو آواز دی ایک چیل اُڑتی ہوئی آئی اُسنے آواز دی کہ ای شہنشاہ اقلیم حسن وجمال
واہ واہ حسن کمال کیا حکم ہے زمین ہلادون نمکحرام کو خاک مین ملادون پر مار کر جلادون یا منقار سے
بھیجا کھالون یا یہان سے اُٹھا لیجاؤن زغن تڑپ کے اجلال پر گری اجلال نے آواز دی اے
شہباز اوج شعبدہ بازی وای بلند پرواز سحر طرازی اس زغن حقیر کو لینا ایک باز اُڑتا ہوا آیا
کندے باندھکر زغن پر گرا زغن نے پرون کا طمانچہ مارا باز اُلٹ گیا مگر مُنھ سے شعلہ چھوڑا زغن
کے پر جلنے لگے اجلال نے جو اتنی مہلت پائی کہ زغن وباز لڑنے لگے ایک گولہ طرف صحرا کے ماردیا
آواز دی ای ہژبر صحرا اے سحر طرازی و ای شیر بیشۂ دغابازی ان سب کنیزون کو آگے کھا لے

کئی ہزار شیر صحرا سے پیدا ہوئے ملکہ نے جو شیرون کو آتے ہوئے دیکھا آواز دی او مردود آہو کہ شیر کا
شکار ہو دہ آگے انکو مارے بوا مہر طلعت شیران بیشہ وغا بازی آتے ہین آہوان چراگاہ نمکحلال کو طلب کرو
مہر طلعت نے یہی لفظ کہکے آواز دی کہ اے نمک خواران شاہی دوسری جانب سے اُسی قدر آہو
پیدا ہوئے جس شیر نے آہو پر حملہ کیا آہو نے سینگ مارا کہ شیر کا شکم چاک ہوا زمین پر گرا تڑپ تڑپ کے
جان دی آہوون نے اس زور و شور سے شیر دستے مقابلہ کیا کہ دیکھنے والے دنگ ہوگئے کہتے تھے کیون
نہ ہو شہنشاہ فیروزہ پوش کی دختر بلند اختر ہے اجلال نمکحرام بدانجام ہے اُس آغاز ظلم کا یہ انجام ہے
اجلال ہر مرتبہ چونکتا ہوتا ہے کہ اڑ بھڑ کے نکلجاؤن بلاسے ملک و مال چھوٹے خادم و خدمتگار ساتھ
نہ رہین یکہ و تنہا جنگل مین بسر کرون نگاوہ دہ سحر ہو رہے ہین کہ زمین تھرا رہی ہے نمکحرام ہزارون جلے
جو غول سمت کے برابر طرفداری اجلال آتا ہے اور مہر طلعت نے یہ کہکر ڈانٹا او نمکحرامو کہان
جاتے ہو کیون اپنی آبرو مٹاتے ہو اُس غول والون نے پناہ طلب کی کہ دہائی ہے ملکہ انجم کی ہم ظلم
اسکے شریک تھے اب بدل و جان آپ کے شریک ہین ہمسے کسی طرح کا ملال سرکار کو نہ ہو انچے
یہ کہا اور فوج اجلال کو قتل کرنا شروع کیا قبیلے کے قبیلے غول کے غول غٹ کے غٹ اسی جانب
شریک ہوتے جاتے ہین فریاد و غل مچاتے ہین ایک ایک کو یہی آرزو ہے کہ اپنی بادشاہ زادی
کے شریک ہون اور اُس لڑائی مین جسکی نگاہ جمال جہان آرا پر پڑ گئی حیران جمال و محو دیدار
ہوا اجلال کا چھوٹا بھائی اشمال جادو تین ہزار ساحرون کو ساتھ لیے ہوگئے نوجوان نقاب
تلوار کھینچے ہوئے کہتا ہوا نکلا کہ بجائیصاحب گھبرایئے گا نہین جیسے ہی اسنے چمک کے قصد کیا کہ
فوج ملکہ پر جا پڑون اور اسنے کئی مرتبہ للکارا کہ بھائیصاحب نہ گھبرایئے گا میرے رفقا دہ ہین کہ
زمین تلملا جائیگی ہر روز مینگے ثابت قدمی مین پہاڑ ہین جسوقت یہ مقابلہ کرینگے آپ دیکھینگے کہ ان عورتون کو
بھاگتے راستہ نہ ملیگا مہر طلعت نے پکار کر کہا واری اجلال کا بھائی اشمال جادو ساحر بہ خوبے
زور و شور سے آیا ہے سُنیئے کیا پکار رہا ہے نمکحرامون کا سرتاج ہے یہ سُنا تھا کہ ملکہ نے پکارا ابھیا
اشمال کہان جاتے ہو یہ کنیزان ماہر حسین و خوشخو نوجوان کمسن ماہ رخسار کبک رفتار شیرین گفتار
خوش کردار تمھارے واسطے لائی ہون اپنے رفقا کو بانٹ دو ذرا اس طرف بنگاہ غور دیکھو یہ
تمھین اختیار ہے یہ جستجو سراسر بیکار ہے ملکہ نے جو بصد سوز و گداز پکارا اشمال نے سر اُٹھاکر
جمال جہان آرا کو دیکھا چہرہ خوشی سے گلنار صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ابھی غنچہ گل شگفتہ ہوا
دہن غنچہ گل مژگان مین سرتیزی کا تسلسل زنگیون کی فوج صف آرا ہے مردم دیدہ افسر پیشانی الور اختر
آسمان خوبی قد موزون سرو باغ محبوبی سینے پر اُبھار گاتی بندھی ہوئی صاف ثابت ہے دو ستارے
دل کے پار ہوتی ہین کمر نازک چست ارادہ درست پتلے پتلے ہاتھ گوری گوری انگلیان انمین سیاہ
سحر گر اغیارے سو معقول کچھ پھول کچھ ستارے چمکتے ہوئے کبھی ثابت ہوتا ہے کہ نیر اعظم گرد پھر رہا ہے
کبھی کہتا ہے کہ ماہتاب ان نثار ہو رہا ہے نازک اندام شیرین کلام حسن مین بینظیر عارض رشک مہ منیر
ایک ایک اعضا مین سو سو خوبیان ادا مین دلربائی محبوبیان نگاہ جو اشمال کی پڑی اور کنیزان
ملکہ نے اُبھرکے اپنے جمال کو دکھایا تنتی ہوئی سامنے آئین ہنستی ہوئی نکل گئین اسس ہنسی سے

تلوارین چل گئین اشمال نے ایک آہ کی یہ اشعار بیقرار و مضطر ہو کے پڑھنے لگا غزل آتش

تیری یاد بت دلخواہ بھولا
اُف اُف کیا جو آہ آہ بھولا
زنار ڈالا تسبیح پھینکی
جو ذرہ تیری درگاہ بھولا
دیکھے سے تیرا روے منور
اپنے گدا کو جاہ بھولا
شرط وفا کی کس بیوفا سے
باللہ بھولا واللہ بھولا
کج رکھ نہ جا دل سے غافل
عشق صنم مین اللہ بھولا
زلف رسا کو سمجھا جو افعی
ہم مہر بھولا ہم ماہ بھولا
بتخانہ چھوڑا باز آئے بت سے
آتش سا عارف آگاہ بھولا
فرقت کی شب مین جانسوز دل نے
پھیر اُسنے کھایا جو راہ بھولا
خورنے گرایا اُسکو نظر سے
جو کاوہ قصہ کوتاہ بھولا
محروم رکھا ساقی نے ہمکو
وہ شہر بھولا وہ شاہ بھولا

ملکہ نے پکار کر پوچھا کیون خیرخواہ مزاج کیسا ہی کہا ای ملکہ عالم والی شہنشاہ اقلیم حسن وجمال والی بادشاہ ممالک جاہ وجلال مین اجلال حرامزادے سے پوچھونگا کہ لیے تو دلینعمت پر عاشق ہوا تو نے بے ادبی کا ارادہ کیا سزا دون ملکہ نے کہا بھیا انصاف کرو اس ملعون نے ہمکو بڑے بڑے صدمے دیے رات بھر ہمکو ستاتا تھا ہنستی بھی نہ رونا آتا تھا ہمنے تو کہا تھا کہ ہم بھیا اشمال سے فریاد کرینگے تمھارے پاس فریادی آئے ہین تمھارے مزاج مین انصاف ہی ذرا سی توجہ مین مقدمہ صاف ہی یہ کہنا تھا کہ اشمال اپنے ساتھ والون کی طرف پلٹا کہا صاحبو سُنتے ہو اس اجلال بھیا نے کیا بے ادبی کی ولینعمت سے یہ گستاخیان کین سبنے کہا ہم آپ کے شریک ہین آپ کے خیالات بہت ٹھیک ہین تین ہزار جوانون کو لیکر اشمال چلا اجلال لڑ رہا ہی سحر کائنات کے کر رہا ہی تحفہ جات نکالے ہین طائر سحر کے بنائے ہین اُنکو اُڑاتا ہے فوج ملکہ پر گنبد ہاے آتشین گراتا ہی کہ پہلو سے نعرہ ہوا او نا انصاف ہم تو بادشاہ زادی کے تابعدار ہین تجھسے ہم پوچھتے ہین تونے کیون بدعت کی اپنی تو یہ کیفیت نظم

محرم خورشید گشتم باخسان کم ساختم
بے تو گل بر روے من خندید و من شبنم صفت
در خورم نبود نشاط و دہر با غم ساختم
رنج و راحت ہر دو لی در دہر منت نبود
جلوہ در ہر رنگ دیدم گرد لی خم ساختم
نیست مقصودم اثر در دست شغل خویش را
دل گہ از دیدار و گہ از بوسہ خرم ساختم
نیست صہبائی چو جام جم نصیبم گو مباد
مردم و در چشم مردم عالمی تاریک شد
گریہ کردم آنقدر کش شور ماتم ساختم
راز دل دیدم چو بوے غنچہ در عالم فگند
تن نمک بردم بزخم و لی بمرہم ساختم
جرم عشقم را جزا شد حور و من از بہر دوست
داغ بر دل سوختم با دیدہ نم ساختم
انچہ گرمی بود یا رب اینچہ نم کاخر از و
می زخون دل کشیدم خویش را جم ساختم
زیچو شبنم خویش را فارغ ز عالم ساختم
من بگرشتم چو رفتم بزم برہم ساختم
عیش عالم نیست باب من در ماتم زدم
با صبا راہ غلط رفتم کہ یکدم ساختم
کفر در کیشم سپاس نعمت دیدار اوست
داغ بر دل بردم و خلد برین جہنم ساختم
شب بہ دہم آنکہ دارم در کنارت از رخت
سینہ آتش خانہ کردم دیدہ را نم ساختم

اجلال نے کہا کہ ارے تجکو کیا ہوگیا اشمال نے جواب دیا کہ ابے تو دیوانہ ہوگیا مین براہ انصاف تجھسے پوچھتا ہون کہ تو نے ملکہ عالم کو بڑے بڑے صدمے دیے عاشق بنکے بیٹھا تھا ہی شرط کہ جوتیان مارون سر میدان تجکو ذلیل کرون تجکو گدھے پر سوار کرکے تشہیر کرونگا او بے پیر دست درازون کے دستگیر او شریر پھر آنکھ چار کر کے بات کرتا ہی تجکو شرم نہین آتی اور مجھسے تو ملکہ عالم نے اقرار کیا ہی اشارون مین بات پختہ ہوگئی مجھ کسن ساتھ شادی کرینگی با تجھ جیسے منحوس دیوث کے ساتھ تجھے شرم نہین آتی اجلال نے ایک گولہ مارا اشمال نے

اُس گوہے کو کاٹا آپسمین سحر چلنے لگا اشمال مبہوت ہو رہا ہو ہر طرف سے ملکہ کی طرف تن تن کے دیکھتا ہو
کبھی کہتا ہو حضور دیکھیے مین جانبازی کر رہا ہون تین ہزار جوان میرے ساتھ والے آمادہ حرب و پیکار ہین
یہ سب مستعد خدمتگزاری ہین ملکہ نے کہا بھیا کیون گھبراتے ہو ایک ایک کنیز یہ بھی لیبن سب صاحب
زدجہ بن بن کے بیٹھیین تمھارے کہنے سے کسی کو انکار نہ ہوگا ان باتون کو سُنکر اور زیادہ جوش و خروش
مین ہو چمک چمک کے لڑ رہا ہو ہزارون ملازمان اجلال کو مارا اجلال کہتا ہو او مردود میرا لشکر تباہ
ہوا جاتا ہو اشمال کہتا ہو تیرے تباہ کرنیکو تو مین آیا ہون ابے مردود کیا تیرے قتل سے مُنھ موڑونگا یہ
کہتا ہوا جا پڑا اسقدر قریب ہوگئے کہ بھائیو مین تلوار چلنے لگی اسقدر شعلے بھڑکے کہ ابر کے کڑکے
ہزارون جادوگر اجلال کے ملازم جل جل کے مرے فریاد کرتے تھے کہ ای بادشاہ جو تو نے ظلم کیے
اُسکا بدلا ہمسے ہوتا ہو تیری بدنصیبی پر ہر خرد و کلان روتا ہو مگر اجلال دو چار وار کر کے جھوما اور ایک
چیخ ماری چیخ مارتے ہی اسکے صحراے ارنا بھینسا پیدا ہوا برابر فیل مست کے پھنکارے مارتا ہوا
وہین سے اجلال نے پکارا ای لایق سواری سامری و جمشید اشمال کو لینا یہ بچنے نہ پاوے وہ ارنا بھینسا
طرف اشمال کے چلا اشمال نے ہاتھ ہلا کر اسپر برقین گرائین تلوارین چمکائین خنجر گرائے مگر وہ نہین رُکتا
چلا ہی آتا ہو اسکے ساتھ والون کو پامال کرتا ہوا جسکو سینگون پر اُٹھایا زمین پر مارا استخوان چور چور
جھنجوڑ کر پامال کیا ہڈیان تک سرمہ کر دین اسطرح مٹاتا ہوا فوج اشمال کو آتا ہو جب دیکھا اشمال نے
کہ یہ میرے روکے نہین رُکتا ہو تب اسنے آواز دی ای زرنگ و خدنگ یہ بلا مجھپر آئی ہو اسکو آگر
روکو سر میدان کُود کُود دو جوانان زنگی بصورت یکرنگی موٹے موٹے ہونٹھ گھونگر والے بال سینے چوڑے
لباس کالے پہنے ہوئے تلوارین ہاتھ مین آ کر اس ارنے بھینسے پر تلوارین مارنا شروع کین اجلال
اس حرکت کو دیکھکر خوب ہنسا پکار کر آواز دی او ناہنجار یہ سحر تجھے اس مقام کے لیے سکھایا تھا تیری
قضا ہی دامنگیر ہو تیرے قتل کی یہی تدبیر ہو جیسی تو نے بغاوت کی ویسی سزا پائی اس ہوس کے
عشق مین صد ہا مر گئے اور صدہا اب مر جائینگے اسکے نخل قد سے ثمر نہ پاوینگے تیری بھی جان اسنے
لی اسی کے سحر کا باعث ہو دیکھ اب بھی سنبھل سحر کو پھیر دون اشمال نے کہا تجھسے عجز کر دون آنکھ ملا کر تجھسے
بات نہ کر دون اپنی معشوقہ خوبرو و خوشخو سے عذر کرونگا شکایت و حکایت کے دفتر کھلینگے اعمال ہمارے
تمھارے کانٹے مین تلینگے اُن دونون زنگیون نے اُس ارنے بھینسے پر تلوارین مارنا شروع کین جب
تلوار مارتے ہین تلوار جسن سے اُچٹ جاتی ہو خط تک نہین پڑتا ارنے بھینسے کا جوش و خروش بڑھتا
جاتا ہو یا تو مثل پہلوانون کے تلوارین مار رہے تھے ذرا اُس کے بھینسے نے دونون کو سینگ پر اُٹھایا
اُٹھا کر زمین پر مارا جھنجوڑ کر پامال کیا ہڈیان تک توڑ ڈالین اب اشمال پر جا پڑا اشمال نے کئی گولے
مارے بھینسے نے گولے مُنھ مین لے لیے نگلگیا جو سحر اشمال نے کیا بھینسے نے کھا لیا آخر اشمال لاچار ہو کر
جا پڑا اسنے ہاتھ تلوار کا مارا اسنے سینگ مارا تلوار ٹوٹی سینگون پر اُٹھا کر اشمال کو مارا دھم سے زمین پر
گرا جا بالوٹ مار کر بھاگون بھینسا کب جانے دیتا ہو گر کر ہڈیان سرمہ کر ڈالین اسکا مرنا اور ساتھ دھنے
پھر سے پکار کر آواز دی او بے اجلال نمک حرام شہنشاہ فیروزہ پوش کو قتل کیا تجھکو شرم نہ آئی آج برادر
کے بھائی کو مارا تجھکو افسوس نہ آیا تجھکو خدا غارت کرے یہ کہکے چمک کے لڑنے لگے کئی ہزار جوان مارے

اجلال نے کہا ارے ان بدنصیبون نے فوج کو مٹا دیا ایک طائر کو اشارہ کیا وہ طائر چمک کر چلا آسمان کو گیا ایک چیخ ماری ایک گنبد سیاہ آسمان سے گرا تمام اہلیان لشکر اشمال گنبد مین بند ہو گئے تڑپتے تھے مگر نکل نہ سکتے تھے اندر اسی گنبد کے جل جل کے خاک ہوئے تین ہزار جادوگرون کے مرنیکا ایک مرتبہ ہنگامہ ہوا آوازین مرنے کی ساحرون کے بلند ہوئین سب نے کہا مارو اجلال بڑا زبردست ساحر ہے ہمراہیان اشمال کو کس ذلت سے قتل کیا اُسکو رحم نہ آیا اور کسی کو وہ کیا چھوڑیگا جسکو پائیگا فوراً مار ڈالیگا ملکہ نے جو یہ معرکہ دیکھا مسکرا کر آواز دی کیون اجلال کچھ مزا ملا آخر اشمال کیا ہوا اجلال نے منہ پیٹ لیا کہا او دشمن جان تیرے عشق نے خاک چھنوائی نکو امی کی سلطنت کا مزا نہ ملا اب تو نے یہ بدعت کی تیر داغ دل پر بیچک مینگے دل سے کہتا ہون کیون محبت کی مگر مجبور رہا اصل مین اپنی تو یہ کیفیت ہر نظم

تیغ بے آب ہر کی بازو سے قاتل کمزور
نہ نشان مجکو دیا ہر نہ تو نوبت دی ہر
کوئی اکسیر غنی دل نہین رکھتے ایسی
عمل حب کی بہت جسنے بھی دعوت دی ہر
فرقت یار مین رو رو کے بسر کرتا ہون
حسن نیت نے مجھے عشق سی نعمت دی ہر
لطف دل بستگی عاشق شیدا کو نہ پوچھ
زلف خوبان سی رسا تمکو طبیعت دی ہر

ای صنم جسنے تجھے چاند سی صورت دی ہر
پھر گرانجانی ہر مجھ سو تجھے زحمت دی ہر
سانپ کے کاٹے کی لہر مین ہین شب و روز آتین
خاکساری نہین دی ہر تجھے دولت دی ہر
جسم کو زیر زمین بھی وہی پہونچا دیگا
زندگانی مجھے کیا دی ہر مصیبت دی ہر
گوش پیدا کیے سننے کو ترا ذکر جمال
دو جہان نے اس اسیری سے فراغت دی ہر

اسی اللہ نے مجکو بھی محبت دی ہے
اسقدر کیلیے یہ جنگ و جدل اے گردون
کاکل یار کے سودے نے اذیت دی ہر
آہ کا اپنے فتیلہ نہین کس رات جلا
روح کو جسنے فلک سیر کی طاقت دی ہر
یاد محبوب فراموش نہووے اے دل
دیکھنے کو ترے آنکھون نہین بصارت دی ہر
کمر یار کے مضمون کو باندھو آتش

ملکہ نے منہ پھیر لیا کہا او بیحیا ابھی ہوس باقی ہر شیشہ ہر نہ ساقی ہے اب عروس مرگ سے ہمکنار ہو گا دنیا کا حوصلہ بیکار ہو گا اجلال نے کہا اے جان جہان اگر چند ساعت عمرو دیر کرتا مین تو اور ہی کچھ سوچا تھا مہر طلعت نے بڑھکر ترنج مارا کہا او بیحیا ہمارے مالک سے زبان لڑاتا ہر ترنج جو پھٹا ایک چادر سیاہ اجلال پر گری کہ اُس چادر نے اجلال کو چھپا لیا چار جانب ہاہو ہوا مہر طلعت نے اجلال کو بیکار کیا انکے رفیق و شفیق گھبرائے مگر ایک چشم زدن مین اجلال تڑپ کر چادر سے نکلا چادر کو جلا دیا یہ سب لڑائیان ہوا پر ہو رہی ہین مہر طلعت کبھی عقاب بنکر جا پڑی کبھی باز بنکر لڑی ہر سمت ہنگامہ گیر و دار ہر اجلال سراسر بیکار ہر قضائے کار ایک حملہ اور عرض کرتا ہر سمنکال نے جب قید عمرو کو روانہ کیا سالوس قصر پریزادان مین گیا دیکھا شاہزادی بیٹھی ہین ڈھول بج رہا ہر غزلین اُڑ رہی ہین ایک ناچ رہی ہر جیسے ہی سالوس اندر آیا ایک نے کہا ہوا خداوند آئے ایک نے کہا خداوند کو آگ لگے ایک نے کہا نگوڑا بھاڑ مین پڑے نگوڑا روتی صورت کا روتا ہوا آتا ہر اپنی خبر نہین رکھتا میان سمنکال نے بڑا کام کیا عمرو کو قید کرکے کوہ لالہ زار مین بھیجا اور دل پر داغ بڑا کیا نفع ہوا وہان جاکر اُسنے زندان سیہ رو کو توڑا محلال کو مارا عمان جادو دریا دل اسلکنے کی موت مارا اُس اقلیم مین بڑا فساد ہو رہا ہر ایک نے کہا بوا صاف صاف کہو ملکہ انجم اختر پیشانی نے قید سے رہائی پائی شاہزادی وزیرزادی نے قیامت برپا کردی اجلال گھبرایا ہوا مارا مارا پھرتا ہر عمرو اپنے طور سے لڑ رہا ہر اگر خبر نہ لی ابھی تو میان سمنکال اپنے باپ کو

زندہ نہ پاؤنگی بہت پچتاؤنگی سالوس گھبرایا ہوا بارگاہ سمنکال مین آیا سمنکال کھڑا ہو گیا کہا کیون خداوند
اب آپ نہ گھبرائیے سر عمرو کا آتا ہوگا مین نے سحر تیار کر لیا ایک دن مین مسلمانون کا خاتمہ کر دونگا آپکی
خدائی قایم کر کے چلا جاؤنگا سالوس نے کہا ای سمنکال ذرا کنارے آؤ کنارے لیجا کر کہا ای سمنکال جادو
بدتال تجکو کچھ خبر ہی کہ وہان کیا گذری زندان سیہ رو کیا چیز تھا وہ عمرو نے جا کر مٹا یا فرشتگان زمین نے
مجکو ابھی خبر پہونچائی ہی چچا صاحب تمھارے مارے گئے انجم اختر پیشانی و مہر طلعت وزیرزادی نے
رہائی پائی ہنگامہ گیر و دار بلند ہی لڑائی ہو رہی ہی محمد اشمال مارا گیا اور نئی بات یہ ہی کہ اجلال نے قتل کیا
لڑائی ہو رہی ہی شاہزادی کے سحر نے زمین کو ہلا دیا تو جلد اپنے کو وہان پہونچا یہ سنکر سمنکال گھبرا گیا
کہا یا خداوند جاتا ہون ابھی پلٹ کے چلا آؤنگا ایک بات کا تردد ہی زندان سیہ رو کا ٹوٹنا محلال کا
مارا جانا یہ بہت مشکل ہی مگر ہاے باباجان نے اپنے کو محبت مین تباہ کیا ایک دن چین سے تخت پر نہ بیٹھے
دن بھر باغ مین رہتے تھے رات کو منت و خوشامد مین بسر کرتے تھے آپ نے فرمایا مگر مجکو یقین نہین آیا یہ سنکر
سالوس نے کہا ایک حرف بھی اسمین جھوٹ نہین ہی سمنکال نے کہا یا خداوند محلال بڑا ساحر بروت
ہی اسنے بڑے سامان کر رکھے ہین سالوس نے کہا ابے گدھے یہین سے باتین بناتا ہی وہان جا کے سب
معرکہ دیکھ لے مجکو یہ سب خبرین فرشتگان زمین نے پہونچائی ہین بیرغل مچاتے پھرتے ہین تجکو کیا فکر ہی
جا کے باپ کی شراکت کر سمنکال گھبرا کے نکلا ایک چیخ ماری کہ یارو جلد لشکر تیار کرو عجب طرح کا جملہ
خداوند نے فرمایا ہی جو ناممکن باتین تھین وہ ہو گئین کیونکر یقین با نون گر حکم خداوند سے گردن تابی نہین کر سکتا
جلد تیار ہو جاؤ ساٹھ ہزار ساحر تیار ہوئے ہرکارون نے بڑھکر صاحبقران کو خبر دی کہ لشکر سمنکال تیار
ہو رہا ہی سب افسر تیار ہوئے ساٹھ ہزار سوار آراستہ ہوئے تخت پر سوار ہو کر سمنکال چلا سالوس
پیٹ پکڑے پکڑے بارگاہ مین پھر رہا ہی سردار پوچھتے ہین کیون خداوند مزاج کیسا ہی آپکو بہت مکدر
پاتے ہین خیر خواہان دولت گھبراتے ہین سالوس نے کہا یارو اقلیم اجلال مین بڑا فساد ہو رہا ہے
عمرو نے جا کر قیامت برپا کر دی محلال کو مارا انجم اختر پیشانی و مہر طلعت وزیرزادی ان دونون کو
دونون بھائیون نے پسند کیا تھا معشوق بنا کر لیکر بیٹھے تھے اب انھون نے رہائی پائی جن ساحرون نے اُنکے
سحر کو بند کیا تھا وہ مارے گئے اب انجم کے سحر کا کون جواب دے سکیگا میان سمنکال گئے ہین بعضے سردار
کہتے ہین ہم جاتے ہین یہ کہتا ہی کہ یارو یہان بھی تو مقام خوف ہی ایسا نہ ہو حمزہ تیار ہو کر یہان آپڑے
تم لوگ آمادہ رہو لشکر حمزہ بڑھنے نہ پائے سالوس نے تو یہ انتظام کیا مگر اجلال قریب ہی کہ شکست
کھا کے بھاگے کہ آسمان سے لکۂ ابر سیاہ پیدا ہوا ملکہ انجم نے مہر طلعت سے کہا ای مہر طلعت لو
غضب ہوا سمنکال آپہونچا مہر طلعت نے دیکھا کہا حضور نہ گھبرائین تھوڑے ہی عرصے مین فتح کرتے ہین
اب تو فوجین زمین پر رہتین سحر چل رہا ہی کہ سمنکال کا نعرہ ہوا مہر طلعت نے کہا تمھارا ماموں کامل آگیا
سمنکال آپہونچا ملکہ عالم ہوشیار ہو جائیے یہ ذکر تھا کہ سمنکال آکر پہونچا باپ سے آنکھ ملا کر پوچھا اے
والد نامدار خیر تو ہی عمر نامدار پر کیا گذری نام بھائی کا سنکر اجلال نے منہ پیٹ لیا کہا ای فرزند
کیا کہون قضا و قدر نے عجب معاملہ دکھایا دل کی دل ہی مین رہی تکمرامی کر کے مزہ نہ ملا افسوس
شہنشاہ کا قول رنگ لایا عمان جادو کہ جسکی دریا دلی مشہور خاص و عام وہ یون قتل ہوئے کشتی کی

موت مارے گئے عمرو نے آکر ملکہ ڈالدیا تمنے قید بھیجکر آفت برپا کی وہین قتل کیا ہوتا یہان کیون بھیجا
زندان سیہ رو شکست ہوا نیا بند و بست ہوا انھین کیونکر خبر ہوئی سمنکال نے کہا خداوند نے خبر دی
فرشتگان زمین نے خبر پہونچائی اجلال نے کہا وہ مردود جھوٹا ہے ہمنے اسکو خداوند بنا کر اپنا اعتقاد
ہٹایا سامری و جمشید کی قدرت کے آپ ہی ظہور ہوتے ہین خاک قبر کام آتی ہے انگشتری نے اُنکے عمرو
کی دستگیری کی اتنی مدد لیکر پہونچا کہ عقاب آتے آتے جلگئے طائر راز دار نہ پہونچ سکا طائر وہم و خیال
کے پر جلے اے فرزند ہم اکیلے رہگئے اب تمکو سامری و جمشید آباد کرین ان سب پر عملداری کر دجنگ کو
موقوف رکھو لڑتے بھڑتے نکلجاؤ ہم اس گیسو بریدہ سے سمجھ لینگے یہ سُنتے ہی سمنکال نے چاہا پیچھے ہٹون
زمین پر آکے کھڑا ہوا تھا ملکہ مہر طلعت نے آواز دی او نمکحرام اصلی تو کہان جاتا ہے یہ کہکے ترنج مار الحر
آپسمین چلنے لگا مگر سمنکال تو بلاے روزگار ہے اسنے ایک سحر کیا کہ ایک دھوان زمین سے نکلا اُسی
دھوئین نے چہار جانب سے ملکہ مہر طلعت کو گھیرا ملکہ برق بنکر دھوئین سے نکل تھین ایک برق اُنکے
سر پہ گری کہ سر زخمی ہوا دوسرے ملکہ انجم اختر پیشانی نے دیکھا کہ وزیر زادی ہاتھ سے سمنکال کے
زخمی ہوئی وہین سے آواز دی کہ او نمکحرام بد انجام خوف پیدا کر نیوالے کا اب بھی دل سے دور ہے اسقدر
مغرور ہے دیکھ مین آپہونچی یہ کہکے کڑک کر گرین ایک طرف سے اجلال نے سحر کیا سمنکال نے سحر کا کوڑا
زمین پر مارا اس مردود کے سحر سے پھر دھوان نکلا مہر طلعت نے آواز دی ملکہ وہی سحر ہے اپنے کو جلد
بچائیے ملکہ نے چاہا چمک کر نکلون کچھ پھول پھینکے ہنس پڑین موتی برسنے لگے اجلال اب بھی ایک
ایک ادا پر نثار ہو رہا ہے کبھی نثار ہوتا ہے کبھی بلائین لیتا ہے کبھی ترقی حسن و جمال کی دعائین دیتا ہے کبھی
آواز دیتا ہے اے ملکہ عالم مین تو وہی تابعدار ہون مگر دو طرف کے سحر نے ملکہ انجم کو پریشان کیا چمک کے
نہ نکل سکین ایک لوہے کا چکر شانے پر پڑا کہ شانہ نشانہ ہوا آہ کی صدا نکلی ساتھ آہ کے ایک طائر
پیدا ہوا اُس طائر نے پر اپنا زخم پر مس کیا زخم کو اندمال ہوا یہ چلین تھین کہ سمنکال بڑھا اجلال نے پھر
آواز دی اے فرزند نکل جا زمانۂ انقلاب ہے دل کو پیچ و تاب ہے تو نہ ٹھہر ارے میرا نام تو باقی رہجائے
اے فرزند جب محل پانا لشکر کشی کرنا مین ناکامیاب ہوا تو اس سے وصل حاصل کرنا میری روح کو راحت ہوگی
جہنم مین روح کی بھینٹ چڑھائیگی طبیعت آرام پائیگی ملکہ چلین مگر اُداس چہرے پر ہوائیان اُڑتی ہوئین کہ پہلو
سے آواز آئی فرزند گھبرانا نہین مین بھی آپہونچا اب تجکو تکلیف نہ ہوگی پلٹ کے محلال اپنے چچا کو دیکھا کہا
عم نامدار یہان تو مشہور ہے کہ آپ قتل ہوئے اسنے کہا اے فرزند تیرا باپ دیوانہ ہے مجھے کون مار سکتا ہے
مین نے ایک پتلا مارش کے آٹے کا قتل کرا ڈالا اور تیری مدد کو آیا دیکھ عثمان جادو بھی آپہونچی جیسے ہی
سمنکال پلٹا کو کھ پر خنجر مارا اور نعرہ کیا او ملعون دیکھ یون قتل کرتے ہین ایسے نامردون کے خون
سے یون ہاتھ بھرتے ہین سمنکال کا شکم چاک قصہ پاک ایک ابر سیاہ اُٹھا آگ برسنے لگی عمرو پکار کر
بھاگا منم مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری شاہ عیاران عیار عمرو بن امیہ نامدار اجلال نے
جو پلٹ کے دیکھا کہ سمنکال مارا گیا گریبان پھاڑ ڈالا ملکہ انجم اختر پیشانی نے آواز دی اے مہر طلعت
تو نے دیکھا خواجہ نے کس زور و شور سے سمنکال کو مارا تاج لے لیا کمر ٹٹولی انگوٹھی چھلے اُتار لیے دیکھا
مہر طلعت نے کہ ایک ساحر دبلا پتلا مردون کو ٹٹولتا پھرتا ہے جسکی کمر مین کچھ پایا نکال لیا جسکی کمر مین

کچھ نہ ملا ایک لات ماردی کہا او دنی ہمارے حصے کا کچھ نہ رکھا ملکہ نے گھبرا کر کہا مہر طلعت یہ کون شخص ہے
کہا حضور یہی شہنشاہ اوج عیاری ہین مگر طمع انکی مشہور خاص و عام مین ہو کسی مقام پر نہین رُکتے
عمان کا گھر یون لوٹا کہ نقش بوریا تک نہ چھوڑا ملکہ ہنس پڑی موتی برسنے لگے جسپر مرواریدگر اسکو
توڑکر نکلگیا اجلال نے کہا اب اس گیسو بریدہ کے سحر سے بچنا بہت محال ہو ہاے جو مین نے کہا تھا
وہ میرا کہنا فرزند لے نہ مانا نکل جاتا ہمیشہ کا نٹا نہ کھٹکا کرتا جب اسباب شوکت نصیب ہوتا اُسوقت
لشکرکشی کرتا عورتون کی سلطنت مٹانا کتنی بڑی بات تھی اس طرح بھاگتین کہ نشان نہ ملتا افسوس
وہ بھی مارا گیا مین تیاستین بر پاکرونگا یہ کہکے طرف ملکہ کے چلا مگر چوکنا چہار جانب دیکھتا ہوا ایکایک
ملکہ نے سحر کیا اجلال کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ آیا دل بھی کسی قدر گھبرایا جب اسکا دل پریشان ہوا اور ہاتھ
پاؤن کانپنے لگے گھبرا کر بھاگا وہان پر آیا جس مقام پر سمنکال مارا گیا تھا اسکے گرد کی خاک اُٹھائی اُسکو
سونگھ کر آواز دی اے فرزند تم زندہ تھے تو ہمکو سب تدبیرین بتلاتے تھے اب بھی تم مرکر شیطان ہوئے
سامری و جمشید سے ملوگے ذرا جواب تو دو کہ مین کیا کرون اب اُس ظالم گیسو بریدہ کا سحر مجھپر تاثیر
کرنے لگا ابھی جو اُسنے ہنس کر سحر کیا اور موتی برسائے اُسوقت سے میرا دل گھبرانے لگا دل چاہتا ہو
رومال سے ہاتھ باندھ کر سامنے چلا جلون اگر ایسا کیا تو بڑی ذلت ہوگی اس ذلت سے قتل ہونگا کہ تمھاری
بھی روح تڑپیگی خاک سے جو اجلال نے یہ باتین کین تو اُسی خاک سے ایک بیضہ سفید پیدا ہوا اُس
بیضے کو اجلال نے اُچھالا وہ بیضہ پھٹا سفیدی اور چھلکا زمین پر گرا زردی سے ایک طائر پیدا ہوا
طائر نے آواز دی اے اجلال سمنکال کی روح کو اب تک آرام نہین ملا بھٹکتی پھرتی ہو ابھی تو مجمع زاغ
زغن مین شراکت ہو آیندہ دیکھیے کیا ہو مگر انجام بُرا ہو آپ کو مناسب یہ ہو کہ مہران مہر صورت کو
بلا لیجیے آپ کا ملک برباد ہوا در دہ آباد رہے بڑے افسوس کی بات ہو اول تو یقین ہو کہ مہران مہر صورت
کو دیکھتے ہی یہ سب مبہوت ہونگی اُسکا سحر حکم سامری و جمشید ہو شعبدہ باز نیرنگ ساز صورت ہے
اُسکی صورت مین کیا کم تاثیر ہو ایک ہی بے پیر ہو یہ کہکے وہ طائر جلگیا بس اجلال پیچھے ہٹا فوج کو اشارہ کیا
کہ ارے ان سب کو مار لو فوج والے کنیزون سے لڑنے لگے مگر ملکہ انجم و مہر طلعت اسے ڈھونڈھتی
پھرتی ہین خواجہ عمرو کبھی اپنے کو ظاہر کرتے ہین کبھی چھپ جاتے ہین اس ہیرپھیر مین ہین مگر اجلال نے
ایک دستک دی ایک زاغ سیاہ اُڑتا ہوا سامنے آیا کاؤن کاؤن کرنے لگا اجلال نے قلم سحر نکالا
کاغذ پر بخط سنسکرت لکھا زاغ کو دیدیا زاغ چلا مہر طلعت کی نگاہ پڑی کہا اے ملکہ عالم غضب ہوا زاغ
پیغام لیکر جاتا ہو معلوم ہوتا ہو مہران مہر صورت کو اُسنے بلایا ہو اب کوئی اور معین باقی نہین ہے
ملکہ نے کہا اے مہر طلعت یہ زاغ جانے نہ پائے مہر طلعت نے ایک دستک دی باز پیدا ہوا وہ باز
طرف زاغ کے چلا زاغ نے کاؤن کاؤن کرکے ایک چیخ ماری اجلال نے دیکھا اور ایک ٹکر زمین پر ماری
آواز دی او باز سیاہ ایک باز سیاہ پیدا ہوا باز سیاہ اور باز سفید لڑنے لگے زاغ نکلگیا ملکہ نے کہا لو
مہر طلعت باز مفت مین لڑ رہے ہین باز نہین آتے مگر زاغ نکلگیا مہر طلعت نے کہا مین راستہ روکتی ہون
یہ کہکر ایک گوشے مین آئی سحر کیا کہ پانی برسنے لگا ایک چھوٹی سی پہاڑی تھی اُسپر اسقدر پانی برسا کہ
پہاڑی بلند ہوگئی سد راہ ہوئی اب پھر سحر چلنے لگا تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ دیکھا وہی زاغ سیاہ بلند ہوا

آسمان پر کاؤن کاؤن کرنے لگا مراد اُسکے کلام کی یہ ہے کہ مہران مہر صورت آپ کو بچا راستہ نہین ملتا
اجلال نے بڑھکر پہاڑی پر گولہ مارا پہاڑی بیچ مین سے شق ہوئی زاغ نے اپنے کو اُس شگاف مین گرا دیا
جلکر خاک ہوا ایک درہ بنکر تیار ہوا اندر درے کے روشنی ہوئی ملکہ انجم اختر پیشانی نے دیکھا کہ میدان
کارزار مین حرارت بڑھنے لگی نیر اعظم نے حدت دکھائی شعاع چمک کر زمین پر گری اُس درہ کوہ مین یا تو
روشنی ہوئی تھی یا ہزار ہا زاغ سیاہ پرے پر ملائے ہوئے کاؤن کاؤن کرتے ہوئے پیدا ہوئے اور
لشکر ملکہ انجم اختر پیشانی پر چلے کنیزون نے بڑھکر گولے ترنج و نارنج مارے بعض تو جلکر خاک تمام
ہوئے بعض اُسی حالت پر کاؤن کاؤن کرتے پھرتے تھے اُنکی کاؤن کاؤن سے کنیزین کر وگنگ ہونے لگین
ملکہ سے بڑھ بڑھ کے اشارے کرتی ہین کہ ہم بول نہین سکتے کسی کی بات ہمکو سنائی نہین دیتی ملکہ بھی
زاغان سیاہ پر سحر کرنے لگین جب ہاتھ اُٹھا دیا برق تڑپ کر گری دو چار کے سر اُڑ گئے کہ درہ کوہ سے
ایک جھونکا ہوائے گرم کا چلا ملازمان ملکہ کے مُنھ جھنک گئے ملکہ نے کہا لو غضب ہوا ارے
مہر طلعت یہ جھونکا ہوائے گرم کا دیکھا مہر طلعت نے کہا واری مین تو اپنی موافق حقیقت کے
زور کر چکی آنا ہے تو آنے دیجیے اُس نمکحرام سے بھی سمجھا جائیگا پریشانی مین منھ سے نکلگیا دیکھا جائیگا
یا تو ہوائے گرم چلی تھی کنیزین اُف اُف کرنے لگین ملکہ نے مینھ برسایا بوندیان آگ کی چنگاریان معلوم
ہوتی تھین کچھ پانی نے ہوائے گرم پر تاثیر نہ کی اب جو دیکھا درہ کوہ سے ایک شخص بلند بالا ہاتھ پاؤن درخت
کے سینہ چوڑا سیاہ لباس پہنے ہوئے مگر چہرہ بصورت نیر اعظم شعاعین بلند مُنھ سے دھوان چھوٹتا ہوا
وہی ہوائے گرم ہے کہ ملازمان ملکہ کو بیتاب کرتی ہے آتے ہی ایک نعرہ کیا ارے یار و شہنشاہ اجلال
کہان ہین ذرا ہمارے تو سامنے آئین یہ جو اُسنے للکار کر کہا زمین کانپ گئی اکڑتا ہوا طرف ملکہ انجم
کے چلا انجم نے آواز دی مہر طلعت لینا مہر طلعت نے بڑھکر گولہ مارا گولہ پھٹکر زمین پر گرا ملکہ انھین کی
کنیز کے سر پر گرا کہ سر اُسکا پھٹ گیا چند کنیزین دیوانہ دار وحشی مثال سر ٹکراتی طرف صحرا کے نکلگئین اُسی
درے مین غائب ہوگئین مہر طلعت نے پکار کر کہا واری سحر جواب دیتا ہے اُلٹی تاثیر دکھائی مہر طلعت
سامنے گری للکار کر آواز دی او نمکحرام بد انجام قتل شہنشاہ کا تو نے انجام دیکھا اب بہتر یہ ہے کہ اپنا
انجام سنبھال اپنے ولینعمت کو مار کر کیا مزا پایا آج تمھاری قضا اس میدان مین لائی ہے یہ کہتا تھا کہ وہ جوان
مثل ابر کے گرج کر دیا زور سے چیخا کہ زمین کانپی اور چہرے پر اپنے ہاتھ ڈالا معلوم ہوتا ہے کہ مثل نقاب
کے کوئی شے چہرے پر تھی پھر پھڑاہٹ کی آواز آئی یہ معلوم ہوا کہ نیر اعظم زمین پر آگیا وہ روشنی تھی کہ درخت
جلنے لگے ذرے چمکے خورشید خاوری چرخ مارتا تھا وہ جوان مہر طلعت کا نام لیکر للکار رہا تھا جیسے ہی اُسکے
روئے نحس پر نگاہ پڑی مہر طلعت لہرائی خاموش ہوئی ڈوپٹہ سر سے سرکا موئے مشکین پریشان ہوئے
آئینہ رخسار پر حیرانی زلفون سے ظاہر پریشان پکار کر آواز دی ملکہ عالم لونڈی کا خاتمہ ہوا سحر نے
جواب دیا سب سحر فراموش ہوگیا ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہے قلب کانپ رہا ہے ملکہ انجم بیچین ہوئین مگر منھ سے
یہ نکلا کہ اگر مہر طلعت کو سحر فراموش ہوا تو مین کیا کر سکونگی اس مہران مہر صورت کی صورت مین
وہ سحر ہے کہ جسکی نگاہ پڑیگی مبہوت ہوگا کیا مجال ہے اور کیا تاب و طاقت ہے کہ سحر کر سکے مگر افسوس
نہین معلوم اسوقت شہنشاہ اوج عیاری کہان ہین ایک راز دل تھا وہ اُنسے بیان کر دیتی کہ

ایک کنیز برابر کھڑی تھی اُسنے کہا واری مجھسے کہیے مین خواجہ سے کہہ دونگی کہا تو اگلاب بتسے کیا کہون مگر صاف ظاہر کرتی ہون کہ جب مجکو اور وزیرزادی کو خواب مین ہدایت ہوئی اور بشارت ہوئی کہ وقت رہائی تمھارا قریب آیا اُسی حال مین بزرگان دین نے جمالِ باکمال صاحبقران بھی ہمکو دکھایا ہم دونون مشتاق دیدار فرحت آثار صاحبقران زمان ہوئے قید خانے مین اکثر بیقرار رہے راتون کو تڑپتے تھے پھڑکتے تھے یہی خیال تھا کہ دیکھین کب رہا ہون مگر اب تو ضبط کو کام کیا راتون کو بیقرار ہوتے تھے اپنی بدنصیبی پر روتے تھے راتون کی نیند اُڑ گئی ہم نہین جانتے کہ آرام کسے کہتے ہین یہ کہکر دلکو سمجھاتے تھے نظم

رنگ آئینہ یان رہ نہین عشق مجازی کو ۔ صفائے قلب نے حاصل کیا ہے پاکبازی کو
ہماری خاک کو ای شہسوار دعرش دکھلایا ۔ خدا ہمت زیادہ دے تمھارے ترکتازی کو
مآل کار ہے دعوای باطل کا پشیمانی ۔ خدا سے ای بتو سیکھو طریق کارسازی کو
جلا کرتی ہے گھُل گھُلکر ہمیشہ شمع کافوری ۔ یہ کس گورے بدن کی اسنے دیکھا ہے گدازی کو
نہین غم تیغ ابروے صنم سے قتل ہونے کا ۔ شہادت بھی بمنزل فتح کے ہے مرغ غازی کو
عزیزون کعبہ سے بھی سجدہ طلب محراب ابرو کی ۔ جھکانی پڑتی ہے گردن نمازی بے نمازی کو
جنھون نے کج ادائی کی تو کی شکوہ نہین اُسکا ۔ خدا بھی کام فرماتا ہے جیسے بے نیازی کو
خیالِ زلفِ مشکین روح کو قالب مین آنے دے ۔ مکانِ تنگ مین کوڑا غضب ہے اسپ تازی کو
دلادین یاد خورشید قیامت کو وہ رخسارے ۔ بھلا دے زلفِ شبگون روزِ محشر کی درازی کو
کفن خلعت ہے مین دولھا جنازہ تخت دامادی ۔ براتی نوحہ گر ہمراہ ہین شہنا نوازی کو
زبان کو بند کر آتش بس اب اس ہرزہ گوئی کا ۔ گوارہ کیجیے تا کی ترے بے امتیازی کو

اتنا ہمارا خیال رکھین کہ بعد ہمارے انتقال کے اگر ہوسکے تو ہمارے مزار پر تشریف لائین فاتحہ خیر کو پڑھ دین کیا عجب ہے کہ روح مجروح تڑپکر آواز دے مطلع روشن شد از وصال تو شبہاے تار ما + صبح قیامت است چراغ مزار ما + افسوس اس نمکحرام نے ایسے مردود کو بلایا کہ جسکا دفعیہ ہمارے پاس نہین والدنا مدار فرمایا کرتے تھے کہ جسکو مہران مہر صورت صورت دکھائیگا کیسی ہی ساحرہ ہو مگر اپنے آپ سے باہر ہو جائیگی ای گلاب دیکھ رہی ہے کہ مہر طلعت ایسی ساحرہ کس طرح اپنے کو بیہوش ہونے سے بچا رہی ہے لیکن مثل شمع سحری لہرا رہی ہے اب مین بھی اُس مردود کے سامنے جاتی ہون مگر گلاب فراموش نہ کرنا ہمارا پیام ضرور پہونچانا گلاب نے کہا واری خدا نہ کرے کہ آپکے دشمن قتل ہون اور ہم زندہ رہین ہم بھی اپنی جان دینگے زندہ رہکے کہان بسر کرینگے کون ایسی ہماری قدردانی کریگا حضور نے قدر افزائی کی آبرو بڑھائی مگر بی بی جادو جو ہوا سپہر کرو انشاءاللہ اگر اسے بھی مارتا ہون ملکہ نے گھبرا کر کہا کیا خواجہ ہو عمرو نے کہا کوڑی کوڑی یہ نہ کہو ایسا نہ ہو کوئی ہرکارہ چھپا ہو ان باتون کو سُنکر بادشاہ سے کہے خبر مشہور ہو جائے دیوار دو دہم گوش دارد دیسنگے ملکہ بڑھین کنیز ایک جانب غائب ہوئی کھڑی ہوئی مہر طلعت جھوم رہی ہے گرا چاہتی تھی ملکہ نے بڑھکر ایک چھینٹا پانی کا منھ پر مارا ذرا حواس درست ہوئے آنکھین کھولدین آنسو بھر کر کہا واری خدا حافظ و ناصر کنیز رخصت ہوتی ہے قوت نے جواب دیا روح کو راحت نہین سحر فراموش ہوا دیکھیے وہ

بھیجا پھر آتا ہی حملو قتل ہونے دیجیے اب جسطرح ہو نکلجایئے اپنے کو تا بہ صاحبقران پہونچایئے ملکہ نے
نام صاحبقران کا سنکر آہ کی کہا ای وزیرزادی ہم تم دونون بدنصیب تھے وہان کیا پہونچ سکتے راہ
مین موت آئی

نظم

تا زناب زدای دل ما صیقل عشق مستی
چندان کہ کنی خرد تو دست طلب ما
چندانکہ زدم تیشہ چو فرہاد درین کوہ
بیہودہ بکمن فنکر ز اصل و نسب ما

تالب نگذارد لب ساغر بہ لب ما
خورشید برد نور زمہتاب شب ما
تا صبح بود نشئہ مستی بودش یاد
شیرین نشد از شربت مقصود لب ما

افسردہ شود شیشہ بزم طرب ما
از دامن امید تو کوتاہ نگردد
ہر کس کہ کشد جرعہ ما را بلب ما
ما زادہ خاکیم چو خاکی شدہ مخفی

مہر طلعت بھی رونے لگی کہا داری بدنصیب وصل سے دور فراق
کے قریب آپ کو یاد ہو گا بزرگون نے یہ بھی فرمایا تھا کہ لشکر کشی کر کے طلسم نور افشان مین جانا
فلک نے کہان مہلت دی یہ ذکر تھا کہ ڈہر دکی آواز آئی دیکھا مہران مہر صورت فوج کو پامال کرتا ہوا
آتا ہی پکاری انجم ٹھہر جاؤ اجلال نے اپنے کو آپ کی محبت مین برباد کیا کیا اچھا پھل پایا ملکہ انجم نے کہا
او نمکحرام کیا بیہودہ باتین کرتا ہی ہمارے بزرگون کا خون الیاسفت تھا کہ بزرگون کو قتل کر کے ہمکو
معشوق بنائے مہران مہر صورت نے کہا اب خاتمہ ہی اجلال پکارا ای مہران تسخیر کردے دل ان
دونون کا میری محبت سے بھردے یہ دونون مجھپر مائل ہوجائین یہ بھی تو تیر الکمال ہی سامری و جمشید تجلو
سب کچھ بتلاگئے مہران مہر صورت نے آواز دی ای اجلال بس یا وہ گوئی نہ کر یہ وہ شوخ دیدہ
گیسو بریدہ ہی اگر تو تمام عمر جبہ سائی کریگا تجھسے کیا آواز آئیگی ہمیشہ ذلیل رہیگا اجلال نے کہا ای
بھائی مہران مہر صورت سلطنت کے واسطے اپنے کو نمکحرام بنایا تمام دنیا مین برائی مشہور ہوئی
سمنکال آنکھون کے سامنے مارا گیا کیا صدمۂ عظیم اٹھایا مگر کوئی مطلب حاصل نہین ہوا ایک دن تخت
پر بیٹھنا نصیب نہ ہوا اسی ظالم کی خدمت مین مصروف رہے وہی باغ مسکن ہوا نے ایک دن محبت کی
بات نکی مہران نے کہا پھر تسخیر کو کہتا ہی ملکہ مسکرا رہی ہین سحر تیار ہوتا جاتا ہی مگر صورت اس نامرد کی
دیکھکر قلب ٹھہر جاتا ہی وزیرزادی کی صورت دیکھکر رونا چلا آتا ہی ہر مرتبہ ملکہ فرماتی ہین کیون مہر طلعت
کیسا مزاج ہی لبی کچھ جواب دو ہم بھی اُس سے سامنا کرتے ہین تمھارے واسطے مرتے ہین افسوس ہم تم
دونون دنیا سے بحر دم چلے خدا خواجہ کو سلامت رکھے کہ وہ بخیر یہان سے نکلجائین الیسا نہ ہو کہ وہ بھی
پھنس جائین مہران مہر صورت نے کہا ای انجم لو ملکہ بڑھکر مسکرائین گوہر دندان چمکے درج دہن کھلا
موتی برسے مہران پر گرے مگر اُسکا چہرہ مثل آفتاب کے ہی جو موتی گرا مثل قطرۂ شبنم تھا گویا توے پر
پانی کی بوند پڑی چھن چھن کی آواز آئی قطرے جمکر رہگئے کئی مرتبہ پھول برسائے پھول کر رہگئے دستک دی
بلبلین پیدا ہوئین بلبلون نے سر بیٹا منقار سے زمزمہ سرائی کی غزلین بہار یہ گائین مگر کسی شی نے
تاثیر نہ کی لاچار ہو کر چکرا گئین سحر کرنا موقوف کیا زانو پر ہاتھ مارا کہا لو مہر طلعت خاتمہ ہوتا ہے
مہران مہر صورت نے نقاب چہرے سے اُلٹی چہرۂ نحس پر جو اسکے نگاہ ملکہ کی پڑی تھر تھر کانپی
اور ایک چیخ ماری زمین تھرا گئی مثل وزیرزادی کے ملکہ انجم بھی لہرانے لگین صاف ثابت تھا کہ دو
ستارہ سحری مائل بہ سفیدی ضو ندار دتھرا رہے ہین یا دو شمع سحری بھڑک کر لہرا رہی ہین گل
ہوا چاہتی ہین مہران مہر صورت ہر مرتبہ آواز دیتا ہی ای نازنینان مہجبین برہن نگر من نگر

جون جون نگاہ اسکے چہرے پر انکی پڑتی ہی مبہوت ہوتی جاتی ہین ہونٹھ جو مثل یاقوت احمر ہین انمین جنبش نہین
سحر کرنیکی کوشش نہین کنیزون مین شور و غریو بلند ہی رنگین ڈوپٹہ منھ پر رکھے رو رہی ہین پکارتی ہین ای
ملکہ عالم ذرا تو بولیے ہم آپسے کلام کرنا چاہتے ہین آپ ہماری قافلہ سالار ہین ہمکو بھی ساتھ لیجیے
آپ کے ساتھ ہمارا رہنا بہتر ہی آپکے بعد ہمارے واسطے سامان ذلت ہی نہین معلوم یہ کافر
ہمارے ساتھ کیونکر پیش آئین آپ جانتی ہین یہ سب ہمارے دشمن و رہزن ہین دس یہ کلام کہتی ہین
دس پنجین مار کر روتی ہین اور کہتی ہین صاحبو کاشکے قید رہتے قید سے چھوٹ کر دوسری بلا مین پھنسے
اُس وقت لشکر مین ملکہ انجم کے غریو بلند ہی سرداران نامی جو جو سحر مین زبردست ہین وہ مہران مہر صورت
پر بڑھ بڑھ کے سحر کر رہے ہین جسنے آکر سحر کیا اُسنے صورت دکھا دی اُسنے گریبان چاک کیا کچھ بیہودہ
بکتا ہوا اُسی درہ کوہ مین جا کر غائب ہوا اسیطرح سو سردار اسی طرح دیوانہ وار وحشی مثال جا جا کر
غائب ہوئے مگر نہین رُکتے خیر خواہ جانباز سر فروش اپنی شاہزادی وزیرزادی کو دیکھا کہ چپ
کھڑی ہین اجلال نے جو یہ معرکہ دیکھا گولہ پکڑ کر فوج پر جا پڑا کوئی رُکتا نہین چند کنیزین کہ محرم راز
ہین شاہزادی کی دمساز ہین اُسی باغ مین یہ بھی قید تھین جب ملکہ چھوٹین یہ بھی چھوٹین انھون نے
جو یہ حال مصیبت مآل دیکھا سر کھول دیے ہاتھ طرف آسمان کے بلند کیے پکارتی ہین اے خالق بے نیاز
دا ای رب کارساز تیرا اعتقاد کیا ہی اپنی قدرت کا واسطہ رحم اپنا شریک کر ہماری بی بی کو بچالے
اس ملعون کی صورت کسی کو نہ دکھا نہین معلوم یہ بچیا کیا صورت نحس دکھاتا ہی کہ ہر شخص دیوانہ وار
وحشی مثال جا کر درہ کوہ مین گرا اور غائب ہوگیا درۂ کوہ کان نمک ہی کہ جو گیا وہ غائب ہوگیا
پلٹ کے نہ آیا کیسے کیسے ساحر لڑے کسیکا زور نہین چلا ہم بیچاریان کیا کر سکینگے ملکہ کی ہمراز ہین کیا ہم
شعبدہ باز ہین خدا انکو سلامت رکھے جنکی ذات سے ہماری آبرو و عزت ہی شاہان اولوالعزم آکر
سلام کرتے اور در دولت پر ہمارا چوکی پہرا ہوتا کہ شہنشاہ فیروزہ پوش قتل ہوئے تھے انکی
صاحبزادی نے اپنی سلطنت الملک آباد ہوا تو یہ سب سامان دکھا دے اس ظالم کے ہاتھ سے
ہمارے مالک کو بچالے اجلال فوج کو قتل کر رہا ہی ہزارون کو اس ناری نے جلا پھونک دیا
جس غول پر گرا آگ لگا دی زمین و آسمان آتشبار فریاد کی پکار مہران مہر صورت بڑھا
کہ دونون کی گردن کھینچکر پھینکدون اُسوقت کنیزون نے گولے ترنج و نارنج مارے مہران مہر صورت
ودھر پلٹ پڑا انکو دونو کو دیوانہ کیا برسن نگر برسن نگ گھنٹا ہوا چند قدم بڑھا کہ ایک آواز ہیبتناک
آئی زمین تھرائی آواز یہ تھی کہ او مہران مہر صورت کیا ہمارے حکم سے خلاف ہوا تو سمجھا کہ آج
انھون نے اجلال و محلال کو کیون نہین قبول کیا یہ معشوقان قدرت ہین قدرت نور قدرت
ان دونون کے پیٹ مین اُتارینگے وہ شخص پیدا ہوگا کہ تاثیر خدائی تمام عالم مین پہونچے یہ سُنکر
اجلال تو کانپ کر گوشہ گیر ہوا مہران مہر صورت نے سر اُٹھایا دیکھا خداوند سالوس
بصد قہر و غضب تخت کو اُڑائے ہوئے آتے ہین ایک جامہ پہنے ہین کبھی سُرخ کبھی زرد کبھی اُودا
کبھی کبود وہ جامہ رنگ بدلتا ہی تاج یاقوتی سر پر مروارید بے بہا کے گُچھے ایک ایک مروارید
برابر بیضۂ عقاب کے تختیان الماس کی خوشبو آتی ہی کہ دماغ جان معطر و معنبر ہوتا ہی مہران نے

جو دیکھا جی مین کہتا ہی ساربان زادہ آپہونچا کس رنگ سے آیا ہی چلتے وقت میرے بیٹے نے کہا تھا کہ عمرو کسی نہ کسی صورت پر ضرور آئیگا ایسے کی شکل پر آیا کہ جبکا سب لحاظ کرین آیا اور مین نے گردن لی مگر تخت پر ایک چھتری سی لگی ہوئی ہی چار ستون تخت پر قایم ہین اُس چھتری کا قدرت پر سایہ ہی تخت آگ زمین پر قایم ہوا مہران مہر صورت نے کہا یا خداوند آئیے مین تو آپکا دیر سے مشتاق تھا اب جو خواجہ دیکھتے ہین مہران کے ابروون پر بل ہی خواجہ حیران ہین کہ یہ تو مجکو پہچان گیا پیشانی پر جو اُسکے شکن پڑی خواجہ نے اُسی کو سطر بنایا مطلب دل حاصل کر لیا سمجھ گئے کہ اسنے مجکو پہچانا مہران شلتا ہوا چلا کہ یا خداوند قدمبوسی تو کر دن آپ نے بھی ہاتھ پھیلا دیے آواز دی کہ آ قدرت کے گلے سے لگ جا جو تم سمجھے ہو وہ قدرت کے بھی ذہن مین ہی مہران حیران ہی کہ ساربان زادہ کیا کہتا ہے جب قدمبوسی کو گردنگا ٹانگ پکڑ کر کھینچ لونگا خواجہ فرما رہے ہین کہ بندۂ خاص الخاص آؤ ہم تمھارے بہت مشتاق ہین مگر افسوس کہ دل تمھارا صاف نہین ہی کیا سمجھتے ہو مہران کہتا ہوا چلا آپ ہمارے خداوند ہین ہماری خطا پر خیال نہ کیجیے ہمارے دلون مین ہزار طرح کے خیال آتے ہین چار عنصر سے آپ نے بنایا کبھی آگ غالب ہوئی کبھی پانی ہماری حماقت کو خیال نہ فرمایے سجدہ کر دن تو دل کو خوشی ہو خواجہ بھی کہ رہے ہین ای فرزند آ ای قوت بازوے قدرت تمھاری باتون سے دل خوش ہوتا ہی کیا پاک طینت ہو بڑے خوبصورت ہو اب آنے مین کیفیت یہ ہی کہ ادھر تو خواجہ نے یہ جانا کہ بیشک اسنے مجکو پہچان لیا اُدھر مہران مہر صورت بھی یہی جانتا ہی مگر اتنا سمجھے ہوئے ہے کہ میرے حال دل کو ساربان زادہ کیا سمجھ سکتا ہی ٹانگ پکڑ کر چھاتی پر چڑھ بیٹھونگا کلام نہ کرنے دونگا سر کھینچکر پھینک دونگا یہ سوچتا ہوا قریب تخت پہونچا اور دل مین بڑا خوش ہی کہ آج یہ تخت مین پاؤنگا یہ وہ تخت ہی کہ ملکہ مامۂ جادو نے حکماے اشراقین کو جمع کر کے یہ تخت واسطے زبرجد شاہ کے تیار کرایا تھا وہ تخت عمرو نے پایا جہان چاہتا ہی اسی پر سوار ہو کر جاتا ہی کیونکر دیکھنے والا کرامات نہ سمجھے سحر کی اسکے آگے کیا حقیقت ہی جہان چاہے وہان چلا جائے کوئی روک نہین سکتا جب تخت کے برابر آیا تو کہا یا خداوند اب مین قدمبوسی کر دن عمرو نے پانون پھیلائے ہاتھ کھینچے جیسے ہی اسنے ستون پر ہاتھ رکھا وہ ستون بارگاہ دانیالی کا تھا جسپر سحر تاثیر نہین کرتا یہ بھی ہمیشہ سے نشان دیے ہین اس حقیر نے خواہ محرران ہفت دفاتر آگاہ ہون یا نہ ہون مگر حقیر نے ہوشربا مین بھی پتہ دیا ہی کہ بارگاہ دانیالی وہ چیز ہی کہ اکثر اسکی عیاری ہوشربا مین بھی حقیر نے کرائی ہی جسقدر چاہین بلند کر دین جسقدر چاہین پست کر دین یہ سب خواجہ کے اختیار مین ہی جیسے ہی مہران مہر صورت نے ستون پر ہاتھ رکھا کسی نے چوتڑون مین ہاتھ دیکر دھم سے دے مارا پیر طناب مین بندھ گئے سر نیچے پیر اوپر عمرو نے زنبیل سے گرگے کو نکالا چندیا کے اُسکے بال اُڑے ہوئے سیہ فام کدھیا نے کا بھڑ بھونجہ ایک عرقی میلی باندھے ہوئے دن بھر ٹوکری ڈھوتا مار پڑتی ہی تین پیسے روز سرکار خواجہ سے ملتے ہین اسمین اچھی طرح بسر نہین ہوتی شکم و پشت ملا ہوا حاضر حاضر کہکر باہر آیا مہران تڑپ رہا ہی جون جون تڑپتا ہی اور زیادہ پیر بندھے جاتے ہین عمرو نے پکار کر گرگے سے کہا ارے دریافت کرو کہ یہ کیا ہنگامہ ہی کارخانے مین نمیانی ہو رہا ہین گرگے نے عرض کی بہت قلیل باقی رہ گئی ہی دس بیس ساحر اور اسکی محبت مین

دوڑ پڑے ہین وہ بھی لٹکے ہوئے ہین گرگے کا سونٹا چہار جانب چل رہا ہی ساحرون کے مرنے کی صدا بلند ہی
ہلڑ ہی کہ عمرو نے مہران مہر صورت کو پکڑ لیا گرگے نے ساحرون کے دماغ مین سوئے سے چھید کر دیا ایک
انگیٹھی مین آگ روشن کی ایک چینی کا پیالہ رکھدیا بھیجا ٹپک ٹپک کر گرنے لگا اس طرح موسیائی بنتی ہی
گرگون نے عرض کی حضور اصل موسیائی یہی ہی سوائے حضور کے کارخانے کے اور کہین اسکا ذکر بھی نہین ہی بلکہ
کوئی جانتا بھی نہین خواجہ خوش ہوتے جاتے ہین گرگون کا سونٹا چل رہا ہی بعضے گھبرائے ہوئے آتے ہین
عرض کرتے ہین حضور ساحرون کا بڑا اجماع ہی چلے ہی آتے ہین سد باب کی تدبیر کیجیے حکم ہوا اچھا آنے دو
دم بھر مین تدبیر ہو جائیگی جیسے ہی ساحرون نے قدم رکھا گرگون کا سونٹا چلا دس بیس مرے جو عقلمند تھے
وہ تو رک گئے اور جو جوش محبت مین گرے پڑتے ہین اُنپر سونٹا پڑ رہا ہی ایک مرا اور دوسرا اردلی داغ
نے جوش مین آکر گھوڑے اُٹھائے سامنے تخت کے پہونچے گھوڑون سے کود کے چاہا تانگ پکڑ کر
عمرو کی کھینچ لین جیسے ہی ستون مین ہاتھ لگا کسی نے جو تڑون مین ہاتھ دیکر دے مارا اُلٹے لٹک گئے
گرگے نے سونٹا مارا سر چٹخگیا مرنے کی ساحرون کے صدا بلند ہوئی گرگون نے کئی سوٹے مہران
کو مارے تڑپگیا پکارتا ہی ای عمرو دوہائی ہی دونون شاہزادی و وزیر زادی یہ معاملہ دیکھکر ہنس ہی ہین
مگر اختیار مین نہین ہین دمبدم گھبرا گئی ہین اشارے کر رہی ہین خواجہ سے کہ خواجہ ہمکو تو رہا کرو بس عمرو
اپنے مقام سے اُٹھا گرگے سے کہا اس ملعون کا سر کاٹ لے اُس وقت اسکی بیقراری اجلال جو گوشے
مین چھپا تھا یہ تو سمجھا تھا کہ خداوند سالوس آئے یہان دوسری صورت ٹھہری اب جو اسنے گوشے سے سُنا کہ
ساحرون کے مرنیکی آواز آرہی ہی سمجھا کہ کچھ قدرت نے آشوب کیا کچھ تقدیر کی اب ساحر کیون مرتے ہین
اپنے کو ناحق مطعون و بدنام کرتے ہین نکلکر گوشے سے جو دیکھا مہران مہر صورت کی چھاتی پر عمرو
چڑھا بیٹھا ہی ہزارون لاشے گرد پڑے ہین ہر طرف ہنگامہ گیر و دار بلند ہی ملکہ انجم نے بنگاہ یاس
طرف خواجہ کے دیکھا کہا خواجہ کنیزین بہت بیتاب ہین عمرو نے اپنا خنجر نکالا اجلال نے جو خنجر دیکھا
وہین سے آواز دی میرے رفیق کو قتل نہ کرنا عمرو نے ادھر سے منھ پھیر لیا اٹھاکر خنجر مارا کہ مہران کے
دو ٹکڑے ہوئے ملکہ انجم اختر پیشانی و مہر طلعت کو ہوش آیا اپنے مقام سے تڑپین اب جو جھپٹ کے
بڑھے اجلال گھبرایا بھاگا بھاگا پھرتا ہی عمرو اسکو مارکر اُسی طرح تخت پر سوار ہو رہا ساحر خواجہ عمرو
کو گھیرے ہین عمرو اُسی طرح تخت اُڑاتا ہوا ایک جانب نکلگیا ساحر تھک کر بیٹھے یہی غل و شور تھا
کہ یارو ساربان زادہ بے زخم کھائے نکلگیا اتنے بڑے ساحر کو مار گیا جسکا تمام عالم مین عدیل و
نظیر نہ تھا ہر طرف سے صدا رونے کی آتی ہی بڑی دیر تک سنگباری برفباری رہی بعد عرصہ دراز
کے آواز آئی کشتی مرا نام من مہران مہر صورت جادو بود جادوگرون کے جی چھوٹ گئے آپسمین
کہتے ہین یارو ایسا ستم بھی کہین سُنا ہی کس قہر و غضب سے خواجہ عمرو نے آکر مہران مہر صورت کو
مارا ساربان زادہ غضب کر گیا ساحرون کا گھر بے چراغ ہوا یہ بہت بڑا داغ ہوا اجلال نے جب اپنے کو
بیدست و پا پایا غصے مین کمر باندھکر جا پڑا سحر کرنے لگا کبھی ملکہ کو ٹوکا کبھی وزیر زادی پر جا پڑا کبھی
کسی کنیز سے اُلجھ گیا جہان اسکا سحر چلا زمین ہلگئی ہر طرف یہی ہلڑ ہی کہ اس ظالم سے خدا بچائے ہزارون
بندگان خدا کو پامال کرتا پھرتا ہی یارو یہ وہ بچہ ہی کہ جسنے شہنشاہ کو دار پر کھینچا اسکو رحم نہ آیا اب

آج چاہتا ہی انکی نشانی کو بھی مٹا دے اس جلاد سے خدا بچائے کسی کا اسکو خوف نہین مگر اجلال جادو
اڑتا پھرتا جاتا ہی ملکہ نے کہا اے مہر طلعت اب کیون ڈرتی ہو ارے بیخوف لڑو جسپر ہم غالب نہ آئینگے
اُسکو خواجہ عمرو مارینگے خدا اُنکو سلامت رکھے یہ تو ایسا کار نمایان کیا کہ آنکھون کے نیچے نقشہ پھر رہا ہے
کیون مہر طلعت یہ تخت کیا چیز ہی یہ جامے نے رنگ کیونکر بدلا کہان ملی یہ تحفہ جات بزرگان ہین ہین
حضرت آدم نے دیو جامہ دیا اس جامے کی تاثیر ہی کہ اُسمین جتنے پیوند ہین اُتنے ہی رنگ بدلتا ہی
اگر اسکو پہنکر آگ مین پھاند پڑین جسم نہ جلنے پائے جسم پر آنچ بھی نہ آئے ملکہ انجم اختر پیشانی کے
ہوش اُڑ گئے وزیرزادی نے یہ بھی بتلا دیا کہ یہ تخت زبرجدی زبرجد شاہ کو مار کر لیا تھا اُسکے
قصر معلق پر پہونچے وہان جا کر اُسکی گردن لی اُسی تخت پر سوار ہو کر زیر قیطول آئے صاحبقران کو
بہت ڈرایا بھلا وہ شیر کب ڈرنے والے تھے آخر حال کھلا کہ خواجہ ہین حضور اس طرح تحفے
پائے ان چیزون کا کون سامنا کر سکتا ہی ملکہ انجم اختر پیشانی کے ہوش اُڑ گئے کہا جسکو خدا نے
یہ طاقت دی ہو اور یہ تحفے بہم ہون اُس سے کون مقابلہ کر سکتا ہی کہا نہین واری یہ نہین یہ صرف
جان بچانے کی چیزین ہین کبھی کبھی ان چیزون سے عیاری کرتے ہین مگر اجلال نے باران سحر برسایا
سبھون کو پانی برسا کے ٹھنڈا کیا ملکہ انجم اختر پیشانی نے یہ حال دیکھا اور بہت جھلائین
اجلال پر جا پڑین خوب آپسمین سحر چلے باز و عقاب پیدا ہوئے شیران صحرا نکل آئے نکلے آگ خوب
برسی ملکہ انجم آگ مین چھپ گئین آگ کو بجھا کر نکلین سب آگ پانی ہو گئی اجلال گھبرایا دوسرے
پہلو سے ملکہ مہر طلعت نے بڑھکر سحر کیا ایک ابر سفید پیدا ہوا اُسمین سے ایک چادر سرخ
ظاہر ہوئی جدا ہو کر اجلال پر گری اجلال نے اُس چادر کو توڑا تو ڑکر چلا تھا کہ مہر طلعت نے
آواز دی اسکو لینا ایک ببر آتشین پیدا ہوا اُس شیر نے اجلال پر حملہ کیا اجلال نے طمانچہ مارا
شیر اجلال کو لپٹ پڑا دونون لپٹے ہوئے زمین پر آئے شیر سے اور اجلال سے کشتی ہونے لگی
آخر اجلال نے شیر کو چیر ڈالا دوسرے پہلو سے اژدہا پیدا ہوا اُس اژدہے نے آکر اجلال
پر دم ماری اجلال نے چاہا اژدر کے گلے چیر ڈالون مہر طلعت نے ایک کوڑا مارا آتشین کا پشت
اژدر پر پڑا اژدر نے ایک چیخ ماری کہ زمین تھرائی دم کھینچا اجلال کو اپنے منھ مین لے لیا رینگتا ہوا
پشت پر ملکہ انجم اختر پیشانی کے آیا ملکہ انجم نے کہا اے مہر طلعت تمنے خوب اجلال کو قید کیا
اب اسکے پیٹ مین بیہوش پڑا ہی اہالیان فوج نے جو یہ ماجرا دیکھا اور ملکہ نے سحر کرنا شروع کیا
عجب کیفیت ہوئی بعضے عشق کا دم بھرتے ہین بعضے کہتے ہین ہم بے موت مرتے ہین ملکہ نے آواز دی
اے ساحران غدار ہر چند کہ تم لائق سزا ہو مگر ملک کا مٹا دینا منظور نہین اس سلطنت روز روزہ پر
غرور نہین تصدق سے خواجہ عمرو کے لڑائی فتح ہوئی یا اطاعت ہماری کر دیا ہمارے ملک سے
نکلجا دیار دو یہ بھی جانتے ہو کہ یہ صاحبزادی شہنشاہ فیروزہ پوش کی ہی حاکم وراثت یہ سنتے ہی
تمام ساحران غدار رومال سے ہاتھ باندھ کے سامنے ملکہ کے حاضر ہوئے عرض کی ہم غلامان
بجا ہین اور قتل شہنشاہ سے مجبور تھے ایسے ایسے سامان آپکے ساتھ نہ ہوتے تو اس
روز پر کیونکر غلبہ ہوتا کیا بلا مین لیکر آیا تھا حیران ہر صورت یہ گمان تھا کہ کوئی غالب ہوگا

خواجہ عمرو نے کس صورت سے اسکو مارا یہ سب سامان جب خدانے آپ کو دیے تب آپ نے اسکو مارا
خدانے یہ دن دکھایا کہ آپ کی سلطنت کو استحکام ہوا سب ساحر ملکہ انجم اختر پیشانی و مہر طلعت کے
پیچھے پیچھے نوبت نقارے بجاتے ہوئے طرف دارالامارہ شاہی کے چلے جب طرف تختگاہ کے آئے
خواجہ کا انتظار ہو خواجہ ابھی واپس نہین آئے ہین ملکہ انجم اختر پیشانی تخت پر بیٹھین اور کرسی جواہر نگار
پر ملکہ مہر طلعت سلام کرکے بیٹھین ملکہ نے فرمایا اژدہے کو لاؤ ایک ساحر کان پکڑے ہوئے اژدہے کو
سامنے ملکہ کے لایا اژدہا سامنے آکر بیٹھا ملکہ نے فرمایا کہ کیون اجلال اپنا انجام دیکھا تمکو ابھی کیا نوبت
سزا ہوتی ہو تمہاری تقدیر تمہارے حال پر روتی ہو اژدہے نے آنکھین نکالین مراد یہ تھی کہ مین ہرگز
اطاعت نہ کرونگا کہ آسمان پر ایک لکہ ابر سیاہ پیدا ہوا آواز آئی او انجم غضب کیا تو نے میرے
دوست صادق کو پکڑ لیا وہ ساربان زادہ کہان ہو جسنے مہران مہر صورت کو مارا دیکھ تو تجکو
کس ذلت سے مارتا ہون منم مسطور جزیرہ نشین دیکھون تو تو تخت پر کیونکر بیٹھتی ہو سب سامان
خاک مین ملا دون ہائے اجلال و محلال و سمنکال و عمان و مہران مہر صورت یہ ایک خیال ہون
ہمسے نہ دیکھا جایگا کہ تجکو تخت پر دیکھین سامری و جمشید کی خدائی مین آگ لگے کہ تجھ ایسی عورت کو
پھر سلطنت دی انکو افسوس نہ آیا جب تک ملکہ سر اٹھائین مہر طلعت اپنے مقام سے اٹھین ایک
برق کڑک کر گری کہ اژدر کے دو ٹکڑے ہوئے شکم سے اسکے اجلال نکلا دھڑ دھڑ کا مارتا ہوا مثل
شیر غضبناک جست و چالاک و بیباک لڑنے لگا مسطور جزیرہ نشین بھی بارگاہ مین گرا سب نے
دیکھا ایک ساحر بڑے قد و قامت کا کئی ہزار رفقا ساتھ لاکھ ساحر پشت پر جرہباے سحر ہاتھ مین
گرتے ہی انکے سحر چلنے لگا ملکہ انجم کی کنیزین بھی سبھون سے لڑ رہی ہین ہاتھ پاؤن مین طاقت نہین ان
ساحرون کے سحر اٹھائین اب جو مسطور جزیرہ نشین کے دناتے اور ستاتے چلے مسطور نے اجلال
کو بیچ مین لے لیا رفقا سے کہا اسکو بچاؤ یہ دعویٰ دار ریاست ہو اسکو لیکر بخدمت خداوند
سالوس چلینگے تمام ساحر کانپ رہے ہین ایک ایک کا یہی قول ہو اب لڑائی بگڑی مگر ملکہ انجم
نے ہنس ہنس کے وہ وہ سحر کیے کہ سیکڑون ناہنجار دیوانے ہوئے بھائی نے بھائی کو مارا باپ نے
بیٹے کو للکارا جب مار چکا تو ہوش آیا کہ ہائے میرے ہاتھ سے بیٹا مارا گیا منہ پیٹ رہے تھے مہر طلعت
تو غول مین ساحرون کے گھسی ہوئی لڑ رہی ہو دو دستی تیغ چل رہا ہو کئی مرتبہ مسطور نے اجلال سے
کہا نکل چلو ہاتھ سے ان نازنینان مہ جبین کے بچنا دشوار ہو سب تحفے بزرگون کے ملگئے اب کون
اپنے آنکھ ملائے کسکی مجال ہو کہ ان تحفون کو رد کرے پھر سمجھ کے لشکر کشی کرینگے اجلال نے کہا
بھائی مین نے تو یہی سمنکال سے کہا تھا مگر قضا اسکا دامن پکڑے تھی مہران مہر صورت آکر
لڑا اسکو عمرو نے مارا کتے کی موت مارا گیا مگر ملکہ انجم جو لڑتے لڑتے تھک گئین وہ نازنین مہ جبین
فرد وہ رخسار نازک کہ ہو جائین لال + اگر انپہ بوسے کا گذرے خیال + سالہا سال سے قید مین
صبح سے لڑتے لڑتے بھر دن ڈھلا باقی ہو ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا ہاتھ سیاہ ہو گئے ایک گوشہ
مین تھم کر ہانپنے لگین مہر طلعت بھی لڑتی ہوئی آئی پوچھا کیون وارثی خیر تو ہو کہا اے مہر طلعت
تو جان تیر کام جانے ہمسے اب اسوقت سحر نہین ہو سکتا بڑی دل کو پریشانی ہو دیکھین تقدیر

کیا دکھاتی ہو مہر طلعت نے کہا واری پریشان نہ ہو جیسے مسطور جزیرہ نشین کا خیال نہ تھا
اجلال کا یہ بڑا دوست ہو خراج بھی اس سے لیتا تھا اس اقلیم کی سلطنت سے اسکو بڑا نفع تھا یہ
اپنی جان لگا دیگا نہین معلوم خواجہ پر کیا گذری ایک کنیز نے کہا مین خواجہ کو بلا لاؤن مگر خواجہ
اسکا کیا کرینگے ملکہ نے کہا کوئی سوت اسکے واسطے تجویز ہوگی کنیز نے کہا بہت خوب یہ کہکر پیچھے ہٹی
اب ملکہ انجم اختر پیشانی نے دیکھا کہ کنیز نے ایک ساحر کی شکل بنائی ہٹو ہٹو کرتی ہوئی چلی سامنے
مسطور کے پہونچی آواز دی ارے شاہزادی و وزیرزادی سحر کرتے کرتے تھک گئی ہین اس وقت
گھیر کر مار لو میرے ساتھ آؤ مین گرفتار کرا دون لیکن اگر یہ دونون قتل ہو جائین اور سلطنت ملے
تو عہدہ وزارت ہمکو دینا ہم اسی کے خواہان ہین اسمین فرق نہ آئے اجلال نے کہا تمھارا نام کیا ہو
کہا حضور نے فراموش کیا سرکوب ساحران میرا لقب ہو ہمیشہ آپ کے دربار مین حاضر رہا آج حضور
بھولتے ہین ابھی ابھی خاتمہ کر دون لاشون سے میدان بھر دون مین دونون کو گرفتار کرا دون
آپ میرے ساتھ آئیے مسطور بڑھا راہ مین کئی کنیزون کو ساحر نے مارا جسنے سحر کرنیکا ارادہ کیا
ساحر نے تیر تاک کر مارا حلق مین پڑا گدی کو توڑ کے پار گذر ا یہ تیز دستی جو مسطور نے دیکھی
کہا بھائی سرکوب ساحران کیا کہنا تم بڑے ساحر زبردست ہو کہا حضور اسی طرح ملکہ انجم کو
مارونگا اتنا فرق ہو کہ میرا سحر کمزور ہو آپ سحر کو اپنے مضبوط کرین لڑتے بھڑتے بلوون کو جھیلتے
ہوئے چلے سرکوب ساحران جنکا لقب ہو کبھی بیٹھ گئے کبھی لیٹ گئے غلطک مار کر نکلے ہاتھ ہلا دیا
دو چار کے پیر اُڑ گئے مسطور جزیرہ نشین نے کہا بھائی صاحب آپ نے اپنے ساتھ والون کو
مار ڈالا پہچان کے قتل کیجیے کہا بھائی اسکا خیال نہ کرو جب تلوار کھینچی اپنا بیگانہ کچھ نہین سوجھتا
اسکا خیال نہ فرمائیے ہمپر اعتراض نہ کیجیے مسطور نے کہا مین تو ضرور کہونگا ساحر نے جواب دیا
آپ خاموش رہیے چپکے چلے آئیے انجم کا ستارہ گردش مین ہو اُسکا سر مجھسے لیجیے ساحر
خوش ہو گئے سمجھے کہ اب لڑائی فتح ہوئی سرکوب ساحران نے میدان مین آکر کہا دیکھو بھائی
وہ انجم تھکی ہوئی کھڑی ہو ہر چند وزیرزادی تھکی ہوئی ہو مگر لڑ رہی ہو پہلے اسکو پھر شاہزادی
کو مین جال مین گرفتار کر دونگا یہ سوچکر تو ساحر صاحب لائے تھے ساحر آگے بڑھا پکار کر آواز دی
او مہر طلعت ادھر آ ذرا ہمسے آنکھ چار کر جیسے ہی مہر طلعت پلٹی سمجھ گئی کہ یہ تو جواجہ عمرو
بشکل ساحر ساتھ ہین مسکرا کر گولہ پھینکا مگر خواجہ کو بچا کر کہ ایسا نہ ہو خواجہ کے پڑ جائے خواجہ
بھی سمجھ گئے کہ مہر طلعت نے مجھکو پہچانا ایک ترنج پھینکا مہر طلعت نے اُسکو دفع کیا ساحر نے
پلٹ کر کہا ای مسطور دیکھتے ہو کیسا زم سحر مہر طلعت کا آیا بڑھکر گولہ مارو کہ سر پھٹ جائے
مین بڑھکر جال مین پھانس لونگا مسطور نے جیسے ہی بڑھکر گولہ مارا وہ گولہ پھٹا ملکہ مہر طلعت
نے اُسی گولے پر سحر کیا کہ وہ گولہ پلٹ کر زمین پر گرا مسطور نے بڑھکر دوسرا ترنج پھینکا ترنج
پھینکنے سے سرکوب ساحران نے پلٹ کر کہا بھائی خوب بچ گیا دیکھو مہر طلعت خاموش ہوئی
تم بڑھکے اُسکا سر کاٹو مین تمھارا سر کاٹون مسطور جزیرہ نشین نے کہا بھائی یہ کیا کہا کہا بھائی بات
برابر ہے میرے مزاج مین دل لگی ہو برا نہ ماننا مسطور چھپٹا مہر طلعت کو دیکھا ابھی تھا کہ سست

گھڑی ہی جیسے ہی تیغ کھینچکر جھپٹا سرکوب ساحران پیچھے ہٹے کہا ہان بھائی ایسی تیزی سے چلو جیسے ہی مسطور دو قدم آگے ہوا سرکوب نقلی نے حلقہاے کمند گلے مین مسطور کے ڈالدیے یہ ارے کھینچے لیتا عمرو نے لپٹ کر خنجر مارا نعرہ عمرو

تراشندہ ریش کفار ہون
حسبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
درندہ جہان گرد طرار ہون

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
زمانے کا مکار و غدار ہون
اڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
جہانگیر عالم کا عیار ہون

مرے مکر سے کانپتا ہی جہان
مرا تیز رفتار ہو گر قدم
نہ پاسکے مری گرد پاپوش کو

سب نے نعرہ عمرو کی آواز سنی ملکہ نے پکار کر آواز دی سبحان اللہ خواجہ بڑے سرکش کو مارا ایسا اندھیرا ہوا کہ اپنا ہاتھ اپنے کو خود نہ سوجھتا تھا آواز آئی کشتی مرا نام من مسطور جادو بو دہرا ہیان مسطور گھبرا گئے غل ہوا کہ یارو غضب ہوا افسر ہمارا مارا گیا اجلال نے تاج سر سے دے مارا اجلال سر پیٹتا ہی ہمراہیان مسطور کہتے ہین ای اجلال نہ گھبرا ہم اٹھ کر زمین ہلا دینگے انکو چین نہ لینے دینگے لڑائی تو خوب لڑو اجلال نے کہا ہمارا سحر جواب دیتا ہی ساحرون نے کہا آپ نہ گھبرائین ہم لڑینگے یہ کہکے بلو کرکے بڑھے ملکہ انجم اختر پیشانی چپ کھڑی تھین پکار کر آواز دی خواجہ براے خدا میرے پاس آؤ تمھارے چہرے کی بلائین لون خواجہ بصورت اصلی بڑھے ملکہ انجم چاہتی ہی کہ دوڑ کر ہاتھ خواجہ کا پکڑ لون تڑپ کر ایک پنجہ گرا خواجہ کو اٹھا کر لیگیا ملکہ انجم نے پکار کر کہا ای مہر طلعت غضب ہوا ایک پنجہ آسمان سے گرا خواجہ کو اٹھا کر لیگیا نہین معلوم یہ کون ظالم تھا مار آستین گرگ بغل اپنا کام کر گیا مہر طلعت نے کہا آپ اب ہوشیار ہو کر لڑین مین تعقب مین جاتی ہون ملکہ نے کہا ای مہر طلعت زیادہ کدو کاوش کا وقت نہین ہی اجلال ابھی زندہ ہی اگر اُسنے جہالت کی اور ہم گرفتار ہوگئے خواجہ کو خدا کے سپرد کرو لڑائی کو سنبھالو مہر طلعت نے کہا واری افسوس کا مقام ہی کہ عمرو نے کس کس طور سے ہماری جان بچائی ملکہ انجم اختر پیشانی نے کہا سچ ہی مگر خدا انکا مالک ہی وہی انکو بچائیگا یہ کہکے دونون سحر کرنے لگین مگر خواجہ کا احوال سنیے متوجہ ہواے بیہوش ہوگئے تھے اب جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ ایک نازنین چہاردہ سالہ آفت جان جنبش ابرو خنجر سر تیز لب نازک موجہ آب تبسم دلربائی عارض انور ماہ آسمان مسیحائی لباس معقول زیب جسم تاج سر پر رکھا ہوا یاقوت احمر کا جھلکی چھوٹ پڑ رہی ہی معلوم ہوتا ہی شفق نے گرد تخت اپنا مسکن کیا ہی آب لطافت سے سارا مکان بھرا ہی اُس مہ جبین نے مسکرا کر کہا کیون خواجہ آپ کو کیا فائدہ ہوا کہ اقلیم کی اقلیم کو بیچراغ کر دیا عمرو نے پیچھے پھر کر دیکھا کہا آپ کس سے فرماتی ہین اور دل مین عمرو حیران ہی کہ یہ کیا مقام ہی آپ نے کس امر کا ذکر کیا مین بالکل نہین سمجھا اُس وقت خواجہ ایک ساحر کی صورت بنے ہوئے تھے جب پنجہ اُٹھا لایا مین بیچارہ در در مانگنے والا آپ کے در دولت کا بھیک کچھ آئین بائین شائین گانا کچھ سارنگی بجانا دو چار پیسہ پیسون سے مانگ کر لیجانا یہ تو آپ نے وہ مسئلہ بیان کیا کہ کوئی مولوی بھینسہ وغیرہ کھا چکا ہو اور ہضم بھی ہوگیا ہو اُس نازنین نے ہنس کر کہا تو کون ہی عمرو نے گنگنا کے ہمیشہ دلبر سبحان مبارک باشد۔ اس رنگ مین اس لفظ کو کہا کہ اُس نازنین نے کہا کیون قمار جادو اس عجیب کو کیون اُٹھا لائی ارے تجکو پتہ بتلایا تھا کہ جو تخت کے سامنے کھڑا ہی اُسکو اُٹھا لا کہا واری تخت کے

سامنے یہی تھا یہ نازنین کہ نام اسکا سنجاب ابر بار ہو کہا ای قمار سنو ہمکو محلال وسمنگال وغیرہ کا مارا جانا بہت ناگوار ہوا افسوس ہو کہ ہمکو اُس وقت خبر پہونچی کہ جب خاتمہ ہو گیا خیردار دن نے کمی کی علاوہ ازین ہمکو اپنے امورات سے فرصت کہان وزیرزادیان جو گرد مجھی ہین اُنھون نے عرض کی واری حقیقت مین جب سے سحر العجائب ومصر الغرائب نے سلطنت نور افشان پر قبضہ کیا اسقدر انتظام آپ کے سپرد ہوا کہ آٹھ پہر گشت ہی کرتے گذرتا ہو سنجاب جادو نے کہا اس ہفتے کے اندر جو فرمان آیا اُسکی بھی خبر ہو کاہن نے آکر اسمین حکم لگایا ہو کہ آج تک جو لوگ خروج کرکے آئے اُنمین کوئی طلسم کشا نہین ہو طلسم کشا اس سال مین ضرور آئیگا تو میرے نام حکم آیا ہو کہ طلسم کشا کو اچھی طرح تلاش کرو اور تلاش کرکے گرفتار کرو اور ہمارے پاس روانہ کرو ہمکو تلاش کرتے ایک ہفتہ گذرا اگر طلسم کشاے اصلی کا پتہ نہین ملتا مگر آخر کہان جائیگا اب جس شخص نے سالوس پر دباؤ ڈالا ہو اُسکی خدائی ہمکو بھی ناگوار ہو لیکن ہماری اقلیم سے ڈانڈا ملا ہو بعد بربادی اقلیم سالوس اس ملک کی جانب بھی ضرور آئیگا مگر میان گویے صاحب آپکو بی قمار جادو دھوکے سے اُٹھا لائی مین ہمکو بہت شاق ہوا مگر تم کہان رہتے ہو عمرو نے کہا حضور جہان کی سلطنت بی انجم اختر پیشانی لی ہو اُنھین کی عملداری مین ایک گاؤن ہو کہ اُسکو ویران آباد کہتے ہین ہان یہ غریب رہتا ہو خبر جو پائی کہ نئی سلطنت ہوئی شہنشاہ فیروزہ پوش کے قاتل قتل ہوے اپنا ساز لیکر دوڑا اب ارادہ کیا تھا کہ مین یہان آ گیا بس آج گھر مین فاقہ ہو گا روز کنوان کھودنا اور پانی پینا سنجاب نے کہا نہین محروم نہ جاؤگے کچھ گاؤ ہم بھی تمھارا گانا سنین کہا حضور میرے ساتھ والے سب وہان رہگئے سازندون کو حکم ہو ملکہ سنجاب نے اشارہ کیا دو سارنگی والیان ایک طبلہ بجانے والی ایک مجیرے لیکر حاضر ہوئی ساز ملائے آپسمین اشارے کرتی ہین کہ یہ نگوڑا کیا گائیگا کچھ اُچھلے کودیگا مسخرا پن کریگا سب نے ساز ملائے خواجہ عمرو سامنے بیٹھکر بیتکلف تمام یہ غزل شروع کی

نظم

وفا سکھلا رہیگا دل ہمارا
اٹھاؤن کیونکر اس بار گران کو
پسینے کی جگہ آنے لگا خون
نہ پایا محرم اپنے راز دان کو
نہین آتا وہ لیلی وش سکھا دے
نہ کھولے طرۂ عنبر فشان کو
دل مضطر کی بیتابی نے مارا
نہ کہنا کفر پھر عشق بتان کو

یہ قدرت ضعف مین بھی ہو فغان کو
تمھاری خاطر نامہربان کو
کہان ہو تاب ناز برق ای کاش
چھپاؤن کسطرح زخم نہان کو
عدو کے گھر مین ہو تصویر شیرین
کوئی مجنون کا قصہ ساربان کو
دیا اس بدگمان کو طعنۂ غیر
کہلنے لاؤن اُس آرام جان کو

کر دے پٹکے زمین پر آسمان کو
پڑی ہو اُس گلی مین لاش دشمن
جلا دے آتش گل آشیان کو
سمجھتا کیونکہ دیوانے کی باتین
دکھاؤن کسطرح اُس بدگمان کو
ہمارا عشق تو کیا مرجائین تو بھی
غضب ہو کیا کہون اپنی زبان کو
سن ای مومن یہ ایمان ہو ہمارا

سنجاب کا یہ حال ہوا کہ آنکھون سے آنسوؤن کا تار بندھ گیا کہا بڑے میان کیا کہنا واہ وا، واہ گائنین قدم چومنے لگین کوئی کان پکڑتی ہو کوئی گر دھرتی ہو کوئی اُستاد کہتی ہو کوئی کہتی ہو اُستاد اس غزل کے بنانے مین کیا خوب تکلف کیا اور آخر تک اُسے کیا نباہا عمرو نے کہا حضور ابھی آپ نے کیا سنا زمانے مین شہنشاہ فیروزہ پوش کے جب ہم

تو پا انداز بچھائے جاتے تھے وزرا ہمارے استقبال کو جاتے تھے اور ہمارے چار پیسے ملنا تو گھرانے سے
ساحرون کے ہو مسلمان ٹکا نہین دیتے سب گھر ساحرون کے مٹ گئے میان مشمشہ بلاتے تھے تو تخت
ہماری سواری کو آتا تھا ساحر لینے کو آتے تھے وہی گھر چند باقی ہین کہ جس سے اوقات بسر کرتے ہین میان
سالوس سے لڑ رہے ہین وہ صاحبقران کہلاتے ہین ایک دن اُنکے دربار مین گئے تو حکم سوال
کچھ گادو نہین تو ہماری نماز کا وقت ہو ہمارے یہان عنابد ترانز نا ہی خدمتگار کو حکم ہوا اُسنے پانچ ٹکے
پیسے ہمکو دیدیے اُن پیسون کو دیکھا اور آسمان کو دیکھا روتے ہوئے گھر چلے گئے گھر مین جو گئے جورو
نے پوچھا کہ کیون میان آج تو بہت روپے ملے ہونگے دربار صاحبقران مین گئے تھے مین نے
حال بیان کیا کہ صاحب وہان تو نمازی لوگ ہین مین نے طبلے پر تھاپ دی خادم و خدمتگار دوڑے
کہا چپ رہ رسالدار داروغہ نماز پڑھ رہے ہین بی بی خوب روئی ہم بھی اُس دن رات بھر رویا کیے
کہ ان نمازیون کی عملداری مین ہماری کیونکر بسر ہوگی اے ملکۂ عالم اُن لوگون کے عجب طریقے ہین سال
مین ایک مہینا ہو اُسکا نام رمضان رکھا ہو دن بھر بھوکے پیاسے شام کو پانی پر گرتے ہین
کسی نے دو گھڑے پیے کسی نے چار گھڑے رات بھر کھایا کرتے ہین دن کو حقہ تک نہین پیتے
پھلار بھی نہین کرتے کہتے ہین عطر کی خوشبو بھی دماغ مین نہ جائے اب غلام چاہتا ہو کہ ایک اور کمال
اپنا ظاہر کرے جسپر مشمشہ نے کئی مرتبہ لاکھ لاکھ روپے دیے محفل بھر کو راضی کرتا تھا چاہتا ہون
کہ وہی کمال آپ کے سامنے بھی ظاہر کرون ہاتھ سے بتاؤن پاؤن سے ناچون منھ سے گاؤن سر
سے شراب پلاؤن سنجاب نے کہا بڑے میان یہ تو بہت مشکل ہو کہا حضور دیکھیے یہی خیال مین
خواجہ کے ہو کہ مار و بیٹھو یہانسے چلو ملکۂ انجم کیسی گھبراتی ہونگی سنجاب نے کنجی میخانے کی عمرو کے
آگے پھینکی یہ بھی پوچھ لیا کہ یہان کتنے لوگ ہین ملکہ سنجاب نے کہا کہ یہان تو مین جریدہ آتی ہون
بارہ ہزار ساحر یہان رہتے ہین کچھ چوبدار ہین در باغ پر کچھ نیاول کچھ حاجب ہین میرے رہنے کا
مقام اور ہر رات کا جلسہ وہین ہوگا اب ہم آپ کو دو چار دن نہ جانے دینگے بروقت روانگی
چھکڑے تمھارے ساتھ کرینگے عمرو نے میخانے مین آکر مغبچون سے کہا تم جاکے باہر نکار دجب
ہم ساقی ہوتے ہین کوئی باقی نہین رہتا آکر شراب بجائین بیلے کنیزین گلابیان پینے لگین خواجہ
بھی کس خوشی کے ساتھ تقسیم کر رہے ہین ہر فرقے کے افسر آتے ہین اپنا اپنا نام بتاتے ہین
پیلے کنترے جاتے ہین تھوڑے عرصے مین سب کو تقسیم کرکے جلسے کو نگاہ مین تول لیا کہ پچاس ساٹھ
کنیزین ہین خود ملکہ دس گلابیان تکلف سے آراستہ کرلین ئے ارغوانی سے بھرلین ایک کشتی مین
لگایا بیہوشی خوب ملائی دل مین خوش ہین کہ ابھی چلکر اس محفل کو سلائے دیتا ہون دل سے یہ باتین
کرتے ہوئے محفل مین آئے ملکہ سنجاب نے مسکرا کر کنیزون سے کہا دیکھو مرد کار دان ہو بزرگون
کی صحبتین دیکھے ہوئے ہو دیکھو کس سلیقے سے شراب لایا ہو اگر زاہد صد سالہ ہو تو رال ٹپک پڑے
خواہش کرے کہ ہم بھی شراب پینگے ساتھ والیان بھی تعریفین کرنے لگین کہ واری حقیقت مین
بڑا سلیقہ دار ہو بزرگان دین کی صحبت مین اسکی بڑی قدر ہوتی ہوگی عمرو کو تو جلدی ہو آتے ہی
صحبت مین رنگ پھیلا دیا کچھ گاتے بھی ہین کچھ بتاتے بھی جاتے ہین کچھ اشعار شراب لانے کے

پڑھتے جاتے ہین پشواز اطلس کی پہنی جو راسی گھنگرو پانون مین باندھے بھاری دوپٹہ ملکہ نے اپنا اُتار کے دیا خواجہ عمرو نے وہ دوپٹہ اوڑھا لہرانے لگا عمرو نے گانا شروع کیا گانے کا یہ مطلع مصنف پڑھا مطلع ناچنے مین جو لیا یار نے ہنسکر توڑا + اہل محفل نے گیا اُسپہ بچھا در توڑا + یہ مطلع پڑھکے جھکے جام لہو مین سر نگون تھا بڑے بڑے ساحرون سے لڑتے بھڑتے خواجہ عمرو چلے آتے ہین مگر یہ خیال نہ تھا کہ پرائے گھر مین آئے ہین ابھی بخوبی حال بھی نہین معلوم ہوا جام بہر بسر کرکے سامنے سنجاب کے جھکے تھا ایسی شاہزادیون کو سرسے شراب پلانا چاہیے سنجاب نے جام ہاتھ مین لیا خواجہ نے آنکھ ملادی سنجاب کو دیکھ دیکھکر یہ غزل گاتے ہین اور اشارہ ہی کہ شراب ہو

نظم

دامن زین چھوا ہی جو اُس شہسوار کا
پھندا بنا رہا ہون گریبان کے تار کا
پیری مین داغ عشق نکیونکر عزیز ہو
آنکھون کو روگ دیگئے ہو انتظار کا
فصل بہار آئے کہین قطع ہو چلے
اُن ابروون مین معجزہ ہی ذوالفقار کا
چلتی رہی چھری تری اے ترک سیدپہ
ڈانڈا ملا دیا ہی حلب سے تتار کا
باز آوینگے نہ مرکے بھی صورت کے عشق سے
دیتا ہی صدمہ روح کو بتہ شکار کا
پیکر شراب موسم گل مین ہوا مین مست
ہر روز اک چراغ ہی اپنے غبار کا

باغ طلسم چہرہ رنگین ہے یار کا
ہی عرش پر دماغ ہمارے غبار کا
اس بادشاہ حسن کے در کا فقیر ہون
بے فصل کا ثمر ہی یہ گل بے بہار کا
آتی ہی مجکو شہر خموشان سے یہ صدا
دامن سے سلسلہ ہی گریبان کے تار کا
بعد فنا ہی کوچہ گیسو کی جستجو
فوارہ چھوٹتا رہے خون شکار کا
پیچھے نہ پانون معرکہ عشق سے ہٹے
آئینہ ہوگا سنگ ہمارے مزار کا
بے یار داغ ہوتا ہی لالہ کو دیکھکر
حاصل کیا پیادے نے رتبہ سوار کا
آتش نہ پوچھ ہجر مین اک نونہال کے

رہتا ہی چار فصل مین موسم بہار کا
سودا ہوا ہی مرغ جنون کے شکار کا
ظل ہما سواد ہے جسکے دیار کا
وعدہ خلاف یار سے کہیو پیامبر
تاریکی لحد ہی سواد اس دیار کا
دست علی کی ضرب کا جنبش مین ہی اثر
سودا تو دیکھیو مرے مشت غبار کا
گیسو نے قرب آئینہ روے یار سے
تلوار کھاکے بوسہ لیا دست یار کا
پھندے مین زلف یار کے جب سے پھنسا ہی دل
آتا ہی خوش کسے یہ شگوفہ بہار کا
اس شمع رو کی بعد فنا بھی ہی جستجو
سوز درون سے حال ہی کہنہ چنار کا

خواجہ تو چاہتے ہین کہ شراب بیچائے گر سنجاب جام ہاتھ مین لیکر سرسے پاتک خواجہ عمرو کو دیکھ رہی ہی گلے مین بت سونے چاندی کے جو پڑے ہین اُنپر ہاتھ پھیرتی جاتی ہی اور کہتی جاتی ہی کہ کیون صاحب مین شراب پی لون خواجہ کہتے ہین پیجیے بس اپنے موتیون کا مالا گلے سے اُتار ہنسکر کہا یہ تو ہین پیجیے عمرو جو خیال کرتا ہی تو سنجاب کے تیور پر بل پڑے ہوئے ہین مگر اب کیا کرین مجبور لاچار ہین یہ خواجہ سمجھ گئے کہ راز کھلا لاچار سر جھکا دیا موتیون کا مالا اُنسے گلے مین ڈالدیا خواجہ کو یہ معلوم ہوا کہ طوق آہن گلے مین پڑگیا اسقدر گرانی ہوئی کہ بیٹھ گئے ملکہ سنجاب نے کہا کیون اب نہین گایا جاتا او پاجی ساربان زادے تین روپئے کے پیادے ہمین بڑا تعجب تھا کہ تمہارے دھوکا کھائے او پاجی تو نے سب کو دیوانہ بنادیا اور پھر ہمکو شراب پلاتا ہی تجکو شرم نہین آتی کیے جاتا ہی کہ یہ عمرو نے پلٹ کر پیچھے دیکھا کہا حضور کس سے کہ رہی ہین جب تو سنجاب نے گلے سے ایک پتلا سنہرا اُتارا کہا او تصویر سامری جو میرے کان مین کہا وہ پکار کے کہو کہ یہ نگوڑا موذی کا ٹا شرمندہ تو ہو یہ تو ظاہر ہی کہ یہانسے زندہ بچ کے نہین جا سکتا پتلی نے

پکار کر کہا خواجہ یہ بندہ ساحری ہین سب انکے تابعدار ہین انکو کون دھوکا دیسکتا ہی ہمنے سب
حال اس سے کہدیا بتلا دیا کہ دھوکا نہ کھائیے گا شراب نہ پیجیے گا شراب مین بیہوشی ملی ہی جو شراب کو
پیے گا تڑپ کر مر جائیگا ملکہ ذرا اسکے منہ پر ہاتھ پھیر دیجیے اسکی صورت ابھی بدلجائے ایک کنیز
نے خواجہ عمرو کے منہ پر ہاتھ پھیر دیا رنگ و روغن عیاری کا اوڑ گیا سامنے آئینہ لگا تھا خواجہ نے
دیکھا کہ مین بصورت اصلی سامنے بیٹھا ہون اور بارسے اُس مالے کے اُٹھ نہین سکتا صورت
اصلی ہوتے ہی خواجہ کی محفل مین بلڑ ہو گیا کنیزین بھاگ گئین کوئی لاٹھی ہاتھ مین لیے ہُش ہُش
کرتی ہی کوئی کہتی ہی بن مانس آیا ہی کوئی کہتی ہی جل مانس کا گذر ہی کوئی کہتی ہی کسی چڑیے کا
جانور ہی مگر دیکھو تو وہ ہی یا نری سنجاب نے کہا خواجہ تمنے بڑے بڑے کام کیے بڑے بڑے
ساحرون کو مارا ملکون مین آپکے نام نے شہرے ہین مگر یہان آپکو قضا لائی تھی یہ حرکت
تمھاری سب پر شاق ہوئی یہ گستاخی جھٹ پٹ بیہوشی لیکر دوڑ ہی پڑے کچھ خوف نہ کیا اور اب
بھی یہی تاکید تھی کہ شراب پلیو آپ نے ہمارے کمال دیکھے جام کو تو سنجاب نے پھینکدیا وہ
شراب سب پھنکوا دی گئی بیرون باغ سے خبر آئی کہ جو شراب لے گئے تھے اور پی رہے تھے
انمین جوتی چل رہی ہی سنجاب نے کہا ای قمار باہر جاؤ اُن سب کی بیہوشی اُتار دو دس پانچ
آدمی مر جائینگے اس ساربان زادے نے زہر سنکھیا ملا دیا قمار باہر گئی جا کر سب کی بیہوشی اُتاری
اتنے عرصے مین دس چوبدار مر گئے جا کے درختون پر ٹکر ماری قمار نے آکر عرض کی کہ دس
چوبدار سرکار پر نثار ہو گئے سنجاب نے کہا کیون خواجہ اب بہر زیادہ طول بکھو ایم ہوا بہر قمار
ڈھنڈورہ پٹوا دے کہ صبح کو عمرو عیار قتل ہو گا جسکو دیکھنا ہو آکر دیکھے یہ تماشا قابل دید ہے
کل ساحری پرستون کو عید ہی جو سامری و جمشید لکھ گئے اُسکے خلاف ہوتا ہی قمار اُٹھی خواجہ
سرنگون بیٹھے ہین کچھ منہ سے نہین بولتے اُس موتیون کے مالے نے ہڈیان توڑ دین تمام اعضا
پر بار ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ استخوان جسم شکست ہو گئے سنجاب جادو دامن جھاڑ کر اُٹھی اور
کنیزون سے کہا مین مکان پر جاتی ہون اسکو کسی صحنچی مین قید کرو مگر اسکے مکر سے محفوظ رہنا
خبردار اسکے پاس نہ جانا جو اسکے پاس جائیگا مبتلائے بلا ہو گا مین غافل نہ رہونگی مگر تم لوگون
کو بھی ہوشیار رہنا واجب و لازم ہی دیکھو اتنے ہی عرصے مین دس آدمی مر گئے جو کوئی اسکے
قریب جائیگا ایسی ہی جفا اُٹھائیگا بخوبی سب کو سمجھا کر سنجاب تو چلی گئی کنیزون نے اُسی طرح
عمرو کو رہنے دیا ہتھکڑیان بیڑیان نہین پہنائین ہاتھ پکڑ کر کشان کشان لیچلین جب عمرو راستہ چلا جھنجنے
کی آواز آئی صاف ثابت ہوتا ہی کہ مین ہتھکڑیان بیڑیان پہنے ہون مگر ثابت نہین ہوتا حیران ہے
کہ ای عمرو یہ کیا معرکہ ہی عجب عجب مقام مجاتے ہین ایک کنیز عمرو کو لیکر گئی اور ایک صحنچی مین
بٹھا دیا عمرو نے منت کرکے کہا بوا ذرا بیٹھ جاؤ مین کچھ حال دل کہونگا کنیز نے کہا دیکھا تو نے
وہ حرکت کی ہی کہ ملکہ کو تیرے نام سے نفرت ہی فرما گئی ہین کہ اس سے کوئی بات نہ کرے ہمکو
خوف معلوم ہوتا ہی کہ کسی بلا مین نہ پھنس جائین عمرو نے کہا بوا مین تو ساحر بھی نہین ہون صرف
تمسے بات کرونگا دو باتین سن لو کنیز نے کہا فرمائیے عمرو نے کہا یہ مالا ذرا میرے گلے سے اُتار لو

میری ہڈیان ٹوٹی جاتی ہین جو کھوگی تمکو دونگا اُسنے کہا کیا دیگا خواجہ عمرو نے کہا روپے اشرفی جواہر
سب کچھ میرے پاس موجود ہی مین کیا محتاج ہون ہزارون ساحرون کے گھر لوٹے وہ سب مال میرے
پاس بھرا ہی اُسی مین سے تمکو بھی دونگا اب موت کا وقت قریب ہی اپنے پاس رکھکر کیا کرونگا یہ کہکر
عمرو نے ایک پوٹلی جیب سے نکالی کہا اسقدر تو لیجیے اور بھی حاضر کرونگا اُسنے مال لے کو عمرو کے گلے
سے اُتار لیا عمرو کو معلوم ہوا کہ جان آگئی ایک پوٹلی اور بڑی سی نکالی کنیز نے اُسکو بھی کھولا دیکھا کچھ
کشمش پستے بادام چھوارے برفی کی ڈلیان موتی چور کے لڈو کنیز نے پوچھا خواجہ یہ کیا ہی عمرو نے بگڑ
رونے لگا کہا بی بی کیا کہون صبح کو جب شرفا تشریف لاتے ہین تو دس پانچ لڑکے بھی سرفراز
کرتے ہین کسی کو برفی کی ڈلی دیدی کسی کو لڈو دیدیا آج صبح کے بانٹنے کی سب چیزین یہین رکھی
رہگئین ایک لڈو چکھو شیخ کولی کے یہان کی مٹھائی ہی کنیز نے ایک لڈو کھایا مُنھ مین رکھتے ہی
گھلگیا جیسے ہی شیرہ حلق سے اُترا لڑکھڑا کے گری عمرو نے ٹانگ پکڑ کے کھینچا بجلیان بالیان
اُتار لین اسکو اپنی صورت بنا کے وہی موتیون کا مالا پہنا دیا آپ بشکل کنیز صحنچی سے نکلے اب جو
باغ مین آئے باغ کا دروازہ نہین ملتا چہار طرف ڈھونڈھتے پھرتے ہین دروازہ نہین ملتا
رات ہوگئی دروازہ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے کمند مار کر دیوار پر چڑھے جیسے ہی چاہا کو دین کہ
آسمان سے نعرہ ہوا منم ملکہ سنجاب جادو مجکو غافل سمجھا تھا عمرو نے چاہا بھاگون دیوار نے
پانون تھام لیے کمند کے لچھے گلے مین پڑ گئے سنجاب نے اُترکر خواجہ عمرو کو پکڑا اکشان کشان
اُسی صحنچی مین لائی کنیزین خبر سُنکر دوڑین ہلڑ ہوا ملکہ آئین کنیزون نے دیکھا کہ عمرو کو پکڑے
طرف صحنچی کے لائین ملکہ نے پکار کر کہا دیکھو صاحبو ہمنے منع کیا تھا گلبدن نے نہ مانا مجھے
مکان پر بھی جا کر خیال رہا اگر مین غافل ہوتی یہ ساربان زادہ نکلجاتا کنیز کے گلے سے موتیون کا
مالا اُتارا عمرو کو پہنایا گلبدن کو ہوشیار کیا کہا کیون گلبدن ہمنے منع کیا تھا ہمارا کہنا
نہ مانا دیکھا انجام کیا ہوا گلبدن رونے لگی کہا واری میری بجلیان بالیان تو دلوا دیجیے لاکھ
لاکھ کہا عمرو نے کہا مین نہین جانتا سنجاب نے کہا رہنے دو کل جب قتل ہوگا تو سب چیزین
ملجائینگی اب پھر عمرو کو اُسی صحنچی مین ڈالدیا اور سب کنیزین اپنے اپنے مقام پر بھاگ گئین
اگر کوئی رفع حاجت کو نکلتی ہی خواجہ اُسکو پکارتے ہین کہ تو اایک بات سُن لو وہ ڈر مونے کہکر
چلی جاتی ہی خواجہ پر تو اس طور سے رات کٹ رہی ہی اب حال دربار دُربار ملکہ انجم اختر پیشانی
تحریر ہوتا ہی کہ جب عمرو کو پنجہ اُٹھا لیگیا برق فرنگی بھی رہا ہو کر آیا مہر طلعت رونے لگی کہا
صاحبو انصاف یہ ہی کہ عمرو کی ذات سے لڑائی فتح ہوئی ہم لوگ لڑتے لڑتے مرجاتے مگر یہ
ساحر نہ مارے جاتے خواجہ نے کیا کیا کارنمایان کیے مگر نہین معلوم کون دشمن لگا ہوا تھا کہ
خواجہ کو لے گیا ملکہ انجم نے کہا صاحبو کیون گھبراتے ہو تم لوگون نے دیوانہ بنا دیا مراۃ الغیب
اُٹھا کر لاؤ یہ سامنے والا کوٹھا کھولو ابھی سب حال آئینہ ہو جائیگا اول تو ہم سمجھ گئے ہین کہ خواجہ
کو عمرو لیگیا بتلا سکتے ہین مگر مراۃ الغیب مین مفصل حال معلوم ہو جائیگا مہر طلعت نے وہ
کوٹھا کھولا دیکھا ایک تخت یاقوت احمر بچھا ہی اُسپر ایک آئینہ قد آدم اُسپر گرد پوش پڑا ہے

مہر طلعت نے عرض کی واری یہ مقام حاضر ہے ملکہ تخت سے اُٹھین منھ ہاتھ دھویا سر برہنہ بار برہنہ
سامنے آئینے کے آئین گردپوش ہٹایا دیکھا ایک شخص سیہ فام اُسمین بیٹھا ہی اپنا عکس اپنے غور کو
نہین معلوم ہوتا ہی ملکہ نے کہا ای ہمشبیہ سامری سچ بتا دے کہ عمرو کو کون لیگیا اور اس وقت
عمرو کس حال مین ہی ایک تڑاقا ہوا اُس جوان نے بھی اندر سے اُف اُف کی آخر کو چیخ مار کر آواز دی
ای درخشندار ملک اعظم وای محترم محتشم تجسے کیا پردہ ہی اب جو ملکہ انجم اختر پیشانی نے دیکھا کہ
پہلو مین آئینے کے ایک باغ ہی نہایت آراستہ اور ایک صحنچی مین خواجہ بیٹھے چیخ رہے ہین
کوئی خواجہ کے پاس نہین آتا ملکہ نے پکار کر آواز دی کیون خواجہ تمکو کسنے قید کیا عمرو نے کہا
سنجاب جادو نے ملکہ نے آئینے پر گردپوش ڈالدیا باہر نکلین کہا مہر طلعت تمنے سُنا
سنجاب جادو حرامزادی کی شامتین آئی ہین اُسنے خواجہ کو قید کیا ہی ابھی کل کا ذکر ہی کہ آگے
قدمون پر لوٹتی تھی چند قریے والد نے دیے تھے کہ اسکا اہتمام کرو جب یہ اہتمام معقول ہوگا
تو ہم تمکو ملک کا مالک کرینگے اہالیان نور افشان نے کچھ اسکو زمین دی ہی اُسپر بڑی مغرور ہے
بتصدق پروردگار برلے اعانت صاحبقران جب وقت نور افشان مین داخلہ ہوگا
تو سب کو دیکھ لینگے ایک ایک کا حال کھلجائیگا مگر اب کانٹے ہمارے دامن سے اُلجھتے ہین اگر
بی سنجاب سے منھ موڑین اور ظالمون کو بھی حوصلہ پڑیگا بی سنجاب کو اپنے سحر پر بڑا ناز ہے
کنیزون کی زبانی معلوم ہوا کہ خواجہ عمرو نے جاتے ہی عیاری کی مگر یہ ذہن مین اُنکے نہین آیا
کہ پرایا گھر ہی اُسنے باغ مین بڑا انتظام کیا ہی مگر سب حال کھلجائیگا خدا چاہیگا تو امان نہ ملیگی
مہر طلعت نے عرض کی واری حضور تکلیف نہ کرین کنیز جاتی ہی کہا نہین تو اُٹھ انتظام کر دمین
لیکر خواجہ کو آتی ہون مین بھی ذرا سنجاب کا سحر دیکھون اُنکو بڑا اپنے سحر پر ناز ہی دیکھ لیا جائیگا
جو کچھ ہوگا یہ کہکے ملکہ اُسی وقت اسباب سحر آراستہ کرکے طرف باغ سنجاب کے روانہ ہوئین
بیان چار پہر رات گذر کر سنجاب ضیا بار مغرب آبباران رحمت برساتا ہوا چرخ زبرجدی پر برآمد
ہوا ضیا باری نور کی کرنے لگا تاریکی شب مع فوج ظلمت کو شکست حاصل ہوئی لشکر نور رخشانے
اپنا عمل کیا شعاع مہر تابان کا جھنڈا اُڑا تاج کہکشان سر پر رکھکر گرجتا ہوا برستا ہوا بارش نور
از زمین تا چرخ برین اس دھوم سے تخت چرخ زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا رعد نے نوبت بجائی
برق نے چشمک زنی کی ابر رحمت ضیا بار عالم نے تمام عالم کو سرسبز و شاداب کیا نقیبان رعد نے
آواز دی سیاہی شب دفع ہوئی مصرع سحر ہو گئی لو سحر ہو گئی اشعار

سحر چون زاغ شب پرواز برداشت لحاف غنچہ از رو برکشیدند	خروس صبحدم آواز برداشت سمن از آب شبنم روے خود شست	عنادل لحن دلکش برکشیدند بنفشہ جعد عنبر بوے خود شست

باغ مین غلغلہ ہوا نرگس نے آنکھین کھولین غنچے مسکرائے حسینان گل نے منھ آب شبنم سے دھوئے
جام گلاب گردش مین آیا شراب شبنم نے کیفیت دکھائی عندلیب نے صدا واویلا کی بلند کی
سنبل نے بال اپنے کھولدیے ہر نخل ماتم دار ہر برگ و بار بیقرار پھل درختون سے گرنے لگے
پھول مرجھائے غنچون نے صدا نہ دی تمام کنیزین جمگھٹ کھڑی ہین کوئی ڈر کے مارے قریب

عمرو کے نہین جاتی کہ ایک ابر برستا ہوا آسمان سے ظاہر ہوا رعد کی گرج برق کی چمک باغ پر
آکے خوب برسا اس برسنے نے سنبل کی پریشانی کو بڑھا دیا پھول سرسبز و شاداب نہ ہوئے
غنچے نہ چٹکے عندلیبان خوشنوا کی بیقراری گلون کی اشکباری تخت سنجاب کا اُس ابر سیاہ
سے برآمد ہوا نقارہ رعد بجا برق نے چشمک زنی کی سنجاب نے آواز دی اسباب سیاست
جمع کرو ہر سمت ظاہر ہوا جلاد کو بلاؤ جلادان خرس طینت بیمون خصلت خرسہاے بادیہ ضلالت
خنجرہاے برہنہ ہاتھ مین شلگین لگاتے ہوئے غلغلہ کرتے ہوئے شعر سلطنت سلطان کند
فریاد بر جلاد چیست + مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست + ایک جانب کنیزون نے
وارین استادکین ایک جانب آرد کش تسمہ کش چشم کن سب جمع تھے باغ مین ہنگامہ ہو سنجاب
نے اشارہ کیا ساربان زادے کو لاؤ ایک جلشن گئی خواجہ عمرو کو کشان کشان لائی عمرو رات
بھر مین کانٹا ہو گیا اُس ہنگامے کو دیکھکر گھبرا گیا سنجاب جادو ایک کرسی پر آکے بیٹھی کنیزین سب
دست بستہ کھڑی ہین جلاد غلغلہ کر رہے ہین وارین استاد ہین سب اسباب سیاست موجود ہی
ہر طرف سے یہی غلغلہ ہی کہ عمرو کو قتل کرو اب یہ ساربان زادہ نہ بچے یہان بھی آکے عیاری کی
کنیزین کہ رہی ہین کہ واری اب جلدی کیجیے عمرو کو قتل کراکے پھر گانا ہو سنجاب جادو نے
ٹھنڈی سانس کھینچی کہا صاحبو یہ بلاے روزگار ہی اگر رات کو کوئی تم مین سے اسکے قریب
جاتا آفتین برپا ہوتین گلبدن کہتی ہی واری مجھپر کیا آفت نازل کی مگر آپ نے کیا کارنمایان کیا
اگر ذرا بھی آپ غفلت کرتین تو یہ ظالم نکلجاتا دیوار تک تو پہونچ ہی چکا تھا سنجاب نے کہا
مین رات بھر اسی خیال مین رہی کہ ایسا نہ ہو میری کسی کنیز کو پھانس لے آخر جو مجھکو خیال تھا
وہی ہوا مگر جلاد کو بلاؤ ایک جلاد صاحب ظلم و بیداد خنجر برہنہ ہاتھ مین کھینچے ہوئے تڑپ کر
مجمع جلادان سے نکلا پکارکر آواز دی جسے حکم دیجیے اُسکو قتل کرون سنجاب نے کہا عمرو کو
قتل کرو اور کسے قتل کریگا کہا حضور مین سمجھا شاید کوئی اور بھی گنہگار ہوگئے ہاتھ وہ بھی قتل ہو جاے
اشارہ کیا تھا تو قتل کر جلاد نے ہاتھ پکڑ کے عمرو کو کھینچا عمرو نے کہا اے جلاد یہ جو موتیون کا
مالا میرے گلے مین پڑا ہوا نے ہمیان توڑ ڈالین اگر تجھسے ہو سکے پہلے اسکو گلے سے نکال لے
میرا قلب تسکین پائے جلاد نے پکار کے آواز دی اے ملکہ عالم اب اس شخص کا وقت قتل
قریب ہی حکم ہو تو اسکے کپڑے اُتار لون یہ سب میرا حق ہی سنجاب نے اشارہ کیا جلاد نے
موتیون کا مالا گلے سے اُتارا جب مالا اُتار کر ہاتھ مین لیا معلوم ہوتا تھا کہ کلائیان
ٹوٹ جائینگی جلاد نے وہ مالا زمین مین ڈالدیا چپکے سے کہا آپ سر جھکا کر بیٹھیے ایک جادوگر
مین مارون ایک کو آپ اُٹھکر قتل کیجیے خواجہ نے کہا بیٹا برق الکمال کیا ہماری خبر ملکہ انجم کو
بھی معلوم ہوئی برق نے تمام کیفیت چپکے چپکے بیان کی اور کہا ملکہ انجم اختر پیشانی بھی
تشریف لائی ہین سنجاب جادو نے پکار کر آواز دی او جلاد یہ کیا باتین کرتا ہی جلد قتل کر
برق نے اشارہ کیا کہ استاد اب مطلب خراب ہوتا ہی عمرو نے ایک ساحر کو خنجر مارا ایک
کو برق نے قتل کیا ساحر کے مرنے سے اندھیرا ہوا اُس اندھیرے مین دونون بھاگے خواجہ

در باغ سے نکلے برق کمند مار کر کود ا سنجاب نے ابر کو اشارہ کیا خواجہ عمرو چاہتے ہین جست و خیز
کرکے نکلون کہ ابر سے چند قطرے پانی کے گرے دونون عیار شہر کے بھل زمین پر آ رہے کنیزون نے
آکر دونون کو گرفتار کر لیا کشان کشان لیکر سامنے ملکہ سنجاب کے آئین سنجاب جادو نے کہا
کیون او ساربان زادے ہمارے اختیارات کو دیکھا ہمارا قیدی کہین بھاگ کے جا سکتا ہے
ارے بلاؤ جلاد کو دونون کو قتل کرے بلکہ ان دونون کو دار پر لٹکا دو جلادون نے پکڑ کر برق
عمرو کو دار پر لٹکا دیا سنجاب نے کنیزون کو اشارہ کیا کہ تیر و کمان لاؤ چار سو کنیزان خاص
جو اسکی پشت پر کھڑی ہین تیر و کمان لیکر سب لیس ہوئین آمادہ ہین کہ ہماری ملکہ کا تیر چلے
تو چار سو تیر چلین خواجہ عمرو نے کہا کہ اب کوئی صورت بچنے کی نہین معلوم ہوتی ہر چند کہ
برق کہہ رہا ہے کہ اُستاد گھبرائیے نہین ملکہ انجم آیا چاہتی ہین خواجہ نے کہا یہان ملک الموت
کا سامنا ہے تو ملکہ ملکہ کیے جاتا ہے کیا ہمارا لاشہ آکر دیکھینگی اب فقط تیر مارنے کی دیر ہے
مگر وہ کارساز بچائے تو اُسکے نزدیک سب کچھ آسان ہے خواجہ عمرو بلبلا بلبلا کے دعائین
مانگ رہے ہین بیتاب و بیقرار ہین دونون اُستاد و شاگرد اشکبار ہین خواجہ عمرو
پکار رہے ہین اے معبود حقیقی و اے رب تحقیقی اس آفت سے نجات دے آج تو کوئی صورت
زندگی کی معلوم نہین ہوتی برق خوب وقت پر پہونچا تھا مگر نکل نہ سکے ہر طرف ہنگامہ ہے
ایک ایک کا یہی قول ہے کہ آج خواجہ عمرو و برق نہین بچتے معلوم ہوتے سنجاب نے
کنیزون کو اشارہ کیا کنیزین کمانین لیکر برابر آئین چلے کھینچنے لگین تیر تین تین بالشت کے چلانا
چاہتے ہین سنجاب نے تیر چھوڑا چار سو طاقون تیر پکھو لگا کر چلے اُس وقت خواجہ عمرو و برق
تہ دل سے بلبلا کر دعا کر رہے ہین تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا قریب دار کے پہونچے تھے کہ
تیر پلٹے کنیزون کے سینون پر پڑے مہرہ پشت کو توڑ کر پار گذرے سنجاب جادو نے تو
تیر کو قلم کیا آسمان سے برق کڑک کر گری زنجیر دار قلم ہوئی خواجہ عمرو چھوٹ کر ایک جانب
گرے برق تڑپ کر بھاگا ایک غار مین جا کر چھپا خواجہ عمرو نے گلیم اوڑھ لی آسمان سے
نعرہ ہوا منم ملکہ انجم اختر پیشانی ساٹھ سو کنیزان زرین پوش پشت پر سحر کرتی ہوئی غلغلہ ہے
کہ سنجاب جادو ہوشیار ہو جا ملکہ انجم نے جو خواجہ عمرو و برق کو زیر دار نہ پایا بیقرار و
بیتاب ہو گئین سمجھین کہ خدانخواستہ عمرو و برق مارے گئے چہار جانب بیقرار ہو کر آواز دی کہ
اے خواجہ برائے خدا آواز دو اگر قتل ہو گئے تو یہان کی زمین تک اُڑا دونگی ہائے ایسا
محسن ایسا جان بخش ہمارا معین و مددگار کہان ہے کسی طرف سے آواز نہین آتی ملکہ لڑتی بھڑتی
ہوئی زمین پر آئین وہ وہ سحر کیے کہ زمین کے طبقے ہلا دیے سنجاب جادو بھاگتی پھرتی ہے
ملکہ انجم نے لڑتے لڑتے کنیزون سے کہا برائے خدا خواجہ کو دریافت کرو کہ کدھر
تشریف لیگئے میرے قلب پر چھریان چل رہی ہین اس حرامزادی نے شاید کہین خواجہ عمرو
کو چھپا نہ دیا ہو مین نے جب تک زنجیر دار کو کاٹا جب تک تو وہ لٹکے ہوئے تھے ہائے اگر
مین بدنصیب ہجران قریب خدمت مین صاحبقران کے گئی پوچھینگے کہ میرے عیار وفادار کو

کیا کیا مین کیا جواب دونگی قید خانے مین جمال باکمال کو دیکھا راتین ہجر کی تڑپ تڑپ کے کاٹین کہا کرتی تھی وہ دن بھی ہوگا کہ ہم خدمت صاحبقران مین پہونچین کیا معقول سلسلہ ملا غنچۂ آرزو کھلا مگر فلک درپے آزار ہی یہ کیا سامان دکھایا ہمارا کلیجہ منھ کو آیا قلب تھرایا راتین طولانی ہو مین انکا کٹنا دشوار جدائی مین خواجہ کے یہ کیفیت ہی نظم

موسم گل ہی جنون ہی شور و شر پر اندلون ۔ جن چڑھا رہتا ہی دیوانون کے سر پر اندلون
روے روشن یار کا پیش نظر ہے روز و شب ۔ آنکھ کسکی پڑتی ہی شمس و قمر پر اندلون
بوسۂ لب ہاے شیرین کا ہی دل کو اشتیاق ۔ رال ٹپکی پڑتی ہی شہد و شکر پر اندلون
پہلوؤن مین درد رہتا ہی فراق یار سے ۔ گاہ دل پہ ہاتھ ہی گاہے جگر پر اندلون
بادشاہ وقت ہی حسن جوانی نے کیا ۔ لال پردہ ہی لٹکتا انکے در پر اندلون
دیکھتے ہین ہنس کے دانتون کی چمک وہ آنجل ۔ کوندتی بجلی نہین کس کس کے گھر پر اندلون
رخ سے پہلے کار عاشق کرتے ہین گیسوے یار ۔ شام کا قصہ نہین رہتا سحر پر اندلون
بانس لگواتا ہی اکثر جاکے وہ بالا بلند ۔ سرو و شمشاد و صنوبر کے شجر پر اندلون
سرخ کندن سے ہی رکھتا نشۂ مے رنگ یار ۔ زر طلب مرجاتے ہین اس سیمبر پر اندلون
عشق دندان نے نہایت کردیا ہی ناتوان ۔ دوڑتی نیت ہی ہجون گہر پر اندلون
کوٹ کر ہی زور سودا ہی پری نے بھر دیا ۔ دیو بھی چڑھتا نہین اپنی نظر پر اندلون
متصل عاشق روانہ ہوتے ہین سوے عدم ۔ ہاتھ رکھے پھرتے ہین وہ بھی کمر پر اندلون
کون اُس محبوب کو لکھتا نہین حالات شوق ۔ مار رہتی ہی خطون کی نامہ بر پر اندلون
موم آہن کرتے تھے یا دل پگھل سکتا نہین ۔ آہ کیا پتھر پڑے تیرے اثر پر اندلون
کون فصل گل مین اے آتش نہین پیتا شراب ۔ بھیڑ سی ہی بھیڑ میخانے کے در پر اندلون

جب ملکہ نے بیقرار ہو کر یہ کلام کئے تو ایک کنیز نے بڑھکر عرض کی کہ حواری آپ کیون اسقدر گھبراتی ہین مین عمرو کو دیکھ آئی خواجہ عمرو اسی مجمع مین ہین آپ نہ گھبرائین یہ کہتے ملکہ انجم کو باہین آنکھ کا تل دکھا دیا تو رنگ روے ملکہ انجم اختر پیشانی متغیر تھا یا غنچۂ گل شگفتہ ہوا چمک چمک کے لڑنے لگین سنجاب جادو نے سحر کرکے ابر سیاہ گرایا ابر سے ہزارہا تلوار گری ملکہ کی کئی سو کنیزین قتل ہو مین لاشے زمین پر گرے صاف ثابت تھا کہ ستارہاے سحری چمک رہے ہین پلٹ کے جو ملکہ انجم نے یہ دیکھا تیغہ کھینچکر بقہر و غضب سنجاب جادو پر چلائین اُسنے بھی تیغہ کھینچا دونون مین تیغہ چلنے لگا ہر مرتبہ بجلیان لپٹ جاتی ہین سپرون کی سیاہی اُڑ رہی تھی پھول سپرون کے مرجھا گئے سپرون نے دامن سے پھول گرا دیے ملکہ انجم نے دوچار وار کرکے کہا او سنجاب دیکھ یہ کیا آتا ہی سنجاب نے سر اُٹھایا دیکھا شاخ نخل پر ایک طائر زمزمہ سرائی کر رہا ہی جیسے ہی نگاہ سنجاب کی طائر سے ملی طائر نے آواز دی او سنجاب تجکو شرم نہین آتی شہنشاہ فیروزہ پوش کی دختر سے مقابلہ کرتی ہی شہنشاہ فیروزہ پوش اپنے بادشاہ عالیجاہ تھے ایک خوف سا دل مین سنجاب جادو کے آیا اتنا کہنا کہ ملکہ نے

تیغہ مارا کہ سر اُسکا زخمی ہوا سنجاب جادو بدحواس ہو گئی پیچھے ہٹی ملکہ انجم نے سائے کمین اسکو
تلوار کے لیا ہر مقام پر جاتی ہین کہ تیغہ مار دون کہ سر کہ سکا تن سے اُڑ جائے سنجاب جادو
کبھی بیٹھ جاتی ہی کبھی اُٹھ کھڑی ہوتی ہی کبھی لوٹ مار کر نکل جاتی ہی مگر ملکہ انجم پیچھا نہین چھوڑتین ہر مرتبہ
یہی قصد ہی کہ تیغہ ماردن اسکے دو ٹکڑے ہون ایسا موقع پھر نہ ملیگا سنجاب کے اُسنے بیقرار ہو کر
ایک چیخ ماری کہا اب خیر خواہ مر گئے مثل ابر کے سنجاب گڑ گڑائی پہلو سے آواز آئی کی بیٹا نہ
گھبرانا مین آپہونچا اب سب نے دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام بال سر کے بڑھے ہوئے بالون کو
چہرے سے ہٹاتا ہوا ایک چیخ ماری کہ زمین تھرا گئی آواز دی او انجم خبردار کیا کرتی ہی منعم
سکان جادو اگر سنجاب قتل ہو گئی ان قلعہ جات کو برباد فنا اُڑا دونگا ملکہ انجم اختر پیشانی
طرف سکان کے پلٹین دیکھا کہ ایک ساحر بڑے قد کا کف افسوس ملتا ہوا جھپٹ کے بیچ مین
آپڑا سنجاب کے سر سے خون بہ رہا ہی کئی ہزار کنیزین قتل ہوئین ملکہ انجم نے زمین ہلا دی
رفقا اسکے سب بھاگے پھر رہے ہین بعضے دیوانے ہو گئے گریبان پھاڑے ہوئے ہائے
ملکہ انجم ہائے ملکہ انجم کرتے پھرتے ہین سکان جادو جو مقابلے مین ملکہ انجم کے آیا پہلے اسنے
کئی گولے مارے ملکہ جب مسکرائین گولہ پھٹ گیا اُلٹا پلٹ کے اُسی کی فوج پر گرا بیس ہزار
ساحر بھی اسکے ساتھ آئے ہین جب گولہ پھٹ کر پلٹا دو ہزار کے کلیجے پھٹ گئے آدھے
ساحر سکان کے بھی مارے گئے سکان نے دیکھا میرا سحر کرنا مضر ہوتا ہی میری فوج تباہ
ہو گئی لڑتے لڑتے سامنے سے بھاگا ملکہ انجم نے کئی مرتبہ للکارا پلٹ کر اُسنے جواب بھی نہ
دیا سنجاب گھبرا گئی کہ بابا جان بھاگے جاتے ہین کنیزون سے کہا مجکو بڑی قوت ہوئی تھی کہ
بابا جان اسکو مار لینگے کنیزون نے کہا واری حقیقت مین ملکہ انجم کا سحر بڑے قیامت کا ہی
شہنشاہ فیروزہ پوش ہر ہفتے مین امتحان لیتے تھے انجم سب پر غالب آتی تھی سکان نے
ایسے سحر کبھی دیکھے نہین سنجاب جادو نے کہا بابا جان کے عجائب و غرائب سے تم لوگ
آگاہ نہین ہو تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ سکان جادو غل مچاتا ہوا پیدا ہوا اور للکارا کہ
او انجم کہان جاتی ہو یہ سنکر انجم پلٹ پڑی سکان کو دیکھکر مسکرائی مسکراتے ہی پھول
برسے کئی ہزار ساحر اسکے پھر جلگئے سکان جادو جھپٹ کے قریب آیا جیسے ہی ملکہ نے
تیغہ کھینچا قصد ہوا کہ اسکا سر کاٹ لون سکان نے ایک چیخ ماری ملکہ انجم کو اسکی آواز
سے ایک سکتہ سا ہوا اسنے منھ کے سامنے ملکہ کے جو کہ ڈبیا ہاتھ مین لیے تھا کھولکر خاک
قبر سامری کو اُڑا دیا غبار اُڑا وہ زرد خاک جو منھ پر ملکہ انجم کے پڑی رنگ رو متغیر ہوا لہرانے
لگین لڑکھڑا کر گرین بیہوش ہو گئین اب جو سکان فوج پر گرا سنجاب سے اشارہ کیا انجم کو
گرفتار کرے مگر خبردار زبان مین سوزن نہ دینا میرا سحر میری زندگی مین باطل نہین ہو سکتا
جب تک کوئی مجکو نہ قتل کریگا اسکے حواس درست نہ ہونگے سب دیکھنے والے دیکھ لین کہ مین
اتنے عرصے مین قبر سامری پر گیا غبار قبر سامری جاروب کشی کرکے لایا اُسی سے مین نے
اسکو بیہوش کیا سنجاب نے آتے ہی ملکہ انجم اختر پیشانی کو مسلسل کیا ہاتھ مین ہتھکڑیان

پانون مین بیڑیان چند اسباب جہالت زیور آہن جسم پر ملکہ انجم کے آراستہ کردیا ملکہ انجم کی جو
آنکھ کھلی حیران حیران چہار جانب دیکھتی ہین کوئی سحر یاد نہ آتا تھا رہ رہ کے دل گھبراتا تھا
کنیزین بھاگ کے درہ ہاے کوہ مین مخفی ہو مین ہر ایک کا یہی قول تھا کہ جسنے ملکہ کو بیہوش کرلیا
ہم اُس سے کیا مقابلہ کرسکتے ہین کس بلا کی خاک لایا کہ جس سے ملکہ کو بیہوش کرلیا سنجاب
نے گلنار کنیز سے کہا کہ تو قید کو لیے رہ جیسا والد فرماینگے ویسا کرنا میرے زخم مین زیادہ
درد ہی مین مرہم جمشیدی لگاؤن گلنار کنیز قید ملکہ انجم لیے ہوئے الگ کھڑی ہر جیسے ہی
شفاخانے کے دروازے پر سنجاب جادو پہونچی دیکھا ایک بڈھا جراح ہاتھ پاؤن مین رعشہ
عینک لگائے ہوئے چپکا کھڑا ہے سنجاب کو دیکھکر سلام کیا کہا حضور کے سر پر یہ زخم کہانسے
آیا سنجاب کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے کہا بڑے میان صاحب کیا کہون انجم [illegible]
زخمی ہوئی ایسا خنجر بدعت سر پر لگا کہ ابھی تک زخم مین سوزش ہو رہی ہے بڈھے نے کہا
لا پیٹے مین ٹانکے لگا دون میرے پاس مرہم جمشیدی ہے اس مرہم کی یہ تاثیر ہے کہ ہڈی
چڑھائی اور صحت حاصل ہوئی استادی یہی کہ ہڈی چڑھائی مرہم لگے آپ اچھی ہو گئین
آپ بادشاہزادی ہین آپ کی زندگی سے خلقت کو آرام پہونچتا ہے ہم قبر مین پیر لٹکائے
بیٹھے ہین سر بار پر نثار ہو جاینگے مرہم جمشیدی کی پٹی حضور کے سر پر ضرور چڑھاؤنگے درد
ابھی جاتا رہیگا خنکی حاصل ہو ٹھنڈک پڑ جائے مگر ذرا تنہائی مین تشریف لے چلیے
پہلو مین ایک خیمہ استادہ تھا سنجاب بڑے میان کو ساتھ لیکر اندر چلین اور یہ کہتی ہوئین
کہ بڑے میان صاحب جو تمنے کہا ہے اگر یہی ہوا دولت دنیا سے تمکو نہال کردونگی عمر بھر
کسی کے محتاج نہ رہوگے بڑے میان نے کہا کہ حضور ایسی خدمت کرون کہ آپ بہت
راضی ہون سنجاب جادو خوشی خوشی خیمے مین گئی چند کنیزین ساتھ تھین بڑے میان
نے کہا تم سب یہین ٹھہرو یہ علاج معرکے کے ہین تل کی اوٹ پہاڑ ہے ابھی ابھی خنکی
حاصل ہوگی کیا مجال جو زخم مین درد ہو ایک ایک ٹانکے پر آپ کو معلوم ہوگا کہ
برف کی ڈلیان سر پر رکھدین سنجاب جادو خیمے مین آئی بڑے میان نے سر کے
زخم کو دیکھا بیٹھ کر ٹانکے لگانے سنجاب نے مسکی بھری بڑے میان نے اپنے ڈبے
سے ایک پڑیا نکالی کہا اس سفید دوائی کو سونگھ لیجیے پھر ٹانکے لگانے سے درد نہ ہوگا
سنجاب جادو جب سے زخمی ہوئی ہے ہوش و حواس اسکے پراگندہ ہین بلکہ اسکو
خیال تھا کہ یہ زخم میری جان لیگا بڈھے نے جو تسکین کی باتین کین وہ پڑیا اسنے ہاتھ مین
لی بڈھے نے کہا ملکہ کھلی ہوئی بات ہے کہ یہ پڑیا بیہوشی کی ہے چند ساعت کے واسطے
آپ بیہوش ہو جائینگی جس طرح میرا جی چاہیگا ٹانکے لگاؤنگا مجھکو بڑا خیال یہ ہے کہ یہ
جو پتلے سونے کے آپ کے گلے مین پڑے ہین یہ ضرور آپ کو منع کرینگے آپ کے دل کو
شک ہوگا اس واسطے مین نے آپ سے صاف صاف کہدیا کہ مجھکو بیہوش کرنا منظور ہے
براے چند ساعت ان پتلون کو گلے سے اُتار ڈالیے سنجاب کو زخم اچھے ہونے کی

ایسی خوشی ہی کہ اپنے گلے کے پتلے اور بازو کے پتلے سب اُتار کر رکھ دیے پتلے نہین نہین کرکے
سر ہلاتے جاتے ہین سنجاب جادو نے کہا ارے کمبختو تم کیون گھبراتے ہو اُس بیچارے نے
تو صاف صاف کہہ دیا تمہ بھر مین میرا کیا ہرج ہو گا پُرانا نوکر سرکاری برسون سے ہمارے
گھر کا نمک کھاتا ہی اس سے ہمین کیا خوف ہی پتلے ساکت ہو گئے ایک پتلہ زیادہ سر ہلاتا ہی
سنجاب جادو نے ایک دھول ماری کہا نگوڑے اُس وقت بھی نہین نہین کرتا ہے جب
انجم نے تجھ مارا اب سر اپنا نہ آگے کردیا ہمین پوجا کرتے کرتے عمرین گذرین جو کھایا دہ کھلایا
روز شراب پلائی اس وقت سر ہلاتا ہی وہ پتلہ سر ڈال کر ساکت ہوا اب بڈھے نے پڑیا بیہوشی
کی سنگھائی سنجاب نے اوپر کی جو سانس کھینچی قاتل بیہوشی دماغ مین پہونچی چھینک مارکے
بیہوش ہوئی بڈھے نے بسہولیت تمام دماغ پر اسکے بتی بیہوشی کی چڑھائی زخمون مین بھی اسکے
ٹانکے لگا دیے گود مین اُٹھا کر نذر زنبیل کیا رنگ و روغن عیاری کا پاس سے نکالا سنجاب
کی شکل بنکر تیار ہوے۔ بی لباس وہی زیور جسم پر آراستہ کیا ایک پٹی مرہم کی سر پر چڑھائی
ہنستے ہوئے خیمے سے نکلے کنیزون نے کہا واری بڈھا جراح کہان گیا کہا حرامزادیو چپ رہو
اُسنے سر مین میرے ٹانکے لگائے ننگا کھلا مجھے دیکھا مین نے اُسکو غرق زمین کردیا اپنے اپنے
کام کو جاؤ مین جاکر بی انجم کو قتل کرون یہان سکان لڑائی فتح کرکے پلٹا دیکھا گلنار رقید ملکہ
انجم اختر پیشانی پیے کھڑی ہی سکان جادو نے کہا ارے سنجاب کہان گئی کہا حضور شفاخانے
مین تشریف لے گئی ہین سر کے زخم نے انکو بہت پریشان کیا تھا کہا جلاد کو بلاؤ انجم کو قتل کرے
مین جاکر عمرو کو تلاش کرون جب تک عمرو نہ مارا جائیگا معرکہ صاف نہ ہوگا وہ بھاگ کر میرے
ہاتھ سے کہان جائیگا جہان جائیگا وہان سے پکڑ لاونگا جب تک مجکو چین نہ پڑیگا اور
پکار کر آواز دی کہ سنجاب جادو کو بلاؤ وہ دارین استاد کرائے قتل مین انجم کے دیر نکرے
کنیزین دوڑین سنجاب نقلی خیمے سے نکلی ہین کہ کنیزون نے بڑھکر عرض کی کہ آپکے
والد نامدار یاد فرماتے ہین سنجاب نقلی نے کہا صاحبو آج بابا جان نے بڑا کام کیا کیا
جلد اسکو گرفتار کرلیا جو لوگ زخمی ہوکے بھاگے انکی زبان پر یہی تھا کہ انجم کے سامنے سے
سکان بھاگے جاتے ہین صاحبو صاف تو یہ ہی کہ مین بھی نہین سمجھی کہ بھاگنے مین کیا راز ہے
مگر کیا جلد قہر سامری پڑ گئے اور غبار لیکر آتے گیا خاک اڑائی اس ظالم کو اپنے سحر پر بڑا
ناز ہی مگر وہ شرمائے کہ جسکا توڑ ہی ممکن نہین کیا جلد گرفتار کرلیا انجم نے اپنے نزدیک اپنے
بزرگون کا بدلا لیا اجلال و محلال بھڑ دے جاہل و احمل مارے گئے ہماری سلطنت کو کون
مٹا سکتا ہی دیکھئے کس زور و شور سے سلطنت کی عملداری قایم کی کہ چند ساحر بھی دوڑے
ہوئے آئے پکار کر آواز دی ملکہ اب دیر نہ کیجیے آپکے والد یاد فرما رہے ہین چلکر ملکہ
انجم کو قتل کیجیے ملکہ سنجاب نقلی چلین کنیزین سب ساتھ ساتھ سکان جادو لڑائی فتح کرکے
پلٹا ہی کیسا پھولا ہی بیٹی کو جو آتے ہوئے دیکھا کہا بی بی میدان خونی کی جلد تیاری کرو اسکے
قتل مین دیر نہ ہو بی بی اگر خیال کرو تو اسنے بڑی اقلیم کو مٹا یا کیا جھٹ پٹ ان سب کا

خاتمہ ہوا ایسی ساحرہ نامی وگرامی ایسی جلد قتل ہوئے کہ زور نہ چلا ملکہ انجم اختر پیشانی سرنگون چہرہ زرد ہونٹھون پر آہ سرد آنکھون سے اشک حسرت جاری بحر فراموش دریاے حیرت کا جوش حیران حیران چہار جانب دیکھ رہی ہین کبھی دل سے کہتی ہین خواجہ عمرو کہان گئے افسوس اس وقت مین اُنھون نے بھی ساتھ چھوڑا ہماری خبر نہ لی کہ سنجاب نقلی نے اگر سر زنجیر کو ہلا یا ہنسکر کہا کہو بی بی کیا گذری عاشقون کو قتل کرا آئین یہان تو تمھارا کوئی عاشق نہین ہی سحر کا خاتمہ ہوا کچھ خوف نہ آیا دیکھو اب ساربان زادے کو بھی گرفتار کرکے لاتے ہین اب کیا وہ ساربان زادہ بچیگا نگوڑا چھوٹ گیا ملکہ انجم نے کچھ جواب نہ دیا شرما کے سر جھکا لیا کلیجہ دھڑکنے لگا کنیزون سے کہا جلادون کو بلا لاؤ جلاد حاضر ہونے لگے اب سنجاب نقلی کو یہ بڑا خیال ہی کہ ملکہ انجم سے دریافت کرون کہ مرتے ہی سکان جادو کے آپ کو سحر یاد آجائیگا کنیزون نے جھٹ پٹ دارین استادکین جو ساحر کہ سکان کے ساتھ آئے ہین وہ اکڑتے پھرتے ہین مال لوٹتے ہین کمرین اشرفیون سے بھری ہین ملکہ کی کنیزون کو تاک رہے ہین کوئی کہتا ہی اسکو ہم لینگے کنیزین اپنی جان سے بیزار ہین دعائین مانگ رہی ہین کہ خداوندا ہماری آبرو کو بچانا ہم ان نامردون کے قبضے مین ہین یہ بیحیا بنگاہ بد دیکھ رہے ہین خدا ہماری عصمت کو انکے ہاتھ سے بچائے جس طرح تو نے ہماری ملکہ کو ہاتھ سے اجلال کے بچایا اُسی طرح ہمپر بھی رحم کر کلیجے دھڑک رہے ہین قلب پھڑک رہے ہین اب تو یہ کیفیت ہی کہ نظم

روز ازل کہ گشت غمت آشنائے دل ‌ ‌ دل مبتلائے غم شد و غم مبتلائے دل
طوفان گریہ در گرو یک بہانہ است ‌ ‌ از من مپرس حال کسے ماجرائے دل
دل پارہ پارہ کردہ بزاغان صلاح ہے ‌ ‌ گر قدر دل بہ پیش تو نیست وائے دل
ترسم کہ تاب پرسش فردا نیاوری ‌ ‌ امروز یک دو بوسہ بدہ خونبہائے دل
ہمچون کسے نہ پیش تو اے مختصر پسند ‌ ‌ در نالہ تمام کنم مدعائے دل
بیرون روی زخانۂ آئینہ بید ماغ ‌ ‌ خوش کردہ برائے چہ کلفت سرائے دل
می نالم از برائے دل و میکنم دعا ‌ ‌ یارب کسے مباد اسیر بلائے دل
زانسان کہ طفل در پئے دیوانہ می فتد ‌ ‌ اشکم برہنہ پائے دود از قفائے دل
او ہم بسلیم کجا نشیند کہ از غمزہ در ‌ ‌ پیکان او دمے نہ نشیند بجائے دل
جانان بیا ببین کہ چسان مید ہم آب ‌ ‌ از گریہ لختہائے جگر پارہ ہائے دل
واقف مپرس حاصل سودائے زلف ما ‌ ‌ یعنی خریدہ ایم بلائے برائے دل

اس طرح کنیزین بلک رہی ہین کہ سننے والون کے کلیجے پھٹتے ہین پکار پکار کے کہتی ہین او بیحیاؤ ہمکو نگر ذلت سے نہ دیکھو تین برس اجلال کے دام تزویر مین گرفتار رہے انکے ملازمون نے کیسے کیسے دباؤ ڈالے لیکن اللہ نے ہماری آبرو کو بچایا کبھی کسی سے ملوث نہین ہوئے جب دارین استاد ہو چکین جلاد حاضر ہوئے سکان جادو نے پکار کر کہا اے فرزند قتل انجم کو حکم دو سنجاب نقلی نے ایک کنیز کو اشارہ کیا کنیز نے

ملکہ کو لاکر سامنے بٹھایا جلاد تلوار کھینچکر سر پر آیا سکان بے ایمان نے پکار کر آواز دی او جلاد اس عورت کو قتل کر اُس جلاد نے پکار کر آواز دی ای شہنشاہ یہ دختر شہنشاہ فیروز ہی ہر چند کہ اُن ساحرون کو قتل کیا کہ جنکا عدیل و نظیر ممکن نہ تھا اجلال و محلال و ہمنکال و رمان کہ جنکا مثل ممکن نہ تھا اپنے زمانے کے سامری و جمشید تھے انکو اس ظالم نے یون قتل کیا کس حسرت و یاس سے بیچارے مارے گئے اجلال کو اپنے سحر کا کیا دعوی تھا اتسلیم کی اقلیم بیچراغ پڑی ہی حکم اول ہی سمجھ بوجھ کے حکم دیجیے گا قتل کرنا ہمارا کام ہے جلانا ہمارا کام نہین سکان نے کہا لاکھ حکمون کا ایک حکم دیا تو کیون ڈرتا ہے کون شہنشاہ فیروز کوئی اُس بادشاہ کا اب نام بھی نہین لیتا مقام افسوس ہی کہ ایسی مہ جبین کے قتل کا یون حکم ہوتا ہی سکان نے کہا بیجیا تیرا کلیجہ کیون دکھتا ہی ملکہ سنجاب جادو دوڑکر باپ کے پاس آئی شانے پر ہاتھ رکھدیا سینے سے سینہ ملا دیا سکان جادو نے سسکی لی سنجاب نے کہا بابا جان جس بات کو جی چاہے مین حاضر ہون جی مین کہتا ہی ای سکان کیا غضب کی بات ہی کہ پال پوس کے غیر کو حوالے کردین اب کیا ہم اس بات مین عاجز ہین کہا بیٹا دل بہت خوش ہوا اس فتح کی مبارکباد مین کچھ ہمکو نذر دو گی چھوٹی سنجاب کا سامنا ہوگا اُس وقت انکار نہ کرنا سنجاب نے مسکرا کے کہا مین تو مدت سے آرزو رکھتی ہون آپ کچھ ایسی بیوفائی فرماتے ہین کہ اب تک مطلب نہ نکلا سکان نے کہا بی بی آج شب کو جشن ہوگا انجم کے قتل کی بڑی خوشی کرو اُسی خوشی مین یہ مطلب بھی ہوجائیگا سنجاب نے اور زیادہ لگاؤ کیا سکان مر گیا دل سے کہتا ہی یہ مسئلہ ہمارے علما دستخط کر چکے ہین کہ جو کوئی تخم بوئے اور وہ نخل بار لائے تو پہلے آپ ہی کھائے صاف صاف تو لکھا ہی کہا لو بی بی ذرا حکم دو کہ جلاد اُسے قتل کرے سنجاب نے ٹھنک کر کہا دیکھیے بڑے زور و شور سے ابر سیاہ اُٹھا اسکی وزیرزادی آتی ہی جیسے ہی سکان پلٹا کہا کہ ارے کون آتا ہی سنجاب نقلی نے حلقہ ہائے کمند گلے مین ڈالدیے چاہا اسنے کہ تڑپ کر نکلون حباب مارا بیہوش ہوا عمرو نے خنجر کھینچکر مارا کہ شکم چاک قصہ پاک آگ برسنے لگی آواز آئی کشتی مرا نام من سکان نجادو بود ہر سمت سے صدائے احسنت و آفرین بلند ہی کنیزان ملکہ کو سحر یاد آیا ملکہ انجم اختر مپشانی نے جلاد کو طمانچہ مارا سر اُسکا اُڑ گیا تین لاکھ جادوگر کھڑے تھے وہ ملکہ انجم پر آپڑے ملکہ انجم اختر پیشانی آمد فوج دیکھکر ہنسی انکا ہنسنا اُنکا رونا دس ہزار جادوگر پکار اُٹھے

نظم

ہماری آہ وہ شنکر جو واہ کرتے ہین ۔۔۔ غزل سرا ہوئے ہین ہم کہ آہ کرتے ہین

سزا ملیگی جو انسان چاہ کرتے ہین ۔۔۔ بیان فرشتون کو محبوس چاہ کرتے ہین

کبھی جو ہم شب فرقت مین آہ کرتے ہین ۔۔۔ دھوین سے اور جہان کو سیاہ کرتے ہین

جو عشق زلف صنم کا گناہ کرتے ہین ۔۔۔ عذاب گور مین مار سیاہ کرتے ہین

ہر اپنے رونے سے فرقت مین بزم طوفان خیز ۔۔۔ ہم آج کشتی عمر کو تباہ کرتے ہین

گدائے میکدہ کس چین سے ہین خاک نشین — یہ عیش تخت پہ کب بادشاہ کرتے ہین
خبر نہین جنھین کچھ انقلاب گردون کی — غرور نیر اقبال و جاہ کرتے ہین
نہ کیسے گور غریبان کو شہر خاموشان — کہ داد داد شہی دادخواہ کرتے ہین
ہم اُس صنم کی پرستش مین محو ہین زاہد — خدا کا جسپہ بشر اشتباہ کرتے ہین
غنیم موت ہو اُس سے بھلا لڑیگا کون — عبث جناب فراہم سپاہ کرتے ہین
یہ ہمکو سوجھے ہین زلف سیاہ کے مضمون — کہ آج دستے پہ دستہ سیاہ کرتے ہین
کسی کے دل مین رہے تا نہ حسرت شاہی — فقیر اسلیے نام اپنا شاہ کرتے ہین
بشر ہی کچھ نہین کاہیدہ اُسکے قامت پہ — وہ دم مین سرو کو بھی برگ کاہ کرتے ہین
سیاہ کار جو ہم مست ہین تو کیون ساقی — سفید ریش کو زاہد سیاہ کرتے ہین
فراق مین مرے اشعار ایسے ہین پُر درد — کہ سامعین عوض واہ آہ کرتے ہین
ہم اپنے ہی تو خط مشکبیز ین تھے عاشق رخ — جو گل نہین ہو تو سیر گیاہ کرتے ہین
دلا نہ ہین ہو دنرات اگرچہ دعوی عشق — کہ محکمے مین طلب دو گواہ کرتے ہین
بھلا تکبر و غیبت سے زاہدو حاصل — یہ رند کیا ہی مزے کے گناہ کرتے ہین
ترے جمال کو دیکھین زمین پر آکر — فلک کی سیر عبث مہر و ماہ کرتے ہین
جو نا امید ہین اہل ورع ہین ای ناسخ — امیدوار شفاعت گناہ کرتے ہین

سر ٹکرانے لگے کسی نے تلوار سے اپنا گلا کاٹا خواجہ عمرو نیچہ پکڑ کر گرے ملکہ انجم حیران ہین کہ خواجہ نے سنجاب کی شکل بنکر سکان جادو کو مارا سنجاب کیا ہوئی خواجہ جو لڑکتے ہوئے قریب آئے ملکہ انجم نے ہاتھ پکڑ لیا کہا خواجہ سنجاب کو کیا کیا عمرو نے کہا حال کھل جائیگا دو تین سحر ملکہ انجم نے ایسا کیے کہ ڈیڑھ لاکھ جادوگرون نے اپنی جان دی سر ٹکراتے تھے شور وغل مچاتے تھے تلوار چل رہی تھی جب ڈیڑھ لاکھ جادوگر واصل جہنم ہوئے افسران فوج نے آنسمین چھداج کی کہ یار دسکیے بھروسے پر لڑ رہے ہو سکان قتل ہوا ملکہ سنجاب کا پتہ نہین ملتا علم فوج تمام ہوا آخر کسکے بھروسے پر لڑین سب نے عرض کی آپ لوگون کو اختیار ہے ہم سب تابعدار ہین جسکی آپ اطاعت کرینگے ہم بھی اُسی کے شریک ہونگے افسران فوج نے بڑھکر ملکہ انجم سے عذر کیا کہ ہم آپ کی تابعداری کرتے ہین جنگ سے عاجز آگئے جو آپ نے کہا تھا وہی ہوا سب ساحر آ کر قدمون پہ گرے خواجہ عمرو بھی ساتھ ہین سب کو مطیع اسلام کیا بارگاہ سنجاب کی استاد تھی اُسی مین آ کر داخلہ کیا تخت پر آ کر ملکہ انجم جلوہ فرما ہوئین سنجاب کو خواجہ عمرو نے زنبیل سے نکالا ستون سے باندھ دیا زبان مین سوزن دیا اب ہوشیار کیا سنجاب کی آنکھ کھلی دیکھا ملکہ انجم اختر پیشانی تخت پہ بیٹھی ہین تمام سردار حاضر ہین خواجہ عمرو کرسی پہ بیٹھے ہین عمرو نے پکار کر آواز دی ای ملکہ سنجاب جادو دیکھتے قدرت خدا کو دیکھا کہ اجلال و محلال سب واصل جہنم ہوئے جبکا حق خدا کی طرف سے تھا اسکو پہونچا یہ کل اقلیم ملکہ انجم اختر پیشانی کے قبضے مین آئی ای سنجاب دیکھا سکان کو کیونکر مارا

تمھاری شکل بنکر اُسکو بھی ٹالا کیا جب باطن بھاگیشی سے وصل پر راضی ہو گیا ای سنجاب جادو تمکو
مناسب یہ ہی کہ ملکہ انجم اختر پیشانی کی اطاعت کرو اب سالوس پر سامان لشکرکشی ہوگا انشاء اللہ
چلکر اُسکی خدائی کو مٹا دینگے مغرور کو اپنی خدائی پر بڑا ناز ہی انشاء اللہ اب وقت مرگ اُسکا
بھی قریب آیا زوجہ و دختر اُسکی شریک اہل اسلام ہین ان سب سے معرکے پڑ چکے کیا
تم لوگون کا مذہب ہی یا تو سامری و جمشید کو مانتے تھے یا اب سالوس کو مانتے ہو سالوس
مین کون شان خدائی کی ہی بھڑوے کو اپنی پشت کی خبر نہین مگر تملوگون نے اُسکی خدائی کو
مشہور کیا پروردگار وہ ہی کہ جسنے زمین کو پانی پر بچھایا آسمان کو بے ستون بلند کیا اس طرح
ثوابت و سیارگان ماہ و خورشید کو کیا مرتبہ بخشا اس طرح خواجہ عمرو نے مذمت کفر و صفت
رب اکبر بیان کی کہ زنگ کفر آئینۂ دل سے سنجاب کے دور ہوا قلب کو سرور ہوا بصدق
دل مطیع اسلام ہوئی خواجہ نے زبان سے سوزن نکال لیا چھوٹتے ہی قدمون پر ملکہ انجم
کے گری کرسی سرکار سے مرحمت ہوئی یہ کرسی پر آکے بیٹھی خواجہ عمرو نے فرمایا مہر طلعت
گھبراتی ہوگی اب چلنے کی تدبیر کرو اُسی وقت ملکہ انجم نے حکم دیا کہ لشکر تمام آراستہ و پیراستہ
ہوا نیا اور پرانا لشکر سب ملا کر ساٹھ ستر ہزار فوج ہوئی ان سب کو ساتھ لیکر کوچ کیا
سنجاب جادو منتظم لشکر ہی مہر طلعت کو خبر ہوئی کہ لشکر آتا ہی دریافت کیا کہ کون منتظم ہے
ہرکارون نے کہا ملکہ سنجاب جادو مہر طلعت گھبرا گئین کہ سنجاب جادو کیونکر مطیع ہوئی
اور لشکر کا تماشا دیکھنے لگین دیکھا کس سج دھج سے لشکر ساحرون کا آکر پہونچا آگے آگے
ملکہ سنجاب جادو انتظام کرتی ہوئی ملکہ انجم اختر پیشانی تخت پر چار طاؤسان زرین بال کھولے
ہوئے حیران جمال و محو دیدار ہوگئی سب دیکھنے والے بنگاہ حسرت انجم کو دیکھ رہے ہین
کہتے ہین حسن مین اسکا کوئی مثل نہین جملہ اعضا درست سحر مین چالاک و چست تاج سر پر
رکھا ہوا چھوٹ جسکی پڑ رہی ہی مہر طلعت قصر سے اُتر آئی جھک کے سلام کیا پایہ تخت
کو بوسہ دیا ملکہ انجم تخت سے کود پڑی مہر طلعت کو گلے سے لگا لیا کہا ای مہر طلعت بلا
کی لڑائی پڑی مگر خواجہ عمرو کو خدا سلامت رکھے کیا کیا کارنمایان کیے کہ لایق بیان کے
نہین آخر مین سکان جادو باپ اسکا آکر پہونچا جب سحر مین عاجز آیا خاک قبر سامری
لایا اُس سے مجکو بیہوش کیا خواجہ نے کس زور و شور سے اُسکو مارا ای مہر طلعت سچ
یہ ہی کہ خواجہ اپنا مثل نہین رکھتے کس دھوم دھڑکے کا کام کیا یہ کہکر فرمایا ارے دیکھو تو
خواجہ عمرو کہان ہین ایک کنیز برابر کھڑی تھی وہ بول اُٹھی کہ کوئی خواجہ کے پیچھے پیچھے
پھرتا ہی ملکہ نے کہا اری طرّاقی کیون ہی معلوم ہو تو بتلا دے نہ معلوم ہو تو دور ہو کنیز نے
تیور بدلکر کہا تم خود دور ہو ذرا زبان درازی نہ کیجیے گا مجھے رنڈی نے کوئی ذات نہین سمجھی
ہاتھ بیچا ہی جو چاہا کہہ بیٹھین مہر طلعت یہ کہتی ہوئی دوڑین اری گل اندام تجکو کیا ہو گیا
گل اندام نے کہا آپ نہ بولیے ملکہ کو حسن پر بہت غرور ہو گیا اس بات پر تو ملکہ انجم بہت
بگڑین کہا تو نے حسن و جمال کا کیون نام لیا اس کی ناک کاٹ ڈالونگی گل اندام نے کہا

جیسی کیجیے گا ویسی سنیے گا آپ کی بھی ناک کاٹی جائیگی ملکہ مارے سنے بڑھی تھین کہ مہر طلعت نے بیچ
مین آ گئین ہان ہان کر کے گل اندام کو ہٹایا جب کنیزون نے گل اندام کو ہٹایا تو ملکہ نے چاہا
سحر کرون اسکو جلا دون جب تو گل اندام نے بامین آنکھ کا تل دکھایا تب تو ملکہ انجم دوڑ کر
لپٹ گئین کہا خواجہ غضب کرتے ہو میری زبان خراب کرتے ہو دوڑ کر خواجہ بھی لپٹ گئے
لوگ حیران ہین کہ یا تو گل اندام پر یہ غصہ تھا یا خود دوڑ کر لپٹ گئین خواجہ عمرو کا ہاتھ پکڑ کے
بارگاہ مین لیگئین تمام شب جلسہ بڑے تکلف سے آراستہ ہوا عمرو نے کہنے سے ملکہ کے یہ غزل گائی نظم

دل سے اب وحشت کو رخصت سوئے ہامون کیجیے
داغ سودا کو چراغ گور مجنون کیجیے

عشق ابرو مین روان اشک جگرگون کیجیے
چشمۂ خنجر سے جاری قلزم خون کیجیے

دل کو ہجر یار مین اشک جگرگون کیجیے
گوہر نایاب کو اک قطرۂ خون کیجیے

فرقت محبوب مین کرتے ہین شب بیداریان
بادہ خواری ہو چکی اب شغل افیون کیجیے

بند گر رکھیے کسی حکمت سے خم مین ہمکشو
جی مین آتا ہے کہ واعظ کو فلاطون کیجیے

لیجلے تحت الثری سے کو اپنی پست کر
اپنے قبضے مین ابھی اب گنج قارون کیجیے

پیچ چلے رویئے تا کھل نہ جائے راز عشق
ہر شرار آہ کو بھی قطرۂ خون کیجیے

اژدہا ہے کاکل پیچان کے مضمون باندھیے
آج پیدا نظم مین تاثیر افسون کیجیے

کیا سیہ ہے ہجر مین تار شعاع آفتاب
کیون نہ اب دن بھر خیال زلف شبگون کیجیے

ہو اگر ساقی خرابات جہان مین دسترس
بادہ گلگون سے پر مینائے گردون کیجیے

ہجر ساقی مین دکھاتا ہے فلک ہمکو شفق
رویئے ایسا کہ اس شیشے کو پرخون کیجیے

بھاگی جاتی ہے شب وصل اشک خون برسائیے
آج اس شبدیز کو جی مین ہے گلگون کیجیے

خانۂ دل کا دہن دروازہ ہے سو بند ہے
اور کیا تدبیر اے دزد ان مضمون کیجیے

اڑکے پہونچین طائر مضمون مثال فاختہ
سرو قامت پر اگر اشعار موزون کیجیے

دل سے لب تک شعر اے ناسخ نہ آنے دیجیے
گوہر مضمون کو مثل در مکنون کیجیے

چونکہ ملکہ انجم اور مہر طلعت چوٹ کھائے ہوئے ہین جمال جہان آرا پر صاحبقران کے عاشق
ہین دونون کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے ایک ایک شعر دو دو مرتبہ پڑھوایا عمرو نے
بھی انگشتۂ تیغ الفت جانکر کس کس لطف سے ان اشعار کو گایا تمام اہل محفل دنگ ہو گئے
صدائے آہ و واہ بلند کوئی آوازہ نہ تھی بعد گانا موقوف کرنے کے دو گھڑی محفل مین
سناٹا رہا رات بھر تو یہ جلسہ آراستہ رہا صبح کو خواجہ عمرو نے کہا ملکہ جلد چلو اب آقا
بہت بیقرار ہونگے ملکہ انجم اختر پیشانی کو بڑی خوشی ہے کہ بڑے لطف سے صاحبقران
سے ملاقات ہوگی چلتے ہی سالوس پر ٹوٹ پڑینگے اپنے کمال بھی دکھائینگے سالوس کو
بے مارے پیچھا نہ چھوڑینگے وہ بھڑوا سحر کرنا کیا جانے ان سبھون نے خداوند بنا کر بٹھایا تھا
ہماری آمد ہی دیکھکر بھاگ نکلیگا جان بچا کر کہان جائیگا مہر طلعت کہتی ہین ہم آپ
ملک گھیر لینگے لشکر کی تیاری کا حکم ہوا روز اول ہی پہر دن چڑھے لشکر تیار ہوا ملکہ سوار ہوئین

خواجہ عمرو سے کہا آؤ تخت پر سوار ہو لو لشکر چلا قصر کے پاس سے لشکر چلا ہی دن بھر لشکر
نے رہبر دی کی شام کو اُسی مقام پر آکے اُترے ملکہ انجم گھبرائین کہا کیون صاحبو یہ کیا
معرکہ ہوا دن بھر رہبر دی کی لشکر چلا دلیل لشکر کو بلایا ملکہ نے فرمایا مقدمۃ الجیش یہ کیا
معرکہ ہوا عرض کی غلام کے خیال مین یہ آتا ہی کہ اس طرف سے راستہ پلٹ کر اسی طرف آیا
دن بھر چلے پھر اسی مقام پر آکر پہونچے کل مین شمار رکھونگا پھر رات رہے سے لشکر تیار ہوا
کوچ کے نقارے پر چوب پڑی مقدمۃ الجیش بتلاتا ہوا جاتا ہی کہ دیکھیے یہ جنگل ملا نشان
بتلاتا جاتا ہی جب دن قلیل رہا مقدمۃ الجیش بتانا بھولا اب جو دیکھا اُسی قصر کے پاس آکر
پھر اُترے مقدمۃ الجیش روتا ہوا خدمت مین ملکہ کی آیا عرض کی حضور یہ کسی نے شعبدہ
کیا ہی اسکو سمجھیے کہ آج دو دن ہو گئے دن بھر رہبر وی کرتے ہین اور شام کو پھر اُسی مقام
پر پہونچتے ہین معلوم ہوتا ہی کسی نے مخفی آپ پر سحر کیا اُسی کا یہ باعث ہی کہ غلام دن بھر تو
ہوشیار رہا جنگل وصحرا بتاتا تھا کتنے جنگل ملے آخر وقت غلام غافل ہو گیا پھر جو دیکھا تو اُسی
مقام کو پایا بارگاہ استادہ ہوئی ملکہ پریشان بارگاہ مین آئین سنجاب جادو و مہر طلعت
و خواجہ عمرو تمام وزرا و امرا دربار مین آئے ملکہ انجم نے کہا صاحبو ما شاء اللہ سب ساحر
ہوشیار ہین ہم تو تین برس قید رہکر بالکل انسانیت کے خارج ہو گئے دن بھر مثل مردون کے
پڑے رہتے تھے رات کو جفائے محبت ناجنس سہتے تھے اجلال کی باتین جب یاد آتی ہین تو
دل پر چھریان چلتی ہین آپ سب صاحب اس مقدمۂ خاص مین صلاح کرین سنجاب جادو نے
کہا اری مین جاتی ہون تلاش کرکے خبر مفصل لاتی ہون بوقت سحر اسباب سحر جسم پر آراستہ کرکے
ملکہ گئین دن بھر انتظار کیا پلٹ کے نہ آئین شام کو جب سب جمع ہوئے معلوم ہوا کہ سنجاب
واپس نہین آئی ملکہ انجم نے کہا لو صاحبو غضب ہوا سنجاب جادو پلٹ کے نہ آئین معلوم ہوتا ہی
کہ جاتے ہی کسی بلا مین پھنس گئی چار دن مین چار افسر فرداً فرداً گئے کوئی واپس نہ آیا
علوم جادو و نجوم جادو و قاقم جادو و راقم جادو یہ چار دن گئے واپس نہ آئے پانچ چھ
دن گذر گئے اسی مقام پر لشکر اُترا ہوا ہی ملکہ گئے خواجہ سے کہا عمرو نے کہا ملکہ مین تو دن بھر
گلیم اوڑھے رہتا ہون کہ مجکو کوئی اُٹھا نہ لیجائے دن بھر بارگاہ مین آپ کی حاضر رہتا ہون
بخوف جان باہر نہین نکلتا آپ فرماتی ہین فکر کرو مین اسکی کیا فکر کرون ملکہ انجم نے کہا
مین خود جاتی ہون افسر سب رونے لگے کہ حضور اگر آپ کے دشمنون پر کوئی افتاد پڑی
تو ہم لوگ کدھر کے ہونگے ملکہ انجم اختر پیشانی نے کہا یقین تو یہ ہی کہ دست اندازی نکر سکے
مین نہایت ہوشیاری سے جاؤنگی مہر طلعت نے کہا اری مین کس دن کے واسطے
ہون اُسی وقت اسباب سحر جسم پر آراستہ کرکے روانہ ہوئین مہر طلعت جنگل مین
ٹہلتی ہوئی آتی ہی چار جانب خیال کرکے دیکھا درۂ کوہ سے ایک اژدہا پیدا ہوا ملکہ نے
کیلنے کی اژدہے کے عبارت پڑھی سامنے اژدہے کے آکے دستک دی اژدہے نے
ایک چیخ ماری دم زمین پر دے ماری ایک غبار بلند ہوا غبار نے مہر طلعت کو گھیر لیا

اب اژدہے نے دم کھینچا مہر طلعت زمین پر گری گرتے گرتے بیہوش ہوئی اژدہے نے دم کھینچا
مہر طلعت کو نگلگیا چند کنیزین پشت پر تھین اژدہا درہ کوہ مین جاکر غائب ہوگیا کنیزین روتی
پیٹتی سامنے ملکہ انجم کے آئین کہا واری اس طرح پر ملکہ مہر طلعت کو اژدہا نگل گیا ملکہ انجم یہ سنکر
روتی پیٹتی اُٹھین کہا ارے جلد مجکو بتاؤ وہ اژدہا کس مقام پر ہے یہ کہکر ملکہ نے خنجر کمر سے لگایا
اسباب سحر خوب لے لیا کنیزون سے کہا وہ مقام جلد مجکو بتاؤ کنیزون نے صحرا مین جاکر
عرض کی اس مقام پر اژدہا آیا تھا ملکہ انجم اختر پیشانی نے کنیزون سے کہا تم یہانسے دور جاکر
کھڑی ہو دیکھو مجھپر کیا گذرتی ہے قریب درہ کوہ کے آکر آواز دی او اژدر مہیب اب نہین آتا
دیکھا اندر درے کے آواز آئی اور وہی اژدہا شعلہ ہاے آتشین منہ سے چھوڑتا ہوا درے
کے باہر آیا جیسے ہی چاہا ملکہ پر حملہ کرے ملکہ نے گولہ مارا اژدہے نے گولہ منہ مین لے لیا
تب تو ملکہ نے غصے مین آکر پیشانی پر نشتر مارا قلیل سا خون لیکر اور گولے پر چھڑک کر پھر
گولہ مارا ابکی جو گولہ پھٹا اژدر کے سر پر پڑا اژدر کے ہزار ٹکڑے ہوئے آواز آئی گشتی مرا
نام من ماران جادو بود ملکہ جھپٹ گئے درہ کوہ مین آئین دیکھا اُس طرف جانے کا راستہ
نہین ہر دن بھر اُسی جنگل مین پھرین اور کسی کو نہ پایا سامنے دیکھا ایک فقیر آتا ہے ہو حق کرتا ہے
یا سامری و جمشید و لات و منات کا نام لیتا ہے ایسی ایسی باتین کرتا ہوا چلا آتا ہے
قریب ملکہ کے آکر کہا لات و منات تیرا بھلا کرین فقیر تین دن کے فاقے سے ہے کچھ فقیر کو
دلواؤ اس طرح فقیر نے کہا کہ ملکہ کا دل دکھ گیا کمر سے نکالکے دو روپئے فقیر کو دیے فقیر
روپیہ دیکھکر جلگیا کلمات ناشایستہ کہنے لگا ملکہ انجم نے بڑھکر کلائی پر ہاتھ ڈالا کہا او
خر دمنڈے اپنی ہی کہے جاتا ہے دوسرے کا بھی حال معلوم ہے نہین معلوم ہم کس تردد
مین ہین شاہ صاحب اب تو یہ لے جاؤ اپنی ضرورت رفع کرو یہانسے تین کوس پر
ہمارا لشکر اُترا ہے وہان آنا بہت کچھ ملجائیگا ہر شخص اپنی اپنی اوقات کے موافق دیگا
فقیر نے روپئے اُٹھاکر پھینکے اور کہا کہ روپئے اپنے لیجا جیسے ہی وہ روپئے ملکہ انجم
پر آکر گرے آسمان سے ایک دناتا ہوا فقیر نے کچھ خاک بھی اڑائی ملکہ انجم بیہوش ہوکر
گرین ساحر نے بڑھکر ملکہ کو اُٹھا لیا لیکر بھاگا درہ کوہ مین جاکر غائب ہوا خواجہ عمرو نے
تین دن ملکہ کا انتظار کیا جب تین دن ملکہ انجم اختر پیشانی نہ آئین اب خواجہ عمرو بہت گھبرائے
سب رفقا و امرا جمع ہوئے سب نے خواجہ سے یہی کہا کہ خواجہ بڑا غضب ہے ملکہ گئین پلٹ کے
نہ آئین مہر طلعت بھی گئین پلٹ کے نہ آئین خواجہ عمرو نے کہا بھائیو کیا کہون مین بھی بہت
گھبراتا ہون مجکو سمنکال نے قید کرکے یہان بھیجا آقائے نامدار نے جو یہ خبر سنی ہوگی کیا
گھبراتے ہونگے برق فرنگی نے کہا اُستاد مین جاؤن خواجہ عمرو نے برق کو ایک تھپڑ مارا
کہا اے نالائق تو ہر بات مین بول اُٹھتا ہے چاہے ہو سکے چاہے نہ ہو سکے بڑے بڑے
گئے اُنکا پتہ نہ لگا یہ جائینگے برق اپنا کلہ سہلا کے چپ ہو رہا خواجہ عمرو نے سب سے
وعدہ کیا کہ مین صبح کو انشاء اللہ ضرور جاؤنگا برق سوچا کہ مین رات ہی کو تدبیر کرون

صبح نہ ہونے پائے جو کوئی ہو اسکو مار پیٹ کر سب کو خبر الاذن یہ سوچ کے چلا یہ تو خبر مفصل
پا چکا تھا کہ فلان مقام سے اژدہا نکلا تھا پھر وہین نقیر آیا ملکہ انجم کو لیگیا یہ جب ہن ٹن چکا تھا ایک
گڈریے کے لڑکے کی شکل بنکر چونکہ شب ماہ تھی اُسی جنگل مین بیٹھکر گانا شروع کیا ایک دو
چیزین گائی تھین کہ دیکھا درہ کوہ مین روشنی ہوئی ایک جادوگر چلا آتا ہے آگے آگے ایک خدمتگار
لالٹین لیے ہوئے برق نے اپنا منھ اودھر سے پھیر لیا سر جھکائے ہوئے جنگلہ گا رہا ہے
تانین لگا رہا ہے جادوگر کھڑا سُنا کیا جب برق نے تھوڑی دیر کے بعد گانا موقوف کیا
اور انگڑائی لیکر اُٹھا اور حسرت مین یہ کہتا ہوا کہ افسوس ملک ساحرون کے مسلمانون نے
لے لیے کہ جو کسی کو ایک پیسہ نہین دیتے نانا نے مجکو سمجھا دیا تھا کہ بیٹا جب کبھی پریشان
و مفلس ہونا تو ویران جنگل مین جانا پرانا ڈیہہ دیکھکر وہان بیٹھکر گانا ماران سیاہ پیدا ہونگے
ہر سانپ کے منھ مین ایک ایک روپیہ دبا ہوگا تیرے آگے ڈالکر چلے جاوینگے جب ہم
بہت مفلس ہوتے ہین تو یہ ہماری برت ہے آج کیا بری ساعت سے نکلے تھے کہ برت وہے
بھی نہ آسکے کوئی سخی داتا نہ آیا مسلمانون کے یہان جاوینگے یا ایک روٹی یا ایک پیسہ وہ
دے دینگے وہ لوگ دیتا لینا کیا جانین جہانتک بنتا ہے وہ لوگ لے لیتے ہین دینا ہرگز
نہین جانتے یہ کہتا ہوا چلا اُس جادوگر نے لالٹین خدمتگار سے لیکر جنبش دی برق کو یہ
معلوم ہوا کہ کسی نے شانہ پکڑا اور سے کھینکر چاہا کہ غل مچاؤن آنکھین بند ہوگئین اب جو آنکھ
برق کی کھلی دیکھا کہ ایک باغ بہشت آئین نہایت عمدہ سجا ہوا لالٹینین مثل ستارہاے
نور لٹک رہی ہین وہی ساحر مسند پر بیٹھا ہے چند مصاحب گرد بیٹھے ہین گلابیان شراب کی
کشتیان کباب کی رکھی ہین وہ جادوگر مصاحبون سے کہہ رہا ہے کہ کیا آج ملکہ عالم تشریف
نہ لائینگی برق فرنگی نے اُٹھکر سلام کیا اور گھبرا کر کہا مین تو جنگل مین تھا یہان کیونکر
آگیا یا خواب دیکھ رہا ہون اُس ساحر نے کہا کیون گھبراتا ہے جنگل مین تو اپنی غربت
پر روتا تھا ہمین تیرے حال پر رحم آیا ایسا کچھ تجکو دینگے کہ نہال ہو جائیگا تیرا مکان
کہان ہے کہا حضور جہان ببول کے پیڑ بہت ہین بھینسین بندھتی ہین ساحر سمجھا
کہ بہت بیوقوف ہے گانون کا نام تو نہین بتاتا بھینسین بندھتی ہین ببول کے پیڑ
ہین یہ کیا پتہ ساحر ہنسنے لگا کہا تمھارا نام کیا ہے کہا حضور ابھی نام کیا چھوٹے میان
چھوٹے میان سب کہتے ہین اگر پتہ نشان آپ پوچھا چاہتے ہین تو چھوٹی نانی صاحبہ
فرمایا کرتی ہین ابھی ذرا نمک اُنکے چہرے پر باقی ہے ہمارے نانا کا نام تان رس خان
بتلاتی ہین اور میرا نام حضور تان دراز خان بھی ہے تانین بہت لمبی لیتا ہون تین گز
کی چار گز کی ساحر ہنسنے لگا مصاحبون سے کہتا تھا یہ تو بالکل نادان ہے بیوقوف ہے
کوئی بات سمجھتا نہین کہا حضور مجکو محتاج نہ جانیے گا چھوٹی نانی اب بھی دو چار روپیے
پیٹے لیتی ہین بڑے بڑے مہاجن آتے ہین روپیے اشرفیان دیجاتے ہین چینی لال
تو جان دیتا ہے کئی نگینے جواہر کے دیے مین نے دو دو آنے چار چار آنے بیچے ساحر

ہنسنے لگا مصاحبون سے کہا کہ یہ بیوقوف ہی جواہر کے نگینے دو دو چار چار آنے بکتے ہین کہین
نشئے کے ہو گئے یہ کہکر کہا میان تان دراز خان صاحب آپ کی وہ حسرت کی باتین مین نے
سنین حقیقت مین نانا تمھارے جنگل مین گانے جاتے ہونگے برق نے کہا حضور چھوٹی نانی میری
بیان کرتی ہین کہ جب نانا تمھارے پریشان ہوتے تھے تو جنگل مین جاکر گاتے تھے سانپ
آکر ایک ایک روپیہ دیجاتے تھے بلکہ وہان ایک دن سانپ نکلا تو چھوٹی نانی نے کہا
ارے اسکے سامنے گاؤ وہ مار سیاہ بلبلا کے ایک بل مین گھس گیا تھوڑی دیر مین ایک
اشرفی لیکر آیا میرے آگے رکھکر چلا گیا حضور اُسکو مین نے بھنا کے انگرکھا پائجامہ بنایا
جورو کو بہت اچھے کپڑے بنا دیتا ہون وہ دروازے پر کھڑی رہتی ہے آج تک
اُسنے کسی کا دل نہین دکھایا مین نے بھی اُس سے کہدیا کہ رات کو میرے پاس سو دن کا
تجھے اختیار ہی مین بھی حضور خالی ہاتھ گھر مین نہین جاتا کہین نہ کہین سے دو چار پیسے مانگ
لاتا ہون سب لوگ مجھے بخوبی پہچان گئے ہین جدھر سے نکلا لوگون نے کہا تان دراز صاحب
جاتے ہین جہان کسی نے ٹوکا مین رُک گیا اور حضور سے تو آج بہت کچھ لونگا کہا میان
نہ گھبراؤ مین تمکو سب کچھ دونگا ایک صاحب کا انتظار کر رہا ہون بعد دن اُنکے تشریف لائے
صحبت مین سناتا رہیگا تھوڑی دیر اور تکلیف کرو برق نے کہا مین حاضر رہونگا آپکو
بے راضی کیے نہ جاؤنگا آپ خاطر جمع رکھین اور رنگ جادو اس ساحر کا نام ہی یہ باتین
ہو ہی رہی تھین کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا تخت پر ایک ساحرہ سوار دو چار مصاحبین
پانچ چار کنیزین بڑے سج دھج سے آکر پہونچی اور رنگ کھڑا ہو گیا کہا اے ملکہ عالم آئیے
آج وہ تحفہ آپ کے واسطے لایا ہون کہ آپ خوش ہو جائینگی میان تان رس خان کے
نواسے میان تان دراز خان انکا نام ہی خوب گاتے ہین اُسنے کان پکڑکر کہا او رنگ
تونے چھپ کر یہ کام کیا ہی کیسے نامی گرامی گرفتار ہوئے غیر شخص کو تو اپنے گھر مین
لے آیا تونے نہین سُنا کہ وہ مکار بھی اس جلسے کے ساتھ ہی کہ جسکا نام لینا
مناسب نہین خبردار جو کام کرنا سمجھ بوجھ کے کرنا مین اسی واسطے دیر کرکے آئی کہ اب
کل چلکر لشکر کا انتظام کرینگے لشکر کا تباہ کرنا کتنی بڑی بات ہی یہ امید تھی کہ یہ کام
اس طرح بن پڑیگا سامری و جمشید نے مدد کی دیکھ غیر شخص کے ہاتھ سے شراب وغیرہ
نہ پینا اور رنگ جادو نے کہا یہ لڑکا تو بالکل بیوقوف ہی اس سے خوف کرنا کیا ضرور یہی
بات نہین سمجھتا یہ بیچارہ مکر و حیلہ کیا جانے آپ بیٹھیے اسکا گانا سُنیے کیا خوب گاتا ہے
صبح کو ہم آپ دونون ملکر لشکر کو چلکر تباہ و برباد کر دینگے قبضے سے ساحرون کے
یہ اقلیم جانے نہ پائے شب رنگ مسند پر آکے بیٹھی اور رنگ جادو پھولا نہین سماتا ہے
گلابیان اُٹھا اُٹھا کے اپنے ہاتھ سے رکھ رہا ہی کبھی کہتا ہی میان تان دراز خان
وہی غزل گانا جو تم گا رہے تھے میرے دل پر وہ اشعار لکھ گئے برق تو اشارے کا
امیدوار تھا سازندون سے اشارہ کیا کہ ہان صاحبو ساز درست کرو ساز بجنے آپ بھی سنیے

ساز کیا برق نیچ مین بیٹھکر ایک معشوق پریچہرہ بنا ہوا ہی گنگنانے کے یہ غزل گانے لگا

نظم

غضب ہی سرو باندھا کسی نے قد گلگون کو
یہ کس شاعر نے ناموزون کیا مصراع موزون کو

ذرا دیکھے کوئی ابرو تو سمجھے قدر شاعر کی
لکھا ہی مصحف رخ پر خدا نے بیت موزون کو

نہ کوئی مال دنیا کا اٹھا لیجائیگا سر پر
زمانے مین نصیب ایسے ملے بس ایک قارون کو

یقین ہو اک جہان کو مشک اس کاغذ مین کہا ہی
کرون تحریر مین جسپر تری زلفون کے مضمون کو

کسی کے گوشۂ دل پر تصور سخت مشکل ہے
یہ ممکن ہی مسخر کوئی کر لے ربع مسکون کو

ہوا دل مشرق خورشید معنی اہل فہم موسے
کیا ہی ہمنے حاصل ہاے اشراق فلاطون کو

جدا ہو گیر ہین وہ شرم سے آنکھین چراتے ہین
کیا ہی مین نے جو موزون تری آنکھونکے مضمون کو

ہوئے ہین شاعرونکے پست کیون طالع مین حیران ہون
کہ ہی باغ جہان مین سربلندی سرو موزون کو

معلق ساتھ ہی ہمراہ چلجانے کی دہشت سے
کیا ہی گرم میری گرم رفتاری نے ہامون کو

جو شیرین بے ستون پر جائیگی تو جوش مین آکر
کریگا گرد خون کوہکن خسرو کے گلگون کو

یقین ہوتا ہی عالم کو گلوے شیشۂ مے کا
لگاتا ہی گلوے فی سے جب وہ لعل میگون کو

ہوا ہی تو کبھی اے ماہ رو پر تو فگن شاید
کہ عکس آفتاب اندرون داغ دل ہی جیحون کو

اگر ایسی ہی ان اہل دول کی پستی ہمت
یقین ہی رفتہ رفتہ لینگے سر پر گنج قارون کو

کوئی بیدرد گل ایسا نہ ہوگا باغ عالم مین
سمجھتا ہی گل لالہ وہ میری چشم پرخون کو

زمین شعر کو جو تھا فلک مین نے بنایا ہے
لکھا ہی آفتاب روے جانان کے جو مضمون کو

جو اس خورشید رو کے عشق مین ہاتھ آئے اے ناسخ
تو ذرون کی طرح دم مین اڑا دون گنج قارون کو

اس لطف سے برق نے اس غزل کو گایا کہ وہ نازنین بیچین ہو گئی گلے مین ہاتھ ڈالدیے کہا اے
اورنگ حقیقت مین کیا شعر تلاش کر کے لائے ہو اسکا گانا دل بیقرار کرتا ہی برق سوچا کہ میدان
مار لیا کہا حضور ابھی آپنے کیا سنا صحبت بے نمک ہی دو دو جام شراب کے پیجیے لیکن
میرا حال تو آپ نے پوچھ لیا مگر اپنا حال تو بتلایئے کہ آپ دونون صاحب کون ہین مفصل
حال کہیے ورنہ اب نہ گاؤنگا چھوٹی نانی نے یہ بھی سمجھا دیا ہی کہ جہان کہین جانا پہلے انکا
نام و نشان دریافت کر لینا تب گانا اورنگ جادو نے کہا تم تو بیوقوف ہو تمھین ہمارے
حال سے کیا کام ہی برق نے کہا واہ آپ نے میرا نام و نشان کیون پوچھا آپ بھی اپنا نام و
نشان بتایئے ورنہ مین اپنی جان دونگا یہ کہکے چیخین مار کر رونے لگا ٹوپی سر سے دے ماری
انگرکھا بھی جھرسے پھاڑ ڈالا یہ باتین جو لڑکے نے کین اورنگ گھبرا گیا شبرنگ جادو بھی
ہان ہان کرتی ہوکر ارے نا نصاحب یہ کیا ضد ہی لڑکا نہین مانتا یہی کہکے روتا ہی کہ جو میری
چھوٹی نانی نے کہا تھا اسکے خلاف ہوا اب مین نانی کو کیا منھ دکھاؤنگا میری بی بی مجکو دودھ
نہ پلائیگی مین بھوکھ جیونگا میری جورو بڑی بدمزاج ہی رات کو پلنگ پر سے لات مار دیگی ہا
مین نیچے گر پڑونگا میرے ہاتھ پاؤن ٹوٹ جائینگے شبرنگ نے چاہا سر اٹھا کے زانوؤن پر
رکھے لڑکے نے شبرنگ کا پاجامہ پھاڑ ڈالا شبرنگ جادو نے کہا کہ ارے یہ کیا کیا

شبرنگ کی رانون مین منھ ڈالے دیتا ہی اور چیخین مار مار کر روتا ہی جب دکھیا لڑکا اپنی جان
دیے دیتا ہی قریب آکر کہا میان تان دراز خان صاحب چپ رہو مین ابھی اپنا حال
مفصل بیان کیے دیتا ہون آج تک مین نے اپنے ملازمون کو بھی اپنے حال سے آگاہ نہین
کیا مگر تمھارے رونے سے گھبرا گیا برق کہتا ہی اجی مین تو تباہ ہو گیا اسی مین بہتر ہے
کہ حال اپنا سُنا دیجیے اور رنگ کہتا ہی ایک آدھ چیز گاؤ تو گانے کے نام سے وہ مُنھ بنیتا ہے
کہتا ہی گانا بجانا کیسا میرا تو گھر تباہ ہوتا ہی جورو میری مجھسے چھوٹتی ہی آپ نے پہلے
مجھے گوا لیا اگر کہین جورو سُن لیگی تو گھر مین نہ آنے دیگی تب مین کہان جاؤنگا سب طرح
پر مجبور ہون آپ کو ذری سی بات کہنا مشکل ہی مین نے تو اپنا کمال سُنا دیا اور ابھی مجکو
آپ نے کیا سُنا بہت راضی کرونگا اور میان اور رنگ صاحب ایک کام آپ کو اور
کرنا ہوگا بی شبرنگ آپ کی جورو ہین اگر جورو ہین تو انکا پائجامہ اُتار دیے وہ مطلب کیجیے
مین بغور دیکھون جورو نے کہا تھا بیٹا سب باتین باہر سے سیکھ آؤ آپ سے زیادہ مجکو
کون مہربان ملیگا سب باتین مجھے سکھائیے نہین تو رو رو کے اپنی جان دونگا اور جو کوئی
سامنے آئیگا اُسکی بھی جان لونگا چھوٹی نانی نے جو کچھ سکھایا پڑھایا ہی اُسکے خلاف
نہ کرونگا شبرنگ ہنسے دیتی ہی کہ واہ میان نانی والے نانی آپ کی کوئی بڑی معزز و مکرم
ہین سب کچھ تمکو سمجھا دیا میان تان دراز خان اب ہمارا حال سُنو انکا نام ہی اور رنگ جادو
میرا نام ہی ملکہ شبرنگ جادو یہ اقلیم جو تباہ ہوئی یہ اُسکے وزیر اعظم ہین مین دوسرے
وزیر کی بیٹی ہون ہمسے دونون سے آپس مین آشنائی ہی اب دونون میان بی بی ساتھ
رہتے ہین ہم دونون نے ملکر سحر کیا کہ لشکر انجم کا آگے نہ بڑھ سکے ساحران معقول ساتھ
تھے بی انجم و مہر طلعت و سنجاب گرفتار ہوکر آگئین اب لشکر کا تباہ کرنا کتنی بڑی بات ہے
ایک سحر مین تباہ کر دینگے جو بڑے ساحر تھے اُنکو تو پکڑ لیا بس اب آپ راضی ہوئے یا
ابھی اور کچھ چاہیے برق نے کہا بس اب مجھے کچھ ضرورت نہین اب گانا سُنیے گلابی کھینچکر
جام لبریز کیا اور آپ ہی اُسکو پی بھی گئے کہا اب ہم کسی کو شراب نہ دینگے ہمین بہت
ہلاک کیا روتے روتے ہماری آواز پڑ گئی اب ہمارا دل نہین لگتا شبرنگ جادو نے
موتیون کا مالا اُتار کر گلے مین ڈالدیا کہا اجی یہ دمڑی کی چیز لیکر مین کیا کرونگا میری
چھوٹی بہن رحیمن گڑیان کھیلتی ہی روز صبح کو شیشے موتی والا آتا ہی دن بھر سب سے کھیلتی ہے
شام کو انھین بالاخانے مین پھینک آتی ہی رات بھر جن سے کھیلتی ہی صبح کو لڑکیون مین
لُٹا دیتی ہی حضور کیسی بلا کی حرامزادی نکلی ہی دیکھ دیکھ کے سسکیان لیتا ہون ایک دن
کونے مین لیگیا اور گلے سے لگایا وہ بھی حرامزادی بھیا کہکے لپٹ گئی مین نے چاہا چھیڑون
چھوٹی نانی پائجامہ ہلاتی ہوئی آگئین وہ چلائین کہ ارے نگوڑے یہ کیا کرتا ہے اسکی ذات
نے ابھی پانچ سو روپیہ نقد اور ایک جوڑا لینا ہی جب تو حضور مین جھلاکے چھوٹی نانی کی
جا پڑا اور رنگ و شبرنگ ان باتون پر ہنس رہے ہین کہا مگر حضور نے ایک بات نہین سُنی

چھوٹی نانی بہت خوش ہوئین کہتی تھین لونڈے تو تو بڑے کام کا ہو گیا خوب بیٹھتا ہے دل کو مزہ ملتا ہو اب برق اشتیاق دلا رہا ہو شبرنگ کہتی ہو میان تان دراز خان صاحب بس اب شراب پلایئے بہت باتین نہ بنایئے ایک اور غزل گایئے برق دل مین سوچ رہا ہے کہ میرے دام مکر مین گرفتار ہو چکے اب انکا مار لینا کتنی بڑی بات ہو اور زیادہ مسخرا پن کرنے لگا جب شبرنگ نے بہت کہا تو اشتیاق دلانے کو یہ غزل گنگنا کے گانے لگے نظم

آنکھیں عاشق کو نہ تو ای گل رعنا دکھلا
پتلیون کا کسی نادان کو تماشا دکھلا

یار کی آنکھ سے تو آنکھ ملائی تو نے
گردش چشم بھی ای نرگس شہلا دکھلا

آسمان اور زمین کا ہی تفاوت ہر چند
ای صنم دور ہی سے چاند سا مکھڑا دکھلا

ای جنون تجھسے مری آنکھ جھپکنے کی نہین
قید خانہ تو دکھایا مجھے صحرا دکھلا

قلزم عشق مین کب تک رہون ای حسن تباہ
لب دریا جو نہین تو تہ دریا دکھلا

چوٹی اُس حور کی ایڑی سے بھی بڑھ چلنے لگی
صبح محشر بھی بھر اب ای شب یلدا دکھلا

باغبان کون سی صورت مرے جی لگنے کی
ایک تو مجکو قد یار کا بوٹا دکھلا

ایک مدت سے ہون آفت طلب ای گردش چرخ
کوئی معشوق مجھے آگ بگولا دکھلا

کالے کوسون نظر آتی ہو دلا منزل گور
آہ کا ابلق ایام کو کوڑا دکھلا

عاشقون سے ترے کرتا ہی نہایت گرمی
روے خورشید قیامت کو کف پا دکھلا

دھیان آتا ہو جو چوٹی کا کسی کافر کے
کہتی ہو فکر رسا باندھ کے جوڑا دکھلا

چرخ نیلی ای بہت اپنے شفق پر نازان
لب بام آن کے تو بھی کف پا دکھلا

بندہ شاہ نجف آتش دل خستہ ہے
یا الٰہی اسے اب مرقد مولا دکھلا

اور نگ جادو و شبرنگ جادو دونون بیقرار ہو گئے کہا میان تان دراز خان جی چاہتا ہو کہ تم چپ نہ ہو لیکن جام آگے بڑھاؤ اب برق نے ارادہ کیا ہو کہ مین شراب مین بیہوشی ملا دون کہ آسمان پر برق چمکی ایک لکہ ابر سیاہ پیدا ہوا سب دیکھنے لگے اور نگ نے جو اُس ابر سیاہ کو دیکھا کہا بڑے بھائی صاحب آتے ہین سر باغ پر آ کے وہ لکہ ابر چھٹا برق نے دیکھا کہ ایک جادوگر سیہ فام بہت بڑا قد تاج پہنے ہوئے گرد بارہ چودہ مصاحب چند خدمتگار پشت پر اورنگ کھڑا ہو گیا پکار کر آواز دی بھائی صاحب اس وقت کہان تشریف لیے جاتے ہو مرچنگ جادو اسکا نام ہو اور نگ کا بڑا بھائی ہو اُس ساحر نے پکار کر آواز دی بھائی صاحب مین نے سنا ہو کہ آپ کو آجکل بڑی مہم درپیش ہو مین گھبرا گیا جانتا تھا کہ اس وقت آپ باغ مین ہونگے اور نگ نے کہا بھائی مرچنگ ایک ہفتے سے مین نے اسی باغ کو مکان سکونت قرار دیا ہو دن رات یہین رہتا ہون بھابھی صاحبہ نے تمھاری منع کیا کہ اُس مکان ویران مین رہنا کیا ضرور کہین جانے نہین دیتین مرچنگ نے کہا بھابھی صاحبہ یہی ہین جنکا مدت سے ذکر سنا کرتے تھے آج ہم بھی قدمبوسی کرین اور نگ جادو نے کہا حضور وہ خود آپ کی مشتاق تھین اکثر کہا کرتی تھین کہ اپنے بھائی صاحب کو بلواؤ انکا تو یہ قول تھا

کہ اپنے بھائی کو اس مہم مین شریک کرلو اب اُس ساحر کا تخت زمین پر آیا اور زناب جادو نے
ہاتھ پکڑ لیا باتین کرتا ہوا چلا مرجنگ نے پوچھا بھائی ان ایسے ظالمون کو کیونکر گرفتار کیا
مین نے خبر سُنی ہی کہ ملکہ انجم اختر پیشانی سحر مین بڑی طاق شہرۂ آفاق جسنے اجلال و
محلال کو مارا اورنگ نے کہا بھائی اسمین بہت سی باتین ہین وہ عیار اُسکے ساتھ ہے
کہ جسنے رکن اعظم مذہب گرا دیے بڑے بڑے جادوگرون کو اُسنے مارا مین نے تو بھائی
یہ کیا کہ راستہ اُنپر روکا اُسی تدبیر مین فکر کی بار ان جادو اژدر بنکر جاتا تھا وہ
مارا گیا ملکہ کو دوسری صورت مین گرفتار کیا بھائی مین نے سحر بھی کیے علم شعبدہ بھی صرف ہو
تب جا کے ان لوگون کو گرفتار کیا آپ کا بھی آنا اس وقت بہت مناسب ہوا آج رات
کو عیش کیجیے شراب پیجیے صبح کو اُن سب کو قتل کیا جائے آپ بھی قتل مین شراکت کرین
عجب لطف ہوگا یہ اقلیم اب آپ کے اور ہمارے قبضے مین آئی اجلال و محلال والی
بڑی سلطنت ہی اب تو سب ملک ویران پڑے ہین کچھ کچھ لوگ بستے جاتے ہین اب ہمکو
اور آپ کو بڑی مشقت پڑیگی رعایا بسا ئینگے کارگذارون کو شہر بشہر روانہ کرینگے وہاسے
آدمی بلوا ئینگے رعایا کے لوگ عمدہ عمدہ بسا ئینگے مرجنگ جادو نے کہا بھابھی صاحب
کہان ہین آج ہم بھی اُنکی صورت دیکھ لین اورنگ نے پکار کر آواز دی ملکہ عالم
بھائی صاحب آپ کو یاد فرماتے ہین تمھارے جیٹھ ہین شبرنگ جا کر چھپگئی تھین اور
کہتی تھین بڑے بھائی صاحب کے سامنے نہ جاؤنگی مجھے پردہ کرنا مناسب ہی جیٹھ کے
سامنے جانا کچھ اچھی بات ہی اورنگ نے مرجنگ کو لا کر مسند پر بٹھایا برق سر جھکائے
بیٹھے ہین کہ یہ اور نیا جملہ درپیش ہوا اب انکو تسخیر کرون مگر دیکھو تو کیا ہوتا ہی جبکی مرتبہ
اورنگ نے پکار کر کہا ملکہ آؤ بھائی صاحب بہت مشتاق ہین شبرنگ پاتو کمرے
مین جا کر چھپ گئی تھی یا اپنے کو درست کرکے دوپٹے سے منھ چھپائے ہوئے گرد کنیزین
کمرے سے نکلی اورنگ نے کہا دیکھیے آپ کی بھابھی صاحب تشریف لاتی ہین دیکھیے
تو کیا معشوق ہی جب سے مین نے اس سے آشنائی کی سب جگہ جانا آنا چھوٹ گیا
آٹھ پہر اسی کے پاس رہتا ہون معشوق عاشق خصال مجکو بہت چاہتی ہی بھائی صاحب
اس معشوقہ سے امی جان کا مزہ ملتا ہی بڑی خدمتگزار کہنا ماننے والی جس وقت کہا
اُسی وقت موجود ذرا اشارہ کیا پائجامہ اُتار ڈالا بھائی صاحب کیا کہون جو اس
معشوق سے مزے ملتے ہین مرجنگ ہنستا جاتا ہی کہ شبرنگ قریب آکر پہونچی مرجنگ
کو دیکھکر دوپٹہ چہرے سے ہٹایا برائے سلام خم ہوئی مرجنگ کی جو نگاہ پڑی جوان
عورت بھبھوکے گال انگیا کے بند خوب کسے شلوکا چست پہنے ہوئے پائچے
جو ہوا سے اُڑے رانین کھل گئین مرجنگ یہ وضع دیکھکر مرگیا ہاتھ پانون مین رعشہ آیا
قلب تھرایا پیشانی پر پسینہ آیا اُٹھ کھڑا ہوا کہا بھابھی صاحب آپنے ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا
ہاتھ مین چٹکیان لینے لگا کبھی دوپٹہ سنبھال لیتا ہی کبھی ہاتھ تھام لیتا ہی کبھی چپکے سے

کہتا ہی مین تو غلام ہون بھابھی صاحبہ تمھارے دیکھنے کو آیا تھا ورنہ میرا یہان کیا کام تھا
شبرنگ اور شرما جاتی ہی مسکرا کر بھائی صاحب کہے جاتی ہی کبھی کہتی ہے
تشریف رکھیے برق حیران حیران دیکھ رہا ہی جی مین کہتا ہی ای برق باغ مین نیا گل پھولا ہے
نئی بہار ہی شبرنگ نے جو بڑے قد کا آدمی دیکھا دل مین کہتی ہی اس سے نئے طور کا مزہ
ملیگا دیکھون اب کیا ہوتا ہی اگر اورنگ جادو جان لے تو اُسکا کیا نقصان ہے
پہلو سے پہلو ملا کے مُرجنگ کے بیٹھ گئی ران پر ہاتھ رکھکر کہا بھائی مُرجنگ صاحب
روز خبر سُنتے ہے کہ بڑے بھائی صاحب بڑے شوقین ہین اور نئی نئی رنڈیان بلاتے ہین اُنکے
ساتھ خوب مزے اُڑاتے ہین ہم حیران تھے کیا بات ہی روز نئی عورت کو بلانا ایک بھی
ایسی نہین آتی کہ تمکو راضی کرے تمسے سابقہ پڑے تو پھر دوسرے کی خواہش نہ ہو یہ سُنکر
مرجنگ گھبرا گیا دل مین کہتا ہی بڑی کاردان عورت ہی اس بات مین بھی اُستاد ہوگی بڑا
مزہ ملیگا اورنگ جادو یہ رنگ دیکھ دیکھ کے گھبرا رہا ہی دل سے کہتا ہی مین نے اسکو
کاہیکو بلایا یہ بھیا نہ آتا تو یہ آفت کیون برپا ہوتی یہ تو دونون گھل مل گئے آپسمین اشارے
کنائے بھی ہونے لگے برق سر جھکائے بیٹھا ہی سوچ رہا ہی کہ اب کیا کرون اسکو بھی
تسخیر کرنا پڑیگا جما ہوا رنگ مٹا اب کیا کرون اورنگ چُپکا بیٹھا ہی اپنی معشوقہ کے حرکات
دیکھ دیکھ کے جل رہا ہی کہ مُرجنگ نے کہا بھائی صاحب آپ کیون خاموش بیٹھے ہین
مین کچھ آپ سے عرض کیا چاہتا ہون آپ میرے چھوٹے بھائی ہین بجائے فرزند کے ہین
معشوقہ آپ کی بجائے دختر بلند اختر ہی افسوس جب کیجیے کہ جب ہم ہمیشہ کا ارادہ کرین کچھ آپکا
ہرج نہ ہوگا اورنگ نے کہا فرمایئے کہا مین چاہتا ہون کہ بارہ دری مین چھپر کھٹ
بچھ جائے ایک دو گھڑی کے واسطے بی شبرنگ کو لیکر بادولت اندر جا بیٹھنگے اور بہت
جلد چلے آئینگے بعد اُسکے آپ کو آپکی معشوقہ مبارک ہو اور بھائی اگر اسکے خلاف کروگے
تو بادولت کو بڑا رنج ہوگا اورنگ یہ سُنکر جل گیا بڑی دیر تک سر جھکائے بیٹھا رہا
بعد عرصہ دراز کے سر اُٹھایا کہا بھائی صاحب آپ یہ کیا فرماتے ہین یہ تو آپ کی بات
مجکو نہ بھائی اب ایسی بات منھ سے نہ نکالیے گا ورنہ مجکو بڑا ملال ہوگا میرے ملال سے
آپ کو رنج پہونچیگا آپ بڑے بیغیرت معلوم ہوتے ہین یہ کہکے شبرنگ سے کہا کہ
ملکہ ادھر آکے بیٹھو ورنہ مجکو ملال ہوگا تم کہان اس بھیا کے پاس گھس کے بیٹھین مین نے
اسی خیال سے آج تک اس بھیا کا سامنا نہ کرایا تھا کئی مرتبہ اس مردود کا ذکر آیا کہ جنھیم
سے ملاقات ہو مگر مین ٹال گیا آج سامنا ہوتے ہی یہ آفت برپا ہوئی شبرنگ نے کہا
مین اُٹھ کر کہان آؤن مرجنگ کے پاس بیٹھی ہون وہ تو اپنی بیٹی بناتے ہین دل تمھارا
ناحق جلگیا مگر ناحق گھبراتے ہو تمھارے بڑے بھائی بجائے تمھارے باپ کے ہین اُنکو
ذراسی بات کے لیے آزردہ کرتے ہو مین گھڑی بھر مین چلی آؤنگی تمھارا کیا نقصان ہوگا
آئندہ خوشی تمھاری یہ سُنکر اورنگ جل گیا کہا ادگیسو بریدہ تو بھی یہ باتین کرتی ہے

دگڑے کو دیکھکر راضی ہو گئی یہ کہکے اٹھا کہا بھائی صاحب جائیے میرے گھر پر نہ ٹھہریے
مرجننگ نے کہا بھائی صاحب انسانیت کو کام فرمائیے اپنے آپ سے نہ گذریے اورنگ
نے ہاتھ پکڑکر شبرنگ کا کھینچا کہ ادھر میرے پاس آؤ اس بھیا کے پاس نہ بیٹھو تمھاری ان
پر ہاتھ رکھتا ہو مجھے حیران کرتا ہو اب ادھر دیکھیگی تو آنکھ پھوڑ ڈالونگا مرجننگ نے کہا
او بھیا اپنا زور دکھاتا ہو تیری شامتین آئی ہین چند ساحرون کو جو مکر سے پکڑ لیا تو
اپنے آپ سے باہر ہی یہ جو تو نے لڑکون کا گھروندا بنایا ہو ابھی بگاڑ دونگا شبرنگ
اٹھو ہمارے باغ مین چلو گل بوٹے دیکھکر چلی آنا جی چاہے وہین رہنا اب اس مردود
مکار کے پاس رہکے کیا کروگی شبرنگ اٹھ کھڑی ہوئی برق نے دیکھا دونون بھائیون
مین بگڑی یہ تو اس کمرے کو تاک رہا ہو باتون مین یہ بھی اسنے اورنگ سے پوچھ لیا تھا
کہ سب کی زبان مین سوزن ہین اورنگ نے جواب دیا تھا کہ سوزن کی کیا ضرورت ہے
جب تک کوئی مجکو قتل نہ کریگا وہ لوگ ہوش مین نہین آسکتے سب بیہوش پڑے ہین جب
اورنگ قبضے پر ہاتھ ڈال کے اٹھا یہ کہتا ہوا کہ اف کمبخت بیہودہ تیری ناک کاٹ لونگا اور
مرجننگ تیرا تو وہ حال کرونگا کہ اٹھنے بیٹھنے سے معذور ہو مین اجلال جادو کا شاگرد
رشید ہون جنھون نے اجلال کو مارا اُسنے تو مین بے نہین ہوا تیری کیا حقیقت ولیا تیغ
مرجننگ بھی یہ کہتا ہوا اٹھا کہ تیری قضا ہی مجکو لائی ہو اب میرے ہاتھ سے کیونکر بچیگا
وہ لوگ غافل تھے اس وجہ سے تیرے ہاتھ سے پکڑے گئے ورنہ تیری کیا حقیقت ہے
بھائیون مین گولہ چلنے لگا شبرنگ کھڑی دیکھ رہی ہو حیران ہو کہ کیا ہوگا مگر مرجننگ
نے وہ وہ سحر کیے کہ اورنگ گھبرا گیا چاہا پرواز پیدا کرکے نکل جاؤن مگر غیرت نے
تقاضا نہ کیا برابر لڑے جاتا ہو مرجننگ نے جھلا کر ایک دوہتڑ زمین پر مارا ایک برق
تڑک کر گری کہ سر اورنگ کا زخمی ہوا اب گھبرا گیا مرجننگ تیغہ پکڑ کے جا پڑا تلوارین
مارتا ہو مگر اورنگ تلوار پر روک رہا ہو باغ مین ہنگامہ ہو گیا نرگس نے پامالی باغ
دیکھکر آنکھین بند کرلین سنبل نے بال کھولدیے چشم نرگس سے آنسو بہنے لگے قمریان
سر پیٹتی تھین سرو پابگل ہر پھول منفعل ہوائین خلاف چلین رنگ پھولونکا متغیر نرگس نے
عصائے آہ ہاتھ مین لیکر چاہا باغ سے نکلجاؤن بلبلون کو بیقراری پھولون کی اشکباری
جوانان سبز پوش مدہوش نہرون کی آبروشی موجون کے کلیجون پر خنجر چلے حباب چشم
حیرت سے نگران ہر گرداب حیران و پریشان طائرون کو پریشانی چشم نرگس کو حیرانی
لیکن یہ دونون لڑ رہے ہین شعلہ ہائے آتش بھڑک کر گرے کہ نخل جلنے لگے زمین سے
شعلہ ہائے آتش نکلنے لگے ہر سمت حیرانی و پریشانی چمن پامال ہو رہے ہین اورنگ
زخم کھا کر مثل شعلۂ آتش بھڑکا تیغے پر اپنا خون ڈالکر جھپٹ کے جا پڑا کچھ منھ سے بھی
بڑبڑاتا جاتا ہو یا سامری و جمشید کہکے تیغہ مارا مرجننگ نے سپر سحر کو اٹھایا لیکن سپر
کٹی پھول دامن سے سپر کے گرے سیاہی پر اندھیرا چھایا سپر کو کاٹ کے تیغہ گرا سر

اس عودسر کا زخمی ہوا اب تو شبرنگ گھبرائی سوچی کہ اگر اسنے مرچنگ کو مار لیا تو نہین معلوم
مجھپر کیا بدعت کریگا اور اب یہ بھڑوا ڈھیلا بھی ہو چکا ہی مطلب بھی اس سے نہین نکلتا ہے
یہ جوان ذرا بڑے قد و قامت کا ہی ناک بھی بڑی ہی یہ سوچکر ایک گولہ جھولی سے نکالا اور
اُسپر اپنا خون ڈالا خوب سحر کیا سحر کرکے پیچھے ہٹی سینہ اور رنگ کا تاکا اسم سحر کا پڑھکر
پھینک مارا وہ گولہ سینہ پر کینے پر اور رنگ سے پڑا تو تڑکر پشت کو پار گذرا اور رنگ کا گرنا
بلبت کے مرچنگ نے کہا جان جہان کیا کہنا کیا ملعون کو مارا یہ کہکے گلے مین ہاتھ ڈالدیے
بوسہ بازی کرنے لگا شبرنگ نے ہاتھ جھٹک دیا کہ بیہودہ اب تجھے کیا جلدی ہے
اب تو تو ہی تو ہی دس برس سے آشنا کو مین نے تیری محبت مین مار ڈالا کچھ مین نے اسکا پاس
نہ کیا کہ دس برس سے آشنا تھا یہ کہنا تھا کہ مرچنگ نے کہا کیون ای جان جہان میرا بھائی
سن مین چھوٹا تھا ارے دالا بھی مجھسے زیادہ تھا ارے تجکو کچھ پاس نہ آیا شبرنگ نے
بیٹے پکڑکے ایک طمانچہ مارا کہا بھڑوے ہمنے تو بڑی ناک دیکھ کے یہ کام کیا اُلٹا طعن و
تشنیع کرتا ہی او بھڑوے اسکا ذکر کیا حقیقت مین جب تو ڈھیلا ہو جائیگا ہم گھر سے تیرے
نکلجاینگے کیا تیرے ساتھ مرینگے بھرینگے ہم تیری بھی جان لینے کو آئے ہین دیکھ ایک
بات کا خیال رکھنا دو مرتبہ دن کو سامنا ہوا اور تین مرتبہ شب کو اور جس دن اسمین
فرق پڑیگا اُس دن ہم تیرا منھ کالا کرکے چلے جائینگے مرچنگ خوب ہنستا ہی کہتا ہے
جان جہان تمنے بڑا کمال کیا ایسے سرکش کو مار لیا مگر برق کا حال سُنیے کہ زبانی اور رنگ
کے سُن چکا تھا کہ میرے مرنے پر اُن سب کو ہوش آجائیگا اُس کمرے مین دوڑا ہوا پہونچا
جاکے دیکھا کہ ملکہ انجم اختر پیشانی و مہر طلعت وزیرزادی و سنجاب جادو با تو بیہوش
پڑی تھین یا اُٹھکے بیٹھی ہین مگر حیران حیران کئی دن سے بے آب و دانہ ہین اور چار پانچ
ساحر جو بیہوش تھے وہ بھی گردنین لے رہے ہین برق نے پکار کر آواز دی کہ منم مہتر
برق فرنگی آپ کا گرفتار کرنے والا مارا گیا جلد اُٹھیے یہ سُننا تھا کہ ملکہ انجم نے کہا
کہ ای مہر طلعت ہوشیار ہو جاؤ یہ سُنتے ہی مہر طلعت اُٹھی پانچ چھ سردار وہ بھی اُٹھے
پہلے کمرے سے ملکہ انجم نے سر نکالا دیکھا دونون آپسمین مسخراپن کر رہے ہین مرچنگ نے
شبرنگ کے سینے پر ہاتھ رکھا ہی وہ کہتی ہی انکو کیون چھوتا ہی کیا بچو کا ہی دودھ پیے گا
کہ نعرہ ہوا منم ملکہ انجم اختر پیشانی او ملعون اُس نمک حرام کافل نے تو سزا پائی تمھاری
دونون کی فکر باقی ہی پلٹ کے جو مرچنگ نے ملکہ انجم اختر پیشانی کو آتے ہوئے دیکھا کہا لو
جان جہان ہوشیار ہو جاؤ شبرنگ تڑپی اور چاہا نکلجاؤن ان لوگون سے مین کیا مقابلہ
کرونگی مہر طلعت نے للکارا او فاحشہ کہان جائیگی شبرنگ نے گولہ مارا ملکہ مہر طلعت
نے اُس سحر کو دفع کیا پانچون چھون مصاحب سحر کرکے جا پڑے ہنگامہ گرم ہوا سنجاب نے آگ
لگادی کنیزون تک کو نہ نکلنے دیا جسپر جا پڑی اُسکو ٹوک کر مارا بڑے زور و شور سے لڑ رہی ہے
مرچنگ کمر باندھے ہوئے لڑائی مین مصروف ہی ہر مرتبہ چاہتا ہی کسی مکر سے ملکہ انجم کو

قتل کرون جہان یہ سامنے آیا ملکہ نے اونکو ام کہکر للکارا کہ تو سامنے سے بھاگتا ہی ادھر سے
ملکہ سنجاب نے گھیرا ادھر سے مہر طلعت جا پڑین سب سے سحر ہو رہے ہین شبرنگ نے
چاہا کنج باغ مین جاؤن اور دیوار توڑ کر نکلون ملکہ مہر طلعت کی نگاہ پڑ گئی للکارا کہ او فاحشہ
کہان جاتی ہی کیا سحر کرنے سے عاجز ہوئی اُس دھگڑے کا لاشہ دیکھا اس دھگڑے کا
لاشہ نہ دیکھیگی یہ سُنکر شبرنگ پلٹ پڑی ملکہ مہر طلعت پر سحر کرنے لگی ملکہ مہر طلعت
دفع کرتی جاتی ہین جب پانچ چار سحر شبرنگ نے کیے ملکہ مہر طلعت نے دفع کیے جب
دیکھا کہ یہ نہین مانتی گرجتی ہی برستی ہی جھولی سے کارد نکالی اُسپر سحر کرکے کھینچ ماری
شبرنگ نے چاہا بچون خاص سینے پر آئے پڑی توڑ کر پشت کو پار گذری مگر شبرنگ
گری اندھیرا ہو گیا بعد عرصہ دراز کے آواز آئی کشتی مرا نام مین شبرنگ جادو بود
مرلیکی جو اُسکے آواز آئی مرجنگ نے پلٹ کر دیکھا بیقرار ہو گیا پکار کر آواز دی ای
جان جہان وای آرام دل مشتاقان افسوس کا مقام ہی کہ تمھارے وصل سے شاد کام
نہ ہوا یہ حسرت رہگئی ملکہ انجم نے للکارا تجھے بھی اُسکے پاس پہونچائے دیتے ہین سحر
ہونے لگے ملک کر مرجنگ نے آواز دی کہ یا خداوند سامری و جمشید اس وقت
تو اپنی قدرت دکھا دیجیے اپنے بندگان خاص کو نہ ترسائیے ملک کر جو اسنے جیخ ماری
اور ایک گولہ زمین پر مارا زمین سے دھوان نکلا مہر طلعت نے آواز دی ای ملکہ عالم
ہوشیار ہو جائیے اُسنے سحر سامری کیا ملکہ انجم اختر پیشانی نے چاہا پر پرواز
پیدا کرکے بلند ہو جاؤن مگر دھوین نے مہلت نہ دی اُس مردود کے سحر نے
دھوین کو بلند کیا دھوان جو آنکھون مین لگا ملکہ انجم لڑکھڑا کر گرین انسے کنیزون کو
اشارہ کیا کنیزون نے ملکہ کی زبان مین سوزن دیا مہر طلعت نے چاہا تڑپ کر نکلون
کہ دھوین سے ایک شعلہ آتش نکلا وہ شعلہ آنکھون کے سامنے چمکا یہ معلوم ہوا کہ آنکھون
مین کسی نے تیر مارا آہ کرکے یہ بھی گرین کنیزین جھپٹین کہ زبان مین سوزن دین سنجاب جادو
نے سینہ سپر کر دیا کڑک کر گری کئی گولے مرجنگ کو مارے مگر جسوقت سے یہ دھوان
نکلا ہی اور تمام لشکر مین پھیلا ہوا ہی جو کوئی سحر اسپر کرتا ہی دھوین سے شعلہ نکلکر
اُس سحر کو جلا دیتا ہی جو گولے سنجاب جادو نے مارے یہی ہوا کہ گولے کو شعلے نے
جلا دیا مرجنگ تک نہ پہونچے کہ جسم پر تاثیر کرتے گولون کو رد کرکے اسنے پھر سر ہلایا
زبان کا خون کاٹ کے گولے پر پھینکا دھوین نے ترقی کی شعلہ بھڑک کر سنجاب پر گرا
یہ بھی لڑکھڑا کر گری اور سرداران نے بلوہ کیا وہ تو گرے اور بیہوش ہوئے اُس وقت
کا ہنگامہ کہ سردار پر سردار گر رہا ہی مگر جو گرا دھوین مین مردود کے پھنسا شعلے دھوین
سے نکل رہے ہین نخل مثل شمع کافوری جل رہے ہین فریاد فریاد کی صدا بلند ہی برق فرنگی
ایک گوشے مین چھپا تڑپ رہا ہی جس وقت ملکہ انجم اختر پیشانی گرین برق بیقرار ہو گیا
جی مین کہتا ہی کہ ای برق فرنگی کیا غضب ہوا ملکہ انجم سی ساحرہ یون گرفتار ہو جائے

سب ساحرون پر آفت ہو رہی ہی کیا تدبیر کرون جو رنگ مین نے جما یا تھا اُسکے بھی
بر اُس خلاف ہوا اگر اِس ملعون نے ان سب کو گرفتار کر لیا ایک لمحہ بھر کسی کو زندہ نہ
چھوڑیگا شبرنگ کے قتل ہونیکا اسکو بڑا ملال ہی اُسی غصے مین آفت برپا کریگا
کیا تدبیر کرون ابھی تو چند سردار لڑ رہے ہین جا کر اُستاد سے اطلاع کرون شاید
وہ آکر کچھ تدبیر کرین روتا ہوا برق باغ کے باہر نکلا ایک ساحر کی صورت بنا ہوا
روتا ہوا باہر نکلا جی مین کہتا ہی اے برق جب تک مین خدمت مین اُستاد کی پہونچونگا
اتنے عرصے مین یہان خاتمہ ہو جائیگا افسوس باغ پر بہار کیا خزان آئی کیا رنگ
جما تھا فلک کجرفتار نے یون مٹایا ایک تھوڑی ہی دیر مرجنگ نہ آتا مین خاتمہ
کر چکا تھا اس ملعون نے تو آکر قیامت برپا کر دی روتا ہوا تھوڑی دور نکلا ہی کہ صحرا سے
گرد اُڑی ایک مقام پر اُستاد کو دیکھا کہ ایک مسافر کو مارا ہی اُسکے کپڑے وغیرہ
اُتار رہے ہین برق دوڑا جھک کر سلام کیا کہا اُستاد مین شریک ہو جاؤن عمرو
نے کہا آپ الگ رہیے برق کب مانتا ہی چادر کمر سے کھولکر اُستاد کو دی کہ اُستاد
لیجیے یہ چادر نئی ہی پاؤن کے چھلے اُتار لیے عمرو نے کہا ابے چھلے تو لا برق فرنگی نے
ریت مین دبا دیے کہا اُستاد اسکے پاؤن مین چھلے نہ تھے عمرو نے ایک تھپڑ دیا کہا
کہ ابے پاؤن مین نشان تو چھلون کے بنے ہین اور کہتا ہی کہ یہ نہین پہنے تھا برق نے
کہا اُستاد غضب ہو گیا عمرو نے پوچھا کیا ہوا برق نے تمام کیفیت بیان کی کہا استاد
مین نے سب کو رہا کر لیا تھا مگر مرجنگ نے غضب کیا کچھ دھوان پیدا ہوا اُس دھوین نے
آگ لگا دی ملکہ انجم اختر پیشانی بیہوش ہوئین جب ملکہ انجم کو گرفتار کر چکا ہی اور چند سردار
لڑ رہے ہین میرے سامنے تک پانچ سردار باقی تھے جانبازی کر رہے تھے مین گھبرا کر آپ کی
تلاش مین نکلا کہا ابے چھلے تو دیدے برق نے کہا اُستاد اب ان واہیات باتون کا ذکر
نہ کیجیے خواجہ نے کہا بچا بڑے حرامزادے ہو برق عمرو کو ساتھ لیکر چلا راہ مین سب
حال خواجہ عمرو پوچھتے جاتے ہین برق اپنی عیاری کا حال بیان کرتا ہی خواجہ کہتے ہین
ابے تجھے کون پوچھتا ہی تو نے بڑی عیاری کی اسکو تو الگ کیجیے جہان سے شکست
ہوئی ہی وہ حال کہیے برق نے مرجنگ کا آنا اور رنگ سے مقابلہ پڑنا سب بیان کیا
خواجہ عمرو سر ہلاتے جاتے ہین جب باغ قریب رہا کہا اے اب آپ تو جائیے مین آتا ہون
برق تو الگ ہوا پھر باغ مین پہونچا اب تین سردار لڑتے لڑتے باقی رہ گئے ہین مرجنگ
اُسی طرح سرلار با ہر سردار لڑ کھڑا رہے ہین ایک طرف سے آواز ہیبتناک آئی
کہ اے بندۂ خاص الخاص اے باج گذار با اخلاص ان سب کے سر کاٹ لے تیرے
واسطے وہ نعمت لایا ہون کہ جس حسرت مین سامری و جمشید مر گئے وہ کام آج ہوا پھنکر
مرجنگ نے پلٹ کر دیکھا کہ خداوند سالوس عمرو کی ٹانگ مین رسی باندھے ہوئے گھسیٹتے
لیے آتے ہین منھ پر ہاتھ رکھکر آواز دیتے ہین کہ زمین تھرا جاتی ہی مرجنگ جادو

نہال ہو گیا پکار کر آواز دی یا خداوند تصدق ہو جاؤن کہا اے تو نے انجم کو زندہ کیون
چھوڑا ان لوگون نے میری بندی خاص کو مارا شبرنگ تیرے وصل کی حسرت لیکر دنیا سے
گئی قدرت کو اسکا بڑا افسوس ہے اسکے پیٹ مین قدرت نے بھی اپنا نور اُتارا تھا ابھی
قدرت اسکو زندہ کرینگے مرچنگ نے کہا یا خداوند اگر شبرنگ کو آپ نے زندہ کیا
تو غلام پر بڑا احسان ہوگا کہا اے گدھے تجھپر کیا احسان ہوگا قدرت پھر نور قدرت اسکے پیٹ مین
اُتارینگے فرزند قدرت اسی کے پیٹ سے پیدا ہوگا تمام دنیا مین خدائی کریگا
مرچنگ جادو نے کہا قدرت کو اختیار ہے یہ کہتا ہوا قریب مرچنگ کے پہونچا
کہا اے اپنے سحر کو روک لے میرا بدن جلا جاتا ہے کیون حرامزادے ایسے ایسے سحر سیکھ
رکھے ہین کہ جو قدرت پر تاثیر کرتے ہین ہے شرط کہ تجکو سنگ سیاہ کردون پاس شبرنگ
کے جائیگا جاکے دیکھ تو وہ کیا کر رہی ہے کس کس سے آنکھین لڑاتی ہے اُنکے نام نہ لونگا شرم
آتی ہے شبرنگ کے بڑے مرتبے ہوئے مرتے دم بھی اُسنے قدرت ہی کو یاد کیا مرچنگ
نے سحر کو روکا دھوان کسی قدر کم ہوا خداوند قریب پہونچے کہا او مرچنگ شبرنگ کے
پاس جانے سے کیون انکار کرتا ہے یہ تو دیکھ لے کہ وہ کس مکان مین بیٹھی ہے باغ مین پر دیکھ اور
نام ہمارا پڑھتا جا یہ کہنا تھا کہ مرچنگ جادو بائین طرف پھرا جیسے ہی مرچنگ نے بائین
پر سر اٹھایا بنگاہ غور دیکھنے لگا خواجہ عمرو نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے کہا دیکھ
اسی باغ مین بیٹھی ہے تجکو بلاتی ہے پہچان لے نعرہ عمرو

سراپا دانش و عقل مجسم
بہر کشور بلاے جان کفار
بباغ دین ز کرش آبیاری
عمرو آن شاہ عیاران عیار
کزان استاد عیاران عالم
جہان سرہنگ در خنجر گذاری

جھٹکا مارا منہ کے بھل زمین
پر گرا گرتے گرتے خنجر مار شکم چاک قصہ پاک ملکہ انجم اختر پیشانی و ملکہ مہر طلعت وزیرزادی
و ملکہ سنجاب جادو نے دیکھا کہ یکایک اندھیرا ہوا ہوائین خلاف چلنے لگین آواز آئی
کشتی مرا نام من مرچنگ جادو بود ملکہ انجم بھی اُٹھین وزیرزادی نے بھی اُٹھتے ہی
نعرہ کیا سنجاب جادو بھی کڑک کر ابر کے ٹکڑے گرانے لگی جسپر ٹکڑہ ابر کا گرا جلکر خاک ہوا
ملازمان اورنگ و شبرنگ و مرچنگ ایک طرف کھڑے ان لوگون سے لڑ رہے ہین
سحر اپنی حقیقت کے موافق کر رہے ہین خرچنگ نامے سب مین نامی سردار ہے اُسنے
سب کو اپنی پشت پر لیا اور لڑ رہا ہے بڑھ بڑھ کے سحر کرتا ہے ملکہ مہر طلعت نے جو دیکھا
کہ کئی سردار ہمارے زخمی ہوئے خیال کیا کہ خرچنگ بڑھ بڑھ کے سحر کرتا ہے اُسکے
سحر کا جو خنجر گرا کسی کو زخمی کیا کسی کا ہاتھ پاؤن کاٹ کے نکلگیا کئی سردار قتل ہو چکے ہین
مہر طلعت نے کہا واری تماشا دیکھیے یہ کہکے مہر طلعت آگے بڑھی للکارا کہ او خرچنگ
کہان جاتا ہے اب جو پلٹا نگاہ جمال بے مثال پر پڑی آنکھ سے آنکھ لڑی اور لوگ تو سب سحر
کر رہے ہین آگ برس رہی ہے ملکہ مہر طلعت نے جو ہنس کے سحر کیا ایک طائر نے آکر آواز دی
ای خرچنگ ذرا اس محبوب جانی و یار جادووانی کو دیکھ کیون غافل ہے نہ ہنستا ہے

نہ رونا ہو دنیا مقام ناپائدار ہی اسکا کیا اعتبار ہی سامری و جمشید نے بھی جو لہ بہ پھیلی لب ہمیشہ دنیا مین مقام نہ فرمایا بڑے بڑے رستم وش سکندر نژاد حاتم مراد ضحاک طینت فریدون خصلت خاک مین ملگئے نام کو بھی اُنکا نشان نہین صاحب فوج و علم تھے کیا کیا جاہ و حشم تھے قبرون کے نشان نہین ملتے کوئی نہین جانتا کہ کہان گئے ابالیان دنیا کو دنیا سے کیا محبت ہوتی ہی اہل و عیال پر جان دیتے ہین بعد مرنیکے کہان جاتے ہین ایک کے بعد ایک تانتا لگا ہوا ہی کوئی پلٹ کے نہ آیا کہ سال ملک عدم سُناتا وہان کی کیفیت بیان کرتا وہان جا کر کسی شغل مین پھنس جاتے ہین اہل و عیال بھی نہین یاد آتے اگر تکلیف مین ہین تو کوئی کام نہین جب پیوند خاک ہوے پھر محبت کہان یہ جو طائر نے آواز دی خرچنگ جھوما اتنا تو جواب دیا کہ او طائر بس دل کو غم و الم سے بھر دیا تیری آواز نے تو پریشان کر دیا طائر تو غائب ہوا اب اُسنے جمال جہان آراے ملکہ مہر طلعت کو دیکھا بے اختیار پکار اُٹھا او شہنشاہ اقلیم خوبی و اے گوہر بے بہاے بحر محبوبی نظم

نکلتی کس طرح ہی جان مضطر دیکھتے جاؤ
ہمارے پاس سے جاؤ تو پھر کر دیکھتے جاؤ
نسیم نوبہاری کی طرح آتے ہو گلشن مین
تماشاے گل و سرو و صنوبر دیکھتے جاؤ
جدھر جاتے ہو ہر گھر مین سے یہ آواز آتی ہی
مسیحا ہو تو بیمارون کو دم بھر دیکھتے جاؤ
قدم انداز سے باہر ہوئے جاتے ہین صاحب
ستم رفتار مین کرتی ہی ٹھوکر دیکھتے جاؤ
ملین وہ راہ مین اکی تو کہتا ہون جو ہو سو ہو
دکھا دو گھر مجھے اپنا مرا گھر دیکھتے جاؤ
خرام ناز مین عاشق سے ہو اسکا اشارہ بھی
کبھی اپنی تیغ ابرو کے بھی جوہر دیکھتے جاؤ
روش مستانہ چلتے ہو قدم مستانہ پڑتے ہین
خدا کے واسطے پھر پھر دیکھتے جاؤ
کوئی اُنسے کہے منھ پھیر کے جو قتل کرتے ہو
تڑپتا ہی تمھارا کشتہ کیونکر دیکھتے جاؤ
نگاہ لطف کا شائق ہی تحت و فوق کا عالم
کبھی نیچی نظر ہو گاہ اوپر دیکھتے جاؤ
کبھی الجھاتے ہین ابرو کبھی جنبش ہی مژگان کو
دکھاتے ہو ہمین شمشیر و خنجر دیکھتے جاؤ
نقاب اکدن الٹ کر تمنے یہ منھ سے نہ زیبا
جمال آفتاب ذرہ پر در دیکھتے جاؤ
نہ پھیرو اُس سے منھ آتش جو کچھ در پیش آجاوے
دکھاتا ہی جو آنکھون کو مقدر دیکھتے جاؤ

اس طرح بلک بلک کر یہ اشعار پڑھے کہ ساتھ والون نے اسکے دست بستہ عرض کی کیون ای شہریار مزاج کیسا ہی یہ شعر کسکے پڑھے کہا یار و کیا کہون مہر طلعت نے مارا سُنتا ہون محلال اسیر تین سال عاشق رہا مگر اس سرکش نے اُسکو مار کر چھوڑا مین تو جا کر اسکے قدمون پر گرتا ہون تصدق ہو کر گرد پھرتا ہون اگر مانا تو مانا نہین تو سر کاٹ کے قدمون پر رکھدونگا آنکھین حدقۂ چشم سے نکالکر بطور نذر پیش کر دونگا جو کچھ کیا آنکھون نے کیا دل تڑپ رہا ہی قلب پھڑک رہا ہی جی چاہتا ہی گریبان چاک کرون خاک منھ پر ملون قبر مجنون پر جاؤن فقیر بنکے بیٹھون قبر لیلی کا طواف کرون اپنی حقیقت عاشقان سابق پہ ظاہر کر دون مدد کرین یاری کرین سبھون نے کہا بہت مناسب ہی پہلے معشوق سے

نذر کر لیجیے ہاتھ جوڑے یہ کہا مین کیا کوئی دقیقہ اٹھا رکھونگا ملکہ مہر طلعت نے اُدھر سے منھ پھیر لیا
فوج ساحران نے چہار جانب سے گھیر لیا قریب آکر خرچنگ پکارا اے معشوق مغرور
ذرا ایک دفع ادھر چہرہ پھیر دو ہمکو سب مشکل ہے یہ کہکے چلا چلا پکارا حضور ذرا ادھر دیکھیے
مہر طلعت نے مسکرا کر کہا اے عاشق جانباز معشوق کی عزت و آبرو بڑھانے والے
سب سے منھ پھیرا اب تمپر توجہ ہے جہان کہو تمھارے ساتھ چلین مگر یہ کہو عاشق صادق ہو
یا خالی باتین بناتے ہو کہا حضور کے قدمون کی قسم جان تک بطور نذر حاضر ہے فرمایا ذرا
تلوار تو کھینچو مرا امتحان خرچنگ دیکھ رہے ہین کہ خرچنگ نے تلوار کھینچی مہر طلعت
نے کہا گلے پر رکھو شرمانا نہین گھبرانا نہین مردانہ وار جان دو کہا حضور ثابت قدم کہین
رکتے ہین تلوار کو گلے پر رکھا کہا غلام رخصت ہوتا ہے مہر طلعت نے کہا اچھا جاؤ
جہنم واصل یہ سنتے ہی اسنے تلوار کو کھینچا سر کٹ گیا تسمہ لگا رہا لاشہ زمین پر گرا اُسکے
ساتھ والون نے گریبان پھاڑ ڈالے اور کہا ہاے آقاے نامدار ہم تو آپ کو بجاے مرجناگ
کے جانتے تھے یہ نہ سمجھے تھے کہ یون جان دیجیے گا ان معشوقان پر بھرہ نے ملک
کے ملک ویران کر دیے جو انپر عاشق ہوگا حسرت و یاس لیکر وہ دنیا سے جائیگا
اپنے حال پر افسوس کریگا بے وجہ مریگا ملکہ انجم اختر مینا بالی نے بڑھکر مسکرا کے
فرمایا تم لوگ کس فکر مین ہو یہ کہکے نگاہ سحر آگین ہلالی دکر بارہ جادوگر کہ افسر کلان تھے
تڑپنے لگے بیقرار ہوا اشعار عاشقانہ پڑھتے تھے آگے نہ بڑھتے تھے ایک ہی سقف بام پر
جھکتے روتے اٹھتے تھم گئے سب کا ایک ہی طریقہ تھا ہر سمت سے یہی آواز آتی تھی نظم

تری ابروے پیوستہ کا عالم مین فسانہ ہے   کسی استاد شاعر کی بیت عاشقانہ ہے
کفن وزردون مین قبر اہل دولت کا فسانہ ہے   تماشائی ہے چادر بادلے کا شامیانہ ہے
جو دیوانہ ہے صحرا مین وہ بھاگے میرے سایے سے   سوار شیر مین مجنون ہون افعی تازیانہ ہے
گریبان پھاڑ کر دیوانے نے زنجیر کیون پہنی   کرے کیا عقل دخل اسمین جنون کا کارخانہ ہے
کبھی کچھ ہے تلون سے کبھی کچھ ہے تلون سے   مزاج یار بھی نیرنگ سازی مین زمانہ ہے
کہا مجنون نے دنیا سے گذرنا سنکے لیلی کا   کوئی آگے روانہ ہے کوئی پیچھے روانہ ہے
نظر آتی نہین آنکھون کو باریکی کے باعث سے   کمرے یار کی ہمکو محبت غائبانہ ہے
صفا کا اُس رُخ زیبا کی ہے حیران آئینہ   لٹک پر گیسوؤن کی ہیتا دانت اپنے شانہ ہے
سمند حسن کو وہ ترک اڑا دے جسقدر چاہے   فرس مہمیز ہے گیسوے مشکین تازیانہ ہے
پھراتا ہے عبث واعظ سر اپنا آکے رندون مین   تکلف برطرف یان لا اُبالی کارخانہ ہے
یاہی دور کر دل کی تو پیدا نور عرفان ہو   سراغی کو تھکایا جسنے مال اُسکا خزانہ ہے
بلند اختر بلند اقبال قصر یار کو سمجھے   ہوا سے بام رکھتا ہے وہ عالی آستانہ ہے
چمن کی سیر مین لطف شکار آنکھون کو اُٹھیگا   ترے تیر نگہ کا بلبل اے گل و نشانہ ہے
نگہ مین اپنے باہم بنستہ بنستہ ڈال سکتے ہے   کرم ڈھونڈھے تمھارا تو بہانہ ہے بہانہ ہے

نہ مطلب کشت سے رکھیے نہ خرمن سے غرض آتش	سمجھ لے اپنے منھ مین مور جو قسمت کا دانہ ہی

یہ اشعار پڑھ کے بارہ چودہ جوان دست بستہ سامنے انجم کے کھڑے ہوئے کہا جان نثارون
کو کیا حکم ہوتا ہی ملکہ نے کہا جس پہاڑ پر کوہکن نے اپنی جان دی جا کر شیرین اپنی کھوئی وہان کی
خبر مفصل لاؤ پہاڑ کتنا کاٹا تیشہ کس مقام پر مار لیا تصویر کھینچکر لانا بارہ سردار سر پیٹتے خاک اڑاتے
اشعار عاشقانہ پڑھتے کبھی پکارنے تھے فرد فرہاد جنون پیشہ بر سنگ بزد تیشہ ٭ میگفت
باندیشہ سنگ آمد و سخت آمد ٭ یہان میدان پاک ہوگیا کوئی دشمن باقی نہ رہا خواجہ عمرو نے
سارا باغ لوٹ لیا بارہ دری مین ملکہ انجم اختر پیشانی آکے ٹھہرین دیکھا فرش و فروش
کیسا نقش بوریا بھی نہین کہا خواجہ عمرو یہان فرش وغیرہ نہ تھا خواجہ نے کہا ملکہ نہ ہوگا
ہمکو اس ذکر سے کیا کام جادوگر تو نالایق تھے ملکہ مہر طلعت نے منع کیا کہ حضور یہ ذکر نہ کیجیے
خواجہ عمرو کے خلاف ہوگا وہ اسی طرح مکان کو لوٹتے ہین مردے تک تو برہنہ پڑے
ہین چونکہ شام ہوچکی تھی شب کو اسی باغ مین مقام کیا ناظرون کو یہان کے بلوایا سب نے
دست بستہ عرض کی اور جو ارشاد ہوا انھین حاکمون کو مقرر کیا شب بھر یہی انتظام رہا
کچھ زمیندار کچھ تعلقہ دار ساتھ ہوئے نوبت و نقارے بجاتے ہوئے بفتح و فیروزی چھکڑون
پر مال و اسباب لدا ہوا خواجہ عمرو و برق شلنگین لگاتے ہوئے ملکہ انجم کو لیکر
تختگاہ اجلال پر چلے یہان سب لشکر فروکش تھا سب کو انتظار ہی کہ کوئی پلٹ کے
نہین آیا ہرکارون نے آکر خبر فتح و ظفر سنائی تمام سردار واسطے استقبال کے چلے
راہ مین آکر دیکھا کہ ملکہ انجم اختر پیشانی تخت پر سوار ہین پہلو مین مہر طلعت وزیرزادی
ملکہ سنجاب جادو کالکۂ ابر بیاگر پشت پر تمام ساحران نمدار خواجہ عمرو و برق فرنگی آگے
آگے نقیب آوازین لگاتے ہوئے سب افسرون نے بڑھکر پایۂ تخت کو بوسہ دیا بڑے
دھوم سے ملکہ انجم کو لاکر داخل تختگاہ اجلال جادو کیا بڑے دھوم سے ملکہ انجم نے
جشن کیا دو پہر رات گئے خواجہ عمرو نے جاکر آرام کیا صبح کو ملکہ انجم تخت پر بیٹھین
تمام سردارون سے دربار بھرا ہوا ہی کہ دیکھا خواجہ عمرو تشریف لائے مگر حال یہ کہ
پریشان چہرہ اداس گریبان پھٹا ہوا آنکھون سے آنسو جاری تھا کمال بیقراری برق بھی
تڑپتا ہوا پس پشت چلا آتا ہی ملکہ انجم اختر پیشانی یہ حالت دیکھکر گھبرا گئین تخت سے
اٹھ کر گلے مین ہاتھ ڈالدیے پوچھا کیون ای شہنشاہ عیاران خیر تو ہی ہم آپ کو عجب
حال مین پاتے ہین آپ کا حال زار دیکھکے گھبراتے ہین خواجہ عمرو نے کہا ملکہ کیا کہین
جی چاہتا ہی پر پرواز پیدا کرون اور خدمت مین اپنے آقا کی پہونچون رات کو جب مین
جاکر سویا دیدۂ ظاہری بند تھے دیدۂ باطنی وا ہوئے عین خواب مین یہ دیکھا کہ گرد
تو لشکر کے اندھیرا ہی صاحبقران ایک پلنگ پر پڑے ہین آہ آہ کی صدا قلب سے
آتی ہی سردار سب رو رہے ہین مین اسی حال پر ملال مین روتا ہوا قریب پہونچا
عرض کی آقا کو کس حال مین پاتا ہون آنکھین میری کور ہون مگر اس حال مین آپ کو

نہ دیکھون مقبل نے کہا آپ کیسے پکارتے ہین سالوس نے بڑے سامان کیے ہین اپنی بیٹی
اور زوجہ کو بھی پکڑ لیا پھر ناہید کی شکل بنکر آیا فقرہ دیکر حرز ہیکل اسم اعظم بند کیا آج
تیسرا دن ہی کہ صاحبقران بات کرنیکے لایق نہین گرد لشکر کے ایک دیوار دھوئین کی چھائی
ہوئی ہی سب لشکر والے بیہوش پڑے ہین ہم چند کس صاحبقران کو لیکر بارگاہ سلیمانی
مین چلے آئے اس وجہ سے سحر سے محفوظ ہین آپ ورد انہ ہم سب پر بند ہے جو باہر
بارگاہ سلیمانی کے نکلا مبتلاے بلا ہوا جب سے بیدار ہوا روتے روتے مجھکو یہ وقت
گذرا براے خدا مجھکو جانے دو ملکہ انجم اختر پیشانی رونے لگین کہ خواجہ خواب اسقدر
سچا نہ جانو خواب کبھی اسقدر ٹھیک ٹھیک نہین ہوتا یقین ہی کہ صاحبقران کو آپ
بفتح و فیروزی پائینگے جس حال سے خواب مین دیکھا یہ رنگ نہ دیکھینگے عمرو نے کہا اے
ملکہ عالم میرے قلب کو آرام نہین صاحبقران کا خون اور میرا خون ایک ہی اتنا خوب
جانتا ہون کہ جو کچھ مین نے خواب مین دیکھا یہ سب معاملہ درپیش ہوگا سالوس منکر
مین تھا کوئی فکر ہو گئی ہوگی ملکہ گلشن و ناہید کا گرفتار ہونا گلشن زوجۂ سالوس ہے
ناہید اُسکی دختر بلند اختر ناہید صاحبقران عالیشان پہ عاشق ہوئی بیٹی کی محبت مین
گلشن نے کار نمایان کیا وہ ایسی بصدق دل مطیع اسلام ہوئی ہین کہ سالوس
سے کلام سخت کرینگی جان دینے سے وہ نہ ڈرینگی ایسا نہ ہو خدا نخواستہ اُنکو قتل
کر ڈالے تو مین کیا مُنھ دکھاؤنگا ملکہ انجم اختر پیشانی نے کہا خواجہ عمرو ہمنے اس دن
کے واسطے تمھارا ساتھ نہین دیا ہی کہ دامن دولت ہمارے ہاتھ سے چھوٹے ہمکو اپنے
ساتھ لیچلیے خواجہ عمرو نے کہا اب مین ایک لمحہ نہ رُکونگا وہ کیفیت دیکھی ہی کہ دل کو ایک
دم آرام نہین ایک ایک دم مجھپر زیر دم شمشیر گذرتا ہی آپ کے چلنے کے سامان مین
ضرور دو چار روز گذر جائینگے مین جاتے ہی کچھ فکر کرونگا اگر خدا نے فضل کیا تو جاتے ہی
ناہید و گلشن کو قید سے چھڑاؤنگا یہ میرے قلب کو گوارا ہوگا کہ خدا نخواستہ
وہ قید رہین صاحبقران کے دشمن یہ جفا سہین اور مین آرام سے بیٹھون مگر آپ
لشکر تیار کرکے بسامان معقول قریب قلعۂ سالوس تشریف لائیے انشاء اللہ تعالی
صاحبقران کو بخیر و عافیت اگر دیکھا تو آپ سے ملاقات بہت اچھی طرح سے ہوگی
آپ اس سے خاطر جمع رکھیے مین سب آپ کی فکر رکھونگا صاحبقران کو بھی معلوم ہو
کہ اُن کوئی آیا اگر خدا نخواستہ جو مین نے خواب مین دیکھا ہی اور وہی سامان ہے
تو آپ بھی اگر جنگ مین مصروف ہو جیے ہر چند ملکہ انجم اختر پیشانی نے خواجہ کو
روکا مگر خواجہ عمرو نے قبول نہ کیا ملکہ نے مال بہت سا پیشکش کیا برق کو بھی بھاری
خلعت دیا خواجہ اُسی وقت بالباس عیاری سے آراستہ و پیراستہ ہو کر مع مھتر
برق فرنگی آپ ایک گویے کی صورت بنے برق ایک لڑکے کی شکل بنکر ڈفلی ہاتھ
مین اسطرح گانے بجاتے ہوئے طرف قلعۂ سالوس کے خواجہ روانہ ہوکے کہ ذرا

انکا وقت پر کیا جائیگا بعد جانے خواجہ کے ملکہ انجم اختر پیشانی نے ڈیڑھ لاکھ ساحر و غیر ساحر کا لشکر بڑے تکلف سے آراستہ کیا کہ آراستگی اس لشکر کی وقت پر پہونچنے کے بیان کیجائیگی ملکہ مہر طلعت و ملکہ سنجاب منتظم لشکر ہین ابرہاے ضیا بار لشکر پر سایہ فگن اس تکلف سے ملکہ انجم اختر پیشانی بھی براے ملاقات صاحبقران چلتی ہین کہ ذکر انکا بھی وقت پر تحریر ہوگا انکو اسی حال پر ملال مین چھوڑیے

دو کلمہ داستان شوکت نشان شاہزادہ خاور سیاہ کے سرکشی انکی قید خانے مین شاخسار کا ارادہ قتل قاسم و سمک عیار کرنا راہ مین عیاری سمک کی اور مارا جانا اوسکو جسے شاخسار نے براے قتل ہمراہ کر دیا تھا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ مصنف

بلا ساقیا جام آتش فشان
کہ رندون کو منظور ہی امتحان
گلابی اٹھا ساقی سیمبر
کہ ہی میکدے مین بڑا شور و شر

مکدر جو ہی ساقی خوش بیان
کہ ہی بر سر جنگ پیر مغان
جو محفل مین اسوقت کاہش ہوئی
تو کیا دختر رز کو خواہش ہوئی

جو ساقی پیمان شکن دور ہی
تو کیا دختر رز بھی مغرور ہی
جو پیر مغان ہی حماقت پسند
تو ہین رند مشرب بھی راحت پسند

یہ ہی میکدہ یا کہ ماتم کدہ
لبین اہل حرمان انسے غمکدہ
یہ سامان راحت نظر آئیگا
کہ رندون کو دور اپنا دکھلائیگا

شہنشاہ جمشید فیروز بخت
نکالا اسی نے یہ سب تاج و تخت
یہ ہی گردش چرخ بیدادگر
کہ ضحاک اس سے پہ پائے ظفر

فلک رات دن ہی پے جنگ ہے
ہر اک اہل دل اس سے دلتنگ ہے
وہ ضحاک کی بدعتین بیحساب
رعیت کو تھا دم بدم پیچ و تاب

اگر شاہ جمشید دیوانہ وار
زمانے کی گردش سے تھا خوار و زار
فلک کی گردش کا سامان ہوا
گرفتار وہ شاہ شاہان ہوا

گئے سامنے لیلے ضحاک کے
کہ جمشید آرے سے چیرے گئے
سکندر نے دارا کا پایا نشان
ہوا گردش چرخ کا امتحان

نہ رستم ہی باقی نہ سہراب ہی
یہ دنیا دو دن کا اب ہی خواب ہی
عدالت کا ذکر آگیا درمیان
تو یاد آگیا شاہ نوشیروان

جو طاقت مین ہی رستم با ہنر
سخاوت مین ہی حاتم نامور
عدالت سخاوت مین بیباک تھے
مگر موت آئی تو سب خاک تھے

جوان پیر طفلان بازی پسند
ہوئے ہاتھ سے موت کے دردمند
نہ پائی کسی نے بھی اتنی خبر
کہ ہی کونسے وقت اپنا سفر

بہت عقل حیران ہی اس ڈھنگ مین
ہین شاہ و گدا ایک ہی رنگ مین
گدا ہی جو بیمار ای خوش نصیب
تہی بید ممکن نہ آیا طبیب

اگر دفع جو وقت کلفت ہوئی
اسی حال مین اسکو صحت ہوئی
جلالت ہوئی شاہ کو جب نصیب
ہوئے جمع صدہا حکیم و طبیب

یہ تیر اجل کا نشانہ ہوا
جہان سے بحسرت روانہ ہوا
گدا کو جو صحت ہوئی بے دوا
وہ اکسیر کھا کے کشتہ ہوا

نہ ہے صنعت خالق بے نیاز
کہ ہر دم ہی ظاہر نشیب و فراز
ارے دلربا مہ لقا ساقیا
اٹھا ابر اک جام لا کر پلا

غنیمت شمر صحبت دوستان
کہ گل پنج روز است در بوستان
نہین رنگ گلشن کا کچھ اعتبار
خزان کی ہی آمد ہے دل [illegible]

قمر چھٹنے جب بکنج قفس
غنیمت سمجھ راحت یک نفس

چہرہ جلالت شعاران شیرین مقال و تہور نگاران سیدان فرخ فال اس داستان شوکت بیان کو یون تحریر فرماتے ہین شعر جلالت شعاران فرخندہ بیان کی رہ صعب کرتے ہین طے گزارش کر چکا ہون کہ شاہزادہ ملک قاسم و ایرج نوجوان و نورالدہر بن بدیع الزمان باغ ویران مین قید ہین ایک دن براے رفع حاجت ایرج بھی نکلے ہین ادھر سے نورالدہر آتے تھے ایک طرف سے قاسم بھی آتے تھے نگہبان جادو

سب کے ساتھ ہین کہ قاسم نے پکارکر آواز دی ای فرزند ابھی مرتبہ جو خدا رہا ہی عطا کرے تو دنگل رستم پر قبضہ کرنا ایرج نے کہا قبلہ و کعبہ دنگل رستم پر قبضہ ہی جو کوئی نام لے اسکا سر توڑ ڈالون نور الدہر نے کہا چھوٹے قبلہ و کعبہ میری کیا مجال جو آپ کی بات کا جواب دون لیکن کوئی بنیا بقال کرپاس فروش بازاری اگر دنگل رستم کا نام لے تو منھ بگاڑ دون پینگر ایرج نے کہا او کشتی گیر زادے تیری شامت آئی ہی جو قبلہ و کعبہ سے زبان لڑاتا ہے نور الدہر نے کہا یہ تو مین پہلے ہی کہہ چکا کہ وہ چھوٹے قبلہ و کعبہ ہین جو چاہین فرمائین تمہارا سر توڑنے کو موجود ہون اور اگر انصاف کرو تو جنگ ہفت صف مین کیا گذری قاسم نے کہا او نالایق مجھپر طعن کرتا ہی مارے گھونسون کے پسلیان توڑ ڈالونگا نور الدہر کی آنکھون مین آنسو بھر آئے کہا حضور ایسا نہ فرمائین ورنہ ہم صاحبقران کو دیکھ لونگا یہ کہنا تھا کہ قاسم نے کہا او ایرج تو سن رہا ہی اسکا سر نہین توڑ التا یہ کہنا تھا کہ ایرج نے قید توڑ ڈالی نور الدہر نے کہا او دیوانے دونون باپ بیٹے ملکر آؤ تو مزہ چکھاؤن قاسم نے بھی قید توڑ ڈالی اب تو نور الدہر نے بھی نعرۂ شیرانہ کیا **نظم**

گرمی بازار عشق از صف خون منست
خانۂ تاریک و تنگ بستہ بزنجیر عشق

ہر سر دار فنا خانہ غوغاے من
بشکنم این بند را وقت جنون منست

شعلۂ شمشیر شان شمع جگر سوز من
باک ندارم ز دار چوب ستون منست

قید کو مثل تار ہاے عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا جو ساحر ایرج نوجوان پر نگہبان تھے ہان ہان کہکے بڑھے جو ساحر بڑھا ایرج نے کسی پر ہتھکڑی ماردی اسکا سر پھٹ گیا اندھیرے مین کسی کی ٹانگین پکڑکر چیر ڈالین پچیس ساحر ایرج نے مارے نور الدہر نے بھی چھبیس ساحر مارے قاسم نے ستائیس ساحر مارے کچھ کم سو ساحر مارے گئے ایک ساحر معقول جادو کہ سب کا افسر تھا قاسم سے لپٹ پڑا قاسم نے اٹھاکر دے مارا چھاتی پر چڑھکے گردن دبائی منظور ہوا کہ اسکے گھونسا مارون اسکا سر پھٹ جائے ہاتھ شنگرف شاخسار جادو دوڑی ہوئی آئی دیکھا قاسم معقول کی چھاتی پر چڑھے ہوئے اسکا گلا گھونٹ رہے ہین زبان نہین ہلسکتی کہ سحر کرے ایرج و نور الدہر کو دریاے خون مین نہائے ہوئے شاخسار نے دیکھا قاسم پر سحر کیا کہ قاسم گر پڑے اسنے سب کو سحر مین گرفتار کیا ایرج و نور الدہر و قاسم تینون کو پکڑ لیا خود جھلائی ہوئی پاس سحر العجائب و مصر الغرائب کے آئی سرگذشت قاسم کی بیان کی شاہون نے کہا ہم مجبور ہین جب قتل کا ارادہ کرتے ہین کاہن طلسم آکر منع کرتا ہی شاخسار نے کہا اگر آپ کا حکم ہو قاسم و سمک اسکے عیار کو حد سے الگ لیجاکر قتل کرون سحر العجائب و مصر الغرائب کہنے لگے کہ اے شاخسار بہت اچھی بات ہی تو قاسم و سمک کو پہلے لیجا بعدہ ایرج و نور الدہر کو لیجانا شاخسار نے کہا مین تو نہ جاؤنگی برگ جادو اپنی بہن کو بھیجتی ہون وہ دونون کو قتل کرکے چلی آئیگی بارہ کوس پر کوہ مقناطیس ہی وہ سرحد طلسم سے باہر ہی اُسی پر لیجاکر قتل کرکے چلی آئیگی سحر العجائب و مصر الغرائب نے اس بات کو منظور کیا شاخسار

قید خانے مین آئی اپنی بہن برگ جادو کو بلا یا کہا قاسم و سمک کو لیجا کوہ مقناطیس پر
جا کے قتل کرنا مگر اتنا خیال رہے کہ اسکی خبر کسی کو نہ ہونے پائے ذکر اسکا کسی سے نہ کرنا
ان ظالمون کو بڑے احتیاط سے لیجانا راہ مین حفاظت کرنا عیار جو اسکے ساتھ ہے یہ
اسکا بیٹا ہے جسکے بعد سے مین سامری و جمشید لکھ گئے ہین کہ اسکی قضا کسی ساحر کے
ہاتھ سے نہین ہے برگ جادو قید خانے مین آئی قاسم و سمک کو تخت پر سوار کیا
ایرج نوجوان نے جو دور سے دیکھا بلک کر پکارا قبلہ و کعبہ یہ مکارہ آپ کو کہان
لیے جاتی ہے اس وقت قید خانے مین ایک ہلڑ ہوا نور الدہر بھی بیقرار ہو کر رونے لگے
پکار کر آواز دی چھوٹے قبلہ و کعبہ کچھ اس غلام کو تو جواب دیجیے اگر حضرت قبلہ مجھسے پوچھینگے
کہ میرے فرزند کو کیا کیا تو غلام کیا جواب دیگا غلام کی وہ صورت نہ دیکھینگے فرمایا کرتے ہین
کہ اگر ہزار فرزند ہون تو اپنے بھائی کے فرزند پر نثار کرون غلام مغضوب درگاہ بزرگان
ہوگا یہ دو نون شہرہ چلا کے رونے کو لب دبتران کو بھی خبر ہوگئی کہ برگ جادو قاسم کو
قید خانے سے لیے جاتی ہے نہین معلوم کیا حکم ہوا ہے بتران بلک کر رونین کہا ای والد نامدار
ہماری تقدیر پھوٹی ہے اول مین کیا کیا صدمے اٹھائے اب مطمئن ہو کر بیٹھے اولادیون
ضایع ہوئی شوہر مصیبت مین گرفتار قبلہ و کعبہ قید خانے سے بھی جدا ہوگئے ہین کیا بیکسی و بیکسی ہے نظم

ظہور آدم خاکی سے یہ ہمکو یقین آیا ... تماشا انجمن کا دیکھنے خلوت نشین آیا
گیا بلقیس تک مکتوب شوقیہ سلیمان کا ... قران مشتری و ماہ کا دورہ قرین آیا
بنین تیرے کرم سے جام مثل برق ای ساقی ... مبارک ہووے ہمکو ابر باران آفرین آیا
پری شیشے مین اتری کیسے یا قالب مین روح آئی ... عجب انداز سے آغوش مین وہ نازنین آیا
ہمیشہ نقش حب کا مشتری کے روز لکھتا ہون ... ستارہ نیک ہے میرا تو وہ زہرہ جبین آیا
حنا دیکھی تو ہنس چشم تیرے دست نازک تھے ... تری انگشتری یاد آئی حب نام نگین آیا
مبارک کشتیان مری کی بتان ہند کو ہووین ... جہاز ونین فرنگستان سے آب آتشین آیا
نہ گھبرا چار دن کیواسطے ای روح قالب مین ... گیا جب اس مکان سے پھر نہین اسکا مکین آیا
نہایت تشنۂ دیدار ہین خوب اسکو جو سینگے ... اگر اپنے لبون تک کوئی لعل آتشین آیا
یہ جنس دل مقرر اک نظر اسکو دکھا دینگے ... جو کوئی مشتری بازار عالم مین حسین آیا
نہ چھوڑیگا کسی کو آسمان بے گور مین بھیجے ... سمجھ زیر زمین اسکو جو بالائے زمین آیا
سگ کوے شکار اسکا بتان خوش نگہ کرتے ... نہ شہر ہند تک زندہ کوئی آہوے چین آیا
مری آنکھونے اس آئینے کی صورت نہ دیکھیگا ... کھلیگی حسن کی قلعی جو کوئی قبح مین آیا
گریبان تک بھی دامن سے جنون ہو رہا ہسکا ... بغل سے ہمکے دامن تک جو چاک آستین آیا
تصور کو تری تصویر کا سودا مبارک ہو ... مقام گیسوے مشکین و نال عنبرین آیا
رجوع اپنے دل روشن سے کر آتش جو مضطر ہے ... گیا خرم جب اس درگاہ مین اندوہگین آیا

کہا ای والد نامدار کاتب قدرت نے کلک قدرت سے صفحۂ تقدیر پر سوائے غم و الم کچھ تحریر

نہین فرمایا دہی پیشانی ہر ایرج نے حال اپنا بہت ابتر کیا ہر سر زنجیرے سر ٹکرا رہا ہے
نور الدہر انتہا کے بیقرار یہ خبر کسی نے سکندر سے کہی سکندر قید خانے مین بیٹھا ہر
کہ یکایک خبر ملی کہ آج برگ جادو قاسم دسماک کو قید خانے سے لیگیں بلاک کر دیا باپ
سے کہا ای والد نامدار حقیقت مین وہ شیر بیشۂ صاحبقرانی جرأت وہمت مین لاثانی ہے
افسوس کا مقام ہر ہر چند کہ سب مبتلائے جفا ہین لیکن خیر ایک مقام پر تو تھے مرنا جینا
ایک طور پر تھا وہ بھی فلک نے نہ چاہا ہر چند کہ ایرج نوجوان جرأت وجلالت مین بمثل
ہین اپنا مثل نہین رکھتے مگر قاسم کی صولت وسطوت آنکھون کے نیچے پھرتی ہر کیسی سلاست
کی لڑائی جمی ہوئی تھی ہوئی جب ٹوٹ گا تب افسر ہی کو ٹوٹ کا ہر کس وناکس پر ہاتھ نہین اٹھاتے
باپ سے لیٹ لپٹ کے خوب رویا اس وقت بھی سکندر نے یہ کلمہ کہا کہ کیون ای
والد نامدار ایرج نوجوان نے جو کچھ کہا تھا حقیقت مین صورت تو میری ایرج نوجوان
سے بہت ملتی ہر مین اسکا اعتبار نہین کرتا مگر آپ نے اس بارے مین مفصل نہ فرمایا
سلطان زرین پوش نے کہا ای فرزند ایرج نوجوان وغیرہ تمکو بہکاتے ہین ایسی
ایسی باتین سناتے ہین تم اسکا کچھ خیال نہ کرو تم تو میرے نور نظر پارۂ جگر ہو ز در دطاقت
مین خداوند شجر کی عنایت کہ تمکو یہ قوت وطاقت مرحمت فرمائی کسی کا کیا اجارہ ہے
وہ لوگ تمکو بہکاتے ہین مثال مین اپنے حال سناتے ہین سکندر نے کہا قاسم کے
واسطے میرا دل روتا ہر جی چاہتا ہر گریبان چاک کرون جستجو مین اُس شیر کی نکلون اور
اُنکا ساتھ دون اُنھون نے افسوس ہمسے کبھی ملاقات نہ کی اول مین بروقت ملاقات وہ
پرورش فرمائی کہ مہدری کا مزہ ملتا تھا غنچۂ دہن کی گلریزی سے غنچۂ آرزو کھلتا تھا
یہ کہکے تھکڑیون سے سر ٹکرانے لگا باپ نے ہاتھ پکڑ لیا کہا ای فرزند بس صبر کرو اپنے
حال کو دیکھو کس بلا مین قید ہین دیکھیے قید حیات مین اس زندان مصیبت سے نکلین یا
نہ نکلین یا قضا لیکر آئی ہر کل قید خانے مین یہی چرچا ہر کہ قاسم کو برگ جادو لیگئی
نہین معلوم کیا حکم صادر ہوا صبح کے فسادنے یہ آفت برپا کی پچاس جادوگر بھی مارے گئے
اُنکا کچھ معاوضہ ہوا شاہان طلسم نے کچھ حکم دیا مگر اب احوال برگ جادو کا عرض کیا جاتا ہر
کہ برگ جادو نے قاسم وسماک کو تخت سحر پر ڈال لیا یہ دونون جوان مسلسل ومطوق
زنجیرین ہلاتے ہوئے ہر مرتبہ سماک عرض کرتا ہر ای شہریار سمجھ مین نہین آتا کہ کیا
معرکہ ہر مین تو ایک جھگڑا اچھیلا تا ہون اگر بن پڑا تو برگ جادو کی گردن لیتا ہون
قاسم نے کہا بھئی تمکو اختیار ہی سماک نے چیخنا شروع کیا ادھر امزادی ٹھہر جا
ارے تخت کو اس پہاڑ پر اُتار میرا پاخانہ نکلا جاتا ہر اگر آقا اس تخت پر نہ ہوتے
مہلت کر لیتا لیکن آقا کے سامنے ایسی بے ادبی نہین چاہیے برگ جادو نے جب
یہ گالیان سنین تخت اُتارا کہا کیون رے تو ہمکو گالیان دیتا ہر ایک طمانچہ مارون
کہ سر اُڑ جائے لیکن ضبط کرکے تخت کو پہاڑ پر اُتارا تخت کو رکھکے کہا کیون او عیار

کیا کہتا ہی تونے تو تنگ کر ڈالا یہی جی چاہتا تھا کہ تخت کو چھوڑ دون کبھی جی چاہتا ہی کہ ایک
گولہ باش کا مار دون کہ سر تیرا چھٹ جائے لیکن حکم مالک کا خیال رہا ہمشیرہ نے کہدیا تھا کہ
ان لوگون کا خیال رکھنا یہ لوگ خاندان عالی سے ہین اس وجہ سے تامل کیا سماک نے کہا
ملکہ یہ ایسا کڑا پیادہ ہی کہ اس سے زور نہین چلتا اس زور سے پاخانہ لگا ہی کہ کچھ نہین بن پڑتا
جب تو ہیچا بیٹا ضبط جب کیا جاتا ہی کہ انسان سے ہو سکے ہمسے نہین ضبط ہو سکا اب احسان
کرکے کیون تڑاق ہو کنارے جاؤن مین پاخانہ پھر ونگا تم ہٹ جاؤ مین پاخانہ پھر دون
ہم کہتے ہین تم ہٹی نہین ہم یہین پاخانہ پھرنا شروع کر دینگے مگر تو تو بڑی بیحیا معلوم ہوتی ہی
یہ کہکے سماک نے پائجامہ کھولا برگ جادو گھبرائی کہا ارے ذرا ٹھہر جا سماک نے کہا
ارے پھر کیا کرین تم ہٹتی نہین بیغیرت ہو تھیہار دیکھو گی دیکھو تو کیا اچھا ہی تمھارے جسم
پر ٹھیک اتریگا یہ جو سماک نے کہا برگ جادو بہت جھلائی جھلاکے سماک کو ایک طمانچہ
مارا وہ طمانچہ مارنا تو قیامت ہو گیا سماک تھر تھر کانپا تھرا کے زمین پر گرا منھ سے نیلا نیلا
پانی نکلنے لگا کان کی لوین پھر گئین ناک کا بانسا پلٹ گیا آنکھون مین سیاہی غائب سفیدی
ظاہر زمین پر ایڑیان رگڑنے لگا قاسم یہ حال دیکھکر بیقرار ہو کر رونے لگے اب تو
برگ جادو بھی گھبرائی کف افسوس ملنے لگی ایک دم بھر کے بعد منکا ڈھلگیا طائر
ارواح قفس جسم خاکی سے نکلگیا قاسم چیخین مار کر رونے لگے برگ جادو حیران
ہو گئی کہ یہ کیا ستم ہو گیا برگ جادو بھی سر پیٹنے لگی قاسم نے کہا او ظالم کیون سر پیٹتی ہی
میرے عیار کو تو نے مار ڈالا میرا بازو توڑا اور پھر روتی ہی تجکو کچھ خوف خدا نہ آیا یہ سنکر
برگ جادو گھبرا گئی اور کہا ای شہریار مین نے تو آہستہ سے طمانچہ مارا یہ نہ سمجھی تھی کہ
اسکا دم نکل جائیگا قاسم نے کہا کہ دبلا پتلا قید خانے کی جفا اٹھائے ہوئے تو نے
بیدردی سے طمانچہ مار دیا برداشت اسکو نہ ہوئی برگ جادو نے کہا ای شہریار اب
کیا کیا جائے مجکو یہی تردد ہی کہ اب کوہ مقناطیس یہان سے دور ہی قلب خود بخود [illegible]
ابھی لونڈی کو وہان چلنا ہی آپ چلکر وہان کی سیر کیجیے قاسم نے کہا ہمکو وہین جا کر
چھوڑ دو گی برگ جادو نے کہا مین مفصل حال آپ سے وہین کہونگی جب آپ باطمینان
تمام بیٹھین گے تو کہونگی اس وقت حال ظاہر کرنیکا مجکو حکم نہین ہی قاسم بہت بیقرار
ہین سماک کے منھ پر منھ رکھے ہوئے رو رہے ہین کبھی پکارتے ہین ای یار وفادار وای
مونس غمگسار اس وقت مین تمنے ہمارا ساتھ چھوڑا ہماری محبت سے منھ موڑا کچھ یہ بھی
خیال نہ کیا کہ ہم کس حال مین ہین اکیلا اکیلی ہمسے آنکھین پھیر لین یہ بھی خیال نہ کیا کہ ہمارے
آقا قید ہین اب قید مین کون ہماری خبر لیگا برگ جادو جھکی کھڑی ہی اور کانپ رہی ہی
آخر اسنے قاسم سے کہا کہ ای شہریار موت سے سب مجبور و لاچار ہین آپ تامل کیجیے
سیر کیجیے آپ کی اگر قضا آتی تو آپ کیا کرتے نہین معلوم کسکی کس وقت قضا ہے اس
راز سے بھی کوئی آج تک آگاہ نہ ہوا جس وقت تک انسان کا دم نکلنے کو ہوتا ہے

یہی چاہتا ہے کہ کوئی ایسی دوا ملجائے کہ طبیعت ٹھہرے اسی واسطے حکیم کہتے ہین کہ بیمار
کے منھ پر کسی شی کا ذکر نہ کرو ایسا نہو کہ اُسکا قلب اُلٹ جائے برگ جادو نے قاسم سے
کچھ اشارہ کیا قاسم نے بھی کچھ باتین کین کہا ای برگ بڑے افسوس کی بات ہے کہ
ہمارے یہان دفن کرنے کا دستور ہی صندوق شامیانہ ہوتا غربت مین انکو دفن کردیتے
اب یونہین لاشہ چھوڑ کے چلے جائین غیرت وہمت تقاضا نہین کرتی کہ ہم انکو یونہین
چھوڑ جائین کوئی تدبیر دفن کرنے کی واجب ولازم ہی یہ کہکے قاسم نے چاہا کہ جوڑ کے
بٹور کے دفن کی تدبیر کرین مگر تقدیر نہین چاہتی خیر چلتے لپٹ کے لاش سے خوب رو کے
کہا لو بھائی خدا حافظ ہم جاتے ہین تمھین خدا کے سپرد کیا اور فرمایا ای برادر یہ راہ
سخت وصعب سب کو درپیش ہی کوئی آگے کوئی پیچھے اس راہ سے کسی کو انکار نہین بڑے
بڑے شاہان جلیل حکیم و ندیم جب انتقال کا وقت آیا کچھ نہ بن پڑا سر جھکائے چلے گئے
نہ حکیم نے روکا نہ کچھ طبیب کر سکا ای شاہزادہ خاور سیاہ صبر کیجیے اگر نہ صبر کیجیے گا
تو اور زیادہ طبیعت بیتاب ہوگی قاسم ہرچند چاہتے ہین مین نہ رون مگر نہین ممکن
دل بھرا آتا ہی باغ مین پہونچتے ہی یہ فساد ہوا کہ اس وقت تک خیال ہی برگ جادو
نے بتعجیل سحر کیا قاسم کو بیہوش کرکے تخت پر ڈالا سوچی کہ طرف کوہ مقناطیس کے چلون
تخت کو ہاتھ پر اُٹھا لیا لیکر قاسم کو کوہ مقناطیس پر چلی اسکے جانے کے بعد سمک
اُٹھا یہ بھی اُسی سمت چلا یہ خیال ہی کہ اس سے قبل پہونچون کوئی ایسی عیاری ہو کہ برگ
بھی مان جائے اور مطلب بھی نکل آئے کسی طرح اسکو قتل کرون اور اپنے آقا کو رہا کرون
سمک یلداقی یہ سوچتا ہوا جاتا ہی برابر کوہ مقناطیس کے پہونچا سمک تو اس فکر
مین ہی برگ جادو نے قاسم کو لا کر اُتارا جمال بیمثال دیکھکر گھبراتی ہی یہی خیال ہی
کہ اس ماہتابان کو کیونکر مٹا دون پتھر کا کلیجہ ہو تو اسکو قتل کرون کاش کے جلاد ہوتا
کہ جسکا یہ پیشہ ہی وہ قتل کرتا مین کیا تدبیر کرون کسی وجہ مین اس ظالم سے تکرار ہو
اُس تکرار مین تلوار کا ہاتھ مارون کبھی کوئی باعث ایسا نکلے کہ اس وجہ مین تکرار بڑھے
برگ جادو ٹہل رہی ہی کہ کسی صورت مین تکرار کرکے قتل کرے قاسم پوچھتے ہین
کہ کیون ای برگ جادو ہمین یہان کس واسطے لائی ہی برگ جادو نے کچھ جواب نہ دیا
جب قاسم نے بہت کہا تو اسنے جواب دیا کہ ایک ضرورت ہی مین عرض کرونگی قاسم
بھی حیران ہین کہ یہ کیا معرکہ ہی سمک یلداقی کا تو ضرور خیال ہی کہ عیاری کرکے نکلگیا
یقین ہی کہ آئیگا مگر یہ کس واسطے مجکو یہان لائی ہی کیا چھوڑ کے چلی جائیگی شاید ایسا ہی ہو
ناحق کو مجھسے خفا بھی ہوئی اس سوچ مین بیٹھے ہین برگ جادو ٹہل رہی ہی یہی سوچ
رہی ہی کہ اس ماہتابان کو کیونکر مٹاؤن کیا حیلہ کرون کہ ایک طرف سے آواز آئی
ارے ہمارے پہاڑ پر کون ٹہل رہا ہی یہ مقام تو کسی کے آنیکا نہین یہ مقام گذرگاہ
بزرگان دین ہی خداوند سامری و جمشید اس مقام پر آتے ہین اور کلمات سخت

کہے کہ ارے یہ تو کوئی عورت معلوم ہوتی ہی اسکے واسطے ببول کی بے جھلی لاؤن گستاخ
کو خاک مین ملاؤن ای پہاڑ تو نے کیون جگہ دی شیر بنکے کھالے اسکو برگ جادو
نے پلٹ کے دیکھا کہ ایک ساحر کالی کالی صورت مار سیاہ تڑپتا ہوا ہاتھ مین
اُسکو چرخ دیتا ہوا زبان پر کلمات ناشائستہ او پہاڑ اس حرامزادی کو نگل جا
سر سے آگ لگے سراپا مثل ہیزم خشک جلے او پہاڑ آج تجھپر بھی آفت نازل ہوگی
برگ جادو نے کہا میان ساحر صاحب اسقدر کیون خفا ہوتے ہو ذرا تامل فرمایئے
ہم لمحہ بھر کو ٹھہر گئے چلے جائینگے آپ اسقدر غصہ کیون کرتے ہین آخر یہ کیا مقام ہی
جو یہان کوئی نہین آتا ساحر نے کہا تمھارے باپ سامری و جمشید یہان آتے ہین
اس پہاڑ پر کسی کو آنے کی اجازت نہین ہی میان بی بی دونون آتے ہین تجھے سوجھتا نہین
وہ دیکھو سامرن ٹہل رہی ہین ایک سور اور چند بچے ٹہل رہے ہین برگ جادو اُدھر
پلٹی ساحر نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے ارے کہکر برگ جادو پلٹی سمک نے حباب
مارا بیہوش کر کے فوراً سر کاٹ ڈالا مرنا برگ جادو کا ہنگامہ برپا ہوا آواز آئی کشتی مر
نام من برگ جادو بود قاسم و سمک پہاڑ سے اُترے ایک نخل کے سایے مین آکر
کھڑے ہوئے فرما رہے ہین کہ ای سمک یلداقی شکر ہی کہ سرحد طلسم سے نکل آئے مگر ہم پھر
سرحد مین جائینگے کچھ سامان ممکن ہو کیون ای سمک کیا تدبیر کرین سمک کہتا ہی حضور
یہان تشریف رکھین مین کہین سے مرکب تلاش کر کے لاؤن اُسپر سوار ہو کے چلیے
اور سامان بھی موجود ہو جائیگا سب پروردگار لشکر وغیرہ ممکن کر دیگا قاسم نے کہا
اچھا جاؤ مگر بھئی کیا بے سامانی ہی ہتھیار بھی پاس نہین اور یہ جو سامنے قریہ معلوم ہوتا ہی
جا کر زمیندار پر دست انداز ہو سمک چاہتا ہی کہ قاسم سے رخصت ہو کر طرف
قریے کے جائے کہ صحرا سے گرد اُڑتی دیکھا آگے آگے پچاس علم نشان پچاس ہزار
سوار کا علم کے پھریرون پر تعریف لات و منات مرقوم آمد فوج کی دھوم قاسم
فقط ایک کرتہ جسم مین پہنے ہین کھڑے دیکھ رہے ہین کہ علمدار سامنے سے گذرے
بعد علمدارون کے دیکھا ایک تاجدار پشت مرکب پر سوار پشت پر پچاس ہزار سوار
و پیدل گھوڑے کو مہمیز کیے ہوئے آتا ہی نیزے سبھون کے ہاتھ مین معلوم ہوتا ہی
کہ کسی جنگ پر جاتے ہین اُس بادشاہ کی نگاہ جو جمال بے مثال قاسم پر پڑی دیکھا
زیر نخل ایک جوان آفتاب مثال خورشید جمال سر برہنہ پریشان کھڑا ہی تماشا فوج کا
دیکھ رہا ہی حیران ہو کر اس جوان نے شاطر سے کہا دیکھ تو زیر نخل یہ کون جوان کھڑا ہی
جلد اسکا نام دریافت کر عیار اسکا محیل حیلہ ساز لباس عیاری سے آراستہ
قریب قاسم کے آیا جمال جہان آرا دیکھکر دنگ ہو گیا منھ سے بات نہ نکلتی تھی
قاسم نے پوچھا کہ ای عیار کیا تیرا مطلب ہو عیار نے کہا ہمارے آقا شکوہ زرین قبا
جرأت و شوکت مین یکتا شاہان طلسم کا اسکے نام نامہ آیا پسر حمزہ بدیع الزمان نے

کچھ ملک فتح کر لیے ہین حکم ہوا ہی ہمارے آقا کے نام کہ پسر حمزہ کی مشکین باندھکے روانہ کرو
اسی جنگ پر جاتے ہین قاسم کو یہ سنکر غیرت آئی کہ یہ مقابلے مین اُس کشتی گیر کے
جاتا ہی نام کا چھپانا شیوۂ جرأت سے بعید ہی اگر سُنے گا تو طعن و تشنیع کریگا یہ سوچکر
فرمایا کہ شکوہ سے کہدو کہ شاہزادہ خاور سپاہ اتفاق سے یہان آ گئے ہین
زیر نخل کھڑے ہین عیار نے جاکر جو شکوہ سے کہا شکوہ زرین قبا خوب ہنسا کہا
لو بحشم بدیع الزمان کا یہان بلا پہلے انکو تو گرفتار کر لو پھر اُس سے بھی چلکر مقابلہ
کرینگے ایک سوار کو اشارہ کیا کہ جاکر نیزے پر اُٹھا لے وہ سوار گھوڑے کو کڑکا کے
قریب قاسم کے آیا کہا ای جوان مجکو تیرے حال پر رحم آتا ہی آقا بلاتے ہین چلا چل
وہ خود دہاڑ رہین کچھ نہ کہینگے کیا عجب ہی کہ آزاد کر دین قاسم نے کہا کیا جھک مارتا ہی
سوار نے گھوڑا بڑھایا نیزہ مارا قاسم نے سنان نیزہ بچاکر اُسکو پر ہاتھ ڈالکر جھٹکا مارا
نیزہ چھین لیا اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا قاسم نے اپنے کو بچایا قبضے پر اُسکے ہاتھ ڈالدیا
تلوار چھین لی ٹانگ پکڑکے اُسکو زمین پر کھینچ لیا آپ جست کرکے پشت مرکب پر آئے پشت
مرکب پر سوار ہوکر نعرہ کیا نعرۂ قاسم
ملک قاسم آن شاہ خاور سپاہ
زنم تیغ برابر و نیزہ بماہ
ز آب دم تیغ شستم زمین
ہمہ باختر شد بزیر نگین
تلوار پکڑ کر فوج شکوہ زرین قبا
پر جا پڑا پانچ سات افسر مار کر ڈالدیے سمک بھی لڑائی مین مصروف ہی حقہ ہائے
آتشبازی مار رہا ہی کسی پر کمند مار دی کسی کو حباب مار الپشت پر اپنے آقا کے کسی کو
آنے نہین دیتا شکوہ نے جو یہ رنگ دیکھا پکار کر آواز دی یارو ہٹ جاؤ مین
اکیلا اس جوان کو مارے لیتا ہون یہ کہکے جا پڑا سوار و پیدل الگ ہو گئے شکوہ
خبردار خبردار کہتا ہوا سامنے آیا قاسم نے بسبب زرہ نہ ہونے کے کئی زخم بھی
کھائے ہین اُسنے نیزہ مارا قاسم نے چند طعن مین نیزہ ہوائی کیا اُسنے ہاتھ تلوار کا
مارا قاسم نے بازو بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین کے الگ پھینکدی کمر زنجیر
مین ہاتھ ڈالکر قاش زین سے شکوہ زرین قبا کو اُٹھا لیا اُسنے آواز دی الامان
عیار نے بھی اُسکے اشارہ کیا کہ اس وقت کچھ عذر نہ کیجیے شکوہ نے کہا کہ اے
شہریار مین مسلمان ہوتا ہون قاسم نے ہاتھ سے رکھدیا کمر سے کلمہ پڑھکے بجگر
مسلمان ہوا فوج والون کو بھی اشارہ کردیا سب افسر آکر قدمون پر گرے قاسم
و سمک کو باعزاز طرف اپنی بارگاہ کے لیچلے سمک نے قاسم سے عرض کی اے
شہریار یہ مکار معلوم ہوتا ہی عیار سے کچھ اشارے ہوتے تھے قاسم نے فرمایا جو مکر و فریب
کریگا ویسا بدلا پائیگا شکوہ زرین قبا قاسم کو لیے ہوئے بارگاہ مین آیا خدمتگذاری
کر رہا ہی جب جلسہ جم چکا تو جام شربت لیکر سامنے آیا عرض کی ہمارے خاندان کا دستور
ہی کہ ہمارے ہاتھ سے شربت نوش فرمائیے تب ہم جانین کہ حضور نے ہماری خطا معاف فرمائی
قاسم نے وہ جام پیا اُس شربت مین بیہوشی ملی ہوئی تھی پیتے ہی دماغ گردش کرنے لگا ادھر

سمات کو اسکے لوگون نے گرفتار کرلیا یہان ہاتھون ہاتھ قاسم کو بھی پکڑ لیا گرفتار کرکے مسلسل و مطوق کیا شکوہ زرین قبا نے کہا اس جوان نے غضب ہی کیا تھا حقیقت مین جو سُنتے سمجھے کہ پسران حمزہ بلاے روزگار ہین آج آنکھون سے دیکھا کیون صاحبو یہ اُس جوان کا بھتیجا ہی جسپر مین سنگ کشی کرکے چلا ہون وہ اس سے زیادہ زبردست ہوگا واقف کارون نے کہا ای شہنشاہ پسران حمزہ سب صاحبان طاقت و قوت ہین اسنے کہا تو ایک عرضی مین خدمت مین شاہان طلسم کے روانہ کرتا ہون مضمون اُسکا یہ ہو کہ ای شہنشاہ طلسم غلام نے راہ مین قاسم و سمات کو گرفتار کیا چار پہر کشتی لڑا مجکو یقین تھا کہ غالب نہ آؤنگا مگر آپ کا اقبال شریک ہوا کہ قاسم کو گرفتار کیا اور بجرأت زیر کیا لیکر خدمت مین حاضر ہوتا ہون بدیع الزمان کے واسطے جو حکم ہو اب خیال مین آتا ہی کہ وہ اسکا چچا ہی اس سے زیادہ زبردست ہوگا اگر مناسب وقت ہو تو ایک ساحر کو کہ سحر مین کامل و اکمل ہو میرے پاس روانہ کر دیجیے کہ مین اُسکو اپنے ساتھ لیکر بر سر بدیع الزمان جاؤن وہ ساحر میرا زور بڑھائے اُنکا زور گھٹائے مین زیر کرلونگا سب کو لیکر خدمت مین آؤن یہ عرضی لکھکر ایک واقف کار کو دیکر روانہ کیا دربار سحر العجائب و مصر الغرائب کا ذکر کیا جاتا ہی کہ شاخسار جادو روتی ہوئی سامنے دونون کے آئی عرض کی ای شاہان طلسم فریاد ہی عجب معرکہ گذرا مینے برگ جادو کو ساتھ قاسم کے روانہ کیا تھا اُسکے ہاتھ کا بنا ہوا گلدستہ ابھی جلگیا معلوم ہوتا ہی کسی نے بہن کو میری مارا سحر العجائب و مصر الغرائب حیران ہین کہ دونون قید مین تھے سحر مین برگ جادو کے مبتلا تھے نہین معلوم برگ جادو کیونکر قتل ہوئی یہ سوچ رہے ہین کہ وزیر و امیر سب بیٹھے ہین ہر ایک کا یہی قول ہی کہ حضور سمجھ مین نہین آتا کہ کیا معرکہ گذرا یہ ذکر تھا کہ ایک چوبدار نے بڑھکر عرض کی کہ نامہ دار شکوہ زرین قبا در دولت پر حاضر ہی امیدوار ہی کہ دستگیری فرمائی جاوے ساحر کو جلد روانہ کیجیے سحر العجائب نے کہا لو اب احوال معلوم ہوا مگر برگ جادو کے قتل کا پتہ نہ لگا خیر کسی طور قتل ہوئی پکار کر آواز دی تم مین سے ایک ساحر واسطے مدد شکوہ زرین قبا کے جائے صمصام جادو ایک جادوگر مصاحبان سحر العجائب سے اُٹھا عرض کی غلام بہت خوبصورتی سے شکوہ کو لڑوائیگا حضور کسی کو ثابت نہ ہونے پائے کہ ساحر بھی ساتھ ہی یا نہین اس لطف سے سحر کرونگا اُسی وقت پانچ ہزار ساحر اسنے اپنے ساتھ لیے صمصام تخت پر سوار ہوکر چلا مگر شکوہ کا حال عرض کیا جاتا ہی کہ قاسم کو گرفتار کرکے ساحر کے انتظار مین اُسی مقام پر فروکش ہی نہایت قاسم کے گرفتار کرنے سے خوش ہوا لاغر اسکو پہاڑ پر برگ جادو کا بھی معلوم ہوا کہ برگ کو یہ مار کر نکل چلے تھے خوب مین وقت پر پہونچا ساتھ والے بھی تعریف کر رہے ہین کہ صحرا سے گرد اُڑی اُسکو شکوہ دیکھنے لگا دیکھا ایک جوان نہایت قوی تن قوی من کرگدن پر سوار پشت پر

بارہ ہزار سوار و پیدل روار دی کرتا ہوا آتا ہی شکوہ نے کہا بھائی صاحب آتے ہین
مقبول زرین قبا شاید براے شکار آئے ہین حقیقت مین مقبول کے ساتھ پہلے
قراول میر شکار ہین اسکو بھی خبر ملی کہ بھائی صاحب کا لشکر یہان فروکش ہی شکوہ
زرین قبا واسطے استقبال کے نکلا مقبول زرین قبا بھی گینڈے سے کو دپڑا شکوہ
بھائی کو لیکر بارگاہ مین آیا مقام صدر پر جا دی مونچھون پر تاؤ پھیرنے لگا کہا
بھائی صاحب آپ نے سنا براے مقابلہ بدیع الزمان چلا تھا نبیرہ حمزہ ملگیا
میرے اُسکے مقابلہ پڑا جب نوبت کشتی کی آئی تو مین نے ایک طمانچہ مارا چرخ کھا کے
گرا مین نے مشکین باندھ لین اب مین نے شاہان طلسم کو عرضی لکھی ہی دیکھون وہانسے
کیا جواب آتا ہی مقبول زرین قبا ہنسنے لگا کہا بھائی قاسم نام ہی کہا حضور ہان
سرفتنہ ملک سنجان و باختر نہین معلوم وہان کے پہلوان کیسے تھے جو اسکے
ہاتھ سے زیر ہوگئے مین نے تو ایک طمانچے مین زیر کیا مقبول نے کہا ذرا بلواؤ تو مین
کچھ اُس سے ذرا باتین کرونگا شکوہ نے کہا مین خود جا کر لاتا ہون قید مین قاسم
بیٹھے تھے کہا اے جوان سن میرا ارادہ تھا کہ خدمت مین شہنشاہ طلسم کے بیجاؤن مگر اب
قید سے رہا کردونگا مین نے بھائی صاحب سے کہا ہی کہ مین نے ایک طمانچے مین زیر کیا
وہ جو پوچھین تو اقبال کرنا وہ چلے جائینگے تو مین تمکو قید سے چھوڑ دونگا تمھاری جان بخشی
کردونگا قاسم نے کہا بہت خوب شکوہ نے داروغہ سے کہا قاسم کو لیکر دربار
مین آؤ جیسے ہی دربار مین شکوہ زرین قبا کے آئے مثل اہل اسلام کے قاسم
نے صاحب سلامت کی مقبول نے کہا اے قاسم کیا بل کرتے ہو میرے بھائی نے
تمکو ایک طمانچے مین زیر کیا قاسم نے مسکرا کے کہا ایسا ہی ہوگا مقبول نے کہا
مجکو یقین نہین آتا آپ کی جرأت مین کتابین دیکھین ملک سنجان پر شبخون کیسے
کیسے مارے ہر روز ایک پہلوان نامی کو قتل کرکے نکلجاتے تھے مین کیونکر یقین لاؤن
قاسم نے کہا نہ ہوگا شکوہ نے کہا او جوان اب کیون مکرتا ہی صاف صاف
کہدے مقبول نے کہا آپ کو قسم ہی صحیفہ ابراہیمی کی سچ سچ کہیے کہ آپ کس طرح
گرفتار ہوئے قاسم نے کہا اے مقبول مجکو برگ جادو اس پہاڑ پر قتل کرنے کو
لائی تھی میرے عیار نے عیاری کرکے اسکو مارا مین پہاڑ سے اُترا اسقدر بے سامان
تھا کہ کلاہ تک سر پر نہ تھی اسنے ایک سوار کو اشارہ کیا مین نے سوار کو مار کر
سلاح و مرکب لیا سو افسر اسکے لشکر کے میرے ہاتھ سے مارے گئے انکی بھی
مین نے گردن لی یہ مکرے مسلمان ہوئے بیہوشی دیکر مجکو پکڑا ہی اُسپر ناز کرتے ہین
صاف صاف تو یہ ہی مقبول نے کہا کیون شکوہ یہ یا وہ گوئی کیسی آہنگر دن کو
بلواؤ انکی قید کاٹین ہم مقابلہ کرکے زیر کرینگے شکوہ تو جھلانے لگا کہا بھائی صاحب
یہ سراسر جھوٹ کہتا ہی مقبول نے کہا اب آپ خفا نہ ہو جیسے ہم انکو زیر کرکے تمھارے

حوالے کرینگے یہ کہکے آواز دی آہنگرون کو بلاؤ قاسم نے کہا ای مقبول اگر وقت رہائی ہمارا
آگیا تو آہنگرون کی کیا ضرورت ہی یہ کہکے قاسم نے قید کو توڑ ڈالا جسم سے خون بہنے لگا
مقبول ہان ہان کرتا ہوا اُٹھا کہا ای شہریار یہ جلدی کیون کی اب آپ دس پانچ روز آرام کیجیے
جب آپ بصحت و عافیت ہونگے تو سب حال عرض کیا جائیگا قاسم نے فرمایا کہ اے
مقبول زرین قبا کچھ اسکی ضرورت نہین جو طاقت پروردگار نے مرحمت فرمائی ہی وہ جسم
مین ہر وقت موجود ہی ہم بھی بر سر راہ ہین چاہتے ہین ہمارے تمھارے جلد فیصلہ ہو جائے
مقبول زرین قبا نے عرض کی کہ میرا تو یہ اعتقاد ہی کہ شاید اگر حضور پر غالب آؤن اپنے
لشکر کا بادشاہ بناؤن اگر حضور غالب آمین خواہ قتل کرین خواہ بخشین جو رائے اقدس
مین آئے اُسی وقت مقبول زرین قبا نے اکھاڑا تیار کرایا مگر شکوہ زرین قبا غصے
مین کانپ رہا ہی اپنے ساتھ والون سے کہ رہا ہی کہ مین بھائی صاحب کی بھی گردن لونگا
کیا انکو چھوڑ دونگا خوب اس وقت باتین بنا رہے ہین بڑے پہلوان بنکر بیٹھے ہین اکھاڑا
تیار ہوا مقبول زرین قبا نے عرض کی اکھاڑا تیار ہی قاسم اُٹھ کھڑے ہوئے
مقبول کو ساتھ لیکر اکھاڑے پر آئے اب تو مقبول زرین قبا نے چٹ لنگوٹ کسا
اکھاڑے مین اُترا گیارہ ڈنڈ پیلے کہا ای شہریار آئیے قاسم وہی کرتہ شبخوابی کا
پہنے ہوئے اکھاڑے مین پھاندے کہا ای برادر آؤ ہمارے تمھارے امتحان ہو جائے
مقبول زرین قبا سامنے آیا بایان ہاتھ بڑھا کر بایان ہاتھ پکڑا داہنا ہاتھ گردن پر
رکھا قاسم کو معلوم ہوا کہ پہلوان زبردست ہی اکثر ایسو نسے مقابلہ پڑا ہی جب قاسم
نے ہاتھ گردن پر مقبول زرین قبا کے رکھا بوے کبر جو کاسۂ دماغ مین بھری تھی نکلگئی
جی مین کہتا ہی دیکھیے کیا ہو حقیقت مین یہ لوگ شیران دشت نبرد ہین انپر غالب آنا
بہت مشکل ہی کشتی ہونے لگی شام تک اُلجھ اُلجھ کے قاسم سے لڑا ادھر رنگ آفتاب
زرد ہوا زوال زور مقبول ہونے لگا کہا ای شہریار ایک زور اخیر کرتا ہون قاسم
نے فرمایا بسم اللہ مقبول قاسم کو ریل کے لیچلا پانچ سات قدم پر لا کے ہکہ مارا بایان
گھٹنا قاسم کا جھکا قاسم نے لنگر مار الغیث پاتمک غرق ہوئے اوپر آکر مقبول چھا یا
کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کے کیسے کیسے زور کیے کہ اگر پہاڑ پر کرتا تو زمین سے اکھیڑتا مگر
لنگر مین اس کوہ وقار کے حس و حرکت نہ پائی تھک کے ہاتھ اُٹھا لیا کہا اے
شہریار اب آپ کے زور کا مشتاق ہون قاسم ریل کے لے دوڑے جس قدم
تک یون ریل کے لائے جیسے پتہ باد تند سے اُڑتا ہی جس قدم پر لا کے ہکہ مارا دونون
گھٹنے مقبول زرین قبا کے آشنا بزمین ہوئے چاہا لنگر قایم کرے ان حریف زبردست
لنگر کب جمنے دیتا ہی دونون ہاتھ ستون کیے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اللہ اکبر کی صدا
کہی پہلے زور مین تا بہ گھٹنہ دوسرے زور مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کیا
شکوہ زرین قبا تھر تھر کانپ رہا ہی مقبول نے پکار کر آواز دی ای شہریار جسطرح سر سے

بلند کرتے ہین اُسکو زمین مذلت پر نہین گراتے ہین قاسم نے بسہولیت زمین پر رکھدیا مقبول
گرد پھرا قاسم نے کلمہ تبلایا کلمہ پڑھکر بصدق دل مسلمان ہوا پلٹ کر بھائی سے کہا کہ بھائی صاحب
آپ بھی مشرف باسلام ہوجیے کیا چپکے دیکھ رہے ہین اگر کچھ دعوی ہے تو آقا کا مرتبہ تو بہت ہے
اس غلام سے امتحان ہوجائے تمھارا دل تردد مین نہ رہے اب اگر مکر کروگے تو سزا ے
کامل پاؤگے شکوہ نے کہا نہین بھائی صاحب مین تو دل وجان سے غلام ہون جس سے
آپ زیر ہوئے اُس سے مین کیا لڑسکتا ہون شکوہ نے پھر کلمہ مکر سے پڑھا شب کو
صحبت مین لیکر آیا دوڑ دوڑ کے خدمت کرنے لگا پکار رہا ہی شراب وکباب لاؤ گلابیان
لاکر سامنے چن دین کشتیان کباب کی سامنے رکھین اول جام بھر کے سامنے اپنے بھائی
کے لایا کہ بھائی صاحب آج مجکو بڑی خوشی ہی مین اپنے ہاتھ سے سب کو شراب پلاؤن
عیار اسکا محیل حیلہ ساز میخانے مین ہی بیہوشی ملا ملا کر شراب بھیج رہا ہی مقبول نے
جام پیا قاسم سے کہتا جاتا ہی بھائی صاحب کی خطا کا خیال نہ کیجیے گا قاسم کہتے جاتے ہین
ہمارا یہ دستور نہین جو کیا وہ کیا مگر اب کوئی مکر نہ ہو شکوہ زرین قبا کہتا ہی آقا اب تو
مین اپنے بھائی کی پیروی مین ہون دونون قلعون پر چلکر قبضہ کیجیے شکر ہی کہ آپ ایسا
آقا ہمکو ملا غنچہ سربستہ آرزو کھلا دل کو خوشی ہی جان ودل سے نثار ہون عجب ہنگامہ
ہی سردار بھی اسکے مصروف بہ حیلہ بازی یہ آمادہ شعبدہ بازی ایک دم بھر مین
اس ملعون نے سب کو شراب پلائی سمک نہ پیتا تھا اسکے دل کو کھٹکا تھا شکوہ نے
قاسم سے شکایت کی کہ دیکھیے آپ کے عیار صاحب مجکو نہین سرفراز فرماتے
قاسم نے جھڑک کر کہا کہ بھئی شراب پیو اگر نہین بھی جی چاہتا تو اُسکی خوشی پیو ہم اپنے
احبابون کی دلشکنی نہین چاہتے لاچار سمک نے بھی شراب پی باہر ملازمان کہ مقبول
کو بھی ملازمان شکوہ نے شراب پلائی مگر چند کس کہ طریقے سے سمجھ گئے تھے پیشاب کے حیلے
سے نکل گئے ایک جانب آوارہ ہوکر بھاگے یہان دو ہی گھڑی مین رنگ محفل دگرگون ہوا
سب سے پہلے مقبول زرین قبا بلبلا کے اُٹھا کہتا ہوا کہ ای شہریار کوئی مجکو آسمان پر
لیے جاتا ہی سمک بھی کانپ رہا تھا اتنا پکار کر کہا کہ آپکے بھائی صاحب نے پھر دغا کی
مگر کیا مقبول بگڑ کے اُٹھا کہ او باغی کہان جائیگا اُٹھتے اُٹھتے گرا قاسم اُٹھے یہ بھی
گرے اب تو میدان رسالہ دار جو اُٹھا وہ گرا شکوہ زرین قبا نے پکار کر آواز دی
ہان یارو سب کو گرفتار کرلو ایک دم بھر مین آہنگرون نے آکر سب کو مسلسل ومطوق کیا
باہر اہلیان فوج گرفتار ہوئے کچھ کم پانچ ہزار آدمیون کو مسلسل ومطوق کیا اُسی وقت
سب کو ارابے پر سوار کیا ساتھ والون سے کہا کہ اب مین جواب عرضی کا بھی انتظار
نہین کرتا مین نے نمک شاہی کا پاس کیا بھائی کا بھی خیال نہ کیا جو شاہ کا دشمن ہے
وہ ہمارا رہزن ہی شاہ کے سامنے میان مقبول زرین قبا کو قتل کرونگا جلادی کا
کام میرے متعلق ہی سب کہتے ہین آپ نے بڑا کام کیا میان مقبول نے تو بڑا غضب کیا تھا

رہا بھی کر دیا مقابلے کو بھی موجود ہوئے زیر ہوتے ہی مسلمان ہو گئے یہ نہ خیال آیا کہ ہمنے شاہ
کا نمک کھایا ہی شاہ بھی وہ شاہ کہ جنھون نے سلطنت بجبر لی کس تکلف کا انتظام ہی تمام
طلسم مین یہی ہنگامہ ہی کہ ایسا سلطنت کا انتظام کبھی نہ ہوا تھا خود وہ سمجھے کہ میان
کوکب روشن ضمیر نے کبھی خواب مین نہ دیکھے تھے ایسون کی سلطنت سے انکار کرنا ایک
غلام اگر انکا آجائے ان ایسے دس ہزار کو گرفتار کر لے راتی راتا شکوہ زرین قبا نے
کوچ کیا منظور ہی دو منزلہ سہ منزلہ کر کے ملتا دن اب حال شاہزادہ بدیع الزمان کا
لکھا جاتا ہی کہ قلعہ سہمانیہ سے کوچ کر کے تین منزلین برابر طی کین چوتھے دن صحراے
سبزہ زار مین پہونچے بدیع الزمان نے فرمایا ہر چند کہ دن زیادہ باقی ہے مگر
آج بعد کئی دن کے یہ صحراے پر فضا ملا اسی مقام پر اُتر پڑو دو دن لشکر کو آرام لے
سب ساتھ والے پریشان ہو رہے ہین اگر راہ کی خستگی غالب رہیگی طبیعت جفاے
تازہ سہیگی مقابلے مین شاہان طلسم کے یہ خستہ و شکستہ کیا کر سکین گے سب خوش
ہو گئے پندرہ جش سردار گرد شاہزادے کے سب ملے ہوئے بارگاہ کا انتظام
کر رہے ہین بارگاہ استادہ ہو رہی ہی شاہزادہ بدیع الزمان کنارے پر ٹہل رہے ہین
کہ صحرا سے گرد اُڑی چند سوار باحال پریشان چلے آتے ہین مگر حیران پریشان
پریشان ہر طرف دیکھتے ہین صورت سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ کہین سے بھاگے ہوئے
ہین اس لشکر کو دیکھکر سامنے سے ہٹ گئے اور گھبرا گئے اور چاہا کہ بھاگین بدیع الزمان
نے سوارون سے اپنے یہ کہا کہ یہ لوگ جو آتے ہین انکو بلا لو پکارکے کہو کہ پلٹ کے
نہ جاؤ دس بیس سوار یہ سنتے دوڑے اُن سوارون کو گھیر لائے وہ بیچارے لرزان
و ترسان حیران و پریشان شاہزادہ بدیع الزمان کو دیکھکر رونے لگے کہتے
تھے ہمارے آقاے نامدار سے بہت صورت ملتی ہی حضور کا نام نامی اسم گرامی
کیا ہی ہم مصیبت زدون کو کیون طلب کیا ہی بدیع الزمان نے فرمایا گھبراؤ نہین
بیان کرو کوئی تمھارا دشمن نہین ہی تمکو محبت بلایا ہی تم لوگ کون ہو کہان سے آتے ہو
سبھون نے عرض کی ای شہریار ہم لوگ مقبول زرین قبا کے ملازم ہین جو بادشاہ
قلعہ گلشن آباد کا ہی اپنے مالک کے ساتھ واسطے شکار کے نکلے اُنکے ایک
بھائی صاحب شکوہ زرین قبا مالک قلعہ چمن زار پہلے ہی سے اُس صحرا مین موجود تھے
نبیرہ صاحبقران شاہزادہ خاور سپاہ کسی وجہ سے قید خانہ طلسم سے نکل آئے
تھے شکوہ نے انکو مکر سے گرفتار کیا اور بھیجا کہتا تھا کہ مین نے بزور پکڑا ہی ہمارے
آقا نے اُس شیر سے مقابلہ کیا بجرأت زیر ہو کر بصدق دل مسلمان ہوئے اُس
مکار نے شراب مین بیہوشی ملا کر سب کو گرفتار کر لیا اب یقین ہی خدمت مین شاہان
طلسم کے لیکر جائیگا وہ دونون نمک حرام بد انجام جنھون نے اپنے مالک کو قید کر لیا
کچھ خوف پیدا کرنے والے کا نہ ہوا نہین معلوم وہ اُنکے ساتھ کس طرح پیش آوین

ہم لوگ کچھ سمجھے کہ اُس جلسے سے بھاگ نکلے آپ کو دیکھکر وہ شیر بیشۂ صاحبقرانی یاد آیا
جی چاہتا ہی آپ کے تصدق ہون قدمون سے لپٹین بالکل وہی صورت سن مین البتہ
کچھ فرق پایا جاتا ہی بدیع الزمان بے اختیار ہو کر رونے لگے فرمایا بھائیو وہ میرے
کلیجے کا ٹکڑا ہی یہانسے کتنی دور ہین عرض کی پہر دو پہر کا راستہ ہی یہ سنتے ہی شاہزادہ
بدیع الزمان نے فضل و قارن کو طلب کیا شاہزادہ سوار ہوا فضل و قارن وغیرہ
بشت ہائے مرکب پر سوار ہوئے یہ خبر لشکر ساحران مین پہونچی کہ شاہزادہ کہین لڑائی
کو جاتا ہی سب تیار ہونے لگے کشیر و رنگین دوڑی ہوئی خدمت مین آئین عرض کی
ای شہریار کہان جانیکا قصد ہی کنیزین ضرور ساتھ چلینگی اُس مقام پر آپ کا گذر
ہی کہ جہان کا بوٹا پتہ سحر و ساحری سے مملو ہی ایسا نہ ہو راہ مین کوئی ساحر ملجائے
سرکار کو آزار پہونچائے کنیزین الگ الگ ساتھ رہینگی بدیع الزمان نے فرمایا
تمھارا کام نہین میرا فرزند ایک مقام پر قید ہو گیا ہی مین اُسکی رہائی کے واسطے جاتا ہون
ایک ایک لحظہ مجھے شاق ہی ہر چند کہ وہ آتش خو شعلہ مزاج جاہلون کے سر کا تاج
مجکو دیکھکے بہت بگڑیگا مجکو اُسکا غصہ بھی گوارہ ہی آپ لوگ لشکر مین رہین خدا چاہتا ہی
تو مین بہت جلد واپس آتا ہون ہر چند کہ کشیر و رنگین نے عجز و انکسار کیا شاہزادے
نے بجز دو ہزار سوار کے اور کسی کو ساتھ نہین لیا چار دن سرداران نامی خود پشت مرکب
پر سوار ہوئے اُن سوارون کو واسطے نشان بتانے کے ساتھ لیا مرکب کو مہمیز کیا وہ
مرکب کہ جو کبھی عکس تازیانے سے بھی آگاہ نہ تھا اُسپر کوڑے پہ کوڑا پڑ رہا ہے
ساتھ والے بگٹٹ گھوڑون کو ڈالے ہوئے عقب مین چلے آتے ہین دن قلیل باقی تھا
پانچ کوس پر جا کے شام ہو گئی سوارون نے عرض کی صحرا کا واسطہ ہی شب کو راستہ
فراموش ہو گا بدیع الزمان نے کہا کہ تم آگے بڑھو پیش رو لشکر ہو مگر رُکنے کا
قصد نہ کرو ایسا نہ ہو کہ وہ قید کو لیکر نکل جائین اگر بھائی رستم سنینگے فرمائینگے
ہمارا فرزند قید تھا تمنے دن رات کا خیال کیا مین اُنکو کیا جواب دونگا وہ سوار
آگے بڑھے شاہزادے سے ہر مرتبہ عرض کرتے ہین درخت نشان کے جو خیال
مین رکھے تھے وہ اس وقت نہین ملتے معلوم ہوتا ہی راہ ہمنے فراموش کی بدیع الزمان
گھبراتے ہین مگر رُکتے نہین چار پہر رات ایک طرح گھوڑون کو ڈالے ہوئے چلے آئے
سحر ایک دشت ہولناک مین ہوئی شاہزادہ بدیع الزمان واسطے نماز کے اُترے
ایک چشمہ پر آکے سب نے وضو کیا نماز ادا کر کے پھر کمر باندھی چاہتے ہین کہ گھوڑون کو
مہمیز کرین لیکن سوار عرض کر رہے ہین حضور جلدی مین راستہ فراموش ہوا بر وقت
آنے کے ہمنے یہ صحراے بلاخیز نہ دیکھا تھا سارے دشت مین ایک چشمہ آب اُسمین بھی
پانی اسقدر قلیل تھا کہ سب ملازمان حضور وضو نہ کر سکے کیچڑ نکل آئی اب ذرا آپ
یہان پر ٹھہر جائیے غلام آگے بڑھ کے دریافت کرین کہ کس طرف جائین کیونکہ منزل

حصول مطلب سے دور ہوتے جاتے ہین بدیع الزمان ٹھہر گئے گھبرا رہے ہین فرمایا
تم لوگ کہتے تھے کہ دو پہر کا راستہ ہے چار پہر برابر ہوئے ایک رنگ مین آئے ابھی تک
منزل مقصد پر نہ پہونچے دیکھیے تقدیر نے کیا چاہا ہے دیکھین وہان تک کیونکر پہونچنا ہوتا ہے
سوارون نے شاہزادے کو ٹھہرایا آپ اُس دشت ہولناک مین دوڑتے پھرتے ہین
نشان نہین ملتا پھر پلٹ آتے ہین کہ اتنے عرصے مین ناگہان پرے سے گرد عظیم بلند ہوئی
ایک لکہ ابر سیاہ گرجتا ہوا ظاہر ہوا قضائے کار صمصام جادو فرستادہ شاہان طلسم
جو برائے مدد شکوہ زرین قبا چلا تھا نمایان ہوا صمصام جادو کی نگاہ جو لشکر
بدیع الزمان پر پڑی اسنے ایک ساحر کو حکم دیا کہ دریافت کر یہ لوگ کون ہین اور
کہان سے آتے ہین اور کہان کو جاتے ہین ساحر نے آکر ایک سوار سے پوچھا سوار نے
مفصل حال کہدیا اُس ساحر نے جا کر صمصام جادو سے سب حال بیان کیا اور
یہ بھی کہا کہ پسر صاحبقران برائے رہائی شاہزادہ قاسم جاتا ہے اور شکوہ
زرین قبا کی فکر مین ہین یہ سُنتے ہی صمصام جادو نے کہا ہم تو انکی فکر مین ہین لو
یارو خوب شکار ملا یہ کہکے ساحرون سے اشارہ کیا کہ ان سب کو گرفتار کر لو یہ سب
جانے نہ پائین گولے لیکر ساحر گرے ان شیرون نے بھی تلوارین کھینچین دس پانچ
ساحر بدیع الزمان نے مارے اگر قارن نے کسی ساحر کو پکڑ لیا مثل کرباس
کہنہ اسکو چیر کر پھینک دیا اپنے نزدیک بڑے دھوم سے لڑتا ہوا آتا ہے
بدیع الزمان نے بھی لاشِ پر لاش گرا دی امیہ ایک غار مین جا کر چھپا
دیکھ رہا ہے کہ صمصام جادو نے بڑھکر جو خیال کیا معلوم ہوا کہ ہزار ساحر
قتل ہوئے اپنے ہاتھ سے سحر کرنے لگا جب گولہ مارا دو چار کے سر پھٹ گئے شاہزادہ
بدیع الزمان کی فکر مین جاتا ہے شاہزادے نے سیکڑون ساحر مار کر گرا دیے
اندھیر ا ہو رہا ہے ہنگامہ گیر و دار ہر طرف بلند ہے بدیع الزمان لڑتے بھڑتے قریب
تخت کے پہونچے صمصام جادو نے دیکھا کہ یہ شیر بیشۂ صاحبقرانی شیرانہ و رستمانہ
لڑتا ہوا آتا ہے کسی ساحر کے سینے پر برچھا مارا توڑ کر پشت کو پار گذرا اکھیڑ کر مارا استخوان
چور چور ہوئے کسی کو ہاتھ تلوار کا مار دیا دیکھا کہ یہ ساحر سحر پڑھتا ہوا آتا ہے
بدیع الزمان نے تیر مارا تیر نے خطا نہ کی حلق پر پڑا توڑ کے گدی کو پار گذرا یہ سرکشی
بدیع الزمان کی صمصام جادو نے دیکھی گھبرا گیا گولہ جھولی سے نکالا امیر
کچھ کلوا کبھی ورد ن پڑھکر گولہ طرف بدیع الزمان کے پھینکا بدیع الزمان نے سینہ
سپر کر دیا سینے پر تو گولہ نہین پڑا زمین پر آکر پھٹا گھوڑا بد لگامی کرنے لگا پٹری
جماتے ہین ران نہین لڑتی بلاچار ہو جاتے ہین صمصام جادو نے کچھ ماش کے دانے
پھینکے اب تو شاہزادہ بدیع الزمان گھوڑے سے گرے صمصام نے اشارہ کیا
کہ گرفتار کر لو چہار طرف سے ساحر ٹوٹ پڑے بدیع الزمان کو گرفتار کرنے چلے

فضل وقارن نے جو دور سے دیکھا قلب سہم گیا فضل وقارن وہان پر خوب لڑے
آخر صمصام جادو نے سحر کیا یہ بھی دونون گرے سہراب و میلاد بھی زمین پر گرے
صمصام نے آواز دی یارو پسر حمزہ زمین پر گرا ہی اسکو جلد گرفتار کرلو انجام جادو
بھائی صمصام جادو کا اکڑتا ہوا قریب آیا بقدرت پروردگار لوح محفوظ شاہزادے
کے گلے مین ہی لوح زیر لباس تھی اس وجہ سے گھوڑے سے گرے اب لوح کو جو
جنبش ہوئی عکس جو اسماے الہی کا پڑا شاہزادہ اٹھ بیٹھا جیسے ہی انجام جادو نے
چاہا کہ ہاتھ پکڑے بدیع الزمان نے اسکے ہاتھ کو جھٹک کے کلائی پر ہاتھ ڈال کر ایک
طمانچہ مارا کہ سر انجام جادو کا اڑ گیا مرکر انجام گرا انجام کے مرنے کی آواز کان
مین صمصام کے آئی پلٹ کر دیکھا اپنے بھائی کا لاشہ تڑپتا ہوا پایا جیسے ہی قریب گیا لوح محفوظ
چمکی آنکھون مین اسکے خیرگی آنے لگی پیچھے ہٹا بدیع الزمان لوح محفوظ چمکاتے کھڑے ہو گئے
اسنے تیغہ سحر کا مارا بدیع الزمان نے تلوار کو آگے کردیا جھنجھنانے کی آواز بلند ہوئی
معلوم ہوا کہ دو بجلیان لپٹ گئین اور سب ساحر دوڑے مگر بدیع الزمان نے ہاتھ
تلوار کا مارا کہ سر صمصام جادو کا زخمی ہوا صمصام چیخ مار کر بھاگا سرداران بدیع الزمان
بھی اٹھے شمشیر زنی کرتے ہوئے چلے ہنگامہ گیر و دار بلند ہوا جو ساحر سامنے
بدیع الزمان کے آیا طعمۂ شمشیر ہوا لوح محفوظ چمک رہی ہی بجلی شمشیر کی کڑک رہی ہے
کس فکر مین نکلے تھے کس سے مقابلہ پڑا صمصام جادو جو زخمی ہو کر ہٹا بھائی کے بھی مرنے کا
قلق ہوا مصاحب جمع ہوئے سب نے اسنے کہا کہ یارو یہ کیا معرکہ ہی کہ میرا بھائی
بدیع الزمان کے ہاتھ سے مارا گیا وہ ایسا نہ تھا کہ کسی مقام پر بھاگتا یارو اسکا
سبب دریافت کرو مصاحبون نے عرض کی آپ خود ہمہ دان ہمہ گیر ہین دربار مین
شاہان طلسم نور افشان کے صاحب توقیر ہین اپنے سحر سے دریافت کیجیے کہ کیا
سبب ہی جو بدیع الزمان پر سحر تاثیر نہین کرتا فوراً ظاہر ہو جائیگا یہ سنکر صمصام جادو
پیچھے ہٹا مصاحبون سے کہا تم سحر کرو مین دریافت کرتا ہون وہ بیر بلاؤن کہ جو کسی
کام پر نہین رکتا حب و بغض و جنگ و جدل حفاظت میری اسی پر موقوف ہی ایک
ساحر صحرائی تھا میرے ہاتھ سے مارا گیا مین نے اسکو اپنا بیر بنایا ہی یہ کہکے
آواز دی ای قلتبان فیل پیکر ای شیطان مجسم ایک بوتل شراب کی روز تجھکو
دیتا ہون ایک پوری ایک کچوری یہ بھی رکھدیتا ہون جو تجھکو گل کی پسند آئی ہی
جلد حاضر ہو کچھ اب دولت کو ضرورت ہی یہ جو پکار کر صمصام جادو نے کہا سب نے
سنا جنگل سے ایک غرانے کی آواز آئی جیسے کوئی گنوار کہتا ہی بڑبڑ دھڑ دھڑ
یہ آواز سنکر سب مصاحب گھبرا گئے عرض کی کہ حضور یہ بائی کسنے چھوڑی اور
آخر مین کیا سریلی آواز آئی ہی چرن چرن پون پون غون غون سب حیران تھے
کہ یہ کیا معرکہ ہی صمصام جادو نے کہا چپ رہو میرا دوست اسی طرح آتا ہے

کیا لطف دکھاتا ہی اب سب نے دیکھا کہ ایک لڑکا سیہ فام ناک بہتی ہوئی کان ٹوٹے ہوئے
منھ جھلسا ہوا بدن پر بڑے بڑے آبلے ایک لنگوٹی باندھے ہوئے کہ جس سے موے زہار
باہر نکلے ہوئے ٹانگین گوہ مین بھری ہوئین لنگڑاتا ہوا چلا آتا ہی صمصام جادو نے گھبراکر
کہا ارے بدن پر یہ آبلے کیسے پڑگئے ہین وہ لونڈا رونے لگا کہا رات کو ایک شخص
سیہ فام آتا ہی چنگاریان میرے بدن پر رکھ جاتا ہی رات بھر اُس آگ سے جلا کرتا ہون
نہ جیتا ہون نہ مرتا ہون مسلمان جو صبح کو اذان دیتے ہین جب وہ آواز کان مین میرے
آتی ہی تو طبیعت کسی قدر تسکین پاتی ہی اس وقت ان آبلون کو پانی سے ٹھنڈا
کر رہا تھا آپ کی آواز جو گونجی مین نے مارے خوف کے ہگ دیا پھر پھڑاہٹ کی
آواز آپنے سُنی تھی آخر مین آواز سریلی ہوتی ہی وہ باعث میری تسکین کا ہوتا ہے
پیٹ خالی ہوگیا کچھ کھلوائیے صمصام جادو نے جلدی سے اپنی اُنگلی پر نشتر مارا اور
ایک قطرہ خون کا اُس لڑکے کے مُنھ مین دیا اُسنے ڈکار لی مُنھ سے دھوان نکلا معلوم
ہوتا تھا کہ مست ہوگیا خون پی کے بڑا زبردست ہوگیا کہا پوچھیے کیا پوچھتے ہین حکم ہی
تو ہفت طبقات زمین کا حال بتلاؤن مشرق و مغرب کا ذکر کرون جنوب و شمال کو
ایک مقام پر کردون صمصام جادو نے کہا یہ بتلاؤ کہ میرا بھائی بدیع الزمان کے
ہاتھ سے جو مارا گیا کیا سبب ہوا وہ لڑکا قہقہہ مار کر ہنسا کہا کہ ای صمصام جادو
مین آٹھ پہر دعا کرتا ہون کہ مرنے کے بعد تجکو بھی کوئی ساحر قبضے مین کرے شیطان
کا ہم پہلو ہو بدیع الزمان نے جب طلسم کلید فتح کرنیکا ارادہ کیا تو اول اُنکو
لوح محفوظ ملگئی جب تک وہ لوح اُنکے پاس ہی تب تک اُنپر سحر کسی کا تاثیر نہین کریگا
بہت سمجھ بوجھ کے لڑنا دھوکا نہ کھانا مُنھ پر نہ چاپڑ نا لے بس اب مین جاتا ہون اب
دن کو کبھی نہ بُلانا ورنہ تمھاری بوٹیان کاٹ کر کھا جاؤنگا یہ کہکے وہ لڑکا جنگل مین
جا کر غائب ہوا صمصام جادو نے مصاحبون سے کہا کہ یاروں سپر حمزہ سے
بچنا سحر سمجھ کے کرو اور سردارون کو اُنکے مار لو سردار اسکے سحر کرتے ہوئے
بڑھے فضل لڑتا ہوا آتا تھا صمصام نے سحر کیا فضل گھوڑے سے گرا صمصام
نے چاہا جا کر قتل کرون کہ فضل نے آواز دی ای شہریار غلام بیکار ہوا سحر مین
صمصام بدانجام کے مبتلا ہون ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہی تلوار میرے قبضے سے
نکلی جاتی ہی سر پرستی بالن نہین کرتی ہی کمان مین خم خنجر بید م تیر سہمے ہوئے ترکش
سے نہین نکلتے بدیع الزمان یہ آواز سُنکر جھپٹے آواز اپنے رفیق کی سُنکر
بیقرار ہوکر دوڑے گھوڑے سے کودے قارن نے پوچھا کیون شہریار خیر تو ہی
فرمایا ای قارن غضب ہوا فضل بن گیا ہر وہ شیر دلیر ہی کہ اگر آرے
اُسکے سر پر چل جائین مُنھ سے اُف نہ کرے اُسنے بیقرار ہوکر آواز دی کہ غلام
بالکل بیکار ہوا اس بیقراری مین جاتا ہون قارن جنگ مین مصروف ہی جس ساحر نے

سحر کیا لپٹ کر اٹھا کے دے مارا اٹا گلین بگڑ کے چیر ڈالا گئی ساحر قارن نے مارے
بدیع الزمان اُس وقت پہونچے کہ صمصام جادو چھاتی پر فضل کی چڑھا تھا اور
خنجر گردن پر رکھے تھا بدیع الزمان نے اُس پریشانی مین جھپٹ کر ایک لات زور سے
ماری کہ صمصام چھاتی سے فضل کی زمین پر گرا شاہزادہ بدیع الزمان نے لوح چمکائی
فضل نعرہ کرکے اُٹھا بدیع الزمان پیچھے صمصام جادو کے چلے صمصام بھاگا ہوا جاتا ہی
ہر مرتبہ بدیع الزمان یہی چاہتے ہین کہ مین اسکے قریب پہونچون یہ جست وخیز کرتا ہوا
نکلا جاتا ہی جب دیکھا صمصام جادو نے کہ بدیع الزمان میرا پیچھا نہین چھوڑتے گھبرا کر
آواز دی ای پدر سحر مجکو بچیل دو نون شانون پر اسکے پر پیدا ہوئے غلطک مار کر اڑا
بدیع الزمان نے دیکھا کہ جاتا ہی بتعجیل تمام قربان سے کمان ترکش سے تیر یازدہ مشتی
زرنگ خدنگ سفتہ سوفار زمرد پیکان عقاب پر بچہ کمان مین پیوست کرکے سینہ پر کینے کو
صمصام جادو کے تاکا تیر بارادہ تیر سینے پر پڑا مہرہ پشت کو توڑ کر پار گذرا صمصام
زمین پر گرا لاشہ اسکا جلنے لگا اسکے مرنے کی جو آواز بلند ہوئی ساحر اسکے ساتھ والے
گھبرا گئے بدیع الزمان نے گھیر گھیر کے انکو مارا چند ساحر علم نیرنگ کے مارے
تڑپ تڑپ کے گرے لاشہ صمصام جادو کا بمشکل اُٹھا یا طرف طلسم نور افشان کے
بھاگے سرداران شاہزادہ بدیع الزمان انکے تعقب مین چلے تین کوس تک پیچھا کیا
جب انکو نہ پایا ٹھہر گئے سب سردار دریاے خون مین نہائے ہوئے پلٹے بدیع الزمان
ایک ایک سردار کو اپنے دیکھتے جاتے ہین کہ صحرا سے گرد اڑی سیماب مشت زن
ایک پہلوان کر گدن مست پر سوار پشت پر ساٹھ ہزار سوار وپیدل ہمراہ شاہزادہ
بدیع الزمان کو دیکھکر گینڈے کور دکا شاطر سے اشارہ کیا دریافت تو کرو کہ یہ کون
جوان ہی شاہزادہ بدیع الزمان فوج کو دیکھکر فرمارہے ہین ای فضل وغیرہ بڑے
افسوس کی بات ہی کہ ہم براے رہائی قاسم چلے تھے راہ مین یہ معرکہ پڑا اب
کیا تدبیر کرین اور پہلوان مقابلے کو آگیا شاطر نے اُسکے جاکر خبر دی کہ پسر حمزہ
صمصام جادو کو مار کر پلٹا ہی سیماب مشت زن گینڈے سے کود پڑا کہا پسر
حمزہ نے بڑا غدر ڈال دیا ہی صمصام ایسے جادوگر کو مارا عیار سے کہا جاکے پسر حمزہ
سے کہو کہ ہمارے تمھارے مقابلہ ہو اور جو اپنی جان بخشی چاہتے ہو تو رومال سے ہاتھ باندھکر
چلے آؤ خطا تمھاری معاف کرادونگا ورنہ مشکین باندھکر لیجاؤنگا عیار نے آکر شاہزادہ
بدیع الزمان سے کہا بدیع الزمان لاچار ہو کر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور اُسی مقام
پر اُتر پڑے قاسم کے واسطے انتہا کے بیقرار ہین دن بھر تو اس انتظام مین گذرا شام
کو سیماب نے طبل جنگی بجوایا بدیع الزمان کو ہرکارون نے خبر دی بدیع الزمان
نے ٹھنڈی سانس کھینچ فرمایا کیون ای فضل و قارن افسوس ہی کہ تا بہ قاسم
نہ پہونچے وہ شیر کیا کہیگا کیسا گھبراتا ہوگا آتش شعلہ مزاج قید مین کیسا پریشان ہوگا افسوس ہی

کہ ہمکو خبر پہونچے اور ہم نہ جائین اپنے نور نظر کو آفت سے نہ بچائین خدا نے اپنا فضل کیا کہ زندان طلسم سے نکلے مگر پھر بلا مین پھنسے کہ ہرکارون نے خبر پہونچائی کہ سیماب نے طبل جنگی بجوایا ہی بدیع الزمان نے کہا کہدو ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی نقارۂ رزمی بجے یہان بھی طبل جنگی بجا شاہزادہ بدیع الزمان کے ساتھ صرف دو ہزار سوار ہین اُسکا ساٹھ ہزار کا لشکر دریا موج مار رہا ہی دشمنون نے جو بدیع الزمان کا لشکر کم دیکھا ہی بلبلا رہے ہین کہتے ہین مسلمانون کی کیا حقیقت ہی صبح ہوتے ہی ان سب کو مار لینگے ایک اُنمین سے زندہ نہ بچیگا چند کس ہین ایسون کا مار لینا کتنی بڑی بات ہی لشکر بدیع الزمان مین یہ انتشار ہی کہ دو ہزار سوار ساتھ لیکر آئے تھے کچھ ساحرون کے ہاتھ سے مارے گئے کچھ زخمدار بالکل بیکار صرف ہزار جوان لڑنے کے لایق ہین سہراب گردسبون سے کہہ رہا ہی انشاء اللہ کل ان سب کو دم لینے دینگے ایک ایک شخص ہمارا سو سو کو شکار کریگا آقا اگر حکم دین سیماب کیا لڑیگا گرمی دیکھ کے بھاگ جائیگا یا کشتہ ہوگا اگر کشتہ ہوا تو اکسیر ہی ہی اُسکے قتل کی تدبیر ہی فضل بھی تیاری کر رہے ہین قارن رات سے درستیان کر رہا ہے سہراب گردو میلاد قواق کہہ رہے ہین کہ یہ بھیا کیا لڑینگے خدا اچھا کریگا تو یہ سب لوگ دم ہوکر بھاگین گے خدا کرے کہ آقا کو نام لیکر نہ پکارے تو مین جا کر سیماب کو سمجھا دون اگر آقا کا نام لیکر پکارا تو مجبور ولاچار ہین فضل نے کہا ہماری نوبت آئیگی تو ہی اسکو دو تین گھسے ایسے مارینگے کہ چھٹی چھٹو دینگے مگر ظاہر مین بڑا تن و توش ہے تھوڑی ہی دیر لڑیگا سانس بھول جائیگی بدیع الزمان نے دربار سویرے سے برخاست کیا فرمایا سب صاحب آرام فرمائین اب صبح کو میدان مین ملاقات ہوگی سردار سب اپنی اپنی خوابگاہ کو روانہ ہوئے بدیع الزمان اپنے مقام پر آئے امیہ بن عمرو ساتھ ہی شاہزادے نے آکر خاصہ نوش فرمایا خاصہ نوش کرنے کے خوابگاہ مین آئے جب لیٹے تو محبت ملکہ شبنم گوہر پوش کی یاد آئی فرمایا کہ مہین ملکہ شبنم کیسی گھبرائی ہوگی آج کی شب اُنکو آرام کہان خوابگاہ مین تڑپ رہی ہوگی یہان تو یہ رنگ ہی مگر سیماب مشت زن کا حال سنیے کہ طبل جنگی بجوا کے جو بیٹھا سب سردار باتین کرنے لگے ایک واقف کار بول اُٹھا کہ یہ جوان فرزند صاحبقران ہی گنجاب سے کیا لڑا ہی گنجاب کا بیٹا تریدخان بن گنجاب کہ بڑے قد و قامت کا جوان ہی بیٹون مین گنجاب کے وحید عصر کہلاتا تھا مگر اس جوان نے اُسکو بھی زیر کیا اور بہت سے پہلوان مارے گیا ہو رخون آشام کہ پہلوان وحید عصر تھا کہ جسکا بیٹا فضل موجود ہی کہ آج اُسکا مثل و نظیر نہین ہی اسکو بھی سر میدان زیر کیا اسکو دعوی یکتائی نہ تھا جس دن یہ چشمہ کو آیا ہی زمین کانپتی تھی مگر پسر صاحبقران کو کچھ خوف نہین ہوا نکلکر اس سے لڑا باپ نے جب اسکے خبر سُنی کہ بیٹا مسلمان ہوگیا

بہت زور شور سے چڑھ گیا کہتا تھا قتل کرونگا زندہ نہ چھوڑونگا کچھ بھی نہ ہوا آخر
یہ بھی جا کر مارا گیا دیکھیے ہمارے آقاے نامدار سے کیا گذرے یہ ذکر جو اسکے دربار مین
ہوئے اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آیا گھبراہٹ مین کھانا بھی نہ کھایا طرف خوابگاہ کے چلا
عیار نے چاہا رخصت ہو سیماب نے ہاتھ پکڑ لیا کہا مجھے کچھ کہنا ہی خوابگاہ مین آیا
کہا ای نسیم تیز رو تو نے سُنا سب سردار اسکا ذکر کرتے تھے کہ پسر حمزہ کا زور و قوت
مین مثل و نظیر نہین ہی عیار کے مُنھ سے نکلا کہ ای شہریار اتنا تو مین بھی جانتا ہون کہ
شاہزادہ عجم قاہر بن قہرمان عجمی کہ جسکا مشرق و مغرب مین کوئی مثل نہ تھا اُسکو تو مین نے
دیکھا تھا کہ اسی شیر کے ہاتھ سے زخمی ہو کر آیا تھا شرم کے مارے سر پٹکتا تھا کہتا تھا
ہائے کیا غضب ہوا کہ میرا پسر حمزہ پر زور نہ چلا اسی غم مین بیمار ہو گیا اور کئی پہلوانون کو
مین نے دیکھا کہ جو انکے مقابلے مین گیا وہ زندہ پلٹ کے نہ آیا یا تو مارا گیا یا مسلمان ہوا
سیماب مشت زن نے کہا ای نسیم اب مجھسے مقابلہ ہی کیون ای نسیم تیز رو اب
کیا ہوگا نسیم نے کہا حضور اگر ہم جانتے کہ اُس نوجوان سے آپ سے مقابلہ پڑیگا تو آپ کو
گھر سے نہ آنے دیتے بڑی مشکل پڑیگی پسر حمزہ کا زیر ہونا مشکل ہی کبھی ہمنے سُنا ہی نہین
کہ یہ لوگ کسی سے زیر ہون سواے حمزہ صاحبقران کے اور انکو کوئی زیر نہین کرسکتا
یہ قید مقرر رہی مین سابق مین پسر گنجاب کا نوکر تھا اور ملک بربر پر بہت دن رہا ہون
بھی دیکھا کہ جو پہلوان آیا انکے ہاتھ سے مارا گیا اگر زخمی ہوئے دوسری مرتبہ اُسپر
غالب آئے یہ کبھی نہین سُنا کہ انکو کسی نے قتل کیا ہو یا زیر کرکے بجرأت لیگیا ہو
کو جاب باختر کی کتاب جو ہی ساری کتاب کو ملاحظہ فرمائیے کہین کسی مقام پر یہ مرقوم
نہ ہوگا کہ حمزہ کا بیٹا کبھی کہین کسی سے زیر ہوا ہو یہ باتین سُنکر سیماب کانپنے لگا
کہا ای نسیم پھر کیا ہوگا میرا تو اب دل گھبراتا ہی طبل جنگی بجوا چکا ہون اگر نہ مقابلہ کرون
تو بڑی بدنامی ہی اگر پہلے سے مجکو معلوم ہوتا تو کچھ حیلہ کرکے چلا جاتا اقبال تو انکا دیکھو
سحر نہین جانتے اور ساحر کو مارا نسیم نے کہا حضور ان لوگون نے بڑے بڑے کارہاے
نمایان کیے آپ اسپر غالب نہین آسکنگے یہ کہنا تھا کہ سیماب مشت زن نسیم کے قدمون پر
گر پڑا کہا ای نسیم کوئی تدبیر کرو رات ہی کو مین کہین چلا جاؤن شاہان طلسم کے مجکو
بڑی خفت ہوگی سمجھا جائیگا یہ سُنکر نسیم نے کہا آپ نہ گھبرائیے آرام فرمائیے مین جا کر
پکڑے لاتا ہون لیکن اگر پکڑ لاؤن فوراً قتل کر ڈالیے گا دیر نہ کیجیے گا انکی مدد غیب سے
پیدا ہوتی ہی ہر طرح رہا ہو جاتے ہین مین نے ملک بربر پر بڑے بڑے سامان
دیکھے ہین وہ سب آنکھون کے نیچے پھرتے ہین دس برس شاہ بربر کا ملازم رہا روز
یہی طور دیکھا کیا بادشاہ بربر سے کچھ بھی نہ بن پڑا اتنا بڑا بادشاہ تھا کہ اُسکے بیٹے
جب آکے دربار مین بیٹھتے تے دربار معمور ہو جاتا تھا ایک ایک اپنے وقت کا رستم
و اسفندیار تھا مگر جب ان لوگون سے مقابلہ پڑا بالکل بیکار تھا یا مسلمان ہوا یا مارا گیا

مگر آپ نے اسکا مجھسے ذکر کیا بہت مناسب ہوا ابھی سرحد طلسم مین نہین پہونچے ہین فوراً گرفتار
کرکے قتل کرڈالیے مین جاتا ہون یہ کہکے باہنا سے عیاری اپنے جسم پر آراستہ کیے شب
تیرہ و تار مین ایک فقیر کی شکل بنکر مانگتا ہوا چلا قریب بارگاہ بدیع الزمان پہونچا عیارون
نے وہین سے ٹوکا کہ او بڈھے اس طرف نہ آنا وہانسے نسیم پلٹا پھرتے پھرتے پشت
بارگاہ پر پہونچا دیکھا کہ وہان کوڑا بہت سا پڑا ہی وہین سے بیٹھکے نقب بنانا شروع کی
تھوڑی دیر مین نقب کنج بارگاہ شاہزادہ بدیع الزمان مین توڑی سر نکالکر دیکھا
کہ شاہزادہ سورہا ہی تڑپ کے نکلا شمع ہاے مومی و کافوری کو گل کیا صرف ایک
شمع روشن رہی کہ پانون کسی طرف پڑ نہ پڑسے کہ کھٹکے نا بہت ہو دے قریب پلنگ
شاہزادے کے پہونچا نغچے مین بیہوشی رکھکے برابر دماغ کے لگا دیا دماغ مین جو بیہوشی
پہونچی بدیع الزمان بیہوش ہوے بس اسنے پشتارہ باندھا اُسی طرح نقب سے
لے نکلا مگر گھبرایا ہوا امیہ بن عمرو اپنے مقام پر پڑا ہوا سورہا تھا عالم خواب مین
دیکھا کہ ایک سگ سیاہ آقا پر حملہ کررہا ہی خواب پریشان دیکھکر آنکھ امیہ کی کھلگئی
بدحواس ہوکر قریب بارگاہ آیا عیارون نے آواز دی امیہ نے قریب آکے کہا
یارو خیریت تو ہی سب نے کہا حضور خیریت ہی امیہ نے کہا یارو تمکو بھی حال نہین
معلوم امیہ دروازے پر پوچھ رہا تھا کہ سہراب گرد بھی یہ خواب پریشان دیکھکے
آیا امیہ بن عمرو سے کہا اندر بارگاہ کے جاؤ امیہ اندر جو گیا دیکھا پلنگ خالی پڑا ہی
مہرہ نقب کا بھی دیکھا پتیرہ عیار کا پایا کہا یارو غضب ہوا آقا نہین ہین عیار آکے
اپنا کام کر گیا اے سہراب گرد تم توشک کا خیال رکھو مین آتا ہون سہراب نے کہا
مین بھی چلونگا امیہ نے کہا اب بھی فوج کلان کفار کے یہان جمع ہی تم چلکر کیا کروگے
ابھی تامل کرو سہراب گرد نے کہا اچھا جاؤ مگر سہراب عاشق جمال بیمثال شاہزادہ
بدیع الزمان ہی فوراً گھوڑے پر سوار ہوا عقب مین امیہ کے چلا فضل بن
گیا ہور خون آشام نے بھی یہی خواب دیکھا یہ بھی گھبرا کے نکلا دروازے پر آکے
خبر سُنی کہ امیہ بن عمرو بھی گیا اور سہراب گرد بھی عقب مین گیا فضل بھی چلا مگر
اب رات جو قلیل باقی ہی انکو عادت ہی کہ جاگ کرا تنی رات کو بسر کرتے ہین
قارن اُٹھا باہر آیا یہ غلغلہ سُنا کہ شاہزادہ بدیع الزمان کو کوئی چرا لیگیا یہ تو بالکل
شاہزادے کے نام پر جان دیتا ہی گھوڑے پر سوار ہوکر چلا عقب مین میلاد قزاق
بھی چلا فرداً فرداً یہ سب سردار جاتے ہین کہ انکا ذکر وقت پر کیا جائیگا سیماب کو
ایسا خوف پیدا ہوکہ رات کو اسکو نیند نہ آئی دو گھڑی رات رہے سے بارگاہ مین
آبیٹھا سردارون نے جو خبر سُنی کمیدان رسالدار بھی آبیٹھے شمع ہاے مومی و کافوری
روشن مین گھبرا گھبرا کے یہ کہتا ہی کہ نسیم ایک کام کو گیا تھا ابھی تک پلٹ کے
نہین آیا اُسے کیا بڑھے دیکھو کہ زنگ کی آواز کان مین آئی سر اُٹھا کر دیکھا

کرنسیم تیز رو پشتارہ بدوش کہتا ہوا آتا ہی کہ آقاے نامدار مین نے تو کام کیا مگر
اب آپ جلدی کیجیے اول تو آہنگرون کو بلوائیے کہ انکو مسلسل و مطوق کرین اس شیر
کو کمندون مین باندھ کے لایا ہون بیدار ہوتے ہی قیامت برپا کریگا آہنگر آئے
بدیع الزمان کو بعالم غشی مین مسلسل و مطوق کیا کہا اب انکو بیدار کیجیے جلاد بلا کر کھڑے
کر لیے شاہزادے کو بیدار کیا آنکھ جو کھلی دیکھا کہ سیماب مشت زن تخت پر بیٹھا ہی
بہ نخوت کہہ رہا ہی کیون پسر حمزہ یہ دن یاد نہ آیا بدیع الزمان نے جواب دیا او نامرد
تو نے عیار کو بھیجکر گرفتار کرایا اسیر پہ ناز کرتا ہی اسنے جلاد سے کہا کہ جلد اسکو
قتل کر عیار بھی اشارے کر رہا ہی کہ دیر نہ کیجیے جلاد ریگ کا چبوترہ بنانے لگا کہ
دربارگاہ پر ہڑ ہوا سب نے دیکھا ایک جوان دیو خصال جلو خانے مین کھڑا ہوا
لڑ رہا ہی چاہتا ہی اندر بارگاہ کے گھس جائے چوبدار ہیاول روک رہے ہین
دس بیس آدمی اسنے مار ڈالے فرق زنجیر کو قلم کیا پردہ زنبوری توڑ ڈالا
بارگاہ مین گھس آیا اندر آکے اپنے آقا کو مسلسل دیکھا نعرہ کیا کہ منم سہراب گرد اور
کہا ای آقاے نامدار اُٹھیے شاہزادہ بدیع الزمان نے قصد کیا کہ اُٹھین سیماب
نے جلاد سے کہا کہ ارے سر کاٹ لے جلاد چلا بدیع الزمان نے ہتھکڑی ماردی جلاد
کا سر پھٹ گیا بدیع الزمان نے قید توڑ ڈالی ایک شخص کو مار کر تلوار لی لڑائی مین آپ
مصروف ہوئے کہ فضل آکر پہونچا یہ بھی شریک جنگ ہوا زمین تھرائی تلوار چلنے لگی دم بھر
مین لاش پر لاش گرادی یہی چاہتے ہین کہ سیماب پہ جا پڑین لوگ بیچ مین آجاتے ہین
کہ اوچھا سا زخم سر پر بدیع الزمان کے آیا فضل قریب آگیا کہا آقا زخم باندھ لیجیے
ایسا نہ ہو دشمن لڑتے لڑتے گر پڑین بدیع الزمان نے کہا تم نہ گھبراؤ مین تخت
سیماب اُلٹتا ہون جیسا پھر مناسب ہو تامل نہ کرنا قارن و فضل جان و دل سے
کوشش کر رہے ہین ہر مرتبہ یہی چاہتے ہین کہ کفار کا نام مٹے ترقی دین اسلام ہو ہر مرتبہ
بیچ پڑتا ہی چارون سردار جان دیے ہوئے لڑ رہے ہین کئی سو سردار مارے بارگاہ مین
دریاے خون بہہ رہا ہی بدیع الزمان فرماتے ہین ای قارن و فضل کیا کہنا کفار کے جی
چھڑوا دیے عرض کی آقا اب لڑتے ہوئے نکلیے شاہزادہ بدیع الزمان لڑتے ہوئے طرف
دربارگاہ کے چلے ساتھ والے بھی خوب لطف سے لڑ رہے ہین بدیع الزمان نے چوب
بارگاہ پکڑ کر جنبش جو دی بارگاہ لہرائی سیماب کود کر بھاگا بدیع الزمان نے بارگاہ کو
چھوڑ دیا کئی ہزار آدمی بارگاہ مین دبے بدیع الزمان لڑتے ہوئے باہر بارگاہ کے آئے
ہر طرف سے یہی غلغلہ ہی کہ پسر حمزہ کو مار لو جانے نہ پائے فوجون نے بلوہ کیا اب تو شاہزادہ
بدیع الزمان پریشان ہوئے سردارون کو دیکھا گھر گئے سیماب مشت زن نے جو
خیال کیا تو اتنے ہی عرصے مین ہزار دو ہزار جوان مارے گئے ہر مرتبہ سیماب مشت زن
غلغلہ کرتا ہی کہ ای یارو تم پچاس ہزار آدمی ہو ایک مرتبہ ملکر بلوہ کر دو یہ تو چند کس ہین جب وہ

آجا ئینگے تو اُنکو کون سنبھالیگا سردار اسکے بڑھ بڑھ کے لڑ رہے ہین کہ کسی کو اپنی پشت پر
نہین آنے دیتے سیماب حیران ہے کہ کیا لطف کی جنگ ہے کہ ہر ایک لڑنے والا تنگ ہے
یہان تو لڑائی کا یہ رنگ ہے کہ سیماب ہر چند چاہتا ہے کہ بدیع الزمان کو گرفتار کرے
ممکن نہین ہوتا امیہ بن عمرو نے جو یہ معرکہ دیکھا لڑائی سے نکلکر بھاگا پڑاو پر آیا بارہ سو جوان
صحیح و سالم تین سو زخمدار یہ سب پرے جماکر آگے کھڑے ہوئے ہین انتظار ہے کہ آقا ہمارے
کہان گئے کہ امیہ نے آکر اُن سب سے کہا بھائیو جلد چلو آقا تمھارے کو عیار پکڑ لیگیا تھا
لیکن رہائی پائی اب شاہزادہ والا قدر لڑائی مین مصروف ہین کیا مجال کہ کوئی اُنپر
ہاتھ ڈال سکے ان سب شیرون نے تنگ مرکبون کے چست کیے اور سنبھل سنبھل کے
بیٹھے کمانین کاندھون سے اُتارین اس طرح مسلح ہوکر یہ بارہ سو جوان بھی چلے یہان شاہزادہ
بدیع الزمان لڑ رہے ہین

نظم

تو آن رفیع مکانے کہ ساکنان فلک
برآستان تو دارند میل دربانے
چہ احتیاج بہ پیش تو حال دل گفتن
کہ حال خستہ دلان را تو خوب میدانی

بلک گر جو دعا کی تیر دعا ہدف مراد
پر پہونچا پندرہ سو جوان آکر پہونچے آتے ہی اُنھون نے تیرون کا وار کیا پندرہ سو تیر جو
ایک بار پڑے پندرہ سو جوان واصل جہنم ہوئے اب ملازمان سیماب بھی سنبھلے چاہا شاہزادہ
بدیع الزمان کو پکڑ لین بدیع الزمان چمک کے لڑنے لگے جس غول پر جا پڑے درہم و برہم کردیا
اس طور سے جنگ ہو رہی ہے جب سب فوج والے آپڑے اُس وقت سے لڑائی کا ایک طور ہے
جم جم کے وار ہو رہے ہین جو لوگ مارے گئے اُنکی حسرت پر رو رہے ہین کہتے ہین یارو
کل شادی ہوئی آج مارے گئے افسوس کوئی لاش پر بھی رونے نہ آیا شاہزادہ بدیع الزمان
لڑتے بھڑتے قریب سیماب کے پہونچے سیماب نے ہاتھ تلوار کا مارا بدیع الزمان
نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین کے پھینکدی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کے اُٹھا لیا چاہا
زمین پر مارین خائف و ترسان تو یہ رات ہی سے ہو رہا ہے گھبرا کر پکارا اُٹھا الامان الامان
بدیع الزمان نے فرمایا امان بایمان عرض کی جب تک زندہ ہون غلامی سے گردن تابی
نکرونگا بدیع الزمان نے ہاتھ سے رکھدیا کلمہ فرمایا کمر سے کلمہ پڑھ کے دل مین کینہ
رکھے یون مسلمان ہوا فوج والون کو بھی آواز دی یارو خبردار اب کوئی نہ لڑے مین نے
غلامی شہریار کی اختیار کی سب رُک گئے سیماب شاہزادے کو استقبال کرتا ہوا
چوب و چماق ہاتھ مین زر و جواہر نثار کرتا ہوا اس عظم و شان سے شاہزادے کو لیکر
بارگاہ مین آیا کہا حضور تخت پر قدم رنجہ فرمایئے بدیع الزمان نے فرمایا یہ ہمارا دستور
نہین سیماب کو تخت پر بٹھایا آپ دنگل پر بیٹھے سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکے
جلوہ افگن ہوئے سیماب نے جلد بتعجیل تمام عیارے اشارہ کیا کہ ناچ گانیکا سامان کرو
ایک حسین و مہ جبین غارت گر دین بھاری لباس پہنے ہوئے دریائے جواہر مین غرق
سامنے آکے بدیع الزمان کے کھڑی ہوئی جمال جہان آرا دیکھکر آئینۂ رخسار کو حیرت سے
دیکھ رہی ہے ضبط کرکے کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا یہ اشعار عاشقانہ گانے لگی غزل

دکھا کر آنکھ بیہوشون کو وہ ہشیار کرتے ہین / ترش روئی سے آنکی نشے مستون کے اُترتے ہین
گرفتارون نے تیرے لطف اسیری مین اُٹھایا ہی / چلے منقار قینچی کی طرح تو پر کترتے ہین
لہو ہی گاہ گاہے اشک اپنے دیدۂ تر مین / کبھی پانی کبھی اس طشت مین ہم رنگ بھرتے ہین
خیال آیا ہی شانے کا اُنھین آئینہ دیکھا ہی / بلا نازل ہوئی بکھرے ہوے گیسو سنورتے ہین
حسینون کا تکلف اُنکی آرایش نہین کھتی / نظر آتی ہی میلی چاندنی جب وہ نکھرتے ہین
تمھارے خط نورس کی طرح ہی جبکہ لہراتا / عجب رغبت سے آہو سبزۂ صحرا کو چرتے ہین
لب جان بخش کا بوسہ نہین دیتے ہین عاشق کو / مسیحا ہین مگر بیمار سے پرہیز کرتے ہین
گلے سو جاتے ہین گہ سنسناتے گاہ تھراتے / ترے کوچے مین پاے رہروان کیا کیا ٹھٹھرتے ہین
بل اُنکی زلف پیچان کی طرح کیا کھائیگا سنبل / وہ ایسے بد بلا بھٹنے کی چوٹی کو کترتے ہین
حیا و شرم آنکھین سامنے کرنے نہین دیتین / لڑکپن ہی ابھی وہ صورت عاشق سے ڈرتے ہین
خوش آبی ہو زیادہ تیری تیغ تیز مین قاتل / سر احباب کیا کٹتے ہین اس سے بوجھ اُترتے ہین
ہمیشہ منھ کے اوپر مردنی سی چھائی رہتی ہی / نہین زندون مین ہم اُس دن سے جب سے مرتے ہین
تصور سے ترے مہ جبین رہا کرتی ہین لہرین / ہوا بھر کرتے سر مین حباب بحر اُبھرتے ہین
لگا کر عیب دو دن مین اسے تم پھیر بھیجوگے / جو خط کش لو تو ہم قیمت کا دل کے نام دھرتے ہین
کہا تک پردہ ای آتش کہو اس لالۂ آبی سے / محبت کا تری ہم بھی دم ای محبوب بھرتے ہین

اس رنگ سے غزل گائی ہرچند کہ بدیع الزمان مکدر ہو رہے ہین تصویر قاسم کی آنکھون کے سامنے پھر رہی ہی ہر مرتبہ یہی فرماتے ہین کہ نہین معلوم ہمارے فرزند پر کیا گذری اسکی یاد مین دل کے ٹکڑے ہوتے ہین دیکھیے وہانتک کیونکر پہونچین ای سیماب ہم آج کی شب تو تمھارے مہمان ہین مگر کل سویرے سے ہمکو رخصت کرو ہم بہت بے لطف ہو رہے ہین سردارون سے فرما رہے ہین دیکھو بھائیو راستہ اس واسطے بھولے تھے کہ صمصام کی ہمارے ہاتھ سے موت تھی انکو مشرف بدین اسلام ہونا تھا مگر انشاء اللہ کل تم ہم پاس اپنے شیر کے پہونچ جائینگے اگر اُسکا ایک موے جسم بھی کم ہوا واللہ مجھپر زندگی حرام ہوگی سیماب اُسپر جواب دیتا ہی ای آقاے نامدار غلام ساتھ رہیگا اب مین دامن دولت عمر بھر نہ چھوڑونگا دو پہر رات گئے جب اسنے دیکھا کہ شاہزادہ بدیع الزمان مع سرداران شاہزادہ والا قدر و امیہ بن عمرو ناچ کے دیکھنے مین دل و جان سے مصروف ہین نسیم کی تو کمر مین ہوا بندھی ہوئی ہی اشارہ کیا کہ دسترخوان بچھواؤ نگران سب کے واسطے کھانے مین بیہوشی ملا کر لاؤ نسیم پہلے ہی تدبیر کر چکا تھا کھانا آغشتہ بہ بیہوشی آیا دسترخوان بچھا شاہزادہ تو یادمین قاسم کی مبہوت ہو رہا ہی کچھ خیال بھی نہ کیا خاصہ نوش فرمایا باہر ملازمون نے نوکرون کا انتظام کر لیا سب بیہوش ہوگئے شاہزادہ بدیع الزمان کھانا کھاکے اُٹھے یہ بھی بیہوش ہوکے گرے سیماب نے سب کو مسلسل و مطوق کیا کہتا جاتا ہی ای نسیم بڑا غضب ہوا تھا یہ شیر نر میرے قبضے سے نکل ہی چلا تھا

نسیم کہتا ہی آقا آپ نے بڑا کام کیا رات کو ایک خیمے مین سب کو قید کیا مایوس کرگدن بھدار
اسکا سردار ہی اُسکو بطور نگہبانی سفر کیا صبح کو شاہزادہ بدیع الزمان کی آنکھ کھلی اپنے
کو اس حال مین پر ملال مین پایا امیہ بن عمرو نے کہا آقا مجکو اس ملعون سے کھٹکا تھا مگر آپ کے
مزاج کے خیال سے کچھ کہہ نہ سکا سیماب نے سفر کی تیاری کی آرابے تیار ہوئے
شاہزادے کو مع سردارونکے آرابے پر سوار کیا آپ مونچھون پر تاؤ پھیرتا ہوا گینڈے پر سوار جسوقت
بدیع الزمان کو آرابے پر سوار کیا شاہزادے نے جو سیماب سے آنکھ ملا کر فرمایا کہ او
مکار اگر خدا نے فضل کیا اور رہائی پائی تو تجھے سمجھا جائیگا گربہ مسکین بنکر تو نے یہ
کام کیا اسنے کہا او پسر حمزہ اب مین تجکو زندہ کبھی چھوڑونگا اب لیے چلتا ہون خدمت مین
شاہان نور افشان کے کہ جہان کا قیدی تا قید حیات نہین چھوٹتا چھٹنا دشوار ہی شاہزادہ
بدیع الزمان نے فرمایا او بیحیا اگر ہماری حیات مستعار باقی ہی تو تو کیا کر سکتا ہی مگر افسوس ہی
کہ جس کام کو چلے تھے وہ کام نہ ہوا بدیع الزمان کو سیماب نے آرابے پر سوار کیا
ساتھ والونکو بھی ہانکے ایک ایک آرابے پر پچاس پچاس کو ساٹھ ساٹھ کو سوار کیا
چاہتا ہی کہ لیکر چلے بدیع الزمان کو بڑا قلق ہی کہ افسوس برائے رہائی شاہزادہ خاور سیاہ
نہ جاسکے نہین معلوم اُس شیر پر کیا گذری اگر وہ شیر خبر پائیگا کہ ہم بھی قید ہوگئے تو نہین
تسکین ہوگی اور اگر خبر نہ پائی تو شکایت رہی سیماب مونچھون پر تاؤ پھیرتا ہوا آگے
بڑھا لشکر اسکا نیا ہو چکا ہی چاہتا ہی کہ چلے صحرا سے گرد اُڑی سیماب ٹھہر گیا اپنے
عیار سے کہا دیکھین یہ کون آتا ہی نسیم تیز رو نے کہا کہ مین بڑھ کے دریافت کرون یہ
کہکے نسیم بڑھا ہوا چلی جھپٹ کے نکل گیا دیکھا دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا آگے آگے ایک مرکب
پر شکوہ زرین قبا پھولا ہوا خوشی مین اپنے کو بھولا ہوا ایک آرابے پر قاسم اور
ایک آرابے پر اسکا بھائی مقبول زرین قبا اور چند آرابون پر اسکے ملازم سیماب
نے جو شکوہ زرین قبا کو دیکھا گینڈا دوڑا کر بڑھا نسیم نے بھی پلٹ کے خبر دی کہ
شکوہ زرین قبا لیے ہوئے قاسم کو آتا ہی حضور شکوہ نے کیا کار نمایان کیا
اُسکا بھائی قاسم سے زیر ہو کر مسلمان ہوا اُسنے بھائی کو مکر کرکے پکڑ لیا اُن سب کو
لیے ہوئے آتا ہی سیماب آگے بڑھا شکوہ اُدھر سے آیا دونون مکار آپسمین بغلگیر
ہوئے ذکر ہونے لگے شکوہ زرین قبا اپنی جرأت بیان کرتا ہی کہ مین نے بھائی کو اور
قاسم کو دونون کو دھوکا دیا سیماب کہتا ہی میرے عیار نے بڑا کام کیا اب [illegible]
طلسم کے پاس چلو ہمارا اور تمھارا ساتھ رہیگا بھائی ساتھ چھٹنے مین بڑا مزہ ہوگا بقول شخصے
شعر دو دل یک شود بشکند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را + سیماب کہتا ہی ہمنے
عرضی لکھی تھی وہان سے ساحر آیا وہ بھی ہاتھ سے بدیع الزمان کے مارا گیا اسے
شکوہ یہ لوگ بڑے بہادر ہین ساحر نہین ہین مگر ساحر کشی کرتے ہین نگاہ شاہزادہ
بدیع الزمان کی جو شاہزادہ خاور سیاہ پر پڑی آنکھون سے اشک حسرت جاری ہوے

قاسم قہقہہ مار کر ہنسے اور للکار کر آواز دی او کشتی گیر اپنے کو کس حال مین پاتا ہی خبردار اب
کبھی دنگل رستم کا نام نہ لینا یا تو حالت قاسم دیکھ کر بدیع الزمان رو رہے تھے یا اس
جہالت کی باتون پر بے اختیار ہنس پڑے فرمایا او ترک تنگ چشم اپنی جان کی تو خیر منا
اُن ظالمون کے سامنے قید جاتی ہو کہ جہان جان بچنا مشکل ہی قاسم نے کہا جان ہم
ایسون کی لیگا ہم اُسکی بھی چھاتی پر چڑھ بیٹھین گے بدیع الزمان نے کہا اپنے ہوش درست کر
آپ سے باہر نہ ہو مین تیری رہائی کو چلا تھا کہ اس مکار کے ہاتھ سے قید ہوا قاسم نے کہا
خدا نہ کرے کہ تم ایسے ہمکو ہاکرین مین خود تمکو اس قید سے چھڑا دونگا شکوہ زرین قبا نے
پلٹ کر زنجیر دار سے کہا اس قیدی کو چپ کر کیا بیہودہ بکتا ہی زنجیر دار نے سر زنجیر کو
جھٹکا دیا اور سونٹا اُٹھایا کہا او قیدی چپ نہین رہتا دیکھ مالک خفا ہوتے ہین سونٹا
جو اُس زنجیر دار نے اُٹھایا شعلۂ غضب کا نون سینے مین مشتعل ہوا زنجیر دونون ہاتھون
سے پکڑ کے جھٹکا مار اکہ زنجیر دار منھ کے بھل زمین پر آیا قاسم نے ہتھکڑی ماردی
کہ سر اُسکا پھٹ گیا بدیع الزمان نے دیکھا کہ قاسم قید توڑا چاہتا ہی یہ بھی بگڑے
زنجیر دار کو جھٹکا زنجیر دار نے غصہ کیا چاہا سونٹا مارون شاہزادہ بدیع الزمان
نے قید توڑ ڈالی قاسم نے دیکھا کہ کشتی گیر نے قید توڑی قاسم نے بھی نعرہ کیا

شعر
خلیل اللہ بسم اللہ بر گفت + بہ نعرہ اولین این قید بشکست +

قید کو توڑ کر مانند
تار عنکبوت کے پھینکدیا بدیع الزمان لشکر سیماب سے لڑنے لگے قاسم لڑتے بھڑتے
برابر مقبول زرین قبا کے پہونچے کہا ای برادر اُٹھو وقت رہائی آگیا مقبول نے بھی
جھٹکا مار کر قید کو توڑا قاسم نے اور سرداران کو رہا کیا کسی نے اُٹھکر درخت اُکھیڑ لیا
کسی نے کسی کو مار کر تلوار لی ہنگامہ گیر و دار بلند شکوہ گھبرایا ہوا پاس سیماب
کے آیا کہا ای پہلوان دوران اب کیا تدبیر کرون کچھ بن نہین پڑتا سیماب نے کہا
تم نہ گھبراؤ فوج ہماری بہت ہی گھیر کر سب کو مار لو یہ کہکے آواز دی ہان یار و یہ قیدی
بچکے نہ پائین فوج شکوہ زرین قبا و سیماب نے بلوہ کیا ایک طرف شاہزادہ
بدیع الزمان لڑ رہے ہین ایک طرف قاسم نے لاش پر لاش گرادی مگر فوج دونون
کی بحساب ہی فوج شکوہ و فوج سیماب نے گھیرا ہی ایک ایک سردار پر پانچ پانچ سو
جوان تیغے اور تیر مار رہے ہین دم لینے کی مہلت نہین خود سر پر ندارد زرہ
جسم مین نہین تیر جو خطا شعارون نے چہار جانب سے مارے تمام جسم مشبک ہو گیا
وہان زخم سے صدائے الامان آتی ہی قاسم نے جب مقبول زرین قبا کو رہا کر لیا
اور اُسکے ساتھ والے بھی چھوٹے تو مقبول نے عرض کی ای شہریار ہمارے نزدیک
تو یہ بہتر و مناسب ہی کہ فوج دشمنون کی بہت ہی ایسا نہ ہو گرفتار ہو جائین قاسم
نے کہا ای برادر گرفتار تو کیا کریگا اگر موت اسی سرزمین پر لیکر آئی ہی تو مجبور و لاچار ہین
ورنہ ہمنے یہ قصد کیا تھا کہ لڑ بھڑ کر تا بہ تختگاہ شاہان نور افشان پہونچین یہان یہ

افتاد پڑی کہ گرفتار ہوے مگر ای برادر جنگ سے مجکو نکلجانا باعث ہتک ہی کشتی گیر
لڑے اور مین چلا جاؤن بہت بلبلائے گا میرے یہ بجاے قبلہ و کعبہ کے ہین مگر مقدمہ
جرأت و شوکت مین کوئی دخل نہین دیسکتا ایسا نہ ہو کہ یہ سوچے کہ کیون قاسم نکلگئے
مقبول زرین قبا نے کہا ای شہریار یہ مقام جنگ مغلوبہ ہو ایک جانب رُخ کیجیے
دو ہزار سوار و پیدل ساتھ ہین کوئی منھ پر نہ آئیگا قاسم نے ایک سوار کو مار کر گھوڑا
بھی لیا ہی اُسپر سوار ہو کر لڑ رہے ہین مقبول نے جو قاسم سے یہ کہا قاسم کے
بھی ذہن مین آیا کہ خیر خواہ دولت ہی زخم بھی کھاے چلے ہین تلوار کھینچکر ایک جانب بڑھے
مقبول داہنے پر آیا دو ہزار سوار سمٹ کر اپنے آقا کے سامنے ہو لیے قاسم نعرہ
شیرانہ کرتے ہوئے جاتے تھے کہ شکوہ نے بڑھکر روکا زخمون مین جو چور چور دیکھا
خیال مین آیا کہ اس حال مین مار لونگا پشت پر زخم ہی تمام جسم پر تیر پڑے ہین سارے
خون کے بلند اس بھروسے پر جا پڑا ہاتھ تلوار کا مارا ہر چند کہ قاسم کی آنکھین بند
ہوئی جاتی ہین مگر ضبط کر کے تلوار کو شکوہ کی روکا اور خبردار خبردار کہ کے
تیغہ برقتاب کا ہاتھ مارا شکوہ نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر تیغہ چمکر اسپر کے
دو ٹکڑے کئے خود و بلغہ عرق چین زرہ ٹوپ کو کاٹ کر تلوار سر پہ گری کہ سراسر
سر اس خود سر کا زخمی ہوا ہنکار کر آواز دی یارو دوڑو یہ جوان مجکو مارے ڈالتا ہی
سوار و پیدل ٹوٹ پڑے شکوہ زرین قبا الگ ہٹا دو تین سو جوان اس
مقام پر مارے گئے دریاے خون جاری ہوا شکوہ نے کہا یارو جاتا ہی تو اسے
نکلجانے دو اب روکنے سے کیا فائدہ ساتھ والے رُکے قاسم لڑتے بھڑتے
ایک جانب نکلگئے مقبول زرین قبا انکے ساتھ ہی دو ہزار جوان زخم کھائے ہوے
مگر لڑتے بھڑتے چلے جاتے ہین ادھر بدیع الزمان نے دیکھا کہ قاسم نے مہلکہ
ڈالدیا اور لڑتا بھڑتا نکلگیا شاہزادہ بدیع الزمان پشت مرکب پر بڑی جما کے
بیٹھے لڑتے ہوئے چلے سیماب نے ہر چند چاہا کہ روکون سامنے مقابلے پر نہین جاتا
دورسے لینا لینا کر رہا ہی بدیع الزمان لڑتے بھڑتے ایک جانب چلے جب سیماب
پیچھا کرتا ہی یہ پلٹ پڑتے ہین سو دو سو کو مارا پھر آگے بڑھے جب ہزار دو ہزار جوان اسطرح
مارے گئے یا تو سیماب کے للکارنے سے سپاہی جا پڑتے تھے اب جو غلغلہ کرتا ہے
کوئی نہین بڑھتا بعض کہتے ہین آپ بڑے پہلوان ہین تو آپ خود بڑھ کے مقابلہ کیجیے
ایک شیر گرسنہ ہی کہ لڑتا ہوا جاتا ہی اُسکو کون روکے سیماب نے سر پیٹ لیا کہا
یارو سب ملکر بلوہ کرو تیر برساؤ برق شمشیر چمکاؤ گھیر کر اس جوان کو مار لو تعقب مین چلے
نقیبون نے بھی اشعار عبرت آثار پڑھ کے عبرت دلائی شاہزادہ بدیع الزمان ایک جانب
غضنفر ایک طرف قارن ایک جانب سہراب گرد پشت پر میلاد و قزاق بھی پشت پر پانچون
شیر اوچھی بنے ہوے جسم سے خون جاری جہان پر جھکے سو دو سو کو مار گرا دیا چاہا چلکر

دامنۂ کوہ مین ٹھہر آسودہ ہون کہ پہلو سے گرد اڑی بدیع الزمان سمجھے وہی کافر آتے ہین
تلوارین پکڑ پکڑ کے سنبھل گئے قضاے کار مختار حیلہ گر قریب یہان سے قریہ ہی اُسکا حاکم
کچھ پاسی کچھ گانون والے اسکے ساتھ ہین نگہبانی زراعت کو نکلا ہی اپنا علاقہ دیکھتا پھرتا ہی
مختار حیلہ گر کی نگاہ پڑی پانچ چھہ جوان دامنۂ کوہ مین پشت ہا سے مرکب پر اپنے زخم
باندھ رہے ہین ایک پاسی سے اسنے کہا دریافت تو کر کہ یہ کون لوگ ہین شاید انکو قزاقون
نے زخمی کیا ہی سیماب بھی تعقب کیے ہوئے آتا ہی مگر دو تین کوس پر ہی پاسی نے جو
آکے پوچھا شاہزادۂ بدیع الزمان نے کہا کہدو کہ بدیع الزمان فرزند صاحبقران
ہین قزاق کیا ٹھہرینگے سیماب کی فوج کو شکست دیکر آئے ہین یہ مقام فرح افزا تھا
ٹھہر گئے پاسی نے جا کر جو مختار سے کہا اسنے کہا یارو فرزند صاحبقران تو کئی آچکے ہین ہمارے
شاہون کے دشمن ہین بلوہ کر کے انکو پکڑ لو علاقہ ہمکو بطور معافی ملیگا چہار طرف سے
پاسی تیر کھینچے لیکر بڑھے بدیع الزمان نے کہا ای فضل ان گنوارون نے بھی ہمسے
لڑنے کا قصد کیا ای برادر سنبھل جاؤ فضل نے کہا حضور نے نام اصلی کیون بتایا
آپ کا نام نامی مثل آفتاب کے تمام عالم مین روشن ہی سب آپ لوگون کی فکر مین ہین
کہ مختار آپڑا انھون نے تیر مارنا شروع کیے شاہزادہ بدیع الزمان نے کھڑے ہوکر
تیر قلم کیے دو چار پاسی جو مارے گئے سب رام رام کرتے ہوئے بھاگے کہتے ہوئے
ٹھاکر صاحب آپ کو بڑا پہلوانی کا دعوی ہی آپ مقابلے مین جائیے نیزہ بازی بھی تو آپنے
سیکھی ہی برچھی آپ کے ہاتھ مین ہی اسی کی نوک پر اُٹھا لیجیے یہ کہنا تھا کہ مختار حیلہ گر کو
غصہ آیا کہا ابے حرامزادو مین نے تو بنوٹ سیکھا ہی اور کسی کی چوٹ نہ کھاؤن ایسی
چوٹ ماردون یہ کہکے کانے ٹٹوے کو بڑھایا ڈانٹ کر آواز دی او پسر حمزہ منم
مختار حیلہ گر اس دس بیس گانون مین میرا کوئی ہمسر نہین ہی کئی پاسیون کو زیر کیا ہی
کوئی اکھاڑہ اس دس بیس گانون کے اندر کھدنے نہین دیا شاہزادہ بدیع الزمان
نیزہ ہلا کر سامنے آئے مختار نے کن سے برچھے کا ہاتھ مارا بدیع الزمان نے سنان
نیزے سے سنان کو برچھے کی اُڑا دیا اسنے ڈانڈ گھمایا بدیع الزمان نے جو دیکھا
کہ ڈانڈ امینڈی پڑی بس جلدی سے ڈانڈ ماردی کہ ڈانڈ برچھے کی ٹوٹی اب تو
میان مختار حیلہ گر گھبرائے تلگ کھانڈا کھینچا کہا ای جوان اسکے وار سے کبھی کوئی نہین
بچا کئی راجپوت اسی کھانڈے سے مارے برہمن دیوتا کا خون بہایا یہ کہکے ہاتھ مارا شاہزادہ
بدیع الزمان نے ایک ادھ سیر کی ماردی کھانڈا قبضے سے نکلگیا بدیع الزمان
نے ہاتھ مارا بڑی سی سپر اسنے چہرے کی پناہ کی مگر تیغ برق تاب دست زبردست شاہزادہ
بدیع الزمان سپر کے دو ٹکڑے ہوئے سر کا کٹنا کہ مختار ٹٹوے سے کود کے بھاگا کہتا ہوا
کہ جائیو یہ بھی بنوٹ جانتا ہی کسی بڑے اُستاد کا سکھایا ہوا ہی پاسی بھی بھاگے دس بیس
پاسی فضل نے مارے اسی قدر قارن نے قتل کیے سہراب گرد نے کئی کو

چرخ چیر کے پھینکدیا میلاد قزاق بڑے زور و شور سے لڑا اب یہ سب بھاگے اگر سرکا کھیت سامنے تھا کچھ تو کھیت مین گھس گئے کچھ درختون پر چڑھ گئے باقی بھاگے جاتے ہین شاہزادہ بدیع الزمان اُنکو بھگائے ہوئے جاتے ہین کہ فضل نے بڑھکر کہا کہ آقا بس اب عنیمٔ زخمون نے بہت بیقرار کیا ہی ہر دہان زخم منھ کھول کے رہجاتا ہی کسی گوشے مین چلکے ٹھہرین تو زخمہ دوزی ہو بدیع الزمان نے اُنکا تعقب چھوڑا تیرون کے زخم سب کے جسم پر ہین جسم فوارے بنے ہوئے ہین خانہاے زرہ چھنے ہوئے پانچون جوان یہ بلٹے ہین مرکب ہاے باد رفتار پر جھومتے ہوئے آتے ہین چاہتے ہین کہ کوئی مقام استراحت ملے تو وہان ٹھہرین کہ صحراے گرد اُڑی شکوہ زرین قبا و سیماب اسّی ہزار فوج کی جمعیت سے ڈھونڈھتے ہوئے آتے ہین دور سے انھون نے جو دیکھا کہ پانچون جوان جاتے ہین شکوہ نے کہا ای سیماب اب یہ وقت کارگزاری ہی کہ پانچون جوان انتہا کے زخمی ہین اگر اب ابھی نہ گرفتار کرو تو بڑے افسوس کی بات ہی ہماری تمھاری فوج ملاکر اسّی ہزار جوان ہین پانچ جوان زخمیون کا گرفتار کرنا کتنی بڑی بات ہی شاہزادہ بدیع الزمان نے کہا ای فضل اب مشکل ہوئی کل فوج سے دونون بچیا آ پہونچے فضل کی بھی آنکھون مین آنسو بھر آئے کہا ای شہریار حقیقت مین اب ان نامردون سے بچنا دشوار ہی مگر بسم اللہ شاید پروردگار فتح نصیب کرے شکوہ و سیماب نے کل فوج کو اشارہ کیا کہ ان جوانون کو گرفتار کر لو چہار طرف سے اسّی ہزار جوان ان پانچ زخمیون پر چلے ان شیرون نے مرنے پر چیست کمر باندھی پانچون جوان تلوارین کھینچکر فوج پر شکوہ و سیماب کے جا پڑے شکوہ زرین قبا نے سیماب سے کہا کہ نسیم عیار سے کہو کمند اندازون کو لیکر جا پہونچے نسیم سے جو کہا نسیم نے اپنے تین سو پیکچے جمع کیے کمندین رسنین زنجیرین لیکر نخلستان مین آکر چھپے شکوہ نے دور سے للکارا بدیع الزمان گھوڑا چمکاکے جا پڑے شکوہ زرین قبا تو بھاگ کے نکلگیا نخلستان کی آڑ سے کمند اندازون نے نکلکر کمندین رسنین وغیرہ جو پھینکین نیزے تیر بھی چلے آخر یہ پانچون جوان کمندون مین پھنسکر زمین پر گرے گرتے گرتے کئی سو جوان مارے آخر کشاکش سے کمندون کی بیہوش ہوگئے ازدحام بلوے کے پانچون شیرون کو پکڑ لیا امیہ بن عمرو نکل بھاگا انھین کے لشکر والون کی صورت بنکر ساتھ ہو لیا شکوہ نے بڑھکر سیماب سے کہا لشکر سب تیار ہے جلادون کو بلایے ان سب کو قتل کیجیے حقیقت مین انکی مدد غیب سے پیدا ہوتی ہی لہذا انکا زندہ رکھنا اور قید کرنا مناسب نہین ہی سیماب نے کہا بھائی تمکو اختیار ہی ان بچیاؤن نے اُسی وقت جلادون کو طلب کیا کہا ان پانچون جوانون کو قتل کرو جلادون نے فوراً پانچ چبوترے ریت کے تیار کیے ان پانچون جوانون کو ان چبوترون پر بٹھایا امیہ بن عمرو حیران ہی کہ مین کیا کرون اگر

رات ہوئی تو کوئی عیاری کرتا دن کو کیا کرون جلاد شلنگین لگانے لگے آوازین
دیتے تھے **فرد** سلطنت سلطان کند فریاد بر جلاد چیست + مرغ را دانہ بلا شد
طعنہ بر صیاد چیست + کسکا سر رشتۂ حیات منقطع ہوا کسکا ساغر عمر لبریز ہوگیا
کون مغضوب درگاہ سلطانی ہی تیغہ باڑھ دار بازو پر قوت رکھتے ہین ایک ہاتھ مین
سر کو تن سے قلم کرتے ہین قتل کرنا ہمارا کام ہی جلانا ہمارا کام نہین حکم اول سے
بوجھ سے کے دیکھیے گا یہ لوگ وہ ہین کہ جنکے ہزارون دعوی دار خون کے ہین
شکوہ نے کہا او بیحیا تو کیا بکتے ہو ہم انکو قتل کرکے اپنے ملک کو جائینگے
کسکی مجال ہی کہ ہمارے ملک پر آسکے ہمارے ممالک سے طلسم نور افشان بہت
قریب ہی اگر زبان ہلا دین ہزارون ساحران غدار وہ آئین کہ جو طبقات زمین کو بالائے
آسمان پہونچائین ہمسے کون بول سکتا ہی ان مقامون سے ہم نکلجائین پھر کوئی ہمارا کیا
کرسکتا ہی جلد قتل کر خبردار یہ باتین نہ بنا اب تو جلاد دلیر ہوئے پانچون کی گردن
پر کوے کے خط کھینچے اُس وقت امیہ کی بیقراری گھبرا کے لشکر سے نکلا اس تلاش مین
کہ اگر قاسم ملجائین تو اُنھین سے کہون بلا سے احسان ہوگا مگر جان تو بچ جائیگی
خیال کرتا ہی کہ وہ تو بہت دور نکلگئے ہونگے شاید کہین ٹھہرے ہون ملجائین روتا ہوا
جنگل لگی ہوئی دل بھی یہان سے جانیکو نہین چاہتا خیال یہ تھا کہ جب شاہزادے کو
قتل کریگا مین بیچ مین کھینچکے جا پڑونگا کہ پہلے مجھکو قتل کر بعد کا اختیار ہی ہائے یہ شرف بھی
جاتا ہی زندہ بیٹھنے والے کہتے کہ غلام اپنے آقا پر نثار ہوگیا کوس بھر پر آکے ایک
نخل کے سائے مین ٹھہرا حیران چہار جانب دیکھ رہا ہی کہ ای امیہ اب مین کیا
تدبیر کرون وقت بہت قلیل باقی ہی اگر دوڑ بڑھ جاؤن اور پھر پلٹون آقا کو زندہ
نہ پاؤن سب کدوکاوش بیکار رہی کہین سامنے لشکر قاسم ہوتا ہر چند کہ آقا کے
خلاف گذرتا ارشاد فرماتے کہ مرنے سے یہ بدتر ہی سر دربار طعن و تشنیع کرتا ہے
اس فکر مین کھڑا تھا کہ صحرا سے بونڈا گرد کا اُڑا دیکھا نقابدار زرین پوش مرکب
سبز چشمی پر سوار عیار رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے پشت پر کچھ بیٹھے قراول تیر شکار
اعلی درجہ کوئی پانچ سو جوان ہونگے امیہ بن عمرو کے جان مین جان آگئی دوڑ کے
قریب آیا جھک کے سلام کیا نقابدار نے اپنے عیار سے پوچھا کہ یہ کون ہی عیار
نے عرض کی امیہ بن عمرو شاہزادہ بدیع الزمان کا عیار فرمایا ہمسے کیا ضرورت
ہی امیہ چیخین مار کر رونے لگا کہا ای شہریار ہمیشہ سے آپ کو دیکھتا ہون کہ آپ
خیر خواہ دولت صاحبقران ہین شاہزادہ بدیع الزمان کو مکر سے پکڑ لیا ہے
قتل کیا چاہتے ہین یہ سُنکر نقابدار کی آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے اتنا تو گھبرا کے
پوچھا کتنی دور امیہ نے عرض کی سامنے وہ نخلستان جو معلوم ہوتے ہین اُسی مقام
اُسکا لشکر ہی یہ سُنتے ہی نقابدار زرین پوش نے پشت مرکب پر پڑی جمالی عبا سے

عرض کی آپ کا لشکر نہین ہی یہ جو ہمراہ ہین چند بھلیے قراول میر شکار انکو جنگ وجدل مین کیا دخل ہی نقابدار نے فرمایا ای عیار بخدا اگر مین جانون کہ میری جان جائیگی تو کبھی تساہل کردن بسے شیر کا بلا مین مبتلا ہونا لشکر مین صاحبقران کے بدیع الزمان ایک جوان سے کیا اپنا مثل رکھتا ہی اور افتادہ پڑ جانا یہ اتفاق کی بات ہی امیہ بن عمرو نے سب حال بیان کیا کہ اس طرح لڑائی پڑی اور اس طرح گرفتار ہوئے آخر مین اُسنے کمنداندازون کو حکم دیا گرفتار ہوگئے ای نقابدار بہادر مقام خوف ہی کہ وہ اسی ہزار جوان ہین نقابدار نے کہا اگر اسی لاکھ ہوتے تو مین جاتا اور اُس شیر کو چھڑاتا مجھے اپنی جان دینا منظور ہی یہ کہکے نقابدار زرین پوش تکیہ وتنہا گھوڑا بڑھا یا نخلستان سے نکلکر دیکھا کہ جلاد سرون پر پانچون جوانون کے کھڑے ہین نقابدار نے پوچھا یہ پانچون جوان کون ہین امیہ نے سب کے نام بتلائے نقابدار نے کمان کیانی دوش سے اُتاری تیر بکمان مین پیوست کیا جو جلاد کہ سر بدیع الزمان کے تھا اُسکو تاک کے تیر مارا تو وہ سینے پر پڑا مہرہ پشت کو توڑ کر پار گذرا دوسرا تیر دوسرے جلاد پر پانچ تیر مین پانچون جلادون کو مارا وہان دیکھنے والے حیران ہین کہ یہ تیر کہان سے آتا ہی کہ پہلو سے نعرہ ہوا یا شیدای کفاران پُر دغا وای نابکاران بیحیا غضب کیا تمنے کہ فرزند رشید صاحبقران کو قتل کرنے کا ارادہ کیا او نامردو دیکھو تو کیا سزا دیتا ہون امیہ وعیار نقابدار نے بھی تیغ کھینچے نقابدار کے ساتھ یہ دونون بھی جا پڑے شاہزادہ بدیع الزمان نے جو نعرہ نقابدار کی صدا سُنی حجاب آیا خانہ زور مین آکر قید کو توڑ ڈالا بدیع الزمان کا اُٹھنا کہ فضل بھی قید توڑ کے اُٹھا قارن نے بھی قید کو توڑا بدیع الزمان لڑنے بھڑنے طرف سیماب کے چلے باز سفید سر پر نقابدار کے سایہ فگن ہی جسپر عکس ڈالدیتا ہی وہ جلجاتا ہی کسی کو پر مار دیا کسی کو منقار سے زخمی کیا نقابدار اس مجمع عام مین لڑتا ہوا سامنے سیماب کے پہونچا بدیع الزمان نے دیکھا کہ نقابدار قریب سیماب کے پہونچگیا ہر چند کہ زخمدار تھے شیرانہ جنگ کرتے ہوئے برابر شکوہ زرین قبا کے پہونچے سیماب نے نقابدار پر ہاتھ مارا نقابدار نے باڑھ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا بدیع الزمان بھی جان دیکر شکوہ سے لپٹ پڑے دونون جوان گھوڑون سے کود پڑے نقابدار نے اُکھیڑ کر سیماب کو مارا بدیع الزمان شکوہ کی چھاتی پر چڑھ بیٹھے نقابدار نے گردن کھینچکر پھینکدی بدیع الزمان نے نقابدار سے آنکھ ملا کر شکوہ زرین قبا کو چیر کر پھینکدیا چارون سردارون نے چار افسران کلان کو مارا ان دونون کے قتل ہوتے ہی لشکر مین ہلچل پڑ گیا یہ بھی کہا لیان فوج نے دیکھا کہ سیماب وشکوہ کے علاوہ افسران اعلےٰ مارے گئے کوئی لڑنے والا باقی نہ رہا فوج کے پیر اُٹھے نقابدار تعاقب نہین چھوڑتا تاکہ صحرا سے گرد اُڑی بارہ ہزار سرداران نقابدار اثاثہ بارگاہ زربفتی کا آرابون پر لدا ہوا آکے جو پہونچے اپنے

آقا کو لڑتے دیکھا یہ بارہ ہزار بھی جا پڑے انھین آٹھ سات جوانون سے وہ بھاگے بھاگے پھرتے تھے بارہ ہزار جوان اس کر و فر سے آ گرے جلد جو شمشیرزنی کی سب کے پیر اٹھ گئے دو کوس تک اُنکو بھگا یا نقابدار زرین پوش نے بدیع الزمان سے کہا بس ٹھہر جائیے اب بھاگے ہوون کا پیچھا نیجیے بدیع الزمان رکے نقابدار بھی ٹھہر گیا وہ سب کے سب شکست خوردہ دامن صحرا کو مثل دامن مادر کے جا نکر منتشر ہو کر بھاگے کچھ جا کر نالاون مین گرے کچھ جھیلون مین ڈوبے تلوار کے گھاٹ نہ ٹھہر سکے نقابدار نے پلٹ کے اپنے ملازمون سے اشارہ کیا بارگاہ جلد استادہ کرو ملازمون نے جھٹ پٹ بارگاہ استادہ کی بدیع الزمان نے خیال کر کے دیکھا شمسہ بارگاہ کا مثل بارگاہ سلیمانی اُسپر کار جواہر کیا ہوا بڑے تکلف سے بارگاہ استادہ ہوئی صاف ظاہر تھا کہ یہ بارگاہ جوڑ کے بارگاہ سلیمانی کی نقابدار بدیع الزمان کو لیے ہوئے بارگاہ مین آیا بیچ مین دنگل زرنگار بچھا تھا بدیع الزمان کو نقابدار نے اشارہ کیا بدیع الزمان نے کہا نہین یہ مقام آپکا ہے دست راست پر دوسرا دنگل بچھا تھا بدیع الزمان اُسپر بیٹھ گئے فضل و قارن و سہراب و میلاد بھی آ کر اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے نقابدار نے اشارہ کیا رشتہ و سوزن آیا اپنے ہاتھ سے سب کے زخمون مین ٹانکے لگائے پٹیان مرہم سلیمانی کی چڑھائین اب رقاصہ کو اشارہ کیا ایک نازنین شوخ و شنگ غنچہ دہن سمنبر قمر پیکر سامنے آ کر کھڑی ہوئی شاہزادہ بدیع الزمان سے آنکھ ملا کر یہ غزل عاشقانہ گائی نظم

غبار راہ ہین کو آج ہم ان کے سوار رہین
سمند عمر منزل طی کریگا دو طرار رہین

گئے بتخانہ پوچھا کہ کیا طوف حرم ہمنے
اڑائی تیرے خاطر خاک کن کن رہگذار رہین

ازل ہی سے مری قسمت مین تھی سرگشتگی لکھی
کیا طفلی مین بھی ہر روز مین اک دو کنار رہین

اجل آور نہ اب یہ رشک مجکو قتل کرتا ہو
عزیزان با لوگ پھیلائے سوتے ہین مزار رہین

ہوائے کوے قاتل کا کبھی عالم نہین پایا
چمن کو بارہا دیکھا ہی جا جا کر بہار رہین

نہ وہ آنسو گرے یاد آنکھی مین ان آنکھون سے
اڑا کی خاک ہی میرے چمن کے آبشار رہین

امانت روح کی چھنوا کے عزرائیل سے تونے
ہمارے نام کو لکھوا دیا بے اعتبار رہین

نہایت عید کی نوروز ہے اُس گل کو شادی ہے
لٹائے جائینگے کیا بیضۂ بلبل قطار رہین

ہوا ہی قحط کیون عالم مین موسی و تجلی کا
وہی پتھر نظر آتے ہین اب تک کوہسار رہین

مین وہ غم دوست ہون جب کوئی تازہ غم ہویدا
نہ نکلا ایک بھی میرے سوا امیدوار رہین

نہ کر شبدیز و گلگون پر غرور اتنا بھی اے خسرو
پیادے رووینگے کل آج ہو تو شہسوار رہین

جو آنا ہی تو آ جیتے جی ورنہ لطف پھر کیا ہے
جگہ جب منہ دکھانیکی رہی مجکو نہ یار رہین

بہانہ درد سر کا آپ کو کیا ہے کرنا تھا
تب غم نے ہماری جان کھو دی دو چار رہین

رہا مثل خس شعلہ مجھے ربط اہل عالم سے
وہی دشمن ہوا جسکے بنا مین دوستدار رہین

ہراسان ہوتے ہین عجب مرد دیکھ تا زکثرت سے
کوئی دو چار ہی جانباز ہوتے ہین ہزار رہین

سمجھتا اہل عالم مین یہان کوئی تو میری بھی کبھی کچھ کام بھی تو آئے تیری ہمت عالی	خدایا کاش مین پیدا ہوا ہوتا گوار و مین مگر چہرہ ہی لکھوایا ہی ای آتش سوار و مین

شاہزادہ بدیع الزمان نے کلیجہ تھام لیا سب اہالیان محفل خوش ہو گئے تعریفین کرنے لگے
بدیع الزمان نے مشت بھر اشرفیان دین اب تو بتانے پر ابلی پڑی ایک ایک چیز کو
چار چار طرح چھ چھ طرح بتا رہی ہی آخر بدیع الزمان نے اُس ہنگامے مین نقابدار سے
متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ نے بڑی عنایت فرمائی عین وقت پر سرفراز کیا ماشاء اللہ
سامان شوکت پروردگار نے خوب عطا فرمایا مگر آمد و رفت پردہ قاف زیادہ رہتی ہی
نقابدار نے کہا ہان وہان تو مسکن دما دا ہی اکثر جب مین نہین ہوتا تو کریت بن قہقہہ
چڑھ آتا ہی ملازم نے میرے مجکو لکھا کہ کریت چڑھ آیا ہی دیہات و قریات پامال کیے
اب قلعہ لینے کا ارادہ ہی اتنے بڑے قد و قامت کا دیو ہی کہ اہالیان پردہ قاف
کہتے ہین کہ عفریت اسکی ایک ٹانگ تھا خدا کی عنایت سے کئی مرتبہ اسکو شکست دی
جب اُس سے مقابلہ پڑا اُسکو زخمی کیا کبھی صحیح و سالم پلٹ کے نہین گیا شاہزادہ
بدیع الزمان سر جھکائے ہوئے ہان ہان کر رہے ہین فرماتے ہین ای نقابدار کیا
کہنا تمھاری جرأت و لیاقت کے سب بہادر مقر ہین نقابدار نے عیار کو اشارہ کیا
کہ وہ کشتی لاؤ چند دیوزاد ایک کشتی لیکر آئے جب وہ کشتی لا کر نقابدار زرین پوش
نے تورے پوش ہٹایا دیکھا ایک کمان کیانی نہایت تکلف سے رکھی ہی نقابدار نے
بدیع الزمان سے کہا اس کمان کو لیتے جائیے جب لشکر مین پہونچیگا اور صاحبقران
سے ملاقات ہو تو میری جانب سے اُنسے عرض کیجیے گا کہ اس کمان کو کھینچیے جب کبھی ہم وہان
آئینگے آپ سے دریافت کرینگے بدیع الزمان نے ہرچند انکار کیا کہ آپ اپنے ساتھ
لائیے گا نقابدار نے نہ مانا شام تک اُسی مقام پر رہا شب کو بدیع الزمان نے چاہا کہ
رخصت ہون نقابدار نے کہا آج شب کو اسی مقام پر رہجائیے زخم ذرا اچھا ہولے تب
تشریف لیجانیکا اختیار ہی بدیع الزمان نے کہا مین آپ کے خروج کا سبب صاحبقران
سے ذکر کرونگا نقابدار زرین پوش نے کہا کہ ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ مین خدمت مین
حاضر ہوا تھا اصل تو یہ ہی کہ اس ضعیفی مین وہ وہ کارہائے نمایان اُنسے سرزد ہوتے ہین
کہ جوانون سے بھی وہ کام ممکن نہین ایک بات البتہ خیال مین رہے کہ اب جو یہان سے
آپ کا جانا ہو آپ اُنکے فرزند دلبند ہین کیفیت سمجھائیے کہ نقابدار زرین پوش خیر خواہ
دولت ہو اس سے حضور مقابلہ نہ کرین کسی امتحان پر قرار پا جائے کوئی طلسم یا قہقہہ حبشی
کہ لڑ رہا ہی اُسکے قتل پر عہد کر لیجیے جو اُسکو قتل کرے وہ با نہاے صاحبقرانی لے یہ سنکر
بدیع الزمان نے کہا یہ میری مجال نہین کہ مین صاحبقران سے ایسے امورات
عرض کر سکون کمان ہی کا پیش کرنا میرے نزدیک شاق ہی مجکو حکم ہو تو مین زور کر دون
مین یون بھی خدمتگزاری کو حاضر ہون نقابدار زرین پوش نے کہا کہ مین کسی سے

مقابلہ نہین کرونگا مین تو صاحبقران زمان کا جویا ہون مگر اسمین شرط یہ ہی کہ چاہتا ہون
سر میدان مقابلہ نہ ہو وہ بزرگان دین خوش آئین فراش راہ دین اسلام یعنے اوج
دینے والے دین اسلام کے اُنکی ذات سے کہان کہان فیض نہین پہونچا ایسے بزرگ
سے ایسا دعوی کرنا مجکو حجاب آتا ہی چاہتا ہون الگ الگ امتحان ہو جائے شاہزادہ
بدیع الزمان نے کہا یہ تو کبھی نہ ہوگا صاحبقران بے مقابلہ کیے بانے نہ دینگے نقابدار
نے کہا ای شہریار اگر آپ نہ بھینگے تو ہم اور طرح کہلا بھیجینگے کسی طور سے صفائی ہو ہی
جائیگی کئی سال سے مین آتا ہون یہ مقدمہ صاف نہین ہوتا آخر کوئی تو صورت ایسی
نکل آئیگی کہ صفائی ہو جائیگی بدیع الزمان نے کہا کہ چاہتے تو ہم بھی تھے رات بھر
یہی جلسہ رہا چار پہر رات گذر کر ستارۂ سحری آسمان پر چمکا شاہزادہ بدیع الزمان
نے کہا کہ اب مین رخصت ہونگا نقابدار نے کہا بسم اللہ واسطے ان سب کے مرکب
منگائے پانچون جوان سوار ہوئے امیہ بن عمرو کو خنجر اور کمند مین دین بدیع الزمان
کو رخصت کیا نقابدار زرین پوش اُسی طرح تخت پر سوار ہوا دیوزادون نے سائبان
زربفتی سر پر کھینچا پیر تین ہاتھ مین نوبت نقارہ بجتا ہوا اس شوکت وشان سے
طرف پردۂ قاف کے روانہ ہو گیا مگر شاہزادہ خاور سیاہ اُن سوارون کو ساتھ
لیکر نکلگیا صحرائے سبزہ زار مین جا کر بارہ کوس پر مقام کیا بارگاہین استادہ ہین قاسم
آکر بارگاہ مین داخل ہوئے ناچ ہو رہا ہی بیٹھے ہین کہ خبر پہونچی مفتلح زرین کمر اس
حوالی کا ناظم خود پہلوان زبردست چار سو پہلوان ہمراہ ہین آپہونچا قاسم یہ سنکر
باہر نکل آئے اب جو دیکھا تمام صحرا فوج سے بھرا ہوا ہی چار لاکھ فوج کی آمد چار سو
سردار نامی وگرامی ساتھ ہین بارگاہون کے اٹالے لدے ہوئے آگے آگے سب کے
مفتلح زرین کمر بڑے کرگدن مست پر سوار خود زرین سر پر فوج قاسم کو بہ حقارت
دیکھتا ہوا ایمان فقط دو ہزار جوان ایک مقام پر اُترے ہوئے ہین مقبول زرین قبا منتظم
قاسم تو دیکھا کیے مگر مقبول زرین قبا تھرا گیا عرض کی ای شہریار اتنا بڑا بادشاہ
صاحب فوج و لشکر اس حوالی مین تو نہین ہی اور خود بھی پہلوان زبردست ہے
قاسم نے کہا آیا ہی تو آنے دو جیسا کچھ ہوگا دیکھا جائیگا قاسم نے پوچھا اسکی سکونت
کا ملک کہان ہو مقبول نے عرض کی یہان سے بارہ کوس پر قلعہ ہی قلعۂ نہنگان لقب
ہی یقین ہی کہ ہبران فیل پیکر اپنے بھائی کو وہان کا حاکم کرکے آیا ہی معلوم ہوتا ہی حضور
کی خبر مشتہر ہو گئی شاہان طلسم نور افشان کا نامہ اسکے پاس پہونچا اتنا ضرور غلام
عرض کریگا کہ اسکی فکر واجب ولازم ہی آیندہ جیسا مناسب ہو قاسم نے کہا
کوئی فکر نہین صبح کو مقابلہ کیا جائیگا ای برادر جب مرنے پر آئے تو ایک اور دو کردر
سب برابر ہین تم کچھ تردد نہ کرو اگر کثرت فوج دیکھکر دل گھبراتا ہی تو چلے جاؤ اگر ہم
فتح پائینگے چلے آنا شکست کی خبر سُننا نہ آنا مقبول زرین قبا نے دست بستہ عرض کی

یہ تو ہمارا کام نہین برائے خیر خواہی عرض کرتے ہین ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہی دو پہرے آمد
لشکر مفتاح کی شروع ہوئی تھی شام تک آیا کیا تمام صحرا کے نخلستان فوج سے معمور ہو گئے
سرداروں کی بارگاہین جابجا استادہ ہین ہر سردار اپنے زمانے کا رستم و اسفندیار
آمادہ حرب و پیکار مفتاح سے کہہ رہے ہین ای پہلوان دوران وای گرشاسب جہان
شاہان طلسم نے کیا سمجھ کے آپ کو نامہ لکھا کہ قاسم سے مقابلہ کرو اُس بچارے کے
ساتھ تو چند مفلوک ہین برگ جادو پر عیاری چلگئی اُسے مار لیا چند کس ممکن ہو گئے اپنی
جان بچانے ہوئے پڑا ہی آپ بارگاہ مین عیش کیجیے صبح کو غلامان جانباز میدان کارزار
مین جا بھینگے اور مشکین باندھکر اُسکو لے آمینگے جوان حسین و جمیل ہی اسکے قتل کا قصد
نہ ہو چلگئے خطا معاف کرا دیجیے گا اپنی جان بچانیکی سب تدبیر کرتے ہین مفتاح زرین کمر
نے کہا یارو اس جوان کو بنگاہ حقارت نہ دیکھو یہ نبیرۂ صاحبقران سر فتنۂ ملک ستخان
و باختر ہی اسکا ایک چچا ہی شاہزادہ بدیع الزمان انھین دونون نے ملک زوال
دولت لقاے باختری کیا شمالیہ باختر کہ بہادرون سے وہ ملک بھرا ہوا تھا وقایع مین شمالیہ باختر
کے مرقوم ہی کہ یہ جوان یکہ و تنہا دربار مین صیف الملک صف شکن تیغزن شمالی کے گھس گیا اُسکی بیٹی کو
طلب کیا ایسے ایسے معرکے اُس سرحد مین پڑے کسکی مجال تھی کہ اُن بلوون کو روکتا
اسی جوان نے تمام شمالیہ باختر کو تسخیر کیا اس جوان کے نام کے وہان ڈنکے بجتے ہین یہ
ذکر لشکر کفار مین ہو رہے ہین دن بھر انھین باتون مین گذرا شام کو مفتاح زرین کمر نے
حکم دیا کہ طبل جنگ بجے طبل جنگی پر چوب پڑی ہرکارے لشکر قاسم کے جو حاضر تھے
خبرین لیکر بھاگے سامنے حاضر ہوتے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی بجا لائے اشعار
آستانت طالبان را قبلۂ مقصود باد + اختر فضل تو ہمچون فال تو مسعود باد + دائما
گردون مطیع و دہر معمور تو باد + دشمن دین دائما مغلوب و مقہور تو باد + شہریار
عالم کی عمر دراز ہو دشمن کو سوز و گداز ہو مفتاح زرین کمر نے طبل جنگی بجوا دیا کل
اُسکا ارادہ ہی کہ نکلکر معرکہ آراے نبرد ہو آتش کینہ و عناد و فساد کو دمغ بالا کرے
یہ سُنکر قاسم نے فرمایا ای سمک کہدو کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی
طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی گرگڑایا مگر ہمراہیان قاسم جادو اُسکے لشکر کا
دیکھکر پریشان ہو گئے یہی جابجا ذکر ہی کہ یا رب کل خدا ہمارے آقا کی آبرو رکھے چار لاکھ
کا لشکر ہم دو اڑھائی ہزار جوان اگر مغلوبہ ہوئی تو کیسی مشکل ہوگی اُدھر والے
بلبلا رہے ہین آپسمین یہی ذکر ہی کہ کل مسلمانون کو لوٹ لینگے مقبول زرین قبا
بڑا خزانہ لیکر شریک ہوا ہی کل وہ سب لوٹینگے اسی چرچے مین رات تمام ہوئی شہنشاہ
اقلیم چہارم فوج شہنشاہ ثوابت و سیارگان کو شکست دیکر مع فوج ضیا و شعاع
تخت چرخ زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا ادھر مفتاح زرین کمر بڑے دھوم سے سوار
ہوا چار لاکھ فوج دریاے قہار کی فوج گینڈے کو بڑھاتے ہوئے میدان کارزار مین

اگر پہونچا جہانتک نگاہ کام کرتی ہی لشکر ہی لشکر معلوم ہوتا ہی ادہر خاورسپاہ نماز صبح سے فراغت
حاصل کرکے برآمد ہوئے مقبول اُس قلیل فوج کو ساتھ لیے ہوئے در دولت پر حاضر ہوا جھککر سلام کیا
قاسم نے مقبول کو گلے سے لگایا فرمایا مین کل سے تمکو انتشار مین پاتا ہون یہ سب جانوران
شکاری ہین تمھارے دو ہزار انپر بھاری ہین مقبول نے عرض کی ای شہریار فوج بحساب
بسقدر حضور کے ہمراہ ہین چرخ جلالت سپہ گری کے ماہ ہین ایک ایک کو جوش جرأت ہی
ہر ایک کو یہی حسرت ہی کہ اس فوج سے مقابلہ کرین سب کمیدان و رسالدار آمادۂ حرب پیکار
ہین قاسم نے کہا ای مقبول انشاء اللہ مغلوبہ کی نوبت آنے پائیگی اگر مفتاح ہمارے
مقابلے مین آیا سر میدان اُسکو زیر کرینگے فوج اپنے مقام سے بڑھنے بھی نہ پائیگی تم دیکھو تو
کیا انتظام کرتے ہین یہ فرماکر پشت مرکب پر سوار ہوئے مقبول بھی گینڈے پر سوار ہوا مع دو ہزار
سوار و پیادے میدان کارزار مین آئے دیکھا تمام جنگل فوج مفتاح سے بھرا ہوا ہی مفتاح
گینڈے کو بڑھائے ہوئے آمد فوج قاسم دیکھ رہا ہی ساتھ والون سے کہتا ہی یارو ہمراہیان
قاسم بڑے جری و بہادر ہین دیکھو کسطرح جمکر آئے ہین سینے سپر کیے کھڑے ہین کہ تلوار چلے
شمع حیات دشمن جلے سماک نے قاعدے سے فوج کو آراستہ کیا مفتاح نے جب
دیکھا کہ فوجین جم چکین قاسم چالیس قدم آگے بڑھے ہوئے کھڑے ہین گینڈے کو اپنے
بڑھاکر میدان کارزار مین آیا فنون سپہ گری دکھاکر گینڈے کو روکا لشکر قاسم کو دیکھا کہا
کہ کیا ثابت قدمان میدان جرأت ہین کیا صاحبان لیاقت ہین میرے لشکر کی آمد دیکھکے
حریف بھاگ جاتا ہی دشمن کا دل کانپ جاتا ہی مگر یہ سب مقابلے مین کھڑے ہین دیکھکے لشکر
قاسم کو آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان وای زبردستان جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے
مین آئے مین نے ہزارون ملک بیچراغ کردیے لاشہاے دشمن سے جنگل بھردیے مقبول
نے چاہا کہ مین نکلون قاسم نے اپنا مرکب بڑھایا فرمایا کہ تم حفاظت فوج مین رہو انشاء اللہ
مین اسکو باندھ کے لاتا ہون یہ کہکے مرکب کو اُڑایا مرکب بادرفتار قاسم ایسا سوار دہانہ چباتا
ہوا دم سے چنور کرتا ہوا کلائیان مارتا ہوا تین ٹھیکون مین میدان مین آکر پہونچا مفتاح سے
تکاور چلے سات قدم گینڈا مفتاح کا اور چار قدم مرکب قاسم کا ہٹا مفتاح اس جرأت پر
عش عش کررہا ہی کہ یہ جوان میرے مقابلے مین آیا کثرت فوج کا بھی خیال نہ کیا دیکھکر آواز دی
ای جوان مین تیری جی داری پر ناز کرتا ہون شاہان طلسم نے مجکو مامور کیا ہی کہ کوئی طلسم
مین نہ آنے پائے تجسے خطا بھی سرزد ہوئی کہ برگ جادو کو مارا نہین معلوم شاہ کسطرح تمھارے
ساتھ پیش آئین مین وعدہ کرتا ہون کہ شاہ سے خطا معاف کرادونگا اور اگر آپ نے مذہب
سامری پرستی اختیار کیا دونون بھائی بڑے قدردان ہین نہایت عزت کرینگے اور اگر
آپ نے سرکشی کو کام فرمایا انجام اسکا بہتر نہین بڑی بڑی خرابیان پڑینگی آپ کو مناسب
ہی کہ میرا کہنا قبول کیجیے اپنی جان بچائیے کسی جانب نکلجائیے قاسم نے کہا ای مفتاح ہم سنتے تھے
کہ دونون شاہزادے نہایت جلیل ہین ساحران طلسم نور افشان کے بدل و جان کفیل ہین

اسون سے دشمنی پیدا کرنا عقل کے سراسر خلاف ہی ایکبار لیجیے میرے ہاتھ سے کبھی کوئی پہلوان بچا نہین جس
سم پر گیا فتح کر کے آیا یہ نیزہ قلل کوہ مین در آتا ہی اگر تلوار کھینچون زمین کانپے دشمن امان نہ پائے میرا تعلق افلاک سے
متعلق ہی کوہستان میری بڑے بڑے کو مین قتل کیے پہلوانون کے نام مٹا دیے قاسم نے کہا ای مفتاح بس
یاوہ گوئی ہو چکی یہ میدان کارزار ہی یا وہ گوئی بیکار ہی زبان تیر و کلہ عمود سے کام لو کچھ فن جرأت ظاہر ہون ہم بھی
اپ کی لیاقت سے ماہر ہون زبان تیغ کی روانی تو دیکھین مفتاح نے کہا ای جوان مجھکو افسوس آتا ہی کہ تجھ ایسا
شیر میرے ہاتھ سے قتل ہو یہ کہکر مفتاح نے نیزہ قاسم پر مارا قاسم نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا
آپسمین نیزہ بازی ہونے لگی قاسم دیکھ رہے ہین کہ بڑے لطف سے نیزہ بازی کر رہا ہی دو گھڑی کامل نیزہ چلا
تین سو ساٹھ ملعین نیزہ بازی کی رد و بدل ہوئین چور گھاتیان ہو رہی ہین ایک مقام پر قاسم نے نیزہ
گانٹھا تھا پیترا مارا نیزہ ہاتھ سے مفتاح کے نکلگیا مفتاح کا یہ احوال ہوا کہ مثل ابر کے گرگرا یا چہرے کے پر ہوا یان
اڑنے لگین ثابت ہوتا تھا کہ نیزہ اسکے سینے سے نکل گیا للکار کر آواز دی او جوان تو نے غضب کیا دور دور یا
لشکر موج مار رہے ہین ان سب کے سامنے تو نے نیزہ میرا ہوائی کیا یہ کہکر تیغہ بید ریغ کھینچا دو سو سوا دو سو
من کا تیغہ جسکا آٹھ انگل کا پھل چرا ہوا ہی للکار کر آواز دی او نبیرہ حمزہ یہ وہ تلوار ہی کہ اگر پہاڑ پر لگاؤن تا بیخ
کاٹون یہ تلوار کبھی خالی نہین گئی ہی یہ کہکر ہاتھ تلوار کا مارا قاسم نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا ارادہ تھا
کلائی پر ہاتھ ڈالدون مگر اس جلدی مین مفتاح نے ہاتھ مارا کہ گوشہ سپر کاٹکر تلوار نے خود کو کاٹا
گری دو انگل سر مین در آئی قاسم نے دستانہ مارا تیغہ چھینا کے نکلا چادر خون چہرے پر آئی قاسم نے
بھی تیغہ برتتاب نیام انتقام سے کھینچا خبردار کہکے گھوڑے کو رانون مین دبایا دونون بازو مین کر جب اونچے
سر پر گینڈے کے رکھدین نعرہ شیرانہ کر کے ہاتھ تلوار کا مارا مفتاح نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر تیغہ جو تڑپکر
گرا سپر کے دو ٹکڑے ہوئے سپر کو کاٹکر تلوار گری خود و دوالیغہ و درق چہین وغیرہ کو کاٹ کر تا دو ابرو تیغہ پہونچا
اگر جلدی دستانہ نمارے تو مع گینڈے چار ٹکڑے ہون مفتاح نے بہ تعجیل دستانہ مارا لکلان ایسی پہونچی
کہ غش آنے لگا تیغہ سر سے نکلا گینڈے کی گردن پر پڑا گینڈے کی گردن قلم ہوئی مفتاح گینڈے سے
گرا اہالیان فوج نے جانا ہمارا آقا مارا گیا چار لاکھ سوار پیدل لینا لینا کہکے دوڑے قاسم نے جو دیکھا
گھٹا فوج کی آتی ہی پھیری جمالی شیر بیشہ شجاعت ہاتھ مین لیکر نعرہ کیا نعرہ قاسم

شہسوار لال پوش خاوری
اسم نور عینین صاحبقران
زرتیغم شود الامان الامان
آفتاب مشرق دین پروری
مقبول نے جو یہ معرکہ

دیکھا کہ چار لاکھ فوج نے قاسم پر حملہ کیا گینڈے کو تو بڑھایا مگر بدحواس ہوگیا اہالیان فوج کو آواز دی
یارو شاہزادے کو بچاؤ دو ہزار جوان تلوارین کھینچکر جا پڑے جاتے ہی گھر گئے جہان اسکے دس ہزار
جوان ہین دس جوان اس غول مین لڑ رہے ہین اہل اسلام نے داد مردمی دی ہی دریا خون کے بہا دیے
طبقے زمین کے ہلا دیے شاہزادہ ملک قاسم تیغہ برق مثال ہاتھ مین رسالے پر جا کر گرے سالدار
کو مارا اگر پلٹن پر پہونچے کپتان کو ٹوک کے مارا تین روپیہ کے سپاہی پر ہاتھ نہین اٹھاتے کسی سوار و پیدل کو
ٹوک ٹوک کے مارا غضب دوپہر کا وقت ہی نیر اعظم کی حرارت دھوپ کی شدت دوڑنے سے گرد کونسی
خاک اڑ رہی اگر کوئی ذرہ بدن پر پڑتا ہی چھالا پڑجاتا ہی قاسم نے جو اس زنجداری مین بڑھ بڑھکر
وار کیے مع گفاران بچیا مین اڑے فوج کے پیر اٹھا دیے مگر چار لاکھ جوان اُنکا سمجھا گنا اور ٹوٹنا نہین ہوتا

جاتے ہین بھاگین نقیب جب آواز لگاتے ہین ای مردان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید فردوز جنگ است جنگ
باید کرد * کوشش نام و ننگ باید کرد * کہان ہی رستم کہان ہی برزو کہان ہی بیژن ان پہلوانون کے نام صفحۂ ہستی سے
مٹا دو اپنے بزرگون کے نام روشن کرو پھر بھاگے ہوے پلٹ پڑتے ہین چونکہ مفتاح بیہوش ہوا اکثر بہت
مارے گئے کوئی لڑوانے والا فوج کا نہین آپ ہی بھاگتے ہین آپ ہی پلٹ پڑتے ہین خود بخود لڑتے ہین
یہ رنگ عیار نے دیکھا مقبول کی رکاب پر ہاتھ ڈالا کہا ای شہریار فوج دشمن کے جی چھوٹ گئے ہین آپ کے
لشکر کے بھی دو چار سو جوان مارے گئے اگر چہ گھڑی دو گھڑی اب لڑے فوج دشمن کا اب کوئی سرپرست
نہین ہی شکست فاش کھا کر بھاگینگے مقبول نے گھبرا کر کہا ذرا خبر تو لے کہ آقاے نامدار کسطرف ہین فوج نے
ہماری گھیر لیا ہی بڑے مزے سے لڑ رہے ہین یہ ذکر تھا کہ دیکھا سمک سامنے سے نمایان ہوا مقبول نے
گھبرا کر پوچھا ای مہتر والا گہر تمہارے آقاے نامور کہان ہین سمک نے بھی گھبرا کر کہا مین نے آقا کو نہین دیکھا
مقبول نے کہا تلاش کرو لشکر ہمین کفار کے طبل بازگشت بجا چاہتا ہی سمک نے کہا مین تلاش کرتا ہون
یہ کہکے سمک چلا قاسم نے چند سردار قتل کیے زخم سر کا کھل گیا خون بھی بہت جاری ہوا آنکھون کے نیچے اندھیرا
آیا اغلب شاہزادے کا ٹھہرا یا جھک کر کہا ای مرکب اصیل ہو سکے تو مجھکو یہ نکال اب مجھ مین طاقت جنگ و جدال نہین
ہی مرکب نے جو اپنے راکب کو سست پایا دولتیان مارتا ہوا چلا اگر کوئی قریب آگیا اسکو پشتک ماردی اسطرح
بچاتا ہوا قاسم کو لے نکلا ہر چند کفار نے چاہا کہ اس گھوڑے کو نہ جانے دین مگر گھوڑا نہ رکا لیکر قاسم کو طرف
صحرا کے بھاگ گیا انکا ذکر کیا جائیگا دو پہر برابر گھوڑا اڑتا ہوا آیا ایک صحراے سبزہ زار مین آکر پہونچا کچھ پتے اُکھاڑ
کے کھائے جھیل سے پانی پیا بدن کو جنبش دی شاہزادہ پشت زین سے زمین پر گرا قضاے کار یہ حد
شہر افلاکیہ ہی مفتاح جوان کا حاکم ہی اسکا بھائی بہران فیل پیکر طرف سے مفتاح کے سلطنت کرتا ہی صبح کا
وقت ہی واسطے شکار کھیلنے کے نکلا ہی دیکھتا بھالتا چلا آتا ہی ایک سوار کی نگاہ گھوڑے پر پڑی باگین
کٹی ہوئین زین ڈھلکا ہوا لختے خون کے جمے ہوے دوسرے سوار نے آواز دی شہریار اسکا سوار بھی زمین
پر پڑا ہی بہران نہایت سپاہی دوست ہی گھوڑے سے کود پڑا ٹہلتا ہوا قریب شاہزادۂ خاور سپاہ کے آیا دیکھا
تمام جواہرات جسم پر شاہزادے کے آراستہ ہین قبضہ ہاتھ مین جما ہوا حیران جمال و محو دیدار ہو گیا ساتھ والون سے
کہا یارو یہ تمنے کہین سنا یا دیکھا ہی کہ تمام اسباب بچا یا ہزارون سے اٹھا زخم کتنے کھائے بھائی صاحب اگر شہر مین
نہین مانین مین بدنام ہو جاؤنگا اس جوان کو اٹھا کر لے چلو مین حال اس سے دریافت کرونگا قزاقون کو سزا
دونگا جن لوگون نے ایسے جری کو یون زخمی کیا مگر واہ رے دلیر کہ سب کو جواب دیا مال کی اپنے حفاظت
کی یہان آکے گھوڑے سے گر پڑا گھوڑے نے دیکھا کہ میرے آقا کے پاس لوگ جاتے ہین گھوڑا
جھپٹ کر قریب اپنے آقا کے آیا شیہا ہمہ نے لگا دڑے مارتا تھا بہران نے نزدیک آکر کہا ای مرکب
اصیل ہم تیرے آقا کے دشمن نہین ہین واسطے علاج کے لیے چلتے ہین گھوڑا ساتھ ہوا مگر بہران کبھی سینے پر
ہاتھ رکھتا ہی کبھی آمد و شد نفس کی دیکھتا ہی کبھی کہتا ہی شکر ہی لات و منات کا کہ ابھی تک تو یہ جوان زندہ ہی
وہان سے قلعۂ افلاکیہ مین لایا قصر شاہی مین آکر پہونچا ایک قصر مین پلنگ بچھوایا خود رومال ہاتھ مین لیکر
بیٹھ گیا مگس رانی کر رہا ہی کہتا ہی یارو جراح کو بلاؤ مین اسکی زخمدوزی کراؤن جراح حاضر ہوا جراح سے
بنجوشانہ کہا ای برادر اس زخمی کے ٹانکے لگاؤ اگر تمہارے ہاتھ سے اسنے صحت پائی تو دولت دنیا

نہال کر دونگا جراح نے بہ تعجیل زخمون کو دھوکر ٹانکے لگانے آمد و شد نفس کو دیکھا کبھی زانو پر ہاتھ مارتا ہی
کبھی کہتا ہی یارو خداوند سامری و جمشید اسکو بچالین بہت کچھ مال پاؤنگا مالک سے بھی عرض کرتا ہو حضور
نہ گھبرائین بہت جلد صحت دونگا کوئی رگ پٹھا کٹنے نہین پایا جان کا نقصان نہوگا مین نے رنگ جمالیا ہی سب
طرح پر اپنا قابو کرلیا بعد دو پہر کے بہران مہیا نگس ربانی کررہا ہی کہ قاسم کی آنکھ کھلی اپنے کو ایک مقام
معقول پر پایا ایک تاجدار مہیا نگس ربانی کررہا ہی اُٹھنے لگے بہران نے کہا ای شیر بیشۂ جرأت ابھی آپ
اپنے مقام سے نہ اُٹھین ایسا نہو ٹانکے ٹوٹ جائین قاسم نے نہ مانا اُٹھ بیٹھے بہران نے گھبرا کر کہا
ای جوان کن کمبختون نے تمکو گھیرا اور اسقدر زخمی کیا مگر سبحان اللہ آپ نے کیا کار نمایان کیا کہ مال اپنا
بچا پایا کس مقام پر لڑائی ہوئی قاسم نے ہنسکر کہا ای بہران کیسی لڑائی اور کیسے قزاق قزاقون کی یہ مجال تھی
کہ ہمکو گھیرتے مگر یہان طلسم نور افشان کے کسی وجہ مین چھوٹا صحرا ہین بڑے بڑے ہو کے پڑے گو مفتاح
نہین معلوم کہان سے پھرتا پھرتا ہماری طرف آنکلا ہماری فوج قلیل دیکھکر اُسنے طبل جنگی بجوایا مین اُسی کے
ہاتھ سے زخمی ہوا مگر میرا زخم اوچھا ہی اُسکا زخم بہت کاری ہی یقین ہی بعد دیر کے صحت پاکر انشاء اللہ
یہان سے جاکے سمجھینگے اُسکو بھی ہمسے مقابلے کی بڑی ہوس ہی انشاء اللہ پھر لڑائی پڑیگی سیف الملک
کر بڑا پہلوان زبردست تھا وہ بھی آکر ہمارے ہاتھ سے زیر ہوا انشاء اللہ یہ مہم بھی سر ہوگی بہران کو
سنانا آگیا کہ یہ کیا غضب ہوا بھائی میرا اسکے ہاتھ سے زخمی ہوا اگر کچھ برائی کرون مردان عالم مین بد نام
ہوجاؤنگا مگر اب مناسب یہی ہی کہ اسکا علاج کرون خدمتگزاری مین اسکی نام ہی اگر کچھ آزار پہونچا یا مردان عالم
مین بدنام ہوگئے اُسنے چلکے سے عرض کی کہ ای شہریار اس ملک کا بادشاہ مفتاح زرین کمر ہی شاہ طلسم
نور افشان کی کا خط آیا کہ ان اطراف طلسم کی گشت کر دو عزیزداران حمزہ یا فرزندان حمزہ جس مقام پر ملین انکو گرفتار
کرکے لاؤ مین کل لشکر کا سپہ سالار ہون مجھکو نائب کرکے تشریف لے گئے ایسا نہو یہ لوگ سن پائین اب
اسکا ذکر نہ کیجیے گا قاسم نے کہا ای بہران اس ذکر مین کوئی بڑی نام آوری نہین ہی زخمی ہونا زخمی کرنا مردون
کے واسطے ہوا ہی کرتا ہی اگر ہمسے کوئی نہ پوچھیگا ہم نہ بیان کرینگے بہران نے کہا حضور نام بدل کر بتائین
اپنا لڑنا بھڑنا کچھ قزاقون کا نام لیدین قاسم نے کہا اب تو کہہ چکے بات کا بدلنا شیوۂ جرأت سے بعید
ہی بہران خاموش ہوگیا یہ سمجھ گیا کہ یہ جوان بالکل جاہل ہی ایک بات کی دل مین بہران کے بڑی خوشی ہی
کہ اگر لات و منات کو منظور ہو اور یہ صحت پاکر اپنے لشکر مین جانے اس لشکر مین ہفت اقلیم کے پہلوان موجود
ہین تیرا بھی نوکر ضرور آئیگا کہنے والے کہینگے بھائی کے دشمن کو صحت دی کوئی برائی نہ کی یقین ہی امین اپنا
نام ہوگا ایسی ایسی باتین سوچکر اچھی طرح شاہزادے کی خدمت کرنے لگا روز تاکید ہی کہ جلد اس
جوان کو صحت دو جراح بھی اپنی جان لگا رہے ہین تیسرے دن جو جراح نے پٹیان اُتارین زخمون کو
خشک پایا بعضے زخم سرخ ہو رہے تھے بعضے خشک تھے کہ جراح نے کہا ای شہریار ملاحظہ فرمائیے کہ
تین دن مین کیا ظہور ہوا جو سرخ ہین وہ مائل بصحت ہین اور جو خشک ہوگئے وہ اچھے بھی ہوگئے لہذا
غلامون نے بڑی محنت کی بہران خوش ہوگیا کچھ انعام جراحون کو دیا قاسم نے جو زخمون کو ایسا خشک
پایا فرمایا کہ ای بہران دل بیٹھے بیٹھے زیادہ گھبراتا ہی اگر تمھاری بڑی خوشی ہو تو ذرا شکار کھیل آیا کرین بہران
نہین چاہتا ہو کہ قاسم کہین جائین یہی چاہتا ہی صحت پائین اور اپنے گھر جائین عرض کی ادھر کے جنگلون مین شکار

بہت کم ہی جب دن بھر ڈھونڈھیے گا تو ایک دو جانور ملینگے اکثر یہان کے شاہ و شہریار زادے جاتے
ہین وہ دو دو دن تباہ رہتے ہین اور حوالی مین جیسا شکار آپ نے دیکھا ہی کہ فوراً اڑ گیا آہو بھاگ جاتے ہین وہ
کیفیت یہان نہین ہی بیرون شہر غلام کا باغ ہی اُسمین مین نے دس بیس آہو چھوڑا دیے ہین سو بجائے
جانور بھی چھوڑوا دیے ہین اُس باغ مین شکار کھیلیے ایک دو آہو بھی مل جاینگے دو چار جانور ہوائی بھی ہاتھ
لگینگے قاسم نے کہا بہتر دوسرے دن سویرے قاسم اٹھ کر بیٹھے کہا بھئی کوئی آدمی ساتھ کر دو کہ
ہمین اس باغ کا نشان بتا دے دو خدمتگار ہیران نے ہمراہ کیے کہا کہ آپ کو لیجا کر وہ باغ پر پہونچا دو
پھر چلتے وقت عرض کی کہ اتنا لحاظ رہے کہ مین نے شکارگاہ بنوائی ہی جانور چھڑوا دیے ہین بہت
احتیاط سے شکار کھیلیے گا قاسم نے کہا بہت احتیاط سے کھیلینگے قاسم خدمتگارون سے باتین کرتے
ہوے چلے تھوڑی دور چلے تھے کہ خدمتگارون نے رونا شروع کیا کہا حضور آپ کے تشریف رکھنے
مین ہمکو بڑا نفع ہوتا تھا دس پانچ روپیہ روز مل جاتے تھے قاسم نے فرمایا اگر تم بے لطف ہو ہمارے ساتھ چلے
چلو کہا حضور یہ ہمارا وطن ہی اہل و عیال یہین ہین انکو ترک کرکے نہین جا سکتے آپ سے ایک محبت ہو گئی ہی اس شہر یار
اسی باغ کے پہلو مین ایک اور باغ ہی اُسمین شکار بھی بہت ہی مگر اس باغ مین حضور کوئی جا نہین سکتا
قاسم نے کہا کیا وجہ کہا حضور مفتاح کی بیٹی شیرین ادا نہایت حسین و جمیل کہ جسکے حسن کا تمام عالم مین
شہرہ ہی بڑے بڑے بادشاہون کے خط بھی آتے ہین مگر مفتاح ایسا حرامزادہ ہی کہ بیٹی کی شادی نہین
کرتا چار جانب سے خط پر خط چلے آتے ہین اُسکے باغ مین ایک مخمل جنار ہی اُس کل مین ایک قفس
لٹک رہا ہی اُس قفس مین ایک طوطی زرین بال بند ہی آٹھ پہر قفس مین چرخ مارا کرتی ہی پیشانی پر اسکی
ایک خال سیاہ ہی ملکہ شیرین ادا نے شرط کی ہی کہ کوئی ایسا تیرانداز ہو کہ اُس طوطی کی پیشانی پر تیر مارے
اسی خال سیاہ پر پڑے اگر اور مقام پر تیر لگیگا گنہگار ہوگا قتل کیا جائیگا ہمارے سامنے تو اکثر شہریار
کئی شاہزادے آئے جو شب کو آ کر تیر لگاتے تھے گشت سے جانور کی حیران رہے تیر نشانے پر
نہ پہنچا آخر قتل کیے گئے اُسکے باغ کے دروازے پر حضور اشتہار لگا ہی جو کوئی شخص تیر لگانے کا
ارادہ کرتا ہی تمام شہر کے لوگ جمع ہوتے ہین انصاف کرتے ہین مگر آخر ہر شخص عاجز رہتا ہی جینے کا تک
کسی کو فیضیاب ہوتے نہین دیکھا قاسم سنکر خاموش ہو رہے مگر بیان نے رنگ دل کو گداز کیا مشتاق جمال
شیرین ادا ہوئے دل ہی دل مین باتین کرتے ہین کہ اس ظالم بیباک کو کیونکر دیکھین اب قاسم
جو جو اُن سے پوچھتے ہین وہ احوال بیان کرتے جاتے ہین قاسم ابھی کھود کھود کے پوچھ رہے ہین
دروازے پر باغ کے آئے خدمتگارون نے قفل کھولا دیکھا چار جانب گلہائے رنگا رنگ شگوفہ ہا
بوقلمون حوض بنا ہی تکلف سے آراستہ و پیراستہ ہی فوارے ہزارے چھوٹ رہے ہین ساون بھادون کی
کیفیت معلوم ہوتی ہی جوش بہار کی باغ مین دھوم ہی قمریان غزلین گا رہی ہین یہ اشعار عاشقانہ زبان پر
قمریون کی جاری ہین اشعار

حضور آج تو تھے وہ چار ہم بھی ہین — تمہارے تیر نظر کے شکار ہم بھی ہین
کبھی تو ہمین بھی ہو شغل قرب وصل حبیب — تری خدائی مین بے ورد گار ہم بھی ہین
جو ذرہ خاک در بوتراب کا ہی مہر — تو مرتضے کی گلی کے غبار ہم بھی ہین

سمند ناز کو گر اسقدر نہ گرم عنان — تری رکاب مین اے شہسوار ہم بھی ہین
صفات چشم مین جادو نگاریان کی ہین — جو سحر ہے وہ نظر سحر کار ہم بھی ہین
چمن مین آمد فصل بہار ہے گلچین — صبا سے کہدو ذرا ہوشیار ہم بھی ہین
تمہارے گیسوے مشکین درو سے روشن ہے — نثار صورت لیل و نہار ہم بھی ہین
وصال ہجر مین رعنا کا ہو گیا آخر — لبون پہ جان ہے اور بے قرار ہم بھی ہین

ہر طرف جوش بہار پھولون پر نسیم کا چلنا بھی بار ہے ہر طرف صیاد گلچین بھاگے بھاگے پھرتے ہین باغبانیان حسین و جمیل بھاری لہنگے پہنے ہوے چند ریان اوڑھے ہوے بیلچے ہاتھ مین انتظام کرتی پھرتی ہین صاف ثابت ہوتا ہے کہ حوران بے قصور باغ رضوان مین ٹہل رہی ہین قاسم تماشا دیکھتے ہوے طائر کی تلاش مین مصروف ہوے عندلیبان خوشنوا کی زمزمہ سرائی سے ہوش اُڑ گئے ہین بڑا خیال ہے کہ تیر تیر نہ جائے اس خیال سے تیر نہین لگاتے جس گوشے مین جاتے ہین نرگس آنکھ لڑاتی ہے سنبل اپنی زلفون کا پیچ و تاب دکھاتی ہے اگر کوئی طائر لایق شکار بعد جستجوے بسیار سامنے آیا تو باحتیاط تیر لگایا طائر تیر کھا کے گرا جبتک اُسکو بقربانی پہونچایا اس طرح دو چار طائر دستیاب ہوے مگر انکو شکار کرکے قاسم کو بہت افسوس ہوا اب آہو کی تلاش مین مصروف ہوے پھرتے پھرتے ایک مقام پر دیکھا ایک آہو نہایت خوشنما جھول زربفت کی لپشت پر چمنستان مین ٹہل رہا ہے قاسم نے اُسکو دیکھکر حملہ کا ارادہ اُسکی طرف چلا قاسم نے حلقہ ہاے کمند لٹکائے جیسے ہی کمند لگائی اُسنے جست کی دو تین درخت فرا کر میدان پکڑا یا تو گھوڑا قاسم کا کوتل تھا یا بخت مرکب پر سوار ہوے تعقب مین آہو کے چلے جس چمن مین یہ جاتا ہے قاسم درختون کو پامال کرتے ہوے وہین پہونچتے ہین صدہا درخت پامال ہو گئے شرماتے ہین کہ عندلیبان چمن پر انکھا ہے گل کا پامال ہونا بار ہوگا باحتیاط گھوڑا دوڑاتے ہین آہو پھرتے پھرتے قریب دیوار کے پہونچا کڑاکے کی سم مرکب کے آواز سنکر آہو نے جست کی دیوار کو فرا کے اُسپار گیا یہ خود آشخو شعلہ مزاج ہین گھوڑے کو جوش کے کوڑا مارا چارون پتلیان جھاڑ کر گھوڑا بھی اُسپار گیا اب جو دیکھا تو ایک باغ بہشت آئین گلہاے رنگا رنگ شگوفہ ہاے بوقلمون سرو چمن اپنی قد کی رعنائی پر اکڑ رہے ہین سبز پوشان چمن جھوکون سے ہوا کے لڑ رہے ہین ہر بہت طائران بے زبان بزبان بے زبانی تعریف ایزد منان مین مصروف ہین باغبان قضا و قدر کی صفت کر رہے ہین بلبلون کا ہجوم اشعار خوانی کی دھوم آہو چمنستان کی بو لیتا ہوا ٹہل رہا ہے قاسم نے دیکھا سم مرکب کی آواز سے یہ بھاگتا ہے گھوڑے سے کود پڑے تعقب مین آہو کے چلے قضاے کار ملکہ شیرین اور چمن باغ مین چبوترہ زر اسپر اکر بیٹھی ہین چند کنیزین گرد چمن کی نظارہ بازی مین مصروف ہین نرگس سے نگاہین لڑ رہی ہین سوسن کی زبان درازی سنادی سنبل کی زلف شکون کو پیچ و تاب ہے کہ ملکہ کی نگاہ پڑی آہو ہمارا گھبرایا ہوا چلا آتا ہے مگر چوکنا پلٹ پلٹ کے بھی دیکھتا ہے ملکہ نے کہا ارے کنیزے ہمارے آہو کو ستایا دیکھیو ہانپتا ہوا آیا ہے یہ کہکے پنجہ نگارین سے اشارہ کیا آہو اشارے پر جان دیتا ہے قریب اپنے مالک کے چلا قاسم نے نخل کی آڑ سے دیکھا آہو خرامان خرامان جاتا ہے تیر و کمان تو ہاتھ مین تھا غرض سے اسکی تلاش مین تھے تاک کے جو تیر مارا اس پٹھے پر چلا اُس پٹھے کو توڑ کر پار گذرا ملکہ نے کہا ارے

یہ کیا ہوا کسی خطا شعار نے میرے آہو کو تیر مارا قاسم نے جو آہو کو تڑپتے دیکھا چھپٹے کہ ایسا نہو ہرن ہلاک ہے ملکہ نے کڑکنا کمان کا سنا تھا اسی جانب دیکھ رہی ہین دیکھا چمن مین روشنی ہوئی حیرت مین فرما رہی ہین اسے کسنے تیر مارا اُن ہاتھون کو قلم کرون میرا پالو ہرن یون مارا گیا جسم سے اسکے سراٹا خون کا بلند ہے کالی کالی آنکھین گردش کرتی ہوئی ترب رہا ہے فریبی اشارہ ہے اُن کالی کالی آنکھون کا شکار شیر نہ کیلین تو سمجھ غزال نہین ۔ شکار ہو چکا مگر اب بھی شکار کرتا ہے تڑپنا اسکا دل کو فگار کرتا ہے قاسم جو گلستان سے نکلے کمان خالی ہاتھ مین ملکہ نے گھبرا کر کہا اسے یہ کون قاسم کی نگاہ آہو سے پھری جمال جہان آراے شیرین ادا پہ پڑی دیکھا رشک سرو قد خورشید خد قد موزون آنکھین جام خون گردش کر رہی ہین نرگس شہلا ... مطمئن ہے کہ اسکی رعنائی بیکار ہے نرگس شہلا نہین یہ نرگس بیمار ہے نظم

نرگس کی بھی ہے میری نظر مین نظری آنکھ
پھر جاتی ہے آنکھون مین تری ناز بھری آنکھ
ناوک ہے نگہ ترک کی اور تیغ ہے ابرو
دیکھا ہے کہ کرتی ہے بہت بد نظری آنکھ
خوبان کے کیا کرتا ہون دل بھر کے نظارے
دیتی ہے مجھے سامنے سے خیرہ سری آنکھ
ہے جسم تو آنکھون کا مگر دیکھیے رعنا

ہے صاد کے قابل تری اے رشک پری آنکھ
مستے سے جو چھا کھون تو پڑے دین مین خنجر
ونہار ہے مرے کا جو کھٹکا تو بھری آنکھ
نظرون مین سمایا ہے مری وہ رخ روشن
کرتی ہے جب بند نسیم سحری آنکھ
ہے موت کا یہ نمونہ سحر کو سو نہ
الفت مین گرفتار ہے دل اور مری آنکھ

آتی ہے نظر باغ مین جب نرگس شہلا
پردے سے جو دیکھون تو کرے پردہ دری آنکھ
آنکھین نہ لڑایا کرو اے ہوش ربا جان
پھر طور کے شعلے سے جھپکی ہے نظری آنکھ
کیا اس بت خونخوار ستمگر کی الفت مین
دیتی ہے ہمیشہ خبر بے خبری آنکھ
سینے پہ ابھار نار پستان میوہ باغ

رضوان سراپا خوب معشوق محبوب ہر دل کو مرغوب ادھر سے ملکہ کی نگاہ جمال باکمال قاسم نوجوان پر پڑی دیکھا ایک جوان لاثانی حسن مین یوسف ثانی نہایت حسین جبین ابروے خمدار کھنچی ہوئی تلوار لب نازک کو برگ گل کہون چاہ ذقن کو کس سے مثال دون آئینۂ رخسار کو دیکھکر حیران ہون زلفین خلیلی دوش اقدس پہ لہرا رہی ہین پتہ پریشانی کا بتا رہی ہین اُدھر تو قاسم نے آہ کی ملکہ نے واہ کی قاسم رعب حسن و جمال سے اس محبوب یکتا کے بیہوش ہو گئے زمین پر گرے آنکھین بند دل دردمند ملکہ تو یہ کہکے کہ ہائے آنکھین کس سے اس جوان کو کیا ہوا اٹھو کر جو لگی لڑکھڑا کے گری بیہوش ہوئین کنیزون مین ہلڑ ہوا کسی نے سر زانو پر رکھ لیا کوئی تلوے سہلانے لگی کوئی بیقرار ہوکے چلانے لگی کوئی تصدق ہوتی تھی کوئی بیقرار ہوکر روتی تھی ایک نے دوڑ کر شیشہ گلاب کا اٹھایا چہرۂ انور پر گلاب چھڑکا ملکہ کی آنکھ کھلی پہلے اُسی جانب دیکھا اُس غمسوار عرصۂ یکتائی کو دیکھا زمین پر ایڑیان رگڑ رہا ہے عارض غبار آلود آنکھین بند گھبرا کر کہا اری کمبختو سمان کی سیلے خبر لیتے ہین مین کیا مر گئی تھی تمہاری یہ حرکت مجھکو بہت ناگوار ہوئی یہ کہکر اپنے مقام سے لڑکھڑاتی ہوئی اٹھی قدم نہین اٹھتا دل بیٹھا جاتا ہے قریب قاسم کے پہونچکر فرش خاک پر بیٹھ گئی سر قاسم کا اٹھا کر زانو پر رکھ لیا انتشار مین آنکھون سے آنسو چھلکے عارض انور پر شاہزادے کے وہ اشک ٹپکے کام گلاب کا کیا بوے زلفین عنبرین دماغ مین پہونچی اس نے کام نخلخے کا کیا قاسم نے آنکھ کھولدی زیر سر تکیۂ زانوے محبوب پایا دماغ کو اپنے عرش اعلیٰ پر پہونچایا چاہا آنکھین بند کرون تھوڑی دیر تو اسی طرح لیٹا رہون ملکہ نے شرما کے زانو کو ہٹا لیا جب زمین پر سر قاسم کا گرا شرما کر اٹھ بیٹھے ملکہ دامن جھاڑ کر اٹھین جب یہ مغرور حسن و جمال پشت پھیر کر چلین

کمجوری چوٹی گندھی ہوئی آب روان کا مرغ ورنہ صاف ظاہر ہی کہ ماران سیاہ زبانین نکال کر تھکے گئے
ہین جیسا شیخ ناسخ صاحب فرماتے ہین مطلع چوٹی نہین ہی پشت پر اس نونہال کے ٭ دو مار گتھ گئے ہین
زبانین نکال کے قاسم بیقرار ہو کر اُٹھے بڑھکر ہاتھ تھام لیا کہا ای شہنشاہ اقلیم خوبی و ای سرو خرامان باغ محبوبی
جسکو شکار کرتے ہین اُسکا علاج بھی واجب ولازم ہی ہمکو تیر نگہ نے شکار کیا دزدیدہ نگاہون نے کلیجہ فگار
کیا منھ سے بول نہین سکتے اوصاف تیر مژگان مین زبان کھول نہین سکتے نگاہ مہر و محبت سے ادھر دیکھیے
چاہنے والون سے یہ رکھائی مناسب نہین ہاتھ تو جوش محبت مین بڑھا دیا لیکن زبان سے یہ فرمایا واہ
صاحب یہ اُلٹی شکایت میرا پایا تو آہو کس بیدردی سے اُسکو تیر مارا بدلا تو اُسکا یہ تھا کہ تیر مارنے والے
کے ہاتھ قلم ہوتے پھر نہ کبھی ایسی خطا ہوتی اُلٹی شکایت نہ فرمایئے قاسم نے شرما کر سر جھکا لیا ملکہ بھی کچھ
گھبرائی ہوئی ہاتھ قاسم کا تھامے ہوئے بارہ دری مین لیکر آئین اب مسند پر بیٹھین کہا صاحب بیٹھ جاؤ
قاسم زانو سے زانو ملا کر بیٹھے ملکہ شیرین ادا پسینے پسینے قطرے پسینے کے پیشانی سے ٹپک رہے ہین
آنکھین نظارہ جمال سے محبوب کے نہین پھرتین دل تپان دونون سر جھکائے بیٹھے ہین گل اندام وزیرزادی
نہایت طرار و فراری تھی اُسنے جام و گلابی کھینچ سامنے ملکہ کے رکھدیا کہا واری مہمان کی خاطر کیجیے ایک دو
جام دیجیے کیفیت حاصل ہو یہ وہ شرم و حجاب کا ہے کسی مسافر کا اسطرح آجانا غنیمت جانیے مین کیفیت
مزاج اقدس سمجھ گئی ہون ملکہ نے جھنجھلا کے جواب دیا بی گل اندام صاحب آوازے ہمپر نہ پھینکیے آپ کے
طعن و تشنیع سے دل گھبراتا ہی اگر مہمان ہین تو ہمارے خواہان ہین تو یہ مجھ بدنصیب کے واسطے وہ شرط
مقرر ہی کہ ہر قادر انداز مضطر ہی قاسم نے کہا پھر اسکی کیا ضرورت ہی ہم شرط پوری کرینگے گل اندام صاحب جس بات
کا ذکر کیا مفصل فرمایئے وہ شرط کیا شرط ہی ملکہ نے کہا صاحب ان باتون کو نہ پوچھیے بی گل اندام کو تو
بیٹھے بیٹھے ایک چوچلا سوجھتا ہی نگوڑی شرط کا بیان کیا ذکر ہی ایسی باتون کے بیان کرنے سے
کیا فائدہ قاسم نے کہا نہین صاحب ہم ضرور سنینگے ہم بھی تو آگاہ ہون وہ کیا شرط ہی ملکہ نے ہر چند
نہین نہین کی قاسم نے کہا بی گل اندام صاحب وہ اشتہار ہمکو بھی دکھایئے گل اندام نے ایک کنیز
سے اشارہ کیا وہ دیکھو الماری مین بت سے رکھے ہین ایک اشتہار اٹھا لے کنیز اشتہار اٹھا کر لائی قاسم
نے چاہا پڑھون ملکہ نے کئی مرتبہ ہاتھ سے چھین لیا کہا صاحب اسکے دیکھنے سے کیا فائدہ کسی نے
چھپوا کے رکھدیے بی گل اندام کو بیٹھے بیٹھے یہ بھی ایک کھیل تھا شرط کو بیان کس بات مین میل تھا
قاسم نے زبردستی اشتہار کو پڑھا آگاہ تو پہلے ہی ہو چکے تھے وہی مضمون لفظاً لفظاً لکھا پایا پڑھکر اشتہار
کو ڈالدیا زبان سے فرمایا انشاء اللہ کل ہی اس شرط کو پورا کرینگے ملکہ نے کہا صاحب خدا کیواسطے
کسی نے کسی کو لکھا ہوگا آپ کو ان باتون سے کیا واسطہ ہی قاسم نے کہا جو شرط مقرر ہی انشاء اللہ
اسکو پورا کرینگے جسمین کوئی جھگڑا باقی نہ رہے ملکہ نے اس ذکر کے بہلانے کو جام شراب لبریز کیا
کہا آپ اس جام کو نوش فرمایئے قاسم نے مسکرا کے جام پر ہاتھ رکھدیا ملکہ شیرین ادا نے کہا
کیون صاحب کیا ہمارے ہاتھ سے شراب پینے مین انکار ہی قاسم نے کہا ملکہ مذہب مین ہمارے تمہارے
فرق ہی لات و منات کیا چیز ہین پتھر کے پتلے بالکل ناچیز ہین اور ہمارا خدا وحدہٗ لاشریک ہی
بس یہی اعتقاد ٹھیک ہی جسکے اوصاف پروردگار کے زبان عجز بیان سے بیان کیسے ملکہ شیرین ادا نے

مسکرا کے کہا آپ کیون کتابین کی کتابین پہانکے جاتے ہین جو کہیے وہ آپ کی خوشی کرین قاسم
نے کلمہ فرمایا ملکہ نے شتلا شتلا کے کلمہ پڑھا اب جام گردش مین آیا خیال خیر و شر بیچ سے دفع ہوا
جو جو ملکہ محبت باتین کرتی ہین گل اندام پریشان ہو کر اشارے کرتی ہے قاسم نے کہا ای ملکہ عالم
اس شرط کے ادا کرنے مین کیا صورت ہوگی ملکہ شیرین ادا نے کہا آپ کو ان باتون سے کیا کام ہے
اس شرط پر دست انداز ہونا مناسب نہین ہے جب قاسم نے بہت کہا تو گل اندام نے کہا ای شہریار اصل
کیفیت یہ ہے کہ مفتاح زرین کمر نہایت بدمزاج پہلوان ہے جو بیٹیان پیدا ہوتین انکو مار ڈالا بیٹی کو جینے
نہ دیتا تھا ہماری بی بی جب پیدا ہوئین اور قصد اسنے کیا کہ جا کے ہلاک کرون عقلانے کہا ای شہریار
کیون آپ خون معصوم کا اپنی گردن پر لیتے ہین ابھی مدت کے بعد لایق اسکے ہونگی کہ کوئی پیغام
دے آپ اسقدر کیون پریشان ہوتے ہین جب آٹھ نو برس کا سن ہوا پیغام آنے لگے شہرہ حسن و
جمال کا عالم مین ہوا جا بجا سے نامے آنے لگے تب پھر اسنے قصد کیا کہ قتل کرون اور شیرین پر
بہت خفا ہوا اور کہا ابھی جا کے قتل کرتا ہون تب شیرین نے عرض کی کہ کوئی ایسی شرط مقرر کیجیے
کہ جو کسی سے وہ شرط نہو سکے ایک ساحر کو بلایا کئی لاکھ روپیے اسکو دیے اسنے یہ طائر و قفس بنا دیا کہ
طائر ہمیشہ دوڑا کرتا ہے قفس مین قائم نہین ہوتا کہ کوئی تیر مارے دروازے پر ایک نقارہ رکھوا دیا
ہے کہ صاحب شرط نقارہ بجا کے چلا جائے دوسرے دن تمام اہالیان شہر جمع ہون دس ہزار
سوار متعلق جہیز کے کیے اگر وہ شخص تیر لگائے اور خال سیاہ پر پڑے طائر مرے تو دس ہزار آدمی جو متعلق
جہیز ہین وہ دولہا کے ساتھ ہو جائینگے جہیز کا اسباب جمع ہے وہ سب دولہا کے ساتھ کر دیا جائے
اور اگر تیر نشانے پر نہ پڑے تو اسی وقت اس جوان کو قتل کیا جائے کئی سو جوان قتل ہوے
جس مقام پر ان لوگون کی قبرین ہین اس مقام کا نام مزار عاشقان رکھا ہے سال مین ملکہ ایک دن
لباس و زیور پہنکر وہان جاتی ہین جمال رعنا اپنا ان ہجران دیدہ کی روحون کو دکھاتی ہین کیا عرض
کرون جو جو اس دن سے صدائین آتی ہین کیسے کمبخت عاشقان صادق تھے ملکہ نے اک گجرے سے
پھول توڑ کے کسی قبر پر پھینکے تو یہ آواز آئی فرد آہستہ برگ گل بفشان بر مزار ما ۔ بس نازک است شیشۂ
دل در کنار ما ۔ دوسری قبر الہی تختے جلنے لگے قبر سے شعلہ ہاے آتش نکلنے لگے آواز آئی مطلع روشن
شد از وصال تو شبہاے تار ما ۔ صبح قیامت است چراغ مزار ما ۔ اور ملکہ آگے بڑھین کسی نا شاد نے
تربت سے آواز دی نظم

ہماری خاک پہ کہتی تھی گل یہ بلبل زار
عدم کے خواب سے مجنون ہو کہین بیدار
غم فراق کی سوزش بچی رہے دلمین

پاس سے آواز دی نظم

تمہر تمہر کے ہر اک آشنا کی تربت پر
تو سرنگون ہے بھلا کسلیے بخاک مزار
کہ کام ہے گل نرگس کا نرگستان مین

پڑھون غزل وہ جنون خیز جسکے صدمے سے
اٹھو اٹھو کہ چمن مین پھر آئی فصل بہار
جو مے پرست مرین چاہیے کہ پیر مغان
کفن مین قبر سے میری ہو دھوان اٹھا
بقول شاعر شیرین کلام اسکی نقل
جو دیکھتا ہون تو اک قبر پر ہے نرگس زار
تب اسنے بہ تبسم جواب مجھکو دیا
سوا اسکا گور غریبان مین اسلیے ہو لنار

رہے نہ ایک گریبان عاشقان مین تار
پڑھون مین قصہ لیلی کو کیا یہ بانگ بلند
بنائے تاک کے سائے تلے سبھی مزار

ایک قبر تھر الہی کشتہ حسرت نے

ہوا جو شہر خموشان کی سمت میرا گذار
کیا سوال یہ مین نے کہ ای گل نرگس
غریزہ تو مجھے نرگس نہ جانیو زنہار
مین اسکی آنکھین ہون جس شخص کا یہ مرقد ہے

یہ خاک بھی ابتک پر حسرت دیدار حضور عجب ہنگامہ گرم ہوتا ہی کہ دیکھنے والون کے کلیجے پھٹتے ہین
کیسے عاشقان صادق تھے مرنے کے بعد بھی یہ جوش وخروش ہی کہ قبرون سے آوازین آتی
ہین وہین طائر بنکر جوش وخروش دکھاتی ہین یہ حال سنکر قاسم نے فرمایا ہم ابھی جاکر نقارہ بجاتے
ہین شب کو تامل کرینگے صبح کو مجمع عام مین آکر تیر لگائینگے انشاءاللہ تمکو بیاہ کے لے چلینگے ملکہ
رونے لگی کہا صاحب خدا کے واسطے اس سودے کو سر سے نکال ڈالو کئی سو جوان شاہزادے
وزیرزادے تاجران جلیل آکر کشتۂ تیغ حسرت ویاس ہوئے پلٹ کر گھر نہ گئے آپ کا اس ملک
مین کیونکر آنے کا اتفاق ہوا قاسم نے کہا مین طلسم نورافشان مین قید تھا برگ جادو بلے
قتل مجھکو اور میرے عیار کو لیکر کوہ مقناطیس پہ آئی میرے عیار نے عیاری کر کے اسکو مارا چھ
کئی ہنگامے ہوئے شکوہ نے قید کیا مقبول انکے بھائی نے آکر رہا کیا اب سب مصیبتین جھیل کر مع
دو ہزار جوانون کے صحرا مین فروکش تھے ارادہ تھا بر سر طلسم نورافشان جامین اپنے عزیزون کو
قید سے چھڑائین کہ تمھارے والد نامدار پہونچے مین انکے ہاتھ سے زخمی ہوا انکو بھی زخمی کیا مرکب
مجھکو اس طرف نکال لایا تمھارے چچا جان بہران نے علاج کیا برائے شکار میان آیا ہون نگہ
مین تمھارے سامنے پہونچا اب اسیر طرۂ گیسو ذبح خنجر ابرو ہوا شرط نہ پوری کرنا کیا معنے ملکہ بت
سعرتین کہا گل اندام یہ تو سراسر جاہل ہین حال سنکر اور زیادہ آمادہ ہوئے الٹا جواب دیتے ہین
قاسم خاموش ہو رہے ملکہ مجبین سب ماجرا بیان سن چکے اب کارہ ہونگے نقارے کے پاس
نہ جانیگے بقول شخصے نقارخانے مین طوطی کی آواز کون سنتا ہی اب باتین ہونے لگین چہہ ساعت
کے بعد قاسم نے کہا اب ہم جاتے ہین انشاءاللہ کل اچھی طرح ملاقات ہوگی ملکہ مجبین اسی طرح اٹھینگے
قاسم اٹھے ملکہ ساتھ ہوئی تا [illegible] پشیان دوپٹہ ڈھلکا ہوا اپنے ہاتھ سے چھونے ہوئے وسیدہ قدم بقدم
دوانگپکی ہی فرماتی ہین اے شہریار یہ شب فراق کیونکر کٹیگی ہمارا تو دل قابو مین نہین ہی کلیجہ دھڑکتا
ہی یہ شب تنہائی بیقرار ہو کر رات کو تمکو پکارونگی بقول شاعر

نظم

زندگی بھر ہی رہی وصل کی حسرت مجھکو
یاد مین زلف پریشان کی پریشان ہون
ہر عجب طور کے شعلے سے ہی وحشت مجھکو
دل ہنسا زلف مین یا رخ پر نور کہان
وصل اغیار سے آتی ہی ندامت مجھکو
چھوڑ کر ملک عدم آپ سے کب آیا ہون
دیکھ کر چہرے روان آتی ہی رقت مجھکو
دہن و عارض گلرو کی جو پائی ہی شکل
عمر گذری ہی کہ ہی صد منہ فرقت مجھکو

حسن معدوم ہی نظرون مین مری دونو ہلیا
رخ جانان کے تصور مین ہی حیرت مجھکو
غیر کا دخل ہوا اب مرا جینا معلوم
لیلی زلف طلب ہی مری قسمت مجھکو
شب فرقت مین عجب کیا جو نکلجائے جان
کھینچ لائی ہی یہان بھی تری الفت مجھکو
خاکساری ہی مرے حق مین مقرر اکسیر
اسلیے غنچۂ دل سے ہی محبت مجھکو

نہ ملی گردش ایام سے فرصت مجھکو
قرنے پر داروغہ ابرانکے مروت مجھکو
حسن کے رعب سے اوسان اڑجاتے ہین
کوے جانان سے نظر آتی ہی جلت مجھکو
سر جھکانے در جانان پہ پڑا رہتا ہون
ہوش اڑجاتے ہین غالب ہی یہ دہشت مجھکو
کوہ پر محنت فرہاد کا آتا ہی خیال
ہاتھ آئی ہی مقدر سے یہ دولت مجھکو
قطع امید ہوئی یار سے یہ اے عنا

قاسم نے کہا انشاءاللہ اس رات کے سوا ہجر کی رات نہ آئیگی
یا وصل ہوگا یا وصال ہوگا دور دل کا رنج وملال ہوگا ملکہ اسکو بھی یہ مجبین خیال مین آیا کہ ابھی آنے کا وعدہ
کرتے ہین شاہزادہ باہر نکلا ملکہ کے باغ سے وہ تالاب حبابان نقارہ رکھا ہی وہین دس ہزار جوان

فروکش ہین مکانات مین اسباب جہیز رکھا ہی کارندے سب وہان موجود ہین قاسم نے جاتے ہی نقارہ بجادیا
لوگ ہان ہان کرتے رہے کہ ای جوان کیا کرتا ہی یہ نقارہ شرطیہ ہی اسکو نہ بجا اسکا انجام جان دینا ہی مگر
قاسم نے کچھ جواب نہ دیا چوب لگا دی کمیدان رسالہ دار دوڑ پڑے صورت زیبا کو دیکھکر حیران ہو گئے
ہر ایک کا یہی قول ہی کہ ای غیرت ہمیشہ جرأت وای یکتاز میدان جلالت یہ آپنے نقارہ کیون بجایا یہ
نقارہ شرطی ہی وہ شرط پوری کرنا ہوگی اس وقت تک خیر ہی کہ آپ فرار برقرار کیجیے اگر خیال کیجیے تو
ایک نکتے کا فرق ہی ہر خرد و کلان یہی کہتا ہی کہ ہمارے مکان مین چلکر مخفی ہو جیے ہم آپکو چھپا دینگے
اگر یہ ذکر تا بہ بہران شیل سپکر پہونچیگا تو وہ وعدہ الیفا کرینگی کوشش کرنگا قاسم نے فرمایا ہم خود بہران
کے مہمان ہین سب لوگ غل مچاتے رہے مگر قاسم گہوڑا اڑا کر چلے لئے راہ کی دونون خدمتگار ساتھ
پوچھا کہ کیون شہریار شکار کھیلا قاسم نے کہا خوب سیر ہوئی شکار کیا شکار ہوئے خدمتگار اس بات کو
کیا سمجھتے ایک نے رکاب پر منہ رکھکر پوچھا حضور دوسرا باغ جو اس باغ سے ملحق تھا اُسمین تو جانے کا
اتفاق نہین ہوا قاسم نے کچھ جواب نہ دیا اگر فرمایا تو یہ فرمایا کہ ہمی کچھ یاد نہین یہان قاسم کے پہونچنے
سے قبل شہر مین ہلڑ ہو گیا کہ کسی شخص نے نقارہ بجایا ہی کل صبح کو شرط پوری کریگا شرط تو کیا پوری کریگا
جان دیگا مگر ایکی یہ عاشق بعد مدت کے آیا اب سننے والون کو یقین ہو گیا کہ وہ شرط پوری نہین ہوسکتی
اسوجہ سے کوئی نہین آتا عاشق تو بہت ہین مگر خوف جان سے نہین آسکتے کوئی تو صحرا مین دیوانہ وار
بیٹھے ہین کئی رویا کرتے ہین کوئی تلوار کھینچے بیٹھا ہی کوئی سنکھیا کھاتا ہی کوئی بلبلاتا ہی حوالی کوچہ
محبوب مین آٹھ پہر الغیاث کی صدا رہتی ہی عاشق تن جمع رہتے ہین شرط ادا کرنے پر قدم نہین مارتے
شہر مین تمام جانب ہلڑ ہو گیا کہ آج ایک عاشق آیا ہی اُسنے نقارہ بجایا ہی تمام خلقت کو آرزو ہی کہ کل چلکے
تماشا دیکھینگے بہران دروازے پر کھڑا ہوا شاہزادے کا انتظار کر رہا ہی کہ ابھی تک شاہزادہ نہین پہونچا
خدمتگارون سے کہ رہا ہی ذرا آگے بڑھکر دریافت تو کرو کہ شاہزادہ کیون نہین آیا میرا مہمان خیر و عافیت سے
اپنے مکان چلا جائے تو مین جانو کہ بڑی بات ہوئی مین نے بڑی خدمتگزاری کی خاص مراد یہ ہی
کہ جب وہ اپنے لشکر مین جاوینگے تو ہمارا بھی ذکر ضرور کرینگے صفت تسلیم کے وہان آدمی جمع ہین اُنمین
ہمارا بھی ذکر خیر ہو جائیگا اس اثنا مین تو وہ شہرہ ہوا کہ شکار کو آج گیا ہی یہ ذکر تھا کہ دیکھا شاہزادہ خاور سیاہ
گہوڑا اڑائے ہوئے چلے آتے ہین مگر رنگ کیا ہی کہ عطر سہاگ بدن مین ملا ہوا لاکھا گلوریون کا جما ہوا
چولی مسکی ہوئی خاموش سرنگون تصور خیالی محبوب آنکھون کے سامنے پھر رہی ہی بہران نے
بڑھکے سلام کیا عرض کی کہیے شہریار شکار کھیلا قاسم نے کہا شکار کیا بھی اور شکار رہی بھی
ہوئے یہ کہکے رک گئے بہران نے کہا غلام اس مطلب کو نہین سمجھا کیا کہین حضور شہر سے
قاسم نے کہا وہان کہان شہر تھے دو طائر مشکل شکار کیے یہی شکار ہوتا ہی کہ جستجو انکو پایاب کسی اور
صحرا کا نشان بتاؤ کہ وہان جا کر شکار کھیلین بہران نے کہا کل شکار کو کہان جائیے گا کل آپ کو ایک
نیا تماشا دکھائینگے کوئی عاشق صاحب آئینگے نقارہ بجا گئے ہین ابھی مین نے خبر پائی ہی کہ کوئی شاہزادہ
آفت مین مبتلا ہوا معلوم ہوتا ہی مفصل حال سے آگاہ نہین قاسم نے کہا کیا تماشا ہوگا کہا ای شہریار
ایک قفس مین ایک طائر بند ہی یہ کوئی نہین جانتا کہ وہ ساحر کا بنایا ہوا ہی ایک مقام پر فراز سینا

بچہ نشانے پر تیر کیونکر پڑے بڑے بڑے تیرانداز تیراندازی سیکھ کر آئے ہین شب تار مین بالون پر سور
کے تیر لگاتے ہین مگر یہان اگر خطاوار ہوتے ہین سہم جاتے ہین گوشہ گیر ہوتے ہین گوشہ نشین ہو
پڑ جاتے ہین اسی طرح یہ جوان بھی سیکھ کے آیا ہو گا لیکن کچھ نہ ہو سکیگا وہ بھی جوان پر ارمان قتل ہو گا کل
یہ تماشا حضور ملاحظہ فرمائیے قاسم نے کہا کیون بہران ہم بھی تیر لگائین بہران نے کہا ای شہریار
ایسی خطا نہ کیجیے گا غلام چاہتا ہی خیر و عافیت سے آپ اپنے گھر کو جائین یہان سے مین آپ کو
طرف آپ کے لشکر سفر شرے روانہ کرونگا حضور کئی لاکھ روپیے دیکر یہ طائر بنوایا چالیس دن وہ جادوگر
یہان رہا مفتاح نے یہ امر ناممکن سمجھ لیا ہی اور حقیقت مین ناممکن ہی کبھی تیر نشانے پر نہ پڑیگا مین آپکو
اپنے ساتھ لیتا چلونگا الگ کھڑے ہو کر تماشا دیکھیے گا نہین معلوم وہ جوان کون ہی میرا دل بیقرار ہوتا ہی مین
تو حضور سپاہی دوست ہون کسی سے مجھے بغض نہین ہر شخص کا خیر خواہ ہون قاسم و بہران کے
ساتھ قصر مین آئے کہا ای برادر آج ہماری عبادت کا دن ہی ایک مکان مین بخورات رکھوا دو سجادہ بچھوا دو
بہران نے سجادہ بچھوا دیا سب انتظام کر دیا قاسم خاصہ کھا کر اس مکان مین داخل ہوے ملک ملک کے
دعائین کرنے لگے ہر مرتبہ عرض کرتے تھے کہ ای کارساز تیر میرا نشانے پر خطا نہ کرے مجمع عام مین
ذلیل نہ ہون تیری کارسازی و بے نیازی کی ہمیشہ تو نے عزت و آبرو عطا کی اس مجمع عالم مین بھی سرخرو کرنا
روتے روتے قریب سحر بیہوش ہو گئے کہ دیدۂ ظاہری بند ہوے دیدۂ باطنی وا تھے دیکھا ایک
بزرگ تشریف لائے محبت فرماتے ہین کیون فرزند کیا بات درپیش ہی کیسا اندیشہ ہی عرض کی چاہتا ہون
اس قفس کے طائر کو تیر مارون تیر میرا خطا نہ کرے نشانے پر پڑے فرمایا یہ اسم تمکو بتلاتے ہین
اس اسم کو پڑھکر تیر مارنا تیر خطا نہ کریگا قاسم کی تو آنکھ وا ہو گئی دیکھا رات کسی قدر باقی اسم یاد ہی
بہت خوش ہو کے آرام فرمایا یہان ملکہ کو کنیزون نے خبر دی کہ وہ تو نقارہ بجا کے چلے گئے
یہ سنتا تھا کہ ملکہ نے سر پیٹ لیا کہا صاحبو ہائے جو کہا تھا وہی کیا مین جانتی تھی حال سنکر رک جائینگے
ہائے میرا کہنا نہ مانا مجھکو یہ فکر کھا جائیگی یہ شب کیونکر کٹیگی اصل مین یہ کیفیت میری ہی نظم

دن کی امید نہین ہوتی جو شب ہوتی ہی
آشنا لب سے اگر بنت عنب ہوتی ہی
چشم عاشق مین نہ کیونکر ہو زمانہ اندھیر
گالیان دیتے ہین مین لیتا ہون بوسے
ذائقہ تا دم مردن نہین جاتا دل سے
دن نکل آتا ہی رخ سے جو اٹھاتے ہین نقاب
خوف عشاق کے نالون سے نہین لازم ہی
آبلہ دل کا ٹپکتا ہی خدا خیر کرے
خاک کاٹے سے کٹے نور شب تار فراق

ہجر محبوب مین تکلیف غضب ہوتی ہی
بیخودی لذت وصلت کا سبب ہوتی ہی
الفت گیسوے شبرنگ غضب ہوتی ہی
سخت گوئی سبب ترک ادب ہوتی ہی
وصل کی شب بھی عجب لطف کی شب ہوتی ہی
زلف عارض پہ جو آجاتی ہی شب ہوتی ہی
آہ مظلوم کی واللہ غضب ہوتی ہی
ٹیس اس پھوڑے مین رہ رہ کے غضب ہوتی ہی
غیرت عمر خضر ہجر کی شب ہوتی ہی

کنیزین سمجھانے لگین بعض عرض کرتی ہین واری ایک اور بات ان لوگون کی دیکھیے بڑے بڑے
ملک ساحرون کے فتح کیے ہین یہ لوگ صاحب اقبال ہین آخر سوچیے تو کیا بات ہوتی ہی

جو ساحر اُنکے ہاتھسے مارے جاتے ہین عقلی آباد ایسا ملک جہان تیرہ ہزار جادوگر رہتے تھے صاحبقران نے اُن سب کو فتح کیا بڑے بڑے جادوگر مارے گئے اُنھون نے کچھ سمجھ کے دعوی کیا ہوگا کہا صاحبو یہ خود پہلوان زبردست ہی لیکن مزاج مین جہالت ہی اول تو یہ کیا بات ہی کہ مفتاح سے تو مقابلہ پڑا اور بہران کے گھر مین سکونت پذیر ہوے ملکہ نے کہا صاحبو بہران عم نامدار بڑے عمدہ سپاہی ہین کیسے کیسے پہلوانون سے اس ملک مین خطائین ہوئین باباجان نے اُنکو نکالدیا اُنھون نے سب کی خطائین معاف کرائین اُنکے مزاج مین سپاہگری بڑے لطف کی ہی دیکھو اب صبح کو حال کھلجائیگا اتنا ہم تم لوگون کو آگاہ کرتے ہین کہ جسوقت اُنھون نے تیر لگایا اور تیر نے خطا کی بہران اُنکے قتل کا قصد کریگا علاوہ بہران کے یہ دس ہزار جو ملازم ہین اُنکو سب طرح کا اختیار ہی یہ نہین زندہ چھوڑتے فوراً آمادۂ قتل ہوتے ہین یہ بھی خواہش کرینگے کہ فوراً قتل کرو اُسوقت مین اپنے کو مجھسے کرادونگی اول تو گرتے ہی گرتے کام تمام ہوگا اور اگر بچ گئی تو مین خود خواہش کرونگی کہ مجھکو قتل کرو بعد ایسے جوان صاحب شوکت و لیاقت کے زندہ رہنا بڑی بیحیائی ہی اگر شاید زندہ رہے تو چین نہ ملیگا تم لوگ اتنا کرنا کہ میرے مقدمے مین کسی طرح دخل نہ دینا جو میرا جی چاہے وہ مین کرون اب مین اپنے اختیار مین نہین ہون نظم

ز عشق مرتبۂ حسن دلنشین پیداست
طپیدن دل از آئینۂ جبین پیداست
نشان بیاغ خیالت صبوحی زده اند
نشان آبلہ روی ز انگبین پیداست
فگندہ شور غنیم کسی انقلاب ریا
فروغ دست تو چون آب در نگین پیداست
برای حسرت مین بادہ خوردہ پیدا نی

ز شعشعہ جوہر این آب آتشین پیداست
نہفتہ در لب خاموش حرص طول امل
ز چہرہ گل دیہامی بامین پیداست
دل نیاختہ باشی بہ آشنائی خویش
اسیر تو بہ شکن بود از جبین پیداست
برای دعوی جوہر چہ احتیاج گناہ
دلم گداختہ زان ہندوی آتشین پیداست

غمت نہان ز کہ دارم کہ ہمچو قبلہ نما
نشان جادۂ رہواری از زمین پیداست
مخور فریب ز شیرین لبان کہ زیر نقاب
ز چہرہ ہندوی آمنہ از جبین پیداست
کند چو شوخیت انگشتری ز حلقۂ زلف
چو تیغ دستی اگر ہست آستین پیداست

دل تو زندہ رہنا کیسا لیلی و شیرین کا ذکر نہ کرو یہ تیتری عورتین تھین شیرین تو بالکل نا منصف تھی کہ اپنے عاشق کی دلدہی نہ کی اپنی جان ناحق کو دی لیلی عمر بھر گرفتار زندان ہجران رہی کیا کیا جفاسہی جان نہ دیدی کمبخت کو خیال نہ آیا مجنون کو یون تباہ کیا اپنا لطف زندگی کھو یا ہم اب آہ مین اپنی جان دینگے بقول جناب میر حسن بند

کہا تھا اُسنے مجھے کل کہ آؤنگا مین کل
جو پوچھا مین کہ تری کل کوئی کہین بھی کل
جو کل کا وعدہ کیا تھا سو کل کو کہتا ہون کل

ملا جو آج تو کل کا وہی پھر آیا خلل
تو ہنس کے کہنے لگا عبث نہ کر کل کل
تو غرض کہ اُسکا ہی مطلب کہ کرکے لیت و لعل

دہد فریبم و بنواز د امید وار مرا
کہ تا بہ حشر نشاند در انتظار مرا

دیکھون صبح کو کیا ہوتا ہی کون ہنستا ہی کون روتا ہی تقدیر ہماری اتنے نوجوان آئے کسی پر توجہ قلبی نہوئی اس کی دوگھڑی کی صحبت نے دل و جگر کو پامال کردیا خانۂ دل غم و الم سے بھر دیا اب مین لاکھ سنبھالتی ہون لیکن نہین سنبھلتا دیکھون تقدیر کیا دکھاتی ملکہ نے تڑپ تڑپ کے رات کاٹی مضمون نیر اعظم قلعۂ مغرب سے اسبد شوکت و حشمت برآمد ہوا فرہاد ماہ تابان سر نگرا تا ہوا فوج

انجم سے وداع ہوکر کہسار مغرب مین جاکر چھپا ملکہ رونق ہوئی انھین کنیزین دوڑین کوئی منھ دھلانیکو
پانی لاتی ہی کوئی تلوون سے آنکھین ملتی ہی ملکہ کسی کو کچھ جواب نہین دیتی ہین سر جھکائے بیٹھی ہین
پھاٹک پر جو بنگلہ بنا ہی اُسمین آکر جلوہ فرما ہوئین تمام کنیزین گرد اُسمین جلیسین ہر چند شگفتہ کرتی ہین
مگر غنچہ خاطر شگفتہ نہین ہوتا طبیعت رنگ پر نہین آتی جب ٹھنڈی سانسین کھینچتی ہین منھ سے
دھوان نکلتا ہی معلوم ہوتا ہی کلیجہ جلتا ہی فرد مہرآہی کہ از دل بر کشیدی + کستان بوی کباب دل
شہیدی یہان شاہزادہ خاور سیاہ بصد شوکت وجاہ نماز سحر سے فارغ ہوے ہتھیار جسم انور پر
لگائے مسلح ہوکر ٹہلنے لگے کہ بہران محل سے برآمد ہوا آکر شاہزادے کو سلام کیا تمام خلقت شہر
کی طرف ملکہ کے باغ کے چلی جاتی ہی ہر گلی کوچے مین یہی ہی کہ آج کوئی عاشق صادق نیا آیا ہی
بعضے کہتے ہین اب چلکر دیکھ لینگے سپاہیون کی زبانی سنا کہ وہ جوان نہایت خوبصورت صاحب شوکت
ولیاقت ہی بعضے کہتے ہین حال کھلجائیگا یہان بہران نے شاہزادے کو سلام کیا کہا حضور آج آپ
سویرے اُٹھے آپ کو تماشے کا بہت اشتیاق رہا بسم اللہ سوار ہو جیسے آپ تو اسطرح ساتھ ہین
جیسے کوئی لڑائی پر جاتا ہی کمان کیانی دوش پر ہزار تیرون کا ترکش مثل دم طاؤس کے بائین ہاتھ
پر لٹکتا ہوا ترکش تیرون سے بھرا ہوا کمان کیانی نہایت عمدہ بہران بیقرار ہوا جاتا ہی قاسم کو جو
مسلح دیکھا گرد پھرنے لگا کہا ای شہریار صاف ظاہر ہی کہ یہ زیور آہن آپ کی ذات کے واسطے خدا نے
بنایا ہی ماشاء اللہ کیا غریب پرور ہی قاسم نے سر جھکا لیا بہران نے کہا جلدی چلیے مجھکو انتظام و دیگر
امور متعلق ہین وہ کرنا ضرور ہی گئے قاسم بہران کے ساتھ ہوے اب جو باہر نکلے فوجون نے
بہران کو گھیر لیا کمیدانون رسالہ دارون نے بڑھ بڑھ کے کہنا شروع کیا کہا ای شہریار آپ نے کچھ
خبر اپنے بھائی صاحب کی بھی منگالی سنا ہی کہ بڑا زخم کاری کھایا علاج ہو رہا ہی زخم کو ابھی صحت
نہین ہوئی سنتے ہین نبیرہ حمزہ سے مقابلہ پڑا زخمی ہوگئے اُنکے ہاتھ مارا اُسپر یہ تاثیر ہوئی کہ ابتک
زخم نہین اچھا ہوا بڑے بڑے جراح علاج کر رہے ہین کل ایک مسافر کی زبانی یہ حال سنا تھا
آپ بھی کچھ ہرکارے روانہ کیجیے سرکار کے ہاتھ کا لکھا ہوا آئے تو زیادہ دل کو تسکین ہو بہران
اتنا کہدیتا ہی کہ مجھکو سب حال معلوم ہی مگر ٹال جاتا ہی جب وہ لوگ بہت کہتے ہین تو جواب دیتا ہی کہ
لڑائی مین یہی ہوتا ہی زخم کھانا جوہر جرأت ہی کہ سردار نے کہا حضور سنا ہی کہ وہ جوان زخمی ہوکر نکل گیا
اور گھوڑا اسی طرف لین لیکر آیا ہی اسپر بہران بہت منفعل ہوتا ہی ڈرتا ہی کہ کوئی کہہ نہ بیٹھے کہ آپکے
ساتھ جوان کون ہی یا کوئی پہچان لے تو بڑا غضب ہو اس سوچ مین چپکا چلا آتا ہی جب مجمع مین پہنچا
دس ہزار جوان قریب قصر جو اُترے ہوے تھے مسلح ہوکر سامنے بہران کے آئے یہ نہین سمجھ سکتے
کہ آپ حریف کو اپنے ساتھ لیکر آئے ہین حیران حیران وہ سب دیکھ رہے ہین کہ یہ کیا معرکہ ہی
کہ جو جوان کل نقارہ بجاکے گیا تھا وہ تو ہمارے بادشاہ کے ساتھ ہی مگر چپ ہین لحاظ سے
کوئی کچھ کہتا نہین آپسمین اشارے ہو رہے ہین کہ یہ کیا کیفیت ہی پہلوان دوران گرشاسپ
یہان حریف کو اپنے ساتھ لیکر آئے ہین بڑے افسوس کی بات ہی گیا اس جوان کو سزا نہ ملیگی
جو چاہتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ جوان تو انھین کا مہمان ہی کئی دن سے انھین کی یہان خاطر مدارات

کرتے ہین جراح جو علاج کرتا ہی وہ بھی ساتھ ہو اُسنے کہا رسالہ دار صاحب مین ہی نے تو علاج
کیا ایسا زخم بیڈھب تھا اسقدر میان بہران کو پاس ہی کئی ہزار روپیے تو مجھکو دیے اب زخم خشک
ہوگیا ہی یہی باتین کرتے ہوے اُس مقام پر پہونچے کہجہان اجماع عالم انبوہ خلایق تھا قاسم کو
دیکھکر ہٹو بچو ہوا رسالہ دار کمیدان نے کہنا شروع کیا کہ وہ جوان صاحب شرط ہے بہران فیل پیکر کے
ہمراہ ہی یار و یہ کیا سحر کو ہی یقین ہی کہ اس جوان کو سزا انہوا ہالیان فوج نے کہا یہ بہران کی تو
مجال نہین ہی کہ سزا سے کسی کو بچا سکے ہم دس ہزار کو مفتاح زرین کمر کا حکم ناطق صادر ہی وہ سزا
سے کسی کو بچا نہین سکتے اگر وہ سزا نہ دینگے تو ہم سزا دینگے اور اگر وہ تامل کرینگے تو ہم جلاد کو طلب
کرکے فورًا انکو قتل کرا سکتے ہین اگر شاید شرط پوری کرے تو ہم اس جوان کے ساتھ ہو جاینگے
اور فورًا ملکہ شیرین ادا کو سوار کردینگے پھر کسی کے روکے ملکہ کی سواری رک نہین سکتی یہ تو آجتک
دیکھا نہین تین سو شاہزادے قتل ہوتے دیکھے وہی فکر کررہے ہین لیکا یک ایک رسالہ دار بڑھا
اُسنے مثل نقیبون کے آواز دی وہ کون جوان دلیر ہی بیشہ تیر اندازی کا شیر ہی کہ جسنے کل نقارہ
بجایا تمام شہر جمع ہو اب اسوقت سامنے آئے کہ ہم اُسکو دیکھا بنا مین اسباب جہیز ساتھ کرین
پھر تیر لگانے اگر تیر اُسکا نشانے پر پہونچے طایر شکار ہو تو ملکہ عالم کو سوار کرادین یہ آواز دینا تھا
کہ قاسم نے مرکب مہمیز کیا بہران نے گھبرا کر کہا آپ کہان جاتے ہین قاسم نے بہران کو تو
کچھ جواب نہ دیا اُس رسالہ دار سے آواز دی کہ اے بہادر ہم موجود ہین تمام رسالداروں نے
اور کمیدانون نے گھیر لیا اپنے ساتھ لیکر طرف حمام کے چلے بہران بیقرار ہو گیا دوڑ کے
قاسم کا دامن پکڑا کہا اے شہریار آ بیے آپ ان لوگون کے سامنے کہان جاتے ہین حقیقت
مین یہ دولہا بنا ینگے اس ہنسنے کا انجام رونا ہی عروس مرگ سے ہمکنار ہونا ہی افسرون سے
کہا یار و یہ میرا مہمان عزیز ہی آپ لوگ معاف کرین سب نے کہا اے شہریار کل جب انھون نے
نقارہ بجایا ہمنے انکو منع کیا انھون نے ہمارا کہنا نہ مانا ہر چند کہ طبل تفرج ہی مگر جان بچنے کی
یہ تدبیر ہی کہ یہ مرکب کو بھگا کر ایک طرف نکل جائین ہم لینا لینا کا غل کرینگے مگر انکے پیچھے دوڑکر
نجاینگے مشہور کردینگے کہ ایک جوان دیوانہ آیا تھا وقت پر بھاگ گیا اس زمانے مین بادشاہ
یہان کا شہر مین نہین ہی آپ بھی ہم لوگون کے قول سے موافقت کیجیے کا جب ہم دس ہزار
ایک قول ہونگے تو پھر کون اعتراض کرسکتا ہی ہمکو بھی اس جوان کا حسن و جمال دیکھکر سکتا ہی
بہران نے کہا اے شہریار خدا حافظ آپ گھوڑے کو ڈالکر نکل جائیے مین اگر جانتا کہ آپ باغ
مین شکار کھیلنے آئینگے اور یہ گل کھلائینگے تو مین ہرگز نہ آنے دیتا مگر خیر اب گھوڑا ڈالکر
نکل جائیے پانچ کوس پر یہان سے کوہ رنگین ہی وہان ٹھہر جائیے گا مین لوگ بھیجدونگا
وہ آپ کو بہ حفاظت تا بہ غور یہ باخبر پہونچا دینگے قاسم نے کہا اے بہران تم آمین دخل
نہ دو ٹھہرے ہوکر تماشا تو دیکھو کہ کسطرح نشانہ اڑتا ہی بہران نے اپنا منہ پیٹ لیا کہا اے
شہریار وہ طایر سحر کا بنا ہوا ہی وہ سامنے منہ پھیرکے دیکھیے قرار نہین لیتا قفس مین چرخ
مار رہا ہی اور نزاکت یہ ہی کہ تیر پیشانی کے خال سیاہ پر پڑے تل بھر کا فرق نہ ہو دے

قاسم نے کہا انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا ہم تمہارا کہنا نہ مانینگے یہ کہکر کنیزوں سے کہا چلو چلیں ہمیں دولھا بناؤ تم لوگ تکرار نہ کرو ہم عہد سے پر معمور ہو اُس کام کو بجا لاؤ اُس مقام پر بازار یوسفی ہو گیا ہر شخص اس یوسف مصر شجاعت کا خواہان تھا یہی کہتا تھا کو میرے مکان میں چلیے میں چھپا رکھونگا بڑے بڑے مہاجن کھڑے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ ہماری کوٹھی میں چھپ رہیے گا برسوں پتہ نہ ملیگا ملکہ نے بالائے قصر سے دیکھا کہ ایک مقام پر ہجوم عالم انبوہ خلایق بیچ میں قاسم کھڑے ہیں کچھ تکرار کر رہے ہیں کنیزوں سے کہا ہائے خدا ذرا خبر تو لاؤ کہ باتیں کیا ہو رہی ہیں میرا دل گھبراتا ہے ایک کنیز نے بہ کلہ عرض کی واری میں گئی تھی سب کنیزان رسالہ دار سمجھا رہے ہیں کہ آپ کہیں کو اُڑ کر نکلجائیے وہ ضد کر رہے ہیں کہ ہمکو دولھا بناؤ آپ کے عشق میں مبہوت ہیں ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں بھر رہے ہیں اسی باغ کی جانب بحسرت دیکھ رہے ہیں ملکہ نے منھ پیٹ لیا کہا جو مجھ بدنصیب کی قسمت میں یہی رنج و ملال اُٹھاتا ہے اس شرط مقرر کرنے والے کو خدا غارت کرے کہ جسکا ہونا غیر ممکن کنیزیں دوڑ دوڑ کے جاتی ہیں خبر لیکر آتی ہیں کہ واری بہران سے کچھ ایسا بگڑ کے کہا کہ بہران نے کہا بسم اللہ جائیے دولھا تو بنیے ہوس تو نہ رہجائے مشہور ہو کہ یہی شیرین ادا کے شوہر ہیں یہ کہکر بہران کسبت رویا افسروں نے قاسم کو گھیر لیا حمام میں لیکر آئے قاسم نے لباس اُتارا کیسہ وغیرہ ہونے لگا غلامان حمام خدمت میں مصروف ہیں نہلا کے جامے خانہ میں لائے شاہانہ لباس پہنایا زرتار کا بھاری سہرا لگا کے چہرے پر آراستہ کیا گانیں جو حاضر تعین اُنھوں نے بہ الحان یہ سہرا گانا شروع کیا نظم

ہر لڑی نور کی ہے نور کا سارا سہرا
پھر ادھر کہتی ہے دولھا سے یہ پیاری منزل
آسمان نے زر انجم کا اتارا سہرا
اے بلائیں رخ نوشاہ کی آ آ کے لیتے ہیں
دیکھیں سہرے کے مشتاق دوبارا سہرا
دیکھو اللہ کی قدرت کا تماشا ہے جلال
وارنے سلک گہر جسپہ وہ پیارا سہرا
حسن خوبان سے یہ کرتا ہے اشارا سہرا
دیکھو موتیوں کا سہرا رخ تابان پہ
جیسا دولھا ہے حسین ویسا ہی پیارا سہرا

بہران پھر آکر یہ بولا کہا اے شہریار اب تو دولھا بنے کی ہوس نکل گئی خوب غلام کو آپ نے ذلیل کیا آپ کے دربار میں آپ کے سردار یہ ذکر کرینگے کہ بہران بڑا مکار پہلوان تھا اپنے گھر میں اُتارا مہمان کو مکر سے قتل کرایا قاسم فرماتے ہیں اے برادر تم تماشا تو دیکھو انشاء اللہ نشانے پہ تیر پڑیگا بہران منھ پیٹ لیتا ہے اور کہتا ہے اے شہریار طالع قیام نہیں کرتا کیونکہ تیر نہ خطا کر لگیا ہائے میں بدنام ہوا قاسم نے نہ مانا گھوڑے پر سوار ہوکے نقیب و چوبدار آگے بڑھے آوازیں لگاتے ہوئے یہ اشعار پڑھتے ہوئے نظم

تمام بزم ہے گل پیرہن مبارک ہو
بنے کو دیتی ہے مژدہ گھڑی یہ شادی کی
تمہیں بھی وصل عروس چمن مبارک ہو
ترانہ سنج ہے خود مطرب طرب یعنی
پکارتے ہیں یہی مرد و زن مبارک ہو
چٹک کے کہتی ہیں باغ مراد کی کلیاں
کہ سازگار ہو سہرا دولھن مبارک ہو
بنا ہے کون یہ نوشہ کہ خوش ہے اپنا چمن
کہ رنگ ڈھنگ کی یہ انجمن مبارک ہو
کھلائے حسن نے یہ طرفہ چمن مبارک ہو
وصال شاہد غنچہ دہن مبارک ہو
کھلے ہیں پھول کسی رنگ گل کے بلبل سے
پکارتا ہے سپہر کہن مبارک ہو
بلند چار طرف غلغلہ تہنیت ہے جلال

یہ اشعار سن سنکے بہران چیخیں مار مار کے روتا ہے [illegible] قریب آکر کہتا ہے برائے خدا اب بھی نکل کر چلے جائیے جس وقت آپ نے تیر و کمان ہاتھ میں لیا

پھر نہ کوئی روک سکیگا تیرا قرار نہ پڑیگی قاسم نے کہا تم کیون ہنستے ہو تماشا تو دیکھو اور اگر اسی حیلے سے موت ہی تو لطف زندگی فوت ہی ہران پیچھے پیچھے مرکب کے روتا ہوا چلا آتا ہی سب افسر بھی یہی کہتے ہوے چلے آتے ہین کہ کیا جوان جاہل احمق ہی اسکی بیوقوفی پر دل بیکل ہی بعضے یہ کہتے ہین کچھ تو بھروسہ ہی کہنے والے لاکھ کہتے ہین وہ نہین مانتا اور لوگون کو کسی نے آگاہ نہ کیا تھا کہ یہ طائر سحر کا ہی اسپر تو یہ بھی ظاہر کردیا مگر نہین معلوم کیا باعث ہی دیکھو تیور پہ ہراس نہین کسطرح پڑی جاتے ہوے گھوڑے پر بیٹھے ہین ایک داروغہ نے بڑھکر عرض کی امیدوار ہون کہ اسباب جہیز ملاحظہ فرمایئے پلنگ چھپرکھٹ مسہری سب چیزین موجود ہین قاسم فرماتے ہین دیکھینگے ابھی تمھارے سپرد ہی جب ہمارا قبضہ ہوگا شمار کرینگے کسی کو ہنسنے عہدے سے معذور نہین کیا جو جس عہدے پر ہی قائم رہے کوئی کارگزار فرد دیتا ہی ہمارے صندوق ملاحظہ فرمایئے جو رگن لیے جائین قاسم سب کو یہی جواب دیتے ہین کہ آپ اپنے قبضے مین رکھین اب ملکہ کو کنیزون نے خبر دی کہ برات لیکر آتے ہین جھپٹ کے ملکہ چلین کہ اپنے کوٹھے سے گرا دون کنیزین سب لپٹ گئین ملکہ نے کہا صاحبو مین کیا کرون میرا دل نہین مانتا یہی جی چاہتا ہی کہ چیخین مارکے روؤن

نظم

تا کے از شام جدائی ماجرا خواہد گذشت — خود نمیدانی کہ بر روزم چہا خواہد گذشت
بسکہ می درزوم نفس در سینۂ بی تحریک عشق — کار من از گریش روز جزا خواہد گذشت
دیدہ ام خوابے پریشانی چہ تعبیرش کنم — نگذرد در خاطرش گریا دما خواہد گذشت
از غبار ما صبا حیرت بگلشن مے برد — در میان قمری و بلبل چہا خواہد گذشت
کارہا دارد جنون با میر با نیہاے من — نالۂ زنجیر از عرش دعا خواہد گذست
در طلسم اشک عالم گرد دارم وحشتے — نیست بیرون از دل من ہر کجا خواہد گذشت
شبنم گل را خیال گرد کلفت مے کند — نگذرد از خاطرش یادم کجا خواہد گذشت
از خدا برشتہ دل تکلیف ساحل می کند — کشتی صبرم زخون ناخدا خواہد گذشت
نام الفت شد نفس تقریر صیادی کجاست — تا کی از خاطر کسے دیر آشنا خواہد گذشت
گر چنین خواہد گذشتن عمر بیتابی اسیر — کار فار غبالی از چون و چرا خواہد گذشت

صاحبو مجھے نہ روکو میرا پہلے مرجانا بہتر ہی مجھسے نہ دیکھا جائیگا کہ جلاد اُس شیر کو قتل کرے کاشکے نابینا پیدا ہوئی یا بدصورت ہوتی کہ محبوب دیکھکے نفرت ہوتی نہین معلوم اُس شخص کے دلپر کیا گذرتی ہی ہائے اگر کسی وجہ سے ایک بار پھر سامنا ہوتا تو کہدیتی کہ اے جوان جو ہوس ہو وہ نکال لے سب طرح تیری خوشی کی خواہان ہون ارے کیا میرے لال توڑلیتا ہائے نہین معلوم اُس جوان کے دلپر کیا گذرتی ہی کیونکر دریافت کرون آج ہماری ملاقات کو آنے کو تھے کہگئے تھے کہ کل ضرور آؤنگا یون تشریف لائے جان دینا منظور ہوا ایک مرتبہ کی ملاقات سے یون قلب ناصبور ہوا قصر پہ ہنگامہ ہی بیان پر ملکہ کے کنیزین بھی رورہی ہین بعض گھبراکر کہتی ہین کہ حقیقت مین ایسے خوبصورت نگاہ سے نہ گذرے تھے کبھی ملکہ فرماتی ہین دیکھو سامنے دولھا نہ کھڑے ہین

کیسے خوش ہو رہے ہین افسوس صد ہزار افسوس ہوا اسوقت کیسے لطف سے چل رہی ہے شاید یہ حقیقت ہے بقول شاعر نظم

گو چھپے گیسوئے محبوب سے کیا آتی ہے
تجھ میں جو مشک کی بو باد صبا آتی ہے

بڑھ کے جب تا بہ قدم زلف رسا آتی ہے
تب زمین پر سر گردون سے بلا آتی ہے

منھ چھپا لیتے ہین تھوڑا کے وہ سر زانو پر
نام سے عاشق بیدل کے حیا آتی ہے

لب نازک پہ بھی ہو ترے مستی کی دھڑی
چشمۂ مہر پہ بھی کالی گھٹا آتی ہے

جی مین آتا ہی تبسیون سے مین اک دن پوچھون
تمکو درد دل عاشق کی دوا آتی ہے

لام الف کو جو ملا کر کبھی لکھتا ہون مین
یاد اُس بت کی مجھے زلف دوتا آتی ہے

اسطرح بکھری ہوئی ہین ترے منھ پر زلفین
جسطرح چاند پہ اے ماہ گھٹا آتی ہے

تارے افشان کے تصور مین گنا کرتا ہون
نیند شب کو نہین اے ماہ لقا آتی ہے

آج کیا میرے گل اندام نے کھولے ہین بال
نکہت مشک جو اے باد صبا آتی ہے

چاند کو دیکھتا ہون جب مین شب فرقت مین
یاد صورت تری اے ماہ لقا آتی ہے

نور اغیار سے کرتا نہین وہ آنکھین چار
شکر کی جا ہے کہ غیرون سے حیا آتی ہے

ملکہ کی ان باتون پر ہنگامہ گرم ہے کنیزین بھی حال تباہ کر رہی ہین میان شاہزادہ خاور سپاہ نے مہاری سہرا سر پہ لپیٹا اُس وقت بھی بہران کہتا ہے اے شہریار رہا ہے خدا کمان نہ کاندھے سے اُتارئیے تیر نشانے پر نہ پڑیگا بہت حضور پچھتا ئینگے قاسم نے بہران سے کہا تماشا دیکھیو انشاءاللہ تیر نشانے پر پڑیگا اگر قضا ہے تو مجبور ہین یہ کہکر قربان سے کمان لی دیکھنے والے کہتے ہین قربان اسکی جرأت پر کیا صاحب حوصلہ ہے قاسم نے تیر بہت باریک سا نکالا مگر تیر یازدہ مشتی زرنگ خدنگ سفتہ سوفار زمرد پیکان عقاب پر کھینچ کر کمان مین پیوست کر کے اب نشانے کو شاہزادے نے تاکا بہران فیل پیکر کا قلب تھرایا چلا اُٹھا کہ اے شہریار اب بھی خیر ہے اگر آپ ایک طرف گھوڑا ڈال کے نکل گئے مین سنبھال لونگا اپنی جان دونگا آپ کو خطا سے بچاؤنگا آپ بدنام ہونے پائینگے قاسم نے کچھ جواب نہ دیا اُس اسم کو پڑھنا شروع کیا تاک کر تیر مارا طائر تیر پر کھول کے چلا جا کر قفس کی تیلی پر پڑا تیلی قفس کی ٹوٹی طائر نے خود اپنا چہرہ سامنے کر دیا اُسی خال سیاہ پر تیر جا کر پڑا طائر نے ایک چیخ ماری کہ سب کے ہوش اُڑ گئے غلغلہ ہوا وہ تیر نے طائر کو مارا غلغلہ جو ہوا ملکہ سمجھین تیر نشانے پر نہ پہونچا شاید قتل کرنے لیے جاتے ہین چاہا اپنے کو کوٹھے سے گرا دون ایک نے کہا واری فورا ملاحظہ تو فرمائیے دس ہزار سوار و پیدل خوشیان کر رہے ہین سب اُنکی پشت پر آ گئے طائر دیکھیے مرا پڑا ہے قفس شکست ہوا کبھی ایسا طائر کو دیکھا تھا طائر کو مردہ دیکھا سب کے ہوش اُڑتے ہین قادر انداز ایسے ہوتے ہین جو کہا تھا وہی کیا اب تو ملکہ خوشی خوشی کوٹھے سے اُتر ین کہا بوا نسیم تم بھی چلو گی ایک بڑھیا کہتی ہوئی دوڑی واری اپنی چھچھو کو نہ چھوڑیے گا ایک بڑھیا پکارتی ہے واری مین اپنی پن کٹی تو لے لون ایک کہتی ہے میری گٹھری رہی جاتی ہے باغ مین ایک ہلڑ ہو گیا بہران کو سناٹا آگیا

چپ سر جھکائے ایک جانب کھڑا ہی کمیدان رسالہ دار دس ہزار سوار و پیدل کے افسر پشت پر آ گئے
عرض کرتے ہین حضور نے شرط پوری کی دوسی نقارے پر چوب پڑی ہر ایک کا یہی قول تھا
فرزند صاحبقران ہین جو کہتے ہین وہی کرتے ہین طائر خود نشانہ بن گیا کیا تیر پڑا طائر سہم گیا سر اُسنے
آگے کر دیا محافۂ زرین آگے اسباب جہیز ہمراہ روپیہ لٹتا ہوا سا ملون کی آوازین بلند تارے
پھینک ارے پھینک قاسم نے مٹھے اشرفیون کے پھینکنا شروع کیے ملکہ دروازے پر باغ
کے کھڑی دیکھ رہی ہین کبھی پلٹ کے فرماتی ہین نسرین ہمارے گہنے کا صندوقچہ تو لے لو
اری سنگار دان اُٹھا لا کوئی آئینہ اُٹھا کر حیران ہوئی کوئی بال بنا کر پریشان ہوئی کوئی کہتی ہی
سبحان اللہ کیا کار نمایان کیا مگر نوبت نقارے بجتے ہوئے برات کو ساتھ لیے ہوئے قاسم
در باغ ملکۂ عالم پہ آ کے پہونچے محافۂ زرین دروازے پہ لگا دیا قاسم نے دامن گردانے کہ اندر
باغ کے جائین دولھن کو گود مین لیکر سوار کرین اُسوقت بہران فیل پیکر محبوب و مضطر تلوار کھینچکر جھپٹ
پر باغ کے کھڑا ہو گیا عرض کی مین کچھ گذارش کرونگا اگر غلام کی خدمت کچھ قبول ہوئی ہو تو اُسکا
بدلا چاہتا ہون قاسم نے فرمایا بھئی تم ہمارے محسن ہو تم ہمارے جان بخش ہو جو کہو قبول کرین
جان تک تمہارے واسطے حاضر ہی عرض کی ای شہریار اصل تو یہ ہی کہ بیشک آپ نے شرط کو
پورا کیا ان دس ہزار سوار و پیدلون کو بھی حکم ناطق مل چکا ہی کہ جو طائر کو مارے تم اُسی کے نوکر ہو
حقیقت مین آپ نے طائر کو مارا اب کس کی مجال ہی کہ نہین کر سکے ملکہ آپ کا مال ہو چکین مگر اتنا
امیدوار ہون کہ مالک شہر مین نہین ہی مین اُسکی طرف سے مالک ہون حضور ملکہ کو نہ دیکھین اور
اندر نہ جائین یہین باغ مین ملکہ کو رہنے دیجیے مین ایک عرضی لکھکر جواب اسکا منگا لون کہ
فرزند صاحبقران نے شرط کو پورا کیا دس ہزار سوار و پیدل اُنکے مطیع ہوے سارا شہر
انصاف کر رہا ہی اب کوئی جائے کلام نہین ہی مگر ذرا اشارہ مالک کا کافی ہی ملکہ شیرین ادا
نے جو یہ سنا بیٹھنے لگین کہا صاحبو یہ نگوڑا اب کیون دخل دیتا ہی مین نے شاہزادے مار ڈالے
اُس وقت تلوار کھینچکر نہ لگے پر رکھی اب آج مرحبا اپنی دکھاتے ہین غنچہ دہن تم جاؤ جا کے
شاہزادے سے کہو کہ آپ کسی کا کہنا نہ مانیے گا آپ نہ آئیے مین سوار ہولی کہون ارے
جوڑا میرا بھاری نکال لے ہان ملکہ گیتی افروز دختر لقا سے ملاقات ہوگی بڑی سوت میری
وہی ہین اُنکے یہان بڑی آبرو سے جانا چاہیے ارے میرے کپڑے بھی نکال لے زیور سب
عمدہ نکالو مگر اس نگوڑے کے جھگڑے سے تو فیصل ہو جو اپنا گلا کاٹنے ڈالتا ہی اور وہ تو سیدھے
سپاہی ہین جو وہ کہیگا اچھا کہے جائینگے جھڑک دین مین اندر آنے نہ دونگی کیا مجال جو میرے
باغ مین قدم رکھے اب مجھے ان کافرون سے کیا کام مین کیون انکا لحاظ کرون اُس شیر نے
اپنی جان کو مٹا کر شرط کو پورا کیا سارا شہر اقبال کر رہا ہی انکو کچھ نخرہ ہی یہ کیون بولتے ہین مگر مین
حیران ہون کہ وہ اسکی بات کیون مانتے ہین جھڑک دین کہ صاحب ہٹ جاؤ تمھین ہمارے
مقدمے مین کیا دخل ہی شرط پوری کی اب ہمکو اختیار ہی کنیزین بھی بہران کو کوس رہی ہین
خوب نگوڑے نے نخرہ نکالا اپنا گلا کاٹتے ہین کاٹنے دیجیے دیکھین تو گلا کیونکر کٹتا ہی جب

مین سو جوانون کو قتل کیا تب نہ گلا کاٹا اب گلا کاٹتے ہین شرط پوری ہو گئی اب کسی کو اختیار نہین
بہران نے جب قاسم سے یہ کہا تو قاسم نے یہ فرمایا اے بہران جو تم کہو ہم قبول کرنے کو
موجود ہین ہمین تمھارے کہنے سے عذر نہین مگر ہم ملکہ کو میان نہ چھوڑینگے اب یہ ہمارا ناموس ہے
اور ہم بھی تو اُسی مقام پر جاتے ہین جہان میان مفتاح فروکش ہین وہین سامنا ہو جائیگا
اب تو وہ ہمارے بزرگ ہوے اب ہم اُنسے کیا لڑینگے آیندہ انکو سب طرح کا اختیار ہے
ہم عذر ضرور کرینگے عرض کر دینگے کہ شرط ہمنے پوری کی آیندہ اب آپ کی جیسی مرضی ہو ملکہ کو ہم
سوار کراتے ہین تم عرضی روانہ کرو اور یہ لکھ بھیجو کہ برات لیے ہوے آتے ہین جیسی آپ کی مرضی ہو
وہ کیا جائے وہ تو ایک شرط عام کر چکے اب انکو کیا دخل ہے سوارون و پیدلون نے بھی یہی کہا
کہ بہت مناسب ہے ملکہ کو سوار کیجیے بہران نے کہا ایک تو میرا کہنا مانیے آپ ملکہ کو دیکھیے نہین اس
بات کو قاسم نے کہا مین نے قبول کیا ملکہ عالم سوار ہو جیسے ملکہ فوراً محافے مین سوار ہوئین مگر
بہران نے چند فقرے عرضی کے لکھے عرضی ہاتھ مین شتر سوار کے دی اور کہا کہ ہاتھ مین مفتاح
کے دینا شتر سوار تو قبل مین روانہ ہوا اب بڑی دھوم سے برات لیکر قاسم چلے مگر اب حال
مفتاح و لشکر قاسم کا عرض کرنا ضرور ہے قاسم تو زخمی ہو کر اس طرف نکل آئے مگر مقبول زرین قبا
لشکر کو لیکر بلنا جب داخل بارگاہ ہوے تو سماک ایلداقی نے خبر دی شاہزادہ ہمارا زخمی ہوا گھوڑا
کہین نکال لیگیا دو پہر تک مین نے اُس شیر کو لڑتے دیکھا مین فکر ترتیب جنگ مین مصروف ہوا
پلٹکے جو آیا شاہزادے کو نہ پایا اب زبانی ہرکارون کی ثابت ہوا کہ گھوڑا شاہزادے کو لے نکلا
یہ سنکر مقبول زرین قبا نے کہا اے سماک اب یہ کہو کہ جنگ کا انتظام کیا ہوگا جس وقت اُس
ملعون نے صحت پائی ہر چند کہ مین مقابلہ کرونگا مگر وہ ملعون آقا سے دبا اور مقابلہ برابر کا پڑا آقا نے
زخمی ہو کے اسکو زخمی کیا سماک تمنے جنگ شاہزادہ خاور سپاہ کو ملاحظہ نہین کیا سماک ہنس پڑا
کہا اے شیر بیشۂ جرأت اس شیر نے سات برس کے سن سے خروج کیا وہ وہ پہلوان زیر کیے کہ
جنکا عدیل و نظیر ممکن نہ تھا اگر زہرداری کا جھگڑا نہ نکلتا تو اسکو چار پہر مین چھ پہر مین دس پہر مین زیر
ضرور کرتے مگر خوش نصیب تھا بچ گیا اے شہریار مین تو شاہزادے کی تلاش مین جاتا ہون اگر وہ
طبل جنگی بجوائے تو اے برادر مقابلہ کرنا مین ڈھونڈھکر اُس شیر کو لاتا ہون وہ جہان جائینگے خالی
نہ بیٹھے رہینگے ایک دیو کو زیر کرکے لائینگے خالی نہ آئینگے اکیلے گئے ہین دس بیس ہزار فوج لیکر
آئینگے کچھ فساد ضرور کرینگے خالی نہین بیٹھے رہینگے یہ کہکر سماک ایلداقی برائے تلاش قاسم
عالیشان چلا یہان مقبول کو بڑا انتشار ہے مگر یہ خبر مفتاح زرین کمر کو ہرکارون نے پہونچائی
کہ قاسم زخمی ہو کر کہین نکلگیا یا آپ کے ہاتھ سے مارا گیا مسلمان سب بیقرار ہین تلاش مین اُنکا
عیار گیا ہے مفتاح نے کہا میرے ہاتھ کا زخم کھایا ہوا اب کیا بچ سکتا ہے گھوڑا مردے کو لیگیا
ہوگا میرے ہاتھ کے زخم سے کوئی بچتا نہین ذرا میرے اس زخم کو صحت ہو تو ان سنیون کی گردن
لون یہ کہکر زخمون مین اسنے ٹانکے دلوائے دوسرے دن اسکو مفصل خبر پہونچی کہ مقبول زرین قبا
لشکر کو لیے اترا ہے قاسم کی تلاش ہو رہی ہے مفتاح نے حکم دیا طبل جنگی بجے ہرکارے جو

بنام جاسوسی حاضر تھے خبرین لیکر بھاگے مقبول سے آکر عرض کی ادہر شہریار مفتاح نے فتح کی فکر کی طبل جنگی بجوا دیا ہر چند کہ مقبول زرین قبا گھبرا گیا مگر حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بتفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی گڑگڑا یا مقبول کو بڑا انتشار ہی بیرون بارگاہ آیا سب افسرون کو بلایا افسران فوج حاضر ہوئے مقبول نے کہا یارو آپ لوگون کو معلوم ہی کہ رستم کا نام کیون مشہور ہوا اکیلا ہزارون مین جا کے لڑا اب جرأت و شوکت یہ ہی کہ تم لوگ بہت کم ہو اور خود بھی پہلوان زبردست ہی بادۂ کبر و نخوت سے مست ہی مقابلہ تو اُس سے مین کرونگا اگر شاید مغلوب ہو تو گھبرانا نہین انشاء اللہ اس لڑائی کو فتح کرینگے اور آقا بھی آیا چاہتے ہین سمک کہ گیا ہی کہ وہ خالی پہنچے ہونگے فساد خمر برپا کیا ہوگا سب حال کھلجائیگا سب نے کہا اے شہریار جان ہماری آقا کے نام پر قربان ہی کسی مقام پر غلام کمی نہ کرینگے سب افسرون کو جب ثابت قدم پایا تیاریان ہونے لگین چار پہر رات گذر کر ستارۂ سحری آسمان پر چمکا شہنشاہ چرخ چہارم بصد شوکت و جلالت تخت چرخ زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا فوجین میدان کارزار مین آکر جمنے لگین مفتاح چار لاکھ فوج سے سوار ہوا کہتا چلا آتا ہی کہ آج ایک مسلمان کو زندہ نہ چھوڑونگا میان مقبول سے کہونگا کہ قاسم کو حاضر کرو اسی جرم پر قتل کرونگا یہ کہتا ہوا میدان کارزار مین آیا ادھر سے مقبول دو ہزار جوان آمادۂ حرب و پیکار تلوارین سپرین لیے ہوئے جان دینے پر آمادہ جرأت مین ایک سے ایک زیادہ جھومتے ہوئے قبضۂ شمشیر چومتے ہوئے آکے پہونچے مفتاح کھڑا ہوا ہنس رہا ہی کہتا ہی ان سب کو قضا گھیر لائی ہی آج میرے ہاتھ سے سب مارے جائینگے اور میان مقبول کو دیکھیے بھائی کو قتل کرا کے بڑے بہادر بنے ہین شکوہ کے خون کا بدلا لونگا جب لشکر جم چکے صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہہ ہٹے مفتاح نے گینڈا صف سے بڑھایا اڑا کر گینڈے کو میدان مین آیا سراپا دکھا کر آواز دی اے فرقۂ خداپرستان وای زبردستان جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے افسران کلان مین میان مقبول بڑے جانباز ہین وہی نکلین تو کیفیت دریافت ہو بھائی کو قتل کرا کے بہت پھولے ہین اپنی جرأت پر بہت بھولے ہین یہ سنتے ہی مقبول نے افسرون سے آواز دی کہ یارو خدا حافظ افسران فوج کی بیتابی ہر ایک کا یہی قول تھا کہ یہ کلیجہ آقا سے نامدار کا تھا کہ جو اس مردود سے مقابلہ کیا دیکھیے مقبول پر کیا گذرے لیکن اگر ہمارے افسر پر کوئی چشم زخم پہونچا اور تو کچھ نہ کر سکینگے ہم دو ہزار دس ہزار کو مار کر مرینگے علم فوج قلم کرینگے مقبول نے کہا یارو اتنا کرنا کہ جمکے ایک ہی مقام پر لڑنا تم لوگ کم ہو اگر منتشر ہوکے لڑے گھر جاؤگے بلوے سے اُن بھیا وَن کے مہلت نہ پاؤگے اگر مجمع بندھا رہا تو دو ہزار پر ایکایک دست انداز ہونا مشکل ہوگا سب افسرون کو سمجھا کے مقبول زرین قبا نے گھوڑا بڑھایا مقابلے مین مفتاح زرین کمر کے آیا لگا ورزن ہوئے مقبول کا گھوڑا زیادہ ہٹا مفتاح نے کہا اے مقبول تو نے بھائی کو قتل کرایا کچھ افسوس نہ آیا اب مین شکوہ کے بھی خون کا طالب ہون ورنہ قاسم کو حاضر کر دے یہ بھی تمکو معلوم ہی کہ قاسم کہان ہین مقبول نے کہا جہان کہین ہونگے تمھاری سرکوبی کو آتے ہونگے تمھارا پیچھا نہ چھوڑینگے نہ تمھارے قتل سے منھ موڑینگے ہنگامہ ڈالدینگے مفتاح نے کہا او مقبول یہ خیال خام و تصور ناتمام ہی بدولت کے ہاتھ کا زخم کھایا تڑپ تڑپ کے جان دیگا گھوڑا

مردے کو لیکر بھاگ گیا ہون نے بھی ہرکارے بھیجے ہین جنازہ انکا تمکو دکھا دونگا مقبول نے کہا خاک
تیرے دہن مین دیکھو حال کھلجائیگا مفتاح نے کہا اب تم برائے مقابلہ آئے ہو اگر اصلاح کے طالب
ہو تو اصلاح نہین ہوگی مقبول نے کہا اصلاح کیسی مین تیری جان کا ملک الموت ہون جب تو
مفتاح نے غصے مین نیزہ اٹھایا مفتاح و مقبول سے نیزہ چلنے لگا دونون لشکر نگران ہین کہ کس
زور و شور سے مقبول لڑ رہا ہے سنان و سنان جو لڑ رہی ہین چنگاریان اڑ رہی ہین گھوڑے و گینڈے نے
زمین کو روند کر غبار بلند کر دیا برج خاکی بنکر تیار ہوا دونون جوان اسی گرد مین چھپے ہوئے ہین مفتاح
نے دیکھا گرد کا اندھیرا ہوا اس اندھیرے مین اسنے ایک نیزہ شانے پر مقبول کے مارا شانہ
اس بہادر کا نشانہ ہوا زخم کی طرف مقبول متوجہ ہوا تھا کہ اسنے کاٹھا مقبول کا نیزہ ہوائی کیا
مقبول نے اسی زخمی ہاتھ سے تلوار کھینچی خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا مفتاح نے سپر پر کانٹو لیا
اپنا تیغہ چوڑا کھینچا تیغہ لنگر دار جوہر دار جوان پر قوت خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا مقبول کی سپر کٹی سر بھی
اچھی طرح زخمی ہوا مقبول کا سر جھک گیا مفتاح نے چاہا سر کاٹ لون منصور نامے ایک
رسالدار اسکی جو نگاہ پڑی بیقرار ہو گیا گھوڑے کو بڑھا دیا اس جلدی مین آیا کہ اپنے افسر کو بچایا
سینہ سپر کر کے سامنا کیا مقبول کو سوار صف پر لائے زخم باندھا مقبول ہوشیار ہوا دیکھا اسنے
کہ منصور سے مقابلہ ہے کہا یارو فلک نے گردش دکھائی تلوار نے کمی کی مزاج نے برہمی کی
تلوار ہماری خالی گئی اسکا وار پورا پڑا سر زخمی ہوا مگر انشاء اللہ اگر مغلوبہ ہوئی تو مردہ بھی ہمارا اسپر
بھاری پڑیگا مفتاح نے ایک ہاتھ تلوار کا منصور کو بھی مار دیا یہ بھی زخمی ہوا کمیدان جا پڑا منصور کو
زخمداری مین ہٹا لایا کمیدان سے دو چار وار ردو قدح ہوئے تھے کہ مفتاح نے سر کو تاک کر
ہاتھ مارا کمیدان کے دو ٹکڑے ہوئے لکھا ہے کہ سات سردار اسی طرح فرداً فرداً ہاتھ سے مفتاح
کے سیار گلشن جہان ہوئے ٹھیک دوپہر کا وقت ہے کہ پرا مقبول کا بند ہوا اب کوئی مقابلے
مین مفتاح کے نہین جاتا ہرچند مقبول آوازین دیتا ہے کہ یارو بڑی ہتک کی بات ہے کہ حریف
پکارے اور کوئی مقابلے مین نہ جائے یارو مقابلے مین جا کر دور سے تیر اندازی کرو نیزہ بازی
کر کے اپنی جان بھی بچاؤ جسطرح بن پڑے اتنا دن کاٹ دو کل مین پھر مقابلہ کرونگا کوئی مگر
جواب نہین دیتا مفتاح گھمنڈ سے کو مھیر کر کے پکار رہا ہے اور جسکی موت ہو میرے مقابلے مین
آئے سات لاشے میدان مین پڑے تڑپ رہے ہین قضائے کار شاہزادہ بدیع الزمان
فرزند صاحبقران صرف چار سردار ساتھ ہین فضل و قارن و سہراب و میلاد طرف اپنے لشکر کے
جاتے ہین صحرا مین پانی نہ ملا پیاس کے جوش مین فضل سے فرمایا اس پہاڑ پر چڑھکر دیکھو نگاہ کو
دوڑاؤ جسطرف پانی ہو اسطرف چلین فضل پہاڑ پر آیا ایک نگاہ کو دوڑایا ایک طرف نگاہ پڑی کہ ایک
لشکر بحباب جما ہوا ہے کچھ آواز فریاد آرہی ہے فضل پہاڑ سے جلدی اترا عرض کی اے شہریار یہان سے
کوئی کوس بھر پر ایک لشکر گران جما ہوا ہے کچھ صدا فریاد کی بلند ہے چلکر دیکھیے یہ کسکا لشکر ہے بدیع الزمان
مع چارون سردارون کے اسی طرف روانہ ہوئے یہان مفتاح مبارز طلبی کر رہا ہے مقبول کا پرا
بند ہے ہرچند یہ پکارتا ہے کوئی مقابلے مین نہین آتا مگر وہ لوگ بار بار استغفار کر رہے ہین فضل نے کہا

حضور شکست اہل اسلام کی ہو یہ کہکر فضل نے گھوڑا بڑھا دیا ہے بدیع الزمان ہان ہان کرتے ہین اور
فرماتے ہین بھئی یہ تو دریافت کرلو کہ یہ اہل اسلام کون ہین اور کسکے ملازم ہین اور یہ لشکر گران کسکا ہی
میدان مین پہلوان ہی فضل نے کچھ جواب نہ دیا اور مقابلے مین مفتاح کے جا پڑا للکار کر آوازدی
او بچیا وہ لوگ کم ہین تو اپر دباو ڈالتا ہی مگر بدیع الزمان جب صف پہ آئے مقبول جمال جہان آرا
دیکھکر حیران ہوگیا اسکو گمان تھا کہ شاہزادہ خاور سیاہ ہین خال مین خط مین وضع مین طرح مین
کسی مین فرق نہین فقط سن وسال مین البتہ فرق ہی مقبول نے سلام کرکے پوچھا آپ کا نام نامی
واسم گرامی کیا ہی بدیع الزمان نے فرمایا انجم گروہ رستم شکوہ سر فتنہ ملک باختر پہلوان تہمتن بدیع الزمان
گرد لشکر شکن نام نامی سنکر مقبول نے ہاتھون کو بوسہ دیا عرض کی حضور یہ آپ کے فرزند کا
لشکر ہی شاہزادہ خاور سیاہ زخمی ہوکر نکل گئے ہم لوگون پہ یہ دباو ڈالتا ہی نہین معلوم ہمارے آقا پر
کیا گذری میان تو سب بدیع الزمان کی زیارت کر رہے ہین وہان مفتاح و فضل سے مقابلہ
پڑ فضل بھی پستی طالع سے زخمی ہوا قارن جا پڑا فضل کو بچایا آپ سینہ سپر کردیا قارن کا بھی شانہ
نشانہ ہوا سہراب گرد جا کر لڑا اسکا بھی سر زخمی ہوا میلاد قزاق کا شانہ ٹوٹا اب تو مفتاح زرین کمر
پھر دن رہے بلبلایا پکار کر آوازدی وہ جوان حسین ہم شبیہ قاسم میدان مین کیون نہین آتا جو گم نے
لشکر پکارا تھا شاہزادہ بدیع الزمان نے مرکب کو مہمیز کیا گھوڑا طرارہ بھر کے مقابلے مین مفتاح کے
آیا فرمایا او ملعون وہی شیر آگے تیری گوشمالی کریگا میرا فرزند ارجمند کہین نہ جائیگا مگر اسی مقام پہ
اسکا مفتاح نے نیزہ مارا شاہزادہ بدیع الزمان نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا نیزہ چلنے
لگا بدیع الزمان نے چند طعنون مین اسکا نیزہ ہوائی کیا غصے مین آکر اسنے قبضے پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار
کہکر ہاتھ تلوار کا مارا بدیع الزمان نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر مرکب کو مضطر کرنے چاہا کہ زیر بغل جا لگے
لپٹ پڑین مگر وہان پر موشگاف نہ تھا گھوڑے نے سکندری کھائی ہاتھ سپر کا ہٹا خود سر سے گرا سر برہنہ
پر تلوار پڑی تا دو ابرو تیغہ پہونچا بدیع الزمان نے دستانہ مارا تیغہ چھیٹا کے نکلگیا مگر چادر خون کی
چہرے پر آئی اتنا بڑا زخم کاری کھا کر خون کو رومال سے پونچھا ہاتھ تیغہ طلسم طہمورس دیوبند کا
جھینکر مارا سر اس خود سر کا زخمی ہوا اور گینڈا بھی مارا گیا اسکے چند ملازم دوڑ پڑے ادھر سے
فضل وقارن بھی زخم باندھ کے پہونچے دس پانچ سوارون نے قصد کیا تھا کہ شاہزادہ
بدیع الزمان کو پکڑین فضل وقارن نے پچیس سوار اسی مقام پہ مارے اپنے آقا پر کسی کو
دست انداز نہونے دیا اپنے آقا کو پھیر لائے فوج مفتاح کا حوصلہ نہ پڑا مفتاح زخمی ہوچکا
تھا مغلوبہ کرین بیچ مین اپنے آقا کو لیکر پلٹ گئے ادھر مقبول نے شاہزادے کو بیچ مین لیا
رنجیدہ کبیدہ پلٹے آکر شاہزادہ بدیع الزمان کی زخمدوزی کی چارون سردارون کے تو
زخم اوچھے تھے مگر بدیع الزمان کا زخم کاری ہی بمشکل زخمدوزی کی علاج کرنے لگے مگر
مفتاح جو پلٹ کر اپنی بارگاہ مین آیا جب زخمدوزی ہولی تو ہشیار ہوا کہا یارو فرزندان حمزہ
سب فنون سپاہگری مین طاق شہرہ آفاق ہین اس جوان نے زخم کاری لگا کے مجھکو زخمی
کیا اگر مین زخمی نہوتا تو اگلی وار مین انکا کام تمام تھا مگر بلا کے سپاہی ہین فنون سپاہگری کو خوب جانتے ہین

ہرکارون سے کہا خبر تو لاؤ کہ اُس جوان کا کیا حال ہو اگر وہ صحیح و سالم ہو تو ابھی طبل جنگی نہ بجواؤن
اور تو مین سب کو مار لونگا مگر اس جوان سے البتہ مقام خوف ہو یہ تو قاسم سے بھی زیادہ صاحب
طاقت معلوم ہوتا ہو یہان تو ہرکارے واسطے خبر کے چلے مفتاح کی زخم ہ وری ہو لی ہو
بدیع الزمان کے بھی زخم کا علاج ہو رہا ہو مگر اب احوال سمک طیداق کا عرض کیا جاتا ہو کہ یہ جو
تلاش مین اپنے آقا کی چلا تھا دن بھر جنگلون مین پھرا کچھ نشان نہ ملا آخر خوف سے جانورون کے
ایک پہاڑ پر شام کو چڑھ گیا پڑا سو رہا سویرے اُٹھا چشمے مین سے وضو کیا نماز پڑھ کے کھڑا ہوا چہار
جانب بیکیک نگاہ کو دوڑانے لگا کہ نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی سمک نگاہ غور دیکھنے لگا
وہ معاملہ دیکھا کہ باغ باغ ہو گیا دیکھا کہ ایک محافہ زرین آگے آگے ایک پہلوان دیو خصال اُس
محافے کا پایہ پڑے ہوے بارہ ہزار فوج پشت پر ایک طرف عقب مین محافے کے شاہزادہ خاور سیاہ
دولھا بنے ہوے سہرا کلغی سر پر لپیٹا ہوا بارہ ہزار جوانان جنگی انکی پشت پر سمک یہ معرکہ دیکھکر کود پڑا
دوڑا ہوا قریب قاسم کے آیا جھک کے سلام کیا کہا آقا نے تو شادی کی غلام کا بھی حصہ ہو
یہ کہکر محافے کے پاس دوڑا ہوا آیا محافے کے پردے مین سر ڈالدیا کہا حضور مین آقا کا عیار ہون
وزیرزادی کو دیکھکر ہاتھ پکڑنے لگا کہا تم میرا حصہ ہو گل اندام نے ہاتھ جھٹک دیا کہا دور ہے تو
موش صحرائی کا بچہ معلوم ہوتا ہو سمک نے کہا کچھ ہو مگر آپ میرے حصے مین آئینگی ملکہ نے شرما کے
سر جھکا لیا کہ بہران نے بڑھکر کہا میان عیار صاحب گستاخی نہ کیجیے ہمنے ابھی عرضی روانہ کی ہو
سمک قریب قاسم کے آیا قاسم نے کہا بھئی بہران سے گفتگو نہ کرو یہ ہمارے جان بخش ہین اور
سمک سے سب حال بیان کیا کہا کہ ابھی عرضی اسکی گئی ہو جواب آنے کو ہو لشکر کا حال کہو سمک
نے کہا میرے سامنے تو خیر و عافیت تھی لیکن مفتاح آما وہ ہو لشکر مین آپ کے کوئی لایق مقابلہ
نہین قاسم نے بڑھکر بہران سے کہا بھئی جلد چلو ایسا نہو وہ ہمارے لشکر کو تباہ کرے تو نہایت مشکل
ہوگی اب لشکر بڑھتا ہوا چلا یہان مفتاح نے ہرکارے روانہ کیے تھے کہ خبر لشکر بدیع الزمان لے
ہرکارے آنے پائے تھے کہ چوبدار نے بڑھکر عرض کی در دولت پر ایک نامہ دار حاضر ہو بہران کا بھیجا ہوا امیدوار
باریابی ہو مفتاح نے کہا بلالو شتر سوار اندر آیا مگر گھبرایا ہوا نامہ مفتاح کے ہاتھ مین دیا مفتاح نے
جو نامے کو پڑھا چہرہ سرخ ہونے لگا کبھی تو قبضے پر ہاتھ ڈالتا ہو کبھی خنجر پر کبھی کہتا ہو واہ مین نے
اپنے مذہب والون کے واسطے یہ شرط مقرر کی تھی مسلمان کا دہان لیا وکر تھا میرے شہر مین جاکر
دیوانہ بن گیا کیسی اس شرط کو نہ مانا لگا غیرون کے واسطے یہ شرط نہین ہو سردار مفتاح کے سب
حیران ہین کہ یہ کیا بک رہا ہو کیا نامے مین لکھا ہو کہ دیوانہ ہو گیا مفتاح نے نامہ پڑھکر ٹکڑے
ٹکڑے کر ڈالا شتر سوار سے کہا جاؤ ما بدولت خود آتے ہین یہ کہکر مثل فیل مست جھومتا ہوا نکلا
کہا گینڈا ما بدولت کا لاؤ پشت گردن پر سوار ہوا سردارون نے کہا آقا نے کچھ حکم نہین دیا یہ بھی
تیار ہو کے پیچھے پیچھے چلے اہلیان لشکر نے جو دیکھا کہ ہمارے سب افسر گئے یہ بھی چل نکلے چار لاکھ
لشکر پشت پر بلغیر کیے ہوے چلا کوس بجرج رہ گئے اپنا گینڈا اُڑاتے ہوے مفتاح زرین کمر جاتا ہو
گینڈے کو کوڑے مارتے مارتے دیوانہ کر دیا یہان بہران قاسم سے کہ رہا ہو کہ اے شہزادے

مین تو تابعدار ہون مین نے تو ہمراہی حضور کی قبول کی مقابلے تک مفتاح کے البتہ اُنکی سی کہونگا
مجھے آپ کا مذہب بھی پسند آیا جرأت پہ بھی آپ کی ہزار آفرین کہ دوڑتے ہوئے طائر پر تیر مارا اور
تیر نے خطا نہ کی قاسم سرہلاتے ہوئے چلے آتے ہین یہان ہرکارون نے بدیع الزمان اور
مقبول کو خبر دی کہ ایک نامہ دار ابھی آیا اُس نامے کو پڑھکر مفتاح بہت جھلایا مع فوج طرف
صحرا کے گیا ہے بدیع الزمان نے کہا اے مقبول لشکر جلد تیار کرو شاید قاسم کے آنے کی اُسنے
خبر پائی مقبول نے بھی دو ہزار سوار تیار کیے بدیع الزمان کے سر پر چتر مرصع کی چھتری ہوئی پشت
مرکب پر سوار ہوے سب سردار و سوار انکے ساتھ چلے یہان شاہزادہ خاور سپاہ برات لیے ہوے
آتے ہین سب سوار و پیدل انکے ساتھ ہین انھین کی محبت کا دم بھرتے ہین ایک نخلستان سے
نکلے ہین کہ دیکھا گرد عظیم بلند ہوئی جب دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا سب نے دیکھا مفتاح زرین کمر
گینڈے پہ سوار گینڈے سے اُڑ مارتا ہوا چلا آتا ہے جیسے ہی قاسم کو اس جاہ و حشم سے دیکھا پکار کے
آواز دی او نبیرہ حمزہ تو نے میرے شہر مین جاکر ایسی بدوضعی کی اور پھر یہ سوانگ بناکر کے چلا ہے
خبردار او ہیران مجھسے سمجھونگا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا میدان مین میرے سامنے آ تو
حال معلوم ہو یہ کہکر گینڈے کو چمکانے لگا نیزہ ہلانے لگا قاسم ایسا تند خو شعلہ مزاج اسکا پکارنا تھا
کہ قاسم نے گھوڑے کو بڑھایا مفتاح کے سامنے آکر جھک کے سلام کیا ہاتھ باندھکر عرض کی
مجھسے کیا ایسی خطا سرزد ہوئی کہ جو آپ قتل کرنے کو فرماتے ہین کیا آپ نے کسی سے سنا کہ مین نے
نان و نفقہ نہین دیا یا کوئی اور خطا سرزد ہوئی کچھ ملکہ عالم نے شکایت فرمائی ہے آپ کے غصے کا کیا
باعث ہے اسپر مفتاح اور زیادہ بگڑا کہا کیون او پسر حمزہ میرے ساتھ مضحکہ کرتا ہے قاسم نے کہا
آپ جو مجھکو قتل کرنے کو کہتے ہین ہمارے مذہب مین تو نہین درست ہے کہ بزرگ کے ساتھ خرد
بے اعتدالی کرین ہم تو بزرگ پر ہاتھ نہ اٹھاؤنگے مفتاح تو بگڑتا ہے مگر قاسم ہاتھ جوڑے کھڑے
ہین کہ صحرا سے پھر گرد عظیم بلند ہوئی لشکر مفتاح کا کیدان رسالہ دار سب ظاہر ہوے قاسم نے کہا
لیجیے آپ کے حامتی بھی سب آگئے اسپر مفتاح بہت بگڑا پلٹ کے کہنے لگا ادھر تم لوگ یہان
کیون چلے آئے کیا مین اکیلا کسی سے کم ہون یہ باتین تھین کہ دوسری طرف سے گرد اُڑی دیکھا
شاہزادہ بدیع الزمان مع چارون سردارون کے اور دو ہزار سوار مقبول زرین قبا وغیرہ سب
ہمراہ ہین مقبول زرین قبا گھوڑے کو بڑھاکر قریب آیا جھک کے سلام کیا قاسم نے منھ پھیر لیا اور
کہا کیون صاحب کشتی گیر کہان سے آیا کہا اے شہریار رکیب مفتاح نے دبا ڈالا تھا اسوقت
یہ ہماری مدد کو آئے مگر ہاتھ سے مفتاح کے زخمی ہوے قاسم نے کہا یہ کشتی گیر ہمیشہ سے
شکست نصیب ہے یہان کیون آیا مقبول نے عرض کی حسب لشکر چلا وہ بھی ہمراہ چلے آئے
شاید آپ کا ذکر کسی سے سن لیا ہوگا قاسم نے کہا ہم کسی کی مدد کے طالب نہین ہین اپنے
پروردگار کی مدد کا خواہان ہون کہا جاؤ صف پہ جاکے کھڑے ہو مقبول تو ہٹ گیا مفتاح نے
پھر قاسم سے تقاضا کیا کہ تلوار اٹھائیے قاسم نے کہا کہ میرا ہاتھ تو آپ پہ نہ اٹھیگا مگر قتل
کرکے پچھتائیگا بقول شاعر فرد سر مرا کاٹ کے پچھتائیے گا ٭ جھوٹی پھر کسکی قسم کھائیے گا ٭ مالک ضرور کے

دریافت کرینگی کہ کیون میرے شوہر کو قتل کیا آپ کو جواب دینا ہوگا جب اسنے ہیبت دباؤ ڈالا جب تو
قاسم نے گھوڑے کو جھکایا کہا اب مین ناچار ہون مین عذر کر چکا آپ نہین مانتے مین حاضر ہون
مفتاح بدیع الزمان کو صف پر دیکھ رہا ہے کہ وہ بھی آمادہ کھڑے ہین جب قاسم نے گھوڑا
جھکایا تب مفتاح گھبرایا دل مین سوچا کہ عالم عالم یہان جمع ہے اول تو اس جوان پر غالب آنا مشکل ہے
اور اگر شاید غالب آیا تو پسر حمزہ بھیا نہ چھوڑیگا وہ اس سے زیادہ زبردست ہے اگر زیر ہوا تو ہتک
ہوئی سب فوج والے دیکھینگے اسنے کہا اے شاہزادہ خاور سیاہ خیر جو تمسے حرکت ہوئی اسکی سزا تو
دونگا مگر اب وقت مقابلہ باقی نہین ملکہ کا محافہ میرے قبضے مین کر دیجیے شب کو طبل جنگی بجے اور
صبح کو مقابلہ ہو سب ہلو تمکو دیکھ لینگے قاسم نے کہا یہ تو آپ کو اختیار ہے مگر ملکہ کا محافہ تمہارے
قبضے مین نہین آئیگا اگر تم شب کو قتل کر ڈالو تو تمہارا کون ہاتھ تھامنے والا ہے اس بارے مین
اگر تمکو کلام کرنا ہے تو عم نامدار ہمارے بزرگ موجود ہین اُنسے عہد و پیمان کر لو وہ تمکو جواب باصواب
دینگے یہ کہکے آواز دی اے عم نامدار ذرا یہان تشریف لائیے دیکھیے میان مفتاح کیا ارشاد فرماتے
ہین بدیع الزمان گھوڑے کو جھکا کے قریب آئے قاسم نے کہا حضور یہ کہتے ہین کہ ملکہ کا
محافہ ہمارے قبضے مین دیجیے غلام رخصت ہوتا ہے اب آپ کلام کر لیجیے یہ کہکر قاسم صف پر
آئے بدیع الزمان نے فرمایا اے پہلوان دوران علاوہ قاسم کے ہم بھی مقابلے کیواسطے
موجود ہین خواہ ہمسے مقابلہ کرو خواہ قاسم سے لڑو کوئی تمسے باہر نہین انتشا کہ تمنے عام دیا اُسمین
خصوصیت نہین شرط ادا ہوئی آپ کے بارہ ہزار سوار گواہ موجود ہین جنہر والے قاسم کے
شریک ہوے کیونکر ہو سکتا ہے کہ محافہ آپ کے قبضے مین دیا جائے بقول قاسم اگر آپ قتل کر ڈالین
تو کوئی کیا کرے ایک تصفیہ ہم کرتے ہین کہ جب تک تمسے فیصل نہوگا قاسم ملکہ کے خیمے
مین نہ جائینگے مفتاح نے کہا بہتر مین کل مقابلہ کرونگا خواہ آپ سے خواہ اُنسے یہ کہکر مفتاح
پلٹا مگر سنانے مین ہے کہ کیا کرون یہان بدیع الزمان نے آکر ایک بارگاہ استادہ کرائی اُسمین
ملکہ کو اتروایا پیران سے کہا تم یہان پہرا دو مگر بڑے لطف سے حفاظت کیجیے کہ مفتاح
رنجیدہ ہو کے گیا ہے ایسا نہو کچھ فساد برپا کرے فضل کو بھی اُسی مقام پر مقرر کیا اب بدیع الزمان
قاسم کو ساتھ لیکر پھرے قاسم نے بدیع الزمان کی بڑی خاطر کی ناچ راگ رنگ ہوا مگر مفتاح
جو پلٹ کے آیا بارگاہ مین گیا اکیلا سرنگون بیٹھا سلیم بکر و عیار اسکا جب اسنے خبر پائی کہ آقا اکیلے
بیٹھے ہین کسی کے جانے کا حکم نہین سلیم دروازے پر بارگاہ کے آیا سپاہی نے روکا اسنے کہا جا کے
عرض کرو کہ سلیم دربارگاہ پر حاضر ہے کچھ عرض کیا چاہتا ہے مفتاح نے کہا بلا لو سلیم اندر آیا جھک کے
سلام کیا قدمون کو بوسہ دیکر گرد پھرنے لگا کہا ہزار جان ہماری آپ پر تصدق ہو سرکار کو بہت متفکر
پاتا ہون آپ کے انتشار سے سخت گھبراتا ہون یہ کہنا تھا کہ مفتاح بیقرار ہو گیا کہا اے سلیم کیا کہون
جو کچھ قلق ہے پسر حمزہ نے میرے شہر مین جا کر یہ فساد برپا کیا اسوقت مجھکو پرچہ اخبار گذرا اُداوت سے
پیران کے یہ آفت برپا ہوئی کہ پیران زخمی کو اپنے گھر مین لیگیا وہین سے اس آگ کا شعلہ بھڑکا
یہ بھی مین نے سنا کہ پسر حمزہ ملکہ شیرین ادا کے پاس ہو آیا اسکے اسطے محبت ہے بروز شرط وہ بھی

جان دینے پر آمادہ تھی مین یہ چاہتا ہون کہ یہ گیسو بریدہ میرے قبضے مین آجائے مین اسکو قتل کرکے خدمت مین شاہان نور افشان کی چلا جاؤن وہ وہان سے ایسے کسی ساحر کو بھیجینگے وہ اُکر پکڑ لیجائیگا سلیم نے کہا ملکہ کو مین پکڑ لاؤنگا آپ کیون گھبراتے ہین مگر ان لوگون کے مقابلے کی کیا تدبیر ہوگی مفتاح نے کہا مین شبخون مار کے نکل جاؤنگا سلیم یہ سنکر اُسی وقت بانہ ہائے عیاری سے آراستہ ہوا طرف لشکر شاہزادہ خاور سپاہ کے چلا ایک خدمتگار کی صورت بنا ہوا ول بارگاہ قاسم مین آیا دیکھا قاسم نے بدیع الزمان کے واسطے کس دھوم سے سامان دعوت ممکن کیا ہی ایک رقاصہ پریچہرہ سامنے کھڑی ہوئی بصد ناز و کرشمہ یہ غزل عاشقانہ گا رہی ہی غزل

انکے آنے کے بھروسے پہ جو شادان دل ہوا
زندگی خوش ہو کہ اب مرنا مجھے مشکل ہوا

راحت مرگ محبت اُس سے پوچھا چاہیے
جو یہ سمجھے اپنے جی مین مین بھی اس قابل ہوا

موت بھی قسمت نے کھولی کیا بری شئ ہو امید
جب جھکی گردن مری وہ اور کا قاتل ہوا

مہربانی مجھپہ کیون کی تھی کبوتر نے کہ ہاے
مین رہا زندہ وہ میرے واسطے بسمل ہوا

بلبلے ظالم جو تو پوچھے یہ بھی تیرے ناز سے
کسطرف کوئی موا کس جا کوئی بسمل ہوا

نوجوانی کا برا ہو اُسکو ہرجائی کیا
جی ہٹا جاتا ہی جب وہ پیار کے قابل ہوا

قدر مینا غرق جام و سبو جاتی رہی
جو تمھاری بزم مین ٹوٹا وہ میرا دل ہوا

بیمروت تند خو نا آشنا برہم مزاج
روئیے اُس بخت پر جو تجھسے کچھ سائل ہوا

گھیرے رہتے ہین عزیز و اقربا اُنکے انھین
ای نسیم اب دیکھنا بھی یار کا مشکل ہوا

سلیم کھڑا دیکھا کیا دو تین ایک بیٹھے مین دیکھے شوکت ان جوانون کی دیکھکر جی مین کہتا ہی کہ خوف ہمارے آقا کا جاتا ہی حقیقت مین جوانان بے نظیر ہین ہمارے آقا پر غالب آسکتے ہین قاسم سامان دعوت مہیا کرکے باہر نکلے ایک خدمتگار سے کہا کہ بہران و فضل جیسے پہ ملکہ کے نگہبان ہین یہ خوان کھانے کے وہان بھجوا دو خدمتگار پیچھے ہٹا سلیم نے اُسکا پیچھا لیا چونکہ خود بھی خدمتگار بنا ہوا تھا پکار کر آواز دی بھائی صاحب کیا ضرورت ہی اُسنے کہا دو مزدور چاہیے ہین سلیم نے کہا آپ میان تشریف لائیے مین دو مزدور بلا دون خیمے کی آڑ مین لیجا کر اُسکو بیہوش کیا اُسکی صورت بنکر چوبدار سے کہا دو مزدور بلا دو چوبدار جاکے دو مزدور لایا خاصے سے خوان اُٹھوا کر سلیم ساتھ چلا راہ مین اُسنے مزدورون سے کہا خوان اس مقام پر رکھدو ادھر بڑھکے دیکھو تو کوئی چوبدار تو نہین آتا ہی مزدور اُسطرف گئے اُسنے خوان کھول کر سب کھانے مین بیہوشی ملا دی مزدور جب پلٹ کے آئے کہا خوان اُٹھا لو اب لیکر یہ چلا یہان مقبل و بہران بیٹھے ہین آپسمین باتین ہو رہی ہین بہران کہ رہا ہو کہ ای فضل مین تو مسلمان ہوا تمکو دیکھکے اسوقت طبیعت بہت خوش ہوئی فضل نے کہا ای برادر مین نے اطاعت شاہزادہ بدیع الزمان کی کی باپ میرا گیا ہو رخون آشام کو لیاقت و شوکت مین دربار تنجاب مین وحید عصر تھا اُسنے اگر مجھکو زخمی کیا سات بھائی میرے تھے وہ سب لڑے زخمی ہوے آخر قلعہ بند ہو گیا ہو رخون آشام نے یورش کیا اور مشکل میر تھی کہ اُسی باغ مین ملکہ گوہر ملک موجود تھین خوف یہ تھا کہ اگر خدا نخواستہ قلعہ فتح ہو گیا ہم تو مر دین اگر ہم

لڑے بھڑے مارے گئے کوئی ہرج نہین ہی مگر وہ شاہزادی والا قدر نقاب چہرہ بے نظیر بے
مثل بدیع الزمان کے انتظام کرتی پھرتی تھین اور ایک ایک سے یہی کہتی تھین کہ یارو نہ گھبرانا
یہ نہ سمجھنا کہ مجھکو گیا ہو رگرفتار کریگا اور اگر خدا نخواستہ پھاٹک ٹوٹا اور وہ اندر آیا تو مین تم سب کے
ساتھ لڑبھڑ کر مرجاؤنگی کنیزان بدیع الزمان قید نہونگی مین صاحبقران کی بہو ہون خدا نخواستہ
مجھکو نامحرم دیکھین آپ لوگ یہ گمان نہ کیجیے گا مین خود گیا ہو رخون آشام سے مقابلہ کرونگی
مگر جب گونون کو طی کرکے گیا ہو رقریب خندق پہونچا کہ اُسوقت آقا ہمارے آکر پہونچے یہ یک ضرب
شمشیر گیا ہو رخون آشام کے دو ٹکڑے کیے ای پیران ان شیرون کی لڑائی عجب قسم کی ہی حقیقت
مین یہ فراش راہ دین اسلام ہین ہر ملک مین انکے نام ہین یہ باتین تھین کہ سامنے سے دیکھا ایک
خدمتگار دو خوان لیے آتا ہی فضل نے پکار کر پوچھا کون آتا ہی اُسنے بڑھکر کہا دو خوان کھانے کے
آقاے نامدار نے واسطے ملکۂ عالم کے بھیجے ہین فضل نے اُتروا لیے سلیم ایک جانب کھڑا ہوا اب
سوچ مین ہی کہ یہ کھانا ملکہ کھائینگی ضرور بیہوش ہونگی مگر مین کیونکر اندر جاؤن دیکھتا ہی کہ فضل و پیران
بڑے لطف سے نگہبانی کر رہے ہین جب اُسنے دیکھا کہ اندر جانیکی کوئی صورت معلوم نہین ہوتی تب
فضل سے یہ کہکر ہٹا کہ مین تو رخصت ہوتا ہون آپ خوان اندر بھجوا دیجیے یہ کہکے ہٹا گرد بارگاہ
کے پھرنے لگا پھرتے پھرتے ایک مقام پر دیکھا کوڑا بہت سا پڑا ہی اُسی مقام پر یہ بیٹھ گیا کوڑے کی
آڑ پکڑ کے نقب لگانے لگا وہان خوان کھانے کے اندر پہونچے ملکہ نے کھانا کھایا اُسی کھانے کا
بقیہ خواصون کو ملا سب کھا کھا کے بیہوش ہوئین سلیم نے پہر رات رہے نقب لگا کر گوشۂ خیمے
مین مہرۂ نقب کا توڑا سر اُٹھا کر دیکھا شمعہاے موی و کافوری روشن ہین عطر کی شیشیون کے منھ
کھلے ہین ملکہ چھپر کھٹ پر بیہوش پڑی ہین کنیزین جا بجا بیہوش پڑی ہین سناٹا پڑا ہی سلیم نے اطمینان
نکالا دوپٹہ جو چہرے سے ملکہ کے ہٹا دیا کلیجہ پکڑ لیا جی مین کہتا ہی کہ سلیم ایسے جمال کو دیکھکر جتنے
جوانون نے جانین دین کہ مزار عشاقان بنگیا اب کھڑا ہوکر سوچنے لگا کہ اگر اس محبوب پیروکو
پاس اُس نامرد کے لے جائیگا وہ فوراً اسکو قتل کر ڈالیگا کیا ملک و مال کسی نوکری بقول شاعر
فرزند پاک و خوش سیرت و پارسا بہ کند مرد و درویش آباد شاہ ٭ کسی اور کی نوکری کرینگے وہان
اسکو زوجہ بنا کر رکھینگے یہ سوچ کر بند نقاب چہرے کے درست کیے ایک ایک اعضا پر تصدق
ہوا چادر مین اپنی پشتارہ باندھا پشتارہ باندھکے لیے نکلا اُسی نقب مین کود کر نکلا خیمون کی آڑ لیتا ہوا
لشکر سے باہر آیا جا بجا لوگ طلایہ پھر رہے تھے صدا سے حاضر باش و ناظر باش بلند تھی خیمے
بچتا ہوا بیرون لشکر آیا صحرا کا راستہ لیا یہان امیہ کے پھرتے پھرتے خیال مین آیا چلکر بارگاہ ملکہ کو
بھی دیکھ لینا واجب و لازم ہی یہ سوچتا ہوا آتا ہی کہ راہ مین سماک سے ملاقات ہوئی سماک
نے پکار کر کہا کون آتا ہی امیہ اپنا نام بتا کر قریب آیا امیہ نے کہا ای سماک دو سردار خیمۂ ملکہ
پر مین تمنے بھی کچھ فکر کی سماک نے کہا مین ایک دوکان مین پڑا سو رہا تھا ابھی میرا غنودہ دل
گھبرایا اب طرف خیمے ملکہ کے چلا تھا چلیے مین بھی چلون امیہ و سماک دونون دیکھتے بھالتے
قریب نقب کے پہونچے سماک نے کہا لو برادر غضب ہوا کسی نے نقب دیکھو لگائی ہی امیہ دوڑ کر

برابر نقب کے آیا پتہ عیار کا پایا امیہ نے کہا تم اندر نقب کے جاؤ مین یہان کھڑا ہون نہین کہو تو مین
جاؤن سمک نے کہا مین عیار شاہزادہ خاور سیاہ ہون مین شیر سے بھی نہین ڈرتا امیہ نے
کہا جاؤ اپنا کام کرو تمہارے آقا کو کہین فتح بھی نصیب ہوئی سمک نے کہا ایک بچہ مارونگا کہ آپ کا
سر اُڑ جائیگا ہر مقام پہ آقاے نامدار فتحیاب رہے بلغجر یہ آپ لوگ ذکر جنگ سخت صف کا
کرتے ہین کوئی غیرت دار ہوتا تو چینی بھر پانی مین ڈوب مرتا بدیع الزمان فوج لیکر لڑے قائم
یکہ و تنہا شمشیر زنی کر رہے تھے صفین درہم و برہم کردین بڑی بات ہوا اُٹھا لینا کنجاب کا قاسم نے
بھی جا کر ہاتھ مارا ان دونون نے چلا چلا کے جواب مین کہین فضل اُنکی آواز سنکر اُٹھا ٹہلتا ہوا
اُس مقام پر آیا دونون مین کھینچا چاہتے ہین فضل نے امیہ کا ہاتھ پکڑ لیا کہا ارے کمبختو
غضب ہوگیا برا ہے خدا جیسے کی تو خبر لو یہ کون وقت تکرار کا ہے امیہ نقب مین کودا اندر خیمے
کے پہونچا دیکھا سب کنیزین بیہوش پڑی ہین اور پلنگ خالی ہے امیہ روتا ہوا باہر نکلا اب یہان
بھی یہین آگیا چند سپاہی دوڑے ہوئے آئے اب تو غل ہوا امیہ نے کہا ای سمک مین لشکر
مفتاح مین جاتا ہون اپنی جان دونگا مگر ملکہ کو لیکر آؤنگا یہ کہکے امیہ بھاگا جب امیہ جا چکا
تو سمک نے شبلی کو بلایا نشان پیرے کا دیکھتا ہوا چلا باہر لشکر کے آکر دیکھا نشان طرف صحرا
کے گیا ہے فضل وغیرہ بھی ساتھ ہین کہا اے فضل وہ عیار لشکر مین اپنے نہین گیا شاید یہ جمال
جہان آرا دیکھکر وہ خود دیوانہ ہوا اور کہین لیگیا یہ کہکے سمک تعاقب مین بھاگا رات تو بہت قلیل
باقی تھی سلیم کو دو کوس پر صبح ہوئی پشتارے کو چھپائے ہوئے بھاگا ہوا جاتا ہے یہان امیہ
لشکر کفار مین گیا خدمتگار کی صورت بنکر بارگاہ مفتاح مین پہونچا دیکھا مفتاح چپ بیٹھا ہے اکثر
مصاحب بھی آگئے ہین وہ کہہ رہے ہین حضور کو بڑا تردد ہے مفتاح کے منہ سے نکلگیا کہ سلیم کو واسطے
ایک کار ضروری کے بھیجا ہے اُسی کا انتظار کر رہا ہون بس امیہ سمجھ گیا کہ وہ یہان نہین آیا گھبرا کے
باہر نکلا لشکر مین اپنے آیا دیکھا فضل وغیرہ حیران کھڑے ہین امیہ نے پوچھا فضل نے بیان کیا
اے امیہ طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ عیار مذکور طرف صحرا لے گیا ہے سمک صورت بدلتا ہوا اسی جانب
گیا ہے امیہ بھی اُدھر ہی بھاگا کہ صورت بدلتا ہوا چلا سلیم کا حال سنیے چار کوس اسنے راستہ طے
کیا تھا کہ آفتاب نکل آیا قضاے کار اس حوالی مین ایک قلعہ ہے سلطان بیرپوش یہان کا حاکم
ہے اسوقت بالاے قلعہ بیٹھا ہے صحرا کی سیر کر رہا ہے ملازم و مصاحب پشت پر حاضر ہین کہ سلطان بیرپوش
نے بالاے قلعہ سے دیکھا کہ ایک شخص پشتارہ بدوش مگر چوکنا گھبرایا ہوا قلعے کو دیکھا اسی جانب
آتا ہے سلطان بیرپوش نے ایک خدمتگار سے کہا ذرا بڑھکر دریافت کرو یہ شخص کون ہے پشتارہ کسکا
باندھے ہے قلعے مین ہمارے آتا ہے اُسے کو نہ روکنا باتون مین دریافت کرلینا سلیم بیکھر و در قلعہ پر
پہونچا کھڑکی کھلی تھی اندر قلعے کے آیا خدمتگار نے بڑھکر پوچھا کیون صاحب تم کون ہو یہ پشتارہ
کسکا ہے سلیم تو عیار ہے اسنے حواس اپنے جمع کرکے کہا کہ حضور یہان سے بارہ کوس پر ایک
قلعہ ہے اُسکو قلعہ انگبینہ کہتے ہین بعد سال بھر کے وہان خوب برف پڑتی ہے اُنکی مرتبہ اسقدر
برف پڑی کہ ہزارون بندگان لات و منات دب کے مرگئے ہین اپنی زوجہ کا پشتارہ باندھکر

نے بجا کہا کل سے یونہین آوارہ پھر رہا ہون آج یہ قلعہ دیکھا خیال مین آیا کوئی مکان کرایہ کا لیکر یہین رہونگا ایک مکان کرایہ کا چاہتا ہون خدمتگار نے کہا شہر مین جاؤ مکان کرایہ کے بہت ملینگے ہمارا شاہ بڑا قدردان ہے تمھین نوکر بھی رکھلیگا سلیم طرف شہر کے گیا خدمتگار پلٹ کے بخدمت سلطان بیہوش آیا تمام کیفیت جو سنی تھی وہ بیان کی سلطان کا عیار ہے نام اسکا دہیم سبکرو ہے دہیم نے کہا حضور یہ تو کچھ بات بنائی ہوئی معلوم ہوتی ہے اس بات مین کچھ فکر ضرور ہے یہ کہکر دہیم چلا سلیم نے شہر مین آکر ایک مکان بکرایہ لیا اُسی وقت کھڑے لیے ایک چاندنی ایک دری لیکر مکان مین بچھائی ملکہ کا پشتارہ رکھا دہیم پشت مکان پر کمند مار کر چڑھا نگاہ غور دیکھ رہا ہے کہ عیار نے پشتارہ کھولا پشتارے سے ایک آفتاب طالع ہوا اب جو نگاہ غور دیکھا ایک حور پیکر سمن بر غنچہ دہن رشک گلشن ہے اس پشتارے مین سے اسنے نکالا فرش پر اسکو بٹھایا فتیلہ رفع بیہوشی دیا ملکہ کو ہوش آیا عیار ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا ملکہ کی جو آنکھ کھلی اپنا خیمہ نہ پایا ایک خالی عیار دست بستہ سامنے کھڑا ہے ملکہ نے چادر سے منھ چھپا لیا کہا ارے تو کون ہے قدمون پر گر پڑا کہا اے ملکۂ عالم مین مفتاح زرین کمر کا عیار ہون سلیم سبکرو میرا نام ہے آپ کو اسنے چرانے کیواسطے بھیجا تھا مین جو آیا جمال جہان آرا دیکھکر عاشق ہوا اگر اس سفاک کے پاس لے جاتا وہ فوراً قتل کر ڈالتا مین آپ کو قلعۂ بیراثیہ مین لے آیا یہ مکان مین نے کرایہ کے لیا ہے مجھکو اپنا غلام جانو کبھی غلامی سے گردن تابی نہ کرونگا مین نے جان حضور کی بچائی ورنہ وہ بیحیا فوراً قتل کر ڈالتا مین عیار ہون یہان کے شاہ کی نوکری کرونگا سب سامان مہیا ہو جائیگا ملکہ نے یہ سنکر کہا او دور ہو یہ تو نے کیا جھک مارا خبردار اگر ایسا کبھی خیال کریگا تو بہت پچتائیگا اب پاؤن کی جوتی سر کو آنے لگی تو بھی اس لایق ہوا کہ ہم تجھکو شوہری قبول کرین ہر چند سلیم نے منتین کین خوشامدین کین مگر ملکہ نے جواب سخت دیے کہا مین ہرگز نہ کچھ کھاؤنگی نہ کچھ پیونگی تڑپ تڑپ کے اپنی جان دونگی عیار یہ سمجھا ابھی تازہ تازہ قاسم سے چھوٹی ہے یہ کہکر نکلا کہ مین اب کیواسطے سامان ضروری تو مہیا کرون ملکہ نے اُٹھکر زنجیر دروازے کی بند کر لی بیٹھکر رونے لگین کہتی ہین اے فلک تو نے یہ کیا سامان کیا کس کے قبضے مین پھر پھنسایا ایک گھر کا پیادہ اگر شاہزادہ ہے ہمارے قریب ہوتے دامن تھامے عرض کرتے

نظم

ولا ہر چند ساحر منھ کو اکثر بند کرتے ہین
ارے رونا بھلا دیکھون تو کیونکر بند کرتے ہین

نہین پروا اگر وہ روزن در بند کرتے ہین
تصور کے لیے ہم دیدۂ تر بند کرتے ہین

اسیری کا جو وقت آیا کہا رو رو کے یوسف نے
مجھے اب کنج زندان مین برادر بند کرتے ہین

درازی عمر کی ہے ہر کسی کی خاکساری سے
نہین بجھتے جو خاکستر سے اخگر بند کرتے ہین

تجھے اے ماہ دیکھا خاک پھر خورشید کو دیکھین
ہمیشہ صبحدم آنکھوا اپنی اختر بند کرتے ہین

سنا ہے کربلا کا حال رندون مین غضب واعظ
مئے گلگون تو کیا پانی پہ کافر بند کرتے ہین

نہ کر پرواز بھی اے طائر جان ایک دم ریجا
وہ باہر آنے پر مین اب کبوتر بند کرتے ہین

یہان صیاد ایسا رشتۂ نازک خیالی سے
ہزارون طائر مضمون کو ہم پر بند کرتے ہین

وہ رشک حور جب رخسار تاباں کھول دیتا ہے
ملائک اپنی آنکھیں چوندھیا کر بند کرتے ہیں

مرے چاک گریباں سے جنوں جو تنگ آتے ہیں
دوکانیں چوک کی سارے رفوگر بند کرتے ہیں

اسی صندوق میں کل انکی لاشیں بند ہوتی ہیں
یہ حیراں ہوں کہ غافل کسلیے زر بند کرتے ہیں

تعجب کیا کوئی ادنیٰ اگر غالب ہوا اعلےٰ پر
پیادے بھی شہ شطرنج کا گھر بند کرتے ہیں

نہ دم مارو اگر غواص دریا سے محبت ہو
کہ غواصی میں دم اپنا شناور بند کرتے ہیں

سبقت کر کے گرمی غیر سے وہ سوخت دیتا ہے
جبھی واسوخت کے مضموں ہم اکثر بند کرتے ہیں

اڑا لیجائیگا شوق چمن تکیے کے تکیے کو
عبث صیاد تکیے میں مرے پر بند کرتے ہیں

ترے قاتل بھنووں پر چھوٹی ہیں کیا مری نفسیں
کہ خنجر غش میں آکر چشم جوہر بند کرتے ہیں

اسطرح ملک ملک کے ملکہ رو رہی ہیں کبھی کہتی ہیں اے فلک یہ تو نے کیا کیا مگر دہیم یہ معرکہ دیکھکر بھاگا خدمت میں سلطان بہر پوش کی آیا کہا حضور عجب طرح کا معرکہ ہے یہ شخص عیار ہے ایک شاہزادی غنچہ دہن سیمتن حسن میں بے نظیر چہرہ رشک ماہ منیر میری تو آنکھیں چوندھیا گئیں اُسکے جمال جہان آرا پر نگاہ نہ پڑی آنکھوں کو خیرگی حاصل ہوئی لیکن اس عیار سے آزردہ ہے اُسی کے گھر کا نوکر ہے طریقے سے معلوم ہوتا ہے نمکحرامی کی لے بھاگا ہے مگر وہ شاہزادی بات نہیں کر لی ہے یہ سنکر سلطان بہر پوش گھبرا گیا کہا اُس عیار کو بلا لاؤ اُسکو قید کریں اُس محبوب مرغوب پر ہمارا قبضہ ہو دہیم نے کہا لایق تو وہ حضور ہی کے ہے یہ بیجا دعوی کرتا ہے کہاں ڈھونڈھکے ہمارے پاس اُسکو لاؤ دہیم چلا بازار میں آیا دیکھا سلیم کھڑا ہوا اشیاے ضروری خرید رہا ہے دہیم نے کہا ای برادر چلو تمکو ہمارے شاہ بلاتے ہیں سلیم نے کہا میں گھر کا انتظام کر لوں دہیم نے کہا تم چلو تو وہ شاہ ہیں کل سامان تمکو اپنے گھر سے دینگے فرش و پلنگ وغیرہ سب ممکن ہو جائیگا سلیم ناچار دہیم کے ساتھ ہوا مگر پریشان یہ بھی سوچتا ہے کہ اگر نجومشتی نجاؤں غیر ملک میں آئے ہو وہ گرفتار کرکے لیجائے تو کیا ہو اول تو ناراضی ملکہ کا بہت خیال ہے پریشان پریشان دہیم کے ساتھ سامنے سلطان بہر پوش کے آیا سلطان نے دیکھتے ہی کہا کیوں او بردہ فروش تو کس شاہزادی کو بھگا کے لایا سچ بتا ورنہ ابھی تجھے قتل کرونگا سلیم کانپنے لگا سر جھکا کے اتنا بولا کہ حضور شاہزادی کیسی میں اپنی زوجہ کو لایا ہوں بادشاہ نے کہا اسکو لے جاکے قید کرو ما بدولت دریافت کر لینگے ہر چند سلیم چیخا چلایا وہاں کون سنتا ہے سلیم کو لیجا کر قید خانے میں قید کیا بادشاہ نے لباس فاخرہ زیب جسم کیا کہا ای دہیم مجھکو لے چل مجھے اُسکو دکھا دے دہیم سلطان بہر پوش کو لیکر چلا یہاں ملکہ نے دروازہ بند کر لیا ہے اپنے حال مصیبت مآل پر رو رہی ہیں کہ بادشاہ دروازے پر پہونچا مصاحب و رفقا سب ساتھ ہیں ڈنکے پر چوب پڑی ملکہ گھبرا گئیں سمجھیں کچھ گل پھولا دہیم نے دروازے پر آکے آواز دی ای ملکۂ عالم آپ کے لینے کو بادشاہ تشریف لائے ہیں اُس دزد کو قید کیا آپ سلطنت کے گھر میں چلیے خود شاہ تشریف لائے ہیں آپ دروازے کی درار سے ملاحظہ فرما لیجیے سقدر حضور کیوں بیقرار ہیں اگر حکم دیجیے کنیزیں وغیرہ بھیجی جائیں یہ مکان آپ کے رہنے کے لایق نہیں ہے محافۂ زریں حاضر ہے ملکہ نے درار سے دیکھا ایک بادشاہ تاج پہنے

گھڑا ہی ملکہ نے کہا ای شخص بادشاہ نے کیون تکلیف فرمائی ہم آوارہ دشت ادبار مصیبت مین گرفتار
ہم ایسے مصیبت زدون کو منھ لگانا لیاقت سے شاہ کی بہر اسر خلاف ہی اگر عنایت فرماتے ہین تو
پوری مہربانی فرمائین اگر اُس ناہنجار کو قید کیا مجھکو لشکر شاہزادہ خاور سیاہ مین پہونچوا دیجیے وہ لوگ
آپ کے ممنون ہونگے اس فصاحت سے ملکہ نے یہ باتین کین کہ سلطان بیہوش ہو گیا کہا ای
دہیم اسکی فصاحت نے تو مجھکو حلال کر ڈالا میرے کلیجے پر چھریان چل گئین تو نے ذکر کیے تو
بتایا کیا تھا اب تو میرے خنجر کلام چل گیا یہ تو مسلمان کا نام لیتی ہی خاور سیاہ و نبیرۂ حمزہ کا لقب ہی
ارے یہ تو پوچھ کہ آپ کا نام نامی و اسم گرامی کیا ہی یہ وہ قتال عالم تو نہین ہی جسکے واسطے فرامشان
لنگیا مین سر شیر نوجوان مارے گئے اب جو دہیم نے کلام کیا ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا کہا مین ہرگز زنجیر
نہ کھولونگی بادشاہ نہین خوشامد مین کرتا ہی کہ آپ اکیلے مکان مین ہین کچھ کنیزین بھیجدی جائین ملکہ
نے کہا کنیزین میرے پاس آ کے کیا کرینگی کسی سے خدمت لینے کی خواہش نہین جان بچانے کی
کاہش نہین جو شاہ کے مزاج مین آئے وہ کرین مگر یہ امید دل سے نکال ڈالیے کہ مین آپ کے
قبضے مین آؤن میرے اوپر سوائے ایک شخص کے تمام دنیا کے مرد حرام ہین دہیم نے پوچھا
وہ کون صاحب ہین کہ جو آپ پر حلال ہین ملکہ نے ٹھنڈی سانس بھر کے کہا فرد آفتاب بامشرق
دین پروری ٭ شہسوار لال پوش خاوری ٭ یہ سنکر بادشاہ اور زیادہ جھلا یا ناچار ہو کے بیٹھ گیا
تخت پر آ کے بیٹھا حکم دیا شہر مین ڈھنڈھورا پٹ جائے اشتہار چسپان ہون کہ جو کوئی عورت
یا مرد اس عورت کو مجھسے راضی کر دے جو مانگے وہ دون اگر سلطنت کہے تو انکار نہ کرون ملکہ نے
منھ پیٹ کے کہا او شخص کیا بیہودہ بکتا ہی خبردار اب کوئی کلام مہمل زبان پر نہ لانا جو مجھسے ہو سکے
وہ کر ہمارے جو باطن مین تھا وہ ہمنے ظاہر کر دیا یہان شہر مین ڈھنڈھورا پٹا کچھ عورتین کٹنیان
چلین اتفاقات قضا و قدر میان محمود نامے خواجہ سرا جسنے ملکہ کو گودیون مین پالا چند سے
کچھ منفتاح کی خشکی ہو گئی لشکر کا کچھ تجارت کرنے لگا یہ بھی سرا مین اترا تھا غلامون نے خبر دی
میان صاحب آپ نے سنا کوئی شاہزادی اسطرح شاہی مکان مین بند ہی وہ اپنے تک
کسی کو آنے نہین دیتی بادشاہ سے ناراض ہی اپنے حسن و جمال پر بڑا اغماض ہی بات کا جواب
تک نہین دیتی یہ سنکر میان محمود چلے کہتے ہوے کہ ہم تو شاہزادیون کے راز دار ہین بادشاہ
سے اسی وقت جا کر سلطنت لیتے ہین یہ باتین سوچکر محمود خواجہ سرا پاس بادشاہ کے آیا پوچھا
حضور وہ بیزار عورت کہان ہی ہم لوگ ہمیشہ شاہزادیون کے ہمراز رہتے ہین آنکھ ملتے ہی راضی کر لینگے
آدمی کو ساتھ کر دیجیے مکان ہمکو دکھا دے ہماری بات کوئی نہ سنے ہم اپنے طریقے مین اُسکو
سمجھا لینگے بادشاہ نے دہیم کو حکم دیا کہ مکان دکھا کے چلے آؤ دہیم عیار ساتھ آیا اُسنے
آ کے مکان دکھایا کہا سامنے دیکھو وہ مکان ہی دروازہ اُسنے بند کر لیا ہی کوئی کہا جائے وہ دروازہ نہین
کھولتی محمود چلا قریب دروازے کے آیا دراز سے جو جھانک کے دیکھا کہ ملکہ شیرین ادا حجرۂ خانہ
مین بال کھولے پریشان بلک رہی ہی پکار کے آواز دی ارے او ظالم دروازہ کھول دے مین ہون
محمود خواجہ سرا تیری آہ و زاری نے مجھکو یہان تک پہونچایا ملکہ نے جو آواز آشنا پائی اُٹھ کر

قریب دروازے کے آئی فرمایا محمود تمھارے ساتھ تو کوئی نہین ہی کہا ارے ظالم میرے
ساتھ کون ہوگا مین اکیلا یہان آیا ہون تو یہان کہان مجھے جب سے تیرے باپ نے
نکالدیا ملک بملک تجارت کرتا پھرتا ہون یہان بھی سرا مین اترا تھا بادشاہ نے ڈھنڈھورا
پٹوایا مین بھی خبر سنکر آیا جب ملکہ کو اطمینان کامل ہوا کہ محمود اکیلا ہر طرح سمجھ لیا کہ تیرا کیا کر سکتا ہی
دروازہ کھولا محمود اندر آیا ملکہ کو اسنے برسون گودیون مین کھلایا ہی لپٹ کر ملکہ خوب روئین خواجہ
نے کہا ارے یہان تک تیرا آنا کیونکر ہوا ملکہ نے قاسم کا آنا شرط پوری کرنا راہ مین مفتاح
کاروکنا سلیم عیار کا چیرانا اس ملک مین آنا سلیم کا قید ہونا سب لفظاً لفظاً بیان کردیا محمود کے
ہوش اُڑ گئے جی مین کہتا ہی کہ بادشاہ تو میرا ادہر گی ہی وہان کا ہے کو لیجاؤن خس بادشاہ کو نذر
دیدونگا یہ تو ایک لال بے بہا ہی لاکھون روپئے ملینگے جو دیکھیگا بحال ہو جائیگا حسن کا اسکے
تمام عالم مین شہرہ ہی تمام عالم مین مشہور ہی کہ اسکے واسطے تین سو شاہزادون نے جان دی
مزار عشاق کی بنا ہوا ہی تمام عالم مین مشہور ہی جو سن پائیگا کہ یہ وہی شیرین ادا ہی یہ وہی معشوق یکتا ہی
دولت دنیا سے نہال کردیگا دامن خواہش تیرا زر و جواہر سے بھر دیگا دل مین تو اس ظالم نے یہ سوچا
ظاہر مین کہا اے ملکۂ عالم مین تو آپ کے باپ کا نمکخوار ہون قاسم کے پاس تو نہ لے چلونگا آپ کے باپ
کے پاس پہونچا دونگا یہ ذمہ کرتا ہون کہ ہاتھ نہ لگا سکینگے پہلے علیحدہ مکان کرلونگا تب آپکو ظاہر کرونگا
ملکہ نے کہا خیر تمکو اختیار ہی اسنے کہا کہ آج دن کو مین بادشاہ سے کہونگا کہ مین نے تھوڑا تھوڑا راضی کیا
ہی آج رات کو بالکل راضی کرلونگا دوسرے دن مین آپکے پہلو مین بٹھا دونگا مین رات کو آؤنگا تم کو
نکال لیے چلونگا ملکہ سے بخوبی وعدہ کرکے دل رکھنے کو یہ بھی کہدیا کہ نہ گھبراؤ مین تمکو قاسم کے
پاس پہونچا دونگا ملکہ نے کہا اے محمود اگر ایسا کیا تو دولت دنیا سے تمکو بے نیاز کرادونگی خوب
باتین کرکے محمود چلا گیا پاس سلطان بیر پوش کے آیا عرض کی اے شہریار رہلوگ تو شاہزادی کے
رازدان ہین آپ کے کہنے مین فرق پڑا تھا جوان عورت مرد کے نام کی جویا ذرا راہ پر آئی ہی مین
کل تک لا کے آپ کے پہلو مین بٹھا دونگا بادشاہ بہت خوش ہوا محمود کو خلعت دیا اسنے کہا
کہ یہ حکم ہو جائے کہ مین جسوقت جی چاہے جاؤن راہ گلی مین مجھکو کوئی روکے ٹوکے نہین بادشاہ
نے یہی حکم دیدیا کہ محمود جسوقت چاہے جائے خبردار کوئی روکے ٹوکے نہین محمود آکے
سرا مین بیٹھا مال و اسباب تو اپنا لدوا کے غلامون کو سوار کرا کے روانہ کردیا صرف دو مرکب
رہنے دیے جب دن گذر چکا معشوق ماہ تابان نے انجمن انجم آراستہ کی اور زہرہ رقص کرنے لگی
صحبت عیش و نشاط گرم ہوئی دو پہر رات گئے محمود خواجہ سرا کو مرکب بادرفتار ساتھ لیکر
دروازے پر ملکہ کے آیا ملکہ بھی منتظر تھین دیکھتے ہی دروازہ کھولدیا محمود نے کہا کہ آیئے سوار
ہو جیے ملکہ پشت مرکب پر سوار ہوئین ایک گھوڑے پر محمود سوار ہوا نقاب ملکہ نے اپنے
چہرے پر ڈال لی ساتھ محمود خواجہ سرا کے قلعے سے نکلکر طرف صحرا کے روانہ ہوئین سلطان
رات بھر انتظار مین رہا نیند نہین آئی کبھی گھبرا کے اٹھتا ہی کبھی بیٹھتا ہی کبھی چیخین مار مار کر روتا ہی نظم

کسی طرح گل رخسار یار دکھلا دے	ترس رہی ہین یہ آنکھین بہار دکھلا دے	بلا دکھے صورت گہوارہ آسمان کو

اثر تو آہ دل بےتاثیر اور دکھلا دے
نظارۂ رخ روشن ہو زینت کی تمنا
وہ گل جو حسن کی اپنے بہار دکھلا دے
نشانہ تیر ادا کا ہوا ہوں اے صحرا
تجلی رخ انور جو یار دکھلا دے

پڑا ہوں تیرے در پر بہ رنگ نقش قدم
پھر اپنی شکل مجھے ایک بار دکھلا دے
گڑوں میں خاک پہ مثل کلیم غش کھا کر
وہ اپنی آنکھیں جو وقت شکار دکھلا دے

ترا مکان اگر کوئی یار دکھلا دے
تڑپ رہا ہے قفس تن میں میرا بلبل دل
جو شکل پردۂ انور سے یار دکھلا دے
غش آئے صورت موسیٰ ابھی مجھے اے نور

یہ اشعار اس طرح سلطان نے بلک کر پڑھے کہ دہیم ہر چند سمجھاتا رہا کہ اے شہریار آپ کیوں اسقدر گھبراتے ہیں آہوئے وحشی کو رام کر رہا ہو کہ جیب گریبان سحر اسکے غم میں چاک ہوا گھبرا کے کہا اے دہیم اب تو میرا دم لبوں پر آیا ہے جا کے دیکھ تو کیا سبب ہے دہیم جو پہنچا جا کے دیکھا دروازہ مکان کا کھلا پڑا ہے گرد جو لوگ رہتے تھے اُنسے جو پوچھا انھوں نے کہا کہ کچھ رات باقی تھی کہ وہ خواجہ سرا دو گھوڑے لیکر آیا ملکہ کو سوار کرکے لیگیا یہ خبر وحشت اثر اگر عیار نے بادشاہ سے کہی یہ سنکر سلطان بیہوش گھبرا گیا کہا جلد ہمارا لشکر تیار ہو وہ نازنین تو ہماری جان سے گئی سینے میں دل نہیں روح کو راحت نہیں قلب میں قوت نہیں بارہ ہزار فوج کو تیار کرکے سلطان چلا شہر بھر میں ہنگامہ ہے سلیم قید خانے میں قید ہے مگر سمک جلد آوارۂ دشت ادبار زندان مصیبت میں گرفتار پھرتا پھراتا قریب قلعہ بیرانیہ پہونچا فقیر بنا ہے شہر میں آیا دیکھا جا بجا دوکاندار بازاری کچھ چرچے کر رہے ہیں سمک نے ایک شخص سے پوچھا معلوم ہوا ایک عورت کو ایک عیار لایا اب اُسکو ایک خواجہ سرا نکالکر لیگیا بادشاہ اُسکی تلاش میں گئے ہیں سمک چھپا اور سوچا کہ یہ اُسی ظالم کا ذکر ہے مگر محمود خواجہ سرا جو ملکہ کو لیکر چلا تین کوس پر جا کے صبح ہوئی ملکہ نے گھبرا کر پوچھا کیوں میاں اب مجھکو کہاں لیے جاتے ہو خواجہ سرا نے کہا اے ملکۂ عالم قاسم بیچارہ کیا ہے اور مفتاح کی کیا حقیقت ہے تمہارے حسن عالم سوز کا چرچا اور شہرہ ہفت اقلیم میں پہونچ چکا ہے جس بادشاہ کے ہاں لیجاؤنگا مجھکو بھی نہال کر دیگا اور تمہیں عہدۂ سلطنت ملیگا ملکہ کو یہ کلمہ بہت ناگوار ہوا کہ یہ بیچارہ مجھکو کسی کے ہاتھ فروخت کریگا اسنے تو عجب بات سوچی ہے اگر مجھکو یہ منظور ہوتا تو سلطان بھی سلطنت دیتا تھا میں تو عاشق جمال شاہزادۂ خاور سیاہ ہوں انہیں کی جستجو میں تباہ ہوں دیکھوں تقدیر کیا دکھائے دل سے یہ باتیں کر کے خاموش ہو رہیں محمود کو کچھ جواب نہ دیا آنکھوں میں آنسو بھر آئے ضبط کر کے رہ گئیں ٹھنڈی سانسیں بھرنے لگیں کبھی فلک کو دیکھتی تھیں انتظار میں شاہزادۂ خاور سیاہ کے یہ اشعار زبان پر جاری ہوئے

نظم

دشت وحشت میں یہ میری چشم تر پوشاک ہے
خواہش نظارہ کو ضعف بصر کا باک ہے
خوار ہو نکلا جو کوئی صحبت ہمجنس سے
فاش اخفا میں ہوا جاتا ہے اسرار عشق
سیکڑوں نخچیر آ گئے ہیں جلو میں خود بخود
کھینچتا ہوں جوش گریہ میں اگر میں آہ سرد

داغ سر پہ پاؤں میں چھالے بدن پر خاک ہے
رات دن آنکھوں کے آگے روئے آتشناک ہے
جیب تا گل دریا سے قطرہ مشتعل ہر باک ہے
زخم سے بہتر ہے ہنسنا دل اگر غمناک ہے
اے شکار افگن تجھے کیا حاجت فتراک ہے
ہنسکے کہتا ہے ہوا برسات کی نمناک ہے

غم ہو شیرین وہان تجھسے اے شیرین دہن — نیشکر سے بھی فزون شیرین تری مسواک ہے
بھاگتے ہین پاؤن مین چبھ چبھ کے یہ نشتر خار بھی — کیا مرا صحرا معاذ اللہ وحشت ناک ہے
پیرہن کی نوجوانی مین اڑی تھین دھجیان — جسم گل مین یہ مری اتری ہوئی پوشاک ہے
ہے عیان جلوہ خدا کا ان بتان ہند مین — سوجھے کیا زاہد تجھے آنکھون کے آگے ناک ہے
ہو رہا ہے اک جہان تیرا شکاری شہسوار — صید کیا صیاد بھی یان بستۂ فتراک ہے
عشق اسکی جامہ زیبی کا ہے کچھ سودا نہین — مثل گل یان جیب بیدست جنون صدچاک ہے
آگے افتادون کے عالی منزلت ہوتے ہین خاک — دیکھ ہر بالا کے نیچے گنبد افلاک ہے
عالم بالا سے ہم پست پاتے ہین جو رزق — اپنے آگے آسمان اک داربست تاک ہے
تیرے آگے رنگ گلشن ہو گیا ایسا سفید — جیب ہر گل مثل جیب صبح صادق چاک ہے
موے مژگان ہو گئے پانی مین رہنے سے سفید — انتہا رونے کی کچھ اے دیدۂ نمناک ہے
گو بظاہر خاک کے پتلے ہین سب یکسان مگر — کوئی ہے اکسیر ان مین اور کوئی خاک ہے
ہے یہی حسرت کہ پہونچون اسکے کوے یار مین — بعد مردن خاک مین بھی مجھکو راحت خاک ہے
ہون سوار توسن معنی زمین شعر مین — صید مضمون جو ہے ناسخ بستۂ فتراک ہے

اس رنج و غم مین ساتھ محمود کے چلی جاتی ہین کہ پشت سے گرد اڑتی ہی محمود نے گھبرا کے کہا لو ملکہ معلوم ہوتا ہے سلطان لشکر کو لیکر آ پہونچا اب دونون کا ساتھ رہنا مناسب نہین آپ داہنے پر جایئے مین بائین پر جاتا ہون ملکہ یہ سنتے ہی جس جانب اسنے نشان بتلایا تھا اسی جانب روانہ ہوگئین ایک مقام پر چند نخل تھے ملکہ گھوڑے سے اترین گھوڑے کی لجام اتار کے مرکب کو واسطے چرنے کے چھوڑ دیا آپ نخلستان مین چھپکر بیٹھین محمود جو بھاگا تو ایک درخت پر چڑھ گیا گھبراہٹ مین گھوڑا زیر نخل ہی رہگیا ملازمان سلطان بھی ڈھونڈھتے ہوے آئے گھوڑے کو دیکھکر بالاے نخل دیکھا پوچھا بتا تو نے ملکہ کو کیا کیا یہ کچھ الٹی پلٹی باتین کرنے لگا غرض ملازمان سلطان نے اسکو قتل کیا لاش مین ڈالکے چلے گئے ملکہ گھڑی دو گھڑی کے بعد جو وہان سے نکلین اسی مرکب پر سوار ہوئین ایک جانب چل نکلین دن بھر اسی دشت مین پھرتے ہوے گذرا شب کو ایک نخل کے سایے مین ٹھہرین خیال مین گذرا ایسا نہو کہ شب کو کوئی شیر یا بھیڑیا آوے خدانخواستہ ہلاک کرے مرکب کو زیر نخل چھوڑا آپ نخل پر چڑھ گئین شب کو شیر آیا اس مرکب کو شکار کیا ملکہ دیکھا کین ڈر ہوا کہ مین گر نہ پڑون کمر مین کمندین باندھ لین بوقت سحر لرزان و ترسان بیدل جی بکل ایک جانب روانہ ہوئین پیدل چلنے کا کبھی اتفاق نہین ہوا خار صحرا پابوسی کرنے لگے آبلے پھوٹ کے روتے تھے کہ ہمارے مالک پر کیا جفا گذری کبھی ملکہ بیقرار ہو کر آہ کرتی ہین

نظم

ہو گیا آبلۂ دشت مژہ ہر آنسو
جسم سے روح نکلتی ہے یہ نکلے آنسو
ایک اک قطرہ مین ہے فیض تصور سے مرے
یاد قد مین جو گرین بنکے برابر آنسو
دست بیضا کا دکھانے لگا جوہر آنسو
آنکھون سے شوق رخ یار مین نکلے ہمساتھ
بنگئے بحر طلسمات کے گوہر آنسو
کرون پیدا ابھی ہنگامۂ محشر آنسو
باعث ضعف ہے فرقت مین مرے گر آنسو
ہوگئے بری طرح جامے سے باہر آنسو
ہوگئے پینے مین جو ساقی کی رکاوٹ کبھی

گرپڑے آنکھوں سے میری کئی ساغر آنسو
دل سے آنکھوں میں گئے آنکھوں سے دامن میں گرے
مردم چشم کی صورت ہو مرا گھر آنسو
روؤنگا فوج حسینی کے جو ماتم میں صغیر

یہی آفت ہیں قیامت ہیں بلا ہیں سنا
اوج پر آکے ابھی کھا گئے ٹھوکر آنسو
یہی رونا ہے تو نکلیگا لہو رگ رگ کا
ایک اک مرتبہ نکلینگے بہتر آنسو

کیا ہیں کچھ نوح کے طوفان سے کمتر آنسو
فرقت اک ذرکی ہے خون لائی مجھکو
چند روزوں میں کرینگے مجھے لاغر آنسو

روتے روتے ایک نخل کے نیچے بیٹھ گئیں چونکہ صحرا میں سناٹا ہے ہوا بند تھی گرمی کے جوش میں چادر سر سے ڈھلکی ہوئی پانی کی خواہش دل پر ہزار طرح کی کاہش سر جو اٹھا کر دیکھا دور سے بڑے بڑے درخت معلوم ہوئے ملکہ اٹھکر گرتی پڑتی اسی جانب چلیں جب قریب پہونچیں تو دیکھا تکیہ ہے لڑکھڑاتی ہوئی تکیے کے اوپر چڑھ آئیں دیکھا ایک فقیر نہایت کبیر سن یاد خدا میں سر جھکائے بیٹھا ہے ملکہ نے اُس فقیر کو جا کر سلام کیا فقیر صورت زیبا دیکھکر دنگ ہو گیا ملکہ نے کہا بابا جی میں پیاسی ہوں درویش نے کہا بیٹا آؤ بیٹھو کیا معرکہ ہے ملکہ نے کہا شاہ صاحب میری ماں مر گئی باپ نے اور نکاح کیا وہ عورت میرے ساتھ بغض و حسد کرنے لگی میں پریشان ہو کر نکل آئی کئی روز سے تباہ ہوں فقیر نے بیٹی کہکر اپنے پاس بٹھا لیا ملکہ تو اس فقیر کے پاس رہنے لگیں بہت لطف سے بیتی آتا ہے سماک ملیداقی پھرتے پھرتے اُسی شہر کے دروازے پر فقیر بنا ہوا آکے بیٹھا سلطان پیر پوش چوتھے دن ڈھونڈھ ڈھلکر پھر آیا سماک نے دریافت کیا سماک کو معلوم ہوا کہ خواجہ سرا مارا گیا ملکہ کا پتہ نہیں ملا سماک روتا پیٹتا ملتا کہ اب جا کر آقا کو کیفیت دکھوں کہ اُدھر کیا گذری میاں قاسم پہ یہ گذری کہ جب قاسم نے سنا کہ ملکہ کو کوئی لیگیا قاسم گھبرا کر بارگاہ سے نکلے کہا مرکب جلد لاؤ ابھی جا کر اُسکی بارگاہ میں دریاے خون بہا دونگا بدیع الزمان نے جو یہ سنا دوڑ کر دیکھا قاسم آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے کھڑا ہے قبضہ شمشیر پر ہاتھ جملہ سردار آکر جمع ہو گئے فضل سے یہ فرما رہے ہیں کہ بھئی تمنے خوب حفاظت کی بیراں بھی ہاتھ باندھے کھڑا ہے بدیع الزمان نے آکر گلے سے لگا لیا فرمایا کہ بابا دریافت تو کرو اگر وہ پاس مفتاح زرین کمر کے پہونچی تو ابھی چلکر آفت برپا کروں کیا مجال کہ وہ ملکہ کو دیکھ سکے کہ امیہ بن عمرو اُسی وقت تیٹ گئے آ بیان کیا اے شہریار وہاں جانا سراسر بیکار ہے وہ خود عیار کے انتظار میں ہے عیار اُسکا ملکہ کو لیکر وہاں نہیں گیا میں نے خوب خبریں دریافت کیں ملکہ کا نشان وہاں نہیں ملتا بدیع الزمان نے قاسم کو روکا کہا مفتاح مجھسے بھی مقابلہ کرنے کو ٹھا میں اُسکو جا کر ٹوکوں فرمایا کہ بھئی وہ میدان میں آئیگا سنا تو تمنے میرے عیار کی زبانی کہ وہ اپنے عیار کے انتظار میں بیٹھا ہے دو دن قاسم کو اسی طرح حیلے حوالوں میں روکا مگر قاسم کی بیقراری بڑھتی جاتی ہے راتوں کو جب تنہا بیٹھتے ہیں فرماتے ہیں ہائے سماک پر کیا گذری ہائے سماک ابھی تک پلٹ کے نہ آیا اپنی تو اب یہ کیفیت ہے

نظم

ایسے بیرحم پہ کیا خاک دل اپنا آئے
سخت گوئی پہ تری کیوں نہ اچنبھا آئے
دیدۂ چشم میں جو سوا تیرے کسیکو دیکھوں
شرم کی بات ہے کسطرح نہ غصا آئے

مر بھی جائیں تو اٹھانیکو نہ لاشا آئے
صورت غنچہ شگفتہ ہو دل ناشگفتہ آئے
لال ہو جائے پان لب پہ جو شکوا آئے
درد دل کہتا ہوں اُنسے تو وہ ہنس دیتے ہیں

اُنسا کان نہیں گالیوں کے سننے کے
سیر گلشن کو اگر وہ گل رعنا آئے
وصل کے نام سے ہو ری بخیہ جا
اپنی قسمت پہ نہ کیونکر مجھے رونا آئے

لوٹون اور بہار گل بیجار کا لطف
جان بچ جائے اگر یار کا نامہ آئے
گور کی شکل سے تا سینۂ شب فرقت ہے
کوئی چیونٹی بھی اگر زیر کف پا آئے
مرض عشق نہین ہے مرض الموت ہے یہ
رنج اٹھانے کے لیے جانب دنیا آئے

کیا تکلف ہے جو عارض پہ نہ سہرا آئے
رخ سنبل کا جو غل کانین پہونچا آئے
چاندنی چھٹکے جو وہ چاند کا ٹکڑا آئے
بعد مرنے کے بھی احسان کیا یار نے
کیون مداوے کو مرے حضرت عیسیٰ آئے
لو یہ بعد فنا حق سے دعا ہے میری

اشتیاق خط دلبر سے ہے ہر دم ہم کو
آپ مقتل مین وہ خود بہر تماشا آئے
ہم وہ منصف ہین کہ خود قطع کرین پائے خرام
میری میت کے اٹھانیکو احبا آئے
ہم جو تھے ملک عدم مین تو یہی حسرت تھی
قبر مین مجھکو نظر یار کا جلوا آئے

میرے دن صبح کر رو کے قاسم اُٹھے ہین فرما رہے ہین کہ عمر نامدار منع کرتے ہین ورنہ اب تک
مین نے اس بچیا ہے فیصلہ کر لیا ہوتا سردار گرد مجمع ہین سب سمجھا رہے ہین کہ اے شہریار آپ کے
بزرگ ہین اُنکے خلاف کرنا مناسب نہین قاسم فرماتے ہین مین اب نہ مانونگا اُسنے عیار کو بھی
چھپا رکھا جب میرے اُسکے مقابلہ پڑیگا سب حال کھلجائیگا قارن سے جھڑک کر فرمایا ہمارا مرکب
لاؤ قارن گھبرا گیا مرکب تیار کرکے لایا چاہتے ہین قاسم کہ سوار ہون کہ بدیع الزمان نے
آکے ہاتھ پکڑ لیا فرمایا اے فرزند دربار مین مفتاح گئے ہین اکا ذکر بھی نہین اُس سے مقابلہ پڑیگا تم
تامل کرو ہم ابھی جاتے ہین یا اُسکا سر لاتے یا اپنی جان دیتے ہین قاسم نے تیور پر بل ڈالکر
کہا آپ نے کیے پھر باتمین کی کی آپ کنارے بیٹھیے ہم سمجھینگے بدیع الزمان نے فرمایا ہم تمکو
اکیلا نہ جانے دینگے قاسم کہتے ہین مین کسی کی نہ مانونگا یہ ذکر تھا قاسم چاہتے ہین کہ گھوڑے
پہ سوار ہون اور میان مفتاح کی گردن لون کہ صحرا سے گرد اُڑی سب اُسکے دیکھا سمک عیار
سامنے سے پیدا ہوا مگر چہرہ اُترا ہوا اُداس پریشان بدیع الزمان نے کہا لو سمک بھی آگیا
قاسم نے پکار کر آواز دی فرد اے پیک راستان خبر یار ما بگو + احوال گل بہ بلبل دستان سرا بگو +
سمک روتا ہوا قریب آیا عرض کی اے شہریار سب سچے غلام سنے لگائے مگر ملکہ عالم کا پتہ نہین ملا
تمام عالم چھان ڈالا وہ عیار ملکہ کو لیکر اپنے آقا کے پاس نہ گیا طرف صحرا کے روانہ ہوا قلعۂ
بیمرانیہ مین جاکر قید ہوا ملکہ کو ایک خواجہ سرا لیکر نکلگیا بادشاہ وہان کا تلاش مین گیا نئی بات
ہوئی اس خواجہ سرا کو مار سر لائے مگر ملکہ کو نہ پایا یہ سب دریافت کرکے غلام آپ کا واپس ہوا
حضور تامل فرمائین غلام کو رخصت کرین خدا چاہیگا تو اس ہمارے اوج حسن وجمال کو لیکر
آؤنگا قاسم نے کہا اب تم کہان جاؤگے جو اوارگی اُنکی تقدیر مین ہے وہ ضرور ہوگی مگر قلعۂ
بیمرانیہ مین بھی بمشکل آبرو بچی کہا اے شہریار ملکہ ثابت قدم کوے محبت ہین صاحب محبت
ولیاقت ہین سوا ہے حضور کے وہ اور کسی کو قبول نہ کرینگی قاسم نے چٹکی لی اور چپکے سے
کہا وہ کشتی گیر کمر اسی سنیگا تو مضحکہ کریگا شب کو تمسے باتین کرینگے ہرکارے مفتاح زرین کمر
کے جو ہمراہ جاسوسی حاضر تھے اُنھون نے بھی یہ خبر مفصل دریافت کی طرف مفتاح کے
چلے مفتاح زرین کمر بھی نہایت پریشان ہے اپنے رازدارون سے کہتا ہے یارو مجھکو بڑی مشکل
ہے نہ روے رفتن نہ راہ ماندن کیا دل کی کیفیت کہون اگر مقابلہ کرون سمجھ گیا ہون کہ وہ جوان
زبردست ہے نہ مقابلہ کرون تو منہ نہین مصاحبون سے یہ باتین کر رہا تھا کہ ہرکارے آکر پہونچے

ہرکارون نے سب کیفیت بیان کی کہ ای شہریار یہ کیا معرکہ گذرا آپ کے عیار نے بڑی نمک حرامی کی
خود عاشق ہو کر ملکہ کو لے بھاگا اب قلعۂ برانیہ مین قید ہی مفتاح نے کہا اگر مجھسے موافق ہوتا
تو سلطان ہیر پوش کی کیا حقیقت تھی کہ میرے عیار کو قید کر سکتے مگر وہ ملعون اسی لایق تھا
شب کو اسنے انکی صحبت جمع کی وزیران سلطنت و مشیران امہبت جمع ہوے چراغ عقل
سب کے روشن ہوے مفتاح نے کہا یارو اگر تم سب کی خوشی ہو تو لشکر میرا امہبت ہی اور
دشمن کا لشکر بہت کم ہی ہرچند کہ بہران بھی شہریک ہو گیا ہی مگر وہ کیا کر سکتا ہی بدیع الزمان و
قاسم نہ ہون مین سب کو جواب دے سکتا ہون اگر تم سب صاحبون کی صلاح ہو تو آج رات کو
شبخون مار کر ان تاریکی شب مین سب کو مار لونگا جان بچانا سب کو دشوار ہوگا سب نے کہا حضور
بات تو بہت اچھی ہی مبینک فوج آپ کی غالب آئیگی اگر آپ کے لوگ دلدہی کرکے غل ہی
مچائین تو مسلمانون کے کلیجے پھٹ جائین چنگی خاک ڈالین تو سب مسلمان دب جائین
مفتاح نے کہا سب افسرون کو حکم دیدو کہ فوج تیار رہے جالب تو سب مبینک رہے ہین
دو دو سو چار چار سو طرف صحرا کے چلے جائین جب ہمکو ضرورت ہوگی اپنے ساتھ لے لینگے
اسی وقت سے لشکر مین کھلبلی پڑ گئی لشکر اسکا فرداً فرداً طرف صحرا کے جانے لگا خود بھی جاگ رہا
قاسم کو ہرکارون نے خبر دی کہ آج لشکر کفار مین کچھ سرگوشی ہوئی ہی چلے سے لشکر کے سوار و
پیدل طرف صحرا کے چلے جاتے ہین امیہ نے کہا حضور ہم سمجھ گئے وہ شبخون آئینگے قاسم نے
کہا آج ہم خود طلایہ دینگے ہرچند کہ ہم جانتے ہین کہ وہ شبخون آئینگے تو روکا جائیگا اندا ہی کے
تلوار چلیگی لشکر مین نہ آنے پائینگے فضل و قارن نے عرض کی غلامان جانباز واسطے کدو کاوش
کے موجود ہین آپ کیون تکلیف فرمائین بدیع الزمان نے بھی کہا ای فرزند تم کیون تکلیف
کرو حقیقت مین فضل و قارن جہاندیدہ کار آزمودہ ہین بہت لطف سے طلایہ دینگے امیہ
بیرون لشکر انتظام کریگا اندر لشکر کا انتظام فضل و قارن کرینگے آخر قاسم نے قبول کیا
فضل و قارن و سہراب و میلاد و بہران کی یہ پانچون سردار مسلح ہو کر پشت ہاے مرکب پر
سوار ہوے بدیع الزمان نے فضل سے کہدیا کہ جسوقت وہ ملعون شبخون لیکر آئے ہمکو
ضرور جگا لینا فضل و قارن نے عرض کی انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا سماک و امیہ نے آکے
بازار بزازان و بازار صرافان بند کرایا تاجرون کی دوکانون کا انتظام کر لیا کہا آپ لوگ
آج سویرے سے دوکانین بڑھاوین دوکاندار دوکانین بڑھا بڑھا کے چلے گئے امیہ و
سماک پھر رہے ہین مگر مفتاح زرین کمر دو پہر رات گئے سوار ہوا چار لاکھ فوج از مشرق تا بہ
مغرب از جنوب تا بہ شمال آدمی ہی آدمی معلوم ہوتے تھے مفتاح نے چار غول کیے ایک
غول پر خود دوسرے غول پر عیوق سردار تیسرے غول پر مہزاد زنگی چوتھے غول کا سردار
صنوبر صف شکن تین غول مین طرف روانہ کیے اپنا غول لیکر طرف لشکر اسلام کے چلا یہان
قاسم و سہرام اپنے ساتھ والون سے کہتے ہین معلوم ہوتا ہی مفتاح شبخون نہ لائیگا ارے بھائی حضرت
کی غلطی پر ہے مگر یہان امیہ نے دیکھا کہ صحرا سے روشنی پیدا ہوئی بڑھ کے فضل کو خبر دی

فضل و قارن و سہراب و میلاد و ہیران گھوڑون کو چمکا چمکا کے آگے بڑھے دیکھا خود
مفتاح گینڈے پر سوار لاکھ سوار و پیدل پشت پر ان پانچون جوانون نے نعرے کیے کون ہی
جو اسطرف آتا ہی مفتاح نے نعرہ کرکے گینڈا بڑھا دیا یہ پانچون جوان بھی جا پڑے مفتاح
نے پہلوانون کو و فوج کو اشارہ کیا یہ جوان دل فوج مین در آئے بڑائی ہونے لگی ابھی
اس غول کو نہ ہٹا سکے تھے کہ دوسرا غول آ گرا پانچون سردار زخمی ہوئے چو طرفہ مین
رن مہتابین روشن ہوگئین امیہ نے جو یہ ہنگامہ دیکھا بھاگا بارگاہ بدیع الزمان مین آیا
قدمون پر ہاتھ رکھکر جگایا بدیع الزمان نے آنکھ کھولی پوچھا خیر تو ہی امیہ نے عرض کی
حضور مفتاح زرین کمر شبخون آ گیا فضل وغیرہ زخمی ہوئے مگر انھون نے روکا فوج
بیحساب ہی بدیع الزمان گھبرا کر اٹھے فرمایا انشاء اللہ ابھی چلکر روکتے ہین یہ کہکر اٹھے
گھوڑے پر سوار ہوکے نکلے گھوڑے کو دوڑا کر سامنے فوج مفتاح کے پہونچے نعرہ کیا

نعرۂ بدیع الزمان	بدیع الزمانم که در روئین	توانم کنم آسمان بر زمین	ز تیغم کسی ملک اسلام شد
که سر فتنہ باختر نام شد			

نعرہ کرکے فوج ہزیمت موج پر جا پڑے سماک اٹھے جو دیکھا کہ
بدیع الزمان جا پڑے دریائے فوج مین غوطہ مارا یہ بھی بھاگا کہ جا کر شاہزادہ قاسم کو
کو بیدار کرون یہان قاسم خود بقرار ہین تصویر ملکہ شیرین ادا آنکھون کے سامنے پھر رہی ہی
دل سے باتین کر رہے ہین کہ ای قاسم افسوس تمھین معلوم اس حور طلعت پر کیا گذری وحشت ہوئی
کاغذ اٹھا یہ ہجر کی راتین ہمیشے کاٹی ہین کوئی لگی عشق میں اصل ہی نظم

وہ ذوالقعدہ نہ کبھی وصل یار مین دیکھا
تو شش ہی نہین رکھتا ہی باغ عالم مین
اثر نہ خاک بھی صوت ہزار مین دیکھا
گمان تھا کہ غنچۂ خورشید کا زمانے کو
یہ داغ تازہ عروج بہار مین دیکھا
تب گئے مرے نالے وہ ہجر مین سنکر
کوئی گھر نہ در شاہوار مین دیکھا
خزان نے دم مین فضا چمن کو لوٹا
اٹھا ہوا سے سیرون غبار مین دیکھا
زہے کرم نہ خدا نے حساب تک پوچھا
یہ لطف صنعت پروردگار مین دیکھا
سفید بال ہوئے موسم جوانی مین
جمال مہر امانت مزار مین دیکھا

کسی مین نام کو بوئے وفا نہین باقی
ہزار نظر تیرا ای گل ہزار مین دیکھا
شگفتہ ہو گئے گل صورت دل نوشاہ
فروغ رنگ حنا دست یار مین دیکھا
جھکائے سر کو وہ بیٹھے رہے تاسف سے
اثر یہ آہ دل بیقرار مین دیکھا
نہ زلف یار کی بو باس ایک دن پائی
نسیم صبح کا عالم بہار مین دیکھا
صفائے حسن جو چمکا چوند کا ہوا باعث
جو مضطرب مجھے روز شمار مین دیکھا
برائے فاتحہ آیا جو وہ حسین شب کو
خزان کا رنگ شروع بہار مین دیکھا

مزا جو ہمنے شب انتظار مین دیکھا
ہر ایک گل چمن روزگار مین دیکھا
کبھی نہ پیچا نہ تاکون پہ دل کسی گل کا
یہ لطف ہمنے عروس بہار مین دیکھا
نہ آیا سیر چمن کو وہ غیرت لالہ
مجھے جو کشمکش احتضار مین دیکھا
تمھارے گیسوئے گرہ ہیر وندان ہے آ حسین جھٹکا
ہر ایک سو کھلے نافہ تتار مین دیکھا
ہوا نہ شیشۂ دل صاف گر کلفت سے
جو منھ کو آئینہ روئے یار مین دیکھا
مین رنگ رنگ کے باغ جہان مین گل بوتے
فروغ مہر چراغ مزار مین دیکھا
نصیب بعد فنا نور ہو گئے یا وہ

سماک نے بڑھکر عرض کی ای شہریار مفتاح زرین کمر شبخون
لے آیا اور کل فوج لیکر آیا ہی شاہزادہ بدیع الزمان جا پڑے فضل و قارن و سہراب و میلاد
و ہیران زخمی ہوئے مگر آپ کے ملازم بھی جانبازی کر رہے ہین آپ کے ایک ایک

لازم نے دس دس کافر مارے قاسم گھبرا گرا اٹھے مگر آنسو پونچھتے ہوئے سمک نے کہا ای
شہریار آپ استقدر بیقرار نہون غلام تلاش کر کے ملکۂ عالم کو لائیگا قاسم باہر نکلے دیکھا تو چارون
غولون نے آکر چارون طرف سے لشکر کو گھیر لیا اہل اسلام بھی جمع ہو کے تر رہے ہین ایک
ایک جانباز سرفروش بادۂ جرأت کا جوش دو ہزار آدمی فضل و قارن و سہراب و میلاد و دہبران
کو گھیرے ہوئے ہین ایک ایک جوان نے چار چار زخم کھائے ہین لڑنے پر آمادہ ہین چاہتے ہین
قدم نہ ہٹائین ڈھیر کر مر جائین ایک غول مین بدیع الزمان مصروف جنگ ہین لاش پر لاش گرادی
جب مارا ڈوک کر افسری کو مارا اگر پیادہ یا سوار سامنے آگیا منھ پھیر لیا اگر اُسنے تیر یا نیزہ مارا زخم کھایا
مگر جواب نہ دیا قاسم نے کہا ای سمک آج تو کشتی گیر بڑی جرأت دکھا رہا ہے یہ کہکر نعرہ کیا نعرہ

شاہزادہ قاسم — ملک قاسم آن شاہ خاور بیا — زخم تیغ برابر و نیزہ بلا — باب دوم تیغ شستم زن

ہمہ با خنجر شد بزیر نگین — نعرہ کر کے جا پڑے لاکھ سوار و پیدل پر قاسم جا لگے کہ جسکا افسر
مہزاد زنگی ہے مہزاد نے جا با پڑ جھکر روکون قاسم نے آواز دی ہٹ وہ قوی تن قوی من کب
مانتا ہے تبر ہاتھ مین تھا سر پر قاسم کے مارا قاسم نے تلوار سے تبر کو کاٹا تبر کاٹ کے خبردار خبردار
کہکر ہاتھ مارا مہزاد نے پیچھے ہٹ کے سپر کی پناہ کیا تیغ برق تاب اسپر سے کب رکتا ہے اسپر کے ٹکڑے
اڑا دیے اسپر کو پراگندہ کر کے تیغ برق تاب نے زمین کو بوسہ دیا مہزاد زنگی کے دو ٹکڑے
ہوئے اس غول والون کے رنگ کٹ گئے قاسم مہزاد کو مار کر آفتاب مثال ابر فوج مین در آئے
برق شمشیر چلی الامان الامان کی صدائین بلند ہوئین مگر قاسم کے ہوش درست نہین تصویر ملکہ
شیرین ادا کی آنکھون کے سامنے پھر رہی ہے لاکھ سوار و پیدل سے جنگ ہے مگر تیور پریشان ہے یہ
نہین جس طرف پر جا کے گرے ڈوک کر گیان کو مار رسالے پر پہونچے رسالہ دار کو مارا فوج کا ستھراؤ
کر دیا ایک سمت فضل بن گیا ہو رخون آشام وقارن بلند کمان و سہراب گرد و میلاد و قزاق
و دہبران فیل پیکر یہ چھیون شیر جانبازی کر رہے ہین انتہا کے زخمدار ہین مگر آمادہ حرب و پیکار ہین
پلک نہین جھپکتی جسنے ٹوکا اسی پر جا پڑے مگر قاسم لڑتے ہوئے جاتے ہین ادھر بدیع الزمان
نے نعرۂ قاسم جو سنا پلٹ کر دیکھا پشت و پہلو سے ہوشیار سب کو جواب دیتا ہوا چلا آتا ہے خوش
ہو گئے فضل جو لڑتا ہوا قریب آیا فرمایا دیکھو ای فضل فضل خدا شریک ہے کس رنگ سے قاسم
جنگ کر رہا ہے فضل نے کہا حضور ایسا ہی شیر ہے مگر بدیع الزمان جرأت قاسم دیکھکر پشت مرکب
پر سنبھلے تیغ خونچکان کو چمکایا علمدار فوج کو تاک کر لڑتے بھڑتے طرف علمدار کے چلے اور
جسنے ٹوکا اسکو مارا قاسم کی جو نگاہ پڑی کہ بدیع الزمان طرف علمدار کے جاتے ہین بیقرار ہو گئے
جی مین کہتا ہے کہ ای قاسم ہن کشتی گیر نے آنچ کی لی للکار کر آواز دی او کشتی گیر طرف علمدار کے
نہ جانا ورنہ آج تیری قلعی آ جائیگی بدیع الزمان کب سنتے ہین اتنا تو پلٹ کے جواب دیا
کہ او خاوری تو ہمیشہ پیروی کریگا مگر کبھی کچھ نہو سکیگا دیکھ شیر یون جاتے ہین یہ کہکے مرکب کو
اڑایا گھوڑا بادرفتار یا ہنسا شہسوار گھوڑا طرارے بھرنے لگا صفین کی صفین پامال کر دین ہر مقام
پہ افسرون کی لاشین گرا دین جسنے ٹوکا اسکی اجل آئی قاسم نے جو دیکھا کہ بدیع الزمان

قلب فوج مین جاکر شمشیر زنی کرنے لگے چاہتے ہین جان پر کھیلکر علم فوج قلم کرون علمدار علم کو جلوہ دیتا
ہوا آتا ہی کہ نعرۂ شیر کی صدا کانون مین آئی خبردار او ملعون کہتا ہوا جاتا ہی نشان کو گردش نہ دینا یہی نشان
جنگ ہی علمدار نے ہاتھی بڑھایا پانچ سو سوار گرد شمشیر زنی کرتے ہوے بڑھے قاسم تلاش کرتے
ہوے جاتے تھے کہ قریب مفتاح کے پہونچ کر کیفیت کے دیکھا بدیع الزمان پر فوج کا
ہجوم ہی دل بیقرار ہو گیا وہین سے نعرہ کیا کہ عمر نامدار نہ گھبرائیے گا مین آپہونچا طرف سے
مفتاح کے منہ پھیرا بدیع الزمان پر پانچ سو پہلوانون کا ہجوم ہی اس جوان کو بلکہ یہی دھوم
ہی قاسم بھی اسی غول پر جا کے گرے پہلوان طرف قاسم کے متوجہ ہوے بدیع الزمان
نے صفون کو درہم و برہم کرکے صف علمدار لشکر پہ جا پڑے اکثر جوان اس مقام پر مارے
گئے سرداران بدیع الزمان بھی آکر اس مقام پر خوب لڑے بدیع الزمان نے جو ذرا مہلت
پائی قریب علمدار کے پہونچے کئی پہلوانون کو مار کے علمدار پر جا پڑے علمدار کے ہاتھ تلوار کا مارا
بدیع الزمان نے روک کر ہاتھ جو تلوار کا اٹھایا برق شمشیر جو چمکی الامان الامان کا کفار مین غل
ہوا چراغ عقل سیہ بختان گل ہوا قاسم نے جو دیکھا کہ بدیع الزمان جاکر علمدار سے بھڑ پڑے
بیقرار ہو گئے سمجھے کہ اگر اس کشتی گیر نے علمدار کو مارا یا علم فوج قلم کیا ناز کریگا کہ ہمنے لڑائی کو فتح کیا
گھوڑے کو کوڑا مارا کہ گھوڑا طرارہ بھر کے چلا کئی زخم بھی کھائے مگر کسی کے روکے سے نہ رکے
بدیع الزمان کا جو ہاتھ پڑا علم و علمدار کے دو ٹکڑے ہونے کو تھے تا بہ جگرگاہ تلوار کاٹ چلی تھی
کہ قاسم نے آکر کمرگاہ پر ہاتھ مار دیا بدیع الزمان نے پلٹ کے کہا کہ مرد و کشتی تمھاری نہ گئی
قاسم نے کہا مین نے تمھاری جان بچائی ورنہ اُسنے خنجر نکالا تھا کوکھ پر مارتا شکم چاک قصہ پاک
ہوتا مین نے اک ہاتھ تلوار کا مار دیا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے چچا جان آپ بڑے احسان فراموش
ہین ہمنے تو جان بچائی تمنے کیا خوب انعام دیا ہر چند کہ بدیع الزمان غصے مین تھے مگر ہنس پڑے
فرمایا بڑے مکار ہو ہر وقت یہی فکر رہتی ہی قاسم نے کہا بس زبان روکیے ورنہ ایک ہاتھ مارونگا
کہ دو ٹکڑے ہونگے سہراب گرد تو اس راز سے آگاہ نہین ہی قریب آکر اسنے کہا ای شہریار بس زیادہ
بزرگون سے زبان نہ لڑائیے مفتاح نے جو ابھی مہلت پائی اپنے کو مردہ سمجھے ہوے تھا کہ
ان لوگون کے ہاتھون سے کیونکر زندہ بچونگا ایک طرف گھوڑا ڈالدیا بھاگ نکلا علم فوج گر چکا
کل فوج بھاگی دن ہو چکا تھا جب سہراب نے قاسم کو یہ کہا کہ زبان نہ لڑائیے قاسم نے ایک
ہاتھ مارا شانہ سہراب کا جھول پڑا چاہا سر کاٹ لون بدیع الزمان کو بہت غصہ آیا قبضے پر ہاتھ ڈالا
کہا او قاسم تیری اشتغولی نہین جاتی قاسم نے ہاتھ تلوار کا بدیع الزمان پر بھی مارا بدیع الزمان
اگر نہ روکین تو دو ٹکڑے ہون قاسم و بدیع الزمان سے تلوار چل رہی ہی اس زور و شور سے تلوار چل رہی ہی
کہ سب کو یقین ہی کہ دونون مین سے ایک قتل ہو جائیگا جب تلوار بدیع الزمان کی چلی
معلوم ہوا سر قاسم کا اڑ گیا مگر دیکھا کہ قاسم نے بے تکلف وار کو رد کیا جب قاسم نے وار کیا
تو بدیع الزمان نے وار کو گانٹھا آپس مین بڑے زور و شور سے تلوار چل رہی ہی بڑے بڑے سردار
گھبرے ہین کہ یار و بعضے کسی کا قدم نہین رکتا لاکھ سردار غل مچاتے ہین بھاگنے والے بھاگے جاتے ہین

اور عرصہ ہوا مفتاح بہت دور نکل گیا کچھ سوار و پیدل اسکے ساتھ ہین بھی پیچھے کچھ اب بھاگے
جاتے ہین مگر برہمکر سب نے دیکھا کہ فوج مفتاح کی دور نکل گئی ہے ان شیرون کے تھے انہین انہون
نے انکو مہلت دی کہ وہ چل نکلے اور یہان لڑتے لڑتے ایک مقام پر بدیع الزمان نے
کلائی پر ہاتھ ڈالدیا قاسم نے گریبان مین ہاتھ ڈالا دونون لپٹے ہوئے زمین پر آئے کشتی
ہونے لگی اب فضل وقارن کو بڑا تردد ہے کہ ان دونون کو کون جدا کرے کسی مقام پر کوئی
کمی نہین کرتا وہ شیر بیشۂ صاحبقران یہ ماہ آسمان رستم نوجوان ہنگامہ گرم ہے دیکھنے والے
کانپ رہے ہین خراش ناخن دونون کے جسم پر بنے ہوئے زمین ٹکڑے ٹکڑے عجب نوبت
بہم پہنچی. داستان دان سخنور نے بیان کیا ہے کہ تمام دن اسی ہنگامے مین گذرا جب دن قلیل
باقی رہا بدیع الزمان نے ایک دو زیادتیان کین قاسم نے جھلا کر خنجر پر ہاتھ ڈالا کہا ہے
خبردار کہ مارون خنجر آنتین تیری ڈھیر ہوجائین بدیع الزمان نے بھی قرولی کھینچی یہ جو سرداران فوج
دیکھا بیٹھنے لگے کہ جسکا وار چلجائیگا زندہ کیونکر بچیگا ہے کسکی مجال ہے کہ بیچ مین آئے الگ سے
جو کچھ عرض کرتے ہین کون سنتا ہے یہی قول ہر بار کیا کرتے ہو اے شاہزادگان والا قدر
ہم لوگون پر رحم کرو اُسکا یہ جواب دیتے ہین کہ تم لوگ جاؤ ہمارے مقدمے مین دخل نہ دو
اب جہالت کی بھی باتین ہونے لگین قاسم نے کہا چھوکرے کو منع کر دینا کبھی دنگل رستم
کا نام زبان پر نہ لائے بدیع الزمان نے کہا اُس کرپاس فروش بازاری سے کہنا کہ اگر کبھی
نام دنگل رستم زبان سے لیا تو زبان کاٹ ڈالونگا قاسم نے کہا کلمۂ حق زبان پر جاری ہے
نام اُسکا دنگل رستم ہے وہ میرے قبلہ وکعبہ کا لقب ہے بدیع الزمان نے کہا کچھ خاوروالون کا
نام لو رستم تو میرے بھائی کا نام ہے کوئی اپنے خاوروالون کا نام لو کسی کا ایسا لقب ہوا
کہ اُسکا نام لیا جاتا رستم نام تو ہمارے برادر جان برابر کا ہے سرنشتہ ملک فرنگستان علمشاہ نوجوان
ہم فخر کرین تم کون ہو فخر کرنے والے اب سردار دعائین مانگ رہے ہین آپسمین چھری خنجر
چلا چاہتا ہے دیکھین تقدیر کیا دکھائے قاسم نے چاہا کہ خنجر کھینچکر جا پڑون بدیع الزمان بھی
قرولی لیے کھڑے ہین کہ اگر یہ خنجر مارے تو قرولی چلے صحرا سے کڑاکے کی سم مرکب کے
صدا آئی سب نے دیکھا نقابدار زرین پوش بصد جوش وخروش اس جلدی مین اسکے بیچ مین
کود پڑے بائین ہاتھ سے قاسم کا ہاتھ پکڑا داہنا ہاتھ سینہ پر بدیع الزمان کے اور کہا اے
شیران دشت نبرد اے غازیان فرد تمہارا ہمسر دنیا مین کون ہے آپسمین لڑنا کیسا اس زور سے
کلائی پر قاسم کے ہاتھ نقابدار کا پڑا کہ قاسم حیران جمال نقابدار دیکھنے لگے کہ حقیقت
مین یہ پنجۂ فولادی ہے بدیع الزمان نے بھی چاہا کہ بل کر کے چھڑائین ہاتھ نقابدار کا خم نہوا اسلئے
نقابدار کو بحیرت دیکھنے لگے جی مین کہتے تھے کہ یہ تو شوکت قبلہ وکعبہ مین دیکھی تھی کہ جب کبھی ہم
لوگون کے بیچ مین آگئے ایسا ہی اتفاق ہوا فرمایا اے شاہزادہ بدیع الزمان تم قاسم کے چچا
ہو تمھین اسقدر جہالت لازم نہین بدیع الزمان نے کہا اسکو دریافت کرلیجیے کہ کن ڈھنگ طرح
دیتا ہون قاسم نے زور کیا کہ ہاتھ چھڑا لون جب ہاتھ نہ چھوٹا تو آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے کہا اے

نقابدار بہادر علم فوج مین نے قلم کیا یہ مردہ کشی کرتے ہین نقابدار قاسم کا ہاتھ پکڑے رہے
بدیع الزمان سے کہا کہ اپنے سردارون کو تو ساتھ لیجیے آپ کے اہالیان لشکر آپ کو یاد کر رہے
ہین ساحر و غیر ساحر سب فریاد کر رہے ہین آپ اپنے کو جلد پہونچائیے اور قاسم سے ہنس ہنس کر
باتین کرنا شروع کین کہا اے شیر بیشہ رستم تمھارا زور و طاقت مین کون عدیل و نظیر ہے جس غم مین
پریشان ہو اب اسکی فکر کرو ان زوائدات کا خیال تھو جب بدیع الزمان دو تین کوس نکل گئے
تب نقابدار نے کہا یہ مال و خزانہ جو کافرون کا موجود ہے اسکو قبضے مین کیجیے سپاہی جو لڑے
ہین حقیقت مین انھون نے کیا کار نمایان کیے ہین مفتاح کا بھی تعاقب کرنا ہے یہ کہکر نشست مرکب پر
نقابدار سوار ہوا طرف صحرا کے چلا گیا قاسم نگاہ غضب دیکھا کیے بیران سے فرمانے لگے
آج کشتی گیر کو مار ڈالتا زندہ نہ چھوڑتا اس نقابدار مغلوب نے آکر بچا لیا مگر طریقے سے معلوم ہوتا
ہے کہ ہمارے خاندان کا خیر خواہ ہے زور و طاقت مین اپنا مثل نہین رکھتا ہم دونون جوانون کو کس حیلے
سے روکا بیران نے دست بستہ عرض کی یہ فتح خدا نے عطا فرمائی مگر آپ کو بہت اداس پاتا
ہون قاسم نے فرمایا اے بیران کیا کہون میرے تو دل کی عجب کیفیت ہے بقول شاعر نظم

جہان مین نقص پیری سے مفر ظالم نے کم پایا
کہ پشت تیغ قاتل کو ہمیشہ ہمنے خم پایا

مکان ہو تو مکین ہوتے ہین از خود غیب سے پیدا
کہ چشم مردہ کو بھی منزل خواب عدم پایا

بشر کا ایک صورت پر ارادہ رہ نہین سکتا
کبھی دیکھا دل ممسک کبھی ابر کرم پایا

کبھی دیکھی نہ ہرگز اشک ریزی کی ترقی نے
مری آنکھون کو دامن نے سدا ابر کرم پایا

نہین ممکن جدائی رات اور دن کے تسلسل مین
بشکل عاشق و معشوق دونون کو بہم پایا

کھلا اوج زمین کا حال ہمکو بعد مرنے کے
اسے بالائے سر دیکھا جسے زیر قدم پایا

رہا ترک ادب کا پاس مجھکو اسقدر باقی
مین دوڑا سر پہ لینے کو جسے تیرا ستم پایا

بشر سے قالب آہن زیادہ عمر رکھتا ہے
ہمیشہ سینہ شمشیر قاتل کو دودم پایا

ہزارون منتین کین بر خلاف اسکے نہین دیکھا
تمھاری ہٹ کو بھی اے جان جان ہمنے قسم پایا

جہان سینے مین دل ہے آرزو بھی ساتھ ہی نکلے
ہمیشہ دو لبون کی طرح دونون کو بہم پایا

جھکا دیتی ہے حاجت بیشتر عالی مزاجون کو
سدا اپنے سر مضمون کو پابوس رقم پایا

نکل جائینگے دل مین حوصلے جو جو کہ آئینگے
کہ گردش سے مرے مضمون نے میدان قلم پایا

تصور میرا مجھسے ہر طرح قسمت مین بہتر ہے
کہ جب مین نے اسے دیکھا ہم آغوش صنم پایا

فراموشی ہوئی قالب سے اپنی روح کو حاصل
بجوم خواب کو بھی ہمنے سامان عدم پایا

تصدق جانیے سو سو طرح تقدیر عاشق کے
ملی راحت نہ دنیا مین نہ آرام عدم پایا

نسیم اب شکر کی جا ہے لحاظ انکار کا ٹوٹا
ملی ہمکو اجازت لطف پہلوے صنم پایا

بیران نے عرض کی آقا حقیقت مین ملکہ کا غائب ہو جانا بڑا ستم ہوا سماک یلداقی نے عرض
کی کہ مجھے مفتاح کے فساد کا بڑا خیال تھا اسوجہ سے غلام بہت جلد پلٹ آیا اب اگر حضور
فرمائین تو مین برائے تلاش جاؤن اگر خدا چاہے تو تلاش کرکے لاؤن قاسم نے کہا بسم اللہ جاؤ

اگر کہین تمکو نشان معلوم ہو تو فوراً ہمکو خبر کرنا قاسم تو لشکر کو لیکر اس مقام پہ اُترے ہین سمک جستجو مین ملک کی چلا ادھر ملکہ کو ایک ہفتہ اُس فقیر کے مکان گذرا آٹھ پہر درویش خاطرداری مین ملکہ کی مصروف رہتا ہو کسی غیر کو اپنے تکیے پر آنے نہین دیتا ملکہ بھی باپ کہتی ہین فقیر کسی کام مین انکو ہاتھ نہین لگانے دیتا اپنے ہاتھ سے کھانا پکاکے کھلاتا ہو ایک دن صبح کو فقیر بیٹھکر کھانا پکانے لگا فقیر کے منھ سے نکلا آج مین نے پانی نہین بھرا ملکہ نے کہا کنوان تو قریب ہو اگر حکم ہو تو مین پانی بھر لاؤن فقیر نے کہا بابا تمھارا پانی بھرنا مجھکو گوارا نہین تم بیٹھو مین بھر لاؤنگا تم اس حجرے سے باہر نہ نکلا کرو مجھکو ہر وقت خوف آتا ہو کہ یہ مقام شاہراہ ہو ایسا نہو کہ کوئی آ کے اور تمکو دیکھ لے حسن تمکو خدا نے ایسا دیا ہو کہ جو دیکھیگا وہ ضرور مائل ہوگا اے فرزند یہ جو کنوان زیر تکیہ ہو اسی سے بھر لو اور کنوین پہ نہ جانا ملکہ ڈول رسی لیے ہوے تکیے سے اُترین جو کنوان قریب تھا دیکھا وہ سائے مین نخل کے ہو پتے اُس مین پڑے ہین سو جین پانی مین بو آتی ہو کی صحرا مین جو کنوان خام ہو اُسپر سایہ کسی نخل کا نہین ہو وہان سے پانی بھرا اُنہین رسی و ڈول لیے ہوے پا برہنہ آنکھون مین آنسو بھرے ہوے صحرا کو دیکھکر فرماتی ہین حضرت عشق نے اس انجام کو پہونچایا مگر شکر ہو کہ کسی ظالم کے قبضے مین تو نہین ہین اس فقیر کو خدا سلامت رکھے نہایت محبت سے پیش آتا ہو کھانے مین بھی ہاتھ نہین لگانے دیتا ہمین غیرت آتی ہو کہ مفت مین بیٹھے بیٹھے اُسکا کھانا کھاتے ہین دل سے باتین کرتی ہوئی ٹھنڈی سانسین بھرتی ہوئی دوڑے کنوین پر آ کے پہونچین ڈول کنوین مین ڈالا ہو کہ صحرا سے گرد اُڑی اس حوالی کا جو بادشاہ ہو جمشید ترسا آتش پرست ایک آہو کے تعقب مین آتا ہو آہو بھاگا ہوا قریب اُسی کنوین کے آیا ادھر آہو فرار کا تھا کہ جمشید نے تیر مارا آہو گرا یہ گھوڑے سے کود ا فوراً سر آ کے شکم آہو کا چاک کیا ملکہ چھپ کر ایک نخل کی آڑ مین کھڑی ہو مین جمشید ترسا نے جو دیکھا کہ کوئی عورت نخل کی آڑ مین گئی ہو جھپٹ کر اُس طرف آیا ملکہ کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھین دوپٹہ سر سے ڈھلکا ہوا نگاہ جو جمشید کی جمال جہان آرائے ملکہ شیرین ادا پہ پڑی قلب پہ ہجوم غم و الم ہوا آہ کرکے جو گرا بیہوش ہو گیا ملکہ تو ڈول کو ہاتھ مین لیکر طرف تکیے کے بھاگین ملازمان جمشید نے جو اپنے آقا کو پڑا ہوا پایا دیکھا کہ ہمارا آقا زمین پر ایڑیان رگڑ رہا ہو تلوے سہلانے لگے کسی نے گلاب کیوڑہ بید مشک چھڑکا جمشید ترسا نے گھبرا کر آنکھ کھولی دیوانے پن کی حرکتین کرنے لگا کبھی گریبان پر ہاتھ ڈالا کبھی اشعار عاشقانہ پڑھے کبھی روتا ہو کبھی چہار جانب گھبرا گھبرا کے دیکھتا ہو ملازمون نے عرض کی اے شہریار کیون آپ اسقدر بیقرار ہین حال دل تو فرمایئے کہ اُس کا علاج کرین جمشید نے ایک ٹھنڈی سانس کھینچی آنکھون سے اشک حسرت جاری ہوے نظم

چھپ چھپ کے وہ پردے سے نظارا نہین ہوتا — مدت ہوئی ارمان اشارا نہین ہوتا
کب جاتے ہین ہم دولت دشنام سے خالی — کس روز یہ احسان تمھارا نہین ہوتا
دربان گھر گئے ہین خفا ہوتے ہین اغیار — کس کس کا ترے در پہ اجارا نہین ہوتا
فرماتے ہین اغیار سے کیونکر نہ ملین ہم — آتے ہین احبا تو گزارا نہین ہوتا

اتنا تو کہو حشر مین دکھلائنگے صورت
رکھتے نہین دم بھر بھی اُسے سینۂ عشاق
دکھلاتے ہین گو شمع صفت شعلۂ پنہان
کیون کھینچ کے شمشیر لگاتے نہین اک ہاتھ
برسون سے سسکتے ہین کہان صورت آرام
آتے ہین نسیم آپ سے وہ گھر ہی ہمارا

مرجاتا ہی انسان جو سہارا نہین ہوتا
وہ دل جو ترے سر سے اُتارا نہین ہوتا
لیکن تری محفل مین گزارا نہین ہوتا
مرجاؤن مین یہ بھی تو گوارا نہین ہوتا
مدفن مین بھی ایسا تو اُتارا نہین ہوتا
گردش مین جو طالع کا ستارا نہین ہوتا

ساتھ والون نے عرض کی مفصل فرمایے کہا اس کنوین پر ابھی ایک نازنین مہ جبین پانی بھر رہی تھی مین اُسکو دیکھکر بیہوش ہوگیا وہ بھاگ کے تکیے پر چلی گئی ساتھ والون نے کہا حضور شاہ صاحب سے دریافت کرین کہ وہ نازنین کون ہی اگر شاہ صاحب کی عزیزدار ہی بیٹی یا پوتی اُنکو نذر کرنا چاہیے یا اگر کوئی اور ہی تو آپ سے کسی کو انکار نہین جمشید ترسا گھبراتا ہوا تکیے پر چلا ملکہ گھبرائی ہوئی آئین پانی ایک طرف رکھدیا سر جھکاکے بیٹھین مگر تھر تھر کانپ رہی ہین فقیر نے کہا کیون بیٹا کیا ہوا مجھسے تو حال بیان کرو ملکہ نے گھبراکر کہا کہ مین پانی بھرنے گئی بادشاہ شکار کھیلتا ہوا آیا مجھکو دیکھکر بیہوش ہوگیا جب اُسکے ملازم آئے تو مین بھاگ کے یہان چلی آئی یقین ہی میری جستجو ہو مجھکو یہ بڑا خوف ہی ایسا نہو ڈھونڈھتا ہوا یہان آئے بابا جان میری آبرو بچایئے گا سر کاٹ کر پھینک دیجئے تو بہت بہتر ہی یہ ذکر تھا کہ آواز آئی شاہ صاحب یہان آیئے شاہ صاحب گھبرا کے باہر نکلے دیکھا جمشید ترسا بادشاہ اس حوالی کا کھڑا ہی شاہ صاحب نے دعا دی جمشید نے کہا ہماری جان بچایئے ابھی کنوین پر پانی بھرنے کون عورت گئی تھی ہم بہت بیقرار ہین دل کو ہمارے تاب و توانائی نہین اگر آپ کی صاحبزادی ہون تو ہمکو بفرزندی قبول فرمایئے سلطنت کی حکومت لیجیے جو کہیے لکھدون سب کچھ ہمکو گوارا ہی شاہ صاحب نے سر جھکا لیا روتے ہوئے اندر حجرے کے آئے کہا بی بی جمشید ترسا یہان کا بادشاہ ہی شاید آپ کو دیکھکر عاشق ہوا ہی کہتا ہی مجھکو بفرزندی قبول کیجیے یہ بھی کہتا ہی کہ مقدمۂ سلطنت مین جو کچھ کہیے لکھدون بی بی کیا نقصان ہی پچاس کوس کے گرد مین اُسکی عملداری ہی عدم قبول مین جبر بھی کرسکتا ہی ملکہ شیرین ادا نے منہ پیٹ لیا کہا بابا جان انھین آفتون کی وجہ سے مین نے سکونت اپنی گوشۂ تنہائی مین اختیار کی تھی نہین معلوم مین کون ہون اور کیونکر آوارہ ہوکر یہان تک آئی بدنصیب ہی جسے قریب موت سے دور رکھا لگے مجھ کمبخت کو موت آجائے کہ اس کشاکش سے چھوٹون مفتاح زرین کمر بادشاہ جلیل ہی انکی مین دختر بلند اختر ہون عاشق جمال شاہزادہ ملک قاسم نبیرہ صاحبقران ہون آپ مجھے کیا سمجھاتے ہین میری تو یہ کیفیت ہی آپ کچھ نہ سمجھایئے نظم

جہان تک چاہے تو تکلیف نے کھو لوگانا ناصح
نہ مجنون نے کیا بیجا نہ تھا فرہاد آوارہ
بڑھی ہی بحث باتون مین ہو لیکن میلے تو ہی
مرا سر کھاگیا اک روز مجھکو مارڈوالے گا

خموشی میری ہوگی خود بڑا قفل دہان ناصح
نکالا کر لحد سے مردون کی تو ہڈیان ناصح
الٰہی خیر ہو مین ناتوان ہون پہلوان ناصح
نہو جائے کہین تو آخر آخر نوحہ خوان ناصح

مجھے تحقیق کی عادت بیان قصہ طلب اسکا — شب غم خوب گذریگی ملا ہے قصہ خوان ناصح
مسے جان بخش کی اتنی مذمت تجھکو سودا ہے — یہ وہ شئ ہے جو رکھے پیر کو ہر دم جوان ناصح
نہین معلوم تجھکو مطلب سعدی وگر باشد — پڑھی تو نے نہین شاید گلستان بوستان ناصح
صفیر ایسی زمین مین ایسی باتین ای جزاک اللہ — کہان الفت کی تقریرین کہان ہم تم کہان ناصح

اس طرح بیقرار ہو کر ملکہ نے یہ اشعار پڑھے فقیر رونے لگا کہا بی بی مین بے اختیار ہون مگر جاکر کہتا ہون اسقدر وہ بیقرار ہے کہ کوئی بات نہ مانیگا روتا ہوا فقیر باہر آیا کہا ای شہنشان گردون پناہ یہ تصور فرمائیے وہ گھر مین فقیر کے مہمان ہے دختر مفتاح زرین کمر معشوقۂ قاسم نامور نہین معلوم کیا افتاد پڑی کہ گھر مین فقیر کے آ کر چھپی مراد یہ ہے کہ وہ حضور کو قبول نہین کرتی جمشید اترسا تو بدحواس ہو رہا تھا گھوڑے سے کود پڑا دوکوڑے فقیر کو ایسے مارے کہ فقیر بیچارہ دُہائی دینے لگا جمشید ترسا فقیر کو مار کر حجرے مین گھسا ملازمون سے کہا محافۂ زرین لاؤ ملکہ تو منہ چھپا کر بیٹھ گئین آنکھون سے اشک حسرت جاری عالم بیقراری کوئی فریاد کا سننے والا نہین دشمن عصمت لینے پر کھڑا ہی یہی کہ رہا ہے ای جان جہان وای آرام دل مشتاقان مین گوشہ گیر ہون سلطنت کا تمکو اختیار ہوگا یہ عاشق صادق تمہاری کسی بات مین دخل نہ دیگا مگر ملکہ کچھ جواب نہین دیتین ملازمان جمشید محافۂ زرین لیکر آئے دروازے پر حجرے کے لگا دیا جمشید ترسا نے کہا ای جان جہان وای آرام دل عاشقان جلد سوار ہو ورنہ گود مین لیکر سوار کرونگا ملکہ ڈری کہ ایسا نہو جسم مین ہاتھ لگادے تمام تکیہ فوج سے بھرا ہوا ہے سوار و پیدل چلے آتے ہین ہنگامہ برپا ہے ملکہ ناچار محافے مین سوار ہوئین مگر اشک حسرت آنکھون سے جاری عالم بیقراری کبھی روتی ہین کبھی حیران کبھی پریشان عجب کیفیت ہے اصل مین یہ صورت ہے

نظم

آتا ہے نہین ہے وہ تو کسی ڈھب سے کا نوین
سب سے نرالی وضع ہے سب سے نئی طرح
ز تاب ہجر مین ہے نہ آرام وصل مین
قربان تیرے پھر مجھے کیلئے اسی طرح
ز جانے وان جو ہے حسن جائے حسین ہے
کرتا ہے کون ظلم کسی پر کسی طرح

روپا کر نکلے آپ بھی پہروں اسی طرح
بنتی نہین ہے ملنے کی اُسکے کوئی طرح
مر جاک کہین کہ تو غم ہجران سے چھوٹ جائے
کمبخت دل کو چین نہین ہے کسی طرح
پامال ہم نہوتے فقط جور چرخ سے
کیا کیجیے ہمین تو ہے مشکل سبھی طرح
ہون جان تلب ستان ستمگر کے ہاتھ سے

لگتی نہین جو آپ کا دل بھی مری طرح
تشبیہ کس سے دون کہ طرحداری کی ترے
کہتے ہین بھلے کی ولیکن بری طرح
لگتی ہین گالیان بھی ترے منہ سے کیا بھلی
آئی ہماری جان پہ آفت کئی طرح
معشوق اور بھی ہین بتا دے جہان مین
کیا سب ہما نہین جتنے مین ہون اسی طرح

جمشید پاسے پر محافے کے ہاتھ رکھے ہوے عرض کرتا جاتا ہے کہ ای ملکۂ عالم آپ کیون گھبرا گئی ہین سلطنت کا اختیار دون مین کیا کسی سے پایہ کمی کا رکھتا ہون قاسم اگر آئینگے تو میرا کیا کرینگے باپ تمہارے اگر نہین ہین خود بادشاہ طلسم کو لکھ بھیجون کہ انھون نے ہاتھ سے نبیرہ حمزہ کے شکست کھائی اگر مجھکو بہانے مدد بلاتے مین لڑائی فتح کرا دیتا ملکہ کچھ جواب نہین دیتین قضائے کار مہتر سمک یلدوقی جو تلاش مین نکلا تھا چلے تو اس مقام پر آیا جہان محمود خواجہ سرا مارا گیا تھا اس مقام کو دیکھ آگے بڑھا کہ نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی سمک نے بڑھکر دیکھا ایک تاجدار مضطر و بیقرار گرد محافے کے پھرتا ہوا پشت پر سوار و پیدل نوبت نقارے بجاتے ہوے اد

روشن چوکی بجانے والے مبارکباد بجاتے ہوے چلے آتے ہین سمک حیران ہوا کہ یہ بادشاہ
کون ہی محافے سے رونے کی آواز بھی سنی محافہ سامنے سے گذر گیا سمک کچھ دریافت نہین کرسکا
اسی سوچ مین آگے بڑھا قضاے کار قریب تکیے کے پہونچا ایک درویش جگر ریش کو دیکھا کہ چیخین
مار مار کے رو رہا ہی بیٹھ پر کوڑون کے نشان سمک نے قریب آکر پوچھا خیر تو ہی مین آپ کو بہت
پریشان پاتا ہون آپ کی بیقراری پر گھبراتا ہون فقیر کا دل بھرا ہوا تھا سمک نے جو دلدہی کر کے
پوچھا فقیر نے کہا بابا ایک شاہزادی چاند کا ٹکڑا حور پیکر قمر منظر آوارہ ہو کر میرے پاس آئی مین نے
جو بیٹی کہا وہ خوش ہوگئی آج جمشید ترسا زبردستی مجھسے چھینکر لیگیا مین اپنے معبود سے فریاد کرتا ہون
سمک نے سب نشان پوچھا سمجھ گیا کہ ہماری ملکہ کا ذکر ہی فقیر نے یہ بھی کہدیا کہ بابا وہ ایسی صاحب
عصمت ہی کہ جان دیگی اور اسکو قبول نہ کریگی مگر افسوس اس بی بی کی جان مفت مین گئی سمک
یہ خبر مفصل دریافت کر کے بھاگا یہان قاسم بیقرار و بیچین بیٹھے ہین بہران سے فرمارہے ہین
نہین معلوم ہمارے یار وفادار مونس و غمگسار سمک یلعاقی فرزند خواجہ عمرو نامدار پر کیا گذری
کچھ احوال مفصل نہ معلوم ہوا کئی دن ہوے اسکو گئے ہوے لیکن وہ خبر لیے ہی گئے انکا بیان تو
یہ ذکر ہو سمک خبر لیے ہوے آتا ہی مراد اسکی یہی ہی کہ جا کر آقا سے عرض کرون وہ لشکر کشی کر کے
انہین معشوقہ کو اپنی چھین لین اور جمشید ترسا اپنے سردارون سے کہتا ہوا کہ یار وصورت تو وہ ہی کہ
کبھی نگاہ سے نہین گذری خواب مین بھی کسی نے نہ دیکھی ہوگی مگر آہوے وحشی ہی لاکھ لاکھ مین نے
سمجھایا یہان تک کہدیا کہ عہدۂ سلطنت مین جو کچھ کہو لکھدون فقیر کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ نبیرہ حمزہ
پر جان دیتی ہی آخر حال کھلیگا یہ کہتا ہوا جاتا ہی کہ صحرا سے گرد اڑی اپنے بھائی ناہید ترسا کو دیکھا
تاج سر پر پہنے قراول ساتھ شکار کھیلتے ملتا ہی پانچ کوس کے فاصلے سے دو قلعے ہین ایک کا
حاکم جمشید ایک کی سلطنت کرتا ہی ایک قلعے کا نام گل دوسرے قلعے کا نام بلبل قلعۂ بلبل پر
ناہید حاکم بنا ہی ناہید نے جو بڑے بھائی کو جاتے دیکھا گھوڑے سے کود پڑا سلام کرتا ہوا قریب آیا
پوچھا بھائی صاحب آپ کہان سے آتے ہین جمشید تو مکدر ہو رہا تھا ایک ٹھنڈی سانس بھر کے کہا
برائے سیر گیا تھا شکار ہوا ناہید نے کہا بھائی خیر تو ہی کسکی مجال جو آپ کو ستائے نہایت اسوقت
آپ پریشان ہین مجھسے تو کہیے یہ کہکے گلے مین ہاتھ ڈالدیے منھ پر منھ رکھکے بہ محبت کہا بھائی خداوند آتش کی
قسم ہی میرا جان و مال جو کچھ تمہارے کام آئے وہ سب حاضر ہی مین آپ کو اپنا باپ جانتا ہون مجھسے
حال رنج و ملال نہ چھپایئے مین ابھی تدبیر کرونگا اسطرح دلدہی کر کے ناہید نے پوچھا کہ جمشید
رونے لگا کہا اے بھائی کیا کہون عیش و راحت مین خلل پڑ گیا جنگل مین شکار کے واسطے گیا تھا
مفتاح زرین کمر کی بیٹی ملکہ شیرین ادا کسی وجہ سے آوارہ ہو کر جنگل مین ایک فقیر کے جھپر مین سکونت
اختیار کی تھی مین دیکھکر عاشق ہوا فقیر کو دو کوڑے مار کر چھین لایا وہ کسی طرح میرا وصل نہین قبول
کرتی یہ اعلان کہتی ہی کہ اپنی جان دونگی مجھکو ہاتھ نہ لگانا یہ بھی معلوم ہوا کہ نبیرۂ حمزہ قاسم نوجوان
پر عاشق ہی اسی کسی وجہ مین بھاگ نکلی اس صحراے ویران تک پہونچی اب سوچتا ہون
کہ بیٹھے بیٹھے کس مصیبت مین پھنسا لاکھ لاکھ خوشامد کرتا ہون وہ اپنی ہی کہے جاتی ہی اسس

خیال مین نہایت پریشان ہون ناہید نے کہا بھائی صاحب عورت کی کیا حقیقت ہے ایک جھڑکی مین ڈرجائیگی فورًا قبول کریگی آپ مجھے دکھا دیجیے مین ابھی راضی کر دونگا خنجر برہنہ چمکاؤنگا قدمون پر گر پڑیگی آپ کیون پریشان ہوتے ہین یہ باتین کرتے ہوے قریب قلعۂ گل پہونچے جمشید تو صورت زیبا لمعت جہان آرا دیکھ چکا ہے مبہوت ہو رہا تھا کہا بھائی صاحب اچھا شیش محل مین اُتروائیے پہلے آپ ہی جائیے جسطرح بنے راضی کر دیجیے مین عمر بھر غلام رہونگا بلکہ کہیے تو قلعۂ گل کا بیعنامہ لکھدون ناہید نے کہا یہ کوئی ضرورت نہین یہ کہکر قریب شیش محل کے آئے محافہ رکھواکر کہا ملکۂ عالم اُتریے ملکہ روتی ہوئی ہچکی لگی ہوئی مجبور ہو ناچار اُس مکان مین اُتر پڑین ناہید تلوار کھینچے ہوے اندر آیا گوشۂ ردا جو ملکہ کے چہرے سے ہٹ گیا صاف ثابت تھا ماہ تابان یا مہر درخشان پردۂ ابر سے نکل آیا ناہید نے کلیجہ پکڑ لیا یا خداوند آتش کہتا ہوا بیٹھ گیا تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی بھولا قدمون پر ملکہ کے گر پڑا کہا اے شہنشاہ حسن و خوبی واے سرو باغ محبوبی اگر آپ بھائی صاحب کو نہین قبول فرماتین مین غلام راسخ الاعتقاد ہون قلعۂ بلبل نہایت سرسبز و آباد ہے ایک باغ وہان کا رشک روضۂ رضوان ملک زرریز زمین حسن خیز آب و ہوا معتدل رہنے والے وہان کے عاقل و کامل عدالت کا میری وہان شہرہ ہے شیر و بکری وہان ایک گھاٹ پانی پیتے ہین وہان چلکر حکومت کیجیے اس قلعے پر بھی قبضہ کر لونگا بھائی صاحب کو سرکشی کی سزا دونگا ملکہ نے جواب نہ دیا بلکہ جو اسکے ہاتھ مین تلوار برہنہ تھی وہ جو زمین پر گر پڑی ملکہ نے اُٹھالی جب ناہید نے بہت کہا تو ملکہ نے جواب دیا اے ناہید کیون اپنے کو مبتلاے بلا کرتا ہے خدا شاہزادہ خاور سیاہ کو سلامت رکھے مجھپر کوئی قبضہ نہین کر سکتا اگر تجھکو جبر منظور ہے ابھی سر کاٹ کر دیے دیتی ہون وہی تلوار برہنہ ملکہ نے گلے پر رکھ لی ہان ہان کرکے ناہید قدمون پر لوٹنے لگا کہا اے ملکۂ عالم واسطہ خداوند آتش کا ایسا نہ کیجیے مین ابھی جاتا ہون یہان جمشید مبہوت بیٹھا تھا اس امید مین کہ بھائی صاحب میرے واسطے سمجھانے گئے ہین کہ دیکھا ناہید گھبرایا ہوا آیا کہا بھائی صاحب آپکے نام سے تو وہ جلتی ہے مجھپر البتہ توجہ کرتی ہے مین سوار کرا کے قلعۂ بلبل مین لیے جاتا ہون وہان کے باغات وغیرہ دکھا کر خوش کر کے آپکو بلوا بھیجونگا یا خود آؤنگا اب تو اس عورت کو میرے ساتھ کر دیجیے یہ سنکر جمشید تو بہت بگڑا اور کہا مین آپ کو اسکا سمجھکر جواب دونگا اب تو سوار ہو جائیے اپنے قلعے مین جا کر ٹھہریے ناہید نے کہا مین اکیلا نہ جاؤنگا میرے کلیجے مین آگ بھڑک رہی ہے مجکو وہان چین آئیگا جمشید نے کہا واہ بھائی صاحب یا تو آپ میرے واسطے راہی کرتے تھے یا خود مبہوت ہوے بس اب ٹھنڈے ٹھنڈے چلے جائیے اسی مین خیر ہے ناہید نے کہا کچھ دیوانہ ہوا ہے مین تو کسن تھا علاقہ کورٹ مین ہو گیا ہے چنبے مین کھلا بیٹھا مین تڑپ تڑپ کے اُسکے سامنے جان دونگا جمشید نے کہا واہی ہو گیا ہے ناہید نے تیغہ کھینچا چاہا ہان سر کاٹ لون جمشید نے بھی تلوار کھینچی رفقا دونون کے ہان ہان کرکے دوڑے مگر دونون مین تلوار چل گئی جمشید بڑا بھائی زبردست بھی تھا ایک ہاتھ جو مار دیا ناہید کا سر اُڑ گیا رفقا اُسکے چیخین مار مار کے رونے لگے جمشید نے کہا لاشہ اسکا اُٹھا لو یہان سے چلے جاؤ

بیجا وہان سے باتین بناتا ہوا آیا قضا اُسکو گھیرے ہوے تھی رفقا اُسنے ناہید لیکر بھاگے جمشید
وہی تیغہ خون آلود لیے ہوے اُس مکان مین چلا جہین ملکہ شیرین ادا بیٹھی رو رہی تھین اگر
اسنے کہا کہ ای جان جہان تمھارے محبت کے جوش مین مینے بھائی کو مار ڈالا ملکہ نے
سر جھکا دیا کہا یہ سر حاضر ہی کاٹ لے یہ تیرا بڑا احسان ہوگا جمشید نے کہا ای ملکۂ عالم اب
مجھسے انکار نہ بن پڑیگا میرے سر پر خون سوار ہی اب مجھسے انکار بیکار ہی سلطنت روپیہ پیسہ
جو طلب کرو وہ حاضر ہی ملکہ نے کہا ای جمشید یہ تو نا ممکن ہی تو جو تیغہ خون آلود دکھا کر مجھکو
دھمکاتا ہی میری بیماری کا یہی علاج ہی تیرا احسان ہوگا یہ کہکر ملکہ کے رو مین جمشید کانپنے لگا
حبشیون کو بلا کر حکم دیا کہ تمکو انپر تعنات کرتا ہون آج دن بھر مین انکو راضی کرو شب کو ہمارے
پہلو مین سونے کا اقرار کرین اگر اسکے خلاف ہوا تم سب کو قتل کرونگا یہ کہکر باہر آیا وزیر وامیر کانپتے
ہوے حاضر ہوے کہا صاحبو جسکو اپنی جان بچانا ہی وہ جا کر ملکہ کو راضی کرے اگر یہ دن گذر گیا
سب کو قتل کرونگا آج شب کو اُسنے اگر میرا کہنا نہ قبول کیا تو سب کو قتل کرونگا اور اپنی بھی جان
دونگا جب خود نہ رہا تو کسی کا جینا مرنا برابر ہی رفقا سب خاموش ہو رہے کچھ جواب نہ دے سکے
اب ملکہ شیرین ادا کے پاس اجماع عالم انبوہ خلایق ہی رفقا کی عورتین سوار ہو ہو کر آ رہی
ہین قدمون پر سر رکھتی ہین کہ واری ہماری جان بچائیے وہ ظالم جلاد کو جب اپنے بھائی کے
قتل کرنے پر رحم نہ آیا نہین معلوم ہمارے ساتھ کیا کریگا اُسکے تیورون سے معلوم ہوتا ہی کہ جو
کہا ہی وہی کریگا ملکہ شیرین ادا چپ خاموش کسی کی بات کا جواب نہین دیتین سر جھکائے
رو رہی ہین جب لوگون نے بہت کہا تو ایک ٹھنڈھی سانس کھینچکر یہ جواب دیا

نظم

ما وے بے مہر مہربانم نیست — چکنم بخت ہمعنانم نیست
درد دل ہر کہ گویم ای یاران — دردمندی چو در جہانم نیست
صبر از روی خوب نتوان کرد — طاقت صبر در روانم نیست
دوستان کار من ز حد بگذشت — از شما شفقتے بجانم نیست
جان من از فراق شد بیرون — ہیچ رحمی ز دوستانم نیست
چون من آشفتہ و سرآسیمہ — در زمین و در آسمانم نیست
احمد از درد خویش نالی چند — ز دلش چون اثر فغانم نیست

خواستم درد خود بشرح دہم — شرح غم قابل بیانم نیست
خلق گوید صبر کن دو سہ روز — چون توانگر دو چون توانم نیست
کشتی صبر غرق گشتہ ہنوز — قلزم شوق را کرانم نیست
در جہان ہیچکہ نبود وفا — یار لہ بود دست و نشانم نیست
خلق گویند یار با یار فلانست — ہرگز از بخت این گمانم نیست
عیش و راحت نصیب ما نبود — چونکہ از چنگ غم امانم نیست

وزیرزادیان شاہزادیان قدمون پر سر رکھتی ہین
کہ بی بی وہ ظالم سب کو مار ڈالیگا برابر کے بھائی کو قتل کیا کچھ اُسکو خوف نہ آیا ہم لوگ تو
غیر ہین ہمارے قتل کرنے مین اُسکو کیا خوف ہوگا ہم سبھون کی جان بچائیے ظالم درپے
آزار ہی اور انکار کا کیا باعث وہ بھی تو بادشاہ جلیل ہی جمشید جو نام ہی اُسکا یہ باعث ہی کہ یہ سب
نسل مین جمشید کی چلے آتے ہین سلطنت کو ہمیشہ ان لوگون کی زور رہا دونون بھائی ملکر سلطنت
کرتے تھے اب اکیلا بادشاہ ہوا اور زیادہ اُسکو غرور ہوگا نشۂ شراب غفلت سے چور ہوگا ملکہ کہتی
ہین صاحبو میری آبرو کا خدا نگہبان ہی تم سب ملکر مجھکو قتل کر ڈالو زندہ دفن کرو جسطرح چاہو میری
جان لے لو مین تو اپنی آبرو دینا گوارا نہ کرونگی اُس قصر مین ایک ہنگامہ برپا تھا جمشید بیٹھا ہوا

بلبلا رہا ہے ایک ایک کو یہی سنا رہا ہے کہ کیون صاحبو راضی کیا بسبب خوف کے لوگ کہ دیتے ہین حضور ہمنے اپنی عورتون کو اندر بھیجا ہے وہان نہین ہماری سمجھا رہی ہین سب زنان پاک طینت خورشید طلعت جا کر اُسکے پاس بیٹھی ہین یہان تو یہ رنگ ہے مگر ملازمان ناہید ناہید کا لاشہ لیے ہوے جنگل مین بھاگے جاتے ہین قریب ایک تالاب کے پہونچے وہان لاشہ رکھدیا سبھون نے منہ ہاتھ دھویا ایک رفیق نے کہا یارو کہان جاتے ہو قلعے سے تو بخوف جان نکل آئے آخر کہانتک جاؤگے کسی کے عزیز کو تجویز کرو کچھ تو سوچ لو اب سب کے کان کھڑے ہوے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے قضارا ے کار شاہزادہ ملک قاسم اپنے لشکر مین بیٹھے ہین بیران سے باتین کر رہے ہین کہ سمک آکر پہونچا سب حال مفصل بیان کیا قاسم نے اُسی وقت مرکب طلب کیا سوار ہوکر طرف قلعہ نکل کے روانہ ہوے سمک ہمراہ رکاب ہوا لشکر بھی پشت پر بہ قہر وغضب تمام رواروی کرتے ہوے چلے جاتے گھوڑے لوگ اُڑاتے ہوے جاتے ہین جب سمک عرض کرتا ہے کہ اے شہریار بہت جلدی نہ کیجیے فوج تو قریب آئے قاسم کہتے ہین فوج کی کیا احتیاج ہے ہم اکیلے جان دینگے دیکھین تو وہ جمشید کون ہے جسنے پرائے معشوق کو اپنے قبضے مین کیا یہ کہکے قاسم نے مرکب کو بڑھا گھوڑے کو کوڑا مارا گھوڑا تڑپتا ہوا چلا عیار سے کہتے ہوے اے سمک جلد مجھکو پہونچا میرا دل بیقرار ہے یہ کہتے ہوے قریب اُس تالاب کے پہونچے دیکھا ایک لاشہ رکھا ہے سو پچاس آدمی حیران و پریشان گرد تالاب کے پھر رہے ہین لاشہ چارپائی پر رکھا ہے خون کے قطرے ٹپک رہے ہین اُن سب نے جمال جہتال قاسم کو جو دیکھا جھک جھک کے سلام کرنے لگے قاسم نے کہا تم کون لوگ ہو کیون پریشان میاں الٰہی کھڑے ہو یہ لاش کسکی ہے اُن سبھون کے دل بھرے ہوے تھے بیتاب ہوکر رونے لگے کہا اے شہریار کیا بیان کرین فلک ہمپر پھٹ پڑا اخیال مین ملک کے لاشہ مالک کا لیکر نکل آئے اب کچھ نہین سوجھتا کہان جائین ایک عورت کے واسطے یہ سارا فساد ہوا بھائی نے بھائی کو مارا اب نہین معلوم وہان کیا معرکہ گذرا وہ عورت بھی قبضے مین آئی یا نہین آئی یہ حال پر ملال جو قاسم نوجوان نے سنا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا ہاتھ پاؤن مین رعشہ آیا فرمایا کہ قلعہ یہان سے کتنی دور ہے عرض کی دو کوس پر قلعہ ہے قاسم نے کہا اے سمک سنا تو نے کیا معرکہ گذرا یہ ذکر تھا کہ سوار و پیدل بھی قاسم کے آئے قاسم کو دیکھا غصہ اور بڑھ گیا تھر تھر کانپ رہے ہین آنکھون مین آنسو بھرے ہوے یہ اشعار زبان پر جاری تھے بیقراری

نظم

درد و تپ فراق کے حاصل بیان سے کیا — کیا جانیے کہ رنج مین نکلے زبان سے کیا

منہ سے مرے نکلتے ہین شعلے جو آہ کے — دل جل رہا ہے آتش ہجر بتان سے کیا

اولی کے بوجھ بھار سے اعلیٰ کو واسطہ — بار زمین اُٹھیگا بھلا آسمان سے کیا

مین زندگی مین نذر سگ یار کر چکا — زاغ و زغن کو کام مرے استخوان سے کیا

انکار پھر وہی ہے وہی پھر رکھا یہان — کچھ یاد ہے تمھین کہ کہا تھا زبان سے کیا

کہتے ہین سنکے قصہ درد فراق کو — کچھ ذکر اور کیجیے اس داستان سے کیا

زیبا نہین ہین اتنی تلون مزاجیان — کل کیا کہا تھا آج ہو کہتے زبان سے کیا

صبا و عندلیب کو آنے دے باغ مین — لیجائیگی بہار چمن بوستان سے کیا
جب تک ہی حسن اوج پہ بیٹھا ہوا ہی دم — مطلب بہار سے ہی غرض ہی خزان سے کیا
جو دل مین تھا وہ آپ کے منہ سے نکل گیا — ثابت ہوا حضور کے طرز بیان سے کیا
دل ہی مزے اُٹھاتا ہی درد فراق کے — صدمہ ہی جسم کو روح پہ کہیے زبان سے کیا
ظاہر ہی جو کہ حال ہی میرا فراق مین — حاصل طبیب کی جگر کے بیان سے کیا
شادی و غم قفس کے اسیرون کو ایک ہی — صیاد بلبلون کو بہار و خزان سے کیا
موے کمر کو تار شعاعی سے دے مثال — پیدا کیا ہی ذہن نے مضمون کہان سے کیا
شب بھر فراق یار مین گھڑیان گنا کیا — وحشت ہوئی ہی رات کو خالی مکان سے کیا
پھرتے ہین آسیا کی طرح فکر رزق مین — اسکی نہین خبر کہ ملیگا کہان سے کیا
دنیا ہی ترک کی تو کہان کی نزاکتین — دریا دلون کو شبنم و آب روان سے کیا
ای دل مہبت جرس کی صدا دردناک ہی — یوسف بچھڑ گیا ہی کوئی کاروان سے کیا
غم خوریان سکوت تحمل فروتنی — جو پیر سے ہوا ہی وہ ہوگا جوان سے کیا
لگتی ہی دن کو آنکھ نہ سوتا ہون رات کو — دیکھون جواب لاتا ہی قاصد وہان سے کیا
گردون سے کیا مین شکوۂ جور و ستم کرون — جز داغ کے ملیگا بھلا آسمان سے کیا
کافی ہی نور تحفۂ داغ فراق یار — لیجائین سوے ملک عدم اور یہان سے کیا

ان اشعار پڑھنے پر قاسم کے سماک نے عرض کی ای شہریار آپ اپنے کو جلد قلعے پر پہونچائیے مشتاق اب اُسنے ملکہ پہ بدعت کی ہوگی قاسم نے مرکب مہمیز کیا ہمراہیان لاشہ سے اتنا کہا کہ تم لوگ اپنے کو آوارہ نہ کرو ولایت کے قلعے مین آؤ تمھین مقام سکونت ملیگا لاشہ اس ناری کا جلا دیا جائیگا بعد جانے قاسم کے وہ سب لاش لیکر چلے یہان جمشید تر سا تخت پہ بیٹھا ہی رئیسان شہر خدمت مین حاضر ہین اور عورتین اُن سب کی پاس ملکہ شیرین ادا کے منت خوشامد کر رہی ہین ملکہ کہتی ہین صاحبو تمھارا سمجھانا سراسر بیکار ہی مین اپنی عصمت ضایع نکرونگی یہ جسکا حصہ ہی اُسی کا ہی جسنے طائر کو مارا شرط ادا کی اگر موت آئی ہی قتل کرو جمشید کے دربار مین ہجوم عالم انبوہ خلایق ہی مگر قاسم نے قریب قلعے کے آکر ایک نعرہ کوہ شگاف کیا او جمشید بچہ قلعے سے نکل ورنہ مین وہین آتا ہون ہرکارون نے بڑھکر جمشید کو خبر دی کہ عاشق ملکہ شیرین ادا جرأت و شوکت مین یکتا کسی نے پتہ بتلا دیا وہ جوان سامنے قلعے کے کھڑا ہوا نعرہ کوہ شگاف کر رہا ہی جمشید اُٹھا کہا اُس جوان کی شامت آئی ہی جب مین نے اپنے بھائی کو مار ڈالا تو اور کسی کی کیا حقیقت ہی اس جوان کو ابھی جاکر قتل کرتا ہون ہرکارون سے پوچھا اُسکے ساتھ کسقدر لوگ ہین کہا حضور ابھی تو دو ہزار آدمی ہین ایک پلٹن ایک رسالہ لیکن ایک ایک دو دو کرکے چلے آتے ہین تار بندھا ہوا ہی جمشید نے حکم دیا سب فوج تیار ہو ساٹھ ہزار جوان مسلح و مکمل ہوے اُن سب کے آگے آگے جمشید ترسا گھوڑے کو اُڑاتا ہوا قلعے سے نکلا قاسم کو دیکھا ایک شیر دلیر نیزہ ہلا رہا ہی ہر مرتبہ قصد کرتا ہی کہ قلعے پر جا پڑون جمشید نے

جو صورت زیبا دیکھی کہا یارو یہ تو معشوق سے زیادہ خوبصورت ہے یہ جو میرے پاس رہیگا بھائی کا
غم بھول جاؤنگا یہ کہکے گھوڑا بڑھایا لنگا ور زن ہوے سات قدم اسکا مرکب تین قدم مرکب
قاسم کا پیچھے ہٹا جمشید نے سراپا قاسم کا دیکھکر کہا اے جوان کیا مطلب ہے قاسم نے کہا بہتر ہے
اگر اپنی جان بچانا چاہتا ہے تو ملکہ شیرین ادا کو سوار کرکے ہمارے حوالے کردے ورنہ مُلک مین ایک
ذیحیات کو زندہ نہ چھوڑونگا جمشید نیزہ پکڑکے قاسم کے سامنے آیا کہتا ہوا اے جوان مجھسے خوف کر
اپنے حقیقی بھائی کو مین نے مار ڈالا قاسم نے کہا وہ بھی ایسا ہی نامرد ہوگا کہ جو تیرے ہاتھ سے
مارا گیا جمشید نے کہا تجھکو بھی قتل کرونگا یہ کہکر نیزہ مارا قاسم نے نیزے کو نیزے کی سنان پہ لیا
نیزہ چلنے لگا ساتوین جھٹن مین قاسم نے تھپیڑا مارا نیزہ ہاتھ سے جمشید کے نکلکر دور جا کے گرا جمشید
نے غصے مین قبضے پر ہاتھ ڈالا خمدار کھینچکر ہاتھ تلوار کا مارا قاسم نے بآسانی کلائی پہ ہاتھ ڈالا
تلوار چھینکر پھینکدی کمر مین ہاتھ ڈالکر اٹھا لیا فرمایا ہے شرط کہ زمین پر ماروں کہ استخوان چور چور
ہو جائین جمشید کانپنے لگا سوچا کہ اگر اس جوان نے زمین پر مار دیا استخوان چور چور ہو جائینگے
کہا اے شہریار الامان ابھی ملکہ کو سوار کرکے حاضر کرتا ہون میری جان بخشی فرمایئے قاسم نے
ہاتھ سے رکھدیا کلمہ فرمایا یہ بیچارہ طوطے کی طرح دل مین کینہ رکھکر مسلمان ہوا عرض کی حضور قلعے
مین چلئین ملکہ آپ کے جمال کی مشتاق ہین قاسم تو عشق مین شیرین ادا کے مبہوت ہو رہے
تھے فوج کو بیرون قلعہ چھوڑا صرف سمک کو ساتھ لے لیا سمک نے کئی مرتبہ عرض کی کہ اے
شہریار یہ مکار معلوم ہوتا ہے قاسم نے کہا کوئی کسی کے دل کے حال سے ماہر نہین جو جیسا کریگا
ویسا صدمہ اٹھائیگا یہ کہتے ہوے ساتھ اسکے قلعے مین آئے فوج کو بیرون قلعہ چھوڑا آپ مع سمک
اندر قلعے کے آئے جمشید مکار انتظام کرتا ہوا آتا ہے سارے شہر مین غل ہے کہ نبیرہ صاحبقران نے
جمشید کو زیر کیا وہ لیے ہوے قاسم کو آتا ہے سب مشتاق تماشا دیکھنے کو بازار مین آئے جمشید
کا شانۂ عفت مین ایک گوہر بے بہا رکھتا ہے ملکہ نسیم گلگون پوش حسن مین بیمثال شہنشاہ اقلیم حسن و
جمال عارض بدر کمال ابرو رشک ہلال کنیزون نے اسکو آکر خبر دی کہ واری وہ عورت جو جنگل سے
آئی تھی اور چچا صاحب آپ کے باپ کے ہاتھ سے مارے گئے اس عورت کا آشنا نبیرہ
صاحبقران قریب قلعے کے آگیا مگر حقیقت مین حضور بہت خوبصورت ہے اُس عورت کا
تڑپنا بیجا نہ تھا اب آپ کے باپ اسکو لیے ہوے قلعے مین آتے ہین نسیم تعریف و
توصیف حسن و جمال قاسم سنکر سوار ہوئی ایک مکان مین آکر ٹھہری چلمنین پڑگئین اپنے باپ کو دیکھا
مثل چاکران کے ہین اہتمام سواری قاسم کرتا ہوا دوکانون مین خلقت کا اجماع نسیم کی جو نگاہ جمال بیمثال
قاسم پر پڑی رعب حسن و جمال سے بیہوش ہوگئی کنیزین روتی ہوئی لیکر بھاگین باغ مین لاکر ملکہ کے
پہونچایا وہان ملکہ کو ہوش آیا خاموش سر جھکائے ہوے بیٹھین تصویر قاسم صفحۂ دل پر ثبت ہے تصویر
مین کھینچی گلشن جمال کی کررہی ہین کنیزون نے بہت بہت پوچھا ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا کہا تو یہ کہا
صاحبو تم الگ جاکے ٹھہرو تنہائی مین دل سے باتین کررہی ہے ٹھنڈی سانسین بھر رہی ہے وہان
قاسم دربار مین جمشید کے پہونچے ظاہر مین اسنے بڑی دعوت و مدارات کی ہر مرتبہ قاسم

قصد کرتے ہین کہ ملکہ شیرین ادا کے پاس جاؤن یہ منت کرکے ٹھہراتا ہو آخر شراب مین بیہوشی پلا کے
قاسم و سماک کو بیہوش کیا قاسم و سماک کو قید خانے مین بھیجا آپ اُس قصر مین پہونچا جہان ملکہ کو
غم مین بیٹھا رہی ہین کہا ای ملکہ عالم مین نے قاسم کو پکڑ لیا مین صبح کو قتل کرونگا اب تو مجھکو قبول کرو
اب کس بھروسے پر یہ غمزے ہین ملکہ نے یہ سنکر منہ پیٹ لیا کہا او مکار مجھے بھی اُسی قید خانے مین
بھیج بے جان لے نے عصمت لینے کا ارادہ نہ کر اگر تو انھین قتل کریگا مجھے بھی قتل کر مین کیا اب
زندہ رہونگی مین اپنے عاشق صادق کے ساتھ جان دونگی یہ کہکر ایک خنجر اُٹھا لیا چاہا اپنے گلے پر
پھیرلون جمشید نے کہا ملکہ اپنے کو ہلاک نہ کرو مین جاتا ہون یہ کہکر روتا ہوا باہر آیا رفقا سے کہا یارو
مین نے سب کچھ انتظام کیا مگر وہ آہو سے وحشی مجھے نہین قبول کرتی سب نے کہا حضور جب قاسم
قتل ہو جائیگا آپ ہی قبول کریگی جمشید ترسا سرنگون بیٹھا اسی سوچ مین ہو کہ اب کیا ہوگا وزرا امرا کہتے
ہین حضور جب قاسم قتل ہو جائیگا مایوس ہو کر ضرور آپ کو قبول کریگی واضح رہے ناظرین والا مقام ہو کہ
بہران قاسم کے ساتھ نہین آیا تھا وہ پہر رات گئے بہران بھی آکر پہونچا دیکھا بارگاہین استادہ ہین
فوجین اُتری ہوئی ہین مگر آقا نہین ہین سردارون نے تمام کیفیت بیان کی کہ قلعے مین جاکر قید ہو گئے
یہ سنکر بہران چلایا حکم دیا طبل برق بجے میری زندگی ہی مین میرے آقا کو قید کرے جاتے ہی پھاٹک
قلعے کا توڑونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا طبل رزم پر چوب پڑی جمشید کو ہرکارون نے جاکر
خبر دی سردار قاسم کا بہران فیل پیکر دیو ہو کہ قالب انسان مین سمایا ہوا ہی آتے طبل رزم
بجوایا ہی خبردار قاسم کو قتل نہ کیجیے گا وہ صبح کو یلغار کرکے آئیگا جمشید نے بھی طبل جنگ بجوایا قلعے کو
آراستہ کیا توپین لگائین گولہ انداز برق انداز مقرر کیے آپ بھی پہر رات رہے سے انتظام مین مصروف
ہوا بہران رات بھر مثل ماہیٔ آب تڑپا ہی دو گھڑی رات رہے سے نماز سے فراغت حاصل
کرکے سلاح جنگی ذات پر آراستہ کیے فوج کو لیکر میدان مین آیا دیکھا قلعے کو جمشید نے خوب
آراستہ کیا ہی گولہ انداز مشعل لیے ہین بہران نے طرف فوج کے دیکھا پچاس ہزار فوج پشت
پر آراستہ سب نے کہا حضور چلیے اگر چنگی چنگی بھر خاک ڈالدینگے تو قلعہ پاٹ دینگے بہران
نے جو فوج کو آمادہ پایا کہا یارو لینا پچاس ہزار سوارون نے باگین اُٹھا دین لینا لینا کہتے
ہوے چلے جمشید ترسا نے موشگاف پران کھینچے ہوائی کو داغا گولہ اندازون نے توپون کو
جھکا کے توپین جو فیر کین زمین کانپ گئی پانچ ہزار سوار لشکر بہران کے اُڑ گئے توپ پر
توپ پڑ رہی ہی شکست کھا کر پلٹے غلغلہ کرتے ہوے لڑائی افسر ہم مجبور و ناچار ہین گوشت و مٹی کی
لڑائی ہی انکا حربہ ہم تک آتا ہی ہمارا حربہ ان تک نہین پہونچتا بہران نے کہا یارو مین تمھارے
بھروسے پر نہین آیا ہون یہ کہکر گرز گران سنگ ہاتھ مین لیا سپر فولادی چہرے پر کھینچی گینڈے کو
سمند کیا پکار کر آواز دی او جمشید ملعون دروازہ کھولدے جمشید کب مانتا ہی کہا اس جوان کو بھی
گولے مارو توپ پڑنے لگی بہران کا یہ حال ہی کہ گینڈے کو کاوے اُٹیرن پر ڈالے ہوے
گولون سے بچتا ہوا میدان کو طے کرتا ہوا برابر خندق کے پہونچا نعرہ کیا او بیحیا ٹال کیون خراب
کرتے ہو منہ بہران فیل پیکر اب جو ہاتھ تر کا دھوان ہر طرف ہوا دیکھا بہران کھڑا ہوا جھوم رہا ہی

جمشید گھبرا گیا فوج بہران کی وہان سے چلی یہ جو جمشید نے دیکھا مشیرون سے کہا یارو کیا کرون
کوئی کچھ کہتا ہو کوئی کچھ پورا آتا نا ہی ایک مشیر بول اٹھا حضور قاسم کو بلا کر زیر تیغ بٹھا دیجیے اور کہیے
اگر قلعے مین آؤ گے تو ہم تمھارے آقا کو قتل کر ڈالینگے یقین ہو یہ جوان گھبرا جائے اس صلاح پر
جمشید راضی ہوا اور ایک مشیر دوڑا تیغہ ہاتھ مین کھینچا گردن پر قاسم کے رکھ دیا کہا ای بہران دیکھو
ہم تیرے آقا کو قتل کرتے ہین بہران نے جو سر اٹھا کر دیکھا کہ قاسم سرنگون بیٹھے ہین ایک جلاد
صاحب بیداد تیغہ برہنہ لیے کھڑا ہو قتل کیا چاہتا ہو قاسم فرماتے ہین ای بہران تم میرے قتل کا خیال
نہ کرو اپنی مشقت کو دیکھو جب اسقدر بندگان خدا قتل ہو گئے تب تم یہان تک پہونچے اگر ہماری
موت آئی ہو اسی نامرد کے ہاتھ سے قضا ہو تو کیا چارہ ہو بہران نے گرز شتاب دیا کہا ای شہریار
میرا قدم نہین اٹھتا جمشید نے پکار کر آواز دی ای بہران پلٹ جاؤ ورنہ تمھارے آقا کا سر کاٹ کر
پھینک دونگا بہران کلمات سخت کہنے لگا کہ او بچیا باہر تو نکل مگر تو نامرد ہو یہ کہکر ڈرتا ہوا پلٹا جمشید قید
قاسم لیکر قلعے مین آیا پریشان ہو رہا ہو ساتھ والون سے کہتا ہو کیون یارو اب لڑکا ایک قاسم کو
قتل بھی نہین کر سکتا کیا تدبیر کرون ایک مشیر نے کہا یہان سے بارہ کوس پر ایک دشت ہولناک
ہو نام بھی اسکا دشت ویران رکھا ہو وہان پہلوان رہتا ہو کہ نام اسکا سنجاب جرم پوش ہو اُسنے
سیکڑون قافلے لوٹ لیے اسکی عملداری مین کچھ زراعت نہین ہوتی اکثر لڑائیان بھی جھگڑے کیا کرتا ہو اسکو
نامہ لکھیے کہ ہم تمھارے صحرا مین زراعت کرا دینگے دس پانچ لاکھ روپیہ نقد بھی ملیگا سردار نبیرۂ
حمزہ کا ہمکو گھیرے ہوے ہو اگر تم اپنی فوج لیکر آؤ بہران کو گرفتار کرو یا قتل ہو ہم نبیرۂ حمزہ کو قتل
کرین ہمیشہ تمھاری رعایت ہوگی وہ روپیہ کا لالچی ہو فوراً دوڑ پڑیگا بہران کی کیا حقیقت ہو جب
وہ بہران کو مارے اسی ہاتھ سے نبیرۂ حمزہ کو قتل کرائیے جمشید کو یہ رائے بہت پسند آئی فوراً
نامہ لکھنے کو حکم دیا سہیل تیز رو عیار کو نامہ دیا کھڑکی کھول کر قلعے کی سہیل نکلا اب دو کلمے اس ذکر قابل
کے بیان کیے جاتے ہین ملکہ نسیم گلگون پوش دختر جمشید جو قاسم پر عاشق ہو گئے آئی
ہین شبانہ روز بے آب و دانہ گذرے انہین جلیسین و سبد دم سمجھاتی ہین والدہ کچھ اپنے مزاج کا
حال کہیے ہم لوگ بہت گھبراتے ہین تین شبانہ روز گذر گئے آپ نے کچھ نوش نہین فرمایا ناچ
گانا بھی نہین سنا ہم سب پر آب و دانہ حرام ہو آج تو کچھ ضرور نوش فرمائیے ہم لوگ بھی کھائین ملکہ
نے ٹھنڈی سانس کھینچی کہا صاحبو مین کیا کسی کو منع کرتی ہون تم لوگ کھانا کھاؤ پانی پیو مین کیا
بیان کرون میری تو کیفیت ہو

نظم

شب غم فرقت ہمین کیا کیا مزے دکھلاے تھا ۔ دم رکے تھا سینہ مین کمبخت جی گھبراے تھا
یا تو دم دیتا تھا وہ یا نامہ بر بہکاے تھا ۔ تسپہ غلط پیغام سارے کون یا تک لیجاے تھا
مجھ سے عیاری عدو کرتے گئے وہ پیمان شکن ۔ وعدۂ وصل آج پھر کرتا تھا اور شرماے تھا
مجھ سے میری مرگ بولے مر گیا اچھا ہوا ۔ کیا برا لگتا تھا جب دم سامنے آجاے تھا
باسو دشمن راہ مین کل دیکھنا کیونکر ملے ۔ وہ ادھر کو جاے تھا اور یہ ادھر کو آے تھا
بات شب کو اس سے منع بیقراری پر بڑھی ۔ ہم تو سمجھے اور کچھ وہ اور کچھ سمجھاے تھا

کوئی دن تو آپ یہ کیا تصویر کا عالم رہا | ہر کوئی حیرت کا پتلا دیکھکر بیجا سے تھا
سوے صحرا لیچلے اُس کو سے میری نعش ہاے | تھا یہی ویرانہ نون تلوا مرا کھجلاے تھا
ناز شوخی دیکھنا وقت تظلم دمبدم | مجھسے وہ عذر جفا کرتا تھا اور جھنجلاے تھا
ہوگئی دو روز کی الفت مین کیا حالت ابھی | مومن وحشی کو دیکھا اسطرف سے جاے تھا

صاحبو کیسا کھانا کیسا پینا نہین معلوم مجھپر کیا گذری اے شمشاد نامے وزیرزادی کچھ مطلب اصلی کو سمجھی سب کنیزون کو ہٹا دیا قدمون پر گر پڑی کہا واری کچھ تو میرے ذہن مین آیا ہے گستاخی نہین کرسکتی اس لونڈی سے مفصل فرمایے مین آپ کی شراکت کرونگی جان اپنی لڑاونگی یہ تو سمجھ گئی کہ آپ کسی پر عاشق ہین جہانتک ہوسکیگا معشوق کے ملانے مین کوشش کرینگے آپ اپنے کو کیون گھلاتی ہین شاہزادیون کو اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کوئی اپنی جان کھوتا ہے اسطرح دلدہی کرکے جو وزیرزادی نے کہا نسیم کا دل بیقرار ہوگیا کہا اے شمشاد کیا کہون جفاے تازہ فلک نے دکھائی نظم

خیال دام و قفس انتظار آزاد است
کہ دام حلقۂ او چشمہ سار آزاد است
قفس کشیدہ نیش از کار صید بیرون
کہ صیدگاہ محبت حصار آزاد است
ہوس گداختہ گردش بیاد ہم نہ رود
تسلی دل خجلت شعار آزاد است

بخون خویش طپیدن شکار آزاد است
طپیدن دل و یاد بہار و شوق سفر
غبار دشت ہوس شہسوار آزاد است
چگونہ وحشی دام ترا شکار کند
کسی کہ خار و کاشت خار آزاد است
اسیر الفت دیرینہ گرفتاری

شکار تشنہ لبم جان قد احیا دلیست
ہزار عقدۂ باطل بکار آزاد است
زباغ حسن نخیدی گلی نمیدانے
بدام خویش فتادن زکار آزاد است
تبسم گل بعد از بہار شوخ ترست
زدام ہر کہ گریزد عیار آزاد است

اے شمشاد جس روز مین سنگئی کہ نبیرۂ حمزہ کو والد لاے ہین اور میری نگاہ اُس قتال عالم پر پڑی ناوک مژگان نے دلدوزی کی ہوش مین نہ رہی تم لوگ مجھکو اٹھا کر باغ مین لے آئے اب جسوقت سے مین نے یہ سنا ہے کہ والد مکر سے مسلمان ہوے اُس جوان کو قید کرلیا میرے ہوش درست نہین ہین شمشاد نے کہا آج کا ہی آپ نے معرکہ سنا اسکا سردار ہے ہیران فیل پیکر وہ قلعے پر چڑھ آیا مکارون نے قاسم کو زیر تیغ بٹھایا ہیران سے کہا پلٹ جاؤ ورنہ تمھارے آقا کو قتل کرینگے وہ بیچارہ روتا پیٹتا پلٹ گیا اب آپ کے والد نے سنجاب جسم پوش کو بلایا ہے سہیل عیار نامہ لیکے گیا ہے آج ہمارے والد محل مین بیان کرتے تھے مین نے بھی یہ حال سنا آج رات کو چلیے انکو قید سے چھڑالین آپ یہین باغ مین رہیے ہم اپنی جان پر کھیلینگے یقین ہے کہ اُس شیر کو لیا آئینگے یا اپنی جان دینگے کسی طرح آپ کا معشوق آپ سے ملائینگے ملکہ بلائین لینے لگین کہا اے شمشاد یہ کام اگر تجھسے بن پڑے تو مین تیری لونڈی ہون شمشاد نے کہا واری ایسی باتین نہ کیجیے ہم آخر کسدن کے واسطے ہین کہ کوئی مشکل پڑے تو کام آئین یہ کہکر شمشاد نے کھانا تیار کرایا اُس کھانے مین بیہوشی دسنکھیا وغیرہ ملاکر پکایا نکلوا کر خوانون مین رکھا خود ڈولی مین سوار ہوئی طرف قید خانے کے چلی یہان دروازے پر قید خانے کے سرشار آتش پرست بعہدۂ نگہبانی بیٹھا ہے چالیس آدمی اور ساتھ ہین سرشار نے جو ڈولی کو آتے ہوے دیکھا پکارکر کہا ڈولی مین کون آتا ہے وزیرزادی نے اک کنیز سے اشارہ کیا اُسنے بڑھکر سرشار سے کہا وزیرزادی ملکہ کی

کھانا لیکر آتی ہین سرشار کھڑا ہو گیا وزیرزادی نے ڈولی رکھوا دی کہا میان سرشار ملکہ کی طبیعت
علیل ہو گئی تھی یہ کھانا نذر سامری و جمشید کا ہے ارشاد ہوا کہ قیدیون کو تقسیم ہو جائے خبر بائی کردو
نندی میان ہمی ہین دروازہ کھلوا دو سرشار نے کہا یہ قیدی ایسے نہین ہین کہ یہ وہ قیدی ہین
کہ خود بادشاہ واسطے حفاظت آتے ہین یہ دروازہ نہین کھل سکتا نہ اسوقت قیدی کو کھانا کھلا سکتے
وزیرزادی نے کہا کچھ دیوانہ ہوا ہے کیا قیدی تھوڑی بانٹ لو ہم ملکہ سے کہہ دینگے لیکن یہ کھانا کھنے کا
نہین ہے یہ کہکر سب کو تقسیم کرنا شروع کیا کھڑے کھڑے سب کھا رہے ہین لیکن سہیل عیار جو نامہ
لیکر چلا تھا کہ جا کر سنجاب چرم پوش کو لائے یہ تو ادھر سے نامہ لیکر نکلا بہران کا عیار کفیل سنات
تیزرو ہے جب قلعے پر سے بہران بیٹھا ہتھیار کھول کے رونے لگا کہا یارو دیکھو اپنی جان ستانی اس
مکار نے یہ غضب کیا کہ آقا کو زیر تیغ بٹھایا خدا انکو سلامت رکھے وہ یہی فرماتے تھے کہ ای بہران
تم چلے آؤ اپنی مشقت کا خیال کرو مگر ہمارا قدم کب اٹھتا تھا ای کفیل کچھ کفالت کرو کسی طرح ہملو
اندر قلعے کے پہونچا دو پھر تو مین لڑ بھڑ کر اپنے آقا کو چھڑا لونگا کفیل فکر مین نکلا چار جانب قلعے کے
پھرا کچھ مطلب حاصل نہوا تھک کر ایک جنگل کے سایے مین آ کے ٹھہرا گھبرا رہا ہے کہ ای
کریم کارساز ای بندہ نواز رحم اپنا شریک کر تیرا بندہ خاص نبیرہ صاحبقران کہ تیری راہ مین جہاد
کرتا ہے کوئی بات ایسی ہو کہ انکو رہا کرین مکارون کو شکست دین کہ دیکھا ایک عیار تیز قلعہ سے
نکلا طرف صحرا کے چلا کفیل نے صورت اپنی تبدیل کی ایک زمیندار کی صورت بنکر آگے بڑھا اور
شاہ طرہ پر آ کے شہراب سہیل سامنے آیا کفیل نے پکارا میان جانے والے ذرا ہمارے پاس آؤ آجکل
جابجا غدر ہے راستے کا انتظام ہمارے سپرد ہے سہیل قریب آیا کہا خاکر صاحب مین جمشید ترسا کا عیار
ہون فرمان شاہنشاہی لیے ہوے طرف دشت ویران کے جاتا ہون زمیندار نے کہا دشت ویران
مین کیا ہے سہیل نے کہا سنجاب چرم پوش پہلوان کو وہان سے لاؤنگا وہ بہران کو قتل کریگا بادشاہ
قلعے سے نکل آئینگے بعد قتل بہران کے قتل قاسم کا آسان ہوگا زمیندار نے کہا مین سمجھ گیا حقہ تیار ہے دو
گھونٹ پیلو کفیل نے جھٹ بٹ حقہ بھرا جیسے ہی سہیل نے دم لگایا بیہوش ہو کے گرا کفیل نے نامہ
توشے سے نکال لیا سہیل کو ایک درہ کوہ مین ڈالدیا وہ نامہ لیکر خدمت مین بہران کی آیا
کہا ای بہران جلد تیار ہو مین تمکو قلعے مین لیچلون بہران ہتھیار لگا کر تیار ہوا کفیل نے صورت سہیل
کی بنائی فرمان ہاتھ مین لیکر بہران کو لیچلا در قلعہ پر آکر آواز دی ارے دروازہ کھولو نگہبانون نے
پوچھا تم کون ہو کہا مین ہون مہتر سہیل سنجاب چرم پوش کو ساتھ لیکر آیا ہون وہ کہتا ہے بادشاہ سے
مین خود کلام کرون سب لڑائی میرے سپرد کیجیے مین انکو جہنم لونگا نگہبانون نے سہیل کو پہچان کے
دروازہ قلعے کا کھولدیا بہران و کفیل چلے جب بہران اندر قلعے کے آیا کہا ای برادر محبوب و فرزند اتحاد
پیچھے مین اپنے آقا کو ابھی لڑ بھڑ کر چھڑا لونگا اسی طرف بہران کو لیکر کفیل چلا یہان وزیرزادی نے
سب کو کھانا کھلا کے بیہوش کیا پیچھے سب کو قتل کر ڈالا اب وزیرزادی نے آکر قفل کاٹا
دیکھا شاہزادہ خاور سیاہ ہے زنجیر پر سر خم کیے بیٹھے ہین وزیرزادی نے جھک کر سلام کیا عرض
کی ای شہریار مین مشقت شاقہ کر کے آئی ہون ہماری ملکہ عالم نے آپ کو یاد کیا یہ کیطلسم سنگلاخی کانی

قاسم نے قید توڑ ڈالی ساتھ وزیرزادی کے قید خانے سے نکلے قضائے کار آشام سنگھ کوتوال
شہر دو ہزار جوانون سے طلایہ دے رہا تھا اسطرف بھی آیا پکار کر آواز دی ای سرشار جا نکلے ہو وزیرزادی
نے چلکے سے آواز دی ای شہریار غضب ہوا کوتوال شہر آگیا قاسم نے کہا تم نہ گھبراؤ وزیرزادی کو
پشت پر لیا خود نیمچہ لیکر آگے بڑھے جواب مین آواز دی او بیحیا سرشار او اصل جہنم جانم شاہزادہ ملک
قاسم نعرہ قاسم آفتاب مشرق دین پروری ۞ شہسوار لاپوش خاوری ۞ ایک سوار نے آشام
سے کہا نگہبانون کے لاشے پڑے ہین قیدی باہر کھڑا ہوا نعرہ کر رہا ہے آشام نے کہا یارو غضب
ہوا گھیر کر اسکو پکڑ لو چہار جانب سے سوار و پیدل آپڑے وزیرزادی کنیزون کو ساتھ لیکر ایک گوشے
سے تیراندازی کرنے لگی قاسم جو گھوڑے پر سوار ہو کر صف دشمنان پر گرے نہ سر پر خود نہ جسم پر زرہ
آشام نے اشارہ کیا خطار شعار نیل مارنے لگے اگر دس تیر قاسم نے قلم کیے چار ضرور جسم پر پڑے مگر
قاسم کہنے جو گھس گھس کے شمشیر زنی کی آشام نے ایک سوار سے کہا اس جوان کا گرفتار ہونا دشوار ہے
نہایت مرد جبار ہے بادشاہ سے جاکر اطلاع کر سوار دردولت شہنشاہی پر پہونچا جمشید کو اطلاع ہوئی
آنکھین ملتا ہوا باہر آیا سوار نے سب کیفیت بیان کی جمشید سوار ہوا بارہ ہزار فوج لیکر چلا قاسم کو زیادہ
مشکل یہ پڑی سمک بیداق عیار پشت پر مثل اپنی حقیقت کے پشتی بانی کر رہا ہے قاسم عورتون کو بھی
بچا رہے ہین قاسم کو بڑا یہ خیال ہے عورتین نہ گرفتار ہو جائین اسوجہ سے زیادہ زخمی ہو رہے ہین کہ نقارہ
پر چوب پڑی جمشید کتے سا بارہ ہزار فوج لیکر پہونچا فوج والون سے کہا یارو قاسم کو جسطرح ہو سکے
گرفتار کر لو کچھ سوار پیدل طرف عورتون کے چلے قاسم ٹہلکر سینہ سپر ہوے سب سے زیادہ یہ فکر ہے
کہ ان عورتون کو بچائیے قضائے کار بہران جوانپے عیار کو لیے ہوئے آتا تھا نقارے کی آواز
کان مین آئی عیار سے کہا نقارہ بج رہا ہے کہین لڑائی ہو رہی ہے عیار آگے بڑھ گیا مثل پیک نگاہ ملینکر
آیا عرض کی قاسم کو کسی نے رہا کیا تمام فوج کا اوپر یورش ہے دیکھیے کیا رنگ ہو جلد چلیے بہران اس
وقت اگر پہونچا انکے دیکھا قاسم پر تمام فوج کا یورش ہے مگر وہ شیر بیشہ جرات یکہ تاز میدان جلالت اس
ہجوم عام مین شیرانہ شکار نہ پلنگا نہ ڈر رہا ہے زخمون مین چور چور جسطرف رخ کرتا ہے فوجین بھاگتی پھرتی
ہین ایک گوشے سے کچھ عورتین تیر مار رہی ہین بہران بھی نعرہ کر کے آپڑا قاسم نے جو نعرہ بہران
کی صدا سنی ہر چند کہ زخمون مین چور چور تھے قلب کو تقویت ہو گئی فوج والے چاہتے ہین کہ قاسم کو گرفتار کرین
سب سپہ سالار جمشید کے یہی کد کر رہے ہین کہ قاسم کو پکڑ لین کسی طرف سے کمندین پڑ رہی ہین
نیزے تیر چل رہے ہین بہران لڑتا بھڑتا قریب قاسم کے پہونچا آواز دی آقا غلام آگیا قاسم
نے بلند فرمایا ای یار وفادار خوب وقت پر پہونچے لیکن زخمون سے حال ہمارا ابتر ہے اور
بڑی مشکل یہ ہے کہ ان عورات نے ہمکو رہا کیا یہ بیچاریان نہ گرفتار ہو جائین بڑا مقام تردد ہے
بہران نے عرض کی غلام انکی حفاظت کرے فرمایا بھی جو ہو سکے وہ کرو مین تو جمشید کی
فکر مین ہون اگر ایسے قتل ہو جائے تو لڑائی فتح ہو اس لڑائی کا فتح ہونا دشوار معلوم ہوتا ہے اب
ہاتھ دستگیری نہین کرتے پانون کو ثابت قدمی نہین انتہا کے زخم کھائے بہران نے طرف
مستورات کے چلا کچھ افسران فوج نے زنجیرین اور رسنین جو لگائین بہران گرفتار ہو گئے گرا

لیکن مثل ماہی بے آب تڑپ رہا ہی جو کوئی قریب آیا اُسکو مارا کسی کو گھونسا مار دیا کسی کو پکڑ کر چیر ڈالا اُس
بیقراری مین آواز دی ای آقا بے نامدار غلام بیکار ہوا قاسم نے پلٹ کے دیکھا بہران ہزارہا آدمی
توڑتے ہوے ہی مین قاسم چلنے کو ہین جا کر بہران کو بچاؤن کہ ایک طرف سے لنیا لنیا کی آواز
آئی قاسم نے دیکھا ایک نقابدار بادلہ پوش تین سو جوانان نیزہ دار پشت پر نیزے ہلاتے
ہوے چلے آتے ہین آگے آگے سب کے نقابدار بادلہ پوش شمشیر زنی کرتا ہوا اول تو نقابدار
نے اکر عورتون کو اپنے ساتھ لیا قاسم کو بڑی خوشی حاصل ہوئی نقابدار بادلہ پوش نے پکار کر
آواز دی ای شہریار نہ گھبرائیے گا جان نثار آ پہونچا عورتون کو قبضے مین کر کے نقابدار اُس غول
پر آ کے گرا کہ جہان بہران گرفتار ہوا چاہتا تھا وہان پر جا کر شمشیر زنی کی کہ وہ لوگ بھاگ گئے
بہران اُٹھکر گینڈے پر سوار ہوا نقابدار نے مع سو جوانون سے فوج جمشید ترسا کو درہم و
برہم کر دیا ہی کبھی شمشیر زنی کرتا ہی کبھی گوشے مین آ کر تیر اندازی کی ہزار دو ہزار جوان تیرون سے
گرائے دور سے نیزے مارے پھر الگ ہو گیا قاسم دیکھ رہے ہین کہ کس لطف سے نقابدار
لڑ رہا ہی غول مین دھنسکر نہین لڑتا قاسم نے جو تیغ مہلکت پائی دریا خون کا جسم سے جاری ہی
مُردے لڑتے بھڑتے جنگ رستمانہ کرتے ہوے قریب جمشید پہونچے ملازمان جمشید نے چہار جانب سے
قاسم کو گھیر لیا چاہتے تھے کہ اپنے آقا تک نہ جانے دین نقابدار بھی اُسی مقام پر آ پڑا تیر اندازی
جو کی سرداران کا مجمع متفرق ہوا قاسم قریب جمشید کے پہونچ گئے جمشید نے ہاتھ تلوار کا مارا نقابدار
بہادرانہ وار گرد قاسم کے پھر رہا ہی قاسم نے بڑھ بچا کر کلائی جمشید کی ہاتھ ڈال دیا اُس زخمداری مین
ایک جھٹکا مارا کہ تلوار اُسکی مُٹھی سے نکل گئی تلوار کو پھینک کر کمر زنجیر مین جمشید کی ہاتھ ڈال کر نعرہ
شیرانہ کر کے جمشید کو اُٹھا لیا چاہا زمین پر مارین جمشید نے آواز دی ای شہریار الامان قاسم نے
کہا امان بہ ایمان جمشید نے جواب دیا جب تک زندہ ہون غلامی سے گردن تابی نہ کرونگا
قاسم نے کلمہ فرمایا کلمہ پڑھا از سر صدق مسلمان ہوا نقابدار بادلہ پوش نے جو دیکھا کہ جمشید
مسلمان ہوا فرسون کو لا کر قدمون پر گرا رہا ہی شمشاد وزیر زادی کو ساتھ لیکر جدھر سے آیا تھا
اُدھر ہی چلا گیا کوئی نہ سمجھ سکا کہ یہ نقابدار کون تھا کہان سے آیا اور کدھر نکل گیا اب جمشید قاسم
کو لیکر طرف بارگاہ کے چلا بہران بھی ساتھ ساتھ ہی سمک یلداقی عیار و کفیل عیار بھی ہمراہ ہین
جمشید بہران سے پوچھتا ہوا کہ تمھارا قلعے مین کیونکر آنا ہوا بہران نے سب کیفیت بیان کی جمشید
کہتا چلا آتا ہی کہ ای شہریار حقیقت مین آپ کا خدا آپکی مدد کرتا ہی کس ترکیب سے پہونچے مگر یہ نقابدار
کون تھا قاسم نے کہا مجھکو احوال نہین معلوم ہوا مگر بڑی جرأت سے لڑا یہ کہتے ہوے دار الامارہ مین
تشریف لائے جمشید کو قاسم نے تخت پر بٹھایا گھبرا کر حال ملکہ شیرین ادا کا پوچھا جمشید نے
دست بستہ عرض کی حقیقت یہ ہی کہ ایسے عاشقان صادق ہماری نگاہ سے نہین گذرے جو زبان سے
کہا وہی کیا جان کا خوف نہ آیا قاسم کی زخمداری ہوئی جس قصر مین ملکہ شیرین ادا تھین کنیزون نے
جا کر خبر دی کہ دلاری مبارک ہو قاسم نے شہر تسخیر کر لیا جمشید بصدق مسلمان ہوا ملکہ واسطے
سجدہ کے جھک گئین کہ ای کارساز تو نے اپنا رحم شریک کیا میری عصمت بچا لی کہ قاسم آ کر پہونچ

ملکہ کو بڑی خوشی ہوئی حکایتین شکایتین ہوئین ملکہ شیرین ادا نے سب مصیبتین اپنی بیان کین اور قاسم افسوس کرتے جاتے ہین جمشید کو وزرا نے خبر دی آپ سمجھے کہ نقاب پوش ریا دلہ پوش کون تھا آپ کی صاحبزادی ملکہ نسیم گلگون پوش انھون نے بیان کی یہی ترکیب کی آخر اسقدر بیقرار ہوئین کہ نقاب پوش بنکر آئین لڑ بھڑ کر نکل گئین جمشید نے کہا مقام شکر ہے جمشید اٹھکر باغ مین ملکہ نسیم کے پاس آیا کہا اے نور نظر مجھکو زبانی وزرا کے معلوم ہوا اب مین تصویر تمھاری اور غرض اپنی سامنے آقا کے پیش کرتا ہون ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا جمشید نے آکر وزرا سے کہا سب نے یہی صلاح دی کہ بہت مناسب ہے تصویر ملکہ نسیم اپنی غرض پیشگاہ قاسم کی قاسم نے پسند فرمایا قاسم نے اول ملکہ شیرین ادا سے عقد کیا بعد ملکہ نسیم سے سنجاب جرم پوش نے جو یہ خبر سنی کہ قاسم نے آکر قلعہ جمشید کو تسخیر کرلیا یہ بھی شاہان طلسم نور افشان کی جاگیر کھاتا ہے سنتے ہی قہر و غضب مین آ بارہ ہزار فوج سے مقابلہ قاسم مین آیا قاسم نے بھی حال سنا بہران و جمشید کو ساتھ لیکر بیرون قلعہ آئے سنجاب نے طبل جنگ بجایا صبح کو قاسم کے مقابلہ ہوا بعد نیزہ و تلوار کے آخر نوبت کشتی کی پہونچی دو دن مین قاسم نے سنجاب کو زیر کیا سنجاب بصدق دل مسلمان ہوا اب سنجاب و بہران و جمشید مع ڈیڑھ لاکھ فوج قاسم کے ساتھ ہوئی سمک سے فرمایا تیاری کرو ہم طلسم نور افشان پر جائینگے سمک نے کہا اے شہریار ابھی کیا سامان لشکر آپ کا ٹھیک نہین ہے وہان کا خالہ سحر و ساحری ہے قاسم نے فرمایا اے سمک دیوانے ہو وہ کشتی گیر تو جائے اور سامان لشکر کشی کرے ورنہ نہ پہونچون اے بھائی جب تلوار کھینچی کوئی بھوت پلید سامنے نہین آتا ہر چند سمک و جمشید نے منع کیا مگر قاسم نے بہران و سنجاب و مقبول کو سپہ سالار کیا جمشید کو تخت پر سوار کیا آپ بعدہ صاحبقران قلب لشکر مین طرف طلسم نور افشان کے کوچ کیا ایک صحرا مین جاکر فروکش ہوئے حکم دیدیا ہے کہ بوقت سحر کوچ کرینگے مگر مفتاح جو ہاتھ سے قاسم کے شکست کھاکر بھاگا تھا اسی صحرا مین عقب کوہ اترا ہوا تھا خبر آمد لشکر قاسم سنکر گھبرایا وزرا نے صلاح دی کہ آج شب کو شبخون ماریے صبح ہوتے ہوتے نکل چلیے اسکو یہ راے پسند آئی شب کو اہتمام کرکے مع فوج لشکر قاسم پر جا پڑا خوب چمکی تلوار چلی ہٹہ جو ہوا قاسم اپنے خیمے سے آئے دریافت کیا معلوم ہوا کوئی شبخون لایا فوراً پشت مرکب پر سوار ہوکے لڑائی مین مصروف ہوئے ایک مقام پر مفتاح و قاسم سے تلوار چلی قاسم نے [illegible] ہوتے ایک مقام پر سر کو بتاکر کمر پہ ہاتھ مارا کہ مفتاح کے دو ٹکڑے ہوئے فوج والے [illegible] بھاگے بعد کئی روز کے قاسم نے طرف طلسم نور افشان کے کوچ کیا تھوڑا حصہ کہ بدیع الزمان اپنے لشکر مین پہونچے لشکر ساحران و غیر ساحران ساتھ لیکر طرف طلسم نور افشان کے کوچ کیا ان دونون شیرون کا حال و صحت یہ تحریر کیا جائیگا

دو کلمہ داستان شہر بنگالہ کہ بادشاہ وہان کا مغرور سامری پرست ہے اسکا کوچ کرکے نکلنا اور جابجا معاملے پڑنا و باقی حالات متعلقہ داستان ہذا مخمس عوض ساقی نامہ موافق مضمون مقام

دور ایام و گردش ہم و حجابی دارد | فلک انا بہ بے حساب نقابی دارد | بخت سیراب لگا بان سرخوابی دارد
لالہ از سنبل و غالیہ تابی دارم | بازہ دل شدگان تازہ عتابی دارد

گرچہ ہر بوسے پہ ہم کرتے ہیں سو جاں نثار | ہم ابھی زندگی تازہ سے ہیں ہر بار | جان لیجاوے اجل تو بھی ہو مرد شعار

آب حیوان اگر اینست کہ دارد لب یار | روشن است این کہ خضر بہرہ سرابی دارد

جستجو میں تری ہر سو ہے رواں سیل سرشک | دیکھتی ہے ترے پانوں کے نشاں سیل سرشک | تو جہاں جاتا ہے پہونچے ہے وہاں سیل سرشک

چشم من کرد بہر گوشہ رواں سیل سرشک | تا سہی سرو ترا تازہ بآبے دارد

زندگانی سے ہو بیزار جدائی میں اشد | شاد ہوتا ہوں جب احوال لکھے ہے آ کر یار | ہوں تو ہمیشہ یہ تمنا ہے کہ خوش ہو نجید

غمزۂ شوخ تو خونم بخطا می ریزد | فرصتش باد کہ خوش فکر صوابے دارد

سینہ آتش کدہ ہے آہ سے جلتے ہیں تمام | اس تب و تاب میں آتا ہے دل افسردہ نظر | اب تلک اس خام کو ہے حاجت داغ جگر

چشم خونریز تو دارد ز دلم قصد جگر | ترک مست است مگر میل کبابے دارد

لب ہلانے کا بھی باقی نہ رہا طاقت حال | کیا کہوں سینے میں کیسا ہے بحر شوق جمال | رہ گئی دل ہی میں ہے عرض تمنا کا حال

جان بیمار مرا نیست ز تو روی سوال | اے خوش آن خستہ کہ از دوست جوابی دارد

ایک دشمن ہے یہ مومن کو خدا دیوے مرگ | سخت بے جا ہے عزیزان یہ کہیں جلدی | اسے لکھتا ہے کہ خاموش ہو یا آہ بھرے

کی کند سوی دل خستہ حافظ نظرے | چشم مستت کہ بہر گوشہ خرابی دارد

چہرہ ساحران عجائب نگار و نیرنگ بازان غرائب آثار داستان شوکت بیان شاہ بنگالہ کو بعد
نیرنگ سازی یوں تحریر فرماتے ہیں مصنف راقمان فسانہ شوکت * می نگارند چوں بعد
حیرت * مصنف بخدمت ناظرین والا تمکین عرض کرتا ہے ہر چند کہ یہ مقام داستان سے خارج ہے مگر
حقیقت میں داخل ہونا اس داستان حیرت بیان کا ناظرین کو ملاحظے میں لطف دکھائیگا پڑھنے والا
مزا اٹھائیگا ملک بنگالہ کہ نام سحر و ساحری سے مملو ہے ایک ایک شیطان خصلت سحر و ساحری میں
طاق شہرۂ آفاق ہے کسی اپنے کو سامری جمشید جانتا ہے لات و منات کو کون بخدائی مانتا ہے
کہتے ہیں لات و منات سے زیادہ ہم قدرت رکھتے ہیں بادشاہ وہاں کا مغرور نیرنگ باز
شعبدہ ساز سحر و ساحری میں طاق شہرۂ آفاق بجا ہے اسکی سلطنت ہے کسی نے آج تک کبھی ساحران
بنگالہ سے جنگ کا ارادہ نہیں کیا مغرور کو یہ بھی خبر پہونچی ہے کہ قمقمش و دمامہ مارے گئے
غیب [illegible] نے ان ایسے ساحروں کو مارا ملک ویران ہو گئے عملداریاں مسلمانوں کی ہو گئیں مغرور
نے [illegible] جواب دیا اگر قمقمش ایسا ناچار تھا تو اسنے ماہ دولت سے مدد طلب کی ہوتی ایک ساحر کو
ماہ دولت بھیجدیتے وہ جا کر سب کو مار ڈالتا جب اسنے ہم سے مدد نہ مانگی تو ہمیں کیا غرض ہے ہمیں کب
فرض ہے کہ ہم اُنکے خون کا دعوی کریں اگر وہ مسلمان ہمارے کسی قریے کی جانب رخ کریں
تو ہم قیامتیں [illegible] ہیں ایک گنوار ہمارا اُنکی کل فوج پر کافی ہے ایسے ایسے غرور کیا کرتا ہے بہت
سے ساحر علم برنج و شعبدے کے ماہر دربار میں حاضر رہتے ہیں کہ نام اُن پہلوانوں کے
وقت پر عرض کرونگا ایک دن تخت پر بیٹھا ہے کہ ہرکارے نے عرض کی اے شہنشاہ بنگالہ اور
مسلمانوں کا حال سنیئے مسلمانوں نے طلسم ہوشربا کو بھی فتح کر لیا افراسیاب مارا گیا خورشید بنگالی
برباد ہوا خورشید روشن تن کا حال سنکر مغرور بہت ہنسا کہا اس بیچارے کو اپنے سحر پر بڑا ناز تھا
چند پتلے بصورت خداوندان سابق بنا کر اپنے صحبت میں بٹھائے تھے اسنے اپنی خدائی کے

اظہار کرتا تھا مسلمانون نے خوب گردن لی پھر پرچہ اخبار گذرا کہ حیرت جادو زوجہ افراسیاب
آوارہ ہو کر پردہ ظلمات مین پہونچی عقاب ابر سوار کو ساتھ لیکر اپنا ملک لینے جاتی ہی یہ سنکر مغرور
نے کہا اگر حیرت جادو ما بدولت سے رجوع کرتی ملک بھی دلا دیتے قاتل افراسیاب کا سر
کٹ کر منگا دیتے پھر خبر گذری کہ عقاب ابر سوار سے حیرت جدا ہوئی راہ مین بڑے
بڑے مصائب اُٹھائے نعمان جادو کہ ساحران ہوشربا سے ہی وہ حیرت کو اپنے ساتھ لیکر اراوہ
دلانے ملک وبال کے چلی ہی یہ خبر سنکر مغرور نے کہا واہ قدرت سامری جن لوگون نے افراسیاب
کو مارا اُنکے قتل کرنے کو بی نعمان جاتی ہین کیا کر سکینگی مسلمان بڑے بڑے زبردست ہین ساحرون
نے کہا حضور علاوہ زبردستی کے ایک عیار مسلمانون کے ساتھ ایسا ہی کہ قاتل ساحران لقب پایا
مغرور و سرداران مغرور ہنسنے لگے کہا ساحر آج تک اُنھون نے دیکھا نہین غیر ساحر کی یہ مجال ہی کہ
ساحر کو قتل کرے ما بدولت کا بھی یہی دل چاہتا ہی کہ لشکر کشی کرین حیرت کو سلطنت دلا دین
اُسکے ساتھ شادی کر کے اُسکو بنگالے مین لائین ساحرون کی صورت دکھائین کہ دیکھو ملکہ عالم
ساحران کا نام ہی اور یہ بھی سنتے ہین کہ حیرت کا حسن مین مثل نہین ہی ایک وزیر نے کہا حضور ایک
سوداگر تصویر حیرت کی میرے ہاتھ فروخت کر گیا تھا اگر حکم ہو تو لاؤن مغرور نے کہا ما بدولت
ضرور ملاحظہ کرینگے وزیر نے لا کر حیرت کی تصویر دکھائی مغرور نے دیکھا ایک نازنین سہی قد
خورشید خد حسن مین بے نظیر چہرہ رشک ماہ منیر انگشت نمایان قتال عالم ابرو خنجر محکم عارض چاند کے
ٹکڑے ہونٹھون مین مسیحائی باتون مین دلربائی کسی ایسے مصور نے تصویر کھینچی ہی کہ ہر مرتبہ ثابت
ہوتا ہی کہ تصویر کلام کیا چاہتی ہی بقول جناب شیخ ناسخ مرحوم و مغفور فرد نقشہ بنا کے مانی نے مانگی
جو اپنی داد ✤ تصویر بول اُٹھی مرے حاضر جواب کی ✤ مغرور کا یہ حال ہوا کہ سارا غرور و تکبر بھولا
آہ کر کے کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا کتنا تھا یارو یہ تصویر کس قتال عالم کی ہی وزیر اعظم و دستور معظم
مہران کہکشان سوار کو بلا کر حکم دیا کہ تھوڑا سا لشکر ما بدولت کا تیار کرو ہرکارون کو روانہ کرو
راہ مین ہمکو خبر دین کہ ملکہ حیرت کس طرف سے آتی ہین ہرکارے اُسی وقت روانہ ہو گئے مہران
نے جلدی مین چار لاکھ ساحرون کا لشکر تیار کر کے عرض کی جو ساحر کہ حاضر در دولت تھے
صرف اُنکو ہمراہ لے لیا لشکر تیار ہی مغرور جادو سوار ہوا عیار اُسکا منہنگ سحر نگاہ ہم ساحر و ہم
عیار مکار و غدار بلا سے روزگار چار سو رفقا و وزرا امرا ایک ایک ساحر زبردست بادہ کبر و
نخوت سے مست کلنگھا سے آتشین اژدر دم آتشین پر سوار ہوئے تخت شہنشاہ کو گھیرے ہوئے
عجائب و غرائب دکھاتے ہوئے شعلہ ہائے آتش اُڑاتے ہوئے لکہ ہائے ابر سرخ و سفید
سرون پر سایہ فگن جادو نگاہ پر فن اس دھوم سے مغرور چلا بڑے زور و شور سے لشکر جاتا
ہو سو کوس کی منزل طے کی ڈیڑھ سو کوس پر جا کے اُترے چوتھی منزل تھی کہ ہرکارے سامنے
آکر حاضر ہوئے بعد ادائے دعا دینے کے عرض کی اے شہنشاہ بنگالہ ملکہ حیرت جادو بڑے
زور و شور سے کوچ کئے ہوئے طرف ہوشربا کے جاتی ہین ملکہ نعمان جادو سپہ سالار
میان سے بارہ کوس پر صحرائے ہول خیز ہی وہان اُتری ہین ترتیب لشکر ہو رہی ہی اور

ایک ہفتے کا مقام مقرر کیا ہے بعد ہفتے کے وہان سے کوچ کرینگی یہ سنکر مغرور نے حکم دیا کہ اسی جا
لشکر جا چڑھے مہران کو حکم ہوا مہران نے اُسی وقت اٹھالا بارگاہ زربفتی کا لدوایا مغرور کوچ کرکے
طرف ملکہ حیرت جادو کے چلا ملکہ حیرت جادو اس صحرائے خارستان مین فروکش ہین ایک دن جو
سیر کو نکلی تھین ویرانی صحرا کی دیکھکر افسوس ہوا کہا کیون نعمان اس صحرا کو آراستہ کرادو یہ بھی ذکر رہیگا
کہ ملکہ حیرت کا اسطرف گذر ہوا اور صحرا ویران رہا نعمان نے گلشن کنیز کو حکم دیا گلشن نے جابجا
چمن بندی کی درختون پر پانی برسایا چشمے جاری کیے لکہا ہے ابر سحر سے بنانے کہ ہر وقت
ابر برسا کرے چار پانچ دن کے عرصے مین تمام صحرا سبزہ زار ہو گیا طائر جابجا سے آکے بسیرا
لینے لگے چشمے موج مارتے ہین ملکہ حیرت نے حکم دیا بارگاہ کے آگے سائبان زربفتی کھنچا
تخت یاقوت احمر آکے بچھا گلدستے چنے گئے گائنین خوش گلو حاضر ہین ناچ ہونے لگا ناچ دیکھنے
مین جب ہنگامہ عیش و نشاط گرم ہوا ایک نازنین گلنار پوش تڑپ کر اپنے مقام سے اٹھی پہلے گت
ملبی کہ اہالیان محفل کی بُری گت ہوئی سننے والے پریشان تعریفین کرنے لگے ہین گت کو تمام
کرکے اب اُس نازنین نے کھڑے ہوکے ملکہ حیرت سے آنکھ ملائی یہ غزل عاشقانہ گائی غزل

اٹھانا بار منت شاق تھا پیراہن تن کا — ہوئے خشک آنکھون مین آنسو لیا احسان دامن کا
مزے مستی کے بوسون مین بھی کار بخیہ کرتے ہین — کہ از خود لب سے لب سیا ہوا ہے چاک دامن کا
کیا تنگ لاغری دیوانگی نے مجھکو بخشی ہے — اگر پاؤن کی بیڑی بنا ہے طوق گردن کا
مزے بیتابی فریاد کے جب زور کرتے ہین — کلیجہ منہ تک آجاتا ہے ناقوس برہمن کا
عدو سے غیر کی فریاد کر لیتے ہین جس بھی — کہ روح قالب ناقوس ہا یاد برہمن کا
مجھے حیرت ہے کیون قسمت سپر بر دام کرتی ہے — کہ آنکھین بند ہین منہ تک نہین دیکھا ہے گلشن کا
وہ دور دست ساقی مین یہ زنجیر دنگے حلقے ہین — ہمارے پاؤن کا عالم ہوا شیشے کی گردن کا
صدا دی سینۂ بلبل مین دل نے ٹوٹ جانے کی — سحر کو دست گلچین نے جو توڑا پھول گلشن کا
گداز ایسا کیا آہن کو خون گرم نے دیکھو — کہ کٹ سکتا نہین خنجر سے تسمہ میری گردن کا
کہین کیا ہم فروغ زیست اپنا بعد مردن بھی — رلاتا ہے ہمین ہمشکل تر آرہ سنگ مدفن کا
تری شمشیر نے پیدا کیا خم سجدہ کرنے کو — لہو جاتا جو ہے کافر مسلمانون کی گردن کا
نہایت ناتوان ہون زیر خنجر اہل سکون کیونکر — مرے بالائے گردن بوجھ ہے دیوار آہن کا
نہ گھبرا اے دل نالان بڑی مدت مین ہم سوئے — بلا لیتے ہین اب اُنکو ارادہ ہو کے دشمن کا
جھکی جاتی ہے گردن نیند کے جھونکون سے مخمور ہین — تعلق تھا جو کچھ آنکھون مین باقی خواب مدفن کا
مبارکباد کا انجام بھی آغاز ماتم ہے — چھری صیاد کی دیکھی جو منہ دیکھا تھا گلشن کا
زبان سے حسرت پیری کی باتین کیون سناتے ہو — ابھی تو نوجوانی ہے دکھاؤ دل نہ جوبن کا
نسیم ایسی غزل لکھی تصدق روح سامع ہے — بشکل مہر چمکا نور مضمون طبع پر فن کا

اُس فرحت مین جو یہ غزل گائی سامنے صحرائے سبزہ زار طائرون کی اُچھل کود نہرین موج مار رہی ہین
اسطرح کے اشعار جو اس نازنین گلنار پوش نے گائے حیرت کا بھی دل بھر آیا آنکھون سے آنسو

جاری ہوئے اس نازنین نے جو اپنی جانب متوجہ پایا دوپٹہ چٹکی سے تھام کے بیٹھ گئی گاتی جاتی
ہر مطلع بلبلو ستانا اثر پیدا کرو فریاد مین ✚ چاہیے منقار چٹکی لے دل صیاد مین ✚ اس شعر کو جو بتانا
شروع کیا اثر پیدا کرو فریاد مین اس لفظ کو جو پکڑ لیا کبھی چہرہ اُداس ہوا کبھی غصہ آیا کبھی ابرو سے
تلوار ہلے تلوار بن کمنگین بند و مین بھری گئین ایک اثر کی لفظ کو پکڑ لیا خوب خوب بتایا حیرت نے
موتیون کا مالا گلے سے اتار کر نازنین کو دیا سب اہل محفل گانے پر رجوع ہین نازنین گلنار پوش نے
قیامتین برپا کر دین اُسوقت صحرا سے گرد اُڑی سب نے دیکھا کہ چار سو علم نشان چار لاکھ فوج
کا ہر علمہا ے زنگاری کے پھریرون پہ تعریف سامری و جمشید لکھی ہوئی لیمد علمدارون کے
ساحران غدار بہر ہا ے آتشین پر سوار لیمد انکے گذرنے کے دیکھا مغرور جادو بادشاہ بنگالہ
بڑے دھوم سے ظاہر ہوا اُدھر عیار نے مغرور کے پاؤن پہ ہاتھ رکھا اشارہ کیا کہ دیکھیے ملکہ عالم
زیر سائبان زرنگی جلوہ فرما ہین اسوقت گانا ہو رہا ہی مغرور نے یا تو تصویر دیکھی تھی اب جو
جمال جہان آرا پر نگاہ پڑی بے اختیار چھاتی پہ ہاتھ مارا کلیجہ تھام لیا اپنے کو بہت سنبھالا مگر
نہ رک سکا آہ کر کے بیہوش ہو گیا سب ساحر دوڑے قریب آکر گلاب و کیوڑہ و بید مشک چھڑکا تب
مغرور کو ہوش آیا رفقا نے عرض کی حضور کو ہم بہت بیقرار پاتے ہین کہا ہماری جانب سے ایک
نامہ محبت شمامہ ملکہ حیرت جادو کو لکھو مضمون یہ ہو کہ آپ نے بڑے رنج و ملال اُٹھائے یہ عاشق
صادق چاہتا ہے کہ سلطنت اقلیم بنگالہ قدم اقدس پر نثار کرون خدمت مین مثل چاکران کمترین حاضر
رہون فوراً نامہ تیار ہوا آخر مین یہ بھی لکھا کہ جو حضور کی خواہش ہے قبضہ طلسم ہوشربا اور سر قاتل
افراسیاب حاضر خدمت کرونگا تیسرے یہ کہ جو طلسم مثل سب عجائب و غرائب اُسی طرح تیار
کر دینگے کبھی خدمتگذاری سے گردن تابی نہ کرونگا دونون اقلیمون کی سلطنت کنیزان شاہی کو مبارک
ہو جب یہ نامہ تیار ہوا اپنے مقام سے اسکو چوکی پر رکھا پکار کر آواز دی ایک نگہدار ہمارا اس
نامے کو لیکر جائے۔ زبرجد سیاہ پوش اپنے مقام سے اُٹھا عرض کی یہ نامہ غلام لے جائیگا
زبرجد نے نامہ و بلیغ سے باندھا ساٹھ ہزار ساحرون کو ہمراہ لیکر چلا زبرجد تخت پر سوار ہو کر
چلا ساٹھ ہزار ساحر اسکے ساتھ اس جوش و خروش سے زبرجد چلا ملکہ حیرت ناچ دیکھ رہی ہین
زبرجد نے لشکر اپنا بیرون لشکر حیرت چھوڑا آپ اکیلا بل کرتا ہوا اُسی جلسۂ عیش و نشاط مین آیا
چوبدار نے جاکر ملکہ حیرت سے عرض کی ملکہ حیرت نے نامہ دار کو اندر بلوا لیا کرسی حیرت نے
دی زبرجد بیٹھا پھر جتیا بیٹھتے ہی اسنے نامہ پیش کیا ملکہ حیرت نے ہاتھ مین وہ نامہ ملکہ نعمان کے
دیا نعمان نے وہ نامہ پڑھکر ملکہ حیرت کو سنایا ملکہ حیرت نے وہ نامہ ہاتھ سے نعمان
کے لیکر چاک کر ڈالا اور کہا اے ساحر پلٹ جا جا کر اس مغرور و مشکبہ سے کہنا کہ ہمین کچھ نہین چاہیے
ہمارا پیدا کرنے والا جو ہمارے واسطے مناسب جانیگا وہ کریگا ہمین تمھاری مدد نہین منظور
زبرجد نے جو دیکھا کہ نامہ پھٹا پڑا ہے اور ایک عورت ایسے ایسے کلمات مغرور کو کہتی ہے یہ
غیرت نے لگا ملکہ حیرت نے ہنسکر کہا جا تو تم جا کر اپنے مالک سے کہدینا تمھین کیا دخل ہے جیسا
اُنکا حکم ہوگا ویسا کرنا زبرجد جھلا کر اُٹھا کر ایک طرف سے آوازا کہ میان جانے دو تمھین

غصے کی کیا ضرورت تمہارا کوئی برابر کا ہوتا تو البتہ جاسے کلام تھا عورت سے کیا کلام کروگے اپنی
حقیقت تو دیکھو یون جو زبرجد پلٹا دیکھا ایک نازنین گلگون شعلہ جوالہ مجھکو دیکھ دیکھ مسکرا رہی ہو جوانی
کی بلا تکلف وضع دوپٹہ سینے سے سرکا ہوا بال جوڑے کے کھلے ہوے آنکھون مین لال ڈورے
نشہ وحشت کے کچھ ہنستی جاتی ہو کبھی ماتھا کوٹ لیا کبھی کہتی واہ واہ بی حیرت کو اتنی سرکشی نہین
مناسب مرد کا مزاج ہو جو بگڑ جائے تو کیا ہو دیکھو بولا نرگس مرد کے غصے سے خدا بچائے جبتک
نہین آتا تب تک نہین آتا یہ عورتون کا غصہ نہین ہو کہ کلکلا مین چلائین چپ ہو رہین مرد کے غصون سے
خون کے دریا بہ جاتے ہین ہمارے مالک نے بے سمجھے بات کہدی جیسے ہی زبرجد نے پلٹکر
دیکھا مسکرا کر کہا صاحب جاؤ عورت کے منہ نہ لگو بکتی ہو بکنے دو زبرجد ان باتون پر مر گیا جھپٹ کر
نازنین نے ہاتھ پکڑ لیا کہا صاحب چلو عورت سے کلام نہ کرو مثل تمنے سنی ہو یا نہین کہ عورت کی ناک
نہو تو گو کھائے تمہین کیا غرض ہو جواب انکو سرکار سے ملیگا زبرجد کا ہاتھ پکڑے ہوے کبھی ٹھنڈی
سانسین بھرتی ہو کبھی حیرت پر جھلاتی ہو کہ واہ اچھا بی بی کو سلطنت کا دعوی ہو جو منہ مین آیا وہ کہدیا
بات کو نہ سمجھا نہ بوجھا مرد کو غصہ آجائے دریا خون کے بہین لبھوبیت جواب دیتین اسطرح کی باتین
سن سن کے زبرجد کا رنگ رو متغیر دزدیدہ نگاہون سے سراپا کو دیکھ رہا ہو ایسی مہ جبین کبھی نگاہ
سے نگذری تھی شوخ مہیا کے چست و چالاک بوٹی بوٹی پھڑکتی ہو گنگناتی جاتی ہو شعر بھی استادان
سخنور کے زبان پر ساتھ ساتھ اس نازنین کے چلا ملکہ حیرت کا بھی گانے مین دل لگا ہوا تھا
پلٹ کر فرمایا ارے یہ گانے والی کہان گئی کنیزون نے عرض کی میان زبرجد سے باتین کرتی ہوئی
جاتی ہو طریقے سے معلوم ہوتا ہو شاید جان پہچان ہوگی ملکہ حیرت تو نعمان سے باتین کرنے
لگین نعمان نے عرض کی واری اب فساد ہوگا اس مغرور کے سحر کے بڑے شعبدے ہین کبھی
بنگالے والے اپنے ملک سے نہ نکلے تھے اسکو یہ سودا سوار ہوا کہ ہزارون کوس سے کوچ
کرکے آیا نہین معلوم دماغ مین کیا سمائی ملکہ حیرت نے آنکھون مین آنسو بھر کے فرمایا کہ فساد
تو ہماری تقدیر مین لکھا ہو عمرین گذری ہین جھگڑے فساد دیکھتے ہوے جسدن سے اہل اسلام سے
بگڑی الجھی پھر چین نہ ملا اپنے ملک کی تباہی دیکھی خورشید روشن تن کی خدائی کے زور و شور
تھے جو کہتا تھا وہی ہوتا تھا ایسے معرکے پڑے کہ وہ قتل ہوگیا ہم چپ رہے بھاگے کہان کہان
مارے مارے پھرے فساد نے دامن نہ چھوڑا چندے میان عقاب کے ساتھ رہے انکے
ساتھ بھی جابجا فساد برپا ہوے تمنے آکے یہ صلاح دی کہ اپنا لشکر و فوج ہوتے غیر کا کیون
احسان اٹھائیے وہ قبول کیا اب فلک نے یہ سامان دکھایا اچھا پھر فساد ہوگا تو ہو وہ
نازنین جو زبرجد کو لیکر چلی ملکہ حیرت کا لشکر بیحد تھا خیمے بارگاہین استادہ ہین ایک تنہائی کے
خیمے مین زبرجد کو لے گئی کہتی ہوئی صاحب ادھر آؤ ہمارے تمہارے تنہائی مین باتین ہون
تمہاری نگاہون نے تو دل کو مشبک کر دیا ہنستے ہو تو بجلی گرتی ہو یہ گورے گورے بال کیا اچھے معلوم
ہوتے ہین وضع تو خوب بنائی رنڈیون کے ذبح کرنے کو اب ہماری بات کا جواب نہین دیتے
زبرجد کہتا ہو مین تو غلام ہون تمہارے حکم سے کیا باہر ہون تخلیے کے خیمے مین لیجا کے

کہا صاحب میاں دم بھر ٹھہو زبرجد نے کہا میرے ساتھ ساٹھ ہزار جادوگر آئے ہیں بیرون لشکر حیرت
شہر سے ہیں وہ انتظار کرتے ہونگے اُس نازنین نے بیچ پڑ گئے ایک طمانچہ مارا کہا اچھا نگوڑے
چلے جانا چھری تلے دم تو لے کیا کوئی تملو لگتا ہے کہ میاں مرے جاتے ہیں گرمی میں آئے ملک سے باتیں سخت
ہو میں دم بھر ٹھہو ذرا طبیعت کو فرحت ہو تو چلے جانا یہ کہکے جام بھرا کہا لو ایک جام تو پیلو زبرجد نے
ڈال لیا ہنسنے پڑ کے پھر ایک طمانچہ مار دیا ایک دو ٹھہر اپنے منہ پر لگا کہا کیوں ارے تو نے مجھکو کیا کر دیا
میں ایسی بے لحاظ ہو گئی تو جی چاہے پیو جی چاہے نہ پیو بس اب جائیے چلتے پھرتے نظر آئیے زبرجد
حیران ہے کہ یہ نازنین کون ہے اسنے تو محبت کے انبار لگا دیے بیشک یہ مجھپر عاشق ہوئی یہ سوچکر جام
ہاتھ سے لیا پی گئے پیتے ہی دل گھبرایا بدن سے چنگاریاں نکلنے لگیں گھبرا کر کہا کیوں صاحب
یہ شراب کیسی تھی نازنین نے کہا شراب تو اچھی تھی مگر تم گرمی میں تھکے ماندے آئے ہو ذرا ٹھہر کے ٹہلو
زبرجد نے اٹھنا ارادہ ہوا کہ ملعون دو قدم چلا تھا کہ بیہوشی نے طمانچہ مارا دھم سے گرا تو وہ نکل
تھا یا نیچہ چلا دو نیکیاں کمر سے خنجر کھینچکر نعرہ لگایا نعرہ چالاک

بہ عیاری منم آن حیرت چالاک	نعرہ چالاک
خلیفہ اولم چالاک نامم	بجشم دشمن اندازم کف خاک / نباید باد گرد ... نگامم

نعرہ کرکے خنجر مارا شکم چاک قصہ پاک زبرجد کا ہوا کہ وہ خیمہ چلنے لگا اندھی سیاہ اُٹھی سنگباری و
برفباری ہوئی آواز آئی کہ ہائی مرا نام من زبرجد سیاہ پوش بود چالاک نے ٹانگ پکڑ کے کھینچا خیمے
کے باہر ڈال دیا اسکے لشکر کے چار پانچ جادوگر اپنے آقا کے مرنے کی آواز سنکر دوڑے آئے دیکھا لاشہ
پڑا ہے اٹھا کے لیگئے روتے پیٹتے طرف اپنے لشکر کے چلے وہ نازنین ہنستی ہوئی پھر سامنے حیرت
کے آئی حیرت نے کہا ارے زبرجد کو کس نے مارا نازنین ہنس پڑی کہا حضور صاف تو یہ ہے کچھ گھبرائے
ہوئے تھے مجھے نہیں لگا ہوں سے دیکھتے تھے بھلا مجھے کیا کام تھا جو اُنسے بات کرتی اُنکے
ساتھ تھوڑی دور چلی گئی مجھسے کہنے لگے میں مرتا ہوں ایسے گھبرائے ہوئے تھے کہ اپنے خنجر
مار لیا حیرت کو بڑی حیرت ہوئی چالاک نے جو ہنس ہنس کے باتیں کیں حیرت سمجھ گئی اتنا تو
مسکرا کر کہا کہ آپ نے فساد برپا کیا زیر سایبان زرنفتی سے اُٹھکر خیمے میں حیرت چلی گئیں چالاک
وہاں سے چلا آیا مغرور اپنے تخت پر بیٹھا ہے کہہ رہا ہے زبرجد خالی نہ آئیگا اُسکو ہماری بیقراری بہت
ناگوار ہے ساحر بدمزاج ہی جاتے ہی اُلجھ پڑیگا کہ رونے کی صدا آئی مغرور نے گھبرا کر پوچھا ارے
خیر تو ہے یہ کیا معرکہ ہے ملازموں نے لاکر لاشہ زبرجد کا سامنے رکھا کہا حضور ہم سب کو بیرون لشکر
چھوڑ گئے تھے یکایک ہمارے کان میں آواز انکے مرنے کی آئی جا کے دیکھا لاشہ پڑا ہے یہ نہ
ثابت ہوا کسنے مارا مغرور طرف مہنگ سحر نگاہ کے متوجہ ہوا کہ کیوں اے شاطر کچھ تیری عقل میں آیا
مہنگ نے کہا حضور یہ بات تو مشہور ہے چالاک بیٹا عمرو کا لشکر حیرت میں موجود ہے اُسکے کسی
شعبدے سے یہ جل گیا اُسنے مار لیا مغرور نے کہا دیکھو نامہ کیا ہوا کمر سے زبرجد کی بندھے ہوئے
پڑے تھے مہنگ نے کہا حضور معلوم ہوتا ہے کہ حیرت نے نامہ چاک کیا جواب صاف ملا
چالاک نے انکو دم دیکر مار لیا حضور اپنے مقام پر بیٹھیں ہر چند مغرور نے کہا کہ اے مہنگ
کیا ضرورت ہے مگر میں تمھے لونگا کل ہی بی حیرت قبضہ میں آجائیگی مہنگ نے نہ مانا بانہ ہائے حیا رہے

آراستہ ہوکر چالاک کی تلاش مین چلا ایک فقیر کی شکل بنا ہوا صندلی رومال ہاتھ مین کوڑی کوڑا مانگتا
ہوا چلا چالاک ایک خدمتگار کی شکل بنا ہوا آتا ہی اسکو بھی خیال ہی کہ زبرجد کے مرنے سے اسفند
ہوگا ادھر سے نہنگ آتا تھا خدمتگار کو دعا دی داتا بھلا ہو مقرب شاہی ہو چالاک نے سر اٹھا
دیکھا اتنا تو سمجھا کہ یہ فقیر نہین ہی پوچھا باباجی کہان سے آنے کا اتفاق ہوا نہنگ نے کہا
داتا جہان سے سب آئے ہین یہین سے فقیر بھی آیا ہی چالاک نے کہا آخر تکیہ کہان ہی کہا بابا
تکیہ پیدا کرنے والے پر ایک یہ قول ہی فرد فقیرون کا ماوا و مسکن کہان * جہان تھک کے بیٹھے وہ
گھر ہو چکا * یہان ظہور قدرت معبود کا دیکھا چلے آئے کہ دیکھین کسکا لشکر ہی مگر کیون بابا ابھی
تھوڑی دیر ہوئی ہی کہ زبرجد جادو بطور ایلچیون کے آیا نہین معلوم کسنے اسکو مار ڈالا شاہ نگالہ
کو بڑا قلق ہی چالاک نے کہا میرے ساتھ چلیے مین قاتل کو بتا دون نہنگ سمجھ گیا کہ بیشک
یہی عیار ہی کہا بابا مین قاتل کو کیا کرونگا یونہین آمد سخن مین پوچھا چالاک نے کہا دیکھیے وہ قاتل
آتا ہی جیسے ہی نہنگ پلٹا چالاک نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے پر چالاک یہ جانتا
تھا کہ یہ ساحر بھی ہی اسنے سحر کیا حلقے کمند کے جل گئے ایک ماش کا دانہ کھینچ مارا چالاک
گرا نہنگ نے پشتارہ باندھ لیا ایک بھاگا جب لشکر سے حیرت کے نکلا اسکا شاگرد مسرور تیز پا
اپنے استاد کی تلاش مین نکلا تھا استاد کو دیکھا پشتارہ بیہوش آتے ہین کہا استاد کسکو لائے نہنگ
نے کہا چالاک کو لینے گیا تھا لے آیا بلا کا عیار ہی اے مسرور تیز پا تم اسکو لیکر خدمت مین شاہ
کے پہنچو مین حیرت کو بھی لیکر آتا ہون آج ہی فیصلہ کر دون شاگرد کو پشتارہ چالاک کا دیا آپ
پھر ایک ضعیفہ کی شکل بنکر چلا راہ مین ہوا جو لگی چالاک کو ہوش آیا دیکھا ایک شخص میرا پشتارہ لیے
جاتا ہی بسہولت پوچھا بھائی تمنے ہماری کیون مشکین باندھی ہین مسرور نے کہا تمنے زبرجد کو
مارا ہمارے استاد نہنگ سحر نگاہ تمکو پکڑ لائے اب حیرت کو گرفتار کرنے گئے ہین مین تمکو خدمت
شاہ مین لیے چلتا ہون وہان تمھاری سزا ہو جائیگی چالاک رونے لگا کہا مجھ غریب کو ناحق
گرفتار کیا ہی مین تو ملکہ حیرت کے مصاحب کا نوکر ہون انکی تحویل میرے پاس رہتی ہی اب وہ
گھبراتی ہونگی مسرور نے پوچھا تحویل مین تمھارے پاس کیا ہی چالاک نے کہا وہ میان مصاحب
دو ہزار روپیہ ماہوار کے نوکر ہین سب کچھ میرے ہی پاس رہتا ہی اب وہ ایک ایک پیسے کو
حیران ہونگے مسرور نے کہا اب اسوقت کیا موجود ہی چالاک نے کہا بھائی اشرفیان ہین
روپے ہین پیسے ہین تم دیکھو گے میرے ہاتھ پاؤن ذرا کھول دو تمھین سب چیزین دکھا دون
مسرور سوچا یہ دبلا پتلا کہان جائیگا ایک ہاتھ کمند سے کھولدیا پشتارہ زمین پر رکھا کہا لاؤ
نکالو دیکھین کیا مال ہی چالاک نے کچھ اشرفیان نکال کر دین ہاتھ سے جھک جھک کے
حلقے کھولتا جاتا ہی مسرور خوش ہو گیا کہا بھائی اور بھی کچھ ہی چالاک نے کہا یہ اشرفیان ایک
رشوت کی ہین یہ خاص میرا مال ہی انکا مال اب نکالتا ہون یہ کہکر اور اشرفیان نکالین وہ اشرفیان
گننے لگا چالاک نے کہا دیکھو تمھارے لشکر سے کوئی آتا ہی وہ پلٹا چالاک نے حلقے کمند
کے گلے مین ڈالدیے پلٹنا جھانپ مار دیا مسرور کو بیہوش کر کے آپ اٹھا مسرور کا سر کاٹا

اسی درخت مین لٹکا دیا لاشہ زیر نخل ڈالدیا آپ بصورت مبدل بھاگا یہی خیال تھا کہ ای چالاک کہین
حیرت کو گرفتار نہ کرے یہ سوچتا ہوا بھاگا میان نہنگ سحر نگاہ دربارگاہ پر آیا ایک کنیز کو اشارے
سے بلایا الگ بلا کر اسکو بیہوش کیا اُسکی شکل بنکے اندر آیا ملکہ حیرت سے کہا واری مین نے سنا ہی
نہنگ سحر نگاہ عیار مغرور کا آپ کے لشکر سے چالاک کو پکڑ لیگیا ملکہ حیرت گھبرا گئین نعمان سے
فرمایا یہ چالاک تھا جسنے زیرجد کو مارا جھٹ پٹ عیاری کرنا دشمن کو اڑلینا یہ اُسی کا کام ہی نام چالاک
کا لیکر لشکر مین نہنگ سحر نگاہ باتین کر رہا ہی چاہتا ہی کنارے لیجاؤن یا کچھ بیہوش کرون اور
لے نکلون کہ چالاک جو مسرور کو مار کے پلٹا اسکو بھی تردد تھا کہ ایسا نہو نہنگ جا کے ملکہ
حیرت پر ہاتھ ڈالے تو بڑا غضب ہوگا مگر صورت بدل کر چلا مسرور کا سر درخت مین لٹکا دیا ہی
لاشہ اسکا صحرا مین پڑا ہی در دولت پر آکے پہونچا ایک خدمتگار سے پوچھا ملکۂ عالم کیا کر رہی ہین کہا
کنیز جو ہی سوسن اُس سے کچھ چپکے چپکے باتین کر رہی ہین چالاک سمجھا کہ نہنگ پہونچا ادھر ادھر
ڈھونڈھنے لگا دیکھا پشت خیمہ پر سوسن کنیز بیہوش پڑی ہی اب تو چالاک کو یقین کامل ہوا اور
سوسن کنیز کو ہوشیار کیا آپ اور کنیز کی صورت بنکر چلا اندر آ کے دیکھا کہ نہنگ نے اپنا رنگ جمایا ہی
کہ ملکہ سے سرگوشی کر رہا ہی چپکے چپکے کہہ رہا ہی کہ حضور مغرور آپ پر عاشق ہی چاہتا ہی مجھے مدد دے
مین چلکر ہوشربا فتح کرا دون قاتل افراسیاب کا سر دون سنگالہ وہ ہوشربا پر قبضہ آپ کا ہو ملکہ ہنستی
جاتی ہین فرماتی ہین دیوانہ ہی ہوشربا پر قبضہ ہونا تو آسان ہی مگر قاتل افراسیاب کا سر ملنا بہت مشکل
ہی ایسا ایک شخص لشکر سلمانان مین ہی کہ اُسکے نام سے تصور کے پر جلتے ہین اُسکی مکاریان جو
جو خیال مین آتی ہین تو دل سے شعلے نکلتے ہین کہ چالاک پشت پر پہونچا تنتا ہوا مسکراتا ہوا اچھالی
کی چال کسی کے ٹھوکر ماردی کسی کو دھکا دیدیا کسی کے چٹکی لے لی پشت پر نہنگ کے پہونچکر حلقہ
کمند کا مارا آواز دی او مکار کہان جاتا ہی نہنگ پلٹا حلقۂ کمند گردن و کمر مین آ گئے تھے کہ
نہنگ نے سحر کیا حلقہ ہاے کمند جلکر گرے چاہا پلٹکر چالاک پر ہاتھ مارے چالاک نے
پلٹکر آواز دی ای ملکۂ عالم یہ ملعون ساحر بھی ہی حیرت نے چاہا ہاتھ ہلائے نہنگ نے جست کی اور
سراپچے کو وا کر بھاگا چالاک بھی چلا جب وہ لشکر سے نکلا اور راستہ سے چلا چالاک نے اور
راستہ لیا نہنگ چلا آتا ہی راہ مین اسکا شاگرد ملا صیقل تیز رو اُسنے کہا ارے صیقل کہان سے
آتا ہی کہا حضور مسرور کو آپ نے قتل کرایا نہنگ سنکر گھبرا گیا کہا کیا ہوا کہا لشکر کے قریب جو نخل ہی
اسپر سر مسرور کا رکھا ہوا ہی نہنگ نے کہا مین خود حیران تھا کہ مین نے چالاک کو روانہ کیا
راہ مین چالاک نے اسکو دھوکا دیکر مار لیا ای صیقل مین نے سمجھا دیا تھا کہ ہوشیار نہ کرنا اُسنے
ہوشیار کیا فرزند رشید خواجہ عمرو ہی اسکو عمرو نے سب کا خلیفہ کیا ہی اشارے مین عیاری کرتا ہی
مجھکو پکڑ لیا تھا مین ہی ایسا طرار تھا کہ سحر کرکے نکلا ای صیقل اگر مین ساحر نہوتا تو اُسنے گرفتار ہی
کر لیا تھا نہین معلوم مسرور کو کیونکر مارا اگر تو خبر لیکر آتا کہ اب وہان کیا چرچا ہو رہا ہی صیقل کو
طرف لشکر حیرت کے روانہ کیا آپ سوچتا ہوا چلا ایک طرف سے آواز آئی کہ لات و منات
بھلا کرین نہنگ نے پلٹکر دیکھا کہ ایک بیمار عارضۂ سل مین مبتلا ایک گٹھری اوڑھے ہوے

رنج میں پڑا لوٹ رہا ہی پکارکر کہتا ہی کہ بھائی آج مجھے تیسرا فاقہ ہی لات ومنات کے نام پر کچھ دو
منہنگ کو بڑا رحم آیا فقیر کے قریب پہونچا کہا ای بندۂ لات ومنات یہ کیا حال ہی بیمار بلبلا کر رونے
لگا کہا بابا کیا پوچھتے ہو مین ایک سوداگر جلیل تھا جب سے یہ عارضہ ہوا لاکھون روپیہ صرف
کیے اب یہ نوبت ہوئی کہ مثل فقیرون کے پڑا ہون اگر کسی سخی داتا نے کچھ دیدیا سامنے گانون ہی
کسی کے دروازے پہ پڑ رہتا ہون اپنا پیسا کوڑی جو ملا صاحب خانہ کو دیا اگر اسکو رحم آیا کھانا پکا دیا
دو دو دن کھانا ممکن نہین ہوتا آج تیسرا دن ہی کہ کھانا دانا ممکن نہین ہوا تم سخی داتا کو دیکھا سوال کیا
منہنگ نے دو روپے پاس سے نکالے کہا لو میان بیمار نے کہا ذرا ملاحظہ تو کیجیے مین کیونکر لون
منہنگ نے دیکھا کہ انگلیان ہاتھ کی گر گئی ہین تمام جسم سے پیپ بہ رہا ہی حال ابتر دیکھ کے
فقیر رونے لگا منہنگ نے کہا پھر روپے کیا کرون آج کہین تمھارا ذکر شاہ سے کرونگا وہانسے
جو کچھ ملیگا وہ بھی لاکر تمھین کو دونگا یہ کہکر ہاتھ بڑھایا جھولی بیمار کی بغل کے نیچے لگی ہوئی تھی ہاتھ
اٹھا کر کہا داتا اسمین روپے ڈالدیجیے منہنگ جھکا جیسے ہی اپنے روپے جھولی مین ڈالے
جھولی ہاتھ مین لپٹ گئی اپنے دوسرا ہاتھ لگایا دوسرا ہاتھ بھی پھنسا جھلا کر منہنگ نے کہا اسے
فقیر کیا اس جھولی مین گوند لگا ہی ہاتھ پھنسے جاتے ہین فقیر نے پیر سمیٹے حلقہ ہارے کمند پائون مین
لگے ہوے تھے پائون سمیٹ کر حلقے مارے ہاتھ تو منہنگ کے پھنسے تھے گردن مین حلقے جو
پڑے چاہا سحر کرون فقیر نے منہ سے حباب مارا دماغ پر منہنگ کے پڑا لڑکھڑا کے گرا بیہوش ہوا
چالاک نے نعرہ کیا منم مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو عیار نامور خلیفۂ عیاران حمزۂ دلاور کتھی
وغیرہ چھینا اٹھا رنگ ور(و)غن جسم کا دور کیا پشتارہ منہنگ کا باندھنے لگا اب چالاک بصورت
اصلی ہی پشتارہ منہنگ کا باندھ رہا ہی صیقل لشکر حیرت مین گیا کچھ خبر معقول نہ پائی وہان سے
پلٹا ہوا آتا ہی راستے مین دور سے دیکھا کہ چالاک استاد کا پشتارہ باندھ رہا ہی وہین سے اسنے
للکارا کہ او چالاک کیا کرتا ہی اسے استاد کو ہمارے کیونکر بیہوش کیا ہمارے استاد عیار
بھی ہین اور ساحر بھی ہین چالاک نے کہا جا دور ہو کیون شامتین آئی ہین تمکو بھی باندھکر
لیجاؤنگا صیقل نے پتھر مارا چالاک نے جست کرکے خالی دیا صیقل نے غل مچایا کہ یارو
دوڑو چالاک استاد کو لیے جاتا ہی پانچ چار شاگرد منہنگ کے کنارے پر لشکر مغرور کے
پھر رہے تھے انھون نے جو آواز صیقل کی سنی دوڑ پڑے کے چالاک کو چھ عیارون نے
گھیرا چالاک کو پشتارہ اٹھانا مشکل پڑا عیارون سے لڑتا بھی جاتا ہی پشتارے کو بھی بچا رہا
ہی دہیم جادو ملازم مغرور ہر رات کو طلایہ پر تھا کنارے پر لشکر کے آگے کھڑا ہوا ایک ساحر
کہا ای افسر یہ ابھی خبر لائی ہی کہ جنگل مین عیارون سے مقابلہ ہی دہیم چلا اسوقت آگے پہونچا
کہ چالاک نے تین عیار مار کر ڈالدیے تین کو روک رہا ہی ہر مرتبہ یہی قصد ہی کہ پشتارہ اٹھاؤن
وہ تینون عیار اٹھانے نہین دیتے تیر مار رہے ہین کمندین چل رہی ہین کبھی نیمچہ بازی کرتے ہین
چالاک نے پیچھے ہٹکر ایک کو تیر مارا ایک کا سر اڑ گیا دو ہٹے چالاک نے جھپٹ کر چاہا پشتارہ
اٹھا لون کہ دہیم جادو کا نعرہ ہوا خبردار او عیار کیا کرتا ہی پشتارہ منہنگ کا نہ اٹھانا چالاک نے

جو وسیم کو دیکھا گھبرا گیا چاہا بھاگ کر نکل جاؤن وسیم نے ایک دو تھپڑ مارا چالاک گھبرا کر زمین پر گرا وسیم نے آواز دی ارے اسکی مشکین باندھ لو دو تین عیار چلے کہ چالاک کا پشتارہ باندھین اور وسیم الگ کھڑا ہو عیارون کو ترغیب دے رہا ہو یہان ملکہ حیرت نے کہا ارے نعمان ذرا خبر تو لے چالاک پیچھے پیچھے منگ کے گیا تھا نہین معلوم کیا سانحہ گذرا نعمان نے کہا مین ابھی خبر لاتی ہون یہ کہکے تپٹ کر صنوبر نامے خواص سے کہا ذرا چھپیٹ کے خبر لا صنوبر تنتی ہوئی چلی دس بیس کنیزین بھی ساتھ ہین یہان وسیم جو آیا اسلیے بھی دس جادوگر اسکے گرد رہے ہین کہ صنوبر اس عیار کے سرپر خون زبر جد جادو ہو یہ خون بالا بالا نہ جائیگا شاگردون نے بڑھکر پہلے اپنے استاد کو ہوشیار کیا چالاک تو زمین پہ پڑا تڑپ رہا ہو پاؤن زمین پکڑے ہو ہاتھ بیکار آنکھون مین اندھیرا ہے نہین روح کو راحت نہین اٹھ نہین سکتا وسیم عیارون کو پکار رہا ہو کہ جلد اسکا پشتارہ باندھو مگر دھنگ جو ہوشیار ہوا اسنے کہا اے وسیم بڑا کمال کیا کہ تمنے آکے مجھکو بچا لیا ورنہ اب تک یہ باندھے لیے جاتا مین اسکا سر کاٹ لیتا ہون انکا سر دیکھا آقا بھی خوش ہونگے اسنے اپنے کو عاشق حیرت مشہور کیا ہو صنوبر تلاش مین چالاک کے دیکھتی بھالتی آتی ہو حیرت جب صنوبر کو روانہ کر چکین کہا اے نعمان عنایت سے سامری و جمشید کے کسی بات کی تکلیف نہین کسی شی کی کمی نہین مگر کچھ خود بخود دل گھبراتا ہو آج صبح کو منہ دھوتے بیٹھی دل مین خار الم کھٹکتا تھا خود بخود سکتا تھا ائی الحال یہ کیفیت ہو آئینہ پھر مزاج درہم و برہم ہر وقت یہی خیال ہو نظم

اٹھ آتے کیون نہ اُنکے پاؤن بھاگے دور سے
صبح ڈراتی ہو بہت میری شب دیجور سے

طالب دیدار جسکا ہو دلا وہ تجھ مین ہے
جلوۂ برق تجلی تھا شرار طور سے

خلق بے اعمال بد کرتے ہین ایسا انقلاب
جا بے آتش جوش پانی کا ہوا تنور سے

منعم موذی کے گھر کو اہل حاجت لوٹ لین
مانگتا ہو کب کوئی جا کر عسل زنبور سے

وعدۂ دیدار اُسنے حشر پر رکھا تو ہو
طالع خفتہ بھی ہون بیدار لیکن صور سے

باعث الفت ہو جنسیت گریزانی ہو کیون
نرگس بیمار کو میرے دل رنجور سے

ہو گیا ہو مجکو سودا اک تجلی دیکھکر
کیھولڑکون سے بھرین دامن وہ سنگ طور سے

بعد مردن بھی ہو ایسا خوف قاتل کا مجھے
بات کر سکتا نہین جنت مین آکر حور سے

کیون نہین آتی صداے نالۂ مرغ سحر
کیا وہ ہلکر مر گئے میری شب دیجور سے

جسم خاکی کا مکان باقی ہو ساکن ہو خدا
اپنے رہنے کا یہ بنوا ہو گھر مزدور سے

نور سے نیکے کی سرخی کچھ نظر آتی نہین
رنگ پیشانی صنم کا ملگیا سیندور سے

بانٹ لے کوئی کسی کا درد یہ ممکن نہین
بار غم دنیا مین اٹھواتے نہین مزدور سے

نسل مو ظاہر ہو پشت دست سے رنگ حنا
کم نہین اُنکی ہتھیلی ساغر بلور سے

خون ہو ہم میکشون کا اُنکے سر پر واعظا
جا بے مے سرکہ بناتے ہین جو لوگ انگور سے

دیکھتا ہون جب کلام اسکو بہت آتا ہو یاد
اُنس تھا مجکو نہایت ناسخ مغفور سے

نعمان نے کہا واری ملکہ چھوٹا مال چھوٹا آوارگی حاصل ہوئی کون پوچھنے والا ہو حیرت نے کہا

ای نعمان ذرا بڑھکر دیکھو تو کیا گذری تجھکو جانبازی چالاک کا بڑا خیال ہی حقیقت مین ایسے ایسے
مقام پر پہونچا اُسنے جان دینے مین کوئی بات اُٹھا نہین رکھی انتہا یہ ہی کہ اپنے کو طلسم مین گرادیا
سارا طلسم فتح کیا اگر اُسنے مجھکو بڑے زور و شور سے بچایا میان عتاب ابر سوار مجھے مین نے
دیوا کو گرایا جب شاہ طلسم کو چالاک نے مارا تب دیوار گری نعمان نے کہا لونڈی ابھی خبر لاتی ہی
نعمان کو تو خود اس بات کی خواہش ہی کہ چالاک سے شادی امر کرین وعدہ اُس سے پختہ کرین
نعمان چلی یہان صنوبر و دہیم سے سحر چلنے لگا دہیم نے ایک گولہ اُٹھا کر مارا صنوبر کا سر پھٹ گیا
نہنگ نے کہا ای دہیم کیا کا نقصان کیا کنیزین بیچاری بھاگین دہیم تعقب مین کنیزون کے
چلا تھا نہنگ نے منع کیا کہ آپ کنیزون کے تعقب مین کیون جاتے ہین مطلب تو اس ظالم
سے ہی اسکا سر لیجیے مین زندہ سامنے شہنشاہ کے نہ لیجاؤنگا سر پہونچاؤنگا چالاک نے دیکھا
کہ نہنگ آمادہ قتل آتا ہی پکارکر آواز دی ای نہنگ تمکو عیاری کا دعویٰ ہی اُسمین ایک لطف
اُٹھتا ہی اگر تمکو بیہوش کیا تھا اگر قتل کر ڈالتا کون روکنے والا تھا ہمکو قید کرو دیکھو ہم قید خانے سے
کیونکر نکلتے ہین لطف عیاریون کے دیکھو کہ تمنے کیا کیا اور تمنے کیا کیا مجھ ایسے ہزارون غلام لشکر
مین ملکہ حیرت کے پڑے ہین ایک مین نہونگا تو کیا ہوگا نہنگ نے کہا تیرے نہونے کے
یہ نفع ہوگا کہ ہم حیرت کو پکڑ لیجاینگے چالاک نے کہا ای نہنگ وہ ساحرہ زبردست ہی سحر سامری
اُسکے سامنے پست ہی زوجہ افراسیاب عالیجناب سعادت انتساب نورالعین حیات جادو
ہمشیرہ نیرنگ و گیرنگ جس نے سوسن زبان دراز کا دودھ پیا ہی کسیکی مجال نہین کہ اُسپر دست انداز
ہو نہنگ نے کہا تمکو قتل کرونگا ابھی جاکر پکڑ لاؤنگا ہر چند چالاک نے باتون مین فقرے دیے
نہنگ نے نہ مانا کہ نعمان آسمان پر سے گرتی ہوئی دیکھا نیچے کہ دہیم کھڑا ہی ایک جانب لاشہ صنوبر
کا پڑا ہوا ہی سے اسنے ہاتھ ہلایا برق کڑک کر گری نہنگ نے چاہا الگ ہو جاؤن برق سحر
گری سر اسکا خود مہ کا زخمی ہوا نہنگ تو بھاگا نعمان نے چاہا چالاک کو اُٹھا لون دہیم نے
گولہ مارا نعمان پر یہی گولہ پھٹ کر زمین پر گرا اسکے ہاتھ ہلایا دہیم کے دو ٹکڑے ہوے
دہیم کا مرنا کہ چالاک کے ہاتھ پاؤن مین طاقت آئی چالاک تو کود کر بھاگا نعمان نے سمجھا
دہیم کو بھی قتل کیا چالاک تو بھاگ گیا نعمان نے پکار کر کہا بھی کہ ای چالاک ٹھہر جاؤ چالاک
بھلا کب ٹھہرتے ہین نعمان بت کے خدمت مین حیرت کے آئی سب حال بیان کیا حیرت خوش
ہوئین کہا ای نعمان اب مغروریون سے پڑی الجھ گئی دو ساحر اسکے نامی و گرامی مارے گئے
ضرور فساد برپا کریگا چالاک کنیزی کی شکل بنکر دربار مین آیا ملکہ حیرت سے باتین کرنے لگا کون اسکو
پہچان سکتا ہی نہین ہنس کے کہہ رہا ہی کہ ای ملکہ عالم مغرور کو اپنی سحر و ساحری پہ بڑا ناز ہی نہنگ عیار
اگر ساحر نہ ہوتا اب تک مار لیا ہوتا وہ سحر کرکے نکل جاتا تھا حضور چالاک بلا کا عیار ہی حیرت بھی
تو یقین کرتی ہی کہ حقیقت مین چالاک کا شک نہین وہان لاشہ دہیم ساحر لیکر سلطنے مغرور
کے پہونچے نہنگ بھی آیا اب کیفیت بیان کی مغرور نے غصے مین کہا ای نہنگ اب تم
تماشا دیکھو ہم بھی لیکر ایک ہی دن مین لشکر حیرت کو شکست دینگے نہنگ نے کہا ای شہریار

حیرت بھی کسی بات مین بند نہین ہر سحر و ساحری مین طاق حسن مین شہرۂ آفاق ہر وقت سحر و ساحری کا دم بھرتی
ہر کیا کوئی بات اُٹھا رکھیگی اسوجہ سے چاہتا ہون کہ سرکار کو تکلیف نہو مین حیرت کو عیاری سے
پکڑ لاؤن جسوقت آپ سوال وصل کرینگے شاد ہوجائیگی اُسکو یقین ہوگا کہ افراسیاب زندہ ہوگیا وہ ساتھ
عرض کی حضور حیرت پر بڑی بڑی اُفتادین پڑین صنم گویا کہ دعوی خدائی رکھتا تھا کیسی کیسی خوشامد
کی قید بھی کہا حیرت نے نہین مانا یقین ہر کہ آپ کے سے بھی انکار ہو وزرا تعریفین کرنے لگے
کہ وہ بدصورت تھا آپ کے جمال باکمال کو دیکھکر عاشق ہوجائیگی مغرور اپنی خبر تون پر خوش ہوتا ہی
نہنگ سے کہا کہ تم کنارے بیٹھو حکم دو طبل جنگی بجے لشکر مین مغرور شاہ بنگالہ کے طبل جنگی بجا
ہرکارے جو لشکر حیرت کے لگے ہوے تھے خبرین لیکر بھاگے چالاک ہنس ہنس کے باتین
کر رہا ہر کہ ہرکارے آکر پہونچے بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ لشکر مین مغرور کے طبل جنگی بج گیا کل
اسکا ارادہ ہر کہ لڑکر معرکہ آرا ہے نبرد ہو حیرت نے کہا ای نعمان تلاش کرکے چالاک سے کہو کہ
جاکر خبر لائے کہ کل میدان مین کون لڑیگا چالاک نے زانو پر ہاتھ رکھدیا کہ حضور بی نعمان کو کہان
چالاک ملیگا مین تلاش کرکے کہونگی یہ کہکر سامنے سے ہٹ گیا برائے خبر چلا حیرت سمجھ گئی کہ یہی
چالاک تھا نعمان ہو مخانہ آراستہ کرو تم بھی سحر تیار کرو ہم بھی آتے ہین بنگالے والون کو بڑا غرور
ہمارے ہوشربا سے بڑھکر کہین رنگ سحر کا نہین ہر میدان مین حال کھلجائیگا یہان جب مغرور طبل جنگی بجا چکا
تو دربارگاہ سے رونے کی آواز آئی کوئی ہائے بھائی ہائے بھائی کہکے روتا ہر مغرور نے کہا
دیکھو یہ کون ہر سب نے دیکھا دربارگاہ سے ایک ساحرہ بڑے قد کی عورت کالی کالی صورت
آکر پایہ تخت مغرور کو بوسہ دیا قدمون پہ سر کو رکھکر رونے لگی کہا حضور میرا جوان بھائی مارا گیا اُسکے
خون کا معاوضہ ہونا چاہیے کل میدان کارزار مین لونڈی لڑیگی حیرت کو گرفتار کرکے آپ کو دونگی
نعمان کو مین قتل کرونگی مغرور نے مصاحبون سے پوچھا یہ کبھی ما بدولت کے سامنے نہین آئی
اسکا کیا نام ہر مصاحبون نے عرض کی حضور معکوس جادو اسکا نام ہر ہمیشہ غار افراسیاب مین رہی
وہان کے بڑے بڑے ساحر اسکے شاگرد ہین امتحان مین وہان کے ساحران نامی نے یہ لکھا ہر کہ
نام سحر ساحری اسکے نام سے روشن ہر بڑی ساحرہ پرفن ہر مغرور نے کہا کیا مضائقہ ہر ای معکوس
کل تمھاری جانبازی دیکھینگے بیس ہزار ساحر معکوس کو ملے مغرور نے اسکو خلعت ماتم پرسے کا دیا
مغرور نے جو ہنس ہنس کر معکوس سے باتین کین معکوس کہتی چلی آتی ہر کہ شہنشاہ جسکے عشق مین شہر
بنگالہ سے نکلے اور اُسے بھول گئے مین اُنکو نہین مانونگی چالاک ایک ساحر کی شکل بنا ہوا لشکر
مین پھر رہا تھا کان سنے دیکھا ایک ساحرہ نے کنارے سے لشکر کے بارگاہ استادہ کرائی پکار کر کہ رہی ہی
اُسے ایک خیمہ استادہ کرو اسباب سحر ہمارا وہان رکھدو صبح کیواسطے سحر تیار کرینگے پہلے بی نعمان
کو للکارونگی پھر بی حیرت کو پکارونگی چالاک نے دیکھا ایک بارگاہ استادہ ہوئی ایک جانب ایک
خیمہ استادہ ہوا اُسمین اسباب سحر رکھا جانے لگا چالاک اُن جادوگرون کے ساتھ ملکر اسباب سحر
رکھنے لگا ماش کے دانے رکھے سرسون کے دانے مٹر کے دانے کچھ جانور پرند رکھدیے گئے
جب اسباب سب رکھدیا گیا تو چالاک چوکی کے نیچے چھپ کر بیٹھ رہا معکوس جادو آئی اُسجگہ

چوکی پر بھی روئی کے گالے چھولی سے لگاکے تھوڑا پانی اُسپر ڈالا چھوٹی چھوٹی چھریان و کٹاریان
روئی کے اندر رکھین اب اسنے ارادہ کیا کہ سحر کرون چالاک نے بہت سی چھریان کٹاریان نکال لین
کچھ موم کے ٹکڑے رکھدیے اب جو معکوس نے سحر کیا وہ روئی کے گالے سنسناتے ہوئے چلے
کچھ ماش کے دانے اُٹھائے زمین پر رکھے جوش مین اپنے سحر کے پکار اُٹھی یہ سب فولاد کے
ہوے بنکر لشکر حیرت پر گرین چالاک نے ان دانون مین مٹی کے ڈھیلے رکھدیے ماش کے
اُڑ گئے معکوس آنکھین بند کرکے بیٹھی چالاک نے چوکی کے نیچے بیٹھے بیٹھے اپنی صورت بدلی
شکل مہیب بنکر تیار ہوا جب معکوس نے آنکھ کھولی چالاک چوکی کے نیچے سے تڑپ کے نکلا
آواز دی منم نیرنگ شعبدہ ساز ملازم سامری و جمشید معکوس نے نگاہ اُٹھاکر جو دیکھا ایک ساحر
تاج سر پر پہنے ہوے پیشانی پر ایک تختی الماس کی لگی ہے اُسپر بخط جلی لکھا ہے کہ یہ نازنین نظر کردہ
سامری و جمشید ہے اسی کو شعبدہ سامری بھی کہتے ہین معکوس کھڑی ہوگئی کہا اے شعبدہ سامری
اسوقت کنیز کو کیونکر سرفراز فرمایا سامری و جمشید کو اپنے بندون پر رحم آیا شعبدہ سامری نے کہا
دنالایق یہ جو تو نے ابر بنایا ہے یہ ابر کیسا ہے معکوس نے کہا اسمین تلوارین بھری ہین اب جو
شعبدہ سامری نے نگاہ اُٹھاکر دیکھا کہا او اندھی تلوارون کا تو ابر مین نام نہین یہ سنکر معکوس
گھبرا گئی اب ابر کو جو گرایا اس سے موم کے ڈھیلے برسنے لگے ماش کے دانون پر جو خیال کیا
انہین بھی کے ڈھیلے بھرے ہوے ہین شعبدہ سامری نے کہا کیون اے معکوس دیکھا تو نے
اسوقت سامری نے بیٹھے بیٹھے یہ راز بتلایا فرمایا ہماری بندی خاص سحر بھول گئی سحر نے اسکے
نام کی تاثیر دکھلائی جاکے اُسکو تمام کرو اور ایک غضب ہوا کہ جمشید و سامری سے بڑی کشتم کشتا
ہوگئی جمشید کہتے ہین حیرت ہماری بندی خاص ہے سامری نے کہا معکوس ہماری خدمتگار با اختصاص
ہے جمشید نے ملک الموت سے کہدیا کہ معکوس کی روح قبض کرلو سامری نے اپنا القاب تعلیم کیا
کہ اسکو پہنچکر جام معکوس کو پلا دو عمر اسکی بڑھ جائے ملک الموت کچھ نہ کرسکے معکوس کچھ نہ کہہ سکی کہا
مین سامری کے صدقے جمشید بھروا بڑا ظالم ہے سامری نے میری جان بچالی جمشید بھڑوے
مین نے کیا لیا تھا جو میری جان لیتا ہے نگوڑے کے نام پر کبھی دمڑی نہ چڑھاؤنگی ہو جابات
سامری کا کرونگی جمشید کے نام پر جوتیان نگوڑا بڑا مغرور ہوگیا ہے سامری سے اُسکی مجال
نہین کہ رد و قدح کرسکے مذہب سامری کی پرستان کہلاتا ہے جمشید کا کون نام لیتا ہے ان حرکتون پر
جو لوگ تھوڑا بہت نام لیتے ہین وہ بھی موقوف ہو جائیگا چالاک نے کہا شراب منگاؤ دونو کے
معکوس نے آواز دی ارے گلابی لاؤ ہم سحر تیار کرینگے کنیزون نے گلابی شراب کی دی شعبدہ
سامری ٹہل رہی ہین چارون جانب دیکھ بھی لیا کہ نکل جائیگا کون سا راستہ ہے شاید کوئی افتاد پڑے
معکوس نے گلابی دی چالاک نے کھائی سے پڑیا بیہوشی کی نکالی جام مین ملا کر کہا ملکہ پیو
ایک سانس مین پیا معکوس بہت خوش ہے پوچھتی ہے کیون شعبدہ سامری کتنے دنون کی
عمر بڑھیگی چالاک نے کہا ہر جام مین سو برس تمکو کئی جام پلاؤنگی حکم ہے سامری کا کہ ہزار
برس عمر بڑھادو یہ کہکے جام ہاتھ مین دیا نگاہ ملا کر ایک تان ماری معکوس نے کہا اے

شعبدہ سامری کیا کہنا دل تمنے خوش کردیا اعضائے جسمی کو تکلفات سے بھر دیا یہ کہکر چاہا کہ جام کو پیلون ایک تڑاقے کی آواز ہوئی جام ٹوٹا شراب زمین پر گری معکوس نے کہا ارے تو کون ہی چالاک نے نعرہ کرکے خنجر مارا معکوس ہنس پڑی کہا او نگوڑے مین جب ہی سمجھ گئی تھی سحر میرے کیونکر بگڑے ارے تم لوگ عیار عیاری بھی کرتے ہو سحر بھی جانتے ہو چالاک کے پانون زمین نے تھام لیے رنگ و روغن عیاری کا اڑ گیا کنیزون کو آواز دی کہ ارے اس مکار کو لے جاؤ پانچ سات کنیزین اندر آئین دیکھا ایک عیار کے پانون زمین تھامے ہوئے ہی معکوس بیٹھی ہنس رہی ہی کنیزون نے پوچھا واری یہ کون ہی میان کہان سے آیا کہا صاحبو کیا کہون اس نگوڑے مونڈی کاٹے نے میرے سحر بگاڑے شعبدہ سامری بنکر سامنے آیا کیا کیا باتین سنا ئین مین پہلے ہی پہچان گئی تھی یہ سحر تو مین نے پہلے ہی کر لیا تھا کہ جو کوئی مجھکو کھلائے پلائے حال پہلے ہی کھلجائے معکوس نے کہا تم اسکو لیجا کر قید کرو مگر خبردار اسکے دام مکر مین نہ پھنسنا اب کنیزین چالاک کو لیکر نکلین سمینہ جادو سب کی افسرہ ہی ایک خیمے مین لا کر چالاک کو قید کیا سمینہ خود دروازے پر بیٹھی ایک دو گھڑی کے بعد سمینہ کے کان مین آواز رونے کی آئی اسنے پردہ اٹھا کر دیکھا چالاک رو رہا ہی سمینہ نے کہا میان چالاک کیون روتے ہو تمکو کچھ خوف نہ آیا اتنی بڑی ساحرہ پر جا پڑے یہ نہ سمجھے کہ یہ مقابلہ لشکر حیرت مین آئی ہی مجھکو تو سمجھ لیا ہی چالاک نے کہا بی سمینہ بیٹھ جاؤ تو مین اپنے دل کا حال کہون سمینہ بیٹھ گئی چالاک نے کہا ہمکو تو یہ ملکہ نے گرواد یا ہی سچ ہی ہم حیرت کو پکڑ لا دینگے اگر نعمان و حیرت کو پکڑ لیا سارا لشکر بیکار ہی سب گھبرا کر بھاگ جائینگے کوئی ایسا نہین ہی کہ آپ کے لشکر سے مقابلہ کرے سمینہ نے کہا ای چالاک اگر تو ایسا کرے تو بادشاہ بھی تجھسے راضی ہونگے بادشاہ کی حیرت پر جان جاتی ہی آٹھ پہر رویا کرتے ہین فرماتے ہین صاحبو مین کیا کرون میرا دل نہین مانتا آٹھ پہر یہی جی چاہتا ہی کہ چیخین مار مار کے روؤن یا کسی جنگل مین نکل جاؤن کیونکر حیرت کو سمجھاؤن اس سرکش کو ہمارا کیونکر خیال ہو دمبدم رنج و ملال ہی ہر وقت ایک کیفیت ہی کس شے کو دیکھکر دل بہلاؤن یا قبر مجنون پر جا کر پوچھون انسے دریافت کرون کہ کوچۂ عشق کی کیا راہین ہین یا خود اس ظالم سے دامن پکڑ کر پوچھونگا کہ ہمارا بالکل خیال نہین اپنی تو اصل مین یہ کیفیت ہی کیا کہین کہ کیا حالت ہی نظم

اٹھے ہی تیرے بزم سے سب اشکبار ہو ... وہ یار رہ گئے کہ جو تجھے غش پڑے ہوے
نالون سے میرے ہلگئے رنگین ادا ہے دم ... بلبل کو سنکے کان گلون کے کھڑے ہوے
بے نشۂ شراب محبت نہ جا ئینگے ... ساقی کے در پر آتو ہین ہم بھی اڑے ہوے
ٹھیک آئی تن پہ اپنے قبائے برہنگی ... باقی لباس چھوٹے ہوے یا بڑے ہوے
جو بچ گئے ہین جنبش مژگان یار سے ... اترے کے نیچے حشر مین ہونگے کھڑے ہوے
دیوانگان عشق جو زینت پسند ہون ... سونے کی بیڑیون مین ہون ہیرے جڑے ہوے
بے مہر یار کا نہ گلہ ہم سے ہو سکا ... پھوٹے نہ تیرے جو دلین پھپھولے پڑے ہوے
کشتون کی طرح زیست مین تیرے نیازمند ... شمشیر ناز سے مرے بیدم پڑے ہوے

اُٹھنے نے کیا ہی جو صورت سے آشنا
باتون مین اُنکی ہو گئے عاشق غریب قتل
روز وصال آنکھون کو اپنی دکھائیگا
ساقی کی سنجیدگی نے کیا خاتمہ بخیر
اب پاؤن رکھکے وہ نہین چلتے زمین پر
بوسہ جو خال لب کا لیا یار نے کہا
نہ فکر شعر ہی نہ وہ مضمون تلاشیان

گردن مین اُنکی ہاتھ ہین اُنکے پڑے ہوے
تلوار کیطرح جو وہ منھ کے کڑے ہوے
روز شب فراق کے لچھن جھڑے ہوے
خم کے تلے ہین میکدے مین ہم اڑے ہوے
اک اک کڑے کے ساتھ ہین دو دو جھڑے ہوے
اس تل کا تیل بیچکے ہو چلنے لگڑے ہوے
آتش سے تو نہین نہین خواجہ اڑے ہوے

بادشاہ کو یہ بیقراری رہتی ہی اگر تو حیرت کو گرفتار کرلاویگا تو شہنشاہ بہت خوش ہونگے دولت دنیا سے نہال کردینگے چالاک نے باتین کرتے کرتے حباب ہاتھ مین رکھا جب یہ باتون مین خوب مصروف ہوئی چالاک نے حباب ماردیا یہ بیہوش ہوئی چالاک نے ہتھکڑیان نکالین ہاتھ مین ہمیشہ کے پہنا مین رنگ و روغن عیاری کا نکالکر اسکو اپنی شکل بنایا آپ اسلی صورت بنکر تیار ہوا گھگے مین گیند عیاری کا ٹھونس دیا اسی کی شکل بنکر باہر نکلا کنیزون نے پوچھا حضور کیا تھا کہا منت کرتا تھا کہ ہمین قید سے رہا کردو بھلا مین ایسی باتون کو کب مانتی ہون یہ کہکے چالاک اپنے مقام پر پہنچا کبھی کنیزون سے کہا تم بھیجو ذرا لشکر کی خبر لے آئین اور سیطرف پھر اچھا رجانب دیکھا تیاریان ہورہی ہین صبح کے سب اشتیاق مین ہین لشکر حیرت سے حاضر باش و ناظر باش کی صدا آتی ہی نعمان طلایہ پھر رہی ہی ہر طرف یہی ہنگامہ ہی کہ صبح کو مقابلہ ہی دیکھین یار و کیا گذرے فلک تفرقہ پرواز گردون لجباز لشکر کو شکست دے کسکو فتح نصیب ہو یقین ہی حیرت بھی خوب لڑیگی معرکہ عظیم پڑیگا ہمارا بادشاہ مغرور بھی مین طاق شہرہ آفاق اگر زبان ہلادیگا طبقات زمین آسمان پر پہونچادیگا کئی مرتبہ چالاک نے ارادہ کیا کہ مین بارگاہ مغرور مین جاؤن مگر لوگون کی زبانی سنا کہ شب کو اُنکی ملاقات کو کوئی نہین جاتا دربار برخاست ہوگیا اسی سوچ مین چالاک تھا کہ ستارہ سحری آسمان پر چمکا مرغ سحر کی آواز آئی تمام ساحر پوچھے پاٹ کو شوالون مین جانے لگے گھنٹہ ناقوس کی صدا آئی لشکر طرف میدان کے روانہ ہونے لگے چالاک نے آکر کنیزون سے کہا تم لوگ قیدخانے کے دروازے سے کہین نہ جانا مین ایک انتظام کرلون تو آتی ہون سب نے کہا آپ مالک ہین چالاک ایک طرف کو روانہ ہوا ایسے مقام پر آکے ٹھہرا کہ میدان کارزار کا احوال معلوم ہو کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی دونون لشکر میدان کارزار مین آئے صفین جمین نقیب نقابت کرکے ہٹے ملکوس نے اپنا طاوس بڑھایا قریب تخت مغرور آئی عرض کی اجازت میدان مغرور نے کہا اے ملکوس اور ساحر کھڑے ہین میدان مین جائینگے تم نہ جاؤ ملکوس نے عرض کی اے شہنشاہ بھالی کی صورت آنکھون کے سامنے پھر رہی ہی رات کو عیار نے کام تمام کردیا ہوتا مین نے انتظام اپنا کر رکھا تھا جام ٹوٹ گیا اب میدان سے پلٹکر اسکو قتل کرونگی مغرور نے کہا مین دیکھ رہا ہون تم جاؤ اگر حیرت میدان مین آئے تو خبردار مقابلہ نہ کرنا ملکوس نے کہا ایسا ہی ہوگا بعد اجازت لیکر میدان مین آئی سراپا میدان کا دکھایا عجائب و غرائب سحر

اپنے ایجاد کردہ دکھاتے پکار کر آواز دی ای ملازمان ملکہ حیرت جسکو تمنا مرگ کی ہو ہمارے
مقابلے مین آئے اور ہمارے سحر کا جواب دے ملکہ حیرت جادو نے طرف نعمان کے دیکھا ملکہ
نعمان نے ایک کنیز کو اشارہ کیا تیز رو اسکا نام ہی تیز رو چمک کر درمیان سے کنیزون کے نکلی جواب
دیا کہ او مغرور سہم آ ہو نچے ملکہ حیرت کے ملازمان کامل کو کیا ضرورت ہی کہ تجھ ایسی فاحشہ کے
مقابلہ مین آئین مین ایک کنیز ادنی ہون تیری سرکوبی کو کافی ہون یہ کہتی ہوئی سامنے معکوس
کے پہونچی آپسمین سحر ہونے لگے معکوس نے جب دیکھا کہ کنیز نے دو چار سحر دفع کیے اور یہی
چاہتی تھی کہ معکوس کو زخمی کرے کئی مرتبہ برق چمکائی تلوارین گرائین معکوس نے اشارون مین دفع
کردین ایک مقام پر چلا کر بڑھتی تھی کہ کنیز نے سحر کیا کہ طاؤس اسکا مارا گیا طاؤس کے مرتے ہی معکوس
کو غصہ آیا اُسی طاؤس کا سر پھینک مارا سینے پر کنیز کے پڑا توڑ کر پشت کو پار گذرا غصے مین معکوس نے
ایک دو پتھر مارا شعلہ بھڑک کر آسمان سے گرا لاشہ کنیز کا جلکر خاک ہوا نعمان کو بہت ناگوار گذرا چاہا
کہ جا پڑون حیرت نے منع کیا کہا ای نعمان یہ ساحرہ زبردست ہی مین خود اس سے مقابلہ کرونگی
سلسلہ جادو ایک کنیز پہلو سے ملکہ حیرت کے نکلکر سامنے آئی ملکہ حیرت سے دست بستہ عرض
کی یہ لونڈی آپ کی جاکر مقابلہ کریگی حیرت نے آنکھون مین آنسو بھر کر کہا ای سلسلہ جادو اگر یہی
سلسلہ ہی تو ہم مجبور و ناچار ہین اس بادشاہ کے مقابلے کو ہمارے شہنشاہ ہوتے ابھی زمین و آسمان
متزلزل و متحرک ہو جاتے مغرور کو مزا ملتا کہ سحر اسکا نام ہی مگر مصلحت سمجھکر مقابلہ کرنا یہ ساحرہ بلائے
روزگار ہی مین چند ساعتین دیکھ رہی ہون ہمارے شہنشاہ نے یہ بھی ایک امر قرار دیا تھا کہ جب
دشمن سے مقابلہ کرو ساعت نیک و بد دیکھ لو از روئے ستارہ شناسی کے مجھکو ثابت ہوا کہ بعد اس ساعت
کے جواب شروع ہوگی ستارہ معکوس کا گردش مین آئیگا تو اُٹھنے مرنیکا ارادہ نہ کرنا دو گھڑی ٹال دے
سلسلہ نے عرض کی واری پیر اسلسلہ جادو نام ہی اگر زنجیر بیری پڑگئی پھر کیا ہیچ سلسلہ کی ہتھکڑیان
ہاتھون مین بیڑیان پاؤن مین مثل قیدیان مصیبت کے اسی جنگل مین دوڑتی پھرے شخص یہ کہے
کہ یہ سحر انکا ایکے مر جائیگی ملکہ حیرت نے کہا اُسکے سامنے یہ عجائب و غرائب نہ چلینگے اُسکے
سامنے سحر کرنا مشکل ہوگا کیسا ہی ساحر جائیگا پاگل ہوگا کہتا مین سلسلہ جادو کو سمجھا دین سلسلہ
مقابلہ معکوس مین آئی جیسے ہی معکوس نے سحر کیا سلسلہ جادو نے سلسلہ اپنے سحر کا شروع
کیا یعنے ایک بال اپنے سر کا توڑ کر جھٹکا دیا زنجیر آہنی بنی وہ زنجیر پھینک ماری وہ زنجیر کمر پر معکوس
کے پڑی مغرور نے وہان ہاتھ ملایا برق گری زنجیر کئی ٹکڑے ٹکڑے ہوئی وہی موئے سر تھا
کہ میدان مین اُڑتا پھرتا تھا حیرت نے نعمان سے کہا اور مزہ دیکھیے معکوس خود زبردست ہی
مغرور بھی مدد کر رہا ہی اُسی نے زنجیر کو سلسلہ کی جلایا نعمان نے بڑھکر آواز دی ای شہنشاہ کیا
کہنا بادشاہ بنگالہ ہو کنیز پر کیا خوب سحر کیا زنجیر کو بڑے لطف سے جلایا مغرور نے پکار کر آواز دی
ای معکوس ہوشیار رہنا نعمان طعن کرتی ہی بابد وقت اب دخل نہ دینگے وقت پر سمجھ لینگے آج
بی حیرت کہان ہیں انکی لطف سحر وہ ہی کہ قفس آہنی بنے اُس قفس مین بی حیرت جا بیٹھیں معکوس
نے کہا مین مصلحت ہوشیار ہون حضور دخل نہ دین کنیز کی سرفروشی ملاحظہ فرمائین سلسلہ نے

دو سرا ہوے سر تو ٹا ہر چند جھٹکے دیے زنجیر آہنی نہ ٹوٹی معکوس نے ہنسکر کہا بی سلسلہ تمھارے سحر کا سلسلہ ٹوٹا ہر چند سلسلہ نے چاہا زنجیر سحر بناؤن زنجیر نبنی معکوس نے جھک کر سحر کیا ایک تلوار گری سلسلہ کے دو ٹکڑے ہوے اور لاشہ بھی جلا دیا حیرت کو بڑا قلق ہوا تخت سے اُترنے لگین قصد کیا کہ مین مقابلے مین جاؤن نعمان نے کہا واری مین نہ جانے دونگی پہلے مین جا کر مقابلہ کرون جب مجھسے کچھ نہو سکے تب حضور کو اختیار ہی حیرت نے کہا ای نعمان یہ میرے گئے کچھ نہوگا پہلو مین تخت کے ایک کنیز کھڑی تھی اُسنے قدمون پر سر رکھدیا کہا واری واسطہ سامری و جمشید کا آپ اپنے کو مخفی کرین مین آپ کی شکل بنکر جاؤن بی معکوس کو الٹا سحر دکھاؤن اگر جاتے ہی نہ مار لون تو تنخواہ نہ لیجیے گا اس طرح منت کرکے اُس کنیز نے کہا حیرت نے طرف نعمان کے دیکھا نعمان نے کہا یہ بھی تماشا دیکھ لیجیے آخر مین دیکھا جائیگا اسکے بعد لونڈی اُڑ گئی حیرت نے ایک چٹکی خاک کی اپنے اوپر ڈالی ہر چند کہ ملکہ حیرت تخت پر بیٹھی رہین مگر نظر مردم سے غائب ہو گئین اُس کنیز نے اتنے عرصے مین آڑ مین کھڑے ہو کر اپنی صورت ملکہ حیرت کی بنائی اور للکار کر آواز دی او معکوس کیون بلبلاتی ہی منم ملکہ حیرت جادو زوجہ افراسیاب بادشاہ طلسم ہوشربا معکوس نے جو حیرت کو آتے ہوے دیکھا قہقہہ مار کر ہنسی کہا ملکہ عالم یہ وقت ہی کہ آپ خود میدان مین پیدل آئی ہین ایک طاؤس تو بنا لیجیے حیرت نقلی نے جواب دیا تجھ ایسی فاحشہ کے سامنے سوار ہونے کی کیا ضرورت ہی یہ کہکر مین ہاتھ ڈالا ایک ترنج سبز نکالا مغرور بھی بہ نگاہ غور دیکھ رہا ہی کہ حیرت نے کہا ای معکوس اس ترنج کو روک یہ وہ سحر ہی کہ ہماری لونڈیان کرتی ہین ورنہ منجملہ روکنا تمھارے بادشاہ بھی شریک ہو جائین یہ کہکر وہ ترنج سبز پھینکا معکوس نے ہمت سے سحر پڑھے سمجھی کہ یہ ترنج سحر حیرت جادو ہی اسمین سے بڑی بڑی چیزین نکلینگی جیسے ہی ترنج قریب سینہ کے آیا ہاتھ مارا ہاتھ مارنا تھا کہ ترنج پھٹا پانی کی چھینٹین اُڑین وہ چھینٹین منہ پر پڑین معکوس چرخ کھا کر گری اُب حیرت نقلی نے نعرہ کیا منم مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو مثل برق کے تڑپا اس جلدی مین خنجر مارا گویا بجلی چمکی خنجر شکم پر پڑا شکم چاک قصہ پاک اتنی بڑی ساحرہ کا مرنا اندھیرا چھا گیا مغرور نے کہا ارے یہ کیا ہوا چالاک تو قید خانے مین ہی اُسی اندھیرے مین چالاک غائب ہوا حیرت تو تخت پر اُچھل گئی کہا کیون نعمان چالاکی اس کمبخت کی دیکھی ساحر کی کیا حقیقت ہی کیونکر قید سے چھوٹا اسکی عیاری کی کیا بات ہی عیاری ہی کہ کرامات ہی کیا کار نمایان کیا نعمان نے کہا واری حقیقت یہ ہی کہ آپ کے نام پر جان دیتا ہی حقیقت مین قید سے کیونکر چھوٹا میان کیونکر آیا جب اُسنے کہا تھا کہ آپ مخفی ہو جائیے مین سمجھ گئی تھی کہ یہ چالاک ہی یہ بھی آگاہ تھی کہ بلا کا بیباک ہی جو کہتا ہی وہی کرتا پھر تھوڑی دیر کے آواز آئی کشتی مرا نام من معکوس جادو بود اب جو روشنی ہوئی مغرور نے دیکھا لاشہ معکوس تڑپ تڑپ کر ٹھنڈا ہوا کوئی میدان مین کسی کا نام نہین حیرت اپنے تخت پر ہنس رہی ہین مغرور نے غصے مین حکم دیا ہان یارو لینا چار لاکھ ساحر کا لشکر لینا لینا کہکر بڑھا حیرت نے کہا ای نعمان غضب ہوا لشکر نے بلوہ کیا نعمان بڑھی ادھر کے ساحرون نے ترنج و نارنج مارے

لگ ہاے برگرائے لشکر حیرت کے سبت لوگ مارے گئے حیرت کڑک کر تخت سے اُٹھی نعمان بھی
بڑھی حیرت لشکر مغرور پر گری برق خندہ ہنگ گئی ہزاروں کے سر اُڑا دیے لاشے سب کے چلے
ایک برق ہی کہ تڑپ رہی ہی جس غول پر گری دو سو کو کاٹ کر بلند ہوئی چار سو کے سر اُڑا دیے
کفیل جادو ایک ساحر زبردست ہی اسنے جو لشکر دیکھا کہ بارہ چودہ ہزار ساحرون کے سر کٹ گئے
اسنے گولہ مارا برق کڑک کر گری تھی گولہ جو پڑا برق کے کئی ٹکڑے ہوے برق کے بیچ سے
ماہ آسمان حسن وجمال بدرنگ و بوے گل حدیقہ کمال گوہر دریاے عصمت وعفت صاحب شوکت
ولیاقت ملکہ حیرت بصد رعنائی ظاہر ہوئین کفیل نے آواز دی ای ملکۂ عالم آپ کا سحر دیکھا بھالا
آپ معشوقہ شہنشاہ بنگالہ ہم آپ کا پاس کرتے ہین کہیے دیوانہ بنادون ملکہ حیرت کسی قدر اسکے
سحر سے گھبرائی ہین مگر زمین پر گرین اب جو کفیل کی نگاہ پڑی ایک محبوب پری پیکر آنکھین بلاے
جان غنچہ دہن سیمتن رشک لیلی دیکھنے والا مجنون ہو جنگل مین سر ٹکرائے اُنکا عاشق آفت سے
نجات نہ پائے کفیل سراپا کو دیکھنے لگا ملکہ نے اول ہاتھ سے ایک طائر چھوڑا وہ طائر گرد سر کفیل
پھرا خوب زمزمہ سرائی کی اب کفیل کے ہوش اُڑے طائر کو دیکھ رہا ہی مغرور صفون پر گرا ہوا ہی
اسکو خبر نہین کہ کیا ہو رہا ہی کفیل کے طائر کو دیکھا ہوش اُڑے اُسی کی طرف متوجہ ہی دل سے
اُسکی زمزمہ سرائی کو سن رہا ہی جب حیرت نے دیکھا کہ طائر پر یہ متوجہ ہو چکا اپنے موتیون کے
مالے سے ایک گوہر بے بہا نکالا طرف کفیل کے پھینکا کفیل کانپنے لگا ہونٹون پر خشکی آنکھون مین
تری حواس مین ابتری آہ سرد دل پر درد سے نکلی ایک آہ کرکے پکارا سبحان اللہ شہنشاہ حسن خوبی
وای رنگ و بوے گل حدیقۂ محبوبی یہ عاشق صادق مرتا ہی اپنے کو مطعون و بدنام کرتا ہی تم مین
گلفرین کہ جمال باکمال کو دیکھکر شیدا ہوا دل نزدو منزل مین شوق وصل پیدا ہوا یہ کہکر جھوما جھولی
اُتار کر پھینکدی یہ اشعار عاشقانہ زبان پر جاری تھے نظم

آگے ترے مسیح کے منہ مین بھی زبان نہین
پرواتو نکو جلائینگے کہکر سنگ وہما
موجود ہی کسنا اگر نردبان نہین
پہنچی نگاہ اُنکی ہی صیاد کی کمین
سنگ رعان سے کم مری عمر رواں نہین
طاق بلند پایہ سے گھٹتا ہی آسمان
گرچہ ترا حسین ہی مگر انداز غوان نہین
زانو وہ آسمنے مین جسمین جانگ
کب مینے خوب کے اوپر نشان نہین
کس وحشت مین کہا قضا نے مرا گلہ
کسکا بلند بام سے یان آستان نہین
آتش ہی بہر مند حسین مرض سے نزع

اُس غیرت پری کا فسانہ کہان نہین
شمعین ہین سوز غم سے استخوان نہین
کٹ جائے وہ زبان جو کہے شمع یار لو
اُسکی شکار کی ہی حجاب نشان نہین
بوسہ غزیزہ جسے کرے تو ہزار حیف
کلفی و تاج یار ہی یہ کہکشان نہین
بعد فنا کھلیگی تجھے قدر زندگی
ساقیین تری وہ شمعین ہر جسمین ہین وہ ہو
ای دل نہ بیقرار ہو موقوف وقت ہی
گرد و غبار بعد اثر کاروان نہین
رکھا ہی جب سے بیٹھے تری راہ مین قدم
اس خوان پہ وہ کون ہی جو میہمان نہین

تجھسا کوئی زمانہ مین معجز بیان نہین
وہ بزم کونسی ہی کہ یہ داستان نہین
عاشق کو دور جان نہ ای ماہ پشت بام
ہرگز دہان یار سے باہر زبان نہین
معلوم کچھ نہین کہ چلے جاتے ہین کہان
کتے سے تیرے پہلو غریب استخوان نہین
دو چار زخمیون کا کبھی ہونا ضرور ہی
کوڑی کے مول بکنے کے یہ استخوان نہین
بخت بلند رکھتے ہین گردن بلند لوگ
لعل یمن مین قیمت یوسف گران نہین
ہر جبین کا عرش کے اوپر دماغ ہی
ان لعبتون کو رتبہ سنگ نشان نہین
یہ اشعار عاشقانہ پڑھکر

جیسے اچھے عاشقان صادق مبہوت ہوتے ہین اسطرح تھرایا پیشانی پر پسینا بھی آیا گلچین گلشن جمال رکا کرتا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھر رہا ہے جو حال جہان آرا کو جو دیکھتا ہے سودا بڑھتا جاتا ہے ملکہ حیرت نے ہنسکر پوچھا کیون بھیا مزاج کیسا ہے کفیل نے سنکر جواب دیا مین غلام تابعدار ہون حیرت نے کہا ای کفیل افسوس کا مقام ہے تم ایسا چاہنے والا ملے اور غنچہ آرزو نہ کھلے مغرور جادو بادشاہ بنگالہ ہمارے قتل پر آمادہ ہو کر آیا ہے اگر ہمین چاہتے ہو تو اُس بھیا کا سر لاؤ ورنہ مرد ہمکو قتل کریگا ہمارے خون سے ہاتھ بھر لیگا تمسے دیکھا جائیگا کہ ہمارا لاشہ خاک و خون مین غلطان ہو کفیل نے کہا کیا مجال مغرور کی کیا حقیقت ہے ملکہ حیرت نے کہا وہ حقیقت مین مغرور ہے عقل و فراست سے بہت دور ہے جلد اُسکا سر لاؤ پھر ہمارے ساتھ شادی کرو کفیل غصے مین پلٹا کنیز نے حیرت کی بڑھکر گلے مین اُسکے موتیون کا مالا ڈالدیا فخر کرتا ہوا چلا کہتا تھا میری آبرو بڑھی موتیون کا مالا معشوق نے دیا مغرور رکھڑا ہوا اثر رہا ہے ہزارون کو جلا کر خاک کیا جدھر سحر کرتا ہے ہرے کے ہرے بیکار ہوتے ہین سوار اپنی غربت پر روتے ہین کہ دیکھا اسنے کفیل تیغہ کھینچے ہوے آتا ہے چہرہ سرخ آنکھوں مین اُبلی ہوئی تلوار کو جنبش دیتا ہوا دل پر ہاتھ رکھے ہوے دور ہی سے پکارا کہ کیون بے مغرور بھیا تو ہمارا ہی بدخواہ کیون دشمن ہوا یہ کہکر تیغہ کھینچکر جا پڑا کئی ہزار جادوگر مارے مغرور ہان ہان کر رہا ہے کہتا ہے ارے کچھ دیوانہ ہوا ہے کیون اپنے آپ سے باہر ہے دیکھ مارا جائیگا اپنے حواس درست کر کفیل تیغہ پکڑے جا پڑا ہاتھ تلوار کا مغرور پر مارا مغرور نے کئی وار روکے جب دیکھا یہ نہین مانتا سحر کرکے گلا ای پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھینکر پھینکدی ایک طمانچہ مار دیا اس زور سے طمانچہ پڑا کہ کفیل چرخ کھا کے گرا بیہوش ہوا مغرور نے چاہا سر کاٹ لون اور ساحرا اسکے مصاحب وغیرہ چلائے ہان ہان شہریار آپ کیا کرتے ہین کفیل کی لغالت کیجیے بیہوشی مین اسکو نہ قتل کیجیے وہ اپنے ہوش مین نہین ہے اسپر لی حیرت نے سحر کیا ہے پہلے اسکو ہوشیار کیجیے دیکھیے کیا باتین کرتا ہے یہ سنکر مغرور نے کفیل کو ہوشیار کیا آنکھ جو کفیل کی کھلی آنکھ کھولتے ہی ایک چیخ ماری اور بیقراری مین پکار اُٹھا نظم

تا غمش در دلم قرار گرفت
دل ما را زما بکار گرفت
دل بیک رنگ خویشتن را نازم
چشم آئینہ ہا غبار گرفت
جوش بیگانگی چنین افروخت
نتوان خو بہ روزگار گرفت

برگ گل شعلہ در کنار گرفت
سرو رفتار غنچہ گفتار
خویش را تنگ در کنار گرفت
بوفاے سرشک خود نازم
الفت و دلبستگی عیار گرفت
تا شدم خاک راہ یار ...

جو لیش آتش زگل شمیدہ الست
چہ قدر از تو اعتبار گرفت
ہستو دیگر چہ مے توان گفتن
کہ گلاب از گل مزار گرفت
الحذر را الحذر زسادگی
اعتبار من اعتبار گرفت

نام حیرت کا لیکر رونے لگا پکارتا تھا ای جان جہان و ای آرام دل مشتاقان تمہ دلھن بنی بیٹھی ہو گی مین نیمان گرفتار دام مصیبت ہوا مغرور گھبرا گیا سمجھانے لگا بھائی کون حیرت حیرت جادو میری معشوق ہے تم نہ نام لو بڑی بدنامی کی بات ہے ایسا نہو ہے رفتہ رفتہ خبر اُڑے دشمن اگر سن پائین تمام دنیا مین مشہور کرین کہ جسپر آقا عاشق ہین اُسی پر نوکر بھی عاشق ہوا لوگ بدنام کرینگے کفیل گالیان دینے لگا کہتا تھا کیون بے اپنا سر کاٹ کر مجھکو نہین دیتا اُلٹی سیدھی

پامین بناتا ہی اُٹھا کہ مغرور کو مارون اگر مغرور ہاتھہ نہ پکڑے تو طمانچہ مارا تھا کہ مغرور کا سر اُڑ جاتا مغرور
نے پھر سحر کرکے بیہوش کیا چاہا گلے سے موتیون کا مالا اُتارون رشتہ نہین ٹوٹتا ڈر ہی کہ رشتۂ عمر شکستہ
نہو مغرور ٹھہر جاتا ہی ساتھہ والون سے کہتا ہی یارو مین کیا کرون لیجا کر اسکو قید کرو یہ کہکر ہتھکڑیان و
بیڑیان پہنا مین ساحر کشان کشان کفیل کو لیکر طرف قید خانے کے چلے زنجیرین پہنے ہوے غل مچایا
تھا مغرور کو اسقدر گالیان دیتا تھا کہ سننے والے کانون پر ہاتھہ رکھتے تھے کہتے تھے اے کفیل بس
شاہ کے حال پر رحم کر دا ایسے کلمات نہ کہو سب لوگ بُرا کہتے ہین عجب رنگ کا سحر حیرت نے
کیا خوب شہنشاہ ذلیل ہوے میان کفیل خوب کفیل ہوے جب قید خانے مین کفیل کو پہونچایا
زبان مین سوزن دیا گیا ہی بول نہین سکتا سر دیے دے مارتا ہی لیکن مغرور یہ حال مصیبت مآل دیکھکر
غصے مین چلاتا ہوا بی حیرت نے بڑا شعبدہ دکھایا دیکھو تو کیا آفت برپا کرتا ہون یہ کہکر صفون کو
گراتا ہوا غل مچاتا ہوا حیرت کو پکارتا ہوا کہ اے ملکہ عالم یہ سحر مجھپر کیجیے تو مناسب ہی کفیل بیچارے
کی کیون جان لی آپ کو مجھسے مقابلہ کرنا چاہیے مین حریق آتش اشتیاق و غریق لجہ فراق اسیر
طرۂ گیسو ذبح خنجر ابرو ہون را مین ہجر کی یہ مشکل کٹتی ہین عجب صورت ہی اب یہ کیفیت ہی نظم

می ندانی تا قیامت راز ما	نقش بر لوح دل انداز ما	بے حجت تیر از نگاہ چشم
بر زمین پر می کشد پرواز ما	در تغافل صید دلہا می کند	شیوہ ہا دار د شکار انداز ما
ما امانت دار نقد و حدیم	در دل عالم نہ گنجد راز ما	بستہ ایم از بے نیازی صف اسیر
سینہ صافی ترک تیر انداز ما		

ادھر سے بی حیرت لڑتی ہوئی آتی ہین ہزارون کو دیوانہ کرکے
مارا سیکڑون کو للکار لیا ہزارون کو ایک اشارے مین مار لیا کہ مغرور نے ایک گولہ مارا آسمان سے
ہزارون طائر زمزمہ سرائی کرتے ہوے پیدا ہوے نغمہ سرائی کرنے لگے کچھ اشعار عبرت پڑھتے
تھے کبھی عشرت کا ذکر کبھی مذمت دنیا کی غرض ایک جھونکا بھی ہوا کا چلا حیرت کو ایک سناٹا سا آیا
تھا کہ حیرت نے دستک دی ایک مرغ سفید آسمان سے پیدا ہوا طائرون نے چاہا مرغ کو دیکھا تھا کہ
وہ مرغ مثل بلاے مبرم اُن طائرون پر گرا جسکو پکڑ لیا اسکو چیر پھینکا وہ طائر جس جگہ گرا صدہا ملازم
مغرور کے جلگئے جب دس پانچ طائرون کو مرغ نے چیر کر پھینکا ہزار دو ہزار ملازم مغرور کے جلے
تو اسنے اپنے سحر کو آپ ہی دفع کیا طائر غائب ہوے مرغ بھی اُڑتا ہوا چلا گیا مغرور نے جھلاکر
کہا معشوق سرکش سے مقابلہ ہی دیکھون تقدیر کیا دکھاتی ہے یہ ظالم کیونکر ہاتھ آئے کون سا وقت
بد تھا کہ جو اسپر طبیعت آئی تقدیر نے یہ پریشانی دکھائی گھر بار چھوٹا عشق خانہ خراب نے ہمکو
یون لوٹا یہ کہکر کچھ انگلیون پر شمار کرنے لگا حیرت نے اتنے عرصے مین نصف لشکر پامال
کر ڈالا ہزارہا ملازمان مغرور دیوانہ وار وحشی مثال سر ٹکراتے پھرتے ہین کبھی منھ کے بل
گرتے ہین کوئی اشعار عاشقانہ پڑھتا ہی کوئی اپنی حد سے گذر نہین بڑھتا ہی مغرور انپر سے سحر
اُتارتا ہی جو زیادہ بے اعتدالی کرتے ہین اُنپر گولے مارتا ہی ہزار دو ہزار کے سر کچھ
بھاگے بعضے اسی پر غصے مین جا پڑتے ہین چاہتے ہین اسکو گھیر کر مارین مغرور انکی چوٹ بچا کر
کھاتا ہی سامنے سے ہٹ جاتا ہی پھر طرف ملکہ حیرت کے جھپٹا ایک گولہ طرف حیرت کے پھینکا

آسمان سے ایک نازنین زمین پر آئی حیرت نے چاہا منھ پھیر دن مگر نہوسکا وہ نازنین سامنے ملکہ حیرت کے آکے ناچنے لگی یہ اشعار عاشقانہ گانے لگی نظم

خدا بخشے صنم جنکے لیے مجھکو یاد کرتے ہین — دعاے مغفرت میرے لیے جلاد کرتے ہین
بہار رنگ گلبرگ غزالی یاد کرتے ہین — جرس کی طرح سے واماندگان فریاد کرتے ہین
نوازش مجرمان عشق کی جلاد کرتے ہین — خدا اجر انکو دے اسکا اسیر آزاد کرتے ہین
بلاے جان ہین پتلے خاک کے بیداد کرتے ہین — پری کو بند شیشے مین یہ آدم زاد کرتے ہین
خدا محفوظ رکھے دل کو ان زلفون کے سودے سے — گرفتار بلا یہ سلسلے آزاد کرتے ہین
قفس مین جسم کے مرغ دل اپنا سر پٹکتا ہی — کسی پازیب کے دانے کہین فریاد کرتے ہین
قد موزون رخ رنگین دکھا قمری و بلبل پر — قیامت سرو گلہاے چمن بیداد کرتے ہین
عجب کیا ہی جو بوسے تو مین پیشانی محبوب کے — توجہ کسقدر شاگرد پہ استاد کرتے ہین
خدا جانے یہ آرایش کریگی قتل کس کس کو — طلب ہوتا ہی شانہ آئینے کو یاد کرتے ہین
یہ شاعر ہین یا الہی یا مصور پیشہ ہین کوئی — نئے نقشے نرالی صورتین ایجاد کرتے ہین
بتون کے عشق نے آخر دکھایا دل کو انکے بھی — برہمن پردہ ناقوس مین فریاد کرتے ہین
نبرد عشق مین اللہ حامی ہی غریبون کا — پیادون کی سوار غیبیان امداد کرتے ہین
قدم رہتا ہی ثابت جسکا اس سختی دوران مین — بہادر ہین وہی سر قلعۂ فولاد کرتے ہین
زبان سے اپنی دیوانہ کہا ہی ماہرو مجھکو — وہی ہوتا ہی جو صاحب کمال ارشاد کرتے ہین
کوئی ذرہ تو اسکا تا بدامن اڑ کے پہونچیگا — یہ مشت خاک تیری راہ مین برباد کرتے ہین
عجب نعمت عطا کی ہی خدا نے اہل غربت کو — عجب یہ لوگ ہین غم کھاکے دل کو شاد کرتے ہین
چھٹتے ہی کفن میلا ہوا جاتا ہی آتش — مرے [illegible] ویرانی لگی اسے آباد کرتے ہین

یہ اشعار اس نازنین نے اس دھن مین گائے کہ ملکہ حیرت جھومنے لگین حیرت کا مبہوت ہونا کہ مغرور نے دوسرا گولہ طرف آسمان کے پھینکا دیکھا ایک حبشن لباس عمدہ پہنے ہوے ایک قفس آہنی ہاتھ مین رقص کرتی ہوئی چلی آتی ہی اور جواب دیتی ہوئی کہ حاضر ہوئی شہنشاہ تکلیف نہ فرماوین یہ کہکر حبشن زمین پر اتری اس نازنین اول نے اور اشعار عاشقانہ کہوا انسانکی موت کا ذکر کچھ ناپایداری دنیا کی فکر لگا یک پکار اٹھی بند مخمس

ہمنے دیکھا ہی تواریخ مین اے اہل نظر — ہاتھ رکھے تھے سکندر نے کفن سے باہر — وجہ ہوا اسکی یہ ظاہر عقلا کے اوپر
یعنی وہ کہتا تھا یہ دست تہی دکھلا کر — زاد رہ ہیچ ندارم چہ تدبیر کنیم — سفر دور و دراز است و پا بیچ ہم

حیرت کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے نازنین نے گانے مین اور ترقی کی پکار اٹھی کہ شیخ سعدی کیا خوب فرماتے ہین فرد ہر کہ آمد عمارت نو ساخت + رفت و منزل بدیگری پرداخت دیکھیے کیا انقلاب ہوا بیان سے جسکے قلب تھراتا ہی ذکر سے کلیجہ منھ کو آتا ہی افراسیاب ایسا بادشاہ جلیل ہاتھ سے غیر ساحرون کے مارا گیا اب تک اسکے خون کا بدلا نہوا یہ جو نازنین نے بیان کیا حیرت جادو شوہر کا نام لیکے چیخین مار کر رو لی اس شدت گریہ مین اس حبشن نے قفس آہنی

سامنے کیا حیرت کانپتی ہوئی آنسو پونچھتی ہوئی بے اختیار قفس مین داخل ہوئین اُس جشن نے
کھڑکی بند کی پکار کر آواز دی ای شہنشاہ یہ قفس حاضر ہی کنیز زیادہ ٹھہرنے سے قاصر ہی مغرور
نے جو قفس اپنی ہاتھ مین جشن کے دیکھا بیتاب ہو گئے دوڑ اکتا ہوا او سیہ بخت اور انداز
پردہ ظلمات کیا کار نمایان کیا ہی تیرے نام سے پردہ ظلمات مین اندھیرا ہو جائیگا وہان کی
علداری تیرے سپرد کی تیرا مرتبہ بڑھایا جشن دعائین دیتی ہوئی آسمان پہ غائب ہوئی وہ قفس
ترکان ابر سوار وزیر اعظم کے سپرد کیا کہا دیکھو وہ عیار چھوٹا ہوا ہی مین بی نعمان کی بھی گرفتار
ہون تب دل کو آرام آئے نعمان نے جو یہ معرکہ دیکھا ملک گئی سحر کے ساتھ ستر ہزار جادوگر
مارے پڑے کے پڑے درہم و برہم کر دیے کسی مقام پہ نہ رکتی تھی مغرور کو ڈھونڈھتی چلی
جاتی تھی آخر دور سے آواز دی او مغرور کہان جاتا ہی مین بالک کو لیجانے دونگی جان
اپنی مٹا دونگی یہ کہکر نعمان نے ایک سحر کیا ترکان ابر سوار جو قفس لیے ہوئے جاتا تھا
چھو لکا رہوا کا چلا زمین کانپی ترکان ابر سوار کے کان مین آواز آئی صاحب کہان جاتے ہو
دیکھو تو مجھپر کیا مصیبت ہی اس سیہ رو کے ہاتھ سے مجھکو بچاؤ ترکان نے پلٹکر دیکھا اسکی زوجہ کا
تمام ہی تحر ہی شعبدہ باز بلا کی ساحرہ ہی دیکھا کہ تحرمہ کو ایک ساحر پکڑے ہوئے بوسہ بازی کر رہا
ہی ہر بار ازار بند پہ ہاتھ ڈالتا ہی تب یہ مچل مچل جاتی ہی ترکان کی آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا
پکارتا ہوا دوڑا او سیہ رو بد خو خبردار اسکے دامن عصمت کو ہاتھ نہ لگانا ورنہ بہت بچتائیگا قبیلے مین
تیرے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا یہ جھپٹ کے چلا تھا کہ مغرور کی نگاہ پڑی کہا ای ترکان
کیا کرتا ہی خبردار اسکے پاس نہ جانا ارے عقل سے سوچ تیری زوجہ کہان یہ ساحر کہان وہ گھر مین
بیٹھی ہی یہ کہکر جھولی پہ ہاتھ ڈالا ایک آئینہ چھوٹا سا نکالا اُس ساحر کو دکھا دیا آئینہ دیکھتے ہی
اُس ساحر پہ برق گری ساحر و عورت دونون جلکر خاک ہوئے ترکان نے سر پیٹ لیا
کہا ای شہریار یہ آپ نے کیا غضب کیا میری زوجہ کو بھی مار ڈالا مین اپنی جان دونگا مغرور
نے بڑھکر ترکان کو آئینہ دکھایا آئینے مین اسکو یہ آئینہ ہوا اپنے مکان کا نقشہ دیکھا گھر مین
اسکی زوجہ بیٹھی ہی کنیزین گرد بیٹھی ہین کنیزون سے کہ رہی ہی صاحبو نہین معلوم سفر مین ہمارے
وارث پر کیا گذری مغرور نے کہا کیون حال اپنی زوجہ کا دیکھا یہ آئینہ سامری کہلاتا ہی
تمام عالم کا حال اسی مین دکھا دون کسکی مجال ہی کہ تیری زوجہ کو گرفتار کرے وہ نعمان
کا سحر تھا ترکان کو تسکین ہوئی مغرور نے کہا قفس لیجا نعمان نے طمنچے زمین کے ہلا دیے
فوج کے افسر جن جن کے ہارے مگر چالاک نے جو یہ معرکہ دیکھا جہان کفیل قید تھا اُس
طرف چلا سو جادوگر بارے نگہبانی سنبھے تھے کفیل کی زبان مین سوزن ستھکیان بیڑیان
پہنے بیٹھا زنجیرین ہلا رہا ہی منھ سے تو بول نہین سکتا مگر اشارون سے یہ ثابت ہی کہ جسم ستکا
تو بھر رہا ہو چاہتا ہی قید توڑ ڈالون زبان سے سوزن نکلے تو مغرور کا غرور نکالون چالاک
ساحر بنا ہوا پاس ان ساحرون کے آیا کہا کیا ظالم ہی زنجیرین ہلا رہا ہی مین دو باتین اسکو
سمجھا دون اسکی بیقراری موقوف ہو جائے ساحرون نے کہا بھائی ہم بھی جانتے ہین

کہ ہلکو گالیان دیتا ہی حیرت کا دم بھر رہا ہی یہ سیدھا منھو گا بیشک قتل کیا جائیگا ساحر نے کہا دیکھو تو ایک شعبدہ شہنشاہ نے مجھکو بتلایا ہی اُس سحر کا امتحان بھی ہو جائیگا اسکا بھی قلب تسکین پایے ساحرونکو حکم بھر کے پلا یا ایک ساحر نے کہا بھائی خوشامد نہ کرو ہم جانتے ہین تم ہمارے واسطے کہتے ہو ہمکو ڈر ہی کہ زنجیرون سے سر ٹکرا کے جان اپنی دیدیگا ہمارے آقا نے حیرت کو پکڑ لیا ساحر نے کہا دیکھو ابھی چپ ہو جائیگا باتون مین سب کو تسخیر بھی کر چکا جھپٹ کے اندر پہونچا کفیل کو جھک کر سلام کیا چپکے سے کہا اے شہنشاہ ساحران مجھکو آپکی معشوقہ حیرت جادو نے بھیجا ہی آپسے فریاد کی ہی کہ مجھکو مغرور نے قید کر لیا کفیل رونے لگا اشارہ کیا کہ زبان سے میری سوزن نکالدے چالاک نے ساحرون کی طرف متوجہ ہو کر کہا دیکھو ہمارے شہنشاہ کس دھوم سے اترے ہین وہ لوگ ادھر متوجہ ہوے چالاک نے یہ کہکر زبان سے کفیل کی سوزن لیا کہ بھائی مجھکو حیرت نے بھیجا ہی فرمایا ہی ہمارے عاشق صادق کو رہا کرو کہ ہمکو آکر بچاے تمھارا ہی نام لیکر وہ رہی ہین سوزن جو زبان سے کفیل کے نکلا سحر جو کرتا ہی قید آہن ٹوٹ گئے زمین پر گر کے دینے لگا زنجیرین ہلاتا ہوا نکلا جس ساحر پر زنجیر ماردی کسی کا سر پھٹا کوئی دیوانہ ہوا کوئی چیختا ہوا بھاگا کہا اے شہنشاہ دوڑیے بڑا غضب ہوا کفیل رہا ہو گیا مغرور یا تو نعمان پر چلا تھا ترکان کو تو بارہ ہزار ساحر گھیرے ہوے کھڑے ہین قفس حیرت لیے کھڑا ہی حیرت اُس قفس آہنی مین پھڑک رہی ہی زبان مین سوزن گردن مین ترپتی ہی طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ اشعار مصیبت خیز حیرت آمیز پڑھ رہی ہی

اشعار

ملا کیا اور رونے سے مگر اشک
کہ مرکر گوشہ فتراک پایا
وہم خلقت جو ہستی پر نظر کی
سنا لیت آپ کو چالاک پایا
کسان خون ریز عالم اور ایسا
جو یون ہر تار دامن چاک پایا
وم مستی سنا لان چمن کو
زمین خاطر غمناک پایا
وہ گرمی تھی تب سوز نہان سے
غلام سرور لولاک پایا

بھلا کیا خاک زیر خاک پایا
سحاب دیدہ نمناک پایا
کھلی گر آنکھ بھی تو کچھ نہ دیکھا
بشر کو ایک مشت خاک پایا
زمانے مین زبان یار تھا مین
غنیمت تجھکو او سفاک پایا
دل ناخن زدہ کیونکر نہ چھلے
بہت تاکا تو نخل تاک پایا
اثر زا تھا وہ حال وحشت دل
ہما نے استخوان کو خاک پایا

گریبان کفن تاک چاک پایا
مزہ بخشا تری صید افگنی نے
کہ سر پر سایہ افلاک پایا
لیا بوسہ تو فرمایا بگڑ کر
کہ جب پایا مجھے بیباک پایا
تھا کچھ زلف برہم الجھنون مین
کہ اسنے جلوہ حکاک پایا
نہ تھی اے وحشت دل اور تجھکو
قلم کے بھی جگر کو چاک پایا
محبت مین نسیم دہلوی کو

دیکھنے والون کے کلیجے پھٹتے ہین ایسی شاہزادی کا اسطرح بے بس ہو کر قید ہونا سب ایک کو ناگوار ہی ہر ایک دیکھنے والا اشکبار ہی مگر کفیل جو قید خانے سے نکلا قتل کرنا شروع کیا پکار پکار کے آواز دیتا ہی ارے مغرور ملعون کہان ہی اُسنے میری معشوقہ منظور نظر کو قید کیا قوم کو اسکی قتل کرونگا اب نام و مقابلے مین نہین آتا آئے تو مردمی کرون مغرور نے جو یہ آواز سنی ادھر پلٹ کر دیکھا کہ کفیل نے قیامت برپا کر دی کسی کے روکے نہین رکتا جہان ترکان کھڑا ہی اسی جانب جاتا ہی ترکان کو پکار رہا ہی او وزیر بد تدبیر مرے

مقابلے مین آنفس کو لیے کھڑا ہی جواب نہین دیتا میری معشوقہ کو چھوڑ دے کیون شامت آئی ہی
ترکان قصد کرتا ہی کہ مین جا پڑون ساحر جو گرد ہین وہ روک رہے ہین کہتے ہین ای وزیر اعظم
دیوانے کی بات کا برا نہ مانیے وہ دیوانہ ہی اُسکی بات کا خیال نہ فرمایئے شہنشاہ کو گالیان
دیتا ہی ترکان نے جب ساحر کو اشارہ کیا وہ ساحر گیا کفیل نے اُسکی کفالت کی سنگریزے
اُٹھا کر مار دیے وہ ساحر جلکر خاک ہوا الامان ترکان بھی مصروف جنگ ہین گولے پھینکتا جاتا
ہی ایک طرف سے نعمان نے قیامت برپا کی ہی کفیل بھی زمین ہلا رہا ہی یہی چاہتا ہی کہ حیرت
کو جا کر پچھاڑون مغرور نے بڑھکر غصے مین زبان اپنی کاٹ ڈالی خون لیکر نعمان پر پھینک مارا
نعمان بیہوش ہو کر گری نعمان کو بھی پکڑ لیا چاہا کفیل کو بھی پکڑ لون لیکن کفیل بلاے روزگار ہی
جدھر مغرور جاتا ہی کفیل اُدھر سے ہٹ جاتا ہی غولون پر گر رہا ہی جس افسر کو تاکا اُسی کو مارا مگر
ترکان ہٹ جاتا ہی بڑا اسکو انتشار ہی کفیل یہی چاہتا ہی کہ ترکان کو مارون حیرت کو پچھاڑون
مغرور بیچ مین آیا پکار کر آواز دی او کفیل کیون شامتین آئی ہین اُسوقت کفیل نے کمر سے
خنجر نکالا پیشانی پر اپنی نشتر مارا وہ خون بار جو پر خنجر کی لگایا سامری کہکر خنجر پھینک مارا وہ خنجر چمک کر
گرا سر مغرور کا زخمی ہوا چہرہ تمام رنگین ہو گیا کفیل چھپٹا اُس زخمداری مین بھی مغرور ڈٹ گیا
کفیل سے تلوار چلنے لگی جب دو چار حربے رد و قدح ہوے تو مغرور نے پکار کر آواز دی ای
نگہبانان مابدولت کیا سب مر گئے دیکھا پہلو سے آواز آئی غلام حاضر ہین ایک جوان نوخاستہ
تلوار برہنہ ہاتھ مین پکارتا ہوا اس کفیل کی کیا حقیقت ہی مین ابھی اسکو گرفتار کرائے دیتا ہون
اسکی کیا حقیقت ہی کہ سرکار سے لڑسکے عمر بھر سرکار نے مجھکو موہن بھوگ کھلایا اس رتبے کو
پہونچایا کہ روح سامری کہلاتا ہون مغرور نے آواز دی ای روح سامری لینا اسکو یہ جانے
نہ پائے وہ جوان جست کر کے سامنے کفیل کے آیا تیغ جو ہاتھ مین تھا اُسکا وار کیا کفیل نے
تلوار کو تلوار پر روکا روک کر ہاتھ مارا اُس جوان نے سر آگے کر دیا تیغ پڑا سر کو کاٹا جلگاہ پہونچ کے
تیغ سر کا صندوق سینہ کھلا ایک طائر صندوق سینہ سے نکلا اُسنے آواز دی یا سامری مدد کیجیے
یہ کہکر جلگیا وہ خاک جو سر پر کفیل کے پڑی چرخ مار کے زمین پر گرا بیہوش ہو گیا بھلا اب
مغرور رہجا پڑا اُسی غشی مین اسکا سر کاٹ لیا سردار ہان ہان کرتے رہے کہ غشی مین سر کاٹنا
اچھا نہین مغرور نے نہ مانا سر کاٹ لیا سر کفیل کا کٹنا کہ آندھی سیاہ اُٹھی برفباری و سنگباری
ہوئی بڑی دیر کے بعد آواز آئی کفتی مرا نام ہی کفیل جادو بود کفیل کا لاشہ دیکھکر مغرور بہت
رویا کہا یارو یہ تو دریافت کرو وہ جو چالاک عیار ہی وہ کون ہی معکوس کو کسنے مارا اُسی وقت
سمینہ کو طلب کیا کنیزون نے کہا وہ تو کہین گئی ہین کہا قیدی کو لاؤ چالاک کو لوگ لیکر
سامنے آئے گلے مین اُسکے گنبد عیاری کا لٹکتا ہوا ہی غین غین کر رہی ہی بول نہین سکتی
کچھ اشارے کر رہی ہی مغرور نے کہا دیکھو یا سعیہ یہ اشارے کیا کرتا ہی کسی نے کہا گلا کیون
کھولا ہی سمینہ نے منھ کھول دیا اسنے منھ کھولا اور گنبد عیاری کا جو منھ سے نکلا سمینہ
رونے لگی کہا ای شہنشاہ لونڈی ہی چالاک مجھکو بیہوش کر کے دپنی شکل بنا گیا رات سے

پڑی رو رہی ہون وہ تو سر شام ہی لنگکیا مجھکو کمبخت نے دم دیا باتین کرنے کے لیے بلایا نہین
معلوم کیا کر دیا کہ مین بیہوش ہوگئی پھر مجھکو نہین معلوم کہان چلا گیا منھہ اپنا مغرور نے پیٹ لیا کہا یارو
معکوس غفلت مین قتل ہوئی مین عیار کی طرف سے بالکل بیخبر تھا جانتا تھا کہ وہ تو قید ہے مگر ابھی
بلواتا ہون جھلاتا ہوا پلٹا بارگاہ مین آیا قفس حیرت و نعمان ترکان لیکر آیا کہا حضور کفیل نے
کیا بلوے کیجے یہی چاہتا تھا قفس سے یون مگر غلام الگ ہی الگ رہا کفیل کا جو نام آیا کہا صاحبو
اسی مکار نے قتل کرایا اگر وہ قید سے نہ رہا کرتا تو یہ آفت کاہیکو ہوتی مجھے بالکل خیال نہ رہا مگر ابھی
بلواتا ہون جو میرا مطلب تھا مین نے حیرت کو تو قید کر لیا ترکان بڑا ناز کر رہا ہو کہ حضور مین نے
قید کو خوب بجایا جب کفیل کا ذکر آتا ہو مغرور چیخین مار مار کے روتا ہو کہتا ہو میرا قوت بازو و
زینت پہلو تھا ہاے بھیجا میرے ہاتھ سے مارا گیا یارو مین کیا کرون عاجز ہو چکا تھا یہ کہکے
جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک مکان لوہے کا بنا ہوا نکالا تین طرف مین دیوارین ایک طرف راستہ
کھلا ہوا کہا جہان کہین چالاک ہوگا اسی راہ پر چلا آئیگا خود ہتھکڑیان بیڑیان پہنلیگا یہ کہکے
اس مکان کو آسمان پر اڑا دیا ایک دستک دی وہ مکان آسمان پر جا کر غائب ہوا اسباب انتظام
کر رہے ہین حیرت قفس مین سے دیکھ رہی ہے آنکھون مین آنسو بھرے ہوے زبانین سوزن
ماران سیاہ جسم مین لپٹے ہوے مگر جب لشکر حیرت کو شکست ہوئی ساحرون نے چاہا بھاگ کر
نکل جائین ایک افسر مینوش جادو چالاک نے دیکھا کہ بعد گرفتاری نعمان و حیرت جادو
مینوش انتظام کرتا پھرتا ہے علم فوج کو بڑھاتا تھا اشعار عبرت آمیز پڑھتا فوج کو روکتا تھا
اور وہ یہی چاہتا تھا کہ حیرت کو چھین لین چالاک نے مینوش کو الگ بلا کر بیہوش کیا
آپ مینوش کی شکل بنکر مصروف جنگ ہوا آخر پکار کر آواز دی یارو بھاگو نہین طبل بازگشت
بجوا کر پلٹ چلو مقابلے مین آ ترینگے شاید کسی وجہ مین ہمارے مالک کی رہائی ہو اگر مغرور
لڑیگا تو مقابلہ کرینگے فرداً فرداً اپنی جان دینگے اگر تم سب صاحبون کی صلاح ہوگی تو رات کو شبخون
مارینگے نعمان و ملکہ حیرت کو رہا کرینگے اسطرح کے بندوبست کرکے چالاک نے طبل امان
بجوایا گوشے مین آکر مینوش کو بھی ہوشیار کیا کہا تم اور صورت بناؤ مین تمھاری شکل پر انتظام کر رہا
ہون مینوش نے سحر سے اور صورت بنائی بشکل مینوش چالاک آگے آگے لشکر کے افسران
فوج کو سمجھاتا ہوا اول سب کے بڑھاتا ہوا یہی سب سے صلاح ہے کہ اسی رنگ مین تمھاری فلاح
ہے اگر کوئی تدبیر بن پڑے تو آج ہی رات کو ملکہ حیرت کو رہا کرونگا اگر تقدیر مین اُسکی رہائی نہین ہے
تو کل شبخون مارینگے افسر کہہ رہے ہین کہ اے مینوش ہم تمھارے ساتھ ہین جسطور سے کہوگے ویسی
کرینگے لڑینگے مرینگے حقیقت مین بھاگنا اچھا نہین چار لاکھ کا لشکر لیکر مغرور آیا تھا حیرت و نعمان
نے دو لاکھ کو دیوانہ کرکے مارا یہ باتین کرتے ہوے بارگاہ مین آئے چالاک نے چاہا
کرسی پر بیٹھون سب نے کہا میان مینوش آپ تخت پر بیٹھیے سب نے ملکر چالاک کو تخت پر
بٹھایا اب افسران فوج جمع ہین ہرکارون کو روانہ کیا کہ خبر لاؤ کہ حیرت اور مغرور مین کیا گفتگو
ہوئی یکایک ہرکارے دوڑتے ہوے آئے کہا حضور ابھی مغرور نے تخلیہ کیا تھا قفس حیرت

تخلیے کے خیمے مین گیا تھا حیرت سے سوال وصل کیا اور یہ بھی کہا کہ ملک ہوشربا دلادونگا قاتل
افراسیاب کا سر دونگا ایک مسلمان علاج کو زندہ نہ چھوڑونگا سب طرح پر آپ کی خوشی کرونگا ملک
بنگالہ وہوشربا مین آپ ہی کی سلطنت ہوگی مگر یہ بھی سنا کہ حیرت بہت خیمے مین [illegible]
جواب ہائے سخت دیے قبول نہین کیا یہی فرمایا کہ ہمکو قتل کیا یا قید رکھ تجھکو اختیار ہے ترکان
کو قید سپردگی چالاک نے کہا اب کل شبخون مارینگے یا ترکان کو مارا یا اپنی جان دی اگر
ترکان کو مار لیا تو ملکہ حیرت کو چھڑا لیا چالاک تخت پر بیٹھا ہوا بشکل مینوش یہ باتین کر رہا تھا
کہ آسمان پہ دوڑتا ہوا ایک طائر زمزمہ سرائی کرتا ہوا پیدا ہوا ایک مکان چرخ مارتا ہوا آسمان پر
پیدا ہوا سب نے آنکھون سے دیکھا کہ آسمان پر ایک مکان لوہے کا بنا ہوا ٹھہرا رہا ہے دیوار ودر سے
آواز آتی ہے اے مہترین مہتر چالاک بن عمرو تمکو بادشاہ بنگالہ نے یاد فرمایا ہے دیر نہ کرو جلدی چلو
تمھاری بڑی آبرو کرینگے سب نے اس آواز کو سنا چالاک تخت سے اٹھا کہ مین کہین جا کے
مخفی ہون افسرون نے کہا آپ کہان جاتے ہین آپ کی وجہ سے دل کو تسکین ہوتی ہے جس
مینوش کی شکل چالاک بنے ہین وہ بھی دنگل پر بیٹھا ہے مگر اور ساحر کی شکل پر ہوا نے چپکے
سے کہا اے چالاک تم اسوقت بیٹھے بیٹھے کیون گھبرائے چالاک نے کہا صاف ظاہر ہے
کہ مغرور نے کوئی سحر کیا یہ مکان جو لوہے کا ابھی دکھائی دیا تھا اُسکے در و دیوار سے آواز آتی
اسوقت سے میرا دل گھبرا رہا ہے کوئی کان مین میرے کہ رہا ہے کہ جلد چل شہنشاہ بنگالہ نے بلایا ہے
مینوش نے کہا سامری و جمشید خیر کرین یہ علامت سحر کی معلوم ہوتی ہے یہ ذکر تھا کہ پھر آسمان پر
سناتا ہوا وہی مکان ظاہر ہوا پھر آواز آئی کہ اے چالاک جلد چلو کیا غضب کر رہے ہو شاہ
ہو مچلتے ہین بس چالاک اٹھا مینوش اصلی نے کہا مہتر صاحب نہ جاؤ چالاک نے کہا مین
شاہ بنگالہ کے پاس جاتا ہون مہمان رہنا مجھکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہر چند سردارون نے
روکا چالاک تخت سے کود کر چلا مینوش اصلی نے اپنی صورت اصلی بنائی ہاتھ باندھتا ہے کہ اے
چالاک نہ جاؤ جب چالاک تخت سے کود بیرون بارگاہ آیا ایک برق کی چمک رنگ و [illegible] عیار کا
اڑ گیا ایک جوش ہے چالاک کو کہ چلا جاؤن اپنے اطوار کو اپنی زبان سے کہتا ہوا کہ یارو مین نے
خطا کی کہ معکوس جادو کو مارا دوسری خطا یہ ہوئی کہ کفیل کو ساحر نکر رہا کیا لشکر کا شہنشاہ بنگالہ
کے بڑا نقصان ہوا اب مین خدمت مین جاتا ہون مالک کو سب طرح کا اختیار ہے خواہ قتل
کرے خواہ بخشے مین حاضر ہونا ضرور چاہیے چشم پوشی کرنا اچھا نہین یہ کہتا ہوا چلا جاتا ہے
اور چالاک کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تین طرف میرے دیوارین ہین سامنے کا راستہ کھلا ہے ساحر
لشکر مین ظاہر ہوا کہ لو صاحبو جسکا بڑا بھروسا تھا وہ سحر مین مغرور کے مبتلا ہو کے جاتا ہے ترکان
نے قید حیرت و لقمان کی ایک خیمے مین رکھی ہے ترکان نے صبح کو قفس حیرت اٹھایا
سمجھا رہا ہے کہ اے ملکہ عالم ہمارے شہنشاہ آپ پر مائل ہین اپنے ملک سے خاص آپ کے
واسطے نکلے ہفت اقلیم مین کوئی اتنا بڑا بادشاہ نہین ہے سحر و ساحری مین اپنا مثل نہین رکھتے
ایسے بادشاہ کو نہ قبول کرنا سراسر آپ کی عقل کے خلاف ہے کوئی عیب ہمارے بادشاہ کا

بیان کیجیے آپ کس وجہ سے نہین قبول کرتین حیرت نے کچھ جواب نہین دیا کہ ہرکارے دوڑے ہوے سامنے ترکان کے آئے عرض کی اے افسر ساحران چالاک صاحب بادشاہ نے ہوے تخت پر بیٹھے تھے ہمارے شہنشاہ نے سحر کیا اب مبہوت ہو کر آتے ہین اُنکے خیر خواہ سمجھارہے ہین کہ نہ جاو چالاک اپنے ہوش مین نہین نعمان نے پریشان ہو کر طرف حیرت کے دیکھا اشارے حیرت نے کہا چالاک کے چھوڑے رہنے سے بڑی قوت تھی اب یقین کامل ہوا کہ موت لیکر یہان آئی ہی اب جان بچنا مشکل ہی بیقراری مین اپنا تو یہ حال ہی

نظم

سوز دل کے ہاتھ سے دھونے ہون جو دامن ہمین
ہووے ہر ہر قطرہ داغ افزا گلشن آب مین

گر وہ ہو دست حنائی عکس افگن آب مین
ہووے مرجان جون چنار آتش تن آب مین

بیکسو دیکھو مر فوراً اشک غیرت سے ہوا
بعد مردن جون غریق اپنا بھی مدفن آب مین

ہی دل سوزان کو تشبیہ سمندر مین نے اب
چھوڑ کر آتشکدہ ڈھونڈھے ہی مسکن آب مین

بیحجابانہ یہ رویا کون مجلس مین کہ ہی
غرق جون آئینہ وہ شوخ حیا فن آب مین

دوستو مرتا ہون اُس روے عرق آلودہ پر
لاش بھی میری بہانا بعد مردن آب مین

یاد چشم یار مین دریا یہ رویا ہون کہ مین
مردم آبی کی پلکین شمع روشن آب مین

کون ڈوبا ہی تاسف آکر غرق دریا سے الم
کیون سدا شور تموج سے ہی شیون آب مین

تشنہ کام آب تیغ یار ہون گرمی تو دیکھ
پھر تسکین تیرتا ہون تا بگردن آب مین

اشک چشم و گریہ زخم دل اب مین کیا کرون
ہو گئی سب آستین تر خون مین دامن آب مین

کشتۂ غیرت ترے پانی چوانے سے ہی غم
مرتے دم پلاتا ہون ذوق خون دشمن آب مین

ڈوب مرتے کیون نہ غیرت سے جب ہی موین ہم
غیر کے ہمراہ وہ طفل برہمن آب مین

نعمان نے کہا واری صبر کیجیے معلوم ہوا ہمارا ستارہ زوال مین آیا نقص ہمارے کمال مین آیا حقیقت مین اگر چالاک چھوٹا رہتا تو امید رہائی تھی اُسکا گرفتار ہونا بڑی خرابی ہی حیرت نے کہا تقدیر اُسکی حقیقت مین بڑی جانبازی کر رہا ہی یہ ذکر تھا کہ خود حیرت نے دیکھا کہ چالاک مبہوت چہرہ سرخ گھبرایا ہوا دوڑا چلا آتا ہی طرف بارگاہ مغرور کے جاتا ہی حیرت کو دیکھکر بھی نہ رُکا اُسی طرح چلا گیا حیرت نے کہا وہ سحر مین مبتلا ہی حقیقت مین مغرور کا گمان بیجا نہین ہی کس ستم کا سحر کیا ہی کہ چالاک دوڑا ہوا چلا جاتا ہی نعمان نے کہا اے ترکان یہ تو خبر منگاو کہ یہ جاکر کیا کریگا ترکان نے ہرکارون کو اشارہ کیا کہ دیکھو بارگاہ مین یہ جاکر کیا کرتا ہی مغرور تخت پر بیٹھا ہی تمام افسران فوج مین خبر مل چکی کہ چالاک آتا ہی مغرور انتظار کر رہا ہی کہ پردہ بارگاہ کا اُٹھا دیکھا چالاک سامنے آیا مغرور کو جھک کر سلام کیا مغرور نے کہا اپنا حال بیان کرو کہ تمسے کیا کیا خطائین ہوئین اول چالاک نے زرجد کے مرنے سے حال شروع کیا تمام خطائین اپنی بیان کر گیا مغرور نے کہا اے چالاک تمکو خوف نہ آیا چالاک نے کہا مین جانتا تھا کہ حضور معاف فرمائینگے اب غلام حاضر ہوا جس سزا کے لائق ہون وہ تجویز ہو یہ سنکر مغرور نے آہنگرون کو حکم دیا آہنگرون نے ہتھکڑیان بیڑیان سامنے چالاک کے رکھدین چالاک نے ہتھکڑیان بیڑیان خود پہنلین

مغرور نے کہا اسکے منھ پر ذرا ہاتھ پھیر دو ایک ساحر نے بڑھکر منھ پر ہاتھ پھیرا چالاک کو ہوش آیا
فریاد کرنے لگا کہ ای شہنشاہ مجھے قید سے رہا کیجیے مین نے کوئی خطا نہین کی اب مغرور کب مانتا
ہی حکم دیا کہ اسکو لیجا کر قید کر دو دیکھیو ای چالاک تمھارے واسطے وہی قید خانہ تجویز ہوتا ہی جہان
ملکہ حیرت قید مین مگر بہتر یہ ہی کہ ملکہ حیرت کو سمجھانا کہ ہمکو قبول کرین چالاک نے کہا آمین مجھکو
کیا دخل ہی وہ شاہزادی ہکتا بادشاہ طلسم ہوشربا میرا کہنا کاہیکو مانیگی میرا کیا اختیار ایک ساحر
بول اٹھا حضور یہ نہ سمجھا نیگے یہ خود ملکہ حیرت پر عاشق ہین یہ خود حیرت کے عشق کا دم بھرتے
ہین مدت سے بی حیرت پر مرتے ہین چالاک نے کہا میری کیا حقیقت ہی ذرہ دیکھین آفتاب سے
آنکھ لا سکتا ہی مغرور نے کہا اسکا قتل کرنا مجھپر واجب و لازم ہی آج تو لیجا کر قید کر و لشکر مین مشہور ہو
ڈھنڈھورا پٹے اشتہار چھپایا ہو جاین کل صبح کو اسکو قتل کرونگا دیکھون اس عشق کا کیا مال ہی
یہ شعر کسی شاعر کا میرے حسب حال ہی شعر رقیب یار کے گھر کے قریب رہتا ہی + نصیب اسکو الٰہی وصال
یار نہو + حکم دیا چالاک کو قید خانے مین لیجا و پاس ملکہ حیرت کے قید کر و انکو بھی صدمہ ہو کہ ہمارا
عاشق قتل ہوگا ملکہ حیرت تو انتظار مین تھین تنکان بیٹھا ہی کہ قید چالاک کی آکر پہونچی جہان
حیرت کا قفس لٹکا تھا وہین لاکر قفس چالاک بھی لٹکا دیا حیرت نے چالاک کو دیکھا سر جھکا لیا
چالاک نے آنکھون مین آنسو بھر کر بیقراری مین یہ غزل بیحد سوز و گداز پڑھی

غزل

تسلی دم واپسین ہو چکی
امید اجل آفرین ہو چکی
یہان دم نہین شوق سے قتل کر
کہانتک ستم پیشہ کین ہو چکی
وہ ہمدوش ہوگا تو ہمبی غیر سے
تو اکت بس ای نازنین ہو چکی
ثوابت ہین سیار شل شرر
کہ اک جوش ہی مین زمین ہو چکی

ہمین ہر چلے جب نہین ہو چکی
بلا اس سیہ روز کو بزم مین
مری خون سے تر آستین ہو چکی
کہو مرگ سے ہان نوازش کرے
مری قسمت ای شانہ بین ہو چکی
خیال اجل سے تسلی کرون
مری آہ کرسی نشین ہو چکی
کمین مین ہر مومن وہ کافر صنم

قلق گشتہ سخت جانی ہر بہم
شب عیش ای مہ جبین ہو چکی
مری تعزیت مین نہ لا غیر کو
کہ اُس سے زیادہ نہین ہو چکی
اب اغیار سے ہاتھا پائی ہو چکین
وہ طاقت تمہی جان حزین ہو چکی
جنون مین بھلا کوئی کیا خاک اڑا
بس اب پاسبانی دین ہو چکی

حیرت نے کچھ جواب نہ دیا چالاک نے کہا ای ملکۂ عالم آپ پر نثار ہوتے ہین اپنی غربت پر روتے ہین
کہ آپکا حال مصیبت مآل سنتے ہی دوڑے آئے شکر ہی جو ارادہ کیا وہ وہ پورا ہوا یہ نہ سمجھتے
تھے کہ موت دامنگیر ہی قبلہ و کعبہ ساتھ صاحبقران کے ہین اُنھون نے بھی وہان قیام نہین
پایکین کاش کہ اُنکے پاس چلے جاتے سعادت دارین پاتے مگر بقول شاعر فرد نہ تجھے چاہ کے
ہم تو خدا کی قسم نہ ادھر کے ہوے نہ اُدھر کے ہوے + نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے
ہوے نہ اُدھر کے ہوے + اب دیکھین کیا تقدیر دکھاتی ہی حیرت کی آنکھون سے آنسو
ٹپک پڑے اشارے سے اتنا فرمایا ای چالاک تمھارا خدا سے نادیدہ تمھاری مدد کرے
اس بلا کو تمھارے سر سے دور کرے چالاک و حیرت مین عجب حسرت کی باتین ہو رہی ہین
مغرور نے سردارون سے کہا حیرت پر قید مین وہ جفا کرونگا کہ تڑپ تڑپ کے مر جائے

رقیب کو دیکھ قتل کرونگا کارگزارون کو حکم دیا لشکر مین ڈھنڈھورا پٹا اشتہار چسپان ہوئے کہ کل صبح
کو چالاک قتل کیا جائیگا سب آکے تماشا دیکھین تمام لشکر مین مشہور ہوا بہر رات رہے سے میدان
خونی کی تیاری ہوئی ارو کش تسمہ کش جلادان حرص طینت میمون خصلت جمع ہوئے کل اسباب
سیاست موجود ہی کہ ترکان کے نام حکم آیا قفس چالاک لیکر میدان خونی مین جاؤ اسکا سر کاٹ کر
نخل مین لٹکا دو لاشہ صحرا مین پھنکوا دو ترکان نے قفس چالاک لیا خود سمند زرین سوار ہوا
ترکان قفس چالاک لیے ہوئے میدان خونی مین آیا قفس سے چالاک کو نکالا جلادون نے
چالاک کا شانہ پکڑا چبوترہ ریت کا بنایا اوسپر چالاک کو بٹھایا گردن پر کوئلے کا خط کھینچا ترکان
شل رہا ہی اوسوقت چالاک کی بیقراری اشکباری ہاتھ طرف آسمان کے اوٹھائے دل کو اپنے
بخشوع و خضوع رجوع کیا دعائین مانگ رہا ہی کہ اے رب بے نیاز خدائے کریم کارساز اس بلا سے
مجھے بچا دے امان دے

نظم

ایکہ بر نام تو قربان جسم ما و جان ما — وی بذات تو تصدق دین ما ایمان ما
تازہ از فیضان حسنت ہر گل بستان ما — روشن از شمع جمالت کلبۂ احزان ما
باوجود قرب ہستیم از بساط وصل دور — حیف بر مہجوری ما وائے بر حرمان ما
بس توی در دین و دنیا ای خبر گیر جہان — مالک ما صاحب ما شاہ ما سلطان ما
ہست عجز و انکسار و عذر تقصیر و سجود — عزت ما حرمت ما عظمت ما شان ما
از زبان خامہ عرض حال و داغ دل کنیم — چون نہ ریزد جوش خون کلک گہرافشان ما
گرچہ سرتا پا گنہگاریم یا مولےٰ مگر — صرف احوال کمالت ہست اطمینان ما

بلک بلک کے دعائین مانگ رہا ہی ترکان سے اشارہ ہی کہ حکم دیجیے جلاد اسی فکر مین کھڑا ہی
کہ حکم ملے اور قتل کرون ترکان نے ہرکارے مقرر کیے ہین جا کر مغرور سے پوچھا مغرور نے
کہا قتل کرو دیر نہو بھلا ایسے شخص کو مین زندہ چھوڑونگا کہ جو ہماری معشوقہ سے دعوی عشق
کرے اسکا زندہ رہنا بہتر نہین چوبدار نے آکر ترکان سے کہا حکم اول شہنشاہ نے دیا جلاد
تیسرے حکم کا مشتاق ہی ترکان حکم دے رہا ہی چالاک کی بیقراری بڑھتی جاتی ہی ترکان
چاہتا ہی مجھے بت فیصلہ کرون پلٹ کے خدمت مین شاہ کی جاؤن سابق مین گزارش کیا تھا کہ
ملکہ فیروزہ جادو دختر عقاب شعبدہ باز صاحبقران پہ عاشق ہی چالاک سے وعدہ پہنچنے
کرکے طرف طلسم نورافشان کے جاتی ہی چالیس کنیزین پس پشت ابر فیروزی گرجتا ہوا جاتی
ہی کہ صدا غوں کی کان مین آئی جھک کے دیکھا چالاک بن عمرو زیر تیغ بیٹھا ہی چالاک
کو بخوبی دیکھ چکی تھی چالاک کو پہچانا کنیزون سے کہا اور غضب ہوا دیکھو چالاک بن عمرو زیر تیغ
بیٹھا ہی لشکر ساحران تیچ ہی اسی کی معرفت ملاقات ٹھہری تھی اگر یہ قتل ہو گیا غضب ہو گا سب
کنیزون کو ابر فیروزی مین مخفی کیا آپ طاؤس کو اڑا کر الگ ہوئی بنگاہ غور دیکھ رہی ہی کہ چالاک
زیر تیغ بیٹھا ہی یہان آکر چوبدار نے حکم پہونچایا ترکان نے کہا او جلاد سر کاٹ لے
جلاد تیغہ کھینچ کر بڑھا کہ سر چالاک کا کاٹے کون ملکہ فیروزہ تڑپ گئی وہین سے ہاتھ ہلا یا

برق کڑک کر گری جلاد کے دو ٹکڑے ہوے دوسری برق گری کہ سر ترکان کا زخمی ہوا زخمی ہوتے
ہی اسنے گولہ مارا آسمان پر جا کے گولہ پھٹا حجاب جو سامنے تھا وہ دفع ہوا سب نے دیکھا ایک
نازنین مہ جبین جوڑا بھاری پہنے ہوے دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہوے طاؤس پر
سوار ہاتھ ہلا رہی ہے ترکان نے یہ جو دیکھا دوسرا گولہ مارا ملکہ فیروزہ نے بنگاہ قہر گولے کو
دیکھا وہ گولہ فوج پر ترکان کے گرا کئی سو آدمی ہلاک ہوے ہنگامہ بلند ہوا ترکان نے دوسرا
سحر کیا کہ اس نازنین کو زمین پر اتار لون ملکہ فیروزہ نے موے سر توڑ کر لٹکایا چالاک کی
کمر مین زنجیر پڑی کشان کشان اپنے تخت پر کھینچ لیا چالاک اس کشاکش مین بیہوش ہوگیا ملکہ
نے تخت پر ڈال لیا چاہا کہ نکل جاؤن ترکان نے سحر کرکے روکا ایسا ایک ترنج مارا کہ ملکہ کے
سینے کو توڑتا تھا ملکہ نے اپنے کو بچایا طاؤس کو سامنے کر دیا طاؤس جو مر کر گرا ایک ہنگامہ برپا
ہو گیا کئی ہزار ساحر جلکر خاک ہوگئے ملکہ زمین پر آئین ترکان سے سحر چلنے لگا ترکان نے
ایک کارد پھینک ماری کہ فیروزہ کا سر زخمی ہوا سر کا زخمی ہونا بہت ناگوار ہوا غصے مین وہی سر کا
خون لیکر ترکان پر پھینک مارا برق چمک کر گری کہ ترکان کے دو ٹکڑے ہوے لشکر پر برقین
گرنے لگین جس پر برق گری دو ٹکڑے ہوے دس ہزار جادوگر مارے گئے غبار بلند ہوا آندھی سیاہ
اٹھی ہوا تند چلی ملکہ فیروزہ ترکان کو مار کر سمجھین اپنے ذہن مین کہ یہی بادشاہ لشکر تھا اسکو مین نے
قتل کیا وہان سے دو کوس ایک پہاڑ تھا وہان آکر ٹھہرین چالاک کو ہوشیار کیا نمید کالی جب
چالاک کو ہوش آیا فیروزہ کو دیکھکر قدمون سے لپٹ گیا کہا ملکہ عالم آپ کا کیونکر گذر ہوا ملکہ
رونے لگین کہا اے چالاک تمسے وعدہ کیا تھا آخر دل خانہ خراب نے نہ مانا آوارہ دشت ادبار
کیا تقدیر نے اس مقام پر پہونچایا نظم

زبس در عشق شد صرف خموشی روزگار من　　نفس در خاک یکسر بند بس اندرون غبار من
بخاطر نگذرانم ہرگز آن صیاد وحشی را　　بدام اضطراب خویش می افتد شکار من
بدام آسمان گم کردہ ام سر رشتہ خود را　　سر از ہر جا بر آرم صد گرہ افتد بکار من
بدل از رشک غیرم نیست دیگر حیرتی باقی　　کہ از باطن شکست آئنہ رشک ہزار من
ادب در عشق میگویند خضر راہ امید است این　　نیامد ور گرد نیا مین یکدہ بکار من
غبارم بعد مردن بانسیمی ہم نیا میرو　　پریشان اختلاطی در محبت نیست کار من
ہوای ابر و گلگشت چمن ارزانی مستان　　ز فیض گریہ چشم تر بود باغ و بہار من
چہ خواہم گفت با این بی نیازیہا اسیر آخر　　گذشتہ صد رہ و آن بیرحم شد تنہا دو چار من

اپنی سب کیفیت سامنے چالاک کے بیان کی کہا اے چالاک یہ تبلاؤ کہ تم کہان قید تھے
چالاک نے سر زمین پر دے مارا کہا اے ملکہ عالم جس بلا مین آپ نے مبتلا دیکھا تھا اُسی
ظالم سے سامنا ہوا جسکو آپ نے قتل کیا بادشاہ بنگالہ کا سردار تھا تمام کیفیت چالاک نے
بیان کی ملکہ کو سناٹا آگیا کہ بادشاہ بنگالہ کہان آیا چالاک نے کہا بلاے روزگار ہو اپنے
قید ہونے کی کیفیت ملکہ حیرت کا گرفتار ہو تا سب لفظاً لفظاً بیان کر دیا اور کہا جب سے

آن تک لشکر جانے کی نوبت نہین آئی ایسی ساعت سے نکلے کہ آج تک جانا نصیب نہین ہوا
عیاران بادشاہ عالیجاہ کا انتظار کر رہے ہونگے فیروزہ نے پوچھا کہ ای چالاک اب یہ بتاؤ کہ
صاحبقران کہان ہین مین چاہتی ہون ایسے وقت پہونچون کہ طلسم نور افشان مین صاحبقران
کا داخلہ ہو مین بھی کچھ جانبازی کرون ساحران طلسم نور افشان کیسے لڑون چالاک نے
کہا ای ملکہ ابھی تک صاحبقران تا بطلسم نور افشان کہ نہین پہونچے سالوس شعبدہ باز
سے لڑ رہے ہین برادر ابلیس خود پرست کہ اس ملعون نے بھی دعوی خدائی کیا ہو قالب مین
دیکھا تھا کہ وہان بڑی لڑائیان پڑین صاحبقران اب تک مصروف جنگ ہین اور فرزندان
صاحبقران کی خبرین نہین کہ ان سب صاحبون نے لشکر ہاے گران پیدا کیے ہین قاسم و
بدیع الزمان بھی لڑ رہے ہین ہر ایک کا یہی ارادہ ہو کہ طلسم نور افشان پر جائین خواہ جیتین کی
خواہ مرین مگر کوکب کو رہا کرین کوکب کے صاحبقران پر بڑے بڑے احسانات ہین اُسکا
گرفتار ہونا سب پر شاق ہو اہل اسلام اُسکی رہائی کے مشتاق ہین عرصہ دراز تک ملکہ فیروزہ و چالاک
سے باتین رہین ملکہ نے بہت کہا کہ ای چالاک ہمارے ساتھ چلو چالاک نے کہا ملکہ مین کیونکر
جا سکتا ہون ملکہ حیرت قید مین کب دل گوارا کرتا ہو کہ وہ اس بلا مین مبتلا ہون اور مین خبر نہ لون اگر
خدا کو منظور ہو تو انکو رہا کرونگا یا جان دونگا اب آپ کی منزل کھوٹی ہوتی ہو مگر آپ اگر صاحبقران
زمان کی ملاقات کی مشتاق ہین تو ابھی نور افشان پر نہ جائیے ہر چند کہ مرجع سب کا وہی مقام
ہو مگر سالوس سے مہلت پا کے وہین جائینگے ملکہ نے چالاک کو رخصت کیا چالاک تو
طرف لشکر حیرت کے چلا ملکہ فیروزہ نے اُسی طرح ابر فیروزی تیار کیا تلاش مین صاحبقران
زمان کی چلین کہ انکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا چالاک ایک ساحر کی شکل بنا ہوا لشکر حیرت مین
آیا مینوش جادو یہی منتظم لشکر ملکہ حیرت ہو مقابلے مین لشکر مغرور کے اترا ہوا ہو سب کیفیتین
اسکو دریافت ہوئین چالاک نے مینوش سے ملاقات کی مینوش نے حال پوچھا کہ ای
چالاک کیونکر رہائی پائی چالاک نے سب کیفیت ملکہ فیروزہ کی بیان کی چالاک نے کہا اب
مقدمے مین ملکہ حیرت کے کیا ہوگا مینوش نے کہا ای چالاک کیا کرون یہ تو ظاہر ہو کہ اُسکا
لشکر بھی زیادہ ہو ساحر بھی بڑے بڑے جمع ہین اب ہم نے خبر پائی کہ زریان ابر بار نمکباران
ملکہ حیرت ہوا بعد قتل ہونے ترکان کے یہ خدمت زریان کو سپرد ہوئی اگر بن پڑا تو مین انکو
عیاری کر دونگا تم شبخون مارو اگر بن پڑا تو ملکہ حیرت کو رہا کرینگے اگر عیاری چلگئی اور زریان کو
مارا تو ملکہ حیرت کو رہا کر لیا ہم جان دینی اس رائے پر مینوش بھی راضی ہوا چالاک بخوبی مینوش
سے وعدہ کر کے رخصت ہو کر روانہ ہوا مینوش نے لشکر تیار کیا زریان اُدھر بار روز زندانخانے
پر بیٹھا ہو مغرور نے کئی مرتبہ کہلا بھیجا کہ ملکہ حیرت کو راضی کرو جشنے حیرت سے کہا حیرت نے
جواب سخت دیا زریان نے کئی مرتبہ بخوشامد ملکہ حیرت کو سمجھایا مگر ملکہ حیرت نے قبول نہین کیا
جب اسنے کہا جواب سخت ملا زلف لیلاے شب کمر سے گذر چلی ہو زریان بیٹھا ہو سو ساحران
زبردست گرد خیمے کے پھر رہے ہین کہ دیکھا ایک گنوار ایک گھڑا شراب کا کاندھے پر رکھے ہوئے

دھوتی آدھی کھلی ہوئی آدھی باندھے ہوئے ایک آستین شلوکے کی پہنے ہوے ایک لٹکتی ہوئی
ایک جوتا پاؤن مین ایک راہ مین پگڑی سر کی لٹکتی ہوئی گھڑا شراب کا کاندھے پر بڑبڑاتا گاتا ہوا ہاتھ
مٹکاتا ہوا چلا آتا ہے نریمان نے ساتھ والون سے کہا یارو یہ شخص نشے مین شراب کے ہے گھڑا شراب کا
لیے ہوے ایک جادوگر نے بڑھکر کہا آج کہان سے آتے ہو ذرا ٹھہر جاؤ گنوار نے گھڑا رکھ دیا کھڑے
ہوکر بڑبڑانے لگا گنگری جولی دھم سے گرا بیہوش ہوگیا سپاہیون نے وہ گھڑا شراب کا اٹھا لیا
شراب آپسمین تقسیم ہونے لگی کوئی کہتا ہے ہمین دو پیاسا حصہ دو کسی نے تین آبخورے پیے نریمان
نے اپنے برتنون سے بڑا سا پیالہ نکالا کہا مین افسر کلان ہون اس جام مین بھر کر لونگا پیالے
مین شراب بھری خوب خوش ہوکر لبون سے لگا کر پی گیا وہ گنوار زمین مین پڑا لوٹ رہا ہے اپنی پرچھائین
سے لپٹتا ہوا ہے مار لیا مار لیا کر رہا ہے یہان شراب پیتے ہی آپسمین جوتی پیزار چلنے لگی نریمان تیغہ
پکڑکر اٹھا کہ یارو کیا ہلڑ مچایا ہے کیا تمنے ہمارے جلسے کو بازار سمجھا ہے اٹھتے ہی یہ بھی جہان سے
اٹھا اب وہ گنوار نعرہ کرکے اٹھا منم مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو مینوش فوج کو لیکر آپڑا چالاک
نے بڑھکر نریمان کا سر کاٹا مغرور پڑا ہوا سو رہا ہے مینوش تو فوج کو لیکر آپڑا اتنا تو چالاک نے
پکار کر آواز دی کہ یارو تمنے جلدی کی ہمین حیرت کو جھر التیاب شبخون آتے چالاک ساحرونکو
قتل کرتا ہوا طرف قفس ملکہ حیرت کے چلا پردہ خیمے کا الٹ دیا ملکہ حیرت کو آواز دی ای شہنشاہ
خوبی وای رنگ و بوے گل حدیقۂ محبوبی یہ گنہگار حاضر ہے جان تمھارے نام پہ نثار کی اب تو
میری یہ کیفیت ہے

نظم

باین آمیزش ادا اغنت مرجست دکنار
تابکی سرکشی ای سرو خرامان از من
نیست پرہیز من از تو کہ خاکم بہ سر
کہ بچشمم بود از ملک سلیمان از من

نہ ہمی میرمدان تو گل خندان از من
روز و شب با من پیوستہ گریزان از من
بہ تکلم بہ خموشی بہ تبسم بہ نگاہ
ترسم آلودہ شود دامن عصیان از من
اشک بیہودہ مریز ایہمہ از دیدہ کلیم

می کشد خار رزین بادیہ دامان از من
قمری ریختہ بالم بہ پناہ کہ روم
میتوان برد بہ مہر شیوۂ دل آسان از من
گرچہ مورم دلی آن حوصلہ با خود دارم
گرو غم را نتوان شکست لطوفان از من

حیرت کھلکھلا کر ہنسی ہر چند کہ زبان مین سوزن ہے بول نہین سکتین طرف سے چالاک کے ہنسکر
منہ پھیر لیا ایمان اشارے کر رہی ہے ای چالاک جلد آ مینوش نے یہان مہلکہ ڈالدیا ہنگامہ
گیرودار بلند ہے جب کئی لاکھ آدمی مارے گئے تو مہنگ سحر نگاہ دوڑا ہوا خوابگاہ مغرور مین
آیا پر تھام کے آواز دی ای شہنشاہ اٹھیے ملازمان حیرت شبخون آئے ہین لاکھون آدمی آپکے
لشکر کے مارے گئے قریب ہے شکست فاش ہو بھاگنے کی لشکر کو تلاش ہو اندھیری رات کے
شبخون نے سب کو پریشان کر دیا وہ لوگ ہوشیار آئے ہین یہ سب سوتے سوتے اٹھتے ہین خیمے
ملازمان حیرت نے پھونک دیے ہزارون ملازم آپکے مارے گئے مغرور گھبرا کر اٹھا
سامنے میز پر گلدستے رکھے تھے ایک گلدستے کو دیکھا اسنے کہ جلگیا سرپٹ کے کہا ای مہنگ
بڑا غضب ہوا نریمان محافظ ملکہ حیرت مارا گیا یہ کہکر کہا مہنگ بھی چلا چالاک قریب پہنچ
کے پہونچا ہے چاہتا ہے قفس حیرت اتارے کہ آسمان پہ برق چمکی آواز آئی او مکار کیا کرتا ہے پہلو سے
مہنگ پیدا ہوا آسمان سے مغرور ظاہر ہوا چالاک نے چاہا حسبت کرون مہنگ کے

حلقہ کمند کے بارے مغرور نے سحر کیا چالاک ڈگمگا کے گرا حلقے گردن و کمر مین پڑے مغرور کے
سحر نے یہ تاثیر کی کہ زمین نے پاؤن تھام لیے مغرور آسمان سے اترا ایک قفس آہنی بنایا چالاک
کو بھی اسمین بند کر کے لٹکا دیا چالاک اپنی غربت پر بلک بلک کر روتا تھا کہتا تھا اے ملکہ عالم غلام نے
جانبازی کی انجام بخیر نہوا مغرور آگیا اب مینوش کیا کر سکیگا اپنی تو یہ صورت ہے بقول شاعر نظم

ایسے سے کیا درستی پیمان گسستہ ہو — جو قول دے تو رنگ حنا کا شکستہ ہو
وہم ہی الٹ گیا جو سنا ہو ترا مریض — کیا حضرت مسیح سے درمان خستہ ہو
پروانہ وار گرم تپش مین قلق سے ہم — تم شوخیون سے شعلہ سیماب خستہ ہو
ممنون جوش گریہ شادی ہون چشم تر — صبح شب وصال کا گر بند رستہ ہو
کب جان دے ہے بسمل ابرو جب تلک — خنجر کا تیر سے شاخ غزالان کا دستہ ہو
شاید کبھی وہ میکش بدمست منہ لگائے — خاک اپنی کاش قدر تہ خم نشستہ ہو
مومن نہ توڑ رشتہ زنار برہمن — مت کرو وہ بات جس سے کوئی دل شکستہ ہو

نعمان نے ہنسکر کہا اے چالاک گھبراؤ نہین زندگی شرط ہے تمھاری جانبازی کا ملکہ کو خیال ہے مگر اب
دیکھیے جوان ظالمون سے جان بچے ہزارون جھگڑے درپیش ہین یہ نیا معاملہ سامنے آیا کبھی خبر
بنگالہ کجا یہ جاسیان تو یہ عاشق و معشوق اپنی مصیبت بھر رہے ہین مغرور چالاک کو قید کر کے
جو باہر نکلا سر اٹھا کر دیکھا کہ مینوش نے معرکہ ڈالدیا ہے ہزارون جادوگر قتل ہوے لاکھون لاشے
تڑپ رہے ہین ساحران مغرور بھاگتے پھرتے ہین لشکر مینوش بے تکلف سے لڑ رہا ہے پرے
جما جما کے لڑ رہے ہین مغرور و مینوش بہم جا پڑا مینوش نے گولہ مارا مغرور نے یا سامری کہکے اُسی
گولے پر تھپکی ماردی وہ گولہ سر پر مینوش کے جھلکا شق ہوا اسمین سے ایک خنجر نکلکر سر پر مینوش
کے گرا سر مینوش سراسر زخمی ہوا مینوش کو چرخ آیا آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا قریب تھا گر کے
بیہوش ہو ساتھ والے مینوش کے ٹوٹ پڑے سر جانین اپنی دیکے ڈرے خوب اُس مقام پر تلوار چلی
سحر بھی بڑے بڑے ہوے لیکن مینوش کو اٹھا کر ہوادار پر ڈال لیا مغرور کے سحر نے آگ برسائی
جدھر جاتے ہین پریشان ملتے ہین کبھی پیچھے ہٹتے کبھی بڑھکر دو چار سحر بھی کر دیے کبھی تلوار چلی تو دلی
کی نوبت آگئی مگر مغرور کے سحر نے پیر اٹھا دیے لشکر حیرت کو شکست فاش ہوئی مینوش نے
بھی اس عالم زخمداری مین ہوشیار ہو کے کہا یارو غضب ہوا اب بھاگ چلو مغرور کا سحر نہین رکتا
بھاگ کر سب پڑاؤ پر آئے مغرور نے پیچھا نہ چھوڑا پڑاؤ پر آپڑا مینوش مارا گیا مینوش کے
مرتے ہی فوج بیدل ہوئی متفرق ہو کے بھاگے کوئی کہین کوئی کہین دس ہزار آدمیون کو
ساتھ لیکر ابلق نہنگ سوار طرف صحرا کے بھاگا مغرور لڑتا بھڑتا لڑائی کو فتح کر کے پڑاؤ
پر آئے بارگاہین خیمے لٹوا لیے خزانہ قبضے مین کیا بقچہ و فیروزی ملبوس آگرا اپنے مقام پر اترا کہا یارو
یہ زمین بڑی نحس ہے میری فوج کا انتظام مٹا لاکھون ساحر مارے گئے اب یہان رہنا بہتر نہین
فتانہ فتنہ ساز کو بلا کر حکم دیا کہ کل پہر رات رہے سے کوچ ہے فتانہ کو حکم ہوا قید حیرت و
نعمان و چالاک اپنے پاس رکھو فتانہ فتنہ ساز نے ایک خیمے مین حیرت و چالاک و نعمان کو

رکھا پھر رات رہے لشکر بادہوا کوچ کرکے طرف ہوشربا کے چلے لیکن ابلق نہنگ سوار جو
دس ہزار جادوگرون کو لیکر بھاگا تھا صحرا مین آکر اترا ہی آپس مین گفتگو ہو کہ بھی کہان جائین ہر ایک کا
یہی قول ہو کہ کیا کرین ظاہر تو کہین ٹھکانا نہین کسی کے ملک پر ٹوٹ پڑین یہی سے لڑین شہر تسخیر
کرین مگر یہ بھی مشکل ہو اس فکر مین تھے کہ ایک ابر سیاہ آسمان پر نمودار ہوا قریب آکر وہ ابر شق ہوا دکھا
ایک ساحرہ نہایت خوبصورت تخت پر سوار گرد لاکھ ساحر طائران پرند پر سوار اس شوکت وشان سے
وہ لشکر آیا اس ساحرہ نے ان لوگون کو دیکھکر اپنے ایک ساحر کو حکم دیا کہ انمین جو کوئی افسر ہو اسکو
ہمارے پاس بلا لاؤ ہم دریافت کرین کہ یہ کون لوگ ہین کس مراد سے جنگل مین اُترے ہین لوگون نے
آکر کہا ابلق نہنگ سوار بارگاہ مین آیا جاہ وجلال دیکھکر سلام کیا اُس ساحرہ نے بیٹھنے کا حکم دیا
احوال پوچھا کہ تم کون ہو یہان صحرا مین اُترنے کا کیا باعث ہے ابلق نے بیان کیا کہ ہم ملازمان
ملکہ حیرت سے ہین راہ مین بادشاہ بنگالہ نے ملکہ حیرت و لقمان وچالاک کو پکڑ لیا ہم آوارہ
ہو کر یہان آئے بے والی و وارث اُترے ہین ہمارا کوئی سرپرست نہین نام ملکہ حیرت کا سنکر وہ
ساحرہ تخت نشین بہت روئی کہا اے برادر ہم بھی ملازمان ملکہ حیرت سے ہین رہنے والے طلسم
ہوشربا کے جس روز شہنشاہ قتل ہوئے اُسی ہنگامے مین آوارہ ہو کر نکلے آج تک تو آرام نہین ملا
اب اپنے نوکرون سے یہ صلاح کی کہ کسی ملک مین چلکر دعوی خدائی کرین مخفی ہو کر سنا ہین تم لوگ
سب اگر سجدہ کرتا شاید نام تمنے سنا ہوگا ملکہ حیران آئینہ دار ہرچند کہ ملازم شہنشاہ کے رہے مگر
ہماری ذات کا واسطہ ملکہ عالم سے رہا انہین کے ساتھ ہمیشہ خدمتگاری مین مصروف رہے
بادشاہ بنگالہ کی کیا حقیقت ہے اور کیا لیاقت ہے کہ ہمارے مالک کو قید کرے تم لوگ ہمارے
ساتھ واپس چلو فقط مقام ہمکو بتلا دو ہم لڑ بھڑ کر ملکہ کو رہا کرینگے اب سب طرح کا سامان ہمکو ہوگا
کہ مالک تخت و تاج دستیاب ہو مین ہوشربا پر قبضہ کرینگے یہ کہکر ملکہ حیران آئینہ دار نے ابلق کو
مع دس ہزار سوار کے اپنے لشکر مین بلا لیا خیمے بارگاہین مرحمت ہوئین دوسرے دن ملکہ حیران
نے قصد کیا کہ کوچ کرین کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ بادشاہ بنگالہ اسی طرف آتا ہے کل اس مقام
پہ آکر فروکش ہوگا ملکہ حیران آئینہ دار نے لشکر آراستہ و پیراستہ کیا صبح سے آمد لشکر کا انتظار تھا
کچھ تھوڑا دن باقی تھا کہ آمد لشکر ظاہر ہوئی مغرور بادشاہ بنگالہ تخت پہ سوار فتانہ فتنہ ساز ایک
تخت پر تینون قفس رکھے ہوئے بڑے جاہ وجلال سے پیدا ہوا اسنے بھی ہرکارون کو بھیجا
احوال دریافت کرکے اتر پڑا آپس مین نامہ و پیام ہوئے نامہ و پیام سے کچھ مطلب نہ نکلا آخر
مغرور نے طبل جنگی بجوایا ہرکارون نے خبر ملکہ حیران آئینہ دار کو پہونچائی کہ مغرور کو اپنی
سحر وساحری پر بڑا غرور ہے اسنے طبل جنگی بجوا دیا کل اسکا ارادہ ہے کہ نکلکر مقابلہ کرے ملکہ حیران
نے شگفتہ ہو کر حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بعنایت سامری طبل جنگی بجے دونون لشکر مین
تیاریان ہونے لگین ملکہ حیران آئینہ دار نے ابلق سے پوچھا چالاک کون شخص ہے ہر دمبدم تمنے
اسی کا ذکر کیا ابلق نے کہا سامری وجمشید کی قدرت ہے ایسے عیار کسی کے نگاہ سے
نگذرے ہونگے سحر نہین جانتے مگر ساحر کش ہین ساحر سے آنکھ ملی اور اسکو مار لیا گیا

عیاریان کی ہین فرزند خواجہ عمرو ہی مگر اُسکے دل مین محبت ملکہ حیرت کی ایسی پڑ گئی ہی کہ ہر سخام ہر
جانبازی کی ابھی بھی سہا کر چکا تھا مغرور پہونچ گیا وہ بیچارہ ناچار ہوا اسحاب نہ سکا پکڑ لیا گیا وہ کچھ
نہ کچھ فتور کریگا کیا قید مین بیٹھا رہیگا قید ہوا تو اُنکے واسطے بڑا شرف ہی قید ہوے اور حریف کو مارا
ہلوگ اسی وجہ سے اُتر رہے کہ شاید بلوہ ہو تو ہم بھی جا پڑین مگر کوئی افسر کلان باقی نہ رہا ملکہ
حیران سب حال دریافت کر کے بوحانے مین داخل ہوئین سحر تیار ہونے لگے دونون لشکرونمین
گوگل جل رہا ہر بتیون سے شعلے بھڑک رہے ہین مرچون کے جلنے کی بو آرہی ہی ہنگامہ گیر و دار
بلند ہی چار پہر رات گذر کر ستارہ سحری آسمان پر چمکا ساحر زرین پوش بوحانہ مغرب سے برآمد ہو کر تخت
چرخ زبرجدی پر جھولی ضیا کی ڈال کر فوج شعاع ہمراہ اس کر و فر سے تماشا دیکھنے میدانگاہ جہانمین
جلوہ فرما ہوا ادھر سے لشکر حیران آئینہ دار ادھر سے لشکر مغرور مع جو بالی ہی آ اُبلے ہوے گرد سہا
آتشین پر سوار ساتھ ساتھ تخت مغرور کے چلے آئے ہین ملکہ حیران نے بھی آکر صفین باندھین بڑے
بڑے ساحر سکندر صولت ہمراہ رکاب ہین میدان مین آکر جو نگاہ اٹھائی دیکھا ایک آرایے پر ملکہ
حیرت و نعمان و چالاک قفس مین بند ہین فتانہ فتنہ ساز بطور نگہبانی کئی ہزار ساحرون کو ساتھ
لیے ہوے یہ خبر ملکہ حیرت کو سنائی گئی کہ آپ کے خیر خواہان دولت آپ کے واسطے لڑنے
آئے ہین بی حیران آئینہ دار بڑی ساحرہ زبردست ہی شہنشاہ بنگالہ سے ارادہ مقابلے کا کیا ہی
ایک سحر مین بھاگتی پھریگی حیرت نے فتانہ کو تو کچھ جواب نہ دیا مگر نعمان سے اشارے مین کہا کہ
حیران کسی بات مین کم نہین ہی یہ کہکر آنسو ٹپک پڑے منہہ سے یہ نکلا کہ دربند ہاے طلسم باطن ہو
ہی جاتی تھی اسی وجہ سے حیران آئینہ دار نام ہوا ایک ملک تھا کہ اسکو آئینہ سکندری کہتے تھے
وہان کی جو حکومت بی ملکہ حیران آئینہ دار لقب ہوا تحفہ جات طلسمی سے اکثر اشیا اُسکے پاس ہین
خواہ بھاگنے مین رکھے ہون اگر آپ گھر اسپ مین وہ تحفہ جات چھوٹے تو مجبوری ہی نہین تو
میان مغرور کا سارا غرور سر سے نکل جائیگا ایک سحر مین آفت برپا کریگی خیال سلطنت ہوشربا مین
خوب ونہین لنعمان سمجھانے لگی کہا ای نعمان یہ خیال عمر بھر دل سے نہ جائیگا جب کسی کی سلطنت
کا جاہ و جلال دیکھینگے شوکت و جلالت ہوشربا ضرور یاد آئیگی یہ خیال کیونکر بھولے میان لشکر
آراستہ ہوے نقیبون نے میدان کارزار مین آ کے اشعار عبرت آثار پڑھے اشعار

چہ ہست سرکش مغرور این غمینہ خاک
کجاست رستم و کیخسرو و کجا ضحاک
پر و بال محبت چو عاشق ہیولی
بہ برہنہ کند لطف جامہ پوشاک
میان سینہ نظر جلوۂ خدا آید
چراغ مسکنا کارہ سکینی امساک
نگون بہ سجدۂ اخلاص کن سر تسلیم
کہ ہست حضرت مولی محافظ تن ما

چراست جابر و بیرحم و سنگدل سفاک
نہ ملک ماند نہ مالک نہ شاہ ماند نہ تخت
بہ نیم لحظہ رسد از سمک اوج سماک
خدا ز ظلمت شب میکند منور روز
کند چو صبح اگر اہل دل گریبان چاک
چو فوج پاک عنایت خدا تو کردہ شد
کہ سر ہمند بپای نیاز تو افلاک

کجا سکندر و دارا کجاست افریدون
نہ فوج ماند نہ لشکر سوار ماند نہ شاک
خدا ہست آنکہ بہر گرسنہ دہد روزی
عیان ز نطفہ ناپاک کرد صورت پاک
چو حق خزانۂ دولت بتو عنایت کرد
چرا کنی ز خیانت تو پاک را ناپاک
ز شرع نفس شریعت چہ باک ای بندگی

جب یہ اشعار پڑھکر نقیب ہٹے ساحرون کی آنکھون مین نشہ آگیا۔

بادشاہ بنگالہ نے طرف دست راست کے دیکھا افہام چوب گردان ایک ساحر زبردست اژدہے کو
آگے بڑھا کر نکلا سامنے تخت شہنشاہی کے آکر کورنش دست بستہ عرض کی اے شہنشاہ ساحران اجازت
میدان مغرور نے افہام چوب گردان کو اجازت دی افہام اژدر آتش فشان پر سوار ہوا بڑے
کروفر سے میدان میں آیا پکار کر آواز دی اے ملازمان ملکہ حیرت جسکو تمنائے مرگ کی ہو میدان میں آکر
مجھسے مقابلہ کرے ملکہ حیرت آئینہ دار نے طرف اپنی کنیزوں کے دیکھا دست چپ سے ایک کنیز موسوم
نیرنگ سحر ساز پرے سے بڑھی ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے مسکرا کر کہا اے نیرنگ یہ بڑا بڑی شوکت
دکھا رہا ہے اپنے نئے رنگ میں اسکو لینا سر نگرا تا پھرے کہا واری یقین تو یہی ہے کہ قدموں پر گرے
رومال سے ہاتھ باندھکر خدمت میں حضور کی آئے یا اجل اسکے سر پر سوار ہے عدم کا راستہ لے
حیرت آئینہ دار سے اجازت لیکر میدان میں آئی افہام چوب گردان نے گولہ پھینکا نیرنگ نے
مسکرا کر آواز دی او افہام چوب گردان یہ تیرا دل گردہ ہوا کہ ہمپر گولہ پھینکتا ہے یہ گولہ تو مٹی کا ہے
نیرنگ کے یہ کہتے ہی وہ گولہ زمین پر گرا حقیقت میں مٹی کا تھا خاک میں ملگیا نقاب چہرے
پر نیرنگ کے پڑی ہے میدان میں خاموش کھڑی ہے جھولی سے کچھ اشیائے سحر نہیں نکالے
افہام چوب گردان نے ترنج پھینکا مسکرا کر نیرنگ نے کہا اس ترنج سے تجھکو کیا ثمر ملیگا یہ تو
پھل سڑا ہوا ہے یہ کہتے ہی وہ پھل زمین پر گرا حقیقت میں بیکار تھا اسی طرح کے پانچ چار سحر جب
رد و قدح ہوئے نیرنگ نے آواز دی او افہام جتنے تیرے حربے ہو گئے ذرا ہمسے تو آنکھ ملا
یہ کہکر جو نقاب چہرے سے الٹی افہام چوب گردان نے جو چہرۂ زیبائے نیرنگ کو دیکھا
صاف ثابت تھا کہ آفتاب طالع ہے تمام صحرا نمونۂ باغ بے نظیر تھا طائروں کی آنکھیں کو ڈھونڈتیں
مرغان آبی کی آبروداری حبابوں کا دریا سے ظاہر ہوتا آنکھیں دریائی تھیں ہنگام غور دیکھیے تو
معلوم ہوا آب رواں کا دوپٹہ اوڑھے ہوئے کپڑے عمدہ زیب جسم زیور جواہرات کا پہنے ہوئے
نقاب الٹکر مسکرائی بجلی چمکی آنکھیں افہام چوب گردان کی جھپک گئیں اب جو آنکھیں کھولکر
دیکھا وہی نازنین مہ جبین سمن رنگ قمر ماہر خوشخرام تھر تھرا کے کہہ رہی ہے اے عاشق صادق
مین مدت سے تیری مشتاق تھی یہ جو نیرنگ نے مسکرا کر کہا افہام چوب گردان بیقرار
ہوگیا دل پر قابو باقی نہ رہا گریبان جہر سے پھاڑ ڈالا تلوار کمر سے کھینچکر ایک ہاتھ مارا کہ
نیرنگ نے مسکرا کے کہا واہ صاحب تمنے غضب کیا تھا اگر ہمارا سحر بیچ میں حائل ہوتا
تو تمنے ہمکو زخمی کیا تھا یہ تمہارے دل نے کیونکر گوارا کیا اس تلوار کو اپنے گلے پر رکھو
ہمیں تمھاری خبر کرنا منظور ہے ملکہ حیرت آئینہ دار مشتاق ہیں تمہارے ملنے کا بڑا اشتیاق ہے
افہام چوب گردان نے وہ تلوار اپنے گلے پر رکھ لی ملازمان مغرور نے آواز دی اے افہام
کیا کرتا ہے تلوار کو گلے سے ہٹا ہر چند سب چیخے پیٹے مگر اسنے خیال بھی نہ کیا نیرنگ نے مسکرا کر
کہا صاحب تلوار کھینچا وہ لوگ بیہودہ بکتے ہیں افہام نے تلوار کھینچلی سر کٹکر دھڑ سے زمین
پر گرا ہائے شہنشاہ لشکر اور لوگ چیخیں مار کر رونے لشکر میں مغرور کے غل بلند ہوگیا
نیرنگ نے پکار کر آواز دی او بیحیاؤ اسکے حال پر کیا روتے ہو اپنے حال پر روؤ بقول شاعر

فردای دوست بر جنازہ دشمن چو بگذری ❊ شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود ❊ اور کسی اجل گرفتہ کو بھیج
ہمسے آگے مقابلہ کرے مالک کا تو حکم یہ ہے کہ تمھاری گردن لین مگر پہلے تماشا ہماری نیرنگسازی کا
دیکھ لو مغرور بائین جانب پلٹا سکان فیل سوار نے ہاتھی کو چھیڑ کر سامنے آیا مست ہاتھی زیرنا
سر کو بلند کیے ہوے دانت بڑے بڑے مستی مین چارون بھنبان بہکتا ہوا طرف نیرنگ کے
چلا نیرنگ نے نقاب چہرے سے ہٹالی سکان نے اکر سر پر ہاتھی کے ٹھک ماری ہاتھی چنگھاڑے
ہاتھی کے ایک شعلہ چمکا ملکہ نیرنگ پر گرا نیرنگ نے ایک دستک دی مسکرا کر کچھ کہا وہ شعلہ الٹا
پلٹا فیل کے سر پر گرا فیل نے بیقرار ہو کر ایک زنجیل ماری جسم سے شعلہ ہاے آتش پیدا ہوے
فیل آتشبازی بنگیا سکان کو دیڑا لاکھ لاکھ تدبیرین کین سامری و جمشید کو للکارا مگر بجھ نکنا آگ کا
موقوف نہوا دمبدم آگ کو ترقی تھی جب ہاتھی جلکر خاک ہوا سکان نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور کی
کاگالا نکال کے طرف نیرنگ کے پھینکا نیرنگ پر برف برسنے لگی نیرنگ تشنج شعلہ مزاج نے منھ سے
اُف جو کی شعلہ ہاے آتش نکلے خود برف کو ٹھنڈا کیا ایک سل کلان لوٹاتی ہوئی آسمان سے
آئی تھی نیرنگ نے اُس سل کو کچھ اشارہ کیا وہ سل پلٹکر سر پر سکان کے گری کہ سر کے اسکے
ہزار ٹکڑے ہوے اسکے مرنے کی بھی آواز آئی شام تک نو ساحران زبردست نکلے ہاتھ سے ملکہ
نیرنگ کے واصل جہنم ہوے شام کو مغرور نے آواز دی اچھا نیرنگ اب تو صحیح و سالم پلٹ جاؤ
صبح کو تمھاری خدمت کرونگا یہ شعبدے تمھارے ناوانون کے واسطے تھے نیرنگ نے کہا
دیکھنا تیرا کیا حال کرتے ہین ابھی مین خیر ہے کہ قید ہمارے مالک کی ہمارے حوالے کر دے مغرور
نے کہا قید تو میری جان کے ساتھ ہے جب لشکر پلٹے فتانہ تھرتھر کانپتی ہوئی قید ملکہ حیرت کی
لیے ہوے پلٹی قید خیمے مین بھیجدی آپ بطور نگہبانی بیٹھی مغرور نے آتے ہی طبل جنگی بجوایا اور
آپ ہو مخانے مین داخل ہوا سحر تیار کر رہا ہے کہ لکہ ہاے ابر بنا کے بڑے بڑے سحر تیار کیے یہان
لشکر مین ملکہ حیران آئینہ دار کے طبل جنگی تو بجا نیرنگ نے ملکہ حیران سے صلاح کی کہ واری کل
میدان مین خود مغرور نکلیگا آج تو آپ کے اقبال سے غالب آئے مغرور سے بڑی محنت پڑیگی
اگر ارشاد ہو تو مین جاکر رہائی ملکہ حیرت کی تدبیر کرون حیران نے کہا اب تو ہم سحر تیار کر چلے کل ہم
میدان مین اُس سے مقابلہ کرینگے فتانہ فتنہ ساز در خیمہ پر بیٹھی ہے نگہبانی کر رہی ہو کہ اسنے دیکھا
ایک نازنین نہایت خوبصورت زیور پہنے ہوے سامنے سے چلی آتی ہے مگر مکدر آنکھون مین آنسو
بھرے ہوے دوپٹہ بھی کئی جگہ سے پھٹا ہوا کرتی آب رواں کی مسکی ہوئی زیور بھی اکثر ندارد قریب
آکر قدمون پر فتانہ کے گر پڑی کہا اے ملکہ عالم فریاد کرنے آئی ہون آپ کے لشکر مین فلان مقام
رہتی ہون فلان رسالہ دار بڑے سرکش ہین مجھکو مجبر کے نام سے بلا بھیجا قصد کچھ اور کیا میرے
آگے ہاتھا پائی ہوئی مین نے نہین قبول کیا میرا اتنا زیور اُتار لیا امیدوار ہون فریاد کو پہنچون
بلکہ یہ بھی خوب آگاہ ہون کہ آپ وزیر شہنشاہ بنگالہ ہین اگر آپ مدد کرینگی تو رسالہ دار صاحب
میرے زبردستی نہ کر سکینگے اگر آپ کا حکم ہو تو ساتی رانا لشکر سے نکل جاؤن ان شہدون کی وجہ سے
ہلاک خرابیو مگر رہ سکینگے ہمکو نہین منظور کہ ہم انکا کہنا مانین فتانہ فتنہ ساز نے کہا اسکی کیا جا

ہمارے شہنشاہ کی یہ عدالت ہو کہ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین [illegible] تک کے ہاتھ باندھے جاتے
ہین ظالم ظلم کرنے کی سزا پاتے ہین [illegible] نازنین [illegible] ظلم کرتے ہین نازنین نے کہا
جو آپ کو پرورش [illegible] منظور ہی تو آپ چل کے رسالہ دار صاحب نے اپنے رسالے مین نوکر رکھا گرانی ہی ایسا
نہو کہ چھاڑ کر سوار [illegible] مکان [illegible] ہم کے مرجاینگی ایسے ظالم کے ہاتھ سے کیونکر
امان پائینگی فتانہ [illegible] ہوئی کہا تو [illegible] ہمارے ساتھ چلتی ہون فتانہ اُٹھی کہتی ہوئی
کہ دیکھون تو وہ [illegible] سوار کیا کرتے ہین [illegible] آنسو پونچھ ڈالو نازنین کی ہچکی لگی ہوئی ہی اسکے
رونے پر فتانہ کا دل ٹکڑے ہوا جاتا ہی جب فتانہ ساتھ ہولی اُس نازنین نے ایک خیمے کی
آڑ مین آکر کہا وہ سامنے دیکھیے رسالہ تیار ہو گیا ہمارا گھر لوٹنے جاتے ہین جیسے ہی فتانہ پلٹی اُسی
نازنین نے حلقہ کمند کے گلے مین ڈالدیا سحر بھی کیا کمند کو بھی جھٹکا مارا فتانہ زمین پر گری تڑپ
تڑپ کر بیہوش ہوئی نیرنگ نے اسکی زبان مین سوزن دیا ایک درخت سے اسکو باندھا سحر کر کے اسی کی
شکل بنی ٹہلتی ہوئی قریب خیمہ خانے کے آئی کنیزون نے پوچھا واری کیا ہوا رسالہ دار کو گھڑک
جھڑک دیا فتانہ نقلی نے کہا وہ نگوڑا کیا بول سکتا تھا یہ خود لگا تھا فاحشہ ہی وہان جا کے حال
معلوم ہوا کہ رسالہ دار سے خرچی لی اب وقت پر انکار کرتی ہین اُس بچارے کے روپیہ دیا
مین نے فیصلہ کر دیا یہ کہکر کرسی پر بیٹھی دم بھر کے بعد کہا کہ صاحبو شہنشاہ کا حکم آیا تھا کہ ملکہ حیرت کو
راضی کرو ہر چند ہمارا سمجھانا سمجھانا سب برابر ہی مگر حکم شہنشاہ تو بجا لائین یہ کہتی ہوئی نیرنگ
اندر آئی ملکہ حیرت کو جھک کر سلام کیا قفس مین ملکہ کو دیکھکر بولنے لگی کہا واری تقدیر نے
اس حال سے آپکو دکھایا نعمان نے اشارہ کیا زبان سے ملکہ کے سوزن نکال چاہتی ہی کہ بڑھکے
سوزن زبان سے ملکہ حیرت کے نکالے چالاک بھڑک رہا ہی کہ مین پہلے چھوتون اس جادوگر
نے تو کام عیارون کا کیا مگر قضا سے کار نیرنگ سحر لگا وہ عیار طلایہ پھرتا ہوا اُس طرف بھی
آیا کہ جہان فتانہ فتنہ ساز درخت سے بندھی تھی عیار جھپٹ کر قریب آیا دیکھا فتانہ بندھی ہی
نیرنگ نے اسکی زبان سے سوزن نکالا دیکھا سحر مین مبتلا ہی بہ تعجیل ہوشیار کیا پوچھا اے ملکہ عالم
یہ کیا ماجرا ہی فتانہ فتنہ ساز نے کہا عجب معرکہ گذرا ایک نازنین میرے پاس آئی کسنے کیا ایسے
فریب کیے کہ مجھے لگا کر گوشے مین لائی عیار بھی قید ہی مین جا کر دیکھون یہ کیا معرکہ گذرا غبار الگ
ہوا فتانہ سحر کر کے بلند ہوئی دیکھا اُسنے میری کنیزین دروازے پر بیٹھی ہین پردہ خیمے کا چھوٹا ہوا ہی
فتانہ تڑپ کے زمین پر آئی کنیزین فتانہ کو دیکھکر گھبرا گئین کہا حضور یہ کیا معاملہ ہی آپ تو ابھی
اندر تشریف لے گئی تھین فتانہ نے پردہ اُٹھایا دیکھا اُسی نازنین نے قفس حیرت اُتارا زبان سے
سوزن نکالا ملکہ حیرت کہہ رہی ہین کہ اے نیرنگ تونے بڑا کام کیا کہ فتانہ کا نعرہ ہوا آواز دی خبردار
ملکہ حیرت جادو نے جھپٹ کر سحر کیا فتانہ پر برقین گرنے لگین اُسنے کنیزون کو پکارا صاحبو جلد
ہوشیار ہو جاؤ اس عورت نے حیرت کو آکے چھڑا لیا جلد آ کر گرفتار کرو سو جادوگرنیان
بلوہ کر کے اندر آئین دیکھا کہ حیرت قفس توڑ کے نکلی ہی فتانہ فتنہ ساز پر برقین گر رہی ہین
قصد ہی کہ نعمان اور چالاک کو رہا کرون مگر فتانہ بھی بلا سے روزگار ہی سحر کر کے حیرت کو

قفس کے پاس سے ہٹا دی ہو حیرت سے ہنکا ہاتھ ملایا یعنی جو کڑک کر گری اُس سے قفس چالاک کے
ٹکڑے اڑا دیے چالاک جو زمین پر گرا اسے گرتے ہی نعمان کی زبان سے سوزن لیا نعمان
سحر کر کے قفس کو توڑ کے نکلی کنیزوں پر جا پڑی تینوں تڑپ کے اٹھتے تھے کو جلا کر باہر نکلیں سو
کنیزان فتانہ فتنہ ساز چہار جانب سے حیرت و نعمان و نیرنگ کو گھیرے ہیں ان تینوں نے
آفت برپا کر دی مہنگ سحر لگا دیا ہے جو دور سے آکر یہ معرکہ دیکھا کہ سب کنیزیں کٹے رہا
ہوے فتانہ کی کنیزیں قتل ہو رہی ہیں بھاگا کر جا کے شہنشاہ سے اطلاع کروں بیان تحریر
سے نعمان کہو رہی ہو واری یہ قصد نہ کیجیے کہ فتانہ کو قتل کریں لڑتی بھڑتی نکل چلیے ایسا نہ ہو
کہ مغرور آ جائے حیرت و نعمان و نیرنگ نے جب سحر کیا دس کنیزوں کے سر کٹے فتانہ
یہ یقین کریں فتانۂ فتنہ ساز غرق زمین ہو جاتی ہے اس طرح اپنے کو بچاتی ہے نصف لشکران
تینوں نے طے کیا فتانہ گھبرائی لشکر بھی اب جمع ہو گیا ہے ہر طرف سے ساحر چلے آتے ہیں
جو آیا فتانۂ فتنہ ساز نے آواز دی حیرت جاتی ہے جانے نہ پاتے گولے ترنج و نارنج حیرت پر
پڑتے ہیں انکے سحر کو حیرت کب مانتی ہے چشم کو گردش دی وہ سحر اُلٹے پلٹے سحر کرنے والوں کے
سینے پر پڑے پشت کو توڑ کے پار گئے ہر سحر میں سو دو سو قتل ہوتے ہیں فتانہ کو بڑا قلق ہے کہ
اگر حیرت زندہ بچ کر نکل گئی شہنشاہ میرے دامن گیر ہو نگے جو مجھ پر گذری اسکا کسی کو حال معلوم نہیں
کہ حیرت باندھکر بھیجا ہاتھوں میں ہلاتی ہوئی بڑھی نیرنگ نے بڑھکر سحر کیا تھا کچھ سوار و پیدل
مارے گولے پھینکے جسپر گولہ پڑا اسکا پیٹ پھٹ گیا فتانہ نے بڑھکر ہاتھ جھکائے ایک خنجر
آسمان سے گرا سر نیرنگ کا بخوبی زخمی ہوا خون سر کا بہ کر پردۂ چشم ہوا فتانۂ فتنہ ساز نے
جو نیرنگ کو نیم بسمل دیکھا سمجھی خنجر کھینچ کر جھپٹی کہ نیرنگ کا سر کاٹ لوں مغرور افسروں نے فوج کو طرف
حیرت و نعمان کے اشارہ کیا فوج نے اُدھر منہ پھیرا فتانۂ فتنہ ساز نے قصد کیا کہ سر کاٹوں
پہلو سے آواز آئی کہ ملکۂ عالم ازخیر خواہ دولت سمجھ کے سحر کرنا پلٹ کے اسنے مغرور کو دیکھا
کہ تیغ برہنہ کھینچے ہوئے آ پہونچا کہتا ہوا آتا ہے کہ اے فتانۂ فتنہ ساز تیرا ہی کام ہے حیرت کے
سحر کو کوئی روک نہیں سکتا اب تو ہٹ جائیں سمجھ لونگا بدولت کے سامنے کیا مجال ہے
کہ جو زبان کھول سکے فتانۂ فتنہ ساز کی مغرور قریب فتانہ کے آیا قریب آ کے کہا دیکھو
کل فوج ملبوہ کر کے آئی ہے جیسے ہی فتانہ ہٹی مغرور نقلی نے لپٹ کے خنجر مارا فتانہ کا شکم
چاک تھا ایک حیرت نے بڑھکر سحر کیا کئی سو ساحر گرے فتانۂ فتنہ ساز جب قتل ہوئی تو
خنجر بھی اپنے نام کا کر دیا منم مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو عیار با شوکت غلام ملکہ حیرت
نعمان نے کہا واری آپ نے دیکھا چالاک نے کیا کار نمایاں کیا کس لطف سے آکر
فتانۂ فتنہ ساز کو مارا حیرت جادو نے کچھ جواب نہ دیا لیکن ہر کارے جو حیران آئینہ دار
کے یہاں موجود تھے یہ ہنگامہ دیکھکر بھاگے حیران آئینہ دار کو خبر پہونچائی کہ ملکہ حیرت جادو
رہا ہوئیں نیرنگ سحر ساز نے جاکر بڑا کار نمایاں کیا حیران آئینہ دار گھبرا کے اُٹھی سر اُٹھا کر
دیکھا لشکر مغرور میں ہنگامہ گرم ہے حیران آئینہ دار نے آواز دی یارو جلد تیار ہو اسی وقت

نقارون پر چوب پڑی کل لشکر کو لیکر حیران آئینہ دار چلی یہان جب فتانہ فتنہ ساز مری قریب تھا
کہ نیرنگ درد زخم سر سے گرے حیرت نے آگے سنبھالا کہا اے نیرنگ ہوشیار رہو غافل مہو
نیرنگ نے دوپٹہ پھاڑ کے زخم سر باندھا ساتھ ملکہ حیرت کے لڑنے لگی نعمان نے قیامت
برپا کردی ہزارہا غولی برگزیدہ دو چار سو کو قتل کیا پھر آسمان پر چمکی کنارے تک لشکر کے لڑتی
ہوئی ملکہ حیرت جادو آمین یہ بھی پلٹ گئے دیکھا کہ ہمارا لشکر آتا ہی حیران آئینہ دار سب کے آگے
اپنے طاؤس کو بڑھائے ہوئے پکارتی ہوئی آتی ہو کہ صاحبو نہ گھبرانا مین آپہونچی قریب ہی
حیران آئینہ دار حیرت جادو سے جا کے ملے کہ لشکر مین ہنگامہ ہوا شعلہ ہائے آتش بھڑکنے
لگے ہائے ابر گرنے کے قہر و غضب تمام آواز آئی باشیدائی مقیدان زندان بلا بس آگے نہ بڑھنا بادشاہ وقت
کو تکلیف کرنا پڑی دیکھا مغرور جادو بڑے زور و شور سے سحر کرتا ہوا آتا ہو ساحر جو بھاگ
رہے تھے انکو للکارا کہ کہان جاتے ہو خبردار اگر اب کسی نے قدم ہٹایا تو آتش قہر و غضب مین
جلا دونگا بھاگتے ساحر رکے حیرت جادو کنارے پر لشکر کے پہونچ چکی تھین مغرور بھی
جھپٹ کے پہونچا حیرت نے بھی سامنا کیا مغرور و حیرت سے سحر چلنے لگا نعمان و نیرنگ
بھی مغرور پر سحر کر رہی ہین مگر مغرور کسیکے سحر کو نہین مانتا اشارون مین سب کے سحر دفع کر رہا ہی
پلک نہین جھپکاتا آخر حیرت پر اسنے تلوارین برسائین ایک تلوار سر پر حیرت کے گری سر ملکہ
حیرت کا زخمی ہوا نعمان نے سینہ سپر کردیا حیرت نے زخم سر کو باندھا ہوش درست نہ رہے
مغرور جادو نے چاہا جھپٹ کر حیرت کو گرفتار کرے ان حیران آئینہ دار آپڑی مغرور جادو پر
سحر کیا ذرا جو مغرور کی پلک جھپکی حیران آئینہ دار نے ملکہ حیرت جادو کو ہوادار پر سوار کر لیا
گریبان سحر بھی غم مین ان کشتو کے چاک ہو چکا تھا مغرور جادو نے دیکھا کہ حیران آئینہ دار
حیرت جادو کو لے گئی لشکر پر ان لوگون نے ایسے سحر کیے تھے کہ ہالیان لشکر کا حوصلہ نہین
کہ آگے بڑھین حیران آئینہ دار نے طبل بازگشت بھی بجوا دیا لاچار مغرور جادو پلٹا کہتا ہوا کہ
یہ مکارہ بڑا کام کر گئی کل صبح کو گرفتار کرونگا دیکھو لنگا وہ عیار مکار کہان جائیگا اس جادوگرنی
نے کام عیار کا کیا اپنے عیار سے غصے مین کہا دیکھو او نامرد تجھ مین دو کمال ہین نہین ہو سکتا
کہ چالاک کو پکڑ لا آج دس بارہ ہزار جادوگر بھی مارے گئے فتانہ فتنہ ساز ایسی ساحرہ
ماری گئی کہ لشکر مین اسکا کوئی مثل نہ تھا یہ کہتا ہوا پلٹا حیران آئینہ دار حیرت جادو کو لیکر لشکر
مین آئی نعمان و نیرنگ ساتھ ہین حیرت آکے تخت پر بیٹھین حیران نے قدمبوسی کی قدمون سے
لپٹ کے بہت روئی حیرت نے کہا بوا کیون روتی ہو تم نے ابھی ہمارا حال نہین سنا کہان کہان
قید رہے کیا کیا ظلم سہے ہیں کس ناکس ہمسے عشق کا دعوی کرتا ہو اب یہ میان جنگل لیکے
بادشاہ عاشق ہوگئے آتے ہین جان دینے پر آمادہ ہین حیران آئینہ دار نے عرض کی کیا مجال
اس ملعون کی کہ کنیزان شہنشاہی پر نگاہ ڈالے نیرنگ نے وہ کارنمایان کیا کہ دل میرا شاد کر دیا
بڑا بھاری خلعت نیرنگ سحر ساز کو ملا ملکہ حیرت جادو کی زخم دوزی ہوئی نعمان عرض کرتی
ہو کہ حضور کار نمایان تو چالاک نے کیا کیا جلد فتانہ فتنہ ساز کو مارا منہ پھیرتے ہی قیامت برپا ہوگئی

ملکہ حیرت جادو کچھ جواب نہین دینین کہ ایک کنیز نے بڑھکر کہا واری یہ تو ایک جادوگرنی تھی آپکے اقبال سے چالاک مغرور جادو کو قتل کریگا حیرت نے چاہا کہ یہ خود چالاک ہی مسکراکر منھ پھیر لیا کہا اس گستاخ کو باہر نکال دو چالاک پشت پر آ گئے کھڑا ہوا ذرا دروازے کی آڑ پکڑی صورت بدل گئی پھر ہنستا ہوا کہتا ہوا آیا کہ حضور اُسے نکال دیا نعمان نے پوچھا ملکہ عالم اُس کنیز کو کیون نکلوا دیا کہا یہی چالاک تھا چالاک شانے پر ہاتھ رکھے ہوئے کھڑا ہو کہ ہائے کہ حضور جو گستاخ ہو یہان تو یہ ہنسی دل لگی ہو رہی ہے مغرور جو رنجیدہ اپنی بارگاہ میں بیٹھا رنگ رو متغیر مصاحبون سے کہا مجھسے بار فراق نہین اٹھتا میری تو اب یہ کیفیت ہو بقول شاعر نظم

گل کو جب دیکھا وہ گلگون پیرہن یاد آگیا
یاسمن کو دیکھکر اسکا بدن یاد آگیا

آج مجھکو دشت وحشت مین وطن یاد آگیا
بوے گل کو بعد بربادی چمن یاد آگیا

گھر بناؤن خاک اس وحشت کدہ مین ناصحا
ائے جب مزدور مجھکو گورکن یاد آگیا

ہون وہ وحشی زیست بھر بھولا رہا پوشاک کو
جب کفن پہنا تو مجھکو پیرہن یاد آگیا

سر سے پانگ اپنے شعلے کیطرح تھرا گئی
شمع کو جس شب مرا بیت الحزن یاد آگیا

تنگ جب مجھپر ہوا ایام فرقت مین جہان
ای پری رو کیا مجھے تیرا دہن یاد آگیا

وادی غربت مین جسدم ہو گیا جوش جنون
ہاے کیا مجھکو وہ جنگل پر ہمن یاد آگیا

توڑ ڈالا مین نے جو پیمانہ مئے میکشو
میکشی مین ساقی پیمان شکن یاد آگیا

ای عزیزو آج میرا جی نہ ڈوبا جاے کیون
اپنے یوسف کا مجھے چاہ ذقن یاد آگیا

ہو گیا جوش جنون چلنے لگی باد بہار
لالہ زار دیکھکر داغ کہن یاد آگیا

اپنے سر کو دیکھکر اب جان شیرین کیون نہ دون
بیستون پر مجھکو ناسخ کوہکن یاد آگیا

یہ اشعار پڑھکر خوب رویا کہا اب سحر کا تماشا دیکھو سحر اسکا نام ہو اگر سامری بھی ہوتے حلقہ غلامی کان مین ڈالتے یہ سحر ہمارے خاندان کے ایجاد کردہ ہین سب ساحر دنگ ہین مغرور نے جھولی سے ایک کاغذ نکالا اُسکے دو طاؤس کاٹے اُنپر سحر کیا کہا خبردار چالاک و نیرنگ کو اپنے اوپر سوار کرکے لاؤ لا کوئی روکے نہ رکنا دونون طاؤس اُڑتے ہوئے چلے یہان بارگاہ مین حیرت تخت پر نعمان پہلو مین نیرنگ سامنے کھڑی کہہ رہی ہو حضور اگر چالاک ملے تو مین اُسکو اپنے ساتھ لیجاؤن مغرور پر عیاری کرون کہ دربارگاہ پہ بلا ہوا سب نے دیکھا دو طاؤس ٹہلتے ہوئے چلے آتے ہین مثل انسان باتین کرتے ہین ایک ایک سے پوچھتے ہوئے کہ بی نیرنگ و میان چالاک کہان ہین شہنشاہ نے بلایا ہی چالاک نے جو یہ آواز سنی کو دکر بھاگا ایک غار مین جا کر چھپا نیرنگ بیٹھکر دیکھنے لگی کہ طاؤس تڑپکر بارگاہ مین آیا کہا ای نیرنگ شہنشاہ بنگالہ نے تمکو یاد فرمایا ہی نیرنگ نے گھبراکر حیرت سے کہا اب میرا رکنا مناسب نہین اتنے بڑے بادشاہ عالیجاہ نے بلایا ہو دیکھون کیا فرماتے ہین حیرت نے کہا تم نہ جاؤ کہا واری بڑے افسوس کی بات ہو سرگروہ ساحران طلب کرے اور مین نہ جاؤن حیرت و نعمان و حیران ہان ہان کرتی رہین نیرنگ جھپٹکر طاؤس پر سوار ہوئی طاؤس سناٹا بھر کر اڑا حیرت و نعمان و حیران نے سحر کیے کوئی سحر قریب طاؤس کے نہ پہونچا جب حیرت سحر کرتی ہین تو

طاؤس مثل انسان کے ہنستا ہی آواز سے کہتا ہی کہ ملکہ آپ تکلیف نہ فرمائین یہ ہوشربا نہین ہی اس صحرا کا
نام صحرائے نرگستان تھا ہمارے شہنشاہ کے ملازمون نے ویران کیا تمام علداری شہنشاہ ہی وہ
شہنشاہ چرخ سحر و ساحری کا ماہ ہی یہ کہتا ہوا طاؤس نیرنگ کو لیکر نکلگیا دوسرا طاؤس سر اُٹھا اُٹھا کر
بارگاہ مین دیکھنے لگا حیرت نے آنکھ ملا کر پوچھا وہ کنیز جو آپ کی پشت پر کھڑی تھی وہ کہان گئی
وہی چالاک تھا مگر کہان جائیگا مین ابھی ڈھونڈھکر لاتا ہون چالاک ایک غار مین چھپا ہی چودہ
حلقے کمند کے انگلیون پر لگے ہو سے سونے انگلیون مین دس حباب دبے ہوئے بیٹھا و خاک
اپنے اوپر ڈال لی ایک آنکھ سے فقط دیکھ رہا ہی جب طاؤس بارگاہ حیرت سے نکلگیا نعمان سے
حیرت نے کہا بڑے غضب کا سحر تھا میرے بھی دل مین یہی خیال تھا کہ چالاک کو ڈھونڈھکر حوالے
گردون پیرکارون کو روانہ کر وخبر لائین نیرنگ تو گئی چالاک بھی ملا یا نہین ملا یہ کہکر حیرت کھڑی
ہوگئین دیکھا جنگل مین طاؤس دوڑا دوڑا پھر رہا ہی چار جانب پھر کر اُسی غار پر پہونچا سر جھکا یا منھ کھولا کی
کہ آواز دون چالاک نے حلقے کمند کے مارے گردن مین طاؤس کی چودہ حلقے پڑے حیرت نے
دیکھا کہ طاؤس منھ کے بل گرا چالاک نے دسون حباب مارے ہر چند کہ طاؤس نے منھ پھیرا آٹھ حباب
خالی گئے دو حباب منھ پر طاؤس کے پڑے ٹکڑے اڑ گیا چالاک نے نکلکر خنجر مارا شکم چاک قصہ پاک آندھی
سیاہ اُٹھی آواز آئی کشتی مرا نام مین طاؤس جادو بود طاؤس کو مارا چالاک بھاگا حیرت نے نعمان سے
کہا دیکھو کیا کار نمایان کیا کہ طاؤس کو چالاک نے مارا طلسمان کی آڑ لیکر آتا ہوا بھاگا اُسکا خدا اُسکو بچائے
یہان بارگاہ مغرور مین یہ خبر کہ گذرا کہ طاؤس نے نیرنگ کو لا کر اُتارا نیرنگ نے جھک کر مغرور کو سلام
کیا مغرور نے کہا بی نیرنگ مزاج اچھا ہی نیرنگ چاہتی ہی کچھ جواب دے کہ وہ طاؤس پھڑک کر زمین
پر گرا جلکر رہگیا مغرور نے زانو پر ہاتھ مار کہا یہ غضب ہوا عیارون نے طاؤس جادو کو مارا کہان
جائیگا یہ کہکر ایک دستک دی دو تہتہ زمین پر مارا لپکار کے آواز دی چالاک نہ جانے پائے
ای سحر موہوم جلد چالاک کو لا سب ساحرون نے دیکھا ایک پرچھائین انسان کی بہت خوب
کہکر غائب ہوئی چالاک تین کوس نکل کے گیا تھا دیکھ رہا ہی کہ دس بیس کوس بھاگ کے
نکل جاؤن کہ سر اُٹھا کے دیکھا ایک پہاڑ سامنے ظاہر ہوا ورے اُس پہاڑ کے سب بند ہین
چالاک گھبرایا کہ مین بھٹک کے کسطرف نکل آیا یہان تو راستہ بند ہی بائین پر پلٹا دیکھا اُدھر تو
لوہے کی دیوار کھنچی ہوئی ہی ارے کہکر داہنے پلٹا دیکھا چار پانچ اژدہے منھ پھیلائے
ہوے کھڑے ہین قلابہ آتشین منھ سے چھوڑ رہے ہین اس طرح منھ پھیلائے بیٹھے ہین
کہ ہمارے قریب آئے تو نگل جائین چالاک پھر پیچھے پلٹا اُدھر کا راستہ کھلا ہوا ہی چالاک اُدھر ہی
بھاگا کہ جدھر جانے کا ارادہ کرتا ہی دیوار آہن پہاڑ اژدہے شیر معلوم ہوتے ہین پشت پر
راستہ کھلا ہی خیال جو کیا معلوم ہوا کہ یہ راستہ لشکر مغرور جادو کا ہی مگر مجبور و ناچار اسی
جانب دوڑا ہوا جاتا ہی تھوڑی دور نکلا تھا کہ دیکھا دور سے لشکر مغرور جادو معلوم
ہوتا ہی ساحر انتظار مین کھڑے ہوئے ہین کہ چالاک سامنے سے نمایان ہوا لشکر مین
مغرور جادو کے یہ خبر ہوا کہ چالاک آتا ہی چالاک سرنگون کلیجہ خون مجبور و ناچار لشکر مین داخل ہوا

بارگاہ مغرور جادو کی معلوم ہوئی مغرور کہہ رہا ہے ارے چالاک آیا ساحرون نے بڑھکر عرض کی حاضر ہے بیرنگ
بھی دست بستہ کھڑی ہے کہ چالاک سامنے آیا مغرور نے کہا کیون او مکار تو نے غضب کیا کہ طاؤس جادو
کو مارا آخر کہان جائیگا آہنگرون سے کہو ان دونون کے واسطے زیور لائین آہنگرون نے ہتھکڑیان بیڑیان
لاکر پہنا دین بیرنگ نے خود اپنی زبان مین سوزن دیا ہتھکڑیان بیڑیان دونون نے اپنے ہاتھ سے پہنین
مغرور نے کہا کیون بی بیرنگ سحر ما بدولت کا دیکھا اگر قصد کرون آسمان و زمین کو ایک کرون یہ جو مغرور
نے کہا اب بیرنگ کو ہوش آیا چالاک یہی سمجھا کہ مین قید ہو گیا شبرنگ جادو سامنے کھڑا ہے کہا ان دونون کو
لیجاؤ لیکن ہوش مین رہین کہ اپنے حال زار کو دیکھین اور افسوس کرین اس عذاب عظیم سے ان دونون کو قتل کرنا
کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا انکی حالت پر گریہ و زاری کرین اور مجھکو ذرا ترس نہ آئے چالاک نے دل کو
مضبوط کرکے جواب دیا کہ او مغرور عقل و فراست سے دور کیون اسقدر غرور کرتا ہے موت و زیست پروردگار
کے اختیار مین ہے مغرور نے کہا خیر آنکھون سے دیکھنا دیکھین اب تمھارا خداے نادیدہ کیا کرتا ہے شبرنگ نے
قفس اٹھایا سو جادوگر برائے نگہبانی اسکو لے خیمے مین لائے اپنے قفس لٹکائے چالاک نے نعرہ بھی سامنے
بھر کے کہا کیون بھائی شبرنگ ہم کچھ عرض کیا چاہتے ہین شبرنگ نے کہا اے چالاک تمنے بڑا غضب کیا
طاؤس کو مارا چالاک نے کہا خیر جو گذرا سو گذرا ہم یہ عرض کرتے ہین کوئی صورت بھی ایسی ہے کہ ہم قید سے
نجات پائین شہنشاہ ہماری خطا معاف کرین شبرنگ نے کہا بہت دشوار ہے چالاک نے کہا آپکی عقل مین نہین آتا
مین حیرت و نعمان و حیران کو گرفتار کرکے لاؤن بی حیرت کو وصل پر شہنشاہ کے راضی کرون شبرنگ
نے کہا اگر حیرت راضی ہو جائین تو کیا عجب ہے کہ مغرور خطا معاف کرین شبرنگ نے کہا اے چالاک وہ کیا صورت
ہے چالاک نے کہا حضور تنہائی مین فرماتی تھین کہ مین نے انکار کیا اسی وجہ سے مقابلہ ہو رہا ہے مگر اس سے بہتر
کوئی فرد نہ لیگا بادشاہ ملک بنگالہ ہے ہزار روپے والا ہے جسکے آج دس بارہ لاکھ آدمی ملازم ہین ایسے بادشاہ کا
کیا کہنا دل سے وہ راضی ہین مگر زبان سے چونکہ انکار کیا اسی کی پیروی کر رہی ہین مین اس طور سے سمجھاؤنگا
کہ اسیوقت راضی ہو جائینگی شبرنگ نے کہا اے چالاک اگر یہ کام تمھارے ہاتھ سے نکلا تو کیا عجب
ہے کہ شہنشاہ خطا معاف کرین چالاک نے کہا مین وعدہ کرتا ہون کہ ملکہ کو راضی کردونگا اے شبرنگ مجھے جلد
قفس سے نکالو تو میری پاس ایک رقعہ ہے ملکہ حیرت کا جب شہنشاہ اول مین تشریف لائے تو ملکہ نے یہ
رقعہ ایک کنیز کو دیا تھا نعمان نے منع کر دیا کہ تو رقعہ لیکر نہ جانا وہ رقعہ مین نے چرا لیا اسمین کچھ مضمون
لکھا ہے ملکہ کے ہاتھ کا ہے اور کنیز سے یہی فرمایا تھا کہ تنہائی مین شہنشاہ کے ہاتھ مین دینا اور کوئی اس حال
آگاہ ہونے پائے اتنا تو مین ضرور کہونگا کہ فساد سارا ذات سے نعمان کی برپا ہوا جب ملکہ نے فرمایا کہ کیون
نعمان مصالحہ بہتر کہ جنگ اس حرامزادی نے یہی کہا کہ جنگ کیجیے ملکہ حیرت کے مزاج مین اصلاح ہے جب تک
نعمان قتل نہوگی انتظام معقول نہوگا اتنا آپ ضرور شہنشاہ سے کہہ دیجیے کہ جسطرح آپنے مجھکو اور شبرنگ کو
گرفتار کیا اسیطرح نعمان کو گرفتار کرا منگائیے نعمان قید ہوئی اور فیصلہ ہوا آج ہی ملکہ نے یہ فرمایا تھا کہ
چاہنے والے ممکن نہین ہوتے ناحق کو لوگ چاہنے والے سے لڑواتے ہین نعمان نے بیچ مین شاخ نکالی دیکھیے
اور یہ کہا کہ حضور اگر اصلاح ہوگی وہ ملک بنگالہ لیجائیگا بنگالہ بہت عجب شہر ہے شبرنگ نے کہا شہنشاہ فرماتے
ہین کہ ہم ملک ہوشربا پر قبضہ کرکے ملکہ کو بادشاہ کرینگے یہ ہمیشہ ہوشربا مین رہین چالاک نے کہا ہاتھ بڑھ

ہاتھ پر ہاتھ مارے بس فیصلہ ہوگیا اب ملکہ سے ملاقات ہونا کتنی بڑی بات ہے ملکہ کو اسی بات مین تردد تھا کہ مین شہر
بنگالہ نہ جاؤن جب یہان رکھنا منظور ہوگا تو ملکہ کو بھی دل وجان سے منظور ہوگا تب شبرنگ نے چالاک کا
قفس اتار چالاک کو قفس سے نکالا چالاک نے کہا مین کاغذ نکالون شبرنگ نے کہا ہان بھائی نکالو
چالاک نے کہا ایک ہتھکڑی تو نکالو اب تو ہمارے تمھارے فیصلہ ہوگیا مگر اتنا عرض کرتا ہون کہ شہنشاہ
میری آبرو کرین مجھکو ضرور زمرۂ خدمتگاران مین رکھین شبرنگ نے کہا بھائی جو شاطر کا عہدہ ہے وہ تمکو ہم
دلوا دینگے تمھاری آبرو بڑھا دینگے ہم تمھاری سفارش کرینگے چالاک نے جیب مین ہاتھ ڈالا اور ایک
کاغذ نکالا کاغذ نکال کے شبرنگ کو دیا شبرنگ نے کاغذ کو دیکھا لفافے پر لکھا تھا مرسلہ ملکہ حیرت بخدمت
شہنشاہ بنگالہ لفافہ جوڑا نہین یونہین بند کردیا ہے شبرنگ نے ارادہ کیا کھولون چالاک نے کہا بھائی ادہر سے
پڑہ کر کھینچ لو شبرنگ نے جیسے ہی کاغذ کھینچا کاغذ سے دھوان نکلا شبرنگ بیہوش ہو کر گرا نیرنگ نے کہا
ای چالاک مین نے دیکھا مجھکو بھی نہ چھوڑنا چالاک نے نیرنگ کو بھی نکالا شبرنگ کو تو اپنی صورت بنا کر
قفس مین بند کیا گلے مین گیند بھونس دیا ایک اور جادوگر کو بلا کر بیہوش کیا اسکو بصورت نیرنگ بنایا
اسکو بھی قفس مین بند کردیا چالاک بصورت شبرنگ باہر آیا ساتھ والون نے پوچھا حضور کیا صلاح
ہو رہی تھی کہا چالاک کے لینے فکر کرتے ہین نیرنگ سے چالاک نے وعدہ کرلیا کہ ہم کنارے پر آتے
ہین تم سحر سے اڑکر اسی مقام پر آؤ وہان ہمارے تمھارے صلاح ہوگی چالاک کنارے پر آیا نیرنگ
بھی اڑتی ہوئی آئی ایک نخل کے سایے مین دونون بیٹھے چالاک نے کہا ای نیرنگ تم دل کڑا کرو تو آج
مغرور کو پکڑ لین نیرنگ نے کہا مجھکو ہمیشہ سے عیاری کا شوق ہے مین نے ہزار ہا روپے خرچ کرکے یہ ہنر
سیکھے چالاک نے کہا مین تمکو بصورت حیرت بناتا ہون اور مین ساحر بنکر پاس مغرور کے جاتا ہون اسکو
اٹھا کے لاؤنگا اگر خدا نے چاہا ہم تم دونون ملکر پکڑ لینگے نیرنگ نے کہا بہتر مگر ای چالاک حفظ آبرو مین
فرق نہ آنے پائے چالاک نے کہا کیا مجال کہ ہاتھ لگا سکے خوب اسمین صلاح کرکے نیرنگ کو بشکل حیرت
بنایا اور باتین تعلیم کردین کہ یہ کہنا کہ نعمان و مہران سے مجھسے فساد ہوگیا اب مین صحرا نورد ہوتی ہون کلام
خوب سمجھکے کرنا نیرنگ نے کہا مین سمجھ لونگی مین اسکے ساتھ جانے مین بہت حیل لاؤنگی پھر رات پچھلی باقی
ہے کہ چالاک نے ملکہ نیرنگ کو بصورت حیرت بنایا آپ ایک ساحر کی شکل بنکر چلا قضاے کار ادہر سے
پیک مسخر نگاہ آتا تھا یہ بھی اس فکر مین نکلا ہے کہ جا کر حیرت پر عیاری کردن چالاک پیک کو دیکھکر خوش
ہوگیا پکار کر آواز دی میان جانے والے کہان جاتے ہو میان شاطر صاحب ذرا ٹھہر جاؤ مجھے کچھ عرض
کرنا ہے عیار نے پلٹ کے دیکھا ایک ساحر دوڑا ہوا آتا ہے پیک ٹھہر گیا چالاک قریب آیا کہا شاطر صاحب مین
اسوقت لشکر حیرت سے آتا ہون بی نعمان و حیران و حیرت سے فساد ہوا اور جو معاملہ درپیش ہوا
تمکو ابھی نہ کہونگا سامنے شہنشاہ کے سن لیجیے گا یہ کہکے باتین کرتا ہوا ساتھ پیک کے چلا پیک سحر نگاہ
نے کہا مین تمھاری ابھی ملاقات کروا دونگا چالاک کہتا ہوا چلا میان پیک صاحب شہنشاہ خوش ہونگے
ہمکو تمکو انعام ملیگا انعام مین ہم تم شریک رہے مژدہ ملاقات شہنشاہ و حیرت ہے شہنشاہ کا اقبال و شوکت ہے
پیک کہتا ہے ای برادر مجھسے تو کہو چالاک ہنسے دیتا ہے کہتا ہے بھائی ابھی نہ سنو سامنے شہنشاہ کے چلکر
سن لینا بہت خوش ہوگے حقیقت مین شہنشاہ بنگالے کے بڑے صاحب اقبال ہین بی نعمان و حیران

نے قصد کیا تھا کہ بی حیرت کو گرفتار کرین مگر خیال سے انکے سحر کے اُن پر ہاتھ نہین ڈال سکین حیرت ایسی نہین ہی
کہ ایسی جادوگرنیان اُس پر دست انداز ہون حیرت نے اور کچھ سامان کیا ہی جب تھوڑی دور چلے اک نخل کے
پاس آکے چالاک بہت ہنسا کہا لو میان شاطر صاحب تم میری بات کو خلاف جانتے تھے دیکھو نعمان آتی ہی اور
یہ مال سے لاد باندھے ہی کچھ اسباب سحر بھی ساتھ ہی دو سو کنیزین چلی آتی ہین خدمت مین شاہ بنگالہ کی جاتی ہین
پیک سحر نگاہ یہ سنتا چالاک نے حلقے کمند کے گلے مین ڈال دیئے جھٹکے جواب مارا پیک سحر نگاہ بیہوش
ہوا چالاک نے اسکی مشکین باندہین لیکن قتل کرنے کے خیال سے دل کانپا کہ ایسا نہ ہو مین اسکو قتل کرون اور
مغرور کو خبر ہو جائے پشتارہ باندھ کے ایک درہ کوہ مین ڈال دیا پتھرون سے چھپا دیا اب پیک سحر نگاہ
کی صورت بنکر چالاک چلا کنارے پر لشکر کے پہونچا جسنے دیکھا مہتر صاحب کہکر سلام کیا مگر یہ جھپٹا ہوا بارگاہ
مغرور مین آیا دروازے پر خادم و خدمتگار حاضر ہین سب نے پوچھا کیون مہتر صاحب خیر تو ہی اسوقت کہان
آئے کہا ایک کار ضروری ہی یہ کہکے اندر گیا مغرور کے قدمون پر ہاتھ رکھا مغرور نے آنکھین کھول دین پوچھا کیون
ای شاطر کیا ہی عرض کی تکلیف تو ہوگی مگر حضور اٹھین تو مین کچھ عرض کرون مغرور اٹھ بیٹھا پیک نقلی نے دست بستہ
عرض کی ای شہنشاہ مبارک ہو آپکا اقبال یاور ہی طالع مددگار ہین آج شام سے بی نعمان و حیران حیرت جادو
پر باؤ ڈال رہی ہین کہ ظاہر مین طبل جنگی بجے مغرور مطمئن ہوگا یہان سے نکل چلیے حیرت نہین معلوم کیا کہتی تھین
مگر آتی مجھکو خبر ملی کہ فراق تھین مجھکو کیا خوف ہی مغرور میرا چاہنے والا ہی اگر مجھکو گرفتار کریگا تو کیا مضایقہ ہی
وہان بھی میرے واسطے سامان سلطنت ہی مین کیون بھاگون مجھپر کیا مصیبت ہی طول کلام عرض کرنا کیا ضرور ہی
آخر باتون مین تکرار بڑھی حیرت جادو لشکر سے نکلین یہ کہکر کہ مین اب صحرا نوردی کرونگی تمھارے ساتھ رہونگی
ہر چند نعمان و حیران نے سمجھایا مگر حیرت جادو نے کہا مجھکو یقین ہو گیا کہ تم لوگ میرے درپئے آزار ہو میرے
چاہنے والے سے مجھکو لڑواتے ہو مین اسکے ساتھ چلی جاؤنگی جو کچھ وہی کریگا جسنے میرے واسطے ملک و مال
چھوڑا سلطنت کو ترک کیا وہ میری رائے کے خلاف کریگا تم لوگ بیچ مین ناحق کو در انداز ہو مجھکو کیون اسکے ملنے سے
منع کرتے ہو مین نے اسکا ڈائی کرکے امتحان بھی کر لیا کہ وہ میرا ملک و مال دلوا دیگا قاتل افراسیاب کا سر بھی لیگا
پھر مین کیون اور کسی کے ساتھ جاؤن یہ کہکے نکلین صحرا مین بیٹھی رہی ہین کہ ظالمون نے مجھکو شرمندہ کیا میرے
چاہنے والے سے مجھے لڑوا دیا اب مین کیا منہ لیکے جاؤن مین بارگاہ مین انکی موجود تھا سب حال دریافت
کر لیا تھا مین صحرا مین آکر قدمون پر گرا اور مین نے کہا برائے خدا آپ صحرا نورد نہون شہنشاہ بخوشی
آپکو بلوا لینگے جو جو آپ کے خیال مین باتین ہین وہ کچھ نہو نگی آپ شہر بنگالہ نہ جائیے ہمیشہ ملک ہوشربا
مین رہیے دونون ملکون کی سلطنت آپ کے نام ہوگی سب جگہ کا باج و خراج آپ کے نام سے آئیگا غرض
ہر رازمین مین نے انکو سمجھایا آخر مین یہ فرمایا کہ مین آپ سے لشکر مغرور مین نہ جاؤنگی وہ مجھکو دشمن جاننے لگے
ہای ای پیک سحر نگاہ کیا کیا سحر کے پڑھے کوئی بات مین نے اسکے قتل کرنے مین اٹھا نہین رکھی کوئی معشوق
اپنے عاشق کا دشمن نہین ہوتا ہی مین نے کہا حضور چند ساعت یہان ٹھہرین سب غم و ملال دفع ہو جائیگا
بمشکل ٹھہری ہین آپ جلد چلیے حضور جو کچھ کہین سو ہے. بہت خوب کہے اور کچھ نہ فرمائے کہ حقیقت
مین بہت مکدر ہو رہی ہین اور حضور اصل یہ ہی کہ انکا مکدر ہونا جاتے ہی گھر چھوٹا ملک ترک ہوا
جا بجا ماری ماری پھرین کیا کیا مصیبتین اٹھائین جا بجا قید رہین عورت حسین حسن مین بے نظیر صاحب جاہ و حشم

جب خیال آتا ہوگا قلب تھرا تا ہوگا اب دل شکنی نہ کیجیے گا مغرور بھول گیا کہا ای پیک سحر نگاہ تو نے
اسوقت مجھکو مول لے لیا ہان ہان کرتا کیسا مین تو قدمون پر سر رکھدونگا جو فرمائیگی وہ قبول کرونگا
اور سن ای پیک سحر نگاہ ہوشربا کا کھڑے کھڑے فیصلہ کرادونگا اول تو وہان کوئی ساحر نہین ہی سب
غیر ساحر ہین اور اگر ہوتے بھی تو کیا تھا ایک سحر مین خاتمہ کرتا اب تو لاچین بھی قید ہو گئے ساحرون نے
سحر سے توبہ کی چند ساحر برائے نام باقی تھے وہ کچھ کاروبار کرتے ہین اُنکی یہ لیاقت ہی کہ بدولت سے
مقابلہ کرین ایک غلام ہمارا چلا جائیگا انتظام کرکے چلا آئیگا یہ کہکے مغرور اُٹھا خوشی خوشی ہمراہ پیک سحر نگاہ
کے چلا لشکر سے نکلکر دور سے دیکھا ملکہ حیرت جادو لباس جا بجا سے پھٹا ہوا ایک نخل کے نیچے سر جھکائے
ہوئے رو رہی ہین مغرور کا کلیجہ پھٹ گیا کہا ای پیک سحر نگاہ حیرت جادو رو رہی ہی کہا حضور آج اُنکو
بہت بڑا صدمہ پہونچا نعمان نے اُنکو کلمات سخت کہے بی حیران نے قصد کیا کہ گرفتار کرلین مگر حیرت جادو
ہاتھ نہ ڈالسکین حیرت نکل آئین کچھ کنیزین ساتھ چلی تھین اُنکو منع کیا کہ خبردار میرے ساتھ کوئی نہ آئے
تم لوگ تو نعمان کے ملازم ہو میرے ساتھ کیا ضرورت ہی مین تنہا طرف صحرا کے جاؤنگی مغرور بیقرار ہو گیا
ملکۂ عالم ملکۂ عالم کہتا ہوا دوڑا مدت کا ہجران دیدہ آفت کشیدہ دوڑ کر قدمون پر گرپڑا حیرت نقلی ہان ہان
کرتی ہی ای شہنشاہ یہ کیا بات کرتے ہو قدمون پر گرنا کیسا ہین صاحب خود تمھارے قدمون پر گرون ناحق تمکو
آزار پہونچا یا لشکر کسقدر آپکا قتل ہوا مین خود شرمندہ ہون بمشکل قدمون پر سے مغرور اُٹھا ہاتھ باندھ کے
سامنے بیٹھا کہا ای ملکۂ عالم بارگاہ مین تشریف لے چلیے صحرا مین آپکا بیٹھنا بہت خلاف ہی ملکہ حیرت
نے کہا صاحب کیا ضرورت ہی اب ہمارا صحرا نورد ہونا بہتر ہی مغرور نے کہا مین نہ مانونگا آپکو صحرا مین نجانے
دونگا اُنکی سلطنت آپکے نام پر نثار ہی ابھی چلکر ہوشربا پر قبضہ کیجیے کس شخص کی مجال ہی کہ آپ سے تکرار
کرسکے ایک سحر مین زمین ہلا دونگا یہ کہکے ہاتھ پکڑ لیا عیار نے کہا ای ملکۂ عالم آپس کی خطا اور بخشا کیا جو ہو
سو ہوا گذشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط جب مغرور نے بہت منتین کین تب ملکہ حیرت نقلی اپنی مقام سے
اُٹھین یہ کہکے کہ خیر صاحب جو کچھ کیا اُسکا بدلا پایا اب آیندہ ہمارے تمھارے فلک تفرقہ نہ ڈالے مغرور
پھولا جاتا ہی کہ آج معشوق دستیاب ہوا کبھی جمال جہان آرا دیکھتا ہی کبھی آنکھون پر نگاہ پڑتی ہی کل اعضا
چالاک وچپت ملکہ نے ہاتھ مین ہاتھ جو ڈالدیا معلوم ہوا دولت کونین ہاتھ مین آئی راہ مین عیار
بھی بخنگی کرتا ہوا کہ ای شہنشاہ ملکہ کی مراد یہ ہی کہ اب آیندہ ہمارے آپکے فساد نہو جو گذرا وہ گذرا درانداز
کو دخل نہ ملے کسی کی بات نہ سنی جائے مغرور کہتا ہی بھلا ای ملکۂ عالم آپکے مقدمے مین بھلا مین کسی کی بات
سنونگا کسی درانداز کی کیا مجال ہی جو آپکے مقدمے مین زبان ہلائے بڑا آپکو خیال یہ ہی کہ ملک بنگال
جس مقام ہی مدت سے ساحرون کا قبضہ ہی آپ ہمیشہ ہوشربا مین رہین مین خود دوسرے تیسرے
مہینے امورات سلطنت سے مہلت کرکے حاضر ہوا کرونگا چھ مہینے یہان رہونگا چھ مہینے سلطنت بنگال
کو سنبھالونگا غلام سب طرح پر راضی ہی حیرت نقلی سر جھکائے ہوئے چالاک ہر مقام پر قصد کرتا ہی کہ
حلقہ ہائے کمند مارون لیکن حوصلہ نہین پڑتا ہر مرتبہ یہی خیال آتا ہی کہ ایسا نہ ہو مین حلقہ ہائے کمند
مارون کچھ اُفتاد پڑجائے معاملہ بگڑ جائے تو باعث خرابی ہی رنگ بیرنگ بھی متغیر ہی ہر مرتبہ
چالاک سے اشارہ ہی کہ ہم تم دو ہین یہ اکیلا ہی مین سحر کرون تم حلقہ ہائے کمند مارو مگر ہمارے سحر کو یہ کیا

انیگا بیتنک تڑپ کے نکلجائیگا چالاک خاموش ہو رہتا ہی چالاک نے اشارے مین کہا خیمے مین چل کے اسکو شراب پلاکر بیہوش کر دینیر نگ نے سر جھکا لیا رات بہت کم باقی ہی ساحرون نے جو سنا کہ شہنشاہ بیرون لشکر گئے ہین کئی سردار کنارے پر لشکر کے ملے غرض حضور ملکہ حیرت شہنشاہ تک کیونکر آئین مغرور کو دیکھا کہ خوشی کے مارے پھول گیا ہی بند قبا ٹوٹ گئے اپنی بارگاہ کے قریب آکے پہونچا خادمون نے برابر آکے سلام کیا مغرور ہاتھ پکڑے ہوے حیرت جادو کا اندر بارگاہ کے لایا مسند بچھی تھی کہا بیٹھیے آپ سامنے آکے بیٹھا پیک نقلی نے بہ تعجیل تمام میز سے گلابی لی کہا ملکۂ عالم شام سے آپنے بڑا رنج و ملال اٹھایا ہی ایک دو جام پیجیے کہ فرحت تازہ سرور بے اندازہ حاصل ہو مغرور کو بھی اشارہ کیا کہ شراب پلائیے جام سادہ ہاتھ مین مغرور کے دیا مغرور نے سامنے ملکہ کے پیش کیا چالاک نے اشارہ کیا کہ پیجیو ویر نگ نما ملکہ نے نوش کیا دوسرے جام مین بیہوشی ملاکر ملکہ کے ہاتھ مین دیا دو چار اشعار عشق آمیز سامنے مغرور کے پڑھے مغرور جھوم رہا ہی چالاک نے وہ عن مین یہ اشعار سامنے مغرور کے گانا شروع کیے

روز ہوتا ہی بیان غیر کا اپنا اخلاص
بارے ابتک تو نہین تجسے مرا سا اخلاص
ہم یہان سورۂ اخلاص کا پڑھتے ہین عمل
دشمنی اپنی تری اور وہ ہیلا اخلاص
اس ستمگر نے بناوٹ کی لگاوٹ بھی کی
ظالم آخر تجھے مجھسے کبھی کبھی تھا اخلاص
اب انھین لکھتے ہین ہم خط مین سراسر دشمن
سچ تو یہ ہی کہ برے وقت مین کیسا اخلاص

چشم بد دور رقیبین ہسے بھی ہی کیا اخلاص
غیر سے لطف کی باتین ہین مرے چھیڑ نکو
اور بڑھتا ہی وہان غیر سے اسکا اخلاص
جنبش لب کی ترے پوچھنے کو کیفیت
ہاے قسمت مرے کچھ کام نہ آیا اخلاص
چاہتا ہی کہ دل اس تنگ قبا سے بیت
جنکو لکھتے تھے سدا یار سراپا اخلاص

غیر کرتا ہی بیان تجھسے تو مین کہتا ہون
دشمنی کہتے ہین جسکو وہ تمھارا اخلاص
تجھسے مل ورنہ رقیبون سے مین کہدونگا
تیرے بیمار سے کرتا ہی مسیحا اخلاص
بس قبل آمری خاطر سے تھم جا او منن
میرے ناصح کا ہی دنیا سے نرالا اخلاص
موت بھی آنہ سکی پاس ہمارے شب ہجر

مغرور جھومنے لگا کہا ای پیک سحر نگاہ یہ تونے نیا کمال حاصل کیا کہا حضور مدت سے اسیر جانتا ہون سرکار کے سامنے کبھی ظاہر نہین کیا آج ایسی خوشی ہی کہ اسکو ظاہر نہین کر سکتا اب کل سب ورانداز جھینپینگے فساد کرانے والے ذلیل و رسوا ہونگے تخت طاؤس تیار ہوا اسپر ملکۂ عالم جلوس فرمائینگی مغرور نے کہا مین نے تو آج سے تاج و تخت ترک کیا ملکۂ عالم کو اختیار ہی مین کل تخت زبرجدی تیار کراؤنگا شہر بنگالہ مین لکھ بھیجونگا کہ سکہ و خطبہ نام پر ملکۂ عالم کے جاری ہو نیرنگ تھر تھر کانپ رہی ہی چالاک تنہا ہوا بیٹھا مجھے خوف نہین اشارہ ہی کہ ملکہ نہ گھبراؤ جام دیجیے اب انجام خرابی ہوگا ہاتھ مین لیے ہوے جام کو جھوم رہا ہی کہ چالاک نے کہا حضور پیجیے آپ پیکر ملکۂ عالم کو عنایت فرمائیے مین بھی اب باہر جاؤن عاشق و معشوق کے تخلیے مین تیسرے کو کیا دخل ہی مغرور اچھا اچھا کہتا جاتا ہی کہ نیرنگ نے زانو پر ہاتھ رکھکے کہا کہ حضور جام پیجیے ایک جام پیک سحر نگاہ کو بھی دیجیے آپکا ملازم قدیم ہی مغرور نے جام اٹھایا چاہا لبون سے لگاؤن کہ جہان یہ سوتا ہی وہان چند تصویرین لگی تھین ایک تصویر نے آواز دی ای شہنشاہ کیا کرتے ہو خبردار جام نہ پینا انجام بخیر نہوگا تصویر نے جو یہ کہا چالاک تو گھبرا گیا ہاتھ پیرون مین رعشہ آیا مغرور نے پلٹ کے طرف نیرنگ کے دیکھا کہ اے تو کون ارے میرے عیار کو کیا ہو گیا چالاک نے دیکھا کہ راز دست رفتہ تیار لکان جست معاملہ بگڑ گیا یہ تو فرزندان عمرو ہین کسی مقام پر خوف و خطر نہین انکے برابر کوئی نڈر نہین نیمچہ کھینچکر نعرہ کیا او ملعون نمک حرام مین چالاک بن عمرو مغرور نے ایک دو ہتر مارا چالاک تو زمین پر گرا ایک شعلہ بھڑک کر

نیرنگ پر آیا سحر سے تو صورت بدلی تھی وہ دفع ہوگئی نیرنگ کو دیکھ کر تھر تھر کانپنے لگا وہان کسی عیار نے پیک سحر لگا
عیار کو بھی کھول دیا یہ دوڑا ہوا اسوقت آیا کہ مغرور نیرنگ و چالاک کی مشکین باندھنے لگا تھا اور یہ پوچھ رہا تھا کہ
تو کیونکر یہانتک آیا کہ پیک نے سب کیفیت بیان کی کہ اس ظالم نے مجھکو گرفتار کیا میری شکل بنکر آپ آیا
نیرنگ کو حیرت جادو کی صورت بنایا قید خانے سے یہ ظالم کیونکر نکلے اسیوقت پیک گیا دونون قفس لایا
شبرنگ کو بشکل چالاک پایا اور کسی عورت کو نیرنگ بنا دیا تھا انکو قید سے رہا کرکے مغرور نے کہا ای شبرنگ
تم ان دونون کی قید رکھو مین ابھی جاکر حیرت کو پکڑے لاتا ہون اب میرے دل کو یقین کامل ہوا کہ حیرت
میری جان کی دشمن ہی کبھی راہ پر نہ آئیگی گر مین بھی قید مین تڑپا تڑپا کے مار ڈالونگا یہ کہکے شہنشاہ شہپال
شجر سوار کو بلایا کہ ای وزیر اعظم ای کہا جلد لشکر تیار ہو مابدولت ابھی جاکے حیرت کو پکڑ لائینگے حیرت نے
البتہ مقدمات طلسم ہوش ربا دیکھے ہین اسکی نگاہ بہت وسیع ہی سحر مین وہی صورتین پیدا ہوتی ہین گر مابدولت
کے سامنے کیا کرسکتی ہی یہ کہکے جب تک لشکر تیار ہونے لگا اتنے عرصے مین مغرور نے جھولی سے کاغذ نکالا دو
تصویرین کاٹین ایک پر نام حیران آئینہ دار لکھا دوسری کی پیشانی پر نعمان جادو لکھا ان تصویرون سے
کہا اپنی اپنی ہم شبیہ کو جلد لاؤ مابدولت لشکر لیکر نہ پہونچنے پائین کہ تم ہمسے آکر راہ مین ملاقات کرو اگر اسمین فرق
ہوگا تو مارے کوڑون کے کھال اڑا دونگا دونون تصویرون سے بہت خوب کی آواز آئی اڑتی ہوئی طرف
آسمان کے روانہ ہوئین جس خیمہ مین حیران آئینہ دار سو رہی تھی قبہ پر اس بارگاہ کے وہ تصویر جاکر ٹھہری
آواز دی ای حیران آئینہ دار جلد بیدار ہو تجھے شاہ بنگالہ نے طلب فرمایا ہی تمکو خزینہ سکندری ملا ای حیران
حیران سنو ہا حیران آئینہ دار نے آنکھ کھول تصویر نے پھر یہی آواز دی کان مین جب یہ آواز پہونچی مبہوت
ہوگئی گھبرا کے اٹھی لباس نکالکر پہنا اپنے کو آراستہ کیا باہر نکل کے آئی کنیزون نے جھک کے سلام کیا پوچھا
کیون واری کہان جائیے گا کہا مجھکو شہنشاہ بنگالہ نے طلب فرمایا ہی وہ بادشاہ چرخ سحر و ساحری کا ماہ ہی
نہین معلوم کسواسطے طلب فرمایا ہی کنیزون نے کہا ہم بھی ہمراہ چلین کہا کسی کی احتیاج نہین مین تمھارے
ساتھ ہونے کی محتاج نہین مین جاکے کلام کرونگی دیکھون کیا سرفرازی ہوتی ہی کہ دیکھا ایک کاغذ اور اڑتا
ہوا چلا آتا ہی وہ کاغذ قبہ بارگاہ نعمان پر آکے قائم ہوا شکل انسان کے آواز دی ای نعمان جلد بیدار ہو تمکو
شہنشاہ بنگالہ نے طلب فرمایا ہی بی حیران کو مرتبہ سکندری ملا تمکو بھی عہدۂ جلیل عطا ہوگا نعمان کا بھی وہی
حال ہوا کہ آواز سنتے ہی مبہوت ہوگئی تھراتی ہوئی اپنے مقام سے اٹھی لباس پہنا اسباب سحر جسم پر آراستہ کیا
بارگاہ سے باہر نکلی دیکھا بی حیران کھڑی ٹہل رہی ہین جیسے ہی نعمان کو دیکھا آواز دی بوا چلو شہنشاہ نے طلب
فرمایا ہی چلنا ضرور ہی نعمان نے کہا مین آپ سے پہلے جاؤنگی دونون کی مصاحبین کنیزین جمع ہوکر آئین نعمان
و حیران نے کہا ہمارے ساتھ کسی کی ضرورت نہین مگر ملکہ حیرت سے بھی اطلاع کرلین تھوڑے دنون انکا بھی
نمک کھایا ہی شہنشاہ بنگالہ سے اب رسم ہوتا ہی گر ہمارے بزرگ سب شہنشاہ بنگالہ کے ملازم رہے دونون ہاتھ
پکڑے ہوئے دربارگاہ ملکہ حیرت پر آئین دروازے پر نگہبان حاضر تھے انھون نے روکا نعمان و حیران
نے کہا ہمین ملکہ عالم سے کچھ باتین کرنا ہی تمھارا روکنا بیکار ہی ہم سبطرح بارگاہ مین جاسکتے ہین گر لیاقت کے
خلاف ہی سپاہیون کے روکنے سے رکنا چاہیے یہ حکم خاص ملکہ عالم کا ہی جو کوئی اسکے خلاف کریگا وہ سزا پائیگا
نگہبان ہٹے دونون اندر بارگاہ ملکہ حیرت کے آئین حیرت جادو آرام فرما رہی ہین کہ نعمان نے قدمبوسی

حیرت جادو کے اندر رکھا حیرت نے آنکھیں کھول کے نعمان و حیران کو سامنے پایا اگرچہ چہرے گلنار آنکھوں مین آنسو بھرے ہوے لباس فاخرہ زیب جسم سحر سے تمام جسم لدا ہوا آمادہ حرب و پیکار تیور سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر کوئی بولیگا یا جانیکو منع کریگا تو یہ فوراً لڑنے پر آمادہ ہو جائینگی ملکہ حیرت نے گھبرا کے پوچھا اے نعمان و حیران رات بہت تھوڑی باقی ہی اسوقت کہان جاؤگی لباس بھی عمدہ پہنا ہی اسباب سحر بھی تیار ہی کیا کہین لڑائی کا سامنا ہی دونون نے دست بستہ عرض کی ہمکو شہنشاہ بنگالہ نے طلب فرمایا ہی آپ سے رخصت ہونے کو آئے ہین حیرت نے دیکھا دونون بہوت ہو رہی ہین حیرت جادو تو ہمہ دان اور ہمہ گیر ہی سمجھ گئی کہ یہ سحر مین مبتلا ہین اسوقت انکو روکنا باعث خرابی ہی دو مالے موتیون کے گلے سے اتار کے کہا اچھا ہوا ہمکو تنہا چھوڑتی ہو نشانی تو لیتی جاؤ ایک ایک مالا دونون کے گلے مین پہنایا موتیون کے مالے دونون نے گلے مین پہنے ایک صدائے مہیب کان مین آئی کہ اے نعمان و حیران یہ تمنے کیا غضب کیا موتیون کے مالے پہنے اپنی آبرو کھوئی کوئی ایسی حرکت کرتا ہی خیر جو کچھ ہوگا سمجھا جائیگا دیکھا دو تصویرین کاغذی آوازین دیتی ہوئی جاتی ہین نعمان و حیران ملکہ حیرت جادو سے کہ رہی ہین واری ہمارا عجب حال تھا قلب پر ہجوم غم و ملال تھا جی چاہتا تھا سامنے جا کر شاہ بنگالہ کے حاضر ہون جو حکم دے بجا لائین جسوقت سے آپ نے موتیونکا مالا ہمارے گلے مین ڈالا ہی اسوقت سے ہمکو ہوش آیا ہی حیرت نے کہا دیکھو وہ سامنے تصویرین کاغذی جاتی ہین تم پر سحر تھا مگر لشکر تیار کرو طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ آیا چاہتا ہی یہ کہکے ملکہ حیرت جادو نے ایک دستک دی اک طائر آسمان سے اوڑتا ہوا آیا اشعار عاشقانہ بزبان خوش بیانی پڑھنے لگا نظم

ترے جمال کو بے پردہ جس نے دیکھ لیا
وہ کچھ سوال کرے تو جواب دیتا جا
بتا جوانی عاشق کدھر گئی اے دل
کچھ اور دل ہون اگر دستیاب دیتا جا
لیے ہین کتنے دل ایک ایک ناز پر تو نے
عدو سے مل کے ہمین پیچ و تاب دیتا جا

کب آئیگا کوئی مجھ تک جواب دیتا جا
وہ آنکھ تو ہمین او بیحجاب دیتا جا
پکار کہکے مرے جان نثار چلتے وقت
نشے ہو ونکو نشان شراب دیتا جا
اٹھا کے بزم سے کہتی ہی اسکو چین نہ
بغل مین جھکے اسکا حساب دیتا جا
کیے ہین تو نے جو عشق بتان نیک عمل

تسلیان بھی تو اے اضطراب دیتا جا
رہے جو یار کی تصویر سامنے اے دل
کوئی تو ہمکو نئو دی خطاب دیتا جا
پکار رہین آنکھی ادا مین ہین وہ نگاہ
ملا ہو لطف تو داد عتاب دیتا جا
یوہین ہی رشتۂ الفت خدا کرے گھٹ جائے
جلال تیغ کو اسکا ثواب دیتا جا

ملکہ حیرت نے پانڈان کھولا گلوری لگا کے کھائی چہرہ سرخ ہوا اسکو اگر پوچھا ارے خبر نہین سنا ہمارا خدمتگاریون کو بھولا طائر کا بھی رنگ سرخ ہوگیا دیکھنے والون کے ہوش اڑے چہکارے مارنے لگا اے ملکۂ عالم مین آپ کے حقوق کیا ادا کر سکتا ہون جان تک آپ کے نام نامی پر نثار ہی آپ کے شہنشاہ نے وہ وہ نعمتین کھلائی ہین کہ آجتک زبان پر لذت ہی جو ارشاد ہو بجا لاؤن ملکہ نے کہا کیا سبب ہی کہ آج بادشاہ بنگالہ پر لشکرکشی کرکے آتا ہی طائر نے بفصاحت جواب دیا اے شہنشاہ حسن خوبی وای سرو باغ محبوبی چالاک نے عیاری کی شبرنگ کو پکڑ لیا نیرنگ کو بھی رہا کیا جاکے مغرور جادو پر پھر عیاری کی وہ تو ہوشیار تھا دونون کو پکڑ کے قید کیا ہی اسوجہ سے مغرور جادو نے حکم دیا ہی لشکر تیار ہو چکا ہی آیا چاہتا ہی نعمان و حیران پر سحر بھیجا تھا حضور نے روک لیا اب اسکو خبر ہو جائیگی بڑے غصے مین آئیگا یہ کہکے طائر چل گیا نعمان و حیران نے کہا واری حقیقت یہ ہی کہ آپکا سحر مین کوئی مثل نہین حیرت رونے لگی

کہا ای نعمان وحیران کیا پوچھتے ہو شہنشاہ نے وہ وہ سحر ایجاد کیے ہین کہ اگر سامری وجمشید ہوتے تو دنگ ہوجاتے حلقے غلامی کے کان مین ڈالتے وہ سحر سب مٹے اب نہ وہ زور ہی نہ وہ شور ہی اصل تو یہ ہی کہ تلاش گور ہی یہ ہمکو یقین کامل ہی کہ اس مغرور کے ہاتھ سے موت ہماری مقرر ہوئی بنگالے کے سحر ہمارے ہوشربا سے خلاف ہین خیر دیکھا جائیگا نعمان وحیران نے ڈنکا کرائی سب لشکر تیار ہوا تمام ساحران غدار اژدران آتش فشان پہ سوار بجرنگ بجرنگ کرتے ہوے قریب ملکہ حیرت جادو کے آکے جمے مغرور گینڈے پر سوار ہوکے چلا ہی تمام فوج ظفر موج پشت پر شہپال تجر سوار اگ نخل کی شاخ پر سوار چلا آتا ہی کاؤس اژدر سوار اژدر آتش فشان پر سوار تھا بہ آتشین چھوڑتا ہوا چلا آتا ہی بڑے بڑے ساحران غدار چار طرف سے مغرور کو گھیرے ہوے ہر ایک کا یہی قول ہی کہ ہم لشکر حیرت مین آگ لگا دینگے دشمنون نے بڑا سر اٹھایا ہی آج سرکشی نکل جائیگی اقلیم شیشگرد یہ سردار مغرور کا ہی اسنے پتھر کے پتھر اٹھاکے اپنے سر پر قائم کیے ہین کہتا ہی یہ سب لشکر حیرت پر گراونگا ہر طرف سے ساحران مغرور پھولے ہوے اپنی حقیقت کو بھولے ہوے بجرنگ بجرنگ کرتے ہوے چلے آتے ہین اور ایک عجیب بات ہی کہ ساحران بنگالہ سامری وجمشید کو نہین مانتے ہین جیپال گرو اور کوئی گلزاری ہین انکی جی بولتے چلے آتے ہین مغرور کہتا ہی وہ کیا سحر تھے ہمارے نام کی جی بولو ساحر پکارنے لگے شہنشاہ بنگالہ کی جی چہار طرف لشکر مین ہنگامہ ہی مغرور آگے بڑھا ہوا چلا آتا ہی کہ دو نون تصویرین کاغذ کی اڑتی ہوئی سامنے آئین اور پکار کر آواز دی ای شہنشاہ ہٹنے جلاکے نعمان وحیران کو بھوت کیا گر انکو بی حیرت نے روک لیا اور وہ ملکہ حیرت جادو کے ساتھ لڑنے آئی ہین یہ سنکر مغرور بہت ہنسا کہا آپر بھی جوگی جیپال کی عنایت ہی سامری وجمشید کا نام لینا قیامت ہی مجھکو بڑا زور کرنا پڑیگا آج بیراہم شبیہ لڑیگا یہ کہکے ایک دستک دی وہ دو نون نے مغرور کو گھیر لیا تھوڑی دیر کے بعد دھوان دفع ہوا سب نے دیکھا مغرور تاج سر پر رکھے ہوے آکر میدان مین پہونچا کہ سامنے سے لشکر حیرت بھی آپہونچا مغرور جادو نے اشارہ کیا ادھر حیرت جادو نے حکم دیا فرد دو لشکر زلشکر درآمیختہ ؛ قیامت زگیتی شد انگیختہ ؛ سحر چلنے لگے لکہ ہاے ابر زمین پر گرے حیرت جادو نے بھی آج آگ لگا دی جب تڑپ کر گری سو دو سو کو پامال کرکے آسمان پر چمکی ٹھہرا کے اقلیم شیشگرد نے بڑھکر دستک دی ہزارون سلین پتھر کی ملکہ حیرت جادو پر برسین نعمان وحیران بھی جانبازی کر رہی ہین جسپر جا پڑین جلاکے تمام کردیا حیران آئینہ دار نے بڑا نام کیا حیران لڑتی بھڑتی سامنے مغرور کے پہونچ گئی مغرور نے چاہا حیران پر جا پڑون کہ اقلیم نہایت بدمعاش تھی اس سنگدل نے بڑھکر اک سل پتھر کی حیران پر گرائی حیران نے دیکھا اگر یہ سل گری تو عارضہ سل ہوجائیگا دل گھبرائیگا ایک دستک دی گولہ اٹھاکے مارا سل ٹکڑے ٹکڑے ہوکے زمین پر گری ساحرہ اقلیم کے سرے اقلیم نے بھی سحر کیے حیران نے بآسانی وہ سحر دفع کیے تیغہ کھینچکر اقلیم بڑھا حیران نے پلٹ کر جھولی پر ہاتھ ڈالا آئینہ جیب سے نکالا وہ آئینہ اقلیم کو دکھایا آئینے پر نگاہ پڑتے ہی اسکے سحر کی قلعی کھلی سر پیٹنے لگا جسقدر اسباب سحر پاس تھا اسیوقت پھینک دیا گریبان چاک کیا چہرے پر خاک ملی دیوانہ وار یہ اشعار پڑھنے لگا

آب حیوان نہ اگر ورنہ چاہ ذقن است	طرۂ زلف چرا بر لب آن چہ رسن است
همنشینم چون بخیالت نشود مردم چشم	پرتو شمع رخت روشنی چشم من است

از سرم تا بقدم گشته همه جوہر تیغ — بسکه پیکان خدنگ تو نہان در بدن ست
بعد مرگم بلحد خجلت عریانی نیست — کشتۂ عشق ترا جامۂ خونین کفن ست
بعد ازین وصف رخ و زلف بتان خواہد کرد — مخفیا بر سر مویم که باعضاے تن ست

دیوانہ وار وحشی مثال طرف صحرا کے بھاگا پتھرون سے سر ٹکرانے لگا حیران نے پکار کر کہا
ارے مراد تیری کیا ہی اسنے کہا کہ آپ کا تابعدار ہون جو حکم دیجیے وہ بجا لاؤن تب اسنے
پکار کر کہا کہ بادشاہ بنگالہ ہمارا دشمن ہی ہمارے تمھارے رسم و مراسم مین بہتر یہ ہی اسکا
سر لاؤ یہ مارا جائے تو بیچ کا جھگڑا مٹے اس ملعون کا سر جلد لاؤ یہ سنتا تھا کہ مثل شعلۂ جوالہ
طرف مغرور کے چلا مغرور مجمع عام مین لڑ رہا ہی کہ پشت سے نعرہ ہوا او ملعون و بیدین
تجکو بادشاہ کسنے بنایا ہی ملکہ حیران جادو تیرا سر طلب کرتی ہین مغرور نے پلٹ کے دیکھا کہ
یہ تو اپنے آپ سے باہر ہو گیا کلمات خلاف شان کہہ رہا ہی پلٹ کر آواز دی اسے
اقلیم سنگتراش تمھارا کیا حال ہی کہا او بیحیا ہمارے اور ملکہ کے درمیان مین سنگ
تفرقہ پھینکتا ہی اسپر باتین بناتا ہی یہ کہکے مغرور پر جا پڑا اگی ہاتھ تلوار کے مارے جب
مغرور نے دیکھا کہ یہ نہین مانتا ہاتھ چلے ہی جاتا ہی مغرور نے سحر کرکے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا
ایک طمانچہ مارا کہ اقلیم بیہوش ہو گیا اسنے زبان کھینچکر سوزن دیا ہاتھون مین ہتھکڑیان پاؤن
مین بیڑیان پہنائین مسلسل و مطوق کرکے آواز دی شبرنگ اڑتا ہوا سامنے آیا کہا اے
شبرنگ اسکو بھی لیجا کر قید کرو اقلیم کو جب کشان کشان لیچلا راہ مین جب یہ ہوشیار ہوا
مغرور کو گالیان دیتا تھا یہی قول تھا کہ یارو مجکو قید سے رہا کرو مجھے اس ظالم نے زبردستی
قید کیا ہی ملکہ حیران جادو کے قلب پر صدمہ پہونچا رہا ہی کون جواب دیتا ہے سب
خاموش ہر ایک کا یہی قول ہی اقلیم کو کیا ہو گیا اپنے آقا کو برا کہتا ہی کون جواب دے
مغرور کو یہ مقدمہ بہت ناگوار ہوا اقلیم کو قید کرکے ملکہ حیران آئینہ دار پر جا پڑا حیران
نے آئینہ دکھلایا مغرور نے اٹھا کر آئینے پر گولہ مارا آئینہ ٹکڑے ٹکڑے ہوا آئینے کے
ٹوٹتے ہی حیران گھبرا گئی مغرور نے دوسرا ہاتھ ہلایا برق کڑک کر گری کہ حیران آئینہ دار
کے دو ٹکڑے ہوئے اسکا مرنا تھا کہ اقلیم کو ہوش آ گیا غل مچانے لگا کہ یارو مجکو کیون
قید کیا ہی مین اپنے شاہ کا خیر خواہ ہون مغرور کو خبر پہونچی مغرور نے کہا اب رہا کردو
اقلیم کو رہا کیا اسی طرح یہ پتھر برسانے لگا ملکہ حیرت سنے جو پلٹ کے دیکھا کہ حیران
قتل ہوئی کہا اے نعمان غضب ہوا حیران آئینہ دار کو اس ملعون نے مار ڈالا نعمان نے
کہا داری ہم سب نے ہتھیلی پر سر رکھا ہی موت کا مزا چکھنا ہی حقیقت مین بنگالے کا سحر ہمارے
ہوشربا کے سحرون سے بالکل الگ ہی اور ہمارے سحرون سے اچھا ہی یہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ان لوگون
پر سلطنت کیونکر کرتا حقیقت مین حیران کا قتل ہونا بڑا باعث خرابی ہی مگر داری اب مین اس سے
مقابلہ کرتی ہون حیرت نے کہا اے نعمان تو ایسا قصد نہ کرنا مجھے اس سے مقابلہ پڑیگا تو خیر
یاد رکھیگا کہ کسی سے سحر ہوا یہ ذکر تھا کہ دیکھا مغرور سامنے اڑتا ہوا چلا آتا ہی جیسے ہی سامنے

ملکہ حیرت کے آیا ملکہ نے چند دانے موتیون کے پھینک مارے اور آواز دی کہ گلشن فصاحت نشان اس باغی کو لینا یہ جو پکارکے ملکہ حیرت نے کہا مغرور پلٹ کے دیکھنے لگا دیکھا چالیس پچاس نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین ایک ایک حسین وجمیل کوئی غنچہ دہن کوئی رشک چمن کوئی قمر عذار کوئی کبک رفتار شیرین گفتار کوئی ماہوش مہر تمکین تاج سرون پر لباس فاخرہ زیب جسم دف و دائرے بجتے ہوئے اشعار عاشقانہ گاتی ہوئی چلی آتی ہین ناز و انداز معشوقانہ دکھاتی ہوئی ہین کبھی شرماتی ہین کبھی دوڑ کے چلین کبھی ٹھہر گئین نظم

ہاتھ قاتل کا مرے خنجر تک آ کر رہگیا / کہنیون تک آستینون کو چڑھا کر رہگیا
باغ مین مین بلبلون کو جو اڑا کر رہگیا / خندہ زن گل ہو گئے غنچہ مسکرا کر رہگیا
ہو چکی تھی میرے نالون سے قیامت آشکار / خواب سے سر فتنۂ محشر اٹھا کر رہگیا
کاروان یاردن کا پہونچا منزل مقصود مین / مین بگولے کی طرح سے خاک اڑا کر رہگیا
پڑ چکے تھے دست گستاخ اُس کمر کے درمیان / شوق وصل یار دل کو گدگدا کر رہگیا
سوزش دل سے جلے لیکن زبان نے اف نہ کی / صورت تبخالہ دل ہونٹھون پر آ کر رہگیا
کر چکی تھی موسم گل کی ہوا نشتر طلب / خون جتنا تھا بدن مین جوش کھا کر رہگیا
جو کسی لیلی شمائل کا سنا کانون سے ذکر / بید مجنون کی طرح مین تھرتھرا کر رہگیا
ہنس پڑے تیری طرح سے گل جو مجھپر باغ مین / پانی پانی ہوگیا آنسو بہا کر رہگیا
شہر خوبان مین رہا کرتا ہون مین خانہ بدوش / شب ہوئی جس کوچے مین بستر لگا کر رہگیا
چپ نہ رہنا تھا دلا فکر دہان یار مین / بول اٹھنا تھا جگہ حجت کی پا کر رہگیا
ٹھوکرون سے راہ کی از بسکہ حالت غیر تھی / پانون اپنا یار کے کوچے مین جا کر رہگیا
سامنا شوق شہادت نے کیا چھوٹا جو تیر / جب کھنچی شمشیر مین گردن جھکا کر رہگیا
تو نے منھ پھیرا سوال بوسے پر مجھسے جو یار / ہونٹھ کیا کیا اپنے دانتون سے چبا کر رہگیا
شمعسان اظہار کا یارا نہ آتش کو ہوا / سرگذشت اپنی زبان تک اپنی لا کر رہگیا

جو سب کی افسرا ہی تاج مکلل بجواہر سب اسکی پشت پر مثل کنیزان کمترین پری وش غنچہ دہن موے میان نازپستان خنجرابرو خال ہندو دام گیسو زبان نہین کہ ذکر عارض النور کرون ان گالون کو چاند سے کیونکر بہتر کہون دہن غنچہ گلزار طور لے کمر کو عدم کہون یا خاموش رہون جس سے صاف ثابت ہی کہ آئینہ شکم مین بال آگیا مغرور کو جھککر سلام کیا مسکرا کر فرمایا ہم دور سے تمھارے مشتاق ہو کر آئے ہین تم مصروف جنگ ہو مغرور اُس طرف چلا مگر جھومتا ہوا آنکھین سرخ چہرہ اداس افسران فوج نے جو بادشاہ کا یہ حال دیکھا پکارتے ہوئے دوڑے کہ اے شہنشاہ آپ کہان جاتے ہین طریقے سے معلوم ہوتا ہی یہ سحر ملکہ حیرت ہی ملکہ حیرت کے گورے گورے ہاتھ اُسمین مہندی لگی ہوئی اُن ہاتھون سے دستک دیتی جاتی ہین آواز دی کہ اے گلشن دام گیسو مین پھنسا لے خون حیران کا معاوضہ ہو یہ کہکے مثل آئینہ حیران رہی بطرز زلف معنبر مین پریشان رہی وہ نازنین مسکرا کر مغرور کو بلا رہی ہی کبھی بافسوس مغرور سے کہتی ہی کیون صاحب تمکو ہمارا

خیال نہین مغرور پڑھتا جاتا ہے جب چند قدم چل چکا تو بنگاہ محبت اُسکو دیکھ رہا ہے کہ اقلیم نے
بڑھکر ایک طائر چھوڑا ایک بیضہ جھولی سے نکالکر سامنے کیا وہ بیضہ دندان فیل سفاب جیسے ہی وہ
بیضہ ہاتھ مین مغرور کے آیا ہرچند کہ مبہوت لب پر مہر سکوت بنگاہ محبت طرف اُس نازنین
کے دیکھ رہا ہے کبھی بلائین لین کبھی ترقی حسن وجمال کی دعائین دین اُس بیضے کو کارد سے کاٹ کے
پھینکدیا اُس بیضے سے زردی نکل بلند ہوکر ایک گنبد کلان ظاہر ہوا وہ گنبد اُن نازنینان مہ جبین
پر گرا وہ سب نازنینان مہ جبین اُس گنبد مین بند ہوگئین حیرت نے کئی گولے اُس گنبد پر
مارے مگر گنبد کو خبر نہ ہوئی چاہیے تھا کہ گولون سے ملکہ حیرت کے شق ہوتا ہاتھ اُٹھا کے
رہگیا ملکہ نے مسکرا کے ایک گولہ پھینکا گنبد ٹوٹا ایک برق جہندہ گری کہ سب نازنینون کے
سر اُڑ گئے حیرت نے تو آہ کا نعرہ کیا اُن نازنینون کے سر کٹتے ہی مغرور کو ہوش آگیا
غصے مین طرف حیرت کے پلٹا جابجا جسم پر نشتر مارے ہر مقام کا خون لیکر ملکہ حیرت پر
پھینک مارا ایک گنبد یاقوت احمر ملکہ حیرت پر گرا حیرت اُس گنبد مین بند ہوگئی سب
دیکھنے والے دیکھ رہے ہین کہ بعد تھوڑی دیر کے ایک برق چمکی برق نے گنبد کے ٹکڑے
اُڑا دیے تڑپ کر حیرت جادو نکلین مگر پسینے پسینے انگلیون سے قطرے خون کے ٹپکتے
ہوئے پیشانی عرق آلودہ دونون ہاتھ جو غصے مین ہلائے برق گری مغرور نے سر سامنے کیا
سب نے دیکھا کہ مغرور کے دو ٹکڑے ہوئے حیرت نے کہا وہ مارا آندھی سیاہ چلی ملکہ
حیرت تو آندھی کو دیکھنے لگین پہلو پر حیرت کے ایک نخل تھا اُسکے بیچ سے مغرور نے
سر نکالا دام جمشیدی حیرت پر مار آرسے کہکر حیرت جادو ہٹین پڑا خاک کی مغرور کے
ہاتھ مین تھی وہ خاک اُڑادی حیرت بیہوش ہوکر گرین مغرور نے نعرہ کیا کہا کیون
صاحبو تمنے دیکھا مین نے اپنے ہم شبیہ کو قتل کرایا اپنے کو بچایا نعمان نے جو دیکھا کہ ملکہ
حیرت جادو گرفتار ہوئین فوج بیدل ہورہی ہے اُسی وقت اپنے لشکر کو الگ کیا کہا
صاحبو جلدی نکلچلو مالک ہمارا گرفتار ہوا لڑائی بگڑ گئی کیا کیا تدبیرین کین مگر کسی طرح
مغرور نے پیچھا نہ چھوڑا طبل امان بجوا کر نعمان لشکر کو ساتھ لیے ہوئے طرف صحرا کے
فرار پر قرار کیا مغرور جادو بادشاہ بنگالہ بفتح وفیروزی پلٹا ملکہ حیرت جادو کو بھی
ایک قفس مین زبان مین سوزن دیکر بند کیا ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ حیرت
وچالاک ونیرنگ پاس مغرور جادو کے قید ہین دو روز مین لشکر کو آراستہ کیا
شکست کو درست کرکے مشیرون اور وزیرون سے صلاح کی سب نے یہی صلاح دی کہ چلکر
ہوشربا پر قبضہ کیجیے قاتل افراسیاب کا سر لیکر حیرت جادو کے سامنے لائیے یقین ہے
سر قاتل افراسیاب دیکھکر آپ کی اطاعت کریگی سرکار کے ساتھ دھوم سے شادی ہوگی
بڑے لطف سے خانہ آبادی ہوگی اس رائے کو مغرور جادو نے پسند کیا اور بہت خوش ہوا
اُسی وقت لشکر تیار کرکے یہ بھی طرف ہوشربا کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر
کیا جائیگا اب انکو راہ مین چھوڑیے

دو کلمہ داستان شوکت بیان صاحبقران کہ مقابلہ سالوس مین فروکش
ہین خواجہ عمرو اجلال ومحلال وغیرہ کا خاتمہ کرکے چلے ہین ملکہ انجم اختر پیشانی
دختر ملک فیروز بادشاہ سابق اُس ملک کا جسپر سالوس خدائی کرتا ہے
و وزیرزادی مہر طلعت وسنجاب جادو حقیقت مین بڑی عمدہ جادوگرنی ہے
لشکر گران تیار کرکے یہ سب برائے امداد صاحبقران چلی ہین سب کا
ذکر اس داستان مین کیا جائیگا ساقی نامہ مصنف

کہ پھر ہو مرے ساقی خوش ادا
پلادے مجھے جام صہبائے عشق
نگاہین لڑین مینہ مین گلابی کھلے
قسم تجکو جام وصبوحی کی ہے
قسم گیسو مشکبو کی تجھے
پئے تیر دلدوز مژگان یار
پئے بیقراری آشفتگان
سلامت رہے ساقی عشوہ گر
چلے جام صہبا فرقت نشان
نہال مضامین ہوئے سبز نو
جو قمری کی کوکو سے سر بھر گیا
بہار مضامین کی آمد ہوئی
ہوا جوش ان بحر طبع روان

مجھے جام صہبائے عشرت پلا
مرے دل مین آکر جگہ پا گئے عشق
کہ پھر حال دل کا فسانی کھلے
کہ یہ منزل سخت کر جلد طے
دکھا سیر دشت جنون کی مجھے
پئے خنجر ابروے دلفگار
پئے مار زلف جلالت نشان
پلاتا ہی جام شراب خضر
کہ لکھنا ہے پھر لطف کی داستان
ہوا فکر کو بحر الفت کا جوش
تو سرو چمن آنکھ سے گر گیا
تو اس باغ کے سیر کی [illegible]
لکھون صاف خواجہ کی عیاریان

فدا تجھپہ یہ جان وایمان کر
لکھون راز سربستۂ عاشقانہ
مرے حال دل سے تو آگاہ ہو
تجھے بادۂ پیر مغان کی قسم
تجھے غمزہ وناز کی دون قسم
پئے آہ جانکاہ الفت پسند
نہ ہوسکے مین کبھی شور وشر
شراب مضامین کا ذکر آگیا
خبر لے مرے ساقی مہربان
کھلی چشم نرگس کی پھر خواب سے
ہوئی نغمۂ عندلیبان کی دھوم
مضامین نو کی ہوئی دھوم جام
قلم طبع روشن بھی چالاک ہے

سراسر ترا سر پر احسان ہے
گلابی اٹھا جلد اے مہربان
قمر ساقی مہر وش ماہ ہے
کرے جام صہبا لطف وکرم
دکھادے مجھے آج سیر ارم
پئے زخم خندان محنت پسند
سنانا ہے عاشق کو غم کی خبر
کہ مضمون نو کلک نے لکھدیا
کہ آئی ہے پھر رنگ پر داستان
دھوان پھر اٹھا جان بیتاب سے
کہ جاری ہوگئے رنگ گل کے رسوم
کیا کلک نے غنچۂ گل کا کام
تو یہ توسن کلک بیباک ہے

چہرہ رستم دلان میدان یکہ تازی وسہراب وشان معرکہ جانبازی اس داستان شوکت بیان کو
اس طرح تحریر فرماتے ہین شعر مصنف راقمان فسانہ ہائے عجیب + مینگارند داستان غریب +
سابق مین گزارش کر چکا ہون کہ صاحبقران زمان مقابلہ سالوس شعبدہ باز مین فروکش ہین
سمنکال نے آکر قید خواجہ کی طرف کوہ لالہ زار کے روانہ کی تھی وہان جاکے خواجہ نے
قبا متین برپا کین ملکہ انجم اختر پیشانی کو رہا کیا کہ یہ دختر بلند اختر ملک فیروز شاہ ہے ملک فیروز
بادشاہ اس حوالی کا تھا اُسکو گرفتار کرکے ان کار گذارون نے مارا سالوس کو خداوند بنایا آپ
بڑی بڑی سلطنتین لیکر بیٹھے خواجہ کے ہاتھ سے یہ سب ظلم ام مارے گئے تحریر کر چکا ہون کہ اس داستان
مین معرکہ ہائے عظیم برے خواجہ کی عیاریان یادگار ہین ناظرین دیکھکر بہت پسند فرمائینگے
خواجہ نے بمقدمۂ صاحبقران خواب پریشان دیکھ برق کو ساتھ لیکر خود تودۂ انہو چلے ہین

ملکہ انجم سے کہا کہ تم بعد ہمارے آنا بعد جانے خواجہ کے ملکہ انجم تخت پر بیٹھین مہر طلعت بعہدۂ
وزارت سنجاب جادو سپہ سالار لشکر تین لاکھ جادوگر نیان و ساحران نامی ہمراہ اس کروفر
سے لشکر کو لیکر چلین مگر سالوس شعبدہ باز جب اسکو یہ خبر ملی کہ سمنکال وغیرہ قتل ہوئے
حیران و پریشان قصر پریزادان مین آیا دیکھا سب پریزادین خاموش بیٹھی ہین سالوس ایک
گوشے مین آکر بیٹھا چاہتا ہی کہ کچھ بات کرے میرا مطلب نکلے مگر پریزادین خود خاموش ہین
کہ پریزادان درد رگوش و مرصع پوش بیٹھے بیٹھے ہنیں ایک نے کہا بُرا خداوند آئے ہین
دوسری نے کہا کہ وہ تو قابو پرست ہین تیسری نے کہا بادۂ کبر و نخوت سے مست ہین چوتھی
نے کہا بُرا کچھ اور باتین کرو پانچوین نے کہا میرا دل گھبراتا ہی چھٹی نے کہا چاہو گھبراؤ خواہ
خاموش رہو ہوگا وہی جو ہونا ہی ناحق کا رونا ہی ساتوین نے کہا بُوا اب خداوند سے کہو
کہ جاکر خود طبل جنگی بجوا تین ہم بھی شراکت کرینگے اس جنگ مین یا خاتمہ مسلمانان یا خداوند
کو چولہ تبدیل کرنا پڑیگا افسوس ہی کہ مذہب قدیم کو بھلا یا نئے مذہب کی پیروی کی اسی کی
یہ سب خرابی ہی ہمکو ناحق کی بیتابی ہی یہ کہکر سب خاموش ہوئین سالوس رنجیدہ اُٹھا دربار
مین آیا مشیر و وزیر جمع ہوئے کہا صاحبو تمنے سُنا پرچۂ اخبار سے معلوم ہوا کہ خواجہ نے
جاکر اجلال جادو کو مارا محلال کو قتل کیا نازنینان مہ جبین نے رہائی پائی ایک
اخبار سے معلوم ہوتا ہی اُن سبھون نے اپنی جان کا بچنا غنیمت جانا کسی طرف
نکل گئین ایک خبر سے یہ معلوم ہوا کہ یہان آتی ہین اگر اس طرف آئین تو معرکۂ عظیم
پڑیگا اور اگر کسی طرف نکل گئین تو خس کم و جہان پاک بقول شاعر شعر بلبل برداشت
آشیان را + گل گفت کہ خس کم و جہان پاک + مین طبل جنگی بجواتا ہون پریزادان
درد رگوش و مرصع پوش نے وعدہ کیا ہی کہ ہم بھی شراکت کرینگے لیکن یہان تیز رفتار
کو تو بلاؤ تیز رفتار سامنے آیا سالوس نے کہا کیون اے تیز رفتار تو نے خبر سُنی کہ
مہتر زود رفت قتل ہوا بھائی صاحب ہر چند کہ در دیغ گو تھے مگر خدائی نے اُنکی کیا
زور پکڑا تھا اُنکو مسلمانون نے قتل کیا یہان بھی عمرو نے کیا کیا آفتین برپا کین تمنے
کوئی عیاری ایسی نہ کی اس زمانے مین عمرو بھی یہان نہین ہی اگر ہوسکے تو آج حمزہ کو
پکڑ لاؤ اے تیز رفتار سلطنت کا خاتمہ ہوتا ہی مین نے سب تدبیرین کین آج پریزادان
درد رگوش نے کہا کہ ہم بھی شراکت کرینگے تمسے صرف اسقدر طلبگار ہین کہ حمزہ مالک
اسم اعظم محترم و محتشم ہی اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا اگر اُنکو تو گرفتار کر کے لا تو کل مین ایک
کو زندہ نہ چھوڑون کل ہی سب کا خاتمہ کر دون تیز رفتار نے کہا یا خداوند جاہ و جلال
قدرت کی قسم کھاتا ہون کہ آج اپنی جان لگا دونگا جس طرح سے بنے گا حمزہ کو
گرفتار کر کے لاؤنگا یہ کہکے بانہانے عیاری اپنے جسم پر آراستہ کر کے دن ہی کو چلا
لشکر اسلام مین آکے داخل ہوا ایک بڑھیا کی شکل بنکر پھرنے لگا قریب بارگاہ امیر
کے آیا صاحبقران بارگاہ مین جلوہ فرما ہین ابو الفتح وغیرہ حاضر ہین صاحبقران

فرمارہے ہین کہ یارو تم لوگون نے ہمارے یار وفادار کا حال دریافت نہ کیا نہین معلوم خواجہ پر کیا گذری ابوالفتح کہتا ہی کہ اتنا تو غلام کو معلوم ہوا کچھ ایسی خبر وحشت اثر آتی تھی کہ شمنکال گھبرا کے چلا گیا آج دربار سالوس مین جاکر دریافت کرونگا تیز رفتار کھڑا ہوا سُنا کیا کبھی باہر آتا ہی کبھی اندر جاتا ہی عیارون کو لیجاتا خادم و خدمتگارون سے آشنا ہوا شام کو سالوس نے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے پریزادین بھی تو وعدہ کرچکی ہین کہ ہم اپنی جان لگا دینگے ایسا وقت ہی کنیزان سامری نے اقرار کیا وہ بھی شراکت کرینگی طبل جنگی بجا تیز رفتار دربار مین صاحبقران کے حاضر تھا کہ سرکارے آکر حاضر ہوئے ہاتھ اٹھاکر دعا دی قطعہ

گل اقبال تو دایم شگفتہ — الٰہی بخت تو بیدار بادا
بچشم دشمنانت خار بادا — ترا دولت ہمیشہ یار بادا
شہریار کی عمر دراز رہے

دشمن کو سوز و گداز رہے سالوس نے طبل جنگی بجوایا ہی اور یہ بھی غلامون نے خبر پائی ہے کہ تیز رفتار عیار آج حضور کی فکر مین آیا ہی سرکار ہوشیار رہین اور یہ بھی خبر لی کہ اُستاد نے اُس اقلیم کو جاکر تہ تیغ کیا نہین معلوم کیا سبب ہی کہ تشریف لانے مین عرصہ ہوا دربار سالوس مین ذکر تھا کہ کنیزان سامری نے بھی آج عہد کیا ہی کہ ہم مصروف جنگ ہونگے کسی مسلمان کو زندہ نہ چھوڑینگے صاحبقران نے فرمایا خدائے ما بزرگ است کیا مقام خوف ہی جو وہ معبود چاہیگا وہی ہوگا اپنے یار وفادار کے نہ آنیکا بڑا قلق ہی اگر ہمارا وقت انتقال ہی قریب آگیا ہو تو خواجہ عمرو کا ہونا ضرور ہی وہ ہمارے جنازے کو بلطف اُٹھواتے آج کے دن وہ بھی جانبازی کرتے ابوالفتح وغیرہ نے عرض کی اے شہنشاہ گیتی ستان اُس عیار بدکار کی کیا حقیقت ہی کہ قریب بارگاہ شہنشاہی آئے یہان بھی طبل جنگی پر چوب پڑی تیز رفتار یہ باتین سُنکر باہر نکل آیا فقیر کی شکل بنکر ایک نخل کے نیچے بیٹھا مقامات بارگاہ صاحبقران دیکھ رہا ہی پشت و پہلو تاک لیا اتنا سمجھ گیا کہ پشت پر بارگاہ کے مزبلہ ہی کہ اُسی مقام سے نقب لگاؤنگا اپنے کو بارگاہ صاحبقران مین پہونچاؤنگا اگر پنجہ قابض ہوا تو لے نکلا ابوالفتح اصفہانی و گلباد عراقی باتین کرتے ہوئے باہر نکلے آپسمین کہتے ہوئے یارو آج حفاظت مین صاحبقران کے کوئی دقیقہ نہ رہجائے اگر ذرا بھی غفلت ہوئی تو عیار تدبیر کریگا اپنے کو پہونچا دیگا گلباد نے ابوالفتح سے کہا یہ بڑھیا جو زیر نخل بیٹھی ہی اے برادر کئی مرتبہ آج اسکو بازار مین بھی دیکھا اس وقت یہان بیٹھی ہوئی بارگاہ صاحبقران کو دیکھ رہی ہی گلباد نے کہا میری عقل مین بھی یہی آتا ہی کہ یہ کوئی جاسوس ہی ابوالفتح نے کہا مین دریافت کرتا ہون ابوالفتح بڑھیا سے دریافت کرلے چلا وہان سالوس نے بعد طبل جنگی بجوانے کے جو قصر پریزادان مین جاکر دیکھا ایک پریزاد اُٹھی ہی سرنگون غم سے کلیجہ خون آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے رو رہی ہے سالوس نے کہا تمھاری سب بہنین کہان گئین اُسنے کہا تمھاری حفاظت کو سب نکلی ہین وہ بیبیان شاہزادیان کہ جنھون نے سوائے عیش و جیش کے کبھی نام رنج و غم

نہین سُنا وہ آج پریشان ہو کر نکلی ہین دیکھیے اُنپر کیا گذرے ابو الفتح قریب اُس بڑھیا
کے آیا اتفاق سے صاحبقران بھی باہر نکل آئے ہین مقبل کے ہاتھ سے کمان کیا نی لیکر
تیر بکمان مین پیوست کر رہے ہین کہ ابو الفتح نے قریب بڑھیا کے جا کے پوچھا بڑی بی صاحب
کس فکر مین بیٹھی ہو دوپہر کو تمکو بازار برازان مین دیکھا تھا تیز رفتار نے کہا بیٹا ایسی بدنصیب
ہون کہ یہ لشکر زر ریز زمین حسن خیز دن بھر پھری اور کچھ نہ ملا لو اسی گھر مین روتی ہوگی بیٹھی
دروازے پر انتظار کر رہی ہوگی جب خالی ہاتھ جاؤنگی بچیان رو مینگی کلیجہ پھٹتا ہو جوان بیٹی
بیوہ شوہر اُسکا سوار دن مین لوکر تھا تین روپے مہینا گھر مین آتا تھا گھر مین آبادی
رہتی تھی اب یہ بڑھیا بیدست و پا جو کچھ مانگ جانچ کر لے جاتی ہو اسمین بسر اوقات ہوتی ہو
بیٹا اسی تصور مین بیٹھی ہون ابو الفتح نے کہا بڑی بی صاحب ہمارا لشکر ایسا نہین ہو کہ
کوئی سائل اگر خالی پلٹ جائے سب دوکاندار پیسہ پیسہ دو دو پیسے دیتے ہین بڑھیا نے
گڑگڑا کر کہا بیٹا مجکو تو کچھ نہین ملا ابو الفتح نے کہا چلو تمکو صاحبقران سے کچھ دلوا دین بڑھیا
اُٹھی ابو الفتح ساتھ لیکر چلا مگر تیز رفتار چوکنا ہو رہا ہو جب بڑھیا سامنے صاحبقران کے
پہونچی ابو الفتح نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے اور نعرہ کیا او مکار مین نے پہچانا کہ تو
بیشک کوئی عیار ہو جھٹکا مارکے ابو الفتح نے حباب مارا حباب تو اسنے ہاتھ پر روکا یہ حرکت
دیکھکر ابو الفتح نے کہا اب یقین کامل ہوا حباب میرا روکا بڑھیا گری ابو الفتح نے چاہا
چھاتی پر چڑھ بیٹھون تیز رفتار تڑپا ابو الفتح جست کرکے چھاتی پر چڑھ بیٹھا کہ آسمان پر
برق چمکی ایک پریزاد تڑپ کر گری ایک پنجہ کمر مین ابو الفتح کے ایک پنجہ کمر مین تیز رفتار کے
دیکر لے اُڑی ابو الفتح نے آواز دی ای شہریار غلام کو پریزاد لیے جاتی ہو صاحبقران کے
ہاتھ مین تیر و کمان تھا لیس کھڑے تھے سینۂ پر کینہ اُسکا تاک کر تیر مارا سینے پر پریزاد کے تیر
پڑا توڑ کر پشت کو پار گذرا ابو الفتح پنجے سے پریزاد کے چھوٹا صاحبقران طرف ابو الفتح کے
چلے تیز رفتار زمین پر گرا ایک طرف لاشہ پریزاد کا گرا تیز رفتار نے چاہا اُٹھ کے بھاگون
دوسری پریزاد تڑپ کر گری تیز رفتار کو اُسنے اُٹھا لیا صاحبقران نے چاہا دوسرا تیر مارو
وہ قندیل فلک ہوئی لاشہ جو پریزاد کا زمین مین گرا تھا یا تو بصورت پریزاد تھی یا دیکھا
ایک ساحرہ سیہ فام بد انجام نیلی تہمد بندھی ہوئی تڑپ تڑپ کے جان دی صاحبقران
نے فرمایا ابو الفتح وہ نکلگیا ہرکارون نے جو خبر دی تھی کہ آج پریزادین قصر پریزادان
سے نکلی ہین اُسکا یہی ظہور ہوا یہ کہکر صاحبقران اندر بارگاہ کے گئے آئے ابو الفتح و گلباد
و چند عیار براے حفاظت آکر بیٹھے ایک عیار کو طرف مزبلے کے بھجا دیا سوار و پیدل
جابجا مقرر کیے پریزاد لیکر تیز رفتار کو صحرا مین آئی ایک پہاڑ پر اُتار رکھا ای تیز رفتار
یہ کیا معرکہ تھا ہم تو اتفاق سے وہان گئے ورنہ ہمارے جانیکی وہان کیا ضرورت تھی ایک
بہن قتل ہوئی حمزہ صاحب اسم اعظم ہو اُسکے تیر نے خطانہ کی سینے پر پریزاد کے پڑا ہم سب
بہنین انھین کی فکر دن مین نکلے ہین تیز رفتار نے کہا مین آج اپنی جان دونگا یا صاحبقران کو

گرفتار کر کے لاؤ نگا پریزاد نے ایک موے سر توڑ کے دیدیا کہ جب کسی بات مین لاچار ہونا
اس موے سر کو آگ دکھانا کوئی بہن تمھارے پاس آجائیگی تیز رفتار نے موے سر پریزاد
اپنے پاس رکھا ایک مرد ضعیف کی شکل بنکر چلا لشکر مین صاحبقران کے آیا دیکھا اُسنے سب
جگہ طلایہ دار مگر سب ہوشیار کچھ بیٹھے ہین کچھ پھر رہے ہین حاضر باش ناظر باش کی صدا بلند پھر
تیز رفتار دیکھتا ہوا سامنے بارگاہ کے آیا دیکھا ابو الفتح اصفہانی وغیرہ پانچ ساتھ عیار
بانہائے عیاری سے آراستہ قریب دربارگاہ پھر رہے ہین تیز رفتار پھرتا ہوا پشت بارگاہ
پر پہونچا دیکھا قریب مزبلے کے بھی ایک عیار بیٹھا ہے اب تیز رفتار مایوس ہوا بیرون لشکر آیا
کھڑا ہو کر سوچنے لگا کہ دربارگاہ پشت و پہلو سب عیارون نے روک لیے اب مین کدھر سے
جاؤن کیا تدبیر کرون اب اسکو یاد آیا کہ پریزاد نے موے سر اپنا دیا ہے اُن پریزادونکا
سحر قیامت کا ہے یہ سوچ کے گوشے مین آیا موے سر پریزاد کو آگ دکھائی ایک پریزاد
فوراً آکر حاضر ہوئی پوچھا کیون تیز رفتار ہمکو کیون طلب کیا تیز رفتار نے تمام کیفیت
بیان کی کہ آج دن کو یون پہچانا گیا عیارون نے انتظام کر لیا پشت و پہلو بارگاہ کا روک لیا
اب کیا صورت کرون کہ مین اندر بارگاہ صاحبقران مین پہونچون پریزاد نے کہا اے
تیز رفتار اب تو بگڑی اُلجھ گئی ایک بہن بھی ہماری قتل ہوئی ہم تمکو ابھی بارگاہ حمزہ
مین پہونچاتے ہین مین آسمان سے جاکر سحر کرتی ہون جب یہ سب سو جائین تم پشت سے
سراپچہ چاک کر کے اندر چلے جانا جو تم سے بن پڑے وہ کرنا یہ سُنکر تیز رفتار چلا پریزاد بھی
بلند ہوئی سحر کرنے شروع کیے ابو الفتح وغیرہ یا تو پھر رہے تھے جھونکا ہواے سرد کا جو
چلا جس مقام پر جو کھڑا تھا وہین بیٹھ گیا بیٹھتے ہی آنکھ بند ہوئی اس طرح کی ہواے سرد جو
چلی سب خادم و خدمتگار عیار سوار و پیدل غافل ہو گئے تیز رفتار پھر چھاپر دے کے
قریب آکر دیکھا چار خدمتگار رچھپ پر ہین پروانے بیہوشی کے پھینکے پروانے شمع پر گرے
جلے دھوان اُنکا بلند ہوا چارون خدمتگار بیہوش ہو گئے تیز رفتار جھپٹ کے قریب
پلنگ کے آیا دوشالہ چہرۂ زیبائے صاحبقران سے ہٹایا دیکھا ایک شیر بر عالم خواب مین
ہے پیچھے ہٹا ہاتھ پاؤن مین رعشہ آیا بیہوشی کے گُپّھے مین رکھی برابر دماغ کے لگا دی جب
اوپر کا دم صاحبقران نے کھینچا بیہوشی دماغ مین پہونچی صاحبقران زمان چھینک مار کر
بیہوش ہوئے ہاتھ پاؤن مین تیز رفتار کے رعشہ ہے دل مضبوط کر کے دو حلقون سے
دونون ہاتھ دو حلقون سے دونون پاؤن ساتوین حلقے سے گولا لاٹھی کر کے پشتارہ چارم
عیاری مین باندھا سراپچہ چاک کر کے لے نکلا جب یہ نکلگیا تب یہان سب کو ہوش آیا
ابو الفتح نے دیکھا ہمنے تو حفاظت کی لیکن سوار و پیدل سب سو گئے تھے اب اُٹھتے جاتے ہین
ابو الفتح نے کہا یارو خدا خیر کرے یہ کیا سبب ہوا کہ یکایک سب سو گئے اب بیدار ہوتے
جابجا عیار بھی اُٹھتے جاتے ہین وہ جو عیار مزبلے کے پاس تھا وہ بھی دوڑا ہوا پاس
ابو الفتح کے آیا کہا مہتر صاحب مین ابھی سو گیا تھا اب آنکھ کھلی ابو الفتح نے کہا کون باعث خرابی کا ہے

گھبرا کے اندر بارگاہ کے آیا دیکھا خدمتگار بیہوش پڑے ہین صاحبقران زمان پلنگ پر ندارد
ابو الفتح نے نکلکر ایک چیخ ماری کہا یار و غضب ہوا کوئی صاحبقران کو چرا کر لیگیا لشکر مین
ہلڑ ہوا بہرام وغیرہ سردار سب آ گئے ابو الفتح نے سب کو رو کا سب کا یہ ارادہ تھا کہ
لشکر پر سالوس کے جا پڑین ابو الفتح نے کہا ہر گا رہے مقرر کرو دمبدم اُنکی خبر ملے
مین تدبیر مین صاحبقران کی جاتا ہون جب تک مین پلٹ کے نہ آؤن بلوہ کرنیکا ارادہ
نہ کرنا سردارون کو روک کر ابو الفتح ایک جانب چلا تیز رفتار کو بھی گمان غالب ہوا
کہ جب یہ عیار ہوشیار ہونگے میرا پیچھا کرینگے تین کوس چڑھ گیا صحرا کو طے کرتا ہوا آتا ہے
شاہراہ کو ترک کیا دیہات و قریات کو طے کرتا ہوا خلاف راہ سے چلا آتا ہے جب
کئی کوس راستہ طے کر چکا صبح ہو چکی قریب ایک جھیل کے پہونچا خیال مین آیا پانی پی لون
اپنے تئین آراستہ بھی کر لون ابھی چلونگا تو لشکر مین پہونچ جاؤنگا پشتارہ کنارے رکھدیا
پانی پیا ہاتھ منہ دھویا تیز رفتار ٹہل رہا ہے لیکن مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری
جو ملک انجم اختر پیشانی سے رخصت ہو کر چلے تھے برق تو کسی مقام پر ٹھہر گیا خواجہ عمرو لگے
بڑھ آگے دور سے دیکھا ایک عیار ٹہل رہا ہے اور کنارے پر جھیل کے پشتارہ رکھا ہے خواجہ نے
جو خواب پریشان دیکھا تھا کلیجہ دھڑک رہا تھا یقین کامل تھا کہ کوئی افتاد آقا پر پڑی خیال کرکے
جو دیکھا چادر چہرے سے صاحبقران کے ہٹ گیا ہے خواجہ عمرو نے پہچانا کہ یہ پشتارہ ہمارے
آقاے نامدار کا رکھا ہے قلب تھرا گیا جی مین کہتا ہے ای عمرو وہ جو خواب پریشان دیکھا تھا
اُسکا ظہور رہوا ایسا بدحواس ہوا کہ نعرہ کرکے جا پڑا آواز دی او مکار و غدار خبردار
کہان جاتا ہے تیز رفتار نے پلٹ کر جو عمرو کو دیکھا روح نکلگئی مگر پلٹ پڑا عمرو نے
پتھر مارا تیز رفتار نے خالی دیا قریب پشتارے کے اکھڑا ہوا ایک پریزاد آسمان پر
اُڑی ہو جاتی تھی نیچے دو لونمین چلنے لگا جھنائے کی آواز پریزاد نے سنی جھک کے
دیکھا کہ ایک عیار تیز رفتار پر پیچھے مار رہا ہے وہ روک رہا ہے سمجھ گئی کہ عمرو عیار ہے دہن سے
اسنے نعرہ کیا ای تیز رفتار نہ گھبرا منم پریزاد قدرت یہ ساربان زادہ جانے نہ پائے
عمرو نے سر اُٹھا کر دیکھا ایک پریزاد کمندے باندھے ہوئے آتی ہے قصد ہے کہ خواجہ
پر گرون اور اُٹھا کر لے جاؤن عمرو نے جیب مین ہاتھ ڈالا ایک ترنج بیہوشی نکالا اور
آواز دی او حرامزادی کیا مین صرف عیار ہون سحر بھی کرتا ہون بھلا اس ترنج کو تو روک
یہ کہکے پھینک مارا جیسے وہ جھکی ہوئی آتی تھی اسنے ترنج پر طمانچہ مارا ترنج پھٹا قطرے
پانی کے منہ پر پڑے دم سے لڑکھڑا کر گری خواجہ عمرو نے لپک کر خنجر مارا شکم چاک
قصہ پاک تیز رفتار کے ہوش اُڑ گئے ایک چیخ ماری کہ ارے شاگردون کیا کر رہے
عمرو نے مجھکو گھیرا ہے چالیس شاگرد اسکے جنگل مین چھپے بیٹھے تھے پریزاد کے مرنے کی جو
آواز آئی اپنے اُستاد کی آواز سنی سب جنگل سے نکل آئے دیکھا اُستاد کو عمرو نے گھیرا ہے
چالیسون دوڑ پڑے تیر عمرو پر مارے کئی تیر عمرو نے کھائے مثل شیر غضبناک اُنپر جا پڑا

کئی بیکیچون کو مارا اب ان سب کے بیچ مین عمرو گھرا ہوا ہی تیز رفتار چاہتا ہی کہ مین پشتارہ
لیکر نکلجاؤن جب تیز رفتار قریب پشتارے کے جاتا ہی عمرو نیمچہ لیکر برابر پہونچتا ہی عیا حلقہ ہاے
مار رہے ہین عمرو کو ہر مرتبہ للکار رہے ہین مگر عمرو مجبور ہی پشتارہ صاحبقران کا دستیاب نہین ہوتا
ایک مقام پر عمرو نے پتھر مارا تیز رفتار ذرا ہٹا عمرو نے کئی نیزے کئی تیر کھائے مگر پشتارہ
صاحبقران کا اٹھا کر نذر زنبیل کیا یا تو تیز رفتار کا یہ ارادہ تھا کہ پشتارہ صاحبقران کا
لیکر نکلجاؤن اب جو پشتارہ عمرو نے غائب کیا کئی نیزے کھائے تلوار کے زخم اٹھائے
لیکن پشتارہ صاحبقران کا نذر زنبیل کر لیا تیز رفتار نے کہا یارو ساربان زادے
نے حمزہ کا پشتارہ لیا اب یہ نہ جانے پائے بڑی بات ہی کہ آقا اور عیار ایک جگہ ہو گئے
چند بیکیچے مارے گئے مگر پیچھا عمرو کا نہین چھوڑتے حلقہ ہاے کمند خواجہ عمرو پر پڑ رہے ہین
حلقہ ہاے کمند سے عمرو سبک ہو کر نکلتا ہی قصد ہی ذرا بھی الگ ہون تو نکلجاؤن مگر عیار
پیچھا نہین چھوڑتے قضاے کار برق فرنگی اڑتا ہوا چلا آتا ہی کان مین اسکے آواز گیرودار
کی آئی بلندی پر چڑھ کے دیکھا کہ استاد کو بیکیچے تیز رفتار کے گھیرے ہوئے ہین بیقرار ہو گیا
نیمچہ پکڑ کے آپڑا آواز دی استاد مین آ پہونچا عمرو نے کہا ای فرزند پشتارہ تو مین نے آقا کا
لیا لیکن یہ لوگ مجکو نکلنے نہین دیتے برق نے نیمچہ لیکر گرا تیز رفتار نے اسکو بھی زخمی کیا
ہنگامۂ عظیم گرم ہی پریزاد کے مرنے کی جو آواز بلند ہوئی سو پریزادین قصر پریزادان
سے نکلی ہین جابجا اڑتی پھرتی ہین بہن کے مرنے کی آواز جو کان مین آئی اسی طرف
پلٹی یہان برق و عمرو انتہا کے زخمی ہوئے ہین سر پر جو زخم کھائے برق تھرایا آنکھون کے
نیچے اندھیرا آیا گھٹنے زمین پر ٹیک دیے بیٹھ بیٹھ کے پالٹ کے ہاتھ مار رہے ہین
تیز رفتار کہتا ہی یارو اب تو انتہا کے دونون زخمی ہین کمندین مار کر پکڑ لو جانے نہ پائین
چہار جانب سے حلقہ ہاے کمند پڑتے ہین عمرو و برق حلقہ ہاے کمند کاٹ کر اپنے کو بچاتے ہین
لڑے جاتے ہین تیز رفتار حیران ہی کہ مین کیا کرون دو تین پتھر بھی عمرو نے مارے مگر یہ
پیچھا نہین چھوڑتے کہ پریزاد آکے آسمان پر چمکی سر جھکا کر اسنے دیکھا کہ ایک بہن کا لاشہ
پڑا ہی وہی نیلی تہمد باندھے کالی صورت بال سر کے وبال جان دو عیار بیچ مین گرد عیار
تیز رفتار کے گھیرے ہوئے حلقہ ہاے کمند مار رہے ہین خواجہ عمرو و برق فرنگی اپنے کو
بچاتے ہین وہین سے اسنے نعرہ کیا ای تیز رفتار یہ کیا معرکہ ہی اس ساربان زادے
کو کیون گھیرا ہی یہ تو گرفتار ہو گے گوہ لالہ زار پر گیا تھا تیز رفتار نے کہا مین کیا جانون
عین وقت پر آگیا اس پریزاد نے چاہا کہ مین زمین پر آؤن تیز رفتار نے کہا یہان
آنیکا ارادہ نہ کیجیے گا وہین سے سحر کیجیے یہان آنے پر آپ کی ایک بہن قتل ہو چکی ہین
پریزاد نے وہین سے سحر کیا عمرو و برق زخمی تو ہو ہی چکے تھے بیہوش ہو کر گرے پریزاد
تو سحر کر کے چلی تیز رفتار نے اشارہ کیا عیاران تیز رفتار نے عمرو و برق کی مشکین
باندھ لین سحر سے پریزاد کے دونون بیہوش ہو گئے ہین اسی عالم مین عیارون نے گرفتار کر لیا

لیکر روانہ ہوئے یہان سالوس لشکر کو تیار کئے ہوئے بیرون بارگاہ آچکا ہی پریزادین
بھی سب آمادہ ہین کہ سالوس نے دیکھا پریزادین رونے لگین سالوس نے پوچھا ارے
کیا ہوا سب نے کہا ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ دو بہنین ہماری قتل ہوئین سالوس نے ذرا
دام اسے کہا ارے دریافت کرو کیہ کیا معرکہ ہوا یہ ذکر تھا کہ دیکھا تیز رفتار آکر پہونچا ئی
زخم اسنے بھی کھائے ہین عمرو برق کا پشتارہ اسکے شاگرد باندھے ہوئے سالوس نے خوش ہوکر
تیز رفتار سے پوچھا ان دونون کو کیونکر پایا تیز رفتار نے کہا یا خداوند آپ کی خدائی تو
ابھی عرصے تک قیام رہیگا مین حمزہ کو گرفتار کرکے لایا عمرو ہی کے پاس صاحبقران
بھی ہین سالوس نے کہا ان دونون کو لیجا کر قید کر دو مین جا کر لشکر مسلمانان کو تباہ کردون
خوش ہو کر طرف پریزادون کے متوجہ ہوا کہا دیکھو قدرت نے کیا تقدیر کی عمرو و حمزہ
دونون گرفتار ہوئے عمرو کے پاس حمزہ موجود ہی جب اسپر دباؤ ڈالینگے صاحبقران
کو دیدیگا یہ کہکے تخت پر سوار ہوا اژدہون نے تخت اُٹھایا پریزادین سالوس کو
گھیرے ہوئے ناز و کرشمے دکھاتی ہوئین سامنے سالوس کے انگلیان چمکاتی ہوئین
ایک کہتی ہی واہ قدرت بڑا کمال کیا ایک کہتی ہی میرا دل گھبراتا ہی ایک کہتی ہی مجکو
سامری و جمشید نظر آتے ہین ایک کہتی ہی بوا مجکو معلوم ہوتا ہی کہ سامری و جمشید
ایک قصر مین کھڑے ٹہل رہے ہین اُس مکان مین آگ بھری ہی فریاد کر رہے ہین
سوزش آتش سے مر رہے ہین ہمارے نزدیک تو آج رنگ دگرگون ہی سہام خطاکار
پہلو پر سالوس کے حاضر ہی سالوس نے کہا لشکر آراستہ کرو سہام نے بڑھکر تیراندازون
کو آراستہ کیا ابرام بن آسمان فیل سوار سے اشارہ ہوا کہ لشکر کو بڑھاؤ ابوالفتح
اصفہانی عیار لاثانی لشکر کفار مین برائے خبر آیا تھا اپنی آنکھون سے قید ہونا خواجہ عمرو
کا دیکھا یہان بہرام جملہ سردارون کو ساتھ لیے ہوئے پریشان ٹہل رہا ہی کہ ابوالفتح آکر
پہونچا کہا ای بہرام غضب ہوا مامون جان کوہ لالہ زار سے پلٹے ہوئے آتے تھے راہ مین
عیارون سے لڑے گرفتار ہوگئے برق و مامون جان گرفتار ہوئے سالوس نے قید کیا
سالوس لشکر ساحران لیکر آتا ہی پریزادین ہمراہ ہین آج بلا کی لڑائی پڑیگی بہرام نے
حکم دیا کہ لشکر آراستہ ہو میدان مین نہ جانا بھی بڑی حقارت ہی بہرام کل لشکر کو لیکر
میدان مین آکر ٹھہرا سالوس نے جو آکر دیکھا کہ بہرام لشکر کو لیے کھڑا ہی سہام سے
اشارہ کیا کہ مسلمانون کو لوٹ لے سہام خطاکار اژدر کو اُڑا کر میدان مین آیا آواز دی
ای فرقۂ خداپرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے جیسی ہی سہام نے یہ نعرہ کیا ملکہ گلشن نو رجہ
سالوس صف سے تڑپ کر نکلی پکار کر آواز دی او ہیجیا تیری قضا لیکر آئی ہی یہ کہکے گولہ
مارا سہام کے ہاتھ مین تازیانہ مار آتشین کا تھا اسنے سر پر اژدر کے مارا اژدر نے ایک
چیخ ماری منھ کھول کے گولہ دہن مین لیا منھ سے قلابہ آتشین چھوڑے ملکہ گلشن نے
اپنے کو بچایا اژدر نے دم کھینچا ملکہ گلشن زمین پر گرین جیسے تنکا اُڑتا ہوا جاتا ہے

اُس طرح اژدر نے ملکہ گلشن کو منھ مین لے لیا ناہید نے جو ماں کا یہ حال دیکھا تاب نہ آئی
بہرام سے اجازت بھی نہ لی بہرام ہان ہان کرتا ہی کہ صاحبو تم لوگ دخل نہ دو ہم اس بلا کو
جھیلینگے جان پر کھیلینگے ناہید نے کہا ای بہرام مقدمہ سحر و ساحری ہی تم لوگ غیر ساحر
کیا کر سکو گے یہ کہکر ناہید تڑپ کر سہام پر گری سہام نے وہی حرکت کی کہ کوڑا مار آتشین
کا سر پر اژدر کے مارا اژدر نے ایک چیخ ماری منھ سے قلابہ آتشین چھوڑے ناہید نے
اپنے کو بچایا تین مرتبہ سہام نے تازیانہ مارا گئی شعلے چمکے ناہید نے دفع کیے چوتھی مرتبہ
جو کڑک کر گری اژدر کے دو ٹکڑے کیے پیٹ سے اژدر کے ملکہ گلشن نکلین لیکن بیہوش
سہام چاہتا ہی کہ مین اُٹھا لون ناہید چاہتی ہی کہ مین اپنی ماں کو بچاؤن گلشن کے جسم
مین حس و حرکت نہین بیہوش پڑی ہی سالوس نے جو دیکھا کہ ناہید نے قیامت برپا کی
سہام پر دو چار سحر ایسے کیے کہ سہام گھبرا گیا سالوس نے ایک پریزاد سے کہا ارے
اس شوخ دیدہ گیسو بریدہ کو لینا اسنے تو سہام جادو کے جی چھڑوا دیے ای پریزاد جا کر ناہید کو
پکڑ لے وہ سہام کے قتل کے درپے ہی چاہتی ہی سہام خطاکار کو مارون یہ ظالم بچنے نہ پائے
پریزاد کہنے سے سالوس کے اُڑی آسمان پر آ کے اسنے سحر کرنا شروع کیے یان تو ناہید
زور و شور سے لڑ رہی تھی یا لہرانے لگی کڑک کر پریزاد گری ناہید کی پلک جھپکی پریزاد بجبر
کمو مین دیکر اُٹھا لیگئی گلشن کو سہام نے اُٹھا لیا دونون کی زبان مین سوزن دیا ملکہ یاسمن
عاشق خواجہ عمرو یہ حال دیکھکر بیقرار ہو گئی سہام للکارنے لگا یاسمن اس زور شور سے
سہام پر گری کہ خطا نہ کی سہام کے دو ٹکڑے ہوئے سالوس نے جو دیکھا کہ سہام
مارا گیا آواز آئی کشتی مرا نام من سہام جادو بود سالوس نے جھلا کر ابرام فیل سوار
سے اشارہ کیا ابرام جادو بڑا یاسمن سے سحر چلنے لگا پریزاد دھوکا دیکر اسیر بھی گری ان
تینون نازنینان مہ جبین کا گرفتار ہونا ابرام نے لشکر اسلام پر گولے مارنا شروع کیے
چار گولے چار طرف مارے دھوان بلند ہوا دھوئین نے لشکر اسلام کو گھیرا ابر مین
چمکنے لگین سالوس نے خود اشارہ کیا کہ آسمان سے پانی برسا جسپر قطرہ گرا بیہوش ہو کر
گر پڑا لشکر اسلام پر آفت برپا ہوئی اہل اسلام صدائے یا ربا یا مستغیثا بلند ہی کوئی پکارتا ہی
ای کریم کارساز ای بندہ نواز رحم اپنا شریک کر نظم

فقیر تابع فرمان تو شہان محتاج
ضعیف سائل درگاہ تو جوانان محتاج
تو شاہ دور زمانے زمانہ محکومت
توئی خدائے جہان و جہانیان محتاج
تو بے سوال دہی گنج و مال سائل را
چہ حاجت است کشاید بدان زبان محتاج
گدا بلطف تو سلطان ملک و مال شود
غنی شود بعطائے تو ناتوان محتاج
تو بحر فیضی و مخلوق تشنہ در آب
تو خوان نعمتی و خلق بہر نان محتاج
نمودہ صورت گردون سر نیاز نگون
پئے حصول مقاصد بر آستان محتاج
ہمیشہ صاحب حاجت کشادہ دست دعا
نہادہ گردن تسلیم ہر زمان محتاج

سران دور زمان بندگان حلقہ بگوش | بخاک بوسی دربار سروران محتاج
مدار بار خدایا غریب ہندی را | بفضل و مرحمت خویش در جہان محتاج

ہر شخص کو یقین ہو کہ اب نہ بچین گے عیاران اسلام جو لشکر سے نکلکر بھاگ گئے ہین دعائین
مانگ رہے ہین سالوس تو جلا ہوا تھا بڑے بڑے صدمے اُٹھا چکا ہی ماش کے دانے
پھینکنے لگا جسپر ماش کا دانہ پڑا کوئی جلگیا کوئی منھ کے بھل گرا کسی پر برق گری ردٹکڑے ہوئے
کسی پر تلوار چلی ہنس ہنس کر کہتا جاتا ہی بندگان من دیدی قدرت کیا تقدیر پر جستہ کرتے ہین
اس تقدیر کو کوئی پلٹ نہین سکتا لوہے کی زنجیرون مین تقدیر کو باندھ دیا کون توڑ سکتا ہی
دیکھو میرے سحر نے روح سامری کو بھی سکتا ہی قیامتین برپا کردونگا مسلمانون کو جلادونگا
ان لوگون نے بڑے صدمے پہونچائے اژدرون کو اشارہ کیا تخت سالوس بڑھا جوش مین
آکر تخت سے کودا تلوار ہاتھ مین کھینچے ہوئے بڑھا سب اہل اسلام مثل تصویر تصور کے
خاموش دریاے حیرت کا جوش تلوارین قبضے سے نکلگئین سپرین پشتی بانی نہین کرتین کمانون مین
خم خنجر بیدم تیر بیٹھے ہوئے ترکشون مین گویا مار مردہ سوراخ سے منھ نکالے ہین سالوس
قتل کرتا ہوا جاتا ہی جس پر پریزاد نے عمرو و برق پر سحر کیا تھا اُسنے کہا کیون تیز رفتار عمرو
و برق ہوشیار بھی ہوئے تیز رفتار نے کہا آپ کا سحر ہی ہوشیار کیونکر ہوتے اُسی حال
سے قید خانے مین پڑے ہین کچھ عیار سوار و پیدل حفاظت کر رہے ہین اُس پر پریزاد نے
کہا مین اُنکو ہوشیار کیے دیتی ہون کہ اس مصیبت کو دیکھین سمجھین کہ ہم قید ہوئے مسلمانون
کے رونے کی صدا سنین یہ بھی اُنکو ظاہر ہو کہ لشکر پر آفت آگئی تیز رفتار نے کہا بہتر ہے
قید خانے سے وہ نکل نہین سکتے سو سوار و ساحر چالیس پیچھے وہان موجود ہین اگر عمرو سر بھی
ہلائے تو وہ قتل کر ڈالین پریزاد نے ایک ماش کا دانہ جھولی سے نکالکر زمین پر پھینکدیا
وہان عمرو و برق کو ہوش آیا عمرو نے برق کو دیکھا کہ رہا ہی استاد یہ کیا معرکہ ہوا ہم اور
آپ کیونکر گرفتار ہوئے عمرو نے کہا ہمپر سحر ہوا اسی وجہ سے بیہوش ہوگئے سپاہی سامنے
بیٹھے ہین ایک جانب چند ساحر ہین ایک جانب چند عیار کہ رونے پیٹنے کی آواز کان مین آئی
عمرو نے گھبرا کر عیارون سے پوچھا کہ یارو یہ کیا معرکہ ہوا اُنھون نے کہا لشکر اسلام کے
قتل کی تیاری ہی خداوند نے جا کر پھونک دیا اور تمام کیفیت بیان کی کہ تینون جادوگرنیون
کو قدرت نے گرفتار کر لیا اب غیر ساحرون کو بجبر قتل کر رہے ہین وہ لوگ فریاد کر رہے ہین
اب قدرت جا بڑے ہزارہا بندگان خدا کو پامال کر ڈالا یہ سنکر عمرو کے ہاتھ پاؤن مین
رعشہ آگیا پوچھا وہ تینون جادوگرنیان کیونکر گرفتار ہوئین کسی نے کہا قدرت نے ملکر سحر کیا پریزادین
جا پڑین جب وہ گرفتار ہوئین ورنہ اُنکا گرفتار ہونا دشوار تھا ملکہ گلشن و سوسن و ماہ جبین
خوب لڑین جب پریزادون نے جا کر سحر کیا ہی تب گرفتار ہوئین عمرو کی آنکھون سے آنسو
جاری ہوئے نہایت بیقرار رہا اور ساحر پلٹ پلٹ کے چلے آتے ہین نگہبانون سے
آ کر ذکر کرتے ہین آج قدرت نے صفت جلادی دکھائی رحم بالکل دل مین نہین اپنے

ہندون کو قتل کر رہے ہین کس کس ظلم و ستم سے قتل کیا ہزار ہا ساحر مارے گئے اب قدرت پامال
ہوگئے ہوئے جاتے ہین اہل اسلام مین شور گریہ و زاری بلند ہی کوئی توبہ توبہ کر رہا ہی
کوئی دعا مانگتا ہی ہنگامہ گرم ہی اُس وقت عمرو کی بیقراری کہا کیا کہون ای برق اب مین
کیا کرون ساحرون نے دروازہ بھیڑ لیا عمرو کہہ رہا ہی کیون برق برق نے کہا استاد
بہت آسان تدبیر ہی جو ہو سکے حمزہ صاحبقران آپ کے پاس قید ہین اُنکو نکالکر
ہوشیار کیجیے اسم اعظم اُنکا کھلا ہوا ہی یقین ہی ساحرون پر جا پڑین تم انکی تیغ کو بھلا کون
روک سکیگا یہ سُنکر عمرو کو جیسے ہوش آگیا کہا بیٹا برق اصل تو یہ ہی کہ میرے ہوش
درست نہین حقیقت اہل اسلام کی سُنکر ہوش پراگندہ ہوگئے یہان سالوس
لڑتا ہوا قلب فوج مین پہونچا ہی آفت برپا کردی گولے ترنج و نارنج اپنے ہاتھ سے
پھینک رہا ہی صفین کی صفین پامال کر ڈالین جدھر گولہ پھینک دیا ہزار دو ہزار جلکر
رہ گئے بعضے سردار جا پڑتے ہین بڑھکر نیزہ مارا اُسنے سنان نیزے کو توڑ ڈالا ڈانڈ پر
سحر کیا کہ مار سیاہ بنکر لگے ہین اُس سردار کے پڑگئی اُسکی بیکسی بے لبسی مار سیاہ کا کاٹنا
سردار کا بلکنا دوسرا سحر نہین کرتا کہ خاتمہ ہوا ایسے ایسے سختی کے سحر کر رہا ہی جملہ سردار
اسکے قتل مین مصروف ہین ان ظالمون کے دل مین رحم کہان جسکو جس طرح پایا اسکو
قتل کر ڈالا عیاران لشکر اسلام جو پہاڑون پر کھڑے ہین اُنھون نے بیقرار ہوکے
دعا کی ای معبود رحم اپنا شریک کر بندے تیرے ہلاک ہوتے ہین یہ کہہ رہے تھے
کہ نوبت دنقارے کی آواز آسمان سے آئی سر اُٹھا کر عیارون نے دیکھا ایک ابر
دھوندھکار رعد کی گرج برق کی چمک آسمان سے نمایان ہوا قریب لشکر اسلام کے
آکر پھٹا دیکھا ایک شاہزادی حور خصال زہرہ جبین مہ تمکین تخت پر سوار پہلو مین
وزیرزادی ماہ رخسار لکہ ہائے ابر گلنار سرون پر سایہ فگن پشت پر کنیزان رشک چمن
اسکے بعد ساحران غدار علمہائے سُرخ و سفید ہاتھ مین بڑے زور و شور سے
اُس تخت نشین نے جو یہ ہنگامہ دیکھا ایک کنیز سے کہا دیکھ یہ کیا معرکہ ہے کون
قتل کر رہا ہی غیر ساحرون پر یہ بدعت کنیز گئی ردتی ہوئی سامنے آئی عرض کی حضور
صاحبقران زمان قید ہوگئے سالوس لشکر کو پامال کر رہا ہی وہ دیکھیے قلب مین
کھڑا ہی یہ سُنکر ملکہ انجم اختر پیشانی نے طرف وزیرزادی کے بلٹین کہا بُوا سُنا تمنے
اس بے پیر نے قیامت برپا کی غیر ساحرون پر سحر کرتا ہی اپنا کمال دکھانے پر مرتا ہی
کون روکے وہ سحر جانتے ہین اور مزہ دیکھیے کنیزان سامری بھی شریک ہین ان سب
حرامزادیون کو کیا سوجھی یہ بھی جا پڑین مہر طلعت انکی فکر کرنا مہر طلعت نے کہا دارئی
اب تو دشمنون سے سامنا ہی اپنے نزدیک تو سالوس نے بڑا کام کیا سلطنت لیکر
بہت بھولا اپنی حقیقت کو بھولا مہر طلعت و انجم اختر پیشانی نے طاؤسان زرین بال
طلب کیے اُسکی پشت پر سوار ہوئین سنجاب سے کہا بُوا شکار نہ کھیلوگی سنجاب نے کہا

حاضر سنجاب نے اپنا لکہ ابر سیاہ طلب کیا ملکہ انجم اختر میشانی نے آنکھون مین آنسو
بھر کر کہا کیون بوا سنجاب تمکو روز بربادی بھی یاد رہی جسکی شب کو والد گرفتار ہوئے ان
نامردون نے کیا قیامتین برپا کین والد کو دار پر کھینچا کیسے شاہزادے قتل ہوئے
اشفاق گلگون پوش ہمارے چچا کا بیٹا کہ اُس سے ہمارے والد نے ہمکو منسوب کیا تھا
اُسکا فوج لیکر نکلنا مصاحبون نے اُسکے اُسکو گرفتار کر لیا زبان تک نہ ہلا سکا بیکسی و
بے بسی اُسکی مستورات مین اُس ملعون کا گھسنا دست ظلم کی درازی ساحران نمکحرام
کی شعبدہ بازی سنجاب اس بیان پر ملکہ کے رونے لگی کہا اری وہ دن حقیقت مین
خدا کسی کو نہ دکھائے ظلم کی حد ہوگئی اجلال و محلال آپ کو اور مہر طلعت کو قفسہاے
آہنی مین گرفتار کرکے لیگئے کنیزون کا گرفتار ہونا خیر خواہان دولت کا بلک بلک کے
رونا ہر طرف سے یہی فریاد تھی کہ ارے سلطنت لوٹ لی آبرو تو نہ لے ان بےحیاؤن نا لائقون
نے نہ مانا آپ لوگون کو قید کیا آج لونڈیان کیا کوئی بات اُٹھا رکھین گی سنجاب نے
اپنا لکہ ابر سیاہ الگ کیا ملکہ انجم کے ابر مین ستارے چمک رہے ہین مہر طلعت کا ابر
گلگون ساٹھ ہزار کنیزین گورے ترنج و نارنج لیکر بڑھین یہان خواجہ عمرو نے قید خانے
مین صاحبقران کو زنبیل سے نکالا حباب دافع دارو بیہوشی مار کر ہوشیار کیا امیر
کی جو آنکھ کھلی اپنے کو قید خانے مین پایا عمرو و برق کو سلسل و مطوق دیکھا فرمایا
خواجہ یہ کیا معرکہ ہے عمرو نے کہا مین سب حال عرض کرونگا لشکر آپ کا قتل ہو رہا ہے
جلد باہر نکلیے صاحبقران لشکر کے باہر نکلے نعرہ امیر

بحکم خدا بستہ شمشیر جار
بن کافران از جہان پاک کرد
لیے تیغ صمصام و قمقام نام
سر سرکشان جملہ در خاک کرد
امیر عرب ضیغم روزگار
لیے تیغ عقرب لیے ذوالحجام

عمرو کی قید برق نے کاٹی
برق کو عمرو نے رہا کیا یہ بھی دونون جست و خیز کرکے نکلے صاحبقران نے نگہبانون کی
تلوار لی اور نگہبانون سے لڑائی پڑی عمرو نے نکلکر حقہ آتشبازی مارا صاحبقران
اسم اعظم پڑھتے ہوئے آگے بڑھے اور سوار و پیدلون نے روکا امیر نے ایک سوار کو مار کے
گھوڑا لیا شمشیر زنی کرنے لگے وہان انجم نے جو اشارہ کیا ساٹھ ہزار کنیزون کے سحر چلے
سنجاب نے ابر سیاہ گرایا مہر طلعت کا ابر گلگون ملکہ انجم کے ابر سے ستارے جو گرے
جسپر تارہ پڑا وہ جلکر خاک ہوا چشم زدن مین تہلکہ پڑ گیا سالوکس نے کہا دیکھیے اُلٹی
تقدیر ہو گئی مین نے تقدیر کی تھی مضبوطی اُسکی مسلمانون نے مٹائی تقدیر مین جھول آگیا
مگر یاران عورتون کو مار لو اُنھون نے بڑی قیامتین برپا کین ساحر سحر کرتے ہوئے چلے جس پریزاد
نے گلشن و سوسن و ناہید پر سحر کیا تھا وہ پریزاد طرف انجم کے بڑھی جھپٹ کے للکارا او دختر
فیروز شاہ بعد کئی برس کے کروٹ لی اب آنکھ کھلی یہ کہکے اسنے گولہ مارا ملکہ انجم نے ایک ستارے
کو اشارہ کیا وہ ستارہ ٹوٹکر اُسی پریزاد پر گرا مثل ہیزم جلنے لگی تھوڑے ہی عرصے مین دارا
کشتی مرا نام من پریزاد قدرت بود اسکا مرنا گلشن و ناہید و سوسن کو ہوش آیا یہ جو تینون

تڑپ کر اُٹھین ایک غول پر جا پڑین ملکہ انجم اختر پیشانی نے جوان تینون جادوگرنیون کو اڑتے ہوئے
دیکھا کہا صاحبو یہ کیا باعث کہ زوجۂ سالوس و دختر سالوس دیوث و سوسن دختر جیجون دشمنون
کو قتل کر رہی ہین چند جادوگرنیون نے بڑھکر عرض کی حضور ان تینون نے بڑے کار نمایان
کیے ہین انجم نے کہا یہ دریافت کرو کہ صاحبقران کہان قید ہین کہ ایک طرف ہلڑ ہوا ملکہ انجم
کی نگاہ پڑی کہ صاحبقران زمان ہر چند کہ خود سر پر نہین ہے مگر وہی سر ریاست رعب و دبدبہ
سطوت و صولت مثل جاگران کمترین ہمراہ رکاب سعادت انتساب عمرو و برق لڑتے ہوئے
ہمراہ ہین ملکہ نے شرما کے سر جھکا لیا مہر طلعت نے کہا شہنشاہ اوج عیاری بھی لڑ رہے ہین
سنجاب نے جو آفتاب عالمتاب عربستان کو دیکھا جمال جہان آرا دیکھکر دنگ ہو گئی دل مین
اپنے انصاف کیا کہ ملکہ انجم کی بیقراری جا ہے تھی دل پر قلق جان دینے پر آمادہ سالوس
کا بلوہ گولے ترنج و نارنج چل رہے ہین کنیزون نے بھی جان لڑا دی ساحرون کو گھیر گھیر کر
مار اسب ساحر لڑ رہے ہین صاحبقران شیرانہ نہنگانہ لڑتے ہوئے چلے آتے ہین خواجہ
نے حلقہ ہاے کمند سے سیکڑون کو مارا برق کی کرنچ چل رہی ہے مگر ملکہ انجم اختر پیشانی
چاہتی ہین کہ سالوس پر جا پڑون سپہ سالاران سالوس بڑھ بڑھ کے سینے سپر کرتے ہین
جب ملکہ انجم پر سحر کیا انجم نے دستک دی ستارہ ٹوٹکر اُسی ساحر پر گرا وہ جلکر خاک ہوا صدہا
سردار سالوس کے مارے گئے کنیزان سامری بڑھ بڑھ کے سحر کرتی ہین ملکہ انجم کے سامنے
جب جاتی ہین ستارہ گردش مین آتا ہے قلب تھراتا ہے اُلٹی بھاگتی ہین یا ستارہ ٹوٹکر گرا اُسنے
جلایا ابر سنجاب سے برف گر رہی ہے وہ برف ٹھنڈا کرتی ہے صاحبقران اسم اعظم پڑھتے ہوئے
آتے ہین بہرام وغیرہ کے جو ہاتھ پاؤن قابو مین آئے تلوارین کھینچکر جا پڑے ساحرون سے
لپٹ پڑے اگر انکا سحر چلگیا سردار گھوڑے سے گرا اُسنے چاہا قتل کرون نعرۂ صاحبقران
کی آواز آئی اسم اعظم الٰہی پکار کر پڑھا اُس ساحر کو بڑھکر مارا سردار کے ہاتھ پاؤن مین طاقت
آئی سالوس نے جو یہ قیامت دیکھی کہ صاحبقران نے بھی رہائی پائی خواجہ عمرو نے
قریب صاحبقران کے پہونچکر آگاہ کیا کہ ای شہریار ملکہ انجم اختر پیشانی دختر ملک فیروز
کہ ان ملکون کا حاکم تھا تمھرا مون نے اُسکو مار کر اُسکے ملک پر قبضہ کیا بارے وہ سب
مارے گئے یہان جو ہمراہ سالوس موجود ہین وہ جانبازی کر رہے ہین سالوس کا قصد ہوا
لڑ بھڑ کر نکلجاؤن ہر مرتبہ قصد کرتا ہے حیران ہے کہ کدھر جاؤن سنجاب نے قیامتین برپا کر دین
کوئی ساحر نکلکر جانے نہین پاتا ہے سالوس نے پچاس کنیزون کو اپنے قریب بلا کر کہا کیون
اب تمھارا کیا ارادہ ہے ما بدولت یہ چاہتے ہین کہ لڑ بھڑ کر نکلجائین فتح ہوتے معلوم نہین
ہوتی تم سب ملکر سحر کرو مین بھی سحر کرتا ہون اگر لوگ ہٹجائین تو لڑ بھڑ کر نکل چلین ایک پریزاد
نے بڑھکر کہا یا خداوند جان دینے مین عذر نہین لیکن آپ کی خدائی کا خاتمہ جنگل خدائی
آپ نے مٹادی وہی آپ کو یاد کر رہے ہین دیکھیے آگ مین سر نکالے بیٹھے ہین سالوس
نے جھولی پر ہاتھ ڈالا کئی گولے آہنی نکالے کنیزین پشت و پہلو پر آئین سحر ہونے لگا

دو چار گولے سالوس نے ایسے لگائے ملکہ انجم نے پلٹ کر دیکھا کئی سو کنیزین قتل ہوئین اب جو
بڑھکر کنیزان سامری نے سحر کیا تو کنیزان ملکہ انجم اختر پیشانی بھی بڑھین کئی سو کنیزان ملکہ
انجم ہاتھ سے پریزادان قدرت کے قتل ہوئین سالوس انجام کے سحر کر رہا ہی تخت کو ترک کیا
زمین پر کھڑا لڑ رہا ہی اور سب پریزادان در در گوش مرصع پوش بھی گولے مارتی ہوئی بڑھین
ملکہ انجم نے وہ ابر کہ جو سر پر سایہ فگن تھا اُسکو بیچ مین حایل کیا جو سحر کنیزان سامری کا آتا ہی
ستارے اُسکو روک لیتے ہین انکا سحر اُنپر پڑتا ہی اُنکا سحر اُنکے پاس نہین آتا سالوس نے جو
یہ ہنگامہ دیکھا سر پیٹ لیا کہا ارے کمبختو سحر تو پاس انجم کے پہونچا دیکھ کے لڑو کنیزون نے
جھلا کے کہا اتنے دنون خدائی کی یہ بھی سلیقہ نہ آیا یہ وقت ایسا ہی کہ ہم کوئی بات بھلا
اُٹھا رکھین گے کتنی بہنین ہماری قتل ہوئین ہمارا سحر ہمکو جواب دیتا ہی ہم کیا کرین کیسے
کیسے سحر کیے ابر انجم نے ہمارے سحر باطل کر دیے ایک کنیز نے بڑھکر کہا بوا مین اسکا علاج
کرتی ہون تم سب کے واسطے مرتی ہون اگر ابر نہ مٹایا تو میرا نام کنیز سامری نہ رکھنا
یہ کہکر وہ پریزاد آگے بڑھی خنجر کمر سے کھینچا ملکہ انجم اختر پیشانی نے جو اُسکے تیور بُرے دیکھے
پلٹ کے کہا ای مہر طلعت اسکو روکو ابر میرا مٹانے آتی ہی مہر طلعت بڑھی اُس کنیز نے
خنجر سے اپنا گلا کاٹا لاش کو اپنی ابر پر گرا دیا ابر ستارہ پوش جلنے لگا ابر کے جلتے ہی اُن
پریزادون نے ملکہ انجم پر بلوہ کیا چار طرف سے گولہ ترنج نارنج پڑنے لگا ملکہ انجم و مہر طلعت
تڑپ رہی ہین کسی کا سحر دفع کیا کسی پریزاد کے قریب پہونچین کلائی پکڑ کے طمانچہ مار دیا
کسی کا سر اُڑ گیا کسی کو سحر سے جلا یا مگر ملکہ انجم زخمی ہونے لگین مہر طلعت نے سینہ سپر کیا
ہر مرتبہ سر آگے کر دیتی ہین اپنے مالک کو بچاتی ہین جب دو چار زخم مہر طلعت نے بھی کھائے
گھبرا گئی یقین ہوا کہ اب ملکہ انجم لڑتے لڑتے گر پڑینگی مجبور ہو کر مہر طلعت نے آواز دی
ای شہریار یا صاحبقران نامدار آپ کی کنیزین قتل ہوتی ہین صاحبقران نے دیکھا حقیقت
مین انجم و مہر طلعت پر بڑا بلوہ ہی اشقر لا کر مقبل نے پہونچایا تھکر اکر جا پڑے للکارا اد
سالوس دیوث اپنے و نیعمت پر دست اندازی کرتا ہی اب بھی نمکحرامی پر مرتا ہے
سالوس نے پلٹ کر صاحبقران کو دیکھا تیغہ خون آلودہ ہاتھ مین لٹکتے خون کے جسم پر
جمے ہوئے لڑتے چلے آتے ہین سالوس نے سحر کرنے شروع کیے گولے صاحبقران پر
پھینکے پریزادون کو اشارہ کیا پریزادین صاحبقران پر ٹوٹ پڑین چاہتی ہین مرکب سے
اُتارین صاحبقران کلائی پر ہاتھ ڈالکے طمانچہ مار دیتے ہین اُسکا سر اُڑ جاتا ہی کسی کو
پکڑ کے چیر ڈالا سالوس نے دیکھا کہ صاحبقران پر سحر کسی کا تاثیر نہین کرتا تیغہ سحر نیام
سے نکالا اُسپر خوب سحر کیے اژدر کو ٹھکرا کے آواز دی یا صاحبقران یہ سحر وہ ہی کہ جو زمین
و آسمان کو ہلا دے اب آپ نہ بچینگے اپنا خون بھی کاٹ کے دم شمشیر پر لگایا سحر بھی زبان سے
پڑھے قریب آکر خبردار خبردار کہکے تیغہ مارا صاحبقران نے تیغہ عقرب اُٹھا دیا اسم اعظم
با واز بلند پڑھا جھنانے کی آواز ہوئی ہزار ہا شعلے ہزار ہا تلوارین ہزار ہا خنجر امیر کے گرد

لیکن صاحبقران پر تاثیر نہ ہوئی اُسی اُلجھاوے سے ہاتھ نکالکر صاحبقران زمان نے
سالوس پر مارا سالوس نے سپر سحر کو اُٹھا دیا سمجھا تھا کہ یہ سپر نہ کٹیگی ببرکت اسم اعظم
سپر کے دو ٹکڑے ہوئے تڑپ کر تیغۂ عقرب سر پر گرایا تو قبہ سپر پر تلوار چمکی تھی یا زمین کو جاکر
بوسہ دیا سالوس کے مع اژدر چار ٹکڑے ہوئے مرنا سالوس کا ایک آندھی سیاہ
اُٹھی پتھر برسنے لگے آگ برسی ملکہ انجم اختر پیشانی و مہر طلعت و سنجاب نے پریزادون کو
گھیرا مرتے ہی سالوس کے پریزادون پر شعلہ ہاے آتش گرے یہ بھی سب جلنے لگین
جل جلکر خاک ہوئین کوئی جلکتی کسی پر خنجر گرا کسی نے آپ اپنا گلا کاٹ لیا کسی نے سر زمین پر
دے مارا وہ قصر پریزادان بھی گرا انھین سبھون کے سحر سے بنا ہوا تھا جو کچھ وہان تھین
زیر قصر دبین عرصے تک ہنگامہ برپا رہا وہ اندھیرا تھا کہ اپنا ہاتھ آپ ملوم ہوتا تھا بعد
عرصۂ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من خداوند سالوس بود افسوس مردیم و جان دادیم و مطلب خود
نرسیدیم ہزارہا زاغ و زغن اسکی خاک سے پیدا ہوئے سر پیٹ پیٹ کے چلے گئے بعضے جلے
ساحران غدار جو باقی رہے اُنھون نے جو دیکھا کہ سالوس مرا ملکہ انجم اختر پیشانی سحر
کرتی ہوئی چلی آتی ہین انکے سحر کو کون روک سکتا ہے ان نمکحرامون پر غصہ تھا ہزارون کو
جلا دیا یہی منظور تھا ان سب کو مٹا دیجیے نئی رعایا ملک مین بسے وہ سب چادرین ہلانے لگے
ہر طرف سے صداے الامان الامان بلند ہوئی ملکہ انجم نے تخت سے اُتر کر صاحبقران کو
سلام کیا عرض کی اے شہریار یہ سب نمکحرام ہین ان سب کا مٹا دینا ہی بہتر ہے امیر نے
فرمایا کہ ہمارے مذہب کے سراسر خلاف ہے اگر محل ہوتا تو مفصل بیان کرتا مگر خلاصہ یہ ہے کہ ایک
شخص موسوم بہ فرامرز بن قارن عدی اُسنے مجکو نو مہینے پنجرے مین قید کیا جو بدعتین کین
وہ لایق بیان کے نہین پوست نر گاو تازہ جسم پر چڑھا دیا جب وقت آیا اور وہ گرفتار ہوا
مین نے اُسکی خطا معاف کی ان لوگون نے ایسی بدعت تمھارے ساتھ نہ کی ہوگی ہماری خاطر
سے خطا انکی معاف کرو ملکہ نے شرماکے سر جھکایا مہر طلعت نے بھی سفارش کی افسران
فوج حاضر خدمت ہوئے صاحبقران ملکہ انجم اختر پیشانی کو ساتھ لیکر نوبت و نقارے
بجاتے ہوئے داخل دار الامارۂ شاہی ہوئے ملکہ انجم کو تخت پر بٹھایا پہلے خود نذر دی ملکہ
انجم کھڑی ہوگئین عرض کی اے شہریار بے ادبی ہے حضور کے تصدق سے یہ سب ملک و مال ملا
حضور تشریف رکھین مین نذر دون صاحبقران نے فرمایا مین دعوی سپہگری رکھتا ہون
کبھی تخت پر نہین بیٹھا یہ تاج و تخت تمھاری وراثت ہے خدا تمکو مبارک کرے امیر کی
نذر دینے سے سب نے نذرین دین خواجہ عمرو دامن پھیلا کر کھڑے ہوگئے کہ مین بادشاہ کا
خدمتگار ہون نذرین لین اور زنبیل مین رکھتے جاتے ہین ملکہ انجم کو بھی خواجہ عمرو سے حجاب ہے
مہر طلعت منع کرتی ہین کہ خواجہ یہ کیا حرکت ہے خواجہ جواب بھی نہین دیتے افسران فوج
کو عہدے مل رہے ہین جو افسر موافق رہے تھے خوف سے سالوس کے سالوس پرست ہوئے تھے
اُنھون نے آکر اپنے حقوق ظاہر کیے مطیع اسلام ہوئے ملکہ کی طرف سے پیغام ہوا کہ بزرگان دین نے

مجکو مژدہ دیا تھا کہ صاحبقران کی وجہ سے تمھارا ملک و مال ملیگا مین چاہتی ہون کنیزان سرکاری
مین منسوب ہون امیر نے خواجہ عمرو کی معرفت جواب دیا کہ ای ملکہ عالم مجکو وہ مہم درپیش ہے
کہ جسکے خیال سے دل کو پیس و پیش ہی شہنشاہ کوکب روشنضمیر طلسم نور افشان مین قید ہی
چند عزیز دار بھی میرے جاکر پھنسے ہین مجکو جانا واجب و لازم ہی شکر ہی کہ حق بحقدار رسید یہ ملک
تمھارا انکو ملا آپ سب صاحب اسی ملک پر حکومت کیجیے اگر حیات مستعار باقی ہی تو وہان سے
واپس ہو کر حکم تمھارا بجالاؤنگا مجھے بھی انتہا کی توجہ ہی ملکہ انجم نے پیغام سُنکر سر محفل عرض کی
ای دریا در غریبان و ای دادرس بیکسان اس سالوس وغیرہ کی وجہ سے ہمکو بڑے صدمات
پہونچے آپ کے قدم کی برکت سے رہائی پائی سلطنت ملی لیکن ہماری آرزو یہ ہی کہ اس مہم مین
ہم بھی آپ کے ساتھ رہین یعنے طلسم نور افشان کا سحر دیکھین صاحبقران نے فرمایا یہ امر
تو میرے خلاف ہی مین کبھی ساحر کو اپنے ساتھ نہین رکھتا میرا تکیہ عنایت پروردگار پر ہی
مین اپنے ساتھ کسی کو نہ لیجاؤنگا یہی جو لشکر میرا ہی یہ میرے ساتھ رہیگا مین کبھی اسکو گوارا
نہ کرونگا کہ تم میرے ساتھ رہو اس بات مین جب صاحبقران سے تکرار پڑی ملکہ گلشن نے
کان مین ملکہ انجم کے کہا حضور کیون تکرار کرتی ہین انکو جانے دیجیے دوسرے دن ہم آپ سب
لشکر گران لیکر چل نکلین گے جس وقت اس شہریار کا داخلہ طلسم نور افشان مین ہو ہم لوگ
حوالی طلسم مین جنگے ہین زندانخانے پر چلین جو جو ہو سکے اُسمین تامل نہ ہو ملکہ انجم نے کہا ای
شہریار جو آپ کے مناسب ہو وہ کیجیے ملکہ انجم اختر پیشانی و مہر طلعت وزیرزادی و ملکہ
سنجاب جادو و ملکہ گلشن و یاسمن و ناہید ان سب مین اشارے اور صلاح ہو گئی کہ امیر
کو جانے دیجیے ہم آپ لوگ اُنکے بعد خروج کر کے چلینگے چلکر جنگ طلسم نور افشان مین شریک
ہونگے صاحبقران سے سب نے یہی عرض کی کہ جو حضور کی راے اقدس مین ہی وہی سب کو
منظور ہی صاحبقران نے حکم دیا کہ لشکر ہمارا تیار کرو بہرام نے اپنے غیر ساحر الگ کر کے
لشکر آراستہ کر دیا چوتھے دن صاحبقران بشوکت جمشیدی و بفر فریدونی مع خواجہ عمرو وطرف
طلسم نور افشان کے کوچ کیا جب امیر جا چکے ملکہ انجم آکر تخت پر جلوہ فرما ہوئین ملکہ ناہید کو
جو پریشان دیکھا پوچھا کیون ملکہ ناہید مزاج کیسا ہی ناہید نے کہا ای ملکہ عالم کیا اپنے مزاج کا
حال کہین ہم سمجھے تھے اس لڑائی کی فتح کے بعد صاحبقران یہان تشریف ضرور رکھینگے
لیکن بعد قتل سالوس فلک نے یہ سامان دکھایا فراق نصیب ہوا ملکہ ناہید نے جور و ستم
یہ کہا اشک حسرت آنکھ سے ملکہ انجم اختر پیشانی کے ٹپک پڑے کہا ہُوا ہجر کی راتین بسر ہونا
دشوار ہین اب اپنی تو یہ کیفیت ہی نظم

حُسن سے دنیا مین دل کو رنج پیدا ہو گیا	آکے اس بازار مین یوسف کا سودا ہو گیا
بوسہ لینے سے کیا ثابت دہان یار کو	جسکو ناپیدا سمجھتے تھے وہ پیدا ہو گیا
موسم گُل کی ہوا کرنے لگی نازبری	سکہ بازار جنون کا داغ سودا ہو گیا
ہوش اُڑائے صورت آبادجہان کی دیکھنے	پتلیون کو دیکھکر محو تماشا ہو گیا

دل تصور کا ترے مسکن ہوا ای بحر حسن
جلوہ فرما ای نئی صورت سے کی ہر رنگ مین
سچ ہی جو جیسا کرے ویسا ہی آجاتا ہی پیش
اشک افشانی سے مجھ مجنون کے ہین اطفال محو
تو جو آنکلا چمن کی سیر کو ای رشک حور
گوش زد کی اُس صنم کی داستان شرح شوق
عشق کرنے ہی ہوئے خواہان جان سوز و گداز
تو نے لٹکایا جو بُہا موتیون کا کان مین
ہو سکا ممکن نہ دام فکر آتش سے شکار

بند جذب عشق سے کوزے مین دریا ہوگیا
تو نے جس جامے کو پہنا تجکو زیبا ہوگیا
عشق کو بدنام کرکے حسن رسوا ہوگیا
کھیلنا لڑکون کا لڑکون کو تماشا ہوگیا
گل ہوئے گلہائے جنت سرو طوبا ہوگیا
دل مرا نالون سے ناقوس کلیسا ہوگیا
فرض خواہان محبت کا تقاضا ہوگیا
آسمان حسن پر طالع ثریا ہوگیا
مرغ مضمون دلِ ان یار عنقا ہوگیا

اُس وقت عاشقان صادق جمع ہین ملکہ یاسمن نے کہا صاحب عمرو کمال کرتا ہی حقیقت مین ایک سر ہزار سودے اگر اُسکا قدم درمیان مین نہ ہوتا تو یہ لڑائی فتح نہ ہوتی ملکہ انجم نے کہا ایسی ترقی نہ فرمایے اگر لزلہ قاف ثانی سلیمان صاحب اسم اعظم نہ ہوتے سالوس وہ مکار و غدار تھا کہ اُسنے قصر پریزان کو خالی کردیا کنیزان سامری کو لیکر نکلا صاحبقران کے اسم اعظم نے یہ شرف دکھایا کسی کی لیاقت تھی کہ جو سالوس کو قتل کرسکتا کنیزون نے بھی اپنی جان لگادی ایک جملہ ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ جب سالوس قتل ہوا تیز رفتار تین سو پیکچون کو ساتھ لیے ہوئے مصروف جنگ تھا جب اسنے یہ معرکہ دیکھا تین سو پیکچون کو ساتھ لیکر معرکۂ جنگ سے باہر نکلگیا یہ جملہ مقام معقول پر تحریر ہوگا ان شاہزادیون نے بعد ایک ہفتے کے سامان لشکر کشی ممکن کیا مگر ساحر چھانٹ چھانٹ کے لیے تین لاکھ ساحران غدار سبز ہاے آتشین پر سوار علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے ہوئے قطع منازل و طے مراحل کرتے ہوئے چلے جس مقام پر لشکر اُترتا ہی شہر آباد کی کیفیت ہوتی ہی انشاء اللہ پہونچنا انکا طلسم نور افشان پر تحریر ہوگا انکو بھی راہ مین چھوڑیے اب دو کلمے داستان بطور مجمل عقاب ابر سوار کے گزارش ہوتے ہین کہ جب عقاب ابر سوار نے شکست کھائی لشکر شکست خوردہ ہمراہ ایک صحراے وحشت خیز مین آکر اُترا مشیر و وزیر سب ہمراہ ہین جب بارگاہ استادہ ہوئی تخت پر نہ بیٹھتا تھا وزیرون نے دست بستہ عرض کی سامری و جمشید آپ کے ملک کو آباد رکھین اتنی بڑی سلطنت ہی کہ بادشاہان عالم رشک کرتے ہین اگر حضور جنگ سے عاجز آگئے اپنے ملک کو چلیے چلکر عیش کیجیے آپ کے واسطے وہ شاہزادیان ممکن کرینگے کہ حیرت سے ہزار درجہ بہتر ہون عقاب بے اختیار رونے لگا کہا یارو دل میرا عشق حیرت سے پھیرتے ہو مین کیا کرون میرا دل پر قابو نہین ہرچند دل کو سمجھاتا ہون دل تردد منزل نہین مانتا یہ دل چاہتا ہی گریبان چاک کرون خاک منھ پر ملون جنگل مین نکلجاؤن قبر پر اُستاد مجنون کے پہونچون جاکر پوچھون کہ فراق لیلی مین کیونکر عمر بسر کی کیا کھاتے تھے کیا پیتے تھے آخر فراق محبوب لیلی مین کیونکر جیتے تھے اپنی تو یہ کیفیت ہی نظم

عشق مژگاں کا مزہ بھی کوئی دم بھر ملتا
کاٹتے اپنا گلا ہمکو جو خنجر ملتا

تیرے مستانوں کو جنت میں نہیں گھر ملتا
ہاتھ سے حور کے جام مے کوثر ملتا

وہن یار نہ آنکھوں کو دکھائی دیتا
زندگی میں ہی کسے چشمۂ کوثر ملتا

فی الحقیقت تری زلفوں کی جو ہوتی خوشبو
مشک ملتا نہ کسی کو نہ تو عنبر ملتا

واہ ری پست و بلند رہ الفت اکمین
کوئی تختہ جو زمین کا ہو برابر ملتا

خلعت بال ہما دیکے روانہ کرتے
نامۂ شوق کا حامل جو کبوتر ملتا

سامنا آنکھ اُٹھا کر نہیں نرگس کرتی
جھک کے اُس سرو رواں سے ہی صنوبر ملتا

دل بہت سینے میں بیتاب ہی اسپہ تکتے
صبر سے بھی کوئی بھاری سا جو پتھر ملتا

ابر نیساں کا کرم رہتا ہی ہر سال اسپر
تیرے دندان سا صدف کو نہیں گوہر ملتا

کیا سمجھکر اُسے اخوان نے کنوئیں میں پھینکا
خوبصورت نہیں یوسف سا برادر ملتا

دھجیاں خوب ہی لیتا میں بہار گل میں
مجکو آتش جو گریبان رفو گر ملتا

وزرا و امرا سمجھا رہے ہیں دل بہلانے کو عقاب نے پردے اُٹھا دیے سیر صحرا دیکھ رہا تھا صحرا کو دیکھکے اور وحشت بڑھتی ہی کہ ایک طرف سے دناٹے اور سناٹے کی آواز آئی جیسے آتشبازی داغ رہے ہیں عقاب متوجہ ہو کر دیکھنے لگا دیکھا اسنے کہ ایک عیار طرار خنجر گذار پشت پر تین سر بچے حلقہ ہائے کمند آستین چلتے ہوئے جست و خیز میں مصروف پرے جما ہوئے چلے آتے ہیں عقاب نے شاہور اژدر سوار سے کہا اس عیار کو ہمارے سامنے لا دیو شنکر شاہور گیا جاکر عیار سے ملاقات کی پیغام دیا شہنشاہ عقاب ابرسوار بادشاہ پردۂ ظلمات عزیز دار ملکہ دماسہ بلائے روزگار ہیں ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام ہو یہ تیز رفتار کمند انداز تین سر بچوں کو ساتھ لیکر بعد قتل سالوس نکلا تھا کہ اور کسی بادشاہ کی جا کر ملازمت کروں نام عقاب ابرسوار سنتے ہی خوش ہو گیا عیاروں کے پرے کنارے پر لشکر کے جما دیے اور آپ بہ قواعد تمام سامنے عقاب ابرسوار کے آیا جھککر سلام کیا اور پایۂ تخت کو بوسہ دیا ہاتھ اُٹھا کر دعا دی کہ سلطنت و جاہ و جلال کو ترقی ہو جو دل میں آرزو ہو وہ پوری ہو یہ لفظ تیز رفتار نے کہی عقاب کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے تیز رفتار نے کہا کیوں ای شہنشاہ سرکار اسقدر رنجیدہ کیوں ہیں غلام نے کیا ایسی بات کہی کہ سرکار گریاں ہوئے عقاب اسقدر بیقرار تھا کہ ہچکی لگ گئی کلام کرنے کی طاقت نہ تھی جب تیز رفتار نے بہت عاجزی سے کہا کہ ای شہنشاہ کچھ تو فرمائیے عقاب ابرسوار نے ضبط کر کے یہ جواب دیا نظم

شاید کہ نالہ گرم کند جای خویش را
زان پیشتر کہ گریہ شود درد شناس ما
دیدم بہار آبلۂ پای خویش را

فرصت ستم خریدۂ باز ار محنتم
شستیم سرنوشت جدا ولے خویش را
او قدے زبسکہ بدل داشتم

دردل گداختیم تمنای خویش را
امروز میخوریم غم فردای خویش را
آخر دو چار گوی تو شد گرد تر بتم
انداختم چو شمع سراپای خویش را

تیز رفتار نے عرض کی کسی قدر تو غلام سمجھا مگر زبان پر نہیں لا سکتا اتنا ثابت ہوا کہ حضور کسی پر عاشق ہیں امیدوار ہوں کہ اُسکے نام نامی سے آگاہی ہو غلام تدبیر کرے اگر معشوق حضور کا آسمان پر ہو

ستارہ سحری بنکر چمکون اگر تحت الثری مین ہو قطرہ آب بنکر جذب ہو جاؤن حضور کے معشوق کو لاؤن
تیز رفتار نے جو یہ کہا عقاب اور بیقرار ہو گیا کہا ای عیار نامدار ملکہ حیرت جادو زوجہ افراسیاب
تباہ برباد ہوکر میرے ملک مین پہونچین انتہا کی لڑائی پڑی زوجہ میری اُنکے ہاتھ سے قتل ہوئی
مین اُنپر مائل ہوا مین نے عہد کیا کہ ملک ہوشربا کی سلطنت دلا دونگا قاتل افراسیاب کا سر
لا دونگا یہ عہد کرکے بادشاہ اپنے لشکر کو کیا راہ مین جو مصائب اُٹھائے اگر اُنکو بیان کرون
تو ایک کتاب طولانی ہو ہر نوع ہر جگہہ مین نے اپنی جان لگا دی ہر جگہ سے بچا یا نعمان سحر کا
ایک ساحرہ ہوشربا کی آکر شریک ہوئی نہین معلوم اُسنے کیا سمجھا دیا مجھسے بگڑ کر الگ ہو گئین
نہین معلوم اب کہان ہین میری آنکھون سے نہان ہین مجھپر راتین ہجر کی تڑپ تڑپ کر کٹتی ہین
آب و دانہ ترک ہوا ایک عیار بھی اُنکے شریک ہر اُسی کی مکاری سے مین نے شکست کھائی
ای عیار طرار اس بلا مین مبتلا ہون تیز رفتار نے کہا حضور غم نہ کرین لشکر درست کرکے
چلین روز اول ہی گرفتار کرلاؤنگا جب داؤ پڑیگا تو کسی عیار کا زور میرے سامنے نہ چلیگا
مین نے عمرو سے برابر مقابلے کیے مگر کیا کہون خداوند سالوس قتل ہوئے مین بھاگ کر
اس طرف نکل آیا تیز رفتار کمند انداز میرا نام ہی اب حضور ہی کے ساتھ عمر اپنی بسر کرونگا
عقاب ابر سوار خوش ہو گیا کہا ای تیز رفتار اگر یہ کام تو نے کیا اور ملکہ حیرت مجھے مل گئی
ہو گئی دولت دنیا سے نہال کردونگا وہ مرتبہ تیرا کرون کہ شاہان عالم رشک کرین اے
تیز رفتار حقیقت مین یہ بڑی ضرورت ہی اگر یہ کام کرلائے تو مجھپر بڑا احسان ہوگا اور سلطنت مین تجکو
شریک کرون وزیر اعظم بناؤن پردۂ ظلمات مین اپنی بڑی سلطنت ہی کہ شاہان عالم کو حیرت ہے
ای تیز رفتار جب پردۂ ظلمات چلوگے تو وہان کی رعنائی و زیبائی دیکھناکہ مین نے کیا کیا وہان
انتظام کیے ہین باغات متعدد لگا رکھے ہین مگر اُس ظالم کی محبت نے مجکو آوارہ کیا غریب الوطن ہوا
اپنے ملک و مال کو چھوڑکر یہان آیا اب واپس جاتے ہوئے شرم آتی ہی اہالیان ظلمات کہینگے
کہ ایک عورت کے واسطے یہ شاہ آوارہ و دیوانہ ہوکر واپس آیا مجکو کیسی شرم آئیگی اس وجہ سے
اس صحرا مین پڑا ہون جس طرح بنے معشوق کو لیکر جاؤن ای تیز رفتار اس کام پر دل و جان سے
کمر باندھے ہون کہ مال مٹے جان پر زوال آئے مگر معشوقہ کو پاؤن تیز رفتار نے عرض کی کہ
سرکار نہ گھبرائین ایک دن مین سب انتظام کردونگا عمرو ایسے عیار سے مجھے مقابلہ رہا کسی مقام
پر پلک نہین جھپکی اور کسکی مجال ہی کہ جو مجھسے مقابلہ کرے قدرت کا قتل ہونا میرے واسطے باعث
خرابی ہوا کہ مجبور و لاچار ہوکر بھاگ نکلا یہ بھی قدرت نے تقدیر کی کہ آپ ایسے قدردان کو پایا
لڑائی بھی درپیش ہی ایسے ہی مقام پر جان نثارون کا حال کھلتا ہی عقاب نے بخلعت سرفراز
کیا تیز رفتار رہنے لگا عیار بھی اسکے آکر شریک ہوئے عقاب کا ارادہ ہی کہ لشکر تیار کرکے
مقابلے مین ملکہ حیرت کے جاؤن تیز رفتار نے عرض کی حضور ہرکارون کو روانہ کرین جب
ہرکارے آکر خبر دین کہ ملکہ فلان مقام پر فروکش ہین شاید اُسی مقام پر ہون یا ہوشربا جانے کا
قصد کیا ہو ہرکارے مفصل عرض کرین تب سرکار کوچ کرین کہ یہ حقیر جائے یا نہ جائے میری خبر

مشہور نہ ہونے پائے چلتے ہی اپنا کام کرون عقاب نے اس راے کو پسند کیا ہر کارے روانہ ہوگئے
تیسرے دن ہر کارے واپس آئے آتے ہی پایۂ تخت کو بوسہ دیا ہاتھ اٹھا کر دعا دی عرض کی
ای شہنشاہ گیتی ستان عجب مقابلہ درپیش ہوا بادشاہ بنگالہ ملکہ حیرت جادو کی تصویر دیکھکر عاشق ہوا
اپنے ملک سے لشکر لیکر چلا بڑے بڑے مقابلے پڑے اُسکے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہی آخر کے
مقابلے مین ملکہ حیرت و چالاک عیار کو گرفتار کر لیا یہ بات اصل ہی کہ ملکہ حیرت سے خواہان وصل
ہی ملکہ حیرت کی وہی باتین ہین کہ اُس بادشاہ جلیل سے بھی انکار کرتی ہین وہ کہتا ہی کہ قید مین
مار ڈالونگا زندہ نہ چھوڑونگا کیا میرے ہاتھ سے بچینگی اب اُسنے طرف ہوشربا کے قصد کیا ہی
کل اسی طرف سے لشکر آئیگا اسی صحرا مین آکر اُتریگا سرکار ملاحظہ فرماینگے یہ سُنکر عقاب بیقرار
ہو گیا کہا ای تیز رفتار تمنے سُنا کیا افسوس کی بات ہی کہ وہ معشوقہ پری چہرہ ایسی ہی حسین و جمیل
ہی کہ جو جمال جہان آرا کو دیکھیگا جان و دل سے آمادہ خدمتگزاری ہوگا میرے ملک مین تو وہ
عجب طور سے پہونچی تھین اُس روز عجب ایک قیامت برپا ہوئی زوجہ بھی میری قتل ہوئی لیکن جان
پر میرے بنگئی ای تیز رفتار یہ کالی راتین ہجر کی مجکو کھا جائینگی آٹھ پہر تڑپتا ہون جب صورت زیبا
یاد آتی ہی کلیجے پر چھری پھر جاتی ہی نظم

محو کر دیتا ہی سرتا پاے یار
عشق بیخود حسن بے پرواے یار
مصلحت ہو واسطے اپنے وہی
عاشق دل دادہ و شیداے یار
آئنے سے یہ ہمین روشن ہوا
کیجیے پیدا تو ناپیداے یار

بہت ہین دو ابروے زیباے یار
کیا مناسب تن کے ہین اعضاے یار
آجکل سے کچھ مین دیوانہ نہین
جو رضاے یار ہی جو راے یار
ساقی وے شیشہ و ساغر ہین سب
محو حیرت رہتے ہین میناے یار
خود کمی ہیوجہ آتش کی نہین

مصرعہ برجستہ ہی بالاے یار
دونون ہین اپنے لیے ایذا دہند
سر نہ تھا جب سے کہ ہی سوداے یار
شہر خوبان مین ہین دو میرے خطاب
خالی ہی یادش بخیر اک جاے یار
باندھیے مضمون تو مضمون دہن
یہ بھی ہی میری طرح جویاے یار

تیز رفتار نے بہت تسکین دی کہا سرکار مطمئن رہین غلام چلتے ہی انتظام کر دیگا بادشاہ بنگالے
کا گرفتار کر لینا کتنی بڑی بات ہی تیز رفتار نے باتون مین بڑی تسکین دی تیسرے دن عقاب
بیرون بارگاہ آیا سائبان زربفتی کھنچ گیا تخت زبرجدی بچھا اسپر آکر بیٹھا وزیران سلطنت و امیران
بہت اپنے اپنے مقام پر آکے بیٹھے تیز رفتار پشت پر حاضر ہی کہ نوبت و نقارے کی آواز کان
مین آئی عقاب دیکھنے لگا تیز رفتار بھی پشت پر حاضر ہی دیکھا کہ گرد عظیم بلند ہوئی ابر سیاہ
چرغ مارتا ہوا برقین چمکتی ہوئین وہ ابر آکر شق ہوا گرد پھٹی دیکھا تین سو علم سیہ رنگ نشان آمد
لشکر کفار ظاہر ہوا وہ علمدار سامنے سے گذر گئے اُسکے بعد دیکھا سامان ماہی و مراتب سامنے
سے گذر گیا کئی ہزار مرکب تازی کھچی مینی اعراقی موتیون کی پاکھرین پڑی ہوئین دو دو سائیس نفیس
مگس پرانی کرتے ہوئے اُنکے بعد ایک بادشاہ عالیجاہ تخت یاقوتی پر سوار ایک تخت پر قفس ملکہ
حیرت و چالاک و ملکہ گلرنگ و نعمان جادو رکھے ہوئے بارہ ہزار ساحر اُس تخت کو گھیرے ہوئے
سامری و جمشید کا نام لیتے ہوئے مگر لشکر کو اُترنے کی فکر ہی اُس بادشاہ نے اشارہ کیا لشکر
اُترنے لگا وہ بادشاہ تخت سے اُترا بارگاہ زربفتی استادہ ہوئی وزرا و امرا نے آکر گھیر لیا

ٹھنڈی سانسین بھرتا ہوا ہونٹھون پر خشکی آنکھون مین تری حواس مین ابتری بارگاہ مین داخل ہوا
وزرا و امرا گرد آ کر بیٹھ گئے نگہبان حیلہ ساز کو حکم ہوا ایک خیمے مین قید گنہگارون کی رکھو نگہبان نے
قفس اٹھا لیے ایک خیمہ بڑا استادہ ہوا چارون قفس اسمین لٹکا دیے مغرور نے اترتے ہی پوچھا
کیون ای وزیران سلطنت یہ کسکا لشکر ہی جو سامنے اترا ہوا ہی وزرا نے عرض کی غلامون نے پہلے ہی
خبر پائی حضور سے عرض نہین کیا عقاب ابر سوار جو ملکہ حیرت جادو کو ساتھ لیکر چلا تھا کہ سلطنت
ہوشربا دلا دونگا ملکہ حیرت کے ہاتھ سے شکست کھا کے یہان فروکش ہی اب گرفتاری حیرت
کی خبر سنی بندگان عالی سے آمادۂ حرب و پیکار ہی بہت اسپر شاق ہوا کہ ملکہ حیرت کو کیون گرفتار کیا
یہ سنکر مغرور غصے مین کانپنے لگا کہا الہا اندھیر ہی کہ بادشاہ ظلمات بھی مجھسے مقابلہ کرے یہ ذکر تھا
کہ عقاب ابر سوار نے ایک ساحر کو بطور ایلچی روانہ کیا چوبدار نے بڑھکر عرض کی ایلچی عقاب
کا در دولت پر حاضر ہی مغرور نے حکم دیا کہ بلا لو سہمناک جادو ایک ساحر سامنے مغرور کے آیا
کرسی بیٹھنے کو ملی ساقی کو حکم ہوا ساقی نے جام دیا جام پیکر سہمناک نے آواز دی منم نامہ دار
مغرور نے کہا کسکا نامہ لائے ہو کہا نامہ شہنشاہ ظلمات لو اسے مالک و مایہ جادو کا لیکر حاضر ہوا ہون
یہ کہکے نامہ پیش کیا مغرور نے وہ نامہ میر منشی کو دیا میر منشی نے نامہ پڑھا بعد تعریف سامری
و جمشید مرقوم تھا کہ ای مغرور عقل و فراست سے دور ما بدولت نے سنا کہ تمنے ملکہ حیرت کو
قید کر لیا بہتر یہ ہی کہ انکی قید ہمارے حوالے کرو ورنہ ہزارہا بندگان سامری و جمشید قتل ہونگے
مغرور نے نامہ لیکر پھاڑ ڈالا سہمناک کو جواب دیا کہ عقاب سے کہنا کہ جنکے ہاتھ سے تمنے
شکست کھائی وہ ہمارے پاس قفس مین قید ہی ما بدولت سے کیا مقابلہ کروگے ای سہمناک اپنے
بادشاہ سے کہدینا بہتر اسی مین ہی کہ اپنے ملک کو چلے جاؤ اپنی سلطنت کو غنیمت جانو ورنہ ایسی
خرابی ہوگی کہ بہت پشیمان ہوگے تا بہ ظلمات جانا مشکل پڑیگا ایک ایک ساحر ہمارا طبقے
زمین کے الٹ دیگا سہمناک کو خلعت دیکر رخصت کیا سہمناک نے آکر عقاب سے کہا
عقاب نے کہا اسکی شامتین آئی ہین تیز رفتار نے بھی وعدہ پختہ کیا کہ آج ہی رات کو مغرور
کو گرفتار کر لا دونگا یا ملکہ حیرت کا قفس آپ کی خدمت مین پہونچا دونگا عقاب نے طبل جنگی
بجوا دیا ہرکارون نے خبر مغرور کو پہونچائی مغرور بہت اچھلا کودا کہا عقاب کی شامتین
آئی ہین ما بدولت کے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے یہان تو طبل جنگی بجا تیاریان ہونے لگین
تیز رفتار پہر رات گئے صورت بدل کے لشکر مغرور مین آیا پھرتے پھرتے پشت بارگاہ
پر پہونچا ایک زرغۂ نگہبانان کا دیکھکر جھاڑی مین چھپا چوڑی خنجر کی نکال نقب دینے لگا دو پہر
بجتے بجتے مہرہ نقب کا بارگاہ مغرور مین توڑا دیکھا کہ مغرور پڑا سو رہا ہی چار خدمتگار بیٹھے
ہین پروانے بیہوشی کے اسنے شمع پر پھینکے خدمتگار بیہوش ہوئے تیز رفتار تڑپ کر قریب پلنگ
کے آیا دارو بیہوشی کی نیچے مین رکھکے برابر دماغ کے لگائی قریب تھا کہ مغرور بیہوش ہو دیکھا ایک
پتلی سنہری ٹہلتی ہوئی چلی آتی ہی قریب تیز رفتار کے آکر ہاتھ پر تیز رفتار کے تھپکی ماری
تیز رفتار کو ڈھکیل دیا چپکے سے کہا ادب بجا شہنشاہ آرام فرماتے ہین تو چاہتا ہی نیند مین خلل پڑے

خبردار جلد جا تیز رفتار لوٹ مار کر بھاگا وہ پتلی پاس پلنگ کے ٹہلا کی قضاے کار نہنگ سحر نگاہ طلا
پھرتا ہوا قریب اُس زرنغے کے آیا مٹی وہان دیکھکر مہرہ نقب کا دیکھا خیال مین آیا کہ نقب مین کودو
کہ دیکھا ایک عیار گھبرایا ہوا بارگاہ شاہی سے نکلا نہنگ سحر نگاہ تڑپ کر ایک صحنچی کی آڑ مین آیا
تیز رفتار نے چاہا کہ بڑھون نہنگ سحر نگاہ نے پہلو پر اسکے حلقہاے کمند مارے اور نعرہ کیا او
مکار ستم نہنگ سحر نگاہ بارگاہ شاہی مین کہان گیا تھا تیز رفتار نے چاہا جست کرکے نکلون
نہنگ نے حباب مارا سحر بھی کیا تیز رفتار لڑکھڑا کے گرا نہنگ سحر نگاہ نے تیز رفتار کی مشکین
باندھین پشتارہ دوش پر لگاکے اندر بارگاہ کے آیا دیکھا بادشاہ باطمینان سورہے ہین ایک
سُنہری پتلی سرہانے ٹہل رہی ہو جیسے ہی نہنگ سحر نگاہ سامنے آیا پتلی نے کہا واہ میان نہنگ
اس طرح عیاری کرتے ہین اپنے شاہ سے ایسے غافل ہوئے ایک نگوڑا مکار و غدار شاہ کو
سوتے مین ستاتا تھا مین نے اُسے مار کر نکالدیا مین جانتی تھی کہ شاطر شہنشاہ اسکی گردن لیگا اب سحر
قریب ہو شہنشاہ کو بیدار کرو اس نگوڑے بے ادب نے بڑی بے ادبی کی بھلا پوچھو تو کہ تو کون ہے
یہان کیون آیا تھا نہنگ نے قدمون پر شاہ کے ہاتھ رکھا مغرور نے آنکھ کھولی پتلی نے جھککر سلام کیا
کہا ای شہنشاہ یہ نگوڑا مکار یہان آیا آپ کو بیہوش کرتا تھا مین نے مار کر نکالدیا مگر شاہ نے اسکو گرفتار کیا
اب اس سے پوچھیے کہ تو کون ہو یہان کیون آیا نہنگ نے تمام کیفیت عرض کی کہ ای شہنشاہ یہ پتلی
کے ہاتھ سے بھاگ کر چلا تھا مین نے اسکو گرفتار کرلیا حکم ہوا ہوشیار کرو نہنگ نے اپنا سحر اُتار
چھینٹا پانی کا دیا تیز رفتار نے آنکھ کھولی مغرور نے پوچھا ارے تو کون ہو تیز رفتار کانپنے لگا اب
ہلڑ ہوا چوبدار و یساول اندر آنے لگے شاگردان تیز رفتار بصورت مبدل جو دروازے پر حاضر تھے
چوبدارون کے ساتھ اندر آئے دیکھا کہ اُستاد کی مشکین بندھی ہین مغرور و نہنگ پوچھ رہے ہین کہ تو
کون ہو کیون آیا شاہ کے ساتھ کیون بے ادبی کرتا تھا یہ سمجھا کہ شاہ بنگالہ ہر نیند و بیداری اُنکی یکسان
ہو جب نہنگ بہت خفا ہوا تب اُسنے کہا کہ مین خداوند سالوس کا عیار ہون اب عقاب بر سوار
کا ملازم ہوا ہون مجھے حکم فرمایا کہ جا کر شہنشاہ بنگالہ کو گرفتار کر لاؤ مین حاضر ہوا بے ادبی سرزد ہوئی اب اگر
حضور مجبور ہا کردین تو کبھی ایسا قصد نہ کرونگا مغرور بہت ہنسا کہا کیون صاحبو یہ دمامہ و مشمش والے
ایسے سحر مین جاہل ہین یہ اُسکے ذہن مین نہ آیا کہ اتنا بڑا بادشاہ عالیجاہ غافل سوتا ہوگا بس ہمکو ثابت
ہوگیا کہ دمامہ و مشمش والے بالکل جاہل و اجہل ہین جب مین نے ہوشربا کی شاہزادی کو گرفتار کرلیا
اُنکی کیا حقیقت ہو آج میدان کارزار مین تماشا دکھاؤنگا حکم کیا قفس آہنی لاؤ اس عیار کو اسمین بند کرو
جہان حیرت و چالاک و غمان قید ہین اُسی خیمے مین اسے بھی قید کرو تیز رفتار ہر چند چیخا چلایا کہ
مجھے چھوڑ دیجیے مین تو ایک غیر شخص ہون آپ ہی کی ملازمت کرونگا اگر حضور حکم دیگے تو عقاب کو
پکڑ لاؤنگا اُنکا گرفتار کرنا کچھ بات نہین ہو سونے مین سوائے حضور کے ہمنے کہین ایسا انتظام نہین دیکھا
خداوند سالوس شعبدہ باز دعوی خدائی کر چکے تھے اور سحر بھی اُنکے بہت عمدہ عمدہ تھے لیکن خواب کا
کوئی انتظام نہ تھا حضور کا انتظام نیا دیکھا ہر چند تیز رفتار نے میٹھی میٹھی باتین کہین مگر مغرور نے
کچھ نہ مانا قفس آہنی آیا اسمین تیز رفتار بند ہوا سحر نگاہ قفس لیکر قید خانے مین آیا چالاک نے جو

عیار کو دیکھا پوچھا مہتر صاحب تم کون ہو کیوں گرفتار ہوئے تیز رفتار رونے لگا کہا مہتر صاحب کیا کہوں ان
ہاتھ سے ساربان زادے کے ایسے صدمے اُٹھائے کہ دل چاہتا ہے کہ عیاری سے توبہ کروں یہاں
آکر ملازم ہوا عقاب ابر سوار نے حکم دیا کہ شہنشاہ بنگالہ کو پکڑ لاؤ وہاں آکر گرفتار ہوا عقاب
برائے ملکہ حیرت بہت بیقرار ہے آٹھ پہر رویا کرتا ہے جس وقت سے اُسنے یہ خبر سُنی کہ ملکہ حیرت
قید ہوگئیں آب و دانہ ترک کیا بمقابلہ شہنشاہ بنگالہ اُترا ہوا ہے کہتا ہے یا جان دونگا یا ملکہ کو
رہا کرونگا چالاک نے کہا اُسکی کیا لیاقت ہے کہ شہنشاہ بنگالہ کو شکست دے اور ملکہ عالم کو رہا کرے
اگر خدا کو منظور ہے تو ہم رہا کرینگے کہ سحر نگاہ یہاں آنے لگا آج یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ مغرور
خواب میں بھی بیدار رہتا ہے اُسکے نگہبان موجود ہیں تیز رفتار کو جو معلوم ہوا کہ یہ عمرو کا فرزند ہے
بجا بجا بڑی بڑی عیاریاں کیں یہاں بلا میں پھنس گیا ہاتھ جوڑتا ہے منتیں کرتا ہے کہ اے چالاک میں تمہارا شاگرد
ہونگا جب رہا ہونا تو مجھکو بھی رہا کرنا چالاک کے ہنسنے پر حیران ہے کہتا ہے آپ اس
قید شدید میں بھی ہنستے ہیں چالاک نے کہا اے بھائی قید ہونا ہمارا کام ہے ہمارے قبلہ و کعبہ کو خدا
سلامت رکھے قید ہوئے اور حریف کو مارا اس طرح ہمیں یقین ہے کہ ہمیں کوئی قتل نہیں کر سکتا اگر کسی نے
ایسی گستاخی بیجا کرنیکا ارادہ کیا تو بہت پچھتائیگا اپنے خدا کے احکام کے معتقد ہیں اس مصرع
پر ہمارا اعتقاد ہے یہ بجو ل یاد ہے مصرع دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست ۔ وہ سب کا
حاکم ہے کسکی مجال ہے کہ اُسکے حکم کے خلاف کرے جب وقت آئیگا چھوٹ جائینگے تیز رفتار کو بھی اعتقاد
ہوا کہا اے چالاک میں عہد کرتا ہوں کہ اگر قید سے رہائی پاؤں بصدق مسلمان ہو جاؤں
تمہاری خدمتگزاری کروں اس وقت تمہاری باتوں سے دل کو قوت ہوئی یہاں تو قید خانہ
میں یہ باتیں ہیں مغرور تخت پر سوار ہوا رفیقوں کو ساتھ لیکر مع فوج میدان میں آیا وہاں عقاب
نے رات بھر تیز رفتار کا انتظار کیا صبح کو وزرا نے خبر دی کہ لشکر میدان کارزار میں ہو چکا اب
حضور بھی سوار ہوں عقاب نے کہا میں انتظار تیز رفتار کر رہا ہوں یہ ذکر تھا کہ شاگردان
تیز رفتار روتے ہوئے آئے عرض کیا کہ اُستاد قید ہو گئے یہ سُنکے عقاب کے ہوش اُڑ گئے کہا
بار دگر غضب ہوا مجھے تیز رفتار کا بڑا بھروسا تھا ایسا عیار قید ہو گیا جسنے عمرو سے عیاریاں کیں
وزرا نے کہا حضور عمرو کا نام نہ لیجیے سُنتے ہیں کہ عمرو کے نام میں تاثیر ہے جہاں تین مرتبہ نام اُسکا
لیا گیا وہ اُس محفل میں آ جاتا ہے آج آپ نے ذکر کیا ہمیں خوف پیدا ہوا عقاب مجبوری تخت
پر سوار ہوا تمام فوج کو ساتھ لیا میدان کارزار میں آیا دیکھا لشکر مغرور نہایت تکلف سے آراستہ ہے
مغرور کے تخت کے برابر ایک اژدہا قلابہ آتشیں چھوڑ رہا ہے خود آمادہ ہے کہ اگر عقاب میدان میں نکلے
تو میں خود میدان میں جاؤں خاندان دمامہ کے سحر دیکھوں نقیبوں نے نقابت کی اشعار عبرت آگیں
پڑھے عقاب نے طرف وزیروں کے دیکھا صیقل خود پسند ایک ساحر زبردست ٹھکرا کر اپنے
گینڈے کو سامنے عقاب کے آیا کہا حضور کیوں تردد کرتے ہیں میں ابھی جا کر میدان میں قیامت برپا
کرتا ہوں دیکھوں تو بنگالے کے سحر کیسے ہیں عقاب نے اجازت دی صیقل سحر کرتا ہوا میدان میں آ
پکارا کہ وا دری اے ساحران بنگالہ جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے منم وزیر اعظم شہنشاہ عقاب ابر سوار

بادشاہ پردۂ ظلمات نیر وماہ یہ سنکر مغرور نے کہا مار دیرے واسطے باعث ہتک ہے کہ مقابلے
مین ایک ملازم کے جاؤن اگر خود عقاب نکلتا تو مین جاکر بلند پروازی بھلا تا کوئی اور جاکر اس سے
مقابلہ کرے مسکن فیل جنگ کہ شیران سلطنت سے تھا اپنے فیل مست کو بڑھا کر نکلا سامنے مغرور کے
آکر عرض کی اے شہنشاہ جاکر صیقل کا سر لاؤن مغرور نے کہا ذرا ہوشیار رہنا اُسکا وزیر اعظم مسکن
نے کہا سمجھا جائیگا یہ کہکے فیل کو گجک ماری فیل میدان میں آیا صیقل نے پیچھے ہٹکر گولہ مارا مسکن ہنسا
کہا ارے بیوقوف یہ کیا سحر کیا ہے کیا چیز ہے یہ کہکے مسکن نے ایک چیخ ماری گولہ اُلٹا پلٹا سر پر اژدر
کے پڑا صیقل نے ہر چند ردکا گو دکر الگ ہوگیا اژدر کا سر پھٹا پیدل ہوکر برق چمکائی کہ فیل کا سر
اڑگیا مسکن نے گرتے گرتے آواز دی اے فیل شہر بنگالہ تیرا لاشہ یہان گرا اکیلا ہی خدمت مین
سامری وجمشید کے جائیگا شکم چاک ہوا ایک پتلی رقص کرتی ہوئی نکلی یہ اشعار عاشقانہ اُسکی زبان پر تھے نظم

پھر بہار آئی چمن مین زخم دل آلے ہوئے — پھر ہرے داغ جنون آتش کے پرکالے ہوئے
ہوگئی کیا آتش ملکر وہ بے ساقی شراب — تاک مین بھی دانۂ انگور تبخالے ہوئے
کسطرح چھوڑون یکایک تیری زلفون کا خیال — ایک مدت کے یہ کالے ناگ ہین پالے ہوئے
واہ کیا تاثیر ہے رخسار آتشناک کی — شعلۂ جوالہ تیرے کان کے بالے ہوئے
کسقدر مین نے بڑھایا اُس بت خونریز کو — پیشتر ازین جو تیر مژگان تھے سو اب بھالے ہوئے
ہوگیا ہون انتظار آمد ساقی مین کور — نشے کے ڈورے نگہ آنکھون مین اب جالے ہوئے
میرے خرمن پر اگر بجلی گرانے کو ہوا — سب ستارے بہر کشت آسمان ژالے ہوئے
تجھ بن اے رشک چمن نرگس اگر بیمار رہی — باغ مین لالے کو اپنی زیست کے لالے ہوئے
جابجا اُس گوہر تابان کا جو پرتو پڑگیا — جتنے تھے گرداب دریا مین وہ سب ہالے ہوئے
وہ پری پیکر کہا کرتا ہے اکثر مجھ سے — اے تو ناسخ بھی ہمارے چاہنے والے ہوئے

اپنی دھن مین اُس نازنین نے یہ غزل گائی کہ صیقل جھومنے لگا نازنین نے کہا اے صیقل کیا چاہتا ہے صیقل
کہا مین تو مرتا ہون میری جان جاتی ہے اے جان جہان واے آرام دل مشتاقان جی چاہتا ہے کہ گرد
پھرون تصدق ہون نثار ہون نازنین نے کہا مجھے فیلان فیل جنگ نے تیرے واسطے مقرر کیا
اُسکے شکم سے پیدا ہوئی مین خود تیرے نام پر شیدا ہوئی لیکن ایک مشکل در پیش ہے اسکا تدارک پہلے چاہیے
ہے کہ عقاب ابر سوار ہمارے مشاہدے کو آیا ہے ہمارے شاہ سے مقابلہ کرتا ہے اُسکا سر لاؤ یہ سنکر صیقل
بنا جھومتا ہوا چلا عقاب نے جو دیکھا کہ صیقل آتا ہے وزرا نے عرض کی حضور صیقل ہوش مین نہین
ہے اسکے شر سے اپنے تئین بچایئے عقاب زمین پر گر کر بشکل عقاب اڑا بلکہ سر پر صیقل کے سایہ ڈالا
صیقل پلٹ پڑا پکارتا ہے کہ او فاحشہ تو نے غضب کیا میرے شاہ سے مجکو شرمندہ کرایا ہاتھ
یہ کہکے ہاتھ چمکایا نازنین نے چاہا بھاگون مگر برق چمکی نازنین کے دو ٹکڑے ہوگئے سنتے ہی اُسکے
اندھیرا چھاگیا آواز آئی کشتی مرا نام من دختر فیلان فیل جنگ بود مسکن نے جو دیکھا کہ میری
کنیز کو صیقل نے قتل کیا مغرور نے بھی آواز دی کہ او مسکن سنبھلکر سحر کر مسکن وزیر نے جب ہی
پاس صیقل کے آیا صیقل نے ہاتھ تلوار کا مارا مسکن نے سر آگے کردیا مسکن کے دو ٹکڑے ہوگئے

مرتے ہی مسکن کے فوارہ خون کا نکلا صیقل خون مین نہا گیا ایک چیخ ماری رقص کرنے لگا یہ اشعار گاتا تھا نظم

کس طرح پاؤن خبر مین کوے جانان دور ہی	نکہت گل آنہین سکتی گلستان دور ہے
ناتوان ہی پہونچ سکتا نہین ہاتھ اے جنون	دامن صحرا سے بھی اپنا گریبان دور ہی
روبرو تو ہی مگر خورشید تابان کی طرح	میری نظرون سے تمھارا روے تابان دور ہی
کسطرح سیراب ہون مین تشنۂ دیدار یار	چاہ زمزم کی طرح چاہ زنخدان دور ہی
بوسہ لب کیا ابھی زلفون ہی مین الجھا ہو دل	ہو گیا تا بت ختن سے بھی بدخشان دور ہی
وہ کتابی رو دلا بے جستجو ملتا نہین	پاس ہی پر مثل اوراق پریشان دور ہی
زندگی کی اب مجھے صورت نظر آتی نہین	مثل عیسی وہ طبیب درد ہجران دور ہی
آپ کو مردہ نہ سمجھون کیون فراق یار مین	دور وہ مجھسے نہین ہی جسم سے جان دور ہی
راتدن ناسخ ہی میری چشم باطن کے حضور	گر بظاہر روضہ شاہ شہیدان دور ہی

اس غزل کو گاتا ہوا لپٹا عقاب نے جو دیکھا کہ صیقل کی ہر قلعی کھولی اسکی انتہا کا مبہوت ہی رقص کرتا ہوا آتا ہی ایکطرف سے نعرے کی آواز آئی کہ منم مسکن حیلہ ساز صیقل کو اور زیادہ جوش ہوا عقاب نے ماش کے دانے مارے کئی سحر کیے لیکن صیقل نہ پلٹا عقاب کو گالیان دیتا ہوا قریب تخت آیا چاہا کہ ہاتھ تلوار کا مارون عقاب نے جھولی سے نکالکر گولہ مارا سینے پر صیقل کے پڑا توڑ کر پشت کے پار گذرا آواز آئی کشتی مرا نام من صیقل جادو بد عقاب صیقل کو مار کر بہت رویا کہتا تھا یار دین نے غضب کیا صیقل ہوش مین نہ تھا بے گناہ کو مارا اُسی غصے مین مسکن پر جا پڑا مسکن نے چند دانے ماش کے مارے شعلہ ہاے آتش چمکے عقاب نے اُن شعلون کو بجھایا کارد سحر جھولی سے نکالی مسکن پر پھینک ماری مسکن نے چاہا بجون غرق زمین ہو جاؤن ممکن نہ ہوا کارد سینے پر پڑی توڑ کر پشت کو پار گذری مغرور کا جو رفیق مارا گیا تخت سے کود کر اژدر پر سوار ہوا تازیانہ مار آتشین کہ ہاتھ مین تھا اژدر کے مارا اژدر نے دم کھینچا عقاب زمین پر گرا شل تنکے کے اُڑتا ہوا قریب دہن اژدر پہونچا مغرور تو کود کر الگ ہو گیا عقاب نے دونون کلے اژدر کے پکڑ کے چیر کر پھینکدیا مغرور تیغہ کھینچکر عقاب پر جا پڑا آپسمین تلوار چلی بڑے بڑے عجائب و غرائب ہونے لگے ہزار عقاب کے ملازم جلے اسی طرح کئی ہزار مغرور کے بھی ملازم جلے مگر آخر مین عقاب نے سپر سحر کو چہرے کی پناہ کیا مگر تیغے نے سپر کو کاٹا سر عقاب زخمی ہوا ہالیان فوج نے دیکھا کہ ہمارا آقا زخمی ہوا لینا لینا کہکر جا پڑے دونون لشکر ملگئے عقاب کو غش آنے لگا وزرا نے ہوادار پر ڈال لیا مغرور نے پرے کے پرے درہم و برہم کر دیے لڑتا ہوا جاتا ہی افسرون کے روکے سے کب رکتا ہی جس افسر نے بڑھکر مقابلہ کیا اُسی تیغے سے مغرور نے قتل کر ڈالا کئی سو افسر عقاب کے مار گئے عقاب ہوادار پر سوار ہی زخم کے باعث سے آنکھون مین اندھیرا ہی فوج مصیبت نے گھیرا ہی چند افسر اسکے ہوادار کے پاس آکے کہا اے شہنشاہ آپ تو بیکار ہوے زخمی ہو کر مجبور و لاچار ہوے مغرور کا سحر ہمسے نہین رکتا اگر حکم ہو تو طبل امان بجوا دین جب حضور صحت پائینگے تب مقابلہ ہوگا عقاب نے لاچار ہو کر طبل امان بجوا دیا مغرور پلٹا مگر کہہ گیا کہ او عقاب اب میدان مین سمجھ کر آنا ابکی مرتبہ پھونک دونگا عقاب نے پلٹکر جواب دیا کہ او بیحیا اتفاق سے سر میرا زخمی ہو گیا ورنہ

کیا مین تمکو زندہ چھوڑتا مغرور اپنے رفقا سے کہتا ہوا اٹھا مابدولت نے کوئی سحر نہین کیا ابکی مرتبہ
قیامتین برپا کرونگا رفقا کہتے ہوئے حضور سے وہ کیا مقابلہ کر سکتا ہی دونون لشکر اپنے اپنے مقام پر
پہونچے عقاب کی زخم وزری ہوئی مغرور نے اپنے مقام پر بیٹھکر کہا دو روز کی عقاب کو مہلت دیتا ہون
اگر اس زمانے مین آکر قدمون پر گرا تو بہتر ہی خطا معاف کر دونگا ورنہ ابکی مرتبہ مابدولت خود میدان مین
نکلینگے ایک رفیق میرا قتل ہوا آجتک صدمہ ہی دس ہزار فوج بھی قتل ہوئی اب ایسا اتفاق نہین ہوگا
مین خود میدان مین نکلونگا یہ خبر ہرکارون نے عقاب کو پہونچائی کہ مغرور نے آپکو دو روز کی
مہلت دی ہی عقاب نے کہا وہ کیا مہلت دیگا میرے ہاتھ سے شکست کھائیگا سر میدان مارا جائیگا
تیاریان سحر کی ہونے لگین عقاب روز سحرخانے مین جاتا ہی سحر نئے تیار کرتا ہی لیکن نہنگ سحر نگاہ عیار
ایک دن ٹہلتا ہوا زندانخانے پر آیا شاہور سحر سوار کہ نگہبان قیدخانے کا ہی پوچھا مہتر صاحب
آج کہان چلے نہنگ نے کہا واسطے سمجھانے ملکہ حیرت کے آیا ہون ہمارے شاہ بہت بیقرار ہین یہ
حکم ہوا ہی کہ حیرت کو سمجھاؤ شاہور نے کہا ظاہر مین وہ معشوق ہوشربا ظالم قتال عالم نہایت سرکش
ہی وہ نہ مانیگی نہنگ نے کہا وہ قبول کر لیگی یہ کہکے نہنگ اندر آیا حیرت نے نہنگ کو دیکھکر منھ
پھیر لیا چالاک نے جھککر سلام کیا کہا مہتر صاحب آپ جیسے بڑے بڑے عیار دیکھے مگر آپ ایسا عیار
طرار شیخ گذار ہوشیار مکار آنکھ سے نہین گذرا آرزو ہی کہ بقیہ عمر اپنی زیر سایہ دامن دولت بسر کرون
آپ کا شاگرد ہون اب ہمکو یقین کامل ہوا کہ سحر سیکھنا بھی ضرور ہی نہنگ خوش ہو گیا دل مین کہتا ہی
عمرو کا بیٹا جو شہنشاہ عیاران ہی اسکا بیٹا میرا شاگرد ہو کیسے فخر کی بات ہی قریب آکر کہا مہتر صاحب
تمھارا کیا کہنا تم فرزند شہنشاہ عیاران ہو مذہب سامری و جمشید قبول کرو ہم وعدہ کرتے ہین
کہ خطا تمھاری شہنشاہ سے معاف کرا دینگے چالاک نے کہا بھائی صاحبقران کے خوف سے منھ
ہی سے نہین نکال سکتے ورنہ کیا ہم نادان ہین عقل سے نہین سمجھتے کہ پوجنے دو سے زیادہ یا ایک زیادہ
لیکن کیا کرین صاحبقران کے سامنے کسکی مجال ہی کہ نام مذہب لات پرستی لے دل مین سمجھکے
خاموش ہو رہتے ہین آپ کے فرمانے سے اور زیادہ اعتقاد ہوا چالاک نے کہا اب ہمین قفس
سے نکال لیجیے تو مفصل دل کا حال آپ سے کہین کچھ مال ہمارے پاس ہی وہ بھی آپکے سپرد کرین
مہتری کا مزہ آپ سے ملا غرض آرزو دکھلا نہنگ نے قفس چالاک اتارا مال کا نام سنکر خوش ہو گیا
چالاک کو قفس سے نکالا چالاک نے کچھ روپے کمر سے نکالے نہنگ کو دیے نہنگ خوش ہو گیا
چالاک نے ایک برفی کی ڈلی نکال کہا دیکھیے استاد ایسی ڈلیان بیہوشی کی بناؤنگا چکھیے تو اسکا مزہ
کیسا ہی نہنگ نے آدھی ڈلی چکھی چکھتے ہی آنکھون کے نیچے اندھیرا آیا کہا ای چالاک یہ برفی کیسی
تھی مجکو کوئی آسمان پر لیے جاتا ہی چالاک نے کہا بیہوشی آپ کو کھلا دی نہنگ ارے کہکے اٹھا
لڑکھڑا کر گرا بیہوش ہوا چالاک نے اسکی زبان مین سوزن دیا اسکو اپنی صورت بنایا قفس مین
بند کر دیا آپ بشکل نہنگ باہر نکلا شاہور نے پوچھا ملکہ کیا فرماتی ہین نہنگ نقلی نے کہا راضی ہی
عقاب کا حال سنکر گھبرا گئین یہ کہتا ہوا بارگاہ مین مغرور کے آیا دیکھا یہ اشعار عاشقانہ پڑھ رہا ہی نظم

غیر مروت ہی آنکھو وہ دکھاتے ہین
زہر چشم دکھلاتے ہین مجھ ذرا ادھر دیکھین
کعب ملک حسین یار رب ہجر غیرت مہ ہین

صبح اٹھکے منھ کب تک آفتاب کا دیکھین
غیر کو دکھاتا ہون چاک دل تماشا ہی
یار کو ان آنکھون سے غیر پر خفا دیکھین
کسنے اور کو دیکھا کسلئے آنکھ جھپکی ہی
صحن بتکدے مین ہم خاک پر پڑا دیکھین

ناصح انکو گرمی عقل سے تنفر ہے
گر وہ روزن در سے آنکھ ذرا دیکھین
ٹکٹکی لگائی ہی اب تو کوہ ہر سوالی
دیکھتا ادھر آؤ پھر نظر ملا دیکھین

تو بھی کم نگاہی کیون جانب وفا دیکھین
دیکھیے خدا کب تک پھر وہ دن دکھائیگا
تا وہ گر ادھر دیکھین مجکو دیکھتا دیکھین
نکلے آرزو اپنی مومن آہ جب مجکو

آنکھون سے آنسو جاری کبھی رفقا سے کہتا ہی یارو مین نے غضب کیا بنگالے کی سرحد مین بڑے شاہ ہین جوگی جیپال کا بیٹا شعبدہ باز سحر ساز بلاے روزگار اُسکے کئی قریے ہماری عملداری مین دبگئے تھے اب دولت کے خیال سے سر نہ اُٹھا سکا اب جو سُن پائیگا شہنشاہ چلے گئے یقین ہی کہ ضرور لشکر کشی کریگا ملازم ہمارے کیا سنبھال سکینگے جسکے عشق مین آوارہ ہوکر نکلا اُسکو بالکل خیال نہین کہ نہنگ نقلی نے آکر سلام کیا کہا ای شہنشاہ آج غلام نے اس سرکش کو شیشے مین اُتارا حضور کنارے چلین تو عرض کرون مغرور اُٹھا چالاک ایک گوشے مین لیگیا پھر اکر مغرور نے پوچھا ای شاطر سچ کہو کیا ہوا نہنگ نقلی نے کہا ای شہنشاہ وہ عقاب سے بھی راضی نہین ہی ہزارون باتین سناتی ہی لیکن آپ کے نام پر اتنا کہا کہ شہنشاہ بنگالہ اقرار کرین ملک ہو شہر با مجکو دلادین اور قاتل افراسیاب مجکو ملے بربادی مسلمانان آنکھون سے دیکھون تو مین شاہ بنگالہ کو قبول کرون اُسنے مجھپر جبر بہت کیا اس وجہ سے خوف آتا ہی کہ ایسا نہ ہو میل کرکے کوئی مکر کرین یہ چالاک کو بخوبی یقین ہی کہ کھلانا پلانا اسکو ناممکن ہی خواب مین بھی نہین پتلی نگہبان رہتی ہی چالاک نے باتین کرتے کرتے کہا دیکھیے کوئی آتا ہی جیسے ہی مغرور پلٹا چالاک نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے ارے کہکے مغرور پلٹا چالاک نے حباب مارا مغرور بیہوش ہوا چالاک نے زبان مین سوزن دیا مشکین باندھنے لگا منظور یہ ہی کہ مشکین باندھلون تو اسکی صورت بنکر تدبیر کرون قضاے کار پلنگ شعلہ رخسار ایک جادوگرنی کہ مغرور کی آشنا ہی رات سے مغرور محل مین نہین گیا یہ گھبرائی ہوئی بارگاہ مین آئی مشیرون سے پوچھا کہ شہنشاہ کہان ہین لوگون نے کہا تخلیے مین گئے ہین یہ پردہ اُٹھاکر اندر آئی دیکھا نہنگ شہنشاہ کی مشکین باندھ رہا ہی پلنگ نے للکارا کہ او نا عیار کیا کرتا ہی چالاک بچا کا کچھ کلام نہ کرسکا پلنگ نے ایک دوہتھڑ مارا چالاک لڑکھڑا کر گرا پلنگ شعلہ رخسار قہقہہ مار کر ہنسی ہنسنے مین اسکے منھ سے شعلہ نکلا وہ شعلہ چالاک پر گرا رنگ و روغن عیاری کا جلگیا پلنگ نے ایک عیار دیکھا دبلا پتلا ناٹا سا پوچھا ارے تو کون چالاک نے کچھ نہ بتایا پلنگ نے غل مچایا اور سردار دوڑ پڑے چالاک کو دیکھکر پہچانا کہا یہ تو ہی فرزند عمرو ہی یہ تو قید خانے مین قید تھا مغرور کی زبان سے سوزن نکالا ہوشیار کیا مغرور نے اُٹھتے ہی پلنگ کو جھڑکا کہ محل مین جاو پلنگ قدمون سے لپٹ کر رونے لگی کہا ای شہنشاہ اس وقت کنیز کا آنا باعث خیریت ہوا ورنہ یہ عیار حضور کو گرفتار کرچکا تھا مغرور نے کہا یہ مجھ تک کیونکر پہونچا نگہبان جا بین وہان جاکر دیکھین نگہبان گئے جاکر قفس لائے دیکھا چالاک اُسمین بیٹھا ہی پوچھا ارے تو کون ہی نہنگ سحر نگاہ عین عین کرنے لگا منھ سے بولا نہین جاتا آخر اسکے منھ سے گیند عیاری کا نکالا تب اسنے عرض کی ای شہنشاہ مین ہون غلام آپ کا نہنگ

چالاک نے مجکو پکڑ کے قفس مین بند کردیا مین نے بڑا دھوکا کھایا چالاک کو اُسی قفس مین بند کیا نہنگ
کو نکالا مغرور شرمایا ہوا بارگاہ مین آیا حکم دیا طبل جنگی بجے کل عقاب کا خاتمہ کرون بعد اُسکے چالاک
وغیرہ کو قتل کرکے صرف قفس حیرت لیکر وطن کو جاؤن مجکو خوف پیدا ہوا کہ ایسا نہو فرزند جگی جیپال
میرے ملک کا ارادہ کرے تو بڑی مشکل پڑے اُسی وقت طبل جنگی پر چوب پڑی سرکارے رہتے ہوئے
سامنے عقاب کے آکے عرض کی اے شہنشاہ بڑا غضب ہوا آج چالاک عیاری کرکے نکلا مغرور کو
پکڑ لیا تھا ملنگ شعلہ رخسار اُسکی معشوقہ اتفاق سے آگئی ورنہ حیرت کو چھڑا لیتا حیرت کے
رہا ہونے پر قیامت برپا ہوتی لشکر اُسکا تباہ ہو جاتا اب اُسنے طبل جنگی بجوایا ہے کہتا ہے عقاب
کا خاتمہ کرکے چالاک و تیز رفتار و نیرنگ و نعمان کو قتل کرونگا صرف قفس حیرت لیکر طرف وطن
کے جاؤنگا طبل جنگی بجوا دیا تیاریان ہو رہی ہین کل اُسکا ارادہ ہے کہ مقابلہ کرے عقاب یہ خبر سُنکے
گھبرا گیا لاچار ہوکر حکم دیا کہ یہان بھی طبل جنگی بجے یہان بھی طبل جنگی پر چوب پڑی تیاریان ہونے لگین
لشکر مغرور مین ہلڑ ہے کہ کل لشکر حریف لوٹ لینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے بادشاہ پردہ ظلمات
ہی خزانہ اُسکے ہمراہ بہت ہی خوب لوٹینگے ہر ایک ساحر تیاری کر رہا ہے لشکر عقاب مین ہنگامہ ہے
دوکاندار بھاگے جاتے ہین تاجرون کی دوکانین بند ہو رہی ہین بعض سپاہی حیلہ کر رہے ہین اپنے
افسرون کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہین ایک خط بھی تیار کرلائے ہین دکھلا رہے ہین یہان سے
قریب دو کوس پر ایک قریہ ہے وہان سسرال مین ساس نندی ہے جورو بھی وہین آگئی تھی اُسکو درد زہ
لگے ہین لڑکا ہوا چاہتا ہے غلام اگر نہ جائیگا تو دونون عورتین تڑپ تڑپ کے مرجائینگی علاج کرنیوالا وہان
کوئی نہین ہے افسر نے کہا صبح کو مقابلہ ہے حریف زبردست کا سامنا ہے کل جانبازی کرنا ہوگی غرض کہ
ہم لاچار ہین اگر مہلت نہ لے استعفا قبول ہو ایسے ایسے حیلون سے اہالیان لشکر بھاگے جاتے ہین
یہ خبر عقاب کو پہونچی کہ لشکر مین ہلچل ہے ساحر بھاگے جاتے ہین سرکار کچھ تدبیر کرین عقاب گھبرا کے
باہر آیا دیکھا پلٹنین رسالے خالی ہوگئے ساحرون کا تانتا لگا ہوا ہے افسرون سے کہا ارے انکو روکو
افسرون نے بہت تدبیرین کین مگر نہین رُکتے بھاگے جاتے ہین نامردی دکھاتے ہین رات بھر مین
بارہ ہزار ساحران غدار لشکر عقاب نابکار سے نکلگئے جبکہ عقاب ماہتاب مع فوج ثوابت و
سیارگان ہاتھ سے سلطان زرین پوش کے شکست کھا کے قلعہ مغرب مین داخل ہوا سلطان
زرین پوش بصد جوش و خروش مع فوج ضیا تخت زبرجدی فلک پر جلوہ فرما ہوا مغرور نے رات بھر
سحر تیار کیا افسر بھی اسکے ہوشخانے مین رہے صبح کو ہوشخانے سے نکلا غصے مین کانپتا ہوا افسرون سے
اشارہ کیا لشکر جلد تیار کرو یا بدولت لباس وغیرہ پہنکے آتے ہین افسرون نے فوراً لشکر تیار کیا
طرف میدان کارزار کے چلے وہان عقاب حیران و پریشان اپنی بارگاہ سے نکلا افسرون کو دیکھا
متردد کھڑے ہین آپسمین صلاح کر رہے ہین کہ یارو ہمتو افسر ہین ہمسے بھی نہ نکلے کیونکر نکلجاتے
پلٹنین رسالے خالی ہوئے نام سے مغرور کے ساحر کانپتے ہین بخوف جان بھاگے جاتے ہین کہ
عقاب نے حکم دیا لشکر تیار ہو تخت سواری کا آیا خاموش ہے اُسی تخت پر سوار ہوا افسرون نے
آکر تخت کو گھیر لیا بڑے زور و شور سے میدان کارزار کو چلا ساحر لرزان و ترسان ہین میدان مین آکر دیکھا

مغرور بھی بڑے زور و شور سے میدان مین آیا ہے قلب فوج مین قیام ہے سردارون کو اپنے ترغیب
دے رہا ہے جب دونون لشکر میدان کارزار مین پہونچے صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت
گڑکا کھکر ہٹے مغرور نے طرف دست راست کے دیکھا میلاد دراز دندان ساحر زبردست بادۂ کبر و
نخوت سے مست مرکب پرند اڑا کر سامنے تخت شاہی کے آیا کہا اے شہنشاہ غلام نے ایسے سحر تیار کیے ہین
آج اہالیان ظلمات کے اوپر اندھیرا آجائیگا غلام کے سحر سے قلب تھرا جائیگا مغرور نے اجازت
دی میلاد غرور کرتا ہوا میدان کارزار مین آیا عجائب و غرائب سحر کے اپنے دکھائے پکار کر آواز دی
اے اہالیان ظلمات بہتر اسی مین ہے کہ آکر اطاعت کرو ہمارا شاہ آج کسی کو زندہ نہ چھوڑیگا جب کچھ
جواب نہ ملا تو پکار کر آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے عقاب نے پلٹکر طرف ساحرون کے دیکھا
اشفاق مار گیر جھکا کر اپنے مرکب کو نکلا عرض کی اے شہنشاہ اجازت میدان ہو اس ملعون کا سر کاٹ لاؤن
عقاب نے حکم دیا کہ اے اشفاق سمجھکر مقابلہ کرنا مین بھی خیال رکھونگا اشفاق نے کہا حضور تردد
نہ فرمائین ان ایسون کا مار لینا کتنی بڑی بات ہے یہ کہکے طرف میدان کارزار کے چلا میلاد نے جو
اشفاق کو آتے دیکھا مرکب پرند کو اڑایا کچھ ماش کے دانے مارے شعلۂ آتش بھڑککر اشفاق پر گرے
اشفاق نے ہاتھ ہلایا قطرے پانی کے گرے شعلے بجھے ایسے ایسے دو چار سحر آتشین ہوئے گراکر
تلوارین کھینچکر جا پڑے تلوار چلی اشفاق نے کئی ہاتھ مارے میلاد نے روکے شعلے بھڑککر جا بجا
لشکرون پر گرتے ہین جانبین کے کئی سو ساحر جلے کچھ برقین گرین میلاد نے پیشانی پر اپنے ایک نشتر لگا
خون دم شمشیر پر لگایا اس تلوار کا جو ہاتھ مارا سپر اشفاق کی کٹی یا تو وہ قبضہ سپر پر گری تھی یا زیر تیغ
تلوار نے بوسہ دیا اشفاق کے مرنیکی علامت بلند ہوئی میلاد نے پکار کر آواز دی اے اہالیان
ظلمات اور کسی مرنیوالے کو بھیجو مین اکیلا سب پر کافی ہون ایک ادنی ملازم شہنشاہ بنگالے کا ہون
اگر خود شہنشاہ قصد کرین زمین کے طبقے ہلا دین آج ہمسے کوئی امان نہ پائیگا میدان کارزار لیجائیگا
ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ مغرور نے حکم دیا ہے اے شاہ ہور پردے اس خیمے کے اٹھا دو
کہ ملکہ حیرت بھی اپنے عاشق کی شکست کو دیکھین کہ کیا گذر رہی ہے اپنے نزدیک میان عقاب
بڑے بلند پرواز ہین اب حال کھلیگا دیکھو تو آج کیا کیفیت کرتا ہون شاہ ہور نے پردے خیمہ قید خانے
حیرت کے اٹھا دیے ہین مہتر چالاک و حیرت جادو و ملکہ نیرنگ و ملکہ نعمان یہ سب قید خانے
سے تماشا دیکھ رہے ہین جسوقت اشفاق جادو مارا گیا تو حیرت نے آنکھون مین آنسو بھر کے
کہا دیکھو غضب ہوا ساحر طرف کا عقاب کے مارا گیا بنگالے کے ساحر بڑے بڑے زبردست
ہین ہمین تو امید تھی کہ عقاب کی فتح ہوگی چالاک نے کہا اے ملکہ عالم آپ نہ گھبرائیے
پروردگار مدد کریگا حیرت نے کہا اے چالاک تمنے کیا کوئی بات اٹھا رکھی لیکن مغرور بڑا ہوشیار
ہے تمھین گرفتار ہوئے تیز رفتار نے بھی بڑا زور مارا تیز رفتار نے کہا حضور مین تو سمجھا تھا
کہ سوتے مین بڑے بڑے بادشاہون کو گرفتار کیا مین جس کام پر گیا کبھی خالی نہین پلٹا خداوند
سالوس کی خدائی کا انتظام میری ذات پر تھا عمرو سے بڑے بڑے معرکے پڑے اب ہر طرح
طبیعت کو نا امیدی ہے اگر اس لڑائی کو اسنے فتح کر لیا تو ہم پر بڑی جفا کریگا میرے تو قتل کو کہتا ہے

تمام سردار آمادہ ہین یہ سنکر ملکہ حیرت نے ٹھنڈی سانس کھینچی کہا صاحبو سارا جھگڑا میری ذات کا ہی مجکو قتل کرے مین مہلت پاؤن اُس حرامزدے کے دل مین یہ کیا چڑھی ہی مجکو کیون نہ قتل نہین کرڈالتا جھگڑا پاک ہو بعدہ افراسیاب اپنی یہ کیفیت ہی نظم

اُبلے پاؤن کے کیا تونے ہمارے توڑے　　خار صحرا سے جنون عرش کے تارے توڑے

ذقن و رخ مین نہ جا بوسون سے باقی رکھی　　ثمر و گل چمن حسن کے سارے توڑے

سلسلہ اپنی گرفتاری کا کب قطع ہوا　　پہنی پازیب اُنھون نے جو اُتارے توڑے

مست مجسا بھی کوئی نشے کا ہوگا نہ حریف　　پی کے می جام کے دانتون نے کنارے توڑے

شربت وصل ہی تنقیہ کے خاطر موجود　　تپ ہجر آ کے بدن کو نہ ہمارے توڑے

آگیا وہ شجر حسن نظر جب ہمکو　　بوسے لیکر لب شیرین کے چھارے توڑے

عشق بیدرد سے کر نیکو کہا تھا کسنے　　سر کو ٹکرائے نہ دل درد کے مارے توڑے

کنج عزلت مین بٹھایا ہی خدا نے آتش　　اب جو تریا نسے بلے پاؤن تمھارے توڑے

چالاک ان باتون پر حیرت کی رونے لگا کہا ای ملکۂ عالم اسقدر نہ گھبرایئے دل کو پیدا کرنیوالے سے رجوع کیجیے خدا سے دعا مانگیے پیدا کرنیوالا مدد کریگا اس بلا کو رد کریگا حیرت نے شرما کے سر جھکالیا ملکہ حیرت چالاک کی بات کا جواب نہین دیتی میلاد میدان کارزار مین ہلبلا رہا ہی پکار رہا ہی کہ ای عقاب کسی کو بھیج عقاب نے پھر دست راست کی طرف دیکھا سہیل ابر سوار اپنے ابر کو چھیڑ کر سامنے تخت کے آیا عقاب سے اجازت لی میدان کارزار مین سامنے میلاد کے آیا میلاد نے دیکھتے ہی گولہ مارا آواز دی کہ اب ملازمان عقاب کو نہ چھوڑونگا ایک ایک کو قتل کرونگا وہ گولہ سہیل نے کاٹ دیا دو چار سحر آپسمین چلے میلاد تلوار کھینچکے جا پڑا خوب آپسمین تلوار چلی ایک مقام پر میلاد نے ایک طائر مٹھی سے چھوڑا اُس طائر نے سر پر سہیل کے چرخ مارا چرخ مارتے ہی سہیل سحر کرنے سے رکا اوپر سے میلاد نے ہاتھ مارا سہیل کے بھی دو ٹکڑے ہوئے لکھا ہی چار سردار عقاب کے میلاد کے ہاتھ سے فرداً فرداً مارے گئے اب تو پر اعقاب کا بند ہوا ہر چند میلاد پکارتا ہی کوئی مقابلے مین آگے نہین آتا جب عقاب نے دیکھا کہ کوئی سردار نہین جاتا سب سر جھکائے کھڑے ہین عقاب نے کئی مرتبہ آواز دی کہ ارے جاکر اس زباندراز کو جواب دو اسکو قتل کرو کوئی سردار صف سے نہین نکلتا جب تو عقاب تخت سے کودا دل اسکا بھی نہین چاہتا حیران ہی کہ شکست ہوئی جاتی ہی یہ بڑا خیال ہی پکار کر آواز دی کہ ما بدولت کا گھوڑا لاؤ اب لشکر مین عقاب کے ہلڑ ہوا کہ شہنشاہ ظلمات مقابلے مین میلاد کے جاتے ہین سب سردارون نے آکر گھیر لیا عرض کررہے ہین ای شہنشاہ آپ قصد نہ کرین ہم جاکر اسکا سر لاتے ہین عقاب نے کہا یارو اب تمھاری کچھ ضرورت نہین ہے اسکی کیا حقیقت ہی اسکو مار کر مغرور کو للکارونگا یہ بیحیا اپنے دل مین کیا سمجھا ہی ایک ملازم کو بھیجکر مخفی مخفی مدد کرتا ہی ظاہر مین مقابلہ پڑیگا تو احوال کھلیگا یہ کہکر پشت مرکب پر سوار ہوا چاہا مرکب کو بڑھاؤن کہ سمناک فیل پیکر نے آکر رکاب پر ہاتھ ڈالا کہا ای شہنشاہ آپ تامل کرین مین جاکر میلاد کا سر لاتا ہون عقاب نے کہا اب تامل کرنا بہتر نہین وہ بہت ہلبلا رہا ہی جب اسکا سر کاٹونگا

تو میان مغرور دل نکلینگے سہمناک نہین مانتا حیرت نے جو قفس مین یہ معاملہ دیکھا پریشان ہوگئین کہا
لو صاحبو عقاب خود میدان مین آتا ہے سردار اُسکے روک رہے ہین چالاک نے بلک کر دعا کی
کہ اے کارساز عقاب کی مدد کر اگر عقاب مارا گیا یہ ملعون ہمکو قتل کریگا ہمارا بچنا دشوار ہے
قفس سے رونیکی آواز آنے لگی چالاک نے جو بلک کر دعا کی اور بیکایک پکار اُٹھا قطعہ

تو آن رفیع مکانی کہ ساکنان فلک	بر آستانِ تو دارند میل ربانے
کہ حال خستہ دلان را تو خوب میدانی	چہ احتیاج بہ پیش تو حال دل گفتن

فوراً تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا بعنایت پروردگار صحرا سے
گرد اُڑی نوبت و نقارے کی آواز آئی سب اُسکی جانب دیکھنے لگے دامن گرد کا شگافتہ ہوا سب نے
دیکھا تین سو علم نشان تین لاکھ سوار کا علمہائے زنگاری کے پھریرو نپر تعریف آلہی نعت رسالت پناہی مرقوم
علمدار علمون کو جلوہ دیتے ہوئے سامنے سے گذرے اسباب ماہی و مراتب کئی ہزار مرکب تازی
ترکی و یمنی و عراقی عمدہ پاکھرین موتیون کی مرکبون پر پڑی ہوئی ہین دو دو سائیس گس پرانی کرتے
سامنے سے گذرے مغرور بھی بحیرت دیکھ رہا ہے رفقا سے کہتا ہے کس رئیس کی سواری آئی
کیا عمدہ لشکر ہے نہین معلوم کون افسر ہے جب یہ سب اسباب تزک سامنے سے گذر گیا سب نے دیکھا مرکب
سہ چشمی کی پشت پر آفتاب آسمان عربستان زلزلہ قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران امیر عالیشان
پشت پر بہرام گرد بن خاقان چین خواجہ عمرو رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے پشت پر تین لاکھ کا
لشکر بفر فریدونی و بحشمت جمشیدی غبار راہ چہرے پر پڑا ہوا تشریف لاتے ہین امیر کی نگاہ جو گئی
کہ دو لشکر آمادہ حرب و پیکار کھڑے ہین ایک ساحر میدان کارزار مین مبارزطلبی کر رہا ہے کئی لاشین
میدان مین تڑپ رہی ہین صاحبقران نے بلبکر خواجہ سے فرمایا دریافت تو کرو یہ کون لوگ
مصروف جنگ و جدل ہین عمرو نے ہرکارون کو اشارہ کیا ہرکارے گئے خبرین لیکر آئے دست بستہ
عرض کی کہ اے شہریار بادشاہ بنگالہ ملکہ حیرت کو قید کیے ہوئے لیے جاتا ہے عقاب ابر سوار نے
اُسکو روکا ہے عقاب بادشاہ پردۂ ظلمات ہے لیکن عجب بات ہے عقاب کے لشکر پر شکست واقع
ہے یہ میدان مین ساحر مغرور کا مبارزطلبی کر رہا ہے سب حال ملازمون نے دریافت کر لیا کئی ساحر
عقاب کے جو مارے گئے ہین طرف سے عقاب کے کوئی نہین نکلتا سُنا ہے کہ بمجبوری عقاب میدان مین
آیا چاہتا ہے لیکن ساحران بنگالہ بہت زبردست ہین اور چالاک بھی قید ہے ملکہ حیرت کا آکر شریک ہو اعقاب
عمرو نے کہا اچھا ہوا پاجی قید ہو گیا بھیا عشق مین حیرت کے مرتا ہے مین کہلا بھیجونگا کہ اسکو قتل کر ڈالو
ہرکارون نے عرض کی کہ اُستاد راہ مین بڑے بڑے معرکے بڑے چالاک نے بڑے کام کیے طلسم توڑا
حیرت کو چھڑایا اب پھنسگیا عمرو نے کہا وہ کیون آیا امیر نے فرمایا خواجہ چپ رہو فرزند کے بارے مین
ایسی باتین کہتے ہو مجھکو بہت ناگوار ہوا افسوس بیچارے چالاک کو کیون قید کیا یہ کہکر اشقر کو ٹھہرایا
سب سردار قدمو نسے لپٹ گئے عرض کی آقا غلامون کے ہوتے آپکا جانا بہتر نہین امیر نے فرمایا مقدمہ سحر و
ساحری مین تم لوگ جا کر کیا کروگے عمرو منع کرتا ہے آقا آپ اس مقدمے مین دخل نہ دین اپنی منزل کو
تشریف لے چلین امیر نے فرمایا غیر ممکن ہے حیرت کا خیال مجھکو بوجہ ملکہ بہار ہے کل دامن پکڑیگی کہ حضور
نے سُنا ہماری بہن قید رہی اور دخل نہ دیا وہ بھی تو سرکاری کنیز ہے کیا جواب دونگا سردار خاموش ہوگئے

صاحبقران نے گھوڑے کو ٹھکرایا عمرو کہے جاتا ہی کہ آقا بڑا جھگڑا اٹھیگا امیر نے کہا خواجہ جو کچھ ہو مین نہین چاہتا
کہ چالاک و حیرت قید رہین اور مین چلا جاؤن یہ فرما کر نعرہ شیرانہ کیا نعرہ صاحبقران سے زمین تھرائی
طائر درختون سے اُڑگئے مغرور نے نہنگ سے کہا دریافت تو کر یہ کون جوان ہی نہنگ گیا دریافت کرکے
آیا عرض کی ای شہنشاہ یہ جوان قاتل دمامہ و ساحر مشمش ہی اس جوان نے تمام ساحرون کا پردہ دنیا
سے مٹادیا حمزہ اسی جوان کا نام ہی مغرور قہقہہ مار کر ہنسا کہا لو اور مزہ دیکھیے کیا خداوند جوگی جیپال
کی قدرت ہی کہ اس جوان کا دامن پنجۂ اجل مین پھنسا یہا تک کشان کشان آیا اب کیونکر زندہ بچیگا میلاد
کے سامنے جو صاحبقران پہونچے میلاد نے گولہ مارا صاحبقران نے اسم اعظم پڑھا گولہ باطل ہوکر
زمین پر گرا چالاک تو قفس مین خوشیان کر رہا ہی کہتا ہی کیون ملکہ عالم آپ نے قدرت پروردگار کو دیکھا
صاحبقران آگئے اب میان مغرور کی قضا آئی قبلہ و کعبہ بھی ساتھ ہین اب میان نہنگ کی گردن لینگے
اگر مین رہا ہوتا تو قبلہ و کعبہ سے حالات اپنی عیاری کے بیان کرتا کہ آپ نے طلسم نہین توڑا مین نے
طلسم شکست کیا حیرت جواب نہین دیتی امیر سحر میلاد کا دفع کرتے ہوئے نیزہ ہلاتے ہوئے
سامنے پہونچے میلاد تلوار کھینچکر جا پڑا الٹی ہاتھ تیغۂ سحر کے مارے امیر روک رہے ہین اسم اعظم الٰہی
ورد زبان ہی جب کئی وار ایسکے روکے للکار کر اپنے نام کا نعرہ کیا تیغۂ عقرب کو نیام انتقام سے
کھینچا آنکھین میلاد کی جھپک گئین برق جہندہ چمکی خبردار کہکر ہاتھ مارا اُسنے اپنے سحر کے زور مین سر کو
چہرے کی پناہ کیا مگر تیغۂ عقرب ایسی تلوار دست زبردست صاحبقران عالیوقار سپر کے دو ٹکڑے ہوئے
چاہا میلاد نے اپنے کو بچاؤن تڑپکر نکلجاؤن تیغۂ عقرب سلیمانی کاٹ مین لاثانی یا تو قبضہ پھر چمکی تھی یا زیر
تنگ تلوار نے بوسہ دیا امیر نے نعرہ کیا آواز دی او مغرور اور کسی کو بھیج مغرور نے اشارہ کیا شبدیز تیزرو
شیران سلطنت سے ہی اژدر آتش فشان اُڑکر سامنے امیر کے آیا وہین سے گولہ مارا آتش کے
دانے پھینکے شعلہ ہائے آتش بھڑکے تلوار مین حمزہ پر گرین بسبب اسم اعظم کسی سحر نے تاثیر نہ کی امیر نے
نیزے کو گردش دی تاکر سینہ پر کینہ شبدیز کا نیزہ مارا بہرہ پشت کو توڑ کر نیزہ پار گذرا یہ بھی مصنف کو
خوف رہتا ہی کہ ناظرین کا دل نہ اُٹھے متوجہ عبارت پر رہین چالیس ساحر فرداً فرداً مقابلے مین صاحبقران
کے آئے ہاتھ سے امیر کے واصل جہنم ہوئے شام کو امیر نے مرکب پھیر کیا آواز دی او مغرور اب تو
پردہ شب حائل ہوا تیرا پردہ رہگیا آج کی رات اور چین کرلے مغرور رنجیدہ و کبیدہ پلٹا عقاب نے
اپنے مشیرون سے صلاح کی مین جا کر صاحبقران کا شریک ہوجاؤن جاکر دامن تھام لون عرض کرون
کہ ای شہریار آپ نے میری مدد کی تھی آپ کے ساتھ جانبازی کو موجود ہون مشیرون نے کہا
آپ دخل نہ دین امیر سمجھ لینگے عقاب اپنی جانب پلٹا لیکن کف افسوس ملتا ہی کہ چالاک حیرت [illegible]
ہی اگر امیر حیرت کو رہا کرینگے وہ اپنے عیار کو دینگے مین کیا کرون میرا دل نہین مانتا میرے دل پر چھریان چل رہی ہین

وہی چتون کی خونخواری جو آگے تھی سو اب بھی ہی	تری آنکھون کی بیماری جو آگے تھی سو اب بھی ہی
وہی نشو و نمائے سبزہ ہی گور غریبان پر	ہوائے چرخ زنگاری جو آگے تھی سو اب بھی ہی
تعلق ہی وہی تا حال اُن زلفون کے سودے سے	سلاسل کی گرفتاری جو آگے تھی سو اب بھی ہی
وہی سر کا پٹکنا ہی وہی رونا ہی دن بھر کا	وہی راتون کی بیداری جو آگے تھی سو اب بھی ہی

وہی جی کا جلانا ہی پکانا ہی وہی دل کا	وہ اسکی گرم بازاری جو آگے تھی سو اب بھی ہی
جنون کی گرمجوشی ہی وہی دیوانون سے اپنے	وہی داغون کی گلکاری جو آگے تھی سو اب بھی ہی
وہی بازار گرمی ہی محبت کی ہنوز آتش	وہ یوسف کی خریداری جو آگے تھی سو اب بھی ہی

افسران فوج نے عرض کی کہ آپ نگہبان امیر مغرور کو شکست دیجیے جنگ مغلوبہ ہوگی حیرت پر آپ
قبضہ کیجیے گا عقاب خاموش ہو گیا لیکن مغرور جو لیکر اپنی بارگاہ مین آیا اسنے کہا یار دیہ کیا باعث ہی
کہ ایسے ایسے ساحر ہاتھ سے امیر کے مارے گئے کسی کے سحر نے تاثیر نہ کی مجکو بڑی حیرت ہی مصاحبون نے
عرض کی معلوم ہوتا ہی مسلمان بھی کچھ سحر جانتے ہین ایک رفیق نے کہا سرکار دریافت کرین آپکو معلوم ہو جائیگا
یہ سنکر مغرور نے جھولی سے ایک سنہری تیلی نکالی اور کہا کہ ای ہمشبیہ جوگی جیپال مفصل بتلا کیا
سبب ہی جو حمزہ پر سحر تاثیر نہین کرتا تیلی قہقہہ مار کر ہنسی اور کہا ای مغرور تو نے اپنی جان پر یہ کیا آفت لی
حمزہ عرب سے مقابلہ شروع کیا حمزہ صاحب اسم اعظم محترم و محتشم قاتل ساحران سرکوب کافران اگر تم بھی
نکالکر سحر کروگے تو تاثیر نہ کریگا کیا مجال ہی جو حمزہ سے کوئی مقابلہ کر سکے چالیس جادوگر کیا چالیس ہزار
جائین تو حمزہ کے ہاتھ سے قتل ہون کوئی سحر ایسا نہین کہ خدے نادیدہ کے نام پر غالب آئے البتہ
بعض ساحران نامی اسم اعظم حمزہ بند کرتے ہین وہ تدبیر یہ ہی کہ زبان پر قبضہ کرتے ہین جب زبان مین
لکنت ہوگی حرف پورا نہ نکلیگا کبھی تاثیر نہ ہوگی اسکو اسم اعظم کا بند کرنا کہتے ہین اگر تجسے ہو سکے
اسم اعظم حمزہ کو بند کر دے بلکہ ای مغرور بہتر تو یہ ہی کہ اپنے ملک کو چلا جا یہ وہ شیر دلیر ہی کہ اسنے دمامہ و
مشمش کو مار الکھ کے گھر ساحرونکے ویران کر دیے مغرور نے سر جھکایا سوچنے لگا کہ نہنگ سحر نگاہ اپنی
کرسی سے اٹھا اور کہا کیسا اسم اعظم مین ابھی قید کر لاتا ہون آپ قتل کیجیے قید مین مار ڈالیے عمرو کے بھی چونا
لگا دونگا کہان میرے ہاتھ سے بچکر جائیگا ہرچند مغرور نے کہا کہ ای نہنگ خداوند کچھ سمجھکر فرماتے ہین
نکلجانا ہی بہتر ہی مسلمانون سے بگڑی نہ الجھا تو نہنگ نے کہا حضور دیکھیے مین کیا کرتا ہون یہ کہکر بالباس
عیاری جسم پر آراستہ کیے اسباب سحر جھولی مین ڈال لیا کہا حضور عمرو کس فن مین مجھسے مقابلہ کریگا وہ
عیاری کریگا مین سحر کر دونگا سحر سے گرفتار کر لونگا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا مین نے جوگی جیپال کو
خواب مین دیکھا تھا خواب مین یہی فرمایا کہ تو عمرو کا قاتل ہی عمرو نے تمام دنیا کے عیار مارے تیرے ہاتھ
سے مارا جائیگا اس حکم سے دل میرا مضبوط ہی قدرت فرما چکے ہین سرکار ابلیس خود پرست مین مہتر
زود رفت کہ میرا بھائی تھا اگر عمرو کو جان بچانا مشکل پڑگیا کہ ایک افسر بول اٹھا مہتر صاحب یہ حال تو
آپ نے نہین سنا کہ مہتر زود رفت کو عمرو نے شہر بدر کر دیا گدھے پر سوار کر کے سارے شہر مین پھرایا عمرو
سے سمجھکر مقابلہ کیجیے گا نہنگ نے کہا آپ لوگ اسمین دخل نہ دین یہ کہکر تلاش مین عمرو کی نکلا خیال مین یہ
کہ لشکر امیر مین چلون عمرو کی فکر مین پنجہ دیگر اٹھالا اور راہ مین صحرائے سبزہ زار ملا ایک نخل کے سایے مین
ٹھہرا فراش ماہتاب نے فرش چاندنی صحرا مین بچھایا پرجانور آشیانون مین چہک اٹھے زمین جانے مین
صبح ہوگئی آسمان سے بارش شبنم ہو رہی ہی گلون نے آب شبنم سے منھ دھویا سنبل نے زلفین عنبرین کو
درست کیا نرگس شہلا نے آنکھین کھولین سوسن صد زبان سوز بانون ہو سے تعریف باغبان قضا و قدر
کر رہی ہی ہر نخل بابگل سروچمن کا اکڑنا پپیہے کا پی پی کرنا آواز دینا پی کہان اس آواز سے

دل دھڑکتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی قلب تھراتا ہی خود بخود جی گھبراتا ہی نہنگ تماشا دیکھ رہا ہی دل مین یہی خیال ہی کہ عمرو کو گرفتار کرلاؤن عجب ساحر کا گرفتار کرنا کتنی بڑی بات ہی اس سوچ مین کھڑا تھا کہ کان مین آواز آئی کہ کوئی خوش آواز بصد ناز یہ شعر گا رہا ہی نظم

قوی دماغ رہے بلبل خوش الحان کا
قفس مین بھی ہی وہی چہچہا گلستان کا

پھرا ہی جسے رُخ اُس بادشاہ خوبان کا
کچھ اعتماد نہین ہے مزاج سلطان کا

اُن ابروؤن سے اشارہ یہی ہی مژگان کا
کمان ہو تو کرے قصد تیر باران کا

ہنسا وہ گل تو یقین ہی چمک گئی بجلی
لبون کے کھلتے ہی پردہ کھلیگا دندان کا

جگہ ہی دل مین ترے داغ عشق کی خالی
جو سرفراز کرے تو یہ گھر ہی مہمان کا

وہ اپنی زلفون مین گھڑیون ہی کرتے ہین کنگھی
خیال جو کبھی آتا ہی مجھ پریشان کا

نقاب اُسکے اُٹھا یار چہرہ رنگین
کبھی تو کھولدے دروازہ اس گلستان کا

جنون کے جوش مین روتا جو ہون مین دیوانا
ارادہ کرتا ہی ہر طفل اشک طوفان کا

سنا ہی اپنا جو دیوانہ اُس صنم نے مجھے
اشارہ رہتا ہی لڑکون کو سنگباران کا

چھٹکنے سے رُخ پُر نور پر ترے ای ماہ
ستارہ بنگیا ہر ایک ذرہ افشان کا

نہنگ نے جو یہ آواز سوز و گداز سنی بیقرار ہوگیا اُس آواز پر چلا سامنے آکر دیکھا ایک نازنین مہ جبین نہایت حسین کمسن بگر عاشقون کی صورت زیر نخل بیٹھی ہوئی جنگلا گا رہی ہی تانین اڑا رہی ہی کبھی ہاتھ مین ایک کاغذ ہی اُسکے بوسے لیتی ہی کبھی کلیجے پر رکھتی ہی کبھی اُٹھنا کبھی بیٹھنا حرکات عاشقانہ نہنگ دیکھکر اُس نازنین کو مرگیا کلیجہ پکڑ لیا لڑکھڑاتا ہوا لہراتا ہوا مست مے محبت حیران و ششدر بیقرار و مضطر قریب پہونچا چاندنی نے جو کھیت کیا ہی عارض انور مثل ماہ فلک چمک رہے ہین نہنگ جاکر سامنے کھڑا ہوا ہاتھ باندھکر عرض کی ای شہنشاہ خوبی و ای رنگ و بوے گل حدیقۂ محبوبی تیرا کیا نام ہی یا تو وہ نازنین طرف ماہتاب ان کے دیکھ رہی تھی نہنگ کے بولنے سے پلٹی ایک آہ کی چیخ مار کر کہا نظم

بجرے تو گداز سازم هوا را
دهد بال پروازمن خار خس را
ز داغش چه آیین که در دل نه بستم
ندانسته ام کم ز خود هیچکس را

چو آیینه در دل گدازم نفس را
بیاد تو گلدسته بندم نفس را
دو چارم نشد ناله و گریه گاهی
چراغان کنم تا گلستان قفس را

شکستن مبادا طلسم قفس را
ز بلبل نه پروانه این جذبه دارد
که سازم پریشان دماغ جرس را
اسیر محبت مرا میشناسد

یہ اشعار عبرت آثار پڑھکے ایک چیخ ماری زمین پر گر کر بیہوش ہوگئی کاغذ ہاتھ سے چھوٹکر زمین پر گرا نہنگ نے جو کاغذ اُٹھاکر دیکھا اپنی تصویر کھینچی ہوئی پائی حیران ہوگیا زمین پر بیٹھا سر اُسکا اُٹھاکر اپنے زانوؤن پر رکھ لیا آنکھون سے آنسو جاری ہوئے اپنی صورت کو دیکھ رہا ہی کلاہ کو درست کرتا جاتا ہی اُس نازنین نے آنکھ کھول صورت کو دیکھکر ہاتھ بڑھایا نہنگ کے پٹے پکڑلے ایک طمانچہ گورے گورے ہاتھون سے مارا کہا کیون ظالم یہ خواب ہی کہ بیداری مین زندہ ہون کہ مردہ میرا سر تکیۂ زانوے محبوب میرا دماغ عرش اعلے پر پہونچا لیکن دل کو یقین کامل نہین ہوتا کہ یہ امر حقیقت مین واقع ہوا یا خواب دیکھ رہی ہون ارے کمبخت

جواب تو دے کلیجے کی دھڑکن موقوف ہو جی چاہتا ہی اُٹھکر گر دھر دن لیکن تجھ ایسے جلاد کے گرد پھرنا
سراسر حماقت ہی یہ لات ومنات کی قدرت ہی کہ ایسا امر ہوا ایسا نہ ہو کہ یہ صورت زیبا آنکھون
سے چھپ جائے ارے ظالم جواب تو دے نہنگ نے کہا مین غلام ہون کہا غلام تو اپنی جورو کا ہوگا میرے
دل کو تسکین دے کہ مین نے تجکو دیکھا خواب تو نہین ہی عین بیداری ہی یا ترقی پر بیقراری ہی نہنگ
نے کہا ای ملکہ عالم نہ گھبراؤ مین سامنے بیٹھا ہون تمھارا تابعدار ہون ہر طرح پر برائے خدمتگاری
حاضر ہون مگر کیون ای جان جہان وآرام دل مشتاقان میری تصویر تمنے کیونکر پائی کہا یہان سے
راہ دور ودراز پر شہر مہرانیہ ہی وہان میرا باپ تاجر جلیل بندگان سامری کا کفیل شہنشاہ تاجران
مشہور ہی خواجہ رشید لقب صاحب زر کثیر اپنے گھر کا امیر لاکھ دو لاکھ روپیے کی تجارت ہاتھ ہی کہ
نہین معلوم وہ صندوقچہ باپ کے پاس کیونکر آیا مجکو یہ کہکر دیا کہ اس صندوقچے مین کھلونے ہین مین نے
لے لیا اُسے کھولا کھلونون سے بھرا ہوا تھا ایک دن کھیلتے کھیلتے ایک خانہ جو اُسکا کھولا یہ تصویر نکلی
میرے ہوش اُڑا دیے دل پر تیر الم پڑا ہاتھ پاؤن مین رعشہ آیا قلب تھرایا ہر چند ضبط کیا نہ
ہو سکا آخر خیال گذرا کہ چلکے خود تلاش کرو مان باپ کو چھوڑا گھر بار برباد ہوا اندھیری رات مین
اس تصویر کو لیکر آئی جنگل مین ماری ماری پھرتی ہون کیون صاحب یون ملاقات بدی تھی اپنا
گھر ہوتا یا تمھارے مکان پر پہونچتے اب یہ بتلا دو کہ ایسو فراق نہ ہوگا اُس ساعت کو نہین بھولی کہ
اس تصویر کو دیکھا دمبدم ولولہ جنون بڑھتا تھا یہان تک کھینچکر لایا مگر دل نے کیا رہبری کی منزل
مقصد پر پہونچایا تجھ ایسے بیوفا سے ملایا نہنگ خوشی سے پھولگیا ہی جی مین کہتا ہی کیا معشوق پریچہرہ
ملی کلی آرزو کی کھلی کس عیش سے بسر ہوگی معشوق عاشق ہو یہ قدرت سامری وجمشید ہی مین
کلا بھی تو تھا کہ دشمنان خداوند کو قتل کرون اُسکا پھل ملا غنچہ آرزو کھلا اُس نازنین نے گلے مین
ہاتھ ڈالدیے کہا کیون او بیمروت دل مین کیا سوچتا ہی مین تجکو نہین پسند آئی مجھے کسی شے کی ہوس نہین
فقط ایک نظر دیکھ لیا کرون جہان چاہو رہو افسوس ہی کہ اس وقت کوئی کنیز وغلام بھی نہین ایک گلابی
ہوتی ہزار ہا روپے دیکر گانا بھی سیکھا سامنے اپنے بمروت کے کچھ گاتی جلاد کا دل لبھاتی صاحب ایک
بات کا خیال اور رکھو کوئی اگر خلاف لفظ نکلے بُرا نہ ماننا مین اپنے ہوش مین نہین ہون نہنگ نے کہا
مین ہر طرح تمھاری خوشی کا خواہان ہون عمر بھر گردن تابی نہ کرونگا مین ابھی گلابی شراب کی لاتا ہون
میرے بھی دل مین ہوس وصل ہی مین خود تمھارے جمال جہان آرا کو دیکھکر مبہوت ہوگیا ہون دل
سے باتین کرتا ہون یہ کہکر بھاگا میخانہ قریب تھا وہان سے ایک گلابی لی برلے گزک کباب بھی لیتا آیا
لاکر سامنے رکھدیے کہا صاحب یہ تو حاضر ہی ایک جام خود پیو اور ایک جام مجکو پلاؤ نازنین نے شیشہ لیکر جام بھر
کہا کہ کیون صاحب تم پیوگے کہ ہم پیین نہنگ نے کہا کہ مین تمھارے ہاتھ سے طالب ہون نازنین نے
وہ جام لبون سے نہنگ کے ملا دیا نہنگ خوشی خوشی اُس جام کو پی گیا دو جام پلائے نہنگ نے
کہا صاحب مجھے کوئی آسمان پر لیے جاتا ہی خود بخود دل گھبراتا ہی نازنین نے کہا صاحب اُٹھکر ٹہلو
نہنگ اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا دھم سے گرا نازنین نے نعرہ کیا نعرہ عمرو

مرے مکر سے کانپتا ہی جہان	تراشندہ ریش کفار ہون	زمانیکا مکار و غدار ہون

عمرو ہون بن عیار صاحبقران
مرا تیز رفتار ہو گر قدم

صبا ٹھوکرین کھاے ہر قدم پر	اڑا دون صبا کے بھی ہوش کو	دو منزلہ جہان گرد طرار ہون
جہانگیر عالم کا عیار ہون	نہ پائے مری گرد پاپوش کو	

زبان مین اسکی سوزن دیا پشتارہ باندھکر نے بھاگا اپنے لشکر مین خواجہ نے چند عیارون سے کہا اسکو مخفی قید کرو سمجھا جائیگا ایک مکان مین خواجہ نے لاکر قید کیا چند عیار وہان مقرر کیے اب سوچے کہ اسی کی شکل بنکر سامنے مغرور کے چلون بن پڑے تو اسکو پکڑ لاون خواجہ عمرو و نہنگ سحر نگاہ برائے گرفتاری مغرور چلے لشکر مین جو آکر پہونچے جا بجا شاگردون سے ملاقات ہوئی استاد استاد کہکے ایک ایک نے پوچھا کہ برائے گرفتاری خواجہ گئے تھے کچھ نشان نہ پایا خواجہ ایک ایک کو جواب دیتے ہوئے کہ مین نے اب پتہ لگایا ہے یہ اقبال شہنشاہی ہے ابکی مرتبہ جاکر گرفتار کر لاؤنگا میرے ہاتھ سے ساربان زادہ بچ نہین سکتا نسیم نامے ایک شاگرد اسکا باتین کرتا ہوا ساتھ چلا کہتا ہوا کہ استاد آج مین برائے ملاقات شاہور گیا تھا حیرت وغیرہ کا وہ نگہبان ہے چالاک بلک کر رو رہا تھا تیز رفتار سے کہتا تھا کہ یہ ہماری بدنصیبی کہ قبلہ و کعبہ تشریف لائے ہین اگر ہم قید سے رہا ہوتے انکا ساتھ دیتے کوئی عیاری کرتے ہمکو بدنصیبی نے گھیرا ہے تیز رفتار نے کہا کہ بہتر صاحب ہم تک انکا آنا بہت دشوار ہے اے چالاک ہماری رہائی مشکل ہے بلکہ یہ خوف آتا ہے کہ شاید نہنگ مغرور کو ترغیب دے کہ چالاک وغیرہ کو قتل کرا دے مغرور آمادہ ہو جائے تو عجب نہین اسکو بھی یہ خوف ہے کہ اگر چالاک چھوٹیگا باپ بیٹے ایک مقام ہونگے قیامت برپا کرینگے یہ حال سنکر عمرو گھبرا گیا خیال مین آیا کہ چلکر چالاک کو رہا کر دین نسیم کو رخصت کر دیا کہا جاکے لشکر کی حفاظت کرو ہر وقت بازارون مین پھرا کرو ایسا نہ ہو ساربان زادہ آکر کوئی عیاری کرے بازار صرافان کی زیادہ خبر رکھنا عمرو کا لالچ مشہور ہے نسیم بہت خوب کہکر ادھر گیا عمرو قریب دروازہ زندانخانہ آیا شاہور نے اٹھکر پکارا بہتر صاحب کہان جاتے ہو ہمنے سنا تھا کہ عمرو کو گرفتار کرنے گئے تھے عمرو ٹھہر گیا قریب شاہور کے آیا فرمایا دیکھو بھائی کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھنا ورنہ بدنام ہونگے آج مین نے کئی مرتبہ دیکھا کہ عمرو عیار بصورت مبدل ہمارے لشکر مین پھر رہا ہے ہمکو تردد ہے کہ ایسا نہ ہو کوئی عیاری کر بیٹھے جانتے ہو کہ عمرو کی عیاری کے شہرے ہین کہا بہتر صاحب کیا مجال ہے کہ ساربان زادہ اس طرف سے نکلسکے مین آٹھ پہر ہوشیار رہتا ہون عمرو نے کہا بھائی تم کب پہچان سکتے ہو تمھین کچھ معلوم ہے کہ اسوقت عمرو کہان ہے ابھی مین نے مار کر بھگایا بازار صرافان مین انگھوری بنا ہوا پیسہ دوکان مانگتا پھرتا تھا فقیر بنا ہے شاہور نے کہا یہان نہین آسکتا اسطرح کی باتین خواجہ نے شاہور سے شروع کین باتین کرتے کرتے کہا آج سارا دن مجھکو عمرو کی فکر مین گذرا رات کو بھی اسی تردد مین رہا اگر ممکن ہو تو ایک جام شراب کا پلاؤ پایان بھی تو رکھا ہے تم بڑے زندہ دل ہو بڑے لطف سے اوقات بسر کرتے ہو یہ کہکے پایان کھینچ گنگناکے یہ غزل گانا شروع کی نظم

مری آنکھون کے آگے آئیگا کیا جوش مین دریا	ہمیشہ صورت ساحل ہی یان آغوش مین دریا
وہ حد کم ظرف ہین جو ایک ساغر مین بہکتے ہین	نہین قطرہ بھی یا ہنگام نوشانوش مین دریا
نکالا چاہے اے غواص تو جلد اب نکال اسکو	خدا جانے کہ کیا ہونگے صدف کے گوش مین دریا
خموشی اور گویائی مری اک سے بہتر ہی	سکونت مین یہ قطرہ ہی گہر تو جوش مین دریا

سر کجا وے جو روے چشم تر سے گوشہ دامن کا
نہ دیکھا ہو کسی نے ایسا اپنے ہوش مین دریا

کیا جو ضبط گریہ تو کیا دریا کو کوزے مین
کبھی دل کھولکر رویا تو آیا جوش مین دریا

اگر موتی نہ بنتے قطرہ ہاے ابر نیسان سے
تو حلقہ ڈالتا آتش صدف کے گوش مین دریا

شاہور بیقرار ہوگیا کہا مہتر صاحب تمنے دل بیقرار کر دیا خواجہ نے کہا ای شاہور ابھی تمنے کیا سنا ہی آج تمکو بہت راضی کرینگے شاہور نے خادمون سے اشارہ کیا گلابیان شراب کی کشتیان کباب کی سامنے رکھین انتظام کرنے لگا چالاک نے وہان تیز رفتار سے کہا ای برادر یہ اشعار جو اسوقت نہنگ نے گائے طریقہ گانیکا قبلہ وکعبہ کا آنکھون کے سامنے پھر گیا انتظام شراب ہو رہا ہی خادم مر خدمتگار دوڑ دوڑ کر جو گھڑے چنگیرین عطر دان پاندان وغیرہ لاکر رکھ رہے ہین کیا عجب ہی کہ قبلہ وکعبہ آگئے ہون ای مہتر واللہ پھر دل کو نہین گوارا کہ قبلہ وکعبہ آکر رہا کرین ہاے کیا تدبیر کرون کچھ بن نہین پڑتا کیونکر قفس سے نکلجاؤن تم اس وقت شاہور کو بلاؤ شاید میرا دام اسپر پڑ جائے تو قفس سے نکلجاؤن تمکو بھی رہا کرونگا تیز رفتار نے شاہور کو آواز دی میان افسر صاحب ذرا یہان تشریف لائیے مجھے کچھ عرض کرنا ہی شاہور نے کہا ای نہنگ مین ابھی حاضر ہوتا ہون دیکھو قیدی کیا کہتا ہی عمرو نے کہا قیدیون کے بات کی سماعت نہ کرو کہا مہتر صاحب حقیقت مین قیدیون کی بات کا بقول آپکے جواب کیا بڑا خیال مجکو حیرت کا رہتا ہی کہ شاید دباؤ پڑے اور راضی ہو جائے بادشاہ اسکے واسطے بہت بیقرار ہین انتہا یہ کہ اسکی خواہش مین ملک ومال چھوٹا بیکار کے جھگڑون مین آکر پھنسے ہمارا ملک بنگالہ وہ مقام ہی کبھی کسی نے آج تک لشکر کشی نہین کی جہان کہین قصد کیا ہمارے آقا نے کسی ساحر کو بھیجدیا یون ملک تسخیر ہوئے یہ ایسی بلا نازل ہوئی کہ اپنا ملک چھوڑا شاید کسی وجہ سے حیرت راضی ہو جائے عمرو نے کہا اچھا جاکر سن آؤ خواجہ بھی اپنے دل مین سمجھ گئے ہین کہ چالاک بیقرار ہوگا شاید اسکا کوئی فقرہ بن پڑے شاہور اندر آیا چالاک نے کہا میان افسر صاحب مجھے کچھ آپ سے عرض کرنا ہی مطلب کی بات ہی شاید ہماری بھی رہائی ہو شاہور قریب آیا چالاک نے کہا میرا قفس اُتار لیجیے مجھے گوشے مین لیچلیے ایک بات عرض کرونگا کہکے اشارہ طرف ملکہ حیرت کے کر دیا شاہور خوش ہوگیا قفس اُتارا ایک گوشے مین لایا چالاک نے کہا آج تین مرتبہ حیرت نے یہی کہا کہ قید مین مجھپر بڑا صدمہ گذرتا ہی اب مجھسے صدمہ قید کا نہین اُٹھتا ہی تو مین نے کہا جو شہنشاہ کہتے ہین قبول کیجیے اُسنے یہ جواب دیا کہ ابتو وہ نہین کہتا ہی مین اپنی طرف سے کیونکر کہون غیرت آتی ہی پھر مین نے دوپہر کو پوچھا کہ ملکہ عالم مین تقریب کرون معشوقانہ طور سے جواب دیا کہ تمھین اختیار ہی ذرا مجکو باہر نکالیے تو مین مفصل حال کہون آج مجھسے خوب کھل مل کے باتین ہوئین مین نے بھی اُنکے مزاج کے موافق ہان ہان کر دی شاہور نے چالاک کو قفس سے نکالا کہا ای چالاک اصل تو یہ ہی کہ سب کا قول یہ ہی کہ چالاک کو قتل کرو لیکن اگر تمھاری معرفت یہ معاملہ ہو تو مین وعدہ کرتا ہون کہ تمھاری خطا معاف کرادونگا لیکن تم عمرو کے شریک نہ ہونا چالاک نے کہا بھلا مجھے عمرو سے کیا کام ہی غرض یہ باختر پر چلا جاؤنگا اتفاق سے اِدھر آیا بلا مین پھنسا چالاک قفس کے باہر تو نکل ہی چکا تھا کہا افسر صاحب ایک تو تیز نگا

مجکو حیرت نے دیا ہی اسکو آپ اپنے پاس رہنے دیجیے شاہور نے کہا مین دیکھون چالاک نے موتیون کا
مالا کمر سے نکالا کہا دیکھیے کئی لاکھ روپے کا ہی اسکو احتیاط سے رکھیے بلکہ بن پڑے تو یہ مالا شہنشاہ
کو دکھایے گا معشوق کا زیور وہ دیکھکر خوش ہو جاینگے شاہور نے مالا ہاتھ مین لیا موتیون کی آب
وتاب دیکھنے لگا تعریف کرتا جاتا ہی کہ ان موتیون کا کیا کہنا گرمی جو ہاتھ کی پہونچی ہوئی تڑاق سے
ٹوٹے اُن موتیون سے دھوان نکلا کچھ پانی وغیرہ بھی شریک تھا شاہور بیہوش ہو کر گرا چالاک
نے قید اپنی اُتاری شاہور کی زبان مین سوزن دیا گنبد عیاری کا گلے مین ٹھونسا اپنی صورت
بنا کر شاہور کو قفس مین بند کیا آپ شاہور کی شکل بنکر لباس جسم پر آراستہ کرنے لگا یہان
خواجہ پکار رہے ہین ای برادر شاہور کیا کرتے ہو ہمکو فرصت نہین تمنے بڑی دیر لگائی ہم بھی
دربار شاہی مین جانے کو ہین ہمین شاہ سے کچھ عرض کرنا ہی چالاک وہان سے حاضر حاضر کہتا جاتا ہی
جب شاہور کو قفس مین بند کر چکا اُسکی صورت بنچکا قفس لٹکا دیا تیز رفتار بھی سمجھا کہ عیاری ہو گئی چالاک
ٹہلتا ہوا باہر آیا عمرو کو ایک گھنٹہ تو گذرا لیکن خیال نہین کیا چالاک نے بیٹھتے ہی جام سادہ لبریز
کیا گھائی سے پڑیا بیہوشی کی ملائی خواجہ کو جام دیا خواجہ اس خیال سے پینے لگے کہ جام سادہ ہی
اگر مین نہ پیونگا تو اسکو کیونکر پلاؤنگا پیتے ہی جام کے کلیجے مین آگ لگی عمرو حیران تو بہت ہوا مگر
سوچا کر جیب گلابی مین بیہوشی ملائی تھی شاید وہ جام حصے مین آگیا جیب مین ہاتھ ڈالکر ایک سوکھا سا
کباب کھایا کہا ای شاہور ہم عیار ہین جا بجا پھرتے ہین ایک آدھ کباب جیب مین پڑا رہتا ہی اُس
کباب نے بیہوشی دفع کی اب تو عمرو نے جام لبریز کیا کہا میان شاہور یہ جام تم پیو مبہوت کرنے کو
دو چار اشعار بھی گاے چالاک نے جام لیا فوراً پھینکا جیب مین سے چار پانچ الائچیان نکالیں
اُنکے دانے چھیلکر نوش کیے عمرو نگاہ ڈالتے ہین آنکھون پر سُرخی نہین معلوم ہوتی حیران کہ ای عمرو
یہ کیا معرکہ ہوا کیا بیہوشی نہین پڑی دوسری پڑیا نکالکر گلابی مین ڈال گنگنا کر یہ اشعار بھی گاے نظم

اب پر اک پردہ نشین کا شکوۂ بیداد ہی   میرے نالے ہین اچھوتے پارسا فریاد ہی
ہوچکی رسم اسیری دل نہایت شاد ہی   حلقۂ زنجیر آغوش مبارکباد ہی
بھولتی ہین کب نگاہین چشم جادو خیز کی   ہمکو سامان فراموشی سب اپنا یاد ہی
گھر کہان ویرانیان بستی ہین ہجر یار مین   اب ہمارا خانۂ دولت خراب آباد ہی
دی صدائے کوس رحلت ضربت شمشیر نے   خندۂ زخم جگر شور مبارکباد ہی
صورت گل جلوہ گر ہین داغہائے وحشتی   کعبۂ دل مین بہار گلشن شداد ہی
لفظ بس سے پاک ہوتی ہی حدیث عاشقی   اپنا افسانہ تو قید ختم سے آزاد ہی
خاکساری مین بھی ہو ممنین اسقدر عالی مزاج   ہم گریبان ہلال اب دامن فریاد ہی
پوچھلے گر پوچھتا ہی خون عاشق کے مزے   چند ساعت تر زبان خنجر جلاد ہی
غم نہین گر چپ دہان زخم ہین وہ خندہ زن   مین ہون آزردہ بلا سے میرا قاتل شاد ہی
دیکھیے کیونکر گذرتی ہین جفا کی جھتین   مین اسیر نو ہون ناواقف مرا صیاد ہی
سبزہ رنگان جہان کو روز و شب دیکھو نسیم   دیدہ کے قابل بہار گلشن ایجاد ہی

چالاک مسکراتا جاتا ہی عمرو حیران ہی کہ یہ کیا معرکہ ہو کہ بیہوشی تاثیر نہین کرتی عمرو نے اکی مرتبہ جام مین
بیہوشی ملائی کہا میان شاہو یہ جام نوش کرو چالاک نے کہا لائیے ہمتو میان نہنگ آنے سے
تمھارے بہت خوش ہوئے یہ کہکے جام پکلیا آنکھ بچا کر پھول سونگھے آنکھین صاف تھین ابتو عمرو نے
جھلا کر ہاتھ پکڑ لیا کہا سچ بتا تو کون ہی چالاک نے ہنسکر کہا پہلے اپنا نام بتائیے تو مین بھی بتاؤن عمرو
نے چپکے سے کہا منم مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری یعنے عمرو نامدار قاتل کفار چالاک نے کہا
حیرت کو رہا کیجیے عمرو نے جھڑکی دیکر کہا مین حیرت کو رہا نہ کرونگا بلکہ قید کرکے خدمت مین حمزہ
کی لیجاؤنگا چالاک نے کہا کیا وجہ عمرو نے کہا مین تجکو چھڑانے آیا تھا بس اب خادمون کو مار کر
نکلچلو ہمین قیدیون سے کیا کام چالاک نے کہا مجھے خوف خدا ہی اُسکا جاہ وجلال یاد آتا ہے
افراسیاب کے زمانے مین کوئی حیرت کو سلام نہ کرنے پاتا تھا نام سے انکے قلب تھراتا تھا وہ آج
مصیبت مین ہی کہ ہرکس وناکس دعوی عشق کرے خواجہ نے کہا مین تو جاتا ہون جاکے شاہ کی
گردن لُون تم جاؤ اور یہ خدمتگار وغیرہ چالاک نے منھ پھلا کر کہا بسم اللہ جائیے مجھے کیا ضرورت
ہی خواجہ عمرو تو چلے گئے طرف دربار مغرور کے یہ بھی خیال ہی کہ اگر مغرور کو پکڑ لیا تو لڑائی کا خاتمہ ہی
چالاک نے یہان سب خدمتگارون کو شراب پلائی بیہوش کرکے سب کے سر کاٹے اندر قید خانے
کے آیا پہلے زبان سے حیرت کی سوزن لیا ہاتھ باندھکر عرض کی اپنے جانباز کی جانبازی خیال
مین رہے حیرت نے مسکراکر منھ پھیر لیا جواب بھی نہ دیا چالاک نے ٹھہرکر نیرنگ کی زبان
سے سوزن لیا یہ بھی قفس توڑکر نکلی نعمان جادو کو بھی رہا کیا تیز رفتار کو بھی نکالا تیز رفتار
بصدق مسلمان ہوا کہا مہتر صاحب اب ساتھ تمھارے رہونگا یہان تو چالاک سب کو رہا کر رہا ہی
خواجہ گھبرائے ہوئے بارگاہ مین پہونچے مغرور بیقرار اشکبار سر جھکائے بیٹھا ہی وزرا و امرا
سمجھا رہے ہین کہ ای شہنشاہ نہ گھبرائیے مغرور کہتا ہی یارو مین کیا کرون میرا دل کسی طرح
نہین مانتا مثال مرغ بسمل تپان ہی ہرچند چاہتا ہون ضبط کرون نہین ہوسکتا ابتو یہ کیفیت ہی نظم

کیا مرتے دم کے لطف مین پنہان ستم نہ تھا / وہ دیکھتے تھے سانس کو اور مجھ مین دم نہ تھا
بیخود تھے غش تھے محو تھے دنیا کا غم نہ تھا / جینا وصال مین بھی تو مرنے سے کم نہ تھا
شاید کہ دست غیر رہا رات شانہ کش / اُس زلف تابدادہ مین کچھ آج خم نہ تھا
جوش قلق نے اُسکو بھی دیوانہ کردیا / پہلے تو ورنہ طبع تحمل مین رم نہ تھا
کیون جور متصل سے ترے غیر کھنچ گئے / ہین کیا حریف کشمکش دمبدم نہ تھا
مین مر گیا وہ چشم جو یاد آئی اوریار / حیران ہین کہ مے تھی پیالے مین سم نہ تھا
چھوڑا نہ دل مین کچھ بھی تپ ہجر نے کہ رات / روتے تھے زار زار اور آنکھو نمین نم نہ تھا
دربان کو آنے دینے پہ میرے نہ کیجے قتل / ورنہ کسیکے سب کہ یہ کوچہ حرم نہ تھا
مومن چلا گیا تو چلا جائے اے بتو / آخر قدیم خادم بیت الصنم نہ تھا

آنکھون سے آنسو مغرور کے بہ رہے ہین ہچکی لگی ہوئی کہ اگر نہنگ نے سلام کیا مغرور نے پوچھا
کہ ای نہنگ کہان سے آتے ہو عمرو نے کہا کہ حضور ایک مژدہ لیکر آیا ہون دیکھیے انجام بخیر ہی

آہوے وحشی کو رام کیا مغرور اُٹھکر کھڑا ہوا خواجہ اُسکو ساتھ لیے ہوئے تنہائی مین آئے کہا حضور ملکہ
حیرت راضی ہو گئی ہین اقرار نامہ مانگتی ہین کہ ہوشربا پر قبضہ ہو اور سر قاتل افراسیاب بے
مغرور نے کہا ای نہنگ مین جان و دل سے اس اقرار پر قایم ہون اب جا کر قفس میرے سامنے
لا مین ابھی اقرار نامہ لکھدون عمرو نے باتین کرتے کرتے گلابی کھینچلی کہا حضور چہرے پر کسی قدر
اُداسی ہی ایک جام نوش کیجیے کہ طبیعت بحال ہو یہ کہکر جام مین بیہوشی ملائی جام مغرور کو دیا جام
مغرور نے ہاتھ مین لیا چاہا کہ پیون پہلو سے آواز آئی ای شہنشاہ جام نہ پینا یہ عمرو عیار ہی
جانے نہ پائے مغرور طرف تیلی کے پلٹا عمرو نے تاج مغرور کا لیا جست کرکے گلیم اوڑھی مغرور
نے دیکھا سنہری تیلی چلی آتی ہی کہتی ہوئی ای شہنشاہ آپ نے ساربان زادے کو نہ دیکھا مغرور
نے کہا وہ تو برق جہندہ ہی تیلی نے کہا قید خانے کی خبر لیجیے وہان بھی کچھ انقلاب ہوا میرے کان مین
آواز آئی تھی یہ بھی عرض کرتی ہون کہ حیرت رہا ہو گئی یہ سُنکر مغرور دوڑا غل مچاتا ہوا یا رو لینا میرے
نہنگ عیار پر کچھ افتاد پڑی عمرو اُسکی شکل پر مجکو بیہوش کرنے آیا تھا روح جو گی جیبا لنخ مرد گی
مگر ساربان زادہ نکل گیا نہین معلوم نہنگ کہان ہی افسران فوج یہ آواز سُنکر دوڑے جب قریب
قیدخانے کے مغرور آیا چالاک سب کو قید خانے سے لیکر نکلا ہی حیرت سے کہہ رہا ہی کہ آپکا لشکر تو پراگندہ ہوا
اب لشکر امیر مین چلیے امیر بسبب بہار کے آپکی بڑی خاطر کرینگے قبلہ و کعبہ مغرور کو پکڑنے گئے ہین
حیرت کہتی ہی مین لشکر امیر مین نہ جاؤنگی مجھے امیر سے حجاب ہوگا ایک دن وہ تھا کہ امیر نے مجھے سمجھایا
میرے ذہن مین نہ آیا اب مین آپ سے جاؤن کیسا امر خلاف ہی چالاک کہتا ہی امیر کو برائے استقبال
لاؤنگا کہ مغرور کا نعرہ ہوا خبردار ای قیدیان بلا کہان جاتے ہو چالاک اور تیز رفتار کود کود
کر بھاگے حیرت و نیرنگ وغیرہ سحر کرنے لگین لشکر مغرور نے چہار جانب گھیرا سحر چلنے لگا صبح کا وقت
ہی امیر بارگاہ سے نکلے ہین کہ دیکھا عمرو بھاگا ہوا آیا کہا ای شہریار جلد سوار ہو جیے آپ
جانتے ہین کہ چالاک بڑا متقی ہی حیرت کو رہا کیا مغرور کو خبر ہو گئی دیکھیے وہ سحر چل رہا ہی دیکھیے
نہنگ کو مین نے قید کیا امیر تو پشت مرکب پر سوار ہو کر طرف لشکر مغرور کے چلے یکا یک مین نے
بہرام کو خبر دی بہرام فوج لیکر ہو نچا امیر اُسوقت پہونچے کہ حیرت مجمع ساحران مین گھری ہی لیکن
مثل برق چمک رہی ہی نیرنگ و نعمان بھی بلا کے سحر کر رہی ہین دونون طرف حیرت کے حاضر
ہین یہ سب کا قول ہی کہ واری نکل چلیے یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی حیرت نے بھی ارادہ کیا ہی
کہ زمین تھرائی نعرہ صاحبقران کی آواز آئی پلٹکر حیرت نے دیکھا آفتاب عالمتاب آسمان عزت و تمکین
بصد شوکت و شان لڑتے ہوئے آتے ہین حیرت نے جھککر سلام کیا صاحبقران نے تخلق فرمایا
کہ ای ملکۂ عالم مین نے خاص تمھارے ہی واسطے کوشش کی حیرت نے کچھ جواب نہ دیا امیر شمشیر زنی
کرنے لگے اسم اعظم پڑھتے جاتے ہین جہان زیادہ بلوہ ہوتا ہی اُسی جانب کا قصد ہی لیکن حیرت
نے جو دیکھا کہ اب لشکر دن نے یہ ارادہ کیا کہ صاحبقران کو گھیر کر پکڑ لین حیرت بیس ہزار
ساحرون کو ساتھ لیکر الگ ہوئی صاحبقران لڑتے بھڑتے سامنے مغرور کے پہونچے مغرور نے سحر کرنا
شروع کیا کیسے گولے مارے آگ برسائی زمین تھرائی تلوارین برسائین خنجر گرائے صاحبقران پر

کا اثر نہ ہوئی بلکہ لشکر مغرور کا تباہ ہوا کئی ہزار ساحر جلکر رہگئے کچھ تلوار سے مارے گئے مغرور نہایت شرمندہ ہوا غصے مین تلوار کھینچکر صاحبقران پر جا پڑا ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے اسم اعظم پڑھکر تلوار کو تلوار پر روکا اُلجھاوے سے ہاتھ نکالا خبردار کہکے ہاتھ تلوار کا مارا مغرور نے سپر سحر کو سامنے کیا پر سحر کیون نہ کٹے کیا شب فراق عاشقان تھی تیغ عقرب تا دو ابرو مغرور کے پہونچا مغرور نے اپنے کو گینڈے سے گرا دیا گینڈا ابھی مغرور کا مارا گیا اہالیان فوج دوڑ پڑے مغرور کو اُٹھا کر ہوا دار پر ڈالا افسران فوج کھڑے سحر کر رہے ہین لڑائی مین مصروف ہنگامہ گیرودار بلند ہے حیرت نے اُس جنگ مین بیس ہزار ساحرون کو اپنے ساتھ لیا کچھ بارگاہین بھی لدوا کر اپنے ساتھ لین ملازمان مغرور نے دیکھا کہ افسر ہمارا بیہوش ہوا صاحبقران اسم اعظم پڑھ رہے ہین اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا مجبور ہوکر طبل بازگشت بجوا دیا صاحبقران اپنے لشکر کو لیکر اُلٹے حیرت بیس ہزار ساحرون کو اپنے ساتھ لیکر ایک طرف صحرا مین اُتر پڑی نعمان نے بارگاہ آراستہ کرائی شیر نگ مصروف اہتمام عقاب ابر ہوا یہ ہنگامہ دیکھکر ایک طرف یہ بھی اُترا ہوا ہے اس معلوبہ مین شریک نہین ہوا حیرت کے رہا ہونے سے بہت خوش ہوا جب حیرت صحرا مین آکر اُتری اسنے دور سے سلام کیا ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا اور یہ پکار کر عرض کی مین وہی غلام قدیم ہون ہر چند کہ دردمند ہون مگر آپ کی محبت کا پابند ہون **نظم**

قابو مین نہین ہے دل کم حوصلہ اپنا
پھر شیخ و برہمن ہین ہے کیون غلغلہ اپنا
مچلاتے ہی اخیار نکل آتے ہین باہر
سو آپ ہی پامال کیا قافلہ اپنا
زندہ نہ ہوا ہاے دل مردہ اگرچہ
حیران ہین کہ یہ چرخ ہے یا آبلہ اپنا

اس جور پہ چپ کرتے ہین تجھسے گلہ اپنا
تھا روز نخستین غم شبہاے دراز آہ
زنجیر در یار ہے یا سلسلہ اپنا
اس حال کو پہونچے ترے قصے سے کہ اب ہم
تھا شور قیامت سے فزون ولولہ اپنا
انصاف کے خواہان ہین نہین طالب رحم

لبیک حرم ہم ہین نہ ناقوس کلیسا
طفل سے ہے اختر شمری مشغلہ اپنا
تھے دشت مین ہمراہ مرے آبلہ چند
راضی ہین گر اعدا بھی کرین فیصلہ اپنا
صورت وہی عظمت وہی گردش ہی کیسی
تحسین سخن فہم ہے مومن صلہ اپنا

حیرت نے کچھ جواب بھی نہ دیا عقاب نے ٹھہر ٹھہر کر کئی مرتبہ عرض کی کہ مین تباہ و برباد ہوا وطن چھوڑ کر ان جفاؤن مین پھنسا اُن وعدون پر قایم ہون ہوشربا پر لڑ بھڑ کر جان دونگا مگر آپ کا قبضہ کرا دونگا تا تلافی افراسیاب کو چین نہین لینے دونگا حیرت نے نعمان سے اشارہ کیا اسکو جواب دو کہ تو تو تلافی افراسیاب کو کیا قتل کریگا قاتل افراسیاب کے بزرگون نے میری مدد کی اب تک مغرور نے ہمکو مٹا دیا تھا کنیزون نے بڑھکر جواب دیا ملکہ داخل بارگاہ ہوئین عقاب اپنی بارگاہ مین آیا یہ بھی اسنے خبر سُنی کہ تیز رفتار نے رہائی پائی حیران ہے کہ ہمارے پاس آیا یہان چالاک و تیز رفتار بصورت سنبل داخل لشکر ملکہ حیرت ہین چالاک ملاقات صاحبقران کو نہ گیا لشکر مین حیرت کے آکر اُترا لیکن مغرور کو جو لیکر ساحر اسکے اپنے بارگاہ مین آکر زخمد وزی کی جب اسکو ہوش آیا افسرون سے کہا مجھکو کیون اُٹھا لائے مین حمزہ کو جلا کر خاک تمام کرتا افسرون نے کہا حضور حمزہ پر سحر تاثیر نہین کرتا سرکار اُنکے ہاتھ سے زخمی ہوئے گینڈا مارا گیا اگر ہم لوگ نہ پہونچتے نہین معلوم سرکار کا کیا حال ہوتا مغرور نے کہا یارو میرے شرف سے آگاہ نہین ہو روح خداوند جمشید کی جیبال ہر وقت میری مددگار اور ہر حال مین کفیل ہے کیا کسی کی جرأت و لیاقت ہے کہ مجھ ایسے ساحر زبردست کو قتل کر سکے وہی سُنہری تیلی اگر جاتی

ساربان زادے نے غضب کیا سحر نگاہ کو گرفتار کر لیگیا مین ابھی عمرو کو بلاتا ہون دیکھو یاسو یہ حملہ
یادگار رہجائیگا کہ عمرو خود ہی آوے اور سحر نگاہ کو ساتھ لاوے مغرور کے سر پر ہم کی بنی چیز چھی
ہوئی ہو فراق حیرت مین مغز ارست و محبت جھومتا ہوا ایک خیمے مین آیا بچہ خوک ذبح کیا اسکا خون
لیکر چہرے پر ملا اسی خون سے چوکا دیا وہ بچہ خوک سامنے پڑا ہی چوکے مین منتر جنتر پڑھنے لگا
ہر مرتبہ آواز دیتا ہی یا خداوند جوگی جھپال میری مدد کیجیے ساربان زادہ آکے سحر نگاہ کو ساتھ لے
گیا ناگاہ وہ بچہ خوک جو سامنے پڑا تھا سر اسکا جسم سے ملا اور بلکہ اُٹھا سامنے مغرور کے ٹہلنے لگا مثل
انسان کے آواز دی اے شہنشاہ کیا حکم ہی کہا جلد جا عمرو کو لا تو مگر مع سحر نگاہ آنا یہ کہکر اپنی انگلی
کو چاک کیا قطرہ خون کا منھ مین بچہ خوک کے دیا بچہ خوک ایک طائر بنکر اُڑگیا یہان خواجہ عمرو دربار
مین صاحبقران کے بیٹھے ہین باتین کر رہے ہین صاحبقران فرما رہے ہین خواجہ تمنے سحر نگاہ
کو قید کیا ہی اُسکو بلا کر دربار مجھو شاید مسلمان ہو خواجہ کہ رہے ہین کہ بلاتا ہون کہ سامنے بارگاہ
کے ایک طائر آکر بیٹھا زمزمہ سرائی کرنے لگا یہ اشعار عاشقانہ پڑھتا تھا اشعار

تو نے شہباز نگہ کو جو ادھر چھوڑ دیا
بنے گھر ڈھونڈھ نکالا تو وہ گھر چھوڑ دیا
آگیا کچھ بھی زبان پر اثر زہر فراق
مین نے گو کینہ دہان سے یہ ذرہ چھوڑ دیا
بچ کر ڈالونگا گر دکی تو بولا شب وصل
حسن نے کاکل شعلے پہ مگر چھوڑ دیا
قتل کرتا رہا اغیار کو قاتل ناسخ

ہنسے بھی طائر دل باندھکے پر چھوڑ دیا
قفس تن مین رہیگا نہ مرا طائر روح
غنچے چلتے ہی مرا خون جگر چھوڑ دیا
اثر زہد و قناعت نے بنایا اخگر
مین نے سو بار تجھے مرغ سحر چھوڑ دیا
تو نے جسم ورسے قاتل مرے لیچے کا
نہ کوئی ہاتھ سر وہی کا ادھر چھوڑ دیا

اس ستمگر کو یہانتک تو مرے ساتھ ہی ضد
دام کاکل سے مجھے تو نے اگر چھوڑ دیا
سایہ سان آپ پس دیوار گرونگا جا کر
ہاتھ مین لیتے ہی بس تینے تو زر چھوڑ دیا
خط نکلتے ہی ہوا اور بھبھوکا چہرہ
بوالہوس نے ترے کوچے کا گذر چھوڑ دیا

یہ آواز جو کان مین عمرو کے
پہونچی چہرہ سرخ ہوا ہاتھ پانون مین رعشہ آیا اپنے مقام سے چپکے اُٹھے صاحبقران نے فرمایا
خواجہ کہان جاتے ہو عرض کی حاضر ہوتا ہون یہ کہکر عمرو باہر نکلا جس خیمے مین سحر نگاہ قید تھا بارہ
عیار بطور نگہبانی بیٹھے تھے عمرو کو دیکھکر سب نے سلام کیا عمرو نے کہا ذرا بازار بزازان کی خبر لو
ایسا نہو کچھ عیار آئے ہون مین یہان بیٹھا ہون وہ عیار اُٹھکر طرف بازار بزازان کے گئے جب وہ
جا چکے تو عمرو اندر خیمے کے آیا سحر نگاہ سر زنجیر پر سر خم کیے بیٹھا تھا عمرو نے کہا مہتر صاحب چلو
تمکو شہنشاہ نے بلایا ہی سحر نگاہ نے دیکھا کہ چہرہ عمرو کا سرخ ہو رہا ہی سمجھ گیا کہ ہمارے شہنشاہ نے
سحر نے دیوانہ کیا ہی اشارہ کیا کہ زبان سے سوزن نکالو عمرو نے زبان سے سحر نگاہ کے سوزن نکالا
سحر نگاہ نے قید اپنے جسم کی دور کی عمرو نے سحر نگاہ کا ہاتھ پکڑ لیا کہا برادر مین تمسے بہت شرمندہ ہون
مین نے تمکو ناحق قید کیا تم شہنشاہ کے عیار ہو معاف کرنا سحر نگاہ تو خود عیار ہی کہا خواجہ جو کندا
وہ گذرا اب چلو شہنشاہ نے یاد فرمایا ہی عمرو سحر نگاہ کا ہاتھ پکڑے ہوے کھل مل کر باتین کرتا ہوا
لشکر سے نکلا کوئی پاؤ کوس راستہ طے کیا تھا کہ ادھر سے پلٹتا ہوا برق فرنگی آتا تھا لیکن بصورت
اصلی تھا دیکھا اُستاد سحر نگاہ سے باتین کرتے ہوے جاتے ہین جی مین کہتا ہی کہ یہ کیا معرکہ ہی شاید
سحر نگاہ مطیع اسلام ہو گیا استاد کا شاگرد ہوا ایسے ایسے خیال کر کے سامنے آیا جھک کر سلام کیا

کہا اُستاد کہاں تشریف لیچلے عمرو نے برق کا ہاتھ پکڑ لیا کہا بیٹا برق حمزہ کی دوستی مین کیا نفع ہی مگر
مغرور بادشاہ بنگالہ ساحر زبردست ہی ہمتو اُسکے پاس جاتے ہین رات کو حمزہ کو پکڑ لیجائینگے جیرت کو
بھی گرفتار کر لیجائینگے وہ ہمسے راضی رہا تو امیر کریگا برق یہ باتین سنکر گھبرایا یہ تو سمجھ گیا کہ استاد سحر مین
مبتلا ہین سحر نگاہ کو ساتھ لیے ہوے جاتے ہین سوچا کہ اگر خلاف کہونگا اور زیادہ خرابی ہوگی کہا استاد
بجا ارشاد فرماتے ہین حضور نے مجھکو انگریز سے مسلمان کیا مرزوق شاہ فرنگی سے چھڑایا لذت دین
اسلام سے آگاہ ہوا اب حضور بجا ارشاد فرماتے ہین کہ حمزہ کی رفاقت مین کوئی مزا نہین اگر آپ وہان
جاتے ہین مجھکو بھی ساتھ لیچلیے مین لشکر مین حمزہ کے رہکر کیا کرونگا حضور کے ساتھ چلونگا عمرو نے
کہا بیٹا چلو برق نے کہا استاد اس درہ کوہ مین میرا اسباب رکھا ہی وہ تو اُٹھا لون بلکہ آپ اسکو لیکے زنبیل
مین رکھ لیجیے سحر نگاہ سے کہا مہتر صاحب ہمکو بھی ساتھ لیچلیے ہمارا توسل اُستاد سے ہی جہان استاد
رہینگے وہان ہم بھی رہینگے کل جاکر چالاک کا سر کاٹ لائینگے جیرت کا گرفتار کرنا کتنی بڑی بات ہی اب تو
سحر نگاہ بہت خوش ہی جی مین کہتا ہی کہ شہنشاہ نے ہمارے کیا سحر کیا عمرو ایسا گرگ باران دیدہ کیسا
مبہوت ہی برق اسطرح کی باتین کرکے درے مین کوہ کے دونون کو لایا کچھ مال اُٹھا کے عمرو کے سامنے
رکھا کہا اسکو اُستاد زنبیل مین رکھ لیجیے خواجہ عمرو خوشی خوشی زنبیل مین رکھتے جاتے ہین برق نے تعجیل تھوڑا
شربت تیار کیا ایک پیالہ سامنے سحر نگاہ کے پیش کیا کہا مہتر صاحب دھوپ مین چلتے آئے ہو یہ
شربت تو پیلو سحر نگاہ شربت پیگیا دوسرا جام برق نے خواجہ کو دیا کہا اُستاد آپ بھی نوش فرمائیے
عمرو نے بھی جام پیا دونون کا جام پینا کہ دونون گھبرا کر اُٹھے اُٹھتے ہی بیہوش ہوے برق نے
سحر نگاہ کی زبان مین سوزن دیا خواجہ کے دماغ پر پہنچی بیہوشی کی چڑھائی دونون کو چھپا کر درہ کوہ
سے نکلا اب برق وہان سے ایک ساحر کی شکل بنکر ٹہلتا ہوا لشکر مغرور مین آیا دیکھا بارگاہ اسکی استادہ
ہی ساحرانہ بجاتے ہین برق بارگاہ مین آیا مغرور تخت پر بیٹھا ہی کہ دیکھا آسمان پر فراٹا ہوا وہ طائر ملکر
آیا زمزمہ سرائی کرنے لگا مغرور نے کہا اوبیچارا زمزمہ سرائی کیا کرتا ہی عمرو و سحر نگاہ کہان ہین عرض کی
حضور دونون حاضر ہوتے ہین برق سن رہا ہی طائر پھر زمزمہ سرائی کرنے لگا سامنے مغرور کے
بیٹھا ہی مغرور کہتا ہی ارے کیون دیر ہوئی طائر عرض کرتا ہی لشکر سے چل چکے ہین حاضر خدمت ہوا
چاہتے ہین برق گھبرا کر نکلا صحرا مین آیا دو گنوار جاتے تھے برق نے جھپٹکر دونون کو بیہوش کیا ایک
کو بصورت عمرو بنایا ایک کو بصورت سحر نگاہ بنا کر تیار کیا اب دونون گنوارون کو ہوشیار کیا آپ
بصورت ملک الموت بنا دونون کے سامنے آیا دونون گنوار کانپنے لگے کہا ارے کمبختو کیون
کانپتے ہو سامری و جمشید نے تمکو بڑے مرتبے دیے ایک کو عمرو بنایا ایک کو سحر نگاہ عیار شہنشاہ
بنگالہ قرار دیا یہ کہکر دونون کو آئینہ دکھایا ایک نے اپنے کو بصورت عمرو پایا ایک نے اپنے کو
بصورت سحر نگاہ لباس بھی برق نے عمرو و پہنا دیے تھے کسی خال و خط مین فرق نہین رکھا
دونون گنوار قہقہہ مار کر ہنسے کہا گسائین تمنے ہمکو بڑا مرتبہ دیا برق نے کہا تم خوشی خوشی بارگاہ
مغرور مین جاؤ جو بصورت سحر نگاہ ہی بہشت پر مغرور نے کس ہرائی کرے لاکھون روپیے ملینگے
بادشاہ وزیر بنایا کریگا جسکو عمرو بنایا تھا اُس سے کہا کہ تو جاتے ہی نعرہ کرنا منم مہر سپہر عیاری

مین وہ عمرو ہون کہ ساحرون کو جوتیان مارتا ہون لقا کی ریش تراشتی کی سامری و جمشید کے چونا
لگایا جب مغرور خفا ہوا اسکی خفگی سے نہ ڈرنا وہ تمکو دار پر کھینچے یا جلاد کو حکم دے کہ قتل کرو سر جھکا دینا
جسوقت جلاد ہاتھ مارتگا یا دار پر کھینچے جاؤ گے اسوقت سامری و جمشید آئینگے تمکو بادشاہ
بنائینگے اُسکے سر پر تلوار پڑیگی تم کوچ کرکے شہر بنگالہ چلے جانا عمر بھر کی سلطنت ہو اب تمھارے
واسطے سامان شوکت و لیاقت ہے انکے مردانہ وار کلام کرنا کسی بات سے خائف نہونا مین غائب
موجود رہونگا فوراً تمکو تخت پر بٹھاؤنگا لیکن اے سحر نگاہ تم پشت پر بادشاہ کے حاضر رہنا شاید
اگر موقع آئے اور وہ بیجا پوچھے کہ تم کون ہو یہ کہے جانا منم سحر نگاہ جب عمرو بادشاہ بنگالہ ہوگا
تمکو سلطنت کا نوروز دیس ملیگی دونون بھائی بلجل کر سلطنت کرنا محلات مین جانا بیبیان شاہ کی
آئینگی تمکو اپنے پاس سُلائینگی راتون کو مزے اُڑانا دن کو سلطنت رات کو یہ راحت ہمکو بھی ملاقات کو
کبھی آئینگے ہمکو نہ بھولنا دونون گنوار جھومنے لگے برق نے کہا جلد جاؤ اب دیر نہ کرو وہ دونون
گنوار پھولے ہوئے دوڑتے ہوئے چلے برق بصورت مبل کنارے ہو گیا جیسے یہ دونون
لشکر مین داخل ہوئے غل ہوا عمرو و سحر نگاہ آتے ہین ہرکارون نے بڑھکر مغرور کو خبر دی کہ حضور
دونون آپہونچے کس جوش و خروش مین آتے ہین طائر نے زمزمہ سرائی کرکے آواز دی کہ اے شہنشاہ اپنے
غلام کی جانبازی کو ملاحظہ کیا جب عمرو بارگاہ حمزہ سے نکل چکا سحر نگاہ کو ہمراہ کیا تب غلام یہان آیا
سب اپنے شعبدے تمام کیے یہ ذکر تھا کہ عمرو و سحر نگاہ نقلی اندر آئے گنوار نے تکے سامنے مغرور
کے نعرہ کیا او مغرور بیحیا منم عمرو عیار قاتل کفار ریش تراشندہ لقا سے مکار تو کیا جیتا ہے سحر نگاہ تو
پشت پر آکے رومال ہلانے لگا مغرور نے کہا او عمرو اب کہ تیرا کیا حال کرون عمرو نقلی نے کہا کہ تیری
کیا مجال ہے مین سلطنت بنگالہ کرونگا تیری جورو کے پاس سوؤنگا تیری بہن کو بھی پھانس لونگا تو جہنم
مین جائیگا میرے واسطے تاج و تخت ہے مغرور سمجھا کہ عمرو سحر مین مبہوت ہو رہا ہے الہی واہیات
تامین کرتا ہے آواز دی کہ جلد جلاد کو بلاؤ برق ایک گوشے مین کھڑا دیکھ رہا ہے جلاد کا جو مغرور نے
نام لیا عمرو نقلی نے کہا اے جلاد کو بلا تیرا سر کٹے مین سلطنت کرون مغرور ہنس رہا ہے سحر نگاہ
نقلی کو نمچون پرتاؤ پھیر رہے ہین کہ جلاد آیا عمرو نقلی کا ہاتھ پکڑکر کھینچا عمرو نے جلاد سے کہا اے
ہاتھ کیون تھامتا ہے تلوار سر پر لگا دیکھنا کسکا کہتا سامری و جمشید کے صدقے ہوجاؤن مغرور
نے کہا قدرت خداوند جوگی جیپال دیکھو یارو عمرو کا کیا حال ہے طائر کو چمکار رہا ہے کہتا جاتا ہے کہ اے
شعبدون مین خوب مبہوت کیا عمرو اب نے ہوش مین نہین ہے جلاد نے کو ٹلے کا خط بھی گردن پر نہ کھینچا
شلنگ لگا کے ہاتھ تلوار اسکی مارا سر کٹ کر عمرو کا گرا طائر نے ایک چیخ ماری زمزمہ سرائی بھولا
منھ سے شعلہ ہائے آتش نکلے جلکر خاک ہوا مغرور نے کہا سر و لاشہ عمرو کا جنگل مین پھینکدو
کوے کتے اسکی لاش کو کھائین بڑے بڑے ساحرون کے خون اسکی گردن پر تھے آج
زمانہ پاک ہوا سحر نگاہ نقلی نے دیکھا عمرو مارا گیا مین ابھی تک تخت نشین نہین ہوا رومال ہلاتے
ہلاتے مغرور سے کہا اے بے تخت پر سے اُتر میان ملک الموت یہی کہ گئے تھے مغرور نے
کہا کچھ دیوانہ ہوا ہے سحر نگاہ نقلی نے غصہ کہا تو دیوانہ تیرا باپ دیوانہ کا نوروز دیس تو بڑی دور ہے

معلوم ہوتا ہی بھائی صاحب کا نوروز لیس گئے وہ تو وہان تخت پر بیٹھے ہم اسی سلطنت کو لینگے زیادہ
ہولیگا تو بہت پچھتائیگا مغرور نے کہا اہی وزیدان سلطنت مین نے عمرو پر حکم کیا تھا میرے عیار کو کیا
ہوگیا یہ کیا بیہودہ بکتا ہی وزیرون نے کہا میان مہنگ کسطرح کے کلام کرتے ہو بادشاہ نے تمھارے
واسطے یہ جفا اُٹھائی ایسا سحر کیا کہ عمرو عیار تمکو لیکر خود دوڑا ہوا آیا ورنہ تمکو رہائی ممکن نہوتی ایسی بلا مین
مبتلا تھے مہنگ نے کہا کیا بیہودہ بکتے ہو مجھکو حکم سامری و جمشید کا ہو چکا ہی سلطنت کا نوروز لیس
ملیگی وہان تو میرا بھائی گیا مین یہان تخت پر بیٹھون تم لوگ تکرار کیون کرتے ہو اور مغرور زیادہ غرور نہ کر
جب تو مغرور نے حکم کیا اس عیار کو جوتیان مارو یہ بدولت کی برابری کرتا ہی تخت پر بیٹھنے کو مرتا ہی
مصاحبون نے پکڑا میان مہنگ پر مار پڑنے لگی پکارتا ہی میان ملک الموت دوڑو آپ کے حکم
کے برعکس خلاف ہوتا ہی یہ گنہگار آپ کا ماب کر روتا ہی آپ نے بادشاہت دی یہ سلطنت نہین دیتے
بھائی تو میرا چین کر رہا ہی مین یہان مصیبت مین پڑا ہون جب مصاحبون نے کہا ای مہنگ کیا بیہودہ
بکتا ہی کیسی سلطنت بادشاہ کی بات کا جواب دیتا ہی پھر ایک نے تھپڑ مارا ایک نے تلوار گلے پر رکھی
گھبرانے لگا کہا گستاخان ٹھہر جاؤ مین اپنا حال بتلاتا ہون مین تمھارا نہین جو تنے والا ہون محل نور کا
رہنے والا ہون ملک الموت نے جو سمجھا دیا تھا وہ کہتا ہون یہ نجانتا تھا کہ شاہ کے سامنے جوتیان
پڑینگی اتنے جادوگرون نے گرم پانی منگایا منھہ جو دھولایا ایک گنوار کو دیکھا سامنے کھڑا ہی حال اُس سے
پوچھا نہ بتلاتا تھا جب بہت سمجھایا منت خوشامد کی تب اُسنے حال بتلایا کہ اسطرح راہ مین مجھکو ملک الموت ملے
انھین نے مجھین عمرو و مہنگ بنایا یہ بھی سمجھا دیا تھا کہ تم بادشاہ بنگالہ ہوگے وہی ہمکو ہوس ہی یہ نہ
سمجھے کہ بدلے سلطنت کے جوتیان پڑینگی وہ بھائی ہمارا مفت مارا گیا جب تو مغرور بہت جھلایا
کہا یارو تمنے سنا بڑا غضب ہوا میرا سحر مٹایا مین میدان مین سمجھ لونگا آخر یہ حیرت وغیرہ میرے مقابلے
مین نکلینگی بڑی یا بدولت کو تکلیف پہونچی یہان تو اسنے طبل جنگی بجوایا برق نے خواجہ عمرو کو آکر
ہوشیار کیا سارا حال بیان کیا عمرو نے برق کو گلے سے لگایا کہا بیٹا بڑا کام کیا یہ عیاری نہین کرامات
ہی بڑے لطف سے ہمکو بچایا مگر بیٹا مہنگ کو کیا کیا برق نے کہا وہ بھی جا کر ہی عمرو نے مہنگ
کو اسی طرح گرفتار کر کے قید خانے مین قید کیا یہ خبر اکر صاحبقران سے کہی صاحبقران کو بھی بڑا
تعجب ہوا فرمایا حقیقت مین یہ ساحران بنگالہ بڑے ساحران زبردست ہین برق تو بڑا بھاری
خلعت ملا کہ ہرکارے آکر پہونچے بعد دعا وثنا کے عرض کی کہ مغرور نے جھلا کر طبل جنگی بجوایا
ہی حیرت و عقاب کو بھی یہ خبر ہرکارون نے پہونچائی یہ خبر سنتے ہی سب نے طبل جنگی بجوانے
چارون لشکرون سے صدائے طبل جنگ بلند ہوئی مگر صاحبقران فرماتے ہین کیون خواجہ ان
ساحرون کو تو ایسے ہین دعوی ہی حیرت پر عاشق ہین میان عقاب حیرت سے دعوی عشق کرتے
ہین مغرور بھی اسی فکر مین ہی حیرت نے رہائی پائی مجھے اب کیا ضرورت ہی کہ مین دخل دون
عمرو نے کہا آپکو یہ غرض ہوگا نہ شرکت کی جائین افسر مارے میدان مین چلکر تماشا دیکھیے
اگر کوئی آپ پر نعرہ کرے یا طلب کرنے کو ہو یا کوئی آپ کا نام لیکر پکارے ضرور میدان مین
جائیے ورنہ ملاحظہ کیجیے کہ گوشت خوردان سگ ہوتا ہی آپ بھی تماشا دیکھیے صاحبقران نے

اس بات کو قبول کیا رات بھر چاروں لشکروں میں تیاریاں رہیں صبح کو مغرور بڑے زور و شور سے میدان
کارزار میں آیا ایک طرف سے لشکر عقاب آکر صف آرا ہوا عقاب بھی بصد پیچ و تاب میدان کارزار
میں پہونچا ایک طرف سے حیرت جادو تخت پر سوار نعمان و نیرنگ پایہ تخت پر ہاتھ رکھے ہوے
چالاک و تیز رفتار صورت ساحروں کی بنائے ہوے ایک نخل کے سائے میں آکر ٹھہرے حیرت کا
لشکر صف آرا ہونے لگا مغرور نے بھی صف بندی کا حکم دیا صاحبقران بھی سرداران نامی کو ہمراہ لیے
ہوے میدان کارزار میں آکے ٹھہرے خواجہ عمر و کلیم عیار کملی اوڑھے ہوے پہلوے اشقر میں کھڑے
ہیں برق و ابوالفتح وغیرہ ایک سمت صف باندھے ہوے ہیں مہنگ سحر نگاہ ایک خیمے میں قید ہے سواران
صاحبقران کا وہاں پہرہ ہے جب صف بندیاں ہو چکیں تب مغرور نے آواز دی تم میں سے کوئی میدان
میں نکلیگا یا بدولت خود نکلیں مسلمانوں سے مجھے کیا کام اگر وہ دخل دینگے جواب دیا جائیگا مطلب
تو حیرت و عقاب سے ہے عقاب کو سزا دیجائے کہ نام ہماری معشوقہ کا زبان پر نہ لائے حیرت کا
گرفتار کرنا واجب و لازم ہے سریر بن اسرار جادو صف دست راست سے اژدہا پر چڑھا کر نکلا سامنے مغرور
کے آیا دست بستہ عرض کی غلام نہ گوارا کرینگے کہ ہمارے ہوتے سرکار میدان میں جائیں اجازت
مرحمت فرمائیے مغرور نے کہا اے سریر بن اسرار تیرے بزرگ بڑے بڑے ساحر تھے آج تو
بھی اپنے بزرگوں کے سحر کا دکھا دے میدان کارزار کو ہلا دے سریر بن اسرار نے کہا سرکار ملاحظہ
کرینگے بادشاہ نے اجازت دی یہ ملعون تنتنا ہوا میدان میں آیا عجائب و غرائب سحر کے دکھائے
پکار کر آواز دی مردان عالم کا یہ کام نہیں کہ لشکر عورت کے باد دامن ای عقاب تو کسیکو بھیج یا ہمارے
مقابلے میں آ عقاب نے اپنے ملازموں کو فوراً اشارہ کیا شداد بن ارشد گینڈے پر سوار برنج
و نارنج جھولی میں بھرے ہوے بادشاہ سے اجازت لیکر مقابلے میں سریر بن اسرار کے
آیا آپس میں سحر چلنے لگے شداد نے بڑے بڑے سحر کیے لیکن سریر نے اٹھا کر ایک سنگریزہ مارا
شداد کا سر پھٹ گیا چار ساحر طرف سے عقاب کے نکلے ہاتھ سے سریر بن اسرار کے مارے گئے
بلبلا کر آواز دی او عقاب تو خود نہیں نکلتا کہ مزہ سحر کرنے کا ملے کیوں ان غریبوں کو قتل کراتا
ہے عقاب کو غصہ آیا تخت سے کودا مرکب پرند طلب کیا مرکب پر سوار ہو کر سامنے سریر بن اسرار
کے آیا سریر بن اسرار نے آگ برسائی عقاب نے سحر کیا کہ ابر سیاہ سر پر قائم ہو گیا پانی برسنے
لگا تلواریں گرائیں عقاب نے ہر ایک سحر کو دفع کیا تلوار کھینچکر جا پڑا یا سامری کہکر ہاتھ مارا سر
کے دو ٹکڑے ہوے دوپہر ڈھل چکی تھی کئی ساحر جو مارے گئے مغرور تخت سے کودا مقابلہ
عقاب میں آیا ان دونوں میں سحر کائنات کے ہونے لگے برج ہاے آتشین آسمان سے
گرے ابر سیاہ برسے گینڈا و طاؤس دونوں کے مارے گئے پھول دونوں اڑنے لگے منہ سے
اسقدر آگ چھوڑی برج ہاے آتشین سے دونوں چھپے مغرور نے ایک دستک دی بعدہ
درانا ایک ساحر اڑتا ہوا میدان میں آیا پکارتا ہوا میں ہوادار شہنشاہ بنگالہ بیچ میں کودا عقاب نے
ہاتھ تلوار کا مارا اس نے سر اپنا آگے کر دیا تلوار عقاب کی اچٹ گئی اپنے سر پر پڑی کہ زخمی
ہوا وہ ساحر تو غرق زمین ہو کے غائب ہوا مغرور تیغہ کھینچکر چلا کہ عقاب کا سر کاٹ لوں ہمراہیان

عقاب کو تاب نہ باقی رہی اور زور آزما کر میدان مین آ گئے کئی ہزار ساحرون نے اُس مقام پر جان دی عقاب کو اٹھا کر ہوادار پر ڈال لیا مغرور نے وہ وہ سحر کیے کہ ہزارون جلے آخر قریب شام لشکر نے عقاب کے شکست کھائی مغرور نے پیچھا نہ چھوڑا وہ سب بھاگ کر پڑاؤ پر آ رکے یہ سب وہان بھی جا پڑے پڑاؤ پر خوب جھگڑ تلوار چلی ہزارہا ساحر مارا گیا ملازمان عقاب لشکر بے سردار تھا ناچار بیقرار ہو کر طرف صحرا کے بھاگ گئے دو کوس تک مغرور نے پیچھا کیا وہ لوگ لڑتے بھڑتے نکل گئے طرف صحرا کے روانہ ہوئے مغرور نے آ کر پڑاؤ لوٹ لیا بہ فتح و فیروزی نوبت نقارے بجاتا ہوا پلٹا حیرت کی طرف دیکھ کے آواز دی اری ملکہ عالم آپ کے عاشق قدیم کا تو خاتمہ کیا عقاب اس زخم سے جانبر نہوگا اُسکے ملازم لیکر بھاگ گئے اب آپ اپنی فکر کیجیے حیرت نے غصے مین چاہا کہ جا پڑون نعمان نے منع کیا کہ ایسا حضور اب دن باقی نہین ہے کل سمجھا جائیگا حیرت نے لشکر پلٹایا صاحبقران پلنگ اپنے مقام پر آئے مغرور اپنی بارگاہ مین جو آیا عشق مین حیرت کے بیقرار ہے چین نہین پڑتا آ کر بیٹھا آہ آہ کر رہا ہے یہ اشعار عاشقانہ زبان پر جاری

نظم

روے جانان کا تصور مین جو نظارا ہوا
دل مین تھا جو داغ حسرت عرش کا تارا ہوا

وہ مہ خانہ نشین گلیون مین آوارا ہوا
آنکھ مجسم دیکھنا ثابت مین سیارا ہوا

کس ادا سے تو نے شانہ اپنے بالون مین کیا
سر پہ محبوب کے خط مانگ کا آرا ہوا

گرم ہے کیا عکس تیرے روے آتشناک کا
آئنے کی پشت کا معدوم سب پارا ہوا

رات غائب ہو گئی ظاہر ہوے آثار صبح
وصل مین خورشید گویا شام کا تارا ہوا

چشم بد دور آج آتے ہین نظر کیا گال صاف
سبزہ خط کیا غزال چشم کا چارا ہوا

ابر کو نسبت بھلا کیا چشم دریا بار سے
تکیہ م روئے لنا سے پہ جو ہم دھارا ہوا

شب ہوا سے ہلگئی جو اسکی زلف عنبرین
دم مین موم شمع بہار عنبر سارا ہوا

اسقدر ہے تیز ظاہر آتش رنگ حنا
سنگ پا لگتے ہی بس تلوون سے انگارا ہوا

جوش وحشت تیری آنکھون پر یہ خوش چشمو نکو ہے
شکل آہو دشت مین ہر ایک آوارا ہوا

ہو گئی ہے شمع تیرے سامنے خجلت سے آب
شمعدان گویا تری محفل مین فوارا ہوا

چین سے سویا نہ دنیا مین کبھی جز خواب مرگ
بعد مرنے کے جنازہ مجھکو گہوارا ہوا

زاہدا ہم جانتے ہین عشقبازی ہے گناہ
گھر لٹایا ہے جو وحشت مین وہ کفارا ہوا

ہو رہا ہے کب بہشتی کا یہ دنیا مین عذاب
مجھکو ہر داغ جنون دوزخ کا انگارا ہوا

ہیچ ہے ہیچ میرے بد کہنے سے زاہد یہ بلا
بیٹھ پہ بار گنہ سے ہیچ بنتا را ہوا

دور پھینکا ساقیا لیتے ہی تیرے ہجر مین
ہاتھ مین جام مے گلرنگ انگارا ہوا

ہجر ساقی مین نہین اے میکشو آواز رعد
موج غم مین بہر خونریزی یہ نقارا ہوا

جب نہانے کو ہوا عریان وہ تپلہ نور کا
حوض مین روشن بہ رنگ شمع فوارا ہوا

دوستو جلدی خبر لینا کہین ناسخ نہو
قتل آج اسکی گلی مین کوئی بیچارا ہوا

مصاحبان مغرور سمجھاتے ہین کہ اے شہنشاہ صبر کیجیے اب حیرت کہان جائیگی مغرور کہتا ہے یارو

میرے دل کو آرام نہیں ہے ابھی بلواتا ہوں دیکھوں اہالیان ہوشربا کیسے ساحر ہیں یہ کہکر اپنے مقام سے
اُٹھا تنہائی کے خیمے میں آیا جھولی سے اسباب سحر نکالا اسم سحر پڑھکے آتش کے دانے چہار جانب پھینکے
جوگی جیپال کا نام لیکر پکار اُٹھا تھوڑی دیر کے بعد ٹہلتا ہوا نکلا کہا یارو کیا کہوں نہنگ سحر نگاہ کا ذکر تھا
ہونا مجھے بہت شاق ہوا کوئی جاکر خبر تو لائے کہ وہ شہنشاہ حسن و خوبی سحر و باغ محبوبی کس شغل میں ہے چار شاگردان
نہنگ کھڑے ہیں وزرا نے عرض کی یہ سب تعلیم کردہ نہنگ سحر نگاہ ہیں فوراً خبر لا سکینگے چند شاگردان نہنگ
برائے خبر چلے صورت بدلکر بارگاہ حیرت میں آئے دیکھا ملکہ حیرت تخت پر بیٹھی ہیں نعمان و نیرنگ بعہدہ
مصاحبت چالاک و تیز رفتار خدمتگاروں میں ملے ہوئے کھڑے ہیں کہ ایک جھونکا ہوا سے سیر کا چلا
نیرنگ نے کہا کیوں ملکۂ عالم اب مغرور سے کیا گذریگی ہماری تو یہ صلاح ہے کہ مغرور سے مصالحہ کر لیجیے
ورنہ بڑا جھگڑا پڑیگا حیرت نے پلنگ کہا اے نیرنگ یہ تم نے کیا کہا خبردار اب ایسی بات نہ کہنا جو جس سے
ہو سکے وہ کرے میں کسی بات میں پایہ کمی کا نہیں رکھتی چند طائر اُڑتے ہوئے بارگاہ میں آئے سناٹا بھر کر
نکل گئے نعمان نے کہا ملکۂ عالم آپ نے نیرنگ کی بات پر کیوں اعتراض کیا جاسے کہتی ہے کہ مغرور
بڑا ساحر زبردست ہے اگر یہ مشورہ قبول کیجیے تو کیا عیب کی بات ہے اقلیم بنگالہ کا بادشاہ ہے جیسے سحر و
ساحری کا مادہ ہے دولت ثروت لیاقت حقیقت اُسکی کسی سے کم نہیں ملدر ہو کر حیرت نے کہا اے نعمان
تم تو ایسی بات نہ کہو تمہاری وجہ سے عقاب سے جدا ہوئی وہ بھی بادشاہ پروردہ ظلمات تعلیم کردہ و مامہ اسقدر
لشکر لیکر نکلا تھا کہ گاوزمین بار نہیں سنبھال سکتی تھی جابجا لڑائیاں پڑیں ساحر اسکے قتل ہوئے وہ ابھی
کسی سے کم نہیں ہے زخمی ہوگیا بڑے بڑے بادشاہ زخمی ہوتے ہیں تم نے اسوقت ایسی بات کہی کہ دل کو
ناگوار ہوا نعمان نے کہا واری بڑے صدمے ہوتے ہیں نیرنگ و نعمان دونوں ایک زبان ہیں
اور کنیزیں پس پشت حاضر ہیں وہ نیرنگ و نعمان کی باتوں پر ویسے جواب دینے لگیں و مدام ایک ایک کا
یہی بیان ہے کہ حضور مغرور سے ملجائیے حیرت نے گھبرا کر کہا جا جو اسوقت کیا سحر کہ ہے کہ سب ایک زبان
ہو نہیں میری بات کو سب ملکر رد کرتی ہیں میں تو لڑ بھڑ کر جان دونگی مغرور کے ساتھ نہ جاؤنگی جسکو اپنی
جان کا خوف ہو میں بخوشی کہتی ہوں وہ نکلجائے نیرنگ و نعمان اپنی کرسی سے اُٹھیں کہا حضور
ہم تو جاتے ہیں ابکی مقابلہ ہے قیامت برپا ہوگی ہم تو نکلجائیں کسی طرح اپنی جان بچائیں حیرت نے
کہا بیبیو نکل جاؤ نیرنگ و نعمان یہ چالیس کنیزیں یہ کہتی ہوئی اُٹھیں کہ حضور ہم جاتے ہیں حیرت
نے کہا بہتر ہے ٹھنڈے ٹھنڈے نکل جاؤ مجھے اپنی جان کا خوف نہیں ہے نعمان نے بڑھکر کہا حضور
کیا ہم اکیلے جائینگے آپ کو بھی چلنا ہوگا حیرت نے کہا کیا مجال یہ ذکر تھا کہ ایک طائر قنات پر
آکر بیٹھا زمزمہ سرائی کرنے لگا حیرت نے کہا میں سمجھی یہ کہکر اپنا پاندان سونے کا کھولا کاغذ نکال کر
ایک مرغ کاٹا پکار کر آواز دی اے مرغ زرین ساحری اس طائر کو لینا نعمان و نیرنگ کھڑی ہیں
کہا حضور بے ادبی مناسب نہیں جو آپ سمجھی ہیں وہی بات ہے یہ طائر شہنشاہ نے بھیجا ہے ہمکو بلانے
آیا ہے حیرت نے اشارہ کیا وہ مرغ کاغذ کا اُڑتا ہوا قریب اُس طائر کے پہنچا طائر نے چاہا کہ زبان
کھولوں مرغ زرین اسطرح تڑپکر گرا جیسے باز عصفور پر یا شیر آہو پر منقار سے اُسکا سر پکڑا دونوں پنجوں سے پاؤں
تھامکر اس جانور کو چیر ڈالا طائر زمین پر گرکے تڑپا قطرے خون کے اُڑے نعمان و نیرنگ

یہ

ایک ایک قطرہ خون کا پڑا لہرا کر گرا ضمین حیرت کے سامنے ہاتھ باندھنے لگین کہا ملکۂ عالم معاف فرمایئے
آپ نے بڑا احسان کیا ہم سحر مین اُس شعبدہ باز کے پھنس گئے تھے یہی جی چاہتا تھا کہ آپ کو پکڑ کے
پاس مغرور کے لیجائین ہرکارون نے سب معاملہ آنکھون سے دیکھا لشکر بھاگے سامنے مغرور کے
آئے تمام کیفیت دربار حیرت کی بیان کی کہ ملکہ حیرت نے آپکے طائر کو مارا نعمان و نیرنگ بھاگ گئی
تھین مغرور نے زانو پر ہاتھ مار کہا یارو مین عشق مین بدنصیب ہون بند واسوخت

دوستان شرح پریشانی من گوش کنید گفتگوے من و حیرانی من گوش کنید	قصۂ بے سروسامانی من گوش کنید داستان غم پنہانی من گوش کنید

شرح این آتش جانسوز نگفتن تا کے
سوختم سوختم این سوز نہفتن تا کے

روزگاری من و دل ساکن کوئے بودیم عقل و دین باختہ دیوانۂ روئے بودیم	تابع خوی بت عربدہ جوئے بودیم بستۂ سلسلۂ سلسلہ موئے بودیم

کس دران سلسلہ غیر از من دلبند نبود
یک گرفتار ازین جملہ کہ ہستند نبود

یارو اس آگ کو کیونکر بجھاؤن کیونکر صبر کرون دل پر کسطرح جبر کرون ہجر کی راتین تڑپ تڑپ کے کٹتی ہین
ایکدن دیو شب غم کھا جائیگا دل کو آرام نہ آئیگا کس سے اپنا حال دل کہون اب تو یہ نوبت ہے کہ دامن
صبر دست استقلال سے چھوٹا شیشۂ دل بدعت سنگ عشق سے ٹوٹا سب نے عرض کی حضور بہت
جلد وصل ہوگا مغرور کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے کہا یارو مین تو یہ جانتا ہون نظم

اجل ہی آئے کہین جلد یار کے بدلے زبان نکلی ہین گلبن کی خار کے بدلے وہ مست ہون مری ٹھوکر لگے جو ساقی عطا کیجے مجھے بادام انار کے بدلے مریض ہوتے ہی کیون مر گئے نہ ہم ہوتے	ہو احتضار مجھے انتظار کے بدلے شہید تیغ جفا ہین ہماری تربت پر شرار سنگ سے نکلے شرار کے بدلے جو ہو سوار فرس وہ کریم ابن کریم رقیب آئے عیادت کو یار کے بدلے	برائے مدح گل رخ و یار گلشن چین لہو کی چھینٹین ہون نقش و نگار کے بدلے دکھائین یار نے آنکھین چھپا کے [illegible] بلند ابر کرم ہو غبار کے بدلے

سب خاموش ہین کوئی سر نہین
اُٹھاتا مغرور نے کہا یارو سب سے زیادہ یہ حیرانی ہے اگر جناب مین حیرت پر دباؤ پڑا صاحبقران
ضرور دخل دینگے ابن سحر تاثیر نہین کرتا ممتاز سرباز مشیر السلطنت نے مغرور کے ہو کرسی سے اُٹھا
کہا اے شہنشاہ اگر یہ معرکہ غلام کے سپرد ہو مین سرکار سے وعدہ کرتا ہون کہ تین دن کے اندر لشکر مسلمانان
کا اگر خاتمہ نہ کرون ممتاز سرباز نہ کہیے گا جب دمامہ سے فساد ہوا اور صاحبقران چاہ الماس
مین داخل ہوئے جابجا مقابلے پڑے جب مقابلہ دمامہ مین پہونچے اور ملکہ دمامہ نے اسم اعظم
صاحبقران بند کیا اُس جلسے مین غلام بھی شریک تھا اور سحر مجھکو بخوبی یاد ہے مین مشقت کرکے ایکدن
مین اسم اعظم بند کرونگا دوسرے دن سب کے سر کاٹ لاؤنگا مغرور نے ممتاز کو گلے سے لگالیا کہا
اے ممتاز اگر تو نے یہ کیا تو بزرگان دین کے خون کا معاوضہ لیا مین بہت خوش ہونگا ممتاز نے عرض کی
پچاس ہزار ساحر مجھکو ملین مین جاکر تدبیر کرون کنارے پر لشکر کے ایک بارگاہ استادہ ہوئی پچاس ہزار

ساحران غدار اُسی مقام پر آکر اُترے حکم ہوا کہ ممتاز جادو برائے قتل مسلمانان بادشاہ بنگالہ سے حکم
لیکر آیا ہے کل کوئی جوان زندہ نہ بچیگا پہنچتے ہی طبل جنگی بجوایا صاحبقران نے بھی طبل جنگی بجوایا بارگاہ حیرت
مین سب بیٹھے ہین اور مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو ایک کنیز کی شکل بنے ہوے ملکہ حیرت سے باتین
کر رہے ہین کہتے ہین ای شہنشاہ طلسم ہوشربا ای ساحرہ یکتا مغرور کی کیا حقیقت ہے آپ کا کون جواب
دے سکتا ہے حیرت کہ رہی ہین ساحران بنگالہ کا سو سامری کی پرستون سے علیحدہ ہے اسطرف کے ملک والے
سامری و جمشید کے سحر بنائے ہوے کرتے ہین اور بنگالے مین کوئی شخص جوگی جیپال گذرا ہے اتنا
بڑا ساحر تھا کہ اپنے کو خداوند کہوایا نئے نئے سحر بنائے اور سحر ایسے بنائے کہ سامری و جمشید سے الگ
مگر حقیقت مین برق نے بڑا کمال کیا کہ اُسی کے ہاتھ سے اُسکا سحر مٹوایا ورنہ خواجہ عمرو جا کر دم شمشیر
گلا رکھتے وہ اسوقت عمرو کو قتل کر ڈالتا اپنے ترو بک اُسنے عمرو کو قتل کیا تب اپنے سحر کو مٹایا تب خواجہ
بچے اب میدان کارزار مین وہ نئے طور کے سحر کریگا جسکا توڑ ہمارے یہان نہین ہے تا ہم اُسکا کیا جواب
دینگے چالاک کہ رہا ہے حضور آپ کا اقبال شریک حال ہے وہ سحر ہی نہ کرنے پائینگے یہ ذکر تھا کہ ہرکارہ
دوڑے ہوے آئے دعا دیکر عرض کی ممتاز جادو وزیر شہنشاہ پچاس ہزار ساحر لیکر الگ ہوا ہے اُسنے
طبل جنگی بجوایا اپنے شاہ سے وعدہ کیا ہے کہ دو دن مین سب کو مٹا دونگا یہ سنتے ہی چالاک اپنے مقام
سے اُٹھا کہا واری مین جاکر لشکر کو تیار کراؤن اور جھپٹکر کاندھے پہ ہاتھ رکھدیا کان مین جھک کے
کہا واری مین جاکر چالاک کو تلاش کرون وہ نگوڑے کی گردن لیگا حیرت نے بہ ناز معشوقانہ ہاتھ
جھٹک دیا کہا اچھا صاحب جاؤ جو تمسے بن پڑے وہ کرو چالاک باہر نکلا ایک اور کنیز پیچھے پیچھے چلی وہ
تیز رفتار ہے تیز رفتار سے کہا بھائی تمنے سنا طبل جنگی بجگیا اسکی فکر چاہیے اگر صبح کو میدان مین آئیگا
آفتین برپا کریگا مین ایک نازنین کی شکل بنتا ہون مجھکو چلکر بیچ آؤ مین سمجھ لونگا تیز رفتار نے کہا اُستاد
ایسا نہو تم گرفتار ہوجاؤ تو مین کیا کر سکونگا مین عورت بنون آپ مجھکو بیچ آییے چالاک نے کہا تمسے
نہ بن پڑیگا مین اُسے مار لونگا تیز رفتار نے کہا استاد آپکو اختیار ہے چالاک اُسی وقت تیز رفتار کو
ساتھ لیکر کنارے آیا رنگ روغن عیاری کا لگا کر ایک نازنین چہاردہ سالہ کی شکل بنکر تیار ہوا تیز رفتار
سے کہا تم ایک عرب کی شکل بنو تیز رفتار رنگ و روغن عیاری کا لگا کر ایک عرب کی شکل بنا بڑا سا
عمامہ سر پر عبا پہنے ہوے ایک لکڑی ہاتھ مین نازنین کا ہاتھ پکڑے ہوے طرف لشکر کفار کے چلا یہ
تو ادھر سے جاتے ہین اب حال خواجہ کا سنیے کہ جسوقت خبر سنی کہ طبل جنگ بجا خواجہ عمرو باہر نکلے
بشکل خدمتگار بارگاہ مغرور مین آئے دیکھا مغرور بیٹھا ہوا کہ رہا ہے اب ممتاز قیامتین برپا کریگا اسکا
باپ جوگی جیپال گرو کی خدمت مین برسون حاضر رہا سحر بنانے مین شرکت کرتا تھا اسنے وراثت
مین سحر پائے ہونگے سابق مین بادشاہ کالو نرودیس کے ایک ناظم نے قبضے سے میرا تھانہ اُٹھا
دیا تھا مین نے اسی کو بھیجا تھا اسنے جا کر کالو نرودیس والون کو جاکر بھگا دیا کوئی اسکے سحر کا جواب
نہ دیسکیگا مسلمانون پر بھی آفت برپا کریگا پہر رات تک دربار مین بیٹھا چونکہ فراق مین حیرت کے بیقرار
رہتا ہے آنکھون مین آنسو بھرے ہوے اُٹھا وزیرون نے عرض کی سرکار نے خاصہ بھی نوش نہین فرمایا
بہت جلد دربار برخاست کیا کہا میری کیا ضرورت ہے ممتاز نے سب معاملہ اپنے ذمے لے لیا

مجھے اب دخل دینے کی کیا ضرورت ہے میرا دل گھبراتا ہے کلیجہ منھ کو آتا ہے میری تو یہ کیفیت ہے نظم

گھٹتا ہون سر کو بوجھ مین ناکام دوش پر
رکھتا ہے جب سے تیغ گل اندام دوش پر

جالی کی آستین نہین اے نازنین تری
عاشق کے مرغ دل کو ہے یہ دام دوش پر

تو وہ حسین ہے دیکھ لے گر طفل بھی تجھے
گودی مین جیب اُٹھ سے ہو نہ آرام دوش پر

کیا منہ سے نیک و بد مین نکالون کہ رات دن
اغیار کوئی کرتے ہین ارقام دوش پر

اے میکشو نزاکت ساقی کو دیکھنا
لاتے ہین رکھکے مثل سبو جام دوش پر

پاس حرم نہ چاہیے اے غنچہ جبین ان
بار گران ہے جامۂ احرام دوش پر

تسمیہ پہ جو مرتے ہین نا فہم یہ مگر
لیجا مینگے اُٹھا کے در و بام دوش پر

بالون کا کچھ اثر تعلق یار مین نہین
تڑپا ہے عکس زلف سیہ فام دوش پر

دو رامرے صنم کی جو گردن کا دیکھ لین
زنار رکھین صاحب اسلام دوش پر

یہ التجا ہے پیر مغان کی جناب مین
رکھون مین ساق ساقی گلفام دوش پر

شیرین کوئی نہین ہے مگر کوہکن کیطرح
تیشہ لیے کھڑا ہون مین ناکام دوش پر

بس ہے اسکا نقش قدم مجھکو سجدہ گاہ
ناسخ نبی کے جسنے رکھا گام دوش پر

سب نے سر جھکا لیا کہا حضور ممتاز جادو کل حیرت کو پکڑ لائیگا ابکی مرتبہ وہ آئی اور قبول کیا اکثر پیغام
آتے ہین جب عمرو نے دیکھا خوابگاہ مین مغرور داخل ہو گیا اور یہ بھی کہ گیا ہے کوئی ہمارے پاس نہ آئے
تب خواجہ بیٹھے اب یقین ہو گیا کہ مغرور نہ نکلیگا تنہائی مین بیٹھکر حکایت و شکایت اپنے دل سے کرتا
رہیگا خواجہ نے کنارے آکر تدبیر کی کہ جاکر ممتاز کی گردن لون خواجہ تو اپنی تدبیر کرکے جاتے ہین
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا مگر تیز رفتار جالاک کو لیکر چلا اور دروازے پر ممتاز کے پہونچا چوبدار یساول
وغیرہ بیٹھے تھے تیز رفتار نے ایک عرضی مرتب کر کے دی کہ یہ عرضی ہماری ممتاز جادو کو پہونچا دو
چوبدار نے جاکر ممتاز کو عرضی دی کہا حضور ایک عرب دروازے پر آیا ہے ایک عورت چادر لپیٹے ہوے
ساتھ ہے ممتاز نے کہا بلا لو وہ عرب اندر آیا عجمی زبان مین باتین کرنا شروع کین بڑے گلے گھلے
سے باتین کر رہا ہے کہتا ہے اے شہنشاہ من تاجر حلبیل بودم جہاز من غرق شد یک دختر همچو جان بر شدہ
این دختر را می فروشم حضور تخلیہ فرماوین ممتاز نے سب کو ہٹا دیا عرب نے بلا تکلف نقاب چہرہ
زیبا سے نازنین سے اٹھائی ممتاز کی نگاہ پڑی دیکھا ایک نازنین مہ جبین ماہ رخسار گلعذار
خنجر بہ دست ابروے خمدار ہے نتھنون مین مسیحائی طریقے مین دلربائی سرو قد خورشید خد نار پستان
دریاے قمار زنخدان سیب گوہر دندان چہرہ ماہ تابان مسکرا کر سلام کیا پھر نقاب مین چہرہ چھپا
لیا ممتاز صورت زیبا دیکھکر مر گیا کہا میان تاجر صاحب جو ارشاد ہو بجا لاؤن اس مہ جبین پر جان و مال
نثار ہے یہ تو پرکالۂ آفت ہے عرب رونے لگا کہا اے شہنشاہ ساحران این دختر دکانات من است
جان خود صرف نمودہ این را پرورش کردم جان خود را می فروشم میدانم بخدمت حضور بہ راحت آرام
خواہد ماند در سال یک مرتبہ آمدہ جمال جہان آرا را خواہم دید ممتاز نے کہا تاجر صاحب مین
خانہ چشم مین اسکو جگہ دونگا خاتون محل قرار دیا اگر شہنشاہ مغرور جادو بھی طلب کرین تو نہ دون

مین اُنکی سرکار مین وزیر اعظم دستور المعظم ہون وہ مہم میرے سپرد ہوئی ہی کہ چار سو سردار حاضر دربار تھے
کسیکا حوصلہ نہ پڑا کہ اس مہم کو قبول کرتا ایک عورت پر سرکار عاشق ہین وہ معشوق مہوش نہایت سرکش ہی
سرکار کو نہین قبول کرتی دوسرے لشکر مسلمانان یعنے صاحبقران زمان آمادۂ حرب پیکار ہین ان دونون لشکرون کو
تباہ کرون حیرت کو گرفتار کرکے حاضر خدمت کرون صاحبقران زمان کو گرفتار کرون اسم اعظم بند ہو ہر
مسلمان دردمند ہو میرا ایمائی توسن سحر بند وہ اگر یہان اسم اعظم حمزہ بند کریگا توسن اُسکا نام ہی وہ
منھ زوری کرے بلد ھر یان دکھائے طرارے بھرے مسلمانون کو دنگ کردیگا یہ سب کارہاے
عظیم مین نے اپنی ذات پر قبول کیے ہین بادشاہ میری خاطر نہ کرینگے اور حقیقت مین جس عورت پر شاہ
عاشق ہوے ہین اُسکا بھی اقلیم ہوشربا مین مثل نہین ہی سحر مین طاق حسن مین شہرۂ آفاق ایسی معشوقہ پر
کیون نہ جان دے عرب نے کہا بابا این ہمہ را نمیدانم جان خود رامی فروشم ممتاز تڑپا جاتا ہی کہتا ہی ای
سوداگر صاحب جو کچھ فرمائیے بجا لاؤن آپ کو جہاز خرید دون جیسی تجارت آپ کی تھی وہ سب سامان
درست کردون آپ پھر تجارت کرین یہ آپ کا گھر ہی جب آپ تشریف لائینگے خدمت سے روگردانی نکرونگا
عرب نے کہا ای وزیر اعظم در خانۂ دختر آمدن ننگ میدانم گاہے ماہے باشتیاق دیدن کنیز حضور
خواہم آمد عرب و ممتاز سے قیمت مین تکرار ہو رہی ہی عرب کہتا ہی قیمت دیجیے عقد میرے سامنے
کر دیجیے اگر عقد مین تامل ہو درد دولت پر کنوان بنا ہی کہ بدھن ہو جائے بھونری پھرے ہر طرح
میری تسکین ہو جائے ایسا نہو میرے بعد اس کنیز سے بے لطفی ہو بڑے ناز سے اُسنے پرورش پائی
ممتاز کہتا ہی مین زیر پا اسکے آنکھین فرش کرونگا اسکا خیال نہ فرمائیے اور مین بھونری کو بھی موجود
ہون یہ ذکر تھا دروازے پر حاجب دربان حاضر ہین کہ سب نے دیکھا تخت اُڑتا ہوا آسمان سے
پیدا ہوا اُس پر مغرور سوار دروازے پر آکر تخت اُترا تخت کو اُٹھایا کمر تک تخت آکر غائب ہو گیا سب
جھک جھک کر سلام کرنے لگے مغرور نے پوچھا ممتاز کیا کرتا ہی کہا حضور ہم جاکر عرض کرین کہ سرکار
آئے ہین مغرور نے کہا ہم آپ جاکر دیکھ لینگے تم کیا ہمسے کسی بات کا پردہ رکھتے ہو ہمکو معلوم ہی کوئی سوداگر آیا ہی
اُس سے باتین کر رہے ہین مابدولت جاکر سب رنگ دیکھینگے یہ کہکر مغرور اندر گھسا کسکی مجال تھی جو اسکو
روکتا خادم تو دروازے پر رہ گئے مغرور اندر پہونچا ممتاز نے جو دیکھا کہ شہنشاہ آتے ہین بڑے تعظیم اُٹھا
جھک کر سلام کیا تاجر سے کہا چپ رہو نازنین کا چہرہ چھپا لو تاجر تو سر جھکا کے بیٹھا نازنین تھر تھر
کانپنے لگی مغرور نے بہ نگاہ غضب تاجر کو دیکھا کہا ارے تو کون ہی جو تو میرے وزیر کے پاس آیا
ممتاز نے کہا حضور آپ کا جہاز تباہ ہو گیا میرے پاس واسطے صلاح کے آئے ہین حضور اسمین
دخل نہ دین بے وقت حضور نے کیون سرفراز فرمایا کہا مجھسے کیا کہتا ہی دیکھو حال معلوم ہو جائیگا یہ کہکے
مغرور بیٹھا ممتاز سے اشارہ کیا سحر تیار کر ہم تو اب قسم کھا چکے کہ حیرت کے سامنے سحر کرینگے وہ
سحر کرون کہ بی حیرت خود دوڑی ہوئی چلی آئے مین نے سحر تیار کر لیا ممتاز درست کرتا جاتا ہی
چاہتا ہی جلد جائین تو مین معشوق سے باتین کرون مغرور نے کہا کیون تاجر صاحب آپ کا اسم شریف
کیا ہی تیز رفتار نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا مارا کاؤس بن طاؤس ترکانی می گویند مغرور نے
پوچھا یہ جو منھ لپیٹے بیٹھی ہین یہ کون ہین چالاک نے گوشۂ نقاب چہرے سے اُٹھایا مغرور کو

اپنا جمال جہان آرا دکھایا مغرور نے تاجر سے کہا دیکھیے ہمارے ملازم سب آپ کے مشتاق ہو گئے
آئے ہین جیسے ہی تیز رفتار پلٹا مغرور نے حلقے کمند کے اسطور سے مارے کہ ایک حلقہ گلے مین تاجر
کے اور ایک حلقہ گلے مین نازنین کے پڑا دونون نے چاہا کہ جست کر کے نکلین مغرور نے جھٹکا دیا کہ دونون
گر پڑے ممتاز ہان ہان کہتا ہوا اٹھا کہ شہنشاہ آپ یہ کیا کرتے ہین تاجر صاحب میرے مہمان ہین آپ
میرے مہمان کو نہ ستائیے مغرور نے کہا اب دیکھے تو کیا جانے یہ دونون عیار ہین سحر کرنے کی
مین تو قسم کھا چکا ہون ایک شعلہ گرا دے کہ دونون کے چہرون سے رنگ و روغن عیاری کا اڑ جائے
یہ کہکر آواز دی ارے کوئی حاضر ہے گرم پانی لاؤ چوبدار گرم پانی لیکر آیا تیز رفتار و چالاک نے ہر چند
فریاد کی مغرور کب مانتا ہے دونون کا منہ دھلا دیا رنگ و روغن عیاری کا اڑ گیا اب تو ممتاز نے بھی
دیکھا کہ جو نازنین بنا ہوا تھا وہ چالاک بن عمرو ہے اور جو تاجر صاحب بنکر آئے تھے وہ تیز رفتار
عیار ہے اب تو تلوار پکڑ کر اٹھا کہ دونون کے سر کاٹ لون مغرور نے ہاتھ پکڑ لیا ممتاز قدمون پر گرا کہ
اے شہنشاہ آپ نے میری جان بچا لی ورنہ مین ایسا مبہوت ہو رہا تھا کہ جو یہ کہتی وہی کرتا مغرور
نے کہا کیا مین تمھارے بھروسے پر سلطنت کرتا ہون مجھکو اختیار ہے کہ مین دعوی خدائی کرون کئی
مرتبہ جوگی جیپال میرے خواب مین آئے بہ محبت فرما گئے کہ میرے عہدے کو تو حاکم ہے لیکن مین نے
قبول نہین کیا آج مجھکو ثابت ہوا کہ مین خداوند ہون اپنی خوابگاہ مین تھا کہ فرشتے نے آ کر کہا ممتاز کو تیز رفتار
و چالاک قتل کیا چاہتے ہین جب تو مابدولت نے تکلیف کی مجھکو آنا پڑا ممتاز نے کہا حضور بڑی
خیر ہوئی دونون کو ستون سے باندھا ممتاز کا قدم بوسی کرنا گرد اپنے شاہ کے پھرنا ہر مرتبہ یہ کہنا
کہ حضور نے جان بچا لی اس ظالم نے جمال ظاہری دکھا کر ایسا مجھکو بیقرار کیا تھا کہ مین کہہ رہا تھا لاکھ
دو لاکھ روپیہ لو اگر تھوڑی دیر حضور نہ آتے روپیہ دیتا اس نازنین کو تخلیے مین لیجاتا نہین معلوم مجھپر
کیا گذرتی آپ نے بچایا مغرور کہہ رہا ہے اے ممتاز میرے ساتھ کیا کوئی عیاری کر سکتا ہے یہ لوگ
جو اپنے لشکر مین باتین کرتے ہین میرے نگہبان مجھکو خبر پہونچا دیتے ہین کئی مرتبہ ایسا اتفاق ہوا
سنہرے پتلے کہ میرے نگہبان ہین انھون نے اگر مجھکو بچا لیا مابدولت نے ابھی خاصہ کھایا پلنگ پر
جاکر لیٹتے ہی یہ خبر ملی کہ تمھارا خاتمہ ہوا چاہتا ہے جام شراب کا ہاتھ مین تھا اسکو نہین پھینکا دوڑ
پڑا گلابی شراب کی جلد لاؤ مابدولت شراب پینگے ممتاز دوڑ کے گلابی لایا لا کر سامنے مغرور
کے رکھدی چالاک کی مشکین بندھی ہوئی ہین تیز رفتار سے کہتا ہے اے تیز رفتار نہ گھبراؤ
اب دم بھر مین رہا ہو جائینگے ہمارا بنا بنایا کام قبلہ و کعبہ نے بگاڑا مگر اب قبلہ و کعبہ نے گردن اسکی
لی میرا جی چاہتا ہے کہ رنگ قبلہ و کعبہ کا مٹا دون لیکا سنا تھون کہ شراب نہ پینا قبلہ و کعبہ کا بھی رنگ ہٹے
پھر بھی ایسی تیزی نہ کرین جیسے دروازے پر آئے تھے اور سنا کہ سوداگر باتین کر رہا ہے چلے جاتے
کیون اندر گھس آئے تیز رفتار نہین نہین کر رہا ہے چالاک آنکھین ملائے ہوئے دیکھ رہا ہے مغرور
نے اٹھکر ایک طمانچہ مارا کہ او مکار کیا دیکھتا ہے چالاک چپ ہو رہا طمانچہ پڑنا بہت ناگوار ہوا عمرو نے
نے جام بھر کر کہا ممتاز لو پیو ممتاز نے ہاتھ بڑھایا تھا کہ چالاک پکار اٹھا اے ممتاز خبردار
یہ مغرور تمھارا بادشاہ نہین ہے عمرو عیار ہے ممتاز نے یہ سنتے ہی وہ جام شراب مغرور نقلی پر پھینک مارا

عمرو نے چاہا تھا کہ جست کر کے نکلجاؤن قطرے شراب کے چہرے پر پڑے رنگ و روغن عیاری کا
اڑگیا زمین نے پاؤن خواجہ کے تھام لیے ڈگمگا کر زمین پر گرے چالاک کو بارگاہ غضب دیکھا کہا
کیون بیجا یہ کیا تونے حرکت کی چالاک نے کہا آپ کی بات کا جواب تھا ممتاز نے جو عمرو کو دیکھا
جلبلا کہا او ساربان زادے تونے غضب کیا مار لیا ہوتا چالاک نے کہا حضور مین آپ کی نوکری
کرنا چاہتا ہون سب کی مشکین باندھ کے لے آؤن مین نے آپ کو کیا پہچانا مگر اس ساربان زادے کو
ابھی قتل کیجیے ورنہ یہ نکلجا یگا دام مکر پھیلا یگا ممتاز نے کہا تم سب میرے دشمن ہو خوب جانتا ہون
جو تم مین سے بچیگا میری جان لیگا پہلے سبھون کو قتل کرتا ہون ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر تیغ کھینچا
طرف عمرو کے چلا خواجہ کہتے ہین اے وزیر اعظم اے دستور معظم یہ چالاک بدکار ہم چاہتا ہے میرا رنگ
منائے اپنا رنگ جمائے پہلے اسکو قتل کیجیے ایک چوبدار کو اے دا پگڑی باندھے ہوئے عصا ہاتھ مین
ستون کے پاس کھڑا یہ سب معاملہ دیکھ رہا ہی ممتاز تیغ بکف طرف عمرو کے چلا خواجہ ہان ہان کرتے
ہین کہ او ظالم کیا کرتا ہے اپنے خیر خواہ کے قتل کرنے پر مرتا ہے پہلے اس منتفنی کو قتل کر میرے خون سے
ہاتھ نہ بھر میرے خون کے بہت دعویدار ہین صاحبقران میرے خون کا دعوی کرینگے فرزندان
حمزہ دست بشمشیر پر گلا رکھدینگے ممتاز نے کچھ نہ سنا یہی کہتا ہے کسکی مجال ہے جو اب میرے پاس آئے
یا عیاری کرے مین سمجھ گیا تم سب مکار و غدار ہو دشمنان کفار ہو یہی چاہتے ہو کہ ساحرون کو مٹائین
اپنا رنگ جمائین آج حکم سامری مین رخنہ ڈالتا ہون جا بجا سامری لکھ گئے ہین کہ عمرو کی قضا
کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہی دیکھو ساحر یون قتل کرتے ہین عمرو کے خون سے ہاتھ بھرتے ہین
چاہا کہ دوڑ کر ہاتھ مارے چوبدار دوڑا ہے اے وزیر اعظم یہ کیا کرتے ہو مین نے اپنے کانون سے سنا
کہ شہنشاہ مغرور نے فرمایا عمرو کو گرفتار کر کے بنگالے روانہ کرونگا قتل نہ کرنا شہنشاہ خفا ہونگے
آپ کے مراتب مین فرق آئیگا ممتاز نے دیکھا چوبدار جست کر کے برابر آیا کہا دیکھیے شہنشاہ خود آتے

ہین بیٹھے ہی ممتاز نے سر اٹھایا چوبدار نے نعرہ کیا نعرہ مہتر قران نامدار		سر تیغ السیر چون بادصبا ہی
جہان سر سنگ و خنجر گذاری	بمیدان فروز آتش فشانم	منم مہتر قران شیر گیرانم	یہ کہکر نعرہ مارا ممتاز کا

سر جھٹ گیا چالاک و تیز رفتار رہا ہوے عمرو ایک جانب بھاگا مہتر قران کو دیکر ایک جانب نکلگئے
غرض داران ممتاز دوڑے ہوے آئے علامت ممتاز کے مرنے کی بلند ہوئی بارگاہ جلنے لگی خواجہ
نے جو گھوڑے چنگیر وغیرہ جال مار کر بیچ چالاک ترنقد جان لیکر نکلگیا سرداران ممتاز دوڑ کر بارگاہ
مین آئے دیکھا لاشہ افسر کا پھڑک رہا ہی بارگاہ جل رہی ہی آواز آرہی ہے ہائے کشتی مرا نام من ممتاز جادو بود
سرداون نے لاشہ ممتاز کا اٹھایا روتے پیٹتے طرف بارگاہ مغرور کے چلے میان مغرور نے ہنگامہ
جو سنا یا تو غلغل حیرت مین پڑا دوڑا رہا تھا گھبرا کر بارگاہ سے نکل آیا ایک ایک سے پوچھتا ہی کہو یہ کیا
ہو رہا ہے کیا ماجرا ہے ارے خبر تو دو دیکھو تو ممتاز جادو پر کیا گذری ساحر دوڑے ابھی پلٹکر نہ آئے
تھے کہ رونے کی صدا آئی دیکھا ملازمان ممتاز جادو لاشہ ممتاز جادو کا لیے ہوے روتے
پیٹتے آتے ہین مغرور نے گھبرا کے پوچھا ارے کسنے میرے وزیر کو مار ڈالا اے شہنشاہ کچھ سمجھ مین
نہین آتا پہلے تو چالاک و تیز رفتار سوداگر و ناز مین بنکر آئے حضور پہونچے پھر حضور بھی پکڑے گئے

پھر نہین معلوم کیا ہوا بارگاہ جلنے لگی شعلہ ہاے آتش آسمان سے گرے بیرون نے آواز دی ہم لوگ
گھبرا کر اندر گئے جاکے دیکھا کہ لاشہ پڑا ہی آخر اٹھا کر لائے مغرور یہ سنکر گھبرا گیا کہا یا رب بڑا غضب ہوگیا
ایسا وزیر مارا گیا حقیقت مین سب معاملہ اپنے سر لیا تھا بیشک وہ دو دن مین سب کا خاتمہ کر دیتا اور
سب سردار روتے تھے یہ جو خبر پائی کہ شہنشاہ تشریف لائے ہین توسن سحر بند بھائی ممتاز جادو کا
روتا ہوا آیا کہا اے شہنشاہ میرے بھائی کو کسنے مارا مغرور نے کہا اگر روح جوگی جیپال کو تکلیف
دون تو مفصل دریافت کرون کیا ضرور ہی عیارون نے جمع ہو کر مارا یہ مجھکو ثابت ہوا توسن نے کہا یا
خداوند یہ خدمت غلام کے سپرد ہو دیکھیے تو کیا قیامت برپا کرتا ہون سب کا خاتمہ کرونگا جو جو میرے
بھائی نے قرار کیا تھا ہین سب اقرار پورے کرونگا مغرور نے کہا اب تم کیون تکلیف کرو صبح کو میدان کیا
ہی مین سمجھ لونگا توسن قدمون سے لپٹ گیا کہا اے شہنشاہ غلام کے ہوتے سرکار کو تکلیف نہو مہم میدان مین
سمجھ لینگے میری فوج ہی لشکر ہی بارگاہ غلام کو ملے مین سب انتظام کر لونگا ہر چند مغرور نے منع کیا توسن
نے نہ مانا جو ہی لشکر اسکے سپرد کیا سلطان زرین پوش ہو مخانہ مغرب سے برآمد ہو کر جھولی ضیا کی دامنے
ہاتھ پر ڈالے ہوئے فوج شجاع ساحران ہمراہ چرخ زبرجدی پر آکر قائم ہوا میدان کارزار مین کوئی
نہین آیا میان تھا صاحبقران سوار ہونے کو تھے ہرکارون نے خبر دی کہ عیارون نے ممتاز جادو
کو مارا اسکے مقام پر توسن سحر بند آیا ہی اسکا ارادہ ہی کہ اسم اعظم حمزہ بندگرون ملکہ حیرت کو گرفتار کرے
کوئی ابھی تک میدان کارزار مین نہین آیا صاحبقران خوش بیٹھے ہین کہ خواجہ عمرو منہ پھلائے
ہوے آئے امیر نے پوچھا خواجہ خیر تو ہی عرض کی حضور سے اطلاع کرتا ہون کہ یہ لونڈا چالاک
میرے ہاتھ سے مارا جائیگا آپ شکایت نہ کیجیے گا صاحبقران نے فرمایا چالاک نے کیا کیا
عمرو نے سب کیفیت بیان کی امیر نے کہا خواجہ میان چالاک صاحب عشق معشوق مین اپنے
مبہوت ہو رہے ہین کہ ہمارے سلام کو بھی نہ آئے مگر خواجہ جو تمنے کیا اسکا اسنے جواب دیا عمرو نے
کہا مین نے تو رنگ جمانے کو انکو گرفتار کرایا برق کھڑا تھا بول اٹھا کہ حضور چالاک نے اپنا
رنگ جمایا سب اپنا اپنا نام چاہتے ہین عمرو نے برق کو ایک طمانچہ مارا کہا ابے پاجی تو کیون بولتا
ہی یہ میان چالاک کے ہوا خواہ ہین ہوش آپ کی کچھ حقیقت نہین جانتا یہ ذکر تھا کہ چالاک بھی
آکر پہونچا صاحبقران کو سلام کیا قدمون سے لپٹکر رونے لگا عرض کی حضور قبلہ و کعبہ ناحق کو خفا ہین
مین نے چاہا تھا اپنا رنگ جماؤن اس ملعون کو قتل کرون اسنے نہ مانا خلیفہ صاحب بھی پہنچے انکا
بندہ چلا شکر ہی آپ نے بھی رہائی پائی مین بھی قید بلا سے چھوٹا اب خفگی کیا ہی عمرو نے کہا مین
مار ڈالونگا چالاک نے توبڑے سے ایک تاج نکالا ہاتھ پر رکھکر پیش کیا کہا سر بھی کاٹ لیجیے
مگر یہ تاج تو حاضر ہی مغرور کے سر سے لیا تھا خواجہ نے جو تاج کو دیکھا نگینے یاقوت و الماس کے
نصب ہین کئی ہزار موتی بے بہا قیمت خوش ہوگئے چالاک کو گلے سے لگا لیا کہا اے فرزند یہ خفگی
ظاہر کی تھی تو سب میرے فرزندون کا افسر ہی زنبیل وغیرہ بھی کو ملیگی یہ ذکر تھا کہ ہرکارے دوڑے
ہوے آئے بعد دعا و ثنا کے عرض کی توسن سحر بند نے طبل جنگی بجوا دیا کل اسکا ارادہ ہی کہ سرکار
سے مقابلہ کرے یہی معرکہ اسکو دریافت ہو گیا کہ صاحبقران نے ممتاز جادو کو مارا اسوجہ سے

اُسنے گرد بارگاہ کے آگ روشن کردی وہ انتظام کیا کہ کوئی اندر بارگاہ کے نہ آسکے یہ سنکر صاحبقران
نے فرمایا کہ خواجہ تمنے سنا کہ اس بیحیانے کیا انتظام کیا خواجہ نے کہا کہ اگر آپ کا اقبال یاور ہے اور
طالع مددگار ہے تو آگ مین گھسکر مار نکلینگے یا بیرون بارگاہ دموت ہوا امیر نے چالاک و عمرو کو بلایا
کہا خبردار یہ حرکت نہو ایک کی ایک برائی نہ کرے آپسمین ملکر کام کرنا چالاک سلام کرکے روانہ ہوا
برق بھی اُٹھا عمرو نے کہا آپ کہان جاتے ہین برق نے کہا مین کہان جاؤنگا انتظام لشکر دیکھنے
جاتا ہون عمرو نے کہا آپ یہان بیٹھیے مجھے ڈر ہے کہ آپ جائینگے تو چالاک کے شریک ہو نگے
عیاری کی خرابی ہوگی برق نے کہا مین نہین جاؤنگا یہ کہکر باہر نکلا چالاک انتظار مین کھڑا تھا
چالاک نے کہا بھائی برق چلو ہم تم دونون ملکر چلین چالاک و برق صورتین بدلکر لشکر مغرور مین
آئے دیکھا توسن کی بارگاہ ایک طرف استادہ ہے ساٹھ ہزار ساحر جا بجا اُترے ہوئے ہین دونون نے
آکر دیکھا کہ گرد بارگاہ توسن کے خندق کندہ ہے اُسمین آگ روشن ہے جا بجا اژدہے بھی بیٹھے ہین
منہ سے شعلہ ہائے آتشین چھوڑ رہے ہین اب چالاک و برق حیران ہوئے کہ کیا تدبیر کرین برق نے
کہا ابھی مین پہونچتا ہون چالاک نے کہا کیونکر جاؤگے کہا آپ دیکھیے بعد میرے آپ بھی
چلے آئیے گا مین بلوالونگا چالاک نے کہا اے برق ایسا نہ کرنا ہمین ضرور بلانا ہم تم ملکر کام کرینگے
قبلہ و کعبہ کف افسوس ملینگے برق نے کہا ایسا ہی ہوگا یہ کہکر برق کنارے آیا رنگ و روغن
عیاری کا لگا کر ایک ساحر کی شکل بنا ایک نامہ مغرور کا ہاتھ مین لیا قریب آگ کے آیا اژدہون نے
منہ پھیلایا برق نے پکارکر آواز دی میان توسن صاحب یہ نامہ شہنشاہ کا لیکر آئے ہین ہمین اندر
بلائیے جواب نامے کا مرحمت فرمائیے توسن نے آواز سنی ٹہلتا ہوا در بارگاہ پہ آیا دیکھا ساحر کھڑا
ہے پکار کر آواز دی ارے کیا ہے اُس ساحر نے دست بستہ عرض کی شہنشاہ کو کچھ خبر ملی آپ کیواسطے
نامہ لکھا ہے اسکو ملاحظہ فرمائیے توسن نے سحر کیا اژدہا ہٹا شعلہ ہائے آتش بجھے راستہ پیدا ہوا
چالاک دیکھ رہا ہے کہ برق کو توسن نے اندر بلالیا برق نے جاکر سلام کیا توسن برق کو ساتھ لیکر
اندر بارگاہ کے گیا چالاک کو بڑا افسوس ہوا برق نے جاکر نامہ دیا توسن نے نامہ پڑھا طرف سے
مغرور کے لکھا تھا اے قوت بازو و اے زینت پہلو عیارون نے تمہارے پاس آنے کا ارادہ کیا ہے ذرا
ہوشیار رہنا کسی بارے مین غفلت نہ کرنا مین ہر وقت تمہارے حال کو دیکھا کرتا ہون ایسا نہو
عیار تمہارے پاس پہونچ جائین توسن نے نامہ پڑھکر کہا میری جانب سے عرض کرنا کہ حضور
خاطر جمع رکھین عیارون کی کیا مجال جو مجھ تک وہ آسکین برق نے کہا مین کچھ عرض کیا چاہتا ہون
ابھی لشکر مین آکر آپ کے یہ معرکہ دیکھا اگر آپ کی معرفت یہ معاملہ ہو تو شہنشاہ بہت خوش ہونگے
ملکہ حیرت نے اپنی کنیز کو بھیجا ہے کہ توسن کی معرفت ہمارا معاملہ کرواؤ آپ کے نام سے بہت ڈرتی
ہین مسلمان بھی بھاگے جاتے ہین حیرت کے لشکر مین یہ انتشار ہے کہ نعمان و نیرنگ ایک ہو گئے ہین
کہتی ہین کہ ہم خدمت مین شہنشاہ کی جاتے ہین تب حیرت نے ناچار ہو کر کنیز کو بھیجا کنیز یہان
آئی آگ دیکھکر ڈر گئی ایک ایک سے پوچھتی پھرتی ہے کہ میان توسن سحر بند تک ہم کیونکر جائین
مین جو ملا مین نے اسکو ایک نخل کے سائے مین ٹھہرا دیا ہے مین تمکو بلواتا ہون وہ وہان کھڑی ہے

اگر حکم ہو تو بلا لون توسن نے کہا جاؤ راہ مین تسکین دینا ہماری جانب سے کہنا کہ ہم تمہارے لطف
ملاقات کرادینگے برق نے کہا ایسا نہو آگ مجھکو جلانے یا اژدہا کھا جائے توسن نے ایک انگشتری
برق کو دیکر کہا کوئی صدمہ نہ پہونچیگا یہ انگوٹھی دستگیری کریگی برق ٹہکر باہر نکلا پاس چالاک
کے آیا کہا اے چالاک مین نے یہ تدبیر کی ہے یہ سنتے ہی چالاک ایک نازنین کی صورت بنکر تیار
ہوا مگر نہایت حسین محمودی کی چادر سے چہرہ لپیٹا برق کے ساتھ ٹھلاتا ہوا چلا توسن خوش ہوا
ہی خلوت بھی کرلیا حکم بھی دیدیا کہ اسوقت کوئی نہ آوے برق و چالاک اندر آئے برق نے
بڑھکر کہا حضور یہ حاضر ہے آپ انسے باتین کرلین توسن نے کہا کیون صاحب ملکہ حیرت نے
کیا کہا ہے اس نازنین نے نقاب چہرۂ زیبا سے ہٹائی توسن نے دیکھا ایک پریزاد خوشخو پری رو
غنچہ دہن چشم جادو خال ہندو کبک رفتار شیرین گفتار ماہ پیشانی حسن مین لاثانی سینے جیسے دو برج
نور کے یا گنبد بلور کے یا حباب دریائے حسن کہون درج معجون مہی سے مثال دون یا انار باغ
رضوان کہون توسن کو پسینا آگیا کہا صاحب بیٹھو کیا پیغام لائی ہو ملکۂ عالم نے کیا فرمایا ہے نازنین
نے سر جھکا کر کہا جسوقت سے خبر پہونچی کہ تمنے طبل جنگی بجوایا اسوقت سے نعمان و نیرنگ کہتی
رہی ہین کہ ہم توسن سحر بند سے نہین لڑسکتے ہم جاکر توسن سے ملے جاتے ہین جب وہ دونون
اٹھکر چلی گئین تب ملکہ نے فرمایا کہ مین آخر کسے بھیجون یا خود دوڑی جاؤن کیونکر یہ مہم سر ہو مین نے
عرض کی لونڈی جائیگی میان جو آئی یہ معرکہ دیکھا یہ بھی ملکہ حیرت نے کہا تھا کہ توسن کی بہت
گفتگو کرنا مین نے میان آکر آپ دیکھی ساری جمشیدان میان کو سلامت رکھین کہ آپ تک
پہونچا یا اگر آپ ارشاد فرمائین تو ملکہ حیرت کو بلا لاؤن توسن نے کہا اگر ملکۂ عالم مجھکو سرفراز کرین
مین بہت لطف سے ملاقات کراونگا ملکہ کی بات مین فرق نہ آنے پائیگا شہنشاہ کمغرور سرکو
میان بلاؤن بہ اعزاز و اکرام ملکہ کو لیجائین کنیز نے کہا بہت خوب اب آبرو ہماری ملکہ کی آپکے
ہاتھ ہے توسن کہتا ہے صاحب نہ گھبراؤ برق سے اشارہ کیا اس کنیز کو میرے واسطے راضی کرو
جو کہے وہی دونگا برق نے کچھ کان مین کنیز کے کہا توسن نے دیکھا کہ کنیز نے منہ پھلا لیا کہا واہ
صاحب مین ملکہ کے پیغام کو آئی ہون کہ اپنا پیغام لائی ہون میان توسن صاحب کچھ دیوانے ہین
ایسا خیال نہ کرین توسن نے کہا مین وزیر شہنشاہ بنگالہ ہون میرے نام حکم ہے کہ عمرو کو گرفتار
کرکے طرف شہر بنگالہ کے روانہ کرو اسم اعظم حمزہ کا بند ہو ملکہ حیرت کے واسطے بھی ایسا ہی
حکم تھا شکر ہے خداوند جوگی جیپال کا کہ یہ مقدمہ آسان ہوا تمکو خاتون محل قرار دونگا اس نازنین
نے اترا کر سر جھکا لیا کچھ اشارہ کیا اسی اشارے مین توسن مر گیا مراد اس اشارے سے
یہ تھی کہ اس ساحر کے سامنے مجھسے بات نکرو تخلیے مین چلو جو کہوگے اسکا جواب دونگی توسن
اٹھا برق سے کہا تم بیٹھو مین اس سے دو باتین کرلون برق نے کہا بہت خوب اب چالاک
توسن کے ساتھ تنہائی کے حجرے مین آیا چادر اتار کر پھینکدی توسن نے دیکھا آب روان کا
دوپٹہ کاندھے پر ڈھلکا ہوا کرتی چست ارادہ درست مسکرا کر کہا کیون صاحب کیا کہتے تھے
انکو بیان کرو توسن نے کہا مین تابعدار ہون دل بیقرار ہے عجب عالم ہے دل پہ ہجوم غم و الم ہے

اسوقت دل کی یہ کیفیت ہی کیا بیان کرون دل نہین مانتا جب سے روے زیبا دیکھا ہی دل مثل سیماب تڑپ رہا ہے

نظم

هوگیا ہی تیری فرقت مین جہان ایسا سیاہ
چین مین گویا کہ ترا ہو نظر آیا مجھے
رات بھر زعم مین اپنے لیکر یار سے سویا
ساغر اپنی عمر کا ملو نظر آیا مجھے
شمع ہو فانوس مین یا جو مین عکس شاخ گل
ہر نہ اکدن بھی بہ رنگ بو نظر آیا مجھے
جسکو سمجھا تھا سویدا ہی وہ خال عنبرین
یار کا آئینہ زانو نظر آیا مجھے
بعد مرگ ایسا ترے غم کا ہی خیال
اُس پہ ریکا کاسہ زانو نظر آیا مجھے
سب طرف سے دیدہ باطن کو جب یکسو کیا
وہ صنم طفل مین چار ابرو نظر آیا مجھے

کم ہوا مین جیسے تیر ابرو نظر آیا مجھے
ماہ نو بھی صورت ابرو نظر آیا مجھے
جب رخ میلا چوٹی مین مو باف ڈالا یار نے
دن ہوا تو تکیہ پہلو نظر آیا مجھے
رشک قد یار سے جو سرو گلشن مین چلا
آستین سے یار بازو نظر آیا مجھے
نشے کے دور وہ چشم یار کے یاد آگئے
جا دل پہلو مین وہ مہ رو نظر آیا مجھے
فکر مین سوجھے یہ مضمون ہے روا اشک کے
جام کوثر بھی جو دیکھا مو نظر آیا مجھے
یہ تصور ہی کیا جبدم گریبان تار تار
جسکی خواہش تھی وہی ہر سو نظر آیا مجھے
شاید اُنکلے وہ خوش قد اشک گلشن نخل

آنکھ جب نرگس کی دیکھا تو نظر آیا مجھے
حلقہ گیسو سے آنکھ اُسکی نظر آئی سیاہ
سنبلستان مین گل خوشبو نظر آیا مجھے
کس ادا سے آپ نے خالی کیا جام
بیضہ قمری وہین کوکو نظر آیا مجھے
گو اُسی گل سے گلستان جہان ہی بو ہی
دام مین جسدم کوئی آہو نظر آیا مجھے
میری خود بینی کجا مجمع عشاق ہی
آتشی آئینہ زانو نظر آیا مجھے
ساغر مے کی رہی اب کسکو حاجت ساقیا
ہاتھ مین محبوب کا گیسو نظر آیا مجھے
عکس ہو شیشہ جو دونون ابرو کا پڑا
سرو باغ اکثر ترا ہے جو نظر آیا مجھے

نازنین یہ اشعار سنکر کہنے لگی کہا صاحب تمکو تو دیوان کے دیوان یاد ہین مین نہین سمجھی کہ اشعار سے مراد کیا ہی یہ باتین میری عقل مین نہین آتین توسن قدمون پر گر پڑا کہا اے جان جہان جسوقت سے تمکو دیکھا ہی دل قابو مین نہین چاہتا ہون مجھکو قبول کرو نازنین نے کہا میرا حال بھی معلوم ہی کہ مین کون ہون تم وزیر شہنشاہ ہو مین کنیز ملکہ حیرت کی ہون میرے تمہارے کیا نسبت کیونکر بنیگی جب تمکو خیال آئیگا کہ مین وزیر اعظم ہون یہ ملکہ حیرت کی کنیز تمکو غرور ہوگا علاوہ ازین ملکہ عالم کا مقدمہ ہو جائے اُنسے کہکر مجھکو مانگ بھیجیے گا باقی مین سب طرح پر حاضر ہون مین چوری سے آیا کرونگی یہ سنتے ہی توسن خوش ہو گیا کہا بہتر یہ کہکر گلابی کھینچی کہا لو جان جہان آرام دل مشتاقان شراب پیو چالاک نے گلابی کو کھینچا کھائی سے پڑیا بیہوشی کی ملائی بیبان برق پردے کے پاس سے دیکھ رہا ہی چالاک نے کہا صاحب پہلے تم پیو دوپٹہ سینے سے کھسکا دیا شکم صاف و شفاف تختہ الماس سینے پہ اُبھار بقول مصنف فرد نار پستان کی کیا لکھون تعریف ✦ یہ تو میوہ ہی باغ رضوان کا ✦ توسن اور زیادہ بیقرار ہو گیا کبھی روے زیبا کو دیکھتا ہی کبھی شکم صاف و شفاف پر نگاہ پڑتی ہی نہایت بدحواس ہی چالاک نے ناز و کرشمے کی باتین کہین توسن نے چاہا جام پیون زمین سے دھوان نکلا اور آواز آئی خبردار شراب ہاتھ سے گر پڑی جام ٹکڑے ٹکڑے ہوا توسن نے کہا ارے تو کون چالاک بیچ کر جا پڑا برق نے پردہ اُٹھا کر دیکھا توسن نے اپنے کو بچایا زمین پہ ایک دو تھپڑ مارا چالاک لڑکھڑا کے گرا توسن نے چاہا سر کاٹ لون برق نے دیکھا غضب ہوا خلیفہ صاحب قتل ہوتے ہین اور چالاک کی بیقراری جب ارادہ اُٹھنے کا کیا زمین پر گرا زمین پاؤن نہین چھوڑتی توسن سحر بند

تیغہ کھینچے ہوئے جاتا ہی برق نے سر سے گوپھن کھولا سنگ گران کلۂ گوپھن مین دبا چرخ دیکر آواز دی او ملعون خبردار کیا کرتا ہی سناٹا جو ہوا توسن ادھر ملتفت ہوا پیشانی پر پتھر پڑا کہ سر توسن کے ہزار ٹکڑے ہو گئے چالاک کے پاؤن زمین نے چھوڑ دیئے آندھی سیاہ اٹھی آوازین مہیب آئے ٹکین ستارۂ سحری چمک چکا تھا جسوقت یہ ہنگامہ ہوا مغرور سوکر اٹھا ہی آنکھین ملتا ہوا باہر آیا ساحرون سے پوچھ رہا ہی کہ یارو کچھ معلوم ہوا توسن نے کیا کیا مین بہت پریشان ہون لیکا یک کان مین آواز آئی کہ کشتی مرا نام من توسن سحر بند بود مغرور نے گھبرا کر کہا یارو یہ کیسی آواز آئی ساحر دوڑے کہ جا کر خبر لائین برق و چالاک تو مارپیٹ کر نکلگئے اژدہے پانی ہو کر بہ گئے آگ بجھ گئی ساحران توسن دوڑے اندر اگر دیکھا لاشہ توسن کا پڑا ہی سب نے سر پیٹ لیا ناچار و مجبور لاشہ اٹھایا مگر خواجہ رات بھر گرد اس بارگاہ کے پھرے کسی صورت سے رسائی نہوئی کہ دیکھا ساحر لاشہ توسن کا لیے ہوئے جاتے ہین خواجہ نے بصورت مبدل بڑھکر ساحرون سے پوچھا تمھارے آقا کیونکر مارے گئے ساحرون نے کہا حضور ہم نہین جانتے اتنا آگاہ ہوئے کہ ایک نامہ دار آیا تھا پھر کوئی عورت منھ لپیٹے ہوئے آئی اب صبح کو یہ افتاد پڑی خواجہ سمجھ گئے برق و چالاک نے ملکر اسکو مار ا چلکر دیکھین اب مغرور کیا کرتا ہی ان سبھون کے ساتھ روتے پیٹتے چلے یہان مغرور دربار گاہ پر کرسی بچھاکے بیٹھا ہی سب مصاحب اسکے آگئے کہ رہا ہی یارو یہ کیا بات ہی عیاری ہی کہ کرامات ہی توسن سحر بند پرانا ساحر تھا جا بجا لڑا کا لور و دیس والون سے معرکہ پڑا اسنے کیونکر دھوکا کھایا مین بہت حیران ہون مصاحب کہ رہے ہین کہ حضور ہمارے ذہن مین نہین آتا منیدرا توون کی جا بائی رہی آب و دانہ ترک ہوا اپنے سائے کو عیار جانتے ہین یہ ذکر تھا کہ رونے پیٹنے کی صدا بلند ہوئی دیکھا لاشہ توسن کا ساحر لیکر آئے مغرور کو بہت ملال ہوا کہا یارو جو ساحر قصد کرتا ہی عیارون کے ہاتھ سے مارا جاتا ہی زندہ پلٹکر نہین آتا ہی اب مین کسی کو حکم نہین دیتا کل اگر میدان کارزار مین لاشون کے انبار نہ کر دیے تو اپنا نام نہ پایا یہ کہکر حکم دیا کہ لاشہ توسن کا جلاؤ ارتھی بنا کر ساحر لیگئے مغرور بقہر و غضب تمام تخت پر آکر بیٹھا سب رفقا حاضر ہین مغرور غصہ کر رہا ہی کہ آسمان پر کچھ لکے پارے ابر آئے ابر کو دیکھکر مغرور تڑپ گیا بے اختیار پکار اٹھا نظم

۱۸۸

ابر مژگان ہے جدائی مین گھٹا برسات کی	اپنی ٹھنڈی سانس گویا ہی ہوا برسات کی
قبل بارش روتے روتے کور ہو جاؤن کہین	ہجر مین صورت نہ دیکھون ای خدا برسات کی
اہل مجلس کہتے ہین رونا یہ مجھکو دیکھکر	خانہ ویرانی کو کیا کم تھی بلا برسات کی
رعد قلقل موج ہے بجلی کف مے ہے سحاب	میکشون کو کب ہے حاجت ساقیا برسات کی
باغ و مے ابر و غنا مہتاب و نہر و وصل دوست	ایک دل ہے اور حسرت ہے بلا برسات کی
تیرے آگے ابر مین منہ چھپالے آفتاب	ای پری کیا رنگ دیتی ہے ہوا برسات کی

ان اشعار کو پڑھکر خوب رویا وزرا سمجھانے لگے مغرور نے کہا یارو تم کیا جانو جو کچھ میرے دل پر گذرتی ہی جی چاہتا ہی گریبان چاک کرون خاک منہ پر ملون طرف صحرا کے جاؤن وزرا نے عرض کی حضور زمانہ ہجر کا کٹجائیگا ملکہ حیرت کو سنتے ہین کہ حضور کا اکثر ذکر کرتی ہی معشوق بھی

اپنی آبرو پر مرتی ہی حضور ایسا اوج انکو کہان ملیگا انکو بڑا ناز ہی کہ افراسیاب وحید عصر تھا آپکے
سامنے اُسکے سحر کی کیا حقیقت ہی حضور جب سحر کرتے ہین تو تھراتی ہو آسمان سے الامان کی
آواز آتی ہی خواجہ عمرو بصورت مبدل دربار مین کھڑے ہوئے یہ سب باتین سن رہے
ہین مغرور کے منھ سے یہ بھی نکلا کہ یارو مہنگ سحر نگاہ کا گرفتار ہونا مجھپر بڑا شاق ہوا
وہ ہوتا اتبک حمزہ کو پکڑ لاتا مغرور نے جھلا کر کہا طبل جنگی بجے خواجہ تو یہ بات دیکھکر بیٹھے سرکار
نے صاحبقران کو خبر دی کہ مغرور نے طبل جنگی بجوایا حیرت کو بھی خبر مل گئی تھی کہ توسن کو
جاکر چالاک نے مارا تھا یقین کررہی ہین کہتی ہین کیا عیار جانباز ہی کیا جا پہونچتا ہی کیا اندر
اپنا کام کیا کہ ہرکارے نے خبر دی مغرور نے طبل جنگی بجوایا ہی کل خود میدان مین نکلیگا ملکہ
حیرت نے حکم دیا یہان بھی طبل جنگی بجا مگر بعد جانے عمرو کے مغرور نے کہا یارو تم مین کوئی
ایسا ہی کہ میرے عیار کو چھڑا لائے مہنگ سحر نگاہ رہا ہو تو حمزہ کو پکڑ لائے ایکدن مین لڑائی
کا خاتمہ ہی سفاک جادو مصاحبان مغرور سے ہو اپنے مقام سے اُٹھا کہا اے شہنشاہ غلام
جاکر ہار لیگا مغرور نے کہا کیا تدبیر کروگے کہا حضور قریب قید خانے کے جاکر نگہبانون پر
سحر کرون جب وہ بیہوش ہو جائین قید خانے سے نکالکر لے آؤن یہ کتنی بڑی بات ہی مغرور نے
کہا اے سفاک اگر یہ تو نے کام کیا دولت دنیا سے نہال کردونگا دامن مدعا زر و جواہر سے
بھر دونگا سفاک یہ سنکر چلا جب دو پہر رات گذر چلی پر پرواز پیدا کرکے لشکر صاحبقران مین آیا
چہار جانب دیکھنے لگا پھرتے پھرتے اُس مقام پر آیا کہ جہان مہنگ سحر نگاہ قید ہی کچھ سوئے
کچھ بیدار ہے کچھ عیار رہے نگہبانی دروازے پر حاضر ہین پہادون نے رات کے جاگنے کے
لیے ایک گھڑا اوندھا کے رکھا اسپر چراغ رکھدیا سو لہی کھیل رہے ہین کوئی پکارتا ہی چہ آئے
ایک کہتا ہی گیارہ ہین یہ داؤن ستات کا ہی کوئی کہتا ہی آٹھ آئے ایک پہر نا کھلاڑی کہ رہا ہی
یارو رنگ کھیل رہی ہی جی چاہتا ہی جان تک بدون یارو اگر دو مرتبہ رنگ کھلوائے سلطنت کو
جیت لین ہم کہین ٹنگنے والے ہین جو ہمارے ساتھ برائی کرتا ہی گھر کا مال واسباب ہار چکے
بازار کے قرضدار ہین جان بازی بدتے ہین ہمسے کوئی کیا کھیل سکتا ہی سفاک ملعون نے
بشکل عقاب ایک شاخ نخل پر بیٹھکر سحر کرنا شروع کیا ایک گھڑی بھر کے عرصے مین جو جہان پر
بیٹھا تھا سو گیا کوئی کہین لیٹ گیا کسی نے ہاتھ سر کے نیچے رکھا اسی مقام پر سو گیا ایک تھوڑی
ہی عرصے مین سب غافل ہوئے سفاک نخل سے اترا بلا تکلف اندر قید خانے کے گیا دیکھا
مہنگ سحر نگاہ کی زبان مین سوزن مسلسل مطوق آہ آہ کررہا ہی سفاک نے کہا اے
مہنگ مین آپہونچا خاص تمھارے لینے کو آیا ہون بادشاہ کو تمھارے قید ہونے کا بڑا قلق ہی
عشق نے انکو مبہوت کیا ہی تمھارا ذکر جب آتا ہی تو فرماتے ہین کہ ہمارا شاطر قید ہوگیا افسوس کہ
اتبک ہمسے کچھ نہوا جب مین نے عرض کی کہ مین رہا کرلاؤن بادشاہ خوش ہوگئے سفاک نے
زبان سے مہنگ کی سوزن نکالا مہنگ نے اسم سحر پڑھا کہ قید آہن ٹوٹ کر گر پڑی اب مہنگ
و سفاک ہاتھ پکڑے ہوئے باہر نکلے باتین کرتے ہوئے چلے لشکر مین جہان طلایہ وغیرہ

دیکھا تو آگے نکلنے سفاک کہتا ہی کیون ہٹتے ہو مین ابھی سحر کرونگا سب دیوانے ہو جاینگے بلکہ
ہمکو اور تمکو تا بہ لشکر پہونچادین مہنگ کہتا ہی بھائی مین ڈرتا ہون کہ کہین ساربان زادہ نہ ہمکو اور تمکو
دیکھے تو قیامت برپا کریگا کسی نہ کسی فطرت سے ہمکو پکڑ لیگا ای سفاک ایسا طرار فرار عیار ہماری
نگاہ سے نہین گذرا کس فطرت سے مجھکو گرفتار کیا میرا کچھ زور نہ چلا آخر گرفتار ہو گیا یہ باتین کرتے ہوے
لشکر سے نکلے اب تو میدان پکڑا شب ماہ ہو ذرے صحرا کے چمکتے ہین ماہ تابان سے آنکھ ملاتے
ہین صحرا مین سناٹا کیفیت بہار دیکھتے ہوے ایک نخل کے سایے مین آکر ٹھہرے یہی آپسمین باتین
کر رہے ہین کہ ای سفاک تمنے بڑا کام کیا سفاک کہتا ہو ای مہنگ تم ہمارے ہی خیمے مین
رہنا عمرو وہانتک نہ پہونچیگا ہین پہلے امیر وعمرو کو گرفتار کرونگا قضارے کار خواجہ عمرو فکر مین
سفاک کی لشکر کفار مین آئے بشکل خدمتگار بارگاہ مغرور مین پہونچے دیکھا مغرور تخت پر بیٹھا
ہی ٹھنڈی سانسین بھر رہا ہی کہتا ہی آج ہمارا عیار رہا ہو گے آئیگا سردار جو پوچھتے ہین کہ ای
شہریار کون سی صورت رہائی مہنگ کی ہی مغرور نے کہدیا ہمارا سردار نامی سفاک جادو
ہملے رہائی مہنگ گیا مغرور نے کہا یارو ہمارے عیش و راحت مین خلل آگیا کئی دن ہوے
آب و دانہ بھی چھوٹا تو یہ کیفیت ہی نظم

آج کیا انداز بسمل اضطراب دل مین ہی — قبضۂ شمشیر شاید پنجۂ قاتل مین ہی
کیا اثر ہی ای پری رو تیرے گل رخسار کا — سب تلون مین ہی پر عطر اسکے تل مین ہی
تجھسے کیا نسبت بھلا شیرین کو ای شیرین ادا — تو دلون مین ہی منقش نقش شیرین سل مین ہی
کیا فقط طالع بشر کے عشق کر دیتا ہی پست — چرخ سے مسکن فرشتون کا چہ بابل مین ہی
فصل گل کا دیتی ہی مژدہ صبا واقف نہین — کیا برنگ غنچۂ لالہ ہمارے دل مین ہی
کم نہین دریا سے نظرون مین ہمارا سیل اشک — اپنے دامن مین بھی ہی جو دامن ساحل مین ہی
کی ہی یاران عدم کو حال دل کی اطلاع — نامہ اپنا شاہ بال طائر بسمل مین ہے
خیر جاری ختم ہی آخر میکشو خمار پر — موجزن دریاے محو ہر کشتی ساحل مین ہی
ای پری تونے تو لیلی کو بھی مجنون کر دیا — نغمۂ ساز جرس اب پردہ محمل مین ہی
کچھ ہی تجھمین ای پریرو کچھ ہی مجھ دیوانے مین — پان بھی ہی صنع ازل سے جو مہ کامل مین ہی
ہو چکا آخر سفر جب آپ سے باہر ہوے — وصل اس جان جہان کا پہلی ہی منزل مین ہی
کوئی جز معشوق عاشق کے تصور مین نہین — ہو اگر مجنون تو پھر لیلی ہی ہر محمل مین ہی
خال جانان کے تصور مین غضب رقبا نہین — جا بسے سودا کیا سمندر چشم تر کے تل مین ہی
تل کے بدلے میری آنکھون مین ہی خال ہوئے — آپ کی چشم سیہ جا بسے سویدا دل مین ہی

ان اشعار عاشقانہ کو پڑھکر مغرور اور زیادہ غمگین ہوا رفقا سمجھاتے ہین مغرور کچھ جواب نہین دیتا
بڑا خیال تو اپنے ملک کا ہی جو مین ساحر کو چھوڑ کر آیا ہون ایسا نہو کوئی حریف چڑھ آئے کون اسکو
جواب دیگا ناظم ہمارا قوت سحر نہین رکھتا ہی مصاحب عرض کر رہے ہین اس اطراف والے آپکے
نام سے ڈرتے ہین کوئی نہ قصد کریگا مغرور نے مصاحبون کو اشارہ کیا ذرا دریافت تو کرو کہ مہنگ

سفاک جادو ابھی تک کیون نہین آیا وزیر بار بار نکلتے ایک ایک سے پوچھتے ہین کچھ حال نہین کھلتا
یہان سفاک وہنگ سارے مین تحمل کے کھڑے تھے خواجہ وہان سے پلٹے یہ بھی سن لیا کہ
سفاک براے رہائی ہنگ گیا ہی یہی خیال کرتے ہوے صحرا مین پہونچے دور سے عمرو نے دیکھا
دو شخص ایک مقام پر کھڑے ہوے باتین کر رہے ہین خواجہ نخلستان کی آڑ لیکر ہوے ہنگ اتنے
قریب پہونچے کہ انکی باتون کی آواز کان مین آرہی سفاک نے جو یہ کام کیا یہی دمبدم کہتا ہی
کہ اگر ہم نہ پہونچتے تم قید خانے مین تڑپ تڑپ کے مرجاتے ہنگ کہتا ہی حقیقت مین بھائی تمنے
بڑا کام کیا مین شاہ کے سامنے تمھاری تعریف کرونگا بہت کچھ انعام واکرام ملیگا سفاک بہت خوش
ہی کہ ہنگ مجھسے دبا خواجہ یہ حال دیکھکر پلٹے اب کیا منھ لیکر لشکر مین جائین یہ سوچکر ایک جانب چلے
یہ تو خوب جانتے ہین کہ اگر یون مقابلہ کرونگا وہ سحر کرکے پکڑ لینگے خواجہ دل سے یہ باتین کرتے
ہوے ایک جانب چلے گئے ہنگ وسفاک چل نکلے تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ دیکھا ایک نازنین
حور پیکر قمر منظر چہرہ خورشید خاور جنگل مین دیوانہ وار وحشی مثال دوڑتی پھرتی ہی کبھی کسی درخت پر چڑھ جاتی
ہی اوسپر سے کودی ریت کا میدان ہی پھر لوٹ پوٹ کر اٹھی آہ کرتی ہی ڈر معلوم ہوتا ہی کہ صحرانہ چلنے لگے
سفاک وہنگ دونون صورت زیبا دیکھکر حیران ہو گئے قلب کانپ رہے ہین سفاک نے ہنگ
آگے بڑھے سفاک نے کہا اے ہنگ مین نے تمپر وہ احسان کیا کہ مجھسے کبھی گردن تابی نہ کرو مطلب
یہ ہی کہ اس نازنین کو ہم لینگے ہنگ نے کہا تم بڑے شعلہ مزاج ہو سو مرتبہ یہی ذکر کر چکے اب مجھکو نا گوار
ہوتا ہی ہم تم دونون ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہین اے سفاک یہ کبھی نہوگا اس نازنین کو مین لونگا
وہ نازنین دونون سے آنکھ ملاتی ہی گنگناتی یہ اشعار درد آمیز گا رہی ہے

نظم

سر کشم بیقرارم پاے درداماں نگہدارد	عنان خویش را گر گوہر غلطاں نگہدارد
ہمہ در رشک آں بیمار میمیرم کہ از غیرت	تپ شوق تر از استخوان تنہا نگہدارد
ز دولت راحتی دارم کہ در گفتن نمی آید	خدا این درد را از آفت درماں نگہدارد
چسانم ابر شد با من لطف در شکبار یا	اگر عشق آبروے دیدۂ گریاں نگہدارد
الہی آتش افتد در نقابش تا بکے بینم	چراغ رنگ او را در تہ داماں نگہدارد
سیاہی کردہ باشد کو غنیم خط کہ چشم او	سواد ناز را با لشکر مژگاں نگہدارد
بجانم دشمنی دارد گر آن شیطان نہی ہستت	گذشتم من ز جان واقف خدا با آن نگہدارد

اس دھن مین یہ اشعار پڑھے کہ ہنگ وسفاک بھی رونے لگے ہنگ نے کہا کہ اے سفاک
یہ کسی ملک کی شاہزادی ہی ستم رسیدہ ہو کر نکل آئی اب مین بڑھکر سحر کرون اسکو گرفتار کرون وہان ہم
علاج کر لینگے سفاک نے کہا اے ہنگ پھر تمنے وہی بات کہی خبردار اسطرف نہ دیکھو مین سحر کرکے
گرفتار کر لونگا علاج وغیرہ کا مجھے اختیار ہی ہنگ نے کہا بھائی تمھاری شامتین آئی ہین
یہ نہ سمجھنا کہ مین مصاحب شاہ ہون خوشی کرو تمھاری بھاوج ہوئی کسی اور خیال سے نگاہ
نہ ڈالو تم ساحر ہو مین ساحر بھی ہون اور عیار بھی ہون میرے ہاتھ سے جان بچانا دشوار ہوگی
تمکو قتل کرونگا یہ سننا تھا کہ سفاک جھلا گیا قصد کیا تھا کہ جھولی پہ ہاتھ ڈالون ہنگ نے کہا

اسے دیوانہ ہوا ہی جبتک سفاک اٹھا سے سحر لگا سے نہنگ نے حلقے کمند کے مارے گردن
مین سفاک کی پڑے چاہا تڑپ کے نکلون بھاگے نہنگ کب مہلت دیتا ہی اسنے جھٹکا مارا بیہوشی
بھی اڑادی سفاک بیہوش ہو کے گرا نہنگ جھلایا ہوا تھا خنجر سے اسکا سر کاٹ ڈالا اب طرف
نازنین کے پلٹا کہا ای جان جہان دیکھو تمھارے لیے مین نے اسکو مار ڈالا یقین ہی بادشاہ دستگیر
ہون خوشی خوشی میرے ساتھ چلو مین شہنشاہ بنگالہ کا مقرب ہون وہ مرتبہ دونگا کہ شاہزادیان
تمھارے رتبے پر رشک کرین نازنین قہقہہ مار کر ہنسی کہا او جھوٹے عاشق کیون دیوانہ ہوا ہی
مین آوارہ وحشت ادبار مصیبت مین گرفتار جنگل مین ماری ماری پھرتی ہون مجھسے اب گوشے مین
نہ بیٹھا جائیگا نہنگ نے ہاتھ باندھے کہا ای گل باغ وفا حسن وجمال مین یکتا چلتے ہی وہ علاج
تیرا کرون کہ سب وحشت دفع ہو جائے بڑے بڑے ملا سیانے ہمارے لشکر مین رہتے ہین میری
غرض سنکر دوڑ پڑینگے سب جانتے ہین کہ یہ مقرب شاہی ہی مین لشکر مسلمانان مین قید ہو گیا تھا
اس بیجا کو مین نے مار ڈالا کہ تجھے لگا وہ بد ڈالتا تھا مجھکو بہت ناگوار ہوا آخر مین نے اسے
قتل کیا نازنین نے منہ پیٹ لیا کہا ارے جلاد تجھے توڑنا چاہیے اپنے محسن جان بخش کا خیال
نہ کیا میرے ساتھ تو کیا وفا کریگا تیسرے دن نکالدیگا مین ماری ماری پھرونگی کہان بیٹھونگی
او میرے علاج کی کچھ ضرورت نہین مین بکار خود ہوشیار ہون تیری خدمتگزاری بدل وجان کرونگی
یہ کہکر نہنگ کے گلے مین ہاتھ ڈالدیے کہا نگوڑے تیری آنکھ مین خوبی ہی تیری زلفین دیکھکر سودا
سر کا اتر گیا مجھکو تو ہوش آگیا نہنگ بھول گیا نازنین نے کہا شاہراہ سے ہٹ چلو تنہائی مین
چلکر بیٹھین نہنگ کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا ہاتھ پکڑ لیا ایک زرنیخ مین آکر بیٹھے نازنین
رونے لگی کہا ای عاشق صادق مقام افسوس ہی ہمارے مکان پہ ہوتے یا تم بھی مقرب شاہ ہو
تمھارے مجمع مین یہ جلسہ ہوتا کنیزین ساقی بنکے ضرور حاضر ہوتے افسوس ہی کہ ایک گلابی شراب
کی بھی میسر نہین نہنگ نے کہا مین ابھی شراب لاتا ہون نازنین نے کہا تمھارا جانا تو مجھے شاق ہی
دل وصل کا مشتاق ہی نہنگ نے کہا مین بہت جلد حاضر ہونگا یہ کہکر بھاگا بنجارے مین آکر شراب
خریدی ایک دونے مین کباب لیے دوڑا ہوا آیا کہا ملکہ عالم مین گلابی شراب کی لایا ملکہ نے کہا
صاحب بیٹھ جاؤ نہنگ نے کہا مین اور تکاریان لے آؤن یہ کہکر نہنگ پھر بھاگا وہ
نازنین اسی صورت پر نخل کے سائے مین بیٹھی ہو قضا سے کار عقیل جادو اڑا ہوا آسمان پر
جاتا تھا اسکی نگاہ پڑی کہ ایک نازنین مہ جبین دریا سے جوانی مین غوطہ مارے ہوسے گلابی
شراب کی آگے رکھی ہی صورت زیبا دیکھکر مر گیا تڑپ کے گرا نیچے کمر مین دیکھے بھاگا نہنگ جو
بعد تھوڑی دیر کے آیا دیکھا گلابی اسی طرح رکھی ہی یہ حال دیکھکر رونے لگا کہ ہاے ملکہ معہ کنیزین
مغرور کو بھی بھولا گریبان چاک کیا خاک منہ پر ملی اسی جنگل مین دیوانہ وار دوڑتا پھرتا ہی کبھی رک گیا
کبھی پھر آگے بڑھا دل سے کہتا ہی ہاے نہنگ ایسی معشوقہ یون چھوٹی پھر جو دو کولے نے
ترقی کی گھبرایا ہوا اسی مقام پر آیا دیکھا گلابی رکھی ہی ایک طرف دو چار دانے ماش کے بھی پڑے
ہین سمجھ گیا کوئی جادوگر لے گیا تڑپنے لگا چیخین مار مار کر رونے لگا اس بیقراری مین یہ اشعار زبان پر جاری ہوئے نظم

طمع نہین مجھے ہرگز کہ سیم و زر ملجائے
مری نظر سے جو تیری کبھی نظر ملجائے
نکل چلا ہون کہ اُسکی کہین خبر ملجائے
بلا سے جان ہی نظر سے اگر نظر ملجائے
دل اپنا ہوا ابھی دریا جو وہ گہر ملجائے
یہ جی مین آتا ہی اس بحر مین ہون پھر غواص
ملے وہ مجھسے یہ امکان کیا کہ ہو نہ ملال
ہزارون چاک گریبان چاک دل تو دیے
مری طرح پھرے کبتک خراب دشت بدشت
جسیج تیغ جدائی ہون ہاتھ مین باندھون
ہم ایسے گم شدہ دشت بے نشانی ہین
مین راز دل کہین لکھتا کبھو اپنے نامے مین
دکھاؤن عشق کی دولت کلیم کا اعجاز
تصور اس گل تر کا یہ ہی کہ فرق نہو
مغنیوا ابھی پاؤن مین تیغ غمسے نجات
شب فراق مین ہو چاک پیرہن ایسا
جو بیٹھے دشت مین ناصح وہ صاحب عصمت

کسی طرح سے الٰہی وہ سیمبر ملجائے
تو جان جانسے دل دل سے سیمبر ملجائے
خدا کرے مجھے رستے مین نامہ بر ملجائے
اگر ہو لطف بڑا دل سے دل اگر ملجائے
دماغ پہونچے فلک پر جو وہ قمر ملجائے
کہ شاید اب کوئی مضمون کا گہر ملجائے
بہشت خاک مری خاک مین اگر ملجائے
فلک مجھے کوئی اب اُسکا چاک در ملجائے
کہین الٰہی مری آہ کو اثر ملجائے
مجھے کوئی کسی سرخاب کا جو پر ملجائے
کہ مغتنم ہی اگر یار کی شب ملجائے
یہ خوف ہی نہ رقیبون مین نامہ بر ملجائے
ابھی جو رنگ مین خوناب چشم تر ملجائے
اگر گلون مین مرا پارہ جگر ملجائے
تمھاری طرح جو دف کی مجھے سپر ملجائے
کہ تیرے چاک گریبان سے ای سحر ملجائے
برائے پردہ شجر سے نہ کیون شجر ملجائے

بلک رہا ہی حیران ہی کہ کہان جاؤن کدھر تلاش کرون میرے گوہر بے بہا کو کون لے گیا اس پریشانی مین دوڑتا پھرتا ہی قضائے کار کہین سے پھرتے پھراتے میان برق آتے تھے دور سے دیکھا شہنگ سحر نگاہ عیار جنگل مین مارا مارا پھرتا ہی یہ خبر تو لشکر صاحبقران کی سن چکے تھے کہ شہنگ کو بھی ساحر چھڑا کر لیگیا تھا تردد ہوا تھا بلکہ اسی فکر مین نکلا تھا کہ دریافت کرے شہنگ سحر نگاہ کو کون چھڑا کر لیگیا اسی فکر مین پھرتا ہوا صحرا مین آگیا بہ نگاہ غور جو دیکھا ایک شخص دوڑتا پھرتا ہی اور حال بھی تباہ ہی بخوبی پہچانا شہنگ سحر نگاہ ہی جو چیخین کہتا ہی کہ ای برق یہ کیون اسقدر بیقرار ہی اسپر کیا سانحہ گذرا رنگ و روغن عیاری کا لگا کر ایک ساحر کی شکل بنا للکارتا ہوا قریب آیا ذرا ٹھہر جائیے آپ کو شہنشاہ نے یاد فرمایا ہی شہنگ نے دیکھا ہمارے لشکر کا کوئی ساحر ہی برق نے با ادب سلام بھی کیا کہا ای شاطر شہنشاہ اس شعر کا مضمون ہمارے لشکر مین ہی

فرو ریزے چنین شہریاری چنان * جہان چون نہ گیرد قرارے جہان *

شہنگ نے کہا ای بھائی کیا کرون اس مصیبت مین مبتلا ہون کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا اگر کہون تو یہ مثل ٹھیک آتی نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ مجھپر تو غم و الم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہاے کیا کہون ای برادر سفاک جادو مجھکو ہار کے لایا عمرو کے عیارون کے چونا لگایا ہم اور وہ ساتھ آتے تھے میان جنگل مین پہونچے ایک نازنین حسن مین لاثانی لیکن ظاہر مین دیوانی مین دیکھتے ہی اُسپر عاشق ہوا میان

سفاک بول اُٹھے اس نازنین کو مین لونگا مجھکو قید سے چھڑا کر لائے تھے بڑا غرور تھا مین نے سمجھایا بھی کہ بھائی تم فقط جادوگر ہو ہم ساحر بھی ہین عیار بھی ہین اُنہوں نے جھولی پر ہاتھ ڈالا تھا کہ سحر کرون مین نے حلقہ ہاے کمند مار کے خنجر مار دیا جب اس نازنین کے پاس پہونچا وہ خود مجھپر عاشق ہو گئی گوشے مین لیجا کر بٹھایا اُس نازنین کے منھ سے بحسرت نکلا کہ افسوس شراب نہین مین بیقرار ہوکر دوڑ گیا شراب و کباب لایا پھر مجھکو خیال آیا کہ اُس نازنین نے بحسرت ترکاری کو کہا ہین ترکاری لینے کو گیا پھر وہان سے جو پلٹکر آیا نازنین کو نہ پایا نہین معلوم کون جلا دل لگا ہوا تھا کہ اُس نازنین کو اُٹھا لیگیا اب مین انتہا کا بیقرار ہون میری عجب کیفیت ہے قطعہ

کیا اثر میری سیہ بختی نے آگے نور کا — ماہ ہو اک خال رخسارہ شب دیجور کا
مرگیا ہوں دیکھکر جلوہ رخ پر نور کا — میری لوح قبر کو دینا ہے تختہ طور کا
پاس ہوں یاروں کے جبتک مجھکو لگنے تیغ عشق — خبر دیتا ہے نظر انسان کو انسان دور کا
اُس پری کے چہرے کو تشبیہ کس سے دیجئے — جسکا ہر نقش قدم دکھلائے نقشہ حور کا
ترک لذت کر دلا پہونچے نہ تا تجھکو گزند — نوش تو سمجھے ہے پہلے نیش ہے زنبور کا
شب جو دھیان اُس ماہ کا آیا دم فکر سخن — صبح تک مضمون نہ ہاتھ آیا شب دیجور کا
مجھسے اول خانۂ زندان مین تھا مجنون تو کیا — ہر محل مین پہلے ہوتا ہے گذر مزدور کا
ہجر مین ساغر سے آئی مجھکو ساقی بوے خون — بادہ کھنچوایا ہے شاید زخم کے انگور کا
دل ہمارا اسقدر سوزش طلب پروانہ ہے — شمع سے بھاگے جو سمجھے میل ہو کافور کا
تیرہ بختی موذیون پر کرتی ہے نازل بلا — شہد لٹتا ہے شب تاریک مین زنبور کا
ہے بجا نزدیک والے مجھسے گر واقف نہین — میرے شہرے نے کیا ہے اب ارادہ دور کا
دعوی باطل سے ہو جاتے ہین اکثر نامور — شہرہ کیا بانگ انا الحق نے کیا منصور کا
مین ترا عاشق ہون اے عیسی نفس ہے چارہ گر — گور لیتی ہے بغل مین لاشہ مہجور کا
اسقدر مشرب مین وسعت رکھتے ہین ہم مے پرست — اسکے گلشن مین فلک اک خوشہ ہے انگور کا
ہین جو صاحب درد اسے دور ہو سامان عیش — بادہ کھنچتا ہے کسی نے زخم کے انگور کا
میرے سینے پر تو کی سرد مہر لگا ہے داغ — مشک سے بہتر ہے پھاہا مرہم کافور کا
کوے قاتل مین پہونچکر سر ہوا مجھکو وبال — بوجھ اُترے جگہ وہم چڑھگیا مزدور کا
کب ہماری فکر سے ہوتا ہے سودا کا جواب — ہان تتبع کرتے ہین تا سعی ہم اُس مغفور کا

اسطرح رو رو کے نہنگ سحر نگاہ نے یہ اشعار پڑھے کہ برق تڑپ گیا کہا میان نہنگ صبر کرو آخر معشوقہ ملیگی کہان جائیگی ہم بھی تلاش کرینگے یہ کہکر نہنگ کے ساتھ برق بھی باتین کرتا ہوا چلا مگر راہ مین یہ پوچھتا ہوا کہ یہ آپ کو کیونکر ثابت ہوا کہ جادوگر لیگیا نہنگ نے کہا جہان وہ نازنین بیٹھی تھی وہان چند دانے ماش کے ملے ثابت ہوا کہ سحر کر کے ساحر اُٹھا لیگیا برق نے باتین کرتے کرتے کہا وہ سامنے دیکھو ایک عورت دوڑی ہوئی جاتی ہے ساحر بھی اُسکے ساتھ ہے نہنگ پلٹا برق نے حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈالدیے نہنگ نے چاہا کہ

تڑپکر نکلوں برق نے جاب بیہوشی مارا پشتارہ باندھا لیکر بھاگا میاں ابوالفتح وغیرہ کنارے پر
لشکر کے حیران و پریشان پھر رہے ہین برق کو جو دیکھا کہ پشتارہ بدوش آتا ہے سب دوڑے
گتے ہوئے میاں برق کیا لائے برق نے کہا میاں نہنگ لاڈلے کو لایا مگر ابوالفتح طریقے سے
معلوم ہوا کہ استاد نے ہمارے زن سودائی بنکر ان ساحرون کا سامنا کیا سفاک کو تو اسی نے ہاتھ سے
قتل کرایا اب اسکی فکر مین تھے اسی سے شراب منگائی نازنین تو بے ہوئے تھے کسی ساحرہ کا گندہ ہوا
وہ عاشق ہو کر لے بھاگا ابوالفتح نے کہا اسکی موت کا حیلہ ہے ہمارے ماموجان جاتے ہی قتل کرینگے
برق نے کہا تلاش کرنا واجب و لازم ہے مین ضرور جاؤنگا نہنگ کو لا کر اسی قید خانے مین قید کیا
نگہبان مقرر ہوئے صاحبقران نے جو سنا کہ نہنگ پھر پکڑا آیا لا کر قید خانے مین قید کیا فرمایا کہ
ذرا برق کو میان بلا لو برق خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا امیر نے پوچھا نہنگ کو کہان
پایا برق نے سب کیفیت بیان کی اور عمرو کا بھی ذکر کیا اور کہا اب ہم انکی تلاش مین جاتے ہین
امیر نے فرمایا کہ اگر کوئی افتاد پڑے تو خبر کرنا مین خود اپنے یار وفادار کے واسطے جاؤنگا حقیقت
مین جو طریقہ تمنے بیان کیا صاف ثابت ہے کہ خواجہ عمرو تمھے جاتے ہی اسکی گردن لینگے کیا زندہ
چھوڑینگے برق آداب عرض کر کے پیچھے ہٹا بیرون بارگاہ آیا تلاش مین خواجہ کی چلا مگر اب خواجہ عمرو
کا حال عرض کیا جاتا ہے کہ عقیل جادو جو خواجہ کو اٹھا کے لیگیا ہے تخت پر اپنے ڈال لیا ہے صورت
زیبا دیکھکر بلبلا گیا آنکھون کے نیچے اندھیرا فوج غم و الم نے گھیرا سراپا کو دیکھتا ہے کہتا ہے کیا معشوق
پری چہرہ ملی ہے عنایت سامری و جمشید ہے ہمنے عیش کے بسر ہوگی یہ دل مین سوچتا ہوا اپنے
باغ مین آیا بارہ دری مین مسند بچھائی اسباب عیش و عشرت چن دیا چوگھڑے چنگیر عطر دان پان دان
گلابیان شراب کی مہیا کین اس نازنین کو ہوشیار نہین کیا دوسرے کمرے مین آکر اپنے کو آراستہ کرنے
لگا بھاری تاج سر پر رکھا قبائے مخمل کا رہنی مشروع کا پائجامہ پہنا خوشی مین سارا قرابہ عطر کا
سر پر اپنے انڈیل لیا دریائے عطر مین نہا کر نتہا ہوا باغ مین آیا جب یہ بارہ دری مین پہونچا مسند پر
آکر بیٹھا ایک طرف انیس جلیس غلامان ترکی وردی دست بستہ حاضر ہین عقیل نے اب اس
کو ہوشیار کیا آنکھ کھلتے ہی جھک کر سلام کیا آپ ہی کہا کیون صاحب سلام کا جواب بھی نہین ملتا
سامری و جمشید فرما گئے ہین ساحرون کے بڑے شریف ہین مگر کیون بھیا کہان بھاگ گئے
تھے ہین تو قزاقون نے گھیر لیا تھا تم تھوڑے کو بڑھا کر بھاگ گئے کیون بھیا ابا جان پر کیا گذری
امی جان کے تو کان نوچ لیے تھے انکے کان نہ ہوے کونے لگین ایک قزاق انکو بھی پکڑ کر لیگیا
مگر تم خوب بچے بڑی دور بھاگ کر نکلگئے تھے تمنے بڑا کمال کیا عقیل نے گھبرا کر کہا اے جان جہان و
اے آرام دل مشتاقان آپ نے مجھکو نہین پہچانا مین آپ کا بھائی نہین ہون نہایت بیقرار و مضطر
پروانہ شمع جمال ہوے اور فریفتہ ہون نازنین نے کہا مجھکو دھوکا نہ دو بھیا تم کیون مکرتے ہو
کیا بھائی نہین ایک ساتھ کھیلکر بڑے ہوئے ایک پیٹ مین پاؤن پھیلائے عقیل سمجھا کہ
مجھکو اپنا بھائی سمجھتی ہے کیا ہرج ہے کہا ہین مین غریب کا ہون نازنین نے اٹھکر چہرے کی بلائین
لین کہا بھیا موری مٹی کی نشانی ہو ماں باپ کہان پیدا ہو گئے جو پھر بھائی ملیگا عقیل بھی

بہن بہن کرنے لگا نازنین نے کہا بھیا ہم تم ایک ہی پلنگ پر سوینگے تنہائی مین پلنگ بچھاؤ شراب و
کباب منگاؤ جب ہم تمہارے ساتھ کوٹھے پر جاتے تھے امی جان خفا ہوتی تھین کہ بہن بھائی اوپر کیا
کرتے ہین اب تو وہ خفا ہونے والی مر گئین عقیل جادو خوشی خوشی دوڑ گیا کنیزون سے کہا
چھپر کھٹ آراستہ کرو کتے ہین اُدھر گئین عقیل گلابی شراب کی لایا لا کر رکھی کہا تم مین پیو نازنین نے جام
بھر کے کہا بھیا تمکو مشقت پڑیگی تم پہلے پیلو مین صاف صاف بات کہتی ہون عقیل نے کہا کیا عنایت
سامری و جمشید کہ اپنی بہن کے ہاتھ سے جام شراب پیون عمرو نگاہ سے نگاہ ملائے ہی عقیل جام
پی گیا پیتے ہی گھبرایا کہا ہمشیرہ صاحبہ میرا سر گھومتا ہے کوئی آسمان پر لیے جاتا ہے کہا بھیا اُٹھکر ٹہلو
شراب تو تند تھی اُسنے گرمی زیادہ کی عقیل گھبرا کے اُٹھا دو قدم چلا تھا کہ بیہوشی نے طمانچہ مارا
دھم سے گرا عمرو نے اپنے نام کا نعرہ کیا منم مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گزاری عمرو بن
امیہ ضمری یا تو بچہ نگارین تھا یا بچہ جلاد بنگیا خنجر کھینچکر جا پڑے جیسے ہی عقیل کا سر کٹا سنگباری و
برفباری ہونے لگی چمن جلنے لگی مکان گرنے جو جو چیزین متعلق سحر تھین وہ سب مٹین بعد عرصہ دراز
آواز آئی کشتی مرا نام من عقیل جادو بود اب جو روشنی ہوئی عمرو نے دیکھا سارا مکان اسباب سے
بھرا ہے عمرو کے منہ مین پانی بھر آیا سب چیز اُٹھانے لگے جس مکان مین گھسے جال الیاسی مار القش بوریا
تک نہ چھوڑا دوسرے مکان مین گھس گئے اُسکو لوٹا بارہ دری کے جھاڑ کنول تک اُتار لیے اب
بارہ دری سے باہر نکلے دیکھا اور بھی قصر سجے ہوئے ہین اُن مکانون کی طرف چلے کہ انکو بھی لوٹ لون
کہ ایک طرف سے آواز رونے کی آئی صدا بلند تھی کہ او ظالم تو نے چراغ ہمارے گھر کا بجھا دیا ہے
ساحر زبردست کو مٹایا یہ صداے ہیبت ناک سنکر عمرو نے چاہا بھاگون کہ گوشہ باغ سے ایک
اژدہا نکلا شعلہ آتشین چھوڑتا ہوا اُسپر ایک ساحرہ سیہ رو سوار چیخین مارتی ہوئی چلی آتی ہے ہاے بھیا
عقیل تمہین کسنے مار ڈالا مین تو بزور علم نجوم آگاہ ہوئی تھی کہ بھائی صاحب عمرو کو لائے ہین
جسکو نازنین سمجھتے ہین فوراً کوہ لاجورد سے چل نکلی راہ مین تھی کہ بیرون نے آواز دی میان
عقیل مارے گئے ہاے بھائی مجھے راہ مین دیر لگی عمرو نے قصد کیا کہ جست کرون پاؤن زمین
نے تھام لیے وہ ساحرہ قریب آئی اژدہے سے کود پڑی لاشہ عقیل پر گری خوب بین کرکے روئی
آخر لاشہ عقیل کا اُٹھا کر اژدہے پر ڈالا قریب عمرو کے آئی کہا او ساربان زادے تو تو اکیلا ہے یہ
کروڑون روپیہ کا اسباب کون لیگیا عمرو نے کہا حضور مین نے چھوا بھی نہین لالہ غدار جادو نے
کہاتے تھے بڑے ساحر زبردست نے دھوکا کیونکر کھایا عمرو نے کہا مین صاف صاف عرض کرون
مین عورت بنا ہوا جنگل مین بیٹھا تھا مجھے زبردستی اُٹھا لائے مجھسے اس بات کو کہتے تھے مین نے
ہاتھ باندھکر کہا کہ مین اس قابل نہین ہون تلوار کھینچکر اپنے ہاتھ سے اپنا گلا کاٹ ڈالا تب مین
سوچا کہ نکلجاؤن اے ملکۂ عالم مین سراسر بیخطا ہون جیسا ارشاد فرمائیے مین سامری و جمشید کو
سجدہ کرون لالہ غدار نے کہا او ساربان زادے شاہ بنگالہ جو عشق مین حیرت کے مبہوت ہین
مین بھی انکی خراجگزار ہون تجھکو انہین کے پاس پہونچاؤنگی خود تیری قید لیکر جاؤنگی وہ تجھکو قتل کرینگے
تیرے ملک کی تمام عالم مین دھوم ہے عظیم آباد کو مٹایا دمامہ ایسی ساحرہ کو مارا تجھکو کچھ خوف نہ آیا

اب اُن سب کے خون کا بدلہ لیا جائیگا یہ کہکر عمرو کا ہاتھ پکڑا اُٹھا کر عمرو کو اُسی اژدر پر ڈال لیا اژدہا
اُڑاتی ہوئی چلی عمرو منت کرتے جاتے ہین کبھی فرماتے ہین اے ملکہ عالم اگر آپ مجھکو نوکر رکھ لیجیے سب
ساحرون کو مار کر تمکو بادشاہ کرون ہفت اقلیم مین تمھارے نام کا گزر سکہ جاری ہو کوئی تمسے مقابلہ نکر سکے
لالہ عذار کے دل مین مزہ تو آجاتا ہے لیکن خائف ہے کہ ایسا نہو یہ ساربان زادہ کچھ فتور کرے دوستی کے
پردے مین بھی اسنے سیکڑون کو مارا و عامہ ایسی ساحرہ کامل و اکمل تھی نہین معلوم کیونکر مارا ایسے
ایسے ملک اس ظالم نے تباہ کیے مشمش ایسا ساحر نامی کہ دریاے قلزم مین رہتا تھا اسکو جاکے
دریاے قلزم مین مار آیا خواجہ عمرو خاموش ہین کہ دور سے کوہ لاجورد معلوم ہوا اس پہاڑ پر بڑا شہر آباد ہے
ہزارون ساحر جابجا پھر رہے ہین کنیزان زرین پوش ایک قصر عالی پر ٹہل رہی ہین لالہ عذار کا تخت جو اُترا
ہو دیکھا صف باندھکر کھڑی ہوئین لالہ عذار آگے پہونچی کنیزون نے دیکھا اژدر پر لاشہ عقیل جادو
کا پڑا ہے ایک شخص دبلا پتلا حبشی بیٹھا ہے مشکین بندھی ہین کنیزون نے چھینکے لیکن کوئی کہتی ہے یہ بد ماش کہانسے
آیا کوئی کہتی ہے جل مانس ہے کوئی کہتی ہے بوا مرچیا جن ہے خواجہ کہتے ہین صاحبو مین تو خاصہ بھلا مانس
ہون مجھکو قید سے چھڑا دو سامری و جمشید تمھارا بھلا کرین آخر کنیزون نے پوچھا اے ملکہ عالم یہ کیا
معرکہ ہوا ہمارے شاہزادے صاحب کو کسنے مارا یہ نگوڑا موا مونڈی کاٹا کون ہے لالہ عذار نے سرپیٹ لیا
کہا صاحبو مین کیا کرون نہین معلوم یہ ساربان زادہ کہان سے آیا کیونکر وہان پہونچا مین یہان بیٹھے
بیٹھے گھبرائی موتیون کا مالا گلے مین تھا گوہر کلان ٹوٹا مین سمجھ گئی میرے بھائی کو کسی نے مارا
برق بنکر روانہ ہوئی اُسوقت پہونچی کہ یہ ظالم اُنکا گھر لوٹ رہا تھا مجھکو دیکھکر چاہا بھاگ جاؤن
ہرچند کہ بھائی صاحب مارے گئے کوہ لالہ زار کا چراغ گل ہوا کوہ زبرجدی ویران ہوا کیسے صاحب
حوصلہ تھے جس ملک کو سنا کہ بادشاہ غافل ہے اُس ملک پر چڑھ گئے اپنی عملداری کا گزر سکہ مجھ بدنصیب
کے نام کا جاری کرتے تھے مین نے اکثر کہا کہ بھائی صاحب فتح آپ ہین اپنے نام کا گزر سکہ جاری کیجیے
خراج کا انتظام مین کرونگی شاید اُنکو خبر تھی کہ ہم پہلے خدمت سامری وجمشید مین جائینگے مجھ بدنصیب
کو تنہا چھوڑینگے آہ مین اسکو اب پکڑ لائی سامری نامے مین مرقوم ہے سب ساحرون مین یہی دھوم ہے
کہ عمرو قاتل ساحران ہے عمرو کی موت کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہے شہر کوہ لاجورد مین سب جگہ
خبر بھیجی جائے اہالیان قریات و قصبات آگاہ ہون کل سب آکر جمع ہو جائین سب کے سامنے
سامری نامہ کھولون اور سب سے پکار کے کہون کہ دیکھو حکم سامری مٹتا ہے انکی تو یہی تحریر ہے
صاف صاف لکھا یہ ہے کہ عمرو کی موت کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہے ہر چند کہ ہم سحر کو نہین جانتے
نام تو کتاب ساحران مین مرقوم ہے ساحران نامی ہماری آبرو کرتے ہین سب دیکھ لیجیے کہ ملکہ
لالہ عذار نے بھائی کے قاتل کو قتل کیا دشمن ساحران کو مارا صاحبو اب دن بہت کم باقی ہے اتنے
عرصے مین سب جگہ خبر نہین ہو سکتی رات کو اسکو کوئی لیکر قید رکھے صبح کو میدان خونی مین لیکر آئے
اس عذاب الیم سے قتل کرون کہ دیکھنے والے عبرت کرین کنیزون نے کانون پر ہاتھ رکھا کہ واری
جسنے آپ کے بھائی ایسے ساحر کو دم دیکر مار لیا ہماری قید سے نکل جائے یا دام مکر پھیلائے
ہم اسکو اپنے ذمے نہ قبول کرینگے یہ انتظام کیے دیتے ہین کہ اشتہار چھپا ہوا ڈھنڈورا

ہر کس و ناکس یہ مژدہ پائے کہ کل عمرو قتل ہو گا جو اسپر ایک حربہ کریگا سیدھا جہنم مین جائیگا سامری
خوش ہونگے جب سب کنیزون نے قید عمرو سے انکار کیا لالہ غدار نے کہا کیا مین سلطنت تمہارے
بھروسے پر کرتی ہون جلد جاؤ ملکہ مکار ابلیس پرست کو بلا لاؤ وہ اس نگوڑے کو شب بھر قید
رکھینگی کنیزون نے کہا حضور خوب تجویز کیا چند کنیزین گئین عمرو چپکا بیٹھا دیکھ رہا ہی کہ بتڑ ہوا ملکہ مکار ابلیس پرست
آتی ہین عمرو نے دیکھا ایک ضعیفہ کبر و نخوت مین لاثانی پیر فلک کی ثانی سر پر ایک بال نہین جھریان
پڑی ہوئین لالہ غدار اٹھ کھڑی ہوئی کہا نانی اماں آئیے آپ نے کچھ سنا بھائی عقیل جادو کو
سامری و جمشید نے اپنے پاس بلا لیا لیکن اس شخص کو گرفتار کر کے لائی ہون کہ جسنے ہزارون
جادوگر مارے ملک کے ملک بے چراغ کر دیے یعنے عمرو عیار کو مکار ابلیس پرست نے کہا ای
لالہ غدار تو نے بڑا کام کیا آج تیسرا دن ہی کہ مین کتاب سامری دیکھ رہی تھی یہی لکھا ہوا تھا کہ ایک ایسا چور
پردہ ہنگامہ ہو گا کہ کسی ساحر کو چین نہ ملیگا گھر گھر آفت برپا ہوگی مین حیران تھی کہ کیا اس ملک پر کوئی لشکر کشی
کریگا آج سبب معلوم ہوا ای لالہ غدار بہتر تو یہ ہی کہ اس ساربان زادے کو ہلاک کر دے اسکا رہنا بہتر
نہین اسکا قتل ہونا دشوار ہی لالہ غدار نے کہا نانی اماں ایسی باتین نہ کہیے مین اسکو قتل ضرور کرونگی
مکار نے کہا مین ایک شرط سے لیے جاتی ہون رات کو مین اسکی قید اپنے گھر مین رکھون اگر کوئی بھی
شب کو مانگے گی تو مین قید نہ دونگی لالہ غدار نے کہا نانی اماں آپ کو اختیار ہی رات کو کوئی قید لیکر
کیا کریگا مکار ابلیس پرست نے کہا بیٹیا اس ظالم کے تقدمے مین زمین سے سامان پیدا ہوتا ہی
دوست دشمن ہو جاتے ہین اسکی عیاری چل جاتی ہی مین شب بھر جاگونگی تب رات کٹیگی لالہ غدار
نے کہا آپ لیجائیے کوئی دخل نہ دیگا جسطرح سے خفاظت کیجیے بوقت سحر میدان خونی مین لیتی آیئے گا
قید اسکی میتی آیئے کا غضب کو کوئی دخل نہ دیگا مکار نے خوب عہد لیا قفس آہنی منگوا کر عمرو کو اسمین
بند کیا قفس لیکر اپنے مکان پر آئی دیکھا عمرو نے کہ مکان جا بجا جالے لگے ہوے دو پلنگ اچھے
بچھا ہوا چولھے پر کالی ہانڈیان رکھی ہین کچھ بیتے کچھ منگے چولھے کے پاس رکھے ہوے عجب ہیبتناک
مکان معلوم ہوتا ہی اس ضعیفہ نے قفس عمرو کا صحن مین لٹکا دیا آپ چولھے کے پاس گئی ماش کی
کھچڑی ہنڈیا مین پکائی کونڈے مین انڈیلی دو سیر کھچڑی اکیلی کھا گئی ڈکار لی منہ سے دھوان
نکلنے لگا چدریا سے اتار کر پھینکدی صحن خانہ مین ایک مٹی کا چبوترہ بنا ہوا ہی اسپر ٹاٹ بچھا ہوا
ایک چدریا مین پیال لپیٹ کے تکیہ بنا یا مسند آراستہ کی چھپر مین سے جا کر ایک کالی بوتل اٹھا کر
لائی ایک تنبورہ بھی لا کر کھاٹی کے پیالے مین شراب انڈیلی لال مرچین بڑی بڑی کنکریان نمک کی
بجاے گزک رکھین پیالے مین شراب انڈیل کر پی مرچین چبانے لگی خواجہ عمرو دیکھ رہے ہین
دل سے کہتے ہین خواجہ دیکھیے اس ملعونہ کی قید سے رہائی ہو یا نہو موت لیکر آئی ہی ضعیفہ جب
ساری بوتل پی چکی بوتل ڈھلکا دی پیالہ اوندھا کر اب تنبورہ اٹھایا موٹے موٹے لوہے کے
تار اسمین لگے تھے اپنے طور پر اسے درست کیا بجائین بجائین بدقطع آواز پیدا ہوئی مکار نے
اپنی آواز تنبورے سے ملا کر اب اترانے لگی کبھی ارائی کبھی ہرائی خواجہ عمرو کی جان مصیبت مین
کبھی آپ ہی وجد کرتی ہی کبھی صحن مین دوڑتی ہی کبھی پھر چبوترے پر بیٹھکر جشن سامری و جمشید کے

گاتی ہے اپنا نشہ بہلاتی ہے جب خوب گانے میں مصروف ہوئی عمرو نے گنگنا کر ایک تان لگائی مکار
چپ ہوئی دل پر نشتر لگا چار جانب دیکھنے لگی جب کوئی نہ معلوم ہوا پھر گانے لگی عمرو نے پھر تان لگائی
ابکی بڑھیا نے دیکھ لیا کہا کیوں رے قیدی تو گانا بھی جانتا ہے عمرو نے کہا میں گانا کیا جانوں کہا
یہ آواز تو نے لگائی تھی عمرو نے نہیں نہیں کی بڑھیا نے قفس اتارا ایک چہ آہن کا گرم کرکے بدن پر
عمرو کے رکھدیا کہا ہم فرمائش کرتے ہیں تو نہیں نہیں کیے جاتا ہے عمرو ناچار ہوا دل سے کہتا ہے کمال
باعث زوال ہوا اپنی بیکسی پر بہت روئے مکار ابلیس پرست کہے جاتی ہے ارے عمرو گا مجھے
اسوقت بہت نشہ ہے یہ تو خوب سمجھ لے کہ میرے ہاتھ سے بچ نہیں سکتا عمرو نے ناچار گنگنا کے مجبوری
یہ غزل گانا شروع کی

غزل

ہوا ہے عشق ہمکو اُسکے حسن پاک سے پیدا
کیا ہے نور کے پتلوں کو جسنے خاک سے پیدا

کلام صاف کو اپنے جو دیکھے اسکو حیرت ہو
یہ آئینہ ہوا ہے جو ہوا ادراک سے پیدا

ہمارے خلق میں ونزرات ذکر ذات اقدس ہے
قضا نے کی ہے یہ تسبیح خاک پاک سے پیدا

ہر اک جانب سے اُس محبوب کو خط لکھتے ہیں عاشق
یہ نغمے ہوتے ہیں چاروں طرف کی ڈاک سے پیدا

اسیر آزاد ہوں ای جان جان تیری محبت سے
دماغ دلکشی ہوئے الف ہی ناک سے پیدا

بخیلوں سے موافق ہو طبیعت کیوں نہ دنیا کی
حلاوت ہوتی ہے ہر محبہ کو امساک سے پیدا

غم اپنے قتل ہونیکا نہیں غم ہے تو یہ غم ہے
نہوگا کشتنی مجھ سا رے سفاک سے پیدا

غنیمت ہی سمجھیے حلقۂ احباب گرد اپنے
یہ دور اب پھر نہوگا گردش افلاک سے پیدا

صدا یہ صید گاہ عشق میں آتی ہے ہر سو نسے
نشانہ تیر کا ہوا ہے کر فتراک سے پیدا

دل صد پارہ کے ہر پارے پر نقش محبت ہے
کہاں ہوسکتے ہیں ایسے نگیں حکاک سے پیدا

ترے اُمتی گیسو سو نگو کے کہتے ہیں افیونی
کیفیت نہوگی نشۂ تریاک سے پیدا

پیام مرگ سے ہوتی ہے غمگین روح کس خاطر
ملیگا خاک میں وہ جو ہوا ہے خاک سے پیدا

مرے خورشید رو کا ایک عالم ہوگا دیوانہ
ہزاروں ہوویں گے صبح گریباں چاک سے پیدا

مسیحا سے ہمارے عیسی مریم کو کیا نسبت
شفا ہوتی ہے کسکے آستاں کی خاک سے پیدا

قدم سے تیرے دیوانوں کے آبادیکا باعث ہے
ہوا ہے شہر اک صحرائے وحشتناک سے پیدا

ہنر سے نیاریوں کے حال یہ ظاہر ہوا ہمکو
مقدر میں جو دولت ہو تو زر ہو خاک سے پیدا

غزیلانِ جان نہ رکھیں داغ عشق زلف و خط کیونکر
یہ گل ہمنے کیے ہیں بس خس و خاشاک سے پیدا

کنارہ کیجیے ہستی سے نہیں بے جان سے گذرے
کنارہ گور ہے اسکا جو ہو بیباک سے پیدا

دعا ہے آتش خستہ بھی ہے روز محشر کو
یہ مشت خاک ہو وے کربلا کی خاک سے پیدا

اسطرح عمرو نے یہ غزل گائی دل تو بھرا ہوا تھا خود بھی روتے جاتے ہیں اُنکا رہے ہیں آواز بلند ہے
قضائے کار ملکہ ماہ رخسار نہیں لالہ عذار کی اپنے باغ سے واسطے سیر کے نکلی تھی سیر چاندنی
کی مشغلی ہوئی جاتی ہے اس کوچے میں گذر ہوا آواز گانے کی کان میں پہونچی علم موسیقی میں بڑا
سواد رکھتی ہے ٹھہر گئی کنیزوں سے کہا ارے یہ کون ظالم گا رہا ہے کلیجہ نکالے لیتا ہے نشتر دل کے پار

ہوتے ہین پکا گانا ہی غزل مین ٹپے کا مزہ آتا ہی کیا خیال ہی کس دھن مین ہی اس گانے کو گرتا نہین سنتے
کانون پہ ہاتھ رکھتے نہین معلوم کون کا دل ہی کدھر سے آواز آتی ہی طبیعت گھبراتی ہی ارے واسطہ سامری
و جمشید کا تلاش تو کرو کنیزون نے کہا تلاش کی کیا احتیاج ہی آپ کی نانی امان کے مکان سے آواز آتی
ہی ماہ رخسار کے ساتھ پچاس کنیزین ہین ماہ رخسار دروازے پر آئی پکاری نانی امان دروازہ کھولو
مکار نے کہا ارے رات کو کون آیا ہی کنیزون نے آواز دی آپ کی صاحبزادی ملکہ ماہ رخسار تشریف
لائی ہین مکار نے قفس تو لٹکا دیا آپ اُٹھکر دروازہ کھولا ماہ رخسار اندر آئی دیکھا مکار اکیلی بیٹھی ہی
جھک کر سلام کیا مکار نے اُٹھکر بلائین لین کہا اری چھوکری رات کو کہان ماری ماری پھرتی ہی
ماہ رخسار نے کہا نانی امان باغ مین بیٹھی تھی چاندنی دیکھنے کو دل چاہا ٹہلتی ہوئی چلی آئی ہو
آپ کے گھر مین کون گاتا تھا مکار نے کہا بیٹا مین ہی گا رہی تھی ماہ رخسار نے کہا مجھکو دھوکا نہ دیجیے
آپکی خوش آوازی کا سارے شہر مین شہرہ ہی اسوقت اس غزل نے کلیجے مین چھید کر دیے غزل مین
ٹپے خیال کا مزہ تھا کان اُسی آواز کے مشتاق ہین کہا بی بی یہان تو سوائے میرے کوئی نہین ماہ رخسار
حیران ہی عمرو نے جو حسن روز افزون اس معشوق پریچہرہ کا دیکھا سمجھ گئے کہ تمھارے گانے کی مشتاق
ہوکر آئی ہی اپنی آواز اسکو سناؤ عمرو نے گنگنا کے اُسی وقت کی دھن مین بہ الحان یہ مطلع پڑھا مطلع
بلبلو اتنا اثر پیدا کرو فریاد مین * چاہیے منقار چبھنی ہے دل صیاد مین * ماہ رخسار نے سر اُٹھا کر
دیکھا کہا اے شخص یہ تو گاتا تھا عمرو نے کہا گانا کیا ہاتھ پاؤن بندھے ہوے اپنی زندگی سے بیزار
ہون اپنا دل بہلا رہا تھا ماہ رخسار نے پوچھا نانی امان یہ کون شخص ہی قفس ذرا مجھے دیجیے کیون
اسکو قید کیا مکار نے کہا ہاے جو مین سوچتی تھی وہ فتور ہوا ارے کمبخت یہ عمرو عیار ہی عقیل جادو
اسی کے ہاتھ سے مارا گیا کوہ زبرجدی مین ہنگامہ پڑا ہی تمھاری بہن اسکو گرفتار کرکے لائی ہین ایسا
ظالم ہی کسی نے رات کو قید کا رکھنا گوارہ نہ کیا تب تمھاری ہمشیرہ نے مجھکو بلا کے قید سپرد کی مین
صبح کو اسے میدان خونی مین لیجاؤنگی تمکو قفس نہ دونگی ماہ رخسار نے کہا نانی امان مین کیا اِن
کی دشمن ہون اسکو اپنے باغ مین لیجاؤنگی جو غزل گا رہا تھا اسے لکھ لونگی نئی غزل ہی جی بکل ہی صبح کو سیدھا
خونی مین پہونچا دونگی مکار ابلیس پرست نے کہا بی بس جاؤ میری زبان سے کچھ برا بھلا
سنو گی ماہ رخسار نے کہا نانی امان چین کیا ہو گیا ہی کہ مجھسے ایسی باتین کرتی ہو کیا عقیل جادو
میرا بھائی نہ تھا کوہ زبرجدی مین میرا حصہ نہین ہی مکار ابلیس پرست نے کہا مین تو عمرو کا
پنجرہ نہ دونگی لالہ غدار کا رقعہ لاؤ ماہ رخسار نے کہا واہ مین کیا بی لالہ غدار کی نوکر ہون کہ انسے
رقعہ لکھواتے جاؤن مین قفس لیکر جاؤنگی ابتو مکار سنبھلی کہا ماہ رخسار کیا تیری شامتین آئی ہین
مکار نے جو یہ بگڑ کے کہا ماہ رخسار نے کنیزون سے کہا ارے تم سنتی ہو یہ تفش کیا کیا باتین کہتی
ہی اسکو جوتیان مارو مکار نے چاہا تڑپ کر آسمان پر جاؤن سب لونڈیان لپٹ گئین ماہ رخسار
نے پنجہ کھینچا اُنگلی اسطرح منہ دبایا مکار ابلیس پرست کا کہ زبان نہ ہلا سکی ماہ رخسار نے پنجہ مارا
سر پر مکار کے پڑا سر زخمی ہوا کنیزون نے مشکین باندھین زبان پکڑ کر کھینچلی کہ زبان نہ ہلا سکی
دوسرا پنجہ ماہ رخسار نے مارا سر اُس خود سر کا اُڑ گیا آندھی سیاہ چلی تاریکی چھا گئی بعد عرصہ دراز کے

آواز آئی کشتی مرا نام مین مکار ابلیس پرست ہون ملکہ نے کنیزون سے کہا قفس اُتار لو دیکھین یہ لالہ غدار
کیا کرتی ہین کنیزون نے کہا واری آپ مالک ہین وہ کبھی کچھ نہ کہینگی یہ شغل ہمنون سے فساد کراتی تھی
خوب کیا آپ نے مار ڈالا قفس کو لیکر ماہ رخسار چلی راہ مین ماہ رخسار نے خواجہ سے کہا آپکے
گہر کے شہر سے ہین دیکھا آپ نے کہ مین نے قفس کسطرح لیا ہمشیرہ صاحبہ سے اب ضرور فساد ہوگا
مین اپنی زندگی مین تمھین نہ دونگی خواجہ عمرو فرماتے ہین اے شہنشاہ خوبی واے سرو باغ محبوبی مین تمھارے
ساتھ دھوکا نہ کرونگا ماہ رخسار قریب باغ کے پہونچی دروازہ باغ کا مثل آغوش عاشق کھلا تھا
اندر باغ کے جو آئی عمرو نے دیکھا کہ گلہاے رنگا رنگ و شگوفہ ہاے بوقلمون عندلیبان خوشنوا پھولی
پھولی پھولے گل مین سامان وصل گل و بلبل ہین نرگس نے آنکھین کھولین قمریان بر سر سرو ہین طفلان
غنچہ کی زبان بند ہی دل سے صفت باغبان قضا و قدر کر رہے ہین شگوفے دم محبت کا بھر رہے ہین
سوسن صد زبان صفت گل قدرت رب اکبر مین تر زبان رطب اللسان و عذب البیان گلون نے
آب شبنم سے منہ دھویا سنبل نے پیچ زلف عنبرین کا کھولا بوے مشک و عنبر آنے لگی صاف
ظاہر تھا کہ نافہ ہاے مشک چین کھلگئے نہرون کو بحر محبت کا جوش طائران خوش الحان مین آمد بہار کا
خروش موجہ نہر شیر بران کا مزہ دکھاتے مین حبابون کو کنارے آتے آتے اپنی ناپائداری کا خیال
حسینان چمن کا جاہ و جلال جوانان چمن سبز پوش پھولون کو اپنی بہوٹی کا ہوش سرو چمن اشارہ مین
کسی سے باتین کر رہا ہی کبھی انگلیان اُٹھاتا ہی نشان آمد بہار بتاتا ہی کانٹے بھی تر زبان اپنی رعنائی
ہر کانٹے مین تل رہے ہین راز گلشن بنجار کے کھل رہے ہین روش پٹری آراستہ سارا باغ اسباب
عیش و نشاط سے پیراستہ طاؤس رقصان آمد بہار کے سامان ملکہ ماہ رخسار نے حکم دیا صحن باغ
مین فرش بچھا و صحن مین فرش بچھا ملکہ ماہ رخسار آکر بیٹھین پانچہزار کنیزین گرد صف باندھکر کھڑی ہوئین
ماہ رخسار نے کہا خواجہ وہی غزل گاؤ عمرو نے کہا اسوقت خیر ہوئی مکار میرے قتل پر آمادہ
تھی وہ زندہ نہ چھوڑتی ماہ رخسار نے کہا خواجہ میرا سر تمہارے سر کے ساتھ ہی ہوگا نا سنا عمرو
نے کہا اے ملکہ عالم مین بھی تمسے دغا نہ کرونگا ملکہ نے قفس کھولدیا خواجہ باہر نکلے گلچینی گلشن جمال
ماہ رخسار کی کر رہے تھے دیکھتے ہین کہ محبوب مطلوب سب اعضا درست چالاک و چست جمال مین
رعنائی ہیئت مین دلربائی یہ غزل خواجہ نے شروع کی نظم

خاک مین ملکے بھی مین اُسکو نہ دشمن سمجھا	گردش چرخ کو اک گردش دامن سمجھا
چوٹ جو دل کو لگی اُسکے سمجھے سے بے یار	خندۂ کبک کو مین سنگ فلاخن سمجھا
چھوڑتا میرے گریبان کو نہین دشت جنون	کیا یہ اسکو کسی محبوب کا دامن سمجھا
بسکہ تھی اُس سے عیان سینۂ عارف کی صفا	چہرۂ یار کو مین نے دل روشن سمجھا
زلفین سنبل ہین تو ہین نرگس شہلا آنکھین	جسنے دیکھا رے تکڑے کو وہ گلشن سمجھا
کیا جگہ کوچۂ محبوب ہی سبحان اللہ	کوئی کعبہ کوئی جنت کوئی گلشن سمجھا
یاد آئی جو مجھے اپنی بیابان مرگی	گنبد قصر فلک گنبد مدفن سمجھا
سنگ در جان کے تیرا نہ کیا سجدہ اُنھین	کچھ حقیقت کو بتون کی نہ برہمن سمجھا

سینے سے مثل چمن مین نے لگایا جو اسے — داغ سودا کو مرا دل گل سوسن سمجھا
موم دونون کو کیا نالۂ آتش خو نے — سنگ کو سنگ نہ آہن کو یہ آہن سمجھا
ہو گئی یار کے ہاتھون مین جو مہندی کالی — انگلیون کو مین زبان گل سوسن سمجھا
سنبل تر مجھے بے زلف صنم دود ہوا — بے رخ یار مین گلزار کو گلخن سمجھا
محفل یار مین دیکھا جو سر اسکا کٹتے — گردن شمع کو عاشق کی مین گردن سمجھا
کیون نہ معراج محمد کا ہو قائل آتش — مہ خورشید کو نقش سم توسن سمجھا

خواجہ نے اس زور و شور سے اس غزل کو گایا کہ ملکہ ماہ رخسار بیقرار ہو گئین آشیانون سے طائر پھڑک
پھڑک کے گرنے لگے باز کے پہلو مین عصفور کیا مجال جو شکار کرے تمام کنیزین رونے ہی مین ملکہ ماہ رخسار
نے فرمایا کہ خواجہ آج تک ہمنے ایسا گانا نہین سنا خواجہ نے کہا ملکۂ عالم اسوقت کیا گانا خوف جان
لالہ عذار بادشاہ شہر سے دشمنی دیکھین تقدیر کیا دکھائے آپ کیا کرینگی اُسکو میری جانب سے
اسقدر ملال ہی کہ راہ مین جاتی تھی کہ قتل کرے ماہ رخسار نے کہا خواجہ آپ گھر مین مکار ابلیس پرست
کے قید تھے صرف میری کنیزین ہمراہ تھین جو کوئی اُس مکان مین آئیگا اُسکا لاشہ دیکھیگا تمکو نہ پائیگا
میرے باغ مین کوئی دراندازی نہین میری کنیزین سب مجھسے موافق ہین اُسکو خبر کون پہونچائیگا تم مثل
بوے گل عمر بھر اس باغ مین رہیے جب چاہیے گا نکل جائیے گا مین خود آپ کو کوہ زبرجدی سے باہر
کر دونگی وہ دن خدا نہ کرے کہ میرے آپکے جدائی ہو مگر میرے ساتھ کوئی دغا نہ کیجیے گا بلکہ مین
تو اب میدان خونی مین جاتی ہون دیکھون اب کیا ہوتا ہی آپ یہان رہیے کنیزین آپکے خدمتگذاری
حاضر ہین مین خبر لیکر حاضر ہوتی ہون جس روز آپ کہیے گا حد کوہ زبرجدی سے باہر کر دونگی اس
سرحد سے باہر نکلنا ابھی دشوار ہی یہ کہکر ماہ رخسار نے خواجہ کو باغ مین چھوڑا کنیزون پر تاکید کردی
کہ خدمتگذاری مین خواجہ کی فرق نہو طاؤس زرین بال پر سوار ہو کے روانہ ہوئی یہ بھی واضح رہے
کہ لالہ عذار بڑی بہن ہی ماہ رخسار چھوٹی ہی لالہ عذار سلطنت کرتی ہی صبح کو لالہ عذار سوار ہوئی
میدان کوہ زبرجدی مین آئی دیکھا تمام لوگ جمع ہین دسیاہی قربانی خبر قتل عمرو سنکر آئے ہین
میدان خوبی آراستہ ہی دارین استادہ ہین جلاد کو چو شکنین لگاتے پھرتے ہین لالہ عذار کو سب نے
سلام کیا کہا حضور ابھی تک ملکہ مکار نہین آئین لالہ عذار نے کہا آتی ہونگی کہ آسمان پر برق چمکی
ماہ آسمان سحر و ساحری یکہ تاز میدان افسونگری نامی و نامدار ملکہ ماہ رخسار بھی آ پہونچین پایۂ تخت
لالہ عذار کو بوسہ دیا جھک کر سلام کیا پوچھا بہن عمرو قتل ہو گیا لالہ عذار نے کہا ابھی نانی امان
قید لیکر نہین آئین انھین کے پاس قید عمرو کی ہی ماہ رخسار نے کہا کسی ساحر کو بھیجو سب اسی
انتظار مین کھڑے ہین کہ عمرو دار پر کھینچا جائے یہ لوگ بھی فراغت پائین اپنے اپنے گھر جائین
پریشان ہو رہے ہین لالہ عذار نے چند ساحرون کو حکم دیا مکان پر مکار ابلیس پرست کے جاؤ
کہنا کہ قفس عمرو کا لیکر آؤ ساحر خوشی خوشی گئے بعد دم بھر کے روتے پیٹتے آئے لالہ عذار
گھبرا گئی پوچھا ارے یارو کیا ہوا ساحرون نے عرض کی حضور کسی سے دریافت کرین آپ کی
نانی امان کا لاشہ مکان مین پڑا ہی قفس عمرو کا کہان کوئی کنیز بھی وہان نہین کہ جس سے پوچھین

یہ خبر وحشت اثر سنکر لالہ عذار گھبرا گئی اتنا تو کہا اگر اُسکا کوئی دوست میہان تھا اور اُسنے نانی امان کو
مارا عمرو کو نکال کرلیگیا جادوگاہ زیب جلدی سے باہر نہ جاسکیگا گرفتار ہو کر آئیگا یہ کہتی ہوئی مکان پر
مکار کے آئی مکان پر سناٹا پایا لاشہ مکار کا پڑا ہے کنیزون کو حکم دیا نانی امان کا لاشہ ارتھی بنا کر جلاؤ
کئی سو ساحرون کو ہر طرف تلاش عمرو کو بھیجا کہ جہانتک بن پڑے عمرو کو تلاش کرو ساحر بہت
خوب کہکر بھاگے ماہ رخسار اپنے باغ مین آئی دیکھا کنیزین رو رہی ہین ملکہ نے پوچھا ارے
کیا ہوا سب نے عرض کی بعد حضور کے جانے کے خواجہ عمرو بھی غائب ہوگئے ہمنے سارا
باغ چھانڈالا کہین پتہ نہ ملا ماہ رخسار رونے لگی کہا دیکھو صاحبو مین نے تو عمرو ہی کیواسطے
بہن سے فساد پیدا کیا وہ مجھکو دغا دیکئے میرے دل پر قلق ہو اگر جانا ہی منظور تھا مجھسے کہکر
جاتے افسوس اُنھون نے ہمارا خیال نہ کیا ہم گرفتار زندان رنج و الم ہوے پہلو سے آواز آئی
ملکہ ماہ رخسار عمرو ایسا نہین ہے کہ تمکو چھوڑ کر چلا جائے ملکہ نے گھبرا کے دیکھا خواجہ ایک
کمر پٹے چلے آتے ہین ماہ رخسار دوڑ کر لپٹ گئی کہا خواجہ تمھین ہمارے سر کی قسم ہے میرے
کہے نہ جانا کئی سو ساحر تمھاری تلاش مین نکلے ہین گلی گلی ڈھونڈھتے پھرتے ہین یہ ملکت بسہر
کو وہ آیا تھا اسی وجہ سے میانسے جانا دشوار ہے عمرو نے کہا اے ملکہ عالم مین بغیر اطلاع نہ جاؤنگا ملکہ نے
اسی وقت جلسہ آراستہ کیا خواجہ نے مجکر بڑے زور و شور سے بجائی تمام اہالیان محفل بیقرار ہوگئے
ملکہ ماہ رخسار کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے تمام اہالیان محفل واہ اور آہ کر رہے تھے خواجہ
تو یہان جلسے مین مصروف رہتے ہین ایک دن شب بھر جلسہ رہا صبح تک ماہ رخسار کہتی ہے خواجہ
آج دل نہین قبول کرتا ایک غزل اور گاؤ ستارہ سحری چمک چکا پہر دن کے سُرون مین گھلے ملے ہوے
یہ اشعار عاشقانہ گانا شروع کیے

نظم

چاندنی مین جب تجھے یاد اے مہ تابان کیا
رات بھر اختر شماری نے مجھے حیران کیا

قامت موزون تصور مین قیامت ہو گیا
چشم کی گردش نے کار فتنۂ دوران کیا

پھر گئی آنکھون مین وہ مژگان برگشتہ تو پھر
ٹوک اِرادہ تھا جو آہ و نالہ و افغان کیا

شام سے ڈھونڈھا کیا زنجیر پھانسی کیلیے
صبح تک مین نے خیال گیسوے پیچان کیا

سلک دندان سے دل مہتاب پر بجلی گری
تلخ حسرت نے لب شیرین کی کام جان کیا

یاد ابرو وو قن مین اُڑگئی آنکھون سے نیند
کیسون جھانکا کبھی تلوار کو عریان کیا

چہرے کو آتشکدہ سمجھا دل دیوانہ نے
گوش و بینی پر گمان اخگر سوزان کیا

دھیان مین ساقون کی شمعون کے جلا پروانہ وار
زانوون کے تم ستون نے رات بھر حیران کیا

کردیا مدہوش گردن کی صراحی نے مجھے
ناف نے جام شراب تند سے طوفان کیا

دست و بازو کے تصور مین ہوا آتش مین قتل
پا بوسی کی ہوس نے خاک سے یکسان کیا

اسوقت ملکہ ماہ رخسار و جملہ کنیزین اشتیاق مین خواجہ کے گانے کے مبہوت لب پر مہر سکوت آہ
اور واہ کر رہی ہین ایک جادوگر ملکہ لالہ عذار کا موسوم بہ افلاک جادو کہین سے اُڑا ہوا چلا آتا تھا
اُسکے کان مین جو آواز پہونچی ٹھہر گیا جھک کر دیکھا خواجہ عمرو بیٹھے ہوے سامنے ماہ رخسار کے

گا رہے ہین ملکہ ماہ رخسار سن رہی ہین سب کنیزین تعریف مین مصروف جلسہ عیش و نشاط زورون پر ہی
دیکھتے ہی جلگیا جی مین کہتا ہی اس ظالم نے بڑا غضب کیا بھائی کے قاتل کو گھر مین جگہ دی اسی نے
سرکار کو بھی مارا اب چلکر لالہ عذار سے عرض کرون لالہ عذار بارگاہ مین بیٹھی ہی ساحرون پر تاکید ہی کہ
یارو غضب کی بات ہی کہ نانی امان قتل ہون قاتل انکا نہ ملے جلد تلاش کرو ورنہ اس جرم مین سب کو
قتل کرونگی سب ساحر تھرا رہے ہین کہ افلاک بیباک آکر پہونچا پایہ تخت کو بوسہ دیا دست بستہ سامنے
کھڑا ہوا لالہ عذار نے پوچھا کیون اے خیرخواہ جو خواہش ہو عرض کرو عرض کی غلام اڑا ہوا آتا تھا سارا باغ
باغ مین ملکہ ماہ رخسار کے بیٹھی ہی بہار ہی بی بی ماہ رخسار رو رہی ہین ہنگامہ عیش و نشاط گرم ہی
نہ حجاب ہی نہ شرم ہی لالہ عذار نے کہا اے افلاک تو نے کسی سے یہ خبر سنی یا اپنی آنکھون سے دیکھا
افلاک نے عرض کی اگر خلاف نکلے گردن از مو باریک تر ہی سرکار کو اختیار ہی یہ سنکر لالہ عذار نے
بلشکر طرف دست راست کے دیکھا کہا صاحبو مین کیا جاؤن مجھے شرم دامنگیر ہی کوئی افسر جائے سب کا
سر کاٹ لائے سہراب آذر در سوار کہ وزیران سلطنت سے ہی ٹیک کر تلوار کو اٹھا کہا غلام جائیگا سب کے
سر لائیگا اگر ایک زندہ بچے غلام کو سہراب نہ فرمایئے گا لالہ عذار نے سہراب کو خلعت جنگی دیا ساٹھ
ہزار ساحر ہمراہ کیے سہراب آذر در آتش فشان پر سوار ہوا سمت باغ ملکہ ماہ رخسار چلا یہان شب تھی
جلسہ رہا جب جلسہ برخاست ہوا ملکہ نے آرام فرمایا خواجہ بھی رات کے جاگے ہوئے تھے بارہ دری
مین جاکر سو رہے ایک کنیز کسی کام کو بازار گئی تھی اسنے جو یہ ہنگامہ دیکھا ایک سے پوچھا یہ فوج کہان
جاتی ہی ساحر نے کہا باغ ملکہ ماہ رخسار مین عمرو کا پتا ملا ہی سہراب وہین جاتا ہی یہ سنکر کنیز کے
ہوش اڑ گئے بیقرار ہوکر بھاگی دوسری راہ سے باغ مین آئی آتے ہی اسنے پہلے خواجہ کو جگایا
کہا خواجہ ہوشیار ہو جاؤ فوج لیکر سہراب آ پہونچا باغ چہار جانب سے گھر گیا عمرو نے کہا آئے مین
تو آنے دو جسکی موت آئیگی وہ آئیگا عمرو نے تو منع کیا مگر کنیز نے جاکر ملکہ ماہ رخسار کو بھی جگا دیا
کہا واری اٹھیے فوج شاہی آ پہونچی ماہ رخسار گھبرائی ہوئی پاس خواجہ کے آئی کہا خواجہ آپ نے
سنا عمرو نے کہا آپ جاکر آرام کیجیے مین سمجھ لونگا ماہ رخسار نے کہا خواجہ ساٹھ ہزار ساحر لیکر
سہراب آیا ہی میرے یہان جملہ سات ہزار کنیزین ہین کیا کیفیت ہوگی خواجہ نے اسی وقت بانا
عیاری جسم پر آراستہ کیے گلیم عیاری کاندھے پر ڈالی حلقہ ہاے کمند آصفا سے باصفا باندھے
حقہ ہاے آتشبازی ہاتھ مین لیے ملکہ بھی طاؤس زرین بال پر سوار ہوئین سات ہزار کنیزین اسباب
سحر سے آراستہ پشت پر تیغ و ناریخ سب نے ہاتھ مین لیے خواجہ جست و خیز کرتے ہوئے میدان باغ
آئے سو قدم باغ سے آگے بڑھکر انتظار سہراب کرنے لگے سہراب جب قریب باغ کے پہونچا
ایک ساحر سے کہا بڑھکر دیکھ تو ایسا نہو نکلکر بھاگ جائین وہ ساحر چلا آگے دیکھا بیرون باغ
سو قدم آگے بڑھے ہوے خواجہ کھڑے ہین قریب در باغ ملکہ طاؤس پر سوار پشت پر تمام کنیزین
کھڑی ہین اور ملکہ پکار رہی ہین خواجہ ہٹ آؤ ساحرون سے مقابلہ ہی اگر کوئی ساحر سحر کر دیگا تو
ہاتھ پانون بیکار ہو جائینگے عمرو نے کہا ہم بھی سحر کرینگے ہم ساحر سے بسحر مقابلہ کرتے ہین غیر ساحر
پر عیاری کرتے ہین اس ساحر نے جو یہ معاملہ دیکھا سہراب کے پاس آکر کہا حضور عمرو تو باغ سے

سو قدم آگے بڑھا ہوا کھڑا ہے ہر چند ملکہ منع کرتی ہیں پر عمرو نہیں مانتا یہ سنکر سہراب گھبرا گیا کہا یارو عمرو کو بڑا
دعویٰ ہے یہ کہکر اور بڑھا یا میں ہزار ساحر اسکی پشت پر پرا باندھے ہوئے یا سامری و جمشید کی صدا
بلند سہراب نے دیکھا عمرو آمادہ کھڑا ہے ماہ رخسار بلاتی ہیں عمرو کہتا ہے ملکہ تم جا کر بیٹھو میں میاں
سہراب کا سر لیکر آتا ہوں ساتھ ہزار ساحرون کی کیا حقیقت ہے ایک سحر کر کے سب کو شاد و ننگا سہراب
نے للکارا کیون ملکہ ماہ رخسار تمنے مکار کو مارا عمرو کو چرا کے لے آئیں کچھ خوف ملکہ لالہ عذار کا
نہ کیا عمرو نے کہا او بیحیا عورت پر کیا دباؤ ڈالتا ہے مردان عالم سے آنکھ چار کر کوئی سحر کر تو جب ہم بھی
سحر کرین سہراب کے پہلو میں محراب جادو کھڑا ہے کہا جا کر عمرو کا سر کاٹ لے پر سحر کیا جانے ڈرتا
ڈرتا ہے محراب بڑھا پکار کر آواز دی او عمرو سنبھل جا عمرو نے جھولی سے گولہ نکالا کہا پہلے ہمارا تو
سحر روک محراب جب تک سحر پڑھے عمرو نے گولہ پھینکا جب گولہ قریب آیا محراب نے گولے کو ہتھیلی
دی اسمین سے پانی کی چھینٹیں اُڑین دو قطرے منہ پر محراب جادو کے پڑے لڑکھڑا کے زمین پر گرا
عمرو نے جھپٹ کر خنجر مارا محراب کا شکم چاک قصہ پاک سہراب نے جو یہ معاملہ دیکھا غصے میں کانپنے لگا
ساحرون سے کہا یارو کیا دیکھتے ہو سب ملکر عمرو کو پکڑ لو تمام ساحر بلوہ کر کے چڑھے پشت و پہلو پر سہراب
کے جو ساحر کھڑے تھے انھون نے بھی گولے باغ پر پھینکے ملکہ ماہ رخسار اُٹھے سحر کا جواب دینے لگیں
مگر عمرو نے جیسے ہی دیکھا کہ ساحرون نے بلوہ کیا حقہ آتشبازی داغکر مارا حقہ جو پھٹا کئی سو ساحر جلکر
گرے سہراب بھی سحر کرتا ہوا بڑھا عمرو نے اسقدر حقہ ہائے آتشبازی داغے کہ کئی ہزار ساحر جلکر گرے
کبھی سب کی نظرون سے پنہان ہو گئے گلیم عیاری اوڑھ لی ساحر غل مچاتے ہیں کہ یارو عمرو کہان گیا
جہان کوئی افسر اعلیٰ کھڑا تھا وہان پر جا کر عمرو نے گلیم اُتاری کو کچھ پتا سکے خنجر مارا وہ مر کر گرا خواجہ
نے لباس اُتار لیا اس زور و شور سے خواجہ لڑ رہے ہیں جو بڑے ساحران زبردست ہیں انکے بھی
حوصلے پست ہیں سہراب نے پلٹکر دیکھا ہزارون لاشے ساحرون کے تڑپ رہے ہیں ملکہ ماہ رخسار
کا بھی سحر چل رہا ہے غصے میں یہ چھپنا زبان اپنی کاٹی الو نے خون چلو میں لیا جس غول میں ماہ رخسار
لڑ رہی ہیں خبردار خبردار کر کے اُسی طرف پہونچا خون پھینک مارا ماہ رخسار نے دیکھا ایک ابر گلنار
مجھپر چھایا اس ابر سے قطرہ خون کا گرا ماہ رخسار نے جھولی شانے سے اُتار کر پھینکدی ایک چیخ
ماری کہ زمین ہلگئی کنیزین آواز دردناک ملکہ کی سنکر دوڑین جو قریب پہونچی اُسپر قطرہ خون کا گرا
سحر مین پھنسی سب کنیزین اسی طرح خاموش ہو گئیں سہراب نے پکار کر آواز دی میں نے ماہ رخسار
کو مع کنیزون کے گرفتار سحر کیا ارے نامردا تو قتل کر اب وہ سحر کرنے کے لائق نہیں ہیں عمرو
گلیم اوڑھے ایک درخت کے سائے میں کھڑا تھا دیکھا ملکہ ماہ رخسار جھولی پھینک کر خاموش کھڑی
ہیں کنیزون بھی بیکار ہو گئیں سہراب تیغ خون آلود لیے ہوئے طرف ماہ رخسار کے جاتا ہے دل میں
یہ ہے کہ ماہ رخسار کو گرفتار کرون یا تلوار سے سر کاٹ لون عمرو بیقرار ہو کے جھپٹا صورت تبدیل
کرلی چند حقہ ہائے آتشبازی مارے کئی سو ساحر جلے سہراب نے چند قدم طے کیے تھے کہ غیب سے
آواز آئی اے سہراب کیا گھمنڈ کیا سحر کامل کیا تو اب بی ماہ رخسار کیونکر چھینیگی ہاں پکڑ کر کھینچا
ہو لا لا ساربان زادہ کدھر گیا سہراب نے پلٹکر دیکھا ملکہ لالہ عذار تاج سر پہ رکھے چلی آتی ہیں

سہراب نے جھک کر سلام کیا کہا حضور ہزارون ساحر مارے گئے سیاربان زادے کا پتہ نہین ملتا
ہر طرف تلاش کیا وہ تو چھلاوا ہی ہر حد کوہ زبرجدی سے کہان جائیگا لالہ عذار جھپٹ کر قریب
آئی کہا دیکھو عمرو وہ چھپا بیٹھا ہی ایک گولہ مار کہ سیاربان زادے کا کھیت جائے سہراب نے
پلٹ کر کہا کہان لالہ عذار نقلی نے حلقہ ہائے کمند گلے مین ڈالدیے سہراب ارے کہکر بیٹھا عمرو
نے حباب مارا سہراب چرخ کھا کے گرا عمرو نے خنجر مارا شکم چاک قصہ پاک مرتے ہی سہراب کے
آندھی سیاہ اٹھی ابر گلنار جلکر خاک ہوا آواز آئی کشتی مرا نام مرا سہراب جادو بود ماہ رخسار کو ہوش
آیا کنیزین تڑپ کر ساحرون پر جا پڑین ماہ رخسار نے دو چار گولے ایسے مارے کہ ساحر گھبرا گئے
آخر بمشکل لاشہ سہراب کا اٹھا یار وتے پیٹتے طرف لالہ عذار کے چلے ماہ رخسار نے بڑا لوٹ لیا
خیمے بارگاہین قبضے مین کئین چھکڑے خزانے کے لدے ہوئے ساتھ تھے عمرو نے انپر قبضہ کیا
ماہ رخسار بفتح و فیروزی پلٹین خواجہ کو ساتھ لیے ہوئے دمبدم فرماتی ہین خواجہ بڑا کمال کیا
خواجہ کہتے ہین بلکہ ملکہ یہ تمنے کیا کہا سہراب کا مارنا کیا مشکل تھا خدا نے مدد کی تو بی بی لالہ عذار کو
گرفتار کرکے لاؤنگا تخت پر تمکو بٹھاؤنگا ماہ رخسار کہتی ہی خواجہ مجھے ہوس تاج و تخت نہین ہی
مجھے تو آپ کی سلامتی سے کام ہی خواجہ فرماتے ہین ملکہ انشاء اللہ صاحبقران سے ملاقات
ہوگی جسم خاکی یہان ہی میری روح وہان ہی تمہین معلوم مغرور نے آقا کے ساتھ کیا کیا لیکن
وہان مصروف جنگ ہین ملکہ حیرت جادو زوجہ افراسیاب عقاب ابر سوار بادشاہ [illegible]
و مغرور بادشاہ بنگالہ مجھے ساحر اسطرف لے آیا ملکہ ماہ رخسار نے دربار عام بارگاہ آراستہ
کرائی ملکہ ماہ رخسار و خواجہ عمرو زادہ داخل بارگاہ ہوئے کنیزین گرد اترین لیکن لالہ عذار
سہراب کو بھیجکر اپنی بارگاہ مین منتظر ہو انتظار کر رہی ہی ساحرون سے کہتی ہی سہراب خالی نہ پلٹیگا
بی بی ماہ رخسار کو گرفتار کرکے لائیگا بی بی ماہ رخسار کو کچھ ہمارا خوف نہ تھا باغی ہوگئین خیر دیکھو کیا جال
کرتی ہون انکو دعوی وراثت سلطنت کوہ لاجورد سے ایک حبہ نہ ملیگا قید کرکے ہلاک کرونگی
یہ ذکر تھا کہ رونے کی آواز کان مین آئی گھبرا کر کہا ارے خبر تو لو یہ کون روتا ہی کہ ساحر لاشہ
سہراب لیے سامنے حاضر ہوئے گھبرا کر پوچھا ارے یہ کیا ہوا کہا حضور سہراب نے جاکر
قیامت برپا کر دی ملکہ ماہ رخسار کو دام سحر مین پھنسایا ابر گلنار بنایا اتنی خبر سنی کہ حضور
آگئین بیکایک مرنے کی سہراب کے آواز آئی پھر تو بی بی ماہ رخسار بس پڑین ہم لوگ کیا جواب
دیسکتے تھے شکست کھا کر بھاگے لاشہ سہراب کا لے آئے یہی بڑی بات ہوئی لالہ عذار نے
جھلا کر حکم دیا کل لشکر تیار ہو ہم خود جاکر ہمشیرہ صاحبہ کا لاشہ لینگے دیکھین تو سیاربان زادہ
کیا کرتا ہی ہمارے سامنے کیا عیاری کریگا احوال کھل جائیگا ساٹھ ہزار ساحر تیار ہوکر سامنے آئے
لالہ عذار تخت پر سوار ہوئی کئی ہزار نقارے بجے کئی سو علمہائے زرنگاری کے پھریرے کھلے
ہوئے اس زور و شور سے لشکر لیکر چلی یہان ملکہ ماہ رخسار بارگاہ مین بیٹھی ہین اس فتح کی بڑی خوشی
ہو رہی گانے پر خواجہ کے جان دیتی ہی کہا خواجہ خدا نے بڑا فضل کیا سہراب ایسا ساحر مارا گیا
اسوقت تو کوئی چیز گائیے جلسہ عیش و نشاط آراستہ ہی خواجہ نے کہا کیا مجھکو تو یا مغنی کیا ہی تمھاری

خوشی سے ایک آدھ غزل گا دیتا ہون جب ملکہ نے بہت کہا تو خواجہ نے یہ غزل گائی

غزل

دل چھوٹ کے جان سے گور کی منزل مین رہگیا / کیسا رفیق ساتھ سے مشکل مین رہگیا
آئے بھی لوگ بیٹھے بھی اُٹھ بھی کھڑے ہوئے / مین جا ہی ڈھونڈھتا تری محفل مین رہگیا
ناقص ہی دوستداری مین کامل نہین ہو تو / دشمن سے بھی غبار اگر دل مین رہگیا
قاتل سنبھل کے تیغ لگا جاے شرم ہی / تسمہ لگا جو گردن بسمل مین رہگیا
آزادی سے زیادہ اسیری مین لطف ہی / دل مرغ روح کا قفس گل مین رہگیا
سبقت جو زندگی مین سکندر سے کی تو کیا / اے خضر پیچھے مرگ کی منزل مین رہگیا
مجنون برہنہ کرتا اُسے اپنی طرح سے / لیلی کا پردہ پردۂ محمل مین رہگیا
پار اُترا جو کہ غرق ہوا بحر عشق مین / وہ داغ ہی جو دامن ساحل مین رہگیا
کافر ہی منکر اُسکی کریمی کی شان کا / خالی پیالہ کب کف سائل مین رہگیا
آتش کو دست و تیغ سے ممکن ہوا نہ زخم / بیچارہ مر کے حسرت قاتل مین رہگیا

اس رنگ مین خواجہ نے اس غزل کو گایا کہ ملکہ ماہ رخسار بیقرار ہوگئین تمام اہل محفل تڑپنے لگے پردے بارگاہ کے اُٹھے ہین رنگ محفل مین جما ہی باہر والے سردار اندر چلے آتے ہین کہ دیکھا صحرا سے گرد اُڑی خرناٹی آواز آئی لکہ ہاے ابر سبز و سرخ ظاہر ہوئے ماہ رخسار نے اشارہ کیا کہ دیکھو یہ کون آتا ہی کنیزین واسطے خبر کے دوڑین کہ دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا دیکھا لالہ عذار تخت پر سوار پشت پہ ساحران غدار علمہاے زنگاری لیے پھریرے کھلے ہوئے لکہ ہاے ابر اپنی شان دکھاتے ہین بڑے زور و شور سے لالہ عذار آکر پہونچی سامنے بارگاہ ماہ رخسار کے آکر بارگاہ استادہ کرائی لشکر اُترا لالہ عذار نے اترتے ہی ایک نامہ واسطے ماہ رخسار کے لکھا مضمون یہ تھا کہ ہمشیرہ یہ کیسا فساد ہی بھائی کے قاتل کو گھر مین جگہ دی بڑے افسوس کی بات ہی اب مین نے خود تکلیف کی بہتر اسی مین ہی کہ عمرو کی مشکین باندھکر لاؤ تم ہاتھ باندھکر چلی آؤ خطا معاف کرونگی اگر اسکے خلاف کیا تو صبح کو قیامت برپا کرونگی ساربان زادے کے واسطے مین نے تدبیر کر دی ہی اگر وہ چاہے کہ بھاگ کر نکلجاے سرحد کوہ زبرجدی سے نہ نکل سکیگا تھک تھک کے اسی سرحد مین رہیگا تم اپنے کو تباہ نہ کرو نصف سلطنت تمھاری ہی اگر فساد کروگی ایک حبہ نہ دونگی یہ نامہ لکھکر پشت پر پھینکدیا ایک طائر زمین سے پیدا ہوا کاندھے پر ماہ رخسار کے آبیٹھا زمزمہ سرائی کرنے لگا ماہ رخسار نے دیکھا اُسکے گلے مین ایک نامہ بندھا ہوا ہی ماہ رخسار نے وہ نامہ کھولکر پڑھا مضمون سے آگاہ ہوئین خواجہ سے کہا خواجہ نے فرمایا کیا بیہودہ بکتی ہی جواب لکھدو جسطرح سہراب کو مین نے مارا اسی طرح تجھکو بھی مارینگے ماہ رخسار نے وہی جواب لکھدیا طائر اُڑگیا یہ معاملہ دیکھکر سب کے ہوش اُڑے خواجہ اپنے مقام سے اُٹھے ماہ رخسار نے کہا خواجہ کہان چلے عمرو نے کہا تدبیر لی لالہ عذار کی ضرور ہی قلب ناصبور ہی ماہ رخسار نے کہا خواجہ لالہ عذار بہت ہوشیار ساحرہ ہی کسی غیاری کا ارادہ نہ کیجیے گا ایسا نہو آپ کے دشمن پھنس جائین ہرچند خواجہ نے قصد کیا ماہ رخسار نے نہ جانے دیا میان لالہ عذار کو جب جواب نامے کا پہونچا غصے مین کانپنے لگی

علم دیا طبل جنگی بجے صبح کو بی ماہ رخسار کی گردن توڑنگی طبل جنگی بجا ہرکارون نے آکر ماہ رخسار کو
خبر دی ماہ رخسار نے طبل جنگی بجوایا تیاریان ہونے لگین ماہ رخسار خواجہ کا ہاتھ پکڑکے اٹھی
خواجہ کو باغ مین لیکر آئی کہا خواجہ باعث میرے انتشار کا یہ ہی اُسنے اپنی حفاظت کر رکھی ہی
کسی بات سے غافل نہین صبح کو میدان کارزار مین سمجھا جائیگا دونون لشکرون مین طبل جنگی بج رہے ہین
ساحر سحر تیار کرتے ہین ماہ رخسار باغ مین خواجہ کا گانا سن رہی ہین مگر خواجہ کو بڑی بیقراری ہی کہ
جلد مہلت پاؤن خدمت مین اپنے آقا کی جاؤن دیکھون وہان کیا معرکہ ہوگا نے بجانے مین شب
بسر ہوئی لشکرون مین ہلہ ہوا سحر ہوئی تو سحر ہوئی لشکر شہنشاہ انجم سپاہ نے شکست کھائی شہنشاہ
زرین پوش بصد جوش وخروش لشکر فتح وفیروزی فوج ضیا و شعاع کو ساتھ لیکر تخت زبرجدی فلک پر جلوہ فرما
ہوا ملکہ ماہ رخسار تخت پر سوار ہوئین آٹھ نو ہزار کنیزین چار جانب سے تخت کو گھیرے ہوئے
اس شوکت وشان سے میدان کارزار مین پہونچین خواجہ عمرو بصورت مبدل ہمراہ لشکر ہین اُدھر سے
آمد آمد لشکر لالہ عذار آگے آگے لالہ عذار شتر پر ساٹھ ہزار ساحران غدار نہایت غصے مین میدان
کارزار مین آکر ٹھہرین جانبین مین صفین جمین نقیب نقابت کرکے ہٹے لالہ عذار نے سمت دست راست
کے دیکھا ایک ساحر موسوم بہ سیہ تاب اژدر کو اپنے چھیڑ کر صف سے نکلا دست بستہ عرض کی ای
ملکہ عالم غلام میدان کارزار مین جاتا ہی ابھی جاکر سب کو سمجھا دونگا دشمنون کا سر لاؤنگا لالہ عذار
نے اجازت دی سیہ تاب چلا میدان کارزار مین آیا عجائب وغرائب سحر کے دکھانے لگا آواز دی
جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے ماہ رخسار نے طرف فوج کے دیکھا یاسمن آہو چشم طاؤس کو چمکا کر نکلی
اجازت لیکر سامنے سیہ تاب کے آئی سیہ تاب نے گولہ مارا یاسمن نے کرتے کو دفع کیا دو حملہ سحر جب
ادہمین چلے سیہ تاب تلوار کھینچکر جا پڑا ہاتھ یاسمن پہ مارا یاسمن نے سپر سحر کو اُٹھایا سپر کٹی سر
یاسمن کا زخمی ہوا یاسمن نے سر کا خون لیکر سیہ تاب پر چھینٹا مارا سیہ تاب مثل شمع خشک
جلنے لگا یاسمن آہو چشم نے نعرہ آواز دی وہ مارا او لالہ عذار اور کسی کو بھیج لالہ عذار کو تمنا یاسمن
کا سخت برا معلوم ہوا غصے سے کڑکے دوڑ پڑی للکارا او کنیز بد تمیز کیا زمانے کا انقلاب ہی کہ
پاؤن کی جوتی سر پہ آتی ہی اس زور وشور سے بجلی گرائی کہ یاسمن کے دو ٹکڑے ہوئے
سوسن زبان دراز جا پڑی پانچ چار گرے لالہ عذار پر مارے لالہ عذار ان سحرون کو کب مانتی
ہی اشارون مین دفع کر دیتی ہی لالہ عذار نے جھپٹ کر تیغ مارا اس ساحرہ کے بھی دو ٹکڑے
ہوئے صنوبر خوش رفتار جا پڑی کئی ہاتھ تلوار کے مارے لالہ عذار روکتی جاتی ہی اُلجھا دیے
سے ہاتھ نکال کر وار کیا بیچاری صنوبر کے بھی دو ٹکڑے ہوئے مصنف عرض کرتا ہی کہ لالہ عذار
کے ہاتھ سے شام تک چالیس کنیزین قتل ہوئین شام کو لالہ عذار نے آواز دی بی ماہ رخسار
یہ تیل ماش بھیجے خود نہ نکلین کل کہان جاؤگی اب تو پردۂ شب حائل ہوگیا تھا ابھی پردہ رکھا
کل صف پر آپڑوگی جس تخت پر سوار ہوکے آئی ہو اسکو تختۂ تابوت بناؤنگی وہ فساد برپا کرنیوالا
کہان ہی اسکی بوٹیان کاٹ کر چیل کوون کو دونگی خوب اُسنے گا بجا کے دام مکر مین پھنسایا کمبخت
سخت و سست کہتی ملکہ ماہ رخسار رنجیدہ کبیدہ پلٹین کنیزون کے لاشے دفن کرائے

اب اپنی بارگاہ مین آئین خواجہ عمرو جو سامنے آئے کہا ای شہنشاہ اوج عیاری آپ نے دیکھا آج
یہ ملعونہ کیسی لڑی کل مجھکو للکاریگی مین جاکر مقابلہ کرونگی عمرو نے ٹھنڈی سانس کھینچی کہا ای ملکۂ عالم
آج حقیقت مین بڑا قلق ہوا اپنی بیقراری کو کیا ظاہر کرون آپ روانہ ترک ہوا نیند اڑگئی تصویر جمال
آقاے نامدار کی آنکھون کے سامنے پھرتی ہے ساحرون سے مقابلہ ہے طرح رنج وملال نے گھیرا ہے نظم

درقفس نی گل نہ گلشن یاد مے آید مرا — گاہ گاہی از نشیمن یاد می آید مرا
آنقدر ترسیدہ چشم من ازین مردم کہ من — دوست می بینم ز دشمن یاد مے آید مرا
زخم تیغت بہ شد واز یاد رفت اما ہنوز — آنچہ با من کرد سوزن یاد مے آید مرا
نالہ خیزد از رگ جانم بسان تار ساز — ہرگہ آن ناخن بدل زن یاد مے آید مرا
بس کہ ناسازست با من عیش بے آن دلنواز — بشنوم گر نغمہ شیون یاد می آید مرا
ہیشود واقف جہان بیت الحزن از گریہ ام — ہر کہ انجم گشتہ من یاد مے آید مرا

ملکہ ماہ رخسار نے کہا ای شہنشاہ اوج عیاری کل ہمارا خاتمہ کرا کے چلے جائیے گا عمرو کی آنکھون سے
آنسو ٹپک پڑے کہا ای ملکۂ عالم ایسی حسرت کی باتین نہ کہو ماہ رخسار نے کہا کیونکر مین کہون کہ اُسکے
ہاتھ سے بچونگی ساحرہ زبردست وہان فوج زیادہ میان کم فراج برہم کون اُسکے سحر کا جواب دیگا یہ ذکر
تھا کہ لشکر لالہ عذار سے صداے طبل جنگ آئی ہرکارون نے آکر عرض کی لالہ عذار بڑے غصے
مین گئی عرصے تک سرنگون بیٹھی رہی خواجہ نے کہا مین ذرا لشکر کو دیکھ آؤن عمرو کو بیقراری ماہ رخسار
کی سخت شاق گذری عمرو نے کنارے آکر رنگ روغن عیاری کا نکالا جو منظور تھا وہ صورت
بنکر تیار ہوے تخت زبرجدی نکالا اسپر سوار ہوے طرف لشکر لالہ عذار گئے چلے لالہ عذار تخت
پر بیٹھی ہے کبھی طرف آسمان کے دیکھتی ہے کہ دیکھا ماہ رخسار تخت پر سوار یکہ وتنہا آتی ہے لالہ عذار
نے کہا آنے دو ماہ رخسار دربارگاہ پر آکر اتری ساحرون نے کہا حضور اندر جائیے آپ کی
ہمشیرہ صاحبہ آپ کو یاد کرتی تھین ماہ رخسار رونے لگی کہا صاحبو مین نے جیسا کیا ویسا پایا
یہ کہکر رومال سے ہاتھ باندھے اندر آئی کہا ہمشیرہ صاحبہ خطا معاف کرو عمرو نے مجھکو بہکایا
تھا سامری وجمشید نے بچالیا عمرو میرے پاس قید ہے اگر حکم ہو سر لاؤن یا زندہ حاضر کرون
نہین بہتر یہ ہے کہ سر میرا کاٹ کر جہان مناسب ہو بھیجدیجیے آپ مجھسے ایسی خطا نہ ہوگی لالہ عذار
نے ماہ رخسار کے ہاتھ کھولے گلے سے لگا لیا کہا بہن جو ہوا سو ہوا خطا کیا چیز ہے عمرو کو کل
قتل کرو تمام اہالیان کوہ زبرجدی دیکھ لین کہ بھائی کے خون کا بدلہ لیا ماہ رخسار نے کہا جو
آپ کے نزدیک مناسب ہو وہ کیجیے ذرا آپ چلیے کچھ راز کی باتین عرض کرونگی لالہ عذار
اُٹھ کھڑی ہوئی ماہ رخسار لالہ عذار کو ساتھ لیکر ایک خیمے مین آئی اِدھر اُدھر کی باتین کرکے
کہا مین نے کل سے بسبب ہجوم غم والم شراب نہین پی لالہ عذار نے گلابی منگائی ماہ رخسار نے
جام لبریز کیا کہا بہن پہلے تم پیو لالہ عذار نے سخت عذر کیا ماہ رخسار نے نہ مانا لالہ عذار نے
جام پیا پیتے ہی گھبرائی کہا بہن میرا دل پریشان ہے یہ معلوم ہوتا ہے کوئی مجھکو آسمان پہ پھیر جاتا ہے
کہا بہن شکر ہو لگے مزاج کو فرحت ہو لالہ عذار اُٹھی بیہوشی تاثیر کرچکی تھی لڑکھڑا کے گری

عمرو نے اپنے نام کا نعرہ کیا لالہ عذار کو اُٹھا کر زنبیل مین رکھ لیا بشکل لالہ عذار بیرون بارگاہ آ کے
تخت پر بیٹھے منشیران سلطنت و وزیران اہبت کو جمع کیا سب سامنے آکر حاضر ہوئے کہا صاحبو مین تم سے
ایک صلاح پوچھتی ہون حقیقت مین ماہ رخسار سے بڑی خطا ہوئی مگر وہ بھی وارث سلطنت ہے
مکار کو قتل کیا اسکے حکم سے خلاف کیا ہوگا شاہزادی تھی اُسکو ناگوار ہوا قتل کر ڈالا کل مین نے
بڑے صدمے پہونچائے چالیس جادوگرنیان اسکی مین نے قتل کین کیسا صدمہ پہونچا ہوگا مین
اُس سے اصلاح کرون جو اُسنے کیا بہتر کیا جواب مناسب ہوگا وہ کر گئی مین اُسکو آزردہ نہونے
دونگی چھوٹی بہن بجائے فرزند کے ہے علاوہ ازین جنگ دو سردار داگر مقابلہ ہوا سحر اُسکا بھی
چلگیا اور مین نے شکست کھائی تو کیسی بدنامی ہوگی بات بنائے سے پھر نبن پڑیگی مین اُس سے
صلح کرون جھک کے ملنے سے میری ہتک نہین ہے یہ بھی ظاہر ہے کہ عمرو سا عیار اُسکے ساتھ
ہے ہزار مظرتین کریگا اگر اُسکی کوئی عیاری مجھپر چلگئی تو بھی باعث ذلت ہے اب بہتر یہی ہے کہ مین
اسکے پاس چلی جاؤن کسیدن ہوا تمکو اختیار رہے جلکر تخت پر بیٹھو سلطنت کا انتظام کرو یقین ہے
کہ وہ بھی یہی کہے کہ عمرو کو گرفتار کرلو دین سامری پرستی مین خلل نہو فساد مین سب طرح برائی
ہے سب نے کہا بہت بجا ارشاد ہوا کہا تخت لاؤ سحر کی تو مین نے قسم کھائی ہے تمہین لوگ سحر سے اُڑاتے
ہوئے چلو یہ کہکر تخت پر لالہ عذار نقلی سوار ہوئی چار سو ساحران نامی کو ساتھ لیا لشکر سے نکلکر
چلے ماہ رخسار کو ہرکارون نے خبر دی کہ آپکی ہمشیرہ بہ ارادہ اصلاح آتی ہین ماہ رخسار
واسطے استقبال کے گئے تو انکی کنیزون سے کہتی ہے خواجہ عمرو کہان ہین مین اُنسے صلاح کرلون
اگر انکا حکم ہو ملون نہ حکم ہو تو نہ ملون کنیزون نے کہا عرصہ دراز سے اُنکا پتہ نہین اب ماہ رخسار
چند مصاحبون کو ساتھ لیکر کنارے پر لشکر کے آکر ٹھہری حیران ہے کہ یہ کیا سحر کہ ہے لالہ عذار غالب
بھی آئی اب برائے اصلاح آتی ہے خدانخواستہ کوئی مکر ہو خواجہ فرماتین کہ تم کیون ملین مگر انکا
نشان نہین تخت سامنے لالہ عذار کا آکے پہونچا ماہ رخسار نے جھک کر سلام کیا لالہ عذار
تخت سے کود پڑی کہا بہن میری سرکشی کو معاف کرو دشمنون نے مبکا یا شکر ہے کہ میرا تمہارا
مقابلہ نہین ہوا دونون مین سے ایک کی خرابی تھی اب تمہین اختیار ہے جو مناسب ہو وہ کرو
کوہ زبرجدی کی سلطنت جسکو چاہو دو یہ باتین کرتے کرتے ماہ رخسار کو بائین آنکھ کا
تل بھی دکھایا ماہ رخسار نہال ہوگئی کنیزون سے پلٹ کر کہا لو صاحبو مبارک ہو خواجہ عمرو نے
شاید ہمشیرہ صاحبہ کو بلا لیا لالہ عذار بنکر تشریف لائے ہین ہمراہ لیکر لالہ عذار نقلی کو بارگاہ مین
آئین تخت پر بٹھایا لالہ عذار نقلی نے سب افسرون کو ماہ رخسار کے قدمون پر گرایا لکار کر
کہدیا کہ جو ماہ رخسار کے حکم سے گردن تابی کریگا اُسکو سزا ملیگی سب نے عرض کی حضور
ہماری کیا مجال ہے ہمارے نزدیک جیسے آپ ویسے ملکہ ماہ رخسار ہمیشہ خدمتگزار رہی کرتے
تھے اب بھی حاضر خدمت رہینگے جو حکم ہوگا بجا لاینگے تمام لشکر مین جا کر منادی نے ندا کی
ملکہ لالہ عذار نے ماہ رخسار کی اطاعت کی سلطنت ماہ رخسار کو ملی سب ساحر خوش ہوگئے
دن تو اسطرح گذرا شب کو خواجہ ماہ رخسار کو لیکر تخلیے مین آئے ماہ رخسار کو کرسی پر بٹھایا

لالہ عذار کو زنبیل سے نکالا ستون سے باندھکر ہوشیار کیا لالہ عذار کی آنکھ کھلی ماہ رخسار کرسی پر خواجہ عمرو کو دیکھا کوڑا لیے کھڑے ہین اپنی زبان مین سوزن مشکین بندھی ہوئین خواجہ عمرو نے آواز دی ای لالہ عذار قدرت پروردگار کو دیکھا اگر چاہتا قتل کر ڈالتا کون میرا ہاتھ تھامنے والا تھا اب بہتر یہ ہی کہ سامری و جمشید پر لعنت کرو ماہ رخسار کی اطاعت پر کمر باندھو اگر اسکے خلاف کروگی قتل کر ڈالونگا چند کلمے صفت وحدانیت پروردگار مین چند مذمت کفر مین بیان کیے زنگ کفر آئینۂ دل سے دور ہوا قلب کو سرور ہوا اشارہ کیا مین اطاعت کو حاضر ہون ماہ رخسار نے منع بھی کیا کہ خواجہ ابھی اسے رہا نہ کرو عمرو نے کہا اسکی پیشانی روشن ہی دل سے مطیع ہوئی زبان سے سوزن نکال لیا لالہ عذار قدمون پر خواجہ عمرو کے گری ماہ رخسار سے بمحبت ملی اب خواجہ کے ساتھ دونون بہنین بارگاہ مین آئین آکر تخت پر بیٹھین حکم واحکام کوہ زبرجدی کا جاری ہوا عمرو نے کہا ای ملکہ ماہ رخسار ہم اب رخصت ہوتے ہین نہین معلوم ہماکرے آقا پر کیا گذری ایک سفاک کے قتل کرنے پر یہ بلائین نازل ہوئین ماہ رخسار و لالہ عذار نے عرض کی ای شہنشاہ اوج عیاری اسواسطے ہمنے اطاعت نہین کی ہی کہ آپ کا دامن دولت ہمارے ہاتھ سے چھوٹے صاحبقران کی بھی زیارت سے مشرف ہون مغرور مقہور سے مقابلہ کرین ثواب جہاد مین شریک ہون ہمارا ابھی انجام بخیر ہو عمرو نے کہا مین آگے بڑھتا ہون اگر تمھارا جی چاہتا ہی کہ صاحبقران کی زیارت سے مشرف ہو لشکر لیکر آنا دونون شاہزادیون نے کہا ہم آپ کے ساتھ چلینگے خواجہ عمرو نہ قبول کرتے تھے کہ ماہ رخسار رونے لگی کہا خواجہ اس کنیز کو خدمت سے جدا نہ کرو یہ بھی ہمکو ثابت ہوا تمھارے کلام سے کہ صاحبقران تا طلسم نور افشان جائینگے ہم وہان بھی چلکر نزدیک ہوجگے نور افشان والون سے مقابلہ کرینگے کہ سعادت دارین حصول ہو آخر یہ صلاح ہوئی کہ عمرو کو تخت پر سوار کیا ماہ رخسار و لالہ عذار بھی اُسی تخت پر سوار ہوئین چار سو ساحران زبردست گرد تخت کے ستر اسی ہزار ساحران غدار پشت پر نوبت نقارے بجتے ہوے اس عظم و شان سے طرف لشکر صاحبقران کے چلے انکو تو راہ مین چھوڑو اب حال صاحبقران تحریر ہوتا ہی کچھ ساحر جو گئے ہوے جنگل مین پہونچے لاشۂ سفاک صحرا مین پایا اُٹھا کر لاشۂ سفاک کا سامنے مغرور کے لاے کہا حضور یہ نہین معلوم کہ کسنے انکو قتل کر ڈالا اب یہ بھی خبر ملی کہ نہنگ سحر نکلا و پھر قید ہوگیا مغرور بہت جھلایا کہا صاحبو یہ معاملے سمجھ مین نہین آتے ما بدولت خود تکلیف کرینگے یہ کہکر حکم دیا کہ طبل جنگی بجے لشکر مین مغرور کے تیاریان ہونے لگین جاسوس خبرین لیکر بھاگے امیر کو خبر پہونچی برق تڑپتا ہوا آیا کہا حضور استاد کا پتہ نہین ملتا نہین معلوم کیا معرکہ گذرا امیر نے فرمایا خدا اُنکا نگہبان ہی عقاب ابر سوار و ملکہ حیرت نے بھی سنکر طبل جنگی بجوایا تینون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات گذر کر ستارہ سحری آسمان پر چمکا قطعہ

فوج انجم ہوئی گریزان سب
ہوا میدان چرخ سے یک بار
تیغ خاور سپہر کردہ ہوا
سر انجم سیاہ و بیرق انار
علم آفتاب نکلا جب
رونق گنبد لاجورد ہوا

تینون لشکر بقاعدہ قدیم آگے میدان کارزار مین ٹھہرے جب صفین جم چکین نقیب و کڑکیت ہٹے مغرور نے مرکب باد رفتار اپنا بڑھایا

میدان مین آئے نعرہ کیا یا صاحبقران زبان آپ کے ہاتھ سے بڑے بڑے صدمے اُٹھائے
آج میدان کارزار مین آئیے تو معلوم ہوا امیر نے اشقر کو صف سے نکالا سردار چاہتے تھے کہ ہم
جائین امیر نے سب کو بہ آسانی روکا ہر ایک کو یہی جواب دیا کہ ساحر زبردست ہے مقابلہ ہو آپ
لوگ تماشا دیکھین کہ کیا نذر تی ہو آج مغرور بڑے غیظ وغضب سے آیا ہی اتفاق کی بات
کہ خواجہ عمرو بھی لشکر مین نہین ہین اگر وہ میدان کارزار مین ہوتے ضرور کوئی عیاری کرتے اب
پروردگار سے دعا کرو کہ مظفر ومنصور ہون رنج والم دل سے دور ہون سب کو سمجھا کر صاحبقران
مقابلہ مغرور مین آئے مغرور نے جب دیکھا کہ صاحبقران قریب پہونچے ایک دستک دی
زمین سے دھوان نکلا اُس دھوئین مین مع مرکب چھپ گیا تھوڑی دیر کے بعد روشنی ہوئی دھوان
غائب ہوا مغرور نے مرکب کو مہمیز کیا سامنے صاحبقران کے پہونچا تلوار کھینچے ہوئے منہ سے
شعلہ ہائے آتش چھوڑتا ہوا صاحبقران کے مقابل ہوا کئی ہاتھ تلوار کے لگائے امیر نے
تلوار کو تلوار پر روکا اسم اعظم الٰہی پڑھ رہے ہین جب کئی ہاتھ مغرور نے لگائے صاحبقران
نے نعرہ شیرانہ کیا تلوار کا ہاتھ بسر مغرور لگایا مغرور نے گرداپر کا نہ اُٹھایا سر آگے کر دیا
تلوار نے پیراہن سر کو کاٹا صراحی گردن سے گذر کر صندوق سینہ تک پہونچی صندوق سینہ کھلا ایک
طائر ہفت رنگ سینے سے نکلا گرد سر صاحبقران چرخ مارنے لگا مغرور نقلی تو زمین پر گرا ادھر
پہلو سے نعرہ ہوا منم مغرور جادو صاحبقران خاموش ہو گئے زبان مین لکنت آئی اسم اعظم
فراموش مغرور نے جھک کر دست بستہ عرض کی امیدوار ہون کہ برائے چند ساعت حمزہ ہیکل مجھکو دے
ہو مین ابھی واپس دونگا اس پریشانی مین صاحبقران کو یہ ثابت ہوا کہ خواجہ عمرو مجھسے ہیکل
مانگ رہے ہین گلے سے اُتار کر دیدی ہیکل کے جاتے ہی ہاتھ پاؤن مین رعشہ آیا امیر آ
گر کے پشت اشقر سے گرے بہرام وغیرہ نے جو یہ معرکہ دیکھا جسطرح بن پڑا جان اپنی دیکے
صاحبقران کو اُٹھا لیا لشکر پر مغرور جا پڑا بارگاہ تک سب کو نہ جانے دیا چار گوشے چار سمت
لشکر کے ایک غبار بلند ہوا اُس غبار نے لشکر صاحبقران کو گھیر لیا لشکر صاحبقران کا
یہ حال کر کے طرف لشکر عقاب ابر سوار کے پلٹا پکار کر آواز دی اے بادشاہ ظلمات عشق
حیرت سے ہاتھ اُٹھائیے ورنہ میرے مقابلے مین آئیے عقاب بھی جوش عشق حیرت مین
پریشان کمر انتہا نہ ہون سے کہہ رہا تھا دیکھا تمنے فلک نے کیا گردش دکھائی صاحبقران
گرفتار ہو گئے سارا لشکر اُنکا سحر مغرور مین پھنسا اب چھوٹنا دشوار ہی میری تو اب یہ کیفیت ہی نظم

فرش ہو اے یار خاک دوست دشمن زیر پا — ہم گریبان پھاڑ نکلے آیا جو دامن زیر پا
منکر روز قیامت ہین محبت بے اعتقاد — لا نکھی اے سرو قامت اپنا مدفن زیر پا
رنگ گل سے خون نکلے ہمارے آبلون کا رخ ہی — نقش پا سے پھولتا جاتا ہی گلشن زیر پا
خار کا کھٹکا نہین رکھتے ہین ہم آتش قدم — موم ہو جاوے اگر آ جائے آہن زیر پا
انگلیان کانون مین دیتا جو دم رفتار یار — بسم پہ آتی ہی آواز شیون زیر پا
بت پرستی ہم اگر تیری طرح کرتے تو ہم — سنگ رہ کو بھی نہ لاتے اے برہمن زیر پا

شاہراہِ عشق موہوم مین وہ چال چل
سرکشی زیبا ہی ہم دیوانگانِ عشق کو
رہگذر مین دفن کرنا اے عزیزان تم مجھے
بہر سجدہ ہی رہے ہم خاکسار رستے لیے
اسقدر تو ناگوارا ہی کرنا اپنی خلق کو
سرفرو یان تک تو آتش خاکساری نے کیا

اپنی آنکھون کو بچھا دین دوست دشمن زیر پا
خم ہوائی ہی سیکڑون کانٹون کی گردن زیر پا
شاید آجائے کسی کے میرا مدفن زیر پا
گوش زد ہووے ہمارے تانہ دشمن زیر پا
کفش سے رکھتے ہین مردم نعل آہن زیر پا
صورتِ نقشِ قدم ہی اپنا مدفن زیر پا

اشعار پڑھ پڑھ کے رو رہا ہی کبھی گلچینی گلشن جمال حیرت کرتا ہی کبھی ٹھنڈی سانسین بھرتا ہی کہ مغرور نے آواز دی او عقاب آ کر ہمسے مقابلہ کر ورنہ نام حیرت کبھی زبان پر نہ لانا عقاب جا پڑا مغرور سے سحر چلنے لگا دو چار سحر آپسمین چلے مغرور تیغ کھینچکر عقاب پر جا پڑا عقاب نے ہاتھ مارا مغرور نے روک کے جواب مین ہاتھ مارا کہ سر عقاب کا زخمی ہو گیا تھا ابھی مار لیا عقاب زمین پر گرا ہالیان فوج عقاب دوڑ پڑے کئی ہزار نے اپنی جان دی عقاب کو اٹھا کر ہوادار پر ڈالا مغرور پر گورے مارنے لگے مغرور سب کے سحر دفع کرتا جاتا ہی مغرور کی فوج والے بھی آ پڑے ہزارون جادوگر مغرور نے عقاب کے لشکر کے مارے غول کے غول تباہ کر دیے شام تک ملازمان عقاب جمکر لڑے چونکہ افسر زخمی ہو چکا تھا آخر قدم اٹھے جا بجا جا کر پڑاؤ پر ٹھہرین مغرور نے پیچھا چھوڑا پڑاؤ لوٹ لیا خیمون مین آگ لگا دی آخر ملازمان عقاب نے بڑی جانبازی کی کبھی سحر کیا کبھی تلوار سے لڑے عقاب کو بچاتے رہے جب مغرور نے دیکھا کہ نیر اعظم با رنگ زرد لرزان و ترسان قلعہ مغرب مین جا کر چھپا آمد آمد شاہ انجم سیاہ کی شروع ہوئی فوج ثوابت و سیارگان میدان چرخ زبرجدی مین جمی ناچار ہو کر مغرور نے پیچھا چھوڑا ساتھ والون سے کہا پلٹ چلو حمزہ کا بھی خاتمہ کیا میان عقاب کو بلند پروازی بھلا دی یقین ہی اسکے ملازم اسکا لاشہ اٹھا کر لیگئے عقاب جانبر نہوگا یہ کہتا ہوا بفتح و فیروزی پلٹا ملکہ حیرت جادو نے لشکر مین تخت پر سوار یہ زور و شور مغرور کا دیکھکر نعمان جادو سے کہا تمنے دیکھا آج تو مغرور نے قیامت برپا کر دی حقیقت مین سحر ملک بنگالہ کے نئے طور سیکھے ہین صاحبقران اپنے لشکر مین بیہوش پڑے ہین سارا لشکر مبتلا مصیبت و معزین مین سحر کے مردود نے پھنسایا عقاب کو شکست دی بارے شام ہو چکی ہی اب دیکھیے ہمسے کیا لڑے نعمان نے کہا واری حقیقت مین بڑا ساحر زبردست ہی نیرنگ ابھی منتشر ہو رہی ہی سب اہالیان لشکر حیرت گھبرا رہے ہین کہ دیکھا مغرور تاج پہنے ہوئے دریاے سحر مین غرق پشت مرکب پر سوار مع لشکر میدان مین آ کر پہونچا پکار کر آواز دی ای ملکہ عالم ایک تمھارے واسطے دونون لشکرون کو مٹایا آپ کی محبت اسی طرح دل مین ہی اب بھی کچھ نہین گیا بسمل و ترسانی جو کچھ ہی جو حکم ہو آنکھون سے بجا لاؤن سلطنت ہو غیر یا لو افسر مسلمانان کا مین نے خاتمہ کر دیا انکو تباہ و برباد کرتے افسوس آتا ہی یہ جو لشکر آپ کے ساتھ ہی ایک سحر مین بھاگتا پھریگا اب سے کچھ جو جوش چلیگی خوب سمجھ لیجیے ہزارون انکا خون ہو گا جنگ و جدال موقوف رکھو دیتا مغرور نے پکار پکار کر سمجھایا نعمان نے جھڑک کر جواب دیا او دیکھا کیا غرور کرتا ہی ہم سب جان دینے پر

پڑا مادہ ہین لڑ بھڑ کر مرجاینگے اطاعت تیری نہ کرینگے مغرور نے منھ پیٹ لیا کہا ہاے کیا کرون دل نہین مانتا آٹھ پہر اسی ظالم کا خیال رہتا ہے آئین ہجر کی کالی جان لینے والی ہین تڑپ تڑپ کے کاٹتا ہون

نظم

رات ایسا انتظار یار مین بیتاب تھا
بستر گل پر نہ تھا مین آگ پر سیماب تھا
میرے اشکون کا فلک پر موجزن سیلاب تھا
ہالۂ مہ کی جگہ شب حلقۂ گرداب تھا
نرم دل محبوب جیسے تھے ہوے ہین سخت دل
سنگ میری جان کو ہی پیش ازین جو آب تھا
رات مجھکو تیرے آنے سے جو مایوسی ہوئی
انتظار مرگ تھا یا اشتیاق خواب تھا
شب چمن مین کہین کف پا سے یہ نور افشان
جو ترا نقش قدم تھا سو گل مہتاب تھا
تیری محفل مین جو پاس راز پوشی تھا مجھے
مثل رنگ گل روان آنکھون سے یان خونناب تھا
کچھ سمجھ کر ناتوانی نے دیا ہے خم اُسے
قصر تن میرا بنا ہے جب سے بے محراب تھا
جلوہ فرما بام پر جو عارض جانان ہوا
چاند اُسکے سامنے اک کرمک شب تاب تھا
تیرے روے آتشین کو دیکھتے ہی اُڑ گیا
اضطراب دل جسے سمجھے تھے وہ سیماب تھا
ہوگئی بالکل ہماری عمر غفلت مین بسر
عرصہ اپنی زندگانی کا مگر اک خواب تھا
گل کہین دیکھا نہ مین نے داغ حسرت کے سوا
میرے اشکون سے مگر باغ جہان شاداب تھا
کی سیہ کارون نے میرے نور عرفان کی قدر
شہرہ ہے خلق مین خورشید عالمتاب تھا
کس لیے ہر شب یہ ہوتا ہے گرفتار فراق
ہجر مین کیا اپنا مرغ نامہ بر سرخاب تھا
رات دن فرقت مین رہتا ہے مجھے رونے سے کام
یاد آتا ہے کہ اک آنسو در نایاب تھا
ذبح کرنے مین مرے ناسخ ہوا قاتل کو رنج
بخیۂ نازک مین اُسکے خنجر بے آب تھا

دل سے سخت ناچار ہون مگر اب دل کو تھہراؤنگا بس آج کی شب مہلت ہے کل کسی کی تمنا نہ ہوگی افسوس یہ ہے کہ دل نازک پر صدمہ پہونچیگا آپ کو اختیار ہے بلکہ حیرت کے ملازمون نے جواب سخت دیے مغرور جھلاتا ہوا طبل بازگشت بجاتا ہوا پلٹا لشکر صاحبقران کو اس حال مین چھوڑا برق بھاگ کر درۂ کوہ مین چھپا تھا جب شام کو سناٹا ہوا تو برق ٹہلتا ہوا لشکر حیرت مین آیا چالاک سے ملاقات کی چالاک کو مضطر پایا برق نے کہا خلیفہ صاحب آپ نے دیکھا مغرور نے کیا آفت برپا کی استاد کا کہین پتہ نہین معلوم کون اٹھا کر لیگیا پھر جنگ مین شہنگ سحر نگاہ کو پکڑ لایا اُستاد نے عورت بنکر عیاری کی تھی پھر نہ پتہ ملا کہ انپر کیا گذری مگر چالاک نے ایک ٹھنڈی سانس کھینچی کہا بھائی برق کیا کہون دل پر میرے تو چھریان چل رہی ہین

نظم

درد ما را نیست درمان الغیاث
ہجر ما را نیست پایان الغیاث
دین و دل بردند و قصد جان کنند
الغیاث از جور خوبان الغیاث
خون ما خوردند این کافر دلان
ای مسلمانان چہ درمان الغیاث
داد مسکینان بدہ ای روز وصل
از شب یلدای ہجران الغیاث
ہر زمانم درد دیگر می رسد
زین حریفان بدل و جان الغیاث
ہمچو حافظ روز و شب بی خویشتن
گشتہ ام سوزان و گریان الغیاث

برق نے کہا خلیفہ صاحب اب وقت صبر و جبر ہے اسقدر بیقرار نہوجیے

بھو تدبیر فرمائے کل مغرور لشکر حیرت پر سحر کریگا اسم اعظم صاحبقران بند ہوگا حرز ہیکل باتون مین لے لی
تمام لشکر کو بیکار کر دیا چالاک نے کہا اے برق اتنا تو دریافت کرو کہ شیشۂ اسم اعظم و حرز ہیکل کسکے پاس
ہے چلکر کچھ عیاری کرین بار بحر مغرور لشکر حیرت نہ اٹھا سکیگا اگر صاحبقران رہا ہو گئے شاید مغرور
پر کوئی آفت آئے قبلہ و کعبہ کسی اور اقلیم مین گئے برق نے کہا بھائی وہ جہان جائینگے مال لوٹینگے
انشاء اللہ کسی وقت ہنسینگے اب آج تو میان قیامت ہے برق نے کہا مین جاکر دریافت کرتا ہون
برق تڑپ کر چلا چالاک صحرا مین ٹھہرا اب سوچ رہا ہے کہ کیا تدبیر کرون میان مغرور جو پلٹ کر آیا
آتے ہی طبل جنگی بجوا دیا شیشۂ اسم اعظم اپنے وزیر سرشار کے سپرد کیا کہا اے سرشار عمرو کا اب تک
پتہ نہین مین نے سحر سے دریافت کیا اس صحرا مین عمرو نہین ہے کسی جانب تنگ ہوکر نکلگیا سردارون نے
کہا اے شہریار آئے گیا پھر وہ جہان جائیگا اسکی قدر ہوگی طبل جنگی جو لشکر مغرور مین بجا حیرت کو بھی خبر ہوئی
حیرت نے بھی نوازش طبل کو حکم دیا مین خیمے جو نجانے کے آراستہ ہوئے ایک مین حیرت داخل
ہو مین سحر اپنے تیار کرنے لگین ایک خیمے مین نعمان کی سحر تیار کر رہی ہے ایک مین نیرنگ جھٹکے لگے
کر رہی ہے برق فرنگی ایک خدمتگار بنا ہوا بارگاہ مغرور مین حاضر تھا سرشار جادو شیشۂ اسم اعظم
و حرز ہیکل لیکر نکلا برق سوچا بن پڑے تو شیشہ توڑو حرز ہیکل اس سے لو چالاک سے کون اطلاع
کرے وہ جھگڑا اسپیلا نبٹیگے یہ سوچکر برق سرشار کے خدمتگارون مین ملکر چلا چالاک نے جب دیکھا
کہ عرصہ ہوا برق پلٹکر نہ آیا سوچا کہ برق بھلا کاہیکو پلٹ کر آئیگا یہ کہکر چالاک بھی چلا لشکر مین مغرور
کے جا دیکھا ایک نئی بارگاہ استادہ ہو رہی ہے دس بیس ہزار ساحر خیمے استادہ کر رہے ہین چالاک نے
دریافت کیا معلوم ہوا کہ سرشار جادو وزیر مغرور شیشۂ اسم اعظم و حرز ہیکل لیکر آیا ہے یہ اسی کا لشکر
اتر رہا ہے ایک جانب دیکھا میان برق خدمتگار بنے ہوئے لگے جاتے ہین چالاک سمجھا کہ برق فکر مین
عیاری کی ہے تم اپنی فکر کرو اسکے مقدمے مین دخل نہ دو ایک جانب ایک نخل دیکھا اسکی آڑ کرکے
بیٹھا بارگاہ کو تاک کر نقب کھودنے لگا میان سرشار جادو بارگاہ استادہ کرا کے اندر بارگاہ
کے آیا سامنے میز پر گلدستے چنے ہین گلابیان شراب کی گشتیان کباب کی رکھی ہین اسی میز پر
اسنے شیشۂ اسم اعظم رکھدیا حرز ہیکل شیشے کے گلے مین لپیٹ دی آپ مسند پر آکر بیٹھا سب سے
کہا باہر ٹھہرو کوئی غیر قریب بارگاہ نہ آنے پائے طبل جنگی بج چکا ہمارے شہنشاہ سحر تیار کر رہے
ہین کل بی بی حیرت گرفتار ہو جائینگی سب آگئے ہمارے ساحر ہونگے خوب مال لوٹینگے برق ادھر
بیتاب ہو رہا ہے کہ سرشار اکیلا اندر بیٹھا ہے اے برق کس حیلے سے جاؤن زلف لیلائے شب کمر سے
گذر چکی ہے یہ سوچکر پیچھے ہٹا ایک طرف دیکھا ایک چوبدار لکارتا پھرتا ہے ارے کوئی مزدور ہے برق
مزدور بنکر سامنے آیا پوچھا مزدور ہے صاحب کیا ہم مزدور ہے نے کہا بھائی یہ کشتی اٹھانا ہے ہمارے
سرکار نے میوہ واسطے سرشار کے بھیجا ہے برق نے کشتی اٹھائی تھیلا بھی اپنے ہاتھ مین لیا
مزدور سے باتین کرتا ہوا چلا کہتا جاتا ہے میان مزدور ہے صاحب ہارے ہارے جی چھوٹ گئے
ہمارے ساتھ یاری نہین کرتا آج بھی گئی ہے ہارے ہم تو حضور رنگ باز ہین جو ہمارے
رنگ کا داؤن ہے جان تک بد دین ایسے ایسے رنگ سے دن کا رات ہو گیا رات کا دن ہوا

مرد ہے صاحب ہنستے جاتے ہین برق نے ایک مقام پر ٹھوکر لی منھ کے بھل زمین پر گرا فتیلہ گل ہوا مرد ہے
نے ہاتھ پکڑ کر سنبھالا برق نے کہا حضور سب طرح خیر ہی کہا فتیلہ روشن کرلا دیجیے تو پھر مین چلون
میرے پاؤن مین چوٹ لگی دیکھیے انگوٹھے سے خون جاری ہی مرد ہے صاحب بکتے جھکتے فتیلہ
لیکر روشن کرنے گئے برق نے کشتی کھولکر میوے مین بیہوشی ملائی کہ مرد ہے صاحب فتیلہ روشن
کرکے آئے برق نے کشتی سر پر رکھی باتین بناتے ہوئے چلے جب قریب بارگاہ سرشار آئے
ساحرون نے آواز دی کون آتا ہی مرد ہے نے بڑھکر اپنا نام بتایا کہا شاہ نے میوہ بھیجا ہی سرشار
نے اندر طلب کیا مرد ہا اندر گیا برق باہر ٹھہرے ساحرون سے کہا مجھکو رتوندی آتی ہی رات بھر
آپ لوگون کو حقے پلاؤنگا وہان سرشار نے کشتی رکھوائی مرد ہے کو انعام دیکر رخصت کیا یہان برق
نے حقے پلانا شروع کیے پیر رات رہے سب بیہوش ہوے برق ایک خدمتگار بنکر اندر گیا
دیکھا سرشار بیٹھا ہی کتب دیکھ رہا ہی برق نے دست بستہ عرض کی اے وزیر اعظم میوہ جو شاہ نے بھیجا
تھا مرد ہے نے یہ کہا یہ میوہ وہ ہی کہ جو کھائیگا صحیح و سالم رہیگا کبھی کوئی اسپر عیاری نہ کر سکیگا
سرشار نے کہا ارے کشتی اٹھالا برق نے کشتی سامنے رکھی خوشہ انگور اپنے ہاتھ سے اٹھاکر
سرشار کو دیا سرشار نے انگور دیکھے کہا حقیقت مین ایسے انگور نگاہ سے نہ گذرے تھے قصد کیا
خوشے سے دانہ توڑ کر کھاؤن برق باتین بنا رہا ہی کہ پہلو سے آواز آئی اے وزیر اعظم انگور نہ نوش
فرمائیے گا یہ خدمتگار نہ جانے پائے سرشار نے پھرکر دیکھا ایک ساحر گوشہ بارگاہ سے آتا ہی
پکارتا ہوا منم فرستادہ شہنشاہ اے سرشار ہوشیار ہو جاؤ برق گھبرا گیا کہ یہ کیا غضب ہو گیا برق
بنگاہ پھر ڈالی کہا ارے تو کون ہی ساحر نے کہا حضور بیپ کے واسطے چلا آیا سرشار نے منھ سے
شعلۂ آتش چھوڑا وہ شعلہ منھ پر برق کے گرا رنگ و روغن عیاری کا اڑ گیا صورت اصلی سرشار نے
دیکھی ایک انگریز پتلون جاکٹ پہنے کھڑا ہی تیغہ لیکر سرشار اٹھا وہ ساحر قریب آیا کہا حضور
ٹھہر جائیے اسکو قتل نہ کیجیے خیر خواہ جادو میرا نام ہی جنگل میرا مقام ہی صحرائے خارستان مین بیٹھا
تھا کہ حکم شہنشاہی معرفت ایک طائر کے پہونچا کہ شہنشاہ طلب فرماتے ہین بہت جلد حاضر ہو
سو کوس کا راستہ چشم زدن مین طے کیا یہ نامہ مرحمت ہوا کہ برق فرنگی پاس ہمارے وزیر کے پہونچ چکا
ہی جلد جاکر اُسے آگاہ کرو یہ کہکر نامہ ہاتھ مین دیا سرشار نے نامہ کھولا اسمین سے ایک دھوان
نکلا سرشار لہرایا ساحر نے لپٹ کے خنجر مارا نعرہ کیا نعرہ چالاک

منم عیاری من آنم چست و چالاک
خلیفہ اول چالاک نامم

ز چشم دشمنان اندازم گرد خاک
بدید باد گرد و خنجر [illegible] کا کام

شکم چاک قصہ پاک چالاک گرد کر بھاگا شیشہ پر ایک پتھر مار دیا چلتے چلتے چالاک نے
حسن سکل لی دوسری طرف سے نکلکر بھاگے خیمہ جلا آندھی سیاہ اٹھی سنگباری و برفباری ہوئی
شیشہ ٹوٹا اسم اعظم چھوٹا صاحبقران اس دھوئین کے اندر بیہوش پڑے تھے ہوش آیا اسم اعظم
بآواز بلند پڑھتے ہوئے اٹھے جب اسم اعظم پڑھکر دم کیا سحر باطل ہونے لگا امیر نے پکارکے
جو اسم اعظم پڑھا جسکے کان مین آواز پہونچی کلمہ پڑھکر دوڑا ایک مقام پر اشقر دیو زاد سر ٹکرا رہا تھا
امیر نے چمکار دی اشقر بیقرار ہوکر دوڑا ہنہناتا ہوا چلا امیر بپشت اشقر پر سوار ہوے پشت

بہرام و لشکر والے سحر جون جون امیر اسم اعظم پڑھتے ہین وہ دھوان غائب ہوتا جاتا ہی روشنی ہوتی جاتی
ہی امیر لشکر کو لیکر چلے مغرور منصور پڑا ہوا سو رہا تھا ہرچہ ہوا گھبرا کر آنکھین ملتا ہوا اُٹھا کان مین آواز
آئی کشتی مرا نام من سرشار جادو بود کہا یارو غضب ہوا امیر ورنہ اسم اعظم مارا گیا پریشان باہر آیا اسی
ساحرون نے بھی بڑھکر عرض کی حضور خیمہ سرشار جل رہا ہی زمین سے شعلہ آتش نکل رہا ہی کہا آگے
بڑھکر خبر تو لو یہ کیا معرکہ گذرا ہرکارے دوڑے میان ملکہ حیرت سحر تیار کرکے مشغول رہی ہین نعمان
اپنے خیمے سے نکلی بہزنگ بھی آئی ملکہ حیرت نے فرمایا کیون نعمان سحر تیار کیا عرض کی واری
لگا ہاے ابتیار رہین ملکہ حیرت نے کہا ای نعمان اصل تو یہ ہی کہ بڑے ظالم سے مقابلہ پڑا ہے
افسوس کا مقام ہی کہ صاحبقران زمان بھی مبتلاے بلا ہین افسوس صد ہزار افسوس نظم

ای آرزوے قتل ذرا دل کو تھامنا
ہی کام اُنسے شوخ شمائل کو تھامنا
مضطر ہون کس کا طرز سخن سے سہم گیا
مشکل ہوا ہی بیہودہ محمل کو تھامنا
یہ زلف خم بخم ہو کہان تاب غیر ہی
گرتا ہی دیکھ جام ہلاہل کو تھامنا

مشکل پڑا ہمارے قاتل کو تھامنا
دیکھی ہی چاندنی وہ زمین پر بکھر پڑے
اب ذکر کیا ہی سامع قاتل کو تھامنا
سیکھے مین آ تجھسے نالہ نہ آسمان سکین
بیخون زردگی سلاسل کا تھامنا
مت مانگیو امان تو نے کہ ہی حرام

تاثیر بیقراری تا کام آفرینش
ای چرخ اپنے تو مہ کامل کو تھامنا
ہو صرصر فنا سے نہ کیونکر وہ مضطرب
صیاد اب قفس مین عنادل کو تھامنا
ای ہمدم آہ تلخی ہجران سے دم نہین
تو من زبان بیہودہ سائل کو تھامنا

نعمان نے عرض کی حضور وہ لڑائی پڑیگی کہ مغرور کو بھی مشکل ہوگی کنیزون نے بھی سحر تیار کیے نیرنگ نے
عرض کی لونڈی نے آپ کی جو سحر تیار کیے ہین مغرور کی بدہ ہونگے ہم تو اسی سے لڑینگے یا جان
دی یا شہر بنگالہ کو بے چراغ کیا یہ ذکر تھا کہ ہرکارے دوڑے ہوئے آئے بعد دعا و ثنا کے عرض کی
حضور چالاک دیرق نے ملکہ سرشار کو مارا اسم اعظم صاحبقران کھلا لشکر صاحبقران رہا ہوا امیر
لشکر مغرور پر آپڑے مغرور بھی سوار ہوا یہ سنتے ہی ملکہ حیرت نے فرمایا جلد لشکر تیار کرو اے نعمان
حقیقت مین اسوقت اگر چلکر مغرور کو مار لیا یا صاحبقران کے ہاتھ سے قتل ہوا تو جانتی ہی ورنہ
وہ قیامتین برپا کریگا ہمارا ٹھکانا چھوڑیگا کہان بھاگ کر جاینگے ابھی تو مغرور بار پر بھی قبضہ نہین ہی
ایک سحر مین سب بھاگ جائنگے لشکر تیار ہوکر سامنے آیا حیرت و نعمان و نیرنگ سوار ہوئین لشکر کو
لیکر چلین میان صاحبقران مع لشکر ظفر اثر لشکر مغرور پر آ پہنچے نعرہ صاحبقران کی جو مغرور نے
آواز سنی اژدر آتش نشان پر سوار ہوا لڑتا ہوا چلا دیکھا سامنے سے آفتاب آسمان جوانان زرکلاہ
قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران امیر عالیشان تیغ عقرب سلیمانی کھینچا ہوا جنگ رستمانہ کرتے
ہوئے آتے ہین ساحر بھاگ رہے ہین مغرور نے نعرہ کیا ای ساحرو کہان بھاگے جاتے ہو ابے
کمبختو فقط صاحبقران پر سحر تاثیر نہین کرتا لشکر کو تو مارو یہ سنکر ساحر سحر کرنے لگے صاحبقران نے
پلٹ کر دیکھا بہرام گردون خاقان چین یا تو آپ مع فوج کے لڑتا ہوا آتا تھا ساحرون نے سحر کیا
مثل تصویر تصور خاموش ہوکر رہگیا تمام فوج بھی حیران ہوکے رہگئی حربہ کسی کا نہین چلتا صاحبقران
اسم اعظم پڑھتے ہوئے چلے جھبکے کان مین آواز گئی ہوشیار ہوا پھر لڑنے لگے ساحرون کے ہاتھ
بے موت مارے جاتے ہین جب سحر چلگیا سپاہی گھوڑے سے گرا ساحر نے بڑھکر دانہ فولاد کا مارا

مردہ بیچارہ جلکر رہگیا اسطرح ہزارہا بندگان خدا ہاتھ سے ساحرون کے مارے گئے اکیلے صاحبقران
کہ ہر کدھر جائین کس کسکو بچائین مغرور نے دس ہزار ساحرون کو حکم دیا ہے کہ حمزہ پر سحر کرو نیزہ و تلوار سے
لڑو دس ہزار ساحر نیزہ و تیر و تفنگ سے صاحبقران سے جنگ کر رہے ہین اس آمد و رفت
مین صاحبقران بھی زخمی ہوے مگر اپنے سردارون کو صاحبقران بچاتے ہین لیکن نہایت پریشان ہین تیرہ
ہے کہ اس آمد و رفت مین جانبری غیر ممکن بیقرار ہوکر اپنے پروردگار سے عرض کر رہے ہین اے خالق
بے نیاز و اے رب کارساز وقت مدد ہے اکیلا کس کس سے جنگ کرون بندے تیرے بے کس و
بے بس ہوکے قتل ہوتے ہین بعض اپنی بیکسی بیبسی پر روتے ہین ہنگامہ گیر و دار بلند ہے صاحبقران
نے جو بلک کے دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا بقدرت سبحان لم یزل و عز بیدل آسمان پر
لکہ ہاے ابر سرخ و سبز نمایان ہوے کفار دیکھنے لگے وہ ابر آکر بہا سب نے دیکھا خواجہ عمرو
تخت پر سوار و دو نازنینان زہرہ جبین حور مثال پری جمال پشت پر ساتھ ہزار جادوگرنیان باز و بط وغیرہ
پر سوار علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے ہوے خواجہ عمرو نے جو اپنے آقاے نامدار کو
دیکھا کہ بارہ ہزار ساحرون مین گھرے ہوے ہین لالہ عذار و ماہ رخسار سے کہا مجھکو جلد تخت سے
اتارو لشکر کفار نے آقا کو گھیر لیا ہے ملکہ نے تخت کو اتارا عمرو تخت سے کودا نعرہ کرکے حقہ ہاے آتشبازی
مارنے لگا ماہ رخسار و لالہ عذار نے اترتے اترتے سحر کیا کہ زمین تھرائی ہزارہا ساحر مرگئے کرا
آوازین ساحرون کے مرنے کی آنے لگین ایک طرف سے نعرہ ہوا منم ملکہ حیرت جادو حملہ کے
جو گولہ مارا کئی ہزار ساحرون کے سینون کو برماکے گزر گیا دو چار سحر جو حملہ کیے نور برق نکلے کئین
بیس پچیس ہزار ساحر لشکر مغرور کے واصل جہنم ہوے حیرت نے زمین ہلا دی عمرو جو نعرہ کرکے
گرا عیارون نے جو استاد کی آواز سنی ہر طرف غل ہوا کہ استاد آگئے جانتے ہین کہ اگر ہمکو کوئی حیران
کریگا یا اگر ہمکو کسی نے سحر مین پھنسایا استاد فورًا بدلہ لینگے دل کو قوت دیکر کئی سو ساحرون کو مارا حقہ
آتشبازی چلا کسی کو کمند سے مارا کسی پر حباب مار دیا ماہ رخسار و لالہ عذار بھی کائنات کے سحر
کر رہی ہین صاحبقران نے جو ہوسے ساحرون کے مہلت پائی گھوڑے کو بڑھا کر طرف مغرور
کے چلے ایک بات حقیر نے فراموش کی تھی اب اسکو عرض کرتا ہون کہ جب مغرور نے صاحبقران
کو سحر مین پھنسایا تھا لشکر کو دھوئین مین بند کیا تھا نہنگ سحر نگاہ کو قید سے رہا کر گیا تھا نہنگ نے
جو یہ ہنگامہ دیکھا کہ مغرور بے حیا ہر جانب بے ہنگامہ ہے کسی طرف سے حیرت نے سحر کیا مغرور ادھر
تھا دوسری جانب سے لالہ عذار و ماہ رخسار نے دباؤ ڈالا حیرت نے جو ماہ رخسار و لالہ عذار
کو دیکھا کہا اے نہنگ جان اقبال صاحبقران پر رشک ہوتا ہے نہین معلوم کس ملک کی شاہزادیان ہین عمرو
تسخیر کرکے لایا ہے کس جانبازی سے جنگ کر رہی ہین صورت مین بیمثال سحر بھی شستہ و رفتہ
کس لطف سے لڑ رہی ہین مغرور جادو چاہتا ہے کہ لالہ عذار و ماہ رخسار پر جا پڑون کبھی لپکتا ہے
اے شہنشاہ ملک خوبی و اے سرو خرامان باغ محبوبی حیرت تو آہوے وحشی ہے تم مجھکو قبول
کرو شہر بنگالہ کا بادشاہ ہون کل ملک بنگالہ کا اختیار دونگا ماہ رخسار نے آواز دی او بیحیا
کیا بیہودہ بکتا ہے اپنی صورت تو دیکھ تو اس لایق ہے کہ کوئی تجھکو اپنے پہلو مین بٹھائے عمرو نے

پیک بچون کو بیسے ساحرون سے لڑ رہا ہے کہ پہلو سے نعرہ ہوا منم مہنگ سحر نگاہ باش او ساربان نژاد
مین تیری فکر مین تھا کئی دن سے کہان بھاگ گیا تھا عمرو نے کہا مین تجھے تمھاری گردن دبانے کو
موجود ہون مہنگ نے چاہا سحر کرون عمرو نے کہا اے مہنگ عیاری سے لڑو سحر کرنے کو
بہی ساحر موجود ہین لالہ غدار نے آواز دی خواجہ مین حاضر ہون اس مکار سے مقابلہ کرون
خواجہ نے کہا تمھاری کچھ ضرورت نہین مہنگ نے سر سے گوپھن کھولا کلہ گوپھن مین پتھر دیکر خواجہ
کو مارا خواجہ نے بھی پتھر مارا دونون پتھر لڑ کے زمین پر گرے مہنگ اس چالاکی پر اچھل پڑا ساتھ
والون سے کہتا تھا یارو عمرو کا مثل نہین ہر دیکھا تم نے کیا کارنمایان کیا اگر یہ میرا شاگرد ہو تو اسکو سحر
سکھاؤن بعد پتھر کے تیر چلے جو اسنے تیر مارا خواجہ نے بھی تیر پھینکا تیر آپسمین یون لڑے کہ ایک کا
پیکان ایک کا سوفار طائر تیر کی بلند پروازی کسی کا تیر خطا نہ کرتا تھا دیکھنے والے سہمے ہوے کھڑے
تھے بعض قربان ہوتے تھے بعض گوشہ گیر صد ہا تیر آپسمین چلے کسی کا تیر نہ پہنچا پر تیر پڑا مہنگ سحر نگاہ
تیغہ کھینچکر عمرو پر جا پڑا عمرو بھی تیغہ کھینچکر لڑنے لگا ہمراہیان مہنگ بھی لڑنے لگے لڑائی عمرو کی
دیکھکر غش غش کر رہے ہین کہتے ہین عمرو فنون سپاہگری مین طاق شہرۂ آفاق ہے لڑتے لڑتے
عمرو نے دیکھا کسی مقام پر دھوکا نہین کھاتا کئی شاگرد عمرو نے مارے لاشے پھڑک رہے
ہین مہنگ نے بڑھکر تیغہ مارا عمرو نے خالی دیا عمرو نے کہا اسکا سر کاٹ دے مہنگ صاحب
میری پشت پر شاید کوئی شاگرد عمرو کا آیا مہنگ پلٹا عمرو نے حلقہ ہاے کمند مارے حلقے
گردن مین پڑے مہنگ نے چاہا جست کرکے نکلون عمرو نے حباب مارا مہنگ بیہوش ہوکے
گرا عمرو نے چاہا مہنگ کو اٹھا لون شاگردان مہنگ ٹوٹ پڑے ادھر سے برق و چالاک
پہونچے خوب وہان پر تلوار چلی شاگرد مہنگ کو لیکے بھاگے اپنی جانین دین استاد کو اپنے نہ چھوڑا
عمرو نے آواز دی وہ بھگا لیا شاگردون سے کہا او نامردو حملہ کرو کہان بھاگے جاتے ہو مگر وہ
نہ ٹھہرے مہنگ کو لیکر فرار برقرار کیا عمرو نے سمجھا لیا جو کہ مہنگ بیہوش تھا یہی خیال تھا
کہ اسکو چھینلون شاگردون نے غل مچایا مغرور نے یہان کا سپہ سالار ہے سرمست شراب خوار سرمست
نے جو دیکھا کہ ہمارے لشکر کے عیار بھاگے جاتے ہین عیاران اسلام قتل کرتے ہوے چلے
آتے ہین کئی سو پیک بچے مارے گئے اسنے جھپٹ کر سحر کیا چالیس پیک بچے عمرو کے آگے
بڑھتے ہوے تھے وہ منھ کے بل زمین پر گرے عمرو نے للکار کر آواز دی ارے انکو تو مار ادھر سے
ملکہ لالہ غدار نے دیکھا کہ عیاران عمرو قتل ہوا چاہتے ہین طاؤس کو بڑھا کر مقابلے مین سرمست کے
آئین سرمست نے خنجر کھینچکر مارا سر ملکہ کا زخمی ہوا جیسے خنجر زخمی ہوکر پھرتا ہے لالہ غدار نے زخمی
ہوتے ہی جھولی سے کچھ پھول نکالے سفید پھول تھے انکو اپنے خون سے رنگین کیا رنگین ہوکے
پھینک مارے پتلے پچھلے ہاتھو نے دستک دی بجلیان چمکین ایک ابر چرخ مار کر آسمان پر آیا وہ
ابر قلیل سا برسا کچھ بوندیان پڑین جس نخل پر بوندی پڑی زرد پتے سبز ہوے پھولون نے آنکھین
کھولین غنچے مسکرانے چٹکنے لگے برگ گل کا کٹورہ شراب شبنم سے معمور کیفیت انتظار سے عجب
سرور رختون پر طائران زمزمہ سرا زمزمہ سرائی مین یہ اشعار عاشقانہ گاتے تھے نظم

گل کو جب دیکھا تری تصویر کا دھوکا ہوا
بولی جب بلبل تری تقریر کا دھوکا ہوا

دھیان اسکو کہتے ہین آیا نظر جو طفل اشک
دیدۂ تر کو اسی بے پیر کا دھوکا ہوا

ہون وہ بیخود خون سے جب ہو گئی زنجیر لال
خاک صحرا پر مجھے اکسیر کا دھوکا ہوا

ہم جو بے قاتل پئے گلگشت گلشن کو گئے
شاخ گل پر خون بھری شمشیر کا دھوکا ہوا

بھاگئے ہم زاہد تری مسجد کو زندان جانکر
دیکھکر تسبیح کو زنجیر کا دھوکا ہوا

بڑھگیا وہ نوجوان مین پیر پیچھے رہگیا
راہ گیرون کو کمان و تیر کا دھوکا ہوا

رنگ اڑا ایسا لب میگون ساقی کے حضور
جام مے پر مجھکو جام شیر کا دھوکا ہوا

سبحہ مین آلودہ خون گل ہین مثل کو بکین
آب جو پر مجھکو جوے شیر کا دھوکا ہوا

صاف دیکھی تیری صورت اپنی صورت دیکھکر
آئنے پر صفحۂ تصویر کا دھوکا ہوا

رات دن سمجھے ترا رخسار جانان چاند تو
چاندنی دیکھی تری تنویر کا دھوکا ہوا

مین نے دیکھی رات بدلی مین جو بجلی کی چمک
دود آہ و نالۂ شبگیر کا دھوکا ہوا

جابجا دیکھین جو نہرین اشک ناسخ کی روان
کوچۂ محبوب پر کشمیر کا دھوکا ہوا

یہ جب اشعار طائر بے زبان نے زمزمہ سرائی مین گائے سرمست جھومنے لگا کلاہ اتار کر پھینکدی گریبان پر ہاتھ ڈالا گریبان کی دھجیان اڑا دین ہر چند ساتھ والون نے کہا اسنے بیقرار ہوکر جواب دیا مطلع مصنف تنگ جامہ دری و پاس عزیزان کیسا ٭ دامن یار سے چھوٹے تو گریبان کیسا ٭ یہ شعر پڑھکر تین سو ساحرون کو ساتھ لیکر بڑھا پکار کر آواز دی اے جان جہان واے آرام دل مشتاقان میری جان جاتی ہے میرے دل کی یہ کیفیت ہے نظم

محفل فروز تھی تب و تاب نہان شمع
کیا کیا جلا ہے صبح تلک جی لبان شمع
صحبت مین ایک بات کی کیا محو ہو گئی
ہر چند موم جسم ہے اور شعلہ جان شمع
حیرت فزا ہے حسن کی صحبت کیا عجب اگر
گھلجائے سوز رشک سے تا استخوان شمع
لاتین نہ تاب حرف بتان کافران عشق
پروانہ جلگیا کہ نہین رازدان شمع
اے سوز گریہ آگے تری آب و تاب کے
اس بزم مین سحر کو نہ پایا نشان شمع
ہون داغ بدگمانی دل سبکہ یار پر
سمجھا ہے تیری بزم مین اشک روان شمع
اتبک تو سوز دل ہے کہ میرے مزار پر
پروانے کو جحیم ہے ہون زبان شمع
تھا شب چراغ خانۂ دشمن وہ شعلہ رو
پانی بھرے ہے جلوۂ آتش فشان شمع
پہونچے تری نزاکت و گرمی کو کیا مجال
پروانے کو ہو سادہ دلی سے گمان شمع
گر دیکھ لے رخ عرق آلودہ کو ترے
مائل ہوا زمین کی جانب دخان شمع

ملکہ نے مسکرا کر منہ پھیر لیا کنیزون نے بڑھکر آواز دی کیا بکتا ہے سرمست نے سب کے آگے ہاتھ جوڑے کہا میری جان جاتی ہے ملکہ جو فرمائین آنکھون سے بجا لاؤن جی چاہتا ہے زیر قدم اقدس پنجۂ مژگان سے جاروب کش ہون ملکہ نے پلٹ کر کہا اسے ہمسے دعوی عشق ہے دیکھ رہا ہے کہ مغرور ہمارے قتل کا ارادہ کرتا ہے نہین ہو سکتا کہ اسکا سر کاٹ لے جھوم گیا کہا اب زبان معجز بیان سے ارشاد ہوا ابھی اس خود سر کا سر لاتا ہون یہ کہکر تین سو ساحرون کو ساتھ لیکر طرف مغرور کے چلا مغرور ایک مقام پر کھڑا ہوا اڑ رہا ہے کبھی حیرت پر سحر کیا کبھی ماہ رخسار کے جادوگرون پر جا پڑا کبھی صاحبقران کے اسم اعظم کی تدبیر کرتا ہے چہار جانب سحر چل رہا ہے کبھی آگ برسائی کہین برف گرائی بلا کے سحر کر رہا ہے کہ دیکھا سرمست

کہ چہرہ گلنار گریبان پھٹا ہوا سر کھلا ہوا تین سو ساحر شمشیر برہنہ بکف اور مضطر چھپٹتا ہوا آتا ہے مغرور نے پکار کر آواز دی اے سر مست کیا کہنا خوب لڑے ماہ رخسار نے سحر پڑھ کر تین لشکر حیرت کا خاتمہ کر دون یا اسم اعظم حمزہ بند کر دون سر مست نے کہا حاضر ہوا حاضر حاضر کہتا ہوا قریب پہنچا تلوار کا ہاتھ مارا تین ساحرون نے سحر کیے کئی سو ساحر مغرور کے مر کر گرے مغرور نے سر چند رو کا مگر سر مست نے ایک ساحر ہر سر مغرور کا زخمی ہوا اور ساحر جو مر کر گرے دل تھام لیا سر کا خون لیکر شیشے مین سر مست پر پھینک مارا وہ خون جو سر مست پر پڑا شل ہیں مرم خشک جلنے لگا تین سو ساحرون کو گولے مار مار کے گرایا جب لاشہ سر مست کا دیکھا ہیبت رہ گیا کتنا تھا غضب ہوا بیچارہ اپنے ہوش مین نتھا مفت مین میرے ہاتھ سے مارا گیا جو جو ساحر مرے اب انکا مثل ممکن نہوگا دل پر قلق ہے غم مین ان دوستون کے کلیجہ شق ہے کیا کرون صدمہ عظیم ہے یہ کہتا ہوا طرف ملکہ لالہ عذار کے چلا ماہ رخسار نے بڑھکر لالہ عذار کو خبر کی کہ ہمشیرہ ہوشیار رہنا مغرور سر مست کو مار کر کف منہ مین بھرا ہوا کانپتا ہوا جاتا ہے کہ اُدھر سے لڑتی ہوئی ملکہ حیرت آئی تحسین جمال جہان آرا سے حیرت پر جو نگاہ پڑی عجب سج دھج سے لڑتی ہوئی آتی ہے تو رپٹہ ڈھلکا ہوا ایک دوپٹے کی گاتی بندھی ہوئی زلف عنبرین کو پیچ و تاب صاف ثابت ہوتا تھا کہ چشمۂ خورشید مین مار سیاہ لہراتے ہین یا ناگنیان بل کر رہی ہین بقول مصنف نظم

موے خوش رنگ پیچ کھاتے تھے
لال ڈورے کھنچا کھنچا نقشا

بال بکھرے ہوے وہ چہرہ پہ
سانپ جسطرح غصے مین ہوتے
قاتل خلق و کافر پرفن

ابرو ہو جسطرح سے گرد قمر
چشم مستانہ وار حد سے سوا
تھا یہ ظاہر کہ ہین یہ دو رہزن

مغرور کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا قلب تھرا گیا پیشانی سے پسینا ٹپکنے لگا دل قابو مین نہ رہا نظم

جنون بوی گل افسانۂ کیست
تغافل ساقی میخانۂ کیست
نمیدانم کہ از ساغر گل از جام
دل ویرانہ نکہت خانۂ کیست
زجوش صورت و معنی خرابے
نہ دانستم چراغ خانۂ کیست
نمیدانم چہا بیگانگیہاست

محبت گردش پیمانۂ کیست
سر شکم دیدہ امشب خواب سیلاب
بہار جلوۂ مستانۂ کیست
مئی نظارہ در دل ہستم صاف
چہ پیدائی مئی میخانۂ کیست
باستغنای تو مشہوری بنازم
اسیر سیہ سواد دیوانۂ کیست

نگہ روشنگر آئینہ بار ست
خرابی خوش نشین خانۂ کیست
پریشان کرد اوراق محبت
ز شرم نرگس مستانۂ کیست
شنیدم خاطر آسودہ ہست
نمی گویم جہان ویرانۂ کیست

یہ اشعار جو مغرور نے چلا کے پڑھے یا حیرت لڑتی بھولی جاتی تھی یا ملیٹ پڑی مغرور نے ہاتھ باندھ جھک کر کہا اے شہنشاہ ملک خوبی اے اورنگ نشین تخت محبوبی مجھے تم پر سحر کرتے شرم آتی ہے خداوند جو گی جیپال کا صدقہ میری عرض قبول ہو مین اپنے ہوش مین نہین ہون راتون کو تڑپتا ہون آب و دانہ ترک ہوا کوئی صحبت اچھی نہین معلوم ہوتی دوستون سے نفرت تنہائی نے رغبت اسیر گمان نہ کرنا کہ صاحبقران چھوٹے مدد کو آئی یہ دو جادوگرنیان آتی ہین ایک سحر مین سب کا خاتمہ کر دونگا لاشون سے دشمنون کے میدان کارزار بھر دونگا ملکہ حیرت نے گولہ مارا مغرور پر آگ برسنے لگی مغرور شعلہ ہاے آتش کو بجھا رہا ہے وہ دمبدم پکارتا ہے دیکھو ملکہ سرکشی نہ کرو مین نہین چاہتا کہ آپ کو

صدمہ نہ پہونچے سلطنت ملک بنگالہ و ہوشربا کی بھی سلطنت ہو ابھی حمزہ کا سر حاضر کرتا ہون آپ نے
آنکھون سے دیکھا کہ لشکر عقاب پر کیسا لشکر کھیلا جاتا ہے انکو راستہ نہ ملتا تھا یہ کہتا ہوا بڑھا
ملکہ حیرت نے ابروے خدار ہلائے مغرور پر تلوارین گرنے لگین مغرور نے سر آگے کر دیا ایک
تلوار تڑپ کر گری مغرور کا سر کٹ کے الگ ہوا لاشہ زمین پر تڑپا حیرت نے جھوم کے [illegible]
وہ مارا کنیزون نے عرض کی حضور اسکا سر لیکر نوک نیزہ پر رکھا جائے سب لشکر والے دیکھین ابھی
بھگدڑ پڑ جائے نعمان و نیرنگ دوڑین پکارتی ہوئین کہ ملکہ کیا سحر کیا حیرت طاؤس سے کود کے
جیسے ہی قریب لاش کے پہونچین لاشہ تڑپ رہا تھا قطرے خون کے اڑے جسم پر ملکہ حیرت کے
پڑے ہر چند چاہا اپنے کو بچاؤن ممکن نہوا قطرات خون کے جسم پر ملکہ حیرت کے پڑے آنکھون کے
نیچے اندھیرا آیا لاکھ چاہا اپنے کو روکون نہوسکا چرخ کھا کر بیہوش ہوگئین سامنے ایک محل تھا
اُسکی بیخ سے مغرور پیدا ہوا آواز دی منم مغرور جادو شہنشاہ بنگالہ یہ کہتا ہوا طرف ملکہ حیرت
کے چلا منظور تھا کہ ملکہ کو اٹھالون نعمان و نیرنگ نے بڑھکر گرز مارے کئی سو کنیزون نے جانین
دین نعمان و نیرنگ نے حیرت کو اُٹھالیا ہوادار پر ڈالا لیکر بھاگین مغرور نے نعرہ کیا یارو
یہ جانے نہ پائے مین نے بڑے ہیر کو قتل کرایا حیرت پر وہ سحر کیا کہ انکو تکلیف نہو میرے
قبضے مین آجائے ساحرون نے بلوہ کیا ادھر سے صاحبقران لڑتے ہوئے آتے تھے دیکھا
حیرت بیہوش ہے نعمان و نیرنگ لیے بھاگی جاتی ہین ساحر جاتے ہین جھنجلین مغرور بھی سحر کرتا
ہوا آتا ہے ہزارہا کنیزین قتل ہوئین سب سے پکار کر کہدیا کہ یارو نکل چلو جب ملکہ حیرت پر اسکا سحر
غالب آیا تو ہماری کیا حقیقت ہے صاحبقران تلوار پکڑ کے آپڑے چالاک ایک گوشے سے
یہ معرکہ دیکھ رہا تھا کلیجہ منہ کو آگیا ایک ساحر کی صورت بنکر لشکر حیرت کے ساتھ ہوا مغرور جادو
چاہتا تھا انکو نہ جانے دین صاحبقران نے جو حملہ شمشیر زنی کی ساحر گھبرا گئے تعقب حیرت
چھوڑا صاحبقران پر جا پڑے نعمان و نیرنگ ہوادار حیرت کا لیکر نکل گئین دس بارہ ہزار
ساتھ سب باقی مارے گئے پڑاؤ پر آکر خیمے و بارگاہین لین پڑاؤ پڑنا مناسب نہ جانا
یہی خیال تھا کہ مغرور پیچھا نہ چھوڑیگا دامن صحرا کو مثل دامن مادر جانکر نکل گئین مغرور نے دیکھا
حیرت کا تعقب اگر کرتا ہون حمزہ سے جان بچانا دشوار ہوگی آخر پلٹ پڑا دیکھا سرداران
حمزہ نے ہزارون ساحرون کو مارا مغرور ناچار مجبور سحر کرتا ہوا طرف صاحبقران کے چلا
خواجہ عمرو صورت بدلے ہوئے ایک ساحر کی شکل بنے ہوئے یہ سب معاملہ دیکھ رہے
تھے حیرت کا معاملہ دیکھا یہ بھی دیکھا کہ مغرور نے تعقب نہ کیا ملازمان حیرت نے پڑاؤ
چھوڑا بارگاہین اکھڑوا کر لے گئے مغرور اسم اعظم صاحبقران سے خائف ہے الگ الگ
سحر کر رہا ہے ایک ساحر یہ سالاران مغرور سے موسوم حیلہ ساز جنگ کر رہا تھا مغرور نے
اُسکو بلایا کہا اے موسوم حیلہ ساز حیرت کو تو نعمان وغیرہ نکال لے گئین فکر کرو انکا ضرور تلاش کرو انکا
کیا کہون جو کچھ دل پر گذر رہی ہے افسوس صد ہزار افسوس

نظم

بس بوجھین کا گل پہچان برائے من	ضعف من و گرانی زنجیر وائے من

چشمے دہد بہ سر مو خونبہاے من — تیغ نگاہ و قاتل زخم آزماے من
خوش راحتی بخانہ زنجیر می رود — جوش صد افسون گران خواب پاے من
ہوشی بصور منتظران زائمہ میدہد — صبح قیامت از نفس جانگزاے من
ہنگام بدگذشت لصبد خواب غفلتم — شد نیستی افافت از ین خوا مہاے من
گفتم سر من از چہ زگردن بریدہ است — سر برکشید و گفت ز تیغ جفاے من
باآہ سردگرمی سوز درون نہ رفت — چون صبح باد میشود اخگر بہاے من
تا شبنمی زباغ وفا ئیم گو مباد — جز غار دشت سایہ بال ہماے من
صہبا بیا بیا دگر رفتے ز خود مگر — بیگانہ خودی رستم آشناے من

موہوم حیلہ ساز نے عرض کی بہت بجا ارشاد ہوا یہ وقت جنگ وجدل ہی حضور کے ہوش وحواس
مین خلل ہوا اپنے کو سنبھالیے ایسا نہو حمزہ سے مقابلہ پڑے وہ اسم اعظم پڑھکر ہاتھ ماردے
کچھ زور نہ چلیگا شکست واقع ہوگی غلام سے جو ارشاد فرمائیے وہ بجا لاؤں شعروریہ نے کہا حمزہ
کے پاس جا جس ترکیب سے تجھکو بن پڑے حرز ہیکل مانگ لے مین اسم اعظم بند کرونگا موہوم
چلا صاحبقران لڑ رہے ہین عمرو کی بھی نگاہ صاحبقران پہ پڑ رہی ہی صاحبقران لڑتے ہوے
جاتے تھے کہ ایک طرف سے آواز آئی یا زلزلہ قاف ثانی سلیمان آپ کو خدا سلامت رکھے
مین کچھ عرض کرونگا صاحبقران پلٹے ایک فقیر تھا کہ وہ سامنے صاحبقران کے کہتا ہوا آتا ہی
کہ ای شہریار میرے جوان فرزند کو ایک پریزاد اُٹھا کے لیگئی تھی اب گھر مین ڈال گئی وہ دیوانہ
ہوگیا ہی مین ناچار ہون علما نے مجھسے کہا کہ صاحبقران بڑے فیاض ہین راہ خدا مین
سر دینے مین اُنھین عذر نہین تو اُنسے جاکر حرز ہیکل مانگ لا راہ دور و دراز طے کر کے حاضر ہوا
ہون راہ خدا پر مجھکو حرز ہیکل دیجیے کل واپس دونگا امیر نے جو یہ سنا کانپ گئے حرز ہیکل گلے سے
اُتاری کہا ای برادر یہ حاضر ہی جو دن مین تمھارا مطلب نکلے اپنا کام کر لینا تب لاکے دینا
جیسے ہی صاحبقران نے اُسکے ہاتھ مین حرز ہیکل دی فقیر نے قہقہہ مارا آواز دی باش او
حمزہ منم موہوم حیلہ ساز دیکھو یون لیجاتے ہین صاحبقران تلوار پکڑ کے چلے موہوم نے
کہا حمزہ اب مجھے کہان پاؤگے یہ کہکر اپنے کو زمین پر گرایا پر پرواز پیدا ہوے اڑ کر چلا امیر نے
للکار کر فرمایا یارو یہ حیلہ ساز حرز ہیکل لیے جاتا ہی خمسہ ساحر نے قصد کیا موہوم نے آفت کی
وہ جلکر رہگیا عمرو نے جو دیکھا یہ دیکھا حرز ہیکل لیے جاتا ہی تک کر نیمچہ جست کی چھپیس گز بلند ہوکر
خنجر مارا موہوم کا شکم چاک قصہ پاک عمرو نے مردے کے کپڑے اُتار لیے حرز ہیکل لاکے
صاحبقران کو دی کہا ای آقاے نامدار ساحران مکار سے مقابلہ ہی سمجھکر لڑیے کوئی یون
غافل ہوتا ہی امیر حرز ہیکل پہنکر پھر مصروف جنگ ہوے مغرور نے دور سے یہ معرکہ دیکھا
گھبرا گیا ساتھ والون سے کہا یارو دیکھا تمنے موہوم ایسا ہوشیار مارا گیا مین نے حرز ہیکل
لینے کو بھیجا تھا وہ یون مارا گیا عمرو نے پچیس گز بلند ہوکے خنجر مارا ساحرون کے
ہوش اُڑتے ہین مایوس جادو نے کہا مین جاکر ہیکل لاتا ہون اس طریقے سے مایوس چلا

سامنے صاحبقران کے آکر پہونچا فریاد کرتا ہوا آیا صاحبقران فریادرس ہین ملکہ حیرت کا ملازم
ہون وہ تو لشکر لیکر نکل گئین مغرور نے مجھپر سحر کیا میرے کلیجے مین آگ جل رہی ہی ذرا خبر لیجئے
مجھے دیجیے میری مشکل آسان ہو عمرو نے جو دور سے دیکھا امیر نے پکارا ارے ساحر میرے
پاس آ مین حرز ہیکل تیرے جسم سے مس کردون پھر کوئی تکلیف نہوگی مایوس بڑھا عمرو نے
نے دور سے دیکھا حمزہ پھر دھوکا کھاتا ہی سر سے گوپھن کھولا سنگ تراشیدہ و خراشیدہ
سوا پانچ سیر کا چرخ دیکر کھینچ مارا مایوس کی پیشانی پر وہ پتھر پڑا سر پاش پاش ہوا زمین پر
گرا آواز آئی کشتی مرا نام من مایوس جادو بود امیر کو غصہ کرکے آواز دی او حمزہ کیون دیوانہ
ہوا ہی دوست و دشمن کو نہین دیکھتا یہ بھی دشمن تھا حرز ہیکل لینے آیا تھا خدا نے فضل
کیا امیر نے فرمایا خواجہ خدا نے بچایا مغرور نے جو یہ معرکہ دیکھا پریشان ہوگیا سحر کرتا ہوا
چلا فوج کو بھی آواز دی ارے یارو کیسے نامرد ہو ایک شخص کو نہین مار سکتے تم سب ملکہ حمزہ کو تیر و
تفنگ سے مار لو سب لشکر کو حمزہ کے ایک سحر مین بیکار کردونگا کئی ہزار ساحر نیزہ و تیر و تفنگ تلوارین
لیکر چلے سرداران صاحبقران نے جو دور سے دیکھا کہ آقا پر ساحرون نے بلوہ کیا بہرام گرد بن
خاقان چین نے اپنے چینیون کو آواز دی یارو ہوشیار ہوجاؤ آقا پر ساحرون کا بلوہ ہی اک ایک
طرف عبد القہار و عبد الجبار حلبی لڑ رہے تھے انپر آمینہ ہوا کہ آقاے نامدار کو ساحرون نے
چار جانب سے گھیرا ہی شاید ناظرین کو یاد ہو یہ دونون سردار عاشقان قدیم ہین امیر کے بچپن
سے شریک ہین جا بجا لڑے ہر مقام پر ہمرہ کے بڑے سفید داڑھیان جسم پر جھریان لیکن شیرانہ
لڑ رہے تھے یہ جو ہنگامہ دیکھا کہ آقا گھر گئے ساحر تلوارین پکڑ کر جا پڑے دونون بھائی تلوارین
کھینچے ہوے فوج حلب لیکر پہونچے ساحرون کے جی چھوڑا دیے چینیون نے حملہ شمشیر زنی
کی بہرام نے صف شکنی کی خواجہ عمرو بھی اس بلوے مین لڑ رہے ہین حقہ ہاے آتشبازی
مار رہے ہین کسی پر کمند کا حلقہ ماردیا کسی پر جاب مارا ہزارہا جادوگر مارے ساحر مرکے گرا عمرو اسکی
ٹوٹنے لگے سیکڑون کو برہنہ کردیا برق نے کہا استاد کافری لاش کو چھوا سردی کا زمانہ ہی غسل
کرنا پڑیگا عمرو نے کہا ابے دیوانے غسل کرلینگے کئی جادوگرون کی کمر مین سے نکل آئے
آقا کے حمام مین نہا لینگے وہ ہمسے کچھ نہ لینگے جب برق نے زیادہ کہا ایک طمانچہ مار دیا کہا ابے
تو کیون دخل دیتا ہی کیا تیرا اجارہ ہی برق گال سہلاتا ہوا بھاگا ایسی حملہ تلوار چلی ساحرون سے
غیر ساحر لڑ رہے ہین جب اسنے سحر کو منہ کھولا اتنی جلدی جھپٹ کر نیزہ مارا وہ سحر نہ کرنے پایا نیزہ
جاکر حلق مین پڑا گدی کو توڑکر پار گیا بعض پہلوان منچلے ساحرون کو لپٹ پڑے اٹھا کر ماری چیر کر
پھینک یا اگر ساحر کا سحر چلگیا تلوار ہاتھ سے چھوٹی پشت مرکب سے گرے ساحر نے چاہا کہ
آتش کا دانہ مارکے جلادون جو سپاہی لڑتا ہوا پہونچگیا یہ سمجھا ہی کہ کس کے عمر سے ہار کھائی
بیہوش ہوا ہی ڈھونڈھلا اسی ساحر کو مارا جو گرا تھا اسے بھی ہوش آیا پھر اٹھ کے لڑنے لگا
غیر ساحرون نے وہ جی داری کی کہ حملہ کرتے نقیبان کفار پکار رہے ہین اے مردان
بکوشید تا جامۂ زنان نہ پوشید قدم بڑھا کر ڈٹو بزرگون کا نام روشن کرو اگر پشت پر تلوار کھائی

بدنام ہوے سینے پر زخم پڑے کھیت میں جلے ردو دیکھنے والے دیکھین کہ یہ جوان سورما دشمن
کے دل مین ناسور ہیں حریف کو لوگو قاتلون کو رو کو دنیا ناپائدار ہے اسکا عیش وطیش بے اعتبار
ہے سکندر سا بادشاہ جلیل نہ رہا آب حیات کی فکر مین تھا چشمے تک پہونچا پیاسا رہا جانورون کو
دیکھا انکے بال و پر گر گئے ہین زمین پر بے آب و دانہ تڑپتے ہین اُنھون نے پکار کے
کہا اے سکندر پانی نہ پینا اُس مالک نے موت مقرر کی ہے وہی بہتر ہے دیکھو ہاتھ پاؤن مین
طاقت نہین ہے انکھون مین بصارت نہین ہے خواہان ہین کہ موت آئے مگر موت نہین آتی افسوس
کر رہے ہین کہ کیون پانی پیا آبرو کھوئی قطرے کا چو کا گھونٹ ڈھلکا کے تو کیا ہوتا ہے یا زندگی
کی ہوس تھی یا موت مانگتے ہین سکندر نے لاحول پڑھا اور پکار کر کہا ہے پانی ہم ہی مین نے جو
ملک فتح کیے ملک و مال لے لیے اگر مین اس حال کو پہونچا اولاد اور لشکر کشی کریگی اب
آنکھون مین بصارت نہوئی ہاتھ پاؤن مین طاقت نہوئی کون انتظام کریگا وہ گرفتار کر کے
لیجائینگے کیسا ذلیل کرینگے بھرا ہوا شیشہ توڑ ڈالا آب حیات نہ پیا یاد جان دنیا بڑی نعمت
ہے جو رستم سے خلاف ہوا بیٹے جوان بیٹے کا قاتل بنا شغاد کے ہاتھ سے بحسرت مارا گیا ہرچند کہ
شغاد کو بھی مارا تڑپ تڑپ کے جان دی میدان کارزار مین جاکر لڑو پیچھے نہ ہٹو بعد تمھارے
نیک نام رہے ہر شخص ذکر کرے کہ کیا جری وہ بہادر تھے ہرچند نقیب غل مچاتے ہین ملازم
بھاگے جاتے ہین کہتے ہین یارو ہم کیا کرین سوح سامری وجمشید مین تاثیر نہ رہی جس ساحر
نے سحر کیا بحسرت مارا گیا اپنے ہاتھ سے بھی اپنے عزیزون کو مارا عیاران عمرو کیا بیباک ہین سب
جست و چالاک ہین لڑائی مین گھسے بیباک ہین حقہ ہاے آتشبازی چل رہے ہین زمین سے
شعلے نکل رہے ہین کہ منہنگ سحرنگاہ بڑے غیظ و غضب سے آیا عیارون کو ساتھ لیکر گیا خواجہ عمرو
نے زنبیل بجائی اسکے بھی شاگرد گرد جمع ہوے منہنگ کا قصد ہے کہ صاحبقران کو گرفتار کرون
دولت دنیا سے تو نہال ہو جاؤن اگر مغرور نے صاحبقران کو پایا بہت خوش ہوگا لیکن عمرو
نعرہ کرکے جا پڑا عیاران منہنگ کو سو کا عیارون سے تلوار چلنے لگی عمرو لڑتا ہوا قریب منہنگ کے
پہونچا کہا واہ بے بھگوڑے پھر بوے سیاہ لیکر آیا ایک مرتبہ جوتیان کھا کر بھاگا ابھی بھی ویسا
ہی ہوگا منہنگ نے حلقہ ہاے کمند عمرو پر مارے حلقہ ہاے کمند گلے مین پڑے عمرو نے
سبک ہو کر جست کی حلقہ ہاے کمند سے یون نکلا جیسے شرارہ سنگ سے یا ہوائی گنج سے یا
عینک سے نگاہ یا دل عاشق سے آہ منہنگ کے ہوش اُڑ گئے منہنگ کے شاگرد
نے عمرو کو نیچہ مارا عمرو نے خالی دیکر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوے منہنگ نے
کلیجہ پکڑ لیا کئی وار عمرو پر کیے برق فرنگی ایک نخل کے سایے مین کھڑا تھا دیکھا اُستاد
پر منہنگ نیمچے مار رہا ہے خواجہ ہنستے ہین چاہتے ہین کہ کنارے لشکر کے نکل آئے تو اسکو
مارون برق نے تڑپ کے حلقہ ہاے کمند مار دیے اور نعرہ کیا منم مہتر برق فرنگی عیار
یکہ منہنگ نے دیکھا مین حلقہ ہاے کمند مین پھنسا سحر کر کے نکلا الگ جا کے گرا
برق نے کہا مارو گھیر کر اسکو مار لو اپوا لفتح و گلبا و گلبا و چہار طرف سے اسیر چھٹے

منہنگ نے سحر کرکے سب کو گرا دیا چلا کر ابوالفتح کا سر کاٹ لون عمرو کا کلیجہ منہ کو آگیا کہ مہتر کا بیٹا
مارا جاتا ہے جھپٹ پڑے سینہ سپر کردیا منہنگ کا ہاتھ شانے پر عمرو کے پڑا شانہ نشانہ ہوا
اب تو عمرو کس پڑا جیسے شیر زخم کھا کے پھرتا ہے پرا یہ پہونچکر منہنگ کو آواز دی کہ اے قران
اسکا سر کاٹ لے منہنگ سمجھا میرے پیچھے قران آگیا نام قران سنکر پلٹا عمرو نے
مارا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوئے منہنگ مر گیا ساحر بھی تھا آندھی سیاہ اٹھی بس
غل مچا یا قشتی مرا نام من منہنگ سحر نگاہ بود مغرور کا اور درد سر بڑھا بیقرار ہوگیا
کہا دریافت تو کرو یہ کون مارا گیا ہر کارے دوڑے جستجو ون مین واپس آئے عرض کی
حضور منہنگ سحر نگاہ ہاتھ سے عمرو کے مارا گیا بڑا قلق ہوا آگ برساتا ہوا چلا ادھر سے ملکہ
ماہ رخسار و لالہ عذار لڑتی ہوئی آتی تھین مغرور نے للکارا کہ ارے کمبختو تمنے بڑے برے
وقت مین آکر مسلمانون کی مدد کی ورنہ خاتمہ کردیتا لاشون سے میدان کارزار بھردیتا مغرور
پر دونون نے سحر کیا آگ برسائی مغرور ان سحرون کو کب مانتا ہے اشارون مین دفع کردیے
کنیزین بھی ان دونون کی آگئین سب طرف سے جوگو نے اسپر پڑے جھلا کر ایک چیخ ماری
یا گرو جوگی جیپال تمہارا بندہ ایسا حقیر ہوا کہ ان دونون چھوکریون نے مجھپر سحر کیا لونڈیان
مجھسے مقابلہ کرتی ہین یہ جو اسنے کہا سب نے دیکھا آسمان سے دو گنبد سنگی چیخ مارتے ہوے
آتے ہین ماہ رخسار و لالہ عذار نے ان گنبدون پر سحر کیے گولے مارے پر قین چپکائین ان
گنبدون پر تاثیر نہوئی ایک گنبد لالہ عذار پر گرا دوسرا ماہ رخسار پر گرا دونون کو گنبدون مین
بند کرکے طرف کنیزون کے پلٹا صرف آتی آواز دی ارے لونڈیان مجھسے لڑتی ہین سب کے
ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا جھولیان پھینک کر گرد گنبدون کے چرخ مارنے لگین ایک کو
ایک نہین پہچانتی غل مچا رہی ہین اے ملکہ عالم اس سنگدل نے سحر کیا آپ کو گنبد سحر مین
بند کیا آپ کون رونیگا نہ جرکر نکل چلیے اندر سے گنبد کے آواز آتی ہے ہم بڑی کد و کاوش
کررہے ہین جان پر صدمے گذرے روح مین قفس جسم خاکی مین پھڑکتی ہین یہ گنبد نکلین تو سبتے
سب کنیزین سحر کررہی ہین گنبدون پر ہزارون گولے مارے پر تو وہ گنبد ٹھیرے تھے
یا کنیزون نے سحر جو کیے سب نے آنکھون سے دیکھا گنبد مثل شیشے کے چمک رہے ہین صاف
ثابت ہوتا ہو کہ گنبد شیشے کے بنے ہوئے ہین دونون شاہزادیان اندر اسکے بیہوش پڑی
ہین آخر جو ہوا عمرو نے بھی بڑھکر دیکھا کہ دونون شاہزادیان گنبد سحر مین چھپ گئین عمرو
بھاگتا ہوا قریب صاحبقران کے آیا رکاب کو بوسہ دیا صاحبقران نے فرمایا خواجہ خیر تو ہے
عمرو نے کہا آقا غضب ہوگیا لالہ عذار و ماہ رخسار سحر مین مغرور کے پھنسگئین جلد چلیے
چلکے اسم اعظم پڑھیے گنبد توڑئیے وہ بیچاریان اس قید بلا سے چھوٹین صاحبقران عمرو
کے ساتھ لڑتے بھڑتے چلے ہر مقام پر ساحرون کے جادو ہین سحر سے آگ برس رہی ہے
امیر اسم اعظم پڑھتے ہوئے جاتے ہین اگر کسی ساحر نے روکا امیر نے ہاتھ مارا اسکے دو ٹکڑے
ہوئے چند ساحر جو مارے گئے غلغلہ کرتے ہوئے بھاگے ہر ایک کی زبان پر یہی نعرہ تھا

سامری و جمشید کی بات مین فرق آتا ہی حمزہ پر سحر تاثیر نہین کرتا تیغزنی مین بے نظیر کون مقابلہ کر
اپنے شہر کو ویران کر گئے بڑے بڑے درہم و برہم کردیے ہزارون جادوگر مارے گئے علاوہ
اس ملک کے ہر چند لشکر مین کیسا زبردست ہمامہ ایسی جادوگرنی کو مارا شمشیر ایسا ساحر قتل ہوا
ہنوز آقا کو جمشید جیپال بچا ہے یہان مغرور کھڑا سحر کر رہا ہے ان گنبدون پر ماش کے دانے
پھینکتا ہی جون جون سحر اسپر پڑھتا ہے گنبدون سے شعلے نکلتے ہین ملازمان لالہ عذار و ماہ رخسار
جلنا گوارا کرتے ہین چاہتے ہین گنبدون کو توڑین ہزار طرح کے سحر کرتی ہین کر رہی ہین لیکن گنبدون پر
تاثیر نہین ہوتا مغرور کھڑا ہوا ہنس رہا ہے کہتا ہے یہ وہ سحر خداوند جمشید جیپال کے بنائے ہوئے ہین
اس سحر پہ کیون کد و کاوش کرتے ہو کیون مٹانے کی کوشش کرتے ہو عمرو نے صاحبقران
کو اسی مضمون کی خبر دی کہ دو گنبد سنگین مغرور نے ماہ رخسار و لالہ عذار پہ گرا دیے آپ چلکر اسم اعظم
پڑھیے نہین امیر لڑتے ہوئے آتے ہین مغرور نے جو دیکھا کہ صاحبقران صفون کو درہم و برہم کرتے
ہوئے آتے ہین یہ آتے ہی اسم اعظم پڑھینگے بیشک گنبد ٹوٹ جائینگے شتر سوار سامنے کھڑا تھا
ایک پرچہ لکھکر دیا کہا اسی صحرا کے پہلو مین ایک بیشہ ہے وہان پہلوان ہمارا محیط فیلدر اکھاڑے مین
کشتی لڑ رہا ہوگا یہ نامہ اسے دینا وہ فورًا سوار ہو کے آئیگا حمزہ کی مشکین باندھ کر لیجائیگا اسم اعظم
کی زور مین کیا تاثیر ہوگی شتر سوار نامہ لیکر چلا پاس محیط فیلدر کے پہونچا نامہ مغرور کا دیا محیط فیلدر
نہایت قوی تن و قوی من ہے نامہ مغرور کا پڑھکر مست ہنسا کہا سالہا سال سے نمک سرکار کا
کھاتا ہون اے شتر سوار تو چلکر خبر دے مین ابھی آتا ہون اگر دیو ہوگا تو اسکو بھی باندھ کر لے آونگا
آج تک کوئی پہلوان مانند دولت سے سر بر نہین ہوا کیسا ہی زبردست ہوگا مین زیر کر لونگا یہ کہکر
شتر سوار کو رخصت کیا اپنے قصر مین آکے سلاح جسم پر آراستہ کیے اپنے ہمشکلون کو ساتھ لیکر
گینڈے پر سوار ہوا میدان صاحبقران لڑتے بھڑتے سامنے گنبدون کے پہونچے جاتے ہین
جاکر گنبدون پہ اسم اعظم پڑھون سب لشکر جانبین کے لڑتے بھڑتے آ کے جمع ہو گئے ہین تماشا
گنبدون کا دیکھ رہے ہین کہ صحرا سے گرد اڑی سب نے دیکھا ایک پہلوان گینڈے پر سوار
پشت پر دو ہزار جوان سواری مین آتے ہین وہ جوان سب کے آگے ہے خود آہنی سر پر
زرہ موتی کڑیون کی پہنے ہوئے چوڑا تیغہ حمائل نیزہ ہلاتا ہوا سامنے پہونچا مغرور کو سلام
کیا مغرور نے پکار کے کہا اے محیط فیلدر آج مین نے تجھکو تکلیف دی حمزہ کو گرفتار کر لے
یہ کہنا تھا کہ محیط فیلدر گینڈے کو بڑھا کر میدان کارزار مین آیا گینڈے کو مہمیز کیا پکار کر آواز دی
یا صاحبقران زمان میرے مقابلے مین آئیے تو احوال معلوم ہو منم محیط فیلدر صاحبقران
نے اشقر بڑھایا عمرو نے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران مرکب اڑا کر مقابلے مین محیط
کے آنے لگا وہ دونون روبرو ہوئے پانچ قدم گینڈا محیط کا تین قدم اشقر ہٹا نیزہ ہلاتا ہوا محیط
سامنے آیا مثل ابر کے گرجا آواز دی یا صاحبقران سنتا ہون کہ آپ نے بڑے بڑے
پہلوان زیر کیے جو فن آپ نے عمر بھر مین حاصل کیے ہین وہ سب مجھپر صرف کیجیے با دولت
کا حربہ غضب ہے خداوند جمشید جیپال کا کبھی ایسا نہین ہوا کہ میرا حربہ خالی جائے آپ کے

دل مین ہوس رہجائیگی امیر نے فرمایا او مغرور اتنا غرور نہ کر جب تو حربہ کر لیگا تب مین حربہ کرونگا پیش قدمی
ہمارے مذہب مین جائز نہین ہی اگر تقدم ہمارے مذہب مین جائز ہوتا تیغ کفر کو اکھیڑ کر پھینکدیتے
تو شوق سے نیزہ لگا یہ سنکر محیط بہت ہنسا کہا یا صاحبقران بچیے نیزے کو ہلاتا ہوا سامنے
آیا نیزہ مارا صاحبقران نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا دیکھنے والے اچھل پڑے کہتے
تھے یا صاحبقران سبحان اللہ ایسے پہلوان کا وار روکنا آپ ہی کا کام تھا اب نیزہ صاحبقران
سے اور محیط فیلدر سے چلنے لگا جان دیے ہوے محیط نیزہ بازی کر رہا ہی تین سو ساٹھ
لطفین جب رد و بدل ہوئین اب چوریان کھائین ہونے لگین صاحبقران نے فرمایا ای محیط
ہوشیار ہو جا شست تیری سمت ہی محیط خوب ہنسا کہا بدولت کی مشقت کی ہستی کو کون دیکھ سکتا
ہی امیر نے جھٹکر نیزہ کا تھا کا ٹھکر تھپیڑا مارا نیزہ ہاتھ سے محیط کے نکلگیا زمین پر گرا غریو بلند ہوا
سب پہلوان تعریفین کرنے لگے محیط نے غصے مین قبضے پر ہاتھ ڈالا تیغہ بیتاب کھینچا
محیط کو اپنی جرات پر بڑا غرور ہی مغرور بھی پکار رہا ہی ای محیط مردانہ باش تامل نکرنا حمزہ
کی مشکین باندھ لینا زندہ نہ بچنے پائے محیط نے خبردار خبردار کہکر ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے گردا
سپر کا اٹھا دیا اشقر کو بڑھایا جب تلوار قریب سر کے پہنچی دستانہ مارا تیغہ چھٹ پڑا امیر نے کلائی پر
ہاتھ ڈالدیا محیط کے ہوش اڑ گئے گریبان مین امیر کے ہاتھ ڈالدیا کشاکش کے زور ہونے لگے
امیر چاہتے ہین تلوار چھینلون محیط کہتا ہی یا صاحبقران مردان عالم کے قبضے سے تلوار نہین
نکلی کیا ارادہ ہی امیر نے فرمایا کہ ای محیط مجھے افسوس آتا ہی ایسا نہو تجھسا پہلوان میرے
ہاتھ سے مارا جائے میرے تیرے کشتی مین مقابلہ ہو تجھکو زیر کرکے مسلمان کرون یہ سنکر محیط فیلدر
بہت ہنسا کہا ای حمزہ کشتی مین آج تک کوئی مجھپر غالب نہین آیا اگر آپ کو ہوس ہی آئیے یہ کہکر
گھوڑے سے کودا امیر بھی پشت اشقر سے اترے محیط نے بایان ہاتھ تھامکے داہنا
ہاتھ گردن پر صاحبقران کے رکھا امیر کو معلوم ہوا کہ آسمان گردن پر پھٹ پڑا امیر نے بھی
داہنا ہاتھ گردن پر محیط کے رکھا بوے کبر و نخوت جو کاسہ دماغ مین تھی نکل گئی معلوم ہوا آسمان
گردن پر پھٹ پڑا زمین و آسمان کا فرق تھا محیط نے ٹکر ماری صاحبقران نے سر سامنے کردیا
پوست ماتھو کے اڑ گئے کشتی ہونے لگی دونون لشکرون سے تعریفین ہونے لگین محیط چاہتا ہی
صاحبقران کو زیر کرون مگر ممکن نہین ہوتا جب پیچ باندھتا ہی صاحبقران توڑ کرتے ہین محیط
کے ہوش اڑ جاتے ہین کہتا ہی اس پیچ کا توڑ خلق نے سنا تھا آپ نے کہان سے توڑ پیدا کیا
صاحبقران فرماتے ہین ای محیط یہ پیچ اور توڑ پردہ قاف مین دیوزادون پر صرف ہوتے
تو اپنے زور و جرات پر کیا ناز کرتا ہی اس عبد ذلیل نے کبھی کسی سے منھ نہین پھیرا
محیط جلال باکمال دیکھکر دنگ ہو گیا کہتا ہی یا صاحبقران آپ ایسا پہلوان میری نگاہ سے
نہین گذرا مین نے کئی ہزار پہلوان زیر کیے مگر آپ ایسا سپاہی بے نظیر نگاہ سے نہ گذرا تھا یہ
ثابت ہوتا ہی کہ مین کچھ نہین جانتا آپ نے دنگ کردیا آپ سے وعدہ کرتا ہون اگر زیر کروگے
اپنے لشکر کا بادشاہ قرار دونگا تجھسا بادشاہ مجھسا پہلوان تمام عالم کو تسخیر کرونگا

امیر نے فرمایا اے برادر شاید ہم غالب ہوے محیط نے کہا مین اطاعت کرونگا مہراصم کو دیکھ کر
پوچھا ہے یہ پہلوان جو سامنے کھڑے ہین یہ آپ کے زیر کردہ ہین صاحبقران فرماتے ہین مہراصم میرا
بچپن کا رفیق ہی دربار نوشیروان مین اسکو زیر کیا تھا اسکا شباب ... محیط کہتا ہی شاگرد کمال
کیا جو ایسے پہلوان کو زیر کیا ہے تڑپ تڑپ کے لڑرہا ہی سب پہلوان تعریفین کر رہے ہین شاگردان
محیط کہتے ہین استاد پر کبھی ایسی مصیبت نہین پڑی آج استاد گھبرائے ہوے ہین کس زور و شور سے
صاحبقران لڑرہے ہین تمام شاگردان محیط رطب اللسان تعریفین کر رہے ہین ہر ایک کا یہی قول
ہی کہ آج استاد بڑے پہلوان سے پھنسے ہین دیکھیے کیونکر جان بچے یہ معلوم ہوتا ہی کہ استاد فن کشتی کو
بالکل نہین جانتے کیا الجھ الجھ کر لڑرہے ہین مصنف عرض کرتا ہی کہ محیط جان دیکر لڑتا ہی امیر
بھی آج اسطور سے لڑے ہین جسطرح دیو زادون سے جنگ کرتے تھے پسینے پسینے چہرہ سرخ
رگین خلیلی پیچ و تاب کھا رہی ہین ابروے خمدار کو جنبش قتل دشمن کی کوشش چاہتے ہین بہت جلد
اسکو زیر کرون محیط بھی بڑے لطف سے لڑرہا ہی جب دوپہر ڈھلی ادھر زوال آفتاب ہوا ادھر
زوال رنگ محیط ہوا ہانپ سا رہا ہی کانپ رہا ہی جب صاحبقران تڑپاتے ہین دو دو گھڑی رگڑتے ہین
بڑی مشکل مین الجھ الجھ کے نکلتا ہی جب صاحبقران کو محیط تڑپاتا ہی صاحبقران مثل برق کے
تڑپ کے نکل جاتے ہین محیط حیران ہوتا ہی کہ کیونکر رو کون حمزہ فنون سپاہگری مین طاق شہرہ
آفاق ہو بیشک یہ جان کشندہ دیوان قاف ہی یہ تقریر صاف صاف ہی کہ اسنے ہمشدون سرداران
کو مارا ارخنگ آہن شاخ کو للکارا صاحبقران ہر مرتبہ چاہتے ہین کہ زیر کرون پھر دن پچھلا ہی
تھا کہ محیط نے آواز دی یا صاحبقران میرے آپ کے جنگ مین تین پہر گذر رہے دو نون لشکر
دیکھ رہے ہین ایک زور آخر کرتا ہون اسکو روکیے امیر نے فرمایا بسم اللہ زور آخر کمان رکھ آئے
تھے محیط نے کہا میرے جسم مین ہی وقت پر موقوف ہی تجھے زیر کرنے کا وقوف ہی یہ کہکر دو نون
مونڈھے پکڑے سر سینے مین اڑا یا ریل کرے دوڑا صاحبقران دم کے بھروسے پر قدم کے شمار
بھی ہٹتے چلے آتے ہین سات قدم ریل کر لایا وہان بڑھ کے پنجہ مارا بایان گھٹنا صاحبقران کا جھکا
تڑپ کر لنگر مارا پشت پا تک غرق ہوے محیط پھر آکے چھایا ایک ایک زور ایک ایک ریلا اسطرح کا کہ
اگر پہاڑ پر کرتا اسے بھی اکھیڑ لیتا مگر اس کوہ وقار کے لنگر مین جس و حرکت نہ پائی تھک کے
ہاتھ اٹھا لیا کہا یا صاحبقران اب آپ کے زور کا مشتاق ہون امیر تڑپ کر آگے بڑھے دو نون مونڈھے
تھام کرے دوڑے پندرہ قدم تک ریل کر لائے وہان آکے پنجہ مارا دو نون گھٹنے محیط کے
آشنائے زمین ہوے صاحبقران نے دست حق پرست بڑھایا کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالا نوہ کو جھکاف
لیا کہ زمین تھرائی پہلے ہی زور مین تا بہ گھٹنا دوسرے زور مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے
اس خود سر کو بلند کیا محیط نے چاہا پہلوون مین پاؤن اڑا کر پیچ دالون پیچ کرون امیر نے اسی
قسم آگے بڑھایا بایان قدم پیچھے رکھا پتیر سے کھڑے ہو کر چرخ دینا شروع کیا مثل
طاؤس آتشبازی چرخ کھانے لگا اکھیڑ کر مارا چاہا مونڈھے کی کھا کر سنبھلون امیر نے ایک ٹھوکر
ماری گرد برد چارون شانے چت گرا صاحبقران کود کر چھاتی پر سوار ہوے کنندہ زانو سے دبا

فرمایا ای محیط شناخت مین پروردگار کی کیا کہتا ہی محیط نے عرض کی جب تک زندہ ہون غلامی سے
گردن تابی نہ کرونگا امیر نے کلمہ طیبہ فرمایا محیط کلمہ پڑھکر بصدق مسلمان ہوا اپنے ساتھ والون کو
آوازدی یارو مین مسلمان ہوا جسکو میرا ساتھ دینا ہو مسلمان ہو اگر یہ مذہب قبول نہو میرے لشکر سے
نکل جائے سب نے پکارکر آوازدی ہم آپ کے غلام ہین محیط اپنے لشکر کو لیکر پشت پر امیر
کے کھڑا ہوا کہا ای شہریار شکر کرتا ہون آج مین نے دولت کونین پائی صاحبقران بھی بہت
خوش ہوے مگر مغرور نے جو یہ معرکہ دیکھا غصے مین کانپنے لگا رفیقون سے اپنے کہتا تھا یارو
محیط کی نمکحرامی دیکھو عمر بھر میرا نمک کھایا کبھی مین نے کوئی کام نہین لیا آج آتے ہی لٹ گیا جلد
مسلمان ہوگیا اگر نہ مسلمان ہوتا حمزہ قبضہ کرتا مین چھڑا لاتا محیط نے صاحبقران سے کہا ارشاد
ہو تو مین جاکے مغرور کا کان پکڑکر خدمت حضور مین لاؤن امیر نے فرمایا وہ ساحر ہی اسیر
نہوگا چلیگا عرض کی ای شہریار جب مردان عالم کی تلوار کھینچی کوئی بھوت پلید سامنے نہین آتا ہرچند
امیر نے منع کیا محیط نے نہ مانا جھومتا ہوا طرف مغرور کے چلا مغرور ایک مقام پر کھڑا تھا محیط
جھومتا ہوا آیا کہا ای مغرور اب تکبر وغرور کو دور کر خدمت مین آقا کی چلکر حاضر ہو مغرور نے کہا کیون
شامتین آئی ہین سامنے سے ہٹ جا ورنہ ابھی دیوانہ بنادونگا محیط نے کہا تمہاری گردن پکڑکر
لیجاؤنگا مغرور نے کئی مرتبہ کہا محیط کب مانتا ہی چاہا گردن پکڑ لون جب تو مغرور کو غصہ آیا اف جو کرتا ہی
ایک شعلہ بھڑک کے منہ سے نکلا سر پر محیط کے گرا مثل ہیزم جلنے لگا پکار کر آوازدی ای آقا نامدار
مجھکو بچا لیجیے صاحبقران اشقر کو بڑھا کر دوڑ پڑے مغرور نے بھی لشکر کو اشارہ کیا چار جانب سے
ساحر دوڑے اودھر سے سرداران امیر اڑے دونون لشکر آپس مین ملگئے سحر چلنے لگے مگر صاحبقران
لڑتے ہوے قریب محیط کے پہونچے حرز ہیکل گلے مین ڈالدی جیسے ہی حرز ہیکل محیط کے گلے
مین پڑی ایک شعلہ بھڑک کے سر سے نکلگیا محیط کو صحت حاصل ہوئی برابر ایک جادوگر کھڑا
تھا اسکو لپیٹ کر دیمارا دانتون سے چیر کر پھینکدیا ہنگامہ بلند ہوا ساحر وغیر ساحر ملگئے تلوار چلنے لگی
محیط بھی لڑتا ہوا جاتا ہی جسکو پکڑلیا مروڑ کے پھینکدیا مغرور کہتا ہی دیکھو حمزہ کی طرف سے کیا خوشی
خوشی لڑرہا ہی سردارون کو اشارہ کیا محیط کو مارلو جو سردار یا ساحر محیط کے قریب آتا ہی محیط
نے پکڑا اور چیر ڈالا کسی کو تیغہ مارا دو ٹکڑے کیے کسی کو نیٹ پر اچیر کے پھینک دیا ہنگامہ ڈالدیا چہار
جانب ساحر سحر سے آگ لگارہے ہین مگر محیط حرز ہیکل پہنے ہوے ہی بخوف آگ مین گھس جاتا ہی
جس ساحر نے سحر کیا اسی کو ڈک کر مارا ہنگامہ ڈالدیا مغرور کہتا ہی مین تو اسکو بلاکر پچھتایا حمزہ
کا بڑا دوست بنا ہی کس زور و شور سے لڑرہا ہی بڑے بڑے سحر مغرور نے کیے محیط پر
کوئی سحر تاثیر نہین کرتا حرز ہیکل گلے مین جہان ساحرون نے بلوہ کیا صاحبقران خود جا پڑتے
ہین محیط کو بچاتے ہین محیط حیات صاحبقران پہ عاشق ہی کہتا ہی ای آقاے نامدار کیا پرورش
فرمائی ہی اپنے غلام کو آپ بچاتے ہین مغرور یہی چاہتا ہی کہ کسی طرح محیط مارا جائے صاحبقران
کو محیط کا بڑا خیال ہی ہر مقام پر جاکے بچاتے ہین مگر صاحبقران کو یہ بڑا خیال ہی کہ لالہ عذار
او ماہ رخسار گنبد ہاے سنگین مین پھنسی ہین گنبدون مین بیچاریان سحر کررہی ہین کسی کا سحر تاثیر نہین کرتا

آپ برسائی تاثیرین کرامین سی شئی نے تاثیر نہ کی صاحبقران لڑتے بھڑتے کئی ہزار ساحرون کو مار کر
برابر گنبدون کے پہونچے مغرور نے فوج کو آواز دی یارو بڑھکر رو کو حمزہ قریب گنبدون کے نہ جانے
ہزارون جادوگر سحر کرتے ہوے دوڑے سرداران صاحبقران نے بھی جان لڑادی مگر
صاحبقران کو لڑ بھڑ کر برابر گنبدون کے پہونچایا خوب اُس مقام پر تلوار چلی ہزارون آدمی
نے ساحر بھی ہزارون مرے بہرام نے کئی زخم کھائے محیط بھی خوب لڑا آخر برابر
گنبدون کے صاحبقران پہونچ گئے لالہ عذار نے گنبد سے آواز دی کنیز کو بچائیے میرے بدن سے
چنگاریان نکل رہی ہین قریب ہے کنیز ہلاک ہو صاحبقران نے اُسی گنبد پر ہاتھ رکھا جیسے ہی
اعظم پڑھا ایک دنانا ہوا گنبد کے ٹکڑے ٹکڑے ہوے ساحر جو مغرور کے قریب کھڑے
کسی کا سر پھٹا کسی کا ہاتھ ٹوٹا کوئی دنانے کی آواز سنکر سہمکر زمین گرا لالہ عذار جو اندر سے
شعلہ جوالہ بنی ہوئی تھی عرض کی حضور اب یہ مغرور مقہور نہ بچنے پائے ہین زندگی کی امید نہ تھی
آپ کو سلامت رکھے آپ کی وجہ سے زندہ نکلے امیر نے کہا ماہ رخسار کو بھی چھڑا لون
لالہ عذار کا بیقرار ہے کہتا ہی اے آقائے نامدار ماہ رخسار کو بچائیے دیکھیے تڑپ رہی ہین اُسکی
حالت بچنا دشوار ہی دیکھیے چہرہ اُداس زندگی سے یاس حیران حیران آپ کی جانب دیکھ رہی ہین
امیدوار مددگاری ہین ایسا نہو تڑپ کے دشمنون کا دم نکلجائے لالہ عذار نے نکلتے ہی مغرور
پر آگ برسادی مغرور دفع کر رہا ہی کنیزون نے بھی چمکر سحر کیے لکہ ہائے ابر آسمان پر آئے برسنے
لگے سلین برف کی گر رہی ہین مغرور نے قصد کیا جس گنبد مین ماہ رخسار ہی وہ گنبد نظرون سے
صاحبقران کی مخفی کردون مگر سحر لالہ عذار سے مہلت نہین پاتا اسقدر برف گری کہ پہاڑ
بنگئے سحر کے شعلے آتش کے بجھ گئے پہاڑ برف کے گرائے صاحبقران برابر گنبد کے پہونچے
اسوقت مغرور نے دو پتھر زمین پر مارے جوگی جیپال کا نام لیکر پکارتا ہی یا خداوند آئیے
اپنے سحر کو روکیے لاکھ چیخا پیٹا صاحبقران نے قریب آکر جیسے ہی گنبد پر ہاتھ رکھا ایک
دنانا ہوا معلوم ہوا کسی نے کئی سو توپین ایک مرتبہ فیر کردین ساحرون کے دل کانپے بیہوش
ہو ہو کے گرے مغرور نے کانون مین انگلیان دے لین رہ رہ کے پکارتا تھا یا خداوند
الامان نام خدا نادیدہ مین بڑی تاثیر ہی اس سحر کو کوئی دفع کرتا کبھی نہ دفع ہوتا مگر یہ سحر
اسم اعظم نے مٹا دیا ایسے شخص سے کیونکر مقابلہ ہو محیط کو دیکھا مثل فیل مست جھومتا ہوا چلا آتا
ہی جو ساحر قریب آگیا پکڑا اور چیر ڈالا مغرور کو بڑا ملال ہی کہتا ہی محیط کے ہاتھ سے ہزارون
ساحر مارے گئے حمزہ کو کیا محبت ہی اپنی ہیکل پہنا دی ورنہ محیط کو یہ دن نہ نصیب ہوتا جو
ساحر قصد کرتا ہی مارا جاتا ہی پہلو مین ہنگام جادو کھڑا ہی نہایت زبردست ساحر ہی ہاتھ
پانون بڑے بڑے مغرور نے کہا ہی ہنگام تو دیکھتا ہی کہ محیط نے کیا نمک حرامی کی تیرے
ہاتھ پانون بڑے بڑے ہین محیط کی گردن اکھیڑلے سحر بھی کام کرنا ہنگام نے کہا مین
حکم کا منتظر تھا محیط ایسے دیو کو چیر کے پھینکدون مجھکو اسکی حرکت بہت ناگوار ہوئی حمزہ
[illegible]

حمزہ کی صورت وزور دیکھکر عاشق ہو گئے تھے جب تو زیر ہوئے ہی مسلمان ہو گئے غرض یہ کہتا ہوا
چلا سامنے آکر للکارا او محیط خبردار کہاں جاتا ہے منم ہنگام جادو محیط نے جو ہنگام کو آتے
ہوئے دیکھا کہا آئیے آپ کی بھی قضا آئی ہے ہنگام نے چاہا کلائی پکڑوں محیط نے ایک طمانچہ
مارا تڑاقے کی آواز ہوئی ہنگام کے عارض پر عارضہ ہوا اور بھاگ گیا ہنگام نے چاہا لپٹ پڑے
محیط نے اٹھکر ماری برچھی سر پر کاٹ کر چت کرکے چھاتی پر سوار ہوا کہا اب مسلمان
ہونے میں کیا دیر ہے ہنگام نے کہا لاکھ جان میری خداوند جوگی جیپال پر نثار ہے ایسا جاگتی جوت
کا خداوند کہ جسنے چولا تبدیل کیا کراتیں اب تک باقی ہیں ایسے خداوند کو چھوڑوں محیط جھلا
اٹھا ایک پاؤں کو دونوں پاؤں سے دبایا ایک پاؤں کو پکڑ کے چیر ڈالا پارہ طرف مغرور کے
پھینکدیا اندھیرا ہو گیا سنگباری و برفباری ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام من ہنگام جادو کو دو
مغرور سمت جھلایا گئی کوے محیط پر مارے محیط نے آواز دی او ملعون یہ جو تیرے حمایتی زنے
ہیں انکو ہٹا مقابلے میں مردان عالم کے آ تیرا بھی یہی حال کروں مغرور جھومتا ہوا چلا ماہ رخسار
و لالہ عذار نے سحر کی بوچھار کردی مغرور کو روکنا دشوار ہو گیا مغرور نے جھلا کر ایک دستک دی
لکار اٹھا یا خداوند جوگی جیپال مشہور سنجہ کش کو بھیجے محیط نے بڑا صدمہ پہونچایا پہلو سے
آواز آئی حاضر کیا ارشاد ہوتا ہے شب نے دیکھا ایک زنگی سیاہ رو تیرہ درون قوی تن قوی من
بدصورت تیغہ ہاتھ میں لیے ہوئے مغرور نے اشارہ کیا محیط کو مار ڈالے وہ زنگی محیط پر جا پڑا
آپسمیں تلوار چلنے لگی ہر مرتبہ محیط چاہتا ہے کلائی پر ہاتھ ڈالدوں ممکن نہیں ہوتا محیط نے
زنگی کی گردن پر ہاتھ ڈالا جھٹک کر زنگی نے حرز ہیکل پر جھٹکا مارا ریشمی ڈورا توڑ لیا محیط کو
چھوڑ کر بھاگا مغرور جادو نے بگیر کی آواز دی دونوں ہاتھوں سے لالہ عذار و ماہ رخسار
کے سحر دفع کر رہا ہے محیط کے پاؤں زمین نے تھام لیے محیط نے بیقرار ہوکر آواز دی ای
آقاے نامدار غلام کو بچائیے پاؤں میرے زمین نے تھام لیے حرز ہیکل یہ سیہ رو لیے جاتا
ہے صاحبقران ساحروں سے لڑ رہے تھے آواز جو محیط کی کان میں پہونچی بیقرار ہو گئے
پلٹ کر دیکھا محیط ایک مقام پر گھرا ہے ساحروں کے نیزے پڑ رہے ہیں تمام جسم فوارہ بنا ہے
زنگی حرز ہیکل لیے جاتا ہے وہیں سے نعرہ کیا او سیاہ رو تیرہ درون تیغہ پکڑ کر سدراہ ہوئے
برابر زنگی کے تو پہونچ گئے تھے اسم اعظم جو بہ آواز بلند پڑھا زنگی کے بدن میں آگ لگ گئی
مثل ہیزم خشک جلنے لگا امیر نے بڑھکر حرز ہیکل لی قریب محیط کے آئے حرز ہیکل گلے میں
پہنا دی محیط کے پاؤں زمین سے چھوٹے صاحبقران پر ساحروں نے بلوہ کیا ماہ رخسار
و لالہ عذار نے اپنے دو ترچھے پھاڑ کر مغرور پر پھینکنے لگے ہاے ابر اسپر گرے چاہتا تھا
تڑپوں لگا ہاے ابر کو توڑوں کہ محیط برابر پہونچا جو ساحر بیچ میں آیا اسکو مارا مغرور
نے جو دیکھا محیط سر پر قریب آ گیا ماہ رخسار و لالہ عذار کے سحر نے بھی ترقی کی گئے
سرخ و سبز کے سر پر لہرا رہے ہیں تیر برستے ہیں ہزاروں ساحر برف سے ٹھنڈے ہوگئے
ان تک آگ برسی کہ مثل جلنے لگے محیط پر مغرور نے ہاتھ تلوار کا مارا محیط نے